بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہ

(مسلسل)

ہَزاری (فت ہ) (الف) امذ.

ا۔ (i) ہزار آدمیوں کا افسر؛ امراء کا ایک مرتبہ؛ بلند منصب شخص نیز امیر کبیر شخص، صاحب حیثیت و وجاہت (بازاری کے مقابل)۔.

فوقیت لے گیا ہوں بلبل سوں
گرچہ منصب میں وو ہزاری ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۴۵).

یہ سن آ رقص میں بلبل پکاری
کہ میں ہوں آج گلشن میں ہزاری

(۱۷۸۲، حاتم، دیوان زادہ، ۲۱۹).

جائے بلبل زائج) کذا (لیتے ہیں زر گل باغ سے
لایق منصب نہ تھے جو سو ہزاری ہو گئے

(۱۸۱۳، پروانہ (جسونت سنگھ)، ک، ۳۷۶).

زرِ گل پر عبث اے بلبل خوش لہجہ نازاں ہے
مرے گلشن میں ادنٰی سا مہاجن بھی ہزاری ہے

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۸۸۳). ہزاری، دو ہزاری۔۔۔۔ معراج مراتب امرا کی تھی حکم تھا کہ جو امیر داغ کی کسوٹی پر پورا نہ اُترے اس کا منصب گر جائے گا۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۶۷). خریداری کا یہ عالم کہ دم کے دم میں سینکڑوں ہزاروں کا سودا ہوتا ہے، جس بزاری کو دیکھو وہ ہزاری نظر آئے گا. (۲۰۰۳، دلی جو ایک شہر تھا، ۵۴). **(ii) ایک ہزار سپاہ کا سردار۔.**

سبک منصبی ہور بھاری کتے
اتھے کئی صدی او ہزاری کتے

(۱۷۰۸، داستان فتح جنگ (ق)، اعظم، ۱۵۲). **(ii) فوجی، سپاہی.** جس بزاری کو دیکھو وہ ہزاری نظر آئے گا۔. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۵۴). **فاحشہ کا بیٹا.** (جامع اللغات). **۴۔ پہلوانوں کی اصطلاح میں ایک ایسا پہلوان جو دن میں ہزار مرتبہ تختہ شلنگ (چھلانگ لگانے کے تختے) کی ورزش کرتا ہے.** (مصطلحات الشعراء). **۵۔ شاہی زمانے میں عہدوں کے ساتھ استعمال ہوتا تھا؛ جیسے: پنج ہزاری.** برنیر لکھتا ہے کہ ”میں ایک پنج ہزاری امیر کے ماتحت ملازم تھا، جس کے پاس جاگیر بھی نہ تھی“. (۱۹۷۵، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ۲۸۵). شہزادے کو سونے میں تولا گیا۔۔۔۔ دس ہزاری ذات اور چار ہزاری سوار منصب عطا ہوا. (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰ : ۶۴). **۶۔ ایک ہزار سال کی تقویمی مدت، ایک ہزاری کا عرصہ، ہزاریہ.** جنوبی سواحل پر جابجا۔۔۔۔ پرتگیزوں اور حبشیوں کا میل ہو گیا ہے جنھیں بحری تجارت یا قزاقی نے اسی دوسری ہزاری عیسوی میں پہنچایا۔. (۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۱ : ۷).

ہَزاری (ب) صف.

ا۔ ہزار سے نسبت رکھنے والا؛ (مجازاً) ہزار داغوں والا، بہت دھبوں والا۔.

ہو گیا قاسم علی میرا جگر بس داغ داغ
اب تلک آیا نہیں لالہ ہزاری کیا سبب

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۴۳). **۲۔ ایک ہزار سال کی مدت کا.** بنگلہ کی آئینہ بندی ہو چکی تھی ۔۔۔۔ خواب گاہوں اور ملاقات کے کمرے میں نئی ہزاری قالینیں بچھائی گئی تھیں. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۲۷۲). **۳۔ علاقہ ہزارہ (رک) سے متعلق یا منسوب نیز ہزارہ کا باشندہ۔.** چنانچہ آج کل کے ہزاریوں میں دونوں نسلوں کی موروثی صفتیں پائی جاتی ہیں۔. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۱۵۱). [ہزار (رک) + ی، لاحقہء نسبت]۔.

---بزاری (---فت ب) امذ؛ صف.
ا۔ امیر غریب، ادنٰی و اعلیٰ، فوجی اور شہری؛ مراد: ہر قسم کے لوگ، خاص اور عام لوگ، بڑے چھوٹے، مال دار اور غریب لوگ. جتنے وہاں کے آدمی ہزاری اور بزاری نظر پڑے، سیاہ پوش تھے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۹۶). سارے شہر کے امیر و غریب دوکاندار ہزاری بزاری جمع ہوگئے. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۹۹). دکانیں صاف شفاف، صراف کے مقابل صراف، ہزاری بزاری پھرتے ہیں، شال دوشالے گہنا پاتا خریدتے ہیں. (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۲۳). پوشاکیں پھر دکانوں کے آگے بانسوں کے سہارے رنگ برنگے پردے لہراتے. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۵۴). ۲۔ ہزاروں آدمیوں سے ملنے اور بازار میں بیٹھنے والا، ادنٰی و اعلیٰ سے ملنے والا؛ امیر و غریب سے ربط و ضبط رکھنے والا؛ شریف و وضیع سے رابطہ رکھنے والا. (ماخوذ: مخزن المحاورات؛ مہذب اللغات). ۳۔ (کنایۃً) کمینہ، سفلہ، لچا، شہدہ؛ ناقابل اعتبار. (ماخوذ: جامع اللغات؛ مہذب اللغات؛ علمی اردو لغت). ۴۔ جو تجارت کرے یا بازار کے لائق ہو. (جامع اللغات).]ہزاری + بزار = بازار + ی، لاحقۂ نسبت[.

---جی دیگر کلمہ.
(احتراماً) شاہی عہدے دار کو مخاطب کرنے کا کلمہ. پیش کار نے اسی پوربیہ سے کہا "ہزاری جی صدر الصدور صاحب بڑی تکلیف میں ہیں آپ کہہ کر دروازہ کھلوا دیجئے". (۱۹۳۳، فراق دہلوی، لال قلعہ کی ایک جھلک، ۶۸).]ہزاری + جی، لاحقۂ تعظیم[.

---روزہ (---وج، فت ز) امذ.
ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ (بعض کے نزدیک اس کے رکھنے سے ہزار روزے کا ثواب ملتا ہے).

میں ترے صدقے نہ رکھ اے مری پیاری روزہ
بندی رکھ لے گی ترے بدلے ہزاری روزہ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۰۵).

دیکھ پنسورے میں تاریخ بتا دے مجھ کو
اب کے آتوں جی رکھوں گی میں ہزاری روزہ

(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین وانشا، ۴۸). رسوا: بھلا کچھ یاد ہے بیگم صاحب کس دن قیصر باغ سے نکلی تھیں، امراؤ: دن تو یاد نہیں، ہزاری روزے کے دوسرے یا تیسرے دن. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۴۲).]ہزاری + روزہ (رک)[.

---عُمر (---ضم ع، سک م) امث.
ایک ہزار سال کی زندگی، ہزار سال کی عمر؛ (کنایۃً) بہت لمبی عمر، طویل عمر. اولاد والی بہنوں (کذا) تمہارے بچے ہزاری عمر (کذا)، خدارا ہماری مصیبت پر رحم کرو. (۱۹۱۲، شہید مغرب، ۳۱). اللہ تعالیٰ انھیں ہزاری عمر عطا فرمائے. (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۱۷). ڈاکٹر زیدی----ایسے خندہ پیشانی----سے باتیں کرتے ہیں کہ بیان سے باہر ہے، خداوند تعالیٰ ان کو ہزاری عمر دے. (۱۹۹۵، ہم سفر، ۳۰۶).]ہزاری + عمر (رک)[۔

---عُمر ہو فقرہ دعائیہ.
(عور) دعائیہ کلمہ جو تسلیم اور آداب کے جواب میں بڑے بوڑھے بطورِ دعا زبان پر لاتے ہیں یعنی ہزار سالہ عمر ہو. الٰہی جُم جُم نت نت خوشی کی گھڑیاں نصیب، ہزاری عمر ہو، میں آپ کو دوہری مبارک باد دیتی ہوں. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۴۹). جب حفظِ مراتب کا زمانہ تھا تو دعائیہ الفاظ یہ تھے: جیتے رہو، ہزاری عمر ہو. (۲۰۰۰، بیگم شائستہ اکرام اللہ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے (پیش لفظ)، ۲۲).

---کاراچھ ہے فقرہ.
بڑا شریر ہے، بدذات ہے؛ حیلہ باز ہے؛ ہوشیار ہے. (ماخوذ: محاورات ہند؛ جامع اللغات).

---مَنصَب (---فت م، سک ن، فت ص) امذ.
ا۔ شاہی زمانے کا ایک عہدہ جو ماتحت فوج کی تعداد کے لحاظ سے ہوتا تھا؛ جیسے: ہزاری، پنج ہزاری، ہفت ہزاری۔

فصلِ گل آج ہے وہ سلطنت آرائے طرب
کہ ملا باغ میں بلبل کو ہزاری منصب

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۴۸). شادمان اور عبداللہ کو ہزاری منصب عطا ہوئے. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۳۳۶). ۲۔ ایک خطاب جو شاہی دور میں کسی بلند مرتبہ شخص کو دیا جاتا تھا. علم و فضل اور شاعری میں بلند پایہ ہونے کی وجہ سے صائب کے لیے ہزاری منصب اور مستعد خاں خطاب تجویز ہوا. (۱۹۷۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۲: ۴۲).]ہزاری + منصب (رک)[.

ہَزارے (فت ہ) امذ ~ ہزارئے.
علاقہ ہزارہ کے رہنے والے، ہزارہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ شکل. وزیر جو برسوں سے لڑکوں کی اتالیقی میں بادشاہی کرتا تھا، اکیلا رہ گیا---- پہاڑوں سے ہمت آزماتا تھا، اور کیا ہزارئے (کذا) اور کیا افغان دونو سے ٹکراتا تھا. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۴۷). لیکن اصل ہزارے عقیدۃً شیعہ ہیں اور فارسی زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۱۵۰).

ہَزارِیا (فت ہ، سک ر نیز کس) صف.
ہزار سے منسوب یا متعلق؛ ہزار طرح کا.

رنگریز بیٹھے رنگتے ہیں رنگت ہزاریا
سرخ و گلابی زرد، سیہ سبز و ماریا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۳۲).]ہزار + یا، لاحقۂ نسبت[.

ہَزارِیاں (فت ہ، سک ر نیز کس) صف جمع.
(دکنی) ہزاروں، بہت، بکثرت. ہزاریاں کہ تیں کھیت بونے لگاؤں صدیاں کوں پکڑ گھانس ڈھونے لگاؤں. (۱۷۰۸، داستان فتح جنگ (ق)، ۵۲).]ہزاری + اں، لاحقۂ جمع[.

ہَزارِیَہ (فت ہ، سک نیز کس خف ر، فت ی) امذ.
ایک ہزار سال کی تقویمی مدت، ایک ہزار سال کا عرصہ، دس صدیاں، ہزاری. اگرچہ نیا سال اور نیا ہزاریہ ہمارا نہیں ہے مگر ہماری زندگی انہیں کے حلقۂ اثر میں گزرتی ہے. (۲۰۰۱، مشفق نامے، ۲۸۴). چوں کہ پہلے ہزاریے میں خانہ بدوش ترکوں اور منگولوں کے درمیان کافی ربط و اختلاط رہا---- منگولوں نے لفظ اردو ترکی زبان سے مستعار لے لیا اور اسے محل کے معنوں میں برتنے لگے. (۲۰۰۶، سمبل، راولپنڈی، اکتوبر تا دسمبر، ۱۹۲).]ہزار + یہ، لاحقۂ نسبت[.

ہُزال (ضم ہ) امذ.
جسم کی لاغری، دُبلاپن نیز ضعف، نقاہت، کمزوری.

کوئی کہتا ہے میں سمجھا یہ سر جو اٹھ نہیں سکتا
ہزال روح نفسانی نے یارو سر اٹھایا ہے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۵۵۸).

---اَسْمَرُاللَّون (---فت ا، سک س، فت م، ضم ر، غم ا، ل، شد ل، و لین) امث.
(طب) لاغری کی ایک حالت یا کیفیت، سوکھے پن کا ایک مرض (انگ : Brown Atrophy)۔ یہ بشور شدید حمیات کی حالتوں میں نرمی پیدا کر دیتے ہیں، اس حالت کو ہزال اسمراللون (Atrophy Brown) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳، ماہیت الامراض، ۱ : ۵۴۰).]ہزال + اسمر (رک) + رک : ال (ا) + لون (رک) [۔

---اُلکُلْیَہ (--- ضم ل، غم ا، سک ل، ضم ک، سک ل، فت ی) امذ.
ایک مرض جس میں گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ بعض امراض کلیہ یعنی گردہ کے نام ---- ہزال الکلیہ وہ لاغری اس کی ہے۔ (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۷).] ہزال + رک : ال (ا) + کلیہ (رک) [۔

ہَزّال (فت ہ، فت ز بشد) صف.
مسخرا، ٹھٹھے باز، خوش مزاج نیز پرلے درجہ کا ہزل گو، بہت بڑا پھکڑ، بہت ہزل کرنے والا۔ اس نے بہت سے ہونہار، روشن طبع شاعروں کو ہزال و فحاش و مسخرہ تک بنا دیا ہے۔ (۱۸۹۳، مقدمہ شعر و شاعری، ۱۱۷). اکبر ظریف تھے، ہزال و فحاش نہ تھے دلوں کو خوش کرتے تھے۔ (۱۹۲۲، مقالات ماجد، ۲۱). کسی نظم یا شعر کے متعلق کسی قسم کی رائے کا اظہار کرنا بظاہر ایک معمولی بات ہے---- انشاء کو ہزال اور اقبال کو محض قومی کہہ دینا بدیہی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳، شاہنامۂ اسلام، ۲ (مقالات تاثیر، ۵۲۱)). [ع : (ہ زل)].

ہُزالی (ضم ہ) صف.
ہزال (رک) سے منسوب، دبلا پن کا، لاغری والا۔ کہیں کہیں ہزالی کیفیت (Atrophy) جلد میں پیدا ہوتی ہے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۶۴). [ہزال (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ہَزّالی (فت ہ، ز بشد) امث.
پھکڑ پن، ہزل گوئی، ہنسی مذاق۔

شیخ اپنی گفتگو سے قلتباں بنتا ہے آپ
ورنہ اپنی طبع مائل سوے ہزّالی نہیں

(۱۸۵۰، احسان (مضامین فرحت، ٦ : ۲۱۵)). [ہزال (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہِزَبْر (کس ہ، فت نیز کس ز، سک نیز فت ب) امذ.
۱۔ شیر ببر، پھاڑ ڈالنے والا شیر، کیسری، سنگھ۔

عشق نئیں یہ ہزبر آیا ہے دشمن ہوش و صبر آیا ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۸).

خوب سا غصہ غرض کر وہ ہزبر
یہ کہا آخر کہ بس ہے میرا صبر

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۹۹).

نکلتا ہے گفتار پر بے حواس
ہزبر جگر خوار سب ہیں اُداس

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۲). یہ بچہ ایک سال کا ہو کے اپنے ناخن اور دانت اک بار بھی ہزبروں کے خون سے سرخ کرے۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۴۸).

ہر صف کو ہزبر صف جنگاہ نے توڑا
در کفر کا ضرب اسد اللہ نے توڑا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۳۱). سحاب عدل و انصاف، ہزبر عرصۂ جنگ و مصاف مہاراج دھیراج ---- فرمایا۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۲۳۶). ہزبر : شیر درندہ۔ (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت، ۱۶۵)۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۲۳۶). **۲۔ (i) دبیز، گاڑھا، موٹا؛ مضبوط، سخت (مزاج)**. (پلیٹس ؛ فیلن ؛ جامع اللغات). (ii) **(کنایۃ) بہادر، شجاع، جری**۔ آخر کار وہ روباہ خصال اس ہزبر نیستان شجاعت کی تاب نہ لائی، گیڈر بھبکی دکھائی اور عقاب بن کر اوڑ چلی۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۵۹).

گرجیں ابھی تو رعد ہیں برسیں تو ابر ہیں
اک میں نہیں، بہت ابھی ایسے ہزبر ہیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۴۷).

میدان کارِ زار میں ثابت ہوئے شغال
تھے جتنے نام کے اسد و ضیغم و ہزبر

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۱۰۰).

شیر شرزہ ہو، ہزبر صف پیکار ہو تم
وَاضر بو کل بَنَان منھم

(۱۹۷۵، خروش خم، ۱۲٦). [ع].

---اُلسّالِب (--- ضم ر، غم ال، شد س، کس ل) امذ.
حملہ کرنے والا شیر؛ (کنایۃ) حضرت علیؓ۔ ہزبرالسالب ---- افتخارالاولین والآخرین، امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۸). [ہزبر + رکِ : ال (ا) سالب (رک)].

---جِگَر خوار کس اضا (--- کس ر، ج، فت گ، و معد) امذ؛ صف.
جگر کھانے والا شیر۔

نکلتا ہے گفتار پر بے حواس
ہزبر جگر خوار سب ہیں اُداس

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۲). [#].

---خُدا کس اضا (--- ضم خ) امذ.
رک : شیر خدا جو معروف ہے؛ حضرت علیؓ کا ایک لقب۔ شجاع عرب صاحب ذوالفقار ہزبرِ خدا شاہِ دلدل سوار۔ (۱۸۳۴، مثنوی ناسخ، ۲۷). [ہزبر + خدا (رک)].

ہَزَج (فت ہ، ز) امث.
۱۔ بجلی کڑکنے کی آواز، کڑکا نیز لرزش۔ ہزج کے معنے ہیں لرزش، کڑکا، سالم اس لیے کہ یہ اس بحر کی بنیادی شکل ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۱۸). **۲۔ (i) ایک راگ (جو قبل اسلام جذبات کو برانگیختہ کرنے یا لوگوں میں جوش پیدا کرنے کے لیے گایا جاتا تھا) یہ دف اور باجے کے ساتھ بھی گایا جاتا تھا اور اس پر رقص بھی کیا جاتا تھا**۔ ہزج : اس راگ کو صرف لوگوں میں جوش پیدا کرنے سے تعلق تھا۔ (۱۹۲٦، شرر، ہندوستان کی موسیقی، ۵). ہزج : ایسا خفیف جس پر رقص کیا جاتا ہو جس کے ساتھ دف اور باجے لے کر چلا جائے وہ ہزج ہے ---- عربوں کا یہی گانا تھا۔ (۱۹٦۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۱۹۷). (ii) **(گانے والے کی) آواز کا اُتار چڑھاؤ، زیر و بم؛ کیتلی کا بولنا**. (اسٹین گاس). **۳۔ (i) آواز جو تال سُر کے ساتھ ہو، سریلی دلکش آواز**۔ لغت میں ترنم ریز آواز کو ہزج کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۹۰). (ii) **ایک سُر والا ترانہ**۔ حاتم بن اہدل نے ہزج کے مثمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اور ایک رباعی کہی۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۱۲۱). ہزج مترنم گیت بصورت فعل ترنم سے پڑھنا، گانا۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف

اسلامیہ ، ۲۳ : ۱۵۱) ۔ ۴۔ **(عروض) ایک مفرد بحر کا نام جس میں ایک مصرعے میں مفاعیلن چار بار آتا ہے (فارسی اور اُردو کے شعرا مُثمّن اور مسدس بھی استعمال کرتے ہیں اور اس کے کئی اوزان رائج ہیں)**۔ رباعی کے باب میں بیان مختصر یہ ہے کہ اس کا ایک وزن معین ہے۔ عرب میں دستور نہ تھا سوائے عجم کے یہ بحر ہزج میں سے نکالا ہے ۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب (غلام رسول مہر) ، ۴۷۵)۔ چونکہ اس وقت تک اس بحر میں اشعار نہیں کہے جاتے تھے ، شعرا کو بلا کر کہا کہ یہ کیا بحر ہے انہوں نے کہا ہزج ہے ۔ (۱۹۰۷، شعرالعجم ،۱: ۲۱)۔ بحر ہزج عربی میں مربع الارکان مستعمل ہے۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی ، ۵ : ۴۲۶)۔ فارسی، ترکی اور اردو میں ایک شکل بحر ہزج کی پائی جاتی ہے، جس کا ہر ایک مصرعہ چار یا تین اور شاذ و نادر دو تفعیلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۱۵۱)۔ ہزج ---- اس بحر میں علامہ نے کل ۵۶۳ اردو اشعار کہے ہیں۔ (۲۰۰۳، اقبال کی لغوی اور لسانی بحثیں، ۳۵۵)۔ [ع]۔

--- مُثَمَّن سالِم (--- ضم م ، فت ث ، شدم بفت ، کس ل) امث.

(عروض) ہزج (رک) کا اصل وزن جس میں ایک مصرعے میں مفاعیلن چار بار یعنی شعر میں آٹھ بار آتا ہے۔ بحر ہزج مثمن سالم ، مفاعیلن آٹھ بار ، اس وزن میں اگر عروض و ضرب مسبغ آئیں تو جائز ہے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن ، ۹۰)۔ [ہزج + مثمن (رک) + سالم (رک)]۔

ہِزْدَہ (فت نیز کس ہ ، سک ز ، فت مج د) صف.

(عدد) اٹھارہ ، دس اور آٹھ ، دو کم بیس ، ہژدہ۔ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ف : ہژدہ (رک) کا ایک املا]۔

--- ہَزارْ عالَم (--- فت ہ ، سک ر ، فت ل) امذ.

اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات ؛ تمام مخلوقات جو بعض روایات کے مطابق اٹھارہ ہزار قسم کی ہیں۔ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر)۔ [ہزدہ + ہزار (رک) + عالم (رک)]۔

ہَزْدَہُم (فت ہ ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) امذ.

رک : ہژدہم ؛ اٹھارھواں۔ (فرہنگ عامرہ)۔ [ف]۔

ہُزُل (فت ہ ، ز ، نیز ضم ہ ، سک ز) امذ.

لاغر یا کمزور ہونے کی حالت (عمر آنے پر)۔ (اسٹین گاس)۔

ہَزَل (فت ہ ، سک نیز فت ز) (الف) امث.

ا۔ بے ہودہ کلام یا باتیں ، ٹھٹھول ، بیہودہ مذاق ، گالی گلوچ ، فحش باتیں ؛ تمسخر ؛ ہنسی مذاق۔

جو بادشاہ ہو تو ہزل آبرو کھووے
جو چاند ہووے تو بے نور بات میں ہووے

(۱۸۰۳، گنج خوبی ، ۱۱۷)۔ ہزاروں ایسے بے سعادت ہوتے ہیں کہ والدین کی نصیحت ہزل جان کے اوس پر ہنستے ہیں بر عکس اوس کے ختا میں لڑکا اگرچہ سو برس کا کیوں نہ ہو جائے باپ ماں اور قرابت کے بزرگواروں کی حیات میں کبھی مانع نہیں کہلاتا ۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱: ۱۲۳)۔ جب وہ کھلی اور ٹھٹھول کی باتیں اور ہزل اور مزاح کی حکایتیں لوگوں سے سنے ---- تو سکوت اختیار کرے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۱۰۴)۔ مرزا (غالبؔ) سے پہلے ریختہ گو شعرا میں دو شخص شوخی و ظرافت میں بہت مشہور گزرے ہیں ایک سودا دوسرا انشا مگر دونوں کی تمام شوخی و خوش طبعی ہجو گوئی یا فحش و ہزل میں صرف ہوئی۔ (۱۸۹۶، یادگار غالب (تنقید غالب کے سو سال ، ۶۰))۔ (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے ، لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔ (۱۹۰۰، فتح محمد جالندھری ، ترجمہ ٔ قرآن مجید ، ۵۹۰)۔ اس سے اگر خطا ہو تو صواب ہے، ہزل بکے تو عین حکمت ہے ، گالیاں دے تو لوگ فخر سمجھ کر سنتے ہیں ، گناہ کرے تو اسے ثواب جانتے ہیں ، کفر کا مرتکب ہو تو معرفت پر محمول کرتے ہیں مگر جہاں حاکم کی نظر اس سے پھری اور اپنے پایہ سے گرا پھر تو ایک آن کی آن میں کایہ پلٹ جاتی ہے۔ (۱۹۲۰، رسائل عماد الملک ، ۱۷)۔ ہزل کا لفظ جد (سنجیدگی) کی ضد ہے۔ (۱۹۹۱، کشاف اصطلاحات قانون (اسلامی) ، ۱: ۲۶۵)۔ صحیح لفظ ہزل ہے زیر جزم کے ساتھ تاکہ غزل کا ہم قافیہ ۔ (۲۰۰۵ ، نوک جھوک ، ۱۴۶)۔ ۲۔ **نظم کی ایک قسم جس میں نہایت لچر اور بیہودہ باتیں گالی گلوچ، مذاق اور تمسخر کے مضامین ہوتے ہیں ، غیر سنجیدہ بات نیز فحش اشعار ، نظم جس میں مزاحیہ یا مسخرے پن کے مضامین ہوں**۔

بطورِ ہزل ہے قائم یہ گفتگو ورنہ
تلاش ہے یہ مجھے ہو نہ شعر میں ایہام

(۱۷۹۵، قائم ، د ، ۸۶)۔

ہزل کو اپنی جو چھوڑ کر تم انہیں کی شرکت کرو زٹل میں
تو یہ تو کوئی نہ کہہ سکے گا تمہارے دشمن کہاں بغل میں

(۱۹۲۱، اکبر ، ک ، ۱: ۴۱۹)۔ عالم گیری عہد کا ایک نثار و نظم نگار نعمت خان عالی تھا کہ ہزل و ہجو میں پایہ بلند رکھتا ہے۔ (۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱: ۵۹۵)۔ ۳۔ **احمقانہ کام یا خیال نیز لہری پن ، تلون مزاجی**۔ (ماخوذ : اسٹین گاس)۔ ۴۔ **لاغر یا کمزور کرنا ، ہونا**۔ (اسٹین گاس ؛ المنجد)۔ ۵۔ **(قانون) جعلی معاہدہ جس میں فریقین اس بات کا عہد کرتے کہ اس معاہدے کی کوئی حقیقت یا اہمیت نہیں ہے**۔ فریقین میں بیع کا معاملہ ہوا ہے مگر فی الحقیقت کوئی بیع کا معاملہ نہ واقع ہو ، ہزل اس سے بڑھا ہوا ہے۔ (۱۹۸۷، کشاف قانونی اصطلاحات ، ۱: ۱۷۳)۔ [ع : (ہ ز ل)]۔

--- دوسْت (--- وج ، سک س) صف.

مذاق یا ظرافت کو پسند کرنے والا۔ میر ضاحک ایک اچھے ناظم و ناثر ، درویش مزاج لیکن ہزل دوست اور مزاح پسند تھے ۔ (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۱: ۹۳۵)۔ [ہزل + دوست (رک)]۔

--- سَرائی (--- فت س) امث.

ہزل سنانا ، ظریفانہ کلام سنانا۔ کہیں کہیں شاعروں کا مطمح نظر ہی ہزل سرائی معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸، دو ادبی اسکول ، ۳۶۴)۔ [ہزل + سراء (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- گو (--- وج) امذ ؛ صف.

بیہودہ گو ، ہزل کہنے والا ، مزاحیہ نظم کہنے والا۔

ہزل گو پوچ فکر لغو بیاں
جیسے اُردو طراز تورانی

(۱۹۰۰، نظم دل افروز ، ۵۳)۔ گو (ف) (امر ہے گفتن = کہنا سے) حق گو ---- ہزل گو ، ہزل گوئی ، دروغ گو ، دروغ گوئی۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷)۔ اس کے بعد دہلی ہی سے صاحب قراں تخلص بلگرام کے ایک ہزل گو لکھنؤ میں آئے۔ (۱۹۲۶، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۱۷۶)۔ منشی جیون لال عشاق ، عصر قدیم کے ایک ہزل گو شاعر معلوم ہوتے ہیں ۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو ، ۱ : ۱۷۱)۔ (سب شعرا کی متابعت گمراہی نہیں) ہزل گو ، حشو گو ، ہجو گو شعرا کی پیروی گمراہی ہے۔ (۱۹۸۷، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۲۰)۔ [ہزل + ف : گو = گفتن = کہنا]۔

--- گوئی (--- وج) امث.

بیہودہ باتیں کرنے کا عمل ، ہزل کہنے کا عمل یا کیفیت ، مزاحیہ نظم لکھنے کا فعل یا حالت۔ شعرا کی ہزل گوئی سے زبان میں کثرت سے نامہذب اور فحش الفاظ داخل ہو جاتے

ہیں ۔ (۱۸۹۳، مقدمہ شعر و شاعری ، ۳۳). حق گو ، حق گوئی ---- ہزل گوئی ، دروغ گو ، دروغ گوئی ، بسیار گو ، بسیار گوئی ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). اکبر ظریف تھے "ہزال" و فاش نہ تھے ---- جذبات سفلی کے بھڑکانے کی کوشش نہ کرتے ، ان کی ظرافت ہزل گوئی کے مترادف نہ تھی ۔ (۱۹۲۲، مقالات ماجد ، ۲۲). امرا کی عیاشانہ طبیعتوں نے شاعری کی کئی اور صنفوں کو بھی پیدا کر دیا ، جس کا آغاز دہلی ہی سے ہوا تھا ان میں سب سے زیادہ مہمل ہزل گوئی ہے ، اور کسی قدر پُر لطف ریختی ہے ، ہزل گوئی کا آغاز دہلی میں جعفر زٹلی سے ہوا تھا جو غالباً محمد شاہ کے زمانے میں تھے ۔ (۱۹۲۶، شرر ، گذشتہ لکھنو ، ۱۷۵). کبھی کبھی وہ ہزل گوئی پر بھی اتر آتا تھا ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۰۲). مزاح پھکڑ بازی سے شروع ہو کر فحش ، ضلع جگت ہزل گوئی ---- ایک انبساطی کیفیت تک پہونچ جاتا ہے ۔ (۱۹۸۶، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۶۵). [ہزل گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُما (--- ضم ن) صف.

ہزل (معنی ۲) کی طرح کا ، تمسخرانہ ، مضحک ، ٹھٹھول پر مبنی ۔ غزل کی روایت ، زبان کی عام بد عنوانیوں اور کچھ ہزل نما جدتوں کو برداشت نہیں کر پاتی ۔ (۱۹۹۲، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۴۹). [ہزل + ف : نما ، نمودن : دیکھنا ، دکھانا].

---نَوِیس (--- فت ن ، ی مع) امذ ؛ صف.

ہزل لکھنے والا ، ہزل گو (رک) ۔ ان کی والدہ عالمگیر کے آخری زمانے کے نامی ادیب اور ہزل نویس نعمت خان عالی (م ۱۱۲۱ھ) کی نواسی تھی ۔ (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۱۱ ، ۷۴۲). [ہزل + ف : نویس ، نوشتن = لکھنا].

---وابَتَر (--- وج ، فت ا ، سک ب ، فت ت) صف.

بیہودہ اور بُرا ، نہایت خراب ۔ وہ پیر مرد شمع روشن کیے ---- اپنی تصنیف مضامین ہزل و ابتر کو درست کر رہا ہے ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۶ : ۱۸۱). [ہزل + و ، (حرف عطف) + ابتر (رک)].

ہَزْلاً (فت ہ ، سک ز ، تن بفت ا) م ف.

مذاقاً ، از راہ مذاق ۔ میں آج صبح سے ہزلاً نہیں بلکہ جداً اس بات کی کوشش کر رہا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بہ تکلّف ہشاش بشاش بناؤں ۔ (۱۸۸۹، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۷۷). وہ ہمیشہ تعلقات خانگی کو جدا یا ہزلاً ایک سخت مصیبت بتایا کرتے تھے ۔ (۱۸۹۷، یادگار غالب ، ۹۷).

ہَزْلِیات (فت ہ ، سک ز ، کس ل) امث ج.

ہزل (رک) کی جمع ، بیہودہ باتیں یا چیزیں ؛ گالیاں نیز ہزلیہ نظمیں ، ہزلیہ ادب ۔ پھر باورچی خانے میں گیا باورچیوں کو بھی کچھ ہزلیات لغویات بک کر خوب محظوظ کیا ۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت ، ۶۷). ۔ کوئی کتاب فروش کتابیں بیچنے لایا تھا بڑے بھائی جان نے ---- ہزلیات جعفر زٹلی ، قصائد ہجویہ مرزا رفیع السودا ---- کلیات رند وغیرہ بہت سی کتابیں اس سے لی تھیں ۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح ، ۲۴۰). مرزا ابوالحسن یغما ہزل گوئی میں عبید زاکانی کی یاد دلاتا ہے ---- ہزلیات کا مجموعہ سردار یہ (تہران ۱۸۶۶ء) کے نام سے موسوم ہے ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۱). عناصر ---- فارسی ادب کی دین تھے یعنی : درباری مسخروں کے اثرات ، زاہد اور محتسب سے چھیڑ چھاڑ ، ہجویات و ہزلیات اور فواحشات ۔ (۱۹۹۰، اردو نثر میں مزاح نگاری ، ۳۳). [ہزلیہ (رک) کی جمع].

ہَزْلِیَہ (فت ہ ، سک ز ، کس ل فت ی) صف.

ہزل سے متعلق و منسوب ؛ ہزل کا ، ہزل والا ؛ بیہودگی کی حامل "ہزل" سے پُر ، بیہودہ گوئی پر مبنی ۔ ریختی کا مزاج ہزلیہ اور ظریفانہ زیادہ تھا اس میں پُر خلوص جذبات کا وہ سوز نہیں جو ہندی شاعری کی عورت سے وابستہ ہے ۔ (۱۹۶۵، مباحث ، ۱۴۸). مرزا صاحب ---- کبھی کبھی ہزل پہ بھی اتر آتے مگر ہزلیہ اشعار سناتے وقت آواز کو آہستہ کر لیتے ۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے ، ۳۷۴). معاصرانہ چشمکوں کے تحت جو ہجویہ اور ہزلیہ شاعری فارسی میں کی گئی اس کے اثرات بھی اردو شاعری پر پڑنے لازمی تھے ۔ (۱۹۹۰، اردو نثر میں مزاح نگاری ، ۳۳). [ہزل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ہَزْم (فت ہ ، سک ز) امذ (امث : قدیم) ۔

فوج کی شکست ؛ بھاگڑ ، بھگدڑ ، شکستِ فاش ، فرار ، لشکر تتر بتر ہونے کی حالت ، پسپائی ۔

گھیرنے میں ترے اعدا کے ہیں میدان کے دن
ضعف و ناطاقتی و مرگ و ہزم چاروں ایک

(۱۷۹۵، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳). [ع].

ہَزْو (فت ہ ، سک ز) امث.

مسخراپن ، ہنسی مذاق ۔ مقصد اس سے ہزو کو روک کر اس کی ضد کا حکم ہوتا ہے ۔ (۱۹۶۴، کمالین (ترجمہ) ، ۳ : ۶۳). [ع].

ہَزْوارِش (فت ہ ، سک ز ، کس ر) امث.

ایران کی ایک قدیم زبان جو بعض کے نزدیک فارسی کا ایک لہجہ یا علاقائی روپ ہے ۔ ہزوارش کی بے تحاشا آمیزش کے سبب تقریری زبان سے اس کا رشتہ اس قدر ٹوٹ چکا تھا کہ خود مذہبی رہنما صاحبان لکھتے کچھ تھے اور پڑھتے کچھ تھے ۔ (۲۰۰۶، اُردو ادب ، دہلی ، اپریل تا جون ، ۴۱). [ف].

ہَزِیم (فت ہ ، ی مع) (الف) امذ.

۱۔ کڑک ، گرج ۔ ارزام : گرج کی آواز ، اسی طرح ہزیم ، مرتجس اور اُجش ۔ (۱۹۶۸، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۴ : ۵۱۹). **۲۔ آواز ؛ سخت آواز والا گھوڑا.** (فرہنگ آنندراج ؛ اسٹین گاس).

ہَزِیم (ب) صف.

مسلسل ، بھاری (بارش). (اسٹین گاس). [ع : (ہ ز م)].

ہَزِیمَت (فت ہ ، ی مع ، فت م) امث.

شکست ، ہار ، پسپائی ؛ بھگدڑ ، فرار ۔

دیکھیا جوں کہ خاور زمیں کا بی شاہ
گیا او ہزیمت سوں طہماس شاہ

(۱۶۴۹، خاور نامہ ، ۵۰۰).

کھیت کوں شہ کے یزیدی کذا (کیوں نہ جاویں بیٹھ دیکھ
فوج بھاگے ہے وہی جن کی ہزیمت حال ہے

(۱۷۴۱، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۲). سلطان محمود شاہ جونپور کو اور اس کے لشکر کو ہزیمت ہوئی ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۹۵). تبلیغ و دعوت میں دین الٰہی کی نصرت اور اشاعت میں مخالفین کی شکست اور ہزیمت میں ---- مافوق فہم نشانات ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۲). اس وقت سے دانشوروں اور حساس طبیعت لوگوں کو مایوسی اور ہزیمت اپنا شکار کرنے لگی تھی ۔ (۱۹۶۳، فکر سخن ، ۷۷). وہ اپنی ہزیمت اور شکست و ریخت پر سر کچلے ہوئے سانپ کی طرح تلملا رہے تھے ۔ (۱۹۸۳، اصحاب رسولؐ اور ان کے کارنامے ، ۱۲۵). ہندی مسلمانوں کو سیاسی ہزیمت سے بد دل ہو کر تنگ نظری کا زرہ بکتر نہیں پہن لینا چاہیے ۔ (۱۹۹۱ ، ساختیات اور سائنس ،

۱۶۹). آدمی کا نفس خواہ کتنا سرکش ہو۔۔۔۔۔ اسے اپنے اور نفس کے مقابلے میں ہرگز ہزیمت کا یقین نہیں ہونا چاہیے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۸۴). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.

جنگ میں ہار جانا، شکست کھانا؛ جنگ میں بھاگنا، پسپا ہونا۔

لشکر نے تین روز ہزیمت اُٹھائی جب
بخشا علم رسولؐ خدا نے علیؑ کو تب

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۴۴). خلیفہ عبدالرحمٰن ناصر کی فوجوں کو عیسائیوں کے مقابلے میں ہزیمت اٹھانا پڑی تھی۔ (۱۹۷۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۹: ۱۱). ہمایوں، شیر خاں سے ہزیمت اٹھانے کے بعد پریشان حال پھرتا رہا کہ اپنی پسماندہ فوج کے ساتھ جیسلمیر پہنچا۔ (۱۹۸۹، بزم تیموریہ، ۴۷). برجیس قدر، بیگم حضرت محل، مولوی احمداللہ شاہ، یہ سب الگ الگ جنگوں میں ہزیمت اٹھا کر شمال کی طرف جانے والے ہیں۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۷۹).

---آشْنا (---مدا، سک ش) صف.

(لفظاً) شکست سے واقف؛ (مجازاً) ہارا ہوا، جسے شکست ہوئی ہو۔ جزوی طور پر وہ ایک کٹا پھٹا، شکست خوردہ، ہزیمت آشنا سپاہی نظر آتا ہے۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۱۲۰). [ہزیمت + آشنا (رک)].

---پانا محاورہ.

شکست کھانا، ہارنا، پسپا ہونا۔ سپاہ انجم نے شمشیر شعاعی کے خوف سے یک لخت ہزیمت پائی۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبرآبادی، وقائع شاہزادہ منصورالزماں، ۲۳۳). دریا خاں کے لشکر نے ہزیمت پائی اور الٹا پھرا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۱۲).

---خِصال (---کس خ) صف.

جو بار بار ہار جاتا ہو، جسے ہارنے کی عادت ہو، ہمیشہ شکست کھانے والا؛ (مجازاً) بزدل۔

اک پیلٹن سپاہِ ہزیمت خصال کا
نکلا کہ زور دیکھیے حضرت کے لال کا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳: ۱۸۳). [ہزیمت + خصال (رک)].

---خوردَگی (---و معد، سک ر، فت د) امث.

شکست کھانے کی حالت، فرار کی کیفیت، پسپائی، شکست۔ انتقام میں اس کی ہزیمت خوردگی نہایت بیمار جذبہ کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ (۱۹۸۹، ن م راشد شاعر اور شخص، ۳۴). [ہزیمت خوردہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---خوردَہ (---و معد، سک ر، فت د) صف.

شکست کھایا ہوا، جسے شکست ہوئی ہو، ہارا ہوا۔ اُدھر فوج ہزیمت خوردہ لاشیں ناگن وغیرہ کی لیے لشکر حیرت میں پہونچی اور بارگاہ میں سامنے شاہ طلسم کے لاشیں رکھ دیں۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱: ۸۱۸). اب دونوں ہزیمت خوردہ بادشاہوں نے صلح کے نامہ و پیام میں بڑی عجلت کی۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۳: ۲۶۵). یہ سن کر اس کی فوج کے ہزیمت خوردہ لوگ ہر طرف سے واپس ہو ہو کر حملہ کرنے لگے۔ (۱۹۶۵، خلافت بنواُمیہ، ۱: ۴۰). ہزیمت خوردہ فریق زبان کے بجائے ڈنڈا استعمال کرتا ہے۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۲۳۸). تم میں اس ہزیمت خوردہ قوم کی ساری قباحتیں اور نحوستیں پیدا ہو چکی ہیں۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۶۲). [ہزیمت + ف: خوردہ، خوردن = کھانا].

---دینا محاورہ (شاذ).

شکست دینا، ہرانا۔ طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت.

---کھانا محاورہ.

شکست کھانا، پسپا ہونا، بھاگ جانا۔

دندیاں ترے یک دھیر تھے کیوں نہ ہزیمت کھائیں آج
ہر ایک سپاہی سو ترا ہے جیوں غضنفر فتح کا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۳۵). فوج دار اب ہزیمت کھا کر سمت کوہستان گئی۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱: ۲۱۸). اسماعیل اور محمود میں جنگ ہوئی اور اسماعیل ہزیمت کھا کر غزنین کے قلعے میں پناہ گزیں ہوا۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۸۳). دین اسلام وطنیت اور نسل پرستی کے ہاتھوں ہزیمت کھا گیا۔ (۱۹۸۴، جاوید نامہ (تحقیق و توضیح)، ۱۰۳).

---نَصِیب (---فت ن، ی مع) صف.

جو بار بار ہارتا ہو، جسے بدقسمتی سے بار بار شکست ہو، شکست جس کا مقدر ہو۔ وہ ایک ہزیمت نصیب غازی سہی، ایک ناکام مجاہد سہی لیکن اس کی شہادت آپ اپنی جزا ہے۔ (۱۹۶۸، مغربی شعریات، ۳۲۵). [ہزیمت + نصیب (رک)].

ہِژَبْر (کس ہ، فت ژ، سک ب) امذ.

رک: ہزبر۔

ہژبر دلاور جوں شیر دژم
لڑیا پیل جنگی سوں جا کر بہم

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۷۰۵).

جہندہ ہژبر اور غرمندہ شیر
ہوں صہب الشعاف صغار العیون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۱۴۰). [ہزبر (رک) کا ایک املا].

---ژِیاں (---کس ژ) صف.

غضب ناک شیر، غصے میں آیا ہوا شیر۔ جواں کہوں، کہ ہژبر ژیاں، کہ پیل دماں نگاہ خون سے لبریز، اور کف بریاں۔ (۱۹۱۲، فردوس تخیل، ۴۴). [ہژبر + ژیاں (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.

شیروں کو پکڑنے یا پچھاڑنے والا؛ (مجازاً) نہایت بہادر۔ لونڈی ہر طرح شہریار ہژبر گیر کی دلجوئی کو حاضر ہے۔ (۱۹۰۰، ایام عرب، ۲: ۱۴۱). [ہژبر + گیر، گرفتن = پکڑنا].

ہَژداتی (فت ہ، سک ژ) صف.

رک: اژدھاتی۔ (پلیٹس). [اژدھاتی (رک) کا بگاڑ].

ہَژدَہ (فت ہ، سک ژ، فت مج د) عدد.

رک: ہزدہ۔ (جامع اللغات). [ف].

---ہَزار (---فت ہ) عدد.

رک: ہژدہ ہزار، اٹھارہ ہزار (عموماً عالم کے ساتھ)۔

نہاں سب میں، اور سب میں ہے آشکار
یہ سب اس کے عالم ہیں ہژدہ ہزار

(۱۷۸۴، سحرالبیاں، مرتبہ رشید حسن خان، ۱۵۱).

اچھا مگر وہی ہے نزدیک میرے صاحب
کہتا ہو جس کو عالم ہژدہ ہزار اچھا

(۱۸۳۹، اسیر (گلزار علی اکبر آبادی)، د، ۴)۔ [ہژدہ + ہزار (رک)]۔

---ہزارا (---فت ہ) صف۔

رک: ہژدہ ہزار۔

فدا نانو پر اس تل تل کوں ہووے
خدا کا جو عالم ہے ہژدہ ہزارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۵)۔ [ہژدہ ہزار + ا، لاحقۂ صفت تذکیر]۔

---ہزار عالَم (---فت ہ، ل) امذ۔

رک: ہژدہ ہزار عالم؛ اٹھارہ ہزار عالم؛ مراد: کل دنیا، کائنات۔ اے عارف------ ہژدہ ہزار عالم یہ جیتاں شاہدیاں بر تمہاریاں سو تیر اروپ۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۴۷)۔

ایک چلے منت شہانا ہژدہ ہزار عالم موں مانا

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۳۶)۔

ہژدہ ہزار عالم اس وقت لہو چھنڈے
نیزے پو سر چڑھیا ہے ہزاراں ہزار حیف

(۱۷۰۵، بیاض مراثی (اکبر)، ۱۴)۔

تو ہی بے شک ہے خالق آدمؑ کا
بلکہ ہژدہ ہزار عالم کا

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۲)۔

غارِ ارواح میں اُتر کر دیکھ
شور ہژدہ ہزار عالم ہے

(۱۹۶۳، کلک موج، ۱۵)۔ [ہژدہ ہزار + عالم (رک)]۔

ہژدھات (فت ہ، سک ژ) امث۔

وہ دھات جو آٹھ دھاتوں سے مرکب ہوتی ہے، اژدھات (رک)۔

مت ہو غافل جو تیرے پاس ہو ہژدھات کا کوٹ
آس پاس اس کے تو خندق خبر خرم ضرور

(۱۸۲۴، سیر عشرت، ۴۰)۔ [ہژ = ہشت (رک) + دھات (رک)]۔

ہژدھاتی (فت ہ، سک ژ) صف۔

رک: اژدھائی۔ (پلیٹس؛ فیلن؛ جامع اللغات)۔ [ہژدھات + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ہَس (۱) (فت ہ) امذ۔

حرف صحیح۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [س:]۔

ہَس (۲) (فت ہ) امذ۔

ہنسی، ٹھٹھا، مذاق۔

نبی سن جو آواز ہس کر بولے
یہ آواز کس کی ہے جو رو ہوئے

(۱۶۹۳، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق)، ۵)۔ [س:]۔

---مُکھ (---ضم م) صف۔

رک: ہنس مکھ۔ (جامع اللغات)۔ [ہس + مکھ (رک)]۔

ہَس (۳) (فت ہ) امذ قدیم۔

رک: ہنس، آبی پرندہ۔ (جامع اللغات)۔ [ہنس (رک) کا ایک املا]۔

ہُس (ضم ہ) امذ؛ امث۔

رک: ہش، پرندوں یا جانور کو اُڑانے یا بھگانے کی آواز۔ (پلیٹس)۔ [ہش (رک) کا ایک املا]۔

ہَسا (فت ہ) امذ۔

رک: ہنسا، راج ہنس۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ہنسا (رک) کا ایک املا]۔

ہَسانا (فت ہ) ف م۔

رک: ہنسانا۔ (پلیٹس)۔ [ہنسانا (رک) کا ایک املا]۔

ہَسائی (فت ہ) امث۔

رک: ہنسائی، ہنسنے کا سبب۔ (پلیٹس)۔ [ہنسائی (رک) کا ایک املا]۔

ہِسْپانَوی (فت ہ، سک س، ن) (الف) امذ؛ صف۔

ہسپانیہ (ملک) سے **متعلق یا منسوب، اسپین کا؛ ہسپانیہ کا رہنے والا، اسپین کا باشندہ۔** اس وقت ہسپانوی عیسائیوں کے لیے مذہبی رسوم----- میں کسی طرح کی ممانعت یا دقت نہ تھی۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۴۶)۔ فرانسیسی آبادکار زیادہ تر ہسپانوی نسل سے ہیں۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۹۵)۔ میں خالص ہندوستانی نہیں، میری ماں ہسپانوی ہے۔ (۱۹۸۳، منزلیں دار کی، ۱۰۶)۔ جب جنرل فرانکو نے بغاوت کی تھی، تو ہسپانوی حکومت کے اراکین بھی کمیونسٹ تھے۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۱۲۹)۔

ہِسْپانَوی (ب) امث۔

۲۔ ہسپانیہ کی زبان کا نام؛ اسپین کی زبان (جو دیگر کئی ملکوں میں بھی بولی جاتی ہے)۔ شمالی ریاستوں میں ہسپانوی بالکل نہیں بولی جاتی۔ (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں، ۹۴)۔ [ہسپانیہ (رک) سے منسوب]۔

ہَسْپانی (فت ہ، سک س) امث۔

ہسپانیہ کی زبان کا نام، اسپین کی زبان۔ بارنابس کی انجیل کے----- اطالوی اور ہسپانی وغیرہ میں ترجمے----- ہو چکے تھے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (پیش لفظ)، ۳۶)۔

ہَسْپِتال (فت ہ، سک س، فت پ) امذ۔

اسپتال، ہاسپٹل، شفاخانہ، دواخانہ۔ آزاد کو لڑکے پاس بٹھا کر میاں انور ہسپتال چلے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، (مہذب اللغات))۔ جو میدان جنگ میں لڑتا ہوا یا مجروح ہو کر ہسپتال میں زیر علاج ہو----- ایسا شخص دشمن ہی سمجھا جائے گا۔ (۱۹۱۲، تحقیق الجہاد، ۹۱)۔

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جا کر

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲: ۲)۔ ابن مریم کو ۱۹۴۹ء میں لاہور ہسپتال میں داخل ہونا پڑا جہاں اس پر علاج بذریعہ بجلی آزمایا گیا۔ (۱۹۸۳، تخلیق اور لاشعوری محرکات، ۵۹)۔ میراجی اپنے گھر سے سینکڑوں میل دور بمبئی کے ایک ہسپتال میں پڑے تھے۔ (۱۹۹۱، ساختیات اور سائنس، ۴۲)۔ پرویز کو جناح ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے کیوں کہ----- بہت زیادہ اخراجات تھے۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۲۰)۔ [انگ: Hospital کا مؤرد]۔

ہَسَت (فت ہ، س) صف؛ امذ۔

ہنْستا ہوا، ہنْسنے والا، مسکرانے والا۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [س:]۔

ہَسْت (۱) (فت ہ، سک س) (الف) امث.

(لفظاً) ہے؛ مراد: ہستی، وجود، قیام، موجودگی؛ جان، زندگی، حیات۔ الجبار، المتکبر، یہاں بندے کوں دیکھلاتا ہے، المومن، ۔۔۔۔۔، یہاں بندے کوں ہست دیکھلاتا ہے ۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۴۳۲). ہمت تی نیست ہوتا ہست، دنیا میں ہمت بڑی بست۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۵۳).

نا ہست پرک نہ نیست ناری
بیتے میں نہ میں نہ توں کی تاڑی

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۳).

ازل میں کیا نیست جس روز ہست
پلایا ہے ہم کوں شراب الست

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۲۵).

عالم امکاں نہ کیوں عرصہ ہو بازی گاہ کا
نیست کرنا ہست کو اک کھیل ہے اللہ کا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳). اس وقت نہ ہست تھا نہ نیست، نہ ہوائی فضا تھی، نہ اوپر آسمان کا چمکدار تانا بانا، سب کو کیا چھپائے ہوئے تھا۔ (۱۹۲۳، ویدک ہند، ۳۲۵). یہ آمد و رفت ہست اور عدم کے درمیان تھی، اقلیم عدم کی سیر کا یہ تجربہ بھگوان کی طرف سے رشی کو ایک نیا انعام تھا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۹).

ہَسْت (۱) (ب) صف.

جو موجود ہو، جس کا وجود ہو، موجود۔

نیست ہوں میں زروے ماہیت
ہست ہے حق حقیقتاً ابدا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۵). حشر میں جسم کے ایک ایک ٹکڑے پرزے کو جوڑ کر جسم کو پھر سے پیدا کر دیں گے، اور نیست کو ہست کر دیں گے۔ (۱۹۶۵، خطوط ماجدی، ۱۷۰). مایا کے کارن (سبب سے) یہ سنسار جو دراصل نیست ہے ہمیں ہست معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۰). [ف].

---بُود (---و مع) امذ نیز امث.

رک: ہست و بود جو زیادہ مستعمل ہے. (پلیٹس). [ہست + رک: بود (۱)].

---سے نیسْت ہونا محاورہ.

وجود کا فنا ہونا، معدوم ہو جانا، ختم ہو جانا۔ تمناؤں کا سارا طلسم دم بھر میں ہست سے نیست ہو کر رہ گیا۔ (۱۹۶۷، صدق جدید، لکھنؤ، ۳/نومبر، ۱).

---کَرْنا محاورہ.

موجود کرنا، پیدا کرنا، عالم وجود میں لانا۔

اس نے کیا سب کو نیست سے ہست
جب چاہے کرے بلند کو پست

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۲۴). کون (ہستی) اس کی مشیت میں ہے (جسے چاہے ہست کرے جسے چاہے نیست کرے)۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۴۷).

---مُطْلَق کس صف (--- ضم م، سک ط، فت ل) امذ.

حق؛ خدا، اللہ تعالیٰ۔ منصور حلاج نے انا الحق (میں ہست مطلق ہوں) کی صدا لگائی تھی ۔ (۱۹۶۹، فلسفہ کلام غالب، ۸۰). [ہست + مطلق (رک)].

---نُما (--- ضم ن) صف.

وجود یا ہستی کو ظاہر کرنے والا؛ (مجازاً) وجود رکھنے والا، موجود۔ پس ثابت ہوا کہ جو ہمیں اپس سوں نیست ہیں ہور وجود حق سوں ہست ہوئے ہیں یعنی نیست ہست نما ہیں ۔ (۱۷۷۲، شاہ میر، انتباہ الطالبین، ۵).

نے نیست نما ہے تو نہ ہے ہست نما
بند رہے تو نہ اور غمگیں ہے خدا

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۶۴). [ہست + نما، نمودن = ظاہر کرنا].

---نیسْت (--- ی مج، نیز مع، سک س) امث.

لفظاً: ہاں نہیں؛ مراد: ہاں نہ، انکار اور اقرار. (نور اللغات؛ مہذب اللغات). [ہست + نیست (رک)].

---نیسْت بَرابَر ہے فقرہ.

اس کا ہونا نہ ہونا ایک ہی بات ہے، نہایت لائق اور بے کار ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---نیسْت نُما کس صف (--- ی مج، سک س، ضم ن) امذ.

۱۔ اللہ تعالیٰ کا وجود، اللہ تعالیٰ۔ ہست نیست نما: عبارت ہے وجود مطلق اور موجود حقیقی سے کہ ہمیشہ موجود ہے۔ (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۴). **۲۔ مخلوق، خلق۔** ہست نیست نما: وجود حق سبحانہ تعالیٰ ہے کہ وہ ہر جگہ اور تمام عالم میں موجود ہے مگر نظر نہیں آتا، دیکھنے میں تو وجود اضافی یعنی مخلوق آتی ہے جو کہ خود نیست ہے اسی لئے خلق کو ہست نیست نما کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱، اصطلاحات صوفیہ، ۱۶۸). [ہست + نیست (رک) + نما، نمودن = ظاہر کرنا].

---وبُود (--- وج، و مع) امذ نیز امث۔

۱۔ (لفظاً) جو ہے اور جو تھا؛ مراد: وجود اور ہستی؛ (کنایۃ) زندگی؛ دنیاوی زندگی، دنیا میں وجود اور قیام۔

وہ عجز وہ طویل رکوع اور وہ سجود
طاعت میں نیست جانتے تھے اپنی ہست و بود

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۳۹).

گلزار ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۰۰).

قصہ فردوسی محمود بھی یکسر غلط
بلکہ فردوسی کی ہست و بود بھی یکسر غلط

(۱۹۵۰، ضمیریات، ۴۱). گلزار ہست و بود کو یگانگی کے ساتھ بار بار دیکھنے کی ۔۔۔۔۔ تلقین تھی۔ (۱۹۸۵، اقبال کا نظام فن، ۷۸). دنیائے ہست و بود میں انسانیت کے اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ (۱۹۹۴، اردو نامہ، لاہور، فروری، ۹). **۲۔ ماضی و حال کی معلومات کا حساب؛ (لگان یا آمدنی کی) موجودہ حالت گذشتہ سالوں سے موازنے کے ساتھ؛ قطعہ اراضی کے اثاثوں کا تخمینہ؛ زمین دار کی زمینوں اور لگان کا گوشوارہ (پلیٹس)۔ ۳۔ زمین کے کسی حصے میں پیداوار نہ ہونے پر زمین دار کی قرضے یا جرمانے سے دی ہوئی معافی.** (پلیٹس). [ہست + و (حرف عطف) + بود (رک)].

---وبُود کَرْنا محاورہ.

موجود چیز پر اکتفا کرنا نیز زندگی بسر کرنا، گزر اوقات کرنا۔

دیکھی نہ سیر آکے عدم سے وجود کی
دن موت کے بھرا کئے یوں ہست وبود کی

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۱۴۳).

---وبُودی (---وج، و مع) صف.
ہست و بود (رک) سے متعلق، لگان اور آمدنی کا. وہ باقاعدہ ہست وبودی تحقیقات کے ذریعے اپنے------ غیر معین کثیر منافعوں سے ہاتھ دھو بیٹھے. (۱۹۳۴، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری، ۴۵). [ہست و بود + ی، لاحقۂ نسبت].

---وعَدَم (---وج، فت ع، د) امذ.
ہونا اور نہ ہونا، وجود اور فنا؛ (کنایۃً) زندگی اور مرگ.

ایک حرف کن کا ہے سارا کمال
نقشہ ہست و عدم اس کی رضا

(۱۹۹۰، زمزمۂ درود، ۲۶). [ہست + و (حرف عطف) + عدم (رک)].

---ومَمات (---وج، ضم م) امث.
جینا مرنا، موت زندگی، موت زیست. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [ہست + و (حرف عطف) + ممات (رک)].

---ونیسْت (---وج ی مج نیز مع، سک س) امذ.
۱. ہاں نہیں، ہاں یا نا؛ مراد: اقرار یا انکار. میاں پوچھتے ہیں میری بات کا جواب تم نے ہست نیست کچھ نہ دیا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۵۸). مارے رعب کے ہمارے مولنا مولوی غلام حسین صاحب سے ہست و نیست کچھ نہ کہہ سکے، وہ الخاموشی نیم رضا سمجھے. (۱۹۱۲، حیات النذیر، ۲۹). **۲. وجود اور عدم، ہستی اور نیستی.**

اک شعلہ حیات سے ہے اپنی ہست و نیست
ذوق خودی میں مثل شرر پارہ پارہ ہیں

(۱۹۳۸، اقبال، (ترجمہ اقبال) علامہ اقبال سے آخری ملاقاتیں، ۱۱۶). **۳. موجودات، کائنات.**

مخلوق سب یہ اس کی ہیں الا ہو خواہ لا
اس ہست و نیست میں کوئی اس کے سوا نہیں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۲۱۹). [ہست + و (حرف عطف) + نیست (رک)].

---ہونا محاورہ.
خلق ہونا، پیدا ہونا، وجود میں آنا. پس ثابت ہوا کہ جو ہمیں اپس سوں نیست ہیں ہور وجود حق سوں ہست ہوئے ہیں. (۱۷۷۲، شاہ میر، انتباہ الطالبین، ۵). جملہ اشیائے کائنات اس کے بعد ہست ہوئی ہیں اور ان کے ہست ہو جانے کے بعد وہ بہ دستور ان سے مافوق اور بالاتر ہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۷۷).

ہَسْت (۲) (فت ہ، سک س) امذ.
۱. ہاتھی، فیل نیز ہاتھی کی سونڈ، خرطوم.

فلک نیں گڑگڑاتا مست ہے ہست
کہ شہ کے درجناں کوں کرنے پامال

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۱۹۴). جوں اوس ہست کوں کھول پانی پلان ندی کی طرف لیایگا پیل بان. (۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۰۷). خماسی ---- جن کے نام رکھے گئے ہیں یہ ہیں، ہست یعنی ہاتھی. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۱۸۵). **۲. (i) ہاتھ، دست، ید نیز کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی تک کی لمبائی یا ناپ نیز بازو کا حصہ.**

ایک ہست رنڈ نزا ترسول جگل کرا
باہن بلی درد سیت جات گسائیں ایشورا

(۱۵۹۹، کتاب نورس، ۶۸). **(ii) ہاتھ کا کڑا.**

ادک مول طرۃ و کنٹھمال چند
پدک ہست گڑکاں و شمشیر بند

(۱۶۴۴، فتح نامہ بکھیری (اردو، شمارہ ۲، اپریل تا جون، ۱۹۸۸ء، ۱۵۳)).

ورنیں تو نہ ہست نا کھنیارا
سب نیست تھے جوں مٹھی میں بارا) ہوا(

(۱۷۰۰، من لگن، ۴۹). **۳. خط، تحریر؛ بھٹی جھونکنے کے لیے دو دستوں والی دھونکنی؛ بہتات، افراط.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۴. تیرھواں نکشترہ، تیرھواں ستارہ نیز چاند کی تیرھویں منزل، ہستا.** نچھتر ہائے متعلقہ برسات دس ہیں ---- ہست ---- سوانت. (۱۸۴۸، توصیف زراعات، ۱۶). نچھتر متعلقہ ہر ایک گرہ نیچے لکھی جاتی ہے ---- روہنی، ہست، سرون. (۱۹۰۲، سیر الافلاک، ۲ : ۱۳۳). ہر منزل کو نچھتر کہتے ہیں ---- ہست پانچ ستارہ، چتا ایک ستارہ ---- یہ تمام دو سو اکیس ستارے ہوئے. (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۱۹). [س :].

---اَدْھیا (---فت ا، سک دھ) امذ.
ساز بجانے کا فن. ہست ادھیا اور وہ ساز بجانے کا فن ہے. (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۴۶). [ہست +].

---پال امذ.
ہاتھی کی پرورش کرنے والا؛ ہاتھی بان، فیل بان، مہاوت، ہاتھی وان؛ فوجدار. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ ہندی اردو لغت). [ہست + رک : پال (۵)].

---چال امث.
ہاتھی جیسی چال؛ مستانہ چال.

عطارد بلایا منجے بیگ اتال
کہ پنت دیکھتی تجسو دھن ہست چال

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۹). [ہست + چال (رک)].

---دَنْت (---فت د، غنہ) امذ.
ہاتھی دانت، عاج. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [ہست + دنت (رک)].

---کِرِیا (---کس ک، کس نیز سک ر) امث.
۱. رقص میں ہاتھ کے اشارے. یہ چتر روپ پاترا پانوؤں اور گھونگھروؤں سے اور ہست کریا سے ---- آوتی ہے. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۹۶). **۲. ہاتھوں کا شعوری عمل یا کام؛ ہاتھوں سے کیا جانے والا کام؛ دستکاری؛ ہاتھوں کی کوئی کارکردگی.** (ماخوذ : پلیٹس). [ہست + س :].

---کَڑ (---فت ک) امذ.
ہاتھ کا کڑا.

سو ہاتاں منے پین کر ہست کڑ
اتم ذات تیزی کے اوپرال چڑ

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۲۸). [ہست + کڑ = کڑا (رک) کا مخفف].

---نَچْھتّر (---فت نیز کس ن، فت چھ، شدت بفت) امذ.

رک : ہست (۲) **معنی ۴**. ہست پچھتر۔۔۔۔ کی پیدائش سے مولود ہمیشہ دشمنوں سے جنگ و جدل میں مشغول رہے۔ (۱۸۸۰، کشاف النجوم، ۴۹). [ہست + پچھتر (رک)].

ہَستا (۱) (فت ہ، سک س) امث.

ا۔ تیرھواں نکشترہ (جو ہاتھ سے مشابہ اور پانچ ستاروں پر مشتمل ہے)، چاند کی تیرھویں منزل (ماخوذ : پلیٹس)۔ ۲۔ وہ جو تیرھویں نکشترے میں پیدا ہوا ہو. (جامع اللغات). [س :].

ہَستا (۲) (فت ہ، سک س) ماضی ناتمام۔

ہنستا. (پلیٹس). [پ :].

ہَستا کچھر/ہَستا کشَر (فت ہ، سک س، ک، فت چھ/ش) امذ.

دستخط؛ آٹو گراف؛ تحریر، لکھائی؛ کسی کے اپنے ہاتھ کے دستخط. (پلیٹس؛ مہذب اللغات). [س :].

ہَستالُو (فت ہ، سک س، و مع) امث.

پنڈالو یا کندجڑ کی ایک قسم جو گانٹھ کی شکل میں ہوتی ہے، ایک طرح کی بوٹی۔ پنڈالو کی ۔۔۔۔ کئی قسمیں ہیں ایک قسم ہستالو ۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲ : ۳۴۳). [مقامی].

ہَستَرا (فت ہ، سک س، فت ت) امذ.

ایک قسم کا کبوتر جس کے سر کے کچھ بال سرخ ہوتے ہیں اور بعض روایات کے مطابق یہ کبوتر ہمیشہ مست رہتا ہے اور دوسری قسموں کے کبوتروں کے مقابلے میں موٹا اور پر شہوت ہوتا ہے۔

بھورے ، مگّی ، تانبڑے ببرے بھی خوش احوال
پھر ہسترے ، اور کاسنی ، لوٹن بھی سبک بال

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۸۶). [مقامی].

ہَستک (فت ہ، سک س، فت ت) امذ.

ا۔ ہاتھ۔

سڑوپھید چوسٹھ جو ہستک کی چھند
گتاں سات دکھلا جو کوچت کی بندھ

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۵۸). **۲۔ (موسیقی) سنگیت کا تال۔** ہرگت کے ہمراہ ایک پلٹہ ۔۔۔۔ ہستک یعنی ہاتھ سے لیتے ہیں۔ (۱۹۳۶، تحفہ موسیقی، ۵ : ۶). **۳۔ قدیم زمانے کا ایک باجا جو ہاتھ میں لے کر بجایا جاتا تھا، کرتال؛ ہاتھ سے بجائی ہوئی تالی؛ ایک ہاتھ یا چوبیس انگل کا ماپ؛ ہاتھ کی ٹیک یا سہارا؛ ہاتھوں کی حالت.** (شبد ساگر). [س :].

ہَستِن (فت ہ، سک س، کس ت) (الف) صف.

ا۔ ہاتھ والا؛ چالاک، کاریگر. (ماخوذ : جامع اللغات).

ہَستِن (ب) امذ.

ہاتھی. (جامع اللغات).

ہَستِن (ج) امث.

رک : ہستنی معنی نمبر ۱۔

ویا سنگنی ہے کہ ہستن ہے نار
ویا ہرنی کرنے کہ وڑوا بچار

(۱۶۱۴، بھوگ بل (ق)، ۲۱). [ہستنی (رک) کا مخفف].

ہَستِنی (فت ہ، سک س، کس ت) امث.

ا۔ مادہ ہاتھی، ہتھنی. (پلیٹس؛ علمی اردو لغت). **۲۔ زمانہ قدیم کے عقائد کے مطابق عورتوں کی ایک قسم جسے اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا؛ بدصورت عورت، بھاری عورت۔**

بری ایک سنکن دوجی ہستنی
بھلی ایک پدمن دوجی چِترنی

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۷۸). صاحبانِ عقل و شعور نے نازنینانِ جہاں کی چار قسمیں لکھی ہیں، اول پدمنی، دوم چترنی، سوم سنکھنی، چہارم ہستنی۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال (ترجمہ)، ۸ : ۴۹۶). ہستنی ۔۔۔۔ صورت اور سیرت دونوں میں بری ہوتی ہے۔ (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۱۴). ہستنی قسم کی عورتیں ہاتھی کی علامات کی حامل ہوتی ہیں۔ (۱۹۷۵، پدماوت (اردو، کراچی، ۱۹۷۵ء، ۱ : ۱۹۰)). **۳۔ لکھ نامی ایک مشہور خوشبودار مادہ یا چیز، ہٹ ولاسنی.** (شبد ساگر). [س :].

ہَستی (۱) (فت ہ، سک س) امث.

ا۔ (لفظاً) ہونے کی حالت یا کیفیت؛ وجود؛ قیام؛ موجودگی (نیستی (رک) کی ضد). جس کے یقین میں شک اچھے کہ خدا کی ہستی میں گمان دھرتا۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۶۳).

راہ خدا پرستی اول ہے خود پرستی
ہستی میں نیستی ہے اور نیستی میں ہستی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۱۱).

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ
دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہے کہاں کا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲).

پا نیستی کے کنج میں ہستی کے گنج کو
میں صاحب نصاب ہوا کیا بجا ہوا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۰).

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ؟).

ہستی ہے ، نہ کچھ عدم ہے ، غالب
آخر تو کیا ہے ، اے نہیں ، ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۹).

ایسا ہی حال ہمارے ساتھ اس کریم بے صفت کا ہے کہ کوئی ۔۔۔۔ اس واجب الوجود کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۱۴).

یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئیں ہیں جس کی رواروی میں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۹۱).

پریشاں چیزوں کی ہستی کو تنہا نہ سمجھو
یہاں سنگ ریزہ بھی اپنی جگہ اک جہاں ہے

(۱۹۷۲، دیوان، ۷۶). یہ ایک ایسے آدمی کی کہانی ہے، جو اپنی ہستی کو یکسر فراموش کر چکا تھا۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۵۰). پامینڈیز وحدت جوہر کے نتیجے پر اس وقت پہنچا تھا جب وہ ہستی (Being) کے امکانات پر غور و خوض کر رہا تھا۔ (۲۰۰۶، برٹرینڈ رسل کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ)، ۳۲). **۲۔ کائنات، عالم۔**

عجب شراب اہے حسن جس میں سب ہستی
کہ اس شراب سوں چڑتی ہے عشق کوں مستی

(۱۶۳۵، سب رس، ۶۴).

اگر غنچہ نمن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
ولی مجھ پر میں وو گل ہووے تو کیا ہو وے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۶).

ہم نے ملک عدم سے ہستی میں
کیا تماشا نہ آن کر دیکھا

(۱۸۰۹، جرات، ک (مجلس)، ۱: ۱۳).

چاند جو صورت گر ہستی کا اک اعجاز ہے
پہنے سیمابی قبا محو خرام ناز ہے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۶۳). **۳۔(i) موجود؛ مخلوق، ذی روح؛ کوئی چیز۔**

مجھ کو ایذا دے کسی ہستی میں یہ قوت نہیں
دوست یا دشمن کوئی ہو اس قدر طاقت نہیں

(۱۹۲۰، روح ادب، ۱۹).

چمگادڑ ایسی بے کار، بے مصرف، کمترین ہستی اشاروں ہی اشاروں
میں ہماری سمتیں سیدھی کرتی رہتی ہے ۔

(۱۹۸۹، مصروف عورت، ۸۶). وہ اس عجیب الخلقت ہستی کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے ہوش میں آئے تو وہ مخلوق تو غائب ہو چکی تھی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۲۵). **۴۔ (تصوف) وجود حق، ذات باری تعالیٰ.** (ماخوذ: مصباح التعرف). **۵۔ حیات، زندگی، (خصوصاً) دنیاوی زندگی۔**

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۹۱).

ہستی کا اپنے کر نہ بھروسہ حباب وار
تعمیر بے بنا ہے یہ اور خیمہ بے طناب

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۰۱).

لہو کی آب ہے جمہور کے پسینوں میں
قضا کا رنگ ہے ہستی کے آبگینوں میں

(۱۹۶۳، گفتنی و ناگفتنی، ۱۲۸).

کاٹ رہا ہوں ایسے امجد یہ ہستی کی رہ
بے پتواری ناؤ پہ جیسے رات سمندر میں

(۱۹۸۲، فشار، ۷۹). ان کی نظر میں نہ تو ہستی وابستۂ قانون ہے اور نہ کائنات۔ (۱۹۹۶، اردوئے معلیٰ، کراچی، جون، ۲۸). **۶۔ حقیقت، اصل۔** انسان کی ہستی ہی کیا ہے بہت سے بہت جیا تو ساٹھ ستر برس۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۹۳). ریعاد کے خزانے کے آگے تو حیل کا خزانہ کچھ ہستی نہیں رکھتا۔ (۱۹۰۴، خالد، ۱۰۱). ترکوں کی نادر شاہ کی نظر میں کوئی ہستی نہ تھی۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۳: ۱۷۲). اس نے بہت عجز اور انکسار سے کہا کہ اس کی کیا ہستی ہے۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۲۲). **۷۔ بساط، حیثیت، مجال، تاب، طاقت۔** آپ اطمینان رکھیں ہماری موجودگی میں دشمن کی یہ ہستی نہیں ہے کہ اس باڑی کو چھین لے۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۴: ۲۳۴). **۸۔ دولت، ثروت.** (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات). **۹۔ ذات، شخصیت۔**

ہستی کوں آپس کے پائیا جد تد کا یو حقیقت محمدؐ

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۳).

قائم تو اپنی ہستی نہ سمجھا کہاں تلک
اے خانماں خراب کوئی یہ بھی ہوش تھا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۶). سر سید کی ہستی بھی ایسی ہی تھی ان کی زندگی سے ہمیں بہت سے بے بہا سبق ملتے ہیں۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۳۳۶). اس کی ہستی چیخ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اس نے کہ علم و حکمت کے موتی کتابوں سے چن چن کر اپنی شخصیت کی تعمیر کی تھی۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۴۱). سب سے بڑی ہستی یعنی فرعون کے ہاتھوں ہی اس کے گھر میں یہ کام اس طرح لیا گیا کہ وہ اس سے بے خبر تھا۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶: ۸۰). آپ چاہیں تو اس سے ڈاک کا ایک لفافہ بنا لیں، چاہیں تو اس پر اپنی کسی انتہائی عزیز ہستی کو محبت کے دو حرف لکھ کر بھیجیں۔ (۱۹۸۹، سمندر اگر میرے اندر گرے، ۵۶). مگر ان تخلیق کاروں میں بھی کبھی نہ کبھی، کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی ایسی ہستی ضرور جنم لیتی ہے جو اپنی عمر خود بسر کرتی ہے۔ (۱۹۹۱، ساختیات اور سائنس، ۱۹). ان مقدس ہستیوں کے سامنے ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۷۷). **۱۰۔ خود بینی، خود پسندی، اظہار انانیت.** (ماخوذ: جامع اللغات؛ نور اللغات). [ف].

---ِ بالا کسامذ؛ صف.

سب سے اونچی ذات؛ (کنایۃً) اللہ تعالیٰ۔ لامحالہ اس ہستی بالا نے سیرت کی حفاظت کی بھی ضمانت لے لی ہے۔ (۱۹۸۹، سیرت النبیؐ اور ہماری زندگی، ۳۰). [ہستی + رک: بالا (۳)].

---ِ بے بُود کس صف (---و مع) امث.

وجود جو عدم کے برابر ہو، معمولی ہستی، کم حیثیت یا کم طاقت شے؛ دنیاوی زندگی، حیاتِ فانی۔

ہے طلسم ہستی بے بود کا کیا اعتبار
جام کیا جانے کدھر جاتا رہا اور جم کہاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۲۰).

ہستی بے بود پر حوصلے کیا کیا کیے
لوٹ میں ہم پڑ گئے دولت بے سود سے

(۱۸۵۲، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۲: ۵۲۹).

ہستی بے بود آخر دے گئی دھوکا تجھے
کر گیا ٹھنڈا نسیم صبح کا جھوکا تجھے

(۱۹۱۲، مطلع انوار، ۶۴). [ہستی + بے بود (رک)].

---بُھول جانا محاورہ.

اصلیت یا حیثیت بھول جانا، اپنی اصل یاد نہ رکھنا (کسی ادنیٰ کا خود کو اعلیٰ سمجھنے کے موقع پر مستعمل)۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ نمک حرام ---- طوطے کی طرح دیدے بدل اپنی ہستی بھول جائے گا۔ (۱۹۳۲، بیلہ میں میلہ، ۴۶).

---پَذِیر (---فت نیز کس پ، ی مع) صف.

وجود قبول کرنے والا، وجود میں آنے والا، موجود۔ انسانوں کے انفرادی اور شخصی شعور اسی شعور مطلق کے اندر ہستی پذیر ہیں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۲۵۰). [ہستی + پذیر، پذیر فتن = قبول کرنا].

--- جاوِداں کس صف (--- کس و) امث.

ہمیشہ کی زندگی، حیاتِ ابدی؛ (کنایۃ) خدا تعالیٰ۔

ہستی جاوداں کے طالب ہیں
لے چلو اب تو سوئے دار ہمیں

(۱۹۹۲، روشنی کا سفر، ۱۱۳). [ہستی + جاوداں (رک)].

--- حادِث کس صف (--- کس د) امث.

پیدا ہونے والی چیز، مخلوق، ہر وہ شے جو قدیم نہیں ہے بلکہ نئی پیدا ہوئی ہے، (ہستی قدیم (رک) کا نقیض)؛ (مجازاً) کائنات، دنیا۔ خدا اور ہستی حادث یعنی کائنات ایک دوسرے سے جدا کیوں ہوئے۔ (۱۹۹۳، نگار، کراچی، اپریل، ۵۴). [ہستی + حادث (رک)].

--- دو روزہ کس صف (--- وج، وج، فت ز) امث.

چند روزہ زندگی، ناپائیدار و بے ثبات زندگی، ہستی بے بود، دنیا کی زندگی. (ماخوذ: جامع اللغات). [ہستی + دو (رک) + روزہ (رک)].

--- غائِب کس صف (--- کس ء) امذ.

مراد: اللہ تعالیٰ۔

تعلیم پیر فلسفہء مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستی غائب کی ہے تلاش

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۷۷). [ہستی + غائب (رک)].

--- فانی کس صفامث.

چند روزہ زندگی، قائم نہ رہنے والی زندگی، فنا ہو جانے والی چیز یا وجود۔

کر چکے مرحلۂ ہستی فانی ہم طے
ملک الموت سے کہ دو کہ ہے تاخیر عبث

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۱۱۴).

قطرہ دریا میں ہے دریا ، جانے کس امید پر
اس کے در پر لے کے مجھ کو ہستی فانی گئی

(۱۹۷۰، عشق پیچاں، ۲۴۲). [ہستی + فانی (رک)].

--- قدیم کس صف (--- فت ق، ی مع) امث.

(کنایۃ) اللہ تعالیٰ، خدا۔ ہستی قدیم یعنی خدا اور ہستی حادث یعنی کائنات ایک دوسرے سے جدا کیوں ہوئے۔ (۱۹۹۳، نگار، پاکستان، اپریل، ۵۴). [ہستی + قدیم (رک)].

--- کا کیا بھروسہ فقرہ.

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، کسی وقت بھی موت آسکتی ہے. (ماخوذ: جامع اللغات).

--- کو مٹا دینا محاورہ.

فنا کر دینا، مار دینا۔

جو طبقہ نسواں کی تعلیم کو روکے گا
ہم ایسے مخالف کی ہستی کو مٹا دیں گے

(۱۹۴۶، حیات امروہوی، ساز زندگی، ۲۰۵).

--- مِٹا دینا محاورہ.

اپنی خودی اور انا کو ختم کر دینا؛ خواہشات نفسانی کو مٹا دینا نیز جان دے دینا؛ فنا کر دینا ۔ بندہ اگر خدا میں گم ہو گیا تو اس نے اپنی ہستی مٹا دی۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۷۴).

--- مُطْلَق کس صف (--- ضم م، سک ط، فت ل) امث.

وہ ہستی جو لافانی ہو، ہمیشہ رہنے والا وجود؛ ذات واحد؛ (خصوصاً) اللہ تعالیٰ۔

خدا ہستی مطلق ہے یعنی وجود اس کی عین ماہیت ہے ۔ (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱: ۱۶). خدا اگر ہستی مطلق ہے تو بہت سے خداؤں اور دیوتاؤں کا وجود ناممکن ہے۔ (۱۹۳۱، تاریخ فلسفہ جدید (ترجمہ)، ۱: ۵۲). اشیا و حوادث کی ہستی بھی ہستی مطلق ہی کا مظہر ہے۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۱۷۴). غالب ایک ذات واحد ایک ہستی مطلق کو مانتے تھے جو ہوالاول اور ہوالآخر ہے۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۴۲). [ہستی + مطلق (رک)].

--- موہوم کس صف (--- لین، و مع) امث.

وہ چیز جس کی کوئی حقیقت نہ ہو، بے حقیقت وجود؛ (مجازاً) خیالی زندگی، عارضی زندگی۔

دل کو ہر چند میں سمجھایا کہ اے خانہ خراب
جان اس ہستی موہوم کو تو نقش برآب

(۱۸۰۹، جرات (نوراللغات)).

ہستی موہوم و یک سر و گردن
سیکڑوں کیونکہ حق ادا کریے

(۱۸۱۰، میر، د، ۸۲۸).

ہو گئی ہستی موہوم فراموش مجھے
آنکھ سے جس کو نہ دیکھا ہو وہ کیا یاد رہے

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۵۱). اگر تو یہ ہستی موہوم نہ چھوڑے تو حیات ابدی کب تیرے پاس آئے۔ (۱۹۳۲، سچ جلد نمبر ۸، اکتوبر (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۵۲)). [ہستی + موہوم (رک)].

--- میں آنا محاورہ.

پیدا ہونا، جنم لینا، زندہ ہونا، دنیا میں آنا۔

آگے ہستی میں گئے اہل عدم سوئے عدم
شہر میں دل نہ لگا مردم صحرائی کا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۴۰).

--- ناپایدار کس صف (--- کس مج ی) امث.

رک: ہستی بے بود، فانی زندگی۔

مثل حباب آب ہے دم بھر کی زندگی
ہم کیا ہماری ہستی ناپایدار کیا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۹۹). [ہستی + ناپائدار (رک)].

--- نُما (--- ضم ن) صف.

ہستی ظاہر کرنے والا، زندہ، ذی نفس۔

نیست تھے سو ہوگئے ہستی نما
میں پینے کے) کذا (جام مستی نما

(۱۸۳۹، دیدار نامہ، (رسائل سید محمد حیات)، ۲۳). [ہستی + نما، نمودن = دکھانا].

---نَواز (---فت ن) صف.
زندگی بخشنے والا؛ مراد: اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح انسان کی ہستی، ہستی نواز (یعنی) خدا کے اندر موجود ہے۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۳۵). [ہستی + نواز، نواختن = بخشنا].

---نَوخیز کس صف (---و لین، ی مج) امث.
نیا پیدا ہونے والا وجود؛ (مجازاً) نو مولود، نوزائیدہ بچہ۔

مہوس نے یہ پانی ہستی نوخیز پر چھڑکا
گرہ کھولی ہنر نے اس کے گویا کارِ عالم سے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۱۶). [ہستی + نوخیز (رک)].

---نہ سمجھنا محاورہ.
(کسی شخص کو) بے وقعت جاننا، نہایت حقیر سمجھنا، خاطر میں نہ لانا۔ ہمارے گانوں کی امیر زادیاں، زمین پر قدم نہیں رکھتیں، کسی کی کچھ ہستی ہی نہیں سمجھتیں۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۷۰).

---وعَدَم (---و مج، فت ع، د) امذ.
(لفظاً) ہونا اور نہ ہونا؛ (مجازاً) زندگی اور موت۔

ہرزہ ہے نغمہ زیر و بم ہستی و عدم
لغو ہے آئینہ فرق جنون و تمکیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۳۴). [ہستی + و (حرف عطف) + عدم (رک)].

---و نیستی (---و مج، ی مج نیز مع، سک س) امث.
ہونے اور نہ ہونے کی کیفیت، وجود اور عدم۔ دنیا کی کسی چیز کو ثبات نہیں، اس لئے اس کی ہستی و نیستی قابل التفات نہیں۔ (۱۹۵۰، بزم صوفیہ، ۱۴۳). [ہستی + و (حرف عطف) + نیستی (رک)].

ہَستی (۲) (فت ہ، سک س) امذ.
ہاتھی، فیل۔ اردو نے ہندی کے لفظوں میں اس قسم کا جو تغیر کیا ہے اس کی چند مثالیں یہ ہیں ---- ہستی : ہاتھی۔ (۱۹۳۳، معارف، اعظم گڑھ، جولائی (نقوش سلیمانی، ۲۶۳)). اس جانور کے بے شمار نام ہیں، ہستی، گج، پیل، ہاتھی وغیرہ۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۲۲۴). [س :].

--- پال امذ.
رک : ہست پال؛ ہاتھی کی پرورش کرنے والا شخص، فیل بان۔ (پلیٹس). [ہستی + پال = پالنا (رک) کا حاصل مصدر].

---دانْت (---غنہ) امذ.
رک : ہاتھی دانت۔ (جامع اللغات). [ہستی + دانت (رک)].

---مَد (---فت م) امذ.
سیّال مادّہ جو مستی کی حالت میں ہاتھی کی کنپٹیوں سے رستا ہے۔ (ماخوذ : پلیٹس). [ہستی + س :].

ہَستِیَہ (۱) (فت ہ، سک س، کس مج ت، فت ی) صف.
ہاتھی سے متعلق، ہاتھی کا۔ (پلیٹس). [س :].

ہَستِیَہ (۲) (فت ہ، سک س، کس مج ت، فت ی) صف.
ہاتھ سے متعلق، ہاتھ کا؛ ہاتھ سے کیا ہوا (کام وغیرہ)؛ ہاتھ سے دی ہوئی (کوئی چیز). (پلیٹس). [س :].

ہِسٹاریکل (کس ہ، سک س، ی مع نیز غم، فت ک) صف.
تاریخ سے متعلق یا منسوب، تاریخ کا، تاریخی۔ اردو میں انسائیکلوپیڈیا ---- اور ہسٹاریکل ڈکشنری کے طریقے پر ---- کتابیں لکھی جائیں۔ (۱۹۲۶، سہیل، علی گڑھ، جنوری (نقوش سلیمانی، ۲۳۱)). ۱۹۵۰ء میں پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی انھیں کی کوششوں سے وجود میں آئی۔ (۱۹۸۹، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۱۹). [انگ : Historical].

ہِسٹالوجیکل (کس ہ، سک س، و مج، ی مع نیز غم، فت ک) صف.
نسیج سے متعلق یا منسوب؛ نسیجیاتی، بنے ہوئے کپڑے کی طرح کا۔ پانی میں ---- حل کر کے ہسٹالوجیکل اشیا کو سخت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۵ : ۱۵۷). [انگ : Histological].

ہِسٹامِین (کس ہ، سک س، ی مع) امث.
(حیاتیاتی کیمیا) ایک نامیاتی مرکب جو زخم یا چوٹ کھائی ہوئی نسیجوں میں اور الرجی کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ ہسٹامین ---- ماسٹ خلیات ---- کے ٹوٹ پھوٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۱۱۲). [انگ : Histamine].

ہِسٹری (کس ہ، سک س، سک نیز کس مج ٹ) امث.
۱. اہم یا عام دلچسپی کے واقعات کی تاریخ وار دستاویز، تواریخ، تذکرہ، وقائع۔ گذشتہ زمانہ کی ہسٹری ہمارے لیے گواہ ہے کہ کوئی شخص دنیا میں آج تک ایسا نہیں گزرا جس کے کاموں پر لوگ اب گرویدہ ہیں۔ (۱۸۹۸، سرسید، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز، ۳۱۸). اسلام کی ابتدائی ہسٹری (تاریخ) ہے ہی ایسی دلچسپ کہ جس بات پر نظر کرو کیوری آسٹی (شوق) کسی طرح سیٹس فائی (سیر) نہیں ہوتی۔ (۱۹۰۹، مجموعہ نظم بے نظیر، ۵۰).

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری کو بھول جا
شیخ و مسجد سے تعلق ترک کر اسکول جا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۷۶).

کہیں سے اُلٹیے ورق ہسٹری کا
جو آزادیاں ہیں تو قربانیاں ہیں

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۱۷۸). اگر محترمہ مرحوم کے نعم البدل کی تلاش میں ہیں تو نعم البدل کو اپنے پیشرو کی ہسٹری سے استفادہ کرنا چاہیے۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۷۷). اس گٹھری کی انھوں نے مجھے یہ ہسٹری بتائی تھی کہ والدہ کی نانی کی تھی۔ (۱۹۹۳، افکار، کراچی، دسمبر، ۲۸). **۲. گزشتہ واقعات کا سلسلے وار یا تنقیدی مطالعہ، علم تاریخ، فن تاریخ۔** میں ہمیشہ نام یاد رکھنے میں کمزور رہا ہوں اسی لیے ہسٹری کے پرچے میں میرے نمبر بہت کم آتے تھے۔ (۱۹۸۵، نیا اردو افسانہ (انتخاب، تجزیے اور مباحث)، ۲۰۵). ایک مرتبہ ایک ہی دن میں دو تقریبات تھیں، ایک تقریب سائنس کانفرنس اور دوسری ہسٹری کانفرنس کا افتتاح تھا۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۶۰۷). **۳. (طب) مرض کی تفصیل، مریض کی گذشتہ سے پیوستہ جسمانی، ذہنی اور غذائی کیفیات کا مفصل حال۔** ڈاکٹر اس کی ہسٹری دیکھ رہا ہے۔ (۱۹۸۹، فٹ پاتھ کی گھاس، ۱۷). مریض کی تفصیلی ہسٹری لیتے وقت اندرونی بیماریوں، ذہنی امراض اور غذائی امراض کے متعلق بھی پوچھا جائے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۲۶۶). [انگ : History].

---شِیٹ (---ی مع) امث؛ امذ.

پولیس کے ریکارڈ کا کاغذ جس میں کسی ملزم کے مفصل حالات اور اس کے پچھلے جرائم درج ہوں۔

ہسٹری شیٹ کا ڈر کیا مجھ کو
وہ مرا نامہء اعمال نہیں

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۱۷۴). کسی لیڈر کے مکان کی طرف سے نکل گئے تو تھانے میں ہسٹری شیٹ کھل گیا۔ (۱۹۴۹، تحقیقی عمل اور اسلوب، ۸۱). **۲۔ (کنایۃ) احوال نامہ؛ کچا چٹھا۔** کچھ لکھنے میں مزہ آسکے اور مجھے ان کی ۴۰ سالہ ہسٹری شیٹ پیش کرنے کا کوئی جواز مل سکے۔ (۱۹۷۰، برش قلم، ۳۰۵). قدرت کے اس عہدے پر فائز ہونے کی کوئی صورت نہیں تھی۔۔۔۔ اس کی ہسٹری شیٹ سرکار کی وفاداری کی غماز نہیں تھی ۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۵۴۹). [انگ : SheetHistory].

---شیٹَر (---ی مع، فت ٹ) صف.
بدمعاش یا ملزم جس کے چال چلن کے حالات اور دیگر کوائف تھانے میں درج ہوں، مشہور غنڈہ، بڑا بدمعاش۔ کالا شاہ۔۔۔۔ مغل پورہ لاہور کا ہسٹری شیٹر ہے۔ (۱۹۶۷، جنگ، کراچی، ۱۳ اکتوبر، ۸). علاقے کے ہسٹری شیٹر ان کے نام سے تھر تھر کانپتے ہیں ۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۱۸۴). [انگ : SheeterHistory].

ہِسٹِریا (کس ہ، سک س، کس ج ٹ، سک ر) امذ.
رک : ہسٹیریا، اختناق الرحم، ایک نسوانی مرض. دو دن خط نہ بھیجو تو واپسی پر بیوی کو ہسٹریا میں مبتلا پاؤ۔ (۱۹۴۴، افسانچے، ۳۲). چیر اس چھاتی سے چمٹے لونڈے کے بے بات دھموکے جڑنے لگتی اور باورچی کی تیسری بیوی پر ہسٹریا کا دورہ پڑ جاتا۔ (۱۹۶۶، دو ہاتھ، ۱۳۵). اس پر ہسٹریا کے عجیب و غریب دورے پڑنے لگے۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۱۶). [انگ : Hysteria].

ہِسٹِریائی (کس ہ، سک س، کس ج ٹ، ر) صف.
ہسٹریا (رک) سے منسوب یا متعلق، ہسٹریا کا، مضحکہ خیز، شدید جذباتی۔ وہ پورا منہ کھول کر ہسٹریائی ہنسی ہنسی۔ (۱۹۶۸، فنون، لاہور، اپریل، ۶۲). یہاں روایت کا سوال بہت ہسٹریائی قسم کے رد عمل پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۸۷، ملت اسلامیہ تہذیب و تقدیر، ۱۱۹). [ہسٹریا + ئی، لاحقہء نسبت].

ہِسٹِریکَل (کس ہ، سک س، کس ج ٹ، ی مع، فت ک) امذ؛ صف.
ہسٹریا کے مرض کا شکار، اختناق الرحم میں مبتلا، ہسٹریائی، ہیجانی تیز جنونی۔ میری بہن میرے قریب ہوتی، تو کہتی۔۔۔۔ جو لوگ تمہیں جانتے نہ ہو، وہ یہی سمجھیں، کہ تم ہسٹریکل ہو، اس بُری طرح سے ہنستی ہو۔ (۱۹۸۳، منزلیں دار کی، ۹۵). تھیلے کی بہنیں ۔۔۔۔ اس کی موت کے تیسرے دن ہی گوروں کی چھاؤنی میں مجرا کرتے ہوئے ہسٹریکل ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۸۹، سعادت حسن منٹو (انیس ناگی)، ۴۰). [انگ : Hysteri].

ہِسٹیریا (کس ہ، سک س، ی مج، کس ج ر) امذ.
ایک مرض جس میں شدت جذبات سے اعصابی نظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور مریض پر بے ہوشی کے دورے بھی پڑنے لگتے ہیں (یہ مرض بالعموم عورتوں کو لاحق ہوتا ہے)، شدید جذباتی ہیجان۔ تمھاری حالت بالکل ایسی ہی ہے جیسی ہسٹیریا کی مریض لڑکیوں کی ہوتی ہے۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۵۸). یہاں کچھ علاقوں میں تو ہسٹیریا کا علاج کرنے کے لیے۔۔۔۔ سرکم سیزن کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۷، آجاؤ افریقہ، ۸۳). بیماریوں کی اس نئی قسم میں ہسٹیریا شامل نہیں بلکہ اسے امراض شخصیت۔۔۔۔ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ڈاکٹر سید محمد شمیم، ۱۱۷). [انگ : Hysteria].

ہَسْرَہ (فت ہ، سک س، فت ر) امذ؛ صف.
مسکرانے والا، ہنسنے والا؛ بیوقوف؛ جاہل، ناواقف، بے خبر. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [س :].

ہِسکا (کس ہ سک س) امذ.
ریس، نقل؛ برابری، مقابلہ رقابت؛ دیکھا دیکھی، کسی بات کی خواہش؛ کسی کی برابری کرنے کی ہوس. (پلیٹس؛ شبد ساگر؛ جریدہ، کراچی، ۲۸ : ۱۷۷). **۲۔ ایک دوسرے کو سراہنا، باہمی تعریف و توصیف.** (جریدہ، کراچی، ۲۸ : ۱۷۷). اف : کرنا، ہونا۔ [س :].

---ہِسکی (--- کس ہ، سک س) امث.
ا۔ ایک دوسرے کی ریس. (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲۔ ایک دوسرے کی باہمی توصیف و تحسین.** (ماخوذ : جریدہ، کراچی، ۲۸ : ۱۷۸). [ہسکا + ہسکی = ہسکا (رک) کا مونث].

ہِسکانا (کس ہ، سک س) ف م.
تیز و منور کرنا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

ہُسکانا (ضم ہ، سک س) ف م.
اکسانا، شہ دینا، رغبت دلانا۔ اس موئے سودائی کو منع نہیں کرتے الٹے اور ہسکاتے ہو ۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۶۳). [غالباً، اکسانا (رک) کا بگاڑ].

ہِسکھا (کس ہ، س) امذ.
رک : ہسکا. (پلیٹس). [ہسکا (رک) کا ایک املا].

ہُسلُّو (ضم ہ، فت س، شد ل، و مع) امذ.
پروانہ، پتنگا. ہسلو ایک قسم کا کیڑا ہے جو ۔۔۔۔۔۔ برسات میں نکلتا ہے اور اُڑتا ہے ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۶۰). [مقامی].

ہَسلی (فت ہ، سک س) امث.
رک : ہنسلی جو فصیح ہے. (پلیٹس). [ہنسلی (رک) کا ایک املا].

ہَسمُکھ (فت ہ، سک س، ضم م) صف.
رک : ہنس مکھ. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہنس مکھ (رک) کا ایک املا].

ہَسَن (فت ہ، سک س) امذ.
ہنسنے یا مسکرانے کا فعل؛ ہنسنا، قہقہہ مارنا، ہنسی، دل لگی. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات؛ ہندی اردو لغت). [س :].

ہَسنا (فت ہ، سک س) ف م.
رک : ہنسنا۔

نبی سن جو آواز ہس کر بولے
یہ آواز کس کی ہے جورو ہوے

(۱۶۹۳، وفات نامہ بی بی فاطمہؓ (ق)، ۵). [ہنسنا (رک) کا ایک املا].

ہَسَنتِکا (فت ہ، س، سک ن، کس ت) امذ.
انگیٹھی، آتش دان، مجمر؛ چھوٹا چولھا یا تنور جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکیں. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ). [س :].

ہَسَنتی (فت ہ، س، سک ن) امث.
رک : ہسنتکا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س :].

ہَسَنِکا (فت ہ، س، کس ن) امث.

رک : ہسنتکا؛ انگیٹھی، چولھا یا تنور جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکیں. (ماخوذ : علمی اردو لغت). [ہسنتکا (رک) کا ایک املا].

ہَسَنی (فت ہ، س) امث.

رک : ہسنتکا. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س :].

ہَسْوار (فت ہ، سک س) امذ ج.

اسوار، سوار.

اس کو ہے جانا ، کہنا نہ مانا
لو باگ موڑے ، ہسوار ری

(۱۹۷۹، حلقہ مری زنجیر کا، ٦). [اسوار (رک) کا بگاڑ].

ہَسی (فت ہ) امث.

رک : ہنسی. (جامع اللغات). [ہنسی (رک) کا بگاڑ].

ہَسّی (فت ہ، شد س) امث.

چولستانی عورتوں کا گردن میں پہننے کا چاندی کا ایک گول زیور، ہنسلی. گردن کے ساتھ ساتھ دائرے کی شکل میں ہوتی ہے، روائتی ہسی چالیس تولے کی ہوتی ہے اور چاندی سے بنائی جاتی ہے. (۱۹۸۴، چولستان، ۳۲٦). [مقامی].

ہَسِیا (فت ہ، کس س) امذ.

۱۔ درانتی، گھاس یا ترکاری کاٹنے کا اوزار؛ رک : ہنسیا.

چلے کھیتوں سے گھر کو گاؤں والے
چمکتی دھار کے ہسیے سنبھالے

(۱۹۷۲، شعر و شاعری (پوشکن) (ترجمہ)، ۷۸). **۲۔ مچھلی کی کھال چھیلنے اور کاٹنے کا چھرے کی قسم کا ایک آلہ، ایک قسم کی خمیدہ چھری جو مچھلی کے سنے اُتارنے کے کام آتی ہے.** ہسیا : مچھلی کی کھال چھیلنے اور کاٹنے کا چھرے کی قسم کا کسی قدر خمیدہ تیز دھار اوزار. (۱۹۴۰، اپ و، ۳ : ٦۳). [ہنسیا (رک) کا ایک املا].

ہَسِیم (فت ہ، ی مع) صف.

شکستہ، ٹوٹا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے.

وصل کے مرہم کا ہے خواہاں کمال
ہجر کی شمشیر سے ہو کر ہسیم

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۸٦). [ع : ہشیم (رک) کا بگاڑ].

ہِش (کس ہ) امذ.

ایرانی تقویم کا سال (جیسے ۱۳۳۰ ہش بمطابق ۱۹۵۱ عیسوی) ("ہجری شمسی" کا مخفف). وہ ۱۳۲٦ ہش میں علاج کے لیے سوئیٹزرلینڈ گیا لیکن کچھ زیادہ افاقہ نہ ہوا. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۱۱۴). [ف].

ہُش (ضم نیز فت ہ) امث.

۱۔ بھگانے یا اُڑانے وغیرہ کے لیے منھ سے نکالی جانے والی آواز، جانوروں کو بھگانے کی آواز؛ پرندوں کو اُڑانے کی آواز. اپنے ذاتی کتے کا پٹہ کھول کر ہماری طرف اشارہ کرے اور ہش کہہ کر چپ ہو رہے. (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ٦۹). مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا رہا ـــــ حالات نے ہش کہا اور وہ مرغ بھاگ گیا. (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۸۲). **۲۔ دھتکارنے یا منع کرنے اور بیزاری ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.** ہش، تم دیسی آدمی وہ مثل بھول گیا، یہ منہ اور چار چنگی لاسا. (۱۹۱۵، گلدستۂ پنچ، ۱۷۸). نصیر نے آنکھیں چڑھا کر کہا، ہش یہ دوا ہے، میں ابھی اور دوا پیوں گا. (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۲۵). ہش بیٹی، چچا نے کہا، الف لیلہ کی کہانیوں نے تمھارے خیالات کو خراب کر دیا ہے. (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۳۹٦). **۳۔ اونٹ کو بٹھانے کی آواز.** (ماخوذ : جامع اللغات). [ف].

ـــ پُش (ـــ ضم پ) امث.

لعن طعن، نکتہ چینی، اعتراض. ملکۂ معظمہ کو بڑا اضطراب اس سے پیدا ہوا کہ وہاں جو وگ ممبر موجود تھے ان پر ہش پش ہوتی تھی. (۱۹۰۴، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ، ۲۵۳). [ہش + پش (تابع)].

ـــ پُش کَرْنا محاورہ.

لوگوں کو ارد گرد سے ہٹانا، ہٹو بچو کرنا. یمین و یسار ہش پش کرتا ـــــ اندھا دھند مارا مار چلا جاتا تھا. (۱۹۱۵، پیاری دنیا (ترجمہ)، ٦).

ـــ کَرْنا ف مر.

دھتکارنے یا بھگانے کی آواز نکالنا، بھگانا. یہ بات واہیات نوکر کی سن کر آقا نے دستک دے کر جو ہش کیا، وہ مرغ دوسری ٹانگ نکال کر کھڑا ہو گیا. (۱۹۳۷، قصص الامثال، ۲٦۱).

ـــ مُش ہونا محاورہ.

لپاڈگی ہونا، جوتم پیزار ہونا. (مہذب اللغات).

ـــ ہُش (ـــ ضم ہ) امث.

۱۔ دھتکارنے یا منع کرنے کی آواز نیز بیزاری ظاہر کرنے کی آواز. جب کوئی خوشی کا تہوار آتا تو وہ اپنا ناٹک شروع کر دیتی ـــــ چوڑی والی کو ہش ہش کر کے ٹال دیا جاتا. (۱۹۴۲، ٹیڑھی لکیر، ۵۷). یہاں آواز دینے کا دستور نہیں کتے کی طرح ہش ہش کر کے بلاتے ہیں. (۱۹٦۷، انشائیے، فضل احمد صدیقی، ۲۳). **۲۔ (ندا) اونٹ کے بٹھانے کی آواز؛ بلانے کی آواز آ آ.** ارے نورے بٹھاؤ بھی اونٹ کو، اور اس نے خود ہی مہار کھینچ کر ہش ہش کی گردان شروع کر دی. (۱۹۴۴، آنچل، ۷۵). **۳۔ روکنے یا باز رکھنے کی آواز، تنبیہ کا کلمہ، ممانعت کا کلمہ.** ایک ہمدرد رفیق کار نے کہا : ہش ہش زبان روکو. (۱۹۸۸، سلیوٹ، ۱۷٦). [ہش + ہش (رک)].

ـــ ہُش کان میں گھس کہاوت.

نہ رقم پاس ہے نہ خاطر تواضع کا بندوبست ہے لیکن سب کو مہمان بلا لیا ہے (بدنظمی کے اظہار کو عورتیں بولتی ہیں). (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

ـــ ہُش کَرْنا ف مر.

دُھتکارنا، منع کرنا؛ ٹالنا نیز جانور کو بھگانا یا ڈرانا. بختیارک کو انھوں نے دفن دیکھا خوف کھا کر زمین پر لکڑیاں مارنے لگے اور ہش ہش کرتے تھے. (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴ : ۴۷۷). وہ بچارا ہش ہش کرتا رہا. (۱۹۳۵، بھرے بازار میں، ۹۸). دکاندار کے بتائے ہوئے نرخوں میں کمی کرانے کی کوشش کریں تو وہ ہش ہش کر کے بھگا دیتا ہے. (۱۹۸۲، جرم ظریفی، ۲۸۴). بھونکنے اور غرانے کی آوازیں سن کر گشتی پولیس کے سپاہی ادھر آ نکلے اور ہش ہش کر کے انھیں ہنکانے لگے. (۱۹۹۲، افکار، کراچی، دسمبر، ۵۸).

ہُش (۱) (ضم ہ) امذ.

زیرکی، سمجھ، عقل. اصل لفظ : ہوش حرف عِلّت گرنے کے بعد ہش، تراکیب کی حالت میں : ہشیار. (۱۹٦۱، وضع اصطلاحات، ۲۳٦). [ف : ہوش (رک) کا مخفف].

ہُش (۲) (ضم ہ) امذ.

زیرکی، سمجھ، عقل۔ اصل لفظ: ہوش حرف علت گرنے کے بعد ہش، ترکیب کی حالت میں: ہشیار۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۲۳۶). [ہوش (رک) کا مخفف].

---ہُشاپَن (--- ضم ہ، فت پ) امذ.

دھتکارنے یا ٹالنے کا عمل، کسی کو خود سے دور رکھنے کی کوشش۔

ہش ہشاپن وہ ہے ان میں کہ جو دیکھا نہ سنا
بیٹھنے اٹھنے کا دنیا سے طریقہ ہے جدا

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۴۳۴). [ہش ہش + ا (لاحقۂ اتصال) + پن، لاحقۂ کیفیت].

ہُش (۳) (ضم ہ) امث.

اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ ہُش: اونٹ کو بٹھانے آواز. (۱۹۷۸، سندھی نامہ، ۲۱۲). [مقامی].

ہَشّ (فت ہ، شد ش) امذ.

ا۔ درخت کے پتوں کو چھڑی سے جھاڑنا (مویشیوں کی خوراک کے لیے) ، (رک: ہش). (اسٹین گاس؛ المنجد). [ع: ہش].

---بَشّ (--- فت ب، شد ش) امذ.

خوش رو؛ خوش وخرم. (اسٹین گاس). [ع: ہش بش].

ہَشّاش (فت ہ، شد ش) صف.

ا۔ خنداں رو، ہنس مکھ؛ (کنایۃً) خوش، شاداں، بشاش۔

کہاں عیش مجھ کو نہ عیاش سمجھو
تم اس غم زدہ کو نہ ہشاش سمجھو

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۹۲). یہ وقت بھی عجیب ہوتا ہے کوئی ہشاش کوئی غمگیں ۔ (۱۹۳۰، سفر حجاز (عبدالماجد دریا بادی)، ۳۴۸). ہشاش: خوش و مسرور۔ (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت، ۱۶۶). **۲۔ (کنایۃً) تروتازہ، شاداب۔** یہ سیپیاں ---- بلند تر طبقات میں تھیں وہ بہت ہی ہشاش تھیں کیونکہ ان پر ہوا کا اثر زیادہ ہوا تھا ۔ (۱۹۱۶، طبقات الارض، ۳۵). **۳۔ نان نرم.** (فرہنگ آنندراج). **۴۔ نحیف ولاغر ۔** [ع].

---بَشّاش (--- فت ب، شد ش) صف.

ا۔ خوش اور ہنستا ہوا، خوش وخرم، باغ باغ، نہایت خوش؛ تروتازہ۔ بادشاہ ---- از بس کہ ہشاش بشاش محل میں داخل ہوا اور دل آرام بیگم کے پاس پلنگ پر جا بیٹھا۔ (۱۸۱۱، چار گلشن، (بینی نارائن)، ۱۰۵). یوں دنیا کے کام دھندے میں تو ---- مصروف رہا نہ شکوہ نہ گلا، تازہ دم ہشاش بشاش۔ (۱۸۷۷، توبۃالنصوح، ۳۵). ہر حال میں خوش اور ہشاش بشاش رہنا چاہیئے۔ (۱۹۱۲، سی پارۂ دل، ۱: ۹۵). دُھلے ہوئے کپڑے اور گھوڑوں کو تیز دوڑاتے ہشاش بشاش لڑکے ۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۵۴). وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش ہمارے پاس پہنچا اور کہا اب میں بالکل ٹھیک ہوں. (۱۹۸۹، علامہ اقبال سے آخری ملاقاتیں، ۷۷). سامعین مشاعرہ کے مجمع میں ہر شخص اپنے دکھ سکھ لیے آن پہنچا ہے، ان میں ----- کوئی ہشاش بشاش ہے کوئی افسردہ۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۴۶). [ہشاش + بشاش (رک)].

---بَشَاش ہونا ف مر محاورہ.

خوش ہونا، باغ باغ ہونا، تروتازہ ہونا۔ میں نے کھڑکی میں سے آواز دی تو نہایت ہشاش بشاش ہو کر بولی، کیا ہے بیٹا استانی جی سے کہو دو چار گلے اور رہ گئے ہیں. (۱۸۷۲، بنات النعش، ۴۴). شروع میں اس سے طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہے، زیادہ دیر بیٹھو تو یہی دھوپ آدمی کو اداس کر دیتی ہے۔ (۱۹۹۰، قصہ کہانیاں، ۳۴۸).

ہَشاشَت (فت ہ، ش) امث.

ا۔ (لفظاً) سبک ہونا، نرم ہونا، ڈھیلا ہونا؛ (مجازاً) چپک کا نہ ہونا، چپچپاہٹ سے مبرا ہونا ۔ لمس سے پہلے تو کیفیات اربعہ حرارت ---- کا احساس ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہی ---- صلابت اور لینت اور ہشاشت ----- اس کے مدرکات سب ملا کے بارہ ہوئے ۔ (۱۹۲۵، حکمۃالاشراق (ترجمہ)، ۳۸۴). **۲۔ کشادہ ہونا؛ شاد ہونا، خوش ہونا، خوش طبع ہونا.** (لغات کاہن چندی؛ اسٹین گاس). [ع: ہشاشۃ کا ایک املا].

ہَشّاشی (فت ہ، شد ش) امث.

ہنس مکھ پن، خنداں روئی، خوشی وخرمی، نہایت خوش رہنے کی حالت۔

کرتے ہو کیوں غم کہ دنیا چند روزہ ہے ظفر
زندگانی تم بہ ہشاشی و بشاشی کرو

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۰۸). [ہشاش (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہَشُت (فت ہ، سک ش) صف.

(عدد) آٹھ، ہندسوں میں ۸، سات اور ایک کا مجموعی عدد۔

چلے اس اپر مرداں لے ہفت ہشت
تمام اس کے انگے چلے بھی بدشت

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۸۱).

تجّل کوں توں اے شہے نامور
سرج کا ہے چوندھل گگن ہشت پر

(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۲۰).

ہندوستان کی تیغ ہے فتاح ہشت باب
خونخوار ، لالہ بار ، جگر دار ، برق تاب

(۱۹۱۸، باقیات اقبال، ۲۱۸). [ف].

--- باغ امذ.

رک: ہشت بہشت، مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق آٹھوں جنتوں کا نام. (ماخوذ: لغات کاہن چندی؛ جامع اللغات). [ہشت + باغ (رک)].

---بُستان (--- ضم ب، سک س) امذ.

رک: ہشت باغ. (لغات کاہن چندی؛ جامع اللغات). [ہشت + بستان (رک)].

---بَہشُت (--- فت ب، کس ہ، سک ش) امذ.

ا۔ بعض روایات کے مطابق کے موافق آٹھ بہشت ہیں (ا۔ خلد ۲۔ دارالسلام ۳۔ دارالقرار ۴۔ جنت عدن ۵۔ جنت الماوی ۶۔ جنت النعیم ۷۔ علیین ۸۔ فردوس۔

رامپور اہل نظر کی ہے نظر میں وہ شہر
کہ جہاں ہشت بہشت آکے ہوئے ہیں باہم

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۶۵). **۲۔ نہایت دل آویز اور دل چسپ کتاب نیز بعض معروف کتب کا نام ۔** اس ہیچمداں نے انہوں کا ہشت بہشت رنگین نام ٹھہرایا۔ (۱۸۰۵، دیوان رنگین، ۳). مرزائے گرامی قدر، داستان امیر حمزہ ---- ہشت بہشت، بوستان

خیال، کتب طلسمات ــــــ کے مفسر، قدرداں اور نکتہ سنج ہیں۔ (۱۹۷۵، اچھے مرزا، ۵). [ہشت + بہشت (رک)].

---بیتی (---ی لین) امث.

وہ بیت جس میں آٹھ رکن ہوں، ہشت رکنی بحر، مثمن۔ شاعروں نے شاعری کی کئی اصناف بھی ایجاد کیں، مثلاً چار بیتہ (مربع) ــــــ ہشت بیتی (مثمن) وغیرہ، جن میں اوزان اور قوافی مختلف ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۳۶۶). [ہشت + بیت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---پا امذ.

سیپ کی قسم کا ایک کیڑا جس کے منہ پر آٹھ ڈنک ہوتے ہیں، ہشت نیش صدفہ (انگ: Octopus)۔ ہشت پا (آکٹوپس) کٹل فش، کلامری، صدف ماہی (ناٹیلس) وغیرہ اس جنس میں شمار کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۰۵). مولسکا خول دار (سیپی والے) حیوانوں کی ایک بڑی جماعت ہے جس میں مختلف قسم کے صدف ــــــ اور ہشت پا یا آٹھ ڈنک والی مچھلی وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۹۴۰، حیوانیات، ۲۲). ہمارے سمندر میں ہشت پا (Octopus) نامی حیوان کی بھی خاصی تعداد موجود ہے۔ (۱۹۶۹، جنگ، کراچی، ۲۴ جنوری، ۳). [ہشت + رک: پا (۴)].

---پایہ (---فت ی) امذ.

(حیوانیات) جنس اوکٹوپس میں پایا جانے والا جانور اس کے گول جسم کے ایک طرف بڑا سا سر اور دوسری طرف آٹھ بازو ہوتے ہیں یہ بازو جزوی طور پر سر کی طرف سے آپس میں بطخ کے پنجوں کی طرح جڑے ہوتے ہیں. (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۳). [ہشت + پایہ (رک)].

---پہل (---فت مج پ، فت ہ) صف.

۱. رک: ہشت پہلو؛ آٹھ پہلو کا، جس میں آٹھ کونے ہوں نیز آٹھ سمتیں ظاہر کرنے والا۔ فیروز آباد کی جامع مسجد میں ایک گنبد ہشت پہل بنوایا تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۲: ۲۲۴). اس حساب سے درمیان چوک ہشت پہل ہوگیا ہے۔ (۱۹۰۷، سفر نامہ ہندوستان (حسن نظامی)، ۶۵). انگنائی محرابی دروں اور ہشت پہل نازک نازک ستونوں والے دالان اور اس کے ساتھ ــــــ ایک کشادہ سا کمرہ تھا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۱۲۶). عموماً ایک ہی شکل کے ترتیبی اور نمائشی گملے ــــــ چوکور شش یا ہشت پہل ــــــ ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۶۴). **۲. مراداً: ہمہ جہت، کثیر جہتی، متنوع۔** وہ ایک ایسا ہشت پہل ہیرا ہیں جس کا ہر رخ بے انتہا روشن ہے۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، فروری، ۵۱). [ہشت + رک: پہل (۲)].

---پہل مینار (---فت مج پ، فت ہ، ی مع) امذ.

مینار جس کی بیرونی شکل آٹھ پہلو ہو، آٹھ کونوں والا مینار۔ اس باغ کی دیوار قائم ہے اور وسط دیوار کا پھاٹک اور کناروں کے ہشت پہل مینار بھی موجود ہیں۔ (۱۹۲۳، نگار، بھوپال، نومبر، ۳۶۱). یہ پرانا شہر ایک فصیل سے گھرا ہوا ہے، جس کی ابتدا ایک ہشت پہل مینار سے ہوتی ہے۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۶۷). [ہشت پہل + مینار (رک)].

---پہلو (---فت مج پ، سک ہ، و مع) (الف) صف.

۱. آٹھ پہلو کا، چیز جس میں آٹھ کونے بنے ہوں، ہشت اضلاع، مثمن (عموماً تعمیرات میں اصطلاحاً مستعمل)۔ جب اندر داخل ہوا ایک چبوترہ سنگ مرمر کا ہشت پہلو باغ کے صحن میں تھا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۰۸). گوشۂ نیرت میں اور مزار حضرت حسو بطرق کگنی ایک مقبرہ ہشت پہلو قدیمی واقع ہے، گرد اس کے چبوترہ خام مدور۔ (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۱۳۲۳). دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ــــــ ایک ہشت پہلو (Octagon) جگہ کے ہر کونے پر ستون کھڑے کر دیے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۴، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ۳۷۳). انھوں نے سیرت و سوانح کے موضوع پر جو کتابیں ترتیب دیں ان کی حیثیت خاتم سلیمانی میں ہشت پہلو نگینے کی ہے۔ (۱۹۸۵، سید سلیمان ندوی (خلیق انجم)، ۱۶۹). **۲. (مجازاً) کئی اطوار یا اسلوب کا، کئی زاویوں یا شکلوں والا؛ ہمہ جہت، کئی پہلوؤں کا حامل؛ جامع۔**

اب کہاں پیدا ہیں ایسی ہشت پہلو ہستیاں
اہل حرص و آز سے معمور ہیں گھر بستیاں

(۱۹۶۰، سرو ساماں، ۳۴۰). بہرحال ــــــ یہ تحقیق ہشت پہلو ہے کہ ہر پہلو پر ایک نہیں کئی کالم لکھے جاسکتے ہیں۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۸).

---پہلو (ب) امذ.

(جیومیٹری) ہشت اضلاع شکل، مثمن. (پلیٹس). [ہشت + پہلو (رک)].

---پہلو ساخت (---فت مج پ، سک ہ، و مع، سک خ) امث.

(ہندسہ) آٹھ اضلاع والی شکل۔ ہشت پہلو ساخت ــــــ اس قسم کی ہندسی ساخت میں مرکزی ایٹم ہشت پہلو مجسم کے مرکز میں اور ملحقے ــــــ چھ کونوں پر واقع ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵، غیر نامیاتی کیمیا (ظہیر احمد)، ۱۵۴). [ہشت پہلو + ساخت (رک)].

---چہار (---فت چ) صف.

(عدد) بارہ، ہندسوں میں ۱۲؛ مراد: بارہ امام۔

ایا شہنشہ عالی جو اس زمانے میں
قوی ہیں سر پہ ترے آج امام ہشت چہار

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۴۵). [ہشت + چہار (رک)].

---خُلد (---ضم خ، سک ل) امث.

رک: ہشت بہشت۔

خوشبو سے قدسیوں کے معطر دماغ تھے
سکانِ ہشت خلد کے دل باغ باغ تھے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵: ۱۸۸).

نہ وہ ہشت خلد اور آرام ہے
کہاں گور بس نام ہی نام ہے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۳۶۱). [ہشت + خلد (رک)].

---دَہ (---فت مج د) صف.

(عدد) اٹھارہ. (علمی اردو لغت). [ہشت + رک: دہ (۲)].

---دَہان (---فت د) امذ.

ایک پھول کا نام، گل خیرو. (ماخوذ: وضع اصطلاحات، ۴۶). [ہشت + دہان (رک)].

---دھات امذ.

رک: ہژدھات؛ اژدھات۔ پہلے پہل ہاون دستہ درکار ہوتا ہے جو لوہے یا پیتل یا ہشت دھات کا ہوتا ہے۔ (۱۹۵۱، یونانی دواسازی، ۵۳). [ہشت + دھات (رک)].

---سالہ (---فت ل) صف.

آٹھ سال کا، آٹھ سال کی مدت کا۔ کل دو ہزار چار سو چھے ابتدائی تعلیم کے مدارس جن میں تسلسلی اور ہشت سالہ تعلیم کے مدارس شامل ہیں۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۲۰). [ہشت + سالہ (رک)].

---صد (--- فت ص) امذ.

(عدد) آٹھ سو. (جامع اللغات). [ہشت + صد (رک)].

---صد ہزار (--- فت ص، ہ) امذ.

آٹھ لاکھ۔

دہرا سات تحفہ لے ہشتصد ہزار
دم نقد دے کر وو جتنا شمار

(۱۶۴۴، فتح نامہ ٹیکھیری (اردو، کراچی، اپریل تا جون، ۱۹۸۸ء، ۱۵۲). [ہشت + صد + ہزار (رک)].

---صِفات (--- کس ص) امث.

آٹھ صفتیں جو خاصان خدا میں ہوتی ہیں، آٹھ خوبیاں (شکر نعمت، علم، خدا کی معرفت، راضی برضا رہنا، مصیبت میں صبر، خلق اللہ سے محبت، تعظیم حکم خدا، عفت). (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [ہشت + صفات (رک)].

---گانہ (--- فت ن) صف.

آٹھ والا، آٹھ سے متعلق، آٹھ کی تعداد پر مشتمل۔ ان آٹھ ارکان کو ارکان ہشت گانہ یا افاعیل ہشت گانہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۳۵). ویدانت ----- سانکھیا ----- کے نظریہ آفرینش اور یوگ ------ کے ضابطہ ہشت گانہ کو تسلیم کرتی ہے۔ (۱۹۶۴، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ۳۵). یہ میری ہی ذات کی تقسیم ہشت گانہ ہے یعنی یہ آٹھوں میری ذات کے وہ مظاہر ہیں جن سے میں ظاہر ہو رہا ہوں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۷). [ہشت + گانہ (رک)].

--- گنج (--- فت گ، سک ن) امذ.

خسرو پرویز (بادشاہ ایران) کے آٹھ خزانے (گنج عروس، گنج بادآورد، دنیائے خسرو، گنج افراسیاب، گنج سوختہ، گنج حضرا، گنج شاد آورد، گنج بار). (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛). [ہشت + گنج (رک)].

--- گوشہ (--- وج، فت ش) صف.

آٹھ کونوں کا، آٹھ زاویوں یا شکلوں والا، ہشت اضلاع۔ یہاں اس کے ساتھ ایک بچھڑا بھی ہے جو کھجور کے ہشت گوشہ خلائی ستارے سے نمایاں ہوتے ہیں (کذا)، ایک مرکزی کوہستانی مثلث کو واضح کرتے ہیں۔ (۱۹۸۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۲: ۲۲۴).

یہ روشیں اور کھڑکیاں مجھے پہچانتی ہیں
دالان کی یہ بوڑھی اور متروک ہشت گوشہ ڈیوڑھی!
یہ سیڑھیاں ، یہ پر نالہ!

(۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، نومبر (ترجمہ)، ۶۴). [ہشت + گوشہ (رک)].

---ماوی/ماویٰ (--- ابشکل ی) امذ.

آٹھ بہشت. (لغات کاہن چندی؛ جامع اللغات). [ہشت + ماوے/ماویٰ (رک)].

---مرعیٰ (--- فت م، سک ر، ابشکل ی) امذ.

رک: ہشت ماویٰ. (اسٹین گاس؛ علمی اردو لغت). [ہشت + ع: مرعیٰ].

--- مَنظَر (--- فت م، سک ن، فت ظ) امذ.

۱. آٹھ آسمان. (جامع اللغات). **۲. منطقۃ البروج اور آٹھ ستاروں کے گردش کے راستے.** (جامع اللغات). [ہشت + منظر (رک)].

--- مَنظَری (--- فت م، سک ن، فت ظ) صف.

آٹھ سمتوں والا، آٹھ جہتوں والا. (پلیٹس). [ہشت + منظر (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

---نَفری (--- فت ن، ف) امث.

آٹھ فوجیوں پر مشتمل فوج۔ عمومی فوجی بھرتی جس کو ہشت نفری کہا جاتا ہے وہ بھی سردار معین الدین الدولہ سے تعلق رکھتی تھی۔ (۱۹۸۰، مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگذشت کابل، ۵۱). [ہشت + نفری (رک)].

---نگری (--- فت گ) صف؛ امث.

(لفظاً) ہشت نگر سے منسوب یا متعلق؛ (مجازاً) چوڑی دم والی بھیڑوں کا ایک نام۔ چوڑی دم والی بھیڑوں میں ہشت نگری، ہرنائی اور وزیری مشہور ہیں۔ (۱۹۶۶، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ، ۱۰۹). [ہشت + نگر (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

--- نیش (--- ی مج) امذ.

رک: ہشت پا؛ آکٹوپس۔ ان کے شکار کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کثرت سے ------ ہشت نیش کیڑا، صدفہ (Octopuses) اور اسفنج بھی ان کے جال میں آجاتے ہیں۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷: ۱۴۸). [ہشت + نیش (رک)].

--- نیش صَدَفہ (--- ی مج، فت ص، د، ف) امذ.

رک: ہشت پا؛ آکٹوپس۔ مولسکا سے متعلق بے شمار جانوروں میں ----- ہشت نیش صدفہ (Octopuses) اور نوٹی لیس ----- زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۶۴). [ہشت نیش + صدف (رک) + ہ، لاحقہء نسبت].

---وچار (--- مج) امذ.

رک: ہشت چہار؛ (مجازاً) بارہ امام۔

اے رشک ایک بارہ مہینے ہے اعتقاد
جپتا ہوں نام آٹھ پہر ہشت و چار کا

(۱۸۶۷، رشک، د (ق)، ۵).

روز میلاد اوس کا ہے جس سے
ہوئی تکمیل ہشت و چار ہے آج

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۲۳). [ہشت + و (حرف عطف) + چار (رک)].

---وہفت (--- مج، فت ہ، سک ف) امث.

(لفظاً) آٹھ اور سات (مراداً) تکرار، بحث، گالی گفتار، لام کاف، ہفت ہشت.

اک شش و پنج میں تھی خلق خدا
کہ کہیں ہو نہ ان سے ہشت و ہفت

(۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس)، ۲: ۴۰). [ہشت + و (حرف عطف) + ہت (رک)].

---ہزار (--- فت ہ) صف.

آٹھ ہزار۔ اسیری میں پکڑ آنا ہشتاد و ہشت ہزار مرد و زن کا معہ دیگر واردات جو سن گیارہ سے اٹھانوے ہجری میں واقع ہوے۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۵۳۳). [ہشت + ہزار (رک)].

---ہزاری (--- فت ہ) امث.

۱. آٹھ ہزار آدمیوں کی پلٹن نیز آٹھ ہزار سپاہیوں کی سرداری جو شہزادوں کا ایک منصب ہوتا تھا۔ دہ ہزاری، ہشت ہزاری، ہفت ہزاری منصب تینوں شہزادوں کے لیے خاص تھے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۶۹). دس ہزاری امیروں کی ماتحتی میں ایک ہزاری تک اور ہشت ہزاری کی ماتحتی میں آٹھ صدی تک ----- فوجی خدمات دینے کے لیے مقرر

کیے گئے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۳۴۴). ۲۔ (کشتی) **پہلوان جو ہر روز کسی ورزش کو آٹھ ہزار دفعہ کرے۔** (وضع اصطلاحات، ۴۶). [ہشت + ہزاری (رک)].

ہِشْت (کس ہ، سک ش) (الف) امذ.

۱۔ آواز جس سے ناپسندیدگی یا نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

بیان کیا کروں میں تیری زشت گوئی کا
یہ دل ہے وہ کہ جسے دیوے ایک ہشت شکست

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۴۴).

سوز نے دامن جو ہیں پکڑا تو وو ہیں چھین کر
کہنے لاگا ان دنوں کچھ زور چل نکلا ہے ہشت

(۱۷۹۸، سوز، د، ۷۰).

اٹھتے ہیں کچھ ہمیں سے یہ انداز آپ کے
دشمن کا تو پتہ بھی نہ تھا ایک ہشت میں

(۱۹۱۹، درشہوار بیخود، ۶۹). ۲۔ **سانپ کی پھنکار؛ سیٹی یا شور کی آواز جو زبان کو دانتوں سے دبا کر نکالی جاتی ہے؛ کتے وغیرہ کو ہنکارنے کی آواز، تیز اونٹ کو بٹھانے کی آواز.** (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہِشْت (ب) فقرہ.

بھاگ جا، دفع ہو جا، دفع دور (حقارت کے موقعے پر مستعمل)۔

تجھ سے بڑھ کر وہم ہے تیرا خدا
ہشت اے انسان، اے انسان، ہشت

(۲۰۰۲، جون ایلیا، یعنی، ۲۱). [حکایت الصوت].

---ہِشْت (کس ہ، سک ش) کلمہ۔

رک : ہشت؛ کسی جانور کو بھگانے کی آواز۔

آتی ہے سب طرف سے صدا ہشت ہشت کی
کہتے ہیں بلبلوں میں ہے چوری سرشت کی

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۱۰۰). [ہشت + ہشت (رک)].

ہُشْت (ضم ہ، سک ش) کلمہ۔

کسی امر سے روکنے یا جھڑکنے یا نفرت کے اظہار کے لیے بولا جانے والا کلمہ نیز رک : ہِشت۔

بات نہ کر ساقیا ہم سے تو چل ہشت گول
ہووے گا ساغر سے کیا مول لے یک مشت گول

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۱۴۵). موٹر کار کی آرزو! ہشت! میں بھی کیسا بیوقوف ہوں، آج وہ موٹر کار پر سوار ہو کر جاتی ہے تو میں موٹر کار کے لیے مر رہا ہوں۔ (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، اکتوبر، ۱۲). ہشت، تم بھی کس کی گپ کا یقین کرتی ہو، مجھے دیکھو، میں دکھ بیماری میں بھی کام میں لگی رہتی ہوں۔ (۱۹۵۸، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ)، ۹۵). ایک چرب زبان لونڈا بولا ---- کسی پکی عمر کی سخت جان لگائی (عورت) کے ساتھ دو بول پڑھوا لو ---- میں نے کہا ہشت۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۲۹۸). قلندر طنز کرنے لگا، " ذرا غور کریں! کیا کسی نے ایسی بات سنی ہے" بیل نے مسخرے پن میں ہشت کہا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۰۱). [ف].

---اور مُشْت امث.

رک : ہشت مشت۔

کہہ کے بیہودہ منہ سے سو سو بار
ہشت اور مشت پر ہوئی تیار

(۱۸۵۷، مثنوی بحر الفت، ۵۱).

---کَرنا ف مر محاورہ.

روکنا؛ جھڑکنا، نفرت ظاہر کرنا، بھگا دینا۔ اس صاحب تمیز نے دستک دے کر جو اس مرغ کو ہشت کیا تو وہ مرغ دوسری ٹانگ نکال کر کھڑا ہو گیا۔ (۱۸۱۴، نورتن، ۱۳۸). کالج کے پروفیسر صاحبان یہ کہہ کر ہشت کر دیتے کہ یہ ٹانگ برابر چھوکرا ---- ہم کو سبق پڑھانے چلا ہے۔ (۱۹۳۳، نیرنگ خیال، لاہور، اپریل، ۷۳). میری کزن نے بڑے زور سے ہشت کرکے چپ کرا دیا۔ (۱۹۵۳، مزید حماقتیں، ۲۰۱).

---کہنا ف مر محاورہ.

منع کرنا، ٹالنا، بھگا دینا۔

کیفی یاں تک کہ یہ انداز سخن ہیں اس کے
کسی کو ہشت کہہ اٹھنا، کسی کو دوت دبک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۱۷۲).

اسے کہہ سناؤں رو رو جو ہے سرگذشت ہجراں
یہی سوچ ہے ولیکن کہہ اٹھے نہ ہشت مجھ کو

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۴۵).

---گُڈّو کَرتا پِھرنا محاورہ.

دنگا کرتے پھرنا، واہی تباہی یا کبڈی کھیلتے پھرنا؛ خاک اُڑاتے پھرنا، آوارہ پھرنا (بیگمات میں مستعمل). (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

---مُشْت (---ضم م، سک ش) امث.

۱۔ ہاتھا پائی، لات گھونسا، مار کٹائی، دھینگا مشتی، جوتی پیزار، لڑائی؛ ڈانٹ ڈپٹ، جھڑک۔

کیا تو سن سپہر کرے اس سے ہشت مشت
کج رو مسن، ستارہ جبیں، ست کوزہ پشت

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۲ : ۷۷). ایک شرابی حالت نشہ میں ایک شخص صالح سے اولجھ پڑا دست بہ گریباں ہوا، ہشت مشت کی نوبت آئی۔ (۱۸۸۲، بوستان تہذیب (ترجمہ)، ۴۰). میں نے آج کے سبق کا عنوان یہ مقرر کیا تاکہ تم اور تمھاری جیسی عورتیں سارے جہاں کی موجودہ ہشت مشت کو سمجھ لیں۔ (۱۹۱۷، بیوی کی تعلیم، ۳۶). ایک روز ہشت مشت کی نوبت آ گئی اُس کے جھونٹے اس کے ہاتھ میں، دوپہر تک لڑائی برقرار رہی۔ (۱۹۵۶، بیگمات اودھ، ۲۶۰). ۲۔ **کشتی اور گھونسے بازی.** (اسٹین گاس). [ہشت + مشت (رک)].

---مُشْت پَر تُلْنا محاورہ.

لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہونا، ہاتھا پائی پر اُتر آنا۔ سوئے اتفاق سے گدھے کی دم فرید کے ہاتھ میں آ گئی، گدھے والا ہشت مشت پر تل گیا۔ (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱ : ۱۱۴).

---مُشْت کَرنا محاورہ.

لڑائی جھگڑا کرنا، دھینگا مشتی کرنا، معرکہ آرائی کرنا، لڑنا جھگڑنا۔ محب اسلام اپنی محبت قلبی کے سبب سے ---- ظاہر کرنے والوں سے ہُشت مُشت کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۷، مضامین تہذیب الاخلاق، ۴ : ۱۲۳). ادہم خان ---- جس نے شمس

الدین اتکہ کو بے گناہ مار ڈالا تھا اور اکبر نے خود اس سے ہُشت مُشت کی تھی اور ---- اوپر سے نیچے پھینک کر مار ڈالا تھا۔ (۱۹۲۲، سیر دہلی کی معلومات، ۴۷)۔

---مُشت ہونا محاورہ۔

لات گھونسا ہونا، لڑائی یا دنگا ہونا۔

راہ میں دونو کے باہم ہو گئی کچھ ہُشت مُشت
کوکھ میں کالے کی اک مکا دیا گورے نے مار

(۱۸۹۲، دیوان حالی، ۲۸)۔ ایک سڑک پر ---- اس قدر بھیڑ تھی کہ ---- کئی جگہ لوگوں میں ہُشت مُشت بھی ہو گئی۔ (۱۹۱۴، حسن کا ڈاکو، ۱: ۱۱۷)۔ زیدی کمبخت کے دماغ میں یہ خناس گھسا ہوا تھا کہ حرم خداوندی میں شاہ و گدا سب برابر ہوتے ہیں ---- اس پر ہُشت مُشت ہونے لگی۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنو، ۱۳، ۲۰: ۱۰)۔

---و مُشت (---وج، ضم م، سک ش) امث۔

رک: ہشت مشت۔ (ماخوذ: نور اللغات)۔ (ماخوذ: نور اللغات)۔ [ہُشت + و (حرف عطف) + مُشت (رک)]۔

---ہڈو کرتا پھرنا محاورہ۔

دنگا کرتا پھرنا، واہی تباہی یا کبڈی کھیلتے پھرنا، خاک اڑاتے پھرنا، آوارہ پھرنا، آوارگی کرنا (بیگمات میں مستعمل)۔ بچے کی آوارگی ہے کہ بڑھتی چلی جاتی ہے ---- کام کا نہ کاج کا، سیر بھر اناج کا، سارا دن ہُشت ہڈو کرتا پھرتا ہے۔ (۱۹۶۶، مولانا عبدالسلام نیازی، کاشف الاسرار، ۶۸)۔

---ہُشت (--- ضم ہ، سک ش) امذ کلمہ۔

کسی امر سے بار بار روکنے یا جھڑکنے کا کلمہ؛ (مجازاً) بحث و تکرار۔ ڈوبی وی ہے انگریزیت میں، جب دیکھو ہُشت ہُشت، جد دیکھو دھینگا مشتی۔ (۱۹۲۸، پس پردہ (آغا حیدر حسن)، ۱۵۳)۔ [ہُشت + ہُشت (رک)]۔

---ہُشت کرنا محاورہ۔

روکنے، منع کرنے یا بھگانے کے لیے آواز نکالنا، روکنا، منع کرنا، بھگانا۔ بے چارے خدا پرست کتوں سے بچتے بچاتے ہُشت ہُشت کرتے کسی کے دوازہ تک پہونچتے کسی نے دیا تو لے لیا ورنہ دوسرا دروازہ جا دیکھا۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۴۵۹)۔ اونٹ کی نظر گھاس پر پڑی ---- اپنی گردن بڑھا چھتری میں داخل کر دی، سیلانیوں نے ہُشت ہُشت کی، اونٹ نے ---- گھبرا کر گردن سیدھی کی۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۵۳)۔ میں نے ہُشت ہُشت کر کے بکریوں کو بھگایا۔ (۱۹۸۳، دیگر احوال یہ کہ، ۱۵)۔

ہَشْتاد (فت ہ، سک ش) صف۔

(عدد) اسی، ہندسوں میں ۸۰۔ اسیری میں پکڑا آنا ہشتاد و ہشت ہزار مرد وزن کا معہ دیگر واردات جو ---- واقع ہوئے۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۵۳۳)۔ [ف]۔

---سال / سالہ (---/فت ل) صف۔

اسی سال کا، اسی سال کی عمر یا مدت کا۔ حضرت کے دل میں جن شکوک کو ہشتاد سالہ عبادت و ریاضت نہیں دفع کر سکی تھی میں دو باتوں میں رفع کر دوں گا۔ (۱۹۱۹، جویائے حق، ۲: ۹۲)۔ آپ کے قبلہ گاہ اب ہشتاد سال کے بہار و خزاں دیدہ بزرگ ہیں اور ان کا اندوختہ ---- ایک جیتا جاگتا فرزند بھی ہے۔ (۱۹۶۳، سلام و پیام، ۳۳)۔ [ہشتاد + سال / سالہ (رک)]۔

ہَشْتادُم (فت ہ، سک ش، ضم د) صف۔

اسی واں۔ (ماخوذ: پلیٹس)۔ [ف]۔

ہُشْتُک (ضم ہ، سک ش، فت ت) امذ۔

رک: ہُش کرنا۔ (ماخوذ: فرہنگ تلفظ)۔

ہَشْتگانی (فت ہ، سک ش، فت ت) امذ۔

محمد بن تغلق کے زمانے کا ایک سکہ۔ مولوی محمد حسین ---- ایک "ہشتگانی" چار "سلطانی" کے اور ایک سلطانی یا دوگانی ---- کے برابر لکھتے ہیں۔ (۱۹۴۷، اورینٹل کالج میگزین، فروری (مقالات محمود شیرانی، ۸: ۱۲۴))۔ [ہشت + ف: گاں، لاحقہ لیاقت + ی، لاحقہ نسبت]۔

ہَشْتُم (فت ہ، سک ش، ضم ت) صف۔

آٹھواں نیز آٹھویں۔

ہشتم علی موسیٰ رضا جس کی کرامت سوں سدا
یک پل مینے پاوے شفا مشکل مرض میں جے پڑے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۲۱)۔

بسال ہشتم از تائید داور
جذیمہ کے اوپر بھیجا ہے لشکر

(۱۸۰۵، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ، لاہور، ۱۹۷۳ء، ۱۱۹))۔ ہشتم لوازمات خوراک و پوشاک وغیرہ ہم میں صفائی اور سادگی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۱: ۲۰)۔ ہشتم، ازدواج کی محبت نہایت سخت ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۳۴۱)۔ مفعول کو وزن دوم، ہفتم، ہشتم و دہم میں ---- جگہ ملی ہے۔ (۱۹۴۰، اورینٹل کالج میگزین، فروری (مقالات محمود شیرانی؛ ۸: ۲۶۵))۔ مواقف میں سے موقف ہشتم کا اور مخاطبات میں سے مخاطبہ پنجاہ و ششم کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۰۵)۔ ان کے استعمال سے عصب ہشتم کی سمیت ---- اور کان کے سماعتی حصے میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ (سید محمد شمیم)، ۵۰)۔ [ف]۔

ہَشْتُمی (فت ہ، سک ش، ضم ت) صف۔

آٹھواں۔ (جامع اللغات)۔ [ہشتم (رک) + ی، لاحقہ نسبت]۔

ہَشْتُمیں (فت ہ، سک ش، ضم ت، ی مع) صف۔

۱۔ آٹھواں۔

سبعہ سیارہ ہوں سائر تا سر ہفت آسماں
ہو ثوابت کا سپہر ہشتمیں پر ازدحام

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۷۴)۔ یہاں سلطان دنیا و دین امام ہشتمیں علی ابن موسیٰ رضا کی ہمشیرہ کا مزار مقدس ہے۔ (۱۸۸۶، مقالات محمد حسین آزاد، ۲۷۶)۔ **۲۔ مرکب۔** (ماخوذ: فرہنگ تلفظ)۔ [ہشتم (رک) + ف: یں، لاحقہ صفت]۔

ہَشْتَہ (فت ہ، سک ش، فت ت) امذ۔

آٹھ چیزوں کا جوڑا یا مجموعہ (انگ: Octet نیز Octave)۔ سوڈیم کے بیرونی شیل کا ایک الیکٹران مکمل طور پر کلورین کے بیرونی شیل میں منتقل ہو جاتا ہے اس طرح کلورین کے بیرونی شیل کا ہشتہ یا آکٹٹ (Octet) مکمل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۵، نامیاتی کیمیا، ظہیر احمد، ۷۲)۔ [ہشت (رک) + ہ، لاحقہ نسبت]۔

ہَشَد (فت ہ، ش) امذ۔

ہندی موسیقی کا سب سے پہلا سُر جو سب سے پست ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی، کھرج، شرج۔ حضرت امیر نے ایران اور ہندوستان کے راگ راگنیوں سے تطبیق

کی ہے ۔۔۔۔۔ جسے تم لوگ ہشد کہتے ہو ، اسے یہاں والے شرج یا کھرج کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۶) ۔ [ف] ۔

ہُشْدار (ضم ہ ، سک ش) صف فقرہ ۔
(کلمۂ تنبیہ) خبردار ، سنبھل جاؤ. (فرہنگ تلفظ) ۔ [ہوش دار کا مخفف] ۔

ہَشْدَہُم (فت ہ ، سک ش ، فت د ، ضم ہ) صف ~ ہشدھم ۔
(عدد) اٹھارھواں ۔ لہٰذا بڑی خوش قسمتی ہوگی ، اگر سلسلۂ اول کا بیان قرن ہشدھم تک ۔۔۔۔۔ سلسلہ سوم کی مجلد ثانی کی تکمیل ہوجائے ۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ۱ ، ۱ : ۷۹) ۔ [ہشت (بحذف ت) + دہم (رک)] ۔

ہَشْفَہ (فت ہ ، ش ، ف) امذ ۔
رک : حشفہ ۔ بوقت ضرورت جھاڑو کی سینک تر کرکے پان پر خط کھینچیں اور سیون اور ہشفہ کو چھوڑ کرکے ذکر پر باندھیں ۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۱۴) ۔ [حشفہ (رک) کا غلط املا] ۔

ہُشْکار / ہُشْکارا دینا محاورہ ۔
رک : ہشکارنا ؛ **کسی آدمی کو اشتعال دلا کر کسی طرف راغب کرنا ۔** مادام اسے ہشکارانہ دیتی تو اس شخص کی اتنی جسارت نہ ہوسکتی تھی کہ تمہاری طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھے ۔ (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے ، ۳۳۵) . قریش ۔۔۔۔۔ نے ایسا نہ کیا اور اپنے لچوں ، لفنگوں اور غلاموں کو آپؐ کے خلاف ہشکار دیا ۔ (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۶۳۳) ۔

ہُشْکارْنا (ضم ہ ، سک ش ، ر) ف م ۔
۱ ۔ کتے کو کسی طرف بھونکنے کی ترغیب دینا ، کتے کو شکار کے پیچھے دوڑانا ، مشتعل کرنا ، اکسانا ، کسی جانور کو دھکیلنا ۔ بوٹی کا بالائی حصہ ایک کتے سے کس کر باندھ دیتا تھا ، اور کتے کو اپنی طرف دوڑنے کے لئے ہشکارتا تھا ۔ (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۲۹) . اب میری چھاؤں میں ۔۔۔۔۔ مویشی تو کیا اگر مرغیاں بھی آتی ہیں تو ان کے مالک انھیں ہشکار کرلے جاتے ہیں چھاؤں ویران ہوگئی ہے ۔ (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۱) ۔ **۲ ۔ کسی آدمی یا جانور کو اشتعال دلا کر کسی طرف راغب کرنا ۔** سرداران بنی ثقیف نے بڑی بڑی شرارتیں کی ہیں یعنی لڑکوں اور شہدوں کو ہشکار دیا ۔ (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۵) . ذوبی نے اپنے اندر کے سور کو ہشکارا سور نے تھوتھنی نکالی ۔ (۱۹۹۲ ، الکھ نگری ، ۲۳۶) ۔ **۳ ۔ پرندوں کو دور بھگانا ۔** (پلیٹس) ۔ [ہش (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی + نا ، لاحقۂ مصدر] ۔

ہُشْکانا (ضم ہ ، سک ش) ف م ۔
۱ ۔ اشتعال دلانا ، اکسانا ۔

رانی ہے جس کا نام وہ مردار ہے بڑی
ہشکانے سے اسی کی مچی ہے یہ گڑبڑی

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۴۹) ۔ **۲ ۔ کسی جانور وغیرہ کو دوسری طرف دھکیلنا یا بھگا دینا ۔** اس نے مرغیوں کو کنیز کی طرف دونوں ہاتھوں سے ہشکا دیا ۔ (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۶) . غزوہ خندق میں ابوسفیان اہل مکہ کے سوا اکثر قبائل کو ہشکا کر اپنے ہمراہ لے آئے اور مدینہ کا محاصرہ کرلیا ۔ (۱۹۶۰ ، سیاسی وثیقہ جات ، ۲۹) ۔ [ہشکارنا (رک) کا مخفف] ۔

ہُشُّو (ضم نیز فت ہ ، شد ش ، و مع) امذ ؛ صف ۔
وحشی ، جانگلو ، مضحکہ خیز ، احمق نیز ہر بات پر چونکنا ہونے والا شخص ۔ رونق ۔ یعنی مجھے آپ کوئی جانور یا ہشو سمجھے ہوئے ہیں ۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۱۶) . وہ ہشو دو تین ہی مہینے کے بعد ایک مرد آدمی کا کچھ اسباب چرا کے بھاگ گیا ۔ (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۶۷۲) ۔ [رک : ہُش (۲) + و ، لاحقۂ صفت] ۔

ہُشْیار (ضم ہ ، سک ش) (الف) صف ۔
۱ ۔ ہوشیار (رک) کا مخفف ؛ باہوش ۔ عاشق بلند ، عابد پست ، عابد ہشیار ، عاشق مست ، عابد دین خاطر جنم کھویا ہے ، عاشق خدا خاطر دین دنیا تی ہات دھویا ہے ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲) ۔

شراب شوق میں سرشار ہیں ہم
کبھو بے خود کبھو ہشیار ہیں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷) ۔

سدا ہم سے بے ہوشیاں ہی ہوئیں یاں
ہم اے مصحفی کیوں کہ ہشیار ٹھہرے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۵۶۵) ۔

پھر بھول کے نہ دید کے طالب ہوئے کلیم
بے ہوش ہو کے طور پہ ہشیار ہوگئے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج منیر) ، بیاض سحر ، ۸۹) ۔

ہے اگر فائق پیادے سے سوار
مست پر غالب اگر ہشیار ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳۸) . ہشیار : صاحب ہوش ۔ (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۶۵) ۔ **۲ ۔ چالاک ، عیار ، کائیاں ، سیانا ۔** پس وہی کوشش رکھ امر معروف کوں کہ یہاں زیاں ترت دیکھتا ہشیار ہوتا و لیکن ندانی کہ دیر گیر دولے سخت گیر د ۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۸۰) ۔

اِدھر رندوں پہ چوٹیں ہیں اودھر شیخ و برہمن پر
نگاہ مست لڑتے وقت کیا ہشیار بنتی ہے

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر دہلوی ، ۱ : ۲۲۲) ۔ **۳ ۔ عقل مند ، دانش مند ، باشعور ، سمجھ دار نیز بالغ ۔** زید نہایت دانا ، ہشیار ، عالم ، فاضل ہے ۔ (۱۸۳۹ ، قواعد صرف و نحو زبان اردو ، ۱۰۵) ۔

کچھ فکر دخت رز کی پیر مغاں ہے لازم
بے ہوش اب نہیں ہے ہشیار ہوگئی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵) . بٹی تم اگلے برس والی بچہ نہیں ہو ماشاء اللہ سیانی ہوئیں ہشیار ہوئیں ، ننھی سے ننھی بیگم ہوئیں ۔ (۱۹۲۰ ، گلدستۂ عید ، ۳۳) . علی پاشا ۔۔۔۔۔] ان پڑھ اور جاہل ہونے کے باوجود [بہادر ، بے باک اور ہشیار آدمی تھا ، لیکن] خونخوار [دغا باز بھی تھا ۔ (۱۹۸۲ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۱۴ ، ۲ : ۱۲۱) ۔

حد سے بڑھ کر مجھے ہشیار نظر آتے ہو
یعنی غالب کے طرف دار نظر آتے ہو

(۲۰۰۰ ، ضرب ظرافت ، ۱۷۴) ۔ **۴ ۔ خبردار ، آگاہ ، چوکس ، چوکنا ۔**

وہاں تھے ہشیار ہو کے اس شر ستیں
کنارے گیا تھا سو کر ڈر ستیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸) ۔

جو ہو ہشیار اس فن میں بلاؤ
مرے لال جگر خوں کو بناؤ

(۱۷۶۴ ، قصہ لال و گوہر ، (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۴۸)) ۔

مستی میں پائے ساقی مے نوش پر گرا
بیہوش کیا ہوا کہ میں ہشیار ہو گیا

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، وزیر لکھنوی، ۴۷).

آہ لب پر مرے آئی تو قیامت آئی
وہ بھی ہشیار خبردار ہوئے ہیں کہ نہیں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۱۶).

احمق ہزار جاہل مطلق سہی مگر
تیرے ہر اک فریب سے ہشیار ہو گیا

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۳۳). نعمان نے سرگوشی کے انداز میں مجھے مشورہ دیا کہ میں کسی قسم کی آواز نہ نکالوں ورنہ چیتا ہشیار ہو جائے گا۔ (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۹۶). **۵۔ لائق، فائق، قابل، مستعد۔**

سنو تم اے میرے سردار ! سنو تم اے میرے سردار!
جوگی یہ کہتا ہے کہ ہوں میں ہر فن میں ہشیار

(۱۸۸۰، سانحۂ دل گیر، رونق کے ڈرامے، ۱، ۵: ۴۳)).

ہے اگر فائق پیادے سے سوار
مست پر غالب اگر ہشیار ہے

(۱۹۳۷، نغمۂ فردوس، ۲: ۳۸). ساری جماعت کھڑی ہو جاتی، صرف تین چار ہشیار لڑکے ـــــ سامنے بیٹھتے تھے باقی رہ جاتے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۶۳). **۶۔ بیدار، جاگتا ہوا۔**

پیالے کی بھانت کہتے ہوئی مست مج رسن سب
منگتا ہشیار ہونے لے نانوں ایلیا کا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۱).

ہشیار ، شباب میں تھے ، پیری میں ہیں غش
شب بھر جاگے تھے، صبح کو سوئے ہیں

(۱۹۱۷، رشید لکھنوی، رباعیات، ۶۲).

ہُشْیار (ب) کلمہ.

خبردار، ہوش کر، آگاہ ہو، مستعد رہو۔

ہشیار بے ادب کہ مقام ادب ہے یہ
دیر مغاں ہے میکدہ مے فروش ہے

(۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، د، ۲: ۱۱۹).

--- باش فقرہ.

خبردار ہو جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ۔ حالی کا قلم ـــــ کو ہشیار باش کہتا ہوا ـــــ آگے بڑھتا رہتا ہے۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۱۹۶).

--- رہنا محاورہ.

خبردار رہنا، غافل نہ رہنا۔

خبر لوں جیب کی یا میں رہوں ہشیار دامن سے
جنوں الجھے ہے ناخن) کذا (جیب سے اور خار دامن سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۸۳).

قربان جاؤں منہ نہ پھرانا لڑائی سے
ہشیار رہیو بہر خدا میرے بھائی سے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۵۵).

سیلون تک یہاں سے تو اس کی ہے اک اڑان
ہشیار رہ ، بڑی ہی وہ لنکا ہے میری جان

(۱۹۴۷، سنبل و سلاسل، ۵۲). اپنے نفس کی شرارتوں سے ہشیار رہنا اور نیکی اور نیک نامی کو اللہ تعالیٰ کا انعام اور اس کی غفور رحیمی کا مظہر سمجھنا بھی ضروری ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۳۸۹).

--- کرنا محاورہ.

۱۔ جتانا، آگاہ کرنا، خبردار کرنا، غافل نہ رہنے دینا۔

رہنا نگاہ ناز کی زد سے بچے ہوے
ہشیار تجھ کو اے دل دیوانہ کر دیا

(۱۹۱۵، جان سخن، ۴).

اے للہ رے معجزۂ گفتگو ترا
ہشیار کر گئی تجھی بے خود بنا گئی

(۱۹۶۶، بوئے رسیدہ، ۲۱۲). قریب ہی دو شخص آپس میں باتیں کر رہے تھے، یاد ہے ـــــ امرتسر کے غنڈوں کو ہشیار کر دیا گیا ہو کہ پہنچنے نہ پائیں، یہی ہندو مسلمان کا فرق ہے۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۲۱). **۲۔ جگانا، بیدار کرنا.** (ماخوذ: نوراللغات). **۳۔ لائق بنانا.** (ماخوذ: نوراللغات). **۴۔ پال کر بڑا کرنا.** (نوراللغات).

--- ہو جانا محاورہ.

جوان ہو جانا، بالغ ہونا نیز سمجھ دار ہونا۔

کچھ فکر دخت رز کی پیر مغاں ہے لازم
بے ہوش اب نہیں ہے ہشیار ہو گئی ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۳۵).

--- ہونا محاورہ.

۱۔ جاگنا، بیدار کرنا، غشی یا غفلت سے نکلنا۔

ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو
کتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶).

مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو ہشیار ہو

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۷۲).

کچھ دیر میں جب ہوا وہ ہشیار
پھاڑی پوشاک سب لگاتار

(۱۸۸۲، تفسیر عفت، ۹۲).

زندہ ہوں مگر زیست کی لذت نہیں باقی
ہر چند کہ ہوں ہوش میں ہشیار نہیں ہوں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۲۴۶).

کیا کریں ہم دل کے ہاتھوں آج کل لاچار ہیں
ملک میں حکام سب ہشیار ہیں بیدار ہیں

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۹۳).

ان کی نگاہ موت بھی تھی زندگی بھی تھی
ہشیار ہو گئے کبھی بے ہوش ہو گئے

(۱۹۸۲، حفیظ جالندھری، ک، ۱۳۹). **۲۔ خبر دار ہونا، متنبہ ہونا۔**

احمق ہزار جاہل مطلق سہی مگر
تیرے ہر اک فریب سے ہشیار ہو گیا

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۳۳). **۳۔ (i) سیانا ہونا، سمجھ دار ہونا، چالاک ہو جانا۔**

دیکھو کہ ہوں میں بھی کتنا ہشیار
اب تک ہے مجھے ہنر کا پندار

(۱۹۵۲، نبض دوراں، ۱۴۸).

فصل گل جب بھی آئی وہ دیوانہ تھا
کتنا تابش بھی ہشیار و فرزانہ ہے

(۱۹۸۲، چراغ صحرا، ۹۴). **(ii) ہوش سنبھالنا، بڑا ہونا.** (فرہنگ آصفیہ). **۴۔ خوب ماہر ہونا، بہت تجربے کار ہونا؛ باخبر ہونا؛ لائق ہونا، مستعد بننا، قابل ہونا۔**

ہشیار ڈانس میں ہے تو گانے میں طاق ہے
لیلٰی نے کر لئے ہیں بہت امتحاں خلاص

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۷۷).

ہُشْیارْگی (ضم ہ، سک ش، فت نیز سک ر) قدیم (الف) امث.
رک: ہشیاری۔

ابرار کا اقرار سٹ میخوار سوں خوشیار ہو
ہشیارگی بردار کر کیتے ہیں خوش خمار ہم

(۱۶۷۲، شاہ سلطان ثانی، د، ۷۰). ہشیارگی کا سیوٹ نیند کی ابتداء میں محو ہوتا ہے۔ (۱۷۳۸، رسالہء معرفت، ۱: ۶).

ہُشْیارْگی (ب) م ف.
ہشیاری سے، خبردار ہو کر، آگاہی کے ساتھ۔

اجازت ہے تم کو مرے یار کی
کرو فکر کاموں میں ہشیارگی

(۱۸۴۴، مثنوی اپورب کشن کنور، ۹۲). [ہشیاری (رک) کا قدیم املا].

ہُشْیاری (ضم ہ، سک ش) امث.
۱۔ چالاکی، عیاری۔

بنا لیں شرم آلودہ نگاہیں
تغافل میں یہ ہشیاری تو دیکھو

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۷۹). **۲۔ عقلمندی، دانائی، سمجھ داری، احتیاط۔**

ہر بام و در کو جھانکتا پھرتا ہوں دیکھیو
ہشیاریاں مری مرے دیوانہ پن کے بیچ

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱: ۲۸۴). پابندیاں تو مدعیان ہشیاری کے لیے ہیں مجنون لایعقل مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۸، ابوالکلام آزاد (نگار، کراچی، ستمبر، ۱۹۸۹، ۹)). کرنل کالون نے ہشیاری کا ثبوت دے کر اس بیل کو منڈھے نہ چڑھنے دیا۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۱۷۱). **۳۔ چوکسی، مستعدی، خبردار ہونے کی حالت۔** جو عشق ہور عرفان میں یاری ہوتی، تو مستی اس کوں عین ہشیاری ہوتی جاں عشق ہور عرفان ہوتے یک وجود ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۴).

نہ تھا خواب او بلکہ بیداری تھا
او مستی نہ تھا بلکہ ہشیاری تھا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۰).

مدام سر خوش اچھے ہور کدھیں نہ ہووے مست
کہ اس کے جام میں ہے جم شراب ہشیاری

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۹۶).

یکایک تیری آنکھوں نے کیا مدہوش اے ساقی
جو اب کے ہوش پھر آوے تو ہشیاری ہے اور میں ہوں

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۱۳۰).

عین بے ہوشی ہے ہشیاری نہ سمجھا چاہیے
اہل غفلت کی تو بیداری بھی کہلاتی ہے نیند

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، وزیر لکھنوی، ۷۸).

سادگی و پرکاری، بیخودی و ہشیاری
حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۴۳).

سرورِ بادۂ عشرت سے میکش مست و بیخود ہیں
اوٹھا کر طاق پر رندوں نے رکھ دی اپنی ہشیاری

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳۰۵).

گھٹا احساس کی کھلتی برستی
وہ اک عالم کہ ہشیاری نہ مستی

(۱۹۴۹، نبض دوراں، ۷۳).

میں وہ بیخود ہوں کہ ہشیاری ہے جس کے زیرپا
اپنے گرد و پیش پر پوری نظر رکھتا ہوں میں

(۱۹۷۴، کہتے ہیں تجھے دانشمنداں، خاور امروہوی، ۹۹). **۴۔ لیاقت، قابلیت، استعداد۔**

ہوں تو دیوانہ ولے ہشیاری مطلب تو دیکھ
سر بھی پھوڑا ڈھونڈھ کر پتھر تری دیوار کا

(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۲۳). **۵۔ خیزش، ایستادگی؛ شہوت.** (فرہنگ تلفظ). **۶۔ (تصوف) فنا کے غلبے سے نکل آنے کی کیفیت، غلبہء عشق الٰہی سے طاری ہونے والی محویت کی کیفیت سے نکل آنے کی حالت، حالت صحو (سکر (رک) معنی ۲ کا نقیض)**۔ ہشیاری حالت صحو کو کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). ہشیاری:۔ غلبہء عشق سے افاقہء سکون کی جانب آنا۔ (۱۹۶۹، سر دلبراں، ۳۳۷). [ہشیار (رک) + ی، لاحقہء کیفیت].

---آنا محاورہ.
بے ہوشی دور ہونا، ہوش آنا؛ چالاکی آنا، چالاک بننا۔ میکدے میں چشم مست یار کا ساغر پیا بے خودی میں عین ہشیاری یہ اب آئی مجھے۔ (۱۸۶۱، کلیات اختر، ۲۰۱).

ہَشِیش (فت ہ، ی مع) امث.
رک: حشیش جو درست املا ہے۔ لفظ ہشیش دراصل لفظ زبان مصری یا اہل شام ہے۔ (۱۸۸۱، کشاف اسرار المشائخ، ۳۵۸). دن بھر کی تھکن دور کرنے کے لیے افیون اور

ہشیش دے کران کے شعور کو سلانے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۱۴۴). [حشیش (رک) کا ایک املا].

ہَشِیم (فت ہ، ی مع) امث.

چیز جو ریزہ ریزہ ہو گئی ہو، روندا ہوا، پامال، چوراچورا۔

سب عقاقیر سب حشیش و ہشیم
بزر و اعشاب اور جمیم و عمیم

(۱۸۸۷، ساقی نامہ شقشقیہ، ۵۱). ہشیم ـــــ ریزہ ریزہ چیز کو کہتے ہیں۔ (۲۰۰۵، قاموس الفاظ و اصطلاحات قرآن، ۴۳۸). [ع : (ہ ش م)].

ہَشِیمی (فت ہ، ی مع) امث.

پیٹھے کی مٹھائی۔ مٹھائیاں جس شہر میں بنتی ہیں اس شہر کے نام سے مشہور ہیں مثلاً ـــــ اٹاوہ کی ہشیمی۔ (۱۸۴۸، توصیف زراعات، ٦٦). [مقامی].

ہَضْم (فت ہ، سک ض) امذ.

ا۔ (لفظاً) شکستگی، ٹوٹنا، چور چور ہونا؛ (مراداً) (غذا کے جزوبدن بننے کا عمل (غذا کا) پچنا، تحلیل معدہ میں غذا کا اس قابل ہو جانا کہ اس سے خون بن سکے، معدے میں غذا کا خاص طریقے سے پک کے جزوبدن ہونے کے قابل ہو جانا، پچاؤ، پچنا۔

خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ
کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ

(۱٦۰۹، قطب مشتری، ۹۵).

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
واں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک (انتخاب)، ۳۲۵).

کہ اس آب کا ہضم دشوار تھا
کہ جوں آب شمشیر دم دار تھا

(۱۸۱۰، میر (نوراللغات)).

سود خورہ ہے عدو کیوں نہ زمیں پر لوٹے
عدم ہضم غذا ہے سبب درد شکم

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۷). انہی مراحل کو ہم نضج، طبخ، ہضم اور تغذیہ وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ (۱۹۳۳، بخاروں کا اصول علاج، ۴). مواشی میں بھی غور درکار ہے (دیکھو) ـــــ دودھ کا مادہ کہ ایک حصہ خون کا ہے، بعد ہضم کے جدا کرکے ـــــ اس کو صاف اور گلے میں آسانی سے اترنے والا دودھ (بناکر) ہم تم کو پینے کو دیتے ہیں۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵ : ۳۴٦). دل و دماغ کو بھی ہضم طعام میں بڑا دخل ہے۔ (۲۰۰۳، عبدالصمد صارم، روحانیات صارم، ۳۸). **۲۔ حق سے زیادہ لینے کا عمل، کھا جانے کا عمل، غبن، چوری، تغلب غصب، خیانت۔** قربانی میں سے کسی کو دیا تو گویا گائے میں سے غدود، باقی ہضم۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۵۴). آخر وہ کیا سمجھ کر الگ ہو رہا ہے یہی نہ کہ ہم لوگ پرائے ہیں اور اس کا حصہ ہضم کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ٦۷). **۳۔ راس، سازگار۔** لبنیٰ باجی یہ نوٹ آپ کو اکیلے ہضم نہیں ہوگا، اسے قوم کی اجتماعی بہبود پر خرچ ہونا چاہیے۔ (۱۹۸٦، اپنے لوگ، ۲۱۲). **۴۔ برداشت، ضبط، قبول۔** اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ـــــ کسی کو حصول کے بارے میں شبہات سے بھری ہوئی یہ رپورٹ ہضم ہو سکے۔ (۲۰۰۳، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۲۷٦). **۵۔ (دواسازی) دم پخت کرنا؛ دوا کے اجزا کی آپس میں تحلیل۔** ہضم (Digestion) ایسی تپش پر جو ہوا کی تپش سے بلند تر ہو طویل تعطین ہے۔ (۱۹۴۸، علم الادویہ، ۱ : ۱٦). [ع : (ہ ض م)].

---**اوّل** کس صف (ـــ فت ا، شد و بفت) امذ.

ہاضمے کے عمل کا ابتدائی حصہ جو معدے میں ہوتا ہے۔ کیلوس = ہضم اول جو معدہ میں ہوتا ہے۔ (۱۹۲۱، مجموعہ قصائد مومن (ح)، ۱۳). [ہضم + اول (رک)].

---**آخِر** کس صف (ـــ مدا، کس خ) امذ.

رک : **ہضم رابعہ۔** قوت نمو کو یہ ناگوار ہے کہ غذا ـــــ فوراً ہضم آخر کے درجے تک پہونچ جائے۔ (۱۹۲۱، مجموعہ قصائد مومن (ح)، ۱۳). [ہضم + آخر (رک)].

---**آوَر** (ـــ مدا، فت و) صف.

ہاضم، ہضم کرنے میں مدد دینے والا، ہضم کرنے والا۔ (پلیٹس). [ہضم + ف : آور، آوردن = لانا].

---**پَذِیر** (ـــ کس نیز فت پ، ی مع) صف.

ہضم ہو جانے والا۔ اس چارے میں . . . ڈھائی فیصد کے قریب ہضم پذیر پروٹین پایا جاتا ہے۔ (۱۹٦۹، تغذیہ و غذائیات حیوانات، ۲۲۰). [ہضم + ف : پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا].

---**ثانی** کسامذ؛ صف.

تحلیل غذا کا دوسرا درجہ جو بعض پرانے اطبا کے خیال میں جگر میں ہوتا ہے۔ کیموس ہضم ثانی کو کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱، مجموعہ قصائد مومن (ح)، ۱۲). [ہضم + ثانی (رک)].

---**جِگَری** کس صف (ـــ کس ج، فت گ) امذ.

کسی عرق کا جگر میں غذا کو خون بنا دینا۔ یہ عرق جگر میں پہنچتا ہے تو وہ اسے خون بنا دیتا ہے اسے ہضم جگری بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱، غلام رسول مہر، نوائے سروش، ۱۵۱). [ہضم + جگری (رک)].

---**رابِع** کس صف (ـــ کس مج/ب) امذ.

رک : **ہضم رابعہ۔** قوت نمو کو یہ ناگوار ہے کہ غذا درجہ بدرجہ ہضم رابع تک منزلیں طے کرے۔ (۱۹۲۱، مجموعہ قصائد مومن (ح)، ۱۲).

---**رابِعَہ** کس صف (ـــ کس ب، فت ع) امذ.

ہضم غذا کا چوتھا درجہ جو بعض پرانے اطباء کے خیال میں عروق میں ہوتا ہے۔

قوائے نامیہ کو ناگوار ہے کتنا
کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوئے کیلوس

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۸۵). [ہضم + رابعہ (رک)].

---**سِوُم** (ـــ کس س، وضم و) امذ.

ہضم غذا کا تیسرا حصہ۔ مرشد کی شادی، کہا جاتا ہے ایسے زمانے میں ہوئی جب مرشد کو نہ سوء ہضم کی پروا تھی اور نہ ہضم سوم کی تمنا۔ (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۱۲).

---**شُدَہ** (ـــ ضم ش، فت د) صف.

کوئی بھی ایسی خوراک جو ہضم ہونے کے عمل سے گزر کر اپنے اجزا میں تبدیل ہو چکی ہو؛ جو ہضم ہو گیا ہو، پچنے والا۔ یہ ہضم شدہ پروٹینس پتے کی سطح پر جذب ہو جاتے ہیں، گیروں کے ذریعے بھی ہضم شدہ غذا جذب کی جاتی ہے۔ (۱۹٦٦، مبادی نباتیات، سید معین الدین، ۲ : ۷۴۲). پیٹ کے ایکسرے لینے سے قبل ـــــ مسہل استعمال کیا جاتا ہے، بعض اوقات ایسے ہضم شدہ زہر کو جسم سے خارج کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا

ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ڈاکٹر سید محمد شمیم، ۲۵۳)۔ [ہضم + ف : شدہ، شدن = ہونا]

--- صَحیح کس صف (--- فت ص، ی مع)امذ.

عمدہ پچاؤ، کھانے کا اچھی طرح سے درجہ بدرجہ ہضم. (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ہضم + صحیح (رک)].

--- عُرُوقی کس صف (--- ضم ع، و مع)امذ.

رگوں کا ہضم، تیسرا ہضم، عروق (رگوں) کے اندر کا خون ہضم ہونا. ہضم عروقی و ہضم عضوی کا فضلہ پسینہ اور میل ہے. (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۷۱۲). [ہضم + عروق (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- عُضُوِی کس صف (--- ضم ع، سک ض)امذ.

رک : **ہضم رابعہ ؛ اعضاء کے اندر خون وغیرہ کا ہضم ہونا.** اطباء یونانی غذا میں چار استحالے اور چار ہضم مانتے ہیں (۱) ہضم معدی .... (۴) ہضم عضوی. (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۷۱۱). [ہضم + عضو (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- کَبِدی کس صف (--- فت ک کس نیز سک ب)امذ.

جگر کے اندر کیلوس کا ہضم ہو کر کیموس یا اخلاط بننا، جگر کا ہضم، دوسرا ہضم. ان سارے ان گنت ہضوم و تغیرا کو بہ رتیب ہضم معدی، ہضم کبدی ... میں تقسیم کر دیا گیا. (۱۹۱۲، افادۂ کبیر مجمل، ۳۵). [ہضم + کبد (رک) = ی، لاحقۂ نسبت].

--- کَر بَیٹھنا محاورہ.

رک : **ہضم کرنا ؛ مال مارنا، غبن کرنا.** جو اسے دیجیے تو وہ بھی ہضم کر بیٹھے اس بات پر کہ جس کا مال ہے وہ میرا احسان مند ہے۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۷۲). کوئی کچھ امانت رکھ دے تو اس کو ہضم کر بیٹھے۔ (۱۸۶۴، مذاق العارفین، ۳ : ۳۵۱).

--- کَر جانا / کَر لینا / کَرنا محاورہ.

۱۔ پچانا، تحلیل کرنا (غذا کا)۔

خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ
کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۵). مرد ہونا جو اسے ہضم کرے اس سوں بزم کرے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۳۲). لکھنؤ کے امیرزادے جنہیں کھانے کے ہضم کرنے سے زیادہ کوئی کام دشوار نہیں ہوتا، ان کے مصاحبوں نے ایک عجیب چورن تیار کیا۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۳۵۱). دیو اس کی صورت دیکھتے ہی جھپٹا کہ اسے ہضم کر جائے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۳ : ۲۷۳). جانور اسے اپنے اندر لے جا کر برون مائیہ یا کیلے ما ----- میں ملنے والے خالیئے ----- میں ہضم کرلیتا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۱۸۶). **۲۔ کسی کا مال مار لینا یا کھا جانا، خیانت کرنا ؛ غبن کرلینا۔** قاضی نے کہا کہ معلوم ہوا اے سنار تو اس سپاہی کی اشرفیاں ہضم کیا چاہتا ہے۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۹۵). اگر مدعی علیہ حیلہ گری اور دروغ گوئی میں مشہور ہووے یعنی لوگوں کا مال ----- ہضم کرتا ہے تو خصومت مدعی کی دفع نہ ہوگی۔ (۱۸۶۷، نور الہدایہ، ۳ : ۱۲۲). مال کو (حاکموں پاس رسائی پیدا کرنے کا) ذریعہ گردانو کہ لوگوں کے مال میں سے (تھوڑا بہت) کچھ (ہاتھ لگے اُس کو) جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱ : ۴۲). مرنا ہے سدا یہاں رہنا نہیں کہ تم غریب کی امانت ہضم کرلوں۔ (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۳۸). اگر موج آئے تو اصل بھی اس طرح ہضم کر جائیں کہ ڈکار تک نہ لیں۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۰۷). نصیر میاں ----- نے ایک مرتبہ چالبازی سے کام لے کر ان کا مکان ہضم کرلیا۔ (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۵۶). کنور خورشید علی خاں کے عزیز و اقارب ان کا جائز حصہ بھی ہضم کر جانے کی فکر میں ہیں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۴۷). **۳۔ چھپا لینا، دبا لینا نیز اغماض برتنا، چشم پوشی کرنا۔** وہ اپنے عیبوں کو نہایت خوشگواری سے ہضم کر جاتے ہیں اور دوسروں کی نسبت عجیب و غریب پیرایہ میں نکتہ چینی کرنے کو موجود ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۰، خطبات احمدیہ، ۳۷۴). پہلے سال میں نے دانتے کی بیترس پر ایک مضمون لکھا ----- اور میڈرڈ کے ایک پبلشر کو بھیجا جو ----- اسے صاف ہضم کر گیا۔ (۱۹۸۸، نشیب، ۳۹). **۴۔ برداشت کرنا، سہارنا ؛ قبول کرنا، تسلیم کرنا۔** ہماری سوسائٹی اس قابل ہی نہیں ہوئی کہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کو ہضم کر سکے۔ (۱۹۶۷، پت جھڑ کی آواز (افکار، کراچی، جنوری، فروری، ۱۹۹۵ء، ۵۴)). ذہن انسانی اب کچھ زیادہ ہی بے چین ہو گیا ہے وہ مذہب اور سیاسی غایت کو ہضم نہیں کرسکتا۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۷۷). **۵۔ کسی کتاب یا فلسفے یا علم کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا، ذہن اور دل میں اتارنا، پوری طرح سمجھنا، اپنے اندر جذب کرلینا۔** جرمنی جا کر مغربی فلسفے کو پوری طرح ہضم کر لینے والا، اقبال حقیقتاً ایک عظیم شاعر ہے۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۹۴). **۶۔ کھا جانا، تباہ کرنا، برباد کرنا۔** عمر کی دوپہر ڈھل چکی تھی اور کتنے ہی امیروں کو مار کر ہضم کر چکی تھی۔ (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، دیوان ذوق (دیباچہ)، ۴۱).

--- کُنِنْدَہ (--- ضم ک، کس ن، سک ن، فت د) صف.

ہضم کرنے والا، جو ہضم کیا جائے۔ تمام قسم کی نشاستے دار اشیا خون میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ انگوری شکر فوراً بدن کے ہضم کنندہ عرق میں گھل جاتی ہے۔ (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند، ۱۰۹). [ہضم + ف : کنندہ، کردن = کرنا].

--- کَیلُوسی کس صف (--- ی لین، و مع)امذ.

رک : **ہضم معدی جو معروف ہے۔** غذا معدہ میں پہنچ جاتی ہے ----- لیکن اُس میں غذا کی صورت نوعیہ ابھی باقی رہتی ہے اسی ہضم کو ہضم معدی یا ہضم کیلوسی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۹۳۲). [ہضم + ع : کیلوس + ی، لاحقۂ نسبت].

--- کَیمُوسی کس صف (--- ی لین، و مع)امذ.

رک : **ہضم کبدی جو رائج ہے۔** ہضم کیموسی ----- اس ہضم میں غذا کی صورت نوعیہ بدل جاتی ہے اور وہ خلطی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۹۳۲). [ہضم + کیموس (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- مَعِدی کس صف (--- فت نیز کس م، سک ع)امذ.

معدے کا پہلا ہضم، معدے کے اندر غذا کا پکنا یا ہضم ہونا ؛ ہضم کیلوسی۔ ہضم معدی وہ تغیر ہے جو غذا میں منہ، معدہ اور امعاء کے اندر واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۱۲، افادہ کبیر مجمل، ۳۵). جب غذا معدہ میں پہنچ جاتی ہے تو وہاں پر وہ ہضم ہو کر مثل آش جو کے ہو جاتی ہے جسے کیلوس کہتے ہیں ----- اسی ہضم کو ہضم معدی یا ہضم کیلوسی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۷۱۱). [ہضم + معدی (رک)].

--- میں فَتُور ہونا محاورہ.

غذا کے ہضم ہونے میں رکاوٹ اور خلل پڑنا. (مہذب اللغات).

--- ناقِص کس صف (--- کس ق)امذ.

کمزور ہاضمہ، خراب ہاضمہ. (پلیٹس). [ہضم + ناقص (رک)].

--- نَفْس کس اضا (--- فت ن، سک ف)امذ.

نفس کشی نیز انکسار، عاجزی۔ مرحوم کا انکسار اور ہضم نفس اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ بعض وقت ان کے چھوٹوں کو دھوکا ہوتا تھا کہ یہ ہمیں بناتے تو نہیں ہیں، مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ (۱۹۲۲، حضرت رشید، ۵۱). [ہضم + نفس (رک)].

--- **ہو جانا/ہونا** ف مر محاورہ.

ا۔ پچنا، تحلیل ہونا (غذا کا)۔ جو کھائے سو ہضم بھی اچھی طرح ہوئے اور حواس اور طبیعت ہلکی رہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۳۴۹). ادھر کھانا کھایا ادھر دو تین گلاس پیئے چلیے سب ہضم ہو گیا۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ا : ۸۹). حکیم صاحب نے کہا "مریضہ نے پھیپھڑے زیادہ کھائے ہیں جو ابھی ہضم نہیں ہوئے"۔ (۱۹۷۶، نگری نگری پھرا مسافر، ۱۷۸). ورزش کرنی چاہیے اس سے ـــــ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ (۲۰۰۳، میزان، ۱۳۶). **۲۔ قبول ہونا، تسلیم ہونا؛ ذہن نشین ہونا۔** غلط العام فصیح کا مسئلہ ـــــ قول فیصل بن چکا ہے بلکہ ارباب علم و بصیرت کو ہضم ہو کر ان کے خون کا جزو بن گیا ہے۔ (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۴۷). **۳۔ مال مارا جانا؛ غبن کا ظاہر نہ ہونا نیز کسی بات کا خفیہ رہنا۔** اگر وہ تھیلی کو چھپا رکھتے تو ہضم ہو جاتی کیونکہ یہ بات کسی کو معلوم نہ تھی کہ بڑھیا نے کوئی تھیلی پائی ہے۔ (۱۸۵۹، مرأت الصدق، ۲۶).

اکیلے ہضم ہوتا نہیں مال
پھر آخر کو یہ ہوجاتا ہے پامال

(۱۸۸۱، مثنوی نل دمن، ۹). **۴۔ قبضے میں آجانا، تصرف میں آجانا۔** (فرہنگ آصفیہ). **۵۔** برداشت ہونا؛ سہنا۔ (۱۸۸۱، مثنوی نل دمن، ۹). حضرت اپنے کارندوں کو آپ کا مشیر مقرر کرا دینے والی بات ہم سے ہضم نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۳، مکالمات سقراط، ۲۳۴). **۶۔ ضم ہوجانا، جذب ہوجانا، کسی دوسری چیز کا حصہ یا جزو بن جانا۔** ہفت آسماں ہور زمیں ہور ہفت دریا ہور اقالیم ہور ندیاں جو جس جاگاں سوں آئے ہیں ہضم ہور عدم ہوینگے۔ (۱۶۹۷، پنج گنج، ۶۰). ایک برج ہے ـــــ اس کے آٹھ ضلعوں میں سے تین ضلع خواب گاہ میں ہضم ہو گئے ہیں۔ (۱۹۲۰، رہنمائے قلعہ دہلی، ۳۶).

ہَضماً لِلنَّفس فقرہ.

(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) کسی نفسی سے، عاجزی سے، انکساری سے، بوجہ کسر نفس۔ ہم لوگوں نے جنرل صاحب کو اپنی کمیٹی کا پٹیرن بنانا چاہا جس کو انھوں نے غالباً ہضماً للنفس منظور نہ کیا۔ (۱۸۹۱، لکچروں کا مجموعہ، ا : ۲۲۶).

ہَضماً لِنَفسِہٖ فقرہ.

(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) رک : ہضماً للنفس.

برب کعبہ لنفسہ یہ بات
نہیں میں اپنے خصائل کو جانتا ہوں صریح

(۱۸۱۸، انشا، کلام انشا، ۷۲).

ہَضمی (فت ہ، سک ض) صف.

ہضم (رک) سے **متعلق، ہاضمے کا۔** وسطی آنت چونکہ غدودی ہوتی ہے لہٰذا اس میں ہضمی عروق کا افراز ـــــ ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام، ۲۰). اندرونی اعضاء میں ہضمی اعضاء تولیدی اعضاء، دورانی نظام ـــــ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۳۲۱). [ہضم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **خامِرہ** (ـــ سک م، فت ر) امذ.

(حیاتیات) کیمیاوی خمیر جو تغذیے کے عمل کو بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ متعدد ہضمی خامرے، لیپیز، انورٹیز اور کچھ پروٹین ہاضم خامرے بھی دریافت ہوئے ہیں۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے (غیر فقاریے)، ۱۴۶). [ہضمی + خامرہ (رک)].

--- **خِطّہ** (ـــ کس خ، شد ط بفت) امذ.

(طب) نظام ہضم کا راستہ یا اعضائے ہضم کا نظام (جس میں منھ سے لے کر غذائی نالی، معدہ، آنتیں وغیرہ شامل ہیں)۔ ادویہ دینے کے ـــــ لیے، ہضمی خط (Digestive tract) سب سے اہم راستہ ہے اور معمولی حالات میں یہی منتخب کیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۸، علم الادویہ، ا : ۹۷). [ہضمی + خطہ (رک)].

--- **خَمیرات** (ـــ فت خ، ی مع) امذ ج.

(حیاتیات) تغذیے کے عمل میں مدد دینے والی۔ معدہ پر مقامی اثر کے لیے ہضمی خمیرات، بلاواسطہ مقئیات یا معدی مسکنات عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۴۸، علم الادویہ (ترجمہ)، ا : ۹۸). [ہضمی + خمیرہ (رک) کی جمع].

--- **رَس** (ـــ فت ر) امذ.

(حیاتیات) ہاضمے میں مدد دینے والی رطوبت، کیمیاوی خمیرہ۔ جب مجھ سے ٹڈی کے ہضمی رسوں (digestive juices) پر کام کرنے کے لیے کہا گیا تو میں اس کی ابجد تک سے واقف نہ تھا۔ (۱۹۶۸، کاروان سائنس، کراچی، ا : ۱۰۲). [ہضمی + رس (رک)].

--- **عَمَل** (ـــ فت ع، م) امذ.

تغذیے کا عمل، نظام ہضم۔ اگرچہ یہ واقعہ نہ بھی ہو کہ ہضمی عمل ایسی غایت سے متاثر ہوتا ہو جس سے یہ بالواسطہ تعلق رکھتا ہے۔ (۱۹۴۷، مقدمہ اخلاقیات، ۱۱۴). [ہضمی + عمل (رک)].

--- **عَمَلِیَہ** (ـــ فت ع، م، سک نیز کس ل، فت ی) امذ.

انضام کا عمل، ہضم ہونے کا عمل۔ ہر حشرے کو اپنے ہضمی عملیوں میں غذا کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ تطبیق ضرور کرنی پڑتی ہے۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۵۹). [ہضمی + عمل (رک) + یہ، لاحقۂ نسبت].

--- **قُفل** (ـــ ضم ق، سک ف) امذ.

۔ دونوں آدمی دنیا و مافیہا کو بھول کر صندوق کی طرف متوجہ ہوئے ـــــ سب سے نیچے کے خانہ میں ایک اور ہضمی قفل تھا اسے توڑ کر ڈھکنا اٹھایا۔ (۱۹۲۲، چوروں کا کلب، ۷۰). [ہضمی + قفل (رک)].

--- **لُعاب** (ـــ ضم ل) امذ.

ہضم میں مددگار لعاب، کیمیاوی خمیر خامرات۔ یہ خامرات یا ہضمی لعاب اس مردہ نامیاتی مادے کو ـــــ فنگس کے انجذاب کے قابل بنا دیتی ہے۔ (۱۹۷۰، فنجائی اور مشابہ پودے، ۱۸۹). [ہضمی + لعاب (رک)].

--- **نالی** امث.

(حیاتیات) غذا کی نالی۔ مختلف حشرات میں ہضمی نالی کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ (۱۹۷۱، حشریات، ۲۶). [ہضمی + نالی (رک)].

--- **نِظام** (ـــ کس ن) امذ.

نظام ہاضمہ، ہضم کا طریق کار۔ ہضمی نظام کا خاص عضو غذائی نالی ـــــ ہے، جو منہ سے شروع ہوتی ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۰). بائی والویا میں اگرچہ سر غیر موجود ہوتا ہے مگر ان کا ہضمی، دورانی اور اعصابی نظام بڑا فعال ہوتا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۶۷). [ہضمی + نظام (رک)].

ہَضمِیّت (فت ہ، سک ض، نیز بلا شد) امث.

ہضم ہونے یا کرنے کی حالت؛ قوت ہاضمہ۔ (پلیٹس؛ مہذب اللغات). [ہضمی (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

ہَضُوم .
بطور واحد۔ ہاضمے کی دوا؛ وہ شخص جو بہت مال خرچ کرتا ہو نیز دست عطا. (ماخوذ : فرہنگ آنندراج) . [ع : ہ ض م] .

ہُضُوم (ضم ہ ، و مع) امذ ج.
ہضم (رک) کی جمع ۔ بدن کے ہر حصے میں ہر لحہ تغیر و استحالہ جاری رہتا ہے ، ان سارے ان گنت ہضوم و تغیرات کو ۔۔۔۔ تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ (۱۹۱۶ ، افادہ کبیر ، ۳۵) .

ہَف (۱) (فت ہ) امذ ، امث ۔
۱۔ کپڑا بننے کی مشین ، کرگھا ، کھڈی ۔ ہف کو فارسی قرار دیں تو جلاہے کی کرگھا کے معنی ہیں ۔ (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۷۲۰) . ۲۔ کپڑا بننے کا کارخانہ . (ماخوذ : فرہنگ آنندراج ؛ اسٹین گاس) . [ف] .

ہَف (۲) (فت ہ) امذ نیز امث ۔
۱۔ سیٹی بجانا (ہوا کی طرح) نیز سیٹی . (اسٹین گاس ؛ فرہنگ آصفیہ) . ۲۔ ہوا کا سنسناہٹ اور تیزی کے ساتھ چلنا ، چمکنا ، ہلکا ہو جانا ، تیز چلنا . (بیان اللسان) . [ع] .

ہَف (۳) کلمہ .
(فلسفہ) علامت جو دلیل خلف کے ختم ہونے پر ہذا خلف (یہ خلاف مفروض ہے) کے معنی میں لکھی جاتی ہے ۔ اگر یہ شے ممتنع ہے تو اس کا امتناع خارج میں حاصل ہوگا پس ممتنع موجود ہوگا ، ہف ۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۹۵) . [ہذا خلف کا مخفف] .

ہَف (۴) کلمہ ۔
کلمہ جو چشم بد کا اثر دفع کرنے کے لیے ماشاء اللہ کی جگہ مستعمل ہے ۔ ہف میری نظر جا جمیلہ دم کر پانو کی خاک لا ، چولے میں جلا ۔۔۔ کالی دانی لا اپنے ہات میں لے بچی کو دھونی دے ۔ (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۸۱) . [ع : حف کا بگاڑ] .

--- دِیدوں کلمہ ۔
(عو) آنکھوں میں خاک ، چشم بدور . (فرہنگ اثر) .

--- نَظَر کلمہ ۔
چشم بددور ، ماشاللہ نیز آنکھوں میں خاک ، رک : حف نظر ۔

بزم میں اونکا بیشتر دیکھنا کچھ ادھر اودھر
سینے کا اپنے ہف نظر خود ہی ابھار دیکھ کر

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۶۶) . ہے ہے کوئی نہیں کہتا کہ ہف نظر خود حضور ماشے (کذا) اللہ سے بلا کے کن رس ہیں ۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۸) . نیویارک سینٹرل لائبریری میں ایسی ایسی تصاویر آویزاں ہیں کہ ہف نظر ۔ (۱۹۷۵ ، تماشا مرے آگے ، ۲۱۹) . [ہف + نظر (رک)] .

ہَفْت (فت ہ ، سک ف) امذ ؛ صف .
۱۔ (عدد) سات ، ۷ ، سپت ، سبع ، چھ اور ایک کا مجموعہ ۔

ہفت (سات ، اور) ہشت (آٹھ ، اور) بست (بیس)
سی (اگر کہیے ، تو ہندی اس کی تیس

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۱) .

السبیل راہ پاٹ السبع ہفت سات

(۱۹۳۶ ، نقوش سلیمانی ، ۲۸۲) .

میرے نزدیک ہے ارزاں متاع ہفت صد عالم
عوض میں اس شرارے کے جو پنہاں ہے مرے دل میں

(۱۹۶۷ ، سلہٹ میں اردو (مولینا شیدا) ، ۲۲۷) .

سانسیں نہ شمار کر کہ شش ہیں یا ہفت
سب ایک ہیں دلق یا لباس زر بفت

(۱۹۹۶ ، آسماں محراب ، ۱۲۳) . ۲۔ کثرت سے ، کثیر ، بہت زیادہ ۔

پھول تلچوری مٹھائی چادریں
بے مشقت ہفت ملتی تھی انھیں

(۱۸۹۰ ، مثنوی نظم المواحد ، ۴۶) . [ف] .

--- اَخْتَر (--- فت ا ، سک خ ، فت ت) امذ .
رک : سبع سیارہ ؛ سات ستاروں کا مجموعہ جو جھومر کی شکل میں آسمان پر نظر آتا ہے ، ثریا ، عقد پروین ۔

وہ کہ جس کی صورت تکوین میں
مقصد نہ چرخ و ہفت اختر کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹) .

ہفت اختر و دہ عقل و سہ ارواح دوعالم
یہ سب تھے طفیلی جناب شہ اکرم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۳) . [ہفت + اختر (رک)] .

--- اَژْدَہا (--- فت ا ، سک ژ ، فت د) امذ .
سات سیارے . (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) . [ہفت + اژدہا (رک)] .

--- اَسْما (--- فت ا ، سک س) امذ ج .
(تصوف) ورد جو سلسلہ الرحمانیہ کے زیر تربیت مرید کرتے ہیں جو حسب ترتیب یوں ہے (۱) لاالٰہ الااللہ (۲) اللہ (۳) ہو (۴) حق (۵) حی (۶) قیوم (۷) قہار ۔ سلسلے کے معمولات : مرید کی تربیت ہفت اسما کے ایک سلسلے کی تلقین پر مشتمل تھی ۔ (۱۹۷۳ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۱۰ : ۲۲۸) . [ہفت + اسما (رک)] .

--- اَسْماں (--- فت ا ، سک س) امذ قدیم .
رک : ہفت آسماں جو فصیح ہے ۔

تجہ بن تاریک جہاں ٹوٹ پڑیا جوں ہفت اسماں

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶۰) .

یوچندر لایا ہے جگ میں غم کا ساماں یا حبیب
تب سوں ہے اس غم منیں خم ہفت اسماں یا حبیب

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (غمگیں) ، ۲ : ۸۸) . [ہفت + رک : اَسماں (۲)] .

--- اَعْضا (--- فت ا ، سک ع) امذ .
سات اعضاء ؛ مراد : تمام بدن ، سراپا ، ہفت اندام ۔

اسیر ایسی لکھوں تعریف اس کے ہفت اعضا کی
کہ آب شرم سے دھوئے نظامی ہفت پیکر کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸۹) . [ہفت + اعضا (رک)] .

--- اَفْلاک (--- فت ا ، سک ف) امذ .
رک : ہفت آسماں ۔

دور تک تیری گذرگاہِ جفا ہے او ترک
ہفت افلاک مرے مسکن فریاد ہیں سب

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۱۷). اے ہفت افلاک سے پلک جھپکائے گزر جانے والے ----- اس غریب پر نظر ڈال۔ (۱۹۲۲، مرگ نامہ، ۱۸).

سلام اُن پر جو ہیں بام ازل سے جلوہ گر
ابد تک رشک ہفت افلاک جن کا سنگ در

(۱۹۹۰، زمزمۂ درود، ۱۱۴). [ہفت + افلاک (رک)].

---اِقلیم (--- کس ا، سک ق، ی مع) (الف) امذ.

ا۔ قدیم زمانے کی جغرافیائی تقسیم کے مطابق سات ملک؛ (مراد: عرب، ایران، توران، ہند، چین، مصر، یونان)؛ (کنایتہ) کل دنیا، ساری دنیا۔ ہفت اقلیم کے جوہر ایک بادشاہ تھے سو پیشکش اور نوکری اس کی میں سب حاضر رہتے تھے۔ (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۱).

دیکھ کر صبح میں مضطرب الحال نسیم
پوچھا کیوں ڈھونڈتی ہے آج تو یہ ہفت اقلیم

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۲۱۱). ہفت اقلیم میں اس اقلیم کے برابر کوئی ولایت نہیں کہ وہاں کا ستارہ آفتاب ہے اور وہ ساتوں کواکب میں نیر اعظم ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۷).

اب تو ہفت اقلیم کا عالم ہے یاں
دیکھو تو ہر جنس کا آدم ہے یاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۶۱). اے جہاں آفریں، خدائے کریم صانع ہفت چرخ و ہفت اقلیم. (۱۸۶۹، غالب، د، ۲۷۶). اگر دورۂ زحل میں ایک دقیقہ کا وقفہ پڑ جاتا تو آج تو ہفت اقلیم پر حکومت کرتا ہوتا۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۸). اس شہر یار ملک بارگاہ کی ہفت اقلیم میں دھوم تھی۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۵۰). ہفت اندام میں ہے حسن کا دعوے دل پر ہفت اقلیم میں گویا یہ خراج اس کا ہے۔ (۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۳۰). احسان کو قید سے رہائی نصیب ہو گئی جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت حاصل ہو گئی۔ (۱۹۹۰، بے شناخت، ۱۴۸).

آپ آئے ہیں تو دل کی بستی
ہفت اقلیم ہوا چاہتی ہے

(۲۰۰۴، پانی پہ قدم، ۶۰).

---اِقلیم (ب) امث.

قدیم جغرافیائی تقسیم کے مطابق سات ولایتیں جو سات ستاروں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں؛ زمین کی ایک تقسیم جس کے مطابق زمین گیند سے گھرا ہوا ہے باقی ۱/۴ جس کو ربع مسکوں کہتے ہیں سات حصہ عرض میں مساوی اور خط استوا کے متوازی کرکے ہر حصہ کا نام اقلیم رکھا ہے۔

درائی تری ہفت اقلیم میں
فلک سرنگوں تیری تعظیم میں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۱). اس کتاب کو علی بن سعید المغربی الاندلسی نے (بطلیموس) کی کتاب جغرافیہ سے ہفت اقلیم کی صورت میں مرتب کیا اور اس پر ----- صحیح طول بلد اور عرض بلد کے درجے اضافہ کیے۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۷۲). [ہفت + اقلیم (رک)].

---اَکْوان (--- فت ا، سک ل) امذ ج.

(لفظاً) سات رنگ؛ مراد: رنگارنگ کھانے؛ مختلف قسم کے لذیذ طعام؛ سات مختلف قسم کے کھانے خصوصاً جو حضرت عیسیٰ پر اترے تھے، (روٹی، گوشت (مچھلی)، نمک، سرکہ، شہد، مکھن، حلیم یا ساگ). (ماخوذ: جامع اللغات؛ فرہنگ آنندراج؛ مہذب اللغات). [ہفت + الوان، لون (رک) کی جمع].

---اِمام (--- کس ا) امذ.

سات آئمہ فقہ، (۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ (کوفی) ۲۔ امام شافعی ۳۔ امام مالک ۴۔ امام احمد بن حنبل ۵۔ امام یوسف ۶۔ امام محمد ۷۔ امام زفر). (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات). [ہفت + امام (رک)].

---اَنْدام (--- فت ا، سک ن) امث.

ا۔ سات اعضائے بدن (جو بعض روایات کے مطابق یہ ہیں: بحسب ظاہر، سر، سینہ، پشت، دونوں ہاتھ، دونوں پانو یا چشم و گوش، زبان و بطن فرج و دست و پا اور بحسب باطن دماغ، دل، جگر، تلی، پھیپھڑا، پتا، معدہ). (فرہنگ آصفیہ). ہفت اندام میں ہے حسن کا دعوے دل پر ہفت اقلیم میں گویا یہ خراج اس کا ہے۔ (۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۳۰). **۲۔ جو خون کو سارے بدن میں پہنچاتی ہے ایک رگ کا نام جو سر، سینہ، پشت، دست و پا تک خون پہنچاتی، نہر البدن، شاہ رگ، اکحل۔** اکحل اور اس کو ہفت اندام اور نہر البدن کہتے ہیں۔ (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۳). بنظر احتیاط حکما نے فصد ہفت اندام کی کھولی چند روز میں تندرست ہو گیا۔ (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، آگرہ، ۱۵ جولائی، ۶). اندام۔ گل اندام۔ نازک اندام ----- شیر اندام، ہفت اندام (ایک رگ کا نام ہے) وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۲۶۵).

نشتر رگزن کو اپنی دل لگی سے کام ہے
وہ یہ کیا جانے سرارو ہے کہ ہفت اندام ہے

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۳۰۲). ایک تیر حضرت سعد کے ہاتھ پر آلگا اور وہ رگ کاٹ گیا جسے ہفت اندام یا اکحل کہتے ہیں۔ (۱۹۸۴، طوبیٰ، ۳۴۲). [ہفت + اندام (رک)].

---اَوْتاد (--- وج) امذ.

مراد: سات ستارے۔ (ماخوذ: جامع اللغات). [ہفت + اوتاد (وتد (رک) کی جمع)].

---اَوْرَنْگ (--- و لین، فت ر، غنہ) امذ.

ا۔ سات ستارے مراد: بنات النعش جو ریچھ کی شکل کے ہوتے ہیں؛ سات آسمان؛ دب اکبر کے سات سیارے۔ (جامع اللغات؛ نور اللغات). **۲۔ سات رنگ (سیاہ، سفید، سرخ، سبز، زرد، کبود، عباسی).** (نور اللغات؛ مہذب اللغات). [ہفت + اورنگ (رک)].

---اَیْوان (--- ی لین) امذ.

سات آسمان. (جامع اللغات). [ہفت + ایوان (رک)].

---آرائِش (--- مدا، کس ء) امذ ~ آرایش۔

سات سنگار؛ رک: ہر ہفت آرائش۔ حسن آرا بیگم ہفت آرائش سے مزین ----- تھیں اس آرایش اور نکھار نے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۲۵). [ہفت + آرائش (رک)].

---آسْماں (--- سک س) امذ.

سات آسمان، ساتوں فلک؛ مراد: بلند و بالا، سب سے اونچا۔ ہفت آسماں ہور زمیں ہور ہفت دریا ہور اقالیم ہور ندیاں جو جس گاں سو آئے ہیں ہضم ہور عدم ہوینگے۔ (۱۶۹۷، پنج گنج، ۶۰).

چاہے ہے آج ہوں میں ہفت آسماں کے اوپر
دل کے مزاج میں بھی کتنی شتابیاں ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۲۱).

مٹا دیا مرے کوہ وقار نے مجھ کو
پڑا وہ بوجھ کہ ہفت آسماں پہ بار ہوا

(۱۸۵۴، غنچہء آرزو، ۳۶).

چار عنصر ہفت اقلیم زمیں ہفت آسماں
قادر قدرت کو تھا منظور جتنا بن گیا

(۱۸۷۳، مناجات ہندی، ۱۰).

جو اک آہ ہم ناتواں کھینچتے ہیں
سپر منھ پہ ہفت آسمان کھینچتے ہیں

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۴۸).

جو وحشت نے کی فکر تاریخ سال
ندا آئی ہفت آسمان سخن

(۱۹۵۵، نقوش وآثار، ۶۱). [ہفت + آسماں (رک)].

---آسمان پر پہنچ جانا محاورہ.
انتہائی بلندیوں پر پہنچ جانا، عروج پر ہونا. مولوی صاحب کو الطاف حسین حالی اس لیے پسند تھے کہ شہرت کے ہفت آسمان پر پہنچ جانے کے باوجود ---- اس مصنف کے دل میں ---- فرومایہ غرور کا شائبہ تک نہیں تھا. (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، اگست، ۴۲).

---آسمان پر / پہ دماغ ہونا محاورہ.
بہت مغرور ہونا، انتہائی غرور کرنا.

شب کو میرے مکاں میں جو سویا وہ ماہرو
ہفت آسماں پہ ہے در و دیوار کا دماغ

(۱۹۱۳، دیوان پروین، ۵۹).

---آسمان طے کرنا محاورہ.
رک: **ہفت آسمان پر پہنچ جانا.** شہرت کا ہفت آسمان اس نے صرف ایک افسانہ لکھ کر ہی طے نہیں کرلیا. (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں، ۱۱۳).

---آسِیا (---سک نیز کس س) امذ.
سات ستاروں کی گردش کے دائرے مراد فلک زحل و فلک مشتری، و فلک مریخ، و فلک آفتاب و فلک زہرہ، فلک عطارد و فلک قمر (کنایتہ) قدرت.

بتو خدا نے کہا فی السمائِ رزقکم آپ
ملا ہے مجکو یہ ہفت آسیا سے دانہء عشق

(۱۸۴۳، وزیر لکھنوی، دفتر فصاحت، ۱۰۳). [ہفت + آسیا (رک)].

---آئینَہ (---ی مع، فت ن) امذ.
رک: **ہفت اختر.** (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہفت + آئینہ (رک)].

---باز امذ.
ایک قسم کا جھنڈا جس میں سات کپڑے ہوتے ہیں. (جامع اللغات). [ہفت + باز (رک)].

--- بام امذ.
سات تخت؛ (کنایتہ) سات آسمان. (جامع اللغات). [ہفت + رک: بام (۱)].

--- بانُو (--- و مع نیز مج) امذ.
رک: **ہفت اختر.** (جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [ہفت + بانو (رک)].

---بِرادَران (---کس ب، فت د) امذ.
دب اکبر کے سات ستارے. (جامع اللغات). [ہفت + برادر (رک) + ف: ان، لاحقہء جمع].

---بَرگ (---فت ب، سک ر) امذ.
ایک درخت جس کے پتے پھل وغیرہ دواؤں میں کام آتے ہیں؛ ایک شیر دار درخت کے پتے. (فرہنگ آنند راج؛ جامع اللغات). [ہفت + برگ (رک)].

---بَند (---فت ب، سک ن) امذ.
آئمہ اہلبیتؑ کی شان میں ایسے سات بندوں کی نظم جس کے ہر بند کے اشعار کی تعداد برابر ہوتی ہے.

شکل حیدر پھر گئی آنکھوں میں پڑھ کر ہفت بند
ترجمہ خورشید رب العالمیں کا ہوگیا

(۱۸۵۴، گلستان سخن، اسیر، ۸۵). ہفت بند ---- جس کے ہر ہر بند کے اشعار کی تعداد مساوی ہوتی ہے. (۱۹۳۶، آئینہء بلاغت، ۴۳). نثری ذکر شہادت کے علاوہ رثائی مثنویاں بھی پڑھی جاتی تھیں یا ہفت بند ---- وغیرہ کی خواندگی ہوتی تھی. (۱۹۸۶، دہلوی مرثیہ گو، ۱۶). [ہفت + رک: بند (۱)].

--- پِدَر (--- کس پ، فت د) امذ.
آبائے عَلوی؛ مراد: سات آسمان.

شہرت ظلم وجور سے دور میں تیرے کیا عجب
ہفت پدر اگر بہم ترک کریں برادری

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۳۰). [ہفت + پدر (رک)].

---پَردَہ (---فت پ، سک ر، فت د) امذ.
آنکھ کے سات پردے؛ گانے کے سات سر؛ (کنایتہ) سات آسمان. (فرہنگ آنند راج؛ جامع اللغات). [ہفت + پردہ (رک)].

---پَردَۂ اَزرَق (---فت پ، سک ر، فت د، کس مجہ، فت ا، سک ز، فت ر) امذ.
(کنایتہ) آسمان نیز سات آسمان. (فرہنگ آنند راج؛ جامع اللغات). [ہفت پردہ + ازرق (رک)].

---پَردَۂ چَشم (---فت پ، سک ر، فت د، کس مجہ، فت چ، سک ش) امذ.
آنکھ کے سات پردے جن کے نام یہ ہیں ملتحمہ، قرنیہ، عنبیہ، عنکبوتیہ، شبکیہ، مشیمیہ، صلبیہ. (ماخوذ: جامع اللغات؛ نور اللغات؛ لغات ہیرا). [ہفت پردہ + چشم (رک)].

---پُشت (--- ضم پ، سک ش) امث.
سات پیڑیاں، سات نسلیں.

یہ شان بھی سنی نہ دیکھی
افلاک کی ہفت پشت نے بھی

(۱۸۸۳، کلیات نعت محسن، ۱۳۷).

جوان ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی ہفت پشت آسمان پیر چکر میں

(۱۹۰۰، کلیات نعت محسن، ۲۰۸). ہندوستان نے راجہ مہندر پرتاب کو اس کی جاگیر واپس دے دی اور ـــــ تنخواہ ہفت پشت تک جاری کر دی۔ (۱۹۸۰، مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشت کابل، ۲۱۶). [ہفت + پشت (رک)].

---**پَہلُو** (ـــ فتح مج پ، سک ہ، و مع) صف.

۱۔ **ساتٖ گوشوں یا کونوں والا؛ سات اضلاع پر مشتمل (کوئی شکل)**۔ گزشتہ تین سال میں میں نے احمد بشیر کی مالا کے بہت سے منکے دیکھے ہیں، گول چوکور ہفت پہلو منکے۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۴۸). ۲۔ **ہمہ جہت، بہت سے پہلو رکھنے والا؛ (کنایۃ) ہر موضوع پر لکھنے والا**۔ یہ نظمیں ـــــ ہفت پہلو شخصیت کے Puzzle کے وہ کھوئے ہوئے ٹکڑے ہیں جو اچانک بازیافت ہوئے ہیں۔ (۱۹۸۰، بازگشت و بازیافت، ۱۳۹). جمیل الدین عالی بلاشبہ ایک ہفت پہلو ادیب ہیں۔ (۱۹۹۸، ارمغان عالی، ۲۱۸). [ہفت + پہلو (رک)].

---**پِیر** (ـــ ی مع) امذ.

قرأت کے سات اُستاد یا امام (ابن عامر دمشقی (شامی)، ابن کثیر مکی، ابو عمرو بصری، نافع مدنی، حمزہ کوفی، عاصم کوفی، علی کسائی کوفی). (ماخوذ: فرہنگ آنندراج؛ جامع اللغات). [ہفت + پیر (رک)].

---**پَیکَر** (ـــ ی لین، فت ک) امذ.

سات ستارے؛ (کنایۃ) سات آسمان نیز نظامی کی ایک مشہور کتاب کا نام۔

اسیر ایسی لکھوں تعریف اس کے ہفت اعضا کی
کہ آب شرم سے دھوئے نظامی ہفت پیکر کو

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۲۸۹). [ہفت + پیکر (رک)].

---**تَن** (ـــ فت ت) امذ.

سات سیارے. (جامع اللغات). [ہفت + تن (رک)].

---**تَناں** (ـــ فت ت) امذ.

بعض روایات کے مطابق ان برگزیدہ ہستیوں میں سے سات مقدس اشخاص جن کی وجہ سے دنیا قائم ہے، اصحابِ کہف (جن کے نام بعض روایات کے مطابق یہ ہیں: یملیخا، مکشلینیا، مشیلنیا، مرنوشٗ، دبرنوش، شاذنوش اور مرطونش). (فرہنگ آنندراج؛ جامع اللغات). [ہفت تن + ف: اں، لاحقۂ جمع].

---**جوش** (ـــ و مج) امذ؛ صف.

(لفظاً) سات دفعہ ابالا یا جوش دیا ہوا، گلا ہوا (خصوصاً پیتل) نیز (آہن گری) دھات جو سات دھاتوں سونا چاندی تانبا لوہا رانگا جست اور سیسہ سے مرکب ہو، سات دھاتوں کا مرکب یہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ ہفت جوش (گلی ہوئی پیتل وغیرہ) کا گولہ چھوڑا جاتا تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳: ۱۷۷). دائرہ مطاف کے ستون جن میں شب کو قندیلیں لٹکتی ہیں تینتیس ہیں ان میں سے ـــــ اکتیس ہفت جوش یعنی سات دھاتوں کے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۲۰۴). ہفت جوش چونکہ خارچینی اب پائی نہیں جاتی اس لیے چھ دھاتوں سے بنتا ہے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱: ۶۶). مسجد کے وسط میں ایک لاٹ ہے ـــــ ہفت جوش یعنی سات دھاتوں کو جوش دے کر بنایا ہے۔ (۱۹۵۹، برنی (سید حسن)، مقالات، ۸۶). [ہفت + جوش (رک)].

---**جوشَنِ اَفلاک** (ـــ و مج، فت ش، کس ن، فت ا، سک ف) امذ.

ساتوں آسمان جو لڑائی کے ایک لباس جوشن (رک) کی طرح ہیں؛ (مجازاً) سات آسمان۔

گزرے ہے ہفت جوشن افلاک سے یہ صاف
تیر دعا ہے یار نگاہ جفا نہ ہو

(۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱: ۲۹). [ہفت + جوشن (رک) + افلاک (رک)].

---**چاہ** امذ.

سات کنویں۔ ہفت چاہ سے پانی لاؤ تو غسل کروں میں اور مسجد میں جاؤں۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۵۷۴). [ہفت + چاہ (رک)].

---**چَرخ** (ـــ فت چ، سک ر) امذ ج.

رک: **ہفت فلک** ۔ اے جہاں آفریں، خدائے کریم صانع ہفت چرخ و ہفت اقلیم. (۱۸۶۹، غالب، د، ۲۷۶). [ہفت + چرخ (رک)].

---**چَشمۂ بَہِشت** (ـــ فت چ، سک ش، فت م، کس ء، فت ب، کس ہ، سک ش) امذ.

بہشت کے سات چشمے (کوثر، تسنیم، زنجبیل، سلسبیل، کافور، معین، ہیم). (جامع اللغات). [ہفت + چشمہ (رک) + بہشت (رک)].

---**حَرفِ اِستِعلاء**.

(ـــ فت ح، سک ر، کس ف، ا، سک س، کس مج ت، سک ع). خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق (ان کو ادا کرتے ہوئے زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے اور فن تجوید کی رو سے ان کو موٹا پڑھنا ضروری ہے). (ماخوذ: جامع اللغات). [ہفت + حرف (رک) + ع: استعلا = بلندی چاہنا].

---**حَرفِ آبی** (ـــ فت ح، سک ر، کس ف، مد ا) امذ.

ث، ج، ز، س، ظ، ق، ک. (جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہفت + حرف (رک) + آبی (رک)].

---**حَرفِ آتشی** (ـــ فت ح، سک ر، کس ف، مد ا، فت ت نیز کس) امذ.

ا، ذ، ش، ط، ف، م، ہ. (جامع اللغات؛ نوراللغات)۔ [ہفت + حرف (رک) + آتشی (رک)].

---**حَرفِ خاکی** (ـــ فت ح، سک ر، کس ف) امذ.

ح، خ، د، ر، ع، غ، ل. (ماخوذ: جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہفت + حرف (رک) + خاکی (رک)].

---**حَرفِ ہَوائی** (ـــ فت ح، سک ر، کس ف، فت ہ) امذ.

ب، ت، ص، ض، ن، و، ی. (جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہفت + حرف (رک) + ہوائی (رک)].

---**حَرفی** (ـــ فت ح، سک ر) صف.

سات حرفوں کا، سات حروف والا (لفظ)۔ اس ہفت حرفی رکن کو توڑ کر اس کا ایک جزو ایک مصرعے کے آخر میں ہے تو دوسرا باقی جز دوسرے مصرعے کے شروع میں پڑ رہا ہے۔ (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۳۱۷). [ہفت + حرف (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

---**حِصار** (ـــ کس ح) امذ.

سات حصار (کنایۃ) ہفت خواں معنی نمبر ۱ (رک).

بزور ہمت مردانہ توڑ ہفت حصار
کہ راہ بند ہے رستم جو ہفت خواں میں نہیں

(۱۹۳۳، صوت تغزل، ۱۲۳).

---حِکایات / حکایت (---کس ح / فت ی) امث.

ا۔ **سات کہانیاں جو بہرام گور کو سات لڑکیوں نے سنائی تھیں نیز وہ حکایت جو نظامی نے خمسہ کی صورت میں نظم کی ہے نیز سات بڑے عضو.** (فرہنگ آنندراج ؛ جامع اللغات). [ہفت + حکایات / حکایت (رک)].

---خاتُون (---و مع) امث.

سبع سیارہ (جامع اللغات)۔ [ہفت + خاتون (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.

سات منزلہ مکان، مراد: شاندار مقام یا عمارت۔ جب یہ ہفت خانہ بہمہ وجوہ سج گیا تو زلیخانے اپنے تئیں دل کھول کر سجایا اور جاکر پہلے طبق میں بیٹھی۔ (۱۹۰۹، مضامین پریم چند، ۱۰۸). [ہفت + خانہ (رک)].

---خَراس (---فت خ) امذ.

سات آسمان (جامع اللغات)۔ [ہفت + خراس (رک)].

---خَزِینہ (---فت خ، ی مع) امذ.

بدن کے اندر کے سات حصے (معدہ، جگر، دل، پھیپھڑے، پتہ، تلی، گردے)؛ (کنایۃ) سات آسمان. (فرہنگ آنندراج؛ جامع اللغات). [ہفت + خزینہ (رک)].

---خَضرا (---فت خ، سک ض) امذ.

سات آسمان۔ تا آنکہ بام فلک ہفتم پر پہونچے اور ہر ایک جا انبیا و ملایک ہفت خضرا سے بدستور ملاقات کی۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۵۲). [ہفت + خضرا (رک)].

---خَط (---فت خ) امذ.

سات لکیریں جو جمشید کے پیالے میں تھیں (۱) خط ازرق (۲) خط اشک (۳) خط بصرہ (۴) خط بغداد (۵) خط جور (۶) خط فرو دینہ (۷) خط کاسہ گر؛ (کنایۃ) اقالیم سبعہ. (فرہنگ آنندراج؛ جامع اللغات). [ہفت + خط (رک)].

---خَلِیفَہ (---فت خ، ی مع، فت ف) امذ.

رک: ہفت خزینہ؛ (کنایۃ) (۱) روح (حیوانی) (۲) عقل (۳) نظر (۴) سمع (۵) ذائقہ (۶) شامہ (۷) لامسہ نیز وہ سات اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے (پیشانی، ہتھیلیاں، پانو کے انگوٹھوں کے سرے، گھٹنے)؛ دل کے سات حصے؛ سات مصیبتیں. (فرہنگ آنندراج؛ جامع اللغات). [ہفت + خلیفہ (رک)].

---خُم (---ضم خ) امذ.

سات آسمان. (جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [ہفت + خم (رک)].

---خواں / خوان (---و معد) (الف) ~ ہفتخواں۔

ا۔ **(لفظاً) سات تھال؛ (مجازاً) ایران اور توران کے مابین سات مقامات جو رستم سات دن میں طے کرکے کیکاؤس کو چھڑانے کے لیے ماژندران پہنچا تھا۔**

کن مشکلوں سے ٹوٹے ساتوں جو آسماں تھے
اے تیر آہ یہ بھی رستم کے ہفتخواں تھے

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۹۳).

بزور ہمت مردانہ توڑ ہفت حصار
کہ راہ بند ہے رستم جو ہفت خواں میں نہیں

(۱۹۳۳، صوت تغزل، ۱۲۳). ۲۔ **(کنایۃ) نہایت مشکل مرحلہ یا کٹھن کام؛ دشوار گزار راستہ۔** اس راہ میں بھی ایسے ایسے ہفت خواں ہیں، جن کا طے کرنا معمولی دل و گردے کا کام نہیں ہے۔ (۱۹۳۳، سیف و سبو، ۱۰). کتابت سے اشاعت تک کے جس ہفتخواں کو طے کرنا پڑتا ہے اس سے بھی ان ہی کو گزرنا پڑا۔ (۱۹۵۶، آشفتہ بیانی مری، ۱۹۳). میں مبارکباد دیتا ہوں فاضل مترجم کو، کہ وہ کامیابی کے ساتھ اس ہفت خواں سے گزر گئے۔ (۱۹۸۱، جوامع السیرۃ (ترجمہ)، ۹). جب ہم یہ ہفت خواں پار کرکے دروازے کے پار پہنچے تو ہم نے ایک بہت اونچی چیز دیکھی۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، ۱۷۶). ۳۔ **(کنایۃ) سات آسمان۔**

کہتی ہے روح جانب افلاک دیکھ کر
اس ہفت خواں سے ہے گزرِ رستمانہ فرض

(۱۸۴۷، کلیات صبا، ۴۶).

ہیں سزاوار تماشا سیر گاہیں عشق کی
نجد و طور و بیستوں و ہفتخواں کی سیر کر

(۱۹۴۴، شعر انقلاب، ۲۷). ۴۔ **(تصوف) جسم کے سات مقامات جن پر توجہ مرکوز کرکے ان کو بیدار کیا جاتا ہے نیز راہ سلوک کے سات درجے۔** ہفت خوان سات درجوں کو کہتے ہیں جن کی ترتیب یہ ہے اوّل نشست گاہ دوم کولھا سوم ناف چہارم دل صنوبری و پنجم حلق ششم دونوں ابرو کی درمیانی جگہ ہفتم، سر کا بالائی حصہ۔ (۲۰۰۲، دبستان مذاہب (ترجمہ)، ۳۹).

---خواں / خوان (ب) صف.

ا۔ **سات مقامات یا مراحل طے کرنے والا؛ (کنایۃ) نہایت بہادر۔** رستم پہلوان ہفت خوان منازل جنگ و بسالت تھا۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۳). ۲۔ **(مزاحاً) سات کھانے کھا جانے یا ہضم کر لینے والا (معدے کی صفت کے طور پر)۔**

الٰہی! بحق شکم پروراں!
عطا کر مجھے معدۂ ہفت خواں

(۱۹۵۲، ضمیر خامہ، ۱۵۲). [ہفت + خوان (رک)].

---خوانِ اِسفَنْدیار کس اضا (---و معد، کس م ن، کس ا، سک س، فت ف، سک ن، د) امذ.

اسفندیار کی سات مشکل منزلیں جو اس نے اپنی دو بہنوں کو ارجاسپ بادشاہ کی قید سے چھڑانے کے لیے طے کی تھیں؛ (کنایۃ) نہایت کٹھن مرحلہ یا مشکل کام۔ دولھا پر ادائے رسوم کی مشکلیں پڑنے کا وقت ----- ہفت خوان اسفندیار سے کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۸۴). ہفتخوان رستم کے علاوہ ایک اور ہفتخواں بھی ہے جو ہفتخوان اسفندیار کے نام سے موسوم ہے۔ (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم، ۱۳۵). [ہفت خوان + اسفندیار (علم)].

---خواں آنا محاورہ.

سخت مراحل درپیش ہونا، مشکلات کا سامنا ہونا۔ قدم قدم پر ہفتخواں آتے ہیں جن سے گزرتے ہوئے ہیرو کے اور قاری کے ہوش گم ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۵).

---خوانِ رُستَم کس اضا (---و معد، کس م ن، ضم ر، سک س، فت ت) امذ.

ا۔ **رک: ہفت خواں (الف) معنی نمبر ا۔** مشتے نمونہ از خروارے ہے یہ "ہفت خلل گویا" ہفت خوان رستم ہیں۔ (۱۸۸۰، مرقع تہذیب، ۷). شاہ نامہ میں ہفتخوان رستم کے علاوہ ایک اور ہفتخواں بھی ہے۔ (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم، ۱۳۵).

اب ہفتخوان رستم دستاں کو بھول کر
لکھو ترانہ ہائے عزیزان شیر زن

(۱۹۷۵، خروش خم، ۳۸). ۲۔ (کنایۃ) نہایت کٹھن مرحلہ یا مشکل کام۔ دو دن سے سارے بدن میں درد کی سخت شکایت ہے... کروٹ بدلنا ہفت خوان رستم طے کرنا ہے۔ (۱۹۱۳، اتالیق خطوط نویسی، ۸۵). اس وقت قید فرنگ کی صعوبتیں ہفت خوان رستم سے کم نہ تھیں۔ (۱۹۸۹، یہ لوگ بھی غضب تھے، ۳۱). [ہفت خواں + رستم (علم)].

---خواں طے کَرنا محاورہ.

بہت مشکل مراحل سے گزر جانا، بہت مشکل کام کرنا؛ طویل فاصلہ طے کرنا، بڑی مہم سر کرنا۔ کشاں کشاں قصر خلافت کی ہفتخواں طے کرکے ایک نہایت ہی نفیس مکان میں پہونچا۔ (۱۹۲۳، مخدرات (عائشہ بنت طلحہ)، ۱: ۳۱). سردی کے زمانے میں گھر سے باہر نکلنا ان کے لیے ہفتخواں طے کرنے کے برابر ہے۔ (۱۹۴۵، مکتوبات عبدالحق، ۱۷۱). بغرض تجارت ــــ طے کرنے پڑتے تھے ہفت خواں۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۸۳).

---خوانی (ـــ و معد) (الف) صف.

ہفت خواں (رک) سے متعلق؛ بہادری پر مشتمل، شجاعت والا۔ شاہ نامے میں اسفندیار کے ہفت خوانی کارناموں کا ذکر آیا ہے۔ (۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۲۵).

---خوانی (ب) امث.

ہفت خواں طے کرنے کا عمل؛ مشکل مرحلوں سے گزرنا، مشکل کام کی انجام دہی۔ اسے یاد آیا کہ اس نے ــــ ساتوں طبق کے بارے میں سنا ہے اور ہفت خوانی کے بارے میں سنا ہے۔ (۱۹۸۷، حصار، ۱۴۲). [ہفت خواں + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---خواہَراں (ـــ و معد، سک ہ) امذ ج.

فاختی رنگ کے چھوٹے پرند جو باہم ساتھ رہتے اور بہت شور مچاتے ہیں۔ (فرہنگ عامرہ). [ہفت + خواہر (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

---خِیَم (ـــ کس نیز فت خ، فت ی) امذ.

سات خیمے؛ (کنایۃ) سات آسمان۔

صر صر قہر چلے اُس کی تو ہستی کیسی
چار ارکاں ہوں نگوں سارگریں ہفت خیم

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۷). [ہفت + خیم (خیمہ (رک) کی جمع)].

---دانَہ (ـــ فت ن) امذ.

ایک قسم کی شیرینی جس میں سات قسم کے میوے ہوتے ہیں (دسویں محرم کو ایران میں تقسیم کی جاتی ہے). (جامع اللغات). [ہفت + دانہ (رک)].

---دَرْیا (ـــ فت د، سک ر) امذ.

قدیم جغرافیائی تقسیم کے مطابق سات سمندر یعنی بحر اخضر، دریائے عمان، بحر قلزم، بحر بربر، بحر اوقیانوس، بحر قسطنطنیہ (بحر الروم)، بحر اسود (بحر ازرق)۔

بقدر حسرت دل چاہیے ، ذوق معاصی بھی
بھروں یک گوشۂ دامن ، گر آب ہفت دریا ہو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۴). [ہفت + دریا (رک)].

---دوزَخ (ـــ و مج، فت ز) (الف) ج.

دوزخ کے سات طبقے، (سقر، سعیر، نطٰی، حطمہ، جحیم، جہنم اور ہاویہ)۔

ہفت دوزخ کو جانتا ہے امیر
گرم فقرے تری شرارت کے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۰۰).

---دوزَخ (ب) صف.

سات دوزخوں والا، دوزخ کے ساتوں طبقوں کا۔

کیا ہشت جنت وہ ابرار کو
کیا ہفت دوزخ وہ اشرار کو

(۱۷۶۸، قصہ قاضی وچور (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۱۹۷)). [ہفت + دوزخ (رک)].

---راہ امث.

آنکھ کے سات پردے۔ (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہفت + راہ (رک)].

---رَن٘گ (ـــ فت ر، غنہ) (الف) امذ.

۱۔ سات رنگ جو سات ستاروں کے متعلق ہیں (۱) سیاہ زحل یا سنیچر کے (۲) بادامی مشتری یا برہسپت کے (۳) سرخ مریخ یا منگل کے (۴) زرد سورج یا سریہ کے (۵) سفید زہرہ یا شکر کے (۶) نیلا عطارد یا بدھ کے (۷) زنگاری قمر یا چندرماں کے۔

سورج شمع ہور تھال کھن ہفت رنگ
دوا چند پنم کا ستارے پتنگ

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۲۲). لوح اتار کے دی کہا لے جا یہ امانت ہے پھر بجنسہ اسے مجھے پہنچا دینا اور قدرے روغن ہفت رنگ بھی دیا جس سے صورت بدلی۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۴۴۶). **۲۔ ایک قسم کا خوبصورت کئی رنگوں والا ہندوستانی گلاب، کشیدہ کاری یا تصویر وغیرہ۔** (اسٹین گاس). **۳۔ (کنایۃ) ہفت آرائش، عورتوں کے زیور۔** (مہذب اللغات).

---رَن٘گ (ب) صف.

۱۔ سات رنگوں کا، جس میں ساتوں رنگ شامل یا استعمال ہوئے ہوں؛ (مجازاً) منقش، آراستہ۔ اس کو سجانے کے لیے تجریدی آرٹ میں ہفت رنگ گرد پوش ــــ ادھر مجموعہ نکلا ادھر ستائش خوانی شروع ہو گئی۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۲۶). مگر پرزم سے منعکس ہونے والی شعاع کی مانند ہفت رنگ ہونے کے باوجود بھی یک رنگ ثابت ہوتے ہیں۔ (۱۹۹۷، افکار، کراچی، مئی، ۱۱). **۲۔ سات قسموں، طرزوں یا اسالیب والا۔** ان میں اردو غزل کے ہفت رنگ دریا کے سارے رنگ موجود ہیں جن سے آنے والے شعرا نے فیض اٹھایا۔ (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو، ۲، ۲: ۷۸۵). [ہفت + رنگ (رک)].

---رَن٘گَن (ـــ فت ر، غنہ، فت گ) امث.

(کنایۃً) مکّار، چالاک۔ اس ہفت رنگن نے ایسا میرے پوت کو شیشے میں اتارا کہ... کلفٹن میں جاکے بس گیا۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۱۸). [ہفت رنگ + ن، لاحقۂ تانیث].

---رَن٘گی (ـــ فت ر، غنہ) (الف) صف.

۱۔ سات رنگوں والا، جس میں ساتوں رنگ شامل ہوں نیز رنگ برنگ۔

آرستہ ساری فوج جنگی وہ وردیاں سب کی ہفت رنگی

(۱۸۸۷، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات). کسی رنگ کی شراب نہ تھی جو ہماری الماریوں کی زینت نہ بنی ہو ــــ ان کے مختلف رنگوں سے الماری کے خانے ہفت رنگی

گلدستہ معلوم ہوتے تھے۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۶ : ۱۷)۔ ۲۔ **(مجازاً) سات انداز یا اداؤں والا، بہت پہلوؤں والا، متنوع، ہمہ جہت۔**

بنا ہے ساتواں رنگ رُخِ محبوب اے مطرب
خیال ہفت رنگی تان اس میں کھٹکی پھرتی ہے

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۸۹۵)۔ ۳۔ **(i) پرفن، متلون۔** ہمارا بادشاہ عجیب ہفت رنگی بادشاہ ہے۔ (۱۹۰۶، مخزن، لاہور، نومبر، ۵۰)۔ **(ii) مکار و محیل، گھاگ۔** (ماخوذ: فرہنگ آنند راج؛ فرہنگ عامرہ)۔

---رَن ّ گی (ب) امث.
ہفت رنگ ہونے کی حالت، تلون، ہمہ رنگی، ہمہ جہتی۔ اردو ادب اس حیران کن ہفت رنگی سے قطعاً ناواقف ہے۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۲۸۶)۔ [ہفت رنگ + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

---روزَہ (--- وج، فت ز) (الف) صف.
۱۔ سات روز کا، سات دنوں پر مشتمل، سات دنوں تک جاری رہنے والا (کوئی منصوبہ یا کام وغیرہ)۔ جلد ہی ---- موسیقی کے ایک ہفت روزہ پروگرام کی پیشکش شروع ہو گئی۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۳۷)۔ ۲۔ **جو ہفتے میں ایک بار نکلتا ہو (اخبار رسالہ وغیرہ) جو سات دنوں کے وقفے سے چھپتا ہو۔** روزناموں اور ہفت روزہ اخبارات میں فاخر کے کلام کا خاصا حصہ آج بھی تدوین کا محتاج ہے۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں، ۶۹)۔ ایک زمانے میں وہ ایک ہفت روزہ رسالے کے لیے سلسلے وار ناول لکھ رہے تھے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۰۰)۔

---روزَہ (ب) امذ.
۱۔ کاغذ جس میں ایک ہفتے کی دفتری کارگزاری درج ہوتی ہے۔ فدوی بہ خوبی نگرانی رکھے گا اور کارگزاری کا ہفت روزہ حضور کے ملاحظہ میں گزران دیا کرے گا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۲۱)۔ ۲۔ **ہفتہ میں ایک بار شائع ہونے والا اخبار۔** (علمی اردو لغت)۔ [ہفت + روز (رک) + ف: ہ، لاحقۂ صفت]۔

---زُبان/زُباں (--- فت نیز ضم ز) امذ؛ صف.
سات زبانیں جاننے والا، وہ شخص جو سات یا بہت سی زبانیں جانتا ہو، مراد: جو بہت سی زبانیں جانتا ہو۔ کرنیل صاحب موصوف ہفت زبان ہیں۔ (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، یکم اگست، ۹)۔ ہماری سرکار خدا رکھے ہفت زباں، ہفت قلم، نہیں معلوم کون کون سی بدیا پڑھی ہیں۔ (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۲۴۱)۔ شاعر ہفت زباں ہونے کے ساتھ ساتھ سچل غالباً پاکستان کے سب سے بڑے بسیار گو شاعر ہیں۔ (۱۹۷۴، سچل سرمست، ۱۷)۔ اختر حسن ---- ہفت زباں ہونے کی وجہ سے جہاں بھی گئے وہاں کی زبان وہاں کا ادب بھی زیر مطالعہ رہا۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، جون، ۴۲)۔ [ہفت + زبان (رک)]۔

---زُبان ہونا محاورہ.
بہت سی زبانیں جاننا، سات زبانوں کا ماہر ہونا۔

کافی ہے مجھے ایک سبق حضرتِ ناصح
میں ہفت قلم ہفت زباں ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۵، داغ، یادگارِ داغ، ۴)۔ اختر حسین ---- ہفت زباں ہونے کی وجہ سے جہاں بھی گئے وہاں کی زبان وہاں کا ادب بھی زیر مطالعہ رہا۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، جون، ۴۲)۔

---زَمین (--- فت ز، ی مع) امذ.
رک: ہفت اقلیم نیز سات موسم۔ (جامع اللغات؛ اسٹین گاس)۔ [ہفت + زمین (رک)]۔

---سالگی (--- فت ل) امث.
ہفت سالہ (رک) سے متعلق، سات سال کا ہونے کی حالت۔ میر صاحب بہ عمر ہفت سالگی اور نوجوان کی رفاقت و محبت۔ (۲۰۰۰، میر کو سمجھنے کے لیے، ۲۴)۔ [ہفت + سالہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---سالَہ (--- فت ل) صف.
۱۔ سات سال کا، سات سال کی عمر کا۔ محمد اسلم والدین کے حکم سے اپنی بیوی اور ہفت سالہ لڑکے محمد اکرم کو چھوڑ کر ---- بنگال پہونچے۔ (۱۹۶۰، علم و عمل (ترجمہ)، ۱ : ۴۸)۔ دکان ایک ہفت سالہ بچے کے سپرد تھی۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۴)۔ ۲۔ **سات سالوں پر مشتمل یا پھیلا ہوا۔** روایت ہے کہ مصر میں ہفت سالہ قحط نمودار ہوا جس کی وجہ سے تمام اہل مصر نے بے حد تکلیف اٹھائی۔ (۱۹۳۸، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ)، ۲۳۸)۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ ہفت سالہ کی وجہ سے انھیں یہ مہلت ہی نہ ملی کہ وہ ---- منصوبہ بندی کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰ : ۳)۔ [ہفت + سال (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

---سُبُع (--- ضم س، سک ب) امذ.
رک: ہفت منزل؛ مکمل قرآن، قرآن کے سات حصے، قرآن کی سات منازل۔ (لغات کاہن چندی؛ فرہنگ عامرہ)۔ [ہفت + سبع (رک)]۔

---سَر (--- فت س) امذ.
چراغ دان جس کے سات سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں ایک چراغ رکھا جاتا ہے۔ اُن کے آگے ---- ہفت سر لیے چلے آتے تھے جب صفیں باندھیں شمعیں پنج شاخے روشن کیے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۴ : ۷)۔ [ہفت + رک: سر (۱)]۔

---سَلام (--- فت س) امذ.
سات سلام جو قرآن شریف میں ہیں یعنی **(۱) سَلامٌ قَولاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیم (سورۂ یٰسین، آیت نمبر ۵۸) (۲) سَلامٌ عَلیٰ اِبْرٰاہِیم (سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر ۱۰۹) (۳) سَلامٌ عَلیٰ نُوحٍ فِی الْعٰالَمِین (سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر ۷۹) (۴) سَلامٌ عَلیٰ مُوسیٰ وَہارُون (سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر ۱۲۰) (۵) سَلامٌ عَلیٰ اِلْیٰاسِین (سورۂ صٰفّٰت، آیت نمبر ۱۳۰) (۶) سَلامٌ عَلَیکُم طِبْتُم فَادخُلوہا خالِدِین (سورۂ الزمر، آیت نمبر ۷۳) (۷) سَلامٌ ہِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجر (سورۃ القدر، آیت نمبر ۵)۔** (فرہنگ آنند راج؛ نور اللغات)۔ [ہفت + سلام (رک)]۔

---سُلطان (--- ضم س، سک ل) امذ.
۱۔ سات بادشاہ جو بعض روایات کے مطابق ظاہری و باطنی بھی خیال کیے جاتے ہیں (۱) حضرت امام رضا شاہ خراساں (۲) سلطان ابراہیم ادھم (۳) سلطان بایزید بسطامی (۴) سلطان ابو سعید ابوالخیر (۵) سلطان محمود غزنوی (۶) سلطان سنجر ماضی (۷) سلطان اسماعیل سامانی۔ (فرہنگ آنند راج؛ نور اللغات)۔ ۲۔ **(کنایۃً) ہفت کوکب، سبعہ سیارہ۔** (فرہنگ آنند راج)۔ [ہفت + سلطان (رک)]۔

---سِین (--- ی مع) امث.
(پارسیوں میں) وہ میز جس پر نئے سال کی آمد کی خوشی میں سین (س) سے شروع ہونے والی سبزیاں سات رنگین پیالوں میں سجائی جاتی ہیں۔ نئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لیے اس میز پر جیسے ہفت سین کہتے ہیں سین سے شروع ہونے والی سبزیاں ---- سات رنگین پیالوں میں سجائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۷، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۲۴۳)۔ ۲۔ **(پارسیوں میں) سین سے شروع ہونے والی چیزیں جو نوروز کے دن میز پر**

رکھی جاتی ہیں۔ نوروز کے جشن ـــــ کی خصوصی چیز ہفت سین ہے جس میں سبزہ (گندم) سمنود سنجر شاق (کھٹی چیز) سیر (لہسن) سنبل (خوشبو) اور سرکہ شامل ہوتا ہے ۔ (۱۹۸۵، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۲۴۰). [ہفت + رک : سین (۱)].

---(و) شَ شِ (ـــ فت نیز کس ش) صف.
سات آسمان اور چھ اطراف. (جامع اللغات). [ہفت + (و) (حرف عطف) رک : شش (۱)].

---شَوط (ـــ و لین) صف.
سات چکر، سات دائرے (بالعموم خانۂ کعبہ کے طواف کے لیے مستعمل جس میں سات چکر ہوتے ہیں)۔

کعبہ ہے روئے اقدس فرزند بوتراب
ہیں ہفت شوط پنجتنی کو یہاں ثواب

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۴۵۲). [ہفت + شوط (رک)].

---صُوَر (ـــ ضم ص، فت و) امذ.
(لفظاً) سات صورتوں والا؛ (کنایۃً) فارس میں اصطخر کا بت خانہ جسے مہ آباد نے تعمیر کیا ۔ مہ آباد نے فارس میں اصطخر کا بت خانہ تعمیر کرنے کے بعد جو ہفت صور کے نام سے موسوم ہے، ایک گھر بنایا. (۲۰۰۲، دبستان مذاہب (ترجمہ)، ۲۸). [ہفت + صور (رک)].

---طَباقی (ـــ فت ط) صف.
سات طبقوں کا، سات درجوں والا، جس کی سات تہیں ہوں۔ اوج بخت ملاقی اُن کا چرخ ہفت طباقی اُن کا. (۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۲۶۸). [ہفت + طباق (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---طَبَق (ـــ فت ط، ب) امذ.
سات آسمان، آسمان کے سات طبقے؛ سات زمینیں، زمین کے سات طبقے۔

روز و شب حضرت خلاق ترے حکم میں ہیں
عرش و لوح و قلم و شش جہت و ہفت طبق

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۲۰). [ہفت + طبق (رک)].

---فَلَک (ـــ فت ف، ل) امذ.
سات آسمان۔

---فَیر تَپَنچَہ (ـــ ی لین، سک ر، فت ت، پ، سک ن، فت چ) امذ.
سات فیر کرنے والا پستول، چھوٹا کارتوسی پستول. ایک ایک ڈھال ایک ایک ہفت فیر تپنچہ ایک ایک بندوق مرحمت فرما کر . . . پہرے کی عزت بخشی. (۱۹۱۴، محل خانۂ شاہی، ۵۹). [ہفت + فیر، انگ : Fire + تپنچہ (رک)].

---قُرّاء (ـــ ضم ق، شد ر) امذ.
تجوید قرآن کے سات ماہر، علم قرأت کے سات امام (رک : ہفت پیر) (۱) نافع مدنی (۲) عاصم کوفی (۳) حمزہ کوفی (۴) ابن عامر شامی (۵) عبداللہ کثیر مکی (۶) ابو عمرو مصری (۷) علی کوفی جن کا لقب کسائی تھا. (ماخوذ : جامع اللغات؛ نور اللغات). [ہفت + قراء (قاری (رک) کی جمع)].

---قِرَأت (ـــ کس ق، سک ر، فت ء) امث.
قرآن شریف پڑھنے کے سات طریقے، سات قرأتیں، تجوید کے سات انداز. آپ قادری مشرب حنفی مذہب، حافظ کلام اللہ، قاری ہفت قرأت، عالم اجل، فاضل اکمل تھے ۔ (۱۹۲۷، تذکرۂ مشاہیر کاکوروی، ۴۴۱). بدایوں کے قاری بھی ایسے تھے کہ قرآن کو ہفت قرات سے پڑھتے تھے ۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۵۷). [ہفت + قرات (رک)].

---قُلزُم (ـــ ضم ق، سک ل، ضم ز) امذ.
سات سمندر جو ایک قدیم جغرافیائی تقسیم کے مطابق ہیں، بحیرہ قلزم، بحیرہ عمان، بحیرہ عرب، بحیرہ روم، بحیرہ اخضر، بحیرہ اسود، بحیرہ ظلمات۔ مسلمان اس انجمن پر ایسے گرتے جیسے شہد پر کھیاں ـــــ لیکن اگر ایسا ہوا ہوتا تو آج انجمن کے ممبروں کی فہرست کتاب ہفت قلزم کے حجم سے کم نہ ہوتی۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۱۰۱).

پھر اسے نیرنگی افلاک کا سمجھا اثر
پھر خیال آیا کہ رنگیں ہفت قلزم ہیں مگر

(۱۹۲۴، نقوش مانی، ۱۰۳).

معصیت میری دھلے گی تو لہو سے میرے
ہفت قلزم سے تو اس کی نہیں مجھ کو امید

(۱۹۶۰، کلیات رزمی، ۳۵۵). یوں سمجھ لو جیسے سینے میں ہفت قلزم موجزن ہو ۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۱۳). [ہفت + قلزم (رک)].

---قَلَم (ـــ فت ق، ل) امذ.
۱. (خطاطی) لکھنے کے سات طریقے، سات مشہور خط جن کے نام یہ ہیں ثلث، محقق، توقیع، ریحان، رقاع، نسخ، تعلیق نیز وہ شخص جو سات مختلف قسم کے خط لکھنا جانتا ہو؛ (کنایۃً) اعلیٰ درجے کا خوش نویس، عظیم خطاط۔ ایک استاد دانا، کارآزمودہ واسطے میری تربیت کے متعین کیا، تو تعلیم ہر علم اور ہنر کی اور مشق ہفت قلم لکھنے کی کرے. (۱۸۰۲، باغ و بہار (مرتبہ : رشید حسن خاں)، ۱۰۳). پنڈت نویسندہ ـــــ خوش نویسی میں ہفت قلم ہے، خطوط نویسی میں ہمہ دان ہے ۔ (۱۸۴۵، پالی گلاٹ، ۱۲۵). اکثر صاحب زادہ ـــــ علم ہر فن کا اور جوہر فضیلت کا رکھتے ہیں اور یہ خوش نویس بجائے خوش نویسوں کے ہفت قلم ہوتے ہیں ۔ (۱۸۴۹، کتاب الآغاز، ۶۹). وہ شخص جو ان ساتوں خطوط کو لکھ سکے وہ ہفت قلم کہا جاتا ہے۔ (۱۹۰۷، مخزن الفوائد، ۲: ۱۷۷). ایک منشی صاحب تھے جو بائیں ہاتھ سے اور پاؤں سے بھی لکھ لیتے تھے ـــــ ہفت قلم تھے ۔ (۱۹۵۹، محمد علی ردولوی، گناہ کا خوف، ۴۲۹). محمد میر سوز سید صحیح النسب ـــــ خوش نویس، ہفت قلم، انشا پردازی میں کامل مہارت رکھتے ہیں ۔ (۱۹۸۸، لکھنویات ادیب، ۵۸). قاضی صاحب کو میں ہفت قلم کہتا ہوں، یہ کلمہ توصیفی نہیں، میرے پاس ان کے پان سات سو خط تو ضرور ہوں گے، بیشتر بد خطی کی اچھی مثال ہیں۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۳۷۷). [ہفت + قلم (رک)].

---قَلَم ہونا محاورہ.
سات قسم کے عمدہ خط لکھنا جاننا، اعلیٰ درجے کا خوش نویس ہونا۔ کچھ کم بد خط خطوط ہیں، کچھ غنیمت ہیں لیکن ـــــ جو انہوں نے ۱۹۵۰ سے پہلے لکھے ہیں نگاہ کو فرحت بخشتے ہیں، تو ہفت قلم ہوئے نا وہ۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۳۷۷).

---قَلَمی (ـــ فت ق، ل) امذ؛ صف.
رک : ہفت قلم معنی ۲۔ محبوب رائے اور کشل سنگھ وغیرہ کے معاصر ساتوں خط بہت اچھے لکھتے تھے اس لیے ہفت قلمی مشہور تھے ۔ (۱۹۶۳، صحیفہ خوش نویساں، ۱۴۳). [ہفت قلم + ی، لاحقۂ نسبت].

---کار صف.

چیز جس کو سات طرح کا رنگ دیا گیا ہو. (وضع اصطلاحات، ۷۴). [ہفت + ف : کار، کردن = کرنا].

---کَرْدَہ (---فت ک، سک ر، فت د) صف.

سات سنگار سے آراستہ. (وضع اصطلاحات، ۷۴). [ہفت + ف : کردہ، کردن = کرنا].

---کِشْوَر (--- کس ک، سک ش، فت و) امذ.

رک : ہفت اقلیم؛ سات ولایتیں؛ مراد : دنیا.

کتا ہوں سچ غلط نیں کوچ حاشا
کہ ہے یاں ہفت کشور کا تماشا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۹۴). کیا ہوا گر بادشاہ ہفت کشور ہو گیا عاشقوں کے حق میں پر قاتل سکندر ہو گیا. (۱۸۲۶، معروف، د، ۱۳).

فراغ ان کو ہوا ہے علم سے یہ ماہ کامل ہیں
انہیں کی روشنی پھیلی ہے اب تو ہفت کشور میں

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۳۳۰).

رہنے والے انتخاب ہفت کشور کے ہو تم
کیوں نہ اس گلشن کی نکہت روکش تاتار ہو

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۱۱۸). میرا خط ایک قسم کا ہفت کشور سمجھ لو اس لیے کہ میں اس خط کو اپنے شہر کراچی سے ----- شہاب کی بیگم پر ختم کروں گا. (۱۹۶۳، دامان باغباں، ۲۸۳). اس کے خیال میں ہفت کشور میں کوئی شہر لاہور کی سی آب و تاب کا حامل نہیں ہے. (۱۹۹۲، صحیفہ، لاہور، جنوری / مارچ، ۷۷). [ہفت + کشور (رک)].

---بَخْش دینا محاورہ.

بے انتہا عنایت / کرم کرنا، ساری دنیا کائنات عطا کرنا.

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہاں میرا ، عرب میرا ، عجم میرا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲).

---کِشْوَر بَخْش دینا محاورہ.

ساری کائنات عطا کر دینا، بے انتہا عنایت و کرم کرنا.

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہاں میرا ، عرب میرا ، عجم میرا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲).

---کَواکِب (---فت ک، کس ک) امذ.

سات ستارے (۱) زحل (۲) مشتری (۳) مریخ (۴) آفتاب (۵) زہرہ (۶) عطارد (۷) قمر. تقسیم ہفت کواکب کی ----- ساتویں فلک پر زحل ستارہ برنگ سیاہ ہے. (۱۹۰۲، سیر الافلاک، ۹۳). [ہفت + کواکب (رک)].

---کَوکَب (---ولین، فت ک) امذ.

رک : ہفت کواکب.

ہوئے ہفت کوکب کے پورے یہ نام
لکھے خدمت و عہدے منصب تمام

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۲۲). [ہفت + کوکب (رک)].

---کُہْنَہ (--- ضم مج ک، سک ہ، فت ن) امذ.

سات چیزیں جو پرانی ہوں تو اچھی ہوتی ہیں (۱) دوست (۲) واقف (۳) کتاب (۴) شراب (۵) حمام (۶) تلوار (۷) چینی کے برتن. (ماخوذ : جامع اللغات). [ہفت + کہنہ (رک)].

---گانَہ (---فت ن) (الف) صف؛ ~ ہفتگانہ.

۱. جو تعداد میں سات ہوں نیز کثرت کے لیے مستعمل. سب حور و ملائک ہفتگانہ نے آن کر ہجوم کیا. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۸۲). تنافر و تجاذب خواص ہائے ہفتگانہ کی کیفیت ہائے اجمالی ----- بیان ہوئیں. (۱۸۶۸، مقالات محمد حسین آزاد، ۱ : ۳۶۰). ہم نے چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کر دیں جن کی صورت قلمرو میں ہفت گانہ سلطنت انگلینڈ کی سی ہو گئی تھی. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۹۸). دولتانہ صاحب بقول شخصے نقاط ہفت گانہ لے کے اُٹھے تھے. (؟، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۲۵۵). کرہ ارض کی ایسی ہی ہفت گانہ تقسیم کا ذکر المسعودی: مروج الذہب (باب ہشتم) میں بھی ہے. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۸). **۲. سات وقتوں کا.**

وہ نماز ہفتگانہ کا عیاں چہرے پہ نور
وہ ریاضت کی تجلی تیری آنکھوں کی جلا

(۱۹۳۲، حرف تمنا، ۱۸۴). **۳. سات قسموں کا، کوئی چیز جو تعداد یا تہہ کے لحاظ سے سات ہو.** افاعیل ہفت گانہ کے علاوہ ایک اور مشہور رکن مفاعلتن ہے مگر مروج نہیں. (۱۹۸۷، تنقید و تحقیق، ۱۹۳).

---گانَہ (ب) م ف.

ساتوں میں. (اسٹین گاس). [ہفت + گانہ، لاحقۂ صفت و لاحقۂ عدد].

---گاہ امذ.

سات آسمان؛ سات موسم نیز ہفت کشور. (فرہنگ آنند راج؛ اسٹین گاس). [ہفت + گاہ، لاحقۂ ظرفیت].

---گِرْد (--- کس گ، سک ر) امذ.

سات سیارے. (اسٹین گاس). [ہفت + گرد (رک)].

---گَرْدُوں (---فت گ، سک ر، و مع) امذ.

رک : ہفت آسمان. (نور اللغات؛ مہذب اللغات). [ہفت + گردوں (رک)].

---گِرِہ (--- کس گ، کس مج ر) امذ.

سات آسمان؛ سات سیارے؛ سات موسم. (ماخوذ : جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [ہفت + گرہ (رک)].

---گَزی (---فت گ) صف.

سات گز کا، سات گزی.

عزلت سے نکل شیخ کہ تیرے لیے تیار
کوئی ہفت گزی میخ کوئی دہ وجبی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۲۸). [ہفت + گز (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و صفت].

---گُلْزار (--- ضم گ، سک ل) امذ.

(مجازاً) ہفت کشور.

مری آنکھ میں ہفت گلزار جنت
ہے اک گوشۂ بوستان مدینہ

(۱۹۰۰، امیر مینائی، ذکر حبیبؐ، ۱۰۰). [ہفت + گلزار (رک)].

--- گُن ّبد (--- ضم گ، سک م بشکل ن، فت ب) امذ.

سات آسمان؛ سات گنبد جو بہرام گور نے بنائے تھے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہفت + گنبد (رک)].

--- گن ّج (--- فت گ، غنہ) امذ.

رک : ہفتِ گنجِ خسرو. (مہذب اللغات). [ہفت + گنج (رک)].

--- گنجِ خسرو (--- فت گ، سک ن، کس ج، ضم خ، سک س، ولین) امذ.

خسرو پرویز کے سات خزانے بعض کے نزدیک آٹھ خزانے تھے جن کے نام یہ ہیں، گنج عروس، گنج بادآورد، گنج اپیہ، گنج افراسیاب، گنج سوختہ، گنج خضرا، گنج شادآور، گنج بار.

کروں میں عرض سو کیا ہفت گنج خسرو کو
کہ تیرے بخش دیے کے نہیں ہیں عشر عشیر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۹۳). [ہفت + گنج + خسرو (رک)].

--- گنجینہ (--- فت گ، سک ن، ی مع، فت ن) امذ.

سات خزانے مثلاً سونا، چاندی، رانگا، سیسہ، لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ. (جامع اللغات). [ہفت + گنجینہ (رک)].

--- گوشہ (--- ومج، فت ش) امذ؛ صف.

سات کونے والا ؛ (ریاضی) شکل جس میں سات ضلعے اور سات زاویے ہوں، مسبع. کثیر الاضلاع منتظم ہفت گوشہ ---- اس دائرے میں بنائی جائے گی. (۱۸۶۹، رسالہ نمبر ہفتم درباب پیمائش، ۱۴). [ہفت + گوشہ (رک)].

--- لسان (--- کس ل) امذ؛ صف.

رک : ہفت زبان جو معروف ہے؛ سات زبانیں جاننے والا نیز کئی زبانیں جاننے والا. علامہ عمادی ایک ہفت لسان شخصیت تھے، عربی، فارسی، اُردو، سنسکرت کے تعلق سے لفظ تبحر کی ان سے نسبت ان کے حقیقی مرتبے کے اظہار کے لیے ناکافی ہوگی. (۱۹۸۹، فاران، کراچی، ستمبر، ۳۵). [ہفت + لسان (رک)].

--- لسانی (--- کس ل) صف.

رک : ہفت لسان، ہفت زبان. ٹیپو سلطان ---- خود ایک ہفت لسانی جرنیل تھا اسے عربی فارسی ---- پر پوری پوری دسترس حاصل تھی. (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۷۹). [ہفت لسان + ی، لاحقۂ نسبت].

--- مَطبوخ (--- فت م، سک ط، و مع) امذ.

سات پکائی یا ابالی ہوئی چیزیں (جو دوا مستعمل ہوں). بہت توجہ سے حکیم جی نے علاج کیا، منضج دیے ہفت مطبوخ کے جلاب دیے. (۱۹۲۶، گنجینۂ گوہر، ۹۷). [ہفت + مطبوخ (رک)].

--- مُقام (--- فت نیز ضم م) امذ.

سات منزلیں؛ (تصوف) دل کے سات مقامات یا حصے (۱) صدر (۲) قلب (۳) شغاف (دل کا پردہ) (۴) فواد (۵) حبۃ القلب (۶) سویدا (۷) بہجت القلب.

عملیں دل کے ہیں یاد رکھ ہفت مقام
اول ہے صدر سو ہے جائے اسلام

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۱۷). [ہفت + مقام (رک)].

--- مِلّت (--- کس م، شد ل، فت) امذ.

بعض روایات کے مطابق سات فرقے جو یہ ہیں (۱) اہل سنت والجماعت (۲) رافضیہ (۳) خارجیہ (۴) جبریہ (۵) قدریہ (۶) جہمیہ (۷) مرجیہ. (ماخوذ : جامع اللغات). [ہفت + ملت (رک)].

--- مُلک (--- ضم م، سک ل) امذ.

رک : ہفت اقلیم؛ دنیا.

صدقہ جناب زینبؓ عالی مقام کا
شہرہ ہو ہفت ملک میں میرے کلام کا

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۶ : ۱۰). [ہفت + ملک (رک)].

--- مَنزل (--- فت م، سک ن، کس ز) صف نیز امث.

۱. سات منزلوں والا (کنایۃ) قرآن شریف کی سات منزلیں.

تمہارے رُخ کے ہوتے کیوں قسم قرآن کی ہم کھاتے
کہ یہ پیش نظر ہر قوت تھا وہ ہفت منزل تھا

(؟، لطافت (مہذب اللغات)). ۲. ساتوں آسمان (ماخوذ : جامع اللغات). ۳. (تصوف) سات وادیاں جو سالک کو راہ سلوک میں عبور کرنی پڑتی ہیں پہلی طلب دوسری عشق تیسری معرفت چوتھی استغنا پانچویں توحید چھٹی حیرت اور ساتویں فقر اور فنا. (ماخوذ : مصباح التعرف، ۲۷۵؛ فرہنگ آنند راج). [ہفت + منزل (رک)].

--- میوَہ (--- ی مج، فت و) امذ.

سات قسم کے میوے (عموماً خشک) (۱) کشمش (۲) انجیر (۳) شفتالو (۴) خرما (۵) آلو بخارا (۶) سیب یا خوبانی (۷) انگور. (ماخوذ : فرہنگ آنند راج؛ نور اللغات). [ہفت + میوہ (رک)].

--- نامَہ (--- فت م) امذ.

رسالہ یا پرچہ جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہو. میری ادارت اور نگرانی میں نو پرچے نکل رہے تھے، چار ماہ نامے، چار ہفت نامے، ایک روز نامہ. (۱۹۷۰، تاثرات، ۲۳). [ہفت + نامہ (رک)].

--- (و) نُہ (--- ضم مج ن) امذ.

۱. عورتوں کے سات سنگار (حنا؛ وسمہ؛ سرمہ؛ سرخی؛ سفیدہ؛ زرک اور غالیہ) اور نو زیورات سر آویزہ؛ گوشوارہ؛ سلسلہ؛ حلقہ بینی؛ گلوبند؛ بازوبند؛ دست برنجن؛ انگشتری؛ خلخال. (جامع اللغات؛ اسٹین گاس). ۲. (کنایۃ) زیب و زینت نیز رباب کے تار. (فرہنگ آنند راج). [ہفت + (و) (حرف عطف) + نہ (رک)].

--- نیش (--- ی مج) صف.

سات ڈنک والا؛ (کنایۃ) نہایت زہریلا یا خطرناک. وہ مقصد جس تک یہ نظام ہمیں لے جاتا ہے، اگر وزیر افتخار محمد کا مطلب وہی ہے جو وہ بتاتے ہیں تو سمجھئے کہ وہ ہفت نیش عفریت کو للکار رہے ہیں. (۱۹۸۷، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۶۷). [ہفت + نیش (رک)].

--- وَشش (--- ومج، فت ش) امذ.

سات آسمان یا سات سیارے (قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری اور زحل) اور چھ اطراف (تحت و فوق، یمین و یسار اور پس و پیش). (ماخوذ : فرہنگ آنند راج). [ہفت + و (حرف عطف) + شش (رک)].

--- ہزاری (--- فت ہ) امذ.

شاہان مغلیہ کے زمانے کا ایک بڑا عہدہ، سات ہزار فوج کی سرداری؛ مغلیہ دربار کا بڑا عہدے دار، سات ہزار فوج کا سردار نیز امیر کبیر، صاحب ثروت۔

بالفرض اگر آپ ہوئے ہفت ہزاری
یہ شکل بھی مت سمجھیو تو راحت جاں ہے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۳۶۷).

رخ افلاس خدایا نہ دکھانا مجھ کو
پانچ دن زیست کے ہیں ہفت ہزاری رکھنا

(۱۸۵۴، دیوان اسیر، ۲: ۴). دہ ہزاری، ہشت ہزاری، ہفت ہزاری منصب تینوں شہزادوں کے لیے خاص تھے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۶۹). محاورات اگرچہ ایک علیحدہ شے ہیں مگر ـــــ وہ الفاظ جو ہر وقت کی بول چال میں نہیں بولے جاتے ان کے معنی اور ضروری نوٹ لکھے گئے مثلاً سرون، بردہ حیص بیص، بوغمہ، برتا، سوم، نپوڑنا وغیرہ یا کبیر، ہفت ہزاری، خانخاناں، رادھا وغیرہ۔ (۱۹۳۷، قصص الامثال، ۴). فوجی جاگیریں لاوارث یا سرکاری زمینوں سے دی جاتی جو ایک انتظامی امر تھا کہ اہل فوج کو ان کی خدمات کا معاوضہ ملتا رہے۔ یوں بھی پنج ہزاری، ہفت ہزاری وغیرہ۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۳۶). محمد امین تورانی وزیر بنا دیئے گئے، ان کے بیٹے قمر الدین کو ہفت ہزاری منصب ملا. (۱۹۷۵، لکھنؤ کی تہذیبی میراث، ۲۸). شاہی زمانے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ خدا ہفت ہزاری کرے۔ (۲۰۰۰، بیگم شائستہ اکرام اللہ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے (پیش لفظ)، ۲۲). [ہفت + ہزاری (رک)].

---وہشت (---فت ہ، سک ش) امذ.

۱۔ **جھگڑے اور دشمنی کی باتیں، وحشت انگیز باتیں (خصومت انگیز یا نفرت آمیز گفتار کا کنایہ)۔**

دو چار باتیں تجھ سے تو کرتے پہ کیا کریں
ہم بھولے سات پانچ تیری ہفت و ہشت سے

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۱۸۱). ۲۔ **بیہودہ باتیں، فضول گفتگو، برا بھلا کہنے کا عمل۔**

اگر اوس پہ کرتا کوئی ہفت ہشت
تو کرتا تھا نواب بھی ہفت ہشت

(۱۷۹۴، جنگ نامہ دو جوڑا، ۴۵). بموجب میرے حکم کے وہ پہلے روز مجھ کو جگانے کو آیا میں بہت دق ہوا اور اسے ہفت ہشت کہہ کر ہٹا دیا۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۱: ۱۷). میری بیوی کو ـــــ ہفت ہشت کی تو اس نے طوطے کی سی آنکھیں پھیر لیں۔ (۱۹۱۴، راج دلاری، ۱۷). ۳۔ **جھگڑا، تکرار؛ مقدمہ بازی؛ کتے کا بھونکنا.** (ماخوذ: جامع اللغات). [ہفت + (و) (حرف عطف) + ہشت (رک)].

---ہشت ہزار (---فت ہ، سک ش، فت ہ) امذ.

سات آٹھ ہزار؛ مراد: خاصی بڑی تعداد۔ ان کو خبر پہونچی ہے کہ نجیب آباد میں آپ کے پاس قریب ہفت ہشت ہزار آدمی کے جمع ہیں۔ (۱۸۵۷، مکاتیب سر سید احمد خان، ۱: ۳). [ہفت + ہشت (رک) + ہزار (رک)].

---ہند (---کس ہ، سک ن) امذ.

پنجاب کا قدیم ترین نام جو سات دریاؤں (سندھ، جہلم، چناب، راوی، بیاس، ستلج اور سرسوتی) کے سبب پڑ گیا تھا۔ رگ وید کے علاوہ پارسیوں کی مقدس کتاب ژند واوستا میں پنجاب کو ہفت ہند کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۰۳). [ہفت + ہند (رک)].

---ہیکل (---ی لین، فت ک) امث.

۱۔ **ایک ہفت روزہ دعا کا نام؛ سلامتی کے لیے سات دعائیں.** (ماخوذ: نور اللغات؛ علمی اردو لغت). ۲۔ **سات آسمان؛ سات زمینیں.** (ماخوذ: فرہنگ آنند راج؛ جامع اللغات). ۳۔ **تعویذیں اور بازو بند.** (فرہنگ آنند راج؛ اسٹین گاس). [ہفت + ہیکل (رک)].

ہَفتابِید (فت ہ، سک ف، ی مع) امذ.

(کیمیا) ایک سالمے کا نام جو نکل سلفیٹ سے پیدا ہوتا ہے ہفت آبید۔ ہفتابید پیدا کرنے کے علاوہ نکل سلفیٹ O_2H کے ۶، ۴، ۲ اور ا سالمے کے ساتھ بھی قلمی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ (۱۹۴۸، غیر نامیاتی کیمیا (ترجمہ)، ۶۶۸). [ف: ہفت آبید کا مخفف].

ہَفتاد (فت ہ، سک ف) صف.

۱۔ **(عدد) ستر، ۶۰ اور ۱۰ کا مجموعہ۔**

دئے جواب ہماں تھے ہفتاد مرد
نہیں آئے، کرنے جو گئے تھے نبرد

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۰۲).

اس لال پہ جو اپنے فدا سر کو کرے گا
ہفتاد شہیدوں کا خدا اجر اسے دے گا

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۶: ۹۳).

ہفتاد برس عمر کی یہ قید کہاں تک
گو عمر فراواں سے میں بے زار نہیں ہوں

(۱۹۷۸، دامن یوسف، ۷۸). ۲۔ **(کنایۃً) کثیر تعداد.** (ماخوذ: مہذب اللغات). [ف].

---پُشت (---ضم پ، سک ش) امث.

۱۔ **ستر پشتیں، ستر نسلیں۔** ہم اس کے ہفتاد پشت سے واقف ہیں ہم سے کیا دون کی لے گی۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲: ۱۸). یوں تو گالیاں بکنا ہمارا سنگار ہے مگر بالخصوص عالم غیظ و غضب میں ـــــ حریف کے ہفتاد پشت کو زبانی نجاست میں لت پت کر دیتے ہیں۔ (۱۹۳۶، پریم چند، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۷۲). ۲۔ **کثرت.** (ماخوذ: جامع اللغات). [ہفتاد + پشت (رک)].

---تُومان (---و مج نیز مع) امذ قدیم.

سات لاکھ فوجی یا آدمی۔ یہاں چھاؤنی ہفتاد تومان کے لشکریوں کی ہے اور ہفتاد تومان سے مراد سات لاکھ آدمی ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۲۱). [ہفتاد + تومان (رک)].

---دو فَریق (---و مج، فت ف، ی مع) امذ.

رک: ہفتاد وملت.

ہفتاد دو فریق حسد کے عدو سے ہیں
اہنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۲۵). [ہفت + دو (رک) + فریق (رک)].

---دو مِلّت (---و مج، کس م، سدل بفت).

(مراد) مذہب اسلام کے فرقے جو بعض روایات کے مطابق بہتر (۷۲) ہیں.

جلوہ افروز نئے رنگ سے ہر جا ہے وہ رُخ
چشم ہفتادِ ملت کا تماشا ہے وہ رُخ

(۱۸۶۱، سراپا سخن (قادر، ۱۵۴). [ہفتاد + دو (رک) + ملت (رک)].

---سال/ سالَہ (---فت ل) صف.

ستر سال کا، ستر سال کی عمر کا۔

عقل کی رو سے جو پوچھو عاقل ہفتاد سال
عمر کی رو سے جو دیکھو سخت کوش نوجواں

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۶۴). ایک ہفتاد سالہ خاتون کا یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے میں ان کی جرات و ہمت پر آفرین کہتا ہوں۔ (۱۹۶۷، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (ترجمہ)، ۳۹۳). یہی مفروضہ لے کر قلم اٹھایا کہ ہفتاد سالہ ہو کر استاد داغ بلبل والے زمزمے پر قادر نہ رہے اس میں میں حق بجانب نہ تھا۔ (۱۹۹۴، سلام و پیام، ۲ : ۲۲۱). [ہفتاد + سال/سالہ (رک)].

---و پنجم (---وج، فت پ، سک ن، ضم ج) امذ.

(عروض) شعر کا ایک وزن (مفعول، مفاعیل، مفاعیلن، فع)، رباعی کا ایک وزن۔ سب مثل وزن ہفتاد و پنجم مگر ضرب مجبق محبوب۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۱۴۴). [ہفتاد + و (حرف عطف) + پنجم (رک)].

---و چہارم (---وج، فت چ، ضم ر) امذ.

(عروض) شعر کا ایک وزن (مفعول مفاعیل، مفاعیلن فاع)، رباعی کا ایک وزن۔ سب مثل وزن ہفتاد و چہارم مگر ضرب ازل۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۱۴۴). [ہفتاد + و (حرف عطف) + چہارم (رک)].

---و دو (---وج، وج) امذ.

(عدد) بہتر (۷۲) ستر اور دو کا مجموعہ (عام طور پر مسلمانوں کے بہتر فرقوں کے لیے مستعمل). (مہذب اللغات؛ نور اللغات). [ہفتاد + و (حرف عطف) + دو (رک)].

---و دو تن (---وج، وج، فت ت) امذ.

(لفظاً) بہتر اشخاص، ۷۲ آدمی؛ مراد: کربلا میں کوفے کی فوجوں کے مقابلے پر حضرت امام حسینؓ کے بہتر ساتھی۔

جو رہا ہفتاد و دو تن ہیچ باقی یادگار
شاہ زین العابدیں جان علی اکبر کے سات

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۷۶).

ابن علیؑ سے سنا ہے یارو دشت بلا میں لڑائی ہوئی
ایدھر تھے ہفتاد و دوتن یہ اودھر ساری خدائی ہوئی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۸۴).

کون ہفتاد سہ ملت میں ہے ہم سا اے رشک
نہیں فرصت غم ہفتاد و دو تن سے ہم کو

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)). [ہفتاد + و (حرف عطف) + دو (رک) + تن (رک)].

---و دو شاخ (---وج، وج) امث.

مسلمانوں کے بہتر فرقے؛ دنیا کی مختلف قومیں اور مذاہب؛ قرآن شریف پڑھنے کے بہتر طریقے. (جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [ہفتاد + و (حرف عطف) + دو (رک) + شاخ (رک)].

---و دو فریق (---وج، وج، فت ف، ی مع) امذ.

رک : ہفتاد و دو ملت۔

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدو سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۲۵).

واعظ فریب ملت ہفتاد و دو فریق
کھل جائے گا امام زماں کے ظہور سے

(۱۹۳۵، ناز، گلدستہ ناز، ۱۵۶). [ہفتاد + و (حرف عطف) + دو (رک) + فریق (رک)].

---و دو ملّت (---وج، وج، کس م، شد ل بفت) امذ.

رک : ہفتاد و دو ملت.

نہیں ہے وسعت مشرب کوں قید حرمت و حلّت
کہ ہے آزاد کے تئیں لذتِ ہفتاد و دو ملّت

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۷۷).

کیا سیر جنگ و جدل ہو بے دماغ عشق کو
صلح کی ہے میر نے ہفتاد و دو ملت سے یاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۰۹).

جان دے کر جنگ ہفتاد و دو ملت سے چھٹے
فتح پائی قلعۂ ہستی جو خالی ہو گیا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۲۳).

کھویا گیا جو مطلب ہفتاد و دو ملت میں
سمجھے گا نہ تو جب تک بیرنگ نہ ہو ادراک

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۶۳). [ہفتاد + و (حرف عطف) + دو (رک) + ملت (رک)].

---و ہشت سالہ (---وج، فت ہ، سک ش) امذ.

اٹھتر، ۷۸؛ مراد : ضعیف العمر۔ میرے ہفتاد و ہشت سالہ میزبان ---- کرکٹ کا شوق رکھتے تھے۔ (۱۹۵۸، ہمایوں، لاہور (سالنامہ) (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۴۳۴)). [ہفتاد + و (حرف عطف) + ہشت (رک)].

ہَفتادُم (فت ہ، سک ف، ضم د) صف.

(عدد ترتیبی) سترّواں، سترّ سے تعلق یا نسبت رکھنے والا. (پلیٹس). [ف].

ہَفتدَر (فت ہ، سک ف، ت، فت د) امذ.

(لفظاً) سات دروازے؛ (کنایۃ) ہفت پہلو (مجازاً) حیران پریشان۔ امی اور خالو ابا اب تک ششدر یا ہفتدر بنے ہوئے ہیں، میں بھی چشم بددور ہی ہوں۔ (۱۹۵۷، خالہ اپوا کے نام خطوط، ۶۹). [ہفت + در].

ہَفتدَہ (فت ہ، سک ف، فت ت، ہ) امذ.

سترہ، ۱۷۔ اس تتمہ میں ذوق کے ---- قصیدے مشتمل بر اشعار ہفتدہ زبان کا بھی ذکر ہے۔ (۱۹۶۷، کلیات ذوق (مقدمہ)، ۱ : ۱۳۰). [ہفت + دہ (رک)].

ہَفتدُہُم (فت ہ، سک ف، ت، فت د، ضم ہ) صف.

سترھواں۔ شکل ہفتدہم نظری مثلث کے دو زاویے مل کر دو قائموں سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۱، تحریر اقلیدس، ۳۹). ہفتدہم لہجہ، اس کو بھی تہذیب میں بڑا دخل ہے۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۵۴). [ہفت + دہم (رک)].

ہَفتَش (فت ہ، سک ف، فت ت) امث.

رک : ہفت وہشت، تکرار، بحث. (علمی اردو لغت). [ہفت وہشت (رک) کا مخفف].

ہَفتگی (فت ہ، سک ف، فت ت) صف.

رک : ہفت روزہ ، سات دن کے بعد چھپنے والا اخبار یا رسالہ وغیرہ. (علمی اردو لغت). [ہفت + گی، لاحقہء صفت (شاذ)].

ہفتم (فت ہ، سک ف، ضم ت) صف.

سات سے نسبت رکھنے والا، ساتواں، ساتویں۔ سات ماواں یعنی اول دل ---- ہفتم انتڑی۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، شکار نامہ، ۳). ہفتم ہر مقدمہ میں اپنا تخم اعتقاد مزرعہ درستی میں بونا سزاوار ہے۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۱ : ۲۰). ہفتم تلک اعدا سے رہا نامہ و پیغام اور تھا شب ہشتم سے لڑائی کا سر انجام. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۶۵). عورت خواہ کتنی ہی کوشش کرے اور آسمان ہفتم کے تارے توڑ لائے مگر جسمانی اور عقلی قوت کی سطح پر مرد کی برابری نہیں کر سکتی۔ (۱۹۵۸، آزاد (ابوالکلام)، مسلمان عورت، ۶۷). قیصرہ ہند ملکہ وکٹوریہ، شاہ ایڈورڈ ہفتم، ان مجسموں کے پائیدان پر کچھ اور چھوٹے چھوٹے مجسمے بنے ہوئے تھے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۳۵). [ف].

---آسمان پر م ف.

بہت بلندی پر۔

شوریدہ سر رکھا ہے جب سے اس آستاں پر
میرا دماغ تب سے ہے ہفتم آسماں پر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۷۳). [ہفتم + آسماں (رک)].

ہفتمی (فت ہ، سک ف، ضم ت) صف.

رک : ہفتم جو فصیح ہے، ساتواں۔

کاظمؑ امام ہفتمی تس ذات کی تاثیر تھے
ہوئے زمیں سب زر گہر جس دھرت پر سایہ پڑے

(۱۶۷۲، شاہی (علی عادل شاہ)، ک، ۱۲۱).

لگا سر اونکا ہفتم آسماں سے
زمین ہفتمی میں اونکی پا تھے

(۱۸۴۷، قصہ شاہ جمجمہ، ۷). [ہفتمیں (رک) کا مخفف].

ہفتمیں (فت ہ، سک ف، ضم ت، ی مع) صف.

ساتواں نیز ساتویں رات کا (چاند)۔

طوفان گریہ کیا کہیں کس وقت ہم نشیں
موج سرشک تا فلک ہفتمیں نہیں

(۱۸۰۹، جرات، ک (مجلس ترقی ادب)، ۱ : ۵۰۰). یہ چاروں پہاڑ جو سامنے نظر آتے ہیں ---- یہ قلعہ جات محکم بلند تر از چرخ ہفتمیں تھے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷۱). اے حاصل دنیا و دیں! اے خاتم دل کے نگیں روئے زمیں کی روشنی مہر سپہر ہفتمیں. (۱۹۷۵، خروش خم، ۶۷).

اے دل بتا اے چشم کہہ یہ روئے دلبر ہی تو ہے
یا ماہ چرخ ہفتمیں بالائے بام آیا ہوا

(۲۰۰۵، شب خون (احمد جاوید)، الہ آباد، جون تا دسمبر، ۱ : ۳۱). [ہفتم (رک) + ف : یں، لاحقہء صفت و نسبت].

ہفتوں (فت ہ، سک ف، وج) م ف.

کئی ہفتوں تک، طویل مدت تک (ہفتہ (رک) کی جمع)۔ سفر نامہ میں اس ذکر کا موقع تو کہیں ہفتوں بعد نکل پائے گا۔ (۱۹۵۸، خطوط ماجدی، ۲۱۵). ایک چھوٹا سا اشتہار بنوایا، یہ بھی ہفتوں چلا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۶۲). [ہفتہ (رک) کی جمع].

ہفتہ (۱) (فت ہ، سک ف، فت ت) امذ.

۱۔ منسوب بہ ہفت یعنی سات سے نسبت رکھنے والا، سات دن، ساتواں دن، سات دن کی مدت۔

کرتوں اول ہفتہ سفر آیگا سلامت گھر مینے

(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۳۹).

دوجا دن مہینے تلک کا جو ہو
تیجا دن جیسے ہفتہ ہو ہو بہو

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۴۴).

آئے نہ ایک ہفتہ میں دو دن بلا سے وہ
صحبت نہ ہووے ترک مگر پانچ روز کی

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴ : ۱۴۶). ہفتہ سات دن کا عرصہ جمعہ کے بعد کا دن جسے شنبہ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۶۱). تمھارے انٹرویو کے لیے یہ ضروری ہے کہ میں ایک ہفتہ تمہارے ساتھ رہوں۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۸۰). اسکول میں پڑھائی کا ہفتہ پیر سے سنیچر تک چھ دن کا ہوتا تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۷۰). **۲۔ سنیچر، شنبہ، یوم السبت، جمعے کے بعد کا اور اتوار سے پہلے کا دن۔**

طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہم سے
چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۱). ہفتہ کے روز جنون کے واسطے مفید ہے۔ (۱۸۴۴، مفید الاجسام، ۵۸). بہ ہزار خرابی ہفتہ کو اسپتال سے چھٹکارا حاصل کرکے شام کو گھر آئی۔ (۱۹۵۱، زیر لب، ۱۹۰). بروز ہفتہ شام ساڑھے پانچ بجے اس کی کرنل بخشی سے شادی ہو گئی۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۶۳). **۳۔ (کشتی) پہلوانوں کا ایک داؤ جس میں بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر گردن جکڑ لیتے ہیں۔** ہفتہ، جب حریف نیچے ہو تو ---- اپنا داہنا پیر کھڑا رکھے اور زور کرکے بائیں طرف کو چت کر دے۔ (۱۹۰۷، رموز فن کشتی، ۹۰). ہفتہ ---- پہلوانوں کی ایک گرفت، جس میں حریف کی بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر گردن جکڑ لیتے ہیں۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۶۱). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی، دو دستی ---- ہفتہ ---- قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۸). **۴۔ ایک قدیم صنف سخن جس میں سات قصے نظم کیے جاتے تھے اور یہ مثنوی کے انداز پر ہوتی تھی۔** ایسے کئی ہندوستانی، ایرانی اور ترکی شاعر ہیں جنھوں نے پانچ پانچ سات سات ایسے قصے نظم کیے ہیں، یہیں سے خمسے اور ہفتے کی بنیاد پڑی۔ (۱۹۳۵، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ)، ۱۴۷). **۵۔ ہر ہفتے دی جانے والی رشوت، بھتہ (خصوصاً دینا لینا کے ساتھ مستعمل)۔** اسی سرمائے میں سے قریب کے تھانے میں پولیس کو ہفتہ بھی دیا جاتا ہے۔ (۱۹۹۲، دیواروں کے بیچ (ندا فاضلی)، ۱۳۴). **۶۔ تھکا ماندہ۔** (فرہنگ عامرہ). [ہفت (رک) + ہ، لاحقہء نسبت].

---بہ ہفتہ (---فت ب، ہ، سک ف، فت ت) م ف.

ہر سات دن کے بعد، ہر ہفتے؛ (مجازاً) متواتر، مسلسل، لگاتار۔ دو غیر اخبار کے ---- آئندہ ہفتہ بہ ہفتہ بھیجے جائیں۔ (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۱۶۳). [ہفتہ + بہ (رک) + ہفتہ (رک)].

---بھر (---فت بھ) امذ م ف.

پورا ہفتہ، پورے سات دن نیز سات دن تک۔

تھی کالج اس کی وہیں پاس اک پہاڑی پر
کبھی کبھی وہاں آکر ٹھہرتا ہفتہ بھر

(۱۹۳۶، جگ بیتی ، ۴) . وہ لانڈریٹ کی دکان میں جا کر ہفتہ بھر کے گندے کپڑے مشین میں ٹھونستا اور اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ کر سرخ بتی کے جلنے کا انتظار کرتا رہتا ۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۱۶۹) . [ہفتہ + بھر (رک)] .

---دَر ہَفتَہ (--- فت د ، سک ر ، فت ہ ، سک ف ، فت ت) م ف .

ہر سات دن کے بعد ، ہر ہفتے ۔ حکیم احسن اللہ خان ----- کا نام خریداروں میں لکھا جائے ----- اور پھر ہر مہینے ہفتہ در ہفتہ ان کو لفافہ اخبار کا پہنچا کرے ۔ (۱۸۵۸، اردوئے معلیٰ ، ۱ : ۴۳) .

---دَس دِن میں م ف .

ہفتے عشرے میں ، سات سے دس دنوں میں ، تھوڑے دنوں میں ۔ ن م راشد ----- ہفتہ دس دن میں ضرور ایک بار ----- آجاتے ۔ (۱۹۹۵، ہم سفر ، ۲۹۰) .

---دَس روز (--- فت د ، مج) امذ .

رک : ہفتہ عشرہ (الف) ۔ ۷۱ء کی جنگ ابھی ہفتہ دس روز پہلے ہی ختم ہوئی تھی ۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ ، ۲۹) . [ہفتہ + دس (رک) + روز (رک)] .

---دوسْت (--- مج ، سک س) امذ .

۱۔ وہ جو روز نیا دوست بنائے ، چند روزہ دوست ، وقتی یار ، ہرجائی ، بے وفا ۔

ایسے ہفتہ دوست کی غلطی پہ مت جا اے رقیب
چار دن کی بات ہے یاروں سے بھی یارانہ تھا

(۱۸۲۶، معروف ، د ، ۴) .

آوارہ یہ اگر ہے تو وہ بھی ہے ہفتہ دوست
ہیں طرز بیوفائی میں یکساں نسیم و گل

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰۲) .

یہ شش جہت انھیں کے قدم سے ہے برقرار
کیوں ہفتہ دوست ہوتے ہو اے قوم نابکار

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۶۹) . خبر دار پھر مجھ سے گلہ نہ کرنا جب میں ----- تم سے سادہ لوح پر خصلت ہفتہ دوست سے اپنی زندگی کے دن گنواؤں ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۶ : ۴۱۳) . **۲۔ معمولی واقف .** (جامع اللغات) . [ہفتہ + دوست (رک)] .

---دوسْتی (--- مج ، سک س) امث .

ہفتہ دوست (رک) کا اسم کیفیت ، ہرجائی پن ، چند روزہ دوستی ۔

خوبی ہے کیا ستمگر اس ہفتہ دوستی میں
اپنا کسی کو کیجیے ہو رہیے یا کسی کے

(۱۸۱۴، دیوان جہاں (تنہا) ، ۵۷) . [ہفتہ دوست + ی ، لاحقہ کیفیت] .

---عَشْرَہ (--- فت ع ، سک ش ، فت ر) امذ .

سات سے دس دن کی تھوڑی سی مدت ، چند روز ، قلیل مدت . (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات) . صاحب کے روانہ ہونے سے ہفتہ عشرہ پہلے ڈاکٹر نے ملاقات کی ممانعت کر دی تھی ۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت ، ۲۱۱) . [ہفتہ + عشرہ (رک)] .

---مَنانا محاورہ .

۱۔ کسی اہم امر کی طرف خصوصی توجہ دلانے کے لیے یا کسی کام (صفائی وغیرہ) کو سات دن تک کرنا ، شہر یا ملک میں خصوصیت کے ساتھ مہم کے طور پر کوئی کام کرنا ۔ ہماری غیر موجودگی میں ٹریفک کا ہفتہ منانا ایسا ہی ہے جیسا ----- بلا کسی دولہا کے بارات لے کر جانا ۔ (۱۹۷۸، آپ سے کیا پردہ ، ۱۴۹) . اب ٹریفک پولیس کی اصلاح کا بھی کوئی ہفتہ منانا چاہیے ۔ (۱۹۸۳، منو بھائی کے گریبان ، ۷۳۶) ۔ (۱۹۷۸، آپ سے کیا پردہ ، ۱۴۹) . **۲۔ ہر ہفتے خوشی کی محفل کا اہتمام کرنا ، خوشی کی محفل کا اہتمام کرنا ، خصوصاً ہفتے کی رات (کسی مقام پر) بسر کرنا ۔** اسی کھینچا کھینچی میں ----- ہفتے مناتے ہوئے ہماری شادی کو چار ماہ گزر گئے ۔ (۱۹۷۵، امر بیل ، ۱۱۴) .

---وار (الف) صف .

جو ہفتے میں ایک بار ہو ، ہر ہفتے کا ، ہفت روزہ ۔ دہلی کے ایک ہفتہ وار نے سرخی جمائی ایک مولانا کی حرم سرا کے اسرار ۔ (۱۹۵۵، خطوط ماجدی ، ۲۰۹) . اس علاقے میں جگہ جگہ ہفتہ وار ہاٹ (بازار) لگتے تھے ۔ (۱۹۸۹، دریچے ، ۱۵۷) . کراچی ریڈیو سے ہفتہ وار ڈراموں کا سلسلہ ریڈیو تھیٹر کے نام سے شروع کیا گیا ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے ، ۹۵) .

---وار (ب) م ف .

ہر ہفتے ، ہر سات دن کے بعد ۔ میں اس کے اردو شعبے کے لیے ہفتہ وار ڈائری لکھتا تھا ، جو نشر ہوتی تھی ۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور ، ۳۴۶) . [ہفتہ + وار (رک)] .

---واری صف .

ہفتہ وار (رک) سے متعلق ؛ ہر ہفتے کا ۔ جھونپڑیوں کی زمین کو ہفتہ واری مٹی سے لیپ دیا کریں ۔ (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۱۱) . ہفتہ واری ----- امپریشن ----- ارسال کئے جاتے ہیں ۔ (۱۸۹۹، شناخت ابہام ، ۲۸) . ما قبل ----- کی ہفتہ واری تعطیلات ساتھ ملانے کی اجازت بھی دی جاتی ہے ۔ (۱۹۸۷، سرکاری خط و کتابت (دفتری حکم نامے) ، ۳ : ۱۷۰) . [ہفتہ وار + ی ، لاحقہ نسبت] .

---ہَفتَہ آٹھ دِن کی پیدائِش فقرہ .

بہت کم سن ہونا ، بالکل نوعمر ہونا ، نابالغ ہونا (عوام اور عورتوں میں مستعمل) ۔ (رک : جمعہ جمعہ آٹھ دن) . (مہذب اللغات) .

ہَفتَہ (۲) (--- فت ہ ، سک ف ، فت ت) امذ .

(کُشتی) پہلوانوں کا ایک دانْو جس میں بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر گردن جکڑ لیتے ہیں ، ہتہ . ہفتہ جب حریف نیچے ہو تو ... اپنا داہنا پیر کھڑا رکھے اور زور کر کے بائیں طرف کو چت کر دے . (۱۹۰۷، رموز فن کشتی ، ۹۰) . ہفتہ ... پہلوانوں کی ایک گرفت جس میں حریف کی بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر گردن جکڑ لیتے ہیں . (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات ، ۱۶۱) . طاقت آزمائی کے بعد دانوں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... ہفتہ ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخساں کی کمر بند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا . (۱۹۴۳، دلی کی چند ہستیاں ، ۵۸) . [ہتّہ (رک) کا بگاڑ] .

ہَفتے (۱) (فت ہ ، سک ف) امذ ج .

۱۔ ہفتہ معنی نمبر ۱ (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل ۔ ہفتہ میں ایک دن اون سب کے اجتماع کا قرار دیا گیا ہے اوسکا نام جمعہ رکھا گیا جس کا مادہ بھی اجتماع ہے ۔ (۱۸۸۵، تہذیب الخصائل (ترجمہ) ، ۲ : ۴۲) . ابھی کئی ہفتے ہوئے جب میں کلکتہ میں تھا تو میں نے دو مسلمان طالب علم دیکھے جو ----- اسکالر شپ پاتے ہیں ۔ (۱۸۹۸، سر سید ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳۳) . پاکستان کے بعض اخبار ہر ہفتے ----- اپنے صفحات میں انھیں شائع کرتے تھے ۔ (۱۹۸۶، خطوط ماجدی (مقدمہ) ، ۱۵) . اس واقعے کے ایک ہفتے بعد ایک قصہ گو کی آمد کی خبر موصول ہوئی ۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ) ، ۵۶) . **۲۔ (کشتی) پہلوانی کا ایک دانو جس میں حریف کے بازوؤں کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکال کر گردن پکڑ لیتے ہیں ، ہفتہ (رک) معنی نمبر ۴ ۔** مجاہدین کا جائزہ لے کر ایک ایک کو

نعرہ تکبیر کے ساتھ کرتب دکھانے سے قبل ــــ حلقوں، ہفتے، سواری ــــ کے اصول بترتیب بتائے۔ (۱۹۲۵، اسلامی اکھاڑا، ۳)۔ **۳۔ اتوار سے قبل اور جمعے کے بعد کا دن، سنیچر، سبت؛ ہفتہ معنی نمبر ۲ (رک) کی مغیرہ شکل۔** ہفتے کے دن کام دھندے میں مصروف رہنے والے لوگ بھی واجب القتل تھے۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹ : ۳۵۳)۔

---**بھر** (ـــ فت بھ) امذ م ف.

پورے سات دن، پورا ایک ہفتہ، سات دن، ساتوں دن، پورے ہفتے۔ پہلے جو بدمزہ کھانا صرف ایک ہی وقت کھاتے تھے اب ــــ ہفتے بھر کھانا پڑتا ہے۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۹۰)۔ اچانک، ٹرم شروع ہونے کے ہفتے بھر کے اندر ہی ہمیں ایک بڑے پیچیدہ مسئلے سے دوچار ہونا پڑا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۱۷)۔ [ہفتے + بھر (رک)]۔

---**جڑنا** محاورہ.

(کشتی) حریف کے بازوؤں کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکال کر اس کی گردن پکڑ لینا، ہتے جڑنا (رک) ہفتے گانٹھنا. (جامع اللغات : اپ و، ۸ : ۳۷)۔

---**جکڑنا** محاورہ.

(کشتی) رک : ہفتے جڑنا. (دریائے لطافت، ۷۹)۔

---**دَس دِن** (ـــ فت د، کس د) امذ.

رک : ہفتے عشرے۔ ہفتے دس دن تک ملنا یا فون کر لینا۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۲۲۴)۔

---**عَشَرے** (ـــ فت ع، فت نیز سک ش) (الف) امذ.

ہفتہ (رک) عشرہ کی جمع نیز مغیرہ حالت؛ آٹھ دس دن، چند دن۔

جی بھر کے نہ رونے دیا غفلت نے اور آہ
ہفتے عشرے میں اربعین آخر ہے

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۲۰ : ۱۲۳)۔ عشرت میاں دورے پر ہیں ہفتے عشرے میں الٰہ آباد آنے والے ہیں۔ (۱۹۱۸، رقعات اکبری، ۱۴۴)۔ انگریزی میں دو چار خط شائع کرا کے رکھ لیں اور اس میں یہ لکھوادیں کہ میں خیریت سے ہوں اور ہفتے عشرے میں دستخط کر کے ڈاک میں ڈال دیں۔ (۱۹۶۴، دامان باغباں، ۳۱۵)۔ ان شاء اللہ جنوری کے آخر میں ہفتے عشرے کی زیارت کے لیے پاکستان آؤں گا۔ (۱۹۹۹، سلام و پیام، ۲ : ۴۷)۔

---**عَشَرے** (ب) م ف.

بہت جلد۔ بابائے اُردو نے اُردو خواتین کالج ــــ کھولا ہے جو انشاء اللہ ہفتے عشرے میں اپنا کام شروع کر دے گا۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، اگست، ۷۷)۔ [ہفتہ عشرہ (رک) کی جمع]۔

---**کا دِن** امذ.

اتوار اور جمعے کا درمیانی دن، سنیچر کا دن. (جامع اللغات)۔

---**کَسنا** محاورہ.

(کشتی) رک : ہفتے جڑنا۔

کسے ہفتے چڑھا دیے گھسے
اور کیا کیا کیا کہوں کس سے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۸۸)۔ انھوں نے ہفتے کس لیے تھوڑی دیر تک اس کو خوب رگڑا۔ (۱۹۲۸، آخری شمع، ۴۸)۔

---**کی شادی اِتوار کی طَلاق ہونا** محاورہ.

جلد بازی کا برا نتیجہ۔ اگر ایسی ہی جلدی ہے تو پھر ہفتے کی شادی اتوار کی طلاق ہوگی۔ (۱۹۳۰، بیگموں کا دربار، ۲۸)۔

---**کے ہَفتے** م ف.

ہر ہفتے، ہر ہفتے کے دن۔ وہ اکثر ہفتے کے ہفتے اپنی تعطیلات گزارنے کے لیے اپنے دوستوں کے ہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور کہوٹہ ایٹمی سینٹر، ۲۳)۔

---**گانٹھنا** محاورہ.

(کشتی) رک : ہفتے جڑنا۔ ایک نے کولے پر لادا، دوسرا بغلی ڈوبا، اس نے دستی کی، اس نے ہفتے گانٹھنے کے لیے پیش دستی کی اتنے میں دونوں چھٹ گئے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۳۲)۔ نوجوان سپہ سالار نے جھنجھلا کے دونوں ہفتے سامان زنگی کے گانٹھ لیے اور چاہتا تھا کہ اس کو زمین پر دے ماروں۔ (۱۸۹۶، تورج نامہ دفتر ہفتم، ۲۳۶)۔

---**میں** م ف.

ایک ہفتے میں، سات دنوں کے اندر، سات دن کی مدت میں۔ اپنی خالہ کے لڑکے کے ساتھ ہفتے میں ایک مرتبہ سنیما بھی چلی جاتی تھی۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۱۳۳)۔ انشا جی روز نامہ جنگ میں دخل در معقولات کے نام سے کالم لکھنے لگے جو ہفتے میں ایک بار اور کبھی دو بار شائع ہوتا تھا۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۱ : ۲۶)۔

---**وار** صف ج.

رک : ہفتہ وار، ہر ہفتے کے۔ دائرۂ ادب نام کی ایک ادبی انجمن قائم ہو چکی ہے جس کے ہفتے وار جلسے ہوتے ہیں۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۱۶)۔ ایک دن ہفتے کی صبح ماسالی غلاموں کو ہفتے وار راشن تقسیم کرنے کے لیے آیا ہوا تھا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۸۱)۔ [ہفتے + وار (رک)]۔

ہَفتے جھجّھ.

ہَفجُوش (فت ہ، سک ف، و مج) امذ.

(ہفت جوش کا مخفف) سات دھاتیں، سونا، چاندی، تانبا، جست، لوہا، سیسہ، رانگ ملا کر جو چیز بنائی جائے، بے حد مضبوط ہوتی ہے۔

ہفجوش کا ہو دل، تو رہے دہر سے بہ تنگ
باور نہیں تو دیکھ کہ ناداں سدا ہے زنگ

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۰۹)۔

ہَفدَہ (فت ہ، سک ف، فت د) امذ ~ ہفدھ۔

(عدد) سترہ (۱۷)، سات اور دس کا مجموعہ۔

تھے موئے سپید آپ کی داڑھی میں جو ہفدہ
پُر نور تھے خورشید نمط اور صفت مہ

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۲)۔ شوتوکو کی خدمات کی تفصیل نہایت خوبی سے علیٰ ہذا دستور ہفدہ ـــــــ میں درج ہے۔ (۱۹۵۹، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۱۶)۔ [ف : ہفت دہ کا مخفف]۔

ہَفدُہُم (فت ہ، سک ف، فت د، ضم ہ) صف.

سترھواں، ہفت دہم۔ از غالب، مرقومہ دوشنبہ، ہفدہم جنوری ۱۸۵۹ء ـــ (۱۸۵۹، نادرات غالب (مکتوبات و حواشی)، ۲ : ۹۰)۔ ابواب ہفدہم تا نوزدہم میں دیاء کے مراتب بیان کیے ہیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۱۵۰)۔ [ف : ہفت دہم کا مخفف]۔

ہفرن ؐگ (فت ہ، سک ف، فت ر، غنہ) صف.

ہفت رنگ، سات رنگوں پر مشتمل؛ گونا گوں؛ (کنایۃ) رنگین، رنگا رنگ، طرح طرح کا۔ اُدھر فرنگ اور اِدھر یہ تہذیب ہفرنگ، سویرے صبح کے راگ، شام کو شام کے قوالی میں ذکر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور بھجن میں جاپ۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۰۵). [ہفت رنگ (رک) کا مخفف].

ہفنظر دعائیہ، کلمہ۔

(عور) چشم بدور، ماشاء اللہ، نظر بد کو دفع کرنے کے لیے کہا جاتا ہے (رک: ہف (۴) مع تحتی الفاظ) (نیز طنزاً بھی مستعمل)۔

بزم میں ان کا بیشتر دیکھنا کچھ اِدھر اودھر
سینے کا اپنے ہف نظر خود ہی اُوبھار دیکھ کر

(۱۹۰۳، نظم نگارین، ٦٦). [حف نظر (رک) کا بگاڑ].

ہفنیم (فت ہ، سک ف، کس ن، فت ی) امذ.

ہافنیم، ایک عنصر، ایک دھات جو ۱۹۲۲ء میں دریافت ہوئی. (ماخوذ: جامع اللغات). [انگ: Hafnium].

ہفوات (فت ہ، سک ف) امث ج.

بکواس، فضول باتیں وغیرہ، دل آزار باتیں، بیہودہ باتیں نیز غلطیاں، لغزشیں۔ میرا ایک دوست روحانی کہ وہ منجملہ رجال الغیب ہے ان ہفوات کا خاکہ اڑا رہا ہے۔ (۱۸٦۸، اردوئے معلیٰ، ا: ۳۳۵). ایسی ہزلیات اور ہفوات کو اخبار میں جگہ دینے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، یکم جون، ۱۵). حاجی صاحب نے بقیہ شب اسی قسم کے ہفوات وہذیانات میں بسر کی۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، سر گزشت حاجی بغلول، ۸). آپ ایک دل شکستہ اور مصیبت زدہ عورت کی ہفوات کو معاف کر دیجیے کیونکہ وہ دنیا کے طور و طریق سے واقف نہیں۔ (۱۹۴٦، جھانسی کی رانی، ٦۵). کیا ستم ہے کہ فرقہ پرور لوگ رشدی کی ہفوات پر تو زبان کھولنے سے ----- اس لیے تامل کریں کہ کہیں آقایان ولی نعمت ناراض نہ ہو۔ (۱۹۹۲، آئینۂ رضویات، ۲: ۱۲۷)۔ قریش ----- نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف ان احمق لوگوں کو ہفوات بکنے پر آمادہ کر دیا جو انھیں کاذب کہتے تھے۔ (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۴۷). [ہفوت (رک) کی جمع].

---اللّسان (--- ضم ت، غم ل، شد لجس) امث.

زبان کی غلطیاں (کنایۃ) بیہودہ باتیں۔

غیروں کی باتیں ہفوات اللسان
اپنوں کے طعنے کجروح السنان

(۱۹۰٦، الحقوق والفرائض، ۲: ٦۹). [ہفوات + رک: ال (۱) + لسان (رک)].

ہفوت / ہفوۃ (فت ہ، سک ف، فت و) امث.

ا. بیہودہ گوئی. (فرہنگ عامرہ). **۲. فاش غلطی؛ لغزش؛ دوڑنا؛ ٹھوکر کھانا، پھسلنا نیز پرندے کا اڑنا، پھڑپھڑانا اور ہلنا**. (فرہنگ آنند راج، اسٹین گاس). [ع: ہفوۃ کا مفرس].

---شِعار (--- کس ش) امذ؛ صف.

بیہودہ گوئی جس کی عادت ہو، بیہودہ گو، فضول باتیں کرنے والا شخص نیز غلط کار۔ اے ہفوت شعار، جناب حیدر کرارؑ نے کوئی کام عبث نہیں کیا۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۷۱۸). [ہفوت + شعار (رک)].

ہفھف (فت ہ، سک ف، فت ہ) امذ ~ ہف ہف۔

کتے کی آواز، عوعو؛ کتے کے ہانپنے کی؛ آواز، تیز تیز سانس یا آواز نکالنا۔

ہے سجلہ و حمدلہ و ہلا تکبیر
گرد درد سگ جیفہ دنیا ہو نہ ہففف

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۴۸). انھیں اپنے پیچھے ہف ہف کی سی آواز آئی جیسے ایک تھکے ہوئے بوڑھے بل ڈاگ کے کھلے ہوئے منہ سے برآمد ہوتی ہے۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۷۸).

ہفھف کرنا ف مر.

ہانپنا، تیز تیز آواز یا سانس نکالنا۔ لوپ اس سب کچھ کو پیچھے چھوڑ کر ہف کرتی آگے بڑھ رہی تھی وہ ہر پندرہ بیس منٹ بعد مختلف اسٹیشنوں پر رکتی ----- پھر چل پڑتی ۔ (۱۹۸۵، مجلّہ فنون، لاہور، مئی جون، شمارہ ۲۲، ۴۹۰). [حکایت الصوت].

ہفوت / ہفوۃ (فت ہ، سک ف، فت و) امث.

ا. بیہودہ گوئی. (ماخوذ: فرہنگ عامرہ). **۲. فاش غلطی؛ لغزش؛ دوڑنا؛ ٹھوکر کھانا، پھسلنا نیز پرندے کا اڑنا، پھڑپھڑانا اور ہلنا**. (ماخوذ: فرہنگ آنند راج، اسٹین گاس). [ع].

---شِعار (--- کس ش) صف دیگر امذ.

بیہودہ گوئی جس کی عادت ہو، بیہودہ گو، فضول باتیں کرنے والا شخص نیز غلط کار۔ اے ہفوت شعار، جناب حیدر کرارؑ نے کوئی کام عبث نہیں کیا۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۷۱۸). [ہفوت + شعار (رک)].

ہفھف (فت ج م، سک ہ) امذ ~ ہف ہف.

ا. کتے کی آواز، عوعو؛ کتے کے ہانپنے کی آواز، عف عف۔

ہے سجلہ و حمدلہ و ہلا تکبیر
گرد درد سگ جیفہ دنیا ہو نہ ہففف

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۴۸). انھیں اپنے پیچھے ہف ہف کی سی آواز آئی جیسے ایک تھکے ہوئے بوڑھے بل ڈاگ کے کھلے ہوئے منہ سے برآمد ہوتی ہے۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۷۸). **۲. ریل کے انجن کی آواز جو چلتے وقت بھاپ کی وجہ سے نکلتی ہے**۔ لوپ اس سب کچھ کو پیچھے چھوڑ کر ہف کرتی آگے بڑھ رہی تھی وہ ہر پندرہ بیس منٹ بعد مختلف اسٹیشنوں پر رکتی ----- پھر چل پڑتی۔ (۱۹۸۵، فنون، لاہور، مئی، جون، ۴۹۰). [حکایت الصوت].

ہفیء (۱) (فت ہ، ف) امذ.

ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ، رک: افعی۔ افعی ----- ہندی میں اس کو ہفئی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۱۸). [افعی (رک) کا مہند].

ہفیء (۲) (فت ہ، ف) صف.

ا. بے حد پھرتیلا، پھرتی باز؛ چالاک، ہوشیار، چست. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۲. بہت کھانے والا، بسیار خور، مربھکا، ہواسل، پیٹو**. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

ہفی (فت ہ) امذ دیگر امث.

ا. سانپ، ہفیء، افعی۔

کنڈلی تلے دیکھیو نہ ہووے
کاٹا نہ ہفی، ترا بُرا ہو

(۱۷۹۸، میر سوز (آب حیات، ۱۹۹). جس وقت کہا، کاٹا نہ ہفی، بس دفعتاً ہاتھ کو چھاتی تلے مسوس کر ----- بے اختیار لوٹ گئے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۹۹). **۲. (مجازاً) ہلاک کر دینے والا/والی، زہریلا شخص نیز زہریلی عورت**۔

جگ سوکن ہے دنیا یک جھوڑی یک لوڑی
ہفیاں کوں چپ چھوڑی معناکوں بھائی گھوڑی

(۱۷۱۲، چکی نامہ، امین ثانی، ۴). بھولی اور حسین، اجی حضت اس کے دھوکے میں نہ رہنا، ہفی ہے ہفی اس کے کاٹے کا منتر نہیں۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۵ : ۱۶). [افعی (رک) کا بگاڑ]۔

ہَق دَق (فت ہ، سک ق، فت د) صف.
حیران، ششدر، سراسیمہ۔ گلو ہق دق رہ گیا، موٹے موٹے ہونٹ لٹک گئے۔ (۱۹۶۹، فنون، لاہور، نومبر دسمبر، ۲۹۰). [ہک دک (رک) کا ایک املا]۔

ہَقَر ہَقَر کَرْنا محاورہ.
دھنسی ہوئی آنکھوں سے بے رونقی کا اظہار ہونا؛ پرندوں کا گرمی سے چونچ کھولے ہانپنا۔ سادگی اور صفائی ہزار جوہروں کا ایک جوہر ہے، بوڑھے بالوں میں خضاب ---- گالوں پر پوڈر ہقر ہقر کرتی آنکھوں میں کاجل متاع کاسد کی تجارت کو نفع پہونچا سکتا ہے۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۲۰ : ۱۰).

ہَقْعَہ (فت ہ، سک ق، فت ع) امذ.
۱۔ **تین روشن ستارے جو جوزا کے اوپر ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں، تین ستاروں کا مجموعہ، اثافی**۔ اس کے چہرے کے ستارے کا نام عرب نے ہقعہ رکھا ہے اور اثافی بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۶۲). جب ہقعہ طلوع ہوتا ہے تو لوگ کوچ کرنے کے لیے آنا جانا شروع کر دیتے ہیں۔ (۱۹۶۸، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۴ : ۲۹۹). ۲۔ **چاند کی پانچویں منزل**۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں : سرطان، بطین، دبران، ہقعہ ---- موخر، رشاء۔ (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ، ۳ : ۵۴۴). ۳۔ **گھوڑے کے سینے کے وسط میں دائرہ نما بال (جو عیب سمجھے جاتے ہیں)**. (اسٹین گاس؛ فرہنگ آنندراج). [ع : ہ ق ع]۔

ہَک (فت ہ) صف.
رک : ہکا؛ **حیران، گھبرایا ہوا، سراسیمہ، حواس باختہ (تراکیب میں مستعمل)**. (ماخوذ : جامع اللغات). [ہکا (رک) کا مخفف]۔

--- بَک رَہ جانا ف مر محاورہ.
نہایت حیران رہ جانا، ششدر رہ جانا. (ماخوذ : جامع اللغات).

--- بَک ہونا ف مر.
نہایت حیران ہونا، ششدر رہ جانا۔

حق کی قدرت دیکھ کر سب دنگ ہوئے
ہو تعجب آپ میں ہک بک ہوئے

(۱۷۵۴، ریاض غوثیہ، ۴۸).

--- دَک (--- فت د) (الف) صف.
ہکا بکا، نہایت حیران، نہایت پریشان، متعجب، جو سکتے کے عالم میں ہو، گھبرایا ہوا، حواس باختہ، حق دق۔

چلے ہیں دو منزل دکھن کے رہے
ہوا وونچہ تقدیر ہک دک رہے

(۱۷۱۹، جنگ نامہ عالم علی خان، ۶۵).

خبر سن کر میرے مرنے کی ہک دک وہ بھی رہ جاتے
اڑاتا خاک سر پر جب وہاں پیک صبا جاتا

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۱۰). چمچہ اس کے ہاتھ سے رکابی میں گر پڑا گویا وہ ہک دک ہو کے رہ گیا۔ (۱۹۲۴، خونی راز، ۸۸). ہم یہ دیکھ کر ہک دک رہ جاتے ہیں کہ چھتے میں بسنے والی سگھڑ مخلوق کس طرح ---- اپنا فرض منصبی بھگتاتی ہے۔ (۱۹۴۰، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ، ۴). آپ کا گھوڑا بری طرح لنگڑا رہا ہے چالان ہو گا، بشارت ہک دک رہ گئے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۹۸)۔ اف : رہ جانا، رہنا۔).

--- دَک (ب) امذ.
پس و پیش۔ جو کچھ جی میں آیا بے ہک دک اس کے حالات کو بیان کیا۔ (۱۸۷۳، فسانۂ معقول، ۱۸). [ہک + دک = دھک (رک)]۔

--- دَھک (--- فت دھ) صف.
رک : **ہک دک؛ پس و پیش؛ تعجب، حیرانی، پریشانی**۔ میں ہک دھک رہ گئی، اور سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں۔ (۱۸۹۶، شاہد رعنا، ۱۷). نگہبان دروازہ سہم کر سکتے کے عالم میں ہک دھک رہ گئے۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۲۴۵).

جو پھنستا ہے کب چھٹتا ہے ہو جاتا ہے پھنس کر ہک دھک
آئے گی مصیبت روز نئی سانس آئے جائے گا کب تک

(۱۹۲۴، دیوان بشیر، ۱۵۱). پنڈت جی، ہم نے تو پہلے ہی اسے اپنانے سے انکار کر دیا تھا، پھر آپ کیوں ہک دھک ہوئے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸، شکنتلا، ۱۳۴). ماں جس کی گود ---- یوں آناً فاناً خالی کرالی گئی تھی ہک دھک رہ گئی صدمہ بہت ہی زائد ہوا۔ (۱۹۴۵، حکیم الامت (نقوش و تاثرات)، ۴۱). [ہک + رک : دھک (۲)]۔

--- نَہ دَھک م ف.
۱۔ **بے سان و گمان، اچانک، یکایک، بے سوچے سمجھے، دفعتاً، گھبرا کر**۔

سوز مرتا ہے تجھ پہ میں نے کہا
ہک نہ دھک بول اٹھا کہاں کا ہے

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۴۱۵).

ہِک (کس ہ) امذ قدیم.
اک؛ یک، ایک۔

بن خاوند کے حکم ذرہ ہک برگ نہ ڈولے
جو جو آپ بلاوے سو کچھ رسنا بولے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۱۸۷). [اک (رک) کا ایک املا]۔

--- ہِک (--- کس ہ) م ف قدیم.
ایک ایک، ہر ایک، سب۔

ہک ہک احسن، ہک ہک افضل، ہک ہک بے مثال رے
ہک ہک ابر بحر در دریا، ہک ہک نور نرالے رے

(۱۹۶۷، سندھ میں اردو شاعری، ۱۸۴). [ہک + ہک (رک)]۔

ہُک (۱) (ضم ہ) امذ.
۱۔ **آہنی خم دار میخ، آنکڑا، مچھلی پکڑنے کا کانٹا**۔ مچھلی شکاری کے ہک اور چارہ سے بچ کر نکلتی ہے لیکن پھر ---- اسی ہک میں اور اسی چارے سے گرفتار ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۲، اساس نفسیات، ۱۱۹). ہک ---- کانٹے کے مفہوم میں عام ہے۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۷). مچھلی ---- بنسی (مچھلی پکڑنے کی چھڑی) کے ہک کے گرد چکر لگائے گی اور آخر کو وہ اس ہک (یا جال) میں پھنس جائے گی۔ (۱۹۸۴، مقاصد و مسائل پاکستان، ۱۹۷). ۲۔ **آنکڑے کی طرح کی وہ کیل جس میں مختلف اشیا یا تصاویر لٹکائی جائیں**

ـ. فرنش کرنے کے ضروری آلات ـــــ تصاویر لٹکانے کے ہک ، مختلف قسم کے آہنی ہک اور کانٹے ـ. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت) ،۲۱) . گاڑی کے اندر داخل ہونے کی ہمت نہ پڑی ـــــ دو کٹے ہوئے سر فرش پر لڑھک رہے تھے ، ایک بچہ ہک سے لٹک رہا تھا ـ. (۱۹۹۲ ، الکھ نگری ، ۲۱) . بھیا نے جھک کر ان کی ساڑھی کا فال ہک سے چھڑا دیا ـ. (۱۹۹۵، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۹) . **۳ـ اچکن ، شیروانی یا قمیض میں گھنڈی کی جگہ لگانے کا آنکڑا ـ.** سیب اور سینگ کے کچھ بٹن ہوں ، کچھ بڑے اور چھوٹے سائز کے ہک ہوں ـــــ کپڑے سینے کی مشین رکھی جائے تو اوس کا سازوسامان بالکل علحدہ ہونا چاہیے ـ. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت) ، ۴۱۰) . وہ ممی کی تیز نظروں سے گھبرا کے جرسی کا کھلا ہوا ہک لگاتی ہے ـ. (۱۹۸۷، روز کا قصہ ،۱۵۱) . **۴ـ (کرکٹ) اٹھتی ہوئی گیند کو بلّے باز کا اس طرح مارنا کہ وہ ہوا میں دور تک جائے (گولف) بائیں طرف ترچھا ہاتھ مارنا ـ.** ہک ـــــ یہ لفظ کرکٹ اور گولف کے کھیلوں کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے ـ. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۷) . ہم اپنی بیٹیوں کو باؤنسر مارتے ، ہک یا پل کرتے اور رننگ بٹوین دا وکٹ کا مظاہرہ کرتے دیکھیں ـ. (۱۹۹۱، کانا پھوسی ، ۱۶) . **۵ـ (حیوانیات) ایک چپکنے اور چمٹنے والا نامیہ (حیوانی عضو) جو حیوانات کو نباتات سے چسپاں ہونے میں مدد دیتا ہے ـ.** نامیوں کی اکثریت نباتات کے تنوں اور پتوں میں اپنا مسکن قائم کرتے ہیں اور ان تمام حیوانات میں ہک پائے جاتے ہیں ـ. (۲۰۰۵ ،آب شیریں ، ۶۷) . [انگ : Hook] ـ.

--- بارشتنگ (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.

(حیوانیات) مکھیوں کے انڈوں میں پایا جانے والا مادّہ جس کی مدد سے ان کے بیضے چٹانوں ، ملبوں اور نباتات وغیرہ سے چپک جاتے ہیں ـ. انڈوں کے گرد ایک جیلاٹینی مادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ ہک بارشتنگ وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں ـ. (۲۰۰۵ ،آب شیریں ، ۱۹۶) . [ہک + ف : با ، (حرف عطف) + ف : رشتنگ = ایک دوا کا نام] ـ.

--- شَکل (ـــ فت ش ، سک ک) صف.

ہک کی شکل کا ، آنکڑے سے مشابہہ ـ. بیخ تراشی کے لیے کانٹا (Fork) ہک شکل چھنٹائی کی قینچی استعمال ہوتی ہے ـ. (۲۰۰۵ ، بون سائی سازی ، ۶۰) . [ہک + شکل (رک)] ـ.

--- نُما (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ولین) صف.

آنکڑے کی شکل سے ملتا جلتا ، خم دار ـ. قاعدہ ہے کہ وہ غیر محسوس ہوتی ہے ، لیکن کبھی کبھی ہُک نما بر قندالی زائدہ ـــــ اس کنارے پر پایا جاتا ہے ـ. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۹۹) . بعض پودوں میں خمیدہ ہُک نما ساختیں تیار ہوتی ہیں ـ. (۱۹۶۶، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۱ : ۴۷) . [ہک + ف : نما ، نمودن = دکھانا] ـ.

--- وَرَم (ـــ فت و ، سک ر) امذ.

۱ـ خون چوسنے والے کیڑوں کی ایک قسم جن کے منہ میں کانٹے ہوتے ہیں جن سے انسانوں اور جانوروں کی جلد اور آنتوں سے خون پی کر قلّت خون کی بیماری کا باعث بنتے ہیں ـ. ثانوی تعدیہ کی وجہ سے زخموں میں پیپ پڑ سکتی ہے یہ لاروے عام طور سے ہُک ورم (wormHook) کے ہوتے ہیں ـ. (۲۰۰۴ ، امراض جلد ، ۲۰۱) . **۲ـ خون چوسنے والے کیڑے کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی بیماری جس میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے ، کج دہنہ کرم کا مرض ـ.** مختلف متعدی امراض جیسے انفلوئنزا ، ملیریا ، کالا آزار ، ہُک ورم (کج دہنہ کرم کا مرض) وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کا مزدور کی توانائی پر بہت برا اثر پڑتا ہے ـ. (۱۹۴۰ ، ہمارے مزدور ، ۲۱) . [انگ : wormHook] ـ.

ہُک (۲) (ضم ہ ، سک ر ، ضم ک ، فت ہ) امذ قدیم.

رک : ہوک ؛ درد ، ٹیس ـ.

جم ہُک ہے ہیا میں مرے یک یار کے حاوی
منتر سے بچن جس کے ادھر ہک کے گڑے ہیں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۱) . [ہوک (رک) کی تخفیف] ـ.

ہَکّا (فت ہ ، شد ک) امذ.

۱ـ (بکیت) مقابلے کے وقت حریف کے کسی عضو یا ہتھیار کو ٹھوکا مارنے کا عمل ، ایسی ضرب جو حریف کو مار کر غلبہ حاصل کریں ؛ دھچکا ، جھٹکا ؛ وار ـ. دونوں ہتکوڑے پورے ہو کر جھٹکے کی نوبت (جسے بکیتیوں کی اصطلاح میں ہکا کہتے ہیں) پہونچ گئی تھی ـ. (۱۸۷۹ ، اصغر اکبر آبادی ، وقایع شاہزادہ منصور الزماں ، ۱ : ۲۳۵) . کسی کو ہکوں کی ہدایت ہوئی کسی کو ڈھیکلیاں لگانے کا حکم کہ بدن اڑنے لگے ـ. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۹۳) . **۲ـ** رک : ہکا بکا . (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نور اللغات) . [مقامی] ـ.

---پڑنا محاورہ.

(بکیت) کسی عضو یا ہتھیار کی ضرب لگنا ـ. اُس نے لنگر مارا مگر شہزادے کے بازو کا ہکا پڑا کہ طبقہ زمیں اُس کے پاؤں کے نیچے سے نکل گیا ـ. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۸۸) .

---دینا محاورہ.

(بکیت) ہاتھ وغیرہ سے ضرب لگانا یا جھٹکا دینا ـ. اپنی کلائی کا ہکا دے کے اوس کے داہنے ہاتھ کو دباوے ـ. (۱۸۴۶ ، معرکہ آرا بنوٹ ، ۱۲۱) . کہنی پر تھپکی مار کے اپنے بائیں جانب پلٹ دے اور اپنے ہاتھ سے ہکا دے کر تلوار چھین لے ـ. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۳) .

---مارنا محاورہ.

۱ـ کسی بھاری اور وزنی چیز کو ہلکی سی تکان دے کے اٹھانا . (مہذب اللغات) . **۲ـ (بکیت)** رک : ہکا دینا ـ. بیس قدم پر لا کر ہکا مارا پہلے ہی زور میں سر سے بلند کیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا ـ. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲) . سلیمان عنبریں موے کو ہی نے ـــــ شیرانہ ہکہ مارا ـ. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسن) ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۳۶) .

ہِکّا (کس ہ ، شد ک) امث.

ہچکی . (جامع اللغات) . [س :] ـ.

ہَکّا بَکّا (فت ہ ، شد ک ، فت ب ، شد ک) صف دیگر امذ.

۱ـ حیران ، متحیر ، متعجب ، حیرت زدہ ، مبہوت ، ششدر ـ.

اے سالک انتظار حج میں کیا تو ہکا بکا ہے
بگولے ساتھ کر لے طوف دل پہلو میں مکا ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء ، عزلت ، ۴۵۸) . بادشاہ کا فرمان ـــــ پڑھا ـــــ سر دھنا اور ہکا بکا سا ہو رہا ـ. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۹) . طبقہ عالیہ کی رنگین ادا دنیا کو اپنے ناگہانی عقد کے نرالے پن پر ہَکّا بَکّا چھوڑ کر ـــــ ارض مشرق کی طرف روانہ ہو جائیں ـ. (۱۹۲۶ ، میری عینک (ترجمہ) ، ۳۵) . وہ پہلے تو ہکا بکا مجھے گھورتا رہا ـــــ آپ سرگودھا میں کھڑے سرگودھا کا کرایہ پوچھتے ہیں ـ. (۱۹۴۲ ، سیلاب و گرداب ، ۷۷) . ایک روز باتوں باتوں میں میں نے لاہور کا ذکر کیا تو وہ عورت ہَکّا بَکّا مجھے تکنے لگی ـ. (۲۰۰۴ ، گئے دنوں کا سراغ ، ۲۸۹) . **۲ـ حواس باختہ ، سراسیمہ ، گھبرایا ہوا ـ.** اے حضور میں تو ہَکّا بَکّا ہو گیا تھا کہ اب کروں تو کیا کروں ـ. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۱) . وہ ان کی صورت بھی نہ دیکھ سکی تھی کہ اٹھ بھاگے ، "پردہ ہے بٹیا پردہ ہے" اور وہ ہَکّا بَکّا رہ گئی ـ. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۸۶) . [س :] ـ.

---پھِرنا ف مر محاورہ.

حیرت و گھبراہٹ کے عالم میں گھومنا . (پلیٹس) .

---دیکھنا ف مر محاورہ.

حیرت سے دیکھنا؛ حیرانی و پریشانی سے دیکھنا۔ لوگ مجھے گھیرے ہوئے میری مصیبت ناک حالت کو ہکا بکا دیکھ رہے ہیں ۔ (۱۸۹۱، قصہء حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۴۷). ادھر اُدھر ہکابکا دیکھتی ہیں اور جی میں کہتی ہیں، اُوئی! آج یہ کیا بلا چمٹ گئی۔ (؟، چتر بھنیلی (فرہنگ آصفیہ)).

---رہ جانا/رہنا ف مر محاورہ.

حیران ہونا، متحیر رہنا؛ متعجب ہونا؛ ششدر رہ جانا۔

دیا پچھوں سے مجھکوں یک دھکّا
رہا میں دیکھ اس کو ہکّا بکّا

(۱۵۹۱، گل و صنوبر، ۹۳). یہ سن کر ہکّا بکّا سارہ گیا، پھر کچھ نہ بولا۔ (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۴۷).

دن رات رہی تھی جن سے صحبت عمگیں
رہ جاتے ہیں مجھ کو دیکھ ہکابکا

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۶۵). غرض صاحب روانہ ہوئے تو ابن الوقت ہکابکا سارہ گیا ۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۱۱). چپاتیاں آئیں تو وہ مطلق نہ پہچان سکے اور ہکابکا رہ گئے ۔ (۱۹۰۴، مقدمہء ابن خلدون (ترجمہ)، ۲: ۳۲). میں تو ان کی صورت دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گئی، معلوم ہوتا تھا مہینوں کے بیمار ہیں۔ (۱۹۴۲، تصویر، ۴۳). میں لمحہ بھر کے لیے ہکّا بکّا رہ گیا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۴۶).

---کر دینا/کرنا ف مر محاورہ.

حیرت میں ڈالنا؛ حیران کرنا؛ متعجب کرنا۔ قیامت ---- ایک دم سے ان پر آ موجود ہو گی اور ان کو ہکابکا کر دے گی۔ (۔ (۱۸۹۵، ترجمہ قرآن مجید، نذیر احمد، ۵۲۰). نپولین نے یہ پر جوش فقرے کہے، جملہ خبریوں کو خاموش اور ہکابکا کر دیا۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۱: ۱۰۴). میں انھیں منطق کے قضیوں اور اصول کی تعریفوں میں لے جا کر ہکابکا کر دیتا۔ (۱۹۴۲، غبار خاطر، ۱۱۳).

---ہو جانا/ہونا ف مر محاورہ.

ہکّا بکّا کرنا (رک) کا لازم؛ حیران ہونا، متحیر ہونا؛ حیران و پریشان ہونا، سکتے کے عالم میں آ جانا۔ یکایک نیند میں تی ہر بھڑتے اٹھے ہکّا بکّا ہوئے لڑتے پڑتے اٹھے، اپنا لہو اپنے گھٹے جھگڑا انو پر آ کر کھڑیا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۶۵).

نہ آئینہ ہی اس صورت کے آگے ہکّا بکّا ہے
سیاہی دیکھ اس کے خط کے مد کی دل میں لکا ہے

(۱۷۸۰، عشق، د، ۸۳). تمام خلقت چوک اور رستے کی اس کا حسن و جمال دیکھ کر حیران تھی اور ہکّا بکّا ہو رہی تھی۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۲۳). نام سنا تو ہکّا بکّا ہو گئے، صورت دیکھی اور تھرا اٹھے جیسے ساہ (کذا) چور سے اور سانپ مور سے ڈرے۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۱۱۴). لڑکے کا حسن و جمال دیکھ کر وہ سب ہکّا بکّا ہو گئیں۔ (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ، ۳: ۱۷). کنتا اس کے اس اچانک سوال پر ہکّا بکّا ہو کر رہ گیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۹۰).

ہکّا بھکّا (---فت بھ شد ک) صف.

رک: ہکا بکا۔ جب وہ آیا تو وہ بھی اُسے دیکھ کر ہکا بھکا رہ گیا۔ (۱۹۷۳، جہان دانش، ۴۳۴). [ہکا بھکا کا ایک املا]۔

ہکّاپک (فت ہ، شد ک، فت پ) امذ قدیم.

رک: ہکّا بکّا، حیراں۔

داتنگ دیکھ ہکاپک ہویں کھویں تیتے بدہ
ان کوں ماریں تبلک دیکھ جبلک جاوے سدہ

(۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی]۔

ہکارا (۱).

(لسانیات).

---آواز.

میںجہ.

---بندِ شی مصمّتہ

جیبجیبجیبچ.

---بندِ شیہ (فت ہ، شدی مع بفت نیز بلا شد) امث.

(لسانیات) لفظ کے ہکاری ہونے کی حالت یا کیفیت، تلفظ یا املا میں ھ کی شمولیت؛ ہائیت، ہائیہ املا یا تلفظ۔ آوازوں کے نظام سے ---- امتیازات قائم ہوتے ہیں، ردیف و قوافی کی خصوصیات یا معکوسیت، ہکاریت یا غنیت ۔ (۱۹۸۸، ادبی تنقید اور اسلوبیات، ۱۷). انیسویں صدی کی ابتدا سے دو چشمی ہے کو ہائے مخلوط التلفظ، ہکاریت یا ہائیت کے لیے استعمال کرنے کا خیال پیدا ہو چکا تھا۔ (۱۹۹۹، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۴۳). [ہکاری (رک) + یت، لاحقہء کیفیت]۔

ہکار (۲).
بھکبھکھل.

ہکارا.
جیبجیبجیبج.

ھکارُنا.
ھجھجھجی.

ہکاری (فت ہ) امث.

(لسانیات) حرف یا آواز جس میں ھ شامل ہو؛ ہائیہ (حرف یا آواز)۔ مشرقی ہندی (کوسلی) اور کسی حد تک بہاری ہکاریوں کو محفوظ رکھنے میں سب سے زیادہ قدامت پسند ہیں۔ (؟، ہند آریائی اور ہندی (ترجمہ)، ۱۰۱). [ہکار (۱) + ی لاحقہء کیفیت]۔

---آواز (---مدا) امث.

رک: ہکار آواز۔ صوتی تجزیے میں مسعود صاحب نے /ق/ سے زیادہ ہکاری آوازوں کی اہمیت پر زور دیا ہے اور اقبال کے کلام میں ان کی تلاش کی ہے۔ (۱۹۹۶، نگار، کراچی، فروری، ۲۲). [ہکاری + آواز (رک)]۔

ہکاریّت.
پیپجئپیپی]پ.

ہکالنا (فت ہ، سک ل) ف م.

ہکارنا، دھتکارنا؛ نکالنا؛ ہانکنا؛ چلا دینا۔ کنسبی سے بات سنتیچ منڈی ہلا کو بلبل کو ہکال دیا ۔ (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۱۱۸). ہم ہکالے ہوئے کوؤں کی طرح کبھی فرار نہ ہوں گے۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۳: ۵۷۲). [رک: ہکارنا (ر مبدل بہ ل)]۔

ہکانا (فت ہ) ف م.

ہانکنا، ہنکانا، چلانا، بھگانا، دوڑانا؛ نکالنا۔

ہکاتا اپس میں ادک مار مار
جلاوینکی تیر اصل اسمان وار

(۱۶۸۸، ہدایات ہندی، ۲۹). خچر کی سواری سے عار نہ فرماتے ۔۔۔۔ سواری کو بے تکلف ہکاتے ۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۷). اگر قزاقوں نے فقیر کا بھی سوال رد کیا اور مثل تمہارے مجکو بھی ہکایا اور نکالا ۔۔۔۔ تو پھر کیا علاج کیا جائے گا ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۴ : ۲۷). نہ مارو نہ ہکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ۔ (۱۹۱۱، ترجمۂ قرآن، مولانا احمد رضا بریلوی، تفسیر، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، ۲۵۸). وہ ارنا بھینس کو ہکا کر ایک خاص رقبے کے اندر گھیر لیتا تھا جہاں وہ آسانی سے ان کا شکار کر سکتا تھا ۔ (۱۹۴۰، حیوانیات، ۵۴). [ہانکنا (رک) کا ایک املا] ۔

ہکانے والا (فت ش، غنہ) امذ.
ہکانے والا، دوڑانے والا، بھگانے والا؛ چرواہا، چرانے والا؛ گھڑسوار؛ گاڑی بان، ہانکنے والا ۔ ٹراموے کے گھوڑے اسپر سے گزر جاتے مگر ہکانے والے نے فوراً پیچ کس دیا اور گاڑی رک گئی ۔ (۱۹۳۱، زہرا، ۶۴).

ہکاونا (فت ہ، سک و) ف م قدیم.
رک : ہکانا ۔ اگر دانت دار پہیہ ''ب'' ہکاوے یعنی حرکت دے دانت دار پہیہ ''ا'' کو تو اس صورت میں ''ب'' کو ہانکنے والا اور ''ا'' پیروی کرنے والا کہتے ہیں ۔ (۱۸۶۳، رسالہ اصول کلوں کے باب میں، ۳۹). [ہکانا (رک) کا ایک املا] ۔

ہکّاہُو (فت ہ، شد ک، و مع) امث ~ ہکا ہکا ہو.
گیدڑ کے بولنے کی آواز ۔ گیدڑ کس کی سنتا ہے ہکا ہو ہکا ہو کی ہانک لگائی تو مالی دوڑا ۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۹ : ۱۰). دور سے گیدڑوں کی ہکا ہکا ہو اور قبرستان سے الو کی چیخ رات کی خاموشی کو وقفہ وقفہ سے چیر رہی تھی ۔ (۱۹۸۹، شکاریات، ۹۴). [حکایت الصوت] ۔

ہکائی (فت ہ) امث.
(بٹیر بازی) ارہر کے کھیت میں رات کی گری ہوئی بٹیروں کو جال کی طرف لے جانے کا عمل تاکہ وہ سمٹ کر جال میں پھنس جائیں. (ماخوذ : مہذب اللغات). اف : کرنا، ہونا ۔ [ہکا = پ : + ئی، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہَکبَکانا (فت ہ، سک ک، فت ب) ف ل.
ہکّا بکّا رہ جانا، حیران ہونا؛ گھبرا جانا ۔ اس بات کے سنتے ہی پہلے تو ہکبکائے کے کچھ سوچ رہا ، پیچھے اس نے نارومن کا کہا سب اندرانی سے جائے کہا ۔ (۱۹۱۵، پریم ساگر، ۱۴۴). [ہکبکا (ہکا بکا (رک) کی تخفیف) + نا، لاحقۂ مصدر] ۔

ہکذا (مدہ، فت ک) م ف.
اسی طرح؛ اسی قبیل سے ۔

پس جملگی مظاہر کونین کا محیط
نور وجود مطلق واجب ہے ہکذا

(۱۸۰۹، مخزن العرفان، ۳۸). [ع] ۔

ہکراوا (فت ہ، سک ک) امذ.
بلانا، آواز دینا؛ بلاوا، سمن. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہکر ہکر کرنا محاورہ.
۱۔ بھوک پیاس کمزوری وغیرہ سے مشکل سے سانس لینا؛ انسان کی آنکھوں کا کمزوری کے سبب دھنسنا یا بے رونق ہونا. (ماخوذ : فرہنگ اثر؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). **۲۔ پرندوں کا گرمی کی شدت سے چونچ کھول کر ہانپنا**. (ماخوذ : فرہنگ اثر).

ہکر ہکر رونا محاورہ.
اس کے آنسو ناک کی نوک سے ٹپاٹپ گر رہے تھے ۔ وہ ہکر ہکر روتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ باری تو میری تھی لیکن ڈاکٹری یہاں بھی مجھ سے آگے نکل گیا ۔ (۲۰۰۸، ماہنامہ، اخبار اردو، مئی، ۵۶۲).

ہکری (کس ہ، سک ک) امث.
سرکنڈہ جو دلدلی زمین میں کاشت کیا جائے. (جامع اللغات). [مقامی] ۔

ہَکلا (فت ہ، سک ک) صف دیگر امذ.
اٹک اٹک کر بات کرنے والا؛ جس کی زبان میں لکنت ہو، زبان گرفتہ شخص ۔ ہکلے یا گونگے کی گواہی سے بشرطیکہ وہ بہرے نہوں نکاح منعقد ہوگا ۔ (۱۹۲۱، خلاصہ ابواب شرعیہ، ۴). یوں تو بی بی بنو بنتی ہیں بہت عقلمند، اور ان کو پسند آیا وہ موا ہکلا ۔ (۱۹۶۴، رنگ محل، ۵۳۹). ہکلا اس لیے ہکلاتا ہے کہ وہ اعصابی سطح پر پریشان ہے ۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۵۵). [پ :] ۔

۔۔۔پن (۔۔۔فت پ) امذ.
بات کرنے میں زبان کے اٹکنے کا عمل یا کیفیت؛ زبان کی لڑکھڑاہٹ ۔ لیکن کم احباب کو علم ہوگا کہ آغا اپنے ذہنی ہکلے پن سے بے خبر نہ تھے ۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۵۵). [ہکلا + پن، لاحقۂ کیفیت] ۔

۔۔۔کر / کے م ف.
رک رک کر؛ اٹک اٹک کر بولنا ۔

جوشش گریہ سے یہ ہکلا کے
کرتی تھی آدھی بات تتلا کے

(۱۸۵۷، بحر الفت، ۵۰).

غیر نے ہکلا کے دقت سے کہا لو مجھ سے خرچ
یار نے جانا کہ یہ لڑکا ہے کھکا ساہ کا

(۱۸۸۹، دیوان عنایت و سفلی، ۱۰). اس نے گھبراہٹ میں ہکلا کر برج موہن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تو کیا یہ آپ کے شوہر ہیں ۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۲۰). میرا چہرہ پسینے میں بھیگ گیا اور میں ہکلا کر رہ گیا ۔ (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۲۴).

۔۔۔کے بات کرنا ف مر محاورہ.
رک رک کر بولنا، لکنت سے بات کرنا، اٹک اٹک کر بولنا ۔

ہکلا کے مجھ سے بات جو اوس دلربا نے کی
کس حسن سے ادا اُسے تکرار نے کیا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۵۴).

ہَکلانا (فت ہ، سک ک) ف ل.
بولتے وقت اٹکنا، لکنت ہونا، اٹک اٹک کر بولنا یا بات کرنا؛ زبان کا لڑکھڑانا ۔

مزہ پاتے ہیں ہکلانے میں اُس کے اور مت پوچھو
چٹکنے کی لبوں کے وجہ وہ شیریں دہن جانے

(۱۷۵۵، یقین، د، ۵۶).

بیاں کرتا ہے ہکلانے کا اُس بدمست کے عالم
ولے کیا سمجھئے پیچیدہ ہے تقریر شیشہ کی

(۱۸۵۱، مومن، د، ۲۱۱). کیا آپ کا بیٹا ہمیشہ ہکلاتا ہے، باپ۔ جی نہیں صرف بات کرتے وقت۔ (۱۹۲۵، لطائف عجیبہ، ۱: ۱۳). مگر! وہ شخص ہکلانے لگا مگر معاف کیجیئے گا، میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ (۱۹۷۷، نیلا پتھر، ۴۵). قنبر میاں سٹ پٹا گئے۔ نروس ہو کر پھر ہکلانے لگے ''بھ۔ بھئی۔ ہم نے تو۔ یعنی کہ۔ ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔''. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۴۸). ہکلا اس لیے ہکلاتا ہے کہ وہ اعصابی سطح پر پریشان ہے۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۵۵). [ہکلا (رکْ) + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَکلاہا (فت ہ، سک ک) امذ دیگر صف.

رک: ہکلا. (پلیٹس). [ہکلا (رکْ) + ہا (زائد)]۔

ہَکلاہَٹ (فت ہ، سک ک، فت ہ) امث.

ہکلانے کا عمل؛ اٹک اٹک کر بولنے کی حالت یا کیفیت، لکنت۔ یہ ہکلاہٹ ویسی ہی بھلی اتنی ہی رسیلی اسی قدر دلفریب تھی جتنا کہ چھوٹے بچوں کا تتلانا۔ (۱۹۳۴، باسی پھول، ۷۰). شرمیلے پن اور ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ اپنے عشق کا اظہار نہ کر سکا۔ (۱۹۴۵، نفسیات جنوں، ۱۱۵). شیو کئی دن کا بڑھا ہوا، کپڑے استری سے بے نیاز پیروں میں اسپنج کی گھسی ہوئی چپل، بولنے میں ہلکی سی ہکلاہٹ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۱۲). [ہکلا (رکْ) + ہٹ، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَکلی (فت ہ، سک ک) صف دیگر مث: امث.

اٹک اٹک کر بات کرنے والی، ہکلا کر بولنے والی عورت۔

ششادی ہو گئی جب سے جہان آئی مصیبت میں
میاں ماہر تلفظ کے تھے بیوی آ گئی ہکلی

(۱۹۳۹، کلیات رزمی، ۴۶۱). بھائی صاحب آپ جو بیاہ کے لائے ہیں مجھے معلوم نہ تھا کہ ہکلی ہیں۔ (۱۹۸۹، مہذب اللغات، ۱۴: ۱۸۵). [ہکلا (رکْ) کی تانیث]۔

ہَکلے (فت ہ، سک ک) امذ دیگر ج.

ہکلا (رکْ) کی جمع نیز مغیرہ صورت۔ ہکلے یا گونگے کی گواہی سے، بشرطیکہ وہ بہرے نہ ہوں نکاح منعقد ہوگا۔ (۱۹۲۱، خلاصۂ ابواب شرعیہ، ۴). ہکلے بچے بھی جب اپنی بولی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو بولنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶، تعلیمی خطبات، ۱۲۴). وہ جان کر ہکلے بن جاتے ہیں۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۹۳).

ہُکُمدَر (ضم ہ، فت ک، سک م، فت د) فقرہ.

رک: ''ہکمدر؛ ''ہالٹ، ہو کمز دیئر'' (therecomeswho, Halt) کا بگاڑ؛ **ٹھہرنے کے حکم کے طور پر پولیس اور فوج میں مروج اصطلاح (کاشن) ٹھہر جاؤ، ٹھہرو، کون آرہا ہے (اجنبی کو دیکھ کر سنتریوں کی للکار)۔** مجھ کو سنتریوں کے ''ہکمدر'' کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا نہیں آتا، کیوں کہ میں ان کی زبان کو نہیں سمجھتا۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۵: ۳۸۱). [انگ: therecomesWho کا مورد]۔

ہَکوا (فت ہ، سک ک) امذ.

۱. شکار کو ہنکا کر شکاری تک لانے کا فعل جس میں شیر کے شکار کے لیے شکاری مچان پر بندوق بھر کر بیٹھ جاتے ہیں اور دیہاتی ڈھول پیپے وغیرہ بجاتے ہیں تاکہ شیر جھاڑیوں سے نکل کے میدان میں بندوق کی زد پر آ جائے۔ بیچ صحرا میں بارگاہ استادہ کرائی، شیروں کے لیے ہکوا کرنے کی تیاری ہوئی۔ (۱۸۹۷، طلسم ہوش ربا (انتخاب)، ۲: ۲۴۷). **۲. ہانکنے والا، مزدور۔** وہ کنوئیں کی جانب چلا گیا، وہاں چار پُر چل رہے تھے، پر اس وقت دو ہکوے بیر کھانے گئے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۲: ۳۰۷). [ہک (ہانکنا) + وا، لاحقۂ تذکیر]۔

ہِکوا (کس ہ، سک ک) امث.

رک: ہکا. (پلیٹس).

ہَکّہ (فت ہ، شد ک بفت) امذ.

دھکا؛ جھٹکا؛ وار، ہکا۔ عنصر کو بڑھ کر مالک اژدر نے دو زبانہ نیزہ مارا سینے کو اس کے توڑ کر پار گزرا مالک نے ہکہ دے کر اُٹھایا۔ (۱۹۰۱، قمر احمد، طلسم ہوشربا، ۷: ۵۳۶).

---پڑنا ف مر محاورہ.

جھٹکا لگنا۔ ایرج کو غصہ از حد تھا کچھ خیال نہ کیا، نعرہ تکبیر بلند کر کے اُٹھایا ہکہ جو پڑا بند نقاب ٹوٹ گیا۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۱۰۴).

---چلنا ف مر محاورہ.

دھکا مکا ہونا؛ لڑائی شروع ہونا؛ چال چلنا۔ گریبان میں ہاتھ ڈال دیا ہکہ چلنے لگے مرکب لنگروں کے تاب نہ لائے۔ (۱۹۰۴، آفتاب شجاعت، ۴: ۲۱۴).

---دینا محاورہ.

جھٹکا دینا۔ جس کے سینہ پر کینہ پر بڑھ کر نیزہ مارا مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گزرا ہکہ دے کر نیزہ پر اُٹھا لیا۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۲۸۲). ایرج نے کمر زنجیر میں دیوانے کی ہاتھ ڈالا پہلے ہی زور میں لنگرا کھیڑا دیوانہ چیخنے لگا ایرج نے ہکہ دے کر سر سے بلند کیا چرخ دے کے زمین پر مارا۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۶۸۴).

---مارنا ف مر محاورہ.

دھکا مارنا، جھٹکا دینا۔ دس قدم ریل کر لائے وہاں پر لا کے ہکہ مارا، دونوں گھٹنے اس کے آشنائے زمین ہوئے۔ (۱۹۰۰، طلسم خیال سکندری، ۲: ۲۰).

ہُکہُک (ضم ہ، سک ک، ضم ہ) امث دیگر ہُک ہُک.

ہچکی، رونے کی آواز جو گلے میں رہ جائے۔ (جامع اللغات؛ فرہنگ آنند راج). [ف]۔

---کر رونا محاورہ.

بلک بلک کر رونا، ہچکیاں لے لے کر رونا، بہت رونا۔ اس سوں مل کر رہتا سو دناں یاد کر کر ہک ہک کر روتا تھا۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

ہُکھکانا (ضم ہ، سک ک، ضم ہ) ف ل.

ہچکی لینا؛ رونے میں جھٹکا لینا۔

چگیا جب تے آنے کوں آذوقہ لاگ
پڑے ہکھکانے کی ٹپیاں میں آگ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۱۷). اور اکثر نوبت کے عرصے میں سر کو بستر پر مارتی ہے اور چیختی اور ہنستی ہے یا ہکھکا کے بیحد روتی ہے۔ (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۳۵۹). [ہکھک (رکْ) + انا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَکّی (فت ہ، شد ک) امث.

مقابلے کے وقت حریف کے کسی عضو یا ہتھیار کو ٹہوکا مارنے کا عمل، جھٹکا، دھچکا، وار۔ مگر نہ معلوم کس کے ہکی سے ذرا سی نوک خنجر شکم سلطان میں در آئی خون بہنے لگا۔ (۱۹۰۶، مرات احمدی، ۵۰). [ہکا (رکْ) کی تانیث]۔

ہِکّی (کس ہ، شد ک) (الف) امث.

ا۔ ہچکی ۔ سانس کی حالت ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ بچہ ہکی باندھ کر رویا کرتا ہے ۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۵۷). ۲۔ (قواعد) **فعل امر کی ایک قسم جس میں کسی لفظ کے پہلے حرف کو دہرانے سے پورا لفظ بنتا ہے اور اس پر زبر لگا کر ادا کرتے ہیں نیز کبھی کبھی دہرے حروف کے درمیان غنہ بھی بولتے ہیں (جیسے : کھول سے کھکھول، جھوڑ سے جھنجھوڑ)** ۔ ہکی ، اس کا پہلا اچھر دہرا دیتے ہیں ۔ (۱۹۷۱، اردو کا روپ ، ۳۷۹).

ہِکّی (ب) امذ.
ہچکی کا مریض. (شبد ساگر). [س :]۔

ہَکیری (فت ہ، ی مع) امث.
منڈی میں غلہ لانے والی بیل گاڑی جو اس کام کے لیے مخصوص ہو. (اپ و، ۷ : ۵۳). [ہاکیری (رک) کا ایک تلفظ]۔

ہَکیلا (فت ہ، ی مج) امذ قدیم.
رک : اکیلا۔

او سمجا تھا کافر ہکیلا ہے کر
نجانیا مدت مجگوں مولا ہے کر

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوک، ۱۱). [اکیلا (رک) کا قدیم املا]۔

ہَگ (فت ہ) (الف) امذ.
پاخانہ، براز. (ماخوذ : علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

ہَگ (ب) امر۔
ہگنا (رک) کا امر؛ تراکیب میں مستعمل۔

--- **بھَرنا** ف مر محاورہ.
بہت ہگنا، ہگ کر بھر دینا، پاخانہ کر کے خراب کر دینا نیز خوف سے ہگ دینا، بہت ڈرنا ۔ جوں آیا ہے توں تیونچ جادر نکو بچھانے منے ڈرتے ہگ بھرنکو. (۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۳۶).

ایسی ہے بے ادب نہ خدا سے بھی وہ ڈرے
آکر کے شیخ جی کے مصلے پہ ہگ بھرے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۴۰۶). اس مردا کول فضول نے رات بھر میں سارا باغ ہگ بھرا ۔ (۱۸۶۲، خطوط غالب، ۷۳).

--- **دینا** ف مر محاورہ.
ا۔ پیخانہ پھر دینا، پیخانہ کر دینا، براز کر دینا۔

آخر کو انتظار سے تنگ آکے ہگ دیا
دیکھا نہ پائخانے کو بولا کے ہگ دیا

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳ : ۲۲۶). کوئی ملنے والا ---- ڈیوڑھی کے سامنے ---- ہگ دیتا یا پیشاب کر دیتا تو سخت بے لطف ہوتے ۔ (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۴۸). ۲۔ **خوف سے پاخانہ نکل جانا؛ بہت خوف زدہ ہو جانا، بدحواس ہو جانا۔**

ہمارے آگے ہگ دیتا ہے دشمن
یہ اوس کونی کی شیخی ہے زنانے

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۳۰). میں نے صورت اون کی جو دیکھی ڈر کے مارے ہگ دیا ۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱ : ۱۱۵).

--- **کونے میں مِٹّی سَرکاکے** فقرہ.
مخالف کی تذلیل کرنے کے لیے کہتے ہیں. (ماخوذ : جامع اللغات).

--- **کے** م ف.
پاخانہ کر کے، ہگنے کے بعد۔

ایک صاحب کا تھا نوکر ایک مست
ہگ کے لیتا ہی نہ تھا وہ آبدست

(۱۸۱۴، عجائب رنگین، ۱ : ۸۷).

چغد بھی تھا وہ ڈھاری کا پیشاب
ہگ کے کھڈی پہ لیتا تھا جو نہ آب

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۹۷۲).

--- **کے بھاگا ہے** فقرہ.
جب کسی کو ذلیل کرنا ہوتا ہے اور وہ چلا جاتا ہے تو کہتے ہیں. (مہذب اللغات).

--- **مار بھَڑ سے** فقرہ.
کسی کے حوصلے سے زائد کام کرنے پر اس کی تضحیک کرنا ہو تو کہتے ہیں. (جامع اللغات).

--- **مارُنا** محاورہ.
ا۔ پاخانہ پھر دینا، براز کرنا۔

پی میں نے جا کے ہمرہ جاناں جو کل شراب
ہگ مارا پاپجامے میں ایسا بہک گیا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۳). ۲۔ **خوف سے ہگ دینا، نہایت خائف اور ہیبت زدہ ہو جانا۔**

ہزاروں پیچ اُٹھیں پیٹ میں دہشت سے ہگ مارے
سنے گر سانپ افسانہ بتوں کی زلفِ شبگوں کا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۹). ایک ادنی مخلوق کی ہیبت سے اپنی جوتیاں چھوڑ کر بھاگے اور پائجامے میں ہگ مارا. (۱۹۲۴، تذکرۃ الاولیاء، ۱۸۳).

--- **نہ سَکیں پیٹ کو پیٹیں** کہاوت.
کام ہو نہیں سکتا اور گھبرا جاتے ہیں. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **ہگ مارنا** ف مر محاورہ.
سخت ڈر کے مارے پیخانہ پھر دینا؛ بہت ہیبت زدہ ہو جانا۔

اس قدر خطرۂ صیاد سے ہگ ہگ مارا
گو سے لتھڑے ہیں قفس سارے گرفتاروں کے

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۴۰). ا۔ **ہگنا (رک) کا صیغۂ ماضی؛ تراکیب میں مستعمل۔**

ہنس کے بولے تو نہ بدلے جائیو
یاں ہگا بھی ہے اسے اٹھوائیو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۲۱). ۲۔ **ہگانا (رک) کا امر.** (جامع اللغات).

ہَگّا ف مر محاورہ.
اکثر ہگنا، ہگتے رہنا۔

کون سے آتا ہے بواسیر کا خوں
لعل و یاقوت ہگا کرتے ہیں

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۳).

--- **گُو** (--- و مع) امذ.

ذلیل اور پست آدمی کے بارے میں انتہائی حقارت سے کہتے ہیں. (مہذب اللغات). [ہگا + گو (رک)]۔

--- نہ گھر رکّھا کہاوت.

ایسا کام ہی نہ کیا جو تکلیف کا باعث ہو ؛ نہ کمایا نہ جمع کیا ؛ ناکارہ آدمی کے متعلق کہتے ہیں. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

--- ہگا دینا ف مر محاورہ.

بہت خوف زدہ کرنا ؛ ہیبت سے ہگوا دینا.

سرو ہی کھینچ کے قاتل جدھر کو جا نکلا
ہگا ہگا دیا سب کو پدا پدا نکلا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۷).

ہَگّا (فت ہ، شد گ) امذ.

بچوں کی اجابت. (مہذب اللغات). [ہگ (رک) سے]۔

--- کرالینا / کرانا ف مر.

بچے کو پاخانہ کرانا. (مہذب اللغات).

--- لگنا ف مر محاورہ.

پاخانے کی حاجت ہونا. ماما بچے کو ہگا لگا ہے کھڈی پر بٹھا دو تو ہگا کر لے۔ (مہذب اللغات).

ہَگاس (فت ہ، سک ر، وج، غنہ) امث.

(عو) پاخانہ پھرنے کی حاجت، رفع حاجت کی خواہش۔ گنواری بولی میں پیخانہ پھرنے کی حاجت کو ہگاس کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹، اصطلاحات پیشہ وراں، ۱ : ۲۰۸). [ہگ (رک) + اس = پ]۔

--- لگنا ف مر محاورہ.

(عو) براز کی حاجت معلوم ہونا، پاخانے کی حاجت ہونا. (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

ہگاسا (فت ہ) صف دیگر امذ.

وہ جس کو پاخانہ لگ رہا ہو، وہ جسے بار بار پاخانے جانے کی حاجت ہو ؛ جس کا براز نکلنے کے قریب ہو۔

پھر ہگاسا اُٹھ کے دوڑا لاعلاج
نہر پر کی جا کے رفع احتیاج

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۳۴). [ہگ (رک) + اسا = پ :]۔

--- بطخا (فت ب، سک ط) امذ.

(عو) بطخ جسے گھڑی گھڑی پیخانہ آئے ؛ مراد : بولایا ہوا، بوکھلایا ہوا، بدحواس نیز بے چین، مضطرب، ڈرپوک، بزدل۔

دو اک ہگا سے بطخے سے دوڑے بھدر بھدر
بولایا ایک آدھ تو ایسا کہ الحذر

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳ : ۲۲۶). [ہگاسا + بطخا (رک)]۔

ہَگاسی (فت ہ) صف دیگر مث.

ہگاسا (رک) کی تانیث، وہ جسے بار بار پاخانے کی حاجت ہو۔ تم عین وقت پر ضرورت کے لیے بھاگے بموجب مثل، شکار کے وقت کتیا ہگاسی ۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۲ : ۱۱۳۵). شکار کے وقت کتیا ہگاسی ۔۔۔۔ ان کہاوتوں پر نظر ڈالتے ہی ایک اور حقیقت کا انکشاف ہوگا۔ (۱۹۸۸، اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو، ۲۵۰). [ہگاسا (رک) کی تانیث]۔

--- بطخ (--- فت ب، شد ط بفت نیز بلا شد) امث.

(عو) بطخ جسے گھڑی گھڑی پاخانہ آئے ؛ (مجازاً) تھڑدلا، بہت ڈرپوک ؛ بے چین، بے کل، مضطرب، بے آرام نیز خوف زدہ، بدحواس، ڈرپوک. (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [ہگاسی + بطخ (رک)]۔

ہگاسے (فت ہ) امذ دیگر ج.

ہگاسا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ (تراکیب میں مستعمل)۔

دو اک ہگا سے بطخے سے دوڑے بھدر بھدر
بولایا ایک آدھ تو ایسا کہ الحذر

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳ : ۲۲۶).

--- لڑکے کے نتھنے پہچانے جاتے ہیں کہاوت.

صورت سے پتلی حالت یا بزدلی ظاہر ہو جاتی ہے. (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

ہگانا (فت ہ) ف م.

۱. (بچے کو) پاخانہ پھرانا. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) ذلت آمیز شکست دینا ؛ تھکا مارنا. (اردو مصدر نامہ، ۳۷۸). [ہگنا (رک) کا تعدیہ]۔

ہگتا (فت ہ، سک گ) صف دیگر مذ.

پیخانہ پھرتا، براز کرتا ؛ (تراکیب میں مستعمل)۔

ہگتا ہے گل اندام مرا جا کے چمن میں
گھورے پہ نہ کھڈی میں گڑھیا میں نہ بن میں

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۲).

--- پادتا (--- سک د) صف دیگر مذ. م ف.

پیخانہ پھرتا اور ریح خارج کرتا ؛ مراد : ڈرتا اور خوف کھاتا ہوا ؛ مجبوراً، ہار کے جھک مار کے۔

غیر پھر دوڑا ہوا آتا تھا ہگتا پادتا
پھر غبار کوئے جاناں موت گو سے گل ہوا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۷). اف : آنا، جانا. [ہگتا + پاد (رک) + تا، لاحقۂ فاعلی]۔

--- موتتا (--- ومع، سک ت) صف دیگر مذ.

بول و براز کرتا ؛ جو بیمار نہ ہو، تندرست، صحت مند (گھوڑے کے لیے مستعمل)۔ اب لوگوں پر یہ ظاہر کرنا پڑا کہ یہ کھاتا پیتا ہگتا موتتا ہوا گھوڑا ہے۔ (۱۹۲۸، مضامین فرحت، ۱ : ۱۱۳). [ہگتا + موت (رک) + تا، لاحقۂ فاعلی]۔

--- موتتا ماں کا ہنستا بولتا باپ کا کہاوت.

بچے کی غلاظت صرف ماں ہی برداشت کرتی ہے. (مرقع اقوال و امثال).

ہگتی (فت ہ، سک گ) صف دیگر مث.

ہگتا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مستعمل)۔ (۱۸۸۲، بوستان تہذیب (ترجمہ)، ۷۵).

--- پادتے (--- سک د) م ف دیگر صف.

براز کرتے اور ریح خارج کرتے ؛ ڈر کے مارے ؛ بھاگوں بھاگ ؛ مجبوراً۔

طلب بے جا نے ان کی کر دیا مجبور یوں ہم کو
چلے جاتے ہیں ہگتے پادتے جب یاد کرتے ہیں

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۱۸). وہ کہنے لگا کیسے نئی ! جاتے کہاں ہو ؟ ابھی ہگتے پادتے دینے پڑیں گے ۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۱۱۲). اف : آنا، جانا ۔

--- گئی پادتی آئی روئی دُھنی نہ گالالائی کہاوت.

خوف اور پریشانی کے عالم میں ہونا ؛ جیسی گئی ویسی ہی آ گئی کوئی کام نہ ہوا. (ماخوذ : خزینۃ الامثال (شاہ حسین)).

ہگتے (فت ہ، سک گ) صف دیگر م ف.

ہگتا ہوا، ہگتے ہوئے نیز ہگتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ۔

--- پادتے (--- سک د) م ف دیگر صف.

براز کرتے اور ریح خارج کرتے ؛ ڈر کے مارے ؛ بھاگوں بھاگ ؛ مجبوراً ۔

طلب بے جا نے ان کی کر دیا مجبور یوں ہم کو
چلے جاتے ہیں ہگتے پادتے جب یاد کرتے ہیں

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۱۸). وہ کہنے لگا کیسے نئی ! جاتے کہاں ہو ؟ ابھی ہگتے پادتے دینے پڑیں گے ۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۱۱۲). اف : آنا، جانا ۔

ہگنا (فت ہ، سک گ) ف ل.

پاخانہ پھرنا، براز کرنا، گو کرنا ۔

مجھ سا مجبور اس جگہ پہ گرے
ورنہ ہگنے کو کوئی آنہ پھرے

(۱۷۷۶، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات میر حسن، ۱ : ۱۵۷)).

دعوتِ موت ہے جوع البقروں کا ہگنا
نقد جاں ان سے دلائے گی گنہ گاری حرص

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۱۴). کہیں حلال خوروں کا بچہ ہگ رہا ہے کہیں بیل بندھا ہوا ہے ۔ (۱۸۶۴، خطوط غالب، ۸، ۳۷۸). بھوسا کھا کر جو گوبر ہمارے جانور ہگتے ہیں، وہ نباتات کی غذا ہے ۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۱۳۰). [پ :] ۔

--- تھوڑا اور بھڑ بھڑ/پٹ پٹ بہت کہاوت.

کام تھوڑا کرنا اور شور بہت مچانا. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- مُوتنا (--- و مع، سک ت) ف ل.

پیشاب پخانہ کرنا کا، بول و براز کرنا ۔ گھر سے یا تو نکلنا دشوار تھا، اب چلی ہیں تو راہ میں ہگنا موتنا یاد آیا ہے ۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۱۲۳). [ہگنا + موتنا (رک)] ۔

ہگنڈا (فت ہ، گ، سک ن) صف.

پخانے سے لتھڑا ہوا. (جامع اللغات). [ہگن = ہگنا (رک) کی تخفیف + ڈا، لاحقۂ نسبت] ۔

ہگنوٹی (فت ہ، سک نیز فت گ، و لین) امث.

جگہ جہاں لوگ ہگنے کے لیے جائیں. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ہگن ہٹی (رک) کا محرف] ۔

ہگن ہٹّی (فت ہ، گ، سک ن، فت ہ، شد ٹ) امث.

۱. بہت زیادہ پاخانہ کرنے کی حالت ۔ گاڑی کی چوں چاں ----- ہگن ہٹی کا گوز دماغ سوز ۔ (۱۷۱۳، جعفر زٹلی، ک (مرتبہ : رشید حسن خان)، ۱۱۷). **۲. پاخانے کی جگہ،** سنڈاس. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ہگن : ہگنا (رک) کی تخفیف + رک : ہٹّی (۲)] ۔

ہگنہٹی (فت ہ، سک گ، فت ن، سک ہ) امث.

رک : ہگن ہٹی. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ہگن ہٹی (رک) کا ایک املا] ۔

ہگنی (فت ہ، سک گ) امث.

پاخانہ، گو، براز نیز ہگنے کا عمل (تراکیب میں مستعمل) ۔

--- مُتنی/مُوتنی (--- ضم م، سک ت/و مع، سک ت) امث.

پیشاب پاخانہ ؛ بول و براز کرنے کا عمل ۔

پاتا بیت الخلا میں یہی تھا گزند
ہگنی متنی غرض ہوئی تھی بند

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۸۵). کئی نسخوں میں اس طرح ہے کہ رہ ہگنی موتنی بند شد ۔ (۲۰۰۳، زٹل نامہ (حاشیہ)، ۱۴۶). [ہگنی + متنی = مت/موت (رک) + نی، لاحقۂ کیفیت] ۔

--- مُوتنی بَند کَرنا ف مر محاورہ.

(عو) بہت دہشت زدہ کردینا نیز بہت تنگ کرنا، سخت دق کرنا. (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- مُوتنی بَند ہونا ف مر محاورہ.

(عو) ہگنی موتنی بند کرنا (رک) کا لازم ؛ بہت خوف زدہ ہونا ؛ تنگ اور نالاں ہونا ۔ تمہاری کائیں کائیں نے میرا سر پھرا دیا ان کے مارے ہگنی موتنی بند ہوئی ہے ۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۱۲۳).

ہگ نیٹی (فت ہ، گ نیز سک گ، ی مج نیز ی لین) امث.

رک : ہگن ہٹی. [ہگن ہٹی (رک) کا ایک املا] ۔

ہگو (فت ہ، و مج) دیگر دیگر امر.

ہگنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل ۔

--- یا راستہ چھوڑو فقرہ.

(عو) ایسے موقعے پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہوتا ہے کہ اس وقت جو تمھیں طے کرنا ہو طے کرلو ورنہ چلے جاؤ. (مہذب اللغات).

ہگّو (فت ہ، شد گ، و مع) صف (الف) صف.

بار بار ہگنے والا، بہت ہگنے والا. (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ہگو (ب) امذ.

(بچوں کی زبان میں) پخانہ، گو، ہگا. (مہذب اللغات). اف : کرانا، کرنا، لگنا ۔ [ہگ (رک) + پ :] ۔

ہگوالینا محاورہ.

زبردستی دبی ہوئی رقم کا وصول کرلینا. (مہذب اللغات).

ہگوان (فت ہ، سک گ) امذ.

(عو) دست ؛ پیچش. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی] ۔

ہگوانا (فت ہ، سک گ) ف م.

(بچوں کو) پخانہ پھروانا. (مہذب اللغات ؛ اردو مصدر نامہ). [ہگنا (رک) کا تعدیہ] ۔

ہگوڑا (فت ہ، وج) صف دیگر امذ.
ا۔ وقت بے وقت ہگنے والا، بار بار ہگنے والا؛ وہ شخص جو بہت ہگے۔

ہگوڑا کون سا گزرا ادھر سے
پڑا ہے گو سے رستہ بحر و بر کا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۱۴). ۲۔ (مجازاً) کم ہمت، ڈرپوک (علمی اردو لغت)۔ [ہگ (رک) + پ :]۔

ہگوڑی (فت ہ، وج) محاورہ (الف) صف مث.
ا۔ (عو) بہت ہگنے والی، جو بار بار ہگے. (فرہنگ آصفیہ). ۲۔ (مجازاً) ڈرپوک، بزدل. (مہذب اللغات).

ہگوڑی (ب) امث.
بچی جو رات کو سوتے میں ہگ دے. (فرہنگ آصفیہ). [ہگوڑا (رک) کی تانیث]۔

ہگی (فت ہ، شد گ) امث.
(بچوں کی زبان) پاخانہ، گو، براز نیز ہگنے کا عمل یا حاجت (تراکیب میں مستعمل). (ماخوذ: مہذب اللغات). اف: کرانا، کرنا، لگنا۔ [ہگ + گی، لاحقہ اسمیت و کیفیت]۔

---لگنا ف مر.
(بچوں کی زبان) پیخانہ معلوم ہونا. (مہذب اللغات).

---مُتّی (---ضم م، شدت) امث.
(بچوں کی زبان) پیخانہ پیشاب؛ ہگنی متی. (ماخوذ: مہذب اللغات). [ہگی + متی (رک)]۔

ہگے (فت ہ) امذ دیگر ج.
ہگا (رک) کی مغیرہ صورت نیز ہگنا (رک) کا مضارع اور فعل ماضی جمع غائب و جمع متکلم (تراکیب میں مستعمل)۔

---اور آنکھیں گریرے کہاوت.
قصور کرے اور اُلٹا دھمکائے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---دینا ف مر محاورہ.
ا۔ خوف کے مارے پاخانہ کر دینا، نہایت خوف زدہ ہونا، بہت ڈرنا۔

ہگے ہی دیتے ہیں عشاق مارے خطرے کے
نظر جب آتے ہیں تیور جناب کے بدلے

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۴۰). سلطان مسعود نے دیکھا کہ لشکری لوگ کہنا نہیں مانتے بلکہ ہگے دیتے ہیں۔ (۱۸۴۷، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ)، ۲: ۴۸). ۲۔ کسی کم وزنی چیز کو اُٹھا کے اِس طرح چلنا کہ معلوم ہو اب گرے اور اب گرے. (مہذب اللغات).

---کا حلوا کھلانا مقولہ.
(عو) سختی سے پیش آنا، بہت سخت گیری برتنا. (مہذب اللغات).

---گا فقرہ.
(عو) یہ فقرہ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کسی کی بات کا مضحکہ اُڑانا مقصود ہو. (مہذب اللغات).

ہگیر (فت ہ، ی مع) امث.
مکھیوں کی غلاظت؛ مکھیوں کا پاخانہ۔ اگر برادہ ہاتھی دانت اور مکھی کی ہگیر اس تیل میں گھس کر طلا کریں تو بال اگانے میں زیادہ قوی ہو جائے۔ (۱۹۵۱، کلید عطاری، ۱۹۵). [ہگ (رک) + یر، لاحقہء اسمیت]۔

ہَل (۱) (فت ہ) کلمۂ ایجاب کلمہء استفہام۔
ا۔ کیا؟ آیا؟ مراد: کیا نہیں ہے یعنی ضرور ہے۔ ہل ایجاب کی نفی کیلئے آتا ہے۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۳۹۱). ۲۔ خبردار؛ آؤ، لاؤ (جامع اللغات)۔ [ع]۔

---اَتیٰ (---فت ا، بشکل ی) فقرہ.
(لفظاً) کیا آیا، کیا گزرا، قرآن پاک کے پارہ ۲۵ میں سورہ دہر کی پہلی آیت کے الفاظ میں سے جو شیعی روایت کے مطابق حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرات حسنؓ و حسینؓ کی شان میں نازل ہوئی (ترجمہ: "کیا گزرا ہے انسان پر کوئی وقت زمانے میں ایسا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟")۔

اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے
گل گلزار "ہل اتی" کی قسم

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۲۴). فاطمہ نے جوں یہ حرف سونا آنسو آنکھوں سے جاری کر کہا، اے تاجدار سورۂ ہل اتیٰ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷۳). نو گل باغ انما کی قسم سرو گلزار ہل اتی کی قسم. (۱۷۵۱، نکات الشعراء (یکدل)، ۱۵۳). حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو بلوا کر فرمانے لگیں کہ اے شہسوار لافتاے تاجدار سورۂ ہل اتی ---- اب ہمارا تمھارا وقت جدائی نزدیک پہنچا۔ (۱۸۱۲، گل مغفرت، ۱۸). خلاصہ مضمون سورہ ھل اتی یہی کافی ہے۔ (۱۸۲۴، فسانہء عجائب (مرتبہ: رشید حسن خاں)، ۳). حل عقدوں کو شاہ ہل اتی کرتے ہیں حق بندگی حق کا ادا کرتے ہیں. (۱۸۷۵، دبیر، رباعیات، ۸). ہے شان اہل بیت عیاں ہل اتی سے صاف مداح خود خدا ہے جناب امیر کا. (۱۹۳۰، احقر بہاری (ارمغان نعت، ۱۴۴)).

اے سراپا آیۂ تطہیر کی شان نزول
رازدار ھل اتی و انما یا سیدہؓ

(۲۰۰۴، خوشبوئے التفات، ۱۴۴).

---جَزَآءُ الاِحسَانِ اِلّا الاِحسَانُ کہاوت.
(قرآنی آیت بطور کہاوت مستعمل) احسان کا بدلہ کیا ہے سوائے احسان کے (سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر ۶۰)، احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ راسخ الاعتقاد اپنی محبت سے پیر کا کچھ کام کرے تو اس کو اختیار ہے لیکن بدلہ دینا اس کو بھی لازم ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسانُ۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۶۴).

---مِن قتیل فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) مراد: ہے کوئی مرنے کو تیار، کس کی موت آئی ہے (بطور رجز)۔

کہے گا جو سفاک ہل من قتیل.
بڑھے گا یہی نیم جاں اوّل اوّل

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۱۴۳).

---مِن مُبارِز/مُبارِزٍ فقرہ.
(ایک جنگی نعرہ جو حریف کو مقابلے کی دعوت دینے کے لیے بلند کیا جاتا ہے) ہے کوئی ایسا کہ جو ہم سے لڑنے آئے!، ہے کوئی ہم سے مقابلہ کرنے والا؟ (بطور رجز)۔ ابھی اوراد نہ پڑھے تھے کہ آواز لڑائی کے نقارے اور رن سنگی کی دشمنوں کے لشکر سے بلند ہوئی اور

فوجوں کی صفیں بندھ آواز ھل من مبارز کی اوٹھی۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۴۲). اکبر سے کہہ رہے تھے یہ سلطان انس وجاں ہل من مبارز کی صدا آئی ناگہاں. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱۳۰). یکایک قارن گھوڑے کو کداتا ہوا اپنی صفوں سے نکلا اور نعرۂ "ھل من مبارز" بلند کیا کہ کوئی ہے جو میرے مقابلے پر آئے۔ (۱۹۲۰، جویائے حق، ۳ : ۲۰۲). ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پہلوان میدان میں "ھل من مبارز" کی صدا بلند کر رہا ہے۔ (۱۹۵۴، صلائے عام، ۷۵).

--- **مِنْ مَّزِید** فقرہ.

(لفظاً) کیا کچھ اور بھی ہے؟ (بالعموم مزید طلب ظاہر کرنے کے لیے مستعمل) (سورۂ ق کی تیسویں آیت کا ایک جز بطور تلمیح مستعمل) (جہنم عرض کرے گی) کچھ اور زیادہ ہے.

اتا دمبدم ساقی لیا او نبید
کہ ہل من مزیدیم ہل من مزید
(۱۶۴۵، قصۂ بے نظیر، ۷۹).

کچھ ہے زیادہ ناز ترا اور مرا نیاز
اب اپنا درد ہر گھڑی ہل من مزید ہے
(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۷۳).

کئے قتل اس نے تو لاکھوں پلید
یہ تیغ اس کی کہتی تھی ہل من مزید
(۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۵۵). اور با ایں تقدس و اجتہاد ہل من مزید ہل من مزید کہہ کر اور بڑھاتے جاتے ہیں اور اپنے معائب کو ظاہر کرتے جاتے ہیں۔ (۱۸۷۰، آیات بینات، ۱، ۱ : ۱۴۰).

دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر
لا تقنطوا جواب ہے ھل من مزید کا
(۱۸۹۳، دیوان حالی، ۴۵). یہ وہی آوازیں ہیں جو ہزاروں پیغام بربادی سنا چکی ہیں اور پھر ہل من مزید کا نعرہ بلند ہے۔ (۱۹۲۴، خونی راز، ۸۱). بعض قوموں کی تشنگی ----- ہل من مزید کا تقاضا کرتی ہے۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۲۹۷). قاری یہاں بھی اپنے دل سے ہل من مزید کی صدا بلند ہوتے سنتا ہے کہ حکایت لذیذ ہے لیکن کوتاہ ہے۔ (۲۰۰۵، مکالمہ، کراچی، ۱۴ : ۳۵۸).

--- **مِنْ مَزِیدی** (--- کس م، سک ن، فت م، ی مع) امث.

زیادہ سے زیادہ کی طلب اور خواہش کی کیفیت؛ مزید خرچ، اضافی خرچ؛ (مجازاً) فضول خرچی۔ عیدین اور ماہ صیام میں افطاری اور سحری کی ہل من مزیدیاں اور فضول خرچیاں قابل ترک ہیں۔ (۱۹۲۳، احیاء ملت، عزمی، ۱۰). [ہل من مزید + ی، لاحقۂ نسبت].

ہَل (۲) (فت ہ) امذ.

(کاشت کاری) کھیت کی زمین کھودنے اور مٹی پلٹنے کا آلہ جو ایک لکڑی اور لوہے کے نوک دار بھالے پر مشتمل ہوتا ہے (اس کے آگے ایک آڑی لکڑی لگا کر اس میں بیل وغیرہ جوتتے ہیں)۔

سلائی سرمہ کی کیوں پھیرتا ہے چشم گریاں میں
ارے او کور دیدہ ہل کہیں پانی میں چلتا ہے
(۱۸۳۸، ناسخ (نور اللغات)). چھکڑا اور ہل روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں ہیں۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۱۷۱). ہندوؤں کے زمانے میں تشخیص مالگزاری کا صرف یہ طریقہ تھا کہ ہل پیچھے کچھ رقم مقرر کر دیتے تھے۔ (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۶ : ۲۰۱). کلہاڑی، ہل اور نزائی کی مشین اس ڈرامے میں شیطان کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۴۳۱).

دوش پر اپنے ہل لئے وہ کسان
جنگلوں سے وہ لوٹتے دہقان
(۱۹۵۷، نبض دوراں، ۸۱). گھوڑے میں جوت کر ایک ہل سے آلوؤں کی قطاروں کی مٹی کو اس طرح پلٹ دیا جاتا تھا کہ جڑیں اکھڑ کر اوپر آ جاتی تھیں ----- ہم اس ہل کے پیچھے پیچھے رہتے۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۸۵). [س :].

--- **بَرار** (--- فت ب) امث.

۱. (کاشت کاری) ہلوں کی تعداد پر مال گزاری لگان، لگان اراضی مزروعہ. (ماخوذ: اپ و، ۶ : ۱۲۳؛ پلیٹس؛ نور اللغات). **۲. ہل کا کرایہ یا معاوضہ استعمال**. (اپ و، ۶ : ۱۲۳). [ہل + ف : برار، برآوردن = نکالنا].

--- **بَنْدی** (--- فت ب، سک ن) امث.

۱. رک : ہل برار. (ماخوذ: اپ و، ۶ : ۱۲۳؛ پلیٹس؛ نور اللغات). **۲. وہ زمین جو کسی کے زیر کاشت ہو**. (پلیٹس). [ہل + ف : بند، بستن = باندھنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- **بَیل** (--- ی لین) امذ.

زمین کی کاشت کے لیے جوتے جانے والا ہل اور بیل؛ کاشت کے لیے ضروری اشیاء؛ کاشت کاری کا ساز و سامان۔ اس کے پاس ---- بہت سے ہل بیل تھے، غلہ پچھوڑنے کی دو مشین تھیں، گاہنے کی مشینیں تھیں اور ----- کم سے کم سوچھتے شہد کی مکھیوں کے تھے۔ (۱۹۷۵، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۵۴۹). اگلے سال خیر سے تمہارے بیٹے کو بھی چھڑا لاؤں گا اور اس کے ساتھ مل کر تم ہل بیل بنا لینا۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۴۳۰). [ہل + بیل (رک)].

--- **بَیل کھڑا کَر دینا** ف مر محاورہ.

کاشتکاری کا سامان تیار رکھنا، کاشتکاری کا انتظام کر لینا۔ اساڑھ کی پہلی بھرن پر وہ اپنا ہل بیل کھڑا کر دے۔ (۱۹۸۶، انصاف، ۱۴).

--- **بھوگ** (--- وج) امذ.

(کاشت کاری) دوسرے کے کھیت پر زبردستی قبضہ جمانا. (ماخوذ: اپ و، ۶ : ۱۲۳). [ہل + بھوگ (رک)].

--- **پھال / پھالا** امذ.

(کاشت کاری) ہل اور اس میں لگا نوک دار آلہ جس سے زمین کھودی جاتی ہے۔ پچھلے ہالی کا اس سے پچھلا کسان اور یوں کتاب عمل کے اوراق کھیتوں میں ہل پھالے کے ساتھ ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۱۱۳). [ہل + رک : پھال (۱) / پھالا (رک)].

--- **پھِرنا** ف مر محاورہ.

ہل پھروانا (رک) کا لازم، ہل چلنا؛ (مجازاً) بربادی ہو جانا، تباہی پھیلنا۔ اس نے سلوک کیا تو ریاست خاک میں مل جائیگی اور ملک میں گدھے کے ہل پھر جائیں گے۔ (۱۸۶۰، خطوط غالب (مرتبہ: غلام رسول مہر)، ۴۸۹).

--- **پِھرْوانا** ف مر محاورہ.

ہل پھیرنا (رک) کا تعدیہ؛ کھنڈر کروا دینا، تباہ و برباد کرا دینا، تاراج کروا دینا۔ اور سری کا ہوتا تو ملک میں گدھوں کا ہل پھروا کر بھی بس نہ کرتا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۰۹).

--- پھیرنا ف مر محاورہ.
(کاشت کاری) ہل جوتنا، ہل چلانا، نرائی کرنا۔ مارچ کے آخر میں یا اپریل کے شروع میں جب کھات اچھی طرح سڑ جاتی ہے تو زمین پر ڈال کر جلدی سے اس پر ہل پھیرتے ہیں ۔ (۱۸۶۵، رسالہ علم فلاحت، ۱۸۶). جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا گویا زمین پر ہل پھیرا اور بیج نہ بکھیرا۔ (۱۹۳۰، اردو گلستان، ۲۰۳).

--- َتڈّی (---فت ت، شد ڈ) امث.
(کاشت کاری) ہل جس سے کھیت میں پانی دینے کے لیے نالیاں بنائی جائیں. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی]۔

--- جوتا (---وج) امذ.
(کاشت کاری) ہل چلانے والا، قلبہ ران، کسان، ہالی. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہل + جوتا = جوت، جوتنا (رک) کا حاصل مصدر + ا، لاحقۂ فاعلی]۔

--- جوتنا ف مر.
(کاشت کاری) کھیت میں ہل چلانا، ہل کے ذریعے زمین کو جوت کر کاشت کے قابل بنانا؛ کاشت کرنا۔ میں نے پوچھا وہ کیا کام ہیں جواب دیا یہ ہی ہل جوتنا، پانی کھینچنا، عمارت بنانا ۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقایع شاہزادہ منصور الزماں، ۱۶۱). ۲۰ ایکڑ زمین پر اطمینان بخش طریق پر ہل جوتا جا سکتا ہے۔ (۱۹۴۰، معاشیات ہند (ترجمہ)، ۱: ۳۳۶). نشہ میں اس کو ہل جوتنے میں ایک خاص لطف آ رہا ہے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۳۶۷).

--- چلا دینا/چلانا ف مر؛ محاورہ۔
۱. رک: **ہل جوتنا۔** اس ملک میں ہل چلانے کے بعد جو ڈھیلے اوپر آ جاتے ہیں ان کو توڑنے کے لئے کولھو چلاتے ہیں ۔ (۱۹۱۶، علم زراعت، ۴۳). بونا، ہل چلانا، نرانا، فصل کاٹنا اور دانے کی صفائی کرنا وغیرہ کے لئے مزدور بآسانی کم اُجرت پر مل جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۷، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۱۳۱). ہل چلاتے ہیں بیج بوتے ہیں اور پھر عاقبت کو روتے ہیں. (۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۹۹). معمولی مزدور جو اینٹیں ڈھونے کا کام کرتے ہیں اور مزارعین جو سال میں دو دفعہ ہل چلاتے ہیں۔ (۲۰۰۰، سلام و پیام، ۲: ۱۴۱). **۲. مسمار کر دینا، تباہ و برباد کرنا۔** یہ خواہش پوری نہیں ہوئی کہ دہلی کی تاریخی یادگاروں پر ہل چلا دیا جاتا۔ (۱۹۲۲، دہلی کی جاں کنی، ۹۴).

جہاں اسکی عظمت کا دیکھیں نشاں
وہاں ایسی حکمت سے دیں ہل چلا

(۱۹۷۵، موج تبسم، ۱۵۷).

--- چلنا ف مر؛ محاورہ۔
(کاشت کاری) ہل چلانا (رک) کا لازم؛ کھیت میں ہل سے کام لیا جانا، زمین کا جوتا جانا نیز تخت و تاراج ہو جانا۔ کھیتوں میں جانے کتنی بار ہل چل چکے ہوں گے ۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۵). اگر کاشتکار نے تخم ریزی نہ کی ہو لیکن اراضی میں ہل چل رہا ہو ---- تو ظاہر الروایت کے بموجب بیع نافذ ہو جائے گی ۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۸: ۴۱۰).

--- چلوانا ف مر۔
ہل چلانا (رک) کا تعدیہ؛ کاشت کرانا، کھیتی کروانا۔ زمین ہموار کرتے تھے ہل چلواتے تھے ۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۱: ۲۱۷).

--- دار صف؛ امذ۔
(کاشت کاری) وہ جس کے پاس ہل ہو، ہل کا مالک. (پلیٹس؛ نور اللغات). [ہل + ف: دار، داشتن = رکھنا]۔

--- دَھر (فت دھ) امذ.
ہل پکڑنے والا؛ بلرام جی کا ایک لقب. (پلیٹس). [ہل + دھر (رک)]۔

--- ساجھا امذ.
(کاشت کاری) ہر ساجھن، مشترک کھتی یا کھیت کی ہلائی. (اپ و، ۶: ۱۲۳). [ہل + ساجھا (رک)]۔

--- ساری امث.
(کاشت کاری) رک: ہل بندی. (اپ و، ۶: ۱۲۳). [مقامی]۔

--- سَجّا (---فت س، شد ج) امذ.
(کاشت کاری) ہل جوتنے میں باہمی مدد، ہر سجا، رک: ہل سوت. (پلیٹس). [ہل + رک: سجا (۳)]۔

--- سوت (---وج) امث.
(کاشت کاری) رک: ہر سوت، فصل پر پہلی دفعہ ہل چلانا یا چلانے میں مدد دینا. (پلیٹس). [ہل + سوت (رک)]۔

--- سِینگڑا (---ی مع، غنہ، سک گ) امذ.
(کشتی) ایک داؤ (باندھنا کے ساتھ مستعمل)۔ پہلوان تو داؤ پیچ سے واقف معاً چھاپ بیٹھا فوراً ہفتے گانٹھ لیے اور ہل سینگڑا باندھ کر آسمان دکھایا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۷۲).

--- شُدہ (---ضم ش، فت د) صف.
(کاشت کاری) ہموار کیا ہوا (کھیت)، ہل چلایا ہوا (کھیت)۔ وو چیریا---- یہ ہموار ہل شدہ کھیتوں میں پانی کے چھڑکاؤ یا نمی کے باعث جال بنا لیتی ہے۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۳۹۲). [ہل + ف: شدہ، شدن = ہونا]۔

--- کی مُٹھیا/ہتھی امث.
(کاشت کاری) ہل کا وہ حصہ جسے پکڑ کر ہل چلایا جاتا ہے۔ گنگا نے ایک نظر بھر کے اپنی بڑی بہن کی جانب دیکھا، پھر سپاہی کی طرف، پھر ایک نامعلوم عجیب جذبے سے سرشار ہو کے بھاگتی ہوئی کھیت کے بیچ میں چلی گئی اور ہل کی ہتھی پکڑ کے ہل چلانے لگی۔ (۱۹۵۷، طوفان کی کلیاں، ۱۶۱).

جو ان لکیروں کے نقش تم بھی ہلوں کی ہتھی پہ دیکھ پاؤ تو جان لو گے
کہ زندگی کی بقا کی خاطر انہی لکیروں نے پرچموں کو فراز رکھا

(۱۹۸۱، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر، ۸۶). اگر چھتری تلوار کی مٹھ کے بجائے ہل کی مٹھیا پکڑ لیتے تو جنگ کون لڑتا۔ (۱۹۸۷، حصار، ۹۷).

--- کھیو (---کس کھ، و مع) امث.
(کاشت کاری) ہل چلانے کی رت، کھیت کی ہلائی شروع کرنے کا وقت، ہروت، ہریت، ہراہتا. (اپ و، ۶: ۱۲۳). [ہل + کھیو (مقامی)]۔

--- َگھٹیٹ (---فت گھ، ی مج) امذ.
(کاشت کاری) کھیت جس میں کھیتی ہوتی ہو. (اپ و، ۶: ۱۲۳). [ہل + گھٹیٹ (مقامی)]۔

--- موسل (---و مع) امذ.
ہل کا ڈنڈا. (پلیٹس). [ہل + موسل (رک)]۔

--- میں جوتنا ف مر.
(کاشت کاری) **کھیت میں ہل چلانے کے لیے ہل کا جوا جانور کے اوپر رکھنا.** اگر تم میری بچھیا کو ہل میں نہ جوتتے تو میری پہیلی کبھی نہ بوجھ سکتے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۳ : ۲۶۷).

--- ہانکتا (ہانکتی / ہانکتے) کودوں پھانکتا (پھانکتی / پھانکتے) فقرہ.
ہل ہلاتے، ہانپتے کانپتے، بہت گھبراتے ہوئے، اضطراب کی حالت میں. سات سو پریاں چاروں طرف تلاش کے واسطے ہل ہانکتی کودوں پھانکتی دوڑیں۔ (۱۸۰۳، مذہب عشق، ۲۹). درزی ہل ہانکتا کودوں پھانکتا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا. (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۳۴۰). بھولے نواب تو گھر سے ہل ہانکتے کودوں پھانکتے سدھار گئے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، احمق الذین، ۱۱).

ہِل (کس ہ) امر۔
ہلنا (رک) کا امر؛ تراکیب میں مستعمل۔

جو پیچھے تھے آگے نہ وہ چل سکے
جو بیٹھے سو بیٹھے نہ پھر ہل سکے

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۹۰).

کوئی کہے گا ضرورت پہ ہل نہیں سکتا
کمر کے درد نے اتنا مجھے کیا ناچار

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳ : ۲۸۶).

--- جانا ف مر؛ محاورہ۔
۱۔ کانپ جانا، لرز جانا، تھرا جانا، دہل جانا نیز بہت بے چین ہو جانا، مضطرب ہو جانا۔

آہ کے کرتے ہی جگر ہل گیا
اشک کے بہنے سے بدن گل گیا

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۸۶).

تن بدن ہجر میں کیا کہیے کہ کیسا سوکھا
ہلکی بھی باؤ میں تنکے سے ہلے جاتے ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۸۷۲).

ترا وہ رعب کہ ہل جائے نام کو سن کر
سریر عظمت سلطان و قیصر و فغفور

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۷). آزمائش اتنی بڑی اتنی کڑی ہوئی کہ عجب نہیں جو فرشتوں کے بھی دل ہل گئے ہوں۔ (۱۹۵۹، خطوط ماجدی، ۱۲۴). **۲۔ حرکت میں آنا، جنبش کرنا۔**

تھا بہانہ مجھے زنجیر کے ہل جانے کا
چھوڑ دیو اب تو ہوا شوق نکل جانے کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۴۹).

میں سامنے سے جو مسکرایا
ہونٹھ اس کا بھی درد ہل گیا تھا

(۱۷۸۴، میر درد، د، ۳۱). سب کچھ دیکھ کر اس پر بھی اثر ہوتا ہے اور ---- اس کا ہونٹ ہل جاتا ہے۔ (۱۹۶۳، شاعری اور شاعری کی تنقید، ۱۴۵). **۳۔ مانوس ہو جانا، سدھ جانا، عادی ہونا۔** جب بڑھئی نے دیکھا کہ اب یہ بچے اس پتلے سے خوب ہل گئے تب ایک روز اوس سنار کے پاس گیا۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۵۶). ضرور ہے ذبح کرنا اوس وحشی جانور کا جو آدمیوں سے ہل گیا۔ (۱۸۶۷، نور الہدایہ، ۴ : ۵۶). سب بچوں کی دیکھ بھال بھی یہی کرتی ہیں، بچے ان سے کیسے ہل گئے ہیں۔ (۱۹۳۰، چھلاوا، ۳۷). اس نے اپنے دل میں کہا شیر مجھ سے ہل گیا ہے۔ (۱۹۴۶، الف لیلہ و لیلہ، ۷ : ۷). بعد میں بانو بھی مجھ سے ہل گئی اور پھر صحیح معنوں میں میری دوست بن گئی۔ (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۵۱). **۴۔ متزلزل ہو جانا، تذبذب کا شکار ہونا، پائے استقامت میں لرزش آنا؛ جگہ سے ہٹ جانا۔**

مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے
اے ظفر بنیاد تک بھی انکے (کذا) (گھر کی ہل گئی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۳۶).

اب کوئی دن ایک ایسا انقلاب آنے کو ہے
قصر استعمار کی بنیاد ہل جانے کو ہے

(۱۹۴۹، نبض دوراں، ۲۱۸). ایک دن مجھے ایک امر نے تنگ کیا اور نفس اس کے دباؤ میں ہل گیا۔ (۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ)، ۱۳۰). اندر سے آواز آئی، آؤ مگر اس زور سے اور اس تپاک سے کہ ہوٹل ہل گیا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۳۴). ۵۔ (قدیم) **اٹک جانا، رک جانا۔** جو کچھ حلق میں ہل گیا اس کا علاج پانی سوں بچارے جو پانی حلق میں ہل گیا اسے کوئی کاہے سوں اتارے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۵). ۶۔ (بازاری) **کسی غیر عورت سے صحبت کر لینا، مجامعت کر ڈالنا.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

--- جُل (--- ضم ج) امث.
۱۔ جنبش، حرکت۔ وہ پتھروں کے جوڑ و پیوند جو بڑھیا کی دانتوں کی طرح ہل جل رہے ہیں کسی زمانہ میں پتھروں سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔ (۱۸۹۰، جغرافیۂ طبیعی، ۱ : ۵۴). چونکہ دجال ہل جل نہیں سکتا اس لیے جساسہ ---- اس کے پاس ---- خبریں جمع کر کے لاتی تھی۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۲۵۳). نعل ---- کے اندر کا چھلا اس مقناطیسی فیلڈ کے اندر ہل جل کر رہا تھا۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۱۴۷). **۲۔ ایک زنانہ کپڑے کا بازاری نام۔** کپڑے کی ایک الگ تھلگ دکان میں جا گھسا اور بولا آنکھ کے نشے کی قمیض زنانہ اور ہل جل کی چادر زنانہ اور جارجٹ ---- لا دکھا جلدی۔ (۱۹۴۲، طلوع و غروب، ۱۲۲). کوٹھے سے آواز آتی ہے کپڑے والے تیرے پاس ---- بڑھیا قسم کی ہل جل بھی موجود ہے۔ (۱۹۵۵، چراغ حسن حسرت، مطائبات، ۷۰). [ہل + جل (تابع)]۔

--- جُل پیدا ہونا محاورہ، ف مر۔
جنبش ہونا، حرکت پیدا ہونا، پیش رفت ہونا۔ اگر سیاسی حالات میں کچھ ہل جل پیدا ہوئی تو جنگ عظیم کی وجہ سے۔ (۱۹۷۶، جنگ، کراچی، ۴ مارچ، ۳).

--- ڈُل (--- ضم ڈ) امث.
حرکت، جنبش؛ ہل جل۔ ملازمین کی جس قدر کمک مل سکتی تھی، وہ حاصل کر کے اس کو گانٹھ لیا جاتا اس طرح کہ ہل ڈل بالکل نہ پائے۔ (۱۹۸۹، نذر مسعود، ۱۸۴). [ہل + ڈل (ڈلنا = حرکت کرنا) تابع]۔

--- کَر م ف.

حرکت دے کر، جنبش کرکے؛ سرک کے، اُٹھ کر۔ نوکر چاکر قدم قدم پر موجود ہیں، ہل کر پانی بھی نہیں پینا پڑتا۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سرِ آسماں، ۱۵).

--- کر/کے پانی نہ پی سکنا محاورہ.

۱۔ کمزوری یا بیماری کے سبب کام کے قابل نہ ہونا، بہت ناتواں ہو جانا، بیمار ہو جانا۔

ہل کے پانی نہیں پی سکتا ہوں کھانا کیسا
سلب کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۲۱۶).

تیرا نخچیر جی نہیں سکتا
ہل کے پانی بھی پی نہیں سکتا

(۱۹۲۳، نقش و نگار، ۱۴۶). **۲۔ نہایت کاہل ہونا، انتہائی سست اور آرام طلب ہونا۔** وہ ہل کر پانی تو پی نہیں سکتے ایسے مٹھوس ہیں رات میں پہنچیں گے۔ (۱۹۶۹، افسانہ کر دیا، ۳۰).

--- کر/کے پانی نہ/نہیں پینا محاورہ.

۱۔ اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کرنا؛ نہایت آرام طلب ہونا۔ تم چاہو تو ہل کر اپنے ہاتھ سے پانی نہ پیو۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۷۷). خدا نے دولت دی، غنی بنایا، ہمہ نعمت موجود ہے، چاہو تو ہل کر پانی نہ پیو۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۵۵). جنھوں نے کبھی ہل کر پانی نہیں پیا ---- بھلا اُن سے کیسے ہو سکتا ہے کہ سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملیں۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۱۲۷). نوکر چاکر قدم قدم پر موجود ہیں ہل کر پانی بھی نہ پینا پڑتا۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سرِ آسماں، ۱۵). **۲۔ سخت کمزور یا ناتواں ہونا۔**

پیو گے ہل کے نہ پانی بھی یار پیری میں
جو کیف حال تمہارا یہی شباب میں ہے

(۱۸۶۰، کیف، آئینۂ ناظرین، ۱۷۹).

ضعف سے کچھ کیا نہیں جاتا
ہل کے پانی پیا نہیں جاتا

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۴۶).

--- کر نہ دینا ف مر؛ محاورہ.

بالکل جنبش نہ کرنا، حرکت نہ کرنا، ٹس سے مس نہ ہونا، ایک ہی جگہ پڑے رہنا، نہایت کاہل ہونا، انتہائی سست اور آرام طلب ہونا۔ یہ ثریا جو ہے بہت ہی کاہل بلکہ اکھل ہو گئی ہے ہل کر ہی نہیں دیتی۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۲۳).

--- کے پانی نہ مانگنا محاورہ (قدیم).

فوراً مر جانا، ذرا جنبش نہ کر سکنا، پانی مانگنے تک کو نہ ہل سکنا، بالکل نہ تڑپنا۔

جنبش ان کی ہے غضب، قہر اشارا انکا
ہل کے پانی بھی نہیں مانگتا مارا انکا

(؟، واسوخت (منشی جواہر سنگھ) (مہذب اللغات)).

--- کے پھلی نہ پھوڑنا محاورہ.

انتہائی کاہل ہونا، نہایت آرام کا عادی ہونا نیز انتہائی نازک ہونا۔ بیوی اپنے گھر کی لاڈوں کی پلی ہوئی، پہلی بسم اللہ ہل کے پھلی نہیں پھوڑتیں لڑاکا غضب کی۔ (۱۹۹۲، فرہنگ اثر (اودھ پنچ، لکھنؤ)، ۳: ۶۵۴).

--- مِل (--- کس م) (الف) امذ.

ملنے جلنے کا عمل، میل جول نیز ایک قدیم کھیل کا نام۔

پچھوا کھیلی دھاوا مل کدھیں
کہ کھیلی چھڑی ہور ہل مل کدھیں

(۱۶۸۷، یوسف زلیخا، ہاشمی، ۴۴).

--- مِل (ب) م ف.

مل جل کر، مل کر، میل جول پیدا کرکے۔

خدا سات ہل مل کے ہوتے ہیں ایک
اُسی کا دیکھو اوچہ لیتے ہیں بھیک

(۱۶۸۵، معظم بیجاپوری، گنج مخفی (قدیم اردو، ۱: ۱۷۱)).

یاں آکے ہم اپنے مدعا کو بھولے
ہل مل غیروں سے آشنا کو بھولے

(۱۷۵۴، مخزن نکات (بے تابؔ)، ۷۷). [ہل (رک) + مل ملنا (رک) سے].

--- مِل جانا ف مر؛ محاورہ.

آپس میں مانوس ہو جانا، گھل مل جانا، بے تکلف ہو جانا۔ اوپری آدمی سے یکبارگی ہی مت ہل مل جائے، کیا جانے دل میں وہ کیسا ہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۷۳).

جدائی ظلم ہے ہر آشنا کی
خصوص اپنے سے جو ہل مل گیا ہو

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۵۶). سبھ گھڑی تھی وہ ہی جس دم یار دو دل مل گئے منتظر تھے جس کے ہم سو آکے وہ ہل مل گئے۔ (۱۸۲۷، دیوان شاداں، ۲: ۱۷۹). دل میں سوچا کہ آیندہ جب ہل مل جائے گی تو آپ بولے گی۔ (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم، ۲: ۲۷۹). دولت کی طمع کے سبب یہ لوگ ہل مل گئے تھے۔ (۱۸۷۴، تاریخ المتقدمین، ۱: ۱۰).

ہڈیوں کی چاٹ پاتے ہی ہما
کیا سگ محبوب سے ہل مل گیا

(۱۹۰۰، امیر (مہذب اللغات)). تھوڑے ہی دنوں میں سب سے ہل مل جائیں گی یہاں کے رنگ ڈھنگ دیکھ کے آپ سے آپ کے قابو میں آ جائیں گی۔ (۱۹۱۳، چھلاوا، ۶۰). سادھو ---- دھیرے دھیرے انھیں لڑکوں میں ہل مل گیا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۲: ۱۳).

--- مِل رہنا ف مر؛ محاورہ.

مل جل کے رہنا؛ میل جول کے ساتھ رہنا۔

جو رہے ہل مل ہمیشہ صبح و شام
آرزو رکھتا ہے یوں دل میں تمام

(۱۷۴۳، مثنوی حسن و دل (حاتم)، ۳۵).

سجن، تجھ زلف میں ہل مل رہا ہے
ہمارے ہات میں کب دل رہا ہے

(۱۷۶۱، چمنستان شعراء (وقار)، ۱۱۷).

بولا کے جو مطلب کوں دیکھو اوکتے حاصل
صوت او الااللہ میں رہتے او سداں ہل مل

(۱۸۱۴، دیوان الااللہ شطاری، ۱۳).

ہے دل کا مقام مضغۂ دل
یک جسم میں دونو رہتے ہل مل

(۱۸۷۴، جامع المظاہر فی المنتخب الجواہر، ۶۸).

---ہِل کَر رَہنا ف مر؛ محاورہ۔

میل جول کے ساتھ رہنا. (نور اللغات؛ علمی اردو لغت).

---ہِل لینا ف مر؛ محاورہ۔

میل جول رکھنا، ملنا، ملاقات کرنا.

گرم جوشی سے اوائل تو وہ کچھ ہل مل لے
یوں الگ ہو گئے اب بعد) کذا (میں ہم سے دل لے

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۹).

---نَہ سَکُوں مِرے/میرے سَو (نو بَخُرے) نَخرے کہاوت.

جو مانگے بہت اور کام کچھ نہ کرے، کاہل اور حیلہ کرنے والی عورت کے متعلق کہتے ہیں. (ماخوذ: خزینۃ الامثال؛ جامع اللغات؛ فرہنگ اثر؛ جامع الامثال).

---ہِلا ڈالنا ف مر؛ محاورہ۔

جنبش دینا، بُری طرح ہلا دینا، متزلزل کر دینا.

میں آج وہ ہوں کہ رستم کو کھڑکھڑا ڈالوں
پہاڑ ہووے تو اک دم میں ہل ہلا ڈالوں

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱۴۵).

---ہِل کَر م ف.

حرکت کرکے؛ آگے پیچھے جنبش کرتے ہوئے۔ سر ڈھانکے ہل ہل کر قرآن شریف پڑھتی ہے۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۲۴۳). درویش لڑکے رحلوں پر قرآن مجید کی جلدیں کھولے ہل ہل کر تلاوت کر رہے تھے۔ (۱۹۸۹، قید، ۱۱۰).

ہَلا (۱) (فت ہ) امث.

۱۔ زمین؛ پانی؛ مختلف قسم کی روح شراب؛ شراب. (ماخوذ: پلیٹس؛ شبد ساگر). ۲۔ سہیلی، سکھی، ہم جولی. (شبد ساگر). [س:]۔

ہَلا (۲) (فت ہ) ندائیہ۔

سہیلی کے لیے ناٹک میں مخاطب کرنے کا ایک کلمہ. (پلیٹس؛ شبد ساگر). [مقامی]۔

ہِلا (کس ہ) (الف) امر۔

ہلنا (رک) کا ماضی نیز ہلانا کا امر؛ (تراکیب میں مستعمل)۔ درویش آیا ---- اور کہنے لگا قاضی اٹھ جا! قاضی ذرا نہ ہلا۔ (۲۰۰۴، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۳۹۹).

ہِلا (ب) صف.

مانوس، پالتو، ہلا ہوا. (ماخوذ: پلیٹس).

ہِلا (ج) امذ.

گیلی زمین جو مویشیوں کو چلا کر نرم کی گئی ہو؛ گیلی مٹی، کیچڑ؛ پتلی کیچڑ؛ دھنسنی دلدل. (پلیٹس). [ہلنا (رک) سے]۔

---جُلا/جُھلا (--- ضم ج/جھ) صف.

ہلا ملا، ہلا ہوا؛ مانوس. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلا + جُلا تابع/جُھلا، جھلانا (رک) سے]۔

---جُلا کَر دیکھنا ف مر؛ محاورہ۔

حرکت دے کر دیکھنا؛ (عموماً) جھنجھوڑ کر زندہ یا مردہ ہونے کا اندازہ کرنا۔ بچے کو اٹھا کر گود میں لیتی ہے اسے ہلا جلا کر دیکھتی ہے۔ (۱۹۹۰، اپنے لوگ، ۹۲). گوروں کا سربراہ ---- قیدی کے مردہ جسم کو ہلا جلا کر دیکھتا اور ---- اسے سمندر میں پھنکوا دیتا ہے۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۹۱).

---دینا محاورہ.

۱۔ جنبش دینا، حرکت دینا۔ اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۲۰). ۲۔ جھنجھوڑ دینا، زیر و زبر کر دینا، منقلب کر دینا؛ ہوش میں لانا.

تیرا نالہ نہو اس دل کا وہ نالہ ہے اے بلبل
ہلا دے چھٹتے ہی ایک دم میں بس ارض و سما دونو

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۴۷). شاکیا منی منجملہ ان نادر الوجود اشخاص کے تھا جن کی آواز دنیا کو ہلا دیتی تھی۔ (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۲۸۸). ایک ایک آدمی نے دنیا کو ہلا دیا ہے اور آپ اتنی تعداد میں ہو کر بھی رجعت پسندوں کی آڑ لیتے پھرتے ہیں۔ (۱۹۳۶، خطبات عبدالحق، ۱۷). اردو شاعری کے لب و لہجے میں ---- کارآمد تلخی و غیظ و غضب کا اضافہ جوش کی ذات سے ہوا۔ انھوں نے ---- میدان شاعری میں للکار کر ایک آواز دی جس میں دلوں کو ہلا دینے کی قوت تھی۔ (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۱۶۱). وہ میری زندگی کو ہلا دینے والا تجربہ تھا۔ (۱۹۶۱، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت، ۹۸). ۳۔ لرزا دینا، زلزلہ ڈال دینا.

مرے ناتواں دل کو دیکھا تو بولے
ہلا دے گا جو عرش وہ دل یہی ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۶۰). اگر سحر کرے تو زمین کو ہلا دے۔ (۱۹۰۱، طلسم نوخیز جمشیدی، ۲: ۶۵۲).

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۴۹).

حصارِ چرخ بریں کو ہلا دیا جس نے
جہاں کو تیغ کا جوہر دکھا دیا جس نے

(۱۹۴۶، اختر ستان، ۱۱۴). ۴۔ بے چین کر دینا، مضطرب کر دینا، دہلا دینا.

پھوڑا سا دکھا دیا کسی نے
ٹیس اوٹھی ہلا دیا کسی نے

(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۱۰۸).

میں سوچتا تھا کہ کچھ دن ہیں کٹ ہی جائیں گے
ترے خیال نے لیکن ہلا دیا ہے مجھے

(۱۹۷۶، جاں نثار اختر، تار گریباں، ۱۱).

کبھی خود کو ٹوٹتے پھوٹتے بھی جو دیکھتے تو حزیں نہ تھے
مگر آج خود پہ نظر پڑی تو شکست جاں نے ہلا دیا

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۱۶). اس خبر نے تو ہلا دیا ---- کہ انھیں بیویوں کے مظالم سے بچایا جائے۔ (۱۹۹۹، جنگ، کراچی، ۳ مئی، ۵).

---ڈالنا محاورہ.

بے چین کر دینا؛ متاثر کرنا؛ حیرت زدہ کرنا؛ جھنجھوڑ دینا، زیر و زبر کر دینا، لرزا دینا.

جو آہ نے فلکِ پیر کو ہلا ڈالا
تو آپ ہی کہیئے کہ ہے گا یہ کس اثر میں اثر

(۱۸۷۹، دیوان عیش، ۹۴). جب ہلا ڈالے زمین کو اُسکے بھونچال سے ۔ (۱۹۱۷، ترجمہء قرآن، مولانا محمود الحسن، ۱۰۳۱). مولانا محمد علی ملنے گئے تو انھیں اس نے کھڑا رکھا، مولانا محمد علی نے بیڈن کی اس حرکت پر حکومت کو ہلا ڈالا تھا۔ (۱۹۵۶، میرے زمانہ کی دلی، ۱: ۲۴۸). کروڑوں برس پہلے نازل ہونے والا سیارچہ اس دمدار ستارے سے بہت مختلف تھا جس نے ---- دنیا کو ہلا ڈالا تھا۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۲۵).

---کر (---کے) م ف.

ا۔ **حرکت دے، کر جنبش سے۔**

بھی تو ہنس کر شتاب آ جا نظیر کی بھی طرف ٹک اے جاں
بنا کے سج دھج، پھرا کے دامن لگا کے ٹھوکر، ہلا کے بالا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۹). ۲۔ **لرزا کر، زیر وزبر کرکے۔** اسلام آباد پہنچتے پہنچتے زلزلے کا نقصان صرف بلڈنگوں کو ہل کر رخصت ہوگیا۔ (۲۰۰۵، مجلّہ زلزلہ، ۱۸ اکتوبر، ۱۴).

---کر رکھ دینا محاورہ.

ا۔ **زیر و زبر کر دینا، جھنجھوڑ دینا، منقلب کر دینا؛ رک: ہلا دینا۔** ہندوستان میں فوجی بغاوتوں نے انگریز سامراج کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۷۷). بھارت نے مئی ۱۹۷۴ء میں اپنے ایٹمی دھماکے سے ہلا کر رکھ دیا۔ (بھارت نے مئی ۱۹۷۴ء میں اپنے ایٹمی دھماکے سے ہلا کر رکھ دیا)۔ ۲۔ **پریشان کر دینا؛ ستا مارنا** ۔ اس وقت اس کی ناقص معلومات نے مجھے خاصا ہلا کر رکھ دیا تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۲۹).

---لینا ف مر؛ محاورہ.

مانوس کر لینا؛ سدھانا۔ تمام پالتو جانور جنھیں آدمی نے رفتہ رفتہ اپنے سے ہلا لیا ہے اصل میں جنگلی تھے۔ (۱۹۲۴، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۲: ۱۰۵). حضرت ابراہیمؑ سے ---- ارشاد ہوا کہ چار پرندوں کو لے کر اپنے سے ہلا لو۔ (۱۹۵۴، حیوانات قرآنی، ۱۶۴).

---مارنا ف مر؛ محاورہ.

جنبش دینا، جھنجھوڑنا۔

اک ذرا مل کے ادھر آؤ نہیں تو دیکھو
آسماں تک بھی مرا نالہ ہلا مارے گا

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۲۰). بلند اختر نے چند سردار نامدار ---- ساتھ لے کر ---- شاہی کو ہلا مارا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۸: ۶۱).

ہلا مارا نہ اے دل تو نے جب عرش الٰہی کو
تو پھر آہوں کا نعرہ رات بھر مارا تو کیا مارا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۲۸). ۲۔ **تہ و بالا کر دینا، منقلب کر دینا؛ بدل ڈالنا۔** پیغمبروں کی تشریف آوری نے تو مذہب کی بیخ و بن کو ہلا مارا۔ (۱۹۰۷، اجتہاد، ۵۶).

---مِلا (---کس م) صف مذ.

مانوس؛ ہلا ہوا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلا + ملا، ملنا (رک) سے].

---مِلا رہنا ف مر.

مل جل کر رہنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

---ہلا دینا ف مر؛ محاورہ.

بری طرح جھنجھوڑ دینا؛ بہت پریشان کرنا۔ اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے ۔ (۱۹۰۰، فتح محمد جالندھری، ترجمہء قرآن، ۳۶).

---ہلا ڈالنا ف مر؛ محاورہ.

رک: ہلا ہلا دینا۔ پہنچی انھیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے۔ (۱۹۱۱، ترجمہء قرآن، احمد رضا خاں بریلوی، ۵۳).

---ہلا کر م ف.

جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر؛ بار بار حرکت دے کر۔ آلتی پالتی مارے اپنے گول مدور پیٹ کو ہلا ہلا کر رامائن کا پاٹھ کر رہا تھا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۴۷۸). دوسرے غلاموں کے ساتھ مل کر درختوں کو ہلا ہلا کر زمین پر پھلوں کو گرانا تھا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۱۷).

---ہلا کر بھرنا ف مر۔

ظرف یا پیمانے میں کسی چیز کو بھر کے خوب ہلانا، ٹھونس ٹھونس کر بھرنا، گنجائش نکال نکال کر پر کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

---ہُوا صف مذ۔

ا۔ **مانوس، پالتو، جو ہل گیا ہو۔** چودھری جی بالکل نہیں روتے جی ----. بڑے ہلے ہوئے ہیں جی ان سے ۔ (۱۹۸۴، اپنے لوگ، ۹۲). ۲۔ **اپنی جگہ سے ہٹا ہوا، منتشر، تتر بتر** ۔ اب معاشرہ ہلا ہوا ہے لہٰذا ---- انسان کے مسائل حال نہیں ہوتے ۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۲۵۰).

---ہونا ف مر۔

مانوس ہونا۔

فرقت ہو تو حال اسکا خدا جانیئے کیا ہو
تھمتا ہے کوئی باپ سے بچہ جو ہلا ہو

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۳۷۳).

ہَلا (۱) (فتحہ، شد ل) امذ؛ ~ ہلہ۔

ا۔ **میدانِ کارزار میں دشمن کی سپاہ پر چڑھائی، دھاوا، چڑھائی؛ حملہ، یورش۔** سواروں نے ہلا کیا اور نزدیک قلعے کی خاک ریز کے پہنچے۔ (۱۸۰۴، گلزار چین، ۱۱۲).

بدکیش کوئی دیکھتا تھا تیر کا پلا
کہتا تھا کوئی کرتے ہیں اب پیاسوں پہ ہلا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۴۷). ۲۔ **ہجوم، مجمع، جمگھٹا۔** پونڈ (نوٹ) پر بٹہ لگنے لگتا تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سیونگ سرٹیفکٹ اور سیونگ بنک پر جو ہلا ہوتا اس کو کون سی چیز روک سکتی تھی۔ (۱۹۳۱، سکہ اور شرح تبادلہ، ۱۶۸). ۳۔ **حملہ (بالخصوص کسی مرض کا)۔** کالی کھانسی نامراد کا ہلا جب بھی ہوتا بیچارے کا منہ کھانس کھانس کر بینگن سا ہو جاتا۔ (۱۹۸۸، آتش زیرپا، ۱۷۷). ۴۔ **(کسی کام کا) مرحلہ؛ رو؛ روانی۔** ملک میں وہ سیاست وجود میں آ جائے جو ہمارے دھیمے کام کو ایک ہی ہلے میں کہیں سے کہیں پہنچا دے۔ (۱۹۴۰، تعلیمی خطبات، ۹۵). مجھ میں ایک کمزوری یہ ہے کہ میں لکھا ہوا مصرعہ بھی ---- اکثر پہلے ہلے میں غلط پڑھ جاتا ہوں۔ (۱۹۸۸، اردو انشائیہ، رشید احمد صدیقی، (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۳۱۰)). ۵۔ **شور و غوغا، غل غپاڑا نیز چرچا۔**

پڑے آکے پاؤں میں دونوں محلے
مچے شہر میں اس کرشے کے ہلے

(۱۹۰۹، مظہر المعرفت، ۱۰۳). [غالباً، س:]۔

---بولنا محاورہ.

دھاوا بولنا، حملہ کرنا۔ آج اُس سے لڑا تو کل اس سے، نہ روس کی پروا کی، نہ بلجیم کی اور آسٹریا کے ذرا سے بہانہ پر فرانس پر ہلا بول دیا۔ (۱۹۳۱، سکہ اور شرح تبادلہ، ۱۶۰). جب سکھ لٹیرے شہر پر ہلا بولتے تو آصفی محلے کے مرد عورتیں اور بچے تہہ خانے میں پناہ لیتے ۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۳). ایک مرتبہ گیمبیا پر اللہ کی مرضی سے ٹڈی دل نے ہلا بول دیا تھا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۲۵).

--- پُکار (--- ضم پ) امث.

چیخ پکار، شور و غل؛ (مجازاً) رونا پیٹنا۔

ہلا پکارِ مادر ہوا عیسیٰ لگے رونے مینے

(۱۵۲۴، قصہء بی بی مریم، ۱۸). [ہلا + پکار (رک)]۔

--- شیری (--- ی مج) امث.

ہمت دلانے کا عمل، شاباش، آفرین۔ دوسرے بچے اسے ہلا شیری دیتے ہیں۔ (۱۹۸۰، وارث، ۵۲). یہ جو تھوڑی بہت داد، ذرا سی ہلا شیری اور بلے بلے ہمیں نصیب ہے تو باہر کے حلقوں سے۔ (۱۹۸۷، عرض مصنف، ۱۶۶). [ہلا + رک : شیری (۱)]۔

--- کرنے والا صف؛ امذ۔

بہت شور مچانے والا؛ شور کرنے والا شخص؛ بلوائی، شورش پسند آدمی۔ (پلیٹس).

--- گلّا (--- فت ک، شد ل) امذ.

رک: ہلا گلا نیز بکواس، بک بک، بیوقوفی کی باتیں، زیادہ گوئی۔ (پلیٹس). [ہلا + کلا، تابع]۔

--- گُلّا (--- ضم گ، شد ل) امذ.

۱۔ شور و غل؛ غل غپاڑا؛ اُچھل کود؛ (مجازاً) خوش طبعی۔ ارے صاحب جلدی چلو ہلا گلا مت کرو میں کوتوال سے مکمل حال کہوں گا۔ (۱۸۹۷، چندراولی، ۵۴). آج کل "شملے" میں اکثر احباب بال بچوں کے بغیر چھڑم چھڑے بیٹھے ہیں دن بھر خوب ہلا گلا رہا ۔ (۱۹۴۳، ضمیر حاضر، ضمیر غائب، ۱۷). وہ سب ایک لانبی میز کے قریب کرسیاں بچھائے ہلے گلے میں مصروف تھے۔ (۱۹۷۳، افکار، کراچی، فروری، ۴۱). اگر اسے کسی چیز سے خوف آتا تھا تو وہ ہلا گلا تھا۔ (۱۹۹۹، سونی کی دنیا، ۲۴۸). **۲۔ بیہودہ گفتگو، بکواس۔** (جامع اللغات). [ہلا + گلا، تابع]۔

--- گُلّا کرنا محاورہ.

شور مچانا؛ دھوم دھڑکا کرنا؛ سیر و تفریح کا سامان کرنا۔ کوئی بڑا ہلّا گلّا کرنے کا پروگرام اپنے ذہن میں رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۷، دامن کوہ میں ایک موسم، ۳۵۸). موضوع کے حق کی حامی لڑکیوں نے کچھ ہلّا گلّا کرنے کی کوشش کی۔ (۱۹۹۰، پاؤں کی زنجیر، ۱۵۳).

--- مچانا ف مر.

شور و غل کرنا؛ ہلچل مچا دینا؛ کھلبلی ڈالنا؛ دھوم مچا دینا۔ ہجو ریو سار چور تین دن سے محلے میں ہلا مچائے ہے۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۸۴۷). کہارے، او، نکٹے یہاں کا ہلا مچاوٹ ہے، چل دور ہو لنڈورے کھبر ناہیں کہ یہ مندر رانی مہرانگیج کا ہے۔ (۱۸۹۰، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے، ۳، ۲: ۲۴۸)). اس کا یہ راگ گاؤں بھر میں ہلا مچا دیتا ۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۶۳).

--- مچنا ف مر.

ہلا مچانا (رک) کا لازم؛ شور و غُل ہونا، غل غپاڑا ہونا۔ روج مار دھاڑ ہوئے گئی اور گانوں میں ہلا مچا تو پورن اس روج ہمرے یو جی عوضی تھے۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۲: ۱۰۵).

ہلّا (۲) (فت ہ، شد ل) امذ.

رک: ہرّا، ہڑ، ہلیلہ۔ (پلیٹس). [ہڑا (رک) کا متبادل]۔

ہِلّا (کس ل، شد ل) امذ.

اُ۔ کام، دھندا؛ مشغلہ۔ (نور اللغات؛ مہذب اللغات). **۲۔ (ٹھگوں کی اصطلاح) عہدہ، مقررہ خدمت۔** (اپ و، ۸: ۲۰۷). اف: کرنا، ہونا۔ [حیلا (رک) کا بگاڑ]۔

ہَلاپَتا (فت ہ، پ) امذ.

رک: ہلاپتی۔ تبت کی چوٹیوں سے سر ٹکرایا مگر مولوی صاحب کا پتا نشان گدھے کے سینگ کی طرح نہ ملا اور اسی ہلاپتے میں منشی کلن ایک تنگ و تاریک کھڈ میں ایسے گرے کہ جا کے عدم کے راستے پہونچ گئے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۱۳۱). [ہلاپتی (رک) کی تذکیر]۔

ہَلاپَتی (فت ہ، پ) امث.

آدمیوں کی رواروی؛ بھاگڑ، ہلچل، گڑبڑ، ہلاچلی۔ اس ہلاپتی میں نہ ساتھ والوں کا خیال نہ اس انوکھی رفتار سے کسی کے موثر ہونے کا لحاظ۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، پیاری دنیا، ۶). [ہلاچلی (رک) کا ایک تلفظ]۔

ہَلاچَلی (فت ہ، چ) امث.

ہل چل، بھگڈڑ؛ بھاگڑ، گڑبڑ، ابتری، افراتفری۔ اکثر لوگ اس ہلاچلی کے وقت پیغمبر صاحب سے الگ ہوگئے۔ (۱۹۰۷، اجتہاد (ضمیمہ) ۲، ۱۳۶). ایسی ہلاچلی، غلغل اور بچوں کی معصوم مصاحبت میں کچھ احساس ہی نہ ہوا کہ کتنا وقت گزر گیا ہے۔ (۱۹۸۸، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں، ۱۹۵). [ہلچل (رک) کا بگاڑ]۔

--- پڑنا محاورہ.

ابتری واقع ہونا۔ (مخزن المحاورات).

ہَلاد (فت ہ) امذ.

خوشی، لطف؛ آرام، سکھ۔ (جامع اللغات؛ ہندی اردو لغت). [س :]۔

ہَلادِن (فت ہ، کس د) (الف) صف.

خوش کرنے والا۔ (جامع اللغات).

ہَلادِن (ب) امث.

بجلی۔ (جامع اللغات). [س :]۔

ہِلار (کس ہ) امذ؛ امث۔

اُ۔ جنبش، حرکت؛ لرزنا، کانپنا؛ گھبراہٹ، اضطراب۔ (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲۔ جھولے یا پنگورے کا جھونٹا، ہلکورا۔** زندگی میں پھر ایک دفعہ اس نے پنگوڑے کا ہلار چکھا۔ (۱۹۷۲، اوراق، سرگودھا، اکتوبر، نومبر، ۹۸). [س :]۔

ہِلارا (کس ہ) امذ.

جنبش، حرکت، جھولے کی حرکت یا جھونٹا۔ ادھر پینگ کا ہلارا ختم ہوا اور ادھر اس کے بول بھی پورے ہوئے۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۴۸).

بے سہاروں کی اترتی پینگ کو
نذر اللہ اک ہلارا چاہیئے

(۱۹۸۰، شہر سدا رنگ، ۱۸۴). [ہلار (رک) + ا، لاحقہء تذکیر]۔

--- لینا ف مر.

جنبش لینا، جھونٹا لینا، جھولنا۔ ایک بار کرسٹین نے ایسا بھی کیا کہ اس کے ہاتھوں میں ایک پرندہ تھا اور اس کی آنکھیں روشندان کے سامنے ہلارے لیتے پکھیرو پر تھیں ۔ (۲۰۰۳، راکھ، ۲۸۵).

ہلارْنا (کس ہ، سک ر) ف م.
رک: ہلورنا، ہلانا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [رک: ہلار + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہُلاس (ضم ہ، بلا شد نیز شد ل) (الف) امذ (قدیم)۔
ا۔ خوشی کا امڈنا، آنند کی امنگ، خوشی، آنند، شادمانی، شادی، بشاشت نیز آرزو، ارمان۔

جب لب تے لب ملا کر مد پیو سات پئی میں
جوبن ہلاس ہو مج بھاتا ہوا ہیا کا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۱).

اے ولی دلربا کے ملنے کوں
جی میں میرے ہلاس ہوتا ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۳).

دیکھا جو میں یک نظر وہ دولت خانہ
جی میں نہ رہا سیر ارم کا بھی ہلاس

(کلیات قائم (مرتبہ اقتدا حسن) (نسخہ مجلس)، ۲، ۴۳۲).

ہُلاس (ب) امث.
ا۔ سونگھنے کا خشک سفوف جو پسے ہوئے تمباکو سے بنتا ہے اسے نشے یا تسکین کے لیے ناک میں چڑھا لیتے ہیں، ناس، نسوار۔

فرشتے ہوئے مست اوس باس تھیں
رہے بیخبر ہو سو ہلاس تھیں

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۳۲). تنبا کو ہند کا بہت ہی خشک ہوتا ہے ...... اوس سے صرف ناقص ہلاس بن سکتی ہے۔ (۱۸۴۵، مزید الاموال، ۱۲۵). آدمی اپنا وقت کاٹنے کے لیے حقہ پیتے ہیں، ہلاس سونگھتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۵۲۸).

نیک نامی کی نہ پائی بھی اس نے خوشبو
چڑھ گیا مغز میں جس شاہ کے غفلت کا ہلاس

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۲۰۵). یہاں بہت سے لوگ ہلاس سونگھ سونگھ کر پہاڑ سا دن گزار دیتے ہیں۔ (۱۹۶۷، انشائیے، فضل احمد صدیقی، ۲۸). **۲۔ چھینک لانے کی مخصوص دوا، سنگھنی، روشن دماغ۔** کائے پھل پونے دو تولے، بندال کا پھل سات ماشہ، زعفران دو رتی، لونگ پانچ عدد کو باریک پیس کر بطور ہلاس کے استعمال کریں تو دماغ کا خوب تنقیہ ہو ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲: ۴۲۰). **۳۔ سل کی بیماری.** (فرہنگ عامرہ). [س:]۔

---دانی امث.
ہلاس رکھنے کا چھوٹا ظرف جس سے ناس سونگھتے یا ناک میں چڑھاتے ہیں۔ ہر شخص کے ساتھ ایک ملا صاحب "منڈا ہوا سر" ناف تک داڑھی، پاؤں تک کرتہ، نیلا لنگ، ہلاس دانی ہاتھ میں۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۴). [ہلاس + ف: دان (لاحقۂ ظرفیت) + ی، لاحقۂ تانیث و تصغیر]۔

---لینا ف مر؛ محاورہ۔
ا۔ نسوار ناک میں چڑھانا. (جامع اللغات؛ مہذب اللغات). **۲۔ (طب) بُولینا؛ سونگھنا، چھینک لانے کی دوا سونگھنا.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---نکلنا محاورہ.
رک: ارمان نکلنا؛ آرزو پوری ہونا، مراد بر آنا۔

دن کے ملنے سیں نکلتا نہیں مجھ دل کا ہلاس
ایک شب یار مرے پاس کبھی سوئے تو ہو

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۲۰۳).

آوے ہزار رنگ سے گلشن میں گر بہار
نکلے کبھی نہ مرغ گرفتار کا ہلاس

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۴۲).

---ہو جانا محاورہ.
ہلاس کی طرح چٹکی چٹکی کرکے اُٹھ جانا؛ جلد خرچ ہو جانا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہُلاسو (ضم ہ، و مع) صف.
خوش، آنند، مسرور. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [رک: ہلاس + و، لاحقۂ صفت]۔

ہُلاسی (ضم ہ، شد ل نیز بلا شد) امث.
ہلاس (رک) سے منسوب یا متعلق، تراکیب میں مستعمل۔ [ہلاس + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---کی بھٹّی میں جانا محاورہ.
(عور) کمائی تلف ہو جانا. (مہذب اللغات).

ہَلاک (فت ہ) (الف) صف، امذ۔
ا۔ ہلاکت؛ موت، مرگ، قتل۔

کرتا نہیں قصور ہمارے ہلاک میں
یارب یہ آسمان بھی مل جائے خاک میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۶۰). **۲۔ (مجازاً) ضائع، تلف، تباہ و برباد، نیست، فنا.** اس کا معنا سچے کوں راحت ہے، جھوٹا ہلاک ہے۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۶).

دوڑائی تجے اس وضع سات خاک
لیائی پاڑنے تجھ بدام ہلاک

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۹۹).

مسلمان ہو کر کیا دل کوں پاک
وگر نیں تو حق پاس ہوتا ہلاک

(۱۶۹۹، نور نامہ، ۲۲). بولا اے رب اگر تو چاہتا تو پہلے ہی ہلاک کرتا ان کو اور مجھ کو ۔ (۱۷۹۰، ترجمۂ قرآن، شاہ عبدالقادر، ۱۵۷).

موئے ہی رہتی تھی عزت، مری محبت میں
ہلاک آپ کو کرتا نہ میں تو کیا کرتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۹۰). کتاب عجائب البحار میں لکھا ہے کہ فرعون اس دریا میں ہلاک ہوا ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۸۳). نافرمان لوگوں کو خدا ہلاک کرنا یا اُن کو عذاب سخت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۶). دو سال اور دو ماہ حکومت کرنے کے بعد ہلاک کیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۴۳۲). وہ تجھے ہلاک اور تیرا دل سیاہ کر دے گا۔ (۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ)، ۵۸). اور ہلاک ہونے کے وقت شاہدوں کو ان کی قیمت بیان کرنا شرط ہوگا۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۷: ۳۰۰). **۲۔ آرزو مند، خواہش مند؛ انتہائی فریفتہ، کسی پر مرنے والا۔**

مشہد عاشق سے کوسوں تک جو اُگتی ہے حنا
کس قدر ، یارب ، ہلاکِ حسرتِ پا بوس تھا!

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۳).

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا ، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری ، تو قتیلِ شیوۂ آزری!

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۲۸۴). **۳۔ پژمردہ، مضمحل، تباہ حال، ہلکان، واماندہ، تھکا ہوا۔**

اُمید وصل ہے دل ہجر میں ہلاک نہیں
بہت قریب ہے عیسیٰ اجل سے باک نہیں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر (مظفر علی خاں)، ۳: ۲۳۳).

تھی گود میں الم سے سکینہ بہت ہلاک
بٹھلا دیا یتیم کو بالائے فرش خاک

(۱۸۹۱، تعشق (مہذب اللغات)). صاحب تم بھی پلنگ پر لیٹو دن بھر ہلاک ہوئے ہو ۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۱۲۳). **۴۔ مقتول، کشتہ، جو مارا گیا ہو۔**

کیدھر ابرو کی اس کی دھاک نہیں
کون اس تیغ کا ہلاک نہیں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۰۸).

باآنکہ تھا فرات پہ میدانِ کربلا
پیاسا ہوا ہلاک وہ مہمانِ کربلا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۷۸).

کیا جیب شکیب صبر کو چاک
تھا ندامت سے وہ قریب ہلاک

(۱۸۳۳، مظہر العجائب، ۱۵).

ہلاک (ب).

تباہی، بربادی، خرابی۔

پس ہلاک یکبارگی اس قوم پر
بھیجی خالق نے انھوں پر قہر کر

(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۱۷۰).

نہ ایراں میں رہے باقی نہ توراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاکِ قیصر و کسرٰی

(۱۹۳۵، بالِ جبریل، ۳۸). [ع: (ہ ل ک)]۔

---**المَرءُ فِی العُجُب** کہاوت.

(عربی کہاوت اُردو میں مستعمل) خود پسندی انسان کو مار ڈالتی ہے، خود پسندی انسان کی موت ہے. (خزینۃ الامثال؛ جامع الامثال).

---**خور** (---وج) صف.

(لفظاً) مردار کھانے والا، مردار خور؛ مراد: حلال خور، بھنگی۔ چوہڑوں اور ہلاک خوروں کو اپنا مرید بنا حالت میں ڈال درختوں پر ٹانگ دینا شروع کیا۔ (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۶۵۳). [ہلاک + ف: خور، خوردن = کھانا]۔

---**شُدگان** (--- ضم ش، سک نیز فت د) امذ؛ ج۔

مرنے والے، مقتولین، کشتگان۔ خانہ جنگی کے ہلاک شدگان اور بالواسطہ زد میں آکر مرنے والوں کو شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد ایک کروڑ ۵۰ لاکھ سے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ تک پہونچتی ہے۔ (۱۹۷۰، بنیادی حقوق، ۵۶). [رک: ہلاک شدہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقہ جمع]۔

---**شُدَہ** (--- ضم ش، فت د) صف.

۱۔ جس کو مار دیا گیا ہو، مقتول، کشتہ۔ موصی لہ ---- اپنا حق وصول کرے گا جس میں ہلاک شدہ محسوب نہ ہوگا۔ (۱۹۷۰، مجموعہ قوانین اسلام، ۴: ۱۲۹۶). **۲۔ تباہ شدہ، برباد کیا گیا۔** ہلاک شدہ بستیوں کے بعض واقعات ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴: ۱۹). [ہلاک + ف: شدہ، شدن = مارنا]۔

---**کرانا** ف م.

مروا دینا، قتل کرانا۔ وہ بشیر آغا ---- کو ہلاک کرانے کی سازش میں کامیاب ہو گیا ۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰: ۱).

---**کَرْ دینا/کَرْنا** ف م.

۱۔ جان سے مارنا، قتل کرنا، مار ڈالنا۔

کئے شہ ہلاک اس بد افعال کوں
کہ مہدی سٹے مار دجال کوں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۸). تم نے میرے سب بہن بھائی اور خویش و فرزند ---- میرے ہلاک کیے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۶۷). کیا دیکھتے نہیں کتی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں ---- پھر ہلاک کیا اُن کو اُن کے گناہوں پر۔ (۱۷۹۰، ترجمہ قرآن، شاہ عبدالقادر، ۱۱۷). پھر ہلاک کیا ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں پر اور پیدا کیا ہم نے اُن کے بعد اور اُمتوں کو۔ (۱۹۱۷، ترجمہ قرآن، محمود الحسن، ۲۲۶). اسے ہمارے ملک کا سب سے طاقتور آدمی کوڑے مار مار کر ہلاک کر دے گا۔ (۱۹۴۸، سولہ سنگار، ۱۰). ہم (ہی) ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۲۲۶). جب وہ اپنی بات پر اصرار کرتا، وہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۱۴۲). یہ ادویات ---- جراثیم کو ہلاک کر کے ان کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۲۸). **۲۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔** عقل کہتی ہے ماں باپ کو رنج مفارقت میں نہ ہلاک کرو ، گھر بار نہ اجاڑو۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۳۶). انگریزوں سے جنگ کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔ (۱۹۸۲، مولانا ظفر علی خان، ۸). بھرپور قوت کے ساتھ اس برائی کا مقابلہ کیجیے جو نئی نسل کو ہلاک کر رہی ہے۔ (۱۹۹۱، تعلیم و تعلّم میں انقلاب کیوں اور کیسے ، ۷۲). **۳۔ تھکانا، مضمحل کرنا۔**

ستم ہے ان کا تغافل مگر دل مضطر
مجھے ہلاک نہ کر بے قرار تو ہو کر

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۶۹).

---**کَرْ ڈالنا** ف م.

قتل کر دینا، مار ڈالنا۔

یکایک ایک جہاں کو ہلاک کر ڈالا
غرض کہ لاکھ کا گھر اس نے خاک کر ڈالا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳۰۱). عورتوں کو مردہ شوہروں کے ساتھ ہلاک کر ڈالنے کا رواج بہت ممالک میں پایا جاتا تھا۔ (۱۹۹۲، نگار، کراچی، دسمبر، ۲۰۰).

---**کیا جانا** ف م.

ہلاک کرنا؛ مار دیا جانا۔ دو سال اور دو ماہ حکومت کرنے کے بعد ہلاک کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۴۳۲). کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کا مقصد کیا جس کے ذریعہ کم از کم کتوں کو ہلاک کیا جا سکے۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۱۵).

---گاہ امث.

مارنے کی جگہ ، قتل کرنے کی جگہ ، مقتل (Ground Killing). (ماخوذ : انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۶۷). [ہلاک + ف : گاہ، لاحقہء ظرفیت]۔

---نظر ہونا محاورہ.

نظر پر فریفتہ ہونا، محبت میں گرفتار ہونا، عاشق ہو جانا۔

کتنی آنکھیں ہوئیں ہلاکِ نظر
کتنے منظر نہیں رہے آباد

(۱۹۹۰، شاید، ۱۶۰).

---ہو جانا/ہونا ف مر.

ا۔ ختم ہو جانا، مرجانا۔

دکھوں لنکا پکڑے آگ جلبل کوئلا ہوئی ہلاک

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۴). ناؤں تی اٹر چڑیا ، نیں تو چپ ہلاک ہونا کسے کیا پڑیا ۔. (۱۶۳۵، سب رس، ۳۷).

قدم باٹ پر جاں رکھے ہو ہلاک
لگے آگ تلویاں تی چڑ سر کوں آگ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۱).

تعجب میں ہوں کیوں ہوے نیں ہلاک
جو کئی اور ہوتے تو ہو جاتے خاک

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷۰). اب وہی ہلاک ہوئے جو لوگ بے حکم ہیں۔. (۱۷۹۰، ترجمہء قرآن، شاہ عبدالقادر، ۳۸۷).

شاہان نامدار بہت ہوگئے ہلاک
دروازوں کے جگر ہیں فریدوں کے غم سے چاک

(۱۸۹۱، تعشق، براہین غم، ۸۴).

آئیں صدائیں شورش ماتم کی غل ہوا
صد حیف کنز ہال میں کوئی ہوا ہلاک

(۱۹۲۹، مطلع انوار، ۱۸۲). نوعمر افراد ہمیشہ بڑی تعداد میں ہلاک ہو جایا کرتے تھے ۔. (۱۹۷۱، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۸ : ۱۰). انکی دونوں ٹانگیں کٹ گئیں اور وہ ہلاک ہوگئیں۔. (۱۹۹۰، دوسرا رخ، ۵۴). **۲۔ تباہ و برباد ہو جانا؛ ضائع ہو جانا۔**

کیتک بیرلگ بیٹ کر ہو ہلاک
لگے مارنے گھابرے ہو کے ہانک

(۱۷۳۷، موم کا بچہ، قیاسی (اردو شہ پارے، ۲۹۲)). جس شخص کا نفس اُس پر جیتا وہ ٹوٹے میں رہا اور ہلاک ہوا۔. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۸۵). ان اشعار میں شاعر قسم کھا کر کہتا ہے کہ اگر میں ابن حرب کو اس طرح نہ لوٹا کروں کہ اسکا مال ہلاک ہو ---- میں بلند رتبہ نہ ہوں۔. (۱۹۱۲، الناظر، پٹنہ، ۴۰، ۷ : ۶۴). جس کی گواہی دی گئی (کہ) خندق والے ہلاک ہوگئے ۔. (۱۹۶۰، الفوز الکبیر (ترجمہ)، ۱۳۱). بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ روح خدا کے نور ذاتی کا ایک حصہ ہے، چونکہ انھوں نے یہ توہم کیا کہ وہ اس کی ذات کا نور ہے اس لیے ہلاک ہو گئے ۔. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۵۸). **۳۔ تھکنا؛ مضمحل ہونا، ہلکان ہونا، خستہ حال ہونا۔**

دل جب اوس کا بہت ہلاک ہوا
تب گریبان صبح چاک ہوا

(۱۸۶۹، بہار عشق، ۲۱).

ہَلّاک (فت ہ، شد ل) صف.

بہت ہلاک کرنے والا، غارتگر، قاتل. (فرہنگ تلفظ). [ع : (ہ ل ک)]۔

ہَلاکَت (فت ہ، ک) امث.

ا۔ فنا ہونے کا عمل، موت، مرنے کی حالت؛ فنا، مرگ۔ باشندے شہر کے باورچی خانے کی بکریوں کے مانند مترصد ہلاکت کے رہتے۔. (۱۸۰۵، آرایش محفل، افسوس، ۳۲۲).

غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہے
پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۳۱۰). میں نے اپنے فرزند سور سین کو اس ملک مہانگر پر قبضہ کرنے کو بھیجا تھا وہ مع مردمان ہمراہی معرض ہلاکت میں آگیا۔. (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸ : ۳۷۳). آپریشن کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو بے خطر ہو۔ دوسرا ایسا جس کے نتیجہ میں اکثر حالات میں ہلاکت واقع ہو۔. (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی (مقدمہ)، س). حافظ کو شاہ ابواسحٰق کی ہلاکت کا شدید صدمہ ہوا۔. (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۲۷۹). جب کسی شیر کو انسانی خون چکھنے کا موقع مل جاتا ہے تو پھر اسے اس کا چسکا پڑ جاتا ہے اور وہ مسلسل انسانوں پر حملے کرکے ان کی ہلاکت کا باعث بنتا رہتا ہے۔. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۹۰). **۲۔ (مجازاً) اضمحلال، تھکاوٹ، پژمردگی۔**

یعقوبؑ کا غم سورۂ یوسف سے ہے پیدا
یوسف کی جدائی میں ہلاکت رہی کیا کیا

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۶ : ۶۲). جب تک ہم جسمانی اور روحانی ہلاکت کا نظارہ نہ کریں ہمیں چین نہیں مل سکتا۔. (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۲۰). **۳۔ تباہی، بربادی۔**

دعوی باطل ہے انساں کو ہلاکت کا سبب
حال کیا آخر اناالحق سے ہوا منصور کا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر (مظفر علی)، ۳ : ۱۷). مذہب جو دنیا کی شرارت سے آدمی کو نہیں بچا سکتا وہ عاقبت کی ہلاکت سے کیسے بچا سکتا ہے ۔. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۳۰۷). جھوٹے رہنماؤں کی کمی نہیں جو نوع انسانی کو بہکا کر باہمی نفرت اور ہلاکت کا سبق پڑھاتے ہیں ۔. (۱۹۴۰، علم الاقوام (ترجمہ)، ۱ : ۱۸). ملبے کے ڈھیر ---- ہلاکت کی داستانیں سنا رہے ہیں ۔. (۱۹۷۲، لاڑکانہ سے پیکنگ تک، ۱۱۲). بزرگوں کے درمیان اختلافات ہوتے ہیں، کولڈ وار ہوتی ہے ---- جو کبھی ہلاکت تک پہنچ جاتی ہیں ۔. (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۶۵۰). اس ہلاکت کا واضح پتا تو بہت بعد میں چلتا ہے۔. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۷۰). [ع : ہلاکۃ'' کا مفرس]۔

---اَبَدی کس صف (--- فت ا، ب) امث.

اسوقت حسرت میں اور ہلاکت ابدی یعنی مقامات جہنم میں مبتلا ہوگا۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶ : ۴۰۹). [ہلاکت + ابدی (رک)]۔

---اُٹھانا محاورہ.

مشقت کرنا؛ پریشانی برداشت کرنا۔ اس وقت دختر راہب زریں پوش تو ضرور یاد آتی ہوں گی، ان کے واسطے اتنی ہلاکت اٹھائی، شکر ہے کہ آپ کی مراد دلی بر آئی۔. (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱ : ۵۸۵).

---آفریں (--- مد ا، سک ف، ی مع) صف.

تباہ و برباد کرنے والا۔ مملوکؒ سلاطین (۱۲۵۰ء تا ۱۵۱۷ء) بالعموم علوم وفنون کی بڑے کھلے دل سے حمایت کرتے تھے لیکن متواتر ہلاکت آفریں خانہ جنگیوں کی وجہ سے سماجی زندگی برقرار نہ رہ سکی۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵ : ۵۷۶). یہ تھا راز ـــــ لیکن کتنا خوفناک اور ہلاکت آفریں۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۲۱۲). جدید تہذیب کس طرح ہماری پرانی روایتی تہذیب کو اپنے ہلاکت آفریں لمس سے فنا کے گھاٹ اُتار رہی ہے۔ (۲۰۰۲، اختلاف کے پہلو، ۲۸). [ہلاکت + ف : آفرین، آفریدن = پیدا کرنا]۔

--- آفرِینی (---مدا، سک ف، ی مع) امث.

تباہی و بربادی۔ دنیا نے اس کا سب سے پہلا مظاہرہ ہلاکت آفرینی کی شکل میں دیکھا تھا۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۲۶). مسلمان دشمنی ـــــ ایک جنونی محارب فرقہ کی صورت اختیار کر گئی جس نے تباہی اور ہلاکت آفرینی کو اپنا آدرش بنالیا۔ (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی کلچر، ۲۳۲). [ہلاکت آفرین + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- بھیجنا محاورہ.

(بطور عذاب) تباہی و بربادی میں مبتلا کرنا۔ جہاں کے لوگ مصلحین ہوں وہاں اللہ تعالیٰ ہلاکت نہیں بھیجتے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۳۶۸).

--- خیز (---ی مج) صف.

ہلاکت میں ڈالنے والا؛ تباہ کن؛ تباہی و بربادی کا باعث، موت کا سبب۔

آدمی کی ہڈیوں کا مغز تم اتنا نہ کھاؤ
توند والو اتنی پُرخوری ہلاکت خیز ہے

(۱۹۶۰، رزمی، ک، ۳۹۸). آپ ﷺ کو اس فتنے کے پیچھے جو ہلاکت خیز مناظر دکھائی دے رہے تھے ـــــ ان سے بچالوں۔ (۱۹۸۳، اصحاب رسول ﷺ اور ان کے کارنامے، ۲۲۳). وہم ہلاکت خیز بن سکتا ہے مگر یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے قوت عقلیہ خصوصاً عقل سلیم سے وہم کو تسخیر کرلیا۔ (۲۰۰۲، اختلاف کے پہلو، ۹۱). [ہلاکت + ف : خیز، خاستن = اٹھنا]۔

--- خیزی (---ی مج) امث.

تباہ کاری؛ تباہی و بربادی۔

ہلاکت خیزیوں کی مہمانی ہے جہاں میں ہوں
نہ ابا ہے، نہ باوا ہے نہ نانی ہے، جہاں میں ہوں

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۹۲). اس زمانے کی ہلاکت خیزیوں کے سامنے بڑے بڑے ثابت قدم ہار گئے۔ (۱۹۷۶، سخن ور (نئے اور پرانے)، ۴). اس سے پہلے کی جنگوں میں بھی ـــــ بڑی بڑی ہلاکت خیزی ہوچکی تھی۔ (۱۹۸۴، وفا کرچلے، ۲۱). [ہلاکت خیز + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کا باعِث ہونا محاورہ؛ ف مر.

۱. موت کا سبب ہونا. (ماخوذ : جامع اللغات). **۲. تباہی و بربادی کی وجہ ہونا۔** سہل انگاری اور خوف وہراس دو ایسے سنگین زہر ہیں جو قوموں کی ہلاکت کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ (۱۹۹۵، اردو نامہ، لاہور، جولائی، ۳۳).

--- کا سَبَب بَنْنا ف مر؛ محاورہ.

قتل میں معاون ہونا؛ بربادی کا موجب ہونا، تباہی کا باعث ہونا۔ جب ایک آدمی اس حقیقت کو پالیتا ہے تو وہ نہ کسی کو ہلاک کرتا ہے نہ کسی کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۷۴).

--- کے پَنّجے سے بَچ نِکَلْنا ف مر؛ محاورہ.

تباہی سے محفوظ ہو جانا۔ جو ہلاکت کے پنجے سے بچ نکلے، انہوں نے پھر اسی دھن میں الاپنا شروع کردیا۔ (۱۹۴۱، افادی ادب، ۲۵).

--- مَحْض کس صف (--- فت مج م، سک ح) امث.

مکمل تباہی، ہلاکت قطعی، کلی ہلاکت؛ مراد : موت۔ موت کے ساتھ انسان ہلاکت محض کا شکار نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی روح قائم و دائم رہتی ہے۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۸). [ہلاکت + محض (رک)]۔

--- میں پَڑْنا ف مر؛ محاورہ.

موت کے منہ میں پہنچنا؛ پریشانی میں مبتلا ہونا؛ تباہ ہونا۔ قریب تھا کہ وہ ہلاکت میں پڑ جاتے مگر معاہدہ صلح مکمل ہوچکا تھا۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۶۳). وہ عنقریب دنیا میں بھی ہلاکت میں پڑنے والے ہیں۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۹۲).

--- میں ڈالْنا ف مر؛ محاورہ.

جان کو خطرے میں ڈالنا، پریشانی میں مبتلا کرنا، خود کو تباہی کی طرف لے جانا؛ مرنے کی پروانہ کرنا۔ یعقوب لیث لڑکپن سے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالتا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۳۸).

خود اپنے کو ڈالا ہلاکت میں ہم نے
تومند تھے نیم جاں کیسے کیسے

(۱۹۳۵، عیاں، د، ۱۹۴). وہ تعلیمات مذہب پر عامل نہ ہونے سے ـــــ کیوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ (۱۹۵۳، من و یزداں (نگار، دسمبر ۱۹۹۵ء، ۱۱۴)). اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ (۱۹۸۶، قرآن اور زندگی، ۶۳). موسیٰ ندی میں طغیانی آئی ہوئی تھی، محمد قلی نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال کر گھوڑے پر ندی کو پار کیا تھا۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۲۵). اگر ہم خود اپنے آپ کو قعرِ ہلاکت میں ڈالنا چاہیں پھر بھی وہ اگر چاہیں تو بچا لیتے ہیں۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۳۹۲).

--- میں گِھرْنا ف مر؛ محاورہ.

پریشانیوں میں مبتلا ہونا۔ قوموں پر ایسا وقت آتا ہے، جب وہ ہر طرف سے ہلاکت میں گھر گئیں اور ان پر نجات کا راستہ بند ہوگیا۔ (۱۹۷۷، نقش ہائے رنگ رنگ، ۲۶).

--- ہی ہلاکت ہونا محاورہ.

بہت پریشانی، نقصان یا مصیبت ہونا، تباہی و بربادی ہونا۔ توبہ سے پہلے موت کی صورت میں اس کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ (۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ)، ۸۴).

ہَلاکَتی (فت ہ، ک) صف.

ہلاکت (رک) سے منسوب یا متعلق؛ ہلاکت میں ڈالنے والا۔ اول عشق سلامتی، دوئم عشق ہلاکتی، سوئم عشق ملامتی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۲۵). [ہلاکت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ہَلاکُو (فت ہ، و مع) صف.

۱. ہلاک کرنے والا۔

تری تیغ مژہ بے سنگ سرمہ رہ نہیں سکتی
ہماری جان کا پیارے ہلاکو تو ہوا پیدا

(۱۷۹۵، دل عظیم آبادی، د، ۲). اپنی قوم کے اطبا کو جو حقیقت میں ہلاکو تھے حبشی احمق جاننے لگے۔ (۱۸۷۳، فسانۂ معقول، ۵۱).

دوستوں کو بھی ہلاک کیا
تو ہلاکو نہیں تو پھر کیا ہے

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۳۰۴). تیرا طبقہ ــــ اردو کی جان کے واسطے درجہ اعلیٰ کا ہلاکو ہے۔ (۱۹۳۳، اردو پنچ، لکھنؤ، ۱۸، ۲۵ : ۶). **۲۔ (کنایۃ) انتہائی ظالم، سفاک، نہایت سنگ دل۔**

ہائے قسمت جسے کہتے تھے مسیحا دم ہے
حق میں عاشق کے وہ بے رحم ہلاکو نکلے

(۱۸۵۷، تراب، ک، ۲۸۷).

کہتی ہوں دل میں جب سے مجھے تو نظر پڑا
خالق بچائے جان ہلاکو نظر پڑا

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱ : ۹۹). [ہلاک (رک) + و، لاحقۂ نسبت وصفت]۔

ہُلاکو (ضم ہ، و مع).

ایک تاتاری بادشاہ کا نام جو سفاکی اور ظلم کے لیے مشہور ہے (اُردو میں فتحہ کے ساتھ مستعمل)۔ واہ حضرت واہ ــــ شجرہ بھی ملایا تو ہلاکو سے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۵۷). نیرو روما کا تاجدار اُس عہد کا ہلاکو تھا۔ (۱۹۲۲، نقش فرنگ، ۱۲۲). اس سے زیادہ نہ چنگیز سے کچھ بن پڑا نہ ہلاکو سے نہ دارا سے نہ سکندر سے۔ (۱۹۳۱، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۴۳).

نہ غذا میں نہ دوا میں ہے تو پھر کون ہے تو
تو ہلاکو ہے کہ تیمور کہ فرعون ہے تو

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۸۱). [ت : ہولاکو کا مؤرد].

---خان امذ.

ہلاکو (رک) کا ایک معروف نام۔ ہلاکو خاں نے ایران فتح کرنے کے بعد بغداد کا رخ کیا ۔ (۱۹۶۲، اردو انسائیکلوپیڈیا، ۱۰۴۶). [ہلاکو + خان (رک)].

---خانیَت (ـــ کس ن، فت ی) امث.

ہلاکو خان کا کام؛ مراد : سفاکی؛ بربریت؛ تباہی و بربادی؛ غارت گری؛ ہیبت ناکی۔ سیاسی جماعتوں کو حکومت سپرد کر دینا ــــ زیادہ بدترین سرمایہ داری زیادہ بدترین ہلاکو خانیت پیدا کرے گا۔ (۱۹۹۰، سر سید جناح مشرقی، ۱۱۱). [ہلاکو خان (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

---کے جانَشِین امذ؛ ج.

ہلاکو (رک) کے پیرو؛ مراد : سخت ظالم؛ جلاد، سفاک لوگ۔

انساں پہ حکمراں ہیں ہلاکو کے جانشین
قدرت کے احتساب خصوصی میں ڈھیل ہے

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۶۶).

---گِروہ (ـــ کس گ، وج) امذ.

ظالموں کا ٹولہ؛ ظالم، جلاد، سفاک لوگ؛ غارت گر۔ جونہی ہم مسلح ہو کر چاندنی میں سوار ہوئے مجھے یہ ذہن نشین ہو گیا کہ ہم لوگوں کی صورت ایک ہلاکو گروہ کی سی ہے۔ جو ہمیشہ راہزنی کرتا رہتا ہے۔ (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۲۳). [ہلاکو + گروہ (رک)].

ہُلاکُوانَہ (ضم نیز فت ہ، ضم ک، فت ن) صف؛ م ف.

مراد : ظالمانہ، سفاکانہ؛ نہایت خوف ناک۔ کسی وقت یہی مؤدب انسٹرکٹر ایک ہلاکوانہ قہقہہ لگا کر ہمیں ثریا سے کھینچ کر زمین پر دے ماریں گے۔ (۱۹۶۵، بجنگ آمد، ۳۶). [ہَلاکو/ہُلاکو + انہ، لاحقۂ نسبت وصفت].

ہَلاکی (فت ہ) امث (الف) امث.

ہلاکت، موت؛ تباہی؛ بربادی۔ شراب کے اثر کا نتیجہ آخر خماری ہے، ہلاکی ہور خواری ہے ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۰).

کہی سن کہ اے جگ بیتی نیک فن
رکھا کی توں چپ اس ہلاکی میں من

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۹).

دل پہنچا ہلاکی کو نپٹ کھینچ کسالا
لے یار مرے سلمہ اللہ تعالا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۶). ناقدر دان کے لیے جان اپنی محل ہلاکی میں نہ ڈالے۔ (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۱۵۸). مگر غم مرکب میں از خود رفتہ تھی دل سے کہتی تھی کہ پیادہ پائی اور زیادہ باعث ہلاکی ہو گی۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸ : ۴۵۴).

نہ جدا رہے نوا گر تب وتاب زندگی سے
کہ ہلاکی امم ہے یہ طریق نے نوازی!

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۷۲). جو نبی اپنی قوم کو راہ نجات دکھانے کے لیے مبعوث ہوا تھا وہ خود اس کی ہلاکی کے لیے دعا کرنے پر مجبور ہوگا۔ (۱۹۸۵، حیات جوہر، ۴۱۴).

ہَلاکی (فت ہ) (ب) صف.

صف۔ ہلاک ہونے والا؛ تباہ و برباد۔

کہے یوسف مرا موں کیا ہے خاکی
قبر میں جائے گا ہو کر ہلاکی

(۱۷۰۵، در مجالس، عبداللہ، ۱۵). [ہلاک (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ڈالْنا محاورہ.

تباہی بھیجنا؛ برباد کرنا. خدا نے ان کے گناہ کے سبب اُن پر ہلاکی ڈالی اور ان کو برباد کر دیا ۔ (۱۹۱۵، ارض القرآن، ۱۹۵).

--- ہونا ف مر محاورہ.

معدوم ہونا؛ فنا ہونا؛ تباہ و برباد ہونا۔

یہ جسم جو مادّی ہے خاکی
اظہر ہے کہ اوس کو ہو ہلاکی

(۱۸۷۴، جامع المظاہر فی المنتخب الجواہر، ۵۰).

ہَلّاکی (فت ہ، شد ل) امث.

قتل، ہلاکت؛ غارت گری، تباہی. (فرہنگ تلفظ). [ہلّاک (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہِلال (کس ہ) امذ.

ا۔ (i) قمری مہینے کی پہلی سے تیسری رات کا چاند، نیا چاند، ماہِ نو؛ بڑھتا ہوا چاند نیز آخری دو راتوں کا چاند.

جو نکلے اکن میں او صاحب جمال
تو دیک رشک سوں چاند ہو کل ہلال

(۱۵۹۱، قصہ فیروز شاہ (ق)، عاجز، ۲۰).

سونیزا ہے کہکشں کہ خنجر ہلال
سپر ہات ماوے اچھے جیوں ابھال

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۴).

یعنی کہ ہلال بدر ہووے اس سپت سرگ کوں صدر ہووے

(۱۷۰۰، من لگن، ۴).

بدر کامل اس شہر میں غیرت سے کاہیدہ ہو، ہلال نظر آتا ہے۔
(۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۲۵).

قمر ہلال کی صورت میں نمودار ہوتا اور بڑھتے بڑھتے بدر کامل
ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹۴، اردو کی پانچویں کتاب، اسمٰعیل میرٹھی، ۸۱).

غرض ہے پیکار زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرض قدیم ہے تو، ادا مثال نماز ہو جا

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۱۳۸). سانڈ ـــــ کے سینگ ہلال سے مشابہت رکھتے ہیں ۔ (۱۹۴۰، علم الاقوام، ۱: ۱۹۷). عربی زبان میں پہلی سے تیسری رات تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲: ۴۰۲). ہر سات دن بعد چاند کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے ابتدائی سات دنوں میں وہ ہلال سے شروع ہو کر نصف تک پہنچ جاتا ہے۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۱۶۶). (ii) **(کنایۃ) معشوق کے ابرو یا ناخن ۔**

دو قمر دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال
انکے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۱: ۲۲). (iii) **چاند، قمر۔**

کہ اپنے مندھر بیچ یک بے مثال
جگ افروز جلتا ہے روشن ہلال

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۵).

کشیدہ ابرو ہیں اس قمر کے تو روئے پر نور لال بھی ہے
سپہر خوبی پہ ہے یہ ثابت کہ مہر بھی ہے ہلال بھی ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۵۲). کیتھولک غرناطہ میں کسی محراب کے پیچھے ڈوبتے ہلال کو دیکھتا ہوگا۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۶۷). ۲۔ (i) **ابھرتا ہوا چاند بطورِ علامت اسلام یا مسلمان۔** انھوں نے اپنے ظالمانہ افعال سے ثابت کر دیا کہ صلیب کو ہلال سے کم مجرم سمجھنا غلطی ہے۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۲۰۵).

تھا امتیاز کچھ نہ ہلال و صلیب میں
مقصود فوج خانۂ معمور ہو گیا

(۱۹۲۴، باقیات اقبال، ۳۰۷). علی گڑھ کے نشان میں تین علامتیں ۱۹۴۷ سے پہلے ہوا کرتی تھیں ہلال کھجور کا درخت اور تاج تاجور برطانیہ ۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۴۲۸). پرانے اختلافات اور رکاوٹیں ختم ہوگئیں صلیب ہلال کو تک رہی تھی۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۱۰۴). (ii) **روم کا شاہی نشان۔** (فرہنگ آصفیہ). ۳۔ **(مجازاً) نامکمل، ناتمام، ناقص۔**

ہر چیز کا کمال ہے آہستگی کے ساتھ
آخر ہے جو کہ بدر وہ اوّل ہلال ہے

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۱۹۲). ۴۔ **خوشی کی نوید، خوشی کا موقع نیز عید۔**

تری نگاہ نے جس کو ہلال سمجھا ہے
کہیں یہ نوحۂ قدرت کا کوئی بند نہ ہو

(۱۹۶۳، گفتنی و ناگفتنی، ۱۶).

---ِ ابرو (--- فت ا، سک ب، و مع) (الف) صف.
ہلال جیسی ابرو والا، باریک بھوؤں والا؛ مراد: خوبرو محبوب۔

ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو
کہ جن نے درس پایا ہے تجھ ابرو کی حسامی کا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۰).

کھو دیا چین اک مہہ رُو نے
شب سیہ کی ہلال ابرو نے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۴۱). شریف کے گرد جابجا گلرخان سنبل موعجب نازوادا سے جلوہ گر جسے دیکھو طرح دار ہلال ابرو رشک قمر صندلی رنگ شوخ و شنگ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۱).

جبیں قمر ہے ہلال ابرو تو چہرہ غصے سے لال بھی ہے
بتوں سے ظاہر ہے شان خالق جمال بھی ہے جلال بھی ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۵۲).

---ابُرو (--- فت ا، سک ب، و مع) (ب) امذ (بکس اضا).
ہلال سے مشابہ یا کمان دار بھوئیں، ہلال جیسے ابرو۔

حسیں بشکل مہ منور عرق کے قطرے ہیں اُس میں اختر
ہلال ابرو نگاہ جادو خدنگ مژگان و چشم فتاں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۶۳). [ہلال + ابرو (رک)].

---احمر کس صف (--- فت ح ا، سک ح، فت م) امذ.
(لفظاً) سرخ چاند (مراداً) ایک بین الاقوامی تنظیم جو بیماروں، جنگی زخمیوں اور قیدیوں کی فلاح و بہبو کا کام کرتی ہے (بعض اسلامی ممالک میں ریڈ کراس کے طرز پر بنائی گئی تنظیم کا نام)۔

ہو سرخ رو بنا کر ، بزم ہلال احمر
اس کام میں ہے مضمر ، اجر جہاد اکبر

(۱۹۱۳، فردوس تخیل، ۵۶). جینوا میں ڈاکٹر بسیم عمر پاشا ترکی کی انجمن ہلال احمر کے صدر موجود تھے۔ (۱۹۲۲، نقش فرنگ، ۱۰۷). بارڈر پر ریڈ کراس (ہلال احمر) کے نمائندے کی موجودگی میں بھارتی اور پاکستانی افسروں نے فہرست چیک کی۔ (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۲۹۳). ترکوں کی حوصلہ افزائی کو ہندوستان سے ہلال احمر کا وفد استنبول پہنچا۔ (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۲۸۴). [ہلال + احمر (رک)].

---ِ احمر سوسائٹی کس اضا (--- فت ح ا، سک ح، فت م، و مع نیز مج، کس ء) امث.
رک: **ہلال احمر۔** لنڈن میں وہ برطانوی ہلال احمر سوسائٹی کے سرکردہ بانیوں میں سے تھے۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۲۷۱). [ہلال احمر + سوسائٹی (رک)].

---ِ امتیاز کس اضا (--- کس ا، سک م، کس مج ت) امذ.
حکومت پاکستان کی طرف سے دیا جانے والا ایک اعلیٰ اعزاز جو کسی شعبے میں نمایاں کارکردگی کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ پاکستان کے سول تمغے حسب ذیل ہیں، نشان پاکستان، ہلال پاکستان ـــــ ہلال امتیاز۔ (۱۹۷۰، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۷۳۸). جنرل

آصف نواز نشان امتیاز (ملٹری) ہلال امتیاز (ملٹری) ستارۂ بسالت (اینڈ بار) پاک فوج کے چیف آف آرمی اسٹاف رہے۔ (۲۰۰۷، ہلال، راولپنڈی، ۵ جنوری، ۳۹). [ہلال + امتیاز (رک)].

--- پاکِستان کس اضا (--- کس ک، سک س) امذ.
کسی شعبے میں نمایاں کارکردگی کے مظاہرے پر حکومت پاکستان کی طرف سے دیا جانے والا ایک اعلیٰ شہری اعزاز؛ (مجازاً) معزز شخصیت. آپ لوگ بھی ----- سابق ہلال پاکستان اور سابق ستارۂ پاکستان کہلا سکتے ہیں۔ (۱۹۷۳، منو بھائی کے گریبان، ۱۵۱). اخبار اردو آتا ہے اسے پڑھ کے معلوم ہوا کہ حکومت کی طرف سے ہلال پاکستان کا اعزاز آپ کو عطا ہوا ۔ (۱۹۹۹، سلام و پیام، ۲: ۳۰۷). [ہلال + پاکستان (علم)].

--- جُرات کس اضا (--- ضم ج، سک ر، فت ء) امذ.
فوج میں نمایاں کار گزاری پر حکومت پاکستان کی طرف سے دیا جانے والا ایک اعلیٰ اعزاز ۔ پاکستان کے فوجی تمغے حسب ذیل ہیں، نشان حیدر، ہلال جراءت ------- تمغہء دفاع ۔ (۱۹۷۰، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۴۳۸). رجمنٹ کے سپوت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نشانِ پاکستان ہلال جراءت پاک فوج کے پہلے مسلمان کمانڈر انچیف بنے۔ (۲۰۰۷، ہلال، راولپنڈی، ۵ جنوری، ۳۹). [ہلال + جراءت (رک)].

--- خَصیب کس صف (--- فت خ، ی مع) امذ.
مشرقی بحیرۂ روم سے خلیج فارس تک ہلالی شکل میں پھیلا ہوا زرخیز علاقہ۔ (Fertile crescent) کی قدیم تہذیبوں کو ----- خانہ بدوش اقوام نے مغلوب کر لیا تھا ۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵: ۵۱۰). [ہلال + خصیب (رک)].

--- دَور (--- ولین) امذ.
ایک قسم کی کمان. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلال + رک: دور (۱)].

--- رِکاب کس صف نیز بلا کس (--- کس نیز فت ر) صف.
۱۔ نہایت بلند مرتبہ، صاحب رتبہ و اقتدار (بادشاہوں کی تعریف میں مستعمل) ۔ شرافت مآب، نجابت نصاب، خورشید جناب، ہلال رکاب، امارت مرتبت ----- حق تعالیٰ ----- اوسے ایمان عطاے کرے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۳۷). ہر ایک نے اطاعت شاہزادہ ہلال رکاب کا حلقہ کان میں ڈالا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۵۶). **۲۔ گھوڑے کے زین میں لٹکا ہوا لوہے کا کمان نما حلقہ جس میں پانو رکھنے کے لیے آہنی تختہ جڑا ہوتا ہے۔**

وہ شہ سوار کبھی پاؤں تک نہیں رکھتا
چمک کے بدر ہلال رکاب کیا ہوگا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۳۱). [ہلال + رکاب (رک)].

--- شَکل (--- فت ش، سک ک) صف.
باریک چاند کی شکل کا؛ ہلال سے مشابہ، نیم دائرہ نما. سر کے اوپر ایک ہلال شکل کھانچہ (suture Crescentic) ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱، حشریات، ۱۰۹). [ہلال + شکل (رک)].

--- عِید کس اضا (--- ی مع) امذ.
۱۔ عید کا چاند؛ ماہ شوال کی پہلی تاریخ کا چاند؛ (کنایتہ) خوش خبری، خوشی کی نوید۔

ہماری عید تو ہے دیکھنے پر تیرے ابرو کے
ہلال عید کو اے مہ جبیں دیکھا تو کیا دیکھا

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۱۱). غازی صائم النہار رہتا اور مرنے کو سبب افطار رکھتا تھا، اس خوشی میں قالب خمیدہ کو ہلال عید کیونکر نہ جانتا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۳۴۶).

”پیام عیش و مسرت ہمیں سناتا ہے!
ہلال عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے“!

(۱۹۱۵، بانگ درا، ۲۳۸).

ہلال عید کے چہرے پہ ہے گردوغبار اب تک
فقیہہ شہر سے اسلام ہے شکوہ گزار اب تک

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۳۰). پاکستان میں عید کا آغاز رات گیارہ بجے ہوا جب... ہلال عید کے طلوع و غروب پر کوئی چار گھنٹے گزر جانے کے بعد اس کا اعلان کیا۔ (۱۹۸۶، غیر سیاسی باتیں، ۱۵۵). ہمارا محکمہء موسمیات ہلال ذی الحجہ کے متعلق یہ مذبذب بات کیوں کرتا اور ہلال عید کی پیشن گوئی کرتے وقت ”قوی امکانات“ کے الفاظ کیوں استعمال کرتا جو سرے سے جزم و یقین کے منافی ہیں۔ (۲۰۰۵، التفسیر، کراچی، جولائی تا ستمبر، ۷۸). **۲۔ شاذ و نادر نظر آنے والا، نہ ملنے والا نیز نہایت خوبصورت، حسین و جمیل شخص.** ہر ایک نے موافق عقل و شعور تعریف کی کسی نے کہا: ہلال عید ہو۔ (۱۸۲۴، فسانہء عجائب، رجب علی بیگ سرور، ۲۳). حسن آرا کو جس نے دیکھا پکار اُٹھا کہ ہلال عید ہے دید ہے نہ شنید ہے مگر یہ حسن اس بچاری کے لیے بلا ہو گیا۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۵۸۹). [ہلال + عید (رک)].

--- عِیدِ رَمضان کس اضا (--- ی مع، کس د، فت ر، سک نیز فت م) امذ.
رک: ہلالِ عید۔

دیکھ کر اس کو جو برپا شور طفلاں ہوگیا
کیا مؤذن بھی ہلال عید رمضاں ہوگیا

(۱۹۱۹، فردوس تخیل، ۲۰۴). [ہلال عید + رمضان (رک)].

--- قَعرِ بَصَری کس اضا (--- فت ق، سک ع، کس ر، فت ب، ص) امذ.
(طب) آنکھ کے ڈھیلے میں واقع چاند کی شکل کا حصہ. ہلال قعر بصری کے متعلق بھی عرصے تک ہنگامہ آرائیاں ہوتی رہیں۔ (؟، کتاب العین (ترجمہ)، ۲۱۷). [ہلال + قعر (رک) + بصر (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

--- کَرنا ف مر محاورہ.
۱۔ ہلال جیسا بنانا؛ گھٹانا، (حیثیت) کم کرنا۔

گھٹا کے بدر کو ہر ماہ میں ہلال کیا
تمھارے چاند سے چہرے نے بھی کمال کیا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۳۵). **۲۔ بہت دبلا پتلا کر دینا، نہایت کم زور کر دینا۔**

اس مہ چاردہ کی دوری نے
دس ہی دن میں کیا ہلال ہمیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۴۰).

--- کَمال (--- فت ک) صف.
بلند مرتبہ، فلک جاہ (بادشاہوں کی تعریف کے لیے مستعمل). (ماخوذ: علمی اردو لغت). [ہلال + کمال (رک)].

--- کَمان (--- فت ک) صف.

جس کی کمان ہلال کی طرح ہو ؛ مراد : جنگ جو (بادشاہوں کی تعریف کے لیے **مستعمل**). (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ہلال + کمان (رک)].

--- مَنْظَر/مَنْظَراں (--- فت م، سک ن، فت ظ) صف.
ماہ وش ، نہایت خوبصورت (خاتون کے لیے **مستعمل**). (فرہنگ آنند راج ؛ اسٹین گاس). [ہلال + منظر (رک)/اں، لاحقۂ جمع].

--- نِکَلْنا ف مر محاورہ.
نیا چاند دکھائی دینا، نیا چاند نکلنا.

نکلا ہلال عید جو قاتل کے ہجر میں
عاشق کے قتل کرنے کو تلوار ہو گیا

(؟، لطافت (مہذب اللغات).

--- نُما (--- ضم ن) صف.
نئے چاند کی مانند، ہلالی؛ نیم دائرہ نما، مڑا ہوا، خمیدہ. اکثر انواع کے خلیے سیدھے لیکن بعض کے کسی قدر مڑے ہوئے ہلال نما ہوتے ہیں. (۱۹۶۸، الجی، ۹۹). میلورامیٹ اس قسم کی ٹرانی میں مینوبریم کے کنارے ہلال نما ہوتے ہیں. (۲۰۰۵، آب شیریں، ۱۳۲). [ہلال + ف : نما، نمودن = دکھانا].

--- نَو کس صف (--- ولین) امذ.
شوال کی پہلی تاریخ کا چاند، ماہِ نو، نیا چاند (ماہِ کامل کے مقابل).

اے ہلال نو گریبان قبائے صبح عید
اے نشاط خلق اے صورت نمائے صبح عید

(۱۹۳۵، عزیز (مہذب اللغات).

ہزاروں دائروں میں چاند اور سورج کی محرابیں
درخشاں علم اور حکمت کی قندیلیں
ہلال نو کا سینہ ماہ کامل کا خزینہ ہے

(۱۹۹۱، افکار (علی سردار جعفری)، کراچی، نومبر، دسمبر، ۳۵). [ہلال + رک : نو (۲)].

--- وار صف.
نئے چاند کی طرح، گھٹا ہوا؛ (کنایۃً) کمزور.

ہلال وار کرے گا نزار اور باریک
مجھے فراق ترا اور تجھے میاں روزہ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۷۷).

برائے یک لب ناں مجھ ضعیف کو ان نے
ہلال وار کیا سارے شہر میں تشہیر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۹۲).

خربوزے کی کانپ کا جھکنا ہلال وار
اور پینڈی پان کی بھی کچھ اس طور کی بہار

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۶۶). [ہلال + وار، لاحقۂ صفت].

--- وَصَلِیب (--- وج، فت ص، ی مع).
مراد : مسلم اور عیسائی.

تھا امتیاز کچھ نہ ہلال و صلیب میں
مقصود فوج خانۂ معمور ہو گیا

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۳۷۰). [ہلال + و (حرف عطف) + صلیب (رک)].

ہِلالَہ (کس ہ، فت ل) امذ.
۱. (کیمیا) نلکی میں بھرے مائع کی محدب (ابھرواں) سطح؛ ہلالی اُبھار، ہلالیہ. (ب) ایک متغیر تقعری ہلالہ رکھتا ہے اور (ج) باریک نلی میں چڑھ جاتا ہے. (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے، ۱: ۶۱۴). کسی برتن میں مائع کی سطح کو مینسکس (Meniscus) یا ہلالہ کہتے ہیں - یہ سطح اوپر یا نیچے جھکی ہوتی ہے. (۱۹۸۴، کیمیا (گیارہویں جماعت کیلئے)، ۱۸۰). **۲. پہلی رات کے چاند کی شکل کی کوئی ساخت خاص طور پر جوڑ بند، عضروفی ہڈی.** (علم تشریح، کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۳). [ہلال + ہ، لاحقۂ نسبت].

ہِلالی (کس ہ) (الف) صف.
۱. ہلال (رک) سے منسوب یا متعلق؛ نئے چاند کی مانند، چاند کی بڑھنے سے پہلے یا گھٹنے کے بعد کی شکل جیسا، ہلال جیسا.

رخسار گل گلابی دو پھول سہیں ہلالی
بہو رنگ سوں بن کہ بالی مد بزم کوں سنواری

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲، ۲۳۰).

کمتر سریکی تس زحل منگتا ہے روشن نایکے
چندر ہلالی جوں سدا ہر نس ہے تس دربار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۵۹). اُسکا نورانی رُخ زمین سے دیکھا جاتا ہے اور اس وقت وہ ہلالی صورت پر نظر آتا ہے. (۱۸۳۳، مفتاح الافلاک، ۱۳۵). وہ بڑے بازار کے اس حصہ تک گئے تھے جہاں مکانات ہر دو جانب ہلالی صورت میں بنے ہیں. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۱۷۹). اُسکی شکل چوتھی پانچویں کے چاند کی طرح ہلالی ہے. (۱۹۵۱، سیر افلاک، ۹۰). رخسار پر زخم کا ہلالی نشان جو اگر نہ ہوتا تو چہرہ ادھورا دکھائی دیتا. (۱۹۸۹، آب گم، ۱۹۶). **۲. ہلال والا، جس پر چاند بنا ہو.** جلوسوں کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آگے آگے ایک شخص مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم اٹھا کر چلتا تھا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۱). **۳. قمری تاریخ یا مہینہ (شمسی کے مقابل).** ۵۳۹ پانسو انتالیس ہلالی میں بطن خاتون اوسکے سے فرزند نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام تموچین رکھا. (۱۸۵۹، مرآۃ گیتی نما، ۲۲). تاریخ چاہے انگریزی لکھو یا ہلالی پوری طرح لکھو. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۸). **۴. نصف دائرے کی شکل کا، قوس نما، قوس.** اگر نصف دائرہ سے زیادہ نہیں تو ہلالی اور زیادہ ہیں تو نعلی کہیں گے. (۱۸۷۳، عقل و شعور، نظام، ۱۹۴). بعض نقطے گول ہوتے ہیں اور بعض کی شکلیں ہلالی ہوتی ہیں. (۱۹۳۳، حمیات اجامیہ، ۷).

ہِلالی (کس ہ) (ب) امذ.
۱. نجد کا ایک قبیلہ جو گیارھویں صدی عیسوی میں افریقہ چلا گیا تھا نیز ہلال خصیب (رک) میں بسنے والے لوگ. عبدالمؤمن اور اس کے جانشینوں نے کئی مرتبہ ہلالی عربوں کو افریقہ اور وسط مغرب سے جلاوطن کیا. (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰ : ۳۱۲). **۲. فارسی زبان کے ایک مشہور شاعر کا نام (بطور تلمیح مستعمل).**

خطِ عارض نے دل اہل رقم توڑ دیا
بیت ابرو نے ہلالی کا قلم توڑ دیا

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۵۳).

ان کو ابرو ہیں پسند آنکھ کو چشم میگوں
کوئی دنیا میں ہلالی ہے کوئی جامی ہے

(۱۸۹۴، زیبا، مرقع زیبا، ۱۱۱). **۳. ایک قسم کا تیر.** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [ہلال + ی، لاحقۂ نسبت].

--- اَبْرُو (--- فت ا، سک ب، و مع) امذ.
ایسی بھویں جو نصف دائرے کی شکل کی ہوں ؛ (کنایۃ) خوبصورت بھویں. کالی آنکھیں ، ہلالی ابرو ، ڈھیلی ڈھیلی گندھی ہوئی مینڈھیاں ، شاداب کتابی چہرہ کانپتے سرخ ہونٹ لیکن مقدر نے اس کو اپاہج بناکے رکھ دیا تھا۔ (۱۹۸۶، پرانا قالین، ۱۱). [ہلالی + ابرو (رک)].

--- پَرْچَم (--- فت پ، سک ر، فت چ) امذ.
جھنڈا جس میں چاند کا نشان بنا ہو (جیسے : پاکستان یا مسلم لیگ کا جھنڈا نیز مسلمانوں کا جھنڈا) ، جھنڈا جس پر مسلمانوں کا نشان ہلال بنا ہو۔ الحمرا کے خاموش ایوان اس تابناک ماضی کی یاد دلاتے ہیں جب غرناطہ پر ہلالی پرچم لہراتا تھا۔ (۱۹۵۵، در دلکشا، ۳۸). اس وقت دو جھنڈے ہیں ایک ہلالی پرچم مسلم لیگ کا اور دوسرا کفر کا۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۲۴۸). [ہلالی + پرچم (رک)].

--- پَرْدَہ (--- فت پ، سک ر، فت د) امذ.
(طب) پپوٹے۔ اجفان یعنی پپوٹے ہلالی پردے ہیں جو آنکھ کی حفاظت کے لیے ودیعت کئے گئے ہیں۔ (۱۹۲۱، پریکٹیکل اناٹمی، ۳ : ۴). [ہلالی + پردہ (رک)].

--- ٹیکس (--- ی لین، سک ک) امذ.
فاطمی دور کے ٹیکس جو قمری سال کے حساب سے لگائے جاتے تھے۔ ہلالی ٹیکس جو گھروں ، حماموں ، تنوروں ، دیواروں اور باغوں پر لگائے جاتے تھے ۔ (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۱ : ۴۹۰). [ہلالی + ٹیکس (رک)].

--- جِھیل (--- ی مع) امث.
(جغرافیہ) نصف دائرے کی شکل کی جھیل ؛ محراب نما تالاب ؛ دریا کے کنڈل نما موڑ پر بن جانے والی جھیل۔ ان جھیلوں کی شکل ہلال سے مشابہہ ہوتی ہے اس لئے انھیں ہلالی جھیلیں ـــــ بھی کہا جاسکتا ہے۔ (۱۹۶۴، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۵). [ہلالی + جھیل (رک)].

--- خَط / خُطُوط (--- فت خ / ضم خ، و مع) امذ ؛ ج.
قوس نما خط ؛ چھوٹا بریکٹ، قوسین، ہلالین۔ ہم نے ہر حدیث کے پہلے بعض راویوں کا نام دو ہلالی خط کے بیچ میں لکھ دیا ہے ۔ (۱۸۷۷، مقالات سر سید ، ۱۴۳). نموئی خطوط بیرونی حاشیہ کے متوازی اور اپیکس کے ارد گرد ہی نمایاں ہوتے ہیں اور اصطلاحاً ہلالی خطوط ـــــ کہلاتے ہیں۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات ، ۴۳). [ہلالی + خط / خطوط (رک)].

--- دُنْیا (--- ضم د، سک ن) امث.
اسلامی ممالک، عالم اسلام ؛ مسلمان۔

گرمی   مہر   کی   پروردہ   ہلالی   دنیا
عشق   والے   جسے   کہتے   ہیں   بلالی   دنیا

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۳۲). [ہلالی + دنیا (رک)].

--- سَطْح (--- فت س، سک ط) امذ.
(کیمیا) نلکی میں بھرے ہوئے مائع کی اُوپری محدب (اُبھرواں) سطح ؛ ہلالی اُبھار ، رک : ہلالہ ۔ بیورٹ کا درجہ نوٹ کرتے وقت ہر بار نچلی ہلالی سطح (Meniscus) پڑھیں ۔ (۱۹۷۱، عملی کیمیا، ۴۵). [ہلالی + سطح (رک)].

--- شَکْل (--- فت ش، سک ک) امث.
نصف دائرے یا نصف کرے سے مشابہ شکل یا ہیئت ؛ قوس نما ساخت۔ حلق کے سامنے باہر کی طرف ایک کان سے دوسرے کان تک ہلالی شکل کی سرخی طوق کے مانند نمودار ہوتی ہے۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۰). جبل مذاد میری دانست میں جبل سلع کے مغرب کی ہلالی شکل کی پہاڑی یا اس سے ملے ہوئے ٹیکرے کا نام ہے۔ (۱۹۷۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۹ : ۸). [ہلالی + شکل (رک)].

--- عَلَم (--- فت ع، ل) امذ.
پرچم یا جھنڈا جس میں ہلال (چاند) کا نشان ہو ؛ (کنایۃ) مسلمانوں کا جھنڈا. تاکہ ہلالی علم کے نیچے جوھر شجاعت دکھائیں۔ (۱۹۲۶، مضامین شرر، ۳ : ۱۷۴). [ہلالی + علم (رک)].

--- مُشابَہ (--- ضم م، فت ج ب) صف ؛ امذ.
ہلال کی شکل کا ؛ محراب دار ، ناخنوں کا نیم ہلالی حلقہ ؛ ہلالی شکل کا نشان خصوصاً ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں کی جڑ میں. ناخن کی جڑ کے قریب خون کی رسد کم ہوتی ہے ، للٰذا یہ حصہ سفید دکھائی دیتا ہے ـــــ اسکو ہلالی مشابہ (Lunula) کہتے ہیں ۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۲۲). [ہلالی + مشابہ (رک)].

ہِلالِیَت (کس ہ، ل، فت ی) امث.
چاند کے بڑھنے کی ابتدائی یا گھٹنے کی انتہائی حالت ، ہلال ہونے کی حالت یا کیفیت ، بڑھنے گھٹنے کی حالت۔ ماہ چودہ دن کا سفر اختیار کرکے رتبۂ ہلالیت سے درجۂ بدریت کو پہونچتا ہے۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۳۹). [ہلال (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

ہِلالَین (کس ہ، ی لین) امذ.
ا۔ (لفظاً) دو چاند ؛ مراد : شمس و قمر۔

ہر   پا   سے   عیاں   پائے   محمدؐ   کی   جلالت
نعلین   سے   پیدا   ہے   ہلالین   کی   طلعت

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱ : ۱۴۵). **۲۔ دو ہلالی خط یعنی قوسین (جبر و مقابلہ) وہ زاویے جن کے حدب اور قعر ہمیشہ ایک ہی سمت میں رہیں۔** جنکے حدب بھی ایک ہی سمت کو جائیں اور قعر بھی ایک ہی رخ پر ہمیشہ رہیں انکو عربی میں ہلالین کہا گیا ہے۔ (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، اکتوبر، ۲، ۷ : ۱۳). [ہلال + ین، لاحقۂ تثنیہ].

ہُلامی (ضم ہ) صف.
(نباتیات) چپچپا ؛ سریش نما ؛ جیلی کی طرح کا ، جیلاٹینی (Gelatinous). پانی میں چند بزری ثمر رکھو اور اُن کو دیکھتے رہو، تقریباً ۱۵ سے ۲۰ منٹ میں یہ پھٹ جاتے ہیں اور ایک ہلامی ڈنڈی جس پر بذرہ دان ہوتے ہیں بتدریج باہر نکلتی ہے۔ (۱۹۳۸، عملی نباتیات ، ۱۳۰). [ع : (ہ ل م)].

ہُلامِیَہ (ضم ہ، کس م، فت ی) امذ.
(حیوانیات) جیلاٹینی مادہ سے بنی ہوئی لیس دار چپچپاتی غیر خلیاتی پرت. ان کے درمیان ایک بے ساخت پتر یا بین ہلامیہ ہوتا ہے ۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات ، ۲۰۵). خلیاتی پرتوں کے درمیان میں ایک غیر خلیاتی پرت ہوتی ہے جسے بین ہلامیہ ـــــ کہتے ہیں ۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے (غیر فقارئے) ، ۱۵۷). [ع : ہلام + یہ، لاحقۂ نسبت].

ہِلانا (۱) (کس ہ) ف م.
ا۔ حرکت دینا، جنبش دینا۔

(اس   سلیمان   علیہ   السلام   کھے) کذا
سر   اپنا   ہلاتا   سبب   کیا   مدام

(۱۵۹۱، قصۂ فیروز شاہ، عاجز، ۱۵). اس کتاب کوں سینے پر تی ہلاسی نا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۹).

حیران یوں کیا ہے ترا حسن عقل کوں
جو ہات ہور پاؤں ہلانے نیں اس مجال

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۶۰).

ماہ رو غیر کنیں جانے نہ پاوے ناجی
دیکھ ابرو کوں مبادا وہ ہلالے اسکو

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۹۱).

بال و پر تو ٹک ہلاؤ پنجہ و منقار سے
ہم صفیرو توڑ ڈالو دام کو چیرو قفس

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۶۶). اعجاز ـــــ نے ہاں تو کیا زبان تک اس سلسلے میں نہیں ہلائی ۔ (۱۹۶۸، دامان باغبان، ۳۰۵). میاں جی ـــــ سو رہے تھے کہ کسی نے ان کے کاندھے کو ہلایا۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۲۱۶). **۲۔ جگہ سے بے جگہ کر دینا، ہٹا دینا۔** اس کی فوج "لکھ پیڑے" میں پناہ لے لے گی، جہاں سے اس کو کوئی ہلا نہ سکے گا۔ (۱۹۶۱، سراج الدولہ (ترجمہ)، ۷۶). وہ اپنی ٹھوکر سے دھرتی کو ہلا سکتا ہے۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۵۳۷). **۳۔ (مجازاً) خوفزدہ کرنا، دہلانا؛ ہلچل مچانا.**

سپہ کوں سنوارو چلو بھار راہ
یکیلا توں جا کر ہلا سب سپاہ

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۰۳).

ٹکڑے جگر جو ہوئے گا مجھ دل دو نیم کا
پایا نہ کیا ہلاؤں گی عرش عظیم کا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۹).

حالی اٹھا ہلا کے محفل کو
آخر اپنا کہا کیا تونے

(۱۸۹۲، دیوان حالی، ۱۲۳). **۴۔ جھلانا، جھلنا، دائیں بائیں حرکت دینا (پنکھے وغیرہ کو)** ۔

ہلاؤ مروحہء آہ سرد کو ہرگام
کہ دل کو آگ لگا کر ہوا ہوا آرام

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۲۵). **۵۔ لہرانا، ہوا میں چلانا (عموماً تلوار).** میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۱۶۹). **۶۔ متزلزل کر دینا، متغیر کر دینا، بالکل بدل دینا، تبدیلی لانا؛ کمزور کرنا۔**

کنگرے ایوانِ شاہی کے جھکا دیتی ہوں میں
جبر و استبداد کی چولیں ہلا دیتی ہوں میں

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۳۶). اس نئے اصول نے کلاسیکی میکانیات (Classical Mechanics) کے خالص معین پن (Determinism) کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۳۹۸). بی بی سی کو کوئی سیاسی سماجی یا اقتصادی زلزلہ ہلا نہ سکا ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۴۸). **۷۔ پھاوڑے، کدال یا کھرپی سے کھودنا (زمین وغیرہ کو).** جو زمین کہ بغیر بالو اور کنکر کے ہے اگر کھودی اور ہلائی نہ جائے تو وہ ایسی سخت ہو جاتی ہے کہ قابل تخم ریزی کے نہیں رہتی۔ (۱۸۴۵، دولت ہند، ۱۵). **۸۔ نیچے اوپر اِدھر اُدھر ڈلانا، جھلانا نیز کھینچنا۔** اعلیٰ حضرت نے جھولے کی ڈوری کو ہلایا۔ (۲۰۰۰، زندگی کی یاد میں، ۴۵). **۹۔ کانپنا (رک) کا متعدی.** (شبد ساگر). [ہلنا (رک) کا تعدیہ].

---**جُلانا** ف مر محاورہ.
پانی اور تیل کسی طرح آپس میں نہیں ملتے، خواہ ان کو کتنا ہی ایک ظرف میں آپس میں ہلا جلا کر ملاؤ جلاؤ۔ (۱۹۰۰، غربی طبیعیات کی ابجد، ۶۵). ہلا جلا کر بقیہ پانچ تولہ گھی بیچ میں گڑھا کر کے ڈال دیں۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۱۳۹). ہلایا جلایا تو پتہ چلا کہ منہ سے جھاگ ڈال رہا ہے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۸۳). آخر کچھ دیر جدوجہد کے بعد وہ سمجھ گئے کہ وہ ہلانے جلانے سے قاصر رہیں گے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۸۷).

---**جُھلانا** ف مر محاورہ.
رک: ہلانا جلانا۔ پاؤں کو ہلایا جھلایا اپنے قاعدے کے موافق ہر طرف ٹٹولا۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۴).

---**ڈُلانا/ڈولانا** ف مر محاورہ.
رک: ہلانا جلانا. پھول محمد کے پاس گئے اسے ہلایا ڈولایا مگر اسے جنبش نہ ہوئی۔ (۱۹۵۸، خون جگر ہونے تک، ۲۹۷).

---**ہلانا** (۲) (کس ہ) ف م.
۱۔ مانوس کرنا، خوگر کرنا، پرچانا، ڈھب پر لانا، یار بنانا؛ سدھانا. چار جانور لائے ایک مور، ایک مرغ، ایک کوّا، ایک کبوتر، ان کو اپنے ساتھ ہلایا کہ پہچان رہے۔ (۱۷۹۰، ترجمۂ قرآن، شاہ عبدالقادر (ح)، ۴۰).

نفس ناپاک بے حیا کتے
ہم نے تجھ کو ہلا کے دیکھ لیا

(۱۸۸۹، دیوان عنایت و سفلی، ۲۱). عقل سے کام لیتی تو ان کا ہلا لینا کوئی بڑا کام نہ تھا ۔ (۱۹۱۷، شام زندگی، ۱۰۲). بظاہر میری ہاں میں ہاں ملاتی تھی مگر بچی کو اپنے سے ایسا ہلایا تھا کہ ـــــ ایک منٹ کو روزی سے الگ نہیں ہوتی تھی ۔ (۱۹۴۲، تصویر، ۵۴). **۲۔ ملانا۔**

چلاتے تھے بھنور کے بھر رہے سرون ہمن کر کہ
کلیاں مکھ موڑیاں سوں پھر خدا یکجا ہلایا ہے

(۱۶۱۱، کلیات قلی قطب شاہ، ۱: ۱۳۰). [ہلگانا (رک) کا بگاڑ].

---**ملانا** ف مر محاورہ.
مانوس کرنا۔ کسی بادپا کو پکڑ کر عمدہ عمدہ غذائیں کھلا کر اور بہلا پھسلا کر ایسا ہی ہلانا ملانا چاہیے کہ اپنی پیٹھ پر سوار ہونے دے۔ (۱۹۰۸، مخزن، لاہور، دسمبر، ۲۱).

ہلانا (۳) (کس ہ) ف م.
۱۔ تیرانا، پیرانا. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۲۔ گھسانا (خصوصاً پانی).** (شبد ساگر). [ہیلنا (رک) کا تعدیہ].

ہلانی (کس ہ) امث.
کسی مائع کو ہلانے کا آلہ؛ کفگیر، چمچہ، ڈنڈی۔ جنتر کو شیشہ کی ہلانی کے ذریعہ ہلاتے رہنا چاہیے ۔ (۱۹۲۵، عملی کیمیا، ۱۶۷). کلوری میٹر میں مائع کو ہلانے کے لئے ایک ہلانی اور ـــــ ٹمپریچر لینے کیلئے ـــــ تھرمامیٹر بھی موجود ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۱۶۵). فرنیس کے کناروں اور فرش کے ڈیزائن کو تبدیل کرنا پڑے گا تاکہ ہلانی (سٹرنگ Stirring) کے تند و تیز عمل سے نقصان نہ ہو۔ (۱۹۷۳، فولاد سازی، ۲۲۶). [ہلانا (رک) سے اسم آلہ].

ہلاؤ (کس ہ، سک و) امذ.

ہلنے کا عمل ، گھومنے کا عمل یا کیفیت ؛ حرکت ، تحریک. (پلیٹس). [ہلانا (رک) سے حاصل مصدر].

---**ڈُلاوٗ** (---ضم ڈ، سک و).

ہلنے یا ڈولنے کا عمل یا کیفیت. (پلیٹس). [ہلاوٗ + ڈلاو، ڈلانا (رک) سے].

ہلاوا (کس ہ) (الف) امذ قدیم.

ا۔ میل جول۔

مج اُس لگیا ہلاوا دو تن سو دیکھ سہاوا
اس گھر میں لائے لاواں گتاں سو جا اچھالی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ا : ۳۱۶). **۲۔ ہلانے والا ؛ سدھانے والا، جو مانوس کر لے نیز بیل کو سدھانے والا.** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ہلاوا (کس ہ) (ب) امث.

حرکت ، جنبش ، ہلکورے. (دکنی اردو کی لغت). [ہلا (ہلانا (۲)) + وا، لاحقہء صفت و اسمیت].

ہلاوٹ (کس ہ، فت و) امث.

ہلنے کا عمل ، حرکت ، جھلاوٹ۔ وہ کان جواہر کان بھرے کن پھولوں بالے جان بھرے بندے کی لٹک جھمکے کی جھمک بالے کی ہلاوٹ ویسی ہی. (۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ا : ۱۳۸). [ہلا (ہلانا (ا)) + وٹ، لاحقہء کیفیت].

ہلاوَہ (کس ہ، فت و) امذ.

ہلانے والا، سدھانے والا. (جامع اللغات). [ہلاوا (رک) کا ایک املا].

ہَلاہَل (فت ہ، ہ) امذ.

وہ زہر جو ہندو دیو مالا کے مطابق سمندر کو متھ کر نکالا گیا تھا؛ مراد : زہر قاتل. (فرہنگ تلفظ ؛ پلیٹس).

ہَلاہِل (فت ہ، کس نیز فت ہ) (الف) امذ.

(طب) زہر قاتل جس کا علاج نہ ہو سکے، سم، بس۔

اوسے زہر نے کچھ اثر نہیں کیا
ہلاہل ہوا اوس کے حق میں غذا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۵).

لذت کو ہلاہل کی کیا انکو بتاؤں میں
ہے کام و دہن جن کا شہد و شکر آلودہ

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا : ۱۴۴).

قائم ہے کیا ہلاہل و آب خضر بحقر
آجائے بزم دوست میں جو کچھ سو کیجے نوش

(۱۷۹۵، قائم، د، ۶۸).

ساغر مے ہو کہ یا جام ہلاہل ہو دلا
بزم میں گر ہے تجھے خاطر احباب تو پی

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۲۱۱). ہر نابکار کو ---- ایک ایک جام ہلاہل آمود تیغ خون آشام سے صدر نشین دار البوار کرتے تھے۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۱۶۳). سانپ ---- کا زہر تو اس کیلئے اکسیر ہے مگر انسان کے لئے قاتل ہے اور انسان کی اکسیر اس کے حق میں زہر ہلاہل ہے۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۵۱).

ایک گھاٹ پہ تھی آگ بھی پانی بھی ہوا بھی
امرت بھی ہلاہل بھی مسیحا بھی قضا بھی

(۱۹۱۵، ذکر الشاد تین، ۱۴۴).

ہنسی گناہ نہ تھی ، قہقہہ حرام نہ تھا
بھرا ہوا تو ہلاہل سے میرا جام نہ تھا

(۱۹۴۸، نبض دوراں، ۵۹). کسی نے زہر ہلاہل دوبار نہیں چکھا ہے۔ (۲۰۰۵، پردہ اٹھادوں اگر چہرۂ الفاظ سے، ۱۵۴).

ہَلاہِل (فت ہ، کس نیز فت ہ) (ب) صف.

ا۔ مہلک ، قاتل، مار ڈالنے والا۔

وہ گرد سودہ الماس کل ہلاہل وار
ہوا کالطمہ محل ہلاک و ورطۂ سام

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۲۵).

سب ایسے تن آسان و بے کار کاہل
تمدن کے حق میں ہیں زہر ہلاہل

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۱۰۱). بہو کے جہیز کا واپس جانا اور ساری برادری میں رسوائی کا ہونا ، اس کی ہلاکت کے واسطے ہلاہل کا کام کر گیا۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۳۹). میں سمجھی کہ یہ ریجھ گیا آنکھیں تو رام نے مجھ کو ہلاہل دی ہی ہیں میں نے بھی ایسی مٹکا مٹکا کر باتیں کیں کہ لٹو ہو گیا۔ (۱۹۳۵، خدائی راج، ۱۱۰).

ہلاہل اپنی مٹھی میں چھری ہے اپنے قبضہ میں
بلا لیتے ہیں کیونکر موت کو جانباز سن لینا

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، ساز حیات، ۱۰). ایک جلاد زہر ہلاہل کا جام لاتا ہے اور سقراط اسے خوشگوار شربت کی طرح منہ لگا کر شہیدان حق پرستی کی صف میں جا ملتا ہے۔ (۱۹۸۷، فلسفہ کیا ہے، ۴۹۴). **۲۔ (مجازاً) نہایت کڑوا، تلخ۔**

حلاوت پو دنیا کے دل نوں بہلا مت
کہ شہد اسکا ہے کام جاں میں ہلاہل

(۱۷۴۳، دیوان قربی، ۳۲). اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند !. (۱۹۳۵، بال جبریل، ۳۴).

جب عمر بسر ہوئی تو کیا عیش و ملال
پیمانہ بھرا ہو تو ہلاہل کہ زلال

(۱۹۸۲، دست زر فشاں (ترجمہ)، ۷۹). دعا گو ہوں کہ وہ اسی دم خم کے ساتھ گل افشانی گفتار کے جوہر دکھاتے رہیں اور آپ ان کے شایان شان نگار کا خاص نمبر شائع کر سکیں جس میں زہر ہلاہل کو قند نہ کہا جائے اور قند کو زہر ہلاہل۔ (۲۰۰۵، نصف الملاقات، ۳۳۵). **۳۔ (مجازاً) بہت تیز (نمک مرچ کے لیے مستعمل).** سالن کو چکھو ---- کس قدر ہلاہل مرچیں ہیں۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۱۶). سالن میں ---- نمک زہر، مرچیں ہلاہل، نیلا نسوت بھٹیارے کا شوربا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۰۳). **۴۔ چین کی حدود میں واقع ایک پہاڑ کا نام جہاں ایک بوٹی پائی جاتی ہے اس کی جڑ از حد زہریلی ہوتی ہے.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ف : ہلاہل؛ س : #].

---**بُخار چڑھنا** ف مر محاورہ.

تیز بخار چڑھنا. (مہذب اللغات).

---**ریز** (---ی مج) صف.

زہر بکھیرنے والا؛ زہر آلود؛ (کنایتہ) مہلک۔

کیسے کیسے مسکراتے لب ہلاہل ریز ہیں
کتنے کہنہ سانپ ، کتنے اژدہے نوخیز ہیں

(۱۹۴۴، نبضِ دوراں، ۲۰۲)۔ [ہلاہل + ف : ریز، ریختن = گرانا، بہانا]۔

--- نَمَک (--- فت ن، م) امذ۔
بہت تیز نمک۔ (فرہنگِ اثر)۔ [ہلاہل + نمک (رک)]۔

--- نَمَک ہونا محاورہ۔
کھانے میں نمک بہت تیز ہونا؛ کھانے میں نمک اتنا تیز ہو جانا کہ گوارہ نہ ہو۔ (مہذب اللغات)۔

ہُلاہُلی (ضم ہ، ضم ہ) امث۔
رک : ہلہلی؛ خوشی کے موقع پر نکالی جانے والی مہمل آوازیں۔ (پلیٹس)۔ [ہلہلی (رک) کا بگاڑ]۔

ہِلاؤ (۱) (کس ہ، وج) امر۔
ہلانا (رک) سے امر (تراکیب میں مستعمل)؛ حرکت دو، جنبش دو، جھنجھوڑو؛ جھلاؤ، جھونٹا دو؛ کھولو۔ (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات)۔

--- نہ جُلاؤ ٹُکڑے مانگ مانگ کِھلاؤ کہاوت۔
کاہل آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو کوئی کام نہیں کرتا صرف مفت کی کھاتا ہے۔ نگوڑے سب کے سب بادشاہی احدی ہوگئے کہ ہلاؤ نہ جلاؤ ٹکڑے مانگ مانگ کھلاؤ۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۸)۔

--- نہ (جُلاؤ) ڈُلاؤ مُجھے بَیٹھے بَیٹھے (ہی) کِھلاؤ کہاوت۔
کاہل آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو کچھ نہ کرے اور مفت کی کھائے۔ اتنوں میں کوئی باہر نکلنے والا نہیں یہ تمام دیکھنے کے ہی پتلے ہیں کہ ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ۔ (۱۹۲۲، طالب بنارسی، مہاراجہ گوپی چند، ۱۴)۔

--- نہ ڈُلاؤ مُجھے سُکھ سے کِھلاؤ کہاوت۔
رک : ہلاؤ نہ جلاؤ مجھے بیٹھے ہی کھلاؤ۔ (ماخوذ : فرہنگِ اثر؛ مہذب اللغات)۔

ہِلاؤ (۲) (کس ہ، وج) امر۔
ہلانا (۳) کا امر، ملاؤ؛ تیراو، پیراؤ۔ (پلیٹس)۔

ہَلائی (فت ہ) امث۔
ہل چلانے کا عمل، قلبہ رانی نیز زمین کو قابل کاشت بنانا۔ زنی تخم ہلائی میں بوئے جاتے ہیں اور اس صورت میں ----- ہل یا کدال سے ایک یا دو ہلائی بنادی جاتی ہے۔ (۱۹۲۳، تربیت جنگلات، ۷، ۲۳)۔ [ہل (۳) + ائی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَرنا ف مر۔
ہل چلانا، قلبہ رانی کرنا۔ (جامع اللغات)۔

ہَلایتا (فت ہ، فت نیز کس ی) امذ۔
(کاشت کاری) موسم میں پہلی دفعہ ہل چلانا، ہراوتا، ہرسوت۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔

ہَلایُدھ (فت ہ، ضم ی) امذ۔
(کاشت کاری) ہل؛ بلرام جی کا لقب (کیونکہ ان کا ہتھیار ہل کے مشابہہ تھا)۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔

ہَلبَل (فت ہ، سک ل، فت ب) امث (قدیم) (شاذ : امذ)؛ ~ ہل بل۔
ا۔ (عو) اضطراب، گھبراہٹ، بے چینی، بے کلی۔

کہ دل پر میرا دل یو چلتا ہے کیوں
یو منج بات ہل بل میں ملتا ہے کیوں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۰۱)۔

میں خضر ہو جیو نگاری دھن صحبت تری یک پل کی بس
کیا کام امرت سوں مجھے یک بات تجھ ہلبل کی بس

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۸۵)۔ ۲۔ شور غل، غُل غپاڑا، اودھم؛ کھلبلی، ہلچل۔

شہ کے نکلتے کر شدے سب شہر میں ہلبل ہوا
ہر صحن جم یک ہو رہیا عالم بھتر اور بھار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۳۶)۔ ۳۔ جلدی، عجلت۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ہڑبڑ (رک) کا محرف]۔

ہَلبَلا (فت ہ، سک ل، فت ب) صف۔
مضطرب، بے چین، پریشان۔ (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [ہلبل (رک) + ا، لاحقۂ نسبت وصفت]۔

ہَلبَلانا (فت ہ، سک ل، فت ب) ف ل۔
ا۔ گھبرانا، پریشان ہونا، بوکھلانا۔ پہلے کتے نے بھونک کران پر حملہ کیا، اس کے آواز سے سب جاگ پڑے، میں بھی ہلبلا کر چونکا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۷۷)۔

یقین تو یوں ہے ابھی ہلبلا کے ناچ پڑے
جو برق دیکھ لے یہ آہ آتشیں اپنی

(۱۸۷۹، عیش دہلوی، د، ۱۹۴)۔ مصادر کی مثالیں، لڑکھڑانا، ہڑبڑانا، ہلبلانا وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۸)۔ ۲۔ جلدی کرنا۔ (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ہڑبڑانا (رک) کا محرف]۔

ہَلبَلاہَٹ (فت ہ، سک ل، فت ب، ہ) امث۔
ا۔ گھبراہٹ، بوکھلاہٹ؛ افراتفری۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ ۲۔ جلد بازی؛ جلدی، عجلت۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ہلبلا (رک) + ہٹ، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَلبَلی (فت ہ، سک ل، فت ب) امث۔
ا۔ ہلبلاہٹ، گھبراہٹ، بوکھلاہٹ، کھلبلی۔ (جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔ ۲۔ جلد بازی، عجلت۔

ہاتھوں سے تیرے میں تو کمبخت عاجز آئی
جو کام ہے نگوڑا تیرا سو ہلبلی کا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۸۵)۔ [ہلبلا (بحذف ا) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہُلبَہ (ضم ہ، سک ل، فت ب) امذ۔
(حیوانیات) سخت موٹا بال یا رونگٹا؛ (نباتیات) خار (انگ : Seta)۔ مقوم انبان ایک درز کے ذریعہ کھلتا ہے جسکے کنارے پر ہلبے ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات، ۲۵۴)۔

ہُلبِیَہ (ضم ہ، سک ل، کس ب، فت ی) صف۔
(حیوانیات) سخت موٹا بال یا رونگٹا؛ (نباتیات) ایک سرخی مائل لمبی ساخت جس میں ایک موصل ڈورا ہوتا ہے؛ ہلبہ خار۔ ہلبیہ، ایک لمبی، باریک، سرخی مائل رنگ کی ساخت ہے۔ اس میں "برادمہ" دبیز دیوار والا قشرہ اور ماس کے پودے کی طرح ایک موصل ڈورا ہوتا ہے۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات (ترجمہ)، ۲: ۷۳۶)۔ [ہلبہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث]۔

ہلبَھل (فت ہ، سک ل، فت بھ) امث.
رک: ہلبل. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلبل (رک) کا ہائیہ املا].

---کرْنا ف مر محاورہ.
مدد کرنا. (جامع اللغات).

ہلبَھلی (فت ہ، سک ل، فت بھ) امث.
رک: ہلبلی. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلبلی (رک) کا ہائیہ املا].

ہلبَھلِیا (فت ہ، سک ل، فت بھ؛ کس ل) امذ؛ صف.
ا۔ ہر ایک کے کام میں دخل دینے والا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ دوڑ دھوپ کرنے والا؛ مصروف کار. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۳۔ مددگار. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلبھل + یا، لاحقۂ نسبت].

ہلپْنا (فت ہ، ل، سک پ) ف ل.
ا۔ تڑپنا، لوٹنا، ہاتھ پانو مارنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ بخار سے کانپنا، لرزنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [پ: # + نا، لاحقۂ مصدر].

ہلپھا (فت ہ، سک ل) امذ.
ا۔ بڑی لہر، موج، رو. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ ترنگ، ہلکورا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلپنا (رک) سے].

---مارْنا ف مر محاورہ.
بڑی لہر کا ٹکرانا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہلپَھل (فت ہ، سک ل، فت پھ) (الف) امث.
ا۔ جلدی، تیزی. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ اضطراب، گھبراہٹ، ہلچل، ہڑبڑی. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۳۔ خوش خلقی، مروت، خلق. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہلپَھل (فت ہ، سک ل، فت پھ) (ب) صف.
غل غپاڑا مچانے والا. (جامع اللغات).

ہلْتا (فت ہ، سک ل) صف.
جس میں کشتی چل سکے، قابل جہازرانی (دریا، سمندر وغیرہ) (انگ: Navigable). (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہِلْتا (کس ہ، سک ل) صف.
ہلنا (رک) سے صفت؛ حرکت کرتا ہوا، ہلتا ہوا (تراکیب میں مستعمل).

---چلْتا (---فت چ، سک ل) صف قدیم.
چلتا پھرتا، حرکت کرتا؛ جیتا جاگتا. رات دیس معشوق کا ذکر کرنا، اس خاک میں اس لطافت سوں بولتا یو ہلتا چلتا سو کون ہے کر فکر کرنا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۳). [ہلتا + چلتا (رک)].

ہلجا (فت ہ، سک ل) امذ.
رک: ہلجان. بیوی کے میکے میں ایک لڑکے کی دودھ بڑھائی ہوئی تھی وہاں سے ہلجا کا حصہ آیا تھا. (۱۹۰۰، ذات شریف، رسوا، ۱۳۴). ہلجا یا ہلجان ---- دوران شادی میں اگر کسی کو کسی سے کہنا سننا رہ گیا ہو تو اس بہانے سے ایک جگہ سب جمع ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۳، اہل محلّہ اور نااہل پڑوس (ح)، ۳۴). [ہلجان (رک) کا ایک املا].

ہلجان (فت ہ، سک ل) امذ.
عورتوں کی ایک قدیم رسم جس میں شادی یا کسی تقریب کے بعد عورتیں اکٹھی ہو کر بیٹھتی تھیں تاکہ اگر کسی کو کسی سے شکایت ہو گئی ہو تو وہ رفع ہو جائے اس موقع پر رت جگا ہوتا تھا اور پیسے اکٹھے کر کے میدے کی روٹی اور قیمہ (میتھی میں پکا ہوا) بھونے ہوئے پانوں پر رکھ کر تقسیم کیا جاتا تھا یا پھر حلوہ پوری کچوری منگاتی اور مل کر کھاتی تھیں.

ایک پل میں ہوے خبر ہلجان کی
ایک پل میں پڑے چل جان کی
(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۵۰).

---کرْنا ف مر محاورہ.
ہلجان کی رسم کرنا. ایک بڑھیا نے گھنو سے کہا کہ لاری ہلجان کر لیں نہیں تو نا معلوم کتنے دنوں ہاتھ پاؤں ٹوٹیں. (۱۹۲۳، اہل محلّہ اور نااہل پڑوس، ۳۴).

---گانا ف مر.
ہلجان (رسم) میں عورتوں کا گانا گانا اور بجانا. ایک نے ایک سے کہا اری ہلجان گالیں ---- تانیں اور مرکیاں شروع کیں اور یہ لفظ نکالے کہ (برخوردار ہیں بی ہلجاں). (۱۹۲۳، اہل محلّہ اور نااہل پڑوس، ۳۴).

ہُلْجْنا (ضم ہ، فت ل، سک ج) ف ل قدیم.
رک: اُلجھنا، پھنسنا.

مکھ آیت تفسیر میں ہلجے علماں سب
عشاق سوں ہلجے ہیں ترے لٹ کے سرک دام
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۸۱).

پنکھی ہمن دلاں کے سارے رہے ہلج کر
جیوں لال کا اُجالا بایا ہمن پہ جالا
(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۵۹).

تب تھے مرا دل باؤلا ہلجا ہے تارے تار جا
جب تھے سجن کا زلف ہل پیدا دلآویزی کیا
(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۰۸). [اُلجھنا (رک) کا قدیم املا].

ہُلْجِیانا (ضم ہ، سک ل، کس ج) ف ل محاورہ.
الجھنا؛ رک: ہلجنا.

منجے اپنا کہہ نہیں کتے آپنا
کہو نا کہو ہلجیا تیرے منتر
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۲۸۸). [ہلج (ہلجنا) + یانا، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

ہلچِک (فت ہ، سک ل، فت چ) امث.
ایک داؤ یا ضرب کا نام.

ہلچک وہیں اک ماری کلائی پہ جو اک بار
پنجے سے ستمگر کے گرا گرز گرانبار
(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۱: ۱۱۳).

ہلچَل (فت ہ، سک ل، فت چ) (الف) (شاذ: امذ)؛ ~ ہل چل.
ا۔ گھبراہٹ؛ بے قراری، اضطراب، بے چینی؛ کھلبلی، بھاگڑ.

اچنبک محل گرچہ چپک تل دسے
ولے کوئی رہتیاں کا نہ ہل چل دسے

(١٦٥٧، گلشن عشق، ١١٣).

فوج خرد ہوش میں ہل چل ہے سبب کیا
شاید علم آہ نمودار ہوا ہے

(١٧٣٩، کلیات سراج، ٤٤٢).

دہاک) کذا (سے اس کے زور بازو کے
روم اور شام میں پڑی ہل چل

(١٨٠٥، کلیات صاحب، ١٠٣). خاص و عام میں ایک ہلچل پڑ رہی تھی۔ (١٨٩٧، شام سلطنت تیموریہ، ١٤٠).

وفور عشق کی ہلچل کو مدتیں گزریں
ہجوم عقل سے رہتا ہوں شرمسار ہنوز

(١٩٤٩، سرود و خروش، ١١٥). بے شک خانہ جنگی کے اثرات نے سیاسی زندگی کے سمندر میں ہلچل سی ڈال دی تھی۔ (١٩٦٨، تنقید غالب کے سو سال، ٥٠٤). مجمع کے ایک حصے میں تھوڑی سی ہلچل پیدا ہوئی تو وہ لپک کہ اس طرف گئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی تلقین کرنے لگے۔ (٢٠٠٦، داستاں کہتے کہتے، ٢٠). **٢۔ ڈر، خوف، سراسیمگی.**

جو ہے اس سے بڑا تو ہے وہ ٹپل
اُسے لیلے) کذا (نہیں کچھ اُس میں ہل چل

(١٧٩٥، فرسنامۂ رنگین، ٧). **٣۔ دنگا فساد، بکھیڑا، بلوا، شورش.** کیا تم اس ہل چل کے متعلق جو سپاہیوں اور باشندگان دہلی میں اس وقت پھیلی ہوئی تھی عدالت کو کچھ اور اطلاع دے سکتے ہو۔ (١٩٠٣، چراغ دہلی، ١٦٥). ایک عام افراتفری اور ہلچل کا زمانہ تھا۔ (١٩٢٤، تاریخ اسلام، ١ : ٤٥١). ابھی چیخ پکار اور ہلچل میں کمی نہیں آئی تھی کہ سفید بالوں والے ــــــ نے اپنا چابک نکال کر ان قیدیوں کی پیٹھ پر مارنا شروع کر دیا۔ (٢٠٠٣، سلاسل (ترجمہ)، ٨٣). **٤۔ حرکت، عمل.**

زندگی کی ہے ترے دم سے جہاں میں ہل چل
کہتے ہیں تجھ کو جہاں کی رگ جاں اے ہمت

(١٩٢٦، افکار سلیم، ٢٣٨). ابتری وحشت تنزلزل طنطنہ دہشت فساد دبدبے گرمی کشاکش دغدغے ہلچل جہاد. (١٩٥٣، سیف و سبو، ٣٦). آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ہلچل کے ذریعے قریش مکہ کی تجارتی شاہراہ کے لیے جو بحیرہ احمر کے ساحل کے قریب سے گزرتی تھی خطرہ پیدا کر دیا۔ (١٩٨٦، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ١٩ : ١٧٦). کچھ ہلچل اور دبی دبی ہنسی کی آوازیں آئیں۔ (٢٠٠٥، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ٣٥٤). **٥۔ افراتفری، درہم برہم ہونے کا عمل یا حالت، تہ و بالا ہونے کی کیفیت؛ بھگدڑ۔**

صبر کی فوج میں پڑی ہلچل
اب انجھونین کے چلے ڈھل ڈھل

(١٧٣٩، کلیات سراج، ١٢٢).

ایسی ہل چل میں کہیں کیوں دل دوانا لگ گیا
دل کے لگتے ہی جو واں لشکر کا جانا لگ گیا

(١٨٠٩، جرأت، ک (مجلس)، ١ : ١١٦). وہ بجلیاں تلواروں کی اور شام کا بادل دریا سے وہ پیاسوں کے ہٹا دینے کی ہلچل. (١٨٧٤، انیس، مراثی، ١ : ٢٥). ہلچل ــــــ جنگل کے ہاتھیوں میں اسی وقت ہوتی ہے جب جنگل کے اطراف میں آگ بھڑک اٹھی ہو۔ (١٩٤٢، کتاب الہند (ترجمہ)، ٢ : ٢٦٤).

جب ازل میں سجدۂ آدم کا اُٹھا تھا سوال
ہاں اسی ہلچل کے موقع پر کہ تھا وقت جلال

(١٩٥٣، سیف و سبو، ٣٧). جھنڈ میں پرندوں کی ہلچل تھی۔ (٢٠٠٤، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ١٢١). **٦۔ ہلنا؛ ڈولنا؛ لرزنا.** (شبد ساگر). **٧۔ چل چلاؤ.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ہَلچَل (فت ہ، سک ل، فت چ) صف (ب) صف.

١۔ بے چین، بے قرار، مضطرب؛ متذبذب۔

گلے میں ڈالنا تقوے کی ہیکل
کہ جس سے پھر کبھی دل ہو نہ ہلچل

(١٨٧٤، تیرہ ماسہ، ٢٧). **٢۔ اِدھر اُدھر ہلتا ڈولتا ہوا، ڈگمگاتا ہوا؛ کانپتا ہوا.** (شبد ساگر). [ہل (ہَلنا = ہِلنا سے) + چل (چلنا (رک) سے)].

---بَپا/بَرپا ہونا ف مر محاورہ.

١۔ کھلبلی ہونا، افراتفری ہونا؛ بے قراری ہونا، بے چینی ہونا. ذہن میں ایسی ہلچل برپا تھی کہ چالیں الٹی سیدھی چلتے تھے۔ (١٩٨٨، چار دیواری، ٥٦). اس کے دماغ میں ہلچل بپا تھی۔ (١٩٩٩، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ٢٥). **٢۔ ڈر ہونا، خوف پیدا ہونا.** ایسا ہا تھی جس علاقہ میں بھی ہوتا ہے وہاں ہلچل برپا ہو جاتی ہے۔ (١٩٨٩، شکاریات، ٣٢).

---پَڑ جانا/پَڑنا ف مر محاورہ.

١۔ افراتفری ہونا، کھلبلی ہونا، بھاگڑ پڑنا؛ تنزلزل ہونا، ابتری واقع ہونا، سخت بد نظمی ہونا؛ ہنگامہ برپا ہونا، بلوہ ہونا۔

عشق اس کے کا جو کٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ہلچل

(١٧٠٧، ولی، ک، ٣٠٦).

بر آورد عسکر بہ صد دھوم دھام
کہ ہل چل پڑی برسر روم و شام

(١٧١٣، جعفر زٹلی، زٹل نامہ، ٢٥).

درہمی آگئی یک بار صف اعدا میں
ایک دو ہاتھ کے چلنے میں پڑی یہ ہلچل

(١٨١٠، میر، ک، ١١٨١). عجب افراتفری پڑ رہی ہے یعنی ہلچل پڑ رہی ہے۔ (١٨٨٠، آب حیات، ٣٧).

بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی
ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں

(١٨٩٢، مہتاب داغ، ١١٥).

آتا ہے شاید آج وہ غارت گر شکیب
ہلچل پڑی ہے کیوں مرے صبر و قرار میں

(١٩٠٣، نظم نگاریں، ٤ : ٩٥). خیر و شر کی حقیقت سوئے ہوئے شیر کے مشابہ ہے کہ اگر اس پر ہاتھ رکھدو (اور شیر جاگ اٹھے) تو ایک ہلچل پڑ جائے۔ (١٩١٤، شعرالعجم، ٥ : ١٧٨). ایرانیوں میں ان دنوں بڑی ہلچل پڑی ہوئی تھی کسرائے عجم اردشیر مر گیا تھا۔ (١٩٢٠، جویائے حق، ٣ : ٢١٦). **٢۔ متفرق ہونا، منتشر ہونا، تتر بتر ہونا، متردد ہو کر اپنی اپنی سوچنا۔** (ماخوذ : محاورات ہند؛ فرہنگ آصفیہ).

---پَیدا کَر دینا/کَرنا ف مر.

۱۔ تحریک دلانا، اُمنگ پیدا کرنا؛ دھوم مچانا۔ جگہ جگہ جا کر لکچر دئے اور تقریریں کیں اور مسلمانوں میں اصلاح معاشرت کی ایک ہلچل پیدا کردی۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۹۵). کسی فن پارے سے پیدا ہونے والا تاثر ---- ہلچل پیدا کرنے والا ہے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲). **۲۔ انتشار برپا کرنا؛ افراتفری مچانا۔** زہرہ کی نیش زنی نے ---- اس کے خیالات اور جذبات میں ایک ہلچل پیدا کردی تھی۔ (۱۹۴۲، انور، ۲۲۷). وسط ایشیا سے ایک سورما قوم اٹھی اور اس نے ہندوستان کی پُرسکون آبادی میں ہل چل پیدا کردی۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۲۳). نہ صرف ان افسانوں نے ہندوستان کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں ہلچل پیدا کی بلکہ ---- تصورات کی دنیا کو بھی اتھل پتھل کردیا۔ (۱۹۸۸، اردو افسانہ، ۱۴۶).

---**پَیدا ہونا** ف مر.

۱۔ اضطراب پھیلنا، بے چینی ہونا، شور شرابا ہونا۔ صفیہ کے آنے پر محلے میں کافی ہلچل پیدا ہوئی۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۶). اسٹیج کے دائیں طرف لوگوں میں ذرا ہلچل پیدا ہوئی تو علامہ نے ادھر دیکھا۔ (۱۹۷۷، اقبال کی صحبت میں، ۱۹۴). مجمع کے ایک حصے میں تھوڑی سی ہلچل پیدا ہوئی تو وہ لپک کر اس طرف گئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی تلقین کرنے لگے۔ (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۲۰). **۲۔ حرکت پیدا ہونا؛ جمود ٹوٹنا۔** اس کی آمد آمد کے ساتھ علم و ادب میں جو ہلچل پیدا ہوئی تھی اس کا زور اب تک نہیں تھما۔ (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری حیات و خدمات، ۲ : ۵۲۰).

---**ڈال دینا/ڈالْنا** ف مر محاورہ.

۱۔ سرگرم عمل کرنا، متحرک کردینا؛ بے چینی پھیلانا، اضطراب پیدا کرنا۔

اپنی تم جنبش ابرو نہ دکھاؤ مجھ کو
کشور دل میں مرے دیکھو نہ ہل چل ڈالو

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۸۹). آفتاب حسن کے جلوؤں نے ہلچل ڈال دی ذرّہ ذرّہ کائناتِ عشق کا خاموش تھا. (۱۹۲۶، اعجاز نوح، ۲۷). تہذیب الاخلاق نے ملک میں انقلاب پیدا کردیا، خیالات میں ہل چل ڈال دی اور ادب اردو میں ایک نئی روح پھونک دی۔ (۱۹۹۱، سہ ماہی اردو، جولائی تا ستمبر، ۸). **۲۔ خوف پھیلانا، سنسنی پھیلانا۔** بے شک خانہ جنگی کے اثرات نے سیاسی زندگی کے سمندر میں ہلچل سی ڈال دی تھی۔ (۱۹۶۸، ادب اور تنقید (تنقید غالب کے سو سال، ۵۰۴). **۳۔ کھلبلی مچانا، افراتفری پیدا کرنا؛ ہنگامہ برپا کرنا۔** پھر ایک دفعہ مسلمان سر اٹھائیں اور مسیحی دنیا میں ہلچل ڈال دیں۔ (۱۸۹۸، دعوت اسلام، ۳۱۶). صرف اپنے بھائیوں کی صراط مستقیم پر لا رہے تھے، ٹوٹ پڑے اور ان کو قید کردیا اس نے شہر میں ہل چل ڈال دی۔ (۱۹۱۲، شہید مغرب، ۴۸).

نعرۂ تکبیر سے دنیا میں ہلچل ڈال دے
جس کو لیں مشرق اور مغرب کے اصنام سن

(۱۹۳۶، پیغام عید، نگارستان، ۲۳۳). داؤد خان نے طالب زر افغانوں کو ---- اپنے ساتھ ملا کر سارے ملک ---- میں ہلچل ڈال دی۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۳۲).

---**کَرْنا** ف مر.

جنبش کرنا، حرکت میں آنا؛ چلنا، رواں ہونا۔

ہے روح سوار جسم مرکب　ہلچل کرے بے سوار وہ کب

(۱۸۷۴، جامع المظاہر فی المنتخب الجواہر، ۷۲).

---**مچا دینا/مچانا** ف مر محاورہ.

۱۔ انتشار پیدا کرنا، کھلبلی مچا دینا. احساس اور جذبے کی دنیا میں ایک ہلچل مچا دی۔ (۱۹۷۷، اقبالیات کا مطالعہ، ۶۷).

ہلچل مچادی دشمنوں کے خیموں میں جا کر
اور بات صاف کر گئے عثمان بن علی

(۱۹۹۳، بساط کرب، ۲۰۹). **۲۔ دھوم مچانا، مقبول بنانا.** تمہارا ذکر اب بھی یہاں کی محفلوں میں ہلچل مچاتا ہے۔ (۱۹۶۵، دامان باغبان، ۲۹۷). بعد میں شاکر علی نے آکر جدت و ندرت کی ہلچل مچادی۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۴۱). **۳۔ تحریک پیدا کرنا، حرکت پر اُبھارنا، سرگرم کرنا۔** اپنی قوت سے ---- خلق خدا میں ہلچل مچانے کا کام لیا۔ (۱۹۰۶، حکمت عملی، ۱۱۱). معراج کا یہ واقعہ دراصل تاریخ انسانی کے ان عظیم واقعات میں سے ہے جنھوں نے ذہنوں کے ارتقائی عمل میں ہلچل مچادی۔ (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۲۰۶). **۴۔ ہنگامہ برپا کرنا؛ افراتفری مچانا۔** بنگالی مسلمان ---- ہندوؤں کی طرح واویلا کرتے اور ہلچل مچاتے۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۳۳۹). ہندوستان کو اس وقت سب سے بڑا خطرہ منگولوں سے تھا جنھوں نے دنیا میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، مارچ، ۴۵).

---**مچ جانا/مَچْنا** ف مر محاورہ.

۱۔ دھوم ہونا، غلغلہ ہونا۔ جب وہ اس شان سے مکہ میں داخل ہوا تو پورے مکہ میں ہلچل مچ گئی۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴ : ۱۸۶). **۲۔ بے چینی پھیلنا، اضطراب پیدا ہونا، کھلبلی مچنا۔** رام چندر ---- کے عیسائی مذہب قبول کرنے پر ---- خاصی ہلچل مچ گئی تھی۔ (۱۸۵۲، تمہیدی خطبے، ۱۵). دفعتہ ان میں ایک ہلچل مچی اور فوراً دو حصے ہو کر ایک حصہ سچ کے سایہ علم میں جا کھڑا ہوا۔ (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، ۱۵۲). رات کی خاموش گھڑیاں پردۂ دنیا پر آہستگی کے ساتھ گزر رہی ہیں پورے دوپہر ختم ہو جانے کے بعد افواج فلکی میں ہلچل مچی۔ (۱۹۳۱، سیدہ کا لال، ۱۴۳). قازیں نہیں ملیں تو انھوں نے مور پہ ہی گولی چلادی بس پھر کیا تھا۔ چاروں طرف ہلچل مچ گئی۔ (۱۹۵۰، جنم کہانیاں، ۱۵۱). جب کالم چھپنا شروع ہوا تو براڈکاسٹنگ ہاؤس میں خاصی ہلچل مچ گئی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۴۴).

---**میں ہونا** ف مر محاورہ.

مضطرب ہونا، بے چین ہونا، بے قرار ہونا۔

فراق یار سے ہلچل میں زندگانی ہے
جو اضطراب میں دل ہے تو اضطرار میں روح

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۸۳).

---**ہونا** ف مر محاورہ.

۱۔ گھبراہٹ ہونا؛ اضطراب ہونا.

عشوے ہیں ستم ریز، تو نغمے ہیں بلاخیز
جذبات میں ہلچل ہے خیالات میں کہرام

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۲۰۴). ہے فرشتوں میں ایک ہلچل سی ساعت انتخاب آدم ہے. (۱۹۸۱، باد سبک دست، ۸۱). **۲۔ (i) افراتفری ہونا، انتشار ہونا؛ ہنگامہ ہونا، فساد ہونا۔**

نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ
بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۱۲۲). **(ii) کیفیت ہونا، اثرات ہونا۔**

جس میں نشے کی سی ہلچل ہے وہ طاری ہے خمار
جس میں تیور ہیں یقیں کے وہ گماں باقی ہے

(۱۹۴۹، سرود و خروش، ۱۷). **۳. تحریک پیدا ہونا، سرگرمی پیدا ہونا.** انھی دنوں کیمپ کے سرکاری دفاتر میں غیر معمولی ہلچل ہونے لگی۔ (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۲۷۷). انگریزی راج قائم ہوگیا تو ملک میں نئی تبدیلیاں آئیں؛ تجارت نے ترقی کی، زراعت میں ہلچل ہوئی۔ (۱۹۸۹، میں اور میرا پاکستان، ۶۰).

ہلْد (فت ہ، فت ل نیز سک ل) امث قدیم.

رک : **ہلدی**۔ ہلد ہور الاچی نھنے دانے کی صندل گوشت سرسوں دگر رال بھی. (۱۵۴۳؟، بھوگ بل (ق)، ۱۷). عشق درمیاں یک رنگی است نہ عشق خداکانہ قدرت کا عجب حکمت نہ ذات کا و نہ صفات کا عشق شعلہ درمیاں جوں کی ہلد و چونہ ۔. (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۵۲). ۔ہلد بھی ہے کہے تو رنگ پیلا۔ (۱۶۴۰، ملک خوشنود، جنت سنگار، ۳۴). چونکہ چونا ہلد، پانی اے تینو مل ایک آنک اُستھے خارج بوجہ لے رنگ اس رنگ کی کیا ہے نشانی سبحانی مااعظم شانی۔ (۱۷۶۵، چھ سرہار، ۴۲). [ہلدا (رک) کا مخفف].

---**لگانا** ف مر محاورہ (قدیم).

ہلدی لگانا، نہایت زرد کرنا نیز دولھا اور دلہن کے ہلدی لگانا؛ (مجازاً) پیلا کرنا۔

ہوا پردہ منجے کاکر ستاریاں کا تنگٹ لتس پر
مشاطا مشتری ہو کر ہلد سورج لگایا ہے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۰۳).

---**ہات** امث.

رک : **ہلدات جو درست املا ہے.** (پلیٹس).

ہلْدا (۱) (فت ہ، سک ل) امذ.

رک : **ہردا؛ پھپھوندی.** (پلیٹس). [ہردا (رک) کا بگاڑ].

ہلْدا (۲) (فت ہ، سک ل).

(بیل بانی) زرد رنگ کا بیل. (اپ و، ۵ : ۶۴).

ہلَّدا (فت ہ، ل، شد د) امث.

رک : **ہلدی.** (پلیٹس).

ہلْدات (فت ہ، سک ل) امث.

رک : **دولھا اور دلھن کے ہلدی لگانے کی رسم جو منگنی کے بعد اور شادی سے پہلے انجام دی جاتی ہے، ہلدی چڑھانا.** (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلد (رک) + ات، ہاتھ (رک) کا بگاڑ].

ہلْداوا (فت ہ، سک ل) امث.

ایک درخت نیز اس کی زرد رنگ کی لکڑی جس سے تخت و صندوق بناتے ہیں اور عمارات کی تعمیر میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی خوراک موٹی گھانس، بانس کی نرم پتیاں اور چھوٹی شاخوں تک محدود ہے یہ جھاڑی اور درختوں کے پتے نہیں کھاتے بعض درختوں کی چھالیں بالخصوص ہلداوے کی چھال رغبت سے کھاتے ہیں۔ (۱۹۳۲، قطب یار جنگ، شکار، ۲ : ۴۵۵). [ہلدوا (رک) کا ایک املا].

ہلْدو (فت ہ، سک ل، و مع) امث.

رک : **ہلداوا.** ایک ہندوستانی درخت کی لکڑی ہے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے اسے ہلدو بھی کہتے ہیں ۔۔۔ ہلدو کی لکڑی عمارات بنانے کے کام آتی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۱۰۰).

ہلْدُوا (فت ہ، سک ل، فت د) امث.

رک : **ہلداوا.** (جامع اللغات؛ نوراللغات).

ہلْدی (فت ہ، سک ل) امث.

۱. ایک چھوٹا سا پودا نیز اس کی جڑ جو ڈیڑھ دو ہاتھ اونچا ہوتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں عموماً دو مشہور ہیں ایک بالکل پیلی اور دوسری لال یا سرخی مائل، دال ترکاری وغیرہ میں ڈالا جاتا ہے اس کا رنگ بھی بنتا ہے اور بیرونی طور پر چوٹ، موچ وغیرہ اور داخلاً کھانسی دمہ نزلہ زکام کے علاج کے لیے بھی مستعمل ہے (لاط : LongaCurcuma)۔

اس سے جا کر جو مانگیے ہلدی
زرد مٹی کو باندھ دے جلدی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۰۶). بھلا قہوہ اور چاء کو نمک مرچ سونٹھ ہلدی گرم مصالح سے کیا واسطہ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۶۲). کوئی چیز رنگنی ہو تو ہلدی جو روزمرہ کھانے میں ڈالتے ہیں ۔۔۔۔ اس کے ساتھ نیل ملا دو رنگ سبز طوطے کا پر ہو جائے گا۔ (۱۹۱۱، چمنستان مغرب، ۹۰). ہلدی ۔۔۔ ایک روئیدگی ہے اس کی ساق دو گز کے قریب لمبی ہوتی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۳۵). پیاز گلابی ہو جائے تو مصالحہ بھون لیجیے دھنیہ اور ہلدی چنداں مضر نہیں۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۱۹).

غذاؤں میں ملاوٹ کرنے والے
اسے پیسیں تو بن جاتی ہے ہلدی

(۱۹۶۰، رزمی، ک، ۴۰۷). ادرک کا خاندان ۔۔۔۔ ادرک اور ہلدی وغیرہ کے پودے اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۳۹). ہمارے گھر میں تو اُردو اور پنجابی کا بول بالا رہے گا اور گھر دھنیا اور ہلدی کی باس والا رہے گا۔ (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲ : ۷۴). **۲. اُبٹن؛ اُبٹنے کی رسم۔**

کیا رسم ہلدی میں شادی شروع
خلق چو طرف تب رہا ہو رجوع

(۱۷۴۶، قصہء فغفور چین، ۷۵).

کئے ہلدی کتیئں جب رسم اتمام
بَری کا تب لگے کرنے سر انجام

(۱۷۶۵، تتمہ پھول بن (سہ ماہی اردو، کراچی، اپریل ۱۹۶۸ء)، ۱۷). **۳. ایک عمارتی لکڑی کا نام۔** ایک مکعب گز لکڑی کا وزن جو تعمیر کے کام میں آتی ہے مندرجہ ذیل ہے، خنجک ۔۔۔۔ ہلدی، کیم، جامن۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری، ۱، ۱ : ۳۴۱).

---**اُٹھنا** محاورہ.

شادی کے تین یا پانچ دن پہلے دولھا اور دُلہن کے بدن پر ہلدی اور تیل (ابٹن) لگانے کی رسم ہونا، ہلدی چڑھنا. (شبد ساگر).

---**اَور گڑ اِستعمال کرنا** محاورہ.

(ہلدی اور گڑ کھا کر) چوٹ کا علاج کرنا؛ مراد : بہت مار کھانا. خیریت یہ ہوئی کہ پنڈت درگاہ ناتھ مجسٹریٹ کا فیصلہ سنتے ہی مختار عام کو کنجیاں اور کاغذات سپرد کرکے رخصت ہو گئے تھے ورنہ اس نمک حرامی کے صلہ میں کچھ دنوں تک ہلدی اور گڑ استعمال کرنا پڑتا ۔. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۹۳).

---**پِیسْنا** ف مر.

خشک ہلدی کی جڑ کو سِل بٹّے وغیرہ پر سفوف بنانا، ہلدی کو مسالے کی شکل دینا۔ لوبی میں آئی، کہو کیا کہتی ہو، کیا مدعا کہتی ہو، کہدو جلدی، مجھے پیسنی ہے ہلدی۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۷۶).

--- پھٹکَری (--- کس پھ، سک ٹ، فت ک) امث.

(لفظاً) ہلدی اور پھٹکری؛ (کنایتہ) کوتاہی، خامی، برائی، عیب۔ موقع ملنے پر اخلاقیات سب بگھار لیتے ہیں اور تنقید کرتے وقت اپنی ہلدی پھٹکری کو کوئی نہیں دیکھتا۔ (۱۹۸۳، سلیم احمد، ارمغان عالی، ۱۲۸). [ہلدی + پھٹکری (رک)].

--- پھٹکَری لگانا محاورہ.

محنت کرنا، کاوش کرنا، کھکھیڑ اٹھانا۔ سلطنت کے لیے ان کو ہلدی پھٹکری نہیں لگانی پڑی ۔ (۱۹۰۰، لکچروں کا مجموعہ، ۲: ۳۶۰).

--- پھٹکَری نہ لگنا محاورہ.

کچھ خرچ نہ ہونا، مفت حاصل ہونا۔

لگی ہلدی نہ پھٹکری اور مفت
خوب موتی معاش کے رولے

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۲۳۴).

--- تھپنا محاورہ.

خوب پٹائی ہونا، ایسی مار پڑنا کہ چوٹ پر ہلدی کا لیپ کیا جائے. آپا اماں، حبیبہ تو آج ایسی پٹی کہ ہلدی تھپ گئی۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۴۸).

--- تھوپنا محاورہ.

چوٹ پر ہلدی کا ضماد کرنا، چوٹ کے علاج اور درد کے ازالے کے لیے ہلدی کی لیپ کرنا ۔ بیچاری کے ایسی لات ماری کہ دیکھو صحنچی میں ہلدی تھوپے پڑی کراہ رہی ہے ۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۶۴).

--- چڑھانا محاورہ.

ایک رسم جس میں منگنی کے بعد اور شادی سے پہلے دولھا دُلھن کے ہلدی لگاتے ہیں. (جامع اللغات).

--- چڑھنا محاورہ.

ہلدی چڑھانا (رک) کا لازم؛ رک: ہلدی اُٹھنا. (شبد ساگر).

--- چُونا فقرہ.

فقرہ جو بچے اس عقیدے کے ساتھ بار بار زبان پر لاتے ہیں کہ بھِڑیں ہمیں نہیں کاٹیں گی. (ماخوذ: مہذب اللغات).

--- چُونا تھپوانا ف مر محاورہ.

چوٹ پر ہلدی اور چونے کا لیپ کرانا، چوٹ کا علاج کرانا؛ مراد: بہت چوٹیں آنا، بہت پٹائی ہونا. بچے گرتے ہیں چوٹیں کھاتے ہیں ---- تھوڑی دیر میں جیسے کے ویسے ہو جاتے ہیں برخلاف اس کے اگر وہی چوٹ کسی جوان آدمی یا بڈھے کو لگے تو مہینوں کھٹیا پر پڑا ہلدی چونا تھپوایا کرے۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۹۵).

--- چُونا لگانا ف مر محاورہ.

چوٹ لگنے پر ہلدی اور چونے کا لیپ کرنا نیز شدید چوٹیں لگنا۔ دادی نے سلمہ پھوپھی کو کمرے میں بند کرکے اتنا مارا کہ سارا جسم نیلا ہو گیا، جب میں ان کے جسم پر ہلدی چونا لگانے بیٹھی تو کانپ کانپ گئی۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۱۷). وہ دھوبی پڑا دوں گا کہ عمر بھر ہلدی چونا لگاتے رہو گے۔ (۱۹۷۸، ابن انشاء، خمار گندم، ۱۸۸).

--- چُونا لگوانا ف مر محاورہ.

ہلدی چونا لگانا (رک) کا متعدی المتعدی۔ حکومت جب لاٹھی چارج کرتی تو ---- بی بی کی بھی پٹائی ہوتی ---- ہلدی چونا لگوایا جاتا۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۱۹).

--- زَردی نہ تجے، کھٹرس تجے نہ آم، جو ہلدی زَردی تجے تو اَوگُن تجے غُلام / گلام کہاوت.

برا برائی نہیں چھوڑ سکتا جس طرح ہلدی زردی یا آم کھٹائی نہیں چھوڑ سکتا، اگر ہلدی سے زردی دور ہو جائے تو غلام بھی عیب ترک کر دے، کسی کی فطرت تبدیل نہیں ہوتی. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- سا صف.

ہلدی کی طرح کا، ہلدی جیسا، ہلدی کے رنگ کا، بہت زرد، بہت پیلا؛ مراد: نہایت کمزور ۔ جو کیں ---- خون ہمارا سوت کے چہرے کو ہلدی سا زرد بنا دیتی ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۴۴). [ہلدی + سا، حرف تشبیہ].

--- کا گابھا امذ.

جس کا رنگ بہت زرد ہو. (ماخوذ: فرہنگ اثر؛ مہذب اللغات).

--- کی کچا ہَنْد آنا محاورہ.

سالن میں ہلدی کا اچھی طرح نہ پکنا اور اُس کی بو آنا۔ آب و نمک درست نہ مسالہ ٹھیک، ہلدی کی کچاہند چلی آتی ہے۔ (۱۹۱۵، گلدستہ پنچ، ۸۹).

--- کی گان ٹھ امث.

ہلدی جو جڑ کی شکل میں ہو، ہلدی کے پودے کی جڑ جسے کاٹ کر اور جوش دے کر سکھا لیتے ہیں اور پیس کر سالن وغیرہ میں ڈالتے اور اس کا چوٹوں پر لیپ کرتے ہیں؛ مراد: نہایت فربہ۔

گانٹھ ہلدی کی ہیں یہ زہریلے
سانپ کی طرح ہو کے لہریلے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵۶). ہلدی کی گانٹھ جیسا پر کشش بدن مردہ ڈھور کی مانند پھولنے لگا ۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۶۹).

--- کی گان ٹھ لے کے پَنْسَاری بَن بَیٹھنا کہاوت.

رک: ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھنا. (ماخوذ: مخزن المحاورات).

--- کی گان ٹھ ہاتھ لگی تو چُوہا پَنْسَاری بَن بَیٹھا کہاوت.

رک: ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھنا؛ کمینے کو تھوڑی سی چیز مل جائے تو وہ اس پر بہت ناز کرتا ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- کی گرہ (الف) امث.

۱۔ رک: ہلدی کی گانٹھ ۔ چوراہے پر زرد مٹھائی اور سفید پھول، ہلدی کی گرہ، سات لونگیں فال کے احکام کے مطابق رکھی جاتی تھیں۔ (۱۹۵۱، کشکول، محمد علی ردولوی، ۱۹۷). ۲۔ آسانی سے ملنے والی چیز، مفت کی چیز؛ (مجازاً) آسان کام۔ اگرچہ طرحی شاعری کی گرہ ہلدی کی گرہ نہیں تاہم جو شاعر مصرع طرح پر کامیابی سے گرہ لگاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ---- ہلدی کی گرہ اس کے ہاتھ آ گئی۔ (۱۹۵۰، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۵۱۴).

--- کی گرہ (ب) صف؛ مث.

ناقص، تھوڑی سی (عقل کے لیے مستعمل)۔ گویا وہی برخود غلط چوہے ہیں اور عقل اُن کی ہلدی کی گرہ، بے شک ہم کو عقل اسی لیے دی گئی ہے کہ ہم اس سے دنیا اور دین دونوں میں مدد لیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳: ۲۱۰).

--- کی گِرہ پاکَر/کے پَنسُاری بَن جانا محاورہ.

تھوڑا سامان حاصل کر کے بہت زیادہ امارت کا اظہار کرنا۔ ہلدی کی گرہ پا کے تم بھی پنساری بن جاؤ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۱۱۳۲). ہلدی کی گرہ پا کر پنساری بن جانے کی مثالیں عام ہیں۔ (۱۹۹۶، ماہنامہ، آئندہ، کراچی، جنوری، ۱۶).

--- کی گِرہ رَکھ کر پَنسُاری بَن بَیٹھنا محاورہ.

رک: ہلدی کی گرہ لے کر الخ۔ ہلدی کی گرہ رکھ کر پنساری بن بیٹھنے کا نشہ تو ادب اور سماج نے ہرن کر دیا۔ (۱۹۷۳، افکار، کراچی، جنوری، ۱۷).

--- کی گِرہ سے پَنسُاری نَہیں ہوتا فقرہ.

اس کو بہت سامان چاہیے اتنی بات سے کام درست نہیں ہوتا، معمولی علم سے انسان ماہر نہیں ہو جاتا۔ (جامع اللغات).

--- کی گِرہ لے کَر/کے پَنسُاری بَن بَیٹھنا محاورہ.

تھوڑی سی پونجی پر نازاں ہونا، عموماً اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی ناقص اپنے آپ کو کامل جانے۔ نفسیاتی تنقید ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھی ہے۔ (۱۹۵۸، تنقیدی نظریات، ۲۲۱). بزعم خویش خود کو یوں ادیب سمجھے بیٹھا تھا، جیسے ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھتا ہے تو گمان تھا کہ گویا ساری دنیا میں ہم تہلکہ مچا چکے ہیں ۔ (۱۹۷۳، افکار، کراچی، جنوری، ۱۷).

--- کی گِرہ لے کَر پَنسُاری بن جانا/بَنْنا محاورہ.

رک: ہلدی کی گرہ لے کر/کے الخ۔ (فرہنگ فسانۂ آزاد؛ مہذب اللغات).

--- کی گِرہ ہاتھ آ جانا/آنا محاورہ.

کام یابی کا گر معلوم ہو جانا؛ تھوڑے سے مال یا پونجی پر نازاں ہونا۔

کہیں سے آ گئی ہاتھ اک گرہ ہلدی کی چوہے کو
تو رکھ کر اس کو اپنے بل میں بن بیٹھا وہ پنساری

(۱۹۲۶، بہارستان، ۷۳۰). اگرچہ طرحی شاعری کی گرہ ہلدی کی گرہ نہیں تاہم جو شاعر مصرع طرح پر کامیابی سے گرہ لگاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ سچ مچ ہلدی کی گرہ اس کے ہاتھ آ گئی ۔ (۱۹۵۰، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۵۱۴).

---لگا کے بَیٹھنا محاورہ.

۱۔ چوٹ لگنے کا بہانہ کر کے چھپ رہنا؛ حیلہ ڈھونڈھنا، بہانہ کرنا، ایک جگہ بیٹھا رہنا؛ کوئی کام نہ کرنا۔ (نور اللغات؛ شبد ساگر). **۲۔ گھمنڈ میں پھولا رہنا۔** (شبد ساگر).

---لَگا کے بَیٹھوگے فقرہ.

سینکتے پھروگے، ہاتھ پانو تڑوا بیٹھوگے، اس کام سے باز آؤ ورنہ ایسی مار کھاؤگے کہ ہلدی لگا کر بیٹھنے کی ضرورت ہوگی۔ (فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات؛ مہذب اللغات).

---لگانا ف مر محاورہ.

۱۔ مار یا چوٹ کھانے کے بعد ہلدی کا لیپ کرنا۔ ہاتھ پانوں کی چوٹ غضب ڈھاتی ہے ــــ پہلے دو ہفتے تک ہلدی لگائیے پھر اٹھنے اور دوا بنانے کا قصد فرمائیے۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱: ۹۱). **۲۔ رک: چونا لگانا؛ بے وقوف بنانا، دھوکا دینا۔** رحم وحم تو نہیں پہلے جا کر پوچھیے تو کہ کتنی ہلدی لگائی اگر عقلاً وہاں بیٹھے ہوتے تو بخوبی سمجھ جاتے کہ بابا جی فقرہ باز ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۸۷).

---لگائے پھروگے فقرہ.

رک: ہلدی لگا کے بیٹھوگے۔ (جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

---لگتی ہے نَہ پھٹکَری کہاوت.

محنت نہیں کرنی پڑتی، کاوش نہیں کرنی پڑتی۔ بڑی بوڑھیوں کو جاہل کہہ دینا صرف زبان کا ایک سکنڈ کا کام ہے اس میں ہلدی لگتی ہے نہ پھٹکری۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۵۸).

---لگُنا محاورہ.

۱۔ چوٹ پر ہلدی کا ضماد ہونا۔

ہے جلوہ گر کرشمہ کہ انصاف پیشگی
ہلدی لگی ہوئی ہے سر داد خواہ میں

(۱۸۵۵، کلیات شیفتہ، ۷۴). **۲۔ ابٹن کی رسم ہونا نیز بیاہ ہونا؛ کوئی کام نہ کرنا؛ گھمنڈ میں پھولا رہنا۔** (شبد ساگر).

---لَگی نَہ پھٹکَری/پِھٹکَڑی (الف) کہاوت.

آسانی سے اور وقت میں کام ہو گیا، بے مشقت اور بے خرچ کچھ حاصل ہونے کے موقعے پر مستعمل۔ باغ کے صد برگ کو یرقان نہیں ہلدی لگی نہ پھٹکری شرمندہ رنگ زعفران نہیں۔ (۱۸۶۱، فسانۂ عبرت، ۸۷). جاتیوں اور آتیوں کو کفالت کرتا رہا ہلدی لگی نہ پھٹکری مفت میں حج کیا۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۲: ۱۴۵). لوگوں پر یہی ظاہر ہوا کہ لطیف خود کہیں سے کسی شریف کی لڑکی بیاہ لایا ہے، ہلدی لگی نہ پھٹکری مفت میں جوان خوبصورت بیوی مل گئی۔ (۱۹۲۹، خمار عیش، ۷۶).

---لَگی نَہ پھٹکَری/پِھٹکَڑی م ف (ب) کہاوت.

۱۔ بنا کچھ خرچ کیے، مفت میں۔ (ماخوذ: شبد ساگر). **۲۔ بلاوجہ، بلاجواز۔** ابو جعفر اپنے مدعی سے جو خلوت نہ کرتا تو اس طرح ہلدی لگی نہ پھٹکڑی مارا بھی نہ جاتا۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۳۹).

---لگی نَہ پِھٹکَری/پِھٹکَڑی پٹاخ/پَٹاک بَہُو آن پَڑی کہاوت.

بے مشقت یا بلا کوشش کام بن گیا، بغیر محنت یا کوشش کے مطلب حاصل ہو گیا، بن خرچے کام بن جانا۔ (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---لگی نَہ پِھٹکَری (اور) رَنگ چوکھا آوے/آئے کہاوت.

رک: ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا الخ۔ (نجم الامثال).

---لگی نَہ پِھٹکَری رَنگ چوکھا آیا کہاوت.

رک: ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آوے/آئے؛ مفت کام بن گیا۔ کملا دیوی خوش ہوئی کہ لو ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا۔ (۱۹۲۱، سندر شانتا، ۱: ۲۲). ہم سے رائے لی جاتی تو آسان سا نسخہ تجویز کر دیتے کہ میاں حلق میں دو انگلیاں ڈال کر تے کر دو ــــ اگلے پچھلے تمام "ق" نکل جائیں گے دیکھا، ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آیا۔ (۱۹۸۶، اللہ معاف کرے، ۲۸).

---لگے نَہ پِھٹکَری/پِھٹکَڑی کہاوت.

رک: ہلدی لگی نہ پھٹکری الخ۔ اگر شاقہ محنت نہ ہو تو جس قدر برداشت کی جا سکتی ہے وہ بھی سو دوا کی ایک دوا ہے اور پھر نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۸۱). میں نے اس رسالہ میں سننے ہی کی طرف رغبت دلائی ہے کہ سننا بولنے سے زیادہ کارآمد ہے اور بے انتہا مفید، سننے میں تو ہلدی لگے نہ پھٹکری۔ (۱۹۲۸، باقر علی

(داستان گو)، کانا باتی، ۱۴). مفت کا آتا ہے نا، ہلدی لگے نہ پھٹکری، گھر بیٹھے رقمیں مروڑتے ہیں۔ (۱۹۵۸، شمع خرابات، ۳۵).

---لگے نہ پھٹکری، (اور) رنگ چوکھا کہاوت.
رک: ہلدی لگی نہ پھٹکری (اور) رنگ چوکھا آوے/آئے۔ نہ فوکس کا تال میل ملانے کی دقت، نہ دواؤں کی ضرورت غرض یہ کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا۔ (۱۹۲۱، شمع ہدایت، ۲۶۷). ایک ہزار روپیہ آتا کس کو برا لگتا ہے اور پھر ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا۔ (۱۹۴۲، تصویر، ۱۶۸).

---لگے نہ پھٹکری/پھٹکڑی اور رنگ چوکھا آئے کہاوت.
بغیر محنت اور بغیر خرچ کیے کام ہو جانا اس جگہ بولتے ہیں جہاں بغیر خرچ اور محنت کے کام خاطر خواہ ہو جائے۔ خوب یاد آیا، یار وہ دواؤں والی ترکیب تو ایسی لاجواب ہے کہ نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے۔ (۱۹۳۸، بحر تبسم، ۲۴۰). مینجر ----- گھوم پھر کر کارخانہ دکھانے کے ہی ہزاروں سمیٹتا تھا تو پھر کیوں نہ وہ بھی پڑھ ڈالے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے۔ (۱۹۶۹، متاع درد، رضیہ فصیح احمد، ۷۴).

---لگے نہ پھٹکری/پھٹکڑی رنگ بھی چوکھا آئے.
رک: ہلدی لگے نہ پھٹکری/پھٹکڑی اور رنگ چوکھا آئے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---مل دینا ف مر محاورہ.
ہلدی لگانا؛ رنگت زرد کر دینا، بہت کمزور کر دینا. کوئی چار مہینے کا بخار تھا لڑکا نگوڑا سوکھ کر کانٹا ہو گیا--- رنگت جیسے کسی نے ہلدی مل دی ہو، کلوں پر--- اچھا خاصہ ورم موجود۔ (۱۸۷۱، بنات النعش، ۱۸۲). سسرال والوں نے اس کی بڑی ناقدری کی، چھ مہینے میں نچوڑ کر رکھ دیا---- چہرہ ایسا ہو رہا ہے جیسے کسی نے ہلدی مل دی ہو۔ (۱۹۹۹، آئیڈیل منافق، ۸۱).

---نہ لگی نہ پھٹکری کہاوت.
رک: ہلدی لگی نہ پھٹکری/پھٹکڑی جو فصیح ہے۔ وہ جو کہتے ہیں ہلدی نہ لگی نہ پھٹکری وہ یہی موقع ہے جب خدا کو دینا ہوتا ہے تو اسی طرح چھپّر پھاڑ کر دیا کرتا ہے۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۷۱).

---ہو جانا محاورہ.
زرد ہو جانا، عموماً چہرے کی رنگت پیلی پڑ جانا (خوف یا کم زوری سے). ایک خوش شکل کھلاڑی سے تیسری بار کیچ چھوٹا---- جس کا چہرہ ہلدی ہو گیا تھا۔ (۱۹۸۲، ڈاکٹر وزیر آغا ایک مطالعہ، ۴۳۴).

ہَلدِیا (فت ہ، سک ل، کس د) (الف) صف.
ہلدی کے رنگ کا، اصفر، بسنتی، پیلا، زرد. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

ہَلدِیا (فت ہ، سک ل، کس د) (ب) امذ.
۱۔ ایک بیماری جس میں تمام جسم زرد پڑ جاتا ہے اور آنکھوں کی سفیدی بھی زرد پڑ جاتی ہے، یرقان، کنول بائے، پنڈ روگ، پانڈو روگ، کانور. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). ۲۔ تاجروں یا سوداگروں کے ایک طبقے کا نام. (پلیٹس؛ مہذب اللغات). ۳۔ ایک قسم کی زہریلی گانٹھ، ایک زہریلا پھل جو ہلدی کی گرہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ ی کی گانٹھ کی طرح اور بہت سخت ہے اس کو ہلدیا کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲: ۳۲۹). [ہلدی (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

---بیس (---ی مع) امذ.
ایک زہریلے آبی سانپ کی قسم جس کی پشت پر پیلے داغ ہوتے ہیں۔ ہلدیا بیس، دوسری قسم ہے، یہ آبی ہے، زہر دار اس کی پشت پر زرد گل ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۲۹). [ہلدیا + رک: بیس (۳)].

---پلک (---فت پ، ل) امذ.
سانپ کی ایک قسم جس کی پیٹھ پر پیلے داغ ہوتے ہیں۔ ہلدیا پلک، دوسری قسم ہے ایک ہاتھ کا ہوتا ہے زمین سرخ نما اور زرد گل پشت پر۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۳۲). [ہلدیا + پلک (رک)].

---جون سرا (---وج، مغ، فت س) امذ.
زرد رنگ کے آبی سانپ کی ایک قسم جو زہریلا نہیں ہوتا۔ ہلدیا جونسرا، آبی ہے سر سیاہ بدن زرد خال دار اور سپید مہین پیازی پیٹ دو گز لمبا ریتی میں رہتا ہے یہ زہر کچھ نہیں رکھتا ہے۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۳۴). [ہلدیا + جونسرا (مقامی)].

---راج بیس (---ی مع) امذ.
ایک قسم کا زرد رنگ کا سانپ۔ ہلدیا راج بیس، چوتھی قسم مشعل کی ہے کنچے دار زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۲۰). [ہلدیا + راج (رک) + رک: بیس (۳)].

---زَہر (---فت ج ز، سک ہ) امذ.
پیلے رنگ کا زہر جو ہلدی سے حاصل ہوتا ہے۔

بوالعجب قہر ہیں یہ سب زنبور
ہلدیا زہر ہیں یہ سب زنبور

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵۶). [ہلدیا + زہر (رک)].

---کُنڈَل (---ضم ک، سک ن، فت ڈ) امذ.
ایک زرد رنگ سانپ جو حلقہ مار کر بیٹھتا ہے۔ ہلدیا کنڈل، خاک آلودہ سا زرد رنگ دس گز کا لمبا---- حلقہ مار کر بیٹھتا ہے۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۴۲). [ہلدیا + کنڈل (رک)].

---ناگُڑا (---سک گ) امذ.
سانپ کی ایک قسم جس کے جسم پر رنگین لکیریں ہوتی ہیں۔ ہلدیا ناگڑا، اس پر خط دراز آسمانی و سفید و سبز و سیاہ و زرد ---- ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۳۵). [ہلدیا + ناگ (رک) + ڑا، لاحقۂ تحقیر].

ہَلدِیے کی گِرہ امث.
رک: ہلدیا معنی ۳، ایک قسم کی زہریلی گانٹھ۔

لیتے ہی بوسہ میوۂ لب کا میں مر گیا
اے بحر ہلدیے کی گرہ تھی رطب نہ تھا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۵۱).

ہَلرا (فت ہ، سک ل) امذ.
لہر، رو؛ ترنگ. (جامع اللغات). [ہلرانا (رک) کا حاصل مصدر].

ہَلرانا/ہَلراوَنا (فت ہ، سک ل/سک و) ف م.
ہلانا؛ اُچھالنا؛ کھیلنا. (جامع اللغات). [ہلانا (رک) کا بگاڑ].

ہِلَر جِلَر (کس نیز فت ہ، فت ل، ضم ج، فت ل) امذ.

ہل جل، اُچھل کود؛ (مجازاً) شورش، کھلبلی. پنڈت جی انسانوں کی تراشیدہ سیاست کے ماہر ہیں اور مولانا قرآنی سیاست کے، قرآنی سیاست میں ہلر جلر نہیں ہے۔. (۱۹۵۶، میرے زمانے کی دلی، ۱: ۳۳۵).

ہُلّڑ (ضم ہ، شد ل بفت) امذ.

ا۔ **شور و غل، شور و غوغا، غل غپاڑا،** ہنگامہ، **چیخ پکار، شور و شغب؛ آدمیوں کی کثرت اور بھیڑ کا غلغلہ۔.** شہر میں تو پہلے ہی سے ہلڑ تھا کہ نواب والا بٹیر بڑے ٹھسے سے آرہا ہے۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۱۹). اس ہلڑ میں شیر بھی ایک چٹان کی اوٹ میں لڑک کر ـــــ جاچھپے۔. (۱۹۰۱، زلفی، ۶۰).

یہ ہلڑ اس قدر ہڑبونگ اتنی چپقلش توبہ
تری محفل میں ہوں میں یا کسی بھٹیار خانے میں

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۱۶۶). شعلوں کی روشنی بڑھتی رہی پارک کے اوپر جھکا ہوا آسمان دہک اٹھا، شہپر کے مرکزی حصے میں ایسی ہلڑ اور بھگڈڑ مچی ہوئی تھی کہ اس کا شور یہاں تک پہنچ رہا تھا. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۳۶۱). ۲۔ **ہجوم، بھیڑ، مجمع۔.** ہلڑ، بھیڑ بھاڑ، چند لوگوں کا مل کر امن عامہ میں خلل ڈالنے یا کسی فعل ناجائز کے ارتکاب کے ارادہ سے چلنا ـــــ جرم ہے۔. (۱۹۸۸، کشاف قانونی اصطلاحات، ۳ : ۱۳۹۰). **جھگڑا، فساد۔.** شاہدہ اپنی سسرال والوں کے جھگڑوں میں پھنسی ہوئی تھی ـــــ اِس ہلڑ میں کھانے کا انتظام کیا خاک ہوتا۔. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۴۶).

ہمیشہ تمنا و حسرت کا جھگڑا ہمیشہ وفا و محبت کا ہلڑ
تھمے کیا طبیعت رکے کس طرح دل یہ آفت وہ فتنہ یہ آندھی وہ جھکڑ

(۱۹۳۳، اعجاز نوح، ۸۲). ۴۔ **ڈر، خوف نیز کھلبلی، افراتفری۔.** کیا دیکھتے ہیں کہ پندرہ بیس آدمی ـــــ تیر چلانے لگے اور پانچ آدمیوں کو پکڑ لیا اور کشاں کشاں جنگل کی طرف لے چلے اس ہلڑ میں باقی ماندہ دو آدمی ایک درخت کے پیچھے چھپے رہے۔. (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، آگرہ، ۱۵ مئی، ۱۱). ۔اٹھارہ ہزار دیو لشکر کو پامال کرتے ہوئے چلے اور لشکر اسلام میں ہلڑ ہو گیا۔. (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۵، ۱: ۲۷۵).

اللہ رے خواہشوں کا اندھا طوفان
حسرت ، ہلڑ ، ہراس ، ہلچل ، ہیجان

(۱۹۵۲، سموم و صبا، ۳۹۲). ۵۔ **وہ آواز جس سے خطرے کی خبر دیتے ہیں (انگ : Alarm).** (پلیٹس).

--- بازی امث.

ا۔ **ہنگامہ آرائی، غل غپاڑا، شور شرابہ۔.** ش طبعی، چار یاری، فقرے بازی، بذلہ سنجی، محفل آرائی حتیٰ کہ مجلسی ہلڑ بازی میں دونوں ہم شغل اور ایک مزاج تھے۔. (۱۹۷۳، متاع لوح و قلم، ۱۰۶). شام سے رات ہو گئی اور جلسہ بے قابو ہونے لگا ہلڑ بازی جاری تھی۔. (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۲۶). ۲۔ **(مجازاً) جلد بازی، عجلت۔.** اسلامی ادب منہ کا نوالہ نہیں ہے، اسے پوری بیسویں صدی کو اپنے اندر سمیٹنا ہوگا، یہ کام ہلڑ بازی سے نہیں ہوگا۔. (۱۹۴۹، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۶۹). [ہلڑ + ف : باز، باختن = کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- دَن ٘گَڑ (ـــ فت د، غنہ، فت گ) امذ.

غل غپاڑا، ہنگامہ آرائی؛ (مجازاً) موج مستی۔. ہالینڈ میں چند ہفتے بہت عمدہ گزرے، ہم لوگوں کی بیٹری ایک دوسرے سے مل کر بالکل چارج ہو گئی دن رات ہنسی مذاق، ہلڑ دنگڑ رہتا تھا۔. (۱۹۸۹، افکار، کراچی، جون، ۶۴). [ہلڑ + دنگ = دنگا + ڑ، لاحقۂ تحقیر].

--- دَن ٘گڑ مچانا ف مر.

ہنگامہ کرنا، شور و غل کرنا، چیخنا چلانا۔. اس بس میں محلے کے سیکڑوں بچے سوار ہلڑ دنگڑ مچائے ہوئے تھے۔. (۱۹۹۳، افکار، کراچی، دسمبر، ۵۳).

--- ڈال دینا محاورہ.

ہنگامہ کر دینا، کھلبلی مچانا، ہراس پھیلانا۔. یہی سبب ہے کہ لشکر کو بھی روند ڈالا ہے خیمہ گرا دیے، علم قلم کر ڈالے دربارگاہ پر ہلڑ ڈال دیا۔. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱: ۹۰۴).

--- مچا دینا/ مَچانا ف مر محاورہ.

شور مچانا، شور و غل کرنا، ہنگامہ برپا کرنا۔. کیا پی پی کے ہلڑ مچاتے ہو خواہ مخواہ۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۸۱۹). میں تو دیر تک بیٹھتی ـــــ قرقی ڈگری کے مارے گھر بھاگ آئی اور اب بھی جاتی ہوں کہیں کوئی گھر پر آکے ہلڑ مچاے، ٹکے کی آبرو جو آپ لوگوں کی جوتیوں کے صدقے میں ہے اتر جائے۔. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۸۳). آٹھ آنے والوں نے یہ رنگ دیکھ کر ہلڑ مچا دیا ہر شخص ایک دوسرے کو لانگتا، پھلانگتا، روندتا کچلتا، دروازہ کی طرف لپکا۔. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۰۳). انقلاب کا ہلڑ مچانا بیہودہ فعل ہے۔. (۱۹۷۷، رشید احمد صدیقی، شیرازۂ خیال، ۳۴۵). بازاروں میں ـــــ کہیں کہیں گروہ ہلڑ مچا رہے تھے، وہ اشتعال پر مائل تھے۔. (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۱۸).

--- مَچ جانا/ مَچنا ف مر محاورہ.

بہت شور ہونا، ہنگامہ ہونا، شور و غل ہونا۔.

بے ساختہ جو مچ گیا ہلڑ چلا اُٹھے تمام گیدڑ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۷۹). انہوں نے یہ حملہ اس خوبی سے کیا کہ غنیم کی سپاہ میں جو ایک لاکھ آدمیوں کے قریب تھی ہلڑ مچ گیا۔. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۴۹۱). اب شہر اور چھاؤنی میں کہیں بھی کوئی افسر موجود نہ تھا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شہر میں ہلڑ مچ گئی۔. (۱۹۲۵، غدر کی صبح و شام، ۶۸). دادی کے سارے ناتی پوتوں کا میلہ ایسا لگا رہتا خوب ہلڑ مچتا۔. (۱۹۵۸، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ)، ۲۶). سارا مجمع میرے پیچھے ہو لیا ایک ہلڑ مچ گیا اور مشہور یہ ہوا کہ میں بچوں کو چرا کر لے جایا کرتا ہوں۔. (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۲۷). شفقت دوڑ کر کھیل میں شریک ہو گئی، دونوں ٹیموں کے درمیان ہلڑ مچ گیا۔. (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۵۰).

--- ہونا محاورہ.

شور و غل ہونا، ہنگامہ بپا ہونا، ہنگامہ ہونا، **چیخ پکار ہونا.** خورشید گوہر پوش سے بولا، ذرا محل میں تشریف لے چلیے وہاں عجب طرح کا ہلڑ ہو رہا ہے۔. (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۳۰۷). سب کنیزوں میں ہلڑ ہوا میاں شیطان آئے، میاں شیطان آئے۔. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۱۴۷).

ہلڑ تھا چڑھنے والوں کی کرتا تھا کون جانچ
یوں ناچتے بدن میں تھے گویا ملے کوانچ

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳ : ۲۲۸). اتنے میں ہلڑ ہوا کہ طویلے سے ایک بندر چھوٹ کر رنواس میں گھس آیا ہے۔. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۸۴). بیاہ شادی سے دو ہفتہ پہلے تورہ بن گئے نام بنام، تاکہ عین تاریخ پر تقریب میں ہلڑ نہ ہو۔. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، مضامین، ۱۵۹).

ہَلّڑا (فت ہ، سک ل) امذ.

رک : ہڑ؛ ہلیلہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ بحر المعانی). [ہڑا (رک) کا بگاڑ].

ہُلّڑا (ضم ہ، شد ل بفت) امذ.

ہنگامہ، شوروغل؛ رک: ہلڑ۔ اے ووئی جیسے چونک کر بولیں اے کچھ بھی نہیں اور اس پر یہ ہلڑا۔ (۱۹۴۱، عظیم بیگ چغتائی، لفٹنٹ، ۵۱). [ہلّڑ + ا، لاحقۂ تحقیر].

ہلڑ ہلڑ (فت ہ، ل، سک ڑ، فت ہ، ل) م ف.

ہل ہل کے، جھوم جھوم کے. سارے کام نپٹا کر آرام کرنے کے بجائے وہ اپنے گود کے ہٹینڈے کو ہلڑ ہلڑ جھلاتی رہتیں اور ذرا نہ تھکتیں۔ (۱۹۷۳، سرکشیدہ، ادیبہ بزمی، ۱۰۹).

ہُلّڑی (ضم ہ، شد ل بفت) صف.

فسادی، جھگڑالو (فرہنگ فسانۂ آزاد، ۳۹۱). [ہلڑ + ی، لاحقۂ صفت].

ہَلَس (فت ہ، ل) امث.

ہرس، ہل کی لکڑی۔ ہل میں آٹھ اجزا ہیں کہ ان کے نام اور تصویر یہ ہے ہلس، مٹھیا، چنڈوا عرف پرہاری۔ (۱۸۴۶، کھیت کرم، ۱۱).

ہُلَس (ضم ہ، فت ل) امر.

ہلسنا (رک) کا امر؛ تراکیب میں مستعمل. (جامع اللغات). [ہلسنا (رک) کا حاصل مصدر].

---ہُلَس (---ضم ہ، فت ل) م ف.

خوشی خوشی.

گائے ہنڈول جبکہ کلانوت ہلس ہلس
ہر تان بیچ لیا کے جھلائے بسنت رت

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۱۴). [ہلس + ہلس (رک)].

ہِلْسا (کس ہ، سک ل) امث.

دریائے سندھ کی ایک خاص قسم کی مچھلی، بالا نیز ایک قسم کی سمندری مچھلی جو بنگال میں ہوتی ہے (لاط: alosaClupea). عمدہ تازہ ہلسا مچھلی انڈوں سمیت لو۔ (۱۹۰۸، خوان ہندی، ۱۱۲). مشرقی پاکستان میں مختلف قسم کی مچھلیاں ملتی ہیں، جن میں روہو ---- ہلسا، چنگڑی زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۶، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ، ۱۱۴). حراری یا نیم حراری منطقوں میں سامن سے مشابہ یعنی سمندر سے افزائش کرنے کے لیے ندیوں میں چڑھنے والی مچھلیاں موجود ہیں اس کی ایک مثال ہلسا یا پلا ہے۔ (۱۹۷۵، سمکیات، ۲۲). اس وقت کھانے میں تازہ مچھلیوں کی بہتات تھی خاص کر ہلسا مچھلیوں کی، لوگوں نے خوب ذوق و شوق سے کھایا۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۱).

ہُلْسا (ضم ہ، سک ل) (الف) امر.

ہلسنا (رک) کا امر. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلسانا (رک) کا حاصل مصدر].

ہُلْسا (ضم ہ، سک ل) (ب).

ہلسانا (رک) کا ماضی. (جامع اللغات). [ہلسانا (رک) کا حاصل مصدر].

ہُلْسانا (ضم ہ، سک ل) ف م.

۱۔ خوش کرنا، شاد کرنا؛ جی بہلانا، دل بہلانا. (فرہنگ آصفیہ؛ پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ بھڑکانا، اکسانا، بہکانا، اشتعال دلانا۔ اے لو ایک کھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۹۷). مرغ کو ---- لڑاتے ہیں، یہ انہیں آوازوں سے ہلساتے اور ہلکارتے ہیں وہ اور بھی اچھل اچھل کر حملے کرتے ہیں۔ (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین) جانورستان، ۲۸). والدہ شریفہ بی یاقوت بیگم، آن براجیں اور آتے ہی انھوں نے بیٹی کو ہلسایا۔ (۱۹۳۲، فراق دہلوی، مضامین فراق، ۴۲). ۳۔ للچانا، شوق دلانا، ترغیب دینا۔ ایک نے بیٹھے ہلسایا، اہاہا! دیکھنا کیا آیا ہے، جی چاہتا ہے جھولا پڑے، کڑاہی چڑھے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۷). [ہلسنا (رک) کا تعدیہ].

ہُلْسائی (ضم ہ، سک ل) امث.

خوشی، فرحت، شادمانی. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہلسا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

ہُلْسائے میں آنا محاورہ.

بہکاوے میں آنا، بھڑکانے میں آنا، کسی کی لگائی بجھائی سے مشتعل ہونا. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

ہُلَسِت (ضم ہ، فت ل، کس س) صف.

خوش، شاد. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہِلَسْنا (کس ہ، فت ل، سک س) ف ل.

ہل سکنا، ہٹنا، جنبش کرنا۔

دیے باج اسے یاں تے ہلسوں نہ میں
کہ گاڑیاں ہوں رن تھانب ٹلسوں نہ میں

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۵۷). [ہلنا (رک) سے].

ہُلَسْنا (ضم ہ، فت ل، سک س) ف ل.

ہلسانا (رک) کا لازم، خوش ہونا، شاد ہونا، پرسند ہونا، آنند ہونا۔

جان پڑتی ہے بدن میں راگ کے
تو کرے جب واہ دل سیں ہلس

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۲۴). [ہلس (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہَلْسی (فت نیز سک ل) امث.

ایک جنگلی جھاڑی (لاط: majusAegiceras). (پلیٹس؛ فرہنگ تلفظ).

ہُلْسی (ضم ہ، فت نیز سک ل) (الف) صف.

رک: ہلست؛ خوش، شاد. (جامع اللغات).

ہُلْسی (ضم ہ، فت نیز سک ل) (ب) امث.

تلسی داس کی ماں کا نام. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہَلَق (فت ہ، ل) امذ.

آتش بازی کی ایک قسم جو بہت تیز چھوٹتی ہے۔ آدھے گھنٹے تک آتشبازی چھوٹتی رہی، انار، مہتابیاں پھلجھڑیاں چھچھوندر، ہلق، آبشار، بتاشے غرض کہ ساری پرانی آتشبازی ---- ترقی یافتہ صورت میں تھی۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، ۱۲۳).

ہَلَک (۱) (فت ہ، ل) صف.

ہل سے مشابہ، ہل کی طرح کا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہَلَک (۲) (فت ہ، ل) امذ قدیم.

رک: حلق جو درست املا ہے۔

تفکر کے پھاندے منے یوں بلک
کتے وقت اپس میں رہیا تھا ہلک

(۱۶۷۹، قصہ تمیم انصاری، کبیرا، ۱۷). [حلق (رک) کا بگاڑ].

ہَلَک (۳) (فت ہ، ل) امذ.

قدیم مری بلوچ خانہ بدوشوں کا کیمپ جو آٹھ دس چھولداریوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ خانہ بدوشوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ ان کو "پونده" اور ان کے کیمپ کو "ہلک" کہتے ہیں۔ (۱۹۷۶، موسیٰ سے مارکس تک، ۲۵). [بلوچی].

--- راجہ (---فت ج) امذ.
خانہ بدوشوں کے کیمپ کا سربراہ۔ ہلک کے سربراہ کو ہلک راجہ اور اس کی بیوی کو واجہ کہتے ہیں۔ (۱۹۷۶، موسیٰ سے مارکس تک، ۲۵). [ہلک + راجہ (رک)].

ہَلَک (فت نیز کس ہ، فت ل) امذ.
ہچکی، فواق. (فرہنگ عامرہ؛ اسٹین گاس).

--- جانا محاورہ.
سسکنا، ہچکی لینا۔ اتیجیہ میں ہلک جاتا، جاں دیکھتا واں بلک جاتا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۲).

ہَلْکّک (فت ہ، فت نیز ضم ل نیز فت ہ، شد ل بضم) صف.
رک: **ہلکا.** (پلیٹس).

ہِلَک (کس ہ، فت ل) امذ.
رک: **ہیرا.** (پلیٹس). [ہیرک (رک) کا بگاڑ].

ہُلَک (ضم ہ، فت ل) امث.
(جراحی) پھوڑے میں مواد پکنے کی کیفیت؛ رک: لپک. (اپ و، ۷: ۱۳۶).

ہُلْک (ضم ہ، سک ل) (الف) امث.
فنا ہونے کی حالت، نیستی، ہلاکی، تباہی. حرف غربت کے ایسے اسموں سے جمع کئے گئے ہیں جو کہ محصول غربت پر دلالت کرتے ہیں ---- (ہاء) ہجر و ہم وہُون وہول وہلک کا یعنی غربت و سفر میں یہ چیزیں پیش آتی ہیں۔ (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۳۱).

ہُلْک (ضم ہ، سک ل) (ب) صف.
نحیف و نزار. مسلم ہوا ہلک سیف الملوک لگیا سونے غم پہ غم دوکہہ (دُکھ) پہ دوکہہ (دُکھ). (۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۷۸).

ہلکا (فت ہ، سک ل) صف.
۱۔ (i) وہ جو وزن میں کم ہو، سبک، خفیف، کم وزن، لطیف، نازک، سبک سار (بھاری کا نقیض)۔ جو نکی ہمیں حال ایتال جوں اوس خاکی تن تھے ہلکا۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۶۹).

کٹوروں میں ہے رنگ رنگ کا تیل
بھاری ہلکا لطیف اور بے میل
(۱۶۵۷، گلشن عشق (مہذب اللغات).

دے ڈوپٹہ تو اپنا ململ کا
ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا
(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۱۶).

شب فرقت کی چاندنی پہ نثار
مل گیا ہے کفن بہت ہلکا
(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۷۳). ہلکا اوڑھنا بجائے بھاری اوڑھنے کے بہتر ہے۔ (۱۹۱۱، نشاط عمر، ۴۹).

سامنے کی بنجر چوٹی سے
بادل کا اک ہلکا ٹکڑا
تیرتا تیرتا دور کہیں جا نکلا ہے
(۱۹۴۸، سرود نو، ۲۶۶). یہ مادہ بہت ہلکا تھا اور اس میں نکوٹین جذب کرنے کی صلاحیت تھی۔ (۱۹۸۴، قید مقام سے گزر، ۴۹). بعض نامیے اپنے وزن کو ہلکا کرنے کے لیے اپنے اندر چربی جمع کر لیتے ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۲۱). **(ii) جو گاڑھا نہ ہو، پتلا (گاڑھے کا نقیض)؛ جو موٹا نہ ہو، مہین، باریک (دبیز کا نقیض).** ماڈائین نامی مشہور آرٹسٹ ہندوستان تشریف لائیں ---- ایک مخصوص ناچ کے وقت جسم پر ہلکا باریک سا لباس ---- رہتا تھا۔ (۱۹۱۲، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۹۴). یہ مخلوط یورپی اور ہندوستانی لباس ان کپڑوں کے مقابلے میں ہلکا اور قابل برداشت ہے جسے لاد کر ہندوستان کے مرد دفتر جاتے ہیں۔ (۱۹۴۰، علم الاقوام، ۱: ۲۶۲). مقصود اس شئے کی کیفیت کے علم سے حاصل ہو جیسا کہ کپڑے کے نقش و نگار اور رنگ، دبیز یا ہلکا یا اس کا محل معلوم کر لینے سے حاصل ہو۔ (۲۰۰۳، مجموعہء قوانین اسلام، ۸: ۳۳۴). **۲۔ کم قیمت، سستا، گھٹیا، ارزاں.**

صرفہ نہیں کاغذ کا مگر بھیجتے ہیں وہ
خط ڈاک میں اندیشۂ محصول سے ہلکا
(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۷).

آبرو لاکھ ہو نمکیں جو نہیں کچھ بھی نہیں
قیمتی ہو نہیں سکتا کبھی ہلکا گوہر
(۱۸۷۱، کلیات تسلیم، ۷). **۳۔ جس میں بڑاپن نہ ہو، کم ظرف، اوچھا، چھچھورا.**

تجھے ہلکا کتی ہوں میں نکو ہلکی طبع پکڑوں
ہوے ہلکان خاوند ہوئے اپیں ہلکان چپ رس رس
(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۸۸).

نازکی سیں جو بات پچتی نہیں
بھید کہہ دیں یہ شوخ ہلکے ہیں
(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۶۲). **۴۔ ذلیل، حقیر، بے عزت، بے قدر، نچلے درجے کا، کم تر، کم حیثیت۔** چھوٹے دشمن کو ہلکا نا جاننا۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت). جھوٹ ---- سب کی نظروں میں ہلکا اور بے قدر کرتا ہے۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۱۵).

کیا ہی ہم چشموں میں مجکو عشق نے ہلکا کیا
جنبش داماں مژگاں سے میں اکثر اوڑ گیا
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۳۰).

باجی نے منہ نہ لگایا تو نگوڑا کھسکا
نوج نکلے کوئی یوں بزم سے ہلکا ہو کر
(۱۹۲۱، دیوان ریختی، ۴۴). انہیں کسی کی رسی پکڑنے، کسی کو دست نگر بنانے یا اپنے سے ہلکا ثابت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ (۱۹۸۹، مرد ابریشم، ۸۲). **۵۔ کثافت سے پاک (لہو، خون)؛ جلد اثر قبول کرنے والا، جسے نظر بد جلدی اثر کرے۔**

ہلکا ہے لہو اس کا ذرا دیکھ لو ایڑی
بچی مری ہو جائے گی بیمار نہ ٹوکو
(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۷۶). ایک تو اس کا خون آپ ہی ہلکا ہے دوسرے کورے پنڈے پر ان ہوے کی نظر لگتی ہے۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۸). **۶۔ (i) کم، معمولی، تھوڑا سا (تیز کے مقابل).** اس میں جو تمبا کو ہے ---- چرٹ کے مقابلے میں بہت ہلکا

ہے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۶۲)۔ (ii) **تھوڑا، قلیل (زیادہ یا کثیر کے مقابل)**۔ تین چار روز تک تو ضرور تکلیف رہتی تھی، مگر جہاں تین چار روز گزرے اور بخار ہلکا ہوا ۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۲۷)۔ صبح کا وقت تھا اُس وقت پھر اس نے آنکھ کھولی بخار ہلکا تھا میں اس کے منہ پر منہ رکھ کر بلبلائی۔ (۱۹۱۹، شب زندگی، ۱: ۳۱)۔ بھرتہ کو بگھار دیں اور ہلکا سا بھون کر عرق لیمو ڈال کر دم پر چھوڑ دیں۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۱۳۹)۔ (iii) **واجبی، سطحی، معمولی، خراب؛ شدت میں کم (تاثر وغیرہ میں)**۔ جو شخص اپنی پست حالت سے نکل کر اچھی حالت میں آنا چاہتا ہے اس ــــــ پر انواع و اقسام کی رائیں لگاتے ہیں جن میں سب سے ہلکا الحاد کا فتویٰ ہے۔ (۱۸۷۵، مقالات حالی، ۱: ۳۸)۔ انار کلی کے زندہ دیوار میں گاڑے جانے کے منظر اسٹیج پر پیش نہ ہوتے تو المیہ تاثر بہت ہلکا رہ جاتا۔ (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۵۱)۔ ۷۔ **پھیکا، جو شوخ نہ ہو (رنگ وغیرہ) (گہرے کے مقابل)**۔ عجب ناز و انداز سے جلوہ گر، جسے دیکھو طرح دار ــــــ پوشاک از سر تا پا دھانی، دوپٹہ ہلکا زعفرانی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۱)۔

باغباں کلیاں ہوں ہلکے رنگ کی
بھیجتا ہے ایک کمسن کے لیے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۱۷)۔ ساڑی میں ــــــ پتیوں کا مینا انگوری رنگ کا تھا اور کلی کا شاید ہلکا نارنجی۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۲۷)۔ رنگ بھی ہاتھ پاؤں کی نسبت ہلکا گندمی تھا۔ (۱۹۸۹، قید، ۱۵)۔ رنگ کو ــــــ ہلکا یا گہرا کرنے کے لیے ہمیں اس میں دوسرا رنگ ملانا پڑے گا۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۷)۔

--- **بَدَن ہو جانا** محاورہ۔
گرانی جاتی رہنا۔ (جامع اللغات)۔

--- **بَنانا** محاورہ۔
کم تر اور حقیر ظاہر کرنا۔

ہم کو ارمان اون کی نظروں میں
اور ہلکا بنائے جاتے ہیں

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۱۴۳)۔

--- **بھاؤ** (ـــ سک و)۔ امذ۔
گرا ہوا بھاؤ (پلیٹس)۔ ہلکا + بھاؤ (رک)۔

--- **پانی** امذ۔
زود ہضم پانی، پانی جسے پی کر معدے میں گرانی محسوس نہ ہو۔

کنواں میری حضرو کا میٹھا نہ کھاری
نہ ہلکا ہے پانی نہ بھاری دگانا

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲۲۲)۔ **پانی جس میں صابن وغیرہ سے بہت جھاگ پیدا ہو**۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔ ہلکا + پانی (رک)۔

--- **پچھوڑے اُوڑ اُوڑ جائے** کہاوت۔
رک: **ہلکے پچھوڑے اڑ اڑ جائیں جو فصیح ہے**۔ (خزینۃ الامثال)۔

--- **پڑ جانا / پڑنا** ف م محاورہ۔
ماند پڑنا، مدھم ہو جانا۔

دسا جو نور کا جھلکا چندر تج سم پڑیا ہلکا
سرج نے کاں بھا حلقا بندیاں میں آپ لکھایا ہے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۰۷)۔ **ذلیل ہونا، بے عزت ہونا، آبرو کھونا**۔ **کم پڑنا، مقدار میں کم ہو جانا، آہستہ آہستہ گھٹنا**۔ س کا خیال تھا کہ ــــــ لنگر ہلکا پڑے گا تو خود ہی زائرین کا رجوع بھی گھٹ جائے گا۔ (۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۹۸)۔ **ٹھنڈا ہونا؛ بجھنا (چولھا، توا وغیرہ)**۔ آگ نہ پھیلاؤ ہمارا توا ہلکا پڑتا ہے۔ (۱۹۷۵، لغت کبیر، ۱، ۲: ۴۲۸)۔

--- **پَن** (ـــ فت پ) امذ۔
۔ **سبک ہونے کی حالت یا کیفیت، بھاری کا نقیض، لطیف، کم وزن**۔ کچھ کا خیال تھا کہ پرندوں کے پروں کی ساخت میں ایک طرح کا ہلکا پن موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ آسانی سے ہوا میں اُڑ سکتے ہیں۔ (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۶۳)۔ ۔ **(کنایۃ) سبک پن، پھرتیلا پن (چال وغیرہ میں)**۔ لیکن جنرل کا سر بلند تھا اس کی چال میں وہی پہلے کی سی تیزی اور ہلکا پن تھا۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۵۶)۔ **سبکی، خفت**۔ (جامع اللغات)۔ (طب) **ایک بیماری جو کتے کے کاٹنے سے لگ جاتی ہے، جنون سگ گزیدگی، ہڑک (انگ: Rabies)**۔ ہلکا پن، جہاں کتے کے لیے مہلک ہے وہاں یہ بیماری انسان کے لیے بھی خطرناک اور مہلک ہے انسان کو یہ بیماری ہلکے کتے کے کاٹنے سے لگ جاتی ہے ۔ (۱۹۷۰، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۶۴۱)۔ **کمینگی، کمینہ پن، سفلگی، اوچھا پن**۔ تنی مدت میں ہم نے تیرا ہلکا پن دریافت کیا ہے۔ (۱۸۰۲، خرد افروز، ۹۴)۔ اس شخص کی طبیعت میں سفلگی، منافقت اور ہلکا پن و گھٹیا پن نہیں تھا، ان کا اندر باہر ایک تھا۔ (۔ (۱۹۸۲، روداد چمن، ۲۱۰)۔ **(مجازاً) سطحیت، عامیانہ پن؛ غیر سنجیدگی (گہرائی کے برعکس)**۔ آپ نے ایسی مقدس شخصیت اور ایسی مقدس آسمانی کتاب کا ذکر کس ہلکے پن سے کیا ہے۔ (۔ (۱۹۱۶، خطوط محمد علی، محمد، ۱۰۹)۔ ۔ یونین میں اب ــــــ ہلکا پن اور سطحیت راہ پا گئی ہے ۔ (۱۹۷۷، رشید احمد صدیقی، شیرازہ خیال، ۷۶)۔ اُردو لغت بورڈ کا کلاں اُردو لغت اس ہلکے پن سے محفوظ ہو گیا جو میری رائے پر عمل کرنے کے نتیجے میں اس میں آ جاتا ۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۵۰)۔ **کم ظرفی، چھچھورا پن**۔

اپنی تعریف کروں مہر یہ ہلکا پن ہے
ورنہ سچ یہ ہے کہ میں ایک ہوں سو پر بھاری

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۲۶)۔ یہ چیزیں ان آدمیوں میں ضرور پائی جاتی ہیں، گونگے میں ہلکا پن، لانبے میں غصہ کی سرعت ــــــ لنگڑے میں مسرت۔ (۔ (۱۹۶۰، گل کدہ (رئیس احمد جعفری)، ۲۰۲)۔ ہم تیسری دنیا کے لوگ ــــــ باظرف ہوتے ہیں ہلکے پن کا اظہار تو ہمارا فقیر بھی نہیں کرتا۔ (۔ (۱۹۹۰، سفر گشت، ۳۷)۔ ۔ **کمزوری، لاغری، نقاہت**۔ (۔ (۱۹۹۰، سفر گشت، ۳۷)۔ بخوبی سمجھنا چاہیے کہ ہاتھ کے ہلکے پن سے بہت جگہ پر ہاتھ کی حرکت کا اشارہ معلوم نہیں ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷، رائیڈنگ اسکول، ۲۰)۔ کان میں درد ــــــ صفراوی کے باعث ہوتا ہے ــــــ درد سر ہوتا ہے، ہلکا پن پایا جاتا ہے، ٹیس ہوتی ہے۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲: ۱۴۱)۔ **بے مغزی، کند ذہنی، ناسمجھی**۔ میرے دماغ کا ہلکا پن ملاحظہ ہو کہ جی چاہنے لگا کہ اسی میدان کے ہو کر رہ جایئے ۔ (۱۹۴۰، مضامین رموزی، ۸۲)۔ **بری الذمہ ہونے کی حالت، بے فکری، مسائل وغیرہ سے نجات کی کیفیت؛ آزادی (عموماً) قانونی یا اخلاقی مجبوریوں سے آزادی** ۔ یہ امانت نئی نسل کو سپرد کرتے ہوئے مجھے ایک سُرور انگیز ہلکے پن کا احساس ہو رہا ہے ۔ (۔ (۱۹۴۰، آتش چنار، ۹۴۰)۔ میں اپنے اندر ایک عجیب آزادی (Emancipation) اور ہلکا پن محسوس کر رہا تھا۔ (۱۹۸۷، دامن کوہ میں ایک موسم، ۶۱)۔ [ہلکا + پن، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **پَنا** (ـــ فت پ) امذ۔
رک: **ہلکا پن؛ سبکی، خفت؛ کمینگی، رذالت، کم ظرفی، اوچھاپن**۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [ہلکا + پنا، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُھلکا (---ضم پھ ، سک ل) (الف) صف.

بہت ہلکا ، کم وزن ، نہایت سُبک ۔. ہلکے پھلکے لوگوں کو کہا جاوے گا کہ تم گزر جاؤ اور بھاری بوجھ والوں کو حکم ہوگا کہ اتر جاو۔. (۱۸۶۵، مذاق العارفین، ۴ : ۵۵۲). پھلکی" یا "پھلکا" تنہا بے معنی محض ہے ، ہلکی پھلکی یا ہلکا پھلکا یوں آئے تو درست ، ورنہ لغو ۔. (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۴۳۳). نزاکت کے مارے ہلکا پھلکا برتن ہی پہاڑ ہو گیا ۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۳). اس بوجھ سے نجات حاصل کرکے ہم خود کو گیس بھرے غبارے کی طرح ہلکا پھلکا محسوس کر رہے تھے. (۱۹۹۲، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۸). **نہایت زود ہضم ، سریع الهضم ، جس میں گرانی نہ ہو ، جس سے معدے پر کوئی بوجھ نہ ہو.** گویا شکم پری پر بھی معدہ ہلکا پھلکا رہتا ہے. (۱۹۳۸، کتاب العلم ، ۱۴۳). طے پایا کہ باہر نکلتے ہیں کسی ریستوران میں ہلکا پھلکا ناشتہ کرلیں گے ۔. (۱۹۸۹، ریگ رواں ، ۳۱۱). **بہت نازک ، کمزور ، لاغر ، بہت دبلا پتلا۔.**

نہیں معلوم دیتا گود میں بھی
یہ ننا تو بہت ہے ہلکا پھلکا

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۹۵) .۔اس کا ہلکا پھلکا بدن اس وقت سیسے کے کسی مجسمے کی مانند وزنی محسوس ہونے لگا تھا۔. (۱۹۵۴، صحیفۂ ادب ، ۲۹۸) .۔ایک منحنی سا، بے حد مرنجا مرنج ، ہلکا پھلکا انسان ----۔ اس کا اندازہ لگانے کے لیے آپ کو رئیس مرحوم کی تحریروں کے ساتھ ساتھ ان کی ذات سے بھی آگاہ ہونا پڑے گا۔. (۱۹۹۰ ، رئیس امروہوی فن و شخصیت ، ۱۷۸). جو پرندہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے اک دم اُڑ جاتا ہے ۔. (۲۰۰۳ ، مکاشفات ، ۱۴۳). **لطافت رکھنے والا ، بہت لطیف ، نازک (احساس ، خیال وغیرہ)** ۔. ہلکے پھلکے احساسات سے لے کر ----۔ قوی ترین ہیجانات تک درجہ بدرجہ ، ہوتے ہیں ۔. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۹). **آسانی سے برداشت ہونے یا گزرنے والا (موسم ، زمانہ وغیرہ)** ۔.

وصلت میں ہلکے پھلکے گذرتے ہیں شب و روز
فرقت میں مثل کوہ ہیں لیل و نہار یار

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

بھینی بھینی رضائیوں کے قابل
ہلکے پھلکے ، خنک ، گلابی جاڑے

(۱۹۳۷، جنون و حکمت ، ۲۱۰). **آرام دہ ، پرسکون ، تازہ دم.** للہ ہی نے تمہارے گھروں کا ٹھکانا بنایا ----۔ کہ تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھیرنے کے وقت ان کو ہلکا پھلکا پاتے ہو ۔. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۸۲). جب آپ خوش ہوتے ہیں تو کیسا محسوس کرتے ہیں ہلکا پھلکا ، بھرا بھرا ۔. (۱۹۹۱ ، کاغذ کے سپاہی ، ۴۴). اس خبر کو پڑھ کر میں تتلی کی طرح ہلکا پھلکا تازہ دم اور خوش و خرم ہو گیا ۔. (۔(۲۰۰۵، اشفاق احمد ، عرض مصنف ، ۲۳۷). **جو پیچیدہ نہ ہو ، جس میں فکری گہرائی نہ ہو ، آسانی سے سمجھ میں آنے والا ، تفریحی (ادب وغیرہ)** ۔. تمدن کے پھیلاؤ کے لئے ہلکے پھلکے ادب سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے ۔. (۔(۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے ، ۱۳). لہٰذا اس نے جان بوجھ کر اپنی تحریروں کو ہلکا پھکا کر دیا ۔. (۔(۱۹۶۹ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۷ : ۲۲). ان کا طرز تحریر ہلکا پھلکا اور دلچسپ تھا ۔. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے ، ۵۵). **آسانی سے کیا جانے والا ، جس میں زیادہ طاقت یا فہم کی ضرورت نہ ہو (کوئی کام).** زخمی دماغ کو ایک ٹھنڈا مرہم چاہیے ، رقص ہلکا پھلکا گھنگروؤں کا شور نہ ہو ، بہت چکر نہ ہوں ۔. (۔(۱۹۲۲، انار کلی ، ۱۰۱). بظاہر تو یہ بڑا ہلکا پھلکا کام تھا لیکن صحیح معنوں میں یہ سب سے مشکل اور دشوار ذمہ داری تھی ۔. (۱۹۹۴، اردو نامہ ، پنجاب ، اپریل ، ۲۸). **بہت آہستہ ، نرم رفتار.** آدمی کے پاس تھوڑا بھی سرمایہ ہوتا ہے تو وہ ہلکے پھلکے قدموں سے چلتا ہے ۔. (۱۸۹۴، تعلیم الاخلاق ، ۹۸). **بے غم ، بے فکر ، نشچنت** ۔. ہاں جس دن امتحان ختم ہوئے وہ خود کو اور بھی ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی ۔. (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے ، ۳۳). کم سے کم دنیا اور سامان دنیا کی فکر کرو اور اپنے کو ہلکا پھلکا رکھو ۔. (۱۹۸۹، سیرت النبیؐ اور ہماری زندگی ، ۲۷۷). **جس کی تعمیر میں پیچیدگی یا گراں باری نہ ہو** ۔. مثال کے طور پر ----۔ ایرانی کوشک (kiosks) ہلکا پھلکا مکان جو ستونوں پر کھڑا ہوتا ہے کو پیش کیا جاسکتا ہے ۔. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۸۴). **(موسیقی) جو آسانی سے گایا جاسکے ، عام پسند کا ، سادہ (گیت ، سنگیت وغیرہ)** ۔. مصنف نے ----۔ معروف عام ہلکے پھلکے گانوں حتیٰ کہ فلمی دھنوں کی مثالیں دے کر راگ راگنیوں کی بندشوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے ۔. (۱۹۷۳، نورنگ موسیقی (تعارف) ، ن). ہلکا پھلکا گانے والوں میں اقبال بانو ، فریدہ خانم ، نسیم بیگم اور مہدی حسن کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کی ۔. (۱۹۸۵، فنون ، لاہور ، مئی ، جون ، ۲۶۹).

---پُھلکا امذ.

پتلا پھلکا. (جامع اللغات ؛ نور اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ہلکا + پھلکا (رک)].

---پُھلکاپَن (---ضم پھ ، سک ل ، فت پ) امذ.

رک : ہلکا پن جو معروف ہے ؛ نزاکت ؛ لطافت ۔. ۔غزل ----۔ میں ایک خاص لوچ لچک اور ہلکا پھلکا پن ہے ۔. (۱۹۵۳، لکھنؤ کی شاعری ، ۲۳). [ہلکا پھلکا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پُھول (---و مع) صف.

پھول کی طرح ہلکا ، بہت ہلکا ۔. ہاتھ پانوں جیسے ریشم ، جنازہ اٹھایا تو ہلکا پھول ۔. (۱۸۹۹، رویائے صادقہ ، ۱۷۴). [ہلکا + پھول (رک)].

---جانُنا محاورہ.

کسی قابل نہ سمجھنا ، قابل وقعت نہ سمجھنا ، ذلیل یا حقیر سمجھنا ، خفیف جاننا ، سبک جاننا ۔.

مال کیا عذر نہ ہوتا مجھے جان و دل سے
ہلکا جانا تھا مجھے ایسا ہی تو نے صاحب

(۱۹۱۹، سید احمد دہلوی (فرہنگ آصفیہ)).

---جوڑا امذ.

کم قیمت پوشاک (بھاری جوڑے کا نقیض). (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ہلکا + جوڑا (رک)].

---جوشانُدہ (---و مج ، سک ن ، فت د) امذ.

کم درجے کا جوشاندہ ، جوشاندہ جو قوی نہ ہو (یہ عناب ، آلو بخارا ، نیلوفر ، لھسوڑا ، خشک دھنیا اور ترنجبین سے بنایا جاتا ہے اور دست لانے کے لیے استعمال ہوتا ہے) ۔. ہلکے جوشاندوں کے ذریعہ صفرا ، کو بدن سے خارج کریں ۔. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [ہلکا + جوشاندہ (رک)].

---خُون (---و مع) امذ.

خون جس پر نظر بد کا اثر جلدی ہو ، جلد بیمار کر دینے والا خون ۔. "ننے کا ایسا ہلکا خون ہے کہ آئے دن بیمار رہتا ہے ۔. (۱۸۹۹، رویائے صادقہ ، ۱۴). اللہ آمین کا ----۔ ہلکا خون ، غرض یہ محاورے کہاں تک لکھے جائیں ، ہماری لغات النساء میں یہ سب بافراط موجود ہیں ۔. (۱۹۱۵، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۳). **جو دوسرے کا خون دیکھ کر غش کھا جائے ، وہ شخص جو دوسرے کا خون نہ دیکھ سکے.** (ماخوذ : جامع اللغات). [ہلکا + خون (رک)].

---رَکھنا محاورہ.

تازہ رکھنا، بشاش رکھنا؛ (خصوصاً) بدن کو غسل کے ذریعے تازہ کرنا. دل و بدن کو بالکل راحت دینا اور بدن کو ہلکا رکھنا۔ (۱۸۴۸، اصول فن قبالت (ترجمہ)، ۵۹).

---رَن ّگ (---فت ر، غنہ) امذ.

پھیکا رنگ، کم گہرا رنگ جس میں تیزی نہ ہو (شوخ رنگ کا نقیض). ۱. اکبر اعظم کے دربار کا ہلکے رنگ کا خاکا بہادر شاہ ظفر کا عہد اور مٹی ہوئی دلی کا نشان خلد آشیانی رام پور تھا ۔ (۱۹۱۰، مکاتیب امیر مینائی، ۲۰). **۔ کپڑے وغیرہ کا وہ رنگ جو شوخ نہ ہو۔**

نازک مزاجیوں پہ ترے مٹ رہے ہیں گل
کیا کیا کھلے ہیں یار تجھے ہلکے ہلکے رنگ

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۱۴۲)۔]. [ہلکا + رنگ (رک)].

---رہ جانا / رَہْنا محاورہ.

کم درجے کا رہ جانا، تاثیر میں کم رہنا؛ کمزور پڑ جانا. ۱. انارکلی کے زندہ دیوار میں گاڑے جانے کے منظر اسٹیج پر پیش نہ ہوتے تو المیہ تاثر بہت ہلکا رہ جاتا۔ (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۵۱). **غیر واضح رہنا، کسی بات کا بھرپور طور پر ادا نہ ہونا، مقصد ادھورا رہنا.** اگر ہم کردار سازی میں لگ گئے تو مجھے خوف ہے کہ ہمارے افسانے کا علامتی پہلو ہلکا رہ جائے گا ۔ (۱۹۸۲، افسانے کی حمایت میں، ۴۱). **بے فکر رہنا؛ کوئی بوجھ محسوس نہ کرنا.**

دفتر عصیاں فرشتے لے اڑے
میں قیامت میں بہت ہلکا رہا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۲۰).

---زَخْم (---فت ز، سک خ) امذ.

کم گہرا زخم، چھوٹا سا زخم (. (جامع اللغات). [ہلکا + زخم (رک)].

---سا صف.

بہت کم وزن، نہایت سبک، نازک سا.

ہے ستم کا ناوک افگن ہے غضب کا قادر انداز
ترا ہلکا سا بھی ناوک ہے جگر کے پار ہوتا

(۱۹۳۷، ترانۂ مسرت، ۷). ہمارے دلچسپ ادبی اختلاف و اتفاق سے جہاں جہاں بے توجہی کا کوئی ہلکا سا غبار تھا ڈھل گیا۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۴۲). اپنے خط کے لہجے کو تو انھوں نے ریشمی ہی رکھا مگر بین السطور میں زحمت قیام کی طرف ہلکا سا اشارہ کیا ہے ۔ (۱۹۸۹، ضمیر حاضر ضمیر غائب، ۱۳). احسان ثمینہ کے سوال پر ہلکا سا مسکراتا ہے ۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)،). **کیفیت میں بہت ہی کم، برائے نام، نہ ہونے کے برابر۔** اس کھرے پلنگ پر لیٹ گئی جو سارا دن دھوپ میں پڑا تپتا رہا تھا--- پلنگ اب تک ہلکا سا گرم تھا۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۱۰۱). **دھیما، غیر واضح۔** آپ نے کسی ہلکے سے اشارے یا گونج کو واضح کرنے کی کوشش کی وہ ہلکا اشارہ یا گونج نہ رہے گی۔ (۔ ۲۰۰۵، علامت کے مباحث، ۱۰). [ہلکا + سا، حرف تشبیہ].

---سا پَرْدا / پَرْدَہ (---فت پ، سک ر / فت د) امذ.

بہت مہین پردہ؛ (مجازاً) تھوڑا سا حجاب۔

بیان اصل حقیقت کرے مگر کیوں کر
کہ ہو مجاز کا ہلکا سا بیچ میں پردا

(۱۸۹۹، سروش ہستی، ۳۰).

انہیں کا حسن دلکش یہ شب معراج کہتا تھا
کرو گے ضد تو یہ ہلکا سا پردہ بھی اٹھا دیں گے

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۲۱).

مرے شعروں میں جلوہ شاہد معنی کا پیدا ہے
نظر آتا ہے لفظوں کا فقط ہلکا سا اک پردا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۴). **(کنایۃ) معمولی سا اثر۔** اصطلاحیں نہ منجھ سکیں ان پر تاریکی کا ہلکا سا پردہ پڑا رہا۔ (۔ (۱۹۶۱، معیار ادب (علامت کے مباحث، ۲۷)). [ہلکا سا + پردا / پردہ (رک)].

---سا پیٹ رَہْنا محاورہ.

حمل کا ابتدائی زمانہ ہونا۔ ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔ (۱۹۱۱، القرآن الحکیم، تفسیر، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، ۲۸۲).

---سا ہاتھ امذ.

صدقہ اپنے بازوں کا اور ایک ہلکا سا ہاتھ خاک و خوں میں کب تک اے سفاک میں تڑپا. (۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۱۵۲). [ہلکا سا (رک) + ہاتھ (رک)].

--- شِکَم (--- کس ش، فت ک) امذ.

(کنایۃ) وہ شخص جو راز نہ رکھ سکتا ہو، راز کھول دینے والا شخص، ہلکے پیٹ کا۔

غیر ہو یا ہو بیگانہ خوف کیا گمبھیر سے
اے ظفر ہم ہیں فقط ہلکے شکم سے کانپتے

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴: ۲۱۴). [ہلکا + شکم (رک)].

---کام امذ.

آسان کام، معمولی کام. (جامع اللغات؛ مہذب اللغات). **(کشیدہ کاری) گوٹے کناری وغیرہ کا کام جو بھاری یا گنجان نہ ہو، زردوزی اور کامدانی کا کام، چھدرا کام.** (مہذب اللغات ؛ نور اللغات). [ہلکا + کام (رک)].

---کَر دینا / کَرنا محاورہ.

بوجھ اتارنا، بوجھ کم کرنا، سبکدوش کرنا۔

کچھ تو ہلکا کریں خار رہ صحرائے جنوں
بوجھ لنگر کا ہوے ہیں کف پا چھالوں سے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۶).

مری گردن پر احساں ہے ستمگر تیرے خنجر کا
کیا ہلکا مجھے اک بار اترا دوش سے سر کا

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۸۶). الٰہی قرض کے بوجھ نے پیس ڈالا، اپنے خواجہ کے صدقے میرے بازو ہلکے کر۔ (۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۷). نوکری کے بار سے کندھا ہلکا کر سنیاس آشرم میں داخل ہوا۔ (۱۹۹۰، سلام و پیام، ۱: ۲۲۲). **آسان کرنا، برداشت کے قابل بنانا۔**

دل پر بار الم اگر ہو ہلکا کردے گا صبر اس کو

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۶۷). میں غم خواری سے اس کے دل کا بوجھ ہلکا کرتے ہوئے ساری رات اس کے بستر پہ گزارتا ہوں۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، مئی، ۱۸). وزیر کو وزیر اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ یا حکمراں کا معاون بن کر اس کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے ۔ (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر، ۱۰۲). **لاغر کرنا، دبلا کرنا۔**

ہجر میں کب نہ ہوا میں ہلکان
کب مجھے آپ نے ہلکا نہ کیا

(۱۸۶۶ء، فیض (شمس الدین)، د، ۶۷) ۔ ۴) . پھیکا یا ماند کر دینا نیز شرمندہ کرنا، ذلیل کرنا۔ جو اس کے گھر کے ہیں سو ہنسے (ہنسیں) گے اور ہلکا کر گئے (گئیں) گے۔ (۱۷۴۶ء، قصہ مہر افروز و دلبر، ۳۵۳).

کیا ہی ہم چشموں میں مجو عشق نے ہلکا کیا
جنبش دامان مژگاں سے میں اکثر اُوڑ گیا

(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۳۰).

کر دیا ہلکا اسے کیسا طلائی رنگ نے
آپ اپنا چمپئی گہرا دوپٹا دیکھئے

(۱۸۹۶ء، تجلیات عشق، ۳۰۷). **آزاد کرنا، نجات دینا، بے فکر بنانا۔** اس طرح زندگی بڑی آسانی سے گزرے گی اپنے تئیں ہلکا کیجئے۔ (۱۹۳۷ء، دامان باغباں، ۹۳). اس دعوت نے انسانوں کو ان کے بے معنی رسوم و رواج کے بوجھوں سے ہلکا کیا۔ (۱۹۹۰ء، معراج اور سائنس، ۱۵۸). **سامان اُتار کر وزن کم کرنا (عموماً جہاز کشتی وغیرہ کا) سامان اُتارنا۔** تمام جہاز کے مسافروں نے جہاز کو ہلکا کرنے کے لیے یہ طے کر لیا کہ سامان کا کچھ حصہ سمندر میں پھینک دیا جائے۔ (۲۰۰۳ء، مجموعہء قوانین اسلام، ۸ : ۱۹۳). **تاثیر یا حیثیت میں کم کرنا، کم درجے کا بنانا۔** یران کے تمام شعرا مل کر بھی خسرو کے پلہ کو ہلکا نہیں کر سکتے۔ (۱۹۶۱ء، غالب فن اور شخصیت، ۱۸). **دھیما کرنا، زور کم کرنا، شدت میں کمی لانا۔** سمجھا بجھا کر کسانوں کے غصے کو ہلکا کر دیا۔ (۔ (۱۹۹۷ء، میرے جیون کی کچھ یادیں، ۲۲). **(بازاری) انزال کرنا یا کرانا.** (فرہنگ آصفیہ).

--- کھانا امذ.

کھانا جو جلد ہضم ہو جائے، سریع الہضم غذا (ثقیل کھانے کی ضد) نیز تازہ دم ہونے کے لیے مشروب یا کم ثقیل کھانا، چائے کے ساتھ کے لوازمات، کم مقدار غذا۔ نمازِ عشا کے لیے مجلس برخاست ہوتی، نماز کے بعد قوال کچھ ہلکا کھانا تناول کرتے۔ (۱۹۸۹ء، قید، ۱۰۸) ۔ اجتماع کے بعد مہمانان گرامی قدر کو جو ہلکا کھانا (Refreshment) کھلایا گیا تھا اس نے بہت سوں کو ہلکان کر دیا۔ (۲۰۰۳ء، عبارت، حیدرآباد، ستمبر، ۱۲۷). [ہلکا + کھانا (رک)].

--- گَرَم (--- فت گ، سک ر) صف.

نیم گرم، کنکنا (پانی یا کوئی چیز)۔ سردی کے موسم میں دوسرے تیسرے دن یا کم سے کم ہفتے میں ایک بار ہلکے گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ (۲۰۰۴ء، ماں اور بچہ، ۷). [ہلکا + گرم (رک)].

--- گلابی جاڑا (--- ضم گ) امذ.

خفیف سردی کا موسم. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ہلکا + گلابی (رک) + جاڑا (رک)].

--- لگنا محاورہ.

ماند پڑنا؛ کمتر محسوس ہونا۔

رکھتا ہے کھیت اوس کا شمشیر کا سا جھلکا
جس مونہہ کے جوت آگے لگتا ہے چاند ہلکا

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۱۰).

--- لُہُو (--- فت نیز ضم ل، و مع) امذ.

رک : ہلکا خون؛ خون جس میں نظر بد کا اثر جلد ہو۔

کوہکن ہلکے لہو سے تو عبث چل نکلا
یہ نہ سمجھا کہ محبت بھی ہے پتھر بھاری

(۱۸۷۰ء، الماس درخشاں، ۲۲۵). **پتلا خون، رقیق خون۔**

نگاہوں میں سبک ہوں اوس کی پی جائے نہ کیوں ظالم
لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہے پانی کا

(۱۸۶۵ء، نسیم دہلوی، د، ۵۹). **ایسے شخص کا خون جس میں قوت برداشت کم یا مفقود ہو یا جو دوسرے کا خون نہ دیکھ سکے نیز وہ شخص جو کوئی بات راز نہ رکھ سکے۔**

یہ چرچا محبت کا کیوں ، کو بکو ہے
الٰہی مرا کیسا ہلکا لہو ہے

(۱۸۸۲ء، صابر دہلوی، د، ۲۵۲). **ایسا خون جس کو دیکھ کے آدمی نہ ڈرے نہ جھجکے نہ غش کھائے۔** چاہنے والے ہی اس کے اُس کو پی جانے لگے کس قدر ہلکا لہو ہے بادۂ گلنار کا. (؟عارف (مہذب اللغات)). [ہلکا + لہو (رک)].

--- لُہُو ہونا محاورہ.

جو کسی تکلیف دہ واقعے کو دیکھ کر بری طرح متاثر ہو جائے، خون دیکھ کر غش آنا۔

فصاد کا بندی سے سوا ہلکا لہو تھا
غش آگیا جو دو گھڑی نشتر نہ نکالا

(۱۸۷۹ء، جان صاحب، د، ۲۲۳).

غش آنہ جائے دیکھ کے قاتل کو موج خون
نازک مزاج کا کہیں ہلکا لہو نہ ہو

(۱۸۸۴ء، آفتاب داغ، ۷۲).

--- مول لگانا محاورہ.

کم قیمت لینا. (جامع اللغات).

--- ہاتھ امذ.

اوچھا وار. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). وہ ہاتھ جو کام اچھا کرے. (جامع اللغات). [ہلکا + ہاتھ (رک)].

--- ہاتھ رکھنا محاورہ.

تکلیف نہ دینا، نرمی برتنا؛ سختی سے نہ پیش آنا (عموماً جانچ پڑتال وغیرہ میں)۔ نے ایڈیٹنگ میں ہلکا ہاتھ رکھا اور صرف ایک شعر نکالا۔ (۱۹۹۹ء، گمشدہ لوگ، ۶۲).

--- ہلکا (--- فت ہ، سک ل) صف.

۔ نہایت خفیف، تھوڑا سا، کم کم، دھیما دھیما۔

نازنیں کیوں کر نہ جائے میکشی کو باغ میں
ننھی ننھی بوندیاں تھیں ہلکا ہلکا ابر تھا

(۱۸۷۲ء، مرأۃ الغیب، ۸۵). کثرت کتاب بینی کی وجہ سے ہلکا ہلکا درد سر ہر وقت رہتا تھا اب کتاب ہوئی یک قلم موقوف۔ (۔ (۱۸۸۸ء، ابن الوقت، ۲۱). افیون کو دیکھیں تو اوس میں ایک قسم کا ہلکا ہلکا نشہ ہوتا ہے۔ (۱۹۰۶ء، مرأت احمدی، ۱۱۱). گاڑی آئی تو ہلکا ہلکا بخار تیز ہو کر کنپٹیوں میں طبلہ سا بجانے لگا۔ (۱۹۴۴ء، آنچل، ۲۴). دیدہ زیب گہرے بادامی رنگ کی شیر وانی چہرہ پر ہلکا ہلکا فطری تبسم. (۱۹۸۸ء، سید الطاف علی بریلوی، یادیں اور باتیں، ۳۳). گارا اُبل رہا تھا، نیم سرخ پگھلے ہوئے پتھر ---- ان سے ہلکا ہلکا دھواں اٹھتا تھا. (۲۰۰۱ء، آئس لینڈ، ۸۳). (۲۰۰۱ء، آئس لینڈ، ۸۳). نوری پھر بتادے یاد نہیں جتا دے وہ کیسا جوڑا تھا کس وضع کا لنگوٹا تھا، اے بی ہلکا ہلکا. (۱۹۰۱ء، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۸۸). رفیق مزاج کا رنگین تھا، لیکن یہ رنگ ہلکا ہلکا مدھم مدھم سا۔ (۱۹۶۱ء، علی پور کا ایلی، ۴۸). [ہلکا + ہلکا (رک)].

---ہو جانا/ہو رہنا محاورہ.
بے فکر ہو جانا، نجات حاصل کرنا، آزاد ہو جانا۔

آگے سے دے دلا کے ہو رہ تو اس سے ہلکا
کر سوچ اپنے دل میں کچھ آج کا نہ کل کا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۲۳۳). بالآخر اس بوجھ سے پاؤں ہلکا ہوگیا کہ پابندیاں تو مدعیان ہشیاری کے لیے ہیں۔ (۱۹۵۸، آزاد (ابوالکلام)، مضامین، ۲۰۸). **آسان ہو جانا، قابل برداشت یا عمل ہونا، ذمّے داریوں میں کمی آنا.** سلطان کا کام بہت ہی ہلکا ہو جاتا اگر مصر کی حالت سلطنت کی یوروپی اور ایشیائی صوبوں کی حالت سے بہت کچھ متضاد ہوتی۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۰۰). ایک نرس کی آمدورفت سے میرا کام ہلکا ہوجائے گا. (۱۹۹۶، سلام و پیام، ۲: ۱۹۸). **کم ہو جانا، (بوجھ وغیرہ) اُتر جانا.** اسی جماعت کا یہ. (۱۹۹۶، سلام و پیام، ۲: ۱۹۸). اخبار ہے اب تک ایک صاحب اسے اپنی تنخواہ سے چلاتے رہے ہیں مگر اب مشکل پیش آرہی ہے اس لیے اگر کچھ اشتہارات مل جائیں تو ذرا بوجھ ہلکا ہو۔ (۔ ۱۹۴۷، مکاتیب عسکری، ۹۹). ایک علحدہ کیسٹ میں اپنی پریشانیاں ریکارڈ کرتا جاتا تاکہ اس کا اپنا بوجھ ہلکا ہوجائے اور کسی دوسرے شخص کو پتہ نہ چلے۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۰۲).

---ہونا محاورہ.
۔ کم وزن ہونا، سبک ہونا، سبک سار ہونا۔

جب بڑھ کے ہوا نظر سے اوجھل
ہلکا ہوا پھینک پھانک بوجھل

(۱۸۳۸، مثنوی گلزار نسیم، ۲۶).

بے ہوا اوڑتا ہوں جب بیتابیاں کرتا ہے دل
کاہش الفت سے کیا ہلکا مرا تن ہو گیا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۰۸). پش راڈ کا بالائی حصہ جو مخصوص ہلکا ہونے کی وجہ سے گول بنایا گیا ہے اس کے ساتھ ـــــ ایک پیالہ (کپ) سا بنایا گیا ہے۔ (. (۱۹۴۹، موٹر انجینئر، ۱۰۵). **بوجھ اُترنا، وزن کم ہونا۔**

جتنا کہ ندامت سے سبک ہوتا ہوں دل میں
ہوتا ہے گناہوں کا مرے بوجھ بھی ہلکا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۵۶). ذمہ داریوں کا بار ذرا ہلکا ہو تو کسی کالج میں چلا جاؤں۔ (۱۹۵۵، خط انشا جی کے، ۱۵۶). سینے پہ یوں لگ رہا تھا، جیسے پتھر کا ایک بڑا بھاری ٹکڑا نصب ہوگیا ہے ـــــ مگر جوں جوں میں چلتا گیا اس پتھر کا بوجھ ہلکا ہوتا چلا گیا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۲۶). **آسان ہونا، قابل عمل ہونا۔** تمھارے یہاں ہونے سے مجھے یوں لگتا ہے جیسے میرا کام بڑا ہلکا ہوگیا ہو۔ (۔ (۱۹۶۹، متاع درد، ۳۸). **سُبک دوش ہونا، بے فکر ہونا؛ سُستانا، آرام لینا.** (فرہنگ آصفیہ). **رقیق ہونا، پتلا ہونا، پانی ہونا، پھیکا پڑنا۔**

نگاہوں میں سبک ہوں اس کی پی جائے نہ کیوں ظالم
لہو ہلکا ہوا ہے ایسا مزا دیتا ہے پانی کا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۵۹). **جماع کرنا، جماع سے فارغ ہونا.** (جامع اللغات؛ مہذب اللغات). ۔ کم ہو جانا، بخار اترنا، (بیماری میں) افاقہ ہونا. (۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۵۹) ۔ تین چار روز تک تو ضرور تکلیف رہتی تھی، مگر جہاں تین چار روز گزرے اور بخار ہلکا ہوا. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۲۷). شام کو بخار ذرا ہلکا ہوا، مگر پھوڑے کی تکلیف بدستور تھی۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۱۱). **گر جانا، حقیر ہونا، بے وقعت ہونا۔**

اوس کی نظر میں ہوا ہلکا نسیم
مجھے مرے شوق نے یہ کیا کیا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۹۷).

نوک مژگاں سے اٹھایا مجھ کو آ کر مور نے
گر کے میں تیری نظر سے کیسا ہلکا ہو گیا

(۱۹۰۷، دفتر خیال، تسلیم، ۷). ڈیل بیچ کا، نہ بہت لمبا نہ ایسا ٹھگنا کہ نگاہ میں ہلکا ہو جائے. (۱۹۵۸، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۱۴۸).

ہلکاچ (فت ہ، سک ل) صف.
ہلکا ہی، ذرا سا. (بحر المعانی). [ہلکا + چ، حرف، حصر].

ہلکارا (فت ہ، سک ل) امذ.
ہر کام کرنے والا، نوکر، پیادہ، اردلی، ہرکارہ۔ ۔ انہوں نے صبح سویرے ہی ایک ہلکارا کو بھیج دیا تھا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱: ۲۵۲). **رک: ہرکارا؛ جاسوس، مخبر۔**

ہل کاروں نے شہ کو دی جا خبر
کہ چنگا ہو آیا امیر کام کر

(۱۷۸۱، لیلیٰ مجنوں (قصہ لال و گوہر)، ۵۸). سب مصروف عیش و نشاط ہوئے ہلکارے لشکر مہ رخ کے جو بہر خبر یہاں حاضر رہتے ہیں وہ جملہ ماجرا معلوم کرکے سامنے مہ رخ آئے. (۔ (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۱۸). **فصلوں سے جانوروں کو نکالنے یا بھگانے والا۔** ہلکارا یا محافظ اسی جانور سے دق ہوتا ہے کیونکہ حیران کر دیتا ہے۔ (۱۹۰۳، باغبان (رسالہ)، ۲۴). [ہرکارہ (رک) کا ایک املا].

ہلکارنا (فت ہ، سک ل، ر) ف م.
(پیشہ نیاری) سونے چاندی یا کسی دوسری دھات کو تپا کر ہوا میں آہستہ آہستہ ٹھنڈا کرنا تاکہ آگ میں گرم کرنے سے دھات میں جو نرمی پیدا ہوئی ہے وہ قائم رہے، ہلکانا، ہلکونا، ہلکورنا. (اپ و، ۴: ۱۱). [رک: ہلکانا (۱) کا ایک املا].

ہُلکارنا (ضم ہ، سک ل، ر) ف م.
جانور (مرغ، کتے وغیرہ) کو لڑنے یا حملہ کرنے پر اکسانا، پرندوں کو اڑانے کے لیے ہشکارنا، لشکارنا۔ یہ انہیں آوازوں سے ہلساتے اور ہلکارتے ہیں ـــــ ٹھونگے مار کر نوچتے ہیں۔ (۱۹۱۰، آزاد، جانورستان، ۲۸). جب میں باغ کے پرندوں کو ہلکارتا تو میرے گلے کی رگیں دکھنے لگتیں۔ (۱۹۷۳، جہان دانش، ۳۱). (کنایۃ) **کسی کو جنگ یا کسی کام پر آمادہ کرنا، للکارنا، کسی کی طرف متوجہ کرنا.** ہتھیار اپنے کے تئیں درست کرتے ہیں اور ہنگاماں لڑائی کا گرم ہوتا ہے، اس طرف سے بھی (دیو ہلکار کرتے) ہیں اور اس طرف سے بھی ہلکار ہلکار کے دوڑتے ہیں۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۹۷). انہوں نے جھٹ بادشاہی چوبداروں کو ہلکار کر بھیج دیا کہ پکڑ لاؤ. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۲۴). اس عرصہ میں فیلبان نے ہاتھی کو ہلکارا پونجا کا گھوڑا ہاتھی سے ڈر کر بھاگنے لگا۔ (۱۹۰۶، مرآت احمدی، ۳۲). [ہُلکنا (رک) سے].

ہَلکارنی (فت نیز کس ہ، سک ل، ر) امذ.
عود لوبان اور اسی قسم کی خوشبودار چیزیں جلانے کا ظرف، ایسا ظرف جس میں خوشبودار چیزوں کی دھونی کرکے سر کے بالوں اور جسم کو دی جائے، خوشبوئیں جلانے کا ظرف جس میں خوش بودار مسالہ آہستہ آہستہ جل کر دھواں دے. (اپ و، ۴: ۱۱۳؛ اپ و، ۷: ۱۶۰). [مقامی].

ہلکاری (فت ہ، سک ل) امث.

محافظت، نگہبانی۔ ہلکاری کے پرتلے کمر سے لگائے مسلح۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۷)۔ [ہلکارا (رک) (بحذف ا) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہُلکاری (ضم ہ، سک ل) امث.
شکار پر دوڑنے کی حالت، ہلکارنے کی حالت یا کیفیت؛ (کنایۃ) آمادہ کرنے یا کسی کام کی طرف توجہ دلانے کی حالت۔

کیا بس آہوئے دل اپنا شیر غم نے شکار
ذرا جو مرضی عشق اس پہ اوسکو ہلکاری

(۱۸۰۹، جرأت، د، ۴۴۸)۔ گنگا جمنا انکھیاں میریاں تو بہتیاں ہیں سدا بھرپور بڑھیاں کے بیچ ووتامل کیا ہلکان ٹھنڈ کالا۔ (۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۲۳)۔

مقصود گم ہے پھرتا جو رہتا ہے رات دن
ہلکان ہو کے ہوگا کبھو آسماں ہلاک

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۸۹)۔ اب سو رہو رات بہت بھیگی ہے پپیہا بول رہا ہے، ہلکان ہو جاؤ گے۔ (۱۸۹۳، پی کہاں، سرشار، ۳)۔ یہاں بی بی عائشہ روتے روتے اس قدر ہلکان ہو گئیں کہ ان کے والدین کو خیال ہوا کہ ان کا جگر پھٹا چاہتا ہے۔ (۱۹۰۷، امہات الامہ، ۵۷)۔ میں درد سے ہلکان ہو چکا تھا، ورنہ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۲۵)۔ **سخت حیران، نہایت پریشان۔**

دونوں طرف جو لذت پیغام دے رہا ہے
ہلکان اب ہمارے کیا کیا پیام بر ہیں

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱: ۵۲۹)۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی صاحبزادی کا خیال ہلکان کرتا ہے۔ (۱۹۰۵، حور عین، ۲: ۱۴۲)۔

عارضوں پر دل سوزاں کے دھڑکنے کی چبھن
چاندنی دھوپ سے ہلکان خدا خیر کرے

(۱۹۷۱، محراب و مضراب، ۵۴۰)۔ **حواس باختہ۔** (فرہنگ فسانۂ آزاد)۔ [ہلکار (نا) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہلکان.
جبیچپیک؛ پک.

--- کرنا ف م محاورہ.
مضمحل کرنا، پریشان کرنا، حیران کرنا، عاجز کرنا۔

کیوں آپ کو تیرے پیچھے ہلکان کروں
کیوں روٹھنے کا تیرے میں ارمان کروں

(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین و انشا، ۷۱))۔ آج تو بخار نے بالکل ہلکان ہی کر دیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۳۴)۔ ایک پیسہ کے واسطے آپ نے بچی کو ہلکان کر دیا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۳۴)۔ جب خود انطونی نے امور سلطنت اور سن ولادت کے بارے میں تجاہل عارفانہ سے کام لیا تو آپ کیوں اپنے کو۔۔۔۔۔ ہلکان کیے جا رہے ہیں۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۷۹)۔ ان کا ایمان لانا تمہارے اختیار سے باہر ہے لہٰذا ان کے پیچھے جان مت ہلکان کرو۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۴۲۷)۔ **نیم جان کرنا، بری حالت کرنا، خود کو نڈھال کرنا (عموماً رو رو کر)۔**

لو خبر جلد مری غم نے کیا ہے ہلکان
گر یہی غم ہے تو مرجاؤں گی اے اماں جان

(۱۸۰۹، جرأت، مراثی، ۲۶)۔ بچے نے بڑی پچھیاں کھائیں اور روتے روتے جان ہلکان کرلی۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۹۶)۔ ذرا کچھ کہا تو ایسا نہ ہو کہ رو رو کر اپنی جان ہلکان کرے یا کہیں جا کر ڈوب مرے۔ (۱۹۴۷، فرحت اللہ بیگ، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۲۵۳)۔ مگر بچے گھنٹوں چندا کے ماموں کے لیے رو رو کر جی ہلکان کر لیتے ہیں۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۶۴)۔

--- ہو جانا / ہونا ف م محاورہ.
مضمحل ہونا، تھکنا، خستہ ہونا، عاجز و درماندہ ہونا۔

ہجر میں کب نہ ہوا میں ہلکان
کب مجھے آپ نے ہلکا نہ کیا

(۱۸۶۶، فیض (شمس الدین)، د، ۶۷)۔

کوئی جواب دو قربان ہو گئی بیٹا
میں کہتے کہتے تو ہلکان ہو گئی بیٹا

(۱۹۱۷، رشید، گلزار رشید، ۴۷)۔ میں کہے دیتی ہوں دھان نہ روپو مزدور ملیں گے نہیں تمھیں ہلکان ہونا پڑے گا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۸۸)۔ امی کی ہمدردی کی رگ اک روز پھڑکی تو بول پڑیں، بڑی آپا تحسینہ غریب تو کام کرتے کرتے ہلکان ہوئی جاوے ہے۔ (۱۹۶۲، جنم کہانیاں، ۴۶۹)۔ دفتر میں سات گھنٹے جو کرتی تھی ٹائپنگ گھر پہ بنائی چائے تو ہلکان ہو گئی۔ (۲۰۰۵، نہایت، منتخب کلام عنایت علی خاں، ۷۵)۔ **نیم جان ہونا، قریب بہ ہلاک ہونا۔** ناحق آپ ہلکان ہوگا اور سب کے نزدیک نادان ہوگا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۲۷۵)۔

میر ہلکان ہو گیا تھا بہت
سو طلب ہی میں وہ ہلاک ہوا

(۱۸۰۳، گنج خوبی، ۲۷۵)۔

رحم آتا ہے مجھے ہلکان دونوں ہو گئے
لڑ چکیں گے یا الٰہی کافر و دیندار کب

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۵۴)۔ میں کس قدر سنگ دل ہوں پیارا بچہ رو رو کر ہلکان ہو گیا۔ (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۶۱)۔ مسز فطرت کو کس طرح تسلی دیں وہ بیچاری تو رو رو کر ہلکان ہو چکی ہے۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۸)۔ **حیران پریشان ہونا۔**

وہ تو کاٹے بھوم گھوم کے جیون کا بن باس
گوری کیوں ہلکان تو ہوئے، جوگی کس کا میت

(۱۹۷۲، پانی میں ماہتاب، ۲۶۱)۔ ماسا تو خیر بچی سے اپنا دل بہلانے جاتا۔۔۔۔۔ بے چارہ بلاوجہ ہلکان ہوتا رہتا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۶۳)۔

ہلکانا (۱) (فت ہ، سک ل) ف م۔
(نیاری) سونے چاندی یا کسی دوسری دھات کو تپا کر ہوا میں آہستہ آہستہ ٹھنڈا کرنا تاکہ آگ میں گرم کرنے سے دھات میں جو نرمی پیدا ہوتی ہے وہ قائم رہے، ہلکا کرنا۔ ہلکائے ہوئے ترشے لوہے کو بآسانی متاثر کرتے ہیں۔ (۔(۱۹۴۸، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۱۳۱) ۔ ا)۔ اس نے ہلکائے ہوئے انفی مخاط کی تھوڑی سی مقدار اس بستی پر ڈال دی۔ (۱۹۷۰، زعمائے سائنس (ترجمہ)، ۳۶۹)۔ [ہلکا + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہُلکانا (۲) (فت ہ، سک ل) ف م.
حرکت دینا۔

محتسب کے ہوش کو دارو سیں دیتے ہیں اڑا
قلعہ مینا کو جب مستی سے ہلکاتے ہیں ہم

(۱۷۶۴، عاجز (چمنستان شعرا، ۴۷۳))۔ **اکسانا، برانگیختہ کرنا۔** (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [ہلکنا (رک) کا تعدیہ]۔

ہلکانی (فت ہ، سک ل) امث.
پریشانی، مشکل نیز ہلاکت۔

صاحب یہ بحر ہی ہے بے ڈھب پانی میں گل پھولے گا کب
اے کلک سنبھال تو اپنے لب بس جان ہی کی ہلکانی ہے

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۸۶۵). **تھکاوٹ، خستہ حالی۔** ایک تو بوڑھا دم، دوسرے صاحب گنج سے برات کی برات کا ساتھ لانا، راستہ کی ہلکانی پھر ـــــ ہمارے سسر کو بخار آنے لگا ۔ (۱۸۸۱، صورت الخیال، شاد، ۴). [ہلکان (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہلکانیّت (فت ہ، سک ل، کس ن، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.
تکان، خستہ حالی، تھکن. (مہذب اللغات). [ہلکانی + یت، لاحقۂ کیفیت].

ہلکاو فقرہ.
زیادہ کام نہ لو. (قدیم اردو کی لغت).

ہلکاہٹ (فت ہ، سک ل، فت ہ) امث.
ہلکا ہونے کی حالت، ہلکاپن، سبک ساری۔ وہ دنیا جہاں وہ کسی دیو ہیکل کی طاقتوری اور ایک پرندے کی سی ہلکاہٹ سے سفر کیا کرتا تھا۔ (۱۹۸۹، قید، ۱۳). [ہلکا (رک) + ہٹ، لاحقۂ کیفیت].

ہلکاؤ (۱) (فت ہ، سک ل، وج) امذ.
پانی ملا کر یا کسی محلل کی آمیزش سے پتلا کرنے کا عمل، رقیق بنانے کا عمل۔ چاندی کے مرکبات میں سلور نائٹریٹ ہلکاؤ میں اکثر جراثیم کے لیے مہلک ہوتا ہے اس کو زخمیوں کے لئے مرہم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۳۵۲). ہلکاؤ (Dilution) ـــــ سے برق پاشے کا افتراق بڑھتا ہے۔ (۱۹۸۴، کیمیا، گیارہویں جماعت کے لیے، ۲۴۸). [ہلکانا (رک) سے حاصل مصدر].

---کرنا ف م.
پانی ملا کر یا کسی اور محلل کی آمیزش سے کسی چیز کو پتلا کرنا۔ ـ جب ـــــ ہلکاؤ کیا جاتا ہے تو آخر میں صرف ایک نوع کی کشت باقی رہ جاتی ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۴۳۸).

ہلکاؤ (۲) (فت ہ، سک ل، وج) امذ.
کتوں اور بعض دوسرے جانوروں کا متعدی مہلک مرض، ہڑکاؤ، ہڑک، دیوانگی۔ ایلوپیتھی میں تپ محرقہ، دق، سرخ باد، چیچک ہلکاؤ، نمونیا ـــــ اور مختلف اقسام کے پھوڑوں کے لیے انہی امراض کے مادوں کے انجکشن کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۱، علاج بالمثل، ۴۵). [ہڑکاؤ (رک) کا ایک املا].

ہلکائی (۱) (فت ہ، سک ل) امث.
رک: ہلکاپن. (جامع اللغات). [ہلکا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

ہلکائی (۲) (فت ہ، سک ل) ـ صف.
ـ رک : **ہڑکائی؛ باؤلی، پاگل، جو ہر ایک کو کاٹتی پھرے۔ ایک ہلکائی ہوئی بھینس نے بس سٹاپ پر کھڑے ہوئے سولہ افراد کو کاٹ لیا.** (ـ (۱۹۷۳، منو بھائی کے گریبان، ۱۶۲). [ہڑکائی (رک) کا ایک تلفظ].

ہلکایا (۱) (فت ہ، سک ل) صف.
ہلکا کیا ہوا، پانی ملا کر ہلکا یا پتلا کیا ہوا؛ ایسا کیمیائی مرکب جس کے ارتکاز کی شدت کم کردی گئی ہو۔ اس نے نیلے تھوتھے کا مرتکز محلول اور ہلکایا سلفیورک ترشہ استعمال کیا۔ (۱۹۴۵، طبیعیات کی داستان، ۴۳۹). [ہلکا (رک) + یا، لاحقۂ نسبت وصفت].

ہلکایا (۲) (فت ہ، سک ل) صف.
باؤلا، دیوانہ، ہڑکایا ہوا۔ اس لیے پاگل یا ہلکائے کتے سے بچنے کے لیے اس کو فوراً مار دینا چاہیے۔ (۱۹۸۰، جانوروں کے متعدی امراض، ۱۷۰). [ہڑکایا (رک) کا ایک املا].

ہُلک بُلک (ضم ہ، فت ل، ضم ب، فت ل) امث.
تاک جھانک کرنے کا عمل، چھپ کر دیکھنے کی حالت. (پلیٹس؛ جامع اللغات) ـ]. [مقامی].

---مارنا محاورہ.
جھانکنا؛ چھپ کر دیکھنا، تاکنا. (ماخوذ: جامع اللغات).

ہلکٹ (فت ہ، سک ل، فت ک) صف.
کمینہ، گھٹیا، نیچ، پست۔ جب وہ سالا ہلکٹ بالکل دھت ہوگیا تو اس کو پھر کمبھی کے پاس لے گیا۔ (۱۹۷۷، کرشن چندر، دادر پل کے بچے، ۸۲). بولونی! ہلکٹ مانس (گھٹیا آدمی) کے موافق بات نئیں کرو۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۱۰۰). [ہلکا (رک) بحذف ا + ٹ، لاحقۂ صفت].

ہلکم (فت ہ، سک ل، فت ک) (الف) امث.
(عور) ہلچل، تہلکہ، کھلبلی، ادھم۔

شب کو ملنے کی زناخی نے یہ اودھم ڈالی
تھ پاؤں اپنے گئے پھول، یہ ہلکم ڈالی

(۱۸۳۵، رنگین (مہذب اللغات)). چچی بولیں "اے خدا کے لیے تم رہنے دینا ہلکم ڈالو گے سارے گھر میں پہلے ہی میرا جی اچھا نہیں ہے"۔ (ـ (۱۹۲۶، چچا چھکن، ۳۹). مرزا صاحب کو بندی خانہ بھجوادیا شہر میں ہلکم مچ گئی ۔ (. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، لال قلعہ کی ایک جھلک، ۳۴).

ہلکم (فت ہ، سک ل، فت ک) (ب) صف.
ہلکان، حیران پریشان۔

تم دونو بیٹھے ہو آرام سے مجھ گھر میں
میں خرابوں میں خراب ہوتا پھروں ہوں ہلکم

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۲۴). اف: ڈالنا، مچانا، مچ جانا، مچنا. [مقامی].

ہلکنا (فت ہ، ل، سک ک) ف م.
حرکت کرنا. (پلیٹس). [پ: + نا، لاحقۂ مصدر].

ہلکنا (کس ہ، فت ل، سک ک) ف ل.
اینٹھنا، تشنج ہونا؛ پکڑنا؛ مٹھی میں لینا (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ ۲. ہلکنا، مانوس ہونا، ہل جانا۔ رینچ کھیڑیالو کا گھولا نا دیکھ کر اس کی سنگت میں بھوتیچ ہلک گیا۔ (۶۵ ۷، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)). [پ: س:].

ہُلکنا (ضم ہ، فت ل، سک ک) ف م.
حملہ کرنا، ہلہ بول دینا، جھپٹنا۔

نیاز ڈھلک ، تیغ الک ، تیر پلک ، بے سلک
مج پو ہلک آے للک تیری نین سیاہ

(۱۶۷۹، شاہ سلطان ثانی، د، ۸۹). اگر پھاڑ کھاؤ باگ ایک خرگوش کو شکار مارا یا تو سانبر کو دیکھیچ اوسے چھوڑ دیکو اس پو ہلکتا ہے۔ (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۶۰). **تلاش کرنا؛ جھانکنا، ہڑکنا (جامع اللغات)۔** [پ:].

ہَلکُور (کس نیز فت ہ، سک ل، مج) امث.
رک: ہلکورا. ۔ سمندر کے کنارے پڑا ہوا تماشۂ غروب میں محو تھا اور جس کے لیے ہلکی موجوں کی ہلکور لوری کا کام کر رہی تھی ۔. (۱۹۲۳، نگار، بھوپال، اپریل، ۲۶۸) ۔]). [ہلکورا (رک) کا مخفف].

ہَلکُوا/ہَلکُورَہ.
میکجیھجپ.

---دینا.
مکجیھجپ.

ہَلکُورنا.
کیجیکچکپھکپ.

ہَلکُورنی (فت ہ، سک ل، مج، سک ر) امث.
خوشبوئیں جلانے کا ظرف جس میں خوش بودار مسالہ آہستہ آہستہ جل کر دھواں دے. (ا پ و، ۷ : ۱۶۰). [مقامی].

ہِلکُورے (کس نیز فت ہ، سک ل، مج) امذ.
موجیں، لہریں، ہلکورا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل) ۔. یہاں ایسے دریا ہیں جن کے پانیوں کی روانی اور دوانی تخیل کی سطح میں ہلکورے پیدا کرتی ہے ۔. (۱۹۲۸، وحید الدین سلیم، افادات سلیم، ۲۳۸). رگوں میں جوانی کا لہو ہلکورے لیتا تھا اور فصد شعر کھلی رہتی تھی ۔. (۱۹۸۷، بازگشت و بازیافت، ۶۸).

--- کھانا محاورہ.
ہلنا، لرزنا، ہچکولے لینا، لہرانا؛ اوپر سے نیچے کی طرف گرنا. ۔ کلو نے پھریری لی اور اس کا دل پتنگ کے ساتھ دھڑکنے لگا بہت بلندی پر وہ ـــــ آہستگی سے ہلکورے کھاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی ۔. (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۲۶۰). مچھلی پکڑنے کی پتلی مگر مضبوط ڈور درخت کی اس موٹی جڑ کے پاس جو لہروں کے ساتھ ہلکورے کھا رہی تھی پانی میں جا گری ۔. (۱۹۸۳، ڈنگو (ترجمہ)، ۵).

---لینا محاورہ.
پانی کا لہریں مارنا، موج زن ہونا، لہرانا۔. کشتیاں چاندنی رات میں پانی کی سطح پر گانے اور ساز کے ساتھ ہلکورے لیتی ہوتیں. (۱۹۳۱، روح لطافت، ۱۲). وہ پانی کی سطح پر ڈیکائے رکھتا گیا یہاں تک کہ ہلکورے لیتا ہوا ایک نیم دائرہ سا بن گیا. (گیا ۔ (۲۰۰۳، راکھ، ۱۳). ۔ **۲۔ ہلنا، لرزنا.** ان گنت ستارے ـــــ ہلکورے لیتے نظر آتے ۔. (۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۲۲۲). بانس بارش کی شدت کے ساتھ ہلکے ہلکے ہلکورے لے رہے تھے. (۱۹۹۱، گناہ کی مزدوری، ۶۴). **۳۔ جوش مارنا، شوق پیدا ہونا.** ۔ شوہر پرست بیوی کے متلاطم جذبات ہلکورے لیتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔. (۱۹۵۲، زیر لب، ۲۱). ۔ سلمیٰ جیسی محبوبہ کے لئے لہو ہلکورے لے رہا ہوگا. (۱۹۸۷، بازگشت بازیافت، ۱۶). **۴۔ پھیلنا.** آزادی نسواں ـــــ سوشیل طبقوں کے نام سے سارے ہندوستان میں ہلکورے لے رہا ہے. (۱۹۱۰، ادیب، الٰہ آباد، اگست، ۶۷).

--- مارنا محاورہ.
رک : ہلکورے لینا ؛ پانی کا لہریں مارنا ، موج زن ہونا ، لہرانا. (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

ہِلکُونا (کس نیز فت ہ، سک ل، مج).
(نیاری) رک : ہلکانا؛ ہلکورنا. (اپ و، ۴ : ۱۱).] مقامی [۔.

ہَلکی (فت ہ، سک ل) صف.
۔ **سبک ، خفیف ، کم وزن ، بھاری کا نقیض** ۔. ۔ اَلپس کی کئی چوٹیوں تک ہلکی ریل جاتی ہے. (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، دسمبر، ۷). ۔ ہائیڈروجن ایک شفاف گیس ہے جو آکسیجن سے ہلکی ہوتی ہے ۔. (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار (سالنامہ)، کراچی، دسمبر ۱۹۹۳ء، ۱۰۹)). ۔ بھاری اشیا پانی میں ڈوب جاتی ہیں جب کہ ہلکی اشیا تیرتی رہتی ہیں. (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۱۹). **۲۔ جو آسانی سے برداشت ہو سکے، قابلِ برداشت، آسان** ۔. ۔ ریلوے کے ایک ترمیم شدہ اصول کا تجربہ کیا گیا جس میں کمپنیوں کو سود کی ایک ہلکی شرح کی گارنٹی دی گئی ۔. (۱۹۳۱، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ، ۳۱۱). کوئی ہلکی سزا تجویز فرمائی جائے. (۔ (۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک، ۱۶). وہ ـــــ اس امید پر حاضر ہوئے کہ ـــــ کوئی ہلکی سزا کا حکم ہو گا. (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹ : ۲۲۸). **۳۔ کم قیمت، گھٹیا، سستی، ادنیٰ** ۔. پی بھی لو ہلکی سہی کچھ کم سہی وصل میں بے مے مزا آتا نہیں. (۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۲۰۵).) ۔ **۴۔ باریک ، پتلی ، مہین (کوئی لباس.** وپر شبنم یا ہلکی تن زیب نیچے کوئی طرحدار ڈھاکے کا نینو ۔. (۱۸۷۷، توبۃالنصوح، ۲۵۵). آج اس نے آسمانی نیلے رنگ کی نہایت نفاست سے سلی ہوئی ہلکی ڈریس جیکٹ پہن رکھی تھی. (۔ (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۷۷). **۵۔ وہ (رنگ) جو گہرا نہ ہو.** ۔ سر دھو کے شربتی کی نیم آستین جھلیا (کرتی) ہلکی فالسائی پہنے. (۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۲۹). ہلکی پیازی سپیائی کریب کی ساڑھی، شاید تانا پیازی اور بانا چمکتا ہوا آبی تھا. (۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۲۷). ۔ کتنی دلکشی اور کشش تھی اس کی ہلکی سبز آنکھوں میں. (۱۹۸۹، امریکانو، ۱۷۲). کھانوں میں مچھلی تھی اور سوئٹ ڈش کے طور پر ڈھاکا کا مشہور و معروف ہلکی گلابی رنگت والا دہی. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۹۷). **۶۔ جس کا دورانیہ کم ہو، چھوٹی، مختصر** ۔. اگر ہلکی نماز پڑھنا چاہتا ہو تو ـــــ پانچ بار تکبیر کہے. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۱۸۹). ۔ سورۂ ق ـــــ (یہ سورت خاصی بڑی ہے). مگر اس کے باوجود نماز ہلکی رہتی تھی. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۱۳۴). ۔ **۷۔ نڈھال، گری ہوئی (طبیعت وغیرہ).**

تجھے ہلکا کتی ہوں میں نکو ہلکی طبع پکڑوں
ہوئے ہلکان خاوند ہوئے اپیں ہلکان چپ رس رس

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۸۸). **۸۔ کم تیز (عموماً شراب اور چائے وغیرہ)۔** خو. خواتین بھی پیتی ہیں لیکن ـــــ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی ہلکی شراب. (۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۸۱). ۔ بعض مہمان تیز چائے پیتے ہیں بعض ہلکی چائے استعمال کرتے ہیں. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت)، ۲۵۴). ۔ ہلکی ہونے کے باوجود سینی میں گرم پانی کی ایک اور چائے دانی دھری رہتی ہے ۔. (۔ (۱۹۸۸، تذکرۂ استخبارات، ۱۳۰). **۹۔ دھیمی، مدھم.** ۔ کہیں کہیں تو یہ لے ہلکی ہے، دھیمے سروں میں ـــ. (۔ (۱۹۱۳، ادیب، الٰہ آباد (تنقید غالب کے سو سال، ۱۱۷)) ۔ آ). آگ ہلکی کر دیجیئے اور پکنے دیجیے. (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے ۱۹). ۔ ان کے کمرے میں ہلکی موسیقی کی دنیا آباد رہتی تھی ۔. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۲۰۶). ۔ **۱۰۔ کم، تھوڑی، معمولی** ۔. س علاقے میں عام طور پر سردی بہت ہلکی ہوتی ہے. (۔ (۱۹۴۳، غبار خاطر، ۱۷۳). ۔ **۱۱۔ اخلاق سے گری ہوئی، غیر اخلاقی، اوچھی** ۔. آنکھیں تو اس واسطے کہ ہر ایک طرف کا دیکھناں، یہ وضع ہلکی ہے. (۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۴۵). **۱۲۔ ہشاش بشاش، تازہ دم.** جو کھائے سو ہضم بھی اچھی طرح ہوئے اور حواس اور طبیعت ہلکی رہے ۔. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۴۹).] ہلکا (رک) کی تانیث [۔.

--- اوڑھنی (ـــ مج، سک ڑھ) امث.
مہین دوپٹہ، ہلکی چادر ۔.

گرمی کے مارے ناک میں آئی ہے میری جان
انا اڑھا دے لاکے کوئی ہلکی اوڑھنی

(۱۸۳۵، رنگین، د، ۵۹).] ہلکی + اوڑھنی (رک) [۔

---آن ّچ (---مدا، غنہ) امث.

مدھم تپش، مدھم آنچ. دھیمی ہلکی آنچ پر اس قدر پکائیں کہ وہ گاڑھا ہو جائے. (۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۶۶). جلا رہا ہوں اسی سے نفس نفس میں چراغ تری نظر نے جو بخشی تھی آنچ ہلکی سی. (۱۹۷۹، زخم ہنر، ۱۱).] ہلکی + آنچ (رک) [۔

آواز امث.

مدھم آواز، دھیمی آواز۔ ان پھولوں کو دیکھ دیکھ کر رنگین اور لطیف گانیوالی بلبل ہلکی آواز سے گرنے والے آبشار مجھے گھنٹوں حیرت زدہ رکھتے. (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، دسمبر، ۹). ۔] ہلکی + آواز (رک) [۔

--- بات امث.

بات جس کی اہمیت نہ ہو، چھوٹی بات؛ غیر اہم یا معمولی سا معاملہ، آسان کام، معمولی بات. الملک نے اس کو سلام کیا اور ہلکی بات کرکے اسے مانوس کیا. (۔ (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۲۳). ۔ تقاضا کیا تو کہتے ہیں کوئی رقعہ ہے یہ حالت ہے مسلمانوں کی اس کو ایسی ہلکی بات سمجھتے ہیں. (۱۹۵۵، تجدید معاشیات، ۲۲۷). ۔ **۲۔ کمینے پن کی بات، اوچھی بات؛ نازیبا کلام۔** وہی صورت رہی پھر آج کل کی زباں پر لایئے کیا بات ہلکی. (۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، ۲ : ۵۳۰). فرہاد کوہ کن تھا یہ اک ہلکی بات ہے عاشق تھا بیستوں کا اٹھانا گراں نہ تھا. (۱۹۴۰، فاطمہؓ کا لال، ۱۳۵). ۔] ہلکی + بات (رک) [.

--- بات کہنا محاورہ.

کمینے پن کی بات منھ سے نکالنا، غیر موزوں یا نازیبا بات کہنا، خراب بات منھ سے نکالنا. (جامع اللغات؛ نور اللغات).

---پڑنا محاورہ.

۔ کم ہو جانا، زور ٹوٹ جانا۔ ابراہیم نے دیکھا کہ بیماری ہلکی پڑ چکی ہے۔. (۱۹۴۳، تاریخ الحکما (ترجمہ)، ۵۰۰). ۔ **۲۔ وزن میں کم ہونا؛ مراد : میزانِ اعمال ہلکا رہنا.** ۔ جن کی تولیں ہلکی پڑیں سو وہی ہیں جو اپنی جانیں ہار بیٹھے ۔. (۱۹۳۲، سیرۃ النبی ﷺ، ۴ : ۷۳۴).

--- پھلکی (--- ضم پھ، سک ل) صف.

سبک، خفیف، کم وزن نیز جسامت میں کم، چھوٹی سی. ۔ سیٹھ صاحب موصوف اپنی ہلکی پھلکی ویگنٹ گاڑی پر ---- کوٹھی میں داخل ہوئے. (۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۱۷). چنانچہ ہلکی پھلکی دو پہیوں کی چھوٹی چھوٹی گاڑیاں بنوائی جاتیں. (۔ (۱۹۶۲، ساقی، کراچی، جولائی، ۴۳). ہلکی پھلکی نسان سنی کار کو ایک نوجوان سعودی اپنی عالی شان ڈھائی ٹن وزنی جی ایم سی ویگن سے ٹکر مار کر فرار ہوگیا. (۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۷۹). **۲۔ (بات یا نظم وغیرہ) جو بہت سنجیدہ نہ ہو، لطیف نیز پُر لطف، شگفتہ.** و مناظرہ کے بغیر ہلکی پھلکی باتوں میں سب کچھ کہہ جاتے. (۔ (۱۹۴۲، اکبر نامہ، عبدالماجد، ۱۶۷). کتاب لکھنے سے پہلے ہمیں بارہا اپنے سفر کی ہلکی پھلکی روداد اپنے بے تکلف دوستوں کی مجلس میں بیان کرنے کا اتفاق ہو. (۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۱۲). ۔ لاؤنج میں بیٹھ کر سب لوگ ہلکی پھلکی گفتگو کرتے رہے۔. (۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۲۲۲). **معمول سی، بہت تھوڑی، جو طبیعت میں بھاری پن پیدا نہ کرے، بغیر کسی لوازمات کے (چائے وغیرہ کے لیے)۔.** عصر کے بعد ہلکی پھلکی چائے پیتے ہی شہاب بھائی اور خان صاحب باہر کسی نہ کسی سے ملنے چلے جاتے. (۔ (۱۹۸۹، مرد ابریشم، ۸۷).] ہلکا پھلکا (رک) کی تانیث [۔

--- تدُبیر (--- فت ت، سک د، ی مع).

معمولی کوشش، سرسری تدبیر. (ماخوذ : فرہنگ اثر).] ہلکی + تدبیر (رک) [۔

---چُٹکی (--- ضم چ، سک ٹ) ا.

(عور) کپڑے کی وہ ذرا سی مقدار جس کو موڑ کر سی دیتے ہیں۔. سی ہے مغلانی نے کیا ٹھیک ہماری انگیا ہلکی چٹکی سے ذرا ہو گئی بھاری انگیا. (؟، محشر (مہذب اللغات). **۲۔ خفیف چوٹ.** (جامع اللغات).] ہلکی + چٹکی (رک) [.

---چوٹ (--- و مج).

خفیف چوٹ (. (مہذب اللغات).] ہلکی + چوٹ (رک) [۔

---چُھنا ف مر.

دھیمی چوٹ پڑنا، اوچھی ضرب پڑنا. (مہذب اللغات).

--- سی صف.

معمولی سی، تھوڑی سی، بہت کم. ۔ نرمی اور ہلکی سی رنگینی کی دل کو تلاش ہوتی ہے. (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۳۸۵). ۔ ان نظموں میں قومی حالات کی مسلّمہ ابتری کی ہلکی سی بھی تنقید نہیں ملتی. (۱۹۶۷، افکار محروم، ۲۵). اس کو یہ احساس ہو چلا تھا کہ اس گھر میں ابا اور امی کے ساتھ اس پر اپنے چھوٹے بھائی کی اطاعت بھی فرض ہے اور یہیں سے بغاوت کی ایک ہلکی سی چنگاری اس کے دل میں سلگی تھی. (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۸). ۔ میری انگلی کی ہلکی سی جنبش تمہارے پیٹ میں ایسی شے پہنچا دے گی جو تم نے کبھی منہ سے نہ کھائی ہوگی. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۶۶). ۔] ہلکی + سی = سا (رک) کا مونث [۔

--- شَراب (--- فت ش) امث.

شراب جو تیز نہ ہو، وہ شراب جو زیادہ نشہ نہ لاتی ہو۔. طبقہء اعلیٰ کی خواتین بھی پیتی ہیں لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی ہلکی شراب. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۸۱). تو نے ہلکی شراب دی ساقی بھر بھری چاہیے گزک مجھ کو. (۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۶۳). کیوں آئینے میں ہم کو دکھاتے ہو چشم مست ہم پینے والے ہیں کوئی ہلکی شراب کے. (۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۱۳۷). ۔] ہلکی + شراب (رک) [۔

---غِذا (--- کس غ) امث.

غذا جو معدے کے لیے ثقیل نہ ہو، غذا جو طبیعت میں بھاری پن پیدا نہ کرے، زود ہضم غذا، ایسی غذا جو جلد ہضم ہو. ۔ ہمارے ہاں کی کری آپ کے قورمے سے بہت ہلکی ہوتی ہے ہم اس کو نوڈائیٹ ---- کہتے ہیں یعنی ہلکی غذ. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۸۰).] ہلکی + غذا (رک) [۔

--- قیمَت (--- ی مع، فت م).

معمولی قیمت، کم قیمت؛ (مجازاً) بے وقعت، کم حیثیت؛ حسب نسب میں کم. ۔ چالیس سال کی عمر سے پہلے میری اولاد نہ ہوگی، اس کے بعد ایک کنیز کے شکم سے ہوگی جو ہلکی قیمت اور سانولے رنگ کی ہوگی ۔. (۔ (۱۹۰۵، لمعتہ الضیا فی العمدۃ من اخبار الرضا، ۵۸). ۔ چھوٹے چھوٹے ہلکی قیمت کے سسرال کے سب زیوروں کا وزن برزبان بتانے لگی. (۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۶۷).] ہلکی + قیمت (رک) [۔

--- کَرنا ف م.

مدھم کرنا، دھیمی کرنا، کم کرنا (آنچ یا تپش). سب چاول ذرا کمی کے ساتھ گل جائیں، پانی خشک ہوگیا تو کھانڈ ڈال دی اور دم پر چھوڑ دیا، آنچ ہلکی کر دی یہ میٹھے چاول ہوگئے ۔.

ہو جانا محاورہ.

بوجھ کم ہونا، گرانی جاتی رہنا نیز بشاش ہونا، تروتازہ ہو جانا. نہانے سے بدن گرم رہتا ہے اور طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے. (۱۸۹۴، کامنی، ۳۱۱). ٹحخوب رقت طاری ہوئی اور طبیعت نسبتہً ہلکی ہو گئی. (۔ (۱۹۴۵، حکیم الامت، ۱۱).

ہُلکی (ضم ہ، سک ل) امث.

غصہ، ناراضگی؛ وبا، پلیگ؛کالی دیوی کا لقب. (جامع اللغات). ۔] س: [.

ہَلکے (فت ہ، سک ل) صف.

۔ ہلکا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع، کم وزن، (بھاری کا نقیض) (تراکیب میں مستعمل). بازار حسن دیکھا تو کر کے دل نگاری پنجرے بنائے خاصے رنگین، ہلکے، بھاری. (۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۶). ۔ زرد چمڑے کے ہلکے چپلوں میں ۔۔۔۔ لوہے کی نوکدار کیلیں لگی ہوتی تھیں ۔. (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷: ۵۹۴). **۔ ۲۔ مہین یا باریک.** ایک کمیٹی نے ہمارے جہاز والوں کو چیزیں بھیجیں ۔۔۔۔ ہلکے کپڑوں کی ۔۔۔۔ تھیلیاں، دو دو خانوں کی. (۔ (۱۹۱۴، دامان باغباں، ۱۰۲). **۳۔ معمولی، گھٹیا.** آشرم نے ۔۔۔۔ ٹین کے ۔۔۔۔ ہلکے کھوکھے بنوار کھے تھے ۔. (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۵۸). **۔ ۴۔ آہستہ۔** **اس نے ہلکے ہاتھ سے اس کی گردن کو ہلکورہ دیا.** (۔ (۱۹۸۶، سہ حدہ، ۱۷). **۵۔ لطیف، سبک.** روز و شب شام و سحر میں تجھے بہلاتا رہوں میں تجھے گیت سناتا رہوں ہلکے، شیریں. (۱۹۵۲، دست صبا، ۲۳). **۔ ۶۔ کم قیمت، سستا.** ۔ تاہم ہلکے درجے کی نبیذوں میں الکحل کی مقدار ۔۔۔۔ دس فیصد تک ہوتی ہے. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹: ۹۱). **۔ پھیکا، کم گہرا (رنگ).** ان کی ٹائی ۔۔۔۔ ہلکے بادامی رنگ کی تھی. (۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۱۰۲). **۔ ۸۔ عام، معمولی.** ایک معین مخفی رہنے کے زمانے کے بعد جو ہلکے قسم میں، دس روز سے سولہ روز تک کا ہوتا ہے، تیز بخار شروع ہوتا ہے. (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۵۸).

--- بھاری ہونا محاورہ.

ناگوار سمجھنا، خفیف ہونا. (، (جامع اللغات).

--- پچھوڑے اُڑ اُڑ جائیں کہاوت.

جس کا پچھایا مضبوط نہ ہو وہ نقصان اٹھاتا ہے، اگر کام درست طور پر نہ کیا جائے تو نقصان ہوتا ہے. (جامع اللغات).

--- پھُلکے (۔۔۔ ضم پھ، سک ل) صف.

ہلکا پھلکا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع؛ سبک، خفیف، کم وزن؛ لطیف، پر لطف، شگفتہ، جو بہت سنجیدہ نہ ہو. آدمی کے پاس تھوڑا بھی سرمایہ ہوتا ہے تو وہ ہلکے پھلکے قدموں سے چلتا ہے ۔. (۔ (۱۸۹۴، تعلیم الاخلاق، ۹۸). ہلکے پھلکے قدو قامت میں غضب کی پھرتی چلتی پھرتی ہیں یہ دو تیغیں جفاکاروں میں. (۱۹۲۷، معراج سخن، ۷۵). ۔ بعض ہلکے پھلکے خیالات دماغ میں نفوذ کر جاتے ہیں. (۔ (۱۹۵۲، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۲۱۱). چھوٹے چھوٹے مصرعے ہوتے ہیں اور ہلکے پھلکے الفاظ ۔. (۱۹۷۰، برش قلم، ۱۶). ۔ پہلے ۔۔۔۔ ان کے ہلکے پھلکے غیر معیاری مضامین شائع ہوئے ۔. (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱: ۲۵۷).

--- سے.

۔ آہستگی سے، سہج سے، دھیرے سے نیز تھوڑے سے ۔. ۔ نہیں لیو بکا کے ہونٹ ہلکے سے بھنچ (کذا) گئے اور دوسری طرف مڑ گئی. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۴۶). **۲۔ مختصر.** جارج نے اپنا مؤقف ہلکے سے بیان کرنے سے پہلے "جی ماسا" کہہ دینا ضروری سمجھ کر ہاں میں ہاں ملائی. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۳۲۱).

--- کی.

کم طاقت کی نیز آہستہ سے ۔. بڑی مشکل سے یہ طے ہوا کہ رشید کی انگی اور ان دونوں کی چنٹی مگر ہلکے کی، زور سے مارنے کی. (۔ (۱۹۴۲، ٹیڑھی لکیر، ۱۴۰).

--- لہُو سے چل نکلے ہیں فقرہ.

باوجود نزاکت یا ناتوانی کے دل جلاتے ہیں، نہایت گستاخ بے ادب اور مغرور ہوگئے ہیں. (مہذب اللغات).

--- ہلکے (۔۔۔ فت ہ، سک ل) صف.

کم آواز، مدھم، دھیمے. مگر اس خاموش ۔۔۔۔ چشم و ابرو کے اشاروں اور ہلکے ہلکے قہقہوں میں کیا کچھ نہیں کہا گیا. (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۵۶). **۲۔ آہستہ آہستہ، سج سج، ہولے ہولے، دھیرے دھیرے ۔.** یہ پاس ان کی نزاکت کا ہے کہ سب احباب مرا جنازہ لئے ہلکے ہلکے جاتے ہیں. (۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۹۸). زہر ایسا ہے جو ہلکے ہلکے سرایت کرتا اور بالآخر پوری طرح رگ و پے میں سما جاتا ہے ۔. (۱۹۷۷، اقبالیات کا مطالعہ، ۱۴). ۔ وہ ہلکے ہلکے قہقہے لگانے لگی. (۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۳۳). **۳۔ بہت کم وزن کے.** پانی کے بتاشے کی طرح ہلکے ہلکے پھلکے آ رہے تھے. (۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۱۰۵).

--- ہٹنت ہونا محاورہ.

بوجھ اُتارنا، سبک دوش ہونا. ہتھیار نیچے گرا کر ہلکے ہوئے تو ہوا سے باتیں کرتے نکل گئے. (۔ (۱۹۸۴، طوبیٰ، ۲۳۲). **۲۔ شرمندہ ہونا؛ ذلیل ہونا.** عرض تمنا کرنے چلے تھے، خیر ہوئی پھر ہم نے یہ سوچا کیوں جی، کہی اور اُس نے نہ مانی بات بھی کہہ کر کیوں ہوئے ہلکے!. (۱۹۵۴، کلیات رزمی، ۸۶).

ہِلَک (کس ہ، فت ل) (الف) امذ.

ہلکنا (رک) کا امر؛ لٹک. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہلک (ب).

) ہلکنا. ہلکنا (رک) کا ماضی۔ پھنسا. جو میں ہات میں اس بلا کے ہلک گرفتار ہو کر جو تھی آج لگ. (۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۱۶). ہلکنا (رک) کا حاصل مصدر [.

ہِلگا (کس ہ، سک ل) امذ.

ہلگانا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل).

--- دینا محاورہ.

لٹکا دینا؛ رک: ہلگا. (پلیٹس).

ہِلگانا (کس ہ، سک ل) ف م.

لٹکانا، آویزاں کرنا، معلق کرنا. ۔ اتنے ہی قطر کا مجوف چکی کا پاٹ کھونٹی سے ہلگا دیا جاتا تھا. (۔ (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۷۰). **۲۔ کسی کام میں اٹکا دینا، کسی کام سے لگا دینا (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). ۳۔ اٹکانا، پھنسانا، اڑانا؛ جیسے تیسے پہننا (پیروں میں جوتا یا جسم پر کپڑے وغیرہ).** دو چار دن کے لئے دہلی آتے تو گھر میں سے کبھی کے پڑے ہوئے پھٹے پرانے لیتڑے ڈھونڈھ کر ہلگا لیتے تب کہیں گھر سے باہر نکلتے. (۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱). جب تم یہاں آئے تھے اپنے سلیپر یہاں چھوڑ گئے تھے اب تک ان کو گھر میں ہلگائے پھرتا ہوں. (۱۹۸۸، سلام و پیام، ۱: ۱۱۷). جلدی جلدی کپڑے بدلے اور پیروں میں جوتے ہلگاتا ہوا باہر نکل گیا. (۱۹۹۵، نگار، کراچی، نومبر، ۵۵). **۴۔ مانوس کرا دینا، ہلا دینا؛ (بچے کو دودھ پلوانے کے لیے) لگا دینا، (انا سے) ملا دینا۔ جوں.** (۱۹۹۵، نگار، کراچی، نومبر، ۵۵). ہی بچہ پیدا ہوتا وہ آ گرے سے ایک دودھار کو لن کو بلوا کر بچہ اس سے ہلگا دیتے. (۱۹۶۶، دوہاتھ، ۲۳). ۔] ہلگنا (رک) کا تعدیہ [۔

ہلگاؤ (کس ہ، سک ل، سک نیز مج) امذ.

رگ: **لٹکاؤ؛ آویزاں ہونے کی کیفیت، لٹکایا جانا.** (جامع الامثال؛ جامع اللغات).] ہلگا + پ: [-.

ہلگاونا (کس ہ، سک ل، سک و) ف م قدیم.

رگ: **ہلگانا؛ پھنسوانا، اٹکانا.** نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صدقے قطبا توں اس چھوکری سَیَن کی سَرَک میں سُو ہلگاونا. (۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۸). (۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۸).

ہلگائے ہلگائے پِھرنا ف م محاورہ.

لٹکائے لٹکائے پھرنا. تمھاری تمنا ہے بڑی بی اسے ساتھ ہلگائے ہلگائے پھریں. (- (۱۹۵۸، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ)، ۳۵).

ہلگت (کس ہ، سک ل، فت گ) امث.

عادت، رجحان، خو، سبھاؤ، مزہ، چسکا. - جن کا اعلیٰ دماغ ان کی ڈیڑھ اینٹ کی موروثی ہلگت کے تاروں سے ان کو کٹ پتلیوں کی طرح نچا رہا تھا. (- (۱۹۲۰، مضامین عظمت، ۲: ۱۵۸). - طوائفوں کے نوکروں کو یہ ہلگت ہوتی ہے. (- (۱۹۵۸، شمع خرابات، ۲۱۹). -] ہلگ + ت، لاحقۂ کیفیت [-.

---پڑنا ف م.

عادت پڑنا، چسکا پڑنا، مزہ پڑنا. ہاں اتنا جتائے دیتی ہوں جو ایک دفعہ ہلگت پڑ گئی تو ساری عمر چھٹکارا نہیں ملے گا. (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۱۰۸).

ہلگنا (کس ہ، فت ل، سک گ) ف ل.

الٹکنا، آویزاں ہونا. ۲- الجھنا، پھنسنا، چمٹنا، اٹکنا. محبت کے بھونرے میں ہلگیا ہوں میں دیوانا ہو یاری کوں بلگیا ہوں میں. (۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۱). نھنے مکھ سوں جگلے نیوالے تلے جو لیوے تو اکثر وو ہلگنے گلے. (۱۶۴۴، فتح نامہ بکھیری (سہ ماہی اردو، کراچی، اپریل، جون ۱۹۸۸ء، ۷، ۱۴۷). اُٹھے ہے ہوک، جب کویل اُٹھے کوک ہلگتی ہوں کھک کر موڑ دے بھوک. (۱۷۶۱، چمنستان شعراء، عزلت، ۴۴۸). چوتھی کے روز شادی خاں کو گھوڑے نے گرادیا اور رکاب میں ان کا پیر ہلگ گیا اور گھوڑا ان کو لے بھاگا. (۱۸۳۰، وقائع خاندان بنگش، ۴۸). **۳- ہِل جانا، مانوس ہو جانا.** - بچے تو انسے ایسے ہلگے کہ ماں سے زیادہ سمجھنے لگے. (۱۹۲۹، بہار عیش، ۵۹). - **۴- آشنا ہونا، عشق میں مبتلا ہونا.** - کسی طرح وحید صاحب اور عصمہ کو اس طرح ملایا جائے کہ ایک دوسرے سے ہلگ جائیں اور پھر وہ طلاق دے کر دونوں کا نکاح کرادیں. (۱۹۶۹، افسانہ کردیا، ۲۲۴). - **۵- لگا رہنا، ساتھ ساتھ رہنا، چپکا رہنا.** یا تو مہاراجہ ہر وقت میرے ساتھ ہلگا رہتا یا وہ موا اے ڈی سی پہرے پر چوکس رہتا. (۱۹۶۷، سنگھار دان، قرۃ العین حیدر (نقش، کراچی، اپریل، ۲۸). اوپر شہ نشین میں چلمن کے پیچھے ننو اور امی کے ساتھ ہم بھی ہلگے رہتے. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۰۸). **۲ ہچکچانا، شش و پنج میں ہونا، تردد میں ہونا.** (جامع اللغات).] ہلکنا (رک) کا ایک املا [-.

ہلگی (فت ہ، سک ل) امث.

ایک قسم کا تنبورا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). -] حلقہ (رک) سے [-.

---ہلگی / ہلگے (فت ہ، سک ل) م ف.

آہستہ سے، نرمی سے. (پلیٹس؛ جامع اللغات).] غالباً ہلکا (رک) سے [-.

ہلّلُو یا / ہلّلُو یاہ (فت ہ، شدل بکس، سک ل، ضم و امذ.

(خدا کی) تعریف، (خدا کی) حمد، تہلیل، تمجید. - ان باتوں کے بعد میں نے آسمان پر گویا بڑی جماعت کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ ہلّلُو یاہ نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خدا ہی کی ہے. (۱۸۱۹، کتاب مقدس (انجیل مقدس، نیا عہد نامہ)، ۲۵۶). **ہے دل میں اُعل ھبل لب پہ ھَلّلو یا ہے کہاں صدیق وفا پیشہ و حمیم احم.** (۱۹۶۶، منحمنا، ۶۱). -] عبیر [-).

ہلما (فت ہ، سک ل) امث.

دو یا چار آدمیوں کے درمیان ۲۵۶ خانوں کی بساط پر کھیلا جانے والا ایک کھیل جس کے مہرے ایک سمت سے دوسرے سمت مخالف مہروں کو پیٹتے ہوئے بڑھتے ہیں. - ہلما: ایک انگریزی کھیل جو نردوں سے بساط پر کھیلتے ہیں جس پر ۲۵۶ خانے ہوتے ہیں. (۱۹۳۵، جامع اللغات، ۲: ۲۰۷۱). -] انگ: Halma [-.

ہلمِٹ (کس مج ہ، سک ل، کس مج م) امذ.

سر کی حفاظت کے لیے آہنی یا فائبر کی ٹوپی جو فوجی، پولیس والے، غوطہ خور، تعمیراتی کام کرنے والے یا موٹر سائیکل سوار استعمال کرتے ہیں. خاکی وردی اور کارتوس کی پیٹی سفید ہلمٹ اور کمر سے لٹکی ہوئی تلوار. (۱۹۳۰، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۶۴). کھلاڑی ناظرین میں سے ایک ----- بچے کو بلاتے اور اس کو ----- ایک خاص رنگ کی ہلمٹ اور جیکٹ پہنا کر ----- وین میں بٹھاتے. (۱۹۹۱، سفر گشت، ۹۳).] انگ: Helmet [-.

ہِلم ڈولم (کس ہ، فت ل، و مج، فت ل) صف.

ہلتی جلتی، جو جمی ہوئی نہ ہو؛ مراد: سطحی، سرسری. ن تمام تحریروں میں جو باتیں اوپر اوپر کی اور ادھر ادھر کی ہلم ڈولم تحریر ہوئی ہیں ان کی نسبت لکھنا آپ بھی غیر ضروری سمجھتے. (۱۸۹۸، سرسید، مکتوبات، ۱۷۸).] ہلنا (رک) + ڈولنا (رک) سے [-.

ہلِمل کے م ف.

گھل مل کے، آپس میں مل جل کر. - اب اس کو ہمارے پاس. رہنے کی مرضی نہیں تمہارے پاس جانا اور تم میں ہلمل کے رہنا چاہتا ہے. (- (۱۸۶۰، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم، ۳۲۶).

میں ملا کیا اون کو گویا داد وحشت مل گئی
آہوان دشت سب رہنے لگے ہلمل کے ساتھ

(۱۹۰۰، دیوان حبیب، ۲۰۳).

ہِلَ موچکا / ہِلَ موچی کس ہ، فت ل، و مج، کس چ / کس ہ، فت ل، و مج).

ایک قسم کی ترکاری؛ لاط: RepensHingtsha. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [س:].

ہِلَن (کس نیز فت ہ، فت ل) امذ.

ہلنا، حرکت کرنا، حرکت، جنبش. - جیوں سینپی میں کیڑا ہور سینپی میں موتی ہور سینپی کا ہلن کیڑے سوں وکیڑے تھے الپت ہور، منزہ موتی. (- (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۳۶).

چڑی ہے نیہہ کی مستی سکی کوں پیو کے سنگ تھے
چرن سرخوش، چلن سرخوش، ہلن سرخوش، ڈلن سرخوش

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۳۸).] ہلنا (رک) سے [-.

---چَلن (---فت چ، ل) امث.

ہل جل، حرکت. اس روحانی عناصر ان پیدا کیا خدا یتعالے بڑا روح کوں جو صورت پکڑیا ہے اس کا ناوں مائی روح کوں منن ہلن چلن جو ہے سو اوس کا ناول بارا. (- (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) (ترجمہ)، ۲۳۵). باری کوں بھی ہلن چلن ہے. (- (۱۷۴۰، ارشاد السالکین، ۱۸). ہلن + چلن (چلنا (رک) سے) [-.

---ڈولَن (---و مج، فت ل) امذ.

رک : ہلن چلن. (پلیٹس). ۔] ہلن + ڈولن، ڈولنا (رک) سے [۔

ہَلْنا (فت ہ، سک ل) (الف) ف ل.

رک : **ہلنا؛ جنبش کرنا، حرکت کرنا.** جنوں میرے کی باتیں دشت اور گلشن میں جب چلیاں نہ چوب گل نے دم مارا نہ چھڑیاں بید کی ہلیاں. (١٨١٠، میر، ک، ٢٣٢). ۔] ہلنا (رک) کا ایک املا [۔

ہِلْنا (الف) ف ل.

(i) **متحرک ہونا، ڈولنا، حرکت کرنا، جنبش کرنا.** پانچ گن بادکے یوجنا ہلنا، چلنا، سجنا کا نپنا جمائی دینا. (١٥٩١، جانم، رسالہ وجودیہ، ٣). ہوا جھاڑ کوں جب نبی کا طلب سو ہلنے لگیا پیڑ سوں جھاڑ تب. (١٦٩٩، ہدایات ہندی، ٥٤). عرش عظیم لرزا اور کرسی وسیع ہلی. (١٧٣٢، کربل کتھا، ٢١٨). مشتری و ماہ لگے دیکھنے کان کا موتی جو ترا ہل گیا. (١٧٨٢، دیوان محبت، ٢٥). اک شور ہی رہا دیوانے پن میں اپنے زنجیر سے ہلے ہیں گرچہ کچھ بھی ہم ہلے ہیں. (١٨١٠، میر، ک، ٦١١) ۔ ا). اللہ تعالیٰ کوئی جسم نہیں رکھتا ۔۔۔۔ ہلتا و حرکت نہیں کرتا لیکن ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ و جاوداں ہے. (٢٠٠٢، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، (مقدمہ)، ٢٨). (ii) **علیحدہ ہونا، کسی جگہ کو چھوڑنا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، کسی جگہ سے ٹلنا، سرکنا.** (٢٠٠٢، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، (مقدمہ)، ٢٨). سب نس گھڑی جلونگی جاگہ سوں نا ہلونگی نا جل کو کیا کرونگی اوّل سوں مدمتی ہوں. (١٥١٨، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ، ١٨). اگر اٹھتے یا بیستے یا چلتے ہلتے، کیا فرصت چھنیا ہے کہ اس کی رضا بغیر ذرا حرکت نہیں. (١٥٨٢، کلمۃ الحقائق، ٧٥). زمیں سست ہوئی یوں جو ہلتی نہیں ہوئے پانو ماندے جو چلتی نہیں. (١٦٠٩، قطب مشتری، ٢). ہریک نس جاؤں اوس دھن کی گلی کوں ہلوں چھپ کر دیکھوں اوس چلبلی کوں. (١٦٦٥، پھول بن، ٣٦). کہ یہ سنگ اکھڑے یہاں سے ہلے کسی طرح چھاتی سے پتھر ٹلے. (١٧٨٤، مثنوی سحر البیان، ١١٢). دیکھیو سنگدلی، نزع میں عشاق کو دیکھ بولا ہلتے نہیں کیا ہیں یہ نگوڑے پتھر. (١٨٠٩، جرأت، ک (مجلس)، ٣٣٨). واعظ کبھی ہلا نہیں کوئے صنم سے میں کیا جانوں کیا ہے مرتبہ عرش عظیم کا. (١٨٥١، مومن، د، ٣٤). ملکۂ نافرمان کو مع ایک لاکھ ساحر کے یہاں فروکش کیا کہہ دیا کہ بغیر میری اجازت کے یہاں سے نہ ہلنا. (۔ (١٨٨٢، طلسم ہوشربا، ا : ٩٢٢). خیال آتا ہے مجھ کو اب کوئی لحظے میں ملتے ہیں مگر بزم عدو سے وہ نہ ٹلتے ہیں نہ ہلتے ہیں. (١٩٢٤، دیوان بشیر، ٥٦). اس طرف غربت کی دیواریں ادھر سنگیں ضمیر اٹھ نہیں سکتے ذبیحے ہل نہیں سکتے اسیر. (١٩٤٩، نبض دوراں، ١٤١). ۔ ماتحتوں کو اپنے مقام سے ہلتا ہوا دیکھ کر وہ بہت خوفزدہ ہو جاتا تھا. (١٩٧٠، قصے تیرے فسانے میرے، ٢٥٣). ۔ لیکن جب کسان وہاں سے نہیں ہلے تو انھوں نے پولیس سے گولی چلوادی. (۔ (١٩٩٧، میرے جیون کی کچھ یادیں، ٢٤٥). ۔ (iii) (بیماری یا بڑھاپے یا کمزوری کے سبب) **اعضا کا تھرتھرانا یا لرزنا، کانپنا، تھرتھرانا.** (۔ (١٩٩٧، میرے جیون کی کچھ یادیں، ٢٤٥).

تن بدن ہجر میں کیا کہئے کہ کیسا سوکھا
ہلکی بھی باؤ میں تنکے سے ہلے جاتے ہیں

(١٨١٠، میر، ک، ٨٧٢). ۔ گردن پیرانہ سالی کے سبب ہلنے لگی. (١٨٨٠، فسانۂ آزاد، ا : ١٢٠). جب بیکسی میں گھر کر کوئی غریب رویا رقت ہوئی وہ طاری ہلنے لگا کلیجہ. (١٩٢٠، روح ادب، ٣٩).) ۔ اس کا سر رعشہ کی وجہ سے ویسے ہی ہل رہا تھا. (۔ (١٩٨٩، سیاہ آنکھ میں تصویر، ١١). (iv) **ہیبت یا رعب سے متزلزل ہونا.** کہ عرش ہلتا ہے اور اُس کا دل نہیں ہلتا. (١٩٧٦، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ٧٧). **٢۔ مانوس ہونا، سدھنا، عادی ہونا.** حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک بیٹی تھی چار برس کی کہ اسے بہت پیار کرتے تھے اور وہ بھی باپ سے نہایت ہلی تھی ۔. (١٧٣٢، کربل کتھا، ٢٧٣). پامال نہ کر خوں کو حنا کی طرح اپنے اے طائر دل دست صنم سے نہ ہل اتنا. (١٧٩٢، محب، د (ق)، ٦٠). معصوم ایسا ہلا کہ دن رات میں ایک دم کے لئے گود سے نہیں اترتا تھا. (١٨٨٥، فسانۂ مبتلا، ١٩٨). یہ کمبخت بھی روٹیوں کے لالچ سے ہلے ہوئے ہیں. (١٩٢٤، اختری بیگم، ١٧). میری مانو یہاں آجاؤ شیام تم سے کافی ہل گیا ہے خوش ہو. (۔ (١٩٨٨، اپنا اپنا جہنم، ٣٢). ۔ **٣۔ کام کرنے کے لیے آمادہ کرنا.** (نا (نوراللغات).) ۔ **٤۔ (بازاری) مجامعت کرنا، صحبت کرنا، جماع کرنا.** تھا جو کم شہوت وہ مرد بوالفضول ہلنے بیٹھا ڈنڈ کو کر کر دخول. (١٨١٤، حکایات رنگین، ٤١). ۔ **٥۔ مزے میں آنا.** (فرہنگ آصفیہ).

ہِلْنا (ب) امذ.

پالنا، جھولنا. (قدیم اردو کی لغت).

--- جُلْنا محاورہ.

حرکت میں آنا، جنبش کرنا. نہ ہلنے نہ جلنے کی طاقت رہی نہ کچھ بات کرنے کی جراءت رہی. (١٧٣٩، کلیات سراج، ٣٢). اوس کا فیض ہو تو ایک آن میں خدا ملے، بیٹھے بیٹھے، کہیں ہلے نہ جلے. (۔ (١٨٣٥، پچپن مثال (ق)، ٤). تمام جسم الفاظ کی مناسبت کے ساتھ ہلتا جلتا. (۔ (١٩١٨، تحفۂ سائنس، ٢٥٨). میں چپ چاپ بیٹھا رہ گیا جیسے مجھ میں ہلنے جلنے کی طاقت ہی نہ تھی. (١٩٤٨، سولہ سنگار، ٢٢١). ۔ جب ہلنا جلنا بند ہو گیا تو میرے جسم میں شکر کی مقدار بڑھنے لگی ۔. (۔ (١٩٨٢، آتش چنار، ٨١٢). تختوں کے ہلنے جلنے کی وجہ سے قیدیوں کے جسم بری طرح رگڑنے شروع ہو گئے تھے. (٢٠٠٣، سلاسل (ترجمہ)، ٧٨).

--- چَلْنا محاورہ.

رک : **ہلنا جلنا؛ حرکت کرنا.** آدمی بزاں اپ کوں اس کام پر رکھتا ہے کرو کیا سو کرنا ۔۔۔۔۔ جیکچھ ہلنا چلنا سوبی شرع میں فرمایے. (۔ (١٦٠٣، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ١٢٣).

--- ڈُلْنا/ڈولْنا ف م.

حرکت کرنا، جنبش کرنا، ہلنا جلنا، سرکنا. ۔ ہزار ہلے ڈلے وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرتی. (١٩١٧، جویائے حق، ١٥). استحصالی قوتوں کے سازشی ہاتھوں میں ہلتے ڈولتے ہیں. (١٩٨٣، طوق و دار کا موسم، ١٥). ۔ خبردار یہاں سے ہلنا مت ذرا بھی ہلے ڈلے تو سونٹا کھاؤ گے ۔. (۔ (٢٠٠٦، کئی چاند تھے سرآسماں، ٤٧٤).

ہَلَنْدا (کس ہ، فت ل، سک ن) صف.

مضبوط آدمی، قوی آدمی. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

ہِلْنے (کس ہ، سک ل) امذ.

ہلنا (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل. ۔ گردن پیرانہ سالی کے سبب ہلنے لگی. (۔ (١٨٨٠، فسانۂ آزاد، ا : ١٢٠).

--- کو جی نہیں چاہتا فقرہ.

نہایت ضعیف ہونے کی طرف اشارہ. (ماخوذ : نوراللغات).

--- نہ دینا ف م.

حرکت نہ کرنے دینا، جنبش نہ کرنے دینا؛ سنبھلنے نہ دینا. قائم میں جہت کیا کہوں اس تیر نگہ کی ہلنے نہ دے اٹرتا ہو جو نخچیر ہوا پر. (ایسا یمعنواب کمپیوٹر آپریٹر (جلد ٢٢) (١٧٩٥، قائم، د، ٥٥).

ہَلو (فت نیز کس ہ، وج) حرف.

تکلفانہ تخاطب یا توجہ حاصل کرنے کے لیے لگائی جانے والی صدا، خوش آمدید کہنے کا لفظ، ہیلو. نرملا کمار اور عارف کی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرائی اور ہلو کہا. (۔ (١٩٥٥، آبلہ دل کا،

۴۹). ۲۔ **فون پر گفتگو کے لیے حرف آغاز.** ۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے شاما اٹھ کر جاتی ہے اور بات کرتی ہے، ہلو کون صاحب ہیں. (۔ (۱۹۵۶، دوسری شام، ۹). ۔ ہلو ہلو، آغا اشرف صاحب ہیں میں بول رہا ہوں. (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۳۱۵). ۔ ۳۔ **لاؤڈ اسپیکر کو ٹسٹ کرنے کے لیے بولے جانے والا لفظ.** لاؤڈ اسپیکر کو ٹسٹ کرنے والے کہاں سونے دیتے ہیں ـــــ ہلو، ہلو، ہلو ٹسٹنگ. (۔ (۱۹۶۶، سرگزشت، ۶۱).] انگ : Hello [۔.

ہلّو (فت ہ، ومع، شد ل نیز بلا شد) م ف.
آہستہ سے، نرمی سے. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ۔] پ : [۔.

---ہلّو (---فت ہ، ومع، شد ل نیز بلا شد) م ف.
ہولے ہولے، آہستہ آہستہ ـ. اپن کو تو ہلو ہلو کام کرنے کی عادت ہے ـ تم ہندوستانی جلدی کرتے ہو ـ. (۱۹۱۵، گلدستۂ پنج، ۲۱۹). ۔] ہلو + ہلو (رک) [۔.

ہُلو (ضم ہ، ومع) امذ.
آڑو کی ایک قسم جسکی پوست نازک اور رنگارنگ یعنی سفید سرخ سبز زرد اور روئیں دار ہو اور گودے سے جدا ہو جائے. ۔ جسکا پوست نازک اور رنگارنگ یعنی سفید سرخ سبز زرد اور روئیں دار ہو اور گودے سے جدا ہو جائے اسکو ہلو کہتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۱ : ۳۶۳). [مقامی].

ہلُوا (فت ہ، ضم ل نیز سک ل) صف.
بگڑا ہوا، خراب، مستعملہ، طوائف کی طرح. (جامع اللغات؛ نوراللغات). [مقامی].

ہلُوٹ (فت ہ، سک ل) امذ.
رک : ہرونا، موسم کی پہلی کاشت. (پلیٹس). [مقامی].

ہلُوارس (فت ہ، سک ل، فت ر) امث.
قابل کاشت زمینوں میں سے ایک قسم کی زمین. ہلوارس زمینوں کا بیج مٹیار میں بونے سے پیداوار میں بہت ترقی ہوتی ہے. (۱۸۹۴، اردو کی پانچویں کتاب، اسمٰعیل میرٹھی، ۱۴).

ہلُواڑہ (فت ہ، سک ل، فت ڑ).
تیاپانچا، ایسی تیسی، ستیاناس (بھارت کا ایک علاقہ جسے جنگ میں تباہ کر دیا گیا تھا) ـ. کہیں کوئی ـــــ کماؤ پوت نظر آجائے ـــــ سسرال والوں کی رال ٹپک پڑتی ہے بلکہ اس وقت تک ٹپکتی رہتی ہے جب تک ان دونوں کا ہلواڑہ نہیں ہو جاتا. (۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۸۷).] ہلواڑا (علم) [۔.

ہِلُوان (فت نیز کس ہ، سک ل) امذ.
۔ **گہرے سرخ رنگ کا.** شراب ہلواں بھیجیا ایکدل شاہ جو یک گھن کے آنجھے او بے بدل ماہ. (۱۶۴۵، جنت سنگھار، ۱۸۰). ۔ ۲۔ **گہرے سرخ رنگ کا ایک کپڑا.** دیوار میں ایک طاق ہے جس پر سرخ ہلوان کا چھوٹا سا پردہ لٹک رہا ہے. (۔ (۱۹۴۱، پاپی، ۸۹). [مقامی].

ہلُوانا (کس ہ، سک ل) ف م.
حرکت دلوانا، جنبش دلوانا. مجھ سے ہلواتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کی اور کوہ عشق سے کہتا ہے تو مگدر اٹھا. (۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۲۲). ۔] ہلنا (رک) کا متعدی المتعدی [۔.

ہلُواہا (فت ہ، سک ل) امذ.
۔ **کاشت کرنے والا، کاشت کار، کسان، ہل چلانے والا، ہالی، ہرواہا، ہرباہا، ہلواہا.** ہالی یہ دونوں نام ہل چلانے والے آدمی کے ہیں. (۔ (۱۸۴۶، کھیت کرم، ۳۷). یہ ہلواہا جو بیلوں کو تھان سے کھول کر لئے جا رہا ہے اس کا کیا نام ہے. (۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۴۷). اس کا منھ دوسری طرف کرکے پانی پلایا اور ایک ہلواہے کو اور بلوایا. (۱۹۱۳، چھلاوا، ۱۲۳). ۔ سکھ عورتوں کے غول پگڈنڈیوں پر سے گزر رہے تھے سکھ ہلواہے کھیتوں میں پہنچ چکے تھے. (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۷۵). ۔ پھر مسیں بھیگتے ہی ایک ہی ہلواہے نے دونوں کو ہل جوتنا سکھایا. (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۴۴). ۔ ۲۔ **ہالی، پتوار جس سے کشتی کا رخ موڑتے ہیں.** (فرہنگ تلفظ). ۔] س : [۔.

ہلُواہی (فت ہ، سک ل) امث.
کاشت کاری کا پیشہ؛ کاشت کاری؛ وہ پیسہ جو زمین دار کاشت کار کو ادھار دے بغیر منافع کے اور بغیر کوئی کام لیے ہوئے. (پلیٹس). ۔] ہلواہا (رک) بحذف ا + ی، لاحقۂ کیفیت [۔.

---چرواہے کو کہاوت.
چرواہا ہل نہیں چلا سکتا، جس کا کام ہو وہی کر سکتا ہے (غیر موزوں آدمی کے سپرد کام کرنے پر مستعمل). (ماخوذ : جامع الامثال).

---رَوشن کَرنا محاورہ.
کاشتکاری کا پیشہ کرنا، کاشتکاری کرنا. (پلیٹس).

ہلُوائی (۱) (فت ہ، سک ل) امذ.
(کاشتکاروں کی) ایک ذات یا قبیلے کا نام نیز اس کا کوئی فرد. (پلیٹس). [س].

ہلُوائی (۲) (فت ہ، سک ل) امذ.
مٹھائی بیچنے والا، حلوائی (رک). (پلیٹس).] حلوائی (رک) کا بگاڑ [۔.

ہلُوتا (فت ہ، ولین) امذ.
موسم کی پہلی کھیتی باڑی، موسم کی پہلی ہل چلائی، ہرونا، ہلایتا، ہریتا نیز نجومی سے بہتر وقت پوچھ کر کھیت میں ہل چلانا. بر. ۔ برہمن پنڈت نجومی سے اچھی مہورت پوچھ کر کھیت میں ہل چلاتے ہیں اس کو ہریتا یا ہلوتا بولتے ہیں. (۔ (۱۸۴۶، کھیت کرم، ۳۵).] ہرونا (رک) کا ایک املا [۔.

ہلور (کس ہ، ومجا) مث.
حرکت، جنبش، لہر، موج. ۔ خون پسینے کے ہلور میں تدبیریں منھ دیکھ رہی ہیں. (۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق دہلوی، ۳۱۴). [س].

---لینا محاورہ.
ہلنا، جنبش کرنا؛ لہرا. ۔ چشمے موجزن تھے چاند پانی میں ہلور لیتا تھا. (۔ (۱۸۹۷، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۲ : ۱۹۲).

ہِلُورا (کس نیز فت ہ، ومج) امذ.
ہلنا، جنبش کرنا؛ حرکت، جنبش؛ لہر، موج. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س].

ہِلُورا (کس ہ، ومج) امذ.
جھولا؛ بھنور، تموج. (جامع اللغات). [س].

ہِلُوڑنا (کس نیز فت ہ، ومج، سک ر) (الف) ف ل.
ا رک : **ہلکورنا، ہلنا، جنبش کرنا، موجیں مارنا.** (نا (جامع اللغات). ۲۔ **جوش دینا؛ ہلانا.** ۔ بعض تجربات میں کام کی ایک مقررہ مقدار کو پانی کے ہلورنے (Stirring) میں صرف کیا گیا اور پانی میں پیدا ہونے والے فرق تپش کو قلمبند کیا گیا. (۔ (۱۹۶۹، حرحرکیات، ۱۸).

ہِلُوڑنا (ب) ف م.
ا۔ (i) **ہلانا.** ۔ لشکر میں نوبت جو بجتی اس کی ٹکور دل کو بے آرام کرتی بحر خاطر کو ہلور دیتی. (۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۶۴). ۔ اس کام میں حتی الامکان پانی کو کم ہلورا جائے. (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی، ۱۳۲). ۔ (ii) **جھنجوڑنا.** (جامع اللغات). ۔ ۲۔

ایک عمل جو فلم کو دھونے اور نیگیٹو کو پرنٹ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس میں ڈویلپنگ کے دوران اس برتن کو دھیرے دھیرے چند سیکنڈ ہلایا جاتا ہے جس میں ڈویلپر ہوتا ہے. ہلورنا: ایک عمل جو فلم کو دھونے ـــــ کے لیے کیا جاتا ہے. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو ۲۸). ۳ـ اکٹھا کرنا، جمع کرنا، بٹورنا. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). ـ] ہلور (رک) + نا، لاحقۂ مصدر [ـ.

ہلوُرنی (کس ہ، مج، سک ر) امث.

پگھلی ہوئی دھات میں چلانے کے لیے لوہے کی مڑی ہوئی سلاخ، ہل ملانی، آنکڑا، ار. ـ ایلن کی تجویز ہے کہ فراگیر میں ڈھلائی کے قبل دھات کو بذریعہ ہلورنی چلایا جائے تاکہ اس کے اندر کی گیس آزاد ہوسکے. (ـ (۱۹۴۱، فلزیات، ۲۸۹).] ہلور (رک) + نی، لاحقۂ مؤنث برائے آلہ [ـ.

ہلوری (کس ہ، مج) امث.

رک: ہلورا؛ **لہر، موج.** ـ جہازوں میں ہر یک ہلنے لگی. (۱۷۵۲، قصۂ کامروپ وکلاکام، ۳۰). ہلوری سمندر کی لگنے لگی. ـ ۲ـ **ہلنے کا عمل، تحرک.**] ہلورا (رک) کی تانیث [.

--- **لینا** محاورہ.

ہلنا، جنبش کرنا، حرکت کرنا. ـ

ہلوری یوں لے نہ اس کی بوند لگ کے پھولوں کی پنکھڑی سے
تمھارے کانوں میں جس طرح سے ہر ایک موتی لٹک رہا ہے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۱۷۲).

--- **مارنا** محاورہ.

لہر مارنا، موج مارنا. (پلیٹس).

ہلورے (کس نیز فت ہ، مج) امذ.

ہلورا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل). ـ.

--- **دینا** محاورہ.

ہلانا، جھلانا، جھکولے دینا. ـ اسے اٹھایا، چھاتی سے لگایا، ہلورے دیے، قمیص سے اس کا منہ پونچھا. (۱۹۶۶، لاجونتی، ۳۹).

--- **لینا** محاورہ.

ہلنا، موجیں مارنا، ہلکورے لینا. ـ رس بھری، نیند کی ماتی پری تمثال کوئی مرمریں چھاگلیں چھنکاتی، ہلورے لیتی. (۱۹۶۰، سلومی، ۹).

ہلوریں (کس ہ، مج، ی مج) امث.

ہلور (رک) کی جمع؛ موجیں، لہریں (تراکیب میں مستعمل). ـ میرے اندر ہنسی کی لہریں ہلوریں اٹھ اٹھ کر ہونٹوں آنکھوں پر کھیلتی رہتیں. (۱۹۷۱، سہ ماہی اردو، کراچی، جولائی تا دسمبر، ۱۸). بس سر سے اونچی ہلوریں اور ہلوریں ہی ہلوریں دنیا و مافیہا سے بے خبر. (ـ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۸۱). ـ] ہلور (رک) + یں، لاحقۂ جمع [.

--- **لینا** ف م.

ا. **لہریں مارنا، لہرانا، لہریں لینا.** ـ حوض پڑے چھلکتے تھے نہر ہلوریں لیتی تھی شوخ بغل میں غنچہ لب ہے کے نشّوں کی تازگی. (۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱۳۲). ـ دریا کے کنارے آئی اور بیٹھ کر سیر دیکھنے لگی ہوا چلتی تھی چاند پانی میں ہلوریں لیتا تھا. ـ (ا. (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۱۳۵۰). ـ ۲ـ **ہچکولے لینا.** تاہم کفر کے اس طوفان سے جو بلند بلند موجوں میں زمیں پر ہلوریں لے رہا تھا ان کی بنیادیں اندر اندر خالی ہو گئی تھیں. (ـ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ا: ۱۹). مدھم مدھم ہلوریں لیتا پانی کہانیاں سنا رہا ہے. (۱۹۹۲، نئی سمت، ۳۳).

ہَلُوع (فت ہ، و مع) (الف) صف.

ـ ا **ڈرپوک، بزدل، کم حوصلہ.** ـ جنتیوں کی یہ آٹھ صفتیں ہوئیں ـــــ جس میں یہ صفات ہوں گی وہ ہلوع (کچے دل کا) نہ ہوگا بلکہ عزم و ہمت والا ہوگا. (۱۹۳۲، القرآن الحکیم، تفسیر، مولانا شبیر احمد عثمانی، ۹۷۷). ۲ـ **حریص، لالچی نیز بہت بے صبرا.** ہَلُوع و جزوع وَمَنُوع ابن آدم ہے کربِ مجسم تو کس کی خطا ہے. (۱۹۶۴، فارقلیط، ۱۶۶).

ہَلُوع (ب) امث.

ـ **بڑی الائچی.** (فرہنگ عامرہ). [ع].

ہَلُوک (۱) (فت ہ، و مع) م ف.

چپکے سے، خاموشی سے، آہستہ سے. ـ وولے مال سارا یہاں تے ہلوک ہمیں ہور تمیں مل کو جائیں پر ملوک. (۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ا: ۱۲۵).] س: [ـ.

ہَلُوک (۲) (فت ہ، و مع) امث.

قے، الٹی، استفراغ. ـ آتی ہے منہ پہ بولنے میں لوہو کی ہلوک اس غم میں بس کہ سینہ ہمارا کٹا کیا. (۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۱۴۷). انشا نے جو شفق کو سراہا تو بولے آپ کمبخت کیا بلا ہے لہو کے ہلوک سے. (۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۵۸). [مقامی].

ہَلُوک (۳) (فت ہ، و مع) امث.

ا **بدکار، رنڈی، کسبی، عفّت فروش، زن فاحشہ.** ـ بھرے جست ہر صاحب پر کے ساتھ ھَلُوکٌ وصَدُوفٌ ولَفُوتٌ وکَتُونٌ. (۱۹۲۹، مزمور میر مغنّی، ۱۰۲). ـ ۲ـ **باعفت عورت؛ وفادار بیوی.** (اسٹین گاس). [ع].

ہُلُوک (ضم ہ، و مع) امث.

رک: **ہلاک، قتل، فنا، ہلاک ہونے کی حالت.** (فرہنگ عامرہ؛ اسٹین گاس). [ع].

ہَلُوکنا (فت ہ، و مع، سک ک) ف م.

قے کرنا، الٹی کرنا، استفراغ کرنا. ـ لوہو مونہہ سے ہلوکتا بکراس آیا دھونتا سر اپنا خیمہ پاس. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۱۳). مانند شیشۂ مے گلگلوں دہن کو کھول چاہے کہ کچھ کہے تو ہلوکے ہے وہ لہو. (۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۳۱۷).] رک: ہلوک (۲) + نا، لاحقۂ مصدر [ـ.

ہَلُوں (فت ہ، و مع) ف م قدیم.

ہولے سے، چپکے سے، آہستہ سے. ـ دل اس تے وہیں توڑ لینے لگیا ہلوں اسکوں آزار دینے لگیا. (۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۰).] ہلو (رک) کا قدیم املا [ـ.

ہَلّہ (فت ہ، شد ل بفت) امذ.

ا. رک: **ہلّا؛ حملہ.** ـ گنواروں نے ہلہ دیکھ کر بندوقوں کا فیر کیا. (۱۸۵۸، سرکشی ضلع بجنور، ۱۵۳). تیروں پہ تیر تھے تو کمانیں کمان پر ہلہ تمام فوج کا تھا ایک جان پر. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۰۵). یہی یورش رہی آزادی و تقلید بیجا کی تو غائب قوم کی تمکین ہے دو چار ہلوں میں. (۱۹۲۱، اکبر، ک، ا: ۱۷۴). ہلے اور دھاوے میں ـــــ اس کا مردانہ جوش چمک اٹھتا تھا. (۱۹۳۶، پریم چند، خاک و پروانہ، ۱۶۴). ـ کوئی استدلال کریں گے تو ایسا معقول کہ پہلے ہلہ میں تو آپ کا دماغ ان کے ساتھ ہی جائے گا. (ـ (۱۹۶۵، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۲۹۱). انہوں نے فوراً بڑھ کر حملہ کر دیا اور پہلے ہی ہلے میں اس کو شکست دے دی. (۱۹۸۳، اصحاب رسول ﷺ اور ان کے کارنامے، ۱۴۰). ـ گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو مجھے پہلے ہلے میں گرفتار نہ کیا گیا اور میں سمجھا کہ ایک اہم

روزنامے کے مدیر کی حیثیت سے مجھے بخش دیا گیا ہے. (۔ (۲۰۰۶، احمد ندیم قاسمی، میرے ہم قدم، ۵۹). ۔ **۲۔ شور، غل۔** دیکھو پری جاں ہلہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں. (۔ (۱۹۶۷، نقش، کراچی، اپریل، ۲۸). ہلّا (رک) کا ایک املا [۔.

---بول دینا/بولنا محاورہ.

حملہ کرنا، یورش کرنا، چڑھائی کرنا. آل ماجوج نے آل یاجوج پر ہلہ بول دیا. (۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۳۵۹). چند مسلمانوں نے کچھ ہندو دوکانداروں پر ہلہ بول. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۹۲). پہلے یوربی سپاہیوں نے ہلہ بولا پھر بریلی سے جنرل بخت خاں آندھی دھاندی چلا اور دلی میں آ کر ڈیرا ڈالا. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۲۷).

---کَرنا محاورہ.

احملہ کرنا، دھاوا بولنا، چڑھائی کرنا. خورشید گوہر پوش نے بھی تعاقب کیا، غازیانِ اسلام نے بھی ہلّہ کرد. (۱۸۶۲، جادۂ تسخیر، ۲۵۹). اتنی مدت سے تو لوگوں نے ناک میں دم کر دکھایا تھا، شہر کے لوگ ہیں کہ ہلّہ کرکے چڑھے چلے آتے ہیں. (۱۹۱۴، راج دلاری، ۱۸۵). وہ بار بار ہلّہ کرکے آتے ہیں اور آخر مجھے مغلوب کر لیتے ہیں. (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۱۲۹). ۔ **۲۔ شور و غل کرنا؛ مزاحمت کرنا، اعتراض کرنا.** گر آپ کے بل میں سے کچھ رقم کاٹ لی جائے تو اوپر تک پہنچ کر ہلہ مت کیجیے گا. (۱۹۸۴، ڈوبتا ابھرتا آدمی، ۱۱۳).

---گُلّہ (---ضم گ، شد ل) امذ.

شور شرابا، ہنگامہ (رک: ہلا گلا). ۔ فلم دیکھتے ہیں ----- ناچ گانا ہوتا ہے ہلّہ گلّہ ہوتا ہے. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۲۶۵). ہلّہ گلّہ کرکے صحیح معنی میں ادب تخلیق نہیں کیا جاسکتا ۔. (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۱: ۵۱۲). ۔] ہلّہ + گلّہ (تابع) [۔.

---ہونا ف م.

حملہ ہونا، یورش ہونا، دھاوا ہونا. سب سے اول سردار تارسنگھ ----- نشانہ تفنگ تقدیر ہوا، اس اثنا میں ----- دیوار قدرے گر گئی اور ہلّہ ہوگیا. (۔ (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۴۷۴). جلوے دکھا رہا ہے علم اپنی آہ کا ہلّہ ہے دل پہ حسرت و غم کی سپاہ کا. (۱۸۹۳، معیار نظم، ۲). ۔ کوئی ایک دوسرے کا اکیلا دوکیلا آدمی جو ہاتھ چڑھ جاتا وہ بچ کے نہ جاتا مگر ویسے آمنے سامنے نکل کے ہلّہ نہ ہو. (۱۹۲۴، محمد ﷺ کی سرکار (ایک سکھ کا نذرانہ)، ۹۱).

ہَلّائی (فت ہ، سک ل) امذ.

کاشتکاری، زراعت. (ماخوذ: پلیٹس). [ہلائی (رک) کا بگاڑ].

ہَلَہِل (فت ہ، سک ل، فت ہ نیز فت ہ، ل، کس ہ) (الف) امذ؛ ~ ہل ہل.

رک: ہلاہل، زہر قاتل۔ ہلہل ----- پہلے ہا کے فتحہ اور دوسرے کے کسرے سے فارسی میں ہلاہل کا مخفف ہے۔. (خزائن لادویہ، ۸: ۴۰۶).

ہَلَہِل (ب) امث.

ایک زہریلی اور مہلک دوا جو ایک روایت کے مطابق سانپ کے زہر کی طرح خطرناک کہلاتی ہے ایک قسم کی بچھناگ بچناگ، بجناگ۔.

یوہے ساقی چنچل ماتی پیالے میں ہے مئے جانو
مدن مد کی مدن اچپل پلا لب کی کیتی ہل ہل

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۲۰). ہلہل ----- دونوں ہا کے فتحوں سے ایک قسم بچھناگ کی ہے کہ نہایت قاتل ہے جس کا سونگھنا بھی مہلک ہے۔. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۸: ۴۰۶).

ہُلْہُل (ضم ہ، سک ل، ضم ہ) امذ امث.

ا۔ ایک خودرو پودا نیز ایک بوٹی جس میں زرد پھول لگتا ہے پتے پنجے کی مانند اور ڈنٹھل روئیں دار ہوتے ہیں برسات میں بکثرت اُگتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے، ہرہر (لاط: Cleome viscosa) ۔. اور گلزار جس میں آک، دھتورا، ہلہل، کٹائی کے ہیں ۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز و دلبر، ۱۰۱) ۔ جابجا ہل ہل کے درختوں کا تعفن اور گکروندہ پھیلا ہوا تھا۔. (۱۸۴۶، قصہء اگر گل، ۸۶). تخم ہلہل ----- کھلانا کمال نافع ہے۔. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲: ۱۲۹). ہلہل تیز و گرم ہے قولنج اور استسقا کو مفید ہے کان میں اس کا رس ٹپکانے سے درد رفع ہوتا ہے۔. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۵۳۸). **۲۔ ایک ترکاری کا نام.** (جامع اللغات). [ہرہر (رک) کا ایک املا].

---دیوانَہ کس صف (---ی مع، فت ن) امذ.

ہلہل کی ایک قسم جس میں سے سخت بدبو آتی ہے۔. ہل ہل ----- اس کی ایک قسم کو ہلہل دیوانہ یا دیوانہ ہلہل بھی کہتے ہیں۔. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۵۳۸). [ہلہل + دیوانہ (رک)].

ہَلْہَلا (فت ہ، ل نیز سک ل، فت ہ) ندائیہ ۔.

پکار، شور، للکار؛ ہلکارنے کی آواز. (پلیٹس؛ فرہنگ تلفظ).

---شَبَد (فت ش، سک ب) امذ.

ہلہلا پکارنا یا کہنا شور و غل، شور و شغب. (پلیٹس). [ہلہلا + شبد (رک)].

---کَرنا ف م.

ہلکار کر، ہلو کا نعرہ مار کر، ہشکار کر۔. چڑیاں سونے سے پہلے ایک بار ہلہلا کر درختوں میں شور مچا رہی ہیں۔. (۱۹۷۵، امر بیل، ۱۲۶).

ہَلْہَلا (فت ہ، سک ل، فت ہ) امذ.

رک: ہلاہل؛ زہر، زہر قاتل، ہلہل. (پلیٹس).

ہُلْہُلا (ضم ہ، سک ل، ضم ہ) امذ.

ا۔ عجیب یا انوکھی بات، حیرت انگیز یا فتنہ انگیز بات، شگوفہ. (جامع اللغات؛ فرہنگ اثر). **۲۔ بہتان، جھوٹ؛ بے سروپا بات؛ شوق، امنگ.** (ماخوذ: جامع اللغات؛ نور اللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---اُٹھانا محاورہ.

ا۔ شگوفہ چھوڑنا، کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا. (جامع اللغات). **۲۔ شوق دلانا، اُبھارنا.** (جامع اللغات).

---اُٹھنا محاورہ.

ا۔ جھگڑا کھڑا ہونا۔. اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ہلہلا چند روز اور نہ اٹھتا تو دکن کے بہت سے قلعدار خود کنجیاں لے لے کر حاضر ہوجاتے۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۱۶). **۲۔ شوق چرانا، دفعتاً کسی بات کو دل چاہنا؛ جوش، ترنگ ہونا۔.** آج سب کو یہ ہلہلا اٹھا کہ اپنے ہاتھ سے پکائیں۔. (۱۹۱۱، قصہء مہرافروز، ۲). اے شخص بیٹھے بٹھائے تجھے جو ہلہلا اٹھا کرتا ہے تو تو نے آج تک کوئی کام سلیقے سے نمٹایا بھی ہے۔. (۱۹۲۶، چچا چھکن، ۹۸). ایک روز مجھے بھی ہلہلا اُٹھا. (۱۹۵۶، میرے زمانے کی دلی، ۶۵).

ہَلْہَلاٹ (فت ہ، سک ل، فت ہ) امث.

کپکپی، لرزہ، تھرتھراہٹ (بخار، سردی، غصے، گھبراہٹ، جوش یا ڈر سے)؛ بددعا، سراپ. (ماخوذ: فرہنگ تلفظ؛ جامع اللغات). [ہلہلاہٹ (رک) کا مخفف].

ہَلْہَلا کر/کے بُخار چڑھنا محاورہ.

کپکپی کے ساتھ بخار چڑھنا، زور سے بخار ہونا، ایسا بخار چڑھنا جس کی شدت سے بیمار کانپنے لگے۔ یہاں تک کہ چوبیس کو مجھے ہلہلا کر بخار چڑھ آیا۔ (۱۹۵۱، زیرلب، ۱۸۹). پچھلے ہفتے کا ذکر ہے، ہلہلا کر بخار چڑھ رہا تھا کہ وہ آدھمکے۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۲۱). میاں صاحب لحاف صرف اس وقت اوڑھتے جب ہلہلا کے جاڑے سے بخار چڑھتا۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۲۶۰).

ہَلہِلا کَر پھیں٘کنا محاورہ.

جگہ سے اُکھاڑ پھینکنا، خوب جھنجھوڑ کر پھینکنا۔

میری آہوں نے آسماں کو پھینکا آخر کو ہلہلا کر

(۱۸۷۲، عاشق (مہذب اللغات)).

ہَلہَلانا (فت ہ، سک ل، فت ہ) ف ل ~ ف م؛ ~ ہل ہلانا۔

ا۔ تھر تھرانا، کپکپانا، کانپنا، لرزنا (غصے یا گھبراہٹ کے سبب) ہڑہڑانا (رک)۔ صفیہ شوہر کے پاس سے ایک خفیف سا بخار دل میں لے کر اٹھتی تھی مگر کمرے تک پہنچتے پہنچتے ہلہلا گئی۔ (۱۹۲۱، نسوانی زندگی، ۴۷). اتنے میں ہانپتے ہلہلاتے آکا فرحت (مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی) آگئے۔ (۱۹۵۶، رادھا اور رنگ محل، ۷۷). **۲۔ کانپنا، تھرانا (بخار کے زور سے)۔** بچی بخار میں ہل ہلا رہی تھی، رومال میں تھی گانٹھ نہ معلوم کس رگ پر پڑی بچی باتوں ہی باتوں میں ٹھنڈی ہو گئی۔ (۱۹۱۹، شب زندگی، ۱: ۵۰). وہ غریب بھی بخار سے ہلہلاتا ہوا لوٹا۔ (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۱۹۹). **۳۔ لرزانا، ڈرانا؛ ہلانا، جھنجوڑنا؛ بددعا دینا، سراپ دینا۔**

ہلہلاوے ہے حقیری سے مجھے اب وہ بھی
جس شکستے سے نہ جاگہ سے ہِلا جاتا تھا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۶۵). [ہڑہڑانا (رک) کا ایک املا].

ہَلہَلاہَٹ (فت ہ، سک ل، فت ہ، ہ) امث.

گھبراہٹ؛ بڑبڑاہٹ؛ تھرتھراہٹ. (ماخوذ: کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۱: ۱۰۵). [ہلہلا = ہلہلانا (رک) بحذف نا + ہٹ، لاحقۂ کیفیت].

ہَلہَل کی ڈوئی صف مث.

خبطی، گھبرائی ہوئی، وہ جو کہ ٹھیک کام نہ کرے، ماری ماری پھرنے والی. (مہذب اللغات).

ہُلہُلَہ (ضم ہ، سک ل، ضم ہ، فت ل) امذ.

ا۔ رک: ہلہلا، فتنہ انگیز بات۔ صوبہ بہار میں ایک دفعہ یہ ہلہلہ اٹھا کہ فارسی حروف کی بجائے کائیستی ہندی حرفوں میں حکماً عدالتی کاروائی کی جائے۔ (۱۹۱۱، محاکمہ مرکز اردو، ۳۷).

---اُٹھنا محاورہ.

شوق اٹھنا، کسی بات کو جلدی سے کرنے کی خواہش ہونا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے ابا کو ہلہلہ اٹھا تو بولے ---- کسی اچھی جگو تیری شادی ہو جائے۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۴۰).

ہَلہَلی (فت ہ، سک ل، فت ہ) امث.

کانپنا، لرزنا؛ لرزہ، بخار، بیماری. (جامع اللغات).

ہُلہُلی (ضم ہ، سک نیز فت ل، ضم ہ) امث.

خوشی کی آواز جو عورتیں نکالتی ہیں. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہَلہَلیا (فت ہ، سک ل، فت ہ، سک ل) امذ.

زہر. (جامع اللغات).

ہَلے (فت ہ) حرف ندا۔

ارے اوائے. (جامع اللغات).

ہَلّے (فت ہ، شدل) امذ ج.

ہلہ (رک) کی جمع، حملے، تراکیب میں مستعمل۔ تیل کے چشمے ---- کی تلاش کے تاریخی ہلے بھی اس کے آگے ماند پڑ گئے۔ (۱۹۴۷، جدید معلومات سائنس، ۱۱۱). صحافت کے ایک ہی ہلے نے ان کے قدم اکھاڑ دیے۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۲۱۳).

---کَرنا ف مر.

حملے کرنا۔

اگر دل قلعہ روئیں بھی ہوگا ٹوٹ جائے گا
کہ کرتی اس پہ سو سو فوج غم ہر روز ہلے ہے

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۶۲).

---گُلّے (--- ضم گ، شدل) امذ ج.

رک: ہلا گلا۔ پپو اس ہلے گلے میں جی رہا تھا، اب سارا دن کھڑا رہنے سے ٹانگیں زیادہ نہ تھکتی تھیں۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، جولائی، ۶۴). [ہلا + گلا (تابع)].

ہُلّے (ضم ہ، شدل).

بھبھکے، تیز بو کی لپٹ۔ گندگی کی ڈھیری چپ پڑی رہے تو پڑی رہے لیکن جب ---- ڈھیری کی خاموشی ٹوٹ جاتی ہے اور پاک اور مصفا فضا میں ناقابل برداشت بدبو کے ہلے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۴۷).

ہَلِیا (فت ہ، کس ل) امذ.

بیلوں اور گایوں کا ریوڑ. (جامع اللغات).

ہِلْیا (کس ہ، سک ل).

ہلنا، متحرک ہونا۔

یوگیان مقیدوں ہلیا ہے
مطلق سوں اگیان پن ملیا ہے

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۲).

ہُلْیارے (ضم ہ، سک ل) امذ ج.

ہولی کھیلنے والے خاص لوگ جو ہولی کے دن سڑکوں پر جتھا کر کے نکلتے ہیں اور ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں، ہولیارے۔ ملیح آباد کے تمام ہلیارے پوریاں کچوریاں اور مٹھائیاں سروں پر اٹھائے ---- نذر کے واسطے آیا کرتے تھے۔ (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۸۴)۔ [ہولیارے (رک) کا مخفف].

ہَلْیاگ (فت ہ، سک ل) امذ.

فصل کی پیداوار کا آٹھواں حصہ جو بعض ممالک میں ہالی کو دیا جاتا تھا۔ بعضے ملک میں پیداوار سے آٹھواں حصہ اس کا مقرر ہے، اس کو ہلیاگ بولتے ہیں۔ (۱۸۴۶، کھیت کرم، ۳۷).

ہُلِیانا (فت نیز ضم ہ، کس ل) ف ل.

جی متلانا، قے ہونا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہُلِیانا (ضم ہ، کس ل) ف مر.

زخمی کرنا، ٹکر مارنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہَلْیاؤ (فت ہ، سک ل) امذ.

رک : ہریاو. (جامع اللغات).

ہَلِیتی (فت ہ، ی مع)امث.
ہل کی مرمت کی اُجرت، ہریتی، نبوئی. (اپ و، ٦: ١١٩). [ہریتی (رک) کا ایک املا].

ہَلِیجِیَہ (فت ہ، ی مع، کس مج ج، فت ی)امذ.
ترخیمے یا ہلیلی مجسم کا یا اس سے متعلق. شلجمیہ، ہلیجیہ اور ہزلولیہ کے اسما کی ترویج ۔ (١٩٥٧، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ا، ا: ٣٦٩).

ہَلِیسَہ (فت ہ، ی مع، فت س)امذ.
چپو، ڈانڈ، پتوار، میروی، مجداف. (جامع اللغات؛فرہنگ عامرہ).

ہِلِیطْرُوب (کس مج ہ، ی مع، فت ط، وج)امذ.
جنس Heliotropium کا پودا جس میں خوشبودار ارغوانی پھول لگتے ہیں، دوار الشّمس، ہیلیوٹراپ. ان کے علاوہ ہلیطروب (ہیلیوٹراپ) اور فارگٹ می ناٹ کا بھی شمار پہلے کیا جاتا تھا مگر اب پھل اور بیجدان میں کچھ تفاوت پائے جانے کی وجہ سے اس صنف سے انہیں خارج کر دیا ہے۔ (١٩١٠، مبادی سائنس (ترجمہ)، ١٧٤).

ہَلِیک (فت ہ، ی مع)امذ.
عقیق کی اعلیٰ قسم، عقیق یمنی. اس کو عربی میں عقیق یمنی سنسکرت میں ہلیک کہتے ہیں ۔ (١٩٨٢، قیمتی پتھر اور آپ، ٨٥).

ہَلِیلَج (فت ہ، ی مج، فت ل) (الف) امذ.
ہڑ، ہیڑہ. (پلیٹس).
ہَلِیلَج (ب) امث.
بیضاوی، ترخیم، بیضوی شکل. ہلیلج بیضوی یا انڈے کی شکل ہوتی ہے۔ (١٩٦١، مہ و انجم، ٩٧). اس نے ایک کامل ہلیلج (بیضاوی شکل) بنانے کا یہ طریقہ ایجاد کیا۔ (١٩٧٠، زعمائے سائنس، ٢٧١).

ہَلِیلَجی (فت ہ، ی مع، فت ل)امث.
بیضاوی، ترخیمی، ہلیلج کی طرح کی، ہڑ کی صورت کی. ہفتم مساحت شکل ہلیلجی یا شلجمی ----- اگر ہر ایک قوس نصف دائرے سے کم ہے تو شکل ہلیلجی یعنی ہڑ کی صورت کہلاتی ہے۔ (١٨٩٤، تسہیل الحساب، ٧٥). یہ مختلف فاصلوں پر سورج کے اطراف ہلیلجی مداروں میں گردش کرتے ہیں۔ (١٩٤٨، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ٢). اسے علم تھا کہ تمام سیارے سورج کے گرد ہلیلجی شکل میں چکر لگاتے ہیں۔ (١٩٦٩، جدید سائنس کی کامرانیاں، ١٦). شکلیاتی اعتبار سے یہ دوہرے محدب (Biconvex) نظر آتے ہیں صمام عموماً ہلیلجی (Elliptical) شکل کے ہوتے ہیں۔ (٢٠٠٤، نصابی رکازیات، ٤٥). [ہلیلج + ی، لاحقۂ نسبت].

---مَرْوارِید (--- فت م، سک ر، ی مع)امذ.
انڈے کی وضع کا لمبوترا موتی، بیضوی مروارید. (اپ و، ٤: ٦٦). [ہلیلجی + مروارید (رک)].

ہَلِیلَہ (فت ہ، ی مج نیز مع، فت ل)امذ.
ایک بڑے جنگلی درخت کا پھل جو یونانی ادویات میں کثرت سے مستعمل ہے، ہڑ، ہیڑہ، لاط : Terminalia chebala۔

وہاں　تھے　ہلیلہ　و　سیندہ　نمک
دومہ　کھائے　جن　مرد　ویسے　جھمک

(١٦١٤، بھوگ بل، قریشی، ٨٩). کسی ولائت میں یہ امر نہیں پایا جاتا جو ہند کی زمین میں ہے جیسے ہلیلہ کہ لوگوں کو خضاب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ (١٨٧٣، مطلع العجائب (ترجمہ)، ١٣٢). معمول تھا کہ ہمہ وقت منھ میں ہلیلہ رکھتے تھے۔ (١٩٠٠، سوانح مولانا روم، ٥١). اس طبیب کے داہنے ہاتھ میں جونک اور بائیں ہاتھ میں ہلیلہ تھا۔ (١٩٣٩، آئین اکبری (ترجمہ)، ٢: ٦٥٧). ایک باب میں چاول ----- ہلیلہ، کشمش پیاز ----- اور دودھ وغیرہ کے بھی فوائد بتائے ہیں۔ (١٩٥٠، بزم صوفیہ، ٤٨٦).

---اَسْوَد کس صف (--- فت ا، سک س، فت و)امذ.
رک : ہلیلہء سیاہ؛ کالا ہلیلہ. ان کا یہ قول کہ بجائے ہلیلہء اسود کے ہلیلہء اصغر دے دیا کی وضاحت یہ ہے کہ ہلیلہ اسود مسہل اخلاط سوداویہ ہے۔ (١٩٧٣، انفاس العارفین، ٣١٠). [ہلیلہ + اسود (رک)].

---اِسْہال کس صف (--- کس ا، سک س)امذ.
وہ دوا جو اسہال یعنی دست کو روکنے کے لیے دی جائے؛ (تصوف) وہ نفس کشی یا ریاضت جو اہل سلوک باطن کو رذائل سے پاک کرنے اور دل کو طرح طرح کی محبتوں اور دنیا کے نقوش سے خالی کرنے کے لیے تجویز فرماتے ہیں. کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ ہلیلہء اسہال سے مراد وہ سخت ریاضتیں ہیں جو اہل سلوک ----- تجویز فرماتے ہیں ۔ (١٩٧٣، انفاس العارفین، ٣١٠). [ہلیلہء + اسہال (رک)].

---اَصْفَر کس صف (--- فت ا، سک ص، فت ف)امذ.
رک : ہلیلہء زرد. ہلیلہ زرد متوسط جو پکنے سے قبل لیا جائے جسکو ہلیلہ اصفر (بھی) کہتے ہیں۔ (١٩٣٤، ہمدرد صحت، دہلی، جولائی، ١٨٦). ہلیلہ اصفر مسہل صفرا ہے جو گرمی یبس اور سرعت کو دور کر دیتا ہے۔ (١٩٧٣، انفاس العارفین، ٣١١). [ہلیلہء + اصغر (رک)].

---ثَلاثَہ کس صف (--- فت ث، ث)امذ.
(طب) تین قسم کی ہڑ یعنی بڑی ہڑ، ہڑ بہیڑا؛ چھوٹی ہڑ. (ماخوذ : مہذب اللغات). [ہلیلہ + ثلاثہ (رک)].

---جات ج ج.
مختلف اقسام کی ہڑوں کا مجموعہ. ہلیلہ جات اور کافور وغیرہ ایسی دوائیں ہیں جن کا ذکر مسلمانوں سے پیشتر طب کی کتابوں میں کہیں نہیں۔ (١٩٠٠، مضامین سلیم، ٢: ١٧١). ہلیلہ جات کے سفوف کو روغن میں جو نسخہ میں لکھا ہو جرب کر کے علیحدہ برتن میں رکھیں۔ (١٩٣٠، جامع الفنون، ٢: ٩٨). [ہلیلہ + جات (رک)].

---زَرْد کس صف (--- فت ز، سک ر)امذ.
نیم پختہ متوسط زرد رنگ کی ہڑ جس میں گٹھلی پڑی ہوتی ہے، وہ ہڑ جو زرد رنگ کی ہوتی ہے، ہڑ زرد. زاج سفید تین ماشہ پوست انار یں تین ماشہ، ہلیلہ زرد تین ماشہ سیر بھر پانی میں جوش کرے۔ (١٨٤٤، مفید الاجسام، ١٧). پوست ہلیلہ زرد ----- آنکھوں میں ڈالنا. (١٨٧٢، رسالہ سالوتر، ٢: ٩٩). ہلیلہ زرد کو اکثر امراض دماغی میں ----- استعمال کراتے ہیں۔ (١٩٢٩، کتاب الادویہ، ٢: ٣٨٩). [ہلیلہ + زرد (رک)].

---سِیاہ کس صف (--- کس س)امذ.
چھوٹے قسم کا خام ہلیلہ بادام کے مغز کے حجم کے برابر اس میں پرت اور گٹھلی علیحدہ نہیں ہوتے مہک ہو کر سیاہ یا سبزی مائل سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے، وہ ہڑ جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے، چھوٹی ہڑ. ہلیلہ سیاہ ----- پکا کر ----- کہلاویں۔ (١٨٧٢، رسالہ سالوتر، ٢: ٧٥). ہلیلہ سیاہ کو مقوی دماغ ----- حافظہ اور ذہن کے ضعف کو دور کرنے -----

کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ (۱۹۲۹، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۸۹) . [ہلیلہ + سیاہ (رک)].

---کابُلی کس صف (--- ضم نیز سک ب) امذ.

پوری طرح پکی ہوئی ہڑ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے حجم میں خاصی بڑی ہوتی ہے، بڑی ہڑ، ہڑ کابلی۔ جب ہلیلہ نشو نما پا کر غیر معمولی طور پر فربہ ہو جاتی ہے تو اس کو ہلیلہ کابلی کہتے ہیں ۔ (۱۹۲۹، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۹۰) . پیٹ کے کینچوؤں کو ہلاک کرنے میں یہ نسخہ مفید ہے، پتے نیم چھ ماشہ ، تربد پانچ ماشہ ، ہلیلہ کابلی ۔ (۱۹۹۵، روزنامہ پبلک ، کراچی ، ۱۰ جولائی ، ۳) . [ہلیلہ + کابلی (رک)].

ہَلیلی (فت ہ، ی مع) امذ.

(موسیقی) چھوٹا مجیرا، جھانجھ، زِل۔ چار آلات کا ذکر کیا ہے ---- چوتھا ہلیلی یا عام فہم زبان میں ''زل'' ہے جو ایک قسم کا چھوٹا مجیرا (جھانجھ) ہوتا تھا ۔ (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ،۲۱، ۸۳۲) .

ہَلِیم (فت ہ، ی مع) امث.

ایک ترکاری کا نام، کاہو؛ رک : ہالم. (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [ہالم (رک) کا بگاڑ].

ہِلْیُون (کس نیز فت ہ، سک ل، و مع) امذ.

ایک چھوٹا سا ۱/۲ میٹر بلند پودا پتے سونف کے پتوں کی مانند جڑیں لمبی بیج سرخی مائل سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے، ایران میں بہ کثرت پیدا ہوتا ہے اب شمالی ہندوستان میں بھی اس کی کاشت ہونے لگی ہے، یونانی ادویہ میں بہ کثرت مستعمل ہے، ایک پودا ہالون، مارچوبہ، ناگدون (انگ : Asparagus)۔ ہلیون لے کر پانی پکا کر گھی میں بھون لیں ۔ (۱۲۰۹، ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار (ترجمہ) ، ۱٦۸) . ہلیون کو محلل مفتح سدو ہونے کی وجہ سے ---- استعمال کرتے ہیں ۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۹۰) . دہلی کے نواح میں چاول بھی ملتے ہیں اور وہاں ---- ہلیون ، سونٹھ کی بھی پیداوار ہے ۔ (۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک ، ۲۴۸) .

ہَم (۱) (فت ہ) ضمیر متکلم مع الخیر ۔

ا۔ جمع متکلم کا صیغہ یعنی میں اور میرے ساتھ اور لوگ نیز متکلم اور مخاطب ملا کر ۔

ہَم (۱) (فت ہ) ضمیر ؛ جمع متکلم ۔

ا۔ ضمیر متکلم مع الغیر یعنی میں اور میرے ساتھ اور لوگ ۔

جنس آسودگی نہیں ہم پاس
درد اور غم کے کارواں ہیں ہم

(۱۷۸٦، میر حسن ، د ، ۵۷) . وہی جلوہ ریز حرم میں ہے، وہی نور بیت صنم میں ہے وہی تم میں ہے، وہی ہم میں ہے وہی سب کا دار و مدار ہے. (۱۹۲۲، مطلع انوار ، ۷۳) .

خون دے کر ہم نے پاکستان کو حاصل کیا
کیا بتائیں کس طرح گھر بار سارا لٹ گیا

(۱۹۵۷، مجید لاہوری ، نمکدان ، ۲۰) . میرے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ ہم اس گاؤں میں کیوں آئے ۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ) ، ۱۱) . **۲۔ میں، آپ خود، میں کی جگہ مستعمل (عموماً بطور تعظیم ادنیٰ کے مقابل)۔**

ہم ہوئے تم ہوئے ، کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۳۰۸) .

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا
مرنا ہی مقدر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا

(۱۸۵۱، مومن ، ک ، ٦۲) .

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت ، لیکن
دل کے خوش رکھنے کو ، غالب یہ خیال اچھا ہے

(۱۸٦۹، غالب ، د ، ۲۴۰) .

عبرت کی یہ جگہ ہے کہ ہم اور سوال آب
سقے بنے ہیں دیکھ کے بچوں کا اضطراب

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۴) .

زمانے کے کیا کیا ستم دیکھتے ہیں
ہمیں جانتے ہیں جو ہم دیکھتے ہیں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ ، ۱۱۹) . ہمیں صرف ''ہم'' کہہ کر بات کرنی چاہیے ۔ (۲۰۰۳، ورثہ اور دوسری کہانیاں ، ۲٦٦) .

---اَبھی سے فاتِحَہ کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہیں فقرہ.

(عور) جب کوئی جھوٹ موٹ مرنے کی دھمکی دیتا ہے تو عورتیں کہتی ہیں. (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات) .

--- بھی زُباں رَکھتے ہیں فقرہ.

ہم بھی بول سکتے ہیں، ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں ۔

بہت دشنام دیئے اب تو بھلا چپ رہیے
کب تلک سنتے رہیں ہم بھی زباں رکھتے ہیں

(۱۷٦٦، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱٦۱) .

--- بھی کوئی ہیں فقرہ.

ہم سے بھی کوئی رشتہ اور خصوصیت ہے؛ ہمارا بھی بڑا مرتبہ ہے. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .

--- بھی کیا یاد کَریں گے فقرہ.

کسی کی بے توجہی اور بے پروائی کی شکایت کے طور پر مستعمل ۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(۱۸٦۹، غالب ، د ، ۲۳۴) .

--- بھی ہیں پانچویں سَواروں میں کہاوت.

شیخی خورے کی نسبت کہتے ہیں جس کی کچھ حقیقت نہ ہو اور وہ خود کو خوامخواہ بڑے لوگوں میں شامل کرے ۔

آپ مشہور ہیں ہزاروں میں
ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی (اردو کے ضرب المثل اشعار ، ۱۳٦)) . یہ نہیں کہ اسٹیشن بھر میں گھومتے پھریں کہ ''ع'' ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۲۱) .

--- بھی ہیں وہ بھی ہیں فقرہ.

ہمارا ان کا مقابلہ ہے دیکھیں کون بڑھتا ہے. (نور اللغات) .

--- **پاس** امذ.

ہمارے پاس ؛ ہمارے قبضے میں ۔ جنس آسودگی نہیں ہم پاس درد اور غم کے کارواں ہیں ہم. (۱۷۸۶، میر حسن، د، ۵۷).

--- **پَر پھسل پڑے** فقرہ.

قصوروار کو چھوڑ کر ہم پر غصہ اُتارا، زبردست کو کچھ نہ کہا زیر دست پہ اُتر پڑے۔

رپٹا جو پاؤں راہ میں ہم سے رکا وہ مست
منہ پر تو بس چلا نہیں ہم پر پھسل پڑے

(۱۸۲۶، معروف (مہذب اللغات)).

--- **پَردیسی پاہنے اور آن کیا بسرام بھور بھے / بھیے اٹھ جائیں گے بسو تمھارا / تہارا گام** فقرہ.

ہم پردیسی مہمان ہیں، رات گزاریں گے اور صبح ہوتے چلے جائیں گے تمھارا گاؤں آباد رہے، آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں ہم جلد چلے جائیں گے. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- **تم** فقرہ.

میں اور آپ۔

کیا وقت تھا وہ بھی جبکہ ہم تم
مے پیتے تھے ابر چھا رہا تھا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب)، ۱۸). میاں یہ ہم تم بوڑھے ہیں یا جوان ہیں توانا ہیں یا ناتواں ہیں ۔ (۱۸۶۳، خطوط غالب، ۳۱۲). ہم تم چل کر سب معاملہ بھگتا دینگے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۹۳).

--- **تو ڈوبے ہیں صَنَم تم کو بھی لے ڈوبیں گے** کہاوت.

ہم خود تو پھنسے ہیں تم کو بھی پھنسائیں گے، اس وقت مستعمل جب یہ کہنا ہو کہ کوئی شخص خود تو مصیبت میں مبتلا ہے دوسروں کو بھی اس میں مبتلا کرے گا. (ماخوذ : اردو کے ضرب المثل اشعار، ۱۴۱ (ب)).

--- **تو ڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے** کہاوت.

دوسروں کو مصیبت میں اپنے ساتھ پھنسانا. (مہذب اللغات).

--- **تو ہَم** فقرہ.

نہ صرف ہمیں۔ بہت سے انقلابات نظر آگئے جن میں سے بعض خاص خاص ایسے بھی تھے جو ہم تو ہم آئندہ نسلوں کو بھی ہمیشہ یاد رہینگے۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۳: ۱۴).

--- **تے** م ف.

ہم سے یا ہماری طرف سے. (پلیٹس).

--- **جانیں یا تم جانو** فقرہ.

ہمارے تمھارے سوا کوئی واقف نہ ہو، ہم تم بھگت لیں، ہم دونوں کے سوا دوسرے کو خبر نہ ہو. (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- **چاہیں تیرے دائیں کو تم چاہو ہمارے بائیں کو** کہاوت.

(عور) عورتیں اس وقت بولتی ہیں جب کوئی کسی سے بیوفائی کرے۔ خصوصاً وہ عورتیں کہ جن کو ہمارے رسول اللہؐ نے ناقص العقل اور ناقص دین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے دائیں کو تم چاہو ہمارے بائیں کو۔ (۱۸۸۸، تفسیر ابر کرم، ۱۴۰).

--- **چکلے گلی پتلی** کہاوت.

ہمارے سامنے کسی کی حقیقت نہیں. (مہذب اللغات).

--- **چلے** فقرہ.

رخصت ہوتے وقت کا کلمہ۔

لے بابل گھر اپنا ہم چلے پیا کے دیس رے

(۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۶۴).

--- **چھوڑے بازار سکڑا** کہاوت.

رک : ہم چکلے گلی پتلی. (جامع اللغات).

--- **چُھٹ** (--- ضم چھ) م ف.

ہم کو چھوڑ کے، ہم کو مستثنیٰ کرکے، ہمارے سوا۔ ہم چھٹ باقی کون ہے جو اس سے بچا ہوگا۔ (؟، اودھ پنچ، لکھنؤ (فرہنگ اثر، ۳: ۶۵۶)). [ہم + چھٹ، چھٹنا (رک)].

--- **خُوش ہمارا خُدا خُوش** فقرہ.

رضامندی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

اگر قتل عاشق تمہاری خوشی ہے
بہت خوب ہم خوش ہمارا خدا خوش

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۵). یہانتک تو مضائقہ نہیں ہے، اسمیں ہم خوش ہمارا خدا خوش ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۷۷). ملکی جرائد یا حامیان اصلاح تمدن و معاشرت کا یہ عذر کہ "ہم خوش ہمارا خدا خوش" فلاں شخص بھیک مانگنے لگے گا تو ہماری بلا سے ۔ (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۲۹: ۹).

--- **راضی ہَمارا خُدا راضی** فقرہ.

رک : ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ بس آٹھ ہی سو کفایت اور قناعت کی، ہم تو سمجھے تھے کبھی ختم ہی نہو گا اچھا فرمایئے کیا دیجیے گا، جھوٹا کھائے بیٹھے کے لالچ ہم راضی ہمارا خدا راضی، یہ بولیے مول تول کی سند نہیں ہے۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲: ۲۴۳).

--- **روٹی نہیں کھاتے روٹی ہم کو / ہمیں کھاتی ہے** کہاوت.

بڑی تنگی سے بسر ہوتی ہے، کھانے کی محنت اور تکلیف زیادہ تنگ کرتی ہے. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر).

--- **سانپ نہیں ہیں کہ جیبیں چاٹ کر مٹّی** کہاوت.

ہمیں کچھ ملنا چاہیے، بہت دنوں تک تنخواہ یا مزدوری نہ ملے تو کہتے ہیں. (جامع اللغات).

--- **سَن** (--- فت س) م ف.

رک : ہم سے. (پلیٹس).

--- **سُو** (--- وج) م ف.

رک : ہم سوں. (جامع اللغات).

--- **سِوا** (--- کس س) م ف.

ہمارے علاوہ، ہم کو چھوڑ کر۔

ہم سوا کون تری زلف کا دیوانہ تھا
کون اس شمع رخ صاف کا پروانہ تھا

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت لاا علم)، ۲: ۷۴۲). [ہم + سوا (رک)].

--- **سوں** (--- وج) م ف.

ہم جیسوں نیز مجھ سے، ہم سے، ہم سب سے۔

خونریزی میں ہم سوں کی جو خاک برابر ہیں
کب سر تو فرو لایا ہمت تری عالی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۳۳)۔ [ہم + رک : سوں (۴)]۔

---سے م ف ~ ہمسے۔

ا۔ **ہم میں سے**۔ اتفاقاً ہمسے ایک شخص پر نیند کا غلبہ ہوا۔ **۲۔ ہمارے مقابلے میں**۔ یہ گمان کرنا کہ دوسری قومیں ہم سے صدیوں آگے ہیں۔ (۱۹۷۹، قرآن اور زندگی، ۸۴)۔ **۳۔ ہمارے جیسے، ہم جیسے، ہماری طرح کے**۔

مفت یوں ہاتھ سے نہ کھو ہم کو
کہیں پیدا بھی ہوتے ہیں ہم سے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۳۲)۔

خود فروشی شیوۂ ارباب دانش ہے یہاں
کون سمجھے اس نگر میں ہم سے خودداروں کی بات

(۱۹۴۷، دریا آخر دریا ہے، ۱۶۱)۔ **۴۔ مجھ سے، میری ذات سے**۔

ہے نگیں کی پاداری ، نام صاحب خانہ
ہم سے ، تیرے کوچے نے نقش مدعا پایا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۳)۔ تم ملوگے نہ وہاں بھی ہم سے حشر سے پہلے گلا کرتے ہیں۔ (۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۲۶)۔

اسی لیے یہاں کچھ لوگ ہم سے جلتے ہیں
کہ جی جلانے میں کیوں اختیار اپنا ہے

(۱۹۷۲، دیوان (ناصر کاظمی)، ۵۹)۔

جوش وحشت جو ہوا ہمسے گرفتاروں کو
توڑ کر نکلیں گے زنداں کی دیواروں کو

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۸)۔

تم ملو گے نہ وہاں بھی ہم سے
حشر سے پہلے گلا کرتے ہیں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۲۶)۔

خود فروشی شیوہ و ارباب دانش ہے یہاں
کون سمجھے اس نگر میں ہم سے خودداری کی بات

(۱۹۴۷، دریا آخر دریا ہے، ۱۶۱)۔

---سے اُڑتے ہو فقرہ۔

ہم سے چالیں چلتے ہو، ہم کو فریب دیتے ہو، ہمیں دھوکا دیتے ہو۔

ہوائے غیر میں بے بال و پر شبنم سے اڑتے ہو
اڑا بیٹھے ہو نقد دل ہمارا ہم سے اڑتے ہو

(؟، نکہت (مہذب اللغات))۔

---سے اَور چوسر فقرہ۔

ہمارے ساتھ یہ چالاکیاں۔ (جامع اللغات؛ جامع الامثال)۔

---سے بَہُو بڑی سیانی پینچا مانگے پانی کہاوت۔

بہت چالاک۔ (جامع اللغات؛ جامع الامثال)۔

---سے سِیانا سودوانا کہاوت۔

ہم سے زیادہ کوئی دانشمند نہیں؛ ہم سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ ہونہہ، ہم سے سیانا سودوانا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۴۴۰)۔

---سے کَب / کیا چل سکتے ہو فقرہ۔

ہم تمہارے فریب میں نہیں آئیں گے، ہمیں کب فریب اور دانو دے سکتے ہو۔ (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نور اللغات)۔

---کِس کھیت کی مُولی ہیں کہاوت۔

ہماری کیا حیثیت ہے، ہمارا کیا زور ہے، ہماری کون سنتا ہے۔ جب بانرڈشا کا یہ حال ہو تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں۔ (۱۹۵۱، کشکول، ۴۴)۔

---کو م ف۔

ہمیں۔

بے خودی لے گئی کہاں ہم کو
دیر سے انتظار ہے اپنا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۸۴)۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۰)۔

نیند آتی نظر آتی تاحشر نہیں ہم کو
دیکھا ہے پریشاں سا کچھ رات کو خواب ایسا

(۱۹۰۵، انتخاب داغ، ۴۱)۔

کرنا ہے ہم کو واقعہ کربلا کا ذکر
صبر حسین کا ، ستم اشقیا کا ذکر

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۱۶)۔

کھٹک سی رہتی ہے سینے میں ایک مدت سے
کسی نے دیکھا تھا ہم کو کبھی محبت سے

(۱۹۹۵، افسر ماہ پوری (دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲: ۷۸))۔

---کو پیٹے فقرہ۔

ایک قسم کی سخت قسم جو اپنے کسی چاہنے والے کو دی جاتی ہے یعنی اگر ایسا کرے تو ہمیں مرا ہوا دیکھے اور روئے۔

پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا
ہم کو پیٹے اگر دوا نہ کرے

(۱۷۴۸، تاباں (مہذب اللغات))۔

---کو گاڑے ہَماری بھتی کھائے فقرہ۔

یعنی ہم کو دفن کرے، ایک قسم کی سخت قسم۔

ہم کو گاڑے ہماری بھتی کھائے ذبح ہم کو کرے جو سچ نہ بتائے

(۱۸۸۰، قلق (مہذب اللغات))۔

---کو یار کی یاری سے کام یار کی باتوں سے کیاکام محاورہ۔

اپنے کام سے کام رکھنا، اپنا فائدہ حاصل کرنا، دوسرے کی نقصان کی پروانہ کرنا، اپنا الو سیدھا کرنا۔ خیر جی، وہ جانے اور اس کا کام، ہم کو یار کی یاری سے کام یار کی باتوں سے کیاکام۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۵: ۱۷۷)۔

--- کون ہیں.
ہم اس لائق نہیں، ہم کو اس میں کچھ دخل نہیں. (جامع اللغات).

--- کو ہے ہے کرے فقرہ.
رک: ہم کو پیٹے. (نوراللغات).

--- کہاں فقرہ.
ہم نہ ہوں گے۔.

رابطہ باہم ہے کوئی دن کا یاں
پھر زمانے میں کہاں تم ہم کہاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۷۲).

صبح شب وصال کے ہوتے ہی ہم کہاں
ہے زہر ساقیا قدح آفتاب میں

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۵۸).

--- کیا فقرہ.
ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے، میں کچھ بھی نہیں۔.

--- نہ کہتے تھے فقرہ.
جو کچھ ہم نے کہا تھا وہی ہوا. (جامع اللغات).

--- نہیں یہ بھائی فتح خاں ہیں کہاوت.
یہ زبردست ہیں ہماری طرح کمزور نہیں. (جامع الامثال).

--- نے بھی دُنیا دیکھی ہے کہاوت.
ہم بھی خوب تجربہ کار ہیں۔.

دین برباد کریں ایک نظر پر اے بت
ایسے ناداں نہیں ہم نے بھی یہ دنیا دیکھی

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۳۸۱).

--- نے کیا گدھے چرائے ہیں کہاوت.
کیا ہم کو بے وقوف سمجھتے ہو، ہم بیوقوف نہیں ہیں تمھاری چال سمجھتے ہیں. (جامع الامثال).

--- نے کیا گھاس کھودی ہے فقرہ.
کیا ہم کو بے وقوف سمجھتے ہو، ہم بیوقوف نہیں ہیں تمھاری چال سمجھتے ہیں. (جامع الامثال).

--- نے لیا تُم لیجیو، راہ راہ جانے دیجیو کہاوت.
ہم نے فائدہ اُٹھایا تم بھی فائدہ اُٹھاؤ مگر ہمارا نقصان نہ کرو. (جامع الامثال).

--- نے مانا فقرہ.
میں نے تسلیم کیا، ہم نے جانا، فرض کیا، چلو مان لیتے ہیں۔.

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم، تم کو خبر ہونے تک

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۵).

ہم نے مانا کہ بہار آئی ہے
اپنی نگری میں تو بیکار آئی

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۴۰). ہوش میں آؤ ـــــ ہم نے یہ مانا تمھارے بڑھ چلے ہیں حوصلے۔. (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۳۶۴).

--- ہی کو کرُنا سکھانے آیا ہے کہاوت.
ہم سے چالاکی کرتا ہے. (جامع الامثال).

--- ہی ہم ہیں فقرہ.
ہمارے سوا کوئی اور نہیں ہے، ہم سب سے بڑھ کر ہیں۔. اب چو طرفہ ہم ہی ہم ہیں۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۴).

--- ہیں ہم ہیں فقرہ.
رک: ہم ہی ہم ہیں۔.

کیا ہی پر معنی ہے اکبر یہ سخن
ہم ہیں ہم ہیں اور ہم کچھ بھی نہیں

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، اکبر (شاہ محمد)، ۲۲۰).

ہَم (۲) (فت ہ) (الف) م ف.
نیز، بھی، ماسوا، اور اس کے علاوہ۔.

اب جے دنیا ہم عقبےٰ اوپر آہے چاؤ تجھے

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۷).

پیا مکھ نور تھے ہے جاوداں ہم عید و ہم نوروز
سورج آو و حمل یا نہ عیاں ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۲۲). عشق ہم مست ہم ہوشیار ہم بے خبر ہم باخبر ۔. (۱۶۳۵، سب رس، ۴).

کر بٹنی سے رنگ کے قرایش
ہم خال ذقن کو دے نمایش

(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں، ہوس، ۵۸).

ہم اُلفت دیں ہے اسے ہم لذت دنیا
وہ گنج ہے دل جس میں ہے نقد دوجہاں بند

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۷۴).

ہَم (۲) (ب) سابقہ.
ساتھی، شریک، ساجھی نیز آپس میں، باہم دگر۔.

گریۂ گرم نے خنجر کو بنایا آتش
تھے مگر ہم اثر پارۂ اخگر آنسو

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۸۸). نہیں ہو اور پھر کہنے کو یہاں ہو حریف بدگماں کے ہم گماں ہو. (۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۸۲). تم میاں احمد غازی کی زوجہ ہو تمھیں کچھ بتاؤ وہ بھی تو ہم سردار و ہم عیار ہیں عیاریاں تم کو سکھائی ہونگی۔. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۲۸). جب اس چٹائی پر کھانا ہونے لگا تو اس کی ہم کھوٹا بکری نے بھی جگالی شروع کر دی۔. (۱۹۴۴، رفیق حسین، گوری ہو گوری، ۳۲).

--- اُستاد (--- ضم ا، سک س) صف امذ.
ایک ہی استاد کے شاگرد، ساتھ پڑھنے والے۔. قاضی شہاب الدین کے معاصر و ہم استاد تھے۔. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۱۴). [ہم + اُستاد (رک)].

--- اِستادگی (--- کس ا، سک س، فت د) امث.

(لفظاً) ایک ساتھ کھڑے ہونے کی حالت ؛ (حیوانیات) ایک دوسرے پر انحصار رکھنے والے عناصر کے درمیان توازن واعتدال قائم رکھنے کا رجحان۔ ہم استادگی کے ذریعے سے بھی بہت سے حیوانات ماحول کے بعض عوامل کی شدت کو۔۔۔۔۔برداشت کرلیتے ہیں ۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۲۱). [ہم + استادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---اَصَل (---فت ا، سک ص) صف.

جن دو کی اصل ایک ہی ہو، جن دو کی بنیاد ایک ہو۔ اس کی غیر شعری شاخیں بھی اس کی شعری شاخ کی ہم اصل ہی ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۹، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری، ۱۷). [ہم + اصل (رک)].

---اطْواری (---فت ا، سک ط) صف امذ.

ایک جیسے طور طریقے والے، وہ لوگ جن کے اطوار ایک جیسے ہوں۔ ہم مذہب اور ہم اطواری ان کے ساتھ بہت نرمی اور رفاقت سے سلوک کرتے تھے۔ (۱۸۷۶، سنین الاسلام، ۲: ۲۹۰). [ہم + اطوار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---اَلَم (---فت ا، ل) صف.

ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونے والے، شریک غم۔ ہمارے ہم وطن اور ہم غرض اور ہم الم دوست ہندوؤں کے لیے شکایت کا موقع پیدا ہوا جاتا ہے کہ دل گداز کو روز بروز مسلمانوں کے ساتھ تخصیص ہوتی جاتی ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۱، ۳: ۴). [ہم + رک: الم (۱)].

---آغوش (---مد ا، وج) صف امذ.

۱. بغل گیر، ہم کنار، باہم گلے ملنے والا، ہم دوش۔

عدالت نے تیری صلح کل کرے
ہم آغوش شکرہ و بلبل کرے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۹۳).

جو دیکھا اے ہلال ابرو ترا رو
وو صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۹۷).

تو دل جوشش شوق سے آب ہوئے
ہم آغوش ہونے کا بے تاب ہوئے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۹).

---اِسْتادگی (---کس ا، سک س، فت د) امث.

ایک دوسرے پر انحصار رکھنے والے عناصر کے درمیان توازن واعتدال قائم رکھنے کا رجحان، اعتدال۔ ہم استادگی کے ذریعے سے بھی بہت سے حیوانات ماحول کے بعض عوامل کی شدت کو۔۔۔۔۔برداشت کرلیتے ہیں۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۲۱). [ہم + استادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---اَصَل (---فت ا، سک ص) امذ.

جن دو کی اصل ایک ہی ہو، جن دو کی بنیاد ایک ہو۔ اس کی غیر شعری شاخیں بھی اس کی شعری شاخ کی ہم اصل ہی ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۹، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری، ۱۷). [ہم + اصل (رک)].

---اطْواری (---فت ا، سک ط) امث.

ایک جیسے طور طریقے والے۔ ہم مذہب اور ہم اطواری ان کے ساتھ بہت نرمی اور رفاقت سے سلوک کرتے تھے۔ (۱۸۷۶، سنین الاسلام، ۲: ۲۹۰). [ہم + اطوار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---اَلَم (---فت ا، ل) امذ.

ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونے والے، شریک غم۔ ہمارے ہم وطن اور ہم غرض اور ہم الم دوست ہندوؤں کے لیے شکایت کا موقع پیدا ہوا جاتا ہے کہ دل گداز کو روز بروز مسلمانوں کے ساتھ تخصیص ہوتی جاتی ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۱، ۳: ۴). [ہم + الم (رک)].

---آغوش (---مد ا، وج) صف.

بغل گیر، ہم کنار، باہم گلے ملنے والا، ہم دوش۔

عدالت نے تیری صلح کل کرے
ہم آغوش شکرہ و بلبل کرے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۹۳). جو دیکھا اے ہلال ابرو ترا رو وو صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۹۷).

تو دل جوشش شوق سے آب ہوئے
ہم آغوش ہونے کا بے تاب ہوئے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۹).

توڑوں یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس ہے
ہووے نہ مجھ کو پاس جو تیرے حضور کا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۳).

دیکھا جو ہم آغوش ہمیں اور تمھیں کل
بے خود ہو گرا وامق و عذرا کو غش آیا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۷).

خاک سے کتنے ہم آغوش پڑے رہتے ہیں
بیخود و غافل و بیہوش پڑے رہتے ہیں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۹۸). شاہ زماں نے جو دیکھا۔۔۔۔۔شہزادی کی بغل میں ایک کالا کلوٹا یار ہے۔۔۔۔۔اور اس الٹے توے سے ہم آغوش۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷).

اپنے خورشید کا نظارہ کروں دور سے میں
صفت غنچہ ہم آغوش رہوں نور سے میں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۲۴). اونچی شاخوں سے خوبصورت بیلیں محبت سے یوں ہم آغوش تھیں۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۴۴۶). [ہم + آغوش (رک)].

---آغوش رَہْنا محاورہ.

ہم کنار رہنا، بغل گیر رہنا۔

اپنے خورشید کا نظارہ کروں دور سے میں
صفت غنچہ ہم آغوش رہوں خود سے میں

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۲۴).

---آغوش کَرْنا محاورہ.

گلے ملانا، ہم کنار کرنا۔ ان میں سے کچھ کے یہاں وہ فن کارانہ پختگی نہیں پیدا ہو سکی ہے جو شاعری کو ابدیت سے ہم آغوش کرتی ہے۔ (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۱۷۲). آخر میں

مافوق فطرت عنصر کی مدد سے محبوبہ کو عاشق سے ہم آغوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ (۲۰۰۰، میر کو سمجھنے کے لیے، ۱۷).

---آغوش ہونا ف مر محاورہ.

بغل گیر ہونا، گلے ملنا، گلے لگنا، ہم کنار ہونا۔

یاران وطن ہوتے ہیں آپس میں ہم آغوش
حیراں کوئی تصویر کی صورت کوئی خاموش

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۱۴). شہسوار مجھے اور کوئی افسوس نہیں ہے اگر ہے تو بس اس قدر کہ اب ہم ----- کیوں کر ہم آغوش ہوں گے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۱۱۱۵).

آفاق کے ہر گوشہ سے اٹھتی ہیں شعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوئی ہیں ہم آغوش

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۰۵).

بے خودی سمجھی، ہم آغوش ہوئی مجھ سے بہار
کچھ اس انداز سے وہ یاسمن آغوش آیا

(۱۹۴۶، طیور آوارہ، ۱۲). اور نہ جانے کتنے زندہ لوگ موت سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں ۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۷).

---آغوشی (---مدا، وج) امث.

بغل گیری، ہم کناری، ہم بستری نیز ساتھ دینے کی حالت، وابستہ ہونے کی کیفیت ۔ رنگ اس کا کرے انکھیاں سوں ہم آغوشی، پاس اس کی تمام داروئے بے ہوشی ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۸۲).

سینہ صافی سیں سینئے میری ہم آغوشی کی عرض
صبح کوں ہوتی ہے حاصل جو کوئی مانگے مراد

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۷).

کیا سمجھ کر ہم سیتی کرتا ہے پیارے ٹک کنار
ہجر کے دن ہو چکے اب ہے ہم آغوشی کا وقت

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۵۷). ہو جائے تو فلاں کو بلا بھیجنا اور اس سے ہم آغوشی کی درخواست کرنا۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۲۶۲). اپنے ہاں بار آور جڑواں موں کے فقدان کا فیصلہ ڈاکٹر سے سننے کے بعد آنند کمار کو یہ خدشہ ہرگز نہ تھا کہ غیر زوجہ کی ہم آغوشی سے کوئی پیچ پڑے گا۔ (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ، ۲۰). **۳۔ باہم آمیز ہونا، گھلنا ملنا، ایک دوسرے کو قبول کرنا (لفظ وغیرہ کا)** ۔ وہ کہتے تھے کہ پرانے لفظوں کو نئے لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے بس ہم آغوشی چاہیے۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۲۱). [ہم آغوش + ی، لاحقۂ کیفیت].

---آمیز (---مدا، ی مج) امذ صف.

ایک دوسرے سے ملنے والا، گھل مل جانے والا۔ انہوں نے زندگی کے شعور کو زبان سے "ہم آمیز" کرتے ہوئے یہ کوشش کی ہے۔ (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری حیات و خدمات، ۲ : ۴۸۷). [ہم + ف : آمیز، آمیختن = ملانا].

---آواز (---مدا) صف.

۱۔ وہ جن کی ایک جیسی آواز ہو، ہم صوت (لفظ وغیرہ) ۔ آپ تو باتیں کرتے کرتے پانی میں کود کر ادھر ادھر چھپ جاتا تھا بیٹا اس کا ہم آواز تھا وہ پار کھڑا رہتا تھا اور وہاں سے آواز دیتا تھا۔ (۱۸۸۴، قصص ہند، ۱ : ۹۲). اس میں قافیہ ہوتا ہے یا بند کے آخری دو حرف ہم آواز ہوتے ہیں ۔ (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲ : ۴۳۷). **۲۔ سُر یا راگ میں شریک** . (نور اللغات). **۳۔ (کنایۃ) متفق الرائے، ہم خیال، ہم نوا؛ رفیق، ساتھی۔**

قائم اس باغ میں بلبل تو بہت ہیں لیکن
دل کھلے نالے سے جس کے وہ ہم آواز کہاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۹۴).

ہر طرف ہیں اسیر ہم آواز
باغ ہے گھر ترا تو اے صیاد

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۷۶).

صواب اس جگہ عذر تقصیر ہے
خموشی ہم آواز تقریر ہے

(۱۸۷۷، صبح خنداں، ۴).

جرس غریب کے نالوں پہ رحم لازم ہے
کہ اس کا ایک ہم آواز کارواں میں نہیں

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۲۴۷). یہ ضرور دیکھ لینا چاہیے کہ تجربہ ہر قسم کے حالات ----- نے کیا ہے اور نتیجہ ایک ہی رہا ہے تو وہ آپ کا ہم آواز ہو کر کہے گا کہ وہ قانون ----- درست ہے۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۴۷). [ہم + آواز (رک)].

---آوازی (---مدا) امث.

۱۔ ہم آواز ہونے کی حالت یا کیفیت؛ آپس میں مل کر چہچہانے کی حالت، مل کر بولنے کی کیفیت، راگ میں سنگت۔

ساکنان صحن گلشن کی ہم آوازی میں ہے
ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۹۴). **۲۔ (صوتیات) لفظ یا تراکیب کا ایک صوتی سلسلے سے ہونے کی حالت یا کیفیت** ۔ ترکیبوں کی ہم آوازی کو دلیل بنا کر اسے فانی سے متاثر بتایا ہے ۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں، ۳۹۹). [ہم آواز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---آوُرد (---مدا، فت نیز ضم و، سک ر) صف.

سامنے کھڑے ہو کر لڑنے والا، مقابل، حریف، دشمن، ہمسر۔

جو اس مرد سوں کوئی ہم آورد نیں
بھی ساحل زمیں میں مگر مرد نیں

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۴۰).

مجھ سا کوئی عالم میں نہیں اور جواں مرد
ہوں رستم و سہراب و نریماں کا ہم آورد

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۱۳۴).

کون آج ہے دنیا میں جو مجھ سے ہو ہم آورد
دب جائے حریف اڑکے جو پڑجائے مری گرد

(۱۹۳۰، عروج، عروج سخن، ۱۹۲). [ہم + ف : آورد، آوردن = لانا].

---آویز (---مدآ، ی مج) صف.

(لفظاً) باہم لپٹنے یا لٹکنے والا؛ (مجازاً) برسرپیکار، مقابل۔ تاتاریوں کے سیلاب ہلاکت سے اسے سابقہ پڑا مختلف عقائد اور ملتوں سے یہ ہم آویز ہوا۔ (۱۹۷۷، اقبال شخصیت اور شاعری، ۴۰). [ہم + آویز، آویختن = لٹکنا].

---آہَن ّگ (۔۔۔مدا، فت ہ، غنہ) صف امذ.

ا۔ (i) **ایک ساتھ، یکجا؛ باہم مربوط۔** میں سمجھ جاتا ہوں کہ آرکسٹرا بھی ان آوازوں کی ایک فیکٹری ہے جنھیں مکمل طور پر۔۔۔۔ ہوشیاری کے ساتھ ہم آہنگ کر لیا گیا ہے ۔ (۱۹۴۴، آدمی اور مشین ، ۳۴۲) . نادر افکار و نظریات کو ایسے اسلوب و انداز میں پیش کرتی ہے جو نہایت واضح بھی ہے اور عصر جدید سے ہم آہنگ بھی ۔ (۱۹۶۸، علوم الحدیث (ترجمہ)، ۷). (ii) **متحد۔** ہندی مسلمانوں کے کام اب تک محض اس وجہ سے بگڑے رہے کہ یہ قوم ہم آہنگ نہ ہو سکی ۔ (۱۹۳۳، مکاتیب اقبال، ۱ : ۳۹۷). ۲۔ **(صوتیات) آوازوں کا ایک سلسلہ جس میں سے ہر ایک آواز کا تعدد کسی بنیادی تعدد کا تکمیلی مضاعف ہوتا ہے؛ بنیادی سر سے نسبت رکھنے والا سر یا راگ۔** ہم آہنگ سے ایسا سر مراد ہے جس کا تعدد بنیادی سر کے تعدد سے کچھ نسبت رکھتا ہو ۔ (۱۹۶۷، آواز، ۱۵۲). ۳۔ **ہم آواز گانے والے جن کی ایک جیسی آواز یا سر ہو.** (جامع اللغات). ۴۔ **ساتھی، رفیق، ہم رائے، متفق الرائے، ہم نوا؛ ایک ہی رائے رکھنے والے، ایک جیسے خیالات رکھنے والے۔** جورو سے جو آنکھ لڑی تو بلا کی مصیبت پڑی، یہ شوخ و شنگ وہ بڈھا ، دقیانوس کا ہم آہنگ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۷۶).

آہ !اس عادت میں ہم آہنگ ہوں میں بھی ترا
تو تلون آشنا ، میں بھی تلون آشنا

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۶۱). نواب محسن الملک بھی کالج کے معاملات میں نواب وقار الملک کے ہم آہنگ تھے ۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۴۰۵). دل بھی آخری رائے کا ہم آہنگ ہو گیا ۔ (۱۹۶۷، عشق جہانگیر، ۱۴۵). ۵۔ **ایک دوسرے سے ملتی ہوئی چیز.** (اردو لغت، مرکزی اردو بورڈ). [ہم + آہنگ (رک)].

---آہَن ّگ بنانا ف مر.

باہم مربوط کرنا؛ آپس میں یکجا کرنا، یکساں یا برابر کرنا، ہم معنی بنانا۔ یورپ نے عقل و الہام کو ہم آہنگ بنانا ہم سے سیکھا ہے۔ (۱۹۳۸، اقبال، اقبال نامہ، ۲ : ۲۸۱).

---آہَن ّگ کَرْنا ف مر محاورہ.

ملانا، ملاپ کرنا۔ افسانوں کے ماحول اور فضا کو وہ کرداروں کے ہر فعل سے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ (۱۹۵۳، زبان و بیان، ۱۹۸). اتحاد کے مطالبے کو ہم آہنگ کرتے ہوئے علاقائی اور عمومی حکومتوں کو ہم پلہ اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۷).

---آہَن ّگ ہونا ف مر محاورہ.

ا۔ **باہم ملاپ ہو جانا، مل جانا۔** ہمارے دلوں کی یہ دھڑکن۔۔۔۔ درختوں کی نغمگی سے ہم آہنگ ہو جائے گی۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۶۹). ۲۔ **ہم خیال ہونا، ہم رائے ہونا۔** میرا خیال تھا کہ قربانیوں کے متعلق جو نظریے میں نے قائم رکھے ہیں نکہت اُن سے ہم آہنگ ہو گی۔ (۱۹۹۰، داغ ناتمام، ۹۷).

---آہَن ّگی (۔۔۔مدا، فت ہ، غنہ) امث.

ا۔ **مطابقت، ربط؛ ایک دوسرے کے خیالات سے متفق ہونے اور ساتھ دینے کی کیفیت** ۔

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اِسی سے ہے بہار اِس بوستاں کی

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۹۴). آزاد شاعری جس میں نہ تو اوزان ہے نہ ہم آہنگی۔ (۱۹۳۲، روح تہذیب، ۸). مختلف ایجنسیوں کے کاموں میں اشتراک اور ہم آہنگی کے ذریعے ہمارے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ (۱۹۴۰، ہمارے مزدور، ۶۲). یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ الفاظ کی ملائمت، ہم آہنگی، ربط و ضبط اور حسن ترتیب کا معاملہ بڑی حد تک ذوق، وجدان پر موقوف ہے۔ (۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۹). یوں سمجھئے کہ مشاہدہ اور ذہن کی ہم آہنگی شاذ ہی پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۸۴، قلمرو، ۱۴۷). دوستی مکتب کے زمانے سے شروع ہوئی اور آخر دم تک برقرار رہی وجہ یہ تھی کہ ان میں ذہنی ہم آہنگی تھی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۴۰). ۲۔ **باہم آمیزش۔** کمرے میں رنگوں کی ہم آہنگی کس قدر دلنواز تھی۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۵۹۹).

---آہَن ّگی ہونا ف مر.

مطابقت ہونا، باہمی ربط ہونا (خیالات کا)۔ جب کسی تصویر میں موزونیت تسلسل اور زور کی مدد سے مفاہمت قائم کی جائے تو نتیجے کے طور پر تصویر میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے ۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲۵). افسر اور ماتحت کا رشتہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اس میں بڑی آسانی سے گرہیں پڑ جاتی ہیں، کبھی خیالات میں ہم آہنگی نہ ہونے سے، کبھی شخصیتوں کے ٹکراؤ سے ۔ (۲۰۰۶، داستان کیسے کیسے، ۶۹). [ہم آہنگ + ی، لاحقۂ نسبت و صفت].

---آہَن ّگی راگ (۔۔۔مدا، فت ہ، غنہ، سک گ) امذ.

ایک خاص نغمہ جو آرکسٹرا میں بجایا جاتا ہے اور جس میں کئی مختلف گتیں ساتھ چلتی ہیں ۔ چونکہ آپ کسی ہم آہنگی راگ کو آپ ہی آپ اکیلے نہ گا سکتے ہیں نہ بجا سکتے ہیں اس لئے حرکی حساسی ناکام ہو جاتی ہے۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۱۹). [ہم آہنگی + راگ (رک)].

بازی امث.

ساتھ کھیلنے کی حالت یا کیفیت۔ وہ ہمارے لیے بار خاطر اور سوہان روح نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ہم رازی اور ہم بازی کے رشتے میں مربوط ہیں ۔ (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۲۹). [ہم باز + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- باش امذ.

(نباتیات) ہم زیست، ایک ساتھ مل کر رہنے والا نامیہ؛ اکھٹی زندگی گزارنے والے ۔ پودوں اور جانوروں کے ساتھ بہ طور ہم باش بھی ملتے ہیں ۔ (۱۹۶۸، الجی، ۱۷). بیکٹیریا یا فنجائی بے رنگ ہوتے ہیں اپنی غذا نہیں بناتے تو یہ طفیلی ہم باش یا گندخور زندگی بسر کرتے ہیں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۲۱). [ہم + باش : بودن = ہونا، رہنا].

--- باش فُطر (۔۔۔ ضم ف، سک ط) امذ.

(نباتیات) درخت کے تنے یا جڑ میں رہنے والے سارو غ، جذری فطر۔ لیکن دوسرے گند پودے ہوتے ہیں اور یہ تراب کو غذا کا ذریعہ بناتے ہیں اور اسمیں انہیں اپنی جڑوں پر کی ہم باش فطرات (جذری فطرات) سے مدد ملتی ہے ۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، ۲ : ۷۰۲). ان جڑوں پر بہت ہی کم جڑ بال پائے جاتے ہیں کیونکہ غذا کا انجذاب ہم باش فطر (fungus Symbiotic) کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (سید معین الدین)، ۲ : ۶۱۳). [ہم باش + فطر (رک)].

--- باشی امث.

ہم زیستی، دو نامیوں کا ایک دوسرے کے لیے مفید بن کر باہم زندہ رہنے کی صورت، اکھٹی زندگی گزارنے کی حالت ۔ اس قسم کی حصہ داری یا شرکت کو ہم باشی کہتے ہیں ۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات، ۲۱۴). اکثر۔۔۔۔ گروہ کی کوئی فنگس موجود ہوتی ہے جو وہاں پر ہم باشی (Symbiotic) زندگی گزارتی ہے۔ (۱۹۷۱، ٹیریڈوفائیٹا، ۲۶). الجی کی

کچھ انواع بند تخم ---- نباتات کے ساتھ ہم باشی (Symbiosis) کی حالت میں رہتی ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۳۸۴). [ہم باش (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---**بحر** (--- فت ح ب، سک ح) امث.
مصرعے یا اشعار جن کا تعلق ایک بحر سے ہو، ایک سی بحر رکھنے والے۔ ہم بحر ہم قافیہ ہم ردیف مصرعوں کے ذرا ذرا وقفے سے اسی آہنگ اور اسی ترنم کے ساتھ ادا ہونا ہے۔ (۱۹۵۲، زبان و بیان، ۱۵۸). [ہم + بحر (رک)].

---**بذری** (--- فت ب، سک ذ) امث.
(نباتیات) ایک ہی قسم کا تخمک یا بذرہ رکھنے کی حالت یا کیفیت۔ تمام بذرے ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں، کیونکہ اکویزیٹم بیشتر فرنز کی طرح، ہم بذری ہے۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، ۲ : ۷۰۵). ایسپیڈیم ہم بذری (Homosporous) ہوتا ہے یعنی اس کے تمام بذرے ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (سید معین الدین)، ۲ : ۷۰۱). ان کے بذرے عموماً ہم بذری (Homosporous) قسم کے ہوا کرتے تھے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۹۹). [ہم + رک : بذرہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---**بر** (--- فت ب) صف.
ساتھی؛ مقابل؛ مثل. (وضع اصطلاحات). [ہم + بر (رک)].

---**بزم** (--- فت ب، سک ز) صف.
محفل میں شریک ساتھی، ایک ہی محفل میں شریک ہونے والے۔

مجھ سا نہیں دنیا میں کوئی آج اولوالعزم
تنہا ہوں سفر کر گئے جو تھے مرے ہم بزم

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۲۷).

کچھ شکایت نہیں اے دوست جو میری نہ سنی
یہی کیا کم ہے کہ ہم بزم بنایا تو نے

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۶۰). ہم ان کے ہم بزم نہیں ہیں۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۳۶). [ہم + بزم (رک)].

---**بزمی** (--- فت ب، سک ز) امث.
کسی کے ساتھ محفل میں شریک ہونے کی حالت یا کیفیت، ایک ہی محفل میں ساتھ بیٹھنے کا عمل۔

کیا کہیں لذت ہم بزمی جاناں کیا تھی
گرمی صحبتِ بلقیس و سلیماں کیا تھی

(۱۹۰۰، امیر (مہذب اللغات)). ہم لوگوں کو جناب کی ہم بزمی کا شرف حاصل ہے۔ (۱۹۱۳، مقالات شبلی، ۸ : ۱۲۳).

بظاہر درہم و برہم ہے یہ بزم
مگر اے دوست! ہم بزمی مبارک

(۱۹۸۷، جنگ، کراچی (رئیس امروہوی)، ۱۶ اگست، ۲). [ہم بزم + ی، لاحقۂ کیفیت].

---**بِستر** (--- کس ب، سک س، فت ت) صف.
ایک بستر پر سونے والا؛ نہایت قریب بیٹھنے والا؛ (مجازاً) صحبت کرنے والا، جماع کرنے والا۔

ہو گئی ہے رات میری جان کو دیو سیاہ
آج ہم بستر جو ناسخ وہ پری پیکر نہیں

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۶۱).

بوریا فرش مشجر ہے جو ہم بستر ہے یار
وہ نہیں پہلو میں تو گل ہائے قالیں خار ہیں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۲۵).

کبھی فلک نے دکھایا نہ اوس سے ہم بستر
جگا دے بخت کو اپنے کوئی وہ خواب نہیں

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۰۴). میں دیکھتی ہوں کہ ایک رات اس کا ہم بستر وہ شخص ہو گا جو اونچی ناک والا ---- ہو۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۳۱۹). ۲۔ **ہاسٹل کے ایک ہی کمرے میں رہنے والا، روم میٹ۔** اشمیل کے ہم بستر کا داخلہ دلچسپ اور ناقابل فراموش ہے۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۳۱۹). [(۱۹۸۶، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ)، ۱۶۱)]۔ ہم + بستر (رک)].

---**بِستر کرنا** ف مر.
ساتھ سلانا؛ جماع کرنا، صحبت کرنا۔ میرا حال سنیے کہ جب میں بیاہی گئی تھی تو میری عمر نو برس کی تھی شوہر نے ہم بستر کیا۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۳۵۰).

---**بِستر ہونا** ف مر.
جماع کرنا، صحبت کرنا۔ لیکن یہ جو تجھ چاہے کہ بے ملکہ ---- بادشاہ زادہ تجھ سے ہم بستر ہو، ممکن نہیں۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۴۲۸). ہم بستر ہوتے ہی اسی رات فرخندہ کو حمل رہ گیا۔ (۱۸۱۱، چار گلشن، ۱۴۶). بسبب تقاضائے جوانی تمیز نہ کرکے اس کے ہم بستر ہوتا ہے۔ (۱۸۴۸، مفید الاجسام، ۳۶). یوسف نے اس سے ہم بستر ہونے سے انکار کر دیا۔ (۱۸۹۰، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۴۱). ایک شخص کی بیوی مزدک کے عقائد کی رو سے ہر شخص کے ساتھ ہم بستر ہو سکتی تھی۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۲۱۵). اور ایک رنڈی کی سنا تا کہ وہ ننانوے فرشتوں کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۲۱۳).

---**بِستری** (--- کس ب، سک س، فت ت) امث ~ ہمبستری.
۱۔ **زوجین کی باہمی مباشرت نیز کسی کے ساتھ مباشرت کی حالت، جماع کا عمل، مجامعت، صحبت۔**

ہم بستری بن اُس کی میں صاحبِ فراش ہوں
ہجراں میں کڑھتے کڑھتے ہی بیمار ہو گیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۴۷). نکاح ---- چھ برس کی عمر میں مکہ میں ہوا اور نو برس کے سن میں ہم بستری کا اتفاق ہوا۔ (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۳۵). ایسے مرد اور عورت میں جو ایک دوسرے کی آزمایش چاہتے ہوں بلا شرط ہمبستری متعہ کر دینا چاہئے۔ (۱۹۲۸، زود پشیماں، ۵). یہ حکم دیا کہ جب تک شوہر ثانی سے ہم بستری اور صحبت نہ ہو جائے تو اُس کے طلاق دینے سے شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہو گی۔ (۱۹۶۹، معارف القرآن، ۱ : ۴۰۹). دخول (بیوی سے ہم بستری) ---- یا ادائے شہادت میں بینائی شرط نہ ہو گی۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۷ : ۲۰۹). ۲۔ **ہم نشینی، قرب۔** خاک نشینوں کی ہمبستری کرو۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۵۱).

کاش ہم بستری یار ہو مجھ کو بھی نصیب
کاش ہو جاؤں ولا صورت دیبا میں بھی

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۵۰). [ہم بستر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---بِسْتَری کَرْنا ف مر.
جماع کرنا، صحبت کرنا۔ جو شخص عورت کے ساتھ ہم بستری نہ کرے گا خدا اس کو اولاد نہ دے گا۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱: ۶۲). یہ بھی غلط خیال دل سے گھڑ لیا ہے کہ جوان عورت سے ہم بستری کرنے سے طاقت آتی ہے۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۶۵). وہ معاصی جن میں کفارہ واجب ہوتا ہے حد نہیں ہوتی جیسے کہ رمضان میں قصداً روزہ فاسد کر دینا، یا احرام کی حالت میں زوجہ سے ہم بستری کر لینا۔ (۲۰۰۳، مجموعہ قوانین اسلام، ۱۰: ۳۵۹).

---بَسْتَہ (---فت ب، سک س، فت ت) صف.
بندھا ہوا، جڑا ہوا؛ توام، جڑواں۔ جب رشتک زرداں کے اساس سے راس تک جڑا ہوا ہو تو اس جماؤ کو ہم بستہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (سید معین الدین)، ۱: ۱۷۳). [ہم + بستہ، بستن = باندھنا].

---بَغَل (---فت ب، غ) صف.
۱. ہم آغوش، بغل گیر، ہمکنار، گلے سے لگا ہوا۔

ہم بغل یار تھا اندیشۂ اغیار نہ تھا
بے خلش تھا چمنِ عیش کوئی خار نہ تھا

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۵۹).

کھنچ گئی یار کی تصویر تو اللہ رے خوشی
ہم بغل دیر تلک مانی و بہزاد رہے

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۲۷۰).

تڑپ رہا ہوں یہاں میں تنہا وہاں عدو سے وہ ہم بغل ہیں
کسی کے دم پر بنی ہوئی ہے کسی کی حسرت نکل رہی ہے

(۱۹۰۶، تیر و نشتر، ۷۴). انگریزی ناچ میں مرد عورت ہم بغل ہو کر ناچتے ہیں۔ (۱۹۳۷، انشائے ماجد یا لطائف ادب (ح)، ۲۳۹). **۲. واصل، متصل، جڑا ہوا، وابستہ۔**

گھر میں جا سکتے نہیں سوئے کہاں یار کے ساتھ
ہم بغل رہتے ہیں ہم سایۂ دیوار کے ساتھ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۲۶).

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بیتاب! تو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہر نایاب تو

(۱۹۰۷، بانگ درا، ۱۱۸). [ہم + بغل (رک)].

---بَغَل کَرْنا ف مر محاورہ.
برابر میں بٹھا دینا، ساتھ بٹھا دینا نیز ہم رتبہ بنانا۔ آپ نے ایک سدا بہارے خانہ مشائی کو میرا ہم بغل کر دیا---- تو یہ میرا شعر جھوٹا کیوں نہ ثابت ہوتا۔ (۲۰۰۴، مکالمہ، کراچی، جولائی تا دسمبر، ۱۳: ۷۶).

بے ادب کچھ ہم نہیں خواہش ہم آغوشی کی کیا
دو نگاہیں جب ملیں گی ہم بغل ہو جائینگی

(۱۸۹۵، جوہر انتخاب، ۳۵۸).

جلا رہا ہے مجھے تم سے ہم بغل ہو کر
مرا رقیب تمہارے گلے کا ہار بھی ہے

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۹۳).

ہوئے خوشی سے ہم بغل
الم نصیب نیند ---------- میں

(۱۹۲۵، نغمہ زار، حفیظ، ۱۰).

---بَغْلی (---فت ب، سک غ) امذ.
ہم آغوشی، بغل گیری۔

کھنچنے نہ لگی راز کہیں ہم بغلی کا
رکھ دو دہن حلقہ آغوش پر انگشت

(۱۸۶۱، سراپا سخن، ۲۳۰). [ہم بغل + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پا امذ.
ہم قدم، ساتھی نیز محافظ۔

دل پیچ جنوں کے ہو سمائے
ہم پا ہو میرے برہنہ پائے

(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں، ہوس، ۳). [ہم + پا (رک)].

--- پاسَنگ (---فت س، غنہ) صف.
ایک ہی درجہ رکھنے والے، ہم مرتبہ، ہم پلہ۔ اردو شعر و ادب کو اپنے عہد کی تاریخ کی نوعیت بدل ڈالنے والی قوتوں کا ہم پلہ اور ہم پاسنگ بنا دیا۔ (۱۹۹۰، فیض، عہد اور شاعری، ۵۹). [ہم + پاسنگ (رک)].

--- پائِگی (---فت ی) امث.
ہم قدمی، ساتھ دینے کی حالت۔ ان میں بھی ی برقرار رہے گی جیسے ---- ہم پایہ، ہم پائگی، کم مایہ کم مائگی۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۸۴). [ہم پایہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پایَہ (---فت ی) صف.
ایک ہی درجہ یا رتبہ رکھنے والے، ہم رتبہ نیز ہم قدم؛ ساتھی۔

ہم پایہ کیوں نہ عرش بریں کے ہو عشق یار
کرسی نشیں ہے دل کے ملاذ منبع کا

(۱۷۹۲، محب، د، ۳).

ہم پایہ و ہمسایہ ہیں یہ خلد کے رہبر
وہاں لعل زمرد کے ہیں قصر ان کے منور

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۴: ۲).

فخر پابوسی سے تیری آسماں سا ہو گئی
یہ زمیں ہم پایہ عرش معلے ہو گئی

(۱۹۰۰، باقیات اقبال، ۴۵). ان کا تاثراتی محیط آفاقی علامات کے مقابلے میں چھوٹا ہوتا ہے مگر شاعر کی اپنی خلاقی کے حوالے سے یہ آفاقی علامات کے ہم پایہ ہوتی ہیں۔ (۲۰۰۵، علامت کے مباحث، ۵۲۵). [ہم + پایہ (رک)].

--- پَلّہ (---فت پ، شد ل بفت) صف.
۱. برابر کا؛ برابر کی ٹکر کا، برابر کی جوڑ کا؛ ہم رتبہ۔

کس کو ہم پلہ گنے حسن میں وہ طفل شریر
سمجھے یوسف کو جو پاسنگ ترازو اپنا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۸).

دامن ابر جو گہربار سے ہے ہم پلہ
دامن باغ سے ہے دست و گریباں تیرا

(۱۹۰۵، داغ (مہذب اللغات)). جامی بے (جن کا ذکر سفر اٹلی کے سلسلہ میں آئے گا) بکر سامی بے کے ہم پلہ لوگوں میں ہیں۔ (۱۹۲۲، نقش فرنگ، ۶۱). اسلامی ماہرین کیمیا میں جابر کے بعد مگر اسی کا ہم پلہ ابن ذکریا الرازی گزرا ہے۔ (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۲). یہ صحیفہ صحابہ میں اس قدر شہرت پذیر ہو چکا تھا کہ اس کے تواتر اور اس میں بیان کردہ احکام وکلیات کی کثرت کی بنا پر اس کو قرآن کریم کا ہم پلہ خیال کیا جاتا تھا۔ (۱۹۶۸، علوم الحدیث، (ترجمہ)، ۴۸). نہ اس کی قدرت کے لیے ماہیت ہے اور نہ ان اوصاف میں کوئی اس کا مشابہ ہے کیونکہ اس کی ذات کے لیے کوئی کفو (ہم پلہ) نہیں ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۴۶). جیوٹ نے انگلستان سے اپنے ایک ہم پلہ امیر مرغ باز دوست ایرک رسل کو امریکہ آنے کی دعوت دی۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۳۶۳). **۲. برابر کی مار کا (تیر)، برابر فاصلہ کا.** چلاتری کماں کا کھنچا کس سے اے جواں ہم پلہ کس کا تیر ترے تیر سے ہوا. (۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۲۱). **۴. ہم وزن.** (جامع اللغات). [ہم + پلہ (رک)].

--- پَلّہ ہونا محاورہ.

برابر ہونا، جوڑ کا ہونا، مساوی حیثیت کا ہونا۔

سرّ الٰہی سے ہے واقف علیؑ
رتبے میں ہم پلہ ہے وو یا نبی ﷺ

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۱). دولت عثمانیہ ----- کے قدم جمے رہے تو ایک زبردست یورپ کی سلطنت کے ہم پلہ ہو جائے گی۔ (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) (دیباچہ)، ۳). توبہ توبہ ہم پلہ ہونا تو کجا ان کے پاسنگ بھی نہیں۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۸۹). دنیاوی زیب و زینت میں دوسروں کے ہم پلہ ہونا۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۵۷۸).

--- پَنجگی (--- فت پ، سک ن، فت ج) امث.

پنجہ لڑانے کی حالت، برابر کا زور، برابر کی طاقت، برابری۔ اس وقت ایسا اور کوئی نہ تھا کہ تاب ہم پنجگی و مقابلے کی نواب بہادر کے رکھتا ہو۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۲۷۳). [ہم + پنجہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقہ کیفیت].

--- پَنجَہ (--- فت پ، سک ن، فت ج) امذ.

پنجہ لڑانے والے، پنجے سے پنجہ ملانے والے، زور اور طاقت والے۔ وہ زور و طاقت میرے جسم میں ہے کہ رستم اور سام نریمان بھی میرے ہم پنجہ نہیں ہو سکتے۔ (۱۸۹۳، کوچک باختر، ۹۲۲). [ہم + پنجہ (رک)].

--- پَنجَہ و مِنقار ہونا محاورہ.

چونچ اور پنجے سے ایک دوسرے کو مارنا؛ باہم جھگڑنا، مدمقابل ہونا۔ دونوں جانوران شکاری اثنائے راہ میں ہم پنجہ و منقار ہو گئے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸: ۱۴۶).

--- پَہلو (--- فت مج پ، سک ہ، و مع) صف.

۱. پہلو میں بیٹھنے والا، ہم کنار، بغل گیر۔

تجھے دیکھے جو بیٹھے یوسف کے مصری ہم پہلو
زلیخا کا دل اوس کا چھوڑ کر تیرا کرے لالچ

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۱۰۰). ہم پہلو لعبتان مہ رو، پری شمائل ----- ہر ایک حورو ش، آفت روزگار ہے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ: رشید حسن خاں)، ۱۴).

ہم کسی سے نہ ہوئے تیرے سوا ہم پہلو
تکیے کو پہلو میں لینا بھی گوارا نہ کیا

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۱۲۶). **۲. ساتھی، رفیق، ساتھ چلنے والا، ساتھ دینے والا۔**

کاروبار زندگانی میں وہ ہم پہلو مرا
وہ محبت میں تری تصویر وہ بازو مرا

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۵۷). **۳. ہم رتبہ، ہم پلہ۔** اگر کاش یہ مذاق آجاتا تو عرب کی شاعری یونان، روم، انگلستان اور سنسکرت کی شاعری کے ہم پہلو ہو جاتی۔ (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۱۸۸).

دل کو تپش ہجر کی ہو تاب کہاں تک
ہم پہلوے آتش رہے سیمابؔ کہاں تک

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۹۱). **۴. زوجین.** (پلیٹس). [ہم + پہلو (رک)].

--- پَہلو بنانا ف مر محاورہ.

ساتھی یا رفیق بنانا؛ ہم رتبہ بنانا۔ میں تمھیں اپنا ہم پہلو بنانا چاہتی ہوں۔ (۱۹۲۹، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴: ۲۳، ۶).

--- پَہلو کَرنا محاورہ.

قریب کرنا، ملانا؛ ساتھی بنانا؛ ہم مرتبہ بنانا۔

ہوتا ہے جس سے اسود و احمر میں اختلاط
کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر!

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۲۷۶).

--- پَہلو ہونا محاورہ.

۱. پہلو میں بیٹھنا، آپس میں ملنا، اتفاق ہونا، قریب ہونا، پہلو بہ پہلو ہونا۔

ہجر میں بھی وصل کا حاصل رہا ہم کو مزہ
یار پہلو سے اوٹھا تو درد ہم پہلو ہوا

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۱۸). **۲. متصل ہونا، جڑنا، ایک جیسے ہونا۔** دو جنوں کو جنیاان طبقۂ اعلیٰ سے جنکے دل کمال لطافت سے روح ملائکہ سموات کے ہم پہلو تھے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۳۹۴).

جس کے دم سے دلی و لاہور ہم پہلو ہوئے
آہ! اے اقبال، وہ بلبل بھی اب خاموش ہے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۱۷).

--- پِیالَگی (--- کس پ، ی خ، فت ل) امث.

اکٹھے پینے کی حالت یا کیفیت، ہم پیالہ ہونے کی حالت، گہری دوستی، بے تکلف یاری۔ نامے کے بعد دیدار، دیدار کے بعد ہم نشینی، ہم نشینی کے بعد ہم پیالگی یعنی بے تکلفی کی یہ صورت ہے کہ اب چہرہ فروغ مے سے گلستان کئے ہوئے ہیں۔ (۱۹۷۳، متاع لوح و قلم، ۸۳). [ہم پیالہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقہ کیفیت].

--- پِیالَہ (--- کس پ نیز ی خ، فت ل) صف امذ.

۱. ایک پیالے میں ساتھ کھانے والا، ہم کاسہ؛ (کنایۃً) ساتھ کھانے پینے والا، گہرا دوست، ندیم۔

تھا جو ایام عیش کا ہمدم
ہم پیالہ شریک شادی و غم

(۱۸۶۷، کلیات اسمٰعیل، ۷۳).

اعدا سے ہم پیالہ یاں اجتناب اتنا
واں بے حجابیاں وہ ہم سے حجاب اتنا

(۱۸۸۹، رونق سخن، ۲۶). یہ جتنے آدمی ہم پیالہ اور ہم نوالہ رہتے ہیں ---- نکمّے آدمی ہیں ۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۲۴). ندیم کے اصلی معنے تو ہم پیالہ دوست کے ہیں ۔ (۲۰۰۰، سلام و پیام، ۲: ۱۳۲). **۲۔ ساتھ شراب پینے والا، ہم قدح۔**

وہ یار ہم پیالہ ، وہ ساقی ، وہ مے کہاں
سب اپنی میکشی کے قرینے گزر گئے

(۱۸۳۸، ناسخ (تاثرات و تعصّبات، ۲۴۴)).

کسی روز رندوں کا ہو ہم پیالہ
مرا ذمّہ ہے کوئی منکر نہ ہوگا

(۱۸۴۰، شہیدی (کرامت علی)، د، ۱۰). [ہم + پیالہ (رک)].

---**پِیالَہ (و) ہَم نِوالَہ** (--- کس پ نیز ی مخ، فت ل، ہ، کس ن، فت ل) امذ صف.

ایک ساتھ شراب پینے والے، ایک ساتھ کھانے والے، ساتھ کھانے پینے والا؛ (کنایۃ) بہت گہرا دوست۔ دوستان ہم پیالہ و ہم نوالہ نے بیچ بزم مسرت و انبساط کے داد خوش وقتی و خورسندی کی دی۔ (۱۷۷۵، نو طرز مرصع، تحسین، ۷۹). ہر چند جوان ہم پیالہ ہم نوالہ ہونے کو مجبور ہوتا تھا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۳۷). ان کو نواب صاحب کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ دیکھ کر خدا جانے کتنے زہر کے سے گھونٹ پی پی کر رہ جاتے ہوں گے۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۷۹). فلاں تیرے ہم پیالہ و ہم نوالہ کو خدا نے اپنی رحمت کی طرف بلا لیا ہے۔ (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ، ۳: ۱۰۰). اس علاقے کی بھینسیں بھی تو اپنے مالک کی ہم پیالہ و ہم نوالہ تھیں۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۲۱۸). [ہم پیالہ + و (حرف عطف) + ہم نوالہ (رک)].

---**پِیالَہ و ہَم نِوالَہ ہو جانا** محاورہ.

بہت گہرا دوست ہو جانا، از حد قربت اختیار کرنا، بے تکلف ہو جانا۔ دوستان دورو زہ سے بے دھڑک ہم پیالہ و ہم نوالہ ہو جانا کیا معنی۔ (۱۷۷۵، نو طرز مرصع، تحسین، ۱۰۶).

---**پِیالَہ ہونا** محاورہ.

ساتھ کھانا پینا نیز بہت قربت یا بے تکلفی اختیار کرنا۔ ناطقان میخانہء معانی بد مستان مطلق سے ہم پیالہ ہوتے ۔ (۱۸۵۹ ، تاریخ ممتاز ، ۲۷). ایک دفعہ ---- شیخ بہاء الدین ---- ہر ایک کے ساتھ ہم پیالہ ہوئے۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۳۱۸).

---**پَیام** (--- فت پ) صف.

ایک سا پیغام دینے والے؛ جن کا ایک ہی پیغام ہو۔

کلیم میں نہ سہی صاحب کلام تو ہوں
نہیں کرشن مگر ان کا ہم پیام تو ہوں

(۱۹۴۰، کرشن گیتا، ۱۸) ـ] ہم + پیام (رک) [ـ].

---**پیشَگی** (--- ی مج، سک ش) امث.

ہم پیشہ ہونے کی حالت، ایک پیشے سے تعلق رکھنے کی کیفیت، ایک کام یا کاروبار میں ہونے کی حالت۔ اس سولہ سترہ برس کی ہم پیشگی میں صرف ایک مرتبہ تذکرۂ شعر ہوا ۔ (۱۹۴۸، سرود نو ، ۷۴). کرتے تھے اور وکالت کی ہم پیشگی کی رعایت سے ان سے صرف "جناح" کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ (۱۹۹۰، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۲۸). [ہم پیشہ (ہ مبدل بہ گ) + ی لاحقہء کیفیت].

---**پیشَہ** (--- ی مج، فت ش) صف.

ایک ہی پیشہ کے لوگ، ایک ہی کام کرنے والے، ایک ہی شعبے سے وابستہ نیز حریف۔

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا
غالب کو بُرا کیوں کہو ، اچھا ، مرے آگے؟

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۹). رشتہ داروں اور ہم پیشوں اور ہم سبقوں میں زیادہ محاسدت ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۳۴۵). آپ سید ہیں اور یہ برہمن ہے امید ہے کہ آپ اپنے ہم پیشہ کی دستگیری میں دریغ نہ فرمائیں گے ۔ (۱۹۲۶، خطوط عبدالحق ، ۱۳۵). اس کے ہم پیشہ پروفیسر اس کے مخالف ہو گئے ۔ (۲۰۰۳ ، سائنسی نقطہ نگاہ (ترجمہ)، ۲۱). [ہم + پیشہ (رک)].

---**پیوَنْد** (--- ی لین، فت و، سک ن) امذ.

ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہونا، وابستگی، چیزوں کا ملنا، باہم پیوست۔ زہے طالع اس کے جو اس سے ہم پیوند ہوا اور فرزند اس کا خاتم المرسلاں محبوب ایزد سبحان کہلاوے۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری، ۱۴). ادب، لحاظ، شائستگی ایسی اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے بے تکلف دوستی اور رشتہ داری اور دلی دوستی قائم اور ہم پیوند رہیں۔ (۱۸۹۴، تعلیم الاخلاق ، ۱۲۲). [ہم + پیوند (رک)].

---**تاب** صف.

ہمسر، برابری کرنے والا۔ (نور اللغات). [ہم + تاب (رک)].

---**تَپِش** (--- فت ت، کس پ) امذ.

حرارت میں یکساں، ہم حرارت۔ پس یہ مفروضہ کہ حجم اور دباؤ میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہم تپش (Isothermal) ہوتی ہیں اور قانون بوائل کی تابع ہوتی ہیں، درست نہیں ہو (۱۹۶۷، آواز، ۱۸۱). [ہم + تپش (رک)].

---**تَخَلُّص** (--- فت ت، خ، شد ل بضم) امذ.

ایک سا تخلص رکھنے والا، ایک ہی تخلص رکھنے والا۔ نہ کوئی اپنا ہم عرف بننے دیا نہ ہم تخلص بہم پہنچایا۔ (۱۸۵۸، خطوط غالب ، ۲۶۸). ان ہم عصر اور ہم نام، ہم تخلص شعراء کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، اردو، کراچی، اپریل تا جون، ۱۱۱). [ہم + تخلص (رک)].

---**تَرازو** (--- فت ت، و مع) صف.

ہم وزن، مقابل، ہم قوت، برابر؛ رک: ہم پلہ۔

در لینا کہ بھی زور بازو میرا
نہ دیکھیا بھی کوئی ہم ترازو میرا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۴۹). [ہم + ترازو (رک)].

---**تَرکِیب** (--- فت ت، سک ر، ی مع) صف.

۱۔ جس کی بناوٹ ایک سی ہو، ہم اصل، یکساں؛ (کیمیا) کیمیائی مرکبات کا سلسلہ جن کے خواص یکساں مگر ایٹمی ترکیب مختلف ہو۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ مرکبات آپس میں ہم ترکیب (Isomers) ہیں ۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۵۶۰). **۲۔ (i) (حیاتیات) دو حصوں میں منقسم لونیے جو یکساں خصوصیات اور جینیائی ترکیب کے حامل ہوں۔** ویا سکیولر کرپٹو گیمس میں پھول کا شکلیاتی معادل یعنی اس کا ہم ترکیب اکوپزیئم اور سیلاجی نلا کے بذرہ دان بردار سروں کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۶۴). یہ پائیرینائیڈین الجی کی پائیرینائیڈوں کے ہم ترکیب (Homologous) نہیں ہیں ۔ (۱۹۷۰، برائیو فائیٹا، ۱۸۷). **(ii) (حیاتیات) یکساں، متجانس (اعضاء وغیرہ) جو ضروری نہیں کہ عمل میں بھی یکساں ہوں۔** وہ اعضاء جن کے متعلق یہ یقین کیا جاتا ہے

کہ جدی جانور کے مماثل انھوں نے اعضاء سے تبدیلی کے ذریعے ابتداء کی ہے، ہم ترکیب کہلاتے ہیں۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات، ۴۵۲). [ہم + ترکیب (رک)].

---ترکیبی (---فت ت، سک ر، ی مع)امث.
ہم مناسبتی، یکساں عناصر پر مشتمل، جو وزن اور سالماتی ساخت کے لحاظ سے یکساں تناسب کے حامل ہوں۔ ہم ترکیبی اور یک ترکیبی، ------ ارتقاء میں ارکان پودوں کی شکلوں میں وسیع توافقی ترمیم واقع ہوتی جائیگی۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، محمد سعید الدین، ۲ : ۶۶۹). محض فقریوں سے ہم ترکیبی کی بنا پر انہیں شریانوں اور وریدوں کا نام دیا گیاہے۔ (۱۹۶۵، حیوانیات، ۱: ۵۱). [ہم ترکیب + ی، لاحقۂ نسبت].

---ترکیبہ (---فت ت، سک ر، ی مع، فت ب)امذ.
ایک ہی ترکیب سے متعلق، مرکبات جن میں کیمیائی عناصر اور ان کی مقداروں کے تناسب تو ایک جیسے ہوں لیکن ان کے سالموں کے اندر جوہروں کی ترتیب مختلف ہو ۔ مرکبات جن میں کیمیائی عناصر اور ان کی مقداروں کے تناسب تو بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کے سالموں کے اندر جوہروں کی ترتیب مختلف ہوتی ہے ان کو ہم ترکیبے کہتے ہیں۔ (۱۹۷۰، زعمائے سائنس (ترجمہ)، ۲۳۱). [ہم ترکیب + ہ، لاحقۂ نسبت].

---ترنگ (---فت ت، ر، غنہ)امذ.
(مراداً) ہارمونیم۔ طبلے کی ایک جوڑی، ایک پاؤں کا ہم ترنگ (ہارمونیم) اور کچھ انگریزی طرح کی سارنگیاں۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۳۵). [ہم + ترنگ (رک)].

---تعلیم (---فت ت، سک ع، ی مع)امذ.
رک: ہم جماعت؛ ایک سی تعلیم والے. (ماخوذ: پلیٹس). [ہم + تعلیم (رک)].

---تگاوُر ہونا (---فت ت، ضم و)امذ.
جنگ میں حریفوں کے مرکبوں کا ٹکراؤ، اپنے مرکب سے حریف کے مرکب کو ٹکرا دینا، گھوڑے کو گھوڑے سے ٹکرانا۔ امیر بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر اس کافر سے ہم تگاور ہوئے۔ (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴ : ۸۴۰).۔ اف: ہونا۔ (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۸۴۰).

---تن (---فت ت)صف.
(کنایۃ) ساتھی، دوست۔

کاٹے جسے تلوار وہ جوشن نہیں میرا
ہاں غیر تہمتن کوئی ہمتن نہیں میرا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۱۵۱). [ہم + رک: تن (۱)].

---تن (---فت ت)صف ~ ہمتن۔
یکساں بدن والا، مضبوط بدن والا؛ (کنایۃ) طاقتور، زور آور۔

کاٹے جسے تلوار وہ جوشن نہیں میرا
ہاں غیر تہمتن کوئی ہمتن نہیں میرا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۱۵۱). [ہم + رک: تن (۱)].

---توازن (---فت ت، ضم ز)امذ.
رک: ہم تول۔ بچے کی نامناسب پرورش سے ----- اس کا سخت گیرانہ، انقباض پذیرانہ، ساکن توازن کی طرف رجحان ہوگا جس کی وجہ سے اس کی ہم توازن صلاحیت مجروح ہو جائے گی۔ (۱۹۷۰، پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات، ۲۹۵). [ہم + توازن (رک)].

---توازنی (---فت ت، ضم ز)امث.
ہم توازن ہونے کی حالت، مساوی ہونے کی کیفیت نیز برابری؛ مساوات، یکسانیت۔ یہ کیفیت سیاسی، معاشرتی یا معاشی ہو سکتی ہے جو بین شخصی تعلقات کی ہم توازنی کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ (۱۹۷۰، پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات، ۵۵). [ہم + توازن (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---تول (---و مج)امذ.
تول میں برابر، تول میں یکساں؛ ایک وزن، ہم پلہ، برابر۔

مغربی کے پلے کریں پنجہ تول
فرنگیاں سوں ہم تول ہو بات بول

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۳۴).

نبوجھو یہ بگولہ ہے مرا ہم تول صحرا میں
یہ قبر حضرت مجنوں ہے ڈانواڈول صحرا میں

(۱۷۵۱، نکات الشعرا (عزلت)، ۹۳).

پلا ساقیا مے جو بے مول ہو
ہمیشہ جواہر کے ہم تول ہو

(۱۸۴۵، تحفۂ اعظم، علی مہری، ۳۰). [ہم + رک: تول (۱)].

---جا صف ~ امذ: ~ ہمجا۔
۱. اکٹھا، ایک جگہ پر۔ اردو کے ---- محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ چھانٹ کر ہم جا کر لیے ہیں۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۴۷). **۲. ایک نوع یا جنس کا؛ (کیمیا) ایک ہی عنصر کے دو یا دو سے زیادہ جوہروں میں سے کوئی ایک جس کے مرکزوں میں قلبیوں (پروٹانوں) کی تعداد تو یکساں ہو لیکن نیوٹرانوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے ۔** بعض عناصر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہم جا دنیا میں قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۸، نیا افق نئی منزلیں، ۸۵). عام آکسیجن کے تین ہمجا آئیسوٹوپ ----- ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۵، غیر نامیاتی کیمیا، ۳۷۹). [ہم + رک: جا (۱)].

---جام امذ.
ایک پیالے میں پینے والا، ہم پیالہ، ندیم، دوست۔

سو میں بھی وو مجلس کا مہماں ہوا
محبت سے ہم جام و ہم خواں ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۸۱). [ف ہم + رک: جام (۱)].

---جائی امث ~ ہمجائی۔
ایک جگہ پر ہونے کی حالت؛ (طبیعیات) تمام اطراف میں یکساں خواص رکھنے کی حالت، ہم جائیت، نظیریت۔ عناصر کے وزن جوہر مختلف ہوتے ہیں اس لیے مختلف ہمجائی عناصر کے سالمات کے تعدد ارتعاش بھی مختلف ہوتے ہیں ۔ (۱۹۳۹، طبیعی مناظر، ۲۰۵). ریڈیائی ہم جائی اور جوہری توانائی سے ----- فائدہ اٹھانے کے لیے کوشش کی جارہی ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۲۷). [ہم جا + ئی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---جدّ (---فت ج، شد نیز بلا شد د) صف امذ.
جس کے آباؤاجداد ایک ہوں، ایک نسل کے، ایک دادا کی اولاد۔ میر محمد امین کا ایک ہم جد بھی ان کے ساتھ آیا۔ (۱۸۶۹، خطوط غالب، ۳۸۴). یہ اور اسداللہ خان غالب ہم جد ہیں۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۱۹۵). ان کے دادا اسید علی اور نانا سید عرب ہم

جد تھے۔ (۱۹۵۰، بزم صوفیہ، ۲۱۸). غالب میرے ہم جد نہیں، رشتہ داری ہے مگر مجھ سے شاعر کے طور پر بعد میں متعارف ہوئے۔ (۱۹۹۵، ارمغان عالی، جمیل الدین عالی فن اور شخصیت، ۴۵۵). اف : ہونا۔ (۱۹۹۵، ارمغان عالی، جمیل الدین عالی فن اور شخصیت، ۴۵۵). [ہم + جد (رک)].

---جَدّی (---فت ج، شد د) صف امذ.
رک : ہم جد۔ بنی سلیم جو بنی خصفہ کی ایک شاخ اور بنی ہوازن کے ہم جدی تھے مدینہ کے قریب رہتے تھے۔ (۱۸۸۴، مقدمہء تحقیق الجہاد، ۵۰). ترکہ سب سے قریب ہم جدی رشتہ داران میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ (۱۹۷۷، مجموعہء قوانین اسلام (مقدمہ)، ۵ : ۱۵۴۵). [ہم جد + ی، لاحقہء نسبت].

---جَریدَہ (---فت ج، ی مع، فت د) امذ.
سواروں کا دستہ. (فرہنگ بوستان خیال). [ہم + جریدہ (رک)].

---جَسامَت (---فت ج، م) صف.
ایک جیسی ہیئت کا، ایک جیسی ساخت یا یکساں شکل و صورت کا، یکساں جسامت والا۔ نوخیز شاخیں دل کش ڈیزائن بنائیں اور ہم جسامت ہوں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۸۹). [ہم + جسامت (رک)].

---جَلْسَہ (---فت ج، سک ل، فت س) صف.
رک : ہم جلیس جو فصیح اور مستعمل ہے۔ خود مولوی محمد اسمٰعیل اُن کے ہم سبق و ہم جلسہ تھے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہء مومن، ۷۱). [ہم + جلسہ (رک)].

---جَلِیس (---فت ج، ی مع) صف.
پاس بیٹھنے اٹھنے والا، دوست، یار، رفیق، ہم نشین، ہمدم؛ مصاحب؛ ولی؛ ہمراز۔

وفادار نت عشق کا ہم جلیس
جو ہے سکھ کا بیری برہ کا انیس

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۲). اے دوست ہم جلیس و محب اس گنج اوّل سو حال گنج مخفی ہے۔ (۱۶۹۷، پنج گنج، ۲۸).

یہ ہم جلیس، یہ ہمدم ہیں، بزم ہستی تک
لحد میں کوئی کسی کا شریک حال نہیں

(۱۸۵۴، غنچہء آرزو، ۱۰۵). ان کی بد کرداری کی وجہ سے ان کے ہم جلیسوں اور ڈاکٹروں دونوں طرف سے ----- تنفر کا اظہار ------ ہے۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۸۶). ان کے ہر وقت کے ہم جلیس ایک میر صاحب تھے۔ (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۵). مغرب کی ترقی کا وہ کون سا رخ تھا جو غالب اور اُن کے ہم جلیسوں پر ظاہر نہ تھا۔ (۲۰۰۴، غالب اور آج کا شعور، ۲۴). [ہم + جلیس (رک)].

---جَلِیسی (---فت ج، ی مع) امث.
یاری، دوستی۔ اپنے خاص دوستوں سے ان کی ہم جلیسی میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ (۱۹۴۰، مقدمہ کلیات میر (عبدالباری آسی)، ۱۸۹). کراچی میں وہ جناب سحر انصاری کی ہم جلیسی فرما رہے ہیں۔ (۱۹۹۱، خاکہ نما، ۱۱۲). [ہم جلیس + ی، لاحقہء کیفیت].

---جَم (---فت ج) صف.
پاس بیٹھنے والا، دوست، یار، رفیق۔

سر زلف لیلائے دل خم ہوا
فقیروں سے محفل میں ہم جم ہوا

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۱۱۷). [ہم + جم (رک)].

---جَماعَت (---فت ج، ع) امذ.
ایک ہی جماعت میں پڑھنے والے، ہم سبق، جماعت کا یار، ہم درس۔ مناسبت طبیعت کی وجہ سے اس کے بعض ہم جماعت اس سے خاص خاص چیزوں میں اچھے بھی تھے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴). مجھے اپنی عزیز بہن رابعہ بیگم سے جو پانچ چھ سال تک ہم مدرسہ بلکہ ہم جماعت رہی ہیں دلی ہمدردی ہے۔ (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۴۰). میں کبھی اپنے کسی ہم جماعت کی تصویر بنا دیتا تھا اور کبھی کسی ٹیچر کا نقش اپنی کاپی پر اتار دیتا تھا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۶). [ہم + جماعت (رک)].

---جَنْب (---فت ج، سک بشکل م ن) صف.
ہم جلیس، ہم پہلو، دوست۔

ترا وہ رتبہ عالی ہے شاہ رخ مرزا
نہ ہو سکے ترے ہم جنب رتبہ، رتبہ جم

(۱۸۷۹، عیش دہلوی، (فرحت، مضامین، ۲ : ۱۷۸)). [ہم + جنب (رک)].

---جِنْس (---کس ج، سک ن) صف ~ ہمجنس.
یکساں، ہم رتبہ، ہم پیشہ، ہم ذات، ایک ذات کے۔

گموں اس ستیں میں کہ ہم جنس ہے
وو ہم سار خاکی وہم انس ہے

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۸۲). تنہائی سے اور نہ ہونے ہم جنس کے سے وحشت زدہ تھا۔ (۱۷۹۲، شاہ عالم ثانی، عجائب القصص، ۵۵۰). اپنے تئیں ایسے مرتبے پر پہنچاؤں کہ میرے ہم جنسوں میں سے کوئی میری برابر نہ ہو۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۳۹). مرد کے حسن سے اس کے ہم جنس ضرور رشک کرتے ہیں۔ (۱۹۲۲، مضامین عظمت، ۲ : ۸۱).

روح ہے جب تک بدن میں عشق ہمجنسوں سے ہو
عشق بھی اک مذہب اسلام ہی کا نام ہے

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۱۰۹). ایک تنہا درخت ان درختوں سے مختلف ہوتا ہے جو اپنے ہم جنسوں کے جھرمٹ میں ہو۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۴۵). [ہم + جنس (رک)].

---جِنْسانَہ (---کس ج، سک ن، فت ن) م ف صف.
ایک ہی جنس سے متعلق، ایک ہی جنس کا۔ فن میں حسن استدلال میں، صداقت اور ہم جنسانہ راہ و رسم میں محبت کا وجود ظہور میں آتا ہے۔ (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۶۳). [ہم جنس + انہ، لاحقہء صفت و تمیز].

---جِنْس پَرَسْت (---کس ج، سک ن، فت پ، ر، سک س) صف.
اپنی ہی صنف کی طرف جنسی کشش محسوس کرنے والا، ہم جنسیت کا رجحان رکھنے والا، مرد یا عورت جس کا جنسی میلان اپنی ہی صنف کی طرف ہو؛ اپنی ہی جنس کے افراد سے جنسی یا شہوانی رغبت رکھنے والا۔ ماہرین حیاتیات نے تجربات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ مرد اور عورت فطری طور پر ہم جنس پرست واقع ہوئے ہیں۔ (۱۹۶۰، فرہنگ نفسیات، ۱۰۶). ستر کی دہائی میں ہم جنس پرست کھل کر سامنے آ گئے تھے، آج کل جیسے ہم جنس پرست ہونا ایک فیشن بن گیا ہے۔ (۲۰۰۰، افکار، کراچی، جنوری، ۴۹). [ہم جنس + پرست، پرستیدن = پوجنا].

---جِنْس پَرَسْتی (---کس ج، سک ن، فت پ، ر، سک س) امث.

اپنی ہی صنف کی طرف جنسی کشش رکھنے کی حالت یا کیفیت، ہم جنسیت۔ ہم جنس پرستی، ایک ایسی جنسی کشش جو اپنی ہی جنس کی طرف ہو۔ (۱۹۶۰، فرہنگ نفسیات، ۱۰۵). سعودی پولیس کی تفتیش کے مطابق یہ ہم جنس پرستی پر مبنی ایک مناقشہ کا بھیانک انجام تھا۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۷۵). [ہم جنس پرست + ی، لاحقہء کیفیت].

---جِنْسی (---کس ج، سک ن) امث.

ا۔ اپنی ہی صنف کی طرف کشش محسوس کرنے کا عمل نیز اپنی ہی صنف سے جنسی تسکین حاصل کرنے کی حالت یا کیفیت یا عمل۔ حسن عسکری نے "چائے کی پیالی" اور "پھسلن" جیسے میلان ہم جنسی سے بھرپور افسانے لکھے۔ (۱۹۶۸، مثبت قدریں، ۷۳). اس فقرے سے ڈک کی مراد یہ تھی ہم جنسی کرنے والوں کو سہولتیں دی جائیں گی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۲۷). [ہم جنس + ی، لاحقہء نسبت و کیفیت].

جِنْسِیَت (---کس ج، سک ن، کس س، فت ی) امث.

ہم جنس ہونے کی حالت، ایک نوع یا قسم کے ہونے کی حالت، ایک صنف کے ہونے کی کیفیت۔ پر کرتی گنوں کے بے جوڑپن اور پوری ہم جنسیت کی حالت آہستہ آہستہ بنتی رہی۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ، ۱: ۳۶۹). اکثریت کے ہاں نرگسیت اور اذیت پرستی ------ سے لے کر ہم جنسیت تک بہت سے مریضانہ اور کج روی پر مبنی رجحانات مل سکتے ہیں۔ (۱۹۸۹، تخلیق تخلیقی شخصیات اور تنقید، ۱۷). [ہم جنس + یت، لاحقہء کیفیت].

---جِوار (---فت نیز کس نیز ضم ج) صف ~ ہمجوار.

ا۔ قریب رہنے والا، پڑوسی، ہمسایہ؛ ایک ہی علاقے کا۔

سمجھ رہے ہیں وہ یورپ کو ہم جوار اپنا
ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ قریب

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۱۳). اردو سندھی کی سرحدیں بعض مقامات پر ملتی ہیں اور اس راستے سے وہ ہم جوار زبانیں ہیں۔ (۱۹۷۰، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۷۳). **۲۔ پردیسی.** (نوراللغات). **۳۔ ہم عمر جو ساتھ کھیلا ہو، جو سن و سال میں برابر ہو؛ رک: ہم جول.** (ماخوذ: مہذب اللغات). **۴۔ مانند، مثل، ہم پلہ۔**

سمجھ رہے ہیں وہ یورپ کو ہم جوار اپنا
ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ قریب

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۱۳). **۵۔ ہم وطن (فرہنگ آنند راج).** [ہم + جوار (رک)].

---جول (---وج) امذ.

رک: ہم جولی جو زیادہ مستعمل ہے، ساتھی، دوست، یار۔

برزخ سو او کیا کسے کہیں بول
بولیا نہیں گرچہ کوئی ہم جول

(۱۷۰۰، من لگن، ۶۶). [ہم + جول، جولی (۲) کی تذکیر].

---جولَن (---وج، فت ل) امث ~ ہجولن.

ساتھی، سہیلی۔ اُم المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحلت کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو یاد کیا کرتے تھے، ایک بار اُن کی کسی ہجولن نے دروازے پر آواز دی۔ (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۳۵). [ہم جول (رک) کی تانیث].

---جولی (---وج) (الف) صف.

ا۔ ہم عمر جو ساتھ کھیل کر بڑے ہوئے ہوں، بچپن کے ساتھی، ہم سن؛ دوست، یار۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایسے بے تکلف تھے جیسے ہم جولی۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۴۲). اس کے ہم جولی پست دیوار پر سے اپنے گرد آلود سر اٹھا کر اسے تعجب اور شک سے دیکھ رہے ہیں۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۵۱). اگر ایک شخص شراب سے توبہ کرتا ہے تو ----- اس کے پرانے ساتھی اور ہم جولی اس کی مزاحمت کرتے ہیں۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۱۸۰). ہمیں تو کھیلنے والے ہجولی درکار تھے چنانچہ مجھے خالہ کوکو کے گھر اور بچوں سے بڑی دلچسپی محسوس ہوئی۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۳۶). **۲۔ برابر کا، ہم پایہ، ہم رتبہ۔** متوسط درجہ کے بھی رئیسوں اور اشراف سے جو گویا ہمارے ہجولی یعنی ہمارے سے درجہ اور رتبہ کے سے تھے دوستانہ ملا۔ (۱۸۶۹، مکاتیب سرسید، ۱۶).

---جولی (ب) صف مث.

کمسن لڑکی جو دوسری خرد سال لڑکی کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہے، ساتھ کی کھیلی؛ وہ ہم سن و ہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیل کر جوان ہوئی ہو، ساتھ کی کھیلی۔

جی میں کچھ رہتی نہیں دھڑ میں نری پولی ہے تو
اے ددا فرہاد کش بڑھیا کی ہجولی ہے تو

(۱۸۱۸، انشا، دیوان رنگین وانشا، ۱۳۵).

یاد وہ باتیں نہیں ہیں ایسی کیا بھولی ہے تو
حف نظر آخر دوگانا میری ہجولی ہے تو

(۱۸۳۵، رنگین (فرہنگ آصفیہ)). وہ بات ہی ایسے پردے کی تھی کہ ہم جولی ہم جولی سے کہتی شرمائے۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۸۵). [ہم + رک: جولی (۲)].

---چَشْم (---فت چ، سک ش) صف ~ امذ؛ ~ ہمچشم.

ہمسر، برابر والا، ہم پلہ، ہم رتبہ؛ ساتھی؛ ایک جیسا کام کرنے والے، رقیب نیز مقابل، برابر کی ٹکر کا۔

کہاں ایسا سکے ہو گو کہ جاوے تا فلک دریا
نہیں ہم چشم میرے اشک کا مارے ہے جھک دریا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۰۴).

اگر ہم چشم دولت مند ہو چشم کرم مت رکھ
صدف پیاسی رہے ہر چند موتی پاس بہہ گزرے

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۲۸۷).

وہ چاہے صدر نشینی جو ہو ترا ہم چشم
مجھے یہ کم ہے کہ جاگہ صف نعال بھی ہو

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۲۱). صورت سے اپنے ہم چشموں ----- میں سے امتیاز پایا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۹). قدسی شاہجہانی شعرا میں صائب و کلیم کا ہم عصر و ہم چشم۔ (۱۸۶۲، خطوط غالب، ۷۸). ہمچشم کی خوشامد بھلا ہمسے ہو سکیگی، ہرگز نہیں۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۴: ۴۶۶). ہم چشم اور برابر والے اُس کے سفلہ پن پر قہقہے لگاتے ہیں۔ (۱۹۲۰، لخت جگر، ۲: ۱۹۶). بغیر کسی جبر کے اپنے ہمچشموں کو دیکھ کر خود بخود ٹرکش لباس اختیار کر لیتے ہیں۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۲۰۱). اپنے ہم چشموں اور اپنی رعایا کی نگاہ میں خفیف ہونا نہیں چاہتے۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سرآسماں، ۴۹۲). [ہم + چشم (رک)].

---چَشْم ہونا ف مر محاورہ.

ہمسر ہونا، مقابل ہونا۔

بیدار سرشک لالہ گوں سے ہم چشم بہار ہو گئے ہم

(۱۷۹۴، بیدار، د، ۵۳).

ہم چشم اس سے کیا کوئی صاحب جمال ہو
وہ ماہ چاردہ ہے اگر تم ہلال ہو

(۱۹۰۰ء، امیر (نور اللغات)).

---چشمی (---فت چ، سک ش) امث ~ ہمچشمی.

ہم چشم ہونے کی حالت، ہمسری، برابری۔

جس کا دل شوق میں جیوں آئینہ حیراں نہ ہوا
سب ہوا لایق ہم چشمی جاناں نہ ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۶۴).

اشک کو قطرۂ سیماب سے ہم چشمی ہے
چشم کو دیدۂ گرداب سے ہم چشمی ہے

(۱۷۹۵، دل عظیم آبادی، د، ۱۵۳). آخر تاج الملوک کے سوز و گداز سے بھی کچھ کنایہ کیا ہم چشمی کے سبب سے شرمندہ ہوگئی اور مارے حیا کے پانی پانی ہوگئی۔ (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۵۷).

چشم پرآب سے عاشق کے جو کی ہم چشمی
تو ہوئی اب کی برس خوب ہی برسات خراب

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۲۷). بھویں جھک آئی ہیں اور چند بال موٹے پیدا ہو کر پلکوں سے ہمچشمیکا دعویٰ کر رہے ہیں۔ (۱۹۲۴، خلیل خاں فاختہ، ۱ : ۲). اور اپنے استاد سے ہم چشمی کا دعوے کرنے لگا۔ (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲ : ۷۴۳). [ہم چشم (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---چشمی کرنا ف مر.

ہمسری کرنا، برابری کرنا، کسی کام میں مقابلہ کرنا۔

ہم چشمی ابر مجھ سے تو کرتا ہے رات دن
ایک آن میرے ساتھ یہ دیکھو نہ رو سکا

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۶).

---حال صف امذ.

ایک حالت سے تعلق رکھنے والا نیز یکساں معاشی یا سماجی حیثیت رکھنے والا۔ بچے اگر ہم خیال نہیں تو ہم حال ضرور ہیں اور شادی اور دوستی میں ہم خیال ہونا اتنا ضروری نہیں جس قدر ہم حال ہونا ضروری ہے۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۲۸). [ہم + حال (رک)].

---حالت (---فت ل) صف ~ حالتہ.

رک : ہم حال۔ اگر ہزار شخص ہم لیاقت ہوں ضرور نہیں کہ وہ سب ہم حالتہ بھی ہوں ۔ (۱۸۷۷، موعظۂ حسنہ، ۱۰۶). [ہم + حالت (رک)].

---چشمی ہونا ف مر.

برابری ہونا، ہمسری ہونا۔ ناظرین پر واضح ہے کہ ایرج و نور الدہر میں آپس میں ہمچشمی ہے۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۷۸۰).

---حال امذ.

ایک حالت سے تعلق رکھنے والے نیز یکساں سماجی حیثیت رکھنے والے۔ بچے اگر ہم خیال نہیں تو ہم حال ضرور ہیں اور شادی اور دوستی میں ہم خیال ہونا اتنا ضروری نہیں جس قدر ہم حال ہونا ضروری ہے۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۲۸). [ہم + حال (رک)].

---حالت (---فت ل) صف ~ حالتہ.

ایک حالت کے۔ اگر ہزار شخص ہم لیاقت ہوں ضرور نہیں کہ وہ سب ہم حالتہ بھی ہوں ۔ (۱۸۷۷، موعظہ حسنہ، ۱۰۶). [ہم + حالت (رک)].

---خامرہ (---سک م، فت ر) امذ.

ایک غیر لحمیاتی مرکب جو نظام ہضم کے خامروں کو ہضم میں مدد دیتا ہے، معاون خامرہ ۔ وہ خامرے جو بستہ پروتین ہوتے ہیں ان کے سالمے کا غیر پروتینی حصہ آسانی کے ساتھ باقی سالمے سے علحدہ کیا جاسکتا ہے یہ علحدہ کیا ہوا حصہ ہم خامرہ (Coenzyme) ۔ کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۷۶). [ہم + خامرہ (رک)].

---خامری (---سک م) امث.

ایک غیر لحمیاتی مرکب جو نظام ہضم کے خامروں کو ہضم میں مدد دیتا ہے، معاون خامرہ ۔ اور شاید اس مداخلت سے خامری اور ہم خامری ------ نظام متاثر ہوتے ہیں ۔ (۱۹۷۱، جینیات، ۶۳۲). [ہم +].

---خانگی (---سک نیز کس ن) امث ~ ہمخانگی.

۱۔ ایک ہی گھر میں رہنے کی حالت یا کیفیت؛ مراد : بہت بے تکلفی اور خلوص ہونے کی حالت۔ ہمسائگی مانند ہم خانگی کے ہوگئی تھی۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۱۲۵). **۲۔ عورت کا چند مردوں کے ساتھ ایک گھر میں رہنے کا عمل، داشتہ ہونے کی حالت؛ ہم بستری، زوجیت۔** (ماخوذ : جامع اللغات). مقتول ایک جوان عورت تھی جس کو ہندوستانی عیسائیوں ------- نے اس کے اقربا اور ذات سے نکال کر بالاشتراک ہم خانگی پر راضی کرلیا تھا۔ (۱۸۹۲، اصول سراغرسانی، ۶۷). [رک : ہم خانہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---خانہ (---فت ن) صف ~ امذ؛ ~ ہمخانہ.

۱۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے۔

آہ کھینچی خرابی کیا کیا نہ
تھے جو ہم سائے وے ہیں ہم خانہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۱۲).

روح اپنا گھر سمجھتی ہے تو عشق اپنا مقام
دو مکیں ہیں ایک قصر جسم میں ہم خانہ آج

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۳۳). **۲۔ ساتھی، ہمراہی، شریک۔**

اچھے غم کے باڑے میں ہمخانہ عشق
دہری بزم کا گنج ویرانہ عشق

(۱۶۵۷، گلشن عشق، نصرتی، ۳۴). **۳۔ بیوی؛ خاوند.** (فرہنگ عامرہ). [ہم + خانہ (رک)].

---خانہ ہونا ف مر.

ایک گھر میں رہنا۔

ہزار شکر کہ آکر ہوئے وہ ہمخانہ
اٹھے گا لطف جو دیوار درمیاں نہ اوٹھے

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۳۷۶).

---خدمت (---کس خ، سک د، فت م) صف ~ ہمخدمت.

خدمت گار، خادم، نوکر۔ میں بھی تیرا اور تیرے بھائی نبیوں کا اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہمخدمت ہوں۔ (۱۹۵۱، انجیل مقدس (ترجمہ)، ۲۵۹). [ہم + خدمت (رک)].

---خرما و ہم ثواب کہاوت.

(لفظاً) کھجور بھی اور ثواب بھی، وہ فعل جس میں لذت و لطف بھی ہو اور کار خیر بھی ہو، **فائدہ بھی اور نیکی بھی، کام جس میں دوہرا فائدہ ہو۔** یہ کتاب مسطاب المسمی بہ محامد خاتم النبیین ﷺ ہم خرما و ہم ثواب ہے۔ (۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ، ۲۲۰). پابند وضع ایسی نکلیں کہ ابتدا ہی سے ہم خرما و ہم ثواب کا ایک ہی واحد ذریعہ۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۳۰۸). نکاح پڑھوا کر ہم خرما و ہم ثواب دین و دنیا دونوں میں سرخرو ہونے کا سامان کر لیتے۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۴۵).

---خَطّی (---فت خ) امذ.

ایک دوسرے سے برابر فاصلے پر آنے والا، متوازی، برابر کا۔ (اقلیدس) اسی طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دو غیر صفری سمتیوں کا سمتی حاصل ضرب اگر صفر ہے تو وہ سمتیے ہم خطی یا متوازی ہیں۔ (۱۹۶۷، تشریحات سمتیہ، ۲۴). [ہم + خط (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---خَلْوَت ہونا محاورہ.

تنہائی میں ساتھ ہونا؛ مراد ہم بستری ہونا۔ اس کے قریب جانے سے فرحت حاصل ہو اور اس کے ساتھ ہم خلوت ہونا خوشی کا باعث ہو۔ (۱۹۶۸، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۴: ۴۶۲).

---خواب (---و معد) صف ~ ہمخواب۔

ساتھ سونے والا، شریکِ حیات۔

طالع بیدار ، یاور خواب میں آیا نظر
آج ہم خواب اک ستمگر خواب میں آیا نظر

(۱۸۴۶، دیوان مہر، ۱۰۴).

ہو کے اک اور شخص کی ہم خواب
ہجر کا بوجھ ڈھو رہی ہوگی

(۱۹۹۶، رقص وصال، ۷۰). [ہم + خواب (رک)].

---خواب رَہْنا ف مر.

رک: ہم خواب ہونا۔

گھر میں اغیار سے ہمخواب رہو گے کب تک
ہم بھی بیٹھے ہیں لگائے ہوئے بستر اپنا

(۱۸۶۷، رشک، د (ق)، ۴۵).

---خواب ہونا ف مر.

ساتھ سونا، ہم بستر ہونا۔

ہے گرسنگی گرچہ بری ہم خوابہ
کرتے نہیں مست فاقہ و فقر کا غم

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۲۱۶). جسے انھوں نے ان کی ہم خوابہ "چناجان" کی موت پر، ان کو پُرسا دیتے ہوئے لکھا تھا۔ (۱۹۸۵، نقد حرف، ۲۴). [ہم خواب + ہ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---خوابی (---و معد) (الف) امث.

ہم خواب ہونے کی حالت یا کیفیت، ہم بستری۔ روز بروز حضرت یوسف کے عشق کا شعلہ اس کے دل میں بھڑکتا گیا یہاں تک کہ اس نے ایک روز حضرت یوسفؑ سے ہم خوابی چاہی۔ (۱۸۶۸، رسوم ہند، ۱۸۸).

---خوابی (ب) صف.

ہم خواب ہونے کا، ہم بستری کا۔

محبت ، عشق ، متروکات ، عاصم
سنہرے بول ، ہم خوابی تماشے

(۱۹۹۶، رقص وصال (لیاقت علی عاصم)، ۱۲۵). [ہم خواب + ی، لاحقۂ کیفیت].

---خُوان (---و معد) صف امذ.

ا۔ ہم طعام، شریکِ طعام، شریکِ دسترخوان۔

سو میں بھی وو مجلس کا مہماں ہوا
محبت سے ہم جام و ہم خواں ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۸۱). **۲۔** (حیاتیات) **ہم باش حیویہ، یک جان دو قالب پودے یا جانور وغیرہ۔** کاپی پوڈا سفید ---- بلعوم میں ہم خوان (Commensal) ہوتے ہیں اور میزبان کے تنفسی خانے میں داخل ہو جانے والے غذا کے ذرات پر گزر کرتے ہیں۔ (۱۹۶۹، قشریہ، ۵۹). [ہم + رک: خوان].

---خُود (--- ضم م خ، ضم و) صف نیز م ف.

نہایت مشابہ نیز قطعاً وہی۔ (پلیٹس). [ہم + خود (رک)].

---خَیال (---فت خ) صف.

یکساں سوچ رکھنے والا، ایک ہی نظریے کے ماننے والے۔ وہ غیر نہیں ان کے عزیز ہیں، عزیزوں کے عزیز ہیں ان کے ہم خیال ہیں۔ (۱۹۳۴، شہید مغرب، ۵۲). اگر مومن ان کے ہم خیال تھے تو تعجب کی بات نہیں۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن، ۱۷). انہوں نے ہمیں بتایا کہ میپ کی ممبر شپ بجائے ہزاروں تک پہنچنے کے اب صرف ۱۰ "ہم خیال" اور مخیرّ افراد تک ہی محدود کر دی گئی ہے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۰۶). [ہم + خیال (رک)].

---خَیالی (---فت خ) امث.

ایک سوچ رکھنے کی حالت؛ نظریاتی یا فکری مطابقت۔ ہمزبانی کے بعد ہم خیالی پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۳۳، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۲۱). غالب اور اقبال کے درمیان ایک اور رشتہ ہم خیالی بھی ہے۔ (۲۰۰۴، غالب اور آج کا شعور، ۸۴). [ہم خیال + ی، لاحقۂ کیفیت].

---داسْتان (---سک س) (الف) صف.

ا۔ (i) ایک جیسی کہانی کہنے والا؛ (کنایۃ) **ہم کلام، ہم زبان۔**

لب و لہجہ غزلخوانی کا کس کو آج کل ایسا
گھڑی بھر کو ہوئے مرغ چمن ہم داستاں میرے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۰۴).

ان سے کہنا ہے کچھ مجھے تو ضرور
کوئی ہم داستاں نہیں نہ سہی

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۲۲۳). ہم داستان ---- علاحدہ لکھا جائے گا۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). **(ii) ہم رائے، باہم مشورہ کرنے والے۔** (اسٹین گاس). **۲۔ ہمراز۔**

میرا اور اس کا ایک سا سوز و گداز ہے
میرے سوا نہیں کوئی ہم داستان شمع

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۱۸). مرزا یوسف کے اکثر گماشتے اور ملازم ہم داستاں ہو کر فتنہ سازی پر آمادہ ہوتے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۴۳۷). **۳۔ دل پسند؛ تابع؛**

قانع؛ شکر گزار. (ماخوذ: لغات کاہن چندی؛ جامع اللغات). ۴۔ **مطابق، موافق؛ لائق توثیق؛ بات ماننے کو آمادہ، متفق، راضی.** (ماخوذ: اسٹین گاس).

---داستان (ب) امذ.

دوست، یار، آشنا، ہر وقت ہمراہ رہنے والا دوست؛ میر؛ منشی؛ دیوان. (جامع اللغات). [ہم + داستان (رک)].

---داستاں ہونا ف مر.

ہم کلام ہونا. کیقباد کو خواہش ہوئی کہ اس جواں سے ہم داستاں ہو۔ (۱۸۴۶، سرور سلطانی (ترجمہ)، ۶۲).

دونوں قومیں ہم سخن ہم داستاں ہو جائیں گی
مل کے دونوں کی زبانیں یک زباں ہو جائیں گی

(۱۹۴۰، تاریخ نظم اردو (ناطق) (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۵۰)).

---داستانی (---سک س) امث.

ا۔ **ہم کلامی، بات چیت، گفتگو.** جو---- ستائے ہوئے تھے سب اوس کے قتل میں ہم داستانی کر رہے تھے۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲: ۱۷۷). زباں خود بخود اس کی ہم داستانی پر حرکت کرتی ہے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۱۹). ۲۔ **اظہارِ عقیدت؛ شکر گزاری؛ آسودہ خاطری.** (اسٹین گاس). [ہم داستان + ی، لاحقہ نسبت و کیفیت].

---داماں امذ.

بیوی کی بہن کا شوہر، ہم زلف، ساڑھو. (علمی اردو لغت؛ فرہنگ عامرہ). [ہم + داماں (رک)].

---دانِش (--- کس ن) صف.

ایک سوچ یا ایک فکر رکھنے والے. انھوں نے اپنے بعض ہم خیال اور ہم دانش دوستوں کو گرین ہوٹل میں فرسٹ کلاس ڈنر دیا۔ (۱۹۸۲، مولانا ظفر علی خاں احوال و آثار، ۶۳). [ہم + دانش (رک)].

---دانَہ و ہم آب (--- فت ن، وج، فت ہ، مدا) امذ.

ساتھ کھانے پینے والا، ساتھی نیز ہم سفر. جاری ہوا تجھ غم ستی مجھ اشک کا مطلب ہم دانہ و ہم آب ملا اس سفری کوں. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۴۹). [ہم + دانہ (رک) + و (حرف عطف) + ہم (رک) + آب (رک)].

---دَبِستاں (--- فت د، کس ب، سک س) صف.

ہم مکتب، مدرسے میں ساتھ پڑھنے والے. (جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ). [ہم + دبستاں (رک)].

---دَرَجہ (--- فت د، سک نیز فت ر، فت ج) امذ.

ایک ہی درجے کا، ایک ہی رتبے کا نیز ایک ہی رشتے کا (عموماً تقسیم میراث میں ورثاء کی درجہ بندی کے وقت)۔ ہم درجہ ہونے کی صورت میں مساوی تقسیم عمل میں آئے گی۔ (۱۹۷۰، مجموعۂ قوانین اسلام، ۴: ۱۲۱۴). [ہم + درجہ (رک)].

---دَرْد (--- فت د، سک ر) ~ ہمدرد.

ا۔ **کسی کا دکھ محسوس کرنے والا، دکھ درد کا ساتھی، درد مند، غمخوار، دکھ درد کا شریک اخلاص رکھنے والا۔**

او ارکان دولت جو ہمدرد تھے
جو اس دکھ کی گرمی میں دل سرد تھے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۶۱). [ہم + درد (رک)].

---دَرْدی (--- فت د، سک ر) امث ~ ہمدردی.

غم خواری، درد مندی۔ اور فلسفیوں نے کوشش کی اس جذب کے بیان کے واسطے جو درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہے بسبب تخیلہ ایک قسم ہم دردی کی جو درمیان ان دو جسموں کے ہوتا ہے۔ (۱۸۴۸، رسالہ مقناطیس، ۱۱۰). ان کے رویے میں اقبال شاعر کے لیے کوئی ہم دردی نہیں۔ (۱۹۷۷، اثبات و نفی، ۵۷). [ہم درد + ی، لاحقہ کیفیت].

---دَرْس (--- فت د، سک ر) صف.

ہم سبق، ایک ساتھ پڑھنے والے، ایک جماعت میں پڑھنے والے۔ اس کو تمھارے حوالے کر دوں تاکہ تمھاری حفاظت میں آجائے اور ہم درس بھی ہو جائے۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۳۷۸). ریٹائرڈ ائیر مارشل ------ گورنمنٹ کالج میں میرے ہم درس تھے۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۹). [ہم + درس (رک)].

---دَرْسی (--- فت د، سک ر) امث.

ایک ساتھ پڑھنے کی حالت، ایک جماعت میں پڑھنا، ساتھ پڑھنا. بعض کے ساتھ ہم درسی و ہم نشینی کا ربط خاص تھا۔ (۱۹۸۲، دید و باز دید، ۱۱). [ہم درس + ی، لاحقہ کیفیت].

---دَسْت (--- فت د، سک س) (الف) صف.

ا۔ **ساتھ، ہمراہ؛ میسر، دستیاب، مہیا، فراہم (باقی اسناد اور تراکیب کے لیے دیکھیے ہمدست ملا ہوا املا)۔** ہندوؤں کی دھرم پرچار کی سبھاؤں کے ساتھ حشر کے مناظروں کے واقعات اکٹھے ہم دست نہیں ہیں۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، جنوری، مارچ، ۶۱). ۲۔ **ہم رتبہ، برابر۔**

پایہ زمیں کا عرش کے ہم دست ہو گیا
جادے سے اوج کا ہکشاں پست ہو گیا

(۱۸۷۴، انیس (انیس کے مرثیے، ۱: ۴۸۴)).

---دَسْت (ب) م ف.

معرفت، ذریعے سے۔ خواجہ فیروز الدین کے ہم دست اپنی معذوری کا پیغام بھیجا تھا، تا زیست افسوس رہے گا کہ مرحوم کے لیے آخری جو دعا کی گئی اس میں شریک ہونے سے محروم رہا۔ (۱۹۷۹، دانائے راز، ۱۶۵). [ف ہم + دست (رک)].

---دَسْت کَرْنا محاورہ.

لینا، حاصل کرنا، قبضے میں لینا. (جامع اللغات).

---دَسْت ہونا محاورہ.

ا۔ **ملنا، حاصل ہونا، دستیاب ہونا۔** اس کے علاوہ مندرجہ ذیل چار نسخے ہمیں اور ہم دست ہوئے۔ (۱۹۸۰، جنگ نامہ آصف الدولہ (پیش لفظ)، ۵). اب انھیں کلیات جرات کا وہ نادر قلمی نسخہ ہم دست ہو گیا جو کلیات کی ترتیب کے دوران انھیں حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ (۱۹۹۶، قومی زبان، کراچی، مئی، ۵۳).

---دِگَر (--- کس د، فت گ) م ف.

باہم، ایک دوسرے میں، آپس میں، دونوں، اکٹھے (باقی اسناد کے لیے دیکھیے ہمدگر ملا ہوا املا)۔

عجب ہے لطف، تماشا ہے دل کہ دو ہم جنس
ہوں حرف راز محبت میں ہم دگر گستاخ

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵۰). ہم دگر ـــــــــ علاحدہ لکھا جائے گا۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). [ہم + دگر (رک)].

---دِل (ـــ کس د) صف.

ایک ہی خیال، رائے یا میلان کے متفق، ہمدرد، شفیق، محب، بے تکلف دوست، وہ شخص جو اپنے موافق دل رکھتا ہو، ایک دل، یکجہت، متفق، بالاتفاق. (فرہنگ آصفیہ). [ہم + دل (رک)].

---دِلی (ـــ کس د) امث.

اتفاق؛ یگانگت، ہم خیالی، سچی رفاقت۔ مشائخ نے اختلافات کے پردوں کو ہٹا کر ان میں ہم دلی اور ہم زبانی پیدا کی۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۹۷). مولانا روم نے ہم دلی کو ہم زبانی سے بہتر بتایا ہے۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۲۵۷). [ہم دل + ی، لاحقہ ء کیفیت].

---دَم (ـــ فت د) صف امذ.

۱۔ **ساتھی، شریک کار؛ (مجازاً) دوست، یار آشنا، رفیق.** (باقی اسناد اور تراکیب کے لیے دیکھیے ہمدم ملا ہوا املا). مکان سے اٹھا کر ـــــــ لے گیا۔ (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۹۷). ۲۔ **ملنا، حاصل ہونا، میسر آنا، ہاتھ آنا، دستیاب ہونا۔** اس قسم کے فلٹر میں بہت سے فوائد ہیں سادہ ہے کم خرچ ہے اور قابل اعتماد ہے اور پانی چھاننے کا سامان آسانی سے ہمدست ہو سکتا ہے۔ (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند، ۹۱). اس کے علاوہ مندرجہ ذیل چار نسخے ہمیں اور ہم دست ہوئے۔ (۱۹۸۰، جنگ نامہ آصف الدولہ (پیش لفظ)، ۵). اب انھیں کلیات جرأت کا وہ نادر قلمی نسخہ ہم دست ہو گیا جو کلیات کی ترتیب کے دوران انھیں حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ (۱۹۹۶، قومی زبان، کراچی، مئی، ۵۳).

---دِگر (ـــ کس د، فت گ) (الف) صف ~ ہمد گر۔

باہمی، دوطرفہ. (پلیٹس).

---دِگر (ب) صف ~ ہمد گر.

ایک ساتھ، باہم، ایک دوسرے میں، آپس میں، دونوں، اکٹھے۔

عجب ہے لطف، تماشا ہے دل کہ دو ہم جنس
ہوں حرف راز محبت میں ہم دگر گستاخ

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵۰).

چار سو چھوٹے ہوئے جاسوس ہیں
ہم دگر کے در پئے ناموس ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۳۲).

مالوف یار مجھ سے میں شیدائے یار ہوں
مشتاق ہمد گر ہیں دو دل اتحاد سے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۹).

شوخی حسن و عشق ہے آئینہ دارِ ہمد گر
خار کو بے نیام جان، ہم کو برہنہ پا سمجھ

(۱۸۶۹، غالب، د، ۷۳). ہم دگر ـــــــ علاحدہ لکھا جائے گا۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). [ہم + دگر (رک)].

---دِل صف.

ایک ہی ذہن خیال یا رائے کا، ایک ہی میلان سے متفق؛ ہمدرد، شفیق، محب، بے تکلف دوست؛ ایک دل، یکجہت، متحد، متفق، بالاتفاق. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [ہم + دل (رک)].

---دِلی (ـــ کس د) امث.

۱۔ **ایک دل ہونے کی حالت؛ (کنایۃ) اتفاق رائے؛ ہم خیالی۔** مشائخ نے اختلافات کے پردوں کو ہٹا کر ان میں ہم دلی اور ہم زبانی پیدا کی۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۹۷). مولانا روم نے ہم دلی کو ہم زبانی سے بہتر بتایا ہے۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۲۵۷). ۲۔ **ہم دردی، کسی جذبے یا احساس میں شرکت۔** آیئے آیئے انشا اللہ تعالیٰ لطف ہم دلی و ہم نشینی ہوگا۔ (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین، ۴۹). [ہم دل + ی، لاحقہ ء کیفیت].

---دَم (ـــ فت د) (الف) صف ~ ہمدم۔

۱۔ (i) **ہر دم کا ساتھی؛ شریک کار؛ (مجازاً) گہرا دوست، پکا یار، قریبی رفیق۔**

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقے اے عبداللہ دم علیؓ کا
مرے دم سوں ہمدم ہو رہیا ہے سارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۵).

کوئی نہ یہاں مرا ہے ہمدم
کوئی نہ رفیق ہے نہ محرم

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۱۶).

کر ملاقات ہم دموں سے تو
گرم بازی ہو محرموں سے تو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۳۴). سر بازار چوک میں ایک قصر شاہی تعمیر ہے اس میں ملکہ مع پروین وزیر زادی ـــــ و چند انسان خاص ہمدم باخلاص جلوہ فرما ہے۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوش ربا، ۵: ۸۳۰).

مری ہم عمر تھیں ہم راز تھیں ہم درد و ہم دم تھیں
یہ رشتے سب کے سب توڑے مجھے چھوڑا یہ کیا ٹھانی

(۱۹۲۱، نقوش مانی، ۹۳). دونوں ایک دوسرے کے یار موافق، ہم دم، شریک راحت و غم زمانہ اسی طرح گزرتا جاتا ہے۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۲۵). (ii) **ساتھ شراب پینے والا، ہم پیالہ۔**

مے خانہ طرف آیا، یاراں! دل و جاں انگیز
وہ تشنہ لباں ہم دم، تہ جرعہ کشاں انگیز

(۲۰۰۳، یعنی، ۷۰).

---دَم (ب) صف مث نیز امث.

۱۔ **(کنایۃ) بیوی، ہر وقت کی ساتھی۔**

دختر رز مری مونس ہے مری ہم دم ہے
میں جہاں گیر ہوں وہ نورجہاں بیگم ہے

(۱۸۴۶، آتش (اردو تنقید کا ارتقاء، ۷۳)). جس کا مقصد یہ تھا کہ آدم علیہ السلام کو ایک ہم جنس ہم دم کے ذریعہ سکون حاصل ہو۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴: ۱۴۸) ۔ (۱۸۴۶، آتش (اردو تنقید کا ارتقاء، ۷۳)).

---دَم (ج) امذ.

۔ **(کنایۃ) خاوند.** (جامع اللغات). ۳۔ **(مراداً) حقہ۔** میں نے کہا لاؤ جب تک ہمدم ہی لے آؤں۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۵). ۴۔ **شراب کا پیالہ.** (جامع

اللغات). ۵۔ وہ دو اشخاص جو مل کر ڈبکی یا غوطہ لگائیں. (لغات کاہن چندی). [ہم + رکٓ : دم (۱)].

---دَماں (---فت د) صف ~ ج.
ہم دم (رکٓ) کی جمع، احباب، رفقاء۔

لذت ہے خاک عشق کی پیری میں ہم دماں
معشوق خرد سال ہے عہد شباب ہے

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۷۰). [ہم دم + ف : اں، لاحقۂ جمع].

---دَمِ دیرینہ کس صف (---فت د، کس م، ی مج، ی مع، فت ن) صف امذ.
پرانا ساتھی یا رفیق کار، پرانا اور قریبی دوست۔

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

(۱۸۵۴، ذوق، ک (مجلس)، ا : ۳۶۸).

غازۂ الفت سے یہ خاک سیہ آئینہ ہے
اور آئینے میں عکس ہمدم دیرینہ ہے

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۲۰). جیسے آج ہم اپنے ہی پرانے رفیقوں اور ہم دم دیرینہ کے مکروہ اور خوفناک بوڑھے لٹکتے ہوئے چہروں کو دیکھ کر عبرت سے کانپ جاتے ہیں۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۱۴). [ف ہم دم + دیرینہ (رکٓ)].

---دَمی (---فت د) امث ~ ہمدمی.
گہری دوستی، یارانہ، بے تکلفی؛ ہمسری، ساتھ، رفاقت۔

محبت میں تیری نہیں ہے کمی
تجھے اس قدر مجھ سے ہے ہمدمی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۶۷).

بے فتح پھیرتی تھی نہ منہ کارزار سے
دعوائے ہمدمی تھا اسے ذوالفقار سے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۱۰). ۔ پکسی کی دس سال کی ہم دمی میرے خیالوں پر چھائی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۷، حصار، ۱۵۸). [ہم دم (رکٓ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دَمی کرْنا ف مر.
غم خواری کرنا، دوستی کرنا، رفاقت کرنا، ساتھ دینا۔

آہ جو ہم دمی سی کرتی ہے
اب تو وہ بھی کمی سی کرتی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۲۸).

شب غم میں کسی کی ہمدمی کوئی نہیں کرتا
چھپا پردے میں تاریکی کے سایہ تیرے مفتوں کا

(۱۸۸۲، صابر، ریاض صابر، ۳۲).

مت کرو اس طرح اس کی کج ادائی پر جرح
تم تو ہو ہم راز ، اک دم ساز کی باتیں کرو

(۱۹۹۹، افکار (خلیق ابراہیم)، کراچی، فروری، ۴۳). [ہم + راز (رکٓ)].

---رازی امث.
ایک دوسرے کا بھید جاننا، ایک دوسرے کے بھید سے واقف ہونا، رازدلی۔ اگر خدا سوں عشق بازی ہے ہم رازی ہے----- تو خلوت دل ہے، دل میں آنا۔ (۱۹۳۵، سب رس، ۱۱۷). وہ ہمارے لیے بار خاطر اور سوہان روح نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ہم رازی اور ہم بازی کے رشتے میں مربوط ہیں۔ (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۲۹). اس کے لیے ہم خیالی، ہم مشربی، ہم رازی، ہم صوبائیت ہم شہریت ضروری نہیں۔ (۱۹۷۹، دعا کر چلے، ۴۵۷). [ہم راز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---راہ صف.
ا۔ ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق، ہم رکاب۔ ہم راہ ----- علاحدہ لکھا جائے گا ۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). **۲۔ ساتھ، سنگ۔** پیشوا جا کر اختر سعید کو ہم راہ اپنے لاکر ملازمت سے حضور کے مشرف کروانا۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۴۱).

جس شوخ پری زاد کی آدل سے ہوئی چاہ
ہر روز ملے اس سے ، رہے عیش کے ہم راہ

(۱۸۳۰، گلزار نظیر (مرتبہ سلیم جعفر)، ۱۳۵). سرکاری گارڈ ہیں میرے ہم راہ، اب تمہارے بیٹے کو کوئی خوف نہ خطرہ۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۲۳۱). **۳۔ قافلہ، بدرقہ، رہنما.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [ہم + راہ (رکٓ)].

---راہِ رکاب کس اضا (---کس ہ، کس ر) صف.
جلوس کے ساتھ، سواری کے ساتھ۔ فوق الارب کہہ کر سوار ہوا اور ہم راہ رکاب کے چلا ۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۳۹). [ہم راہ + رکاب (رکٓ)].

---راہ ہونا ف مر.
ساتھ چلنا۔ جب امین سلونوی صاحب نے مجھ سے ان کے پاس چلنے کو کہا تو میں اسی وقت ان کے ہم راہ ہولیا۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، مئی، ۳۳).

---راہی صف.
ا۔ ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق. (علمی اردو لغت). **۲۔ مددگار، معاون۔** اسی طرح کے ملتے جلتے خیالات آپ بغیر ان ہم راہی معتقدات کے حاصل کر سکتے ہیں۔ (۱۹۶۳، تجزیۂ نفس (ترجمہ)، ۱۶). [ہم + راہی (رکٓ)].

---رائے صف.
ایک بات پر متفق، ایک خیال رکھنے والے۔ بوڑھے جوان ہم رائے نہیں ہوتے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۲۶). اور بہت سے لوگ میرے ہم رائے ہیں کہ اس میں بے پناہ دلچسپی ہے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۰۴۶). [ہم + رائے (رکٓ)].

---رَبط (---فت ر، سک ب) امذ.
دو یا زیادہ اشیا یا فریقوں کے درمیان رابطہ، تعلق۔ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمی کے جسم کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے۔ (۱۸۷۷، رسالہ تاثیر الانظار، ۶۱). ایک آدمی پوری کائنات سے ہم ربط ہو کر سامنے آتا ہے۔ (۱۹۸۲، نیم رخ، ۶۸). [ف ہم + ربط (رکٓ)].

---رُتْبہ (---ضم ر، سک ت، فت ب) امذ.
ایک ہی رتبے کا، ہمسر، مرتبے میں برابر۔

ہماری چشم جو ہم رتبہ سحاب نہ ہو
سفید رشک سے ہر دیدہ حباب نہ ہو

(۱۸۸۳، مرزا انس، د (قلمی)، ۵۲). ان کو میر سید احمد مشہدی اور محمد حسین تبریزی خوشنویسوں کا ہم رتبہ تسلیم کیا ہے۔ (۱۹۶۳، صحیفہ خوشنویساں، ۱۰۰). یہاں میری

دوستی ایک ہم رتبہ افسر کے ساتھ ہو گئی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۶۵). [ہم + رتبہ (رک)].

---**رَدیف** (---ضم ب، غم ال، شد ربفت، ی مع) صف.

ا۔ **(لفظاً) پیچھے چلنے والا، سواری پر پیچھے بیٹھنے والا نیز پیچھے آنے والا، بعد میں آنے والا نیز جس کا درجہ بعد میں ہو۔**

سوار توسن معنی ہوں چوگان طبیعت سیں
لیا ہوں گوئے میدان سخن میں ہم ردیفوں سیں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۷).

پہلے شاہی حکم تھا حکم خدا کا ہم ردیف
ملک میں اب حکم شاہنشہ کی بُرہاں اور ہے

(۱۹۰۷، مخزن لاہور، اکتوبر، ۶۲). ۲۔ **شاعری میں وہ شعر جو قافیہ کے پیچھے بار بار آئے**۔ پہلا دوسرا مصرع ہم قافیہ وھم ردیف ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۵۱). یہی صورت غزل کی صنفی شناخت میں بھی سامنے آتی ہے مطلع، ہم قافیہ و ہم ردیف اشعار (صرف ثانی مصرعے) اور مقطع کے موجود ہونے ہی سے کوئی شعری تخلیق بہ حیثیت صنف سخن غزل نہیں کہلائے گی۔ (۱۹۸۳، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں، ۱۴). رباعی عربی زبان کا لفظ ہے----اس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ (۲۰۰۵، منتخب ادبی اصطلاحات، ۲۳۸). ۳۔ (کنایۃ) **ساتھی، رفیق، شریک**۔ (حوالہ درکار ہے)؟).

---**ردیف ہونا** محاورہ.

ساتھی ہونا، باہم شریک ہونا۔ اردو زبان بھی علمی حیثیت سے یورپ کی زبانوں سے ہم ردیف ہو۔ (۱۸۹۹، افادات مہدی، ۳۲).

---**رَدیفی** (---فت ر، ی مع) امث.

رفاقت، ساتھ۔ ہو شکیب ہی کا یارا کہ فریب کا کنارا دو طرف کی ہم ردیفی نہیں زندگی کا مصرف۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں (م حسن لطیفی)، ۳۰۰). [ہم ردیف (رک) ی، لاحقۂ کیفیت].

---**رُستَہ** (---ضم ر، سک س، فت ت) صف.

(نباتیات) توام، جڑواں، خلقاً وابستہ، پھولوں وغیرہ میں زردان کا رشتوں کے ساتھ جڑا ہوا ہونا۔ (تروڑ) **میں ہم رستہ ہوتا ہے۔** (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۶۲). [ہم + رستہ (رک)].

---**رازی** امث.

ایک دوسرے کا بھید جاننے کی حالت، ایک دوسرے کے بھید سے واقف ہونے کی کیفیت۔ اگر خدا سوں عشق بازی ہے ہم رازی ہے---- تو خلوت دل ہے، دل میں آنا ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۷). وہ ہمارے لیے بار خاطر اور سوہان روح نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ہم رازی اور ہم بازی کے رشتے میں مربوط ہیں۔ (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۲۹). اس کے لیے ہم خیالی، ہم مشربی، ہم رازی، ہم صوبائیت ہم شہریت ضروری نہیں۔ (۱۹۷۹، دعا کر چلے، ۴۵۷). [ہم راز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---**راہ** (الف) صف ~ ہمراہ.

ا۔ **ساتھ چلنے والا، سفر کا ساتھی، ہم سفر۔** کہیا بسم اللہ، خدا ہمراہ، جانا، بیگ پھر کر آنا ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۸).

عجب قافلہ میرے ہمراہ تھا
ہجوم غم و نالہ و آہ تھا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۸۱). ہم راہ---- علاحدہ لکھا جائے گا۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). سرکاری گارڈ ہیں میرے ہم راہ، اب تمہارے بیٹے کو کوئی خوف نہ خطرہ۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۲۳۱).

---**راہ** (ب) امذ نیز م ف.

۲۔ **ساتھ، سنگ، رفاقت میں، صحبت میں۔** پیشوا جا کر اختر سعید کو ہم راہ اپنے لا کر ملازمت سے حضور کے مشرف کروانا۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۴۱).

جس شوخ پری زاد کی آ دل سے ہوئی چاہ
ہر روز ملے اس سے، رہے عیش کے ہم راہ

(۱۸۳۰، گلزار نظیر (مرتبہ: سلیم جعفر)، ۱۳۵). میں ---- تجھے اپنا ہم صحبت اور ہمراہ بناؤں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۳۱). تمہارے ہمراہ چند لمحے گزار کر مجھے روحانی خوشی ہوگی۔ (۱۹۴۲، طلوع و غروب، ۳۰). ۳۔ **قافلہ، بدرقہ، رہنما.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [ہم + راہ (رک)].

---**راہ اگر شتاب کُند ہَمرہِ تُو نیسْت** کہاوت.

ساتھی اگر جلدی کرے تو وہ سچا رفیق نہیں ہے۔ (مہذب اللغات).

---**راہِ رکاب** (---کس ہ، کس نیز فت ر) صف.

ایک ہی سواری میں بیٹھنے والا، ہم سفر، سواری کا ساتھی۔ فوق الادب کہہ کر سوار ہوا اور ہم راہ رکاب کے چلا۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۳۹). روسائے ٹرکی کے ہمراہ رکاب کا نسل سلطنت روم کی خدمت میں مستفید ہونے چلے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۴۸). مزاج پرسی کے بعد ہمراہ رکاب وزیر شہر میں آئے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳). [ہم راہ + رکاب (رک)].

---**راہ کرنا** ف مر.

ساتھ بھیجنا، سفر کا ساتھی بنانا۔

رضا دیو فاطمہ کوں تا بمنت
کرو ہمراہ ہمارے تا بعزت

(۱۸۳۰، نور نامہ (ق) میاں احمد سورتی، ۳۹).

---**راہ ہولینا** محاورہ.

ساتھ چل پڑنا، سفر کا ساتھی بن جانا۔ جب امین سلونوی صاحب نے مجھ سے ان کے پاس چلنے کو کہا تو میں اسی وقت ان کے ہم راہ ہولیا۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، مئی، ۳۳).

---**راہ ہونا** ف مر.

ساتھ چلنا، ساتھ ہونا۔

ہمراہ کسی لشکری کے ہو کر
قسمت پہ چلا یہ نیک اختر

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۴).

---**راہی** (ب) صف ~ ہمراہی۔

ا۔ **ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق۔** ایک بندیلکھنڈی راجہ نے یکایک حملہ کیا ہمراہی پریشان ہوگئے۔ (۱۸۹۴، اُردو کی چوتھی کتاب، اسمٰعیل میرٹھی، ۱۶۱). ایک اور لڑکا سائیکل کے سفر میں میرا ہمراہی ہو جاتا تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ، ۱۱۵). ۲۔ **مددگار، معاون**۔ اسی طرح کے ملتے جلتے خیالات آپ بغیر ان ہم راہی معتقدات کے حاصل کر سکتے ہیں۔ (۱۹۶۳، تجزیۂ نفس (ترجمہ)، ۱۶).

---**راہی** (ب) امث.

دوستی، رفاقت۔

میری ہمراہی میں یوں خاک اُڑاتے نہ چلو
دوستو کوچۂ دلدار کو چل کر لوں گا

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۱۷۰). اور جب فلورا کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے بھی مریم کی ہمراہی کا ــــــ ارادہ کر لیا۔ (۱۹۱۳، الناظر، فروری، ۵۱). بحالتِ سفر ــــــ کسی محرم یا ــــــ عورت کی ہمراہی ضرور ہونا چاہیے۔ (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹ : ۲۱۴). [ہم + راہ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---راہی میں م ف.

رفاقت میں، صحبت میں نیز (مجازاً) مشورے سے۔ چند رفقا کی ہمراہی میں ہم نے کچھ تجربات تجویز کیے ہیں۔ (۲۰۰۳، پاکستان، سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۳۸۴).

---راہی میں رکھنا ف مر.

ساتھ رکھنا، صحبت میں رکھنا۔ اُسے اپنے ساتھ کھلایا اور دن بھر اسے اپنی ہمراہی میں رکھا۔ (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ، ۱ : ۴۵).

---رائے / رائے صف ~ ہمرائے۔

ایک بات پر متفق، ایک خیال یا نظریے والے۔ بوڑھے جوان ہم رائے نہیں ہوتے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۲۶). خان بہادر برکت علی خاں صاحب کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں کے ٹرسٹیوں کو آپ کا ہمرائے بنائیں۔ (۱۹۰۴، مکتوباتِ حالی، ۱ : ۴). اور بہت سے لوگ میرے ہم رائے ہیں کہ اس میں بے پناہ دلچسپی ہے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۰۴۶). [ہم + رائے (رک)].

---رَبط (---فت ر، سک ب) صف.

ایک دوسرے سے لگاؤ یا علاقہ رکھنے والے، یکساں تعلق دار نیز ہم آہنگ۔ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمی کے جسم کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے۔ (۱۸۷۷، رسالہ تاثیر الانظار، ۶۱). ایک آدمی پوری کائنات سے ہم ربط ہو کر سامنے آتا ہے۔ (۱۹۸۲، نیم رخ، ۶۸). [ہم + ربط (رک)].

---رُتبہ (---ضم ر، سک ت، فت ب) امذ.

ایک ہی رتبے کا، ہمسر، مرتبے میں برابر۔

ہماری چشم جو ہم رتبۂ سحاب (کذا (نہ ہو
سفید رشک سے ہر دیدۂ حباب نہ ہو

(۱۸۸۳، مرزا انس، د (قلمی)، ۵۲). سودا نے اس زمین کو اس قدر بلند کیا کہ فارسی قصیدے کے ہم رتبہ کر دیا۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان ادب اردو، ۱۰۹). ان کو میر سید احمد مشہدی اور محمد حسین تبریزی خوشنویسوں کا ہم رتبہ تسلیم کیا ہے۔ (۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویساں، ۱۰۰). یہاں میری دوستی ایک ہم رتبہ افسر کے ساتھ ہو گئی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۶۵). [ہم + رتبہ (رک)].

---رَدِیف (---فت ر، ی مع) صف ~ ہمردیف۔

۱۔ (لفظاً) پیچھے چلنے والا، سواری پر پیچھے بیٹھنے والا نیز پیچھے آنے والا، بعد میں آنے والا نیز جس کا درجہ بعد میں ہو۔

سوار توسن معنی ہوں چوگان طبیعت سیں
لیا ہوں گوئے میدان سخن میں ہم ردیفوں سیں

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۶۷).

پہلے شاہی حکم تھا حکم خدا کا ہم ردیف
ملک میں اب حکم شاہنشہ کی برہاں اور ہے

(۱۹۰۷، مخزن، لاہور، اکتوبر، ۶۲). عام فہم اسلوب آج کل کی بہتر سے بہتر اُردو کا ہم ردیف نظر آتا ہے۔ (۱۹۲۹، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۲۸). **۲۔ وہ (شعر، مصرع) جن کی ردیف یکساں ہو۔** پہلا دوسرا مصرع ہم قافیہ و ھم ردیف ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۵۱). یہی صورت غزل کی صنفی شناخت میں بھی سامنے آتی ہے مطلع، ہم قافیہ و ہم ردیف اشعار (صرف ثانی مصرعے) اور مقطع کے موجود ہونے ہی سے کوئی شعری تخلیق بہ حیثیت صنف سخن غزل نہیں کہلائے گی۔ (۱۹۸۳، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں، ۱۴). رباعی عربی زبان کا لفظ ہے ــــــ اس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ (۲۰۰۵، منتخب ادبی اصطلاحات، ۲۳۸). **۳۔ (کنایۃ) ساتھی، رفیق، شریک کار۔**

وہ اس درد و غم سے ہوئے ہیں ضعیف
کہ وہ دست و پا کے نہیں ہمردیف

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۳۴). حالانکہ انکے "ہم ردیف" ملک امام الدین کا روضہ قصبہ مانک پور میں موجود ہے۔ (۱۹۱۶، تاریخ کڑا مانک پور، ۱۸). **۴۔ (مجازاً) خدمتگار، مصاحب، حاضر باش۔** (ماخوذ: پلیٹس). [ہم + ردیف (رک)].

---رَدِیف ہونا ف مر محاورہ.

۱۔ رتبے میں برابر ہونا، ہمسر ہونا۔ اردو زبان بھی علمی حیثیت سے یورپ کی زبانوں سے ہم ردیف ہو۔ (۱۸۹۹، افاداتِ مہدی، ۳۲). **۲۔ ایک ساتھ ہونا، ایک عمل کے ساتھ دوسرا عمل بھی ہونا۔** اور اگر مفارقت کے ساتھ زنا بھی ہمردیف ہو تو طلاق بھی ممکن ہے۔ (۱۸۹۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۳ : ۳۳).

---رَدِیفی (---فت ر، ی مع) امث.

ہم ردیف ہونے کی حالت؛ (مجازاً) رفاقت، ساتھ نیز مصاحبت۔

ہو شکیب ہی کا یارا کہ فریب کا کنارا
دو طرف کی ہم ردیفی نہیں زندگی کا مصرف

(۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں (م حسن لطیفی)، ۳۰۰). [ہم ردیف + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رُستہ (---ضم ر، سک س، فت ت) صف امذ.

(نباتیات) ساتھ اُگا ہوا، توام، جڑواں، خلقاً وابستہ؛ (خصوصاً) پھولوں وغیرہ میں زردان جو رشتوں کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ (تروڑ) میں ہم رستہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۶۲). [ہم + رستہ (رک)].

---رِشتُ پتیئے (---کس ر، سک ش، ت، فت پ، کس نیز سک ت) امذ.

(نباتیات) وہ دو زائد جڑی ہوئی پتیاں جو پتے کے نیچے نکل آتی ہیں، دو جانبی سبز پتیے جو پتے کی ڈنڈی سے کچھ دور تک جڑے رہتے ہیں (انگ : Adnate stipules)۔ ہم رشت پتیے ــــــ اس قسم کے پتیئے گلاب مونگ پھلی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (سید معین الدین)، ۱ : ۷۳). [ہم + رشت = رشتہ کا مخفف + پتیئے، پتیے = پتیا (چھوٹی پتی کی جمع)].

---رِشتگی (---کس ر، سک ش، فت ت) امث.

۱۔ ہم رشتہ ہونے کی حالت، دو یا دو سے زیادہ لوگوں یا چیزوں کے درمیان تعلق، باہمی تعلق۔

کچھ شک نہیں اس میں کہ وطن کی ہے ترقی
ہم رشتگی سبحہ و زنار پہ موقوف

(۱۹۱۶، کلیات حسرت موہانی، ۱۰۷). ہم لوگ آپ سے ----- ہم رشتگی رکھتے ہیں۔ (۱۹۷۴، دامان باغباں، ۳۵۴). زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان ارتباط و اختلاط کی ہم رشتگی ہمیشہ قائم رہا کرتی ہے۔ (۲۰۰۴، جدید سندھی ادب میلانات رجحانات امکانات، ۱۱۴). **۲۔ نامی اجسام کے درمیان طریق کار، صفات اور ساخت کے اعتبار سے مطابقت، ہم بستگی، ہم آہنگی۔** رکازات کی مدد سے ----- چٹانی تہوں کی ----- ہم رشتگی (Correlation) کا اندازہ لگانا آسان ہوتا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۷). [ہم رشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رِشْتَہ (--- کس ر، سک ش، ت، فت پ، کس نیز سک ت) صف.
۱۔ ساتھ نتھی کیا ہوا، ایک ہی دھاگے میں پرویا ہوا (عموماً خط، کاغذ وغیرہ)، منسلک؛ (کنایۃً) باہم متعلق۔ اس خط کے ہم رشتہ شجرہ نسب روانہ خدمت ہے۔ (۱۹۶۴، نور مشرق، ۱۹). انہوں نے ایک خط آپ کے لیے بھیجا ہے وہ خط سے ہم رشتہ ہیں (کذا). (۱۹۷۴، دامان باغباں، ۲۲۲). غالب اور اقبال کے درمیان ایک اور رشتہ ہم خیالی بھی ہے، عندلیب گلشن ناآفریدہ ہونے کے احساس سے ہم رشتہ ہونے کے علاوہ غالب اپنے دل کو ----- آتش کدہ دیکھنا چاہتے تھے۔ (۲۰۰۴، غالب اور آج کا شعور، ۸۴). **۲۔ جو رشتے میں برابر ہو، ایک لڑ والا، رشتے دار۔** (ماخوذ: جامع اللغات؛ نور اللغات). [ہم + رشتہ (رک)].

---راہِ رَکاب (--- کس نیز فت ر) صف ~ ہم رکاب۔
سواری کے ساتھ سوار؛ مراد: ہمسفر، ہمراہ؛ ساتھ۔

میدان غیریت میں بھی یو عشاق حق گھوڑا چلائے
ہو ہمرکاب اس قدم کا گر ہمعنانی کا ہے شوق

(۱۷۶۹، قربی، د، ۱۷).

بنایا تیرے ستم نے جہاں کو پرآشوب
وہ فتنہ کون ہے جو تیرے ہمرکاب نہیں

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۳۴). ابن مفرح ایک روز عباد کے ہم رکاب چل رہا تھا ایک اور شخص بھی ہمراہ تھا۔ (۱۹۲۶، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۲۹۴). علاحدہ لکھا جائے گا ----- ہم رکاب۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). میں آپ کے ہمرکاب چلوں گا۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۵۰۹). [ہم + رکاب (رک)].

---رَکاب آنا ف مر محاورہ.
۱۔ ساتھ پہنچنا، ہمراہ آنا، سواری کے ساتھ ساتھ آنا۔ راجپوت بھی سلطان کی ایمانداری پر اعتبار کرکے قلعہ کے نیچے اس کے ہمرکاب آئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۶۵). راجہ صاحب مع حشم و خدم بطور مشائعت ریلوے اسٹیشن تک آپ کے ہمرکاب آئے۔ (۱۹۰۳، صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۹۹۷، ۶). **۲۔ قریب پہنچنا، برابر آنا۔**

وہی طبقہ سخن فہمی جتانے آگیا پھر سے
کہ ذوق شعر جس کے ہمرکاب آ ہی نہیں سکتا

(۱۹۸۸، سمندر میں سیڑھی، ۴۵).

---رَکاب رَہنا ف مر.
سواری کے ساتھ رہنا، ساتھ رہنا، ہم سفر ہونا۔ عنصری ----- دربار کا ملک الشعراء تھا، سلطان محمود کے ہم رکاب رہنے کی وجہ سے اس نے فتوحات کا خود مشاہدہ کیا۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۶۷۷).

---رَکاب لینا ف مر.
ہمراہ لینا، اپنے ساتھ لینا۔

دلی سے سنگ آیا مرہٹوں کا ایک وزیر
لے ہمرکاب ہند کی سب عمدہ و امیر

(۱۷۶۱، جنگ نامہ پانی پت (منظوم)، ۳). ملکہ معظمہ دو بجے گھوڑے پر سوار ہوتیں اور بہت سے مصاحبوں کو ہمرکاب لیتیں۔ (۱۹۰۴، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ، ۱۳۱).

---رَکاب ہونا ف مر محاورہ.
۱۔ ساتھ ہونا، ہمراہ ہونا، کسی بڑی ہستی کے ساتھ ہونا۔ روایت کیا عقبہ بن عامر نے کہ تھا میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب، ۴). جب آپ مدینہ سے باہر غزوات میں تشریف فرما ہوتے تو اکثر صحابہ بھی ہمرکاب ہوتے۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبی ﷺ، ۲ : ۹۶). سورج رائے ----- خبر سنتے ہی ----- رستم داستان کی مدد کے لیے اس کے ہمرکاب ہو گیا۔ (۱۹۷۹، تاریخ پشتون، ۱۰۱). اور پھران کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جناب امیر سفر معراج میں حضورؐ کے ہمرکاب تھے۔ (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۱۴۰). **۲۔ شامل ہونا، ملا ہونا۔** قدیم مذاہب اور اساطیر ایک ساتھ انسان کے ہم رکاب ہوئے۔ (۱۹۸۸، علامت کے مباحث، ۲۵۴).

---رَکابی (--- کس نیز فت ر) امث ~ ہمرکابی۔
جلو میں ساتھ ساتھ چلنے کا عمل، رفاقت، ساتھ، ہمسفری۔ میں نے اس سے کئی بار التجا کی تھی کہ آپ مجھے بھی اپنی ہم رکابی میں چلنے کی اجازت فرمائیں۔ (۱۸۹۱، قصہء حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۲۰).

فتح ملک ہنر کو جاتے ہیں
ہم رکابی کو آ رہی ہے ظفر

(۱۹۰۰، باقیات اقبال، ۵۲). میں نے تنقید و تحقیق کی ہم آہنگی اور ہم رکابی پر زیادہ زور ----- دیا ہے۔ (۱۹۶۵، مباحث، ۳۷۳). خادم اس شکار میں آپ کی ہمرکابی کے اعزاز سے مستعفی ہونا پسند کرے گا۔ (۱۹۸۹، شکاریات، ۲۶۳).

سانس کے ساتھ اور آنکھ سے دور
یہ ادا کیا ہے کہ ہم رکابی کی

(۲۰۰۸، نشیب شہر (لیاقت علی عاصم)، ۹۷). [ہم + رکاب (رک) + ی، لاحقہء کیفیت].

---رَکیب (--- فت ر، ی مع) صف.
رک: ہمرکاب۔

دو عاقل جواناں دونو ہم رکیب
چلے چھوڑ دونو فراز و نشیب

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۲۰). [ہم + رکیب (رک)].

---رَن ْگ (--- فت ر، غنہ) صف ~ ہمرنگ۔
۱۔ ایک رنگ کا، یکساں رنگت والا، یکرنگ؛ رنگ یا انداز یا ساخت میں مشابہ۔

کیا تھا غیر نے ہمرنگ ہو کر وصل کا ہردا
تمھارے دیکھ مونہہ کا آفتاب اب اُسکا دل دہلا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۷).

برہ کی آگ میں ثابت قدم چل
سراج اب شمع کا ہم رنگ ہوجا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۹۸).

یہ گل باغ محبت ہے وہ ہے یک دست خشک
کیا دل صد چاک سے ہمرنگ ہو شانے کا رنگ

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۰۰). اہل یورپ چاہتے ہیں بھورے بال سونے کے ہم رنگ اور سونا بھی ہندوستان کا نہیں۔ (۱۸۸۵، محصنات، ۱۳۹).

جیسے ہو جاتا ہے گم نور کا لیکر آنچل
چاندنی رات میں مہتاب کا ہمرنگ کنول

(۱۹۰۸، بانگِ درا، ۱۲۱). یہ ننھی سی خاکستری چڑیاں ننھی ننھی سی مٹیالی گیندوں کی مانند اپنی ہم رنگ مٹی میں چہلیں کر رہی ہیں۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۴۴۲). ماضی کے کتنے ہی زندہ خیال ان کے حال سے ہم رشتہ و ہم رنگ ہو کر ایک نئی رفعت سے ہمدوش اور ایک نئی وحدت سے ہم کنار ہوتے نظر آتے ہیں۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۷). **۲۔ (کنایۃ) ہم جنس، ہم نسل۔**

ہم رنگ سے ارتباط باصدق و صفا
بے میل سے احتراز بے کینہ و کد

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲، ۳ : ۴۰۱). [ہم + رنگ (رک)].

---رَنْ گی (---فت ر، غنہ) امث.

ایک رنگ یا وضع کا ہونے کی حالت، یکساں پن نیز ہم آہنگی؛ مشابہت۔ ہم رنگی کی مثال گورے شخصوں میں دیکھی ہے کہ ریل کی گاڑیاں تک ان کو مخصوص ملتی ہیں۔ (۱۹۱۸، چٹکیاں اور گدگدیاں، ۵۲). عروض اور تقطیع کے قوانین و قواعد کی رو سے ضارب و قاتل و سامع کے الفاظ میں جو ہم رنگی کی کیفیت پائی جاتی ہے ----- ضارب کے لفظ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ (۱۹۵۶، مناظر احسن گیلانی، عبقات، ۳۱۸). ارمغان اور سراپا سخن میں بعض تراجم کی ہم رنگی اور یکسانی کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ----- کمتر درجے کا ہے۔ (۱۹۷۲، اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، ۵۸۵). سنگی طباعت Lithography کی بنیاد پر کثیر العمل طریقے سے اتمامی دور ----- میں شامل کروڑوں ٹرانسسٹر اس طرح کی یکسانیت اور ہم رنگی سے کبھی نہیں بنائے جا سکتے۔ (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۱۳۴). [ہم رنگ + ی، لاحقہء نسبت].

---رَو (---ولین) (الف) صف.

ساتھ چلنے والا، ہمراہ، ہمسفر. (اسٹین گاس؛ جامع اللغات).

---رَو (ب) امذ.

وہ گھوڑا جو پانچ سال کا ہو گیا ہو اور اُس کے سب دانت نکل آئے ہوں. (نور اللغات). [ہم + رو (رک)].

---رَہ (---فت ر) (الف) صف.

رک : ہمرہ؛ ساتھ (اسناد اور تراکیب کے لیے دیکھیے ہمرہ (ملا ہوا املا)). (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات).

---رَہ (ب) م ف.

ساتھ ساتھ، مع، ہمراہی میں. (ماخوذ : پلیٹس). [ہم + رہ (راہ (رک) کی تخفیف)].

---زاد صف ~ امذ؛ ~ ہمزاد.

ا۔ (i) جو ساتھ پیدا ہو، توام، جڑواں بچہ۔ وہ ----- مثل ہم زاد کے اس کے ساتھ تھی۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۸۴). تم پال کے ہم زاد معلوم ہوتے ہو، اس کے جڑواں بھائی لگتے ہو۔ (۱۹۷۸، فصل گل آئی یا اجل آئی، ۱۲۷). **(ii) ایک ساتھ ملا ہوا، جڑا ہوا؛ جڑواں، ایک دوسرے سے منسلک۔**

قول یہ اونکا ہے جو آزاد ہیں
شاہی و پیغمبری ہمزاد ہیں

(۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۱). سبز پھل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے کھانے والے پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا ----- پانی سے درخت، مل جل کر اثرات صفات میں ہم زاد۔ (۱۹۷۵، علامت کے مباحث، ۱۰۶). **۲۔ ہم سن، ہم عمر نیز ہم عصر؛ ساتھ کھیلنے والا.** (پلیٹس). **۳۔ وہ جن یا فرشتہ جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا اور زندگی بھر ساتھ رہتا ہے؛ دوجا، انسان کا سایہ جو سفلی عمل سے تابع ہو کر کام دے سکتا ہے۔**

کوہ قاف کی پریاں میں ایک ہم زاد ہے تجھ تی ہمیشہ اس کا دل
شاد ہے

(۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۱). یہیں سے اس کے ذہن میں غیر جسمی وجود ----- اور اپنے ہم زاد (Double) کا تصور پیدا ہوا۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۴۹). **۴۔ ہم سفر، رفیق سفر، وہ جو سفر میں زاد راہ کا شریک ہو، ہم نوالہ، توشے میں شریک۔**

پھرتے پھرتے دشت گردی میں ٹھہر جاتا ہوں میں
رحم آجاتا ہے مجھ کو جس گھڑی ہم زاد پر

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۱۷۴). وہ ہنسنے لگتا میری اور بات ہے میرا ہم زاد بڑا زبردست ہے نا۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۵۴). **۵۔ (مجازاً) یکساں تہذیب و ثقافت والا؛ ساتھی، ساتھ دینے والا، شریک۔**

باہر سے پیمبر نظر آتے ہیں مگر
اندر سے ہیں بوجہل کے ہم زاد بھی لوگ

(۱۹۹۱، ذہن و ضمیر، ۵۲). لیکن انگریزی معاشرہ بھی امریکن کلچر کا ہم زاد نکلا۔ (۱۹۹۷، افکار، کراچی، جولائی، ۷۱). [ہم + ف : زاد، زادن = جننا].

---زادْگی (---فت نیز سک د) امث.

ہم زاد ہونے کی حالت، جڑواں پن؛ اتحاد، یگانگت۔ خوشی و رنج ----- قدرت نے ان میں کیا یگانگت و ہم زادگی رکھی ہے کہ وہ بغیر ملے رہتے نہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۳۷). [ہم زاد + گی، لاحقہء کیفیت].

---زانو (---و مع) (الف) صف امذ.

ہم پہلو، قریب بیٹھنے والا، پہلو نشیں؛ (کنایۃ) بے تکلف دوست۔

نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جاکے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۶).

مثل آئینہ ہو کہ ہم زانو
شوق ہے اس کے روبرو رہناں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۵).

آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو
غیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۵).

---زانو (ب) م ف.

ایک دوسرے کے قریب، ساتھ ساتھ۔ بعد اس کے وہ سب ----- خیمہ اس کے میں جمع آئے اور ایک بزم مشورت بنا کر ہم زانو بیٹھے۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۲۱۱). [ہم + زانو (رک)].

---زانوئی (---و مع) امث.

ہم زانو ہونے کی حالت ؛ بے تکلفی ؛ گہری دوستی ، یارانہ. (پلیٹس). [ہم زانو + ئی ، لاحقہء کیفیت].

---زُبان (--- فت نیز ضم ز) صف ~ ہمزبان۔.

ا۔ ایک زبان میں بات کرنے والے ، جن کی زبان یا بولی ایک ہو ، ہم قول ؛ ساتھ بولنے والا ، آواز میں آواز ملانے والا نیز متفق ، ہم خیال ، ہم صلاح۔. احسن تخلص ، محمد احسن نام یہ بھی انہی لوگوں کے ہم عصر و ہم زبان ہیں۔. (۱۸۸۰، آب حیات ۱۰۶). گو ایک شخص میرا ہم زبان ، ہم لباس ہم وضع نہ ہو مگر ہم منزل ضرور ہے۔. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۷۴۰).

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگین بیانوں میں
کہ بام عرش کے طائر ہیں میرے ہمزبانوں میں

(۱۹۰۴، بانگ درا ، ۶۵). اس پُرجوش ایقان میں وہ فلسفیوں کے ہمزبان ہیں۔. (۱۹۵۸ ، اسلام اور تحریک تجدد مصر میں ، ۵۷). میں اب اس جگہ سے کوچ کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں اس جگہ جہاں ہم زبان کوئی نہ ہو۔. (۱۹۶۸، کھویا ہوا افق ، ۱۸۶). اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی رسول کسی قوم کی طرف بھیجا ہے تو اس قوم کا ہمزبان بھیجا ہے۔. (۱۹۷۲ ، معارف القرآن ، ۵ : ۲۱۲). ہمیں ایک بار پھر ملت اسلامیہ کے اس عظیم اجتماع کے حوالے سے اپنے ہم زُبان لوگوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے ، ۲۹۶). **۲۔ ہم کلام ، باہم مخاطب۔.**

تہیں حق سوں نت ہمزباں ہمکلام
تجے قاب قوسین ادنیٰ مقام

(۱۶۵۷، گلشن عشق ، ۱۳).

شجر مدعا کوں بار آیا
میں ہوا پیو سیں ہم زباں صد شکر

(۱۷۳۹، کلیات سراج ، ۲۶۶).

ثنائے ابرو خمدار ہے بیان اپنا
سوائے تیغ نہیں کوئی ہمزبان اپنا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹).

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہو
ہم سخن کوئی نہو اور ہمزباں کوئی نہ ہو

(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۱۹۵).

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بام عرش کے طائر ہیں میرے ہمزبانوں میں

(۱۹۰۴، بانگ درا ، ۶۵).

میں جبر میں بھی کر نہ سکا ترک اختیار
ہم حاشیہ جو تھا بھی تو میں ہم زباں نہ تھا

(۱۹۷۳، پانی میں ماہتاب ، ۱۲۳). **۳۔ (کنایتہ) دوست (فرہنگ عامرہ)۔.** [ہم + زبان (رک)].

---زُبانی (--- فت نیز ضم ز) امث ~ ہمزبانی۔.

ایک زبان بولنے کی حالت ، باہم مخاطبت ، ہم سخنی ، بالمشافہہ گفتگو ، آپس میں گفتگو کرنا۔.

وو دونو منے ہم زبانی ہوا
دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱). دستنبو ---- چھپ جانے کے وہ نسخہ حضرت کی نظر سے گزرانوں گا اور اس کو ہم سخنی اور ہم زبانی جانوں گا۔. (۱۸۵۸، خطوط غالب ، ۳۵۶). دربار میں رتبہء ہم زبانی حاصل ہوا۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری ، ۳۰۶). ہمزبانی کے بعد ہم خیالی پیدا ہوتی ہے۔. (۱۹۳۳، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۸). مشائخ نے اختلافات کے پردوں کو ہٹا کر ان میں ہم دلی اور ہم زبانی پیدا کی۔. (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت ، ۱۹۷). ہمیں چاہیے کہ ہم ہمدلی کے جذبہ کو فروغ دینے کے لیے ہم زبانی کی روایت کو مستحکم بنائیں. (۱۹۸۰، ایک قاری کی سرگزشت ، ۳۲). پھر اس تشریح میں یہ نکتہ یوں حل کیا کہ دلوں کو قابو میں لانے کے لیے ہمزبانی پہلی شرط تھی. (۱۹۹۷، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۹). الٰہی دوری کا بندھن جلد ٹوٹ جائے اور دلی ہم زبانی کے پیوند سے آرام پائے۔. (۲۰۰۶، ترجمہ آہنگ پنجم (پرتو روہیلہ) (سمبل ، راول پنڈی ، اکتوبر ، ۲۸)). [ہم زبان + ی = لاحقہء اسمیت].

---زُبانی کَرنا ف مر.

بات چیت کرنا ، بالمشافہہ گفتگو کرنا۔. اقبال کی کوشش یہ ہے کہ اہل دین بھی انکی رفاقت اور ہم زبانی کریں۔. (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین ، ۱۴).

---زُبانی میں آنا محاورہ.

گفتگو کرنا ، مخاطب ہونا۔.

دیک اس کے کدہن مہروانی میں آئی
نزک بیلا ہمزبانی میں آئی

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۲).

---زُبانی ہونا ف مر.

باہم گفتگو ہونا ، بات چیت ہونا۔.

جو دونوں میں یوں ہم زبانی ہوئی
سو درویش کی شادمانی ہوئی

(۱۶۳۹، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۰).

---زُلف (--- ضم ز ، سک ل) امذ.

سالی کا شوہر ، ساڑھو ، بیوی کی بہن کا شوہر۔. صاحب ، سچ کہو تم میرے ہم زلف کیوں کر ہو۔. (۱۸۲۳، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۰). اکثر اپنے ہمزلف بابر مرزا سے جو جہاں پناہ کے سالے ہیں میری طریقہء تعلیم کی تعریف کی۔. (۱۸۷۳، فسانہء معقول ، ۱۵۴). سیف خاں بھی بادشاہ کا ہم زلف تھا۔. (۱۹۰۶، مرآت احمدی ، ۱۲۱). مولوی سید لطفی صاحب کے ہم زلف ---- میری قیام گاہ پر ملاقات کے لیے آئے۔. (۱۹۳۱ ، سیاحت ممالک اسلامیہ ، ۹۷). چنانچہ پروگرام یہ بنا کہ ہم ان کے ساتھ شادی والے گھر تک جائیں اور ہمارے ہم زلف جمیل اختر وہاں سے ہمیں ----- لے جائیں۔. (۱۹۹۹ ، امریکا کی تلاش میں ، ۴۸). [ہم + زلف (رک)].

---زَماں (--- فت ز) صف ~ ہمزماں۔.

ہم عصر ، ایک زمانے کے (لوگ) ، ایک عہد کے۔.

تھا ریاضت اور تحمل میں کمال
ہم زماں کوئی نہ تھا ان کی مثال

(۱۷۹۱، ریاض العارفین ، ۴۹).

اگر میں کاش ہوتا اُس زماں میں
مقرر ہم زماں اون کا جہاں میں

(۱۸۵۷، مثنوی مصباح المجالس، ۶۳). اہل یورپ کا خاصہ ہے کہ دو ہمزماں واقعہ کو عموماً علت و معلول فرض کرلیتے ہیں۔ (۱۹۰۵، مقالات شبلی، ۵: ۹۸). مختلف مہیجات کی وجہ سے بہت سارے ہمزمان اضطراری ردِ اعمال پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ (۱۹۳۲، اساس نفسیات، ۶۷). [ہم + زماں (رک)].

---زمانہ (---فت ز، ن) صف.

رک: ہم زماں۔ ابھی تھوڑے دنوں پہلے تک سیلون کے وزیر تعلیم ایک مسلمان تھے غالباً بدیع الزماں نام تھا---- ڈاکٹر اختر حسین اور سید سبط حسن کے دوست اور ہم زمانہ رہے ہیں۔ (۱۹۷۴، ابن بطوطہ کے تعاقب میں، ۱۷۳). یہ دونوں کتابیں قریب قریب ہم زمانہ ہیں۔ (۱۹۸۶، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۲: ۱۹). [ہم + زمانہ (رک)].

---زمانی (---فت ز) (الف) امث ~ ہمزمانی۔

ایک ہی وقت یا عہد کا ہونے کی حالت، ہم عصریت۔ ان پر جو نقوش کندہ ہیں وہ---- دوسری ہمعصر عمارتوں کے کام سے اس قدر مشابہ ہیں کہ نہ صرف ان کی ہمزمانی ثابت ہوتی ہے بلکہ---- نقاشی کے---- طرز مقبول و مروج تھے۔ (۱۹۳۲، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ)، ۱۱).

---زمانی (ب) صف.

ایک ہی وقت کا؛ (مجازاً) کسی ایک زمانے کا، موجودہ زمانے کا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سنکرانک ہم زمانی ہے اور ڈائیکرانک ہمہ زمانی۔ (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۳۸). [ہم زمانہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت].

---زمانیّت (---فت ز، کس ن، فت ی نیز شدی مع بفت) امث.

ہم عصری انداز سے ترتیب دینے کا عمل، ہم وقت سازی، (نفسیات) واقعات کا ہم وقت یا ایک زمانے کا ثابت کرنے کا عمل۔ یہ ہم زمانیت اس قدر کاملاً صحیح ہوتی ہے کہ اگر انگیزوں کی قوت بڑھائی جائے اور انہیں آلہ مکبر الصوت تک لے جایا جائے تو بہت سی آوازیں---- شناخت کی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۳۷۷). [ہم زمانی + یت، لاحقۂ نسبت].

---زمزمہ (---فت ز، سک م، فت ز، م) صف امذ.

ایک ہی نغمہ گانے والا، ساتھ گانے والا؛ ساتھی گلوکار؛ (کنایۃً) ساتھی، رفیق۔ (پلیٹس). [ہم + زمزمہ (رک)].

---زواجی (---فت ز) امث.

(نباتیات) دو یکساں زواجوں کا حامل جن میں جنس، قامت یا ساخت کی تفریق نہیں کی جاسکتی، جو مشابہ زواجوں کے اتحاد سے پیدا ہوتا ہے، ایک ہی جنس کے پھول رکھنے والا، ایسے پھول کا جس کے کیسۂ زر اور بقچۂ گل بیک وقت باہمی عمل کریں، یکساں گلی، ہم زیر۔ اکثر ہم زواجی (Homociamous) پھولوں میں پار زیرگی کی ناکامی کے بعد خود زیرگی عمل میں لانے کے لیے مخصوص ترکیبوں سے کام لیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات، سید معین الدین، ۱: ۲۰۰). معمولی حالات کے تحت---- ایک ایسا جفتہ جو مختلف صنفی لون جسد ہر پرکھے سے حاصل کرتا ہے متضاد صنف کا ہوتا ہے بہتر طور پر ہمیں صنفوں کے لیے ہم زواجی اور دگر زواجی کہنا چاہیے۔ (۱۹۴۷، مینڈلیت (ترجمہ)، ۱۰۳). [ہم + زواج (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---زواجیت (---فت ز، کس ج، فت ی) امث.

(نباتیات) دو صنفی پھول کی وہ حالت جب اس میں زردان اور کلغیاں ایک ہی وقت میں پختہ ہو جاتے ہیں، ہم زیرگی، دروں زواجیت، یکساں گُٹی ملاپ۔ ہم زواجیت یہ صنفی---- متحرک یا غیر متحرک زواجوں کے درمیان ملاپ واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات، (سید معین الدین)، ۲: ۵۰۰). [ہم زواجی + یت، لاحقۂ کیفیت].

---زوجی (---ولین) امث.

رک: ہم زواجی۔ صنفی تولید ہم زوجی ہوتی ہے۔ (۱۹۶۸، الجی، ۱۳۸). [ہم + زوج (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---زوجیّت (---ولین، شدی مع بفت نیز بلا شد) امث.

۱. یکساں گروہ میں شادی کرنے کی حالت۔ رفیق حیات کے انتخاب میں تین عوامل بالعموم کارفرما ہوتے ہیں، قرب، ہم زوجیت اور تکمیلیت۔ (۱۹۷۰، پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات، ۱۳۷). **۲. (نباتیات) رک: ہم زواجی؛ ہم زوجی۔** ہم زوجیت: - یہ ایسی صورت حال ہے جس کے دوران Bisexual پھولوں میں Anther اور Stigma ایک ہی ساتھ Mature ہوتے ہیں یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ---- مختلف اوقات میں Mature ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۱، آسان نباتیات، ۱: ۱۰۳). [ہم زوجی + یت، لاحقۂ کیفیت].

---زور (---وج) صف.

وہ (دو شخص) جو قوت میں برابر ہوں. (نور اللغات). [ہم + زور (رک)].

---زوری (---وج) امث.

دو اشخاص کی قوت میں برابری کی حالت، یکساں طاقت۔ یہاں مطابق پول ایک دوسرے سے ہم آہنگی ہم کاری اور ہم زوری کی وجہ بنتے ہیں۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۱۴۸). [ہم زور + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف امذ.

۱. متفق، ہم خیال، ہم دم، سازگار، موافق۔

یعنی مرنا ہے جب اک دن تو عمل سے کیا کام
موت کا خوف ہو کیوں فکر عمل کا ہم ساز

(۱۹۴۱، صبح بہار، ۵۵). **۲. ہم نوا، سنگت کرنے والا، گانے میں شریک۔**

اب وہ لاٹھی چارج ہو گا جو کہ بے آواز ہے
گا سکے گا وہ ہی جو قوال کا ہم ساز ہے

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۱۶). **۳. دوست؛ خط کتابت کرنے والا؛ اتحاد یا سازش وغیرہ میں شریک۔** (پلیٹس). [ہم + ساز (رک)].

---ساعت (---فت ع) صف.

ایک ہی لمحے یا وقت کا، ایک ہی وقت میں واقع ہونے والی دو چیزیں یا باتیں وغیرہ۔ پس بجلی کے شرارے جو ساکن ناظر کے لحاظ سے ہم ساعت ہیں متحرک ناظر کی اضافت سے ہم ساعت نہیں ہیں۔ (۱۹۶۱، کائنات اور ڈاکٹر آئن شٹائن، ۷۴). [ہم + ساعت (رک)].

---ساعتی (---فت ع) امث.

ایک ہی ساعت میں واقع ہونے کی حالت۔ اب آئن شٹائن پوچھتا ہے "ہم ساعتی" سے ہماری کیا مراد ہے۔ (۱۹۶۱، کائنات اور ڈاکٹر آئن شٹائن، ۷۳). [ہم ساعت + ی، لاحقۂ نسبت].

---سال صف.

ا۔ سن و سال میں برابر، ہم عمر۔

دریغ او گرانمایہ ہم سال من
جو اس بن ہے شوریدن بھی حال من

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۶۳). میں نے اپنے ہم سالوں اور ہم سنوں سے کہا کہ اس ندی پر سے پھلانگیں اکثر نہ پھلانگ سکے۔ (۱۸۹۷، کارنامۂ جہانگیری، ۵۵). **۲۔ ہم عہد؛ معاصر.** (اسٹین گاس). [ہم + سال (رک)].

--- سائگی (---کس مج ء)امث ~ ہمسائگی۔

رک: ہم سایگی، پڑوسی ہونے کی حالت. (پلیٹس). [ہم سایگی (رک) کا بگاڑ].

--- سایگی (---فت ی)امث.

ا۔ ہم سایہ ہونے کی حالت، پڑوسی ہونے کی کیفیت، پڑوس. (پلیٹس). **۲۔ حق ہمسایگی کی رعایت کرنا.** (پلیٹس). [ہم + سایہ (رک) + گی، لاحقۂ کیفیت (بحذف ہ)].

--- سایا/سایہ (---/فت ی) صف ~ ہمسایہ/ہمسایا۔

ا۔ ایک ہی سائبان میں رہنے والے (خصوصاً) ساتھ کے گھر میں رہنے والا، پڑوس کا، پڑوسی، ہم دیوار۔

ہمسایہ ہو تو بیچ کی دیوار کیا ضرور
پردہ نہ میرے آپ کے اب درمیاں رہے

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۳۶۱). اسموں کے ساتھ جو سابقے آتے ہیں ان میں سے اکثر کو علاحدہ لکھا جائے گا ـــــ ہم سایہ۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۴۶۹). **۲۔ پڑوسی ملک۔** سومرانے تھری میں اپنے ہمسایہ سے سپاہ کو جمع کیا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۱۸). [ہم + سایا/سایہ (رک)].

--- سَبَق (---فت س، ب)صف.

وہ دو جو ایک ساتھ پڑھتے ہوں، ساتھ سبق پڑھنے والا؛ رک: ہم درس؛ ہم جماعت۔

مکتب میں جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۸).

ہم سبق اوسکا اور ہم مکتب
یاد خدمتگزاری) خدمت گزاری (کے سب ڈھب

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۱۴). وہ ہم سبق ہو کر ایک جماعت میں پڑھتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۹۷). مدرسہ دارالعلوم میں میرے ہم سبق رہے ہیں اور ہجرت کر کے چار سال سے یہیں مقیم ہیں۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۰۳). خود مولوی محمد اسمٰعیل ان کے ہم سبق و ہم جلسہ تھے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن، ۷۱). ڈاکٹر اختر حمید خاں ان کے ہم سبق تھے۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱: ۳۶۶). [ہم + سبق (رک)].

--- سَبَقی (---فت س، ب)امث.

ایک ساتھ پڑھنے کی حالت، ایک ہی جماعت کا طالب علم ہونے کی کیفیت۔ اصلی سبب ان تحریروں کا وہی رنج ہم سبقی ـــــ تھا۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۷۶). ہم سبقی سہارنپور میں ہوئی۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۸۹). [ہم سبق + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- سُ بُو (---فت نیز ضم س، و مع) صف.

ساتھ شراب پینے والا، مے نوشی کا ساتھی؛ بے تکلّف دوست۔ جب زیادہ عیش و عشرت کے موڈ میں ہوتے تو اپنے اپنے مگ اٹھائے باہر چاندنی رات میں چاند کو ہم سبو بنا لیتے۔ (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۶۳). [ہم + سبو (رک)].

--- سُخُن/سَخُن (---ضم س، فت نیز ضم خ/فت س، ضم خ) صف.

باہم بات کرنے والے، باہم مخاطب، ساتھ کلام کرنے والا؛ ہم زبان، ہم کلام؛ (کنایتہ) ساتھی شاعر۔

تری باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں
اگر یک دم تو مجھ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۶).

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہو
ہم سخن کوئی نہو اور ہمزباں کوئی نہو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۵).

جنہیں پردوں میں رکھوں شکل مضموں
انھیں میں ہم سخن غیروں سے دیکھوں

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۲۶۳). کبھی وہ کوئی ہم نفس ہوتا ہے ـــــ کبھی کوئی دوست اور ہم سخن کبھی محبوب۔ (۱۹۷۲، فتنہ سامانی دل (دیباچہ)، ۷). [ہم + سخن (رک)].

--- سَ رُخُن کَرْ نا ف مر.

ہم زبان کرنا، ہم کلام کرنا، بات کروانا۔

شکر شکوے کو کیا حسن ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۲۲).

--- سَ رُخُن ہونا ف مر.

آپس میں گفتگو کرنا، باتیں کرنا۔

ہم سخن مجہ سیں ہوا نہیں بس کہ ہے خوف رقیب
شکر میرے لال کے لب پر سخن آیا نہیں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۲).

روٹھا ہوا تھا پہلے اب ہم سخن ہوا ہے
شکر خدا ہماری بگڑی ہوئی بنی بات

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۳۲).

ہم سخن ہونے کو ہے معمار سے تعمیر آج
آئینے کو ہے سکندر سے سر تقریر آج

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۱۱۳).

کل رات ناگہاں مے و ساغر کے روبرو
روح ازل سے روح مری ہم سخن ہوئی

(۱۹۶۸، غزال و غزل، ۲۶).

--- سُ رَخُ نی (---ضم نیز فت س، فت نیز ضم خ)امث.

ہم سخن ہونے کی حالت، آپس میں گفتگو کرنا، ہم کلامی۔

کیا ہم سخنی کرتا ہے اس گل کے دہن سے
غنچے سے یہ کہدو کہ چٹخ جائے چمن سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۵).

یہ حرف و لفظ ہیں دنیا سے گفتگو کے لیے
کسی سے ہم سخنی کے مکالمے تھے الگ

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۴۷). [ہم سخن + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- سَر (--- فت س) امذ ~ ہمسر۔

ا۔ برابر کا، ہم رُتبہ، ہم چشم، برابر والا؛ مدمقابل، حریف۔

غم کے پہاڑوں کوں، سر پر اٹھائے ہیں، وحشت کے پنجوں سیں
آہوں نے میری
دل کے اکھاڑے میں اب کون ہم سر ہے ان پہلوانوں کے
زوروں کی مانند

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۴۴). برج اس کا وسعت میں مسجد جامع کی برابر اور رفعت میں برج فلک سے ہم سر۔ (۱۸۰۵، آرایش محفل، افسوس، ۱۱۷).

میں وہ یکتائے زمانہ ہوں کہ ہم سر میرا
صورت حکم الٰہی ہے نہایت دشوار

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، ک (مجلس)، ۴۸۵).

بسملوں میں کوئی نکلے گا نہ ہمسر میرا
تیغ دم بھرتی ہے مشتاق ہے خنجر میرا

(۱۹۱۵، جان سخن، ۳۶). اس میدان میں بھی وہ رودکی کا ہم سر شمار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۲، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۵: ۱۴). کبھی اردو فریق والے کا طالب علم انگریزی فریق اپنے ہم سر سے بہتر نمبر حاصل کرتا ہے۔ (۱۹۶۰، سر سید احمد خاں، ۱۱۴). ساتھی وہ کسی اعتبار سے میرے ہم سر نہیں تھے۔ (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۲۱۳). اُن دِنوں ریڈیو کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ شعبۂ ابلاغ عامہ میں اس کا کوئی ہمسر نہیں تھا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۵۱). **۲۔ (i) بیوی، جورو، منکوحہ؛ ہم خوابہ۔**

سنا اس کی ہمسر نے جب یہ سخن
ہوا موج زن بحر رنج و محن

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۱۶). **۳۔ برابر، مساوی، یکساں۔** کفو ---- جو مذہب نسب آزادی پیشہ دیانت اور تمول میں ہم سر ہو۔ (۱۹۶۵، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱: ۲۶۳). بینک منصوبوں کا جائزہ لیتے وقت زیادہ محتاط ہوں گے بلکہ چھوٹے متوسط اور بڑے کاروبار بھی ہم سر ہو جائیں گے۔ (۱۹۸۳، ایک منصفانہ زرعی نظام (ترجمہ)، ۱۱۰). **۴۔ ساتھی، رفیق، شریک کار۔** (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). [ہم + سر (رک)].

--- سَر ہونا ف مر.

برابر ہونا، ہم پلہ ہونا، ہم پاگی ہونا۔

سرو کی ہمسر جو ہووے آہ اسکی کیا عجب
رات دن جس کوں خیال قامت موزوں ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۷۱).

شمع کا کیا منھ ہے جو اس قد سے ہمسر ہو سکے
صاف سانچے میں بدن اس سیمتن کا ڈھل گیا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۳). کوئی ایسی شخصیت پیدا نہیں ہوئی جو کسی اعتبار سے بھی اسکی ہمسر ہوتی تھی۔ (۱۹۵۹، سیاسیات ارسطو، ۹). انگریزی پڑھنے کے بعد ہم کسی میدان میں جاپانی کے ہم سر ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۸۱، افکار واذکار، ۵۵).

--- سُر (--- ضم س) صف.

رک: ہم آہنگ۔ گائن کو کسی مرتعش دو شاخے یا بولتی ارگن نلی کے ساتھ ہم سر کرو۔ (۱۹۲۱، طبیعیات عملی، ۱: ۱۴). [ہم + سر (رک)].

--- سَرحَد (--- فت س، سک ر، فت ح) صف.

وہ جن کی ایک ہی سرحد ہو؛ (کنایۃً) رتبے یا اہمیت میں برابر، یکساں نیز ہم کنار، باہم قریب۔ اس نقطہ پر فن جمالیات اور منافع اور علم النفس آملتے ہیں اور ہم سرحد ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۲۸). [ہم + سرحد (رک)].

--- سَرحَدی (--- فت س، سک ر، فت ح) امث.

ہم سرحد ہونے کی حالت، ہم کناری، قربت۔ فلسفے سے ہم سرحدی نے جمال کی تشریح اور تجربے میں ایک نرا عقلی و فکری پہلو پیدا کر دیا۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۲۱۰). [ہم سرحد + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- سَری (--- فت س) امث ~ ہمسری۔

ا۔ برابر ہونے کی حالت، برابری، مساوی حیثیت کا ہونا۔

مقتل میں گھری تھی بھری اور کھری ہوئی
سب سیں جب آگے تیغ پڑی ہم سری ہوئی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۸۱).

گود میں جن کے پلی تھی وہ پری
کھیل میں تھی جس کو جس کو ہم سری

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴، ۵۹)). اس رشتہ مندی سے بھائی بندی اور ہمسری کا دعویٰ وہ کرنے لگے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۰۱). کفات کے لفظی معنی "ہم سری" کے ہیں۔ (۱۹۶۵، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱: ۲۶۳). کسی آدمی کے لیے کوئی دوست یا دوا ایسی نہیں ہے جو بیوی کی ہم سری کرسکے۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۷۰۳). **۲۔ زوجیت، بیوی پن۔** (فرہنگ آصفیہ). [ہم سر + ی، لاحقۂ نسبت].

--- سَری کرنا ف مر.

برابری کرنا، مساوات کا دعویٰ کرنا۔

ہم سے جو میر اُڑ کر افلاک چرخ میں ہیں
ان خاک میں ملوں کی کاہے کو ہمسری کی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۸۵).

ہمسری تجھ سے کرے اگر آسماں
صدقے کر ڈالیں ترے سر پر سے ہم

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۲۴). یہ تمام رسالے کاغذ، خط، صفائی، غرض ظاہری آب و تاب میں یورپ کے مشہور رسالوں کی ہمسری کرتے ہیں۔ (۱۹۱۲، سفرنامہ روم و مصر و شام، شبلی، ۷۸).

ہمسری کی دہن یار سے گر غنچے نے
تو ابھی بادصبا ڈالے گی منہ اسکا مسل

(۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۲: ۲۰۸). دوکان کے اردگرد آسمان کی ہمسری کرتی ہوئی بڑی بڑی عمارات زمین بوس ہو گئیں تھیں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۲۷).

--- سُری (--- ضم س) امث.

(موسیقی) یک آہنگی، آوازوں یا سروں کے زیر و بم کی ہم آہنگی (Unison) ہوا کا دباؤ اتنا رکھنا کہ اس سر کا تعدد وہی ہو جو نلکی کے ابتدائی سر کا ہے یہ عمل ہم سری کہلاتا ہے۔ سب

سے پہلے ہیلم ہولٹز نے موسیقائی وقفوں کے سریلے پن پر غور کیا اس نے ہم سری (Unison) کا وقفہ فراخ کرکے ایک دگن (Octave) تک بڑھایا۔ (۱۹۶۷، آواز، ۵۳۸)۔ [ہم سر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- سَطح (---فت س، سک ط) صف.
درجے یا حیثیت میں برابر. کیسے ممکن ہے کہ ایسے بعض افراد جو علم و فضل دانش و حکمت میں یگانۂ عصر ہوتے ہیں وہ بھی ان احمقوں کے ہم سطح ہو جائیں۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۸۵)۔

--- سَفَر (---فت س، ف) صف ~ ہمسفر.
ا. سفر کا ساتھی، ساتھ سفر کرنے والا. سوداگر کو کاروان عدم کا ہم سفر کر بارِ ہستی سے سبک دوش کیا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۱۳۹)۔

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۵)۔

ہم سفر میرے شکارِ دشنۂ رہزن ہوئے
بچ گئے جو ہو کے بیدل سوئے بیت اللہ پھرے

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۱۷۵)۔ اسی برج میں الدبران کا جھرمٹ ہے، اس کے ستارے بھی ہمسفر ہیں۔ (۱۹۵۱، سیر افلاک، ۱۴۶)۔ صبح کرنسی تبدیل کی، پھر شام کو اپنے ہم سفر کے یہاں گئے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۶۳)۔ **۲. زندگی کا ساتھی، بیوی یا شوہر.** نصف صدی سے کچھ زیادہ ہی وقت میں ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کی ہم سفر رہی۔ (۱۹۹۵، ہم سفر، ۹)۔ **۳. (حیاتیات) ایسے نامیاتی اجسام جو طفیلی بنے بغیر ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں یا ایک دوسرے کے اندر رہتے ہیں۔** انھیں طفیلی کے بجائے ہم سفر (Commensal) کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے، غیر فقاریے، ۳۳)۔ [ہم + سفر (رک)]۔

--- سَفَرِ زِیست (---فت س، ف، کس ز، ی مع، سک س) صف امذ.
رک: شریکِ حیات؛ شوہر یا بیوی، زندگی کا ساتھی. تقریب کے آخر میں اشفاق احمد صاحب کی ہم سفر زیست بانو قدسیہ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ (۲۰۰۵، راوی، گورنمنٹ کالج لاہور، ۱۲۰)۔

--- سَفَر کَرنا ف مر محاورہ.
سفر کا ساتھی بنانا، سفر میں ساتھ لینا، رفیق راہ بنانا. سوداگروں کو کاروان عدم کا ہم سفر کر بارِ ہستی سے سبک دوش کیا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۱۳۹)۔

--- سَفَر ہونا ف مر.
سفر میں ساتھ ہونا، شریکِ سفر ہونا.

بگڑتا کیا جو کچھ دن اور رہ کر ہم سفر ہوتیں
کہ میں بھی چھوڑنے کو تھا سرائے عالم فانی

(۱۹۲۱، نقوش مانی، ۹۴)۔ ان واقعات کی بناء پر ان منتشر اور بے اثر عناصر کے اندر ہم مقصد اور ہم سفر ہونے کی یگانگت نے قوت پیدا کر دی۔ (۱۹۹۱، فیض، عہد اور شاعری، ۱۹)۔

--- سُفرَہ (---ضم س، سک ف، فت ر) صف ~ ہمسفرہ.
وہ دو اشخاص جو کھانے میں ساتھ شریک ہوں، ایک دسترخوان پر ساتھ کھانے والے. (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آنند راج)۔ [ہم + سفرہ (رک)]۔

--- سَفَری (---فت س، ف) امث ~ ہمسفری.
سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ ہونا، ساتھ چلنا؛ رفاقت، ہم رہی. العادل اپنی ذاتی جاگیروں کا دورہ کرتا تو سنپولا کو ہم سفری کا شرف بخشتا تھا۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۷۶۱)۔ ان کے ساتھ ہم سفری کا حق اس طرح ادا نہیں کر رہی ہے جس طرح نظم کر رہی ہے۔ (۱۹۸۶، حرف من و تو، ۳۵۲)۔

--- سَفَری (ب) صف امذ.
(شاذ) رک: ہم سفر، سفر کا ساتھی.

افتادگی راہ کی منزل کو نہ سمجھا
آخر نہ دیا ساتھ مرا ہمسفری نے

(۱۹۲۵، نشاط روح، ۱۰۷)۔ [ہم سفر + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- سِلک (--- کس س، سک ل) امذ.
سدھی (بیوی یا شوہر کے خاندان والے)، جن کے لڑکے لڑکی آپس میں بیاہے ہوں. (جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ؛ علمی اردو لغت)۔ [ہم + رک: سلک (ا)]۔

--- سِن (---س س) صف امذ.
ہم عمر، ہمجولی. میری عقل ناقص میں یہ آتا ہے کہ اصول اس علم کے بہت مشکل ہوں گے------ اور میرے ہمسنوں کے بھی فہم میں آویں گے۔ (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۱: ۱۱)۔ ایک عورت ملکہ کی ہم سن و ہمراز تھی۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۹۳)۔ نپولین و نادر وغیرہ میں بچپن ہی سے اس قدر رعب و داب تھا کہ ہم سن بچوں کو سرکشی کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۱۲۳)۔ خیام اور حسن، نظام الملک کے ہم سن یا متقارب السن تھے۔ (۱۹۲۳، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۸۵۷)۔ مولانا اپنے آپ کو آنجہانی اندرا گاندھی کا ہم سن بتاتے تھے۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۲: ۳۴۳)۔ [ہم + سن (رک)]۔

--- سَنگ (---فت س، غنہ) صف.
جو وزن، قدر اور مقدار میں برابر ہو؛ (کنایۃً) رتبے میں برابر، ہم رتبہ، ہم وزن.

اُنے بولیا ہونا تو مجھ تھے بخز
جو دیتے ہیں دار و کوں ہم سنگ زر

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۸۲)۔

ازل کے دریا کے صدف میں مقیم
تھے ہم سنگ یک بوند دُرِّ یتیم

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۸، ب)۔

کون یاں بازار خوبی میں ترا ہم سنگ ہے
حسن کے میزاں میں تیرے مہر و مہ پاسنگ ہے

(۱۷۹۴، بیدار، د، ۸۸)۔

حقیقت کروں حلم کی کیا بیاں
نہیں اس کے ہم سنگ کوہ گراں

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۷)۔ بیچ میں ایسی ایک لال بارہ دری ہے کہ ہم سنگ یاقوت ہے۔ (۱۸۵۳، شرح اندر سبھا، ۸۷)۔ زمین زمرد رنگ کوہِ زمرد کے ہم سنگ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۶۳)۔

ایک ایک سنگ ریزہ احد کا مرے لیے
ہم سنگ ہے خدا کی قسم کوہ طور کا

(۱۹۳۱، بہارستان، ۱۷۶). قرآن کے ساتھ کوئی ایسی کتاب تیار نہ کی جائے جو اس کے ہم سنگ ہو۔ (۱۹۷۳، بینات، کراچی، ۱۶). [ہم + سنگ (رک)].

--- **سَنگ کَرنا** ف مر محاورہ.

وزن یا مقدار میں برابر کرنا؛ قدر یا حیثیت میں برابر کرنا نیز حریف بنانا۔

ہم سنگ کروں اس کا اگر لخت جگر کو
ہو جاوے سبک ووں ہی عقیق جگری تک

(۱۸۲۴، مصحفی، ک (مجلس)، ۱: ۲۴۵).

--- **سَنگی** (--- فت س، غنہ) امث.

ہم رتبہ ہونے کی حالت، برابری۔ آذر کو تیشہ بت تراشی سے اپنی ہم سنگی میں پاسنگ بھی نہ سمجھتا۔ (۱۸۷۶، سراب حیات، ۳۳). [ہم سنگ + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- **سِنی** (--- کس س) امث.

ایک عمر کا ہونا، ہم عمری۔ شیخ جی سے نہ مجھ سے ہم مذاقی تھی نہ ہم سنی مگر میرے اُن کے مراسم تھے۔ (۱۹۵۱، کشکول (محمد علی شاہ فقیر)، ۷۰). [ہم سن + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **سَواد** (--- فت س) صف امذ.

ہم علاقہ، علاقے یا مقام جو آپس میں ایک دوسرے سے مماثلت رکھتے ہوں۔

گلزار ہے شہیدوں کا جنت کا ہم سواد
جائیں گے تو نہ آئیں گے پھر کربلا سے ہم

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۲۳). [ہم + سواد (رک)].

--- **سِوانہ** (--- کس س، فت ن) صف امذ.

پیوستہ، ملحقہ؛ جن کی سرحد سے سرحد ملی ہو، وہ مقام جس کی سرحد دوسری جگہ کی سرحد سے ملتی ہوئی ہو، آس پاس کا۔

مجھے لے جائے یارب آب و دانہ اس کے قصبہ میں
جہاں ہر کھیت کا ہے ہم سوانہ باغ رضواں کا

(۱۹۰۴، کلیات نعت محسن، ۲۱۴). روہیلکھنڈ اور ہم سوانہ اضلاع کے بہترین گھوڑے گھوڑیاں خرید و فروخت اور دوڑ کے لئے آتے تھے۔ (۱۹۶۳، اردو نامہ، کراچی، اپریل تا جون، ۱۹). اردگرد کے ہم سوانہ اضلاع کے دیہات میں چھوٹے چھوٹے زمینداروں اور کاشتکاری کے گھوڑے، گھوڑیوں کے دم سے روٹیاں چلتی تھیں۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۴).

--- **سَیّار** (--- فت س، شد ی) صف.

ساتھ گھومنے والا، سیر و سیاحت کا ساتھی؛ ہم سفر۔

اے صبا! تیز رو و ہم سیّار
یار سے کہنا میری یہ گفتار

(۱۸۸۱، حباب کے ڈرامے (تحفہ ناٹک)، ۵۷). [ہم + سیّار (رک)].

--- **سَیر** (--- ی لین) صف.

چلنے پھرنے میں ساتھ دینے والا، سیر کا ساتھی؛ ہم سفر۔

ہزاروں ذرّے اڑ کر دل کی صورت بیٹھے جاتے ہیں
کسی کو دشت غربت میں مرا ہم سیر ہونا تھا

(۱۹۰۹، تجلائے شہاب ثاقب، ۶۹). [ہم + سیر (رک)].

--- **شان** صف ~ ہمشان۔

ہم رتبہ، ہم مرتبہ، مشابہت رکھنے والا، برابر کی شان کا۔

داغوں کا سوز دیکھا ہنسی مٹانے والا
خرمن کا دانہ دانہ ہمشان برق پایا

(۱۹۲۶، فغان آرزو، آرزو لکھنوی، ۳۱). [ہم + شان (رک)].

--- **شَبیہ** (--- فت ش، ی مع) صف.

صورت میں مشابہت رکھنے والا؛ رک: ہم شکل۔

اے مری لختِ جگر کے ہم شبیہ
اے مری نورِ بصر کے ہم شبیہ

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل جون ۱۹۹۴ء، ۵۶)). مخمور طلسم سے واسطے لقاکے پاس جانے کے ہم شبیہ افراسیاب سے اجازت خواہ ہوئی تھی۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۱: ۳۵). مدھو مالتی نے بھی اسے منوہر کا ہم شبیہ پایا تو رک گئی۔ (۱۹۸۵، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ، ۴۴). [ہم + شبیہ (رک)].

--- **شَراب** (--- فت ش) صف.

ساتھ شراب پینے والا، شراب پینے کا ساتھی، ہم پیالہ (رک)۔

تو ہم سے جو ہم شراب ہوگا
بہتوں کا جگر کباب ہوگا

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۲۲). [ہم + شراب (رک)].

--- **شَکل** (--- فت ش، سک ک) صف.

ایک شکل کا، ہم صورت، ایک دوسرے سے مشابہ، ملتے جلتے۔ تیس لونڈیاں خوبصورت ہم شکل فرخندہ کے بہم پہنچائیں۔ (۱۸۱۱، چار گلشن، ۱۱۹).

شبر کی وہ تصویر ہم شکل پیغمبر ﷺ
توقیر اسی میں ہے کہ ہم صدقے ہوں اُن پر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۹۹). ہر نیا دن پرانا دن ہوتا تھا اور ہر دوسرا دن پہلے دن کا ہم شکل بن گیا۔ (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۲۶۵). دنیا بہت وسیع ہے اس میں کیا ہم شکل لوگ نہیں پائے جاتے۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۲۲۶). [ہم + شکل (رک)].

--- **شَکلِ نَبی ﷺ** (--- فت ش، سک ک، کس ل، فت ن) امذ.

(کنایۃً) علیؑ اکبرؑ (چونکہ آپ صورت میں جناب رسول خدا ﷺ سے بہت مشابہ تھے اسی لیے ان کو شبیہ رسول ﷺ اور ہم صورت پیغمبر ﷺ وغیرہ بھی کہتے ہیں)۔

ہم شکل نبی ﷺ نورِ نگاہ شہِ ذی شاں
زینبؑ کے پسر جعفرؓ و زہراؑ کے دل و جاں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۹۸). [ہم شکل + نبی ﷺ (رک)].

--- **شَکل ہونا** ف مر.

ایک شکل کا ہونا، ملتی جلتی صورت کا ہونا، مشابہ ہونا۔ کوئی صورت تمہاری ہم شکل ہے یا نہیں۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۱۵۳).

--- **شَکلی** (--- فت ش، سک ک) امث.

ایک شکل ہونے کی حالت، مشابہت۔ اب اگر سنڈی کیٹ کا امتحان کیجیے جو یونی ورسٹیوں کا اصلی حکمران فرمانروا ہے تو اسمیں بھی اسی طرح کی ہم شکلی نہ پائیں گے کہ وہ ایک صورت کا ہے۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۰۳). ہم شکلی کا دُکھ تو عقاب شاہین اور شکرے کو بھی تھا۔ (۱۹۸۱، راجہ گدھ، ۲۹). [ہم شکل + ی، لاحقۂ نسبت].

--- شَکلِیّت (--- فت ش، سک ک، شدی مع بفت) امث.

ایک سی ہیئت یا ساخت کا ہونا؛ (کیمیا) مشابہ قلمی شکلوں کے حامل ہونے کا مظہر
۔ مرکبات ------ جو ایک جیسی قلمی شکلوں کے حامل ہوتے ہیں ------ ہم شکل کہلاتے ہیں اور یہ مظہر ہم شکلیت کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۴، کیمیا، گیارھویں جماعت کے لیے، ۲۱۴). [ہم + شکلی + یت، لاحقۂ کیفیت].

--- شُمارَہ (--- ضم ش، فت ر) صف.

شمار میں برابر، تعداد میں برابر؛ یکساں مدت کا۔

تھے برس ہم شمارۂ افلاک
کہ ہوا پائمال صورت خاک

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۴۱). [ہم + شمارہ (رک)].

--- شَہر (--- فتحج ش، سک ہ) صف.

رک : ہم شہری۔ بسمل شاہ جہاں پوری کے ہم شہر اور ہم عصر ایک ادھیڑ عمر کے بزرگ سید ارشاد علی ارشاد نے ------ اپنا مدرسہ قائم کیا۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ا: ۵۲۰). [ہم + شہر (رک)].

--- شَہری (--- فتحج ش، سک ہ) (الف) صف.

ایک ہی شہر کا رہنے والا، ایک بستی کے رہنے والے۔ مراد ہماری اس فرق سے ہے جو آسودگی و محتاجی کی صحت وعلالت کے مابین اور جو خوش خرمی وفلاکت زدگی کے درمیان ان لاکھوں آدمیوں کے لیے ہوتی ہے جو ہمارے ہم شہری ہیں۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۴۲۸).

--- شَہری (ب) امث.

ایک شہر کا ہونے کی حالت، ہم شہر یا ہم علاقہ ہونا۔ لٹ سوں لٹ پٹ ہو کر یار ہو کر آشنائی و ہم شہری کا اظہار کیا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۸۴). [ہم شہر + ی، لاحقۂ نسبت وکیفیت].

--- شَہرِیَت (--- فتحج ش، سک ہ، شدی مع بفت نیز بلا شد) امث.

ایک شہر کے ہونے کی حالت، دو اشخاص کی آپس میں ایک شہر سے وابستگی۔ اس کے لیے ہم خیالی، ہم مشربی، ہم رازی، ہم صوبائیت، ہم شہریت ضروری نہیں۔ (۱۹۷۹، دعا کر چلے، ۴۵۷). [ہم شہری + یت، لاحقۂ کیفیت].

--- شِیر (--- ی مع) صف ~ امذ (مث)؛ ~ ہمشیر۔

جنھوں نے ایک ہی دودھ پیا ہو، وہ جنھوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو، دودھ شریک بھائی یا بہن، رضاعی یا حقیقی بھائی یا بہن (عموماً بہن کے لیے مستعمل)۔

سمجھاتی نہیں بھائی کو اے شاہ کی ہمشیر
مسلم کا خط آلے تو کریں کوچ کی تدبیر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ا: ۱۵). شیخ حیدر کی ماں خدیجہ بیگم روزون حسن کی ہمشیر تھی ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۵۴۵). جب وہ دودھ پی چکا تو بھائی ولی پھر بولے، میاں آج سے تم اور پروفیسر صاحب ہم شیر ہوگئے۔ (۱۹۸۷، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۲۹). گناہوں کی چھاتیوں سے پلا ہوا ہم شیر ۔ (۲۰۰۶، سمبل، راول پنڈی (ستیہ پال آنند)، اکتوبر، ۲۸۱). [ہم + شیر (رک)].

--- شِیرِ رَضاعی (--- ی مع، کس مج ر، کس ر) صف ~ ؛ امذ (مث)؛ ~ ہمشیر رضاعی۔

جنھوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو، دودھ شریک بھائی یا بہن (عموماً بہن کے لیے مستعمل)۔ شاہزادی کی ہمشیر رضاعی کو ---- پھولوں کے زیور سے از بس شوق ہے ۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبرآبادی، وقائع شاہزادہ منصورالزماں، ۶۱). [ہم شیر + رضاعی (رک)].

--- شِیرَہ (--- ی مع، فت ر) امث ~ ہمشیرہ۔

دودھ شریک بہن، حقیقی بہن۔ ایک شریف زادہ اپنی ہمشیرہ کو ڈولی پر سوار کرکے لایا ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ا: ۴۶۰). جب ---- اس کی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا اس نے سوچا اب وہ ---- آزاد ہوگیا ہے۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۶۲۰). [ہم شیر (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث].

--- شِیرَہ زاد (--- ی مع، فت ر) امذ.

بہن کا بیٹا، بھانجا. (پلیٹس). [ہم شیرہ + ف: زاد، زادن = جننا].

--- شِیرَہ زادی (--- ی مع، فت ر) صف مث.

بھانجی. (فرہنگ بوستان خیال). [ہم شیرہ زاد + ی، لاحقۂ تانیث].

--- صُحبَت (--- ضم مج ص، سک ح، فت ب) صف.

ا۔ پاس اُٹھنے بیٹھنے والا، ہم جلیس، صحبت میں رہنے والا، مصاحب، رفیق، ساتھی۔

دیکھ ہم صحبت کی دولت سیں نہ رکھ چشم امید
لب صدف کے تر نہیں ہر چند ہے گوہر میں آب

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۶۷). ہماری قسمت میں دوسرا لکھا نہیں ہم صحبت ہمارا خدا نے خلق کیا نہیں۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۴۱). تجھے اپنا ہم صحبت اور ہمراہ بناؤں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۳۱).

مدتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدتوں بے تاب موج بحر کی صورت رہا

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۷). ہم روتے ہیں اور ہمیں روتا دیکھ کر خود بخود ہمارے ہم صحبت احباب کے آنسو نکل آتے ہیں۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۱۵۹). رات دن انگریزوں سے ہم صحبت رہتے تھے اس یکجائی نے اثر کیا۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ا: ۲۰۱). **۲۔** رک : ہم بستر۔ **زنا شوئی کی عشرت میں کم مشغول ہو، حاملہ عورت سے ہم صحبت نہ ہو** ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۷۴۰).

--- صُحبَت کَرنا محاورہ.

ا۔ ہم بستر بنانا، بیوی بنانا نیز ہم بستری کرنا۔ وہ بہت اعزاز سے ایبنہ کو لے گیا ہم صحبت کیا اور محلوں سے زیادہ رتبہ دیا۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ا: ۸۰). **۲۔ ملانا، گھولنا، تحلیل کرنا** ۔ لطیف کو ہم صحبت کثیف کرنا البتہ دانائی سے بعید ہے۔ (۲۰۰۰، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۵۰).

--- صُحبَت ہونا ف مر محاورہ.

ا۔ ساتھی ہونا، پاس اُٹھنے یا بیٹھنے والا ہونا، ہمنشین ہونا، ملنا۔ تمام ہنود کہ صانع مطلق کو برحق اور ثواب عذاب عاقبت کا بے شک جانتے ہیں اس فرقے سے بیزار ہیں اور ان سے ہم صحبت ہونا، بلکہ بولنا بھی روا نہیں رکھتے۔ (۱۸۰۵، آرایش محفل، افسوس، ۵۱). **۲۔ ہم بستر ہونا، صحبت کرنا، مجامعت کرنا۔** اور اوس درخت کے تلے اوس یار تازہ گرفتار کے پاس گئی ہمصحبت اور ہو کر سو رہی۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۸۴). حبشی غلام آیا اور اس سے لپٹ گیا اور وہ اس سے لپٹ گئی اور دونوں ہم صحبت ہونے لگے۔ (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ، ا: ۴). معاصی جن میں محض کفارہ واجب ہوتا ہے متفق علیہ چند مخصوص معاصی ہیں ---- حیض کی حالت میں یا ظہار میں زوجہ سے ہم صحبت ہو جانا ۔ (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱۰: ۳۵۹).

--- صُحبَتی (--- ضم مج ص، سک ح، فت ب) امث ~ ہمصحبتی۔
۱۔ پاس بیٹھنے کی حالت، ہم نشینی۔

نالایقوں میں عمر کوں کرناں عبث تلف
ہم صحبتی کی ان میں لیاقت نہیں رہی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۰۳).

ہم صحبتی یار کو ہے اعتبار شرط
اپنی پہنچ تو میر نہیں پاسباں تلک

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲: ۴۳۹). بچوں کو بھی ہم صحبتی سے رغبت ہو گئی تھوڑے دنوں میں بہت محبت ہو گئی۔ (۱۸۴۶، سرور سلطانی، ۴۴).

ہمصحبتی غیر کی کیا ہے یہی جگہ
بعد فنا تو ہمکو نہ زیر مزار چھیڑ

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۷۸). **۲۔ ہم بستری، ایک بستر پر سونے کی حالت۔** جلسوں میں بیٹھتے تو بیویوں سے ہم صحبتی کے تمام واقعات بیان کرتے۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۲۹۴). [ہم صحبت + ی، لاحقہ کیفیت].

--- صَدا (--- فت ص) صف.
ہم آواز۔

مجکو فریاد تغافل اس سے دل کو صبر و شکر
یہ ہی ساز ناموافق ہم صدا ہوتا نہیں

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۱۲). [ہم + صدا (رک)].

--- صِفاتی (--- کس ص) صف.
ایک ہی جنس یا نوع کا نیز ہم صفت (رک)۔ ہم صفاتی طبعی حالات کے خطوں میں معیشت دو مختلف قسم کی واقع ہوتی ہے۔ (۱۹۸۴، جدید عالمی معاشی جغرافیہ، ۱۳). [ہم + صفاتی (رک)].

--- صِفَت (--- کس ص، فت ف) صف.
وہ جن میں ایک ہی طرح کی خوبی پائی جاتی ہو، خوبی میں برابر۔

اے مری رشک قمر کے ہم صفت
اے مری گل برگ تر کے ہم صفت

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۹۹۴ء، ۵۶)). محبوب اور موت ---- دونوں ہم صفت ہیں۔ (۱۹۸۸، فیض شاعری اور سیاست، ۱۶۵). [ہم + صفت (رک)].

--- صَفیر (--- فت ص، ی مع) صف ~ ہمصفیر۔
ساتھ بولنے والا (عموماً پرندہ)، ایک طرح کی بولی بولنے والا، ساتھ مل کر گانے والا؛ (مجازاً) ساتھی، ہمراہی، رفیق، ہمدم؛ ہم خیال، ہمزبان، ہم سخن۔

کہاں یہ گل کدھر اے ہم صفیر ہم یک چند
شریک تم میں ہمارا بھی آب و دانہ تھا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۲۶).

اے ہم صفیر، بے گل کس کو دماغ نالہ
مدت ہوئی ہماری منقار زیر پر ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۱۳).

الفت سی ہو گئی ہے ہر اک ہمصفیر سے
ہر چند اس چمن میں مرا آشیاں نہیں

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۲۹۱). اس پر تین چار ہم صفیر ہو کر بولیں کہ کہیے کہیے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۶۴۶).

فغاں بلبل ہوں ہم صفیر اور کھلکھلاؤں میں
کہاں تک اپنے قہقہوں کی تہمتیں اٹھاؤں میں

(۱۹۵۸، نبض دوراں، ۱۶۰).

آزاد تو ہوئے ہیں اسیران ہم صفیر
لیکن قفس کے تنکے لیے بال و پر کے ساتھ

(۱۹۷۸، صوفی تبسم، دامن دل، ۴۱).

مرے ہمصفیر تھے حیلہ جو کسی اور سمت نکل گئے

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۶۲).

مرے ہم صفیر اسے بھی اثر بہار سمجھے
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۲۳). صفیر کے معنی ہیں گانے والا، ہم صفیر ہوتے ہیں باہم مل کر گانے والے۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، اگست، ۴۹). [ہم + صفیر (رک)].

--- صَفیران (--- فت ص، ی مع) امذ ~ ہمصفیران۔
مل کر گانے یا بولنے والے پرندے؛ (مجازاً) ساتھی؛ ہم سفر۔

اب نہ نکہت ہے نہ شبنم ہے نہ رنگ
ہم صفیران صبا گم ہو گئے

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۸۱). [ہم صفیر + ان، لاحقہ جمع].

--- صَفیری (--- فت ص، ی مع) امث.
ہم آواز ہونے کی حالت یا کیفیت؛ (مجازاً) رفاقت نیز ہم نوائی، گانے میں سنگت؛ ہم خیالی۔ انڈین ورلڈ کے ایک نامہ نگار کی ہم آہنگی اور ہم صفیری کا حق ادا کر دیا ہے۔ (۱۹۸۵، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی، ۸۷). [ہم صفیر + ی، لاحقہ کیفیت].

--- صَلاح (--- فت ص) صف ~ ہمصلاح۔
ایک رائے رکھنے والے۔ یہ چھ ہمصلاح ہو کر اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنالیں۔ (۱۹۰۷، امہات الامہ، ۱۱۱). [ہم + صلاح (رک)].

--- صِنف (--- کس ص، سک ن) صف.
ایک ہی صنف سے تعلق رکھنے والے، ہم جنس (رک) نیز جو ایک ہی نوع یا ذات سے متعلق ہو۔ دونوں کو ایک عمل کی حیثیت سے ہم جنس اور معنوی حیثیت سے ہم صنف کر دیتے ہیں۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۱۰۶). دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ اگر حیوان اسی نوع کا ہے تو ہم صنف ہے۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۴۰). [ہم + صنف (رک)].

--- صَوت (--- ولین) صف.
ہم آواز، ایک جیسی آواز والے (عموماً حروف یا الفاظ کے لیے مستعمل)۔ اردو میں ہم صوت اور مشابہ الصوت الفاظ کثرت سے ہیں۔ (۱۹۷۷، ہندی اردو تنازع، ۳۵۸). اہل لسانیات ہم صوت حروف کی موجودگی کے بہت شائق ہیں۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۵۴). [ہم + صوت (رک)].

--- صُورَت (--- و مع، فت ر) صف.

رک : ہم شکل، ایک ہی طرح کی شکل والا۔ جب گرفتار ہوگئے تو ایک ہم صورت نے کہا ۔ (۱۸۷۷، طلسم گوہر بار، منیر، ۱۵۶). توام بچے کتنے ہی ہم صورت ہوں ان کو ایک دوسرے کی عارضی غیر حاضری میں بھی ایک سمجھنا فاش غلطی ہے ۔ (۱۹۱۹، مقدمہ دیوان غالب جدید (تنقید غالب کے سو سال، ۱۳۶)). کہتا تھا کہ ایک تو تیرا گانا مجھ کو نہایت پسند ہے اور دوسرے میری محبوبہ کی ہم صورت ہے ۔ (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۱۲۲). [ہم + صورت (رک)].

--- طالع (--- کسر ج ل) صف.

یکساں نصیب والا، ایک ساں قسمت والا۔

ہے میرا نالہ یہ دور از اثر آہ
گویا ہم طالع بانگ جرس ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۶۵).

ہم طالع ہما ، مرا وہم رسا ہوا
طاؤس کلک مدح اڑا اور ہما ہوا

(۱۸۷۵، دبیر (میر انیس حیات اور شاعری، ۷۸)). [ہم + طالع (رک)].

--- طبع (--- فت ط، سک نیز فت ب) صف.

یکساں طبیعت والے، ایک خصلت یا ایک مزاج والے، ہم مزاج۔ انسان سے مراد یہ خاص انسان یا جو اس کے ہم طبع ہوں مراد ہوں گے ۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵ : ۴۴۲). [ہم + طبع (رک)].

--- طبعی (--- فت ط، سک نیز فت ب) امث.

یکساں طبیعت رکھنا، یکساں مزاج کا حامل ہونا۔ سر اور معدہ رحم سے ہم طبعی رکھتا ہے ۔ (۱۸۴۸، اصول فن قبالت (ترجمہ)، ۳۴). [ہم + طبعی (رک)].

--- طبق (--- فت ط، ب) صف قدیم.

ایک تھالی میں کھانے والا، ہم پیالہ، ہم نوالہ؛ (کنایۃ) گہرا دوست (عموماً ہونا کے ساتھ مستعمل)۔

کیوں نہ کھائیں خون جگر ہم دل سیں ہو کر ہم طبق
غیر لاگے تم سیں مل کر ساتھ کھانے اس طرح

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۱۷).

لگا جب غیر سیتی ہم طبق ہونے وو مہماں کش
وہ اپنے ہات دھوتا تھا میں اپنے ہات ملتا تھا

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا، کلیم، ۲۳۱). [ہم + طبق (رک)].

--- طرح (--- فت ط، ر) صف.

۱۔ یکساں طور طریقے کا، ایک دوسرے کی مانند، ایک انداز کا۔

واقف کسی سے کون ، جہاں ہم طرح ہوں سب
بستی کا حال پوچھیے صحرا نورد سے

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۴۲۸). **۲۔ (مجازاً) اسلوب میں ہم رتبہ یا یکساں نیز مقابل، حریف۔** علامہ عبدالجلیل بلگرامی بھی شعرائے فارسی میں سے تھے جو نعمت خاں عالی کے ہمعصر اور ہم طرح و قائع میں تھے ۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ جلوۂ خضر (تنقید غالب کے سو سال، ۳۳)). **۳۔ ایک ردیف یا ایک قافیے والا؛ ایک ہی زمین میں لکھا جانے والا (قصیدہ غزل وغیرہ)۔** بحث شعر میں یہ عمل ناگزیر ہے یہاں پہلے میر اور غالب کی ایک ہم طرح غزل کو لیا جاتا ہے ۔ (۱۹۸۴، اسلوبیات میر، ۱۷). [ہم + طرح (رک)].

--- طرحی (--- فت ط، ر) امث.

طور طریقے، روش یا انداز میں کسی دوسرے کی طرح ہونے کی حالت، اسلوب میں ملتا جلتا ہونا۔ عاشق کی نمود یہ ہے کہ مجنوں کی ہم طرحی نصیب ہو ۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط، ۲۲۸). ماننا پڑتا ہے کہ مقابلہ اور ہم طرحی و مسابقت کی کوشش میرزا صاحب کی طرف سے ہوتی تھی ۔ (۱۹۰۷، موازنہ انیس و دبیر، ۱۸). نفس مضمون کی سستی اور ہم طرحی کی کہاں تک تلافی کریں گے ۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء، ۲۳۴). [ہم طرح + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- طرحی (--- فت ط، ر) امث.

طور طریقے، روش یا انداز میں کسی دوسرے کی طرح ہونے کی حالت، اسلوب میں ملتا جلتا ہونا۔ عاشق کی نمود یہ ہے کہ مجنوں کی ہم طرحی نصیب ہو ۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط، ۲۲۸). ماننا پڑتا ہے کہ مقابلہ اور ہم طرحی و مسابقت کی کوشش میرزا صاحب کی طرف سے ہوتی تھی ۔ (۱۹۰۷، موازنہ انیس و دبیر، ۱۸). نفس مضمون کی سستی اور ہم طرحی کی کہاں تک تلافی کریں گے ۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء، ۲۳۴). [ہم طرح + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- طریق (--- فت ط، ی مع) صف.

رک : ہم طرح، ایک انداز یا اسلوب والے۔

نہایت چار فرد ہیں جو اے برادر) کذا(
او یار ہم طریق ہے سب برابر

(۱۷۷۳، گنج الاسرار، شہ تراب، ۱۲).

ہوا آن کر وہ بھی ان میں رفیق
غرض چاروں مل کر ہوئے ہم طریق

(۱۸۰۲، بہار دانش، طپش، ۷۴).

سخنوروں میں تو اے شاد تو غنیمت ہے
کہ ہم طریق ہے اگلی زبان والوں کا

(۱۸۷۸، سخن بیمثال، ۱۶). [ہم + طریق (رک)].

--- طعامی (--- فت ط) امث.

اکٹھے ہو کر کھانا کھانے کی حالت، اکٹھے کھانا کھانے کی کیفیت، ساتھ کھانے پینے کا عمل یا حالت۔ آپ کے ساتھ ہم کلامی و ہم طعامی نہ ہو کر ایک زمانہ گزر گیا ہے ۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۴۱۸). اگر کوئی ---- ہم طعامی کی دعوت دے گا تو کہے گا کہ آیئے بسم اللہ کیجیے ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۱۶۲). [ہم + طعام (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- عصر (--- فت ع، سک ص) صف ~ ہمعصر۔

ایک زمانے یا وقت کا، ہم عہد، ہم زمانہ، معاصر۔ قیامت کے دن ہم سب ہم عصر ہو کر آپس میں جمع ہوں گے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۷۷). جیساکہ قارون کے ہم عصر اس کا جاہ و حشم دیکھ کر بے اختیار ---- بول اٹھے تھے ۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۲۲۱). یا ناقد اگر اس کا ہم عصر و شناسا ہے تو اسے منقود سے محبت و موانست ہو گی ۔ (۱۹۳۳، سیف و سبو، ۹). مومن خاں میرا ہمعصر تھا اور یار بھی تھا ۔ (۱۹۴۹، تمہیدات نادرات، ۲ : ۲۴). لیکن سیف میں جو بات ہے وہ ان کے کسی ہم عصر میں نہیں ۔ (۱۹۶۳، گفتنی و ناگفتنی، ۳۱). میر درد اور دوسرے ہم عصر ان کے کلام کو پسند کرتے

تھے ۔ (۱۹۸۵، جہان میر، ۶۵). پرویز ۔۔۔۔۔ دوسرے ہم عصر مصوروں کو اہمیت نہیں دیتا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۴۴). [ہم + عصر (رک)].

--- عَصرانَہ (---فت ع، سک ص، فت ن) صف.

ہم عصروں کا سا، معاصرین جیسا۔ دونوں نے ہم عصرانہ تہذیب کے اجزاء کو ملی اوصاف کے ساتھ نئی ترتیب دی ہے ۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۱۲). [ہم عصر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- عَصرِی (---فت ع، سک ص) (الف) صف ~ ہمعصری.

ایک زمانے یا ایک وقت کا، ایک عہد کا، ہم زمانی، معاصر۔ جوں بی بی رابع بصری کوئی ولی نہیں ہوا انو کے برابر انو کا ہم عصری ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۴۹). براؤننگ رومانیوں سے زیادہ عالمانہ ۔۔۔۔۔ واقعات ۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔ ہم عصری زندگی کا ذکر کرتا تھا۔ (۲۰۰۵، علامت کے مباحث، ۷۴۳).

--- عَصرِی (ب) امث.

ہم عصر ہونے کی حالت ، ایک عہد کا ہونا ۔ ہمعصری باہم نفرت کا باعث ہوتی ہے ۔ (۱۸۹۶، علمائے سلف، ۷۲). [ہم عصر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- عَصرِیَّت (---فت ع، سک ص، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.

عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی حالت یا کیفیت۔ ترکی میں اتاترک کی اصلاحات کا مقصد ۔۔۔۔۔ ہم عصریت کی روح بیدار کرنا تھا۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۱۲). [ہم عصری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- عَقِیدَہ (---فت ع، ی مع، فت د) صف.

ایک عقیدے سے تعلق رکھنے والے۔ اپنے ہم عقیدہ بارہ ہزار ساتھیوں کو لیکر ان سے الگ ہو گئے ۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶: ۱۲۸). اللہ نے نبی ہود علیہ السلام کو بھیجا، مگر وہ شداد کو اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ نہ بنا سکے ۔ (۱۹۹۲، اردو، کراچی، جنوری، مارچ، ۷۳). [ہم + عقیدہ (رک)].

--- عُمر (---ضم ع، سک م) صف.

برابر کی عمر کا، ہم سال، ہم سن۔

ہوئے سب مصاحب کے ہر یک پسر
کنور اور چھوں سب ہوئے ہم عمر

(۱۷۵۲، قصۂ کامروپ و کلا کام، ۱۵). اچھی اچھی قبول صورت ہم عمر خواصیں ۔۔۔۔۔ خدمت میں رہتی تھیں ۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۷۴). اُمیدوار ہوں کہ میرے ہم عمر مرشد، میرے ہم فن مخدوم میری تقصیر معاف کریں گے ۔ (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۴۷۰). خان اعظم ۔۔۔۔۔ شہنشاہ اکبر کا ہم عمر تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۸۸۶).

مری ہم عمر تھیں ہم راز تھیں ہم درد و ہم دم تھیں
یہ رشتے سب کے سب توڑے مجھے چھوڑا یہ کیا ٹھانی

(۱۹۲۱، نقوش مانی، ۹۳). اپنے ہم عمروں کی باتیں سن کر، ان کے راز پا کر ۔۔۔۔۔ محسوس کیا کہ وہ اب تک کورا ہی تھا۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۵). اُن کا فرمانا ہے کہ سرشار میرے والد کے کلاس فیلو اور ہم عمر تھے ۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۳۳۳). میں نے اس کو اپنے ہم عمر لڑکوں کے ایک جھنڈ میں دیکھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۵۵). [ہم + عمر (رک)].

--- عُمرِی (---ضم ع، سک م) امث.

ہم عمر ہونے کی حالت، ایک عمر کا ہونے کی کیفیت، ہم سنی۔ مگر ہمسائگی ہم عمری اور ہم مکتبی کی وجہ سے ایسا خلا ملا تھا کہ ۔۔۔۔۔ بس انتا ہی ہوگا۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۳). چھوٹے بچے بھی ہم عمری کا لحاظ کرتے ہیں ۔ (۲۰۰۳، روحانیت صارم، ۲۴). [ہم عمر + ی، لاحقۂ کیفیت].

---عِنان (---کس ع) صف ~ ہمعنان۔

ا۔ دوسرے کے ساتھ ساتھ گھوڑے پر سفر کرنے والا۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۲۔ (کنایۃً) ساتھی، ہمراہی، ہمراہ؛ ہم قدم؛ (مجازاً) برابر، مساوی۔**

اسے مکر کیاں بھوت ہیں داستاں
مکر سوں نہ ہوئے اس کے کوئی ہم عناں

(۱۶۴۹، خاور نامہ (ترقی اردو بورڈ)، ۶۸۴). ہم کو تعینات کیا کہ بہ محافظت تمام در ہر منزل و مقام، گام تا گام، مدام ہم عناں ہوکے چلے آوٴ۔ (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۳۱۹).

اے مری جان جہاں کے ہم عناں
اے مری غنچہ دہاں کے ہم عناں

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۹۹۴ء، ۵۷)).

قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اُس کے
مگر رہگئی ہمعناں آتے آتے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۹۳).

کارواں تھک کر فضا کے پیچ و خم میں رہ گیا
مہر و ماہ و مشتری کو ہم عناں سمجھا تھا میں

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۲۹). بہر حال مجھے ہر حال میں اپنا رفیق و ہم عناں یقین کیجیے ۔ (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین، ۷۱). **۳۔ حریف، مد مقابل۔**

ہماری چشم میں ہے اشک آتشیں اے ابر
خجل تو ہوگا نہ ہو ہم عنان آتش و آب

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۲۵۰).

ہم کہاں کے دانا ہیں کس ہنر میں یکتا ہیں
کیوں ہمیں بناتے ہیں آپ ہم عناں اپنا

(۱۹۶۶، معاصر ادب، جوش ملیح آبادی، ۲۱۳). تینوں شعبے ایک دوسرے کے ہم عنان ہیں ۔ (۱۹۸۸، افکار (سالنامہ)، کراچی، ۱۵۹). اف : ہونا۔ (۱۹۸۸، افکار (سالنامہ)، کراچی، ۱۵۹). $ ہم + عنان (رک) #.

---عِنانی (---کس ع) امث ~ ہمعنانی۔

(گھوڑے پر) ساتھ ساتھ سواری کرنا کی حالت یا عمل ؛ (کنایۃً) ساتھ ساتھ چلنے کی کیفیت، ہمراہی، رفاقت۔

میدانِ غیریت میں بھی عشاقِ حق گھوڑا چلائے
ہو ہمرکاب اس قوم کا گر ہمعنانی کا ہے شوق

(۱۷۷۳، دیوان قربی، ۳۰).

در بیابانِ بذل یا حاتم ہمعنانی تجھے مبارک ہو

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۶۸).

کچھ روز کی ہے یہ ہمعنانی
باقی پھر روح جسم فانی

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۳۷). ادب اور فکر کی ہم عنانی پسندیدہ ہی نہیں واجب بھی ہے۔ (۱۹۴۶، مباحث، ۳۵۱). [ہم عناں + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- عِنانی کرنا محاورہ (قدیم)۔
ساتھ ساتھ گھوڑے دوڑانا، مدمقابل ہونا، مقابلہ کرنا۔

دونوں جان مل ہم عنانی کئے
او جھگڑے منیں پہلوانی کئے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۸۶).

--- عَہد (--- فت ج ع، سک ہ) صف.
۱. ایک زمانے والا، ہم عصر، ہم زمانہ، معاصر۔

ہیں یہ ہم عہد بست چار نفر
ان میں چودہ ہیں نزد پیغمبر

(۱۸۳۳، مظہر العجائب، ۴۷). **۲. ایک عہد و پیماں والے؛ وعدہ کرنے والے، حلیف۔**

ہدایت سے ان کی گریزاں رہے
رہے بھی تو ہم عہدِ شیطاں رہے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۳۳۷). [ہم + عہد (رک)].

--- عُہدَہ (--- ضم ج ع، سک ہ، فت د) صف.
منصب میں برابر، مرتبے میں برابر، ہم منصب۔ رشید الدین کے حریف و ہم عہدہ سعد الدین کو علی شاہ کی سازشوں کے باعث قتل کر دیا گیا۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۷۹). [ہم + عہدہ (رک)].

--- عِیار (--- کس ع) صف.
ہم وزن، کسوٹی میں یکساں، معیار میں برابر. (ماخوذ: جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ). [ہم + عیار (رک)].

--- غَرَض (--- فت غ، ر) صف.
جن کی غرض ایک ہو، ایک ضرورت ایک مقصد یا ایک خواہش رکھنے والے۔ ہمارے ہم وطن اور ہم غرض اور ہم الم دوست ہندوؤں کے لیے شکایت کا موقع پیدا ہوا جاتا ہے کہ دلگداز کو روز بروز مسلمانوں کے ساتھ تخصیص ہوتی جاتی ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۱/۳: ۴). [ہم + غرض (رک)].

--- غم (--- فت غ) صف.
دُکھ درد کا ساتھی، شریک غم، ہمدرد۔

مدد رہتی ہے نت اُس کو خدا کی
نہ اُس کو فکر ہم غم اور بلا کی

(۱۸۰۰، زین المجالس، ۸۶). - ہم اور یہ دونوں ہمدرد اور ہم غم بھی ہیں۔ (۱۹۱۴، حسن کاڈاکو، ۲/۲: ۱۰۶). [ہم + غم (رک)].

--- غَمی (--- فت غ) امث.
رک: ہمدردی؛ شریک غم ہونے کی حالت یا کیفیت. (فرہنگ عامرہ). [ہم غم + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- فِطرَت (--- کس ف، سک ط، فت ر) صف.
ایک جیسی سرشت والے، ایک ہی طبیعت کے حامل۔ شعلہ و صاعقہ کا ہم فطرت وہ کب کسی کی سنتا تھا۔ (۱۹۶۶، سر گزشت، ۲۳). [ہم + فطرت (رک)].

--- فَن (--- فت ف) صف.
ایک ہی فن سے وابستہ، ایک ہی کام کرنے والے، ہم پیشہ۔

نہ ہووے شاق کیونکر ہم فن اپنا نفیس مدرک
بلی دیکھے سے سگ کی زندگی دشوار ہے سگ پر

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵۴). امیدوار ہوں کہ میرے ہم عمر مرشد، میرے ہم فن مخدوم میری تقصیر معاف کریں گے۔ (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۴۷۰).

صفی بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو کنج عزلت میں
اٹھو چل کر شریک صحبت یارانِ ہم فن ہو

(۱۸۸۹، دیوان صفی لکھنوی، ۱۰۲). [ہم + فن (رک)].

--- فَنی (--- فت ف) صف.
کسی ہنر یا کاریگری میں کسی دوسرے شخص کی برابری کرنے کی حالت، ایک ہی فن سے متعلق ہونے کی حالت۔

بید سا کیوں نہ سوکھ جاؤں میں
دیر مجنوں سے ہم فنی کی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۷). [ہم فن + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- قافِلَہ (--- کس نیز سک ف، فت ل) صف.
ایک قافلے میں شریک، ایک قافلے والے، ایک کارواں والے؛ (کنایۃً) ہم سفر۔

اب آہ و اشک میرے ہم قافلہ ہوئے ہیں
کس سر زمیں میں تھک کر یہ ہم سفر رہیں گے

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۳۰).

ہو کیوں بحرو بر میں نہ ظاہر فساد
ہیں ہم قافلہ جنگ و جوع و جنون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۱۷). [ہم + قافلہ (رک)].

--- قافِیَہ (--- کس ف، فت ی) صف.
شعر یا مصرع جس میں ایک جیسی آواز والے الفاظ آئے ہوں۔ اچھا---- یہ تین شعراء بھی ہم قافیہ تخلص والے جمع ہوگئے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۶). مطلع کے بند کے چاروں مصرع ہم قافیہ ہوا کرتے تھے۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۱۶۷). پورے بند کے اول مصرع اور مطلع کا دوسرا مصرع باقی دوسرے مصرعوں کے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۶۲۴). مسمط "تسمیط" سے مشتق ہے---اس کے پہلے بند کے تمام مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۵، منتخب ادبی اصطلاحات، ۲۴۲). [ہم + قافیہ (رک)].

--- قَد (--- فت ق) صف.
برابر قد کا؛ یکساں قامت والے؛ (کنایۃً) ہم رتبہ۔ غلام عباس کا نام---- پریم چند اور راجندر سنگھ بیدی کا ہم قد و ہم سایہ نظر آتا ہے۔ (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں، ۱۴۴). [ہم + قد (رک)].

--- قَدَح (--- فت ق، د) صف.
ہم کاسہ، ہم پیالہ؛ اکٹھے پینے والے؛ مراد: دوست، یار. (جامع اللغات؛ فرہنگ آنند راج). [ہم + قدح (رک)].

--- قَدر (--- فت ق، فت نیز سک د) صف.

برابر کا (عزت یا عہدے وغیرہ میں)؛ ایک قیمت یا درجے کا۔ بقدر حصہ رسدی، ہم قدر ،متناسب۔ (۱۹۸۸، کشاف قانونی اصطلاحات، ۳: ۱۲۴۸)۔ [ہم + قدر (رک)]۔

---قدم (--- فت ق، د) صف ~ ؛ امذ؛ ~ ہمقدم۔

ا۔ ساتھ ساتھ چلنے والا؛ ساتھی، رفیق؛ ہمراہی، ہم سفر۔

ہے محقق ہم وجود و ہم عدم
ہم حدوث و ہم قدم اعیان کا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۹)۔ کیونکر زندگی بسر کروں، اسے چھوڑ کر بے تامل میرے ہمدم اور ہم قدم بنو۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۳۰)۔ جوانی اور عشق یوم الست سے، صبح قیامت تک ہم قدم ہیں۔ (۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۳۰)۔ قانون کہتا ہے ہم قدم یعنی ہم پہیہ ہو کر رہو۔ (۱۹۹۴، سلام و پیام، ۲: ۲۲۰)۔ ماضی کی جانب دیکھنے کے ساتھ ساتھ اسے مابعد جدید پیش رفت کے ہم قدم بھی رہنا ہے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۷۹)۔ **۲۔ حاضر باش، خدمت گار نیز باوردی ملازم جو سواریوں یا دروازوں پر یا کھانے کی میزوں پر کام کرتے ہیں۔** (پلیٹس)۔ [ہم + قدم (رک)]۔

---قدمی (--- فت ق، د) امث۔

ایک ساتھ چلنے کی حالت، ہمراہی، ہم سفری۔ اس کو غزل کی روایات برتنے کا سلیقہ بھی ہے، نئی بات کہنے کا چسکہ بھی اور اپنے ہمعصر شعراء کی ہم قدمی اور ہم سخنی کا پاس بھی ہے۔ (۱۹۷۰، برش قلم، ۲۸)۔ [ہم قدم + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---قران (--- کس ق) صف ~ ہمقران۔

ا۔ یار، دوست، مصاحب۔ (ماخوذ: فرہنگ آنند راج)۔ **۲۔ (نجوم) ایک برج میں موجود ،ایک دوسرے کے قریب، یکجا۔**

مہر طالع بہ خسوفِ غم ہے
ہمقراں جو ذنب عشق ہے آج

(۱۸۰۹، جراءت، ک، ۱: ۲۸۱)۔ جھکا اور ننھی باڑے والی کہ ایک برج میں یہ دونوں آفتاب و مہتاب ہمقران اور ایک درج میں دو لعل رخشاں جلوہ افروز۔ (۱۸۵۷، مینا بازار اردو، ۳۷)۔ [ہم + قران (رک)]۔

---قریں (--- فت ق، ی مع) صف ~ ہمقریں۔

ا۔ یار، دوست، ساتھی، مصاحب۔

اس دہرت پر آج تو دستا نہیں تج ہم قریں
طبع کا دیپک لگا پایا ہے توں دنیا و دیں

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۷)۔

کہ یارب مرے ہمقریں ہو ظفر
زبوں ہوویں دیوان بیداد گر

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۱۶۷)۔ **۲۔ برابر، قریب، ہم رتبہ نیز مشابہ۔**

ہم قریں مجھ نہ کر رقیباں سوں
طور یاروں کی پاک بازی ہے

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۱۸۴)۔ حسد، اخلاص کا ضد اور نفاق تاج شاہی کے معمولاً ہم قریں ہیں۔ (۱۹۱۴، الناظر، لکھنؤ، مارچ، ۵۷، ۱۰: ۲۱)۔ اف: کرنا، ہونا۔ (۱۹۱۴، الناظر، لکھنؤ، مارچ، ۵۷، ۱۰: ۲۱)۔ [ہم + قریں (رک)]۔

---قرینی (--- فت ق، ی مع) امث۔

قریب ہونے کی حالت؛ قربت، مصاحبت۔

نشاط و عیش کو خاطر سے ہم قرینی ہے
نیاز ناز ہے اور لطف ہم نشینی ہے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۶۴)۔ [ہم قرین + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

---قریہ (--- فت ق، سک ر، فت ی) صف۔

ایک ہی گانو کا، ایک ہی علاقے کا۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [ہم + قریہ (رک)]۔

---قسم (--- فت ق، س) صف ~ ہمقسم۔

ایک ہو کر قسم کھانے والے؛ عہد و پیمان یا معاہدہ کرنے والے، ایک ہی حلف کے پابند، حلیف۔

ہوئی ہم قسم اس کے تیغ اجل
نکل آئے یہ گر پڑے وہ اگل

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۶)۔ اسی واسطے اس نے اس مکان کا بیر سبع یعنی معاہدہ نام رکھا کیونکہ وے دونو وہاں ہم قسم ہوئے۔ (۱۸۲۲، موسیٰؑ کی توریت مقدس (ترجمہ)، ۷۰)۔ پھر نصرون نے کہا یارو اب یہ مناسب ہے کہ ہم چھوں بادشاہ ہمقسم ہوں اور باہم بیعت کریں۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۴: ۱۶)۔ اف: ہونا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۴: ۱۶)۔ [ہم + قسم (رک)]۔

---قسمت (--- کس ق، سک س، فت م) امث۔

ا۔ ایک سی تقدیر یا قسمت والے۔

آفرینش میں سراپا نور تو، ظلمت ہوں میں
اس سیہ روزی پہ لیکن تیرا ہم قسمت ہوں میں

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۷۶)۔ **۲۔ ہم حصہ، تقسیم میں برابر۔** اگر ارتعاشات کے پیریڈ ہم قسمت نہ ہوں تو جسم ارتعاش کی جملہ خصوصیات سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۷، آواز، ۴۳)۔ **۳۔ ایک ہی صوبے کا، ایک ہی کمشنری کا۔** آپ کا "ہم ضلع" نہ سہی آپ کا "ہم قسمت" تو بہر حال ہے۔ (۱۹۴۲، انشائے ماجد، ۲: ۱۶۶)۔ [ہم + قسمت (رک)]۔

---قطار (--- کس ق) صف۔

ایک ہی گلے کے؛ ایک ہی صف کے۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [ہم + قطار (رک)]۔

---قفس (--- فت ق، ف) صف۔

ایک ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے، ایک ہی زنداں کے قیدی، ایک ساتھ قید بھگتنے والے۔

رہا ہو بھی چکے سب ہم قفس کب کے مگر دل
یہ وحشی اب بھی زنجیر کہن پہنے ہوئے ہے

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۵۴)۔ [ہم + قفس (رک)]۔

---قلم (--- فت ق، ل) صف۔

رک: ہم عہدہ؛ لوگ جو ایک ہی خدمت پر مقرر ہوں؛ ہم عصر لکھنے والا، معاصر ادیب۔ قلم، ہم قلم ---- نو قلم جس نے ابھی ابھی لکھنا سیکھا ہو۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات ،۲۷۷)۔

مخالف قوتوں کے واسطے تیغ و سناں بھی تھا
وہ میرا ہم خیال و ہم صفیر و ہم قلم بھی تھا

(۱۹۸۷، تماشا طلب آزار، ۱۷۹). براہ کرم آپ اپنے بیش قیمت اوقات میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے ایک مرحوم ہم عصر، ہم قلم و رفیق کے لیے کچھ تحریر فرمائیے ۔ (۱۹۹۸، دامانِ باغباں، ۳۷۷). [ہم + قلم (رک)].

---قَوْل (---و لین) صف.

ایک سی بات کرنے والے؛ مراد: ہم خیال، متفق۔ شورش تنباکو کے زمانے میں بہت سے لوگ ہمقول اور ہم عہد ہوئے کہ قوم و ملت کی خدمت کے لیے ہر قسم کی جاں نثاری و سرفروشی پر آمادہ ہیں۔ (۱۹۲۳، نگار، فروری، ۹۶). [ہم + قول (رک)].

---قَوم (---و لین) صف.

ایک قوم کا؛ ایک ذات یا ایک نسل سے نسبت رکھنے والا۔ کم از کم پانچ سات ہم عمر و ہم قوم لڑکے ملکر پڑھینگے تو بہتر ہوگا۔ (۱۸۹۶، مکتوبات حالی، ۲ : ۳۹). ایک کسی کی ذات میں فرق نہیں آتا بشرطیکہ اس کا تعلق اسی کے ہم قوم شخص سے ہو۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ (انتخاب)، ۴، ۲ : ۴۰۰). ان کے تمام ہم قوم اور ہم مذہب لوگوں کی طرف سے معاندانہ جذبات کا موجود ہونا بالکل قدرتی بات تھی۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : د). ایک معنی میں ایک جماعت دوسری جماعت کی ہم قوم ہو سکتی ہے۔ (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی جدیدیت، ۱۷۵). [ہم + قوم (رک)].

---قَومی (---و لین) امث ~ ہمقومی۔

ہم قوم ہونے کی حالت، ایک قوم سے متعلق ہونے کی کیفیت۔ ہاں دو ایک ڈاکٹر باعتبار ہم قومی حکام نامور یا کوئی ایک آدھ بید۔ (۱۸۶۲، خطوطِ غالب، ۶۹). ہمقومی، ہم ملکی، ہم وطنی غرض اس قسم کے وہ تمام مشترک الفاظ ------ رشتۂ قومی کو ظاہر کرتے ہیں ۔ (۱۹۱۸، روح الاجتماع، ۷). [ہم قوم + ی، لاحقۂ نسبت].

---قِیَام (--- کس ج ق) صف مذ.

کسی جگہ ٹھہراؤ میں ساتھ، وہ دوسرا شخص جو ساتھ ٹھہرا ہو، ساتھ ٹھہرنے والا، قیام کا ساتھی۔ سفر حج کے دوران ملتانی بابا نامی ایک مولانا ہم قیام تھے۔ (۱۹۸۹، سیرۃ النبی ﷺ اور ہماری زندگی، ۵). [ہم + قیام (رک)].

---کَار صف.

۱۔ ایک جیسا یا اکٹھے کام کرنے والے، دفتر وغیرہ میں ایک ساتھ کام کرنے والے؛ رفیق کار؛ (کنایۃ) دوست، ساتھی۔ بعض ابواب بڑی حد تک ویسے ہی ہیں جیسے کہ ہم کاروں نے پیش کئے تھے۔ (۱۹۴۸، نفسیات کی بنیادیں (دیباچہ)). فکر تونسوی میرا ہم کار تھا، دوست تھا ساتھی تھا۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۲۲). **۲۔ ایک جگہ بیٹھ کر کھانے والے۔** (وضع اصطلاحات، ۴۸). [ہم کار، لاحقۂ فاعلی].

---کَارَہ (---فت ر) صف.

ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھانے والے. (وضع اصطلاحات، ۴۸). [ہم کار + ہ، لاحقۂ نسبت].

---کار ہونا ف مر.

دوست ہونا، رفیق ہونا۔

ولی تب سوں ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۹۲).

---کاری امث.

۱۔ کسی کام میں شریک ہونے کی حالت یا کیفیت یا عمل، شراکت کار، ہم پیشگی۔ (فرہنگ آنند راج). **۲۔ (ادویات) دو چیزوں کا باہمی اشتراک عمل۔** ان میں یوریڈو پینسلین ----- کو ملا کر ہم کاری کا ----- اثر پیدا کرتے ہیں۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۴۳). [ہم کار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کاسَہ (---فت س) صف.

ساتھ کھانے پینے والا؛ مصاحب، یار، دوست۔ پلنگ خشم آلود سے ہمکاسہ ہونا آسان ہے ۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۲۱۶). کنجشک گیر کے ساتھ ہمکاسہ ہونے کی ان کو ممانعت تھی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۶۷۹). [ہم + کاسہ (رک)].

---کَام صف.

ایک ساتھ کام کرنے والے؛ (کنایۃ) دوست، رفیق، ساتھی۔

دونوں روز ہم دست ہم جام اچھیں
ہم آرام ہم نقل ہم کام اچھیں

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۰۲). [ہم + کام (رک)].

---کَجاوَہ (---فت ک، و) امذ.

اونٹ پر ساتھ بیٹھنے والا، سفر کا ساتھی۔ میرا دوست ----- میرے ساتھ رہا کرتا اور سفر میں ہم کجاوہ اور ہم نشین تھا۔ (۱۸۵۵، گلستاں، ۲۳). [ہم + رک : کجاوا / کجاوہ].

---کَش (---فت ک) صف.

ایک سا پیشہ یا کاروبار کرنے والے، ہم پیشہ۔ (پلیٹس)۔ [ہم + ف : کش، کشیدن = کھینچنا].

---کَف (---فت ک) صف.

ہم نشیں نیز ہم زور (رک). (وضع اصطلاحات، ۴۸). [ہم + کف (رک)].

---کُف (--- ضم ک) صف.

رک : ہم کفو؛ ایک خاندان یا کنبہ کے، ہم قوم، ہم نسب نیز ہم پلّہ، ہم رتبہ (خصوصاً بسلسلۂ مناکحت)۔ الٰہ داد نے انکار کیا کہ ہم اور آپ ہم کف نہیں ہیں۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳، ۳۳۹). حضرت خلافت پناہی کے لیے ----- داماد مل سکتے ہیں مگر شرط تو یہ ہے کہ وہ معتزز بھو (ہو) ہم پلّہ اور ہم کف اور صاحب مرتبہ و اقتدار بھی ۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر، لیلیٰ دمشق، ۳۵). [ہم + کف، (کفو (رک) کی تخفیف)].

---کُفو (--- ضم ک، سک ف نیز و مع) امذ.

ایک ہی خاندان یا کنبے کا نیز ہم پلّہ۔

زوج و زوجہ چاہیئے ہم کفو یار
تاکہ دونوں میں ہو رغبت بے شمار

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴ء، ۴۰)). ملال سُرخ چشم سے اس کا نکاح کیا جائے گا اس واسطے کہ ملال و طواط بدذات کا ہم کفو ہے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۸۰۳). ایک ایسے شخص کو اپنی فرزندی میں کیوں لینے لگا جو اوس کا نہ ہم کفو ہے نہ ہم مرتبہ۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۲۹). اف : ہونا۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۲۹). [ہم + کفو (رک)].

---کَلَام (---فت ک) (الف) صف ~ ہمکلام۔

باہم گفتگو کرنے والا، آپس میں بات کرنے والا، ہم سخن؛ گفتگو میں مصروف۔

وداع ہے سہیلیاں رہو خوش مدام
کروں جا کے عاشق سوں کچھ ہم کلام

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۱۱۳) ۔ہر ایک آپس میں ہم کلام ہوتے تھے۔ (۱۷۹۲، شاہ عالم ثانی، عجائب القصص، ۱۱۷). جو لوگ وہیں کے منتخب ہوں ان کے ساتھ ہم کلام و ہم نوالہ ہو۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۴۰۲).

اک نوجوان صورتِ سیماب مضطرب
آ کر ہوا امیر عساکر سے ہم کلام

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۲۷۸).

ذرّہ ہائے خاک ہیں قوسِ قزح سے ہم کلام
پتّی پتّی کی زباں پر نعرۂ منصور ہے

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۵۱). کسی دیوی کا پجاری اس دیوی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۸۴).

--- کَلام (ب) امذ.
رابطہ، میل جول. (پلیٹس). [ہم + کلام (رک)].

--- کَلام کَرنا ف مر.
گفتگو کرنا، بات کرنا۔

وداع ہے سہیلیاں رہو خوش مدام
کروں جا کے عاشق سوں کچھ ہم کلام

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۱۱۳).

شوق نے ہم کلام کر ہی دیا
اون سے بے گفتگو کیے نہ بنے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۷۵).

کس تیشہ کو ہم کلام کریں
پھر کہاں نغمۂ ہنر شیریں

(۱۹۸۸، چراغ آفریدم، ۶۱).

--- کلام ہونا ف مر.
بات کرنا، بولنا۔

اگرچہ بار ہے میرے سلام ہونے کا
کہاں ہے تاب مجھے ہم کلام ہونے کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۴).

چپ سی کچھ لگ گئی اسے جو کوئی
تجھ سے یک بار ہم کلام ہوا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۳۰). جب کوئی اس مکان میں نہ رہا، تب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۰۰). جب کوہ طور پر وہ ان سے ہم کلام ہوا۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۶۳۳).

--- کَلامی (--- فت ک) امث ~ ہمکلامی۔
باہم گفتگو، باہم بات چیت کرنے کی حالت، بول چال۔

رقیب اس سنگدل سیں منتظر ہیں ہم کلامی کے
سخن کرتا ہے کب وہ کوہِ تمکیں ان خفیفوں سیں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۷).

ہم کلامی ہے غیریت کی دلیل
خامشی پر مٹا ہوا ہوں میں

(۱۹۰۲، باقیات اقبال، ۱۶۳).

ہمکلامی کی نہیں شرط ہم آغوشی کو
گوش بیگانہ نہیں پہلوئے خالی میرا

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۱۱۷). اس کو ایک طرح کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے اور ظاہری اعمال کی حد تک وہ ماسویٰ اللہ سے بالکل کٹ جاتا ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۱۶). [ہم کلام (رک) + ی، لاحقہ کیفیت].

--- کِنار (--- کس ک) صف ~ ہمکنار.
ہم آغوش، بغل گیر؛ گود میں لیے ہوئے؛ بہت قریب، ملا ہوا نیز رتبے میں برابر۔

ایسے بے دید سے تو رکھتا ہے
حاتم امید ہم کنار عبث

(۱۷۲۸، دیوان زادہ، حاتم، ۲۰). متوقع تھا کہ ہم کنار اُسّے ہوں لیکن کنارہ کیا۔ (۱۸۰۱، باغ اردو، افسوس، ۱۷۱).

کیا وصل کی سحر کی میں تمسے کہوں بہار
وہ مجھ سے ہمکنار تھا میں اوس سے ہمکنار

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۵۲). غرض دونوں شہید خنجر عشق اسی طرح ہمکنار دفن کیے گئے۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۱۹۳).

خدا کرے ترا معصوم و سادہ کار شباب
گل و سمن سے رہے ہم کنار اے ساقی

(۱۹۵۲، نبض دوراں، ۷۹).

ایک ہلکی جھلک مسرت کی
کر گئی غم سے ہم کنار ہمیں

(۱۹۹۰، کاغذی ہے پیرہن، ۱۷). [ہم + رک : کنار (۱)].

--- کِنارِ بَلا (--- کس ک، ر، فت ب) صف.
بلا سے ہم آغوش، مصیبت کا مارا، مصیبت میں پھنسا ہوا۔

--- کِنار کَرنا ف مر.
بغل گیر کرنا، ہم آغوش کرنا؛ قریب کرنا، ملانا نیز رتبے میں برابر کرنا۔

آغوشیں جیسے موجیں الٰہی کشادہ ہیں
دریائے حسن اس کا کہیں ہم کنار کر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۶۵).

تو ہے محیطِ بے بیکراں میں ہوں ذرا سی آبجو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بیکنار کر

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۸). بیگم کے نہ ہونے کے باوجود اس تحریر کو اختتام سے ہم کنار کرنا پڑے گا۔ (۲۰۰۲، عصری ادب اور سماجی رجحانات، ۳۲).

--- کِنار ہونا ف مر محاورہ.
۱۔ بغل گیر ہونا، قریب ہونا، مل جانا نیز رتبے وغیرہ میں برابر ہونا۔

ہر ایک وقت ہونے لگے ہم کنار
نہایت ہوئے مجھ سے آخر کو یار

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۶).

سب مزے در کنار عالم کے یار جب ہم کنار ہوتا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۳۲).

سعئ پیہم سے تیری آخر نصرت ہوئی ہم کنار ملت

(۱۹۲۶، محشر خیال، ۲۵۱). نعت گوئی کا وہ دور شروع ہوا جسے بحیثیت مجموعی امیر و محسن کا دور کہا جا سکتا ہے جس میں یہ صنف اعلیٰ معیار سے ہم کنار ہوئی۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۲ : ۴۰۵). وہ اس بات پر یقین رکھتا کہ ایک روز وہ معمول کی طرح یوں ہی اپنے بدن کو خوب تھکا کر سوئے گا اور موت سے ہم کنار ہو جائے گا۔ (۲۰۰۷، مٹی آدم کھاتی ہے، ۵۶). **۲. ہم بستر ہونا، مجامعت کرنا۔** اس رات محمودہ سے ہم کلام اور ہم کنار ہوا بلکہ اسی طرح چند روز عیش و عشرت میں کاٹے۔ (۱۸۰۳، مذہب عشق، ۴۱). موئے دوسرے شوہر سے ہم کنار ہونا، اللہ جانتا ہے پہلے کی چھاتی پر مونگ دلنا ہے بلکہ مرے کو مارنا۔ (۱۸۹۵، جہانگیر، ۵۱).

---کناری (---کس ک) امث ~ ہمکناری۔

ا. بغل گیری، قربت؛ رک : ہم آغوشی۔

نہ دل لگے تھا کسی شغل سے کوئی ساعت
نہ جاں کہ جز الم ہجر ہمکناری تھی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۶۵).

ہم کناری سے میں اس گل کے جو ہوں شادی مرگ
آئے آغوش لحد سے بھی دلہن کی بو باس

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۸۱).

یہ آبجو کی روانی یہ ہمکنارئ خاک
مری نگاہ میں ناخوب ہے یہ نظارہ

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۲۵). خون کے سمندر میں غوطہ لگانے کے بعد عروس حریت سے ہم کناری حاصل کی۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۱۱۸). جب منزل آ گئی تو ظفر سے ہم کناری ہوتی ہے اور چوں کہ تلوار خود چل کر یعنی لشکر کو کھینچتی ہوئی ظفر تک پہنچتی ہے۔ (۱۹۷۹، اثبات و نفی، ۷۷). **۲. ہم بستری، مباشرت۔** شاہد بازاری کی ہمکناری ----- سے یہ بچے ہوئے ہیں۔ (۱۹۴۶، تسلیمات، ۱ : ۱۵۴). [ہم کنار + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- کیش (---ی مج) صف ~ ہمکیش۔

ہم مذہب؛ ہم مسلک نیز ہم خیال۔

اوس بت دشمن ایماں کو بنایا ہمکیش
کوئی تناسخ سے بھی بڑھ کے مسلماں ہوگا

(۱۸۷۵، ارمغان، ۱۰). جب دارا شکوہ کے قتل کے بعد اس کے ہم کیش اور ہم مشرب سرمد کا ذکر اورنگ زیب عالمگیر کے سامنے آیا تو اس کے عقائد کی تحقیق کے لیے قاضی القضاۃ ملا عبدالقوی کو مقرر کیا گیا۔ (۱۹۷۳، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۰ : ۸۲۹). [ہم + رک : کیش (۱)].

--- کیشی (---ی مج) امث.

ہم مذہب ہونے کی حالت؛ (مجازاً) دوستی، یاری، ہم خیالی۔

ہندو و مسلم کی ہم کیشی کی ساعت آ گئی
کیونکہ خاک کعبۂ دل کا پرستار آ گیا

(۱۹۲۰، بہارستان، ۳۶۳). [ہم کیش + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کیف پرندے (---ی لین فت پ، کس ر، سک ن) امذ ج.

(مرغبانی) وہ پرندے جن کے نر مادہ میں پہلے کی نسلوں تک بہن بھائیوں کے درمیان ملاپ سے نسل کشی ہوتی رہی ہو۔ (جدید مرغبانی، ۳۵). [ہم + کیف (رک) پرندے (رک)].

---کیفیّہ (---ی لین، شدی مع بفت) صف.

ایک جیسی کیفیت کی ترجمان، یکساں کیفیات کی حامل۔ ان تحریروں کو ہم کیفیہ کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۸۸، نگار (سالنامہ)، کراچی، ۱۲۹). [ہم + کیف (رک) + یہ، لاحقۂ نسبت].

---گامی امث.

ساتھ ساتھ چلنے کا عمل، ایک ساتھ چلنے کی حالت، ہم سفری۔ فن میں ہم آہنگی اور ہم گامی ایک ایسا اظہار ہے جس میں شاعر عظمت کو چھوتا نظر آتا ہے۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں، ۵۳). [ہم + گام (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---گپ (---فت گ) امذ نیز امث۔

ہم جولی نیز سہیلی۔ (پلیٹس). [ہم + گپ (رک)].

--- گداز (---ضم گ) صف.

(نفسیات) یکساں احساس رکھنے والا یا ہم آہنگ ہونے والا۔ تربیت کار کے ہم گداز جوابی عمل کو دیکھیے۔ (نفسیات کی بنیادیں، ۶۲). [ہم + گداز (رک)].

---گدازی (---ضم گ) امث.

(نفسیات) ادراک یا شعور کی ایک حرکی جوابی کیفیت یا عمل جیسے مکے بازی دیکھتے ہوئے کسی شخص کا خود بھی مکا مارنے کا عمل یا موسیقی سنتے ہوئے جسم کے کسی حصے کا نغمے کی پیروی کرنا؛ کسی شخص یا شئے کے احساس کا دوسرے کی روح میں سما جانے کا عمل، ہم احساسی، مکمل ذہنی ہم آہنگی (انگ : Empatty)۔ اس براندازی کی وجہ سے اس تجربے کو اصطلاحاً ہم گدازی کہا گیا ہے یعنی معروض ملحوظ میں خود اپنے آپ کو بنفسہ محسوس کرنا۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۶۲). [ہم + گداز + ی، لاحقۂ نسبت].

---گر (---فت گ) امذ ~ ہمگر۔

ا. نوکر. (وضع اصطلاحات، ۴۸). **۲. رفوگر.** (فرہنگ آنند راج). [ہم + ف : گر، لاحقۂ فاعلی].

---گرد (---فت گ، سک ر) صف.

ساتھ پھرنے والا؛ (مجازاً) حریف، مدمقابل۔

مرا نالوں میں ہمسر جوش دریا ہو نہیں سکتا
مرا ہم گرد صحرا میں بگولا ہو نہیں سکتا

(۱۸۶۷، رشک (مہذب اللغات)). [ہم + ف : گرد، گردیدن = پھرنا].

---گلو (---ضم گ، و مع) صف ~ ہمگلو۔

گلے لگا ہوا، ہم آغوش، بغل گیر۔ سب سے بڑی خوشبو دوست سے ہمگلو ہونا ہے۔ (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ)، ۲۳۳). [ہم + گلو (رک)].

--- گوش (---و مج) صف.

ساتھ سننے والا نیز اسی طرح سننے یا سمجھنے والا؛ ہم خیال۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کی زبان کو سمجھوں لیکن میرا ہم گوش اور کون ہوگا۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۲۷). [ہم + گوش (رک)].

--- گوشَہ (---و مج، فت ش) صف.

ہم سایہ نیز ہم جنس. (فرہنگ عامرہ؛ وضع اصطلاحات، ۴۸). [ہم + گوشہ (رک)].

---گُہَر (---ضم گ، فت ہ) صف.
ہم اصل؛ ہم رستہ، برابر، ہمسری یکساں۔.

نامہ رونے میں جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ
کہ بنا ہم گہر صفحہء دریا کاغذ

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۶۰).

ہموزن و ہم گہر ہوں جہاں زاغ و عندلیب
اس گلستاں میں مرغ خوش الحاں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷، فکر و نشاط، ۷). [ہم + گہر (رک)].

---لِباس (---کس ل) صف.
ایک جیسے کپڑے پہننے والے۔. گو ایک شخص میرا ہم زبان ہم لباس ہم وضع نہ ہو مگر ہم منزلِ ضرور ہے۔. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۷۴۰). [ہم + لباس (رک)].

---لَعل بَدَست آیَد وہَم یار مَرَنجَد کہاوت.
لعل بھی ہاتھ آئے اور یار بھی رنجیدہ نہ ہو، مراد: سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے، ایسا کام ہونا چاہیے کہ دونوں مطلب حاصل ہوں (فارسی ضرب المثل اُردو میں مستعمل). (ماخوذ: جامع اللغات).

---لُقمَہ (---ضم ل، سک ق، فت م) صف.
کھانا کھانے میں ساتھ دینے والا، ساتھ کھانے والا، کھانے کا ساتھی؛ رک: ہم نوالہ۔. میں نے کھانا خریدا اور ----- کہا ----- کسی کو دعوت دینی چاہیے تاکہ اُس کے ساتھ ہم لقمہ ہو جاؤں۔. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۲۵۴). [ہم + لقمہ (رک)].

---مانَند (---فت ن، سک ن) صف.
ہم شبیہ. (فرہنگ عامرہ). [ہم + مانند (رک)].

---مائِدَہ (---کس ء، فت د) امذ.
ایک ہی دستر خوان پر کھانے والے؛ ہم کاسہ۔. نواب صاحب کا ہم مطبخ اور آپ کا ہم مائدہ ہونا بہتر ہوا۔. (۱۸۶۲، خطوط غالب، ۸۲). [ہم + مائدہ (رک)].

---مِثل (---کس م، سک ث) صف.
ایک طرح کا، ہم رتبہ، یکساں حالت والا۔. قتل عمد کے مرتکب سے جب کہ وہ کسی اپنے ہم مثل آزاد کو ظلماً ارادةً قتل کرے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔. (۲۰۰۲، مجموعہء قوانین اسلام، ۱۰: ۳۰۰). [ہم + مثل (رک)].

---مُجانَبی (---ضم م، فت ن) صف.
ہم جانب، ہم رخ، باہم قریب یا متوازی۔. دوسری انواع نسبتہً بڑی اور کم و بیش کھڑی اور ہم مجانبی ہیں۔. (۱۹۴۲، مبادی نباتیات، محمد سعید الدین، ۲: ۶۰۷). [ہم + مجانبی (رک)].

--- مَجلِس (---فت م، سک ج، کس ل) صف.
ایک ہی محفل یا جلسے وغیرہ کا. (پلیٹس).

--- مَحفِل (---فتح م، سک ح، کس ف) صف.
رک: ہم بزم، محفل کا ساتھی، ہم جلیس۔. یہی اس عہد کے بڑے عالم اور دانشور تھے، غالب اُن سے بہتر نہ سہی اُن کے ہم محفل اور باعزت دوست ضرور تھے۔. (۱۹۵۰، تنقید اور عملی تنقید، ۷۹). [ہم + محفل (رک)].

--- مَحَلَّگی (---فت م، ح، شد ل بفت) امث.
محلّہ دار ہونے کی حالت، محلّہ داری۔. لکھا ہے کہ ہم وطنی و ہم محلّگی کے باعث پیام ان کے ساتھ محشور تھا۔. (۱۹۸۲، تاریخ ادب اردو، ۲، ۱: ۱۳۱). [ہم محلّہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقہء کیفیت و اسمیت].

---مَحَلَّہ (---فتح م، فت ح، شد ل بفت) صف.
محلے میں ساتھ رہنے والا۔. مولانا میر حسن اقبال کے والد کے ہم محلّہ اور عزیز دوست تھے۔. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۸). [ہم + محلّہ (رک)].

---مَدرَسَہ (---فت م، سک د، فت ر، س) صف.
مدرسے میں ساتھ پڑھنے والا، ہم دبستان؛ رک: ہم مکتب۔. مجھے اپنی عزیز بہن رابعہ بیگم سے جو پانچ چھ سال تک ہم مدرسہ بلکہ ہم جماعت رہی ہیں دلی ہمدردی ہے۔. (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۴۰). [ہم + مدرسہ (رک)].

---مَذاق (---فت م) امذ.
ہم ذوق، ہم مزاج۔. غنیمت ہے کہ اس دیار لکھنو میں ہموطن اور ہم مذاق تو کئی ایک مل گئے۔. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۲۱). یہ در حقیقت چند منفرد مضامین کا مجموعہ ہے جو ----- بے تکلف صحبت میں پڑھے گئے دوستوں کی نشست ہوتی تھی جو ہم مذاق تھے۔. (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۳). اس لغت کا ایک ایک سیٹ خود خریدیں اور ہم مذاق دوستوں کو تحفتاً بھی دیں۔. (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۶). [ہم + مذاق (رک)].

---مَذاقی (---فت م) امث.
ذوق و شوق میں یکساں ہونے کی حالت، ہم ذوقی۔. بعض رنگین طبع شوقین مزاجوں کو تو ہم مذاقی پیدا ہونے کی خبر پر ایک نوع کی مسرت ہوئی۔. (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۱۰۶). ہم مذاقی کی قدرِ مشترک فنون لطیفہ سے دلچسپی اور ان پر تبادلہء خیالات تھا۔. (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۳). کچھ ہم مذاقی اور کچھ شاہد صاحب کے ذاتی اوصاف کی بنا پر میرے تعلقات سب سے زیادہ ان ہی سے تھے۔. (۱۹۸۳، نایاب ہیں ہم، ۵۳). [ہم مذاق + ی، لاحقہء نسبت و کیفیت].

---مَذہَب (---فت م، سک ذ، فت ہ) صف.
ایک ہی مذہب کا، جن کا عقیدہ ایک ہو، ہم عقیدہ۔. مصنف کا یہ احسان ہے کہ اپنے ہم مذہبوں کے دل سے ایک غلط خیال کو ----- رفع کرنے کی کوشش کی۔. (۱۸۹۷، دعوت اسلام (دیباچہ)، ۹). محدثین اور فقہا کا یہ طرز تھا کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کے سوا کسی اور مذہب والے سے ملتے نہ تھے۔. (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱: ۱۴). ہم مذہب لوگوں کی طرف سے معاندانہ جذبات کا موجود ہونا بالکل قدرتی بات تھی۔. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱: د). ہر شخص کے لیے اپنے ہم مذہب کے سوا کسی غیر مذہب والے کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانے کا خیال ہی وحشت انگیز تھا۔. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۵۹). [ہم + مذہب (رک)].

---مَذہَبی (---فت م، سک ذ، فت ہ) امث.
ہم مذہب ہونے کی حالت، ایک ہی مذہب سے متعلق ہونے کی کیفیت، ایک ہی مذہب سے وابستگی۔. کسی زمانہ کی ہموطنی، شعر گوئی، ہم مذہبی اور اتحاد خیالات کے تعلق سے شاید کسی جلسہ میں مرزا نے کہا کہ مرزا حاتم علی مہر کو سنتا ہوں کہ طرحدار آدمی ہیں۔. (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۰۶). ہم قومی، ہم مذہبی، ہم زبانی، ہم تعلیمی، ہم وطنی، ہم نسلی وغیرہ ایسی متعدد قوتیں پیدا ہو گئی ہیں۔. (۱۹۱۵، فلسفہء اجتماع، ۴۸). [ہم مذہب + ی، لاحقہء نسبت و کیفیت].

---مَرتَبَہ (---فت م، سک ر، فت ت، ب) صف.

ایک ہی درجے یا منصب پر فائز؛ رک : ہم رتبہ۔ ایک ایسے شخص کو اپنی فرزندی میں کیوں لینے لگا جو اوس کا نہ ہو ہم کفو ہے نہ ہم مرتبہ۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۲۹). ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ صفدر احمد صاحب تو وزارت میں صرف اپنے ہم مرتبہ افسر سے بات کر سکتے تھے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۳۷). [ہم + مرتبہ (رک)].

--- **مَرکز** (--- فت م، سک ر، فت ک) صف.

جن کا مرکز ایک ہو، ایک مرکز رکھنے والے، متحد المرکز (دائرے، حلقے وغیرہ)۔ دو ہم مرکز دائروں کے درمیان جو حلقہ مدور ہو اسکا رقبہ دریافت کرنے کا قاعدہ۔ (۱۸۷۴، کتاب قواعد علم مساحت، ۱۹). جو اینٹ کے ہم مرکز حلقوں میں کامیابی کے ساتھ بنائی گئی ہیں۔ (۱۹۴۸، رسالہ چٹائی، ۹۵). جب دو شاخا مرتعش ہوتا ہے تو ہر تار سے ہم مرکز (Concentric) کروی موجیں نکلتی ہیں جو بالترتیب نشیب و فراز پر مشتمل ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۷، آواز، ۲۰۷). [ہم + مرکز (رک)].

--- **مَرکزی** (--- فت م، سک ر، فت ک) امث.

ہم مرکز (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت. (وضع اصطلاحات، ۶۰). [ہم مرکز + ی، لاحقہء کیفیت].

--- **مَرکزیّت** (--- فت م، سک ر، فت ک، شدی مع بفت) امث.

ہم مرکز ہونے کی حالت یا کیفیت۔ خلیات خوناب ------ میں بڑے گول نوات ------ ہوتے ہیں جو ہم مرکزیت قائم ہوتے ہیں ان میں گہرے رنگ دار دانے بھی ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۳۹). [ہم مرکزی + یت، لاحقہء کیفیت].

--- **مزاج** (--- کس م) صف.

ایک مزاج والا، ایک خیال اور ایک سوچ والا نیز خاصیت میں ایک، طبعاً یکساں (خصوصاً کوئی کھانے کی چیز)۔

اس سے ممکن علاج عاشق ہے
گرم و تر ہم مزاج عاشق ہے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۴۰).

سردی ایسی ہوئی ہے زائل کافور ہے ہم مزاج فلفل

(۱۸۹۰، فسانہء دلفریب، ۳۹). امریکی جدید ہوتے ہوئے بھی بنیادی طور پر برطانوی قوم کے ہم مزاج ہیں۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۳۴۵).

یہ وصف صورت و سیرت فقط روایت ہے
جو ہم مزاج نہیں اس کو کیسے پیار کروں

(۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی (کرار نوری)، ۱: ۳۶۹). [ہم + مزاج (رک)].

--- **مزاجی** (--- کس م) امث.

ایک مزاج ہونے کی حالت یا کیفیت۔

بیوفائی ہے سرشت اس کو سو وہ ہم میں کہاں
ہم مزاجی کے سبب سے غیر اپنا ہو گیا

(۱۸۵۱، مومن، د، ۴۴). [ہم مزاج + ی، لاحقہء کیفیت].

--- **مَسلکی** (--- فت م، سک س، فت ل) امث.

ہم عقیدہ ہونے کی حالت یا کیفیت۔ کئی روز دادامیاں کے مہمان رہے جن سے ہم عمری، ہم مسلکی اور ہم وطنی کے سبب حضرت اکبر کے دوستانہ تعلقات تھے۔ (۱۸۵۱، حیات اکبر، ۴۸، ح). [ہم مسلک + ی، لاحقہء کیفیت].

--- **مَشرَب** (--- فت م، سک ش، فت ر) صف.

ا۔ ایک ہی انداز کا، ایک مذہب کا نیز ایک نظریے کے حامل، ہم خیال، ہم مزاج۔

قدم پر اس کے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۵۱).

کافر و دیندار ہم مشرب محبت میں ہوئے
فرق کیا تسبیح و زنار برہمن میں رہا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۸۷). میں بھی تمھارا ہم مشرب ہوں۔ (۱۸۸۴، تذکرہ غوثیہ، ۲۹۷). ان ملکوں کو کیا اقتصادی منافع حاصل ہوئے جن میں اردو کی ہم مشرب و ہمرنگ زبانیں رائج ہیں۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲، ۱: ۱۶۴). آج بھی کسی مذہب کا صوفی وہی کہے گا جو ہزارہا سال پیشتر اس کا کوئی ہم مشرب کہہ چکا ہے۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی (ترجمہ)، ۲۰۸). علماء نے اپنے طوفانی دوروں کے دوران میں اپنے ہم مشرب علماء اور مشائخ کی معیت میں اسلامی ہند کے تن مردہ میں اپنی مجاہدانہ تقریروں سے قوت حیات پیدا کردی۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۲۷۰). ان مضامین پر جو علمی اور عملی دسترس جمال پانی پتی اور ان کے ہم مشرب ساتھیوں کو ہے اس کا میں معترف ہوں۔ (۲۰۰۴، مکالمہ، کراچی، جولائی تا دسمبر، ۱۳: ۱۳). **۲۔ ساتھ پینے والے، مے نوشی کا ساتھی۔**

ہم مشربوں میں چل کے قلق میکشی کرو
جھگڑے وہاں نہیں ہیں حرام و حلال کے

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۴۳). یہ وہ کچی شراب ہے جسے گھر میں کھینچا جاتا اور پھر مٹی کے پیالے میں ہم مشربوں میں تقسیم کردیا جاتا ہے۔ (۱۹۹۴، نگار، کراچی، جولائی، ۲۵). [ہم + مشرب (رک)].

--- **مَشرَبی** (--- فت م، سک ش، فت ر) امث.

ہم مشرب ہونے کی حالت، ہم خیالی، ایک نظریے کا قائل ہونے کی حالت۔ علم و عمل کے دائرے میں انکی ہم فکری، ہم مشربی ---- یا کسی لحاظ سے معاصرانہ چشمک کا مسئلہ زیر بحث نہ لانا چاہیے۔ (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور اُن کے معاصرین، ۵). [ہم مشرب + ی، لاحقہء کیفیت].

--- **مَشق** (--- فت م، سک ش) صف امذ.

ا۔ پڑھائی کا ساتھی؛ ہم جماعت۔ میاں بحر کے قدیمی دوست اور ہم مشق تھے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۸۳). **۲۔ رک : ہم کار؛ ساتھ کام کرنے والا محنت کش.** (ماخوذ : پلیٹس). [ہم + مشق (رک)].

--- **مَشوَرَت** (--- فت م، سک ش، فت و، ر) صف.

یکساں تجویز یا صلاح رکھنے والے نیز شریک جرم، شریک کار (خصوصاً برے معنوں میں)، مجرم کا ساتھی. (پلیٹس). [ہم + مشورت (رک)].

--- **مَصلحت** (--- فت م، سک ص، فت ل، فت ح) صف.

رک: ہم مشورت. (پلیٹس). [ہم + مصلحت (رک)].

--- **مَطبَخ** (--- فت م، سک ط، فت ب) امذ.

باورچی خانے کا ساتھی؛ (کنایۃً) کھانے پینے میں شریک؛ (مجازاً) دوست۔ نواب صاحب کا ہم مطبخ اور آپ کا ہم مائدہ ہونا بہتر ہوا۔ (۱۸۶۲، خطوط غالب، ۸۲). [ہم + مطبخ (رک)].

--- **مُعاشَرہ** (--- ضم م، فت ش، ر) صف.

ایک ساتھ مل جل کر رہنے والے ، ایک معاشرے میں رہنے والے ۔ بیرونی اثرات کا اختلاف ہم طبقہ اور ہم معاشرہ افراد کے درمیان عموماً کم ہوتا ہے ۔ (۱۹۸۹، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری، ۱۱) . [ہم + معاشرہ (رک)].

---مَعنی ا / مَعنی (---فت م، سک ع، ابشکل ی) صف.

ا۔ (الفاظ) ، جن کے معنی ایک ہوں ۔ عصمت اگر فائڈ لٹی کے ہم معنی اور مرادف ہے تو ضرور قائم رہے گی ۔ (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، ۲، ۷ : ۷۰) . ان الفاظ کے ہم معنی الفاظ اردو زبان میں نہیں ملتے ۔ (۱۹۲۱، ہندوستانی گھروں میں تیمارداری، ۱ : ۳) . ایسی شاعری جس کے خالق نے ساری عمر اس کربناک تخلیقی جدوجہد میں بسر کردی ہو کہ زندگی اور آرٹ ہم معنی ہو جائیں ۔ (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۷۶۲) . شاہد کا عدالت کے روبرو اور فریقین کی موجودگی میں لفظ "اشھد" یا اس کے ہم معنی لفظ کے ساتھ مشہود بہ کے متعلق حاصل شدہ علم کا اظہار ادائے شہادت کہلاتا ہے ۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام ، ۷ : ۱۶۷) . ۲۔ تشریح و تعبیر وغیرہ میں یکساں (اشعار) ۔ شیخ نورالحق اپنے مکتوبات میں ایک فارسی شعر لکھ کر اس کے ہم معنی ہندی شعر لکھتے ہیں ۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی، ۵۰) . ابوالفتح بستی کی کیا بات ہے کیونکہ اس نے اس مثال کے ہم معنی یہ شعر کہے ہیں ۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۱) . [ہم + معنی (رک)].

---مِعیار (---کس مج م، سک ع) امذ.

ایک معیار کا، معیار میں برابر؛ (مجازاً) ہم مرتبہ ۔ کالج کے اساتذہ میں بڑی تعداد انگریز پروفیسروں کی ہے جو سرسید کی رہنمائی میں علی گڑھ کالج کو آکسفورڈ اور کیمبرج کا ہم معیار بنانے میں شب و روز مصروف ہیں ۔ (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، اگست، ۴۳) . [ہم + معیار (رک)].

---مفُہوم (---فت م، سک ف، و مع) صف.

جو تفہیم میں یکساں ہوں نیز ہم معنی ۔ دو شاعروں کے ہم معنی و ہم مفہوم اشعار پیش کر کے لطف اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۲۸۲) . [ہم + مفہوم (رک)].

---مِقدار (---کس م، سک ق) صف.

برابر برابر ، مراد : ہم وزن ۔ نظم یا غزل میں جملہ مصرعے ہم مقدار ہوتے ہیں ۔ (۱۹۴۸، سرود نو، ۲۴) . [ہم + مقدار (رک)].

---مَکانی (---فت م) صف.

ایک ہی حدود میں یا جگہ پر ساتھ رہنے والا، (جینیات) ایک ہی خطے میں رہتے ہوئے باہمی تولید کے ذریعے جینی اصالت گم نہ کرنے والا (انگ : Sympatric) ۔ افزائشی تنہائی سے متعلقہ انواع ہم مکانی ہونے لگتی ہیں ۔ (۱۹۷۱، جینیات، ۵۰۶) . [ہم + مکان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---مَکتَب (---فت م، سک ک، فت ت) صف.

ایک ہی مکتب میں پڑھنے والا، ایک ہی مکتب کا پڑھا ہوا، ہم دبستان؛ رک : ہم مدرسہ ۔

ہم سبق اوسکا اور ہم مکتب
یاد خدمت گزاری کے سب ڈھب

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۱۴) . یار تم ہمارے ہم مکتب ہو ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۴) . خواجہ ابوالقاسم احمد جو سلطان محمود کا ----- ہم مکتب اور ہم صحبت تھا، خارجی کیوں کر ہو سکتا ہے ۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۱۴۵) . جنسی زندگی کے حقائق مجھے اپنے ایک ہم مکتب کی زبانی معلوم ہوئے ۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یا بندہ (ترجمہ) ، ۸۷) . [ہم + مکتب (رک)].

---مَکتَبی (---فت م، سک ک، فت ت) امث.

ہم مدرسہ ہونے کی حالت ، ایک مدرسے میں زیر تعلیم ہونے کی کیفیت ۔ آج استادی اور شاگردی اور ہم مکتبی کا سب کا خاتمہ ہو گیا ۔ (۱۸۷۱، بنات النعش، ۲۷۸) . وہ ہم مکتبی کا زرین زمانہ ----- راہ عشق کی گمراہیاں ۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۳۹) . [ہم مکتب + ی، لاحقۂ کیفیت].

---مُلک (---ضم م، سک ل) صف.

رک : ہم وطن جو زیادہ مستعمل ہے ، ایک ہی دیس کا ۔ آپ کہیں گے کہ ایک غیر ملکی پر سخت گیری کیوں؟ ٹھیک ہے تو اب ایک ہم ملک کی بات سنیے ----- ۔ (۱۹۵۵، قومی زبان، کراچی، اگست ۱۹۹۸، ۲۲) . [ہم + ملک (رک)].

---مُلکی (---ضم م، سک ل) امث.

رک : ہم وطنی ، ایک ہی ملک کا باشندہ ہونے کی حالت ۔ ہمقومی، ہم ملکی، ہموطنی غرض اس قسم کے وہ تمام مشترک الفاظ جو انسان کے حالات اجتماعی یا اس کے رشتۂ قومی کو ظاہر کرتے ہیں ۔ (۱۹۱۸، روح الاجتماع، ۷) . [ہم ملک + ی، لاحقۂ نسبت].

---مَنزِل (---فت م، سک ن، کس ز) صف.

جن کی منزل ایک ہو ، شریک سفر نیز جن کا مطمع نظر ایک ہو ۔ گو ایک شخص میرا ہم زبان ہم لباس ہم وضع نہ ہو مگر ہم منزل ضرور ہے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۷۴۰) . [ہم + منزل (رک)].

---مَنصَب (---فت م، سک ن، فت ص) صف.

ا۔ ہم عہدہ، ہم رتبہ ۔ میرے ہم منصب اپنی سالانہ رپورٹ میں لکھتے ہیں ۔ (۱۹۸۶، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ، ۲۳۹) . اقوام متحدہ میں سعودی سفیر ایک تقریر کرکے باہر نکلے تو ان کی ملاقات اپنے امریکی ہم منصب سے ہو گئی ۔ (۲۰۰۴، زر گرفت ، ۲۶۶) . ۲۔ رک : ہم قلم ۔ میرا نام، گو میں اس کا مستحق نہیں، ایک ----- ہم منصب کی تصنیف سے مربوط رہے گا ۔ (۱۹۲۷، تدریس مطالعۂ قدرت (مقدمہ) ، ۳) . [ہم + منصب (رک)].

---اُلاَصنام صف ~ ؛ امذ ؛ ~ ہمنام ۔.

ایک ہی نام کا، ہم اسم نیز عرفیت یا نسب میں ایک ۔

منقبت اوس کی کہوں ہیگا جو ہم نام خلیل
جس کا شاگرد پسندیدہ کہا یا جبریل

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۶) . نہ کوئی اپنا ہم نام ہونے دیا نہ کوئی اپنا ہم عرف بننے دیا نہ ہم تخلص بہم پہنچایا ۔ (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۲۶۸) . لاج رکھ لینا کہ میں اقبال کا ہمنام ہوں ۔ (۰۰۰۰، باقیات اقبال، ۱۷۲) . کوئی مہینہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی کوئی ہمنام منزل اس کے حصے میں نہ ہو ۔ (۱۹۴۲، کتاب الہند (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۷) . پاکستان میں اپنے ہم نام (Magnate Press) کی طرح جو اب مرحوم ہو چکے ہیں یہ بھی بڑے محنتی اور فعال ہیں ۔ (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں، ۲۴) . ۲۔ وہ شخص جس کا نام خاص طور پر کسی کے نام پر رکھا گیا ہو ۔ (پلیٹس) . [ہم + نام (رک)].

--- نام خُدا (---کس م، ضم خ) صف مذ.

(اہل تشیع) مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔

خدائی میں خدا کی جز علی کس کا یہ رتبہ ہے
خدا بھی ہو گئے مشہور ہمنام خدا ہو کر

(۱۸۹۰ فسانۂ دلفریب، ۳) . [ہم نام + خدا (رک)].

--- نامی امث.
ہم اسم ہونے کی حالت یا کیفیت۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہو کہ ہم نامی نے ہمشکلی کا طلسم کھڑا کیا ہو۔ (۱۹۶۷، جنم کہانیاں، ۶۳۰). اس نے ان کے نام عبدالسلام اور فائز رکھ کر ہم نامی کے سلسلے کو آگے بڑھایا یا نہیں۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۲۱۹). [ہم نام + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- نَبَرد (--- فت ن، ب، سک ر) صف.
باہم دست بگریباں، صف آرا، جنگ آزما؛ مقابل، حریف؛ رک : ہم آورد۔

توں مج سوں اگر ہووے گا ہم نبرد
تو اس وقت سمجھے گا ہے کون مرد

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۲۲۲). علاوہ اس کے جمشید ثانی بھی ساحر زبردست ہے سوائے میرے یہاں کوئی اس کا ہم نبرد نہیں ہے جو اس کے مقابلے میں جائے گا شکست فاش اٹھائے گا۔ (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱: ۲۷۸).

پوچھ ان سے جو چمن کے ہیں دیرینہ رازدار
کیونکر ہوئی خزاں ترے گلشن سے ہم نبرد

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۴۸). لیکن دیکھتے دیکھتے وہ قوم ایک عالم پر چھا گئی کشور کشائی اور ملک گیری میں کوئی اس کا ہم نبرد نہ رہا۔ (۱۹۶۰، گل کدہ، رئیس احمد جعفری، ۷۵). [ہم + نبرد (رک)].

--- نَبَرد ہونا ف مر.
جھگڑا کرنا؛ حریف ہونا، مقابل ہونا نیز جنگ کرنا، لڑائی کرنا۔ بہار کا آنا بڑا قہر ہوا اس سے ہم کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، تا اینکہ اس کے سپہ سالار کے بھی ہم نبرد نہیں ہو سکتے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۱۶۴).

پوچھ ان سے جو چمن کے ہیں دیرینہ رازدار
کیونکر ہوئی خزاں ترے گلشن سے ہم نبرد

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۴۸).

--- نَبَردی (--- فت ن، ب، سک ر) امث.
مقابلہ آرائی، محاذ آرائی، جنگ کی حالت. (ماخوذ: جامع اللغات). [ہم نبرد (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- نِدا (--- کس ن) صف.
رک : ہم صفیر؛ ہم آواز؛ ہم خیال. (ماخوذ: پلیٹس). [ہم + ندا (رک)].

--- نِرخ (--- کس ن، سک ر) صف.
ایک ہی قیمت یا بھاؤ کا نیز ہم رُتبہ۔ خالص چاندی کا روپیہ ہم نرخ سکہ چہرہ دار رائج کرنا تجویز کیا۔ (۱۸۷۲، تاریخ ریاست بھوپال، ۳: ۲۱).

تو نے ارزاں ہو کے اے عشقِ زنخدانِ فرنگ
سیب جیسی چیز کو ہم نرخ شلجم کر دیا

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۵). [ہم + نرخ (رک)].

--- نَسَب (--- فت ن، س) صف.
ایک ہی نسل یا قبیلے کے، جن کی اصل ایک ہو، ہم شجرہ۔ اسی واسطے خالص غالبوں اور خالص مغلوبوں کو ہم نسب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (۱۹۴۲، مبادی نباتیات، محمد سعید الدین، ۲: ۸۵۵). اچھے باپ کی قسم وہ قریبی نہیں ہے جو تمھارا ہم نسب ہونے کا دعویٰ کرے۔ (۱۹۶۸، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۴: ۸۵). اور انھیں کا ہم نسب قبیلہ ہوازن اور بھی آگے جنوب میں آباد تھا۔ (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲: ۵۳۹). [ہم + نسب (رک)].

--- نِسبَت (--- کس ن، سک س، فت ب) صف.
جو کسی ایک اصل سے منسوب ہوں، ہم واسطہ، ہم اصل، باہم مشابہ (خصوصاً کسی چیز کے اجزاء)۔ عضوی ساخت کی تنظیم میں بھی ان کے ہم نسبت اجزاء کچھ زیادہ عیاں نہ ہوں گے۔ (۱۹۶۳، تجزیۂ نفس (ترجمہ)، ۴۲). [ہم + نسبت (رک)].

--- نَسَبی (--- فت ن، س) امث.
ہم اصل ہونے کی حالت، ایک قبیلے یا خاندان کا ہونے کی کیفیت۔ حضرت سعد بن معاذؓ اور ان کا قبیلہ (اوس) قریظہ کا حلیف اور ہم عہد تھا، عرب میں یہ تعلق ہم نسبی سے بڑھ کر تھا۔ (۱۹۱۱، سیرۃ النبی ﷺ، ۱: ۴۰۰). خالص غالب کو اس خاصہ کے لیے جس کی تعبیر "A" سے ہوتی ہے ہم نسبی کہتے ہیں۔ (۱۹۴۲، مبادی نباتیات، محمد سعید الدین، ۲: ۸۵۵). ہمسایہ زبانوں یا ہم نسبی زبانوں کے قواعدی نظام کا تقابلی مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، مئی، ۵۷). [ہم نسب (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- نَسل (--- فت ن، سک س) صف.
ایک ہی نسل کا؛ ایک ذات کا؛ رک : ہم نسب۔ وہ آپ کے ہم مذہب نہیں بلکہ ہم نسل تھے۔ (۱۹۵۲، تاریخ القریش، ۴۹). [ہم + نسل (رک)].

--- نَسلی (--- فت ن، سک س) امث.
ایک نسل سے تعلق ہونے کی حالت، نسلی وابستگی و تعلق ہونے کی کیفیت۔ ہم قومی، ہم مذہبی، ہم زبانی، ہم تعلیمی، ہم وطنی، ہم نسلی وغیرہ ایسی متعدد قوتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۴۸). [ہم نسل + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- نِشاں (--- کس ن) (الف) صف.
یکساں نشان یا علامت والے؛ (کنایۃ) یکساں ناک نقشے کے حامل، مشابہ، ہم شکل۔

اے مری اس گلبدن کے ہم نشاں
اے مری شیریں دہن کے ہم نشاں

(۱۸۳۵، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴ء، ۵۷)).

--- نِشاں (ب) ف ل.
اُسی طور سے، انھی اثرات کے تحت. (اسٹین گاس). [ہم + نشان (رک)].

--- نَشِست (--- کس ن، فت ش، سک س نیز فت ن، کس ش، سک س) صف.
رک : ہم نشیں۔

اٹھے ہیں بزم مَے سے ہم نشست اعدا کے ہونے کو
شراب خوش مزہ میرے لیے سم کر کے اٹھے ہیں

(۱۹۰۹، کلیات رعب، ۱۱۲). اس دفعہ جو میرا ہم نشست تھا وہ خود ہی بے چین نہیں تھا۔ (۱۹۸۳، جرم ظریفی، ۷۹). [ہم + نشست، نِشَستن = بیٹھنا].

--- نَشِیں (--- فت نیز کس ن، ی مع) صف.
ساتھ بیٹھنے والا، مصاحب، ہم صحبت، رفیق، ہم خیال، دوست؛ ہم جولی، ساتھی۔

صافی دلاں کن بیٹھنا ہے کسب عزت کا سبب
دریا کا ہو کر ہم نشیں پہنچا ہے موتی آب کوں

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۴۵).

خلوت ہجر میں تری مجھ کوں
ہم نشیں درد و غم ندیم ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۹).

ہووے گا محو دل سے غم یار کب تلک
کیوں ہم نشیں یہ جاوے گا آزار کب تلک

(۱۷۶۲، وفا (راجہ نول رائے) (ہندوؤں میں اردو، ۱: ۱۱۱)).

ہم نشیں کیجیو تقریب تو شب باشی کی
آج کر نشہ کا حیلہ میں مچل جاؤں گا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۱).

چل ہم نشیں کہ دیکھیں آوارہ میرؔ کو ٹک
خانہ خراب وہ بھی آج اپنے گھر رہا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۱۱). میرا دوست ------ میرے ساتھ رہا کرتا اور سفر میں ہم کجاوہ اور ہم نشین تھا۔ (۱۸۵۵، گلستاں، ۲۳).

وہ بات چاہتے ہیں کہ جو بات چاہیے
صاحب کے ہم نشیں کو کرامات چاہیے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۱۶). نواب لکھنؤ نے ایک روز سر دربار یہ بات کہی کہ سنی لوگ بڑے بہادر ہوتے ہیں ہم نشیں بولے کہ قبلہء عالم یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۱۱۰).

چھپتی نہیں ہے یہ نگہ شوق ہم نشیں
پھر اور کس طرح انہیں دیکھا کرے کوئی

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۱۰۵). اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں کامیاب ہو ----- کتاب کے سوا ----- کوئی تمہارا ہم نشیں نہ ہو۔ (۱۹۲۷، سلیم (وحید الدین) (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۲۱)). وہ سید جمال الدین کے قابل ترین شاگرد، ان کے مقرب ترین ہم نشیں اور ان کے خیالات کے بہترین موید تھے۔ (۱۹۵۸، اسلام اور تحریک تجدد مصر میں، ۲۵). ادب سے انھیں (کذا) اپنے ماموں سید انور الدین عتیق سے ملاجو داغ دہلوی، امیر مینائی اور جلیل مانک پوری کے ہم نشیں تھے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲: ۴۷۹). [ہم + نشیں، نشستن = بیٹھنا].

--- نَشینی (--- فت نیز کس ن، ی مع) امث.

پاس بیٹھنے کی حالت یا کیفیت، صحبت، قربت، مصاحبت۔ اور وہ حضرت کی ہم نشینی سے کہیں کہ حمد و سپاس اوس خداوند کوں کہ جن نے اس روز کی ہول سے ہمیں نجات دی ہے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۵۳). ابن الوقت نے نوبل صاحب کی ہم نشینی میں انگریزوں کے تفصیلی حالات سے واقفیت حاصل کی۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۴). ہر ایک شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ --- اپنی اولاد کو ایسے لوگوں کی ہم نشینی سے بچائے جو دشنام دہی کے عادی ہیں۔ (۱۹۰۳، عبدالرشید چشتی (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۷۰)). اس لسانی شگفتگی کا واحد سبب ----- بڑے لوگوں کی ہم نشینی کا فیضان ہے۔ (۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۴۲). دعوتوں میں شرکت اور گل رخوں کی ہم نشینی، ایسے میں انہیں شعر و ادب کی طرف توجہ دینے کی مہلت کیسے ملتی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۵۱). [ہم نشین + ی، لاحقہء کیفیت].

--- نِصابی (--- کس ن) صف.

جو نصاب کے ساتھ ہو، تعلیمی نصاب سے ہم آہنگ (کھیل یا کام یا مطالعہ وغیرہ) (انگ: Co-curricular)۔ ان کے خیال میں ان ہم نصابی پروگراموں سے بچوں کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ (۱۹۸۱، نئی تعلیم کے مسائل، ۳۱). [ہم + نصاب (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

--- نَصیب (--- فت ن، ی مع) صف.

ایک سی قسمت یا تقدیر والے؛ رک: ہم طالع۔

اب روح کانپتی ہے اجل ہے قریب تر
اے ہم نصیب ناز و ادا کم بہت ہی کم

(۱۹۶۱، اکیلی بستیاں، ۶۸).

ہمارا غم ہمارے دوستوں کا غم بنے گا کیوں
ہمارے ہم نشیں ہمارے ہم نصیب تو نہیں

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۸۴). قرۃ العین حیدر اس وقت اردو دنیا کی عظیم ترین ادبی شخصیت ہیں اور شاید اس وجہ سے اردو کی ہم نصیب بھی ہیں۔ (۲۰۰۷، مشمولہ اخبار اردو، اسلام آباد، اکتوبر، ۷۱). [ہم + نصیب (رک)].

--- نَصیبی (--- فت ن، ی مع) امث.

ہم نصیب ہونے کی حالت یا کیفیت۔ دل میں اسکے رفاقت و ہم سفری کا ایک احساس، دردمندی و ہم نصیبی کا ایک رشتہ پیدا ہو چلا۔ (۱۹۶۲، خاکم بدہن، ۵۶). [ہم نصیب + ی، لاحقہء کیفیت].

--- نَظَر (--- فت ن، ظ) صف.

جن کا مطمح نظر ایک ہو، ایک نظریے یا فکر کے ماننے والے، ہم خیال؛ ہم ذوق۔

نہ کوئی ہم نظر میرا، نہ کوئی ہم سفر میرا
نگاہ و فکر کے رستے ہی ویراں ہیں جہاں میں ہوں

(۱۹۴۴، نبض دوراں، ۲۰۶).

--- وَقتی (--- فت و، سک ق) امث.

ہم وقت (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت۔ ہر معنوی تصور میں زمانی و مکانی ہم وقتی لازمی ہے۔ (۱۹۸۸، نئی اردو قواعد، ۲۰). [ہم وقت + ی، لاحقہء کیفیت].

--- وَقتِیَّت (--- فت و، سک ق، شد ی مع بفت) امث.

ایک ہی زمانی کیفیت، ایک ہی وقت میں پائے جانے کی حالت۔ روشنی کی رفتار کا ہر مادی شے کی حاصل کردہ رفتار سے زیادہ ہونا، ہم وقتیت کا اضافی ہونا وغیرہ ایسے ہیں جن کو براہ راست تجربوں سے ثابت نہیں کیا جاسکا۔ (۱۹۷۰، اضافیت کا نظریہ، ۱۶۶). جب کوئی معنوی تصور زبان میں ڈھلتا ہے تو یہ ہم وقتیت درہم برہم ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، نئی اردو قواعد، ۲۰). [ہم وقتی + یت، لاحقہء کیفیت].

--- وَلَدہ (--- فت و، ل، د) صف.

ایک ہی ماں باپ کے بچے، سگے بھائی بہن، ایک ہی باپ کی اولاد نیز جڑواں، توام۔ ہم ولدہ (بھائی بھائی یا بہن بہن یا بھائی بہن) بعینہ ایک سا توارث نہیں رکھتے۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۴۹۰). [ہم + ولد (رک) + ہ، لاحقہء نسبت و صفت].

--- وَلَدی رَقابَت (--- فت و، ل، ر، ب) امث.

ایک ہی ماں باپ کے بچوں میں پائی جانے والی چشمک، سگے بھائیوں کی باہمی دشمنی۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بچے کے تعلقات بھی ان تعارضات کی بنیاد ہو سکتے ہیں جو ہم ولدی رقابت سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۵۸۹). [ہم ولد (رک) + ی، لاحقہء نسبت + رقابت (رک)].

--- ہُنَر (--- ضم ہ، فت ن) صف.

رک : ہم پیشہ ؛ ایک ہی شعبے سے تعلق رکھنے والے ، ہم کار ۔

یعنی ہمارے ہم ہنروں سے
ہم نسبوں سے ہم گہروں سے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۴۳) . [ہم + ہنر (رک)] .

---ہَئیت (---ی مج، فت ء) صف.

ہم شکل ، یکساں مقدار و کمیت کا حامل ۔ کسی وقت ان کا ہئیتی فرق ----- تکمیلی اضعاف ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ وہ ہم ہئیت ہیں ۔ (۱۹۶۷، آواز ، ۲۱) . [ہم + ہئیت (رک)] .

ہَمّ (فت ہ، شدم) امذ.

۱۔ اندیشہ ، فکر ؛ پریشانی ۔ جس نے اپنے تمام ہموم (افکار) کو ہم واحد (بس ایک ہی غم یا فکر) بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کے لیے کافی ہو جائے گا ۔ (۱۹۹۴، یوسف سلیم چشتی ، تاریخ تصوف ، ۲۰۱) . ہم = مصیبت آنے سے پہلے ہوتا ہے جس سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے ۔ (۱۹۹۸، عبارت ، حیدرآباد ، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان نمبر ، ۳۹۵) . ہم وہ فکر ہے جس سے آدمی گھل جاتا ہے ۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق ، ۱۱۶) . ۲۔ مقصد ، ارادہ ؛ خواہش ۔ انسان ارادہ سے پہلے کسی امر کا ہم (ارادہ) کرتا ہے ۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق ، ۳۳۶) . ۳۔ بیماری کا بدن کو مضمحل کر دینا ، نہایت بوڑھا ، بچے کو لوری دے کر سلانا ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) . [ع : (ہ م م)] .

---و غم (---و مج ، فت غ) امذ.

دکھ درد ۔ فریاد رس درد منداں ہم کو اور تم کو مرادات دلی مقاصد قلبی پر فائز کرے اور کثرت ہم و غم اور افراط رنج و الم سے بہ واسطہ مقربان حضرت نجات بخشے ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۸ : ۷) . آپ دنیا کے ہم و غم سے مبرا تھے ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۱۱) . وہ خوش قسمت بچے ہوتے ہیں جنھیں ان کے والدین یا سرپرستوں نے دنیا کے ہم و غم سے فارغ کرکے تحصیل علم کے لیے یکسوئی فراہم کی ۔ (۱۹۹۱، تعلیم و تعلم میں انقلاب کیوں اور کیسے ، ۶۶) . [ہم + و (حرف عطف) + غم (رک)] .

ہِم (کس ہ) صف ؛ امذ.

سرد ، ٹھنڈا ، جس پر شبنم پڑی ہو ، موسم سرما ؛ چاند ؛ ہمالیہ ، سردی ، برف ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س :] .

ہُم (ضم ہ) ضمیر.

وہ ، اُن ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [ع] .

ہَما (فت ہ) ضمیر.

ہمارا ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ (جامع اللغات) . [ع] .

--- بازی ہَما بازی ، پیروں سے بھی دَغا بازی کہاوت.

اور لوگوں سے تو چالاکی کرتے ہو کیا اُستادوں سے بھی دغا بازی کرو گے اُستاد کے سامنے شاگرد کی چالاکی نہیں چلتی ۔ (جامع الامثال ؛ جامع اللغات) .

---شُما (---ضم ش) ضمیر.

ہم تم ، ادنیٰ و اعلیٰ ، چھوٹے بڑے ؛ عام عوام ، ہم سے لوگ ، ایرے غیرے ۔ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات) . [ہما + شما (رک)] .

ہِما (کس ہ) امث.

سردی کا موسم ؛ چھوٹی الائچی ؛ ایک قسم کی خوشبودار دوا ؛ ایک قسم کی خوشبودار گھاس ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س :] .

ہُما (۱) (ضم م) امذ.

ایک خیالی پرند جس کے متعلق مشہور ہے کہ جس شخص کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے یعنی دولت اور سلطنت پاتا ہے ، (اسے لوگ مبارک خیال کرتے ہیں) ۔

ہما جم رہیا تجہ چھتہ چھانوں تل
سو جیوں چھانوں جم شمع کے پانوں تل

(۱۵۶۴، حسن شوقی ، د ، ۱۲۹) .

دِسے شاہ یوں باد پا کے اُپر
مگر ہنس چڑیا ہے ہما کے اُپر

(۱۶۰۹، قطب مشتری ، ۹۲) .

منج لکھیں اے سرو تیرا چھانویوں دِستا ہے آج
جیوں ہما اقبال کا منج گھر میں آ مسکن کیا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۵۱) .

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں
سایہ ترا مجھ سر کے اپر بال ہما ہے

(۱۷۰۷، ولی ، ک ، ۲۴۷) .

ہنس کو موتی چگاتا ہے سدا یہ بے تمیز
پوست کھینچے ہے ہما کاوے کے مشت استخواں

(۱۷۷۵، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۵۵) .

---نَوا (---فت ن) صف ~ ہمنوا.

۱۔ رک : ہم صفیر ؛ ساتھ گانے والا ، گانے میں ساتھ دینے والا ؛ ہم آواز ؛ (مجازاً) ساتھی ، رفیق ، دوست ، یار ، ہمدم نیز ہم خیال ؛ حامی ۔

ہم نوا یاں اب بہار آئی فغاں کرتا ہے یوں
کیجیو زنجیر اس کو پھیر دیوانہ ہوا

(۱۷۷۲، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۲) . موتمر کو اپنے ہم خیال و ہم نوا اشخاص سے بھر دیا جائے ۔ (۱۹۲۶، مسلۂ حجاز ، ۵۸) .

میں روتا ہوں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا
میں گاتا ہوں تو دنیا ہم نوا معلوم ہوتی ہے

(۱۹۴۶، حیات امروہوی ، ساز زندگی ، ۸۶) .

آؤ چلیں دیار ربیعہ کے آس پاس
یاران ہم نوا کہ طبیعت اُداس ہے

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی ، ۱۶۶) . ان کے ہم نواؤں اور مقلدوں پر منفی انداز سے بات کرتے ہوئے ----- اپنے علاوہ ہر شخص کو رجعت پسند اور زوال پسند کہتے آئے ہیں ۔ (۲۰۰۵ ، جدیدیت اور جدیدیت کی ابلیسیت ، ۲۹) . ۲۔ ایک ہی انداز کی شاعری کرنے والا ، شاعرانہ انداز اور تخیل میں ہم رنگ یا ہمسر ۔

آہ تو اجڑی ہوئی دلی میں آرامیدہ ہے
گلشن ویمر میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے

(۱۹۰۱، بانگ درا ، ۱۰) . [ہم + نوا (رک)] .

---نَوا بنانا ف مر محاورہ.

ہم آواز بنانا ، ہم خیال بنانا ، لالچ دے کر یا بہلا پھسلا کر اپنی طرف کر لینا ۔ وہاں کے مسلمان نمائندوں کو وزارتوں کا لالچ دے کر اپنا ہم نوا نہ بنالیتی ۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۳۲۱).

--- **نَوابَن جانا** ف مر محاورہ.

ہم آواز بن جانا ؛ ہم خیال بن جانا ؛ دوست بن جانا ، حامی بن جانا ۔ وہ میری روح سے بولا ، اسے مر جانے دے اور تو یہاں آ کر میری ہم نوا بن جا ۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۳۸).

--- **نَوا ہو جانا / ہو نا** ف مر محاورہ.

ہم آواز ہونا ؛ دوست ہونا نیز حامی ہونا.

چاہتا ہے جی کہ تیرا ہم نوا ہوجاؤں میں
دل یہ کہتا ہے یہیں صرف دعا ہوجاؤں میں

(۱۹۴۹، نبض دوراں، ۲۱۷).

خیال خام کی اے دوست انتہا بھی ہے
تمام شہر کبھی ہم نوا ہوا بھی ہے

(۱۹۸۰، ماجرا، ۴۱). جب قریش ایک مرتبہ ہم نوا ہوگئے تو دو ہی سال کے اندر پورا جزیرہ نمائے عرب ــــ ایک ہی مرکز سے وابستہ ہو چکا تھا ۔ (۲۰۰۶، نگارشات ڈاکٹر محمد حمیداللہ، ۲ : ۳۵۲).

--- **نَوالَگی وَ ہم پیالَگی** (ـــ فت نیز ضم نیز کس ن ، فت ل ، و ، ہ ، کس پ ، فت ل) امث.

ہم نوالہ و ہم پیالہ (رک) ہونے کی حالت ، ساتھ کھانا پینا ۔ پھر ڈنر میں بھی اس کو ہم نوالگی و ہم پیالگی کی عزت بخشی ہو ۔ (۱۹۲۵، معاشرت، ظفر علی خاں، ۶۰). [ہم نوالہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت + و (حرف عطف) + رک : ہم پیالہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **نَوالَہ** (ـــ فت نیز ضم نیز کس ن ، فت ل) صف.

ساتھ کھانے والا ؛ (مجازاً) بے حد دوست ۔ ناچار پایوں سے ہم طویلہ و ہم نوالہ ہوتے ۔ (۱۸۵۹، تاریخ ممتاز، ۲۷). جو لوگ وہیں کے منتخب ہوں اُن کے ساتھ ہم کلام و ہم نوالہ ہو ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۴۰۲). بچپنے کا کھلاڑی اور ہم نوالہ دوست ۔ (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۹۳). رات کے دستر خوان پر ہم ان کے ہم نوالہ ہوں گے ۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۲۲۵). [ہم + نوالہ (رک)].

--- **نِوالَہ (و) ہَم پیالا / پیالَہ** (ـــ فت نیز ضم نیز کس ن ، فت ل ، و مج ، فت ہ ، کس پ ، فت ل) صف.

رک : ہم پیالہ و ہم نوالہ ؛ مراد : نہایت گہرا دوست ۔

اے فلک تف ہے رقیب اس یار سے
ہم نوالہ ہم پیالا ہوگیا

(۱۸۶۶، فیض، د، ۹۸).

ہمارے ہم نوالہ و ہم پیالہ دوست بھی بسا اوقات ہمارے روزانہ
اعمال کی حقیقی نیتوں سے واقف نہیں ہوسکتے ۔

(۱۹۱۰، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ)، ۱۰۰).

ہم نوالہ ہم پیالہ ان کے ہو جاتے اگر
شوق فیشن کا سماتا ، ذوق رہتا جام سے

(۱۹۱۹، کیفی، کیف سخن، ۱۰۰). پروین اور فیضی تو ہر وقت ہم نوالہ و ہم پیالہ تھے ۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۵۵). [ہم + نوالہ (رک) + و (حرفِ عطف) + ہم + پیالہ (رک)].

--- **نَوائی** (ـــ فت ن) امث.

۱. ہم آواز ہونے کی کیفیت ، آواز سے آواز ملانے کی حالت ، گا نا گاتے وقت آواز سے آواز ملانے کی کیفیت ؛ ہم آہنگی ؛ (مجازاً) دوستی ، یاری ، رفاقت ۔ چند بزرگ جنھیں انکی ہم نوائی کا فخر حاصل ہے سب کی شہرت و قبولیت کا راز قابلیت میں مضمر ہے ۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲ : ۲۷۱). ایک زمانے میں نظری کلاسیکی موسیقی وقفوں کی درجہ بندی ان کے امتزاج یا سریلے پن یا ہم نوائی کے اعتبار سے کرتی تھی ۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۳۸۷). **۲. متفق یا حامی ہونے کی صورت حال ۔** تمام مسلمان نمائندوں کی ہم نوائی میں چوہدری ظفراللہ خاں نے بھی اپنا اہم اور انفرادی کردار ادا کیا ۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۶۶۵). [ہم نواء (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **نَوائی کَرنا** ف مر محاورہ.

آواز سے آواز ملانا ؛ ساتھ دینا ، دوستی کا ثبوت دینا ؛ (فائدے کی خاطر کسی کی) ہاں میں ہاں ملانا ؛ حمایت کرنا ۔ قتل قتل ـــــ کی ہم نوائی کرو ، تو یقیناً اخبارات میں تمہاری بے حد تعریف کی جائے گی ۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲ : ۴۹۴). میں بالکل بے قصور ہوں چند لوگوں نے بھی میری ہم نوائی کی ۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۴۰). دوسری طوائفیں اس کی ہم نوائی کرتیں ۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۱۵).

--- **نَوائی مِلنا** ف مر محاورہ.

ہم آہنگی کا پایا جانا ؛ فکر و خیال کی یکسانیت میسر آنا ؛ متفق الرائے ہونے کی صورت حال ملنا ۔ ڈاکٹر سید عبداللہ ، ڈاکٹر عبادت بریلوی ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر جمیل جالبی ـــــ وغیرہ کے بیانات پر نظر ڈالیے تو سب کے یہاں مولوی صاحب کی رائے کی بازگشت اور ہم نوائی ملے گی ۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، اگست، ۶۳).

--- **نَوَرد** (ـــ فت ن ، و ، سک ر) صف ~ ہمنورد.

ساتھ سفر کرنے والا ؛ (مجازاً) متفق ، ہم رائے ۔ بعض ایسے مباحث چھڑ گئے ہیں جہاں باوجود کوشش کے میں نواب خیال کے ساتھ ہم نورد نہ رہ سکا ۔ (۱۹۳۴، خیال، داستان عجم، ۱۱). [ہم + نورد ، نوردیدن ، پھرنا ، سفر کرنا].

--- **نَوع** (ـــ ولین) صف.

ایک ہی طرح کے ، ایک ہی نوعیت کے حامل ، یکساں قسم کا (شکل و صورت ، وضع قطع یا جنس اور نسل کے اعتبار سے) یکساں ۔ وہ ــــ نظم کار اداروں سے باہمی ملاپ کی بدولت ہم نوع ہوں گے اور اپنے گاہکوں کے لیے متنوع خدمات پیش کریں گے ۔ (۱۹۸۳، ایک منصفانہ زرعی نظام (ترجمہ)، ۱۵۲). [ہم + نوع (رک)].

ہَمار (فت ہ) مث ضمیر ؛ ج.

ہماری (رک) کی تخفیف (عموماً گیتوں میں مستعمل) ۔

پگڑی میں ہمار کی تھے جو گیندوں کے کئی پیڑ
ہر جھونک میں لگتی تھی بسنتوں کے تئیں ایڑ

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۵۱). [س :].

ہَمارا (فت ہ) مذ ضمیر ؛ ج.

۱. ہم سب کا ، تمام کا ۔ جسے خدا کی محبت سوں غرض ہے اس پر فاتحہ ہمارا فرض ہے ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰).

مدن کی ماتی ارت کوں پاتی فہم قراری ہوا اوسے جب
سینے کے در جگ منیں جتن سوں رکھی رتن کرپرم ہمارا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۰).

توائی میں آیا ہمارا جہاز
آئے بیچ طوفاں مع ساز باز

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۴۸).

اب تو ہی حکیم ہے ہمارا احوال سقیم ہے ہمارا

(۱۸۶۷، دیوانِ میر کلو، عرش، ۲). لیکن ظاہر ہے کہ ان معاملات سے ہمارا کیا واسطہ ؟۔ (۱۹۳۱، خطوط ماجدی، ۳۱). پڑھایا جانے والا سبق ہی ہمارا وجود بن جاتا۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۲ : ۶۵). **۲۔ میرا، میری ذات کا؛ اپنا، اپنی ذات کا۔**

نہ کرے کوئی آشکارا
سمجیں سج پکارا
تیہ سمجیں ہوتا سمجیں جاتا
سہج ہمارا ٹھارا

(۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۴۸).

ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں
ہمارا ہے کون اس بیابان میں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۳). دانا ہمارا ہے، ہمارا حکم اس پر چلے گا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳).

تج بھوں جو ہے سنج نوں اُس نوں پہ جیوے اَجنوں
گزریا ہے دور مجنوں یو دور ہے ہمارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، ک، ۲۴).

توائی میں آیا ہمارا جہاز ہاہا
آئے بیچ تو فان مع ساز باز

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۴۸).

گھر بیٹھے روز دولت دیدار یار ہے
دروازہ کھل گیا ہے ہمارے نصیب کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۵).

باتیں کرتے ہیں زمانہ سے نیا طرز کلام
دق کرو مت ہمیں کرنے دو ہمارا ہمیں کام

(۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۱۰).

جس محلے میں تھا ہمارا گھر
وہیں رہتا تھا ایک سوداگر

(۱۹۲۷، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۳۰). چاہتے ہیں کہ ہمارا وجود ہی مٹ جائے ۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۱۲). **۳۔ خصوصیت اور یگانگت ظاہر کرنے کے لیے؛ جیسے : ہمارا دوست، ہمارا عزیز، جان پہچان۔** نالاں ہوا جوں ہی پس دیوار بول اٹھے دیکھے تو کوئی قدر ہمارا کہیں نہ ہو۔ (۱۸۷۳، کلیاتِ قدر، ۲۶۰). [ف :].

--- اِدھر بھی لکھا ہے فقرہ.

یوں نہیں یوں سہی ہم کو یہ بھی منظور ہے؛ بے فائدہ نہیں۔ (جامع اللغات).

--- ان کا ڈنڈا میںڈا ہے کہاوت.

ہمارا ان کا مولد و مسکن قریب ہے. (دریائے لطافت، ۹۴).

--- بھی خُدا ہے فقرہ.

خدا ہماری مدد کرے گا؛ صبر ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ خیر بیوی کیا ہے، ہمارا بھی خدا ہے ۔ (۱۹۱۵، عقد ثریا، راقم دہلوی، ۴۱).

--- تمھارا ہونا محاورہ.

آپس کا؛ اپنا؛ ذاتی ہونا۔

کہاں تک یہ اپنے پرائے کا قصہ
سبھی غم ہمارے تمہارے ہیں یارو

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۳۳).

--- تمھارا خُدا بادشاہ فقرہ.

رک : ہمارا تمھارا خدا بادشاہ اور خدا کا بنایا رسولؐ بادشاہ۔

ختن میں تھا اک شاہ عالم پناہ
ہمارا تمھارا خدا بادشاہ

(۱۸۷۱، مرزا شوق، بہار عشق، ۲). ایک تھا بادشاہ، ہمارا تمہارا خدا بادشاہ، اس بادشاہ کی ایک چاند سی لڑکی تھی۔ (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۷۹). ایک تھا بادشاہ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ اس کی بیگم بڑی حسین تھی۔ (۲۰۰۲، سب رس، کراچی، جلد ۵۶، ۷ : ۲۷).

--- تمھارا خُدا بادشاہ اور خُدا کا بَنایا رَسُولؐ بادشاہ فقرہ.

کسی حکایت کے آغاز میں کسی بادشاہ کا ذکر کرنے سے پہلے یہ حمد یہ فقرہ کہتے ہیں۔ دل بہلانے کی صورت یہ نکالی کہ دن کو بڑے میاں سے کہانیاں سنا کرتے اور رات بھر بڑھیا سرہانے بیٹھی ہمارا تمھارا خدا بادشاہ اور خدا کا بنایا رسولؐ بادشاہ کیا کرتی۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۱۹۱).

--- جنازہ دیکھو / دیکھے فقرہ.

کسی کو قسم دلانے کے لیے یہ فقرہ کہتے ہیں کہ اگر تم یہ کام نہ کرو تو ہمیں مردہ پاؤ گے ۔ ہمارا مردہ دیکھو، ہمارا جنازہ دیکھو۔ (۱۸۰۸، دریائے لطافت، ۱۵۰). ہمارے سر کی قسم لے اٹھو بس منہ دھو ڈالو عید مناؤ وہ جوڑا پھڑکاؤ ہمارا جنازہ ہی دیکھے جو چوری کا سوگ کرے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

--- حلوا کھاؤ / کھائے فقرہ.

(عو) کسی کو قسم کھلانے کے لیے یہ فقرہ کہتی ہیں، یعنی اگر ہمارا کہا نہ مانے تو ہمیں مرا ہوا دیکھے۔

ہم کو پیٹے ہمارا حلوا کھائے
ہم کو ہے ہے کرے جو ہم سے چھپائے

(۱۸۸۰، قلق (مہذب اللغات)). اچھی تمھیں ہماری جان کی قسم ہمارا حلوا کھائے، ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اس بڑ ہیل کی دھج کو نہ دیکھے۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۸۵). ہمارا حلوا کھائے جو ہمیں نہ بتائے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۶).

--- وَقتِیَّت (--- فت و، سک ق، شد ی مع بفت) امث.

ایک ہی زمانی کیفیت ، ایک ہی وقت میں پائے جانے کی حالت ، مساوی الوقت ہونا۔ روشنی کی رفتار کا ہر مادی شے کی حاصل کردہ رفتار سے زیادہ ہونا ، ہم وقتیت کا اضافی ہونا وغیرہ ایسے ہیں جن کو براہ راست تجربوں سے ثابت نہیں کیا جاسکا۔ (۱۹۷۰ ، اضافیت کا نظریہ ، ۱۲۶). جب کوئی معنوی تصور زبان میں ڈھلتا ہے تو یہ ہم وقتیت درہم برہم ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، نئی اردو قواعد، ۲۰). [ہم وقتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---**ولدہ** (---فت و، ل، د) صف؛ امذ.
ایک ہی ماں باپ کے؛ سگے بھائی یا بہن، ایک ہی باپ کی اولاد نیز جڑواں، توام. ہم ولدہ (بھائی بھائی یا بہن بہن یا بھائی بہن) بعینہٖ ایک سا توارث نہیں رکھتے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۴۹۰). [ہم + ولد (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت وصفت].

---**ولدی رقابت** (---فت و، ل، ر، ب) امث.
(نفسیات) جو ماں باپ کی توجہ یا محبت میں کمی بیشی، سگے بہن بھائیوں کی باہمی دشمنی کے باعث ہو (انگ: Sibling rivalry). اپنے بھائیوں کے ساتھ بچے کے تعلقات بھی ان تعارضات کی بنیاد ہو سکتے ہیں جو ہم ولدی رقابت سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۵۸۹). [ہم ولد (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + رقابت (رک)].

---**ہُنَر** (---ضم ہ، فت ن) صف.
ایک ہی شعبے یا فن سے تعلق رکھنے والے، ہم کار؛ ہم پیشہ.

یعنی　ہمارے　ہم　ہنروں　سے
ہم　نسبوں　سے　ہم　گہروں　سے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۴۳). [ہم + ہنر (رک)].

---**ہیئت** (---ی لین نیز مع، فت ء) صف؛ امذ.
(طبیعیات) دو مرتعش ذرات جو کسی لمحے اپنے معمول سے گزر رہے ہوں اور ان کی سمت بھی ایک جیسی ہو نیز جو مقدار میں یکساں یعنی صفر ہوں (انگ: In phase). کسی وقت ان کا ہیئتی فرق ---- تکمیلی اضعاف ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ وہ ہم ہیئت ہیں. (۱۹۶۷، آواز، ۲۱). [ہم + ہیئت (رک)].

ہِم (کس ہ) صف؛ امذ.
ہند کی پانچویں دیت جو اگھن اور پوس میں ہوتی ہے، سرد، ٹھنڈا، جس پر شبنم پڑی ہو، موسم سرما؛ چاند؛ سردی؛ برف، ہمالیہ، ہمالیہ کے پہاڑ. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [س:].

ہُم (ضم ہ) ضمیر؛ ج.
وہ، اُن. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ع: ہو کی جمع].

ہَمّ (فت ہ، شدم) امذ.
ا. اندیشہ، فکر جس سے نیند اچٹ جائے اور آدمی گھلنے لگے؛ پریشانی، غم و اندوہ.

اندیشۂ　جانے　کم　نہیں　یاں
آ　تو　کہ　انیس　ہم　نہیں　یاں

(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں، ہوس، ۵۵). چاہیے کہ تیرا ہم کم ہو جو تیرے لیے مقدر ہو چکا ہے وہ تیرے پاس آئے گا. (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۵). مریضان عشق کی نبض اصحاب ہم اور فکر مند لوگوں کی طرح مختلف بے نظام ہوتی ہے. (۱۹۳۲، رسالہ نبض (ترجمہ)، ۱۰۶). جس نے اپنے تمام ہموم (افکار) کو ہم واحد (بس ایک ہی غم یا فکر) بنالیا تو اللہ اس کے تمام امور کے لیے کافی ہو جائے گا. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۲۰۱). ہم وہ فکر ہے جس سے آدمی گھل جاتا ہے. (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۱۱۶). **۲. قصد، ارادہ؛ خواہش.**

چھوٹیا　باؤ　جوں　عشق　کا　کر　جو　ہم
ہوا　پل　میں　تس　وو　سد　کا　سنگم

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۷۶). صحیح یہ ہے کہ ہم اس آرزو کا نام ہے جو کہ دلمیں پیدا ہو اور یہ بمقتضائے بشریت آدمی کے اختیار سے خارج ہے لہٰذا اسمیں مواخذہ بھی نہیں ہے. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱: ۳۶۰). زلیخا کا ہم یعنی خیال گناہ کا تھا. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۳۵). انسان ارادہ سے پہلے کسی امر کا ہم (ارادہ) کرتا ہے. (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۳۳۶). **۳. بیماری کا بدن کو مضمحل کر دینا؛ نہایت بوڑھا؛ بچے کو لوری دے کر سلانا.** (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات). [ع: (ہ م م)].

---**و غم** (---وج، فت غ) امذ.
دکھ درد پریشانی اور فکر. فریادرس درد منداں ہم کو اور تم کو مرادات دلی مقاصد قلبی پر فائز کرے اور کثرت ہم و غم اور افراط رنج والم سے بہ واسطہ مقربان حضرت نجات بخشے. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸: ۷). آپؐ دنیا کے ہم و غم سے مبرا تھے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۴۱۱). وہ خوش قسمت بچے ہوتے ہیں جنھیں ان کے والدین یا سرپرستوں نے دنیا کے ہم و غم سے فارغ کر کے تحصیل علم کے لیے یکسوئی فراہم کی. (۱۹۹۱، تعلیم و تعلم میں انقلاب کیوں اور کیسے، ۲۶). [ہم + و (حرف عطف) + غم (رک)].

ہَما (فت ہ) ضمیر.
ہم؛ تراکیب میں مستعمل. (جامع اللغات). [رک: ہم].

--- **بازی شما بازی، پیروں سے بھی دغا بازی** کہاوت.
اور لوگوں سے تو چالاکی کرتے ہو کیا اُستادوں سے بھی دغا بازی کروگے، اُستاد کے سامنے شاگرد کی چالاکی نہیں چلتی. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---**شُما** (---ضم ش) ضمیر.
ہم تم، ادنیٰ و اعلیٰ، چھوٹے بڑے؛ عام عوام، ہم سے لوگ، ایرے غیرے. جن حروف کی آوازیں ہما شما کے منہ سے نکلتی ہیں، وہ ان کی ناک سے بآسانی نکل رہی تھیں. (۱۹۶۸، خاکم بدہن، ۱۱۲). [ہما + شما (رک)].

---**ہمی** (---فت ہ) امث.
ا. خود پسندی، انانیت؛ بڑا بول بولنے کی حالت.

بخشا　جو　حسن　صانع　قدرت　نے　یار　کو
کس　کس　ہماہمی　سے　لیا　ہے　مچل　کے　رنگ

(۱۸۶۸، شرف، د، ۱۴۱). اپنی ناسمجھی اور جوانی کے عالم میں جو ہماہمی ہوتی ہے اس پر طنز ہے. (۱۹۸۲، مری زندگی فسانہ، ۱۷۸). **۲. گہما گہمی، رونق، چہل پہل، گرما گرمی.** سڑکوں پر ---- یوں ہماہمی اور رونق پیدا ہتی رہتی ہے. (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم، ۲۳۱). آج کی ہماہمی اور بھاگ دوڑ کی مادی دنیا میں انسان جس مسرت سے محروم ہو چکا ہے قطب شیخ ---- مسرت اور سکون کی دولت بانٹتا رہا. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۲۳). **۳. ہنگامہ آرائی، شور شرابہ.**

کفار　نے　نہ　شر　کے　بڑھانے　میں　کی　کمی
لیں　انتقام　کفر　کا　یہ　تھی　ہما　ہمی

(۱۹۱۲، اوج (مہذب اللغات)). زندگی میں نہ ہماہمی تھی اور نہ آج جیسی ہنگامہ آرائی. (۱۹۵۶، تنقیدی سرمایہ، ۱۴). **۴. سینہ زوری، زور آوری، سرزوری، زبردستی.** (۱۹۵۶، تنقیدی سرمایہ، ۱۴).

کیا　جبر　،　کس　کا　طنطنہ　،　کیسی　ہماہمی
ہر　آدمی　ہے　اپنی　جگہ　ایک　آدمی

(۱۹۸۴، قہر عشق، ۱۶۱). [ہما + ہم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---**ہمی کرنا** ف مر.

سرزوری کرنا، اپنا زور دکھانا، زبردستی، خودستائی کرنا۔ شیشے کی کرچیوں سے لہولہان ہے مگر برابر ہماہمی کیے جاتا ہے۔ (۱۹۶۸، غالب، نذیر محمد خان، ۵۹)۔

ہما (کس ہ) امث.
سردی کا موسم؛ چھوٹی الائچی؛ ایک قسم کی خوشبودار دوا نیز خوشبو؛ کئی قسم کی ایک خوشبودار گھاس۔ (لاط : Cyperus) ۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [س :]۔

---ہی لہو پیو / پیے فقرہ۔
رک : ہماراہی حلوہ کھائے۔ ہماراہی لہو پیے جو لگی لپٹی بات کہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱)۔

ہماراچ ضمیر (قدیم)۔
(دکن) ہماراہی۔

جوتوں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے
ہمیں نیں سنے چوک ہماراچ ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵)۔ یہاں خدا بھی بولنہاراچ ہے جکوئی باٹ ہماری چلیا وو ہماراچ ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳)۔ [ہمارا + چ، حرفِ حصر]۔

ہمارو (فت ہ، وج) امذ ضمیر؛
ہمارا (رک) کی قدیم صورت، گیتوں میں مستعمل۔ (ماخوذ : جامع اللغات)۔

ہماری (فت ہ) مث ضمیر.
۱۔ اپنی، ذاتی، نج کی، ہم سب کی۔

جنت کی آرزو ہے جہنم کا خوف ہے
اعراف میں ہیں جان ہماری دہر میں ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۴۷)۔ ایک پہاڑی کے دامن میں ہماری موٹریں کسی وجہ سے رک گئیں۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۹۵)۔

اب ساری خدائی ہے تماشائی ہماری
کچھ روز سے آباد ہے تنہائی ہماری

(۱۹۵۵، دشت وفا، ۳۶)۔ مکان میں ہماری دادی ملازمہ کے ساتھ رہتی تھیں اور پورن نامی نوکر زمین و باغ کی دیکھ بھال پر مامور تھا۔ (۱۹۸۴، گرد راہ، ۳۵)۔ مجھے یقین ہے ـــــ سے ہماری نئی نسل مستفید ضرور ہوگی۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲ : ۱۶)۔ ۲۔ میری بات، نصیحت، فریاد۔

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں
مانگتے ہیں ہم دعا جن کے لیے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۱۸)۔ [ہمارا (بحذف ا) + ی، لاحقۂ تانیث]۔

---آنکھ سے دیکھو فقرہ۔
(عو) جب ایک چیز اچھی یا بری ہو مگر کہنے پر بھی دوسرا شخص اس کی بھلائی، برائی نہ دیکھ سکے تو اس وقت کہتے ہیں ہماری آنکھ سے دیکھو۔ (مہذب اللغات)۔

---بساط کیا ہے فقرہ۔
ہم تو معمولی سی چیز ہیں (خود کو عاجز ظاہر کرنے کے موقعے پر مستعمل)۔

ہم کیا ہیں بساط کیا ہماری حسرت
غوث اعظمؒ جو دستگیری نہ کریں

(۱۹۲۳، کلیات حسرت موہانی، ۱۸۷)۔

---بسم اللہ اور ہم سے ہی چھو کہاوت.
ہماراہی کھائے اور ہم پر ہی غرائے، احسان فراموش کے متعلق کہتے ہیں۔ (جامع اللغات؛ جامع الامثال)۔

---بلا جانے محاورہ؛ فقرہ۔
ہم کو کیا غرض، ہم کو کیا معلوم۔

جب ان سے حال دل مدعا کہا تو کہا بچائے تجھ سے خدا
کچھ اور اس کے سوا مدعا کہا تو کہا ہماری جانے بلا

(۱۹۰۵، داغ، محاورات داغ، ۳۷۴)۔

---بلّی اور ہمیں سے میاؤں کہاوت.
ہمارا مطیع اور ہمیں سے مقابلہ کرے، ہمارا کھائے اور ہمیں پہ غرائے (احسان فراموش کے بارے میں کہتے ہیں)۔ وہ مثل ہے ہماری بلی ہمیں سے میاؤں جس کا کھاؤں اُس پر غراؤں۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۱۹)۔ خرم نے قہقہہ لگا کر کہا ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔ (۱۹۶۱، ہالہ، ۶۷)۔

---بلّی اور ہمیں سے میاؤں میاؤں کہاوت.
رک : ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ انھوں نے کہا کہ ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں میاؤں، پھر ہم نے ان کی نظم بھی ادبی حلقے ہی میں بیٹھ کر سنی۔ (۱۹۷۲، مشرق، کراچی، ۱۳ جون، ۳۱۴)۔

---بلّی ہمیں سے میاؤں کہاوت.
رک : ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔ تہدست تھا خیر مگر اطوار تو ہوتے وہ بھی نہیں بس دیوالیہ ہی دیوالیہ ہر پہلو ننگا بلکہ مہا ننگا پھر ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۲۲۲)

---بلّی ہمیں سے کرے میاؤں کہاوت.
رک : ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔

کرنے کو ہوٹ کہتی ہیں میں کیا تمھیں سناؤں
یعنی ہماری بلی ہمیں سے کرے میاؤں

(۱۹۷۶، سید ضمیر جعفری، تیر نیم کش، ۹۸)۔

---بندگی (پہنچے) فقرہ۔
ہم باز آئے؛ ہمیں معاف رکھیے۔

شفا ہو جیسی گردوں نشیں سے
ہماری بندگی پونچھے یہیں سے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۶۰)۔

---بولی (---وج) امث.
رک : ہماری زبان۔ ہماری بولی بھی اصلاً ایک عوامی بولی تھی جو اُپ بھرنش دور سے چل کر یہاں تک پہنچی ہے۔ (۱۹۸۴، جامع الامثال (دیباچہ)، ہ)۔ [ہماری + بولی (رک)]۔

---بیری میں بھی بیر لگیں گے فقرہ۔
کبھی ہم سے بھی تم کو کام پڑے گا۔ (محاورات ہندوستان؛ جامع اللغات)۔

---بھتّی کھاؤ فقرہ۔

قسم دلانے کو کہتے ہیں ہماری میت کا کھانا ہمارا مردہ دیکھے۔ تمہارے کان میں کیا کہا تھا ہماری بھتی کھائے جو جھوٹ بولے۔ (۱۹۰۲، ہم خرما و ہم ثواب، ۹۸)۔

--- بھتّی کھائے فقرہ۔

عورتیں دوسرے کو سخت قسم دلانے کے لیے یہ فقرہ کہتی ہیں۔ (جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔

--- تمھاری (---ضم ت) امث۔

میری اور آپ کی، ہم سب کی۔ خیر ہماری تمھاری تو بہت سی گزر گئی اور جو تھوڑی بہت رہی ہے وہ بھی بری بھلی طرح گزر جائے گی۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۱۱)۔ جد ہماری تمھاری سمجھ میں ہی نئی آئے تو وس کا کیا کیا جائے۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۲۴)۔

--- جان کو جلاد ہے فقرہ۔

ہم پر ظلم کرتا ہے؛ ہمارے لیے جلاد کی مثل ہے۔ (جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔

ہماتم (فت ہ، ت) امذ۔

۱۔ برابری، ہمسری۔ (جامع اللغات)۔ ۲۔ مقابلہ، چشمک، رقابت۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت)۔ [غالباً، ف: ہم + آتم =]۔

ہماتمی (فت ہ، ت) امث۔

برابری، ہمسری؛ مقابلہ، چشمک۔ [ہماتم + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کرنا محاورہ۔

۱۔ جھگڑا کرنا، تو تو میں میں کرنا۔ ہماتمی کرنا عقل سوں باہر ہے۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت))۔ ۲۔ اُچھلنا، موجیں مارنا (پانی وغیرہ کا)۔ کہ اسکا پانی نچھل ینے میں سویرے سوں ہماتمی کرتا۔ (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۹۰)۔

ہماچل (کس ہ، فت چ) امذ۔

برف سے ڈھکا پہاڑ نیز ہندوستان کی شمالی سرحد پر پھیلا ہوا ایک بہت بڑا اور اونچا پہاڑ جس کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں، ہمالیہ، ہمالہ۔ ہمیشہ برف جمی رہتی ہے اس لئے اوس کو ہمالی و ہماچل و ہمادری کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳، جغرافیۂ گیتی، ۲ : ۳)۔ [مقامی]۔

--- پربت (---فت پ، سک ر، فت ب) امذ۔

رک: ہماچل۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہماچل پربت کی چوٹی پر بیٹھا ہوا پتھر لڑھکا رہا ہے۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱: ۳۵)۔ [ہماچل + پربت (رک)]۔

ہمادری (کس ہ، فت د) امذ۔

رک: ہماچل جو معروف ہے۔ چونکہ اوس کی چوٹیوں پر بسبب بلندی کے ہمیشہ برف جمی رہتی ہے اس لئے اوس کو ہمالے و ہماچل و ہمادری کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳، جغرافیۂ گیتی، ۲ : ۳)۔ [س :]۔

ہمّار (فت ہ نیز فت ہ، شد م) ضمیر۔

ہمارا کا مخفف؛ عموماً گیتوں میں مستعمل۔

سوتن گھر نا جارے مورے سیاں
ہمار جیا ترسے ہمار لڑکیاں

(۱۹۸۶، اردو گیت، ۲۵۹)۔ [ہمارا (رک) کا مخفف]۔

ہمارا (فت ہ) ضمیر مذ؛ ج۔

۱۔ ہم سب کا، تمام لوگوں کا۔ جسے خدا کی محبت سوں غرض ہے اس پر فاتحہ ہمارا فرض ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰)۔

مدن کی ماتی ارت کوں پاتی فہم قراری ہوا اوسے جب
سینے کے در جگ منیں جتن سوں رکھی رتن کر پرم ہمارا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۰)۔

توائی میں آیا ہمارا جہاز ہاہا
آئے بیچ توفان مع ساز باز

(۱۶۷۹، آخر گشت، ۴۸)۔

اب تو ہی حکیم ہے ہمارا احوال سقیم ہے ہمارا

(۱۸۶۷، دیوان میر کلو عرش، ۲)۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان معاملات سے ہمارا کیا واسطہ؟۔ (۱۹۳۱، خطوط ماجدی، ۳۱)۔ پڑھایا جانے والا سبق ہی ہمارا وجود بن جاتا۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۲ : ۶۵)۔ ۲۔ میرا، میری ذات کا؛ اپنا، اپنی ذات کا۔

نہ کرے کوئی آشکارا
یہ سمجیں سچ پکارا
سمجیں ہوتا سمجیں جاتا
سچ ہمارا ٹھارا

(۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۴۸)۔ دانا ہمارا ہے، ہمارا حکم اس پر چلے گا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳)۔

تج بھوں جو ہے سج نوں اُس نوں پہ جیوے اَجنوں
گزریا ہے دور مجنوں یو دور ہے ہمارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، ک، ۲۴)۔

گھر بیٹھے روز دولت دیدار یار ہے
دروازہ کھل گیا ہے ہمارے نصیب کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۵)۔

باتیں کرتے ہیں زمانہ سے نیا طرز کلام
دق کرو مت ہمیں کرنے دو ہمارا ہمیں کام

(۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۱۰)۔

جس محلے میں تھا ہمارا گھر
وہیں رہتا تھا ایک سوداگر

(۱۹۲۷، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۳۰)۔ چاہتے ہیں کہ ہمارا وجود ہی مٹ جائے۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۱۲)۔ ۳۔ خصوصیت اور یگانگت ظاہر کرنے کے لیے؛ جیسے: ہمارا دوست، ہمارا عزیز۔

نالاں ہوا جوں ہی پس دیوار بول اٹھے
دیکھے تو کوئی قدر ہمارا کہیں نہ ہو

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۶۰)۔ [پ: نیز ہم + ہارا (رک)]۔

--- اِدھر بھی لیکھا ہے فقرہ۔

یوں نہیں یوں سہی ہم کو یہ بھی منظور ہے؛ بے فائدہ نہیں۔ (جامع اللغات)۔

--- ان کا ڈنڈا مینڈا ہے کہاوت۔

ہمارا ان کا مولد و مسکن قریب ہے۔ (دریائے لطافت، ۹۴)۔

--- بھی خُدا ہے فقرہ۔

خدا ہماری مدد کرے گا؛ صبر ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

صنم رکھ لوں گا سنگ صبر دل پر
خدا حافظ ہمارا بھی خدا ہے

(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۱۸۶). خیر بیوی کیا ہے، ہمارا بھی خدا ہے۔ (۱۹۰۱، عقد ثریا، راقم دہلوی، ۴۱).

--- تمھارا (--- ضم ت) صف.

آپس کا؛ اپنا؛ ذاتی۔

کہاں تک یہ اپنے پرائے کا قصہ
سبھی غم ہمارے تمہارے ہیں یارو

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۳۳). [ہمارا + تمھارا (رک)].

--- تمھارا خدا بادشاہ فقرہ.

رک : ہمارا تمھارا خدا بادشاہ اور خدا کا بنایا رسول ﷺ بادشاہ۔

ختن میں تھا اک شاہ عالم پناہ
ہمارا تمھارا خدا بادشاہ

(۱۸۷۱، مرزا شوق، بہار عشق، ۲). ایک تھا بادشاہ، ہمارا تمہارا خدا بادشاہ، اس بادشاہ کی ایک چاند سی لڑکی تھی۔ (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۷۹). ایک تھا بادشاہ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ اس کی بیگم بڑی حسین تھی۔ (۲۰۰۲، سب رس، کراچی، دسمبر، ۵۶ : ۲۷).

--- لیے م ف.

ہماری خاطر؛ ہمارے واسطے۔ اتنے میں بائیں طرف سے آواز آئی تنوئی پیارے ہمارے لیے بھی جگو ہے۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۲۰). یہ تحریریں ہمارے لیے اس وجہ سے دلچسپ ہیں کہ ہم سوچتے ہیں۔ (۱۹۸۰، افسانے کی حمایت میں، ۸۳).

--- مُنھ میں بھی زُبان ہے فقرہ.

ہم بھی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں، ہم بھی بات کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ (ماخوذ : جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

--- میں م ف قدیم.

ہم میں. (دکنی اردو کی لغت).

--- واسطے م ف.

رک : ہمارے لیے۔ خدا ہماری جوزہ کو سلامت رکھے کہ وِس نے ہمارے واسطے کھانا بجھوا دیا۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۱۰۹).

--- وَقت پَر م ف.

جب ہمیں ضرورت ہو؛ ہماری باری آنے پر؛ ہمارے موقعے پر۔

خدا کی شان ہے بزم عدو میں تم ہنسو بولو
ہمارے وقت پر بن جاؤ یوں تصویر پتھر کی

(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۲۱۰).

--- ہاں م ف.

(ہمارے یہاں (رک) کی تخفیف اور فصیح صورت) ہمارے گھر میں۔ ہمارے ہاں جو مغلانی نوکر تھی وہ سینے پرونے کے کام میں نہایت ہوشیار تھی۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱ : ۲۸).

--- ہاں سے آگ لائی نام، رکھا (کی) بیسندر کہاوت.

ہماری چیز اور ہمیں سے دریغ، پرائی چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع الامثال).

--- ہوتے ساتھی / ساتھے م ف.

ہماری موجودگی میں، ہمارے ہوتے ہوئے۔ ہمارے ہوتے ساتھے کسی اور پر نگاہ پڑے ستم ہے یا نہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

--- یہاں م ف.

ہمارے علاقے یا ملک میں؛ ہمارے معاشرے میں؛ ہمارے ماحول میں۔ ہمارے یہاں افسانے اور ناول کا وجود اتنا پر قوت اور نمایاں نہیں ہے جتنا شاعری کا ہے۔ (۱۹۷۰، افسانے کی حمایت میں، ۱۵). اولاً تو ہمارے یہاں خالص ادبی ناول نگاری کا منظر نامہ قحط دمشق کی ہیبت ناک صورت حال سے دوچار کرتا ہے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲ : ۴۳۷).

ہَمارِیا (فت ہ، کس ر) امذ.

(موسیقی) دھیمی لے میں گایا جانے والا ایک راگ، اسے بادشاہوں اور امیروں کی مدح سرائی کے لیے استعمال کرتے ہیں یہ الاپ لے اور تال کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ اس کا مضمون عموماً عارفانہ ـــــ ہوتا ہے اسے ہمیشہ چوتالہ و ہماریا کبھی جھپ تال میں دھیمی لے سے گاتے ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۸). [مقامی].

ہُماسنا (ضم ہ، سک س) ف م.

کوئی وزنی چیز اُٹھانا تاکہ کوئی اور چیز اس کے نیچے رکھی جائے. (جامع اللغات).

ہَماشُما (فت ہ، ضم ش) ضمیر.

ا. ہم تم، ادنیٰ اعلیٰ، چھوٹے بڑے، عوام. ایک آدنے کہا بیوی زبان سنبھالو یہ بھی تم نے ہماشما تصور کیا ہے۔ (۱۹۰۴، آفتاب شجاعت، ۴ : ۲۳۴). ہماشا کی ہستی کیا کس کا دل کس کا پیر ـــــ اور کس کا امام یہاں کوئی کچھ مال نہیں ہے۔ (۱۹۲۷، دنیا کا آخری پیغمبر، ۲۷). وہ ہماشا سے ملتے ہیں اور کبھی مزاح، کبھی نرمی اور کبھی گرمی سے گویا پوچھنا چاہتے ہیں کون یگانہ؟ کون جگر؟۔ (۱۹۶۲، تاثرات و تعصّبات، ۲۱۶). میاں صاحب اپنی دلیلوں سے گاندھی جی کو لاجواب کر دیتے تھے ہماشا کس قطار میں تھے۔ (۱۹۸۶، سبط حسن، افکار تازہ، ۱۹۱). ۲. عام، عوام، ایرے، غیرے. جانتے نہیں ہو کہ ہم حاکم کے نوکر ہیں ہماشما نہیں ہیں۔ (۱۸۸۱، صورت الخیال، ۲۰). اگر وہ معصوم نہ پیدا ہوتے تو ان پر بھی گناہ کرنا ویسا ہی فرض ہوتا ہے جیسے کہ ہماشما پر۔ (۱۹۴۲، انور، ۱۲۰). وہ اس وقت ہماشا سے ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتا۔ (۱۹۹۰، جرم ظریفی، ۱۰۷). تو وہ بے چارہ آخری چند قطاروں میں ہماشا کے ساتھ کہیں نظر آتا۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۲۰۰).

ہُمال (فت نیز ضم ہ) صف.

ا. مانند، مثل، برابر، نظیر، شبیہ۔

سپہدار حیدر پوچھے اس کا حال
جو پھر آیا فیروز شاہ بے ہمال

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۰۵). علمائے باکمال و فضلائے بے مانند و ہمال نے ملک چین میں جا کر نہایت غور سے جو دریافت کیا۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱ : ۱۵۳).

دوسری ملتی نہیں دنیا میں پھر اس کی مثال
ذات باری کی طرح گویا کہ تھا وہ بے ہمال

(۱۹۵۳، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۲۱۰).

تو لیتی اہیں عذر سوں کھینچ یوں
دریا ہو دھروں جا یزا ہمال کیوں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۶۸). **۲۔ مد مقابل، ہمسر، ہمصر۔**

مقابل اوس سے ہوں خورشید و ماہ کا منہ ہے
جہاں میں خلق ہوا ہے وہ بے نظیر و ہمال

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر، ۱۶).

تو صاحب المقام ہے تو صاحب القدم
ہمتا ہے تیرا کوئی نہ تیرا کوئی ہمال

(۱۹۷۶، حمطایا، ۴۱). **۳۔ دوست، یار، ہمدم، مصاحب، ہمراز.** (جامع اللغات). [ف].

ہمالا (کس ہ) امذ.

رک : ہمالیہ۔ ہمالا ہندوستان کے اُتر کا بڑا پہاڑ اسے ہمالی آ اور ہمالے آ بھی بولتے ہیں اور ہمالہ بھی لکھتے ہیں اس کے معنی برف کا گھر بتائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۱، اردو کا روپ، ۳۴۲). [ہمالہ (رک) کا ایک املا].

ہمالو چنا (کس ہ، وج، سک چ) امث.

رک : ہمالے تحتی۔ راماین کی ہمالو چنا کرنا میرے جیسے انسان کے لیے مشکل ہی نہیں بلکہ ایک ناممکن امر ہے۔ (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۱: ۱۷).

وہ ہنستے ہیں تو ہم آنکھوں کو بند کرتے ہیں
ہمارا منہ ہے کہ دانتوں کی ہم چمک دیکھیں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۴۴).

--- ہی حلوہ کھاؤ فقرہ.

رک : ہمارا حلوا کھاؤ جو زیادہ مستعمل ہے۔ آرام دل نے کہا صاحب اب جو رو و تو ہمارا ہی حلوہ کھاؤ۔ (۱۸۵۹، سروش سخن، ۸۱).

--- ہی کچھ آتا ہے فقرہ.

ہمارا ہی مطالبہ کچھ تم پر واجب ہے، ہمارا ہی کچھ تمھاری طرف نکلتا ہے۔

فقط وعدے پہ دو بوسوں کے دل لے کر وہ کہتے ہیں
ہمارا ہی کچھ آتا ہے تمھارا کیا نکلتا ہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۲۷).

--- ہی لہو پیے فقرہ.

رک : ہمارا ہی حلوہ کھائے۔ ہمارا ہی لہو پیے جو لگی لپٹی بات کہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲).

ہمارا چ (فت ہ) ضمیر (قدیم)۔

(دکن) ہمارا ہی۔

جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے
ہمیں نیں سنے چوک ہمارا چ ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵). یہاں خدا بھی بولنہارا چ ہے جکوئی باٹ ہماری چلیا وو ہمارا چ ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳). [ہمارا + چ، حرفِ حصر].

ہمارو (فت ہ، وج نیز لین) ضمیر؛ صف مذ۔

ہمارا (رک) کی قدیم صورت، ہم سب کا، گیتوں میں مستعمل. (ماخوذ : جامع اللغات). [مقامی].

ہمارو ئی (فت ہ، وج) م ف.

ہمارا بھی. (پلیٹس). [مقامی].

ہماری (فت ہ) ضمیر نیز صف مث۔

۱۔ ہمارا (رک) کا مونث، اپنی، ذاتی، نجی، ہم سب کی۔

جنت کی آرزو ہے جہنم کا خوف ہے
اعراف میں ہیں جان ہماری ادہر میں ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۴۷). فنا میں جو لذت اور ذوق تھا ہماری غفلت نے اُس سے ہمیشہ دور دور رکھا۔ (۱۸۹۷، یادگار غالب، ۱۱۰). ایک پہاڑی کے دامن میں ہماری موٹریں کسی وجہ سے رک گئیں۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۹۵).

اب ساری خدائی ہے تماشائی ہماری
کچھ روز سے آباد ہے تنہائی ہماری

(۱۹۵۵، دشت وفا، ۳۶). مکان میں ہماری دادی، ملازمہ کے ساتھ رہتی تھیں اور پورن نامی نوکر زمین و باغ کی دیکھ بھال پر مامور تھا۔ (۱۹۸۴، گرد راہ، ۳۵). مجھے یقین ہے ---- ہماری نئی نسل مستفید ضرور ہوگی۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲: ۱۶). **۲۔ میری بات؛ نصیحت، فریاد۔**

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں
مانگتے ہیں ہم دعا جن کے لیے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۱۸). [ہمارا (بحذف ا) + ی، لاحقۂ تانیث].

--- آنکھ سے دیکھو فقرہ.

(عو) اس موقع پر مستعمل جب ایک چیز اچھی یا بری ہو مگر کہنے پر بھی دوسرا شخص اس کی بھلائی برائی نہ دیکھ سکے. (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- بسم اللّٰہ اور ہَم سے ہی چُھو کہاوت.

رک : ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں، جو معروف و مستعمل ہے. (ماخوذ : جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- بلا جانے محاورہ؛ فقرہ۔

ہم کو کیا غرض، ہم کو کیا معلوم۔

جب ان سے حال دل مدعا کہا تو کہا بچائے تجھ سے خدا
کچھ اور اس کے سوا مدعا کہا تو کہا ہماری جانے بلا

(۱۹۰۵، داغ، محاورات داغ، ۳۷۴).

بِلّی اَور ہَمیں (ہم ہی) سے (کو) مِیاؤں (مِیاؤں مِیاؤں) کہاوت.

رک : ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ ہماری بلّی اور ہم ہی سے میاؤں، ہمارے ہی ٹکرے کھائے اور ہمیں پر غرائے۔ (۱۸۷۰، انشاءِ ہادی النساء، ۲۰۲). اقبال، (ہنسکر) خوب ہماری بلی اور ہمیں کو میاؤں ---- جو کام تمھارے ذمے ہے وہ ہو گیا۔ (۱۹۷۱، سید عابد علی عابد، داغ ناتمام، ۱۶۳). انھوں نے کہا کہ ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں میاؤں پھر ہم نے ان کی نظم بھی ادبی حلقے ہی میں بیٹھ کر سنی۔ (۱۹۷۲، حلقہ ارباب ذوق، ۳۱۴).

--- بلّی ہَمیں سے کَرے مِیاؤں کہاوت.

رک : ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔

کرنے کو ہوٹ کہتی ہیں میں کیا تمھیں سناؤں
یعنی ہماری بلی ہمیں سے کرے میاؤں

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۹۸).

---بِلّی (اور) ہَمیں سے میاؤں کہاوت.

ہمارا مطیع اور ہمیں سے مقابلہ کرے، ہمارا کھائے اور ہمیں پہ غرائے (احسان فراموش کے بارے میں کہتے ہیں)۔ وہ مثل ہے ہماری بلی ہمیں سے میاؤں جس کا کھاؤں اُس پر غراؤں۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۱۹). خرم نے قہقہہ لگا کر کہا ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔ (۱۹۶۱، ہالہ، ۶۷). تہدست تھا خیر مگر اطوار تو ہوتے وہ بھی نہیں بس دیوالیہ ہی دیوالیہ ہر پہلو ننگا بلکہ مہاننگا پھر ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۲۲۲).

---بَندَگی (پہنچے) فقرہ.

ہمارا اسلام پہنچے؛ مراد: ہم باز آئے؛ ہمیں معاف رکھیے۔

شفا ہو عیسی گردوں نشیں سے
ہماری بندگی پونہچے یہیں سے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۶۰).

ہَماں (۲) (فت ہ) (الف) صف.

مثل، برابر، مانند، ملتا جلتا. (علمی اردو لغت).

ہَماں (ب) م ف.

یقینا، ظاہر طور پر، یکایک، فوراً، بار بار، وہی، پھر. (علمی اردو لغت).

ہَماں (ج) امذ.

روح، بھوت؛ خیال، رائے. (علمی اردو لغت). [ف].

---آش دُرکاسَہ شُد کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ایک معاملے کا دوسری بار پیش آنا؛ معاملہ جوں کا توں رہے تو کہتے ہیں. جب لقمہ اُٹھایا اُس میں بھی مکھی نظر آئی، وہ الگ رکھا اور دوسرا نوالہ لیا، اتفاقیہ "ہماں آش درکاسہ شد" یعنی وہی معاملہ پیش آیا ہے۔ (۱۸۷۵، اخلاق کاشی، ۲ : ۴۶). کنجاہ کی مدرسی کا سا تو حال نہ تھا کہ منڈوں کو بیٹھے بیٹھے کراؤ مگر یہاں بھی قریب قریب ہماں آش درکاسہ بیچے نہ کراؤ تو پہاڑے سنتے پھرو۔ (۱۹۰۳، لیکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۴۲۵). تاجر پیشہ لوگ مالا مال ہیں اور ملازمت پیشہ نہال مگر میرے لئے اب تک ہماں آش درکاسہ ہے۔ (۱۹۰۹، اپریل فول، ۶).

---دَم (---فت د) م ف.

اسی وقت، فوراً، یکایک، جوں ہی کہ. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہماں + دم (رک)].

---شُماں (---ضم ش) امذ ج.

رک: ہماشما جو زیادہ مستعمل ہے۔ کالج اب اسکول نہیں رہا ہے جس کا کام ہماں شماں چلالیں۔ (۱۸۹۸، سرسید، مکمل مجموعہ لکچر و اسپیچز، ۴۲۰). [ہماشما (رک) کا انفی املا].

---وہَمیں (---وج، فت ہ، ومع) امذ.

سب کچھ۔

رکھیا ہے جنیں آسمان و زمین
کیا پیدا اس میں ہماں و ہمیں

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۸۰). [ہماں + ہمیں (رک)].

---ہی کرنا محاورہ.

عہد و پیمان کرنا، حریف، مقابل، دشمن. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---یکْ تیشَہ آخر بجازد کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) وہی ایک تیشہ نشانے پر لگا، وہی ایک پچھلی تدبیر ٹھیک بیٹھی یا کام آئی. (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

ہَمانا (فت ہ) صف؛ م ف۔

مماثل، ملتے جلتے، ایک جیسے، حسب سابق؛ ضرور؛ یقینا؛ دوبارہ؛ مکرر؛ یکایک، ایک دم، اسی وقت. (جامع اللغات؛ فرہنگ تلفظ). [ف].

---ہَمانا (---فت ہ) م ف.

اصل میں ہم آں تھا، گویا، شاید، ہمچناں، ہمچنیں. (ماخوذ: نوراللغات؛ جامع اللغات). [ہم آں (رک) سے محرف].

ہِمانچل (کس ہ، مغ، فت چ) امذ.

رک: ہماچل۔ بیناک ---- ہلاک ہو جاتا ہے، بہتر تھا نہ کہ اپنے باپ ہمانچل کو رنج و الم میں چھوڑ سمندر میں کود کر طریق فرار اختیار کرے۔ (۱۸۸۶، لال چندر کا، ۵۳).

راج کنیا جو ہمانچل کی ادھر آ نکلی
جذبۂ شوق کی دینے کو خبر آ نکلی

(۱۹۴۵، کمار سمبھو، ۶۱). [ہماچل (رک) کا انقی املا].

---ہِمانی (۱) (کس ہ) امث قدیم.

رقم رکھنے کی تھیلی؛ ہمیانی۔

کیتک دھرگے دھن اپنا بیچ دھرتی
کیتک مرگے کمر میں اچہ ہمانی

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۲۶). [ہمیانی (رک) کا ایک املا].

ہِمانی (۲) (کس ہ) امث.

برف کا ڈھیر. (ہندی اُردو لغت). [س: ہم + انی، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ہَماوتی (فت ہ، سک و) امث.

ایک قسم کا سوم پودہ. (جامع اللغات). [س:].

ہَماہَم (فت ہ، ہ) صف.

طمطراق؛ دبدبہ؛ انانیت۔

ہماہم سوں او ایک دھما دھم ہوا
ہوا پر دھلارے کا یک کھم ہوا

(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۴۲).

کہیں برچھوں کا وہ خم دم؛ کہیں سنگین کی چم چم
کہیں وردی کا وہ عالم، کہیں فوجوں کی ہماہم

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۷۱). [ہم + ا (لاحقۂ اتصال) + ہم (رک)].

ہَماہَمی (فت ہ، ہ) امث.

۱. خود پسندی، انانیت، بڑا بول؛ (مجازاً) شور شرابا، شہرت، ہنگامہ آرائی۔

دو دن کی زندگی کے لیے یہ ہماہمی
آج آنکھ بند ہوگئی کل ہیں کفن میں ہم

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۱۴۱). دل کی اُمنگوں کو اُبھارنے والی باتوں نے لکھی پڑھی بیٹی کو ---- اس کے تمام حرکات و سکنات میں ایک طرح کی ہماہمی شوخ چشمی بیباکی پیدا کر دی تھی۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۷۱). میں نے یہ مضامین ہماہمی یا شہرت طلبی سے

نہیں لکھے ــــ اصل میں میرے خیالات میں سفر جاپان وانگلستان نے انقلاب عظیم پیدا کیا۔ (۱۹۲۳، احیاءِ ملت، ۶۱)۔ ۲۔ دھکا، مکی، شورش، زبردستی۔ آج کو میری اماں جان جیتی ہوتیں تو تو اس ہیکڑی اور ہماہمی سے بلا تو لیتی۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۲۰۶)۔ بوا حسینی کی اس ہماہمی سے مجھے بہت ہی غصہ معلوم ہوا۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۱۳۸)۔

دل میں ہماہمی کی جو رہتی تھی اک اُمنگ
تھے سب زباں دراز و سیہ کارو خانہ جنگ

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، ظہور رحمت، ۱۷)۔ ڈارون کے اس فرزند رشید کی زیارت کے لیے موٹروں کا تانتا بندھ گیا، اس ہماہمی اور کشمکش نے پولیس کو متوجہ کیا۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنو، ۱۷، ۹ : ۵)۔

ہے پھراک سحر کی ہماہمی تب و تاب سینۂ راز میں
دل شب ابھی سے دھڑک رہا ہے سکوت شام حجاز میں

(۱۹۵۴، فکر جمیل، ۳۶)۔ ۳۔ رونق، چہل پہل، ہنگامہ، زور شور۔ پشتون حجرے کا ماحول، شادی بیاہ کی تقریبات کی ہماہمی، عرسوں اور میلوں کی رونق، گھڑے اور رباب کے آہنگ ہی سے عبارت ہے۔ (۱۹۸۲، پٹھانوں کے رسم و رواج، ۱۳۷)۔ شام کو جب بازار کی ہماہمی بڑھ جاتی ہے تو ــــ مغرب کی نماز فرض کی گئی۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱۰، ۶۸)۔

--- بھی منھ میں زبان ہے فقرہ۔

ہمیں بھی جواب دینا آتا ہے؛ رک : ہمارے منھ میں بھی زبان ہے۔

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا
بس چپ رہو ہمارے بھی منھ میں زبان ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۳)۔

--- پاس ف م۔

ہماری حوالگی میں، ہماری دسترس میں۔ ہمارے پاس اس کے یقینی ثبوت نہیں کہ معراج العاشقین کو گیسو دراز ہی کی تصنیف قرار دیا جائے۔ (۱۹۷۳، احتشام حسین، اُردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۷۵)۔

--- پاس نہ آئے فقرہ۔

ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے اشتیاق اور شکایت کے اظہار کے لیے اس قسم کی عبارت مستعمل ہے۔ (دریائے لطافت، ۷۴)۔

--- دادانے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سُونگھو کہاوت۔

ہماری دادی نے گھی کھایا الخ۔ (جامع اللغات)۔

--- دونوں میٹھے کہاوت۔

ہمارا ہر طرح فائدہ ہے۔ آج ہر ضلع اگر ٹھاکر درگا بخش سنگھ اور راجہ صاحب پڈرونہ کی طرح فیاض طبیعت ملکی دکھ درد کے شریک پیدا کرے تو ہر ہندو مسلمان اور ہر مسلمان ہندو نظر آئے اور گورنمنٹ بھی سمجھے ہمارے دونوں میٹھے۔ (۱۹۳۶، ریاض، نثر ریاض، ۲۱۳)۔

--- فرشتوں کو بھی خبر نہیں فقرہ۔

ہمیں ذرا بھی معلوم نہیں، ہم کو مطلق معلوم نہیں، ہم بالکل بے خبر ہیں۔ (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- گھر آؤ گے، کیا لاؤ گے؛ تُمہارے گھر آویں گے کیا کھِلاؤ گے کہاوت۔

نہایت خود غرض اور کنجوس آدمی پر پھبتی جو ہر موقعے پر اپنا ہی فائدہ مد نظر رکھے۔ (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- لیے ف م۔

ہماری خاطر؛ ہمارے واسطے۔ اتّے میں بائیں طرف سے آواز آئی تنوئی پیارے ہمارے لیے بھی جگو ہے۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۲۰)۔ یہ تحریریں ہمارے لیے اس وجہ سے دلچسپ ہیں کہ ہم سوچتے ہیں۔ (۱۹۸۰، افسانے کی حمایت میں، ۸۳)۔

--- مُنھ میں بھی زُبان ہے فقرہ۔

رک : ہمارے بھی منھ میں زبان ہے؛ ہم بھی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں، ہم بھی بات کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- میں م ف قدیم۔

ہم میں۔ ہمارے میں کچھ احوال نئیں ہے۔ (۱۸۲۴، دکنی انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت))۔

--- ہاں م ف۔

(ہمارے یہاں (رک) کی تخفیف اور فصیح صورت) ہمارے گھر میں، ہمارے علاقے یا ماحول میں۔ ہمارے ہاں جو مغلانی نوکر تھی وہ سینے پرونے کے کام میں نہایت ہوشیار تھی۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء ۱ : ۲۸)۔

--- ہاں سے آگ لائی نام رکھا بیسندر کہاوت۔

ہماری چیز اور ہمیں سے دریغ، پرائی چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال)۔

--- ہوتے ساتھے م ف۔

ہماری موجودگی میں، ہمارے ہوتے ہوئے۔ ہمارے ہوتے ساتھے اور کی ضرورت کیا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۱۰۰۰)۔

--- یہاں م ف۔

ہمارے علاقے یا ملک میں؛ ہمارے معاشرے میں؛ ہمارے ماحول میں۔ ہمارے یہاں افسانے اور ناول کا وجود اتنا پر قوت اور نمایاں نہیں ہے جتنا شاعری کا ہے۔ (۱۹۷۰، افسانے کی حمایت میں، ۱۵)۔ اولاً تو ہمارے یہاں خالص ادبی ناول نگاری کا منظر نامہ قحط دمشق کی ہیبت ناک صورت حال سے دوچار کرتا ہے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲ : ۷۴۳)۔

ہَمار یا (فت ہ، کس ر) امذ۔

(موسیقی) ایک تال کا نام جس میں راگ وغیرہ دھیمی لے میں گاتے ہیں۔ اس کا مضمون عموماً عارفانہ ــــ ہوتا ہے اسے ہمیشہ چوتالہ و ہماریا کبھی جھپ تال میں دھیمی لے سے گاتے ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۸)۔ [مقامی]۔

ہُماسنا (ضم ہ، سک س) ف م۔

کوئی وزنی چیز اُٹھانا تاکہ کوئی اور چیز اس کے نیچے رکھی جائے۔ (جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

ہَماشُما (فت ہ، ضم ش) ضمیر ؛ ~ ہمہ شما۔

۱۔ ہم تم، ہم دونوں، ادنیٰ اعلیٰ، چھوٹے بڑے، کہ و مہ۔ ایک آدنے کہا بیوی زبان سنبھالو یہ بھی تم نے ہماشما تصور کیا ہے۔ (۱۹۰۴، آفتاب شجاعت، ۴ : ۲۳۴)۔ ہماشما کی ہستی کیا کس کا دل کس کا پیر ــــ اور کس کا امام یہاں کوئی کچھ مال (کذا) نہیں ہے

ـ. (۱۹۲۷، دنیا کا آخری پیغمبر، ۲۷). وہ ہماشا سے ملتے ہیں اور کبھی مزاح، کبھی نرمی اور کبھی گرمی سے گویا پوچھنا چاہتے ہیں کون یگانہ ؟ کون جگر ؟ـ. (۱۹۶۲، تاثرات و تعصّبات، ۲۱۶). میاں صاحب اپنی دلیلوں سے گاندھی جی کو لاجواب کر دیتے تھے ہماشا کس قطار میں تھے۔ (۱۹۸۶، سبط حسن، افکار تازہ، ۱۹۱). ۲۔ **ہر ایک؛ ہر کوئی، عام لوگ، عوام، ایرے غیرے**۔ جانتے نہیں ہو کہ ہم حاکم کے نوکر ہیں ہماشا نہیں ہیں۔ (۱۸۸۱، صورت الخیال، ۲۰). اگر وہ معصوم نہ پیدا ہوتے تو ان پر بھی گناہ کرنا ویسا ہی فرض ہوتا ہے جیسے کہ ہماشا پر۔ (۱۹۴۲، انور، ۱۲۰). وہ اس وقت ہماشا سے ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتا۔ (۱۹۹۰، جرم ظریفی، ۱۰۷). تو وہ بے چارہ آخری چند قطاروں میں ہماشا کے ساتھ کہیں نظر آتا۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۲۰۰).

موسم لالہ و گل آپ کا ہمبر نکلا
دشت ہی آبلہ پاؤں کا مقدر نکلا

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۳۰). [مقامی].

ہَمبَر گَر (فت ہ، سک م، فت ب، سک ر، فت گ) امذ.
قیمے کا بنایا تلا ہوا چپٹا کباب جسے نرم ڈبل روٹی میں رکھ کر کھاتے ہیں۔ آج دہلی کی تمدنی زندگی میں ـــــ انگریزی اثرات کے تحت آملیٹ، کٹ لیٹ، ہمبر گر، سوپ ـــــ کا بھی چلن عام ہے۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۱: ۲۱). [انگ: Hamburger].

ہَمبِستَر (فت ہ، سک م، کس ب، سک س، فت ت) صف.
ایک بستر پر سونے والا/والی. (نوراللغات). [ف].

--- **ہونا** محاورہ.
صحبت، مجامعت کرنا۔ گھر آکر اپنی بی بی سے ہمبستر ہوئے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۲: ۹). وہ شخص جو اپنے استاد کی جورو ـــــ کے ساتھ ہمبستر ہو، تپت کشیہ میں جائیں گے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہندی، ۱: ۹۶۸).

ہَمبِستَری (فت ہ، سک م، کس ب، سک س، فت ت) امث ہم بستری.
رک: ہم بستری، ایک بستر پر سونے کی حالت۔ مثلاً ہمبستری کے لئے ملامست، مس اور ابتان وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (۱۸۷۹، مقالات حالی، ۱: ۱۲۹). ہندو ـــــ اس کی ہمبستری، حمل اور ولادت کا انتظام کر دیتے ہیں۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱: ۳۹۱). عورتیں ـــــ خاص خاص دنوں میں ہمبستری کے ذریعے اپنے آپ کو حاملہ ہونے سے محفوظ رکھتی ہیں۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، ۱۰۰). [ہمبستر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- **کرنا** ف مر.
رک: ہمبستر ہونا۔ سادھو نے طرفا کی اوٹ میں لڑکی کے ساتھ ہمبستری کی۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند، (ترجمہ)، ۱: ۱۳۸). دو چار فوجیوں کے ساتھ ہمبستری کرنے سے میری چھاتیاں کونسی چھوٹی ہو جاتی تھیں۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۲۱).

ہُمبی (ضم ہ، سک م) امث.
رک: کھُمبی، خودرو گھاس۔ میری بات کون مانے گا؟ میں تو ٹھہری طوائف ایک قابل نفرت معاشرے کی گندی موری میں اگی ہوئی ہمبی۔ (۱۹۷۳، جہان دانش، ۲۹۴). [کھُمبی (رک) کا ایک املا].

ہَمبے (فت ہ، سک م) (کلمہ ایجاب)۔
ہاں، جی، جی ہاں۔ پورے روپ نگر میں ـــــ سڑکوں کے کنارے پڑے ہوئے لمبے آہنی کھمبوں کو حیرت سے دیکھتے تو! روپ نگر میں بجلی آ رئی اے؟" ہمبے"۔ (۱۹۷۸، بستی، ۱۴). ["ہاں بے" (رک) کا ایک املا].

ہَمپا (فت ہ، سک م) صف؛ امذ.
ہمراہ. (فرہنگ عامرہ). [ف].

ہَمپٹی ڈَمپٹی (فت ہ، سک م، پ، فت ڈ، سک م، پ) امذ.
موٹا اور ٹھنگنا آدمی، وہ شخص جو گرنے کے بعد اٹھ نہ سکے، وہ چیز جو ٹوٹنے کے بعد جڑ نہ سکے؛ مراد: غیر موثر چیز یا شخص، جس کی اپنی کوئی حیثیت نہ ہو۔ وی پی سنگھ جی کی حیثیت ہمپٹی ڈمپٹی کی ہے۔ (۱۹۹۰، جنگ، کراچی (نصراللہ خاں)، اگست، ۳). [انگ: Humpty dunpty].

ہِمّت (کس ہ، شد م بفت) امث.
۱۔ **قوت، طاقت؛ توفیق، دسترس**۔

ولے اس میں ہمت سو باقی اتھی
پھر اس مست کرنے کی ساقی اتھی

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۱). ان کی تمام ہمت اور توجہ طہارت ظاہری اور احکام جسمانی کی طرف مصروف ہو گئی۔ (۱۸۷۹، تہذیب الاخلاق، ۱: ۲۴). وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے زمانے کے سمندر نکالا گوہر فردا!۔ (۱۹۳۵، بال جبریل، ۲۴). قدیم خاندان کی نیکیاں اور نئے خاندان کی اولوالعزمی اور ہمت مجتمع تھی۔ (۱۹۳۸، حالات سر سید، ۷۲). گہرے مسائل سے الجھنے کی ہمت آپ میں نہیں تو آپ فائدے ہی میں رہیں گے۔ (۱۹۶۹، مکاتیب عسکری، ۴۳). زندگی کے تواتر اور تسلسل کا اعتراف کرنے کے لیے بڑی فن کارانہ ہمت کی ضرورت تھی۔ (۱۹۸۸، کرشن چندر کا تنقیدی مطالعہ، ۵۳). ان دونوں قسموں میں بہتر ہمت یہ ہے کہ ـــــ دونوں حال میں مگن رہے۔ (۲۰۰۴، فوائد الفواد، ۴۶۷). ۲۔ **دلیری، جرات، بہادری، شجاعت، سخاوت**۔

سو فرصت انو کون غنیمت ہوا
گیا شک سو ہمت پو ہمت ہوا

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۸).

ہمت پس از فنا سبب ذکر خیر ہے
مردوں کا نام سنتے ہیں ہر داستاں میں ہم

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۹۵).

ہمت اے پیر مغاں تشنہ لبی کو میری
جی چرانا کہیں سائل سے نہ دریا ہو کر

(۱۸۷۹، سالک مرزا قربان علی بیگ، ک، ۷۰). خوف و ہیبت کی وجہ سے میں اپنے اندر اس کی ہمت نہ پاتا تھا۔ (۱۹۷۴، فتوح الغیب، ۱۴). اب مجھ میں برداشت کی ہمت نہیں رہی اسلم۔ (۱۹۹۰، پاؤں کی زنجیر، ۷۲). ۳۔ **ارادہ، قصد، عزم، خواہش، تمنا**۔ اپنی ہمت بڑی رکھتے کہ آدمی کا عقل بڑی ہمت ہی سے ہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۳۶). آلام گونا گوں، کا پیش روز افزوں، جب یہ صورت ہو تو تالیف کی کیا ہمت ہو۔ (۱۹۱۰، مکاتیب امیر مینائی، ۸). خطرہ جس قدر زیادہ ہوتا، اس کی ہمت اتنی ہی زیادہ بلند اور حوصلہ مضبوط ہو جاتا۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۳۱۹). جب وہ مقام ہمت (آرزو) پر پہنچے تو ان کی ہمت فانی ہو گئی۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۱۷۱). مگر پھر ہمت کر کے شریک ہو گیا اور مجھے اندازہ ہوا کہ مخدوم کس پائے کے بزرگ ہیں۔ (۱۹۹۶، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۹). آخر ہمت کر کے ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۳۳). اس طرح تمہاری ہمتیں پست ہو جائیں گی۔ (۲۰۰۲، مجموعہ قوانین اسلام، ۹: ۴۲۹). اس کوٹ کے بادشاہ کی کیسی ہے عدالت وہاں کے لوکاں بولے کہ اس کوٹ کا قانون ہدایت اور اس کوٹ کے بادشاہ کا قانون ہمت

ـ . (۱۶۳۵، سب رس، ۵۲). ہند میں بعضے لوگ ایسے ہیں کہ جب اپنی ہمت کو کسی چیز پر متوجہ کرتے ہیں تو تنہائی اختیار کرتے ہیں ـ . (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۱۴). [ہمالہ (بحذف ہ) + وی، لاحقۂ صفت].

ہِمام (فت نیز کس ہ) امذ.

(ع) ہاون. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہاون (رک) کا بگاڑ].

--- دَسْتَہ (---فت د، سک س، فت ت) امذ.

(ع) ہاون دستہ جس میں دوائیں اور مصالحے کوٹتے ہیں. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ہمام + دستہ (رک)].

ہُمام (ضم نیز فت ہ) امذ.

۱. مردِ بزرگ جو صاحب رائے و تدبیر ہو، سردارِ قوم.

یعنی حسنین کریمینؑ ہمام
بے تردد ہیں صاحبہ میں عظام

(۱۷۹۲، تحفۃ الاحباب، باقر آگاہ، ۲۱). حکیم ہمام کو پیغام گذاری کے لیے مقرر کیا ـ . (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۵۴۷). یہ جلسہ پندرہویں ماہ شعبان کو جس روز امام ہمام الف الف تحیتہ الثنائی کی پیدائش کا روز ہے منعقد ہوا تھا ـ . (۱۹۱۴، محل خانہ شاہی، ۴۹).

جواد و راد ، جلیل و اجل ، مہین و بہیں
عمید و غالب و نام آور و ہمام و تہم

(۱۹۶۶، منحمنا، ۳۱). امام ہمام کی حیات طیبہ اور انکے کارناموں کے ان گوشوں کو عیاں کر دیا ـ . (۱۹۹۲، آئینۂ رضویات، ۲ : ۲۵). ۲. عظیم بادشاہ؛ بطل جلیل؛ بلند ہمت شہزادہ؛ شریف آدمی نیز شیر ببر. (اسٹین گاس). [ع].

ہَماں (۱) (فت ہ) صف قدیم.

سارا، تمام، کل ـ .

ہماں جگ تھی گیا نھاس جائے رہیا اب گگن اکاس

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۶۳).

ہماں دیکھ حال پنکھیانکا نظر سوں
رہیا کس کی نظر نا پڑ کو در سوں

(۱۶۶۵، پھول بن، ۴۶).

اونہوں پر بٹھا کر کے پوچھیں اونہاں
کیا نیاؤ کیوں کر بتاؤ ہماں

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۱۵۸). [ف : ہمہ (رک) کا بگاڑ].

ہَماں (۲) (فت ہ) (الف) صف.

مثل، برابر، مانند، ملتا جلتا. (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

ہَماں (۲) (ب) م ف.

یقینا، ظاہر طور پر، یکایک، فوراً، بار بار؛ وہ، وہی وہ چیز؛ پھر؛ گویا، شاید. (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

ہَماں (۲) (ج).

روح، بھوت؛ خیال؛ رائے. (علمی اردو لغت). [ف].

--- آش دُرکاسَہ (شُد) کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ایک معاملے کا دوسری بار پیش آنا؛ معاملہ جوں کا توں رہے تو کہتے ہیں ـ . جب لقمہ اُٹھایا اُس میں بھی مکھی نظر آئی، وہ الگ رکھا اور دوسرا نوالہ لیا ، اتفاقیہ "ہماں آش درکاسہ شد" یعنی وہی معاملہ پیش آیا ہے ـ . (۱۸۷۵، اخلاق کاشی، ۲ : ۴۶). کنُجاہ کی مدرسی کا سا تو حال نہ تھا کہ منڈوں کو بیٹھے ہیجے کراؤ مگر یہاں بھی قریب قریب ہماں آش درکاسہ ہیجے نہ کراؤ تو پہاڑے سنتے پھرو ـ . (۱۹۰۳، لیکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۴۲۵). تاجر پیشہ لوگ مالا مال ہیں اور ملازمت پیشہ نہال مگر میرے لئے اب تک ہماں آش درکاسہ ہے ـ . (۱۹۰۹، اپریل فول، ۶).

--- دَم (---فت د) م ف.

اسی وقت، فوراً، یکایک، جوں ہی کہ. (ماخوذ : جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہماں + رک : دم (۱)].

--- گاہ ؛ ~ ہماںگاہ ـ .

رک : ہماں دم. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہماں + گاہ، لاحقۂ ظرفیت].

--- ہَمی کَرنا محاورہ.

عہد و پیمان کرنا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- یک تیشَہ آخر بکارَد کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) وہی ایک تیشہ نشانے پر لگا، وہی ایک پچھلی تدبیر ٹھیک بیٹھی یا کام آئی. (ماخوذ : جامع الامثال؛ جامع اللغات).

ہَمانا (فت ہ) (الف) صف؛ م ف ـ .

مماثل، ملتے جلتے، ایک جیسے، حسب سابق؛ ضرور؛ یقینا؛ دوبارہ؛ مکرر؛ یکایک، ایک دم، اسی وقت. (جامع اللغات؛ فرہنگ تلفظ).

ہَمانا (ب) امذ.

روح؛ بھوت؛ خیال؛ رائے ـ . [ف].

ہِمانْچَل (کس ہ، مغ، فت چ) امذ.

رک : ہماچل؛ ہمالیہ ـ .

راج کنیا جو ہمانچل کی ادھر آ نکلی
جذبۂ شوق کی دینے کو خبر آ نکلی

(۱۹۴۵، کمار سمبھو، ۶۱). [ہماچل (رک) کا انفی املا].

ہِمانی (۱) (کس ہ) امث قدیم.

بٹوہ، رقم رکھنے کی تھیلی؛ ہمیانی ـ .

کیتک دھرگے دھن اپنا بیچ دھرتی
کیتک مرگے کمر میں اچھ ہمانی

(۱۷۷۱، بحری، ک، ۲۲۶). [ہمیانی (رک) کی تخفیف].

ہِمانی (۲) (کس ہ) امث.

برف کا ڈھیر. (ہندی اُردو لغت). [س : ہم + انی، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ہِماوَتی (کس ہ، فت و) امث.

ایک قسم کا سوم پودا. (جامع اللغات). [س :].

ہَماہَم (فت ہ، ہ) صف.

طمطراق؛ دبدبہ؛ انانیت ـ .

ہماہم سوں او ایک دھما دھم ہوا
ہوا پر دھلارے کا یک کھم ہوا

(۱۶۴۵، قصہء بے نظیر، ۴۲). کہیں برچھوں کا وہ خم دم، کہیں سنگین کی چم چم کہیں وردی کا وہ عالم، کہیں فوجوں کی ہماہم۔ (۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۷). [ہم + ا (لاحقہء اتصال) + ہم (رک)].

ہَماہَمی (فت ہ، ہ) امث.

۱۔ خود پسندی، انانیت، بڑا بول۔

دو دن کی زندگی کے لیے یہ ہماہمی
آج آنکھ بند ہوگئی کل ہیں کفن میں ہم

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۱۴۱). دل کی اُمنگوں کو اُبھارنے والی باتوں نے لکھی پڑھی بیٹی کو ۔۔۔۔۔اس کے تمام حرکات و سکنات میں ایک طرح کی ہماہمی شوخ چشمی بیباکی پیدا کر دی تھی۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۱۷). میں نے یہ مضامین ہماہمی یا شہرت طلبی سے نہیں لکھے ۔۔۔۔۔اصل میں میرے خیالات میں سفر جاپان وانگلستان نے انقلاب عظیم پیدا کیا۔ (۱۹۲۳، احیاء ملت، ۶۱). **۲۔ دھکا مکی، شورش، زبردستی۔** آج کو میری اماں جان جیتی ہوتیں تو تو اس ہیکڑی اور ہماہمی سے بلا تو لیتی۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۲۰۶). بوا حسینی کی اس ہماہمی سے مجھے بہت ہی غصہ معلوم ہوا۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۱۳۸).

دل میں ہماہمی کی جو رہتی تھی اک اُمنگ
تھے سب زباں دراز و سیہ کار و خانہ جنگ

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، ظہور رحمت، ۱۷). ڈارون کے اس فرزند رشید کی زیارت کے لیے موٹروں کا تانتا بندھ گیا، اس ہماہمی اور کشمکش نے پولیس کو متوجہ کیا۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۹ : ۵). ہے پھر اک سحر کی ہماہمی تب و تاب سینہء راز میں دل شب ابھی سے دھڑک رہا ہے سکوت شام حجاز میں۔ (۱۹۵۴، فکر جمیل، ۳۶). **۳۔ رونق، چہل پہل، ہنگامہ، زور شور۔** پشتون حجرے کا ماحول، شادی بیاہ کی تقریبات کی ہماہمی، عرسوں اور میلوں کی رونق، گھڑے اور رباب کے آہنگ ہی سے عبارت ہے۔ (۱۹۸۲، پٹھانوں کے رسم و رواج، ۱۳۷). شام کو جب بازار کی ہماہمی بڑھ جاتی ہے تو ۔۔۔۔۔ مغرب کی نماز فرض کی گئی۔ (۲۰۰۳، مجموعہء قوانین اسلام، ۱۰، ۶۸).

دو دن کی زندگی کے لیے یہ ہماہمی
آج آنکھ بند ہوگئی کل ہیں کفن میں ہم

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۱۴۱).

دل کی اُمنگوں کو اُبھارنے والی باتوں نے لکھی پڑھی بیٹی ۔۔۔۔۔
کے تمام حرکات و سکنات میں ایک طرح کی ہماہمی شوخ چشمی
بیباکی پیدا کر دی تھی ۔

(۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۱۷). میں نے یہ مضامین ہماہمی یا شہرت طلبی سے نہیں لکھے ۔۔۔۔۔اصل میں میرے خیالات میں سفر جاپان وانگلستان نے انقلاب عظیم پیدا کیا ۔ (۱۹۲۳، احیاء ملت، ۶۱). اخلاقی ہماہمی اور طنز و مزاح کا وہ رنگ ملے گا جو اڈیسن کے مضامین کی جان ہے۔ (۱۹۸۶، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن، ۵۷). **۲۔ دھکا مکی، شورش، زور، زبردستی۔** آج کو میری اماں جان جیتی ہوتیں تو تو اس ہیکڑی اور ہماہمی سے بلا تو لیتی۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۲۰۶). بوا حسینی کی اس ہماہمی سے مجھے بہت ہی غصہ معلوم ہوا۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۱۸۲).

دل میں ہماہمی کی جو رہتی تھی اک اُمنگ
تھے سب زباں دراز و سیہ کار و خانہ جنگ

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، ظہور رحمت، ۱۷). ڈارون کے اس فرزند رشید کی زیارت کے لیے موٹروں کا تانتا بندھ گیا، اس ہماہمی اور کشمکش نے پولیس کو متوجہ کیا۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۹ : ۵).

ہے پھر اک سحر کی ہماہمی تب و تاب سینہء راز میں
دل شب ابھی سے دھڑک رہا ہے سکوت شام حجاز میں

(۱۹۵۴، فکر جمیل، ۳۶). اسی ہماہمی اور گرما گرمی میں یہ ایک سالہ کورس چلتا رہا ۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۵۳). **۳۔ رونق، چہل پہل، گہما گہمی۔** استحصال سلطنت کے لئے قوموں میں کشاکش اور ہماہمی واقع ہوتی ہے۔ (۱۹۰۴، مقدمہء ابن خلدون (ترجمہ)، ۲، ۱). وہاں تو ہماہمی کے جراثیم اتنے ٹھونس دیئے ہیں کہ تجھ جیسے ۔۔۔۔۔ سب ان کو بے وقوف سمجھیں اور پاگل خانہ پہنچا دیں۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۲ : ۱۲۸). پشتون حجرے کا ماحول، شادی بیاہ کی تقریبات کی ہماہمی، عرسوں اور میلوں کی رونق، گھڑے اور رباب کے آہنگ ہی سے عبارت ہے۔ (۱۹۸۲، پٹھانوں کے رسم و رواج، ۱۳۷). شام کو جب بازار کی ہماہمی بڑھ جاتی ہے تو ۔۔۔۔۔ مغرب کی نماز فرض کی گئی۔ (۲۰۰۳، مجموعہء قوانین اسلام، ۱۰، ۶۸). **۴۔ زور شور، چڑھاؤ، شدت، زیادتی۔**

بخشا جو حسن صانع قدرت نے یار کو
کس کس ہماہمی سے لیا ہے مچل کے رنگ

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۱۴۱). **۵۔ شور شرابا، شہرت، ہنگامہ آرائی، ہنگامہ۔** زندگی میں نہ ہماہمی تھی اور نہ آج جیسی ہنگامہ آرائی۔ (۱۹۵۶، تنقیدی سرمایہ، ۱۴). روز و شب کے ہنگاموں میں اور ہماہمی میں ایسے لوگ مل جائیں تو غنیمت جانئے ۔ (۱۹۷۴، کہتے ہیں تجھے دانشمنداں، ۶۴). [ہماہم (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

--- کرنا محاورہ.

۱۔ غرور یا گھمنڈ کرنا۔ ابھی تو یوں ہی ہماہمی کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ اس وقت اگر کوئی سمجھائے تو نہیں مانیں گے۔ (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۳۳، ۱). **۲۔ زبردستی کرنا، اپنا زور دکھانا۔** شیشے کی کرچیوں سے لہولہان ہے مگر برابر ہماہمی کئے جاتا ہے۔ (۱۹۶۸، غالب، ۵۹).

--- ہونا ف مر.

۱۔ غرور ہونا، تکبر ہونا۔

کیا ہی ہماہمی ہے بتوں کو بھی اے ظفر
کہتے ہیں یہ جہاں میں ہمیں ہوں کوئی نہ ہو

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴ : ۱۲۶). **۲۔ دبدبہ ہونا، وقار ہونا۔** بزم داغ اور بزم اکبر میں ایک ہماہمی ہے۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۴۲).

ہَماہَمیں (فت ہ، فت ہ، ی مع) امث.

رک : ہماہمی۔

سب غیر نکلے ٹھہرے فقط آشنا ہمیں
بہتوں نے گرچہ تھوڑے دنوں کی ہماہمیں

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۳۰۳). [ہماہمی (رک) کا ایک املا].

ہَمائِم (فت ہ، کس ء) امذ ج.

کوششیں، ہمتیں۔ (جامع اللغات). [ہمت (رک) کی جمع].

ہُمائی (ضم ہ) صف.

ہما (پرندہ) سے منسوب یا متعلق؛ (کنایتہ) خوش قسمت. (جامع اللغات). [ہما (رک) + ئی، لاحقۂ نسبت].

ہُمایُوں (ضم ہ، و مع) (الف) صف.

ا۔ خوش قسمت، خوش نصیب، بلند اقبال؛ (مجازاً) مبارک، مسعود، مقدس۔

بروز ہمایوں سعد وقت پر
بیٹھے آمظفر گھڑی تخت پر

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۱۵).

کھولیا گنج تھے اپنے سارے اوبند
ہمایوں وقت پر بہ بخت بلند

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۸۲۶). انوارِ سعادت بشرۂ ہمایوں اوس کے سے مشاہدہ کرتے ہیں ۔ (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲: ۳۰).

یہ بخت خفتہ کو ہو ہمایوں یہ چشم دشمن کو ہو مبارک
شب جدائی رہے سلامت کہ خواب ہم لے کے کیا کریں گے

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۲۵۸).

کیا مبارک وہ سفر تھا کیا ہمایوں وہ مقام
کیا زمانہ نیک کیا ساعت تھی کیا لیل و نہار

(۱۹۱۶، نظم طباطبائی، ۲۵). **۲۔ شاہانہ۔** اُنکی خدمات ہمایوں میں بھی میاں آزاد نے نیاز حاصل کیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۴۹).

ہُمایُوں (ب) امذ.

ا۔ خاندان مغلیہ کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو بابر کا بیٹا اور اکبر کا باپ تھا، ہندوستان میں اس بادشاہ نے ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی۔ سارا حال عشق اور ----- کا ----- دریافت رائے ہمایوں ہوا۔ (۱۸۵۹، تاریخ ممتاز، ۵۴). جلوس ہمایوں ساحل پر پہنچنے سے پہلے سلامی کے فیروں نے قیصر کی آمد کی خبر مشتہر کردی۔ (۱۸۹۹، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ، ۵). **۲۔ کئی بادشاہوں کا ایک نام.** (پلیٹس؛ اسٹین گاس). [ہما (رک) + یوں، لاحقۂ نسبت].

--- جَشن (--- فت ج، سک ش) امذ.

خوش نصیبی کا جشن نیز تاج پوشی یا تخت نشینی کا جشن۔

ثنا کے لکھ نئے مضموں یہ ہے ہمایوں جشن
رہے نہ جوڑ قلم میں تراش ڈال گرہش

(۱۹۰۰، دیوان حبیب (قصیدہ)، ۱۹). [ہمایوں + جشن (رک)].

--- خِصال (--- کس خ) صف.

ہمایوں کی خصلتوں والا؛ مراد: خوش نصیب؛ طالع ور۔

اسی سے دلائل اسی سے مثال
تو لازم ہے یوں اے ہمایوں خصال

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲،۱: ۱۷۱).

اندیشہ نہ فکر اس سپہ سات توں
پکڑ کر ہمت بول بھی بات توں

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۰).

سامان سب رکھا کر تپ ٹھنڈ چھوٹ لے گئی دکھ
ہمت نپٹ پکڑ کر جوبن کی گڑ رہی ہوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۵۲).

ولے ہمت پکڑ دل کو قوی کر
خدا کے فضل کے اوپر نگہ دھر

(۱۷۷۴، تصویر جاناں، ۵۸). [ہمایوں + خصال (رک)].

--- پیدا ہونا محاورہ.

طاقت پیدا ہونا، حوصلہ آجانا۔ یورپ کی ہم سفری بھی چنداں بعید نہیں ممکن ہے کہ ہمت پیدا ہو اور ساتھ چل سکوں۔ (۱۹۰۸، خطوط شبلی، ۴۱).

--- توڑ (--- وج) امذ.

وصلہ پست کرنے والی، طاقت یا عزم کو کمزور کرنے والی (عموماً کوئی بات، شئے یا وجہ)۔ اُردو کے اہل قلم کے لیے کیسی ہی یاس انگیز، دل شکن، ہمت توڑ سہی لیکن دیکھیے ظرافت کی مسیحائی نے اس بے جان لاشے میں جان ڈال کر اسے گویا کر دیا۔ (۱۹۴۲، مقالات ماجد، ۳۳). [ہمت + توڑ (رک)].

--- توڑنا محاورہ.

کم ہمت ہو جانا، پست ہمت ہو جانا۔ ہمت افزائی کی جگہ ان کی ہمتوں کو توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۲، افکار و اذکار، ۶۹).

--- ٹُوٹ جانا/ٹُوٹنا محاورہ.

کم ہمت ہو جانا، پست ہمت ہو جانا۔ اوسی جگہ پہونچ کر دفعتاً فایربل کی ہمت ٹوٹ گئی۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۳۶۷). اب کے میری ہمت ٹوٹ گئی اور خوف کے مارے بڑی دیر تک منہ سے کلمہ نہ نکلا۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید، نظامی، ۶۴).

کئی سبز باغ ان کو دکھلائے ان سے وفاؤں کے وعدے بھی کیے
بھی تو جھوٹے
مگر ان جوانوں کے انداز ہائے مصیبت بھی آئے تو ہمت نہ ٹوٹے

(۱۹۶۲، ہفت کشور، ۴۹).

--- ٹھِٹھرنا محاورہ.

حوصلہ ختم ہو جانا، طاقت جاتی رہنا۔ اگر اس کی ہمت بھی اس کی زبان کی طرح ٹھٹھر گئی ہوتی تو وہ یقیناً گر پڑتی۔ (۱۹۸۳، ڈنگو (ترجمہ)، ۸۰).

--- جاتی رَہنا محاورہ.

رک: **ہمت ٹوٹ جانا۔** راہ میں باغیوں کی کثرت سن کر ہمت جاتی رہی۔ (۱۹۰۶، مرآت احمدی، ۸۰).

--- جُٹا لینا محاورہ.

حوصلہ پیدا کر لینا، عزم و جرأت سے کام لینا۔ امید تھی کہ رات بھر ہمت جٹا لوں گا۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۹۰).

--- جواب دے جانا/دینا محاورہ.

حوصلہ پست ہو جانا، عزم و ارادہ کمزور ہو جانا، مایوسی کی کیفیت پیدا ہو جانا۔ یک دم لکڑہارے کی ہمت جواب دے گئی۔ (۱۹۷۸، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۶۴). فضلی صاحب کی تین چار غزلوں پر تو یہ انتخاب میں نے کیا پھر میری ہمت جواب دے گئی۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۶۱). جہاں کوئی بس نہ چلے، انساں کی ہمت جواب دے دے، وہاں سے مقدر کی حد شروع ہوتی ہے۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۷).

---جوان رہنا محاورہ.

حوصلہ قائم رہنا، ہمیشہ باحوصلہ رہنا. (جامع اللغات).

---جوان ہونا محاورہ.

حوصلہ قائم رہنا، ہمت رہنا، عزم و ارادے کا بلند ہونا، ہمت و جرأت میں کمی نہ آنا. الحمدللہ کہ ہمت اب تک جوان ہے. (۱۹۱۳، مضامین شرر، ۱، ۳ : ۱۰۶). مگر اب بھی ہمت جوان ہے کچھ کرکے رہوں گا. (۱۹۵۹، خطوط عبدالحق، ۱۱۰). صبح سے ۷ بجے شام تک سخت سفر و مطالعہ کے بعد بھی ہمت جواں تھی. (۱۹۸۹، ریگ رواں، ۳۲۲).

---چھوٹنا محاورہ.

رک : ہمت ٹوٹنا.

بچھڑے ہم دوست سے مقدر پھوٹے
ڈر ہے غم ہجر میں نہ ہمت چھوٹے

(۱۹۴۵، روح کائنات، ۵۳).

---چھوٹی ہونا محاورہ.

حوصلہ نہ ہونا. دل ٹوٹا ہوا، ہمت چھوٹی ہوئی، بیچینی اور بے کسی دونوں حالتیں قابل رحم تھیں. (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۴۰).

---چھوڑنا محاورہ.

رک : ہمت ہارنا، حوصلہ جاتا رہنا. ہوا خدا کا لوڑیا، و لے اپنی ہمت نہیں چھوڑیا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۷).

اب ہمت ہی چھوڑ چکی ہیں حلقہ حلقہ چھوٹ گیا ہے

(۱۹۸۳، سروساماں، ۲۶). جب انھیں معرفت حاصل نہیں ہوتی تو ہمت چھوڑ دیتے ہیں. (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، فروری، ۴۵).

---خداداد کس (---ضم خ) صف امث.

خدا کی دی ہوئی ہمت، ودیعت کی گئی ہمت یا قوت. نہیں، محض خداداد جس کی بدولت شہزادہ غلام محمد ابن ٹیپو سلطان نے بیوپار میں ہن برسایا. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۷۴). [ہمت + خدا (رک) + ف : داد، دادن = دینا].

---خواہ (---و معد) صف.

ہمت کو چاہنے والا، حوصلے کا ضرورت مند یا طالب.

قیامت ہے کہ فطرت سوگئی اہل گلستاں کی
نہ ہے بیدار دل پیری نہ ہمت خواہ برنائی

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۷۵). [ہمت + ف : خواستن = چاہنا].

---دکھانا محاورہ.

حوصلہ ظاہر کرنا، دلیری اور جرأت کا مظاہرہ کرنا.

اگر دکھائیں کچھ ہمت تو جہل کہلائے
اگر زبان ہلائیں تو سب کہیں خاموش

(۱۹۳۶، میری شاعری، ۱۲).

ہمت پس از فنا سبب ذکر خیر ہے
مردوں کا نام سنتے ہیں ہر داستاں میں ہم

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۹۵).

ہمت اے پیرمغاں تشنہ لبی کو میری
جی چرانا کہیں سائل سے نہ دریا ہو کر

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۷۰). میں نے اس دیہاتی کی ہمت اور خیال کی سادگی کو آفریں کہا. (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۱۰۵). ۴۔ **لیاقت، قابلیت، صلاحیت.** سپاہگری ہمت کی بدولت روٹی پیدا کرنے لگی سیکڑوں برس بعد ----- تاج نصیب ہوا. (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۰۱). زندگی کے تواتر اور تسلسل کا اعتراف کرنے کے لیے بڑی فن کارانہ ہمت کی ضرورت تھی. (۱۹۸۸، کرشن چندر کا تنقیدی مطالعہ، ۵۳). اللہ تعالیٰ ----- بندے کو بقدر ہمت دیتے ہیں. (۲۰۰۳، مکاشفات، ۳۱). ۵۔ **(تصوف) دُعا.** درویشوں اور گوشہ نشینوں سے ہمت کا طالب رہا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۳۱). اس کے ایک صوفی دوست محض اپنی ہمت کے تصرف سے جلتے ہوئے چراغ کو بجھا دیتے تھے. (۱۹۵۳، حکمائے اسلام، ۱ : ۴۸۰). تصوف کی اصطلاح میں ہمت کو دُعا کہتے ہیں. (۱۹۷۱، سید عابد علی، البدیع، ۲۲). ۶۔ **(کنایتہ) توجہ، دھیان، ہوشیاری؛ احتیاط.** کامیابی اکثر ہوشیاری اور ہمت سے کام کرنے پر منحصر ہوتی ہے. (۱۸۷۴، قواعد صرف و نحو زبان اردو، ۱۰۵). بچوں کی ساری ہمت صرف زبان سیکھنے میں مصروف رہتی ہے. (۱۸۸۵، محصنات، ۱۳). چاہتا ہوں کہ آپ کی ہمت میری مدد کرے کہ وہ دُعا یاد آجائے. (۱۹۳۹، حکایات رومی (ترجمہ)، ۱ : ۷۷). ۷۔ **(تصوف) قلب کا تمام قوائے رحمانیہ کے ساتھ حق کی طرف متوجہ ہونا اور بلایافت حق کی کسی چیز سے راضی نہ ہونا اور کسی چیز سے نہ ڈرنا، بیباک ہونا.** خلق کا ہور محمد ﷺ کا ہمت کہاں پیغمبر کے صدقے تے خلق کوں اسی ہمت پیدا ہوا. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۱۷۲). توفیق باندازۂ ہمت ہے، ازل سے آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا. (۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۲). [ع : ہمّۃ کا مفرس].

---افزا (---فت ا، سک ف) صف.

حوصلہ بڑھانے والا، عزم و ارادے میں اضافہ کرنے والا، امید افزا. اس لئے ماہی گیری اور شکاریات کی ترقی کے امکانات زیادہ ہمت افزا نہیں نظر آتے. (۱۹۶۷، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۱۱۲). فی ایکڑ اور مجموعی پیداوار دونوں میں بہت ہی ہمت افزا اضافے ہوئے. (۱۹۸۳، معاشی جغرافیۂ پاکستان، ۹۳). اس سلسلہ میں ----- رسالہ نیا دور ----- کافی ہمت افزا ثابت ہوا. (۱۹۹۸، دامان باغباں، ۵۶۱). [ہمت + ف : افزا، افزائیدن، افزودن = زیادہ کرنا، بڑھانا].

---افزائی (---فت ا، سک ف) امث.

ڈھارس بڑھانے کی کیفیت، حوصلہ بڑھانے کا عمل، قوت و عزم اور امیدوں کو زیادہ کرنے کی حالت. لوگ ان کی ہمت بڑھاتے اور ہمت افزائی کرتے ہیں. (۱۹۱۷، رسالہ العصر، پٹنہ، ۲ : ۳۶۶). ہمت افزائی بھی جو مریض کو اس کا یقین دلائے ----- محدود افادیت رکھتی ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۶۰۱). علماء کی ہمت افزائی اور مباحث میں شرکت آپ کا شیوہ تھا. (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲ : ۸۵). آپ کی ہمت افزائی اور تائید کا اس اشاعت میں بڑا حصہ ہے. (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲ : ۳۰۹). [ہمت افزا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---افزائی کرنا ف مر.

عزم و ارادے کو تقویت دینا، حوصلہ بڑھانا. علامہ اقبال نے اس کی ہمت افزائی کی. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۲۹۴). المعتضد نے ایسے کئی علماء کی ہمت افزائی کی جنھیں اس نے اپنے محل میں مقرر کر رکھا تھا. (۱۹۷۱، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۱۹۴). ان کی ہمت افزائی کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۶، اللہ معاف کرے، ۵۳). انھوں نے میری ہمت افزائی کی اور حوصلہ بڑھایا. (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۳۸).

--- اَفزائی ہونا ف مر.

حوصلہ بڑھنا، ارادے، عزم اور اُمید کو تقویت ملنا۔

وفاؤں سے ستم کی ہمت افزائی بھی ہوتی ہے
اگر ترک وفا کیجے تو رسوائی بھی ہوتی ہے

(۱۹۷۰، شکیل بدایونی، زیبائیاں، ۹۶). ان کی طرف سے ہمت افزائی ہوئی تو مجھ میں حوصلہ پیدا ہوا۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۸).

--- آزما (---سک ز) صف.

جرأت و بہادری کو آزمانے والا، حوصلے اور عزم کی آزمائش کرنے والا۔ دونوں کردار ــــ دشوار اور ہمت آزما مراحل سے گزرتے ہیں۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۲۲). [ہمت + ف: آزما، آزمودن = آزمانا].

--- آزمائی (---سک ز) امث.

ہمت آزما (رک) کا اسم کیفیت، بہادری اور دلیری کا امتحان ہونے کی حالت یا کیفیت، حوصلے اور ارادے کی جانچ کرنے کا عمل۔ اور بھی بہت لوگ ملیں گے جو ذرا جی کڑا کرکے اسی طرح کی ہمت آزمائی کرتے ہوں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی (ترجمہ)، ۴۳۹). [ہمت آزما + ئی، لاحقۂ کیفیت].

--- آفریں (---سک ف، ی مع) صف.

طاقت پیدا کرنے والا، حوصلہ اور عزم پیدا کرنے والا۔ انسان خوف بھی کھا سکتا ہے لیکن ذرا اپنا انداز نگاہ بدل لے تو وہی چیز اس کے لئے ہمت آفریں بھی ہو سکتی ہے۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۱۲۹). [ہمت + ف: آفریں، آفریدن = پیدا کرنا].

--- باختہ ہونا ف مر.

طاقت و دلیری کھو دینا، حوصلہ ہارنا۔ ان کی تجاویز ٹھنڈے بستے میں چلی گئیں مگر اس سے رالف ہمت باختہ نہیں ہوئے۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۶۵).

--- باندھنا محاورہ.

حوصلہ کرنا، عزم کرنا، مصمم ارادہ کرنا۔ چاہیئے ہمت باندھے کہ ہمت سے سب کچھ آسان ہوتا ہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۳۴۴). نئی فوج کی نگاہداشت پر ہمت باندھی ۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۶۲). رزیق نے دیر کے بعد ذرا ہمت باندھ کے اور دل کڑا کرکے اس مورت سے کہا مجھے بے خطر ادھر نکل جانے دو۔ (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا، ۸). کوئی سخی داتا اس کار خیر میں ہمت باندھے تو ڈیڑھ ہزار روپیہ کچھ چیز نہیں۔ (۱۹۲۶، عروس القرآن، ۷). ہم کچھ گھبرا رہے تھے، پھر ہمت باندھی اور ایک نہایت محتاط لیکچر دے دیا۔ (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۶۵). وہ دوبارہ ہمت باندھ کر گویا ہوئے ۔ (۱۹۸۹، قید، ۸۲). جو مصیبت پڑے اس کے دور کرنے میں ہمت باندھنی قومی فرض ہے۔ (۱۹۹۵، صحیفہ، لاہور، جولائی تا دسمبر، ۴۶).

--- کرنا ف مر محاورہ.

۱۔ دلیری کرنا، جرأت کرنا، حوصلہ کرنا نیز کوشش کرنا۔ حکم شاہی کے مطابق قلعہ اوسہ و اودگیر کی تسخیر کے لیے کمر ہمت کرکے حرکت کی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۷: ۲۰۴). اگر کوئی ہمت کرکے تفصیلات میں جاتا بھی تھا تو اس کے ذہن کی رسائی اس سے آگے نہیں ہوتی تھی۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء، ۱۷۷). کچھ دیر سوچا پھر ہمت کرکے اندر داخل ہوئے۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۵۳۶). آخر میں نے ہمت کرکے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ (۱۹۶۱، تیسری منزل، ۲۹۱). میں ہمت کرکے اٹھی اور فون ملا کر صرف اتنا کہہ سکی اباجان آپا بی چلی گئیں۔ (۱۹۹۱، افکار، کراچی، جون، ۶۹).

--- کَسنا محاورہ.

حوصلہ کرنا، کوشش، جرات و دلیری پر آمادہ ہونا۔ بالآخر کمرہمت کس کر میں نے اس مضمون کا نصف ثانی بھی ۱۶ جنوری ۱۹۸۷ء سے ۱۴ فروری ۱۹۸۷ء تک لکھ ہی ڈالا ۔ (۱۹۸۸، افکار، کراچی، جون، ۲۵).

--- کوتاہ ہونا ف مر.

ہمّت کمزور ہونا، حوصلہ پست ہونا۔

نہیں کوتاہ کسی حال میں ہمت میری
خشک ہو ہاتھ تو ہو زلف کاشانہ شب وصل

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۹۴).

--- کو ہاتھ سے نہ دینا محاورہ.

حوصلہ نہ ہارنا۔ خدا کا نام لو ہمت کو ہاتھ سے نہ دو پاؤں اٹھاؤ، اب نہ بیٹھو۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۱۳۲).

--- کی داد دینا محاورہ.

جرات و حوصلہ مندی کو سراہنا، عزم و ارادے کی تعریف کرنا۔ اگر کوئی فن کار موم بتی بھی تلاش کرے تو اس کی ہمت کی داد دینی چاہئے۔ (۱۹۸۱، علامت کے مباحث، ۱۱۴). میری ہمت کی داد دیجیے کہ میں ہنوز آپ کو معزز کہہ رہا ہوں۔ (۱۹۸۷، بازگشت و بازیافت، ۱۴).

--- کی گڑیا عِراقی کے لات مارے۔

ہر ایک اپنے حمایتی کے بھروسے پر پھولتا ہے، حوصلہ مند کم زور بھی ہو تو طاقت ور سے بھڑ جاتا ہے، ہمت والا شخص اپنے سے زبردست سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- کھنچنا محاورہ.

حوصلہ بڑھتا جانا۔

کئی ہاتھ اس سے بڑی نکلی تری زلف دراز
میں تو سمجھا تھا بہت کھنچ گئی ہمت میری

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۲۶۴).

--- گیر (---ی مع) صف.

عزم و حوصلہ بڑھانے والا۔

باہمت و بے ہمت ہے یکے روپ و لیکن
بے ہمت سو بے ہمیشہ ہے ہمت گیر نہ ہوئے

(۱۶۷۹، دیوان شاہ سلطان ثانی، ۹۷ (ب)). [ہمت + ف: گرفتن = گیر = پکڑنے والا].

--- گئی کھیلنے محاورہ.

حوصلہ ختم ہونا، گھبرا جانا، پریشان ہو جانا۔ ابھی ہمت گئی کھیلنے یہاں تو توپوں کی آوازیں برابر آرہی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۶۸).

--- گھٹانا محاورہ.

حوصلہ پست کرنا۔

ساقیا ابر ہے آیا تو بڑھا خم پر ہاتھ
کہ گھٹا میں نہیں ہمت کا گھٹانا اچھا

(۱۸۵۴، ذوق (مہذب اللغات)).

---مَرداں کس اضا (---فت م، سک ر) امث.

مردوں کی ہمت؛ مراد: بہادر آدمیوں کی ہمّت، جرات مندوں کا حوصلہ، دلیری، بہادری۔ ہمت مرداں کی سنگھائی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۵۳). اس گرمی کے مقابلے کے لیے پانی، برف اور بجلی ملنی ضروری ہے مگر کم از کم ـــــ زیادہ تر قوت برداشت اور ہمت مرداں سے کام لینا پڑتا ہے۔ (۱۹۸۶، غیر سیاسی باتیں، ۱۸۵). [ہمت + مرد (رک) + ف: اں، لاحقۂ جمع].

---مَرداں مددِ خُدا کہاوت.

کام میں کوشش شرط ہے، خدا ضرور مدد کرتا ہے۔ ہاتھ کو ہاتھ پہنچاتا ہے، ہمت مرداں مدد خدا ہاتھی کے پانوں میں سب کا پانوں۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۶). ہمت مرداں مدد خدا مکے والوں کو فاش شکست ہوئی۔ (۱۹۰۷، اجتہاد، ۴۱). مگر صرف یہ خیال ہماری ہمتیں باندھتا رہا کہ ہم وہ کام کر رہے ہیں ـــــ ہماری قوم کو فائدہ پہنچے گا مثل مشہور ہے کہ ہمت مرداں مدد خدا۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۶: ۸۳). انسان بھی ایسی فتوحات کر سکتا ہے ـــــ ہمت مرداں مدد خدا۔ (۱۹۸۱، تادم تحریر، ۲۵۷). آپ نے یہ مثل تو سنی ہو گی "ہمت مرداں مدد خدا"۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۴۴۹).

---مَردانَہ کس صف (---فت م، سک ر، فت ن) صف؛ م ف۔

بہادروں کی سی ہمّت اور حوصلہ، جرات مندوں کے مانند دلیری اور بہادری۔

شمع بالیں کی تمنا ہے نہ پروائے چراغ
بیکسی دکھلا رہی ہے ہمت مردانہ آج

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۳۳).

وہ نازک ہیں تو کیا اپنے سے خنجر پھر نہیں سکتا
تجھے کچھ ننگ بھی اے ہمت مردانہ آتا ہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۳۶). چلتے وقت ہمت مردانہ جرات استغنا نے کسی کو ساتھ لینا گوارا نہ کیا۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۲۳). ہمت مردانہ ایسے عالم میں سپردگی کی اجازت نہیں دیتی۔ (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۲۵۳). ہمت مردانہ کا بظاہر گستاخانہ مگر شوخ دعویٰ موجود ہے۔ (۱۹۷۱، زاویہ نظر، ۶۲). مجھے ان کی ہمت مردانہ اور اخلاقی طور پر مضبوط کردار، قابل رشک لگتا تھا۔ (۱۹۹۰، لیلیٰ خالد، ۳۲). اس کی ہمت مردانہ کو مہمیز کرکے اسے یزداں پر کمند ڈالنے کے قابل بناسکے۔ (۲۰۰۲، اختلاف کے پہلو، ۵۲). [ہمت + مرد (رک) + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---پَیدا ہونا محاورہ.

طاقت پیدا ہونا، حوصلہ آجانا۔ یورپ کی ہم سفری بھی چنداں بعید نہیں ممکن ہے کہ ہمت پیدا ہو اور ساتھ چل سکوں۔ (۱۹۰۸، خطوط شبلی، ۴۱).

---توڑ (---وج) صف.

حوصلہ توڑ دینے والا، طاقت یا عزم کو کمزور کر دینے والا، ارادہ شکن۔ اُردو کے اہل قلم کے لیے کیسی ہی یاس انگیز، دل شکن، ہمت توڑ سہی لیکن دیکھیے ظرافت کی مسیحائی نے اس بے جان لاشے میں جان ڈال کر اسے گویا کر دیا۔ (۱۹۴۲، مقالات ماجد، ۳۳). [ہمت + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

---توڑنا محاورہ.

عزم کم کرنا، حوصلہ پست کرنا، ارادے کو کمزور کرنا۔

دشت جنوں میں میں جو اٹھا یا ذرا قدم
پائے رفیق و ہمت رہبر کو توڑ دوں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۳۰). ہمت افزائی کی جگہ ان کی ہمتوں کو توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۲، افکار و اذکار، ۶۹).

---ٹُوٹ جانا/ٹُوٹنا محاورہ.

حوصلہ نہ رہنا، حوصلہ جاتا رہنا، حوصلہ ختم ہو جانا۔ اوسی جگہ پہونچ کر دفعتاً فایر ہل کی ہمت ٹوٹ گئی۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۳۶۷). اب کے میری ہمت ٹوٹ گئی اور خوف کے مارے بڑی دیر تک منہ سے کلمہ نہ نکلا۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید، نظامی، ۶۴). لیکن جب دو حملوں میں محاصرین کو پیچھے دھکیل دیا گیا تو ان کی ہمت ٹوٹ گئی۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷: ۱۴۸).

--- ٹِھٹھرنا محاورہ.

حوصلہ ختم ہو جانا، طاقت جاتی رہنا۔ اگر اس کی ہمت بھی اس کی زبان کی طرح ٹھٹھر گئی ہوتی تو وہ یقیناً گر پڑتی۔ (۱۹۸۳، ڈنگو (ترجمہ)، ۸۰).

---جاتی رَہنا محاورہ.

رک: ہمت ٹوٹ جانا۔ راہ میں باغیوں کی کثرت سن کر ہمت جاتی رہی۔ (۱۹۰۶، مرآت احمدی، ۸۰).

---جُٹا لینا محاورہ.

حوصلہ پیدا کر لینا، عزم و جرائت بیدار کرنا۔ امید تھی کہ رات بھر ہمت جٹا لوں گا۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۹۰).

---جواب دے جانا/دینا محاورہ.

حوصلہ پست ہو جانا، عزم و ارادہ کمزور ہو جانا، مایوسی کی کیفیت پیدا ہو جانا۔ کیا آج کوئی اتنا بھاری پتھر آپڑا ہے جسے ہٹاتے ہوئے میری ہمت جواب دے دے گی۔ (۱۹۶۳، ستون، ۲۵۰). فضلی صاحب کی تین چار غزلوں پر تو یہ عمل انتخاب میں نے کیا پھر میری ہمت جواب دے گئی۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۶۱). جہاں کوئی بس نہ چلے، انساں کی ہمت جواب دے دے، وہاں سے مقدر کی حد شروع ہوتی ہے۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۷۱).

---جوان رَہنا محاورہ.

حوصلہ قائم رہنا، ہمیشہ باحوصلہ رہنا۔ (جامع اللغات).

---جوان ہونا محاورہ.

حوصلہ قائم ہونا، ہمت باقی ہونا، عزم و ارادے کا بلند ہونا، ہمت و جرائت میں کمی نہ آنا۔ الحمدللہ کہ ہمت اب تک جوان ہے۔ (۱۹۱۳، مضامین شرر، ۱، ۳: ۱۰۶). مگر اب بھی ہمت جوان ہے کچھ کرکے رہوں گا۔ (۱۹۵۹، خطوط عبدالحق، ۱۱۰). صبح سے ۷ بجے شام تک سخت سفر و مطالعہ کے بعد بھی ہمت جواں تھی۔ (۱۹۸۷، ریگ رواں، ۳۲۲).

---چُھوٹنا محاورہ.

رک: ہمت ٹوٹنا۔

بچھڑے ہم دوست سے مقدر چھوٹے
ڈر ہے غم ہجر میں نہ ہمت چھوٹے

(۱۹۴۵، روح کائنات، ۵۳).

--- چھوٹی ہونا محاورہ.

حوصلے کا جاتے رہنا۔ دل ٹوٹا ہوا، ہمت چھوٹی ہوئی، بیچینی اور بے کسی دونوں حالتیں قابلِ رحم تھیں۔ (۱۹۱۷، طوفانِ حیات، ۴۰).

--- چھوڑنا محاورہ.

رک : ہمت ہارنا؛ حوصلہ کھونا۔ ہوا خدا کا لوڑیا، ولے اپنی ہمت نہیں چھوڑیا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۷). اب ہمت ہی چھوڑ چکی ہیں حلقہ حلقہ چھوٹ گیا ہے. (۱۹۸۳، سروساماں، ۶۶). جب انھیں معرفت حاصل نہیں ہوتی تو ہمت چھوڑ دیتے ہیں۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، فروری، ۴۵).

--- خُداداد کس (--- ضمِ خ) صف امث۔

خدا کی دی ہوئی ہمت، ودیعت کی گئی ہمت یا قوت۔ محض ہمت خداداد جس کی بدولت شہزادہ غلام محمد ابن ٹیپو سلطان نے بیوپار میں ہن برسایا۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۷۴). [ہمت + خدا (رک) + ف : داد، دادن = دینا].

--- خواہ (--- و معد) صف.

ہمت چاہنے والا، حوصلے کا طالب، طالب ہمت۔

قیامت ہے کہ فطرت سوگئی اہلِ گلستاں کی
نہ ہے بیدار دل پیری نہ ہمت خواہ برنائی

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۲۷۵). [ہمت + ف : خواہ، خواستن = چاہنا].

--- دِکھانا محاورہ.

حوصلہ ظاہر کرنا، دلیری اور جرأت کا مظاہرہ کرنا۔ یہ لوگ کہتے ہیں مارشل نے بڑی ہمت دکھائی جواں مرد بہادر ہے۔ (۱۹۴۰، جاہ و جلال (ترجمہ)، ۷۸).

برسوں سے تری طرف رواں ہوں
ہمت ہے تو انتظار کرلے

(۱۹۵۹، دشتِ وفا، ۹۳).

ہمتا (فت ہ، سک م) صف.

مانند، مثل، نظیر، مشابہ، ہمسر، برابر۔

شہ قیرواں کا پسر تھا یکے
جو ہمتا نہ تھا اس کوں کس اند کے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۰۴).

نہ اس نبی کوں خدا کے نبیاں میں جوڑا کیں
نہ اس ولی کوں ہے ہمتا ولیاں منے کس ٹھا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۴۴).

یاں سوں روشن ہے ابوالابصار کوں
نیں ہے ہمتا احمد مختار کوں

(۱۷۵۴، ریاضِ غوثیہ، ۱۷۴).

وہ ختم رسالت نہیں جس کا کوئی ہمتا
اور ہے بھی جو کوئی شہ مرداں ہے برابر

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲۳۰).

کون ثانی ہے ترا اے بادشاہ
جو ترا ہو ہمسر و ہمتا فقط

(۱۸۷۳، مناجات ہندی، ۶۴). شاہزادے آپ جانتے ہیں آج کل ترکوں میں میرا کوئی ہمتا نہیں ہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۴۱۵).

وہ محبوب الٰہی ہیں وہ مطلوب الٰہی ہیں
کہاں ہم سر کہاں ہمتا محمدؐ کا محمدؐ کا

(۱۹۲۳، اعجازِ نوح، ۴).

بلکہ تعلیم مساوات و محبت دے گا
فلز و بھر میں نہ ہوگا کوئی اس کا ہمتا

(۱۹۴۲، رنگ بست، ۲۲). علم و فضل کے لحاظ سے کوئی اس کا ہمتا نہیں۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، ستمبر، ۱۲). [ف].

ہَمتاب (فت ہ، سک م) صف؛ امذ۔

ہمسری کرنے والا۔

منہ ہے کیا جو رنگ سے مہتاب کے ہمتاب
غازہ سے ہر چند چمکے رنگ روئے مہ لقا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۰). [ہم (۲) (رک) + تاب].

ہَمتائی (فت ہ، سک م) امث.

برابری، ہمسری نیز مشابہت، مماثلت۔ بھائیوں کی ہمتائی سے نہ ہندوستان پر یورش میسر ہوئی نہ اس کے ممالک مسخر ہوئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۸۲). کافرادائی میں سلمیٰ و لیلیٰ کو گلچہر و شیریں کی ہمتائی کا دعوےٰ نہیں ہوسکتا۔ (۱۹۲۶، غلبہء روم، ۳۴). [ہمتا + ی، لاحقہء نسبت].

ہَمتَگ (فت ہ، سک م) ہم تگ۔

نظیر، مشابہ، قدم بہ قدم، ہم سر، مثل۔

گلگوں کوئی کیا اس سے ہو پھر ہمسر و ہمتگ
جب خون ہوئی تب بہتچی حنا اس کے قدم تک

(۱۸۷۵، مونس، ۱ : ۱۰۸). [ف : ہم + تگ (رک)].

ہِمّتی (کس ہ، شد م بفت) (الف) صف.

۱۔ ہمت والا، جس میں ہمت ہو، باہمت، دلیر، بہادر، بے خوف، جری۔ جو بادی ہیں کرتے ہیں کرو ہمتی جو آبی جواں مرد ہیں ہمتی. (۱۸۹۵، نور نامہ (مہذب اللغات)).

ہِمّتی (ب).

بطور لاحقہ مستعمل۔ ان کی بلند ہمتی قابلِ صد تقلید و ہزار آفریں۔ (۱۹۵۹، خطوط ماجدی، ۲۵۲). ان کی جواں ہمتی ----- کو ----- خواتین تنقیدی نگاہوں سے دیکھتی تھیں۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۲۲۷). [ہمت + ی، لاحقہء نسبت].

ہمجِنس (فت ہ، سک م، کس ج، سک ن) صف.

رک : ہم جنس۔ ان کی جان میں جان آئی کہ ہمجنس کی خدا نے آواز تو سنائی۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد (مہذب اللغات)). جن لوگوں کے دلوں میں سچائی اور راستی کا عنصر ہے وہ خود اپنی ہمجنس شے کے طلبگار اور خریدار ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۱۰۲). [ہم جنس (رک) کا ایک املا].

ہمجولی (فت ہ، سک م، و مج) صف.

رک : ہم جولی۔

جی ہی کچھ رہتی نہیں دھڑ میں تری پولی ہے تو
اے ددا فرہاد کش بڑھیا کی ہمجولی ہے تو

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۰۴). [ہم جولی (رک) کا ایک املا].

---پَن (---فت پ) امذ.

دوست ہونے کی حالت، دوستی، یاری۔ تم دونوں کے درمیان بے تکلفی اور ہمجولی پن ہے۔ (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲: ۱۵۵). [ہمجولی + پن، لاحقۂ کیفیت].

ہمچشم (فت ہ، سک م، فت چ، سک ش) صف.

رک: ہم چشم۔

سو وہ اب ہمچشم ٹھہرا ہے ہمارا یانصیب
تھا لکھا اپنا کہ ہم میں وہ بھی شامل ہوئے گا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۸). آدمی نعمتوں کا، جو اسے حاصل ہیں خیال کیا کرے تو پایئے گا کہ ایک وہ بات میں فی زعمہ ہمچشوں سے کم ہے۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳: ۸). [ہم چشم (رک) کا ایک املا].

ہمچشمی (فت ہ، سک م، فت چ، سک ش) امث.

رک: ہم چشمی، ہمسری، برابری۔

کرے جو خال صنم سے ہمارے ہمچشمی
تو بن ہی جائے مقرر وہ زاغ پتھر کا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۷۳). [ہمچشم + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہمچُو (فت ہ، سک م، و مع) م ف.

مانند، مثل، اسی طرح۔ ہوا چیڑ اور ہمچو قسم کے درختوں کی خوشبو سے لدی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ (۱۹۷۱، تحدیث نعمت، ۸۷). دیسی روساء کے لیے ہمچو قسم کی تدابیر اور حوصلہ مندی کی ضرورت ہم ---- ظاہر کر چکے ہیں۔ (۱۹۹۷، صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۲). [ف].

---نا/ مَن (دِ گرے) دِیگَرے نیست کہاوت.

میرے یا ہمارے مثل دوسرا نہیں ہے، خودستائی کے موقعے پر کہتے ہیں، طنزاً بھی کہتے ہیں اور مذاقاً بھی دیگرے کے بجائے ڈگرے بھی کہہ دیتے ہیں۔ زعم حکومت اور نشہ جوانی اس کے دماغ میں کچھ ایسا سما گیا تھا کہ وہ خیال کرنے لگا کہ ہمچو من دیگرے نیست ۔ (۱۸۹۵، جہانگیر، امراؤ علی، ۴). نہ وہ سمجھتا ہے کہ ہمچو ما دگرے نیست، نہ ہمارے ان حضرات کو یہ خیال ہے کہ اس سے چھوگئے تو دامن عبا پلید ہو جائے گا۔ (۱۹۰۶، مخزن، اکتوبر، ۳). ہمچو ما دیگرے نیست کے نشے میں جھومنے والوں یا گروہ بندی کی بدولت علامۃ الدہر ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں جو غرور و نخوت کے عیوب نظر آتے ہیں، ان سے بالکل پاک تھے۔ (۱۹۹۱، اردو نامہ، لاہور، جون، ۱۳).

ہمخانہ (فت ہ، سک م، فت ن) صف.

رک: ہم خانہ، ساتھی، ہمراہی۔

نقشِ اعظم سے دلِ پُر داغ ہمخانہ ہوا
میں ترا اسمِ جلالی پڑھ کے دیوانہ ہوا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۶۷). [ہم خانہ (رک) کا ایک املا].

ہمخواب (فت ہ، سک م، و معد) صف.

رک: ہم خواب. (جامع اللغات). [ہم خواب (رک) کا ایک املا].

--- ہونا.

ایک ساتھ سونا، مباشرت کرنا، ہم بستر ہونا۔ اس مرد کے لیے جو حایض عورت کے ساتھ ہمخواب ہو یہ حکم ہے۔ (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۷۴۴).

ہمخوابہ (فت ہ، سک م، و معد) صف مث۔

ساتھ سونے والی، ہم بستر۔ شاید آدمیوں کی یہی وضع ہے جو رات کو اپنی ہمخوابہ کے گلے لگ کر نہ سوئیں الگ پڑے رہیں۔ (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۲۲). [ہم خوابہ (رک) کا ایک املا].

ہمخوابی (فت ہ، سک م، و معد) امث.

رک: ہم خوابی۔

یہ نون و واؤ ہاؤ یا سے ہم مطلب سمجھتے ہیں
کہ ناز و وصل و ہمخوابی کو وہ یوسف لقا سمجھے

(۱۹۲۸، مرقع لیلیٰ مجنوں، ۴۵). [ہم خوابی (رک) کا ایک املا].

ہمخیال (فت ہ، سک م، فت خ) صف.

رک: ہم خیال۔ ان کی پُرزور شخصیت اور اعلیٰ اخلاق نے ان کا ایک ہمخیال اور پیرو گروہ پیدا کر دیا تھا۔ (۱۹۸۷، سر سید حالی کا نظریۂ فطرت، ۲۰). [ہم خیال (رک) کا ایک املا].

ہَمَد (فت ہ، سک م) امذ.

ایک پتھر جو ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے نہایت ہلکا ہوتا ہے پانی پر تیرتا ہے، اس کو استسقازقی کے مریض کے پیٹ پر باندھا جائے تو پانی جذب کرکے بھاری ہو جائیگا، دھوپ میں رکھنے سے زرد پانی ٹپک کر ہلکا ہو کر اصل حالت میں آجائیگا. (خزائن الادویہ، ۶: ۵۴۲). [مقامی].

ہمَدَرد (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) صف.

رک: ہم درد۔ اپنے ہمدرد پاس درد کہی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۵).

بسکہ ہے سینۂ صد چاک سیں ہمدرد میرے
سر بسر چاک گریباں ہے دیواں میرا

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۵). ایک پری رخ ---- نیک سیرت کو اس درجہ ہمدرد پایا ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۶۱). اب پولیس فوج اور سارا عملہ یا ہندو تھا یا سکھ، مسلمانوں عوام کا ---- ہمدرد اور غم گسار کوئی نہ تھا۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۱۲۳). بیٹا ماں کا ہمدرد ہوا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۴). [ہم درد (رک) کا ایک املا].

ہمَدَردانہ (فت ہ، سک م، فت د، سک ر، فت ن) م ف؛ صف۔

ہمدردی سے متعلق، ہمدردی کا۔ رام دھن مصر نے چودھری کی طرف ہمدردانہ انداز سے دیکھ کر پوچھا اگر تمہیں کچھ عذر ہو تو کہو۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱: ۱۴۶). گبرئیل کے دل میں ایک نیا ہمہ گیر ہمدردانہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶، معیار، ۶۶). آپ ---- اسلامی حکومت میں جمہوری انداز میں زندگی گزارنے کی اجازت کو ---- ہمدردانہ نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۳۰۶). [ہم + ہمدردانہ (رک) کا ایک املا].

ہمَدَردی (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) امث.

رک: ہم دردی۔ بندگان خدا کی جان بچانے میں اس درجہ شجاعت اور ہمدردی ظاہر کی تھی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۵۲). جس کی مصیبت سے شہر بھر کو ہمدردی تھی ۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۷۱). شکست میں فتح کے اسباب مہیا کیے جاتے ہیں اور دشمن سے ہمدردی کرا دی جاتی ہے۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۲۷). [ہم دردی (رک) کا ایک املا].

ہمَدَرس (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) صف.

رک : ہم درس، ہم مکتب۔ یہ میرے ایک ہمدرس دوست کی لاش ہے۔ (۱۹۱۵، روح الاجتماع، ۸۴)۔ کھیل کود کے ساتھی مسرور بچپن کے ہمدرس اور ندیم سب گئے۔ (۱۹۸۷، گردش رنگِ چمن، ۶۶۴)۔ [ہم درس (رک) کا ایک املا]۔

ہَمدَست (فت ہ، سک م، فت د، سک س) صف۔

رک : ہم دست۔

سردار نام آور اور مسعود خاں تھا ہوراٹل
شہ کی حکومت کابی صف ہمدست اسی سردار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۶۴)۔ آخرش دونوں ہمدست مجلس سے بر آئے اور میں اجازت و دستوری اُس جوان سے لے کر سبکدوش اٹھا۔ (۱۷۷۵، نو طرز مرصع، تحسین، ۹۹)۔ مختلف قسم کی کھادوں میں سے ----- بہت استعمال کیا جاتا اور آسانی کے ساتھ ہمدست ہو سکتا ہے۔ (۱۹۲۳، تربیت جنگلات، ۲۴۸)۔ درخواست جو ----- اس مقدمہ کی تجویز ثانی کے لیے پیش کی جاتی ہے جس کی سماعت ہو چکی ہوتی ہے کسی قانونی غلطی یا بعد تصفیہ کے کسی جدید شہادت کے ہمدست ہونے پر۔ (۱۹۸۸، کشاف قانونی اصطلاحات، ۳ : ۱۳۷۸)۔ [ہم دست (رک) کا ایک املا]۔

ہَمدِگر (فت ہ، سک م، کس د، فت گ) م ف۔

رک : ہم دگر۔ امراض جسمانی کا بیان اور اخلاص ہمدگر کی شرح کے بعد ہجوم غم ہائے نہانی کا ذکر کیا کروں۔ (۱۸۶۸، خطوط غالب، ۲ : ۴۱۸)۔ مشورہ و صلاح ہمدگر ----- اس کو از سرِ نو مرتب کریں۔ (۱۸۹۴، مقالات حالی، ۲ : ۱۹)۔ [ہم دگر (رک) کا ایک املا]۔

ہَمدَہَن (فت ہ، سک م، فت د، ہ) صف۔

رک : ہم دہن۔

دل کو کمال گرم بیانی کا شوق ہے
گلخن سے ہمدہن ہوں میں شعلے سے ہم زباں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۳)۔ [ہم دہن (رک) کا ایک املا]۔

ہَمدِیگر (فت ہ، سک م، ی مع، فت گ) صف۔

رک : ہم دیگر۔

کوئی آگاہ نہیں باطن ہمدیگر سے
ہے ہر اک فرد جہاں میں ورق ناخواندہ

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۱)۔ [ہم دیگر (رک) کا ایک املا]۔

ہَمرا / ہَمرے (فت ہ، سک م) اسم ضمیر۔

ہمارا، ہمارے۔

جا کے حکم سوں نور ظہورا ہمرا وہ ہی مرشد پورا

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۷۸)۔

سبھی کام ہمرے کہا واہ واہ
بورے یا بھلے ان کا ہور وے سیاہ

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۱۴۱)۔ ہمرے باپ کا گھر یاد ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۵۶)۔ جنگل مامیلہ لاگے رے دیا، ہمرے اللہ۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۹۹)۔ [ہمارا / ہمارے (رک) کی تخفیف]۔

ہَمراز (فت ہ، سک م) صف۔

ایک دوسرے کے بھید سے واقف، رازداں، محرم اسرار۔ تیرے تائیں جو میرا کہناں اعتبار نہیں آوتا تو جو کوئی کہ تیری بہت سی ہمراز ہوئے اور اعتبار ان ہوئے تس کے تائیں بھیج۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۳۳)۔

مصحفی یار تو سب دشمن جاں ہیں میرے
راز دل کس سے کہوں کوئی ہے ہمراز کہاں

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۴۰)۔ تاہم یہ آسمان اور چاند اور ستارے اخلاص اور محبت کے ہمراز ہیں۔ (۱۹۵۸، سلام و پیام، ۲ : ۴۶۸)۔

ہم نفس میرا مسیحا، مرا ہمراز ہے خضر
پھر بھی کہتے ہو غم عشق میں رکھا کیا ہے

(۱۹۸۸، مرج البحرین، ۷۰)۔ [ہم راز (رک) کا ایک املا]۔

ہَمراہ (فت ہ، سک م) (الف)۔

ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق۔ (علمی اردو لغت)۔

ہَمراہ (ب) امث۔

رفاقت، سنگت، ہمراہ ہونے کی حالت یا کیفیت۔ ایک دایہ کے تئیں ہمراہ لے کر نقب کی راہ سے اس کی حویلی تک اور وہاں سے طرف باغ کے متوجہ ہوئی۔ (۱۷۷۵، نو طرز مرصع تحسین، ۱۳۳)۔ جب کبھی ہمراہ اور تصویروں کے یہ مرقع بھی صاحبان عالیشان کی نظر سے گزرا تو موجب بشاشت کا ہوا۔ (۱۸۴۵، پالی گلاٹ، ۱۴)۔ اس نے بچے کو ایک خادم کے ہمراہ کابل روانہ کیا۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۶۳)۔ [ہم + راہ (رک)]۔

ہَمراہی (فت ہ، سک م) (الف) صف۔

۱۔ ساتھی، رفیق، ہمسفر۔ اعجاز نے ----- بتایا کہ ان کا ہمراہی ----- آیا ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۷۶)۔

ہَمراہی (ب) امث۔

ہمراہ ہونے کی حالت یا کیفیت، ہمراہ ہونا۔ ادھر شب نوخیز کی ہمراہی تھی۔ (۱۹۲۲، مرگ نامہ، ۱۲)۔ **۳۔ مقابلہ، برابری۔**

تمن مکھ میں خدا کا نور ج نینا بھریا دیکھے
کتن صورت تمن سر بھر نہ ہمراہی کرن سکتا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۳)۔ [ہمراہ + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

ہَمرَدِیف (فت ہ، سک م، فت ر، ی مع) صف۔

ہم پایہ، ہم رتبہ، ایک ہی معنی کا۔

وہ اس درد و غم سے ہوئے ہیں ضعیف
کہ وہ دست و پا کے نہیں ہمردیف

(۱۸۶۱، حزن اختر، ۳۴)۔ غریب اردو میں نادار ہے لیکن عربی میں اول ہی اول یہ عجیب، نادر کا ہمردیف تھا۔ ز۔ (۱۹۲۳، سرگذشت الفاظ، ۷۶)۔ [ہم + ردیف (رک)]۔

ہَمرِشتَہ (فت ہ، سک م، کس ر، سک ش، فت ت) صف۔

ایک لڑ والا، رشتہ دار، ایک ہی دھاگے میں پرویا ہوا، جڑا ہوا۔ ایک خط کے ساتھ نوئیل کا خط بھی ہمرشتہ تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۶۵)۔ [ہم + رشتہ (رک)]۔

ہَمرَقص (فت ہ، سک م، فت ر، سک ق) صف۔

ایک ساتھ ناچنے والا، باہم رقص کرنے والے۔ ڈیوک آف کناٹ کے ساتھ ہمرقص ہوئیں۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۷۷)۔ [ہم + رقص (رک)]۔

ہَمرکابی (فت ہ، سک م، کس ر) امث.
جلو میں ساتھ ساتھ چلنے کا عمل، ہمراہی۔

عنیں جب اپر کوں شتابی کرے
تو تجھ ماہ نو ہمرکابی کرے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۷۴). میں نے اس سے کئی بار التجا کی تھی کہ آپ مجھے بھی اپنی ہم رکابی میں لے چلیں۔ (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی، ۲۰). [ہم + رکاب (رک) + ی، لاحقہ کیفیت].

ہَمرَنگ (فت ہ، سک م، فت ر، غنہ) صف.
ایک طرح کا، یکساں، ایک ہی رنگ کا۔

کہتا ہے آئینہ کہ سمجھ تربیت کی قدر
جن نے کیا ہے سنگ کو ہمرنگ آب کا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۷).

راسخ آشفتگی میں ہے ہمرنگ
خواب ہے حال اور حال کے خواب

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۷۰).

ہائے ری قسمت اک چڑیا کا بچہ اس میں پھنس نہ سکا
یوں تو بہت ہمرنگ سا تھا وہ دام سنہری ٹوپی کا

(۱۹۵۸، مجید امجد، نمکدان، ۵۶). کانوں میں ساڑھی کے ہمرنگ آویزے بھی ڈالے ہوئے تھے۔ (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۸۰).

برسوں سے تری طرف رواں ہوں
ہمت ہے تو انتظار کر لے

(۱۹۵۹، دشت وفا، ۹۳).

ابھی تک مجھ میں ہمت ہے میں واپس لوٹنا نہیں چاہتا۔

(۱۹۸۹، فٹ پاتھ کی گھاس، ۱۸۹). [ہم + رنگ (رک)].

ہَمتا (فت ہ، سک م) صف.
مانند، مثل، نظیر، مشابہ، ہمسر، برابر۔

شہِ قیرواں کا پسر تھا یکے
جو ہمتا نہ تھا اس کوں کیں اند کے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۰۴).

نہ اس نبی کوں خدا کے نبیاں میں جوڑا کیں
نہ اس ولی کوں ہے ہمتا ولیاں منے کس ٹھار

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۴۴).

یاں سوں روشن ہے ابوالابصار کوں
نیں ہے ہمتا احمدِ مختار کوں

(۱۷۵۴، ریاض غوثیہ، ۱۷۴).

وہ ختم رسالت نہیں جس کا کوئی ہمتا
اور ہے بھی جو کوئی شہ مرداں ہے برابر

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲۳۰).

شہزادے کے ڈھنگ پہ تو نہ چل
ہمتائے فلک نہ ہوگا بادل

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۴۵). شاہزادے آپ جانتے ہیں آج کل ترکوں میں میرا کوئی ہمتا نہیں ہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۴۱۵).

وہ محبوبِ الٰہی ہیں وہ مطلوب الٰہی ہیں
کہاں ہم سر کہاں ہمتا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

(۱۹۲۳، اعجاز نوح، ۴).

بلکہ تعلیم مساوات و محبت دے گا
فلٹر و بھر میں نہ ہوگا کوئی اس کا ہمتا

(۱۹۴۲، رنگ بست، ۲۲). علم و فضل کے لحاظ سے کوئی اس کا ہمتا نہیں۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، ستمبر، ۱۲). [ف].

ہَمتاب (فت ہ، سک م) صف ہم تاب۔
یکساں روشنی والا؛ برابر، مشابہ نیز ہم سر۔

منہ ہے کیا جو رنگ سے مہتاب کے ہمتاب ہو
غازہ سے ہر چند چمکے رنگ روئے مہ لقا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۰). [ہم تاب (رک) کا ایک املا].

ہَمتائی (فت ہ، سک م) امث.
برابری، ہمسری نیز مشابہت، مماثلت۔ بھائیوں کی ہمتائی سے نہ ہندوستان پر یورش میسر ہوئی نہ اس کے ممالک مسخر ہوئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۸۲). کافرادائی میں سلمٰی و لیلٰی کو گلچہر و شیریں کی ہمتائی کا دعوے نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۲۶، غلبہء روم، ۳۴). [ہمتا + ئی، لاحقہء نسبت].

ہَمتَگ (فت ہ، سک م، فت ت) صف ~ ہم تگ۔
ہم قدم، قدم بہ قدم نیز ہم سر، مثل۔

گلگوں کوئی کیا اس سے ہو پھر ہمسر و ہمتگ
جب خوں ہوئی تب پہنچی حنا اس کے قدم تک

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۱ : ۱۰۸). [ہم تگ (رک) کا ایک املا].

ہِمّتی (کس ہ، شد م بفت) (الف) صف.
ہمت والا، جس میں ہمت ہو، باہمت، دلیر، بہادر، بے خوف، جری۔ جو بادی ہیں کرتے ہیں کرو متی جو آبی جواں مرد ہیں ہمتی. (۱۸۹۵، نور نامہ (مہذب اللغات)).

ہِمّتی (ب).
بطورِ لاحقہء صفت۔ ان کی بلند ہمتی قابل صد تقلید و ہزار آفریں۔ (۱۹۵۹، خطوط ماجدی، ۲۵۲). ان کی جواں ہمتی ـــــ کو ـــــ خواتین تنقیدی نگاہوں سے دیکھتی تھیں۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۲۲۷). [ہمت + ی، لاحقہء نسبت و صفت].

ہَمجا (فت ہ، سک م) صف ~ ہم جا۔
یکجا؛ ایک جگہ، ایک ساتھ۔ عام آکسیجن کے تین ہمجا آئیسوٹوپ ـــــ ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۵، غیر نامیاتی کیمیا، ۳۷۹). [ہم جا (رک) کا ایک املا].

ہَمجائی (فت ہ، سک م) امث.
ہم جا ہونے کی حالت، ایک جگہ ہونے کی کیفیت۔ ان الفاظ کی ہمجائی سے ـــــ مطالعے میں ـــــ اسناد تلاش کرنا آسان ہوگیا ہے۔ (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۲). [ہمجا + ئی، لاحقہء کیفیت].

ہَمجِنس (فت ہ، سک م، کس ج، سک ن) صف ہم جنس۔

رک : ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب؛ اُسی ایک جنس والا، ایک صنف اور ایک ہی قسم کا، ہم رتبہ، ہم مرتبہ۔ اپنے ہمجنس سے اونٹ کے بچے کا قصہ سنانا۔ (۱۸۰۲، خرد افروز، ۴۴). جس طرح چار ہمجنس مل کر یہاں بیٹھتے ہیں ۔۔۔۔ دل خوش کرتے ہیں ۔ (۱۸۶۸، مقالات مولانا محمد حسین آزاد، ۳۱۴).

روح ہے جب تک بدن میں عشق ہمجنسوں سے ہو
عشق بھی اِک مذہب اسلام ہی کا نام ہے

(۱۹۰۸، باقیات اقبال، ۱۰۹). جن لوگوں کے دلوں میں سچائی اور راستی کا عنصر ہے وہ خود اپنی ہمجنس شے کے طلبگار اور خریدار ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۱۰۲). [ہم جِنس (رک) کا ایک املا].

ہَمجِنسی (فت ہ، سک م، کس ج، سک ن) امث ~ ہم جنسی۔

رک : ہم جنسی؛ ایک جنس ہونا، ہم ذات ہونا۔ صحرائی ہرن ہمجنسی کے سبب سے پیوستہ ہوتا ہے اور پائے بند ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۷۳۱). [ہمجنس + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

ہَمجولَن (فت ہ، سک م، و مج، فت ل) صف مث؛ ~ ہم جولن۔

سہیلی، ہم جولی۔ ایک بار اُنکی کسی ہمجولن نے دروازے پر آواز دی۔ (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۳۵). [ہم جولن (رک) کا ایک املا].

ہَمجولی (فت ہ، سک م، و مج) صف ~ ہم جولی۔

(رک : ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب) ہم عمر، ساتھ کھیل کر بڑے ہونے والے، ہم سن ، ساتھی؛ سہیلی۔

جی ہی کچھ رھتی نہیں دھڑ میں نری پولی ہے تو
اے ددا فرہاد کش بڑھیا کی ہمجولی ہے تو

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۰۴). متوسط درجہ کے بھی رئیسوں اور اشراف سے جو گویا ہمارے ہمجولی یعنی ہمارے سے درجہ اور رتبہ کے سے تھے دوستانہ ملا۔ (۱۸۶۹، مکاتیب سر سید احمد خاں، ۱۶). عورت اپنی ہمجولی سے عشق کی واردات و کیفیات کی اس طرح توجیہ کرتی ہے۔ (۱۹۵۸، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۱۰۸). ڈاکٹر میر سید تہور علی بچپن میں میرا ہمجولی تھا۔ (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ، ۹۰). [ہم جولی (رک) کا ایک املا].

---پَن (---فت پ) امث.

ہم جولی ہونے کی حالت، دوستی، یاری۔ تم دونوں کے درمیان بے تکلفی اور ہمجولی پن ہے۔ (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲ : ۱۵۵). [ہمجولی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ہَمچَشم (فت ہ، سک م، فت چ، سک ش) صف ~ ہم چشم۔

رک : ہم چشم؛ ہم سر، برابر کا، ہم رتبہ، مقابل۔

سو وہ اب ہمچشم ٹھہرا ہے ہمارا یا نصیب
تھا لکھا اپنا کہ ہم میں وہ بھی شامل ہوئے گا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۸). آنکھ چرانے سے ہمچشم چشمک کرتے تھے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۱۹). خدا کی قسم جو اپنے ہمچشم با وضع شریف خوش فکر آدمیوں کا ریل پر ساتھ ہو تو جی خوش ہو جاتا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۸۳). آدمی نعمتوں کا، جو اسے حاصل ہیں خیال کیا کرے تو پائیے گا کہ ایک دو بات میں فی زعمہ ہم چشموں سے کم ہے۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۸۷). [ہم چشم (رک) کا ایک املا].

ہَمچَشمی (فت ہ، سک م، فت چ، سک ش) امث ~ ہم چشمی۔

رک : ہم چشمی؛ ہم چشم ہونے کی حالت یا کیفیت، ہمسری، برابری۔

کس کی ہمچشمی کا دعویٰ تو رکھے ہے ناحق
کچھ بھی سوجھی ہے تجھے کہیو صبا نرگس سے

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۹۰).

کرے جو خال صنم سے ہمارے ہمچشمی
تو بن ہی جائے مقرر وہ زاغ پتھر کا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۷). [ہمچشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ہَمچُو / ہَمچُوں (فت ہ، سک م / و مع) حرف تشبیہ۔

مانند، اسی طرح۔

ہمچوں سکندر ذوالقرنین شہدا کربلا شاہ حسین

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، علیگڑھ ۱۹۵۷ء، ۶، ۲ : ۵۰)). ہوا چیڑ اور ہمچو قسم کے درختوں کی خوشبو سے لدی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ (۱۹۷۱، تحدیث نعمت، ۸۷). دیسی روساء کے لیے ہمچو قسم کی تدابیر اور حوصلہ مندی کی ضرورت ہم ۔۔۔۔ ظاہر کر چکے ہیں۔ (۱۹۹۷، صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۲). [ف].

---ما / مَن (دِگرے) دِیگرے نِیست کہاوت.

میرے یا ہمارے مثل دوسرا نہیں ہے، خود ستائی کے موقعے پر کہتے ہیں، طنزاً بھی کہتے ہیں اور مذاقاً بھی دیگرے کے بجائے ڈنگرے بھی کہہ دیتے ہیں۔ زعم حکومت اور نشۂ جوانی اس کے دماغ میں کچھ ایسا سما گیا تھا کہ وہ خیال کرنے لگا کہ ہمچو من دیگرے نیست ۔ (۱۸۹۵، جہانگیر، امراؤ علی، ۴). نہ وہ سمجھتا ہے کہ ہمچو ماد گرے نیست، نہ ہمارے ان حضرات کو یہ خیال ہے کہ اس سے چھو گئے تو دامنِ عبا پلید ہو جائے گا۔ (۱۹۰۶، مخزن، لاہور، اکتوبر، ۳). بڑا تیر مارا کہ دو روز تیمار داری کر لی، سمجھ بیٹھیں کہ ہمچو من دیگرے نیست ۔ (۱۹۲۶، چچا چھکن، ۸۰). ہمچو ما دیگرے نیست کے نشے میں جھومنے والوں یا گروہ بندی کی بدولت علامۃ الدہر ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں جو غرور و نخوت کے عیوب نظر آتے ہیں، ان سے بالکل پاک تھے۔ (۱۹۹۱، اردو نامہ، لاہور، جون، ۱۳).

ہَمخانَہ (فت ہ، سک م، فت ن) صف ~ ہم خانہ۔

رک : ہم خانہ؛ ایک گھر میں رہنے والے، ساتھی، ہمراہی، شریک۔

اچھے غم کے باڑے میں ہمخانہ عشق
دھری بزم کا گنج ویرانہ عشق

(۱۶۵۴، گلشن عشق، ۳۴).

نقشِ اعظم سے دلِ پُر داغ ہمخانہ ہوا
میں ترا اسمِ جلالی پڑھ کے دیوانہ ہوا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۶۷). [ہم خانہ (رک) کا ایک املا].

ہَمخِدمَت (فت ہ، سک م، کس خ، سک د، فت م) صف ~ ہم خدمت۔

رک : ہم خدمت؛ ایک طرح کی یا ایک ہی شخص کی خدمت کرنے والے۔ میں بھی تیرا اور تیرے بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہمخدمت ہوں ۔ (۱۹۵۱، انجیل مقدس (نیا عہد نامہ ترجمہ)، ۲۵۹). [ہم خدمت (رک) کا ایک املا].

ہَمخُواب (فت ہ، سک م، و معد) صف ~ ہم خواب۔

رک : ہم خواب؛ ساتھ سونے والا؛ ہم بستر. (جامع اللغات). [ہم خواب (رک) کا ایک املا].

--- ہونا ف مر محاورہ.

ایک ساتھ سونا، مباشرت کرنا، ہم بستر ہونا۔ اس مرد کے لیے جو حائض عورت کے ساتھ ہمخواب ہو یہ حکم ہے۔ (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۴۴۷).

ہمخوابہ (فت ہ، سک م، و معد، فت ب) صف مث؛ ~ ہم خوابہ.

ساتھ سونے والی، ہم بستر؛ مراد: بیوی، منکوحہ۔ شاید آدمیوں کی یہی وضع ہے جو رات کو اپنی ہمخوابہ کے گلے لگ کر نہ سوئیں الگ پڑے رہیں۔ (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۲۲). واہ پھر کیا پوچھنا ہے تمھاری سی دلبر ہمخوابہ اور ـــــ کون ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۳۸۵). [ہم خوابہ (رک) کا ایک املا].

ہمخوابی (فت ہ، سک م، و معد) امث.

رک : ہم خوابی؛ ساتھ سونے کا عمل یا حالت، ہم خواب ہونے کی حالت یا کیفیت؛ مباشرت، ہم بستری، صحبت، مجامعت۔

یہ نون و واؤ ہاؤ یا سے ہم مطلب سمجھتے ہیں
کہ ناز و وصل و ہمخوابی کو وہ یوسف لقا سمجھے

(۱۹۲۸، مرقع لیلیٰ مجنوں، ۴۵). [ہم خوابی (رک) کا ایک املا].

ہمخیال (فت ہ، سک م، فت خ) صف ~ ہم خیال.

رک: ہم خیال؛ ایک فکر یا ایک ارادہ رکھنے والے۔ ان کی پُرزور شخصیت اور اعلیٰ اخلاق نے ان کا ایک ہمخیال اور پیرو گروہ پیدا کر دیا تھا۔ (۱۹۸۷، سر سید حالی کا نظریۂ فطرت، ۲۰). [ہم خیال (رک) کا ایک املا].

ہمدرد (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) صف ~ ہم درد.

رک: ہم درد؛ دکھ درد کا ساتھی، درد مند، غم خوار۔ اپنے ہمدرد پاس درد کہی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۵).

جو دھن ہوئی خوش حال، سن اسکا بول
سمج ہمدرد کئی درد دل کا کھول

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۹۵).

بسکہ ہے سینۂ صد چاک سیں ہمدرد میرے
سر بسر چاک گریبان ہے دیواں میرا

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۵).

نہ کوہکن ہے نہ مجنوں کہ تھے مرے ہمدرد
میں اپنا درد محبت کہوں تو کس سے کہوں

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۱۷۴). ایک پری رخ ... نیک سیرت کو اس درجہ ہمدرد پایا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۶۱). اب پولیس فوج اور سارا عملہ یا ہندو تھا یا سکھ، مسلمان عوام کا ... ہمدرد اور غم گسار کوئی نہ تھا۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۱۲۳). بیٹا ماں کا ہمدرد ہوا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۴). [ہم درد (رک) کا ایک املا].

ہمدردانہ (فت ہ، سک م، فت د، سک ر، فت ن) صف؛ م ف.

ہمدردوں جیسا؛ ہمدردوں کا سا، ہمدردی سے متعلق، ہمدردی کا۔ رام دھن مصر نے چودھری کی طرح ہمدردانہ انداز سے دیکھ کر پوچھا اگر تمھیں کچھ عذر ہو تو کہو۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۱۴۶). گبریئل کے دل میں ایک نیا ہمہ گیر ہمدردانہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶، معیار، ۲۶). گب ... اسلامی حکومت میں جمہوری انداز میں زندگی گزارنے کی اجازت کو ... ہمدردانہ نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۳۰۶). [ہمدرد + انہ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ہمدردی (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) امث ~ ہم دردی.

رک: ہم دردی؛ ہمدرد ہونے کی حالت یا کیفیت.

بوح سرے تجہ سوں پامردی ہوئے
درد بن کوئی دھن کا ہمدردی نہوے

(۱۸۵۳۴، ریاض غوثیہ، ۸۹). بندگان خدا کی جان بچانے میں اس درجہ شجاعت اور ہمدردی ظاہر کی تھی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۵۲).

شاہد قدرت کا آئینہ ہو دل میرا نہ ہو!
سر میں جز ہمدردی انساں کوئی سودا نہ ہو

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۸). جس کی مصیبت سے شہر بھر کو ہمدردی تھی۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۷۱). شکست میں فتح کے اسباب مہیا کیے جاتے ہیں اور دشمن سے ہمدردی کرا دی جاتی ہے۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۲۷). ہمارے یہاں عربوں سے ہمدردی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اسرائیل میں کسی اچھائی کا دیکھ لینا کسی سنگین جرم کے مرتکب ہونے سے کم نہیں سمجھا جاتا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۴۲). [ہم دردی (رک) کا ایک املا].

ہمدرس (فت ہ، سک م، فت د، سک ر) صف ~ ہم درس.

رک: ہم درس؛ ہم مکتب، ہم سبق، ساتھ سبق پڑھنے والا۔ محمد شریف ... پادشاہ کا ہمدرس اور ہمباز تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۵۹۵). یہ میرے ایک ہمدرس دوست کی لاش ہے۔ (۱۹۱۵، روح الاجتماع، ۸۴). کھیل کود کے ساتھی مسرور بچپن کے ہمدرس اور ندیم سب گئے۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۲۶۴). [ہم درس (رک) کا ایک املا].

ہمدست (فت ہ، کس م، فت د، سک س) (الف) صف ~ ہم دست.

۱. رک: ہم دست؛ ہمراہ، ساتھ، شریک و رفیق.

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمدست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ نسبت ہے

(۱۶۳۵، سب رس، ۵۳).

سردار نام آ ور اور مسعود خاں تھا ہور اٹل
شہ کی حکومت کابی صف ہمدست اسی سردار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۶۴). آخرش دونوں ہمدست مجلس سے بر آئے اور میں اجازت و دستوری اُس جوان سے لے کر سبکدوش اٹھا۔ (۱۷۷۵، نوطرزِ مرصع، تحسین، ۹۹). ۲. دستیاب، میسر، ملنا، حاصل۔ مختلف قسم کی کھادوں میں ..... بہت استعمال کیا جاتا اور آسانی کے ساتھ ہمدست ہو سکتا ہے۔ (۱۹۲۳، تربیت جنگلات، ۲۴۸). درخواست جو .... اس مقدمہ کی تجویز ثانی کے لیے پیش کی جاتی ہے جس کی سماعت ہو چکی ہوتی ہے کسی قانونی غلطی یا بعد تصفیہ کے کسی جدید شہادت کے ہمدست ہونے پر۔ (۱۹۸۸، کشاف قانونی اصطلاحات، ۳ : ۱۳۷۸). ۳. پہلوان جو لڑائی سے پہلے دوسرے پہلوان سے ہاتھ ملائے.

ہمدست لاکھ رستم دستاں ہو اس سے کب
ہاتھ اس کا تھا وہ ہاتھ کہ جس نے بحکم رب

(۱۸۷۵، مرزا دبیر (مہذب اللغات).

ہمدست (ب) م ف.

بمعرفت، ذریعے سے۔ جھگڑے اور قصے بطور عریض ہمراہ خادموں کے ہمدست اوس کے پاس بھیجدیے جاتے تھے۔ (۱۸۴۷، ترجمہ تاریخ ابوالفدا، ۲ : ۵۵۴). آپ نے .... گورنر جنرل کو ایک خریطہ لکھا اور ہمدست منشی ہر پرشاد اپنے وکیل کے بھیجا۔ (۱۹۲۹، تذکرہ کاملان رامپور، ۴۷۹). [ہم دست (رک) کا ایک املا].

ہَمدِ گَر (فت ہ، سک م، کس د، فت گ) م ف ~ ہم دگر.

رک : ہم دگر؛ باہم آپس میں، دونوں ایک دوسرے سے. بعد مدت یہ صحبت ہمد گر میسر ہوئی. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۲۰۵). امراض جسمانی کا بیان اور اخلاص ہمد گر کی شرح کے بعد ہجوم غم ہائے نہانی کا ذکر کیا کروں. (۱۸۶۸، خطوط غالب، ۲ : ۴۱۸). مشورہ صلاح ہمد گر... اس کو از سر نو مرتب کریں. (۱۸۹۴، مقالات حالی، ۲ : ۱۹). پانی کی موجیں جا بجا جھیلوں میں بیتابی سے ہمد گر سبقت کرتی ہوئی چاہتی ہیں کہ... پہلو میں جا ٹھہریں. (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، یکم اپریل، ۴۵). [ہم دگر (رک) کا ایک املا].

ہَمدِ گری (فت ہ، سک م، کس د، فت گ) امث.

ایک دوسرے کے ساتھ ہونے کی حالت. خوشا حال ان لوگوں کا کہ اپنے اوقات کو ---- ہمدردی ہمد گری میں صرف کرتے ہیں. (۱۸۶۵، مقالات محمد حسین آزاد، ۱۰۳). [ہمد گر + ی، لاحقۂ نسبت].

ہَمدَم (فت ہ، سک م، فت د) (الف) صف ~ ہم دم.

رک : ہم دم؛ رفیق، یار، دوست.

قضا یکایک آ کھڑیا یوں شاہ عالی قدر پر
دلدار کوئی نین ہو سکیا بن رب نہ کوئی ہمدم ہوا

(۱۷۰۵، بیاض مراثی (رمزی)، ۲ : ۴۸).

درجے درجے رہیں وہ ذی ہوش
ہم خانہ و ہمدم و ہم آغوش

(۱۸۳۸، گلزارِ نسیم، ۳۴). کیونکر زندگی بسر کروں اسے چھوڑ کر بے تامل میرے ہمدم اور ہم قدم بنو. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۳۰).

جبریل: ۔ ہمدمِ دیرینہ! کیسا ہے جہانِ رنگ و بو؟
ابلیس: ۔ سوز و ساز و درد و داغ و جستجوئے آرزو

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۹۲). دونوں کے دلوں کا احساس ایک تھا اور دونوں کے دماغ ایک دوسرے کے ہمدم ہے. (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۷۸).

ہَمدَم (ب) امذ.

حقہ. (ماخوذ : علمی اردو لغت). [ہم دم (رک) کا ایک املا].

ہَمدَمی امث ~ ہم دمی.

(فت ہ، سک م، فت د). رک : ہم دمی؛ گہری دوستی، یارانہ؛ ساتھ، رفاقت.

نہیں گر ہمدمی آساں نہو یہ رشک کیا کم ہے
نہ دی ہوتی خدایا آرزوئے دوست دشمن کو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۲۸).

تشہیر کا ذریعہ ہے یادوں کی ہمدمی
کیوں ہو نہ بوئے گل کو نسیم و صبا سے ربط

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۸۷). ان زبانوں کے شاعر---- اس کی زبان سے ہر سطح پر ہمدمی کا دعویٰ رکھتے ہیں. (۱۹۷۰، شیرازۂ خیال، ۱۳۹). [ہمدم + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہَمدوش (فت ہ، سک م، وج) صف ~ ہم دوش.

رک : ہم دوش؛ برابر، برابر، شانہ بشانہ، دوش بدوش.

بڑھتا ہی گیا اس کے تعلق کے برابر
ہے رشکِ عدو ہمسر و ہمدوشِ محبت

(۱۸۹۵، دیوان ذکی، ۵۳).

مشکلیں امت مرحوم کی آساں کر دے
مور بے مایہ کو ہمدوش سلیماں کر دے

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۱۸۵). ہم رشتہ و ہم رنگ ہو کر ایک نئی رفعت سے ہمدوش اور ایک نئی وحدت سے ہم کنار ہوتے نظر آتے ہیں. (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۷). [ہم دوش (رک) کا ایک املا].

ہَمدَہَن (فت ہ، سک م، فت د، ہ) صف.

رک : ہم دہن؛ ہم سخن، ہم کلام.

دل کو کمال گرم بیانی کا شوق ہے
گلخن سے ہمدہن ہوں میں شعلے سے ہم زباں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۳). [ہم دہن (رک) کا ایک املا].

ہَمدِیگر (فت ہ، سک م، ی مع، فت گ) صف ~ ہم دیگر.

رک : ہم دیگر؛ ہم دگر؛ باہمی، ایک دوسرے کا.

کوئی آگاہ نہیں باطنِ ہمدیگر سے
ہے ہر اک فرد جہاں میں ورق ناخواندہ

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷). [ہم دیگر (رک) کا ایک املا].

ہَمرا (فت ہ، سک م) اسم ضمیر.

ہمارا نیز میرا.

جا کے حکم سوں نور ظہورا ہمرا وہ ہی مرشد پورا

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۷۸).

سبھی کام ہمرے کہا واہ واہ
بورے یا بھلے ان کا ہو روے سیاہ

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۱۴۱).

ہمرے باپ کا گریادت ہے ۔

(۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۵۶). جنگل ماملیہ لاگے رے دیا، ہمرے اللہ. (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۹۹). [ہمارا (رک) کی تخفیف].

ہَمراز (فت ہ، سک م) صف ~ ہم راز.

رک : ہم راز؛ بھید سے واقف، رازداں، محرم اسرار. تیرے تائیں جو میرا کہناں اعتبار نہیں آوتا تو جو کوئی کہ تیری بہت سی ہمراز ہوئے اور اعتبار ن ہوئے تس کے تائیں بھیج ۔. (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۱۳۳). شاہزادے نے کہا کہ تو ایک مدت سے اس شہر میں مسافروں کی دمساز رہتی ہے اور عاشق مزاجوں کی ہمراز رہتی ہے. (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۱۲).

مصحفی یار تو سب دشمنِ جاں ہیں میرے
رازِ دل کس سے کہوں کوئی ہے ہمراز کہاں

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۴۰). ہموطن شمشاد کا قمری کا میں ہمراز ہوں اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں. (۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۹). تاہم یہ آسمان اور چاند اور ستارے اخلاص اور محبت کے ہمراز ہیں. (۱۹۵۸، سلام و پیام، ۲ : ۴۶۸).

ہم نفس میرا مسیحا، مرا ہمراز ہے خضر
پھر بھی کہتے ہو غم عشق میں رکھا کیا ہے

(۱۹۸۸، مرج البحرین، عشرت حسین عشرت، ۷۰).

دو ساتھی تنہائی کے سدا مرے ہمراز
گنبد ہے آکاس کا اور مری آواز

(۲۰۰۷، طاہر سعید ہارون، میگھ ملہار، ۱۴۸). [ہم راز (رک) کا ایک املا].

ہَمرَاہ (فت ہ، سک م) (الف) صف ~ ہم راہ.

رک: ہم راہ؛ ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق. قدیم دیانت دار امانت شعار ہمراہ کر رخصت کیا. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۰۱).

ہَمرَاہ (ب) امذ.

ساتھ، سنگ. ایک دایہ کے تئیں ہمراہ لے کر نقب کی راہ سے اس کی حویلی تک اور وہاں سے طرف باغ کے متوجہ ہوئی. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع تحسین، ۱۳۳). جب کبھی ہمراہ اور تصویروں کے یہ مرقع بھی صاحبان عالیشان کی نظر سے گزرا تو موجب بشاشت کا ہوا. (۱۸۴۵، پالی گلاٹ، ۱۴). دو تین گھنٹے کے بعد اسی عورت کو ہمراہ لے کر ثریا بیگم استانی جی کے ہاں گئیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۳۵). بیوی اور بچے کو ہمراہ لیتے تبدیلیٔ آب و ہوا کے لیے بہاولپور چلے گئے. (۱۹۴۴، آنچل، ۹۶). اس نے بچے کو ایک خادم کے ہمراہ کابل روانہ کیا. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۶۳). [ہم راہ (رک) کا ایک املا].

ہَمرَاہی (فت ہ، سک م) (الف) صف ~ ہم راہی.

ساتھی، رفیق؛ ہمسفر، ساتھ چلنے والا. ہمراہی نشان کھولے ہوئے تلواریں تولے ہوئے جاتے ہیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶۶۱). اور پھر ہمراہیوں سے کچھ کہتا آگے بڑھ گیا. (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۹۰). اعجاز نے ... بتایا کہ ان کا ہمراہی ... آیا ہے. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۷۶).

ہَمرَاہی (ب) امث.

۱. ہمراہ ہونے کی حالت یا کیفیت، رفاقت، سنگت. بیٹے کا بھی جہاز ڈوبا یارانِ ہمراہی عالم بقا کو راہی ہوئے. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۱۰۱). ادھر شب نوخیز کی ہمراہی تھی. (۱۹۲۲، مرگ نامہ، ۱۲).

اس لمحے کی ہمراہی محسوس کرو
اس سے تمھارا بس اتنا ہی رشتہ ہے

(۱۹۸۷، زندہ پانی سچا، ۴۴). **۲. مقابلہ، برابری.**

تمن مکھ میں خدا کا نور مج نینا بھریا دیکھے
کنن صورت تمن سر بھر نہ ہمراہی کرن سکتا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۳). [ہم راہی (رک) کا ایک املا].

ہَمرَدِیف (فت ہ، سک م، فت ر، ی مع) صف ~ ہم ردیف.

۱. ہم پایہ، ہم رُتبہ؛ رک: ہم ردیف.

وہ اس درد و غم سے ہوئے ہیں ضعیف
کہ وہ دست و پا کے نہیں ہمردیف

(۱۸۶۱، حزن اختر، ۳۴). **۲. ایک ہی معنی کا، ہم معنی.** غریب اُردو میں نادار ہے لیکن عربی میں اول ہی اول یہ عجیب، اور نادر کا ہمردیف تھا. (۱۹۲۳، سرگذشت الفاظ، ۷۶). [ہم ردیف (رک) کا ایک املا].

ہَمرِشتگی (فت ہ، سک م، کس ر، سک ش، فت ت) امث ~ ہم رشتگی.

ہم رشتہ ہونے کی حالت؛ رک: ہم رشتگی. وہ ان کے شعور کی پختگی فکر و خیال کی مضبوط ہمرشتگی اور ذہنی بلوغ کا ثبوت ہے. (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۵۴). [ہم رشتہ (بحذف ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت].

ہَمرِشتَہ (فت ہ، سک م، کس ر، سک ش، فت ت) صف ~ ہم رشتہ.

ایک لڑ والا، ایک ہی دھاگے میں پرویا ہوا، جڑا ہوا؛ مراد: ساتھ، منسلک. ایک خط کے ساتھ نوئی کا خط بھی ہمرشتہ تھا. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۶۵). [ہم رشتہ (رک) کا ایک املا].

ہَمرَقص (فت ہ، سک م، فت ر، سک ق) صف ~ ہم رقص.

ساتھ ناچنے والا، باہم رقص کرنے والے.

اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں

(۱۹۴۱، ماورا، ۹۹). ڈیوک آف کناٹ کے ساتھ ہمرقص ہوئیں. (۲۰۰۳، اجم اعظم، ۷۷). [ہم + رقص (رک)].

ہَمرِکاب (فت ہ، سک م، کس نیز فت ر) صف ~ ہم رکاب.

سواری کے ساتھ؛ مراد: ہمسفر، ہم راہ، ساتھ چلنے والا. مشغول مگس رانی میں ہمرکاب تپائی بردار. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، سرور، ۱۱۴). ہمرکابوں نے صلاح دی کہ بادشاہ ... کمک کو جائے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۸ : ۶۲). برطانوی افسر کے ہمرکاب یا ہم موٹر تھا. (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۲۰۸). [ہم رکاب (رک) کا ایک املا].

ہَمرِکابی (فت ہ، سک م، کس نیز فت ر) امث ~ ہم رکابی.

ساتھ ساتھ چلنے کا عمل، رفاقت، ہمرہی.

عنیں جب اپر کوں شتابی کرے
تو تجھ ماہ نو ہم کابی کرے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۷۴). ہمرکابی کے چند لمحوں کے علاوہ ازلی تنہائی کا لق و دق صحرا ہے. (۱۹۹۰، سرور نو، ۸۷). [ہمرکاب + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہَمرَنگ (فت ہ، سک م، فت ر، غنہ) صف ~ ہم رنگ.

رک: ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب؛ ایک ہی رنگ کا، ایک طرح کا، یکساں.

کہتا ہے آئینہ کہ سمجھ تربیت کی قدر
جن نے کیا ہے سنگ کو ہمرنگ آب کا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۷). فیروزی چھت گیری ہمرنگ جھالر لگی ہوئی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۴۳۵).

ہائے ری قسمت اک چڑیا کا بچہ اس میں پھنس نہ سکا
یوں تو بہت ہمرنگ سا تھا وہ دام سنہری ٹوپی کا

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۷۱). کانوں میں ساڑھی کے ہمرنگ آویزے بھی ڈالے ہوئے تھے. (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۸۰). [ہم رنگ (رک) کا ایک املا].

--- کی دُون/دونے امث امذ.

(گنجفہ بازی) تاش کے ایک کھیل کا اصول ہے کہ جسے ایک رنگ کے پتے ملتے ہیں وہ اپنے حریف سے ایک کی دو لیتا ہے پس اسی سے یہ اصطلاح ہو گئی کہ ایک کے ساتھ ہمیشہ دور رہتے ہیں؛ جوئے میں دوگنی رقم لگانے کا عمل.

کیوں نہ وو ہمرنگ کی دونے کرے ایک آن میں
ایک تو ہے رنگ سبزہ تسپہ سبزہ کان میں

(۱۸۰۹، جرات، د، ۲۶۸). اچھی جوڑ چھپکی، ہمرنگ کی دون ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۶۳۴).

ہَمَرو (فت ہ، م، مج نیز ولین) صف.

رک: ہمارا. (پلیٹس). [مقامی].

ہَمَرو (فت ہ، سک م، ولین) (الف) صف ~ ہم رو.

ہمراہ، ہمسفر، ساتھ چلنے والا؛ رفیق. (نوراللغات؛ فرہنگ عامرہ).

ہَمَرو (ب) امذ.

وہ گھوڑا جو پانچ سال کا ہوگیا ہو اور اس کے سب دانت نکل آئے ہوں. (جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہم رو (رک) کا ایک املا].

ہِمرُو (کس ہ، سک م، و مع) امذ.

ایک کپڑے کا نام جس کی عموماً پرانے زمانے میں شیروانی بنوا کر پہنتے تھے، ادنیٰ قسم کا ریشمی یا ریشم اور سوت کا ملواں پھول دار بناوٹ کا کپڑا، تافتہ، تافتا. اورنگ آباد کے ہمرو اور مشروع زمانۂ حال میں نہایت عمدہ اور بہ نسبت کلوں کے پارچہ کے زیادہ پائدار بھی ہوتے ہیں۔ (۱۸۸۹، رسالہ حسن، جولائی، ۲ : ۵). مشروع، ہمرو، جامہ وار، زربفت، کلابتو بادلہ ریشمی کپڑے یہ چیزیں خاص اورنگ آباد میں تیار ہوتی ہیں۔ (۱۹۱۷، رسالہ العصر (پٹنہ)، ۴، ۶ : ۵۷۶). سبز ہمرو کی شیروانی پہنے گنگناتے ہوئے چنو نواب اندر آئے۔ (۱۹۶۳، جگنو اور ستارے، ۱۵۲). صنعت و حرفت میں عجیب و غریب گل کاری کے برتن قالین کمخواب مشجر، ہمرو، اورنگ آباد کے زربفت اور شال مشہور ہیں۔ (۱۹۷۳، ہماری زندگی، ۱۵). [مقامی].

ہَمَرہ (فت ہ، سک م، فت ر) صف؛ امذ؛ ~ ہم رہ.

رک: ہم راہ؛ ساتھ چلنے والا، ساتھی، رفیق نیز ساتھ، سنگ، ہم سفر۔

کہتی ہے مجھ سے مغفرت ہووے گی خوب یہ غزل
ہمرہ نعت و منقبت کر اسے انصرام دو

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲۲۵).

کفر و دیں دونوں سے ہے مذہب عشاق جدا
نہ وہ کافر کے ہیں ہمرہ نہ مسلمان کے ساتھ

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۰۶).

ٹپک بلندی گردوں سے ہمرہ شبنم
مرے ریاض سخن کی فضا ہے جاں پرور

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۲۰).

شیخ صاحب! ہمرہ پیر مغاں
میکدے میں کیا ہوا گم ہوگئے

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۸۱). [ہم رہ (رک) کا ایک املا].

ہَمَرہاں (فت ہ، سک م، فت مج ر) صف ج.

ہمرہ (رک) کی جمع؛ ساتھ چلنے والے، ہم سفر؛ ساتھی، دوست۔

گئے کدھر کو مجھے چھوڑ ہمرہاں افسوس
کہ ہوں میں دشت میں اور خطرۂ پلنگ اور شب

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۳۱). جب اور سب ہمرہان خود بدولت کو فوجدار صاحب نے مصروف مکالمہ پایا تو عراقی رشک حمار کو اک ذرا کڑکڑایا۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۲۱۸). [ہمرہ + ان، لاحقۂ جمع].

ہَمَرہی (فت ہ، سک م، فت ر) امث.

ہمراہ ہونے کی حالت، رفاقت، ساتھ۔

رشتۂ ہمرہی کو ڈالو توڑ
آہ جاؤ مجھے یہیں تم چھوڑ

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۵۱).

مجھ سے نسیم صبح بھی پیچھے کہیں رہی
مقدور ہر کسی کا نہیں میری ہمرہی

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۲۶۹).

میرے ہی عدو کے ساتھ چلنا
مجھ سے ہے سوال ہمرہی کا

(۱۸۸۴، مضامین رفیع، ۵ : ۳). اس سفر میں مولانا شبلی کی ہمرہی اس حیثیت سے تعجب انگیز ہے کہ وہ کوئی ایسا سرکاری امتیاز یا شان ریاست نہیں رکھتے تھے۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۱۸۲). ایک مدقوق چارپائی کی ہمرہی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، اردو افسانہ تحقیق و تنقید، ۳۱۵). میں ۔۔۔۔ اس سے اجازت طلب کر رہا ہوں یا دعوت ہمرہی دے رہا ہوں۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۲۴۲). [ہمرہ + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہَمَرئی (فت ہ، سک م، فت ر) امث قدیم.

رک: ہمرہی۔

نہیں لشکر آرام سیں امید رفاقت
ہے جب سیں مجھے ہمرئی قافلۂ غم

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۲۷). [ہمرہی (رک) کا قدیم املا].

ہَمری (فت ہ، سک م) اسم ضمیر (قدیم)۔

ہماری، میری۔

پنچ بہادر کہاں ہیں آئیں ہمری ارج گرج سن جائیں

(؟، بیٹو پرشاد (ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۳۸۶)). لے بھیا ہم کا جانی (ہم کیا جانیں) ہمری اتنی اوں بر (عمر) آئی ہم سارے (سالے) پھریدوں کا آج تک ناہیں جانا کون ہے۔ (۱۹۳۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۵، فروری، ۹).

ہَمز (فت ہ، سک م) امذ.

۱۔ نچوڑنا، کچلنا؛ اطلاع دینا، مخاطب کرنا؛ جلنا. (اسٹین گاس؛ فرہنگ عامرہ). ۲۔ اشاروں سے بلانا یا عیب بیان کرنا، آنکھ مارنا۔ ہمز کے معنی اشارے سے عیب بیان کرنا خواہ ہاتھ سے یا آنکھ سے یا سر وغیرہ سے۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۳۵۶). ۳۔ (چھاتی پر ہاتھ مار کر) دبانا، ہٹانا. ہمز کے معنی چھاتی پر مار کر اور دبا کر ہٹانے اور دور کرنے کے ہیں۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۱۱۴). ۴۔ (شیطانی) وسوسہ، برا خیال۔

کھاتے رہے ہمز و ہمس شیطان کا فریب
پورا نہ ہوا حق عبادت ہم سے

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۲۱۸). ۵۔ کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی، غیبت۔ ہمز کے معنی غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کے عیوب کا تذکرہ کرنا ہے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۸۱۵). ۶۔ لکھائی میں ہمزہ (ء) کا نشان لگانا. (اسٹین گاس). [ع].

ہَمزات (فت ہ، م) امذ ج.

ہمزہ (رک) کی جمع، **شیطانی وسوسے ؛ تراکیب میں مستعمل**۔ ہمزات جمع ہمزہ کی ہے جیسے تمرات جمع تمرہ کی۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان، ۱۱۴). [ہمزہ (رک) کی جمع].

---الشَّیاطین (---ضم ت، غم ال، شد ش بفت، ی مع) امذ ج.

شیطانی وسوسے، شیطانی خیالات نیز جنون جو شیطانی یا جناتی اثرات کا نتیجہ ہو۔ مثلاً نکاح بیوگان اس سے دل میں کراہیت کا پایا جانا ہمزات الشیاطین میں سے ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۷۳). [ہمزات + رک : ال (۱) شیاطین، شیطان (رک) کی جمع].

ہَمزُبان (فت ہ، سک م، فت نیز ضم ز) صف ؛ ~ ہرزبان۔

رک : ہم زبان ؛ ایک زبان بولنے والے۔

پاتا ہوں اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی
روح القدس اگرچہ مرا ہمزبان نہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۸).

چلی وصل میں تیغ ان کی نہ خنجر
رہے دم بخود ہمزبان کیسے کیسے

(۱۸۸۸، صنم خانہ عشق، ۲۷۴).

باغباں ہو سبق آموز جو یک رنگی کا
ہمزباں ہو کے رہیں کیوں نہ طیورِ گلزار

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۳۲). آپ کی آواز کے ساتھ پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی صدائے احتجاج ہمزبان ہے۔ (۱۹۵۱، سلہٹ میں اردو، ۲۶۶). [ہم زباں (رک) کا ایک املا].

ہَمزُبانی (فت ہ، فت نیز ضم ز) امث ؛ ~ ہم زبانی۔

رک : ایک زبان بولنے کی حالت، ہم سخنی، بالمشافہہ گفتگو۔ تقلید کا پٹا گلے میں موتیوں کے ہار سے قیمتی ہوتا اگر بچھم والوں کی ہمزبانی و ہمنوائی کا فخر حاصل ہو جاتا۔ (۱۹۱۷، العصر، ۲، ۲۷۲). [ہم زبانی (رک) کا ایک املا].

ہَمزُلف (فت ہ، سک م، ضم ز، سک ل) صف ؛ ~ ہم زلف۔

ساڑھو، سالی کا شوہر، ہم زلف۔ اس نے کہا کہہ دو آپ کا ہمزلف ملنے آیا ہے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۸۱). اسحاق خلیل حقیقی خالہ زاد بہن کے سگے بھائی ہونے کے علاوہ خلیل کے ہونے والے ہمزلف بھی ہیں۔ (۱۹۳۳، نیرنگ خیال، لاہور، اپریل، ۷۷). چاہا کہ مرنے سے پہلے، ناصرہ کی کہیں شادی کر دیں، کئی جگہ سے پیغام بھی آیا، خود میرزا صاحب کے ہمزلف احمد حسین نے اپنے لڑکے راحت کے لیے کہا۔ (۱۹۹۰، داغ ناتمام، ۲۰۲). [ہم زلف (رک) کا املا].

ہَمَزَہ (فت ہ، سک م، فت ز) امذ ؛ امث ؛ ~ ہمزۃ۔

۱۔ حرف (ء)، الف متحرک اردو حروف تہجی کا ۵۲ واں حرف، الف مصمتہ یا حرف صحیح کا نام، وہ الف جو کھینچ کر پڑھا جائے۔ صیغہ جمع اور مؤنث میں سے الف بدل جاتا ہے ساتھ ہمزہ کے۔ (۱۸۳۹، قواعد صرف و نحو زبان اردو، ۵۰). اور جاننا چاہیے کہ بعض روایتوں میں یہ مد صوتہ آیا ہے اور یہ ہمزہ کو مد کے ساتھ پڑھنے کا احتمال بھی رہتا ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۷۰). حقیقت یہ ہے کہ کسرے کی دُم اُن میں اِس ہمزہ کی بدولت لگی جو تحتانی پر بڑھایا گیا ہے۔ (۱۹۱۷، رسالہ العصر، ۵، ۲ : ۲۵۸). رسم الخط میں اس کے عوض ہمزہ (ء) لکھ دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۱). مثلاً ان کا خیال تھا کہ آئے جائے، گائے وغیرہ میں ''ے'' پر ہمزہ نہیں لکھنا چاہیے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱ : ۳۵۱). **۲۔ (حساب میں) چھٹانک کا نشان**. (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

---اَصلی کس صف (---فت ا، سک ص) امذ.

ہمزۂ اصلی وہ ہے جو ف کلمہ ع کلمہ اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہو ؛ جیسے : امر، سئل، قراء. (الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۹۴). [ہمزۂ + اصلی (رک)].

---اِضافَت کس اضا (--- کس ا، فت ف) امذ.

وہ ہمزہ جو اضافت کے لیے استعمال ہو، دو لفظوں کو باہم ملانے کے لیے استعمال ہونے والا ہمزہ مثلاً غنچہء آرزو، مئے لالہ فام، آئینہء ایام وغیرہ۔ تین مرکبات میں ی پر ہمزۂ اضافت لکھا گیا ہے اور ۵۲ مرکبات میں ی پر ہمزہ نہیں لکھا گیا۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۹۱). [ہمزۂ + اضافت (رک)].

---تِحتانی کس صف (--- کس مج ت، سک ح) امذ.

وہ ہمزہ جو زیر کے ساتھ آئے جیسے پائل، مائل، سائل وغیرہ وغیرہ۔ حضرت جلال نے اپنے لغت ''سرمایۂ زبانِ اردو'' میں دونوں کو بکسر ہمزۂ تحتانی لکھا ہے۔ (۱۹۱۷، رسالہ العصر، ۲ : ۲۵۸). [ہمزۂ + تحتانی (رک)].

--- قَطع کس اضا (---فت ق، سک ط) امذ.

(عربی میں) وہ ہمزہ جو تمام افعال میں آتا ہے اور اکثر مفتوح ہوتا ہے ہمزۂ وصل کی طرح اسے تلفظ میں گرایا نہیں جاتا. (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲ : ۳۴۲). [ہمزۂ + قطع (رِک)].

--- قَطعی کس صف (---فت ق، سک نیز فت ط) امذ.

رک : ہمزۂ قطع۔ ہمزۂ قطعی تمام افعال میں آتا ہے خواہ ماضی ہو۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۹۴). [ہمزۂ قطع + ی، لاحقہء نسبت].

--- مُتَحَرِّک کس صف (--- ضم م، فت ت، ح، شد ر بکس) امذ.

واؤ اور یائے تحتانی کے ساتھ آنے والا ہمزہ جس کی اپنی الگ کوئی حیثیت نہ ہو مگر کسی لفظ کے ساتھ آ کر متحرک ہو جائے مثلاً کھلاؤ پلاؤ، گائے، کھائے وغیرہ۔ ہمزۂ متحرک : یہ حروف تہجی میں کوئی الگ حرف نہیں ہے بلکہ اکثر ہائے مختفی، واؤ اور یائے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۸۱). [ہمزۂ + متحرک (رک)].

---وَصل کس اضا (---فت و، سک ص) امذ.

دو لفظوں کو ملانے والا ہمزہ ؛ جیسے غنچہء آرزو، شعلہء طور، دریائے لطافت وغیرہ۔

موا میں ناتواں سنکر صدائے پائے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اس کی آمد کا

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۱۷۴). سین کو ساکن خیال کر کے اول میں ایک ہمزۂ وصل بھی بڑھایا۔ (۱۹۲۶، مضامین شرر، ۳ : ۱۷۷). [ہمزۂ + وصل (رک)].

---وَصلی کس صف (---فت و، سک ص) امذ.

رک : ہمزۂ وصل۔

ناتواں وہ ہوں، دم نظم سخن
ہمزۂ وصلی جو آیا گر گیا

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۶). ہمزۂ وصلی وہ ہے کہ اگر شروع کلمہ میں آئے تو پڑھنے میں آئے اگر بیچ میں ہو تو پڑھا نہیں جاتا، پھر ہمزۂ وصلی اکثر مکسور و مضموم دونوں ہوتا ہے۔ (۲۰۰۴، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۹۴). [ہمزۂ وصل + ی، لاحقہء نسبت].

ہُمَزَہ (ضم ہ، فت م، ز) صف.

جو پیٹھ پیچھے بُرا بھلا کہے ، غیبت کرنے والا ۔ ہمزہ کے معنی ہے پس پشت عیب نکالنے والا اور لمزہ کے معنی ہے آمنے سامنے عیب نکالنے والا ۔ (۲۰۰۴ ، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق، ۳۵۵) ۔ [ع : (ہ م ز)] ۔

--- قطع قطع کس اضا (--- فت ق ، سک ط) امذ.

(عربی میں) وہ ہمزہ جو تمام افعال میں آتا ہے اور اکثر مفتوح ہوتا ہے ہمزۂ وصل کی طرح اسے تلفظ میں گرایا نہیں جاتا. (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۱۶، ۲ : ۳۴۲) ۔ [ہمزۂ + قطع (رک)] ۔

--- قطعی کس صف (--- فت ق ، سک نیز فت ط) امذ.

رک : ہمزۂ قطع ۔ ہمزۂ قطعی تمام افعال میں آتا ہے خواہ ماضی ہو ۔ (۲۰۰۴ ، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق ، ۹۴) ۔ [ہمزۂ قطع + ی ، لاحقۂ نسبت] ۔

--- مُتَحَرِّک کس صف (--- ضم م ، فت ت ، ح ، شد ر بکس) امذ.

واؤ اور یائے تحتانی کے ساتھ آنے والا ہمزہ جس کی اپنی الگ کوئی حیثیت نہ ہو مگر کسی لفظ کے ساتھ آکر متحرک ہو جائے مثلاً کھلاؤ، پلاؤ، گائے ، کھائے وغیرہ ۔ ہمزۂ متحرک : یہ حروف تہجی میں کوئی الگ حرف نہیں ہے بلکہ اکثر ہائے مختفی ، واؤ اور یائے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہے ۔ (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۸۱) ۔ [ہمزۂ + متحرک (رک)] ۔

--- وَصل کس اضا (--- فت و ، سک ص) امذ.

دو لفظوں کو ملانے والا ہمزہ ؛ جیسے : غنچۂ آرزو ، شعلۂ طور ، دریائے لطافت وغیرہ ۔

موا میں ناتواں سنکر صدائے پائے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اس کی آمد کا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ﷺ ، ۷۴) . سین کو ساکن خیال کرکے اول میں ایک ہمزۂ وصل بھی بڑھایا ۔ (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۷۷) ۔ [ہمزۂ + وصل (رک)] ۔

--- وَصلی کس صف (--- فت و ، سک ص) امذ.

رک : ہمزۂ وصل ۔

ناتواں وہ ہوں ، دم نظم سخن
ہمزۂ وصلی جو آیا گر گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶) . ہمزۂ وصلی وہ ہے کہ اگر شروع کلمہ میں آئے تو پڑھنے میں آئے اگر بیچ میں ہو تو پڑھا نہیں جاتا ، پھر ہمزۂ وصلی اکثر مکسور و مضموم دونوں ہوتا ہے ۔ (۲۰۰۴ ، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق ، ۹۴) ۔ [ہمزۂ وصل + ی ، لاحقۂ نسبت] ۔

ہُمَزَہ (ضم ہ ، فت م ، ز) صف.

جو پیٹھ پیچھے بُرا بھلا کہے ، غیبت کرنے والا ، بہت عیب گیری کرنے والا ۔ ہمزہ کے معنی ہے پس پشت عیب نکالنے والا اور لمزہ کے معنی ہے آمنے سامنے عیب نکالنے والا ۔ (۲۰۰۴ ، الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق ، ۳۵۵) ۔ [ع : (ہ م ز)] ۔

ہَمس (۱) (فت ہ ، سک م) امث.

۱۔ منھ بند کرکے چبانا یا باتیں کرنا. (اسٹین گاس) . **۲۔ (تجوید) ہلکا شور اور دھیمی آواز ، نرم آواز ۔** ہمس ، جس حرف کے ادا کرتے وقت یہ کیفیت پائی جاوے ۔ (۱۹۲۴ ، علم تجوید ، ۹) . ہمس :۔ لغوی معنی پستی ، اصطلاح تجوید میں پست اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں ۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۲۶) . **۳۔ (شیطانی) وسوسہ ۔**

کھاتے رہے ہمز و ہمس شیطاں کا فریب
پورا نہ ہوا حقِ عبادت ہم سے

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۱۸) ۔ [ع] ۔

ہَمس (۲) (فت ہ ، سک م) امث.

حبس ، گھٹن ، گرمی ۔ ہمس سے جی گھبرائے اور انگ پسیجے ۔ (۱۸۸۶ ، بارہ ماسہ ، ۳) . جیسے تھوڑی سی بارش ٹھنڈک کی جگہ اور بھی ہمس پیدا کردیتی ہے اسی طرح ---- اور بھی تیز کردیا ۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۶۲) . باہر بازار میں گرمی اور ہمس کا دور دورہ ہے ۔ (۱۹۷۲ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۶۳) ۔ [حبس (رک) کا بگاڑ] ۔

ہَمساز (فت ہ ، سک م) صف.

رک : ہم ساز ؛ ہم دم ، ہم خیال ۔ پیر مرد ---- بولا کہ بخدا تو بڑا راست باز ہے صلحا اور صدیقوں کے ساتھ ہمدم و ہمساز ہے ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰) ۔ [ہم ساز (رک) کا ایک املا] ۔

ہُمسانا (ضم ہ ، سک م) ف م.

اٹھانا ، (جگہ سے) ہلانا ، ہٹانا ۔ جہاں انسپکٹر صاحب نے زمین پکڑی پھر کیا مجال کہ کوئی ہمسا سکے ۔ (۱۹۵۱ ، کشکول (محمد علی شاہ فقیر) ، ۲۴۶) ۔ [ہمسنا (رک) کا تعدیہ] ۔

ہَمساواں (فت ہ ، سک م) امذ.

(عو) جمادی الثانی کا مہینہ ۔ (جامع اللغات ؛ نور اللغات) ۔ [مقامی] ۔

ہَمسائگت (فت ہ ، سک م ، کس مج ء ، فت گ) امث.

رک : ہمسائگی ۔ یورپین لوگوں کی ہمسائگت اس اجتناب کو دور کرنے میں ابھی کامیاب نہیں ہوئی ۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۴۲۴) ۔ [ہمسائگی (رک) کا غلط املا] ۔

ہَمسائگی (فت ہ ، سک م ، کس مج ء) امث ؛ ~ ہم سائگی .

ہمسایہ ہونے کی حالت یا کیفیت ، پڑوس ، مکان کی قربت ۔ دولت ہمسائگی کی دوری کے سبب کاموں کے درمیان بہت سی حیرتیں خاطر میں راہ پاتی ہیں ۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۵۵) . مگر ہمسائگی ، ہم عمری اور ہم مکتبی کی وجہ سے ایسا خلا ملا تھا کہ دو سہیلیوں میں کہیں ہوگا تو بس اتنا ہی ہوگا ۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳) .

لطف ہمسائگی شمس و قمر کو چھوڑوں
اور اس خدمت پیغام سحر کو چھوڑوں

(۱۹۰۴ ، بانگ درا ، ۸۵) . عارف وہ ہے جو خدائے واحد کی خدمت (پرستش) کرتا اور اس کے مکان کی جس کا نام پرم پد ہے ہمسائگی کی حالت رکھتا ہے ۔ (۱۹۴۲ ، کتاب الہند (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۲) . آخر وہ اتنے روز اس کی ہمسائگی میں رہا تھا ۔ (۱۹۸۹ ، سیاہ آنکھ میں تصویر ، ۱۳۶) ۔ [ہمسائیگی (رک) کا ایک املا] ۔

ہَمسائِن (فت ہ ، سک م ، کس مج ء) امث.

پڑوس میں رہنے والی عورت ، پڑوسن ، ہمسائی ۔ اس نے محلے کی ایک بیاہتا ہمسائن سے یارانہ گانٹھ لیا ہے ۔ (۱۹۷۰ ، قصے تیرے فسانے میرے ، ۲۴۳) ۔ [ہمسایہ (رک) کی تانیث] ۔

ہَمسائی (فت ہ ، سک م) صف مث ؛ امث ۔

پڑوس میں رہنے والی ، پڑوسن ، دیوار بیچ رہنے والی عورت ۔

توں بھی چنچل ہے اچپل ہمسائی رہی ہے ، تس پر
ملنے کا کچھ عجب نیں یاری بھی ہے اول سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۷) .

رحم کھا کر کوئی ہمسائی جو آتی تھی کبھی
اور یہ دیتی تھی تسلی کہ نہ رو اے بی بی

(۱۸۰۹، جرأت، مراثی، ۲۸). درحقیقت یاد جو دل کی ہمسائی ہے وہ ہمیشہ غم کو خانہء دل میں بلاتی ہے۔ (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، ۱۵۴). ڈر کی وجہ سے اول رات تو ہمسائی کو پکارا ۔ (۱۹۲۳، اہلِ محلّہ اور نااہل پڑوس، ۳۹). اب شاید ہمسائی سے بات چیت بلکہ گزارش ۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۸۷). میری ہمسائی کہتی ہے لاکھوں کی گاڑی کا نقصان کروانا ہو تو کوئی اس سڑک پہ سے گزرے۔ (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۳۴). [ہمسائی (رک) کا ایک املا]۔

ہمسائے (فت ہ، سک م) امذ ؛ ج۔

ہمسایہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ برابر کے مکان میں رہنے والے، آس پاس رہنے والے، پڑوسی نیز پڑوس، پاس یا ساتھ کا مکان۔ یہاں تک روئیں کہ لوگ مدینہ کے اور ہمسائے کے تنگ آئے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷۲).

گو کوہکن و مجنوں تھے عشق کے کوچے میں
پر ہم بھی تو رہتے ہیں ہمسائے انھیں دو کے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۴۸).

مدت سے رہا کرتے تھے ہمسائے میں میرے
تھی رند سے زاہد کی ملاقات پرانی

(۱۹۰۳، بانگِ درا، ۵۱). ہمسائے تک اس سپنوں کے سفر میں شریک تھے۔ (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم، ۱۲). یہ کچھ ایسے امیر شخص کی طرح ہے جو ---- یہ نہ دیکھ سکے کہ اس کے ہمسائے غریب ہیں۔ (۲۰۰۳، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۴۲۴). [ہمسایا / ہمسایہ (رک) کی جمع]۔

ہمسائیگاں (فت ہ، سک م، ی مج) امذ ؛ ج۔

ہمسایہ (رک) کی جمع ؛ پڑوسی، برابر کے مکان میں رہنے والے۔

نکو ہمسائیگاں کو دیوء آزار
نکو سختی تییموں کو کرو پیار

(۱۶۸۸، وفات نامہء رسول، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دریؔا، ۱۸). [ہمسایگاں (رک) کا غلط املا]۔

ہمسائیگی (فت ہ، سک م، ی مج) امث۔

ہمسایہ ہونے کی حالت یا کیفیت ؛ پڑوس، مکان کی قربت ؛ نزدیکی۔ آپ نے اپنے نالائق پڑوسی کا خوب خیال رکھا اور ہمسائیگی کا خوب حق ادا کر دیا۔ (۱۹۷۸، روشنی، ۱۷۷). چین اور امریکہ کے مابین ایک طرح کی ہمسائیگی ہے۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۲۴). [ہمسایگی (رک) کا غلط املا]۔

ہمسایا (فت ہ، سک م) امذ (قدیم)۔

رک : ہمسایہ ؛ پڑوسی، برابر میں رہنے والا۔ ہر یک کنگورا اس کا عرش کا ہمسایا ایسا کوٹ دنیا میں آج لگن کوئی پادشاہ نیں بندھایا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۵۲).

اول تھے توں ہے اچپل اس پہ لالا دیو نے کچ کچ
ملیا تتیال عالم کا تجے کیا خوب ہمسایا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۸). [ہمسایہ (رک) کا قدیم املا]۔

---ماکا جایا کہاوت۔

پڑوسی سگے بھائی کے برابر ہے، پڑوسی کا بڑا حق ہوتا ہے (رک : ہمسایہ ماں (کا) جایا) ۔ مثل مشہور ہے ہمسایا ماکا جایا، یعنی پڑوسی حقیقی بھائی ہے۔ (۱۸۷۵، اخلاق کاشی، ۱: ۶۸).

ہمسایگاں (فت ہ، سک م، فت ی) امذ ؛ ج۔

ہمسایہ (رک) کی جمع۔ ان میں بھی ی برقرار رہے گی ---- اس طرح ایسے دوسرے الفاظ ؛ جیسے : ہمسایہ، ہمسایگی، ہمسایگاں۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۸۴). [ہمسایہ (بحذف ہ) + گاں، لاحقہء جمع]۔

ہمسایگی (فت ہ، سک م، فت ی) امث ؛ ~ ہم سایگی۔

ہمسایہ ہونے کی حالت یا کیفیت، پڑوس، مکان کی قربت۔

بیت الشرف سوں سور کی دھرتا ہے نت ہمسایگی
مریخ سوں اس کا دھنی دعویٰ دھرے حقدار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۵۹). کم مائیگی، ہمسائیگی ---- فارسی اور اُردو دونوں میں اسی طرح لکھا جانا چاہیے۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۹۹). [ہمسایہ (بحذف ہ) + گی، لاحقہء کیفیت]۔

ہمسایہ (فت ہ، سک م، فت ی) (الف) صف۔

(لفظاً) ایک ہی سائے (چھاؤں) میں رہنے والا ؛ مراد : پڑوسی، قریب کے مکان میں رہنے والا، پڑوس میں رہنے والا۔

بہوت دن تھے ساقی مو ہمسایہ ہے
پیالہ نہ دیتا منجے پیک دم

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۶۹).

قبر بیچ رونق بہشت کا اچھے
جو ہمسایہ اوس کوں نبی کا اچھے

(۱۶۹۹، نور نامہ، شاہ عنایت، ۲۵). اور کچھ زبوں بات ہوئے تو ہمسایہ سب شریک ہوں ۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۳۲۲).

جو اس شور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۵۷).

مسجد کے زیر سایہ ، اک گھر بنا لیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ، ہمسایہء خدا ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۳۱۲). ایک ہمسایہ نے بیان کیا کہ میں نے پیغمبر ﷺ صاحب کو حضرت خدیجہؓ سے یہ کہتے سنا کہ اے خدیجہؓ بخدا میں کبھی لات و عزیٰ کی پرستش نہ کروں گا۔ (۱۹۱۱، سیرۃ النبی ﷺ، ۱: ۱۸۰).

ہمسایہء جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن ، نہ بخارا نہ بدخشاں!

(۱۹۲۶، ضرب کلیم، ۵۷). ہمارا ایک اور قریبی ہمسایہ اسکول کا ساتھی جیک بلوئے تھا ۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۳).

ہمسایہ (ب) امذ۔

پڑوس، پاس کا مکان۔

امید ہوگئی ہمسایہ ورنہ خانہء یاس
بہشت تھا ہمیں آرام جاوداں کے لیے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۰۲). اسی کے ہمسایہ میں ایک مکر باز، جعل ساز بھی رہتا تھا ۔. (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، ۱۳۴). رضیہ اس کے ہمسایہ میں رہتی تھی ۔. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۳۱). [ہم سایہ (رک) کا ایک املا]۔

--- بدمباد کسے را کہاوت.

(فارسی کہاوت) خدا کرے کسی کا ہمسایہ برا نہ ہو. (جامع الامثال).

--- دھوئیں کا شریک کہاوت.

پڑوسی سے ہمدردی ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ہر بات میں شامل اور شریک رہتا ہے اور اسے ہر بات کی خبر رہتی ہے۔

جب دل جلے تو کیوں نہ جگر ہو بھلا شریک
ہمسایہ کو سنا ہے دھوئیں کا سدا شریک

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی (مہذب اللغات)).

اول تھے توں ہے اچپل اس پہ لالا دیو نے کچ کچ
ملیا تتیال عالم کا تجے کیا خوب ہمسایا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۸). [ہمسایہ (رک) کا قدیم املا]۔

--- ماکا جایا کہاوت.

پڑوسی سگے بھائی کے برابر ہے، پڑوسی کا بڑا حق ہوتا ہے (رک : ہمسایہ ماں (کا) جایا) ۔. مثل مشہور ہے ہمسایا ماکا جایا، یعنی پڑوسی حقیقی بھائی ہے۔. (۱۸۷۵، اخلاق کاشی، ۱ : ۶۸).

ہمسایگاں (فت ہ، سک م، فت ی) امذ؛ ج۔.

ہمسایہ (رک) کی جمع۔. ان میں بھی ی برقرار رہے گی ۔۔۔۔ اس طرح ایسے دوسرے الفاظ؛ جیسے : ہمسایہ، ہمسایگی، ہمسایگاں ۔. (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۸۴). [ہمسایہ (بحذف ہ) + گاں، لاحقۂ جمع]۔

ہمسایگی (فت ہ، سک م، فت ی) امث؛ ~ ہم سایگی۔

ہمسایہ ہونے کی حالت یا کیفیت، پڑوس، مکان کی قربت۔

بیت الشرف سوں سور کی دھرتا ہے نت ہمسایگی
مریخ سوں اس کا دھنی دعویٰ دھرے حقدار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۵۹). کم مایگی، ہمسایگی ۔۔۔۔ فارسی اور اردو دونوں میں اسی طرح لکھا جانا چاہیے۔. (۲۰۰۰، املائے غالب، ۹۹). [ہمسایہ (بحذف ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمسایہ (فت ہ، سک م، فت ی) (الف) صف.

(لفظاً) ایک ہی سائے (چھاؤں) میں رہنے والا؛ مراد : پڑوسی، قریب کے مکان میں رہنے والا، پڑوس میں رہنے والا۔

بہوت دن تھے ساقی مو ہمسایہ ہے
پیالہ نہ دیتا منجے پیک دم

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶۹).

قبر بیچ رونق بہشت کا اچھے
جو ہمسایہ اوس کوں نبی کا اچھے

(۱۶۹۹، نور نامہ، شاہ عنایت، ۲۵). اور کچھ زبوں بات ہوئے تو ہمسایہ سب شریک ہوں ۔. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۲۲).

جو اس شور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۵۷).

جد کے زیر سایہ، اک گھر بنا لیا ہے
یہ بندۂ کمینہ، ہمسایۂ خدا ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۳۱۲). ایک ہمسایہ نے بیان کیا کہ میں نے پیغمبر ﷺ صاحب کو حضرت خدیجہؓ سے یہ کہتے سنا کہ اے خدیجہؓ بخدا میں کبھی لات و عزیٰ کی پرستش نہ کروں گا ۔. (۱۹۱۱، سیرۃ النبی ﷺ، ۱ : ۱۸۰).

ہمسایۂ جبریل امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشاں!

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۵۷). ہمارا ایک اور قریبی ہمسایہ اسکول کا ساتھی جیک بلوئے تھا ۔. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۳).

ہمسایہ (ب) امذ.

پڑوس، پاس کا مکان۔

امید ہوگئی ہمسایہ ورنہ خانۂ یاس
بہشت تھا ہمیں آرام جاوداں کے لیے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۰۲). اسی کے ہمسایہ میں ایک مکر باز، جعل ساز بھی رہتا تھا ۔. (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، ۱۳۴). رضیہ اس کے ہمسایہ میں رہتی تھی ۔. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۳۱). [ہم سایہ (رک) کا ایک املا]۔

--- بدمباد کسے را کہاوت.

(فارسی کہاوت) خدا کرے کسی کا ہمسایہ برا نہ ہو. (جامع الامثال).

--- دھوئیں کا شریک کہاوت.

پڑوسی سے ہمدردی ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ہر بات میں شامل اور شریک رہتا ہے اور اسے ہر بات کی خبر رہتی ہے۔

جب دل جلے تو کیوں نہ جگر ہو بھلا شریک
ہمسایہ کو سنا ہے دھوئیں کا سدا شریک

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی (مہذب اللغات)).

--- گھر کا (جایا) جایہ کہاوت.

پڑوسی اپنے گھر والوں کی طرح ہوتا ہے، ہمسایہ حقیقی رشتے دار کی مانند ہوتا ہے۔. حضرت ہمسایہ گھر کا جایہ، میں نے کہا چلکر دیکھوں ۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۰).

--- ماں (کا) جایا کہاوت.

پڑوسی سگے بھائی کی طرح ہوتا ہے۔. اس کے کیا معنی ہمسایہ ماں کا جایا جو ایسے ہی ایسے شہدے پڑوسی ہوا کریں تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے ۔. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۳۲۵). ہمسایہ ماں کا جایا ذرا کہیں سے دھماکے کی آواز آئی اور اس کا کلیجہ دھک سے ہوا ۔. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۰۵). کوئی نہیں پوچھے گا کہ ہمسایہ ماں جایا اور خدا کا سایہ ہوتا ہے ۔. (۱۹۸۸، تبسم زیر لب، ۱۸).

--- ہونا ف مر؛ محاورہ۔

پڑوسی ہونا نیز ہم رنگ ہونا۔

نہ گھبرا اے دل وحشی سواد شام فرقت سے
کہ یہ سایہ بھی ہمسایہ ہے اس زلف پریشاں کا

(۱۸۷۲، مراۃ الغیب، ۴۳).

ہمسر (فت ہ، سک م، فت س) صف؛ ~ ہم سر.

رک: ہم سر؛ برابر کا، برابر والا، ہم رتبہ نیز حریف.

ترے دو ابرو ہمسر کوں دیکھ حیراں ہوں
سنا نہیں ہوں کہیں دو ہلال دوش بدوش

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۷۷).

نہیں ہمسر اس کا کوئی جز علی
کہ بھائی کا بھائی وصی کا وصی

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۰). شاگرد ہو کر، اُستاد کے ہمسر ہوتے ہیں. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ: رشید حسن خاں)، ۲۲).

نرمی ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل
پنبہ بھی بہر شرر ہمسر ہے آتش گیر کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۴).

اپنے حسن عالم آرا سے جو تو محرم نہیں
ہمسر یک ذرۂ خاک در آدم نہیں!

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۸). اس بات سے منع کرتا ہے کہ غیر اللہ کو اللہ جیسا یا اللہ کا ہمسر یا اسکے مشابہ بنایا جائے. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۳: ۱۰۵). ان دنوں ریڈیو کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ شعبۂ ابلاغ عامہ میں اس کا کوئی ہمسر نہیں تھا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۵۱). [ہم سر (رک) کا ایک املا].

ہمسری (فت ہ، سک م، فت س) امث؛ ~ ہم سری.

ہم سر ہونے کی حالت یا کیفیت، برابری، رتبے میں برابر ہونا.

اِدّعا تھا ہمسری کا جن بتاں کو تیرے ساتھ
لے رہے سب دیکھ آئینے کوں اپنا مونہہ سا منہ

(۱۷۱۸، دیوان آبرو (ق)، ۳۷).

ہمسری اس قد رعنا سے ہے اے سرو غلط
تو بھی ہرچند ہے موزوں پہ یہ انداز کہاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۹۳).

ہم سے جو میر اڑ کر افلاک چرخ میں ہیں
ان خاک میں ملوں کی کاہے کو ہمسری کی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۸۵). ازواج مطہرات میں جو بیبیاں حضرت عائشہؓ کی ہمسری کا دعویٰ رکھتی تھیں ان میں حضرت زینبؓ بھی تھیں. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۴۱۳). بزم سخن ہی کے ایک رکن ----- نے ----- ایسا کارنامہ انجام دیا کہ ----- اس کی ہمسری مشکل تھی. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۲۱۷). [ہمسر + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- **ہونا** ف مر.

برابری ہونا، ہم پلّگی ہونا. جرمنی اور جاپان کی لاریب عظیم صنعتی طاقت سے امریکہ کی سیاسی و اسلحی قوت کی ہمسری نہیں ہوسکتی. (۱۹۹۱، نیا عالمی نظام اور پاکستان، ۲۵۵).

ہمسفر (فت ہ، سک م، فت س، ف) صف؛ ~ ہم سفر.

سفر کا ساتھی، ایک ساتھ سفر کرنے والا، ہم سفر، رک: ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب.

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۵). سفر میں معمول یہ تھا کہ پہلے ازواج مطہرات پر قرعہ ڈالتے، جس کے نام قرعہ پڑتا وہ ہمسفر ہوتیں. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۲۱۶).

ہمسفر میرے شکار دشنۂ رہزن ہوئے
بچ گئے جو ہو کے بیدل سوئے بیت اللہ پھرے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۷۵). نذیر تبسم اس قافلے کے مسافروں کا نمایاں ترین ہمسفر ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۱۴۱). [ہم سفر (رک) کا ایک املا].

ہمسفری (فت ہ، سک م، فت س، ف) امث؛ ~ ہم سفری.

ہمسفر (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت، سفر میں ساتھ ہونا، رفاقت، ہمرہی.

دوچار قدم ہے یہ کرن ہمسفری کی
پھر آگے وہی شہر جدائی کا اندھیرا

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۳۷). [ہمسفر + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہمسن (فت ہ، سک م، کس س) صف؛ امذ.

رک: ہم سن، ہم عمر، برابر سال کا. وزیر زادی جو شہزادی کی ہمسن تھی. (۱۸۵۹، سروش سخن، ۶۳). حضرت حمزہؓ ہمسن تھے اور ۳ھ ہی میں شہادت پا چکے تھے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۵۴۹). بوبی ہمارے ہمسن ہیں. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۴۶). [ہم سن (رک) کا ایک املا].

ہُمسنا (ضم ہ، فت م، سک س) ف ل.

کسی چیز کا جگہ چھوڑنا، ذرا سا حرکت کرنا. بندہ تو اس اندھیاری میں ہمسنے والا نہیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۶۴). [ہمسانا (رک) کا لازم].

ہمسنگ (فت ہ، سک م، فت س، غنہ) صف؛ ~ ہم سنگ.

رک: ہم سنگ؛ ہم رتبہ.

نہ ہمسنگ ٹھہرے جو یاقوت لب کے
ہوئے زرد لعل یمن کیسے کیسے

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲: ۲۷۸). وہ ان کو فیض کی زبان و بیان کے ہمسنگ نہیں پائے گا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۴۳۹). [ہم سنگ (رک) کا ایک املا].

--- **گھر کا (جایا) جایہ** کہاوت.

پڑوسی اپنے گھر والوں کی طرح ہوتا ہے، ہمسایہ حقیقی رشتے دار کی مانند ہوتا ہے. حضرت ہمسایہ گھر کا جایہ، میں نے کہا چلکر دیکھوں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۰).

--- **ماں (کا) جایا** کہاوت.

پڑوسی سگے بھائی کی طرح ہوتا ہے. اس کے کیا معنی ہمسایہ ماں کا جایا جو ایسے ہی ایسے شہدے پڑوسی ہوا کریں تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۳۲۵). ہمسایہ ماں کا جایا ذرا کہیں سے دھماکے کی آواز آئی اور اس کا کلیجہ دھک سے ہوا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۰۵). کوئی نہیں پوچھے گا کہ ہمسایہ ماں جایا اور خدا کا سایہ ہوتا ہے. (۱۹۸۸، تبسم زیر لب، ۱۸).

--- **ہونا** ف مر؛ محاورہ.

پڑوسی ہونا نیز ہم رنگ ہونا.

نہ گھبرا اے دل وحشی سواد شام فرقت سے
کہ یہ سایہ بھی ہمسایہ ہے اس زلف پریشاں کا

(۱۸۷۲، مراۃ الغیب، ۴۳).

ہمسر (فت ہ، سک م، فت س) صف؛ ~ ہم سر.

رک : ہم سر ؛ برابر کا، برابر والا، ہم رتبہ نیز حریف ۔

ترے دو ابرو ہمسر کوں دیکھ حیراں ہوں
سنا نہیں ہوں کہیں دو ہلال دوش بدوش

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۷۷).

نہیں ہمسر اس کا کوئی جز علی
کہ بھائی کا بھائی وصی کا وصی

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۰). شاگرد ہو کر، اُستاد کے ہمسر ہوتے ہیں ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ : رشید حسن خاں)، ۲۲).

نرمی ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل
پنبہ بھی بہر شرر ہمسر ہے آتش گیر کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۴).

اپنے حسن عالم آرا سے جو تو محرم نہیں
ہمسر یک ذرۂ خاک در آدم نہیں!

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۸). اس بات سے منع کرتا ہے کہ غیر اللہ کو اللہ جیسا یا اللہ کا ہمسر یا اسکے مشابہ بنایا جائے ۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۳ : ۱۰۵). ان دنوں ریڈیو کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ شعبۂ ابلاغ عامہ میں اس کا کوئی ہمسر نہیں تھا ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۵۱). [ہم سر (رک) کا ایک املا] ۔

ہَمسَری (فت ہ، سک م، فت س) امث ؛ ~ ہم سری ۔

ہم سر ہونے کی حالت یا کیفیت، برابری، رتبے میں برابر ہونا ۔

اِدّعا تھا ہمسری کا جن بتاں کو تیرے ساتھ
لے رہے سب دیکھ آئینے کوں اپنا مونہہ سا منہ

(۱۷۱۸، دیوان آبرو (ق)، ۳۷).

ہمسری اس قد رعنا سے ہے اے سرو غلط
تو بھی ہرچند ہے موزوں پہ یہ انداز کہاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۹۳).

ہم سے جو میر اڑ کر افلاک چرخ میں ہیں
ان خاک میں ملوں کی کاہے کو ہمسری کی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۸۵). ازواج مطہرات میں جو بیبیاں حضرت عائشہؓ کی ہمسری کا دعویٰ رکھتی تھیں ان میں حضرت زینبؓ بھی تھیں ۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۴۱۳). بزم سخن ہی کے ایک رکن ----- نے ----- ایسا کارنامہ انجام دیا کہ ----- اس کی ہمسری مشکل تھی ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۲۱۷). [ہمسر + ی، لاحقۂ کیفیت] ۔

--- ہونا ف مر .

برابری ہونا، ہم پائگی ہونا ۔ جرمنی اور جاپان کی لاریب عظیم صنعتی طاقت سے امریکہ کی سیاسی و اسلحی قوت کی ہمسری نہیں ہو سکتی ۔ (۱۹۹۱، نیا عالمی نظام اور پاکستان، ۲۵۵).

ہَمسَفَر (فت ہ، سک م، فت س، ف) صف ؛ ~ ہم سفر ۔

سفر کا ساتھی، ایک ساتھ سفر کرنے والا، ہم سفر ؛ رک : ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب ۔

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۵). سفر میں معمول یہ تھا کہ پہلے ازواج مطہرات پر قرعہ ڈالتے، جس کے نام قرعہ پڑتا وہ ہمسفر ہوتیں ۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۲۱۶).

ہمسفر میرے شکار دشنۂ رہزن ہوئے
بچ گئے جو ہو کے بیدل سوئے بیت اللہ پھرے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۷۵). نذیر تبسم اس قافلے کے مسافروں کا نمایاں ترین ہمسفر ہے ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۱۴۱). [ہم سفر (رک) کا ایک املا] ۔

ہَمسَفَری (فت ہ، سک م، فت س، ف) امث ؛ ~ ہم سفری ۔

ہمسفر (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت، سفر میں ساتھ ہونا، رفاقت، ہمرہی ۔

دوچار قدم ہے یہ کرن ہمسفری کی
پھر آگے وہی شہر جدائی کا اندھیرا

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۳۷). [ہمسفر + ی، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہَمسِن (فت ہ، سک م، کس س) صف ؛ امذ ؛ ~ ہم سن ۔

رک : ہم سن ؛ ہم عمر، برابر سال کا ۔ وزیر زادی جو شہزادی کی ہمسن تھی ۔ (۱۸۵۹، سروش سخن، ۶۳). حضرت حمزہؓ ہمسن تھے اور ۳ھ ہی میں شہادت پا چکے تھے ۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۵۴۹). بوبی ہمارے ہمسن ہیں ۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۴۶). [ہم سن (رک) کا ایک املا] ۔

ہُمَسنا (ضم ہ، فت م، سک س) ف ل .

کسی چیز کا جگہ چھوڑنا، ذرا سا حرکت کرنا ۔ بندہ تو اس اندھیاری میں ہمسنے والا نہیں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۵۶۴). [مقامی] ۔

ہَمسَنگ (فت ہ، سک م، فت س، غنہ) صف ؛ ~ ہم سنگ ۔

رک : ہم سنگ ؛ ہم رتبہ ۔

نہ ہمسنگ ٹھہرے جو یاقوت لب کے
ہوئے زرد لعل یمن کیسے کیسے

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۲۷۸). وہ ان کو فیض کی زبان و بیان کے ہمسنگ نہیں پائے گا ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۴۳۹). [ہم سنگ (رک) کا ایک املا] ۔

ہَمسُوار (فت ہ، سک م، ضم نیز فت س) صف .

ایک سواری پر ساتھ بیٹھنے والا، ساتھ سوار ہونے والا ؛ رک : ہم سوار ۔ مجھے یوں بائیسکل پر ہمسوار ہوتے دیکھ کر والد صاحب اس قدر متحیر تھے ۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۵۳). [رک : ہم (۲) + سوار (رک)] ۔

ہَمسُواری (فت ہ، سک م، ضم نیز فت س) امث .

ہمسوار ہونے کی حالت یا کیفیت، ایک ہی سواری پر بیٹھنے کی حالت ۔ اور وہ ہم دونوں کی ہمسواری کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کئے ۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۵۳). [ہمسوار + ی، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہَمشَکل (فت ہ، سک م، فت ش، سک ک) صف ؛ ~ ہم شکل ۔

ایک شکل کا، ہم صورت ؛ رک : ہم شکل ۔ دوسرا لطیفہ یہ ہوا کہ کمن ساقی کی ہمشکل اور ہموزن ہیں ۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۲۷۳). پھر ایک نازنین، ہمشکل سری دیوی ۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۲۸۴). [ہم شکل (رک) کا ایک املا] ۔

ہَمشَکلی (فت ہ، سک م، فت ش، سک ک) امث ؛ ~ ہم شکلی ۔

شکل و صورت میں مشابہ ہونے کی حالت، ایک جیسی صورت ہونے کی حالت ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہو کہ ہم نامی نے ہمشکلی کا طلسم کھڑا کیا ہو ۔ (۱۹۶۷، جنم کہانیاں، ۶۳۰). [ہمشکل + ی، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہَمشِیر (فت ہ، سک م، ی مع) صف ؛امذ نیز امث ؛ ~ ہم شِیر۔
ا۔ جنھوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو، ہم شِیر۔

کمر باندھی ہے نامردوں نے ایسی خانہ جنگی پر
کہ شرم آتی نہیں با مادرِ ہمشیر لڑتے ہیں

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۱۴۱)۔ **۲۔ سگا بھائی، حقیقی بھائی۔** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ **۳۔ رضاعی بھائی۔** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ **۴۔ اردو میں بالعموم بہن کے لیے مستعمل۔** ہزار محنت سے وہ کئی منزلیں کاٹ کر ہمشیر کے شہر میں جا کر اس کے مکان پر پہنچا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۲)۔

اکبر کو تو ہمشیر نے میں نے تمھیں پالا
ماموں سے جدا ہوتے ہو جب ہوش سنبھالا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۰۰)۔

ستّی مدد کی تمنا میں آئی ہے ہمشیر
کرو نہ بھائیو اس کارِ خیر میں تاخیر

(۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۴۵: ۳)۔ حضرت طلحہؓ کی والدۂ محترمہ کا نام صعبہ تھا جو حضرت علاءؓ بن حضرمی کی ہمشیر تھیں۔ (۱۹۸۳، اصحابِ رسول ﷺ اور ان کے کارنامے، ۴۳۵)۔ [ہم شیر (رک) کا ایک املا]۔

---رَضاعی کس صف (--- کس ر) صف ؛امذ نیز امث۔
دودھ شریک ؛ وہ بہن یا بھائی جنھوں نے ایک عورت کا دودھ پیا ہو (سگے بہن بھائی کے علاوہ)، دودھ شریک بہن یا بھائی۔ شاہزادی کی ہمشیر رضاعی کو ----- پھولوں کے زیور سے از بس شوق ہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۶۱)۔ [ہمشیر + رضاعی (رک)]۔

---زادَہ (--- فت د) امذ.
رک : ہمشیرہ زادہ۔ ہمشیر زادہ کا کیریر بجائے حاکم وقت بننے کے حاکم اعلیٰ والی بلند و بالا شاہراہ پر پڑ گیا۔ (۱۹۸۶، انصاف، ۱۰۹)۔ [ہمشیر + ف : زادہ، زادن = جننا]۔

ہَمشِیرگان (فت ہ، سک م، ی مع، فت نیز سک ر) امث ؛ ج۔
حقیقی بہنیں، رضاعی بہنیں، لڑکیاں جنھوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو۔ جہاں آپ کی والدۂ محترمہ اور ہمشیرگان تھیں، آپ نے میری دعوت کی تھی۔ (۱۹۴۳، دامان باغباں، ۱۶۷)۔ میرے خاندان کے ناموس پر میری جاہ پرست ہمشیرگان نے کیچڑ انڈیلی تھی۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۹۵)۔ [ہمشیرہ (بحذف ہ) + گان، لاحقۂ جمع]۔

ہَمشِیرَہ (فت ہ، سک م، ی مع، فت ر) (الف) امث.
سگی بہن، حقیقی بہن، خواہر نیز رضاعی بہن۔ امامِ مظلومؑ نے کہا، اے ہمشیرہ سب اہل بیت کوں بولا کہ رخصت ہو لوں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۴۱)۔ ہمشیرہ کی عرضی سے روانہ ہونے کا حال معلوم ہوا۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۴۰۰)۔ میں اپنی لڑکی کو لے کر سیالکوٹ پہنچا، ہمشیرہ کو بھی بلوایا۔ (۱۹۰۹، دامان باغباں، ۳۹)۔ حضرت صفیہؓ ہمشیرہ حضرت حمزہؓ کی شکست کی خبر سن کر مدینہ سے نکلیں۔ (۱۹۴۶، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ)، ۳۶۰)۔ میری ہمشیرہ سرجری کے بعد بالکل خیریت سے ہیں۔ (۱۹۹۵، یک شہر آرزو، ۵۳)۔ پہلے ہم آپ کی ہمشیرہ کے گھر گئے۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۴۰۲)۔

ہَمشِیرَہ (ب) صف.
(مجازاً) ایک جیسا، باہم مشابہ، ایک ہی نمونے کا نیز نہایت گہرے تعلق والا، مساوی حیثیت کا۔ اب میں سکنڈری (وسطی) تعلیم کے مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو اپنے خط و خال دل آسا زیادہ اپنے دو ہمشیرہ مضامین ادبی اور اعلیٰ تعلیم سے رکھتا ہے۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۰۹)۔ اردو کی ہمشیرہ زبانوں، بالخصوص ہندی کے افسانوی ادب کی صورت حال اردو کے مقابلے میں خاصی مختلف ہے۔ (۲۰۰۵، مکالمہ، کراچی، جنوری تا جون، ۵۵)۔ [ہمشیر (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---زادَہ (--- فت د) امذ.
بہن کا بیٹا، بھانجا۔ ہمشیرہ زادہ ابوالفضل کو منصب چار ہزاری ملا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۵۰۳)۔ کوئی جاگیر دار نہیں اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے ہمشیرہ زادہ ہیں۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۳۰۷)۔ ہمشیرہ زادہ نے غمگیں ہو کر موافق فرمودہ اپنے ماموں کے عمل کیا۔ (۱۹۳۴، بھگت مال اردو، ۴۱۲)۔ [ہمشیرہ + ف : زادہ، زادن = جننا]۔

---زادی امث.
بھانجی۔ (فرہنگ بوستان خیال)۔ [ہمشیرہ زادہ (رک) کی تانیث]۔

---کلاں کس صف (--- فت ک) امث.
بڑی بہن۔ اور ہمشیرۂ کلاں اس کی مسماۃ حسینی وہ بھی نہایت خوش آواز تھی۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۸۰)۔ [ہمشیرۂ + کلاں (رک)]۔

ہَمصَفِیر (فت ہ، سک م، فت ص، ی مع) صف ؛ ~ ہم صفیر۔
(لفظاً) باہم مل کر گانے والے، ہم رنگ، ہم آواز، ہم جنس (پرند) ؛ (مجازاً) ہم زبان، ہم خیال، ہمدم، رفیق، ساتھی۔

جب اس چمن سے چھوڑ کے ہم آشیاں چلے
اک ہمصفیر نے بھی نہ پوچھا کہاں چلے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۱۵۵)۔ ایک تم کو اپنا ہمصفیر ہمدرد پایا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۱۴)۔

پاس تھا ناکامیِ صیّاد کا اے ہمصفیر
ورنہ میں اور اُڑ کے آتا ایک دانے کے لئے

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۱۰۲)۔ کوئی تو اس سنسان ویرانے میں اپنا ہمصفیر پیدا ہوا۔ (۱۹۱۴، راج دلاری، ۱۱۰)۔

جو اپنے ہمصفیر تھے، رخصت ہوئے اثر
رنگیں نوائیاں سر گلزار کیا کریں

(۱۹۳۹، نوبہاراں، ۸)۔

میرے ہمصفیر تھے حیلہ جو کسی اور سمت نکل گئے

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۶۲)۔ [ہم صفیر (رک) کا ایک املا]۔

ہَمصَفِیری (فت ہ، سک م، فت ص، ی مع) امث ؛ ~ ہم صفیری۔
ہمصفیر (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت، ہمدمی، دوستی۔

ہمصفیری کو دعائیں دو وہ ناموزوں سہی
رعب تم کر لائے موزوں تیر و شمشیر بہار

(۱۹۱۶، کلیات رعب، ۸۵)۔ [ہمصفیر + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَمصَلاح (فت ہ، سک م، فت ص) صف ؛ ~ ہم صلاح۔
ہم رائے، ہم مشورہ، ایک تجویز والے، متفق الرائے۔ یہ چھ ہمصلاح ہو کر اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لیں۔ (۱۹۰۷، امہات الامہ، ۱۱۱)۔ [ہم صلاح (رک) کا ایک املا]۔

ہَمطَرَح (فت ہ، سک م، فت ط، ر) صف ؛ ~ ہم طرح۔

رک : ہم طرح، ایک ردیف یا ایک قافیے والا (غزل، قصیدہ وغیرہ)۔ اب ہم کچھ ایسی ہمطرح اور ہم ردیف و قافیہ غزلیں نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ (۱۹۸۷، غالب فکر و فن، ۵۰)۔ [ہم طرح (رک) کا ایک املا]۔

ہمطَرحی (فت ہ، سک م، فت ط، ر) امث ؛ ~ ہم طرحی۔

رک : ہم طرحی، روش یا انداز میں کسی دوسرے کی طرح ہونے کی حالت۔

رشک ہمطرحی و درد اثر بانگ حزیں
نالۂ مرغ سحر، تیغ دو دم ہے ہم کو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۵)۔ [ہم طرحی (رک) کا ایک املا]۔

ہمعَصر (فت ہ، سک م، فت ع، سک ص) صف ؛ امذ ؛ ~ ہم عصر۔

ایک زمانے کا، جو ایک ہی عہد میں حیات ہوں، ایک عمر اور ایک پیشے سے منسلک (عموماً) ہم عمر ادیب شاعر وغیرہ۔ اس زمانے میں تصنیف و تالیف شروع کی اور اس رتبے کی کتابیں لکھیں کہ ان کے تمام ہمعصر علما حیرت میں رہ گئے۔ (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱ : ۲۰۲)۔ رحمان بابا ـــــ کا ہمعصر ایک ایسا شاعر بھی ـــــ سامنے آتا ہے جس نے ـــــ اُردو شاعری بھی کی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۱۰۳)۔ [ہم عصر (رک) کا ایک املا]۔

ہمعَصری (فت ہ، سک م، فت ع، سک ص) امث ؛ ~ ہم عصری۔

ہم عصر ہونے کی حالت یا کیفیت۔ ہمعصری باہم نفرت کا باعث ہوتی ہے۔ (۱۸۹۶، علمائے سلف، ۷۲)۔ جب ایک عہد کا شاعر کسی تجربے کو دریافت کرتا ہے تو اس کی دریافت ہمعصری حوالے سے پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹، شعری لسانیات، ۱۶۸)۔ [ہمعصر + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمعَصرِیّت (فت ہ، سک م، فت ع، سک ص، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث ؛ ~ ہم عصریت۔

ایک ہی زمانی کیفیت و حالت۔ کلام کے تمام اجزا جملے بیک وقت موجود نہیں ہوتے، بتدریج بنتے مٹتے ہیں ان میں تصویر کے اعضا کی طرح کی شدید ہمعصریت نہیں ہوتی۔ (۱۹۷۵، جدید اُردو شاعری میں علامت نگاری، علامت کے مباحث، ۱۱۲)۔ [ہمعصری + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمعِنانی (فت ہ، سک م، کس ع) امث ؛ ~ ہم عنانی۔

ہم عنان ہونے کی حالت یا کیفیت، ہمرکابی، ہمرہی، رفاقت، ساتھ۔ رکاب ظفر انتساب سے حمیت گرم ہمعنانی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۱۷۲)۔

کچھ روز کی ہے یہ ہمعنانی
باقی پھر روح جسم فانی

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۳۷)۔ [ہم عنان (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمفَنی (فت ہ، سک م، فت ف) امث ؛ ~ ہم فنی۔

ایک ہی فن سے متعلق ہونے کی حالت، ایک ہی فن سے وابستگی۔ میں نے خیال کیا کہ ہمفنی کے ذریعے سے تعارف پیدا کروں۔ (۱۸۹۲، سفر نامۂ روم و مصر و شام، ۲۱)۔ [ہم فن (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمقَدَم (فت ہ، سک م، فت ق، د) صف ؛ ~ ہم قدم۔

ساتھ ساتھ چلنے والا۔

شہزادہ کہ لٹھ سے برق دم تھا
بادل سا ہوا کا ہمقدم تھا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۷)۔ اکبر نے بتایا وہ سر جھکائے پولیس کے نرغہ میں چلا جا رہا تھا لیکن ایک بازاری آواز اسکے ہمقدم تھی۔ (۱۹۷۱، پس دیوار زنداں، ۲۹۲)۔ [ہم قدم (رک) کا ایک املا]۔

ہمک (فت ہ، م) امث۔

گوشت کی بو ؛ سڑاند ؛ نمی یا سیلن کی بو ؛ تمباکو یا مرچ یا اچار وغیرہ کی بو۔ بارش کی وجہ سے ـــــ اس میں سے وہی ھمک آنے لگی جو اس دکان سے آتی تھی۔ (۱۹۸۴، سفر مینا، ۹۱)۔ تازہ ذبح شدہ بکرے کے گوشت میں سے ھمک آتی ہے۔ (۱۹۸۹ سیاہ آنکھ میں تصویر، ۱۳۵)۔ [مقامی]۔

ہُمک (ضم ہ، فت م) امذ۔

ا۔ ہمکنا (رک) کا امر، تراکیب میں مستعمل ؛ اچھل کود۔ مستقل طفلانہ ھمک، جینے کی اُمنگ اور ترنگ کو زندہ و تابندہ رکھتی ہے۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۵۹)۔ ۲۔ (کنایۃ) **منھ بند غنچوں یا کلیوں کے کھلنے کی حالت، کلی کے شگفتہ ہونے کی کیفیت۔**

یہ گھر سے چلا ہے کون گلشن کی طرف
خوشیوں میں فتادگی ہے کلیوں میں مہک

(۱۹۴۷، سنبل و سلاسل، ۳۳۵)۔

چاند ڈوبا تو ستاروں سے بھرے دامن شوق
پھول کُھلائے تو غنچوں کی ھمک میں نے سنی

(۱۹۹۴، افکار، کراچی، جون (نوشاد نوری)، ۳۹)۔ ۳۔ (کنایۃ) **خواہش، تمنا، آرزو۔**

اپنی مہ رو کی یاد میں فارغ
دل معصوم کی ھمک دیکھو

(۱۹۷۱، شیشے کے پیرہن، ۱۳۳)۔ خاص بات یہ تھی کہ وہاں جو قومیت کی ھمک تھی وہ کسی دوسری جگہ نہیں پائی جاتی۔ (۱۹۸۲، مولانا ظفر علی خاں، احوال و آثار، ۷۷)۔ [ہمکنا (رک) سے]۔

ـــ **کر** م ف۔

ا۔ **اُچھل کر، لپک کر، آگے بڑھ کر۔** بد صورت کی گود میں نہ جاتا تھا کوئی خوبصورت لیتا تھا تو ھمک کر جا پڑتا تھا۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۳۸)۔ بچے نے پہلے غوں غاں شروع کی ماں باپ کے پاس ھمک کر آنے لگا۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۲۵۲)۔ بچہ ھمک کر کرنا کی چھاتی سے چمٹ جاتا ہے۔ (۱۹۴۴، افسانچے، ۴۵)۔ رحمت النسا نواب کو دیکھتے ہی ھمک کر ان کے پاس آگئی۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۴۹۳)۔

ـــ **ہُمک** (ـــ ضم ہ، فت م) م ف۔

آہستہ آہستہ، مٹک مٹک کر، خرام ناز سے۔

پیروں کے پتوار چلاتے ھمک ھمک اندر آتے

(۱۹۸۷، زندہ پانی سچا، ۱۵۶)۔

ـــ **ہمک رہ جانا** محاورہ۔

خواہش کر کے رہ جانا۔

گرج گرج کھل جائے بادل برسے نہ برسائے
جنم جنم کی پیاسی دھرتی ھمک ھمک رہ جائے

(۱۹۶۳، پانی میں مہتاب، ۲۳۹)۔

ـــ **ہُمک کر** م ف۔

اُچھل اُچھل کر، اچک اچک کر۔

اتنا ھمک کے جو اُٹھتے ہو خیر ہے
لائق ہیں ہم تو قتل کے پر کچھ گناہ بھی

(۱۷۸۰، گل عجائب، ۷۷). اُسکی گود میں جانے کے لیے ھمک کر اپنے ننھے ننھے ہاتھ پھیلا دیئے۔ (۱۹۱۰، ادیب، الہٰ آباد، نومبر، ۲۲۶). میں بہتیرا ھمک ھمک کر اپنے ننھے ہاتھ بڑھاتا ----- لیکن نہیں وہ مجھ سے بہت دور ہوتا تھا۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش (اُردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۳۶)). کرمرا وہ سیدھا منہ میں ڈال لیتا اور ----- ھمک ھمک کر، اچھل اچھل کر اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا۔ (۱۹۶۶، لاجونتی، ۲۴). ھمک ھمک کر پرائے آنگن میں گرتے پرنالے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۷۱).

---ہُمک (کر) کے چلنا ف مر.

مٹک مٹک کر چلنا، اچک اچک کے چلنا۔

ہے کھبا نظیر اب تو میرے جی میں اس صنم کا
وہ اکڑ کے دھج دکھانا وہ ھمک ھمک کے چلنا

(۱۸۳۰، نظیر، ک (نول کشور)، ۴۹).

ہَمکا (فت ہ، سک م) امذ؛ قدیم۔

(عور) ہم کو، ہمیں۔ جوڑی بری نہیں ہے ہمکا دیکھ کے مسکایا۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۴۵). [مقامی]۔

ہَمکار (فت ہ، سک م) صف؛ ~ ہم کار۔

رک: ہم کار؛ ملازمت یا کاروبار میں ساتھ کام کرنے والے۔ ان کا مسلمان ہمکار بردوا جیل میں مہاتما گاندھی کی رفاقت کا فخر حاصل کر رہا ہے۔ (۱۹۲۳، خطبۂ صدارت مولانا محمد علی، ۴۴). وہ سب کچھ اس وقت اس کے ہمکاروں ----- میں مروج چیز تھی۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۲۳۲). [ہم کار (رک) کا ایک املا]۔

ہُمکارا (ضم ہ، سک م) امذ.

کسی بات کے اقرار و اقبال کی آواز، ہاں؛ جیسے: اکثر کہانی سننے والے ہاں ہوں کیا کرتے ہیں؛ ہنکارا۔ کیا کروں بیاہ ----- کا معاملہ ہے بے ہونٹ کھولے بنتی بھی نہیں، زری غور کرو کہ چکر کھنی کانفرنس میں ہمکارا دولھن کی طرف سے کس نے بھرا۔ (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۳ : ۱). [ہنکارا (رک) کا ایک املا]۔

---بھرنا ف مر.

اقرار کرنا، اقبال کرنا، ہوں ہاں کرنا۔ چاہے پردے میں دلھن کی اماں ہی نے ہمکارا بھر دیا ہو۔ (۱۹۳۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۸، ۱۲ : ۵).

ہَمکاری (فت ہ، سک م) امث؛ ~ ہم کاری۔

کسی کام میں شریک ہونے کی حالت یا کیفیت یا عمل، ہم پیشگی؛ رک: ہم کاری معنی نمبرا ۱۔ جب مجھے بعد میں ان کے ساتھ ہمکاری کا شرف حاصل ہوا تو انھوں نے چار نصیحتیں فرمائیں۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۱ : ۳۳۵). [ہم کاری (رک) کا ایک املا]۔

ہُمکاری (ضم ہ، سک م) امث.

رک: ہنکاری۔ [ہمکارا (رک) کی تانیث]۔

---بھرنا ف مر.

اقرار کرنا، اقبال کرنا؛ ہاں، ہوں کرنا۔ جب اینجانب نادان بچہ تھے سوتے وقت انا جی ایک کہانی کہا کرتی تھیں، بندہ نہایت شوق سے ہمکاریاں بھر کے سنتا تھا۔ (۱۹۲۰، ضمیمہ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۴۲ (منتخبات) ۵ : ۱۶۸).

ہُمکانا (ضم ہ، سک م) ف م.

ہلانا، جھلانا، اچھالنا۔ ببل نے سکے کو ہاتھ میں لیا زور زور سے بازو کو ہمکایا اور پھر اسے پھینک دیا۔ (۱۹۶۶، لاجونتی، ۲۷). [ہمکنار (رک) کا تعدیہ]۔

ہَمکلام (فت ہ، سک م، فت ک) صف؛ ~ ہم کلام۔

رک: ہم کلام؛ آپس میں بات کرنے والا، کسی سے بات کرنے والا۔ اگر کوئی شخص کسی غیر شخص سے ہمکلام ہو تو دخل در معقولات دینا مذموم ہے۔ (۱۸۸۶، دستورالعمل مدرسین دیہاتی، ۳۳). اکبر برسوں خلوت شبانہ میں مہارانی سے ہمکلام رہا لیکن ----- مہارانی کا ذکر بھی ان کتابوں میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۷۴). [ہم کلام (رک) کا ایک املا]۔

ہَمکلامی (فت ہ، سک م، فت ک) امث؛ ~ ہم کلامی۔

رک: ہم کلامی؛ ایک دوسرے سے بات کرنے کی حالت، باہم گفتگو، بات چیت۔

طرف سخن نہیں ہے مجھ سے، خدا نکردہ
ہے نامہ بر کو اُس سے دعوای ہمکلامی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۷۴). مکالمۂ الٰہی کے تینوں مذکورۂ بالا طریقوں سے خدا کی ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۲۹۷). کون ہے جو ذوق ہمکلامی سے اس درد بے دوا کا مداوا کر سکے۔ (۱۹۴۹، اک محشر خیال، ۷۳). ابھی یہ ہمکلامی جاری تھی ----- کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی نیر جہاں کی بڑی بیٹی ----- بول رہی تھی۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، سفر نامۂ امریکہ، ۲۲۳). [ہمکلام + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہُمکنا (ضم ہ، فت م، سک ک) ف ل.

۱۔ چڑھائی کرنا، حملہ کرنا، تاخت کرنا، یورش کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ). ۲۔ بچے کا ہاتھ پانو مار کر ایک کی گود سے دوسرے کی گود میں جانے کے لیے ارادہ ظاہر کرنا۔

رسائی ان کے دامن تک نہیں ان کے مقدر میں
یہ طفل اشک کیوں آغوش مژگاں سے ہمکتے ہیں

(۱۸۷۸، بحر (فرہنگ آصفیہ)). ۳۔ بچے کا چلنے میں کوشش کرنا، پھدکنا، اُچکنا، کودنے کی کوشش کرنا؛ بچے کا اپنی جگہ سے جست کرنا، بچے کا گود میں اُچکنا، آگے کی طرف لپکنے یا بڑھنے کے لیے حرکت کرنا۔ چھ مہینے میں لڑکا تازہ توانا ہوا اور ہمکنے اور اشارے سمجھنے لگا۔ (۱۸۷۳، فسانۂ معقول، ۱۲). ۴۔ (کنایۃً) خواہش کرنا، تمنا کرنا۔

زمرد کے کرن پھول اور جھمکے
جنھیں دل دیکھ کر عاشق کا ہمکے

(۱۸۳۵، رنگین، شش جہت رنگین، ۲۵۵). ۵۔(i) اچھلنا، چھلانگ لگانا۔ وہ پھر بالائی جست کے لیے اُبھری ہمکی مگر پاؤں جال میں پھنس چکے تھے۔ (۱۹۱۲، سی پارۂ دل، ۱ : ۱۳۴). (ii) چھلکنا (پانی وغیرہ کا)۔ جھرنے کا پانی ہمکتا اور اچھلتا ہے۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۳۳۳). ۶۔ پلنا، پرورش پانا، پروان چڑھنا۔

پارہ پارہ تھا شیشۂ عصمت
گودیوں میں ھمک رہے تھے گناہ

(۱۹۵۴، تشنگی کا سفر، ۱۳۶). [س:]۔

ہَمکِنار (فت ہ، سک م، کس ک) صف؛ ~ ہم کنار۔

۱۔ ہم آغوش، بغل گیر۔ پری پیکر کو ہمکنار پایا دیکھتے ہی دم توڑا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۸۵). کنار حوض پر غلام حبشی سے ایک خواص مہ پارہ ہمکنار ہے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷).

کبھی جو اٹھی ہو گیسو سنوارنے کے لیے
تو آئینے نے تمھیں ہمکنار دیکھا ہے

(۱۹۴۱، صبح بہار، ۷۷). کچھ لوگ جن کی تعداد دس سے کم ہوتی ایک عورت کے پاس جاتے اور ---- اس سے ہمکنار ہوتے۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۲۶۲).

اور جب تجھ سے ہمکنار ہوا
تو نے عورت کا روپ دھار لیا

(۱۹۷۳، کلیات صوفی تبسم، ۴۱۰). **۲. ملا ہوا، جڑا ہوا، متصل، منسلک، ساتھ۔**

خیال یار جو شب مجھسے ہمکنار رہا
تمام شب میں اُوسی کے گلے کا ہار رہا

(۱۸۲۴، مصحفی، د، انتخاب رامپور، ۶).

ہو شمع بزم عیش کہ شمع مزار تو
ہر حال اشک غم سے رہی ہمکنار تو

(۱۹۰۲، بانگ درا، ۳۲). یوسف ظفر نے منتظمین مشاعرہ کو ایک نئی مشکل سے ہمکنار کر دیا۔ (۲۰۰۵، عرض مرتب، کلیات یوسف ظفر، ۲۸). **۳. مساوی، برابر۔** اس نے ---- بحیرۂ روم کے کناروں ---- کو درست کیا اور اس کو وسعت سے ہمکنار کیا ۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۸۹). [ہم کنار (رک) کا ایک املا]۔

ہمکِناری (فت ہ، سک م، کس ک) امث؛ ~ ہم کناری۔

۱. ہم آغوشی کی حالت، ہم کنار ہونا، بغل گیری۔

وہاں چھوٹا گلے لگنا کہ شوق ہمکناری میں
لگاتے تھے گلے سے غیر کی تصویر اکثر ہم

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۲۰).

نہ کھولو کمر سے کٹاری ابھی
کہ ہے حسرتِ ہمکناری ابھی

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۲۵۴). **۲. ہم بستری، صحبت، مجامعت۔** اور خوف کے مارے عورت ہمکناری کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۲۸۱). [ہمکنار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہمگنا (ضم ہ، فت م، سک گ) ف ل۔

رک : ہمکنا۔ (پلیٹس). [ہمکنا (رک) کا ایک املا]۔

ہمگی (فت ہ، م) (الف) امث۔

کلیت؛ مجموعیت۔ (پلیٹس).

ہمگی (ب) صف۔

تمامی، کل، تمام، تمام تر، سب، سب کا سب، ہمہ ہونے کی حالت یا کیفیت۔

صد بحر ہوس موج زن اس دل میں ہیں ہر دم
یک قطرۂ خوں آب اگرچہ ہمگی ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۶۵).

ڈوبا لوہو میں پڑا تھا ہمگی پیکر میرؔ
یہ نہ جانا کہ لگی ظلم کی تلوار کہاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۶۶). جو روپیہ میں لایا تھا سب خرچ ہو گیا ہمگی بیس درہم کھوٹے باقی ہیں۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱ : ۳۳۱). ہمگی پینسٹھ روپے مطبع اودھ اخبار میں پہنچانے چاہئیں۔ (۱۸۶۳، خطوط غالب، ۸۹). اسوقت ہمگی توجہ ---- مصروف ہوتی ہے ۔ (۱۸۹۲، اصول سراغرسانی، ۵۸). ہیچی کو (بھی) سرور ہمگی (یا کاملیت) حاصل ہوتا اور ناتمامی بھی تمامی ہی کے نام سے پکاری جاتی۔ (۲۰۰۶، ترجمہ آہنگ پنجم، از سہ ماہی سمبل، راولپنڈی، اکتوبر (پرتو روہیلہ)، ۲۳). [ہمہ (بحذف ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

ہمگیں (فت ہ، م، ی مع) صف۔

کل، تمام، سب کا سب۔ اوسوقت عرب ہمگیں سینتیس ہزار تھے۔ (۱۸۷۳، فسانۂ معقول، ۱۹۹). دریائے بریسینا سے جب عبور ہوا تھا تو ہمگیں فوج اور ہمراہی وغیرہ ملا کر ساٹھ ہزار کی تعداد تھی۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۴ : ۱۵۱). [ہمگی (رک) + ں، زائد]۔

ہملاں (فت ہ، م) امث؛ ج۔

حمائل، گلے کے زیورات۔ (قدیم اردو کی لغت). [حمائل (رک) کی جمع]۔

ہَملَجہ (فت ہ، سک م، فت ل، ج) امث۔

نرم چال، ہلکی چال، آہستہ چال۔

ہملجہ ہے عرب میں ایک قدم
جس کی ترکی ہے برغہ اے ہمدم

(۱۸۴۱، زینت الخیل، ۲۱۶). گھوڑوں کی ہملجہ چال کو پسند نہیں کیا جاتا۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲ : ۴۶۴). [ع]۔

ہِمَم (کس ہ، فت م) امث؛ ج۔

ہمّت (رک) کی جمع، مرکبات میں مستعمل؛ جیسے : عالی ہمم۔

پیر مردانا سچا والا نسب عالی ہمم
تج اوپر جب تے ہوا کرتار کا پورا کرم

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۸).

کہہ سلیمان سے نگیں اپنے پہ تو نازاں نہو
پیش ارباب ہمم یہ دست زیر سنگ ہے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲۶۰).

ہمم کو تیری بیاں کیا کروں کہ اے ممدوح
ہوئے ہیں خلق ترے بخشنے کو تاج و سریر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۹۳). شکر ہے خداوندا کہ لکھنؤ میں اب بھی ارباب ہمم موجود ہیں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴).

تو شہ والا ہمم عالی تبار
میں رعیت اور وہ بھی خاکسار

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۳۲۶).

آج وہ عالی گہر عالی شیم عالی ہمم
مدرسہ میں چند ساعت کے لیے مہمان ہے

(۱۹۳۸، ابراہیم شاہ، سلہٹ میں اردو، ۱۶۳).

آسماں سے ہے زمیں تیری شرف میں بڑھ کر
کیوں نہ ہو، ہے یہ زیارت گہِ ارباب ہمم

(۱۹۷۵، خروش خم، ۲۱۵). [ہمت (رک) کی جمع]۔

ہَمَن (فت ہ، م) ضمیر (قدیم)۔

۱. ہمارا نیز ہمارے۔

بازاں کہیا گھال اُساس آؤ پیارے ہمن پاس
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۸).

تج خیال کی ہوس تھے ہے جیو ہمن سو زندہ
او خیال کد نجاوے ہم سر تھے ٹک بہارا
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲). **۲۔ ہم نیز ہمیں۔**

ہمن ہے عشق مستانہ ہمن کو ہوشیاری کیا
رہیں آزاد یہ جگ میں ہمن دنیا سے یاری کیا
(۱۵۱۸، کبیر داس (ہندوؤں میں اردو، ا : ۷۹)).

ہمن سیتی آڑے ہوئے جان بوج
سنگھاتیاں سوں ، پیالے پیتے دمبدم
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶۹).

دیا ان ہمن کوں خبر در کتاب
کفر دین کرنا پڑا کر صواب
(۱۶۴۴، فتح نامہ بکھیری (سہ ماہی اردو، کراچی، اپریل تا جون ۱۹۸۸ء، ۱۴۶)).

کیا پیو ہمن سے دند کیا سکھ سارا مج پر بند کیا
(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۰).

ہمن کوں سب کے برابر سجیایو کون انصاف
اگر سلام کرے سب تو ہم قدم بوسی
(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۰۸).

حق تعالیٰ دے ہمنکو زندگی
حکم فرمایا کریں تا بندگی
(۱۷۹۱، ریاض العارفین، ۱۲).

ہم حال اسے سے پوچھا ، کہ بلبلا ہمن سوں
کس حال میں پڑا ہے چھوڑا چمن ہزاراں
(۱۸۲۶، سچل سرمست (صحیفہ، لاہور، جولائی، ستمبر ۱۹۹۴ء، ۵۴)). [مقامی]۔

ہمنا (فت ہ، فت نیز سک م) ضمیر (قدیم)۔
ہمارا، ہمارے؛ ہمیں۔

آؤ حسین اب ہمنا پاس کہ توں جاتا کدھریں نہاس
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۳۰). خدا کے کاماں سوں ہمنا کیا غرض۔ (۱۶۳۰، سب رس، ۲۱).

بولے جہاں کے پارکھی ہمنا نہ آوے بولنا
تمنا سہانا بولنا اے شاہ بحر و بر کہو
(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۵۳)۔). [ہمن (رک) کا ایک املا]۔

ہمنام (فت ہ، سک م) صف؛ ~ ہم نام۔
رک : ہم نام؛ ایک ہی نام کا، ہم اسم۔ استاد جبرئیل، ہمنام ربِّ جلیل ---- امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷).

اکی ہی بلائیں کہیں لے لیکے چھٹیں ہم
اے کاش تم اپنا ہمیں ہمنام دکھاؤ
(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ا : ۱۹۴).

محوِ اظہارِ تمنائے دِل ناکام ہوں
لاج رکھ لینا کہ میں اقبال کا ہمنام ہوں
(۱۹۰۳، باقیات اقبال، ۱۷۲).

میرے کتنے ہی نام اور ہمنام
میرے اور میرے درمیان میں تھے
(۱۹۹۰، شاید، ۱۴۰). اس کا ہمنام پیشوا انیس سالہ مادھوراؤ ثانی اس کا منتظر تھا۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سرِ آسماں، ۹۵). [ہم نام (رک) کا ایک املا]۔

ہمناں (فت ہ، فت نیز سک م) ضمیر (قدیم)۔
رک : ہمنا؛ ہمیں، ہم کو۔

رات ساری تیرے غم کھینچے صفاں ہمناں اُپر
بیٹھے بچناں تھے لکھیا میرے خلاصی کا رخا
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶).

او کھبالے بال اگر ہمناں سوں فارغ بال ہیں
ہم تو اپنے ست پہ ہیں کرتے ہیں ہر کھب کوں سلام
(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۶۶). [ہمنا (رک) کا ایک املا]۔

ہمنبرد (فت ہ، سک م، فت ن، ب، سک ر) صف؛ ~ ہم نبرد۔
باہم صف آرا، جنگ آزما؛ مقابل، حریف (رک : ہم (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب)۔ کوئی جوان تن کر کہتا کہ ہنگام مقابلہ اپنے ہمنبرد کی ٹانگیں نہ چیریں تو کچھ کام ہی نہ کیا۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۸۴۱). [ہم نبرد (رک) کا ایک املا]۔

ہمنشیں (فت ہ، سک م، فت ن، ی مع) صف؛ امذ۔
رک : ہم نشیں؛ ساتھ بیٹھنے والا، مصاحب؛ دوست، ہم صحبت، ہم خیال۔

بود و نابود میں غرض اپنے
جس طرح سے کہ ہمنشیں ہیں ہم
(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۵۷).

مرا جی تو بھلا بہلے کوئی دم
اسی کا ذکر کر اے ہمنشیں کچھ
(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۲۰۲).

لحد میں آ کے دم بھر بھی نہ ہمراہی کسی نے کی
نہ کوئی دوست یاں آیا نہ کوئی ہمنشیں آیا
(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۹۰).

مقابل آئینہ ہے آنکھ اٹھاؤ
ہنسو بولو کچھ اپنے ہمنشیں سے
(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۵۹).

ہمنشین نرگس شہلا ، رفیقِ گل ہوں میں
ہے چمن میرا وطن ، ہمسایۂ بلبل ہوں میں
(۱۹۰۴، بانگِ درا، ۵۸).

اب سے تقریباً پچھتّر سال پہلے ہمنشیں
مبتلا تھی سخت تشویش و تذبذب میں زمیں
(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۵). جو اس کے بھائی اور ہمنشیں ہوئے، ترس کھایا۔ (۱۹۶۷، آخری آدمی، ۱۲۱)۔). [ہم نشیں (رک) کا ایک املا]۔

ہمنشینی (فت ہ، سک م، فت ن، ی مع) امث.
ساتھ بیٹھنا، مصاحبت؛ دوستی۔

نومید ہمنشینی یاراں سے کیوں ہوا
جا تو سہی زمیں کے تلے انجمن نہ ہو

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب)، ۱۹۱). تم اپنے تئیں مال داروں کی ہمنشینی سے دور رکھو۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۲۲۰). مبادا اسے دوست کی ہمنشینی حاصل ہو جائے کیونکہ دل میں تو دوست کے سوا کچھ نہیں۔ (۱۹۸۷، غالب فن اور شخصیت، ۳۶). [ہمنشیں + ی، لاحقہء کیفیت]۔

ہمنفس (فت ہ، سک م، فت ن، ف) صف؛ ~ ہم نفس۔
رک : ہم نفس۔

ایک نے ہمنفسوں میں سے کہا
آج بے وقت یہ آنا کیا تھا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۲۰ ـ]). [ہم نفس (رک) کا ایک املا]۔

ہمنفساں (فت ہ، سک م، فت ن، ف) صف؛ امذ، ج۔
ایک ساتھ جینے والے، ایک ہی زمانے اور ایک ہی وقت میں سانس لینے والے، دوست، احباب۔

روشنی اوس کی آہٹ سے کھلے یا نہ کھلے
تحفہء ہمنفساں دستہء گل کی صورت

(۱۹۹۶، رخ سیلاب، ۷۹). [ہم نفس (رک) + ف : اں، لاحقہء جمع]۔

ہمنوا (فت ہ، سک م، فت ن) صف؛ ~ ہم نوا۔
رک : ہم نوا؛ ہم آواز نیز ہم خیال، متفق الرّائے؛ (مجازاً) ساتھی، رفیق کار۔

آج لیکن ہمنوا سارا چمن ماتم میں ہے
شمع روشن بجھ گئی بزم سخن ماتم میں ہے

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۸۹). میں اس جگہ ان کا ہمنوا نہیں ہوں۔ (۱۹۴۳، میزان سخن، ۱۲۰). امام زہری کے اکثر معاصرین اس ضمن میں ان کے ہمنوا تھے۔ (۱۹۶۸، علوم الحدیث (ترجمہ)، ۶۸). یہ حضرات لکھنؤ کے غزل گو حضرات کے "معیار" گروپ کے ہمنوا تھے۔ (۲۰۰۴، غالب اور آج کا شعور، ۸۶). [ہم نوا (رک) کا ایک املا]۔

ہمنوائی (فت ہ، سک م، فت ن) امث.
۱. ہم آواز ہونے کی کیفیت، ہم آہنگی (رک : ہم (۲) مع تحتی الفاظ وتراکیب)۔

زبانِ دار پر بے ساختہ شورِ اناالحق ہے
اثر دیکھو کسی آتش نوا کی ہمنوائی کا

(۱۸۷۸، دیوان صفی، ۲). کان قطعی طور پر اس بات کا فیصلہ کر دیتا ہے کہ فلاں آواز میں ہمنوائی نہیں ہوتی اور فلاں آوازوں میں ہوتی ہے۔ (۱۹۳۵، علم الاخلاق، ۳۸۵). امّی نے اور میں نے اُستاد کے ہمنوا ہو کر یہ بول گائے، یہ ہمنوائی بھول نہیں سکتی، یہ ہمنوائی بہار راگنی میں تھی۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲ : ۴۴۰). ۲. ہم خیالی، ہم رائے ہونے کی حالت، حمایت، ساتھ۔ ہم ان کی ہمنوائی میں کوئی جھجک محسوس نہ کرتے۔ (۲۰۰۳، مجموعہء قوانین اسلام، ۹ : ۴۶۶). [ہمنوا + ئی، لاحقہء کیفیت]۔

ہمنورد (فت ہ، سک م، فت ن، و، سک ر) صف.
۱. ساتھ سفر کرنے والا، ہمسفر، ہمراہی (جامع اللغات)۔ ۲. (کنایۃً) کسی بات یا کسی معاملے میں کسی دوسرے شخص سے اتفاق کرنے والا، کسی معاملے میں ساتھ دینے والا، ساتھی۔ بعض ایسے مباحث چھڑ گئے ہیں جہاں باوجود کوشش کے میں نواب خیال کے ساتھ ہمنورد نہ رہ سکا۔ (۱۹۳۴، خیال، داستان عجم (تعارف)، ۱۱). [ہم + ف : نورد، نوردیدن = لپیٹنا، طے کرنا]۔

ہمنی (فت ہ، فت نیز سک م) ضمیر۔
ہم۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [بھوجپوری]۔

--- سُوں (--- و مع) م ف.
ہم سے۔ (جامع اللغات)۔

--- کا م ف.
ہمارا۔ (جامع اللغات)۔

--- کے م ف.
ہمیں۔ (جامع اللغات)۔

ہموار (فت ہ، سک م) صف.
۱. برابر، یکساں، مسطح؛ (مجازاً) سیدھا، جس میں نشیب و فراز نہ ہوں۔

لڑکنے لگیا سرنگوں سار ہو
پڑیا بھئیں اپر او بھی ہموار ہو

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۸۸).

جب تے کوڑا پر تھی اوپر پھیریا ترنگ توں سار ہو
ہموار ہو رہے سم تلے ڈونگر اتھے جسے کھڑبڑے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۷).

تری وہ طبع ہے ہموار اے رشکِ مہِ کنعاں
کہ جس میں مو برابر نئیں اثر بے اعتدالی کا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۴۹).

ہموار سارے دم میں کئی سب بلند و پست
تھے شیر و گو سفند توانان زیر دست

(۱۷۶۱، جنگ نامہ پانی پت، منظوم، ۶).

نہیں مرحلہ کوئی دشوار اِن کو
ہر اِک راہ ملتی ہے ہموار اِن کو

(۱۸۷۸، مسدس مدوجزر اسلام، ۱۰۶). رکوع میں سر کو اونچا نیچا نہ کریں بلکہ ہموار رکھیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۱۳۶). میری زندگی ہموار میدان کی طرح ہے۔ (۱۹۵۸، پریم چند، ۱۹). پریس کے تیار ہو جانے پر اس بات کو یقینی بنایا جاتا تھا کہ کاغذ پر دباؤ ہموار ہو۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۹۲). [ہم وار (رک) کا ایک املا]۔

--- ڈاٹ امث.
سیدھی ڈاٹ جو دروازے کے پٹاؤ کے لیے لگائی جائے اس میں گولائی نہیں ہوتی اور خاص طریقے سے لگائی جاتی ہے بعض لداؤ کی چھتیں بھی مستقیم ڈاٹ کی وضع پر بنائی جاتی ہیں۔ (اپ و، ۱ : ۱۵۷). [ہموار + ڈاٹ]۔

--- کرنا ف مر؛ محاورہ۔
۱. (i) کھیتی باڑی کے لیے زمین کو برابر کرنا، مسطح کرنا۔ اس کے لیے ضرورت تھی کہ سب سے پہلے زمین کو ہموار کیا جائے۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبی ﷺ، ۴ : ۴۱۷). بیل کو زمین کے ہموار کرنے اور غلہ اگانے میں خاص دخل ہے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵ : ۶۳). (ii) رکاوٹیں دور کرنا، صاف کرنا؛ (عموماً) راستا بنا کر دینا۔ علم لا سے گزار کرالا

کی منزل تک پہونچانے کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔ (۱۹۸۰، اعلیٰ تعلیم، ۵). اس طرح انھوں نے حقیقت کے بارے میں صداقت کا راستہ ہموار کر دیا۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۱۷). ادبیات سرحد میں ـــــ جنھوں نے ماضی کی فرسودہ قدروں سے بغاوت کرکے جدید رجحانات کے لیے زمین ہموار کی ـــــ عالمی سطح پر نامور ہوئے ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۴۵).

--- ہونا ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ یکساں کیفیت کا حامل ہونا؛ صاف اور آسان ہونا۔ ترسیل معنی کے لحاظ سے یہ اشعار آسان اور ہموار ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۹، کچھ نئے اور پرانے شاعر، ۱۵). **۲۔ (کنایۃ) حیثیت یا مرتبہ میں ایک ہونا۔**

بلند و پست سب ہموار ہیں یاں اپنی نظروں میں
برابر ساز میں ہوتا ہے جوں سُر زیر اور بم کا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۸). **۳۔ برابر ہونا، یکساں ہونا نیز ختم ہونا۔**

اب رفتہ رفتہ باتیں وہ ہموار ہو گئیں
آگے جنھوں کے نام سے جی کو ملال تھا

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۸). **۴۔ رضامند ہونا، کسی کام کے لیے راضی ہو جانا۔** شاید دو ایک دن میں اماں کے ہموار ہونے کی صورت نکل آئے۔ (۱۹۴۷، عسکری کے افسانے، ۲۶۳).

ہموارگی (فت ہ، سک م، سک نیز فت ر) امث.

ہموار ہونے کی حالت یا کیفیت، یکسانیت۔ جو کان موافق ہیں اونسے اوسکے احوال کی خوبی اور ہموارگی معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۷۴). پاسٹرن ہڈی پیر کی ہموارگی سے بالکل اوپر ہوتی ہے۔ (۱۹۰۵، دستورالعمل نعل بندی اسپاں، ۳۵). [ہموارہ (بحذف ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہموارہ (فت ہ، سک م، فت ر) (الف) صف.

۱۔ ہموار (رک) کا مزید علیہ، برابر، مسطح. (ماخوذ: علمی اردو لغت). **۲۔ ہمیشہ، لگاتار، مدام، پیوستہ، مسلسل۔**

خواری عشق اپنی عزت ہے
کی ہے ہموار ہم نے ہموارہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۶). ہموارہ ہمارے حال پر نظر شفقت رکھنا اسپر کیا موقوف ہے۔ (۱۸۳۷، ستہ شمسیہ، ۱: ۱۱۷).

کچھ اب کی اس زمیں کی سمت کو منہ اوٹھ گیا ناظم
کمیت خامہ چلتا تھا رہ ہموار، ہموارہ

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۲۳۱).

ہموارہ (ب) امذ.

اندازہ، حساب. (فرہنگ عامرہ). [ہموار + ہ، زائد]۔

ہمواری (فت ہ، سک م) امث.

۱۔ ہموار ہونے کی حالت یا کیفیت، برابری، سطح کی یکساں حالت۔ جب تک معاشی و اقتصادی اقدار میں ہمواری نہ ہو اور کلچر کا ترقی دینا ہر فرد کا اولین فرض ہے۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء، ۳۸۸). کینوس کو ـــــ رنگ دیا جاتا تھا اس کا مقصد ـــــ تصویر تخلیق کرنا تھا جو ـــــ سطح کی ہمواری سے ہم آہنگ ہو۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۴۸). **۲۔ (مجازاً) آسانی۔**

مسافر اسمیں روانہ ہیں آنکھ بند کیے
عدم کی راہ میں دیکھو ہے کتنی ہمواری

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۳۰). دن بڑی ہمواری سے گزر گئے۔ (۱۹۵۱، پہلی کہانیاں، ۱۵). کسی اور کا کلام معروف اس طرح پیوند کرلے کہ مفہوم کی ہمواری اور سیاق کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۱۷). [ہموار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

ہمواریّت (فت ہ، سک م، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.

رک: ہمواری؛ مسطح ہونے کی حالت یا کیفیت۔ ایکس ریز کے ذریعے عمارتی لکڑی کی ہمواریت ـــــ اور حاجز یعنی انسولیٹنگ میٹریل ـــــ کی یکسانیت ـــــ کی جانچ کی جاتی ہے۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۲۷۰). اسی طرح اپرچر کی شکل اور ہمواریت کی بنا پر خولوں کو پہچانا جاتا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۹۳). [ہمواری + یت، لاحقۂ نسبت]۔

ہموزن (فت ہ، سک م، فت و، سک ز) صف؛ ~ ہم وزن۔

رک: ہم وزن؛ جو وزن میں برابر ہو نیز یکساں (مقدار میں)؛ کیفیت و کمیت اور خصوصیت میں یکساں۔ اور جو پانی سے ہموزن ہے پانی کے اندر جہاں رکھو وہاں رہتی ہے۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۹۳). مصری کے ساتھ لکڑی بھی ہموزن بکتی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۳۴۸).

ہموزن و ہم گہر ہوں جہاں زاغ و عندلیب
اس گلستاں میں مرغ خوش الحاں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷، فکر و نشاط، ۷). کوئی متحرک حرف ہو تو وہ لفظ محمد کا ہموزن ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۶، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۹: ۱۶). [ہم وزن (رک) کا ایک املا]۔

--- کرنا ف مر.

مقدار یا تعداد میں برابر کرنا۔ کتھے اور چونے کا ہموزن کرنا کیا کوئی آسان کام ہے کم سے کم مجھے تو اس کا سلیقہ نہیں۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱: ۱۰۳).

ہموزنی (فت ہ، سک م، فت و، ز نیز سک) امث.

ہم وزن ہونے کی حالت یا کیفیت، وزن میں یکسانیت نیز کیفیت یا کمیت میں یکسانی؛ برابری۔ تاکہ مخالف فریقین کی قوت میں ہموزنی قائم رہے۔ (۱۸۹۷، دعوت اسلام (ترجمہ)، ۲۵). ہموزنی کے لیے اوپر کے پلڑے میں اوپر کے جسم کے ساتھ تھوڑے سے باٹ اور زیادہ کرنے پڑیں گے۔ (۱۹۱۸، تحفۂ سائنس، ۱۸۴). [ہموزن + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہموطن (فت ہ، سک م، فت و، ط) صف.

ایک ہی ملک کا رہنے والا۔ اہل محلّہ پھر اہل شہر پھر ہموطن اور ہم ملک پھر ابنائے جنس۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح (دیباچۂ مصنف)، ۸).

ہموطن شمشاد کا، قمری کا میں ہمراز ہوں
اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۹). برابر کی سیٹ پر ان کے ہموطن ـــــ انگریزی اچھی طرح نہ سمجھتے تھے۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، سفر نامۂ امریکہ، ۴۵). [ہم وطن (رک) کا ایک املا]۔

ہِموگلوبین (کس خفف ہ، و مج، ضم گ، و مج، ی مع) امذ.

فقاری حیوانات کے خون کے سرخ ذرات میں پایا جانے والا مادّہ جس میں لوہا شامل ہوتا ہے اور آکسیجن کا حامل ہوتا ہے، ہیموگلوبین، حمرۃ الدم۔ حمرۃ الدم (ہموگلوبین) بہت

بڑھی ہوتی ہے تو اس پر سرطان کا شبہ کرنا چاہیئے۔ (۱۹۸۳، کوریا کہانی، ۲۳۰)۔ [انگ : Haemoglobin]۔

ہُموم (ضم ہ، و مع) امذ؛ ج۔

ہمّ (رک) کی جمع، ایسے آلام جو آنے والی مصیبتوں کے خیال سے ہوں، پریشانیاں، افکار۔

حفظ آلہی سدا تجکو دیوے عافیت
ہم ز شر و رفتن ہم ز ہموم و محن

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۳۱)۔ سموم اور ہموم اور آلام و مصائب۔ (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲: ۳۶۵)۔

لکھو درود سہل ہو ہر کام ہر مراد
کوہ ہموم دہر کا عالم ہو کاہ کا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۸۳)۔ اس باعث اس کے ہموم کا بہت سا حصہ دور ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۰، انتخاب لاجواب، ۱۶ جنوری، ۴)۔ جس نے اپنے تمام ہموم (افکار) کو ہم واحد (بس ایک ہی غم یا فکر) بنالیا تو اللہ اس کے تمام امور کے لیے کافی ہو جائے گا۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۲۰۱)۔ [ہمّ کی جمع]۔

ہمُوں (۱) (فت ہ، و مع) ضمیر۔

ہم۔

الٰہی عشق تیرا دے سبوں کوں
جو ہووے مغفرت آخر ہموں کوں

(۱۶۹۷، یوسف زلیخا، امین، ۵)۔

کہیں کافراں ہاے ڈرتے جلن
قبر سوں ہموں کوں اٹھایا ہے کن

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۶۱)۔ [مقامی]۔

--- کا صف۔

ہماری، ہمارا۔ ایسا لڑیں گے کہ ایران کے لوگ یاد کریں اور ہموں کا لڑھائی کا اور تلوار کھینچنے کا تعریف کریں۔ (۱۸۰۰، قصۂ گل ہرمز (ق)، ۵۲ (الف))۔

ہمُوں (۲) (فت ہ، و مع) امذ۔

وہ چیز؛ رک: ہماں؛ گویا، شاید، ہچناں (تراکیب میں مستعمل)۔ [ف]۔

--- آش دُر کاسہ کہاوت۔

رک: ہماں آش درکاسہ؛ اس وقت مستعمل ہے جب پہلی حالت میں باوجود کوشش کچھ تبدیلی نہ ہو۔ ہمارے مقابلے میں جو ساحر آیا زندہ نہ بچا مارا ہی گیا تمکو لازم ہے کہ یہاں سے چلی جاؤ ورنہ ہموں آش درکاسہ۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۸۳)۔ ہموں آش در کاسہ، غصہ ہے کہ بحر مواج کی طرح امنڈتا ہی چلا آتا ہے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۲۱۵)۔

ہمَہ (فت ہ، م) صف۔

سب، کل، سارا، جملہ، تمام۔

سیّد کون قریشی کون کسے کہو مغل پٹھان ہے
اُتم نچ سبھی بھرم نچ دھیان کرو تو ہمہ اکسان ہے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۹۸)۔ ٹھنڈی سانس بھر کر بول اٹھا ---- ہر چہ مرضیٔ مولیٰ بر ہمہ اولیٰ۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۶۰۷)۔

کوہ و صحرا ہمہ، معموری شوق بلبل
راہِ خوابیدہ ہوئی، خندۂ گل سے بیدار

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۳۲)۔

قائل ہمہ اوست کا ہے اکبر
محسوس مگر ہمہ نہیں ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۴۶۹)۔ اللہ تعالیٰ کل موجودات کا عالم ہے اس لیے کہ ذات الٰہی "ہمہ" ہے۔ (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۲: ۵۱۸)۔ [ف]۔

--- اِبلیسیَت (--- کس ا، سک ب، ی مع، کس خف س، فت ی) امث۔

(فلسفہ) یہ عقیدہ کہ کائنات اپنی اصل میں شیاطینی قوتوں سے عبارت ہے (Pan-Satanism)۔ (کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۵)۔ [ہمہ + ابلیس (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

--- اَز اُوست / اَزُوست محاورہ۔

(تصوف) سب چیزیں اس (خدا) سے ہیں، کوئی چیز بذات خود موجود نہیں ہے بلکہ ہر چیز اپنے وجود کے لیے خدا کی محتاج ہے؛ (فلسفہ) یہ عقیدہ کہ ہر چیز میں خدا سرایت کیے ہوئے ہے لیکن خدا ان سب سے سوا ہے یعنی کائنات کے تمام پہلو من جانب اللہ ہیں اور یہ کہ حقیقت وحیِ الٰہی کا صرف ایک مظہر ہے، وحدت الشہود (رک) کا نظریہ۔

کوؤ کہے ہمہ اوست ہے کوؤ کہے ہمہ ازوست
نوشہ ہمرا مت یہی ہمہ اوست ہمہ ازوست

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۰۶)۔ ہمہ ازوست یعنی سب کچھ اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۶۹)۔ میں نے کہا! "میر صاحب بات گلے نہیں اتری"۔ بولے "جناب میں تو بلا تشبیہ ہمہ از اوست کا قایل ہوں"۔ (۱۹۵۶، میرے زمانے کی دلی، ۱: ۲۱۴)۔ غالب کے ہمہ اوست کا مطلب ہمہ از وست ہے اور وحدت الوجود کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہستی مطلق واجب و ممکن میں مشترک نہیں ہے۔ (۱۹۶۲، غالب کون ہے، ۱۷)۔ نظریۂ ہمہ از اوست میں موجودات (مخلوقات) اعراض نہیں ہیں بلکہ موجود بالعرض ہیں یعنی بذات خود قائم ہیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۰)۔

--- اَقسام (--- فت ا، سک ق) امث نیز مف؛ ج۔

تمام قسمیں نیز ہر طرز، ہر ڈھنگ، ہر نوع، ہر طرح۔ دوسرے دن ڈیڑھ بجے دوپہر ڈھلے بمبئی پونہچے، تاج محل ہیں ٹھہرے، ہوٹل کیا ہے بجائے خود شہر ہے ---- ہمہ اقسام کی دکانیں، سب کچھ اس میں موجود ہے۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۳۹)۔ اس وقت افسانہ نگاروں کی کم از کم تین نسلیں علامتی افسانے لکھ رہی ہیں اور ہمہ اقسام کے تجربے آزمائے جا رہے ہیں۔ (۱۹۸۴، اوراق، لاہور، مارچ، اپریل (علامت کے مباحث، ۵۶۴))۔ [ہمہ + اقسام (قسم (رک) کی جمع)]۔

--- اِلہیّتا (--- کس ا، مدل، شدی مع بفت) امث۔

رک: ہمہ ازوست؛ نظریۂ وحدت الوجود، یہ عقیدہ کہ خدا اور کائنات ایک دوسرے کے عین ہیں (Pantheism)۔ (کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۵)۔ [ہمہ + الیت (رک)]۔

--- اِلہیّتیا (--- کس ا، مدل، شدی مع بفت) امث۔

ہمہ الیت سے متعلق، وحدت وجود کے بارے میں۔ جہاں علامہ اقبال کی جانب سے وحدت الوجود کی مخالفت کا ایک سبب وحدت الوجود کے اس ہمہ الہیتی Pantheistie

تصور کو قرار دیا تھا۔ (۱۹۹۶، اختلاف کے پہلو، ۱۱۳)۔ [ہمہ الٰہیت + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---اُوست فقرہ۔
(تصوف) سب کچھ وہ (خدا) ہے، صوفیوں کا قول ہے جن کے نزدیک سوا خدا کے کسی چیز کا وجود نہیں ہے، یہ خدا ہی ہے جو مختلف صورتوں میں دکھائی دیتا ہے، وحدت الوجود (رک) کا نظریہ۔ یو تو ہمہ دوست ہوا ہمہ اوست ہوا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۳)۔

ہمہ اوست تشبیہ ہے ہمہ از وست تنزیہ
ان دونو میں پائے نوشہ حق صحیح

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۰۶)۔ بایزید کا مذہبی خیال خدا کے باب میں ہمہ اوست (وحدۃ الوجود) کا ہندوؤں کا سا تھا وہ اقوام وزیری کو نہایت ناپسند ہوا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۵۲۸)۔

تلقین کیا شیخ نے تجھ کو ہمہ اوست
مولیٰ کی طرف دل کو لگا ہو یکسو

(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات اموجان ولی دہلوی، ۷۰)۔ ہمہ اوست یعنی تمام عالم و جملہ موجودات و فعال و آثار و صفات سب کچھ عین حق سبحانہ، تعالیٰ ہے بلکہ سب کچھ وہی ذات حقانی ہے، یہ توحید حقیقی ہے معرفت و حقیقت یہی ہے۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۲۹)۔

محکوم ہو سالک تو یہی اس کا ہمہ اوست
خود مردہ و خود مرقد و خود مرگِ مفاجات

(۱۹۳۸، اقبال، ارمغان حجاز، ۲۶۲)۔ بابا طاہر کی بھی بعض رباعیاں نظریۂ ہمہ اوست کے بیان میں ہیں۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۸۰۶)۔ ہمہ اوست کا قائل میں بھی ہوں لیکن ہمہ سے مراد صرف یہ عالم محسوسات ہی نہیں اس عالم سے ماوراء بھی بہت کچھ ہے۔ (۱۹۸۱، سخن ور، نئے اور پرانے، ۲: ۴)۔ دراصل ہندوستان کے لوگوں کا مسئلہ ہمہ اوست ہے۔ (۲۰۰۴، جریدہ، کراچی، ۲۹: ۲۹۲)۔ [ف]۔

---اُوستی (---و مع، سک س) صف۔
۱۔ ہمہ اوست کے نظریے پر یقین رکھنے والا، وحدت الوجود کے فلسفے کا قائل، وحدت الوجودی، وحدت الشہود کی بجائے وحدت الوجود کا حامی۔

ہمہ اوستی برہم گیانی جگ بھی دیکھے بہت بازی

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۱۲)۔ اکبر اگرچہ وحدت الوجود کے قائل تھے اور خود کو ہمہ اوستی کہتے نہ تھے لیکن ----- خدا کو کائنات سے وراء الوریٰ ہستی تصور کرتے تھے۔ (۱۹۸۱، سخن ور، نئے اور پرانے، ۲: ۴)۔ **۲۔ ہمہ اوست کے نظریے سے متعلق یا ہمہ اوست کے نظریے کا۔** علاوہ ازیں وہ وحدت الوجود کے اس ہمہ اوستی تصور کو ایک طرح کی زندیقیت قرار دیتے۔ (۱۹۹۵، اختلاف کے پہلو، ۷۳)۔ [ہمہ اوست + ی، لاحقۂ نسبت وصفت]۔

---اَوصاف (---ولین) امذ؛ ج۔
بہت ساری خوبیاں۔ غرضیکہ من جملہ ہمہ اوصاف کا حامل ہو تو قلب و روح کو کس قدر طمانیت حاصل ہوگی۔ (۱۹۷۲، کہتے ہیں تجھے دانشمنداں، ۵۸۰)۔ [ہمہ + اوصاف (وصف (رک) کی جمع)]۔

---آتَش (---مدا، کس نیز فت ت) صف۔
سر سے پانو تک بھڑکا ہوا، آگ بگولا؛ (مجازاً) ہر وقت لڑائی پر آمادہ۔ عجب زمانہ تھا میں ہمہ آتش رہا کرتا۔ (۱۹۸۶، بازگشت و بازیافت، ۱۰۰)۔ [ہمہ + آتش (رک)]۔

---بااُوست / بَاُوست فقرہ۔
(تصوف) یہ نظریہ کہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ ہیں اور اس کے عین ہیں یہ توحید صفاتی ہے اور مرتبۂ طریقت ہے۔ ہمہ بااوست اسکو اصطلاح میں توحید صفاتی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۵)۔

---بازی شُما بازی پیروں سے بھی دَغا بازی کہاوت۔
سب سے تو دغا کرتے ہو پیروں سے بھی چال چلنے لگے، استاد کے آگے شاگرد کی نہیں چلتی۔ (فرہنگ آصفیہ)۔

---بَراہِ راست اَند فقرہ۔
(لفظاً) ہر چیز اپنے راستے پر ہے؛ (تصوف) یہ نظریہ کہ ہر شے اپنے مقررہ راستے پر چل رہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقدیر کے مطابق ہر کام ہو رہا ہے اور کفر اور اسلام پر بھی ہر شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے۔ (اصطلاحاتِ صوفیہ، ۱۶۹)۔

---بِین (---ی مع) صف۔
(لفظاً) ہر چیز دیکھنے والا؛ مراد: رب، خدا۔ ایشور عالم کی تمام غایات سے واقف ہے پس وہ ہمہ بین ہے۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱: ۵۳۴)۔ ہمہ بیں اور ہر جگہ موجود ہے۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۱۰۲)۔ [ہمہ + ف: بین، دیدن = دیکھنا]۔

---بِینی (---ی مع) امث۔
ہر چیز کو دیکھنے کی حالت یا کیفیت یا صلاحیت نیز ہر چیز سے واقفیت کی حالت، ہر علم پر نظر رکھنے کی کیفیت۔ انہوں نے بارہ سال تک ریاضت اور مراقبہ کیا اور ہمہ بینی حاصل کی۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱: ۲۶۲)۔ کیا اس کی ہنسی میں ----- ہمہ بینی ----- کی وہ شان جھلکتی ہے جس سے وہ پوری کائنات کا ہمدرد بن جاتا ہے۔ (۱۹۵۸، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۲۰)۔ علم سے حاصل ہونے والی خودی میں ہمہ دانی اور ہمہ بینی اور قدرے پست سطح پر نخوت و تکبر پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۷۷، تصورات عشق و خرد اقبال کی نظر میں، ۲۲۶)۔ [ہمہ بین + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُرسی (---ضم پ، سک ر) امث۔
سب سے رائے دریافت کرنے کا عمل، کسی سیاسی مسئلے پر عام لوگوں کی براہِ راست رائے لینے کا عمل، استصوابِ رائے، مراجعہ، ریفرنڈم۔

گاندھی جی نے بہت ہاتھ پاؤں مارے کہ صوبہ سرحد میں ہمہ
پرسی) ریفرنڈم (نہ ہو ۔

(۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۲۸۵)۔ [ہمہ + ف: پرسی، پرسیدن = دریافت کرنا، پوچھنا]۔

---پَروَر (---فت پ، سک ر، فت و) صف۔
ہر چیز کو پالنے والا، ہر چیز کی پرورش کرنے والا؛ مراد: خداوند تعالیٰ۔ واقف اسرار علم و ہنر ہمہ دان و ہمہ پرور۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱: ۱)۔ [ہمہ + ف: پرور، پروردن = پالنا]۔

---پَروَر جھیل (---فت پ، سک ر، فت و، ی مع) امث۔
(نباتات) ایسی جھیل جس میں پودوں کی نشو و نما کے لیے مفید اجزا افراط سے موجود ہوتے جو گھنی روئیدگی پیدا کرتے ہیں لیکن یہ حیوانی آبادی کے لیے قلت آکسیجن کی بنا پر تباہ کن ہوتے ہیں۔ ہمہ پرور (Lakes trophic-Eu) جھیلوں میں غذائی مادے ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۴۴)۔ [ہمہ پرور + جھیل (رک)]۔

---تَن (---فت ت) م ف؛ صف۔

ا۔ سر سے پانو تک، پورے وجود کے ساتھ، سراپا، تمام، سربسر۔ صحرائے باغ و بہار دشت لالہ زار مگر ہمہ تن خار خار پرآزار میں ہوا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، رجب بیگ سرور، ۱۴۴)۔

ہمہ تن درد ہو عاشق تو مزا ہے یہ کیا
سر میں ہے دل میں نہیں دل میں ہے جو سر میں نہیں

(۱۸۷۴، گلزار داغ، ۱۶۲)۔

آنکھوں پر آئے تھے بندھوا کے جو پٹی دم نزع
چشم بن کر اونھیں ہم نے ہمہ تن دیکھ لیا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۲۵)۔ وہ جس کام کو لیتے تھے اس میں ہمہ تن منہمک ہو جاتے تھے۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۱۱۱)۔ یہ لوگ ۔۔۔۔۔ ہمہ تن مصروف رہ کر ۔۔۔۔۔ عام لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متعارف کراتے جا رہے ہیں۔ (۱۹۸۶، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۸۲)۔ لوگ دولت اور سامان جائز و ناجائز طریقے سے جمع کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۷۰)۔ **۲۔ ہر حال میں، ہر وقت۔**

موبمو ضیق میں دل کو ہمہ تن رکھتے ہیں
وہ جو باریک کمر تنگ دہن رکھتے ہیں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۲۹)۔

طوف منزل گہ زمیں کے لیے
ہمہ تن پائے در رکاب ہے تو

(۱۹۰۱، باقیات اقبال، ۵۷)۔ ابو طالب اور حضرت علیؑ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لیے ہمہ تن مستعد رہے۔ (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲ : ۴۹)۔ [ہمہ + تن (رک)]۔

--- تَن اِنتِظار (---فت ت، کس ا، سک ن، کس مج ت) صف۔

سراپا انتظار؛ محوِ انتظار۔

کیوں صبح تک ہے شام سے شب زندہ دار شمع
ہے کس کے شوق میں ہمہ تن انتظار شمع

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۱۰۲)۔ میں اپنے قریب لیمپ رکھے ہوئے اپنے پشاوری دوست کے انتظار میں ہم تن انتظار بن گیا تھا۔ (۱۹۲۶، طلیعہ، ۷۰)۔ لیکن مسافروں پر ذرا بھی آنچ نہ آئی وہ برف کی سلوں پر اتر گئے، ایک عالم ہمہ تن انتظار تھا۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۲۴۴)۔ [ہمہ تن + انتظار (رک)]۔

--- تَن چَشم (---فت ت، چ، سک ش) صف۔

ا۔ **(مجازاً) چوکنا، ہوشیار۔** (مہذب اللغات)۔ **۲۔ (کنایۃً) نہایت انہماک سے دیکھنے والا نیز کمال منتظر۔**

ہوں تیرے تصور میں مری جاں ہمہ تن چشم
دل ہے مرا جوں آئینہ حیراں ہمہ تن چشم

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱، ۳۷)۔ اس کے انتظار میں ہمہ تن چشم رہتے تھے۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۱۶۸)۔ اس نے اپنا اعتبار یہاں تک قایم کر لیا کہ ۔۔۔۔۔ ہمہ تن چشم بنی ہوئی تھی۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۲ : ۲۳۲)۔ پتھر کی دیواریں زندہ ہو جاتی ہیں اور ہمہ تن چشم آئینے طوطیوں کی طرح بولنے لگتے ہیں۔ (۱۹۴۹، ہمایوں، لاہور (تنقید غالب کے سو سال، ۲۵۰))۔ راجہ ہمہ تن گوش ہو گیا اور جب اک ذرا آنکھ کھلی تو ہمہ تن چشم تھا۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۱۰)۔ [ہمہ تن + چشم (رک)]۔

--- تَن گوش (---فت ت، وج) صف۔

پوری توجہ اور انہماک سے سننے والا، کمال متوجہ۔ وہ تو ہمہ تن گوش تھا اسی وقت مع ارکان سلطنت روانہ ہوا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۷۹)۔

گل آتے ہیں ہستی میں عدم سے ہمہ تن گوش
بلبل کا یہ نالہ نہیں افسانہ ہے اس کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲)۔

میری برائیاں تو نہ کرتا ہو مدعی
کیا غور ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہوگئے

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۱۴۵)۔

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہمنوا! میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

(۱۹۱۱، بانگ درا، ۱۷۷)۔

صورتِ گل ہمہ تن گوش ہوں اس محفل میں
کہ جہاں بلبل و قمری ہیں غزل خوانوں میں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۲۵۶)۔ مولینا کی جادو بیانی مشہور تھی ۔۔۔۔۔ آج جو یہ آمادگی پائی گئی تو سارا مجمع فرط شوق سے ہمہ تن گوش بن گیا۔ (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۳۱۲)۔ بہو ہمہ تن گوش تھی ہی، تنہا پوتا بھی اپنے دادا کے نئے عہدہ کی تفاصیل اپنی فکر و استعداد کے مطابق بڑی توجہ سے سن رہا تھا۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۴۳۲)۔ کلاس کے سب لوگ میری طرح ہمہ تن گوش ہیں۔ (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۲۸۱)۔ اف : رہنا، ہونا۔ (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۲۸۱)۔ [ہمہ تن + گوش (رک)]۔

--- تَن گوشی (---فت ت، وج) امث۔

پوری توجہ اور انہماک سے سننے کی حالت یا کیفیت۔ ہمہ تن گوشی اور سخن فہمی مترادفات نہیں۔ (۱۹۹۳، وہ زلف پریشاں ہے ابھی، ۲۳)۔ [ہمہ تن گوش + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- جا صف۔

(لفظاً) ہر جگہ؛ (کنایۃً) ہر جگہ موجود۔ ہمہ جا و ہمہ وقت ہونا ۔۔۔۔۔ سزا و جزا دینا عدالت کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۹۱)۔ اس لیے کہ وہ بے دین اشخاص روح کو ازلی، ابدی، فاعل، غیر کیف، ہمہ جا، غیر متغیر متصور کرتے ہیں۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۲۲۱)۔ [ہمہ + رک : جا (۱)]۔

--- جاں م ف؛ صف۔

رک : ہمہ تن۔

کچھ اس طرح سے ہوں ہمہ جاں نغمہ آفریں
جیسے زمانہ گوش بر آواز ہی تو ہے

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۱۵۶)۔ [ہم + جاں (رک)]۔

--- جائی امث۔

ہر جگہ ہونے کی حالت، ہر جگہ پر موجودگی۔

دل میں تو آنکھوں میں تو جسم میں تو جان میں تو
پر جگہ سے نہیں واقف ہمہ جائی تیری

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۳۹۶)۔ [ہمہ جا + ئی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- جائیّت (---شدی مع بفت) امث۔

رکٹ : ہمہ جائی؛ ہر جگہ موجود ہونے کی حالت۔ اسی طرح ہم پاتے ہیں کہ آکاش (مکان) کی اعلیٰ خصوصیات ہمہ جائیت اور ازلیت کے باعث اس پر بطور برہمہ کے مراقبہ کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۶۴)۔ [ہمہ جائی + یت، لاحقۂ نسبت]۔

---جُفتی (--- ضم ج، سک ف) صف.

وہ انسان یا حیوان جن کے بچے اُن جیسے ہی پیدا ہوں کیونکہ خاصیت کے لحاظ سے انہیں ویسا ہی موروثوں کا جوڑا وراثت میں ملا ہوتا ہے، مشابہہ جفتہ، ہم ساختہ۔ ایک فرد ایک دی ہوئی سیرت کے لیے اس وقت ہمہ جفتی کہلاتا ہے جبکہ وہ ایسے دوزواجوں سے تیار ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک میں وہ سیرت موجود ہو۔ (۱۹۴۷، مینڈلیت، ۲۳)۔ [ہمہ + جفت (رکٹ) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---جِہَت (--- کس ج، فت ہ) صف.

ہر سمت، ہر طرف، ہر جانب۔ یہ دو حکموں پر موقوف ہے ایک یہ کہ اجسام سیال کا دباؤ ہمہ جہت برابر و یکساں ہے اور دوسرا ----- برخلاف۔ (۱۸۳۸، ستہ شمسیہ، ۳ : ۴۰)۔ ایران پر عربوں کا تسلط اتنا گہرا اور ہمہ جہت تھا کہ ان کی زبان ----- کی بھی کایا پلٹ ہوگئی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۱۵)۔ [ہمہ + جہت (رکٹ)]۔

---جِہَت شَخصِیَّت (--- کس ج، فت ہ، ش، سک خ، شد ی مع بفت) امذ.

ایسا شخص جس کی ذات علمی و فکری لحاظ سے پہلودار ہو یا بہت سی خوبیاں رکھتی ہو، ہمہ پہلو شخصیت۔ سلیم احمد ایک ہمہ جہت شخصیت کا مالک تھا، وہ شاعر تھا، نقاد تھا۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۱ : ۲۲۶)۔ [ہمہ جہت + شخصیت (رکٹ)]۔

---جِہَتی (--- کس ج، فت ہ) صف.

ہر سمت کا یا ہر طرح کا، ہمہ پہلو۔ تعلیم بالغان ----- ضروری ہے تاکہ کسان کی ہمہ جہتی کارکردگی بڑھے۔ (۱۹۴۰، معاشیات ہند (ترجمہ)، ۱ : ۳۷۸)۔ نظریۂ زمانی و مکانی کے مطابق کسی بھی علامت کو ہم اس وقت تک پوری طرح نہیں سمجھ سکتے ----- جب تک کہ ہم ----- ہمہ جہتی عوامل سے متعارف نہ ہوں۔ (۱۹۶۸، علامت کے مباحث، ۶۲)۔ جس سے بلوچستان میں اُردو کی ہمہ جہتی پیشرفت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۳۶)۔ [ہمہ جہت + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---چِیز (--- ی مع) امث.

کل چیز، سب چیز؛ مراد : تمام حیثیتوں کا مالک، سب کچھ۔ ایک زمانہ میں بادشاہ ہی ہمہ چیز ہوتا تھا اور رعیت کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۱ : ۶۱)۔ [ہمہ + چیز (رکٹ)]۔

---خانَہ آفتاب نقرہ.

جس کا ہر پہلو قابل تعریف ہو، جس کی ہر بات مثالی ہو؛ وہ گھرانہ جس کا ہر فرد ذہین و فطین ہو، وہ گروہ جس کے ہر فرد میں کوئی خوبی ہو (رکٹ : ایں خانہ تمام آفتاب است)، (کسی کی تعریف کے لیے مستعمل)۔ جو کہا جاتا ہے ہمہ خانہ آفتاب وہ شاید آپ کی ذات ہی کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ (۱۹۹۵، یک شہر آرزو، ۳۸)۔

---خُوب (--- و مع) صف.

بہت خوب، بہت سی خوبیوں والا/والی، ہمہ صفت۔ کوئی ثقافت ہمہ مثبت یا ہمہ خوب نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۹، صحیفہ (آزادی نمبر)، لاہور، جولائی تا دسمبر، ۱۷)۔ [ہمہ + خوب (رکٹ)]۔

---خور (--- و مج) صف.

سب کچھ کھانے والا، ہر طرح کی غذا کھانے والا، بیک وقت گوشت خور اور سبزی خور (Omnivorous)۔ اپنی غذا کے لحاظ سے کوّا ہمہ خور ہے۔ (۱۹۵۴، حیوانات قرآنی، ۱۲۳)۔ بعض مچھلیاں ہمہ خور ہوتی ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۳۵۸)۔ [ہمہ + ف : خور، خوردن = کھانا]۔

---داں صف.

بہت سے علوم و فنون کا ماہر، ہر بات سے واقف، سب کچھ جاننے والا۔ مرزا کاظم علی متقی، آخوند محمد رضا، رضائے خدا کا جویا، حامل قرآں، ہمہ داں، کسی علم میں عاری نہیں ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۹)۔

مکتب عشق میں تدریس جنوں کی جو سحر
ہمہ داں ہو گیا میں ہیچداں آخر کار

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی)، بیاض سحر، ۱۶۰)۔ دانشمند ہمہ دان حاضر و ناظر سمیع و بصیر نے کسی مصلحت سے جان بوجھ کر بنایا ہے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۳۲۵)۔

حالی و سالک و مجروح و ظہیر و انور
ان کہ کہتا تھا زمانہ ہمہ دانِ اردو

(۱۹۱۹، در شہوار بیخود، ۷۹)۔ وہ طائر ہمہ داں و جانور سحر بیاں پھر چہچہایا۔ (۱۹۶۲، جنم کہانیاں، ۵۷۹)۔ اس قدر ہمہ داں، ہمہ جہت اور ذی علم شخصیت بھلا وقت کے دھندلکے میں کہیں کھو سکتی ہے۔ (۱۹۸۷، سید سلیمان ندوی، ۲۴۷)۔ [ہمہ + ف : داں، دانستن = جاننا]۔

---دانی امث.

ہر ایک بات یا کام کی واقفیت، ہر شے سے آگاہی، سب کچھ جاننے کی حالت، علمیت۔

دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
عطا کیا ہے تری ذات کوں ہمہ دانی

(۱۷۰۷، ولی، کٹ، ۳۲۰)۔ اسکی رحم لی ----- معاملہ فہمی ہمہ دانی کا بھی ہر شخص معتقد ہے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۳)۔

لبریز مئے زہد سے تھی دل کی صراحی
تھی تہ میں کہیں دُردِ خیالِ ہمہ دانی

(۱۹۰۳، بانگ درا، ۵۰)۔ ان کے تمسخر سے قابلیت و ہمہ دانی ٹپکتی ہے۔ (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۳۱۱)۔ لیکن دونوں بھائیوں کا انداز کچھ دعوائے ہمہ دانی کا تھا۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۱۰۸)۔ [ہمہ دان + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَم (--- فت د) م ف.

ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر وقت، ہمہ وقت، ہر دم۔ تیری جوانی کی تصویر ہمہ دم میری آنکھوں میں گھومتی رہتی ہے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، انتساب)۔ ذوق تزئین اسے ہمہ دم اکساتا رہتا ہے۔ (۱۹۹۹، آئیڈیل منافق، ۶۷)۔ [ہمہ + دم (رکٹ)]۔

---دوست (--- و مج، سک س) صف.

جو سب کا دوست ہو، جو سب کے ساتھ ہو۔ یو تو ہمہ دوست ہوا، ہمہ اوست ہوا ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۳)۔ [ہمہ + دوست (رکٹ)]۔

---راعَیب تو پوشی ہَمَہ راعَیب تو دانی کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ہر عیب یا بُرائی کا چھپانے والا اور ہر عیب یا بُرائی کا جاننے والا تو (خداوند تعالیٰ) ہی ہے۔

کہ وہ ستّار ہے تو واقفِ اسرارِ نہانی
ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را عَیب تو دانی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۷۷)۔

---رَس (ـــ فت ر) صف.

ا۔ ہر طرف پہنچنے والا؛ ہر شعبے پر حاوی، جو ہر پہلو کو محیط ہو نیز طرح طرح کا۔ سر سید احمد خان ان عظیم اشخاص میں سے تھے جن کو قدرت ہمہ رس اور ہمہ گیر صلاحیتیں عطا کرتی ہے۔ (۱۹۷۶، سخن ور، نئے اور پرانے، ا: ۱۰۸)۔ **۲۔ بہت سے علوم و فنون پر مبنی** ۔ دوسرا کام جو کرنے کا ہے وہ نصاب کو اس طرح ہمہ گیر اور ہمہ رس بنانا کہ ان کے فارغ التحصیل لوگ ہر شعبے اور ہر تجربے میں کامیاب رہیں۔ (۱۹۸۶، اردو ذریعہء تعلیم اور نفاذِ اردو، ۲۶)۔ [ہمہ + ف : رس، رسیدن = پہنچنا]۔

---رَسی (ـــ فت ر) امث.

(فلسفہ) ایک وقت میں ہر جگہ ہونے کی حالت یا کیفیت، ہر زمانے میں ہونے کی حالت ۔ (کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۶)۔ [ہمہ رس + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---رَنگ (ـــ فت ر، غنہ) صف.

مختلف رنگوں کا حامل، مختلف المزاج، طرح طرح کا۔ مرزا کہ طبیعت ہمہ رنگ اور ہمہ گیر، ذہن براق اور زبان مشتاق رکھتے تھے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۶۴)۔

وہ جزیرے جو تمھیں دور نظر آتے ہیں
جو ہمہ رنگ ، ہمہ نور نظر آتے ہیں

(۱۹۶۷، شہر درد، ۱۴۳)۔ اور یہی زبانیں بلوچستان کی ہمہ رنگ تہذیبوں ــــــ کی غماز ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۲۴۰)۔ [ہمہ + رنگ (رک)]۔

---رَنگی (ـــ فت ر، غنہ) امث.

ہمہ رنگ کیا اس کی ہنسی میں ــــ ہمہ رنگی کی وہ شان جھلکتی ہے جس سے وہ پوری کائنات کا ہمدرد بن جاتا ہے۔ **ہونے کی حالت یا کیفیت، ہمہ جہتی، رنگا رنگی۔** (۱۹۵۸، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۲۰)۔ غزل نے اپنے اندر مختلف موضوعات کی ہمہ رنگی کو سمیٹا ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۴۷)۔ [ہمہ رنگ + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---سِپُردگی (ـــ ضم نیز کس س، ضم پ، سک ر، فت د) امث.

مکمل سپرد ہو جانے کی حالت، انتہائی بے خودی، نہایت والہانہ پن۔ ایک بار تو ہمت کر کے پاس تک چلی آئی مجھے ہمہ سپردگی کے انداز سے دیکھ کر پوچھا۔ (۱۹۵۳، ہمارا گاؤں، ۲۲۶)۔ [ہمہ + سپردگی (رک)]۔

---سَمتی (ـــ فت س، سک م) صف.

جو ہر سمت میں ہو، جو ہر طرف ہو؛ رک : ہمہ جہتی۔ معاً غالب کی ہمہ سمتی نگاہ فرہاد کی زندگی کے دوسرے زاویوں پر پڑتی ہے۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۵۷)۔ [ہمہ + سمت + ی، لاحقہء نسبت]۔

---سوز (ـــ و مج) صف.

ہر شے کو جلا دینے والا، سب کچھ جلا دینے والا۔

عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
کہ نیستاں کے لئے بس ہے ایک چنگاری!

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۷۴)۔ [ہمہ + ف : سوز، سوختن = جلانا، جلنا]۔

---شَکل (ـــ فت ش، سک ک) صف.

جس کی بہت سی شکلیں ہوں، کئی شکلوں کا، بے شمار شکلوں کا، ہر شکل کا۔ دوسرا شک ہے جس کی شکل کو رگ وید میں وشوار وپا کہا گیا ہے یعنی "ہمہ شکل"، یہ بھی سونے کا ہوتا تھا ۔ (۱۹۸۹، تاریخ پاکستان، قدیم دور، ۴۵۳)۔ [ہمہ + شکل (رک)]۔

---شیوَہ (ـــ ی مج، فت و) صف.

کئی انداز کا، ہر طرح کا، طرح طرح کا۔ کوئی ایسا شاعر نہیں جس کے ہاں یہ ہمہ شیوہ ــــ قوت کسی نہ کسی طور سے جلوہ فرمانہ ہو۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۲۴)۔ [ہمہ + شیوہ (رک)]۔

---صِفَت (ـــ کس ص، فت ف) صف.

بہت ساری خصوصیات کا حامل، ہر خوبی رکھنے والا۔ ایک ہمہ صفت اور ہمہ جہت معروف قسم کے ایک اشتراکی ناکتخدا نے میرے ایک جملے پر پورا مضمون گھسیٹ دیا ہے۔ (۱۹۸۲، برش قلم، ۲۶۳)۔ یہ ــــ ایک نوجوان شاعر تھا ہمہ صفت شاعر۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۲۵۵)۔ [ہمہ + صفت (رک)]۔

---صِفَت مَوصُوف (ـــ کس ص، فت ف، و لین، و مع) صف مذ.

ساری خوبیوں سے بھرا ہوا، وہ جس میں تمام خوبیاں پائی جاتی ہوں، ہر قسم کی تعریف کے قابل۔ شاگرد ہو کر، اُستاد کے ہمسر ہوتے ہیں ــــ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مدظلہ عزیز دلہا ہمہ صفت موصوف ہیں۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ : رشید حسن خاں)، ۲۲)۔ اس میں انسان کو مجتمع کمالات اور ہمہ صفت موصوف ہونا ضروری تھا ۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۲۷۵)۔ سوئمبر کے طریقے سے جو شادی ہوتی تھی ــــ وہ ایسا ہی بر چنتی تھی جو لائق، بہادر اور ہمہ صفت موصوف ہو۔ (۱۹۶۲، ماہ نو، لاہور (چالیس سالہ مخزن، ا: ۲۲۴))۔ سادہ سے انداز میں بڑی گہری بات کہہ دینا ان ہمہ صفت موصوف کا کمال ہے۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۸)۔ [ہمہ صفت + موصوف (رک)]۔

---عَقلِیَّت (ـــ فت ع، سک ق، شد ی مع بفت) امث.

(فلسفہ) یہ نظریہ کہ کائنات عقل کلی اور ذہن مطلق کا اظہاریہ ہے اور وہ کائنات کے ہر مظہر میں سرایت کیے ہوئے ہے (انگ : Panlogism)۔ (کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۴)۔ [ہمہ + عقلی (رک) + یت، لاحقہء کیفیت]۔

---عُنواں (ـــ ضم ع، سک ن) م ف.

ہر طرح، بہر صورت، ہر لحاظ سے۔

نہ پڑھو یا پڑھو مرا خط شوق
ہمہ عنواں مطیع فرماں ہوں

(۱۸۶۸، رشک (مہذب اللغات))۔ [ہمہ + عنواں (رک)]۔

---فَن (ـــ فت ف) صف.

ہر فن جاننے والا، ہر ہنر میں ماہر۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۲۰۲)۔ [ہمہ + فن (رک)]۔

---فَن مَولیٰ (ـــ فت ف، و لین، الف بشکل ی) صف.

رک : ہر فن مولا؛ ہر کام میں طاق۔ نقاد کو ہمہ فن مولیٰ شخص ہونا چاہیئے۔ (۱۹۶۶، اشارات تنقید، ۲۳۱)۔ [ہمہ فن + مولیٰ (رک)]۔

---فَنی (ـــ فت ف) امث.

ہر کام جاننے کی حالت، ہر فن جاننے کی کیفیت یا عمل، ہر فن میں مہارت ہونے کی حالت۔ اور اسی ہمہ فنی نے ان کو غیر معمولی عظمت کے استحقاق سے محروم رکھا ۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۲۰۲)۔ [ہمہ فن + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---کار صف.

ہر کام کرنے والا، تمام امور کا انجام دینے والا، کئی کاموں میں ماہر۔

عقل خبردار ہے عقل ہمہ کار ہے
عقل کا جاسوس ہو مک پہ اچھے یو کرن

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۹۹). [ہمہ + ف : کار، لاحقہء فاعلی]۔

--- کُن (--- ضم ک) صف.

رک : ہمہ کار۔ جو ہمہ گیر اور ہمہ کن افسروں سے اس قدر بے نیاز رہ سکتا ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱: ۸). [ہمہ + رک : کن (۱)]۔

--- گِیر (--- ی مع) صف.

ہر چیز پر حاوی، ہر چیز پر چھایا ہوا، ہر چیز یا موضوع کو گرفت میں لینے والا۔ مرزا کہ طبیعت ہمہ رنگ اور ہمہ گیر، ذہن براق اور زبان مشاق رکھتے تھے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۶۴). مجھے یقین ہے کہ آپ کا قلب قوی ہے اور ذہن ہمہ گیر۔ (۱۹۲۴، اقبال نامہ، ۱: ۱۳۹). رحیم گل بھی ایک ہمہ گیر اور رنگارنگ شخصیت کے مالک تھے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۴۹). [ہمہ + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا]۔

--- گِیری (--- ی مع) امث.

سب پر چھائے ہوئے ہونے کی کیفیت یا حالت ؛ (کنایۃ) وسعت، پھیلاؤ۔ آپ کی تعلیمات کی یہی ہمہ گیری ہے، جس میں کوتاہ بینوں کو ---- خود صحابہؓ کے عہد میں بھی تعجب ہوتا تھا۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۴۰۲). مومن کی غزل میں بہ اعتبار مضامین و موضوعات وسعت اور ہمہ گیری ---- نہیں ہے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہ مومن، ۳۲۲). کائنات کی ہمہ گیری کا یقین اور آفاقی قدروں کو برقرار رکھنا ہی اصل فطرت انسانی ہے۔ (۱۹۸۳، تکلف برطرف، ۵۵). سیرت پاک ﷺ پر بھی متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں جو ---- اردو زبان کی ہمہ گیری پر دلالت کرتی ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۲۸). [ہمہ گیر + ی، لاحقہء کیفیت]۔

--- گِیرِیَّت (--- ی مع، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.

رک : ہمہ گیری۔ اس کے اسلامی خط و خال گاندھی کی ہمہ گیریت نے مٹا ڈالے ۔ (۱۹۴۶، ہمارا قائد، ۵۸). اشعار غزل میں اختصار اور ہمہ گیریت ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹، نئے ذائقے، ۱۷۰). اور آخری بات اس کی ہمہ گیریت ہے۔ ([ہمہ گیری + یت، لاحقہء کیفیت]۔)

--- مَعرُوضِیَّت (--- فت م، سک ع، و مع، شد ی مع بفت) امث.

(فلسفہ) علمیاتی حقیقت کی ایک صورت جس میں ہر قسم کے معروضات علم کو حقیقی معروضیت دی جاتی ہے (objectivism-Pan). (کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۵). [ہمہ + معروضیت (رک)]۔

--- مَوسِمی (--- ولین، کس نیز فت س) صف.

ہر موسم کا، تمام موسموں میں کارآمد (بالخصوص سڑک جو ہر موسم میں کھلی رہے اور بارش اور برف باری وغیرہ میں بند نہ ہو جائے)۔ ہمہ موسمی سڑکوں کی کل لمبائی بمشکل ۲۴۰ میل تھی۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۹۹). [ہمہ + موسمی (رک)]۔

--- نِعمَت (--- کس ن، سک ع، فت م) امث.

(عو) تمام نعمتیں، تمام عمدہ چیزیں، ہر قسم کی عمدہ چیز۔ بعض قومیں یہ یقین کرتی ہیں کہ ارواحیں کھلے میدانوں میں آزاد پھرتی ہیں اس لیے وہاں ان کے لیے ہمہ نعمت کا سامان تیار رکھتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۰). ہمہ نعمت الغاروں بکتی چلی آتی ہے۔ (۱۹۶۲، شاہد احمد دہلوی، ساقی، کراچی، جولائی، ۴۴). [ہمہ + نعمت (رک)]۔

--- نِعمَت مَوجُود (ہے) فقرہ.

خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے کسی چیز اور کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ تازہ حلواپوری، تازہ خستہ کچوریاں، تازی مٹھائی ہمہ نعمت موجود۔ (۱۸۷۱، بنات النعش، ۱۷).

--- نَفسی (--- فت ن، سک ف) امث.

(فلسفہ) لائبنیز کا فلسفہ کہ ساری کائنات اور اس کا ہر خفیف ترین ذرّہ ایک نفسیاتی یا ذہنی پہلو کا حامل ہوتا ہے نیز یہ کہ کائنات میں موجود ہر شے اور مظہر شعور، ذہن، روح یا زندگی کا حامل ہے، بین النفسیت۔ اس نے اپنا ایجابی نظام فکر وضع کیا ہے جسے ایک ایسی الہیت ---- کہا جا سکتا ہے جو لائبنیز کی طرح کی ہمہ نفسی ---- کی بنیاد پر استوار ہوئی ہو۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۱۸۵). [ہمہ + رک : نفسی (۲)]۔

--- نَفسِیَّت (--- فت ن، سک ف، شد ی مع بفت) امث.

(فلسفہ) رک : ہمہ نفسی ؛ یہ نظریہ کہ کائنات میں موجود ہر شے اور مظہر شعور، ذہن، روح یا زندگی کا حامل ہے۔ (ماخوذ : کشاف اصطلاحات فلسفہ، ۳۴۴). [ہمہ نفسی + یت، لاحقہء کیفیت]۔

--- وَصف (--- فت و، سک ص) صف.

رک : ہمہ صفت۔ وہ ایک نیک سرشت اور ہمہ وصف شخصیت کے مالک تھے۔ (۱۹۹۲، صحیفہ، لاہور، اپریل جون، ۸۴). [ہمہ + وصف (رک)]۔

--- وَقت (--- فت و، سک ق) (الف) امذ ؛ م ف.

ہمیشہ ؛ ہر وقت، تمام وقت ؛ مراد : بہت کثرت سے۔ سیتاجی کی عفت مآبی، وفا شعاری کے بیان سے اس کی زبان ہمہ وقت تر ہے۔ (۱۷۹۲، پدماوت (سہ ماہی، اردو، کراچی، جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء، ۲۰۷)). خداوند کریم کے تمام بندوں پر ہمہ وقت اتنے وافر احسانات ہیں کہ ایسے ایسے لاکھوں کروڑوں ثم بھی ان کی تلافی نہیں کر سکتے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۳۰۸). کچھ ایسے بھی ہیں جو ہمہ وقت مصروف عبادت رہتے ہیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۱۴). تعلیم کی طرف سے میری لاپرواہی کا سبب ہمہ وقت میرا سیاسی سرگرمیوں میں غرق رہنا تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۶۷).

وَقت (ب) صف.

ہر وقت کا، جو ہر وقت موجود ہو۔ احسان جلوۂ حق کا ہمہ وقت نظارہ ہے جسے معراج المومنین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۳، تعلیمات حضرت شاہ میناؒ، ۲۶). [ہمہ + وقت (رک)]۔

--- وَقتی (--- فت و، سک ق) (الف) امث.

ہمہ وقت (رک) سے متعلق ؛ ہر وقت موجود یا حاضر ہونے کی حالت، ہیشگی۔ کلب کا محاذ ان کی ہمہ وقتی کی زد میں تھا۔ (۱۹۶۵، جنگ آمد، ۱۱۹).

--- وَقتی (ب) صف.

ہر وقت کا، پورے وقت یا پورے دن کا، جو جز وقتی نہ ہو، جو تمام وقت کے لیے ہو، کل وقتی ۔ ادب میرے لیے مقدس دیوانگی اور ہمہ وقتی چیز رہا ہے۔ (۱۹۸۴، تنقید و تفہیم، ۷). اگر وہ آرٹ کو اپنا ہمہ وقتی مشغلہ نہ بنالیتے تو پاگل ہو جاتے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲: ۳۷).

--- وَقتی (ج) م ف.

ہر وقت، ہمیشہ، مستقلاً۔ زیادہ تر یکساں وضع کے اپارٹمنٹ تھے جن کے ساتھ چھوٹے بڑے باغات تھے یہاں ہمہ وقتی سکون رہتا تھا۔ (۱۹۹۱، قید مقام سے گزر، ۱۵۳). [ہمہ وقت + ی، لاحقہء کیفیت]۔

ہَمَہ شُما/شُمہ (فت ہ، م، ضم ش/فت م) صف؛امذ؛ج۔
خاص و عام، ہر کس و ناکس، ادنیٰ و اعلیٰ، رذیل و شریف، ہزاری بزاری، تمام لوگ، عوام۔ جب میں امام کو پگڑی باندھ لیتا ہوں تب اور ہمہ شمہ پگڑیاں باندھتے ہیں۔ (۱۸۷۹، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۵۸۵). جب بڑے بڑے لیڈروں کا یہ حال ہو تو ہمہ شما کا کیا ذکر۔ (۱۹۳۹، مردم دیدہ، ۱۸۲). ایک زمانے میں آسمان پر صرف فرشتے رہا کرتے تھے پر ہمہ شما جانے لگے۔ (۱۹۷۰، اردو کی آخری کتاب، ۲۱۸). ہر ہمہ شما بات کرنے سے بیشتر سیاسی داؤں کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۱۹۸۴، قلمرو، ۱۲۵). [ہما شا (رک) کا ایک املا]۔

ہَمہَما (فت ہ، سک م، فت ہ) امذ؛ ~ ہمہمہ۔
۱۔ رک: ہمہمہ معنی نمبرا؛ زوردار آواز۔ ہزارہا سرکٹ گیا لاشوں سے میدان پٹ گیا گھوڑوں کے ہمہموں سے دشت گونجنے لگا۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۹۰۷). **۲۔ رک: ہمہمہ معنی ۳؛ ہنگامہ؛ شور و غل**۔

گل قبا نَو گل ردا نَو گل ادا نَو گل صفات
ہمہما ، حدت ، حرارت ہا نَو ہو ، ہلچل حیات

(۱۹۸۲، محراب و مضراب، ۸۹). [ع : ہمہمہ (رک) کا مُورَد]۔

ہَمہَماتی (فت ہ، سک م، فت ہ) صف مث۔
پُر رونق، ہنگامہ خیز، طرب ناک (عموماً محفل وغیرہ)۔ ہمہماتی محفلوں کی ہاؤ ہو سے دور ـــــ قنوطیت پر مبنی سوچ انہیں ہر وقت گھیرے رکھتی ہے۔ (۱۹۹۴، افکار، کراچی، مارچ، ۷۳). [ہمہما + تی، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

ہَمہَمانا (فت ہ، سک م، فت ہ) ف ل۔
۱۔ گہما گہمی سے پُر ہونا، حرکت اور امنگ کا حامل ہونا۔ وہ زرخیز وادی ہی سرے سے موجود نہیں تھی جس میں یہ بستی زندگی سے ہمہما رہی تھی۔ (۱۹۵۵، حیرتناک کہانیاں (ترجمہ)، ۱۸۱). **۲۔ خوش ہونا، خوشی سے اُچھلنا**۔ ہم ہمہما رہے تھے کہ اب کے بہار کی بانگی دیکھیں گے خیاباں خیاباں ارم پائیں گے۔ (۱۹۷۲، دُنیا گول ہے، ۱۸۲). [ہمہما + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَمہَماہَٹ (فت ہ، سک م، فت ہ، ہ) امث۔
گہما گہمی، ریل پیل، زور و شور۔ اُن کی فضا بچوں کی ہنسی ان کے کھیل کے شور اور ان کے کام کی ہمہماہٹ سے معمور ہو۔ (۱۹۳۷، تعلیمی خطبات، ۵۴). [ہمہما + ہٹ، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَمہَمَہ (فت ہ، سک م، فت ہ، م) امذ؛امث۔
۱۔ (لفظاً) ہر وہ آواز یا پوشیدہ کلام جس میں بھاری پن پایا جاتا ہو؛ دھاڑ، زوردار آواز؛ (مراداً) گھوڑے، بیل یا شیر وغیرہ کی آواز۔

ضیغم کے ہمہمے سے کلیجہ دہل گیا
بھاگا ہی چاہتا تھا کہ وار ان کا چل گیا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳: ۱۸۴). مسلمان شیر نیستاں ہیں ان کی ہمہمہ سے جنگل دہل جاتا ہے۔ (۱۹۱۲، مقالات شبلی، ۸: ۱۵۱).

نہ لہجہ نہ وہ بات پر حوصلہ
ببر شیر کا جس طرح ہمہمہ

(۱۹۵۲، ضمیر خامہ، ۱۴۶). ہمہمہ ہر مخفی کلام اور ہر اس آواز کو کہتے ہیں جس میں بھاری پن پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۱: ۵۶۳). **۲۔ جلال، غیظ**۔

کم تھا نہ ہمہمہ اسد کردگار سے
نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

(۱۸۷۴، انیس (مقالات شبلی، ۲: ۹)). **۳۔ دبدبہ، رعب**۔ عرب میں بیان و قرزوق (کذا) کا ہمہمہ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۱۰۷۷). لیکن اس ہمہمہ اور بالاخوانی نے پوری ایک سال کی بھی زندگی نہیں پائی۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۹۹). وہ عمارتیں جہاں کل شاہی شان و شوکت کا ہمہمہ تھا آج ویران اور اجاڑ پڑی ہیں۔ (۱۹۹۹، علامت کے مباحث، ۱۸۴). **۴۔ رومانی شاعری، غزل، قصیدہ، گیت؛ قصہ، چرچا**۔

گرمائے گا یہ ہمہمہ افسردہ دلوں کو
بڑھ جائے گی دریائے طبیعت کی روانی

(۱۹۲۹، بہارستان، ۶۵۲). گھوڑے کی عظمت کا یہ جہانگیر ہمہمہ دراصل انہی ادیب لوگوں کی عبارت آرائیوں کا نتیجہ ہے۔ (۱۹۴۵، کھویا ہوا افق، ۱۳۶). **۵۔ ہنگامہ، شور و غل**۔ محبت جو بے لوث ہوتی ہے اور بے پناہ ہوتی ہے ان میں ہمہمہ بھی ہے زندگی کا کم اور خوابوں کا زیادہ۔ (۱۹۵۳، زبان و بیان، ۱۷۸). پھر اس بے بسی پر اتنا غرور کیوں، اتنا ہمہمہ کس لیے۔ (۱۹۶۸، غالب، نذیر محمد خاں، ۱۵۳). [ع]۔

ـــ انگیز (ـــ فت ا، غنہ، ی مج) صف۔
شور و غل اُٹھانے والا۔ بالآخر ابلیس ایک ذہنی بلندی سے ہمہمہ انگیز ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷، نگار، کراچی، اگست، ۹۰). [ہمہمہ + ف: انگیز، انگیختن = ابھارنا]۔

ـــ بھرنا محاورہ۔
دھاڑنا، بھاری آواز نکالنا، ہمہمہ کرنا۔ سواروں کے گھوڑے ہمہمے بھرتے ہوئے باجے عربی بجے کوس و نقارے بجتے ہوئے سوئے وادگاہ روانہ تھے۔ (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۱۸۶).

ـــ زا صف۔
جو ہمہمہ پیدا کرے، شور و غل کرنے والا، جو ہنگامہ بپا کرے۔

تھم گیا دورۂ حیات ، رُک گئی نبض کائنات
عشق و جنوں کی گرمی ہمہمہ زا کو کیا ہوا

(۱۹۵۱، عبدالمجید سالک (افکار، مارچ، ۱۹۹۵، ۱۶۷)). [ہمہمہ + ف: زا، زائیدن = پیدا کرنا]۔

ـــ کرنا محاورہ۔
۱۔ دھاڑنا، زوردار آواز نکالنا۔ ایک شیر ہمہمہ کرتا ڈکارتا پہاڑ کے نیچے سے اُٹھا۔ (۱۸۷۷، طلسم گوہربار، ۱۰۲). ایک شیر ـــــ ہمہمہ کرتا ہوا در گنبد سے نکل کے صاحبقران اعظم پر حملہ آور ہوا۔ (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸: ۴۴). شیر نے ایک سامنے کی جھاڑی سے منہ نکالا اور آگو وار پھیل کر انگڑائی لے کر ہمہمہ کیا۔ (۱۹۰۵، حور عین، ۲: ۳).

ہو گئے عاشق نفرو اللہ اللہ رُعب حسن
ہمہمہ کرتا ہوا گویا کہ ضرغام آ گیا

(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی، دیوانجی، ۳۶). **۲۔ ہنگامہ کرنا، شور و غل کرنا**۔ نہایت بغض وکینہ سے ہمہمہ کرکے کمریں استوار باندھیں۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، اسیر، ۴۰۵).

ہَمہَمی (فت ہ، سک م، فت ہ) امث۔
۱۔ دھاڑ، زوردار آواز (گھوڑے بیل یا شیر وغیرہ کی)۔ اس شب میں ہتھیاروں کا چمکنا گھوڑوں کا شیہی بھرنا، ہمہمی کرنا دل رستم کو بھی زیر زمین دہلاتا تھا۔ (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۴۹۶). **۲۔ گہما گہمی، ہلچل، شور و غل**۔ عدالت کا سر بفلک ایوان تنگ و دو کی ہمہمی یہ

غریب گائوں ــــــ کی رہنے والی ۔ (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۱۹۸). مرد غازی کے کارنامہ کا اندازہ ــــــ جلوس کی ہمّی و طرب انگیزی ــــــ سے نہیں کیا جاتا ۔ (۱۹۸۵، حیات جوہر، ۴۰۵). [ہماہمی (رک) کی تخفیف]۔

--- باندھنا محاورہ.

ہمت باندھنا، حوصلہ کرنا، عزم کرنا۔ اس نے ہمّی باندھی کہ فوراً چوپال سے باہر نکل جائے۔ (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۲۳۷). اس نے پھر اترنے کی ہمّی باندھی۔ (۱۹۸۷، آخری آدمی، ۷۷).

ہَمَہ ہَمی (فت ہ، م، ہ) امث.

رک : ہمّی ؛ زور و شور، ہنگامہ خیزی۔ زندگی عجب ہماہمی اور ہمہ ہمی میں گزر رہی تھی ۔ (۱۹۶۶، سرگزشت، ۳۳). مولوی صاحب کی شخصیت کی رنگارنگی اُن کی زندگی کی ہمہ ہمی اُن کی ہمہ گیر واقفیت ــــ کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، اگست، ۷۹). [ہماہمی (رک) کا ایک املا]۔

ہَمی (۱) (فت ہ) حرفِ حصر۔

ہم ہی، ہمیں۔

جنتر کر تن کوں ساجے سو ہمی ہیں
دلاں کو مت باجے سو ہمی ہیں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۴۵).

وہ جو ہمی کو بزم میں دیکھے تو دیکھتا رہے
اس کے حضور حرفِ شوق یاد ہمیں بھی کیا رہے

(۱۹۶۰، کلام، ۸۸).

ہمی پہ ختم نہیں ہے یہ سلسلہ اے دل
قدم قدم پہ ملیں گے شکستگانِ امید

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۱۲۶).

اے دل ترے قاتل ہمی اور ہمی کو
ہر وقت تری مرثیہ خوانی میں بھی رہنا

(۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۶۸). [ ]۔

ہَمی (۲) (فت ہ) امث (قدیم)۔

ہمّت نیز ضد۔

ہمی ہم سوں کہنا عبث بات ہے
کہ توفیق یو سب خدا ہات ہے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۹۸). [ہمت (رک) کا قدیم املا]۔

ہَمّی (فت ہ، شدم) امث (قدیم)۔

رک : ہمّ ؛ آنے والی مصیبت کا رنج، اضطراب۔

غمگیں نہیں وہ سوا علیؑ عالم میں
جو تیرا مدد ہو ہمّی و غمی کا

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۶۳). [ہمّ (رک) + ی، زائد]۔

ہَمے (فت ہ) ضمیر (قدیم)۔

(دکنی) رک : ہم ؛ ہمیں۔

ہے اسی کوں کچیک جیوتا ہے کر جانے
کہ جن ہمن کوں موے مرگیاں میں پہچانے

(۱۷۷۱، بحری، ک، ۲۱۵).

ہِمیان (کس ہ، سک م نیز فت ہ، م) امث.

۱۔ ازار بند (عربی میں کسرہ کے ساتھ مستعمل). (ماخوذ : نوراللغات). **۲۔ رک : ہمیانی ؛ روپے پیسے رکھنے کی تھیلی جو کمر سے باندھ لیتے ہیں۔**

کشاد فقرائی دستار برس بر سر
منقش در کمر ہمیانِ پُر زر

(۱۷۳۷، گنج الاسرار، شہ تراب، ۲۸).

نہیں کچھ قالب انساں کی قیمت
کہ بے زر کچھ نہیں ہمیاں کی قیمت

(۱۸۶۶، تیغ فقیر بر گردن شریر، ۱۱۴).

خرچ کر کے دس درم ہمیان سے
بنکے بیٹھا آقا صاحب شان سے

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۱۴). لفظ ہمیان ــــــ جسے اردو میں ہمیانی کہتے ہیں ۔ (۱۹۴۹، تفہیم القرآن، ۱ : ۴۷۷). [ف]۔

--- زَر کس اضا (--- فت ز) امث.

گھوڑے کی ایک بھونری کا نام جس کو کنٹھ اور کنٹھی بھی کہتے ہیں، گھوڑے کے گلے یعنی گردن کے نیچے کی بھونری ایرانی اس کو بہت مبارک سمجھتے ہیں۔

اُسی بھونری کو خوش ہو ہو کے سارے
مغل ہمیانِ زر کہتے ہیں پیارے

(۱۷۹۵، فرسنامہء رنگین، ۵). اہل ایران ہمیان زر کہتے ہیں اور بالاتفاق اسکو نیک جانتے ہیں۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۳۶). دیو من کے کئی نام ہیں جیسے کنٹھا من، چنتا من، ہمیان زر اور ــــــ دیمن۔ (۱۸۷۳، رسالہء سالوتر، ۲ : ۱۵). [ہمیان + زر (رک)]۔

ہَمیانی (فت ہ، سک م نیز کس ہ، سک م نیز کس ہ، کس م) امث.

روپے پیسے رکھنے کی پتلی سی تھیلی جو کمر سے باندھ لیتے تھے، نقدی رکھنے کی لمبی تھیلی جو کمر پر باندھ لی جائے۔ وہ ہمیانی کھول کر میرے آگے زمین پر رکھی اور بولا الجوع الجوع واسطے خدا کے کچھ کھانے کو دو۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۷۹). یہ کم حوصلہ اشرفیاں گنتا تھا جب گن چکا ہمیانی کمر سے لگائی۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱۵۲). دو سو اشرفیاں کلدار نکالیں اور کہا لیجیے معہ ہمیانی کے موجود ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۸۹). فرانسیسی سپاہی اشرفیوں کی ہمیانیوں، عربی گھوڑوں خوبصورت ہتھیاروں اور قیمتی شالوں سے مالا مال ہوگئے ۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۲ : ۴۳). اس نے بیٹے کے لیے ایک مناسب بر ڈھونڈا اور ہمیانی کھول کر شادی کی تیاری میں مصروف ہوگیا۔ (۱۹۸۴، سفر مینا، ۴۶). [ہمیان + ی، لاحقہء نسبت و تانیث]۔

--- دوختہ (--- وج، سک خ، فت ت) امث.

رک : ہمیانی ؛ کپڑے کی سلی ہوئی تھیلی جو روپے پیسے رکھنے کے لیے کمر سے باندھتے ہیں ۔ حمام کرنا اور سایہ عماری و خانہ میں ہونا درست ہے اور ہمیانی دوختہ کمر سے باندھنا جائز ہے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۲۴۶). [ہمیانی + ف : دوختہ، دوختن = سینا، سلوانا]۔

ہَمیر (فت ہ، ی مع) امذ.

(موسیقی) کلیان ٹھاٹھ کا ایک وِکر سمپورن راگ جس میں دونوں مدھم سُر مستعمل ہیں اور جو رات کے دوسرے پہر گایا جاتا ہے۔

نظر میں لیا جواں) کذا (نے سب سمایا
بنا کر ہمیر دل سے خوش ہو گایا

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۵۷). ہمیر کی راگنی اور جنگلے میں گانا بجانا شروع کیا۔ (۱۹۱۴، محل خانۂ شاہی، ۷۷). پانچویں قسم "مدرکی" کا ٹڑا ان کی خاص ایجاد ہے جس میں ہمیر راگ کی سنگت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۲۴). [مقامی]۔

---کلیان (---فت ک، سک ل) امذ.

رک : ہمیر۔ نمبر ۹ گت، دھن ہمیر کلیان، تال پنجابی ٹھیکہ۔ (۱۹۰۸، عشق فیروز لقا (گلنار سیر)، ۱۳). ان راگوں میں ایمن کلیان، شدھ کلیان، ہیم کلیان، ہمیر کلیان اور جیت کلیان شامل ہیں۔ (۱۹۷۳، نورنگ موسیقی، ۳۵). بعض راگنیاں خاص گھرانوں کے کام کی ہیں مثلاً ہمیر کلیان کو مرہٹے ہی ٹھیک گاتے ہیں۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲ : ۴۲۶). [ہمیر + رک : کلیان (۲)]۔

ہَمیرُو (فت ہ، ی مع، و مع) امذ.

اعلیٰ درجے کے کپڑے کی ایک قسم جو اورنگ آباد میں تیار ہوتا تھا۔ اورنگ آباد میں ہمیرو (ایک قسم کا کپڑا) نہایت اعلیٰ قسم کا تیار ہوتا ہے۔ (۱۹۱۶، ایک نادر سفر نامہ، ۳۵). [مقامی]۔

ہَمیش (فت ہ، ی مج) م ف.

ہمیشہ، دائم، سدا۔

قادر کا در چھاڈ کے کت جاویں درویش
نوشہ جس قدرت لکھی تن کو قد ہمیش

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۸۵). اس روز سے فاطمہ ہمیش شہیدوں کی قبروں پر جاتی اور اتنا روتی کہ بے ہوش ہو جاتی۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷۳).

ہجر کی راتیں بھی آخر کٹ گئیں
ایک سے رہتے نہیں ہیں دن ہمیش

(۱۷۶۱، سجاد (چمنستان شعرا، ۳۹۲)).

ورے سب ہیں اس سے وہ ہے سب سے پیش
ہمیشہ سے ہے اور رہے گا ہمیش!!

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۸).

ہم پر روا جو رکھتے ہو جور و جفا ہمیش
خوبی رہا کرے ہے مری جان کیا ہمیش

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۳۳).

خرابی کا دن ان کو آتا ہے پیش
بدلتے ہیں جو ان کی حالت ہمیش

(۱۸۴۵، جوہر اخلاق، ۳۴). اور ہمیش ایسا ہوا کہ غیب سے تمھارے روزگار کا سامان ہو گیا۔ (۱۸۶۸، انشائے سرور، ۶۵).

وعدہ خلافیوں سے پری !اپنی تیں ہمیش
پامال انتظار کیا ہم نے کیا کیا

(۱۹۴۲، دو نایاب زمانہ بیاضیں، ۷۴). [ہمیشہ (رک) کا مخفف]۔

---بَہار (---فت ب) امذ.

رک : ہمیشہ بہار۔ مینگروو کے یہ ہمیش بہار سبز جنگلات آبی پرندوں کو بہترین مسکن فراہم کرتے ہیں۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۴۴۲). [ہمیش + رک : بہار (۱)]۔

---سالَہ گھاس (---فت ل) امذ.

روس میں پیدا ہونے والی گھاس جو سال کے بارہ مہینے دستیاب رہتی ہے جس کی افزائش اب پشاور کے خطے میں بھی ہوتی ہے، پورے سال دستیاب گھاس۔ انٹرمیڈیٹ گندم گھاس ---- یہ ایک ہمیش سالہ گھاس ہے۔ (۱۹۶۶، چارے، ۶۶۱). [ہمیش + سالہ (رک) + گھاس (رک)]۔

ہَمیش (---فت ہ، ی مج) م ف.

رک : ہمیشہ ہمیشہ۔ اللہ میاں نے ہم عورتوں کے دل مردوں کی طرح کٹر نہیں بنائے کہ ہمیش ہمیش کو بیر بغض رکھیں۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، ۵۴). اور ہمیش ہمیش کے لیے مجھ (کو کہنے سننے) سے بر کنار رہو۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶ : ۲۹).

ہَمیشا (فت ہ، ی مج) م ف (قدیم)۔

رک : ہمیشہ جو درست املا ہے۔

الٰہی میرے دل میں یوں گیان دے
ہمیشا توں منجہ میں ترا دھیان دے

(۱۶۷۹، قصۂ ابو شحمہ، ۱). [ہمیشہ (رک) کا ایک املا]۔

ہَمیشگی (فت ہ، ی مج، فت نیز سک ش) امث.

۱۔ ابدیت، قدامت، دوام، قیام، بقا، مداومت۔

خوگر اسے ناز پیشگی ہے وہ ہے کہ جسے ہمیشگی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۹۱). پینے والا شراب کا جو ہمیشگی رکھتا ہے۔ (۱۸۵۴، جامع السعادت، ۳۴). زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے۔ (۱۹۱۱، قرآن کریم، تفسیر، نعیم الدین مراد آبادی، ۳۷۳). مخلوق فانی ہے اور تجھ کو ہمیشگی ہے۔ (۱۹۴۳، تائیس (ترجمہ)، ۲۰). نہ اس پھل کے کھانے سے ہمیشگی ملی۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۴۵). **۲۔ پیوستگی۔** (فرہنگ آنند راج). [ہمیشہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا گھر امذ.

ہمیشہ رہنے کی جگہ؛ مراد : آخرت۔ وہ اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور آخرت کا آرزو مند رہتا ہے جو ہمیشگی کا گھر ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۱۹۹).

---کَرنا ف مر.

مداومت اختیار کرنا۔ جو کوئی کہ دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہے عالم غیب کو روح سے دیکھتا ہے۔ (۱۸۲۴، تذکرۃ الاولیا، ۱۵۸).

---کی نیند سونا محاورہ.

ابدی نیند سونا، ہمیشہ کے لیے سو جانا، مر جانا۔ ایک چارپائی پر سعود عالم ہمیشگی کی نیند سو رہے تھے۔ (۱۹۳۸، گل کدہ، ۴۳۸).

---میں مل جانا محاورہ.

موت کے منہ میں چلے جانا، مر جانا۔ فالج کا شدید حملہ ہوا اور چند گھنٹے مطلق بے خبری کے عالم میں رہ کر ہمیشگی میں مل گئے۔ (۱۹۴۲، گنج ہائے گراں مایہ، ۱۴۱).

ہَمیشَہ (فت ہ، ی مج، فت ش) (الف) م ف.

ا۔ ہر مرتبہ ، دائم ، مدام ، سدا ۔ خداوندا تجے جم ہے خدائی ہمیشہ تجگوں ساجے کبریائی. (۱۶۶۵، پھول بن، ۱).

مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہر چند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳). بڑے لوگوں کی صحبت میں بڑی عقل ملتی ہے ہمیشہ بڑے لوگوں کا ساتھ اختیار کرنا چاہیے۔ (۱۷۹۲، پدماوت (سہ ماہی اردو، کراچی، جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء، ۱۶۷)). میرا باپ سوداگر پیشہ تھا ہمیشہ سفر ہندوستان و روم و چین و ختا و فرنگ کا کرتا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۷۹). اور ہمیشہ یہ حال رہا کہ تمھاری بات دوسرے کے گوش زد نہیں ہوئی۔ (۱۸۶۸، انشائے سرور، ۲۶). خدا موجود ہے ----- کسی جہت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کسی مکان میں نہیں ----- ہمیشہ رہے گا۔ (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱: ۶۱).

ہمیشہ وردِ زباں ہے علیؑ کا نام اقبال
کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۴۵۵). وہ ہمیشہ فی البدیہہ بولتے اور انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں بڑی عمدہ تقریر کرتے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۴۳). ۲۔ آئے دن؛ سدا۔ دلبر کی بھی یہ حقیقت تھی جد سے کہ محبت افزا باغ میں گئی تھی تد سے بادشاہ زادے کوں ہمیشہ خواب میں دیکھتی تھی۔ (۱۷۴۶، قصہ مہرافروز و دلبر، ۱۱۸). زمانے کے بھلے برے سے کچھ واقف نہ تھا، جانتا تھا کہ یونہی ہمیشہ نبھے گی ۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۱۸). تاہم وہ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ تنازعہء کشمیر حل کرتے ہوئے ہمیں کبھی کوئی ایسا قدم ----- نہ اٹھانا چاہیے۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۸۶۰). خواجہ معین الدین کے تمام ڈرامے طبع زاد اور اپنی فنی اور ماہرانہ خوبیوں کی بدولت اُردو ادب کا بڑا سرمایہ ہیں اور جو ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۱: ۴۶۰).

ہَمیشَہ (ب) صف.
ابدی، غیر فانی، لازوال۔

جلوے تمہارے حسن کے نت ہیں پہ ہم کہاں
تم تو سجن ہمیشہ ہو افسوس ہم نہیں

(۱۷۵۱، نکات الشعراء (میاں صلاح الدین پاک باز)، ۸۰). [ف]۔

--- بَہار (--- فت ب) امذ.
(نباتیات) ہمیشہ ہرا بھرا رہنے والے ایک پیڑ کا نام جو پہاڑوں جنگلوں اور دیواروں کی جڑوں میں اگتا ہے، شاخیں پتلی اور پتے چھوٹے ہوتے ہیں دو اقسام کا پایا جاتا ہے ایک کا پھول زرد و سرخی مائل اور دوسرے کا سفید زردی مائل ہوتا ہے، سدا بہار، حی العالم، ہمیشہ جوان ۔ اقسام ریاحین سے ہے چونکہ ہمیشہ ہرا بھرا رہتا ہے اس لیے حی العالم اور ہمیشہ بہار کہلاتا ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴: ۴۲). [ہمیشہ + رک: بہار (۱)]۔

--- جَوان (--- فت ج) امذ.
رک: ہمیشہ بہار۔ حی العالم ----- ہمیشہ بہار، ہمیشہ جوان اور میش بہار ---- سدا بہار ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴: ۴۲). [ہمیشہ + جوان (رک)]۔

--- (روتے) روکے ہی جَنَم گزرا / روتے گُزر گئی کہاوت.
سدا رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں، سدا مصیبت ہی میں مبتلا رہے، ہمیشہ ہی تنگ دست رہے. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ علمی اُردو لغت؛ نجم الامثال).

--- رَہے نام اللہ کا فقرہ.
اللہ کا نام سدا باقی رہے گا، خدا کے سوا سب فانی ہے (جب کسی کی موت یا کسی چیز کے زوال یا کسی آئندہ خطرے یا حیرت میں ڈالنے والی بات کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں)۔

بتوں کی بھی یہ یاد دو روز ہے
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

(۱۷۵۱، نکات الشعراء (میر سجاد)، ۶۲).

گیا حسن خوبانِ بد راہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۵۱). یہ عمر اور یہ مایوسی، سچ ہے ہمیشہ رہے نام اللہ کا ۔ (۱۹۲۸، فرحت، مضامین، ۱: ۱۵۶).

--- سے م ف.
سدا سے۔ کراچی کا ہمیشہ سے منفرد مقام رہا ہے، خوبصورت اور محفوظ بندرگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بے شمار خصوصیات کا حامل شہر ہے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲: ۱۷).

--- سے چلا آتا ہے فقرہ.
یوں ہی ہوتا ہے، پرانا چلن ہے، رسم قدیم ہے۔

عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا حال کیا بھائی کا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۶).

--- سے ہَمیشَہ تک فقرہ.
ازل سے پہلے اور ابد کے بعد تک، دائم، مدام، سدا۔ ہلتا و حرکت نہیں کرتا لیکن ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ و جاوداں ہے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۲۸).

--- کا صف؛ م ف.
۱۔ ابدی، دائمی وغیرہ۔ (پلیٹس). **۲۔ سدا کا نیز ہمیشہ سے، شروع ہی سے۔** حارث تم ہمیشہ کے ضدی اور خود سر انسان ہو۔ (۱۹۶۹، اشک مژگاں، ۳۵۴).

--- کے لیے م ف.
عمر بھر کے لیے، سدا کے لیے۔

ہمیشہ کے لیے مجھ سے بچھڑ جا
یہ منظر بارہا دیکھا نہ جائے

(۱۹۶۶، درد آشوب (کلیات احمد فراز، ۲۳۰). ان کے نام کے ساتھ مینجر کا اضافہ ہوا جو ہمیشہ کے لیے ان کے نام کا جزء لازم بن گیا۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲: ۴۲).

--- کے لیے خاموش ہو جانا محاورہ.
مر جانا۔ وہ شخص تو ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۷۹).

--- ہَمیش (--- فت ہ، ی مج) م ف.
۱۔ ہر وقت، ہر لحہ، ہر موقع پر۔ ہمیشہ ہمیش موت کو یاد رکھو۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۵۲). **۲۔ سدا، عمر بھر، دائماً۔** ان کے ساتھ تصوف کا خیال بھی ہمیشہ ہمیش کے لیے دل سے نکال دیا ۔ (۱۹۶۸، خاکم بدہن، ۱۷۳). وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ۔ (۲۰۰۳، قاموس الفاظ و اصطلاحات قرآن، ۱۰۳).

--- ہَمیشَہ (--- فت ہ، ی مج، فت ش) م ف.

ا۔ سدا، ابد تک، عمر بھر، دائماً۔ بدبخت لوگ دوزخ میں جائیں گے ۔۔۔۔۔ اور اسی حالت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۸۹۴، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد، ۱: ۵۵۴)۔ ۲۔ ہر مرتبہ، بار بار۔ آپ ہر دو بزرگوں کے لئے رب العالمین کی درگاہ میں ہمیشہ ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں۔ (۱۹۱۴، دامان باغباں، ۱۰۳)۔ یہ نمونے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائیں ۔ (۱۹۵۸، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۲۰۴)۔ علامت کے ایسے مطالب لیے جائیں جن کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے۔ (۲۰۰۵، علامت کے مباحث، ۵۳)۔ [ہمیشہ + ہمیشہ (رک)]۔

ہَمیل (فت ہ، ی مج) امث.

سکوں یا سکے کی ساخت کی دھات کے گول ٹکڑوں کی مالا جو گلے میں پہنی جاتی ہے، (عموماً اشرفیوں یا پرانے روپوں کو تاگے میں گوندھ کر بنائی ہوئی) ہیکل۔

ہار ہمیلاں نوشہ باتھاں
موتی ھار سو تم کل ماتھاں

(۱۵۶۵، جواہر اسرار اللہ، ۷۵)۔

پرت نین دیتی مجکوں برھی میں میل
موھن مال کیوں بھاگی مجہ ہمیل

(۱۶۸۷، یوسف زلیخا، ہاشمی، ۳۵)۔

دیکھو قضا نیں ہاتھ میں مہندی رکت کی لا
ہاراں ہمیل گل میں سو اس پاک تن کی بھا

(۱۷۰۵، بیاض مراثی (داس)، ۱۷۵)۔ ان کو نئی اندھیریاں سنگوٹیاں اور ہمیلیں پہنائی گئیں۔ (۱۹۹۵، نگار، کراچی، نومبر، ۲۷)۔ [ع : حمایل کا مخرب]۔

ہَمیں (۱) (فت ہ، ی مع) م ف.

یہی، اسی طرح، اسی طریقے پر؛ صرف یہی۔

نانا بھانت گیان ہے نانا بھانت اگیان
گیان اگیان نہیں ویر بن ہمیں نروبر پروان

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۰۹)۔ [ف]۔

---چوگاں ہَمیں مَیداں ہَمیں گو کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) یہی مقابلے کی جگہ ہے، ابھی آزمائش ہو جائے / یہیں آزمائش ہو جائے۔

جسے ناز سخندانی ہو آئے
ہمیں چوگاں ہمیں میداں ہمیں گو

(۱۸۹۲، شعور (نور اللغات))۔

--- گوئے و ہَمیں مَیداں کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ابھی آزمائش ہو جائے، یہی مقابلے کی جگہ ہے ۔ ہمیں گوئے و ہمیں میداں، اعلان جنگ کے الفاظ اسکے دماغ میں بھی کھٹکتے تھے ۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۶۴)۔

---مَیداں ہَمیں چوگاں ہَمیں گوئے کہاوت.

رک : ہمیں چوگان ہمیں میدان ہمیں گو۔ ہمارا اخبار بھی انشاء اللہ تعالیٰ جواب میں بند نہ رہے گا ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے، جیسا جی میں آئے کہیں اور سنیں ۔ (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، آگرہ، یکم مئی، ۸)۔ اول تو ہمیں یقین ہے کہ چپ چپاتے حسب دل خواہ کارروائی ہو جائے گی خون خرابے کی نوبت نہ آئے گی اور اگر مقابلہ ہوا تو خیر ، ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے۔ (۱۹۰۳، سرشار، بچھڑی ہوئی دلہن، ۴۸)۔

---مَیداں ہَمیں گو یہ کہاوت.

رک : ہمیں چوگاں ہمیں میداں الخ۔

"ہمیں میداں ہمیں گویہ" کہیں گی مرد میداں سے
سبک ہو کر نگاہوں میں رواں ہونگی دواں ہونگی

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۶۱۷)۔

ہَمیں (۲) (فت ہ، ی مع) حرف حصر۔

ا۔ ہم ہی، صرف ہم، ہم ہی کا مخفف۔

کہی ہمیں ہیں سردار ملنے آئے ایزد بار

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۷۵)۔

جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے
ہمیں نیں سنے چوک ہماراچ ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵)۔

عیب و ہنر نہ پوچھو تم آدمی) کذا (میں کیا ہے
تم میں بھی کچھ نہ کچھ ہے پیارے ہمیں میں کیا ہے

(۱۸۴۵، کلیات، ظفر، ۱: ۳۵۴)۔ ایک ہمیں کو آپ اُلو بناتے تھے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۲۱))۔

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں

(۱۹۱۱، بانگ درا، ۱۷۸)۔

ہمیں اپنے حاکم ہمیں اپنے مالک
جہاں چاہیں آئیں جہاں چاہیں جائیں

(۱۹۴۶، حیات امروہوی، ساز زندگی، ۲۱۶)۔ ۲۔ ہمارا۔ توں ہمیں بھائی ہے، ہمنا تمنا میں کیا جدائی ہے۔ (توں ہمیں بھائی ہے، ہمنا تمنا میں کیا جدائی ہے۔)

شکیا سناتی ہے یہ سازوں کی صدائے دلسوز
کچھ ہمیں درد نصیبوں کا بیاں ہو جیسے

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۲۳)۔ [ہم ہی کا مخفف]۔

---پَر م ف.

ہم ہی پر، ہمارے اوپر ہی، ہماری ہی ذات پر۔ جسے دیکھو ہمیں پر شیر ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۶۷)۔

ہمیں پر گیس بھرنے کی یہاں طعنہ زنی کیوں ہے
چچا غالب بھی آ جاتے تو پانی بھر رہے ہوتے

(۱۹۹۹، لقمۂ تر، ۱۵۷)۔

---پَر کیا ہے کہاوت.

ہماری ذات ہی پر موقوف نہیں، ہم پر منحصر نہیں۔ (علمی اردو لغت)۔

---پَر مَوقُوف نَہیں فقرہ.

صرف ہمارا ہی یہ رویہ نہیں۔ (مہذب اللغات؛ فرہنگ آصفیہ)۔

--- کو م ف.

ہم ہی کو، صرف ہمیں۔

کیا روئیے ہمیں کو یوں آن کر کے مارا
مہر بت دگر سے طوفان کر کے مارا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۵۱)۔

--- کو روئے فقرہ۔

ہم ہی کو روئے، ہمیں ہی پیٹے۔

ہمارا دل یہ کہتا ہے بلائیں لیجئے ان کی
وہ کہتے ہیں ہمیں کو روئے تو چھیڑے اگر ہم کو

(۱۹۰۵، گفتارِ بے خود، ۱۸۲)۔

--- کو ہے ہے کر کے پیٹے فقرہ۔

رک : ہمیں ہے ہے کرے؛ ہمارا ماتم کرے، ہمارا مردہ دیکھے۔ اچھی تمھیں ہماری جان کی قسم، ہمارا حلوا کھائے، ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اس بڑھیل کی دھج کو نہ دیکھے۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۸۵)۔

--- ہَم (--- فت ہ) ضمیر نیز فقرہ۔

صرف ہم، ہم ہی ہم، کوئی اور نہیں۔

گر دیدۂ تحقیق سے اے مصحفی دیکھیں
ہیں ہر طرف اس آئینہ خانے میں ہمیں ہم

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب)، ۱۲۵)۔

رہا کرتا ہے اب غیروں کا مجمع
کبھی تھے آپ کے گھر میں ہمیں ہم

(۱۹۲۱، طوفان نوح، ۴۹)۔

اپنے سوا ہمارے نہ ہونے کا غم کسے
اپنی تلاش میں تو ہمیں ہم ہیں دوستو

(۱۹۶۶، شہر درد (کلیات احمد فراز، ۲۸۱))۔

--- ہَیں جو یہ مگدر بھانتے ہیں کہاوت۔

ہمارے برابر کوئی نہیں۔ (علمی اردو لغت)۔

ہَمیں (فت ہ، ی ج) ضمیر جمع متکلم نیز واحد کے لیے بھی مستعمل۔

ہم کو، ہم تمام آدمیوں کو نیز مجھے۔

محی الدین مخدوم جی جاگنا
ہمیں جیو اس پیو سوں لاگنا

(۱۵۶۴، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ، ۳۱))۔

پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں
تو واں لگ ہمیں شاہ نا جاے کیوں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۳)۔

بتاں جو ہجر کی باتیں ہمیں سناتے ہیں
کچھ ان کا دوس) کذا (نہیں یہ خدا کی باتیں ہیں

(۱۷۵۱، نکات الشعراء (شاہ ولی اللہ اشتیاق)، ۷)۔

دکھائی دیئے یوں کہ بیخود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۴۴)۔

دو چار گالیاں ہی ہمیں خط میں لکھ کے بھیج
گرچہ دعا سلام نہ ہو کچھ نہ کچھ تو ہو

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۱۲)۔

ضعف سے ، گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۶)۔

نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۰۰)۔

تیشہ بردوش وہاں جاؤں کہ وہ کہتے ہیں
کوہکن سے کوئی اچھا ہمیں مزدور ملے

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۴۵۴)۔ ہم ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے مضامین کلی یا جزوی طور پر اس انتخاب میں شامل کرنے کی ہمیں اجازت دی۔ (۱۹۶۹، تنقید غالب کے سو سال (دیباچہ)، ۲۳)۔

منانا ہی ضروری ہے تو پھر تم
ہمیں سب سے خفا ہو کر منا لو

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۸۱)۔ ہمیں ان سوالوں کا حل تلاش کرنا ہے۔ (۲۰۰۵، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، تعارف، ۱۴)۔

--- پیٹے فقرہ۔

سخت قسم جو کسی عزیز یا دوست کو دی جاتی ہے، ہمارا ماتم کرے، ہمیں رووے، ہمیں زندہ نہ دیکھے، ہمیں ہے ہے کرے، ہمارا مردہ دیکھے۔ ہمیں پیٹے اگر تو ہنس نہ پڑے۔ (۱۸۳۵، امتحان رنگین، ۲۶)۔

--- کیا فقرہ۔

ہم کو کیا فائدہ، ہم کو کیا غرض یا مطلب۔

میت پہ کئے کچھ سخن غم تو ہمیں کیا
بولیں بھی زباں سے اگر اس دم تو ہمیں کیا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۵۹)۔

--- کیا سمجھا فقرہ۔

ہم کو کیا خیال کیا؛ کیا کچھ ایسا ویسا آدمی جانا۔

لے کے دل پوچھتے ہیں تو نے ہمیں کیا سمجھا
ابھی آفت ہو اگر کہیے کہ دلبر جانا

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۲۵)۔

--- گاڑو فقرہ۔

(ایک قسم کی سخت قسم) ہمیں دفن کرو۔ (ماخوذ: فرہنگ اثر)۔

--- ہے ہے کرو/کرے فقرہ۔

(عور) ایک قسم کی سخت قسم، ہمیں پیٹے، ہمارا ماتم کرے، ہمیں روئے۔ (فرہنگ آصفیہ؛ فرہنگ اثر)۔

ہِمینی (کس ہ، ی ج) امث۔

(دکنی) رک : ہمیانی ۔ یکایک باٹ میں ایک ہمینی ملی ۔ (۱۷۶۴، دکھنی انوار سہیلی، ۱۳۹) ۔ [ہمیانی (رک) کی تخفیف] ۔

ہَنَ (فت ہ، ن) صف ؛ امذ۔

مارنے والا، قتل کرنے والا، قاتل ۔ (جامع اللغات ؛ پلیٹس) ۔ [مقامی] ۔

ہَن (فت ہ) کلمہ ۔

(موسیقی) پکھاوج کا ایک لفظ یا ایک بول ۔ پکھاوج میں پہلے چار لفظ یہ ہیں، تد، دت، ہن، نا ۔ (۱۹۶۰، حیات امیر خسرو، ۱۹۱) ۔ [حکایت الصوت] ۔

ہُن (۱) (ضم ہ) امذ۔

۱۔ (i) قدیم زمانے میں رائج خالص سونے کا سِکّہ، اشرفی ۔

لٹاں ھل مکھ اپر لھسیئے علم جھیلے سو ہُن دسیئے
شرف جمشید کی جسیئے ہوئے اس عاشقاں حیرے

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۹۰) ۔

صباح اُٹھ کے بیگی سوں ہُن سو ہزار
فقیروں کو دیتے تھے منج تیرے وار

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۳۳) ۔

ہیں تیرے پاس بھی ہُن ہزار
نہ پیارا اہے جیو تو کر کے یار

(۱۷۴۶، قصہء فغفور چین، ۱۹) ۔ اس گانوں میں سات سو ہن کی ہماری ایک تھیلی گم ہو گئی ہے ۔ (۱۸۵۹، مرات الصدق، ۲۳) ۔ جو چار لاکھ ہن نظام الملک کو دیتا تھا اس میں سے دو لاکھ ہن معاف کرنے کا ۔۔۔۔۔ حکم دے دیا ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۷ : ۲۱۴) ۔ دکن میں سونے کے سکہ کا نام ہن تھا ۔ (۱۹۰۸، صلائے عام، دہلی، دسمبر، ۳۵) ۔ ہن ایک سونے کا سکہ ہے جو قطب شاہی بادشاہوں کے زمانے میں چلتا تھا ۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۲ : ۳۷۳) ۔ **(ii) ریزۂ زر، سونے کے ذرّات ؛ سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے** ۔

دکن کی بہت چال پسند آئی ہے انشا
مل بیٹھ نہ تو بھی کُئی ہُن نذر پکڑ کر

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۵۸) ۔ اس بارانِ رحمت کے گول گول گرما گرم اولے ہن کی طرح فلسطین کا دل ٹھنڈا کر رہے ہیں ۔ (۱۹۲۹، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴، ۴۱ : ۳) ۔ **(iii) سونا** ۔ (شبد ساگر) ۔ **۲۔ دولت، مال** ۔

ہے ہُن اس کے مطبخ عالی کا کاسہ لیس
دستارخواں کا اس کے ہے حاتم اک آشپال

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۸۴) ۔ عالمگیر دکھن پر چڑھا ہوا ہے لاؤ لشکر ساتھ ہے ہن کا لالچ (دلی سے) مردوں کہ بٹور کے اُدھر لے گیا ہے ۔ (۱۹۳۳، مغل اور اردو، ۲۹) ۔

ان دھندوں میں ان پھندوں میں سب عمر تری کٹ جائے گی
سر پر جو یہ ہُن کی بدلی ہے اک بارش میں چھٹ جائے گی

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، شوخیِ تحریر، ۳۷) ۔ [س : ہُون (رک) کا مخفف] ۔

--- بَرَسانا محاورہ۔

۱۔ بہت دولت عطا کرنا، کثرت سے مال و اسباب دینا ۔

بھی نیت نہو سیر اہل دنیا کی تموّل سے
جو اُن کے گھر میں ہُن برسائیں ساتوں آسماں برسوں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۵) ۔ اگر بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑے اور خدا ہن برسا دے اس صورت میں بھی میری تو رائے نہیں ہے کہ انجمن ۔۔۔۔۔ یورپین پروفیسر کو بھی نوکر رکھے ۔ (۱۸۹۶، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۷۷) ۔

مستی ہے یا بھری گھٹا ہے شوخی ہے کہ لپکتا کوندا
تو ہی ہُن برسانے والا تو ہی ہے برق خرمن

(۱۹۴۳، روح کائنات، ۱۸۹) ۔ **۲۔ فراخ دلی سے خرچ کرنا، دولت لٹانا** ۔

گھر میں کھانے کو نہ ہو شادی بیاہوں میں مگر
قرض ہی لے لے کے برسانا ہمیں ہُن چاہیے

(۱۹۰۳، بہارستان، ۵۹۴) ۔ ہن برسانے والے ہاتھ مٹھی بھر اناج کو محتاج، شاہزادہ شارع عام پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں ۔ (۱۹۴۰، ہم اور وہ، ۲۹) ۔

--- بَرَسنا ف مر ؛ محاورہ۔

۱۔ آسمان سے سونے کے ذرّات برسنا، ریزۂ زر کی بارش ہونا ۔

کس لئے کوئی مفلس اب ترسے
یاں بھی دکھن کی طرح ہُن برسے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵۵) ۔ شمال و مغرب اور پنجاب سے بہت پہلے دکن کی آسمان منزل اور فلک نما سرزمین پر ایسے ہن برس چکے ہیں جن کو آج ہم مغربی و شمالی ہند یا پنجاب کے ٹکسالی سکے سمجھے ہوئے ہیں ۔ (۱۹۲۹، نمونۂ منثورات، ۳۷) ۔ **۲۔ دولت کی ریل پیل ہونا، خوب آمدنی ہونا، دولت میں کھیلنا، بہت زیادہ کمائی ہونا** ۔ جو لوگ اون کے بیاہ میں جاگے ہیں اون کے گھروں میں چالیس دن رات سونے کی ٹڈیوں کے روپ میں ہن برسیں ۔ (۱۸۰۳، رانی کیتکی کی کہانی، ۶۳) ۔

جہاں ابر رحمت گہربار ہے اب
جہاں ہُن برستا لگاتار ہے اب

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۲۶) ۔ جس کے دروازے پر ہن برستا تھا کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گا ۔ (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالا، ۱۹) ۔ پولیس افسروں کے بارے میں ہم ۔۔۔۔۔ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے گھروں میں ہن روزانہ برستا ہے ۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۴۲) ۔ ماں آج وہاں سب غفلت کی نیند سوئیں گے ہن برس رہا ہو گا وہاں ۔ (۲۰۰۴، ایک دن، ۶۲) ۔

--- بَرَسنے لگنا محاورہ۔

خوب آمدنی شروع ہونا، بے تحاشا دولت حاصل ہونے لگنا ۔ مگر میرے زمانۂ حکومت میں ملک کی تجارت اقصائے عالم تک پھیل گئی اور بجائے قتل و غارت کے دولت و تمول کا ہُن برسنے لگا ۔ (۱۸۸۷، دختر فرعون (ترجمہ)، ۱ : ۱۸۲) ۔

ہن برسنے لگا اجڑے ہوئے بازاروں پر
مصقلہ نور کا ہونے لگا دیواروں پر

(۱۹۶۲، ہفت کشور، ۸۹) ۔ نوازش علی اس کو اپنے لیے بہت بھاگوان سمجھتے تھے کیونکہ وہ جس دن سے بیاہ کر آئی تھی گھر میں ہن برسنے لگا تھا ۔ (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۱۹۶) ۔ گاہک سے مسکہ پالش لگایئے ۔۔۔۔۔ دفتر کو سجائے رکھیے خود ہی ہن برسنے لگے گا ۔ (۲۰۰۳، پرواز، ۲۲) ۔

--- بَرسے تو کیوں ترسے کہاوت۔

خدا دے تو کیوں جی ترسائے، اللہ تعالیٰ غیب سے دے تو ترستے کیوں ہو ۔ (ماخوذ : نجم الامثال ؛ محاورات ہند) ۔

--- پہ ہُن بَرَسنا محاورہ۔

کثرت سے دولت حاصل ہونا، خوب آمدنی ہونا ۔

لال ہوگئے ساقیو آنے تو دو فصل بہار
ہُن پہ ہُن برسے گا ہوگا خانۂ خمّار سرخ

(۱۸۷۳ء، کلیات قدر، ۱۸۲).

ہُن (۲) (ضم ہ) امذ.
برف -. ہنزہ- ۱۸۵۰ء اسے ہن دیس یعنی برفوں کا ملک کہا جاتا ہے-. (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۶۹). [مقامی]-.

ہُن (۳) (ضم ہ).
اب، ابھی-. ہن ڈبہ لے آوے تے سرانہ کھا جاویں-. (۱۹۸۷، فٹ پاتھ کی گھاس، ۹۵۰). [پن]-.

ہَنا (فت ہ) ف ل.
رک: ہنا (۱). (پلیٹس). [ہنا (رک) کا ایک املا]-.

ہَنّا (۱) (فت ہ، شد ن) ف م.
رک: ہننا، مار ڈالنا، قتل کرنا، گردن مارنا، ہلاک کرنا. (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). [ہننا (رک) کا ایک املا]-.

ہَنّا (۲) (فت ہ، شد ن) امذ.
کاٹھی کا اگلا اٹھا ہوا حصہ، ہرنا. (پلیٹس). [ہرنا (رک) کا بگاڑ]-.

ہُنا (۱) (ضم ہ) صف.
پیش کردہ؛ قربان کیا ہوا. (پلیٹس). [ہننا (رک) سے]-.

ہُنا (۲) (ضم ہ) امذ (قدیم)-.
(دکن) رک: ہن؛ اشرفی، سونے کا سکہ-.

اوس سیم تن کے واسطے میں نے رکھا ہوں نذر
داغوں کے قلعے دل میں ہزاروں بھرے ہنا

(۱۷۴۷ء، دیوان قاسم، ۲۴). [رک: ہن (۱) کا قدیم املا]-.

ہُنّا (۱) (ضم ہ، شد ن) امذ (قدیم)-.
(دکن) رک: ہن؛ اشرفی-.

منا سوں تھا روپا کھنڈ یا نسوں سنا
تھی لاکھاں اشرفیاں کڑوڑاں سوں ہنا

(۱۶۶۵، پھول بن، ۳۲). [رک: ہن (۱) کا قدیم املا]-.

ہُنّا (۲) (ضم ہ، شد ن) ف ل.
رک: ہنا. (پلیٹس). [ہنا (رک) کا مخفف]-.

ہَنان (فت ہ) امذ.
رک: نہان؛ نہانے کا عمل. (پلیٹس). [نہان (رک) کا بگاڑ]-.

ہُناں (ضم ہ، مغ) م ف.
رک: وہاں. (پلیٹس). [مقامی]-.

ہِنانا (کس ہ) ف م (قدیم)-.
(دکن) بچھانا؛ شرمندہ کرنا، خفیف کرنا. (بحر المعانی). [مقامی]-.

ہَنبق (فت ہ، م بشکل ن، فت ب) صف.
احمق، کم عقل، ہونق-.

ہے عدو لما جھل مروی اوسکی کیا بات او ہنبق ہے

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۱۵). ہنبق ایک صاحب تھے جو حماقت کا نمونہ قرار دیئے گئے اور اب ہنبق احمق ہے-. (۱۹۳۲، سرگزشت الفاظ، ۱۶۱). [ہونق (رک) کا ایک املا]-.

ہَنپانا (فت ہ، مغ) ف م.
بہت تھکانا، اتنا دوڑانا کہ سانس تیز تیز چلنے لگے، سانس نہ لینے دینا. میں نے اس کو ہنپا ہنپا کے مار ڈالا جب اس کا دم ٹوٹ گیا تو چر مر کر ڈالا-. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۸۰). خود ہانپے، ہمیں بھی دیر تک ہنپاتے رہے-. (۱۹۷۶، زرگزشت، ۱۶۸). [ہانپنا (رک) کا متعدی]-.

ہَنپَت (فت ہ، سک ن، فت پ) امذ.
(موسیقی) گمک کی بائیس قسموں میں سے پہلی قسم جس میں ایک ضرب سے سر کی ابتدا کر کے چند درمیانی سروں کو کشش سے ادا کرکے آخری سر کو ظاہر کر دیں-. گمک کے معنی آواز کی جنبش اور حرکت کے ہیں اس کی بائیس قسمیں ہیں----ہنپت، جاوت، گنپت ----مدرا-. (۱۹۲۷، نغمات الہند، ۳۴). [س:]-.

ہَنپنا (فت ہ، غنہ، سک پ) ف ل.
رک: ہانپنا. (پلیٹس). [ہانپنا (رک) کا مخفف]-.

ہَنپنی (فت ہ، غنہ، سک پ) امث.
سانس پھولنے کا عمل، سانس پھولنا؛ دم گھٹنا، سانس کی کمی. (پلیٹس). [ہانپنا (رک) سے]-.

---لگنا محاورہ.
سانس پھولنے لگنا، تیزی سے دم چڑھنے لگنا. (مہذب اللغات).

ہَنپھنا (فت ہ، غنہ، سک پھ) ف ل.
رک: ہنپنا؛ ہانپنا. (پلیٹس). [ہنپنا (رک) کا ہائیہ املا]-.

ہَنپھیل (فت ہ، مغ، ی لین) صف؛ امذ-.
ہانپا ہوا؛ جس کا سانس جلد پھول جائے؛ گرجنے والا نیز وہ شخص یا گھوڑا جس کا سانس پھول گیا ہو. (پلیٹس). [ہنپھ (نا) + یل، لاحقۂ صفت]-.

ہَنَت (فت ہ، ن) صف.
چوٹ کھایا ہوا، زخمی؛ مصیبت زدہ؛ مارا ہوا، قتل کیا ہوا. (ماخوذ: پلیٹس). [ہنا (۱) (رک) سے]-.

ہَنتا (فت ہ، سک ن) صف؛ امذ-.
مار ڈالنے والا؛ ضرب لگانے والا؛ قاتل؛ غارت گر؛ ایذا دینے والا؛ چور، لٹیرا، ڈاکو. (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [س:]-.

ہَنتال (فت ہ، سک ن) امذ (قدیم)-.
زور کی آواز، کڑک، شور-.

بھوتیں کھڑے بازی بچک اڑ اڑ کو بجلی بھیں پڑی
بادل کے سب دل لرزے ہنتال سن بھرمار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۳۷). [مقامی]-.

ہِنتال (کس ہ، سک ن) امذ.
کھجور کی قسم کا ایک دلدلی درخت (لاط: Paludosa Phoenix). (ماخوذ: پلیٹس). [س:]-.

ہَنتواس (فت ہ، غنہ، سک ت) امذ.
ہتھواس، **کسی چیز (تلوار، چاقو وغیرہ) کا دستہ۔**

کچھ بھی دعویٰ ہو تو او بانی شر سامنے آ
کھینچ تلوار کو ہنتواس سپر سامنے آ

(۱۹۳۰، عروج، عروج سخن، ۵۶). [ہتھواس = ہتھواسا (رک) کا بگاڑ]۔

ہَنتِھنی (فت ہ، مغ، کس تھ) امث.
رک: ہتھنی. (پلیٹس). [ہتھنی (رک) کا بگاڑ]۔

ہِنتال (کس ہ، سک ن) امذ.
رک: ہنتال؛ درخت کی ایک قسم۔ ہنتال اور کیور کنتھا گنجان جھاڑی بناتے ہیں ۔ (۱۹۰۶، تربیت جنگلات، ۱۹). [ہنتال (رک) کا ایک املا]۔

ہَنٹَر (فت ہ، سک ن، فت ٹ) امذ.
ا۔ **چابک، کوڑا۔** خدا پناہ میں رکھے اب ہنٹر دیا ہی چاہتا ہے، موئے پر سو دُرّے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۳). گھوڑا غریب سٹ پٹا گیا کہ یہ آفت کیا آئی چل رہا ہوں بھاگ رہا ہوں اور ہنٹر پر ہنٹر پڑ رہا ہے۔ (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، اکتوبر، ۴۳). سائیس کی جو شامت آئی تو ـــــ ساڑ ساڑ کئی ہنٹر اس غریب کے رسید کر دیے۔ (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۱۶۰). اگر تم چاہتے ہو کہ اسی ہنٹر سے میں تمھاری کھال نہ اُدھیڑ دوں تو تم ذرا زیادہ طاقت سے پتوار چلاؤ سمجھے۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۰۲). بیگم صاحبہ سانپ کو ہنٹر کی طرح لہرا کر پل پڑیں۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۳۰). وہ گہرے سبز رنگ کے ہنٹر تھے ۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۳۷۰). ۲۔ **شکار میں سواری کا گھوڑا۔** قسم ہنٹر یعنی شکار کے گھوڑے چار سو روپے سے آٹھ سو تک ـــــ دستیاب ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۵۴). ۳۔ **شکاری.** (ماخوذ: علمی اردو لغت). [انگ: Hunter]۔

--- بیف (---ی مع) امذ.
گائے کا خشک اور گلایا ہوا نمکین گوشت۔ آج میری صائمہ ـــــــ لوٹ آئی ہے اور میں ہنٹر بیف کی طرح ٹھنڈا گوشت بن گیا ہوں۔ (۱۹۷۵، امر بیل، ۲۷۳). اور جب خون خشک ہو گیا تو سپٹر سپٹر ایک گائے دوسری گائے کا ہنٹر بیف نگلنے لگی۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۲۴۴). [انگ: BeefHunter]۔

--- جمانا محاورہ.
ہنٹر مارنا۔ ہٹو سامنے سے نہیں ہنٹر جماتا ہوں، واہ مجھے بھی کوئی ایسا ویسا سمجھے ہو، نہیں جانتے ہیں میں سپاہی آدمی ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۶۴). یہ ہمارا کتا ہے اس نے ـــــ ذرا سی کوئی حرکت کی اور ہم اس کے ہنٹر جمائیں گے۔ (۱۹۳۳، روحانی شادی، ۵).

--- کھینچنا محاورہ.
مارنے کے لیے ہنٹر ہاتھ میں لینا، مارنے کے لیے تیار رہنا نیز اعتراض کرنے کے لیے مستعد رہنا۔ وہ ـــــ جو تنقید میں اصولی معاملات پر امام غزالی کی طرح ہنٹر کھینچے بیٹھا رہتا ہے۔ (۱۹۸۶، آنکھ اور چراغ، ۲۵۴).

ہِنج (کس ہ، غنہ) امذ.
ا۔ **قبضہ، دھات کا قبضہ جو جوڑ کا کام کرتا ہے۔** کمانی کا ایک سرا فریم کے اگلے سرے میں ہنجس کی طرح ہلتا ہوا فٹ ہوتا ہے دوسرا سرا اسپرنگ شیکل (کذا) میں فٹ ہوتا ہے ۔ (۱۹۲۳، آئینۂ موٹر، ۱۳۵). ۲۔ (حیوانیات) **قدرتی جوڑ جو قلابے کا کام دے (مثلاً گھونگھے وغیرہ کے جوڑ)؛ قلابہ۔** اس میں ان کے خولوں کی خورد بینی ساخت دندانیت، ہنج کی ساخت ـــــ اور معدے وغیرہ کی ساخت کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۷۷). [انگ: Hinge]۔

ہَنجار (فت ہ، سک ن) امذ.
ا۔ (i) **راہ، راستہ؛ سیدھا راستہ؛ (مجازاً) طریق، انداز، طرز، روش، اصل قاعدہ، طور طریقہ نیز اُسلوب۔**

سپہ کوں کہے تم کرو کار خویش
ہر یک مستعد ہو بہ ہنجار خویش

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۳۳).

میری تنخواہ جو مقرر ہے
اس کے ملنے کا ہے عجب ہنجار

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۲۶). باوجود اس کے کہ فارسی دانی میں اہل زبانوں کے محسود تھے، اسی ہنجار کو اختیار کیا۔ (۱۸۹۱، فغان بے خبر، ۳). گھوڑوں کی دم کاٹنا نو آئینان حجاز کا ہنجار قدیم ہے۔ (۱۹۰۸، مخزن، لاہور، جولائی، ۷). اردو شعر کو ایک نیا طریق اظہار، ایک نیا اسلوب اور نیا ہنجار عطا کیا۔ (۱۹۴۸، سرود نو، ۶۷).

زمانے نے کی ہے ترقی بہت
جفاؤں کے ہنجار بدلے گئے

(۱۹۵۲، حرف تمنا، ۱۳۹). حسن اظہار میں ہے تو اظہار میں قرینہ یا ہنجار یا اسلوب یا ڈھنگ کا ہونا لازمی ہے۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۶۸). یہاں زندگی گزارنے کا ہنجار کبھی بھی آسان نہیں رہا۔ (۲۰۰۴، جدید سندھی ادب، میلانات رجحانات امکانات، ۱۴۲). (ii) **قریب کا رستہ نیز پگ ڈنڈی.** (پلیٹس). ۲۔ **رنگ، لون.** (فرہنگ آنند راج). ۳۔ **معماروں کا شاقول؛ کوئی تار یا آلہ جو معمار پتھروں کو سیدھا رکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں.** (پلیٹس؛ فرہنگ تلفظ). ۴۔ **عادت؛ چال چلن، اخلاق اطوار.** (پلیٹس). [ف]۔

ہَنجارہ (فت ہ، سک ن، فت ر) امذ.
رک: ہنجار جو فصیح ہے، طریقہ۔ بظاہر ان نظموں میں ایک مجذوبانہ انداز، ایک بے ہنجاری کا احساس ہوتا ہے لیکن اس بے ہنجاری کا ایک ہنجارہ ہے اور اس بے آہنگی میں ایک آہنگ ہے۔ (۱۹۸۴، ارمغان مجنوں، ۲: ۲۲۲). [ہنجار + ہ، (زائد)]۔

ہَند (فت ہ، سک ن) امث.
راہ، سڑک۔

جب سے خط ہے سیاہ خال کے تھانگ
تب سے لٹتی ہے ہند چاروں دانگ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۱). [مقامی]۔

ہِند (کس ہ، سک ن) امذ (امث)۔
ا۔ **غیر منقسم ہندوستان، بھارت (تقسیم سے قبل) برصغیر، برعظیم پاک و ہند۔**

وو ایران و توران ہور ملک سند
اہیں پر عقل بادشاہان ہند

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۴).

ہندو چاند کا رین کے ہند تے
جو آیا نکل وو مدن کی متی

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۲۳).

یہ غزل سودا کہی ہے تو نے اس انداز کی
ہند سے پہونچے گی ہاتھوں ہاتھ نیشاپور تک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۸۷).

توڑ ڈالے جلد تو نے عہد اور پیمان سب
بے وفا سنتے تھے سچ اے ہند! تیرا نام ہم

(۱۸۸۷، کلیات نظم حالی، ۲: ۴۶).

تحصیل چندہ کیجئے لڑکوں کو بھیج کر
سارا علاقہ ہند کا اب خام کیجئے

(۱۹۰۷، کلیات اکبر، ۱: ۳۲۰).

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذت کردار نہ افکارِ عمیق

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۴). ایرانی زبان میں س ہ سے بدل جاتا ہے اس لئے وہ سندھ کو ہند کہتے تھے۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۵۲). ان دو مضامین کا ذکر جو اس نے فرضی نام سے لندن کے اخبار "دی ٹائمز" میں لکھے تھے اور جن میں حکومت ہند کی براڈکاسٹنگ سے متعلق پالیسی پر کڑی تنقید کی گئی تھی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۴۵). **۲۔ ہندو، ہندوستان کا باشندہ۔** (پلیٹس). **۳۔ (مجازاً) محبوب (قدیم)۔** یک چھن خبر کرائے صبا موہند ہندستان کوں اپ زلف کے جنگل منے ہل جائے منج نادان کوں۔ (۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۸۶). **۴۔ (قدیم) شمالی ہند، بنارس سے ستلج کے درمیان کا علاقہ۔**

کچھ ہند ہی میں میر نہیں لوگ جیب چاک
ہے میرے ریختوں کا دوانہ دکن تمام

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۴۸). اس زمانے تک لفظ ہند صرف شمالی ہندوستان کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ (۱۹۹۱، نگار، پاکستان، فروری، ۱۸). [ف]۔

---الوَلی (---ضم د، غم ا، سک ل، فت و) امذ.

مراد: خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

نبی کا لاڈلا ہندالولی کا پیارا ہے
جو بادشاہ محب النبیؐ تو تو ہے وزیر

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۳۴). حضرت ہندالولی کی زندہ جاوید اور مسلمہ مقبولیت و مرجعیت آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح ہے۔ (۱۹۱۶، سوانح خواجہ معین الدین چشتی، ۱۶۶). [ہند + رک: ال (۱) + ولی (رک)]۔

---ایرانی (---ی مع) (الف) امث.

ہندوستان اور ایران کی زبانوں سے مل کر بنی ہوئی زبان؛ جیسے: فارسی، پشاچی، ہندآریائی ۔ فارسی کا تعلق ہندایرانی سے ہے۔ (۱۹۶۶، اردو لسانیات، ۱۱).

---ایرانی (ب) صف.

ایران اور شمالی ہند کا (زبان، ثقافت، خاندان وغیرہ)۔ ہندایرانی یا آریائی خاندان ہی سے ہماری زبان اردو کا تعلق ہے۔ (۱۹۳۲، ہندستانی لسانیات، ۵۱). [ہند + ایران (علم) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---آریائی (---مدا، سک ر) (الف) امث.

ہندوستانی اور آریائی زبان سے مخلوط زبان؛ جیسے: ہندی، مراٹھی، بنگالی، اُردو، پنجابی وغیرہ نیز زبانوں کا ایک خاندان۔ ہندآریائی (مثلاً بنگالی، مراٹھی، ہندی) بولنے والوں کی تعداد پچیس کروڑ سے زیادہ ہے۔ (۱۹۴۲، آریائی زبانیں، ۹). وہ ہندوستان میں اپنی آریائی زبان اپنے ساتھ ضرور لائے جس میں سے ہندآریائی زبانیں نئی کونپلوں کی طرح پھوٹ پڑیں۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۴۲).

---آریائی (ب) صف.

ہندوستانی آبادی میں آریائی عنصر سے تعلق رکھنے والا یا منسوب (زبان، تہذیب وغیرہ) ۔ ہندآریائی زبان کو تاریخ کے اس خاص دور میں جب آریہ قوم ایران میں تھی ہندایرانی کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔ (۱۹۴۸، ہندستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ)، ۲۸). ماہرین کی رائے میں ہندآریائی تہذیب نے انسانی ذہن کی جو بلندیاں منکشف کی تھیں، وہ بابل اور مصر کی تہذیبوں کی پہنچ سے باہر تھیں۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۲۴۸). [ہند + آریا (علم) + ئی، لاحقۂ نسبت]۔

---جرمانی (---فت ج، سک ر) امث.

ہندیورپی لسانی گروہ کی وہ شاخ جس میں یورپ کے بیشتر علاقوں اور ایشیا میں شمالی ہند تک بولی جانے والی زبانیں شامل ہیں، انڈوجرمانک۔ انڈویوروپین (یعنی ہندیورپی) انڈوجرمانک (یعنی ہند جرمانی) انڈوکیلٹک (یعنی ہند کیلٹی)۔ (۱۹۷۳، اردو نامہ، کراچی، مارچ، ۱۱). [ہند + انگ : Germanic کا ترجمہ]۔

---چینی (---ی مع) صف؛ امذ.

ہندی اور چینی سے مخلوط مشرقی ایشیا کے علاقے سے منسوب (زبان یا ثقافت وغیرہ) نیز وہ خاندان السنہ جس میں خاص چینی زبان کے علاوہ دیگر (سیامی، تبتی، برمی) بولیاں شامل ہیں ۔ ہند چینی گروہ میں خاص چینی زبان کے علاوہ حسب ذیل زبانیں شامل ہیں۔ (۱۹۳۲، ہندستانی لسانیات، ۴۹). ایشیائی اقوام میں ہند چینی عوام کی فتح پر اطمینان اور خوشی کے علاوہ کچھ اندیشے اور خطرے بھی پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۵، منو بھائی کے گریبان، ۳۲۲). اہم بات یہ تھی کہ وہ ہند چینی (موجودہ ملک ویتنام) کو شرق شناسی کے حلقہ تحقیق و مطالعہ میں لے آئے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۲۳۸). [ہند + چین (علم) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---گیر (---ی مع) صف.

پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا یا چھایا ہوا۔ اردو کا رشتہ ملک گیر ہے ہندگیر ہے اور ہر اردو زادہ قدرۃً وطن زادہ ہے بلکہ وطن کا دلدادہ۔ (۱۹۷۳، کانفرنس لکھنؤ، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۰۵). [ہند + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا]۔

---و پاک (---مج) امذ.

بھارت اور پاکستان، برصغیر۔ ہند و پاک میں آپ کی تخلیقات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵، علامہ اقبال کی داستان دکن، ۳۲). [ہند + و (حرف عطف) + پاک = پاکستان کا مخفف]۔

---و پاکستان (---مج، کس ک، سک س) امذ.

رک: ہند و پاک جو زیادہ مستعمل ہے۔ دورِ حاضر میں اور خاص کر ہند و پاکستان میں درہم و دینار سکہ رائج الوقت نہیں ہے۔ (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱۰: ۲۴۶). [ہند + و (حرف عطف) + پاکستان (علم)]۔

---یُورَپی (---و مع، فت ر) (الف) امث.

۱۔ وہ خاندان السنہ جس میں کئی زبانیں شامل ہیں؛ جیسے: ہندایرانی یا آریائی، ارمنی، بلقان، سلافی، البانوی وغیرہ۔ ہندیورپی: یہ خاندان السنہ سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ اس میں اکثر ایسی زبانیں داخل ہیں جو ---- اعلیٰ زبانیں کہلائی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۳۲، ہندستانی لسانیات، ۵۰). دس ہاپئے قدیم ہیں جو قدیم ہندیورپی میں بھی تھے۔ (۱۹۶۶، اردو لسانیات، ۱۱۰). **۲۔ وہ اقوام یا افراد جن میں ہندوستانی، ایرانی، البانوی، آریائی اور**

ارمنی وغیرہ قومیں شامل ہیں۔ ہندیورپی جہاں بھی گئے وہ مقامی ثقافتوں میں گھل مل گئے۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۲۳)۔

---یُورَپی (ب) صف.
زبانوں کے اس سلسلے سے تعلق جو یورپ سے شمالی ہند تک رائج زبانوں پر حاوی ہے نیز اس گروہ لسانی سے منسوب۔ انڈو یوروپین (یعنی ہند یورپی) انڈو جرمانک (یعنی ہند جرمانی) انڈو کیلٹک (یعنی ہند کیلٹی)۔ (۱۹۷۳، اردو نامہ، کراچی، مارچ، ۱۱)۔ [ہند + یورپی (رک)]۔

---یُوروپی (---و مع، وج) صف.
رک : ہندیورپی۔ ہند یوروپی خاندان کی زندہ زبانوں کو آٹھ شاخوں پر منقسم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۲، ہندستانی لسانیات، ۵۱). آریائی زبانیں ہند یوروپی خاندان کی زبانوں میں شامل ہیں۔ (۱۹۴۲، آریائی زبانیں، ۳۳)۔ [ہند + یوروپی = یورپی (رک)]۔

ہَندا (فت ہ، سک ن) صف (قدیم)۔
(دکن) اندھا. (بحر المعانی). [اندھا (رک) کا بگاڑ]۔

ہِندا (کس ہ، سک ن) امذ.
ایک گز لمبے پہاڑی سانپ کی ایک قسم جو نیپال جوالا مکھی اور کانگڑا میں پایا جاتا ہے۔ ہندا، پہاڑی ہے، ہواخوری کو کبھی پہاڑ پر سے اُتر آتا ہے۔ (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۳۷)۔ [مقامی]۔

ہُنداتُندی (ضم ہ، سک ن، ضم ت، سک ن) امث.
شور شرابہ، اودھم؛ (مجازاً) احتجاج۔ جب شاہزادے نے انتہا کی ہنداتندی کرنا شروع کی تو حسینہ جمیلہ نے ملکہ کے حضور میں مجبوراًیوں عرض کیا۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۶۷). امریکہ میں جتنی شراب کی بندا بندی ہوئی اتنی ہی بادہ خواروں کی ہنداتندی بڑھی۔ (۱۹۲۶، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۵، ۱۱ : ۴)۔ [مقامی]۔

ہَندارا (فت ہ، مغ) امذ (قدیم)۔
(دکن) اندھیرا. (بحر المعانی). [اندھیارا/اندھیرا (رک) کا بگاڑ]۔

ہِندُالمانی (کس ہ، سک ن، ضم د، غم ا، سک ل) صف.
ہندو مسلمان سے منسوب، ہندو مسلم، نہ پورا ہندوانہ نہ مسلمانوں جیسا (عموماً ثقافت کے ساتھ مستعمل)۔ ہند المانی ثقافت ---- نے مسلمانوں کے دور حکومت میں جنم لیا۔ (۱۹۷۰، آج کا اردو ادب، ۱۵)۔ [ہندلمانی (رک) کا ایک املا]۔

ہَندام (فت ہ، سک ن) امذ.
ایک آلہء حرب؛ رک : ہندام النفط۔ ابو یوسف سلطان مراکش نے ---- سجلماسہ کا محاصرہ کیا اس نے آلات محاصرہ کو شہر کے سامنے لگایا ان میں منجنیق، عرادے اور نفط کے ہندام تھے۔ (۱۸۹۷، تمدن عرب، ۴۴۱)۔ [اندام (رک) کا معرب]۔

---النِّفط (--- ضم م، غم ال، شد ن بفت نیز بکس، سک ف) امذ.
قدیم زمانے کا ایک آلہء حرب جس میں لوہے کے ریزے بھرے جاتے تھے اور اس کے پیچھے بارود یا آتش گیر مادہ بھرا جاتا تھا پھر اس میں آگ لگائی جاتی۔ مرینی سلطان یعقوب نے جب ---- شہر سجلماسہ کا محاصرہ کیا تو اس نے اسے تسخیر کرنے کے لیے مجانیق، عرادات اور ہندام النفط کا استعمال کیا۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۸۰)۔ [ہندام + رک : ال (۱) + نفط (رک)]۔

ہِندَباء (کس ہ، سک ن، فت د) امذ؛ ~ ہندبا.
جنگلی اور بستانی دو اقسام کا ایک چھوٹا پودا جو سانپ کتے وغیرہ کے کاٹنے پر بطور مرہم استعمال ہوتا ہے، کاسنی (لاط : endivia Cichorium)۔ ہندبا : فارسی میں اس کو کاسنی کہتے ہیں بعض جنگلی اور بعض باغی ہوتی ہے باغی بہت باریک اور پتا چوڑا اور تلخ ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات اردو (ترجمہ)، ۴۱۷). ہندباء بالکسر و فتح الدال ---- عربی میں کاسنی۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۸ : ۴۰۷)۔ [ع]۔

ہِندِس (کس ہ، سک ن، کس د) امذ.
رک : ہندسہ جو فصیح ہے؛ اقلیدس کا علم۔

کہ نو بطن نو مقتدی آؤ میں
او نو شکل ہندس میں مشہور ہیں

(۱۷۴۶، قصہء فغفور چین، ۳۶)۔ [ہندسہ (رک) کا مخفف]۔

ہِندِسانَہ مُصَوِّری (کس ہ، سک ن، کس د، فت ن، ضم م، فت ص، شد و بکس) امث.
مصوری کا ایک اسلوب جس میں اشیا کو اس طرح دکھاتے ہیں کہ وہ اشکال ہندسی (خصوصاً کعب نما) کا مجموعہ نظر آئیں، مہندسانہ نقّاشی (انگ : Cubism)۔ یہ ہندسانہ مصوری (کیوب ازم) کی دوسری منزل ہے اس سے آگے بڑھیں تو تجرید کا فن پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۷۲، اوراق، لاہور، اکتوبر، نومبر، ۳۴۰)۔ [ہندس + انہ، لاحقہء صفت + مصوری (رک)]۔

ہِندُستان (کس ہ، سک ن، ضم د، سک س) امذ.
رک : ہندوستان جو زیادہ مستعمل ہے۔

یک چھن خبر کر اے صبا مو ہند ہندستان کوں
اپ زلف کے جنگل منے ہل جائے منج نادان کوں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۸۶)۔

ترک بچے سے عشق کیا تھا ریختے کیا کیا میں نے کہے
رفتہ رفتہ ہندستاں سے شعر مرا ایران گیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۴۸)۔

امتحان دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تو
پاسباں اپنا ہے تو دیوار ہندستاں ہے تو

(۱۹۰۱، بانگ درا، ۴). سارے ہندستان میں زبانوں کا ایک ---- جال پھیلا ہوا ہے۔ (۱۹۳۳، خطبات عبدالحق، ۱). رالف رسل ---- دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانوی فوج میں بھرتی ہو کر ہندستان پہنچے۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یا بندہ (ترجمہ)، (تعارف)، ۵)۔ [ہند (رک) + ف : ستاں، لاحقہء ظرفیت]۔

ہِندُستانی (کس ہ، سک ن، ضم د، سک س) صف؛ امذ۔
۱۔ رک : ہندوستانی؛ ہندوستان کا نیز ہندوستان کا باشندہ یا زبان وغیرہ۔

بخت انوں کے ہیں بڑے الحمدللہ شکر کر
چاک نا ہوئے تیوں اسپند کرے ہندستانی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۲۸). ہندوستانی کو ہندستانی کر دینے پر جو لے دے ہوئی تھی اس سے زیادہ "تماہی" پر ہوئی۔ (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۲۹). کوئی کمیونسٹ، چاہے وہ ہندستانی ہو یا برطانوی ---- حکومت کا حامی کیونکر ہو سکتا ہے۔ (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۲۹)۔ **۲۔ مراد : اُردو زبان۔** ہندستانی یا اُردو کو اسی لیے برتری ہے کہ اسے ملک کے زیادہ سے زیادہ اشخاص بولتے یا سمجھتے ہیں۔ (۱۹۳۶، خطبات عبدالحق، ۸۸). اسم کی مختلف حالتوں کو زیر بحث لاکر انگریزی اور ہندستانی (اُردو)

کا نحوی تقابل پیش کرتا ہے ۔ (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ز) . [ہندستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] ۔

ہَندَسَۃُ البِناء (کس نیز فت ہ ، سک ن ، فت نیز کس د ، فت س ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس ب) امذ.

تعمیر کا فن اور علم ، فن تعمیر (انگ : Architecture) ۔ اس وقت تک فنون جمیلہ صرف پانچ تسلیم کیے جاتے تھے ، شعر ، موسیقی ، مصوری ، بت سازی اور ہندسۃ البناء ۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، فروری ، ۱۴۹) . [ہندسۃ = ہندسہ (رک) + رک : ال (ا) + بناء (رک)] ۔

ہِندِسوی (کس ہ ، سک ن ، کس د ، سک س) صف.

ہندسہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، علم ہندسہ کا ، جیومیٹری کا ۔ فوکل لمبائی ---- کوائل کی ہندسوی یعنی جیومیٹریکل ساخت پر مبنی ہوتی ہے ۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۹۶) . [ہندس (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت] ۔

--- سِلسِلَہ (--- کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) امذ.

(ریاضی) ایک سلسلہ جس میں رقمیں ایک مشترک نسبت کے ساتھ بڑھتی یا کم ہوتی ہیں ، سلسلۂ ہندسیہ ، ہندسی سلسلہ ۔ ریاضی میں ہندسوی سلسلے یعنی کہ (Geometrical Progression) کو جمع کرنے کا قاعدہ البیرونی کی ایجاد ہے ۔ (۱۹۹۰ ، معراج اور سائنس ، ۱۲۳) . [ہندسوی + سلسلہ (رک)] ۔

ہَندَسَہ (فت ہ ، سک ن ، فت د ، س نیز کس ہ ، سک ن ، کس نیز سک د ، فت س) امذ.

۱ ۔ (لفظاً) اراضی کی پیمائش ؛ عمارت کا اندازہ کرنا اور خاکہ کھینچنا . (المنجد) . **۲ ۔ (ریاضی) علم ریاضی کی ایک شاخ ، اقلیدس کا علم جس میں اشیاء کی اشکال و مقادیر معلوم کی جاتی ہیں ؛ نقاط خطوط زاویوں سطحوں اور ٹھوس اجسام کے خواص رابطوں اور پیمائش سے متعلق علم (انگ : Geometry)** ۔ چیزوں کے مقدار کا معلوم کرنا ان کی رائے پر موقوف رہے ، اُن کے فن کو ---- ہندسہ اور طب و نجوم کہتے ہیں ۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۸۶) . ہندسہ یعنی تحریر اقلیدس و حساب و جبر و مقابلہ و جر ثقیل و مساحت و اخلاق ---- یہ سب علم حکمت میں داخل ہیں ۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۱۴) . یہ ایک ایسی علمی کتاب ہے کہ جس میں دنیا بھر کے علوم و فنون بھر دیے گئے ہیں ، ہیئت ہندسہ ، نجوم ، اقلیدس ---- غرض کوئی علم و فن ایسا نہیں ہے جس کا اس میں ذکر نہ ہو ۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۷۶) . علم ہندسہ (یونانی جیومیٹری لغوی معنی پیمائش اراضی) نے اس عملی ضرورت کے سبب فروغ پایا . (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۲) . اقلیدس کے علم ہندسہ کی کوئی وقعت رہی اور نہ ارشمیدس کے علم حساب کی ۔ (۲۰۰۳ ، تسلیمات ، ۱۹۳) . **۳ ۔ گنتی کا عدد یا اس کی شکل ؛ رقم ۔** ان نقشوں میں جو ہندسہ لکھے ہیں وہ کسور اعشاریہ کے حساب پر لکھے ہیں ۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۰) . اس دفعہ تمہاری ہدایت کے موافق قرآن مجید پر ہندسے لگائے ۔ (۱۹۰۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۵) . لکھنے کے بعد شاعری پر ۶ کا ہندسہ بنا دیا ہے ہم سمجھے کہ یہ دو مضمون ہیں ایک تلسی داس کے مخصوص کلام سے متعلق ہے اور دوسرا عام شاعری سے ۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۴ : ۴) . مجھے یوں لگا جیسے آٹھ کا ہندسہ خاموش پلنگ پر لیٹ گیا ۔ (۱۹۷۵ ، امر بیل ، ۱۲۹) . دنیا پر الفاظ کی غیر محسوس حکمرانی ہے اور ہندسے کی بھی ۔ (۲۰۰۳ ، عبدالصمد صارم ، روحانیات صارم ، ۴۳) . **۴ ۔ مکر ، فریب .** (فرہنگ عامرہ) . [ع : (ہ ن د س)] ۔

--- تَحلِیلی کس صف (--- فت مج ت ، سک ح ، ی مع) امث.

جبر مقابلہ کے اُصولوں کو نقاط خطوط اور اشکال کے ہندسہ میں استعمال کرنے کا علم ، جدید علم ہندسہ جو سترہویں صدی میں متعارف ہوا ۔ اگر ہم خیالی خطوں کے اس تصور کو بھی اپنی بحث میں داخل کریں جو ہندسۂ تحلیلی میں اختیار کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۳۷ ، علم ہندسہ نظری ، ۲۱) . یہ نیا علم ہندسہ ، ہندسۂ تحلیلی یا ترسیمی ہندسہ کہلاتا ہے ۔ (۱۹۴۵ ، داستان ریاضی ، ۷۸) . [ہندسہ + تحلیلی (رک)] ۔

--- دان صف ؛ امذ.

علم ہندسہ کا جاننے والا ، مہندس ، علم ہندسہ کا واقف ، اقلیدس کے علم کا جاننے والا شخص نیز محاسب ، حساب دان ۔

ہندسہ داں تھا ایک شیدا نام
اس ہنر میں کیا تھا اپنا نام

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۱۵) .

جو شمس شمسۂ قصر اس کا ہو تو ہندسہ داں
کریں نہ مدخل ظل سے تمیز مخرج ظل

(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعۂ قصائد مومن ، ۴۰) . ایک شخص کہتا ہے کہ میں ہندسہ داں ہوں اور اس کی دلیل یہ پیش کرتا ہے میں بیس دن تک متصل بھوکا رہ سکتا ہوں ۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۷۲) . ہندسہ داں لازمی طور پر بصری اصطلاحات استعمال نہیں کرتے ۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۲۰) . [ہندسہ + ف : دان ، دانستن = جاننا] ۔

--- دانی امث.

ہندسہ دان (رک) کا اسم کیفیت ، علم ہندسہ جاننے کا عمل ، حساب دانی ۔

چمن میں ٹیٹیاں مہندی کی وہ شکلیں نکالیں گی
کہ رائے باغباں پر ختم ہوگی ہندسہ دانی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۵۲) . [ہندسہ دان + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

--- مُتَساوِیَہ کس صف (--- ضم م ، فت ت ، کس و ، فت ی) امذ.

ہندسے کی وہ قسم جس میں زاویے (زاویہ شعاع اور زاویہ انعکاس وغیرہ) آپس میں برابر ہوتے ہیں ۔ سطح جسم پر عمود ہو یا نہ ہو بہر کیف زاویہ متقابلہ پیدا ہو جائے گا ، یہی ہندسہ متساویہ کی دلیل ہے ۔ (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰) . [ہندسۂ + متساویہ (رک)] ۔

--- مُجَسَّمات کس اضا (--- ضم م ، فت ج ، شد س بفت) امذ ؛ ج.

(ریاضی) زاویوں خطوط یا نقاط کی مختلف شکلوں یا مسافتوں کا علم ۔ ہندسہ مجسمات میں یہ مساوات اکثر واقع ہوتی ہے ۔ (۱۹۲۳ ، تفرقی مساواتیں ، قاضی محمد حسین ، ۸۵) . [ہندسۂ + مجسمات (رک)] ۔

--- مُستَوِی کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت) امذ.

رک : ہندسہ متساویہ ۔ ایسے نظام استخراجی کی ایک مثال علم ہندسۂ مستوی ہے ۔ (۱۹۴۱ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ ، ۴۳) . [ہندسۂ + مستوی (رک)] ۔

ہَندَسی (فت ہ ، سک ن ، فت د نیز کس ہ ، سک ن ، کس نیز سک د) (الف) صف.

۱ ۔ ہندسہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، علم ہندسہ ۔

تیرے ہندسی دل پر گنت چوکوں ، کیوں
حساباں میں آیا ہوں میں تج قلم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹) . مکڑی نے ---- گھر بنا لیا ہے یہ گھر بالحاظ ہندسی خوبی اور خوبصورتی کے سکھر کے پل سے کسی طرح کم نہیں ہوتا ۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، مضامین سلیم ، ۳ : ۲۹) . بعض سادہ ہندسی (geometrical) نمونے بھی

موجود ہیں۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۳۵۳). ۲۔ **اعداد کا۔** ایک لاکھ، ایک چھ ہندسی عدد ہے۔ (۱۹۸۸، ریاضی، چوتھی جماعت کے لیے، ۲).

ہَندَسی (ب) امذ.

۱۔ علم اعداد کا جاننے والا، مہندس (انگ : Engineer)۔

کہو یارو کہ اس کے مرتبہ کو کیا بھلا پہونچے
خیال فلسفی و ہندسی و وہم انسانی

(۱۸۴۶، قصہ اگر گل، ۲). ۲۔ **(تعمیرات) ایک قسم کے زاویہ دار زینے کا نام۔** زینوں کے مختلف اقسام مثلاً سگ پا، ہندسی وغیرہ ہیں۔ (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت، ۴۲).

ہَندَسی (ج) امث.

مہندس کا کام، مہندسی (انگ : Engineering)۔ الحمرا کی عجوبہ زائیوں اور حیرت فروشیوں کا اس کی عظمت و جلال ہندسی (انجینئرنگ) کا کون انکار کر سکتا ہے۔ (۱۹۶۰، گل کدہ، رئیس احمد جعفری، ۸۹). [رک : ہندسہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---اَشکال (---فت ا، سک ش) امث؛ ج۔

۱۔ علم ہندسہ کی شکلیں یا نمونے۔ ہندسی اشکال (Geometrical Patterns)۔ (۱۹۵۹، وادیٔ سندھ کی تہذیب، ۲۸۰). ۲۔ **مختلف زاویوں، خطوط یا نقاط سے بنائی ہوئی شکلیں (خصوصاً ہندسانہ مصوری میں)۔** ہندسانہ مصوری میں ہندسی اشکال کو فطرت یا نیچر سے تعلق ہوتا ہے۔ (۱۹۷۲، اوراق، لاہور، اکتوبر/نومبر، ۳۴۰). [ہندسی + اشکال (رک)]۔

---تَشریق (---فت ت، سک ش، ی مع) امث.

سمت کا تعین جو خطوط، نقاط یا زاویے کے ذریعے ہو (انگ : Geometrical Orientation)۔ ایٹموں کے آربٹلوں کے ہندسی تشریق اس طرح ہوں کہ ان کا انطباق ہوسکے۔ (۱۹۸۰، نامیاتی کیمیا، ۱۶). [ہندسی + تشریق (رک)]۔

---ساخت (---سک خ) امث.

رک : ہندسی شکل؛ زاویہ دار بناوٹ۔ ہندسی ساخت میں مرکزی ایٹم ہشت پہلو مجسم کے مرکز میں اور ملحقے (Ligands) چھ کونوں پر واقع ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵، غیر نامیاتی کیمیا، ظہیر احمد، ۱۵۴). [ہندسی + ساخت (رک)]۔

---شَکل (---فت ش، سک ک) امث.

مختلف زاویوں خطوط یا نقاط پر مبنی شکل یا ساخت۔ اکثر مکان پختہ اینٹوں کے ہیں اور اینٹوں کو ہندسی شکلوں کے مطابق ترتیب دے کر تعمیر کیے گئے ہیں۔ (۱۹۶۱، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۶ : ۷۳۸). اصطلاح لفظ بھی ہو سکتی ہے اور ترکیب بھی، حرف بھی ہو سکتی ہے اور ہندسی شکل بھی۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، اپریل، جون، ۶۴). [ہندسی + شکل (رک)]۔

---عَمَل (---فت ع، م) امذ.

پیائش کا عمل۔ کسی قدر سوالات اربعہ و خطائیں اور کچھ مساحت کے ہندسی عمل بھی صاف ہوئے۔ (۱۹۰۷، تشریح المساحت، ۲). [ہندسی + عمل (رک)]۔

---مَرکَز (---فت م، سک ر، فت ک) امذ.

مرکز جہاں مختلف خطوط یا زاویوں کے سرے یا نقاط ملتے ہوں۔ صحیح فاصلہ (ط) مقناطیسیت پیما کی سوئی اور مقناطیسی سلاخ کے ہندسی مرکز کا درمیانی فاصلہ نہیں ہے۔ (۱۹۲۲، طبیعیات عملی (ترجمہ)، ۲ : ۴۱). ثابت کیجیے کہ ان نقاط کی کسی بھی ترتیب سے ہندسی مرکز پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ (۱۹۶۷، تشریحات سمتیہ، ۱۴). [ہندسی + مرکز (رک)]۔

---نوریات (---و مع، کس ر) امذ.

نور کی خاصیتیں ناپنے کا علم۔ آج کل ہم جسے ہندسی نوریات کہتے ہیں اس کی ابتدائی ترقی سے متعلق ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ جس قسم کی ریاضی کو علم ہیئت کے سلسلے میں ترقی ہوئی ----- وہ نور کی ابتدائی خاصیتیں ناپنے کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے (ترجمہ)، ۱: ۱۹۲). [ہندسی + نوریات (رک)]۔

ہِندَسے (کس ہ، سک ن، د نیز کس ہ، سک ن، فت نیز کس د) امذ؛ ج۔

ہندسہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت۔ چونکہ ہندسے کے قضایا بدیہی طور پر اور یقینیت کے ساتھ معلوم کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۴۱، تنقید عقل محض، ۹۲). جب کہ اعصابی حلقہ (Neural Loop) آٹھ ۸ کے ہندسے کی شکل میں ملتا ہے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۹۶).

ہِندَسیات (کس ہ، سک ن، د، کس س نیز کس ہ، سک ن، فت د نیز سک س) امذ.

رک : ہندسہ؛ ہندسے کا علم۔ طبیعیات، کیمیائیات، نباتات، حیوانیات، ارضیات، ہندسیات، ریاضیات وغیرہ جو کچھ اور جس قدر علوم بھی ہیں وہ صرف علامات شناسی کا مجموعہ ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳ : ۱۹۶). [ہندس (رک) + یات، لاحقۂ جمع برائے علم و فن]۔

ہِندَسیاتی (کس ہ، سک ن، د، کس س) صف.

ہندسیات (رک) سے متعلق، علم ہندسہ کا، ہندسے کے مطابق۔ غیر معین ایپٹرون (۶) ہر شے کی اصل ہے، اس سے ایک ہندسیاتی خلاصہ بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۷، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱: ۱۵۹). [ہندسیات + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ہِندَسِیَہ (کس ہ، سک ن، فت د، سک س، فت ی نیز فت ہ، سک ن، کس د، س، فت ی) صف.

ہندسہ (رک) سے متعلق، علم ہندسہ کا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خفیف قصر سے تعدد میں عملاً کوئی تبدیلی نہیں ہوتی لیکن متواتر ارتعاشوں کا حیط ایک سلسلۂ ہندسیہ میں گھٹتا ہے۔ (۱۹۴۴، تفرقی مساواتیں، ۵۲). بنی نوع انسان کی یہ رنگین دنیا حقیقت میں محض ایک بڑا ہندسیہ مفروضہ ہے جو ریاضیاتی مفہوم کے علاوہ تمام دوسرے معنوں سے یکسر خالی ہے۔ (۱۹۶۷، اردو نامہ، کراچی، جون، ۲۸ : ۲۲). [ہندسی (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---شَکل (---فت ش، سک ک) امث.

رک : ہندسی شکل۔ ان چھوٹی چھوٹی ٹھوس ڈلیوں کی کسی قدر باقاعدہ ہندسیہ شکلیں بن جاتی ہیں۔ (۱۸۸۹، مبادی العلوم، ۷۰). [ہندسیہ + شکل (رک)]۔

ہِندکو (کس ہ، سک ن، د، و مج) امث.

پاکستان کے صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں بولی جانے والی زبان جس کے بارے میں ایک رائے ہے کہ یہ پنجابی کی تحتی بولی ہے۔ پنجابی تنہا نہیں اس کے ساتھ ہی پوٹھوہاری، ہندکو، چھاچھی، ملتانی کتنی ہی بولیوں کی سنگ سہیلیاں بھی ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۵۶). ہندکو کے شاعر سائیں احمد علی پشاوری کا کلام بکھرا پڑا تھا، اسے مرتب کیا۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۱۷۷). لیکن پشاور اور کوہاٹ کی زبان ہندکو ہے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۲). [مقامی]۔

ہِندکی (کس ہ، سک ن، د) امذ.

رک : ہندو۔ لفظ ہندو تذلیل کے معنوں میں مستعمل نہ تھا بلکہ عزت و احترام کی نشاندہی کرتا تھا اسے ہندکی بھی کہا جاتا تھا۔ (۱۹۴۸، رام راج، ۱۶۰). [مقامی]۔

ہِندُلمان (کس ہ، سک ن، ضم د، سک ل) امذ.

ہندو مسلمان، برصغیر کے ہندو اور مسلم (خصوصاً ہندوستان کا مسلمان جو ہندی آمیز اُردو بولتا یا لکھتا ہے)۔ پروفیسر سلیم نے اپنے مضمون میں ۔۔۔۔۔ ایک نئی آنے والی قوم کی بشارت دی ہے، فرماتے ہیں اس آنے والی قوم کا نام ہندلمان ہوگا۔ (۱۹۲۳، منشورات کیفی، ۳۰۶). [ہند + لمان = مسلمان (رک) کا مخفف]۔

ہِندُلمانی (کس ہ، سک ن، ضم د، سک ل) صف.

رک : ہندالمانی ؛ **ہندوستانی اور مسلمانی، ہندو مسلم، ہندوؤں اور مسلمانوں کا۔** خصوصاً فیروز شاہ بہمنی کا عہد اس سلسلے میں بڑا اہم ہے اسے ہندلمانی (انڈو مسلم) تہذیب کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۸۴، تنقید و تفہیم، ۴۰). [ہند + لمانی = مسلمانی (رک) کا مخفف]۔

ہِندُلمانیَت (کس ہ، سک ن، ضم د، سک ل، کس ن، فت ی) امث.

ہندولمان (رک) کا اسم کیفیت، ہندی اور اُردو کی آمیزش ہونے کی حالت یا کیفیت۔ اُردو میں ہندلمانیت جو بزرگ پیدا کر گئے ہیں اسے تو نہ مرنے دیں۔ (۱۹۲۳، منشورات کیفی، ۳۰۶). [ہندلمان (رک) + یت، لاحقہء کیفیت]۔

ہِندلی (کس ہ، سک ن، د) امذ.

اشرفی سے چھوٹا ایک زیور جو ماتھے پر پہنا جاتا تھا۔ ہندلی اشرفی سے چھوٹا ہوتا ہے اور پیشانی پر پہنتے ہیں۔ (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۸۴). [مقامی]۔

ہِندِنی (کس ہ، سک ن، د نیز کس ہ، سک ن، فت د نیز کس ہ، ن، فت د) امث.

ہندو عورت نیز ہندوستانی عورت۔

کرے دل کو پانی ہر اک ہندنی
نظر پڑتی پانی اوپر چندنی

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۲۱). حیرت بھی ہے کہ یہ ہندنی ہے یا کوہ قاف کی پری۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱ : ۳۹۳). میر مقتدر نے بلاامتیاز بہت سی عورتوں کو جبراً گھر میں ڈال لیا تھا کوئی ہندنی تھی کوئی چماری کوئی گوجرنی۔ (۱۸۸۵، فسانہء مبتلا، ۷۶). اس امر کا خیال ہے (کذا) کہ ہندنیاں یعنی ہندو عورتیں کاف بیان کی بجائے اک بفتح الف و کاف تازی ساکن بالالتزام زبان پر لاتی ہیں۔ (۱۹۰۸، مخزن، لاہور، اپریل، ۴۴). اس ہندنی میں دیوی بھی ہے اور ناری بھی جیسے شکنتلا ساوتری اور راج نرتکی ایک ہی جسم میں اکٹھی ہوگئی ہوں۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۱۸). ڈبے کا دروازہ کھلا جسے اشفاق اور بشیر کلہاڑیوں سے کاٹ رہے تھے، ایک ادھیڑ عمر کی ہندنی باہر نکلی۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۴۰). ۱۹۴۷ء کے بعد تمہیں بائسکوپ کے اندر جھانکنے کا موقع ملا تو تم نے ۔۔۔۔۔ بائسکوپ والے سے پوچھا "اور بارہ من کی دھوبن" اس نے تمہیں جواب دیا، جی وہ نکال دی وہ ہندنی ہوتی تھی۔ (۲۰۰۰، سلام و پیام، ۲ : ۶۶). [ہند (رک) + نی، لاحقہء تانیث]۔

ہِندُو (کس ہ، سک ن، و مع) صف ؛ امذ۔

۱۔ (i) (قدیم) ہندوستان کا رہنے والا۔

آپیں چھپیا کھیلے چھند
ترکن ہندو نہ لایا دند) کذا(

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، علی گڑھ، ستمبر ۱۹۵۷، ۲ : ۶ : ۵۹)). دریائے سندھ کی وادی ہند تھی اور اہل سندھ کو وہ ہندو نام سے پکارتے تھے۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۶۹). **(ii) ویدک دھرم کا پیرو، ہندو مذہب کا پیرو۔**

مسلمان و ہندو جیتے راہتے
جیتے راہتے سب وتے چاہتے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۲۴).

محمد دین قایم ہے ہندو بھاراں بھگاوو تم
سیاہی کفر کی بھانو اجالا جگ مگاوو تم

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۳۲).

ہندو میں کہاں ہور ترک توں کہاں
کہاں رام سیتا مرک توں کہاں

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۸۹).

جو ہندو رعیت کوں ناحق قتل
کرے ہے جو بودھا زناہ کا عمل

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۱۲۳).

ہندو ہیں بت پرست مسلماں خدا پرست
پوجوں میں اس کسی کو جو ہو آشنا پرست

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۴۷).

کئی دن میں ہندو زن آنے لگی
لیے پانی اس راہ جانے لگی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۸۵). یہ لوگ پانچ گروہ پر منقسم ہیں اوّل ہندو دوم یہودی ۔۔۔۔۔ پنجم مسلمان۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۶۶).

حکم برٹش کا، ملک ہندو کا
اب خدا ہی ہے بھائی صلو کا

(۱۹۲۱، اکبر (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۹)). وہ بولا ہندو ہو یا مسلمان "الحمد للہ" مجید نے شوخی سے کہا۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۹۷). مرثیہ گویوں میں کتنے ہندو تھے، مگر جب ریاست ختم ہوئی تو لکھنؤ کی تہذیب نے بھی زوال کیا۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۱۸۸). ہمارے اکثر مصور ۔۔۔۔۔ مذہبی کرداروں کی شبیہیں بنانے پر مجبور تھے اس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ زیادہ تر ۔۔۔۔۔ حکمران ہندو تھے۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۱). **۲۔ زنگی، حبشی، شیدی، سیاہ رنگ کا آدمی، کالا آدمی نیز سیاہ ؛ کالا رنگ۔**

ہندو رات کا کالی کسوت کیا
نوے چاند کا حلقہ کن میں دیا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۳۲).

تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۴).

گیسوؤں سا نہ کوئی رہزن ایماں ہوگا
خال ہندو سے ترے خون مسلماں ہوگا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۳۵). دیکھا کے آگے آگے ایک جوان رعنا نہایت حسین و جمیل شمشیر ابرو و سنبل گیسو، خال عارض ہندو سر جھکاے، ہوے چلے آتے ہیں۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۸۴۲).

یزیدیوں کا بھرے پانی ابر آذاری
ہے سایہ چشم مسلماں پہ خال ہندو کا

(۱۹۷۵، خروش خم، ۸۷). ۳۔ (شاذ) چور، ڈاکو نیز غلام۔ لغات میں لفظ ہندو کے معنی ڈاکو، غلام، چور اور سیاہ رنگ کے بھی ملتے ہیں۔ (۱۹۸۸، نگار، پاکستان، اگست، ۴۴). ۴۔ **محبوب، معشوق۔**

دو زلفاں رکھے رخ پر) کذا (سر ہو کر) کذا (ست
رکھے جوں کہ ہندوے آتش پرست

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۳۷). **۵۔ سیاہ گیسو؛ چہرے کا کالا تل۔** (فرہنگ تلفظ). **۶۔ سیارہ زحل (بالخصوص ہندوے چرخ یا ہندوے سپہر کی ترکیب کی صورت میں مستعمل).** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [رک: ہند + و، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---ازم (---کس ا، سک ز) امذ.
ہندوستان کا بڑا مذہب اور سماجی نظام جس میں آواگون کا عقیدہ اور کئی دیوتاؤں کی پرستش اور ذات پات کی تفریق شامل ہے، ہندومت۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کا بڑا مذہب ہندو ازم ہے۔ (۱۹۱۷، طوفانِ حیات، ۱۰۱). آپ میں سے بہتوں کی نظر سے ہندو ازم پر مشہور فاضل و فلسفی ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تصانیف گزری ہوں گی۔ (۱۹۵۱، شیرازۂ خیال، ۳۸). اسلام اور ہندو ازم ایک ہی طرح کے دھرم دین ہیں مذہبی حوالے سے یہ ایک نہایت مذموم اور فکری یلغار کرنے والی تحریک تھی۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۶۲/۷)۔ [ہندو + انگ: Ism]۔

---اسلامی نمونہ (---کس ا، سک س، فت ن، و مع، فت ن) امذ.
ہندو اسلامی مشترکہ تہذیب و ثقافت کا نمونہ۔ علائی دور کے نمونوں کو خالص عربی نمونوں کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے، اس کا صحیح نام ہونا چاہیے ہندو اسلامی نمونہ۔ (۱۹۵۹، برنی (سید حسن)، مقالات، ۸۴). [ہندو + اسلامی (رک) + نمونہ (رک)]۔

---بچہ (فت ب، ج) امذ.
ہندو کا لڑکا۔

مت چوکو اس جنس گراں کو دل وہیں لے جاؤ تم
ہندوستان کے ہندو بچوں کی بہت بڑی سرکار ہے آج

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۷۲). [ہندو + بچہ = بچّہ (رک)]۔

---برن (---فت ب، سک نیز فت ر) امذ.
سیاہ رنگ۔

یا ہے ترنگ اچپل نین ہور سار سو ہندو برن
سو کالے برچا ہات میں آیا کسی جیوں مار کر

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۷). [ہندو + رک: برن (۱)]۔

---بنانا محاورہ.
ہندو مذہب میں داخل کرنا، ہندومت میں داخل کرنا۔ مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے ----- سوامی شردھانند نے شدھی کی تحریک چلائی۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۰۱).

---پن (---فت پ) امذ.
ہندو ہونے کی کیفیت یا حالت، ہندو معاشرت و ثقافت۔ گاندھی ہندوپن کا نچوڑ ہے۔ (۱۹۴۶، ہمارا قائد، ۸۱). [ہندو + پن، لاحقۂ کیفیت]۔

---پنا (---فت پ) امذ.
رک: ہندوپن۔ لباس و اسباب معاشرت سے بھی ہندو پنا ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۹۱۱، روزنامہ سفر حجاز و مصر و شام، ۵۷). [ہندو + پنا، لاحقۂ کیفیت]۔

---تصوّف (---فت ت، ص، شد و بضم) امذ.
رک: ویدانت۔ ہندو تصوف کا مطالعہ اکبر کے دربار میں بہت باقاعدہ طور پر ہوتا تھا، اور پھر اس کا مقابلہ و موازنہ دوسرے مذہب کے تصوف سے کیا جاتا تھا۔ (۱۹۵۰، تحقیقی عمل اور اسلوب، ۱۶۹). تاریخی نقطۂ نظر سے ----- مختلف فصول میں ہندو تصوف کا محققانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف (پیش لفظ)، ع). [ہندو + تصوف (رک)]۔

---جاتی امث.
ہندو قوم، ہندو ذات۔ پست اقوام کو جداگانہ حق انتخاب دے کر ہندو جاتی سے انھیں علحدہ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ (۱۹۴۴، تاریخ دستورِ ہند، ۱۶۵). یہ عصبیت ہی تھی جس نے ایک ہزار سال کے دوران مسلم تشخص کو ہندوجاتی میں مدغم نہ ہونے دیا۔ (۱۹۸۷، جنگ، کراچی، ۲۷ اکتوبر، ۳). [ہندو + جاتی (رک)]۔

---جاٹ امذ.
بھارت کی ایک قوم جو عام طور سے کھیتی باڑی کرکے اپنا پیٹ پالتی تھی، راجپوتوں کی ایک شاخ جس کی بابت ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ شوجی جٹا (گیسو) سے پیدا ہوئے تھے اس لیے انھیں جاٹ (جٹا کی طرف منسوب) کہا گیا۔ آس پاس ہندو جاٹوں کے گاؤں تھے ----- اس لیے شکاری محتاط ہو کر جاتے تھے۔ (۱۹۹۰، کلیات رزمی (مقدمہ)، ۳۱). [ہندو + رک: جاٹ (۱)]۔

---جوگ (---وج) امذ.
ریاضت جو ہندو نفس کشی کے لیے کرتے ہیں، ہندو رہبانیت۔ ایک زمانے میں مجھے ہندو جوگ سے بہت دل چسپی ہو گئی تھی۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۳۳). [ہندو + رک: جوگ (۱)]۔

---ی/ے چرخ کس صف (---فت چ، سک ر) امذ.
مراد: سیارہ زحل۔

جو دود میرے دل سے اٹھا کھا کے پیچ و تاب
ہندوے چرخ کے لیے زنّار بن گیا

(۱۸۴۰، شہیدی (کرامت علی)، د، ۵).

ہندوی چرخ نے تباہ کیا روز روشن مرا سیاہ کیا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۶۱). [ہندو + ی/ے (حرفِ اضافت) + چرخ (رک)]۔

---دیومالا (---ی مج، سک و) امث.
ہندو اساطیر، ہندومت کے قدیم قصے ہندو علم الاصنام۔ ہم اپنی زبان میں ادائے خیالات کے سانچوں کی تعداد بڑھا دیں اور اس غرض سے ہندو مذہب، ہندو دیو مالا ----- کی تلمیحات کا اضافہ کریں۔ (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم، ۱۶۴). ہندو دیومالا اور ارضی رشتوں کو زندگی کی بنیادی قدر ماننے کا خیال ----- دوسری سمتوں کی طرف لے گیا۔ (۱۹۸۶، اردو نثر کے میلانات، ۱۱۹). باسک ناگ شیش ناگ کا بھائی، ہندو دیو مالا کہتی ہے کہ وہ دھرتی کا راجہ ہے، مگر طبیعت میں قرار نہیں۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۲). [ہندو + دیومالا (رک)]۔

---دھرم (---فت دھ، سک نیز فت ر) امذ.

ہندو مذہب ، ہندومت ۔ میں خود یہ محسوس کرتا رہا ہوں کہ میرے ہندو دھرم کے سر پر دنیا کے تمام پیغمبروں اور خصوصاً پیغمبر اسلام کے دست شفقت کا سایہ ہے ۔ (۱۹۶۲ ، نصف الملاقات (مشاہیر کے خطوط) ، ۱۰۸) . ہندوؤں نے مسلمانوں کے علاوہ باقی تمام مذاہب اور ملتوں کے لوگوں کو اپنے ہندو دھرم میں جذب کرکے ان کا وجود تک مٹا دیا ۔ (۱۹۹۰ ، اکابرین تحریک پاکستان ، ۷۳۷) . وہاں کا ایک پنڈت میرا گورو ہے ، مجھے ہندو دھرم اچھا لگا ، چند مہینے یہاں رہ کر پھر بنارس جاؤں گی ۔ (۲۰۰۰ ، پراگندہ طبع لوگ ، ۲۸۲) . [ہندو + دھرم (رک)] ۔

---راج امذ.

ہندوؤں کی حکومت ۔ ہندو راج تھا نہ مسلم راج لیکن آبرو عافیت اور فراعنت کا زمانہ ضرور تھا ، جب ہندو کافی ہندو تھا اور مسلمان کافی مسلمان ۔ (۱۹۷۷ ، رشید احمد صدیقی ، شیرازۂ خیال ، ۶۸) . نہرو رپورٹ کی اشاعت کی خبر ملی جس میں تجاویز دہلی کو یکسر ٹھکرا کر ہندو راج کا منصوبہ پیش کیا گیا تھا ۔ (۱۹۸۶ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۱۹ : ۴۹۵) . [ہندو + راج (رک)] ۔

--- ساکائی امث.

ایک زبان کا نام جو مشرقی ایرانی زبانوں میں سے ہے جس کی نمائندہ آج کل پشتو ، سری قولی ، شغنتی اور وخی وغیرہ ہیں ۔ ساکائی یا ہندو ساکائی ان زبانوں کے گروہ سے تعلق رکھتی ہے جو مشرقی ایرانی زبانیں کہلاتی ہیں ۔ [ہندو + رک : ساکا (۲) + ئی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---ے سِپہر (کس مج س ، پ ، سک ہ) امذ.

مراد : سیارہ زحل. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) . [ہندو + ے (حرف اضافت) + سپہر (رک)] ۔

--- سنگھٹن (---فت س ، غنہ ، فت گھ ، ٹ) امذ.

(ہنود) آزادی سے پہلے کی ایک فرقہ وارانہ تحریک جس کا اوّلین مقصد ہندوؤں کو مسلمانوں کے مقابلے کے لیے متحد اور مضبوط کرنا تھا ۔ لالہ لاجپت رائے نے ہندو سنگھٹن کی تحریک شروع کی ۔ (۱۹۷۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۵ : ۴۰۱) . [ہندو + سنگھٹن (رک)] ۔

---شاستَر (---سک س ، فت ت) امذ.

ہندوؤں کی مقدس کتاب ۔ گوسوامی تلسی داس ----- ہندو شاستر رامائن ہندی کے مصنف ہیں ۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳، دسمبر : ۱۱) . [ہندو + شاستر (رک)] ۔

---صَنَمیات (---فت ص ، ن ، سک م) امث.

رک : ہندو دیو مالا ۔ ہندو صنمیات میں دیوی دیوتاؤں کی تعداد تینتیس کروڑ تین ----- ہے ۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں بھارت ، ۲ : ۱۸) . [ہندو + صنمیات (رک)] ۔

---ے فلَک کس صف (---فت ف ، ل) امذ.

ا۔ رک : ہندوے چرخ ؛ سیارہ زحل ۔

ہندوے　　فلک　　بتوں　　سے　　بیزار
منت　　سے　　نجات　　کا　　طلب　　گار

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلیات نعت محسن ، ۱۴۸) . **۲۔ (شاذ) مریخ ، منگل تارا ۔** ہندوے فلک (مریخ) بھی اپنے برج میں خوف و ہراس سے گھبرا گیا کہ اب میری خیر نہیں ۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۶۱) . [ہندو + ے (حرف اضافت) + فلک (رک)] ۔

---مَت (---فت م) امذ.

ا۔ ہندو مذہب ، ہنود کا دھرم ۔ مسلسل ہندومت کے اثرات قبول کرنے کے باعث اس پنتھ نے ایران کے نزاری اماموں سے تعلق منقطع کرلیا ۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۶) . کبیر داس کی آواز میں کیا اسلام کی آواز بول رہی تھی یا یہ ہندومت کی آواز تھی ۔ (۱۹۸۵ ، معاصر ادب ، ۱۶۷) . ہندومت ، بدھ مت اور چینی مذہب کے اندر عام طور پر زور اس بات پر ہوتا ہے کہ ----- جگت آتما (روح کائنات) کے ساتھ مکمل ادغام کا تجربہ ہوتا ہے ۔ (۱۹۹۹ ، سوفی کی دنیا (ترجمہ) ، ۲۰۸) . **۲۔ ہندو دھرم کے ماننے والے ۔** یہ سب آوازیں ہندومت کی آوازیں تھیں ۔ (۱۹۶۹ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۳۸۸) . اور بعض ہندومت حرف نہی استعمال کرتے ہیں ؛ جیسے : مت جا ۔ (۲۰۰۶ ، پاکستان میں اردو ، ۳ : ۸۴) ۔ پلیٹس) . [ہندو + رک : مت (۲) (رک)] ۔

---واد امذ.

ہندو مسلک ، ہندوازم ۔ ان کو "اوتار" بنا کر ہندومت اس طرح ہضم کرگیا کہ آج وہ خود ہندو واد کا ایک عنصر ہیں ۔ (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۴، مارچ ، ۱۳) . [ہندو + رک : واد (۲)] ۔

ہِنُدوا (کس ہ ، سک ن ، ضم د) امذ.
رک : ہندو ؛ ہندو آدمی (تحقیراً مستعمل) ۔

اور　　اس　　کا　　ہنس　　کے　　یہ　　سنانا
ہندوئے　　کیا　　جانیں　　پان　　کھانا

(۱۹۰۳ ، سرشار (رتن ناتھ) ، (ہندوؤں میں اردو ، ۱ : ۳۴۰)) . [ہندو + ا ، لاحقۂ تحقیر] ۔

ہِنُدوالینا/ہِنُدوانا ف ل.

ہندوؤں جیسا کرالینا ، ہندو بنانا ، ہندومت میں داخل کرنا ، ہندو میں ڈھال لینا ۔ جب وہ یہاں کے باشندوں کو مغلوب کرچکے ، ملک فتح کرلیا ، اور آبادیاں قائم کرکے انھیں ہندوا چکے تو اُنھوں نے معاشرت و تمدن کی طرف توجہ کی ۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (دیباچہ) ، ۹) .. برصغیر میں ہندوا کثریت کی پہلے خواہش تھی اور تقسیم کے بعد بھارت ورش میں اُن کی کوشش رہی ہے کہ بدھو میاں اپنے نام کو ہندوالیں ۔ (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۱۳) . [ہندو + انا ، لاحقۂ مصدر] .

ہِنُدواناں (کس ن ، ضم د) صف ؛ م ف ۔
(قدیم) ہندو کا ، ہندو جیسا ، ہندو کی طرح کا ، ہندوانہ ۔

ترک کری کلہ تیرا ساروں ہندوں کرنیو بال تمھارے
توں ترکاناں تو ہندواناں اے سب روپ تمھارے پیارے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۸۹) . [ہندو (رک) + قدیم : اناں ، لاحقۂ صفت و تمیز] ۔

ہندُوانَہ (۱) (کس ہ ، سک ن ، ضم د ، فت ن) امذ.

ا۔ تربوز ، بطیخ اخضر ۔ اس زمین کا اگر خربزہ یا سردا ہے ----- ہندوانہ مرغ روح کا آشیانہ ہے جس میں موجود ایک ہی جگہ آب و دانہ ہے ۔ (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۴۷) . ادھر انار کلانی میں مثل ہندوانہ کے تھا یکایک تحریک ہوا سے چند انار پختہ شاخ درخت سے ہمارے اوپر و زمین پر گرے ۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۱) . بازار نجف اشرف جو نیا بنا ہے ---- میں نے یہاں سے آڑو اور ہندوانہ (تربوز) خریدا جو عراق میں سب جگہ سے اچھا تھا ۔ (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۹۳) .

کنجڑے　　کا　　چھوکرا　　تو　　ہے　　خود　　بھی　　ٹھگوں　　کا　　ٹھگ
دے　　گا　　کدو　　کے　　بدلے　　مجھے　　ہندوانہ　　کیا

(۱۹۷۴، ہزلیات، ۱۱۸). ۲۔ **کدو نیز لوکی**. (پلیٹس). [ف]۔

ہِنْدُوانَہ (۲) (کس ہ، سک ن، ضم د، فت ن) صف.
ہندوؤں کی طرح کا، ہنود جیسا، ہندوؤں جیسا۔

صورت تو مومنانہ ہے بیشک حضور کی
سیرت کا گوشہ گوشہ مگر ہندوانہ ہے

(۱۹۳۸، چمنستان، ۱۹۷). امام شاہ۔۔۔۔۔۔ کے متعلق ہندوانہ انداز کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۲۲۶). میں کبھی اس امر کو اہمیت نہ دیتا کہ پریم چند کے کتنے افسانوں کے کردار ہندوانہ ہیں۔ (۱۹۸۸، اردو افسانہ (تحقیق و تنقید)، ۱۰۱). درباری مصور۔۔۔۔۔ ہندوانہ موضوعات پر تصاویر بناتے تھے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۶۱). [ہندو (رک) + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

ہِنْدُوانی (کس ہ، سک ن، ضم د) (الف) صف.
ہندو نیز ہند سے منسوب، ہندوؤں کا نیز ہندوستان کا، ہندوؤں جیسا۔ محصول دے کر تین طرح سے حاصل ہو سکتی ہے، ایک ہندوانی، دوسری مسلمانی، تیسری انگریزی طور سے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق (اشتہار)، ۵). اس مسجد کی بڑی خوبی ان ہندوانی باقیات سے نہیں ہے بلکہ ان عظیم الشان محرابوں سے ہے جن کا نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۴۱۹). حقیقت میں صحن کے گرد ساری عمارت کا طرز ہندوانی ہے کہیں محرابوں سے کام نہیں لیا بلکہ عمودی ساخت اختیار کی گئی ہے۔ (۱۹۳۲، اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں (ترجمہ)، ۱۳۹). راہیں دو ہیں، ایک یہ کہ ہم یہ سمجھیں کہ ہندوستان خالص ہندوؤں کا ملک ہے اس میں جو کچھ ہو وہ خالص ہندوانی ہو۔ (۱۹۵۱، نقوش سلیمانی (مقدمہ)، ہ). اُس نے ہندوانی سراپے میں سامنے آکر نمستے کیا تو اس کی ہر ادا میرے دل میں کھپ گئی۔ (۱۹۸۸، بیوروکریٹ، ۲۳). ایک وحدۃ الوجودی کے بارے میں کسی ہندوانی کتاب میں لکھا دیکھا تھا کہ انہوں نے کہا سب کا ایک وجود ہے۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۲۴).

ہِنْدُوانی (ب) امذ.
ہندوستان کا باشندہ۔ روایت فقیہ ابو جعفر ہندوانی سے آئی ہے کہ گردن کا مسح بعد مسح گوش کرنا مستحب ہے۔ (۱۸۴۶، جواہر المواعظ، ۲۳).

ہِنْدُوانی (ج) امث.
۱۔ ہندو عورت۔

سدا ہندوانیاں شوخی سوں آتیاں
گھڑے بھرواں ستے پانی لے جاتیاں

(۱۷۴۳، طالب و موہنی، ۳۳).

سو اوس جا بیچ مردے خوش ادا تھا
یکی ہندوانی کا عاشق ہوا تھا

(۱۷۶۰، قصۂ بہلول صادق، لطفی، ۲). ۲۔ (i) **ہندوؤں کی زبان، ہندی۔** ایک ہندوانی دوسری مسلمانی تیسری انگریزی طور سے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۵). ہم ہندی کو ہندوانی اور اردو کو مسلمانی کہنا پسند نہیں کرتے۔ (۱۹۷۶، اردو سے ہندی تک، ۱۰۵). (ii) **سنسکرت زبان۔** فارسی کتاب مجمل التواریخ۔۔۔۔۔ کے مقدمہ میں ہے کہ اس کو سنسکرت (ہندوانی) زبان سے ابو صالح بن شعیب نے عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۱۵۸). ۳۔ **تلوار کا نام، ہندوستان میں بنی ہوئی تلوار۔** تلوار کا نام ہندی، ہندوانی، مہند عام طور سے عربی میں مستعمل ہیں۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۲۸). [ہندوانہ (۲) (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ہِنْدوڑنا (کس ہ، مغ، وج، سک ر) امذ.
کیچڑ میں لوٹنا؛ گارا بنانا، (پانی وغیرہ کو) گدلا کرنا. (ماخوذ: پلیٹس). [س:]۔

ہِنْدُوستان (کس ہ، سک ن، و مع، سک س نیز ضم د، غم و، سک س) امذ.
ایک ملک کا نام جو کوہ ہمالیہ کے جنوب اور پاکستان کے مشرق میں واقع ہے۔ اقلیم ہندوستان کی میں ایک شہر تھا کہ تس کا نانو عشق آباد تھا۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱).

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوار یار میں
فرمانروائے کشور ہندوستان ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۳).

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۸۲). ہندوستان: اس لفظ کے املا میں۔۔۔۔۔ دو رنگی پائی جاتی ہے۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۵۰). [علم]۔

۔۔۔زا صف؛ امذ۔
ہندوستان میں پیدا ہونے والا؛ (مجازاً) ہندی معشوق۔

ہر گھڑی چھپ چھپ کے مت تاڑ اوس کوں اے دل مان جا
شوخ ہے ہندوستان زا دیکھ لے تو جان جا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۰). [ہندوستان + ف: زا، زادن = جننا]۔

ہِنْدُوستانی (کس ہ، سک ن، و مع، سک س / کس ہ، سک ن، ضم د، و غم، سک س) (الف) صف؛ امذ۔
۱۔ **ہندوستان (رک) سے منسوب یا متعلق، ہندوستان کا نیز ہندوستان کا باشندہ۔** نظر کی ماں تھی ہندوستانی، سیاہ پیشانی، باپ تھا ترکستانی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۸۴). انھوں کو بلایا اور طلب کیا کہ اے عربستانی و کردستانی، سیستانی، ہندوستانی۔۔۔۔۔ آؤ بہادرو پکڑو، باندھو۔ (۱۷۰۳، جنگ نامہ بنگی خاں پوستی (اردو نامہ، کراچی، جولائی، ۱۹۷۴، ۱۴)). صاحبان ذی شان کو شوق ہوا کہ اُردو کی زبان سے واقف ہو کر ہندوستانیوں سے گفت و شنید کریں۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار (مقدمہ میر امن کا)، ۳). بچوں کو۔۔۔۔۔ ہندوستانی جراہوں (کذا) کے ڈھکوسلوں پر رکھتی ہیں۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۶۴).

زباں اردو کی غالب آگئی لہجے پہ فارس کے
چڑھائی کرتے ہیں ہندوستانی ملک ایراں پر

(۱۸۸۵، ریحان (منشی دیا شنکر)، (ہندوؤں میں اردو، ۱: ۱۹۹)). ہندوستانی فلموں میں ہندوانہ بود و باش کی ترویج و اشاعت ہوتی ہے۔ (۱۹۶۶، سرگزشت، ۲۲۵). ہندوستانی اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے پارلیمنٹ سے تعلق پیدا کریں۔ (۱۹۸۲، مولانا ظفر علی خاں (احوال و آثار)، ۷). چینی اور ہندوستانی وہ اقوام تھیں جنھوں نے اپنے ماحول کے بونے پودوں کو گملا بند کیا۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۳۶). ۲۔ (**تقویم**) **ہندوستان میں رائج فصلی سن کے لحاظ سے؛ رک: ہندوستانی تاریخ۔** آج ۲۵ ویں ہے ہندوستانی کوئی دن کے ۲ بجے ہوں گے دھوپ خوب چمک رہی ہے۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش، ارمان، ۱۳۱).

ہِنْدُوستانی (ب) امث.
ہندوستانی زبان؛ اُردو نیز ہندی نیز دیوناگری میں لکھی جانے والی ایک مصنوعی زبان جس میں سنسکرت کے الفاظ زیادہ مستعمل تھے اور جو اُردو کے مقابلے میں بنائی گئی تھی لیکن

ناکام ہو گئی ۔ فصل بارہویں ہندوستانی الف بے کے ہجے کرنے کے ۔۔۔۔۔ بیان میں ۔ (۱۸۳۴، تعلیم نامہ، ۱ : ۱۹). وہ جب کانگریس میں تشریف لاتے ہیں تو ہندوستان کی مشترک قومی زبان کا نام ہندوستانی رکھتے ہیں ۔ (۱۹۳۸، طلوع اسلام، اکتوبر (اخبار اردو، اسلام آباد، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ۱۷). فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں انگریزوں کو جو زبان سکھائی جاتی تھی اسے ہندوستانی کہا جاتا تھا ۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۷۴). مسودہ فورٹ ولیم کالج میں ہندوستانی (اردو) زبان کے پروفیسر کپتان ٹیلر کے سامنے پیش کیا ۔ (۱۹۶۷، چار گلشن (پیش لفظ)، ۱). اٹھارویں صدی کے آخری سال میں انگریزوں نے ۔۔۔۔۔ اردو کے لیے لفظ ہندوستانی کو رواج دیا ۔ (۱۹۸۷، تاریخ زبان و ادب اردو (ابتدائیہ)، ۳۶). [ہندوستان (علم) + ی، لاحقۂ نسبت] ۔

ہِنْدُوستانِیَت (کس ہ، سک ن، ضم د، غم و، سک س، کس ن، فت ی) امث.

ہندوستانی ہونے کی حالت، ہندوستان کی زبان اور تہذیب وثقافت پر مبنی ہونے کی حالت یا آثار ۔ ان کی اردو تحریر میں سادگی اور لطف بیان کے ساتھ ساتھ ہندوستانیت اور انگریزی اثر دونوں موجود ہیں ۔ (۱۸۶۱، خطبات گارساں دتاسی، ۲۷۴). مادر وطن کے تمام فرزند ہندو ہوں یا مسلمان ۔۔۔۔۔ ان کی ہندوستانیت دنیا میں ممتاز و نمایاں ہو کر چمکے ۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲ : ۱۹۴). نئے تجربات لکھے جائیں، نئی افادی حیثیت پیدا ہو جائے، کوئی مضائقہ نہیں لیکن ہندوستانیت فنا نہ ہونی چاہیے ۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۲۸۴). فارسی الفاظ کی بہتات کی وجہ سے کلام میں ہندوستانیت کم ہو گئی ہے ۔ (۱۹۸۴، اردو مثنوی رامائن، ۹۷). کانگریس ہندوستانیت کا ملبوس زیب تن کر لینے کے باوجود اپنی اس ہندوانہ ذہنیت کو نہیں چھپا سکی تھی مسلمان جس سے خوفزدہ تھے ۔ (۱۹۹۰، پاکستان کی خارجہ پالیسی، ۴۲). [ہندوستان (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہِنْدُوکُش (کس ہ، سک ن، و مع، ضم ک) امذ.

پاکستان اور افغانستان کے درمیان واقع نہایت بلند پہاڑوں کا سلسلہ جو مغربی جانب ہمالیہ کی توسیع ہے ۔ مغرب اور جنوب مغرب کی سمت دو پہاڑوں کے لمبے اور نمایاں سلسلے شروع ہوتے ہیں یہ سلسلے سلیمان اور ہندوکش کے نام سے مشہور ہیں ۔ (۱۹۶۷، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۳۴). [ہندو (رک) + ف : کش، کشتن = مارنا] ۔

ہِنْدول (کس ہ، سک ن، وج) امذ.

رک : ہندولا؛ ہنڈولا. (پلیٹس). [ہندولا (رک) کا مخفف] ۔

ہِنْدولا (کس ہ، سک ن، وج) امذ.

ا۔ (i) رک : ہنڈولا؛ جھولا نیز پالنا، گہوارہ ۔

آئی ناری سلکھن چھند پشانی
ہندولے چت میں لالن کوں پنگانے

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۵۳).

او زلفاں دلاں ہندولے اہیں
غلط میں کیا دو سنپولے اہیں

(۱۶۷۰، طبعی، بہرام و گل اندام (اردو شہ پارے، ۱ : ۱۱۴)).

پالا ہوں جگر گوشوں کو آنسوؤں کے بصد ناز
اتریں نہ تھے چھوڑ کے مژگاں کا ہندولا

(۱۸۰۵، باقر آگاہ (انتخاب)، د، ۸۰). **(ii) جھولن کھٹولا، جالی دار جھولا.** (پلیٹس). **۲۔ ایک راگ کا نام (جو موسم بہار میں صبح کے وقت گایا جاتا ہے).** (ماخوذ : پلیٹس). **۳۔ گجرا ۔**

جو تھے غنچے کے طفلاں نین کھولے
بندے پھول ڈال کے مرغاں ہندولے

(۱۶۶۵، پھول بن، ۲۵). [رک : ہنڈولا] ۔

ہِنْدولْنا (کس ہ، سک ن، وج، سک ل) ف ل.

رک : ہندورنا. (پلیٹس). [ہندورنا (رک) کا ایک املا] ۔

ہِنْدولی (کس ہ، سک ن، وج) امذ.

راگ ہنڈول (رک) کا قدیم نام ۔ دوسرے راگ کے اقسام دیسی، دیوگری ۔۔۔۔۔ ہندولی ۔ (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۱۷). [ہندول (رک) + ی (زائد)] ۔

ہِنْدُون / ہِنْدُونی (کس ہ، سک ن، ضم نیز فت د، کس و، ہ، سک ن، و مع) امث.

رک : ہندنی؛ ہندو عورت. (پلیٹس). [رک : ہندو + ن / نی، لاحقۂ تانیث] ۔

ہِنْدُونِیَت (کس ہ، سک ن، و مع، کس ن، فت ی) امث.

ہندوئیت، ہندو ہونے کی حالت، ہندومت کی پیروی ۔ انگریزوں نے فرقہ پرست عناصر کے ذریعے الگ ہندونیت کی تحریک چلا رکھی تھی ۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۶۹۴). [ہندون (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت] ۔

ہِنْدُوَئی (کس ہ، سک ن، د، فت و) امث.

اردو کا ایک قدیم نام ۔ بادشاہوں کے تئیں علم فراست کا بھی جاننا ضرور ہے کہ جسے ہندوئی میں سامدرک کہتے ہیں ۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۰۸). یہاں بھی کھڑی بولی اور کوروی کو ہندوئی بولی کہا گیا ہے ۔ (۱۹۸۱، اترپردیش کے لوگ گیت، ۱۵۰). اردو زبان ۔۔۔۔۔ چونکہ سرزمین ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے، اس لیے ۔۔۔۔۔ ہندی یا ہندوئی کے نام سے پکاری جاتی تھی ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۲۸). [ہند + وئی، لاحقۂ نسبت] ۔

ہِنْدَوی (کس ہ، سک ن، د نیز و مع) (الف) امث.

ا۔ ہندوستان کی زبان، اُردو، اُردو کا ایک قدیم نام ۔

ایک ایک بول یوں موزوں آن
تقریر ہندوی کئی بکھان

(۱۵۰۳، مثنوی نو سرہار، ۶۵).

زباں ہندوی مجھ سوں ہور دہلوی
نہ جانوں عرب ہور عجم مثنوی

(۱۶۰۳، مثنوی ابراہیم نامہ (عبدل) (دکنی ادب کی تاریخ، ۳۷)).

پوتھی برہمنوں کو ہوی اشتہار قتل
خط ہندوی جو لے کے مرا نامہ بر گیا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۳۰). ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر مت کا آدمی آیا ۔۔۔۔۔ اسی میل جول سے ایک نئی زبان بنی اس کا نام ۔۔۔۔۔ فارسی کے مقابلے میں ہندوی رکھا گیا ۔ (۱۹۳۰، مضامین فرحت، ۳ : ۶). مورخین نے اور ادبا نے اس عہد کی لاہوری زبان کو ہندوی نام دیا ۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۵۲). کیونکہ یہ سب کی سب زبانیں مشترک ہندوستانی یا ہندوی خاندان سے تعلق رکھتی ہے ۔ (۱۹۸۹، اردو نامہ، لاہور، جون، ۲۵). یہ زبان کبھی ہندوی کہلائی کبھی ہندوستانی کبھی ریختہ لیکن بالآخر اُردو ہی اس کا تشخص ٹھہرا ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۸۰). **۲۔ کالاپن، سیاہی (بالوں وغیرہ کی) ۔**

زلف ہندوی صنم دل کو کرے گی کافر
اس دھویں سے نہیں رہنے کی یہ تعمیر سفید
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۸۶).

ہِندوی (ب) صف؛ امذ.
ہند کا، ہندوستان کا، ہندوستانی نیز ہندوستان کا باشندہ۔ خسرو ہندی (یا ہندوی جیسا کہ اس زمانہ میں اس کا نام تھا) اچھی طرح واقف تھے۔ (۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک (حاشیہ)، ۱۶۷). [ہند (رک) + وی، لاحقہ نسبت]۔

---کی چندوی نِکلنا محاورہ.
سخت نکتہ چینی ہونا، اعتراض ہونا، عیب جوئی ہونا۔

ہے عبث فکر سخن داں مصحفی
ہندوی کی چندوی نکلے جہاں
(۱۸۲۴، مصحفی (مہذب اللغات)).

ہِنْدُوِیَّت (کس ہ، سک ن، و مع، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.
ہندو ہونے کی حالت، ہندوپن، ہندوستانی ہونے کی حالت، ہندو طرز معاشرت نیز ہندوانہ ذہنیت۔ مسلمانوں کی اتنی ہندویت تو انشاء اللہ میں دفع کردوں گا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۶۴). یہ وہ خیالات ہیں جن کی مشرقیت یا "ہندویت" ظاہر ہے۔ (۱۹۲۳، نگار، بھوپال، ستمبر، ۱۸۷). اس شاعر کے نام میں چونکہ ہندویت ہے اس لیے ذکر کرتا ہوں، ان کے کلام میں ایک عجیب آمد و روانی ہے۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱: ۳۸۵). فرنگیت اور ہندویت دونوں اسلام سے مغایرت میں یکساں ہیں۔ (۱۹۷۳، حیات سلیمان، ۳۳۱). اس نے شدت سے محسوس کیا کہ ہندویت اور مسلمانیت دونوں ہی راستے کی دیواریں ہیں۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۱۳۵). [ہندوی (رک) + یت، لاحقہ کیفیت]۔

ہِندی (کس ہ، سک ن) (الف) صف؛ امذ.
ا۔ ہند (رک) سے منسوب، ہند کی زبان کا، ہندوستانی زبان کا۔ اور یہ بھی دو شعر ہندی پڑھے۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۶۵). **۲۔ ہندوستان کا نیز ہندوستانی باشندہ۔**

جل چھکے کو ہندی کہتے ہیں ستی
ست بمعنی استقامت واقعی
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۲۹). اگرچہ صاحب اس کا ہندی ہے بلکہ ہندو ہے ---- دیکھیے اساتذہ کیا کیا تصرفات نمایاں کرگئے ہیں۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۴۸۱).

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
(۱۹۰۵، بانگ درا، ۸۲). تم بھی ہندی ہو، کھیتی تمہارا بھی ذریعہ زندگی ہے۔ (۱۹۲۵، اسلامی گئور کھشا، ۳۰). محمد علافی عرب ---- ہندی بن کر راجہ داہر (فرماں روائے سندھ) سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱: ۴۵). وہ اپنے تبحر علمی سے چینی، ہندی، یونانی، یہودی اور مسیحی تصوف کی کمزوریوں کو واضح کرتے ہیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، پیش لفظ). آدھا ہندوستانی ہونے اور ہندیوں میں گھلے ملے ہونے کی وجہ سے وہ ہندیوں، خاص کر ہندی مسلمانوں کے مزاج سے خوب واقف تھا۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۵۰۵). **۳۔ عود کی ایک قسم کا نام۔** عود کی مختلف اقسام ہیں، بہترین قسم کو مندلی اور دوم کو جبلی یا ہندی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱: ۱۵۵).

ہِندی (ب) امث.
ا۔ اُردو زبان کا ایک قدیم نام، ہندوستان کی زبان نیز وہ زبان جو دیوناگری حروف میں لکھی جاتی ہے اور جس میں سنسکرت الاصل الفاظ زیادہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

نبی ﷺ صدقے قطب شہ سانولی سوں
بچن ہندی سوں بولے ایم مریئیم
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۳۲۲).

ہندی تو زبانچہ ہے ہماری
کہنے نہ لگی ہمن کوں بھاری
(۱۷۰۰، من لگن، ۲۱).

ہے ہندی میں نام اُسکا ستریاں لکر
یہہ تعریف ہوتی ہے سچ اُس اُپر
(۱۷۷۱، ہشت بہشت، ۵: ۷۶). مدرس ہندی جان گلکرسٹ صاحب بہادر دام دولتہ نے فرمایا۔ (۱۸۰۲، خرد افروز، ۳).

) تیغ (کی ہندی اگر تلوار ہے
فارسی پگڑی کی (بھی) دستار (ہے
(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۶۹).

یہ ہے راے ہندی کا ہندی کلام
زمانہ میں مشہور ہے جن کا نام
(۱۸۷۳، مناجات ہندی، ۱۱۱). آج کل جس کو ہندی کہتے ہیں وہ پورب کی ایک صوبہ دار بولی ہے۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی، ۵۹). مسلمانوں کے آنے سے پیشتر ہندوستان میں کوئی ہندی یا ہندوی نام سے زبان مشہور نہ تھی۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۵۲). ایک روز شیخ احمد نہروالی ہندوی (قدیم اُردو یا ہندی کلام) گا رہے تھے۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۴۲۱). انہوں نے ہائی اسکول کی تعلیم ---- ہندی میں حاصل کی۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۴۸). **۲۔ ہندوستان کی تلوار۔** تلوار کا نام، ہندی، ہندوانی، مہند عام طور سے عربی میں مستعمل ہے۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۶۸). بعض اوقات ہندی (براں) تلواروں کی دھاریں چوک بھی جاتی ہیں اور کبھی گردنوں کو کاٹ بھی دیتی ہیں۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۱: ۴۲). [ہند (رک) + ی، لاحقہ نسبت]۔

---اتھوا ہِندُوستانی (--- فت ا، سک تھ، کس ہ، سک ن، ضم د، غم و، سک س) امذ.
(لفظاً) ہندی یعنی ہندوستانی؛ (مراداً) ہندی زبان۔ اسی رجحان کے تحت "ہندی ہندوستانی" کی اصطلاح وضع کی گئی اور پھر اس کا نام "ہندی اتھوا ہندوستانی" (ہندی یعنی ہندوستانی) ہوگیا۔ (۱۹۳۸، طلوع اسلام، اکتوبر (اخبار اردو، اسلام آباد، اکتوبر، ۲۰۰۴، ۱۷)). [ہندی + اتھوا (رک) + ہندوستانی (رک)]۔

---الاصل (--- ضم ی، غم ا، سک ل، فت ا، سک ص) صف.
جس کی اصل ہندوستانی ہو، جو اصل میں ہندوستانی ہو، جو ہندوستان میں بنا یا پیدا ہوا ہو۔ کشتی اور جہاز رانی کے بعض اصطلاحات بھی ہندی الاصل ہیں۔ (۱۹۴۵، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں، ۱۰). اصلاً یہ زبان ہندی الاصل ہے۔ (۱۹۶۵، مباحث (ڈاکٹر سید عبداللہ)، ۱۴۱). محرف حالت میں صرف وہ اسما بدلتے ہیں جو ---- ہندی الاصل یعنی دیسی ہیں اور مذکر ہیں۔ (۱۹۷۲، اردو قواعد، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ۸۲). جہاں تک ہندی الاصل، عربی الاصل ---- کہانیوں اور داستانوں کا تعلق ہے ---- ان کی قدامت اپنی جگہ مسلم ہے۔ (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا

ارتقا، ۶۹). ہندی الاصل لوگ خالص عربی اور فارسی آوازوں کے تلفظ پر قادر نہیں ہے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۷۴). [ہندی + رک: ال (۱) + اصل (رک)]۔

---النّسل (--- ضم ی، غم ال، شدن بفت، سک س) صف.
جو نسلاً ہندوستانی ہو، جس کی اصل ہندی ہو، جو ہندوستان میں پیدا ہوا ہو، جس کے اجداد ہندوستانی ہوں۔ یہ گروہ جس کو میراثی کہا گیا تھا، ہندیء النسل نہیں بلکہ خود عربوں ہی کا ایک گروہ ہے۔ (۱۹۵۲، تاریخ القریش، ۳۵). بھاٹ یہ لوگ ہندی النسل برہمن نسب دان ہیں۔ (۱۹۹۰، تاریخ بھٹی، ۶۹). [ہندی + رک: ال (۱) + نسل (رک)]۔

---ایرانی (--- ی مع) امث.
ہندی اور ایرانی زبان (فارسی) سے مل کر بنی ہوئی زبان۔ ہندی ایرانی اور کئی زبانیں اس کے ساتھ اصل اور فرع کا تعلق رکھتی ہیں۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۶۳۷). [ہندی + ایرانی (رک)]۔

---آریا (--- مد ا، سک ر) امث.
ہندوستان کی وہ نسل یا قوم جو ہندی اور آریا سے مخلوط ہے۔ پاکستان کے باشندوں کی بہت بڑی تعداد کا تعلق اس نسل سے ہے جسے ہندی آریا کہا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۳۶۹). [ہندی + آریا (رک)]۔

---آمیز (--- مد ا، ی مج) صف.
جس میں ہندی زبان ملی ہوئی ہو، ہندی سے مخلوط (خصوصاً زبان)۔ ہماری شاعری ہندوستانی شاعری اسی وقت ہو سکتی ہے کہ اس کی زبان ہندی آمیز ہو۔ (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۲۷). ہندی آمیز---- فارسی و پشتو کے نمونے ملتے ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۲). [ہندی + ف: آمیز، آمیختن = ملانا، ملنا]۔

---بولی (--- و مج) امث.
مراد: اردو زبان نیز دیوناگری میں لکھی جانے والی زبان جس میں سنسکرت کے الفاظ زیادہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ نصاب ہذا کو آسان ہندی بولی میں تیار کیا ہے۔ (۱۹۴۳، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۸: ۴۴). [ہندی + بولی (رک)]۔

---بھاشا امث.
اردو، ہندوستانی زبان؛ رک: ہندی بولی۔ سید امداد حسین صاحب ہوشیار پوری طالب علم ندوہ نے اعیان بھاولپور کی خواہش پر ہندی بھاشا میں ایسی عمدہ تقریر کی۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۴۹۸). سید صاحب ہندی بھاشا کے بڑے نامور شاعر تھے اور اس میں ان کا تخلص مدھو نائک تھا۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۲۳). انشاء نے یہ کوشش بھی کی کہ عربی و فارسی کے الفاظ مطلقاً نہ آنے پائیں اور داستان ہندی بھاشا میں مکمل ہو جائے۔ (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا، ۲۵). [ہندی + بھاشا (رک)]۔

--- پالی حُرُوف (--- ضم ح، و مع) امذ؛ ج.
ہندی اور مالی زبان کے حروف یہ بائیں سے دائیں پڑھے جاتے ہیں۔ حروف جو بائیں جانب سے داہنی جانب پڑھے جاتے ہیں ہندی پالی حروف کہلاتے ہیں۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۹). [ہندی + پالی (رک) + حروف (رک)]۔

---پَسَند (--- فت پ، س، سک ن) صف؛ امذ.
ہندی زبان کو پسند کرنے والا؛ ہندی زبان کی (بے جا) حمایت کرنے والا شخص۔ ہندی پسند ہندوؤں کی یہ کوششیں برابر جاری رہیں۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۴۰۲). [ہندی + پسند (رک)]۔

---توترالا (--- و مج، سک ت) امذ.
ایک قسم کا ہندوستانی نیولا۔ ان حیوانات کے عام اور سائنسی نام---- مارٹیس فلیویگولا (ہندی توترالا)۔ (۱۹۶۹، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ، ۶۹). [ہندی + توترالا (مقامی)]۔

---داں صف؛ امذ.
ہندی جاننے والا؛ ہندی زبان میں مہارت رکھنے والا شخص۔ اگرچہ یہ زبان عام فہم ہے ہندی داں حضرات بھی اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان و ادب اردو، ۱۹۶). وہ اس درجہ ہندی داں تھا کہ اس نے قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کر ڈالا۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱: ۵۲). مہاجنی تحریر دوسرے ہندی داں بہت کم سمجھ سکتے ہیں۔ (۱۹۹۵، نگار، کراچی، اگست، ۶۰). [ہندی + ف: داں، دانستن = جاننا]۔

---دانی امث.
ہندی زبان جاننے کی کیفیت یا حالت، ہندی زبان کا علم، ہندی زبان میں ماہر ہونے کی حالت۔ بھارتی گجل اور پریم کھٹرول---- رزمی صاحب کی ہندی دانی کی آئینہ دار ہیں۔ (۱۹۹۰، مقدمہ کلیات رزمی، ۴۷). [ہندی داں + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---دیومالا (--- ی مج، سک و) امذ.
وہ کہانیاں جو ہندومت سے متعلق ہیں۔ اس کھوج میں انہوں نے کافی وقت گزارا ہے (ہندی دیومالا پہ ان کی کتاب دیکھیے)۔ (۱۹۸۸، سلام و پیام، ۱: ۱۳). [ہندی + دیومالا (رک)]۔

---رَسمُ الخَط (--- فت ر، سک س، ضم م، غم ا، سک ل، فت خ) امذ.
ہندی زبان کے حروف تہجی لکھنے کی لپی، دیوناگری۔ معلوم ہوا کہ اردو کے بیشتر بڑے شعراء کے دیوان ہندی رسم الخط میں شائع ہو چکے ہیں اور بڑی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۷۰). [ہندی + رسم، رک: ال (۱) + خط (رک)]۔

---زُبان (--- فت نیز ضم ز) امث.
ہندوستان یا ہندوؤں کی زبان، ہندی بھاشا نیز اردو زبان اور سنسکرت، ہندوستان میں بولی جانے والی زبان؛ مراد: اُردو۔ ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر گلا کریوں نیں بولیا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱).

طبق سات دوزخ کا سن لے بیاں
کہیں سات کہن او نکوں ہندی زباں

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۱۳۰).

مختصر بولا ہوں گرچہ یہ یہاں
ہور کہا ہوں اس کو در ہندی زباں

(۱۷۹۲، تحفۃ الاحباب (ق)، باقر آگاہ، ۶۰۱).

کیا جانوں لوگ کہتے ہیں کس کو سرورِ قلب
آیا نہیں یہ لفظ تو ہندی زباں کے بیچ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۷۹). عربی زبان میں اسلام بولتے ہیں اور ہندی زبان میں تابعداری کہتے ہیں۔ (۱۸۵۵، تعلیم الصبیان، ۱۹). یہ بحث ایک مدت سے چل رہی ہے کہ ہندوستان کے لیے ایک عام زبان کی ضرورت ہے، بعض ہندی زبان کو اس غرض کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم، ۱). ڈاکٹر احمد نے اعتراف کیا ہے کہ انھیں ہندی زبان نہیں آتی۔ (۲۰۰۴، میرے جیون کی کچھ یادیں (ابتدائیہ)، ۱۰). [ہندی + زبان (رک)]۔

---**زَدَہ** (۔۔۔فت ز، د) صف.
جس میں ہندی زبان کی آمیزش ہو، جس (زبان) میں ہندی الفاظ اور محاورات وغیرہ کثرت سے استعمال کیے گئے ہوں۔ قدیم ہندی زدہ زبان کے متن کی قراءت اور محض دو نسخوں سے تنقیدی متن تیار کرنا ایسا ہفت خواں ہے کہ جس نے طے کیا ہے وہی جان سکتا ہے۔ (۱۹۸۹، نذرِ مسعود، ۱۳۳). [ہندی + ف : زدہ، زدن = مارنا]۔

---**ساہِتیہ سَمّیلن** (۔۔۔کس ہ، سک ت، فت ی، س، شدم، ی مج، فت ل) امذ.
ہندی ادب کا جلسہ نیز وہ ادارہ جو ہندی زبان و ادب کی ترویج کے لیے ہندوستان میں قائم کیا گیا ہے۔ میں نے ۔۔۔۔۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کے صدر کی حیثیت سے ہندی بولنے والی دنیا کے سامنے تجویز رکھی تھی۔ (۱۹۳۸، طلوع اسلام، اکتوبر (اخبار اردو، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ۱۷)). قرارداد لاہور کے اصل اور پرانے مسودے میں بنارس کے ہندی ساہتیہ سمیلن کے کرم چاریوں کا بھی ہاتھ ہے۔ (۱۹۸۶، فیضان فیض، ۴۸). [ہندی + ساہتیہ (رک) + سمیلن (رک)]۔

---**سَروِس** (۔۔۔فت س، سک ر، کس و) امث.
نشریاتی ادارے خصوصاً ریڈیو سے سنایا جانے والا ہندی زبان کا پروگرام۔ دفتر کی تینوں سروسز یعنی اُردو، بنگلہ اور ہندی سروس والے مجھے الوداعی پارٹی دینا چاہتے ہیں۔ (۱۹۸۹، امریکانو، ۳۰۴). [ہندی + انگ : Service]۔

--- **سَمّیلن** (۔۔۔فت س، شدم، ی مج، فت ل) امذ.
ہندی زبان و ادب کا جلسہ۔ ہندوستان کی مشترک قومی زبان کا نام ہندوستانی رکھتے ہیں مگر جب ہندی سمیلن میں تشریف لے جاتے ہیں تو اسی قومی زبان کا نام ہندی ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۸، طلوع اسلام، اکتوبر (اخبار اُردو، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ۱۷)). [ہندی + سمیلن (رک)]۔

---**کُتُب راج** (۔۔۔ضم ک، ت) امذ.
ہندی زبان میں کتاب لکھنے والا شخص۔ آلا اودھن کی توصیف میں ہندی کتب راجوں کا کلام سناتے ہیں۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۳). [ہندی + کتب (رک) + راج (رک)]۔

---**کی چِندی** امث.
تشریح، چھان بین، بال کی کھال نکالنے کا عمل، نکتہ چینی۔

یہ سمجھتے ہیں دود کو ہندی
تاڑ لیتے ہیں ہندی کی چندی

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۶۳). یہ طلسم خانہ ہے جو کچھ نظر آئے اوس کا مزا اوٹھانا ہندی کی چندی زبان پر نہ لانا ورنہ انجام پرسش ملال ہوگا۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱ : ۴۶). اُن کی طرح کوئی ٹھیٹ ہندی کی چندی لکھے تو اُس کا منہ کور نہیں۔ (۱۸۹۵، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۲۲). مجھ کو تو ایسی ہندی کی چندی نہیں آتی۔ (۱۹۲۰، لخت جگر، ۲ : ۱۳۱). لکھنے والے کا نام بین جانسن ہو یا کھتری دیوالی سنگھ، اس ہندی کی چندی سے کیا حاصل ہے۔ (۱۹۸۸، مکاتیب خضر، ۱۵۴).

---**کی چِندی بَنانا** محاورہ.
رک : ہندی کی چندی کرنا، خوب سمجھانا، آسان کو اور آسان کر دینا؛ خوب چھان بین کرنا، کھود کھود کر پوچھنا. (علمی اردو لغت).

---**کی چِندی پُوچھنا** محاورہ.
خوب بحث کرنا، کھود کھود کر پوچھنا، بال کی کھال نکالنا، نکتہ چینی کرنا۔ کوئی راز نہ تھا جس کی ہندی کی چندی نہیں پوچھی۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۸۶). وہ تمہاری جائداد کے بارے میں ہندی کی چندی پوچھتے تھے۔ (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۱۰۹).

---**کی چِندی تک بَیان کَرنا** محاورہ.
خوب اچھی طرح سمجھانا یا نکتہ چینی کرنا۔ نرا اس کی باتوں سے تنگ ہے غصہ سے اپنے پر نوچ نوچ ڈالتا ہے مگر ہندی کی چندی تک بیان کر رہا ہے۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۷۹۳).

---**کی چِندی کَرنا** محاورہ.
۱۔ خوب وضاحت کرنا، خوب سمجھانا، آسان کو زیادہ آسان کرنا نیز خوب چھان بین کرنا، کھود کھود کر پوچھنا، نکتہ چینی کرنا؛ ہجے نکالنا. شیخ امام بخش ناسخ نے یہ ہندی کی چندی کی اور روزمرے کو ایسا فصیح اور بلیغ کیا کہ کلام سابقین منسوخ ہوا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۹). میں اپنی جگہ پر تھا مجھے بلا کر نامہ دیا کہ ہیر ان کو دے آؤ میں لے کر آیا تم میرے ساتھ ہندی کی چندی کرتے ہو۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۱۳۳). اس کو اچھی طرح سمجھ لو کسی نے یوں ہندی کی چندی کر کے نہ سمجھایا ہوگا۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۲ : ۱۳). **۲۔ خوب بحث کرنا، حجت کرنا۔** ہندی کی چندی کر کے یہ پرانا ڈھکوسلا دلوں سے بھلا دیا کہ چھتے کا کھیاز ہوتا ہے۔ (۱۹۴۰، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ، ۸). ہمارا مقصد ہندی کی چندی کر کے مدعا کو طول دینا نہیں ہے۔ (۱۹۶۵، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۱۵۸). بھئی اچھا سا شعر تھا ہم نے پڑھ دیا آپ لگے ہندی کی چندی کرنے۔ (۲۰۰۵، نوک جھوک، ۱۲۰). **۳۔ فضول کام کرنا۔** (علمی اردو لغت).

---**گَندی** (۔۔۔فت گ، سک ن) مقولہ.
ہندی خط یا تحریر خراب ہے کیونکہ یہ صاف نہیں پڑھی جاتی (یہ مثل خاص اُس تحریر کی نسبت ہے جو شاستری کے علاوہ عام مہاجنوں میں رائج ہے). (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ہندی + گندی (رک)]۔

--- **گو** (۔۔۔وج) صف؛ امذ.
ہندی کہنے والا، ہندی زبان میں شعر کہنے والا۔ ملک میں دیسی زبانوں میں شعر و موسیقی کی تحریک شروع ہوتی ہے ہندی گو شاعر پیدا ہونے لگتے ہیں۔ (۱۹۳۳، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۸ : ۱۶). دراصل میرا جی ابتداً ایک ہندی گو شاعر ہی کی حیثیت سے سامنے آئے۔ (۱۹۸۴، تنقید و تفہیم، ۱۲۳). [ہندی + ف : گو، گفتن = کہنا]۔

---**لوہا** (۔۔۔وج) امذ.
ہندوستانی لوہا جس کے بارے میں خیال ہے کہ عمدہ ہوتا ہے۔ یہ پوری ہندی لوہے کی بنی ہوتی ہے اس کے قبضہ پر باریک نقش ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۱۷۱). [ہندی + لوہا (رک)]۔

--- **مُسَلمان** (۔۔۔ضم م، فت س، سک ل) امذ.
ہندوستان میں رہنے والا مسلمان۔

دیا اقبال نے ہندی مسلمانوں کو سوز اپنا
یہ اک مرد تن آساں تھا تن آسانوں کے کام آیا

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۸۴). مذہبی اصول و عقائد کی لچکدار تاویل کو بھی وہ ہندی مسلمانوں کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہیں۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں، ۲۴). [ہندی + مسلمان (رک)] ۔ ---**نژاد** (۔۔۔فت ن) صف ؛ امذ ۔ **نسلاً ہندوستان کا، ہندوستانی؛ وہ جو ہند کا اصلی باشندہ ہو؛ ہندوستان میں پیدا ہونے والا شخص۔** امیر خسرو اگرچہ ہندی نژاد تھے لیکن ایرانی شعرا کو بھی ان کی شاعری اور زبان دانی کا اعتراف کرنا پڑا

ـ. (۱۹۰۷، شعرالعجم، ۲ : ۱۴۲). یہ سب اسباب و محرکات تھے جن کی بنا پر ہندی نژاد مصنف نے عربی زبان کو اس اہم موضوع کے لئے انتخاب کیا۔. (۱۹۵۳، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ۱۸). فارسی رسم خط ہندی نژاد نہیں ہے۔. (۱۹۷۶، ہندی اُردو تنازع، ۳۲۷). [ہندی + نژاد (رک)]۔.

---نَواز (---فت ن) صف؛ امذ۔.

ہندی زبان کا حمایتی؛ مراد: اُردو زبان کا مخالف شخص۔. وہ بڑے ہندی نواز اور اُردو مخالف تھے۔. (۱۹۶۳، خطوط ماجدی، ۶۳). [ہندی + ف: نواز، نواختن = بخشنا]۔.

---نَوازی (---فت ن) امث.

اُردو زبان کے مقابلے میں ہندی زبان کی حمایت کرنے کا عمل۔. کانگریس کی ہندو اور ہندی نوازی کا زمانہ ۱۹۱۴ء کے بعد کا واقعہ ہے۔. (۱۹۸۷، تاریخ زبان و ادب اردو (ابتدائیہ)، ۴۳). [ہندی نواز + ی، لاحقۂ کیفیت]۔.

---نِہاد (---کس ن) امذ.

وہ طرز تحریر جو ہندوستان سے مخصوص ہو، ہندوستانی طرز، سبک ہندی، ہندی اسلوب ـ. آزاد ہندی نہاد کے بزرگ فارسی کو اپنی تیغ زبان کا جوہر جانتے تھے۔. (۱۸۸۰، آب حیات (دیباچہ)، ۱). [ہندی + نہاد (رک)]۔.

---ہِرَن (---فت نیز کس ہ، فت ر) امذ.

ایک قسم کا ہندوستانی ہرن (لاط: CervicapraAntilope)۔. اونچے دودھیلے جانوروں میں ----- ہندی ہرن ----- بھی مل جاتے ہیں۔. (۱۹۶۹، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ، ۱۹). [ہندی + ہرن (رک)]۔.

---ہِندُوستانی (---کس ہ، سک ن، و مع، سک س) امث.

ایک مصنوعی زبان جو اردو کے مقابلے میں ہندی کے حامیوں نے بنائی تھی اور جو ختم ہو گئی، اُردو زبان جو دیوناگری میں لکھی جائے۔. اسی رجحان کے تحت ہندی ہندوستانی کی اصطلاح وضع کی گئی اور پھر اس کا نام ہندی اتھوا ہندوستانی (ہندی یعنی ہندوستانی) ہو گیا ـ. (۱۹۳۸، طلوع اسلام، اکتوبر (اخبار اُردو، اسلام آباد، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ۱۷)). [ہندی + ہندوستانی (رک)]۔.

ہِندِیات (کس ہ، سک ن، د نیز کس د) امذ؛ امث۔.

ہندوستان کی تاریخ و تہذیب اور زبان و ادب کے مطالعے کا علم (انگ: Indology) ـ. ہاں ایک ایسے ہندیات کے ماہر کو جس نے بجز خوشنما اور نوک پلک سے درست سنسکرت تحریر کے اور کچھ نہ پڑھا ہو۔. (۱۸۵۶، خطبات گارساں دتاسی، ۲۰۰). ہمارے لیے مفید ترین سرچشمے ہندیات یا Indology کی وہ کتابیں ہیں جو ہندوستان میں ----- لکھی گئی تھیں۔. (۱۹۶۵، مباحث، ۷). عام طور پر ہندیات کے مطالعہ کے ضمن میں ایشیاٹک سوسائٹی کو اولیت اور جونز کو بابائے ہندیات تسلیم کیا جاتا ہے۔. (۱۹۸۱، افکار، کراچی (برطانیہ میں اُردو نمبر)، اپریل، ۱۳۱). [ہند + یات، لاحقۂ جمع برائے علم و فن]۔.

ہِندِیانا (کس ہ، سک ن، د نیز کس د) ف م.

ہندی بنانا، ہندوستانی بنانا، ہندوستانی معاشرت میں ڈھالنا، ہندوستان کے دستور یا رسم و رواج کے مطابق کرنا۔. افواج کو ہندیانے کی سخت ضرورت ہے۔. (۱۹۴۴، تاریخ دستور ہند، ۱۵۴). ہم لوگ اسے ہندیالیں گے پھر تمھاری کتابیں ----- ٹیپو سلطان کی بیٹی کے نام سے چھپا کریں گی۔. (۱۹۶۰، دامان باغباں، ۵۸۲). [ہند (رک) + یانا، لاحقۂ تعدیہ]۔.

ہِندِیانَہ (کس ہ، سک ن، د نیز کس د، فت ن) م ف؛ صف۔.

ہندوؤں کا سا، ہندوانہ رسم و رواج کے مطابق۔. طرز و روش ہندیانہ اہل یورپ اس امر خاص میں کہاں تک قابل تحسین ہے۔. (۱۸۸۰، مرقع تہذیب، ۵۲). [ہندی + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔.

ہِندِیَت (کس ہ، سک ن، د نیز کس د، فت ی) امث.

۱۔ ہندی پن، ہندی زبان یا ہندوستانیت کے اثرات۔. فضل علی صاحب ----- کے کلام میں ہندیت کا غلبہ کچھ زیادہ قابل تعجب نہیں۔. (۱۹۷۱، صوفیائے بہار اور اردو، ۴۷). **۲۔ ہندوستان کی تہذیب و تمدن، رسم و رواج، زبان وغیرہ۔.** ڈاکٹر ظ۔ انصاری نے مرزبومیت، ہندیت، المانیت -----اقبالیاتی حوالوں سے مرتب کی ہے۔. (۱۹۷۸، تفہیم اقبال، ۴۹). [ہندی (رک) + ت، لاحقۂ کیفیت]۔.

ہَندیر (فت ہ، مغ، ی مج) امذ (قدیم)۔.

اندھیر، اندھیرا۔.

ہور بھار جاوے بے اذن ہندیر یکیلی در بدر

(۱۶۲۵، تحفۃ المومنین، ۵۰). [اندھیر (رک) کا قدیم املا]۔.

ہِندِیرانی (کس ہ، سک ن، ی مع) صف.

رک: ہندایرانی، ہند اور ایران کا۔. تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ "ہندیرانی" مسالے سے جو بت تیار ہوا تھا، اس کی پوشاک تو ہندوستانی رہی لیکن اس کے لیے زیور کچھ ہندوستان اور زیادہ تر ایران کا استعمال کیا گیا۔. (۱۹۳۱، منشورات کیفی، ۹). [ہندایرانی (رک) کا مخفف]۔.

ہَندیری (فت ہ، مغ، ی مج) صف مث (قدیم)۔.

اندھیری، تاریک. (بحر المعانی (چند دکھنی پہیلیاں)، ۶۸۲). [اندھیری (رک) کا قدیم املا]۔.

ہَندیلا (فت ہ، مغ، ی مج) امذ.

اندھیرا۔.

جلالت سوں جو ہوی دشت ادھیلے
پری پھٹ آسماناں کے ہندیلے

(۱۶۸۴، عشق نامہ، مومن، ۴۹). [اندھیرا (رک) کا متبادل]۔.

ہِندِیَہ (کس ہ، سک ن، کس د، فت ی) امذ؛ ~ ھندیہ۔.

رک: ہندسہ، اعداد، نمبر۔. ۱۵ اپریل سے ۱۶ جون تک اور ۳۱ اگست سے ۲۴ دسمبر تک دایرئہ ہندیہ گھڑیال سے جلد چلتا ہے۔. (۱۸۳۹، اعمال کرہ، ۳۸). [ہندسہ (رک) کا بگاڑ]۔.

ہِندِیّہ (کس ہ، سک ن، شد ی مع بفت) (الف) صف.

رک: ہندی، ہندی سے منسوب، ہندوستان کا، ہند کا۔. کثیر التعداد نسخہ جات کتب طبیہ ہندیہ میں موجود ہیں۔. (۱۹۳۴، ہمدرد صحت، دہلی، جولائی، ۱۶۹).

ہِندِیّہ (ب) امث.

ہند کی قدیم زبان، اردو کا ایک قدیم نام، ہندی زبان، سنسکرت۔. اس عالم نے رای کو ہندیہ میں کلام پاک کا ترجمہ سمجھایا۔. (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۱ : ۶۸۶). زبان اردو میں جس کا قدیمی نام ہندی یا ہندیہ ہے ٹ کی آواز قدیم ہے ـ. (۱۹۸۸، سہ ماہی اردو، کراچی، جنوری، مارچ، ۱۰۲). [ہندی + یہ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔.

ہِندِیئین (کس ہ، سک ن، ی مع، ی مع) امذ؛ ج۔.

ہندوستان کی تاریخ کے یورپی ماہرین۔ اس نقطہ نظر کے ترجمان فرانسیسی ہندیئین موسیو بارتھ اور موسیو سینار ہیں۔ (۱۹۳۰، رسالہ سہ ماہی اردو، جنوری، ۲۶). [ہندی (رک) + ئین، لاحقہ جمع]۔

ہَنڈ (فت ہ، غنہ) امذ.
رک: ہنڈا؛ مٹی کا بڑا برتن، تراکیب میں مستعمل۔ (شبد ساگر). [پ :]۔

---کُلیا / کُلھیا (--- ضم ک، سک ل / لھ) امث.
ا۔ **بچوں کی چھوٹی ہانڈی، وہ چھوٹا سا برتن جس میں بچیاں کھانا پکانے کا کھیل کھیلتی ہیں یا بالفاظ دیگر کھانا پکانا سیکھنے کی مشق کرتی ہیں، چھوٹی بچیوں کی اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی ہنڈیا جو وہ کھیل کھیل میں کھانا پکانا سیکھنے کے لیے تیار کرتی ہیں۔**

بیٹھی لے کوئی پکانے ہنڈ کلیا
سیر ہوئی کوئی جی ہی میں غم کھا

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۷۸). اس کی عمر گڑیاں کھیلنے اور ہنڈ کلھیاں پکانے کی ہے نہ زہد و مراقبہ کی۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۵۵).

لالہ صاحب کو تو سوراج کی ہنڈ کلیا ہے
شیخ صاحب کے لیے نقل ہے اور قلیا ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۴: ۸۸). ہنڈ کلیا اور گڈے گڑیا کے بیاہ ایسے کھیلوں میں ان کا ساتھ دیا کرتا تھا۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۱۳۲). ہمارے دوست ----- نے ہنڈ کلیا اور خانہ داری کی باقاعدہ تربیت خود حاصل نہیں کی۔ (۱۹۷۴، ابن بطوطہ کے تعاقب میں، ۱۴۸). آمنہ نازلی --- ان کی تصانیف درج ذیل ہیں --- عصمتی کشیدہ کاری اور ہنڈ کلیاں وغیرہ۔ (۱۹۹۶، آمنہ نازلی (دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲: ۲۸)). ۲۔ **دستر خوان پر کھانا چننے یا پیش کرنے والی عورت (قلعہ معلیٰ دہلی کی زبان)**. (اپ و، ۳: ۱۷۱). [ہنڈ + کلیا / کلھیا (رک)]۔

---کُلیا (کُلھیا) پکانا ف مر؛ محاورہ۔
کھانا پکانا نیز بچیوں کا سا کھیل کھیلنا۔ ایک دفعہ آپ ہنڈ کلیا پکانے بیٹھیں، جو کچھ اس کا درجہ کیا میں ہی خوب جانتی ہوں۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۱۴). حضرت یہ اس عمر میں ہنڈ کلھیا پکانے کی کیا سوجھی ہے۔ (۱۹۶۰، جاڑے کی چاندنی، ۴۵). دوسروں کا یہ رویہ ہوتا ہے کہ چلو بھئی ہنڈ کلھیا نہ پکائی نسوانی شاعری کرلی۔ (۱۹۸۹، حرف من و تو، ۱۳۳).

---کُلیا / کُلھیا پکنا محاورہ۔
ہنڈ کلیا پکانا (رک) کا لازم، کھانا پکنا، کھانا پکانے کا کھیل ہونا۔ میر نے سوز سے کہا تھا کہ موقع و محل تمہاری شعر خوانی کا وہ ہے جہاں لڑکیاں جمع ہوں اور ہنڈ کلیا پکتی ہو۔ (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو، ۲، ۲: ۷۹۹). صحن میں ہنڈ کلھیا پک رہی ہے طرح طرح کے کھیل کھیلے جارہے ہیں۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۸).

ہَنڈ (فت ہ، سک ن) امذ نیز امث (قدیم)۔
ڈار، جھنڈ، غول وغیرہ۔

جو شیر دلاور نے کھولیا ہے چنگ
تو ہرناں کے ہنڈ نھاٹتے ہو کر تنگ

(۱۶۴۹، خاور نامہ (ق)، ۵۸۲).

دسن دیں نہ بنگاہ کیں چھوڑ کھنڈ
چلیں سب لے کو لاہو بکریاں کی ہنڈ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۳۶).

لے آؤں سنگل دیپ کوں پار کھنڈ
ہتیاں کی تندی کر کہ میندیاں کی ہنڈ

(۱۷۰۸، داستان فتح جنگ (ق)، ۱۵۱). [مقامی]۔

ہَنڈ (کس نیز فت ہ، غنہ) امث.
گشت، گھومنے کا عمل؛ تراکیب میں مستعمل۔ [ہنڈنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

---پھر کے م ف.
چل پھر کے، گھوم پھر کے، چاروں طرف گھوم پھر کر۔

کس بات کا دھڑکا نہ کچھ ہنڈ پھر کے لے گی چار دن
یوں بولتی نیں گاؤں کوں ماں اپنی جاتی ہے صبح

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۵۱).

ہُنڈ (ضم ہ، سک ن) امث.
(مہاجن) جمع کرنے یا جمع ہونے کی حالت (عموماً روپے)۔ ہنڈ بمعنی جمع کرنا۔ (۱۹۴۳، اپ و، ۷: ۲۹). [ہنڈا رک سے]۔

ہَنڈا (فت ہ، سک ن) امذ.
ا۔ **بڑی ہانڈی، مٹی کا بڑا برتن، مٹکا، خم، تولا، کڑھا، بڑے منھ کا تولا۔**

ہوے تن ہو بے سر رکت یوں رواں
ہنڈا جا پڑے شہد کا مرتباں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۶۶).

نہیں کلنگ میں حسن آگے سبزواری کے
جو میرے پاس ہو تو میں پکاؤں بھر ہنڈا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۴۰۴).

نا چنگ کا ہے تن تن نا قلقل صراحی
خاموش سب ہیں گویا ہیں مونہہ میں اونکے ہنڈے

(۱۸۰۵، باقر آگاہ، د، ۱۷). گرے بھی تو کہاں جہاں کمھار کے ہنڈے رکھے تھے، گرنا تھا کہ کئی ہنڈے چکنا چور ہوگئے۔ (۱۸۸۰، فسانہ آزاد، ا: ۴۰۷). کسی طرف برف والے بڑے بڑے ہنڈے جن میں ربڑی کھرچن پستہ کی قلفیاں جمائے آوازیں لگاتے۔ (۱۹۲۳، اہل محلّہ اور نااہل پڑوسی، ۴). برف کی قلفیوں والا ہنڈا لئے بیٹھا ہے، ربڑی کی، پستے کی برف ہے۔ (۱۹۶۷، اجڑا دیار، ۱۱۰). ۲۔ **ایک قسم کی گھاس جو اکثر جھیل یا تالاب کے پانی کے کنارے ہوتی ہے اور اس پر چھوٹا لال رنگ کا پھول بھی نکلتا ہے۔** (پلیٹس؛ نوراللغات). ۳۔ **(عموماً گیس کا) بڑا لیمپ، گیس بتی، بازاروں میں کھمبوں کے اوپر جلنے والا گیس لیمپ نیز بجلی کا لیمپ۔** چھت کا فرش بھی پختہ اور چاروں کونوں پر چار سو ہنڈے۔ (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۷۳۹). قبر کی اندھیری کوٹھری میں چھینک کر چلے آئیں گے جہاں نہ برقی لیمپ ہوں گے نہ گیس کے ہنڈے۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۵۶).

احسان کا ہنڈا ہاتھ میں لے
ایمان کا جھنڈا ہاتھ میں لے

(۱۹۵۶، مولانا ظفر علی خاں، نگارستان، ۱۳). معلوم ایسا ہوتا ہے جیسے نور کا بہت طاقتور ہنڈا ہر سمت روشنی بکھیر رہا ہے۔ (۱۹۷۶، مرحبا الحاج، ۲۶). ہمارے بچپن میں اس کھمبے پر ایک گیس کا ہنڈا ٹنگا رہا کرتا تھا وس زمانے میں اور ایک چتلی قبر پے ہنڈا اور گلیوں میں لالٹینیں جلا کرتی تھیں۔ (۱۹۸۷، جرنیلی سڑک، ۱۷۹). گیس کے ہنڈوں سے روشن

پنڈال میں کئی سو افراد کا مجمع دم سادھے بیٹھا تھا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۳۶). [پ : ، س:]۔

--- **پھوڑنا** محاورہ.

راز فاش کرنا. (علمی اردو لغت).

--- **سا** صف.

بڑاسا، مٹکے جیسا نیز بھاری بھرکم۔ راحیلہ نے اپنے منگیتر کا بھاری بھرکم سر دونوں ہاتھوں سے اوپر اُٹھا کر کہا، بس کرو بہانے باز اور اُٹھاؤ اپنا یہ ہنڈا سا سر میرے سینے سے۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۶۷). [ہنڈا + سا، حرف تشبیہ]۔

--- **کرنا** محاورہ.

(ہنود) مٹھائیوں کے ہنڈے کسی دیوتا پر چڑھانا، کونڈا کرنا؛ کسی جاترا سے واپس آکر برہم بھوج یا ضیافت کرنا. (فرہنگ آصفیہ؛ مخزن المحاورات).

ہَنڈا (کس نیز فت ہ، سک ن) صف؛ امذ۔

ا۔ ہانڈنے والا، پھرنے والا. (فرہنگ آصفیہ؛ گلزار معانی). **۲۔ ایک خانہ بدوش قوم کا نام**۔ جو قوموں میں مثل بھیل، گونڈ، ہنڈا اور سنتانی وغیرہ نظر آتی ہیں وہ انھیں اقوام کی نشانیاں ہیں۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ا: ۲۶). [س:]۔

ہُنڈا (ضم ہ، سک ن) (الف) صف.

بے سینگوں کا، سینگوں کے بغیر (لومڑی وغیرہ)۔ (پلیٹس).

ہُنڈا (ب) امذ.

حق تجارت بلاشرکت غیرے، اجارہ؛ ٹھیکہ؛ معاہدہ نیز بیمہ. (پلیٹس). [س: +]۔

--- **بھاڑا** امذ.

(پورب) واپسی کا کرایہ، مال لے جانے کا معاہدہ، کرائے کا تصفیہ. (فرہنگ آصفیہ؛ پلیٹس؛ گلزار معانی). [ہنڈا + بھاڑا (رک)]۔

ہَنڈاتا پھرنا محاورہ.

مارامارا پھرنا؛ گشت کرنا، گھومنا. سر کہیں ٹھوکریں کھاتا ہوگا اور دھڑ کہیں ہنڈاتا پھرے گا۔ (۱۸۹۶، تورج نامہ (دفتر ہفتم)، ۴۴۶).

ہَنڈاتی پھرنا محاورہ.

ماری ماری پھرنا. وہ اپنی جرواکی تو خبر رکھے کہ ہر طرف ہنڈاتی پھرتی ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ا: ۵۰۸).

ہُنڈار (ضم ہ، مغ نیز سک ن) امذ.

ا۔ (پورب) بھیڑیا، گرگ، ہنڈارا. (فرہنگ آصفیہ). **۲۔ لگڑ بھگا، کفتار۔** چونکہ ڈائن ہنڈار یعنی کفتار کو جادو سے مسخر و مطیع کرکے اُس پر سوار ہوتی ہے بدین نسبت کفتار ڈائن کو بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ا: ۲۴۶). کفتار جس کو ہندی ہنڈار کہتے وہ اونٹنی سے جفت ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات اردو (ترجمہ)، ۵۰۰). [س:]۔

ہَنڈارا (کس نیز فت ہ، مغ) صف؛ امذ۔

گھوم پھر کر بیچنے والا؛ ہجوم. (بحر المعانی). [ہنڈا (رک) + را، لاحقۂ تحقیر]۔

ہُنڈارا (ضم ہ، مغ نیز سک ن) امذ.

ا۔ بھیڑیا، گرگ۔

لب لب لبیاں لب لب لگیں لالہ لگا لگ بولنے
چپ مغز کھانے کوں موا آتا ہنڈارا کاہے کوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۳۹). **۲۔ رک: ہنڈار؛ لگڑ بھگا، کفتار۔**

ان کی محنت ہم نے لوٹی ہم سب ہیں ہنڈارے سائیں

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۱۴۱). [ہنڈار + ا، لاحقۂ تحقیر]۔

ہَنڈانا (کس نیز فت ہ، مغ) ف م.

ا۔ شہر بدر کرنا، نکالنا، جلاوطن کرنا؛ گشت کرانا، پھرانا. تیری نعش بے کفن تمام شہر میں ہنڈائی جائے گی۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۲۴۶). زلیخا کا دل اگر یوسف کے معجز نما حسن پر آگیا تھا تو یہ چھپانے کی اور دبانے کی بات تھی یا ایسی کہ ---- ساری دنیا میں ہنڈایا جائے۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ا، ۲: ۶۴۰). **۲۔ تشہیر کرواکے ذلیل کرنا، گدھے پر بٹھا کر گشت کرانا (بطور سزا، تذلیل کے لیے)۔** تمام شہر میں اسی گدھے پر ہنڈا کے شہر کے باہر نکال دیا جائے۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۲: ۱۴۷). داڑھی منڈوا کر گدھے پر سوار کراکے ہنڈایا۔ (۱۸۸۳، طائع المقدور من مطالع الدھور، ۳۴). [ہنڈنا (رک) کا تعدیہ]۔

ہُنڈاوَن (ضم ہ، سک ن نیز مغ، فت و) امذ نیز امث.

ا۔ کمیشن کی وہ رقم جو روپیہ بھیجنے کے عوض مہاجن لیتا ہے، ہنڈی کی اجرت، ہنڈی کرائی۔ اسی طرح کے نوشتے کو درشنی ہنڈی کہتے ہیں اور اس کے نفقے ہنڈاون۔ (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۵۴). اب فضل خدا سے کیا مقدار سود کیا زر ہنڈاون روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ (۱۸۶۷، رسالہ انجمن، دسمبر (مقالات محمد حسین آزاد، ۲۸۵)). چونکہ تجارتی لین دین ---- ہنڈیوں کے ذریعہ کی جاتی ہے اس لیے ہنڈاون کے طریقہ کار کو پورے طور پر ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱۹۳۱، سکہ اور شرح تبادلہ، ۲۶). **۲۔ کٹوتی، منہائی.** (پلیٹس). [ہنڈی (رک) + پ:]۔

ہَنڈتی پھرتی چھاؤں فقرہ.

چلتی پھرتی چھاؤں، ناپائدار، جلد ختم ہونے والی چیز؛ مراد: اقتدار نیز دولت۔ تسخیر ممالک سے قطع نظر کرو یہ ہنڈتی پھرتی چھاؤں ہے۔ (۱۹۳۸، تذکرۂ وقار، ۳۰۲).

ہَنڈرویٹ (فت ہ، مغ، فت ڈ، سک ر، ی مج) امذ.

رک: ہنڈرڈویٹ، (برطانیہ) ایک سو بارہ پاؤنڈ کا وزن، (امریکا میں) سو پاؤنڈ کا وزن۔ اگر لوہے کے ایک ہنڈرویٹ کو پانی میں تولا جائے تو اس کا ظاہری وزن کیا ہوگا۔ (۱۹۲۱، سکون سیالات، ۱۲۱). ایک ہی کھیت میں بار بار گنے کی کاشت کرنے سے پوٹاش کی مقدار کم ہو جاتی ہے، اس لیے ---- پوٹاش، سلفیٹ آف پوٹاش کی شکل میں ایک ہنڈرویٹ فی ایکڑ کے حساب سے دی جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۱۵۸). [ہنڈرڈویٹ (رک) کا مخفف]۔

ہَنڈرِیڈویٹ (فت ہ، سک ن، ڈ، ی مج، سک ڈ، ی مج) امذ.

(برطانیہ) وزن ناپنے کا ایک پیمانہ جو برطانیہ میں ایک سو بارہ پاؤنڈ (تقریباً ۸ء/۵۰ کلو گرام) کے وزن کے برابر ہوتا ہے اور امریکا میں ۱۰۰ پاؤنڈ کے برابر۔ ۴۹ من برابر ۳۶ ہنڈریڈویٹ کے ہوتے ہیں۔ (۱۸۵۶، علم حساب، ۱۱۰). اس کی شرح فی ہنڈریڈویٹ ۲۴ اور ۵۰ پنس کے درمیان کم و بیش ہوتی رہتی تھی۔ (۱۹۳۷، اصول و طریق محصول، ۸۹). ان سب کا وزن تقریباً ۳/۴ ہنڈریڈویٹ ہوتا ہے۔ (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی، ۱۲۲). چار لڑکیوں کو اسی ٹب اٹھانے پڑتے ہیں اور ہر ٹب میں ڈیڑھ ہنڈریڈویٹ وزن ہوتا ہے۔ (۱۹۹۲، نگار، کراچی، جون، ۲۶). [انگ: Hundredweight]۔

ہَنڈکا (فت ہ، سک ن، کس ڈ) امث.

رک: ہانڈی. (پلیٹس). [س:]۔

ہَنڈَل (فت مج ہ، مغ، فت ڈ) امذ.

رک : ہینڈل ؛ دستہ، قبضہ، موٹھ جس سے کسی چیز کو پکڑا، اٹھایا یا چلایا جائے۔ اُس نے جلدی سے قاعدہ کے ورق سمیٹ کر مشین کے دانتوں کے نیچے رکھ دیئے اور ہنڈل گھماتی رہی۔ (۱۹۴۲، ٹیڑھی لکیر، ۲۴). اس نے ایک نوٹ بک بڑے اسٹائل سے سائیکل کے ہنڈل میں اٹکائی۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۸۶). بیوی نے سنولائے ہوئے نازک ہاتھ میں ہنڈل تھاما اور انتہائی زور زور سے تین چار جھٹکے دئے۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۱۵۷). [انگ : Handle]۔

---کَرنا محاورہ.

(مشین وغیرہ) استعمال کرنا، چلانا، کام میں لانا نیز سنبھالنا، قابو میں رکھنا (معاملے وغیرہ کو)۔ ریورسنگ گیر لنک موشن ہے اور ایسے سلیز کی ہے کہ آسانی سے ہنڈل کی جاتی ہے۔ (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینئرز، ۲ : ۵۴۳).

ہَنڈلا (فت ہ، سک ن، ڈ) امذ.

بڑا برتن؛ کھانا پکانے میں استعمال ہونے والی بڑی دیگچی، ہنڈا۔ ایک بڑے ہنڈلے میں مصالحہ دار ترکاری پک رہی تھی۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۲ : ۵۱). [مقامی]۔

ہِنڈَن (کس ہ، سک ن، فت ڈ) امذ.

۱۔ گھومنے پھرنے کا عمل، آوارہ گردی. (پلیٹس ؛ قدیم اردو کی لغت). **۲۔ مباشرت.** (پلیٹس). **۳۔ تحریر.** (پلیٹس). [ہنڈنا (رک) سے]۔

ہِنڈْنا (کس نیز فت ہ، غنہ، سک ڈ) ف ل.

گشت کرنا، گھومنا، پھرنا، مارامارا پھرنا نیز سفر کرنا۔

نکل دیکھ جگ ہنڈ کر آپ انکھ
نہ ساوج رہیا بچپن میں نہ پنکھ

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۸۳).

ہنڈیں بوربچے تو واں بے حساب
ہرن دوج تیں مارتے تھے

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۱۸).

ہور بہار جاوے بے اذن ہنڈے یلیلی دربدر

(۱۶۳۵، تحفۃ النصائح (ترجمہ)، ۵۰). اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں کھٹیا پر لدے لدے کہاں شہر بھر میں ہنڈیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۸۰). اور سب یہی کہیں گے کہ لکھنؤ کے نواب ----کے ہاں کی بیگمیں منھ کھولے ڈونگیوں میں بیٹھی ساری جھیل بھر میں ہنڈ رہی ہیں۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۲۱۶).

یار بازی تیری سب ہے خبر
ٹوکرا لے کے ہنڈتی ہے گھر گھر

(۱۹۲۰، عروج لکھنوی، شاہد نامہ (ق)، ۵۷). [س :]۔

ہِنڈنے سے ڈَٹْنا بہتر کہاوت.

جگہ جگہ پھرنے سے ایک جگہ تکلیف سے گزر اوقات کرنا بہتر ہے؛ ہر جگہ مارے مارے پھرنے سے ایک جگہ قیام کرنا اچھا ہے، بار بار کے تغیر سے ایک حالت پر قرار پکڑ لینا بہتر ہے. (ماخوذ : گنجینۂ اقوال و امثال ؛ محاورات ہندوستان (منیر لکھنوی)، ۱۶۶ ؛ قرار اللغات).

ہِنْڈْوانا (کس نیز فت ہ، غنہ، سک ڈ) ف م.

گشت کروانا، تشہیر کرانا؛ بطور سزا تذلیل کے لیے پھرانا۔ ہاں تو گدھے پر سوار کرکے کیا کرے، مغلانی خوب سا ہنڈوائے۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۶۰۲). بیشک ناک چوٹی کاٹ گدھے پر سوار کرکے ہنڈوانا چاہیے۔ (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۲۶۴). میں اُس کے ساتھ ایک اور چال چلوں گی اور اسے سارے شہر میں ہنڈواؤں گی۔ (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ، ۱ : ۳۳۰). [ہنڈنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

ہِنڈورا (کس ہ، مغ، وج) امذ.

(علاقائی) رک : ہنڈولا. (پلیٹس). [ہنڈولا (ل مبدل بہ ر)]۔

ہِنڈول (کس نیز فت ہ، مغ نیز سک ن، وج) امذ.

۱۔ ہندوستانی راگوں کا پانچواں راگ، کلیان ٹھاٹھ کا ایک اوڈو، (پانچ سروں کا) راگ جو صبح کے وقت گایا جاتا ہے (خصوصاً بہار کے موسم میں)۔

گائے ہنڈول جب کہ کلا نوت ہلس ہلس
ہر تان بیچ لیا کے جھلاے بسنت رت

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۱۴).

سری راگ اور دیپک اور ہنڈول
سرود مالکوس ان میں ہے انمول

(۱۷۵۹، راگ مالا، عزلت، ۲).

اور ان مکانوں میں ہر سمت رنگتے ہیں الاغ
جہاں بہار میں سنتے تھے بیٹھ کر ہنڈول

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۷۰). برسات میگھ وغیرہ اور دوسرا موسم بسنت رت کا اس میں ہنڈول اور بسنت وغیرہ گاتے ہیں۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۷۲). اہل ہند کے نزدیک راگ چھ ہیں اور اونکے نام یہ ہیں، اوّل بھیروں دوسرے مالکوس تیسرے ہنڈول---- چھٹے دیپک۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۹۴). امیر خسرو کی ایجاد کردہ راگیں ---- یمن (ہنڈول ---- کلیان)۔ (۱۹۱۴، ہندوستانی موسیقی (فن موسیقی)، ۸۷). رات پڑے وہ ہنڈول گاتی، اس لڑکی کو سنگیت کا جنون تھا۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۲). ہنڈول راگ، کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو یعنی پانچ سروں کا راگ۔ (۲۰۰۵، مبادیات موسیقی، ۱۹۷). **۲۔ ڈولی، ڈولا۔** ہنڈول ڈولی اور ڈولہ کے معنی میں اور بلنچ پلنگ کے معنی میں اس میں استعمال ہوا ہے۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۳۶). **۳۔ رک : ہنڈولا، جھولا۔**

لٹ سوں دلبر کے کیوں اٹک جاوے
سر جو جس کا پھرے ہنڈول سیتی

(۱۷۱۸، بحری، ک، ۲۰۴). **۴۔ ایک ہندی چھند کا نام.** (فرہنگ تلفظ). [س :]۔

ہِنڈولا (کس نیز فت ہ، مغ، وج) امذ.

۱۔ نیچے اوپر گھومنے والا ایک جھولا جس میں لوگوں کے بیٹھنے کے لیے چھوٹی چھوٹی نشستیں بنی ہوتی ہیں (بالعموم ساون کے مہینے میں اس پر جھولا جاتا ہے)، کھٹولیوں کا بنا ہوا جھولا؛ چرخ، چکر۔

نین میں دھرو سائیں کے دھیان کوں
پرم کے ہنڈولے جھلا وو سدا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۱۶۱).

سریراں و کرسیاں دھرے ٹھار ٹھار
دولارے ہنڈولے بندے زیب دار

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۶۵).

بیٹھ ہنڈولے جھولتی گاتی ہنڈول
لے گلال ہت گال مل کرتی ٹھٹول

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۴).

عجب ساون میں گڑیوں کا مزا ہے
ہنڈولا جس طرف دیکھو گڑا ہے

(۱۷۷۸، گلزار ارم (مثنویات حسن، ۱: ۲۱۰)).

ظاہرا گردش گردوں ہے ہنڈولے کی طرح
پست دو چار زمانے میں ہیں دوچار بلند

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۵۷). شاہزادہ اپنے ہنڈولے میں سے نکل کر معلق اوس پنسوئی میں گرا۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۵۳).

ہنڈولوں میں وہ مخملی فرش تھا
گل نقلی) کذا (پر تھا گماں اصل کا

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۲۴۱). جہاز چکرایا کیا، گھمیریاں کھایا کیا، ہنڈولا بن گیا، جھولا بن گیا۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۱۳۷). یہ دیکھو ہنڈولا ہے، ایک روپیہ دے کر آسمان پر جاتے معلوم ہوگے ۔ (۱۹۳۳، دودھ کی قیمت، ۶۴). ہنڈولے میں ریشم کی ڈور اور چھپا ہوا رنگین پڑا اڈالا گیا ہم نے خوب پینگ لیے ۔ (۲۰۰۰، زندگی کی یادیں، ۴۴). **۲۔ پالنا، گہوارہ، بچوں کا جھولا، جھولنا۔** الٰہی یہ نور کی سواری ہے یا خاتون حسن کا ہنڈولا ہے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۵۸).

ماتھے پہ سہاگ ، آنکھوں میں رس ہاتھوں میں
بچے کے ہنڈولے کی چمکتی ڈوری

(۱۹۴۷، روپ (فراق گورکھ پوری)، ۱۵۱). سر مستی اور خوشی کے عالم میں ــــ وہ نومولود کے ہنڈولے پر پہنچیں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۵۲). **۳۔ برسات کا گیت جو جھولے پر بیٹھ کر گایا جاتا ہے۔**

سن ہنڈولے کو ابر رونے لگا
راگ سن کر جواں وہاں سے اٹھا

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۲۳). **۴۔ تختے کا جھولا جس کے سروں پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر بچے اوپر نیچے جھولتے ہیں، اونچا نیچا، چرخ پوجا (انگ : Saw See)**۔ توازن کو آسانی سے سمجھنے کے لیے بچوں کے ہنڈولے (Saw See) کو دیکھا جاسکتا ہے ۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲۴). **۵۔ گجرا۔** (قدیم اردو کی لغت). [س :] ۔

ــــ جُھولنا ف مر.

جھولا جھولنا (خصوصاً بسنت یا ساون وغیرہ میں)۔

سلطان کے گھر میں اب ہنڈولا جھولو
موسم آیا ہے سب ہنڈولا جھولو

(۱۸۲۷، دیوان شاداں، ۲: ۱۴۴).

ہِنڈولچی (کس نیز فت ہ، مغ، وج، سک ل) امذ.

ہنڈولا گھمانے والا شخص۔ (اپ و، ۸: ۱۰۵). [ہنڈول (رک) + چی، لاحقۂ فاعلی] ۔

ہِنڈولنا (کس نیز فت ہ، مغ، وج، سک ل) امذ.

۱۔ پالنا، گہوارہ، پنگوڑا، جھولا، جھولنا۔ جس وقت آپ کی دایہ کسی کام میں مشغول ہوتیں ہنڈولنا آپ کا خود بخود ہلتا۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۰). وہ عمارت جو ہوا پر قائم تھی ، مثل ہنڈولنے کے جھونکے کھاتی تھی ۔ (۱۹۰۳، آفتاب شجاعت، ۲ : ۳۳). **۲۔ پالکی، ڈولی۔** اگر میکے والے نواب یا شہزادے ہوئے تو ہاتھیوں پر چاندی کا پنگورا ورنہ کہاروں کے کندھوں پر ہنڈولنا۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۱۸). **۳۔** ساون کا گیت، برسات کا گیت جو جھولا جھولتے ہوئے گاتے ہیں۔ شیخ الاسلام سعد اللہ لکھنوی ــــ ہندی کے شاعر تھے، ان کے مکتوبات میں ہندی الفاظ، دوہے اور ہنڈولنے ملتے ہیں۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی، ۵۱). [ہنڈول (رک) + نا] ۔

ہِنڈولناں (کس نیز فت ہ، مغ، وج، سک ل) امذ (قدیم)۔

رک : ہنڈولنا؛ جھولا۔

رُت جو آئی بسنت کی سب بن ہی پھولے
ڈالوں باندھوں ہنڈولناں میری شہ سوں جھولے

(۱۵۳۴، دیوان محمود دریائی (ق)، ۱۷). [ہنڈولنا (رک) کا قدیم املا] ۔

ہِنڈولَہ (کس نیز فت ہ، مغ، وج، فت ل) امذ.

۱۔ رک : ہنڈولا؛ پالنا، گہوارہ، پنگوڑا؛ جھولا۔

جھولے تھا فرحت کا ہنڈولہ ہنڈول
پشتو ناچے تھا کمانچہ بال کھول

(۱۷۸۳، مثنوی بہاریہ، ۱۰). آدمی انہی اونچے نیچے تماشے دیکھنے اور خود تماشہ بننے کو پیدا ہوا ہے ــــ پھر یہ ہنڈولہ ہنسنے کے قابل ہے یا رونے اور رنج کرنے کے لائق ۔ (۱۹۲۱، اولاد کی شادی، ۱۱۸). اس مجموعہ میں حسب ذیل الفاظ نہایت بے تکلفی کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں، ہنڈولہ ــــ پلنگ۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی، ۵۲). **۲۔ (کنایۃً) پرورش کی جگہ ، اصل ٹھکانا۔** مصر جو ہنڈولہ درویشاں گوشہ نشینوں کا تھا ۔ (۱۸۸۱، کشاف اسرار المشائخ، ۳۸۴). [ہنڈولا (رک) کا ایک املا] ۔

ہِنڈولے (کس نیز فت ہ، مغ، وج) امذ؛ ج.

۱۔ ہنڈولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت، جھولے، تراکیب میں مستعمل۔

چڑی عشق کے خوش ہنڈولے منے
پڑی جا محبت کے جھولے منے

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۳۸). اور تیسے ہی جڑاؤ ستونوں کے جھولے ہیں اور جڑاؤ ہنڈولے ہیں ، سو کوئی جڑاؤ ہنڈولے پے جھولتی ہے ، کوئی جھولے پے جھولتی ہے ۔ (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۳۰).

کرے ہے گردش دوراں طرح ہنڈولے کے
ہر ایک شخص کو یاں گاہ پست و گاہ بلند

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۵۷).

ڈالے ہنڈولے اس میں رنگین زرنگاری
ان پنجروں ہی میں کرنی اپنی دوکانداری

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۷۶). وہ تو چاندی کے ہنڈولے میں پروان چڑھے ہیں ۔ (۱۹۴۱، پیاری زمین (ترجمہ)، ۲۶). چندا کے ہنڈولے میں جیسی لوریوں کی خوبصورتی میں چاند نے ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۳۱). **۲۔ گجرے۔** (قدیم اردو کی لغت).

ــــ پڑنا ف مر؛ محاورہ.

جھولے لگنا؛ رونق ہونا، میلا لگنا۔ پشاور شہر میں جگہ جگہ جھولے اور ہنڈولے پڑتے تھے ۔ (۱۹۶۶، سرگذشت، ۳۹۳).

کامیلا امذ.

جھولوں کا میلا جو ہندوستان کے شہروں میں ساون کے مہینوں میں لگتا تھا۔

اب کی میلا تھا ہنڈولے کا بھی گردابِ بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھہ نہ بہل

(۱۸۸۸، کلیاتِ نعت محسن، ۹۷). گیا۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقدِ ثریا، ۱۳۷). یہ دیکھو ہنڈولا ہے، ایک روپیہ دے کر آسمان پر جاتے معلوم ہوگے۔ (۱۹۳۳، دودھ کی قیمت، ۶۴). ہنڈولے میں ریشم کی ڈور اور چھپا ہوا رنگین پٹرا ڈالا گیا ہم نے خوب پینگ لیے ۔ (۲۰۰۰، زندگی کی یادیں، ۴۴). **۲۔ پالنا، گہوارہ، بچوں کا جھولا، جھولنا۔** الٰہی یہ نور کی سواری ہے یا خاتون حسن کا ہنڈولا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۵۸).

ماتھے پہ سہاگ ، آنکھوں میں رس ہاتھوں میں
بچے کے ہنڈولے کی چمکتی ڈوری

(۱۹۴۷، روپ (فراق گورکھپوری)، ۱۵۱). سرمستی اور خوشی کے عالم میں ---- وہ نومولود کے ہنڈولے پر پہنچیں۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۵۲). **۳۔ برسات کا گیت جو جھولے پر بیٹھ کر گایا جاتا ہے۔**

سن ہنڈولے کو ابر رونے لگا
راگ سن کر جواں وہاں سے اٹھا

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۲۳). **۴۔ تختے کا جھولا جس کے سروں پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر بچے اوپر نیچے جھولتے ہیں، اونچا نیچا، چرخ پوجا (انگ : Saw See)** ۔ توازن کو آسانی سے سمجھنے کے لیے بچوں کے ہنڈولے (Saw See) کو دیکھا جاسکتا ہے ۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲۴). **۵۔ گجرا.** (قدیم اردو کی لغت). [س :] ۔

ہنڈوں فقرہ.

پھروں، مارامارا پھروں. (قدیم اردو کی لغت).

ہُنڈوی (ضم ہ، سک ن، سک نیز فت ڈ) امث.

کرنسی کا کاروبار کرنے والے تاجروں کا نوٹ؛ رک : ہنڈی؛ وہ رقعہ جو تاجر ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ دینے کے لیے دیتے ہیں، چیک، منی آرڈر، بینک ڈرافٹ، معاشی اصطلاح میں اعتبار کی دستاویز۔

کہیں ہنڈوی کوئی سکھارتا تھا
دیکھتا تھا کوئی بہی کھاتا

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق (مہذب اللغات)).

جو ہے کچھ اشرفی یا ہوں بھنانا
کسی جانب کے تیں ہنڈوی کرانا

(۱۷۷۳، طالب و موہنی، ۴۱). بھگوت نے ---- فی الفور ہنڈوی لکھ دی اور سمجھا دیا کہ جس کے نام ہنڈوی ہے اس کا نام سانول ساہ ہے۔ (۱۸۵۵، بھگت مال، ۳۲۸). ان کی کامیابی ایک جعلی ہنڈوی کی مانند ہوتی ہے جس کو وہ اپنے نالایق ہاتوں سے جاری کرتے ہیں ۔ (۱۸۷۰، خطبات احمدیہ، ۲۵). کچھ لوگ دوارکا جانے لگے ان کو ہنڈوی کی ضرورت تھی۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۷: ۲۲۱). میں تو ---- ہنڈوی کے انتظار میں بیٹھا تھا، الٹا مطبع والوں کے نام لفافہ آیا کہ یہ فارم بھر کے بھیجو۔ (۱۹۷۸، ابن انشا، خمارِ گندم، ۴۲). ہنڈوی : مرزا صاحب کی دستی تحریروں کے جو عکس پیش نظر ہیں، ان میں یہ لفظ اسی طرح ملتا ہے۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۵۱). [ہنڈی (رک) کا ایک تلفظ]۔

---پٹنا ف مر.

ہنڈی کا رقم میں تبدیل ہونا، ہنڈی کا بھننا۔ مہاجنوں میں بدنام ہو جائیں گے ساکھ جاتی رہے گی ہمارے سیٹھ کی ہنڈوی نہ بٹے گی۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۷۴۶).

---پَٹنا محاورہ.

ہنڈی کا روپیہ وصول ہونا، ہنڈی کے روپے کا چکتا ہونا۔ صرّاف اپنی اپنی تھیلیاں پھیلائے ---- مٹی کٹتی جاتی تھی، ہنڈوی پٹتی جاتی تھی۔ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۲۱).

---دَرشَنی (--- فت د، سک ر، فت ش) امث.

وہ ہنڈی جس کے دیکھتے ہی روپیہ ادا کیا جائے۔ آپ تو رعیت خاص ہیں پس آپ کو لکھتا ہوں کہ سو روپیہ بھیج دو، بذریعہ ہنڈوی درشنی نقد بلا بٹہ و نقصان۔ (۱۸۶۹، مکتوبات سرسید، ۱۷۱). ایک قطعہ ہنڈوی درشنی ---- آپ پر کی گئی ہے ---- روپیہ شاہ جوگ دیکھتے سار دے دیویں۔ (۱۸۹۸، اردو خط وکتابت، ۴۹). [ہنڈوی + درشنی (رک)] ۔

---کَرنا محاورہ.

کسی کے نام ہنڈی لکھنا۔ لاکھ روپیہ سالیانہ خراج ---- میرے پاس ہنڈوی کرکے بھجوا دیا کرنا۔ (۱۸۹۳، کوچک باختر، ۶۲۹).

ہَنڈہ (فت ہ، سک ن، فت ڈ) امذ.

رک : ہنڈا معنی نمبر ۳؛ گیس کا بڑا لیمپ۔ آنگن میں مجلس کے لیے ---- گیس کا ہنڈہ نصب کیا گیا تھا۔ (۱۹۵۰، یاد کی اک دھنک جلے، ۱۸۵). آنگن کا گیس کا ہنڈہ پیلا پڑتا جارہا تھا۔ (۱۹۶۷، جلاوطن، ۷۳). [ہنڈا (رک) کا ایک املا]۔

ہَنڈی (فت ہ، غنہ نیز سک ن) امث.

۱۔ رک : ہانڈی؛ ہنڈیا۔ ہنڈی کوں کاڑے، اس میں ہرن پکائے، چاروں مل کھاتے تھے ۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، شکار نامہ، ۲).

نچھل جل میں شالو کے کھرائی ٹھنڈی
جموئے جوں کہ امرت دہی کی ہنڈی

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۴۰).

پانی سیتیں شرم کے ملا کر
جنساں یو ہنڈی میں دل کے بھاکر

(۱۶۸۰، مثنوی محمد امین (ق)، ۴).

نیر نیناں سوں لیا کھینچ میرے دل کا سوز
دیکھ اگر نیں تجھے باور تو بھڑا ری کی ہنڈی

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۹۰). لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے منہ بند کرکے چھٹیاں لگا اور بٹوؤں میں اشرفیاں روپے ڈال چوبداروں ---- میں بھیجیں ۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۰۴). **۲۔ جھاڑ فانوس۔** اس محراب یک میں ایک ہنڈی تھی۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، شکار نامہ، ۲). مکان میں اُجلے اُجلے فرش ---- پھول دار، نمگیرے، ہنڈیاں، دیوار گیریاں آئینے جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۰۰). فی کمرہ ایک ایک جھاڑ چار چار ہنڈیاں لٹکائی گئیں۔ (۱۹۰۶، خاتون، علی گڑھ، ۱). [ہانڈی (رک) کا مخفف]۔

---کا اُوبال امذ.

ہانڈی کا اُبال؛ (مجازاً) تھوڑی دیر کا جوش یا ولولہ۔

اٹھا بھوک کے اگ تے واں محال
بغر خالی انتڑیاں ہنڈی کا اوبال

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ (ق)، ۸۹).

ہُنڈی (۱) (ضم ہ، سک ن) امث.

وہ رقعہ جو کرنسی کا کاروبار کرنے والے تاجر ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ دینے کے لیے دیتے ہیں، بیوپاری کا نوٹ، وہ رقعہ جو کسی کے نام روپیہ دینے کے لیے دیا جائے، چیک، منی آرڈر، بنک ڈرافٹ کی قدیم شکل، تمسّک۔ اس پرزے کو معہ اس کے خط وہ صراف اپنے گماشتے کے پاس پہنچوا دیتا ہے ـــــ اس طرح کے نوشتے کو فقط ہنڈی کہتے ہیں ۔ (۱۸۰۵، آرایش محفل، افسوس، ۵۴).

جب ہنڈی آئی مالک کی اور آکر جم کی بھیج لگی
یاں کوٹھی کوٹھے بیٹھ گئی، وہاں کھیتی باڑی کھیت رہی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۲۷۷). ہنڈیوں کا رواج بادشاہ جان کے وقت میں سنا گیا ہے ۔ (۱۸۸۸، رسالہ حسن، اگست، ۵۲). وہ انگریزی دوکاندار انڈین نیشنل بنک کی شاخ لنڈن سے وہ ہنڈی دے کر اپنا روپیہ وصول کر لے گا۔ (۱۹۲۳، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی، ۱۲۲). وہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہنڈی کے ذریعہ معقول رقمیں اپنے ضرورت مند عزیزوں کے پاس بھیجتی تھیں ۔ (۱۹۸۷، مجلّہ فنون، لاہور، نومبر، دسمبر، ۳۳۱). بنکنگ چینلز کے ذریعے رقوم بھیجنے اور ہنڈی کے ذریعے رقوم بھیجنے میں بہت کم فرق رہ گیا ہے۔ (۲۰۰۷، جنگ، کراچی، ۵، مئی، ۴). [س :] ۔

---**بَہی** (ـــ فت ب) امث.

وہ کتاب جس میں سے ہنڈی کاٹ کر دی جائے، چیک بک. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ہنڈی + بہی (رک)] ۔

---**بِھجوانا** ف مر.

کسی شخص کے نام رقعہ بھیجنا کہ حامل رقعہ کو روپیہ ادا کیا جائے۔ افریقہ سے جو ہنڈی آئی تھی وہ نوکر کے ہاتھ بنک بھجوائی تھی۔ (۱۹۲۳، روزنامچہ، حسن نظامی، ۸۱).

---**بُھنانا** محاورہ.

ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا۔ موجودہ بینکوں کا ایک نہایت اہم عمل قصیر المیعاد (کم میعاد) قرضے جاری کرنا ہے ـــــ انھیں قصیر المیعاد قرضوں کی ایک شکل ہنڈی بھنانا بھی ہے ۔ (۱۹۷۳، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۰ : ۱۸۰).

--- **بھیجنا** ف مر.

کسی شخص کے نام رقعہ بھیجنا کہ حامل رقعہ کو روپیہ ادا کیا جائے۔ اس نے اطمینان سے وجیانگر کے خزانے کے نام ایک ہنڈی بھیجی۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۱۵۳).

---**پٹنا** محاورہ.

ہنڈی کی رقم مل جانا، ہنڈی کا روپیہ وصول ہونا، ہنڈی کا بھننا۔

جس کا تو دوست ہوا اُس نے خزانہ پایا
خط لکھا جس کو اسی شخص کی ہنڈی گئی پٹ

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۱۲).

---**پَر پیچی لکھنا** محاورہ.

ہنڈی کو ادائی کے لیے کسی کے پاس بھیج دینا. (ماخوذ : جامع اللغات).

--- **پہ ہُنڈی آنا** پہ ہُنڈی آنا محاورہ.

(کسی ملک سے) بہت روپیہ پیسہ بھیجا جانا۔

آتی ہے چلی ملکوں سے ہنڈی پہ جو ہنڈی
جو سر ہے چھپے) چوہے (کا سو مزے میں ہے وہ منڈی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۱۷۳).

---**دَرشَنی** (ـــ فت د، سک ر، فت ش) امث.

ایسی ہنڈی جس سے بہت جلد یا فوراً رقم وصول ہو جائے، وہ ہنڈی جس کے دیکھتے ہی روپیہ ادا کیا جائے۔

وہ ساتھ ہنڈی درشنی لے دوارکا میں جب گئے
کوٹھی کو سانول ساہ کی واں ڈھونڈھتے ہر جا پھرے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۲۳۲). [ہنڈی + درشنی (رک)] ۔

---**سِکارنا/ سِکھارنا** محاورہ.

ہنڈی کا روپیہ دینا، ہنڈی کی ادائی کرنا نیز وصول کرنا۔

سیمیں تنوں کے بوسے خط آئے تو ملیں گے
دینار دیں مہاجن ہنڈی سکھارنے پر

(۱۸۷۸، سخن بیمثال، ۳۹). بازار میں گھومتا رہا اور کئی ساتھیوں کی ہنڈیاں سکھاریں ۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱ : ۱۰۸). باہر کے مال کی ہنڈیاں فوراً سکار دیتے ۔ (۱۹۳۵، بیگمات شاہان اودھ، ۶).

---**سیاہ جوگ** (ـــ کس س، وج) امذ.

وہ ہنڈی جس کا روپیہ کچھ میعاد پر ملے. (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ہنڈی + سیاہ (رک) + جوگ (رک)] ۔

---**کَرانا** محاورہ.

ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ کے لیے رقعہ یا چیک بھیجنا، ساہوکار کے ذریعے رقم بھجوانا ۔ ایک دفعہ سادھو وارد ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ ہم کو دوارکا کی ہنڈی کرانی منظور ہے۔ (۱۸۵۵، بھگت مال اردو، تلسی رام، ۳۲۸).

---**کَرنا** محاورہ.

ایک جگہ سے روپیہ کے لیے دوسری جگہ رقعہ یا چیک بھیجنا، ساہوکار کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ پہونچانا. (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- **کھری کَرنا** محاورہ.

ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا. (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

--- **کھڑی رَکھنا** محاورہ.

ہنڈی کو کسی سبب سے ملتوی رکھنا. (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---**میعادی** (ـــ ی مع) امث.

وہ ہنڈی جس کا روپیہ ایک خاص میعاد کے بعد ادا کیا جائے. (ماخوذ : جامع اللغات). [ہنڈی + میعادی (رک)] ۔

---**وال** امذ.

ہنڈی والا، ہنڈی کا کاروبار کرنے والا، ساہوکار؛ بینکار؛ مراد : دولت کا انبار رکھنے والا، امیر کبیر، زردار۔

بنا کے نیاریا زر کی دکان بیٹھا ہے
جو ہنڈی وال تھا وہ خاک چھان بیٹھا ہے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۲۴۸). ہنر کی بدولت دولت دنیا حاصل کی ہنڈی وال کہلائے ایک پرچہ کاغذ سے لاکھوں روپیہ صدہا کوس تک پہونچائے۔ (۱۸۴۵، پالی گلاٹ، ۲۵). [ہنڈی + رک : وال (۲)]۔

ہُنڈی (۲) (ضم ہ، سک ن) امث.
چوبی موٹھ جس کے منہ پر چھوٹی قسم کا زیور جما کر جڑائی کا کام کیا جاتا ہے۔ (اپ و، ۴: ۷۵). [انگ : Handle کا بگاڑ]۔

ہَنڈے (فت ہ، سک ن) امذ؛ ج.
ا۔ **ہنڈا (رک) کی جمع۔** دہی بڑے والیاں ہنڈے سر پر لیے پھرنے لگیں۔ (۱۸۷۴، انشاء ہادی النساء، ۱۶۰)۔ میکے سے چھٹی یعنی چھوچھک آتی ہے ---- گھی کے ہنڈے، مرغوں کی کھانچیاں، عقیقے کے بکرے۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد دہلوی، ۱۸). سب کو نمبر سے تین تین ہنڈے پانی ملتا ہے۔ (۱۹۸۵، نیا اردو افسانہ (انتخاب تجزیے اور مباحث)، ۲۲۱). ۲۔ **گیس کے لیمپ۔** لڑکیوں نے اپنے ہاتھوں میں روشن ہنڈے اور لالٹینیں تھام رکھی تھیں۔ (۱۹۹۱، گناہ کی مزدوری، ۱۰۸).

ہَنڈیا (فت ہ، غنہ، سک نیز کس ڈ) امث.
ا۔ **پتیلی کی طرح کا ایک مٹی کا بنا برتن جس میں کھانا پکاتے ہیں، ہانڈی، مٹی کی دیگچی۔** مثل مشہور ہے ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹے۔ (۱۸۲۳، حیدری، مختصر کہانی، ۱۶۳). گھوسن کم سن اور سفید پوش تھی، سر پر دودھ کی ہنڈیا، قریب سے گزری۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۴۷۱). ایک ہنڈیا میں کچلہ دس ۱۰ تولہ کو ---- اور تین سیر پانی ڈال کر درمیانی آگ پر پکاتے رہیں۔ (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۱۶۴). کتے کی جون میں ---- ایک گھر میں گیا اور ہنڈیا میں منہ ڈال دیا۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۰۳). ۲۔ (کنایۃً) **ترکاری، سالن، لادن وغیرہ، پتیلی میں پکایا ہوا کھانا۔** لوگوں نے اس پھیکی سیٹھی دیوانی ہنڈیا کو بھی مزے لے لے کر کھایا۔ (۱۹۱۷، خطوط محمد علی جوہر، ۶). اس کے بعد وہ اس کے گھر آئے وہاں دیکھا کہ اس کی بیوی کی ہنڈیا جوش کھا رہی ہے۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲: ۲۹). ترکاریوں کا سالن بناتے اور ہنڈیا بیچ کر زندگی کے دن گزارتے۔ (۱۹۷۸، روشنی، ۳۵۱). دن میں تین مرتبہ چولھا پھونکنا، ناشتہ سب کو کھلانا، ہنڈیا تیار رکھنا --- یہ سب کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۹۰). ۳۔ **مٹی اور شیشے کا بنا برتن جس میں موم بتی یا چراغ وغیرہ جلاتے ہیں۔** (مہذب اللغات). [پ : ، س:]۔

--- اُتارنا ف مر.
ہنڈیا پکنے کے بعد چولھے پر سے اُتارنا۔ (اپ و، ۳: ۱۷۱).

--- اندر ہی اندر پکنا محاورہ.
کسی معاملے پر چپکے چپکے گفتگو ہونا، اندر ہی اندر آپس میں منصوبہ بنانا۔ کیا جانے کیا بھید ہے، اندر ہی اندر ہنڈیا پک رہی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۷۸).

--- بگھارنا ف مر.
گھی یا تیل میں پیاز کڑکڑا کر دال میں ڈالنا، داغ کرنا، مسالے کو گھی میں بھون کر ترکاری گوشت وغیرہ کی ہنڈیا میں ڈالنا۔ (اپ و، ۳: ۱۷۱).

--- بن جانا محاورہ.
(عور) **کھانا پکنا۔** جس ہنڈیا میں ہاتھ لگایا ایسی بن گئی کہ واہ واہ۔ (۱۹۹۲، فرہنگ اثر، ۳: ۲۵۷)۔

--- بھوننا محاورہ.
سالن بھوننا، تڑکا دینا۔ امی نے ابو کے سامنے ہنڈیا بھونتے ہوئے کئی بار ڈوئی کو فضا میں لہرایا۔ (۱۹۸۱، تماشا کہیں جسے، ۱۶۲).

--- پکانا ف مر؛ محاورہ۔
ا۔ **سالن ترکاری وغیرہ پکانا، کھانا پکانا۔** چھوٹی ہنڈیا پکانے والے دیگ نہیں پکا سکتے۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۷۷). کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ ہنڈیا پکاتے ہوئے ذہن میں شعر کلبلانے لگتے ہیں۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۸۵). کہتے ہیں کہ ہنڈیا پکانے بیٹھتے تو وہ بھی خوب پکاتے تھے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۷۹). ۲۔ **منصوبے بنانا؛ خیالی پلاؤ پکانا نیز سازش کرنا۔** تم نے تو ایسی ہنڈیا پکائی ہے کہ یہ واقعہ جو پیش آیا اس کا پہلا اُبال ہے۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۲۱۲). جن کی ہمدردی نپولین کے زوال سے قبل اور بعد میں بھی فرانسیسیوں کے ساتھ تھی، اپنے اپنے حوصلوں کی ہنڈیا پکا رہے تھے۔ (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید، ۵۸).

--- پکنا ف مر؛ محاورہ۔
ا۔ **کھانا پکنا۔** آئے گئے سے ملنا، بات چیت کرنا اور خاطر تواضع بھی کرتی رہتی تھیں، ساتھ ساتھ ہنڈیا بھی پکتی رہتی تھی۔ (۱۹۶۷، ادیبہ، ۹۳). ۲۔ **چرچا ہونا، کھسر پھسر ہونا، کھچڑی پکنا۔** واہ حضور ہم سے تو ذکر بھی نہ کیا آپ نے، یہ اندر ہی اندر ہنڈیا پک رہی ہے۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۱۰۸). جنون کا زور بہت چڑھا ہے تو شہر بھر میں ہنڈیا پکنے لگی کہ اس گل دیگر شگفت۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷۸۱). ۳۔ **سازش ہونا، منصوبے بننا۔** آزاد پاشا کو یہ خبر ہی نہ تھی کہ یہاں کچھ اور ہی ہنڈیا پک رہی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۴۴۰). تم بڑی سیدھی ہو، اری بہن میں آئی کس لیے ہوں، اسی لیے کہ تم کو اطلاع دوں کہ یہ ہنڈیا پک رہی ہے تم اپنا بندوبست کرو۔ (۱۹۰۳، بچھڑی ہوئی دلہن، ۵۸). جب کئی مہینے اس طرح گزر گئے تو محل والوں میں پھر ہنڈیا پکنی شروع ہوئی۔ (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۲۸۶). ۴۔ **گپ شب اُڑنا؛ صلاح و مشورہ ہونا۔** اندر ہی اندر کچھ ہنڈیا پک رہی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۷۸). ۵۔ **گٹھ جوڑ ہونا، میل جول ہونا۔** اب تو چاندی ہے آپس میں ہنڈیا پکنے لگیں کہ واللہ ایسا موقع پھر تو کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۲۴). ان تحریروں سے کھٹی ڈکاروں کی بو آتی ہے جیسے سڑے ہوئے گوشت کی باولی ہنڈیا پک رہی ہو۔ (۱۹۸۳، نئی تنقید، ۱۶).

--- پھیکی رہ جانا محاورہ.
کھانا بے مزہ ہونا، کھانا بے ذائقہ ہونا، کھانے میں نمک مرچ وغیرہ نہ ہونا۔ گیتا کو نمک مرچ لا کر دو ورنہ تمہاری ہنڈیا پھیکی رہ جائے گی۔ (۱۹۸۲، پرایا گھر، ۳۵).

--- تیّار ہونا ف مر.
ہنڈیا پک جانا۔ (اپ و، ۳: ۱۷۱).

--- ٹھونکنا محاورہ.
کھانا پکانا۔ بہن تمھیں ہنڈیا ٹھونکنے کا مزا ہے ہم نے نہ تو کبھی پکایا ہے نہ پکانے کی قدر جانتے ہیں۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۳۱۲).

--- جلنا ف مر؛ محاورہ۔
سالن کا آگ کی تیزی سے جل جانا۔ ہنڈیا جلنے لگی، جھٹ دوپٹے سے پکڑ کر اُتار لی۔ (۱۹۸۶، اللہ معاف کرے، ۱۵).

--- چڑھانا ف مر؛ محاورہ۔
ا۔ **ہنڈیا کا پکنے کے لیے چولھے پر رکھا جانا، دال یا سالن یا ترکاری پکنے کو رکھنا۔** رضیہ نے ماچس گھس کر چولہا جلایا ہنڈیا چڑھائی۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۹۳). ۲۔ **کمانا، مزے**

دار کھانے کھانا، خوب عیش کرنا، اپنا پیٹ بھرنا نیز بے وقوف بنانا۔ شاہ صاحب ایک ہی مرشد بڑے ہی رنگ باز ہیں ۔۔۔۔ عمامۂ زور برسر گوکھوں کو پھانس پھونس کر ہنڈیا چڑھاتے ہیں اور بیوقوفوں کو اور بھی اُلو بناتے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۱)۔ ۳۔ رشوت لینا، روپیہ ہاتھ لگنا، رشوت ہاتھ آنا۔ (جامع اللغات؛ مخزن المحاورات)۔ ۴۔ اپنا گھر بھرنا۔ (جامع اللغات)۔

---چڑھنا ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ **برتن میں کھانا پکنا، ہنڈیا کا پکنے کے واسطے چولھے پر رکھا جانا، ہنڈیا گرم ہونا؛ مفت کا کھانا پکنا، رشوت ہاتھ آنا۔** اُس نے بہ کشادہ پیشانی ایک سو روپیہ ان کے حوالے کر دیا، چلیے ان کی تو ہنڈیا چڑھ گئی۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۳۶)۔ بیوی، تو پھر کیا ہوا ہنڈیا تو چڑھ جائے گی۔ (۱۹۵۹، ہیرا من طوطا، اشرف صبوحی، ۶)۔ ۲۔ **خوب عیش ہو جانا، مال یا روپیہ وغیرہ ہاتھ لگنا۔** کئی سو آدمیوں کی جان گئی مگر یاروں کی ہنڈیا چڑھی ایک صندوق بہتا ہوا اِدھر آ نکلا اس میں جواہرات تھے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۴۴)۔

---چولھا/چوُلھا (---و مع) امذ.

کھانا پینا، دوپہر یا رات کا کھانا۔ کون وقتوں کی صبح ہوئی ہے، کسی کو بھی ہنڈیا چولھے کا فکر ہے۔ (۱۸۹۱، ایامی ا، ۴۷)۔ [ہنڈیا + چولہا/چولھا (رک)]۔

---چولہا کرنا محاورہ.

کھانا پکانا۔ بکھاں خوشی خوشی ہنڈیا چولہا کر کے دروازے پر کھڑی رفیق کی راہ تک رہی تھی۔ (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۱۳۷)۔

---چولھے سے اُترنا ف مر.

ہنڈیا پک کر تیار ہونا۔ ابھی تک تمھاری ہنڈیا چولھے سے نہیں اُتری؟۔ (۱۸۶۸، مرأۃ العروس، ۱۸۴)۔

---چھوڑنا محاورہ.

جادو کی ہنڈیا بھیجنا، جادو ٹونا کرنا۔ (مہذب اللغات)۔

---داغ کھانا محاورہ.

سالن میں داغ لگ جانا۔ (اپ و، ۳: ۱۷۱)۔

---دَم پَر رَکھنا ف مر.

کھانے کو ہلکی آنچ پر پکنے کے لیے رکھنا۔ ہمارے پرانے زمانے کے مٹی کے چولھے کہ جن میں اولا رکھا جاتا تھا کہ دوسری ہنڈیا دم پر ہلکی آنچ پر رکھی جاسکے۔ (۱۹۸۷، آجاؤ افریقہ، ۲۴)۔

---ڈلیا (---فت ڈ، سک ل) امث.

رک: ہنڈیا ڈوئی جو زیادہ مستعمل ہے، باورچی خانے کا سامان۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [ہنڈیا + ڈلیا (رک)]۔

---ڈوئی (---وج) امث.

۱۔ **کھانا پکانے کے برتن، باورچی خانے کا سامان۔** خود انہوں نے بیوی کے مرنے کے بعد ہنڈیا ڈوئی سے غرض نہیں رکھی۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴: ۲۲۴)۔ ۲۔ **گھر کا مال واسباب، گھر کا سامان، گھر کا اثاثہ۔** یہ ہنڈیا ڈوئی کی فکر میں رہے ادھر خوان سلطنت اُلٹ گیا۔ (۱۹۴۰، ہم اور وہ، ۴۸)۔ [ہنڈیا + ڈوئی (رک)]۔

---روٹی کرنا محاورہ.

کھانا پکانا۔ کچھ ہنڈیا روٹی بھی کرتی ہے یا خالی خولی کتابیں ہی چاٹتی رہتی ہے۔ (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۶۵)۔

---کا اُبال امذ.

ہنڈیا میں پکنے والی شے کا جوش۔ وہ ایک طوفان بے تمیزی کی طرح اُٹھے ۔۔۔۔ اور کچھ عرصے بعد ہنڈیا کے اُبال کی طرح بیٹھ گئے۔ (۱۹۴۲، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۵: ۳۰۶)۔

---کا جھاگ امذ.

ہنڈیا میں پکنے والی چیز کا جھاگ؛ (مجازاً) ناپائیدار چیز۔ سچائی کے دشمن کبھی معزز نہیں رہ سکتے اُن کا علو اور عروج محض ہنڈیا کا جھاگ اور سوڈے کا اُبال ہوتا ہے۔ (۱۹۳۲، تفسیر القرآن الحکیم، مولانا شبیر احمد عثمانی، ۸۱۰)۔

--- کھدبُد ہونا محاورہ.

رک: ہنڈیا پکنا؛ سالن یا ترکاری پکنا؛ چرچا ہونا؛ سازش ہونا۔ (جامع اللغات)۔

---گَرم کرنا محاورہ.

کھانا پکانا نیز رشوت لینا۔ اس نے جو سنا کہ عورت اپنی ضد پر اُتر آئی ہے بغیر ہنڈیا گرم کئے نہیں رہے گی۔ (۱۹۵۹، ہیرا من طوطا، اشرف صبوحی، ۶)۔

---گَرم ہونا ف مر؛ محاورہ.

۱۔ **رک: ہنڈیا چڑھنا؛ ہنڈیا کا پکنے کے لیے چولھے پر رکھا جانا؛ کمانا؛ رشوت لینا؛ اپنا گھر بھرنا۔** (جامع اللغات)۔ ۲۔ **کھانا پکنا، خوشی ہونا۔** (مہذب اللغات)۔

---ماننا محاورہ.

نیاز دلانا، منت ماننا۔ شیخ صدو کا بکرا اور خواجہ کی چادر اور کونڈے ہنڈیا ماننا تو کفر کے برابر ہے۔ (۱۹۱۶، معلّمہ، ۶۷)۔

---میں گُڑ پھوڑنا محاورہ.

کمانا، گھر بھرنا۔ ہمیں پتہ ہے کہ یہ جوان جہان بیوائیں کس طرح ہنڈیا میں گڑ پھوڑتی ہیں۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۳۰)۔

---میں ہاتھ لگانا محاورہ.

کھانا پکانے میں مدد کرنا۔ جس ہنڈیا میں ہاتھ لگایا ایسی بن گئی کہ واہ واہ۔ (؟، فرہنگ اثر، ۳: ۶۵۷)۔

ہَنڈِیاں (فت ہ، غنہ، سک نیز کس ڈ) امث، ج.

ہنڈیا (رک) کی جمع، ہانڈیاں، مٹی کی دیگچیاں۔ لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے منہ بند کر کے ۔۔۔۔ چوبداروں اور خواصوں کے ساتھ بھینگیوں میں بھیجیں۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۰۴)۔ خادم تبرک کی ہنڈیاں اور چھینٹے لائے حضور نے سر جھکا کر چھینٹا بندھوایا، ہنڈیاں چوب دار نے سنبھالیں۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۱۲۵)۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سخت اور برفانی ہوا ان پر مسلط کر دی جس نے ---- ہنڈیاں چولھوں سے اڑادیں۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۷: ۱۱۴)۔

---بَرَسنے لگنا محاورہ.

کثرت سے غذا مہیا ہونا، بہت رزق حاصل ہونا، روپیہ پیسا ملنا۔ ہر ایک توکل کرنے والا یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ ---- اس کے ہاں آسمان سے ہنڈیاں برسنے لگیں گی۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۷۹)۔

ہُنڈِیاں (ضم ہ، سک ن، کس ڈ) امث.

ہنڈی (رک) کی جمع ۔ بعض استاد (ذریعہ معاش کی خاطر) کاتب کے طور پر ہنڈیاں اور اقرار نامے ---- مسجد ہی میں لکھا کرتے تھے ۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۰ : ۶۷۰) .

--- بَٹنا محاورہ.

کثرت سے روپیہ تقسیم ہونا. (فرہنگ آصفیہ) .

ہُنڈِیاں / ہنڈیاوَن (ضم ہ، سک ن، کس ڈ/فت و) امذ.

رک : ہنڈاون. (پلیٹس) . [مقامی] ۔

ہُنڈیت (ضم ہ، غنہ، ی لین) امذ.

ہنڈے بھاڑے والا ، ٹھیکے دار ، مستاجر. (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [مقامی] ۔

ہَنڈیہ (فت ہ، غنہ، سک نیز کس ڈ، فت ی) امث.

رک : ہنڈیا جو فصیح ہے ۔ اس پانی کو ہنڈیہ کلاں میں ڈال کر اس پانی کے ہموزن شہد اس میں ڈال دیں ۔ (۱۲۰۹، ابوعبداللہ ، جامع العلوم وحدائق الانوار (ترجمہ) ، ۱۷۱) . [ہنڈیا (رک) کا ایک املا] ۔

ہُنَر (ضم ہ، فت ن) امذ.

۱۔ گن ؛ ذاتی وصف ؛ خوبی ؛ اچھائی ، سلیقہ (عیب کے مقابل) ۔ اپس کوں پاک کر خدا سوں انپڑنے میں ہنر ہے ، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں ہنر ہے ۔ (۱۶۳۵، سب رس ، ۱۱۲) .

ہیں خوشامد طلب سب اہل دول
غور کرتے نہیں ہنر کی طرف

(۱۷۴۱، دیوان شاکر ناجی ، ۱۲۷) .

عیب سے پاک اور ہنر سے بھرا
کچھ شرارت نہ اُس کے تیر ذرا

(۱۷۹۱، جعفر علی حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۳۱) .

شرط سلیقہ ہے ہر ایک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۲۹۱) .

ہم کہاں کے دانا تھے؟ کس ہنر میں یکتا تھے؟
بے سبب ہوا ، غالب ، دشمن آسماں اپنا

(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۱۵۹) .

عشق میں جلنا ہنر ہے اور رونا عیب ہے
شمع ساں جل جائیں گے آنسو بہانے کے نہیں

(۱۸۸۹، رونق سخن ، ۱۳۸) . سبحان اللہ جناب باری نے ---- کیا کیا بندے پیدا کیے ہیں اور ان کو کیسے کیسے ہنر عطا کیے ہیں ۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳) .

ہنر کیا عیب کیا حق زہے وہ قدرداں میرے
جنھوں نے عمر بھر مجھ کو سمجھ کر بے ہنر چاہا

(۱۹۵۸، تار پیراہن ، ۸۲) . بڑا سعادت مند لڑکا ہے اس میں باپ کے سے ہنر ہیں ۔ (۱۹۸۹، علامہ اقبال سے آخری ملاقاتیں ، ۷۳) . **۲۔ تدبیر ، حکمت ، دانائی ۔**

گماں ہے ہمن پر کہ چندر بدن
کرے کچ ہنر تو یو پاوے دفن

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۱) .

اگرچہ دکھن کے اوّل اہل فن
نہ بولے تھے کوئی اس ہنر کا سخن

(۱۶۵۷، گلشن عشق ، ۲۸) .

کیا نیں زہر نے اس کو اثر کچھ
کروں اب میں جدائی کا ہنر کچھ

(۱۷۸۱، قصہ لیلیٰ و مجنوں (اردو کی منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۰۳)) .

ہے مگر اوّل سے تا آخر ہنر کی روشنی
روشنی علم ہے آٹھوں پہر کی روشنی

(۱۹۲۹، مطلع انوار ، ۷۵) . **۳۔ عمدہ صلاحیت ؛ کسی کام میں مہارت ، کاری گری ، فن کاری ۔**

کھیا سانپ اے رائے تج یو ہنر
کہوں گا و لیکن ہے اس میں خطر

(۱۶۳۹، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۸) .

سمجھ جوٹھ کے بولنے کوں ہنر
ہووے ہر جگہ کنچنی کا گذر

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق) ، ۷۳) . دوسرے نے کہا کہ میرا ہنر یہ ہے کہ میں ایک گھوڑا کاٹھ کا آسمان پر سبز ایسا ہم سنگ صبا بناتا ہوں ۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج ، ۱۰۱) .

ماہر علم و ہنر شیوا بیاں شیریں مقال
راست باز و صلح جو پاکیزہ خو روشن خیال

(۱۹۲۹، مطلع انوار ، ۴۹) . ان کا یہ ہنر مسودہ بینی میں کھلتا ہے ، الفاظ کے سلسلے میں حقیقی اور مجازی معنی اور اساسی محرکات بالکل واضح کرتے چلے جاتے ہیں ۔ (۱۹۹۷، نگارش ، ۱۸۹) . **۴۔ دست کاری ؛ ہاتھ کی کاری گری ، صناعی ، فن ، کلا ۔** یہاں کی ماؤں کی طرح باؤلی محبت نہیں کہ اولاد کو پڑھنے سے روکیں ، ہنر حاصل کرنے سے باز رکھیں ۔ (۱۸۶۸، مراۃ العروس ، ۲۲۵) . میرے آقا کو میرے ہنر کی قدر ہے اس لئے میرے کام کو رونق ہے ۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی ، ۵ : ۳۵۳) . انسان کی ترقی کو اس کے آرٹ بمعنی ہنر کی دریافت اور اس کی دماغی کاوش کا رہین منت بتاتا ہے ۔ (۱۹۷۷، افکار عالیہ ، ۱۱) . تارکشی ، سلمہ ستارے کے کام جیسی دستکاریوں کا تو پوچھنا ہی کیا ، اس ہنر کی باریکیاں تو ان پر ختم تھیں ۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام ، ۱۶۲) . **۵۔ انداز ، ڈھنگ ۔** تحقیق پیدا کیے ہیں ہمیں آدمی کوں لہو پانی سوں ملنے کا ہنر بی سکلائے ہیں ۔ (۱۸۶۸، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۲۸) .

محبت میں سراسر محو ہونے کا ہنر ہور فن
ہے تج درکار اے عاشق کسے درکار نیں تو نیں

(۱۶۷۸، غواصی ، ک ، ۷۲) .

دو چار بار ڈوب کے نکلی سپر سے تیغ
چلنے میں گھٹتی بڑھتی تھی کس کس ہنر سے تیغ

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۵) . شرک کو درمیان سے دور کر دیا اور اپنی قوت ، اسباب اور ہنر پر اعتماد کی بجائے تو نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق مسبّب الاسباب اور (مشکلات میں) آسانی پیدا کرنے والا ہے ۔ (۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ) ، ۴۴) . ان کے اس ہنر میں منطقی سچائیاں بھی ہیں اور تخیلی صداقتیں بھی ۔ (۱۹۹۵، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۰) . **۶۔ ہوشیاری ، چالاکی ؛ علم ، ودیا .** (شبد ساگر) . **۷۔ پیشہ .** (اسٹین گاس) . [ف] ۔

---آشنا (---مدا، سک ش) صف.
ہنر سے واقف؛ ہنرور، صاحبِ ہنر؛ کھرا کھوٹا پرکھنے والا۔ منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر کہ یہ صاحب اخلاق و مروت میں یکتا اور علم دوست و ہنر آشنا ملازمین و معززین سرکار سے ہیں اور اب پنشن دار ہیں، علم فارسی کو خوب جانتے ہیں۔ (۱۸۶۹، دیباچہ اُردوئے معلّٰی (تنقید غالب کے سو سال، ۵)). [ہنر + آشنا (رک)]۔

---آفریں (---مدا، سک ف، ی مع) صف.
ہنر پیدا کرنے والا؛ رک: ہنر مند نیز چالاک، ہشیار، ذہین. (اسٹین گاس؛ فرہنگ آنند راج). [ہنر + ف: آفریں، آفریدن = پیدا کرنا]۔

---بَند (---فت ب، سک ن) صف.
رک: ہنر آفریں. (اسٹین گاس). [ہنر + ف: بند، بستن = باندھنا]۔

---آنا ف مر؛ محاورہ۔
کسی کام یا فن سے واقف ہونا؛ تدبیر یا سلیقہ ہونا۔

آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب
جس سوں وہ یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۴۶).

اے محبت تمام عمر تجھے عاشقی کا نہ کچھ ہنر آیا

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۲۳).

ناکارہ و ناداں کوئی مجھ سا بھی نہ ہوگا
آیا نہ بجز بے ہنری مجھ کو ہنر اور

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۹۶).

جہاں میں صورت تصویر ہوں سراپا خوب
مگر یہ عیب ہے کوئی ہنر نہیں آتا

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، ۶۵). کتابیں پڑھ پڑھ کر باتیں کرنا سیکھ گئے ہو بس یہی ایک ہنر تمھیں آتا ہے۔ (۱۹۷۵، خاک نشیں، ۲۰). مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی بات ----- کہنے کا ہنر آتا ہو۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۱۰۳).

--- بچشمِ عداوت بُزرگ تر عیب اَست کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) عداوت کی آنکھ سے ہنر بھی بڑا عیب معلوم ہوتا ہے۔ سخت کلمہ تو اس کی زبان پر آتا ہی نہیں، مگر ہنر بہ چشم بزرگ تر عیب است کے مصداق اس کی یہ ساری خوبیاں ----- کھٹکتی رہتی ہیں۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱: ۲۹).

---بکار نَیاید چو بَخت بَد باشَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) تقدیر کے آگے عقل اور ہنر نہیں چلتا. (ماخوذ: محاورات ہندوستان؛ جامع الامثال).

---بولنا محاورہ.
خوبی دکھائی دینا؛ سلیقہ ظاہر ہونا۔

شعروں میں مرا خون جگر بول رہا ہے
الفاظ ہیں خاموش ہنر بول رہا ہے

(۱۹۸۷، ثبات، ۱۹).

---بہتر اَز مِلکِ ومالِ پِدَر کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) باپ کے چھوڑے ہوئے مال و دولت سے ہنر بہتر ہے. (خزینۃ الامثال، شاہ حسین حقیقت، ۲۱۵).

---بِین (---ی مع) صف.
مہارت اور کاری گری کی قدر کرنے والا، فن کا قدر دان۔ جو دوست ہیں ہنر بیں ہیں اور جو دشمن ہیں نکتہ چیں ہیں۔ (۱۸۵۷، مینا بازار (احمد خان صوفی)، ۱۸). [ہنر + ف: بیں، دیدن = دیکھنا]۔

--- پارَہ (---فت ر) امذ.
مہارت کا نمونہ، کاری گری کا نمونہ، فن کا نمونہ۔

کسی صراف کو فرصت نہیں جوہر پرکھنے کی
تو کیوں کہتے ہیں معیاری ہنر پارے نہیں ملتے

(۱۹۶۰، رزمی، ک، ۳۸۱). [ہنر + پارہ (رک)]۔

---پَرداز (---فت پ، سک ر) صف.
رک: ہنر پرور. (اسٹین گاس؛ فرہنگ آنند راج). [ہنر + ف: پرداختن/پرداز (رک)]۔

---پَروَر (---فت پ، سک ر، فت و) صف؛ امذ.
فن کی قدر کرنے والا؛ فن کا قدر دان، فن کی سرپرستی کرنے والا شخص۔

ہنر پروران جہان دیدہ کو
فراست شناسان سنجیدہ کو

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۱۰۱).

فیاض، حق شناس، اولوالعزم، ذی شعور
خوش فکر و بذلہ سنج و ہنر پرور و غیور

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۳۵). ان میں سے اکثر و بیشتر بجائے خود علم دوست اور ہنر پرور تھے۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲: ۲۹۰). والی خوارزم علی بن مامون علم دوست اور ہنر پرور بادشاہ تھا۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱: ب). ہنرور شاعر اور ہنر پرور بادشاہ میں جو تلازم عہد عباسیہ سے شروع ہوا تھا وہ حضرت جلیل اور میر عثمان علی خاں پر تمام ہوا۔ (۱۹۸۹، ماہنامہ فاران، کراچی، دسمبر، ۳۱). [ہنر + پرور، پروردن = پالنا سے امر]۔

---پَروَری (---فت پ، سک ر، فت و) امث.
ہنر کی قدر کرنے کا عمل، ہنر کی قدردانی؛ فن کی سرپرستی۔

تفحص میں ہوکے سو سبتکیں
ہنر پروری میں تو خاقان چیں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۲).

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۴).

تجھ اُستادگی جگ پہ ثابت کری
دلیل آج تیری ہنر پروری

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۶). روایت ----- راویان شیریں زباں شکرستان ہنر پروری سے یوں سننے میں آئی ہے۔ (۱۸۷۹، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۱: ۲۱۱). کیا کہنے صاحب اس مصیبت میں بھی یہ ہنر پروری آپ ہی کا حصہ ہے۔ بڑی عنایت ہے۔ (۱۹۴۰، جاہ و

جلال، ۸۹). دائرہ ہنر پروری اور مطبوع طبع دقیقہ فہمان منازل بروج آسمان قدر دانی ہو کر پس۔۔۔۔ ہمارے مطبع میں واسطے طبع کے آئی۔ (۱۹۶۶، تحقیقی زاویے، ۴۹). [ہنر پرور + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---پَسَند (---فت پ، س، سک ن) صف.

رک : ہنرپرور ؛ فن کا قدر دان۔ اگر ہنر مند اور ہنر پسند ہاتھ مل جائیں تو ملک میں تربیت یافتہ بون سائی سونا اُگل سکتے ہیں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۱۳۸). [ہنر + پسند (رک)]۔

---پوش (---وج) صف.

اچھائی کو چھپانے والا، خوبی پر پردہ ڈالنے والا، خوبی کی قدر نہ کرنے والا۔

جب آج ہنر بھی ہے خطاؤں میں تو پھر کیوں
یہ دور ہنر پوش خطا پوش نہیں ہے

(۱۹۴۱، کلیات رزمی، ۸۲). [ہنر + پوش، پوشیدن = ڈھانپنا، چھپانا]۔

---پوشی (---وج) امث.

ہنر چھپانے کا عمل، خوبی ظاہر نہ ہونے دینے کی کیفیت یا حالت۔ طبیعت ابنائے روزگار بیش تر متوجہ عیب جوئی و ہنر پوشی ہے۔ (۱۸۲۴، فسانہء عجائب ۱۶). [ہنر پوش + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---پَیدا کَرنا ف مر ؛ محاورہ.

ہنر سیکھنا، کوئی کام یا فن وغیرہ سیکھنا۔

جہاں میں نام اگر چاہے تو کر کوئی ہنر پیدا
فن تصویر سے شہرہ ہوا بہزاد و مانی کا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۱۲).

---پیشَہ (---ی مج، فت ش) صف.

کسی فن یا وصف یا کسی خوبی کو بطور پیشہ اپنانے والا، ماہر فن، پیشہ ور کاریگر نیز فنکار۔ وہ صناعی دیکھی جس سے ہنر پیشہ گان چین و فرنگ دنگ ہو جائیں، مانی و بہزاد دیکھیں تو نقطہ وار دائرۂ حیرت میں آئیں۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۳۸۵). [ہنر + پیشہ (رک)]۔

---جاننا ف مر.

سلیقہ آنا، فن آنا۔ وہ اپنی بات کہنے کا ہنر خوب جانتے ہیں۔ (۱۹۸۹، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری، ز).

---چاہیے فقرہ.

سلیقہ آنا ہو ؛ ڈھنگ شرط ہے۔ عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے۔ (۲۰۰۵، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، ۷۵).

---چَمَک اُٹھنا محاورہ.

سلیقے کا اظہار ہونا، کمال مشاقی نظر آنا، کاری گری کی مہارت ظاہر ہونا۔ بیان جوش میں خود لطف اللہ خاں کے بیان کا ہنر بھی چمک اٹھا ہے۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۶۴).

---خُداوَند/خواجَہ صف ؛ امذ.

کوئی ہنر یا قابلیت یا خصوصیت رکھنے والا ؛ ہنر مند، فنکار. (اسٹین گاس ؛ فرہنگ آنند راج). [ہنر + خداوند/خواجہ (رک)]۔

---دار صف.

ہنر رکھنے والا، صاحب علم و فن. (اسٹین گاس). [ہنر + ف : دار، داشتن = رکھنا]۔

---دانی امث.

کسی کام یا فن سے شناسائی، سلیقہ مندی، ہنر مندی۔

حدت جوش و طلب چہروں کی ویرانی کرے
خوف سے مبہوت آنکھوں کی ہنر دانی کرے

(۱۹۸۱، فتنہ سامانی دل، ۲۷). [ہنر + ف : دان، دانستن = جاننا + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---دِکھانا/دِکھلانا ف مر.

اپنی مہارت یا کمال دکھانا، فن کا مظاہرہ کرنا ؛ کاری گری کے جوہر دکھانا۔

لے شمشیر ہندی و رومی سپر
دکھائے اپنے جھگڑے کا دونو ہنر

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۵).

حکم شہ کا انوں پر یوں ہوا جب
ہنر اپنا دکھانے کوں لگے سب

(۱۷۶۵، تتمہء پھول بن (اردو، کراچی، اپریل ۱۹۶۸ء، ۱۵)).

ہُنر شناس کو دکھلا ہُنر کہ خوبیِ زر
اگر کھلے ہے تو صرّاف کی نظر چڑھ کر

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۰۷).

ملی ہے میری جس تقریر پر اتنی سزا مجھ کو
دکھایا تھا اُسی میں خیر خواہی کا ہُنر میں نے

(۱۹۳۵، کلیات رزمی، ۴۴۶). آیات لکھنے میں ہنر دکھانے لگے۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۲۲۹). وہاں مطبخوں میں بیٹھے باورچی بھی اپنا ہنر دکھاتے ہیں۔ (۲۰۰۳، دلّی تھا جس کا نام، ۹۵).

---دینا محاورہ.

ہنر سے نوازنا، صلاحیت عطا کرنا، صاحب فن بنانا ؛ سلیقہ سکھانا، بے ہُنر کو ہُنر مند کرنا۔

کاہے کو رکھیے زمانے سے تمتع کی اُمید
بخت دیتا نہیں جس کو یہ ہُنر دیتا ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۷۶).

ہاتھ خالی نہیں رہتا ہے ہُنرمندوں کا
کچھ نہ کچھ ہاتھ میں لڑکے کے ہُنر دیتے ہیں

(۱۸۳۹، اسیر (گلزار علی اکبر آبادی)، د، ۱۱۲).

آسماں سخت مزاجوں کو ہنر دیتا ہے
دیکھ لو ہوتے ہیں فولاد میں جوہر پیدا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۸۷).

---ذاتی کس صفامذ.

ذاتی خوبی، شخصی وصف، خوبی جو بالذات ہو۔

باغِ عالم میں مجھے کج روشی سے کیا کام
راستی سرو کی صورت ہُنرِ ذاتی ہے

(۱۸۷۰، دیوانِ اسیر، ۳: ۳۷۷). [ہنر + ذات (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---رَکھنا ف مر؛ محاورہ.

کسی کام یا فن کا مالک ہونا، خوبی کا حامل ہونا؛ وصف رکھنا.

سیکھے ہے مجھ سے شانہ گرہ مُو کی کھولنے
رکھتا ہوں میں تو یہ ہُنر انگشت کے تلے

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستانِ سخن، ۱۹۴).

---زادہ بے ہُنَر چُوں بُوَد؛ پِدَر ٹڑّہ باشَد پِسَر ٹُوں بُوَد کہاوت.

(فارسی کہاوت) باپ دادا کا اثر کچھ نہ کچھ اولاد میں ضرور آتا ہے. (ماخوذ: محاوراتِ ہندوستان؛ جامع الامثال).

---سَلیقَہ تیرے نہیں، لینا دینا میرے نہیں کہاوت.

بد سلیقہ اور پھوہڑ کے متعلق کہتے ہیں. بٹی تو نے وہی مثل اصل کر دی کہ ہنر سلیقہ تیرے نہیں، لینا دینا میرے نہیں؛ بٹی جیب چلائیو روٹی کھائیو. غضب خدا کا تین ساڑھے تین مہینے کی بیاہی اور نند سے وہ کلمہ کیا کہ غریب کو گھر چھوڑتے ہی بنی. (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۳۲).

---سِکھوانا ف مر.

تربیت دلوانا؛ کسی سے فن کی تعلیم دلوانا. مالکان اپنے غلاموں کو کوئی ہنر سکھوا دیتے ہیں. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۴۳).

---سوز (---وج) صف.

ہُنر یا اہلِ فن کی قدر نہ کرنے والا؛ ناپُرساں.

یہ دَورِ ہنر سوز ستائے گا تجھے بھی
میں تیری طبیعت کو ترَسا دیکھ رہا ہوں

(۱۹۴۱، کلیاتِ رزمی، ۱۱۵). [ہُنر + ف: سوز، سوختن = جلنا، جلانا]۔

---سے م ف.

خوبصورتی یا سلیقے سے؛ مہارت کے ساتھ؛ چترائی سے؛ فنکارانہ انداز سے.

دو چار بار ڈوب کے نکلی سپر سے تیغ
چلنے میں گھٹتی بڑھتی تھی کس کس ہُنر سے تیغ

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۳۱۵).

مژہ پہ دیکھ کے اشکوں کو عقل حیراں ہے
کیا ہے آب ان آنکھوں نے کس ہُنر سے خوں

(۱۸۷۹، عیش، د، ۱۳۶).

---سِیکھنا ف مر.

کوئی کام یا فن سیکھنا، گُر سیکھنا؛ تدبیر اور حکمت جاننا. ہور شربت پیؤ توں بے خودی کا ہنر سیکھوں ہور بے خود ہو کر رہوں. (۱۴۲۸، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۳۰۸).

اثر کرتا ہے نالہ آرزو کا سنگ کے دل میں
ہُنر سیکھا ہے شاید کوہکن سیں تیشہ رانی کا

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۷). اللہ نے چاہا تو یہ بھی کوئی ہنر سیکھ لے گا بھوکا نہیں مرے گا، عزت کی روٹی کھائے گا. (۱۹۸۵، فٹ پاتھ کی گھاس، ۴۵۵).

---شِناس (---فت نیز کس ش) صف.

ہُنر کو پہچاننے والا؛ کھوٹے کھرے کو پرکھنے والا؛ فن کا قدر دان.

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیِ زر
اگر کھلے ہے تو صرّاف کی نظر چڑھ کر

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۰۷).

خود اہلِ فن کی فضا ان کے فن کو راس نہیں
جو عیب جو ہیں وہی خود ہُنر شناس نہیں

(۱۹۴۴، کلیاتِ رزمی، ۱۳۴). اس بے ہنر کو ایک ہنر شناس کی داد و تحسین پر الٹی اور شرمندگی ہی ہوئی. (۱۹۶۷، خطوطِ ماجدی، ۱۷۷). علم دوست اور ہنر شناس نواب نے یہ سب شرطیں منظور کیں. (۱۹۸۸، لکھنویاتِ ادیب، ۷۱). [ہنر + ف: شناس، شناختن = پہچاننا]۔

---فَروش (---فت ف، وج) صف.

(لفظاً) ہنر بیچنے والا؛ (مجازاً) اپنے فن یا مہارت وغیرہ کی نمائش کرنے والا نیز وہ جو اپنے فن یا مہارت کا دعویٰ کرے. (فرہنگِ آنند راج؛ اسٹین گاس). [ہنر + ف: فروش، فروختن = بیچنا]۔

---فَروشی (---فت ف، وج) امث.

فن کو بیچنے کا عمل یا حالت؛ کسی مہارت یا کاری گری سے پیسے کمانے کا عمل؛ مراد: فن کی بجائے مادی مفاد کو ترجیح دینے کا رویہ. خواہ مخواہ کی ہنر فروشی یا ایسے ہی کسی اور غیر شاعرانہ نقص کا نتیجہ نہ ہوں. (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۳۲). [ہنر فروش + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---کالوہا مَنْوانا محاورہ.

فن کا قائل کروانا؛ مہارت یا سلیقے کو تسلیم کرانا. بازیوں کی ایک قسم ---- جس میں استاد خود اپنا جوہر دکھاتے تھے اور اپنی طاقت اور اپنے ہنر کا لوہا منواتے تھے. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۸۷).

---کار صف.

کاری گر، دست کار، ہُنرمند. صوبہ پنجاب میں ہنر کاروں اور پیشہ وروں کی تاریخ خاصی قدیم ہے. (۱۹۸۹، چھوٹی صنعتوں میں سرمایہ کاری، ۴۳). [ہُنر + ف: کار، لاحقۂ فاعلی]۔

---کاری.

ہُنرکار (رک) کا کام یا پیشہ، ہُنرمندی؛ فن کاری. افسانہ ہنر کاری یا لفظوں کی بازی گری یقیناً نہیں ہے. (۱۹۸۶، اوراق، سرگودھا، مارچ اپریل (علامت کے مباحث)، ۲۱۰). ان سے ماہرینِ آثارِ قدیمہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ ---- لوگ ---- ہنر کاری میں کیا درجہ رکھتے تھے. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۰۸). [ہنر کار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---کَرگیا فقرہ.

کمال کیا؛ مکر کر گیا، چالاکی کر گیا.

عقل پہ نازاں ہوں جہاں دار کی
دل نہ دیا اس کو ہُنر کر گیا

(۱۷۸۸، جہاں دار، د، ۷۸).

---کَرنا محاورہ (قدیم).

فن کاری یا مہارت دکھانا؛ کمال کرنا.

سب کے جوہر نظر میں آئے دردؔ
بے ہُنر تو نے کچھ ہُنر نہ کیا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۴). اتنے میں اور ہنر کیا کہ شیشہ پانی کا بھرا ہوا سر پر رکھا اور منہ سے موتی پرونے لگی۔ (۱۸۰۱، مادھونل، ۳۲).

تیرے لیے سو میں ہُنر کر گیا
خرچ فقط زور نہ زر کر گیا

(۱۸۰۶، ایمان، ایمان سخن، ۱۱۳).

---کی پوٹ امث.

مراد: جامع الکمالات آدمی؛ بڑا باکمال آدمی؛ بہت گُنّی شخص. (ماخوذ: مخزن المحاورات؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کھلنا ف مر؛ محاورہ۔

کسی کمال کا اظہار ہونا، خوبی ظاہر ہونا، جوہر کُھلنا، وصف کا اظہار ہونا۔

جو چاہیں یار سے کہیں اغیار غم نہیں
خواجہ کو ہیں غلام کے عیب و ہُنر کھلے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۰۷). ان کا یہ ہنر مسودہ بنی میں کھلتا ہے، الفاظ کے سلسلے میں حقیقی اور مجازی معنی اور اساسی محرکات بالکل واضح کرتے چلے جاتے ہیں۔ (۱۹۹۷، نگارش، ۱۸۹).

---لینا محاورہ (قدیم)۔

ہنر سیکھنا، فنی تعلیم حاصل کرنا۔

ہنروروں میں ہنرورى کر ہنر سوں رہیں گا ہنر لے کچھ کچھ
ہنر یو ہاشم ہنر کہا سچ ہنر میں تو نیں ہنر سوں واقف

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۱۱).

---مَند (---فت م، سک ن) صف؛ امذ۔

۱۔ کسی کام یا فن میں ماہر؛ صاحب جوہر، باہنر؛ باکمال، گنی؛ ماہر۔

بڑا یو ہُنرمند واں کا اہے
خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۰).

ڈوبے تھے ہُنرمند سو پھیر کر
نکل آئے تج دور میں تیر کر

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۹). اگر چاہے کہ سب باتوں میں ہنرمند ہو تو ہر ایک کی شاگردی کر۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز و دلبر، ۳۷۴). مردنے کہا ایک صیّاد ہنرمند کہ آہو اُس کے ہیبت دام سے پاؤں صحرا سے باہر نہ رکھتا۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۲۱۱).

اس کے معنی تو یہی ہیں کہ ہنرمند نہیں
کیوں مجھے دیکھ کے کہتے ہیں نصیب اچھا ہے

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۲۶۵).

مشرق کے حق میں مہلک مغرب سے ہے یہ پیوند
بدنامیوں سے بچ تو اے مصلح ہنرمند

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲، ۳: ۷۸). جہاں دوسرے شعبوں میں ہنرمند اپنے ہنر میں میناکاریاں کرتے ہیں وہاں ---- اپنا ہنر دکھاتے ہیں. (۲۰۰۳، دلی جو ایک شہر تھا، ۹۵). **۲۔ کاری گر، دست کار، صناع؛ کسی پیشے میں تربیت یافتہ۔**

ہنرمند یک سیتی یک بے نظیر
ولے گردش چرخ سوں تھے اسیر

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۶).

بجا ہے باج ان سے لے جو کوئی بیں بجاتے ہیں
ہنرمندوں کا سر اور سب سیں ہے دم ساز نعمت خاں

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۳۲۲).

یارب ! یہ جہانِ گزراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنرمند

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۳۳). سامان تعمیر اور ہنرمندوں کو طلب کرنے کا دستور عباسیوں کے عہد میں بھی جاری رہا۔ (۱۹۶۴، مسلمانوں کے فنون (ترجمہ)، ۲۱). اگر ہنرمند اور ہنر پسند ہاتھ مل جائیں تو ملک میں تربیت یافتہ بون سائی سونا اگل سکتے ہیں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۱۳۸). [ہنر + ف: مند، لاحقہء صفت]۔

---مَندانَہ (---فت م، سک ن، فت ن) صف.

ہنروں مندوں کا سا؛ ماہرانہ؛ پیشہ ورانہ۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ زمین کو اس کی گہرائی تک کھودیں اور ---- سائنس کے ہنرمندانہ طریقوں کو بھی جوت لیں۔ (۱۹۴۴، آتش چنار، ۹۲۵). محمود کے عہد میں ---- بڑی ہنرمندانہ سرگرمی کا اظہار ہوا ۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰: ۳). اور کتنے ہنرمندانہ انداز میں اس نے چھوکروں کو بھگایا ہے۔ (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۱۷۲). [ہنرمند + انہ، لاحقہء صفت و تمیز]۔

---مَند بُھوکا نَہیں رَہتا کہاوت.

کوئی فن یا ہنر جاننے والا آدمی کما کھاتا ہے، ہنر کام کی چیز ہے. (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---مَندگی (---فت م، سک ن، فت د) امث (قدیم)۔

رک: **ہُنَر مندی۔**

ہُنرمندگی اس میں ہے بے حساب
کہ تا پند گیراں کوں ہووے ثواب

(۱۶۴۵، قصہء بے نظیر، ۲۶). [ہنرمند + گی، لاحقہء کیفیت (خلاف قاعدہ)]۔

---مَندی (---فت م، سک ن) امث.

۱۔ خوبی؛ فنی صلاحیت؛ مہارت، چابک دستی، فنکاری؛ ہنرمند ہونے کی حالت یا کیفیت۔

سیوٹ ہنرمندی کے فن کہتے قصیدہ ہوے عیاں
کرنا ہے ٹھارے ٹھار ادا کیوں لازمہ اشعار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۷۸).

دیکھی ایسی نہیں ہنرمندی ہے فقط قدرت خداوندی

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۹). جو انہوں نے کیا وہ یہی تھا کہ اپنی ہنرمندی کی رفتار کو زمانہ موجودہ کے مطابق بنالیا۔ (۱۹۰۳، خیالات عزیز، ۱۳۸). ہاتھی دانت کے بت کے جو قدیم زمانے کی ہنرمندی اور دستکاری کی تخلیق ہے. (۱۹۵۸، پطرس، کلیات پطرس، ۳۸۸). یہ ان کی شاعرانہ ہنرمندی اور قادر الکلامی کا دورِ عروج تھا۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱: ۳۳۷). **۲۔ سلیقہ مندی، سگھڑپن، لیاقت۔** مختار پر واجب و لازم ہے کہ کاروبار مختاری کو اس قدر ہنرمندی و ہوشیاری کے ساتھ چلائے۔ (۱۹۰۲، ایکٹ معاہدۂ ہند، ۱۸۷۲ء، ۱۳). حقیقت یہ ہے کہ لذت اس ہنرمندی کا دوسرا پہلو ہے جو نام نہاد اصول مشق سے ظاہر ہوتی ہے۔ (۱۹۳۵، علم الاخلاق، ۹۱). اگر مزید تحریصات پیش کر

کے اور زیادہ حاجتیں پیدا کی جائیں تو بچوں کی ہنر مندی میں اضافہ ہو جائے گا۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۴۴). مشرق کے بارے میں مخصوص نقطہ نظر سے یہ بیانات جنم لیتے ہیں کون سی مہارت کی ہنر مندی ہے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۵۸). [ہنر مند + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

--- میں طاق ہونا ف مر؛ محاورہ۔

کسی فن میں ماہر ہونا؛ ہنر میں باکمال یا بہترین ہونا۔ ایسے افراد کے نام گنوا دیئے جو اپنے اپنے ہنر میں طاق تھے۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۴۴).

--- ناشِ ناس (--- کس نیز فت ش) صف.

فن کی قدر نہ کرنے والا۔

فریق بند ، ہُنر ناشناس ، خام مذاق
ہے میرا دور تو شہرت ہے وجہ عار مجھے

(۱۹۴۳، کلیات رزمی، ۲۱۹). [ہنر + نا (سابقۂ نفی) + شناس (رک)]۔

--- نامَہ (--- فت م) امذ.

کسی علم یا شاعری کی کتاب. (اسٹین گاس). [ہنر + نامہ (رک)]۔

--- نَوازی (--- فت ن) امث.

کسی فن یا صلاحیت کو نوازنے کا عمل، ہنر یا فن کی قدر شناسی۔ میرزا بن شاہرخ میرزا فن خوشنویسی میں سربرآوردہ اور ہنر مندی اور ہنر نوازی میں شہرۂ آفاق تھا۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵: ۹۷۴). [ہنر + ف: نواز، نواختن = عزت دینا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- نہ دیکھنا محاورہ.

کوئی خوبی نہ پانا؛ ہنر مندی نہ سمجھنا۔ میرے کلام کی مقبولیت محض فضل ایزدی ہے ورنہ اپنے آپ میں کوئی ہنر نہیں دیکھتا اور اعمال صالحہ کی شرط بھی مفقود ہے۔ (۱۹۲۲، اقبال نامہ، ۱: ۲۳۵).

--- وار صف (قدیم)۔

رک: ہنرور؛ صاحبِ علم و ہنر۔

جو اول راگنی بھیروں کی ہے یار
کہے ہیں بھیرویں اس کو ہنروار

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۳). [ہنر + وار (ور (رک) کا اشباع)]۔

--- والا صف؛ امذ۔

رک: ہنر مند. (پلیٹس). [ہنر + والا (رک)]۔

--- وَر (--- فت و) صف.

۱۔ صاحبِ ہنر، باکمال، گنی۔

علی کوں بولیا اے ہنرور دلیر
توں تن پیل دھرنا و چنگال شیر

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۷۹).

سخن سنج کامل ہنرور نہیں
زباں آوراں کا بھی داور نہیں

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۶).

تجھ انگے ہنر نیں رہیا کیں بی کچھ
دیا توں ہنر ہور ہنرور کوں رچھ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸).

ہنرور خردور سخن ور جواں مروت محبت شجاعت نشاں

(۱۷۹۴، جنگ نامہ آصف الدولہ و نواب رام پور، ۸۶).

سچ ہے کہ ہنرور کی نہیں قدر وطن میں
پیش آتے ہیں سب عزت و توقیر سے باہر

(۱۸۳۹، گلزار علی، اسیر اکبر آبادی، د، ۶۱).

بنا کے آئینہ ہیں دیکھتے جو آئینہ گر
ہنرور اپنے بھی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۳۳). ہنرور کے لئے ---- معیار کا عقلی شعور جو اس کے کام کے آغاز کا باعث اور اس کا رہبر ہوتا ہے۔ (۱۹۴۷، مقدمہ اخلاقیات (ترجمہ)، ۱۹۳). مصر کے ہنرور بیت المقدس ---- میں کام کرتے ہیں۔ (۱۹۶۴، مسلمانوں کے فنون، ۲۱).

وداع رنگ کا منظر کسی نے دیکھا ہے
کفن شہید کا پہناؤ اس ہنرور کو

(۱۹۷۵، خروش خم، ۱۸۲). دستِ ہنر مند کی ---- وہ جنبش جس کا پورا شعور بسا اوقات ہنرور کو بھی نہیں ہوتا۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۱۵). مضمون لکھا تھا جس میں اردو شعر و ادب میں ایسے لوگوں کی کمی کا رونا رویا تھا جو ہنرور تو ہوں لیکن نام جو نہ ہوں۔ (۲۰۰۷، ماہنامہ الحمرا، لاہور، مئی، ۴۷). **۲۔ صنعت و حرفت سے واقف، دست کار، صناع، کاری گر۔**

میں نے اس قطعہ صناع سے سر کھینچا ہے
کہ ہر اک کوچے میں جس کے تھے ہنرور کتنے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۲۰). **۳۔ باصلاحیت، قابل، لائق فائق۔** امرا میں سے اس کو سب سے زیادہ محمد بن ابی بکر بن سعد زنگی سے محبت تھی وہ نہایت ہنرور اور شان و شوکت کا شہزادہ تھا۔ (۱۹۰۷، شعر العجم، ۲: ۶۷).

دکھی نہ ہو کہ یہ اَجلاف کا زمانے ہے
ہنروروں پہ کوئی مہرباں نہیں ہوتا

(۱۹۹۳، ماہنامہ افکار (شہرت بخاری)، جولائی، ۳۳). [ہنر + ور، لاحقۂ صفت]۔

--- وَراں (--- فت و) امذ؛ ج۔

ہنر (رک) کی جمع؛ بہت سے ہنرور؛ ماہرین (تراکیب میں مستعمل)۔ کلام اس کا ہنروران سخن اور شاعران نو کہن کے نزدیک چست نہیں بلکہ سست نظر آوے گا۔ (۱۹۹۰، اردو ڈراما کی مختصر تاریخ، ۱۳۸). [ہنرور (رک) + ف: اں، لاحقۂ جمع]۔

--- وَر بھوکا نہیں رہتا کہاوت.

ہنر مند یا کام کرنے والا آدمی کما کھاتا ہے۔ (جامع اللغات).

--- وَر پَسَند (--- فت و، سک ر، فت پ، س، سک ن) صف (شاذ)۔

ہنر مندوں کو پسند کرنے والا، اہل کمال کا قدر دان۔

توں صاحب ہنر اور ہنرور پسند
ہنر کیچ دھن سوں جنم تجھ انند

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۶). [ہنرور + پسند (رک)]۔

---**وَر دَر بے ہُنَرَاں خَر** کہاوت۔
(فارسی کہاوت) بے ہنروں میں ہنر مند گدھے کی مانند ہے؛ بدوں میں اچھا نکو بن کے رہ جاتا ہے۔ (ماخوذ: جامع الامثال)۔

---**وَری** (---فت و) امث۔
ہنرور (رک) کا کام، فنکاری، دست کاری، صناعی؛ سلیقہ، قابلیت، مہارت۔ ہنروری، دستکاری، صناعی، خوش خلقی، نیک سیرتی، مروت، فتوت، جودت، سخا، حلم وحیا، استقامت اور استقلال غرض جتنی اعلیٰ درجہ کی نیکیاں روحانی اور عقلی تھیں سب کی سب رخصت ہو گئیں۔ (۱۸۷۹، رسالہ تہذیب الاخلاق، ا: ۱۴۲)۔ جتنے کمال تھے ان کا زوال آگیا۔۔۔۔ ہنروری، دستکاری صناعی،۔۔۔۔ سب رخصت ہو گئیں۔ (۱۹۱۰، مولوی ذکاءاللہ، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۷۵)۔ ان مباحث کو انہوں نے جس بدیع الاسلوبی اور ہنروری سے عاشقانہ اور جذباتی الفاظ اور اسالیب میں جذب کیا ہے وہ ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ (۱۹۷۴، مسائل اقبال، ۶۱)۔ اس بات میں جھوٹ سچ ملانا پڑتا ہے تب بات بنتی ہے اور یہ ہنروری کا کام ہے۔ (۱۹۹۱، شاخسانے، ۱۲۱)۔ [ہنرور (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---**وَری کَرنا** محاورہ (قدیم)۔
کمال دکھانا؛ کاریگری دکھانا؛ اپنے فن کا مظاہرہ کرنا۔

ہنرورں میں ہنروری کر ہنرسوں رہیں گا ہنر لے کچھ کچھ
ہنر یو ہاشم ہنر کہا سچ ہنر میں تو نیں ہنر سوں واقف

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۱۱)۔

---**وَند** (---فت و، سک ن) صف (قدیم)۔
رک: ہنر مند۔

جو کرنا یکسکا ہنر دیک کر
ہنروند اسے نیں کہتے ہے ہنر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۶)۔ [ہنر + ف: وند (رک)]۔

---**وَندی** (---فت و، سک ن) امث (قدیم)۔
رک: ہنر مندی۔

ہنروندی صفائی لئی کدھاں یو کس کے خط میں نیں
مجھے خبریز لگتا ہے پیاری کا جگت سوں خط

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۰۱)۔ [ہنروند (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---**ہاتھ میں پڑا ہونا** ف مر؛ محاورہ۔
ہنر آنا؛ کسی کام میں کمال حاصل ہونا۔ اگر کوئی ہنر ہاتھ میں پڑا ہوتا ہے ضرورت کے وقت کام آتا ہے، یہ ایک مشہور بات ہے۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس (دیباچہ)، ۴۴)۔

ہُنَرار (ضم ہ، مغ) امذ (قدیم)۔
رک: ہنڈار۔ (پلیٹس)۔ [ہنڑا (رک) کا ایک املا]۔

ہِنری (کسرمج ہ، سک ن) امث۔
(طبیعیات) امریکی ماہر طبیعیات جے ہنری کے نام پر برقی رو (امالہ) کی بین الاقوامی اکائی کا نام جو ایک بند برقی دور میں ایک وولٹ کی برقی قوت مہیا کرتی ہے۔ مقناطیسی میدان کی وسعت اور اس میدان کو قائم کرنے کے لیے جو برقی رو درکار ہوتی ہے، اس کا تعین ایک اہم برقی پیائش ہے، اس پیائش کو امالہ اور اس کی اکائی کو ہنری کہتے ہیں۔ (۱۹۷۰، زعمائے سائنس (ترجمہ)، ۲۲۷)۔ [انگ: Henry]۔

---**مارٹینی رائفل** (---سک ر، ی مج، کس مج، فت ف) امث۔
ایک رائفل جو اپنے موجد (ہنری مارٹن) کے نام پر مشہور ہے۔ شعر کیا ہنری مارٹینی رائفل کی گولی تھی جو ہرنوں کے دل پر لگی۔ (۱۹۳۰، چار چاند، فراق دہلوی، ۳۰)۔ [انگ: ہنری مارٹن (علم) + ی، لاحقۂ نسبت + رائفل (رک)]۔

ہُنَری (ضم ہ، فت ن) صف۔
رک: ہنرور؛ ذہین۔ تو ایسا عقلمند ہور ہنری تھا۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت))۔ [ہنر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ہُنڑار (ضم ہ، مغ) امذ۔
بھیڑیا، ہنڈار۔ (پلیٹس)۔ [ہنڈار (رک) کا ایک املا]۔

ہَنڑیا (فت ہ، مغ، کس ڑ) امث (قدیم)۔
رک: ہنڈیا۔ (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

ہَنس (فت ہ، ن) امث۔
رک: ہلس؛ ہرس، ہل کی لکڑی۔ (پلیٹس)۔ [ہلس (رک) کا ایک تلفظ]۔

ہَنس (فت ہ، غنہ نیز سک ن) امذ۔
۱۔ لمبی ٹانگوں لمبی گردن پتلی چونچ والا بطخ سے مشابہ ایک سفید آبی پرندہ جس کے بازو پر چند سرخ پر بھی ہوتے ہیں عموماً بڑی بڑی جھیلوں میں رہتا ہے (پرانے زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ موتی کھاتا ہے)۔

سیکائی چاک گج ہنس کوں پھلائی پھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ا: ۲۸۷)۔

توں ہے سادھ سادھوؤں کی انس
کیوں کا گا ہوون چاہیں ہنس

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۵۶)۔

بدن مخمل یا ہے صندل ڈگاں ہے ہنس قدم رسمس
ندا بلبل رخت گل گل ہے تس پر تل بھنور وہ وہ

(۱۶۷۲، شاہ سلطان ثانی، د، ۸۹)۔ عود سوز کوئی جھاڑ کی صورت کے تھے کوئی ہنس کی صورت کے تھے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۷)۔ کبھی تو شارک اور طوطے اور کبوتر اور لال اور ہنس اور سارس اور طاؤس وغیرہ پرندگان کی بازی اور ناچ اور لڑانے کا شغل ہے اور کبھی پتنگ بازی کا شوق۔۔۔۔ فرماتے ہیں۔ (۱۸۵۵، بھگت مال اردو، ۱۲۲)۔

جیتا نہیں ہے موتی کے دانے بغیر ہنس
رکھتے ہیں آدمی سے سوا جانور طمع

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۸۸)۔ بعض ایسے بھی پرند ہیں جو۔۔۔۔ سردی سے مجبور ہو کر تلاش غذا میں ہمارے ہاں آ کر پناہ لیتے ہیں مثلاً ہنس و راج ہنس وغیرہ۔ (۱۹۱۰، مبادی سائنس، ۶۶)۔

نیل سرقاز بطیں ہنس ہزاروں سرخاب
سندری بن ہے جو دیکھو تو مدھو بن کا جواب

(۱۹۶۲، ہفت کشور، ۲۵۹)۔ وہ کبھی کبھی اپنے ہنسوں کی رتھ پر سے اتر کر جنگلوں میں اس کے ساتھ شکاری کے لباس میں ہو لیتی تھی۔ (۱۹۸۷، حصار، ۷۷)۔

بیٹھے ہیں اب جو ریت کے ٹیلے پہ مضمحل
یہ ہنس اُڑ کے آئے تھے تالاب کے لیے

(۲۰۰۵، مکالمہ (سحر انصاری)، کراچی، ۱۴: ۱۴۱). **۲۔ ایک خیالی پرند جو دودھ کو الگ اور پانی کو الگ کر دیتا ہے۔** ہنس سار کا جانور ہوتا ہے تو دونوں کوں بھی جدا کرتا ہے اگر دود کوں پیتا ہے تو پانی کوں چھوڑتا ہے۔ (۱۷۶۵، چھ سرہار، ۷۶). **۳۔ گھوڑے کی ایک قسم کا نام.** (پلیٹس). **۴۔ (i) (موسیقی) راگوں کی تقسیم کے مطابق کافی ٹھاٹھ کی ایک راگنی۔** اس راگ کو بہت سے راگوں سے بچا کر گانا پڑتا ہے جس میں ـــــ ہنس دھن، بھاگڑا وغیرہ ہیں۔ (۱۹۷۷، نورنگ موسیقی، ۱۶۸). **(ii) (موسیقی) ایک تال کا نام، ہنسک.** (شبد ساگر). **۵۔ قدیم دوہے کی تئیس اہم قسموں میں سے ایک نئی قسم کا نام جس میں ۴۸ ماترائیں ہوتی ہیں۔** ان میں تئیس قسم کے خاص دوہے مانے جاتے ہیں جن کے نام ـــــ حسب ذیل ہے ـــــ (۹) ہنس = ۱۴ گرو ۲۰ لگھو = ۴۸ ماترائیں۔ (۱۹۸۴، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۲۴۹). **۶۔ پاک روح؛ برہما، پرماتما؛ اعلیٰ قسم کا بیل؛ پہاڑ؛ ایک قسم کا مندر؛ ایک خاص قسم کے سادھو؛ ایک منتر.** (جامع اللغات؛ شبد ساگر). **۷۔ گلے کے گردا گرد کی ہڈی، کھوے سے اوپر کی ہڈی، ہنسلی.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). **۸۔ (مجازاً) مرغ روح، روح، آتما، جان.** (فرہنگ آصفیہ). **۹۔ سورج کا ایک نام۔** بھاگ اور ہنس بھی سورج کے دو نام ہیں اس لیے ملتان کے دو ہم معنی نام بھاگ پور اور ہنس پور بھی سنسکرت کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۱: ۵۴۷). [س:]۔

--- راج امذ.

۱۔ بڑی جھیلوں میں رہنے والی سفید بڑی بطخ جس کی چونچ اور پر سرخ رنگ کے ہوتے ہیں؛ رک: راج ہنس۔

کہاں چل سکوں چال ہنس راج کی
کہ شرمندگی مجکو اس لاج کی

(۱۶۹۹، نور نامہ، شاہ عنایت، ۳۱). میں نے کہا، شہاب صاحب ـــــ میں تو ایک چھوٹا آدمی ہوں، احساس کمتری کا مارا ہوا ـــــ ہنس راجوں میں کوا ہوں۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۶۱۹). **۲۔ ایک قسم کی بوٹی جو برسات میں دیواروں پر اُگتی ہے (دواؤں میں کام آتی ہے)۔** بائیں دروازے کے دونوں طرف پیتل کے خول میں اسٹینڈ پر گملے رکھے ہیں جن میں سدا بہار ہنس راج کے پودے لگے ہیں۔ (۱۹۴۷، ظلمت نیم روز، ۵۶). **۳۔ ایک قسم کا پودا جس کے ڈنٹھل بالوں جیسے اور بڑے بڑے نرم پتے ہوتے ہیں پانی کے کنارے یا برفانی پہاڑوں پر کثرت سے ہوتا ہے فارسی میں پر سیاؤشاں یا پرسیاوش کہتے ہیں لاط:** Adiantum capillus veneris. (پلیٹس). **۴۔ ایک قسم کا چاول.** (پلیٹس). [ہنس + راج (رک)]۔

--- کو موتی چگانا محاورہ.

کسی قیمتی شے کی ناقدری کرنا نیز بے وقوفی کا کام کرنا۔

ہنس کو موتی چگاتا ہے سدا یہ بے تمیز
پوست کھینچے ہے ہما کا دے کے مشت استخواں

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۲۳۸).

--- کی چال چلنا محاورہ.

نقالی کرنا، بے سوچے سمجھے ریس کرنا (عموماً کوّے کے ساتھ مستعمل)۔

رقیب اب اوس کے گھر کی راہ مت میری طرح تولے
چلے گر چال کوا ہنس کی تو اپنی بھی بھولے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۲۰۳).

بن گیا تھا اندھیرے گھر کا چراغ
ہنس کی چال چلتا تھا وہ زاغ

(۱۸۶۱، دیوان اختر، ۹۷۲). یہ ہنس کی چال چلنے والا کوا اپنی چال بھی بھول گیا۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۱۱۹). اس کشمکش میں اس کا حال اسی کوّے جیسا ہے جو ہنس کی چال چلا تو اپنی چال بھی بھول گیا۔ (۲۰۰۴، زرگرفت، ۱۵۳).

--- کی سی گردن امث.

مراد: لمبی گردن؛ خوبصورت گردن۔ اس نے پشت کی طرف کرسی پر اپنی نازک اور ہنس کی سی گردن ڈال دی۔ (۱۹۶۶، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن، ۳۰۱).

ہَنس (فت ہ، غنہ) امذ.

ہنسنا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل)۔

اپنے سایہ سے یہ کہتا ہوں کہ تو ہی ہنس بول
کچھ تو بہلے غم ہجراں میں طبیعت میری

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۵۵).

حجروں میں ہنس رہے ہیں پرانے حرم فروش
ارباب انتظام کی غیرت علیل ہے

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۶۶). بتایئے اس لطیفے پر کوئی کتنا ہنس سکتا ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۴۳).

--- بول کر م ف.

ہنسی خوشی؛ شاداں و فرحاں حالت میں؛ پر لطف مشاغل اور پر لطف باتوں میں۔

یہ بھی صحبت ہے یادگار وحیدؔ
خوب ہنس بول کر سحر کی آج

(۱۸۹۲، وحید الہ آبادی، انتخاب وحید، ۴۶).

اگر کٹ سکے وقت ہنس بول کر
تو ہنس بول لیں لوگ جی کھول کر

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرا، ۴۶).

--- بول کر بسر کرنا ف مر.

شادمانی اور خوشدلی کے ساتھ زندگی گزارنا. (ماخوذ: سرمایۂ زبان اردو؛ جامع اللغات).

--- بول کر گزارنا ف مر.

خوش دلی کے ساتھ گزارنا، ہنسی خوشی سے بسر ہونا۔

رات ہنس بول کر گزارتے تھے
صبح سب اپنے گھر سدھارتے تھے

(۱۸۷۱، شوق لکھنوی، فریب عشق، ۵).

--- بول کر گزرنا ف مر.

ہنسی خوشی اور چہل پہل میں بسر ہونا۔

پڑا رویا کرے وہ داغ بیکس اس طرح تنہا
کہ جس کی رات دن ہنس بول کر گزری ہو یاروں میں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۵۶).

--- بول کے م ف.

رک : ہنس بول کر ؛ ہنسی خوشی بات کرکے ۔ دو چار گھڑی پاس بیٹھ کر ہنس بول کے معلوم نہیں کہاں چلا جاتا ہے ۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۱۷).

تم تو ہنس بول کے دشمن سے بسر کرتے تھے
مجھ کو دیکھو کہ اکیلا شب ہجراں میں رہا

(۱۹۱۹، در شہوار بیخود، ۱۲).

بدمست ہیں یار اور وقت گل و مل
ہنس بول کے کاٹ زندگانی یہ ہے

(۱۹۳۸، رباعیات عمر خیام (ترجمہ)، ۱۰).

دو دن کی یہ محفل ساقی رندوں سے ہنس بول کے کاٹ
ہم پھر اپنی راہ لگیں گے تیرا ہمارا ناتا کیا

(۱۹۵۸، شہر آذر، کلیات مصطفیٰ زیدی، ۱۶۷).

---بول لینا ف مر ؛ محاورہ ۔
ہنسی خوشی سے وقت گزارنا، ہنسی مذاق کرنا، ہنسی خوشی سے بات چیت کرنا ۔

اگر کٹ سکے وقت ہنس بول کر
تو ہنس بول لیں لوگ جی کھول کر

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرا، ۴۶). بیاہ، برات، چھٹی، عقیقہ کہنے کو جو چاہے ہوں مگر اصلی غرض یہی ہے کہ چار عورتیں جمع ہو گئیں اور ہنس بول لیں ۔ (۱۹۳۶، نالہ زار، ۳). وہ ایک گوشہ و توشہ تھا، چند مفلس و بے نوا ایک جگہ فراہم ہو کر ہنس بول لیتے تھے ۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۵۲).

---بولنا ف مر.
ہنسی خوشی سے بات چیت کرنا ۔

کیا غیر کے ہنس بولنے سیں ہم عتاب اوسکوں
دیا سن کر سخن میرا محبت سیں جواب اوسکوں

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۳۴).

---پڑنا ف مر.
دفعتہ ہنسنے لگنا، اچانک ہنسی آجانا ۔

ہوا بیل خوش جو ہنر ہت چڑیا
یو سن شاہزادہ سہج ہنس پڑیا

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۱۱). ایک کوں ایک دیکھ دونو ہنس پڑیاں بارے بعد از ملاقات بات میں لی بات دونوں سکی ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۸۵).

ہنس پڑی شاہزادی سن یہ بات
کہا او لال کتنی ہے بد ذات

(۱۷۹۱، جعفر علی حسرت، طوطی نامہ، ۱۳۵).

ہنستے ہوئے کو دیکھ کر آجاتی ہے ہنسی
قاتل بھی ہنس پڑا مرے زخم جگر کے ساتھ

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۲۴). اسپر کل انگریز اور میمیں ہنس پڑیں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶). راہ میں ایک کبڑے کو دیکھا جس کی صورت دیکھ کر مصیبت زدہ ہنس پڑے ۔ (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ، ۱ : ۲۵۵). بچوں نے میرے ساتھی کو دیکھا اور مجھ پر ہنس پڑے ۔ (۱۹۶۵، کہانی مجھے لکھتی ہے، ۹۷). اباجی کی اس دلیل پر گورنر قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔ (۱۹۹۷، میرے جیون کی کچھ یادیں (ترجمہ)، ۱۲۱).

---خُلق (---ضم خ، سک ل) صف.
جو ہنس کر ملے، خوش خلق، ملنسار ؛ خوش طبع، خوش مزاج، شگفتہ رو ۔ مہرافروز اگلے وقتوں کی ایک ---- سادہ دل، ہنس خلق، ملنسار بیوی تھی ۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہرافروز، ۱).

زندہ دل بن کے رہو ، تم کو گلستاں کی قسم
رہو ہنس خلق ، تمہیں لالہ و ریحاں کی قسم

(۱۹۲۸، سلیم پانی پتی، افکار سلیم، ۳۰۳). [ہنس + خلق (رک)] ۔

---دِلی (---کس د) امث.
خوش دلی، خوش مزاجی ۔ تمہاری چتون آج بہت بدلی ہوئی ہے، ہنس دِلی سے بات نہیں کرتے ۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۱۸۵). [ہنس + دل (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت] ۔

---دینا ف مر ؛ محاورہ ۔
بے ساختہ مسکرا دینا نیز مذاق اُڑانا، دل لگی کرنا ۔

جنونِ عشق سے یہ حال ہے اپنا کہ ہم وحشی
کبھی ہنس دے کے روتے ہیں کبھی رو رو کے ہنستے ہیں

(۱۸۰۹، جراءت، د، ۲۶۹).

ہنس دیا تو نے تو گویا تیرے دانتوں سے صنم
عقدۂ مشکل دہانِ تنگ کا حل ہو گیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۳۷).

کیا اثر الٹا تھا میری سرگذشت عشق کا
دوستوں نے ہنس دیا سن کر عدو رونے لگا

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، امیر اللہ، ۷۰). یہ سارا نظام کھلکھلا کر ہنس دے گا ۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۱۲).

اس نے دیکھا ہنس دیا اک رسم جاری ہو گئی
کیا ہوا دنیا کو کیا حالت ہماری ہو گئی

(۱۹۶۷، (ارم لکھنوی) دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲ : ۵۱). آپ کی یہ بلی ---- بلی ؟ کنگ ہنس دیا ۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۱۲۸).

---سکنا ف مر ؛ محاورہ ۔
خوش ہونا، ہنسنا ۔ میرا جسم بذات خود بے جان گوشت پوست اور ہڈیوں کا پنجرہ ہے اس پنجرہ کی اپنی کوئی حرکت نہیں ہے، نہ یہ سوچ سکتا ہے، نہ محسوس کر سکتا ہے، رو سکتا ہے اور نہ ہنس سکتا ہے ۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۴۴۶).

---کر م ف.
مسکرا کر ؛ خوش ہو کر ؛ خوش دلی سے ۔ مہری (ہنسکر) واہ ہے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶). راجہ مینڈک نے ہنس کر اور یہ جواب دے کر اس کو ٹال دیا ۔ (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۳۸). شام کو جب پڑوسن آئیں تو نجمہ نے اپنا مضمون خوشی خوشی ان کو دکھایا، وہ ہنس کر بولیں ۔ (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۸). انھوں نے ہنس کر جواب دیا ۔ (۱۹۹۷، میرے جیون کی کچھ یادیں (ترجمہ)، ۱۳۷).

---کر اُڑانا/اُوڑانا ف مر ؛ محاورہ ۔
کوئی بات مذاق یا دل لگی میں ختم کر دینا ۔

گر صبا سے کچھ سنا بھی تو دیا ہنس کر اوڑا
دھیان کب آیا پری رویوں کو مجھ برباد کا
(۱۸۹۴، خنجر حسن، ۱۵).

---کر ٹال جانا/ ٹالنا ف مر؛ محاورہ۔
بات کو ہنسی مذاق میں ختم کر دینا؛ بات نظر انداز کر دینا۔ جودھ بائی ------ متحمل مزاج اور گمبھیر بیوی تھی وہ ہنس کر ٹال جایا کرتی تھی۔ (۱۸۷۴، انشاء ہادی النساء، ۲۴۷). موصوفہ معاملات دینوی میں غفلت و بے پروائی پر کبھی شکایت کرتیں تو آپ ہنس کر ٹال جاتے۔ (۱۹۷۷، من کے تار، ۲۸).

گالی تو بازار کی بھی ہم نے ہنس کر ٹالی ہے
(۱۹۹۹، افکار (تابش دہلوی)، کراچی، فروری، ۴۱). جب وہ پورے دن کے واقعات مالی اور بیل کے سامنے بیان کرتا تو وہ اس کی باتوں کو ہنس کر ٹال دیتے۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۶۳).

---کر رُلانا محاورہ۔
مذاق اڑانا، تمسخر کر کے پریشان کرنا۔

نہیں ہیں چاک میرے پیرہن میں سینکڑوں ہمدم
رلاتے ہیں مجھے ہنس کر گریباں آستیں دامن
(۱۹۰۷، دفتر خیال، ۱۵).

---کر گزارنا ف مر؛ محاورہ۔
ہنسی خوشی بسر کرنا، خوش دلی سے زندگی گزارنا (بالعموم زندگی یا وقت کے ساتھ مستعمل)۔ اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے۔ (۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۰۷).

---کر نِبھانا محاورہ۔
ہنسی خوشی گزارنا، خوش دلی سے نباہ کرنا۔

سر پر جو آپڑی ہے تو ہنس کر نبھایئے
حالات پر نہیں ہے کسی کا بھی اختیار
(۱۹۸۸، برگد، ۱۱۴).

---کے م ف۔
رک: ہنس کر؛ خوش مزاجی سے، خوش دلی سے۔

انشاءؔ خدا کے فضل پہ رکھیے نگاہ اور
دن ہنس کے کاٹ ڈالیے ہمت نہ ہاریے
(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۷۶).

میں نے جب پوچھا کہ مجھ سا بھی کوئی ناشاد تھا
ہنس کے بولے کیوں نہیں تھا قیس تھا فرہاد تھا
(۱۹۸۳، ارشد بدایونی، غزلیات، ۵۲). اگر کوئی چند لمحے رک کر اور ہنس کے بات کر لیتا ہے تو اسے بھی غنیمت جانیے۔ (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری (حیات و خدمات)، ۲: ۴۴۷).

میں نے اس طرزِ شرافت کا سبب جب پوچھا
ہنس کے کہنے لگے اس ملک میں سب چلتا ہے
(۱۹۹۹، لقمہء شر، ۸۱).

---کے بولنا ف مر۔
خوش دلی سے بات کرنا، خوش مزاجی سے پیش آنا۔

یک بار ہنس کے بول صنم نئیں تو حشر لگ
جیوں برق بے قرار رہیں گے کفن میں ہم
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۲۷).

کہتی کم تھی میں، مگر دل ٹٹولتے تھے وہ
بول اٹھے دل اس طرح ہنس کے بولتے تھے وہ
(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۵).

---کے ٹال جانا محاورہ
کسی بات کو سُنی اَن سُنی کر دینا، خاطر میں نہ لانا، مسکرا کر نظرانداز کر دینا۔

ہر رنج کو ہنس کے ٹال جاتے ہیں ہم
ناکامیوں پر بھی مسکراتے ہیں ہم
(۱۹۵۴، کلیات شکیب جلالی، ۵۱۹).

---کے ٹال دینا محاورہ۔
کسی بات کو دل لگی میں اُڑا دینا، اہمیت نہ دینا۔ کوئی مجھ سے کہتا کہ تم جلد خاکی وردی پہن لوگے تو میں ہنس کے ٹال دیتا لیکن چھ برس خاکی وردی معہ پیتل پالش اور اسٹارچ کے میرے بدن سے چمٹی رہی۔ (۱۹۶۵، درد لکشا، ۹).

---کے مِلنا محاورہ۔
خوش دلی سے پیش آنا، خوش اخلاقی برتنا۔

غم کی شدت میں بھی شکیبؔ
لوگوں سے ہم ہنس کے ملے
(۱۹۵۲، کلیات شکیب جلالی، ۲۹۶).

---کھیل کے م ف۔
آسانی کے ساتھ؛ محنت اور مشقت کے بغیر۔ میرے دونوں لڑکوں کے اسکول میں داخلے کا زمانہ آگیا ہے، چوں کہ تم وہیں پڑھاتے ہو اس لیے اگر تم چاہو تو ہنس کھیل کے اس کام کو انجام دے سکتے ہو۔ (۱۹۸۹، مہذب اللغات، ۱۴: ۲۲۴).

---گن پاوے تیوَر لاگے کہاوت۔
بہت ناشکر گزار شخص ہے۔ (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---لینا محاورہ۔
خوش ہونا، دل بہلانا، وقت اچھی طرح گزار لینا نیز ہنسنا، خندہ رو ہونا؛ کسی مضحکہ خیز بات پر محظوظ ہونا۔

چار میں بیٹھ کے ہنس لیتی ہوں دو منہ میں بھی
جی میں خوش ہوتی ہوں ہر دم کی ملاقات سے کم
(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین و انشا، ۳۹)). مجید صاحب کے ساتھ مل کر ہنس لیا۔ (۱۹۵۳، کلیات پطرس، ۶۹۲). اب وہ غیر ملکی مزاج کو بھی تھوڑا بہت سمجھ لیتا ہے اور گاہے غیر ملکی تلفظ پر بھی ہنس لیتا ہے۔ (۱۹۸۰، سفر نصیب، ۱۸).

---مکھ (--- ضم م، سک ک) صف (قدیم)۔
رک: ہنس مکھ۔ دل کہیا اے نار ----- شیریں گفتار، ہنس مکہ ----- توں ایسی ہے جو کوئی تجھ سے برا مانے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۸). [ہنس مکھ (رک) کا قدیم املا]۔

---**مُکھ** (---ضم م، سک کھ) صف ؛ امذ ؛ ~ ہنسمکھ۔

شگفتہ رو؛ خوش اخلاق، خوش مزاج، وہ شخص جو ہنس کر ملے، ملنسار۔

سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا
عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۵).

شہنشاہ ہر وقت ہسمکھ اتھا
اسے لطف سو حق کے نت سکھ اتھا

(۱۷۷۱، ہشت بہشت، ۶۶).

اری ہنس مکھ تو اسے پھول کلی کہہ کے پکار
کھلے پڑتے ہیں یہ کرتے ہوئے لوگوں سے مزاح

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹۲).

مسکرانا جو شرف سیکھ لیا غنچوں نے
حسن نے کون سے ہنس مکھ کا دہن دکھلایا

(۱۸۶۸، آغا حجو شرف، د، ۴۴). ابھی جوان جہاں کلے ٹھلے کے گھبرو ہیں اور قبول صورت، ہنس مکھ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۵۰). ایسی ہنس مکھ اور ملنسار عورت تو میں نے دیکھی ہی نہیں۔ (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱: ۲۵۹). جو لوگ بے حد خوش مذاق اور ہنس مکھ ہوتے ہیں ان کے مذاقوں کی تہ میں کوئی غم چھپا ہوا ہوتا ہے۔ (۱۹۴۵، نفسیات جنوں، ۷۷). کم گو، ہنس مکھ، خوبصورت آواز کے مالک نہایت ہی خوش اخلاق باوقار سوشل شخصیت اور ایک اعلیٰ منیجر ہیں۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۲۸). [ہنس + مکھ (رک)]۔

---**مُکھی** (---ضم م) صف مث (قدیم)۔

رک: ہنس مُکھ کا مؤنث، ہنسمکھ۔

چندر سور رات ہور دن اس سند کیوں تو ہویں
تج ہنس مکھی سُندر کے حسن تمام پر تھے

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۶۸). [ہنس مکھ + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---**ہَنسا** (---فت ہ، مغ) امذ.

ہنسنے ہنسانے کا عمل، ہنسنے بولنے کی حالت؛ (مجازاً) شگفتہ ہونے کی حالت یا کیفیت۔

خوشیاں کر اپس دل میں ہر یار کا
ہنسے ہنس ہنسا دیک گلزار کا

(۱۶۴۵، قصۂ بے نظیر، ۱۰۴). [ہنس + ہنسا (تابع)]۔

---**ہنسا لینا** محاورہ.

خوش ہونا، ہنس لینا نیز اچھا وقت گزار لینا۔ وہ تعلّی کا زمانہ ہی اچھا تھا کہ آدمی نظم پڑھ کر ہنس ہنسا تو لیتا ہے۔ (۱۹۵۳، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۲۵۱).

---**ہَنس پکارنا** محاورہ.

مذاق اُڑانا، تمسخر کرنا، آوازے کسنا۔

کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے

(۱۸۱۰، میر (آب حیات، ۲۰۶)).

---**ہَنس کر** م ف.

مسلسل ہنستے ہوئے، بہت زیادہ ہنستے ہوئے؛ مراداً: خوشی سے نیز سفاکی سے، بے حسی سے۔ اُس کے دل میں ٹوٹا عشق کا کانٹا انوں کرتے لوگاں میں ہنس ہنس کر تانٹا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۲۷). قسمت اس کے سر پر کھڑی ہوئی ہنس ہنس کر کہہ رہی تھی کہ بیٹی جلدی نہ کر۔ (۱۸۷۴، انشاء ہادی النساء، ۲۵۰). وہ ہنس ہنس کر اپنے زخموں سے کھیلتی ہے جو اس کے وجود معنوی پر ناسور بن کر رہ گئے ہیں۔ (۱۹۵۵، لیلیٰ کے خطوط، ۸). انھوں نے سن کر ہنس ہنس کر داد دی۔ (۱۹۹۴، سلام و پیام، ۲: ۲۰).

---**ہَنس کر/کے اُڑانا** محاورہ.

۱. **تمسخر سے تکلیف پہنچانا، تنگ کرنا؛ مذاق اڑانا، ٹھٹھول کرنا۔**

ہم کو ہنس ہنس کر اڑائیں قہر ہے
آٹھ آٹھ آنسو رُلائیں قہر ہے

(۱۹۰۷، مخزن، لاہور، جولائی (اعجاز)، ۴۷). ۲. **باتوں میں ٹالنا، کسی کی تکلیف کا مضحکہ اڑانا، باتوں میں اڑانا۔**

کیا سینے کے جلنے کو ہنس ہنس کے اڑاتا ہوں
جب آگ کوئی گھر کو اس طور لگا جانے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۱۵).

---**ہَنس کر بُرا حال ہونا** ف مر؛ محاورہ۔

بہت زیادہ ہنسنا، ہنستے ہنستے بے حال ہونا۔ اس----صاف گوئی پر لوگوں کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۴۲).

---**ہَنس کر پیٹ میں بل پڑنا** محاورہ.

ہنستے ہنستے دُہرا ہو جانا، بہت ہنسنا۔ ہنس ہنس کر سب کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ (۱۹۸۹، غالب رائل پارک میں، ۲۲۳).

---**ہَنس کر دُہرا ہونا** محاورہ.

رک: ہنس ہنس کر پیٹ میں بل پڑنا۔ جارج کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ماسالی ہنس ہنس کر دہرا ہونے لگا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۸۲).

---**ہَنس کر لوٹ پوٹ ہونا** محاورہ.

رک: ہنس ہنس کر بُرا حال ہونا۔ محفل ہے کہ زعفران زار بنی جا رہی ہے سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔ (۱۹۸۹، تاریخ مشاعرہ، ۲۸۷).

---**ہَنس کے** م ف.

ہنسی ہنسی میں، مذاق میں؛ بہت ہنستے ہوئے، مسلسل ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے۔

اُس دم ہمارے دیکھ بڑھاپے کا حوصلہ
ہنس ہنس کے جب تو پیرمغاں نے یہی کہا

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۹۸).

ہنس ہنس کے مجھے ذبح جو فرماتے ہو اس دم
ہیروں کا عطا ہوتا ہے زیور تہِ خنجر

(۱۸۷۰، چمنستان جوش، ۵۴).

ہنس ہنس کے جلا جلا کے کرتے ہو جہاد
کیا کہنے ہیں واہ ہاتھ لانا استاد

(۱۹۳۳، کلیات یگانہ، ۵۳۲). وہ ہنس ہنس کے باتیں کرنے کے عادی تھے۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۱: ۳۸۹).

---**ہَنس کے ٹالنا/ٹال دینا** محاورہ.

دل لگی میں اڑانا؛ ہنس کر نظر انداز کرنا۔

صد چاک ہے جگر گلِ تر کا مگر ہے خوش
ہنس ہنس کے ٹالتا ہے نسیمِ سحر کی چوٹ

(۱۹۰۷، دفترِ خیال، ۳۲).

ہنس ہنس کے ٹال دیں تو کچھ اس کا نہیں جواب
باتیں درست کہتا ہے دیوانہ آپ کا

(۱۹۲۷، شاد، میخانۂ الہام، ۲۳).

---ہنس کے زخم کھانا محاورہ.

ہنسی خوشی تکلیف برداشت کرنا۔

ہنس ہنس کے زخم کھائیں زبانوں کو اس کا ذوق
گیسو رُخوں پہ کانوں میں بندے گلے میں طوق

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۲).

---ہنس کے گلے مِلنا محاورہ.

خوش دلی کے ساتھ پیش آنا۔

ہنس ہنس کے گلے ملے قضا سے
تکمیلِ حیات کر گئے ہم

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۷۹).

---ہنس کھائیے / کھائیں پھوہڑ کا مال کہاوت.

احمق اور بیوقوف کی دولت لوگ خوب اڑاتے ہیں؛ بے وقوف کا مال اسے مسخرہ بنا کر کھانا چاہیے، بیوقوف کا مال آرام سے ہاتھ آتا ہے۔ خوانچے والا ادھر سے نکلا نہیں اور تم نے آواز دی نہیں، یار دوست بیٹھے ہیں، چہ می گوئیاں ہوتی ہیں، ہنس ہنس کھائیں پھوہڑ کا مال اور جتنے کھاتے ہیں سب تم پر ہنستے ہوں گے۔ (۱۹۱۶، اتالیق بی بی، ۱۳). قسقدہ میں موتی چور کے لڈو بٹتے ہیں سچ ہے جناب ہنس ہنس کھائیے پھوہڑ کا مال، اتفاق کی بات ہے کہ ابن سعد غالب ہوا۔۔۔ لگے غل مچانے کہ چلو بھائیو حج کو چلو۔ (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰، ۲۲: ۹).

ہِنس (کس ہ، غنہ) امث.

گھوڑے کی ہنہناہٹ۔ (پلیٹس) ۔). [مقامی]۔

ہَنسا (فت ہ، مغ نیز سک ن) امذ.

۱۔ ہنس، بط۔

ارے ہنسا تو اُڑ کر پی سے کہنا
بہت پردیس میں ہرگز نہ رہنا

(۱۷۶۲، طالب شاہ، تیرہ ماسہ، ۸). کس سے التجا کریں۔۔۔۔ سچ ہے ہنسا یا موتی چگیں یا بھوکوں ہی مرجائیں۔ (۱۸۸۰، مرقعِ تہذیب، ۵۱). ۲۔ سورج؛ رک: ہنس۔

توں کا گاسے ساجے ہنسا پورن کرے آسا منسا

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۱۹۹). [پ:]۔

---تھے سو اُڑ گئے، کاگا بھئے (بھیے) دِوان؛ جا بَمّن گھر آپنے سَنگھ کا (کے) ججمان کہاوت.

ہنس اڑ گئے اور کوّے وزیر بن گئے اے برہمن اپنے گھر جا شیر کسی کا ججمان نہیں ہوتا، اچھے لوگ مر گئے ہیں اب برے لوگوں کا زمانہ ہے، ان سے بچنا چاہیے۔ (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---چلَل بھاگ؛ کیوں نہ سَنگائے لاگ کہاوت.

جب روح نکل جائے تو کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

ہَنسا (فت ہ، مغ) امذ (قدیم)۔

ہنسا (رک) کا ماضی نیز ہنسی، قہقہہ۔

سو آیا ہنسا اوس گھڑی رائے کوں
کہی تب او عورت کہ چپ کائے کوں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۲۹).

بسر گئے ہیں عالم ہنسا ہور سکھ
جم انجواں سوں دھوتے ہیں ہر صبح مکھ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۳۹).

نہ ان ہور پانی نہ سکھ نہ ہنسا
لیا پھر بلا آپنے سر بسا

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۱۲۵).

گناہ زندہ دلی کہئے یا دل آزاری
کسی پہ ہنس لئے اتنا کہ پھر ہنسا نہ گیا!

(۱۹۵۷، یگانہ، ک (غیر مدون کلام)، ۸۶). "پاگل"! وہ ہنسا اور جھک کر پیالی میں سے رنگ لینے لگا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۲۰۷). محمد دین ہنسا۔ "صاحب، آپ بھی بڑے بھولے ہیں۔ پرانی ہو کر تو مشین کی قیمت گھٹتی ہے، بڑھا نہیں کرتی۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۶۲۰). [ہنسنا (رک) کا ماضی]۔

---جانا محاورہ.

مذاق بننا، تضحیک کا نشانہ ہونا، مضحکہ اُڑایا جانا۔

دوسرے کو جو کہ ہنستا ہے یہاں
وہ ہنسا جاتا ہے اک دن بدگماں

(۱۸۳۵، مثنوی گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴ء، ۴۲)).

رولے گھر میں نہ وہاں جائے جہاں
نہیں ہنستا تو ہنسا جاتا ہے

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۱۲۶).

---دینا ف مر؛ محاورہ۔

ایسی بات یا حرکت کرنا جس سے ہنسی آجائے، سنجیدگی کو ختم کردینا، ہنسانا۔ قوم نے ان کو جانا مگر اسی حیثیت سے کہ وہ روتے ہوئے چہروں کو ہنسا دیتے ہیں۔ (۱۹۲۳، رسالہ اردو، اورنگ آباد (دکن)، اپریل (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۲۵)).

---کھیل (---ی مج) امذ.

ہنسی کھیل نیز ہنسی ٹھٹھا، مذاق۔

نکو جان اس کوں ہنسا کھیل توں
مری بات سن دھن نکو ٹھیل توں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۰). [ہنسا + کھیل (رک)]۔

---**لینا** محاورہ.

مذاق اُڑانا؛ ہنسا دینا۔

سکیا کے کتے جا کے دکھ بولے جو کدا(
اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۷).

---**مارنا** محاورہ.

بہت زیادہ ہنسانا، ہنسا ہنسا کے تھکا دینا۔ اس خاکے نے مجھے بھی ہنسا مارا ہے۔ (۲۰۰۷، الحمرا، لاہور، مئی، ۴۹).

--- **مسخری** (---فت م، سک س، فت خ) امث (قدیم).

دل لگی، ہنسی۔ اور ہنسا مسخری نیں کرنا۔ (۱۶۸۱، کنزالمومنین (دکنی اردو کی لغت)). [ہنسا + مسخری (رک)].

---**ہنسا کر بے حال کرنا** ف مر؛ محاورہ.

بہت زیادہ ہنسانا، ہنسا ہنسا کر نڈھال کرنا۔ تو نے تو مجھے ہنسا ہنسا کر بے حال کر دیا ۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۸۱).

---**ہنسا کے پیٹ میں بَل ڈالنا** ف مر؛ محاورہ.

اتنا ہنسانا کہ پیٹ دکھنے لگے، بہت زیادہ ہنسانا۔ ہنسا ہنسا کے ان کے پیٹ میں بل ڈال دیتا، خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو کے ہنستا۔ (۱۹۸۹، قصے تیرے فسانے میرے، ۷۲).

---**ہنسا کے مار ڈالنا** ف مر؛ محاورہ.

رک : ہنسا ہنسا کر بے حال کرنا۔ ہنسا ہنسا کے مار ڈالنا بہر حال فساد کرا کے مار ڈالنے سے بہتر اور بڑا کارنامہ ہے۔ (۱۹۷۷، رشید احمد صدیقی، شیرازۂ خیال، ۱۹۷).

---**ہنسو** (---فت ہ، مغ، و مع) م ف.

ہنسا کر، خوش کر کے۔ نواب کے گدگدیاں کر انہیں ہنسا ہنسو جھٹ چھنگلیا سے وہ انگوٹھی اتار لی۔ (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۲۵).

--- **ہونا** محاورہ (قدیم).

ہنسی اڑنا، مذاق بننا، تمسخر ہونا۔

تجے میں کتی ہوں نکو کر عضا
نو ہو سے دو عالم میں تیرا ہنسا

(۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱ : ۱۵۵)).

---**ہنسا** (کس ہ، مغ نیز سک ن) امث.

۱۔ قتل و خون، خونریزی، مقاتلہ۔ جس کی ہنسا کی جاتی ہے اس کا مرنا بھی نہیں بلکہ اس پر دیا ہے۔ (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۱۸۸). **۲۔ ہتیا، پاپ، گناہ، مخلوق کو نقصان پہنچانے کا عمل۔** اور ان کی خلاف ورزی، ہنسا (مخلوق کو نقصان پہنچانے) کی طرف لے جاتی ہے۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱، ۳۰۲). [س :].

---**کرنا** ف مر؛ محاورہ.

(ہندو) مارنا، قتل کرنا، جیو ہتھیا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ).

ہنسانا (فت ہ، مغ) ف م.

۔ ایسی بات یا حرکت کرنا جس سے ہنسی آئے نیز بہلانا، محظوظ کرنا۔

جب تو رووے تھا اے بچے دے کر کھلونا میں تجھے
ہر دم ہنساتی چاؤ سوں اس دم ہنساؤں اب کسے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۹۲).

دیکھیے تیوری چڑھائی تو ہے تقصیر معاف
گدگدا کر بھی ہنساتے ہیں ہنسانے والے

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۸۸). بے سروپا و بیہودہ حرکات سے کیسا کیسا ہنساتا ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۳). بعض اوقات گھنٹوں قصے کہانیاں سنا کر سب کو اتنا ہنساتا کہ سننے والوں کے پیٹ میں بل پڑ جاتے۔ (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۵۹۳). ہم اس سوچ میں رہتے ہیں کہ قارئین کو ہنسائیں یا رلائیں۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۳۲). **۲۔ (مجازاً) مذاق اُڑانا، تمسخر کرنا، ہنسی اڑانا، رُسوا کرنا۔**

کیوں ان کو بھلا میری صورت کو دکھانا تھا
تھا اس میں بھی کچھ مطلب غیروں کو ہنسانا تھا

(۱۸۸۸، دیوان شور، ۹). [ہنسنا (رک) کا تعدیہ].

ہنسانے (فت ہ، مغ) م ف.

ہنسانا (رک) کی مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل۔ شروع میں کوئی ہلکا پھلکا فقرہ کہہ کر انٹرویو دینے والے کو ہنسانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (۱۹۸۹، ریڈیائی صحافت، ۱۳۴).

---**والی گیس** (---ی لین) امث.

(کیمیا) نائٹرس آکسائڈ جسے دانت اکھیڑنے کے لیے مخدّر دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے (انگ : Gas Laughing)۔ جس گیس کے متعلق اس نے تحریر کیا ہے اس کو اکثر "ہنسانے والی گیس" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (۱۹۷۰، زعمائے سائنس (ترجمہ)، ۱۵۵). [ہنسانے + والی = والا (رک) کی تانیث + گیس (رک)].

ہنساوٹ (فت ہ، مغ، فت و) امث.

ہنسنے کی حالت، ہنسی، ٹھٹھا۔

چنچل اچپل مٹکے چٹکے سر کھولے ڈھانکے ہنس ہنس کے
قہقہہ کی ہنساوٹ اور غضب ٹھٹوں کی اڑاوٹ ویسی ہی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۱۳۹). [ہنسا = ہنسنا (رک) کا ماضی + وٹ، لاحقۂ کیفیت].

ہنسائی (فت ہ، مغ) امث.

۱۔ ہنسنے کی کیفیت، ہنسی، ٹھٹّھا۔

کبھی وصل ہجرت دکھائی کبھی
ہنسائی کبھی اور رلائی کبھی

(۱۸۷۱، ہیئت حیدری، ۱۳۸). **۲۔ (مجازاً) مذاق اڑنے کی حالت؛ بدنامی، رُسوائی۔** جب یہاں مجھے دیکھے کہ گھوڑے سے گرا اور زخموں سے چور ہوا، زنہار سراپنا نہ کھولیو اور منہ اپنا نہ نوچیو کہ دشمن ہنسائی ہے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۳۷). یہ نہایت بے غیرتی اور میری تمھاری ہنسائی اور ماباپ کے نام کو سبب لاج لگنے کا ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳). اگر تم اسپر ایمان نہ لاؤ گے اور اسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قوموں کی ہنسائی کا سبب ہو گے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا (ترجمہ)، ۱ : ۷۲۹).

مروت ہے نہ ہمدردی نہ آپس میں صفائی ہے
ہماری قوم کی حالت پہ غیروں کی ہنسائی ہے

(۱۹۱۹، گلزار بادشاہ، ۱۳۵). [ہنسا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---**کرانا** محاورہ.

مذاق اُڑوانا، خود کو رُسوا کرانا۔ کیوں بیٹھے بٹھائے مفت میں اپنی ہنسائی کراتے ہو ۔ (۱۸۸۹، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۱۵۴).

--- ہونا محاورہ.
بدنامی ہونا، رُسوائی ہونا۔

کھیل مت ایسا جگت میں جو ہنسائی ہووے
گیند بننے کو تری پھول ہزارا ٹوٹا

(۱۸۲۷، دیوان شاداں، ۲ : ۲۸). گھر بار سے منہ موڑا، لڑکے بالوں سے جدائی ہوئی جگت ہنسائی ہوئی۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱: ۸۶).

ہنسایا (فت ہ، مغ) صف مذ.
ہنسانا (رک) کا ماضی؛ تراکیب میں مستعمل۔

--- جانا ف مر؛ محاورہ۔
مذاق بننا؛ رُسوا ہونا، تمسخر اُڑانا۔

آچکا ہے یہ حدیثِ پاک میں اے بے خبر
گر کسی پر تو ہنسا تو بھی ہنسایا جائیگا

(۱۷۸۲، دیوان عیش دہلوی، ۷۸).

ہمارے رونے پہ ہنستے ہو کیوں خدا سے ڈرو
جو ہنستے ہیں وہ ہمیشہ ہنسائے جاتے ہیں

(۱۸۸۸، دیوان شور، ۹۵).

ہنستا (فت ہ، غنہ، سک س) صف مذ.
ہنسنے کی حالت میں، جو ہنس رہا ہو؛ تراکیب میں مستعمل۔

ہنستا ہوں میں اس بات پر ہے بات وہی
جیوں مال پرائے کے اوپر مرتا چور

(۱۶۷۴، نصرتی (قدیم اردو، ۱: ۵۲۷)). لڑائی کے دوزخ کی دہکتی آگ میں سے ہنستا ہوا گزر جائے۔ (۱۹۵۶، چنگیز (ڈرامہ)، ۵۳). میں ہنستا اس لئے رہتا ہوں کہ نہ ہنسوں تو رونے لگوں۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۳۲).

--- برہمن کھنستا چور، کُپڑھ کایستھ کُل کا بور کہاوت.
ہنسنے والا برہمن اور کھانسنے والا چور اور ان پڑھ کایستھ اپنی قوم کو تباہ کرتے ہیں. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- بولتا (--- وج، سک ل) صف مذ۔
چلتا پھرتا، زندہ، جاندار (شخص یا شخصیت)۔ اس کا جیتا جاگتا ہنستا بولتا کردار ذہن میں ایک وجود تاریخی کی طرح جگمگاتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۸، رسوا ایک مطالعہ، ۱۲). [ہنستا + بولتا (رک)].

--- بھلا نہ روتا کہاوت.
نہ ہنسی میں مناسبت اور نہ غم کے اظہار کے وقت مناسبت، نہ ہنستا اچھا معلوم ہو نہ روتا اچھا معلوم ہو۔

ایک کا کچھ جیتا نہیں ہوتا
ایک نہ ہنستا بھلا نہ روتا

(۱۸۸۴، مناجات بیوہ، ۷).

--- پھول بکستی کلی کہاوت.
نازک اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور ہنستا رہے مگر جسے ذرا بھی ناگوارِ طبع بات گوارا نہ ہو. (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- چُغل (--- ضم نیز فت چ، فت غ) صف.
دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے والا، لگائی بجھائی کرنے والا، وہ شخص جو ہنس ہنس کر اپنا کام کرے اور دوسرے کو اپنی برائی ثابت نہ ہونے دے؛ دوست نما دشمن نیز نادان دوست۔ "ہنستا چغل" ہیں وہ لوگ جو انجام سے بے خبر رہ کے بغلیں بجاتے یا تمہارے جملوں پر تالیاں پیٹتے واہ واہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۳ : ۲). [ہنستا + چغل (رک)].

--- چُہَل (--- ضم چ، فت نیز سک ہ) صف.
ہنس مکھ. (جامع اللغات). [ہنستا + چہل (رک)].

--- کھیلتا (--- ی مج، سک ل) صف.
ہنسی ٹھٹھا کرتا ہوا؛ خوش وخرم۔ ایک شخص تالاب میں کودکے لڑکے کو صحیح سلامت ہنستا کھیلتا نکال لایا۔ (۱۸۷۳، تہذیب النساء، ۱۸). برخلاف عورت کے مرد زندگی بھر کے ساتھی کی جستجو میں ہنستے کھیلتے رنگ سے مشغول ہوتا ہے۔ (۱۹۲۷، عظمت، مضامین، ۲ : ۸۲). اسی لیے کہتا ہوں کہ بیمہ کرالو، نجی کس چیز کا؟ ایجنٹ، مسکراہٹوں کا تاکہ آدمی ہمیشہ خوش باش ہنستا کھیلتا دکھائی دے۔ (۱۹۷۹، کافی ہاوس، ۳۵). [ہنستا + کھیلتا (رک)].

--- مُسکُراتا (--- ضم م، سک س، ضم ک) صف.
ہنستا ہوا، مسکراتا ہوا، شاداں، فرحاں۔ اوپر سے ہنستا مسکراتا باتیں کرتا اور اندر سے روتا، بلبلاتا اور کلبلاتا ہوا ---- اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۲۵۶). [ہنستا + مسکراتا (مسکرانا (رک) سے)].

--- ہَنساتا (--- فت ہ، مغ) صف مذ۔
ہنسنے ہنسانے والا، خوش وخرم، خوش مزاج۔ وہ ہر رات کہیں نہ کہیں اپنے شعروں یا باتوں سے دوسروں کو ہنستا ہنساتا نظر آتا ہے۔ (۱۹۹۲، دیواروں کے بیچ، ۱۳۹). میں نے سوچا ---- تیکھے خطوط کا شیروانی پہنے ہنستا ہنساتا اچھا خاصا معتدل آدمی ہے۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۱۴۷). [ہنستا + ہنساتا، ہنسانا (رک) سے].

--- ہُوا (--- ضم ہ) صف.
جو ہنس رہا ہو، خوش وخرم۔ لڑائی کے دوزخ کی دہکتی آگ میں سے ہنستا ہوا گزر جائے۔ (۱۹۵۶، چنگیز (ڈرامہ)، ۵۳). خوش خلقی، گرم جوشی، ہنستا ہوا چہرہ، شیریں زبانی، یار باشی اور ظرافت وہ خوبیاں ہیں جو سودا کو اپنے دور کی ایک دلکش شخصیت بنا دیتی ہیں۔ (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو، ۲ : ۶۵۹). [ہنستا + ہُوا (ہونا (رک) سے ماضی)].

ہنستی (فت ہ، غنہ، سک س) صف مث.
ہنستا (رک) کی تانیث؛ جو ہنس رہی ہو؛ تراکیب میں مستعمل۔

خوش ہو خوشی ہنستی اہے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاب جب گایا انند

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۳۹). تجربہ ناکام ہو جاتا تو وہ اپنے اناڑی پن پر دیر تک کھلکھلا کر بچوں کی طرح ہنستی رہتیں۔ (۱۹۸۰، سفر نصیب، ۱۴۰). [ہنستا (رک) کی تانیث].

--- بستی (--- فت ب، سک س) صف مث.
شاد و آباد، پررونق، چہل پہل والی۔ اس کی شاعری کی عمارت ہماری ادبی دنیا میں ہی آباد ایک ہنستی بستی اور جیتی جاگتی عمارت ہے۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۳۶۸). [ہنستی + بستی (رک)].

--- بولتی (--- وج، سک ل) صف مث.

ا۔ ہنس مکھ، خوش مزاج نیز جان دار، چلتی پھرتی۔

کسی ہنستی بولتی جیتی جاگتی چیز پر
یہ گھمنڈ کیا یہ گمان کیوں

(۱۹۶۱، اکیلی بستیاں، ۹۵). ۲۔ (کنایۃ) خوش رنگ، خوش وضع؛ خوبصورت۔ اس کتاب میں جو تصویریں ہنستی بولتی نظر آ رہی ہیں ان میں سے بیشتر اصل میں ایسی نہ تھیں ۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲: ۱۱). [ہنستی + بولتی (رک)].

--- پیشانی (--- ی مج) (الف) امث.

کشادہ پیشانی، چوڑا ماتھا۔ ہنستی پیشانی اقبال و دولت کی نشانی ہے، بسورتی صورت نمونہ قہر ربانی ہے۔ (۱۸۷۳، تہذیب النسا، ۱۴).

--- پیشانی (--- ی مج) (ب) صف.

خندہ رو، ہنس مکھ. (مخزن المحاورات؛ جامع اللغات). [ہنستی + پیشانی (رک)].

--- کھیلتی (--- ی مج، سک ل) صف مث۔

پُر رونق، آباد، خوش حال۔ دلی میں خون کے دریا بہہ گئے ---- اور ہماری ہنستی کھیلتی دلی جس کے دن عید اور رات شب برات تھی پلک جھپکتے گورستان کی طرح اجاڑ اور ویران ہو گئی۔ (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۳۰۱). [ہنستی + کھیلتی، کھیلتا (رک) کی تانیث].

--- مُورَت (--- و مع، فت ر) صف مث۔

ہنس مکھ، خوش رو؛ خوش مزاج۔ دنیا بھر کے انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا، ایک روتی عورت، دوسری ہنستی مورت۔ (۱۹۴۷، مضامین، فرحت، ۲: ۱۲۹). [ہنستی + مورت (رک)].

--- ہَنساتی (--- فت ہ، مغ) م ف.

خوش ہوتی، دل لگی کرتی، ہنستی ہوئی۔

تاروں کی چھانوں اٹھتی تھی نورِ سحر کے ساتھ
ہنستی ہنساتی خندۂ گلہائے تر کے ساتھ

(۱۹۲۹، مطلع انوار، ۱۷۸). [ہنستی + ہنساتی (رک)].

ہَنستے (فت ہ، غنہ، سک س) م ف.

ہنستا (رک) کی مغیرہ حالت اور جمع؛ تراکیب میں مستعمل؛ ہنستے ہوئے، ہنسی کی حالت میں؛ خوشی سے۔ کھلکھلاتے ریل پر چلے جاتے تھے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۳۹). لوگوں نے خیال کیا کہ ہم کو محسوس کر کے تنگ کرنا چاہتا ہے اس لئے مسکراتے اور ہنستے ہوئے اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۳۱). ایک سکھ نے ہنستے ہوئے کہا اب تک وہ پاکستان پہنچ چکا ہو گا۔ (۱۹۴۹، خاک و خون، ۴۱۷). سکھوں کے لطیفے سناتے رہے خود بھی ہنستے رہے۔ ہمیں بھی ہنساتے رہے ۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۱۰۵). [ہنسنا (رک) سے].

--- بَستے (--- فت ب، سک س) م ف.

(لوگ وغیرہ) جو آباد اور خوش ہوں، خوش و خرم، آباد، شاد، پُر رونق۔ ہیں یہ کیسے لوگ جن کو دشمن لگتے ہیں ہنستے بستے لوگ. (۱۹۹۵، منظر تپلی میں، ۱۵۵). [ہنستے + بستے، بسنا (رک) سے].

--- بولتے (--- و مج، سک ل) (الف) م ف.

ا۔ خوش دلی سے، بات چیت کرتے ہوئے، ہنسی خوشی۔

دن گزارے عمر کے انسان ہنستے بولتے
جان بھی نکلے تو میری جان ہنستے بولتے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۷).

مر بھی جائیں گے وہ خوش انجام ہنستے بولتے
عمر گذری جن کی صبح و شام ہنستے بولتے

(۱۹۳۳، اعجاز نوح، ۲۷۳). ۲۔ **مذاق کرتے ہوئے؛ دل لگی کے ساتھ۔** داہنی طرف ہمایوں شاہ بائیں طرف خاقان ختن کلمات محبت و مودت کہتے، ہنستے بولتے باشان و شوکت بسیار خیمۂ شاہی میں رونق انداز ہوئے۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۲۱). شمس الدین دبیر ---- راستے کی کلفت بھلا دیتے تھے، ہنستے بولتے راہ طے ہو رہی تھی۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۷۸). ۳۔ **باتوں باتوں میں، بغیر کسی تکلیف کے، آسانی کے ساتھ ۔**

دن گزارے عمر کے انسان ہنستے بولتے
جان بھی نکلے تو میری جان ہنستے بولتے

(۱۹۰۵، داغ، یادگارِ داغ، ۱۷).

نکلی جب شیشے سے مئے تب میں نے یہ مانگی دُعا
کاش نکلے تن سے یوں ہی جان ہنستے بولتے

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۴۹).

--- بول[illegible]تے (--- و مج، سک ل) (ب) صف.

خوش و خرم، شاد و آباد نیز پُر رونق، چہل پہل والا۔ سورج کی ابتدائی کرنوں نے جیتے جاگتے ہنستے بولتے انسانوں کو دیکھا تھا وہاں آفتاب کی واپس نگاہیں بے گور و کفن لاشیں دیکھ رہی تھیں۔ (۱۹۴۹، خاک و خون، ۳۰۱).

خاموشی کے دُکھ جھیلو گے ہنستے بولتے شہروں میں
نغموں کی خیرات نہ بانٹو جنم جنم کے بہروں میں

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۴۰۴). [ہنستے + بولتے، بولنا (رک) سے].

--- بولتے کٹنا محاورہ.

ہنسی خوشی بسر ہونا (بالعموم عمر یا وقت کے ساتھ مستعمل)۔

مری عمر دو روزہ خوب ہنستے بولتے کٹتی
زبانِ تیغ اگر ہوتی دہان زخم خنداں میں

(۱۹۰۷، دفتر خیال، ۸۷).

--- ٹھاکُر کھانستے چور، اِن دونوں کو آیا اور کہاوت.

حاکم کا ہر وقت ہنستے رہنا اور چور کی کھانسی دونوں خرابی کا باعث ہوتے ہیں. (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- کھیلتے (--- ی مج، سک ل) م ف.

رک: ہنستے بولتے؛ مذاق کرتے کرتے، خوشی کے ساتھ۔

حسرت ہے ہنستے کھیلتے مٹی میں دب رہیں
سر پر ہماری قہقہہ دیوار ڈھائے عیش

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۴). ناگوار کو گوارا کر کے ہنستے کھیلتے چلے گئے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۱۱). پہلے زمانے کے لوگوں کا کیا کہنا وہ تو بچوں کو شروع ہی سے سکھاتے تھے کہ ہنستے کھیلتے عمر گزارو۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۲: ۱۲۹). ہنستے کھیلتے گئے ہنستے کھیلتے آ گئے ۔ (۱۹۷۸، روشنی، ۴۲۱). [ہنستے + کھیلتے + کھیلنا (رک) سے].

--- کھیلتے دن (--- ی مج، سک ل، کس د) امذ.

خوشی کے دن، خوشحالی کے دن، اچھے دن۔ گھر کی ویرانی دیکھ کر ہنستے کھیلتے دنوں کی یاد نے دل کو تڑپا دیا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۶۹). [ہنستے + کھیلتے + دن (رک)].

---گاتے م ف.
خوشی خوشی، موج مستی میں۔

پہنچے سر دار ہنستے گاتے
ہم نے رسم جنوں نباہی

(۱۹۵۵، کلیات شکیب جلالی، ۳۶۰). [ہنستے + گاتے، گانا (رک) سے].

---گھر بستے ہیں کہاوت.
رک : ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اس مثل کا سب کی زبان پر مذکور ہے ہنستے گھر بستے ہیں یہ بات مشہور ہے۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۷۲). سنیئے صاحب ہنستے گھر بستے ہیں۔ دنیا میں آج حماقت کا وجود نہ ہوتا تو واللہ عقلمندوں کی زندگی کا سہارا ہی نہ رہتا۔ (۱۹۲۹، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴، ۴۴ : ۹).

---منھ سے م ف.
خوش خوش؛ خندہ پیشانی سے، ہنستے ہوئے۔ تب ہرمز اس کی باتوں کو دل میں کر کے رات کے وقت ہنستے منہ سے گل کے پاس گیا۔ (۱۸۰۰، قصۂ گل و ہرمز، ۵۸).

---ہنستے (---فت ہ، غنہ، سک س) م ف.
۱۔ مسلسل ہنستے ہوئے، بہت زیادہ ہنستے ہوئے، ہنسنے کی حالت میں۔

گاتے گاتے وجد میں میرے وہ رخنہ ڈالنا
چھینٹے دے کر ہنستے ہنستے لوٹ جانا یاد ہے

(۱۹۳۸، کلیات رزمی، ۱۴۳). "ہنستے ہنستے تم لوگ سنجیدہ کیوں ہوگئے" ہم زلف بولے۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۱۰۶). وہ ہنستا رہا، جتنا کہ وہ ہنس سکتا تھا۔۔۔۔ حتیٰ کہ ہنستے ہنستے اس کی آنکھیں آ۔نسوؤں سے بھر گئیں۔ (۲۰۰۷، مٹی آدم کھاتی ہے، ۷۵). **۲۔ ہنسی ہنسی میں، مذاق میں۔**

ہنس ہنس کے چھیڑ اُس کو زنہار تو نہ اے دل
ہوگا گلے کا تیرے یہ ہار ہنستے ہنستے

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۳۹۳). جب بس رکی تو ایک نے ہنستے ہنستے ڈرائیور سے پوچھا، یار کنڈکٹر بہادر کو کہاں چھوڑ آئے۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۶۷). [ہنستے + ہنستے (رک)].

---ہنستے پیٹ میں بل پڑ جانا/پڑنا محاورہ.
لوٹ پوٹ ہو جانا؛ اس قدر ہنسنا کہ پیٹ دکھنے لگے؛ بہت ہنسی آنا۔

رو کش موج تبسم ہے جو موج بوئے گل
ہنستے ہنستے پیٹ میں پڑتے ہیں اس گلرو کے بل

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۱۴۱). اگر دو گھنٹے ترجے میں صرف ہوتے تھے تو دس منٹ ہنسی میں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے تھے۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار (دیباچہ)، ۱، ۱). ایسی عجیب و غریب حرکتیں کیا کرتے کہ دیکھنے والے کے پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑ سکتے تھے۔ (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۷۱).

---ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے فقرہ.
اتنی ہنسی آئی کہ پیٹ دکھنے لگا؛ بہت ہنسی آئی؛ لوٹ پوٹ ہوگئے۔ (ماخوذ : مخزن المحاورات).

---ہنستے دُہرا ہونا محاورہ.
ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جانا؛ بے حد ہنسنا۔ ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جانا؛ بے حد ہنسنا۔ س برجستہ جواب پر مہدی نے بھی اک قہقہہ لگایا اور ہنستے ہنستے دہرا ہوگیا۔ (۱۹۳۸، البرامکہ، ۱۴۶). ویری کو وانے اتنے مزے میں مایا کی نقل اُتاری کہ سب لڑکیاں ہنستے ہنستے دوہری ہوگئیں۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۲۳). میں نے جب اسے نظمیں سنائیں جو کہ وقت کی پابندی، سچائی اور عبادت کے بارے میں تھیں تو وہ ہنستے ہنستے دہری ہوگئی۔ (۲۰۰۲، روشن چہرے، ۱۱۹).

---ہنستے کہہ اُٹھنا محاورہ.
مذاق مذاق میں سب کچھ سنا دینا، بڑی سے بڑی بات مذاق میں کہہ دینا۔

ہنستے ہنستے کہہ اُٹھا وہ جو نہ کہنا تھا اُسے
کھولے ہیں شوق اُس نے میرے کان ہنستے بولتے

(۱۹۲۵، شوق، د، ۱۳۹).

---ہنستے لوٹ پوٹ ہو جانا محاورہ.
رک : ہنستے ہنستے لوٹ جانا۔ خبر دار جو میرے سر کو سانپوں والا سر کہا شہریار ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتا۔ (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۱۰۸).

---ہنستے لوٹ جانا/لوٹنا محاورہ.
ہنسی کے مارے گر گر پڑنا، ہنسی سے لوٹ لوٹ جانا، بہت ہنسنا۔

مرغِ بسمل کی طرح تڑپے ہزاروں دل زار
ہنستے ہنستے جو کبھی وہ گلِ خنداں لوٹا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۹). سرنگوں کر کے دیوار سے لگایا ہے۔۔۔۔ وزیر ہنستے ہنستے لوٹ گیا۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱۱۵). برہان ہنستے ہنستے ریت پر لوٹ جاتا۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۰). جب ہمیں اصل صورت حال کا علم ہوا تو ہم ہنستے ہنستے لوٹ گئے۔ (۱۹۷۷ء، اقبال کی صحبت میں، ۲۶۴).

---ہو، کچھ پڑا پایا ہے؟ فقرہ.
بلا وجہ ہنسنے کے موقعے پر کہا جاتا ہے، جب کوئی بلا وجہ ہنس رہا ہو تو برا مان کر کہتے ہیں کہ کیا مل گیا ہے جو ہنس رہے ہو۔ (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---ہوئے م ف.
ہنسی خوشی، خوشی خوشی؛ خوش ہو کر نیز ہنسنے کی حالت میں۔ دل ہی دل میں ہنستے ہوئے چلے کہ اتنا جھوٹ کا ڈنڈ ملنا کیا معنی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۵۸). مسکراتے اور ہنستے ہوئے اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۳۱). تم نے ہنستے ہوئے کہا تھا کوئی بات نہیں۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۶۱).

کبھی تیغ اصیل کی طرح ہنستے ہوئے
کبھی ابر بہار کی طرح روتے ہوئے

(۱۹۶۳، گفتنی ناگفتنی، ۲۴). پھر ہنستے ہوئے لوگوں کی ایک لہر نے اُس ہاتھ کو چھپا لیا۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۶۴).

---ہی کھیلتے کٹنا محاورہ.
ہنسی خوشی بسر ہونا، اچھی طرح گزر اوقات ہونا۔

ہنستے ہی کھیلتے کٹے دن اپنی زیست کے
پائی نہ دل میں جا کبھی رنج و ملال نے

(۱۸۹۸، خانۂ خمار، میکش، ۱۰۴).

---ہی گھر بَستے ہیں کہاوت.

ناخوشگوار باتوں کو ہنسی میں ٹالنے سے گھریلو زندگی خوشگوار رہتی ہے نیز ہنسی ہنسی میں کام بن جاتے ہیں، باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے۔.

سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں
ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۴۷). ہنستے ہی گھر بستے ہیں، بیوی اللہ کرے تمام عمر ہنسی خوشی سے بسر کرنا نصیب ہو۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۱۸). میں اپنی قوم کو ہنساؤں گا، ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔. (۱۹۳۷، اشارات، ۸۷). ۔لدے پھندے گھر پہنچے بچے دوڑ کر لپٹ گئے بیوی کی باچھیں کھل گئیں سچ ہے ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔. (۱۹۶۲، ساقی، کراچی، نومبر، ۲۹).

ہَنسچَہ (فت ہ، غنہ، سک س، فت چ) امذ.

(حیوانیات) ہنس پرندے کا چھوٹا بچہ. (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات). [ہنس (رک) + ف : چہ، لاحقۂ تصغیر].

ہَنسراج (فت ہ، غنہ، سک س) امذ؛ ~ ہنس راج۔.

ا۔ (طب) ایک بوٹی جو برسات میں دیواروں پر اُگتی ہے نیز ایک قسم کا پودا جس کے ڈنٹھل بالوں جیسے اور بڑے بڑے نرم پتے ہوتے ہیں پانی کے کنارے یا برفانی پہاڑوں پر کثرت سے ہوتا ہے، پرسیاوشاں، شعرالجن (دواءً مستعمل) (لاط : lunulata Pteris ؛ Veneris Capillus Adiantum). بعدہ، ہنسراج سوختہ پانی میں ملا کر پروں پر لگادیں ۔. (۱۸۹۱، رسالہ کبوتر بازی، ۲۳). بعض نے لکھا ہے کہ ہنسراج کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲ : ۱۷۴). پتے جیسے سنا، تیزپات، ہنسراج، گاؤزباں۔. (۱۹۵۱، یونانی دواسازی، ۱۲۷). **۲۔ (کاشت کاری) ایک قسم کا دھان، چاول کی ایک قسم۔.** اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ـــــ ہنسراج نمبر ایک کا چاول باریک ہوتا ہے۔. (۱۸۴۸، توصیف زراعات، ۷۲). نمبر ا کی تین قسمیں بانس متی اور بانسی، ہنسراج ہیں۔. (۱۹۱۶، علم زراعت، ۱۳۷). گورنمنٹ نے چاول کی اقسام پرمل، مشکن اور ہنسراج کی کاشت ممنوع قرار دے دی ہے۔. (۱۹۷۳، زراعت نامہ، لاہور، جولائی، ۱۶). **۳۔ ایک مشہور پرندہ ہنس۔.** ہنسراج : یہ جانور ہم نے بنایا اور بڑی خوبی سے بنایا، ہم نے اُسے گردن ایسی دی کہ اُس کی ٹانگوں کے مناسب۔. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، جانورستان، ۵۶). [ہنس راج (رک) کا ایک املا].

ہَنسَک (فت ہ، مغ، فت س) امذ.

سرخ بگلا ؛ پانو کا ایک زیور جو بگلے کے پنجے سے ملتا ہوا ہوتا ہے. (فرہنگ تلفظ ؛ پلیٹس). [ہنس (رک) + ف : ک، لاحقۂ تصغیر].

ہَنسلا (فت ہ، غنہ، سک س) امذ.

(زین سازی) گھوڑے کی چھاتی کا ساز جو گردن پر ٹھیک آتا ہو، یہ بیضوی شکل کا چمڑے کا بنا ہوتا ہے اس کی مضبوطی کے لیے اوپر پورے دور میں پیتل یا کسی اور دھات کی کڑی لگی ہوتی ہے جس میں راس کڑی اور جوت کے بکسوؤں کی کڑیاں جڑی ہوتی ہیں بعض سازوں میں ہنسلے کی بجائے چمڑے کا ہلکا پٹہ ہوتا ہے جس کو تسمے سے گردن میں باندھ دیتے ہیں. (اپ و، ۵ : ۵۰). [ہنس (ہنسلی) + لا، لاحقۂ صفت و نسبت].

ہَنسلی (فت ہ، غنہ، سک س نیز فت ہ، مغ، ضم س) امث.

ا۔ انسانی سینے پر اُبھری ہوئی ہڈی جو گردن کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان ہوتی ہے۔.

لھیرے ہوئے تھا ننھی سی ہنسلی کو نور حسن
ہوتا ہے جس طرح مہ نو سے ظہور حسن

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۳۰۹). زخم ـــــ بائیں ہنسلی کے ایک انچھ کے اندر تک تھا ۔. (۱۸۹۲، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ)، ۷۰). شانے کی چار ہڈیاں دو سامنے جن کو ہنسلی کہتے ہیں اور دو پیچھے جن کا نام لوح ہے۔. (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، اپریل، ۶). اوّل ہنسلی کے ان دونوں کونوں پر جو کہ ظاہرہ نیچے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔. (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۱۸). موت سر پر آکھڑی ہو اور روح تر قوۃ یعنی گلے کی ہنسلی میں آ پھنسے ۔. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۶۲۸). ہنسلی سے دو بالشت نیچی چولی پہننے والی کھیت کی مالکن دھاپاں سے ... اجازت کس طرح لی جائے۔. (۱۹۸۹، آب گم، ۳۵۰). **۲۔ ایک قسم کا زیور جو حلقے کی شکل کا ہوتا ہے اور سونے چاندی یا کسی دوسری دھات سے بنایا جاتا ہے اسے گردن میں پہنا جاتا ہے یہ زیور عورتوں اور چھوٹے بچوں کی گردن میں پہننے کے لیے ہوتا ہے بالعموم گلے کی ہڈی پر رہتا ہے، پر گر۔.**

مسکتی ہنستی، ہنسلی سچلی ہنس کی چال چلتی او
چمن پھل واریں اس پر مالیاں ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۳۱).

ہنسلی تجھ گل میں دیکھ کہتے ہیں
چاند سیں مکھ کا ہے گا یو ہالا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۶). جناب رسالت مآب علیہ السلام نے ـــــ حضرت امام حسین علیہ السلام کے گلے میں گریبان کی تنگی کے سبب ایک خط ہنسلی کی طرح دیکھا ۔. (۱۸۱۲، گل مغفرت، ۱۲۳).

کناری دار پٹا جس میں لھنگرو کر رہے چھن چھن
گلے میں ہنسلی پانوں میں کڑے اور ناک میں لٹکن

(۱۸۳۰، گلزار نظیر، ۷۰).

جس طرح گہنے کی) زیور (فارسی
اُس طرح ھنسلی کی) پر گر (فارسی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۷۴). ہنسلی میں کیا خوبی ہے ظاہر ہے کہ ایسا بھدا زیور گھوڑے اور بیل کے لائق ہے۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۷۶۹). ایک روز رات کو ہمارے گھر چور آئے اور انہوں نے میری گھوسن ماں کے گلے میں سے ہنسلی اتارنی چاہی ـــــ اور اس نے غُل مچادیا۔. (۱۹۱۴، غدر دہلی کے افسانے، ۱ : ۱۵۶). نہ اسے ہنسلی بنوا کر دی ہے اور نہ پازیب ـــــ ارے تین مہینے سے تو پیٹ رہی ہے۔. (۱۹۴۳، دانہ و دام، ۳۸). ماتھے اور سر پر ٹیکے اور جھومر، گلے میں ہنسلی، ہار چمپا کلی۔. (۱۹۸۲، دیگر احوال یہ کہ، ۷۱). ٹوپی پہنے اور ماتھے پر سراسری ٹیکا لگائے ہوئے ہیں اور بڑی انگریزی بب کے اوپر ہنسلی پہنے ہیں۔. (۲۰۰۰، زندگی کی یادیں، ۴۰). **۳۔ دیگ کے منھ کا اوپری موٹا کنارہ جو ہنسلی سے مشابہ اور گول ہوتا ہے۔.** تفاق سے نیو کی باڑ میں ایک دیگ کا پیٹا اور ہنسلی نظر آئی ۔. (۱۹۲۸، باتوں کی باتیں، ۲۵). **۴۔ (کاشت کاری) گھاس یا کھیت کاٹنے کا ایک قوس نما اوزار، ہنسیا۔.** بس اک ذرا کی ذرا ہنسلی کھرپی لے کر فیلڈ مین کے پاس تک چلے جایا کرو ۔. (۱۹۸۶، انصاف، ۱۵). [پ :].

---اُتَر جانا ف مر؛ محاورہ۔.

بچے کی ہنسلی (گلے کی ہڈی) کا اپنی جگہ سے کھسک کر اوپر یا نیچے ہو جانا (جس سے بہت تکلیف ہوتی ہے). (مخزن المحاورات؛ جامع اللغات).

---اُٹھانا ف مر؛ محاورہ۔.

(دائی گیری) بچے کے گلے کی ہڈی کی تکلیف کا علاج کرنا. (اپ و، ۷ : ۷۱).

---بَڑھانا محاورہ (قدیم)۔.

(طوائفوں کی رسم) کنوار پن دور کرنا، کنواری رنڈی سے پہلی بار کسی گاہک کا ہم بستر ہونا۔ جس دن سدا بہار کی لڑکی گل چمن کی ہنسلی بڑھائی گئی تھی، اسی دن لد پھند کر گیا تھا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۹۹).

---ٹلنا ف مر؛ محاورہ۔

(دائی گیری) بچے کے گلے کی ہڈی کھسک کر اوپر یا نیچے ہو جانے سے تکلیف پیدا ہونا. (ماخوذ: اپ و، ۷: ۱۷).

---جاتی رہنا محاورہ.

رک: ہنسلی اُتر جانا۔ جانا کہ شاید ہنسلی جاتی رہی وہ بھی ملوائی اور دونا چلایا۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۶۳).

---جانا محاورہ.

رک: ہنسلی اتر جانا۔

ہنسلی گئی گھنڈی پڑی کوّا گرا تو دائی سے
ملواؤں اے لوگو کہو پوچھوں پوچھاؤں اب کسے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۹۲).

ہنسلی جاتی ٹک بھی تمھاری تو میں بیکل ہوتی تھی
جس دم تک تم روتے رہتے میں بھی تب تک روتی تھی

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۲۵۶).

وحشت مجھے زنجیر پنہاتی ہی تھی اکثر
طفلی میں بھی ہنسلی مری جاتی ہی تھی اکثر

(۱۸۶۹، غالب (آب حیات، ۵۱۷)).

---کی ہڈّی امث.

رک: ہنسلی معنی نمبر۱؛ گردن کی ہڈی۔ شروع میں سینہ اور پسلی میں خفیف درد ہوتا ہے جو کہ ہنسلی کی ہڈی کے نیچے وسعت سے ہوتا ہوا شانوں بلکہ پشت تک پہنچتا ہے۔ (۱۸۸۲، کلیات علم طب، ۲: ۹۷۷). اکثر ہنسلی کی ہڈی کندھے کے پاس سے آگے کی طرف ٹوٹتی ہے۔ (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۲۰۱). اسی ہنسلی کی ہڈی پر ٹھیک اسی جگہ بڑا سا سیاہ تل رکھنے والے رشتے دار اور اس کے باپ کے لیے داغ جگر بن کر رہ گئے تھے۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۱۸۳). گلے میں ایک سنہری زنجیر ہے اور زنجیر کے وسط میں دو مچھلیاں ہیں جو ہنسلی کی ہڈی کو چومتی ہیں۔ (۱۹۸۴، قیدی سانس لیتا ہے، ۱۲۶).

---ہنسلیاں (فت ہ، غنہ، سک س، کس ل) امث؛ ج۔

ہنسلی معنی نمبر۲ (رک) کی جمع، تراکیب میں مستعمل۔ گلے میں ہنسلیاں بازو اُپر طلا کے نال. (۱۷۴۱، شاکر ناجی (آب حیات، ۱۰۵)).

ڈال دو طوقِ گراں میرے گلے میں دو چار
ہنسلیاں آپ اگر زیب گلو کرتے ہیں

(۱۸۵۴، ریاض مصنف، ۲۷۷). کانوں کی بالیاں اور گلے کی ہنسلیاں جو عورتوں کے گلے میں بھی ڈالی جاتی ہیں اور گھوڑیوں -----کے گلے میں بھی۔ (۱۹۴۲، شکست، ۲۲۰).

---پہننا ف مر.

سونے چاندی یا کسی دوسری دھات سے بنا ہوا زیور گلے میں پہننا۔

ہنسلیاں پہنو گے کب تک یہ لڑکپن کب تک
ہاں گلو گیر رہے زیور آہن کب تک

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۹۶).

ہَنسلیوں (فت ہ، غنہ، سک س، کس ل، مج) امث؛ ج.

ہنسلی (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت؛ تراکیب میں مستعمل۔ ان کے گلے کی ہنسلیوں میں روئی کے پھول لٹکے ہوئے تھے۔ (۱۹۶۱، برف کے پھول، ۸۷).

---والا امذ.

بیٹا جو بڑی منتوں اور مرادوں کے بعد پیدا ہوا ہو۔

آغوش میں لیجے انھیں اے سیّد والا
صدقے گئی حاضر ہے مرا ہنسلیوں والا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۳۲۴).

ہَنسمُک (فت ہ، غنہ، سک س، ضم م) صف (قدیم)۔

رک: ہنس (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب؛ ہنس مکھ۔

میٹھی جیب تنگ دست ہنسمک ہے
لطیفہ کرن ہار خوش طبع وے

(۱۶۱۴، بھوگ بل، قریشی (ق)، ۲۵). [ہنس مکھ (رک) کا قدیم املا].

ہَنسَن (فت ہ، مغ، فت س) امث (قدیم)۔

ہنسی، خندگی، خوشی۔

تلا مست ، طرا مست ، دَھری مست ، دھڑی مست
شکر مست ، چمن مست ، ہنسن مست ، پری مست

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۴۷). [ہنسنا (رک) کا حاصل مصدر].

ہَنسنا (فت ہ، غنہ، سک س) ف ل.

۱۔ انبساط یا مسرت یا تضحیک کے جذبے کے اظہار کے لیے چہرے کے عضلات کو اس طرح حرکت دینا کہ ہونٹوں کے گوشے پھیل جائیں اور دانت نظر آنے لگیں (اس میں اکثر منھ سے آواز بھی نکلتی ہے)، کھلکھلانا، قہقہہ لگانا، خندہ کرنا۔

ہنسی یو بچن سن خوشی سوں سو دھن
کہ ہنستا ہے جیوں باؤتے پھول بن

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۲).

سنا بات راجا ہنسا کھل کھلا
کھیا میرے دل کا تٹیا وسوسا

(۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱۲۸)).

جب لگ ہے آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۶۷). اور مریض کا تواتر سے ہنسنا اور رونا اور بیہوشی کامل نہ ہونا۔ (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۳۵۰). جن کو ہنسنا وہ آتا ہے جس کو ہنسنا کہتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۷۶۴).

ہنسا کس لیے میں ، یہ اچھی کہی
تو ہنسنا بُرا کیا ہے ، لو پھر سہی

(۱۹۱۰، قاسم و زہرا، ۳۳). صحابہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کبھی زور سے نہیں ہنستے تھے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳: ۷۳۵). "پاگل" ! وہ ہنسا اور جھک کر پیالی میں سے رنگ لینے لگا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۶۰۷). ردائے شبنم کو کھینچ کر کھلکھلاکے ہنستی۔ (۱۹۷۹، جزیرہ، ۳۰). ان کے ہاں بلند آواز میں بولنا یا ہنسنا بد تمیزی سمجھا جاتا تھا

ـ (۱۹۸۸، ضیاء محی الدین، سلام و پیام، ۱: ۱۱). اکڑی ہوئی گردن، چہرہ تاثرات سے خالی، کسی کی بات پر کھل کر ہنسنا تو ان کے بس میں تھا ہی نہیں۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۹۱). **۲۔ خوش ہونا، بشاش ہونا؛ خرسند ہونا۔**

کہی دائی میں تجسوں ہنستی اتھی
توں نیں جانتی کی خبر تج نہ تھی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۷).

ہنسے بھوت دن اب سو رونا بھلا
سو جاگے بہت اب سو سونا بھلا

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۱۰۷).

بھی ہنسنی) ہنسنے (و رونی) رونے (سوں توٹی صلوات
کثیر عمل دیکھ در مفسدات

(۱۶۸۸، ہدایات ہندی (ق)، ۱۳۳). اور جو کوئی آپس میں ہنستا ہے سو اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۱۱۶).

آتا ہے یکسر اس کے عقب قطرہ زن سرشک
جوں زخم تازہ ایک ذرا ہنس دیئے تو کیا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۷).

تبسم نے نمک چھڑکا یہ کہکر
میں ہنستا ہوں ترے زخم جگر سے

(۱۸۸۸، صنم خانہء عشق، ۲۵۷).

روتے ہیں دل کے زخم تو ہنستا نہیں کوئی
اتنا تو فائدہ مجھے تنہائیوں سے ہے

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۹۲).

وہ زندہ دلی کہاں گئی ہے
ہنستا تھا جب اپنے حال پر میں

(۱۹۹۰، پس انداز موسم، ۱۱۵). **۳۔ ہنسی مذاق کرنا؛ دل لگی کرنا؛ چھیڑ خانی کرنا، ٹھٹھول کرنا نیز خوش اختلاطی کرنا۔** سچے پر ہنستے مسخریاں کرتے، سچے کوں اڑاتے، سچے پر بولاں دھرتے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۷۵).

کہاں وہ پوچھنا ہنسنا کھلانا
نظر بر مور کے مملوک رہتا

(۱۷۲۷، دیوان عطا، ۴۶۰).

اے پری رو مضائقہ کیا ہے آدمی آدمی سے ہنستا ہے

(۱۸۵۷، بحر الفت، واجد علی شاہ، ۲۰).

رویا کیا سحر تک میں رشک سے عزیزو
ہنستے سنا جو اس کو غیروں سے انجمن میں

(۱۸۹۱، تعشق (فرہنگ آصفیہ)).

اے جنوں خندۂ اغیار کا شکوہ کیسا
اب تو ہنستا ہے مرا چاکِ گریباں مجھ کو

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۰۷). سب کے ہنسنے سے جل کر زور سے خورشید کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے۔ (۱۹۴۷، دھانی بانکپن، ۳۲). **۴۔ ہنسی اڑانا؛ تمسخر اڑانا؛ تضحیک کرنا۔**

کیتک لوگاں سو ہنستے تھے انوکی یک محبت پر
کیتک دل کوں حضوراں کے سو شہ دولت ہوا رافع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۴). حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دعا پوشیدہ اپنے دل میں مانگی یا اکیلے مکان میں اس لئے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسیں گے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا (ترجمہ)، ۱: ۶۹۵). ہم بی ہمسائی کے میاں کو ہنسا کرتے تھے، اب لوگ ہمیں ہنسیں گے۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۱۶۲).

یوں تو کس کا منہ ہے صاحب جو کوئی ہم پر ہنسے مذاق
تم ہنسواتے ہو غیروں کو ہم ہنس کر رہ جاتے ہیں

(۱۸۹۴، کلام دلدار علی مذاق، ۲۸۱). کسی شخص پر ہنسنے سے پہلے یہ یاد رکھو کہ اگر تم اس کی جگہ ہوتے تو کیا محسوس کرتے۔ (۱۹۴۷، پرواز، ۲۰۵). اپنے آپ پر ہنسنے کا حوصلہ ان میں ہمیشہ رہا ہے۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۱۴). **۵۔ زخم کا منھ کھل جانا، زخم پھٹ جانا۔**

ایسا نہ ہو قاتل مرا آزردہ ہو پھر جائے
کیوں زخم دل خستہ ہنسا دیکھئے کیا ہو

(۱۸۷۲، عاشق (فرہنگ آصفیہ)).

زخم ہنستا ہے تیرے بسمل کا
کہ تری تیغ کارگر نہ ہوئی

(؟، منشی (فرہنگ آصفیہ)). [س: + نا، لاحقہء مصدر].

--- بولنا ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ دل لگی کرنا؛ مذاق کرنا، ہنسی مذاق سے دل بہلانا؛ خوش ہونا، ظرافت سے دل بہلانا۔

اے گل و بلبل بہار آئی ہے ٹک دل کھول لو
چار دن صحبت غنیمت جان کر ہنس بول لو

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا، زکی، ۱۱۸). آسائش ہے بھی تو کچھ ---- ہنسنے بولنے پر ---- موقوف نہیں۔ (۱۸۷۴، مجالس النسا، ۱: ۹۱).

گر یہی ہے عادت تکرار ہنستے بولتے
منہ کی اک دن کھائیں گے اغیار ہنستے بولتے

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، ۲۱۲).

اچھا نہیں محفلوں کا چسکا ناداں
خود اپنے سے ہنس بول کے بہلا دل کو

(۱۹۴۷، سنبل و سلاسل، ۲۴۷).

چھا گئی وحشت طبیعت پر اب اک افسردگی
کیا ہنسوں بولوں کہ باقی ہی نہیں اس کا دماغ

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۶۸). وہ اتنے کم ظرف ---- نہیں ہوتے کہ مصائب و آلام سے ---- وہ ہنسنا بولنا بھی بھول جائیں۔ (۱۹۹۲، سہ ماہی اردو، کراچی، اپریل تا جون، ۲۴). **۲۔ باتوں باتوں میں اپنا مطلب نکال لینا۔**

ہنسے بولے رہے مشغول اپنے جس طرح چاہا
اُودھر لپٹے اودھر سوئے یہاں چمٹے وہاں لپٹے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۶۰). اس کی دوسری سہیلیاں ہنس بول کر وقت گزار رہی ہیں۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۳۴۴). **۳۔ خوش مزاج ہونا، خندہ پیشانی سے پیش آنا۔**

زندگی میں تو نہ اک دم خوش کیا ہنس بول کر
آج کیوں روتے ہیں میرے آشنا میرے لیے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۴ : ۱۳۱).

تم تو ہنس بول کے دشمن سے بسر کرتے تھے
مجھ کو دیکھو کہ اکیلا شب ہجراں میں رہا

(۱۹۱۹، در شہوار بیخود، ۱۲). دوستوں کی محفل میں بے تکلف ہنستے بولتے تھے۔ (۲۰۰۰، میر کو سمجھنے کے لیے، ۴۴).

--- **ہَنسانا** ف مر؛ محاورہ.

باہم ظرافت سے دل بہلانا، ہنسی مذاق کرنا، آپس میں دل لگی کرنا۔ ہنسنا ہنسانا ان کا کام تھا۔ (۱۹۷۳، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۶۱).

اگر نہ ہنسنا ہنسانا کسی کا بھا جاتا
تو بات بات پہ یوں رو دیا نہ کرتے ہم

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۲۳).

کام گر ہنسنے ہنسانے سے نہیں
زعفرانی کیوں مری رنگت ہوئی

(۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)).

عنادل بھی ، کلیاں بھی ، گل بھی ، صبا بھی
یہ صحبت ہے ہنسنے ہنسانے کے قابل

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۱۶۸).

یہ مانا تیری عادت تھی سدا ہنسنے ہنسانے کی
تری عادت نہ تھی یوں دیر تک مجھ کو ستانے کی

(۱۹۸۴، اردو مثنوی رامائن، ۶۵). لیکن ایسا نہیں ہے کیوں کہ فارس میں مقصد محض ہنسنا ہنسانا ہوتا ہے چاہے یہ مسخرے پن سے ہو۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، جنوری، ۳۳).

--- **ہَنسنا** ف مر؛ محاورہ.

باہم ظرافت سے دل بہلانا، ہنسی مذاق کرنا، آپس میں دل لگی کرنا۔ ہنسنا ہنسانا ان کا کام تھا۔ (۱۹۷۳، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۶۱).

اگر نہ ہنسنا ہنسانا کسی کا بھا جاتا
تو بات بات پہ یوں رو دیا نہ کرتے ہم

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۲۳).

کام گر ہنسنے ہنسانے سے نہیں
زعفرانی کیوں مری رنگت ہوئی

(۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)).

عنادل بھی ، کلیاں بھی ، گل بھی ، صبا بھی
یہ صحبت ہے ہنسنے ہنسانے کے قابل

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۱۶۸).

یہ مانا تیری عادت تھی سدا ہنسنے ہنسانے کی
تری عادت نہ تھی یوں دیر تک مجھ کو ستانے کی

(۱۹۸۴، اردو مثنوی رامائن، ۶۵). لیکن ایسا نہیں ہے کیوں کہ فارس میں مقصد محض ہنسنا ہنسانا ہوتا ہے چاہے یہ مسخرے پن سے ہو۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، جنوری، ۳۳).

--- **ہَنسنا** ف مر؛ محاورہ.

ہنسی ہنسنا، ہنسنے کا فعل انجام دینا، ہنسنے کی کیفیت کا اظہار کرنا۔

مدعی سن کے دل غزل تیری
کیا خجالت سے ہنسنا ہنستے ہیں

(۱۷۹۵، دل (عظیم آبادی)، د، ۹۳).

ہَنسنی (فت ہ، غنہ، سک س) امث.

ہنس (پرندہ) کی مادہ۔ ہنسنیوں نے کچھ دنوں بعد انڈے دئے۔ (۱۹۲۰؟، یوگ واسشٹ (ترجمہ)، ۲۳۳). معلوم ہوتا تھا ہنسنی پُرسکون سطح پر اس طرح تیرتی چلی آ رہی ہے کہ چادرِ آب پر شکن تک نہیں پڑتی۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۳۸). جاڑوں کے چاند جیسے کسی ندی کنارے ٹہلنے والے ہنس کو چھوڑ کر ہنسنی کوے کے پاس آ گئی ہے۔ (۱۹۸۹، تین سنسکرت ڈرامے (ترجمہ)، ۱۱۰). [ہنس (رک) + نی، لاحقۂ تانیث].

ہَنسنے (فت ہ، غنہ، سک س) امذ؛ ج.

ہنسنا (رک) کی مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل۔ اخبار میں مزاحیہ کالم بھی ہوتا ہے اور قارئین ہنسنے ہنسانے کے لیے اس کالم کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۹۲، ہوائیاں، ۹).

--- **کی جَگَہ** امث.

مذاق کا موقع، خندہ کرنے کا محل۔ (نور اللغات؛ جامع اللغات).

--- **لَگنا** ف مر؛ محاورہ.

قہقہہ لگانا، کھلکھلانا نیز مذاق اڑانا، تمسخر کرنا۔

یہ عشق فسوں کار نیا رنگ ہے لایا
اب آپ کو بھی ہنسنے لگا اپنا پرایا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۳۱). اصغری ہنسنے لگی اور کہا ـــــ ناحق کے ڈھکوسلے ہیں۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۲۷۲). صالحہ بھابی ہنسنے لگیں اور ہنس ہنس کر پاگل ہو گئیں۔ (۱۹۹۸، (عرض مصنف، ۱۰۰). پھر وہ میری طرف گھوم گئی اور ہنسنے لگی۔ (۲۰۰۶، تیسرے پہر کی کہانیاں (اسد محمد خاں)، ۴۲).

ہَنسُنْوا (فت ہ، مغ، سک نیز فت س، ضم ن) امذ.

نشانۂ تضحیک۔ (پلیٹس). [ہنسن (رک) + وا، لاحقۂ نسبت].

ہَنسو (فت ہ، مغ، مج) امر۔

ہنسنا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل)۔

ہم پہ ہنسو شورؔ بغل میں اوسے لیکر
کیا بخت ہمارا کبھی بیدار نہوگا

(۱۸۸۸، دیوان شور، ۱۴).

--- **بولو** فقرہ.

ہنستے بولتے رہو، خوش و خرم رہو۔ اب تم کچھ نہ ڈرو چین سے رہو، ہنسو بولو۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۲۵).

--- **کھیلو** فقرہ.

رک : ہنسو بولو؛ ہنستے رہو، خوش و خرم رہو۔ کس طرح بیٹھوں، جس طرح روز بیٹھتے ہو، ہنسو کھیلو۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۶۸).

ہَنسوا (فت ہ، غنہ، سک س) امذ.

(کاشت کاری) دھان وغیرہ کے پودے کاٹنے کا ٹیڑھا ہوا آلہ جس کی دھار اندر کے رُخ ہوتی ہے، ہنسیا، درانتی۔ ایک تو وہ ہے جس میں دندانے ہوتے ہیں اور دوسرا سادہ، ہنسوے سے

دھان وغیرہ تراشتے ہیں۔ (۱۸۴۵، دولت ہند، ۲۵). جب سے ہنسوالے کر فصل کاٹنی شروع کرے تب سے سات ہفتے گن لینا۔ (۱۸۹۰، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۱۸۲). [پ :].

ہنسوانا (فت ہ، غنہ نیز مغ، سک س) ف م.
دوسرے کو تحریک دینا کہ وہ ہنسائے، مذاق کروانا، مذاق اڑوانا، تضحیک کروانا۔

خود ہنستے ہو اغیار سے ہنسواتے ہو مجکو
یہ زور ہنسی ہے کہ رولا جاتے ہو مجکو

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۱۸).

میرے رونے کی حقیقت کہہ کر
دشمنوں کو کہیں ہنسوایئے گا

(۱۸۸۸، دیوان شور، ۱۵).

تیری غفلت عقل سے در پردہ ہنسوائے مجھے
بیخودی ایسا نہو پھر ہوش آ جائے مجھے

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، ۱۸۴). تم مجھ پر (سختی کرکے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو (برتاؤ سے) ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴ : ۶۶). اس ضرورت سے چشم پوشی کرکے شیکسپیر کے ڈراموں اور رنیلڈ کے ناولوں کا ترجمہ کرنا دنیا کو اپنی جہالت پر خود ہنسوانا ہے۔ (۱۹۸۷، اردو، کراچی، جنوری تا مارچ، ۱۰۴). [ہنسنا (رک) کا متعدی المتعدی].

ہنسوڑ (فت ہ، مغ، وج) صف؛ امذ.
۱. بہت ہنسنے بولنے والا، زندہ دل، خوش طبع، خوش مزاج، ہنس مکھ آدمی۔

اوس سے گیا ملنے کو، ایک جو رنگیں ہنسوڑ
کہنے لگا جاتے ہی، اوس سے وو یوں ہاتھ جوڑ

(۱۸۰۵، نظم رنگیں، ۵۵). وہ ہنسوڑ اور خوش طبع آدمی ہے، تمام راہ اپنی خوش گوئی اور مسخرہ پن سے مجھے ہنساتا آیا۔ (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم، ۱ : ۴۵). امیرزادی بہت ہنسوڑ ہے۔ (۱۸۶۳، شبستان سرور، ۱۴۶). یہ بڈھا انکے وقت میں مجھے بہت چھیڑتا تھا بڑا ہنسوڑ ہے۔ (۱۸۹۳، پی کہاں، ۱۳). اپنے زمانے کے مشہور وکلا میں تھے نہایت ہنسوڑ بامذاق، بذلہ سنج، لطیفہ گو ان کی صحبت میں کوئی شخص افسردہ رہ نہیں سکتا تھا۔ (۱۹۲۶، حیات فریاد، ۱۷۵). مجاز صرف رند مشرب یا ہنسوڑ نہ تھے۔ (۱۹۵۶، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۳۵۹). غالب کی شخصیت کا کوئی نقش قائم نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ وہ ایک ہنسوڑ قسم کے شخص تھے۔ (۱۹۸۶، غالب ایک شاعر، ایک اداکار، ۱۵). وہ بہت ہی ہنسوڑ قسم کی عورت تھی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۸۵). **۲. (مجازاً) ایک پرندہ جس کی آواز ہنسی سے مشابہ ہوتی ہے۔** بہت سے ایسے پرندے ہیں جن کے نام ان کی آوازوں یا بولیوں کے مطابق رکھ دیئے گئے ہیں مثلاً ہنسوڑ ایک ایسا ہی پرندہ ہے۔ (۱۹۶۹، پرندے، ۱۲). [ہنس (رک) + وڑ، لاحقۂ صفت].

--- بازی امث.
خوش مزاجی، ہنسی مذاق کرنے کا عمل۔ اسے خوش گپی خوش گفتاری اور ہنسوڑ بازی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ (۱۹۸۱، راجہ گدھ، ۱۰۷). [ہنسوڑ + ف : باز، بازیدن = کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- بالک (--- فت ل) امذ.
خوش مزاج بچہ؛ ہنس مکھ بچہ؛ (مجازاً) بے فکر بچہ۔ تب وہ ایک مفکر فنکار کی بجائے ایک بے چنت اور ہنسوڑ بالک کا روپ دھار لیتا ہے، جسے دنیا ومافیہا کا کوئی غم نہ ہو۔ (۱۹۹۱، میرزا ادیب شخصیت اور فن، ۱۳۶). [ہنسوڑ + بالک (رک)].

--- پَن / پَنا (--- فت پ) امذ.
ہنسی مذاق کی حالت، چھیڑ چھاڑ؛ دل لگی. اِسی طرح بات بات میں ظرافت اور ہنسوڑ پن کرتے تھے۔ (۱۹۵۹، نقوش، لاہور (طنز ومزاح نمبر، جنوری، فروری، ۶۷۲). صاحب کے فن کی تشریح سے پہلے اگر ہنسنے کے عمل، ہنسی کی حد، ہنسوڑ پنے کے درجے، قہقہوں کی اہمیت وغیرہ کی وضاحت کر دی جائے تو بہتر ہوگا۔ (۱۹۸۹، دریچے، ۵۲). ان کا ہنسوڑ پن معرکہ آرائی کا سبب بن جاتا تھا۔ (۲۰۰۶، تاریخ ادب اردو (جالبی)، ۳ : ۱۱۶). [ہنسوڑ + پن / پنا، لاحقہ کیفیت].

ہنسوڑا (فت ہ، مغ، وج) صف؛ امذ۔
رک: ہنسوڑ؛ زندہ دل، ظریف؛ مسخرہ، لطیفہ گو، خوش گفتار شخص۔

کوئی اتنا بھی نہیں پھبتی کہے جو آپ پر
کیوں مقطع شیخ جی کیا سب ہنسوڑے اُڑ گئے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۴۹).

اے بوا کتنا ہنسوڑا ہے نگوڑا ترکی
پاس روتوں کے جو بیٹھے تو ہنسا کے اٹھے

(۱۸۸۶، کلیات اردو، ترکی، ۲۳). کیا کہوں، میں ہوں ہنسوڑا تو ہے مقطع میرا تیرا میل نہیں۔ (۱۹۴۴، نواب صاحب کی ڈائری، ۳۵).

ہوئے بھیگ کر اپنے اشکوں میں جوڑے
جوانی میں مشہور تھے ہم ہنسوڑے

(۱۹۷۳، جنگ، کراچی، ۲۶ مارچ، ۵). مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کے نزدیک ظریف کے معنے ہنسوڑے، مسخرے، یاوہ گو اور بھانڈ کے تو ہیں نہیں۔ (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۳۷). [ہنسوڑ (رک) + ا، لاحقۂ تحقیر].

--- جانوَر (--- سک ن، فت و) امذ.
حیوان ظریف؛ بہت ہنسنے ہنسانے والا شخص۔ ایک امریکن ادبی نقاد ایک مقام پر لکھتا ہے کہ مرد ایک ہنسوڑا جانور ہے۔ (۱۹۵۸، پطرس بخاری، تخلیقات پطرس، ۸۸). [ہنسوڑا + جانور (رک)].

ہنسوڑنا (فت ہ، مغ، وج، سک ڑ) ف م.
مسخرا پن کرنا، چھیڑ چھاڑ کرنا، ہنسنا، کھلی بازی کرنا. (جامع اللغات). [ہنسوڑ (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہنسوڑی (فت ہ، مغ، وج) صف مث نیز امث۔
بات بات پر ہنسنے ہنسانے والی (عورت یا لڑکی)، خوش گفتار خاتون۔ بات بات پر ہنسنے ہنسانے والی (عورت یا لڑکی)، خوش گفتار خاتون. وہ بڑی ہنسوڑی ہے، بے ہنگم سے بے ہنگم بات میں معنی ڈال دیتی ہے۔ (۱۹۷۶، مجموعہ محمد حسن عسکری، ۶۳۲). [ہنسوڑا (رک) کی تانیث].

ہنسوکر (فت ہ، مغ، ومع، فت ک) صف.
رک: ہنسوڑ. (پلیٹس). [مقامی].

ہنسنسہ (فت ہ، غنہ، سک س، فت ہ، مغ، فت س) امذ (شاذ)۔

قہقہہ ، ٹھٹھا، **ہنسی کی آواز**۔ جوگن : دوسری نہیں کیا وہی چاہیے ؛ ہنسنسہ ۔ (۱۹۲۲، طالب بنارسی، راجہ گوپی چند، ۸۴)۔ [ہنسنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

ہنسی (فت ہ، مغ) امث صف۔

ا۔ ہنسنے کی کیفیت یا عمل، خندہ، قہقہہ، ٹھٹھا۔

سیکائی چاک گج ہنس کوں پھلائی پھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۲۸۷)۔

وو تنہائی و وحشت و بیکسی
مجھے اپنے احوال پر تھی ہنسی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۸۰)۔ مگر جتنا ہنسی نہ تھی اتنا ہی رخصت کے وقت روئی ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۱۰۸۱)۔

مری ہنسی کی صبح ، میرے غم کی رات لے گئی
چلی گئی تو اعتبار کائنات لے گئی

(۱۹۴۷، نبض دوراں، ۳۷)۔~ ۔ نطق (Logic) انسان کی ذاتی صفت ہے جس سے انسان انسان بنا ضحک (ہنسی) بھی انسان کی صفت ہے۔ (۱۹۶۱، معیار ادب (علامت کے مباحث، ۳۶))۔ موجوں پر موجیں ٹوٹ پڑیں ـــــ ہنسی کے موتیوں کو آنسوؤں نے نگل لیا۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۳۱۸)۔ یہ ہنسی بلند و بانگ ہنسی نہ تھی ۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۹۱)۔ **۲۔ ہنسی مذاق، خوش طبعی، دل لگی، ظرافت، مزاح۔** میں نے ازراہ ہنسی کے جواب دیا کہ وہاں پہنچ کر میں اپنی شادی اوس کے ساتھ کروں گی ۔ (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم، ۱ : ۸۸)۔

رو کے کہتا ہوں میرے عاشق ہو
نہ برا مانیو ہنسی ہی تو ہے

(۱۸۶۱، دیوان اختر، ۸۵۹)۔ نہ صرف کل یوروپ کی ہنسی اور قہقہہ زنی کا موجب ہوئے بلکہ ـــــ سراسیمہ اور حیران ہوگئے ۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت (ترجمہ)، ۱۲۳)۔ بالکل وہی حال ہے، ڈھاکہ میں جب ملے تھے تب تک انکا وہی حال احوال تھا، وہی لچھے دار باتیں، وہی ہنسی وہی مذاق ۔ (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۳۱)۔ معاصرانہ چشمکوں میں طنز ـــــ ہنسی، دل لگی ـــــ وغیرہ سبھی آتے ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۲۳۲)۔ **۳۔ تضحیک، استہزا، تمسخر۔**

ہم کو یہ ہنسی نہیں گوارا
پیارا وہ ہوویگا تمہارا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۹)۔ اُس طپنچہ کو جس میں گولی نہیں تھی، سر کیا اور اس کی آواز سے جاگ اُٹھا اور اس کی بڑی ہنسی ہوئی۔ (۱۸۸۰، رام چندر (ماسٹر رام چندر اور اردو نثر کے ارتقا میں ان کا حصہ، ۱۹۳))۔ ان کی ـــــ اپیلیں حقارت آمیز ہنسی کے ساتھ سنی گئیں ۔ (۲۰۰۳، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۲۷)۔ **۴۔ (مجازاً) کھیل، نہایت آسان کام۔**

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسو
رونا ہے کچھ ہنسی نہیں ہے

(۱۸۱۰، میر (مہذب اللغات))۔ آپ بڑے عیار ہیں میں سحر اتارتی ہوں تشریف لائیے یہ کہہ کر یاقوت سخندان مسکرائی خواجہ عمرو کے جو پانوں زمین تھامے ہوئے تھی گویا سحر اترنا ہنسی ہوگئی۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۸۷۵)۔ ایک بندیل لڑکے سے اس کا گھوڑا چھین لینا ہنسی نہیں ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۱ : ۸۸)۔ [ہنسنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

ـــــ اُڑانا / اُوڑانا ف مر ؛ محاورہ۔
تمسخر کرنا، ذلیل کرنا، تضحیک کرنا ؛ مذاق بنانا۔ ایسا کرنا خود اپنی ہنسی اوڑانا ہے ۔ (۱۸۷۶، تہذیب الاخلاق، ۲ : ۲۱۵)۔ اللہ کی آیتوں سے انکار کیا جا رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن، نذیر احمد، ۱ : ۱۳۵)۔ مگر پھر سوچتا ہوں دشمن ہنسی اڑائینگے ۔ (۱۹۳۰، اردو گلستاں، ۴۶)۔ اس رسالے میں کچھ ایسے اقوال پیش کیے گئے ہیں جن میں زہد کی ہنسی اڑائی گئی ہے۔ (۱۹۷۶، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲ : ۲۸)۔ اس لیے ان کی کوششوں کا مجموعی نتیجہ بے سود ہے اور دنیا چین کی ہنسی اڑاتی ہے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی، ۲۷۵)۔

ـــــ اُڑنا محاورہ۔
ہنسی اڑانا (رک) کا لازم، تضحیک ہونا، ٹھٹھا اُڑنا، ذلت ہونا۔ ورنہ آج ابن الوقت کی خوب ہی ہنسی اڑی ہوتی۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۶۰)۔ ہنسی اڑے گی مضحکہ ہوگا ـــــ عزیز روئیں گے ۔ (۔ (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۸)۔

نہ جا اس پر کہ سنتا ہوں دھمک میں نبض فطرت کی
ہنسی اڑتی ہے اس دنیا میں اسرار حقیقت کی

(۱۹۴۲، اسرار، ۱۹۰)۔

ـــــ اُڑوا دینا / اُڑوانا محاورہ۔
مذاق بنوانا ؛ تضحیک کروانا۔ مسلمان ہی اپنے دین کی ہنسی اڑوانا چاہیں تو اس کا کیا علاج ۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۸۸)۔ جو دوسروں کی ہنسی اڑانا چاہتا ہے اللہ اس کی ہنسی اڑوا دیتا ہے۔ر (۱۹۸۵، طوبیٰ، ۵۰)۔

ـــــ اور پھنسی کہاوت۔
ہنسی رضامندی کی علامت ہے، اگر عورت غیر مردوں کے ساتھ ہنسے تو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ راضی ہوگئی ہے اور بد چلن خیال کی جاتی ہے۔ وہ ایک ہی مقولے پر عمل کرتا رہا تھا کہ ہنسی اور پھنسی۔ (۱۹۷۵، امر بیل، ۵۰)۔

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) صف۔
جس میں ہنسی شامل ہو، ہنسی مذاق پر مبنی۔ راہ میں نواب غلام قادر ترک ادب کرکے مکرم الدولہ خواجہ حسین سے ہنسی آمیز باتیں کرتا تھا۔ (۔ (۱۸۹۵، نجیب التواریخ، ۱۵۹)۔ [ہنسی + آمیز، آمیختن = ملنا، ملانا]۔

ـــــ آنا ف مر۔
کسی بات پر ہنسنا، خندہ ہونا، مسکرانا (عموماً تحقیراً)۔

زعفرانی ہے کو پی انکھیاں کیے ہور سمسی
سود خوشی سے کیوں نہ آوے غنچہ لب تم کو ہنسی

(۱۷۶۱، چمنستان شعراء، ۵۶۳)۔

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرتِ انسان پر
فعل بد تو ان سے ہو لعنت کریں شیطان پر

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۵۹)۔ یا مصیبت زدہ ـــــ اپنی سرگزشت بیان کرے گا ضرور اس کے بیان سے لوگوں کے دل پر چوٹ لگے گی لیکن اگر یہی بیان کسی ایسے شخص کی زبان سے سرزد ہوگا جس کی حالت خود اس کی تکذیب کرتی ہے تو اس سے سوائے اس کے لوگوں کو ہنسی آئے۔ (۱۸۹۳، مقدمۂ شعر و شاعری، ۱۲۲)۔ اوپر کے جملوں کو پڑھ کر خود مجھے ہنسی آتی ہے۔ (۱۹۰۹، دامان باغباں، ۳۵)۔ لڑکے کو ہنسی آ گئی۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۱۶۱)۔

ڈوبتے چاند پہ روئی ہیں ہزاروں آنکھیں
میں تو رویا بھی نہیں ، تم کو ہنسی کیوں آئی

(۱۹۷۲، دیوان (ناصر کاظمی)، ۳۹). بعض دفعہ اس سلسلے میں ایسی باتیں کہی جاتی ہیں جن کو سن کر ہنسی آتی ہے۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۷۳).

---آور گَیس (---مدا، فت و، ی لین) امذ.
رک : **ہنسانے والی گیس**۔ ہنسی آور گیس ۔۔۔۔ اسے نائٹرس آکسائیڈ ، نائٹروجن مونوآکسائیڈ یا ڈائی نائٹروجن آکسائیڈ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۹۳، کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۳). [ہنسی + ف : آور، آوردن = آنا + گیس (رک)].

--- باز صف.
بہت ہنسنے ہنسانے والا ؛ ہنسوڑ ؛ ظریف۔ بعض ملاح بندوقچی سورت کے قریب خشکی میں اترے بعض ہنسی بازملاحوں نے کہہ دیا کہ ہم قلعہ لینے آئے ہیں یہ ان کی دھمکی بیہودہ تھی مگر مغل ان سے ڈر گئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۲۵۲). [ہنسی + باز، بازیدن = کھیلنا].

---بَنانا محاورہ.
ہنسی میں ڈالنا؛ مسخرہ پن کرنا ؛ مذاق اڑانا۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو کھیل اور ہنسی بناتے ہیں ۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۵۶). تم نے ہنسی بنائی یہاں تک کہ (گویا) انھوں نے تم کو ہماری یاد (بھی) بھلادی۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۲ : ۵۰۱).

---بَنائی جانا ف مر ؛ محاورہ۔
ہنسی بنانا (رک) کا لازم ؛ مذاق اڑایا جانا۔ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں۔ (۱۹۱۱، ترجمۂ قرآن، مولانا احمد رضا خان بریلوی، ۱۶۱).

---بُجھ جانا محاورہ.
مسکراہٹ ختم ہونا، چہرے پر ہنسی نہ رہنا ؛ رنجیدہ ہو جانا۔ یہ وہ دن تھے جب یکایک بچوں کی ہنسی بجھ گئی اجڑے ہوئے کسان کھیت کھلیان چھوڑ کر شہروں میں مزدوری کرنے لگے اور اچھی خاصی شریف بہو بیٹیاں بازار میں آ بیٹھیں۔ (۱۹۹۹، افکار، کراچی، فروری، ۱۷).

---پَڑنا ف مر ؛ محاورہ۔
مذاق اڑایا جانا، قہقہہ پڑنا۔ حکم ہوا کہ اپنے گواہان صفائی پیش کرو دوسرے دن اس نے تین مہتر (خاکروب) اور تین بہشتی پیش کر دیئے اس پر بڑی ہنسی پڑی۔ (۱۹۲۵، لطائف عجیبہ، ۳ : ۳۷).

---پُھوٹ پَڑنا ف مر ؛ محاورہ۔
بے اختیار ہنسی آنا، ہنسنے لگنا۔ رونے والے سے ہمدردی پیدا نہ ہو گی بلکہ ۔۔۔ ہنسی پھوٹ پڑے گی۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۷۷).

---تو پھَنسی کہاوت.
رک : **ہنسی اور پھنسی**۔ ہنسی تو پھنسی پرانی مثل ہے۔ (۱۹۵۱، کشکول، ۸۴). سنتے ہی لڑکی ہنسی اور ہنسی تو سمجھو پھنسی۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۴۶).

---ٹَھٹّھا (--- فت ٹھ، شد ٹھ) امذ.
۱۔ **ہنسی کھیل ؛ ہنسی مذاق، دل لگی، ٹھٹھول**۔ اپنے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ رکھے اور ہنسی ٹھٹھا نہ کرے۔ (۱۷۴۶؟، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۱۹). ''پوچ اور واہیات قصوں کو جن کی کچھ اصل نہیں ہے مذہبی قصہ اور الہامی واقعات سمجھنے لگیں تو ہمارا مذہب ہنسی ٹھٹھا ہو جاوے گا''۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۷۷).

ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے اس کا سننا
جگر پھٹتا ہے میری داستاں سے

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۱۷۹). تم نے مذہب کو کیا ہنسی ٹھٹھا سمجھ رکھا ہے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۰). بغداد میں ہنسی ٹھٹھا تو تھا مگر مزاح کا وجود نہ تھا۔ (۱۹۵۷، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۲۰). ۲۔ **(مجازاً) آسان کام، معمولی بات، کھیل تماشا**۔ اے گیا چولھے میں نگوڑا چور، ادھر آنے کا رخ کرے تو آنکھیں ہی پھوٹ جائیں موے کی کیا ہنسی ٹھٹھا ہے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۴). محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلق کوئی ہنسی ٹھٹھا نہیں اس کی جو کھم سب سے نرالی اس کی قیامت سب سے الگ۔ (۱۹۰۰، امیر مینائی، ذکر حبیب، ۴۷). یہ پولیس ہے پولیس ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے۔ (۱۹۳۴، تین پیسے کی چھوکری، ۷۷).

نہیں استغفراللہ کون کہتا ہے کہ جلدی ہو
ہنسی ٹھٹھا ہے کچھ انصاف یا منہ کا نوالا ہے

(۱۹۴۱، فردوس تخیل، زخ ش، ۲۳۶). اماں تم بھی کیسی باتیں کرتے ہو مکان خالی کرانا ہنسی ٹھٹھا ہے۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۶۰۹). [ہنسی + ٹھٹھا (رک)].

---ٹَھٹّھا کَرنا محاورہ ؛ ف مر۔
ہنسی مذاق کرنا، خوش گپیوں میں مشغول ہونا۔ دور تک لوگ بیٹھے ہنسی ٹھٹھا کر رہے ہیں ۔ (۱۹۹۶، آیندہ، کراچی، ستمبر، ۱۳). وہ ۔۔۔ اپنے قریبی دوستوں ۔۔۔ میں ۔۔۔ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہوں۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۳۸).

--- ٹھَٹّھا ہونا محاورہ.
ہنسی ٹھٹھا کرنا (رک) کا لازم ؛ کھیل تماشا ہونا ؛ معمولی بات ہونا۔ کیا مجال مرنا نہوا ہنسی ٹھٹھا ہوا اور وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۷۹). اماں تم بھی کیسی باتیں کرتے ہو مکان خالی کرانا ہنسی ٹھٹھا ہے۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۶۰۹).

---ٹَھٹھول (--- فت ٹھ، وج) امذ.
رک : **ہنسی ٹھٹھا**۔ معاملہ بندی، ہنسی ٹھٹھول، جلی کٹی ۔۔۔ کے مضامین اُن کے کلام میں بڑے دلکش پیرایہ میں ملتے ہیں۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان و ادب اردو، ۱۹۰). سب منچلے ہنسی ٹھٹھول اور خوش باشی کے قائل تھے اور ان کے ہاں بلند آواز میں بولنا یا ہنسنا بدتمیزی سمجھا جاتا تھا۔ (۱۹۸۸، کبیرے کا پنچھی، سلام و پیام، ۱ : ۱۱). عسکری جیسا غیر ثقہ آدمی تو ممکن ہے کہ اپنی غیر سنجیدہ طبیعت کی بناء پر غالب کے ہاں تصوف کے مضامین میں بھی ہنسی ٹھٹھول کا پہلو ڈھونڈ لیتا ہو۔ (۲۰۰۲، اختلاف کے پہلو، ۱۵۹). [ہنسی + ٹھٹھول (رک)].

--- چھانا محاورہ.
چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہونا۔

آتی ہیں تری چال سے کیا لینے کو حوریں
چھائی ہے ہنسی کشتۂ رفتار کے منہ پر

(۱۸۷۳، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳ : ۲۷۰).

---چُہَل (--- ضم مج چ، فت ہ) امث.
ہنسی مذاق، دل لگی۔ ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانی میسر ہیں۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۲۴). ایک درخت تلے بیٹھ کر رات کاٹا اور اُس حالت میں ہر شخص کو ہنسی چہل کی بات

چیت سے خوش کرتا رہا۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۳۸۸). ایک روز نواب روشن الدولہ کے یہاں بیٹھی تھی اور ہنسی چہل کی باتیں ہو رہی تھیں۔ (۱۸۹۳، مقدمۂ شعر وشاعری، ۱۸). [ہنسی + چہل (رک)].

---چھوٹنا محاورہ.

بے اختیار ہنسی آنا، اچانک ہنسی آجانا، بے ساختہ ہنسنے لگنا۔ بابا عمرو کو وہ ہنسی چھوٹی، وہ ہنسی چھوٹی کہ چہکتی ہوئی دیتو کے ہاتھ میں پھلجھڑیاں تھما کر زمین پر بیٹھ گیا۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۳۴). ان کی ہنسی چھوٹ گئی۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۶۰۸). اپنے عظیم المرتبت بزرگوں کے سامنے اورنگ زیب خان اس حد تک منکسر اور نرم مزاج نظر آرہا تھا کہ ہماری ہنسی چھوٹ گئی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۰۰).

---خُوشی (---و معد) م ف.

۱۔ خوشی سے، رضامندی سے۔

ہزار شکر کہ انشاء کسی کی محفل میں
خفا سے آئے تھے پر ہو ہنسی خوشی نکلے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۴۹). وہ بی بی ہمیشہ ہنسی خوشی الحمد للہ الحمد للہ کہے جاتی تھیں۔ (۱۸۷۳، تہذیب النسا، ۲۳). اور جو ملک اپنا قیمتی زر مبادلہ ہنسی خوشی دینے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ (۱۹۸۳، مکالمات سقراط، ۸۰). **۲۔ خوش خوش؛ خیریت کے ساتھ، بخیریت تمام۔** اور لڑکیاں ---- ان سے ہنسی خوشی کھیلا کودا کرتی۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۱۹).

جا کر گلی میں اوس کی پھر آئے ہنسی خوشی
طاقت کا اپنی ہم نے کیا امتحان آج

(۱۸۲۴، مصحفی، د، ۷۶).

ہنسی خوشی تمہیں آنا نصیب ہو اصغر
لٹا ہوا نظر آتا ہے مجکو سارا گھر

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۳۳). یہ سن کر بڑھیا ہنسی خوشی اپنے گھر چلی گئ۔ (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱: ۴). تھوڑی ہی دیر میں ہنسی خوشی کھانے پکنے لگے۔ (۱۹۴۴، گوری ہو گوری، ۶۹). سب بہت خوش ہوئے اور پھر ہنسی خوشی رہنے لگے۔ (۱۹۷۸، براہوی لوک کہانیاں (ترجمہ)، ۱۷). اس کا کہنا یہ تھا کہ اس سے جو تصویر ابھرتی ہے وہ کسی کو ہنسی خوشی وداع کرنے اور ہاتھ ہلانے کی ہوتی ہے۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۳۰). [ہنسی + خوشی (رک)].

---خُوشی سے م ف.

برضا و رغبت، رضامندی سے؛ خوش ہو کر۔

بیٹا وہ سمجھ کے جی سے اس کو
گھر لائی ہنسی خوشی سے اس کو

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۵). اللہ کرے تمام عمر ہنسی خوشی سے بسر کرنا نصیب ہو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۱۸). دونوں ایک ساتھ زندگی ہنسی خوشی سے بسر کر سکتے ہیں۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۴).

---خُوشی کا سَودا امذ.

رضامندی کا معاملہ؛ خوشی کی بات۔

بگڑے وہ لیا جو بوسۂ زلف
سودا نہ رہا ہنسی خوشی کا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۸۸).

برہم نہ ہو سن کے دل کی قیمت
سودا ہے یہ ہنسی خوشی کا

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۰).

---خُوشی کی باتیں کَرنا محاورہ.

ہنسی مذاق کرنا، ہنسانے کی کوشش کرنا، ہنسنا ہنسانا۔ لوگ جاہلیت کے قصے بیان کرتے، شعر پڑھتے، ہنسی خوشی کی باتیں کرتے، آنحضرت صلعم صرف مسکرا دیتے۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۲۱۰).

---خُوشی کے ساتھ م ف.

بہت آسانی سے؛ برضا و رغبت، ہنستے مسکراتے۔ اُس نے نہایت ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ (۱۹۶۴، روزگار فقیر، ۲: ۳۳).

---خُوشی میں رکھنا محاورہ.

خوش رکھنا۔ اس وقت ہنسی تو آئی خدا تم کو ہمیشہ ہنسی خوشی میں رکھے۔ (۱۸۷۹، زینت العروس (مہذب اللغات)).

---دِل لَگی (--- کس د، فت ل) امث.

ہنسی مذاق؛ خوش گپیاں، ٹھٹھولی۔ کوئی بیجا ہنسی دل لگی کرے چاہے اس میں وزیر بادشاہی کیوں نہو۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲: ۴۶۶). میری ---- کے بارے میں ہنسی دل لگی کی باتیں میرے سامنے جاری رہیں۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۸۹). [ہنسی + دل لگی (رک)].

---دِل لَگی ہونا ف مر.

ہنسی مذاق ہونا؛ خوش گپیاں ہونا۔ پہروں بی جان اور خانم جان وغیرہ سے لطیفہ بازیاں اور ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی۔ (۱۸۹۳، نشتر، ۹۴).

---سمجھنا ف مر؛ محاورہ۔

کھیل سمجھنا، معمولی بات سمجھنا، آسان کام خیال کرنا؛ پروا نہ کرنا۔ اللہ کے احکام کو ہنسی (کھیل) نہ سمجھو۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱: ۵۲).

---سُوجھنا ف مر؛ محاورہ۔

ہنسی مذاق کا خیال آنا؛ کسی پر ہنسنا، چھیڑ چھاڑ کرنا، بے موقع ہنسنا، بے موقع ہنسی آنا۔

جو کچھ سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے
میں روتا ہوں ان کو ہنسی سوجھتی ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۹۸).

---سے م ف.

۱۔ دل لگی سے، بطور مزاح، مذاق میں۔

جب بات کی تو پہلے تم نے ہنسی سے تھوکا
سیکھا صنم یہ کس سے انداز گفتگو کا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۷۸).

لو پھر گئے اقرار وفا کر کے ابھی سے
کہتے ہیں کہ ہم نے تو کہا تھا یہ ہنسی سے

(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲: ۱۵۷). **۲۔ خندہ پیشانی سے، خوش دلی سے۔** وہ ہنسی سے چاروں طرف سے آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کرتا ہے۔ (۱۹۹۰، سفر دوستی کا، ۴۴).

---سے پیٹ میں بَل پَڑنا محاورہ.

بہت زیادہ ہنسنا، مسلسل ہنسنا۔ پرویز بھی ساتھ ہنس رہا تھا مگر عارف کے تو ہنسی سے پیٹ میں بل پڑے جا رہے تھے۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۱۴)۔

---سے دُہرا ہو ہو جانا ف مر؛ محاورہ۔

بے حد ہنسنا، مسلسل ہنسنا۔ وہ ہانپنے لگتے تو وہ ہنسی سے دہرا ہو ہو جاتا۔ (۱۹۹۰، آب گم، ۲۴۹)۔

---سے کہنا ف مر؛ محاورہ۔

مزاحاً کوئی بات کہنا، تفنن طبع کے لیے کہنا، چھیڑنا، چھیڑ خوانی کرنا۔

کہتے ہیں وہ ہنسی سے ناسخ کو
شاعری کا تجھے شعور نہیں

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۹۷)۔ مسائل سے کبھی گھبراتے نہ تھے بلکہ ہنسی سے کہا کرتے تھے۔ (۱۹۷۷، خطوط عبدالحق (ڈاکٹر عبادت بریلوی)، ۳۷)۔

---سے لوٹ پوٹ ہونا محاورہ۔

تسلسل اور شدت سے ہنسنا، بہت ہنسنا۔ دہقان ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ (۱۹۴۳، سیلاب و گرداب، ۷۱)۔ قریب آنے پر انہوں نے گہری توجہ سے میرا مطالعہ کیا اور کھلکھلا کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی گذر گئیں۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۲۴۱)۔

---سے لوٹنا محاورہ۔

غلبۂ خندہ سے بیتاب ہو کر غلطاں ہونا، بے انتہا ہنسنا۔ (نوراللغات)۔

---ضَبط کرنا ف مر؛ محاورہ۔

ہنسی کو روک لینا، ہنسنے پر قابو پانا، ہنسی آنے کے باوجود نہ ہنسنا۔

ذکر کچھ چاک جگر سینے کا سن سن اپنے
کر کے میں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے

(۱۸۵۴، ذوق، ک (مجلس)، ۱: ۳۹۷)۔ لاکھ ہنسی ضبط کی مگر ضبط نہ کر سکے۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲: ۶۷۴)۔

ہنسی جو دیر سے غنچے کیے ہوئے تھے ضبط
تو ہنس پڑے لب گلبانگ سے وہ کھِل کھِل کر

(۱۹۱۳، سیر پنجاب (سید صادق حسین غبار)، ۶۷)۔ اس نے بڑی کوشش کی کہ وہ اپنی اس ہنسی کو ضبط کرے مگر نواب زادے کے چہرے پر مسکینی اور لجاجت کا ایسا منظر تھا کہ ہنسی کو روکنا اس کے اختیار میں نہ رہا تھا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۳۴۹)۔ نرالی ڈیوٹی کا سن کر ہمیں ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔ (۱۹۹۰، دیوان عام، ۱۷۱)۔

---کا پٹاخہ امذ۔

بہت ہنسنے کی بات؛ پھل جھڑی؛ لطیفہ۔ اس گلدستے کے سب سے شگفتہ پھول لیفٹیننٹ کرنل بشیر ملک تھے جو بذلہ سنجی میں اتنی دسترس رکھتے تھے کہ ہر جملے کو ہنسی کا پٹاخہ بنا دیتے۔ (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۸)۔

---کا جھاڑ باندھنا محاورہ۔

لگاتار ہنسے جانا، بہت ہنسنا۔

اِدھر آنکھوں نے میرے آنسوؤں کا تار باندھا ہے
اُودھر اوس لعل کے لب نے ہنسی کا جھاڑ باندھا ہے

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۲۵۹)۔

---کا دَورہ پڑنا محاورہ۔

مسلسل ہنسنا، ہنستے ہی رہنا، بہت زیادہ ہنسنا، بار بار ہنسنا۔ غم کے باوجود ہنسی کا دورہ سا اس پر پڑا۔ (۱۹۸۳، دشت سوس، ۳۹۵)۔ آفریدی پر ہنسی کا دورہ پڑا وہ ہنستا جاتا تھا۔ (۱۹۹۱، سفر گشت (سفر نامۂ امریکہ)، ۳۲)۔

---کا فَوّارَہ امذ۔

مسلسل یا بار بار ہنسنے والا، بہت ہنسنے والا، نہایت ہنسوڑ۔ ابلا پری کا تعارف "کالج کی خود سر اور مغرور سا تھی" ہنسی کا فوارہ۔ (۱۹۹۸، افکار، کراچی، دسمبر، ۷۰)۔

---کا فَوّارَہ چھُوٹ پڑنا محاورہ۔

بے اختیار ہنسی آنا؛ بہت ہنسنا۔ اسے یاسمین کے موٹی بھینس ہو جانے کا خیال آ جاتا اور پھر ہنسی کا فوارہ چھوٹ پڑتا۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۱۴)۔

---کا فَوّارَہ چھُوٹنا محاورہ۔

بے ساختہ ہنسی آنا، بہت زیادہ ہنسی آنا۔ اس طرح ہنساتے تھے کہ دل کے اندر ہنسی کا فوارہ چھوٹنے لگتا۔ (۱۹۸۴، کیا قافلہ جاتا ہے، ۱۴۰)۔

---کا کلام امذ۔

ہنسی مذاق کی بات، غیر سنجیدہ بات نیز مزاحیہ کلام۔

یہ تو لکھے تھے سب ہنسی کے کلام
ورنہ ان باتوں سے مجھے کیا کام

(۱۸۶۸، زہر عشق، ۳۱)۔

---کا نشانہ بنانا ف مر؛ محاورہ۔

مذاق اڑانا، تضحیک کرنا، مضحکہ اڑانا، ذلیل کرنا۔ جس نے ممدوح کو خوش کرنے کے لیے اپنی ذات کو ہنسی کا نشانہ بنانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰: ۵۰۹)۔ وہ خوب ہنستے ہنساتے ہیں لیکن کسی کو ہنسی کا نشانہ کبھی نہیں بناتے۔ (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری (حیات و خدمات)، ۲: ۶۳۱)۔

---کرانا ف مر؛ محاورہ۔

ہنسی کرنا (رک) کا تعدیہ؛ ہنسی اُڑوانا، بے عزتی کرانا۔ ناحق بیٹھے بٹھائے اپنی ہنسی کرانی کیا ضرور ہے۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۲۶۷)۔ آتش کی مراد یہ تھی کہ ------ سامنے اپنے شاگرد سے ایسی مثنوی پڑھوا کر اپنی ہنسی کرائیں جس میں اس قدر غلطیاں ہیں۔ (۱۹۰۵، مضامین چکبست، ۱۷۸)۔

---کرنا ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا، دل لگی کرنا۔

وہ سادہ کیا جانے کہ یاں یہ کرتے ہیں ہم سے ہنسی
لے کر روپے اور پوچھتے آئے بہت ہو کر خوشی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۲۳۱)۔ جو دیکھتا ہے اس سے ہنسی کرتا ہے۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۱۵۸)۔ کہا سچ عرض کردوں یا ہنسی کرتے ہو میں نے کہا نہیں ہنسی کی کیا بات ہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبرآبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۷۶)۔ جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (اُن سے) کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں اور (پیروان محمدؐ سے) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ (۱۹۰۰، ترجمۂ قرآن مجید، مولانا فتح محمد جالندھری، ۴)۔ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو ہنسی کرتے ہیں۔ (۱۹۶۹، معارف القرآن، ۱: ۶۷)۔ **۲۔ تضحیک کرنا؛ رسوائی یا بدنامی کرنا۔** کہنے لگا کہ یہ تم نے مجھ سے ہنسی کی، میں نے شکر منگائی تم ریت باندھ لائی ہو۔ (۱۸۴۵، حکایات سخن سنج، ۱۱۰)۔

پھبتی کہو نہ تم رگِ ابرِ بہار کی
کرتے ہو کیوں ہنسی مژۂ اشکبار کی

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۱۸۶).

---کَروانا ف مر؛ محاورہ.

ذلت کروانا، بدنامی کروانا. (مہذب اللغات).

---کو پینا ف مر؛ محاورہ.

ہنسی آنے کے باوجود نہ ہنسنا؛ ہنسی ضبط کرنا. بہت کم مسکراؤں گا اور ہنسی کو بالکل ہی پیتا رہوں گا. (۱۹۴۰، مضامین رموزی، ۱۲۵).

---کی بات امث.

ایسا معاملہ یا بات جس پر لوگ ہنسیں؛ مذاق بننے کی بات، دل لگی. کہا سچ عرض کردوں -----میں نے کہا نہیں ہنسی کی کیا بات ہے. (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۷۶).

وہ میری تمنا کو اڑا دیتا ہے اے شوق
روؤں بھی تو ہوجاتی ہے اک بات ہنسی کی

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۵۵). نٹی :- معاف کیجیے، معاف کردیجیے آریہ! یہ تو ہنسی کی بات تھی. (۱۹۸۹، تین سنسکرت ڈرامے (ترجمہ)، ۱۸).

---کی پھَنسی ہو جانا محاورہ.

رک: **ہنسی میں پھنسی ہو جانا.** کبھی کبھی دوستوں میں دوستی چہل اور ہنسی کی باتوں سے بھی جاتی رہتی ہے، ہنسی کی پھنسی ہو جاتی ہے. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۴۶۰).

---کی جَگَہ امث.

رک: **ہنسنے کی جگہ؛ مذاق کا موقع، خندہ کرنے کا عمل.**

کیا ہنسی کی جگہ ہوتی ہے جو رو دیتا ہوں میں
ہجر میں گل کو بھی گویا میں نے شبنم کر دیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۴۰).

---کے فَوّارے چُھوٹنا محاورہ.

بہت زیادہ ہنسنا، بے اختیار ہنسا جانا، قہقہے لگنا. ایک ایک جملے پر ہنسی کے فوارے چھوٹ رہے تھے. (۱۹۸۵، محترم چہرے، ۱۷).

---کے مارے پیٹ پَھٹا جانا محاورہ.

بے اختیار ہنسی آنا، بے حد ہنسی آنا. (جامع اللغات؛ مخزن المحاورات).

---کے مارے پیٹ میں بَل پَڑ (پَڑ) جانا/پَڑنا محاورہ.

نہایت ہنسنا، بہت ہنسنا، ہنسی کے مارے پیٹ دکھنے لگنا، ہنستے ہنستے بے تاب ہو جانا. ایک استانی جی اور ان کے ساتھ کئی اور سب کے پیٹ میں مارے ہنسی کے بل پڑ گئے. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۰۷). پیٹ میں ہنسی کے مارے بل پڑ گئے. (۱۹۸۶، کھویا ہوا افق، ۱۹۴).

---کے مارے دَم اُلَٹ جانا/اُلَٹنا محاورہ.

اس قدر ہنسی آنا کہ سانس اکھڑ جائے، ہنسی کے سبب نفس کا جا سے بیجا ہو جانا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---کے مارے لوٹ پوٹ ہونا محاورہ.

رک: **ہنسی کے مارے لوٹ جانا.** مرزا صاحب کے ہاتھ میں خالی بوتل دیکھ کر دونوں صاحبان کو تاب نہ ہوئی اور ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہوگئے. (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، فروری، ۶۰).

---کے مارے لوٹ جانا/لوٹنا محاورہ.

اتنی ہنسی آنا کہ آدمی بے قابو ہو جائے یا بے اختیار ہو جائے، بے اختیار بہت ہنسی آنا، بے تحاشا ہنسنا؛ ہنستے ہنستے بے حال ہو جانا. اگر شیطان بھی اسے سنے تو ہنسی کے مارے لوٹ جائے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۱۹). لوگ ہنسی کے مارے لوٹے جا رہے تھے. (۱۹۵۰، روزگار فقیر، ۱: ۱۹۰).

---کے مارے لوٹَن کَبُوتَر ہو جانا محاورہ.

بہت ہنسی آنا، اتنی ہنسی آنا کہ آدمی بے اختیار ہو جائے. (ماخوذ: فرہنگ اثر؛ مہذب اللغات).

---کھیل (---ی مج) امذ.

۱. **معمولی بات؛ آسان کام یا امر.**

کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں
فن اس کام کا ہر کسے فام نیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴۰).

ہمہ وقت ممکن نہیں وصل دلبر
ہنسی کھیل کیا جان مضطر بنایا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۳۸).

کچھ ہنسی کھیل نہیں جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

(۱۸۸۸، کلیات نعت محسن، ۱۰۷).

مشکلیں عشق و محبت کی ہنسی کھیل نہیں
قابل داد وہ ہے جو انھیں آساں سمجھا

(۱۹۲۰، اعجاز نوح، ۳: ۱۶). بمبئی میں ڈرامہ پیش کرنا ہنسی کھیل نہیں. (۱۹۶۶، سرگزشت، ۱۷۰). محبت کرنے کا کامل سلیقہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوا----- محبت کرنا ہنسی کھیل نہیں. (۱۹۹۰، تار عنکبوت، ۱۹۷). ۲. **ہنسی ٹھٹھا؛ (مجازاً) شور و غل، اودھم.** اذان کے وقت ہنسی کھیل کرنے والے دشمنان اسلام تھے. (۱۹۷۸، روشنی، ۱۴۹). [ہنسی + کھیل (رک)].

---کھیل بنا لینا/بَنانا محاورہ.

ہنسی ٹھٹھا بنانا، ہنسی مذاق سمجھنا، مذاق کی بات بنا لینا، معمولی بات جاننا نیز آسان کام سمجھنا.

ہمہ وقت ممکن نہیں وصلِ دلبر
ہنسی کھیل کیا جانِ مضطر بنایا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۳۸). (ہمارے عذاب کو) جس سے اِن کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱: ۴۲۱). دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۱۹). اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے. (۱۹۱۱، ترجمۂ قرآن، مولانا احمد رضا خان بریلوی، ۱۸۸). جب دوسرے لوگ خدا پرستی کے جذبہ میں سرشار ہوتے ہیں تو وہ اس کو ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں. (۱۹۳۵، سیرۃ النبی ﷺ، ۵: ۶۶).

--- کھیل سمجھنا ف مر ؛ محاورہ۔
مذاق یا معمولی بات سمجھنا، آسان خیال کرنا۔

ہنسی کھیل سمجھا ہے دل کا تڑپنا
دکھانا ہے یہ بھی تماشا کسی کو

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۱۸۵)۔

--- ماننا محاورہ۔
مذاق سمجھنا، کھیل سمجھنا؛ معمولی بات سمجھنا۔

وہ ہنسی مانیں اگر سر پھوڑنے کو اے جنوں
قہقہہ دیوار لا رکھیں پرستانوں سے ہم

(۱۹۰۷، راسخ دہلوی (مہذب اللغات))۔

--- مخول (--- فت م، ولین) امذ.
رک : ہنسی مذاق ۔ یہ بڑا بامذاق معلوم ہوتا ہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہنسی مخول میں مصروف ہے۔ (۱۹۱۷، سفر نامہء بغداد، ۱۴۶)۔ [ہنسی + مخول (رک)]۔

--- مذاق (--- فت م) امذ.
۱. بذلہ سنجی، ٹھٹھول؛ ہنسنا بولنا؛ تفریح، چھیڑ چھاڑ۔ بیقرار ہوکے ہنسی مذاق کا یہ موقع نہیں ہے۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۴ : ۱۰۷)۔ ایک دم ہنسی مذاق کی آواز سن لو ۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۰۱)۔ اس کے بعد ایک بجے تک بہت بیت بازیاں ہوتی رہیں لڑائیاں بھی ہوئیں، ہنسی مذاق رہا۔ (۱۹۵۸، دامان باغباں، ۱۴۵)۔ آخر میں جو بیان دیا ۔۔۔۔ اس میں جراءت اور بہادری کے ساتھ ہنسی مذاق کی باتیں بھی تھیں۔ (۱۹۸۴، مقاصد و مسائل پاکستان، ۱۰۴)۔ سائنس کی دنیا ہنسی مذاق کا کوئی موقع نکال لیتی ہے آخر تمام تر سنجیدگی کے باوجود ۔۔۔۔ کوئی مشتاق احمد یوسفی بھی تو ہونا چاہیے۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۳)۔ **۲. کوئی کام جس کے کرنے میں معمولی سی محنت بھی نہ ہو، آسان کام، سہل کام۔** صاحب آپ ہی بتایئے ایم فل کرنا کوئی ہنسی مذاق ہے ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۱۵۹)۔ [ہنسی + مذاق (رک)]۔

--- مذاق کرنا ف مر؛ محاورہ۔
ہنسنا بولنا، ٹھٹھول کرنا؛ دل لگی کرنا، چھیڑ چھاڑ کرنا۔ جواب دیں گے کہ ہم تو یوں ہی باتیں (چیتیں) اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ (۱۸۹۵، ترجمہء قرآن مجید، نذیر احمد، ۱: ۲۶۹)۔ اے پیغمبر ﷺ اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ ہم تو یوں ہی باتیں (چیتیں) اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۹۹)۔ کسی وقت فرصت ہی نہیں تھی کہ دو گھڑی چین سے بیٹھ کر ہنسی مذاق کریں۔ (۱۹۸۲، پرایا گھر، ۱۴۲)۔ وہ کشتی کھے رہی، ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہی اور قہقہے لگا رہی تھیں۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۱۳)۔

--- مذاق میں ٹالنا محاورہ۔
بات کو اہمیت نہ دینا، بات کو ہنسی میں اڑا دینا، مذاق کے پیرائے میں جواب دینا۔ پہلے تو فیض صاحب ہنسی مذاق میں ٹالتے رہے اور کہتے رہے بھئی آپ لوگ بالکل جاہل ہیں ۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۳۶)۔

--- مذاق ہونا ف مر؛ محاورہ۔
ٹھٹھول ہونا، دل لگی کی باتیں ہونا، چھیڑ چھاڑ ہونا۔ بے تکلفی کی باتیں اور ہنسی مذاق تک ہونے لگا۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۶۱۲)۔

--- میں م ف.
۱. مذاق میں، دل لگی میں، ہنسنے بولنے کے دوران میں۔

پیتا اتنے کوں جانا خوب نیں
ہنسی میں بُرا ماننا خوب نیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۱)۔

اے شوخ ہنسی میں کہیں رونے نہ لگوں میں
مت چھیڑ کہ میرا دل بیتاب بھرا ہے

(۱۸۹۲، مسرور کاکوروی، د، ۲۴)۔ **۲. مذاقاً، بطور مذاق، تفریحاً۔** میں نے ہنسی میں تم سے کہا تھا۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۶۳)۔

--- میں اُترنا مح محاورہ (قدیم)۔
مسکرانا، تبسم کرنا، ہنسنا۔

لب کھول ہنسی میں جب اترتی ہے یوں توں
دستی ہے بتیسی تری تجھ لب تھے عجب تر

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۴۰)۔

--- میں اُڑا جانا محاورہ۔
کوئی بات دل لگی یا مذاق میں ٹال دینا، مذاق آمیز جواب دینا؛ توجہ نہ کرنا، کوئی اہمیت نہ دینا۔

ناصح فسانہ اپنا ہنسی میں اڑا گیا
خوش فکر تھا کہ صاف یہ پہلو بچا گیا

(۱۹۵۴، آتش گل، ۵۶)۔

--- میں اُڑا دینا/اُڑانا محاورہ۔
کسی بات کو دل لگی یا مذاق میں ٹال دینا، مذاق کے پیرائے میں جواب دینا؛ اہمیت نہ دینا، بات پر توجہ نہ دینا؛ خاطر میں نہ لانا۔

نامہ مرا اسے جو کبوتر نے جا دیا
کھولا پڑھا جواب ہنسی میں اُڑا دیا

(۱۷۹۵، دل، د، ۳۴)۔

میں کہتا تھا جو رو رو مرغ دل اپنے کی بیتابی
تو پھر کیا کیا ہنسی میں وہ مری باتیں اُڑاتا تھا

(۱۸۰۹، جرأت، د (عکسی)، ۶۳)۔

رو کے کرتا ہوں عرض حال اگر
تو ہنسی میں مجھے اُڑاتا ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۷۰)۔ جب گھر میں آتے سب ہم مشرب مل کر ہنسی میں اڑا دیتے ۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۹۵)۔ مراری (متانت سے) بھائی یہ باتیں ہنسی میں اڑانے کی نہیں۔ (۱۹۱۷، مراری دادا، ۲۱)۔ بیٹے یہ میں تھوڑا ہی کہہ رہی ہوں میری بات تو تو نے ہمیشہ ہنسی میں اڑائی یہ تو تیری دادی کہا کرتی تھیں۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۲۹۱)۔ ہم نے ان کی ہر بات ہنسی میں اڑا دی تھی اب بفضل تعالیٰ "انجن" ہماری رہنمائی کر رہا ہے اور ہم مغرب کی پٹڑی سے اتری ہوئی ریل پر بیٹھے خوشی سے پھولے جا رہے ہیں ۔ (۱۹۸۵، معاصر ادب، ۱۵۹)۔ چنانچہ ۔۔۔۔ یہ کہانی ہنسی میں اڑا دی گئی۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۴)۔

--- میں اُڑ جانا/اُڑنا محاورہ۔

کوئی بات دل لگی یا مذاق میں ٹل جانا، کسی اہم بات کا غیر اہم ہو جانا۔ جب میں کوئی عقل مندی کی بات شروع کرتا تو وہ میرے بچپن کے واقعات دہراتی اور میری بات فوراً ہنسی میں اڑ جاتی۔ (۱۹۴۲، کرنیں، ۶۵).

--- میں بُرا کہنا ف مر.

مذاق سے برا کہنا، چھیڑنے کے خیال سے برا کہنا؛ ہنسی کے بہانے دل کا بخار نکالنا، مذاق کے پیرائے میں برا کہنا، ستم ظریفی کرنا؛ ظرافت کے پردے میں ظلم کرنا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

--- میں کھیلی بھیل کہاوت.

ہنسی ہنسی میں لڑائی ہو جاتی ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- میں پھنسی ہو جانا محاورہ.

(عو) مذاق مذاق میں ناچاقی پیدا ہو جانا، دل لگی میں شکر رنجی ہو جانا۔ مفت میں سارا نزلہ تیرے پہ گرپڑیگا اور ہنسی میں پھنسی ہو جائے گی۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۲۰). تم ہی بتاؤ یہ مذاق اچھا تھا، ہنسی میں پھنسی ہو جاتی تو؟ (۱۹۵۰، خالی بوتلیں خالی ڈبے، ۱۸۱).

--- میں پھول جھڑنا محاورہ.

ہنستے ہوئے نہایت اچھا لگنا، کسی کا ہنسنا اچھا معلوم دینا، خوب صورت انداز میں ہنسنا.

ہنسے چراغ تو ایسی ہنسی میں پھول جھڑیں
حیا سے رنگ گل آفتاب ہو تغییر

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۲۰).

--- میں ٹال دینا محاورہ.

مذاق میں ٹال دینا؛ بات کو اہمیت نہ دینا (رک: ہنسی میں اُڑا دینا/اُڑانا). سخت بات کو ہنسی میں ٹال دیتے تھے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۷۷).

--- میں ٹالنا محاورہ.

مذاق کے پیرائے میں جواب دینا، کسی بات کو ہلکے پھلکے انداز میں لینا، مذاق میں بات کو ٹال دینا نیز اہمیت نہ دینا، نظرانداز کر دینا، غیر اہم سمجھنا.

ہم تو ہیں رو رو کے غم کو بیکسی میں ٹالتے
اور وہ رونے کو ہمارے ہیں ہنسی میں ٹالتے

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۷۴).

دے وہ جس قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے
بارے آشنا نکلا ان کا پاسباں اپنا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۹).

وجدان کی ترنگ کا مصرف بھی ہو شکیب
شاعر کی عظمتوں کو ہنسی میں نہ ٹالیے

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۷۴).

--- میں ٹلنا محاورہ.

مذاق مذاق میں کسی معاملے کا ختم ہو جانا۔ اس طرح بات ہنسی میں ٹل جاتی ہے۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۲۲۷).

--- میں رو دینا/روئے دینا محاورہ.

۱۔ مذاق میں بگڑنا، مذاق کا بُرا ماننا نیز زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنسو نکل آنا (رک: ہنسی ہنسی میں رو دینا).

تمھیں کیا چھیڑ کر خوش ہوں وہ اے داغ
کہ تم تو روئے دیتے ہو ہنسی میں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۳۲). ۲۔ نظرانداز کر دینا، بھول جانا، مذاق میں ٹال دینا۔ کتنی ہٹ دھرم احسان فراموش ہو ہنسی میں رو دیا ہمیں دونوں جہاں سے کھو دیا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۷۹).

--- میں کھنسی ہو جانا محاورہ.

ہنسی مذاق میں لڑائی ہو جانا، مذاق مذاق میں رنجش پیدا ہو جانا، مذاق کرتے کرتے لڑائی کی نوبت پہنچ جانا (رک: ہنسی میں پھنسی ہو جانا)۔ ہنسی میں کھنسی ہو جاتی ہے اور اچھے خاصے بھلے مانس بعض اوقات ہنسی ہنسی میں بگڑ بیٹھتے اور لڑ پڑتے ہیں۔ (۱۹۲۷، عظمت اللہ، مضامین، ۲: ۸۸).

--- میں لے جانا محاورہ.

کسی بات کو مذاق بنا دینا. (جامع اللغات).

--- میں لینا محاورہ.

معمولی سمجھنا، اہمیت نہ دینا نیز مضحکہ اُڑانا، تضحیک کرنا.

ہنسی میں اہل چمن کو بہت نہ لے اے گل
بسور دیں کہیں غنچے نہ مسکرانے میں

(۱۸۴۷، کلیات صبا، ۶۰).

--- نکلنا ف مر؛ محاورہ.

بے اختیار ہنسی آجانا، ہنسی چھوٹ جانا۔ بس نے ایک جہاز نما چیز کے پاس اُتارا تو اسے دیکھ کر میری ہنسی نکل گئی۔ (۱۹۹۰، جرم ظریفی، ۱۲).

--- ہنسنا محاورہ.

۱۔ رک: ہنسنا؛ خندہ ہونا۔ انسان ---- کس قسم کی ہنسی ہنس سکتا ہے۔ (۱۹۵۷، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۲۰). مرتبانوں پر لیبے سے ہاتھ رکھ کر یونہی بے معنی سی ہنسی ہنسے جاتیں۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۵۰). ۲۔ دل لگی کرنا، مذاق کرنا.

روتے ہیں غیر کا رونا پہروں
یہ ہنسی مجھ سے ہنسا کرتے ہیں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۳۶).

--- ہنسی میں م ف.

۱۔ دل لگی میں، مذاق ہی مذاق میں، خوش گپیوں کے دوران میں.

یہ دل لگی نہیں اچھی جلی کٹی پہ نہ آ
ہنسی ہنسی میں تو مجھ کو رولائے گا پھر کیا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۳۶). شیخ فیضی ہنسی ہنسی میں سب کچھ کہہ جاتے تھے اور سخت بات کو ہنسی میں ٹال دیتے تھے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۷۷).

نجانے جنبش ابرو میں دل پہ کیا بنتی
ہنسی ہنسی ہی میں تلوار چل گئی ہوتی

(۱۸۹۵، خزینۂ خیال، ۲۹۷). اچھے خاصے بھلے مانس بعض اوقات ہنسی ہنسی میں بگڑ بیٹھتے اور لڑ پڑتے ہیں۔ (۱۹۲۷، عظمت اللہ، مضامین، ۲: ۸۸). شیخ نے ہاتھ پکڑ گلے سے لگا لیا ---- ہنسی ہنسی میں بگڑ گئے آؤ چلو سمجھا بجھا شیخانے میر کو منا لیا۔ (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۸۷). ہنسی ہنسی میں یہ سکے اور نوٹ یونیورسٹی کینٹین تک لڑکتے اور سرکنے لگے

۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۹۶). ۲۔ بلاوجہ، بلاسبب، یونہی، باتوں باتوں میں۔

چل پھر کے ہنسی ہنسی میں پوچھا
کھونا ملنا بہن یہ کیا تھا

(۱۸۳۸، گلزارِ نسیم، ۲۹). یہ تم ہنسی ہنسی میں باپ تک پہنچ جاتے ہو۔ (۱۹۰۰، شریف زادہ، ۱۱۴).

یونہی ہنسی ہنسی میں نہ بن جائے جان پر
دل کی لگی ہے دیکھیے یہ دل لگی نہیں

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۱۱۶). ہنسی ہنسی میں بہت کام کی باتیں کہیں ہیں جو اصلاح زندگی کے لیے بہتفید ہو سکتی ہیں۔ (۱۹۷۳، احتشام حسین، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۲۵۱).

---ہنسی میں رو دینا محاورہ.
مذاق مذاق میں بگڑ جانا، دل لگی میں رو پڑنا نیز بہت زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنسو نکل آنا۔

کبھی فرماتی تھی پئے تسکین
رو نہ دینا ہنسی ہنسی میں کہیں

(۱۸۸۰، قلق (مہذب اللغات)).

---ہنسی میں ہَسَوّا ہونا محاورہ.
مذاق مذاق میں مصیبت پیش آنا نیز دل لگی میں شکر رنجی ہو جانا۔ کہاں کا موا پریت کی طرح آن کے چمٹا، ہنسی ہنسی میں ہَسَوّا ہو گیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۶۱ (فرہنگ فسانۂ آزاد، شریف احمد قریشی، ۹۲۰)).

---ہونا محاورہ.
۱۔ ذلت ہونا، رُسوائی ہونا، تضحیک ہونا، کھلی اڑنا، مذاق اڑنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں میری ہنسی ہو۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۸۱). میں چھپ رہوں تو ہنسی نہ ہو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۷). چند روز نوکر رکھ کے پھر موقوف کر دیجیے تو اور بھی سبک سری اور ہنسی ہو۔ (۱۸۹۳، نشتر، ۳۰). برادری کی کتنی ہنسی ہو رہی ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، زادراہ، ۱۹۹).

جو تجھ سے شورِ تبسم ذرا کمی ہو گی
ہمارے زخم جگر کی بڑی ہنسی ہو گی

(۱۹۵۰، ترانۂ وحشت، ۸۴). **۲۔ مذاق ہونا۔ ٹھٹھول ہونا، چھیڑ چھاڑ ہونا۔**

ہنسی ہو گی ہم سے جو کی بحث گریہ
عبث ابر کو گدگداتی ہے بجلی

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۷۳). نہ ہیں ہم سے ان سے ہنسی ہوتی ہے یہ ہمیں کہتے ہیں ہم انہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۱۳). **۳۔ معمولی بات ہونا، آسان کام ہونا۔** ایک بندیل لڑکے سے اس کا گھوڑا چھین لینا ہنسی نہیں ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۱: ۸۸).

ہَنّسی (فت ہ، مغ نیز سک ن) امث.
ہنس (رک) کی مادہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہنس (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

ہَنسے (فت ہ، مغ) امذ؛ ج.
ہنسا (رک) کی مغیرہ صورت نیز جمع، تراکیب میں مستعمل۔

---اور پھنسے کہاوت.
مذاق اور دل لگی سے احتیاط ہی خوب ہے؛ جب کوئی ہنس پڑے تو اسے شیشے میں اتارنا آسان ہوتا ہے۔ اسی نمایاں فتح کو ہماری زبان کا یہ ضرب المثل مقولہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہنسے اور پھنسے۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۲: ۵۸۹). لالہ بنیے اس معقول تدبیر پر ہنسے، ہنسے اور پھنسے۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۱۱: ۶).

---تو اوروں کو رووے تو اپنوں کو کہاوت.
اوروں پر مصیبت پڑے تو ہنسی آتی ہے اور جو اپنے آپ پر آن پڑے تو رونا آتا ہے. (جامع اللغات).

---تو ہنسیے اڑے تو اڑیے کہاوت.
جو اچھی طرح ملیں ان سے اچھی طرح ملنا چاہیے اور جو لڑیں جھگڑیں ان سے لڑنا چاہیے. (جامع اللغات).

---جانا محاورہ.
کسی کی ہنسی اڑانا، مذاق اڑایا جانا نیز مسلسل ہنسنا۔

سخن کچھ قدر شاعر کی نہیں ہے اس زمانے میں
ہنسے جاتے ہیں اب وہ لوگ جو اشعار کہتے ہیں

(۱۸۸۶، دیوانِ سخن، ۱۴۱).

ہَنّسُیا (فت ہ، مغ، کس مج نیز سک س) امث.
ایک اوزار جو فصل اور گھاس وغیرہ کی کٹائی کے کام آتا ہے، بے دندانوں کی درانتی۔

سب اٹھ گئے جہاں سے وہ تھے جو لوگ جسیا
وہ رہ گئے ہیں جن کے گھر میں نہیں ہے ہنسیا

(۱۸۳۰، کلیات نظیر، ۲، ۲: ۹۳). کھرپے کا بینٹ ہنسیا بیلچہ کا دستہ بنانے میں بہت ہوشیار ہے۔ (۱۸۴۵، پالی گلاٹ، ۱۲۲). جنس جب پک کر تیار ہو جاتی ہے تو ہنسیوں (درانتیوں) سے کاٹ لیتے ہیں۔ (۱۸۹۴، اردو کی چوتھی کتاب، اسمٰعیل، ۱۹۷). دونوں ہاتھ ہنسیا سے گوشت کاٹنے میں مصروف ہو گئے۔ (۱۹۴۴، رفیق حسین، گوری ہو گوری، ۲۳). اب ادب میں ہل، ہنسیا اور ہتھوڑے کا ذکر بھی اس طرح کیا جائے گا جس طرح ـــــ خنجر ناز کا ذکر ہوتا رہا ہے۔ (۱۹۸۴، ارمغان مجنوں، ۲: ۱۶۷). میں سوچتا تھا اگر لینن ہمیں ہنسیا اور ہتھوڑے کی مدد سے ماں کے رحم میں لایا تو یہ یقیناً بڑا ہی تکلیف دہ تجربہ رہا ہو گا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۹۸). [ہسیا (رک) کا ایک املا].

---دو/دُور کے (کہ) پڑوسَن کی ناک کہاوت.
کون سی مشکل بات ہے. (جامع اللغات؛ خزینۃ الامثال؛ جامع الامثال).

---لگنا محاورہ.
(عوام اور دیہاتیوں کی زبان) گیہوں کے کھیت تیار ہو جانے پر پہلی مرتبہ ہولی کے بعد تھوڑے سے حصے کو بطور رسم ہنسیا سے کاٹنا. (مہذب اللغات).

ہنسیا (فت ہ، غنہ، سک س) صیغۂ ماضی (قدیم)۔
ہنسا (رک) کا ماضی، ہنسا۔ عشق بہت ھنسیا عقل پر، اُس کی اُس نقل پر کہ عقل عجب جاھل ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۹۵).

ہنسیاں ہونا محاورہ (قدیم)۔
ہنسی مذاق ہونا، دل لگی ہونا؛ آپس میں خوب ہنسنا۔ آپس میں رمز و کنائے کی باتیں ہوئیں چہلیں ہوئیں ہنسیاں ہوئیں۔ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۱۵۷).

ہَنسیَہ (فت ہ، مغ، کس مج س، فت ی) امث.

رک : ہنسیا ۔ دیہاتی زیادہ سے زیادہ ہنسیہ بڑھا کر کاٹنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور عورتیں ان کے پیچھے برابر کام کرتی آتی ہیں ۔ (۱۹۴۱، آزاد سماج، ۸۸) ۔ [ہنسیا (رک) کا ایک املا] ۔

ہَنسیے دُور، پڑوسی سے نا کہاوت ۔
ہمسائے سے ہنسی مذاق نہیں کرنا چاہیے ۔ (جامع الامثال ؛ جامع اللغات) ۔

ہَنْعَہ (فت ہ، سک ن، فت ع) امذ ۔
۱۔ **جوزا کے اٹھارہ ستاروں میں سے دو ستاروں کا ایک نام** ۔ جوزا کے اٹھارہ ستارے داخل الصورت ۔۔۔۔۔ اور جو دو ستارے پستان صورت شمالی غربی پر ہیں اُنکا ہنعہ نام ہے ۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۷) ۔ ۲۔ **چاند کی اٹھائیس منازل میں سے ایک منزل کا نام** ۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں : سرطان، بُطین ۔۔۔۔۔ ہقعہ، ہنعہ ۔۔۔۔۔ ۔ (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ)، ۳ : ۵۴۴) ۔ شرطین سے بطین تک کا درمیانی فاصلہ بارہ درجے ہے ۔۔۔۔۔ ہقعہ سے ہنعہ تک سولہ درجے، اتنا ہی ہنعہ سے ذراع تک ہے ۔ (۱۹۶۸، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۴ : ۲۹۸) ۔ [ع] ۔

ہَنَک (فت ہ، ن) امث ۔
وزن، اثر، بات ۔ (مہذب اللغات) ۔ [مقامی] ۔

ہَنک (۱) (فت ہ، غنہ) امر ؛ ماضی ۔
ہنکنا (رک) کا امر ؛ ہنکانا (رک) کا ماضی ۔ (تراکیب میں مستعمل) ۔

--- **جانا** ف مر ۔
دور ہو جانا، چلے جانا ۔ حکومت نے جدھر ہانک دیا ہنک گئے ۔ (۱۹۴۹، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۸۳) ۔

ہَنک (۲) (فت ہ، غنہ) امث ۔
شور، چیخ ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ [ہانک (رک) کا مخفف] ۔

--- ~ **کرنا** محاورہ ۔
چیخ مارنا ۔

بیچھو بیٹ نیناں کوں ماریا ہے ڈنک
کرے نار ارڑا کے لاکھاں او ہنک

(نامۂ علی، مخدوم (دکنی اردو کی لغت)) ۔

ہُنک (ضم ہ، غنہ) امث ۔
رک : ہوک ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ [ہوک (رک) کا ایک املا] ۔

--- **ہونک کر رونا** محاورہ ۔
رک : ہکر ہکر رونا ؛ تکلیف یا درد سے رونا ۔

بے مثل طفل ہیبت سے سینہ پھوڑ
لگا ہنک ہونک کر رونے کو وہ کھوڑ

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۱۱۵) ۔

ہَنکا (فت ہ، مغ) امر ۔
ہنکانا (رک) کا امر، تراکیب میں مستعمل ۔

--- **دینا** ف مر ۔
ہنکانا، دوڑا دینا، چلتا کرنا (رک : ہنکانا) ۔ منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کرنے کے بعد پڑھنے کے لیے ہنکا دیے جائیں ۔ (۱۹۶۴، آبلہ پا، ۱۱۶) ۔ بکریوں کو چرنے کے لئے مختلف ٹکڑیوں میں ہنکا دیا ۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۳۱) ۔

--- **کر** م ف ۔
۱۔ **سمیٹ کر، اکٹھا کر کے** ۔ سرِ شام بچوں کو ہنکا کر کمرے میں لے جاتے تھے ۔ (۱۹۸۸، تبسم زیرِ لب، ۱۷) ۔ ۲۔ **کسی خاص سمت میں لے جا کر** ۔ یہ ہاتھی اس جگہ آگ کے ذریعے ہنکا کر دلدل میں پھنسا کر مارے گئے ۔ (۱۹۸۹، تاریخ پاکستان (قدیم دور)، ۱۰۸) ۔

--- **کر لے جانا** ف مر ۔
ہانک کر لے جانا ؛ رک : ہانکنا ۔ سرکاری اونٹوں کا گلہ ہنکا کر لے گئے ۔ (۱۹۳۱، اورینٹل کالج میگزین (مقالات حافظ محمود شیرانی، ۲ : ۳۵۲)) ۔ عرب مصنفین اس امر سے آگاہ تھے ۔۔۔۔۔ اس طرح ہاتھی فیل بان ۔۔۔۔۔ سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ فیل بان ہاتھی پر سوار ہو کر اسے ہنکا کر لے جاتا ہے ۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵ : ۱۰۹۱) ۔

--- **لے جانا** ف مر ؛ محاورہ ۔
۱۔ **جانور کو چلانا، چلا کر لے جانا، ہانکنا** ۔ ایسے جانور جب تک کہ ایک شخص کی اراضی پر موجود رہتے ہیں مالک اراضی کو ان پر ایک محدود حق رہتا ہے جو ان کے چلے جانے یا ہنکا لے جانے سے زائل ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۸۷، کشاف قانونی اصطلاحات، ۱ : ۱۰۷) ۔ ۲۔ **پاس سے دور لے جانا ؛ گمراہ کرنا** ۔ بات بولو تو اس کا لحاظ رہے کہ شیطان تم کو ہنکا نہ لے جائے ۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۵۲) ۔

ہَنکاٹ (فت ہ، مغ) امث ۔
رک : ہنکار، چیخنے کی آواز ۔

اٹھی دل میں ہاں ہاں کی جب یک ہنکاٹ
رہیا ابر کا دل ہو پانی کا ماٹق

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸۹) ۔ [ہنکار (رک) کا مقامی تلفظ] ۔

ہَنکاٹا (فت ہ، مغ) امث ۔
رک : ہنکارا ۔ ہور کیسا چ ہنکاٹا ہوا اس میں نا ملے ۔ (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۷۱) ۔ [ہنکارا (رک) کا مقامی تلفظ] ۔

ہَنکاٹنا (فت ہ، مغ، سک ٹ) ف ل ۔
رک : ہنکارنا ۔ (پلیٹس) ۔ [رک : ہنکاٹ + نا، لاحقۂ مصدر] ۔

ہَنکار (فت ہ، مغ نیز غنہ) امث ۔
۔ **(لفظاً) آواز لگا کر بلانے کا انداز ؛ (مجازاً) ہانک، پکار ؛ چیخنے کی آواز، زور کی پکار، ڈراؤنی آواز** ۔

مستعد ہو کر ہوا سوار بیری ماہیں ہانک ہنکار

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۴۴) ۔ غنائی صوتوں کا تناسب ہنکاروں اور معکوس آوازوں کے تناسب سے بدرجہا زیادہ ہے ۔ (۱۹۷۸، تفہیم اقبال، ۴۸) ۔

دو ہی رنگ میں پہنچے ہم تک ایشور کی ہنکار
ماتا کی چمکار کبھی یا بالک کی کلکار

(۲۰۰۸، انتہائے شب، ۳۱۸) ۔ ۲۔ **ہانکنا ؛ نکالنا** ۔ (ہندی اردو لغت) ۔ [ہنکارنا (رک) کا حاصل مصدر] ۔

--- **پڑنا** محاورہ ۔

بلانے کے لیے آواز لگانا؛ پکار مچانا۔ (شبد ساگر).

ہُن ّکار (ضم ہ، مغ نیز سک ن) امث؛ امذ۔

ا۔ ہاں کی آواز، ہوں کہنے کی آواز، ایسی آواز جس سے ہاں مراد لی جائے۔

نہ اس شہر میں کوئی دردوں ہنکار
سو بن پائے شہنائی نا کوئی پکار

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۲۳). ۲۔ غرور، تکبر، بڑائی، گھمنڈ۔

لوبھ مرے ہنکار مرے موہ کام کرودھ مرے پہ مرے
سانت کئے نرمت جئے لہے ساگر سوں اترے اترے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۱۱۲).

اور تھا نور کا جھلک ہر ٹھار
اور اٹھا یوں ہوا منے ہنکار

(۱۷۷۲، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۳: ۳۸).

غازی اس کو جانیے من سے جس کی جنگ
لوبھ ، موہ ، ہنکار کو ، جو کاٹے چو انگ

(۱۹۵۰، بیت کی ریت، ۱۸۳). کون ہے فرمانروائے عالم اور کہاں ہے اس جگت کا پرت پالن یہاں راج ہے کام کرودھ کا ہے لوبھ موہ ہنکار کا یہ کیا رچنا رچی ہے آخر اور یہ کیا کھیل ہے کرتار کا۔ (۱۹۲۴، محمد ﷺ کی سرکار، گورودت سنگھ، ۳۴). ۳۔ پشت پناہی، حمایت، تائید۔

سو دونو ہوے دو طرف یار او
لگے کرنے یک دھرتے ہنکار او

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوک، ۹۹). ۴۔ دھاڑنے کی آواز؛ غرانے کی آواز۔

اسد کی نہ شیرانہ ہنکار ہے
نہ گفتار کو تاب رفتار ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۷). ۵۔ سور کی آواز؛ چیخنے کی آواز؛ کمان کی آواز. (ماخوذ: پلیٹس). [س:].

---۔ **دینا** ف مر.

ا۔ آواز دینا، غرانا، دھاڑنا، زور سے چیخنا. (ماخوذ: جامع اللغات). ۲۔ دھتکار دینا۔

ہمیں خود کچھ تو وہ کہتے نہیں مارے مروت کے
شرارت سے بتاں غیروں کے تئیں ہنکار دیتے ہیں

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۱۱).

---۔ **کَر** م ف.

(تحقیراً) چیخ کر، دھاڑ کر، زور سے۔ حریت کو ہنکار کر کہہ دیا کہ "مرجا"۔ (۱۹۸۲، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۱۲۸).

---۔ **لینا** ف مر؛ محاورہ۔

آواز سے رضامندی ظاہر کرنا، ہامی بھرنا، ہاں کہنا، ہوں کی آواز نکالنا۔

تو اپنے بل پر ہائے مورکھ اس آن عبث ہنکار لیا
وہ تجھ کو مار گراوے گا یوں جیسے بھنگا مار لیا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۱۹۸).

---۔ **مارنا** محاورہ.

چیخ مارنا، چلانا۔

دھسیا مار ہنکار یوں لاف تی
پڑ آواز آیا جو کوہ قاف تی

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۲۵).

---۔ **نکالنا** ف مر.

آواز نکالنا، ہاں کہنا، ہوں یا ہاں کی آواز نکالنا۔

رہ کے چپ جان مری مت دل بیمار نکال
کچھ تو اب منہ سے مری جان تو ہنکار نکال

(۱۸۰۹، جراءت، د (عکسی)، ۲۳۳).

ہنکارا (فت ہ، مغ) امذ.

ا۔ کسی کو بلانے یا پکارنے کی آواز، شور کی آواز، خطرے سے ہوشیار کرنے کی آواز، ڈرانے کی آواز، چیخنے کی آواز۔ یکایک بالائے جھروکہ سے ہنکارے کی آواز آئی۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۷۰). صورت، آواز، لہجہ، قدموں کی چاپ وہی گمبھیر ہنکارا، ایک دم میاں ابا انہی کی طرح ـــــ انتظامات کے لیے احکام صادر کریں گے ـ. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۴۰۵). ۲۔ (چیخ کر) دور ہٹانے کی آواز (جیسے: بھیڑ میں کہاروں کی آواز)۔. بزار کی گہما گہمی، کہاروں کے ہنکارے سب ہوا ہوئے۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۴۳). ۳۔ بلاوا، طلبی؛ دعوت ش. (۳۔ بلاوا، طلبی؛ دعوت (شبد ساگر). [رک: ہنکار + ا، لاحقۂ تذکیر].

ہُنکارا (ضم ہ، مغ) امذ.

ا۔ ہاں کی آواز، ہوں، کسی بات کے اقرار و اقبال کا کلمہ، ایسی آواز جس سے ہاں مراد ہو۔

کانی مری نبڑے گی نیں وو آئے لگ بکنا نچ ہے
بیزا ہوئے لگ کوئی بی بی دیتی ہنکارا کاہیکوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۳۹). ۲۔ وہ آواز جو کسی بات کی طرف توجہ دلانے کے لیے نکالی جاتی ہے! کہ کیا کہا گیا ہے. (پلیٹس). [رک: ہنکار + ا، لاحقۂ تذکیر].

---۔ **بھرنا** محاورہ.

ا۔ جواب دینا، ہامی بھرنا، ہاں کہنا، ہوں کی آواز نکالنا۔ جہاں تمہیں چپ ہوتے دیکھا اور ایک ہنکارا بھر دیا۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۱۲۸). ایک نے کہانی چھیڑی دوسری پہیلیاں لے بیٹھی تھوڑی دیر تک بیگم صاحبہ ہنکارا بھرتی رہیں پھر ایک دفعہ ہی جو مُردوں سے شرط باندھ کر سوئیں تو صبح کے دس بجے کی خبر لائیں۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۲). صاحب بہادر نے ہنکارا بھرا اور کہا پینسٹھ روپیہ ہو جائے گا۔ (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۲۳). وہ چپ چاپ بیٹھا سنتا رہیگا کبھی ہنکارا تک نہیں بھریگا۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۲۱). بغیر کچھ اور کہے اس نے ہنکارا بھرا اور خواب گاہ میں داخل ہو گیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۹۶). ۲۔ کراہنا، زخم کے درد یا مرض کی تکلیف سے آہ نکلنا. (ماخوذ: اپ و، ۷: ۱۳۲).

ہنکارَن (فت ہ، مغ، فت ر) امث.

ہنکارا (رک) سے ماخوذ، بلانے کی آواز (تراکیب میں مستعمل)۔ [رک: ہنکار + ن، لاحقۂ تانیث].

---۔ **کَروں** فقرہ.

بلاؤں. (قدیم اردو کی لغت).

ہنکارنا (فت ہ، مغ، سک ر) ف م.

۱۔ ہانکنا، شیخی بگھارنا۔ میاں خواجہ بدیع الزماں ترکوں کی فوج میں پہنچ کر ہنکارنے لگے ہم نے یوں روسیوں سے مقابلہ کیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۲۹۶)۔ **۲۔ بلانا، پکارنا، اپنے پاس آنے کو کہنا، آواز دے کر یا نام لے کر بلانا، زور سے پکارنا۔**

پدم راؤ سکھی ہوا اس سبد
کہ ہنکار سی راؤ منبجہ جد کد

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۱۱۱)۔

دیش دیش میں مہا کرانتی کی
رن چنڈی ہنکار رہی ہے

(۱۹۵۹، گل نغمہ، ۳۳۸)۔ **۳۔ تیزی سے چلانا، (جانور کو) ہانکنا۔** بوڑھے کو جرأت ہوئی اور اسی طرح بغرض فریاد گدھا ہنکارتا ہوا جھپٹا۔ (۱۹۲۵، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۸۱۶)۔ **۴۔ لڑائی کے لیے بلانا، للکارنا۔**

زور آور کوں زور سوں نا ہنکارنا
زور آور کوں ہنر سوں مارنا

(۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۶)۔ وہ تورندوں کی طرح خرابات میں ہنکارتا ہے۔ (۱۹۱۶، نظم طباطبائی، مقدمہ دیوان، ز)۔ اگر میں لڑنا چاہتا تو اس کی ضرورت نہیں تھی کہ کوئی مجھے ہنکارے۔ (۱۹۶۶، آتھیلو (ترجمہ)، ۲۵)۔ اندھے زور کے نشے میں مست وہ ٹاپتی چھلانگیں لگاتی اور ہنکارتی رہتی ہیں۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۳۲۱)۔ **۵۔ غرانا، دھاڑنا۔**

وہ دریا کا موجیں کہیں مارنا
کچھاروں میں شیروں کا ہنکارنا

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۳۱۵)۔ اولیگ ہکلاہٹ کی وجہ سے چیخ نہ سکا بلکہ بچھڑے کی طرح ہنکارنے سا لگا۔ (۱۹۷۵، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۵۲۸)۔ ایک بدمزاج عورت کے ہنکارنے کی آواز آئی۔ (۱۹۸۲، مری زندگی فسانہ، ۱۹۵)۔ **۶۔ بھگا دینا، جانے کے لیے کہنا، باہر نکال دینا۔**

وہیں سب کسی نے نکالا مجھے
اسی وقت فوراً ہنکارا مجھے

(۱۸۴۴، مثنوی اپورب کشن بہادر، ۷۷)۔ **۷۔ بلوانا، دان کرانا (ماخوذ : شبد ساگر)۔** [س :]۔

ہُنکارنا (ضم ہ، مغ، سک ر) ف ل.
ہنکارا بھرنا، ہوں کرنا؛ بہکانا؛ اشارہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)۔ [رک : ہنکار + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَنکاری (فت ہ، مغ) صف؛ امذ۔
۱۔ بھگا دینے والا، ہنکانے والا، بھگا کر کسی خاص سمت لے جانے والا، باہر نکال دینے والا۔

ہندو دھرم بڑا ہنکاری ایک ایک کو دیت خواری

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۳۰۲)۔ **۲۔ مغرور، متکبر، خود پسند، گھمنڈی نیز وہ جو لوگوں کو بلا کر لانے کے کام پر مامور ہو۔**

ناں ہم بھری ناں ہنکاری ہم مسکین مرد چار یاری

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۳۰۲)۔ **۳۔ خدمت گار، سیوک۔** (پلیٹس؛ شبد ساگر)۔ [رک : ہنکار + ی، لاحقۂ صفت]۔

ہُنکاری (۱) (ضم ہ، مغ) امث.
رک : **ہنکارا؛ ہاں کی آواز، ہامی بھرنے کا عمل۔** لکھنؤ میں ہمکار ہے، اسی طرح ہنکار (کذا) اور ہنکاری ہمکارا اور ہمکاری ہیں۔ (۱۹۸۷، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۴ : ۵۷۰)۔ [ہنکارا (رک) کی تانیث]۔

--- بھرنا محاورہ.
ایسی آواز نکالنا جس سے ہاں مراد ہو، آواز سے رضامندی ظاہر کرنا، اقرار کرنا، ہامی بھرنا، ہاں کہنا۔ بھگوت ----- الہ جی کی کیرتن پر مخاطب ہوئے اور ہنکاری بھرنے لگے بدیں مطلب کہ ہم سنتے ہیں کچھ اور کہو۔ (۱۸۵۵، بھگت مال، ۱۹۰)۔ لیجیے، دلھن (کذا) نے ہنکاری بھری۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۹۸)۔ قاضی صاحب نے پوچھا تب دلہن نے ہنکاری بھری، مبارک مبارک کی صدا بلند ہوئی۔ (۱۹۰۱، طلسم نوخیز جمشیدی، ۲ : ۶۸۱)۔ اپنی قسمت پر رو دینا صاحب علم اولیا کی نظر میں ہنکاری بھرنا سمجھ لیا گیا ہے۔ (~)۔ اس نے میرا یہ جواب سن کر گہری ہنکاری بھری۔ (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۱۵۴)۔

ہُنکاری (۲) (ضم ہ، مغ) امث.
ایک گول لکیر جو حساب کتاب میں اعداد کے بعد لکھتے ہیں۔ (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

ہَنکاریا (فت ہ، مغ، سک ر) ندائیہ۔
بلایا، پکارا۔ (قدیم اُردو کی لغت)۔

ہَنکال (فت ہ، مغ) امر۔
ہنکالنا (رک) کا امر، **تراکیب میں مستعمل۔**

--- دینا ف مر.
باہر نکال دینا، ہانکنا، بھگا دینا۔

عورت نے انکار کیا اور بولی پہلے اس بچے کو مار ڈال تب میں
اپنے پاس تجھے آنے دوں گی نہیں تو ابھی چوکیداروں کو حکم کر
کے ہنکال دیتی ہوں۔

(۱۸۳۴، تعلیم نامہ، ۱ : ۶۷)۔ کچھ عرصے بعد پولس نے ان کو ہنکال دیا۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۷۵)۔

--- کر / کے م ف.
نکال کر، ہانک کر، تیزی سے چلا کر، دوڑا کر، بھگا کر۔ بالخصوص نماز کے اوقات میں ----- جیسے انسانوں کے ان گروہوں کو فرشتے ہنکال کر لے جا رہے ہیں۔ (۱۹۷۱، میاں کی اٹریا تلے، ۳۰)۔ ایک گدھا گاڑی کے مالک کو چابک سے مارتے ہوئے ہنکال کے تھانے لے گئے۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۹۷)۔

ہَنکالنا (فت ہ، مغ، سک ل) ف ل.
۱۔ ہانکنا، چلانا، ہنکانا، باہر نکال دینا، بھگانا۔ ایک کوّا اس کی آنکھیں اپنی چونچ سے نکالتا ہے یہ مارے بے حواسی کے اسے نہیں ہنکالتا۔ (۱۹۲۴، سیر عشرت، ۱۱۰)۔ گھر کے زن و مرد ہاتھوں میں ڈنڈے لیے شور مچاتے ان کو ہنکالنے کے لیے پہنچے۔ (۱۹۸۲، غلام عباس، زندگی نقاب چہرے، ۲۱۵)۔ **۲۔ حذف کر دینا (خصوصاً) رد کرنا۔** اگرچہ کلاں اُردو لغت کا ہیولا اوکسفرڈ NED پر بنایا گیا ہے تاہم اگر کوئی بہتر چیز سامنے آ جائے جو آسانی سے اپنائی بھی جا سکے تو اسے اپنانا چاہیئے نہ کہ ہنکالنا۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۵۰)۔ [ہنکارنا (رک) کا متبادل]۔

ہَنکانا (فت ہ، مغ) ف م.

ا۔ پاس سے دور کرنا، بھگانا، چلانا، کسی خاص سمت میں لے جانا؛ (انسان یا حیوان کو) ہٹانا، دوڑانا، تیزی سے بھگانا، ہانکنا۔ اس کثرت سے کام ہے کہ سر کھجانے اور اگر مکھی ناک پر بیٹھے تو اس کے ہنکانے ـــــ کی فرصت نہیں ـ. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۷۶). انھوں نے اسمٰعیل کی حفاظت کی نظر سے موذی جانوروں کو ہنکانے اور بدکانے کو پتھر پھینکے ـ. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۱۹۴). وہ بیلوں کو اپنے ہنکاتے ہوئے چلے نٹ ملاری وہ گاتے ہوئے. (۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۲۹۹). وہ ـــــ اپنی دھن میں مگن گاتا اور اپنی بھیڑوں کو ہنکاتا چلا جا رہا تھا ـ. (۱۹۶۱، برف کے پھول، ۴۶). ایک دفعہ رسول علیہ السلام ـــــ تشریف لائے اور اس گھر میں دو لکڑیاں ـــــ دیکھیں جن سے ـــــ جوڑی ہنکاتے ہیں ـ. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۳۰۷). **۲۔ ایک جگہ سے کسی دوسری جگہ منتقل کرنا؛ ہجرت کروانا یا تلاش روزگار کے لیے کسی دوسری جگہ لے جانا۔** یہ موت کی ڈپلومیسی تھی، اس نے لاکھوں لوگوں کو ایک مٹی سے دوسری مٹی کی طرف ہنکانے کا کام کیا ـ. (۱۹۷۱، کہانی مجھے لکھتی ہے، ۱۰۷). لڑکوں کو بھوک نے شہروں کی طرف ہنکا دیا تھا ـ. (۱۹۸۲، چند روز اور، ۱۸۲). **۳۔ (کبوتر بازی) کبوتر اُٹھانا (اُڑانا)، تاوے دینا.** (ماخوذ : اپ و، ۸ : ۱۳۵). [ہانکنا (رک) کا متعدی].

ہَنکاونا (فت ہ، مغ، مج نیز سک) ف م.

رک : ہنکانا. (پلیٹس). [ہنکانا (رک) کا متعدی].

ہنکایا جانا ف مر.

رک : ہانکا جانا؛ جانوروں کی طرح تعاقب کیا جانا. (نور اللغات).

ہَن ّکُرانا (فت ہ، غنہ، سک ک) ف م.

رک : ہنکارنا. (پلیٹس). [ہنکارنا (رک) کا بگاڑ].

ہَنکلانا (فت ہ، غنہ، سک ک) ف ل.

رک : ہکلانا. (پلیٹس). [ہکلانا (رک) کا ایک املا].

ہَنکنا (فت ہ، غنہ، سک ک) ف ل.

ا۔ ہانکا جانا، ہانکنا (رک) کا لازم، بھاگنا، دور ہونا، ہٹنا۔ ان کو جس لاٹھی سے ہانک دو ہنک جائیں گے ـ. (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۰۱). **۲۔ بولنا، آواز نکالنا، ہنکارا بھرنا** ـ. چوروں نے ـــــ سارا گھر اچھی طرح موسا کوئی نہ ہنکا ـ. (۱۸۷۳، تہذیب النسا، ۲۲). [ہنکانا (رک) کا لازم].

ہُنکنا (ضم ہ، فت ن، سک ک) ف ل.

رونا، سسکیاں لینا. (پلیٹس). [س : #].

ہَنکنی (فت ہ، غنہ، سک ک) صف مث.

ہنکانے والی. شاہزادی کو کوّے ہنکنی بنا ٹاٹ کے کپڑے پہنا ـــــ محل کی چھت پر بٹھا دیا کہ دن رات کوّے اُڑایا کرے ـ. (۱۹۳۷، مجید دہلوی، ضرب الامثال، ۸۱). [ہنک = ہنکنا (رک) + نی، لاحقۂ تانیث].

ہَنکوا (فت ہ، غنہ، سک ک) امذ.

ا۔ شور و غل کرکے یا ڈھول بجا کے شکاری جانوروں (عموماً شیر) کو ہنکا کے اُس مقام پر لانا جہاں شکاری بیٹھا ہو. (ماخوذ : مہذب اللغات). **۲۔ وہ شخص جو شور مچا کر یا ڈھول بجا کے شکاری جانور کو ہنکا کے اس مقام پر لے آتا ہے جہاں شکاری بیٹھا ہو ـ.** تھوڑی دیر میں ہنکوے خبر لائے ـ. (۱۹۲۰، انتخاب لاجواب، ۱۷ ستمبر، ۹).

--- کرنا ف مر.

جانور کو شکاری کی طرف ہنکا کر لے جانا نیز شکار کرنا۔ مبالغہ نہ ہوگا اگر کہا جائے ہر طرف اس طرح ہنکوا کیا جیسے تیتروں کے لیے کیا جاتا ہے ـ. (۱۹۸۴، قلمرو، ۵۳).

--- ہونا ف مر.

ہنکوا کرنا (رک) کا لازم، شکار ہونا ـ. مختصر یہ گویا کسی شکار کا جنگل میں ہنکوا ہو رہا ہے ـ. (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۱ : ۲۵۱).

ہَنکوانا (فت ہ، غنہ، سک ک) ف م.

ہانکنا (رک) کا متعدی؛ شکار کو شور و غل کے ذریعے ایسے مقام پر بھجوانا جہاں شکاری بیٹھا ہو، گھروانا۔

اور ہنکوایئے اناڑی سے
اپنے ہی کچلے اونٹ گاڑی سے

(۱۹۲۸، دیوانجی، ظریف، ۳ : ۳۸۰). آدم خور شیر ہی ہنکوا کر ان کے کاشتہ کھیتوں میں چھڑوا دیتا تو انہیں دم مارنے کی گنجائش کب تھی ـ. (۱۹۸۶، آئینہ، ۲۸۹). [ہانکنا (رک) کا متعدی].

ہَنگ (۱) (فت ہ، غنہ) (الف) امذ.

ا۔ آہنگ، آواز۔

کریں بیم فردا سے فریاد و ہنگ
ہیں مشفق مِن اَعمالِہِم مُشفِقُون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۲۴۳). **۲۔ قصد، ارادہ، عزم؛ مدعا، اصل مقصود.** (پلیٹس؛ علمی اردو لغت؛ مہذب اللغات). **۳۔ منصب شاہی؛ فرمانروا، حاکم، مقتدر؛ جاہ و جلال، رعب و داب.** (پلیٹس؛ علمی اردو لغت). **۴۔ بھاری بھر کم پن، سنگینی؛ تمکین، وقار.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

ہَنگ (۱) (فت ہ، غنہ) (ب) امث.

ـ ا۔ ہوشیاری، دانائی، خرد، عقل، سمجھ، دور اندیشی؛ سنجیدگی، متانت. (پلیٹس؛ مہذب اللغات). **۲۔ قوت، طاقت، زور، بل، قدرت، اہلیت.** (پلیٹس؛ مہذب اللغات). **۳۔ قوم؛ فوج، سپاہ؛ چوٹ، صدمہ.** (فرہنگ عامرہ). **۴۔ غار؛ مقدار.** (فرہنگ آنند راج).

ہَنگ (۱) (فت ہ، غنہ) (ج) صف.

ا۔ دانا، عاقل، صاحبِ ہوش، زیرک. (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). **۲۔ زکام لانے والا.** (فرہنگ آنند راج).

ہَنگ (۲) (فت ہ، غنہ) امذ.

طریقہ. (قدیم اردو کی لغت).

ہِنگ (کس ہ، غنہ) امث.

رک : ہینگ۔ قبضیت ہو تو گرم پانی میں تھوڑی ہنگ ملا کر حقنہ کرنا سب سے بہتر ہے ـ. (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۱۳۸). [ہینگ (رک) کا مخفف].

ہُنگاتُنگی (ضم ہ، غنہ، ضم ت، غنہ) امث.

(عور) غیر مستقل باتیں کرنے کا عمل یا کیفیت، مختلف یا بے جوڑ باتیں کرنے کا عمل یا کیفیت. (ماخوذ : مہذب اللغات).

ہَنگام (فت ہ، غنہ، سک گ) امذ.

ا۔ وقت، زمانہ، موقع، دوران۔

تجھ بال کالے رات ہور بالا سو کہتے دیس ہے
تجھ بال ہور بالا مگر ہنگام چڑ کالا ہوا
(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۳۹).

یو ہنگام تیرا ہے آنند کا
جو کھانے پینے ذوق کی چھند کا
(۱۶۳۵، بیناستونتی (قدیم اردو، ۱: ۱۳۷)). فاطمہؓ نے کہا یا علیؑ، وقت وصیت ہے نہ ہنگام گریہ و تعزیت۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷۷).

اڑنے سے شرر کے ہو رگ سنگ میں کب فرق
تڑپے نہ گراں باروں کی ہنگام غضب نبض
(۱۷۹۵، قائم، د، ۶۹).

دوستو کیا کیا دوالی میں نشاط و عیش ہے
سب مہیا ہے جو اس ہنگام کے شایاں ہے شے
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۵۳). ہنگام طلوع خسرو گنبد نیلی فام کے اس خبر نے تمام لشکر میں شہرت پائی۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۵۷۲). مگر الحمدللہ کہ آج ۔۔۔۔۔ پھر ہم تم باہم ہوئے اور ہنگام فراق ایام وصال سے بدل گیا۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۲۸). نواب خلد آشیاں کے انتقال کے بعد مدرسہ میں انگریز اور دیگر حکام آنے لگے آپ ہنگام سبق کسی کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملان رام پور، ۳۵۹).

وہ پھول سی کھلتی ہوئی دیدار کی ساعت
وہ دل سا دھڑکتا ہوا اُمید کا ہنگام
(۱۹۵۲، دست صبا، ۶۰). اب ظاہر ہے کہ ہنگام ابتلا بیٹے نے ۔۔۔۔۔ ماں کی دعاؤں کا سہارا کیا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۳۰۵). **۲۔ رُت، موسم، فصل۔**

گھرے گھر سو گلزار سب باغ ہوا
پھولے پھول بن ویں ہنگام ہی موا؟
(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۱۳).

جو پھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو بیگی نکو کر ہر یک کام پر
(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۸). جتنا خوف کرے گا وتنا بھرگ بھرے گا جیسا غیر ہنگام پر جھاڑوں کے پھل کچے کے کچے۔ (۱۸۳۵، بچپن مثال (قلمی)، ۴). **۳۔ افراتفری، ہلچل۔** کسی کا پاندان ندارد، کسی کا مقابہ غائب ایک ہنگامہ ہے معلوم نہیں ہوتا کون لے گیا غرض اسی ہنگام میں شام ہوئی۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۱۳). **۴۔ گروہ، جماعت، مجمع، بھیڑ؛ معرکہ۔** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---ِ آنا محاورہ.
۱۔ موسم آنا، رت ہونا، زمانہ ہونا۔
کرے تا بلبل دل کوں غزل خواں
بہارِ عشق کا ہنگام آیا
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۵). **۲۔ موقع ملنا، وقت میسر آنا۔** کہانیوں کے عام ہونے کا موقع، سامنے لائے جانے کا ہنگام کیوں نہیں آتا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۹۹).

---ِ پیری کس اضا (---ی مع) امذ.
بڑھاپے کا زمانہ۔

تو ہے اے دل ناتواں دیکھ آہ کو مت چھوڑنا
یہ عصا تیرے لیے ہنگام پیری کا ہوا
(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۹). [ہنگام + پیری (رک)].

---ِ جَنگ کس اضا (---فت ج، غنہ) امذ نیز م ف.
جنگ کا موقع، معرکے کا وقت نیز جنگ کے موقع پر، معرکے کے دوران میں۔
کہ اولوں کے مانند سنگ و خدنگ
برستے تھے قلعے سے ہنگام جنگ
(۱۸۸۰، قمقام الاسلام، ۳۵). [ہنگام + جنگ (رک)].

---ِ جوانی کس اضا (---فت ج) امذ.
جوانی کا زمانہ، عہد شباب۔
شرابِ جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
(۱۷۰۷، ولی، ک (مرتبہ: احسن مارہروی) (ق)، ۳). [ہنگام + جوانی (رک)].

---ِ رَستاخیز کس اضا (---فت ر، سک س، ی مج) امذ.
قیامت کا دن؛ (کنایتہ) حشر؛ تباہی و بربادی۔ اپنی خطر پسند طبیعت کی تسکین کے لیے دنیا میں ہنگام رستاخیز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۴۵). [ہنگام + رستاخیز (رک)].

---ِ صَغیری کس اضا (---فت ص، ی مع) امذ.
کم عمری کا زمانہ، صغیر سنی کا دور، بچپن، لڑکپن۔ در ہنگام صغیری حرص و ہوا کہاں ہے۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۹۰). [ہنگام + صغیری (رک)].

---ِ قیامت کس اضا (--- کس ق، فت م) امذ.
قیامت کا وقت، قیامت کی گھڑی؛ (مجازاً) مشکل اور کٹھن وقت، ہنگامہ خیز امر۔
بیت گیا ہنگام قیامت، شورِ قیامت آج بھی ہے
دیکھے جس کو برسوں گزرے اس سے محبت آج بھی ہے
(۱۹۹۱، متاع عزیز، ۸۹). [ہنگام + قیامت (رک)].

---ِ کار کس اضا؛ امذ نیز م ف.
کام کا وقت؛ کسی امر کی انجام دہی کے دوران میں، کام کے وقت۔
ہیں جنگ آوراں مرد سی صد ہزار
کمر باندھ اچھتے بہ ہنگام کار
(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۰۰).

برو برگ و نخل و شجر شاخ سار
طراوت سے خوش بو سے ہنگام کار
(۱۸۳۰، گلزار نظیر، ۹). [ہنگام + ف: کار، کردن = کرنا].

---ِ کارزار کس اضا (---سک ر) م ف.
جنگ و جدل کے وقت، لڑائی کے موقع پر۔
سوچا کہ مٹھی بھر ہیں دلیران سرفروش
بے موت کٹ مریں گے یہ ہنگام کارزار
(۱۹۲۹، مطلع انوار، ۸۶). [ہنگام + کارزار (رک)].

---ِ کَرنا محاورہ (قدیم).

کسی موسم کو جاری و ساری رکھنا۔

ابھال پر ہے شرف تج کرم کے ہاتھ کوں آج
کہ بارہ ماس وو برسانت کا ہنگام کرے

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۸۸)۔

---ـبِ گُل کس اضا (--- ضم گ) امذ.

بہار کا موسم، پھولوں کا موسم. (جامع اللغات)۔ [ہنگام + گل (رک)]۔

---ـبِ مَرگ کس اضا (--- فت م، سک ر) م ف.

موت کے موقع پر، مرتے ہوئے۔

بند آنکھوں کی دکانیں ہوگئیں ہنگام مرگ
آخر شب کیا اُداسی چھا گئی بازار پر

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۱۲۸)۔ [ہنگام + مرگ (رک)]۔

---ـبِ مَصاف کس اضا (--- فت م) امذ نیز م ف۔

جنگ کا وقت نیز لڑائی کے موقع پر۔

الحذر میری کڑک کا زور ہنگام مصاف
صاف پڑ جاتا ہے ایوانِ حکومت میں شگاف

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۳۱)۔ [ہنگام + مصاف (رک)]۔

---ـبِ مَیکشی کس اضا (--- ی لین، فت ک) م ف.

شراب نوشی کے وقت، شراب پیتے ہوئے۔

تم خوب اٹھ کے چل دیے ہنگام میکشی
اب تک ترس رہی ہے ترِ جام اک غزل

(۲۰۰۸، نشیب شہر، ۱۷۶)۔ [ہنگام + میکشی (رک)]۔

---ـبِ نَبرد کس اضا (--- فت ن، ب، سک ر) امذ.

لڑائی کا وقت. (جامع اللغات؛ اسٹین گاس)۔ [ہنگام + نبرد (رک)]۔

---ـبِ نَزع کس اضا (--- فت ن، سک نیز فت ز) م ف.

نزع کے وقت، جان کنی کے عالم میں، مرتے ہوئے۔

ہنگام نزع تو مجھے اے نیش غم نہ چھیڑ
اچھی ہے دل لگی بھی مگر راہ راہ کی

(۱۹۴۰، بیخود موہانی، ک، ۵۶)۔ فروغ ذہن و انقلاب کا وہ وسیلہ جو انگلستان میں اپنے عروج تک پہنچا اب ہنگام نزع میں ہے۔ (۱۹۹۸، افکار، کراچی، مئی، ۱۱)۔ [ہنگام + نزع (رک)]۔

---ـبِ نوشانوش کس اضا (--- وج، وج) امذ.

مے نوشی کا موقع یا وقت، شراب کے پینے پلانے کا زمانہ۔

چمن کو دیکھ کر رہ رہ کے دل میں جوش آتا ہے
خدا چاہے تو پھر ہنگامِ نوشا نوش آتا ہے

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۴۳)۔

بڑی مشکل سے بادل مے کدہ بردوش آتا ہے
بڑی مدت میں اک ہنگامِ نوشا نوش آتا ہے

(۱۹۵۸، نبضِ دوراں، ۱۷۱)۔ [ہنگام + نوشانوش (رک)]۔

ہَنگاما/ہَنگاماں (فت ہ، غنہ) امذ (قدیم).

رک : ہنگامہ؛ وقت۔

جنگل اس حشر کا ہنگاما دسیا
پتر ہت میں اعمال ناما دسیا

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۶۵)۔ ہتھیار اپنے کے تائیں درست کرتے ہیں اور ہنگاماں لڑائی کا گرم ہوتا ہے۔ (۱۷۴۶؟، قصہء مہر افروز و دلبر، ۹۷)۔ [ہنگامہ (رک) کا قدیم املا]۔

ہَنگامَہ (فت ہ، غنہ، فت م) امذ.

۱. لوگوں کا ہجوم، بھیڑ، مجمع؛ اژدہام، ٹھٹ۔

تیرے کھنے بن جے کوئی ہنگامہ میں کھنے بڑے
بہو عجب ہے اے کہ نیں ہوتا ہے گنگ اس کا زباں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۹۲)۔ افغانوں کا ایک ہنگامہ جمع ہوا اور لوٹ مار کرنے لگا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۰۲)۔ یہ جوہر تہذیب و تمدن کے بازاروں میں بہت کمیاب ہے جب اس ہنگامہ میں رانی صاحبہ کو دیکھتا تھا تو ---- نسوانیت کی عجیب تصویر پاتا تھا۔ (۱۹۲۲، نقش فرنگ، ۲۳)۔ بہت سے لوگ جمع ہوں تو ---- ہنگامے میں وہ دیکھنے کی چیز ہوتے تھے۔ (۱۹۷۹، آوارگان عشق، ۵۵)۔ **۲. ہلچل، شور و غُل، افراتفری، واویلا، غُل غپاڑا۔**

طرفہ مجلس تھی عجب ہنگامہ
حسن سے تھی وے بلائے عامہ

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۷)۔ اس کی لذت وہ جانے جس کی نظر سے ہنگامہ گذرا ہو۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۹۲)۔

جبکہ تجھ بِن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۳۸)۔ شادی کا ہنگامہ، سینکڑوں آدمی بھرے، کنگن کیا خاک ملتا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۵۰)۔ اس بادشاہ کے درباری بھی سب ایک وضع و صورت کے تھے اور اس وقت ان سب کی سیٹیوں اور اشارات نے ایک خاص قسم کا ہنگامہ پیدا کر دیا۔ (۱۹۲۴، مذاکرات نیاز فتحپوری، ۹۹)۔

سو ہنگامے ایک سکوت رہ گئی دل میں دل کی بات

(۱۹۵۱، نبض دوراں، ۲۹۵)۔ سالگرہ کا پُر مسرت ہنگامہ شروع ہے۔ (۱۹۷۵، خاک نشیں، ۸۳)۔ یہ ہم جنسوں کی محبت کا ہنگامہ ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۴۷)۔ **۳. لڑائی، شورش، بلوہ، جھگڑا، فساد، دنگا، فتنہ، ہلڑ، گڑبڑ۔**

کہتے ہیں میر سے کہیں اوباش لڑ گئے
ہنگامہ ان سے ایسا الٰہی کہاں ہوا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۴۸)۔ اور مزدوروں کو مارپیٹ کر ہنگامہ اور فساد پر مستعد ہوتا ہے۔ (۱۸۶۳، انشائے بہار بے خزاں، ۳۶)۔ منصور نے جو کچھ کیا تھا صرف ایک حکمت عملی تھی جس سے ایک فوری ہنگامے کا فرو کرنا مقصود تھا۔ (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۵ : ۴۱)۔ ایک روز شب کے اجلاس میں ہنگامہ ہو گیا جن صاحب کے خلاف ہنگامہ تھا وہ ڈائس پر تشریف رکھتے تھے۔ (۱۹۵۱، حیاتِ لیاقت، ۳۴۲)۔ وہ ہر ہنگامے میں خواہ مخواہ شریک ہونے کو تیار رہتا ہے۔ (۱۹۷۸، پاکستان کے تہذیبی مسائل، ۳۴)۔ سب نے منع کیا کیونکہ ہنگاموں میں اب اور شدت آچکی تھی مگر وہ رُکے نہیں۔ (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۱۶۴)۔ **۴. (مجازاً) شہرہ، شہرت، آوازہ، شور۔**

ٹک فہم ارادت سے برہمن کی سمجھ شیخ
کیا کم ہے خدا سے ترے ہنگامہ بتاں کا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱).

اس کی خوبی کا ہے تا شہرِ سبا ہنگامہ
آپ لکھے اسے بلقیس محبت نامہ

(۱۸۹۱، تعشق، براہین غم، ۶۴). **۵. زور شور، ریل پیل، افراط۔**

شور و شر ہے جو ترے کوچے میں دیوانوں کا
عیدگاہوں میں یہ ہنگامے کہاں ہوتے ہیں

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رامپور)، ۱۴۶). **۶. بازیگروں اور قصہ خوانوں وغیرہ کا معرکہ، میدان.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات). **۷. رک: ہنگام؛ وقت؛ موقع۔**

عرصۂ پیکار میں ہنگامۂ شمشیر کیا
خون کو گرمانے والا نعرۂ تکبیر کیا

(۱۹۱۰، بانگ درا، ۱۶۲).

---اُٹھانا محاورہ.

ہنگامہ اٹھنا (رک) کا تعدیہ، اودھم مچانا، کھلبلی ڈالنا، شور و غل کرنا، ہلچل مچانا، فتنے جگانا ۔

اُس رُخ نے بہت صورتیں لوگوں کی بگاڑیں
اُس قد نے قیامت کا سا ہنگامہ اٹھایا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۵۹).

ہنگامے ہم تو لاکھ اٹھائیں گے حشر کیا
یہ ہی خرام ناز کے گر انتظار ہیں

(۱۸۷۷، کلیاتِ قلق، ۱۰۵).

---اُٹھنا محاورہ.

فتنہ اٹھنا، ہنگامہ کھڑا ہونا، فساد برپا ہونا نیز واویلا ہونا، شور و غل برپا ہونا۔

جانے کس سمت سے یکدم کوئی ہنگامہ اٹھے
سوئے سوئے ہوئے بازار کے سناٹے میں

(۱۹۹۸، قومی زبان (نسیم سحر)، کراچی، اگست، ۹۶).

---اَفزا (---فت ا، سک ف) صف.

شور و غل اور ہلچل بڑھانے والا، فتنہ انگیز، جو فساد کا باعث ہو۔ معاش کی رقابتوں کے علاوہ شاگردوں کی استاد نوازیاں بھی ہنگامہ افزا ہوئیں۔ (۱۹۷۶، سخن ور (نئے اور پرانے)، ۲۹). [ہنگامہ + ف : افزا، افزودن = بڑھانا، زیادہ کرنا].

---اِیجاد (---ی مع) صف.

ہنگامہ برپا کرنے والا، ہلچل مچانے والا۔

تمنائے ستم ہنگامہ ایجاد
قیامت خانہ زادِ شور فریاد

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۰۱). [ہنگامہ + ایجاد (رک)].

---ٔ این و آں کس اضا (---ی مع، وج، مدا) امذ.

(کنایۃً) دنیا کے مخمصے، دنیا کی پریشانیاں، کائنات کے موجودہ ہنگامے۔

پوچھ اس سے یہ خاکداں ہے کیا چیز
ہنگامۂ این و آں ہے کیا چیز

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۱۹). [ہنگامہ + این و آں (رک)].

---آرا صف.

فساد اُٹھانے والا، فتنہ برپا کرنے والا، ہلچل یا دھوم مچانے والا نیز (مجازاً) نہایت متحرک، بہت سرگرم، بہت عمل کرنے والا۔

غرض طرفہ ہنگامہ آرا ہے عشق
تماشائے عشق و تماشا ہے عشق

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۴۷).

رہیں رسوائیاں ہنگامہ آرا
رہے گلیوں میں مجھ سے حشر برپا

(۱۸۲۲، راسخ عظیم آبادی (مثنوی نیرنگ محبت)، ک، ۵).

اپنی رسوائی میں کیا چلتی ہے سعی!
یار ہی ہنگامہ آرا چاہیے!

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۳).

کمال و فضل کے ہنگامہ آرا ہیں یہی دونوں
جہاں میں منفرد دنیا میں یکتا ہیں یہی دونوں

(۱۹۰۶، رعب، ک، ۲۹۲). کون نہیں جانتا کہ انشا ٹھٹھول شوخ اور ہنگامہ آرا تھے لیکن ان کی ستیزہ کاری کے قصوں کی تحریر کے وقت بھی ہمارے مصنف کا رویہ تعجب کی حد تک اغماض اور چشم پوشی کو کارفرما ہے۔ (۱۹۳۳، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۳ : ۱۹). مولانا ناصر علی کے مزار کی طرف رخ کرکے بولے یہ بزرگ اپنے زمانے کے ہنگامہ آرائے شور محشر تھے۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۱۶۶). روشنی کی ایک بوند دل میں ہنگامہ آرا تھی۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۲۱۴). ان کی دماغی اور جذباتی دنیا میں مختلف اور متضاد طاقتیں ہنگامہ آرا ہیں۔ (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۱۱۵). [ہنگامہ + ف : آرا، آراستن = سجانا].

---آرائی امث.

۱. فتنہ و فساد پیدا کرنے کا عمل، فساد پھوٹ پڑنے کی کیفیت یا صورت حال، لڑائی جھگڑا، شورش، بلوہ۔

اب بھی گر کچھ پاس رسوائی کرو
دور یہ ہنگامہ آرائی کرو

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۶۸). گو اس ہنگامہ آرائی کے ساتھ دوزخ نشان ہونا ---- حیرت میں ڈالتا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۴۲۴).

گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی میں ہے
اجنبیت سی مگر تیری شناسائی میں ہے

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۶). اس اسٹیشن پر فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائی کا ایک نہایت ہی ناخوشگوار سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ (۱۹۷۷، ہندی اردو تنازع، ۴۲۶). اس ہنگامہ آرائی میں انھوں نے ہزاروں کی تعداد میں مرد، عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۰۲). **۲. شور و غل، واویلا، ہائے ہو، غل غپاڑا۔** ہماری ہنگامہ آرائی اس کے کانوں تک پہنچی تو وہ بھی قدرے ٹھٹکا۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۹). [ہنگامہ آرا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---آرائی کَرنا ف مر؛ محاورہ.

۱. شور و غل مچانا، واویلا مچانا۔ کالج کے جلسوں میں اپنی دریدہ دہنی سے بہت ہنگامہ آرائیاں کیں۔ (۱۹۲۹، تخلیقات پطرس، ۷۲). **۲. فتنہ و فساد برپا کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا**

۔ مرہٹے ، جاٹ ، روہیلے سب نے اس ماحول میں ہنگامہ آرائی کی ۔ (۱۹۵۲ ، تاریخ مشائخ چشت ، ۳۱۳) .

---آرائی ہونا ف مر.

فتنہ و فساد برپا ہونا، لڑائی جھگڑا ہونا نیز شور و غل ہونا، واویلا مچنا۔

ہے کشتانِ شوق کی ہنگامہ آرائی ہوئی
بزم میں ہے گردش پیمانہ ساقی میگسار

(۱۹۸۰، سلہٹ میں اردو (عطاء الرحمٰن عطا) ، ۱۸۸) .اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد ریڈیو اور بخاری صاحب کے خلاف خاصی ہنگامہ آرائی ہوئی ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے ، ۱۵۱) .

---آشکار ہونا محاورہ.

ہلچل ہونا، ہنگامہ برپا ہونا. (مہذب اللغات) .

---آفریں (---مدا، سک ف، ی مع) صف.

ا۔ ہنگامہ پیدا کرنے والا؛ (کنایۃ) ہلچل ڈالنے والا، افراتفری مچانے والا۔

بگڑے ہیں اشک مخمصہ آہ کیا سنوں
ہنگامہ آفریں مرے نورِ نظر ہیں آپ

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۱۹) .اگر محمود کی تلوار یہ ہنگامہ آفریں عہد پیدا نہ کرتی تو رستم و سہراب اور کیکاؤس و افراسیاب کے بوسیدہ ڈھانچوں میں یہ جان نہیں پڑ سکتی تھی ۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء ، ۲۹۱) . **۲۔ (طبیعیات) حرکت پیدا کرنے والا ، حرکی ۔** انسانی آواز میں ہنگامہ آفریں یا حرکت آفریں حس کو اولیت حاصل ہے جسے Motory Sensations کہا گیا ہے ۔ (۱۹۸۲، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۱۹۳) . [ہنگامہ + ف :آفرین،آفریدن = پیدا کرنا] .

--- بازی امث.

فتنہ و فساد یا شور و غل کرنے کا عمل، ہلڑ بازی نیز (مجازاً) خون خرابہ۔

یہ ہنگامہ بازی یہ شر و فساد
کراچی پہ بیروت کو رشک ہے

(۱۹۸۷، جنگ (رئیس امروہوی) ، کراچی ، ۳، ستمبر ، ۳) . [ہنگامہ + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت] .

---بَپا (---فت ب) صف.

ہلچل ، شور و غل یا کھلبلی مچانے والا؛ اپنی سرگرمیوں میں مشغول، متحرک۔ ایک سال تک تم گم رہے ہنگامہ بپا لاہور نے تمھیں فراموش کر دیا۔ (۱۹۸۳، بنجارے کے خواب ، ۳۹) . [ہنگامہ + بپا (رک)] .

---بَپا کرنا محاورہ.

شور و غل کرنا ، ہلچل مچانا ۔ مرد نے اپنی اختراعات سے ایک ہنگامہ بپا کر رکھا ہے ۔ (۱۹۹۲، نگار، کراچی ، دسمبر ، ۱۵) .

---بَپا ہونا محاورہ.

ا۔ فتنہ و فساد پھوٹنا، لڑائی جھگڑا ہونا ۔ امریکہ میں غلامی کے حق اور مخالفت میں ایک ہنگامہ بپا تھا ملک خانہ جنگی کی دہلیز پر کھڑا تھا ۔ (۱۹۸۵، دنیا کی سو عظیم کتابیں ، ۵۷۰) .ان کے گھر واپس آنے پر پھر ہنگامہ بپا ہوا ہوگا۔ (۱۹۹۷، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۸) . **۲۔ شور و غل ہونا، شور مچنا نیز وحشت یا خوف ہونا، سنسنی ہونا ۔**

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا

(۱۹۱۲، بانگ درا ، ۲۳۰) . **۳۔ دور شروع ہونا، موقع آنا، وقت ہونا۔**

جب عشق کا ہنگامہ بپا ہوتا ہے
سمجھانے سے پھر کسی کے کیا ہوتا ہے

(۱۹۴۷، لالہ و گل ، ۱۸) .

---بَرطَرف ہونا محاورہ.

فتنہ و فساد ختم ہونا، شور و غل رکنا۔ ابر سپر کے نیچے پوشیدہ ہونا یہ اسم پڑھے جانا جب وہ ہنگامہ برطرف ہو وہی مغرب کی سمت اختیار کرنا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۴۱۱) .

---بَسانا محاورہ (قدیم) ۔

شور مچانا، زور و شور دکھانا، اعلان کرنا۔

ہنگامہ بسایا توں اس کام کا
ملاحظہ نہیں تج کو اس کام کا

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۱۹) .

---بُلَند ہونا محاورہ.

شور و غوغا ہونا. (مہذب اللغات) .

---پَرداز (---فت پ، سک ر) صف.

ہنگامہ اٹھانے والا، پُرجوش، پُرشور؛ شورش پسند، فسادی۔ صبح دم جلادِ سپہر یعنی بے مہر؛ مہر جب شمشیر شعاع کھینچ کر ہنگامہ پرداز عالم ہوا ، سوداگر کو ----- سبک دوش کیا ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ : رشید حسن خان) ، ۲۱۷) . [ہنگامہ + ف : پرداز ، پرداختن = مشغول ہونا] .

---پَردازی (---فت پ، سک ر) امث.

لڑائی جھگڑا یا دنگا فساد کرنے کا عمل، شورش پیدا کرنا، بلوہ کرنا۔ دوپہر تک عجیب و غریب سحر سازی ، ہنگامہ پردازی، جادوگر اور جادوگرنیوں کی لڑائی رہی کہ دیکھی نہ سنی ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب (مرتبہ : رشید حسن خان) ، ۲۶۱) . موقع ملتے ہی یہ جھٹ ان تمام سازشوں اور ہنگامہ پردازیوں کے بارور نتائج سے فائدہ اٹھا لیتی ہے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۷۶) . [ہنگامہ پرداز + ی، لاحقۂ کیفیت] .

---پَردازی کَرنا محاورہ.

شورش کرنا، بلوہ کرنا، دنگا کرنا، فساد کرنا، لڑائی کرنا، جھگڑا کرنا۔

رقص سے ہنگامہ پردازی کرے
پرفشاں ہو تو بداندازی کرے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۳۴) .

---پَرْوَر (---فت پ، سک ر، فت و) صف.

فتنہ و فساد والا، ہنگامہ خیز، شورش زدہ (عموماً زمانے عہد وغیرہ کے لیے مستعمل) ۔ وہ ہماری صدی کے ہنگامہ پرور عہد کشاکش میں موضوع اور طرز بیان کے اعتبار سے ہر طرح مسلح ہوجائے ۔ (۱۹۵۱، زبان و بیان ، ۲۶۳) . میں نے اپنا پڑاؤ ایک پل پر لگایا ہے جو میری طرح تنہا بھی ہے اور ہنگامہ پرور بھی۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۱۲۱) . ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ مضامین اسی ہنگامہ پرور زمانے میں مرتب ہو کر کتابی صورت میں آجاتے لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ (۲۰۰۵، جدیدیت اور جدیدیت کی ابلیسیت ، ۸) . [ہنگامہ + ف : پرور ، پروردن = پالنا] .

---پڑ نا محاورہ۔
ہنگامہ برپا ہونا، واویلا ہونا، فساد ہونا، بلوہ پھوٹ پڑنا۔
کھول کر سینہ اگر دکھلاؤں داغوں کی بہار
ایک ہنگامہ میانِ فتنۂ محشر پڑے
(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۹۴).

---پسند (---فت پ، س، سک ن) صف.
ا۔ اودھم یا شور و غل پسند کرنے والا نیز پُرجوش، متحرک۔ وہ ہنگامہ پسند بھی نہیں تھے ۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہ مومن، ۱۳۶). مجھ میں جو برائیاں ہیں وہ اس عہد کی برائیاں ہیں میں ہنگامہ پسند نہیں۔ (۱۹۸۹، سعادت حسن منٹو، ۸۷). **۲۔ (کنایتہ) محفل باز، عیش پسند۔** ایک نفسیات محبت کا بیان---- دوسری چیز ہنگامہ پسند محبوبوں کے لیے خصوصی پسندیدگی۔ (۱۹۶۸، غالب کی فارسی شاعری، سید محمد عبداللہ) تنقید غالب کے سو سال، ۵۳۷). [ہنگامہ + ف : پسند، پسندیدن = پسند کرنا، سراہنا].

---پسندی (--- فت پ، س، سک ن) امث.
ہنگامہ پسند (رک) کا اسم کیفیت، اودھم بازی، غل غپاڑا۔ دورِ جدید کے مزاج میں ہنگامہ پسندی کو بڑا دخل ہے۔ (۱۹۵۸، ارمغان عالی، ۶۳). [ہنگامہ پسند + ی، لاحقہ کیفیت].

---پیدا کرنا محاورہ.
رک : ہنگامہ برپا کرنا ؛ (خصوصاً) ہلچل مچانا۔ جذبات کی شدت، احساس کی وسعت، تجربات حیات کا تنوع اور فکر کی گہرائی----- نے شروع ہی سے مرزا کی شاعری کے بارے میں دنیائے ادب میں ایک ہنگامہ پیدا کر دیا تھا۔ (۱۹۶۹، تنقید غالب کے سو سال (دیباچہ)، ۱۸).

---ء پیکار کس اضا (--- ی لین) امذ.
معرکے کا وقت، جنگ کی نوبت یا زمانہ ؛ (مجازاً) جنگ وجدال۔
نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
جو ہوا نالۂ مرغان سحر سے مدہوش!
(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۷۵). [ہنگامہ + پیکار (رک)].

---ٹھنڈا پڑنا محاورہ.
شور و غل کم ہونا، ہلچل اور افراتفری میں کمی آنا، فتنہ و فساد کی کیفیت میں نرمی پیدا ہونا ۔ اب جو ہنگامہ کسی قدر ٹھنڈا پڑا تو کیا دیکھا کہ سارا نقشہ ہی بدلا ہوا ہے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۳۷).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.
افراتفری اور فتنہ و فساد میں کمی ہونا۔ جب یہ ہنگامہ ٹھنڈا ہو جائے تو آپ اپنی چیزیں واپس لے لیجیے گا۔ (۱۹۳۶، منشی پریم چند، واردات، ۱۳۸).

---ء جنگ کس اضا (--- فت ج، غنہ) امذ.
جنگ وجدل کا سلسلہ، محاذ آرائی کا میدان۔ دو بڑے قہرمان، ظالم----- ہمیشہ ہنگامۂ جنگ گرم رکھتے تھے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۸۰۹). [ہنگامہ + جنگ (رک)].

---ء جہاں کس اضا (--- فت ج) امذ.
دنیا کی رونق اور چہل پہل، دنیا میں ہونے والا شور و غل یا بنتے بگڑتے حالات۔
وہ دور رہنے والے ہنگامۂ جہاں سے
کہتا ہے جن کو انساں اپنی زباں میں" تارے"
(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۹۰). [ہنگامہ + جہاں (رک)].

---ء حاضر کس اضا (--- کس ض) امذ.
آشوبِ دوراں ؛ (مجازاً) عصر حاضر یا قوم کے مسائل۔
گوش آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ترا
اور دل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا
(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۱۶). [ہنگامہ + حاضر (رک)].

---ء حشر کس اضا (--- فت ح، سک ش) امذ.
رک : ہنگامۂ محشر ؛ قیامت کا ہنگامہ، روزِ حشر کی کیفیت۔ چودھری بلا تشبیہ فغفور چین بنے بیٹھے ہیں ہنگامۂ حشر برپا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ا : ۱۶). یوں تو زمانے کی ہنگامہ خیزیاں اب ہنگامۂ حشر کے برابر پہنچ چکی ہیں۔ (۱۹۹۱، سحر گزیدہ، ۸). [ہنگامہ + حشر (رک)].

---ء حیات کس اضا (--- فت ح) امذ.
زندگی کی رونق اور چہل پہل، زندگی کے ہنگامے۔
ظاہر ہیں ذرّے ذرّے سے آثارِ زندگی
چاروں طرف ہے گرمیِ ہنگامۂ حیات
(۱۹۲۲، مطلع انوار، ۷). [ہنگامہ + حیات (رک)].

---ء خاموش کس اضا (--- وج) امذ.
دل میں چھپے خیالات و جذبات، دبی خواہشات ؛ (کنایتہ) دل۔
آہ ! دنیا دل سمجھتی ہے جسے وہ دل نہیں
پہلوئے انساں میں اک ہنگامۂ خاموش ہے
(۱۹۰۸، بانگ درا، ۳۱۷). [ہنگامہ + خاموش (رک)].

---ء خونچکاں کس صف (--- و مع، مغ، فت چ) امذ.
خونی ہنگامہ، کشت و خوں، خون خرابہ۔ ہمارے مفکروں، دانش وروں اور مصلحوں نیز شاعروں ----- کے پاس جو فن تھا وہ اس ہنگامۂ خونچکاں میں اپنا بھرم کھو چکا تھا ۔ (۱۹۶۹، تنقیدی پیرائے، ۱۲). [ہنگامہ + خونچکاں (رک)].

---خیز (--- ی مج) امذ.
ہنگامہ برپا کرنے والا، شور و غل والا، پُرشور، چہل پہل والا، پر رونق۔ وہاں دو کنجڑیوں میں ہنگامہ خیز معرکہ جاری تھا۔ (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۴۵). ردیفوں کی ہنگامہ خیز تکرار اقبال کی دل پسند شے ہے۔ (۱۹۶۵، مباحث، ۵۵۹). دہلی شہر کو بھارت والے ایک خاموش اور پرسکون شہر کہتے ہیں بمبئی، مدراس اور کلکتہ کی ہنگامہ خیز اور پر شور زندگی یہاں ناپسند کی جاتی ہے۔ (۱۹۸۶، غیر سیاسی باتیں، ۵۴). اس کی پشت کی جانب کسی دوسری ٹرین کے گزرنے کا ہنگامہ خیز شور اُٹھا۔ (۲۰۰۴، ایک دن، ۷). [ہنگامہ + خیز، خاستن = اُبھارنا، برانگیختہ کرنا].

---خیزی (--- ی مج) امث.
ہنگامہ خیز (رک) کا اسم کیفیت، زور شور، جوشیلا پن، شدت۔ یہ وہ زمانہ تھا، ہندوستان کا جمود و تعطل ہنگامہ خیزی اور سرگرمی سے بدل رہا تھا۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۳۲). یوں تو زمانے کی ہنگامہ خیزیاں اب ہنگامہ حشر کے برابر پہنچ چکی ہیں۔ (۱۹۹۱، سحر گزیدہ،

۸). اُردو افسانہ نگاری میں وہ ـــــ ہنگامہ خیزی نظر نہیں آتی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۸۲). [ہنگامہ خیز + ی، لاحقہء کیفیت].

---ٔ دار و گیر کس اضا (۔۔۔ وج، ی مع) امذ.

پکڑ دھکڑ کا زمانہ، پھانسی اور گرفتاری کا ہنگامہ، لوٹ مار، ہنگامہ آرائی نیز نفسا نفسی کا زمانہ۔ کاش مارچ ۱۹۷۱ء کی فصل کشت و خون اور ہنگامہء دار و گیر میں ارباب بست و کشاد میں سے کوئی فیض کی ـــــ آواز پر بھی ذرا سی توجہ دیتا۔ (۱۹۸۸، فیض، شاعری اور سیاست، ۶۰). [ہنگامہ + رک : دار (ا) + و (حرفِ عطف) + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا].

---ٔ رُستخیز کس اضا (۔۔۔ فت نیز ضم ر، سک س، ت، ی مج) امث؛ امذ.

قیامت کا ہنگامہ، بہت لڑائی جھگڑا اور شور و غوغا، انتہائی بے چینی اور اضطراب۔ مہر و آزرم میں شرارہ ریزی روسی مس کا ہنگامہء رستخیز دونوں مہ طلعتوں کا مکالمہ جنوں خیز۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۳ : ۴۲۴). عرب کے جاہل شعرا ہنگامہء رستخیز پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے لیکن اس کی تہ میں ـــــ کوئی انسانی موقف یا اعلیٰ نصب العین نہ تھا۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۲۱). انھوں نے (نواب بہادر یار جنگ) کہا جنگ عظیم کے ہنگامہء رستخیز نے ـــــ ایشیا کو اپنی گراں خوابی سے بیدار کیا۔ (۱۹۸۹، ایک قاری کی سر گزشت، ۱۱۸). [ہنگامہء + رستخیز (رک)].

---ٔ رَنگ و صَوت کس اضا (۔۔۔ فت ر، غنہ، وج، ولین) امذ.

کائنات کی رنگا رنگی اور آوازوں کا غلغلہ، مادّی رونقیں۔

یہ عالم یہ ہنگامہء رنگ و صوت
یہ عالم کہ ہے زیر فرمان موت

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۷۳). [ہنگامہء + رنگ (رک) + و (حرفِ عطف) + صوت (رک)].

---زا امذ.

۱. ہلچل اور بے چینی پیدا کرنے والا؛ (مجازاً) پریشان کن صورتِ حال پیدا کرنے والا۔

بہت ان میں گرمی ہو ہنگامہ زا
پسینے کے دریا بہیں برملا

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۳۰).

شوقِ بے انتہا کے پردے میں
کون ہنگامہ زا ہے کیا کہیے

(۱۹۳۴، شعلہء طور، ۸۳). **۲. قتل و غارت گری والا، فتنہ و فساد سے بھرا۔**

تو آیا بن کے آیہء رحمت، خدا گواہ
ہنگامہ زا تھا ورنہ جہاں ناخداؤں کا

(۱۹۸۷، قلب و نظر کے سلسلے، ۲۵). [ہنگامہ + زا، زائیدن = پیدا کرنا، جننا].

---زار امذ.

فتنہ و فساد اور شور و غل کی جگہ۔

آہ! دنیا دل سمجھتی ہے جسے وہ دل نہیں
پہلوئے انساں میں اک ہنگامہء خاموش ہے

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۳۱۷). [ہنگامہء + خاموش (رک)].

---ٔ خُونچکاں کس صف (۔۔۔ و مع، مغ، فت چ) امذ.

خونی ہنگامہ، کشت و خوں، خون خرابہ۔ ہمارے مفکروں، دانش وروں اور مصلحوں نیز شاعروں ـــــ کے پاس جو فن تھا وہ اس ہنگامہء خونچکاں میں اپنا بھرم کھو چکا تھا۔ (۱۹۶۹، تنقیدی پیرائے، ۱۲). ہنگامہء + خونچکاں (رک).

---خیز (۔۔۔ ی مج) امذ.

ہنگامہ برپا کرنے والا، شور و غل والا، پُر شور، چہل پہل والا، پر رونق۔ وہاں دو کنجڑیوں میں ہنگامہ خیز معرکہ جاری تھا۔ (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۴۵). ردیفوں کی ہنگامہ خیز تکرار اقبال کی دل پسند شے ہے۔ (۱۹۶۵، مباحث، ۵۵۹). دہلی شہر کو بھارت والے ایک خاموش اور پر سکون شہر کہتے ہیں بمبئی، مدراس اور کلکتہ کی ہنگامہ خیز اور پر شور زندگی یہاں ناپسند کی جاتی ہے۔ (۱۹۸۶، غیر سیاسی باتیں، ۵۴). اس کی پشت کی جانب کسی دوسری ٹرین کے گزرنے کا ہنگامہ خیز شور اُٹھا۔ (۲۰۰۴، ایک دن، ۷). [ہنگامہ + خیز، خاستن = اُبھارنا، برانگیختہ کرنا].

---خیزی (۔۔۔ ی مج) امث.

ہنگامہ خیز (رک) کا اسم کیفیت، زور شور، جوشیلا پن، شدت۔ یہ وہ زمانہ تھا، ہندوستان کا جمود و تعطل ہنگامہ خیزی اور سرگرمی سے بدل رہا تھا۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۳۲). یوں تو زمانے کی ہنگامہ خیزیاں اب ہنگامہ حشر کے برابر پہنچ چکی ہیں۔ (۱۹۹۱، سحر گزیدہ،
۸). اُردو افسانہ نگاری میں وہ ـــــ ہنگامہ خیزی نظر نہیں آتی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۸۲). [ہنگامہ خیز + ی، لاحقہء کیفیت].

---ٔ دار و گیر کس اضا (۔۔۔ وج، ی مع) امذ.

پکڑ دھکڑ کا زمانہ، پھانسی اور گرفتاری کا ہنگامہ، لوٹ مار، ہنگامہ آرائی نیز نفسا نفسی کا زمانہ۔ کاش مارچ ۱۹۷۱ء کی فصل کشت و خون اور ہنگامہء دار و گیر میں ارباب بست و کشاد میں سے کوئی فیض کی ـــــ آواز پر بھی ذرا سی توجہ دیتا۔ (۱۹۸۸، فیض، شاعری اور سیاست، ۶۰). [ہنگامہ + رک : دار (ا) + و (حرفِ عطف) + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا].

---ٔ رَستخیز کس اضا (۔۔۔ فت ر، سک س، ت، ی مج) امث؛ امذ.

قیامت کا ہنگامہ، بہت لڑائی جھگڑا اور شور و غوغا، انتہائی بے چینی اور اضطراب۔ مہر و آزرم میں شرارہ ریزی روسی مس کا ہنگامہء رستخیز دونوں مہ طلعتوں کا مکالمہ جنوں خیز۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۳ : ۴۲۴). عرب کے جاہل شعرا ہنگامہء رستخیز پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے لیکن اس کی تہ میں ـــــ کوئی انسانی موقف یا اعلیٰ نصب العین نہ تھا۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۲۱). انھوں نے (نواب بہادر یار جنگ) کہا جنگ عظیم کے ہنگامہء رستخیز نے ـــــ ایشیا کو اپنی گراں خوابی سے بیدار کیا۔ (۱۹۸۹، ایک قاری کی سر گزشت، ۱۱۸). [ہنگامہء + رستخیز (رک)].

---ٔ رَنگ و صَوت کس اضا (۔۔۔ فت ر، غنہ، وج، ولین) امذ.

کائنات کی رنگا رنگی اور آوازوں کا غلغلہ، مادّی رونقیں، موجودات۔

یہ عالم یہ ہنگامہء رنگ و صوت
یہ عالم کہ ہے زیر فرمان موت

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۷۳). [ہنگامہء + رنگ (رک) + و (حرفِ عطف) + صوت (رک)].

---زا امذ.

۱. ہلچل اور بے چینی پیدا کرنے والا؛ (مجازاً) پریشان کن صورتِ حال پیدا کرنے والا۔

بہت ان میں گرمی ہو ہنگامہ زا
پسینے کے دریا بہیں برملا

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۳۰).

شوقِ بے انتہا کے پردے میں
کون ہنگامہ زا ہے کیا کہیے

(۱۹۳۴، شعلۂ طور، ۸۳). ۲۔ قتل و غارت گری والا، فتنہ و فساد سے بھرا۔

تو آیا بن کے آیۂ رحمت ، خدا گواہ
ہنگامہ زا تھا ورنہ جہاں ناخداؤں کا

(۱۹۸۷، قلب و نظر کے سلسلے، ۲۵). [ہنگامہ + ف : زا، زائیدن = پیدا کرنا، جننا].

---زار امذ.

فتنہ و فساد اور شور و غل کی جگہ۔

سر مرا شوقِ جبیں سائی کا ہے ہنگامہ زار
محشرستانِ ادب یعنی ترا در دیکھ کر

(۱۹۱۱، کلیات رعب، ۷۹).

سکوتِ ہوش میں ہنگامہ زارِ ماسوا گم ہے
یہ کیف بے مے و مستی فنا تاثیر ہے ساقی

(۱۹۳۵، روح کائنات، ۶۸).

ایسے ہنگامہ زارِ ہستی میں
ایک اللہ کا نام کیا کرتا

(۱۹۵۷، یگانہ، گنجینہ، ۱۱). [ہنگامہ + ف : زار، لاحقۂ ظرفیت].

---زائی امث.

ہنگامہ پیدا کرنے کا عمل، ہنگامہ خیزی۔ دل کی ہنگامہ زائیاں روز محشر سے زیادہ ہیں ۔ (۱۹۸۶، غالب اور اقبال، ۸). [ہنگامہ زا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---ءِ زمانہ کس اضا (---فت ز، ن) امذ.

زمانے کے سرد و گرم، زمانے کے جھمیلے، دنیاوی مسائل۔

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہوا
جہاں سے باندھ کر رختِ سفر روانہ ہوا

(۱۹۱۱، بانگ درا، ۲۱۸). [ہنگامہ + زمانہ (رک)].

---ءِ زیست کس اضا (---ی مع، سک س) امذ.

رک : **ہنگامۂ حیات۔** ان کرداروں سے رابطہ رکھنے والے اشخاص بھی سراپا الم ہو کر یا بے قدریٔ ایام کا شکار ہو کر ہنگامۂ زیست سے منہ موڑتے جا رہے ہیں۔ (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۳۴۷). [ہنگامہ + زیست (رک)].

---ساز امذ.

ہنگامہ پیدا کرنے والا، فتنہ و فساد پھیلانے والا۔

عشق ہے ہنگامہ سازِ شور و شر
قصے قصے عشق کے ہیں مختصر

(۱۸۱۰، میر (میر کو سمجھنے کے لیے، ۲۶)). [ہنگامہ + ساز، ساختن = بنانا].

---طلب (---فت ط، ل) صف.

ہنگامے کی خواہش کرنے والا، ہنگامہ پسند۔

سینکڑوں رنج و الم درد و مصیبت شب غم
کتنی ہنگامہ طلب ہے مری تنہائی بھی

(۱۹۷۷، رشک قمر، ۵۹). [ہنگامہ + طلب (رک)].

---ءِ عاشور کس اضا (---و مع) امذ.

عاشور کا دن، وقت یا موقع، ماہِ محرم کے وہ دس ہنگامہ خیز دن جو امام عالی مقام کی شہادت پر ختم ہوئے۔

مظلومیِ سلطانِ دو عالم کا بیاں ہے
ہنگامۂ عاشورِ محرم کا بیاں ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۱۱). [ہنگامہ + عاشور (رک)].

---ءِ عالم کس اضا (---فت ل) امذ.

دنیا کے ہنگامے، دنیا کی مصیبتیں، مسائل دنیوی۔

تو اگر زحمت کش ہنگامۂ عالم نہیں
یہ فضیلت کا نشاں اے نیّر اعظم نہیں

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۸). [ہنگامہ + عالم (رک)].

---ءِ عشرت کس اضا (---کس ع، سک ش، فت ر) امذ.

عیش کا زمانہ نیز بزم طرب۔

مدتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں مَیں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں مَیں

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۷). [ہنگامہ + عشرت (رک)].

---ءِ فردا کس اضا (---فت ف، سک ر) امذ.

آنے والا دن کا شور۔

موت کی لیکن دل دانا کو کچھ پروا نہیں
شب کی خاموشی میں جز ہنگامۂ فردا نہیں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۵۴). [ہنگامہ + فردا (رک)].

---فرو کرنا ف مر.

ہنگامے کو ختم کر دینا یا کچل دینا، فتنہ و فساد کو دبا دینا نیز شور شرابے کو ختم کرنا۔ اورنگ زیب عالم گیر خوش حال خان خٹک کا ہنگامہ فرو کرنے کے لیے حسن ابدال کو اپنی فوج کا مستقر بنا چکا تھا۔ (۱۹۸۲، اردو ڈائجسٹ، لاہور، اکتوبر، ۱۶۰). صاحب صدر کی پروقار آواز بلند ہو کر اس ہنگامے کو فرو کر دیتی ہے۔ (۱۹۸۷، اک محشر خیال، ۱۶).

---فرو ہونا ف مر.

ہنگامہ ختم ہونا، فتنے کا دب جانا۔ لیکن اس ہنگامے کے فرو ہوتے ہی آپ کے کانوں میں ایک اور قسم کی آواز بھی آئے گی یہ خود چارپائی کی فریاد ہے۔ (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۲۶۸). یہ ہنگامہ بھی فرو ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۲، لاڑکانہ سے پیکنگ تک، ۱۸).

---فگن (---کس ف، فت گ) صف.

ہنگامہ کرنے والا، فتنہ پھیلانے والا، حشر برپا کرنے والا۔

چار سُو موجزن اک حشر سیہ کاری ہے
تند، ہنگامہ فگن، طوفانی

(۱۹۴۱، صبح بہار، ۵۷). [ہنگامہ + فگن = افگندن = ڈالنا، پھینکنا، گرانا].

---ءِ قیامت کس اضا (---فت ق، م) امذ.

قیامت کا ہنگامہ، بہت بڑا ہنگامہ، بہت شدید افراتفری، حشر کا سا دن، روزِ قیامت جیسا ہجوم ۔ اس ہنگامہ قیامت کے بعد فراموشی کا غلبہ اور نسیان کا طغیان تھا۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ٦). [ہنگامہ + قیامت (رک)].

---ۂ کارزار کس صف (--- سک ر) امذ.

میدانِ جنگ کا ہنگامہ ۔ کوئی سپہ سالار ہنگامہ کارزار سے جدا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۲۸). [ہنگامہ + کارزار (رک)].

--- کر دینا/ کرنا ف مر.

ا۔ ہجوم کرنا، ازدحام کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، دنگا فساد کرنا، بلوہ کرنا، افراتفری پیدا کرنا، شور و غل مچانا، ہلچل پیدا کرنا۔ بعض جوشیلے لوگ انتقام کی صلاح دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس وقت دہلی میں ہنگامہ کر دینا چاہیے۔ (۱۹۱۹، آپ بیتی، ۷۲).

ہو تیزی انور کی جو ہوس ، ہنگامہ کرو ، توپوں سے بھنو
گاندھی کی جو حکمت خوش آئے ، چپ چاپ گزی کے تھان بنو

(۱۹۲۱، اکبر الٰہ آبادی، گاندھی نامہ، ۴).

نکلو بھی بند گھروں سے ناہید
ہے لہو گرم تو ہنگامہ کرو

(۱۹۸۵، فتنہ سامانی دل، ۱٦۰). **۲۔ شور کرنا، رونق پیدا کرنا**. (فرہنگ اثر).

عشق ہے ہنگامہ سازِ شور و شر
قصے عشق کے ہیں مختصر

(۱۸۱۰، میر (میر کو سمجھنے کے لیے، ٦٦)). [ہنگامہ + ساز، ساختن = بنانا].

--- طَلَب (--- فت ط، ل) صف.

ہنگامے کی خواہش کرنے والا، ہنگامہ پسند۔

سینکڑوں رنج و الم درد و مصیبت شب غم
کتنی ہنگامہ طلب ہے مری تنہائی بھی

(۱۹۷۷، رشک قمر، ۵۹). [ہنگامہ + طلب (رک)].

---ۂ عاشُور کس اضا (--- و مع) امذ.

عاشور کا دن، وقت یا موقع، ماہِ محرم کے وہ دس ہنگامہ خیز دن جو امام عالی مقام کی شہادت پر ختم ہوئے۔

مظلومی سلطانِ دو عالم کا بیاں ہے
ہنگامہ عاشور محرم کا بیاں ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۱۱). [ہنگامہ + عاشور (رک)].

---ۂ عالَم کس اضا (--- فت ل) امذ.

دنیا کے ہنگامے، دنیا کی مصیبتیں، مسائل دنیوی۔

تو اگر زحمت کش ہنگامہ عالم نہیں
یہ فضیلت کا نشاں اے نیر اعظم نہیں

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۸). [ہنگامہ + عالم (رک)].

---ۂ عِشرَت کس اضا (--- کس ع، سک ش، فت ر) امذ.

عیش کا زمانہ نیز بزمِ طرب۔

مدتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں مَیں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں مَیں

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۵۷). [ہنگامہ + عشرت (رک)].

---ۂ فَردا کس اضا (--- فت ف، سک ر) امذ.

آنے والا دن کا شور۔

موت کی لیکن دل دانا کو کچھ پروا نہیں
شب کی خاموشی میں جز ہنگامہ فردا نہیں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۵۴). [ہنگامہ + فردا (رک)].

--- فرو کرنا ف مر.

ہنگامے کو ختم کر دینا یا کچل دینا، فتنہ و فساد کو دبا دینا نیز شور شرابے کو ختم کرنا۔ اورنگ زیب عالم گیر خوش حال خان خٹک کا ہنگامہ فرو کرنے کے لیے حسن ابدال کو اپنی فوج کا مستقر بنا چکا تھا۔ (۱۹۸۲، اردو ڈائجسٹ، لاہور، اکتوبر، ۱٦۰). صاحب صدر کی پروقار آواز بلند ہو کر اس ہنگامے کو فرو کر دیتی ہے۔ (۱۹۸۷، اک محشر خیال، ۱٦).

--- فرو ہونا ف مر.

ہنگامہ ختم ہونا، فتنے کا دب جانا۔ لیکن اس ہنگامے کے فرو ہوتے ہی آپ کے کانوں میں ایک اور قسم کی آواز بھی آئے گی یہ خود چارپائی کی فریاد ہے۔ (۱۹۴۰، مضامین رشید، ۲٦۸). یہ ہنگامہ بھی فرو ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۲، لاڑکانہ سے پیکنگ تک، ۱۸).

--- فِگن (--- کس ف، فت گ) صف.

ہنگامہ کرنے والا، فتنہ پھیلانے والا، حشر برپا کرنے والا۔

چار سُو موجزن اک حشر سیہ کاری ہے
تند ، ہنگامہ فگن ، طوفانی

(۱۹۴۱، صبح بہار، ۵۷). [ہنگامہ + فگن = افگندن = ڈالنا، پھینکنا، گرانا].

---ۂ قیامَت کس اضا (--- فت ق، م) امذ.

قیامت کا ہنگامہ، بہت بڑا ہنگامہ، بہت شدید افراتفری، حشر کا سا دن، روزِ قیامت جیسا ہجوم ۔ اس ہنگامہ قیامت کے بعد فراموشی کا غلبہ اور نسیان کا طغیان تھا۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ٦). [ہنگامہ + قیامت (رک)].

---ۂ کارزار کس صف (--- سک ر) امذ.

میدانِ جنگ کا ہنگامہ ۔ کوئی سپہ سالار ہنگامہ کارزار سے جدا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۲۸). [ہنگامہ + کارزار (رک)].

--- کر دینا/ کرنا ف مر.

ا۔ ہجوم کرنا، ازدحام کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، دنگا فساد کرنا، بلوہ کرنا، افراتفری پیدا کرنا، شور و غل مچانا، ہلچل پیدا کرنا۔ بعض جوشیلے لوگ انتقام کی صلاح دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس وقت دہلی میں ہنگامہ کر دینا چاہیے۔ (۱۹۱۹، آپ بیتی، ۷۲).

ہو تیزی انور کی جو ہوس ، ہنگامہ کرو ، توپوں سے بھنو
گاندھی کی جو حکمت خوش آئے ، چپ چاپ گزی کے تھان بنو

(۱۹۲۱، اکبر الٰہ آبادی، گاندھی نامہ، ۴).

نکلو بھی بند گھروں سے ناہید
ہے لہو گرم تو ہنگامہ کرو

(۱۹۸۵، فتنہ سامانی دل، ۱٦۰). **۲۔ شور کرنا، رونق پیدا کرنا**. (فرہنگ اثر).

عشق ہے ہنگامہ سازِ شور و شر
قصے عشق کے ہیں مختصر

(۱۸۱۰، میر (میر کو سمجھنے کے لیے، ٦٦)). [ہنگامہ + ساز، ساختن = بنانا].

--- **کم ہونا** محاورہ.
جوش کم ہونا.

کچھ ایسے ہی نصیب کی خوبی تھی بعد مرگ
ہنگامۂ محبتِ اغیار کم ہوا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۲). ہمکو زینب کے روکنے کی ضرورت نہیں جب شور و ہنگامہ کم ہو جائے اِس وقت چوری چھپے لے جانا. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۴۲۱).

--- **کھڑا کرنا** محاورہ.
فتنہ و فساد برپا کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، ہلچل یا افراتفری پیدا کرنا، شور مچانا؛ احتجاج کرنا. مشرقی پاکستان کے انتہا پسندوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا. (۱۹۷۷، دیدہ ور، ۳۵۱). کمپنی کے ایک پکے رنگ والے ہندوستانی افسر نے اس لیے ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ ہمیں ہندوستانی کھانا کیوں دیا گیا. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۳۲).

--- **کھڑا ہونا** محاورہ.
فتنہ و فساد یا لڑائی جھگڑا ہونا، بلوہ ہونا، ہلچل مچنا؛ احتجاج ہونا. بعض دفعہ وہ چنگاری سے شعلہ بن جاتے ہیں اور سلیم احمد کے گرد ایک نیا ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۲، حرف من و تو، ۵۲). مجھے اس پر یاد آیا کہ جب فرائیڈ نے جنس کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا تو اس پر ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا. (۱۹۹۰، دوسرا رخ، ۱۴۶). ۱۹۸۳ء یا ۱۹۸۴ء میں ایک دفعہ پھر ہنگامہ کھڑا ہوا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۶۵).

--- **گرم رکھنا** محاورہ.
افراتفری مچائے رکھنا، کھلبلی قائم رکھنا، شور و شر برقرار رکھنا، اودھم مچائے رکھنا. اہل فارس میں سے ایک قوم نے آ کر وہاں بود و باش اختیار کی ہے رات دن ہنگامہ آتش پرستی کا گرم رکھتی ہے. (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۱۷۶). چالیس روز تک علی الاتصال بہ اہتمام تمام و انتظام مالا کلام ہنگامہ جشن فتح و فیروزی گرم رکھا. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸ : ۳).

--- **گرم کرنا** محاورہ.
۱. ہجوم کرنا، فتنہ و فساد کرنا، ہلچل ڈالنا، افراتفری مچانا.

ہزار حیف کہ درگیر صحبت اس سے نہیں
جگر کی آگ نے ہنگامہ کر رکھا ہے گرم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۸).

گرم ہنگامہ کرے کون رگوں میں شاہیں
خشک ندیوں میں کوئی موج بلا کیا آئے

(۱۹۶۷، فنون (جاوید شاہین)، لاہور، ۱۴۸). **۲. ماحول برقرار رکھنا؛ کسی کام کو جوش و جذبے کے ساتھ جاری کرنا.** شیخ عبدالرضا متین ----- لکھنؤ میں مقیم ہو گئے اور شاعری کا ہنگامہ گرم کرتے رہے. (۱۹۸۸، لکھنویات ادیب، ۵۰).

--- **گرم کُن** (---فت گ، سک ر، م، ضم ک) صف.
۱. ہنگامہ گرم کرنے والا، بہت شور و غل مچانے والا؛ رک : ہنگامہ خیز.

ہنگامہ گرم کن جو دل ناصبور تھا
پیدا ہر ایک نالے سے شور نشور تھا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳).

ہاں اے حریم قدس میں ہنگامہ گرم کن
محفل کا رنگ دیکھ رہے ہیں یہاں سے ہم

(۱۹۱۷، گل کدۂ عزیز، ۵۴). **۲. پر ہجوم، چہل پہل والا، پر رونق.** کلکتہ ----- ہنگامہ گرم کن شہر تھا لیکن طبیعت ----- کھیل کود کی طرف رخ ہی نہیں کرتی تھی. (۱۹۴۲، غبار خاطر، ۹۹). [ہنگامہ + گرم (رک) + کُن، کردن = کرنا].

--- **گرم ہونا** ف مر.
۱. فتنہ و فساد ہونا، لڑائی جھگڑا ہونا، جنگ و جدل کا آغاز ہونا، کسی واقعے کا بکثرت ہونا.

رہیا ہو کہ دو دھرتے ہنگامہ گرم
پڑی جھوج کی پہلواناں کوں شرم

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸۴).

ہر طرف ہنگامہ ان آنکھوں کی مستی کا ہے گرم
بھر رہا ہے جس طرح عالم میں پیانے کا شور

(۱۷۵۵، یقین، د، ۱۶).

ناگہ چلی میان دو صف تیغ شعلہ ریز
دم بھر میں گرم ہوگیا ہنگامۂ ستیز

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۵۳). جب غلام قادر غدار کا ہنگامہ گرم ہوا عین شدت کی حالت تھی وہ غدار بڑے بڑے شاہزادوں کی عزت لے رہا تھا. (۱۹۳۷، واقعات اظفری، ۲۹). جب جہازیوں کی بغاوت کا ہنگامہ گرم ہوا ----- تو تین دن تین رات میں سو نہیں سکا. (۱۹۸۹، کرشن چندر کا تنقیدی مطالعہ، ۱۰۶). **۲. رونق لوٹ آنا، چہل پہل ہونا.** گرمیوں کی تعطیل ختم ہو چکی ہوگی یونیورسٹی کا ہنگامہ گرم ہوگا اور طلبہ موجود ہوں گے. (۱۹۸۹، سلام و پیام، ۱ : ۸۰).

--- **گزیں** (--- ضم گ، ی مع) صف.
چہل پہل پسند کرنے والا، ہنگامہ برپا کرنے والا، ہلا گلا کرنے والا، ولولہ خیز.

پیری میں بھی بے ولولۂ شوق نہیں ہم
رکھتے ہیں ابھی اک دل ہنگامہ گزیں ہم

(۱۸۶۵، ناظم (یوسف علی خان) (املائے غالب، ۱۷۶)). [ہنگامہ + گزیں، گزیدن = پسند کرنا، چننا].

--- **گستر** (--- ضم گ، سک س، فت ت) صف.
فساد پھیلانے والا. (ماخوذ : فرہنگ آنند راج). [ہنگامہ + ف : گستر، گستردن = بچھانا].

--- **گُستَری** (--- ضم گ، سک س، فت ت) امث.
فتنے فساد برپا کرنے کا عمل؛ ہنگامہ پھیلانا.

کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی!

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۲۰۸). [ہنگامہ گستر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ئے **گیر و دار** کس اضا (--- ی مع، و مج) امث.
رک : ہنگامۂ دار و گیر. اسی ہنگامہ گیر و دار میں غالب بھی شامل ہیں. (۱۹۶۱، غالب فن و شخصیت، ۹۱). ہنگامہ گیر و دار چار طرف برپا تھا اور مارشل لا کے نفاذ نے ----- سخت سراسیمگی پیدا کر رکھی تھی. (۱۹۶۳، والد مرحوم میں اور نگار، نیاز فتح پوری (نگار، کراچی، مئی ۱۹۹۲ء، ۱۵)). [ہنگامہ + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا + و (حرف عطف) + دار (رک)].

--- **مچانا** محاورہ.

شور و غل مچانا، واویلا کرنا نیز جھگڑا کرنا۔ الغرض عورت ۔۔۔۔۔ ہے اور اپنے حق کے لیے ۔۔۔۔۔ ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ (۱۹۱۴، الناظر، لکھنؤ، اکتوبر، ۶۳، ۱۱ : ۲۹). اس پر طالب علموں نے بڑا ہنگامہ مچایا۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۳۴۳). مجھے معلوم ہے تمہارے گھر والے بڑا ہنگامہ مچائیں گے۔ (۱۹۵۰، خالی بوتلیں خالی ڈبے، ۱۳۱). اخبار والے ہنگامہ مچا رہے ہیں۔ (۱۹۸۷، روز کا قصہ، ۱۴۶).

---مچنا محاورہ.
شور و غل ہونا، ہلچل ہونا، افرا تفری ہونا، فتنہ و فساد اور شورش و بلوہ ہونا۔ ''دال میں کچھ کالا ہے'' اس بات کا ایک ہنگامہ مچ گیا اور دکانداروں نے اس کو ۔۔۔۔۔ شروع کیا ۔ (۱۸۹۴، اردو کی پانچویں کتاب (مولوی اسمٰعیل میرٹھی)، ۷۶). کبھی یہ خبر سنی کہ ۲۱ مئی یا کسی مقررہ تاریخ کو بہت ہنگامہ مچیگا۔ (۱۹۱۷، غدر دہلی کے افسانے، ۲ : ۷۱).

مچا ہوا ہے ادھر قاتلوں میں ہنگامہ
کھڑا ہوا ہے ادھر ملزم وفا چپ چاپ

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۶۹). اس کے فلیٹ میں ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا۔ (۱۹۸۹، امریکا نو، ۳۵).

---ۂ مَحشَر کس اضا (--- فت مج م، سک ح، فت ش) امذ.
قیامت کے روز کا ہجوم یا ہلچل؛ (مجازاً) بہت زیادہ شور و غل۔

بالیں پہ کہا میری ہنگامۂ محشر نے
لو اٹھو کہیں حضرت کیا دیر لگائی ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۸۶). بحر شور میں تلاطم آب پیدا ہوا ایک ہنگامۂ محشر سا بپا ہوا ۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۲).

ہنگامۂ محشر تھا یا ساماں ورودِ عشق کا
میری نظر میں پھر رہا ہے وہ تلاطم کا سماں

(۱۹۱۲، نقوش مانی، ۳). [ہنگامہ + محشر (رک)].

---ۂ مَحفِل کس اضا (--- فت مج م، سک ح، کس ف) امذ.
محفل کی رونق، بزم کی چہل پہل؛ مراد : کائنات کی رونق۔

تو جو محفل ہے، تو ہنگامۂ محفل ہوں میں
حسن کی برق ہے تو، عشق کا حاصل ہوں میں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۲۱).

تابش ناشاد گر یہ دل سلامت ہے تو پھر
رونق محفل سہی ہنگامۂ محفل سہی

(۱۹۶۳، نیم روز، ۱۹۲). [ہنگامہ + محفل (رک)].

---ۂ مُسابَقَت کس اضا (--- ضم م، فت ب، ق) امذ.
مقابلے کا ہنگامہ، ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کا ماحول یا موقع؛ (مجازاً) آپا دھاپی، نفسا نفسی۔ اس ہنگامۂ مسابقت کی بڑی وجہ یہی ہے کہ درجہ سوم کے مسافر ۔۔۔۔۔ مطمئن نہیں ہوتے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۴۱). [ہنگامہ + مسابقت (رک)].

---ۂ نُشُور (--- ضم ن، و مع) امذ.
رک : ہنگامۂ محشر؛ قیامت۔

کسے خبر ہے کہ ہنگامۂ نشور ہے کیا
تری نگاہ کی گردش ہے میری رستاخیز!

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۲۵). [ہنگامہ + نشور (رک)].

---نَویسی (--- فت ن، ی مع) امث.
ہنگامی یا وقتی موضوعات پر لکھنے کا عمل نیز فتنہ و فساد پر لکھنے کا عمل۔ سیاسی ہنگامہ نویسی کے پھیر میں اس طرح فیض اسیر ہوگئے کہ شعری نشو و نما ۔۔۔۔ کا سلسلہ رک گیا۔ (۱۹۸۸، فیض احمد فیض (پیش لفظ)، ۱). [ہنگامہ + ف : نویس، نوشتن = لکھنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ۂ ہَست و بُود کس اضا (--- فت ہ، سک س، وج، و مع) امذ.
رک : ہنگامۂ حیات؛ (مجازاً) کائنات۔ اس ہنگامہ ہست و بود کی ایک ابتدا ہے جس سے پہلے یہ نہ تھا اور لازماً اس کی ایک انتہا بھی ہے۔ (۱۹۷۸، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، ۲ : ۳۴۳). [ہنگامہ + ہست (رک) + و (حرف عطف) + بود (رک)].

---ۂ ہَستی کس اضا (--- فت ہ، سک س) امذ.
رک : ہنگامۂ حیات؛ کاروبارِ زندگی۔

مل سکی مجھ کو نہ ہنگامۂ ہستی سے نجات
اک عجب انجمن آرائی مری خاک میں تھی

(۲۰۰۸، سفیران سخن (خواجہ رضی حیدر، ۱۶۰)). [ہنگامہ + ہستی (رک)].

---ہونا ف مر.
۱. جھگڑا ہونا، فساد ہونا، فتنہ و فساد و شور ہونا۔

دیر و حرم سے تو تو ٹک گرم ناز نکلا
ہنگامہ ہو رہا ہے اب شیخ و برہمن میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۵۳). **۲. زور شور ہونا، شور و غل ہونا۔**

ملکوں ملکوں شہروں شہروں قریہ قصبہ دیہہ و دیار
شعر و بیت و غزل پر اپنے ہنگامہ ہے گھر گھر آج

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۷۹). تم سب پہ قطع ذلتوں کا جامہ ہو گیا ہل من مبارزٍ کا وہ ہنگامہ ہو گیا. (۱۸۹۱، نعش لکھنوی (مہذب اللغات)).

ہَنگامی (فت ہ، غنہ، سک گ) صف.
کسی خاص وقت یا موقعے تک کا، عارضی، وقتی، چند روزہ؛ ناگہانی، اچانک، کسی پُرخطر یا غیر متوقع یا حادثاتی صورتِ حال سے متعلق نیز گہما گہمی والا۔ یہ تفاوت کسی خاص بنا کسی خاص اصول پر ہے یا یوں ہی ہنگامی اسباب سے کبھی کوئی قوی دست ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۸۸). کچھ بھی نہیں تو وہ ذوق و شوق وہ ہنگامی خروش ان میں نہ رہ گیا ہو۔ (۱۹۴۰، میر کو سمجھنے کے لیے (مقدمہ کلیات میر، مولوی عبدالباری آسی)، ۱۹۹). مشارکی نظام کا وظیفہ ہنگامی ہوتا ہے وہ بحران کے وقتوں میں کام کرتا ہے ۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۰۴). امام غزالی نے متصوفانہ تحریک میں ۔۔۔۔۔ قدامت پسندانہ نظریات داخل کر دیئے جو انتہائی ہنگامی ادوار میں ۔۔۔۔۔ کام دیتے رہے۔ (۱۹۹۲، اسلامی تصوف اہل مغرب کی نظر میں، ۵۳). [ہنگام (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---اِجلاس (--- کس ا، سک ج) امذ.
کسی خاص واقعے یا مسئلے پر فوری طور پر منعقد ہونے والا جلسہ، اچانک یا غیر متوقع صورت حال میں بلایا جانے والا اجلاس۔ مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمانی بورڈ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۶۸۴). [ہنگامی + اجلاس (رک)].

---اَدَب (--- فت ا، د) امذ.

وہ ادبی تحریر جو کسی خاص وقت میں اور کسی عارضی یا وقتی مسئلے کو موضوع بنا کر لکھی گئی ہو ، عارضی ادب ، وقتی ادب ۔ ہنگامی ادب سے مراد وہ تحریریں ہیں جو ----- ہنگامی مسئلے پر وجود میں آتی ہیں ۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۱۵) . [ہنگامی + ادب (رک)] .

---الاؤنس (---فت ا ، و مع ، غنہ) امذ .

وہ وظیفہ یا اضافی محنتانہ جو کسی خاص وجہ سے یا موقع پر دیا جائے ، وقتی یا عارضی وظیفہ ۔ وتیج بورڈ ایوارڈ کے اساسی نکات یہ تھے ----- ہنگامی الاؤنس ، سواری الاؤنس ذمے داری الاؤنس ۔ (۱۹۷۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۵ : ۵۴۸) . [ہنگامی + انگ : Allowance] .

---بُنیاد / بُنیادوں پر م ف .

اُسی وقت ، فوری طور پر ، انتہائی جلد ، تاخیر کے بغیر ۔ ہمیں ہنگامی بنیادوں پر منشیات کے لیے جداگانہ عدالتی نظام قائم کرنا پڑا ۔ (۱۹۸۳ ، سفر نامۂ ایران ، ۱۲۳) . ایسے مریضوں کا علاج ہنگامی بنیاد پر کیا جانا چاہیے ۔ (۲۰۰۵ ، علم الادویہ ، ۳۳) .

---جَلسَہ (---فت ج ، سک ل ، فت س) امذ .

وہ جلسہ جو وقتی ضرورت کے تحت یا اچانک یا غیر متوقع حالات کے پیش نظر منعقد کیا جائے . (ماخوذ : مہذب اللغات) . [ہنگامی + جلسہ (رک)] .

---حالات امذ ؛ ج .

غیر متوقع اور سنگین حالات جو فوری اقدامات کے متقاضی ہوں (خواہ ملک میں یا کسی ادارے یا گھر میں) ؛ کسی ملک کو درپیش پُرخطر حالات (اس میں معمول کی آئینی کاروائیاں معطل ہو جاتی ہیں) (انگ : Emergency) ۔ ۷ ، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی رات صدارتی فرمان کے ذریعے ----- ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ۔ (۱۹۷۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۵ : ۴۴۱) . گورنر کو عطا کردہ حد سے زیادہ اختیارات کا مقصد انہیں خصوصی اور ہنگامی حالات میں استعمال کرنا تھا ۔ (۱۹۹۹ ، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ) ، ۲۵) . [ہنگامی + حالات (رک)] .

---حالَت (---فت ل) امث .

رک : ہنگامی حالات (انگ : Emergency) ۔ ہنگامی حالت فوراً ختم کر کے ڈیفنس آف پاکستان رولز منسوخ کیے جائیں ۔ (۱۹۷۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۵ : ۷۴۴) . گورنر جنرل یہ اعلان کرے کہ ملک میں ایسی سنگین ہنگامی حالت پیدا ہو گئی ہے ۔ (۱۹۹۹ ، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ) ، ۳۷) . [ہنگامی + حالت (رک)] .

---دَور (---و لین) امذ .

مشکل دور ، سنگین حالات کا زمانہ ۔ (امریکہ اب اس ہنگامی دور سے نکل چکا ہے ۔) (۱۹۹۱ ، نیا عالمی نظام اور پاکستان ، ۷۵) ۔ [ہنگامی + دور (رک)] .

---صُورَت حال (---و مع ، فت ر ، کس ت) امث .

پُرخطر یا غیر متوقع حالت ، مشکل اور کٹھن حالت ، حادثاتی صورت حال ، فوری اقدامات کی متقاضی حالت ۔ ہنگامی صورت حال ہنسی خوشی مجھ سے یہ کام کرا سکتی ہے ۔ (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۲) . ہنگامی صورت حال کے لیے بجلی کی روشنی کا بھی انتظام رکھا جائے تو بہتر ہے ۔ (۲۰۰۵ ، بون سائی سازی (ترجمہ) ، ۶۶) . [ہنگامی + صورت (رک) + حال (رک)] .

---صُورَت میں م ف .

پُرخطر حالات میں ، حادثاتی صورت حال میں ، غیر متوقع حالات میں ۔ ضابطوں میں نرمی کو معمول نہ بنا لیا جائے بلکہ صرف ہنگامی صورت میں استعمال کیا جائے ۔ (۱۹۹۰ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۳۶۷) .

---طور پر م ف .

رک : ہنگامی بنیاد پر ۔ ہنگامی طور پر اکٹھی کی گئی یہ نفری اور اس پر مبنی دفاعی انتظامات خاصے کمزور لگتے تھے ۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۴) .

---فَرمان (---فت ف ، سک ر) امذ .

غیر متوقع اور سنگین صورتِ حال میں جاری کیا جانے والا حکم ۔ صدر مملکت کا ہنگامی فرمان ----- عام اطلاع کے لیے شائع کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (ترجمہ) ، ۳۹۶) . [ہنگامی + فرمان (رک)] .

---کارِرَوائی (---سک ر ، فت ر) امث .

فوری طور پر کیا جانے والا کوئی کام یا انتظام ۔ یہاں ہنگامی کارروائی کی منصوبہ بندی کا ذکر کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔ (۱۹۷۱ ، پاکستان کا المیہ ، ۹۸) . [ہنگامی + کارروائی (رک)] .

---کِیاری (---کس ک ، ی ع) امث .

وہ کیاری جو سال یا دو سال کے لیے رکھی جائے تاکہ جنگل کے اندر کے قطعات کو پر کرنے کی ضرورت پوری ہو سکے ، مخصوص ضرورت کے تحت عارضی طور پر بنائی گئی کیاری ۔ ہنگامی کیاری صرف سال دو سال کے لیے رکھی جاتی ہے ۔ (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۲۴۱) . [ہنگامی + کیاری (رک)] .

---نَوعِیَّت (---و لین ، شد ی مع بفت) امث .

عارضی خاصیت ، وقتی قسم ۔ بہت سی چیزیں ایسی تھیں جو ہنگامی نوعیت کی تھیں ۔ (۱۹۸۵ ، دنیا کی سو عظیم کتابیں ، ۴۰۳) . [ہنگامی + نوعیت (رک)] .

ہَنگامے (فت ہ ، غنہ ، سک گ) امذ ؛ ج .

ا . ہنگامہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ (مجازاً) دھوم دھام ۔ یاسمین کی شادی ۱۶ مارچ کو طے پائی ہے میں بہت ہنگامے سے کرنا چاہتی ہوں ۔ (۱۹۶۲ ، دامان باغباں ، ۱۴۶) . **۲ . شور و غل ، چیخ پکار ۔** اس ہنگامے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نقل مکانی کرنے والے پرندے ----- پناہ لے لیتے ہیں ۔ (۱۹۹۸ ، بلبلیں نواب کی (ترجمہ) ، ۶۸) .

---بَرپا ہونا محاورہ .

فسادات پھوٹ پڑنا ، بلوے ہونا ، واویلا مچنا . نومبر ۱۹۶۸ء کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے خلاف ملک میں ہنگامے برپا ہو گئے ۔ (۱۹۷۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۵ : ۴۶۲) .

---سَرد ہونا محاورہ .

چہل پہل ختم ہونا ، رونق ختم ہو جانا ؛ شور شرابا ختم ہونا ۔ رقص گاہ کے ہنگامے سرد تھے جام منھ اوندھائے پڑے تھے ۔ (۱۹۹۵ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، فروری ، ۲۸) .

ہَنگامِیَت (فت ہ ، غنہ ، کس م ، فت ی) امث .

ہنگامہ ہونے کی حالت ، ہنگامہ پن ؛ (کنایتہ) وقتی یا عارضی پن ، رواروی ، جلد بازی ۔ ڈاکٹر ناشط صدیقی اپنی ہنگامیت کے باوجود بسا اوقات دور کی کوڑی لاتے ہیں ۔ (۲۰۰۶ ، پاکستان میں اردو ، ۲ : ۲۴) . [ہنگام + یت ، لاحقۂ کیفیت] .

ہَنگَروی (فت ہ ، غنہ ، سک گ ، فت ر) (الف) امث .

یورپ میں واقع ملک ہنگری کی زبان۔ اس نے ملازم سے پوچھا تمھاری زبان کیا ہے اس نے کہا ہنگروی ۔ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۱۷۱). [انگ : ہنگری (Hungary) (بہ تخفیف ی) + (و) ی، لاحقۂ نسبت].

ہنگروی (فت ہ، غنہ، سک گ، فت ر) (ب) امذ.

ملک ہنگری کا باشندہ۔ ہنگرویوں نے آقنجیوں کو شکست دی اور ترکوں کو واپس آنا پڑا ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۵۳۲). [انگ : ہنگری (Hungary) (بہ تخفیف ی) + (و) ی، لاحقۂ نسبت].

ہنگری (فت ہ، غنہ، سک گ) امث.

ملک ہنگری کی زبان کا نام؛ رک : ہنگروی۔ اگرچہ وسط ایشیا میں کئی ایک لسانی گروہ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو آباد ہیں لیکن ہم اپنی کاوشوں کو صرف یورال التائی گروہ کی زبانوں کے مطالعہ تک محدود رکھیں گے ، فن لینڈی ، اسٹونی ، لاپ ، ہنگری ـــــ وغیرہ اس گروہ کی بڑی بڑی شاخیں ہیں ۔ (۱۹۷۰، اردو زبان کی قدیم تاریخ، ۲۴۸). [انگ : Hungary].

ہنگریَن (فت ہ، غنہ، سک گ، کس خف ر، فت ی) صف.

ہنگری کا ؛ ملک ہنگری کی (زبان) ۔ یہاں یونیورسٹی میں ہنگرین زبان پڑھاتی تھی ۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۴۹۰). [انگ : Hungarian].

ہنگڑا (کس ہ، غنہ، سک گ) امذ.

(ٹھگی) بنیا، بقال. (مصطلحات ٹھگی، ۲۴۴).

ہِنگُل (کس ہ، مغ، ضم گ) امذ.

پارے اور گندھک سے تیار کردہ ایک سرخ مرکب، شنجرف، شنگرف. (پلیٹس؛ فرہنگ تلفظ). [س : #].

ہنگلاج (کس ہ، غنہ، سک گ) امذ.

زیارت گاہ نیز مندر. (پلیٹس). [ہنگل (رک) سے].

ہِنگلو (کس ہ، مغ، ضم گ، و مع) امذ.

رک : ہنگل. شنگرف ، شنجرف کا مبدل ہے اور سنجرف سین مہملہ کے ساتھ معرب ہے ہنگلو (ھ) ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۵ : ۴۵). [ہنگل (رک) کا ایک املا].

ہِنگلی (کس ہ، مغ، ضم گ) امث.

بیگن کا پودا (لاط : melongena Solanum). (پلیٹس). [س : #].

ہِنگَن (کس ہ، مغ، فت گ) امذ.

ایک خار دار درخت اور اس کا پھل ؛ ایک طرح کی آتش بازی یا شیشے کا ظرف جس میں بارود اور کیمیاوی اجزا بھر کر پھینکے جاتے ہیں (لاط : Balanies Egyptiaca). (پلیٹس). [س : #].

ہِنگوٹ (کس ہ، مغ، وج) امذ.

ایک خاردار بڑا درخت جو تیس فٹ تک اونچا اور جس کا تنا چھوٹا اور کھڑا ہوتا ہے نیز اس کا پھل جو دراز ، سخت اور مچھولے آم کے برابر ہوتا ہے (لاط : Terminala Catappa). ہنگوٹ : ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے یہ درخت خاردار ہوتا ہے ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۴۶). [پ : #].

ہِنگوٹہ (کس ہ، مغ، وج، سک ٹ، غم ہ) امذ.

رک : ہنگوٹ۔

سپستاں ڈھاک بڑ شہتوت بلدو
پتنگ اور پاپڑی ہنگوٹہ پیلو

(۱۸۷۴، تیرہ ماسہ، ۲۵). [ہنگوٹ (رک) کا ایک املا].

ہِن ّ گورُچہ (کس ہ، مغ، وج، سک ر، فت چ) امذ.

(دکن) ایک کھیل۔ کھیلوں کے جو نام یاد آئے گنا دیتا ہوں اور بس ، چر کی بلا ، تال بم ، ہنگورچہ ـــــ وغیرہ ۔ (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۷).

ہِنگوڑا (کس ہ، مغ، وج) امذ.

رک : ہنگوٹ ۔ اس کو ہنگن ـــــ اور ہنگوڑا ـــــ بھی بولتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۴۶). [ہنگوٹ (رک) کا بگاڑ].

ہِنگول (کس ہ، مغ، و مع) امذ.

پارے کے وہ مرکبات جو زہر خورانی کا سبب بنتے ہیں ۔ اس ملک میں ہنگول شنگرف اور فرسکیور کے ذریعے سے جو زہر خورانی ہوا کرتی ہے وہ طبیب کے سامنے بہت کم آتی ہے ۔ (۱۸۹۲، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ)، ۲۳۷). [ہنگل (رک) کا ایک املا].

ہِنگی (کس ہ، مغ) امث.

(ورق یا پنی سازی) ورق کوٹنے کی مستعملہ اور ناکارہ جھلی جس میں کٹائی سے باریک سوراخ پڑ گئے ہوں. (اپ و، ۳ : ۴۵).

ہَنُمان (فت ہ، ضم ن) امذ.

رک : ہنومان ؛ ہندو دیومالا میں بندر کی شکل کا ایک دیوتا. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : #].

ہَنُمَت / ہَنُمَنت (فت ہ، ضم ن، فت م / سک ن) صف ؛ امذ.

ا۔ رک : ہنومان. (پلیٹس). **۲۔ سال آخر کی فصل کا نام جو نومبر اور دسمبر کے مہینے میں شروع ہوتی ہے۔**

ہمنت رکھا ہے اِک رُت کا نام
کرے اگھن اور پوس میں اختتام

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۲۹). [س : #].

ہَنَن (فت ہ، ن) امذ.

ا۔ ضرب ؛ زخمی کرنے کی حالت ، مارنے کی حالت ؛ قتل کرنا ، مار ڈالنا ، ذبح کرنا ؛ ایذا دینا. (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت). **۲۔ تباہ و برباد کرنے کی حالت ، تباہی ، بربادی۔**

رہتا یہی منن ، پاپوں کا ہو ہنن
رہتا یہی منن ، پاپوں کا ہو ہنن

(۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۳ : ۳۰۶). **۳۔ (ریاضی) ضرب.** (پلیٹس). [س : #].

--- شیل (---ی مع) صف.

ظالمانہ مزاج کا حامل، ظالم، سفاک. (پلیٹس). [ہنن + س : #].

--- کرنا ف مر.

قتل کرنا، زخمی کرنا؛ برباد کرنا. (پلیٹس).

ہَنّن (فت ہ، شدن بکس) امذ.

فرانس اور برگنڈی کی عورتوں کے سر کا پہناوا. ہنن ـــ ایک اونچی قسم کا لباسِ سر جو فرانس اور برگنڈی کی عورتیں پہنا کرتی تھیں ۔ (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲ : ۱۸۷).

ہَنْنا (۱) (فت ہ، سک ن) ف ل.
مارنا، چوٹ لگانا، ضرب لگانا نیز قتل کرنا؛ تباہ کرنا.

چلتا ہے جو وقت حلم کوئی تن کر
دنیا اک ضرب مارتی ہے ہن کر

(۱۹۴۵، سنبل و سلاسل، ۲۱۹). [رک : ہن + نا، لاحقۂ مصدر].

ہَنْنا (۲) (فت ہ، سک ن) ف ل.
بولنا، خاموشی توڑنا. (پلیٹس). [غالباً، س : #].

---بُھنْنا ف مر؛ محاورہ.
ہنکنا، بھنکنا، بولنا چالنا. (ماخوذ : پلیٹس).

ہُنْنا (ضم ہ، سک ن) ف ل.
ایثار کرنا، قربانی دینا؛ کسی چیز کی پیش کش کرنا. (پلیٹس). [س : #].

ہَنُو (۱) (فت ہ، و مع) امذ.
رک : ہنومان. (پلیٹس). [س : #].

ہَنو (۲) (فت ہ، و مع) امذ؛ امث.
داڑھ کی ہڈی نیز جبڑا؛ کوئی چیز جو تباہ کرے یا زخمی کرے؛ ہتھیار؛ بیماری، مرض؛ موت نیز ایک دوا؛ نباتاتی خوشبو یا مہک. (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [س : #].

ہَنْوار (فت ہ، سک ن نیز مغ) صف.
(دکن) ہموار، مسطح.

یتا اتھا پاک صاف ہور ہنوار
کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۷).

بھی جاگے کا اس میں کروں کیا بچار
کہ یک تل برابر نہ تھا واں ہنوار

(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، صنعتی، ۳۶).

گال اس کے نرم نازک ایسے ہنوار ہیں جو
سنبھال اپس نسک واں نظراں پھسل پڑے ہیں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۵۱). [ہموار (رک) کا بگاڑ].

ہَنْوال (فت ہ، مغ) امذ.
خچر؛ اُستر. اتنے میں شاہ کبیر بھی باہر سے آگئے ۔۔۔۔ اشرفیوں کے رکھ لینے سے سخت ناراض ہوئے اور کہا.

ڈوبا بنس کبیر کا جو اُبجے پوت کمال
رام رام دھن بیچ کے لائے چار ہنوال

(۱۹۳۷، قصص الامثال، ۱۶۵).

ہِنْوتا (کس ہ، و لین) امذ.
انکسار، عاجزی، (خشوع و خضوع سے) التجا. (پلیٹس) (-). [پ : #].

ہِنوتی (کس ہ، و لین) امث.
رک : ہنوتا. (پلیٹس). [ہنوتا (رک) کا مؤنث].

ہُنُود (ضم ہ، و مع) امذ؛ ج.
ہند کے رہنے والے، ہندو قوم کے افراد؛ (مجازاً) ہندو.

جس سمت مڑکے جاتی تھی دریا کی موج تھی
جس روز جنگ ہو تو ہنودوں کی دوج تھی

(۱۷۶۱، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم)، ۱۳). وہ دلی نہیں جس میں اکیاون برس سے مقیم ہوں ایک کیمپ ہے مسلمان اہل حرفہ یا حکام کے شاگرد پیشہ باقی سراسر ہنود. (۱۸۶۲، خطوط غالب، ۷۰).

وضع میں تم ہو نصاریٰ ، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۲۶). متقدمین ہنود اعتراف کرتے تھے کہ یونانیوں میں جو علم ہے اس کو اس علم پر ترجیح ہے. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۰). ہنود خصوصاً بنگالی ہندوؤں نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے میں سبقت کی. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۳۹۳). اہل ہنود کا یہ عقیدہ تھا اور اب بھی ہے. (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۱۰۷). [ہندو (رک) کی جمع].

---اَحْمَر کس صف (---فت ج، سک ح، فت م) امذ.
(لفظاً) سرخ ہندی ؛ مراد : شمالی امریکا کے قدیم باشندے، سرخ ہندی (انگ : Red Indian). ہنود احمر کے جو ڈھانچے اور جمجمے دریافت ہوئے ہیں ان سے بھی دانتوں کے امراض کا پتہ چلتا ہے. (۱۹۳۶، نگار، لکھنؤ، اگست، ۷۳). [ہنود + احمر (رک)].

ہَنُوز (فت ہ، وج نیز مع) م ف.
ابھی؛ اب تک، اس وقت تک.

تج چٹک پلک تروار کر مج تن کے کئی ٹکڑے کیتے
تج عشق نے کافر کیا کاں کی مسلمانی ہنوز

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۹). وے مدعا مرا کچھ اور ہے میرے مدعے میں ہنوز شر و شور ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۴۹).

غواصیا ہے آج ترا وقت کیا سبب
دریا سو ذوق کا توں اُبلتا نہیں ہنوز

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۴۰).

سہتا ہوں سوزِ عشق کی جلتی اگن ہنوز
باقی ہے داغ دل میں مرے یہ جلن ہنوز

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۷۲).

کعبہ میں درد آپ کو لایا ہوں کھینچ کر
دل سے نہیں گیا ہے خیال بتاں ہنوز

(۱۷۸۴، درد، د، ۴۲).

دامن نہ کھینچ خاک سے میری تو شعلہ خو
ہوں بے قرار ہے ہوس سوختن ہنوز

(۱۷۹۵، قائم، د، ۶۳). میرے ولی نعمت ہنوز بادشاہ ہیں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۲۸). باگ پکڑی ہنوز زبان نہ ہلائی تھی. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۰۸).

لیتا ہوں ، مکتبِ غم دل میں ، سبق ہنوز
لیکن یہی کہ ” رفت “ گیا اور ” بود “ تھا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۴۳).

بس اے ہجوم یاس جگر کا لہو نہ پی
ٹپکا ہی چاہتا ہے مژہ سے لہو ہنوز

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۷۵). ہنوز وہ آنے نہ پائی تھی کہ اللہ نے مشکل آسان کی ۔ (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲۴۴). وہ اس کے استاد تھے اور اس نوجوان کو اپنے استاد ۔۔۔۔۔ کے اشعار یاد تھے ، ہنوز برادر موصوف بہت کچھ کہنے نہ پایا تھا۔ (۱۹۲۲ ، مقالات ماجد ، ۱۱). ہنوز یورپ تہذیب و تمدن کی راہوں سے آشنا بھی نہ ہوا تھا ۔ (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۱). آپ نے ہنوز کوئی جواب نہ دیا تھا کہ سورۂ عنکبوت کی آیت آٹھ نازل ہوئی۔ (۱۹۸۳، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے کارنامے ، ۳۹۳). اس کا اخراج گیس کی صورت میں سانس کے ذریعے ہوتا ہے اس کے تحول کے بارے میں ہنوز معلوم نہیں ہو سکا۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۱۱۱).

---دِلّی دور (ہے) کہاوت.

رک : ہنوز دلی دور است (ست) ؛ ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دیر ہے ، ابھی منزل بہت دور ہے ، ابھی وہی ابتدائی معاملہ ہے۔

شکوۂ آبلہ ابھی سے میر ہے پیارے ہنوز دلی دور

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۱۸۵). ہمیں وطن چھوڑے ، عزیزوں سے منھ موڑے عرصہ ہوا ! ہنوز دلی دور ہے ، اب چلنا ضرور ہے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب ، ۱۲۲).

کیجے ، جوں اشک ، اور قطرہ زنی
اے اسدؔ ، ہے ہنوز دلی دور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۴۲). جو لیاقت اس زمانے میں درکار ہے اس کا حاصل ہونا ہنوز دلی دور اس کو حاصل کرنے کا جیسا چاہیے اور جتنا چاہیے شوق بھی نہیں۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۲۸). سفر عشق کی پہلی منزل اور مسافر چلنے سے معذور ہے ، ہنوز دلی دور ہے ۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۸). شاید اس وقت گورنمنٹ کو یہ مسرت ہوئی ہو گی کہ ہم نے اپنی حکومت کو آخر پوری مذہبی آزادی کی حد تک پہنچا دیا۔ تب دم لیا لیکن ہنوز دلی دور ۔ یہ آرزو ہماری گورنمنٹ کی اب تک نہیں بر آئی ۔ (۱۹۲۸، حیرت ، مضامین ، ۲۲۲). اور وہ مسکرا کے فرماتے ہیں میاں ہنوز دلی دور تم چاہتے ہو شاعری کی طرح اس کو بھی حاصل کرلوں تو یہ مذاق نہیں۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن ، ۲۸).

---دِلّی (دہلی) دُور اَست (ست) کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ابھی منزل بہت دور ہے ، ابھی وہی ابتدائی معاملہ ہے ، ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دیر ہے۔ مگر ہنوز دہلی دور ست عورتوں کو چاہے ناقص العقل کہو چاہے مورد طعن بتاؤ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۳۷۷). سب نے یک زبان ہو کر نعرہ لگایا "ہنوز دلی دور است"۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر ، ۱۶۴). اس بزرگ نے اطمینان سے کہا ہنوز دلی دور است اور لیجیے کیسی افتاد پڑی کہ غیاث الدین تغلق دلی پہنچ ہی نہیں پایا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۹).

---روزِ اوّل (ہے) کہاوت.

اب تک پہلا دن ہے یعنی کام ابھی اپنی ابتدائی حالت سے آگے نہیں بڑھا ، ابھی تک کچھ ترقی نہیں کی ، ابھی وہی ابتدا والا معاملہ ہے۔ محنت کرتے اتنی مدت گذری اور ہنوز روز اوّل ہے۔ (۱۸۷۰، انشائے خرد افروز، ۷). جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ۔۔۔۔۔ بحث ہو رہی ہے اور ہنوز روز اوّل ہے۔ (۱۸۹۴، کامنی ، سرشار ، ۴۸۲). اس میں شک نہیں کہ یہ ہمیشہ قابل ہاتھوں میں رہی مگر اس پر بھی ہنوز روز اوّل ہے۔ (۱۹۱۷، العصر ، پٹنہ ، ۲ : ۱۷۴). اُس وقت یہ کام کیوں نہ ہو پایا اور ہنوز روزِ اوّل کیوں ہے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اُردو ، ۱ : ۳۹۴).

---ہَمُوں آش دَر کاسَہ کہاوت.

اب بھی پیالے میں وہی کھانا ہے ، جو حالت پہلے تھی اب بھی ہے. (جامع اللغات).

ہَنُومان (فت ہ، و مع) امذ ؛ صف.

۱. ہندوؤں کا دیوتا ، ہندو دیومالا میں بندر کی شکل کا دیوتا اور رام کی فوج کا سردار جس نے سیتاجی کی بازیابی کے لیے راون کی فوج سے جنگ کی تھی ، مہابیر جو سری رام چندر جی کے قاصد تھے۔

کنور جی بھی ٹھاکر کے ایسے ہی ہیں
ہنومان جیسے مہیشر کے ست

(۱۸۱۸، انشاء ، ک ، ۳۱). جس طرح کہ ہنود بندروں کو ہنومان کی طرف نسبت کرتے ہیں ایسے ہی مصری کل مویشیوں کو اوسائرس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ (۱۸۷۴، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۷). میں ہی ہنومان تھی رام کی فوج کا سپہ سالار۔ (۱۹۲۶، کل کائنات بیتی ، ۲۶). ہنومان کی مدد کے بغیر یہ مہم کیوں کر سر ہو لنگوروں کی فوج کہاں سے لاؤں۔ (۱۹۹۰، سلام و پیام ، ۱ : ۱۷۹). **۲. وہ شخص جو بندروں کی طرح کی حرکتیں یا شرارتیں کرے ، اُچھل کود کرنے والا لڑکا ، شرارتی لڑکا۔** نانی بڑی شیطان ہے ، بقول تمہارے ہنومان ہے اس کے دم میں نہ آنا۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۶۹). **۳. بندر ، بوزنہ۔** گل گامیش بھی ہنومان کی طرح دم دار ہستی ہے اور مافوق الفطری صفات سے مزین ہے۔ (۱۹۶۸ ، علامت کے مباحث ، ۶۸). **۴ . بڑے جبڑوں والا.** (جامع اللغات). [ہنُمان (رک) کا ایک املا].

---جی امذ.

(تعظیماً) ہندوؤں کے دیوتا ہنومان۔ کچھ تاسف کر کے کہنے لگی ہنومان جی وہ کہانی کیسی ہے ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب ، ۱۳۲). ہنود کے تربیت یافتہ نوجوان اس امر کے معتقد نہیں کہ ہنومان جی پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ لائے ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۹۷۳). ہنومان جی کی مدد سے سری رام چندر نے سیتاجی کا پتہ لگایا۔ (۱۹۱۳، تمدن ہند ، ۳۴۳). اپنے گھنوں کو جھنجھناتی رام سے ڈری ہوئی دروپدی جیسی تو کہاں جا رہی ہے جیسے ہنومان جی وشاوسو کی بہن سبھدرا کو لے بھاگے تھے۔ (۱۹۸۹، تین سنسکرت ڈرامے (ترجمہ) ، ۲۳). [ہنومان + جی ، لاحقۂ تعظیم].

---ڈَنڈ (--- فت ڈ ، غنہ) امذ.

(پہلوانی) ڈنڈ پیلنے کے ایک طریقے کا نام جو چار پائی کے چاروں پانو پر چاروں ہاتھ پیر پھیلا کر دائیں اور بائیں پہلوؤں پر باری باری زور دیتے ہوئے سانپ کے لہرانے کی وضع پر پیلے جاتے ہیں. (اپ و، ۸ : ۳۷). [ہنومان + ڈنڈ (رک)].

---گَڑھی (--- فت گ) امذ.

وہ جگہ جس کو ہنومان سے نسبت ہو ؛ ہندوستان میں ایک جگہ کا نام۔ وہاں سے قریب ہنومان گڑھی ہے اسی کے کھودنے کی خاطر مسلمانوں کی بھیڑ پڑی ہے ۔ (۱۸۶۸ ، انشائے سرور ، ۲۵). ساحر کیسے یہ تو مہنت ہیں ہنومان گڑھی کے مہنت جاتے ہیں ۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۰). [ہنومان + گڑھی (رک)].

---مَت (--- فت م) امذ.

(موسیقی) وہ طرز موسیقی جو ہنومان کے نام سے منسوب ہے اور جس کے چھے راگ اور ہر راگ کی پانچ راگنیاں اور آٹھ پتر ہوتے ہیں اور اس میں جوش و خروش کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ہنومان مت کے موافق چھ راگ ہیں اور ان میں ہر راگ کی پانچ راگنی اور آٹھ پتر ہیں۔ (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۶). جملہ چار مت اساتذہ موسیقی کے رواج پذیر ہیں جو حسب ذیل درج کئے گئے ہیں (۱) بھیرومت (۲) بھرت مت

(۳) کرشن مت (۴) ہنومان مت ۔ (۱۹۳۶، تحفۂ موسیقی، ۲). [ہنومان + رک : مت (۲)].

ہَنُومانی (فت ہ، و مع) صف.
ہنومان سے نسبت رکھنے والا، ہنومان سے متعلق یا منسوب، ہنومان کا۔

ہے ہنومانی نسب یہ بابِ دید
قابل وصف اس کے حضرت بو حمید

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۶۳). [ہنومان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ہَنُون (فت ہ، و مع) امث ؛ ج.
چھوٹی چیزیں وغیرہ؛ (مجازاً) مال واسباب۔

بلندی پہ رہتی ہے ان کی نظر
نہ ہو اُن میں حرص و ہوائے ہنون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۱۶۰). [ع : ہن (چیز) کی جمع].

ہَنُوَنت (فت ہ، ضم ن، فت و، سک ن) امذ.
رک : ہنومان؛ ہندوؤں کا ایک دیوتا؛ (مجازاً) بہادر آدمی۔

کہ جے رام کے بار ہنونت تھا
نہ تجہ سار کا اوہ ہتونت تھا

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۱۶۵).

نہ ہنونت گرجے مرے راج میں
اہے گرج میرا ترے راج میں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۹).

دھیان تیرا سب تن جیوں مج جالے ہنونت لنکا رے
ابراہیم رام بیچھریا جیوں سیتارے

(۱۵۹۹، کتاب نورس، ۱۱۱).

جیوں ہنونت جا لیا لنکا سب
اب کیسیں سو سوں میرے رب

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۱).

تک تک پا اگر سنے تیری
داب کر دُم کھسک چلے ہنونت

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲۶۹). نہیں معلوم یہ ہنونت ہے یا کوئی مہابلی جس نے ـــــ جان بخشی کی ۔ (۱۸۰۱، مادھونل اور کام کندلا، ۷۳). پھاندنے کا جو اس کے عزم کرے دل میں کٹ جائے خوف سے ہنونت. (۱۸۷۳، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳ : ۱۶۵). [س : #].

ہَنُوَنتی (فت ہ، ضم ن، فت و، سک ن) امذ.
(سپہ گری) ہنومان کے نام سے موسوم سیف بازی کا ایک فن ۔ یہ دونوں لڑکے کثرتی (کذا) جوان جمیع فنون سپہ گری یعنی بنوٹ، پٹکڑی ـــــ ہنوتی ـــــ وغیرہ سے واقف سو پچاس دشمنوں میں گھر کر نکل جانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے ۔ (۱۹۲۴، خلیل خاں فاختہ، ۶). کچھ دوسری کسرتوں بنوٹ ـــــ ہنوتی ـــــ میں مصروف ہیں ۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۷). اچھل کود تو پٹا بازی یا ہنوتی میں ہوتی ہے، بانک اور بنوٹ کو ان بوزنہ حرکتوں سے کیا تعلق؟ ۔ (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۳۰). [ہنونت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ دَھج (ـــ فت دھ) امذ.
(سیف بازی) پھکیتی کا ایک انداز جس میں داہنے ہاتھ میں تلوار بائیں میں سپر لے کر جست و خیز کرتے ہوئے حریف کا مقابلہ کرتے اور چوٹ مارتے ہیں ۔ پھکیتی کے کئی انواع واقسام ہیں بعض ان میں جو بہتر قسمیں ہیں ان کا ذکر بیان کیا جاتا ہے ایک ان میں ہنوتی دھج ہے ۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون، ۱۳۳). ہنوتی دھج۔ داہنے ہاتھ میں تلوار بائیں ہاتھ میں سپر لے کر جست و خیز کرتے ہوئے حریف کا مقابلہ کرنا اور چوٹ مارنا ۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات پیشہ وراں، ۵۸). [ہنوتی + دھج (رک)].

ہَنُون مَت (فت ہ، و مع، فت م) امذ.
رک : ہنومان مت ۔ ہنون مت : یہ مت ہنومان کے نام سے منسوب ہے جو ہندو دیو مالا میں رام چندر جی اور راون کی جنگ کا ہیرو مانا جاتا ہے اس سے مناسبت رکھنے والے راگوں میں جوش وخروش کا پہلو نمایاں ہے ۔ (۱۹۷۷، نورنگ موسیقی، ۸). [ہنومان مت (رک) کا مخفف].

ہُنَہ (ضم ہ، غنہ) کلمۂ استعجاب۔
رک : ہنھ ؛ ہونھ ۔ ہنہ جلدی ! وہ نہ پہنچے گی تو کیا سب مر جائیں گے ۔ (۱۹۴۰، حرا مجادی، ۵۴). نکاح کا لفڑا نہیں مانگتا، ہنہ ہے ہے بچی کو بچالیا اللہ نے ۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۷۹). گھر کا خیال رکھتی ہے، کہتی ہے "ہمارا سر نیچا نہ ہو"، چانن : "ہنہ سر نیچا نہ ہو" ۔ (۱۹۸۱، لوک ریت، ۳۹). [حکایت الصوت].

ہُنَہار (ضم ہ، فت ن) صف.
رک : ہونہار؛ ذہین، باصلاحیت۔

سنو یہ بات ہوئی اس لئے یہاں مرقوم
کہ ایسی قوم مہذب جو ہوتی ہے ہنہار

(۱۸۹۵، سروش ہستی، ۱۱۲). دو ماشاء اللہ لڑکے ہیں سولہ سترہ برس کے ہنہار ضرور ہیں ۔ (۱۹۲۳، مکتوبات شاد عظیم آبادی، ۱۶۵). [ہونہار (رک) کا مخفف].

ہِنہِنا (کس ہ، سک ن، کس ہ) م ف.
ہنہنا کر، ہنہناتے ہوئے ۔ آگے آگے گھوڑا چلا جاتا تھا اور پیچھے پیچھے حضرت روتے چلے جاتے تھے کہ ایک جگہ گھوڑا ٹھہرا اور ہنہنا ٹاپیں مارنے لگا ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۸۳).

ہِنہِناٹ (کس ہ، سک ن، کس ہ) امث.
رک : ہنہناہٹ. (جامع اللغات). [ہنہناہٹ (رک) کا مخفف].

ہِنہِنانا (کس ہ، سک ن، کس ہ) ف ل.
ا۔ گھوڑے کا اپنی قدرتی آواز نکالنا نیز گھوڑے کی طرح کی آواز نکالنا۔

فاقوں سے ہنہنانے کی طاقت نہیں رہی
گھوڑی کو دیکھتا ہے تو پادے ہے بار بار

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۷۲).

پڑا ہنہناتا ہے بن گھاس گھوڑا
ہوئے چار فاقہ ہیں پیہم نفر پر

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۵۹). جنگل سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی صدا آتی تھی یہ ظاہر ہوتا تھا کہ فوج آتی ہے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۹۱۲). جب آپ گھوڑے کے پاس گئے تو اس نے فوراً آپ کو مڑ کر دیکھا اور خوشی میں آن کر ہنہنانے لگا. (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱ :

۸۸). ایک گھوڑا دن بھر دوڑ دھوپ کر ابھی ابھی تھان پر آیا تھا اور خوشی سے ہنہنا رہا تھا ۔ (۱۹۵۴، صحیفہ ٔ ادب، ۷، ۲۳).

اِدھر جوش سے ہنہناتا ہوا
اُدھر خوف سے گڑگڑاتا ہوا

(۱۹۷۵، موج تبسم، ۱۴۴). ۲۔ **(مجازاً) جوش و خروش دکھانا، شور و غل کرنا۔**

سنا ہے کہ پھر کیبنٹ بن رہی ہے
تو پھر ہنہنانے کے دن آ رہے ہیں

(۲۰۰۵، نہایت، ۱۱۱).

ہنہناہٹ (کس ہ، سک ن، کس ہ، فت ہ) امث.
گھوڑے کی قدرتی آواز، ہنہنانے کی آواز۔ گاڑی میں گھوڑے کی طرح جت کر ہنہناہٹ سنائی۔ (۱۹۲۷، عظمت اللہ، مضامین، ۲: ۱۳۱). غالب آدھے مسلمان سہی لیکن جامع مسجد دہلی میں سکھ فوجیوں کے گھوڑوں کی ہنہناہٹیں سن کر ان کے دل میں ---- اذانوں کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹، توازن، ۱۹۸). گھوڑوں کی ہنہناہٹ میں بیٹھے پانی کے ذخیرے پر سود و زیاں کے جھگڑے نپٹنے میں نہیں آتے تھے۔ (۱۹۹۱، گناہ کی مزدوری، ۵۷). [ہنہنا (رک) + ہٹ، لاحقہ ٔ کیفیت].

ہن ہن کرنا ف مر.
رک: ہنہنانا۔ جب جب ترہی بجتی ہے وہ ہن ہن کرتا ہے۔ (۱۹۵۱، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۵۲۶).

ہن ہن کے م ف.
(عو) کس کس کے، دھر دھر کے، ٹھونس ٹھونس کے. (مہذب اللغات).

ہَنِیّ / ہَنی (فت ہ، ن، کس ء / فت ہ) (الف) صف.
۱۔ آسانی سے ہضم ہو جانے والا، ہاضم؛ صحت بخش، جاں فزا (خصوصاً گوشت اور غذا پانی وغیرہ)۔ جو کھانا لذیذ ہو اور طبیعت اسکو رغبت کے ساتھ قبول کرے اسکو ہنِیَ کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۲، القرآن الحکیم، تفسیر، مولانا شبیر احمد عثمانی، ۱۳۴). اور لکڑی کے برتن میں پینا ہنی ہے، مری نہیں۔ (۱۹۳۵، چشمہ ٔ صحت، دہلی، اکتوبر، ۶). ۲۔ **لطیف، اچھا، خوشگوار، مزاج کے موافق، بامزہ.** (جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ؛ لغات سعیدی). ۳۔ **گوارا، جو آسانی سے حاصل ہو نیز سہل۔**

پیادہ ہو دلدل تھے اتریا سوار
عنیں کوں ہنی سوں کیا استوار

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۹۴).

ہَنِیّ / ہَنی (فت ہ، ن، کس ء / فت ہ) (ب) امذ.
ایک تحفہ نیز ملک شام میں ایک دریا. (اسٹین گاس؛ فرہنگ آنند راج).

ہَنی (۱) (فت ہ) امذ.
(لفظاً) شہد؛ (مجازاً) محبوب کو پیار سے پکارنے کا کلمہ نیز محبوب؛ تراکیب میں مستعمل۔ [انگ: Honey]۔

--- سَکَل (--- فت س، ک) امث.
(نباتیات) ایک طرح کی بیل جس میں زرد گلابی خوشبودار پھول لگتے ہیں، زہرۃ العسل ۔ کاہو، جمود، کرنس کو ہی ---- نسٹریٹم اور ہنی سکل یہ سب کے سب ایسے پودے تھے جن کے رس نے عام جراثیم کو مار دیا۔ (۱۹۶۲، جڑی بوٹیوں سے علاج، ۹۲). دائیں بائیں عشق پیچاں اور ہنی سکل کی بیلوں سے سجے بنگلے نظر آتے رہتے۔ (۱۹۸۶، دریا کے سنگ، ۲۵۱). [انگ: Suckle Honey].

--- مُون (--- و مع) امذ.
شہد جیسی حلاوت والا مہینہ؛ مراد: شادی کے فوراً بعد بالعموم پہلا مہینہ جس میں دولھا دولھن گھومنے پھرنے جاتے ہیں (عموماً شہر یا ملک سے باہر)، ماہِ زفاف۔ تیسرے پہر بیاہ ہوا شاموں شام ہنی مون کے لیے صاحب کے ساتھ پہاڑ کو روانہ ہوئی۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۲۱).

اس بت کے لب و رخ کا لیا بوسہ پس از عقد
مجھ شاعر مشرق کا ہنی مون یہی ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲: ۴۴۷). مون سون میں ہنی مون کیسا ہوتا ہوگا۔ (۱۹۵۳، مزید حماقتیں، ۱۴۳). فرمایا کہ ہنی مون کے دوران ہی طلاق پر گفت و شنید شروع ہو گئی تھی ۔ (۱۹۷۶، زر گزشت، ۳۰۸). ہنی مون کا اطلاق ---- شادی شدہ اشخاص پر ہوتا ہے ۔ (۲۰۰۵، پردہ اُٹھا دوں اگر چہرۂ الفاظ سے، ۱۵۶). [انگ: Moon Honey].

--- مُون کَرنا محاورہ.
رک: ہنی مون منانا۔ ہنی مون کرنے چھٹی نویس باغ کی کوٹھی میں روانہ ہونا ۔ (۱۹۳۴، انجام عیش، ۳۷).

--- مُون مَنانا محاورہ.
دولھا دولھن کا شادی کے بعد کسی پر فضا اور خوب صورت مقام کی سیر کو جانا۔ مسز ایبٹ ہنی مون بھی فصیل پر منانا چاہتی تھی ۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۱۴۵). اصل خوبصورتی تو وادی میں ہے ہنی مون منانے کی جگہ بھی دراصل وہی ہے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۵۹).

ہَنی (۲) (فت ہ) حرف عطفی۔
ہنا (رک) کا عطفی حصہ؛ ظالم؛ قاتل. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

--- کو ہنیے پاپ دوش نہ گنیے کہاوت.
ظالم سے بدلہ لینا گناہ نہیں سمجھنا چاہیے یعنی دشمن پر رحم نہیں کھانا چاہیے۔ (نجم الامثال).

ہَنِیئاً (فت ہ، ی مع، تن ابفت) کلمہ۔
کھائیے، کھانا شروع کیجیے۔

اتفاقاً صوم سے تھے شاہِ دیں ﷺ
ہنس کے فرمایا ہنیاً مومنیں

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۱۵).

ہَنیان (فت ہ، سک ن) امذ.
(ہندو) ہندو مذہب کا ایک معمولی درجہ جس کے پیروکار صرف اپنی نجات چاہتے ہیں ۔ خود کی نجات چاہنا ایک ادنیٰ درجہ ہے اور یہی ہنیان ہے۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱: ۱۸۹).

ہِنیاں (کس ہ، مغ) امذ.
یہاں. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یہاں (رک) کا ایک املا].

ہَنیانی (فت ہ، سک ن) صف.

ہنیان (رک) سے منسوب یا متعلق، ہنیان عقائد کے ماننے والا۔ ہنیانی پیرو کا کام بہت تھوڑا ہے اس لیے کہ اس کو صرف خود کی نجات حاصل کرنی ہے۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ا: ۱۸۹). [ہنیان + ی، لاحقہء نسبت وصفت].

ہَنِیاًوَّمَرِیاً (فت ہ، ی مع، تن ا، شد و بفت، فت م، ی مع، تن ابفت) م ف.
صحت بخش اور بغیر مشقت کے حاصل ہونے والا، زُود ہضم اور سہل الحصول، خوش گوار، آسانی سے ہضم ہونے والا۔

وہ شراب اور کباب آج مجھے دے ساقی
کہ ہنیاً و مریاً کہیں مے نوش مجھے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۵۸).

ہوں وہ میخوار دم صبح جو پیتا ہوں شراب
خضر کہتے ہیں ہنیاً و مریاً ساغر

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۱۶۶).

ہُنہہ (ضم ہ، غنہ) کلمہء استعجاب ؛ ~ ہونہہ۔
حیرت یا حقارت کے عالم میں زبان سے نکلنے والا لفظ یا کلمہ۔ ہنہ ! ہمیں جواب دیں گی ان کی اتنی ہمت۔ (۱۹۸۲، خدیجہ مستور، بوچھار، ۳۸). "ہنہ" منظر کے منہ سے نکلا، "کیا ہنہ ۔۔۔۔ تم نے ایسے کہا جیسے تم کچھ سمجھ رہے ہو"۔ (۲۰۰۳، ورثہ اور دوسری کہانیاں ، ۲۴۲).

ہَوَ (۱) (فت ہ، و) امذ.
قربانی، بھینٹ، نذر۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : #].

ہَوَ (۲) (فت ہ، و) امذ.
ا۔ (i) دعوت، نیوتا، بلاوا ؛ بلانا، مدعو کرنا۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **(ii) منتر پڑھ کر بلانا ؛ فرمان، حکم ؛ دیوتا کو بلانا۔** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ ہندی اردو لغت). **۲۔ نعرہ لگانا، لڑائی کے لیے بلانا۔** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : #].

ہُوَ (ضم ہ، فت و نیز و مع) امذ نیز ضمیر غائب مذکر۔
ا۔ (لفظاً) وہ (ایک مرد) نیز وہ ہے ؛ اللہ تعالیٰ کا اسم ذات ؛ مراد : اللہ۔

منج کیوں لگیا ہے ذکر سدا ہو ستی پیا
کوکا ہُو کوکتا ہے دل یک روستی پیا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۴۱).

میری گر فکر اے داؤد ہووے ذکرِ سبحانی
صدائے دم سوں میرے کیا عجب آوازِ ہُو آوے

(۱۷۵۴، داؤد (اورنگ آبادی)، د، ۹۰).

دھیان رہتا ہے اُسی کا یاد رہتا ہے وہی
بڑھ کے سب ذکروں سے لذت مجکو ذکرِ ہُو میں ہے

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ ، ۱۳۳). چار رکعت نماز ادا کی، ۴۱ بار ذکر جہر ادا کیا اور ہر ہُو میں ایک مزا پایا۔ (۱۹۱۵، سی پارۂ دل، ا : ۲۰). میں اور تو اور وہ کا تغایر جاتا رہے گا صرف ایک ہی شے رہ جائے گی، وہی انا ہے، وہی انت ہے، وہی ہُو ہے، غور کرو ۔ (۱۹۷۳، مسئلہ جبر و قدر، ۵۵). اگر تو نے ہُو (وہ) کہا تو ہا اور واؤ دونوں اس کی مخلوق ہیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۹۰). عربی کے "ہُو" کا مترادف فارسی میں ہے "او"۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۳۸۴). **۲۔ (تصوف) اللہ تعالیٰ کی ذات بلااعتبارِ صفات و ظہور، اسم ذات، ہستی حق سبحانہٗ۔**

رھیا نین جہت کون کسی طرف مون
بجز ہُو ، نہ تھا ناںوں ، کس حرف کون

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۶).

پتلی کو جما بیچ میں دو ابرو کے
اوپر نظر آئیں تجھے عالم ہُو کے

(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات امو جان ولی دہلوی، ۷۵). ہو خالص اور ذات بحق کا نام ہے جہاں کسی صفت و ظہور کا دخل نہیں ہے۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۶۸). **۳۔ مطلق اشارہ، اشارت مطلق۔** عربی میں اس اشارے کے لیے لفظ ہُو استعمال ہوتا ہے ۔۔۔۔ یعنی یہ نوعیت کہ کوئی شے نشانے کا موضوع بن رہی ہے۔ (۱۹۷۴، تاریخ اور کائنات (میرا نظریہ)، ۲۳۷). **۴۔ صوفیوں، مستوں اور ملنگوں کا نعرہ یا ورد، اللہ ہُو کا مخفف۔**

کیا ان کو سروکار بھلا جام و سبو سے
وہ مست کہ ہو نشہ جنہیں نعرۂ ہُو سے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۸۰). پھر دونوں نے مل کر دیے جلائے منہ سے اللہ اور سینے سے ہُو کی آواز نکالنے والے بابا کو حلوہ دیا۔ (۱۹۷۵، امر بیل، ۸۰). حضرت سلطان باہُو رحمتہ اللہ علیہ کی ہُو کی گونج نے اس سرزمین کو شاد اور آباد کیا۔ (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۱۱). **۵۔ برکت کے لیے سرنامے، خط، کتاب کی پیشانی وغیرہ پر لکھتے ہیں۔** اکثر مکاتیب میں صرف لفظ ہُو کے سوا کچھ بھی نہ لکھا جاتا تھا۔ (۱۹۵۵، قاضی احمد میاں (اختر جوناگڑھی)، مقالات اختر، ۱۸۲). **۶۔ آہ، ہائے۔** (فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ عامرہ). **۷۔ کلمہء تنبیہ و آگاہی۔** (فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ عامرہ). **۸۔ وہ آواز جو پہلوان کشتی پچھاڑنے کے وقت لگاتے یا کبوتر باز کبوتر اُڑاتے وقت زبان پر لاتے ہیں۔** (فرہنگ آصفیہ). **۹۔ سناٹا، خاموشی۔** (فرہنگ تلفظ). **۱۰۔ سانس۔** (فرہنگ عامرہ).

۔۔۔۔َ اَلاوَّل وَالآخِر فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے پہلا اور سب سے آخر ہے قرآن شریف کی سورۃ الحدید (سورۃ نمبر ۵۷) کی آیت نمبر ۳ کا ایک ٹکڑا۔ ہمنام رب جلیل، تخم مزرعہء مناقب و مفاخر، مفہوم ہوالاوّل والآخر، جاں نثار رسول ﷺ ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا (دیباچہ)، ۲۷).

۔۔۔۔َ اَلاوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالباطِنُ فقرہ.
قرآن شریف کی سورۃ الحدید (سورۃ نمبر ۵۷) کی آیت ۳ کا ایک ٹکڑا، وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر۔ اس پھل میں وہی تخم موجود ہے جس سے اس درخت کی ابتداء ہوئی۔ ھوالاول والاخر والظاھر والباطن۔ (۱۹۶۹، سرِ دلبراں، ۱۶۳).

۔۔۔۔َ اَلاوَّلُ (اَور) ہُواٰلآخِرُ فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) رک : ہو الاوّل و الآخر۔ اوّل آخر نسبتے دارد کا مضمون صادق آجاتا اور ہو الاوّل ہو الآخر کا سماں بندھ جاتا ہے یعنی جیسی سیدھی سیدھی اور بھولی بھالی، بچپن کے زمانہ کی زبان تھی اب پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ (۱۸۹۵، علم اللسان، ۳۹).

ہوالاوّل ہوالآخر یہ شہد روح پرور ہے
پھرو آزاد ہو کر یہ ہے بالو کا شکرپارا

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ا : ۲۷۲).

ہوالاوّل ہوا لآخر نہ ہم تم سے نہ تم ہم سے
وہی آدم ہے اک باقی کہ جو پہلے تھا آدم سے

(۱۹۳۵؟، آزاد (گورسرن بلی) (ہندوؤں میں اردو، ۱: ۴۴۳)). غالب ایک ذات واحد، ایک ہستی مطلق کو مانتے تھے جو ہوالاوّل اور ہوالآخر ہے جو ساری کائنات کی روح ہے جو علت العلل بھی ہے اور غایت الغایات بھی۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۴۲).

ـــ ـَ الآخر وُہوالاوّل فقرہ.

رک: ہوالاوّل والآخر۔

خدائے واحد و قہار لاشریک لہٗ
ہوالقدیر ہوالآخر و ہوالاوّل

(۱۹۳۱، بہارستان، ۱۱).

ـــ ـَ الباقی فقرہ.

وہ ہمیشہ رہنے والا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ)۔

شہود اِن کا ہے برہان شان خلاق
حدوث ان کا دلیل قدم ہو الباقی

(۱۹۳۱، نقوش مانی، ۱۶۸).

ـــ ـَ الحق فقرہ.

وہ حق ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ) نیز صوفیوں اور ملنگوں کا ایک نعرہ، وہ خدا ہے، انا الحق کا مقابل۔

کر نصب ہو الحق علم خوش ہے طبل انا الحق بجانا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۴). کسی نے انا الحق نہیں کہا، سب کے سب ہو الحق کہتے رہے۔ (۱۹۴۲، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۵: ۵۹۸). شبستری نے نہایت بلیغ طریقے پر اختصار کے ساتھ مسئلہ وحدت الوجود ـــــ انا الحق اور ہو الحق کی تشریح ـــــ اور صوفیانہ استعارات (مثل خراباتی، شراب، زنا وغیرہ) میں عارفانہ مسائل بیان کیے ہیں۔ (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۶۴۴).

ـــ ـَ الرّحمٰن فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) مہربان ہے، وہی نہایت مہربان ہے۔

اے سراج اپنی خودی کوں بیخودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر ایک دم میں ہو الرحمٰن کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۳۵).

ـــ ـَ الشّافی فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) شفا دینے والا ہے (طبیب نسخے کی پیشانی پر لکھتے ہیں)۔

نسخہ پر لکھنے نہیں پاتا ہو الشّافی طبیب
کہتا ہے بیمار بس کر مجھ کو بالکل ہے شفا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۰۸). ہو الشافی، آلو بخارا، تمر ہندی ـــــ اس نسخے کو میاں خوجی نے پنساری کی دکان پر بھیجا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۶۶). جب تک ہلال عید نسخۂ افق پر صورت ہو الشافی ہویدا نہ ہوتا ـــــ اُس وقت تک لقمان و جالینوس کی حکمت معطل رہتی۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۵). دراصل انھوں نے پورا نسخہ کسی کو لکھ کر نہیں دیا، ورنہ اس کی صورت یہ ہوتی، ہوالشافی، اوّل ـــــ بخور رند۔ (۱۹۳۹، مردم دیدہ، ۹۹). میں نے ـــــ ہو الشافی لکھ کر قلم روک لیا ـــــ میں نے کہا آپ اس کا مطلب سمجھتی ہیں، میں نے لکھا ہے شفا وہ دیتا ہے۔ (۱۹۸۹، فاران، کراچی، دسمبر، ۱۲).

ـــ ـَ العزیز فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) زبردست ہے (خط کے آغاز میں عاجزی کے لیے لکھا جاتا ہے)۔

کبھی وہ خط بھی جو مجھ کو لکھیں تو بے سروپا
ہوالعزیز نہ تحریر والسلام کریں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۲۱۵).

ـــ ـَ العزیزُ الرَّحیم فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) زبردست اور رحم کرنے والا ہے (عموماً کتبوں پر درج کرتے ہیں)۔ صلیب ـــــ کے نیچے "ہوالعزیز الرحیم" جو اُردو داں دوست نے پڑھ کر بتایا کہ خدا کا نام لکھنے کا اسلامی طریقہ ہے۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۳۶۲).

ـــ ـَ العلیُّ العظیم فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) بلند اور بڑا ہے (قرآن مجید کی سورۂ بقرہ کی نہایت مشہور آیت (آیت الکرسی) کا آخری جزو)۔ مورد ہو العلی العظیم کا، کرسی نشین۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا (دیباچہ)، ۲۸).

ـــ ـَ الغفُور فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) بخشنے والا ہے، اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

سوال مجھ سے نکیرین جب کریں گے رند
ہوالغفور سنیں گے جواب کے بدلے

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱: ۲۰۵).

ـــ ـَ الغنی فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) بے پرواہ ہے، بے نیاز ہے۔ دوسرا رد ہوالغنی فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے۔ (۱۹۱۱، تفسیر القرآن الحکیم، مولانا نعیم الدین مراد آبادی، ۳۴۶).

ٹھنڈی ہوا ہے رقص میں ہے ابر بہمنی
ہاں دیر کیا ہے ساقی رنگیں ہوالغنی

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۴۹). مہر میں سال جلوس بھی تحریر ہوتا تھا ـــــ بابر کے ایک فرمان کی کیفیت دی جارہی ہے جس کے اوپر ہوالغنی لکھا ہے۔ (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۱: ۸۹۲).

ـــ ـَ الفتّاح فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) کھولنے والا ہے (عموماً فتح ناموں کی پیشانی پر لکھتے تھے)۔ ایک مدت کے بعد اس میں اختصار کیا گیا اور خطوط کی نوعیت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو خطوط کی پیشانی پر لکھنے لگے مثلاً فتح ناموں میں "ہوالفتاح"۔ (۱۹۵۵، قاضی احمد میاں (اختر جوناگڑھی)، مقالات اختر، ۱۸۲).

ـــ ـَ القدیر فقرہ.

وہ (اللہ) قدرت رکھتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

خدائے واحد و قہار لا شریک لہٗ،
ہوالقدیر ہوالآخر و ہوالاوّل

(۱۹۵۶، بہارستان، ۲۴).

ـــ ـَ القیُّوم فقرہ.

وہ (اللہ تعالیٰ) قائم رہنے والا ہے (خطوط کی پیشانی پر لکھتے ہیں)۔ ایک مدت کے بعد اس میں اختصار کیا گیا اور خطوط کی نوعیت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو خطوط کی پیشانی پر

لکھنے لگے مثلاً ــــ تعزیت ناموں میں "ھوالقیوم" لکھا جانے لگا۔ (۱۹۵۵، قاضی احمد میاں (اختر جوناگڑھی)، مقالات اختر، ۱۸۲)۔

ـــ ـَ اَلکُل فقرہ۔

وہ (اللہ تعالیٰ) تمام (مکمل) ہے (خطوط، مضامین وغیرہ کی پیشانی پر عاجزانہ لکھتے ہیں)، صرف اللہ کی ذات مکمل ہے باقی سب ادھورے۔ ہوالکل ــــ یا معین ــــ انتخاب توحید یا پانچ مہینے کی آہ وبکا پر ایک نظر۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید (دیباچہ)، ۶ الف)۔

جس نے ہوالکل اس کو بتایا اس سے خدا بیزار ہوا
اِنَّ ا للہ غَنی عَنکُم اَمرُا للہ ہُوالمفعُول

(۱۹۳۱، بہارستان، ۱۴)۔ وحدت اور احدیت اور واحدیت مع اس نسبت کے علم کے جو کہ ان کے درمیان ہے مرتبہ ذات میں متحد ہیں ہوالکل۔ (۱۹۶۹، سر دلبران، ۳۴۸)۔

ـــ ـَ اللہ فقرہ۔

رک: ہوالحق جو زیادہ مستعمل ہے۔

رکھ اپنی نظر سوئے ھو اللہ
تو تو میں میں سے فائدہ کیا

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۲: ۲۱۶)۔

ـــ ـَ اللہُ اَحَد فقرہ۔

وہ اللہ ایک ہے (قرآن کریم کی ۱۱۲ ویں سورت (سورۂ اخلاص) کی پہلی آیت کا ایک جزو)۔

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے؟
منہ کے بل گر کے ھُو اللہ اَحد کہتے تھے!

(۱۹۱۱، بانگ درا، ۱۸۰)۔

ہنگامے انہیں کے لئے ہیں صل علیٰ کے
جو زیست میں عاشق تھے ہو اللہ احد پر

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۲: ۱۱۹)۔

بلائیں لے رہا تھا آج گویا گرد پھر پھر کر
ھوا للہ احد کہتے تھے بت سجدے میں گر گر کر

(۱۹۸۵، شاہنامہ اسلام، ۱: ۱۱۹)۔

ـــ ـَ اللہُ الاکبرُ فقرہ۔

وہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ مرجع ضمیر ھواللہ الاکبر کنوز الحقائق السرمدیہ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۴)۔

ـــ ـَ المُجیب فقرہ۔

وہ (اللہ تعالیٰ) قبول کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ دعا قبول کرنے والا ہے۔

یہ کیا سبب نہ جو اب تک دعا قبول ہوئی
ہزار بار زباں پر ہو المجیب آیا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۹)۔

ـــ ـَ المُراد فقرہ۔

رک: فہو المراد؛ یہی مراد ہے، یہی مقصد ہے (اگر کام حسب منشا ہو تو کہتے ہیں)۔ اگر آمادہ ہوگئے تو سبحان اللہ ہو المراد نہیں تو ان سے دوری اختیار کرنی چاہیے۔ (۱۸۸۵، تہذیب الخصائل، ۲: ۱۶۸)۔

ـــ ـَ المُستعان فقرہ۔

وہ (اللہ تعالیٰ) مدد کرنے والا ہے (اپنی عاجزی کے اظہار اور برکت کے لیے سرنامے پر لکھا جاتا ہے)۔ ہو المستعان ــــ الناظر پریس چوک، لکھنؤ۔ (۱۹۱۶، الناظر، لکھنؤ، یکم اپریل، سرورق)۔

بت سے مراسلت ہے تو عنوان سادہ چھوڑ
ناخوش کہیں نہ ہوں وہ ہوالمستعان پر

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۲: ۱۷)۔

ـــ ـَ المقصُود فقرہ۔

رک: ہوالمراد۔

ہوالموجود ہے تجھ سے عبارت
ہوالمقصود ہے تجھ سے اشارت

(۱۹۱۱، کلیات اسماعیل، ۹)۔

ـــ ـَ المَوجُود فقرہ۔

وہ (اللہ) موجود ہے؛ (کنایتہً) اللہ تعالیٰ۔

بجا ہے گر کلیم وقت کہئے اے سراج اس کوں
جو کوئی ہر یک تجلی میں ہوالموجود کوں دیکھے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷۴۳)۔

ہوالموجود ہے تجھ سے عبارت
ہوالمقصود ہے تجھ سے اشارت

(۱۹۱۱، کلیات اسماعیل، ۹)۔

کہو یہ عشق سے چھیڑے تو سازِ ہستی کو
ہر ایک پردہ میں ہے نغمۂ ہوالموجود

(۱۹۲۵، نشاط روح، ۸۵)۔

ـــ ہُوَ (ـــ ضمہ، فت و نیز مع) م ف۔

۱۔ رک: ہو بہو جو زیادہ مستعمل ہے؛ بعینہٖ۔ بھلا مصطلحات جوں توں کرکے گھڑے بھی تو ــــ اور چیزوں کے نام کا کیا علاج، آخر ان کو تو چار و ناچار ہو ہو رکھنا ہی پڑے گا۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۷۳)۔

جواب کچھ نہ ملا ہم نے بارہا کی بات
ہوَ ہُوَ ہے بتوں میں وہی خدا کی بات

(۱۹۲۷، شاد (عظیم آبادی)، میخانۂ الہام، ۱۳۶)۔ اس نے صورتِ آدمؑ میں اور اس کے ذریعے سے اپنے آپ کو ظاہر کیا، وہ صورت مخلوق "ہو ہُو ــــ" بن گئی۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۲۶۹)۔ **۲۔ سارا، بالتفصیل، جو کچھ گزرا تھا (حال وغیرہ)۔**

خدائی میں وہ پیرو خدائی کرتا ہے
ہو ہُو ہے اُوسے ایک اک بشر کی خبر

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۱۱۷)۔ [ہو + ہو (رک)]۔

ہُو (۱) (و مع) امث۔

۱۔ (حرفِ ندا) بلانے کی آواز۔ ایک آدمی نے آکر آواز دی "ہو" سائیں، سائیں، آؤ مال اتروالو۔ (۱۹۵۰، ٹھگ، ۱: ۲۶۷)۔

رشی) کنو (کے آشرم کو خالی پا کر وہ زور سے پکارا "ہو کون ہے یہاں" ؟

(۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۵۳۱). **۲۔ غرور کے لیے مستعمل**. (جامع اللغات). **۳۔ تھکن ، حقارت یا بیزاری ظاہر کرنے کے لیے مستعمل۔** ہو ، بھاڑ میں جائے ایسی روشن رات ، نجانے کن مشکلوں سے تم تک پہنچے ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷۹). **۴۔ ڈرانے کی آواز.** جو ایکبارگی کسی کو ڈرا دیا جائے تو ہو کے بجز کیا کہے گا۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۸). **۵۔ غم ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ، رونے کی آواز.** (جامع اللغات ؛ فرہنگ تلفظ). [س : #].

ہُو (۲) (و مع) امث.

۱۔ رک : ہو ؛ وہ ؛ وہ ہے. (اسٹین گاس). **۲۔ اللہ ہو کا مخفف ؛ مراد : اللہ تعالیٰ۔**

آج قمری کی بھی کوکو میں ہے ہو کا نغمہ
کچھ تعجب نہیں گر سرو میں آ جائے ثمر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۳). **۳۔ وہ آہ یا آواز جو حالتِ شوق اور مستی میں منھ سے نکلے ، نعرۂ مستانہ۔**

مجھ مست کو مے کی بو بہت ہے
دیوانے کو ایک ہو بہت ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۸).

دور ہنگامۂ گلزار سے یک سو بیٹھے
تیرے دیوانے بھی ہیں منتظر ہو بیٹھے !

(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۵).

کیا امامان سیاست ، کیا کلیسا کے شیوخ
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہو !

(۱۹۳۶ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۳). میاں وحشت نے کپڑے پھاڑ ڈالے ہو کا ایک نعرہ مارا اور بے تحاشا دروازے کی طرف بھاگے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۳). اس لہجے کے پیچھے وہ مستی بھی نہیں جو حیات و کائنات کو ایک "ہو" میں اڑا دیتی ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۵۵). **۴۔ غل ، شور ، ہنگامہ.** مسلمانوں کو سر سید کا دل سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس شخص کی چیخ و پکار سے ایک ایسے ایجیٹیشن میں جو دیوانوں کے لیے ہو کی آواز اور ہشیاروں کے لیے خالی بادل کی گرج تھی شریک ہونے سے باز رہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۲۹). **۵۔ خوف ، ڈر ؛ ویرانی ؛ اداسی ؛ سناٹا۔**

نظر آئی مجھے ہو کی حویلی
پڑی پی بن ہوں میں ہے ہے اکیلی

(۱۷۶۲ ، طالب (غلام قادر شاہ) ، مثنوی رموز العاشقین ، ۶).

شکل حیواں کی نہیں صورت انساں کیسی
کچھ عجب عالم ہو ہے مرے ویرانے پر

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۵). اب جو خیال کیا نہ وہ کشتی نظر آئی نہ وہ دریا دیکھا ایک سنسان جنگل ہو کا مکان نظر پڑا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۴).

حسرت سرائے دل میں سب انقلاب دیکھے
گاہے چھل پہل تھی گاہے مقام ہو کا

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۷۹). [ہو (رک) کا مفرس].

---بَہُو / بَہ ہُو (---فت ب ، و مع) م ف.

وہ بعینہ ، بالکل اسی کی مانند ، بالکل اسی طرح ، کسی تبدیلی یا فرق کے بغیر ، جوں کا توں ، بالکل ٹھیک ٹھیک ، بجنسہٖ۔

ہے زلف یار حلقۂ زنجیر ہو بہو
ابرو ہے جیوں کمان پلک تیر ہو بہو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۹).

ہو بہو میرا یہی ہے بادشاہ
دوڑ اٹھا روتا ہوا اک بھر کے آہ

(۱۷۷۴ ، رموز العارفین ، ۲۳). فارسی کے ہو بہو معنی کہنے میں کچھ مزہ نہ دیکھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵).

تیرے سامنے آج ہو کس کا رو ہے
یہ مکھڑا مہ و مہر سا ہو بہو ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۹). ایک داعی اسلام کا نقشہ جبکہ وہ تبلیغ میں مصروف تھا ہو بہو دکھایا گیا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۱۲۶). اس کپڑے کے ٹکڑے کو کاغذ پر رکھ کر پنسل یا سیاہی سے ہو بہو نقل کرلو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۷).

نقشہ یہی ہو بہو مرے دل کا ہے
حسرت ہے کوئی دیکھ لے دم بھر آکر

(۱۹۴۷ ، لالہ و گل ، ۹۰). سرالبین بینر جی نے ان کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ ہو بہو درست تھا ۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۹۵). قلم سازی ---- کے دو فائدے ہیں ایک تو نوخیز قلمیں مادر پودے کی ہو بہ ہو نقل ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں وقت کم لگتا ہے. (۲۰۰۵ ، بون سائی سازی ، ۱۰۹).

شیشۂ ریختہ میں دیکھ لعبتِ فارسی فراز
خال بہ خال ، خد بہ خد نکتہ بہ نکتہ ہو بہ ہو

(۲۰۰۷ ، اے عشق جنوں پیشہ ، ۱۰۷). [ہو + بہ (رک) + ہو (رک)].

---حَق (---فت ح) (الف) امث.

۱۔ نعرۂ مستانہ جو وجد یا حال یا سرور کی حالت میں منھ سے نکل جائے نیز اوراد و وظائف پڑھنے کی آواز ، ہو اور حق کے نعرے۔

دیوانوں کی ہو حق میں یہ تاثیر ہے دیکھو
جنگل میں بگولوں نے کیا صوفیوں کا رقص

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۶).

ذکر گنجینہ سے ہوتا نہیں کوئی منعم
ذوق جب تک نہو اے شیخ عبث ہو حق ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۵). صوفیان صافی طینت میں ہو حق کی صدا بلند ہے مگر افشائے راز میں زبان بند ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶). مگر کبھی اتفاق جو نہیں ہوا تو آگ نہیں سلگتی کہ صحرا سے ہُو حق کی صدا آئی دیکھا ایک فقیر بے نوا سامنے سے آگیا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۵۷). صبح صبح وہ قبر کے پاس بیٹھ کر اونچی اونچی آواز میں ہُو حق کے نعرے لگانے لگا. (۱۹۵۷ ، پہلی کہانیاں ، ۲۷۸). یہ بات نہیں کہ روحانی طبیب نے دوا دی اور مریض ہُو حق کے نعرے لگاتا ہوا عالم بقا میں پہنچ گیا. (۱۹۷۵ ، ربیع المجالس ، ۲۵۲). راجہ صاحب نے ---- جہاں مستانہ نعرے اور ہُو حق کی صدائیں لگائی ہیں وہاں موزوں الفاظ لکھ جاتے ہیں. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۴). **۲۔ (کنایۃ) شور و غوغا ، ہنگامہ ، اُدھم۔**

عجب عالم ہوا اس دم کہیں ہُو حق ، کہیں ہُو ہا
اسی انبوہ سے جا کر پھر اک مسجد کو جا گھیرا

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۲۴۴). لونڈے ارد گرد غل مچا رہے ہیں ہُو حق کی آواز بلند، منڈی سے بھی غل غپاڑا دوچند. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۵۹). جب اس ہُو حق کا سلسلہ گھٹنے کی بجائے بڑھتا ہی گیا تو ایک دن صاحب نے برکت (کذا) اللہ کو بلا کر خوب ڈانٹا. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۸۱). ۳۔ **(مجازاً) فضول گوئی، لایعنی باتیں، گپ شپ.** میں نے تو اپنی کیا اپنے سارے ملکی و قومی بھائیوں کی گٹ پٹ اور ہُو حق کا اندازہ کر لیا ہے. (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۱۲۳). [ہُو + حق (رک)].

--- حَق (---فت ح) (ب) صف.

(مجازاً) ویران، غیر آباد، اجاڑ. گھر آئے تو سناٹا، ہُو حق مکان کاٹنے کو دوڑا. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۰۳). [ہُو + حق (رک)].

--- حَق رَہنا ف مر؛ محاورہ.

مستی اور وجد کی حالت میں نعرۂ مستانہ لگنا؛ شور و غل یا اللہ کا ذکر رہنا، اللہ اللہ ہوتے رہنا.

ہو گا صدائے قلقل مینا سے شور و غل
ہُو حق رہے گی انجمن بادہ خوار میں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۵۸). بڑی دیر تک ہُو حق رہا، آپس میں کشتیاں بھی خوب ہوئیں ایک نے دوسرے کو مارا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۷۱).

--- حَق کا عالَم امذ.

رک : ہو کا عالم. چھوٹی سی گلی سڑی بانشا میں وہ ہراساں بیٹھی تھی، ہراساں اور ہو حق کے عالم میں. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۳۰).

--- حَق کا نَعرَہ امذ.

سرور و مستی کی حالت میں منہ سے نکلنے والا نعرہ، نعرۂ مستانہ؛ رک : ہو حق معنی ۱. ہُو حق کا نعرہ بلند ہے سرور و غنا لطف دوچند ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۸۲۰). فقیر ---- ہو حق کا نعرہ لگاتا ہے. (۱۹۷۰، دامان باغباں، ۵۰۷). کئی ایک درویش ہو حق کا نعرہ لگا کر میدان میں کود پڑتے ہیں. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۴۸۹).

--- حَق کَرنا ف مر.

۱۔ وجد و حال کی حالت میں نعرۂ مستانہ بلند کرنا، خدا کا نام لینا؛ اللہ اللہ کرنا، خوب پکار پکار کر عبادت کرنا.

راتوں کو نہ ہُو حق کر اے شیخ مناجاتی
سوتے ہوئے چونکیں گے رندانِ خراباتی

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۵). صوفیا مراقبہ کرتے ہیں، کسی کھوہ میں جا بیٹھتے ہیں، ہُو حق کرتے ہیں. (۱۹۷۱، سلام و پیام، ۱ : ۳۵۶). ۲۔ **شور و غل کرنا، ہنگامہ برپا کرنا، اُدھم مچانا، ہاؤہو کرنا.**

ساقی کریں گے ترک نہ ہُو حق شراب خوار
جب تک صدائے قلقل مینا بلند ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۱۱).

مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ
کر لیں ہُو حق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۰۰). وہ بھی کمبخت اپنے ہوش میں نہیں ہیں ہُو حق کر رہے ہیں. (۱۹۰۰، طلسم خیال سکندری، ۲ : ۴۸۶). ۳۔ **سائیں سائیں کرنا، سناٹا ہونا، ویرانی ٹپکنا.** گھر ہُو حق کر رہا تھا، اندر باہر اندھیرا تھا. (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۳۸۴). ہُو حق کرتے چوک میں، ہمیشہ جاگتے والا بت بھی نہ تھا. (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۱۱۵). ۴۔ **طمطراق یا کرّوفر کرنا.** (فرہنگ آصفیہ؛ مخزن المحاورات).

--- حَق مچانا محاورہ.

۱۔ خدا کا تسلسل سے نام لینا، خدا کے نام کا بہ آواز بلند ورد کرنا، نعرۂ مستانہ لگانا. اور مزید یہ کہ اللہ کی یکتائی کے عقیدے کو وجود کی وحدت (وحدت الوجود) کے خیال میں گھول کر ہُو حق مچائی اور قوالی کی مجلس جمائی. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۳۶۴). ۲۔ **شور و غل برپا کرنا، ہنگامہ کرنا، اُدھم مچانا.**

بُرے کچھ ظرف رکھتے ہیں یہ رندانِ خراباتی
کہ زاہد بے مے و شاہد یونہیں ہُو حق مچاتے ہیں

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱ : ۱۱۳). تمام شب گانے بجانے اور ہُو حق مچانے اور قصہ خوانی اور خوش الحانی میں بسر کرو. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۵۴۷).

ہے صحن بھی دلکشا لق و دق
کچھ لوگ مچا رہے ہیں ہُو حق

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۱۶۸).

خوب ہُو حق مچاتا چلا قافلہ
اونچی تانیں اڑاتا چلا قافلہ

(۱۹۷۲، شعر و شاعری، پوشکن (ترجمہ)، ۱۲۷).

--- حَق مَچنا محاورہ.

شور و غل ہونا، ہنگامہ ہونا.

قمریوں میں جاڑے سے ہُو حق مچی
گو قبا سنجاب کی ہے زیب بر

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۳۹).

ہُو حق تمام وعظ کی مجلس میں مچ گئی
چوکھی شراب ذکرِ شراب طہور تھا

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۵۱). چاروں طرف قہقہے بلند ہوئے، کوئی تالیاں بجاتی تھی ---- کئی منٹ تک ہُو حق مچا رہا. (۱۹۳۶، پریم چند، زاد راہ، ۹۰). کیونکہ فلمی علاقہ تھا، جہاں آئے دن ہُو حق مچا رہتا تھا. (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۰۹).

--- حَق ہو جانا / ہونا ف مر؛ محاورہ.

۱۔ فنا ہو جانا، نیست و نابود ہو جانا، نام و نشان باقی نہ رہنا، مٹ جانا، بالکل تباہ و برباد ہو جانا، خدا کے سوا کچھ باقی نہ رہنا، فنافی اللہ ہو جانا.

لوح و قلم و عرشِ بریں ثابت و مطلق
سب ٹھاٹھ یہ اک آن میں ہوجاوے گا ہُو حق

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۲۰۱). ۲۔ **شور و غل ہونا، ہنگامہ مچنا.** جس صحبت شبینہ میں رات ہی کو ہُو حق ہو رہی تھی اور دنیا کی تمام فکروں کو لات مار کے بادۂ عیش کے جام لنڈھائے جا رہے تھے اسی کا انجام صبح کو جا کے دیکھو. (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۲، ۱ : ۵۷۳). کچھ اور ہُو حق ہو جاتا اور کھیل کود ہنسی مذاق کے بعد تقریب ختم ہو جاتی. (۱۹۵۶، آشفتہ بیانی میری، ۱۴۱). ۳۔ **خاموشی چھا جانا، اُجڑ جانا.** (فرہنگ تلفظ).

--- کا بَن امذ.

سنسان ویران مقام. (مہذب اللغات).

---کا بیابان امذ.
سنسان اور ویران جگہ۔

کچھ بھی رہا نہ یار کے جلوے کے سامنے
میدان حشر ُہو کا بیاباں ہو گیا

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۳۹).

---کا سَماں امذ.
سناٹے کا عالم، ویرانی کی کیفیت، اُجاڑ پن۔

دیکھا ُہو کا ہے باہر ایک سماں
آدمی کا نہیں ہے کوئی نشاں

(۱۹۳۶، جگ بیتی، ۲۶).

---کا عالم امذ.
خوف ناک اور وحشت بھری سنسان جگہ نیز بالکل سناٹا، نہایت تنہائی نیز (تصوف) عالم لاہوت۔

شبِ فرقت میں جو اٹھتی ہیں جگر سے ُہو کیں
یک جہاں مجھ کو نظر آئے ہے عالم ہو کا

(۱۷۹۲، محب، د (ق)، ۳۰). ہو کا عالم، آدھی رات کا وقت ـــــ جوگن جو دیکھتی ہے تو چوطرفہ سناٹا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۲۹). جس طرف دیکھیے سناٹا نظر آتا ہے اور ہو کا عالم ہے. (۱۹۴۲، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۵ : ۴۲۲).

ہو کا عالم ہے یہاں نالہ گروں کے ہوتے
شہر خاموش ہے شوریدہ سروں کے ہوتے

(۱۹۹۰، شاید، ۱۸۹). ہم کنگ سٹریٹ ـــــ پر چلنے لگے. بڑے بڑے محل نما مکان نظر آئے جن کو کرسمس کے لیے سجایا ہوا تھا پر ُہو کا عالم تھا. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۰۴).

---کا عالَم طاری ہو جانا/ہونا محاورہ.
ا۔ بہت خاموشی ہو جانا، سناٹا چھا جانا، ویرانی پھیل جانا. چار طرف ہو کا عالم طاری تھا. (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۶). میں نے غور سے اس آبادی کی طرف دیکھا ـــــ وہاں ہو کا عالم طاری تھا. (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۱۴۱). یہاں تو مغرب ہوتے ہی ہو کا عالم طاری ہو جاتا ہے. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۷۰). **۲۔ سکتہ طاری ہو جانا.** اور پھر ـــــ اہل خانہ پر ہو کا عالم طاری ہو جاتا. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۵۷۵).

---کا عالَم ہونا ف مر؛ محاورہ.
بالکل سناٹا ہونا، ویرانی ہونا. آدھی رات تک تو خیر، آدھی رات کے بعد ہو کا عالم ہوتا ہے۔. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۱۴۹). وہ رات کتنی پیاری تھی، کتنی دلفریب تھی، چاروں طرف سناٹا تھا، صرف چند جھینگر گا رہے تھے ورنہ ہو کا عالم تھا۔. (۱۹۴۳، لہریں، ۴۲). دوپہر کے ایک بجے سے تین یا چار بجے تک "سیئتا" کیا جاتا ـــــ اس دوران میں سڑکیں سنسان ہوتیں اور ہو کا عالم ہوتا۔. (۱۹۸۲، قید مقام سے گزر، ۱۸).

---کا مقام امذ.
ا۔ (تصوف) عالم لاہوت، مرتبۂ ذات، عالم ذاتِ الٰہی، وہ مقام جہاں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔. نہ مقابلہ ہو گا نہ آمنا سامنا، محض ہو کا مقام ہو گا۔. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۸۳). **۲۔ خوف ناک اور وحشت بھری سنسان جگہ، غیر آباد علاقہ؛ دشتِ ویران۔**

وہ ملکِ دل کہ اپنا آباد تھا کبھو کا
سو ہو گیا ہے تجھ بن اب وہ مقام ُہو کا

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۶).

محل تھا اسی کا یہ عشرت سرا
جو ُہو کا مقام اس طرح ہو گیا

(۱۸۰۲، بہار دانش، طپش، ۴۹). دیوان خاص سے نکلے دیوان عام میں گئے وہاں بھی ہو کا مقام نظر آیا. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۳۷۶). چاروں طرف سنسان دور دور تک آبادی کا نام نہ انسان کا نشان، اِس سرے سے اُس سرے تک سناٹا، ہو کا مقام. (۱۹۱۵، سجاد حسین، دھوکا، ۱).

میرے بدن کے روئیں آواز دیں گے ہو کی
صحرا میں گھر ہے میرا گھر ہے مقام ہو کا

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۹۷).

---کا مکان امذ.
رک: ہو کا مقام؛ نہایت سنسان، اُجاڑ اور خوف ناک جگہ، نہایت وحشت ناک مقام۔

نہ جدول رہے گی نہ سرو رواں
گلستاں کو پاویں گے ہو کا مکاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۴۵). اس مملکت کو ویران شہر کو ہو کا مکان بنا دوں اپنے سحر کی قوت دکھا دوں. (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱ : ۳۷). مجھے یہ کوٹھی ہو کا مکان معلوم ہوتی ہے در و دیوار جیسے کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں. (۱۹۱۴، راج دلاری، ۳۶).

---کا مکان ہو جانا/ہونا محاورہ.
کسی جگہ کا بالکل ویران ہو جانا، کسی جگہ پر نہایت سناٹا چھا جانا، نہایت اُجاڑ ہو جانا. مسجد جامع سے راج گھاٹ دروازہ تک، بے مبالغہ ایک صحرا لق و دق ہے، اینٹوں کے ڈھیر جو پڑے ہیں، وہ اگر اُٹھ جائیں تو ہو کا مکان ہو جائے. (۱۸۶۰، خطوط غالب، ۲۹۳).

---کا مَیدان امذ.
ا۔ نہایت وحشت بھری جگہ، خوف ناک جگہ، سنسان جگہ، ویران جگہ. رستہ سنسان تھا اور ہو کا میدان راہ کٹھن تھی اور منزل کڑی۔. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۸). **۲۔ (کنایۃً) حشر کا میدان، محشر.** ایک ہو کا میدان ہے جہاں اعمال و افعال کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں. (۱۹۱۹، شب زندگی، ۱ : ۹).

---کَر دینا ف مر؛ محاورہ۔
سنسان کر دینا، ویران بنا دینا، اُجاڑ دینا نیز نیست و نابود کر دینا۔

تن کی ہستی کو چھو نہ کر دوں تو سہی
میدان ہوا کو ہو نہ کردوں تو سہی

(۱۹۴۷، رباعیات امجد، ۲ : ۴۵).

---کَرنا محاورہ.
ا۔ ڈر کر چیخنا، چیخ کر بھاگ جانا نیز ہو کی آواز نکالنا. (ماخوذ: جامع اللغات). **۲۔ آہ بھرنا، کراہنے کی آواز نکالنا۔**

جہاں پیش از قیامت آبرو زیر و زبر ہو جا
اگر بیتاب ہو کر درد سوں اک بار ہو کیجے

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۹).

اُڑا کر گرد ، مل کر خاک ، نکلا گھر سے پھر باہر
پڑھا یہ بند اور ہُو کر کے نالہ آہ کا مارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱ : ۵).

آدمیت سے جو خارج ہو نہ کر اس سے کلام
بے خبر دیکھ کے دیوانہ کو ہُو کرتے ہیں

(۱۸۹۲، شعور (نوراللغات). **۳۔ نعرۂ مستانہ مارنا، جذب و مستی میں آواز نکالنا۔**

دم میں ہو آئینۂ عالم سیاہ
ایک اگر عاشق قلندر ہُو کرے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۴۴).

بس ایک نعرۂ مستاں دریدہ پیرہنو
کہاں کے طوق و سلاسل بس ایک ہُو کرتے

(۱۹۶۶، درد آشوب، ۱۶۰). **۴۔ سب کچھ نیست و نابود کرنا، فنا کر دینا، حشر برپا کرنا۔**

اِدھر یہ دیر قیامت میں تھی کہ ہُو کرتے
اُدھر سے مغبچے دوڑے سبو سبو کرتے

(۱۹۶۸، غزال و غزل، ۴۱).

--- کھینچنا محاورہ.

نعرۂ مستانہ لگانا نیز آہ بھرنا۔

گاہ دل سے کھینچتے تھے ایک ہُو
جس سے آتی تھی کباب ِ دل کی بو

(۱۸۲۶، معروف، د، ۲۰۷).

--- نِکلنا ف مر؛ محاورہ.

ہو کی آواز نکلنا، نعرۂ مستانہ بلند ہونا۔

کمال ِ نیستی سے دل اگر آگاہ ہو جاتا
زباں سے ہُو نکلتا تن فنا فی اللہ ہو جاتا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۳۷).

--- ہا امث.

۱۔ غُل، شور، غُل غپاڑا، چیخ پکار، چیخم دھاڑ۔

عجب عالم ہوا اس دم کہیں ہو حق کہیں ہو ہا
اسی انبوہ سے جا کر پھر اک مسجد کو جا گھیرا

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۲۴۴). ان دیو صفت افغانوں کی ہُو ہا سے سارا قلعہ لرز رہا تھا قیدیوں ---- کو اپنی عزت اور جان کے لالے پڑے تھے. (۱۹۳۷، واقعات اظفری، (ترجمہ)، ۲۸). **۲۔ ہنسی ٹھٹھے کی آواز، ہاہو.** (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). **۳۔ کبوتروں کے اُڑانے کی آواز.** (جامع اللغات؛ نوراللغات؛ فرہنگ تلفظ). **۴۔ (شاذ) آواز جو گھبراہٹ میں بے ساختہ منھ سے نکلے، ہاو ہُو۔** اچانک گھبراہٹ میں منہ سے نکلنے والی بے ساختہ آواز کے لیے ہندی زبان میں ہا و ہُو کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اسے عام لوگ ہُوہا بھی کہتے ہیں. (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر، ۳۴). [حکایت الصوت].

--- ہا کرنا ف مر.

۱۔ شور و غل مچانا، شور و غل کرنا، چیخ پکار کرنا. اجنبی سیاحوں کی آنکھوں نے دیکھا کہ آدمیوں کا غول چیختا چلاتا ہُو ہا کرتا چلا آ رہا ہے. (۱۹۲۹، آمنہ کا لال، ۱۰۲). **۲۔ قہقہہ لگانا؛ کبوتر اُڑانا.** (علمی اردو لغت؛ گلزار معانی).

--- ہا ہونا ف مر.

شور و غل مچنا، چیخ پکار ہونا۔

بے خطر ڈر سے اب کوئی نہ رہا
اہل میخانہ میں بھی ہے ہُو ہا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۸۰).

--- ہو (--- و مع) امث.

۱۔ قہقہے کی آواز، ٹھٹھے کی آواز (بالعموم ہاہا کے ساتھ مستعمل)؛ رک : ہاہاہُوہُو. سوائے ہاہا ہُوہُو کے اور کسی بات کا سلیقہ نہیں. (۱۹۰۰، ذات شریف، ۶). رات دن کا پینا پلانا ہے اور ہر وقت کی ہاہاہُوہُو. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۱۴۹). **۲۔ پرندوں کو اُڑانے کی آواز۔** طوطے باغ کے پھلوں کو کتنا نقصان پہنچاتے ہیں باغ کے رکھوالے ---- کا ہُوہُو اس کے کوڑے کا کڑاکا اور ڈھیلے کا پھینکنا بند ہوا یہ باغ پر جھپٹے۔ (۱۹۵۶، شیخ نیازی، ۱۱۷). **۳۔ گیدڑ کے بولنے کی آواز۔**

کتے بھی بھونکے بھوں بھوں ، گیدڑ پکارے ہُو ہُو
بھڑوے گدھے بھی رینکے کر اپنی ڈھینچو ڈھینچو

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۸۷). **۴۔ گریہ و زاری کی آواز، آہ، کراہ، ہائے ہائے، رونے کی آواز۔**

بغیر اُلفت کے بیجا تھا مرا رونا ترا ہنسنا
میری ہُو ہُو سے کیا ہوتا تیری ہا ہا سے کیا ہوتا

(۱۸۷۵، شہید دہلوی، د، ۵). **۵۔ وہ آواز جو وحشت یا خوف وغیرہ میں منھ سے نکلے۔**

مین کا ، رنجھا اُربسی آ کے ناچیاں
تو ہاہا و ہُو ہُو نے مندل بجایا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۷۴). خلاف مزاج واقعہ پیش آتا تھا تو ---- میرا چہرہ رونکھا ہو جاتا تھا، دہانہ چڑ جاتا ہُوہُو کی آواز حلق سے نکلنے لگتی۔ (۱۹۱۹، آپ بیتی، (خواجہ حسن نظامی)، ۲۸). مردوں نے نقارے کی چوب پر ہُوہُو کا نعرہ بلند کیا عورتوں نے دھیمے سروں اور یکساں آواز میں کوئی گیت شروع کیا. (۱۹۴۷، زندگی کا میلہ، ۹۳).

وہ شور جیسے بگولوں میں بھوت ہوں رقصاں
وہ قاہ قاہ وہ ہاہا وہ ہونک وہ ہُو ہُو

(۱۹۷۵، حکایت نے، ۲۱). **۶۔ (تصوف) وجد، حال یا سرور کی حالت میں منہ سے نکلنے والی آواز، اللہ کے ذکر میں نکلنے والی آواز۔**

کر لے ہُو ہُو کی کشش مرنے سے پہلے مرجا
ایک ہی ہچکی میں ٹوٹے نہ کہیں تارِ نفس

(۱۹۳۸، بستان تجلیات (غزلیات، نعتیہ، تصوف)، ۴۵). ذکر جبروتی : اللہ کا ذکر، ذکر لاہوتی : ہُوہُو کا ذکر. (۱۹۶۹، سر دلبران، ۱۷۰). جب وہ رب ہے تو سب کچھ وہی ہے ---- ہر طرف نظارہ بھی اور تجلی بھی اور صرف وہی ہے ہُوہُو. (۱۹۸۳، دشت سوس، ۴۵۷). [ہو + ہو (رک)].

--- ہو جانا محاورہ.

سنسان ہو جانا، سناٹا چھا جانا، رونقیں ختم ہو جانا۔

دیکھے وحشت تو رمیدہ ابھی آہو ہو جائے
پڑھ کے نام اپنا جدھر چھو میں کروں ہو ہو جائے

(۱۸۶۷، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر احمد)، ۱ : ۱۳۸).

بزم اغیار ہے ، ڈر ہے نہ خفا تو ہو جائے
ورنہ اک آہ میں کھینچوں تو ابھی ہو ہو جائے

(۱۹۲۸، آخری شمع ،برق (قاضی نجم الدین) ، ۷۰).

---**ہُوکَرنا** ف مر؛ محاورہ.

۱۔ ہلا گلا کرنا، ہنگامہ برپا کرنا، شور و غل کرنا۔

وہ پیاری پیاری آنین اور وہ بھولا بھولا رُخ اس کا
کبھی خوش ہوکے ہوہو کی ، کبھی بولا اہاہاہا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۱۴۴). **۲۔ جانوروں کا بولنا نیز جانوروں کی سی آواز نکالنا.** میاں آزاد تڑ سے بول اٹھے واللہ اچھا غول بیابانی ہے، اب تک تو سیار اور سگ زرد برادر شغال ہی دور دور سے ہو ہو کیا کرتے تھے اب برمھ راکس بھی اسٹیشن پر آنے لگے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱۶). بندروں کے بھدے چہرے لگائے ، نصف ٹانگوں کا پاجامہ اور سیاہ رنگ کا اونچا کرتہ پہنے آدمیوں کو دوڑتے اور ہو ہو کرتے دیکھ کر اب ہنسی آتی ہے مزہ نہیں آتا. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۷۲). ایک دو بار کوئی اُلو قریب ہی سے ہو ہو کر کے بری طرح چیخا۔ (۱۹۷۵، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مارچ ، ۱۱۰). **۳۔ سائیں سائیں کرنا، ہوا کا شور مچانا۔** اس کٹخنے چمار موسم میں ۔۔۔۔ حرام زادی لو کے جھکڑ غاؤں غاؤں اور ہو ہو ، ہو ہو کرتے چلتے ہیں. (۱۹۷۰، یادوں کی برات ، ۷۶). **۴۔ درویش کا نعرۂ مستانہ بلند کرنا۔** ہوا کے شرلاٹے غضب میں آئے ہوئے درویشوں کی طرح ہو ہو کرتے اس پر قہر پھونک رہے تھے ۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان ، ۱۵۶). **۵۔ شور مچانا، چیخم دھاڑ کرنا.** اس نے آہ سرد کھینچ کر ایک چیخ ماری اور ۔۔۔۔ اسی طرح ننگ دھڑنگ ہو ہو کرتا چلا جاتا تھا. (۱۹۲۱، مناقب الحسن رسول نما، ۱۷۳).

---**ہُو ہاہا** (۔۔۔ و مع) امث.

آواز جو گھبراہٹ میں منھ سے نکلے نیز قہقہے کی آواز. جو نوجوان ٹیلیویژن کے ٹرپیرا اشتہاروں کا ہیرو ہو وہ ہوہو ہاہا کرنے والی اَن پڑھ چرواہی سے کیسے متکلم ہو سکتا ہے. (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۲۵). غالباً ہر زبان کے لوگ بھگدڑ اور ہنگامے کے دوران ہو ہو ہاہا قسم کی آوازیں ہی نکالتے ہیں. (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر ، ۳۴). [ہو ہو + ہاہا (رک)].

---**ہُو ہاہا میں بَسَر ہونا** محاورہ.

قہقہوں میں گزر ہونا، ہنسی ٹھٹھے میں وقت گزرنا؛ ہلے گلے میں وقت کٹنا، خوش گپیوں میں بیتنا۔ ہنسی کے مارے سب کے پیٹ میں بل پڑ جاتے ، غرض رات کا بڑا حصہ اسی ہو ہو ہاہا میں بسر ہوتا۔ (۱۹۳۶، ستونتی، ۱).

---**ہُوہُو** (۔۔۔ و مع، و مع) امث.

۱۔ خوشی میں منھ سے نکلنے والی آواز، قہقہے کی آواز. بے شک اب تو مجھے بھی اطمینان ہے (سیٹی بجا کر اور رومال کو زور سے ہلا کر) ہو ہو ہو. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن ، ۴ : ۴۰۶). یہ کالج پروفیسر بھی بھاگ نکلا ، سرپٹ ، ہاہاہا ، ہو ہو ہو ، بھئی کیا زوردار لطیفہ ہے. (۱۹۷۸، فصل گل آئی یا اجل آئی ، ۱۲۹). **۲۔ خوف و وحشت میں منھ سے نکلنے والی آواز.** گاش بھی زخمی بکرے کی طرح چیخ پڑا، باقی سب لوگ ہو ہو ہو اور مارا مارا کی آواز پر گویا اس ناچ پر تال دینے لگے. (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۲۲). [ہو ہو + ہو (رک)].

ہُو (۳) (و مع) م ف.

ہی (رک) **نیز بھی (رک) کی بجائے.** (پلیٹس).

ہُو (۴) (و مع) امذ.

شور؛ افواہ؛ خبر. (پلیٹس).

ہو (مج نیز لین) کلمہ.

کسی کو مخاطب کرنے کا کلمہ ، پکارنے کے لیے کسی شخص کے نام کے بعد مستعمل، سنیے ، میں نے کہا رک : ہوت۔ ایک آدمی نے آکر آواز دی ” ہو“ سائیں، سائیں آؤ مال اتر واؤ۔ (۱۹۵۰، ٹھگ ، ۱ : ۲۶۷). عورتیں گاتے وقت ہو مورے رام راما کی ہو کی ٹیک لگاتی ہیں۔ (۱۹۸۱، اترپردیش کے لوگ گیت ، ۳۷).

---**ہَو** (۔۔۔ ولین) ندائیہ۔.

رک : ہو، **کسی کو متوجہ کرنے کی آواز.** (پلیٹس). [ہو (رک) + ہو، تابع].

ہو (۱) (مج) کلمہ۔.

ہونا (رک) **کا امر نیز بطور فعل امدادی ماضی شرطیہ ، فعل حال احتمالی اور دیگر افعال میں مستعمل۔.**

رہیا ہو کہ دو دہرتے ہنگامہ گرم
پڑی جھوج کی پہلواناں کوں شرم

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸۴). باغ سے لے کر شہر تائیں دو رستہ کسبی تختوں کے اوپر و زمین پر راگ اور نانچ کریں اور بیچ میں ہو سواری چلی جائے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۸).

کیا فرق داغ و گل میں کہ جس گل میں بو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو

(۱۷۸۴، درد، د، ۶۲).

دن گزرتا ہے مجھے فکر ہی میں تا کیا ہو
رات جاتی ہے اسی غم میں کہ فردا کیا ہو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۵۱).

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو ، تو کیونکر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا ، پھر کہو ، تو کیونکر ہو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۷).

مری توبہ نہ ٹوٹے کس طرح ہو جبکہ اے زاہد
سمن بر ، سرو قامت ، غنچہ لب ، نازک بدن ، ساقی

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۰۰).

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۱۹).

کچھ عہد وفا وصل کا اقرار نہیں ہے
ہر روز نہیں ہو ، تو کسی روز نہیں ہو

(۱۹۱۹، درشہوار بیخود، ۱۷).

کل ہوا جو بھی اسے کوئی کہاں تک روئے
کل جو ہونا ہے وہ ہوجائے گا ہولینے دو

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۱۸۸). خیر جو بھی ان کی اصل ہو، تھے وہ اپنی وضع کے لوگ، آن پر مرمٹنے والے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۱۱). [پ : # س : #].

---**آنا** ف مر.

۱۔ کسی جگہ پھیرا لگا کر آنا، کہیں جاکر واپس پلٹ آنا، کسی سے مل کر آنا۔

کیا کہیے کچھ بن نہیں آتی جنگل جنگل ہو آئے
چھانہہ میں جاکر پھولوں کی ہم عشق و جنوں کو رو لائے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۱۴). خدا جانے کتنے مہمان گھر میں آ بھرے ہوں گے ---- آج پوری ناک کٹ جائے گی لاؤ خالہ کے پاس اور ہو آؤں۔ (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۱۳). بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو میں نے کہا چلو آپ کے پاس ہو آؤں سارے گاؤں میں صرف آپ ہی ہیں جو پڑھے لکھوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۴۶). عزیزہ قرۃ العین ---- اچھا تو تم ایران بھی ہو آئیں اور کس سے ملیں۔ (۱۹۷۱، دامان باغباں، ۴۵۱).

آؤ ہم خود ہی در یار سے ہو آتے ہیں
یہ جو پیغام ہے قاصد کی زبانی کم ہے

(۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۹۰). **۲۔ سچ ہونا (قدیم)**۔ آدمی عاجز ہو کر کا کلوت تی پوچھنے جاتا، انو کا بول کدہیں ہو آتا کدہیں نیں ہو آتا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۳۱). **۳۔ رک: ہوتا آنا؛ ہمیشہ سے ایسا ہونا، واقع ہونا، ہونا۔**

کب تک مرے مرنے کا صدمہ یاروں کو مرے تڑپائے گا
دنیا میں یہی ہو آیا ہے جو آئے گا وہ جائے گا

(۱۹۳۲، اعجاز نوح، ۴۱). **۴۔ راس آنا، مناسب ہونا، موافق ہونا۔**

محبت کتے ہے سو رُسوائی ہے
یو رُسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴۳). **۵۔ ہو جانا، چھا جانا (بادل، اندھیرا وغیرہ)**. ان سے پیشتر ایسی ٹڈی نہ آتی تھی نہ ان کے بعد پھر آوے گی کہ روئے زمین ان سے چھپ گیا ایسا کہ اندھیرا ہو آیا۔ (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ)، ۲۴۷).

---**بیٹھنا** محاورہ.

۱۔ بیٹھ جانا، ایک طرف بیٹھ جانا، کسی جگہ جم کر بیٹھ جانا۔ پہلا درویش وزانو ہو بیٹھا اور اپنی سیر کا قصہ ---- کہنے لگا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۹). بصورت حضرت سلیمانؑ آیا اور بولا، میری انگشتری لا، امینہ نے حوالے کی، وہ انگوٹھی پہن تخت سلیمانؑ پر ہو بیٹھا۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱: ۲۴۷). رحمٰن بخش جو چار برس کا تھا، وہاں آ گیا اور سلام کرکے جہاں آرا کی گود میں ہو بیٹھا۔ (۱۸۶۸، رسوم ہند، ۲۷۵). ایک جھوپڑی کے پیچھے پولیوں کے ڈھیر میں جھپ کر ہو بیٹھا۔ (۱۹۰۱، زلفی، ۴۳). انھوں نے بھی ایک انداز خاص سے اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر ہو بیٹھے۔ (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالا، ۵۲).

ساری محفل سے دور ہو بیٹھے
بیٹھے بیٹھے کسی کے ہو بیٹھے

(۱۹۷۰، عکسِ فریادی، ۶۹). **۲۔ (i) ہو جانا، بن جانا۔**

ساری محفل سے دور ہو بیٹھے
بیٹھے بیٹھے کسی کے ہو بیٹھے

(۱۹۷۰، عکسِ فریادی، ۶۹).

تجھ سے بچھڑے تو تری یاد کے ہو بیٹھے ہیں
آشیاں چھوڑ کے صیّاد کے ہو بیٹھے ہیں

(۱۹۹۲، روشنی کا سفر، ۸۵). **(ii) دعویٰ کرنا، نمود کرنا۔** (مخزن المحاورات). **۳۔ رک: اتر آنا: آمادہ ہو جانا، تیار ہو جانا۔** وہ کتب خانے سے کتابیں نکال کر اس پر بحث کرنے کے لیے ہو بیٹھتا ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۷۴). **۴۔ (عور) حیض سے ہونا، حائض ہو جانا، میلے سر سے ہو جانا، کپڑوں سے ہو جانا۔** (فرہنگ آصفیہ، جامع اللغات). **۵۔ کسی شخص سے نکال کر لینا۔** (جامع اللغات؛ نور اللغات).

---**پڑنا** محاورہ.

۱۔ جھگڑا ہو جانا، دفعتہً تکرار ہو جانا، لڑاء ہونا۔

حسینوں کو بُرا کہتا ہے ناصح
انھیں باتوں پہ مجھ سے ہو پڑی ہے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۲۰).

نصرت سے اکثر کھیل کھیل میں ہو پڑتی ہے تو برابر آپ کا ڈراوا
دیتا ہے

(۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۷۵). **۲۔ ہو جانا نیز واقع ہونا۔** والے بات کتے اثر چڑتا آدمی بے ہوش ہو پڑتا ---- لہو کو آتا جوش، یو عالم سب فراموش۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۵۴). سورج کی گرمی سے کھیتیاں جل جاتیں، آدمی جلنے لگتے جینا مشکل ہو پڑتا۔ (۱۸۷۶، تفسیر مرادیہ، ۱۸). اُمراء ---- کے ہاں جہالت ایک طرح کا استغنا ہے چونکہ یہ حسن اتفاق ایسے ہو پڑے ---- اس لیے علم ان کے لیے ایک بیکار سی چیز ہے۔ (۱۹۰۲، افادات مہدی، ۷۱). **۳۔ سرزد ہونا، عمل میں آنا۔**

ہر طرف سے جب بڑھیں ناچاریاں
ہو پڑیں مجھ سے بھی نیکو کاریاں

(۱۹۵۵، کلیات رزمی، ۹۱). **۴۔ آنا، قیامت کا آنا۔** جب ہو پڑے، ہو پڑنے والی، نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۲۶۳). **۵۔ پیدا ہو جانا۔** کوئی دختر باکرہ جو اوس عورت کی ہم نام ہو اوسکو پکارے ---- اس وقت بچہ آواز سنے گا اور خدائے عزوجل کے حکم سے ہو پڑے گا۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۸۳).

---**تو ہو** فقرہ.

(کلمہ تخصیص) کسی کام کا آخرہ چارۂ کار بتانے کے لیے مستعمل، اور کوئی صورت نہیں، اس طرح نہ ہو تو پھر نہ ہوگا، شاید امکان ہے کہ ہو۔

رات اک بگڑی ہوئی تھی میکدہ میں رہن مے
ذوق وہ تیری ہی دستارِ فضیلت ہو تو ہو

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۵۳).

علام ہے بے خودی کا ازل سے اگر یہی
دیوانہ تیرا حشر میں ہشیار ہو تو ہو

(۱۸۹۲، وحید الہ آبادی، انتخاب، ۱۱۰). اس کی ضرورت خاص قومی جلسوں میں ہو تو ہو ورنہ نہیں۔ (۱۹۲۰، بیوی کی تربیت، ۹۹). خدا سے دعا کریں کہ زمانہ مخالف ہو تو خدا مخالف نہ ہو، اقطع نے نیک نیتی سے کہا۔ (۱۹۸۳، دش سوس، ۳۱۷).

---**جاسکنا** محاورہ (شاذ).

ہو سکنا، بن سکنا۔ اس قدر آپ کے کرامات اور خرق عادات ہیں کہ ان کے لکھنے سے کتاب جسیم اور ضخیم ہو جاسکتی ہے۔ (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ)، ۳).

---**جانا** ف مر؛ محاورہ.

۱۔ کام بن جانا، کام پورا ہو جانا، تکمیل کو پہنچ جانا، عمل میں آنا۔

مطلب دل بے طلب ہوجائے گا
جب خدا چاہے گا سب ہو جائے گا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۷۲). انہوں نے کیا نہیں ان سے ہوگیا لیکن میں ادیب کو اتنا حقیر نہیں سمجھتا. (۱۹۶۲، میزان، ۱۷). **۲۔ آکر چلا جانا، مل جانا، ہو کر چلا جانا، مل کر چلا جانا.**

کچھ ہے خبر تجھے بھی کہ اُٹھ اُٹھ کے رات کو
عاشق تری گلی میں کئی بار ہوگیا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۶).

وہ اک روش سے کھولے ہوئے بال ہوگیا
سنبل چمن کا مفت میں پامال ہوگیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸).

اے قیامت نہ آئیو جب تک
وہ مری گور پر نہ ہوجائے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۵۲). شب جو میری قبر پر وہ ماہ پارا ہوگیا سنگ تربت کا مری سنگِ ستارا ہوگیا. (۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۳۹). اگر ممکن ہو تو ایک دو روز کے لیے پانی پت بھی ہو جاؤ. (۱۹۰۸، مکتوبات حالی، ۲ : ۴۲۳).

کوئی کہتا ہے مرتے دم نظر میں پھر نے والے سے
ارے او جانے والے پھر ادھر اک بار ہو جانا

(۱۹۴۰، بیخود موہانی، ک، ۵). **۳۔ (i) واقع ہونا، عمل میں آنا، پیش آنا.**

طاقت و صبر و خرد سب چل بسے میں کیا کہوں
ایک نہ آنے سے ترے جرآت یہ کیا کیا ہو گیا

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۹۲). خبردار نے ـــــ بہادر خاں سے کہا کہ اب تم جاؤ، وہ آگے گیا دیکھے تو دشمن دست و گریبان ہے، جاتے ہی چھری کٹاری ہوگیا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۲۴۷).

صبر و قرار و ہوش گئے دل بھی کھو گیا
جو کچھ مرے نصیب کا ہونا تھا ہوگیا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۶). **(ii) بن جانا.**

ضروری ہے کہ بچے بھی ہوں صوبوں کے تناسب سے
جو یہ ہوتا تو ہر شہری بلند اقبال ہو جاتا

(۱۹۹۹، لقمہء شر، ۱۰۴). **۴۔ ختم ہو جانا (کسی کام یا چیز کا)، تمام ہو جانا، بھر جانا.**

آکر شب وصال مری موت ہوگئی
روزِ وصال جا کے گیا وقت ہوگیا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۷). زبان جاننے والوں کا فرض ہے کہ وہ نامناسب، غیر ضروری مصنوعی بھونڈے اور لاعلمی یا لاپروائی کی بنا پر درآمد یا اختراع کیے ہوئے الفاظ و مصطلحات کی مخالفت کریں، اگر وہ واقعی غیر ضروری اور کمزور ہیں تو وہ واماندۂ راہ ہو جائیں گے. (۲۰۰۳، لغات روزمرہ، ۱۷). **۵۔ لڑائی ہو جانا، جھگڑا ہو جانا.**

رقیبوں سے بے طرح اٹھکیلیاں ہیں
کہیں ہو نہ جائے ہماری تمہاری

(۱۹۰۶، تیرو نشتر، ۶۷). **۶۔ جھڑ جانا، منزل ہو جانا، انزال کو پہنچ جانا.**

آپ کے زانو پہ سر رکھ کے میں سو جاتی تھی
مجھ سے کرتے تھے مساس ایسا کہ ہو جاتی تھی

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲۸۰). **۷۔ مر جانا.**

جب یہ سنا کہ ہوگیا اچھا مریض عشق
بولے وہ ہاتھ مار کے زانو پہ ہوگیا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۷). **۸۔ (روپیہ وغیرہ) صرف میں آجانا، خرچ ہو جانا.** (ماخوذ : جامع اللغات). **۹۔ (i) (قرض وغیرہ) ذمے چڑھ جانا.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **(ii) (کچھ) لائق ہو جانا، قابل ہو جانا، سیکھ لینا، کوئی کام جان جانا؛ بھوت پریت کا اثر ہو جانا، جھپیٹا ہو جانا، نظر گزر ہو جانا، آسیب کا خلل ہو جانا.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **(iii) بھلا برا اثر ہونا، کچھ لاحق ہونا (عارضہ وغیرہ).**

مت اچھالو پھول کو کچھ دشمنوں کو ہو نہ جائے
میرا جی ڈرتا ہے نازک ہے کلائی آپ کی

(۱۸۰۰، دیوان ریختہ (مائکروفلم)، ۱۳۷). **۱۰۔ (i) (زمانہ، وقت وغیرہ) گزر جانا، بیت جانا.**

خود فروشی شوق سے کر سرفروشوں کے حضور
عہد اب تیرا ہے یوسف کا زمانا ہوگیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۲۳). **(ii) وجود میں آنا، پیدا ہونا، بن جانا.** ہوتا سب خدا کا بھاتا، ہوکنے میں ہو جاتا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲).

وہی واجب و خالق ممکنات
کہا اُس نے کن ہوگئی کائنات

(۱۸۳۴، مثنوی ناسخ، ۲۵).

یوں تن خاکی میں دل روشن ہمارا ہوگیا
جس طرح پانی کوئیں کی تہ میں تارا ہوگیا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۵۵).

ضعف سے، گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۶). وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا ـــــ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے. (۱۹۱۱، القرآن الحکیم (ترجمہ)، احمد رضا خان بریلوی، ۱۱۷).

حاصل گریہ ہے سامان قضا ہو جانا
قطرے قطرے سے ٹپکتا ہے فنا ہو جانا

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۷).

کوئی مل خوبی قسمت سے مل جائے اگر ہم کو
تو ہوجائیں گے ہم عزت مآب آہستہ آہستہ

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۲۰۸). **(iii) پیش آنا، در پیش ہونا، ظاہر ہونا.**

کل ہوا جو بھی اسے کوئی کہاں تک روئے
کل جو ہونا ہے وہ ہو جائے گا ہو لینے دو

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۱۸۸). **۱۱۔ (کام) نکل جانا.** (جامع اللغات). **۱۲۔ (کسی شے کا) تیار ہونا، (کھانا وغیرہ) پک جانا.** نوکروں کو آواز دے کر جگایا کہ پانی وضو اور منہ ہاتھ دھونے کو گرم کریں جب پانی ہوگیا تو آفتابہ بھر کر ـــــ رکھ دیا. (۱۹۲۳، اہل محلّہ اور نااہل پڑوسی، ۸). اُن کو نرم آنچ پر بھونیں کہ اوپر سے وہ مائل بہ سیاہی ہو جائیں ـــــ اگر اوپر کے رنگ کے موافق اندر کا بھی رنگ ہوگیا ہے تو ہوگئے ورنہ اور بھونیں. (۱۹۳۰، جامع الفنون (ترجمہ)، ۲ : ۹۴). **۱۳۔ طلوع ہو جانا؛ نکل آنا، دکھائی دے**

جانا. (فرہنگ آصفیہ). **۱۴۔ ولادت ہو جانا، پیدائش ہونا، لڑکے یا لڑکی کا پیدا ہونا۔** دو بچے لڑکی کے ہاں ہوگئے وہ اپنے بچوں کو سنبھالتی ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۲۳).

--- جو فقرہ.

رک: ہوجیو، ہو، ہونا.

دشمن نہ کدورت سے مرے سامنے ہو جو
تلوار کے لڑنے کو مرے کیجو حوالا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۶).

--- جو ہو فقرہ.

خواہ کچھ بھی ہو، پروا نہیں، دیکھی جائے گی۔ اچھا مائی، ناریل ہو یا بدریا ہو جو ہو ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (ترقی اُردو بیورو دہلی، ۳: ۲۳۹)).

--- جے فقرہ.

رک: ہوجیے؛ بجائے ہوں، ہوجائے (احتراماً مستعمل)۔

تو بھی رونے کو بُلا دل ہے ہمارا بھی بھرا
ہوجے اے ابر بیابان میں گریاں یک جا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۳).

--- جیو امر؛ دعائیہ کلمہ۔

ا۔ خدا کرے کہ ہو جائے۔ یرحمک اللہ یعنی رحمت خدا کی ہوجیو اوپر تیرے۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۷۵۴).

گزرا بنائے چرخ سے نالہ پگاہ کا
خانہ خراب ہو جیو اس دل کی چاہ کا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۲).

کھینچتے ہیں ہجر کا ناحق عذاب
ہو جیو یہ خانۂ ہستی خراب

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۹۰). خدا تم کو زندہ سلامت رکھیو، صد بست و سال کی عمر ہو جیو ۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، مولوی عبدالحق، ۱۳۰). **۲۔ ہو، ہونا نیز ہوں کی جگہ، ہوجائے، بن جائے۔**

حسن کا تخت تجھوں میموں ہو جیو
مکھ ترا ماہ و سال لالہ گوں ہو جیو

(۱۷۰۷، ولی، ک (ضمیمۂ اول)، ۲۲). بارہا ہم نے کہا ہے کہ ----- کسی بات کے متعرض نہ ہو جیو، خلاف معمول یہ بے ادبی کرنی کیا لازم ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۴۶).

خوشی کرتا ہے کیسی لے کے خنجر دست نازک میں
الٰہی تو نگہباں ہو جیو بازوے قاتل کا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۱۳).

--- جیئے / جیے فقرہ.

بجائے ہوں، ہوجائے (احتراماً مستعمل)۔ اختر سعید سے یہ فرمایا کہ یہ کب دن ڈھلے اور شام ہو کہ سوار ہوجیے --- کشتیوں پر سوار ہو کر سیر چاندنی کی کیجیے۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۸). ایک ساعت ادھر مخاطب ہوجیے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۲۱۰). آپ باہر آن کر میرے مہمان ایک دن ہوجیئے مجھے مواجہ میں کچھ باتیں کہنی ہیں ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۷۵). سرور کے قلم سے شاہی قافلے اور جلوس کا نظارہ بھی کیجیے اور لطف اندوز ہوجیئے۔ (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا، ۱۷۴).

--- جیے گا فقرہ.

رک: ہوجیے. (جامع اللغات).

--- چالاک، شکّر ہو خاک کہاوت.

ہمت کر اور محنت کر پھر مٹی بھی شکّر ہے، محنت سے حالات سنور جاتے ہیں. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- چُکا (الف) کلمۂ طنز.

ا۔ نہیں ہونے کا، ہاتھ اٹھاؤ، ہاتھ دھو بیٹھو، صبر کرو۔

توبہ کا پاس رند سے آشام ہو چکا
بس ہو چکا تقدسِ اسلام ہو چکا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۳۳). **۲۔ مرتبے سے گر گیا، مرتبے کو کھو بیٹھا.** (دریائے لطافت).

--- چُکا کلمۂ طنز۔ (ب) ماضی.

ا۔ ہوگیا، تمام ہوگیا، گزر چکا۔

ہمارا دور ہو چکا ، زمانہ اب گیا بدل
جہاں کا وہ چلن نہیں ، فلک کی وہ ادا نہیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲: ۳۱). **۲۔ مر گیا، گزر گیا، دم دے دیا۔**

قاصد اگر اُس گلی میں جاوے
کہیو کہ غلام ہو چکا اب

(۱۸۲۴، مصحفی، ک، ۱: ۱۳۴).

کل جو اک داغ حزیں مشہور تھا
آج وہ بیمارِ غم بس ہو چکا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۳).

--- چُکنا ف مر؛ محاورہ۔

ا۔ (i) ختم ہو جانا، تمام ہو جانا نیز خرچ ہو جانا، صرف ہو جانا (کسی چیز کا)۔ باتیں ہو رہی تھیں جو چراغ کا تیل ہو چکا اور روشنی مدھم ہوتی چلی ۔ (۱۸۳۴، سیر عشرت، ۴۷). ساری ساری رات چراغ جلتا رہتا تھا، اس رات خدا جانے ہوا سے گل ہوگیا یا تیل ہو چکا، غرض اندھیرا گھپ پڑا تھا۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۳). اپنا تہمد پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں کے مونہہ بند کر دیے مگر ابھی دو سوراخ باقی تھے کہ تہمد ہو چکا۔ (۱۹۰۷، اجتہاد، ۱۱۵). **(ii) ختم ہو جانا، گزر جانا (دور یا زمانہ وغیرہ)۔**

اس سن میں شوخیاں نہیں زیبا شباب کی
اب گرمیاں نہ کیجئے وہ ہنگام ہو چکا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۳۳). **(iii)۔ بیت جانا (موسم وغیرہ کا)۔**

دگنا قفس سے رنج ہوا صحن باغ میں
چھوٹے جو ہم تو موسم گلزار ہو چکا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۹). **۲۔ مر جانا، دم نکل جانا، راہی ملک بقا ہو جانا، دنیا سے گزر جانا۔**

اچھا نہیں ہے میر کا احوال ان دنوں
غالب کہ ہو چکے گا یہ بیمار آج کل

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۴).

تسلی دم واپسیں ہو چکی
ہمیں ہو چکے جب نہیں ہو چکی

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۵۷). کوئی کوئی اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ باتیں کرتے کرتے پھونک نکل گئی اور ہو چکے۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۵۶).

اپنی ہی عمر نے نہ وفا کی وہ کیا کریں
ہم ہو چکے تو ان کو ہماری خبر گئی

(۱۹۲۲، کلام جوہر (محمد علی)، ۱۰۴). بڑھیا نے اس وقت کہا کہ بس میں تو ہو چکی، اور واقعی چند روز بعد ہی دنیا سے چل بسی۔ (۱۹۴۶، معاشیات قومی، ج). **۳۔ پیش آنا، واقع ہو جانا، کیا جا چکنا۔**

افسوس مرے مُردے پر اتنا نہ کر کہ اب
پچھتانا یوں ہی سا ہے جو ہونا تھا ہو چکا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۷).

آؤ مل جاؤ، مسکرا کے گلے
ہو چکا جو عتاب ہونا تھا

(۱۹۳۴، شعلۂ طور، ۴). معاف کیجئے میری شادی ہو چکی ہے۔ (۱۹۵۵، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۷۳). **۵۔ نمودار ہونا، نکل آنا، ظاہر ہونا۔**

صدمے شب فراق کے کب تک اٹھایئے
اب ہم ہی مر چکیں کہیں یا صبح ہو چکے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۹۶).

ہو چکی شام مگر خالدہ اسکول سے اب تک نہیں واپس آئی
وسوسے مجھ کو پریشان کیے دیتے ہیں

(۱۹۸۹، کلیات احمد فراز (مرے خواب ریزہ ریزہ)، ۷۰۳). **۶۔ (i) لڑائی ہونا.** (جامع اللغات). **(ii) ہو جانا، ہونا۔**

ناصح میں دین و دل کے تئیں اب تو کھو چکا
حاصل نصیحتوں سے جو ہونا تھا ہو چکا

(۱۷۸۴، درد، د، ۳۷).

میں ہاتھ جوڑتا ہوں بڑی دیر سے حضور
لگ جایئے گلے سے اب انکار ہو چکا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۸).

ہمسائے میں مکان ملا بھی تو کیا حصول
بند اونکے گھر کا روزن دیوار ہو چکا

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۶).

ہجر میں دل کی سزا اے میرے جانی ہو چکی
ملیے اب بہر خدا نامہربانی ہو چکی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۱۸۴).

خطابت سربزانو ہو چکی ہے
حمیت حاکموں کو رو چکی ہے

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۸۹). مغل حکومت کا خاتمہ اسی وقت ہو چکا تھا جب اورنگ زیب کے انتقال کے ستر سال کے اندر اندر مرہٹے دلی کے لال قلعہ پر قابض ہو چکے تھے۔ (۲۰۰۴، غالب اور آج کا شعور، ۱۱). **(ii) وارد ہونا، واقع ہونا، آنا (قیامت وغیرہ کا).**

ہو چکے حشر کہیں قصہ ہو یک سو اپنا
پھیرے خورشید جہاں تاب ادھر رو اپنا

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۸).

ہوچکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲: ۲۳۷). **۷۔ بن جانا، بن چکنا، بن لینا۔**

کیا کھائیں اب وفا میں ہم ایمان کی قسم
جب تار سبحہ رشتۂ زنار ہو چکا

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۶). تم تو اب اللہ رکھے پڑھے لکھے اتنے بڑے اور سیانے ہو چکے ہو۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۵). **۸۔ کیا جا چکنا، کر لینا، کر چکنا۔**

ملتا ہے امتحان وفا میں مزا ہنوز
ناظم اگرچہ تجربہ سو بار ہو چکا

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۶). پھر مونڈھوں سے بخیہ شروع ہوا، ہو چکا تو چکوتیوں پر کیا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۲). بعض ناقدین کا خیال ہے کہ اس بارے میں جو کچھ لائق تحریر تھا وہ سب قلمبند ہو چکا ہے۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۱۱). **۹۔ پہنچ جانا، لگ بھگ ہو جانا، کنارے پہنچ جانا۔**

میں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا
تم وقت پہ آ پہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۵۶). **۱۰۔ پک جانا، تیار ہو جانا۔** آم نے رنگ پکڑا اور کویل آئی، آم ہو چکتے ہیں تو یہ اور ملکوں میں چلی جاتی ہے۔ (۱۸۶۹، اردو کی پہلی کتاب، آزاد (محمد حسین)، ۲: ۵۳).

---یلی (ی مج) لاحقہ.

اسم کے آخر میں آکر نسبت اور اسمیت کے معنی دیتا ہے. ادھیلی یا دھیلی، ہتھیلی، بہنیلی وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۲).

---چکی فقرہ.

(طنزاً) نہیں ہو سکتی۔

دیکھ کر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے
شکل یہ پریوں کی یہ حوروں کی صورت ہوچکی

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۹۹).

---چلنا محاورہ.

۱۔ شروع ہونا، ہونے کا آغاز ہونا، کسی کام کی ابتدا ہونا یا ہونے لگنا۔ آگے موت باقی ہے، سو اس کا بھی پیغام آیا کہ سیاہ بال سفید ہو چلے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۲). اب جس طرح اس ملک میں علم کی تحصیل ہونے لگی ہے اسی طرح راستی اور دیانت کی بھی ترقی ہو چلی ہے۔ (۱۸۵۹، مرآت الصدق، ۲). مرشد قلی کے بعد اس کے خاندان کے دو افراد یکے بعد دیگرے صوبیدار بنے، لیکن ان کے زمانے میں حالات خراب ہو چلے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۳۸۳). ہم نے خوف زدہ ہو کر ان کو دیکھا، ان کی آنکھوں میں موجود وحشت مزید بھیانک سی ہو چلی تھی۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۲۴۰). **۲۔ ہو جانا، بن جانا؛ ہوچکنا۔** اب یہ جھگڑا ہندی، اُردو کا نہیں رہا بلکہ ہندستانی

سنسکرت کا ہو چلا ہے۔ (۱۹۳۶، خطبات عبدالحق، ۸۲)۔ انہیں احساس ہو چلا ہے کہ اب ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۲۹)۔

جیسے افکار ہو چلیں مفلوج
جیسے جذبات ہو گئے ہوں شل

(۱۹۹۲، روشنی کا سفر، ۱۲۳)۔ **۳۔ بہت سا ہو جانا۔** (جامع اللغات)۔ **۴۔ (i) قریب الاختتام ہونا، تقریباً ختم ہو جانا۔** سر کا تیل ایک کپی میں لیتے آنا، ہے تو مگر ہو چلا ہے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرح دار لونڈی، ۱۲۳)۔ **(ii) اُجڑنے کا آغاز ہونا، برباد ہونا شروع ہونا۔** جب ابابیل نے دیکھا کہ درخت ہو چلا تب اپنے جی میں اس نے کہا کہ اب یہاں رہنا ــــ عقل سے باہر ہے۔ (۱۸۴۵، جوہر اخلاق، ۳۲)۔ **۵۔ بننا، کسی سانچے یا صورت میں ڈھلنا۔**

نشاں اشک خونیں کے اُڑتے چلے ہیں
خزاں ہو چلی ہے بہارِ گریباں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۲۵)۔

---رَہنا محاورہ۔

ا۔ ہونا، ہو جانا نیز وابستہ ہو جانا۔ پاس اُس کے جاکے کھڑا ہو رہتا ہے، وہ عورت پوچھتی ہے کہ تیں اس جنگل میں آیا ہے سو کون ہے۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز و دلبر، ۶۴)۔

کرتے ہو برباد اپنی خاکساری کیوں ظفرؔ
اس کی خاکِ در غبار اس کی گلی کے ہو رہو

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۹۴)۔

شوق نظارہ ٹھہرنے نہیں دیتا گھر میں
روز اُس کوچہ میں ہو رہتے ہیں چکر دو چار

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۱۷۱)۔ خان قلی نے اُتر کر اپنا گھوڑا پیش کیا، بابر اپنے گھوڑے سے کود کر اس پر سوار ہو رہا۔ (۱۸۹۰، رسالہ حسن، جولائی، ۳ : ۸)۔

مذہب کے جو ہو رہیں تو سرکار کا خوف
مذہب سے اگر پھریں تو پھٹکار کا خوف

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۴۰۷)۔ مرزا صاحب کی طبیعت کا عجب حال تھا جس کام میں لگ جاتے تھے بس اس کے ہو رہتے تھے۔ (۱۹۵۲، لکھنؤیات ادیب، ۳۰۴)۔ آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ صرف ایک کام کے ہو رہیں گے۔ (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین، ۷۴)۔ **۲۔ کہیں رہ پڑنا، مستقلاً گھر بنا لینا، بس جانا۔**

دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو اے مومن
ہو رہے وہیں کے ہم جی لگا جہاں اپنا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۶)۔ آدمی کو چاہیے کہ کسی ایک جگہ کا ہو رہے، چلے پھرے اپنے ٹھکانے آلگے۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۹۰)۔

وہ دل میں آ کے نکلتے نہیں کبھی دل سے
وہیں کے ہو رہے دم بھر جہاں قیام کیا

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۹)۔ دادا ملازمت کی تلاش میں پٹیالہ آیا تو وہیں کا ہو رہا۔ (۱۹۵۵، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۷۴)۔ حمید نسیم کا جوہر ہی ایسا تھا کہ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ ایک ہی آستانے کے ہو رہیں۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۳)۔ **۳۔ کسی کا ہو جانا (عموماً ہمیشہ کے لیے)۔**

سچ تو یوں ہے آپ ہم سے آشنائی کر رکھو
یا ہمارے ہو رہو یا ہم کو اپنا کر رکھو

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۰۷)۔

دوست اچھے ہو تو پوری دوستی کے ہو رہو
یا کسی کو کر رکھو تم یا کسی کے ہو رہو

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۹۴)۔ آخر وہ بھی انہیں کی ہو رہیں ساری عمر اسی گھر میں کاٹ دی۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱ : ۲۸)۔

نظر مہر نہیں ایک کی بھی دل پہ مرے
ہو رہے آہ یہ تقدیر کا مارا کس کا

(۱۹۲۷، شاد (عظیم آبادی)، میخانۂ الہام، ۷۰)۔ کسی ایک کے ہو رہنے کا تصور ہی اس کے لیے عذاب ناک تھا۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۶۸)۔ **۴۔ مستقل طور پر طرف دار ہو جانا، ساتھی ہو جانا۔**

جاتے ہو یارو مرے ہو کر طرف دار اس کے پاس
پر ہمیں ایسا نہ ہو تم بھی اسی کے ہو رہو

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۹۴)۔ بیوی میں کوئی ایسا جوہر نہ پایا جو سب کو چھوڑ کر اسی کا ہو رہتا۔ (۱۸۷۴، مجالس النسا، ۱ : ۱۱)۔ اسے چیچہ بازی کے تمام گُر آتے تھے، وہ مختلف پروڈکشنز میں رہا جس کے ساتھ کام کرتا بس اسی کا ہو رہتا۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۶۴)۔ **۵۔ کسی کام کا رفتہ رفتہ ہو جانا یا واقع ہونا۔**

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۱)۔ **۶۔ پہنچ جانا، آناً فاناً کسی محفوظ مقام پر پہنچ جانا۔** انہوں نے ایک عجیب دلربا شوخی کے ساتھ طرارہ بھرا تو کوٹھے پر ہو رہیں۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۶)۔ میں نے ہزار روکنے کی کوشش کی مگر ایک نہ سنی اور لپک کے باورچی خانہ میں ہو رہی۔ (۱۹۵۴، یوسف و نجمہ، ۱۷۰)۔ **۷۔ جاری ہونا۔** چار پانچ روز سے بلغم کے ساتھ کچھ خون کی آمیزش ہے، علاج ہو رہا ہے، لیکن بظاہر کوئی امید نہیں۔ (۱۹۳۱، خطوط ماجدی، ۳۶)۔ جس سادگی اور سہل ممتنع کا حامل غالب کا شعر ہے، اسے اتنی ہی سادگی اور روانی سے تضمین کیا ہے اور شرح بھی بخوبی ہو رہی ہے۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۳۰)۔ **۸۔ بُری طرح منہمک ہونا، پورا وقت صرف کرنا۔** کتاب کا مطالعہ جو بالاتفاق ایک نہایت مفید اور عمدہ مشغلہ ہے بعضے لوگ اسی کے ہو رہتے ہیں۔ (۱۹۰۱، مقالات حالی، ۲ : ۱۷۹)۔ **۹۔ ڈھیر ہو جانا، گر پڑنا۔** کیا دیکھتے ہیں کہ ــــ ایک شخص چور کو لیے کھڑا ہے اور چو طرفہ سے بے بھاؤ کی پڑ رہی ہیں ایک نے تڑ سے چپت جمائی، دوسرے نے ٹیپ رسید کی اور بغلی ڈوب کر وہ ہو رہا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۸)۔ **۱۰۔ حاصل ہونا، جمع ہونا (مال وغیرہ)۔** بارے شکر خدا کا تم سلامت رہے، مال بہتیرا پھر ہو رہے گا۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۳۵)۔

---رَہناں محاورہ (قدیم)۔

رک : ہو رہنا؛ کسی کا ہو جانا۔

یا تو گلزار آپ ہو جاناں
یا کسی گلبدن کے ہو رہناں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۵)۔

---رَہیا تھا فقرہ (قدیم)۔

ہو چکا تھا۔

اے معانی توں دعا تھے ہو رہیا تھا نا امید
تج دعا با مدعا ہے کر محمد ﷺ نمنے راج

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۹۲).

--- سکنا فقرہ۔

ہونا؛ موقع ملنا، ممکن ہونا، امکان میں ہونا؛ کر سکنا۔

تو اپنے دل سے غیر کی الفت نہ کھو سکا
میں چاہوں اور کو تو یہ مجھ سے نہ ہو سکا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۵).

میں رنج عشق کھینچے بہت ناتواں ہوا
مرنا تمام ہو نہ سکا نیم جاں ہوا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۴۷).

جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی
لکھ دیجیو یارب اُسے قسمت میں عدو کی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۸).

مژگاں سے رکیں اشک رواں ہو نہیں سکتا
کانٹوں سے تھمیں سیل رواں ہو نہیں سکتا

(۱۸۸۶، کلیاتِ اردو، ترکی، ۶). جس جس سے جو کچھ ہو سکا اپنی اپنی حیثیت کے لائق سب ہی لین دین میں شریک ہوئے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۸).

علاج ضعف یقیں ان سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۵۴). اس تلچھٹ سے فرنگی حاکموں کو کیا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۷۵).

--- سو ہو فقرہ۔

جو بھی ہو، جو کچھ ہو، دیکھا جائے گا، اب جو بھی ہو، جو ہوتا ہے وہ ہولے۔

پاؤں میں مارا ہے تیشہ میں نے راہِ عشق میں
ہو سو ہو اب گو کہ آرا بھی مرے سر پر چلے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۱۴).

زخم جگر کہے ہے یہی دل سے ہو سو ہو
مرنا تو ہے پہ کاوشِ مژگاں تو دیکھ لیں

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۲۹).

ہاں جب کہ کوئی احمق و بزدل سنے، کہو
گزرا سو گزرا رنج نہیں مجھ کو، ہو سو ہو

(۱۹۸۴، قہر عشق، ۴۱).

--- سو ہو چاہے فقرہ۔

چاہے جو کچھ ہو، گزشتہ راصلوٰۃ کی جگہ۔ (نور اللغات).

--- کر م ف۔

۱۔ کہیں سے ہوتے ہوئے، جاتے ہوئے، جا کر، پہنچ کر، گزرتے ہوئے۔

ہم صفیرانِ چمن سے مرا کہنا احوال
اے صبا ہو ترا جانا جو گلستاں ہو کر

(۱۸۶۶، ہزبر، د، ۴۷).

چلو گے حضرتِ ناصح ہمارے سات جنت میں
مگر ہم یار سیدھے جائیں گے کوئے بتاں ہو کر

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۶۵).

نہیں معلوم پائے سعی میں کانٹے کہاں کے ہیں
مرادیں ہٹ کے چلتی ہیں نکلتا ہوں جدھر ہو کر

(۱۹۳۴، تجلائے شہاب ثاقب، ۸۸). کمرے میں داخل ہو کر سب سے پہلے اس کی نظر ردی کی ٹوکری پر گئی۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۴۳). جب کوئی ریہڑی برابر سے ہو کر آگے نکلنے لگتی تو جیتنے والے ----- نعرے لگاتے۔ (۱۹۶۲، ساقی، کراچی، جولائی، ۴۴). **۲۔ (i) ہوتے ہوئے، ہونے کے باوجود۔** غرض بہوت نادر نادر باتاں بولیاں ہوں، دریا ہو کر موتیاں رولیاں ہوں۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۲). یہ عموماً "ہو کر" کی صورت میں آتا ہے جیسے شرم نہیں آتی ایسے بڑے سورما ہو کر عورت ذات پر ہاتھ اٹھائے ہو، بڑے بوڑھے ہو کر بچوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ (۱۹۱۴، قواعد اُردو، عبدالحق، ۲۲۷). **(ii) (حالیہ معطوفہ) ہونے کے بعد۔**

جھکی ذرا چشم جنگجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی
بڑا مزہ اوس ملاپ کا ہے جو صلح ہوجائے جنگ ہو کر

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۹۲).

ملے گا تجھ کو کیا ہم سے خفا او تندخو ہو کر
سہارا تک کے آئے ہیں ترا ہم چار سو ہو کر

(۱۸۹۷، خانۂ خمار، میکش، ۵۰). **۳۔ بن کر۔**

کیا تھا غیر نے ہمرنگ ہو کر وصل کا پردا
تمھارے دیکھ مونہہ کا آفتاب اب اس کا دل دہلا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۷).

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۹).

غیر کی مدح کریں شہ کے ثناخواں ہو کر
مجرئی اپنا حشم کھوئیں سلیماں ہو کر

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۱: ۴۹). بھائیوں کو ایک طرح کے یتیم خانے میں بھیج دیا گیا جہاں ان کو کچھ اس قسم کی تربیت دی گئی کہ وہ بڑے ہو کر کلرکی کر سکیں۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۲).

--- کر آنا محاورہ (قدیم)۔

پیدا ہونا، وجود میں آنا، موجود ہونا۔ جے چیز ہو کر آیا ہے سو یا لطف تھے یا قہر تھے۔ (۱۶۶۷، شمائل الاتقیاء، میراں یعقوب (دکنی اردو کی لغت)).

--- کر رہ جانا محاورہ۔

ہمیشہ کے لیے کسی کا ہو جانا۔ میرے دماغ کا ہلکا پن ملاحظہ ہو کہ جی چاہنے لگا کہ اسی میدان کے ہو کر رہ جائیے۔ امروز----- نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ خاتون ----- کسی ایک پیڑ کے سائے کی ہو کر رہ جائے۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۶۸). سقراط----- کی منطقیت یورپ کی اقوام نے اپنائی، خود یونانیوں کا مزاج خانقاہی ہو کر رہ گیا۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۴۳۱).

--- کر رہنا ف مر۔

ضرور ہونا، ناگزیر ہونا؛ لازماً واقع ہونا۔

ہو جاگتوں میں شامل یا تو ہو سونے والا
ہو کر رہے گا اکبر جو کچھ ہے ہونے والا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۱۱۴). تمھارے ابا اصرار کریں گے اور بر حق اصرار کریں گے، کہ ہو کر رہے۔ (۱۹۳۴، سرگذشت عروس، ۲۲۳).

---کَر کے م ف.

رک : ہو کر ؛ ہوتے ہوئے ؛ ہونے کے باوجود۔

قول آبرو کا تھا کہ نہ جاؤں گا اس گلی
ہو کر کے بیقرار دیکھو آج پھر گیا

(۱۷۳۳، آبرو (نکات الشعرا، ۱۰)).

---کر گُزَرنا ف مر.

(کسی مقام سے) ہوتے ہوئے جانا، قریب سے گزرنا۔ صبح و شام ہر روز آتے جاتے جیل خانے کے پاس سے ہو کر گزرنا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۷). انھیں اپنے افکار تک پہنچنے کے لیے نظیر اکبر آبادی کے راستے سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ (۱۹۹۰، جدیدیت کی تلاش میں، ۱۲).

---کِس ہَوا میں فقرہ.

یہ خیال باطل ہے جو سمجھ رہے ہو، کس دُھن میں ہو. (ماخوذ : جامع اللغات).

---کو م ف (قدیم).

ہو کر۔

دسن کوں کیوں کہوں انار دانے
اتھے اوس پر دیوانے ہو کو دانے

(۱۶۶۵، پھول بن، ۳۵).

---کے م ف.

گزر کر، ہوتے ہوئے۔ محلوں تائیں ---- پا انداز بچھا جائے، سب جو ساتھ کے ہمارے لوگ ہیں سواسی کے اوپر ہو کے چلے آویں۔ (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۸). مصر کے ایک بادشاہ نے اپنے اور اپنے وزیر کے مکانوں کے درمیان ایک پوشیدہ راستہ رکھا تھا جس میں سے ہو کے جب ضرورت ہوتی، دونوں ایک دوسرے سے مل آیا کرتے۔ (۱۹۱۵، الفانسو، ۱۳).

لہو کے گھونٹ پی کر ایک در یوزہ گر اعظم
نشے میں لڑکھڑاتا میکدہ سے ہو کے چور آیا

(۱۹۶۳، گفتنی ناگفتنی، ۹۹). ۲۔ ہوتے ہوئے ؛ ہونے کے باوجود۔ فصاحت کلام سے بیان کر، وِالّا ممکن ہے کہ دانہ تسبیح دل کا پیچ رشتۂ محبت زبان کے کہ کلید گنجینۂ نطق کی ہے، سر گراں نہ ہو کے ایک جان دو قالب نہ رہ سکے۔ (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۱۳۲). وہ دیانت داری کی صورت میں ہو کے خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۴۳۶). ۳۔ ہو کر، بن کر۔

مہرباں ہو کے بلالو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نسکوں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۶).

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے
جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۳).

فرطِ غم سے جو روح گھبرائی
ہو کے بے تاب ان کی یاد آئی

(۱۹۸۰، ابن صفی (اسرار احمد) (دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱ : ۳۰)).

---کے آنا محاورہ.

کہیں سے ہوتے ہوئے آنا، کسی مقام سے گزر کر آنا۔

کوچے میں ترے صنم محبت شاید کہیں آج ہو کے آیا

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۲۳).

---کے رَہنا ف مر.

۱۔ ضرور ہونا، لابد ہونا (رک : ہو کر رہنا)۔

بہت کچھ اپنی طبیعت کو آپ روکے رہے
جو بات ہونی ہو وہ بات آج ہو کے رہے

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۲۰۴).

بلند ہو کے رہا آسماں پہ پرچم حق
منافقوں کے کبھی کام آئی خشت نہ سنگ

(۱۹۹۴، چراغ راہ حرم، ۳۵). ۲۔ کسی کا بن کے رہنا، کسی کا ہو جانا۔

افسوس کس کا ہو کے رہے گا وہ پھر غریب
اے موت کر نہ عشق کے بیمار سے بگاڑ

(۱۸۹۳، دفتر حسن، ۵۰).

مزا نفاق میں کیا ہے مزا ملاپ میں ہے
ہم اس کے ہو کے رہیں وہ ہمارا ہو کے رہے

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۲۰۵).

زال دنیا پہ بینظیر نہ بھول
ایک کی ہو کے یہ کبھی نہ رہی

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۱۸۱). ہم ایک دوسرے کے ہو کے رہیں گے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۸۴۱). اور نہ ہی زبان جامد شے ہے کہ ایک ہی جگہ کی ہو کے رہ جائے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۱۸).

---گا کلمہ اشتباہ.

۱۔ شاید، شک کے مقام پر بولتے ہیں۔

اے مہروش تو کیونکر پردے میں چھپ سکے گا
ابر تنک کی صورت منہ پر نقاب ہو گا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۶). یہ تو پورا ایک دفتر نکلا ---- سمجھے ہوا تھا کہ کوئی رسالہ ہو گا منخنی سا۔ (۱۹۶۱، خطوط ماجدی، ۸۴). ۲۔ کسی بات کے ٹالنے کے لیے مستعمل، ہوتا رہے گا، ہو جائے گا۔

بھائی یوسف کے زلیخا کو یہ سمجھاتے تھے
آپ بھیا کا نہ غم کیجیے بھابھی ہو گا

(۱۸۹۹، دیوانجی، ۱ : ۱۱). ۳۔ کسی بات کے یقین کرنے کے موقع پر مستعمل۔ اس مغل مصور کا تخیل زور دار رہا ہوگا۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۵۶۲).

---گُزَرنا محاورہ.

۱۔ واقع ہونا، وارد ہونا، بیتنا۔

جو کہ ہونا تھا دل پہ ہو گزرا
نہ کر اے درد بار بار افسوس

(۱۷۸۴، درد، د، ۴۲). اس بدنصیب کی تقدیر میں جو لکھا تھا سو ہو گزرا، اس بیکس بیوہ پر رحم فرمایئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶: ۷۵). **۲۔ ختم ہونا۔**

رات بھاری تھی سر شمع پہ سو ہو گزری
کیا طباشیر سفیدیِ سحر دیتی ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۹۶). **۳۔ گذشتہ زمانے میں ہونا یا گزرنا، دنیا سے ہو کر چلے جانا؛ (گذشتہ زمانے میں مرے ہوئے لوگوں کے لیے مستعمل ہے)۔** ایسے لوگ بھی ہو گزرے ہیں اور شاید اب بھی ہوں جو عاقبت سے منکر ہیں۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۱۵). جتنے نامی اور مستند شعراء متقدمین و متاخرین ہندی اور عجمی ہو گزرے ہیں سبھی ـــــ کو گویا کسی فقیر کی بد دعا ہے کہ ہمیشہ تنگ دست رہیں۔ (۱۹۱۲، نذیر احمد، مجموعہ نظم بے نظیر (دیباچہ)، ۱۰). اگر قس درحقیقت کوئی تاریخی ہستی ہے تو وہ معاصرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے سے بہت پہلے ہو گزرا ہوگا۔ (۱۹۷۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲: ۱۳۵). یہ تینوں سورما چوتھی ہزاری قبل مسیح کے اواخر ـــــ سے کوئی سوا پانچ اور پانچ ہزار سال پہلے ہو گزرے ہیں۔ (۱۹۸۶، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱: ۴۱۵). **۴۔ چلا جانا، گزر جانا، گزرنا۔**

جو یار غیر کے ساتھ اس طرف سے ہو گزرے
خدا کے واسطے، کوئی مجھے خبر نہ کرے

(۱۷۵۵، یقین، د، ۴۹).

قدم لیتے ہیں فتنے جس طرف سے ہو گزرتے ہیں
قیامت سر جھکاتی ہے جہاں وہ پانو دھرتے ہیں

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۱۶۶). **۵۔ (قدیم) بپا ہونا، مچنا، گزرنا (قیامت وغیرہ)۔**

شہیدوں کا حساب آتا نہیں منہ سیں جو میں کہہ دوں
تیرے اس پان کھانے پر قیامت ہو گزرتی ہے

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۲۹۴).

--- **لینا** ف مر؛ محاورہ.

۱۔ ہونا، ہو جانا، ہو چکنا، عمل میں آنا۔

حرص و ہوا کو مارو صاحب طول امل سے ہولو تایب

(۱۷۹۸، سوز، د، ۴۹۳).

وعدے سے کیا کرو گے دل خوش کب تک
ہولی کا قرار تھا، سو یہ بھی ہولی

(۱۸۰۱، گلشن ہند، امین (امین الدین)، ۴۵). آیت میں جو لفظ مالملکت بصیغۂ ماضی آیا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ـــــ پہلے نکاح ہولے تو وطی جائز ہو گی۔ (۱۸۷۵، رسائل چراغ علی، ۱: ۲۴). بولون سے جب گاڑی چلی ہے تو چھ بجے تھے، آمین پہنچے، تو رات ہولی تھی۔ (۱۹۰۷، مخزن، لاہور، دسمبر، ۴).

کل ہوا جو بھی اسے کوئی کہاں تک روئے
کل جو ہونا ہے وہ ہو جائے گا ہو لینے دو

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۱۸۸). صبح ہولے تو ان دونوں کو تار دوں۔ (۱۹۹۵، ہم سفر، ۲۳۴). **۲۔ مکمل ہونا، پورا ہونا، تمام ہو جانا، ختم ہونا (کسی عمل کا)۔**

دروازۂ منصفی ہے ہم پر کیوں بند
ہر بات تو اے جنابِ عالی ہو لی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۴۲۰). جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے کوئی غیر سودی نظام مالیات بن کر تیار ہولے، پھر سود یا تو آپ سے آپ بند ہو جائے گا یا اسے قانوناً بند کر دیا جائے گا۔ (۱۹۶۱، سود، ۱۹۰). **۳۔ کسی طرف کا راستہ لینا، چلا جانا؛ گزرنا۔** ابن الوقت نے مکان کے اندر پاؤں بھی نہ رکھا اور سیدھا خانقاہ کو ہو لیا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۰). انہوں نے خود کہا تھا کہ میں لوٹتے وقت یہاں سے ہولوں گا۔ (۱۹۱۰، سپاہی سے صوبہ دار، ۸). دسمبر کے آخری دن تھے، سخت سردی تھی، میں اس طرف ہو لیا جدھر کو پوڑی ہے۔ (۱۹۴۳، کھویا ہوا افق، ۱۱). ایک جگہ تختی لگی نظر آئی ـــــ اس کے نیچے تیر کے ذریعے راستہ دکھایا گیا تھا، ہم اسی طرف ہو لیے۔ (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں، ۵۹). **۴۔ چل پڑنا، (ساتھ) چلنا، کسی کے ساتھ یا پیچھے جانا۔** ساس کے کہنے سے اصغری اٹھ کر ساتھ ہولی اور سُسرے کو بہت ادب سے سلام کیا۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۱۵۹).

سچے رستے پھر ہو لیں گے
کیوں جھوٹے موتی رولیں گے

(۱۹۱۵، کلام محروم، ۱: ۱۲۸).

وہ چلے تو اٹھ کے فتنے ان کے آگے ہولئے
میں چلا تو ساتھ میرے میری رُسوائی ہوئی

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۳۵۴). کتا جو اس کے انتظار میں وہیں بیٹھا تھا، اٹھ کر ساتھ ہو لیا۔ (۱۹۸۹، قید، ۲۲). ہم نے چڑیا گھر کے علاوہ اور کہیں شیر نہیں دیکھا تھا، نہ زندہ نہ مردہ، فوراً اس کے ساتھ ہولئے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۸۹). **۵۔ ہو کر رہ جانا، ہمیشہ کے لیے کسی کا ہو جانا۔** پابندان مذہب اس سے یہ نہ سمجھیں کہ لو یہ بھی نیچر کا ہو لیا۔ (۱۸۷۸، مقامات ناصری، ۱۳۰). حضور بس انعام پالیا اور میں آپ کا غلام ہو لیا۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۸۴). اوہو! میاں فرحت ہیں، کہو بیٹا یہاں کہاں، ہم تو سمجھے تھے کہ حیدرآباد ہی کے ہولئے۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۴۷). **۶۔ لڑائی ہونا۔** (جامع اللغات). **۷۔ (بچہ) پیدا ہونا۔** (جامع اللغات). **۸۔ بپا ہونا، مچنا (قیامت وغیرہ)۔** سنی تھی کل جو قیامت سو آج یاں ہولی۔ (۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۰).

--- **نکلنا** محاورہ.

۱۔ گزرنا، چل نکلنا، پاس سے جانا، قریب سے ہو کے گزرنا۔

وہ گلرو ماہ کے جیوں جب بھی اس راہ ہو نکلا
دیکھا کر جوت اپنی بیچ دل میں مہر کا بو جا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۸).

قشون غمزہ ترا جس زمیں سے ہو نکلا
سوائے داغ دل اس ملک میں چراغ کہاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۱۶). ایک حجام اپنی کسوت بغل میں دبائے ہوئے اس کی طرف سے ہو نکلا، اس نے پکار لیا اور اپنا سر منڈوانے لگا۔ (۱۸۰۱، طوطا کہانی، حیدری، ۶۵). جو شخص جلوس والوں سے ادھر ادھر ہو نکلا خواجہ سرا کا کوڑا پڑا۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۹۹). **۲۔ بننا، ہو جانا۔** وہ سب میں بزرگ ہو نکلینگا (کذا)۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت، ۳۷۶)). **۳۔ کسی جگہ آ جانا۔** اپنا خدمت گار چھوڑتے جایئے کہ آپ کا حصہ بھیج دیا جائے دوسرے یہ کہ کبھی کبھی ادھر بھی ہو نکلا کیجیے۔ (۱۸۹۳، نشتر، ۲۴).

--- **نہ ہو** فقرہ؛ ~ ہو نہو.

چاہے ہو یا چاہے نہ ہو، خواہ کوئی صورت ہو، دونوں طرح سے، لابد، شرطیہ، بالضرور، یقیناً۔

پھر جا کے کھول جد کی اپنے کتاب کو
کہتا مرے قیاس میں آتا ہے ہو نہ ہو
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۲۹).

یہ داغ پارسا ہی کی شہرت ہے ان دنوں
لاکھوں میں ہو نہ ہو وہی پرہیزگار ہو
(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۷۶). وہ نوجوان جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں ان بتوں کا ذکر کر رہا تھا، ہو نہو یہ اسی کی کارروائی ہے۔ (۱۹۱۳، مضامین ابوالکلام آزاد، ۸). مکھیاں بھی اس کے ہونٹوں کو لپٹ رہی تھیں اُس پر سے میں سمجھا کہ ہو نہ ہو آج اُس نے ضرور کوئی میٹھی چیز کھائی ہے۔ (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱: ۳۴). ہو نہ ہو یہ کوئی مافوق الفطرت جذبہ ہی ہو سکتا ہے لیکن اقبال کے لیے یہ کوئی چونکا دینے والی خبر نہیں ہے۔ (۱۹۷۶، توازن، ۱۹۸). بادشاہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ ہو نہ ہو حادثۂ جانکاہ اسی فقیر سے بدسلوکی کے نتیجے میں پیش آیا ہے۔ (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، اپریل، جون، ۴۹).

لفظ کو پھول بنانا تو کرشمہ ہے فراز
ہو نہ ہو کوئی تو ہے تیری نگارش میں شریک
(۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۱۷۱).

---ُہوا جانا ف مر.
ہو جانا، ہو چکنا، عمل میں آ چکنا. برتن بھانڈے جو گروی تھے چھڑائے گئے اون پر قلعی بھی ہو ہوا گئی۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش، ارمان، ۲۹). ان پر لکھنے لکھانے کے لیے وقت کہاں سے لاؤں کوئی ہو نہار جو نیر توجہ کرے تو البتہ شاید ہو ہوا جائے۔ (۱۹۶۳، خطوط ماجدی، ۱۶۲).

---ُہوا چکنا ف مر.
ہو چکنا. (جامع اللغات).

---ُہوا کر م ف.
ہو کر، ہونے کے بعد. بیاہ برات ہو ہوا کر گھر بیٹھی تھی۔ (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۱۹۰).

--- ہو کر/کے م ف.
ہو کر.

دیدہ و دانستہ ہو ہو کر گرفتار ہو
کیوں اوٹھاتا دل پہ ہے نادان تو بار ہوس
(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۹۹).

عرصۂ رزم میں ہو جاتا ہے محشر برپا
گرتے ہیں شانوں سے ہو ہو کے جدا سر برپا
(۱۹۱۸، مطلع انوار، ۵۲).

دور ہو ہو کے پاس آتی تھیں
کس لگاوٹ سے آنکھ اٹھاتی تھیں
(۱۹۴۷، سموم وصبا، ۱۱۷).

---ہی جانا محاورہ.
بہر صورت ہو جانا، ضرور ہو جانا۔

ایسے وعدے کیئے کوئی جانے
آج پورا سوال ہو ہی گیا
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۳). جی الیاس صاحب، تو رہے گی شطرنج کی بازی، مگر ابھی تو آپ ناپختہ ہیں اس فن میں بہر حال چلیے، ہو ہی جائے ایک بازی۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۰۱). کنتا نے بمشکل تمام دوبارہ کھڑا ہونے کی کوشش کی اور آخر کار جھومتا ہوا کھڑا ہو ہی گیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۸۲).

---ہی کے رہنا محاورہ.
بہر حال ہو جانا، ضرور ہونا. جی ہاں ان کے پاس جانے سے مراد پوری ہو ہی کے رہتی ہے۔ (۱۹۱۴، دربار حرام پور، ۱: ۱۷).

---ہے م ف.
ہوتا ہے۔

ٹھہرتا ہے کس جا وہ آتش فگن
طرف کون سے ہو ہے گرم سخن
(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۲۰).

---ہیں فقرہ (قدیم).
ہوتے ہیں۔

جب اُنہیں یہ راہ ہوتی ہے تمام
تب وہ ہو ہیں فیض بخش خاص و عام
(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۲۷).

ہو (۲) (وج) ضمیر.
رک: وہ۔

کیتی جا یوں دکھ رو رو گور سرھانے اوبھا ہو
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۹). [بھوجپوری].

َہوا (فت ہ) امث.
۱. (کیمیا) کرۂ ارض کے گرداگرد اس کی فضا بنانے والا مختلف گیسوں (نائٹروجن، آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ) کا ایک مرکب، باد، باؤ، پون، وایو۔

صبح ہوا باصفا رین کا کجلا کوا
چھوڑ چمن کی ہوا غیب ہوا بازغن
(۱۵۱۸، لطفی (اردو ادب، اکتوبر ۱۹۵۰ء، ۴۴)). اس ہوا تھے وہ ہوا آدھی، جہاں نور محمد کیا شاد ہے۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۲۶).

گشت چمن و ہوائے کلیاں
بن پیالہ کنار خوش نہ دیسے
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۵۶). شریک ان کی مصیبتوں کے ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین، ساکنان ارض و سما و جانوران ہوا ---- اور تمام جن و بشر ہیں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۴۶).

اوہاں بوے جنت کی آوے ہے خوب
لپٹ اور ہوا ہے بہشتی عجوب
(۱۷۶۹، آخر گشت، ۱۱).

بنا ہے اپنی ہوا خاک آگ، پانی پر
نہیں یہ سہل کھلاڑی کی لاگ پانی پر
(۱۸۱۸، انشا، ک، ۶۰).

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر
بادہ نوشی ہے باد پیمائی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۵۱).

ہے درس میں وہی ترتیب مادّہ اب تک
کہ پہلے خاک ہے پھر آب ، پھر ہوا پھر نار

(۱۸۸۵، کلیات اسمٰعیل، ۱۶۹). جھاڑیاں جو چٹانوں (سمندر کی چٹانوں، وغیرہ) پر بالکل کھلی اُگتی ہیں جن کی شاخیں موجودہ ہوا کے رُخ کی طرف ہی جھکتی جاتی ہیں۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات (محمد سعید الدین)، ۲ : ۶۸۴). سطح زمین سے اٹھنے والی فضا کو ہوا کہتے ہیں، یہ ہوا حرارت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی رہتی ہے۔ (۱۹۶۷، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۵۱). فطرت میں جتنے بھی عمل رونما ہوتے ہیں، وہ ان ---- تمام اشیا، مٹی، ہوا، آگ اور پانی کا مرکب ہیں۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۶۷). ہوا بادلوں میں پتوں، پھولوں، گھاس پر کھلے کواڑوں کے اندر ------- رابطے بناتی چلی جاتی ہے۔ (۲۰۰۶، عرض مصنف (بانو قدسیہ)، ۷). **۲۔ (i) ہوس، حرص، لالچ نیز آرزو، اشتیاق، خواہش، ارمان، تمنا، طلب، شوق۔**

ساقی پلا پیالا منج کوں ہوا ہوا صبح
دو تن کی چاڑی ڈر تھے منگتا ہوں میں دعا صبح

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۷۶).

جو ہوں میں جو بندہ اسیر ہوا
کہ آیا ہوں تجھ بندگی میں نوا

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۱).

جاں لگ ہیں دیندار یو دُکھ درد بانٹ لے
چھوڑے دنیا کی حرص و ہوا ہائے ہائے ہائے

(۱۶۷۸، مرثیہء غواص (غواصی) (بیاض مراثی، ۹۱)).

ہوا تیری نگہ کی بس کہ ہے مجھ
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۵۳).

رحم آتا ہے مجھے اس مشت خاک اپنی پہ ہائے
خوبرویاں کی ہوا میں یوں گئے برباد ہم

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا (حزیں)، ۱۲۲).

ہوس مٹ جاوے دل سے ما سوا کی
رہے باقی ہوا تیری لقا کی

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱).

اور جو اچھی شکل کی ہے کچھ ہوا
تو تعین کا ذرا پردہ اوٹھا

(۱۸۱۴، مثنوی ایجاد رنگین، ۱۱).

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے دن رات بجا کر نقارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۱۹۹).

یاں دل کو ہوا جو اور کی تھی
کانٹا سی پڑی کھٹک رہی تھی

(۱۸۸۷، ترانہء شوق، ۳۲).

اے سہو کے حاملو ! خطا کے بندو !
اے حرص کے حامیو ! ہوا کے بندو !

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۵۴). میں ہی طاقت وروں میں طاقت ہوں مگر حرص و ہوا سے پاک ہوں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۸). **(ii) مستی، شہوت۔** ان کا سب سے دل چسپ مشغلہ ایک ہی ہے اور وہ ہے اپنے ہوا اور خواہشات کی تکمیل جو غالب طور پر جنسی ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۶، افکار حاضرہ، ۳۴۱). **۳۔ سانس، پھونک، نفس، دم۔**

روح نے خاک کے پُتلے کو حقیقت دی ہے
یہ ہوا کاش بشر میں نہ سمائی ہوتی

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۲۶). **۴۔ (مجازاً) بھوت پریت، روح.** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۵۔ پاد، ریح، گوز، باد، بادِ شکم۔**

افسوس ہوا نے توڑ ڈالا وہ وضو
اک گھونٹ نے کر دیا وہ روزہ باطل

(۱۹۸۲، دست زر فشاں، ۱۰۵). **۶۔ وبا، ہیضہ.** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۷۔ (کنایۃً) ہلکی اور لطیف شے، سبک چیز۔**

رفتار میں ہوا تھا اشارے میں برق تھا
سرعت میں کچھ کمی تھی نہ چھل بل میں فرق تھا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۲۴۳). اس پر ہوا سا باریک کاغذ تھا جس کی سفیدی میں سے تصویر کے رنگ جھلک رہے تھے۔ (۱۹۳۲، روح ظرافت، ۲۵). **۸۔ خفیف مشابہت، نسبت، خفیف تعلق۔**

میخانے کی ہوا بھی بری ہے جناب شیخ
دیکھو وہ لڑکھڑائے وہ بہکے حضور پانو

(۱۸۹۵، دیوان راسخ، ۲۱۷). **۹۔ فنا، نیست، معدوم، نظروں سے غائب، ختم۔**

اس زیست کا اعتبار کیا ہے
کوئی دم میں یہ زندگی ہوا ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۱۱۴).

ایک دم پر ہوا نہ باندھ حباب
دم کو دم بھر میں یاں ہوا دیکھا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۵). **۱۰۔ رُخ، میلان، انداز، وضع، رنگ ڈھنگ، رفتار۔**

آج ہے آہ کی ہوا کچھ اور
دیکھیے کس طرف پلٹتی ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۹۲).

ہنستا ہے پریشانی عاشق پہ جو ہر دم
اوس گل نے زمانے کی ہوا کو نہیں دیکھا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۲۳). شیخ مبارک استاد ہوئے مگر اب بچپن کا مغز کہاں سے آئے خیر یہ بھی ایک ہوا تھی چند روز میں بدل گئی۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۳۷).

دیکھ لی تونے زمانے کی ہوا لالہء باغ
داغ تجھ کو بھی ملا میرے جگر کی صورت

(۱۹۱۵، جان سخن، ۵۴).

کب عیش میں وہ لطف ہے کب غم میں مزا وہ
اگلی نہ وہ دنیا ہے نہ دنیا کی ہوا وہ

(۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۱۰۲). ۱۱۔ **غرور، تکبر، سرکشی، گھمنڈ۔**

کس ہوا میں ہم ابھرتے ہیں عبث مثل حباب
یہ تو ثابت ہے کہ مشت خاک بے بنیاد ہیں

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۹۵).

آدمی اپنی ہوا میں آپ ہوتا ہے فنا
سر اوٹھانا اس قدر مثل حباب اچھا نہیں

(۱۸۷۵، دیوان یاس، ۱۱۰). ۱۲۔ **مساعدت بخت و اقبال، موافقت زمانہ، بول بالا، دور دورہ۔**

پھرے وہ ہم سے تو منہ پھر گیا زمانے کا
رجوع خلق خدا خلق میں ہوا پر ہے

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۳۲۹). ۱۳۔ **(i) آواز، سُر.** (جامع اللغات). **(ii) (موسیقی) ایک صنف کا نام جس میں غزل کے بول استعمال کیے جاتے ہیں۔** امیر خسرو کی ان اختراعات سے قول، قلبانہ، نقش، گل، ہوا ـــ موسیقی کی مایہ ناز (Forms) سمجھی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۷، شاہد احمد دہلوی، ہندوستانی موسیقی، ۱۴۴). قوالی امیر خسرو کی ایجاد ہے، اس میں چھ اصناف کی بندش ہے، قول، قلبانہ، رنگ، گل، نقش اور ہوا ـــ ہوا میں غزل کے بول آتے ہیں۔ (۲۰۰۰، زندگی کی یادیں، ۱۰۱). ۱۴۔ **ساکھ، بھرم۔** لیڈر مسلمہ لکھنے سے نہیں ہوتے ان کی ہوا چندوں کی ہوتی ہے ان کی روشنی جلدی گل ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۸، چٹکیاں اور گدگدیاں، ۶۴). ۱۵۔ **رعب، دبدبہ.** (جامع اللغات). ۱۶۔ **اثر، (عموماً) برا اثر۔**

راقم تمھیں پھنسے رہے ان شاہدوں میں یار
اچھے رہے کہ بچ گئے اون کی ہوا سے ہم

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۹۶). بزدلی کے کل معائب اس کے خون میں ملے ہوئے ہیں اور شجاعت کے کسی ہنر کی ان کو ہوا تک بھی نہیں لگی ہے۔ (۱۹۲۸، مرزا حیرت دہلوی، مضامین، ۴).

ہزار عالم مہر و وفا تھے جن میں نہاں
ہوائے غم نے وہ ذرّے اڑا دیے دل کے

(۱۹۴۰، بیخود موہانی، ک، ۶۸). ۱۷۔ **(i) دھن، سودا۔**

ہوائے عشق تھی ہرگز اسے لکھنے نہ میں دیتا
اگر اس دل پہ ہوتا ہائے کچھ بھی اختیار اپنا

(۱۷۴۸، تاباں، د، ۱).

جز تیری ہوا کے اپنے سر میں
مانند حباب کچھ نہ نکلا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۴).

یہ عالم دیکھتا اپنی ہوا میں
بڑھا کچھ دور راہِ مدعا میں

(۱۸۶۲، شام غریباں، تسلیم، ۲۹۴).

کچھ آنے لگا جب سے اثر آہِ رسا میں
دل اور ہوا میں ہے جگر اور ہوا میں

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۶۸).

لائی ہے صبا جب سے تری خاک یہاں تک
"دل اور ہوا میں ہے جگر اور ہوا میں"

(۱۹۲۵، نیستاں، ۴۶). **(ii) گمان، خیال۔** بیجا رسوم و محض جذبات کو اپنے اوپر مسلط کرنے میں وہ انسانی ذہن کی توہین سمجھتے تھے، اس ہوا میں فرائض بھی بھول گئے۔ (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۹۴). ۱۸۔ **تیز رفتار، نہایت تیز کوئی سواری۔**

نامہ دیا تو اُس گل گلزار حسن تک
دم میں پہونچ گیا مرا قاصد ہوا ہوا

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۵۵). جعفری نے پھاٹک سے نکلتے ہی کار ہوا کر دی۔ (۱۹۶۸، ساحل سے دور، ۱۰۶). ۱۹۔ **خبر، پتا، سراغ۔**

کھلے اُن پہ اے دل نہ رازِ محبت
ہوا تک بھی اس کی نہ دم ساز دینا

(۱۹۴۰، حرف ناتمام، ۱۰۲). ۲۰۔ **(i) فضا، ماحول۔**

کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہو نگاہ
گھونگھری پٹو کچھ بھی ہے ہمراہ

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۳۸۱).

ساقی تک ایک موسم گل کی طرف بھی دیکھ
ٹپکا پڑے ہے رنگ چمن میں ہوا سے آج

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۷۱).

ارم کی اب ہوا ہے اور میں ہوں
نواح نینوا ہے اور میں ہوں

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۱۹۶). **(ii) (مراداً) بالائی فضا، خلا، ہوا کی سطح سے اوپر کی جگہ۔** ایک تخت ہوا سے اترا، اس پر ایک شخص ـــ خلعت پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۱۰). ۲۱۔ **موسم، رت۔**

آہ اور اشک ہی سدا ہے یاں
روز برسات کی ہوا ہے یاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۳۹).

جھومتی آتی ہے کیا مثل سیہ مست گھٹا
ساقیا آج تو ہے شیشہ و ساغر کی ہوا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۸).

اب تک یہ ہوا باغ جہاں میں نہیں دیکھی
غل تھا کہ بہار ایسی خزاں میں نہیں دیکھی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۱۱). ۲۲۔ **جھونکا، زناٹا۔**

سہل ہے اوڑجائے گردن مجہ (مجھ) نحیف و زار کی
ناتواں ہوں مجکو کافی ہے ہوا تلوار کی

(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۱۹۴). ۲۳۔ **ظاہری ٹیپ ٹاپ، ظاہری بھڑک، لفافہ، ملمع.** (فرہنگ آصفیہ). ۲۴۔ **(تصوف) میلان اور خواہش نفس مقتضیات طبیعت کی طرف اور اعراض کرنا جہت علویہ سے بسبب متوجہ ہونے نفس کے جہت سفلیہ کی طرف.** (مصباح التعرف، ۲۷۷).

ـــ اُٹھنا محاورہ.

رجحان پیدا ہونا، میلان نظر آنا، آثار ظاہر ہونا۔ کبھی کبھی مقامی ثقافتوں سے بعض اندیشوں کے سبب تعصبات کی ہوا اٹھتی ہے۔ (۱۹۸۹، شاعری کی زبان، ۵۵).

---اُڑانا محاورہ.

ا۔ **پاد مارنا، گوز مارنا، پھسکی اڑانا.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲۔ بدنام کرنا، رسوا کرنا؛ خاک اُڑانا.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---اڑ جانا/اُڑنا محاورہ.

ا۔ شہرت ہونا، چرچا ہونا؛ (کوئی بات) مشہور ہونا، خبر پھیلنا؛افواہ پھیلنا۔

رفتہ رفتہ اُڑی ہوا یہ قمری کسی سرو کا ہوا یہ

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۷). یہ تو سب تھا ہی کہ اُدھر ہوا یہ اُڑ گئی کہ مولانا نے تحریک خلافت کی مخالفت کردی۔ (۱۹۲۷، حکیم الامت (نقوش و تاثرات)، ۲). اب حکومت تو اپنی ہے اس کو ضرور خیال ہوگا قانون نہیں بنائے گی اور یہ جو ہوا اڑی ہوئی ہے یہ چند روز کی ہے۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۲۳۴). **۲۔ بات کھل جانا، بات بگڑنا، بات بدل جانا.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۳۔ ساکھ جاتی رہنا، عزت میں فرق آنا، بھرم کھل جانا، اعتبار ختم ہونا۔**

قلقل مے کی اُڑ گئی وہ ہوا
چائے سے آ کے مل گیا قہوا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۶۵). **۴۔ خاک اُڑ جانا.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۵۔ خواہش جاتی رہنا، خواہش کا ناپید ہونا، طلب نہ رہنا۔**

ہوائے زر اڑے یارب بُرا ہو حرصِ دنیا کا
ہوا پر کوئی آتا ہے کوئی برباد ہوتا ہے

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

---اُکھڑ جانا محاورہ.

ا۔ حوصلہ ہار دینا، ہمت ٹوٹ جانا؛ کمزور پڑ جانا۔ آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (آپس میں جھگڑا کرنے سے) تم ہمت ہار دوگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی ۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱ : ۲۴۹). اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم متفق و متحد رہو ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی ۔ (۱۹۴۴، فتح بیت المقدس، ۸۲).

پھر یوں ہوا کہ ان کی ہوا ہی اکھڑ گئی
جو چل رہے تھے ہاتھ پکڑ کر ہوا کے ساتھ

(۱۹۹۹، افکار (رؤف خیر)، کراچی، اگست، ۳۶). **۲۔ ساکھ جاتی رہنا، عزت میں فرق آنا ۔** صاحب بہ یک بینی دو گوش رہ گیا، میم ایک چلتی پرزہ اس نے دیکھا کہ ہوا اکھڑ گئی آٹے کے ساتھ گھن بھی پسے گا۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۲۵). ہوا جب ایک مرتبہ اکھڑ گئی تو دوبارہ مشکل ہی سے بندھتی ہے۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۱۳۱).

---اُکھڑ چکنا محاورہ.

رک : ہوا اکھڑ جانا۔ میں آخری آدمی ہوتا داور علی کی بیٹی سے یہ کہنے والا کہ تم پاکستان چلی جاؤ لیکن بیٹا ہماری ہوا اکھڑ چکی۔ (۱۹۹۶، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۶۵).

---اُکھڑنا محاورہ.

رک : ہوا اکھڑ جانا؛ ساکھ جاتی رہنا، عزت میں فرق آنا نیز کمزور پڑ جانا۔

اُکھڑی سی کچھ ہوا نفس عیسوی کی ہے
یثرب سے آ گیا کوئی جھونکا نسیم کا

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۳۸). ادھر شمشاد کی ہوا اکھڑنے لگی، بے چارہ بھاگا بھاگا میرے پاس آیا، پیر پکڑ لیے، بولا ساری عمر غلام سمجھو. (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۱۳۲). ہوا کی بات کرتے ہو، یوں کہو کہ اُکھڑ رہی ہے، اُکھڑ چکی ہے بلکہ ہٹلر نے مار مار کے حلیہ بگاڑ دیا ہے. (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۱۶۵).

---اُلٹی چلنا محاورہ.

حالات تبدیل ہونا، زمانے کا رُخ بدلنا، ساکھ جاتی رہنا۔

چلی ہے ایسی زمانے میں کچھ ہوا اولٹی
کہ سیدھی بات سمجھتے ہیں آشنا اولٹی

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۶۲).

---اندازی (---فت ا، سک ن) امث.

ہوا کے عمل سے گزارنا؛ (انجینئری) چھڑکاؤ، ہلانے یا اسی طرح کے کسی اور طریقے سے کسی محلول میں ہوا کو داخل کرنے کا عمل؛ (غذائی انجینئری) کسی مائع کو کسی گیس سے بار دار کرنے کا عمل؛ جیسے : پانی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ داخل کرکے سوڈا واٹر بنایا جاتا ہے؛ (معدنی انجینئری) ہوا کے بلبلے بنانے کے لیے ایک تیراؤ خانے میں لئی نما گودے کے اندر ہوا کو داخل کرنے کا عمل (انگ : Aeration). (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوا + ف : انداز، انداختن = ڈالنا].

---اَور تھی پانی اَور تھا فقرہ.

دوسرا زمانہ تھا، یہ صورت حال نہ تھی، حالات اور انداز مختلف تھے۔ وہ زمانہ اور تھا ہوا اور تھی پانی اور تھا۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۰۷).

---اَور (کچھ) ہو جانا/ہونا محاورہ.

انقلاب ہو جانا، پہلی سی حالت نہ رہنا، انداز بدل جانا، ماحول یا فضا مختلف ہو جانا۔

آج ہے آہ کی ہوا کچھ اور
دیکھیے کس طرف پلٹتی ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۹۲).

ملکِ فنا اور ہے ملکِ بقا اور ہے
یاں کی ہوا اور ہے واں کی ہوا اور ہے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۲۹۵).

چھائے گی تنزل کی ابھی ہم پہ گھٹا اور
ہم اور ہوا میں ہیں، زمانہ کی ہوا اور

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۱۴۶).

---آ جانا محاورہ.

خیال یا خواہش پیدا ہونا، گمان ہونا۔

جی میں کچھ اور ہوا آ گئی گھبرانے لگا
دل کو آئینہ کی صحبت سے وہ بہلانے لگا

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۶۱).

---ے آسماں ہونا محاورہ.

اُڑ جانا، بلندی پر پرواز کرنا۔ ایک طائر مہیب برآمد ہوا سکندر تاج دار کو اٹھا کر ہوائے آسماں ہوا۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۶۴۱).

---آلودگی (---و مع، سک د نیز فت) امث.

(ماحولیات) گرد و غبار، دخان، گیس، دھند، بو، دھوئیں یا بخارات جیسی آلودہ کرنے والی ایک یا ایک سے زیادہ چیزوں کی اتنی مقدار میں موجودگی کہ وہ انسانوں، نباتات یا دوسری حیوانی زندگی کے لیے خطرناک اور ہلاکت خیز ہو یا وہ عام معمول کی خوش کن زندگی میں بغیر

کسی وجہ کے مداخلت کرے (انگ : Pollution Air). (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوا + آلودگی (رک)].

--- آنا محاورہ.

ا۔ ہوا چلنا، ہوا کا گزر ہونا، ہوا کی رسائی ہونا۔

ہوا آئی ہے لے کے بھی ٹھنڈ کالا
پیا بن سنتاتا) ستاتا (مدن بالے بالا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ا: ۲۰۸).

یہ پتا کوچے کا اس حور کے سن رکھ قاصد
لو نہیں چلتی ہے جنت کی ہوا آتی ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ا: ۱۴۰). کوٹھری میں بیٹھا ہوں، ٹٹی لگی ہوئی ہے، ہوا آرہی ہے، پانی کا جھجر دھرا ہوا ہے، حقہ پی رہا ہوں، یہ خط لکھ رہا ہوں۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۱۳).

سرد آہیں دے رہیں ہیں لطف کیا برسات میں
ٹھنڈی ٹھنڈی خوب آتی ہے ہوا برسات میں

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۰۱).

جب ذرا تیز ہوا آتی ہے خشک پتوں کی صدا آتی ہے

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۱۱). **۲۔ خواہش پیدا ہونا، لگن ہونا، اشتیاق پیدا ہونا۔**

محبت کی آئی جو دل میں ہوا
وہاں سے اسے لے اڑی دلربا

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۵۱). جام سنجر کے سر میں ہوائے سلطنت آئی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۸).

جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آئی نہیں
اس چمن میں کوئی لطف نغمہ پیرائی نہیں

(۱۹۰۲، بانگ درا، ۲۹).

کبوتر کی ہوا آئی تو لے کر ہاتھ میں چھپی
اوڑائے خوب ہی پیچھے ابے باوا ابے باوا

(۱۹۲۸، مرقع لیلیٰ مجنوں، ۹۶). **۳۔ ماحول پیدا ہونا، فضا ہونا۔**

ایک ایسی بھی ہوا آئے گی
جو ہر اک زخم کو بھر جائے گی

(۱۹۶۴، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ۵۹).

بلدیہ کے افسروں کو یہ شکایت عام ہے
کب سے اس دفتر میں رشوت کی ہوا آئی نہیں

(۱۹۹۹، لقمہ ءشر، ۹۰). **۴۔ اثر ہو جانا، کیفیت پیدا ہو جانا۔**

نفرت ہے ہم نشینی احمق سے اس لیے
کرسی کی اس طرف بھی نہ آئے ہوا کہیں

(۱۸۹۲، شعور (نور اللغات؛ مہذب اللغات)).

--- باز.

صف؛ امذ۔ ہوائی جہاز چلانے والا (انگ : Pilot) نیز ہوائی جہاز کے عملے کا فرد (خصوصاً فضائیہ میں)، ہوائی جہاز اڑانے کا تکنیکی ماہر، طیارہ بان (انگ : airman)۔ ارے بڑے تیز ہوا باز ہو، دم بھر کی سیر کر کے لوٹ بھی آئے۔ (۱۹۴۲، ٹیڑھی لکیر، ۵۱۴). مطار پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ جہاز میں امریکن ہوا بازوں کی ایک پارٹی امریکہ واپس جارہی ہے۔ (۱۹۷۱، تحدیث نعمت، ۷۴۴). برطانوی سلطنت کی پہلی مسلم ہوا باز عورت کی شہرت حاصل کی تھی۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۵۸). [ہوا + ف : باز، باختن = کھیلنا].

--- بازی امث.

ا۔ طیارہ رانی، ہوا باز کا کام، ہوا باز کا مشغلہ یا پیشہ، ہوائی جہاز اڑانے کا عمل یا مہارت۔ حضرت انسان نے یہ بلند پروازی کے سبق ---- جانوروں کو دیکھ کر سیکھے ہیں، یقین نہ آئے تو فن ہوا بازی (Aviation) کی جون سی کتاب چاہے اٹھا کر دیکھ لیجیے۔ (۱۹۴۰، انشائے ماجد، ۲ : ۲۰۵). پاکستان نے ملکی ہوا بازی میں بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۰۲). محکمہ ءشہری ہوا بازی کے ایک تجربہ کار سینئر انجینئر ریاض احمد کو بلا کر چیف انجینئر بنا دیا گیا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۶۷). [ہوا باز + ی، لاحقہ ءکیفیت].

--- باش صف.

ا۔ ہوا میں رہنے والا؛ (حیاتیات) آکسیجن کے ذریعے پرورش پانے والا (کوئی جرثومہ وغیرہ)۔ یہ ہوا باش جراثیم ہیں، ۳۷ س پر ان کا نمو بہتر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹، امراضی خرد حیاتیات، ۲۹۷). **۲۔ (حیاتیات) ہوا یا آکسیجن کی موجودگی میں ہونے والا (جراثیمی عمل وغیرہ)۔** کاربوہائیڈریٹ پر جراثیمی عمل یا تو ہوا باش ہوتا ہے یا ناہوا باش۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۹۶). جینٹا مائی سین ہوا باش گرام منفی بیسیلائی ---- کے لیے بہتر ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ڈاکٹر سید محمد شمیم، ۵۰). [ہوا + ف : باش، باشیدن = رہنا].

--- باش تحوُّل (--- فت ت، ح، شد و بضم) امذ.

(حیاتیات) تحلیل کا عمل جو سالماتی آکسیجن کی موجودگی میں ہوتا ہے، لیمونی ترشے کا دور۔ ہوا باش تحول کریب کا دور یا لیمونی ترشے کا دور یا ٹرائی کاربوکسی لک ترشے کا دور بھی کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۹۶). [ہوا باش + تحول (رک)].

--- باش تنفُّس (--- فت ت، ن، شد ف بضم) امذ.

(نباتیات) پودوں کا آکسیجن کے ذریعے توانائی حاصل کرنے یا زندہ رہنے کا عمل، تکسیدی تحلیل (انگ : respirationAerobic)۔ بیشتر پودوں میں یہ ضروری توانائی تکسیدی تحلیل سے رہا ہوتی ہے جس کے لیے عموماً ہوا باش تنفس کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ (۱۹۴۲، مبادی نباتیات (محمد سعید الدین)، ۲ : ۸۱۳). میوکر اور پینی سلین وغیرہ میں ایسی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو معمولی ہوا باش تنفس سے ناہوا باش تنفس میں تبدیل کرلیں۔ (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے (ترجمہ)، ۲ : ۶۲۰). [ہوا باش + تنفس (رک)].

--- باشَد (--- فت ش) صف.

جو ہوا میں تحلیل ہو گیا ہو؛ (مجازاً) باقی نہ رہنے والا؛ چھوٹ جانے یا گم ہو جانے والا۔ تم سے خلا ملا ہوا تو وہ تمہارے دل کو اپنے قابو میں کرلے گی، پھر باپ، دوست، آشنا اور پیشہ، حرفہ سب ہوا باشد ہو جائے گا۔ (۱۸۸۹، سوانح عمری امیر علی ٹھگ، ۱۰۷). [ہوا + ف : باشد، باشیدن = رہنا].

--- باندھ کے جانا محاورہ.

ا۔ ہوا کے برخلاف اُڑنا، جہاز یا کشتی کا ہوا کے برخلاف جانا۔ (جامع اللغات). **۲۔ ہوا روک کر جانا۔** (فرہنگ آصفیہ).

--- باندھ لینا محاورہ.

رک : ہوا باندھنا؛ اپنا شہرہ کرنا، شیخی بگھارنا۔

نکہت گل پھر کہاں بادِ بہاری پھر کہاں
باندھ لے اے باغباں اپنی ہوا دو چار دن

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۸۵).

--- باندھنا محاورہ.

ا۔ غرور کرنا، اِترانا، گھمنڈ کرنا، نمود باندھنا، ڈینگ مارنا، شیخی بگھارنا، ہانکنا؛ شان و شوکت دکھانا۔

دیکھو ہوا نہ باندھو اپنی کہ ایک دم میں
اے غافلو فنا تم مثل حباب ہو گے

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۱۱۵). **۲۔ جھوٹی بات بنانا، گپیں ہانکنا، بے پر کی اُڑانا، مبالغہ کرنا۔**

یہ کہاں اور وہ گل کدھر قایم
اک ہوا باندھے ہے صبا یونہیں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۱۱).

فلک کی خبر کب ہے ان شاعروں کو
یونہیں گھر میں بیٹھے ہوا باندھتے ہیں

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۵۲).

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۱).

حضرت داغ تو شاعر ہیں ہوا باندھتے ہیں
نہ دعا کی کوئی صورت نہ اثر کی صورت

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۶۱).

شیخ تقویٰ چھوڑ کر چھینٹوں میں ان کے آگیا
میکشوں نے ایسی کچھ باندھی ہوا برسات میں

(۱۹۱۱، بہارستان خیال، ۸۰). **۳۔ جھوٹی عزت یا ساکھ قائم کرنا، جھوٹے دعوے کرنا، اعتبار جمانا، دھاک بٹھانا۔**

دم نکلنے سے یہ عقدہ وا ہوا مثل حباب
ہستی موہوم نے باندھی ہوا تھی میں نہ تھا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۴۰).

کون کہتا ہے دم عشق عدو بھرتے ہیں
کہ ہوا باندھنے کو آہ کبھو بھرتے ہیں

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۰۵). کوئی کام شروع کرنے سے پہلے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنی ہوا باندھ دوں۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۲۰ : ۶).

اخبار نہ ہو تو قوم کی رہنمائی کیسے ہو
ایکٹرسوں کی رونمائی کیسے ہو
لیڈر اپنی ہوا کس میں باندھے

(۱۹۷۰، اردو کی آخری کتاب، ۴۸). ایک صاحب کو اپنی شاعری پر بڑا زعم تھا اُن کے نوعمر شاگردوں کی ٹولی ان کی ہوا باندھنے میں پیش پیش رہتی تھی۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۱ : ۱۱۵). ناول نگار نے بھی اپنی ہوا باندھنے کے لیے نہ تو اخباروں میں خبریں اور کالم شائع کرائے اور نہ ---- تقریب کا اہتمام کیا۔ (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۹). **۴۔ رونق حاصل کرنا، زور باندھنا۔**

نالۂ شب نے یہ ہوا باندھی
ہوگیا گل چراغ بلبل کا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۹).

مچھروں نے باندھ رکھی ہے کراچی میں ہوا
اِن کے اوپر کارگر ہوتی نہیں کوئی دوا

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۶۹). **۵۔ (i) شہرت دینا، نیک نام بنانا، وقار قائم کرنا۔**

سلیماں کی ہوا باندھی تھی جس نے
وہی رازق ہے مورِ دانہ چیں کا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱).

شمیم کاکل مشکیں نے مل کر
ہوا باندھی نسیم صبح دم کی

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۲۸). یہ پروفیسر کاظم علی خاں ہیں جو دلی کے مقابلے میں لکھنؤ کی ہوا باندھ رہے ہیں کہ جس شہر نے میر کی قدر کی وہ لکھنؤ ہے۔ (۱۹۸۳، زمیں اور فلک اور، ۹۷). **(ii) جھوٹی سچی تعریف کرنا۔**

شہر میں رہنا ہے تیرے سو ہم
جس میں تیری ہوا باندھتے ہیں

(۲۰۰۸، نشیب شہر، ۲۱۴). **۶۔ رنگ جمانا، اثر ڈالنا، رعب جمانا۔** بجنور کی ایک بہت اچھی ہوا باندھ رکھی تھی کہ اس کے سبب گنواروں کے دلوں پر بجنور کا ایک خوف تھا۔ (۱۸۵۸، سرکشیٔ ضلع بجنور، ۱۳۹). اب میں چاہتا ہوں کہ میری سرگزشت کا ناظر اس ہیئت اور شکل کو دیکھے جو شیر علی نے وہاں پہونچ کے بنائی اور اپنی کیسی ہوا باندھی ہے، اُس نے اپنے کو محکمۂ جلادان کا سب سے اعلیٰ افسر قرار دیا۔ (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۲۲۱).

وہ گھبراتے ہیں کیا کیا نالۂ دل کی رسائی سے
ہوا باندھی ہے اپنی ہم نے اس تیر ہوائی سے

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۱۸۷). **۷۔ سماں باندھنا، کلام میں دلکشی اور جاذبیت پیدا کرنا۔**

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے
ہم بھی ایک اپنی ہوا باندھتے ہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۱). ہوا نے اپنی ہوا باندھی، درختوں کو وجد ہوا، سرو صحرائی اکڑنے لگے۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوش ربا، ۶ : ۲۸۳).

بلبلوں کی سرد آہوں نے بھی باندھی کیا ہوا
باغباں کہتے ہیں بے موسم بہار آنے کو تھی

(۱۹۰۰، دیوان حبیب، ۲۷۶).

ہوا نے کیا ہوا باندھی چمن میں
کہ خوبان چمن کا سر ہلا ہے

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۵۱).

---بتانا محاورہ.

ا۔ ٹالنا، ٹال دینا، بہانے سے چلتا کرنا، بھگا دینا۔

سو اب ایک کو تو لے آتی ہوں میں
ہوا دوسرے کو بتاتی ہوں میں

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۱۷). اگر تیری مرضی ہو تو شہزادے کو میں لے آوں اور پری زاد کو ہوا بتاؤں۔ (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۱۲۶).

اب در پہ اپنے ہم کو رہنے دے یا اُٹھا دے
ہم سب طرح سے خوش ہیں ، رکھ یا ہوا بتادے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۱۵۸).

غیرت کو کہاں ہوا بتا دی
چڑیا صدقے کی تھی اوڑا دی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۲۴). ۲۔ درخواست نامنظور کرنا، منع کردینا۔ جہاز پر سوار ہونے آیا تو جہاز والوں نے ہوا بتائی، لنگر اٹھایا تو پھر جہاز کی شکل نظر نہ آئی۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۴۹۳).

آنے کو لکھ کے چند بار پھر وہ ہوا بتا چکے
ہو بہت ان کی زندگی کیا وہ ابھی ستا چکے

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۱۹).

---بَتلانا محاورہ.

رک: ہوا بتانا؛ ٹالنا، رخصت کرنا۔

او بادِ صبا ہوا نہ بتلا
خوشبوئی سنگھا پتا نہ بتلا

(۱۸۳۸، مثنوی گلزار نسیم، ۹). اوس کٹنی سے پر حذر ہو اسے ہوا بتلا کہ یہ مجھے رسوا کرے گی۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۶۲). اس پر پیمانے جو یوں ہوا بتلائی تو ان کو نہایت ناگوار معلوم ہوا۔ (۱۹۰۲، ہم خرما و ہم ثواب، ۹۵).

---بتّی ہونا محاورہ.

(عور) بہت تیزی سے بھاگ جانا۔ (مہذب اللغات).

---بُجھائی (---ضم ب) امث.

(تعمیرات) بھٹے میں پکی ہوئی کھریا اور مٹی کو تپش پہنچانے کے بعد اس کے سفوف کو خشک جگہ پر پھیلا کر چند دنوں تک ٹھنڈا کرنے کا عمل جس کے بعد سیمنٹ پھولتا نہیں۔ پیپوں میں بھرنے سے پیشتر چند دن تک ٹھنڈا ہونے دیتے ہیں یہ گویا ہوا بجھائی ہے۔ (۱۹۴۸، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۶۹). [ہوا + بجھا = بجھانا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---بچانا محاورہ.

چھپ کر کام کرنا، خبر نہ ہونے دینا، چرچا نہ کرنا۔

باغوں میں لگائی تاک جا کر
غنچوں میں گئے ہوا بچا کر

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۴۱).

---بَخش (---فت ب، سک خ) (الف) صف قدیم.

ہوا دینے والا؛ (جگہ) جہاں بہت ہوا آتی ہو، ہوادار۔

ہوا بخش ہر ٹھاوں مادہیوں اوپر
باقی شہریوں سو شاہوں کے گھر

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۲۱).

---بَخش (---فت ب، سک خ) (ب) امذ.

آکسیجن پہنچانے والی مشین کا وہ حصہ جو خون میں آکسیجن کی آمیزش کرتا ہے۔ (ماخوذ: قلب، ۷۰۹). [ہوا + ف: بخش، بخشیدن = دینا].

---بَدَل جانا/بَدَلنا محاورہ.

۱۔ ہوا کا ایک طرف چلتے چلتے دوسری طرف چلنے لگنا، ہوا کا رُخ بدلنا، ہوا میں تغیر ہونا۔

فتح و ظفر ادب سے قدم باقدم چلی
بدلی ہوا نسیم ریاض ارم چلی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۰۶). **۲۔ زمانے کا رُخ بدلنا، حالت، طریقہ یا ڈھنگ بدلنا، تبدیلی آنا، انقلاب ہو جانا، زمانہ پلٹنا، کچھ کا کچھ ہو جانا۔**

مر گئے ہم نہ زمانے کی ہوا بدلی بحر
کوئی بدلی نہ مری گور پہ گریاں آئے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۶۳). جھوٹی دوستی کا دعویٰ کرنے والے ---- ایسے لوگ زمانہ کی ہوا بدلتے ہی تتر بتر ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۰۶، حکمت عملی ۳۷۸).

خزاں میں بلبل و گل کا نشان تک نہ رہا
ہوا بدل گئی دو روز میں گلستاں کی

(۱۹۲۱، اکبر الٰہ آبادی، ک، ۱: ۷۳).

کچھ دنوں بعد زمانے کی ہوا بدلے گی
وقت کے ساتھ رہ و رسم وفا بدلے گی

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۱۰۲).

زمانہ بدلا فضا بھی بدلی چمن بھی بدلا ہوا بھی بدلی
پرانے ساغر کو توڑ ساقی کہ اب نیا جام آ رہا ہے

(۱۹۷۰، شکیل بدایونی، زیبائیاں، ۱۰۵). آپ نے غور نہیں کیا کہ سُودی لین دین کے قضیوں میں سرکار میں بھی ہوا کچھ بدل رہی ہے۔ (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۱۶۵). مجھے تسلیم ہے کہ زمانے کی ہوا بدل گئی ہے۔ (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۲). **۳۔ رُت پھرنا، موسم بدلنا، موسم میں تبدیلی پیدا ہونا۔**

آتی جاتی ہے جابجا بدلی ساقیا جلد آ ہوا بدلی

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۷۲).

گھر آیا ابر غم دل پر خیال بادہ خواری میں
گھٹا اپنا لہو دم میں ہوا بدلی جو ساون کی

(۱۸۵۸، امانت، د، ۹۸). **۴۔ زمانے کا موافق ہونا، بھلے دن آنا، اقبال یاور ہونا، صورتِ حال پہلے سے مختلف ہونا۔**

بولی کہ ہے رنگ کچھ نیا آج
بدلی نظر آتی ہے ہوا آج

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۲۹).

بدلی ہوا ایک تیری چال میں
لوٹ پڑی دولت جے پال میں

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۶۰). **۵۔ نصیبے کا برگشتہ ہونا۔** (ماخوذ: جامع اللغات). **۶۔ تبدیلی آب و ہوا کے واسطے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، ماحول بدلنا۔** سوچتی ہوں ویزا بنوا کر انڈیا کا چکر لگا جاؤں ---- ہوا بدل جائے گی تم شاید میرے سوئے ہوئے ذہن کو جگا سکو۔ (۱۹۶۳، دامان باغباں، ۲۸۲).

---بَرخِلاف ہونا محاورہ.

۱۔ بادِ مخالف کا چلنا۔ (جامع اللغات). **۲۔ زمانہ ناموافق ہونا، مخالفت ہونا۔**

اس قدر مجھ سے زمانہ کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوے حنا ڈالے بدن میں آبلے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۴۸).

---بَرداشت (---فت ب، سک ر، ش) صف؛ امذ.

(لفظاً) ہوا کو سہارنے والا؛ (حیاتیات) ایک نوع کا جرثومہ. وہ جراثیم جو نا ہوا باش اور ہوا برداشت ہیں اور کیٹالیز (Catalase) نہیں پیدا کرتے ، وہ جینس کلوسٹریڈیم (Clostridium) سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۸۹). [ہوا + ف : برداشت، برداشتن = اٹھانا].

---بُرد ہونا محاورہ.

ہوا میں بکھر جانا؛ ضائع ہو جانا.

اس نے پیام بھیجے تو رستے میں رہ گئے
ہم نے جو خط لکھے وہ ہوا برد ہو گئے

(۱۹۷۶، خوشبو، ۲۲۷).

---ے بَرشگال (---فت ب، سک ر، فت ش) امث.

بارشوں والی ہوا جو عموماً جنوب مغرب سے چلتی ہے. جنوب مغرب سے جو ہواے برشگال آتی ہے اُسے یہ پہاڑ گزرنے نہیں دیتے. (۱۹۲۴، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱: ۱۳۵). [ہوا + ے (حرف اضافت) + برشگال (رک)].

---بَسانا محاورہ (قدیم).

خواہش پیدا کرنا، چیٹک لگانا.

نوے رت میں جب لسلساتا دسیا
ہوا دل جلیاں میں بساتا دسیا

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۲۲).

---بِگڑ جانا/ بِگڑنا ف مر؛ محاورہ.

۱. ہوا کا زہریلا ہو جانا، ہوا میں خرابی آ جانا، ہوا میں فساد پیدا ہونا، ہوا کا خراب یا متعفن ہو جانا، ہوا کا صحت بخش نہ رہنا.

واشد کچھ آگے آہ سے ہوتی تھی دل کے تئیں
اقلیم عاشقی کی ہوا اب بگڑ گئی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۷۲). **۲. زمانے کا پھر جانا، حالات کا ناموافق ہو جانا، ناموافقت ہو جانا، حالات خراب ہو جانا.**

صحبت گل ہے فقط بلبل سے کیا بگڑی ہوئی
آج کل سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۳۴).

ہوا بگڑی ہوئی ہے کچھ چمن کی
چلو اے ہم صفیرو آشیاں میں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۳۳).

اب تو ہے خانہ باغ گرد ، ساری ہوا بگڑ گئی
کس کا چمن ، کہاں کے پھول ، پیڑوں پہ اوس پڑ گئی

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۱۶). **۳. ساکھ جاتی رہنا، اعتبار اُٹھ جانا.**

کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم میں
گل کھلایا یہ کس نے اک دم میں

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۵۴).

بگڑی تھی ہوا آہ کی آخر شب وعدہ
نکلا مرے نالوں کا بھرم اور زیادہ

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۸۶). اوس دن تو بیچارہ ذلیل ہو گیا، اوسی دن سے ہوا بگڑ گئی. (۱۹۲۱، خونی شہزادہ، ۶۹). تین ہزار روپیہ پر معاملہ طے پایا یہ خبریں مشہور ہوتے ہی رات بھر میں ہوا بگڑ گئی. (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۱۳۶). انگریزی کی بھی تو ساکھ ہی ہے ورنہ مٹھی بھر آدمی کروڑوں پر حکم نہ چلاتے فرشتے کی بھی ہوا بگڑ جائے تو پھر سے بحال نہیں ہوتی. (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۷۲). **۴. ہوا کا رخ بدل جانا، تقدیر کا برگشتہ ہو جانا، قسمت کا یاوری نہ کرنا.**

مگر اک پیچ پڑ جائے تو کنی سے اکھڑتی ہے
ہوا بگڑے تو جو تدبیر ہو الٹی ہی پڑتی ہے

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۵۲). **۵. ماحول بدلنا، حالات بدلنا، پہلی سی صورت حال نہ رہنا (عموماً برے معنوں میں).**

جانے کا لطف واں نہیں جاتے ہیں بوالہوس
بگڑی ہوئی ہے کوچے کی اوس کے ہوا ابھی

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۲۲۶). اس موضع کی کچھ ہوا ہی بگڑ گئی ہے. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱: ۱۰۰).

---بُلبُلا (---ضم ب، سک ل، ضم ب) امذ.

(کیمیا) کسی گیس کا ایک چھوٹا سا گولا جو کسی ٹھوس یا مائع میں آ جائے جیسے گیس ملا کوئی مشروب جو سخت کسے ہوئے شیشے کے اندر ہوتا ہے (انگ : bubble Air). (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوا + بلبلا (رک)].

---بَمبا (---فت ب، سک م) امذ.

ہوا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے ، گزارنے یا باہر نکالنے کی نلکی یا نالی وغیرہ. عملی کمرہ ---- میں ہوا بمبے، ہوا تالے اور ہوا فشار آلات نصب کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی، چنائی (ترجمہ)، ۱۱۹). ہوا + بمبا (رک).

---بَند (---فت ب، سک ن) صف.

جس میں ہوا کا گزر نہ ہونے پائے، جس میں ہوا داخل نہ ہو سکے، ہوا بستہ (مکان یا کوئی جگہ). چاہیے کہ اس کو اندر مکان ہوا بند میں باندھ کر پھیرا دیوے. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۳: ۱۰). ارگٹ (Ergot) پر تاوقتیکہ اس کو باحتیاط خشک نہ کیا جائے اور ہوا بند ظرف میں بھرا نہ جائے جلد ہی پھپھوند آ جاتی ہے اور وہ بے اثر ہو جاتا ہے. (۱۹۴۸، علم الادویہ، ۱: ۱۴). کوزے ہوا بند ہوتے تھے تاکہ کاربن ہوا کی آکسیجن سے مل کر نہ جل جائے. (۱۹۷۳، فولاد سازی، ۱۵۲). تخلیق، عصری تقاضوں سے منحرف نہیں ہو سکتی اور تخلیق کار اگر کسی ہوا بند بوتل میں مقید نہیں تو پھر وہ عصری عوامل سے مثبت یا منفی اثرات قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہے. (۱۹۸۹، صحیفہ (آزادی نمبر)، لاہور، جولائی تا دسمبر، ۳۴). [ہوا + ف : بند، بستن = باندھنا].

---بَندَر (---فت ب، سک ن، فت د) امذ.

رک : بندرگاہ. کراچی ---- یہ ایک اعلٰی بین الاقوامی ہوا بندر ہے. (۱۹۷۸، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ، ۱۵۹). [ہوا + رک : بندر (۲)].

---بَند ہو جانا/ ہونا ف مر؛ محاورہ.

۱. ہوا کا رک جانا، ہوا کا نہ ہونا، ہوا کا نہ چلنا.

رکھ آہ سرد ہی سے گرم جوشی
رکے ہے دل جو ہوتی ہے ہوا بند
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۶).

کہتے ہو قیامت کی ہوا بند ہوئی ہے
دم آج رکا ہے مگر اے یار کسی کا
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۶). اس کے ذہن کے احاطے میں جیسے ہوا بند تھی، جس طرف ہوا کا دباؤ پڑتا وہ اُدھر ہی ناچاہنے کے باوجود چل پڑتی۔ (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۱۴۶). جب حبس کی شام ہوا بند ہو جاتی ہے تو باغوں کی کیا حالت ہوا کرتی ہے۔ (۲۰۰۶، عرض مصنف (بانو قدسیہ)، ۷). **۲۔ حالت خراب ہو جانا، سٹی گم ہو جانا، بہت گھبرا جانا، بولتی بند ہو جانا۔**

ہزار بار جو تقریر میں ہوا ہو بند
وہ میرے سامنے باتیں بنائے گا پھر کیا
(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۳۵).

---بَندی (--- فت ب، سک ن) امث.
شیخی بگھارنے کا عمل، ڈینگیں مارنے، شعبدے دکھانے؛ اپنی جھوٹی تعریفیں کرنے کی حالت یا کیفیت، جھوٹی شہرت۔

آپ کا کام ہے ہوا بندی آپ پر ختم ہے ادا بندی
(۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۰). غالب ---- کی شاعرانہ بضاعت اور اس کے کیریکٹر کی سختی سے جانچ شروع ہو جائے اور آخر کو ہوا بندی کا یہ طلسم تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ جائے۔ (۱۹۳۴، غالب شکن (مکتوب یگانہ)، ۶). [ہوا بند + ی، لاحقۂ کیفیت].

---بَندی کَرنا محاورہ.
۱۔ جھوٹی باتیں مشہور کرنا، ہوائی قلعہ بنانا، شعبدہ بازی کرنا؛ بے بنیاد بات اڑانا، بدنام کرنا؛ بہتان لگانا، تہمت دھرنا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۲۔ خیالی پلاؤ پکانا.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---بَندھ جانا محاورہ.
۱۔ ہوا کا رُک جانا، ہوا بند ہو جانا، ہوا کا نہ چلنا۔ ہوا اب بندھ گئی تھی ---- بجرا آہستہ آہستہ کنارے پر آ لگا اور سب کے سب اس پر سے اتر پڑے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۱۴). **۲۔ دھاک بندھنا، شہرہ ہو جانا، ساکھ بندھنا، عزت بن جانا، اعتبار قائم ہونا؛ خوش اقبال ہونا۔**

غرض کیا کہوں اس کا میں ماجرا
عجب طرح کی بندھ گئی تھی ہوا
(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۸۶).

بتکدوں میں دہر کے بندھ جائے گی اپنی ہوا
گر امانت رام وہ طفل برہمن ہو گیا
(۱۸۵۸، امانت، د، ۲۷). ٹھاکر نے ہمیں ایک ہاتھی اور ہزار روپیہ دیا وہ ہم نے قبول نہ کیا سبحان اللہ پھر تو ہوا بندھ گئی اب چو طرفہ ہم ہی ہم ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۴).

چمن میں آشیاں تو باندھنے کو باندھتے سب ہیں
مزہ تب ہے کہ اے بلبل ہوا بندھ جائے گلشن میں
(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۱۰). لوگ ہوا کے ساتھی ہوتے ہیں، جس کی ہوا بندھ جائے انھیں میں ہزاروں کیڑے ڈالے جاتے تھے۔ (۱۹۲۰، لخت جگر، ۱ : ۱۳۲).

اور پھر ان سب لطیفوں کے سوا
اس طرح خلقت میں بندھ جاتی ہوا
(۱۸۲۶، معروف، د، ۲۰۶).

بندھ گئی تیرے فروغ حسن کی ایسی ہوا
جل گئی محفل میں تجھ کو دیکھ کر اے حور شمع
(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۸۹). **۳۔ سلسلہ شروع ہو جانا۔** طفل مکتب بھی ہجو سرائی میں حصہ لینے لگے اور مخالفت ہی نہیں، ذاتیاتی حملے اور گالی گلوچ کی ایک ہوا بندھ گئی۔ (۱۹۵۸، شاد کی کہانی شاد کی زبانی، ۲۶۳).

---بَندھن (--- فت ب، سک ن، فت دھ) امذ.
(تعمیرات) ہوا کو گزرنے سے روکنے والا آلہ (انگ : Wind tie)۔ ہوا بندھن میں جہاں سے بولٹ گزریں شگاف دار روزن کیے جائیں تا کہ سکڑاؤ اور پھیلاؤ کی رعایت رہے۔ (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ)، ۸۲). [ہوا + بندھن (رک)].

---بَندھنا محاورہ.
۱۔ ہوا کا رُک جانا، ہوا بند ہو جانا، ہوا کا نہ چلنا. (جامع اللغات). **۲۔ (i) شہرہ ہو جانا، مشہور ہونا۔**

وا نہیں کرتی ہے بے اذن اس کے غنچہ کو نسیم
اب تو گلشن میں بندھی بارے ہوائے عندلیب
(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۴۰). بیرم خاں کی سرداری کی اب بھی ہوا بندھی ہوئی تھی۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۹۳).

بندھی ناسخ آتش کی پھر وہ ہوا
کہ دونوں کا عالم میں شہرہ ہوا
(۱۹۲۲، مطلع انوار، ۱۶۷).

تیری چمک کے سامنے شرما گئے ہیں یہ
تری ہوا بندھی ہے تو مرجھا گئے ہیں یہ
(۱۹۳۸، باقیات اقبال، ۲۶۵). **(ii) ساکھ بندھنا، عزت بن جانا، اعتبار قائم ہونا، رعب جم جانا۔** در و دیوار مست ہو گئے تھے بس کہ بندھ گئی تھی ہوا۔ (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۹۲).

پگڑی کسی سے جاوے نسیم اور صبا بندھے
مولا کرے کچھ اپنی بھی اب تو ہوا بندھے
(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۵۷).

اپنی بھی بعد مجنوں یارو ہوا بندھی ہے
لے گرد بادِ خیمہ کب کو بکو نہ آیا
(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۳). میں بہت خوش ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ ذرا میرے علم و فضل کی ایران میں خوب ہوا بندھے گی۔ (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۵۵۷). ہوا جب ایک مرتبہ اکھڑ گئی تو دوبارہ مشکل ہی سے بندھتی ہے۔ (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۱۳۱). ٹھاکر نے اپنی بھو بھرم رکھنے کے لیے ایسی ہی بند کرادی ہیں، بس ہوا بھری ہے اور اُن سے گھر کی ہوا بندھی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۱۱).

ہوا بندھے گی جو محشر میں میری آہوں کی
یقیں ہے فرد بھی اڑ جائے گی گناہوں کی
(۱۹۳۲، کلیات شاقب، ۲۴۰).

---بنی رہنا محاورہ.

ساکھ برقرار رہنا، بات بنی رہنا۔ سنا ہے لڑکے نے بھی اسی روز تیر کماں کو جلا دیا، پوچھا، کیوں، کہا اس لیے کہ ہوا بنی رہے۔ (۱۹۳۰، اردو گلستاں (ترجمہ)، ۱۳۱).

---بوجھ ناپ (---وجِ) امذ.

ہوا کا دباؤ ناپنے کا آلہ، باد پیما، آلہء مقیاس الہوا (انگ : meterBaro). (ماخوذ : جامع اللغات). [ہوا + بوجھ (رک) + ناپ (رک)].

---بونڈلی ہونا محاورہ.

ہوا کا کوئی ایک رخ نہ ہونا بلکہ چکر کے ساتھ اوپر کی طرف بلند ہونا. (مہذب اللغات).

---بے بہار (---فت ب) امث.

بہار کی ہوا، تازہ ہوا؛ (مجازاً) خوشی کا موسم یا موقع۔

غلط کہ تیری جوانی کا رنگ اڑائے بہار
کسی ہوا میں نہ بھولے ذرا ہوائے بہار

(۱۹۱۳، کلیات رعب، ۸۱). [ہوا + بے (حرف اضافت) + بہار (رک)].

---بہنا محاورہ.

۱۔ ہوا چلنا، ہوا کا سبک رفتاری سے چلنا۔

کیا مدرسے میں دہر کے الٹی ہوا بہی
واعظ نہی کو امر کہے امر کو نہی

(۱۷۴۵، دیوان زادہ حاتم، ۷۸). ہوا موافق کا بہنا شروع ہوا کپتان صاحب نے بادبانوں کو کھول دیا، جہاز تیر کی طرح چلا۔ (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۵). پروائی ہوا بہے جارہی تھی۔ (۱۹۶۷، جلاوطن، ۳۴). **۲۔ افواہ یا اطلاع عام ہونا، خبر پہنچنا۔**

جس وقت ہوا آمد زہرا کی بہے گی
خورشید قیامت میں حرارت نہ رہے گی

(۱۸۵۵، ضمیر (میر مظفر حسین)، مجموعہء مراثی ضمیر، ۱ : ۲۱۰).

---بیرنگ ہونا محاورہ.

ڈر لگنا، خوف زدہ ہونا. (مہذب اللغات).

---بے رنگ / بیرنگ ہونا محاورہ.

ہوا کا رخ بدلا ہوا ہونا، نصیب برگشتہ ہونا، ہوا موافق نہ ہونا۔

سمجھا کوئی بیکلی بدی ہے
بیرنگ ہوا کچھ آج کی ہے

(۱۸۸۷، ترانہء شوق، ۸۵).

---بھرانا محاورہ.

پرندوں کا اپنے بچوں کو چونچ سے ہوا دینا تاکہ غذا کی نالی صاف ہو جائے یا بچے کو دانہ کھانے کی عادت ہو جائے۔ جب بچے پیدا ہوتے ہیں ایک کو نر دوسرے کو دانہ مادہ کھلاتی ہے مگر اوّلاً صرف ہوا بھراتے ہیں تا راہ غذا جانے کی صاف ہو جاوے۔ (۱۸۸۳، صید گاہ شوکتی، ۲۲۴).

---بھر جانا ف مر؛ محاورہ.

۱۔ ہوا سے پھول جانا، کسی چیز میں ہوا سما جانا، ہوا اٹ جانا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). **۲۔ مغرور ہو جانا، گھمنڈ کرنا، اترا جانا، خودنما ہو جانا۔** کچھ اسی قسم کی ہوا برطانوی باشندوں میں اس وقت بھر جاتی ہے جب ان کے مدمقابل کوئی ہندوستانی کھڑا ہوتا ہے۔ (۲۰۰۶، برٹرینڈ رسل کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ)، ۵۵). **۳۔ موٹا یا فربہ ہو جانا، پھپس ہو جانا.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۴۔ دیوانہ ہو جانا، پاگل ہو جانا.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۵۔ دھن سمانا، چینک لگنا، خواہش پیدا ہونا۔** شاہ ابوالمعالی کے دماغ میں شاہی کی ہوا بھری ہوئی تھی۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۲).

اگر جائے بھی بلبل اب چمن سے جا نہیں سکتی
ہوائے الفت گل بھر گئی ایسی ہر اک پر میں

(۱۹۱۷، رشید، گلستان رشید، ۵۷).

---بھر دینا ف مر.

کسی چیز کے اندر (جیسے کسی چیز یا ٹائر وغیرہ میں پمپ کے ذریعے) ہوا داخل کرنا. اس کا چہرہ، جسم، ٹانگیں سب سوج گئی تھیں جیسے ان میں کسی نے ہوا بھر دی ہو اور یہ سوجن اس کو ایک عجیب الخلقت تاثر دے رہی تھی۔ (۱۹۷۴، چاکی واڑہ میں وصال، ۱۶۵). ہم پلاسٹک کے دو تکیے ساتھ لائے تھے جن میں ہوا بھر دی جاتی ہے ان ہی کو استعمال کیا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۷۶).

---بھرنا ف مر؛ محاورہ.

۱۔ کسی چیز میں منہ یا پچکاری یا دھونکنی سے ہوا پہنچانا تاکہ پھول جائے۔ بائیسکل کے پہیوں میں نہایت پیار اور احتیاط سے ہوا بھری۔ (۱۹۶۸، کھویا ہوا افق، ۲۳۱). **۲۔ ہوا سے پھول جانا، کسی چیز میں ہوا سمانا۔**

جب اٹھتی تھیں چوبیں تو جھکا جاتا تھا خیمہ
بھرتی تھی ہوا جب تو اڑا جاتا تھا خیمہ

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۷۰). **۳۔ مغرور ہونا، اترانا، گھمنڈ کرنا.** اس بے برگی اور بے نوائی پر دماغ میں ایسی ہوا بھر گئی، بادشاہ کی ملاقات کا دعوی یہ منہ اور مسالا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۳۶۲). اب میاں صاحب کی انا بڑھے گی، خوب اس میں ہوا بھرے گی۔ (۱۹۸۹، حرف من وتو، ۱۴۵). **۴۔ دھن سمانا، خواہش پیدا ہونا۔**

جب سے بھری ہے دل میں ہوا وصل یار کی
مٹی خراب ہے مرے مشت غبار کی

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۹۰). مبتلا کے سر میں اب اور ہوا بھری ہوئی تھی۔ (۱۸۸۵، فسانہء مبتلا، ۲۲). ان کے سروں میں بغاوت کی ہوا نہ بھرنے پائے۔ (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۳۱۸). **۵۔ خواہش کرنا، ارمان رکھنا، آرزو کرنا۔**

تصور سے ترے موجیں رہا کرتی ہیں لہروں میں
ہوا بھر کر تری سر میں حباب بحر ابھرتے ہیں

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۲۲).

---بھری (---فت بھ) صف مث.

گھمنڈی، مغرور. میری ہوا بھری شخصیت کا غبارہ ایک دھماکے سے پھٹا۔ (۱۹۸۶، دریا کے سنگ، ۲۱۳). [ہوا + بھری، بھرنا (رک) سے].

---بھری ہونا محاورہ.

سودا سمایا ہوا ہونا، دھن ہونا۔

اس میں کب یہ سبک سری ہوتی
عشق کی گر ہوا بھری ہوتی

(۱۸۵۵، فسانہء عشق، فتح الملک ظفر، ۱۵).

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی ہوس ہے
وہ اور ہوا ہے جو مرے سر میں بھری ہے
(۱۹۲۷، معراج سخن، ۲۷).

--- بھی نہ دینا محاورہ.
ذرا پتا نہ دینا، خبر تک نہ ہونے دینا، پاس تک نہ پھٹکنے دینا، سراغ نہ لگنے دینا.
ہوا بھی دیں گے نہ ہم دل کی بھول کر تم کو
آل سوچ گئے ہیں نظر چرانے کا
(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۳۵).

--- بھی نہ لگنا محاورہ.
ذرا بھی اثر نہ ہونا، خفیف سا اثر بھی نہ ہونا. (جامع اللغات).

--- پاشی کرنا محاورہ.
ہوا چھڑکنا؛ ہوا کو ہر طرف پھیلانا، فضا کو ہوادار بنانا. ٹھنڈی ہوا اور درختوں میں لہرا رہی تھی سبز ٹہنیاں آبادیوں میں ہوا پاشی کر رہی تھیں. (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۳۱).

--- پانا محاورہ.
سراغ پانا، بھید پانا.
ہوا نہ جن کی کبھی پا سکیں حیات و ممات
دلوں میں ایسے بھی کچھ درد ہیں سمائے ہوئے
(۱۹۴۶، مشعل، ۷۰).

--- پَتّرا (--- فت پ، سک ت نیز شدت بفت) امذ.
(ہوائی انجینئری) ہوائی جہاز کے پر دھکیلنے والے پترے یا پتوار جیسی سطح یا حصہ جس کی شکل اور سمت بندی اس کی سمت، اٹھان، قیام پذیری، دھکیل یا دھکے کو قابو میں رکھتی ہے (انگ : foilAir). (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوا + پترا (رک)].

--- پِچکاری (--- کس پ، سک چ) امث.
آلہ جس سے کسی ظرف سے ہوا کھینچ کر نکالی جائے نیز کسی ٹیوب میں ہوا بھرنے کا آلہ. آبی گھڑی، آبی ارغنوں (پردوں کے تختے کے ساتھ) اور ہوا پچکاری کی ایجادیں اسی سے منسوب کی جاتی ہیں. (۱۹۵۷، مقدمہء تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱: ۳۹۲). [ہوا + پچکاری (رک)].

--- پِچکاری اِنجَن (--- کس پ، سک چ، کس ا، سک ن، فت ج) امذ.
(طبیعیات) وہ انجن جس میں ایندھن ایسی ہوا کے ذریعے داخل کیا جاتا ہے جو استوانہ کے دباؤ سے زیادہ دباؤ تک پچکائی جاتی ہے. (حرارتی انجنوں کا نظریہ، ۵۸۳). [ہوا پچکاری + انجن (رک)].

--- پچھیاؤ ہونا ف مر.
ہوا کا مغرب سے مشرق کی طرف چلنا. (مہذب اللغات).

--- پر م ف.
ہوا میں، فضا میں.
ہوا دار اس پری کا دیکھ کر پریاں یہ کہتی ہیں
ہوا پر تخت جاتا ہے سلیماں کی سواری کا
(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۴۴).

--- پر اُڑا دینا محاورہ.
کسی پرندے کو پرواز کے لیے چھوڑ دینا.
کچھ تو پتا لگائے گا اُس بت کے بام کا
مرغِ نظر کو ہم نے ہوا پر اُڑا دیا
(۱۸۹۷، خانہء خمار، ۱۶).

--- پر اُڑ جانا محاورہ.
ہوا میں اڑنا، بھاپ بن جانا، ہوا میں تحلیل ہو جانا.
لگے گرمی تو اڑ جائے ہوا پر
پڑے سردی تو بن جاتا ہے پتھر
(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۳۴).

--- پر اُڑنا محاورہ.
۱. مغرور ہونا، اترانا، زمین پر پانو نہ رکھنا.
اُس کے کوچہ میں ہیں وہ بے پر و بال
اڑتے پھرتے ہیں جو ہواؤں پر
(۱۸۹۲، دیوان حالی، ۶۷).
تعلی کو بدل دیتی ہے عبرت خاکساری سے
ہوا پر جب میں اڑتا ہوں سلیماں یاد آتے ہیں
(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۱۳۸). ۲. ہوا میں اڑنا، فضا میں پرواز کرنا.
چمکنے سے جگنو کے تھا اک سماں
ہوا پر اڑیں جیسے چنگاریاں
(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۹۷).

--- پر آ جانا/آنا محاورہ.
شیخی کرنا، غرور و نخوت کرنا، تعلّی کی لینا، اترانا نیز ضد پر آنا.
وہ بلا ہیں جو ہوا پر کبھی آ جاتے ہیں
کوچہء زلف کی بھی خاک اوڑا جاتے ہیں
(۱۸۵۲، دیوان برق، ۲۳۴).
آئے نہ کہیں گلشن ایجاد ہوا پر
اس واسطے اس گل کے سراپا کو بنایا
(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۱).

--- پر باندھنا محاورہ.
ہوا میں قائم کرنا؛ بے بنیاد یا فضول کام کرنا، غیر حقیقی کام کرنا (خصوصاً آشیاں کے ساتھ مستعمل).
ثباتِ فصل گل پر زعم بلبل
ہوا پر باندھنا ہے آشیاں کا
(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۳۴).
آشیاں مثل ہما ہم نے ہوا پر باندھا
زندگی تک نہ چھٹی ہم سے ہوائے پرواز
(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۱۰۶).

--- پر پر مارنا محاورہ.
اُڑان بھرنا، پرواز کے لیے پر پھڑ پھڑانا، پرواز کرنا، اڑنا.

اتنے میں شب کوچ ہوئی صبح نمودار
پر اپنا ہوا پر جو ہیں اُس ہنس نے مارا
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ا: ۶۸).

--پر جنگ ہونا محاورہ.

بے بنیاد لڑائی ہونا، بے بات لڑنا۔

کچھ بات ہو تو کہیے ، وہ جس بات پہ بگڑے
بے فائدہ کی ان سے ہوئی جنگ ہوا پر
(۱۸۹۲، وحید (الٰہ آبادی)، انتخاب وحید، ۵۶).

--پر چڑھانا محاورہ.

مغرور کر دینا۔

دید صفائے رخ نے ہوا پر چڑھا دیا
اوس غیرتِ پری کو ہوا شہپر آئینہ
(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۲۵) ۔).

--پر چڑھ کے پہنچنا محاورہ.

برق رفتاری سے پہنچنا، بہت تیز قدموں سے سفر طے کرنا۔

ہوا پر چڑھ کے پہنچے سیکڑوں کوس
کبھی اولا کبھی پالا کبھی اوس
(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۳۵).

--پر چڑھنا محاورہ.

مغرور ہونا، متکبر ہونا، دماغ کرنا، فخر کرنا۔

زندوں کو کیوں خیال تعلّی بڑھے نہیں
اک روز ابر مردہ ہوا پر چڑھے نہیں
(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

--پر دِماغ ہونا محاورہ.

متکبر ہونا، مغرور ہونا، اِترانا، نخوت کرنا، کسی کو اپنا ہم سر نہ جاننا، کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا۔

صحرا میں جو ہے دام لئے موج رگ ابر
کیا آج ہوا پر ہے دماغ پر طاؤس
(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۸۰).

تیر مژگاں ستمگر کا ہوا پر ہے دماغ
غیر مرغان ہوا جتنے ہیں برباد ہیں سب
(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

--پر / پہ دَوڑنا محاورہ.

ابر وغیرہ کا ہوا پر تیزی سے جانا، کسی شے کا ہوا میں جلد جلد جانا، تیز رفتاری سے سفر کرنا ۔

ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابر سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی پیل مست بے زنجیر
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۲۰).

--پر / پہ رَہنا محاورہ.

مغرور ہونا، غرور میں بھرا ہونا۔

کیسا بہار میں زرِ گل پر دماغ تھا
کیا چار دن ہوا پہ رہے باغباں تمام
(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۸۱).

--پَرَست (--فت پ، ر، سک س) صف؛ امذ.

۱۔ عیاش، شہوت پرست نیز ظاہر پرست، بیہودہ شخص۔

کلک اُس کے ہاتھ پاؤں کو لکھے تو کیا لکھے
مردم ہوا پرست کہیں گر ہوا لکھے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۲۶). یہ اسی سبب سے ہے کہ وہ ہوا پرست جو صحبت عیش کی گھڑی کو مختصر سمجھ کے دل کی ہوسیں ایک ساتھ نکال ڈالنے کی دھن میں ہیں۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۱: ۳۲۰).

جو عمر کام کی تھی کر دیا اسے برباد
ہوا پرست تھے قدرِ شباب کیا کرتے

(۱۹۵۷، ہندوؤں میں اُردو (منور بشیشور سنگھ)، ۱: ۴۳۵). **۲۔ مطلبی، خود غرض؛ لالچی ۔**

کیا ہو گئے ترائی سے وہ سب ہوا پرست
کیوں سر بلند کون ہے اس وقت کون پست

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۸۷). ان لوگوں کے نزدیک عورت سخت ہوا پرست ہے اس لیے وہ منصف نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۲۴، فطرت نسوانی (ترجمہ)، ۱۱۰). چنانچہ ہر زمانہ میں دنیا طلب، ہوا پرست ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ (۱۹۳۲، تفسیر القرآن الحکیم، مولانا شبیر احمد عثمانی، ۴). [ہوا + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا].

--پَرَستی (--فت پ، ر، سک س) امث.

۱۔ عیاشی، عیش پرستی، بدکاری، شاہد بازی۔ خدائے تعالیٰ اس ہوا پرستی تے یوں باٹ کوں لیاتا۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۱۲۱). مسلمان بادشاہوں کی ہوا پرستی ---- کا جوابدہ اسلام کو ٹھیرایا تھا۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲: ۱۴۳). غالب ---- کہتے ہیں کہ میرے دیوان میں ہے کیا، کچھ غزلیں ہیں جن میں شاہد بازی یعنی ہوا پرستی ہے اور کچھ قصیدے ہیں جن میں تونگر ستائی یعنی باد خوانی ہے۔ (۱۹۵۰، تنقید اور عملی تنقید، ۹۸). ہوا پرستی، خود غرضی، ہنسی، مذاق ---- کا نام تک ---- اعیان مملکت کی زبان پر نہیں آتا تھا۔ (۱۹۸۶، تاریخ اور آگہی، ۹۹). **۲۔ خونخواری، قتل و غارت گری۔** اگرچہ ---- ہوا پرستی بمعنی خونخواری کا عیب لگایا جاسکتا ہو ---- اس پر رائے زنی نہیں کرنی چاہیے۔ (۱۸۸۴، مقدمہ تحقیق الجہاد، ۱۷). [ہوا پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--پر سَوار رَہنا محاورہ.

نہایت جلدی کرنا، عجلت میں رہنا نیز (گھوڑے کا) تیز رفتاری پر ہر وقت آمادہ رہنا۔

اب بیٹھ سمند تیز پا پر رہتا ہے سوار جو ہوا پر
(۱۸۸۶، کلیات اردو، ترکی، ۸۹).

--پر سَوار ہونا محاورہ.

رک : ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا ؛ جلد باز ہونا ، نہایت جلدی کرنا ، شتاب کار ہونا. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

--پرِ گرہ لگانا محاورہ.

ا۔ **شعبدہ بازی کرنا، شعبدہ دکھانا، نظر بندی کرنا نیز چالاکی یا عیاری کرنا۔** وہ ایک چالاک عیار ہے جو ہوا پر گرہ لگاتا ہے، اور دلوں کے قفل کھولتا اور بند کرتا ہے۔ (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، آزاد (محمد حسین)، ۱۰). ۲۔ **ناممکن کام کرنا۔** (جامع اللغات؛ نور اللغات).

---**پَر لگانا** محاورہ.

(کبوتر بازی) کبوتر کو مقابلے کے لیے اُڑانا۔ جن کبوتروں کو ہوا پر لگانا ہوتا ہے تو پیچھے ہم عمر جمع کر کے پرواز سکھاتے ہیں۔ (۱۸۹۱، رسالہ کبوتر بازی، ۱۴).

---**پَر / پہ مزاج رہنا** محاورہ.

رک: ہوا پر دماغ ہونا؛ مغرور ہونا، متکبر ہونا۔

صورت ابر ہوا پر ہے مزاج ساقی
لے اڑی مجکو مئے ہوشربا ساون کی

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲: ۲۷۴).

نازک ہے بو سے اس ستم ایجاد کا مزاج
جب تو ہوا پہ رہتا ہے صیاد کا مزاج

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۷۲).

---**پُروائی ہونا** ف مر.

ہوا کا رُخ مشرق سے مغرب کی طرف ہونا۔ (مہذب اللغات).

---**پَر / پہ ہونا** محاورہ.

ا۔ **ہوا میں اڑنا، فضا میں ہونا، اڑنا۔**

اے قناعت ترے صدقے جاؤں
میں ہوا پر ہوں سلیماں کی طرح

(۱۹۳۳، صوت تغزل، ۸۵). ۲۔ **مغرور ہونا، اترانا، فخر کرنا، غرور کرنا، تعلّی کی لینا، اپنے تئیں بڑا خیال کرنا، خود بیں ہونا۔**

ہماری خاک کی مدِّ نظر ہے بربادی
مزاج یار بہت ان دنوں ہوا پر ہے

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۳۲۹).

وہ گل سیرِ چمن کا مبتلا ہے
ہوا پر آج کل بادِ صبا ہے

(۱۸۵۸، امانت، د، ۹۶).

عباسؑ نے کہا کہ ہوا پر ہیں یہ شریر
مولا کہاں کلامِ نصیحت کہاں یہ تیر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۵۶).

مانا ساقی ہوا پہ ہے آج
رندوں کی نظر خدا پہ ہے آج

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۶). ۳۔ **خیال میں ہونا، مغالطے میں ہونا، خام خیالی میں ہونا۔**

ایک سید کے مٹا دینے میں ہے کون سا نام
اس ہوا پر ہو کہ بجھ جائے چراغِ اسلام

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۸۷). ۴۔ **ظاہری ٹیپ ٹاپ پر ہونا۔** (ماخوذ: جامع اللغات). ۵۔ **زمانے یا قسمت کا موافق ہونا۔**

پھرے وہ ہم سے تو منہ پھر گیا زمانے کا
رجوع خلقِ خدا خلق میں ہوا پر ہے

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۳۲۹).

---**پَلٹا دینا** محاورہ.

ا۔ **رُخ موڑ دینا، ہوا کا رُخ بدل دینا۔**

اوس طرف گلشن بخشش کی ہوا پلٹا دی
جس طرف تیری رحیمی کو گنہگار ملا

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۶۶). ۲۔ **زمانے کا رنگ بدل دینا۔** (علمی اردو لغت).

---**پَلٹ جانا / پَلٹنا** محاورہ.

ا۔ **ہوا کا ایک طرف چلتے چلتے دوسری طرف چلنے لگنا، ہوا کا رُخ بدلنا، ہوا میں تغیر ہونا۔**

آج ہے آہ کی ہوا کچھ اور
دیکھیے کس طرف پلٹتی ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۹۲). ۲۔ **زمانے کا رخ بدلنا، حالت، طریقہ یا ڈھنگ بدلنا، انقلاب ہو جانا، رنگ دگرگوں ہونا۔**

کھینچ لائے گی مرے گھر اوسے اے ہم نفسو
آہ کی آج وہ پلٹی ہے ہوا اور سے اور

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۹۲). ایسی راہیں سوچیں گے کہ نباہ کا ڈھب نکل آئے مگر تمہارے ہی چلتوں ہوا پلٹ گئی۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۹، ۲۰: ۹). یکایک زمانے نے پھر ایک کروٹ لی، رنگ بدل گیا، ہوا پلٹ گئی، سارا نظام درہم برہم ہوگیا۔ (۱۹۶۳، یہ دلی ہے، ۳۰). ۳۔ **رُت پھرنا، موسم بدلنا۔**

الفت کی ہوا پلٹ گئی جلد
گرمی کی تھی رات کٹ گئی جلد

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۹۷).

یارانِ شباب رات کٹنے کی ہے دیر
بجھتا ہے کنول ہوا پلٹنے کی ہے دیر

(۱۹۳۳، ترانۂ یگانہ، یاس، ۶۳). ۴۔ **نصیب کا برگشتہ ہونا۔** (نور اللغات؛ مہذب اللغات).

---**پَمپ** (---فت پ، سک م) امذ.

(طبیعیات) کسی ظرف میں ہوا بھرنے نیز کھینچ کر ہوا باہر نکالنے کا ایک لمبوترا آلہ جس میں ایک ڈاٹ (Piston) لگا ہوتا ہے، مخراج الہوا (انگ: Pump Air)۔ گوئریکے نے ہوا پمپ ایجاد کیا جو آج تک اس کے نام سے موسوم ہے۔ (۱۹۴۵، طبیعیات کی داستان، ۱۷۶). سادہ قسم کا ہوا پمپ (Pump Air) جو ایک ڈاٹ یعنی پسٹن کے ذریعے عمل کرتا ہے صرف جزوی خلا ہی پیدا کر سکتا ہے۔ (۱۹۶۵، مادے کے خواص، ۴۴۱). [ہوا + پمپ (رک)].

---**پَنکھا** (---فت پ، غنہ) امذ.

ہوائی جہاز کی دھری، داسر، پروپلر (انگ: Screw Air). (ماخوذ: قاموس اصطلاحات، ۲۰). [ہوا + پنکھا (رک)].

---**پَنکھی** (---فت پ، غنہ) امث.

(طبیعیات) ایک قسم کا آلہ جو گراموفون کی رفتار کو قائم رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اس میں پنکھے لگے ہوتے ہیں جن کا رقبہ رفتار کے ساتھ بڑھتا ہے جس سے ہوا کی مزاحمت

کرنے والا رقبہ بڑھ جاتا ہے اور اس سبب سے رفتار کم ہو جاتی ہے ۔ بالائی الگ کرنے والی مشین ۔۔۔۔۔ اور اسی قسم کا ایک اور پرزہ جو ہوا پنکھیوں کو استعمال کرتا ہے اور گراموفون کی رفتار کو کم و بیش ہونے سے روکتا ہے ۔ (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۴۲۳) . [ہوا + پنکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

--- پَودا (--- و لین) امذ .

(نباتیات) وہ پودا جو بغیر مٹی کے اگتا ہے ، برنبات ، آکاس بیل ، طفیلی پودا ؛ ان پودوں کا مجموعی نام جو دوسروں کے سہارے پلتے ہیں اور اپنی ساری غذا فضا سے حاصل کرتے ہیں ؛ ہوائی پودا (انگ : Air plant) . (ماخوذ : قاموس اصطلاحات ؛ قومی انگریزی اردو لغت) . [ہوا + پودا (رک)] .

--- پُہنچانا ف مر .

کسی ذریعے سے ہوا کو کسی جگہ تک لے جانا ۔ مکانوں کے اندر ۔۔۔۔۔ ہوا میں جو ناپاکیاں شامل ہو جاتی ہیں ان کو دور کرنا اور صاف صحت بخش اور تازہ ہوا پہنچانا (ترویح یا ہوارسانی) ضروری ہے ۔ (۱۹۶۰، مبادی صحیات ، ۶۴) .

--- پَیما (--- ی لین) امذ .

ا ۔ ہوا کا دباؤ ناپنے کا آلہ ، مقیاس الہوا (انگ : Barometer) ۔ بیرامیٹر یعنی ہوا پیما پر اس ردّوبدل کا یہ اثر ہوتا ہے کہ منطقۂ حارہ میں ۔۔۔۔۔ ہوا گرم ہو کر بلند ہوا کرتی ہے ۔ (۱۹۲۰، رسائل عمادالملک ، ۱۳۶) . ہوا پیما (مقیاس الہوا ، یعنی بیرومیٹر ، اسے خاص احتیاط سے رکھنا) ۔ (۱۹۶۶، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک (ترجمہ) ، ۵۸) . **۲ ۔ ہوائی جہاز کا مسافر ، فضائی مسافر** ۔ چہار سمت جانے والے ہوا پیما ۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن ، ۲۶۵) . [ہوا + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا] .

--- پھانَک کَر جِینا ف مر ؛ محاورہ .

بہت کم کھا کر زندہ رہنا ، فاقے سے رہنا ، بھوکوں مرنا ، صرف ہوا کے سہارے جینا نیز بہت کم کھانا ۔ آخرش تم کچھ کھاتے پیتے بھی ہو یا یوں ہی ہوا پھانک کر جیتے ہو ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۸) .

--- پھانَک کَر رَہنا محاورہ .

رک : ہوا پھانکنا ؛ (طنزاً) کچھ نہ کھانا ، صرف ہوا ہی کے سہارے جینا ، فاقہ کرنا ، بھوکا مرنا . (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات) .

--- پھانکنا ف مر ؛ محاورہ .

ا ۔ بغیر کھائے زندہ رہنا ، فاقے سے رہنا ، ہوا کے سہارے جینا ، ہوا کھا کر سیر ہو جانا ؛ بھوکا مرنا نیز بہت کم کھانا ۔

وہ بھی منھ گرد خجالت سے سدا ڈھانکا کی
ساتھ جب اس کے چلی خاک ہوا پھانکا کی

(۱۹۳۰، عروج ، عروج سخن ، ۴۸) . **۲ ۔ بیہودہ بکنا ، تھوک بلونا** . (فرہنگ آصفیہ) .

--- پِھر جانا / پِھرنا محاورہ .

ا ۔ ہوا کا ایک طرف چلتے چلتے دوسری طرف چلنے لگنا ، ہوا کا رخ بدلنا ، ہوا میں تغیر ہونا . (جامع اللغات) . **۲ ۔ زمانے کا رخ بدلنا ، حالت ، طریقہ یا ڈھنگ بدلنا ، انقلاب ہو جانا ۔**

دیکھ پنچھی نہیں رہنے کے سدا ایسے دن
اب کوئی روز میں (کذا) (کوئی اور ہوا پھرتی ہے

(۱۷۸۰، گل عجائب (تذکرۂ شاعراں) ، شاہ پنچھی ، ۴۳) .

مزاج سیر چمن سے جو یار کا پھر جائے
گلوں کا اور ہی کچھ رنگ ہو ہوا پھر جائے

(۱۸۰۹، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۶۲) .

اے خضر کیا ہوا ہی زمانے کی پھر گئی
آب حیات بھی جو مرے حق میں سم ہوا

(۱۸۲۴، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۸) .

پھر گئی اک بار ایسی باغ عالم کی ہوا
بولتے وہ بولیاں بھی جانور اگلی نہیں

(۱۸۴۹، کلیات ظفر ، ۲ : ۴۲) .

نہ ہوئی صورت اُن کے آنے کی
کیا ہوا پھر گئی زمانے کی

(۱۸۷۲، عروس الاذکار (میر محمد اسمٰعیل ذبیح) ، ۷۰) . نادر نے قتل عام کا حکم دیا کہ جہاں ہندوستانی نظر پڑے زندہ نہ بچے پھر تو دم بھر میں ہوا پھر گئی ۔ (۱۸۹۰، حسن (رسالہ) ، ستمبر ، ۳ : ۳۷) . **۳ ۔ رت پھرنا ، موسم بدلنا ۔**

ہوا پھری یہ دم رخصت بہار ، اے وائے!
کہ گلستاں کو عجب صدمۂ خزاں پہنچا

(۱۸۰۹، جرأت ، ک (مجلس) ، ۱ : ۲۳۱) .

وہ آیا چمن کی ہوا پھر گئی
خجالت سے بادِ صبا پھر گئی

(۱۸۶۱، کلیات اختر ، ۷۶۴) . **۴ ۔ زمانے کا موافق ہونا ، بھلے دن آنا ، اقبال یاور ہونا ، نصیب جاگنا ۔**

اثر بن آہ کے وہ منھ اُدھر نہ ہوتا تھا
ہوا پھری ہے مگر کچھ کہ آفتاب پھرا

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۳۷۹) . سبحان اللہ شان تیری ہوا ہی گویا پھر گئی وہ برق ہی نہ تھا وہی نازنین خواص افراسیاب کی تھی ۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰) .

ہوا پھری افسردہ دلوں کی رت بدلی
ابل پڑا ہے پھر رنگ نقش باطل کا (کذا)

(۱۹۱۷، کلیات یگانہ ، ۲۲۵) .

--- پُھکنا / پُھکنَہ (--- ضم پھ ، سک ک / فت ن) امذ .

(سمکیات) مچھلیوں کا سانس لینے کا عضو ، گلپھڑا ۔ مچھلیوں کے ہوا پھکنے بھی نہایت کارآمد ہیں ، ان کو بھی برآمد کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۷۵، سمکیات ، ۵۰) . [ہوا + پھکنا / پھکنہ (رک)] .

--- پَھلنا محاورہ .

زمانے کا موافق ہونا ، اقبال یاور ہونا ؛ موسم راس آنا ۔

خار کہتے ہیں اوٹھا کر اونگلیاں گل کی طرف
پھول جاتے ہیں وہ کیسا جن کو پھلتی ہے ہوا

(۱۸۳۶، ریاض البحر ، ۶۱) .

--- پھینکنا محاورہ .

پنکھے کا ہوا پہنچانا. عالمی جنگ سے پہلے کے پنکھے چھت میں لٹکے گھوں گھوں گھر گھر کرتے رہتے ہیں اور ---- گرم گرم ہوا پھینکنے میں مصروف رہتے ہیں. (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۷).

---تالا امذ.
(تعمیرات) کنویں وغیرہ کی کھدائی میں استعمال کیا جانے والا ہوا بند حلقہ جس کی وجہ سے پانی کے پائپ یا پمپ میں ہوا بستگی پیدا ہو جاتی ہے. عملی کمرہ ---- میں ہوا بمبے، ہوا تالے، اور ہوا فشار آلات نصب کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی، چنائی، ۱۱۹). [ہوا + تالا (رک)].

---ے تجارتی کس صف (--- کس ت، فت ر) امث.
(جغرافیہ) وہ ہوا جو خط استوا سے ۲۸ درجے جانب شمال اور ۲۸ درجے جانب جنوب یعنی کل ۵۶ درجے عرض البلد تک چلا کرتی ہے اور اس ہوا کا اصل زور صرف بحر الکاہل اور بحر اطلانٹک میں ہے، تجارتی ہوائیں (انگ : Tradewind). اس قطعہ خشکی پر ---- وہ جنوب مغربی ہوائے تجارتی جس کا اوپر ذکر ہوا بھر جاتی ہے. (۱۹۲۴، جغرافیہ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۱۵۴). [ہوا + ے (حرف اضافت) + تجارتی (رک)].

---تک نہ پہنچ سکنا محاورہ.
بالکل رسائی نہ ہو سکنا. آج بغداد میں پیران پیر کی درگاہ ---- کا کہیں نام و نشان نہ ہوتا شاید وہاں کوئی عظیم الشان آتش کدہ اور یہاں کوئی عالیشان بت خانہ نظر آتا جہاں مسلمان کی ہوا تک نہ پہنچ سکتی. (۱۸۷۹، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۱ : ۲۳).

---تک نہ چھوٹنا محاورہ.
کسی کو خبر تک نہ ہونا، بالکل چرچا نہ ہونا، کانوں کان خبر نہ ہونا. مس لیسن ---- کو مولویوں نے اپنے یہاں رکھ کر ان کی مرہم پٹی کی ---- لیڈی کئی مہینے ٹھیری رہی اور اس کی ہوا تک نہ چھوٹی. (۱۹۰۳، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۴۲۶).

---تک نہ دینا محاورہ.
رک : ہوا بھی نہ دینا؛ ذرا بھی نہ دکھانا، پاس تک نہ پھٹکنے دینا، بھاپ تک نہ لگنے دینا. (فرہنگ آصفیہ).

---تک نہ لگنا محاورہ.
کسی بات یا چیز کی بھاپ تک نہ لگنا، احساس تک نہ ہونا، خبر تک نہ ہونا. رتی پیٹ کی زندگی آسودہ حال تھی ---- یہ لڑکی جسے دکھ کی ہوا تک نہیں لگی تھی، غم زدوں کے لیے دکھی ہوتی تھی. (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۳).

---تک نہ لگنے دینا محاورہ.
بالکل معلوم نہ ہونے دینا، بالکل خبر نہ ہونے دینا. جو کورس اگلوں سے چلا آیا ہے اس کو بدلنا مناسب نہیں، شعر فہمی عالم بالا معلوم شد کے بعد میں نے نایُغنیک فی النحو کو ہوا تک بھی نہ لگنے دی. (۱۹۰۳، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۴۴۱).

---تک نہیں چھو گئی فقرہ.
شائبہ تک نہیں ہوا، بالکل اثر انداز نہیں ہوا. ایک اسلام کی توحید البتہ توحید ہے، کہ اس کو شرک کی ہوا تک نہیں چھو گئی. (۱۹۰۷، اجتہاد، ۳۵).

---تکیہ (--- فت ت، سک ک، فت ی) امذ.
رک : ہوا تھیلی؛ ہوا سے بھرا ہوا تھیلا یا تکیہ. ہوا سے بھرے ہوئے تھیلے، مثلاً ہوا تکیے کو دبا کر اس کے اندر کی ہوا کا حجم بہت کم کر سکتے ہیں. (۱۸۸۹، مبادی العلوم (ترجمہ)، ۶۰). [ہوا + تکیہ (رک)].

---تنا (--- فت ت) امذ.
(تعمیرات) ہوا خارج ہونے کی نالی. کنٹیوں، دودکشوں، ہوا تنوں کے اتصالات ---- جستی لوہے کی چادر کی پن آڑ سے کیا جائے. (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت، ۷۳). [ہوا + تنا (رک)].

---ے تُند کس صف (--- ضم ت، سک ن) امث.
تیز ہوا، آندھی، جھکڑ.

ہوائے تند سے پتا اگر کوئی کھڑکا
سمند بادِ بہاری کا تازیانہ ہوا
(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۶).

ہوائے تند سے جو گرد اوڑ رہی تھی کمال
حسینؑ لاش کو بیٹھے ہلاتے تھے رومال
(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۳۷).

جنابِ یاس ہیں اور انتظامِ باغِ سخن
ہوائے تند کے جھونکے ہیں اور چراغِ سخن
(۱۹۱۴، کلیات یگانہ، ۵۶۸). بارش کے ہاتھ چنتے رہے بستیوں سے خواب نیندیں ہوائے تند کی موجوں کو بھا گئیں. (۱۹۷۶، خوشبو، ۲۷۹). [ہوا + ے (حرف اضافت) + تند (رک)].

---تُند و تیز ہونا محاورہ.
ہوا کا بہت تیز ہونا، جھکڑ کی ہوا ہونا. (مہذب اللغات).

---توڑ (--- وج) صف.
ہوا کا زور توڑنے والا، ہوا کی شدت کم کرنے والا؛ (مجازاً) ہوا سے بچانے والا (عموماً باڑھ، درختوں کی قطار وغیرہ). ہوا توڑ باڑیں لگائیے مثلاً سرکنڈا، جنتر، ارہر وغیرہ. (۱۹۶۳، راہ عمل، ۶۶). [ہوا + توڑ، توڑنا (رک) سے].

---تیز ہونا ف مر؛ محاورہ.
ہوا کے چلنے میں شدت ہونا؛ زمانے کا نہایت مخالف ہونا.

جی خواب، رنگ، ہوش یکایک سب اڑ گئے
روزِ فراق تیز کچھ ایسی ہوا ہوئی
(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۷۵).

رنگ چہرے سے اُڑا، خواب اڑا آنکھوں سے
کوچۂ عشق میں کیا تیز ہوا ہوتی ہے
(۱۹۱۰، تاج سخن، ۲۸۷).

چراغوں کی وحشت بڑھی جا رہی ہے
ہوا تیز ہوتی چلی جا رہی ہے
(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۱۵۱).

ہو لاکھ ہوا تیز مگر غم نہیں امید
لَو حرف کی روشن ہے مرے خون جگر سے
(۲۰۰۵، امید فاضلی، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲ : ۹۰).

--- تھمنا ف مر.
ہوا رکنا، حبس ہو جانا.

درختوں کے پتے بھی چپ ہو گئے
ہوا تھم گئی پیڑ بھی سو گئے

(۱۹۱۱ء، کلیات اسمٰعیل، ۶۶).

--- **تھیلی** (---ی لین) امث.

کیسہء ہوا؛ ہوا دانی؛ پھکنا؛ وہ تھیلا جس میں ہوا بھری ہوئی ہو؛ پرندوں، مچھلیوں وغیرہ کے ہوا بھرے جوفوں میں سے کوئی ایک؛ کیسہء ہوائی؛ سانس لینے کی تھیلی (انگ: Air sac). (ماخوذ: قاموس اصطلاحات، ۲۰). [ہوا + تھیلی (رک)].

--- **جاتی رہنا** محاورہ.

۱. غرور ختم ہو جانا، رعب نہ رہنا. حکم مانو اللہ کا اور اُس کے رسول ﷺ کا اور آپس میں نہ جھگڑو، پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا. (۱۹۱۷، ترجمہ القرآن الحکیم، مولانا محمود الحسن، ۳۱۶). **۲. گمان مٹنا، خیال باطل ختم ہونا.**

دل سے اُس بت کے قمر قدر وفا جاتی رہی
جس ہوا میں آپ تھے اب وہ ہوا جاتی رہی

(۱۹۴۱، قمر بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں، ۲: ۱۶۲)).

--- **ے جاری** کس صف؛ امث.

چلتی ہوئی ہوا، سبک خرام ہوا؛ مراد: پون، نسیم. ہوائے جاری وہی تاثیر کرتی ہے جو ہوائے تند سے ہوتی ہے. (۱۸۳۸، ستہ شمسیہ، ۴: ۸۹). [ہوا + ے (حرف اضافت) + جاری (رک)].

--- **جاننا** محاورہ.

پروانہ کرنا. (جامع اللغات).

--- **ے جوّ** کس اضا (---و لین بشد) امث.

رک: کرۂ ہوا؛ وہ طبقہء ہوا جو کرۂ زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہے. کرۂ ارض کے گرد جو ہالہ یا ہلکی سیاہی ---- ہے وہ ہوائے جو یا کرۂ ہوا ہے. (۱۹۲۴، جغرافیہء عالم (ترجمہ)، ۲: ۱۹). [ہوا + ے (حرف اضافت) + جو (رک)].

--- **چاک** صف.

ہوا میں شگاف ڈالنے والا، ہوا کو چیرنے والا؛ (کنایۃ) نہایت تیز رفتار. تیر ایک ہوا چاک سرسراہٹ سے اس کی طرف گیا اور گردن میں گھس گیا. (۱۹۴۰، سجاد حیدر یلدرم، خیالستان، ۳۵). [ہوا + چاک (رک)].

--- **چکرانا** محاورہ.

ہوا کا بگولے کی شکل میں چکر کھانا، ہوا کا گھومنا.

وہ ہوں گردش زدہ میں چھولیا جب میرے دامن کو
تو چکراتی ہوئی پہروں بگولے میں ہوا لپٹی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۷۹).

--- **چکّی** (---فت چ، شد ک) امث.

وہ چکی جس پر بادبان لگے ہوئے ہوتے ہیں اور ہوا کے زور سے چلتی ہے، پون چکی، آسیائے باد (انگ: Wind mill). ہوا چکی صنعت میں اس کا استعمال زیادہ نہیں ہے. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۴۰). ہوا چکی اور پن چکی میں ایک ایک بنیادی خامی بھی ہے، جس کے باعث ان کے استعمال کا دائرہ بہت محدود ہے. (۱۹۶۶، حرارت، ۶۲۶). [ہوا + رک: چکی (۱)].

--- **چل پڑنا** محاورہ.

کسی امر کا رواج ہو جانا، عام رواج پڑنا، کسی رواج یا نظریے کی لہر دوڑ جانا، عام روش ہونا، دستور ہو جانا. یورپ میں قومیت کی ہوا چل پڑی تھی. (۱۹۶۸، توازن، ۶۷). قارئین سے شکوہ نہیں کہ شوق مطالعہ کا فقدان ہے، کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے. (۱۹۸۹، ارباب علم و کمال اور پیشہء رزق حلال، ۲۰۵).

--- **چلنا** ف مر؛ محاورہ.

۱. ہوا کا حرکت کرنا، ہوا کا جنبش میں آنا، ہوا کی حرکت کا محسوس ہونا.

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی میں رہ گئی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۳۱۳).

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح
دیکھ کے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۸).

بلبل کی صدا تھی صورت تیر
چلتی تھی ہوا برنگ شمشیر

(۱۸۸۷، ترانہء شوق، ۴۶). پچھلی رات ہوا چلنے لگی تو نیند آئی. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۲۲).

ہوا چلی سر صحرا تو یوں لگا جیسے
ردائے شام مرے دوش سے پھسلنے لگی

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۰۹). جب ہوا چلی تو حضرت مغیرہ کے مکان کے سامنے والی کھڑکی کے پٹ کھل گئے. (۲۰۰۳، مجموعہء قوانین اسلام، ۹: ۳۹۹). **۲. رواج ہونا، رسم پڑنا، روش عام ہونا.**

ایسی ہوا چلے ہے تو بھی نہ پوچھے کوئی
کوئل کا جاوے کوا گر مونہہ چڑا چمن میں

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۰۴).

نگاہ یار کے پھرتے ہی ہم سے اے آتش
زمانہ پھر گیا چلنے لگی ہوا اُلٹی

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۶۲).

سب خلق سوئے روضہء شاہِ ہدا چلے
باغ جہاں میں ایسی الٰہی ہوا چلے

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ، ۱۱۹). زمانہ میں طلب حقوق کی جو عام ہوا چل رہی ہے........ اس سے کسی درسگاہ کے طلبہ بے اثر رہ سکتے ہیں. (۱۹۱۴، مقالات شبلی، ۸: ۱۳۲).

یارب یہ ہوا کیسی چلی باغِ جہاں میں
خود زیست بھی اک پیکر مسموم ہوئی ہے

(۱۹۳۵، نوبہاراں، ۶۰). ایران میں انقلاب کی ایسی ہوا چلی جس نے ہر سر میں شورش پیدا کر دی. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۱۱۳).

آپریشن کی ہوا جب سے چلی ہے شہر میں
ڈاکٹر فطری طریقے کھو رہے ہیں آج کل

(۱۹۹۹، لقمہء تر، ۶۵). **۳. (شاذ) ہوا بدلنا، تبدیلی آنا، انقلاب برپا ہونا.**

جی رشک سے گئے جو ادھر کو صبا چلی
کیا کہیے آج صبح عجب کچھ ہوا چلی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۹۴). بس یک بیک اک ہوا چلی اور نگر کا رنگ اور سے اور ہو گیا، امی جمی کے دن گئے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۲۷).

--- چل نِکلنا محاورہ.

رک: ہوا چل پڑنا؛ کسی امر کا رواج پڑنا۔

اون کو پہلو بدلتے کیا دیر
چل نکلی ہوا تو چلتے کیا دیر

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۸۸).

--- چوانا محاورہ.

ہوا کا چار طرف چلنا، ہوا کا بے سمت اور تیز چلنا، جھکڑ چلنا۔ ہاں بس حضور بجلی کی کڑکڑاہٹ آسمان کی گڑگڑاہٹ آندھی آئی ہوا چوائی قیامت کے گھوڑے پر قبرستان سوار ہو کر بھاگا۔ (۱۸۹۷، چندراولی، ۴۵).

--- چو بائی چلنا محاورہ.

رک: ہوا چوانا؛ ہوا کا چار طرف چلنا؛ عام روش ہونا۔

زر کو بھی انتشار ہے ذرات کی طرح
چوبائی چل رہی ہے جہاں میں ہوائے عیش

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۴).

--- چو بائی ہونا محاورہ.

ہوا کا چاروں اطراف گھومنا، ہوا کا آندھی کی طرح چلنا۔

ہوں وہ آوارہ کہ جس کے باعث سرگشتگی
جو مرے گھر میں ہوا آئی وہ چوبائی ہوئی

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۱۳۲).

--- چیخنا محاورہ.

ہوا کا شائیں شائیں کرنا، ہوا کی تیزی سے آواز پیدا ہونا؛ رک: ہوا کا چلّانا۔

سرد شاخوں میں ہوا چیخ رہی ہے ایسے
روح تقدیس و وفا مرثیہ خواں ہو جیسے

(۱۹۸۰، ساحر، ک، ۱۰۳).

--- چُھڑانا محاورہ.

رک: ہوا چھوڑنا جو فصیح ہے. (جامع اللغات).

--- چھوڑنا محاورہ.

گوز مارنا، ریاح خارج کرنا، پادنا۔ رندہ جر میں، اسپ دانہ ---- قلیل کھاتا ہے اور کھڑا ہوا ساغری سے ہوا چھوڑا کرتا ہے۔ (۱۸۷۲، رسالۂ سالوتر، ۲: ۱۵۲).

--- حَبس ہونا محاورہ.

ہوا بند ہونا. (جامع اللغات؛ نور اللغات؛ مہذب اللغات).

--- خارج ہونا محاورہ.

گوز نکلنا، ریاح خارج ہونا، پاد نکل جانا۔ ابھی وضو ختم نہیں کر پائے تھے کہ ان کی ہوا خارج ہو گئی اور وہ بھی آواز سے۔ (۱۹۷۴، وہ صورتیں الٰہی، ۶۵).

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.

تانبے کا گولا جو قدیم آب دوز کشتیوں میں ہوا کا ذخیرہ کرنے کے لیے لگایا جاتا تھا، اس میں طاقچے بنے ہوتے تھے جو کشتی کو سمندر کی تہ میں لے جاتے ہوئے بند کر دیتے تھے اور پانی سے اوپر آتے ہوئے کھول دیتے تھے۔ جس روز اس کشتی میں تیاریاں ہو رہی تھیں اور تانبے کا گولہ یعنے ہوا خانہ لگایا جا رہا تھا اوسی روز نپولین کے موت کی خبر آئی۔ (۱۸۸۹، حسن (رسالہ)، اپریل، ۱۷). [ہوا + خانہ (رک)].

--- خانے دار ہونا محاورہ.

(پتنگ بازی) ہوا کا کہیں کم کہیں زیادہ ہونا. (فرہنگ اثر؛ مہذب اللغات؛ کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۴: ۱۷۵).

--- خاہ صف؛ امذ.

رک: ہوا خواہ جو درست ہے؛ خیر خواہ، بھلا چاہنے والا؛ ہمدرد شخص۔

جو میں بلبل ہو تیرے عشق کا گلزار پکڑیا ہوں
ہوا خاہاں میں تیرے خوش ہوا کا ٹھار پکڑیا ہوں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۶۹).

ہم تو پھر جائیں گے ہم سے بڑھ کے عاشق ہے کوئی
پہلے وہ اپنے ہوا خاہوں سے ملوائیں ہمیں

(۱۹۸۰، وادی گنگ و جمن سے وادی مہران تک، ۱۱۴). [ہوا خواہ (رک) کا بگاڑ].

--- خَراب ہونا محاورہ.

۱. ماحول بگڑنا، فضا خراب ہونا۔ آج کل اس محلے کی ہوا خراب ہو رہی ہے اس لیے یہ احتیاط کی ہے کہ آمد و رفت میں کمی ہو۔ (۱۹۱۰، گرداب حیات، ۶۰). ۲. سکون باقی نہ رہنا، انتشار پیدا ہو جانا. (مہذب اللغات).

--- خِلاف ہونا محاورہ.

۱. باد مخالف ہونا، بادِ مخالف کا چلنا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). ۲. زمانے کا ناموافق ہونا، حالات کا ناسازگار ہونا۔

ایسی خلاف ہم سے ہوئی ہے ہوائے دہر
کافور کھائیے تو ہوں پیدا حرارتیں

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۱۷).

--- خَلِیَّہ (--- فت خ، شد ی مع بفت) امث.

ہوا والا خلیہ (انگ: Air cell). (کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۴۰). [ہوا + خلیہ (رک)].

--- خواہ (--- و معد) صف.

۱. خیر خواہ، بھلائی چاہنے والا، خیر اندیش۔

نہ رہزن ہوں نے رہبرے) کذا (راہ ہوں
بصدق دل و جاں ہوا خواہ ہوں

(۱۷۰۸، داستان فتح جنگ، اعظم، ۱۶۰).

سارے ہی اس چمن سے ہوا خواہ اٹھ گئے
روؤں گلوں کو یا میں غم رنگ و بو کروں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۰۷).

چمن یار تیرا ہوا خواہ ہے
گل اک دل ہے جس میں تری چاہ ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۹۰).

نہیں دنیا میں ہوا خواہ کسی کا کوئی
کچھ نصیبوں ہی سے بندھ جاے ہے انساں کی ہوا

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۲).

یہ روز مبارک اور ساعت سعید ہے ہوا خواہوں کو بھی کچھ خوشی و خورمی سے انعام و اکرام دینا چاہیے ۔

(۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸ : ۵۳۳). ہر سمت شور مبارک باد تھا اور کل ہوا خواہوں کو یہ ترانہ یاد تھا۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۵۲). اپیل کرتا ہوں ملک و قوم کے ہواخواہوں سے ــــــ وہ اپنی قومی زبان کی اشاعت و ترقی میں دل و جان سے کوشش کریں ۔ (۱۹۳۷، خطبات عبدالحق، ۱۳۹). ضیاء الدین طباطبائی کے ہواخواہ اور ملک و ملت کے شیدائی ان کے ارد گرد جمع ہوگئے ۔ (۱۹۷۱، تاریخ ایران، ۲ : ۷۴۵). دوسرا گروہ دعوے دار ہے کہ طاغوت خیر و سلامتی کی قوتوں کا ہواخواہ بلکہ نگہبان ہے ۔ (۱۹۹۱، افکار، کراچی، جون، ۱۰). **۲۔ دوست، محب، طرفدار، ہمدرد۔**

گئے نالہ و آہ سب ہم نفس
دم سرد ہی یک ہوا خواہ ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۸۵). میں تیرا دل سے دوست اور ہواخواہ ہوا۔ (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۳۲۵).

سب ساتھ اُڑے اس کے جو تھے یار ہوا خواہ
ہر ایک نے اُڑنے کے لیے پنکھ پسارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱ : ۶۸).

دیرینہ ہم ہیں تیرے ہوا خواہ اے جنوں
صحرا و دشت ہم کو دکھا لے نئے نئے

(۱۸۷۳، دیوان فدا، ۲۹۴). شیبہ کے ہواخواہ یا طرفدار مجبوری، معذوری، قسمت تقدیر جس کی چاہیں آڑ پکڑیں۔ (۱۹۲۱، گرداب حیات، ۴). اس نے اپنے گرد خاندان کے بہت سے افراد اور ہواخواہوں کو جمع کر لیا۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۴۱). خبر ملی کہ خسرو خاں کا مرتد بھائی اور اُس کے ہواخواہ ایک بڑا لشکر لے کر دیپال پور پر حملہ کرنے آرہے ہیں۔ (۱۹۸۹، سفر در سفر، ۱۸۹). **۳۔ ہواپرست (رک) ؛ نفسانی خواہش رکھنے والا نیز لالچی، حریص شخص۔**

زر خریدو ، ہوا خواہو ، دیکھو ، بڑھو
چاپ قدموں کی کیسی تھی ، یہ سائے سے

(۱۹۸۳، سروساماں، ۵۱۴). [ہوا + ف : خواہ، خواستن = چاہنا].

---خواہ ہونا محاورہ.

ا۔ دوست ہونا، ہمدرد بننا۔

جو ہوویں اس کے ہوا خواہ وہ رہیں سرسبز
ہوں اس کے دشمن بدکیش خالداً فی النار

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۸۷). **۲۔ خواہش مند ہونا۔**

امکان طلب سے کوئی آگاہ تو ہو
منزل کا تہ دل سے ہوا خواہ تو ہو

(۱۹۵۷، یگانہ چنگیزی، گنجینہ، ۱۳۲).

---خواہی (---و معد) امث.

خیر خواہی، خیر اندیشی؛ وفاداری، حمایت نیز خواہش مندی، آرزومند ہونا۔

خبر سات آسماناں کی اگر پوچھوں تو آ ہاتف
گھڑی میں منج بہ تقریب ہوا خواہی دون سکتا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۹).

در پئے رنج و تعب رہتا ہے اہل درد کے
دکھ دہندوں کی ہوا خواہی میں دے ہے اپنی جاں

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۲۳۸).

وا نہو غنچہ تو پھر کیوں ہو پریشاں اس قدر
کرتی ہے اس کو صبا تیری ہوا خواہی خراب

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۷۰). کوئی ہواخواہی سے پنکھا ہلانے لگی کسی نے کہانی شروع کی ۔ (۱۸۶۱، فسانۂ عبرت، ۸). آپ اس کی ہواخواہی کا دم نہ بھریں گے تو کون بھرے گا ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۰۴). روشن ضمیر نے کہا خدا نہ کرے تخت اسی سلطان عالیشان کو مبارک رہے مجھے ایسی ہواخواہی خوش نہیں آتی ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۴ : ۱۰). علی گڑھ یا سرسید کی ہوا خواہی کا یہ کوئی معقول طریقہ نہیں ہے کہ کسی گروہ پر اعتراض کرنے کے وقت ان کو بیچ میں لایا جائے۔ (۱۹۱۲، مقالات شبلی، ۸ : ۱۱۵).

شاہوں کی ہوا خواہی مرا ذوق سخن تھا
ایوانوں کی توصیف و ثنا اوج عمل تھی

(۱۹۵۴، تنہا تنہا (کلیات احمد فراز)، ۲۲). اس کی سیال شخصیت میں دل جوئی درد مندی، غم خواری اور ہواخواہی کے پہلو بھی شروع سے موجود ہیں۔ (۲۰۰۷، کتاب رفتہ (دیباچہ)، ۲۶). [ہواخواہ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---خواہی جتانا محاورہ.

خیر خواہی ظاہر کرنا، دوستی پر اصرار کرنا۔

تو نے اے دل کیوں ہوا خواہی جتائی تھی اسے
تجھ پہ بھڑکا اس سے گر وہ شعلہ خو اچھا ہوا

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴ : ۱۰).

---خواہی کَرنا محاورہ.

ہمدردی کرنا، وفاداری کرنا۔

ہاں نہ چھیڑے تیرے دیوانوں کو گلشن کی نسیم
یہ ہوا خواہی کریں گے نکہتِ برباد کی

(۱۹۱۶، کلیات رعب، ۱۸۷).

---خوردَہ (---و معد، سک ر، فت د) صف؛ امذ.

(لفظاً) جسے ہوا نے کھا لیا ہو؛ (کنایۃً) جسے ہوا نے خراب کر دیا ہو نیز وہ شراب جسے ہوا میں کھلا رکھتے ہیں تاکہ ہوا کی رطوبت سے خراب ہو کر زیادہ اثرانگیز ہو۔ میرزا صاحب بھی مسکرائے، اپنے ہاتھ سے بوتل کھولی اور کہا ـــــ اسے چندے کھلا چھوڑتا ہوں کہ ہواخوردہ ہو جائے، ہر چند کہ ہواخوردہ اس شراب کو کہتے ہیں جسے رطوبت ہوا نے خراب کر دیا ہو۔ (۲۰۰۴، مکالمہ، کراچی، جولائی تا دسمبر، ۱۳ : ۷۳). [ہوا + ف : خوردہ، خوردن = کھانا].

---خوری (---و مج) امث.

ہوا کھانے کا عمل، سیر کرنے کا عمل یا کیفیت، کھلی ہوا میں جاکر سیر و تفریح کرنے کا عمل یا حالت، سیر سپاٹا، چہل قدمی۔ اکثر اتوار کے دن دوستوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ دریا کی ہواخوری کو جایا کرتے ہیں۔ (۱۸۸۹، گلگشت فرنگ، ۱۰). یہ میری ہواخوری کا وقت ہے، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۲۰).

لے چلیئے ا تاں مجھ کو ہوا خوری کے لیے
مشکل نہیں ہے آپ کے ناگوری کے لیے

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیرنیم کش، ۳۹). یہ نمک حرام ٹانگ باقی بدن سے الگ ہو کر ہواخوری کے لیے چل کھڑی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۱۶۶). ہم ہوٹل سے باہر نکلے اور ہواخوری کے لیے فٹ پاتھ پر ایک طرف چل پڑے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۹۲). [ہوا + ف : خور، خوردن = کھانا + ی، لاحقہء کیفیت].

---خوری کَرنا محاورہ.
سیر و تفریح کرنا، کھلی فضا میں چہل قدمی کرنا۔ وہ برقع پہن کر بازاروں میں جا سکتی ہے ہواخوری کر سکتی ہے---- نظارات دیکھ سکتی ہے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۳۶۳). آج کل یہ دھن ہے کہ ہم مسٹر براؤن سے کم نہیں کہ اپنی بیوی کو لے کر پارک میں ہواخوری نہ کریں۔ (۱۹۴۴، افسانچے، ۲۵).

---خوری کو جانا محاورہ.
تفریح کے لیے گھر سے باہر جانا، چہل قدمی کے لیے گھر سے نکلنا۔ یہی سنتی ہوں کہ لڑکا ہواخوری کو گیا ہے۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۲ : ۴۳). گیان شنکر منو کو ساتھ لیے ہواخوری کو جا رہے تھے۔ (۱۹۲۲، گوشہء عافیت، ۱ : ۳۶۶). صبح کے وقت میں ہواخوری کو جا رہا تھا کوٹھی کے پھاٹک پر ایک بنڈل خطوں کا مجھے پڑا ہوا ملا ہے۔ (۱۹۴۲، تصویر، ۲۶۴).

---خوری کو (کے لیے) نِکَل جانا / نِکَلنا محاورہ.
گھر وغیرہ سے باہر چہل قدمی کے لیے جانا، سیر کے لیے باہر نکلنا۔ سنا ہے صبح و شام دریا کنارے دو گھڑی کے واسطے ہواخوری کو نکلتی ہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۱۸). بیوی کو ساتھ لے کر سینما میں چلے جانا اور برابر بٹھا کر ہواخوری کو نکل جانا، مرد کی نفسانیت کا ثبوت ہے۔ (۱۹۱۹، عالم نسواں، ۲۷). اگر ہواخوری کو نکلتیں تازہ ہوا کھاتیں ---- تو بخار کا حملہ قطعاً نہ ہوتا. (۱۹۳۶، راشد الخیری، ستونتی، ۴). ایک بار وہ اپنے دو تین دوستوں کو ساتھ لے کر کار میں ہوا خوری کے لیے نکلے۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۶۴۹). روز صبح کو گھوڑے پر سوار ہو کر سید حسن رسول نما کے مزار پہ فاتحہ پڑھنا اور شام کو فٹن میں سوار ہو کر ہواخوری کے لئے نکلنا۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۴۱).

---خوری ہونا محاورہ.
سیر سپاٹا ہونا، چہل قدمی ہونا، تفریح ہونا۔

ہوا خوری معمولی ہر شام ہوتی
ہے ذکر ایک دن کا ٹہلنے کو نکلی

(۱۹۳۶، جگ بیتی، ۲۱).

---ے خوش کس صف (---و معد) امث.
خوشگوار ہوا، تازہ ہوا۔ تم شکار گاہ میں ہمراہ ہوتے ---- ہوائے خوش و میوہ ہائے لذیذ کھاتے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۸). [ہوا + ے (حرف اضافت) + خوش (رک)].

---خیزی (---ی مج) امث.
(کنایۃً) افواہ پھیلنے کا عمل، کسی بات کے لوگوں کی زبان پر چڑھنے کی حالت یا کیفیت، کسی ڈھکی چھپی بات کے عام ہونے یا کرنے کا عمل یا کیفیت۔ بعض اوقات غلط افواہوں کی بنا پر ہل چل مچ جاتی ہے اور لوگ نوٹ کے روپے کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں ایسے وقت میں اگر روپے کا بھگتان نہ ہو تو ہواخیزی ہو کر معاملہ خراب ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۱، سکہ اور شرح تبادلہ، ۱۹). پولیس میں رپورٹ دینے سے آ بیل مجھے مار کے سوا کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوا کرتا اور بدنامی و ہواخیزی علیحدہ۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۶۵). [ہوا + ف : خیز، خاستن = اٹھنا + ی، لاحقہء کیفیت].

---دار (الف) صف.
(جگہ، مکان یا کمرہ) جس میں اچھی طرح ہوا پہنچے؛ (مقام) جہاں ہوا کا گزرا اچھی طرح ہو؛ کھلا، فراخ، کشادہ۔

یتا خوب تھا وو ہوا دار ٹھار
کہ جنت لیوے واں تے رونق ادھار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۹).

درخت اک جگہ ہیں جو چھائے ہوئے
ہوا دار بنگلے بنائے ہوئے

(۱۸۹۷، نظم آزاد، ۱۳۸).

دل صد چاک ہے موزوں غمِ جاناں کے لئے
یہ ہوا دار مکاں ہے اسی مہماں کے لئے

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۳۱). دیہات میں جگہ کشادہ اور ہوا دار ہوتی ہے۔ (۱۹۴۰، معاشیات ہند (ترجمہ)، ۱ : ۳۸۱). ہم صاف ستھرے، بلندی پر بنے ہوئے ہوادار کمروں کی دہلیزوں سے گزر کر کنوئیں تک پہنچے۔ (۱۹۸۷، جرنیلی سڑک، ۹۵). مریض کو ہوادار جگہ پر رکھنا ضروری ہے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۶۶).

---دار (ب) امذ.
۱۔ خیر خواہ، بھلائی چاہنے والا شخص، دوست، حمایتی۔

تر و تازہ ہے اس سے گلزارِ خلق
وہ ابر کرم ہے ہوا دارِ خلق

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۷).

جوں شاخِ گل ہے فکر میں میری شکست کی
میرا گر اس چمن میں ہوا دار ہے کوئی

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۵۴).

ہواداروں کی مٹی کو نہ یوں بیکار ہونا تھا
بگولا بن کے رستے میں نثارِ یار ہونا تھا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۴۹).

پھر وہ سوے چمن آتا ہے ، خدا خیر کرے
رنگ اڑتا ہے ، گلستاں کے ہوا داروں کا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۸). جب دو آدمیوں میں یکیک ہو تو کوئی اس کا ہوادار دخل نہ دے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۵۹۰). آج بھی سر سید کی عظمت کو ماننے والوں کے ساتھ ایسوں کی کمی نہیں جو---- ان کو انگریزوں کا پرستار اور تاجِ برطانیہ کا ہوادار سمجھتے ہیں۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۹۹). **۲۔ خاص ملازم، خدمت گار۔** نواب سعادت علی خاں کے وقت میں ان کا ہوا دار رزیڈنٹ کی چوکڑی سے آگے نکل گیا

۔ (۱۹۵۱، کشکول، ۳۳۲). صبح بادشاہ غسل کرتے ـــــ ہوادار کی مدد سے ہاتھی پر سوار ہوتے۔ (۱۹۸۵، بہادر شاہ ظفر، ۲۴۵). **۳۔ طالب، خواہش مند؛ (مجازاً) عاشق** ۔

اُڑ گئے خاک ہو کتنے ہی ترے کوچے سے
باز آتے نہیں پر تیرے ہوا دار ہنوز

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۹۰). **۴۔ ایک پالکی کی قسم کی سواری کا نام جو اوپر سے کھلی یعنی بغیر چھت کے ہوتی تھی اور جس کو کہار اُٹھاتے تھے، نام جھام۔**

دیکھ کر تخت ہوادار کی تیرے خوبی
کہکشاں ابر کے دامن کا بنالے گھونگھٹ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۵۰). وہ ہوادار پر سوار ہو کر اپنی ماں کے سلام کو جاتا ہے۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱: ۱۲۰). وہ جب باہر بارگاہ سے نکلے اثر سے جادو کے بے ہوش ہوگئے ان کو ہوادار پر ڈال کر ہر ایک راہی ہوا۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوش ربا، ۳: ۳۶۵). ثروت اور دولت بھی پائی، نوجوانی میں ہوادار میں سوار ہو کر نکلتے تھے۔ (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملان رام پور، ۳۴۸). بہت پہلے قبل روایتی سواریاں، شکرم اور بگھی اور فٹن اور ٹم ٹم اور ہوادار تھیں۔ (۱۹۷۱، صدق جدید، دسمبر (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۰۰)). نہ ہوادار نہ پالکی نہ نالکی، نہ سنہری سنگھوٹیوں والے دودھیا بیلوں سے جتے ہوئے رتھ۔ (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۲۳). **۵۔ بادشاہ یا ملکہ کا تخت جس پر بیٹھ کر سیر کو نکلتے تھے اور جسے کہار اُٹھاتے تھے۔** اور آپ تختِ ہوادار پر سوار ہو کر روانہ ملک روم کے ہوئے۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی (مجلس)، ۱۹۹). جواہر نگار ہوادار پر ایک آفتاب محشر سوار ـــــ سیر کرتی چلی آتی ہے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۴۷).

سلیماں سوار ہوا دار تھا جلو ریز ہر اک ہوا دار

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۰). چند باتیں کرکے ملکہ کو رخصت کیا، آپ شام کو حکم دیا کہ ہوا دار لاؤ ہم بیٹی کی ملاقات کو جائیں گے۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۵۵۸). کہار ہوادار لے کر حاضر ہوئے بادشاہ سلامت سوار ہوئے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۴۲). **۶۔ ایک قسم کا ہودہ.** (جامع اللغات). **۷۔ بندوق جو ہوا میں دور تک گولی پھینکتی تھی۔**

ٹھنڈی سانسیں نہ بھرو کھوئی گئی گر بندوق
عملی تھی تمھیں لے دوں گی ہوا دار اصیل

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱: ۱۵۳). [ہوا + ف: دار، داشتن = رکھنا].

---دارِ آبی (---کس ر) امث.

خاص قسم کی شاہانہ کشتی جو دریا کی سیر کے لیے ہوتی تھی۔ خود بدولت ہوادار آبی پر سوار ہو کر لبِ دریا کے دروازہ سے قلعے میں داخل ہوئے۔ (۱۹۰۵، یادگار دہلی، ۱۷). [ہوا دار + آبی (رک)].

---دار جالی امث.

(کپڑے یا لوہے وغیرہ کی) جالی جس میں سے ہوا آئے، بڑے سوراخوں والی جالی، کشادہ جالی۔ ہو سکتا ہے کہ چور ـــــ دیواریں پھلانگ رہے ہوں، نقب لگا رہے ہوں اور نقب زنی کی ان وارداتوں نے پوری دیوار کو ہوادار جالی میں تبدیل کر دیا ہو۔ (۱۹۷۴، منو بھائی کے گریبان، ۱۷۲). [ہوادار + جالی (رک)].

---دارِ خلق (---کس ر، فت خ، سک ل) صف.

لوگوں کی بھلائی چاہنے والا، مخلوق کا خیر خواہ، سب کا ہمدرد۔

تر و تازہ ہے اُس سے گلزارِ خلق
وہ ابرِ کرم ہے ہوا دارِ خلق

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۷). [ہوادار + خلق (رک)].

---دار مکان (---فت م) امذ.

وہ مکان جس میں خوب ہوا آتی ہو نیز کشادہ گھر۔

میرے دل صد چاک میں تم کیوں نہیں رہتے
ایسا تو ہوا دار مکاں ہو نہیں سکتا

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۴). [ہوادار + مکان (رک)].

---دار ہونا محاورہ.

۱۔ تخت یا نام جھام اُٹھانے والا ہونا، کہار بننا۔

ہو ہوا دار سواری کا مرے دوش صبا
ناتواں وہ ہوں کہ اس تک مجھے پہنچائے ہوا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۵). **۲۔ خیر خواہ ہونا؛ خواہش مند ہونا۔**

ہیں تیری ہوا کے ہم ہوا دار
تو ہم کو الم سے کر نہ برباد

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۳۰۲).

---داری (الف) امث.

۱۔ ہوادار ہونے کی حالت یا کیفیت، کھلا ہونے کی حالت، فراخی، کشادگی، کھلاپن۔ نئے مکانوں کے نقشوں پر قانون لاگو ہو گئے ہیں، ہواداری کا انتظام ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۸، نشیب، ۳۲۳). **۲۔ (کنایۃ) (لباس کی) عریانیت۔** ہم نے ـــــ اس کی نیلی آنکھوں، سنہرے بالوں اور آدھی رانوں تک کٹی ہوئی منی اسکرٹ کی ہواداری پر رطب اللسانی کی۔ (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، ۱۵: ۱۶۶). **۳۔ (مجازاً) خیر خواہی، دوست داری، دلدہی۔**

مصحفی جا کے میں گلزار میں ناشاد آیا
نہ ہوئی نکہت گل سے بھی ہوا داری دل

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۱۶). اور ہواداری اور خیر خواہی میں زیادہ تر مصروف رہے۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۵۱). **۴۔ خواہش، تمنا، آرزو۔**

نہ دنیا کی ہواداری نہ جنت کی طلبگاری
تری آنکھوں سے پیارے گوشۂ آرام چہتا ہوں

(۱۸۰۵، باقر آگاہ، د، ۹۶).

میرا یہ حال ہے دنیا کی ہواداری میں
جس طرح ذرّہ بگولے میں پریشان رہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۴۰). **۵۔ محبت، الفت۔** وے بھی شرط ہواداری اور جاں سپاری کی بجالاویں۔ (۱۸۰۵، جامع الاخلاق، ۲۳۸).

اوس گل تر کی ہواداری میں اے مردم چشم
بھرے شبنم نمط آپ اپنے پیالے تم نے

(۱۸۴۴، نسیم لکھنوی، د، ۳۵).

پار بیڑا نہ ہوا بحر الم سے اپنا
ناؤ ڈوبی یہ حسینوں کی ہواداری میں

(۱۸۹۳، معیار نظم، ۱۳۱).

ہوئیں ناکامیاں بدنامیاں رسوائیاں کیا کیا
نہ چھوٹی ہم سے لیکن کوئے جاناں کی ہواداری

(۱۹۵۱، حسرت موہانی، د، ۳۱). [ہوادار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---داری (ب) صف.

رک : ہوادار ؛ **خیر خواہ**۔ عہد احتساب ہیں بادِ بہاری ہواداری جان کے نونہالان صحن چمن کو ترچھی نظر سے اگر دیکھتے تو فوراً سلسلہ موج پیچاں پانوں کی زنجیر ہوتی۔ (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۹). [ہوادار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دان امذ.

ا. **ہوا کے لیے چھت پر یا فرش کے ساتھ بنائی گئی کھڑکی، روشن دان، باد کش، کسی عمارت میں ہوا اور روشنی کے لیے بنایا جانے والا روشن دان نیز عمارت کی چھت پر بنایا گیا ایک مخصوص وضع کا تکونا اور بڑا سا روشن دان جو بالعموم ہوا کی سمت میں کھلا ہوتا ہے۔** ہوا بندھن، چھت کی اولتی اور ہوادانوں کے قریب لگائے جائیں۔ (۱۹۴۷، رسالہء تعمیر عمارت (ترجمہ)، ۸۱). ہر کمرے میں ہوادان اور روشن دان بھی رکھنا ضروری ہے۔ (۱۹۶۰، مبادی صحیات، ۱۱۹).

چھت سے مل کر بنے تھے ہوا دان دو
دھوپ کے واسطے بھی ترستا رہا

(۱۹۸۰، وادی گنگ و جمن سے وادی مہران تک، ۱۸۵). عمارت کے ---- فرش کے نیچے ہوا کے گزرنے کے ہوادان بنائے گئے تھے۔ (۱۹۸۹، تاریخ پاکستان (قدیم دور)، ۱۷۱). ۲. **آکسیجن فراہم کرنے والی مشین**۔ ڈاکٹر نے فوراً بچے کو ہوادان میں ڈال دیا تا کہ وہ بآسانی سانس لے سکے۔ (۲۰۰۵، سنڈے ایکسپریس میگزین، نومبر، ۲۴). [ہوا + ف : دان، لاحقۂ ظرف].

---دانی امث.

(نباتیات) ہوا گاہ جس سے پودے کا ستون گھرا ہوتا ہے (انگ : Space Air)۔ ستون جو عموماً ہوادانی سے گھرا ہوتا ہے اور جس میں سے تیرک گزرتے ہیں۔ (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۱۲۰). [ہوادان + ی، لاحقۂ تانیث].

---دُرُست ہونا محاورہ.

خراب ہوا یا بیماری پھیلانے والی ہوا کا ٹھیک ہونا؛ وبا کا زور کم ہونا۔ آدھی رات کا وقت تھا، ہوا درست ہو چکی تھی، بیماری اکادکا رہ گئی تھی۔ (۱۹۱۹، شب زندگی، ۱ : ۵۳).

---ے دَشت کس اضا (---فت د، سک ش) امث.

جنگل کی فضا، پاک و صاف زندگی۔

یہی ہے سرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیٔ شب و روز

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۷۴). [ہوا + ے (حرف اضافت) + دشت (رک)].

---دِکھانا محاورہ.

ارمان نکالنا، خواہش یا ہوس پوری کرنا؛ ہم بستری کرنا، صحبت کرنا۔

پکڑ کر کمربند لیتا اُچا
تلیں تھے اُچا کر دکھایا ہوا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۲۰). جسونت سنگھ اور شہزادہ تو اپنی ہوا دکھا گئے اب کیا جے سنگھ اور دلیر خاں اپنی ہوس پوری کرنے آئے ہیں۔ (؟، فرشتۂ وفا، ۷).

---دِل میں بھرنا محاورہ.

دل میں خواہش پیدا ہونا، ارمان ہونا۔

بیتاب رہوں موج کی صورت یہ ہوس ہے
مانند حباب اوس کی ہوا دل میں بھری ہو

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۷۷).

---ے دِید کس اضا (---ی مع) امث.

دیکھنے کی خواہش، دیدار کی تمنا۔

نہ پہونچے تھے ہوائے دید گل میں صحن گلشن تک
کہ قید دام قسمت نے کیا پانوں سے گردن تک

(۱۹۰۰، دیوان تسلیم، ۲ : ۱۸۷). [ہوا + ے (حرف اضافت) + ف : دید، دیدن = دیکھنا].

---دیکھنا محاورہ.

ا. **زمانے کے نشیب و فراز دیکھنا، حالات کا جائزہ لینا، موقع دیکھنا۔**

پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے رہ کر چندے
آشیاں کی تو ابھی طرح نہ ڈالے بلبل

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۷۸).

سب باندھ چکے کب کے سر شاخ نشیمن
ہم ہیں کہ گلستاں کی ہوا دیکھ رہے ہیں

(۱۹۴۶، جلیل (مانک پوری)، روح سخن، ۳۶). ۲. **ساکھ یا اثر محسوس کرنا، اجارہ دیکھنا۔**

چشم ہر گل پہ اس کے جا دیکھے
اسی کی باغ میں ہوا دیکھے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۵۳). ۳. **انداز اور وضع کی جانچ کرنا۔**

اثر آہِ رسا دیکھتے ہیں
سب ہوا خواہ ہوا دیکھتے ہیں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۳۹). ۴. **(ہنود) ہوا سے شگون لینا جسے پون پرچھا بھی کہتے ہیں۔** (فرہنگ آصفیہ).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.

ا. **پنکھے یا دامن وغیرہ سے ہوا پہنچانا، (آرام پہنچانے یا ہوش میں لانے کے لیے) ہوا کرنا، پنکھا جھلنا۔**

روتا تھا تو چھاتی سے لگا لیتے تھے شبیر
ہر گام پہ دامن سے ہوا دیتے تھے شبیر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۴۱).

غش جو آیا تو وہ سنبھالے گا میں گروں گا تو وہ اٹھا لے گا
دامن عیش کی ہوا دے گا کیوں کہ اس کو خیال ہے میرا

(۱۹۱۳، نذر خدا، ۳۰). میں ان کی مدد کو دوڑی پاس بیٹھ کر رومال سے ہوا دینی شروع کی انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۳۸).

آگ محرومی کی روشن ہے جو تیرے دل میں
اپنے دامن سے اسے اور ہوا دیتے ہیں

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۵۳۰).

کہیں جلتا ہے یوں خرمن کسی کا
ہوا دیتا رہا دامن کسی کا

(۱۹۸۰، وادیٔ گنگ وجمن سے وادیٔ مہران تک، ۱۴۰). **۲. ہوا میں رکھنا، کسی چیز کو ہوا کھلانا، ہوا میں سکھانا۔** کم از کم ایک گھنٹے روز مرہ بستر بچھانے سے پہلے اس کو ہوا دے دینی چاہیے۔ (۱۹۱۲، خانہ داری (معیشت)، ۱۱۱). پولی تھین شیٹ ہٹا کر برف کی صفائی اور بون سائی کو ہوا دے دینا چاہیے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۱۲۷). **۳. پنکھے یا دھونکنی وغیرہ سے آگ سلگانا یا بھڑکانا، آگ سلگانے یا بھڑکانے کے لیے ہوا پہنچانا۔** انھیں کٹھالی میں ڈال کر دھونکنی سے ہوا دینی شروع کی۔ (۱۹۴۵، الف لیلہ و لیلہ، ۶ : ۸۰). لکڑیاں رکھ کر آگ دے دیتی ہیں اور آگ کو ہوا دیتی رہتی ہیں۔ (۱۹۹۲، نگار، کراچی، دسمبر، ۷۹). **۴. (i) اشتعال دینا، بڑھاوا دینا، بہکانا، برافروختہ کرنا، اکسانا نیز فساد کرانا، لڑنے کے واسطے اُبھارنا۔**

آہ کر آہ کہ ہو دامن تر کا چارہ
رخت نم دیدہ کو ہر شخص ہوا دیتا ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۴۵).

بند نہیں جو کرتے ہو تم سینے کے سوراخوں کو
جی کے رکن میں ان رخنوں سے شاید دل کو ہوا دو ہو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۰۶).

بھڑکی ہوئی آگ کو ہوا دی
بارود میں آگ سی لگا دی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۲۶). یورپ کے متحدہ بادشاہ جنھوں نے ایک جتھ باندھ کر اس شعلۂ غیظ و بربادی کو اور ہوا دی تھی اس تماشہ کو خطرناک نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ (۱۹۰۷، نپولین اعظم، ۲: ۱۲۵). وحی محمدی نے بار بار انسان کے اُسی دبے ہوئے جذبہ کو اُبھارا ہے اور اسی زیر خاکستر آگ کو ہوا دی ہے۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۴۶۳).

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

(۱۹۴۱، نگار (ثاقب لکھنوی)، جنوری/فروری، ۴۷). وہ بڑے آدمیوں کو ہوا دینے کے قائل تھے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۰۰۴).

اب کے ہم روئیں تو دریا ہی بہا دیں شاید
یا پھر اس آگ کو کچھ اور ہوا دیں شاید

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۱۲۹). پہلے اولین دشمن کو شکست دیں، قبل اس کے کہ دوسرے دشمن کی دشمنی کو ہوا دی جائے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۸۶). **(ii) بھڑکنا، مشتعل ہونا، سلگنا، اُبھرنا۔**

جس وقت ہوا دینے لگا زخم جگر کا
سینے میں رکا آ کے دم اس رشک قمر کا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۲۹۳). **۵. کھلانا، شگفتہ کرنا۔**

گلوں کو کھلاتا ہے شاخوں میں تو ہی
نہالوں کو کیا کیا ہوا دے رہا ہے

(۱۹۱۳، نذر خدا، ۲۳۸). **۶. اُبھارنا، نمایاں کرنا۔** بدلتے ہوئے حالات نے زندگی کے ساتھ ساتھ ادب اور تنقید میں بھی حقیقت نگاری کی تحریک کو ہوا دی۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۴۵۹). پاک امریکن کلچرل سینٹر میں پنکھے کے نیچے دس پندرہ لڑکے لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنی انگریزی کو ہوا دے لیا کرتا تھا۔ (۱۹۸۴، بارش کا آخری قطرہ، ۷). لوگوں کے تعصبات اور اندھے جذبات کو ہوا دینا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ہر وقت سانس لیتے رہنا۔ (۲۰۰۶، برٹرینڈرسل کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ)، ۹۴). **۷. بخار یا اثر وغیرہ کو زائل کرنے کے لیے قرآنِ پاک کے اوراق سے ہوا پہنچانا (بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس طرح افاقہ ہوتا ہے)۔**

نہ رہتا جوش سودا تم اگر عارض دکھا دیتے
بلائے زلف اتر جاتی جو قرآں کی ہوا دیتے

(۱۸۷۳، دیوان جرار، ۸۳). اے بیٹی حسن آرا دیکھو تو بچی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے قرآن شریف کی ہوا دو۔ (۱۹۵۲، افشاں، ۴۷). قرآن شریف کی ہوا دی اے لو مغرب تک چھو کرے کا بخار کم ہو گیا۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۱۶۱). **۸. کبوتروں کو اُڑانا، کبوتروں کو اُڑا کر ہوا کھلانا، اُڑان دینا۔** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---دینے والا صف.

اُبھارنے یا بھڑکانے والا؛ (مجازاً) تحریک دینے والا، محرک۔ اقدار میں یہ ردوبدل تو ہمارے عہد میں ہوا اور اسے ہوا دینے والے چارلس ڈارون، ویلیس اور ان کے بعد میں آنے والے لوگ ہیں۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۲۳۵).

---دھووَن (---وج، فت و) امذ.

گرد آلود ہوا کو صاف کرنے کا آلہ یا کوئی چیز (جالی وغیرہ)، مقطارہ جالی۔ جہاں ہوا دھوئیں یا باریک گرد سے عموماً بھری رہتی ہے وہاں اس کو مقطارہ جالیوں یا ہوا دھوونوں میں سے گزارا جاتا ہے۔ (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت، ۱۱۳). [ہوا + دھو، دھونا (رک) کا حاصل مصدر + ون، لاحقہ فاعلی].

---ذات صف نیز امث.

ہوا کی قسم کا، ہوا کی طرح نظر نہ آنے والا؛ (کنایۃ) بھوت پریت وغیرہ۔ کیا کوئی ہوا ذات تھی یہ بندریا، جی ہاں یہی تھی ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ (۱۹۵۷، شام اودھ، ۳۱۹). [ہوا + ذات (رک)].

---راس آنا محاورہ.

آب و ہوا موافق آنا؛ ماحول سازگار ہونا، حالات موافق ہونا۔

باغ عالم کی ہوا آتش نہ راس آئی مجھے
دوست جس گل کا رہا میں وہ مرا دشمن رہا

(۱۸۴۶، آتش، ک، نسخہ مجلس، ۱: ۱۷۱).

نہیں بھائی بندوں کا کچھ پاس ان کو
ہوا گھر کی آتی نہیں راس ان کو

(۱۹۰۵، بھارت درپن، ۶۰).

دنیا کی ہوا راس جو آئی بھڑک اٹھے
انگارے ہوئے جاتے ہیں اب کول کے کالے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۸۷).

وہ آزادی کدھر ہے جس سے کٹ کر
نہ آئی کوئی بھی تجھ کو ہوا راس

(۱۹۳۱، بہارستان، ۴۳۰).

---راس ہونا محاورہ.

ہوا موافق ہونا، ماحول راس آنا۔

آب و ہوائے ملک محبت راس نہیں ہے ہم کو تو
ہوتے ہیں لاغر اور زیادہ جتنا ہم غم کھاتے ہیں

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۹۴).

عہد حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو
اپنے نقصان کا احساس نہیں ہے اس کو

(۱۹۲۴، بانگِ درا، ۱۹۰).

---رانی امث.

ہوائی جہاز چلانے کا عمل، ہوا بازی۔ امریکہ کا موجودہ زرعی نظام، جہاز رانی، ہوا رانی ---اور بہبود اس سرمایہ کا مرہون منت ہے جو بیمہ کمپنیوں نے فراہم کیا ہے۔ (۱۹۶۴، بیمہ حیات، ۲۹). [ہوا + ف : ران، راندن = چلانا (گاڑی وغیرہ)، ہانکنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رُخی (---ضم ر) امث.

(حیوانیات) ہوا کے مطابق ردِّ عمل ظاہر کرنے کی حالت. (انگ : Aerotropism) (ماخوذ: کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۳۶). [ہوا + رخ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رَسانی (---فت ر) امث.

ہوا پہنچانے کا عمل۔ مکانوں کے اندر---ہوا میں جو ناپاکیاں شامل ہو جاتی ہیں ان کو دور کرنا اور صاف صحت بخش اور تازہ ہوا پہنچانا (ترویح یا ہوا رسانی) ضروری ہے ۔ (۱۹۶۰، مبادی صحیات، ۶۴). [ہوا + ف : رساں، رسانیدن = پہنچانا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رُک جانا محاورہ.

ہوا بند ہو جانا، ہوا کا نہ چلنا. (جامع اللغات).

---رَکھنا محاورہ.

خواہش کرنا نیز دوستی رکھنا۔

اوس گل نو کی تو ہوا مت رکھ
دل تجھے ہے یہ خار خار عبث

(۱۸۲۲، راسخ (عظیم آبادی)، ک، ۶۲).

---روب (---وج) امذ.

ہوا کے جھونکے سے صفائی کرنے والا آلہ (انگ : CleanerVacuum). (ماخوذ: فرہنگ تلفظ، ۹۷۶). [ہوا + روب (رک)].

---روک (---وج) صف.

ہوا کو روکنے والا نیز جس میں ہوا کے گزرنے کا راستہ نہ ہو (انگ : tightAir)۔ ہوائی کوٹھی در حقیقت ایک معکوس ہوا روک، کھلا ہوا دھاتی کمرہ ہے۔ (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ)، ۱۹). [ہوا + روک (روکنا (رک) سے)].

---روک چیمبر (---وج، یمج، سک م، فت ب) امذ.

ہوا نا گزار خانہ، وہ چیز یا جگہ جس میں سے ہوا کا گزر نہ ہونے پائے (انگ : Airtight Chamber)۔ یہ سارا سامان ایک ہوا روک چیمبر میں رکھ دیا جاتا ہے جس میں سے ایک اونچی طاقت کے پمپ کے ذریعے ہوا خارج کردی جاتی ہے تاکہ ہوا میں شعاعوں کا انجذاب نہ ہوسکے۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۵۲۱). [ہوا روک + انگ : Chamber].

---روک ڈاٹ (---وج) امذ.

ہوا کو روکنے والی چیز، کاک، میخ، گٹا، پھیلتی ہوئی کھل مندن، فشارہ۔ (انگ : Piston)۔ اگر کسی سلنڈر میں کوئی گیس بھری ہوئی ہو اور اس کے منہ میں ایک ہوا روک ڈاٹ یعنی پسٹن (Piston) لگا ہو تو اس پسٹن پر دباؤ ڈالنے کے بعد اسے چھوڑ دینے پر وہ اوپر نیچے سادہ موسیقائی حرکت کرتا ہے جو خطی ہوتی ہے ۔ (۱۹۶۵، مادے کے خواص، ۱ : ۷۵). [ہوا روک + ڈاٹ (رک)].

---روک ڈھکن (---وج، فت ڈھ، شدک بفت) امذ.

رک : ہوا روک ڈاٹ؛ ہوا کو روکنے والی چیز۔ یہ ڈھلواں لوہے کا ایک اُسطوانہ ہوتا ہے ----اس کا منہ ہوا روک ڈھکن سے بند رہتا ہے ۔ (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ)، ۱۴۳). [ہوا روک + ڈھکن (رک)].

---روکنا ف مر؛ محاورہ.

ہوا کو داخل نہ ہونے دینا نیز سانس روکنا۔ بیل کی ٹانگیں کانپنے لگیں اور وہ آخری مرتبہ اپنے پھیپھڑوں میں ہوا روک کر لرزہ خیز آواز میں ڈکرایا اور ریچھ کو کمر پر لئے ہوئے بیٹھ گیا۔ (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۴۲).

---رَہنا محاورہ.

۱۔ موسم یا ماحول ہونا، رواج ہونا، روش ہونا۔

زاہدوں کی رال ٹپکے گی مئے گلرنگ پر
گر رہے یونہیں گلستاں کی ہوا دو چار دن

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۸۶). **۲۔ حالت یا وضع باقی رہنا۔**

تیرے گلشن کی رہے گی نہ ہوا میرے بعد
خار ہوں گے یہ گل ناز و ادا میرے بعد

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۸۴). **۳۔ ہوا کی طرح رہنا، آوارہ گرد رہنا۔**

اپنی ہی صدا سنوں کہاں تک
جنگل کی ہوا رہوں کہاں تک

(۱۹۷۶، خوشبو، ۲۵۷). **۴۔ خواہش رہنا۔**

چرندوں کا دل اس طرف ہے لگا
پرندوں کو رہتی ہے اس کی ہوا

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۷).

---زاد صف؛ امذ.

(کنایۃً) نظر نہ آنے والی کوئی مخلوق، جن، بھوت پریت، چڑیل وغیرہ۔ وہ سمجھ گئے، یہ عورت کوئی ہوا زاد میں سے ہے اور اب ان کی سمجھ میں یہ بھی آگیا کہ اس کے اثر سے ابن مسلم بھی بہکی بہکی باتیں کر رہا تھا۔ (۱۹۶۱، سنگم، ۳۰). [ہوا + ف : زاد، زادن = جننا].

---زَدگی (---فت ز، د) امث.

۱۔ ہوا لگنے کا عمل نیز متعدی بیماری لگنے کا عمل ۔ ہوا زدگی : متعدی بیماری کا ایک کو دوسرے سے لگنا، چھوت کی بیماری۔ (۱۹۷۹، عورت اور اردو زبان، ۳۲۴). علت لقوہ، یہ وہ علت ہے کہ روے مرغ دائیں بائیں جانب ٹیڑھا ہو جاتا ہے اوس کو ہوازدگی کہتے ہیں ۔ (۱۸۸۳، صیدگاہ شوکتی، ۲۰۸). **۲۔ ریزش اور برودت کے سبب ناک کے رستے سے دماغ کا پانی گرنا؛ (کنایۃً) نزلہ، زکام، سردی؛ زکام ہونے کی حالت، خوب چھینکیں آنے کی کیفیت۔**

پیویں شربت ، تو ہوا زدگیاں وہ لاتا ہے
اور جو کم کھائیں ، تو پھر ضعف سے غش آتا ہے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۱۲۹). ہوازدگی سے اعضائے جسمانی بے حرکت اور بستہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ا: ۱۲). بی ہم سائی کو ہوازدگی نے ستایا ہے۔ (۱۹۰۷، لغات الخواتین، ۲۶۰). اسی مارے تو ہوازدگی ہو جاتی ہے، پھر پندرہ بیس دن تک پڑی سینکا کرتی ہیں۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۲۷). وہ عفیفہ ـــــ مجھ کو بیماری کے خوف، ہوازدگی کے خیال سے پانی سے نہیں کھیلنے دیتی تھی ـ. (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۳۷). [ہوازدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---زدگی ہو جانا/ہونا محاورہ.

زکام ہو جانا، خوب چھینکیں آنا، ہوا لگ جانا؛ متعدی بیماری لگ جانا۔ اگر کبھی کبھار پنڈا پھیکا ہوا، ہوازدگی ہو گئی یا بچہ ماندہ ہو گیا تو میکے کے لوگ آ گئے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۳۰). شدت سے ہوازدگی ہوئی ہے ـــــ مجھے تو زکام نے دیوانہ بنا دیا ہے ـ. (۱۹۲۴، خونی راز، ۶۶).

---زَدَہ (ـــ فت ز، د) صف.

جسے ہوا لگ گئی ہو، جسے زکام ہو گیا ہو؛ (مجازاً) خراب، خستہ۔ ہوازدہ بون سائی کے لیے یا جنگل کی شکل میں ایسے درختوں سے تربیت دیے جا سکتے ہیں، جس میں یک جانبی شاخیں ہوں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۴۹). [ہوا + ف : زدہ، زدن = مارنا].

---سا صف.

ذرا سا، خفیف سا، یونہیں سا؛ ہوا کے مانند؛ لطیف، ہلکا، سبک. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نوراللغات؛ فرہنگ اثر). [ہوا + سا، حرف تشبیہ].

---ئے سُبُک خِرام کس صف (ـــ فت نیز ضم س، ضم ب، کس خ) امث.

آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا؛ (مجازاً) خوشگوار ہوا. اُن کی دلکش اور باغ و بہار شخصیت ہمیشہ میرے لیے ایک ہوائے سبک خرام بن کر مسرت و انبساط کا سامان پیدا کرتی رہی ـ. (۱۹۸۹، بلاکشان محبت، ۱۰۴). [ہوا + ئے (حرف اضافت) + سبک (رک) + خرام (رک)].

---سُدھار (ـــ ضم س) صف؛ امذ.

(لفظاً) ہوا کو درست کرنے والا؛ (طبیعیات) وہ مصنوعی عمل جس کے ذریعے ہوا کی حرارت اور مرطوبیت میں تبدیلیاں لائی جاتی ہیں جس سے وہ انسانی جسم کے لیے بہت زیادہ موافق اور سازگار ہو جاتی ہے، عموماً عمارت یا کمرے کی گرم ہوا کو ٹھنڈا کرنے کا عمل یا طریقہ (انگ : Air conditioning)۔ ہواسدھار کا یہ عمل ہمیشہ ایک محدود جگہ کی ہوا پر ـــــ کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۲۹۹). [ہوا + سدھار (رک)].

---سُدھار آلَہ (ـــ ضم س، فت ل) امذ.

ہوا کی حرارت کو معتدل رکھنے کی مشین نیز کمرے یا عمارت کو ٹھنڈا کرنے کا ایک آلہ، ایرکنڈیشنر (انگ : Air conditioner)۔ کمرے کے لیے جو ہواسدھار آلہ عام طور پر مستعمل ہے، وہ اپنے خانے یعنی کیبنٹ میں بند ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۳۰۱). [ہواسدھار + آلہ (رک)].

---سُدھار مَشِین (ـــ ضم س، فت م، ی مع) امث.

ہوا کی حرارت کو معتدل رکھنے کی مشین؛ رک : ہوا سدھار آلہ (انگ : Air conditioner). کمرے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جس سردکار مشین سے کام لیا جاتا ہے اس کو ہواسدھار مشین کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۵۳۷). [ہواسدھار + مشین (رک)].

---سَرد ہونا ف مر؛ محاورہ.

ہوا ٹھنڈی ہونا، ہوا میں خنکی پیدا ہونا نیز ہوا کا افسردہ ہونا۔

ہوا سرد ہو کر گئی جان مار
اٹھایا بڑا لطف سیر و شکار

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۸).

یوں گشت کی کہ سست صبا ہو کے رہ گئی
گرما گیا تو سرد ہوا ہو کے رہ گئی

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲ : ۲۵۵).

---سَرسَرانا محاورہ.

ہوا کا آہستہ آہستہ چلنا۔ درگاہ کے باہر درختوں میں بھیگی ہوئی ہوا سرسرانے لگی ـ. (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۵۴۳).

---سَرَکنا محاورہ.

ڈرنا، بہت زیادہ خوف زدہ ہو جانا، گھبرانا. (مہذب اللغات).

---سَر میں بَھرنا محاورہ.

مغرور ہونا، اِترانا. (مہذب اللغات؛ فرہنگ اثر).

---سَر میں ہونا محاورہ.

دُھن ہونا، سودا ہونا۔

باغ جنت کی ہوا سر میں نہیں ہے اُن کے
جو ترے کوچے میں اے رشک چمن بیٹھے ہیں

(۱۸۳۲، دیوان رند، ا : ۸۷).

جب سر میں تھی ہوائے چمن کچھ نہ پوچھئے
ہم بھی جہاں سحر ہوئی پہونچے صبا کے ساتھ

(۱۹۱۰، تاج سخن، ا : ۱۷۰).

---سَرنا محاورہ.

مقعد سے آہستہ ہوا نکلنا. (جامع اللغات).

---سَمانا محاورہ.

۱۔ خیال پیدا ہونا، دُھن سمانا، ذہن میں جاگزیں ہو جانا، دل میں کسی بات یا خیال کا بیٹھ جانا۔

گل کی جو خبر سنائی اس کو
گلشن کی ہوا سمائی اس کو

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۳). حوالی کوہِ عقیق میں پہونچا اس جگہ صحرائے سبز و خورم پا کر ہوائے صید افگنی دل میں سمائی۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ا : ۲۱۷). الفرڈ کو بھی حب وطن نے گدگدایا ہوائے شوق سمائی گھر کی یاد آئی۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، دھوکا، ۲۸۷).

یہ موجوں کے تھپیڑے یہ اُبھرنا بحر ہستی میں
حباب زندگی یہ کیا ہوا سر میں سمائی ہے

(۱۹۴۳، روح کائنات، ۱۴۹). **۲۔ مغرور ہو جانا، گھمنڈ کرنا، تکبر کرنا، خود کو بہت اچھا سمجھنا۔**

ہوا سما گئی خود کو ہما سمجھتا ہے
گلی میں جاکے تری دن لگے کبوتر کو

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۱۱۴).

چلا جو تن کے صدا یہ آئی کہ جھک مہ نو کے ڈھنگ ہو کر
جو سرکشی کی ہوا سمائی اڑے گا سرکش پتنگ ہو کر

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۴۰). اُس کے دماغ میں تو کچھ اور ہی ہوا سمائی ہوئی تھی ----- وہ اس بھرائے میں تھا کہ گھر سے نکلنے کی دیر ہے پھر وارے نیارے ہیں۔ (۱۹۲۱، شمع ہدایت، ۷۱).

---ے سَمّی کس صف (---فت س، شدم) امث.

زہریلی ہوا؛ آلودہ ہوا۔ ہماری شاعری بگڑی اور خوب بگڑی اور اس کا اثر ہمارے اخلاق پر ایسا ہی ہوا جیسا ہواے سمی کا اثر صحت جسمانی پر ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷، سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت، ۳۲۱). [ہوا + ے (حرف اضافت) + سم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---سَنکنا محاورہ.

ہوا کا تیز چلنا نیز ہوا کا آہستہ آہستہ چلنا۔

قفس لے اڑوں میں ہوا اب جو سنکے
مدد اتنی اے بال پرواز دینا

(۱۹۱۲، دیوان صفی، ۳۰).

ہوا سنکی ہے تقسیم زکوٰۃ عطر گیسو کر
لب ہر برگ گل پر التجا معلوم ہوتی ہے

(۱۹۴۱، کلیات رزمی، ۱۹۳).

ہوا سنکنے لگی ، زلزلوں کی آنکھ کھلی
چمن کو برق نے تاکا کرن پہ رات تلی

(۱۹۵۲، نبض دوراں، ۲۳۸).

---ے سوداگری (---ولین، فت گ) امث.

(جغرافیہ) تجارتی ہوائیں، ہواے تجارتی (رک)۔ دریا اور ہوا چند درجے گرم ہو کر جو ہوا چلتی ہے ایک رخ کی ہوا یعنی ہواے سوداگری کہلاتی ہے۔ (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۴ : ۹۳). [ہوا + ے (حرف اضافت) + سوداگری (رک)].

---سُوراخ (---و مع) امذ.

سانس کی نالی، نرخرے کے اندر سے گزرنے والی نلکی جس کے ذریعے ہوا پھیپھڑے کے مہین شعری اُنبوب میں پہنچتی ہے (انگ : Trachea)۔ کیڑے ہوا سوراخ سے سانس لیتے ہیں۔ (۱۹۵۷، سائنس سب کے لئے، ۲ : ۷۵۹). [ہوا + سوراخ (رک)].

--- سی صف ؛ امث.

معمولی سی، چھوٹی سی، بہت چھوٹی، ذرا سی نیز ہلکی سی، کم وزن۔ صابن دانی اٹھا کر جو کھولتی ہیں تو صابن ندارد، ہوا سی کرچ پڑی ہے۔ (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۲۳۳). [ہوا + سی، حرف تشبیہ].

--- سی چیزوں کی باہَری چال امث.

(طبیعیات) گیسوں کے باہر نکلنے کا عمل۔ (پلیٹس).

---سے اُڑ جانا/اُڑنا محاورہ.

۱. بہت دبلا ہونا، نہایت لاغر اور منحنی ہونا۔

لاغر ایسا ہوں کہ میں اکثر ہوا سے اوڑ گیا
میرے پیکر میں ہے عالم کاغذ تصویر کا

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۲۳). **۲. ہوا کے جھونکے سے منتشر ہو جانا، بکھرنا نیز ہلکا ہونا (کسی کاغذ وغیرہ کا)۔**

ہوا سے خشک کتابوں کے اُڑ رہے ہیں ورق
مگر میں بھول چکی ہوں تمام ان کے سبق

(۱۹۷۶، خوشبو، ۵۷). کاؤس جی اُبلا ہوا انڈا اچھیلنے میں مصروف تھے اور ساتھ ہی پنکھے کی ہوا سے اُڑتے ہوئے اخبار کو بھی سنبھالتے جا رہے تھے۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۳۳).

---سے اُلجھنا محاورہ.

بات بات پر جھگڑا کرنا، ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جانا؛ بے بات کے لڑنا، ہر ایک سے لڑنا، جھگڑالو ہونا۔ فرض کیجیے کہ بیوی نہیں حور ہے ----- اکھڑ، بدخو، ہوا سے الجھنے والی۔ (۱۹۲۰، لخت جگر، ۱ : ۸۱).

---سے آگے جانا محاورہ.

تیز رفتاری سے چلنا، نہایت تیز جانا۔

اوس دلربا کے کوچہ میں آگے ہوا سے جائے
اتنی تو جان اب بھی تن ناتواں میں ہے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۰).

---سے بات کَرنا محاورہ.

رک : ہوا سے باتیں کرنا جو فصیح ہے؛ کسی چیز کا نہایت تیز چلنا؛ (سواری کا) بہت تیز رفتاری سے چلنا یا اڑنا، تیز تیز چلنا؛ (شاذ) اٹھکیلیاں کرنا، آوارہ گردی کرنا۔

ہوا سے بات کرتے تھے
وہ دن کیا تھے
سحر تا شام خوابوں میں گزرتے تھے

(۱۹۹۰، انجم اعظمی، ساون آیا ہے، ۳۹).

---سے باتیں کَرنا محاورہ.

۱. نہایت تیزی سے آگے بڑھنا، سرعت اور جلدی میں ہوا سے مقابلہ کرنا، تیز رفتار ہونا؛ بہت تیز دوڑنا نیز نہایت جلد باز ہونا۔ اتنے میں کہار ہوا سے باتیں کرتے زن سے نکل گئے اور یہ بیچارے ٹپٹا کر رہ گئے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۸۰). شکرموں اور اونٹوں کے عوض ریلوے ٹرینیں ہیں جو تخت سلیمان کی طرح ہوا پر اڑتی نہیں تو ہوا سے باتیں کرتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱، ۳ : ۵۲). کار خلافت ہاؤس سے باہر نکلی اور ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ (۱۹۴۶، دید و شنید، ۳۷۰). ہم ہوا سے باتیں کرتے ہوئے اپنے فارم پر واپس پہنچ گئے۔ (۱۹۸۴، سندھ اور نگاہ قدر شناس، ۱۳۷). **۲. گھوڑے یا سواری وغیرہ کا نہایت تیز رفتار ہونا، کسی چیز کا بہت تیز چلنا یا اونچا اڑنا، نہایت چست یا پھرتیلا ہونا۔** حاتم کے پاس ایک گھوڑا ہے ----- ایسا چالاک کہ ہوا سے باتیں کرتا ہے۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۸۸). گھوڑیاں ہوا سے باتیں کرتی ہوئی زمین پر قدم ہی نہیں دھرتی تھیں معلوم ہوتا تھا کہ اب اڑیں اور اب اڑیں۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۲۱). بچھیرا ----- جب اپنے سوار کو پھینک نہیں سکا تو لے کر بھاگا اور ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ (۱۹۶۷، بزم خوش نفساں، ۱۶۶). وہ گھوڑا دیکھنے میں خوبصورت ----- ہوا سے باتیں کرنے والا اور تمام اچھی صفات رکھنے والا تھا۔ (۱۹۸۵، مہا بھارت کتھن مالا، ۲۲۳). اور علقمہ کا گھوڑا بغیر کسی کوڑے اور ڈانٹ کے ہوا سے باتیں کرتا ہوا نکل گیا

۔ (۲۰۰۰، مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایت، ۲۴). ۳۔ **بہت چالاک ہونا، بڑا عیار ہونا؛ بہت چالاکی اور پھرتی دکھانا.** (جامع اللغات؛ قاموس الفصاحت، ۹۴). ۴۔ مغرور ہونا، گھمنڈ کرنا؛ نخرے دکھانا۔ (۲۰۰۰، مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایت، ۲۴). ادھر یہ خیال کہ اتنے دن رکھا۔۔۔۔ روپیہ صرف کیا، اودھر وہ لوگ ہوا سے باتیں کر رہے ہیں، نا بھئی نا اس عذاب سے الگ تھلگ رہنا اچھا۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرح دار لونڈی، ۳).

کیوں کرنے لگے وہ مجھ گدا سے باتیں
زوروں پہ ہیں کرتے ہیں ہوا سے باتیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۵۱). ۵۔ **بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا، فضول باتیں کرنا، لایعنی باتیں کرنا؛ بے فائدہ کام کرنا۔**

ہوا سے وادی وحشت میں باتیں کرتے ہو
بھلا یہاں کوئی سنتا بھی ہے گلہ دل کا

(۱۹۱۴، نشتر یاس، ۶). ۶۔ **کسی مکان کا بہت اونچا یا بلند ہونا.** (جامع اللغات؛ مخزن المحاورات).

---سے باتیں کرنے لگنا محاورہ.
بہت تیز رفتار ہو جانا (رک: ہوا سے باتیں کرنا)۔ ریل آہستہ خرامی کرتی ہوئی سٹیشن سے چلی اور تھوڑی دیر میں ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ (۱۹۱۲، یاسمین، ۷).

---سے بچانا ف مر؛ محاورہ.
۱۔ **دور رکھنا، محفوظ رکھنا نیز بُرے اثر سے محفوظ رکھنا۔** جب بیج پھوٹ کر پود نکلتی ہے تو اس کو یہ تردّدات پیش آتے ہیں کہ کیونکر ان کو ۔۔۔۔ بیماریوں کی ہوا سے بچائے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۸۸). ۲۔ **(کسی چیز مثلاً شعلے کو) ہوا کے جھونکے سے محفوظ رکھنا۔** مرد جلتی ہوئی تیلی کو ہوا سے بچاتے ہوئے ان خاتون کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتا گیا ۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۱).

---سے بچ رہنا محاورہ.
عام برائی سے محفوظ رہنا، عام رجحان سے دور رہنا نیز حرص و ہوس سے دور رہنا ۔ شہادت پر فیصلہ اسی شخص کی ہوتا ہے جو ہوا سے بچ رہا تھا۔ (۱۹۳۶، ستونتی، ۹).

---سے بچ کر چلنا محاورہ.
پاس نہ پھٹکنا، پاس ہو کر نہ نکلنا؛ نہایت متنفر ہونا، دور رہنا، گریز کرنا، کسی سے دور بھاگنا ؛ پرچھائیں سے بچنا۔

کرے تاثیر کیا آہِ شرر ریز
وہ بچ کر چلتے ہیں میری ہوا سے

(۱۸۹۸، دیوان مجروح (میر مہدی)، ۱۹۴).

---سے بچ کر نکلنا محاورہ.
دُور رہنا، پاس نہ پھٹکنا، پاس ہو کر نہ نکلنا، کسی سے دُور بھاگنا، نہایت نفرت کرنا. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---سے بچنا محاورہ.
نہایت پرہیز اور اجتناب کرنا، پرچھائیں سے بھاگنا، نہایت متنفر ہونا، دُور رہنا۔

اللہ رے کیا فتنہ گری ہے دمِ رفتار
بچتی ہے قیامت ترے دامن کی ہوا سے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۳۱).

---سے بھاگنا محاورہ.
بہت گریز کرنا، نہایت متنفر ہونا۔ اُردو شعرا ۔۔۔۔ اصلیت کی ہوا سے بھاگتے ہیں اور زندگی کی لہراتی ندی سے جان چراتے ہیں ۔ (۱۹۲۷، عظمت اللہ خان، مضامین، ۲: ۷۲).

---سے پرہیز رہنا محاورہ.
سخت نفرت ہونا، بیزاری ہونا۔

الغرض ہے چمن عشق عجب آفت خیز
مدتوں ہم کو رہا اس کی ہوا سے پرہیز

(۱۸۶۵، ناظم (نور اللغات)).

---سے پرہیز ہونا محاورہ.
رک: ہوا سے پرہیز رہنا؛ سخت نفرت ہونا، بیزاری ہونا. (جامع اللغات).

---سے ٹکرانا محاورہ.
ہوا کا سامنا کرنا؛ مخالفت برداشت کرنا نیز بے فائدہ یا ناممکن کام کرنا ۔

کئی برس سے مجھے مل رہا ہے درسِ خودی
یہی کہ تیرگیوں میں ہوا سے ٹکراؤں

(۱۹۵۰، شعلۂ گل، ۲۰۹).

---سے سُلگنا محاورہ.
ہوا لگنے سے دبی ہوئی آگ کا بھڑک اٹھنا، ہوا سے کسی شئے کا جل اٹھنا۔

پھر ہوا سے سلگ اٹھے پتے
پھر دھواں گلستان سے نکلا

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۶۱).

---سے لڑائی ہونا محاورہ.
ایسی چیز سے لڑائی کرنا جس پر غالب آنا ناممکن ہو، بے فائدہ لڑنا، ناحق لڑنا نیز بہت لڑاکا ہونا؛ بے بات لڑنا، بے وجہ لڑنا؛ سخت بدمزاج ہونا۔

میرے آہ و نالہ سے رکنا غضب ہے
کہ ہے یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

(۱۸۰۹، جراءت، د، ۵۶۳).

---سے لڑتی ہے فقرہ.
خواہ مخواہ لڑائی مول لیتی ہے، بہت لڑاکا ہے، بے وجہ لڑتی ہے، بہت بدمزاج ہے۔ شعلہ بھڑکے گا کیا بھلا سر بزم شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے. (۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۸۸).

---سے لڑنا محاورہ.
سخت بدمزاج ہونا، بہت غصیلا ہونا، بات بات پر جھگڑنا، بے وجہ لڑنا۔

کرتے ہیں گفتگو سحر اُٹھ کر صبا سے ہم
لڑنے لگے ہیں ہجر میں اس کے ہوا سے ہم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۹).

بگڑنا نالہ ہائے نارسا سے
بنے کیونکر کہ لڑتا ہوں ہوا سے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۹۹). ابھی تو ہوا سے لڑو گے ۔۔۔۔ یہاں اس کی صورت سے نفرت ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۰۶). رستم پیل تن ایسے جاہل اجہل تھے کہ بات

بات پر ہوا سے لڑتے تھے۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۱۴۳)۔ اکثر عورتیں ---- مزاج ان کا گندہ اور چڑچڑا ہو جاتا ہے ہوا سے لڑتی ہیں۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۱۸۲)۔ یہ دیکھو لوگو، کیا غضب ہے، میں ہی ہوا سے لڑتی ہوں۔ (۱۹۵۱، کشکول (اتالیق بی بی)، ۵۶۵)۔ تم تو ہوا سے لڑتی ہو، میں نے حامی (کذا) تو نہیں بھری، پیام آیا ہی کرتے ہیں۔ (۱۹۷۱، عابد علی عابد، داغ ناتمام، ۱۴۶)۔

---سے لَڑنے والا صف؛امذ.

نہایت غصیلا، بہت جھگڑالو؛ بات بات پر لڑنے والا شخص۔ ایک شخص کے دو لڑکے تھے، بڑا تو خیر مگر چھوٹا بڑا نٹ کھٹ، چڑچڑا اور ہوا سے لڑنے والا تھا۔ (۱۹۲۱، شمع ہدایت، ۶۵)۔

---سے ہَم عَناں ہونا محاورہ.

ہوا کے ساتھ چلنا، ہوا کی طرح تیز رفتار ہونا، بہت تیزی سے جانا۔

گل کے جو اثر سے شادماں تھا
گل چیں وہ ہوا سے ہم عناں تھا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۱۱)۔

---سِیدھی چَلنا محاورہ.

حالات موافق ہونا، حالات سازگار ہونا۔

سیدھی چلی ہوا نہ کبھی کوئے یار کی
مٹی خراب ہی رہی مجھ خاکسار کی

(۱۸۷۰، چمنستان جوش، ۱۲۷)۔

---شِیشَہ سَطْح (---ی مع، فت ش، س، سک ط)امث.

(طبیعیات) وہ سطح جو کرۂ ہوائی کی ہوا اور نلی کے شیشے کے درمیان ہوتی ہے۔ (مادے کے خواص، ۱ : ۵۵۱)۔ [ہوا + شیشہ (رک) + سطح (رک)]۔

---صادِر ہونا محاورہ.

رک : ہوا سرنا؛ ہوا خارج ہونا، پاد نکل جانا، ریاح خارج ہو جانا۔ ناگاہ ہوا اس سے صادر ہوئی وہ بہت شرمندہ ہوئی۔ (۱۹۲۴، تذکرۃ الاولیا، ۲۹۷)۔

---صاف ہونا محاورہ.

ہوا میں گرد و غبار نہ ہونا۔

پہنچتا تھا گردوں تلک شور و شر
ہوا صاف ہوتی نہ دو دو پہر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳۸)۔

---طَبلی (---فت ط، سک ب)صف.

جسمانی حصے سے متعلق، جس میں ہوا ہو (انگ : Aerotympanal)۔ (۱۹۹۱، کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۳۶)۔ [ہوا + طبل (رک) + ی، لاحقہء نسبت]۔

---ے عَیش (---ی لین)امث.

عیش و آرام کی فضا، ہر قسم کی راحت اور آرام کا ماحول۔

جلا کے جس کی محبت نے دفتر من و تو
ہوائے عیش میں پالا کیا جواں

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۹۹)۔ [ہوا + ے (حرف عطف) + عیش (رک)]۔

---فَرفَر آنا محاورہ.

تیز ہوا چلنا، ہوا کے تیز جھونکے آنا، ہوا کا آواز کے ساتھ تیز چلنا۔

کھلے رکھے ہیں اس میں اس لیے در
چلی آوے ہوا جنت کی فرفر

(۱۷۷۸، گلزار ارم (مثنویات حسن، ۱ : ۱۹۳))۔

گرمی میں پسینے سے جو ہوتا تھا بدن تر
جنت کے دریچوں سے ہوا آتی تھی فرفر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۳۹۴)۔

---فَرفَر چَلنا محاورہ.

ہوا کا تیزی سے چلنا، تیز ہوا کے جھونکے آواز سے آنا۔

ہوا فرفر چلی آتی ہے جنت کے گلستاں کی
ہماری قبر میں حوروں نے کیا روزن بنایا ہے

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۲۸۵)۔

---فِشار (---فت نیز کس ف)امذ.

(تعمیرات) ہوا کو کمرے وغیرہ میں پھیلانے والی کوئی چیز یا آلہ۔ ہوائی کوٹھی ---- میں ہوا بھیجے ---- ہوا فشار آلات نصب کر دیے جاتے ہیں۔ (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ)، ۱۱۹)۔ [ہوا + فشار (رک)]۔

---کا بُلبُلَہ امذ.

وہ گول سی چیز جو کسی مائع میں ہوا بھر جانے سے پیدا ہو جاتی ہے، حباب۔ ڈاکٹر نے انجکشن دیتے ہوئے ضروری احتیاط نہیں برتی، نتیجہ یہ ہوا کہ دوا کے ساتھ ہوا کا بلبلہ بھی نس میں چلا گیا اور وہ آن کی آن میں جاں بحق ہو گئیں۔ (۱۹۸۹، ن۔م۔ راشد (شاعر اور شخص)، ۱۰۷)۔

---کا بَہنا محاورہ.

رک : ہوا کا چلنا؛ ہوا کا حرکت کرنا یا جنبش میں آنا۔ ایک ہشت پہل اور ہشت طبق کا منار ---- چینی کا بنا ہوا ہے اور باہر گھنٹے اوسی انداز سے لٹکے ہیں اور ہوا کے بہنے سے صدائے خوش اون سے پیدا ہوتی ہے۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین، ۱ : ۵۴)۔

---کا پائپ امذ.

دھونکنی جس سے بھٹی وغیرہ کی آگ بھڑکاتے ہیں اور جس کے اطراف پانی بھرا ہوتا ہے (انگ : Tuyere)۔ ٹھوس ایندھن استعمال کرنے کے لیے آہن گری کی بھٹی میں بہت سے لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً ہوا کا پائپ جس کے چاروں طرف پانی بھرا رکھنا پڑتا ہے۔ (۱۹۷۶، فن آہن گری، ۲۲)۔

---کا پُھوٹنا محاورہ.

راز افشا ہونا، خبر پھیل جانا، (لوگوں کو) اندازہ ہو جانا۔ ان کی نارضامندی کی ہوا کا پھوٹنا تھا کہ اگلے دن بلکہ شاید اُسی دن خزانچی نے کہلا بھیجا کہ ایسا نہ ہو کہیں صاحب کلکٹر کے کان تک جا پہنچے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۳۵)۔

---کا تَرک کَرنا محاورہ.

خواہشات دنیا سے کنارہ کشی کرنا، حرص و ہوس کو چھوڑ دینا۔ حضرت جنید سے پوچھا گیا کہ وصل حق کیا چیز ہے، فرمایا ہوا کا ترک کرنا ---- سب سے بڑی عبادت ہوا کا ترک کرنا ہے۔ (۱۹۵۰، بزم صوفیہ، ۲۶)۔

---کا تکیہ امذ.

وہ تکیہ جس میں ہوا بھری ہوئی ہو، نرم اور گداز تکیہ نیز پھیلایا جانے والا گدا (انگ : Air Cushion)۔ گو قبروں اور پتھروں پر لیٹنے میں کوئی آرام نہ تھا لیکن اس وقت قبریں ہوا کے تکیے اور پتھر فرش گل سے بھی زیادہ آرام دیتے تھے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۵۷).

---کا تھپیڑا امذ.

ہوا کا زور دار جھونکا، بڑے زور کی ہوا، ہوا کا جھکڑ۔

صبا آہ دل سے مگر ہمسری کی
تھپیڑے ہوا کے جو کھاتی ہے بجلی

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۷۴). ہوا کا ایک تھپیڑا آیا اور میری اسی آنکھ پر لگا۔ (۱۹۲۴، تذکرۃ الاولیا، ۵۱۷). سامنے سے مخصوص ہوا کا برف میں لپٹا ہوا تھپیڑا منھ پر پڑا ۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۳۲۷).

---کاٹنا محاورہ.

(پرندوں یا ہوائی جہاز کا) ہوا میں اُڑنا، (پرندوں کا) ہوا کو چیر کر آگے پرواز کرنا؛ مسافت طے کرنا۔

کیا چل رہا ہے راہ سا کاٹتا ہوا
جاتا ہے مثل طیر ہوا کاٹتا ہوا

(۱۸۸۹، صفیر بلگرامی، میلاد معصومین، ۱۰۱).

---کا جھکّڑ امذ.

ہوا کی زور کی جنبش، ہوا کا تیز جھونکا۔ اور جب ہوا کا جھکڑ چلتا ہے تو اُس کے کوڑے سے سمندر کا پانی بھی اُٹھتا ہے۔ (۱۹۰۶، جغرافیۂ طبعی، ۱۰۳).

---کا جھوکا / جھونکا امذ.

ا۔ ہوا کی زور کی جنبش جو دفعتہ محسوس ہو، جھکڑ۔

برسے تھا مینھ بھی جھوم جھوم چھاجوں اُمنڈ اُمنڈ پڑا
جھوکے ہوا کے چل رہے ، یار بغل میں لوٹتا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۳۱۶).

برسے تھا مینھ بھی جھوم جھوم چھاجوں اُمنڈ اُمنڈ پڑا
جھوکے ہوا کے چل رہے ، یار بغل میں لوٹتا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۳۱۶).

نبود و بود بشر کیا محیط عالم میں
ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا

(۱۸۷۴، انیس (مہذب اللغات)). ہوا کے جھونکے ---- بالو کی جلتی بھوبل پر لوٹتے ہوئے آتے جہنم کے لو کے معلوم ہوتے۔ (۱۹۲۶، نیکی کا پھل، ۴۱).

طوفان ابر و باد میں سب گیت کھو گئے
جھونکا ہوا کا ہاتھ سے مضراب لے گیا

(۱۹۷۶، خوشبو، ۱۲۷). ہوا کا جھونکا ایک چٹیل میدان سے گزرتا ہوا طوفانی جھکڑ بن جاتا ہے۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۱۷۸). ۲. (کنایۃ) **قلیل المیعاد، تھوڑی دیر کا، جلدی گزر جانے یا ختم ہو جانے والا (زمانہ، کام وغیرہ)، عارضی چیز، کام وغیرہ جس کا اثر وقتی ہو۔**

عہد شباب چشم زدن میں گذر گیا
جھونکا ہوا کا تھا اِدھر آیا اُدھر گیا

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۳). ۳۔ (مجازاً) **ٹک کر نہ بیٹھنے والا، ہر وقت سفر پر مستعد، آوارہ گرد ۔** ابن بطوطہ تو ہوا کا جھونکا تھا جو آوارہ خرامی پر مائل ہوتا تو جس سمت چاہتا نکل جاتا ۔ (۱۹۸۷، اردو ادب میں سفر نامہ، ۹۰).

---کا چلانا محاورہ.

ہوا کا زور شور سے چلنا، بہت تیز ہوا چلنا، ہوا کا چیخنا۔ ہوائیں چلا رہی ہیں اور کالے بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا ہے۔ (۱۹۸۲، پرایا گھر، ۱۸۸).

---کا دَباؤ امذ.

ہوا کا زور، طاقت جس سے ہوا کسی چیز کو دبائے نیز (طبیعیات) کسی مقام پر ہوا کی مقدار جسے کسی رقبے کی اکائی اور وزن سے ظاہر کیا جاتا ہے؛ ہوا کا حرکی یا سکونی دباؤ؛ (موسمیات) کسی مقام کی مخصوص فضائی کیفیت جس سے بارش کے ہونے یا نہ ہونے کے امکان کا اندازہ لگاتے ہیں۔ ماہرین موسمیات تمام ملک کے موسمی حالات (درجۂ حرارت، ہوا کا دباؤ، ہواؤں کی رفتار وغیرہ) ---- کا جائزہ لیتے ہیں ۔ (۱۹۶۴، عملی جغرافیہ، ۶۵). کمرے کے کواڑوں پر ہوا کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۴۷).

---کا رُخ امذ.

ا۔ ہوا کے چلنے کی سمت۔ وہ ہوا کے رخ اور دریا کے بہاؤ کو بالکل نہیں پہچانتا۔ (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، مضامین، ۳ : ۱۰). تم آجاؤ ادھر میں ہوا کے رخ بیٹھتا ہوں ۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۵۹۱). ۲۔ **حالات کا رخ، زمانے کے سازگار یا ناموافق ہونے کی کیفیت۔** یہ سب باتیں صاف بتاتی ہیں کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے۔ (۱۹۳۷، خطبات عبدالحق، ۱۳۲). اس انتخاب میں فروری ۱۹۴۷ء کا ایک چھوٹا سا واقعہ درج ہے، جس سے ہوا کے رخ کا اندازہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۶، سبط حسن، افکار تازہ، ۱۹۵).

---کا رُخ اِدھر سے اُدھر ہو جانا محاورہ.

ہوا کا رخ بدل جانا؛ حالات بدل جانا، زمانے کے سازگار یا ناسازگار ہونے کی کیفیت کا تبدیل ہو جانا۔ بہت ہی قلیل عرصہ میں ہوا کا رخ ادہر سے ادہر ہوگیا۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۶۷).

---کا رُخ بتانا محاورہ.

ٹالنا، منھ نہ لگانا؛ چلتا کرنا، رخصت کرنا؛ کوئی چیز اٹھا کر پھینک دینا. (مہذب اللغات؛ جامع اللغات).

---کا رُخ بتاؤ فقرہ.

منھ مت لگاؤ، اُٹھا کر پھینک دو. (مخزن المحاورات).

---کا رُخ بدل جانا / بَدَلنا محاورہ.

حالات بدل جانا، زمانے کے سازگار یا ناسازگار ہونے کی کیفیت کا تبدیل ہو جانا۔ فی زمانہ طرح طرح کے نئے خیالات نے ہوا کا رخ بدل رکھا۔ (۱۹۱۷، گوکھلے کی تقریریں، ۳۴). نواب وقار الملک کی قابلیت سے دولت آصفیہ کو اور زیادہ فائدہ پہونچتا لیکن اُن کی اچانک وفات نے ہوا کا رخ بدل دیا۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۳۶۴).

مجھے سہل ہوگئیں منزلیں ، وہ ہوا کے رخ بھی بدل گئے
ترا ہاتھ ہاتھ میں آگیا کہ چراغ راہ میں جل گئے

(۱۹۴۶، غزل، مجروح سلطان پوری، ۳۷). ہندوؤں نے ہوا کا رخ بدلنے پر انگریزوں کو اپنی وفاداری سے متاثر کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔ (۱۹۸۱، مسلمانوں کی جدوجہد آزادی، ۴۹). شیخ محمود نے جب ہوا کا رخ بدلتے دیکھا تو وہ تقریباً ایک ساتھ ہی ---- جدہ سدھار گئے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۵۷).

---کا رُخ بدل دینا محاورہ.

حالات بدل دینا۔ پھر ہیرو شیمانے دفعتہ ہوا کا رخ بدل دیا۔ (۱۹۷۷، ستمبر کا چاند، ۷).

---کا رُخ پلَٹ جانا محاورہ.

حالات بدل جانا۔ پھر بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہو کر نصرت موعودہ کی درخواست کی دفعتہ ہوا کا رخ پلٹ گیا اور نسیم فتح علم اسلام کو لہرانے لگی۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۲۶۴).

---کا رُخ پہچان لینا/پہچاننا محاورہ.

حالات کا اندازہ کرنا، حالات کو سمجھنا، موقعے کی نزاکت کو بھانپ لینا۔ شمع، بس طاہر بھائی آپ بھی اپنے نام کے ایک ہی ہیں، منصور (مسکرا کر) بے شک ہوا کا رخ پہچانتے ہیں۔ (۱۹۳۹، شمع، ۵۷۷).

چلے　تھے　ہم　سے　ٹکرانے　بگولے
ہوا　کا　رخ　نہ　پہچانے　بگولے

(۱۹۵۵، کلیات شکیب جلالی، ۳۶۲). یہ لوگ کتنے سادہ لوح ہیں، زمانے کا تقاضا نہیں جانتے، ہوا کا رخ نہیں پہچانتے۔ (۱۹۷۱، اردو کی آخری کتاب (ابن انشا)، ۲۵). حیدرآباد اور کشمیر جیسی ریاستوں کے حکمرانوں میں تدبر ہوتا تو وہ ہوا کا رخ پہچان لیتے۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۲۲۳). تقید ہوا کا رخ پہچان کر جب اس کے ساتھ ساتھ چلے تو پھر مرغ باد نما میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۴۴).

---کا رُخ پِھرنا محاورہ.

۱۔ ہوا دوسرے رخ کی ہو جانا۔ (ماخوذ: جامع اللغات). **۲۔ (کنایۃً) زمانے کا رنگ بدلنا، حالات بدلنا۔**

باتوں　میں　اثر　تھا　کس　بلا　کا
اک　بار　جو　رخ　پھرا　ہوا　کا

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۱۰).

---کا رُخ دیکھنا محاورہ.

زمانے کی حالت دیکھنا، حالات کا جائزہ لینا نیز زمانے کی حالت کے موافق کام کرنا، ابن الوقت ہونا۔ بعض دکنی سردار جو ہوا کا رخ دیکھ رہے تھے وہ بھی بدہوا ہو گئے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۳۱۹). راکھش نے اسے چند سپاہیوں کے ساتھ ایک دور دراز گڑھی میں بھیجدیا، اور آپ پاٹلی پتر میں ٹھہر کر ہوا کا رخ دیکھنے لگا۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۹۵). ایک مولوی سید حسین بلگرامی کا خاندان تھا جس نے ہوا کا رخ دیکھ کر انگریزی حکومت کا تقرب حاصل کیا۔ (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۳۸۳). ہوا کا رخ دیکھ کر علماء اور مشائخ نے ----- اپنی اولاد کو دین سے محروم رکھنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ (۱۹۸۸، ارباب علم و کمال اور پیشۂ رزق حلال، ۲۵).

---کا رُخ موڑنا محاورہ.

حالات تبدیل کرنا، حالات کو اپنے حق میں بدلنا۔ دراصل ہوا کا رخ موڑ کر شعور عصر میں تبدیلی لانے کی صلاحیت ہی میں شخصیت کی اہمیت مضمر ہوتی ہے۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، فروری، ۵۵).

---کا رَنگ بدَلنا محاورہ.

حالات تبدیل ہونا، حالات کا سازگار سے ناسازگار یا اس کے برعکس ہو جانا۔

ہوا　رنگ　بدلے　ہے　ہر　آن　میر
زمین　و　زماں　ہر　زماں　اور　ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۹۰).

وحشت　کی　لی　حبیب　نے　منگواؤ　بیڑیاں
پھر　آمدِ　بہار　ہے　بدلا　ہوا　کا　رنگ

(۱۹۰۰، دیوان حبیب، ۱۳۲).

رنگ　بدلا　پھر　ہوا　کا　میکشوں　کے　دن　پھرے
پھر　چلی　بادِ　صبا　پھر　میکدے　کا　در　کھلا

(۱۹۱۴، نشتر یاس، ۱).

---کا رَنگ دیکھنا ف مر؛ محاورہ.

ہوا کی کیفیت معلوم کرنا، ہوا کی تری و خشکی دیکھنا؛ ہوا کا رخ دیکھنا نیز حالات کا اندازہ کرنا۔

کیا　پوچھتا　ہے　ساقی　اشارے　سے　چشم　کے
لا　جام　بادہ　رنگ　ہوا　دیکھتا　نہیں

(۱۸۴۰، شہیدی (کرامت)، د، ۵۵).

اپنے　سوا　نہیں　ہے　کوئی　ماسوا　کا　رنگ
دیکھا　ہے　ہم　نے　آگ　جلا　کر　ہوا　کا　رنگ

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۱۲۱).

---کا ساز امذ.

مغربی ممالک میں ایک قسم کا باجا جس کو ہوا کے رخ کے دریچے میں نصب کرتے تھے جب ہوا اس دریچے سے گزرتی تھی اس ساز کے تاروں سے ٹکراتی تھی اور ان سے قسم قسم کی آوازیں نکلتی تھیں۔ سب باجے اس لپک سے علاقہ رکھتے ہیں جو ان کے اطراف کی ہوا میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی مثال ایک "ہوا کا ساز" سے بیان کرتا ہوں۔ (۱۸۳۹، ستۂ شمسیہ، ۴: ۸۶).

---کا سنّاٹا امذ.

ہوا کے تیز گزرنے کی آواز، زناٹا۔ آج رات بھر طوفانی بارش تھی، ہوا کا سناٹا، مینہ کا جھڑاکا ہلکے اور بلند مکانوں کی خیر نہیں۔ (۱۹۰۷، سفر نامۂ ہندوستان، ۹).

---(کا) سیٹیاں بجانا محاورہ.

ہوا کا شور مچانا، بہت تیز ہوا چلنا۔ باہر پھسو گلیشیر پر ہوا سیٹیاں بجاتی تھی اور وحشی ہوتی جاتی تھی۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۵۸).

---کا طوفان چلنا محاورہ.

بہت تیز ہوا ہونا، جھکڑ چلنا، آندھی ہونا۔ سردیوں کے دن تھے، بارش اور ہوا کا طوفان چل رہا تھا۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۹۰۲).

---کا فِشار امذ.

(طبیعیات) ہوا کا دباؤ جس سے موسم (خصوصاً بارش وغیرہ) کا اندازہ لگاتے ہیں۔ جب ہوا کا فشار ۳۰ انچ ہو اور درجۂ حرارت ۵۰ فارن ہیٹ ہو تو ----- اس کو اوسط انعطاف کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹، علم الافلاک، ۱۳۷).

---کا کارخانَہ امذ.

اعتبار کا کام، ساکھ پر چلنے والا کام؛ (مجازاً) ناپائدار کام۔

لازم ہے اعتبار زمانہ میں اے شعور
دنیا میں کارخانے ہیں جتنے ہوا کے ہیں

(۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)).

---کا کال پڑنا محاورہ۔

ہوا بند ہونا، ہوا رک جانا، حبس ہونا، بالکل ہوا نہ ہونا۔

ہوا کا کال پڑا ہے، نمی بھی عام نہیں
سمندروں کو بلو کر، فضاؤں کو متھ کر

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۴۴۳).

---کا (بھی) گزر نہ ہونا محاورہ۔

ہوا کا بالکل داخل نہ ہونا، نہایت حبس ہونا، ہوا نہ ہونا نیز کسی کا گزر نہ ہونا، کسی کی رسائی نہ ہونا۔

دیا باندھ اسی جا پر اس کا آ گا
گزر جس جا نہ ہو ہرگز ہوا کا

(۱۷۹۵، فرسنامہء رنگین، ۱۴). اس میں غیر کا کیا ذکر ہوا کا بھی گزر نہیں۔ (۱۸۹۰، فسانہء دلفریب، ۱۷).

باندھ لی کس کر مسافر نے کمر
تا ہوا کا ہو نہ کپڑوں میں گزر

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۵۵). اسے لے جا کر عمیق ترین تہ خانے میں بند کر دو جہاں ہوا کا گزر بھی نہ ہو۔ (۱۹۸۳، دشت سوس، ۳۲۵).

---کا گھوڑا

(کنایۃً) نہایت تیز رفتار سواری۔ آپ ہوا کے گھوڑے پر سیر کرتا ہوا مہمان سرا میں وارد ہوا۔ (۱۸۲۴، فسانہء عجائب، ۱۳۴).

---کا مٹھی میں تھامنا محاورہ۔

بے فائدہ کام کرنا، بے نتیجہ کام کرنا، سعی لاحاصل کرنا، ناممکن کام کرنا (رک : ہوا مٹھی میں بند کرنا)۔

انسان و پری کا سامنا کیا
مٹھی میں ہوا کا تھامنا کیا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۶).

---کا مزاج رکھنا محاورہ۔

ہوا کی خو بو رکھنا، ہوا کی طرح عجلت میں ہونا، ہوا کی طرح چلنا، نہ رکنا۔

ہمیں خبر ہے، ہوا کا مزاج رکھتے ہو
مگر یہ کیا، کہ ذرا دیر کو رکے بھی نہیں

(۱۹۷۶، خوشبو، ۵۶).

---کا ہم قدم ہونا محاورہ۔

ہوا کے ساتھ چلنا، بہت تیزی کے ساتھ چلنا یا اڑنا۔

شہزادہ کہ لٹھ سے برق دم تھا
بادل سا ہوا کا ہم قدم تھا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۷).

---کا ہونا محاورہ۔

ہوا کا موجود ہونا، ہوا ہونا۔ حبس دم ایک اژدہا ہے ---- جس کا علاج دنیا کے حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کے پاس نہیں پاتا اس کے لیے ---- کھلے جنگل کی ہوا کا ہونا ضروری ہے۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۳۵).

---کچھ اور ہونا محاورہ۔

۱. رنگ بدل جانا، انقلاب آ جانا۔ (مہذب اللغات). **۲. رنگ کچھ اور ہونا، حالات مختلف ہونا، حال بدلا ہوا ہونا۔**

یہی قاصد پتا ہے اس کے گھر کا
ہوا کچھ اور اس منزل میں ہو گی

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۱۲۱).

---کر دینا محاورہ۔

۱. تیز دوڑانا (عموماً گھوڑے کو)۔ تیمور کے بہترین دلاوروں کو ساتھ لے میدان میں گھوڑے ہوا کر دیے۔ (۱۹۳۰، تیمور، ۳۳۹). **۲. غارت کر دینا، برباد کر دینا، ضائع کر دینا۔** دل کا سکون و سکوت جو نہ معلوم کن دقتوں سے حاصل کیا تھا ہوا کر دیا۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۴۳، ۲۰ : ۵).

---کرنا محاورہ۔

۱. محو کرنا، غائب کرنا، گمنام کرنا، غارت کرنا۔

اس کی خود بینی نے اس کو کھو دیا
حرص نے اس کو کیا آخر ہوا

(۱۷۷۴، رموز العارفین، ۲۳). **۲. ہوا دینا، پنکھے سے ہوا دینا، پنکھا جھلنا۔**

کوئی بیٹھی ہے منھ اور ہاتھ دھو کر
ہوا کرتی کوئی پنکھا بھگو کر

(۱۷۶۲، طالب (غلام قادر شاہ)، تیرہ ماسہ طالب شاہ، ۲۱). میں نے پنکھا لے کر چاہا کہ آپ پر ہوا کروں۔ (۱۸۶۵، مذاق العارفین، ۴ : ۶۲۲).

---کش (---فت ک) صف؛ امذ.

ہوا کھینچنے والا؛ (کنایۃً) برقی پنکھا جو کمرے کی (گندی) ہوا باہر خارج کر دیتا ہے (انگ : Exhaust fan)۔ اس امتحاں کے واسطے ہوا کش کا ایک آلہ وضع کیے ہیں۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۰۱). برقی پنکھے یا ہوا کش (برقی ایگزاسٹ فین) ہیں جو تھوڑی دیر میں تمام کمرہ کی گندی ہوا کو خارج کر دیتے ہیں۔ (۱۹۱۸، تحفہء سائنس، ۳۱). ہندوستان میں ہوا کش کی خس کی ٹٹیوں کے درمیان سے ہوا چوسی جاتی ہے۔ (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ)، ۱۱۳). کیمیائی رطوبت پیما ---- اس آلے میں ایک ہوا کش ---- پانی سے بھرا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۲۹۱). [ہوا + ف : کش، کشیدن = کھینچنا].

---کش نلکہ (---فت ک، ن، سک ل، فت ک) امذ.

ٹیڑھی نلی جس سے ہوا کے دباؤ کے ذریعے پانی پہنچایا جاتا ہے؛ (حیوانیات) بعض آبی جانوروں خصوصاً گھونگوں وغیرہ کے اعضا میں ایک نلکی جس کے ذریعے پانی کھینچتے اور باہر نکالتے ہیں (انگ : siphon)۔ کیولکس مچھر کے سروے شکم کے آخری کنارے پر ایک سائفن یا ہوا کش نلکہ رکھتے ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۶). [ہوا کش + نلکہ = نلکا (رک) کا ایک املا].

---کشی (---فت ک) امث.

(لفظاً) ہوا کھینچنے کا عمل، (انجینئری) کسی بند جگہ کے اندر ہوا کی تازگی، مسلسل گردش اور حرکت سے بہم رسانی (انگ : Ventilation)۔ (کشاف سائنسی تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوا کش + ی، لاحقہء کیفیت].

--- کو باندھنا محاورہ.

جھوٹ موٹ نام یا عزت قائم کرنا، رعب جمانا، پابندی لگانا نیز اعلیٰ مضمون باندھنا، مبالغہ آرائی کرنا (رک: ہوا باندھنا).

ہوا کو باندھتا ہوں حوروش کی الفت میں
نسیم خلد کی خوشبو کو ہو سخن مرغوب

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۲۷۳).

دوڑاؤں کہاں تک فرس ذہن رسا کو
کہہ دو کسی شاعر نے جو باندھا ہو ہوا کو

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۴۰۵).

--- کو پکڑنا محاورہ.

ہوا کو روکنا؛ ناممکن کام کرنا، لاحاصل کام کرنا.

میاں تو ہیں نسیم کا جھونکا
کیا ہوا کو پکڑ سکا ہے کوئی

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۹۳).

--- کو پہنچنا محاورہ.

برابری کرنا، مدِ مقابل آنا، مقابلہ کرنا نیز قریب پہنچنا، تھوڑے سے فاصلے پر ہونا. اس کے مقابلے میں کوئی پرواز نہ کر سکا اور اس کی ہوا کو بھی نہ پہونچا. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۱۲۵). ڈراما کے لحاظ سے مداری اور امانت کی تصنیفات میں چنداں تفاوت نہیں مگر ادبی نقطۂ نگاہ سے مداری، امانت کی ہوا کو بھی نہیں پہنچ سکتا. (۱۹۲۴، ناٹک ساگر، ۳۶۳).

--- کو خبر نہ ہونا محاورہ.

کسی کو آگاہ نہ ہونا، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونا. (مہذب اللغات؛ فرہنگ اثر).

--- کو کاٹنا محاورہ.

تیزی سے چلنا، تیز رفتاری سے آگے بڑھنا. موت کی تلوار ہوا کو کاٹتی ہوئی چلی گئی اور لالی اُڑ گئی مگر باز نے آن کی آن میں اس کو جا لیا. (۱۹۷۰، افکار، کراچی، جنوری، فروری (منتخب افسانہ نمبر ۱۹۹۵ء)، ۶۷).

--- کو گرہ دینا محاورہ.

نہایت مشکل کام کرنا، ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا، ناممکن بات حاصل کرنے کی کوشش کرنا. (جامع اللغات؛ نور اللغات).

--- کو گرہ میں باندھنا محاورہ.

رک: ہوا کو گرہ دینا؛ نہایت مشکل کام کرنا، ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا، ناممکن بات حاصل کرنے کی کوشش کرنا. (ماخوذ: جامع اللغات؛ نور اللغات).

--- کو مٹھی میں تھامنا محاورہ.

مشکل کام کرنا، ناممکن کام کرنے کا خیال یا ارادہ کرنا. ہوا کو مٹھی میں تھامنا اور مور ضعیف اور سلیمان کا سامنا یعنی چہ، ہاتھیوں سے گنّے کھانے والے منھ کی کھاتے ہیں. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۴۲۳).

--- کی بندوق امث.

ایک قسم کی بندوق جس میں پچکاری سے خوب ہوا بھری جاتی ہے جو گولی کو نالی سے باہر نکالنے میں مدد دیتی ہے، یہ عام بندوقوں سے مشابہ مگر بے آواز ہوتی ہے، ہوائی بندوق (انگ: Air gun). ہوا کی بندوق بھی معمولی بندوق کے موافق کام میں آتی ہے. (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۴: ۵۹).

--- کی بیل امث.

ناپائیدار چیز (سانس کے لیے مستعمل).

بھروسا باغِ ہستی میں نہیں کچھ نخل قامت کا
نفس کیا ہے ہوا کی بیل ہے دھوکے کی ٹٹّی پر

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۲۳۰).

--- کی پیروی کرنا محاورہ.

نفس کا غلام ہونا، خواہشاتِ نفسانی کے تابع ہونا، حرص و ہوس کے مقتضا پر عمل کرنا. قلب کا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونا ہی بڑے غضب کی بات ہے، اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی ہوا کی پیروی کرنے لگتا ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۴۶۲).

--- کی تپش امث.

ہوا میں موجود حرارت، ہوا کی گرمی. جیسے جیسے ہوا کی تپش میں کمی آ رہی تھی، فضا میں اٹکی ہوئی دن بھر کی گرد زمین پہ بیٹھتی اور آسمان صاف اور روشن ہوا جاتا تھا. (۱۹۸۹، قید، ۶۸).

--- کی تہ/تہہ امث.

(طبیعیات) ہوا کی پرت (جس میں عموماً گرد شامل ہوتی ہے اور جو روشنی کے گزرنے میں مزاحم ہوتی ہے). کرۂ ہوا سورج کی روشنی میں سے نیلا رنگ نچوڑ لیتا ہے اور ---- جتنی زیادہ ہوا کی تہوں سے اس روشنی کو گزرنا پڑے اتنا ہی زیادہ یہ رنگ نچڑتا جاتا ہے. (۱۹۵۱، سیر افلاک، ۸۰).

--- کی تھپیڑ امث.

رک: ہوا کا تھپیڑا. ہوا کی تھپیڑ جب سمندر پر لگتی ہے تو اس کے پانی کو حرکت ہوتی ہے. (۱۹۰۶، جغرافیۂ طبعی، ۱۰۳).

--- کی تھیلی امث.

رک: ہوا تھیلی؛ مچھلی کا پھیپھڑا (انگ: Air bladder). مچھلیوں کے اندر ایک ہوا کی تھیلی ---- ہوتی ہے، اگر اس تھیلی میں مچھلی ہوا بھر لے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۱۱۹).

--- کی چال امث.

ہوا کے چلنے کا انداز یا رفتار؛ ہوا کے چلنے کا عمل یا کیفیت نیز تیز رفتاری، تیز چلنے کا عمل.

تھم تھم کے چلیے تیزی رفتار ہے بُری
کوئی ہوا کی چال سے ہو پائمال کیا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۸).

--- کی چکّی امث.

وہ چکی جو ہوا کے ذریعے چلتی ہے، پون چکی. ہوا کی چکی کے پردے جس وقت خوب پھرتے ہیں تو کس سبب سے بعض اجزا زیادہ نظر آتے ہیں. (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ، ۱: ۱۳۲).

--- کی رفتار امث.

رک: ہوا کی چال؛ ہوا کے چلنے کا انداز؛ رفتار جس سے ہوا چلے. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

--- کی روٹی امث.

ایک قسم کی نہایت پتلی چپاتی، نہایت باریک روغنی روٹی، نانِ ہوا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛فرہنگ اثر، ۳: ۶۵۸).

--- کی رَوشنی امث.

گیس کی روشنی. ہم لوگوں نے ہوا کی روشنی بالکل کم کر دی تاکہ ہر ایک چیز صاف طور پر دکھائی دے. (۱۸۸۸، رسالہ معجزات انسانی (بقاعدۂ طاقت مقناطیسی)، ۱۲۰).

--- کی زَد پہ رَہنا محاورہ.

ہوا کے سامنے رہنا؛ کسی کے مدّ مقابل ہونا، مخالفت کا سامنا کرنا.

کوئی چراغ بھی مدھم نہیں کیا ہم نے
ہوا کی زد پہ رہے رم نہیں کیا ہم نے

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۱۵۷).

--- کی زَد پہ ہونا محاورہ.

ہوا کے رُخ پر ہونا، ہوا کے سامنے ہونا.

خوابِ آزادی کی یارو کیا یہی تعبیر تھی
شاخ سے بچھڑے ہوئے پتے ہوا کی زد پہ ہیں

(۲۰۰۵، آئینہ ہوں میں، ۳۸).

--- کی سَنسَناہَٹ امث.

ہوا کے سرسرانے یا چلنے کی آواز، ہوا کی سرسراہٹ. ہوا کی سنسناہٹ اور دیر سے برستے ہوئے مینہ کی جھما جھم پر اچانک ٹاپوں کی آواز غالب آ گئی. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۰).

--- کی طَرح اُڑ جانا محاورہ.

تیزی سے گزر جانا، بہت جلد بیت جانا. جس طرح آٹھ برس آنکھ بند کرکے گزرے، اسی طرح یہ دو سال بھی ہوا کی طرح اڑ گئے. (۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۱۱۵).

--- کی طَرح بڑھنا محاورہ.

تیز رفتاری سے چلنا، بہت تیزی سے بڑھنا نیز بہت جلد جوان ہونا. بیوی فرماتی تھیں کہ بیٹی ہوگی تو ہوا کی طرح بڑھے گی. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۷: ۹).

--- کی طَرح چِراغ سے دُشمَنی باندھنا محاورہ.

خواہ مخواہ کسی کا دشمن ہو جانا. خواہ مخواہ کسی کا دشمن ہو جانا. (۱۹۹۲، فرہنگ اثر، ۳: ۶۵۸).

--- کی طَرح (سے) چَلنا محاورہ.

۱. تیز چلنا. (نور اللغات ؛ علمی اردو لغت). **۲. سبک چلنا، آہستہ چلنا، نرمی کے ساتھ چلنا.**

ہوا کی طرح سے چلتا ہے خنجر قاتل
لہو کو چاٹ کے ہوتا ہے تیز دم کیسا

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۲۲).

--- کی طَرح نِکل جانا/نِکلنا محاورہ.

تیزی سے گزرنا، جلدی گزر جانا، (وقت، دن وغیرہ کا) جلد بیت جانا. دس پانچ دفعہ کہہ سن، بک جھک، اس کو دخل دینا ہی قسم ہو گیا اور چھ مہینے ہوا کی طرح نکل گئے. (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۷).

--- کی کَثافَت امث.

ہوا کا بھاری پن؛ (مجازاً) ماحول کی ناگواری. میرے بچپن میں موسیقی کا رواج اتنا عام نہ تھا کہ وہ زمین کا بوجھ اور ہوا کی کثافت بن کر رہ جائے. (۱۹۷۲، آواز دوست، ۱۲۳).

--- کی گدّی امث.

رک: ہوا کا تکیہ (انگ: CushionAir). زیادہ تر اُس گرم پانی کے پھیلاؤ کے سبب سے جو ہوا کی گدی کے مقابلہ میں عمل کرتا ہے یہ ہوا بند اسطوانہ میں ہوتی ہے. (۱۹۴۷، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ)، ۱۰۸).

--- کی گھوڑی امث (شاذ).

ہوا کا گھوڑا (رک) کا مؤنث، نہایت تیز رفتار، تیزی سے چلنے والی، تیز رفتار (کوئی سواری).

چٹکتے ہی جو کلی الوداع کہتی ہے
ہوا کی گھوڑی پر آئی ہے کیا سوار بہار

(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۱۰۰).

--- کی گھوم امذ.

ہوا کا چکر. وہ ستاروں کی آریں، آریں، وہ ہوا کی گھوم، وہ بوچھار کی دھوم ---- ہائے زمانے، ہائے جوانی. (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۸۰).

--- کی لَچک امذ.

ہوا کا زور، ہوا کا دباؤ. ہوا کی بندوق ایک آلہ ہے کہ اس کا عمل ہوا کی لچک اور دبنے سے ہوتا ہے. (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۴: ۵۹).

--- کی مَوج امث.

(لفظاً) ہوا کی لہر؛ (کنایۃً) جھونکا؛ (مجازاً) عارضی یا تھوڑی سی چیز.

زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں
دم ہوا کی موج ہے، رم کے سوا کچھ بھی نہیں

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۴۳).

--- کی نالی امث.

سانس کی نالی، نرخرے کے اندر سے گزرنے والی نلکی جس کے ذریعے ہوا پھیپھڑے کے مہین انبوب میں پہنچتی ہے، قصبیۃ الریہ (انگ: windpipe). قصبہ یا ہوا کی نالی ایک غفرونی اور غشائی نلی ہے. (۱۹۳۴، احشائیات (ترجمہ)، ۲۳).

--- کی نَمی امث.

ہوا میں موجود رطوبت. یہ جڑیں ہوا کی نمی کو جذب کرتی ہیں اور اس پر پودے کی زندگی کا دار و مدار ہے. (۱۹۸۱، آسان نباتیات، ۲۵).

--- کے بُولے پھوڑنا محاورہ.

خیالی پلاؤ پکانا. (جامع اللغات).

--- کے پَر لگا کر اُڑنا محاورہ.

بہت تیزی سے اُڑنا، تیز رفتاری سے جانا. فوراً گھوڑے پر بیٹھا اور ہوا کے پر لگا کر اُڑا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۷۰).

--- کے جھونکے کی طَرح آنا محاورہ.

اچانک آنا، دبے پانو، تیزی سے آنا. چھوٹے بھائی کی زندگی میں نجمہ بھابی ہوا کے جھونکے کی طرح آئیں. (۱۹۸۸، بھاگا ہوا غلام (افسانے)، ۴۰).

---کے جھونکے کی طَرَح نِکَلنا محاورہ.
دبے پانو چلا جانا، تیزی سے چلا جانا۔ اب تم ریسٹ کرو، انہوں نے کہا اور ہوا کے جھونکے کی طرح کمرے سے نکل گئیں۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۶۹)۔

---کے جھونکے کی مانَنْد م ف.
تیزی سے، فوراً، سبک رفتاری کے ساتھ۔ جنگل کی معطر فضا میں پاکیزہ ہوا کے جھونکے کی مانند گزرتے ہوئے میاں نے تیس میل کا فاصلہ طے کیا۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۵۵۷)۔ تم میرے ہاتھوں کو بوسہ دے کر ہوا کے جھونکے کی مانند یہاں سے چلی گئی تھیں۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۲۱۸)۔

---کے دوش پَر/پہ م ف.
ہوا کے اوپر، ہوا پر نیز ہوا میں۔

نشیمن تک مرا ویرانگی میں
ہوا کے دوش پر بار گراں ہے

(۱۹۳۳، انجم کدہ، ۱۳۱)۔

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی

(۱۹۶۴، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ۲۰)۔

---کے دوش پَر/پہ اُڑنا ف مر؛ محاورہ.
ہوا میں اڑنا، ہوا کے ساتھ چلنا، تیزی سے چلنا۔

سرور حافظ و خیام کے یہ افسانے
ہوا کے دوش پہ اُڑتے ہوئے سے میخانے

(۱۹۴۹، نبض دوراں، ۱۲۴)۔ یہ کارڈ ہوا کے دوش پر اُڑتا خود بخود یہاں پہنچ جائے۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۴۶)۔ جس کی خاک ہوا پر ہو یعنی جو ایسا تباہ ہو کہ اس کی مٹی بھی ہوا کے دوش پر اُڑتی پھرتی ہو۔ (۲۰۰۲، عصری ادب اور سماجی رجحانات، ۶۳)۔

---کے دوش پَر سَوار ہونا محاورہ.
نشریاتی ادارے (ریڈیو) سے پروگرام نشر کرنا، صداکاری کا مظاہرہ کرنا نیز تیز تیز چلنا، بھاگنا۔ وہ ہوا کے دوش پر سوار ہو کر----- دریا کو پار کر کے تمام دنیا سے اپنا رشتہ قائم کرتا ہے۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۲۲۰)۔

---کے دوش پَر ہونا محاورہ.
زمین سے بلند ہونا، ہوائی جہاز میں سفر کرنا نیز کھلی فضا میں چلنا، ہوا میں اڑنا نیز بہت تیز چلنا یا اڑنا۔ بس میں مجبور ہو گیا اور پھر چاندنی رات ہیں ہم دونوں لمحوں میں ہوا کے دوش پر تھے۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۶۰)۔

---کے رُخ پَر چَلنا محاورہ.
زمانے کے ساتھ چلنا، حالات کا جائزہ لے کر کام کرنا، وقت اور حالات کے موافق عمل کرنا نیز موقع پرست ہونا۔ آپ کے والد مرحوم ہوا کے رخ پر چلنے والے تاجر نہ تھے۔ (۱۹۳۹، خطوط ماجدی، ۵۵)۔

---کے رُخ جانا ف مر؛ محاورہ.
جس طرف ہوا چل رہی ہو اس طرف جانا نیز موقع پرست ہونا۔ (ماخوذ: جامع اللغات)۔

---کے رُخ کے ساتھ بَدَلنا محاورہ.
زمانے کے موافق کام کرنا، حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا نیز موقع پرست ہونا۔ مستقل مزاج اور مستقل رائے رکھنے والا ہو جو ہوا کے رخ کے ساتھ نہ بدلے۔ (۱۹۴۳، فن صحافت، ۱۱۴)۔

---کے ساتھ لَڑنا محاورہ.
رک: ہوا سے لڑنا؛ خواہ مخواہ لڑنا، بے بات جھگڑنا نیز بہت جھگڑالو ہونا۔

ہے ایک لگاؤ نکہت زلف دوتا کے ساتھ
لڑتا پھروں وگرنہ عبث کیوں ہوا کے ساتھ

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۱۴۳)۔

اک آہ کھینچنا تھا کہ سن کر الجھ پڑے
کیا جانتا تھا میں کہ لڑیں گے ہوا کے ساتھ

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۶۹)۔

---کے سامنے ٹَھہَرنا محاورہ.
ہوا کا مقابلہ کرنا، ہوا کا زور توڑنا۔ یہ کتنا بڑا ہاتھی تھا جو ہوا کے سامنے ٹھہر نہیں سکا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۲)۔

---کے سامنے چَراغ جَلنا محاورہ.
ہوا کے مقابل ٹھہرنا، ہوا سے لڑنا۔

نفس کی زد پہ ہر اک شعلۂ تمنا ہے
ہوا کے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے

(۱۹۸۲، چراغ صحرا، ۵۵)۔

---کے شَرّاٹے امذ؛ ج.
رک: ہوا کے جھکڑ۔ ہوا کے شرّاٹے غضب میں آئے ہوئے درویشوں کی طرح -----قہر پھونک رہے تھے۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۵۶)۔

---کے گھوڑوں پَر/پہ سَوار ہونا محاورہ.
رک: ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا؛ بہت جلدی میں ہونا نیز نہایت تیز رفتار ہونا۔

بھولے ہوئے ہیں اس پہ کہ ہم خاکسار ہیں
شاید ہوا کے گھوڑوں پہ ظالم سوار ہیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۴۵)۔ ہم کسی کی تو سننے کے نہیں، پیر مرد نے سمجھا کر بہ سہولت کہا کہ تم اس وقت ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہو تم سے بحثے کون۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۰۵)۔ جب بنک سے روپیہ منگائیں گے تو سب سے پہلے تم لوگوں کا قرض چکا دیں گے، مگر حضور وہ لوگ ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہیں لاکھ سمجھاؤ مانتے ہی نہیں۔ (۱۹۱۰، انقلاب لکھنؤ، ۱: ۲۱)۔

---کے گھوڑوں پہ ہونا محاورہ.
تیز تیز جانا، تیز رفتاری سے چلنا؛ جلد بازی کرنا۔

گل پانے سے بسکہ سرخرو تھے
گھوڑوں پہ ہوا کے مثل بو تھے

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۱۲)۔

---کے گھوڑے اُڑانا محاورہ.
بار بار یا جلدی جلدی خط وغیرہ بھیجنا۔

نہ آنے کی تھی اگر سمائی ، خطوں کی بھر مار کیوں لگائی
ڈرائیں ہم کو نہ دولھا بھائی ہوا کے گھوڑے اڑا اڑا کر
(۱۹۲۱، دیوان ریختی، ۳۹).

---کے گھوڑے پر/پہ م ف.
نہایت تیز رفتار، عجلت میں، تیز تیز۔

ہوا کے گھوڑے پہ کس برق وش کو دیکھا تھا
کہ طمطراق پہ ہم کرّوفر کو دیکھتے ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۳۲). مقدر انہیں ہواکے گھوڑے پر بٹھائے ہوئے عروج اور ثروت کے آسمان پر لیے جاتا ہے۔ (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱: ۱۵۰).

---کے گھوڑے پر اُڑانا محاورہ.
تیزی سے بھگانا، تیز دوڑانا۔ غرض دلاور سپہ سالار بادشاہ اور بادشاہی لشکر کو ہواکے گھوڑوں پر اڑاتا بجلی اور بادل کی کڑک دمک دکھاتا دلی کو چلا۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۲۲).

---کے گھوڑے پر اُڑنا محاورہ.
تیز تیز چلنا، تیز رفتاری سے جانا نیز اترانا، گھمنڈ دکھانا۔ ہواکے گھوڑے پر گویا سبک رو اڑتے پھرتے ہیں نہیں پڑتا کہیں نقش قدم عمر گریزاں کا. (۱۹۰۷، دفتر خیال، تسلیم، ۱۷).

---کے گھوڑے پر اَسوار ہونا محاورہ (شاذ)۔
بہت عجلت میں ہونا، نہایت جلدی میں ہونا۔

ہم عناں از دست رفتہ ہیں برنگ موج گل
وہ بسان بو ہوا کے گھوڑے پر اسوار ہیں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۲۵).

---کے گھوڑے پر آنا محاورہ.
بہت تیز آنا، ہوا کی مانند تیزی سے آنا، بہت جلد پہنچنا۔

اڑایا باغ میں اُس رشکِ گل نے توسن ناز
ہوا کے گھوڑے پر آئی بہار گلشن میں

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

---کے گھوڑے پر بھاگنا محاورہ.
تیزی سے گزرنا، جلد بیتنا (وقت وغیرہ)۔ وقت ہواکے گھوڑے پر بھاگتا چلا گیا اور دیکھتے دیکھتے چار سال گزر گئے۔ (۱۹۹۳، افکار، کراچی، اگست، ۲۵).

---کے گھوڑے پر جانا محاورہ.
بہت تیزی سے جانا، تیز تیز قدموں سے چلنا نیز "تصور میں سفر کرنا۔

گھوڑوں پہ ہوا کے جاتا تھا اسپ
بجلی کی چمک دکھاتا تھا اسپ

(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۲۴).

جا رہی ہوں ہوا کے گھوڑے پر
ڈولی والا مرا خیالی ہے

(۱۹۳۶، میری شاعری، ۲۶).

---کے گھوڑے پر/پہ چلنا محاورہ.
تیزی سے چلنا، تیزی سے جانا۔

ہمارے دود جگر میں ذرا نہیں طاقت
یہ ابر تر ہے کہ گھوڑے پہ جو ہوا کے چلے

(۱۹۰۵، داغ (نور اللغات)).

---کے گھوڑے پر سَوار (الف) م ف.
ہوا کی طرح تیزی سے، برق رفتاری سے، فوراً۔ محمود سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق ہواکے گھوڑے پر سوار چتر لگائے میدان جنگ میں آکھڑا ہوا۔ (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۱۱). جنرل فرمان نے اس سے میرے بارے میں بات کی تو اس نے ہواکے گھوڑے پر سوار جنگل ہیٹ کو سہلاتے ہوئے کہا۔ (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۴۱). ہمارا دوست ہواکے گھوڑے پر سوار گھر پہنچا۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۱۴۸).

---کے گھوڑے پر سَوار (ب) صف.
تیز رفتار، تیز قدموں سے چلنے والا۔ تم ہوادار کیا ہواکے گھوڑے پر سوار ہم فقیر بستر خاک پر سایہ وار۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۵۱).

---کے گھوڑے پر/پہ سوار آنا محاورہ.
۱. ہوا کی طرح اُڑتا ہوا آنا؛ فوراً آنا، جلدی آنا، ترت آنا؛ تعجیل میں آنا۔

کبھی جو دھوپ کی گرمی سے رند چیخ اٹھے
ہوا کے گھوڑے پہ ابر کرم سوار آیا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۱).

چلے آتے ہی ایسے بے قرار آئے تو کیا آئے
کہ گھوڑے پر ہوا کے تم سوار آئے تو کیا آئے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۶۶).

سر تربت بھی گھوڑے پر ہوا کے وہ سوار آئے
قیامت ہم عناں آئی نہ دشمن ہمرکاب آیا

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۸۹). **۲. متکبر اور مغرور ہونا، کسی کی نہ ماننا.** (فرہنگ آصفیہ).

---کے گھوڑے پر/پہ سَوار رَہنا محاورہ.
غرور کرنا، کسی کو خاطر میں نہ لانا۔

کہاں تلک نہ لکھے حال شہسواروں کا
ہوا کے گھوڑے پہ کب تک رہے سوار قلم

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۸۲). ویسے شوخ لڑکیاں بھی اچھی لگتی ہیں مگر یہ تو نہیں کہ ہر وقت ہواکے گھوڑے پر سوار رہیں۔ (۱۹۴۲، کرنیں، ۱۶۲). پہلے تو وہ ہواکے گھوڑے پہ سوار رہتے تھے کوئی کانگریس کا نام لے دیتا تو بس آپے سے باہر ہو جاتے تھے۔ (۱۹۶۲، ظلمت نیم روز، ۴۶۵).

---کے گھوڑے پر/پہ سَوار ہونا محاورہ.
۱. نہایت جلدی کرنا، نہایت تیز رفتار، تند وچست وچالاک ہونا، رُود رفتار و پر اضطرار ہونا، جلد باز ہونا، جلدی مچانا۔ جہاز پیل مست کی مانند ہواکے گھوڑے پر سوار تھا۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۴۴۸). یا تو یہ حالت تھی کہ موت کی صورت دیکھتے ہی دردناک آہیں کھینچتی تھیں ---- یا یہ کیفیت ہے کہ ہواکے گھوڑے پر سوار اُڑی چلی جاتی ہو۔ (۱۹۱۲، سی پارۂ دل، ۱: ۱۳۶). ایسے کیوں ہواکے گھوڑے پر سوار ہو۔ (۱۹۵۷، ذکر میر (ترجمہ)، ۲۱۸). پنڈت چوہان نے اب جو بولنا

شروع کیا تو وہ ہوا کے گھوڑے پہ سوار تھا نہ کامانہ فل شاپ۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۹۵)۔ **۲۔ ہوا میں اڑنا، ہوائی جہاز میں سفر کرنا۔** ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا ایک محاورہ تھا اور یہ اس وقت وجود میں آیا تھا جب ہوا کے گھوڑے تھے نہیں ۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، نومبر، ۳۳)۔ **۳۔ متکبر ہونا، غرور کرنا، گرم مزاج ہونا، تکبر میں ہونا۔**

ہوا کے گھوڑے پہ جب وہ سوار ہوتے ہیں
تو پا کے وقت میں کیا کیا مزے اُڑاتا ہوں

(۱۸۲۶، معروف، د، ۸۱)۔ سپاہی بولا کہ محلدار آج تو تم ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو ایک شخص بولا آج جو بن بھی زیادہ ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۶۶۷)۔ ذرا اور بڑا ہوا اور مدرسہ سے نکل کر بیت العلوم میں پہنچا تو کیا پوچھنا ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہے۔ (۱۹۵۰، سر عبدالقادر، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۴۴)۔ تمھیں کیا خبر، میں نے کیا کیا ظلم نہ سہے تم تو اس وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے تم نے میری بات ہی کب سنی۔ (۱۹۷۸، جانگلوس، ۴۵۰)۔

---کے گھوڑے پَر سَوار ہے فقرہ۔

اپنے کہے کا ہے، کسی کی نہیں مانتا، جلد باز ہے، متکبر ہے۔ وہ ظالم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے، ہتھیلی پر سرسوں جمانی چاہتا ہے۔ (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۵۵)۔

---کے گھوڑے پر سوار ہیں فقرہ۔

بہت عجلت میں ہیں، جلدی میں ہیں۔ میاں جانے والے، او میاں جانے والے ---- ادھر تو دیکھو یا الٰہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱)۔

---کے گھوڑے پَر / پَہ ہونا محاورہ۔

جلدی میں ہونا نیز کمال مغرور ہونا۔

جو گھوڑے پر ہوا کے تھا غرورِ شہسواری میں
زمیں پر اُس کو اس گردوں نے دے پٹکا الٹ مارا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۴۳)۔

یوں طے کرنے لگی سفر وہ
گھوڑے پہ ہوا کے تھی مگر وہ

(۱۹۳۶، جگ بیتی، ۳۸)۔

---کے گھوڑے دَوڑانا محاورہ۔

جگہ جگہ خط بھیجنا، مختلف لوگوں کو خط روانہ کرنا۔ ایک زمانہ ---- ہوا کے گھوڑے دوڑا کر کام نکالتا ہے۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۷۸)۔

---کے مارے ہوئے صف؛ ج۔

حالات یا زمانے کے ستائے ہوئے لوگ۔

کہتے ہیں کچھ تو منہ سے نکلتا کچھ اور ہے
کیسی ہوا کے مارے ہوئے ہیں ہوا کے ساتھ

(۱۹۹۹، افکار (رؤف خیر)، کراچی، اگست، ۳۶)۔

---کھا فقرہ۔

دفان ہو، بھاگ جا، یہاں سے چلا جا، چلتے پھرتے نظر آؤ۔

چل ہوا کھا یاں سے تو ہوجاوے گی ورنہ سموم
باغ دل ہم جلتے بلتوں کا ہے گلخن اے صبا

(۱۸۰۹، جراءت، ک، ۳۶)۔

لگی کہنے کہ چل ہوا کھا بس
جی بھرا آئے ہے چلا جا بس

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۷۰)۔

جا ہوا کھا کہ بہت کی مری عزت توقیر
اور ہوتا تو سزا دیتا نہ کرتا تاخیر

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (جذب)، ۱: ۳۴۸)۔ دوسری جلی بھنی نے سمجھ دار پڑھی گئی نے جھنجلا کر کہا چل ہوا کھا۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۱۲)۔

---کھا آنا محاورہ۔

۱۔ سیر و تفریح کر کے آنا، گھومنا پھرنا؛ چہل قدمی کر کے واپس آنا۔ وہ بھی دوبارہ وطن کی ہوا کھا آئے مگر صرف پندرہ روز قیام کر کے واپس آ گئے۔ (۱۹۴۰، مقدمۂ کلیات میر (میر کو سمجھنے کے لیے، ۱۸۸))۔ **۲۔ کہیں کچھ وقت گزار کے آنا، کسی جگہ رہ کر آنا۔** سارا شہر ان کو میاں وحشت ہی کہتا ہے ---- سنتا ہوں کہ پاگل خانہ کی بھی ہوا کھا آئے ہیں۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۸۸)۔

---کھاتے (ہوئے) نَظَر آؤ فقرہ۔

بھاگ جاؤ، دفع ہو جاؤ، نظروں سے دور ہو جاؤ، نکلو یہاں سے۔

مانگتا ہوں بوسۂ عارض جو اُن سے اے نسیم
کہتے ہیں چل دو نظر آؤ ہوا کھاتے ہوئے

(۱۸۸۸، منشور سخن، ۴۳)۔

---کھا چُکنا محاورہ۔

(جیل، پاگل خانے وغیرہ میں) رہ چکنا، رہ کر آنا۔

مجکو معلوم ہوا کہ یہ صاحب جن سے میں نے شرکت کا معاملہ کیا
ہے جیل خانہ کی ہوا کھا چکے ہیں، جس سے مجکو سخت تشویش ہوئی

(۱۹۲۴، خونی راز، ۹۵)۔

---کھا دُور ہو فقرہ۔

دفان ہو، بھاگ جا، دفع ہو جاؤ۔

اس کے مریض عشق سب کہتے ہیں یہ طبیب سے
فصد لے اپنی کھا ہوا دور ہو یاں سے جا سرک

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۸)۔

---کھانا محاورہ۔

۱۔ سیر و تفریح کے لیے کھلی جگہ یا باغ میں جانا، ہواخوری کرنا، چہل قدمی کرنا، سیر کرنا۔ ہر ایک ملک کی ہوا کھانے سے اور جا بجا کے آب و دانے سے مزاج میں فرحت آتی ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۰۶)۔

بھوکے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم ولے
کیوں کر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۵۱)۔ جس نے اس باغ کی ہوا کھائی بہار کا ہوا خواہ ہوا بر باد و تباہ ہوا۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶: ۳۶)۔

پھر دن پھریں ہمارے پھر سیر ہو وطن کی
اڑتے پھریں خوشی سے کھائیں ہوا چمن کی

(۱۹۰۷، باقیات اقبال، ۲۸۷)۔

بچتا ہوں کوئے حسیناں کی ہوا کھانے سے
فایدہ کیا ہے دبی آگ کے بھڑکانے سے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۲۳۰).

اک یہی چیز ہے جو خیر سے ہے بے راشن
کون کھائے گا کلفٹن کی ہوا میرے بعد

(۱۹۵۸، مجید لاہوری، نمکدان، ۱۷۰). خواجہ صاحب بھی بالعموم ہر شام ----- تازہ ہوا کھانے، پیدل چلنے کی ضرورت پوری کرنے ----- لائبریری آجایا کرتے تھے ۔ (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، ۱۵، جولائی تا جون، ۱۹۰). **۲۔ زندہ رہنا، وقت گزارنا، (دنیا میں) بسنا، رہنا، بسر کرنا، زندگی کاٹنا، دن پورے کرنا (دنیا کے ساتھ مستعمل)۔**

جینے کی غافل حرص کیا آخر ملے گا خاک میں
گر چار دن اس دہر کی کھائی ہوا تو کیا ہوا

(۱۷۴۸، تاباں، د، ۵).

نالۂ گرم و دمِ سرد کی طغیانی ہے
کوئی دن اور جو دنیا کی ہوا کھانی ہے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۵۱۵).

نہ کھائی برس دن بھی یاں کی ہوا
بہت دن زمانے میں اصغر رہے

(۱۸۷۴، انیس (نوراللغات)). ایک اور لڑکی پیدا ہوئی وہ بھی پانچ ہی روز دنیا کی ہوا کھا کر عقبیٰ کو سدھاری۔ (۱۸۸۷، بپتی کہانی، ۱۰۹). بس زندگی کے دن پورے ہوگئے اور ایک آدھ روز یا دو چار گھڑی دنیا کی ہوا کھا رہی ہوں۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۱۱). ضعیف و ناتواں جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں اس لئے چراغ سحری کہلاتے ہیں کہ کچھ دن کی ہوا کھا رہے ہیں۔ (۱۹۳۶، راشدالخیری، نالہء زار، ۴). وہ اپنے اہل خاندان سمیت پہلے ہی پاکستان کی ہوا کھا رہے تھے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۸۵). **۳۔ ہوا میں سانس لینا، ہوا جذب کرنا۔**

سوزِ وحشت میں دھوئیں کے شکل کاہش ہے مجھے
میں ہوا کھاتا نہیں مجکو نگلتی ہے ہوا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۶۱).

دانے سے اُگے تو زرد ہوتا ہے نہال
کھائے جو ہوا تو سبز ہو جاتا ہے

(۱۹۲۵، شوق، د، ۲۲۲). رات بھر کھاتے ہیں پھر ٹھنڈی ہوا فٹ پاتھ پر عرش پر اپنا مزاج اور بوریا فٹ پاتھ پر۔ (۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۲۰). اس نے ہاتھ بڑھا کر کھڑکی کے پٹ بند کرتے ہوئے کہا، اماں کوئی ہوا تھوڑی کھانی ہے کہ پٹ کھول دیں۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۳۶۲). **۴۔ (شاذ) براجمان ہونا، کسی جگہ رہنا، رہائش پذیر ہونا نیز کسی شہر وغیرہ میں زندگی گزارنا، بسر کرنا۔**

قیس زحمت کشِ تنہائی صحرا نہ رہے
شہر کی کھائے ہوا بادیہ پیما نہ رہے

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۲۸). سکندر کے بعد اس کے سپہ سالار سلوکس نے ہندوستان کی ہوا کھائی۔ (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱: ۳۱). پیرس واپس آکر اس نے اپنی ہجو اور طنز نگاری زیادہ شدت سے شروع کی تو اسے مشہور زمانہ باسٹیل زندان کی ہوا کھانی پڑی ۔ (۱۹۸۵، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۴۰۱). اس کے عوض برطانوی سامراج کی جیل کی ہوا کھائی مگر آزادی کی قدر سے انحراف نہیں کیا۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۴۷۸). **۵۔ دور ہونا، دفان ہونا، رخصت ہونا، چمپت ہونا۔** بس چلے جاؤ ہوا کھاؤ ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گھر کی راہ لو۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۷۴).

--- **کھاوے** فقرہ۔

دفان ہو، دور ہو، ٹلے، چمپت ہو جائے۔

صبا سے میں جو لگ چل کر گیا واں
ہوا کھاوے کہا آنے نہ پاوے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۱۶).

--- **کھاؤ** فقرہ۔

دور ہو، دفان ہو نیز جاؤ، رخصت ہو، چمپت بنو، بھاگ جاؤ، چلتے بنو۔

کہتا تھا وہ سامنے میرے آؤ
یہ کہتی اشارے سے ہوا کھاؤ

(۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۳۲).

کہا جو رحم مرے حال پہ) پر (ذرا کھاؤ
تو ہنس کے بولے کہ چلتے بنو ، ہوا کھاؤ

(۱۸۷۹، عیش (حکیم آغا جان)، مضامین فرحت، ۲: ۲۰۶). اے جی سنتی ہو، اپنے حسن کی خیرات ایک بوسہ ! ہوا کھاؤ منھ بنواؤ۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، جون، ۲۰، ۱۷ : ۹). میاں ہوا کھاؤ، معاملہ ختم کرادیا۔ (۱۹۶۶، دامان باغباں، ۳۱۹).

--- **کھایئے** فقرہ۔

جایئے، رخصت ہو جایئے، چلتے بنیے۔

گرم جوشی جو اُن سے کرتا ہوں
کہتے ہیں کھایئے ہوا صاحب

(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۶۸).

--- **کِھسک نا** محاورہ۔

خوف میں مبتلا ہونا، سٹی گم ہونا، نہایت ڈر جانا۔ اس کے پیروں کو جو میں نے دیکھا تو میری ہوا ہی تو کھسک گئی اس کے تلوے آگے اور پنجے پیچھے۔ (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۲۷).

--- **کِھلا لانا** محاورہ۔

سیر کرا آنا، تفریح کرانا۔

ابھی آمادۂ عبرت نہیں یہ محوِ خودداری
ہوا دل کو کھلا لاؤں ذرا گورِ غریباں کی

(۱۹۱۹، انجم کدہ، عزیز لکھنوی، ۱۴).

--- **کِھلانا** محاورہ۔

۱۔ سیر کرانا، چہل قدمی کرانا، تفریح کرانا۔ کمزور لڑکیوں کو تھوڑا اوپٹ پلانا، مس یا بالوگوں کو ہوا کھلانا۔ (۱۸۷۸، خیالات آزاد، ۳). مجھ منحوس کی تو بیوی اس لائق ہی نہیں کہ ہوا کھلانے لے جاؤں اور اپنے آپ کو مفت میں ہنسواؤں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۱۲).

اکبر شگفتگی سے بے گانہ ہوگیا ہے
پھر کیا اسے چمن کی کوئی ہوا کھلائے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳ : ۳۳۰). صاحب لوگوں کے ڈوگ بوائیز شام کو کتوں کو ہوا کھلانے کے لیے نکلتے تھے۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۳۷۸). ۲۔ سبز باغ دکھانا. (جامع اللغات؛ نور اللغات).

--- کِھل وانا محاورہ.

سیر کروانا، کسی جگہ پہنچا دینا، قیام کرانا، بھجوانا. میں نے تو کئیوں کو بغیر جرم کے جیل کی ہوا کھلوادی ہے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۱۷۶).

--- کھونا محاورہ.

وقعت مٹانا، ساکھ کھونا، ساکھ گنوانا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- کھینچ نا محاورہ.

ہوا لینا، سانس کے ذریعے ہوا پھیپھڑوں میں پہنچانا. نکولائی ابھی تک خندق کے اندر پڑا ہوا تھا اور ----- لمبی لمبی سانسوں سے پھیپھڑوں کے اندر ہوا کھینچ رہا تھا۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۶۴).

--- گاڑی امث (شاذ)۔

موٹر کار. جب جلسہ ختم ہوا تو یہ اٹھیں اور ----- ہواگاڑی میں بیٹھ اپنی قیام گاہ کو روانہ ہوگئیں۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۳۱). کھڑی بولی، انگریزی یا ادبی اردو ----- ہواگاڑی، موٹر کار۔ (۱۹۴۲، آریائی زبانیں، ۲۸). بازار، ہواگاڑی، تار گھر، پیر گاڑی، ہوائی جہاز کو اردو زبان میں لانے والے عوام ہی ہیں۔ (۱۹۷۰، تحقیقی مقالے، ۱۵). [ہوا + گاڑی (رک)].

--- گُذر (--- ضم گ، فت ذ) امذ.

وہ نلکی نما چیز جس میں سے ہوا گزرتی ہو۔ ہوا گذر (ایرلائن) اور گند آب گزر کی تجدید ۔ (۱۹۶۶، میزانیہ بلدیہ، کراچی، ۱۲۵). [ہوا + گذر (رک)].

--- گَرد ہونا محاورہ.

کسی وقیع چیز کا بے وقعت ہونا، ساکھ بگڑنا، اہمیت باقی نہ رہنا.

یاں گرمی بازار حسیں سرد ہوئی ہے
پیراہن یوسف کی ہوا گرد ہوئی ہے

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲ : ۱۳۰).

--- گَرم ہونا ف مر؛ محاورہ.

۱۔ ہوا میں گرمی ہونا، لُو کی سی کیفیت ہونا. ہوا گرم تھی، اور لاری کا دروازہ باہر سے جل رہا تھا مگر اس کے باوجود اس کا اضمحلال کوسوں دور چلا گیا تھا۔ (۱۹۴۱، عسکری کے افسانے، ۱۰۳). ۲۔ گرم بازاری ہونا، مشہوری ہونا، شہرت ہونا.

ہوا جھگڑے کا (جوں کہ واں گرم ہوئی
ہتیاں تھے زمیں واں کی سب نرم ہوئی

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۷۸).

آج کل گرم ہوا ہے تیرے رخساروں کی
پھول گلزار کے جل جائیں گے کوڑا ہو کر

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۹۱).

--- گِرنا محاورہ.

ہوا کی تیزی کم ہو جانا. (جامع اللغات).

--- گَزیدَہ (--- فت گ، ی مع، فت د) صف.

(لفظاً) ہوا کا ڈسا ہوا؛ (مجازاً) جسے ہوا سے نقصان پہنچا ہو؛ (کنایۃً) جسے ہوا نے بکھیر دیا ہو؛ منتشر، بکھرا ہوا.

صبا نفس حیات کا جمال بے نمو رہا
ہوا گزیدہ پھول کا لباس بے رفو رہا

(۱۹۷۶، خوشبو، ۱۵۹). [ہوا + ف، گزیدہ، گزیدن = ڈنک مارنا].

--- گُستَر (--- ضم گ، سک س، فت ت) صف.

(لفظاً) ہوا پھیلانے والا؛ (کنایۃً) ہوا دینے والا، ہوا پہنچانے والا.

ہوا گستر چنور چاروں طرف ہوں
جو دیواریں ہوں آئینہ بکف ہوں

(۱۹۵۵، مدرارا کھشس (ترجمہ)، ۱۲۹). [ہوا + ف : گستر، گستردن = بچھانا].

---ے گُل کس اضا (--- ضم گ) امث.

رک : ہوائے بہار؛ خوش گوار ہوا نیز خوش بو، مہک.

اب کی ہوائے گل میں سیرابی ہے نہایت
جوئے چمن پہ سبزہ مژگانِ چشم تر ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۱۳).

غش آگیا ہے سایۂ صیّاد سے اسے
بلبل کو اے نسیم چمن دے ہوائے گل

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، ۱۵۳).

آہ اُس میں اک مسافر ہے شہید آرزو
کشتۂ موج ہوائے گل، ہلاکِ رنگ و بو

(۱۹۲۵، نقش و نگار، ۹۹). [ہوا + ے (حرف اضافت) + گل (رک)].

--- گِیر (--- ی مع) صف؛ امذ.

۱۔ (مجازاً) ہوا پر چھا جانے والا؛ ہوائیاں بنانے والا شخص. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). ۲۔ ہوا میں گشت لگانے والا، فضا میں اڑنے والا، پرواز کرنے والا، اڑنے والا، اڑتا ہوا (عموماً مرغ کے ساتھ مستعمل)؛ (کنایۃً) آزاد پرندہ.

رکھ طائر دل کو مرے صیّاد قفس میں
ٹھہرے ہے کوئی مرغِ ہوا گیر سر دست

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۴۸).

دل کو مثال مرغِ ہوا گیر کھینچ لوں
زنداں میں کیا چھپے ہے کہے ہے مجھے جنوں

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۱۷۵).

نالے اس کے نگہ قہر سے رک جاتے ہیں
تیر سے مرغ ہوا گیر الٹ جاتا ہے

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۶۷).

گر تو ہے ہوا گیر تو ہوں میں بھی ہوا گیر
آزاد اگر تو ہے نہیں میں بھی گرفتار

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۴۵). [ہوا + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا].

--- گِیر ہونا محاورہ.

اُڑنا، پرواز کرنا، اڑان بھرنا.

ہوا گیر ہو کر غبارِ زمیں
گیا تا سرِ سقف چرخِ بریں

(۱۸۱۰، شاہ نامہ (شمشیر خانی)، ۱۶۷).

---گھر (---فت گھ) امذ.

ا۔ ہوائی اڈہ، ہوائی بندرگاہ (انگ : portAir)۔.

سمجھے ہم گھوڑیوں کو تخت لیے ہیں پریاں
جب ہوا گھر کی سڑک سے تری بگھی آئی

(۱۸۶۷، رشک، د (ق)، ۱۶۱). **۲۔ ہوائی جہاز کے کھڑے ہونے کا سایبان (انگ : Hangar)۔** شام کو مسٹر مولر کے ساتھ اپنا ہوائی جہاز دیکھنے گیا، جہاز "ہوا گھر" میں تیار کھڑا تھا۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۵ : ۱۵۱). [ہوا + گھر (رک)].

---لائق (--- کس ء) صف.

پرواز کے قابل، درست (جہاز) (انگ : Airworthy). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوا + لائق (رک)].

---لپک نا محاورہ.

ہوا کا آگے بڑھنا، ہوا کا چلنا۔

ہوا لپکتی رہے میرا کارواں تو چلے
بُرا نہیں اگر اک بار پھر چراغ جلے

(۱۹۵۰، شعلہء گل، ۲۱۰).

---لگا دینا محاورہ.

کسی علت یا بُرائی میں مبتلا کر دینا، خراب کر دینا۔

حرص سے کون ہے یہاں آزاد
سرو کو بھی ہوا لگا دی ہے

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۳۱).

---لگ جانا/لگ نا محاورہ.

ا۔ ہوا محسوس ہونا، ہوا کا کسی چیز سے ٹکرانا، ہوا چھو جانا، ہوا کا جھونکا لگنا۔ جواہر نگار کرسی پر بیٹھی ہوا جو لگی آئینے میں صورت دیکھ خود محو تماشا ہوئی۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۲۳).

لاغر ایسا ہوں ہوا تیر کی مجھ کو نہ لگی
قدِ آدم کا وہ سفاک نشانہ چوکا

(۱۸۶۷، رشک (نوراللغات)). لڑکے کو روتا ہوا زمین میں پٹک دیا ---- ایسا نہ ہو کہیں اس کو صبح کی ٹھنڈی ہوا لگ جائے اور پھر بیمار پڑے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۹۸). پنکھے والے آلات اور جھولے میں آنکھ سے دکھائی دیتا ہے کہ جب ان کو ہوا لگتی ہے تو ان میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ا : ۳۷۷). بچے کو ایسی جگہ نہلائیں جو گرم ہو اور جہاں بچے کو ہوا لگنے کا ڈر نہ ہو۔ (۱۹۸۱، ماں اور بچہ، ۵۶)۔ پنکھا آگے پیچھے ہلتا تھا اور اس طرح ہوا لگتی تھی۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۰۸). **۲۔ ہوا کے اثر سے جسم اکڑ جانا، منھ بھر بھرا جانا۔** کلیا میں پانی کی بوند نہیں، خدا جانے ہوا لگی یا پیاس مٹھی بھر کی جان پھڑ پھڑا پھڑ پھڑا ختم ہو گیا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۵۴). **۳۔ (i) فالج یا لقوہ ہو جانا؛ گٹھیا ہو جانا۔** چونکہ وہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اسے ہوا لگ گئی ---- اب اس کی بیماری بڑھتی ہے۔ (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ، ا : ۳۷۶). مجید بھائی کی تکلیف بدستور تھی، ریحانہ بار بار کہے کہ کھڑکی کھلی تھی ان کو ہوا لگ گئی۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۴۳۸). **(ii) کسی صحبت یا ماحول وغیرہ کا اثر ہونا؛ (عموماً برا) اثر پڑنا نیز کسی جگہ جانے کی عادت پڑ جانا۔**

لگ چلنے کی طرح نہ تھے ہر ایک سے پیش ازیں
تم کو بھی اب زمانے کی پیارے ہوا لگی

(۱۷۹۸، سوز، د، ۴۱۱).

اُون سے نہ مل چلا میں نہ اُونکی ہوا لگی
بس پھر کے دیکھتا تھا کہ پیچھے بلا لگی

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۹۱).

میں ہوں چکر میں لگی جس دن سے دنیا کی ہوا
حال میرا ہے بعینہٖ آسیائے باد کا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۶۲).

اس کو بھی لگ گئی ہے ہوا کوے یار کی
گلشن سے آشیانہ اوٹھاتی ہے عندلیب

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۴۳). انھیں یہ خیال بے چین کرنے لگا کہ سدن کو ڈال منڈی کی ہوا لگ گئی۔ (۱۹۱۶، بازار حسن، ۸۱).

ہے گداؤں میں بھی تزویر جہاں بانوں کی
جھونپڑوں کو بھی ہوا لگ گئی ایوانوں کی

(۱۹۵۵، کلیات رزمی، ۷۳).

وہ جو پہلے گئے تھے، ہمیں ان کی فرقت ہی کچھ کم نہ تھی
جان! کیا تجھ کو بھی شہر نامہرباں کی ہوا لگ گئی

(۱۹۷۶، خوشبو، ۳۲۹). ان حجام لونڈوں ---- کو گالیاں دیں جنھیں شہر کی ہوا لگ گئی تھی۔ (۱۹۸۶، آئینہ، ۲۶۶). تم کو تو جوانی میں بھی عشقِ مجازی کی ہوا نہ لگی۔ (۱۹۹۴، سلام و پیام، ۲ : ۲۳۱). **(iii) کسی کی نحوست کا کسی پر اثر ہو جانا۔**

وہ تیرہ بخت ہوں، میری اگر ہوا لگ جائے
صباح حشر تلک گل چراغِ ماہ رہے

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۶۲). **۴۔ کسی اچھی شے کا خراب ہو جانا؛ نظر لگنا (عموماً چھپانے کے موقع پر مستعمل)۔** جب ہنس رہی تھی تو چھپانا کیسا؟ سریتا بھی ہنس رہی تھی دانتوں کی نمائش کے بغیر کسی ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہوگا، دانتوں کو ہوا لگ جائے گی۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۲۹۱). **۵۔ (i) خبر ہو جانا، اطلاع ہونا، پتا لگنا، سن گن ملنا۔** فرزندوں کو مخفی طور پر تعلیم کرتے رہے تاکہ قوموں کو اس کی ہوا نہ لگے۔ (۱۸۹۴، اردو کی چوتھی کتاب، اسمٰعیل میرٹھی، ۴۷). میں یہ جانتی تھی کہ اگر کوکہ احمد جلال کو اس بات کی ہوا بھی لگ گئی تو وہ مجھے بندی خانے میں ڈال دے گا۔ (۱۹۸۳، قیدی سانس لیتا ہے، ۸۲). **(ii) واقف ہونا، جاننا، کسی جگہ کبھی جانا۔** یہ بے چاریاں نہ اسکولوں میں پڑھی ہیں نہ ان کو کالج کی ہوا لگی ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۸۱). **۶۔ لت پڑنا، عادت ہو جانا، چسکا پڑنا۔**

ہوا گر لگ گئی اے شاد میدان معانی کی
قلم روکے رکے گا پھر نہ ہم مشکل پسندوں کا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۹۱). مگر اس عرصے میں اسے بمبئی کی ہوا لگ چکی ہوتی ہے اور فلم لائن کا چسکہ پڑ جاتا ہے۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۶۹). **۷۔ صحبت نصیب ہونا، قربِ حاصل ہونا۔**

ہو عرش پر دماغ مری خاک کا حضور
دامن کی آپ کے جو ذرا بھی ہوا لگے

(۱۸۷۲، محامد خاتم النّبیین، ۱۴۲). **۸۔ مغرور ہو جانا، اترانا، دماغ چل جانا، نمود میں آنا، اُڑنے لگنا، بڑھ کر چلنا، بساط سے باہر قدم رکھنا، بڑوں کی ریس لگنا، مزاج کا متغیر ہو جانا۔**

رباط کہن میں نہیں میر جی
ہوا جو لگی وے بھی باہر گئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۲۶). ہوا تو رئیسوں کو لگتی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۲۳). اتنے میں چھوٹے صاحب کو ہوا لگی کہنے لگے اب ہم کو بھی جو کچھ مانگنا ہو گا یونہی مانگیں گے۔ (۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹،۸، ۹: ۹).

کرتی ہے شمع اس رخ روشن سے ہمسری
لو اس زباں دراز کو بھی اب ہوا لگی

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۵۸۵). **۹۔ ہوا سمانا، خواہش ہونا، دُھن سوار ہونا، چاہت ہونا۔**

ہوا جا اوس گلی میں بے وفا تو
لگی کیا تجکو تھی وہاں کی ہوا دل

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۱۶).

صدقے ہو کر کہا خوش آئے
جس گل کی ہوا لگی تھی لائے

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۱۱).

اے راہ نما راہ لے تو اور طرف کی
کچھ اور ہوا رہرو منزل کو لگی ہے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۶۱).

یہ اخلاقی انحطاط اسی دن سے شروع ہوا ہے جس دن سے عورتوں کو آزادی کی ہوا لگی ہے ۔ (۱۹۱۸، عفت المسلمات، ۱۵۳). دنیا کی ذرا سی ہوا لگتے ہی ان کا رنگ ماند پڑ جاتا تھا ۔ (۱۹۴۳، تائیس، ۳۱).

---لگ گئی فقرہ.

مزاج میں نمود آ گئی، اتراہٹ آ گئی؛ ہوا کا اثر ہو گیا. (ماخوذ: محاورات ہند).

---لینا محاورہ.

ا۔ رک: ہوا کھانا؛ سیر کرنا، چہل قدمی کرنا نیز کسی جگہ جانا، روانہ ہونا۔

مجنوں تو باولا تھا جن راہ لی جنگل کی
مجنوں تو باولا تھا جن راہ لی جنگل کی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۴۶).

آشیاں اپنا گلستاں سے اٹھالے بلبل
باغ کو چھوڑدے جنگل کی ہوا لے بلبل

(۱۸۷۲، تذکرۂ عروس الاذکار (خاموش)، ۶۴).

یہ کب ہوسکے ان کا پیسا ہوا لے
دفینے ہیں گھر ان کے وہ سانپ کالے

(۱۹۰۵، بھارت درپن، ۴۵). **۲۔ ہوا سے لطف اندوز ہونا۔**

آہ کھینچوں جو سرِ شام تو پہونچے شاید
بیٹھ کر چھت پہ وہ اس وقت ہوا لیتے ہیں

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۰۰).

---مار صف.

فضا میں مار گرانے والا (میزائل، توپ وغیرہ)۔ اُفق پر ادھر سے اُدھر تک گرد کے بادلوں اور انجنوں کی گھڑگھڑاہٹ کے ساتھ ساتھ جرمن ٹینکوں، ہوا مار توپوں کی نالیاں اور خودوں کی قطاریں پھیلی ہوئی تھیں۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۳۸۶). [ہوا + مار = مارنا (رک) کا حاصل مصدر].

---مار جانا محاورہ.

ہوا لگ جانا؛ فالج یا لقوہ ہو جانا۔ ہوا مار گئی ہے اسے، بول نہیں سکتا میرا مرد، بڑھی نے کہا۔ (۱۹۸۵، بارش سنگ، ۱۵۹).

---مُٹّھی میں بند کرنا محاورہ.

بے فائدہ محنت اور لاحاصل مشقت کرنا، ایسا کام کرنا جو ناممکن اور تقریباً محال ہو نیز گرفتار کرنا۔

قید سے دہر کی آزاد ہیں وارستہ مزاج
کر سکے کون بھلا بند ہوا مٹھی میں

(۱۸۲۶، معروف (فرہنگ آصفیہ)).

---مُٹّھی میں تھامنا محاورہ.

ایسا کام کرنا جو ناممکن ہو، بے فائدہ محنت کرنا. (علمی اردو لغت).

---مَحَل (--- فتح م، فت ح) امذ.

کئی دروازوں، کھڑکیوں والا مکان جو بارہ دری سے بڑا ہوتا ہے، ایسا کشادہ مکان جس میں اچھی طرح ہوا کا گزر ہو (خصوصاً) جے پور کی مشہور زنانی رہائش گاہ جس میں ہوا کا خاص اہتمام ہے۔ دروازے میں گھستے ہی جے پور کے ہوا محل نظر آئیں گے جن کی نقل پیتل کی ہے۔ (۱۹۴۶، حافظ محمود شیرانی، مقالات، ۶). بارہ دری کا مطلب ہوا، ہوادار مکان یعنی چھوٹا ہوا محل۔ (۱۹۸۸، اردو، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۱۴۲). [ہوا + محل (رک)].

---مُخالِف ہونا ف مر؛ محاورہ.

ا۔ ہوا سامنے سے پڑنا، جدھر جا رہے ہوں ہوا ادھر سے آنا. (ماخوذ: جامع اللغات). **۲۔ زمانے کا مخالف ہونا، حالات ناسازگار ہونا۔**

اس چمن کی ہے ہوا سخت مخالف پیارے
چنگے آئے تھے ترے کوچے میں بیمار چلے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۶۸).

اس قدر مجھ سے مخالف ہے زمانے کی ہوا
شمع روشن کروں گھر میں تو صبا گل کر دے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۷۲).

ہوائے دہر ہم مستوں سے ان روزوں مخالف ہے
خدا حافظ ہے ساقی کشتیٔ صہبائے گلگوں کا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۳).

---ئے مُختَلِف سَوداگری کس صف (--- ضم م، سک خ، فت ت، کس ل، ولین، فت گ) امث.

(جغرافیہ) رک : ہوائے موسمی جو زیادہ مستعمل ہے ؛ ہوائے تجارتی ۔ سال کے باقی ایام میں کہ جب آفتاب خط استوا سے جنوبی ہوتا ہے تو ۔۔۔۔۔ اس کو ہوائے موسمی یا ہوائے مخالف سوداگری کہتے ہیں ۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۹۳) . [ہوا + ے (حرف اضافت) + مخالف (رک) + سوداگری (رک)] .

---مِل نا محاورہ.

تقویت پہنچنا، قوت ملنا، بڑھاوا ملنا۔ انیسویں صدی کی مادّیت اپنے ساتھ قنوطیت کے لرزہ براندام تصورات بھی لائی تھی جن سے مادی اور روحانی لحاظ سے ایک قسم کی نراجیت کو ہوا ملی تھی۔ (۱۹۷۵، توازن، ۳۷).

---مَنا نا محاورہ.

ا. کسی کے ساتھ مصروف بادہ نوشی و سیر باغ و راغ ہونا، دادِ عیش و عشرت دینا؛ مزے اُڑانا، مزے لوٹنا نیز خوش ہونا۔

رہے ہے کوئی خرابات چھوڑ مسجد میں
ہوا منائی اگر شیخ نے کرامت کی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۷۴).

جب وہ بت مجھ سے روٹھ جاتا ہے
غیر ہر اک ہوا مناتا ہے

(۱۸۴۹، نکہت (فرہنگ آصفیہ)).

ہے تصور نشیلی آنکھوں کا آج ہم نے ہوا منائی ہے

(۱۸۶۶، فیض (شمس الدین)، د، ۳۰۳). **۲. موسم گرما کے لباس کو زیب آغوش کرنا.** (فرہنگ آصفیہ).

---مُن ہ پَر لیے ہو نا محاورہ.

ہوا کے تھپیڑے کھانا۔ ابابیلیں ۔۔۔۔ سریلے راگ گا رہی ہیں اور ہوا منہ پر لیے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ (۱۹۳۲، ریزہ مینا، ۱۳).

---مُوافِق چَل نا محاورہ.

زمانے کا سازگار ہونا۔

گلزارِ دہر میں جو موافق ہوا چلے
شبنم کو سمجھوں عطر، گل آفتاب کا

(۱۸۵۸، امانت، د، ۲۹).

---مُوافِق ہو نا ف مر ؛ محاورہ.

ا. ہوا کا کشتی کے رُخ پر چلنا جو تیز رفتاری کا باعث ہوتا ہے۔ کشتی کو چار عورتیں چپو سے چلاتی ہیں اور جب ہوا موافق ہوتی ہے بادبان سے بھی کام لیتی ہیں۔ (۱۹۱۲، گہوارۂ تمدن، ۹۸). **۲. رفتارِ زمانہ کا سازگار ہونا، حالات کا کسی کے حق میں ہونا۔**

ہوا باغ محبت کی جو مر کر بھی موافق ہو
اُوگے مردم گیا (کذا) لیلیٰ کی صورت گورِ مجنوں پر

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۱۴۰). جو ہوا موافق ہوئی تھی بگڑ گئی۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۴۱).

---ے مَوسَ می کس صف (---ولین، کس نیز فت س) امث.

(لفظاً) موسم کے لحاظ سے بدلنے والی ہوا؛ (جغرافیہ) وہ ہوا جو خط استوا سے ۲۸ درجے جانب شمال اور ۲۸ درجے جانب جنوب یعنی کل ۵۶ درجے عرض البلد تک چلا کرتی ہے اور اس ہوا کا اصل زور صرف بحرالکاہل اور بحر اطلانطک میں ہے، ہوائے مخالف سوداگری، ہوائے تجارتی ۔ سال کے باقی ایام میں کہ جب آفتاب خط استوا سے جنوبی ہوتا ہے تو ۔۔۔۔۔ اس کو ہوائے موسمی یا ہوائے مخالف سوداگری کہتے ہیں۔ (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۴ : ۹۳). جس بات سے ہم کو اس وقت واسطہ ہے وہ ٹریڈ ونڈ (ہوائے موسمی) کی تشریح کرنا نہیں ہے۔ (۱۹۰۹، تاریخ تمدن، ۲۵۰). [ہوا + ے (حرف اضافت) + موسمی (رک)].

---میں اُچھال نا ف مر.

کسی چیز کو اوپر اچھالنا، اوپر کی جانب پھینکنا، ہوا میں پھینک کر زمین سے بلند کرنا۔ بھاری بھرکم ڈی آئی جی نے غصے سے چنگھاڑ کر اٹھا مجھے گردن سے دبوچ کر ہوا میں اُچھالا اور میری پیٹھ پر زبردست ٹانگ رسید کرکے خیمے سے باہر پھینک دیا۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۱۰۱۷).

---میں اُڑا دینا/اُڑانا محاورہ.

ا. ضائع کر دینا، بے فائدہ خرچ کر دینا، عیش و عشرت میں گنوانا۔ موتی کی آب اب تم اڑا لے گئے اور باقی جو کچھ رہا اس کو ہوا میں اڑا دیا اب رہا کیا ہے کہ تم عشق و عاشقی کی داستان لے کر آئے ہو۔ (۱۹۵۵، عبدالغفار قاضی، لیلیٰ کے خطوط، ۱۹).

اڑا دی کیوں ہوا میں زیست محسن
تم اس مٹی کے بال و پر بناتے

(۲۰۰۶، شور بھی سناٹا بھی، ۳۱). **۲. ہوا میں بلند کرنا، اڑانا۔**

کیا اڑاتا ہے ہوا میں وہ پر مرغ اسیر
دیکھیو نام خدا اس کا لڑکپن اے صبا

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱: ۳۷). **۳. ہوا میں چلانا، ہوائی فائر کرنا۔** اپنی بندوقیں، قرابینیں اور تمنچے ہوا میں اڑانے لگیں۔ (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۱۲۵).

---میں اُڑ نا ف مر ؛ محاورہ.

ا. پرواز کرنا، اڑان بھرنا۔

جب چلتی ہے سن سے شرر اڑتے ہیں ہوا میں
ذرّے بھی اِدھر سے اُدھر اڑتے ہیں ہوا میں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ا: ۴۰۹).

وہ تیتریاں ہوا میں اڑتی دیکھیں
اک آن میں سو طرف کو مڑتی دیکھیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲، ۳: ۱۷۳). میری ان صلاحیتوں کا ذکر کیا جن سے میں پہلی بار واقف ہوا تھا اور خود کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ (۱۹۹۴، افکار، کراچی، اکتوبر، ۶۶). **۲. اترانا، نخرے دکھانا۔**

ضعیف و زار تنگی سے ہیں ہر چند
ولیکن میر اڑتے ہیں ہوا میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۱۲).

سخن کی پریوں کو لے کر سریر مضموں پر
ہوا میں اڑتا ہے محسن لگا کے پر کاسا

(۱۹۲۱، دیوان ریختی، ۱۷). **۳. شیخی بگھارنا، ڈینگیں مارنا، خیالی باتیں کرنا، مبالغہ آرائی کرنا، تعلّی کی لینا، بے بنیاد باتیں کرنا۔** مورخ کا پہلا فرض ہے کہ وہ ۔۔۔۔۔ ہمیشہ خیال رکھے کہ کہاں وہ ٹھوس زمین پر چل رہا ہے کہاں ہوا میں اڑتا ہے اور کہاں وہ خواب دیکھ رہا ہے۔ (۱۹۵۹، برنی (سید حسن)، مقالات، ۵۱). **۴. ہوش و حواس جاتے رہنا، کچھ سمجھ میں نہ آنا۔** غصہ اور خوف سے میری عجیب کیفیت تھی، ذہن گویا ہوا میں اڑا جا رہا تھا اور

دل تھا کہ سینے میں سنبھلتا ہی نہیں تھا۔ (۱۹۸۵، نیا اردو افسانہ (انتخاب ، تجزیے اور مباحث)، ۲۲۷)۔ **۵۔ (i) عشق میں مبتلا رہنا، عشق میں سرافراز ہونا، بلند مرتبہ ہونا۔**

رہوں تج تھے جگ میں سرافراز ہو
سدا تج ہوا میں اوڑوں باز ہو

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۷)۔ **(ii) خواہش کرنا، دھن میں رہنا۔**

اُڑتا ترے رخسارۂ رنگیں کی ہوا میں
بلبل کی طرح ہوتے اگر بال و پر گل

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۸۰)۔

میں کس ہوا میں اڑوں کس فضا میں لہراؤں
دکھوں کے جال ہر اک سو بچھا گیا اک شخص

(۱۹۶۸، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ۳۵)۔ **۶۔ ہوا میں منتشر ہونا، بکھرنا، پھیلنا۔**

یوکلپٹس کے پیڑ کے نیچے
خشک پتے ہوا میں اڑتے ہیں

(۱۹۵۹، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر نیازی، ۱۱))۔ **۷۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا ، عام ہونا ، ایک سے دوسرے کو معلوم ہونا (خیالات وغیرہ)۔** نیک اور حق خیالات ـــــ جب وہ الفاظ کا لباس زیب تن کرکے ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۹)۔

ـــ میں آجانا/آنا محاورہ۔

۱۔ اترانا، مغرور ہوجانا، نخوت و پندار میں مبتلا ہونا۔

ہوا میں آگئے وہ یہ ہمارے خون ناحق سے
سلیماں بن گئے ہیں مورچے قاتل کے خنجر میں

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۲۹۱)۔

آگیا تو بھی ہوا میں وہ شگوفا چھوڑا
گل کھلا تازہ ملاقات کا رستا چھوڑا

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت شایان)، ۲ : ۵۷۸)۔ **۲۔ ہوائے بد کے اثر میں مبتلا ہو جانا؛ وبا میں آجانا۔** (فرہنگ آصفیہ)۔

ـــ میں باتیں کرنا محاورہ۔

خیالی باتیں کرنا، غیر حقیقی باتیں کرنا۔ گاندھی راہب، سادھو، ولی اللہ جو ہوا میں باتیں کرتا ہے۔ (۱۹۶۳، اداس نسلیں، ۲۱۷)۔

ـــ میں بُلند کرنا ف مر؛ محاورہ۔

ہوا میں اڑانا (پتنگ وغیرہ)۔ جمی نے اپنی پتنگ نکالی، بڑے اہتمام سے اس میں تناویں ڈالیں اور اسے ہوا میں بلند کردیا۔ (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۱۹)۔

ـــ میں بُلند ہونا ف مر؛ محاورہ۔

کسی چیز کا اوپر اٹھنا، (طیارے کا) زمین سے اٹھنا، اڑان بھرنا، پرواز کر جانا۔ جہاز پوری رفتار پر آکر ہوا میں بلند ہوجائے گا۔ (۱۹۸۰، افسانے کی حمایت میں، ۸۰)۔

ـــ میں بَھرا ہُوا ہونا محاورہ۔

مغرور ہونا، نخوت میں ہونا، گھمنڈ میں رہنا، اترانا۔ دونوں مرغوں کی جوڑ پھڑک رہی تھی ـــــ کوئی بس نہیں اپنا اس میں رکھو برابر بازی کو دونوں ہوا میں بھرے ہوئے ہیں۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۲۵۶)۔

ـــ میں بَھرا ہونا/ بَھرنا محاورہ۔

۱۔ ہوا بھرنے سے پھول جانا۔

بس اک دم کے لیے ساری نمائش ہے حبابوں کی
ہوا میں بھر کے یہ کم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہیں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۵۷)۔ **۲۔ ہوا میں گشت کرنا، ہوا میں اِدھر سے اُدھر جانا، ہوا میں اڑنا۔**

برباد جائے گا جو یہاں سر اوٹھائے گا
کہتے ہیں یہ پتنگ ہوا میں بھرے ہوئے

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۱۰۵)۔ **۳۔ اِترانا، گھمنڈ کرنا، مغرور ہونا۔**

لیجائے مجھ غریب کا خط کون یار تک
ہیں آج کل ہوا میں کبوتر بھرے ہوئے

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۴۰)۔

بڑا پتنگ اڑاتے ہیں وہ مجھے ڈر ہے
ہوا میں بھر کے نہ اڑجائیں وہ پتنگ کے ساتھ

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۶۵)۔

یہ بائیں سمت گائیں اور بھینسیں گھاس چرتی ہیں
ہوا میں بھر کے بار بار کیا کلیلیں کرتی ہیں

(۱۹۱۳، نیرنگ جمال، ۳۲)۔ **۴۔ گمان میں ہونا۔**

کس ہوا میں تم بھرے ہو جی یہاں آتے نہیں
کہیو اس بانکے سے جو چلتا ہے تن تن اے صبا

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱ : ۳۷)۔

خدا جانے تو کس ہوا میں بھرا
کدھر جا رہا تھا کہاں آ مرا

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۱۱)۔ **۵۔ بہکاوے میں آنا۔**

بہکا دیا رقیب لعیں نے اوبھر گئے
سنتے نہیں کسی کی ہوا میں وہ بھر گئے

(۱۸۷۸، آغا، د، ۱۵۱)۔

ـــ میں بُھولنا محاورہ۔

تکبر کرنا، مغرور ہوجانا؛ گمان میں رہنا۔

غلط کہ تیری جوانی کا رنگ اڑائے بہار
کسی ہوا میں نہ بھولے ذرا ہوائے بہار

(۱۹۱۳، کلیاتِ رعب، ۸۱)۔

ـــ میں تَحلیل ہو جانا ف مر؛ محاورہ۔

ہوا میں گھل جانا نیز مٹ جانا، ختم ہوجانا، غائب ہوجانا۔ فرانسیسی بادشاہوں کی تخت نشینیاں ایک ہی شکست کے نتیجے میں کافور کی مانند ہوا میں تحلیل ہوگئیں۔ (۱۹۸۸، تذکرہ استخبارات ، ۵۴)۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رُکی اور سب کچھ ہوا میں تحلیل ہوگیا ۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۴۲)۔

ـــ میں تیر چَلانا محاورہ۔

اندازے پر کوئی بات کرنا، سوچے سمجھے بغیر کچھ کہنا، قیاساً بات کرنا۔ صدر کے مواخذے کی بات کرنے والے ہوا میں تیر چلا رہے ہیں۔ (۲۰۰۷، روزنامہ جنگ ، کراچی، ۱۸ دسمبر، ۱)۔

--- میں تَیرنا محاورہ.
ہوا میں اڑنا، پرواز کرنا، فضا میں اڑنا۔

ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں تیرے طیارے
مرا جہاز ہے محروم بادباں ، پھر کیا

(۱۹۱۵، بانگِ درا، ۲۴۶). لڑکی روئی کے اس ہوائی سے پھول کی طرح ہوا میں تیرتی یہاں آگئی ہے۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۲۵).

--- میں چَلنا ف مر؛ محاورہ.
رک: ہوا میں اڑنا؛ مغرور ہو جانا، ترنگ میں آجانا۔ وہ جیتے رہو، کچھ ایسی محبت سے کہتے کہ زندگی دوچندسی ہو جاتی اور آدمی زمین سے ذرا اوپر اٹھ کر ہوا میں چلنے لگتا۔ (۱۹۸۳، اجلے پھول، ۱۱۱).

--- میں خاک اُڑانا محاورہ.
برباد کرنا، نام ونشان نہ چھوڑنا۔

خاک دلِ پُر سوز ہوا میں نہ اڑا
جلتوں پہ ذرا چھڑک دے آب اے ساقی

(۱۹۳۸، الخیام: رباعیات عمر خیام (ترجمہ)، ۳۲).

--- میں خُنکی ہونا محاورہ.
ہوا ٹھنڈی ہونا، ہوا میں ٹھنڈک ہونا۔ گذشتہ رات سخت بارش کی وجہ سے ہوا میں خنکی بہت تھی۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۷).

--- میں ڈولنا محاورہ.
کسی چیز کا ہوا میں اِدھر اُدھر ہونا، معلق ہونا، جھولنا۔ میں نے چھت کی طرف دیکھا، کیا دیکھتی ہوں کہ ایک منور کاغذ ہوا میں ڈول رہا ہے۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۴۲۹).

--- میں رَکھنا محاورہ.
خواہش میں مبتلا رکھنا، شیفتہ بنائے رکھنا۔

لازم ہے تجھ کو اپنی ہوا میں رکھے ہمیں
ہم اس ہوا میں رہتے ہیں تیری ہوا چلے

(۱۸۲۳، دیوان شاداں، ۱: ۱۱۴).

--- میں رَہنا محاورہ.
۱. خواہش کرنا، آرزو مند ہونا۔

لازم ہے تجھ کو اپنی ہوا میں رکھے ہمیں
ہم اس ہوا میں رہتے ہیں تیری ہوا چلے

(۱۸۲۳، دیوان شاداں، ۱: ۱۱۴). **۲. گمان میں رہنا، خیال کرنا۔** میر صاحب! کسی اور ہوا میں نہ رہنا میں اب نہ کرایہ دوں گا نہ مکان خالی کروں گا۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۶۱۰).

--- میں قَدَم جمانا ف مر؛ محاورہ.
ہوا میں ٹھہرنا؛ مشکل کام انجام دینا، ناممکن کام کر دکھانا۔

کسی کے سر پہ کبھی ٹوٹ کر گرا ہی نہیں
اس آسماں نے ہوا میں قدم جمائے بہت

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۲۷).

--- میں قِلعَہ بَنانا محاورہ.
ایسے منصوبے باندھنا جو ناقابل عمل ہوں، ایسی بات سوچنا جو ناممکن ہو، خیالی پلاؤ پکانا۔ وہ لوگ اپنے نفس پر متوجہ ہونے کو شیخ چلی کی طرح ہوا میں قلعے بنانا چاہتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۰۶). فرنگستان ---- سے امید کرنا کہ اپنے صدیوں کے تاریخی حریف کو مغلوب کرکے اس کی گم شدہ وقعت خیرات کے طور پر عطا کردے گا ہوا میں قلعہ بنانا ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱، ۳: ۱۸۸).

--- میں گِرَہ باندھنا محاورہ.
ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا؛ الجھ جانا، کشمکش میں پڑ جانا نیز بے فائدہ کام کرنا۔ جب بھی کسی نے سادہ یا جامد مفروضے کے ذریعے غالب کو سمجھنا چاہا ہے، تو اس کے ہاتھ ہوا میں گرہ باندھتے رہ گئے ہیں۔ (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، فروری، ۱۹).

--- میں گِرَہ دینا محاورہ.
۱. مشکل یا دشوار کام کرنا، ناممکن کام کر دکھانا؛ ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا، مشکل کام کا ارادہ کرنا۔

مگر تھی وہ بڑی عیار و چالاک
ہوا میں تھی گرہ دیتی وہ بے باک

(۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، شایاں، ۲: ۴۰۶). **۲. لغو حرکت کرنا.** (جامع اللغات).

--- میں گِرَہ لگانا محاورہ.
۱. مشکل کام کرنے کی کوشش کرنا؛ عجلت میں کوئی کام کرنا نیز تیز دوڑنا۔

نظر سے پہلے ارادہ سے آگے جاتے ہیں
وہ باد پا کہ ہوا میں گرہ لگاتے ہیں

(۱۹۱۲، اوج (مہذب اللغات)). میں نے پہلے بھی تجھے کئی بار کہا ہے بی بی کہ ہمارا لڑکا بڑا جلد باز ہے ہوا میں گرہ لگاتا ہے۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۴۵). **۲. دھوکا دینا۔**

ان کا ہکلانا چال ہے اُن کی
وہ ہوا میں گرہ لگاتے ہیں

(۱۸۹۶، تجلیاتِ عشق، ۱۹۷).

--- میں گُم ہونا محاورہ.
ہوا میں تحلیل ہونا، غائب ہونا۔

منڈیریں چپ ہیں ستارے جھلمل
ہوا میں گم ہے وہ ماہ کامل

(۱۹۵۹، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر نیازی، ۱۹)).

--- میں لاٹھی چلانا محاورہ.
اٹکل پچو کام کرنا، بغیر علم کے یا نشانے کے کچھ کرنا نیز فضول کام کرنا۔ جو بزرگ جدید صوتیات سے بے بہرہ ہیں وہ جب اس موضوع پر کچھ لکھتے ہیں تو وہ ہوا میں لاٹھی چلانے والی بات ہو جاتی ہے۔ (۱۹۷۵، عام لسانیات، ۳۵).

--- میں لہَرانا محاورہ.
فضا میں بلند کرنا، ہوا میں جنبش دینا، ہوا میں ہلانا۔ ساحرہ اپنے سرخ بالوں کو ہوا میں لہراتی ہوئی آپہونچی۔ (۱۹۳۹، نگارستان، ۱۷۱). اُس نے ایک خیالی چھڑی ہوا میں لہراتے ہوئے ---- کہا۔ (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۱۷۵). ڈائن نے آدمی کے سامنے بیٹھ کر تربوز کو زمین پر رکھا اور اپنا پنجہ ہوا میں لہرایا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۳۹).

--- میں محَل بَنانا محاورہ.

رک : ہوا میں قلعے بنانا۔ کوئی اور ہوتا تو میں کہتی ، شیخ چلی کی طرح ہوا میں محل بنا رہا ہے۔ (۱۹۹۷ء افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۳) .

--- میں مُعَلّق صف.

۱۔ **(لفظاً) فضا میں لٹکا ہوا۔** پرند پل بھر کے لیے ہوا میں معلق رہ کر انجن پر پٹ سے گرا ۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۵۹) . ۲۔ **کبھی اِدھر کبھی اُدھر ، شش و پنج میں مبتلا ، جو ایک طرف نہ ہو ؛ (کنایۃ) غیر جانب دار نیز علیحدہ۔** غیر جانب داری یا علیحدگی کی فضا اب باقی نہیں رہی ہے ، اب لوگ ہوا میں معلق نظر نہیں آتے ۔ (۱۹۷۸ ، پاکستان کے تہذیبی مسائل ، ۱۱۳) . ۳۔ **غیر متعین ، بے مقصد ، بے معنی۔** نئے نقادوں نے ایسے تمام زوال آمادہ رجحانات کی مخالفت کی ہے جو ادب کو ----- ہوا میں معلق بنا دیتے ہیں ۔ (۱۹۸۹ ، متوازی نقوش ، ۱۵۴) .

--- میں مُعَلّق کرنا ف مر ؛ محاورہ۔

ہوا میں لٹکا دینا ، دسترس سے دور کر دینا۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے گاڑی کو مضبوط بریک لگا کر میرے وجود کو پنکچر شدہ ٹائر کی طرح جیک لگا کر ہوا میں معلق کر دیا گیا ہو ۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۹۸) . اس مسکراہٹ سے وہ ساری چیزوں کو مشروط اور ہوا میں معلق کر دیتی۔ (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸) .

--- میں مُعَلّق ہو کر رہ جانا محاورہ.

کہیں کا نہ رہنا۔ ہم جست تو لگا لیں گے مگر اس کے بعد ہوا ہی میں معلق ہو کر رہ جائیں گے ۔ (۱۹۹۰ ، ذہنی انسانی حدود اور امکانات ، ۲۱) .

--- میں مُعَلّق ہونا ف مر.

ہوا میں لٹکا ہونا ، ہوا میں لہرانا۔ میری جڑ زمین میں نہیں لگی اور میرے پاؤں ہوا میں معلق ہیں ۔ (۱۹۷۰ ، قصے تیرے فسانے میرے ، ۶۹) . پھول ہوا میں معلق ہے ، بس اسٹاپ ویران ہے ، فقیر بھیک مانگ رہا ہے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۶۴) .

--- میں ہونا محاورہ.

۱۔ **گھمنڈ میں ہونا ، فخر میں مبتلا ہونا ۔**

دل سے اُس بت کے قمر قدر وفا جاتی رہی
جس ہوا میں آپ تھے اب وہ ہوا جاتی رہی

(۱۹۴۱ ، قمر بدایونی ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۱۶۲) . ۲۔ **آرزو مند ہونا ، خواہش میں مبتلا ہونا۔**

دیتی ہے طاقت پرواز یہ کیفیت مے
اس ہوا میں ہے بط مے کہ اڑوں بے پر و بال

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۶) . ۳۔ **غلط خیال میں مبتلا ہونا ، گمان میں ہونا ۔**

ہوا جو باندھتے اس قلزم فنا میں ہیں
حباب وار وہ بے مغز کس ہوا میں ہیں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۹) .

جب سے لبی ہوئی کسی گلگوں قبا میں ہے
میں کیا کہوں کہ نکہت گل کس ہوا میں ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۱) .

نشیمن کے ہیں تنکے کس ہوا میں
نہ ہم ہوں گے نہ یہ ہوں گے خزاں تک

(۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی (نور اللغات)) .

--- ناپ نا محاورہ.

فضول کام کرنا ، وقت ضائع کرنا نیز آوارہ گردی کرنا۔ آپ کے والد ٹھنڈا لوہا پیٹا کرتے تھے ، اور آپ ہوا ناپتے پھرتے ہیں ۔ (۱۹۱۴ ، شعر العجم ، ۵ : ۲۰۲) .

--- ناساز گار ہونا محاورہ.

ہوا کا صحت کے لیے اچھا نہ ہونا نیز حالات ناموافق ہونا ۔ (ماخوذ : جامع اللغات) .

--- ناساز ہونا ف مر ؛ محاورہ.

ہوا کا صحت کے لیے اچھا نہ ہونا نیز ماحول ناسازگار ہونا ، حالات ناموافق ہونا ۔

بو ہے جو دماغ میں وطن کی
ناساز ہوا ہے اس چمن کی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۱) .

--- نامُوافِق ہونا ف مر ؛ محاورہ.

ہوا یا فضا کا راس نہ آنا ، ہوا کا صحت کے لیے درست نہ ہونا نیز حالات ناموافق ہونا ، ماحول ناسازگار ہونا ۔

حد پریشاں ہے بیاباں کی ہوا
ناموافق ہے گلستاں کی ہوا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۷۶) .

ناموافق ہے بہت کوچۂ جاناں کی ہوا
گل خنداں میں گیا نکہت برباد آیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸) .

موج دریائے بلا کی چاہیے کشتی مجھے
ہو جو بالکل ناموافق وہ ہوا پیدا کروں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۱۸) .

---ے نَفْس کس اضا (--- فت ن ، سک ف) امث.

رک : **ہوائے نفسانی جو زیادہ مستعمل ہے۔** جب یہ فرقہ ----- ہوائے نفس کو اپنا خدا اور سلاطین کو اپنا معبود قرار دے تو وہ کبھی کفر کی ظلمت اور ایمان کی روشنی کو تمیز نہیں کر سکتا۔ (۱۸۷۹ ، رسالۂ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۰۶) .

ہوائے نفس کا طوفاں ہے بحر زندگانی میں
خدا محفوظ رکھے کشتی دل کو جوانی میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۵۸) . اس کی بنیاد ہوائے نفس اور میلان طبیعت یا نفرت پر نہیں ہے ۔ (۱۹۸۲ ، جرم و سزا کا اسلامی فلسفہ ، ۱۷) . [ہوا + ے (حرف اضافت) + نفس (رک)].

---ے نَفْسانی کس صف (--- فت ن ، سک ف) امث.

نفسانی خواہشات ، دنیاوی خواہشات ، بُری خواہشات یا باتیں۔ بادشاہ نے ہوائے نفسانی سے مغلوب ہو کر فوج کو حکم دیا کہ دونوں بیگناہوں کا سر کاٹ لاؤ ۔ (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۱۵) .

توہین اک دوسرے کی کرتے ہیں جو لوگ
یہ جہل ہے یا ہوائے نفسانی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۳) . (نوجوان) اپنے آبا و اجداد کی جائداد کو ----- اپنی ہوائے نفسانی پر قربان کر رہے تھے ۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۳۶) . انھیں یہ پریشانی تھی کہ نہ

جانے یہ محبت کسی روحانی تجلی کا نتیجہ ہے یا ہوائے نفسانی کا۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۳۲). [ہوا + ے (حرف اضافت) + نفسانی (رک)].

---ے نَفس سانیّت کس اضا (--- فت ن، سک ف، شد ی مع بفت) امث.

رک : ہوائے نفسانی؛ بُری خواہشات۔ ہوائے نفسانیت سے بھڑکے ہوئے سنگ دل اور تندخو سپاہی بچوں کو... کچل ڈالیں گے۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، ستمبر، ۳۶). [ہوا + ے (حرف اضافت) + نفسانی (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

---نِکال دینا ف مر؛ محاورہ.

۱. کسی چیز کو ہوا سے خالی کر دینا، ہوا خارج کر دینا۔ فرخ نے کہا میں کیا کروں تم ہی تو میری سائیکل کی ہوا نکال دیتی ہو۔ (۱۹۵۲، افشاں، ۴۵). جب ذہنی کوشش کا فقدان ہو تو میرا اندرونی دباؤ کم ہو جاتا ہے، جس طرح آپ ٹائر سے ہوا نکال دیتے ہیں۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۵۴). ۲. ساکھ ختم کرنا، بھرم کھولنا۔ ان چند فقروں میں مخالفین کے سارے پروپیگنڈے کی ہوا نکال کر انہیں بالکل بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۸، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، ۲ : ۲۸۰).

---نِکَل جانا/نِکَل نا ف مر؛ محاورہ.

۱. کسی سوراخ وغیرہ سے ہوا باہر آنا، ہوا کا خارج ہو جانا، کسی کھڑکی یا رخنے وغیرہ سے ہوا کا برآمد ہونا۔

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آبِ تیغ نگاہ
کہ زخمِ روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۱۸).

سب "ٹیوب" کی نکلی ہوا اور برسٹ ٹائر ہو گیا لا، چائے
اک "آدھا ڈبل" اوچھو کیا اوچھو کرا

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۸). میری ہوا بھری شخصیت کا غبارہ ایک دھماکے سے پھٹا... اچھا ہوا ہوا نکل گئی، غبارہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ (۱۹۸۶، دریا کے سنگ، ۲۱۳). جب ایک بار ہوا نکل جائے تو اسے دوبارہ بھرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۵۴). ۲. پھونک نکلنا، سانس نکلنا، دم نکلنا، ختم ہو جانا۔

ہوا نکلے ہے جراح زخم سینے سے
بس اب تو ہاتھ اوٹھا ظالم اس کے سینے سے

(۱۸۰۵، دیوان بیختہ، رنگین، ۱۳۷). بادشاہ نے بھی شداد کو پکڑ کر اس زور سے مسلا کہ ہوا جانبِ اسفل نکل گئی۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۲۳۰). ۳. گوز نکلنا، ریاح نکلنا۔ شیخ... نے فرمایا کہ لونڈی کی ہوا آواز سے نکلی۔ (؟، تعبیر الرویاء (ترجمہ)، ۱۹۳). ۴. غرور جاتا رہنا، غرور ڈھینا، ہماہمی نکلنا، دماغ جھڑنا، گھمنڈ باقی نہ رہنا، فخر ختم ہونا۔ جن صاحب کا تیتر ہار گیا گویا ان کی ہوا ہی نکل گئی۔ (۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۷، ۹ : ۴). ۵. ساکھ ختم ہونا، وقعت جاتی رہنا، اہمیت نہ رہنا۔ مزید سوال کیا کہ آیا اس سے نام نہاد تحریکِ آزادی کی ہوا نہیں نکل جائے گی۔ (۱۹۷۷، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، ۱۱۷). اب بھارت میں فرقہ پرست نعروں کی ہوا نکل گئی ہے۔ (۱۹۹۸، روزنامہ جنگ، کراچی، دسمبر، ۹). ۶. بدنامی ہونا، عزت جاتی رہنا۔ میرا کواری لڑکیوں کا ساتھ، میرے گھر کی ہوا نکل گئی تو تمہارا کیا بگڑے گا۔ (۱۹۳۳، خدائی راج، ۸).

---نِکَل گئی فقرہ.

سوکھ گیا، لاغر ہو گیا نیز وہ زمانہ وہ بات نہیں رہی۔ (جامع اللغات؛ محاورات ہند).

---نَلی کی (--- فت ن، سک ل) امث.

حشرات وغیرہ کی سانس کی دو نالیوں میں سے کوئی، سانس کی نالی، قصبۃ الرّیہ (انگ : Trachea)۔ تنفسی نظام حشروں کی اکثریت میں تنفس ہوا نلکیوں (Trachea) سے ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۳). [ہوا + نلکی (رک)].

---نَلی کی ریشَہ (--- فت ن، سک ل، ی مج، فت ش) امذ.

بال سے زیادہ باریک نالیاں جن میں خون بھرا ہوتا ہے اور جہاں تنفس کے دوران میں گیس کی تبدیلی عمل میں آتی ہے یعنی ہوا میں شامل آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہو کر اور ہوا میں مل کر جسم سے باہر نکلنے لگتی ہے۔ تنفسی نظام --- اس نظام میں سانسی سوراخ (Spiracles) یا مسام (Stigmata) یا ہوا نلکیاں (Tracheae) اور ہوا نلکی ریشہ (Tracheole) شامل ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۳). [ہوا نلکی + ریشہ (رک)].

---نَوَردی (--- فت ن، و، سک ر) امث.

ہوا میں چلنے کا عمل، چہل قدمی نیز فضاؤں میں سفر کرنے کا عمل؛ طیارے میں اڑنا۔ نظام مواصلات نیز اعانات ہوانوردی کی فراہمی میں ترقی ہوا بازی کی ترقی کے لیے اشد ضروری ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۰۳). [ہوا + ف : نورد، نوردیدن = لپیٹنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---نَلی کی (--- فت ن، سک ل) امث.

حشرات وغیرہ کی سانس کی دو نالیوں میں سے کوئی، سانس کی نالی، قصبۃ الرّیہ (انگ : Trachea)۔ تنفسی نظام حشروں کی اکثریت میں تنفس ہوا نلکیوں (Trachea) سے ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۳). [ہوا + نلکی (رک)].

---نَلی کی ریشَہ (--- فت ن، سک ل، ی مج، فت ش) امذ.

بال سے زیادہ باریک نالیاں جن میں خون بھرا ہوتا ہے اور جہاں تنفس کے دوران میں گیس کی تبدیلی عمل میں آتی ہے یعنی ہوا میں شامل آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہو کر اور ہوا میں مل کر جسم سے باہر نکلنے لگتی ہے۔ تنفسی نظام --- اس نظام میں سانسی سوراخ (Spiracles) یا مسام (Stigmata) یا ہوا نلکیاں (Tracheae) اور ہوا نلکی ریشہ (Tracheole) شامل ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۶۳). [ہوا نلکی + ریشہ (رک)].

---نَوَردی (--- فت ن، و، سک ر) امث.

ہوا میں چلنے کا عمل، چہل قدمی نیز فضاؤں میں سفر کرنے کا عمل؛ طیارے میں اڑنا۔ نظام مواصلات نیز اعانات ہوانوردی کی فراہمی میں ترقی ہوا بازی کی ترقی کے لیے اشد ضروری ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۰۳). [ہوا + ف : نورد، نوردیدن = لپیٹنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---نہ آ سَک نا محاورہ.

کسی کا گزر نہ ہو سکنا، کسی کی رسائی نہ ہونا۔ (علمی اردو لغت).

---(بھی) نہ پانا محاورہ.

بالکل خبر نہ پانا، کوئی نام نشان نہ پانا؛ تلاش نہ کر سکنا، رسائی نہ ہونا۔ ہر چند خاک اوڑائی مگر دونوں کی ہوا بھی نہ پائی۔ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۴۷).

---نہ پُھن چ نا ف مر؛ محاورہ.

(لفظاً) ہوا نہ آنا نیز ہوا کی رسائی نہ ہونا، بالکل رسائی نہ ہونا، یکسر پہنچ نہ پانا۔

بن آہ دل کا رکنا بے جا نہیں ہمارا
کیا حال ہووے اُس کا جس کو ہوا نہ پہنچے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۰۱). شاید وہاں کوئی عظیم الشان آتشکدہ اور یہاں کوئی عالیشان بتخانہ نظر آتا جہاں مسلمانوں کی ہوا تک نہ پہنچ سکتی۔ (۱۸۷۸، مقالات حالی، ۱: ۶۵).

---نہ چھو جانا/چھونا محاورہ.

ذرا بھی اثر نہ ہونا۔

چھو نہ جائے مری آہوں کی ہوا
پھول کی طرح سے کمھلایئے گا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۳۲).

---نہ دینا محاورہ.

خبر نہ کرنا، معلوم نہ ہونے دینا، بالکل ظاہر نہ ہونے دینا (کوئی بات، چیز وغیرہ)۔

نام اس کا صبا جو لیتی تھی میں
اس گل کو ہوا نہ دیتی تھی میں

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۹).

ہوا بھی دیں گے نہ ہم دل کی بھول کر تم کو
مآل سوچ گئے ہیں نظر چرانے کا

(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۳۵).

میری یہ کوشش ہوا بھی اس کی میں ان کو نہ دوں
ان کو یہ کاوش رہیں گے دل ترا ہم دیکھ کر

(۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۴۸). سخت تاکید کر دی گئی کہ اس حادثے کی ہوا بھی نہ دی جائے۔ (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۲۹).

---نہ رہنا محاورہ.

بہار یا رونق یا جوبن نہ رہنا، پہلی سی بات نہ رہنا، اُجڑ جانا۔

نہ رہے گی یہ ہوا باغ کی دیکھ او نرگس
چار دن کے لیے کیوں نشوونما کرتی ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۴۸).

رنگ رخسار گل و لالہ دگرگوں ہوگا
نہ رہے گی یہ گلستاں کی ہوا میرے بعد

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۷۴).

---نہ (نہیں) لگنا محاورہ.

۱۔ ذرا بھی اثر نہ ہونا (خصوصاً خراب) نیز شوق نہ ہونا۔

تیرے عاشق کو تری تیغ ادا ہووے نصیب
اے ستمگار لگے اس کو نہ خنجر کی ہوا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۸). سوائے کتاب بینی کے اسے کوئی مشغلہ نہ تھا، دنیا کی ہوا اسے لگی نہ تھی۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۱۹).

اسی خیال سے ہر زخم اپنے دل پہ سہا
کہ تجھ کو گردش ایام کی ہوا نہ لگے

(۱۹۶۶، درد آشوب (کلیات احمد فراز، ۲۴۳)). **۲۔ (i) اطلاع نہ ہونا، خبر نہ ہونا، بالکل معلوم نہ ہونا۔** فرشتوں کو بھی اس کی ہوا نہیں لگی۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۵۵). یونان کے بڑے بڑے ڈراما نگاروں اور تغزل پسند شاعروں کی انھیں ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ (۱۹۲۷، تاریخ فلسفۂ اسلام، ۲۶). یا پھر ایسے موضوعات کے متعلق، جن کی ان کو ہوا تک نہیں لگی ہوتی شیخی بگھارتے ہیں کہ وہ ان میں طاق ہیں۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۱۱۱). **(ii) ہوا کی رسائی نہ ہونا، ہوا کا نہ چھونا نیز بالکل محفوظ رہنا، ہر طرح سے بچنا، چھپا رہنا۔**

یار کو ایسا چھپائیں کہ ہوا بھی نہ لگے
شکل فانوس ہو اس شمع کو دامن اپنا

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، ۴۳).

---نہ (نہیں) لگنے دینا محاورہ.

۱۔ ہوا کو چھو جانے سے روکنا؛ (کسی بری چیز وغیرہ کا) اثر نہ ہونے دینا نیز آفات و تکالیف سے بچانا۔

دل سوزاں سلگتا ہے تو ضبط آہ لازم ہے
ہوا اس کو نہ لگنے دو کہ یہ آتش بھڑک نکلے

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۵۶). **۲۔ پاس نہ پھٹکنے دینا، نہایت بچائے اور چھپائے رکھنا نیز کسی بات کے بارے میں بالکل معلوم نہ ہونے دینا، خبر نہ ہونے دینا۔** ڈاکٹری علاج جس سے ایسے ایسے برسوں کے روگ ایک آن کی آن میں جاتے رہتے ہیں اس کی ہوا تک نہ لگنے دیتیں۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۶۴). وہی جاپان جو اپنے آپ کو غیر ملک والوں کی ہوا تک نہیں لگنے دیتا تھا۔۔۔۔ انہیں سے ان کے گُر سیکھ کر ان کا استاد بنا چاہتا ہے۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۲۲). اس دائرہ احباب میں ایک صاحب کھانے کا تمباکو بناتے تھے مگر نسخہ بتاتا کیا معنی کسی کو ہوا نہ لگنے دیتے تھے۔ (۱۹۵۱، کشکول، ۹۵). قنبر علی نے اس المناک حادثے کی کسی کو ہوا نہیں لگنے دی۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۸۶).

---نہ ملنا محاورہ.

کچھ میسر نہ آنا، کچھ نہ ملنا، کچھ ہاتھ نہ لگنا۔ میکے سدھیانے والے تو در کنار گھر کے اندر بہو کو بھی ہوا نہ ملے گی۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۰۳).

---نہیں آسکتی فقرہ.

کسی کی پہنچ نہیں، کسی کا گذر نہیں، کسی کی رسائی نہیں۔

یہ خیمے اٹھ نہیں سکتے ہزار تم چاہو
ہوا تو آ نہیں سکتی ادھر کو تم کیا ہو

(۱۹۱۲، اوج لکھنوی (مہذب اللغات)).

---وحرص (---وِ مج، کس ح، سک ر) امذ.

حرص اور لالچ۔ (جامع اللغات). [ہوا + و (حرف عطف) + حرص (رک)].

---وَہوس (---وِ مج، فت ہ، و) امث.

۱۔ حرص اور لالچ۔ ہوا و ہوس کے برخلاف عقل صالح نہایت عمدہ نصیحت کرنے والی ہے۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۱۹). اپنی خواہش کی باگ کو عقل کے ہاتھ میں رکھے ہوا و ہوس میں بے آرام نہ ہو۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۶۰۸). انسان کی چار مختصر ضروریات ہیں، اُن ہی کو اس نے اپنی ہوا و ہوس سے پھیلا کر ضروریات کا ایک عالم پیدا کر لیا۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۷۴۲). کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس کا اجر خدا سے چاہتا ہے ۔۔۔۔ یہ جذبہ کلیتاً ہوا و ہوس سے خالی نہیں ہو سکتا ۔ (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار، کراچی، دسمبر ۱۹۹۴ء، ۱۷)). **۲۔ عیاشی، شہوت پرستی، نفس پرستی، دنیا طلبی، لذائذ نفسانی کا غلبہ، عیش و نشاط۔** شاید توقع کی جائے کہ میں اُس پر اس سبب کا بھی اضافہ کروں جو عموماً دین محمدی ﷺ کا امتیازی نشان سمجھا جاتا ہے یعنی اس کا انہماک ہوا و ہوس اور عیش پرستی میں۔ (۱۸۸۴، مقدمہ تحقیق الجہاد، ۱۷). وہی سودا جو عنفوان شباب میں ہوا و ہوس کی شکل میں ظاہر ہوا تھا بیس برس بعد حب قومی کے لباس میں جلوہ گر ہوا۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲: ۴). حضرات صوفیہ کا مطلوب عموماً

شاہد حقیقی ہے اس لیے ان کا عشق ہوا و ہوس سے پاک اور نہایت قوی اور مشتعل ہوتا ہے۔ (۱۹۱۴، شعرالعجم، ۵ : ۸۵). ابتدائی دور کی ریختی میں ہوا و ہوس، دل لگی اور ٹھٹھول کا پتا نہیں۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان وادب اردو، ۱۲۵). کلام الٰہی ہوا و ہوس کے لیے اک سہارا بن جاتا۔ (۱۹۷۶، مقالات کاظمی، ۲۵۵).

ہوا و ہوس کے صنم بِک رہے ہیں
حرم میں ، خدا کی قسم بِک رہے ہیں

(۱۹۸۷، ضمیریات، ۲۲). [ہوا + و (حرف عطف) + ہوس (رک)].

---وَہوس کامَزدُور امذ.

نہایت لالچی انسان نیز نفس پرست شخص، عیّاش آدمی۔ میرا قتل منجملہ محال مجھسے ساحر کو کوئی پیچان کرے کیا مجال ہوا و ہوس کا مزدور اپنے نزدیک عاقل تھا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۴۵۶).

---ہو فقرہ.

چلا جا، دور ہو جا، دفع ہو، چلتے بنو؛ جلدی جاؤ، دیر نہ کرو، چل دو۔

کہہ بیٹھئے صاف اُوس سے یہ دل جس سے نہ وا ہو
رے واو زبر رو ہو اُڑنچھو ہو ہوا ہو

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۰۹).

راضی میں خدا کی جو رضا ہو
ہوتی ہے سحر چلو ہوا ہو

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۴۱).

آہوں میں دودِ دل جو نکالوں تو وہ کہے
او تفتہ جاں! ہوا ہو یہاں سے دھواں نہ کر

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۱۳).

بولی مجھے چاہو یا نہ چاہو
اب داغ نہ دو چلو ہوا ہو

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۴۷).

ہوا ہو یہاں سے بچا اپنی جان
مری جان سن جان ہے تو جہان

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۲۸).

---ہُوا فقرہ.

ا۔ فوراً چلا گیا، بہت جلد چلا گیا، رفو چکر ہو گیا، غائب ہو گیا، کافور ہو گیا۔ وہ (ہرن) دیکھ کر چھلانگیں بھرنے لگا اور ہوا ہوا، گھوڑا۔۔۔۔ اس کی گرد کو نہ پہنچا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۹۵).

کیسا ہوا ہوا میرے رونے کو دیکھ کر
دامانِ ابر دیدۂ تر سے نکل گیا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۵). باقی ڈرے بھاگے میں بھی ہوا ہوا اس دن سے پھر اس جزیرے میں نہیں گیا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۱۶). **۲۔ باقی نہ رہا، ختم ہو گیا، مٹ گیا۔** نارنگیاں چرانے کا خیال تو ہوا ہوا۔ (۱۹۸۱، دھوپ کنارا، ۱۵۰).

---ہُوا جانا محاورہ.

تیز ہو جانا، تیز رفتار ہو جانا، بے قرار ہونا، زور زور سے دھڑکا ہوا ہو جانا (عموماً دل کے ساتھ مستعمل)۔ دل ہوا ہوا جارہا ہے، کوئی تدبیر نہیں بن آتی۔ (۱۹۷۴، اردو نامہ، قیصری بیگم، ۴۹). میرا دل ہوا ہوا جارہا تھا۔ (۱۹۸۲، مری زندگی فسانہ، ۵۳۸).

---ہَوائی ہونا محاورہ.

بہت تیزی سے چلا جانا، بغیر قیام کیے چلا جانا. (مہذب اللغات).

---ہُوا ہے فقرہ.

غائب ہو گیا ہے۔

دیکھا تو وہ گُل ہوا ہُوا ہے
کچھ اور ہی گُل کِھلا ہوا ہے

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۹).

---ہو جانا محاورہ.

ا۔ (i) تیز رفتار ہونا، ہوا کی طرح تیز ہونا، فوراً روانہ ہو جانا، اسی وقت چل پڑنا۔

برنگ بوئے گل اس باغ کے ہم آشنا ہوتے
کہ ہمراہِ صبا ٹک سیر کرتے پھر ہوا ہوتے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۹۰). کوئی ایسا تیز رفتار اور بااعتبار ہرکارہ لاؤ، کہ اسی وقت ہوا ہو جائے۔ (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲ : ۱۰۸). راکھشوں کا راجہ کیسی آندھی کی طرح آیا اور اروسی کو لے کر بگولے کی طرح ہوا ہو گیا۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۲۵). جوسف۔۔۔۔ کچھ دیر تو اسی طرح خاموش اور گم سم کھڑا رہا، پھر گھوڑے پر بیٹھ ہوا ہو گیا۔ (۱۹۹۱، گناہ کی مزدوری، ۵۲). **(ii) ہوا کی رفتار سے اڑنا۔**

بوے گل ہوں ابھی چاہوں تو ہوا ہو جاؤں
باغ عالم میں درختوں کی روش لنگ نہیں

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۸۶).

پھول اے بلبل نہ پھولوں پر دو روزہ ہے بہار
ایک جھونکے میں ہوا سب رنگ و بو ہو جائے گا

(۱۹۲۴، انشائے بشیر (بشیر احمد دہلوی)، ۲۸۶). **۲۔ کافور ہونا، غائب ہو جانا، بھاگ نکلنا، جلد چلا جانا، چمپت ہو جانا، آناً فاناً چلا جانا۔**

اک دم میں ہوا ہو گئے سب عملی و نظری
تھے یاد جو اسباب و علامات تو پھر کیا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱ : ۵). مگر زیاد کی صورت کے سامنے ہوتے ہی سب ہوا ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا، ۳۴۵). آپ پانی پینے کے بہانہ سے ہوا ہو گیا۔ (۱۹۳۷، قصص الامثال، ۲۲۲). بس پھاٹک سے نکلتے ہی ہوا ہو گئے ہوں گے۔ (۱۹۶۱، ہالہ، ۳۱۰). بچہ اطمینان سے وہیں کھڑا رہا، آ گئی واپس آیا اور جلدی سے اسے دبوچ کر ہوا ہو گیا۔ (۱۹۸۲، انسانی تماشا، ۱۳۳). میں کسی سوراخ میں پانی ڈالتا جاتا اور پھر یکدم کوئی موٹا سا چوہا اس میں سے پھدک کر باہر نکلتا اور ہوا ہو جاتا۔ (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۲۸۱). **۳۔ (i) فنا ہونا، نابود ہونا، معدوم ہو جانا۔** سارا لشکر ہمارا اس کے ایک گرز کی ہوا سے ہوا ہو جائے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۵۹۰).

دہر میں جو آیا فنا ہو گیا
جس نے ہوا کھائی ہوا ہو گیا

(۱۸۷۰، دیوان مہر، ۱۹). **(ii) ختم ہو جانا، زائل ہو جانا، باقی نہ رہنا، رخصت ہو جانا، جاتے رہنا۔** یہی اوس کا لفظ جو اس موقع پر اس قدر فصیح ہے۔۔۔۔ شبنم کے بجائے لایا جائے تو فصاحت بالکل ہوا ہو جائے گی۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۲ : ۱۰). نیتی نے انکار کیا

تو اس کی آنکھیں بدل گئیں ہمدردی وغیرہ سب ہوا ہو گئی ۔ (۱۹۵۰، خالی بوتلیں خالی ڈبے، ۱۷۱). نقل اور املا کی مشق کرانے والا استاد بھی اس صحت سے علمی و ذہنی سطح پر پوری طرح ہم آہنگ ہو اس کے بغیر ساری افادیت ہوا ہو جائے گی ۔ (۱۹۷۴، اردو املا، ۱۸). پرجیس ---- جانتی تھی کہ تھوڑی ہی دیر میں پرویز کا غصہ ہوا ہو جائے گا ۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۴۷). **۴۔ گزر جانا، بیت چکنا**. وہ وقت ہوا ہو چکے ہیں ---- اور نتیجتاً وطن عزیز میں انتشار، بے چینی اور بے مروتی کا دور دورہ ہے ۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جون، ۵۶). **۵۔ بھاپ بن کر اُڑ جانا، بھاپ بن جانا (پانی کا)**۔ کسی کپڑے کو پانی سے بھگا کر دھوپ میں رکھئے تو گرمی سے آفتاب کی، وہ جو پانی اس میں ہے، ہوا ہو جاتا ہے ۔ (۱۸۰۲، رسالہ کائنات، ۳۰).

ضعف سے گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۶). **۶۔ ہوا بن جانا، ہوا میں ڈھل جانا، ہوا کی صورت اختیار کر لینا** ۔

دوش پر بارشیں لے کر گھومیں
میں ہوا اور وہ بادل ہو جائے

(۱۹۷۶، خوشبو، ۲۴۹). **۷۔ نکلنا (خصوصاً جان کے ساتھ مستعمل)**۔

سانس بھی کشتہ ترا ہائے نہ لینے پایا
ہو گئی جان ہوا ایک ہی تلوار کے ساتھ

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رامپور)، ۲۰۸).

اک نگہ بادِ ہوائی بھی تمہاری ہے ستم
جان اس تیر ہوائی سے نہ ہو جائے ہوا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۵). **۸۔ دھار کا نہایت تیز ہو جانا**. (جامع اللغات؛ نور اللغات).

--- ہوجت نی اُوت نا پادے کہاوت.
کسی کے شیخی بگھارنے کے موقع پر مستعمل یعنی جتنی استعداد ہو اتنا ہی آگے بڑھنا چاہیے ۔

تمکیں کر غور ہے یہ مشہور مثل
کہتے ہیں ہوا ہو جتنی اوتنا پادے

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۹۶).

--- ہوں فقرہ.
فوراً چل دوں، ابھی روانہ ہو جاؤں ۔

بولا وہ، یہی تو چاہتا ہوں
گل پاؤں، تو میں ابھی ہوا ہوں

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۷).

--- ہونا محاورہ.
۱۔ تیز رفتار ہونا، ہوا کی طرح تیز دوڑنا، جلد روانہ ہونا، ہوا کی سی حالت ہونا ۔ میاں آزاد نے گھوڑی پھیری اور دم کے دم میں ہوا ہو گئے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۶۱).

شاعر لگے پکارنے فکرِ رسا چلی
گھوڑا ہوا ہوا جو ذرا بھی ہوا چلی

(۱۸۹۷، دیوان مائل، ۳۰۹). جاڑے کے دن بھی کیا ہوا ہوتے ہیں ۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۳۲۰). ہم نے شڑاپ شڑاپ دو تین ہنٹر جڑ دیئے اور گھوڑا ہوا ہو گیا ۔ (۱۹۶۵، معذرتیں، ۱۱۲). اس نے اپنے گھوڑے کو چلنے کا اشارہ کیا اور میں نے اسے راستہ دیا، وہ راستہ ملتے ہی ہوا ہو گیا ۔ (۱۹۸۳، قیدی سانس لیتا ہے، ۸۲). **۲۔ کافور ہونا، رفوچکر ہونا، جاتا رہنا، دفعتاً نظر سے غائب ہونا، بھاگ جانا، چمپت ہونا؛ اک دم نظروں سے چھپ جانا** ۔

نین جھلکار تری بجلی نمن جب بھمکی
دشت تھے منج شوق کا مینہ پڑکہ ہوا سب ہی ہوا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۱).

مثل حباب ہستی کے آئی ہوا جو ہیں
افسوس ہم ہوا ہوئے آپ ہی ہوا کے ساتھ

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۱۵۱). بادل پھر آیا اور ایک پنکھولا ---- محل میں رکھ کر آپ ہوا ہوا ۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۴۱). لشکر کا خون اپنی گردن پر لیا یہ سنا وہ تو ہوا ہوئی ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۵۶). جس گھر میں کل صدہا مہمان بھرے ہوئے تھے دلہن کے وداع ہوتے ہی سب ہوا ہو گئے ۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۱۶۵). ان کی گرم جوشی اور بے تکلفی ہوا ہو چکی تھی ۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۱۵). **۳۔ (i) فنا ہونا، نابود ہونا، راہی ملک بقا ہونا، رحلت کرنا** ۔

نہ بالیدہ ہستی پر اپنی ہے غافل
کہ یہ بلبلا کوئی دم میں ہوا ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۸۳).

شتابی خبر لے برائے خدا
نہیں تو کوئی دم میں ہوگا ہوا

(۱۸۰۶، ایمان، ایمان سخن، ۹۳). **(ii) نکلنا (جان، روح وغیرہ)**۔

کب تلک جی رکے خفا ہووے آہ کریے کہ ٹک ہوا ہووے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۳۳).

جاں ہوا یوں ہوئی اُس خال کا بوسہ لے کر
جیسے اڑ جائے دہن میں کوئی گنگا لے کر

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۰۷).

جلوہ دکھا کے دیکھ لیا بزم ناز میں
وہ مر گیا وہ روح کسی کی ہوا ہوئی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۹۷). **۴۔ زائل ہونا، ختم ہونا، باقی نہ رہنا**.

کارفرما عدل اوس کا گر عناصر میں نہ ہو
خاک و باد و آب و آتش سے ہوا ہو اعتدال

(۱۹۰۰، نظم دل افروز، ۳۸). آدھی رات کا جادو ---- بچے کے دل سے ہوا ہو چکا تھا ۔ (۱۹۸۹، قید، ۲۳). **۵۔ ہوا کا موجود ہونا** ۔

ہر بار ہوا نہ ہوگی در پر
ہر بار مگر اٹھوں کہاں تک

(۱۹۷۶، خوشبو، ۲۵۷). **۶۔ خواہش ہونا، جی چاہنا؛ چینک لگنا، دھن سمانا** ۔

زبس گل سے آتی ہے بو یار کی
ہوا پھر ہوئی اس کو گلزار کی

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۸۶).

یوں پھرے ہے چمن کی فضا میں صبا ، وہ ہزار طرح سے ہو نافہ کشا
مرے دل کو نہ ہو کبھی اس کی ہوا ، مجھے کوے صنم کی ہوا کی قسم

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ا: ۳۷).

د گفتہ سر میں بھری سارے زمانے کی ہوا
دشت وحشت میں ہوئی خاک اوڑانے کی ہوا

(۱۸۶۷، واسوخت امیر احمد (شعلۂ جوالہ، ا: ۱۰۰)).

شہزادے کو لو لگی وطن کی
طائر کو ہوا ہوئی چمن کی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۳۷). ۷۔ **ہوا کی طرح تیز چلنا، بے قرار ہونا؛ (دل کی) رفتار کا تیز ہونا (گھبراہٹ یا پریشانی کی وجہ سے)**۔ مجھے چائے وائے کی ضرورت نہیں۔ میرا دل تو ہوا ہو رہا ہے۔ (۱۹۶۱، ہالہ، ۱۶۳). ۸۔ **روانہ ہونا، کوچ کرنا، جانا۔**

ٹھہر جا ٹک بات کی بات اے صبا
کوئی دم کو ہم بھی ہوتے ہیں ہوا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۸).

رنگ گل و بوئے گل ہوتے ہیں ہوا دونوں
کیا قافلہ جاتا ہے جو تو بھی چلا چاہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۱۸). یہ کہکر شہسوار ہَوا ہوا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۹۰). وہ ترنگ میں آکر بیاہ برات کے بیانات کرنے ہی لگی تھی کہ گاڑی کی آواز سنتے ہی ہَوا ہو گئی ۔ (۱۹۸۸، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں، ۱۳۶). ۹۔ **گزر جانا، بیتنا (وقت زمانہ وغیرہ)** ۔ باتوں باتوں میں دن ہَوا ہوگیا۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۱۶۶). جلد ہی میرے بچپن کا بہترین سال ہوا ہوگیا۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۴). ۱۰۔ **ہوا کا بدل جانا، ایک حالت سے دوسری حالت پہ آجانا۔**

سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۴۴).

ہر ایک کے قدم پہ ظفر جبہ سا ہوئی
کچھ اور گلشن شہِ دیں کی ہوا ہوئی

(۱۸۹۱، تعشق (مہذب اللغات)). ۱۱۔ **دھار کا نہایت تیز اور برّاں ہونا**. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نوراللغات). ۱۲۔ **اڑ جانا، ڈر کر بھاگ جانا، رفوچکر ہوجانا، چلا جانا.**

خورشید رخوں کا سامنا ہے شبنم صفت آبرو ہوا ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۲۹). ۱۳۔ **موافقت ہونا، طرفداری ہونا، بول بالا ہونا۔**

صبا اودھر گل اودھر سرو اودھر
اُسی کی باغ میں اب تو ہَوا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۳۰).

---ہی اَور ہونا محاورہ.

ماحول بالکل بدل جانا، حالات کا بالکل مختلف ہو جانا، رنگ ڈھنگ ہی دوسرا ہونا۔

دیکھا تو شہرِ حسن میں چرچا ہی اور ہے
اوس کی ہوا ہی اور وہ دنیا ہی اور ہے

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۸۸). وہ ہوا ہی اور تھی اور اب اور۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۴۲).

---ہی اَیسی چلی ہے فقرہ.

زمانہ ہی ایسا آیا ہے، ماحول یا معاشرہ ہی ایسا ہے، رسم و رواج یہی ہے۔ اجی قبلہ اب تو ہَوا ہی ایسی چلی ہے کہ جوان تو جوان بڈھوں تک کو بڑ بھس لگا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۹). ہوا ہی ایسی چلی ہے ہر ایک سوچتا ہے تمام شہر جلے ایک میرا گھر نہ جلے. (۱۹۷۹، ریگ رواں (صادق نسیم)، ۳۱).

ہُوا (ضم ہ) کلمۂ ایجاب.

۱۔ **ہونا (رک) کا ماضی نیز قواعدی حیثیت میں حالیہ تمام اور ناتمام کے لیے مستعمل، ہو چکا، ہوگیا۔**

جسے غین کہتے سو وہ عین ہے
ہوا ایک نکتہ سو وہ غین ہے

(۱۶۸۵، معظم بیجاپوری، گنج مخفی (قدیم اردو، ۱: ۲۷۴)). عجب طرح کا غم ہوا، جس کا بیان نہیں کر سکتا، ایکبارگی یتیم ہوگیا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۰).

ہوا تھا حال دل کا کیا پتلا
جھوٹ اچھا نہیں ہے یہ بخدا

(۱۸۵۷، بحر الفت، ۱۹). سب سے پہلے دائی کو معلوم ہوا کہ بیٹا ہے اس نے اتنی عقل مندی کی کہ لوگوں پر بیٹے کا ہونا فوراً ظاہر نہیں ہونے دیا۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۷). جب حالیہ کے ساتھ (ہوا) آتا ہے تو صفت کے معنی دیتا ہے جیسے کھویا ہوا، روتا ہوا وغیرہ۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، مولوی عبدالحق، ۱۰۶). دیباچہ ہوا، تعارف ہوا، پیش لفظ ہوا، خدا معلوم ان کی کتنی فرمائشیں صبح و شام ہوتی رہتی ہیں۔ (۱۹۵۴، اپنی موج میں، ۵).

طرزِ کلام اُن کا ہوا طرزِ خاص و عام
بدلیں گے اب وہ بات کا انداز کس طرح

(۱۹۸۲، فشار، ۵۰). خود میرا تو یہ حال ہوا کہ اسی رات شیر شاہ کی تاریخ پڑھ ڈالی ۔ (۱۹۸۷، جرنیلی سڑک، ۲). ۲۔ **مستعد، تیار، آمادہ۔**

عریانی دیکھکر جو لپٹنے کو میں ہوا
تیوری چڑھائی آپ نے کپڑے اوتار کے

(۱۸۳۱ دیوان ناسخ، ۲: ۱۶۷).

پھر تازہ ہوا جوش جنوں فصل گل آئی
پھر شوق ہوا سلسلہ جنبانِ تمنا

(۱۹۱۶، حسرت موہانی، ک، ۲: ۵۲). ۳۔ **گزرا۔**

جداں تی ہوا مجھ پہ طوفان جان
نہ پایا کہیں آدمی کا نشان

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۰۷). ۴۔ **پیدا ہوا، وجود میں آیا۔**

سوائے میرے کوئی لڑکا بالا
اس کے یہاں نہیں ہوا ۔

(۱۸۰۲، باغ و بہار، ۴۷). خدا کی قدرت منجھلی کے ہاں لڑکا ہوا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۸).

نہ مٹے گا وہ نہ ہوا ہے وہ یہ تو وہ ہی جانے کہ کیا ہے وہ
وہی آپ اپنا علیم ہے ، زہے شان جل جلالہ،

(۱۹۱۳، نذرِ خدا، ۱۳۵). نو مہینے کے بعد پھول سا لڑکا ہوا۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۷۷).

---تو ہوا فقرہ۔

رک : ہوا سو ہوا۔

میں خاک بھی ہوا تو ہوا اس کی خاک در
چھوٹا نہ دست عجز سے دامن غرور کا

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۴۱)۔

---جو ہوا فقرہ۔

جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا، جانے دو، پروانہ کرو۔

ہوا جو ہوا پر نہیں ٹلتی بات
ہے آفت کی پڑیا نگوڑے کی ذات

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵)۔

ہوا جو ہوا اس پر افسوس کیسا
یہ فرصت عبث رائیگاں ہو رہی ہے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۲۲۸)۔

---چاہتا ہے فقرہ۔

عنقریب ہونے والا ہے، کوئی دم کو ہوتا ہے، بس ہوا، ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

محبت میں رسوا ہوا چاہتا ہے
وہ یوسف زلیخا ہوا چاہتا ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۲۰۶)۔ میدان کارزار جس وقت گرم ہوا چاہتا ہے تو اس وقت بھی بادشاہ کی سواری ـــــ میں کوئی فرق نہیں آنے پاتا۔ (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا، ۲۳۲)۔

---چاہ نا محاورہ۔

خواہش کرنا، آرزو کرنا۔

بدمعاشوں سے تو کرواتے ہو عالم کو تباہ
اوس پہ یہ لطف ہے آباد ہوا چاہتے ہو

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۴۹)۔

---چاہے فقرہ۔

ہو کر رہے، ہر حالت میں ہو۔ بے خبری سے ملک ویران ہو جائے گا، خدانخواستہ بدنامی حاصل ہو گی، اس پر بھی باز پرس روز قیامت کی ہوا چاہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۳)۔

ہم میر ترا مرنا کیا چاہتے تھے لیکن
رہتا ہے ہوئے بن کب جو کچھ کہ ہوا چاہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۱۸)۔

---سو تو ہوا فقرہ۔

رک : ہوا سو ہوا۔

بلا آشوب تھا گو جان پر آغاز اُلفت میں
ہوا سو تو ہوا اندیشۂ انجام کریے اب

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۰۷)۔

---سو ہوا فقرہ۔

(گزشتہ پر صبر یا افسوس ظاہر کرنے کے لیے مستعمل) جو کچھ ہو گیا ہو گیا، جانے دو، خیال نہ کرو، بھول جاؤ۔

انگے بائیں ہے ہور پیچھیں کؤا
اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴۲)۔

جفا سے اپنی پشیماں نہ ہو ہوا سو ہوا
تری بلا سے مرے جی پہ جو ہوا سو ہوا

(۱۷۴۸، تاباں، د، ۴)۔

جو گزری مجھ پہ مت اُس سے کہو ہوا سو ہوا
بلاکشان محبت پہ جو ہوا سو ہوا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۱۶)۔

بس اب جانے دو جو ہوا سو ہوا
یہ لترا پن اچھا نہیں ہے بوا

(۱۸۴۹، لذت عشق، ۵۴)۔ خیر جو ہوا سو ہوا، اب آپ اس سے زنہار نہ کہیے گا۔ (۱۸۶۵، خطوط غالب (مہر)، ۳۸۲)۔ اب تدارک کیا ہو سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ خیر ہوا سو ہوا۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۱۷)۔ بہن راج باجی، رحم، استغفار، مجھے معاف کرو، ہوا سو ہوا، پھر ایسا گناہ مجھ سے عمر بھر نہیں ہوگا۔ (۱۹۱۴، راج دلاری، ۸۵)۔

شوق کا امتحاں جو ہوا سو ہوا
جسم و جاں کا زیاں جو ہوا سو ہوا

(۱۹۵۸، دست تہ سنگ (نسخہ ہائے وفا، ۳۳۲))۔

عقل کہتی ہے جو کچھ ہوا سو ہوا
دل یہ کہتا ہے کچھ اور دیوانہ پن

(۱۹۷۸، ابیات، ۱۰۹)۔

---سو ہو گیا فقرہ۔

جو ہونا تھا ہو گیا، جو بننا تھا بن گیا۔

صور پھونکا تو نے جس کی جان میں
جو ہوا سو ہو گیا اک آن میں

(۱۹۱۰، کلیات اسماعیل، ۳۹)۔

---کرنا محاورہ۔

ہونا؛ بننا۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۲)۔

مرے غفور کو دیکھو کریم کیسا ہے
ہوا کروں جو سیہ مست بادہ خوار ہوں میں

(۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، د، ۲: ۸۵)۔ تھوڑی تھوڑی دور کے بعد پاسپورٹ کی دیکھ بھال ہوا کی۔ (۱۹۴۴، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر، ۲۷۴)۔ اس زمانے میں تھرڈ کلاس کمپارٹمنٹ بہت بڑے ہوا کرتے تھے اور مسافر بھی بہت کم۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۸)۔ بزرگوں کی لسانی لیاقت عربی اور فارسی کے علم کی بدولت کیسی عمدہ ہوا کرتی تھی۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۴۳۵)۔

---کرے / کریں فقرہ۔

کچھ پروا نہیں، بلا سے، ہمیں کیا، بے نیازی یا بے پروائی یا بیزاری ظاہر کرنے کے لیے۔

صیاد ہوشیار اگر ہے ہوا کرے
اڑ جاؤں یوں قفس سے پروں کو خبر نہ ہو
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۷۷).

کبھی ایک بوسہ ہمیں دیا کبھی مرتے مرتے بچا لیا
جو مسیح لب ہیں ہوا کریں کہو کس مرض کی دوا ہوئے
(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۸۹). مرزا صبیح اپنی نسل کے بہت ہی شگفتہ خدوخال اور شاداب رنگ کے انسان تھے تو ہوا کریں۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۲۹۱).

کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے
(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۷۶).

کوئی اپنے سوا نہیں موجود
اور ہے تو ہوا کرے کوئی
(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۲۴).

---کیا فقرہ.
کیا ہوا، کہاں گیا، کہاں کھو گیا نیز کوئی بات نہیں۔

چل تو ہی بتا دے تیرے کوچہ میں مرا دل
اے شوخ اگر کام نہ آیا تو ہوا کیا
(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۶۷).

---نَہ ہو فقرہ.
اب تک نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا، نہیں ہوگا۔

حسن و وفا کا ساتھ تو اے دل ہوا نہو
معشوق نام اسی کا ہے جس میں وفا نہو
(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۱۶۸).

---نَہ ہُوا فقرہ.
موجود ہوا یا نہ موجود ہوا؛ زندہ رہا یا مر گیا۔

آج ہی آ جو تجھ کو آنا ہے
کل خدا جانے میں ہوا نہ ہوا
(۱۹۱۰، تاج سخن، ۳).

---ہُوا فقرہ.
ہو گیا سو ہو گیا، آئندہ نہ ہو نیز جانے دو، لعنت بھیجو، ہوا سو ہوا۔

جو کچھ کہا وہ پھر نہ کبھی آئے تا دہن
جو کچھ ہوا ہوا ، یہ رہے پاس اب نہ ہو
(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۱۹۰).

پچھتا رہے ہیں خون مرا کر کے کیوں حضور
اب اس پہ خاک ڈالئے جو کچھ ہوا ہوا
(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۵۴).

---ہُوا نَہ ہُوا فقرہ.
رک : ہوا نہ ہوا؛ زندہ رہ گیا یا مر گیا، کیا فرق پڑتا ہے۔

تو نہ ہو یہ تو ہو نہیں سکتا
میرا کیا تھا ہوا ہوا نہ ہوا
(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۲۸۳).

---ہُوا یا کچھ نہیں فقرہ.
جو ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہوا۔ بڑی امنگ سے خبر دی کہ سب ہو گیا ہے لیکن وہ سمجھ رہی تھی کہ ہمت دلاتا ہے ہوا ہوا یا کچھ نہیں ، شاید کوئی الجھن پڑ گئی ہے۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۵۶۱).

---ہونا محاورہ.
ہو جانا، ہو چکا ہونا۔

لیکن اس کو اثر خدا جانے
نہ ہوا ہوگا یا ہوا ہوگا
(۱۷۸۴، درد، د، ۲۵). خون کہاں ہوا ـــ خون ہوا ہوگا تھانے پر۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۷۰). خدا جانے اماں کا کیا حال ہوا ہوگا۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۱۴۶). متقی وہ ہوتا ہے کہ کسی بھی آلودگی سے آلودہ نہ ہوا ہو اور تائب وہ ہوتا ہے کہ آلودہ ہوا ہو اور پھر توبہ کرے۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۴۸۲).

---ہی چاہتا ہے فقرہ.
رک : ہوا چاہتا ہے۔ تڑکا ہوا ہی چاہتا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۹۸).

---ہی چاہیے فقرہ.
ہونا ہی چاہیے، ہونا بھی چاہیے۔ لڑکے کا اتنا پیار نہ ہوتا ہوگا جتنا اُن کو ان لڑکیوں کا ہے اور ہوا ہی چاہیے۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۳۲).

---یُوں کہ فقرہ.
ایسا ہوا کہ (کسی بات یا واقعے کے بیان سے پہلے مستعمل)۔ ہوا یوں تھا کہ تم شمسہ اور دوسری لڑکیوں کے مجبور کرنے پر ان کے ساتھ پکنک پر چلی گئی تھیں۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۷۳). ہوا یوں کہ ہمارے اسکول میں اسلام آباد سے ایک بہت حسین لڑکی آئی ـــ سب لڑکیاں اس سے دوستی کرنے کے لیے مری جا رہی تھیں۔ (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۲۴).

---یہ کہ فقرہ.
رک : ہوا یوں کہ۔ ہوا یہ کہ اُس نے محلے کی ایک بیاہتا ہمسائن سے یارانہ گانٹھ لیا ہے۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۴۳).

ہَوّا (فتحہ ہ، شد و) امذ.
۱۔ بچوں کو ڈرانے کی فرضی صورت، بجا، لولو، جن، بھوت، پریت نیز قصے کہانیوں کا آدم خور دیو، چھلاوا۔

ایک دن ایک کوّا آ بیٹھا
بے گماں جیسے ہَوّا آ بیٹھا
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۱۰).

پسند آیا پھر اوس احمق کو کوّا
کہ مل جاتا ہے ہر ہون کو ہَوّا
(۱۸۶۶، تیغ فقیر بر گردن شریر، ۱۰۰). عیسائی اخباروں نے ـــ روغن قاز مل کر اس طرح ڈرا رکھا ہے کہ جس طرح بچوں کو ہَوّے سے ڈرایا کرتے ہیں۔ (۱۸۹۳، بست

سالہ عہد حکومت، ۳۰۱). اگر بچے نے ضد کی تو کہہ دیا کہ جیجی کو ہَوّے نے کاٹ کھایا ہے اور اس پر بھی نہ مانا تو چھاتی کو منہ سے لگا دیا۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سعید احمد، ۳۵).

میں کوئی ہَوّا نہیں جو آپ کو کھا جاؤں گا
آپ گھبراتے ہیں ناحق میرے پاس آتے ہوئے

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۳۰۵). میں دل میں سوچنے لگی یہ تو مجھے ہمارے مولوی صاحب سے ہَوّا کی طرح ڈرا رہی ہیں۔ (۱۹۹۵، ہم سفر، ۱۰۶). ۲۔ (i) (کنایۃ) **کوئی ڈراونی ہیئت، صورت یا چیز، خوف کی کوئی چیز یا علامت۔**

کیوں نہ لڑکے سب کہیں ہَوّا تمہیں اے شیخ جیو
ہے جھونخے کی سی صورت یہ ڈراونی آپ کی

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۴۶). بیماری سے پہلے اس کی بدمزاجی اس درجے کی تھی کہ گھر والے اس کو ہَوّا سمجھتے تھے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۵۱). مسلمان کہیں یا نہ کہیں، مانیں یا نہ مانیں مگر میں اس بات کے کہنے پر مجبور ہوں کہ ۔۔۔۔ آپ بنے ہَوّا اور لوگوں کو چاہتے ہیں کہ گرویدۂ اسلام ہوں۔ (۱۸۹۲، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد، ۱ : ۳۱۳). اپنے تئیں نہ تو ایسا ہَوّا بنانا، کہ ڈر کے مارے کوئی پاس نہ پھٹکے، نہ اتنا کسی سے گھلو مٹھو ہونا، کہ اپنا وقر جائے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۲۹). مدرسے سے ہَوّے کا کام لیا جاتا ہے، خبردار ایسا کروگے تو مدرسے بھیج دیے جاؤگے۔ (۱۹۳۶، تعلیمی خطبات، ۱۳۲). چاہے ہم گھر پر ہَوّا، شہر میں ڈائن بنے رہیں، ۔۔۔۔ اخلاق کا تعین صرف شعوری محرکات کی بنا پر ہی ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳، تجزیہ نفس، ۳۱). (ii) **نامعقول شے یا صورت حال، ناپسندیدہ شے جس سے چڑ یا وحشت ہو جائے۔** آخر امتحان ایسا کیا ہَوّا ہے، دو ہی صورتیں ہیں فیل یا پاس۔ (۱۹۴۴، نواب صاحب کی ڈائری، ۱۷۰). ایک ترک سلطان بایزید بھی اسی لقب سے ملقب اور یورپ میں اپنی زبردست فتوحات اور یلغاروں کی بدولت بہت مشہور بلکہ ہَوّا ہو گیا تھا۔ (۱۹۶۶، اردو نامہ، کراچی، جون، شمارہ ۲۴ : ۳۵). ۳۔ **(کنایۃ) ہیبت، ہول، واہمہ، خوف، ڈر۔** ان دنوں چین کمزور تھا، اسی لیے مشرقی علاقے مامون تھے، فقط روس کا ہَوّا موجود تھا۔ (۱۹۴۹، مقالات تاثیر، ۵۸۶).

---بٹھانا محاورہ.

خوف طاری کرنا، ڈر بٹھانا۔ انہوں نے اپنے عوام کے ذہن پر پاکستان کا ہَوّا بٹھایا ہوا ہے۔ (۱۹۷۱، پاکستان کا المیہ، ۳).

---بنا دینا/بنانا محاورہ.

۱۔ **مہیب یا خطرناک چیز بنا دینا، خطرناک آدمی بنا دینا، دیو کا روپ دینا یا دھار لینا۔** اپنے تئیں نہ تو ایسا ہوا بنانا کہ ڈر کے مارے کوئی پاس نہ پھٹکے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۲۹). بہادری اور شجاعت کے بہروپ نے خاں صاحب کو ہَوّا بنا دیا۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲، ۲۰ : ۴). ۲۔ **مسئلہ بنانا۔** بڑھاپے میں ۔۔۔۔ قویٰ میں انحطاط شروع ہو جاتے ہیں، لیکن ہمارا منشا اس سے یہ نہیں ہے کہ ہم بڑھاپے کو ہَوّا بنا دیں۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۸۷). چھوٹی چھوٹی باتوں کا ہَوّا بنا لیتے، فرماتے میاں اگر قسمت اچھی ہوتی تو کل تاش کی بازی ہی کیوں ہارتے۔ (۱۹۴۸، پرواز، ۳۸). یہ سب سرگرمیاں عالم اسلامی کے اتحاد کے لیے تھیں جسے پین اسلامزم کا نام دے کر انگریزی استعمار نے ایک ہَوّا بنا دیا۔ (۱۹۷۳، اشخاص و افکار، ۱۲۵).

---بنا رکھنا محاورہ.

مسئلہ بنا دینا۔ تمہارے مزاج نے اور بھی اسی نخرے پٹی کو ہَوّا بنا رکھا ہے۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۴۵). جنہوں نے اردو میں اصطلاحات کے استعمال کو ہَوّا بنا رکھا ہے۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات (حرفے چند، جمیل الدین عالی)، ۱). عشق کی طرح جنس کے متعلق بھی وہ عوام کی غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتی تھیں جنہوں نے اسے ہَوّا بنا رکھا تھا۔ (۱۹۸۶، اردو مختصر افسانہ (فنی و تکنیکی مطالعہ)، ۱۱۸).

---بن جانا محاورہ.

خوف کی چیز بن جانا، بھوت پریت کا روپ دھار لینا۔ نئے فیشن کی بیگمات ۔۔۔۔ بھی ایک بدنما نیلگوں برقع اوڑھ کر بیچاریاں ہَوّا بن جاتی ہیں۔ (۱۸۹۲، سفر نامہ روم و مصر و شام، ۱۵۹). شوہروں کو تجربہ ہوا ہے کہ ان کی مطیع و فرماں بردار بیویاں بدل کر ہَوّا بن گئی ہیں۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۱۸۳). اب بے لگام ترکمان خراسان کے شمال میں اپنے چھاپوں کی وجہ سے ایرانی آبادی کے لیے ایک ہَوّا بن گئے تھے۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۶۵۲).

---بننا محاورہ.

خوفناک روپ دھارنا، جن بھوت کا بھیس بنانا۔ کسی نے بچپن میں مجھے ہَوّا بن کے ڈرانے کی کوشش کی تو میں نے اس ہوے کی پنڈلی کی بوٹی اتار لی تھی۔ (۱۹۵۸، پطرس بخاری، تخلیقات پطرس، ۲۵).

---بیٹھا ہونا/بیٹھنا ف مر محاورہ.

۱۔ **جن بھوت ہونا، کوئی ڈراونی چیز موجود ہونا۔** بچے اندھیرے میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں، اور اگر ان سے یہ کہہ دو کہ اس اندھیرے میں ہَوّا بیٹھا ہے ۔۔۔۔ تو اور زیادہ اس میں جانے سے خوف کرنے لگیں گے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۷۸). بھئی عجب قماش کے آدمی ہو، یہاں کوئی ہَوّا بیٹھا ہے جو تم کو کھا جائے گا۔ (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالا، ۴۸). ۲۔ **خوف طاری ہونا۔** آج کل ذہنوں میں کانگو وائرس کا جیسا ہَوّا بیٹھا ہوا ہے کسی زمانے میں زرد بخار کا بھی یہی عالم تھا۔ (۱۹۹۲، اے دوست، ۱۹۲).

---پیدا کرنا محاورہ.

ڈر بٹھانا، ڈرانا نیز مسئلہ کھڑا کرنا۔ اقبال کہتے ہیں کہ ”پین اسلامزم“ کا ہوا پیدا کرنے والوں کا منشا صرف یہ تھا کہ اس کی آڑ میں یورپ کی چیرہ دستیاں، جو اسلامی ممالک میں کی جا رہی تھیں وہ جائز قرار دی جائیں۔ (۱۹۸۶، اقبال اور جدید دنیائے اسلام، ۲۰۴).

---تراشنا محاورہ.

ڈراونی صورت بنانا، ہَوّا کا بھیس دھارنا۔ بچوں کو ڈرانے کے لیے عورت کا ہَوّا تراشا گیا۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائپوری کے افسانے، ۵۹).

---دکھانا محاورہ.

ڈراونی صورت دکھانا نیز خوف دلانا۔ اب انہوں نے چپ چپاتے امریکہ سے ساز باز کر لیا تھا، اور چین کا ہَوّا دکھا کر ہتھیار بھی لینے شروع کر دیے تھے۔ (۱۹۶۶، ساقی، کراچی، ستمبر، ۱۴۰).

---سر پر ہونا محاورہ.

خوف مسلط ہونا، ہیبت طاری ہونا۔ اہل زبان کا ہَوّا سر پر تھا اس لیے فوراً تسلیم کی سند کو تسلیم کر لیا کہ ایجاد مونث بھی ہے۔ (۱۹۷۷، اثبات و نفی، ۵۰).

--- سمجھنا ف مر محاورہ.

جن بھوت خیال کرنا، خوفناک چیز جاننا؛ مسئلہ جاننا۔ بیماری سے پہلے اسکی بدمزاجی اس درجے کی تھی کہ گھر والے اس کو ہَوّا سمجھتے تھے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۵۱). تو نے دیو تہمتن کو ہَوّا سمجھ لیا ہے اور اپنے دیوؤں کو موم کا بنا رکھا ہے۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۵، ۱ : ۳۳۶). خواہ مخواہ معلّی کو ہَوّا سمجھتے رہے ہیں۔ (۱۹۶۸، معذرتیں،

۱۴۱). بعض لوگ اسلوبیات کو ایک ''ہوا'' سمجھنے لگے ہیں۔ (۱۹۸۸، ادبی تنقید اور اسلوبیات، ۱۱).

--- کھڑا کر دینا/ کرنا محاورہ.

۱۔ معاملہ چھیڑنا، مسئلہ پیدا کر دینا، مسئلہ اٹھانا۔ اس گروہ میں مردہ یکسانیت کا ''ہوا کھڑا کرنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۳۸۷). مسز اندرا گاندھی نے پاکستان اور چین کے درمیان نام نہاد ایٹمی گٹھ جوڑ کا ---- ''ہوا کھڑا کیا ہے۔ (۱۹۶۶، روزنامہ جنگ، کراچی، ۳۰، ۲۱۱ : ۴). ان اخباروں نے یہ ''ہوا کھڑا کر دیا تھا کہ ---- انگریز حکومت کا جلد از جلد خاتمہ کر دیا جائے۔ (۱۹۷۵، قائد اعظم جناح ایک قوم کی سرگزشت (ترجمہ)، ۸۹). **۲۔ خوف دلانا، ڈرانا۔** بھارت ---- پاکستان کا ''ہوا کھڑا کرکے اپنی پروپیگنڈہ مشینری کو تیز کر دیتا ہے۔ (۱۹۷۱، پاکستان کا المیہ، ۳). بہانہ سازی کی کیا ضرورت ہے؟ پڑوسی ملکوں کا ''ہوا کیوں کھڑا کیا جائے۔ (۱۹۸۸، فاران، کراچی، جولائی، ۲۷).

--- لگا ہونا محاورہ.

خوف لگا ہونا، خوف طاری ہونا، ڈر ہونا۔ مکان کے ساتھ جو آسیب کا ''ہوا لگا ہے اسے ختم کر رہا ہوں۔ (۱۹۸۹، امریکا نو، ۷۵).

--- ہے جو کھا جائے گا فقرہ.

ہوا نہیں ہے، ڈرنے کی کوئی بات نہیں، کوئی خوفناک چیز نہیں ہے۔ جہانگیر! کیوں؟ آخر ڈر ہی کیا ہے کچھ ''ہوا ہے جو کھا جائے گا۔ (۱۸۹۳، جہانگیر، ۱۹).

---ہَواجِس (فت ہ، کس ج) امذ؛ ج.

اندیشے، وسوسے (خصوصاً) وہ خیالات جو شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ جو شخص قدم اپنا حرم تسلیم میں رکھے اور زمام اختیار قبضۂ اقتدار پروردگار میں دے، دغدغہ ہواجس شیطانی اور وسوسہ علائق نفسانی سے ایمن رہے گا۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱: ۲۴۰). ہواجس: - خطرات نفسانیہ ہیں۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰)۔). ع: ہاجسہ (وسواس، شیطانی خطرہ) کی جمع.

--- نَفسانی کس صف (--- فت ن، سک ف) امذ؛ ج.

شیطانی وسوسے؛ نفسانی خواہشات۔ عورتوں ---- کا ذرا اعتبار نہیں ---- ہواجس نفسانی و وساوس شیطانی سے ان کا بچنا محال ہے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱: ۸).

دل ہے ہدف ہواجسِ نفسانی آماج گہ وساوسِ شیطانی

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۲۳۴). [ہواجس + نفسانی (رک)].

ہَواجِم (فت ہ، کس ج) امذ؛ ج۔

۱۔ اچانک حملے نیز صدمے۔ (اسٹین گاس). **۲۔ (تصوف) جو کچھ کہ وارد ہو قلب عبد پر متواتر بلا کسی عمل کے۔** (ماخوذ: مصباح التعرف، ۲۷۷؛ اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). ہجمۃ (اچانک حملہ) کی جمع.

ہَوادَہ (فت ہ، د) امذ.

اکھاڑہ، میدان۔ اگر پروردگار قبائل خاندان نہ بناتا تو آج دنیا جنگ و جدل کا ہوادہ بنی رہتی ہے۔ (۱۹۹۰، تاریخ بھٹی، ۹).

ہَوال (فت ہ) امذ.

رک: احوال. (پلیٹس). احوال (رک) کا بگاڑ.

ہَوام (فت ہ) امث؛ ج.

(عربی میں م مشدد ہوتا ہے)۔ زمین پر رینگنے والے جانور (عموماً) سرد خون والے فقاریے؛ کیڑے مکوڑے، حشرات الارض، سانپ، بچھو، چھپکلی، مگرمچھ، کچھوا، ہامہ وغیرہ۔ چھ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک طرف بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے ---- پانچواں ہوام یعنی کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۵۱). ہر گاہ یوسفؑ چاہ میں ڈالے گئے تو حشرات الارض و ہوام نے عزت و حرمت کی۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱: ۴۴۵).

بلند طبع سے موذی نہو سکے روکش

چھپے سہیل کے پرتو سے زیر خاک ہوام

(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۲۷۶). ہوام کے دور کرنے کے واسطے لقلق کا پالنا زیادہ مفید ہے اس واسطے کہ جس جگہ لقلق ہوتا ہے وہاں سے ہوام بھاگتے ہیں۔ (۱۹۰۶، حیوٰۃ الحیوان (ترجمہ)، ۲: ۳۷۹). کنز الاختصاص میں لکھا ہے کہ اگر ہوام کاٹ کھائیں تو ان کے زہر کو نفع دیتی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲: ۸). بہت سے فقریے مثلاً ہوام اور جل تھلیے ---- سرد خون والے ہیں اس لیے وہ تپش کے زیادہ فرق کو برداشت نہیں کر سکتے۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۱۷). مسلز کی غذائی اہمیت زیادہ ہے، ان کو مچھلیاں، ہوام، پرندے، پستانیے اور انسان اپنی غذا بناتا ہے۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۳۴۷). ع: ہامۃ (ہ م م) کی جمع.

---ُ ال اَرض (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ا، سک ر) امث.

زمین پر رینگنے والے فقاریے، حشرات الارض، کیڑے مکوڑے۔ ہماری زبان پر ---- دور ہوام الارض (زمین پر رینگنے والے وہ جاندار جو ریڑھ کی ہڈی رکھتے ہیں) ---- کی اصطلاحیں چڑھ گئیں ہیں۔ (۱۹۱۰، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ)، ۲۶۵). ہوام + رک: ال (۱) + ارض (رک).

--- ضَرَر رَساں کس صف (--- فت ض، ر، ر) امذ؛ ج.

گزند پہنچانے یا کاٹنے یا ڈسنے والے کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو وغیرہ. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). ہوام + ضرر رساں (رک).

ہَوامی (فت ہ) امذ.

رک: ہوام؛ کیڑے، مکوڑے، رینگنے والے جانور۔ اس ایرا میں ہوامیوں کی کثرت تھی جو نہ صرف زمین بلکہ سمندروں اور فضا میں بھی نمایاں تھے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۶۴). ہوام (رک) + ی (زائد).

--- زَمانَہ (--- فت ز، ن) امذ.

(ارضیات) کرۂ ارض کی تاریخ میں وہ وقت جب یہاں حشرات الارض وغیرہ کثرت میں دوسرے جانوروں پر حاوی صورت میں پائے جاتے تھے، عام لفظوں میں اسے میسوزوئک عہد کہتے ہیں (انگ : reptiles of Age)۔ (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). ہوامی + زمانہ (رک).

ہَوامِیَہ (فت ہ، کس م، فت ی) امذ.

رک: ہوام؛ رینگنے والے جانوروں کی جماعت، کیڑے مکوڑے (انگ : Reptiles)۔ جیوراسک پیریڈ ---- میں ---- صنوبر اور سائیکیڈ کی کثرت تھی جبکہ ہوامیے (Reptiles) بکثرت ملنے لگے۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۶۴). ہوام (رک) + یہ، زائد.

ہَوان (۱) (فت ہ) امذ.

کھرل، ہاون دستہ، کونڈی. (پلیٹس؛ جامع اللغات). ہاون (رک) کا بگاڑ.

ہَوان (۲) (فت ہ) امذ.

ا۔ حقارت ، نفرت ؛ حلم ؛ مسکینی ؛تکلیف ؛ مصیبت (پلیٹس ؛ جامع اللغات) ۔ **۲۔ خواری ، بے عزتی ، ذلت ؛ بے غیرتی.** (فرہنگ آنند راج ؛فرہنگ عامرہ) . ع.

ہُوّاں (ضمہ ہ شد و نیز بلا شد) م ف.

(عو) وہاں ، اُدھر ، اس جگہ ۔ یہ لڑکا ہواں سے آیا ہے وہ ہیاں سے آیا ہے ۔۔۔۔۔ بڑے بڑے اشتہاروں میں نام چھپتے ہیں ۔. (۱۹۵۹، محمد علی ردولوی (کشکول) ، گناہ کا خوف ، ۵۴۵) . ہواں اب بھی چالیس ڈیرے ہیں ، گاتی بجاتی گاؤں گاؤں گھومتی ہیں ۔. (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن ، ۵۳۱) . ہواں / ہّواں (مزاحاً) وہاں ، اُدھر ، اس طرف ۔. (۲۰۰۶، اولین اردو سلینگ لغت ، ۲۲۱) . وہاں (رک) کا بگاڑ.

---تے م ف.

وہاں سے. (پلیٹس) .

---ہِیں (---ی مع) م ف.

وہاں ہی ، وہیں اسی جگہ پر. (پلیٹس) .

ہَوانا (فت ہ) م ف.

چیخنا ، چلانا نیز چنگھاڑنا ۔. گیدڑوں کے ہوانے کی آواز سنائی دینے لگی معلوم ہوتا ہے ان کا غول قریب ہی ہے ۔. (۱۹۳۶، پریم چند ، خواب و خیال ، ۳۷) . پ : + نا ، لاحقۂ مصدر.

ہُواں ہُواں (و مع ، و مع) امذ.

رک : ہوآں ہوآں ۔. کبیر علی دروازے سے لگے کھڑے تھے کہ بچے کے ہواں ہواں رونے کی آواز آئی ۔. (۱۹۲۱، فغان اشرف ، ۱۴۲) . حکایت الصوت.

ہُوآں ہُوآں (و مع ، مدا ، و مع ، مدا) امذ.

نوزائیدہ بچے کے رونے کی آواز. (ماخوذ : اپ و ، ۷ : ۱۷) . حکایت الصوت.

---ہَواء (فت ہ) امث.

ا۔ رک : ہوا جو معروف املا ہے ؛ فضا ، زمین اور آسمان کے درمیان کا خلا ، جوف فلک ؛ آواز ، آہنگ ؛ سر ؛ گانا ، گیت ؛ ہر وہ چیز جو خالی ہو. (اسٹین گاس ؛ المنجد) . **۲۔ خواہش ، تمنا نیز محبت (کسی بڑی یا عظیم چیز کی) ۔.** اگر اوس جناب پاک میں اس کی ہواء نہو یعنی کسی چیز کی محبت نہ ہو تو اللہ کی عبادت نہ کرے اور نہ اس کو اور چیزوں پر اختیار کرے ۔. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۷) . ع.

---نَفْسانی کس صف (---فت ن ، سک ف) امث.

رک : ہوائے نفسانی ؛ نفسانی خواہشات ۔. امر مشروع کے موافق نہ ہو جیسے غیر کے مملوکہ سے ہواء نفسانی کو متعلق کرنا ہے ۔. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۷) . ہوائِ + نفسانی (رک) .

---ہَواؤ (فت ہ ، سک نیز مج) امذ.

رک : ہوا ؛ باد ۔.

شکر اللہ کا بدلی یہ مصیبت کی ہواؤ
کیا بتاؤں جو کیا چرخ نے پیارے برتاؤ

(۱۹۰۰، نیرنگ قاف (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۱۷۶)) . ہوا (رک) + ؤ (زائد) .

---دکھاؤ فقرہ.

کافور ہو جاؤ ، چھچھو ہو جاؤ. (دریائے لطافت (ترجمہ) ، عبدالرؤف عروج ، ۱۰۶) .

ہواؤ (کس ہ ، مج) امذ.

ا۔ رک : ہباؤ ؛ ہمت ، حوصلہ ، جرأت ، دلیری ۔. یہ ہواؤ نہ پڑا کہ کچھ کہوں ۔. (۱۸۰۲، باغ و بہار ، ۲۰۹) .

مل کے دو شیروں نے ڈالا ہے جو لشکر پہ دباؤ
نکلے میداں میں نہیں یہ کسی دشمن کا ہواؤ

(۱۹۳۰، عروج ، عروج سخن ، ۱۰۷) . مجھ میں وقت پڑنے پر کسی سے قرض مانگنے کا بھی ہواؤ نہ تھا ۔. (۱۹۹۳، افکار ، کراچی ، جون ، ۱۵) . **۲۔ مردانگی ، بہادری ، سورماپن ، دلیری ، دلاوری.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . **۳۔ حجاب ، پردہ ، شرم ۔.** جیسا ماں نانی کو دیکھتی ہے اس کا ہواؤ بھی غیر مردوں کے سامنے کُھلا ہوا ہے ۔. (۱۹۲۹، خمار عیش ، ۹) . [ہیاو (رک) کا ایک املا] .

---بَندھنا محاورہ.

حوصلہ ہونا ، جرأت ہونا ۔. مگر تب سے پھر اس طرح کی کوئی بات کرنے کا ہواؤ نہ بندھا ۔. (۱۹۵۱، کشکول ، محمد علی شاہ فقیر (محمد علی ردولوی) ، ۲۴۸) .

---پَڑنا محاورہ.

ہمت ہونا ، حوصلہ ہونا ، جرأت ہونا ۔. دریا کی راہ ہواؤ نہ پڑا ، خشکی کی طرف سے قصد کیا ۔. (۱۸۰۲، باغ و بہار ، ۱۲۳) .

دم بہ دم بڑھتا تھا گو دل کا لگاؤ
بات کرنے کا نہ پڑتا تھا ہواؤ

(۱۸۲۸، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۹) .

حال اُن سے کہوں میں سب اپنا
میرا ہرگز ہواؤ پڑتا نہیں

(۱۸۷۱، عبیر ہندی ، ۵۲) . ایک کا تو ہواؤ نہ پڑا کہ روکتا صاف قتل کرکے نکلے ہوئے چلے گئے ۔. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۷) . ان سے کُھل کر بات چیت کرنے کو میرا تو ہرگز ہواؤ نہ پڑتا اگر وہ خود پہل نہ کرتیں ۔. (۱۹۴۷، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۳۳) .

---توڑنا محاورہ.

حجاب ہٹانا ، شرم مٹانا ، حجاب دور کرنا. (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) .

---ٹُوٹنا محاورہ.

حجاب ہٹ جانا ، پردہ ختم ہونا ، شرم مٹنا ۔. شعر پڑھنے میں ہواؤ ٹوٹا ہوا تھا خاندانی شاعر تھے ۔. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا ، ۱۰۸) . ہواؤ ٹوٹنے دیجئے ، دیکھئے جلدی نہ کیجیے گا ۔. (۱۹۲۴، اختری بیگم ، ۲۵۵) .

---کَرنا محاورہ.

پردہ کرنا ، حجاب کرنا ، شرمانا ۔.

کسی نے چاہت کا بوجھ اٹھایا
پہاڑ بھی تھا تو ڈگمگایا
یہ آرزو جی میں کیا سمایا
کرو نہ اتنا ہواؤ بس بس

(۱۹۳۸، سریلی بانسری ، ۵۸) .

---کُھلنا ف مر محاورہ.

تذبذب دور ہونا ؛ پردہ ختم ہونا ، حجاب مٹنا ؛ بے تکلفی ہونا ۔. جس دن سے پیاری بیگم سے ہواؤ کُھل گیا اور بات چیت ہونے لگی ۔. (۱۹۰۸، اقبال دلہن ، ۱۷۲) . وہ مجلس ساز آدمی نہ

تھے ، مگر پرانے اِنے گنے دوستوں کو جن سے ان کا ہواؤ کھلا ہوا تھا ہمیشہ ساتھ رکھتے ۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، اگست، ۱۷).

ہواؤں (فت ہ، وج) امث ج.

ہوا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)۔ یہ تھی ان ہواؤں کی بات جس کا اشارہ آپ کے خط میں تھا۔ (۱۹۶۴، دامان باغباں، ۳۱۶).

یہ بات کوئی کیسے ہواؤں کو بتائے
میں نے تو چراغوں کو جلایا بھی نہیں ہے

(۲۰۰۸، موسم موسم ملتے تھے، ۱۰۷).

---پر اُڑنا محاورہ.

اترانا، نخرے دکھانا، غرور کرنا۔ تم کو معلوم نہیں، میں نے کہا تھا کہ کبھی بتادوں گی، یہ بڑی ہواؤں پر اڑ رہی ہے۔ (۱۹۶۹، افسانہ کر دیا، ۲۷).

---سے بات کرنا محاورہ.

ناموافق حالات کا سامنا کرنا نیز حالات کا جائزہ لینا.

آپ روشن کریں دعا کے چراغ
میں ہواؤں سے بات کرتا ہوں

(۲۰۰۵، اگر موسم بدل جائے، ۱۳۸).

---کا رُخ دیکھنا محاورہ.

حالات پر نظر رکھنا، حالات کا جائزہ لینا۔ زمانہ قیامت کی چال چل جائے گا، ہواؤں کا رخ دیکھئے، جو بادل اٹھ رہے ہیں ان پر نظر رکھیے۔ (۱۹۸۰، ادب کلچر اور مسائل، ۳۷۴).

---کا ہاتھ تھامنا محاورہ.

رفتار تیز کرنا، برق رفتار ہو جانا۔ سترہ سو ڈاک چوکیوں پر، برق رفتار سوار رکتے ٹھہرتے ہواؤں کا ہاتھ تھامے منزلیں مارتے ۔۔۔۔ آخری چوکی تک پہنچادیں گے۔ (۲۰۰۷، ماہنامہ سنگت (اسد محمد خان)، کوئٹہ، دسمبر، ۱۰).

---کے تھپیڑے امذ ج.

زمانے کی سختیاں، نامساعد حالات، ناسازگاریاں۔ جب انسان اپنے ماضی سے کٹ جاتا ہے تو ۔۔۔۔ وہ ہواؤں کے تھپیڑے سہہ سہہ کر بالاخر مٹی کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۵۱).

---کے جھکّڑ چلنا محاورہ.

ہواؤں کا تیز تیز چلنا، آندھی آنا۔ اس کے دل میں بے اختیار خواہش پیدا ہوئی کہ تیز ہواؤں کے جھکڑ چلیں اور اس کی پلکیں دھول سے اَٹ جائیں۔ (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۲۳).

---کے دوش پر اُڑنا محاورہ.

فضا میں اُڑنا، فضا میں بلند ہونا۔ جسم کا بوجھ اب زمین پر کہیں گر گیا تھا اور میں ہواؤں کے دوش پر ہلکا پھلکا ہو کر ایک آزاد پرندے کی طرح اڑ رہا تھا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۱۹).

---میں اُڑنا محاورہ.

فضا میں بلند ہونا؛ فخر کرنا، اِترانا؛ مغرور ہونا نیز نہایت خوش ہونا۔ مجھے فتح یابی کا احساس ہونے لگتا ہے اور میں اپنے تئیں ہواؤں میں اُڑنے لگتا ہوں۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۸). راجو ۔۔۔۔ ہواؤں میں اُڑنے لگا، آج اس کو نئی زندگی ملی ۔ (۲۰۰۰، افکار، کراچی، اپریل، ۴۸).

---میں بَھٹکنا محاورہ.

دربدر پھرنا، بالکل تنہا ہو جانا، آوارہ گرد ہو جانا۔ جب انسان اپنے ماضی سے کٹ جاتا ہے تو عرصہ دراز تک کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہواؤں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۵۱).

---میں بھرا ہونا محاورہ.

خواہشات میں مبتلا ہونا (عموماً) نفسانی خواہشات میں مبتلا ہونا۔ وہ صحبت بد میں مبتلا ہو کر عجیب ہواؤں میں بھرے ہوئے تو تھے ہی ماں کی مال و متاع پر جو دسترس ہوا تو پھر کیا ٹھکانہ تھا۔ (۱۸۸۶، بیتی کہانی، ۱۰۴).

ہُوآؤں ہُوآؤں (و مع، مد، مج، و مع، مد، وج) امث.

رک: ہوآں ہوآں۔ سڑک کے کنارے ۔۔۔۔ ایک بنڈل پڑا ہوا دیکھا ہاتھ لگایا تو صرف پانچ چھ دن کا پیدا ہوا بچہ ہوآؤں ہوآؤں کرتا ہوا ملا۔ (۱۹۳۰، مس عنبریں، ۴). [حکایت الصوت].

ہَوائی (۔فت ہ) (الف) صف؛ امذ۔

ا۔ (i) **ہوا سے منسوب یا متعلق، ہوا سے نسبت رکھنے والا، ہوا کا، ہوا جیسا، ہوا والا۔** ہر نطق جو زبان کی حرکت کے ساتھ ہے گویا ایک ہوائی وجود پاتا ہے۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱ : ۱۵۱). ایک عنصر ہوا ہے وہ بسیط ہے یا مرکب، اگر مرکب ہے تو اس کے اجزاء ہوائی ہی ہیں یا کسی اور عنصر کے۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ (انتخاب)، ۶۰). (ii) **(مجازاً) ناپائدار، عارضی، بے ثبات۔**

گنبد آسماں ہوائی ہے یہ عمارت حباب کی سی ہے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۲۳۲). (iii) **(موسمیات) ہوا کے اثر یا عمل پر مشتمل؛ جیسے: ہوائی آوازیں یا گرد و غبار کا ہوائی تہ نشین مادہ.** (انگ: Aeolian/Eolian)۔ (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). (iv) **(برقیات) ہوا یا فضا میں مار کرنے والے فوجی عملوں سے متعلق یا ان میں سے کسی ایک پر مشتمل (انگ: Aerial)۔** (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). ۲۔ (i) **جو ہوا میں موجود ہو یا حرکت کرتا ہو۔** ایسے مخلوق کا وجود واقع میں ہے لیکن وہ اجسام ہوائی ہیں۔ (۱۸۸۸، رسالہ معجزات انسانی بقاعدہ طاقت مقناطیسی، ۳۶). (ii) **ہوا میں چلنے والا (جیسے: ہوائی جہاز) نیز ہوائی جہاز کا، فضائی ۔** کسی غیر ملکی ہوائی کمپنی کے ذریعہ اس خط کو منزل مقصود تک پہنچا دیا گیا۔ (۱۹۵۲، امن کے منصوبے، ۹). میں نے خود خوفناک سفر کئے ہیں دریائی بھی، ہوائی بھی. (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۱۶۰). ۳۔ **تیز رفتار؛ چالاک.** (جامع اللغات). ۴۔ **آوارہ، واہی، ڈانوا ڈول پھرنے والا۔**

یک رات میں گیا تھا دنداں کی انجمن میں
بولے کہ اے ہوائی اے نکتہ رکھ تو من میں

(۱۷۳۷، دیوان قربی، ۳۴ (الف)).

دن بھر تو پھرا کیا ہوائی
شب مثل بلا جو سر پہ آئی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۱۹). ۵۔ **تیز ہوا کا، جھکڑ والا؛ (مجازاً) آندھی۔** اِدھر بپھرے ہوئے صاحب ہیں اور زورِ ہوائی ہے اُدھر روٹھے ہوئے گاندھی ہیں، شکوہ اور ڈھٹائی ہے۔ (۱۹۲۱، اکبر، گاندھی نامہ، ۳۶). درختوں میں لگی شاخ میں تہہ بندی ہوائی ماحول میں بھی کی جاتی ہے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۹۹). ۶۔ (i) **(حیاتیات) گیس سے بھرا ہوا، گیس سے مملو، ایئری۔** سورج کی گرمی میں سب ٹھوس جسم مائع اور ہوائی حالت میں ہیں۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ (انتخاب)، ۲ : ۴۷۴). مچھلی میں آبی اور ہوائی

ـــــ نظام اگر موجود نہ ہوتے تو یہ مچھلیاں زندہ نہ رہ سکتیں ۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۱۲). آج کرہ ارض پر مختلف قسم کے آب و ہوائی خطے نمایاں ہیں ۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۶۸). (ii) **(طبیعیات) غیر مادی، غیر مرئی ۔** یہ تمام طبقہ ـــــ طبقہ ہوائی مجاور النار سے جو اوپر ہے، کرۂ زمہریر کے، ظاہر ہوتے ہیں ۔ (۱۸۰۲، رسالہ کائنات، ۲۸). **۷۔ موہوم، مبہم، سمجھ میں نہ آنے والا ۔** آپ شاید سمجھتے تھے کہ ہم آپ کے اس ہوائی انداز گفتگو کو نہ معلوم کر سکیں گے ۔ (۱۹۳۲، ریاست، ۲۷۲). ہماری تنقید بھی سرسری اور ہوائی ہوا کرتی ہے ۔ (۱۹۶۵، اردو میں اصول تحقیق، ۱: ۳۹). **۸۔(i) خیالی، فرضی، تصوراتی ۔** اگر نظر غور سے دیکھیں تو کیا کیا رنگ اور اشکال ہوائی ـــــ دکھائی دیتی ہیں ۔ (۱۸۷۷، رسالہ تاثیر الانظار، ۱۹). مجھ سے بات کرتی تو میری شادی کی ناممکن ممکنات پر اور میری ہوائی بیوی کی شکل کے متعلق ۔ (۱۹۴۲، گرہن، ۵۵).

ہر ذہن میں منزل کا تصور تھا ہوائی
اپنے قدم اُٹھے تو زمانے کی بن آئی

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۴۸). (ii) **لہری، موجی، متلون نیز واہمی، وسواسی؛ بے باک، بے لگام.** (پلیٹس؛ شبد ساگر). **۹۔ بادی، ریحی.** (فرہنگ آصفیہ). **۱۰۔ دبلا پتلا، نازک، مہین ۔** مجھے ایسے ایسے ہوائی سے مرد ایک آن نہیں بھاتے مرد بھاری بھر کم نہ ہو تو مرد ہی کیا ۔ (۱۹۴۴، نقش و نقاش، ۵۰). **۱۱۔ شوخ، چنچل (عموماً دیدہ کے ساتھ)۔**

بس کہ تھی سیر ہوائی کی ہوا
شوق میں دیدہ ہوائی سب کا تھا

(۱۷۶۹، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنویات حسن، ۱: ۳۸)).

ہو باد جس طرف کی آنکھیں ادھر ہیں اس کی
نرگس کا اس ہوا میں دیدہ بھی ہے ہوائی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵۹).

دل بیتاب سے میرے جو ہمسر ہو کے اڑتا ہے
ہوائی ہو گیا کیوں تیرا اے سیماب دیدہ ہے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۶۷). **۱۲۔ مست نیز مشتاق (آنکھوں کے لیے مستعمل)۔**

چندر جوتاں کا اجالا پڑیا ہے گگناں میں
نین ہوائی تھے ہوتا ہے سب ہوا روشن

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۹۴).

ہوائی ہما ہو رہیا غم سوں جم
ہوا جگتی گمنام عنقا ستم

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۶۴). **۱۳۔ (قدیم) اجنبی، غیر، نیز غریب الدیار۔**

یوکاں کا دو کاں کا یو دونو ہوائی
تماشا عجب ہے نوی آشنائی

(۱۶۳۵، سب رس، ۵۰). **۱۴۔ لغو اور بیہودہ (باتیں یا کلام)** (ماخوذ: جامع اللغات)۔ **۱۵۔ بے ہدف (تیر کے لیے مستعمل)۔**

جو دم کہ الٹتا ہے وہ ہے تیر ہوائی
جو سانس پلٹتی ہے وہ برچھی کی انی ہے

(۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو (عزیز منشی بھکاری لال)، ۱: ۱۶۲).

بھری جب آہ ہم نے بولے وہ رنگِ اثر کیسا
نشانہ کیا اڑائے گا کہ یہ تیرِ ہوائی ہے

(۱۸۷۸، کلیات صفدر، ۲۲۶).

ہو خیال ان کو تو کیوں ہو آہ بے تاثیر کا
کیا بھروسہ کیا ٹھکانہ اس ہوائی تیر کا

(۱۹۱۸، اعجاز نوح، ۱۳). **۱۶۔ محب، عاشق؛ دوست؛ آرزومند؛ پریشان نیز باج گزار؛ نیلا؛ آسمانی؛ آسمانی رنگ والا.** (ماخوذ: اسٹین گاس؛ فرہنگ آنند راج؛ نوراللغات).

ہَوائی (ب) امذ.

۱۔(i) ایک قسم کی آتش بازی جو ہوا میں اُڑ کر شرارے چھوڑتی ہوئی اوپر کو جاتی ہے.

آ میری آہ کا تماشا دیکھ
گر تجھے ذوق ہے ہوائی کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۷۶).

ہوا اس خط کو لے جب پیک راہی
بنا برق اور اُڑا مثلِ ہوائی

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا (سامی)، ۴۲۱).

یہ اب کی شب برات اے یار تجھ بن ہم پہ یوں گزری
ہوائی تو ہماری آہ تھی اور اشک پھلجھڑیاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۱۲).

ہو ہر نفس کے ساتھ ہوائی و پھلجھڑی
یہ نخل آہ زور ہیں پھولے پھلے کھڑے

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۲۹).

ہوائی کہتی تھی جا کر شہاب ثاقب سے
کہ تو زیادہ ہے یا میں فزوں ہوں آتش بار

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۸۷).

جنگل سے ہوا ہوئی ہوائی
گل لے کے نہال گھر میں آئی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۳۰). ہوا میں ہوائیوں کے چھوٹنے سے روشنی ہوئی تھی ۔ (۱۹۰۴، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ، ۲۱۹). کیمپ والوں نے سنو موبائل پارٹی کا استقبال گولوں، ہوائیوں اور ریڈیو کے مینار سے کاغذ کے پرزے پھینک کر کیا ۔ (۱۹۵۸، قطبی برفستان (ترجمہ)، ۲۰۱). آتش بازی لائی گئی، "ستارہ" اور "ہوائی" آسمان تک پہنچ رہی تھی ۔ (۱۹۷۵، لکھنؤ کی تہذیبی میراث، ۷۷). (ii) **ایک قسم کا تیر جس میں بارود بھر کر اور آگ لگا کر ہوا میں پھینکتے تھے (اسے بطور اسلحہ جنگ میں بھی استعمال کرتے تھے)۔**

رتن شو پر تے واریں سو ہر یک گولی کوں سمجیا تھا
ہوئی تھی بان سو ہر یک ہوائی تس دلاور کوں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۹۱). دو ہزار رہکلے ہیں اور چار ہزار گاڑھی ـــــ اور دو سے توپ ہوائی ہیں اور اس سے آدھا توپ خانہ کمکی فوج جرنغار کا ہے ۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۲۳۲).

تھا ہوا پر ہوائی کا یوں شور
جیسے ارجن کا بان ہو پر زور

(۱۸۲۰، میخانۂ وحدت (عقلاں)، ۳۱). گولہ انداز معمار کے ہاتھ میں موشک پراں یعنی ہوائی اُدھر جہاندار شاہ نے ایک توپ اپنے ہاتھ سے فیر کی ۔ (۱۹۰۱، قمر احمد حسین، طلسم ہوشربا، ۷: ۷۴). ان مآخذ میں توپوں کے علاوہ اکثر ایسے اسلحۂ جنگ کا بھی ذکر آیا ہے جن میں بارود استعمال ہوتی تھی، مثلاً: ہوائی ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۸۹۵). **۲۔ افواہ، جھوٹی خبر، اڑی ہوئی بات ۔** یہ خبر ہوائی ہے لوگوں نے اڑائی ہے

ـ. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲ : ۵). یہ ہوائی کسی بھیدی نے اڑائی ہوگی۔ (۱۹۵۲، سلطان حیدر جوش، ہوائی، ۳). آپ کہیں ان باتوں کو ہوائی نہ سمجھ لیں۔ (۱۹۷۱، زاویہء نظر، ۳۳). **۳۔ آمدنی جو کسی خاص ذریعے سے نہ ہو؛ غیر معین محصول.** (جامع اللغات؛ نور اللغات). **۴۔ باریک کترے ہوئے بادام اور پستے یا ادرک وغیرہ، کترن۔**

ہگتا ہے اگر ہنگ لب یار کا بیمار
پستے کی کھلاتے ہیں پرستار ہوائی

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۹).

وہ چھڑکی اس پہ پستے کی ہوائی
پر طوطے نے یہ رنگت نہ پائی

(۱۸۶۲، طلسم شایان، ۱۵). کھانا خوب پکاتی ہے اس کے ہاتھ کا حلوا ہم نے کھایا پستے کی ہوائی پڑی ہوئی۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۳۰). فرنی کی تشتریوں پر ــــ بیچوں بیچ میں پستے اور باداموں کی ہوائی رکھ دو۔ (۱۹۰۶، نعمت خانہ، ۱۳۵). بعض پلکوں میں پستے اور بادام کی ہوائی دی گئی تھی۔ (۱۹۴۱، پیاری زمین (ترجمہ)، ۵۶). بڑی پیاز کے لچھے اور ادرک کی ہوائیاں اور ان پر ہری مرچیں کتر کے ڈالتے ہیں۔ (۱۹۷۶، زر گزشت، ۴۷). خشک میوے کی ہوائی بھی زردی اور سفیدی کے ساتھ چھینٹی جا رہی تھی۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۳۶). **۵۔ جراثیم کی ایک قسم جو آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔** بعض اقسام ایسی ہیں جو خالص آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں لیکن بعض جراثیم ایسے بھی ہیں جن کے لئے خالص آکسیجن زہر کا اثر رکھتی ہے اول الذکر قسم کو ہوائی کہتے ہیں۔ (۱۹۵۵، جراثیمیات، ۲۴). **۶۔ جڑ کی ایک قسم جو تاؤس جیسی ہوتی ہے (جیسے برگد وغیرہ کی جڑ)** ـ. پیڑوں کی طرح طرح کی جڑیں ہوتی ہیں لیکن یہ سب پانچ قسم کی جڑوں میں شمار کی جاتی ہیں، برگد کی شاخوں سے سیکڑوں جٹائیں سی لٹکی رہتی ہیں ان کو ہوائی جڑیں کہتے ہیں۔ (۱۹۱۶، علم زراعت، ۲). بعض انواع ہوائی (Aerial) ہوتی ہیں اور درختوں کے تنوں، گیلی اینٹوں وغیرہ پر نظر آتی ہیں۔ (۱۹۶۸، الجی، ۱۶). **۷۔ ایک قسم کی ربڑ کی بنی ہوئی چپل.** (ماخوذ : مہذب اللغات). **۸۔ رک : ہوائی انڈا.** مادہ مچھروں نے جو انڈے دیے وہ ہوائی ثابت ہوئے اور ان سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ (۱۹۶۷، اخبار جہاں، کراچی، ۶ ستمبر، ۱۱). **۹۔ (نیزہ بازی) نیزہ مارنے کا ایک انداز۔** بعد چار گھڑی کے سیلان نے ایک مقام پر نیزہ اس کا گانٹھا کہ ہوائی کرے کہ یکایک وسط نیزہ سے آٹھ زنجیریں پیدا ہوئیں ـ. (۱۹۰۱، قمر احمد حسین، طلسم ہوشربا، ۷ : ۲۴۰). **۱۰۔ ایک صنف سخن جو گائی جاتی تھی** ـ. واجد علی شاہ نے اچھی خاصی ٹھمریاں اور ہوائیاں لکھی ہیں۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۷۷). **۱۱۔ (حربیات) ایسے ہتھیار اور آلات جنگ جنھیں فضا اور فضا میں مار کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.** (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). **۱۲۔ دوست نیز ایسا باج جو مقررہ باج کے علاوہ خزانہء سلاطین میں لایا جاتا ہے، ہند میں اِسے فروعی کہا جاتا ہے.** (مصطلحات الشعراء، ۹۱۹). [ہوا (رک) + ئی، لاحقہء نسبت].

---اُٹھنا محاورہ.

رک : ہوائی اڑنا؛ افواہ پھیلنا، خبر مشہور ہونا. حاکم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا میں کوفے میں تھا سو دجال نکلا کرکے ہوائی اٹھی۔ (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۷۸۸).

---اَجسام (---فت ا، سک ج) امذ ج.

وہ چیزیں جو ہوا میں موجود ہوں مگر دکھائی نہ دیتی ہوں، ہوا میں موجود اور حرکت کرنے والی غیر مرئی اشیاء. ارواح ــــ مرنے والوں کے اجسام کو چھوڑ کر روحانی یا ہوائی ــــ اجسام اختیار کر لیتی ہیں۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۲۱). [ہوائی + اجسام (رک)].

---اَڈّا (---فت ا، شد ڈ) امذ.

ہوائی جہاز کے اترنے، ٹھہرنے اور ان کی دیکھ بھال اور بندوبست کی مخصوص جگہ، ہوائی مستقر (انگ : Airport) ـ. ہوائی اڈے سے ایک ہوائی جہاز کرایہ پر طے کیا۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۶۱). کراچی کا ہوائی اڈا پاکستان کا واحد بین الاقوامی ہوائی اڈا تھا۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۰۲). ان کے استقبال کے لیے ہوائی اڈے پر موجود ہو بلاشبہ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱ : ۲۹۷). [ہوائی + اڈا (رک)].

---اُڑانا/اُوڑانا محاورہ.

افواہ پھیلانا، کوئی جھوٹی خبر مشہور کرنا۔

سنا میں نے رہا وہ یار اب قتل محبت سے
کسی دشمن ہی نے یارب ہوائی یہ اوڑائی ہو

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۳۹). یہ شگوفہ چھوڑا تھا اور ہوائی اڑائی تھی کہ بادشاہ راجہ کے ننگ و ناموس پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے۔ (۱۹۳۹، افسانہء پدمنی، ۱۰۵). بات کچھ اور طرح تم کو سنائی ہوگی یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔ (۱۹۶۲، ہفت کشور، ۶۷). یہ ہوائی بھی میری گدھیا بہن شہوار نے اڑائی ہوگی۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۸۹).

---اُڑ گئی فقرہ.

شہرت ہوگئی. (محاورات ہند).

---اُڑنا محاورہ.

۱۔ افواہ پھیلنا، جھوٹی خبر مشہور ہونا. کل جو رانی کے آنے کی ہوائی اڑی تھی وہ فقط بہانا تھا ـ. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲ : ۳۴). **۲۔ منہ فق ہونا، چہرے کا رنگ متغیر ہونا (عموماً منہ پر ہوائی اڑنا مستعمل ہے)۔**

اڑتی ہے منہ پہ کچھ ہوائی سی
لے گیا ہے انوپ تیرا جی

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۴۱).

دیکھتے ہیں روبرو اس کے رخ روشن کے ہم
اک ہوائی سی رخ محبوب پر اڑتی ہوئی

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۸۷).

منہ پر ہوائی اڑتی ہے تم تھے مگر کہاں
چہرہ کا رنگ فق ہے رہے رات بھر کہاں

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۱۴۴).

---اِضطِراب (---کس ا، سک ض، کس ط) امذ.

(موسمیات) فضا میں ہواؤں کا تیز تیز اور رخ بدل بدل کر چلنے یا آپس میں ٹکرانے کا عمل جو طوفان کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس نے دیکھا کہ ہوائی اضطراب تو بہت تھا، نزدیک کے طوفانوں کی وجہ سے ریڈیو میں شور سنا جاتا تھا۔ (۱۹۶۹، علم الافلاک، ۵۰). [ہوائی + اضطراب (رک)].

---اَلارم (---فت ا، سک نیز فت ر) امذ.

(فوج) ہوائی حملے سے خبردار کرنے کے لیے بجایا جانے والا بگل یا آواز. (انگ : Air alarm) (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + انگ : Alarm].

---اِمداد (---کس ا، سک م) امث.

(فوج) وہ مدد جو فضا میں کی جائے. (انگ : Air support) (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + امداد (رک)].

---اَنڈا (---فت ا، سک ن) امذ.

وہ انڈا جو مرغی جفتی کے بغیر دیتی ہے اور جس سے چوزہ پیدا نہیں ہوتا۔ مرغے کے ملاپ سے حاصل کیے ہوئے انڈوں کی سفیدی ہوائی انڈوں کی نسبت جلد پتلی ہو جاتی ہے ۔ (۱۹۷۵، جدید مرغبانی، ۱۱۱). [ہوائی + انڈا (رک)].

---آلَہ (---مدا، فت ل) امذ.

ا۔ **ہوا بھر کر بجانے کا آلہ۔** بانسری یا نَی (نای) -----یعنی وہ ہوائی آلہ یا ساز جو نرسل کے ذریعے بجتا ہو۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰: ۵۴۱). ۲۔ **(فلسفہ) لمس محسوس کرنے کا آلہ۔** اسی طرح خاکی آلہ (بو کا حسی آلہ) آبی آلہ (ذائقے کا حسی آلہ)، آکاشی آلہ (آواز کا حسی آلہ) ہوائی آلہ (لمس کا حسی آلہ) ثابت کیے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱: ۵۵۱). [ہوائی + آلہ (رک)].

---بات امث.

بے سروپا بات، موہوم یا غیر حقیقی بات، خیالی قصہ۔ میاں مسافر، میاں مسافر سچ کہنا ذرا بھئی ہوائی بات تو زبان پر نہیں آئی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۰۱). اس کے لٹریچر میں خوش خیالی کی بہت سی ہوائی باتیں ملتی ہیں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۱۴۰). کوئی ہوائی بات ہوتی تو ہنسی میں اڑ جاتی۔ (۱۹۹۴، نگار، کراچی، اپریل، ۵۶). [ہوائی + بات (رک)].

---باتیں کرنا محاورہ.

خیالی باتیں کرنا، شعر میں خیالی باتیں باندھنا۔ شاعر ہوائی باتیں کرتے اور لوگ ان کو پسند کرتے تھے۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۱۶۸).

---بار بَرداشتَہ (---فت ب، سک ر، ش، فت ت) صف؛ امذ.

(فوج) فضائی راستے سے سامان لے جانے والا؛ بار بردار طیارہ. (انگ : Air transported) (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + بار (رک) + ف : برداشتہ، برداشتن = اُٹھانا].

---بَرتَری (---فت ب، سک ر، فت ت) امث.

(فوج) فضائی شعبے میں کسی ملک کا آگے یا اعلیٰ ہونا. (انگ: Superiority Air) (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + برتری (رک)].

---بُرج (---ضم ب، سک ر) امذ.

(آتش بازی) نمائشی آتش بازی جو غبارے کے نمونے پر برج کی شکل کی بہت باریک کاغذ کی بنائی جاتی ہے اور ایک خاص قسم کے بارود کا دھواں بھر کر شادی وغیرہ کی تقریبوں پر اڑاتے ہیں، غبارہ. (اپ و، ۸: ۷۹). [ہوائی + برج (رک)].

---برما (---فت ب، سک ر) امذ.

(انجینئری) ایک سخت چٹانی برما جس میں دبی ہوئی ہوا کو ایک ڈھیلے فشارے کے ساتھ آگے پیچھے حرکت دینے کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے. (انگ : drill Pneumatic) (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). [ہوائی + برما (رک)].

---بَم (---فت ب) امذ.

آتش گیر مادّے کا گولہ جو فضا سے گرنے سے پھٹ جاتا ہے۔ اسے ہر ہر ملک کے جہازوں کی بناوٹ سے پوری واقفیت تھی، وہ ہوائی بم کو بیکار کر دینے کے گر سے واقف تھا ۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۲۴۸). [ہوائی + بم (رک)].

---بَمباری (---فت ب، سک م) امث.

لڑاکا طیاروں کا بم پھینکنے کا عمل، فضا سے ہوائی جہاز کے ذریعے بم گرانے کا عمل۔ ہسپانیہ میں جنرل فرانکو کی حکومت نے ایسی ہوائی بمباری کی ہے جس کا مقصد کسی ملٹری کے اڈے کو نقصان پہنچانا نہیں تھا۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۱۳۳). [ہوائی + بمباری (رک)].

---بَندُوق (---فت ب، سک ن، و مع) امث.

بندوق جو ہوا کے دباؤ سے چھرے چھوڑتی ہے (انگ : Airgun)۔ ہوائی بندوق کی آواز ممبران پارلیمنٹ کے آپس کا ناز و نیاز۔ (۱۸۷۸، خیالات آزاد، ۱). اس کی وہ چھوٹی سی ہوائی بندوق جس کو کندھے پر رکھ کر وہ لفٹیننٹ بنا پھرتا تھا اس کے ہاتھ میں ہوتی تھی ۔ (۱۹۵۲، افشاں، ۳۵). میں ہوائی بندوق سے فاختہ اور مینا کا شکار کیا کرتا تھا۔ (۱۹۸۹، شکاریات، ۱۳۸). [ہوائی + بندوق (رک)].

---بوسے اُچھالنا محاورہ.

کسی کا اپنے ہونٹوں سے ہاتھ چھوا کر کسی کی طرف یوں دراز کرنا یا پھونک مارنا گویا بوسہ پہنچا رہا ہو۔ فوجی فٹ پاتھ پر چلتی لڑکیوں پر فقرے کس رہے تھے، ان کی طرف ہوائی بوسے اچھال رہے تھے۔ (۱۹۸۳، خانہ بدوش، ۲۵۳).

---بے تار امث.

لاسلکی پیغام رسانی، وائرلیس ٹیلی گرافی (انگ : telegraphy Wireless)۔ برقابی میں ہوائی بے تار کے طریقے کی طرح جذب ہونے کے باعث بجلی کی طاقت زایل نہ ہوگی ۔ (۱۹۱۱، برقابی (دیباچہ)، (ترجمہ) ۱۳). [ہوائی + بے تار (رک)].

---پٹّی (---فت پ، شد ٹ) امث.

(طیرانیات) طیارے کے اترنے کی مخصوص جگہ، زمین کا قطعہ جو ہوائی جہازوں کے اترنے اور پرواز کرنے کے لیے موزوں ہو، رن وے۔ (انگ : stripAir)۔ اس کے لیے ہوائی جہاز کی مروجہ ہوائی پٹی کافی ہوگی۔ (۱۹۷۲، مشرب، کراچی، ۱۸: ۱۱). [ہوائی + پٹی (رک)].

---پر / پہ ہوائی چھوٹنا محاورہ.

چہرے کا رنگ نہایت فق ہونا، چہرے پر مسلسل سراسیمگی کے آثار نظر آنا۔

رنگ غنچے کا اڑا گل کی تعلی چھوٹی
منہ پہ پتّے کے ہوائی پہ ہوائی چھوٹی

(۱۸۴۹، کلیات نعت محسن، ۴۲).

اُن کے چہروں پہ ہوائی پہ ہوائی چھوٹنا
جن کے جسموں پہ جھلکتے ہیں حریروپرنیاں

(۱۹۴۳، روح کائنات، ۱۴۳).

---پَودا (---و لین) امذ.

(نباتیات) ایک ایسا پودا جو نباتات کے تنوں یا پتوں پر توچٹ کر رہے لیکن وہ طفیلیہ پودا نہ ہو یعنی وہ میزبان پودے سے کسی قسم کا غذائی فائدہ نہ اٹھاتا ہو اسے ایپی فائٹ بھی کہتے ہیں ۔ (انگ : plant Aerial) ۔ (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۶). [ہوائی + پودا (رک)].

---پِھر جانا محاورہ.

(منھ پر) رونق ختم ہو جانا؛ رنگ فق ہو جانا، رنگ اڑ جانا۔

کہو کیا بات تھی غیروں سے کہ میرے دیکھے
پھر گئی منہ پہ تمہارے تو ہوائی پیارے

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۴۳).

---پُھکنا (---ضم پھ، سک ک) امذ.

۱. (نباتیات) آبی پودوں میں وہ تھیلی سی چیزیں جن میں وہ جزر کے دوران ہوا میں آکسیجن ذخیرہ کر لیتے ہیں اور جن سے اُنھیں تیرنے میں مدد بھی ملتی ہے نیز تنفسی ابھان، ہوا کیسہ. (انگ : Air vesicles). اس کے عضنے میں ہوائی پھکنے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے پودے کو تیرنے میں مدد ملتی ہے۔ (۱۹۶۸، الجی، ۱۶۳). ۲۔ (حیاتیات) چھوٹا سا پھکنا یا تھیلی جو سیال سے پُر ہو، کیسک۔ یعنی وہ عضروفی مچھلیاں جن میں ہوائی پھکنے نہیں ہوتے مثلاً سیلیئم (یعنی سگ ماہی)۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ)، ۴۴۷). [ہوائی + پھکنا (رک)].

--- تاخت (--- سک خ) امث.

فضا سے زمین پر بمباری، فضائی حملہ۔

ہوائی تاخت تھی، اڑتے تھے زیپلن کی طرح طائر
چرندے بھی اچھلتے کودتے تھے کرتے تھے حملا

(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۲۷). [ہوائی + تاخت (رک)].

--- تار برقی (--- فت ب، سک ر) امث.

سلکی پیغام رسانی، برقی تار کے ذریعے پیغام پہنچانے کی حالت۔ برقی قوت کو درست اور منتظم کر لینا ہوائی تار برقی میں ممکن نہیں۔ (۱۹۱۱، برقابی (ترجمہ)، ۱۳). [ہوائی + تار (رک) + برقی (رک)].

--- تارپیڈو (--- سک ر، ی مج، و مج) امذ.

ایک قسم کا پھٹنے والا گولا جو فضا سے آبدوز کشتی کو تباہ کرنے کے لیے پھینکا جاتا ہے (انگ : Air torpedo)۔ تارپیڈو کے مرکبات تارپیڈو کشتی، تارپیڈو بوٹ، تارپیڈو گن بوٹ، ہوائی تارپیڈو بھی اردو میں رائج ہیں۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۵۴). [ہوائی + انگ : Torpedo].

--- تخت (--- فت ت، سک خ) امذ.

کوئی تخت جو ہوا میں اُڑتا ہو، بالخصوص تختِ سلیمانی۔ یہ ہوائی تخت صبح سے دوپہر تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتا تھا ---- اس تخت سلیمانی پر چھ لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶ : ۲۰۰). [ہوائی + تخت (رک)].

--- تصویر (--- فت ت، سک ص، ی مع) امث.

۱. **خیالی مرقع، تخیل کے زور سے بنائی ہوئی تصویر۔** یہ گوشت کا ٹکڑا ہمارے دلی ارادہ کے مطابق خیال کی ہوائی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۳۴). ۲۔ **فضا کی بلندی سے کسی کیمرے سے کھینچی ہوئی تصویر، طیارے یا کسی سیارے کی کھینچی ہوئی تصویر۔** مورچوں سے قریب بلکہ عقب کی حرکات سے اور ہوائی تصاویر (Air photograph) کے ذریعہ سے بہت سی معلومات حاصل کر سکے گا۔ (۱۹۸۸، تذکرۂ استخبارات، ۲۴). [ہوائی + تصویر (رک)].

--- تکیہ (--- فت ت، سک ک، فت ی) امذ.

وہ تکیہ جس میں ہوا بھری جائے؛ ہلکا یا نرم تکیہ۔ بیگم صاحب کی مسہری تھی، گنگا جمنی پائے ---- ہوائی تکیے اِدھر اُدھر رکھے ہوئے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۴۳۵). [ہوائی + تکیہ (رک)].

--- تناظُر (--- فت ت، ضم ظ) امذ.

(مصوری) بلندی سے اشیائے مرئی میں جائے وقوع اور فاصلے کا تناسب جس میں عموماً فاصلہ چیزوں کو دھندلا دیتا ہے اور ان کے خطوط غیر واضح ہونے لگتے ہیں، روشنی کے سامنے والی سطحیں روشن اور اوجھل سطحیں تاریک ہوتی ہیں (انگ : Aerial perspectives)۔ مستقیمی تناظر ---- کے ساتھ ساتھ مصور کو ہوائی یا فضائی تناظر ---- کا بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲۰). [ہوائی + تناظر (رک)].

--- تنفّس (--- فت ت، ن، شد ف بضم) امذ.

(حیوانیات) عملِ تنفس جو ہوا میں آزاد آکسیجن کی موجودگی میں انجام پاتا ہے (آبی تنفس کے مقابل جس میں پانی میں موجود آکسیجن مچھلیاں یا دیگر آبی جانور گلپھڑوں کی مدد سے جذب کرتے ہیں)۔ پھیپڑا مچھلی ---- اپنی زندگی کا کچھ وقت یہ پانی کے بغیر زمینی واسطے میں گزارتی ہیں، جہاں ہوائی تنفس کا نظام ہی کارآمد ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۱۲). [ہوائی + تنفس (رک)].

--- توائی (--- فت ت) صف.

بے سروپا، فضول، لایعنی؛ واہی تباہی؛ خیالی، غیر حقیقی (عموماً بات وغیرہ)۔ شازیہ کی ہوائی توائی باتوں پر ناجیہ ٹوک دیا کرتی تھی۔ (۱۹۶۹، اشک مژگاں، ۱۴۹). [ہوائی + توائی (تابع)].

--- تہمت (--- ضم مج ت، سک ہ، فت م) امث.

جھوٹ پر مبنی الزام، جھوٹی تہمت۔ اس بے اصل و بے دلیل ہوائی تہمت کی چند روز میں خود ہی حقیقت کھل جاتی۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۶ : ۳۵۹). [ہوائی + تہمت (رک)].

--- تیر (--- ی مع) امذ.

۱. **وہ تیر جو ہوا میں چلایا جائے اور اس کا کوئی نشانہ نہ ہو؛ تیر جو خطا ہو جائے؛ (مجازاً) بے پر کی بات، اُڑائی ہوئی بات، خیالی بات۔** جس بنیاد پر آپ نے ان ہوائی تیروں کا مجھے نشانہ بنانا چاہا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔ (۱۹۰۵، مضامین چکبست، ۲۱۳).

رخ اُس کے گھر کی جانب کر کے میں تو آہ کرتا ہوں
اسے میں کیا کروں گر یہ ہوائی تیر ہو جائے

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۵۴). ۲۔ **ایک قسم کی آتشبازی جو ہوا کے رخ چلائی جاتی ہے۔** (جامع اللغات). [ہوائی + تیر (رک)].

--- تھرموسٹیٹ (--- فت تھ، سک ر، و مج، سک س، ی مج) امذ.

(طبیعیات) فضائی درجۂ حرارت کو حسب ضرورت قائم رکھنے کا آلہ (انگ : Air thermostat)۔ ہوائی تھرموسٹیٹ یہ آلہ سیلکا کے ایک بلب A اور شیشے کے ایک بلب B پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۱۴۷). [ہوائی + انگ : Thermostat].

--- تھیلی (--- ی لین) امث.

(حیوانیات) جسم کے وہ حصے جن میں ہوا بھری ہوتی ہے، ہوا تھیلی یا کیسۂ ہوا جو بعض پرندوں یا حشروں کے پھیپھڑوں کی توسیع ہے (انگ : Air sac)۔ جہاں یہ خون کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے پھیپھڑوں کی ہوائی تھیلیوں کو زخمی کر دیتے ہیں۔ (۱۹۸۰، جانوروں کے متعدی امراض، ۹۲). [ہوائی + تھیلی (رک)].

--- ٹریفک (--- کس مج نیز فت ٹ، ی لین، کس ف) امذ؛ امث.

فضائی آمد و رفت، جہاز یا ہوائی راستے سے لوگوں کی آمد و رفت یا سامان لانے اور لے جانے کا کام نیز فضا میں پرواز کرنے والے ہوائی جہاز یا ان کی نوعیت اور سمت (انگ : Air Traffic)۔ ہوائی ٹریفک کنٹرول افسر کے کاغذات نامزدگی کے ساتھ گذشتہ تین سالوں کی خفیہ رپورٹیں منسلک نہیں، فوراً بھجوایئے۔ (۱۹۸۹، سرکاری خط و کتابت، ۸ : ۱۴۶). [ہوائی + انگ : Traffic].

--- ٹِکٹ (--- کس ٹ، ک) امذ.
چھپی ہوئی پرچی نما رسید جس پر فضائی سفر کی لاگت، مسافر کا نام اور منزل وغیرہ کا اندراج ہوتا ہے؛ ہوائی جہاز سے سفر کرنے کا ٹکٹ۔ اسے ہوائی ٹکٹ کے علاوہ پاسپورٹ ویزا اور دیگر ضروری کاغذات بھی فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۸۴، منو بھائی کے گریبان، ۶۷۲). اختر نے آرام سے بیٹھتے ہوئے کہا، تو صبح چائے کی میز پر وہ آپ کا ہی ہوائی ٹکٹ تھا۔ (۲۰۰۳، پروا، ۱۸). [ہوائی + انگ : Ticket]۔

--- جانا محاورہ.
رایگاں جانا، ضائع ہونا۔ خیر میں نے کلام خدا پڑھا ہے اس کی برکت ہوائی تو نہیں جا سکتی جہاں ٹھکانا ہے وہاں پہنچے گی۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۴۰۹).

--- جانور (--- سک ن، فت و) امذ.
(حیوانیات) ہوا میں رہنے والا جانور؛ وہ جانور جو فضا میں پرواز کر سکتا ہو. (انگ : Aerial animal) (کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۳۵). [ہوائی + جانور (رک)].

--- جڑ (--- فت ج) امث.
(نباتیات) پودوں کی ایسی جڑیں جو پودے کے زمین سے اوپر کے کسی حصے سے اُگیں، عموماً یہ تنے سے اُگتی ہیں اور اتفاقی یا غیر مقامی جڑیں کہلاتی ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ یہ پودے کو غذائی طور پر مدد دیں یعنی ان میں ضیائی تالیف کے لیے کلوروفل (سبزینہ) خلیات پائے جائیں (انگ : Aerial Roots)۔ مونگ پھلی کے بجوے میں اور کیوڑا اور بڑ کی ہوائی جڑوں میں جڑ پوش خالی آنکھ سے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۱۵). بعض پودے مثلاً آرکڈز دوسرے پودوں کی شاخوں پر اُگتے ہیں جن کو ـــــ ہوائی جڑیں یا برنباتی جڑیں کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۲، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۱ : ۳۳). [ہوائی + جڑ (رک)].

--- جنگ (--- فت ج، غنہ) امث.
فضائی لڑائی، فضا میں ہونے والی لڑائی، طیاروں کی جنگ۔

ہوائی جنگ میں جس طرح اڑتے ہیں جہاز اکثر
ہر اک طائر اسی صورت سے اُڑ کر حملہ کرتا تھا

(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۲۷). [ہوائی + جنگ (رک)].

--- جوف (--- و لین) امذ.
(حیاتیات) کوئی خانہ جس میں ہوا بھری ہوئی ہو، ہوا خانہ نیز کلوں وغیرہ کا وہ حصہ جس میں ہوا بھر کر دباؤ کو یکساں رکھتے ہیں (انگ : Air chamber)۔ کھیلس کے اندر موجود ایک ہوائی جوف (Air chamber) کی غمازی کرتی ہے یہ ہوائی جوف ایک دوسرے سے پتلے پردوں سے جدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۰، برائیو فائیٹا، ۷۳). [ہوائی + جوف (رک)].

--- جہاز (--- فت ج) امذ.
مشینی قوت سے اڑنے والا ہوا سے بھاری طیارہ جس پر پَر لگے ہوں نیز بغیر پَر کے بھی (انگ : Aero plane)۔ کل میں خدائے پاک کے آگے خاک پر سجدہ کر رہا تھا، اوپر سے ایک ہوائی جہاز گزرا۔ (۱۹۱۸، چٹکیاں اور گدگدیاں، ۱۴). اکثر کسی ہوائی جہاز کی جو دریا کے اوپر اڑ رہا ہے، ایک خفیف سی روپہلی جھلک نظر آتی ہے۔ (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۳).

لشکر عسکر فوجیں توپیں ٹینک جہاز ہوائی
بستی بستی وادی وادی گھر گھر آگ لگائی

(۱۹۶۲، ہفت کشور، ۹۱). ہوائی جہاز کا انجینئر بننے کے لیے مجھے کیا کچھ نہیں کرنا پڑا۔ (۱۹۸۳، حصار انا، ۴۶). ایک ہی ہوائی جہاز میں سفر ہوگا۔ (۲۰۰۳، پروا، ۳۰). [ہوائی + جہاز (رک)].

--- جیٹ (--- ی مج) امذ.
نہایت تیز رفتار ہوائی جہاز، جیٹ طیارہ۔ دورِ حاضر کا تازہ شاہکار ہوائی جیٹ گیارہ گھنٹے میں سیدھا کراچی سے ٹوکیو پہنچا دیتا ہے۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۵). [ہوائی + انگ : Jet].

--- جھولا (--- و مع) امذ.
برقی توانائی سے چلنے والا مشینی جھولا جو عموماً تیز رفتار اور بہت بلندی تک جاتا ہے اور تفریحی جگہوں پر نصب کیا جاتا ہے۔ ہوائی جھولوں اور چینی نٹوں کے حیرت انگیز جوہر ـــــ دیکھتے رہے۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۹۰). [ہوائی + جھولا (رک)].

--- چپاتی (--- فت چ) امث.
ایک قسم کی چپاتی، ایک نہایت پتلی اور بڑی روٹی، نانِ ہوائی۔ زبان اور تالو کے بیچ کیسے کیسے ذائقے بھر بھرانے لگتے ہیں، ہوائی چپاتیاں، ورقی پراٹھے۔ (۱۹۸۳، زمین اور فلک اور، ۱۱۰). [ہوائی + چپاتی (رک)].

--- چپّل (--- فت چ، شد پ بفت) امث.
ربر کی بنی ہوئی دوپٹی کی چپل جو نہایت ہلکی اور سستی ہوتی ہے۔ ان دکانداروں میں سے کتنے ہوں گے جو باقاعدہ بوٹوں کے تسمے باندھ کر دکان پر آتے ہیں اکثر تو ہوائی چپل میں ہی گزارا کر لیتے ہیں۔ (۱۹۷۲، اوراق، لاہور، اکتوبر نومبر، ۱۰۱). دائیں گال پر پھوڑے کا نشان ہے پاؤں میں ہوائی چپل پہنے ہے۔ (۱۹۷۴، منو بھائی کے گریبان، ۱۸۷). اس ہوائی چپل میں آپ دس بارہ میل سیر کر آتے ہیں۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۸۱). وہ اپنے چچا کی بڑی بڑی ہوائی چپلیں پہن کر وہاں کھڑا ہوا تھا جہاں سے شانتی کے گزرنے کا وقت تھا۔ (۲۰۰۵، شب خون، الٰہ آباد، جون تا دسمبر، ۱ : ۱۳۱). [ہوائی + چپل (رک)].

--- چرخا (--- فت چ، سک ر) امذ (شاذ)۔
(حقارتاً) ہوائی جہاز۔ دوسرے دن واپسی اس ہوائی چرخے سے ہوئی اس سے بس اچھی۔ (۲۰۰۰، ماہنامہ سب رس، کراچی، دسمبر، ۵۶ : ۲۷). [ہوائی + چرخا (رک)].

--- چکّی (--- فت چ، شد ک) امث.
۱۔ ہوا کے زور سے چلنے والی چکی جس سے آٹا پیستے ہیں، پون چکی (انگ : Wind mill)۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ تمہیں بتادیں کہ یہ ہوائی چکیاں ہیں دیو زاد نہیں ہیں۔ (۱۹۵۵، آبلہ دل کا، ۲۲۰). طحان عربی کا لفظ ہے، آٹا پیسنے ـــــ والے کو کہتے ہیں، ان کے یہاں آٹا کی پسائی کے لیے چکی، پن چکی اور ہوائی چکی ہوا کرتی تھی۔ (۱۹۸۹، ارباب علم و کمال اور پیشہ رزق حلال، ۱۸۶). **۲۔ ہوا کے زور سے چلنے والی چرخی خصوصاً جس سے بجلی پیدا کی جائے : پون چکی (انگ : Wind turbine)۔** متبادل توانائی کی ترقی سے متعلق بورڈ نے ہوائی چکیوں کے ذریعے ۶۰ ہزار گھروں کو بجلی فراہم کرنے کا ایک منصوبہ جلد شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (۲۰۰۸، روزنامہ ایکسپریس، کراچی، ہفتہ ۲۰ دسمبر، ۶). [ہوائی + چکی (رک)].

--- چھاپہ (--- فت پ) امذ.
زمین پر کسی شہر یا ہوائی اڈے کو نشانہ بنانے کے لیے دشمن کے ہوائی جہازوں کا حملہ، ہوائی حملہ (انگ : Air raid). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + چھاپہ (رک)].

--- چھتری (--- فت چھ، سک ت) امث.

ا۔ محافظ چھتری جس کی مدد سے انسان بلندی سے خصوصاً ہوائی جہاز سے کود کر بہ حفاظت زمین پر پہنچتا ہے، پیراشوٹ۔ طیارے سے کودنے کے بعد اگر وہ ہوائی چھتری کھولنے کے لیے گرہ کاٹ نہ دے تو ہوا باز نسبتاً طویل فاصلہ تک گرتا چلا جائے گا۔ (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے، ۱: ۵۸۲). اب ایک ایسی ہوائی چھتری بنائی گئی ہے جو فضا میں نیچے آنے کی بجائے اوپر کی جانب چڑھ سکتی ہے۔ (۱۹۶۸، کیمیاوی سامان حرب، ۸۵). **۲۔ (نباتیات) ککرمتا، کھمبی۔** اگیاریکس کا ہوائی چھتری نما حصہ دراصل تولیدی حصہ ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۲: ۷۵۴). [ہوائی + چھتری (رک)].

---چُھٹ جانا/چُھٹنا محاورہ.

چہرے کا رنگ فق ہونا، بے حواس ہونا، اوسان خطا ہونا، چہرہ متغیر ہو جانا۔

ز بس آہ پنہاں سے گھٹنے لگی
تو منھ پر ہوائی سی چھٹنے لگی

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۹۶).

گو اُس رخ مہتابی سے واں چاندنی چھٹکی
یاں رنگ شکستہ سے بھی چھٹتی ہے ہوائی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۹۹).

تیرے آگے ماہ کے منہ پر ہوائی چھٹ گئی
جلوۂ مہتاب ساں فق ہوں نہ کیونکر چاندنی

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر، ۳۱۴).

بزم انجم فلک پہ لٹتی ہے
رخ مہ پر ہوائی چھٹتی ہے

(۱۸۸۴، مثنوی عالم، ۶۱).

گلوں سے جسموں پہ اک مردنی سی چھائی تھی
وہ مہ سے چہروں پہ گویا چھٹی ہوائی تھی

(۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۱۵۸). **۲۔ آتش بازی کا تیر چلنا، آتش بازی کا چھوٹنا یا چلنا۔**

تان کیا لی چمک گئی بجلی
نور کی اک ہوائی تھی کہ چھٹی

(۱۸۵۷، مثنوی بحر الفت، ۱۴).

وہ چھٹتی دیکھتے ہیں ہوائی جو چرخ پر
کہتے ہیں مجھ سے آپ کا نالہ رسا ہوا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۴).

---چِھڑکنا ف مر محاورہ.

شربت اور حلوے وغیرہ پر پستے بادام کی باریک کترنیں چھڑکنا۔

نہیں ماتھے کی افشاں اوسکے رخ پر اوڑ کے آئی ہے
جبیں نے شربت دیدار پر چھڑکی ہوائی ہے

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۳۴). کشتی میں حلوا سوہن، گاجر کا حلوا، جس پر چاندی کا ورق لگا ہوائی پستوں کی چھڑکی انگور سیب انار ولایتی بسکٹ رکھے۔ (۱۹۲۴، خلیل خاں فاختہ، ۱: ۱۸).

---چُھوٹنا محاورہ.

ا۔ رک: ہوائیاں اڑنا؛ آتش بازی چلنا، ہوائی چھوڑنا (رک) کا لازم۔

اس آہِ شعلہ بار کو یارب یہ کیا ہوا
اک بار رہ گئی جو ہوائی سی چھوٹ کر

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۸۷).

مہتاب دوبدو جو ہوا اس کی چنگ سے
دیکھی ہوائی چھوٹتی چہرے کے رنگ سے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۰۴). یہی ردعمل ہوائی کو ایک شراٹے کے ساتھ بلندی پر لے جاتا ہے جسے عام الفاظ میں ہوائی چھوٹنا کہتے ہیں۔ (۱۹۶۸، کیمیاوی سامان حرب، ۹۷). **۲۔ چہرے کا رنگ اُڑ جانا، چہرے کا رنگ فق ہونا، حالت متغیر ہو جانا، منھ سفید پڑ جانا؛ بدحواس ہو جانا۔**

بغیر از چہرۂ مہتابیِ یار
ہمارے منھ پہ چھوٹے ہے ہوائی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۳۸).

ماہتابی پر ہوا وہ مہروش جب بے نقاب
اے سحر چھوٹی ہوائی چہرۂ مہتاب پر

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر، ۱۶۴).

اتنے میں نسیم صبح آئی چھوٹی رخ ماہ پر ہوائی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۵۱).

اے سوزِ نہاں بس کر بس کر ہے طرفہ تماشا تیرا اثر
ظاہر جو ہوئے آہوں کے شرر چہرے پہ ہوائی چھوٹ گئی

(۱۹۲۶، فغان آرزو، ۱۶۷).

---چھوڑنا ف مر محاورہ.

ا۔ آتش بازی چلانا، آتش بازی کا تیر چلانا۔

ساتھ غیروں کے ہوائی چھوڑتے ہیں بل پہ وہ
ہم بھی جل کر داغ دیں گے نالے کا چھکا کبھی

(۱۸۹۲، شعور (نور اللغات)). اس کا عملی استعمال قدیم زمانے سے آتش بازی کی ہوائی چھوڑتے وقت کیا جاتا رہا ہے۔ (۱۹۶۸، کیمیاوی سامان حرب، ۹۷). **۲۔ رک: ہوا چھوڑنا، ریح خارج کرنا۔**

داغے گا پٹاخا نہ وہ دلدار ہوائی
چھوڑوں گا جو میں گوز کی یکبار ہوائی

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۹). **۳۔ افواہ اڑانا، جھوٹی خبر پھیلانا۔**

گلشن میں کہاں بہار آئی
چھوڑی ہے صبا نے یہ ہوائی

(۱۹۶۶، کلیات سلیم احمد، ۱۱۵).

---حادِثَہ (--- کس د، فت ث) امذ.

فضا میں طیارے وغیرہ کو پیش آنے والا حادثہ۔ سیف الرحمٰن ---- ہوائی حادثے کا شکار ہوگیا اور اس کی جگہ اس کا تین برس کا کمسن لڑکا سیف الملک ناصر گدی پر بیٹھا۔ (۱۹۶۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۷: ۶۲۵). ریڈیو پاکستان نے اس ہولناک ہوائی حادثے کی خبر دینے میں اولیت حاصل کی۔ (۱۹۸۹، ریڈیائی صحافت، ۱۱۸). ۱۸ اگست کو صدر ضیاء الحق ایک ہوائی حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۶۱). [ہوائی + حادثہ (رک)].

---حرَکیات (---فت ح، فت نیز سک ر، کس ک) امث.
(طبیعیات) فضائی اجسام کی حرکات اور اُن پر عمل کرنے والی قوتوں کے باہمی تعلق کا مطالعہ۔ ابتدائی زمانے کے ہوائی جہازوں کے نمونہ ساز (Designers) پرندوں کی پرواز کے مطالعے سے ہوائی حرکیات (Aerodynamics) کے رہنما اصول نہیں سمجھ سکے۔ (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۶۸). [ہوائی + حرکیات (رک)].

---حَمْلَہ (---فت ح، سک م، فت ل) امذ.
زمین پر کسی شہر یا ہوائی اڈے کو نشانہ بنانے کے لیے دشمن کے ہوائی جہازوں کا حملہ (انگ : raid Air)۔ موسکو پر ہوائی حملوں کے بعد حکومت نے ----- بے شمار درخت کٹوا دیے تھے۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۷). مریم (گھبرا کر) خطرے کا سائرن بج رہا ہے، شاید ہوائی حملہ ہونے والا ہے۔ (۱۹۹۱، پلٹی ہوئی آواز، ۱۴۳). ہم پر کبھی ہوائی حملے نہیں ہوئے اور اس کے لیے ہمارے دل تشکر کے جذبے سے معمور تھے۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۳۳۹). [ہوائی + حملہ (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
۱۔ (حیوانیات) مچھلیوں، پرندوں وغیرہ کے ہوا بھرے جوفوں میں سے کوئی ایک، سانس لینے کی تھیلی، ہوادانی، ہوائی تھیلی (انگ : Sac Air)۔ بعض ہوائی خانے ہڈیوں میں بھی پائے جاتے ہیں، اس کی وجہ سے پرندے کو اڑتے وقت سانس لینے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ (۱۹۴۰، حیوانیات (محشر عابدی)، ۳۵). **۲۔ (نباتیات) خلیے میں بالائی برادمہ کے نیچے پایا جانے والا جوف (انگ : Chamber Air)۔** بالائی برادمہ کے نیچے ہوائی خانوں کی ایک قطار پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۲ : ۵۶۳). **۳۔ کوئی جوف یا خانہ جس میں ہوا بھری ہوئی ہو۔** اگر دھونکنی کو جلد جلد دبانے سے ہوائی خانے کا اندرونی دباؤ بڑھتا ہے تو چکری بھی زیادہ تیزی سے گھومنے لگتی ہے۔ (۱۹۶۷، آواز، ۳۹۲). **۴۔ ہوا والا خلیہ (انگ : cell Air)۔** کھوپڑی کے حجم کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس میں ہوائی خانے ظاہر ہوئے تاکہ حجم کے ساتھ وزن حد سے نہ بڑھنے پائے۔ (۱۹۸۲، میمیلیا، ۱۱۲). [ہوائی + خانہ (رک)].

---خَبَر (---فت خ، ب) امث.
خبر جس کی اصلیت کچھ نہ ہو، بازاری گپ، بے سروپا بات، افواہ، گپ۔ گنواروں کی ہوائی خبروں اور رایوں کا ہجوم ایک ایسا آوارہ گرد اور بے سروپا رہنما ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۱۶۵). [ہوائی + خبر (رک)].

---خَط (---فت خ) امذ.
وہ خط جو ہوائی ڈاک سے بھیجا جائے نیز ایک ورق کا تہ ہونے والا ہوائی ڈاک سے بھیجا جانے والا خط (انگ : Aerogram)۔ بیرے کو علم تھا کہ صاحب اسے ہوائی خطوں کا ہمیشہ ایک روپیہ ٹپ دیتے ہیں۔ (۲۰۰۳، پرواز، ۲۵). [ہوائی + خط (رک)].

---خَلا (---فت خ) امذ.
گیس یا ہوا سے پُر جگہ، خلیوں کے جسم میں عموماً پائی جانے والی خالی جگہ جو گیس یا ہوا سے پُر ہوتی ہے (انگ : space Air)۔ (ماخوذ : کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۴۰). [ہوائی + خلا (رک)].

---خَیال (---فت خ) امذ.
مفروضے پر مبنی بات، ایسی خوشگوار باتوں کا تصور جن کا کوئی وجود نہ ہو۔ ان لوگوں کے ہوائی خیالات سے تعجب ہوتا ہے آج کی خرابی کی خبر نہیں اور سو دو سو برس کے خواب دیکھتے ہیں۔ (۱۹۱۱، روزنامچہ سیاحت، ۲ : ۲۱۴). [ہوائی + خیال (رک)].

---خَیال آرائی کرنا محاورہ.
بے سروپا یا فرضی باتیں کرنا، مفروضے پر مبنی باتیں کرنا، اوٹ پٹانگ تبصرہ کرنا۔ یہ بات شاید کسی کو منظور نہ ہو کہ ----- مفکر ایک فالتو جانور ٹھہرے اور ----- فن کے بارے میں ہوائی خیال آرائیاں کرنے والے پروفیسر صاحبان اصلی نقاد ٹھہریں۔ (۱۹۷۷، تنقیدی افکار، ۱۵).

---داب امث.
(نباتیات) نباتی انتشار کا ایک طریقہ جس میں پودے کی شاخ یا ٹہنی کو نمدار واسطے میں اس وقت تک دبائے رکھتے ہیں جب تک اس کی جڑیں نہیں نکل آتیں، جڑوں کے نکلنے کے بعد اسے مکمل پودے کے طور پر اگایا جا سکتا ہے (انگ : layering Air). (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۳۸۷). [ہوائی + داب، دابنا (رک) سے].

---داغْنا محاورہ.
آتشبازی کا تیر چھوڑنا، آتش بازی چلانا۔ زرومان تاجدار نے ہوائی داغی، سراٹا بلند ہوا۔ (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۵۳۲).

---دَباؤ (---فت د، سک نیز و مج) امذ.
۱۔ کرۂ فضائی میں کسی مقام پر دباؤ جو متعلقہ مقام کے اوپر فضائی گیس کے وزن کی وجہ سے ہوتا ہے، کرۂ ہوائی کا دباؤ (انگ : pressure Atmospheric)۔ پودوں کے بیجی دباؤ کی مقدار ایک کرۂ ہوائی دباؤ (pressure Atmospheric) تا ۱۵ کرۂ ہوائی دباؤ ہوتی ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۲ : ۶۸۸). **۲۔ ہوا کا دباؤ، ہوا کا حرکی یا سکونی (یا دونوں کا) دباؤ (انگ : pressure Air)۔** دباؤ دراصل پانی کے کالم پر ہوائی دباؤ کے وزن کو کہا جاتا ہے۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۲۰). [ہوائی + دباؤ (رک)].

---دَریا (---فت د، سک ر) امذ.
ایک قسم کا سرخ ریشمی کپڑا، دارائی، دیبا۔ مگر یہ سب مصالحہ اکٹھا لینا، ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا تین گز ہوائی دریا بڑے عرض کا، استر کے واسطے گز بھر قند۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۳۹). [ہوائی + دریا (رک)].

---دِفاع (---کس د) امذ.
(عسکری) فضائی دفاع، دشمن کے طیاروں یا میزائلوں کے حملے کے خلاف دفاعی نظام، اس مقصد کے لیے کیے گئے جملہ اقدامات، ایسا دفاع مہیا کرنے والی کوئی تنظیم یا سرگرمی (انگ : defence Air). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + دفاع (رک)].

---دَور (---و لین) امذ.
(طبیعیات) گیس انجنوں کا وہ سلسلۂ عمل جس کی بنیاد تفاعل توانائی کی صورت کے لحاظ سے خاص مفروضے پر ہے۔ تصوری دور جو اب تک گیس انجنوں کے عملوں کی بحث میں آتا رہا ہے وہ مشہور ہوائی دور ہے۔ (۱۹۴۸، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ)، ۵۴۷). [ہوائی + دور (رک)].

---دوہا (---و مج) امذ (شاذ).
مراد : ٹپا، دوپد (مصرعوں) اور چار حصوں پر مبنی ایک قسم کا دوہا جو گایا جاتا ہے۔ غالب اور فانی کی غزلیں گائی جاتیں، ہولے ہولے کانسی کے کٹورے اور مٹی کی گاگریں بجائی جاتیں، بانو کی سہیلی خاتون درزن ہوائی دوہے الاپتی۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۱۷). [ہوائی + دوہا (رک)].

---دِید بان (---ی مع، سک د) امذ.
فضا کا جائزہ لینے والا، موسمی حالات کا مشاہدہ کرنے والا شخص (انگ: Air observer). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + دید بان (رک)].

--- دِید بانی (---ی مع، سک د) امث.
موسمی یا فضائی حالات کا جائزہ لینے کا عمل (انگ : Air observation). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی دید بان + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- دِیدَہ (---ی مع، فت د) (الف) صف.
ا۔ بے مروت؛ بے حیا، بے شرم نیز شوخ دیدہ؛ (مجازاً) چنچل، شوخ۔

لگنے دیتی نہیں اوس گل کی جدائی دیدہ
ہوگیا بادِ صبا کا تو ہوائی دیدہ

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۷۵).

ہوائی دیدہ ہے باندی نہیں جھکاتی آنکھ
شلنگے مار کے کرتی ہے کھوجڑا کھویا

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۴۴). کسی نے کھلنڈری ٹھہرایا، کوئی ہوائی دیدہ کہنے لگی ۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۹۳). موئی ہوائی دیدہ! آ ذرا پنکھے کی ڈوری تھام لے ۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۳۱۶). ایک غیر مردوے کے لیے رو رہی ہے، اوئی نوج! ایسی بے غیرت ہوائی دیدہ لڑکی کوئی ہو، نہ ماں باپ کی شرم، نہ زمانے کا لحاظ۔ (۱۹۶۴، رنگ محل، ۱۹۲). تو ہے ہی ہوائی دیدہ، ساری درگاہ میں کدکڑے لگاتی پھر رہی تھی۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۱۹۱). **۲۔ ڈھیٹ، گستاخ۔** میں نے کیا اب تو بھی بڑا ہوائی دیدہ ہوگیا ہے، گھر والی کو اکیلا چھوڑ کر مارا مارا پھر رہا ہے۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۱۹۵). میں ---- اپنے ہوائی دیدہ صاحب زادے کا ذکر کر رہا تھا۔ (؟، ذلتوں کے مارے لوگ (ترجمہ)، ۲۷۰). کم بختو! تم نے اپنی سیر و تفریح کے لیے میری بچی کو بھی بگاڑا، ورنہ وہ ایسی ہوائی دیدہ نہ تھی۔ (۱۹۶۴، رنگ محل، ۱۴۰). **۳۔ (مجازاً) ایسی چیز جس کا اصل معیار ختم ہوگیا ہو، بے ہنگم، بے ٹھور۔** اردو کی کلاسیکی روایت سے لے کر دور حاضر کی مشینی اور ہوائی دیدہ اردو تک، کہیں یک جا مل سکتا ہو۔ (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۵).

--- دِیدَہ (ب) امذ.
وہ آنکھ جو چاروں طرف پھرے اور ایک سے نہ لڑے، ایک جگہ آرام و قرار نہ پکڑنے والی طبیعت۔

چھوٹ جاوے کہیں یہ تیرا ہوائی دیدہ
آفتاب کو مرے ہاتھ سے لے ری باندی

(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین و انشا، ۶۴)).

عورتیں مجھ سے آکے کہتی ہیں
اس ددا کا ہوائی دیدہ ہے

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۵۲). 'دگانا' تمھارا بڑا ہوائی دیدہ ہے۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۱۲۸). وہ لڑکی کمبخت بیٹھتی ہی نہیں، ہوائی دیدہ، وہ آپ ہی آپ بڑبڑاتیں۔ (۱۹۵۵، چند خاکے، ۸۰). [ہوائی + دیدہ (رک)].

--- دِیدَہ آنکھ (---ی مع، فت د، مد ا، مغ) امث.
وہ آنکھ جو ہر طرف پھرے اور کسی ایک سے نہ لڑے، بے باک آنکھ؛ بے حیا آنکھ۔ ہوائی دیدہ آنکھوں میں سوئی چبھو دوں گی، کم بختوں پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۲: ۴۹۹). [ہوائی دیدہ + آنکھ (رک)].

--- دِیدَہ ہونا محاورہ.
بے حیا ہو جانا، بداطوار ہونا؛ بے باک ہونا، نڈر ہونا۔

ہو باد جس طرف کی آنکھیں اُدھر ہیں اُس کی
نرگس کا اس ہوا میں دیدہ بھی ہے ہوائی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵۹). ماں نے اس کی بغضب عتاب و خطاب کیا کہ افوہ چھوکری خوب تواب ہوائی دیدہ ہوئی ہے، رات رات بھر غائب رہتی ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۶۴۱). یہ فرنگیاں کم بخت ایسی ہوائی دیدہ ہوتی ہیں کہ بھولے بھالے ہندوستانیوں کو یوں پھانس لیتی ہیں۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۳۰۲).

--- دِیدے والی (---ی مع) صف مث.
شوخ آنکھوں والی؛ (مجازاً) بے شرم، بے باک (عورت کے لیے مستعمل)۔ پارٹیوں میں جوان رعنا کا سوانگ بھر کے ہوائی دیدے والی عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانا کام آتا ہے۔ (۱۹۸۸، بیورو کریٹ، ۱۴۸).

--- ڈاک امث.
ا۔ ہوائی جہاز کے ذریعے جانے والی ڈاک یا چٹھی وغیرہ، وہ خط کتابت جو فضائی ذریعے سے ہو (انگ : Airmail)۔ باہر جو پرچے جائیں گے وہ آپ مجھے مفت دیں گے کیونکہ میں ہوائی ڈاک سے بھیجوں گا، جس کا خرچ میرے ذمے ہوگا۔ (۱۹۷۷، مکاتیب عسکری، ۱۳۵). اینتھنی سٹور کی کتاب پاپائے گل، آج رجسٹری کرکے ہوائی ڈاک میں ارسال ہوئی ۔ (۱۹۹۷، سلام و پیام، ۲: ۲۴). **۲۔ (قیدیوں کی اصطلاح) حکام کی اطلاع کے بغیر جیل سے کی جانے والی خط کتابت۔** ادھر سختیاں شروع ہوئیں اور ادھر میں نے ہوائی ڈاک کا انتظام کرلیا۔ (۱۹۵۷، ناقابل فراموش، ۳۲۷). [ہوائی + ڈاک (رک)].

--- ڈِرِل (--- کس ج ڈ، ر) امث.
ہوائی جہاز میں فضائی میزبان (ایئر ہوسٹس) کا حادثے کی صورت میں حفاظتی تدابیر اور سامان کے متعلق عملاً ہدایت یا مظاہرہ۔ یہ جہازی کثرت ہوائی ڈرل کی عین ضد ہوتی ہے ۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۵۴). [ہوائی + انگ : Drill].

--- ڈیرا (---ی مج) امذ.
رہنے کی جگہ جو مخصوص نہ ہو، قیام جو کبھی کہیں ہو کبھی کہیں، خانہ بدوشوں کی سی سکونت ۔

ہوائی کیوں نہ ہو گل رو کا ڈیرا
کہ اس میں آدمیت کی نہیں بو

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۹۸). [ہوائی + ڈیرا (رک)].

--- رابِطَہ (--- کس ج ب، فت ط) امذ.
فضا میں نشریات یا پیغام رسانی کا لاسلکی ذریعہ۔ کمرے میں ہوائی رابطے کے تمام تر جدید آلات نصب تھے۔ (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۲۸۹). [ہوائی + رابطہ (رک)].

--- راستَہ (--- سک س، فت ت) امذ.
ا۔ فضائی جادہ، وہ مقررہ راستہ جس پر (کاروباری) طیارے آتے جاتے ہیں۔ (انگ : Air route)۔ (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲)۔ **۲۔ ہوا گزار، وہ ہوائی گزرگاہ جسے مجاز مقتدرہ نے ہوائی آمد و رفت کے لیے موزوں ٹھہرایا ہو نیز ہوا کے لیے راستہ جیسا کہ کسی معدن یا کان میں مہیا کیا جاتا ہے (انگ : Airway)۔** (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + راستہ (رک)].

--- رَو (--- ولین) امث.
وہ ہوائی لہر جو افقی کے علاوہ کسی بھی سمت کو چل رہی ہو (بالخصوص عموداً)۔ (انگ : Air current)۔ کوئی حشرہ کسی ہوائی رَو میں آجائے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک

دیا جائے، اس میں کوئی باقاعدگی نہیں ہوتی۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۵۸). [ہوائی + رَو (رک)].

---روٹی (---وج) (الف) امث.
باریک یا پتلی روٹی، ایک قسم کی چپاتی، ہوائی چپاتی، نان ہوائی۔ ایک قاب میں ہوائی روٹی، ایک میں نان بشیر، کوری کاغذی ہنڈیا میں شکر قند کی گلتھی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۳۷).

---روٹی (ب) صف.
(مجازاً) بہت دبلا پتلا، نہایت منحنی، بہت کمزور۔ چند ہی روز میں یہ تینوں نفوس سبک ہلکے پھلکے ہوائی روٹی یا پاپڑ ہونے لگے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۸۸). [ہوائی + روٹی (رک)].

---رَہزَنی (---فت ر، سک ہ، فت ز) امث.
دورانِ سفر ہوائی جہاز پر قبضہ کرلینا خصوصاً کسی گروہ کا اپنے مطالبات منوانے کے لیے ہوائی جہاز کسی دوسری منزل کی طرف لے جانا، ہوائی جہاز کا اغوا (انگ : Hijack)۔ حالیہ تاریخ میں ہوائی رہزنی کے واقعات پے درپے وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۴۵). [ہوائی + رہزنی (رک)].

---ریشَم (---ی مج، فت ش) امذ.
ایک قسم کا باریک ریشمی کپڑا۔ سینے پر آسمانی رنگ کے ہوائی ریشم کا ننھا سا دوپٹہ لہرا رہا تھا۔ (۱۹۴۷، زندگی نقاب چہرے، غلام عباس، ۲۶). [ہوائی + ریشم (رک)].

---زِیادَتی (---کس ز، فت د) امث.
(طبیعیات) ہوا کے دباؤ کا غیر معمولی پن۔ پگھلاؤ کا درجہ دباؤ کی فی کرہ ہوائی زیادتی سے بہ قدر ۰ء۰۰۴c کے زیادہ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۲۵۰). [ہوائی + زیادتی (رک)].

---زِیرَگی (---ی مع، فت ر) امث.
(نباتیات) پودوں میں زردانوں کا زردان سے ہوا کے ذریعے زیرہ گیر (سٹگما) تک پہنچ کر نر اور مادہ زواجوں کے ملاپ کرنے کا عمل (انگ : Pollination Wind)۔ (کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، ۲۸۷). [ہوائی + زیرگی (رک)].

---سا صف.
ہوائی نام کے کپڑے جیسا؛ (کنایۃً) مہین۔ ایلینا نکولائی ونا کے پلنگ پر اجلا پلنگ پوش تھا اور چھوٹے بڑے تکیے پھولے پھولے سے ایک کے اوپر ایک رکھے تھے تکیوں کے اوپر کروشیا کا بنا ہوا ہوائی سا نازک کپڑا پڑا تھا۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۳۵۴). [ہوائی + سا، حرف تشبیہ].

---ساز صف.
آتش بازی تیار کرنے والا، ہوائی بنانے والا، آتش باز۔

شیشہ بارِ فلک ہے آتش باز
کہکشاں سے ہوا ہوائی ساز

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵۰). [ہوائی + ف : ساز، ساختن = بنانا، بننا].

---سَختاؤ (---فت س، سک خ، وج) امذ.
ہوا سے ٹھوس ہوجانے کی حالت، ہوا لگنے سے فولاد کا سخت ہوجانا (انگ : Air Hardening)۔ فولاد کے ہوائی سختاؤ (Hardening Air) کے رجحان کو روکتا ہے۔ (۱۹۷۳، فولاد سازی، ۲۹۹). [ہوا + سخت (رک) + اؤ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرَنگ (---ضم س، فت ر، غنہ) امذ.
طیاروں وغیرہ کے نمونوں پر سے ہوا کا دھارا گزارنے کا آلہ جس کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے کہ طیاروں پر ہوا کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ (انگ : Tunnel Wind)۔ بیسویں صدی کے اوائل میں ہوائی حرکیات کے تجربات ممکن ہوسکے جب ہوائی سرنگوں (Tunnels Wind) میں مصنوعی پروں کی کارکردگی کو پرکھا جاسکا۔ (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۶۸). [ہوائی + سرنگ (رک)].

---سَروِس (---فت س، سک ر، کس و) امث.
ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کا انتظام نیز ہوائی سفر کا محکمہ یا ادارہ۔ پاکستان کے پاس نہ تجارتی بیڑہ تھا، نہ ہوائی سروس۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۴۷۰). اب مرحلہ تھا کہ ہم کس ملک کی ہوائی سروس کو اعزاز بخشیں۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۳). [ہوائی + سروس (رک)].

---سَفاری (---ضم نیز فت س) امث.
کسی پُر فضا یا قابل دید مقام کا ہوائی جہاز سے فضائی نظارہ نیز وہ ہوائی جہاز یا پرواز وغیرہ جس میں فضائی سیر کی جائے۔ وہی تربیلا جس پر اس وقت ہوائی سفاری پرواز کر رہی ہے۔ (۱۹۸۰، سفر نصیب، ۱۸). [ہوائی + سفاری (رک)].

---سَفَر (---فت س، ف) امذ.
۱۔ ہوا میں سفر، ہوا میں اڑنے کی حالت۔ انسان کے ہوائی جہاز ایجاد کرنے اور اس میں سوار ہونے سے بہت پہلے عالم نباتات میں ہوائی سفر ایک معمولی بات تھی۔ (۱۹۳۹، علم نباتیات، ۱۱۰). **۲۔ ہوائی جہاز کے ذریعے آمد و رفت (انگ : Travel Air)**۔ بس ایک یہ سفر اور ایک سال بعد انشاء اللہ واپسی سفر اور بس! ہوائی جہاز والے جائیں اور ہوائی سفر کرنے والی جانیں۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۴۵). پہلے مجھے کراچی جانا تھا اور پھر وہاں سے برطانیہ کے ہوائی سفر پر روانہ ہونا تھا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۳۸). [ہوائی + سفر (رک)].

---سُوراخ (---و مع) امذ.
(نباتیات) خلیے میں وہ باریک چھنی جیسا سوراخ جس کے ذریعے ہوا اندر اور باہر نفوذ ہوسکتی ہے (انگ : Airpore)۔ ظہری جانب سے دیکھنے پر ہر نوع میں ہوائی سوراخ ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ (۱۹۷۰، برائیوفائیٹا، ۷۳). [ہوائی + سوراخ (رک)].

---سَیّاح (---فت س، شد ی) امذ.
ہوا میں گھومنے پھرنے والا (نباتیات) ہوا میں موجود جراثیم، زیرِ گل وغیرہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑ کر جاتے ہیں اور بالیدگی کا باعث بنتے ہیں۔ بیج پکنے کے موسم میں ہم سیکڑوں ہوائی سیاح ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھتے ہیں اور جب ہوا کا سخت جھونکا آتا ہے تو وہ منٹوں میں کئی میل دور نکل جاتے ہیں۔ (۱۹۳۹، علم نباتیات، ۱۱۰). [ہوائی + سیاح (رک)].

---سی چُھوٹ جانا محاورہ.
آتش بازی کی سی کیفیت محسوس ہونا، سنسناہٹ پیدا ہونا۔ ایک روز جب میں ذوبی کی بیٹھک میں بیٹھا تھا، دفعتاً میرے ذہن میں ایک ہوائی سی چھوٹ گئی۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۲۲۸).

---شاخ امث.
(نباتیات) فطرینہ سے نکلنے والی استادہ شاخ جس پر غیر صنفی تولیدی ساختیں (بذرہ دان) پائی جاتی ہیں؛ بذرہ دان بردار۔ فطرینہ سے بعض استادہ ہوائی شاخیں نکلتی ہیں --- ان شاخوں کو بذرہ دان بردار کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۲ :

۵۴۰). نباتاتی جنس وسطی ڈیونین میں نمایاں تھی اس میں نسبتاً چھوٹے قسم کے جذر ــــ نمایاں تھے جن سے ہوائی شاخیں نمودار ہوتی تھیں۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۲۹۴). [ہوائی + شاخ (رک)].

--- شورَہ (ـــ وج، فت ر) امذ.

(کیمیا) ہواپر برقی قوس کے عمل سے بنایا ہوا شورہ یا پوٹاشیم نائٹریٹ وغیرہ (عموماً ناروے کا شورہ مستعمل)۔ مائع کو اور زیادہ مرتکز کرلیتے ہیں تاآنکہ یہ سخت مادہ کی شکل میں جم جاتا ہے اس شے کا تجارتی نام ناروے کا شورہ یا ہوائی شورہ ہے۔ (۱۹۴۸، غیر نامیاتی کیمیا (ترجمہ)، ۳۵۴). [ہوائی + شورہ (رک)].

--- صُورَت (ـــ و مع، فت ر) امث.

واہمے سے پیدا ہونے والی کوئی شکل، ہیولا۔ مردہ آدمی اس طرح نظر آتے ہیں کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہیں ایک اور قسم کی ہوائی صورتیں فقط بسبب روشنی اوڈائل قبور کے نظر آتی ہیں۔ (۱۸۷۷، رسالہ تاثیر الانظار، ۱۳۹). [ہوائی + صورت (رک)].

--- طاقَت (ـــ فت ق) امذ.

۱۔ فضائی جنگی قوت؛ فضائی فوج، فضائیہ۔ اسے معلوم تھا کہ پولینڈ یا فرانس کی بری، بحری اور فضائیہ ہوائی طاقتیں کتنی اور کس پایہ کی ہیں۔ (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۵۲). **۲۔ پرواز کی طاقت، فضائی قوت، وہ قوت جو انسان کی اس صلاحیت سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ کسی جہاز میں پرواز کرسکتا ہے یا اسے فضا یا خلا میں چلا سکتا ہے؛ (عسکری) کسی قوم میں فوجی، تجارتی اور نجی شعبوں کی مجموعی فضائی قوت (انگ : Air Power).** (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + طاقت (رک)].

--- غُسل (ـــ ضم غ، سک نیز ضم س) امذ.

(طب) گرم ہوا کا غسل جس میں مریض کے بستر کے کپڑوں میں گرم ہوا گزاری جاتی ہے (انگ : bathAir)۔ ہوائی غسل (BathAir) گرم ہوا کا غسل، ایک بھاپ کے غسل کی مانند استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۱۹۴۸، علم الادویہ، ۱ : ۸۷). [ہوائی + غسل (رک)].

--- غَلَبہ (ـــ فت غ، سک ل، فت ب) امذ.

(فوج) فضائی برتری (انگ : supremacy Air). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + غلبہ (رک)].

--- فائِر (ـــ کس مج ء) امذ.

ڈرانے کے لیے یا کسی خوشی کے موقعے پر فضا میں گولی چلانے کا عمل نیز وہ گولی جو فضا میں چلائی جائے اور اس کا نشانہ کوئی نہ ہو۔

نلوں پہ بھیڑ ہے ، اس پر ہوائی فائر کر
یہ بڑھتے بڑھتے نہ جم غفیر بن جائے

(۱۹۵۸، کلیات رزمی، ۴۴۲). علاقے کے وہ رانگڑ جنہوں نے بارات کی آمد پر ہوائی فائر کرکے اُس کا استقبال کیا تھا دوبارہ کارتوسوں کی پیٹیاں گلے میں ڈالنے لگے۔ (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۱۱۱). پاکستان کے قیام کا اعلان ہوگیا تھا، اس خبر کو سنتے ہی تمام مردوں نے ہوائی فائر کیے۔ (۱۹۹۴، کارواں سرائے، ۱۳۴). [ہوائی + فائر (رک)].

--- فَضا (ـــ فت ف) امث.

(نباتیات) پتوں میں وہ کھلی ہوئی جگہ جہاں ہوا موجود ہوتی ہے (انگ : Air Space)۔ تیرنے والے پتوں کی ساخت بری پودوں کے پتوں کی ساخت جیسی ہوتی ہے لیکن ان میں ہوائی فضائیں بہت بڑی ہوتی ہیں۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، ۲ : ۶۹۴). [ہوائی + فضا (رک)].

--- فَوج (ـــ و لین) امث.

دفاعی افواج کا وہ شعبہ جو فضائی دفاع کرتا ہے، فضائیہ، ایئر فورس (انگ : Force Air)۔ وہ ہوائی فوج میں ہوا باز بنے گی اور اگر قسمت نے یاوری نہ کی تو کم سے کم فوجی ڈاکٹر تو بن ہی جائے گی۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۴۹۳). چھوٹا بھائی ولفریڈ جو ہوائی فوج میں (Navigator) تھا ــــ فرانس کے اوپر مارا گیا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۶۴). [ہوائی + فوج (رک)].

--- فَیر (ـــ ی لین) امذ.

رک : ہوائی فائر جو درست ہے۔ دل ان کو معتبر نہیں مانتا ہے اور وہ ہوائی فیر سا لگتے ہیں۔ (۱۹۸۸، شش ماہی غالب، کراچی، جنوری تا جون، ۳۵۰). [ہوائی + فیر (رک)].

--- قَراوُلی (ـــ فت ق، ضم نیز فت و) امث.

(عسکری) ہوائی جہاز کی مدد سے (خصوصاً دشمن کے) علاقے کا معائنہ یا دیکھ بھال، فضائی جاسوسی (انگ : Reconnaissance Air)۔ (انگلش اُردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + قراولی (رک)].

--- قَزّاق (ـــ فت ق، شد ز) امذ.

(لفظاً) فضائی لٹیرا؛ (کنایتہ) پرواز کے دوران میں ہوائی جہاز کو اغوا کرنے والا، ہائی جیکر (انگ : Hijacker)۔ ہوائی قزاق بولا، تم اپنی کہانی میں لکھو کہ ایک بہادر شخص نے ــــ مسافروں کے جہاز کو اپنی شجاعت اور دلیری کی بنا پر اغوا کرلیا۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۴۶). [ہوائی + قزاق (رک)].

--- قَلعَہ (ـــ فت نیز کس ق، سک ل، فت ع) امذ.

ایسا منصوبہ جس کی کوئی حقیقت نہ ہو، ناقابلِ حصول منصوبہ، جھوٹا یا خیالی منصوبہ، مفروضہ (خصوصاً دل خوش کُن)، خیالی پلاؤ (عموماً جمع میں مستعمل)۔ جناب ایسے کی فنڈ کا ہمارے یہاں نام و نشان ہی نہیں ہے آپ تو ہوائی قلعہ تعمیر کررہے ہیں۔ (۱۹۶۶، معذرتیں، ۱۵۷). [ہوائی + قلعہ (رک)].

--- قَلعے (ـــ فت نیز کس ق، سک ل) امذ ج۔

ہوائی قلعہ (رک) کی جمع؛ مفروضے، خیالی باتیں۔ سارے ہوائی قلعے جو ابھی تیار ہوئے تھے منہدم ہوگئے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۱ : ۲۲). ان لوگوں کے تصورات انسانی احوال سے غیر متوافق ہونے کی وجہ سے محض ہوائی قلعے ہیں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۵۲۹). یہ ہوائی قلعے، یہ جھوٹ کے محل ــــ بس یہی تو متاع فقیر ہے۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۱۶۸).

--- قَلعے بنانا محاورہ.

ایسے منصوبے بنانا یا ایسی تدبیریں سوچنا جو ناقابل عمل ہو، غیر حقیقی باتیں سوچنا، مفروضے قائم کرنا (خصوصاً دل خوش کن)۔ میں یہ خیالی پلاؤ پکا رہا اور ہوائی قلعے بنا رہا تھا۔ (۱۹۱۴، ملفوظات ناظر، ۵۳). پہلے میں ہوائی قلعے بنا بنا کر خوش ہو لیا کرتا تھا ــــ اب پتہ چلا ہے کہ میں بالکل لاعلم تھا۔ (۱۹۸۲، انسانی تماشا (ترجمہ)، ۱۰۵).

--- قَلعے بَننا محاورہ.

ہوائی قلعے بنانا (رک) کا لازم، مفروضے تیار ہونا۔ نسیم کے دل میں طرح طرح کے ہوائی قلعے بنا کرتے تھے کبھی وہ سوچتا کہ جمیلہ ــــ پتنگ کی طرح آسمانوں میں اڑتی جا رہی ہے۔ (۱۹۶۸، ماں جی، ۲۳۵).

--- قَلعے تعمِیر کَرنا محاورہ.

رک : **ہوائی قلعے بنانا**۔ ہوائی قلعے کہیں بھی اور کسی بھی وقت تعمیر کیے جاسکتے ہیں ۔ (۲۰۰۶، برٹرینڈرسل کے فکرانگیز مضامین (ترجمہ)، ۱۱۷).

---قِلعے تیّار کَرنا محاورہ.

رک : **ہوائی قلعے بنانا**۔ دونوں سلطنتوں کی مصالحت کا کوئی خیال نہیں ہے اوراس پر زیادہ غور کرنا صرف ہوائی قلعے تیار کرنا سمجھا گیا ہے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت ، ۴۱۰).

---کاٹنا ف مر محاورہ.

پستے بادام وغیرہ کو باریک باریک کترنا، کترنیں بنانا۔ پھر پستہ کی باریک ہوائی کاٹ کے ہر چہار طرف لگادیں۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲: ۷۷).

---کالم (---فت ل)امذ.

ہواخانہ جو کسی آواز پیدا کرنے والے ڈبے یا پائپ (باجے وغیرہ) میں ہوتا ہے (انگ : Column Air)۔ اگر تقصیر (Damping) بہت زیادہ ہو جیسی مرتعش ہوائی کالم یا بجنے والے بکس میں ہوتی ہے تو قدرتی ارتعاشات تیزی سے زوال پذیر ہو جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۷، آواز، ۳۳۶). [ہوائی + انگ : Column].

---کَرتَب (---فت ک، سک ر، فت ت).

۱۔ (عسکری) **فضائی کرتب، فضا میں ہوائی جہاز کو قلا بازیاں کھلانے کا عمل، ایسے کرتب جن کا مظاہرہ جنگی یا نمائشی پرواز کے دوران کیا جاتا ہے (انگ : Aerobatics)**۔ (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۱). ۲۔ (حیوانیات) **وہ حرکات جن سے نر مادہ کو جفتی کے لیے اپنی طرف مائل کرتا ہے**۔ اکثر انواع کے نر صنفی ملاپ سے قبل ہوائی کرتب اور آواز سے مادہ کو مائل کرتے ہیں۔ (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۵۶). [ہوائی + کرتب (رک)].

---کَر دینا/کَرنا محاورہ.

(پھینکے ہوئے نیزے کو) خطا کر دینا، نشانے پر لگنے نہ دینا۔ مالک نے ----- صبح کو اس سے مقابلہ کیا اور ساٹھ طعن پر اس کا نیزہ ہوائی کر دیا۔ (۱۸۹۳، کوچک باختر، ۹۳۴). آخر کو اس کا نیزہ گرگین نے ہوائی کیا اس نے گرز مارا اس نے ضرب گرز کو بھی رد کیا۔ (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱: ۹۶۳).

---کُرَہ (---ضم ک، فت ر)امذ.

ہوا کی وہ تہ جو زمین کے سیارے کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے، کسی فضائی جسم کے ارد گرد موجود ہوا کا غلاف۔ اس کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس ہوائی کرہ میں پہنچے جہاں ہواؤں کو ستّر ہزار زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا۔ (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۳۰). [ہوائی + کرہ (رک)].

---کَل (---فت ک)امث.

ہوا سے چلنے والی مشین۔ فی لون نے ایک رسالہ ہوائیات اور ہوائی کلوں میں بھی لکھا (جو ممکن ہے اول الذکر تصنیف ہی کا ایک حصہ ہو)۔ (۱۹۵۷، مقدمہء تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱: ۴۱۲). [ہوائی + رک : کل (۲)].

---کُلچَہ (---ضم ک، سک ل، فت چ)امذ.

ایک قسم کی لطیف و نفیس روٹی، نہایت خستہ روٹی۔ پلاو، زردہ، قورما، مرغ کا شوربا، شیرمال و کباب و باقر خوانی، آبی نان، ہوائی کلچے وغیرہ ہر قسم کا کھانا مہیا رکھتے تھے ۔ (۱۸۸۴، طلسم ہوش ربا، ۱: ۹۴۷). [ہوائی + کلچہ (رک)].

---کَمپَنی (---فت ک، سک م، فت پ)امث.

تجارتی مقاصد کے تحت مسافروں کے لیے ہوائی جہاز چلانے والا ادارہ (انگ : Air Line)۔ ہوائی کمپنیوں کو لکھا ہے اگر خدا کو منظور ہے تو وہ انشاء اللہ العزیز حج کے لیے روانہ ہو جائیں گی۔ (۱۹۵۱، مکاتیب محمد علی ردولوی، ۲۲۸). میں نہ کسی ہوائی کمپنی کا مالک ہوں نہ کسی جہاز کا پائلٹ میں نے جوابی جوتا مارا۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۲۸۴). بعض اوقات ایک ہوائی کمپنی کسی خاص مدت کے لیے اپنے کرایوں میں خاصی لمبی کمی کر دیتی ہے۔ (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں، ۹۲). اکثر غیر ملکی کارکن اس دوران اپنے اپنے ملکوں میں چھٹی منانے چلے جاتے ہیں اور ہوائی کمپنیوں کے مزے آ جاتے ہیں ۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۹۶). [ہوائی + انگ : Company].

---کو آگ دینا ف مر محاورہ.

آتش بازی کی کسی چیز کو جلانا؛ آتش بازی چلانا۔ اس کا سر زمین سے یوں اڑ گیا جیسے ہوائی کو آگ دی گئی ہو۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۷۸۱).

---کوٹھی (---وج)امث.

(تعمیرات) **پانی میں بنیاد ڈالنے کے لیے ایک بڑا آب بند ڈبا جو ہوا کو روکنے کا کام دیتا ہے، ایک دھاتی کمرا (انگ : Caisson Pneumatic)**۔ ہوائی کوٹھی درحقیقت ایک معکوس، ہوا روک، کھلا ہوا دھاتی کمرہ ہے جو عملی کمرہ کا کام دیتا ہے۔ (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ)، ۱۱۹). [ہوائی + کوٹھی (رک)].

---کَہفَہ (---فت ک، سک ہ، فت ف)امذ.

رک : **ہواخانہ جو زیادہ مستعمل ہے**۔ اس کے عین نیچے ہی بڑے الماسی شکل کے ہوائی کہفے ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، ۲: ۷۱۶). بذری تھیلی کو گھیرے ہوئے ایک استوانی ہوائی کہفہ پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات، معین الدین، ۲: ۵۸۴). [ہوائی + کہفہ (رک)].

---کِیڑے (---ی مع)امذ ج.

وہ کیڑے جو ہوا میں اڑتے ہوتے ہیں، فضائی حشرات، حشرات فضا یا ہوا۔ بعضوں کو اس لیے تیز پروازی عطا ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خوراک ہوا میں رکھی ہے یہ اڑتے اڑتے ہی ہوائی کیڑے یا تری و خشکی کے کرم کھاتے پھرتے ہیں۔ (۱۸۹۷، سیر پرند، ۶۵). [ہوائی + کیڑے (کیڑا (رک) کی جمع)].

---کِیسَہ (---ی مع، فت س)امذ.

پھیپھڑے کا وہ حصہ جس میں ہوا بھری ہوتی ہے؛ پرندوں یا پودوں کے جسم کا وہ حصہ جس میں ہوا بھری ہوتی ہے، ہوا کی تھیلی، سانس لینے کی تھیلی، پھکنا (انگ : Sac Air)۔ جنین دار انڈوں کے چھلکے پر ان کے ہوائی کیسے (Sac Air) کا نشان پنسل سے بنا دیتے ہیں ۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۴۴۴). [ہوائی + کیسہ (رک)].

---گدّی (---فت گ، شد د)امث.

دبائی ہوئی ہوا کی تہ؛ رک : ہوا تکیہ جو معروف ہے (انگ : Cushion Air)۔ دبی ہوئی ہوا ----- کو فٹ بال کے بلیڈر، ہوائی گدیوں ----- میں بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۶۵، طبیعیات (عبدالبصیر پال)، ۳۶۳). [ہوائی + گدی (رک)].

---گر (---فت گ)امذ.

آتش بازی کا بان بنانے والا شخص. (شبد ساگر). [ہوائی + ف : گر، لاحقہء فاعلی].

---گشت (---فت گ، سک ش)امذ.

دشمن کے مورچوں اور نقل و حرکت کا جائزہ لینے کی غرض سے فضا میں چکر لگانے کا عمل (انگ : Patrol Air)۔ کماندار محاذ ----- اب ہوائی گشت (Patrol Air) کی درخواست

کرے گا اور مورچوں سے قریب ۔۔۔۔ معلومات حاصل کر سکے گا ۔ (۱۹۸۸، تذکرۂ استخبارات، ۲۴). [ہوائی + گشت (رک)].

--- **گولا** (۔۔۔ وج)امذ.

توپ کے ذریعے پھینکا جانے والا گولا، توپ کا گولا۔ شاہی فوج کے مقامات سے حملہ آوروں پر ۔۔۔۔ ہوائی گولے توپ کے مارتے تھے ۔ (۱۹۱۲، روز نامچہ ء سیاحت، ۲ : ۲۲۹). [ہوائی + گولا (رک)].

--- **گولا چھوڑنا** ف مر محاورہ.

توپ کے ذریعے گولا پھینکنا نیز بے پر کی اڑانا، جھوٹی خبر مشہور کرنا۔

ہم کیا خالی ہوائی گولا چھوڑیں
کس جوگ کے بل پر اپنا چولا چھوڑیں

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۱ : ۴۱۱).

--- **گھوڑے پَر سَوار رَہنا** محاورہ.

رک : ہوا کے گھوڑے پر سوار رہنا؛ ہمیشہ عجلت میں ہونا، بہت جلدی میں ہونا، جانے کے لیے تیار رہنا۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے ۔۔۔۔ آپ تو ہمیشہ سے ہوائی گھوڑے پر سوار رہتے ہیں ۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، جولائی، ۵۴).

--- **لائن** (۔۔۔ کس ء)امث.

رک : ہوائی کمپنی؛ ہوائی نقل و حمل کا وہ قائم شدہ ادارہ خصوصاً کاروباری جس کے پاس اپنا سازو سامان، املاک اور دیگر سہولیات ہوں، ایسے نظام کو چلانے والی یا اس کی مالک کمپنی (انگ : Line Air). (انگلش اردو ملٹری گلاسری، ۲). [ہوائی + انگ : Line].

--- **لڑائی** (۔۔۔ فت ل)امث.

فضا میں جنگ، ہوائی جہازوں کی لڑائی (انگ : Battle Air). (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۲). [ہوائی + لڑائی (رک)].

--- **لِفافَہ** (۔۔۔ کس ل، فت ف)امذ.

فضائی ڈاک کے ذریعے بھیجا جانے والا لفافہ، خط جو ہوائی ڈاک سے بھیجا جائے۔ نیلے ہوائی لفافہ پر خالدہ کی لکھائی تھی ۔ (۲۰۰۳، پروا، ۲۶). [ہوائی + لفافہ (رک)].

--- **لَہر** (۔۔۔ فت ج ل، سک ہ نیز فت ل، ہ)امث.

ریڈیو کی نشریات کی لہر، ریڈیائی لہر۔ انقلاب زندہ باد، جے ہند اور پاکستان زندہ باد کی آوازیں ۔۔۔۔ ہوائی لہروں کے دوش پر تیرتی ہوئی پنجاب کے آسمانوں سے گزریں ۔ (۱۹۴۹، اور انسان مر گیا، ۴۳). [ہوائی + لہر (رک)].

--- **مُحاذ** (۔۔۔ ضم نیز فت م)امذ.

وہ علاقہ جہاں حریف فوجیں ہوائی جہازوں سے جنگ لڑیں۔ ہٹلر نے بری، بحری اور ہوائی محاذوں کے علاوہ پہلی بار پروپیگنڈا کا باقاعدہ محاذ بھی کھول دیا ۔ (۱۹۸۹، ریڈیائی صحافت، ۱۴۶). [ہوائی + محاذ (رک)].

--- **مَخلُوق** (۔۔۔ فت م، سک خ، و مع)امث.

وہ مخلوق جو نظر نہ آئے یا جس کا صرف ہیولا سا دکھائی دے، جن بھوت وغیرہ، غیر مرئی مخلوق۔ وہ خود یہ کہا کرتا تھا کہ میں نے یہ تمام سُر ہوائی مخلوق سے سیکھے ہیں ۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۴۵). دل نے فوراً سمجھ لیا کہ یہ کوئی ہوائی مخلوق ہے ۔ (۱۹۸۹، امریکانو، ۲۶۹). [ہوائی + مخلوق (رک)].

--- **مَسام** (۔۔۔ فت م)امذ.

(نباتیات) چھوٹا سا سوراخ جو بالائی برادمہ کے کثیر الاضلاع رقبوں میں ہر رقبے کے وسط میں پایا جاتا ہے (Pore Air)۔ ہر ایک ہوائی خانہ بیرونی جانب ایک ہوائی مسام کے ذریعے کھلتا ہے ۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۲ : ۵۶۳). [ہوائی + مسام (رک)].

--- **مُستَقَر** (۔۔۔ ضم م، سک س، فت ت، ق)امذ.

وہ جگہ جہاں جہازوں کے اترنے، پرواز کرنے، ٹھہرنے اور ان کی دیکھ بھال کا بندوبست ہو، ہوائی اڈّا (انگ : Port Air)۔ جہاز ساں واہن کے ہوائی مستقر سے اڑا ۔ (۱۹۶۰، درِ دلکشا، ۱۰۳). ایک بین الاقوامی درجے کا ہوائی مستقر ہونے کی وجہ سے اس کا تعلق ساری دنیا سے قائم ہے ۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۲۶۰). [ہوائی + مستقر (رک)].

--- **مَنصُوبَہ** (۔۔۔ فت م، سک ن، و مع، فت ب)امذ.

رک : ہوائی قلعہ جو زیادہ مستعمل ہے؛ وہ کام جو محض خیالی ہو۔ لیجیے فوزیہ کے وہ ہوائی منصوبے زندہ اور ٹھوس حقیقت بننے کا دعویٰ کرتے نظر آ رہے تھے ۔ (۱۹۸۶، آئینہ، ۱۰۱). [ہوائی + منصوبہ (رک)].

--- **مُنھ پَر چُھوٹنا** محاورہ.

رک : منھ پر ہوائی چھوٹنا؛ چہرے کا رنگ فق ہونا، گھبراہٹ وغیرہ میں چہرے کا رنگ بدلنا، منھ زرد ہونا۔

آہِ سوزاں دل بریاں سے اگر کھینچوں میں
اک ہوائی ابھی مہتاب کے منہ پر چھوٹے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۰۱).

ہوائی وہ کرے گی چرخ سائی
فلک کے منھ پہ چھوٹے گی ہوائی

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۶۹).

--- **مَیدان** (۔۔۔ ی لین)امذ.

زمین کا قطعہ جو ہوائی جہازوں کے چڑھنے، اترنے اور مرمت کے لیے مخصوص کیا جائے (بالخصوص جنگ یا ہنگامی حالات میں)؛ ہوائی اڈا (انگ : Field Air)۔ سول سپلائی اور خوراک تمام علاقوں تک پہنچانے میں تعطل کے خلاف اقدامات کرنے ہوں گے صحت عامہ ۔۔۔۔ بندرگاہیں، ہوائی میدان ۔۔۔۔ جاری رکھنے ہوں گے ۔ (۱۹۸۸، تذکرۂ استخبارات، ۲۲). [ہوائی + میدان (رک)].

--- **میزبان** (۔۔۔ ی مج، سک ز)امذ؛ امث.

ہوائی جہاز کے مسافروں کی میزبانی کرنے والا/والی (عموماً) کوئی خاتون فضائی میزبان، ایئر ہوسٹس (انگ : Hostess Air)۔ ہمیں ۔۔۔۔ انھیں قابو کرنے کی اتنی شدید خواہش ہوتی جتنی آج کل کے دل پھینک نوجوانوں کو رنگ برنگی ہوائی میزبانوں (ایر ہوسٹیز) کو دیکھ کر بھی شاذ ہی ہوتی ہو ۔ (۱۹۹۰، دیوان عام، ۲۷۸). [ہوائی + میزبان (رک)].

--- **ناری** امث.

ہوائی مخلوق، چڑیل اور **بھتنی** وغیرہ۔ ماورائے انسان کے ایک اور مخلوق بھی ہوائی ناری ہے جو دکھائی نہیں دیتی ۔ (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی جدیدیت، ۷۸). [ہوائی + رک : ناری (۲)].

--- **نالیاں** (۔۔۔ کس خف ل)امث ج.

(حیوانیات) حشرات میں تنفس کے لیے سانس کی نالیاں جو بیرونی جانب خاص جگہوں پر تنفس کے ذریعے کھلتی ہیں (انگ : TubesAir) ۔. (۱۹۹۱، کشاف اصطلاحات حیوانیات، ۴۰). [ہوائی + نالیاں (نالی (رک) کی جمع)].

--- ہوسٹِس (---و‌مج، سک س، کس‌مج ٹ) امث.

ہوائی میزبان ، ہوائی جہاز میں مسافروں کو ضرورت کا سامان مہیا کرنے والی میزبان خاتون (انگ : HostessAir) ۔. ہوائی ہوسٹس جب ہدایات حادثات صادر کرتی ہے تو موت کی آخری ڈریس ریہرسل معلوم ہوتی ہے ۔. (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۵۴). [ہوائی + انگ : Hostess] ۔.

--- ہو جانا/ ہونا محاورہ.

ا۔ اُڑ جانا (رنگت کا) ؛ غائب ہو جانا ۔.

آزردگی اوس کے رُخ پہ آئی رنگِ رفتہ ہوا ہوائی

(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں (ہوس)، ۴۳).

ہیبت سے ہوائی ہوئی مہتاب کی رنگت
نکلی مرے منہ سے جو کبھی آہِ شرر بار

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۰). **۲۔ فضا میں پھینکا جانا یا چلایا جانا، چھوٹنا (تیر ، نیزہ وغیرہ) ۔.**

ہاں کہہ کے یاں جری نے جو لی تیغ شعلہ رنگ
کانپے شقی کے ہاتھ ہوائی ہوا خدنگ

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳ : ۹۳). جب اس نابکار کا نیزہ ہوائی ہوا شہزادہ نے تیغ لگائی کہ سر پر بیٹھ کر جگر میں در آئی ۔. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۴۹۱). **۳۔ آتش بازی کے تیر کی طرح تیز ہونا؛ اوپر تک جانا ۔.**

کیوں کر یہ تماشے نہ کرے چرخ نظارے
آہیں تو ہوائی ہیں اب اور اشک ستارے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۱۴۴). **۴۔ اڑنے لگنا، اڑنے پر مائل ہونا ۔.** شاگرد کا دل بھی کبوتروں میں ہوائی ہو گیا ۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۳۷). **۵۔ تیزی سے چلا جانا، ہوا کی طرح جانا ۔.**

انسان کی بو جو اس نے پائی
صرصر کی طرح ہوا ہوائی

(۱۸۹۳، دل و جان، ۴۸).

ہَوائیّات (فت ہ، کس ء، شد ی مع نیز بلا شد) امث.

طبیعیات کی وہ شاخ جس میں ہوا میں پرواز سے متعلق معاملات پر بحث کی جاتی ہے؛ خلائی نظریہ یا علم (انگ : Aeronautics) ۔. اس کی ہوائیات یعنی نظریۂ خلا کو دراصل اسٹراٹونی طبیعیات ہی کی ایک ارتقائی شکل تصور کرنا چاہیے ۔. (۱۹۵۷، مقدمۂ تاریخ و سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۴۱۲). [ہوائی + یات، لاحقۂ جمع برائے علم و فن].

ہَوائِیاں (فت ہ، کس ء) امث ج.

ا۔ ہوائی (رک) کی جمع؛ آتش بازی کے تیر وغیرہ، تراکیب میں مستعمل ۔.

چھوڑنے کو انار اور ہت پھول
پھلجڑی اور ہوائیاں معقول

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۴۴).

ہوائیاں ہیں کہ ہیں نالۂ شرر افشاں
شبِ فراق ہے یارب شبِ برات نہیں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۳۶). ہر روز کے رنگ علحدہ تھے جس روز کہ سپید ہوتی اور ہوائیاں طرف آسمان کے ہوائی ہوتیں، اس روز روشنی چراغاں طلائی ہو جاتی ۔. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸ : ۶۱۸). شب میں بوہمیا اور سیلے شیا کی سرحد میں ہوائیاں آسمان کی طرف چلنے لگیں اور معلوم ہو گیا کہ جنگ کا عزم واثق ہو گیا ۔. (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۴ : ۱۹۸). ان سے فراغت ہوئی تو جنگی آتش بازی کا نمبر آیا ہوائیاں چھکے (چھکے)، لٹو اور خنتنگے چلے ۔. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۲ : ۴۴). دہلی کے مقام پر سلطان محمود نے تیمور کے خلاف جنگ کی تو اول الذکر کے ہاتھیوں کے ہودوں میں ----- تخش انداز (ہوائیاں پھینکنے والے) بیٹھے تھے ۔. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۹۰۹). **۲۔ پستے اور بادام وغیرہ کی کترنیں، باریک کترے ہوئے بادام اور پستے وغیرہ جو حلوے یا مٹھائیوں پر یا شربت وغیرہ میں ڈالتے ہیں ۔.** پستہ اور بادام کی ہوائیوں سے نقش و نگار اور رنگ رنگ کے پھول بنائے جاتے ہیں ۔. (۱۹۲۶، شرر، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ، ۳۵۲). اوپر سے پستہ، بادام کی ہوائیاں بھی جما دیں ۔. (۱۹۴۴، ناشتہ، ۱۹). میں نے پچاس ڈالر بھنا کر ----- اٹیچی میں اس طرح بکھیر دیا تھا جس طرح گجریلے کے اوپر بادام کی ہوائیاں بکھیرتے ہیں ۔. (۱۹۸۹، امریکانو، ۴۸۹). خرم مسیح ولائتی پڈنگ بنا کر اُس پر دیسی پستے کی ہوائیاں اس خوبی سے نچھاور کرتے تھے کہ مشرق مغرب یک جان ہو جاتے تھے ۔. (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۱۵۶). **۳۔ چہرے کی پھیکی رنگتیں، چہرے کا اڑا ہوا رنگ اور خشک لب (بالعموم جمع میں مستعمل) ۔.** کیا تمہارے چہرے پر ہوائیاں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ جنگ میں تم نے کوئی خاص تیر نہیں مارا ۔. (۱۹۸۸، سلیوٹ، ۸۶). **۴۔ رک : ہوائی؛ بیہودہ کلام ۔.** واجد علی شاہ نے اچھی خاصی ٹھمریاں اور ہوائیاں لکھی ہیں ۔. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۷۷).

--- اُڑانا ف مر محاورہ.

آتش بازی چلانا نیز جھوٹی خبریں مشہور کرنا ۔. یہ امرائے اطراف میرا دل بڑھانے اور لڑانے کو ہوائیاں اڑاتے ہیں ۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۳۸).

--- اُڑ گئیں فقرہ.

خوف یا غم و تردُّد سے حال بدل گیا، رنگ اڑ گیا؛ اور شہرہ ہو گیا. (محاورات ہند).

--- اُڑنا محاورہ.

ا۔ آتش بازی چلنا؛ آتش بازی چھوٹنا، آتش بازی جلنا. (جامع اللغات). **۲۔ شہرہ ہونا ۔.**

اڑنے تو دو ہوائیاں دندانِ یار کی
اختر بنیں گے درِّ ثمیں آسمان پر

(۱۸۳۹، اسیر (اکبر آبادی)، د، ۶۳). **۳۔ چہرے کا رنگ فق ہونا، منہ سفید پڑ جانا، بدحواس ہونا، چہرے سے پریشانی برسنا ۔.**

گیا نظر سے جو وہ گرم طفل آتش باز
ہم اپنے چہرے پہ اڑتی ہوائیاں دیکھیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۲۳). تمہارے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں ۔. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۰۹). بہار و مخمور کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں ۔. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۲۰۷). بہار کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں کہ اب سحر کو کب سے حیرت نہ بچے گی. (۱۹۰۱، قمر (احمد حسین)، طلسم ہوشربا، ۷ : ۱۶۲). حکیم صاحب کے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں، آخر کار ----- کسی نے ان کا تعویذ نہ لیا ۔. (۱۹۳۱، نقاب اٹھ جانے کے بعد، ۶۲). ہمارے سنجیدہ چہرہ کو دیکھ دیکھ کر ان کے چہرہ کی ہوائیاں اڑنے لگیں ۔. (۱۹۵۴،

صحیفہء ادب ، ۲۸۰). میں نے سب کو بغور دیکھا ، ہر شخص کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں ۔ (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۴۲). کچھ دیر بعد مارک ڈاڈ ٹیکسی میں سے اتر کر اندر آیا چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں ۔ (۲۰۰۴ ، گئے دنوں کا سراغ، ۵۴۱). **۴۔ جھوٹی خبریں مشہور ہونا ، افواہیں پھیلنا ۔** خدا جانے نزدیک و دور کیا کیا ہوائیاں اڑتیں ۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۵).

---اُڑی ہونا محاورہ.

ہوش اُڑے ہوئے ہونا ، چہرے کی رنگت پھیکی پڑی ہونا ۔ میں اور قدسیہ اس صورت حال سے بہت پریشان ہیں اور ہماری ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں ۔ (۱۹۸۹ ، مرد ابریشم ، ۹۸). چار ایک دن کے بعد مانی مجھ سے ملا ، وہ سخت گھبرایا ہوا تھا ، ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں ۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۲۶۷).

---چَلانا محاورہ.

آتش بازی چلانا ، پھلجھڑیاں چھوڑنا نیز شوشہ چھوڑنا؛ شرارت سے یا توجہ حاصل کرنے کے لیے انوکھی بات کہنا؛ جھوٹی خبریں پھیلانا نیز خیالی یا بے حقیقت باتیں عام کرنا ۔ یوسف حسین صاحب نے فلسفہ اور الٰہیات کی ہوائیاں چلا کر اقبال شناسی کا حق سیکڑوں صفحوں تک ادا کیا ہے ۔ (۱۹۷۷، اثبات و نفی، ۵۶).

---چُھٹنا ف مر محاورہ.

۱۔ آتش بازی چلنا. (ماخوذ : جامع اللغات). **۲۔ چہرے کا رنگ فق ہونا ، منھ سفید پڑ جانا؛ حواس جاتے رہنا ۔**

میں کیا ہوں باختہ رنگ اُس شعلہ رو کے آگے
مہتاب کے بھی منہ پر چھٹتی ہوائیاں ہیں

(۱۸۰۱، گلشن ہند، لطف، ۱۴۸).

لگیں شہاب کے منہ پر ہوائیاں چھٹنے
یہ شور تھا شب غم آہ کی ہوائی کا

(۱۸۶۶، فیض (حیدر آبادی) ، د، ۶۸). اور ہاں تمہاری یہ حالت کیا ہو رہی ہے چہرے پر ہوائیاں چھٹ رہی ہیں ۔ (۱۸۹۰، شہید وفا، ۱۳۰). تمھیں آسمان کی پھیکی پھیکی رنگت اور رخ سحر پر ہوائیاں چھٹتے دیکھ کر کسی ہمکنار یاس کے چہرے کا دھوکا ہوگا ۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۱: ۱۸۷).

---چُھوٹنا محاورہ.

۱۔ آتش بازی چلنا ۔ سب تماشہ آتشبازی کا دیکھیں ۔۔۔۔۔ اسی وقت آتش بازی چھوٹنے لگی ہزاروں ہوائیاں چھوٹیں ۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۴۷) ۔ **۲۔ (خوف یا شرمندگی سے) چہرے کا رنگ فق ہونا ، منھ سفید پڑ جانا ، ہوش اڑنا ، بدحواس ہونا ۔**

مہ کے منھ پر ہوائیاں چھوٹیں
چاندنی میں اگر وہ آ بیٹھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۴). حضرت کے چہرہ پر ہوائیاں سی چھوٹتی جاتی تھیں ۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقایع شاہزادہ منصور الزماں، ۱۸۷). مسٹر بیک کا رنگ فق ہو گیا اور منہ پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں ۔ (۱۹۳۵، چند ہمعصر ، ۲۷۱). چہرے پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں ، کلیجہ بلیوں اُچھلنے لگا ۔ (۱۹۵۱، کشکول ، ۲۷۴). دہلی میں جواہر لال اور قدوائی کی ایک اور خدشے کی وجہ سے ہوائیاں چھوٹ رہی تھیں ۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۵۹۶). **۳۔ افواہ پھیلنا ، جھوٹی خبر عام ہونا ۔** خیال گزرا کہ کسی نے یہ خبریوں ہی اُڑا دی ہے ، لکھنؤ میں تو ایسی ہوائیاں اکثر چھوٹتی رہتی تھیں ۔ (۱۹۷۹، رہ نوردان شوق ، ۱۱۴).

--- چھوڑنا محاورہ.

۱۔ آتش بازی کا مظاہرہ کرنا ، آتش بازی کے تیر چلانا ۔ ہم پٹاخے چھچھوندریں ، ہوائیاں چھوڑیں گے ۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۸۵). **۲۔ توپ کے گولے چلانا ۔** بہت قدیم زمانے سے چینیوں کو شورے کے آتش گیر خواص کا علم تھا، لیکن وہ اس سے آتشبازی کے تماشوں اور جنگ میں ہوائیاں چھوڑنے کا کام لیتے تھے ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۶).

--- چھوڑی جانا محاورہ.

آتش بازی چلائی جانا ۔ ہر جگہ باجے والے آپ کی اعزاز میں سلامی دیتے تھے اور ٹوٹے اور ہوائیاں چھوڑی جاتی تھیں ۔ (۱۹۲۶، مسلمان مہارانا، ۱۳۰).

--- کَتَرنا ف مر.

(بادام اور پستے وغیرہ کو) باریک باریک کاٹنا ۔ بادام کشمش صاف کرلیں اور اس کی ہوائیاں کترلیں ۔ (۱۹۴۴، ناشتہ ، ۲۳). چوکی پر ننھے ننھے سبز کیڑوں کو دیکھ کر ۔۔۔۔۔ یوں محسوس ہوا کہ کسی نے پستے کی ہوائیاں کتر کے چوکی پر چھڑک دی ہوں ۔ (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۲۳۶).

---مُنھ پر اُڑنا محاورہ.

چہرہ زرد یا سفید ہو جانا ، چہرہ اتر جانا ۔ گیتی آرا ۔۔۔۔۔ بیٹھے بیٹھے کانپ اٹھتی تھی ، منھ پر ہوائیاں اڑتی تھیں رنگ فق تھا ۔ (۱۸۹۰ ، فسانہء دلفریب ، ۲۵). دہشت سے عرق عرق منھ پر ہوائیاں اڑتی ہیں ۔ (۱۹۰۷، تذکرۃ المصطفیٰ، ۲۶). غلام باہر جا کر لوٹا تو منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں ۔ (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۰۷). اس کے منہ پر اس طرح ہوائیاں اڑنے لگی تھیں جیسے کوئی اس کی روح قبض کئے لیتا ہو ۔ (۱۹۶۹، افسانہ کر دیا، ۷).

---مُنھ سے اوڑنا محاورہ.

رک : ہوائیاں منھ پر اڑنا ۔

بلبل کے منھ سے اوڑنے لگی ہیں ہوائیاں
صیاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا

(۱۸۴۴، نسیم لکھنوی، د، ۹).

ہَوائِیَّت (فت ہ، شد ی مع بفت) امث.

ہوا کے ہونے کی حالت ، ہوا بن جانے کا عمل ، ہوا میں ڈھل جانے کی صورتِ حال ۔ افلاک کو عناصر کا آخری تغیر اس لیے کہتے ہیں کہ عناصر میں تدریجی ترقی ہوتی ہے ارضیت سے مائیت میں مائیت سے ہوائیت میں ۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ ، ۲ : ۶۱). [ہوائی (رک) + یت ، لاحقہء کیفیت].

ہَوائیں (فت ہ، ی مج) امث ج.

۱۔ ہوا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل ۔

بارک اللہ کی گردوں سے صدائیں آئیں
راہ میں تھا کہ بہشتوں کی ہوائیں آئیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۳۷۱).

غنچے نہ چٹک کے گل کھلائیں
بو پا کے نہ لے اوڑیں ہوائیں

(۱۸۸۷، ترانہء شوق، ۸۴).

مجھے سنگھاتی ہیں روح پرور ہوائیں اُس وقت بوئے قدرت
شمیم گلشن ہنوز ہوتی ہے بند غنچوں کے پیرہن میں

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۹۴).

کیسی خزاں کی شب تھی ہوائیں پتے نوچ کے چل دیں
بھور سمے کا بادل برسے دیکھ کے ہر سو زخمی

(۱۹۷۲، عشق پیچاں، ۲۶۷).

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائے گا

(۱۹۹۴، محشر بدایونی (اردو کے ضرب المثل اشعار، ۱۲۶)).

یہ ہوائیں در و دیوار گرا دیتی ہیں
اس لیے گھر کی حفاظت بھی کیا کرتا ہوں

(۲۰۰۶، شور بھی سناٹا بھی، ۴۲). **۲۔ خواہشیں۔**

ملنے کی تیرے دل میں ہیں گی ہوائیں کیا کیا
مانگی ہیں تیرے حق میں حق سے دعائیں کیا کیا

(۱۷۹۸، سوز، د، ۷). **۳۔ زمانے، حالات۔**

مست و بیخود رہے زمانے میں
دیکھے اچھی بُری ہوائیں کیوں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۱۳).

--- آنا محاورہ.

ہواؤں کی رسائی ہونا، ہواؤں کا داخل ہونا یا پہنچنا۔

بارک اللہ کی گردوں سے صدائیں آئیں
راہ میں تھا کہ بہشتوں کی ہوائیں آئیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳: ۱۷۱).

سماعتوں کو نوید ہو کہ
ہوائیں خوشبو کے گیت لے کر
دریچۂ گل سے آ رہی ہیں!

(۱۹۷۶، خوشبو، ۳۴).

--- باندھنا محاورہ.

رک: ہوا باندھنا؛ ڈینگیں مارنا، شیخی بگھارنا، اپنی تعریف آپ کرنا۔

زباں سے خاک ان کو مس نہیں ہے حسد کی ہے دل میں آگ روشن
ہوائیں اپنی یہ باندھتے ہیں نسیم کا مضحکہ اڑا کر

(۱۸۷۹، جان صاحب (معرکۂ چکبست و شرر، ۲۸۰)).

--- چلنا ف مر محاورہ.

رک: ہوا چلنا؛ ہواؤں کا جنبش میں آنا۔

سرد موسم تھا ہوائیں چل رہی تھیں برف بار
شاہد معنی نے اوڑھا ہے ظرافت کا لحاف

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۳۷۵). سرد خزاں آلود ہوائیں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ (۱۹۸۹، امریکانو، ۳۴۴).

--- دینا محاورہ.

رک: ہوا دینا؛ بھڑکانا، مشتعل کرنا۔

شعلہ تھا جل بجھا ہوں ہوائیں مجھے نہ دو
میں کب کا جا چکا ہوں صدائیں مجھے نہ دو

(۱۹۸۳، نابینا شہر میں آئینہ (کلیات احمد فراز، ۹۴۳)).

--- سنکانا محاورہ.

خواہشیں پیدا کرنا۔

اڑیں حواس خرد کے جنوں کے ہوش اڑیں
لگی ہے یاد تری وہ ہوائیں سنکانے

(۱۹۶۵، غزلستان، ۱۴۱).

ہَوائیَہ (فت ہ، کس ء، فت ی) صف (الف) صف.

ا۔ ہوا (رک) سے منسوب یا متعلق، ہوا کا، ہوا والا۔

مادّے کی ہیں حالتیں یہ تین
جامدہ اور ہوائیہ سیال

(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۷۴). **۲۔ (مجازاً) خیالی، اختراعی، مصنوعی۔** زمیندار کے مضمون نے اپنی ہوائیہ لطافتوں اور نسیم سحر جیسی دل آویزیوں اور باد بہار جیسی اٹھکیلیوں سے مجھے مسحور کر دیا۔ (۱۹۱۴، ملفوظات ناظر، ۵۲).

ہَوائیَہ (ب) امذ.

ا۔ (برقیات) ایک آلہ (دھات کا ڈنڈا یا تار) جو ریڈیائی لہروں کو وصول کرتا یا ان کی شعاع ریزی کرتا ہے، اسے ریڈیائی محسّہ بھی کہتے ہیں، محسّہ (انگ : Aerial)۔ آج کل کی نشرگاہوں پر اونچے اونچے ستون جن پر تار پھیلے نظر آتے ہیں، اسی ایجاد کی جدید شکل ہیں ان کو آج کل ہوائیہ (ایریل) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۴۷، جدید معلومات سائنس، ۴۲۳). یہ ہوائیہ آج کی عظیم الشان ریڈیائی دوربینوں کا پیشرو تھا۔ (۱۹۶۵، کاروان سائنس (مجلّہ) ۳، ۲: ۱۸). ۱۰۰ کلو ہرٹز ـــــ برقی رو کو اگر ایک ہوائیے (Aerial) کے ذریعے فضا میں نشر کیا جائے تو یہ ـــــ ہزاروں میل کا سفر طے کر لیتی ہے۔ (۱۹۸۹، ریڈیائی صحافت، ۱۳). **۲۔ رک: ہوائی کمپنی؛ مسافر طیاروں کا ادارہ۔** کے ایل ایم شاہی ڈچ ہوائیہ کا نام ہے۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۱۷۲). [ہواء + یہ، لاحقۂ نسبت].

ہَوایاں (فت ہ) امث قدیم.

رک: ہوائیاں جو فصیح ہے۔

چڑاوا سو حوراں پہ نازیاں کیاں
ہوایاں سو تاریاں سو بازی کیاں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۳۰).

زمیں سوں ہوایاں ہنر سوں چلا
گگن کے ستاریاں کوں لیائی بلا

(۱۶۷۲، شاہی (علی عادل شاہ ثانی)، ک، ۱۳۷).

شراشر ہوایاں اوتھیاں سور سوں
اوتھیاں دیں چکر یاں شر سور سوں

(۱۷۹۷، یوسف زلیخا، قادر علی فگار (ق)، ۹۴). [ہوائیاں (رک) کا قدیم املا].

ہَوبَر (ولین، فت ب) امذ.

ا۔ ایک عربی مہینے کا قدیم نام جو قوم ثمود نے رکھا تھا، ہوبل۔ ناتق ہی محرم ہے اور ----اسی طرح باقی مہینے، ثمود نے ان کا نام موجب---- ہوبر، ہوبل---- مسبل رکھا تھا۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۳: ۵۹۴)۔ ۲۔ مقام جہاں خار دار درختوں کی بہتات ہو؛ سوسن یا سرخ سوسن؛ چیتا نیز بہت بالوں والا بندر، ہبّار۔ (ماخوذ: المنجد؛ فرہنگ آنند راج؛ فرہنگ عامرہ)۔ [ع: (ہ و ب)]۔

ہوپ (و مج) امث قدیم.
جوش، امنگ۔

مواری کا کری او شہ پری چوپ
بہوت کچھ عیش و عشرت کا کری ہوپ

(۱۶۶۵، پھول بن، ۹۸)۔ [مقامی]۔

ہوپَر (و مج، فت پ) امذ.
بے پیندے کا قیف نما ظرف مثلاً جس میں سے غلہ مشینی چکی میں گرتا ہے یا جس میں غلہ کوئلہ وغیرہ عارضی طور پر ذخیرہ کرتے ہیں اور جو بعد میں پیندے کے راستے نکال لیا جاتا ہے، مانی، کوٹھی۔ بھوسہ کو ایک ہوپر میں ڈالا جاتا ہے جو کہ فایر بکس کے ساتھ لگا ہوا ہے اور یہ چولھے میں داخل ہوتے ہی جل اٹھتا ہے۔ (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینیرز، ۲: ۱۲۹)۔ [انگ: Hopper]۔

ہوپ کا آلَہ امذ.
(طبیعیات) وہ آلہ جو پانی کے بے قاعدہ پھیلاؤ کو بتاتا ہے اور ہوپ (Hope) نامی ایک سائنس دان نے ایجاد کیا تھا۔ طبیعیات کی اصطلاح میں ہوپ کا آلہ (Hope's Apparatus) کافی مشہور ہے۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۶)۔ پانی کے بے قاعدہ پھیلاؤ کو ظاہر کرنے کے لیے ایک سائنس دان ہوپ نے ۱۸۰۴ء میں ایک آلہ بنایا----اس آلہ کو ہوپ کا آلہ کہتے ہیں۔ (حرارت، ۱۲۶)۔

ہوت (۱) (و مج) حرف ندا.
ا۔ دور سے پکارنے کا کلمہ بالعموم کسی برابر والے یا اپنے سے چھوٹے کو پکارنے کے لیے مستعمل نیز کسی کا نام بھول جانے یا نہ جاننے کی صورت میں بھی ہوت کہہ کر پکارتے ہیں یعنی اے فلاں، اے شخص، میاں ہوت، بھائی ہوت، ارے، او، سنو۔

ہم بے کسوں کوں شعلۂ حسرت میں مت جلا
اے برق ناز خرمن ناموس و ننگ ہوت

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۲۰)۔

جب پکارے ہے وہ ابے او ہوت
عاشق اپنا خطاب جانے ہے

(۱۷۵۵، دیوان زادہ، حاتم، ۱۳۹)۔ آدمی گیا دروازے پر آواز دی، مولوی صاحب، مولوی صاحب اجی مولوی صاحب ہوت ارے کیا مر گئے اس گھر میں کوئی ہے یا سب کو سانپ سونگھ گیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۶۴)۔ "ہوت" دور سے بلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن شایستہ زبان میں اس کا استعمال نہیں۔ (۱۹۱۴، اردو قواعد (عبدالحق)، ۱۷۲)۔ سودا بیچنے والے کو خریدار پکارتا نہیں، پھیری والے البتہ ہوت کہہ کے پکارے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۱، ۲۰: ۹)۔ "ہوت" میاں یا اجی کے ساتھ آتا ہے جیسے "میاں ہوت" "اجی ہوت" اس لفظ کو خواص استعمال نہیں کرتے۔ (۱۹۴۵، مصباح القواعد، ۲: ۱۰۲)۔ **۲۔ حرفِ ایجاب کی بجائے مستعمل، ہاں، کیا کہتے ہو، کیا ہے، کیوں پکارتے ہو۔**

آواز کو پہچان کے اُس حجرے سے باہر
ایک آدھ گھڑی بعد پھر آئی یہ صدا ہوت

(بقاؔ (فرہنگ آصفیہ))۔ **۳۔ کسی کو خبردار کرنے یا ہوشیار کرنے کے لیے لگائی جانے والی آواز جیسے مزدور وغیرہ جب دیوار پر چڑھتے ہیں تو آواز لگاتے ہیں کہ خبردار ہو جاؤ یعنی پردہ نشین خواتین پردے میں چلی جائیں ہم مکان یا درخت پر چڑھنے والے ہیں۔** دیوار کی مرمت کرتے یا کوئی درخت کاٹتے تو مزدور وغیرہ دیوار یا درخت پر چڑھنے سے پہلے تین مرتبہ ایسی آواز لگاتے: مکان پر چڑھتے گوشہ گوشہ ہوت یا جھاڑ پر چڑھتے گوشہ گوشہ ہوت مطلب یہ کہ ہم مکان یا درخت پر چڑھنے والے ہیں پردہ نشین خواتین پردے میں چلی جائیں۔ (۱۹۷۱، ذکر یار چلے، ۲)۔ [غالباً، پ: س:]۔

ہوت (۲) (و مج) امذ قدیم.
ہونٹ، لب۔ کالا تل ہے میرے دوست کے ہوتوں پر۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۴۳)۔ [ہونٹ (رک) کا قدیم املا]۔

ہوت (۳) (و مج) امذ قدیم.
سوراخ۔

ہوئی یوں کستاں میں گھوڑیاں کی چل
دیکوڑیاں ہوتاں) ہود (میں تے نکلیاں ابل

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۸۴)۔ [مقامی]۔

ہوت (۴) (و مج) امث.
ا۔ ہونا، ہونے کی حالت، موجودگی، ہوتے ہوئے؛ ہستی، وجود۔

یک رنگ ہو گل چمن صلح و جنگ ہوت
رعنا مزاج شوخ عجائب دو رنگ ہوت

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۲۱)۔ شہرن جو تماشا ہوت ہے اس میں البت جوگن بنت رہا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۰۵)۔

جیتا ہے ان کی ہوت پر انساں
اس نے کیا چیز ہیں بنائے سانس

(۱۹۰۶، تیر و نشتر، ۲۷)۔ مچھر نے کہا کہ اے بادشاہ اس کی ہوت میں میری موت ہے میری زندگی کے دن اسی کے دھوئیں سے کالے ہیں۔ (۱۹۳۹، حکایات رومی (ترجمہ)، ۱: ۱۴۸)۔

ہم نا دیکھیں نو کا ٹاپو، گھڑے پہ بیتے جائیں
پنڈت جی تم کیا کرتے ہو، من جب ہوت اچاٹ

(۱۹۹۳، پانی میں ماہتاب، ۲۷۶)۔ اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت:- جب نقصان ہو گیا ہو تو افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ (۲۰۰۵، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، ۳۱)۔ **۲۔ دولت، ثروت، پونجی، مایہ۔** اے سکھیو! اگر تمہیں ہوت کا دیدار ہو جاتا تو اس کے پیار میں تمہارا بھی یہی حال ہوتا۔ (۱۹۷۴، عکس لطیف، ۱۳۷)۔ **۳۔ مقدور، حیثیت۔** جب تک گھر میں رہتا تھا اپنے موسی اور موسیا کے کام کاج اپنے ہوت کے موافق کرتا تھا۔ (۱۸۷۱، گلشن غیرت، ۶۲)۔ **۴۔ لیاقت، قابلیت۔** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ **۵۔ برتا، برتاؤ، وسیلہ، ذریعہ۔** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ **۶۔ بس؛ شکتی؛ پہنچ؛ موجودگی؛ فراغ بالی۔** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ہو (نا) + ت = ات، پ:]۔

---جوت والا صف مذ.
صاحبِ ثروت، صاحبِ مقدور، امیر کبیر۔ (فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات)۔

---جوت والی صف مث.

صاحبِ ثروت، امیر (خاتون)۔ لڑکی شادی کرنے اٹھی ہے یا نام رکھوانے؟ بوا اللہ رکھے، ہوت جوت والی ہے، باوا تحصیل دار، میاں تھانیدار۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۷۴). مہرافروز اگلے وقتوں کی ایک بڑے گھرانے کی ہوت جوت والی ۔۔۔۔ ملنسار بیوی تھی۔ (۱۹۱۱، قصہ مہرافروز، ۱).

---کا باپ ان ہوت (ناہوت) کی ماں کہاوت.

باپ روپے کا ساتھی ماں مفلسی کی؛ روپے سے تقویت ہے اور بے روپے کوئی نہیں پوچھتا. (فرہنگ آصفیہ؛ نجم الامثال؛ جامع الامثال).

---کو جوت ہے فقرہ.

روپے کے ساتھ ساری رونق ہے، روپیہ ہو تو جنگل میں منگل ہے. (فرہنگ آصفیہ).

---کی جوت ہے فقرہ.

روپے پیسے کی چمک ہے، ساری رونق روپے کے ساتھ ہے؛ مقدور کی ساری بات ہے۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا کے جھگڑے اور ہوت کی جوت ہے۔ (۱۹۱۱، جوہر قدامت، ۱۲۱). ان کی پہلوٹھی کی گود تو اس دھوم دھام سے بھری گئی تھی کہ سارے شہر میں نام ہو گیا تھا ۔۔۔ یہ دنیا کی رسمیں اور ہوت کی جوت ہے۔ (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۷).

---کی جوت ہیں فقرہ.

پیسوں کی وجہ سے ہیں، جب تک دولت ہے تب تک ساتھ ہیں (لالچی دوستوں وغیرہ کے لیے مستعمل)۔ تمہارے ارد گرد جو نام نہاد دوست جمع ہیں وہ ہوت کی جوت ہیں۔ (۱۹۸۸، بیوروکریٹ، ۱۶۵).

---کے جوت ہیں فقرہ.

رک: ہوت کی جوت ہیں؛ روپے پیسے کی چمک دمک ہے، دولت سے رونق اور بہار ہے. (ماخوذ: عورت اور اردو زبان، ۳۲۴).

---میں نِعمت نہ ہوت میں مُصِیبَت کہاوت.

امیری میں نعمت ہے غریبی میں مصیبت۔ لوگ کہتے ہیں اولاد نعمت ہے، میں کہتی ہوں، ہوت میں نعمت، نہ ہوت میں مصیبت۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۲۱).

---نَہ ہوت فقرہ.

امیری غریبی، بھلا بُرا وقت۔ کنواری بیٹی کو چٹ چٹ لونڈوں کا مزہ پڑ جائے ہوت نہ ہوت تو سب ہی کے ساتھ ہے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۸).

---والا صف مذ.

دولتمند، امیر، غنی؛ تونگر، مالدار، صاحب مقدور، صاحب ثروت. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہوت + والا، لاحقہ فاعلی].

---والا ہے فقرہ.

تونگر ہے، مقدور والا ہے. (محاورات ہند).

---والی صف مث.

دولت مند، امیر، غنی، مال دار (خاتون). (نوراللغات). [ہوت + والی (والا (رک) کی تانیث)].

---ہونا ف مر.

سرمایہ دار ہونا، صاحب ثروت ہونا، صاحب حیثیت ہونا۔

مایا من منڈپ کی رانی مایا آنکھ کی جوت
ہوت ہوئے مایا کے کارن ہم جیسے ناہوت

(۲۰۰۸، انتہائے شب، ۳۲۵).

ہوتا (۱) (وج) (الف) کلمہ.

ا۔ ہونا (رک) کا ماضی ناتمام (برائے مذکر)۔

ہنر میں ہنر کوی جوتا نہیں
ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۸).

شراب پیے تو بھی کوئی نہیں ہوتا ماتا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اثر آتا

(۱۶۳۵، سب رس، ۵۵).

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہوتا، تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہوتا میں تو کیا ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۰).

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۵۱). ''حالیہ ناتمام (ہونا، ہوتا) ۔۔۔ وہ ہوتا، وہ ہوتے۔ (۱۹۷۱، جامع القواعد (حصہ صرف)، ۳۹۱). **۲۔ ہونا (رک) کا ماضی شرطیہ یا ماضی تمنائی (برائے مذکر)۔**

گیا میں جان سے وہ بھی جو ٹک آتا تو کیا ہوتا
قدم دو ساتھ میری نعش کے جاتا تو کیا ہوتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۶۴).

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۹).

غیر کا میں بھی اگر چاہنے والا ہوتا
ڈھنگ اس چاہ کا دنیا سے نرالا ہوتا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۸). شرطی صورت فعل کی وہ صورت ہے جس میں شرط یا تمنا پائی جائے خواہ حرف شرط ہو نہ ہو؛ جیسے: وہ آتے تو میں بھی چلتا، اس میں بعض اوقات توقع اور خواہش کا اظہار ہوتا ہے؛ جیسے: وہ آتا تو خوب ہوتا، یہ مکان مجھے مل جاتا تو اچھا ہوتا۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو (عبدالحق)، ۱۲۱). اگر فعل میں ماضی کا صیغہ کسی شرط یا تمنا کے ساتھ ہو تو اس صورت میں اسے ماضی شرطیہ یا تمنائی کہتے ہیں مثلاً اگر وہ آتا تو میں جاتا، وہ خط لکھتا میں جواب دیتا۔ (۱۹۷۱، جامع القواعد، حصہ صرف، ۴۰۴). **۳۔ میرے امکان میں نہیں تھا، نہیں ہو سکتا تھا کی جگہ مستعمل۔**

ہاتھ رکھے میں اٹھا زخم گلو پر دمِ حشر
مجھ سے ہوتا کہ میں جلاد کو رُسوا کرتا

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۵۸).

ہوتا (۱) (ب) صف؛ امذ.

ہونے والا؛ رشتے دار، قرابت دار. (ماخوذ: جامع اللغات).

---(چلا) آنا محاورہ.

ہمیشہ سے ایسا ہوتا. (جامع اللغات).

---آیا ہے فقرہ.

زمانہء قدیم سے ایسا ہوا ہے، ہمیشہ سے ایسا ہو رہا ہے، رواج ہے، دستور ہے۔ اچھی میں کہتی ہوں کنوار پتا (پنا) تو ساری دنیا کا ہوتا آیا ہے یہ خدائی مارا ہمارا کنوار پتا (پنا) کون سی تاڑی کا جلم جلا ہے۔ (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۱). دنیا کی جتنی زبانیں ہیں ان میں آج تک تو یہی ہوتا آیا ہے کہ ہر فن کے متعلق ایک جداگانہ رنگ ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱، ۳ : ۳).

---جانا محاورہ.

۱. کسی جگہ سے ہو کر جانا، مل کر جانا، کہیں سے ہوتے ہوئے جانا. (ماخوذ : جامع اللغات). **۲. معمول پر آنا، بن جانا، بننا، تیار ہونا، تکمیل کو پہنچنا.** یوں بھی شورش بہت کچھ فرو ہو چکی تھی اور امن و امان ہوتا جاتا تھا۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۴).

---چلا آیا ہے فقرہ.

ہوتا آیا ہے، زمانہء قدیم سے ایسا ہوا ہے، ہمیشہ سے ایسا ہو رہا ہے، رواج ہے، دستور ہے۔

ہوتا چلا آیا ہے زمانہ تہ و بالا
اعلیٰ کو بگاڑا کبھی ادنیٰ کو بگاڑا

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

---رہنا محاورہ.

لگاتار ہونا، مسلسل ہونا، (کوئی کام) مستقل ہونا۔ ہمارے حواس میں مسلسل تغیر ہوتا رہتا ہے۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۵۸).

ہم نے کچھ بھی نہیں کیا محسن
اور ہوتا رہا ہے کیا کیا کچھ

(۲۰۰۶، شور بھی سناٹا بھی، ۲۹).

---رہے گا فقرہ.

تجھ پر وبال پڑے گا، تو ہی ایسا رہے گا، تجھ پر ہی یہ بات پڑے گی، گالی کے "جواب" میں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں یعنی ہمیں برا کہے گا تو تو ہی برا ہوگا؛ کسی کام یا بات کو ٹالنے کے لیے مستعمل۔

تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے
ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۵۷).

---سوتا (---وج) صف؛ امذ۔

۱. موا جیتا، رشتے ناتے کا، زندہ و مردہ؛ (مجازاً) رشتے دار، عزیز؛ حمایتی وغیرہ نیز محبوب، یار (عموماً جمع کے صیغے میں مستعمل)۔

جو مجھے ٹوکے سو الٰہی کرے
ہوتے سوتے کو اپنے کھاوے پھاڑ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹۵).

ہفت قلزم جو شش جہت میں ہے
ہوتے سوتے ہیں دیدۂ تر کے

(۱۸۶۶، فیض (شمس الدین)، د، ۳۶۲). نگوڑے قتل کرنے والے کو بھاڑ میں ڈالوں اپنے ہوتے سوتوں کو مار بیٹھک یہ جوان اسی لائق ہیں۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۷۸۵). **۲. کم کفو.** (دریائے لطافت (ترجمہ)، ۱۲۳). [ہوتا + سوتا (تابع مہمل)].

---سوتا رہے گا فقرہ.

رک : ہوتا رہے گا؛ تجھ پر وبال پڑے گا، تو ہی ایسا رہے گا. (جامع اللغات).

---ہوا م ف.

گزرتا ہوا، گزر کر، عبور کر کے۔ جامع مسجد سے ہوتا ہوا راج گھاٹ کے دروازے کو چلا ۔ (۱۸۶۰، خطوط غالب، ۲۹۳). وہ بدقسمتی سے باہر کھیلنے کی بجائے اپنے ساتھ والے گھر کی چھت سے ہوتا ہوا اپنے کوٹھے پر جا چڑھا۔ (۱۹۸۹، قید، ۱۲).

---ہواتا نہیں فقرہ.

نہیں ہوتا، کچھ نہیں ہوتا (عموماً کچھ کے ساتھ مستعمل)۔ ہمارے خاندان میں تو ناچ تماشا ، باجا گاجا، آتش بازی، نوبت، نقارہ کچھ ہوتا ہواتا نہیں۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۲۷۲). مجھ سے تو کچھ ہوتا ہواتا نہیں اور اب تو میرا دل ہی ٹھکانے نہیں۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۶۷). یہ ہم کہہ رہے ہیں، مرنے کے بعد کچھ نہیں ہوتا ہواتا۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۲۳۵).

---ہی کیا ہے فقرہ.

کچھ نہیں ہوتا، بالکل گزارا نہیں ہوتا۔ اس کسمپرسی سے تو بہتر ہے کہ پوری پوری برطرفی ہو جائے، پندرہ روپیہ مہینہ میں میرا ہوتا ہی کیا ہے۔ (۱۹۰۰، ذات شریف، ۳).

---ہی ہوگا فقرہ.

ہونے ہی والا ہے، جلد ہوگا. (جامع اللغات؛ محاورات ہند).

ہوتا (۲) (وج) امذ.

مقدور، حیثیت، دولت، ثروت. (پلیٹس؛ گلزار معانی). [رک : ہوت (دولت)].

ہوتا (۳) (وج) امذ.

وید کے منتر پڑھتے ہوئے آگ میں قربانی دینے والا، ہوم کرنے والا، ہوتری. (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). [س :].

ہوتَب (وج، فت ت) امذ.

قسمت، نصیبا. (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [ہوتو (رک) کا متبادل].

ہوتَبّتا / ہوتَیِتا (وج، فت ت، شد ب بکس / وج، فت ت، سک ب، فت ی) امث.

رک : ہوتویتا؛ تقدیر، نصیب. (پلیٹس). [ہوتویتا (رک) کا ایک املا].

ہوتَو (وج، فت ت، سک و) امذ.

نصیب، تقدیر. (پلیٹس). [س :].

ہوتوں (وج، وج) امذ ج.

ہوتا (رک) کی جمع؛ تراکیب میں مستعمل۔

---سوتوں (---وج، وج) صف ج.

اقربا، رشتے دار، نیئو یار، حمایتی وغیرہ (طنزاً مستعمل)۔ ہمارے پاس کیوں آ کے بیٹھیں گی ، اپنے ہوتوں سوتوں کے پاس بیٹھیں گی۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۲ : ۲۵۶). یہ منھ دیکھی باتیں اپنے ہوتوں سوتوں کے واسطے تہ کر رکھ ہم سے چلا ہے چکمے بازی کرنے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۴۲). جا نہیں دیتا قسطیں، بتا دے جا کر اپنے ہوتوں سوتوں کو

، نالش کر دے۔ (۱۹۴۶، آبلے، ۹۹). اس کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں تھیں وہ شمر کے ہوتوں سوتوں نے اتار لیں۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۱۵۲). ایسی اور خفیف فروگذاشتوں پر اعتراض کا حق اُسے اور اُس کے ہوتوں سوتوں کو ہے۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۶). [ہوتا سوتا (رک) کی جمع].

ہوتَویتا (وج، فت ت، سک و، فت ی) امذ.

رک : ہوتو؛ نصیب. (پلیٹس). [س :].

ہوتی (وج) امث.

ہوتا (رک) کی تانیث۔

فراق یار میں تسکین دل بے تاب کو ہوتی
جو اپنے عیش سے فرصت مرے احباب کو ہوتی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۶۴).

آتی نہیں صدائیں اس کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں

(۱۹۰۷، بانگ درا، ۲۳). دوسرے فنکاروں کی طرح تضمین نگار کے پیش نظر بھی کچھ وجوہات یا غایتیں ہوتی ہیں۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۲۸). [ہوتا (رک) کا مؤنث].

---آنا محاورہ.

ہمیشہ سے ہونا، ایسا ہی دستور یا طریقہ جاری ہونا، پرانی رسم ہونا۔

تمہیں نے داغ نرالے نہیں اوٹھائے ستم
یونہیں سلف سے مرے یار ہوتی آتی ہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۳۳).

---آئی ہے فقرہ.

ہمیشہ سے ایسا ہوتا ہے، پرانی رسم ہے، پہلے سے یہ رسم چلی آتی ہے۔ سلطنت ہندوستان کی آغاز آفرینش سے پانڈوں اور کوروں کے خاندان میں ہوتی آئی ہے۔ (۱۸۰۵، آرایش محفل، افسوس، ۲۴۱).

وفا، جفا کی طلب گار ہوتی آئی ہے
ازل کے دن سے یہ، اے یار، ہوتی آئی ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۳۰۵).

جفائے دوست کا شکوا ہی کیا ہے
یہ ہوتی آئی ہے بیجا ہی کیا ہے

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۴۴). دنیا میں یہی ہوتی آئی ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۷۶).

ہوتی آئی ہے یوں ہی دنیا میں
رسم ہے روزگاری کی یہ کہن

(۱۹۲۸، زمیندار، لاہور، ۱۵ جنوری، ۱).

---آئی ہے کہ اچھّوں کو بُرا کہتے ہیں فقرہ.

ہمیشہ سے اچھوں کو بُرا کہا جاتا ہے۔

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۷). برا ---- بڑے آدمیوں کو کہا جاتا ہے، ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں۔ (۱۹۷۰، تاثرات، ملا واحدی، ۴۱).

---آئی ہے کہ اچھّوں کے بُرے ہوتے ہیں فقرہ.

ہمیشہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اچھوں کی اولاد بُری نکلتی ہے۔ (جامع اللغات).

---جائے گی فقرہ.

رفتہ رفتہ ہوتی رہے گی۔

درد سے اے نو اسیر حلقۂ گردابِ درد
ہوتی جائے گی تجھے آگاہیٔ اسباب درد

(۱۹۰۴، باقیات اقبال، ۳۱۷).

---چلی آنا محاورہ.

رک : ہوتی آنا؛ جاری ہونا، سلسلہ وار ہونا۔ انیس سے پہلے تین پشتوں سے مرثیہ گوئی ہوتی چلی آئی ہے۔ (۱۹۶۵، لکھنویات ادیب، ۲۳۷).

---چلی آئی ہے فقرہ.

رک : ہوتی آئی ہے؛ ہمیشہ سے ایسا ہوتا ہے، پرانی رسم ہے، پہلے سے یہ رسم چلی آئی ہے ۔ دنیا کا دستور ہے اور ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی کہ بیٹے ماں باپوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۷۶).

پروں کے ڈھیر ہیں ویراں چمن میں آشیانے ہیں
یوں ہی ہوتی چلی آئی ہے اس کے کارخانے ہیں

(۱۹۲۷، شاد (عظیم آبادی)، میخانۂ الہام، ۲۳۴).

---سوتی (---وج) صف مث؛ امث۔

رشتے دار (خاتون) نیز چہیتی عورت (عموماً طنزاً مستعمل)۔

مجھ کو اوبھن زیادہ ہوتی ہے
چوٹی تیری ہوتی سوتی ہے

(۱۸۸۵، مثنوی عالم، ۵۷). جس طرح تو نے مجھے رانڈ بنایا میں بھی تیری ہوتی سوتیوں کو رانڈ نہ بناؤں تو میرا نام انزروت جادو نہیں۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۲۲۸). ارے کون ہے رذلا، بیاری بنانے والا، اپنی ہوتی سوتی کو پیاری بنانا۔ (۱۹۲۱، گورکھ دھندا، ۵۷). سوچ کر بات کر بیٹا ---- اور اپنی اس ہوتی سوتی سے جا کر کہہ دے کہ وہ کبوتروں والے کھڈ کی رات بھول گئی۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۴۸). تو نہیں جانتا کیا بات ہے، تیری وہ ہوتی سوتی تو سب جانتی ہے۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۶۳). [ہوتا سوتا (رک) کی تانیث].

---ہواتی (---ضم ہ) صف مث۔

ہونے والی۔ اس کو ہوتی ہواتی شادی کے توڑ دینے کا، ایک خاص ملکہ تھا۔ (۱۹۲۵، گرداب حیات، ۱۹). [ہوتی + ہواتی (تابع)].

---ہو جانا محاورہ.

ہونے والی بات کا ہو جانا۔

کس کا شکوہ کیجیے کس کا گلا
تھی مقدر میں جو ہوتی ہو گئی

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۴۶۳).

ہوتے (وج) (الف) امذ.

ا۔ ہونا (رک) کا ماضی ناتمام۔

جاگنا تھا ہم کو سو بیدار ہوتے رہ گئے
کارواں جاتا رہا ہم ہائے سوتے رہ گئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۲۳).

میری قسمت میں غم گر اتنا تھا
دل بھی یارب کئی دیے ہوتے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۳). بوڑھا لوگوں کے ہجوم میں گاؤں میں داخل ہوتے ہی سیدھا اس گھنے درخت کے نیچے پہنچ گیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۸). **۲۔ ہونا کا ماضی شرطیہ/تمنائی (برائے جمع)۔**

یہ رنگ بوئے گل اس باغ کے ہم آشنا ہوتے
کہ ہمراہِ صبا ٹک سیر کرتے پھر ہوا ہوتے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۹۰). جو میر علی یا آغا جیتے ہوتے، اپنے لکھے کو روتے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۸). **۳۔ ہوتا (رک) کی جمع، رشتے دار، عزیز و اقارب، خویش و اقربا (عموماً طنزاً مستعمل)۔** چلو--- جاؤ--- پادری ل، آپ کے کچھ ہوتے۔ (۱۹۴۳، دانہ و دام، ۱۲۰).

ہوتے (ب) م ف.

ا۔ ہوتے ہوئے، موجودگی میں، سامنے، جیتے جی، زندگی میں۔

کف پا یار کا ہے پھول کی پکھڑی (پنکھڑی) (سیں نازک تر
مرا دل نرم تر ہے اس کے ہوتے اس سیں مت سہلا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۷).

دکھ درد میں پدر کے پسر کام آتے ہیں
آپ ان کے ہوتے کس لیے میداں میں جاتے ہیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۴۵).

کس نے یوں پیار کیا کس نے وفا ایسی کی
کیوں کریں قتل کسی کو وہ ہمارے ہوتے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۶۱). ان کو تو بڑی شکایت یہ بھی تھی کہ ان کے ہوتے قرآن مجید زید بن ثابتؓ سے کیوں لکھوایا گیا۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱: ۱۶).

آنکھوں کے ہوتے دل کے ہوتے
عشق کی سمجھے قدر نہ قیمت

(۱۹۴۰، غزلستان، ۲۸). **۲۔ قریب سے، پاس سے.** (فرہنگ آصفیہ).

--- جانا محاورہ.

ہو کر یا گزرتے ہوئے جانا، آکر جانا. ذرا میاں جانے والے ادھر ہوتے جاؤ. (۱۹۹۰، طلسم خیال سکندری، ۲: ۷۰۵).

--- چلنا محاورہ.

ہونا، ہوتے جانا، رفتہ رفتہ ہونا۔

دکھایا اثر آہ نے اپنی انجم
کہ ہوتے چلے ہیں وہ اب ہم سے واقف

(۱۹۰۵، دیوان انجم، ۷۵).

--- رَہو فقرہ.

جیسے ہو ویسے ہی تم رہو؛ بنتے رہو، آپ ہی بنو، تمہیں ہو۔

کس کو سنا کر کہا آپ نے او بے لحاظ
مجھ سے نہ اتنی رہے ہوتے رہو بے لحاظ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۷۰).

--- رَہو گے فقرہ.

ہوتا رہے گا (رک) کی جمع نیز بہ لحاظِ تعظیم، یعنی ہمیں برا کہو گے تو تمہیں برے ہوگے، ہم برے نہیں ہیں. (فرہنگ آصفیہ).

--- ساتے م ف.

(عو) (کسی چیز کے) موجود ہونے پر، بحالت موجودگی، موجودگی میں، ہوتے ہوئے۔

صورت کے ہم آئینے کی سے ظاہر فقر نہیں کرتے
ہوتے ساتے روتے پاتے ان نے منھ کو لگائی خاک

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۸۸). مردانہ ہوتے ساتے مجھ کو اس کے گھر میں لانے کی کیا ضرورت تھی۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۱۹۲). پاؤں کے ہوتے ساتے اپنے بوجھ کو دوسروں پر ڈالنا کیسی حماقت اور ناشکری ہے۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۶۰). فرنگی اور امریکی اور روسی مسلمان کو بھی اپنے ہاں کی ایسی حرکتوں سے اجتناب کرنا چاہیے جیسی بیٹھنے کی جگہ ہوتے ساتے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کی حرکت ہے۔ (۱۹۷۰، تاثرات، ۲۸۰). ساری سجاوٹیں اور گہما گہمی ہوتے ساتے کالی شیروانیوں میں ملبوس لڑکوں کی گشت----- ہونے لگی۔ (۱۹۹۳، روایات علیگڑھ، ۱۸۸).

--- ساتھے م ف.

رک: ہوتے ساتے؛ ہوتے ہوئے۔ ہمارے ہوتے ساتھے اور کی ضرورت کیا ہے، تم تو پہلیاں بجھواتے ہو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۱۰۰). امیروں، رئیسوں، عالموں، فاضلوں کے ہوتے ساتھے ایک پردیسی طالب علم کو کون پوچھتا۔ (۱۹۱۲، بزم رفتگاں، ۶).

جنبش میں اور سکوں میں سمویا ہوا سا ہوں
میں اپنے ہوتے ساتھے بھی کھویا ہوا سا ہوں

(۱۹۴۶، لبیب تیموری، آتش خنداں، ۱۶۵).

--- سانتے (---مغ) م ف.

رک: ہوتے ساتے؛ درصورت موجودگی، موجود ہونے پر. (مخزن المحاورات).

--- سَراتے (---فت س) م ف.

رک: ہوتے ساتے؛ ہوتے ہوئے۔ زائرہ کی مجال کیا تھی کہ ہوتے سراتے دو دن کی دلہن----- سر سے پاؤں تک گہنا پہن کر نہ جاتی۔ (۱۹۱۷، سنجوگ، ۳۷).

--- سوتوں (---وج، وج) امذ ج.

ہوتا سوتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت، خویش و اقارب، عزیز، رشتے دار؛ حمایتی۔

ہوتے سوتوں سے کہو اپنے چہ خوش اے وا چھڑی
دال فے ہو یاں بھلا کہتے ہو کس کو بے لحاظ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹۸).

ہوتے سوتوں کو اپنے وہ بلوائے
خوبی گرمی کی، کیا مزے میں آئے

(۱۸۶۹، بہار عشق، ۱۰). ہمارے پاس کیوں آگے بیٹھیں گی اپنے ہوتے سوتوں کے پاس بیٹھیں گی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۲۵۶). اوڑھ کر ٹاٹ پڑھیں مرثیہ اکلوتوں کا

ہوتوں سوتوں کا۔ (۱۹۷۵، خروش خم، ۱۲). زبان تو تیری پہلے ہی کھلی ہوئی ہے ---- بارہ ہاتھ کی ہو گی تیری، تیرے ہوتے سوتوں کی۔ (۱۹۹۳، افکار، کراچی، مئی، ۱۳).

--- سوتے (--- وج) امذج.

ہوتا سوتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ شکل، عزیز و اقارب جو زندہ ہوں یا مر گئے ہوں۔

یا یہ شائستہ خاں کے پوتے ہیں
خان خاناں کے ہوتے سوتے ہیں

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۶۸).

کہا ہوتے سوتے سے اپنے کہو
فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۰۳).

--- سُہاتے (--- ضم س) م ف.

ہوتے ہواتے، ہوتے ہوئے، ہوتے ساتے۔ اولاد کا فائدہ ہوتے سہاتے اگر میں کوتاہی کروں تو ماں کاہے کو ہوئی کوئی ڈائن ہوئی۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۷۰).

--- سے م ف.

ہونے سے، ہونے کی وجہ سے۔

رخ انور دکھا کر خاک کا پیوند کرتے ہیں
حسیں ہوتے سے طوفاں نوح کے فرزند کرتے ہیں

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۲۱).

--- کی بَہَن اَور باپ ہیں، بِن ہوتے (ہوتی) کی جوئے، تلسی رُوپیہ پاس کا سب سے نیکا ہوئے کہاوت.

دوست، رشتے دار، بہن اور باپ سب خوشحالی ہی کے زمانے میں ساتھ ہوتے ہیں، صرف بیوی غربت یا ناداری میں ساتھ دیتی ہے، مگر سب سے بڑا دوست روپیہ ہے جو پاس ہو۔ (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- ہواتے م ف.

ہوتے ہوئے، موجودگی میں۔ لیچڑ مردود، سب کچھ ہوتے ہواتے بھی جو اولاد کو ترسائے۔ (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۱۹۳).

--- ہواتے نہیں فقرہ.

نہیں ہوا کرتے، نہیں ہوتے۔ غرض مدتوں سے غیر مذہب کے لوگ عیسائی ہوتے ہواتے نہیں۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۰۰).

--- ہواتے ہیں فقرہ.

ہوا کرتے ہیں۔ (جامع اللغات).

--- ہوتے م ف.

۱. آہستہ آہستہ، رفتہ رفتہ، دھیرے دھیرے۔

ہوتے ہوتے اس سے دم کھنچنے لگا
ایک دم سو سو قدم کھنچنے لگا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۹۳). میری ریس سے اور چار جٹیوں کو حوصلہ پیدا ہوا اسی طرح ہوتے ہوتے سارے شہر میں پھیل گیا۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۱۲). کس ملک کے آدمی ہیں بس ہوتے ہوتے اور باتیں بھی دریافت کرلو گی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۹۹۶). ہوتے ہوتے اب یہ سلسلہ شروع ہوا کہ کس کس کو چائے کا نیوتہ دیا جائے۔ (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۲۹).

ہوتے ہوتے لعل پتھر ہو گئے
رفتہ رفتہ رنگ چھوٹا اور کیا

(۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۶۴). **۲. ہوتے ہوئے، گزرتے ہوئے، آتے جاتے۔** وہاں سے ترکی اور جانے کہاں کہاں ہوتے ہوتے امریکہ پہنچے۔ (۱۹۸۸، سلام و پیام، ۱۳). **۳. جاری ہوتے ہوتے، بنتے بنتے، (کسی کام کے) عمل میں آتے آتے۔**

ضبط اگر چٹکی نہ لیتا کر چکا تھا نالہ دل
آشکارا ہوتے ہوتے دردِ پنہاں رہگیا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۲). یہ عمل جاری رہتا ہے اور تقسیم در تقسیم ہوتے ہوتے پہلے ریت پھر باریک مٹی بن جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۱۲). **۴. نمودار ہونے تک (عموماً صبح کے ساتھ).**

رات گزری ہے مجھے نزع میں روتے روتے
آنکھیں پھر جائیں گی اب صبح کے ہوتے ہوتے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۲۲).

رات جوں شمع کٹی ہم کو جو روتے روتے
بہہ گئے اشکوں میں ہم صبح کے ہوتے ہوتے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۷). صبح ہوتے ہوتے شہر میں مشہور ہو گیا کہ میر صاحب تشریف لائے۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۲۰۶).

صبح ہوتے ہوتے لیکن آنکھ میری کھل گئی
کتنے خوابوں کی سیاہی اک کرن سے ڈھل گئی

(۱۹۴۹، نبض دوراں، ۱۴۲). صبح ہوتے ہوتے محلے ٹولے میں ان کی موت کی خبر پھیل گئی۔ (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۱۷). **۵. بالآخر، مالِ کار، آخرکار۔** ہوتے ہوتے میاں عارف کا نمبر آ ہی گیا۔ (۱۹۲۸، آخری شمع، ۷۶).

--- ہوتے رَہ جانا محاورہ.

۱. کسی بات کا شروع ہونے سے ذرا پہلے ختم ہو جانا؛ کسی عمل کا ہوتے ہوتے رک جانا، واقع ہونے کے قریب ہو کر نہ ہونا۔

آج بوسہ پر لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی
میرے ان کے ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۳: ۱۱۲).

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسی رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

(۱۹۲۵، انشائے ماجد یا لطائف ادب (محمد علی جوہر)، ۳۱۷). **۲. لڑائی شروع ہونے سے پہلے ختم ہو جانا۔** ایک دفعہ تو پھوپی بھتیجوں کی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ (۱۸۹۵، حیات مصالحہ، ۹۵).

--- ہوتے ہونا/ہو جانا محاورہ.

۱. آہستہ آہستہ ہونا، سج سج نمودار ہونا (عموماً صبح).

وہ رات فرق ہے یاد مجھے اب تک وہ صبح نہیں بھولی
جو کٹتے کٹتے کٹتی تھی جو ہوتے ہوتے ہوتی تھی

(۱۹۲۵، رمز و کنایات (فراق)، ۲۴۲). **۲. بنتے بنتے بالآخر بن جانا۔**

رفتہ رفتہ بن گئی ہو علم کی کشور کشا
ہوتے ہوتے ہو گئی ہو مردِ میدانِ عمل

(۱۹۱۰، کلیاتِ اسماعیل، ۲۳۰).

---ہونگے فقرہ.

گزرے ہونگے، بیتے ہونگے، پیدا ہوئے ہونگے. کوئی اور ہوتے ہونگے جو کسیکی سنتے ہونگے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۸۵۴).

---ہوئے م ف.

۱. موجودگی میں.

رخ کے ہوتے ہوئے ڈھونڈھا نہ دہن کا مضموں
سہل کو چھوڑ کے کیوں جانب مشکل جاتا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۲۳).

ماں کے ہوتے ہوئے میں کون ہوں چھاچھا کٹنی
کرتی اس بچی پہ جی جان ہوں قربان عبث

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲۳۷).

آج اک اور برس بیت گیا اس کے بغیر
جس کے ہوتے ہوئے ہوتے تھے زمانے میرے

(۱۹۶۶، دردِ آشوب (کلیاتِ احمد فراز، ۱۷۷). بستی ... اختلافات اور تلخیوں کے ہوتے ہوئے ایک کنبے ایک خاندان کی طرح تھی. (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۴۶). **۲. گزرتے ہوئے، کہیں جاتے ہوئے.** یہ لوگ صوبۂ کرمان سے ہوتے ہوئے پارس (فارس) آئے اور پارسی کہلائے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۶۳۵). وہ حیدرآباد سے واپسی میں ... بھوپال سے ہوتے ہوئے قائم گنج واپس ہوں گے. (۱۹۸۲، ایک نادر سفر نامہ (مقدمہ)، ۱۶). حامد صاحب لاہور ہوتے ہوئے کراچی آگئے یہاں پر اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر انہوں نے مختلف کام کیے. (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲: ۴۰). **۳. بنتے ہوئے، بنے ہوئے؛ رہتے ہوئے.** ایک ناکام بادشاہ ہوتے ہوئے وہ ایک کامیاب شاعر بن گئے. (۱۹۷۳، احتشام حسین، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۱۳۵). **۴. بیتے ہوئے، گزرے ہوئے (وقت وغیرہ).**

نہ دیر اس کو ہوتے ہوئے جی سے سیر
مجھے بات کے کہتے لاگی بھی دیر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۷۱).

---ہی م ف.

۱. فوراً، اسی وقت. بوڑھا لوگوں کے ہجوم میں گاؤں میں داخل ہوتے ہی سیدھا اس گھنے درخت کے نیچے پہنچ گیا. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۸). **۲. (عموماً صبح کے) نمودار یا ظاہر ہونے کے فوراً بعد.** صبح ہوتے ہی چل دیا رات کو گھر آیا. (۱۹۱۴، قواعد اردو، مولوی عبدالحق، ۲۲۴). **۳. پیدائش کے فوراً بعد.**

دے نہ دشمن کو خدا اولاد بیٹا بدنصیب
ہوتے ہی مر جائے ہو تجھ سا جو پیدا بدنصیب

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲۲۹).

---ہی کیوں نہ مَر گیا فقرہ.

برے آدمی کے متعلق کہتے ہیں کہ پیدا ہوتے ہی مرجاتا تو اچھا تھا. (جامع الامثال، ۴۱۵).

---ہی کیوں نہ مَرے کہاوت.

پیدا ہوتے ہی مرجاتے تو اچھا تھا، یہ بدنامی تو نہ ہوتی، نالائق کو کہتے ہیں. (ماخوذ: محاوراتِ ہند، سبحان بخش، ۲۰۱).

---ہی نہ مَرا/مُوا جو کفن تھوڑا لگتا کہاوت.

رک: ہوتے ہی کیوں نہ مرگیا؛ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جس سے سخت نفرت ہو، ایسا شخص پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا کہ زیادہ کفن بھی نہ دینا پڑتا یا برا آدمی اگر پیدا ہوتے ہی مرجائے تو اچھا ہے. (نور اللغات؛ جامع الامثال).

---ہی ہوتے ہوگا فقرہ.

آہستہ آہستہ ہوگا، بتدریج ہوگا، رفتہ رفتہ ہوگا. (مہذب اللغات).

---ہی ہوگا فقرہ.

آہستہ آہستہ ہوگا، رفتہ رفتہ ہوگا، بتدریج ہوگا.

ہوتے ہی ہوگا اثر اس نالۂ شبگیر کا
راہ پر آنا کوئی آساں ہے چرخ پیر کا

(۱۷۹۸، میر سوز (فرہنگ آصفیہ)).

ہوتیاں کلمہ (قدیم).

ہوتی. یے باتیں ہوتیاں تھیں کہ اُن چت وہ پری (کہ جس کا مذکور تھا) نہایت ٹھسے سے بناؤ کیے ہوئے آپہنچی. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۱۰).

اور وہ ہوتیاں ہیں البیلی
میں نہیں کچی گولیا کھیلی

(۱۸۶۹، بہارِ عشق، ۱۵).

ہوتیچہ (وج، ی مج، سک چ، غم ہ) م ف.

ہوتے ہی. (ابلیس نامہ (بحر المعانی، ۶۸۵)).

ہوتیوں کلمہ (قدیم).

ہوتیں. ذرا ذرا رمزیاں کیاں باتاں پردے کے باہر ہوتیوں. (۱۴۲۱، بندہ نواز (گیسو دراز)، معراج العاشقین، ۲۷).

ہُوٹ (و مع) امذ.

مخالفت، مذمت، حقارت یا ناپسندیدگی کے اظہار کا آوازہ یا نعرہ نیز تمسخر آمیز بات. ہوٹ (Hoot) حقارت کے نعرے یا حقارتی کلمہ کے لیے بات چیت میں آتا ہے. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۰۴). [انگ: Hoot].

---آؤٹ کَرنا ف مر محاورہ.

شور مچا کر یا آوازے کس کے خاموش کرادینا، ہلڑ مچا کر بھگا دینا یا مغلوب کر دینا. لیکن ساری وین کی عورتوں نے او کو ہوٹ آؤٹ کر دیا اور وہ لطیفہ وہیں کا وہیں رہ گیا. (۱۹۹۱، سفر گشت، ۲۰۷).

---کَرنا ف مر.

اظہارِ ناپسندیدگی کے لیے ہلڑ مچا کر پریشان کرنا، شرارتاً شور مچا کر حواس باختہ کرنا؛ (جلسے یا مشاعرے وغیرہ میں) شور مچا کر یا جملے کس کر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا.

ہوٹ کرنے کے لیے چاہیے اک خاص نظر
دیکھتی ہے جو اندھیرے میں بہ اندازِ دگر

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، شوخی تحریر، ۹۵). وہ صرف اس کے متمنی ہوتے ہیں کہ شعرا اچھی آواز اور دھن میں شعر سنائیں اور جو ایسا نہیں کرتے سامعین انھیں ہوٹ کر دیتے

ہیں۔ (۱۹۹۲، اردو، کراچی، اپریل، جون، ۵۵). طلبا لیکچر کے دوران اسے ہوٹ کرنے لگے۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۳۹).

---کَروانا ف مر.

(کسی حرکت یا خراب کارکردگی کے سبب) خود پر آوازے کسوانا، اپنے خلاف ہُلّڑ مچوانا۔ دس بارہ غزلیں کہہ کراتنے ہی مشاعروں میں خود کو ہوٹ کرواچکے تھے۔ (۱۹۷۶، زر گزشت، ۱۶۰).

---ہو جانا/ ہونا ف مر.

(جلسے یا مشاعرے وغیرہ میں) جملے بازی یا ہُلّڑ کا نشانہ بننا، مذمت یا اظہارِ ناپسندیدگی کے نعروں کا نشانہ بننا۔ مشاعرہ شروع ہوتے ہی ہوٹ ہونا شروع ہوگیا۔ (۱۹۶۴، آبلہ پا، ۴۹). اگر گلا اچھا ہوا تو پسند کیے جاتے تھے نہ بھی اچھا ہوا تو برداشت کر لیے جاتے تھے یا ہوٹ ہو جاتے تھے۔ (۱۹۸۶، تاریخ مشاعرہ، ۲۴۳). علی گڑھ کا آل انڈیا مباحثہ مقرر کے ہوٹ ہونے کی قوت برداشت کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۰).

ہوٹ (مج) امذ قدیم.

۱۔ دانتوں کے سامنے لگے ہوئے عضلات کے دو پٹ نما ٹکڑوں میں سے کوئی ایک، لب (رک: ہونٹ)۔

ہوا ہے مست میرا دل کبھی ہوشیار نا ہوسی
پرت کا مئے پلائی دھن اپس ہوٹاں کے ساغر سوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۶۰).

پرمسی ہوٹوں میں مار زلف کا سرمت پکڑ
چشمہء حیواں میں پیدا سم پہ سم ہو جائے گا

(۱۸۶۴، دیوان حافظ ہندی، ۵). **۲۔ ایک قسم کی چوڑے منھ کی توپ**۔

ہوٹوں نے یہ جی چھڑا دیے تھے
لشکر کے دھوئیں اوڑا دیے تھے

(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۱۵۱). انار بیشمار جن میں رنگارنگ کے پھول ہزار دو ہزار ہوٹ کے گولوں میں توپ کی آواز تھی۔ (۱۸۹۰، فسانہء دلفریب، ۱۰۵). [ہونٹ (رک) کا قدیم املا].

ہوٹا (مج) امذ؛ امث۔

جھونٹا، ہلکورا؛ لہر؛ ترنگ؛ مستی. (پنجابی اردو لغت). [پن].

---لینا ف مر.

جھونٹے لینا، ہلکورے لینا. زمین اپنے محور کے گرد بھی گھوم رہی ہے اور سورج کے گرد بھی، ہم اس پر بغیر ٹکٹ کے ہوٹالے رہے ہیں. (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ، ۲۸).

ہُوٹَر (و مع، فت ٹ) امذ.

۱. (مشاعرے یا جلسے وغیرہ میں) اظہارِ ناپسندیدگی کے لیے شور کرنے والا، ہُلّڑ مچانے والا، آوازہ کسنے والا شخص. جماعت نماز کے لیے تیار ہو چکی تھی، ایک ہوٹر کی آواز سنائی دی، مولوی صاحب ٹھہریے، رکیے. (۱۹۹۵، اردو نامہ، لاہور، مارچ، ۳۷). مشاعروں میں ایک طرح کا مثلث نظر آتا تھا، جس کا ایک زاویہ شاعر، دوسرا سامع یا سامعین اور تیسرا ہوٹر ہوتا تھا. (۲۰۰۳، عبارت، حیدرآباد، ۱۱۳). **۲. ہارن، بحری جہاز یا انجن وغیرہ کی سیٹی (کی آواز)؛ اوقات کار کے شروع یا ختم ہونے پر بطور اعلان کارخانے وغیرہ کی سیٹی یا گھگو**. ایک موٹر سائیکل سوار "ہوٹر" بجاتا ہوا گزر گیا. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۶). چھ بجے کا ہوٹر ہوا تو رات کی شفٹ کے لوگ مل سے نکلنا شروع ہوئے. (۱۹۸۹، قید، ۹۱). [انگ: Hooter].

ہوٹل (مج، فت ٹ) امذ.

جگہ جہاں رہنے کا انتظام ہو، مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ، مسافرخانہ (اُردو میں طعام خانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے). ریل آہستہ آہستہ روانہ ہوئی جب ہوٹل یعنی فرودگاہ میں پہونچی تو اس وقت شہر ڈودر کے میئر یعنی مجسٹریٹ اعظم نے شاہ کی ملازمت حاصل کی. (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، آگرہ، یکم اگست، ۱۴). حضرت میں یہاں ہوٹل میں نوکر ہوں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۵۰). عید قربان کی مستانی رات ہے ہوٹل کا اکیلا کمرہ ہے، سامنے کپمنی باغ ہے. (۱۹۱۴، سی پارۂ دل، ۴۲). نیچے کی منزل میں دوکانیں اور بالائی منزلوں میں تجارتی و صنعتی اداروں کے دفتر ہوٹل اور اقامت خانے ہوتے تھے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۵۵).

کر" ٹکٹ "مرحمت" ممبری "ڈال دے
کوئی" ہوٹل "کوئی" کمپنی "ڈال دے

(۱۹۵۸، مجید لاہوری، نمکدان، ۶۰). میں تو کہتی ہوں تم نے پہلے ہی ایسے بڑے ہوٹل میں کام کیا ہوتا اب تک ہم نے حویلی بنالی ہوتی. (۱۹۷۹، کافی ہاؤس، ۹۱). لیکن اس میں ہوٹل کا وہ رہائشی کمرہ شامل نہیں جو کسی شخص کے تصرف میں نہ ہو. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹: ۸۹). [انگ: Hotel].

--- بازی امث.

کھانے پینے یا دوستوں کے ساتھ وقت گزاری کے لیے ہوٹل میں بیٹھے رہنا، بلا کسی معقول سبب کے ہوٹل میں بیٹھ کر وقت ضائع کرنا. ہوٹل بازی کا رواج ہندوؤں میں اور بھی زیادہ ہوگیا ہے. (۱۸۹۴، کامنی، ۱۷۰). کیا کروں، آباؤ اجداد میں سے کسی نے "ہوٹل بازی" نہیں کی. (۱۹۶۲، ن م راشد، شاعر اور شخص، ۱۲۹). [ہوٹل + ف: بازی، بازیدن = کھیلنا].

---کَرْنا ف مر محاورہ.

ہوٹل کا کاروبار کرنا، ہوٹل چلانا. ان کے لڑکے لاہور میں ٹوپی کی دکان کرتے ہیں اور ایک نے ہوٹل بھی کیا ہے. (۱۹۰۷، سفر نامۂ ہندوستان، نظامی، ۷۵).

---والا امذ.

ہوٹل کا مالک یا ملازم. ہوٹل والے اور دکاندار بھی یہ چک قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۳۷).

ہوٹْلِن ّگ (مج، سک نیز فت ٹ، کس ل، غنہ) امث.

رک: ہوٹل بازی؛ ہوٹل میں کھانے پینے یا بیٹھنے رہنے کا عمل. مجھے کسی لڑکی کا یہ رویہ ہرگز پسند نہیں کہ وہ دوستوں کے ساتھ ہوٹلنگ کرتی پھرے. (۱۹۷۱، فہمینہ، ۲۷۶). ہم تو اپنے دوستوں کو برابر کی سطح پر ٹریٹ کرتے ہیں ... ہوٹلنگ کرتے ہیں ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں. (۱۹۸۷، مرد ابریشم، ۷۳). [انگ: Hotelling].

ہُوٹِن ّگ (و مع، کس ٹ، غنہ) امث.

(جلسے یا مشاعرے میں) مذمت یا پسندیدگی کے اظہار کے لیے شور مچانا، نعرے بازی یا ہُلّڑ مچا کر بھگا دینا یا خاموش کر دینا. کالج کے مشاعرے اور مباحثوں میں ہوٹنگ (Hooting) ہوتی تھی. (۱۹۵۲، آشفتہ بیانی میری، ۱۲۰). میں نے بیرون پاکستان کے کسی مشاعرے میں یہاں سے جانے والے کسی شاعر کے لیے ہوٹنگ نہیں دیکھی. (۱۹۸۳، وفا کر چلے، ۶۲۰). ہماری دنیا میں ہوٹنگ اور تمہاری دنیا میں شوٹنگ ہوتی ہے. (۱۹۸۷، سلام و پیام، ۲: ۴۹). [انگ: Hooting].

---کَرْنا ف مر.

(جلسے یا مشاعرے وغیرہ میں) ہُلّڑ یا ہٹر بونگ مچانا، اظہارِ ناپسندیدگی یا مذمت کے لیے آواز کسنا، شور کرنا (رک: ہوٹ کرنا). یہ ارادہ تو ایک زمانے میں اس خاکسار کا بھی تھا مگر جب میں نے اس کا اظہار کیا تو... انہوں نے بے انتہا میری ہوٹنگ کی. (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۳۸۷). مشاعروں میں کبھی تو وہ اتنی ہوٹنگ کرتا ہے کہ اسے زبان پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا مشورہ دینا پڑتا ہے. (۱۹۸۵، جرم ظریفی، ۱۸۸).

ہوٹے مائِیاں (وِمج، کس مجء) امذ.

ایک کھیل جس میں بچے کو ٹانگوں پر لٹا کر جھونٹے دلاتے ہیں، جھولا جھلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ گاتے جاتے ہیں، جھونٹا. شاہدہ پلنگ پر لیٹی بچے کو ہوٹے مائیاں کر رہی ہے. (۱۹۸۸، ایک محبت سو ڈرامے، ۱۶۳). [پن].

ہوٹھ (وِمج) امذ قدیم.

رک: ہونٹ، ہوٹ. ہوٹھوں کے تائیں جو کندوری کی مناسبت دیجے تو کندوری نے یہ نازکی و صفائی و خوبصورتی کہاں سے پائی. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۸). [ہوٹ (رک) کا قدیم املا].

ہوجت (وِمج، فت ج) امث قدیم.

(رک: حجت جو درست املا ہے) دلیل، برہان؛ جھگڑا نیز تو مَیں مَیں.

کر نکو شوہر سے ہوجت رو برو
بات کر آہستہ اور نرمی سے تو

(۱۸۳۹، مصباح الحیات (تعلیم النساء، ۷۷). [حجت (رک) کا بگاڑ].

ہوجمالو (وِمج، فت ج، وِمج) امذ.

۱. خوشی کا کلمہ، سندھی نعرہ (خوشی کے موقعے پر لگایا جاتا ہے). اللہ اکبر کی جگہ ہو جمالو، مست قلندر، یا علیؓ کے نعرے لگاتے ہیں. (۱۹۴۸، رام راج، ۱۸۷). **۲. ایک سندھی لوگ رقص کا نام.** لڈی، بھنگڑا، ہو جمالو جیسے الفاظ صرف اردو زبان کا حصہ ہی نہیں بنے بلکہ... رقص کرکے ہلہ گلہ کرتی ہیں. (۲۰۰۷، تدریسیات، اردو، ۴۶). [مقامی].

ہوجِئیگا (وِمع، کس مج ج، ی مج) دعائیہ کلمہ.

رک: ہوجیے. (پلیٹس).

ہُوجِیو (وِمع، کس مج ج، وِمج) دعائیہ کلمہ.

جمع غائب یا واحد غائب نیز جمع حاضر یا واحد حاضر کے لیے (احتراماً) ہو، ہوں.

خوشحال ہوجیو آج خوشی پاتا نہیں
پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۷). حضرت فرمائے، میں تجھ سے راضی، حق تجھ سے راضی ہو جیو. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۴۷). بعد اشتیاق ملاقات کے ظاہر ہو جیو کہ خط آپ کا آیا حال معلوم ہوا. (۱۸۵۸، مقالات سر سید، ۳۳۱).

مت ہوجیو ، اے سیل فنا ، ان سے مقابل
جانباز الم ، نقش بہ دامانِ بقا ہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۹۹).

ہُوجِیے (وِمع، کس مج ج) دعائیہ کلمہ.

رک: ہوجیو. (پلیٹس).

ہُوچامارِی (وِمع) امذ.

ایک کھیل جو کپڑے کی گیند سے کھیلا جاتا ہے اور اس میں چار کھلاڑی ہوتے ہیں. ہوچاماری: اس کھیل کو کم سے کم چار لڑکے کسی میدان میں کھیلتے ہیں. (۱۹۲۸، کھیل بتیسی، سیفی سہواروی، ۱۸). [مقامی].

ہُوچُنا (وِمع، سک چ) ف ل.

نشانے پر نہ لگنا، نشانہ چوک جانا، غلطی کر جانا. (جامع اللغات). [س :].

ہَود (وِلین) امث.

حوض. (پلیٹس). [حوض (رک) کا بگاڑ].

ہُود (وِمع) امذ.

۱. ایک پیغمبر جو قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تھے.

.برائے نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ
.برائے ہودؑ و اسماعیلؑ و عیسیٰؑ

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ، ۲۰۷).

بہ منجنیق خلیل و بآتش نمرود
.برہنمائی ہود و بموج صرصر عاد

(۱۹۰۸، صحیفۂ ولا، ۱۸۰). مشیت تکوینی ہر صورت میں اپنا چکر، اپنا دورا پورا کرکے رہتی ہے، ہود و صالح کی نصیحت کس نے سنی. (۱۹۲۳، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۹۶). ہود، ایک پیغمبر ارم بن سام کی اولاد ---- ان کی قوم نے کہا، اے ہود تو ہمارے پاس ایک بھی دلیل نہ لایا. (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۳۱). **۲. قرآن کے گیارھویں سورہ کا نام جو ۱۲۳ آیات پر مشتمل ہے.** ہود گیارھویں اور بارھویں پارے کی سورہ کا نام ---- ہود اس کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ حضرت ہود وہ پہلے نبی تھے جو عرب میں پیدا ہوئے ---- چوتھے رکوع میں حضرت نوح اور پانچویں میں حضرت ہود کا ذکر ہے. (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۳۱). [علم].

ہود (وِمج) امذ.

خود، لوہے کی ٹوپی. (فرہنگ طلسم ہوشربا، ۱۷۳). [خود (رک) کا بگاڑ].

ہَودا (وِلین) امذ.

۱. پلنگ نما چوکھٹا جو ہاتھی کی پیٹھ پر سواریوں کے بیٹھنے کی غرض سے رکھتے ہیں اور جو اوپر سے کھلا ہوتا ہے، بغیر چھتری کی عماری، ہودج؛ رک: ہودہ. حضور تو روشن ضمیر ہیں عرض کرنے کی نوبت بھی نہ آئی یہ کہہ کر تسلیم کی اور دیوان خاص سے باہر آیا آتے ہی ایک ہاتھی جڑاؤ ہودے کا منگوایا. (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۱۴۰). ہاتھی دیکھو، کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے. (۱۸۸۰، بزم آخر، ۲۶). کارچوبی جھول، چاندی کا ہودا کسا ہوا. (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۵۸). جناب قدوس اور قرۃ العین نے مازندران کی طرف ایک ہی ہودے میں سفر کیا. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۸۷). باہر تمام ملازمین حاضر ہیں، ہاتھی پر ہودا کسا ہوا ہے. (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۲۵). سنہرے ہودے میں ہاتھی بان بانات کی وردی میں ملبوس اعلیٰ حضرت کی آمد کے منتظر تھے. (۲۰۰۰، زندگی کی یادیں، ۹۸). **۲. رک: ہود، حوض.** (پلیٹس). [ہودہ (رک) کا ایک املا].

ہَودَج (وِلین، فت د) امذ.

۱. رک: ہودہ؛ اونٹ کا کجاوہ، محمل (جس میں عرب خواتین سفر کرتی تھیں). مبارک نے فی الفور روغن بدن میں اس معشوقہ کے لگایا اور اس ہودج پر سوار کیا. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، ۳۲۰).

چڑھا آکر کے تب ہودج کے اوپر
چلا ہودج نشیں ہو ماہ انور

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۶۷).

آگے مستورات کے ہودج رواں
پیچھے پیچھے بادشاہ کامراں

(۱۸۳۳، گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴ء، ۶۰)). ایک ہاتھی با ہودج زر اشرفیوں کے توڑوں سے بھر کر اوس کو عطا کیا۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۷۸).

پشت پہ اس کی ہودج زرّیں قوس قزح سے مستک رنگیں
تیرا طلوع اے خسرو خاور صبح شفق میں کر دے ہویدا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۷۰). سب کی سب پر تکلیف (کذا) ہودجوں اور محملوں میں سوار ہو ہو کے شاہی خیمہ گاہ کو پہونچیں۔ (۱۸۹۸، ایام عرب، ۱: ۱۰۳). حضرت ابو موسیٰ اشعری نے آگے بڑھ کر حملہ کیا دشمن کو قتل کر کے علم اس کے ہات سے چھین لیا، درید ایک شتر پر ہودج میں سوار تھا۔ (۱۹۱۱، سیرۃ النبیؐ، ۱: ۴۹۰). جس ہودج میں حضرت عائشہ سوار تھیں، ہوا کی وجہ سے پردہ ذرا سا اٹھ گیا۔ (۱۹۸۶، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۹: ۱۳۰). **۲. ہاتھی کی عماری؛ رک: ہودا.** تین ہزار ہاتھی تھے جن کے ہودج پر چھ سے دس تک فوجی بیٹھ سکتے تھے۔ (۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک، ۲۲۷). [ع].

---نِشیں (--- کس نیز فت ن، ی مع) صف.
رک: ہودے میں بیٹھنے والا، کجاوے میں سفر کرنے والا۔

چڑھا آکر کے تب ہودج کے اوپر
چلا ہودج نشیں ہو ماہ انور

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۶۷). [ہودج + ف: نشیں، نشستن = بیٹھنا].

ہَودَک (ولین، فت د) امذ.
۱. (پیشہء سنگ تراشی) رک: تلی؛ مرغول کی پیشانی پر کوئی عبارت (کتبہ) لکھنے یا خوبصورتی کے لیے مستطیل، مربع، ہشت پہل، چھ پہل، بیضوی یا کشتی نما خوش وضع بنی ہوئی شکل یا شکلیں. (اپ و، ۱: ۵۵). **۲. (آب پاشی) اڈاسن، چرس یا ڈول کا پانی گرنے کو کنویں کے برابر بنی ہوئی چوبچہ.** (اپ و، ۶: ۱۴۷). [ہود (رک) + ک، لاحقۂ تصغیر].

ہَودَہ (ولین، فت د) امذ.
۱. ایک قسم کی عماری جو ہاتھی کی پیٹھ پر بیٹھنے کے واسطے رکھتے ہیں ایرانی اس کو حوضہ کہتے ہیں کیونکہ اس کی شکل حوض کی مانند ہوتی ہے، محمل۔ اوپر چاندی کا ہودہ کسا ہوا ہے۔ (۱۸۶۷، اردو کی پہلی کتاب، آزاد (محمد حسین)، ۱: ۶۵). وہ شیر لڑتے ہوئے قریب آئے پیدل ہوئے ہاتھی کو بٹھایا پہلے ملکہ کو ہودے میں ڈالا. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۲۵۴). دہلی کے مقام پر سلطان محمود نے تیمور کے خلاف جنگ کی تو اول الذکر کے ہاتھیوں کے ہودوں میں رعد انداز (گولے پھینکنے والے) اور تخش انداز (ہوائیاں پھینکنے والے) بیٹھے تھے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۹۰۹). اس ہاتھی پر چاندی کا ہودہ لگا کے چمکور کے گلی کوچوں میں ہوا خوری کے لئے انکلا کرتے تھے. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۶۳). **۲. چھوٹا حوض، چوبچہ، چاہ بچہ.** (فرہنگ آصفیہ). **۳. (گاڑی بانی) آمنے سامنے کی نشست والی گاڑیوں میں نشستوں کے بیچ میں سواریوں کے پیر لٹکانے کی جگہ، فٹن.** (اپ و، ۵: ۱۴۶). **۴. (گورکنی اور اچارج) پٹاؤ سے اوپر قبر کا گڑھا جو مٹی سے بھر دیا جاتا ہے، قبر کا احاطہ.** (اپ و، ۷: ۱۵۰). **۵. زچہ بچہ.** (علمی اردو لغت). [حوضہ (رک) کا بگاڑ].

---بُجھائی (--- ضم ب) امذ.
نیل کے پودے کو پانی میں گلانے کا حوض. (اپ و، ۲: ۴۹). [ہودہ + بجھائی، بجھانا (رک) سے].

---مَہائی (--- فت م) امذ.
نیل کے عرق کی تیاری کا چوبچہ. (اپ و، ۲: ۴۹). [ہودہ + مہائی (رک)].

--- ہو جانا محاورہ.
انتہائی غربت کا آ جانا، پریشان حال ہو جانا. (مہذب اللغات).

ہُودَہ (و مع، فت د) امذ.
دھکا؛ بھونکنا، چبھونا، بھونک، گھونپ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہولا (رک) کا بگاڑ].

ہُودَہ (و مع نیز مج، فت د) امذ.
ٹھیک، بجا، درست، حق، صحیح نیز قدیم (اُردو میں زیادہ تر بے ہودہ کی ترکیب کی صورت میں مستعمل ہے). کم آزاد خیال والیوں نے بگنی اور برقعے کا ایک امتزاج برقنی کے نام سے متعارف کرایا ہے ... اور یوں اللہ کی ان بندیوں نے ساحل سمندر پر ہونے والے بیہودہ پن کو اپنے لیے ہودہ کر لیا ہے. (۲۰۰۷، سہ ماہی، الزبیر، فیصل آباد، شمارہ، ۳، ۲: ۳۹). [ف].

ہَودی (ولین) امث.
چھوٹا حوض.

اونوں بتون توشہ بی رعایت کیا
آپکی ہودی کی بی خدمت دیا

(۱۷۰۸، مرآۃ الحشر، ۲۳۱).

ہودی پہ کھڑی کھلا رہی ہے چارا
جوبن رس انکھڑیوں سے چھلکا چھلکا

(۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق، ۴۴۸). ڈول کنوئیں سے باہر آ جاتا اور حسنو کی بیوی... شڑاک سے ہودی میں الٹ دیتی. (۱۹۶۷، ادبیہ، ۱۱). [ہود (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

ہَودے کا تعوِیذ امذ.
(گورکنی) وہ تعویذ جس کی سطح پر پانی بھرنے کو چھوٹی سی ہودی بنی ہو جس میں پرندوں کے پینے کو پانی بھرا رکھتے ہیں. (ماخوذ: اپ و، ۷: ۱۵۰).

ہوڈَک (و مج، فت ڈ) امذ.
۱. راگ اور راگنی گانے کا ایک طریقہ یا قاعدہ، گدا، دھماکا. راگ اور راگنیوں کے گانے میں چند قاعدے مقرر کیے ہیں وہ یہ ہیں ... کمپت، مینڈن، کاٹ، ہوڈک یعنی گدا، دھماکہ. (۱۹۲۷، نغمات الہند، ۴۰). **۲. ایک قسم کا ڈھول.**

لگیا من موہنیان جوندھر سو گانے
ہوڈک ڈھولک پکھاوج دف بجانے

(۱۶۴۵، جنت سنگھار، خوشنود، ۷۵). [مقامی].

ہَور (ولین) حرف (الف) عطف.
اور. ہور خدا کے فرشتے بھی نماز کرتے ہیں. (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۸).

یا مکہ سو جیوں گلذار ہے ہور زلف جانو مار ہے
چٹک کار ری چوسا رہے سو کا سہی جیوں ناکسر

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۵۷). اس غفلت کا خبر توں کہتا ھور توں اپسے دیکھتا. (۱۵۸۲ء، کلمۃ الحقایق، ۳۷).

بسنت کھیلیں ہمن ہور ساجنا یوں
کہ اسماں رنگ شفق پایا ہے سارا

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۳۵).

بلایاں لیویں ہور پڑی اس کے پانوں
کہی پانوں بوگئے تھے یوسف کے ٹھانوں

(۱۶۸۷ء، قصۂ یوسف زلیخا، ہاشمی (ملحقات اردوئے قدیم)، ۳۹).

ختن میں ھور خطا میں بوئے آھو کی نہ پاوے کئی
نگہ کی تیغ قاتل لے اگر وو من ھرن نکلے

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۱۹۶).

ہور حمل کی نہیں کچھ آرزو اس یار بن
اس کا ملنا مانگتے ہیں ہر صبح ہر شام دل

(۱۸۷۹ء، حمل خان لغاری (سندھ میں اردو شاعری، ۱۳۹).

دھنی تو ہی ہے مسجد و دیر کا
تو ہی ہے سبب صلح ہور بیر کا

(۱۹۲۹ء، تاریخ نثر اردو، ۱: ۲۰).

ہَور (ب) صف.

۱. **الگ، دوسرا.**

ہور بھی بھیجا تجہ تشریف سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳ء، مثنوی نو سرہار، ۶). میرے دل میں ہور شک حسن کے دل میں ہور گمان. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۵۵).

آنکھیں تو ہور دستیاں دل میں تو بھید کچھ ہے
باتاں تو ہور کچھ ہیں مقصد بھی ہور ہوئے گا

(۱۶۹۷ء، ہاشمی، د، ۱).

سوادِ شبی میں وہ یوں دور ہو
کف پا برہنہ ہو رخ ہور ہو

(۱۸۷۱ء، ہیبت حیدری، ۲۱۰).

فسطائیوں اور نازیوں کی فتنہ گری سے
چرچل ہیں سراسیمہ تو وحشت زدہ ہیں ہور

(۱۹۳۶ء، چمنستان، ۶۲). ۲. **زیادہ.**

اُسے عشق اُس نار کا زور ہے
دیوانا ہوا فکر اسے ہور ہے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۴۷).

ولی دیکھا جو اس انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خواہاں جام اس کا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۱). [اور (رک) کا قدیم املا].

ہور (وج) امث.

رک: ہوڑ؛ اقرار، عہد، معاہدہ؛ ٹھیکہ، سودا؛ شرط، داؤ؛ رقابت، مقابلہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہوڑ (رک) کا ایک املا].

ہَورا (ولین) امذ.

شور، غل، غوغا، ہلڑ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [غالباً، س:].

--- مچانا ف مر.

شور و غل کرنا، ہلڑ مچانا. (پلیٹس).

ہورا (وج) امذ؛ امث.

نکشترہ کا طلوع ہونا، نکشترہ کے طلوع رہنے کے عرصے کا ایک حصہ، گھنٹہ، گھڑی-: نشان-؛ چکر. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

--- پھَل (---فت پھ) امذ.

نکشترے کے طلوع ہونے کا اثر. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہورا + پھل (رک)].

ہَوراں (ولین) امذ ج.

دوسروں، اوروں.

تمہارا حسن سو قدرت تھے روشنی پایا
ہوراں کا حسن ترے حسن انگے جیسے چراغ

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۶۰). [ہور (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

ہُوراہُوری (ومع، ومع) امث.

ایک ہندو تہوار جو دیوالی سے تیسرے دن ہوتا ہے. (جامع اللغات). [س:].

ہَورڈِنْگ (ولین، سک ر، کس ڈ، غنہ) امذ.

تختوں کی ٹھاٹر، پاڑ، (عموماً) اشتہار چسپاں کرنے کا بڑا بورڈ. یہاں دیواروں پر رنگ برنگ اشتہار لگے ہوئے ہیں اور سڑکوں پر بڑے بڑے ہورڈنگ ہوتے ہیں اور پیٹریوں پر ٹین کے خیمہ نما نوٹس سٹینڈ رکھے ہوتے ہیں. (۲۰۰۰ء، طلسم ہوش افزا، ۵۶). [انگ: Hoarding].

ہَورْس پَوَر (ولین، سک ر، فت پ، و) امث ~ ہارس پاور.

طاقت یا کام کی رفتار ناپنے کی اکائی (جیسے: موٹر کا انجن: ۵۵۰ فٹ پونڈ فی سیکنڈ کے برابر) فرسیہ توانائی، اسپی قوت (رک: ہارس پاور). ساٹ ہورس پور سے لے کر بارہ ہورس پور تک لائٹ کار کہلاتی ہے. (۱۹۲۳ء، آئینۂ موٹر، ۱۵۲). [انگ: Horse power].

ہَورْن (ولین، سک نیز فت ر) امذ.

نرسنگا، قرنا، ایک قسم کا باجا، وسل، سیٹی (رک: ہارن). اگر گھنٹی یا ---- ہورن نہ ہو تو بائسکل چلانا قطعی غیر ممکن ہوگا. (۱۹۰۷ء، مخزن، لاہور، اکتوبر، ۱۵). بیٹری کا کرنٹ ---- موٹر کے چلنے میں رات کو روشنی اور ہورن وغیرہ میں استعمال ہوتا رہتا ہے. (۱۹۲۳ء، آئینۂ موٹر، ۵۹). وہ ---- دروازے کی جانب دیوانہ وار گھور رہا تھا کہ اتنے میں ہورن کی آواز آئی. (۱۹۵۸ء، شمع خرابات، ۱۳۲). [انگ: Horn].

ہُورُوْ (ومع، فت ر، سک و) امذ.

ہو کی آواز نکالنے والا، گیدڑ. (جامع اللغات). [مقامی].

--- ہور کرنا ف مر.

ہو کی آواز نکالنا.

ہورو ہور کرتا ہے چپ میرا من
نہیں انگ کوں لگتا ہے کھایا سوان

(۱۶۸۷ء، یوسف زلیخا، ہاشمی، ۳۰۱).

ہوری (۱) (و مج) امث.

۱۔ (موسیقی) ہندوستانی راگ کی ایک قسم جو دھرپد سے مشابہ ہوتی ہے۔

ناچتی گاگا ہوری دمبدم
جیوں سبھا اندر کی در باغ ارم

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۴). لکھنؤ کی بدمذاق نے ٹپہ اور ٹھمری کو رواج دے کے ـــــ بازاری مذاق پیدا کر دیا جس نے ہوری و دھرپد کے متین و شائستہ علمی مذاق کو مٹا دیا۔ (۱۹۱۶، ہندوستان کی موسیقی، ۲۷). ہوری میں جوش عقیدت والے مضامین خوب بیٹھتے ہیں۔ (۱۹۶۵، مباحث، ۵۳۴). ہوری بھی دھرپد کی مانند ہے مگر اس کی مخصوص تال دھمال ہے۔ (۲۰۰۵، مبادیات موسیقی، ۱۹۸). **۲۔ وہ عشق و محبت کے گیت جو ہولی کے زمانے میں گائے جاتے ہیں۔** اس کی دوسری اشاعتوں میں ہندی شاعری کی مختلف اصناف مثلاً کبت، سورٹھ، بسنت، ہوری اور کہروا وغیرہ کے انتخابات ہیں۔ (۱۹۴۳، مقالات گارساں دتاسی (ترجمہ)، ۱ : ۹۱). بادشاہ سلامت خالی غزل کے شاعر تو نہیں تھے، گیت بھی لکھتے تھے، ہولی آئی تو گیت کی اس صنف میں جسے ہوری کہتے ہیں رواں ہوگئے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۷۷). **۳۔ ہندوؤں کا ایک تہوار، ہولی۔**

سلونی ، سانوری اور سبز گوری
سبھی کھیلیں پیا اپنے سوں ہوری

(۱۶۲۵، افضل جھنجھانوی، بکٹ کہانی، ۱۳).

ہٹ کیں ہو موسوں میرو ری لال
کوں روپ اٹکیو نچانو ہوری پیت پال رسال

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۷۵).

غیر سے یار کھیل کے ہوری
رنگ سے خوب تر بہ تر آیا

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۳۷). خاص قسم کے بولوں کا تقاضا کرتی تھیں مثلاً ہوری (ہولی) ـــــ ملہار، ساونی (ساون کے گیت)۔ (۱۹۸۶، اردو گیت، ۸۰۴). ہولی (ہوری) کا مضمون بھی گوپیوں اور کرشن جی کی اودھم کا قصہ ہے۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۵۹). **۴۔ وہ جگہ جہاں اناج کی پیداوار زیادہ ہو۔** باجہ : ـــــ شہر ایک ایسے صوبے کا صدر مقام ہے جو اناج کی پیداوار کے اعتبار سے سب سے زیادہ باثروت ہے اس لیے اسے افریقیہ کا غلہ خیز خطہ اور اناج کا گھر (ہوری) کہتے تھے۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۵۷). [ہولی (رک) کا متبادل].

--- کھیلنا محاورہ.

ہولی کے تہوار میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالنا (رک : ہولی کھیلنا)۔ ہرداس جی تصور میں بھگوت سے ہوری کھیلتے تھے۔ (۱۸۵۵، بھگت مال اردو، ۳۳۵).

--- مچنا محاورہ.

ہولی کا تہوار منانا، ہولی کے تہوار کی رسومات ادا ہونا۔

دھوم ناز و ادا جھکا جھوری
برج میں جیسے مچ رہی ہوری

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۷۸).

ہوری (۲) (و مج) امث.

ایک قسم کی چھوٹی کشتی، ہوڑی (رک)۔ کشتی اور جہازرانی کے بعض اصطلاحات بھی ہندی الاصل ہیں مثلاً ـــــ ہوری چھوٹی کشتی، جوش، کشتی کا رسا وغیرہ یہ الفاظ عرب سیاحوں کے سفرناموں میں عام طور سے مستعمل ہیں۔ (۱۹۴۵، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں، ۱۰). [ہوڑی (رک) کا ایک املا].

ہوریا (و مج، کس خف ر) امذ.

واقعے کی طرف اشارہ، ہورہا۔ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہوریا اے۔ (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۶۶). [ہورہا (رک) کا بگاڑ].

ہورِیاں (و مج، سک نیز کس ر) امذ؛ ج.

ہولی کے گیت۔ (بحرالمعانی، ۶۸۵).

ہُوڑ (و مع) صف؛ امذ.

۱۔ مستعد، آمادہ؛ جلد باز، تیز، بے صبرا، ضدی، ہٹی؛ جان جوکھوں میں ڈالنے والا (پلیٹس)۔ **۲۔ بے وقوف، بے عقل، جاہل؛ بے تمیز، احمق شخص۔** اگر کوئی کوڑ ہوڑ، جہالت سوں، بداصالت سوں، رزالت سوں، بات کرے نا سمج یو مایا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱).

باندھتا ہے گھر میرا جنت سے ہوڑ
کوئی عاقل جائے کیوں جنت کو چھوڑ

(۱۷۳۳، پنچھی نامہ، ۵۰). [س :].

--- پَنا (--- فت پ) امذ.

بے صبری، جلد بازی نیز نا سمجھی، بیوقوفی۔ (پلیٹس). [ہوڑ + پنا، لاحقۂ کیفیت].

ہُوڑ (و مع نیز مج) امث.

جھگڑا؛ بحث؛ توتو میں میں، جھگڑنا؛ بحث کرنا، جھگڑا کرنا؛ کوشش کرنا۔ (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

--- پَنا (--- فت پ) امذ.

بحث بازی، ضدی پنا۔ (جامع اللغات). [ہوڑ + پنا، لاحقۂ کیفیت].

ہوڑ (و مج) امث.

۱۔ (i) سودا، معاہدہ، ٹھیکا۔

کیا صاحب سے اپنے اس طرح ہوڑ
کہ پیڑے تین سو خرمے کے وہ موڑ

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، ۷ : ۱۱۱). **(ii) قول، عہد، بچن؛ نقل۔** (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲۔ شرط، بازی؛ داؤ، پیچ، گھات۔**

جوں ہوڑ میانے ہووے توں پورا منع ہے کھیل سب

(۱۶۳۵، تحفت المومنین، ۹۹).

سایا دسے آنجو کا یوں غلطاں موتی جوں لڑے
ہے حسن کے بازار میں خمخانہ خمار ہوڑ کے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۶).

میں کہوں سردیوں من موہن کہیں ہرگز نہ لیوں
جینت میرا کر دکھا یارب پڑی ہے ہوڑ سی

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۱۰).

کھڑے ارنے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ
کہ جی کون دیتا ہے بد بد کے ہوڑ

(۱۷۸۴، مثنوی سحرالبیان، ۲۷).

اُلٹی پلٹی آڑی ٹیڑھی تقدیروں سے ہوڑ رہی ہے
(۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق، ۳۱۲). **۳۔ رقابت؛ مقابلہ، برابری، سامنا، مسابقت، دوڑ۔**

کیاں ہم سوں سب تجھ سوں اب ہوڑ ہے
کہ یو پرس تو جگ میں بے جوڑ ہے
(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۷۰).

تیرے سوں ہوڑ کرنے قدرت نہیں پری کوں
دائی تری کتی یوں موں دیکھو اس پری کا
(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۲۸).

کہا تب کہ سن ری اے قحبہ بندوڑ
تو کرنے لگی بیبیوں سات ہوڑ
(۸۱-۱۸۴۲، مجموعہ ہندی، ۶۹). طویل نظم پر توجہ بہت کم ہے اور روایتی رسمی شاعری کی ہوڑ سی لگی ہوئی ہے۔ (۱۹۹۷، ارمغان عالی، ۴۲). **۴۔ (مجازاً) مشابہت۔**

آخر کار کہوں کیا میں زمانے کے کھوڑ
دیکھ اس چہرے کو جو بدر سے رکھتا تھا ہوڑ
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۱۹۸). [غالباً، س:].

--- باندنا محاورہ (قدیم).
معاہدہ کرنا، سودا کرنا؛ شرط لگانا (رک: ہوڑ باندھنا)۔

تو آ ہوڑ باندے ہمیں ہور تمہیں
کہ جے کوچ ہمن دو کی ہے ملک میں
(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۱۳).

--- باندھنا محاورہ.
سودا کرنا؛ معاہدہ کرنا؛ شرط لگانا؛ دعوے کرنا؛ ہاتھ لگانا، ہاتھ مارنا. (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ).

--- بدنا محاورہ.
سودا ہونا، معاہدہ ہونا، شرط طے ہونا۔

کھڑے ارنے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ
کہ جی کون دیتا ہے بد بد کے ہوڑ
(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۷).

--- پڑنا محاورہ.
شرط لگنا۔

پڑی ہے ہوڑ آکر عاشق اور معشوق میں باہم
ادھر سیں چشم تر اون کی برستی ہے ادھر ساون
(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۲۸).

--- کا کارجی کا بھار کہاوت.
مقابلے کا کام بڑا سخت ہوتا ہے. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- لگانا محاورہ.
معاہدہ کرنا، سودا کرنا؛ شرط لگانا. (جامع اللغات).

--- لگنا محاورہ.
یقین ہونا؛ ضدی یا ہٹی ہونا. (جامع اللغات).

--- ہارنا محاورہ.
شرط ہارنا، بازی ہارنا. (جامع اللغات).

ہوڑا (و مج) امذ.
ایک قسم کی چھوٹی کشتی جس کے دونوں سرے یکساں شکل کے ہوتے ہیں اور جو جہاز کے ساتھ کنارے پر آنے جانے کے لیے بندھی رہتی ہے، ناؤ۔

توں کیا جانے پرم کہانی
تجھ تن لوہو نہ ہوڑا پانی
(۱۵۳۴، دیوان محمود دریائی، ۶۰). ایک خلاصی کو حکم دیا کہ جلد ہوڑے پر سوار ہو کر جا اور کنارے کی خبر لا۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۹۲). سندھ کے ساحل پر دو قسم کی کشتیاں ہیں ----- ایک ----- ایسی جن کے دونوں سرے یکساں ہوتے ہیں، ہوڑے کے نام سے موسوم ہیں۔ (۱۹۷۳، جدید سائنس، کراچی، دسمبر، ۲). یکدار یا دوسری ایسی کشتیوں کی ایک جانب دو مضبوط لکڑیاں لگائی جاتی ہیں جن کے سرے پر ایک وزنی لکڑی جڑی رہتی ہے اس کو ڈھتی ہوڑا کہتے ہیں اور یہ لکڑی جو اس کے توازن کو برقرار رکھتی ہے ڈھتی کہلاتی ہے۔ (۱۹۷۵، سمکیات، ۵). [ہولا (رک) کا متبادل].

ہُوڑا ہوڑی (و مع نیزج، و مع نیزج) امث.
دوسرے کے برابر ہونے یا آگے بڑھ جانے کی کوشش، مسابقت؛ رقابت، مقابلہ؛ تکرار، ضد؛ جھگڑا، بحث؛ توتو میں میں۔ قبلہ یوسفی صاحب اردو اور صرف اردو کے لیے بغیر کسی ہوڑا ہوڑی کے ڈپٹی کمشنری کے عہدے پر لات مار کر ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۵). [رک: ہوڑ + ا (حرف عطف) + رک: ہوڑ + ی، لاحقۂ کیفیت].

ہوڑل (و مج، فت ڑ) امذ.
ابرق یا اس قسم کی کوئی اور معدنی شئے، ابرک. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [بھوڑل (رک) کا ایک املا].

ہُوڑنا (و مع نیزج، سک ڑ) ف ل قدیم.
جھگڑنا، مقابلہ کرنا۔

نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہوڑنا
اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا
(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۳). [ہوڑ (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہوڑہ (و مج، فت ڑ) امذ.
رکاوٹ، آڑ، روک۔ جب کبھی اُسے الماری کھولنے کی ضرورت محسوس ہوتی ----- تختے کا ایک ہوڑہ اٹک جاتا۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۲۵۳). [مقامی].

ہوڑی (و مج) امث.
۱۔ درخت کے تنے سے بنائی ہوئی کشتی، چھوٹی کشتی جس کا پیندا چپٹا ہوتا ہے۔

سکل مست ایک ہوئے کر ایکبار
کئے ہوڑی یک مستعد استوار
(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۶۳).

لیجا اس کو ہوڑی اپر بیلاؤ
بغیر ان پانی دریا میں چلاؤ
(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۸۶).

راج بندر کے وہاں بلکٹ جو آئے
جلد مچھلی بندری ہوڑی منگائے

(۱۸۳۷، مثنوی بہاریہ، ۳۱). مسافر بے یار و دیار پر رحم کھانا ثواب عظیم ہے، موجب رضا مندی خدائے کریم ہے، بولا کہ اچھا آیئے جہاز پر تشریف لایئے اس نے جلدی جلدی ہوڑی دوڑائی جب وہ پنسوئی لب ساحل آئی ـــــ جہاز پر سوار ہو لیا۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۱۲۰). تیسرا لفظ "ہوری" اب بھی بمبئی والے ہوڑی بولتے ہیں۔ (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۶۳). ۲۔ **ڈونگا نیز بیڑا، ناؤ**. (پلیٹس). [ہوڑا (رک) کی تصغیر].

ہوڑیں (و مج، ی مج) امذ.
حواصل کی قسم کا ایک ماہی خور سفید پرندہ۔ پین یا حواصل، یہ فصل خریف کا مسافر پرندہ ہے دو قسم کا ہوتا ہے، (۱) پین یا حواصل یا فیپئن (۲) ہوڑیں دونوں آبی ہیں۔ (۱۸۹۷، سیر پرند، ۲۸۶). [مقامی].

ہَوز (۱) (و لین) امذ.
نرم اور لچک دار کرمچ کی نالی یا نلکی جو پودوں وغیرہ کو پانی دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے (تراکیب میں مستعمل)۔ ہوز اردو میں بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے لیکن اس کا مرکب ہوز پایپ جو موٹر کے انجن کو گرم ہونے سے بچاتا ہے تحریر اور تقریر میں مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۶). [انگ : Hose].

--- **پائپ** (ـــ کس ء) امذ.
ٹیوب یا پائپ جو کسی سیال چیز کو کسی جگہ پہنچانے کے لیے استعمال ہو۔ زیادہ پانی کی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اور ہوز پائپ کا قطر بھی بڑا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳، آئینۂ موٹر، ۷۸). ہوز پائپ سے پانی رستے رہنے کی وجہ سے ریڈی ایٹر بعض اوقات یک لخت خالی ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۰، پاکستان کا بہترین ادب، ۳۱۷). [ہوز + پائپ (رک)].

ہَوز (۲) (و لین) امذ.
مکان، اسمبلی کے ایوان کے لیے بھی مستعمل (رک : ہاؤس جو درست املا ہے)۔ میں محبوب میاں کے ساتھ میو کالج ٹونک ہوز میں قیام پذیر ہوا۔ (۱۹۱۲، سفر بغداد، ۱). اسمبلی ہال یا پارلیمنٹ ہوز سے متصل ایک مختصر پارک بنا ہوا ہے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۲۱۳). [انگ : House کا ایک املا].

ہَوَّز (فت ہ، شد و بفت) امث.
حساب جمل کے حروف کا دوسرا مجموعہ جس کی مدد سے تاریخ نکالی جاتی ہے؛ مراد : ابتدائی کے بعد کا سبق۔ ان کی ابجد ہی سے فراغت نہیں ہوتی، اور ہنوز ہوز بھی شروع نہ ہوتی۔ (۱۹۰۰، غربی طبیعیات کی ابجد، ۳)۔ عرب والوں نے اپنی (الف بے تے) آٹھ کلموں میں جمع کر دی ہے ابجد، ہوز، حطی، کلمن ـــــ۔ (۱۹۱۷، اسمٰعیل میرٹھی، قواعد اردو، ۲ : ۳).

خرد میں رنگ جنوں تھا، جنوں میں شان خرد
تھے جس پہ منکشف اسرار ہوز و ابجد
(۱۹۷۵، خروش خم، ۱۷۴).

میں ہمیشہ اس کے بعد ایسے رہا ہوں دمبدم
جس طرح ہوز ہمیشہ سے رہا ابجد کے بعد
(۲۰۰۲، تخلیق، لاہور، اگست، ۵۳). [ع].

ہَوزَر (و لین، فت ز) امث.
وہ توپ جس کا دہانہ تنگ اور نالی لمبی ہو جس کا رخ آسمان کی جانب اوپر ہوتا ہے اور اس کا گولہ سیدھا گرنے کے بجائے پہلے ترچھا بلندی کی طرف جاتا ہے پھر نشانے کے قریب پہنچ کر نیچے کی سمت گرتا ہے، ہوزر نامی شخص نے اس کو شکل دی اسی لیے یہ ہوزر توپ کہلاتی ہے۔ ہوزر توپیں : انہیں خندقی توپیں بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۸، کیمیاوی سامان حرب، ۱۸). [علم].

ہوزری (و مج، کس مج ز) امث.
موزے، جرابیں نیز زیر جامے، بنیان وغیرہ۔ موجودہ مشینی کرگھے، دستی کرگھے، ہوزری اور متفرق صنعتوں میں جو تکلے استعمال ہو رہے ہیں۔ (۱۹۶۰، دوسرا پنج سالہ منصوبہ، ۳۷۳). وہ ـــــ ترقی کا کام کر رہے ہیں اس میں ـــــ شیشہ، پینٹ ـــــ ہوزری، ویلڈنگ اور اون کی صنعتیں شامل ہیں۔ (۲۰۰۳، پاکستان میں سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۱۲۳). [انگ : Hosiery].

ہَوس (و لین) امذ.
رک : ہاؤس جو درست املا ہے؛ گھر، کسی خاص مقصد کے لیے مخصوص جگہ، مجلس قانون ساز یا مذاکرہ گاہ (ایوان نمائندگان)۔ جو ممبر وغیرہ ہوس کے ہیں ان کو میں نے دیکھا وہ عموماً ٹوپی نہیں اتارتے ہیں کوئی پہنے رہتا ہے کوئی اتار لیتا ہے۔ (۱۸۸۰، رسالۂ تہذیب الاخلاق، ۲ : ۴۷). ہر ایک گائیڈ پورٹ کے ساتھ ایک سلائیڈ فٹ کیا ہوتا ہے اور یہ سلائیڈ مناسب گیر انگ سے اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں اور یہ گیر ٹربن ہوس یا کسی دوسری مناسب جگہ پر لگی ہوتی ہے۔ (۱۹۰۶، راہنمائے انجینئری، ۲ : ۵۱). [ہاؤس (House) کا ایک املا].

--- **آف کامنز / کامنس** (ـــ مد ا، فت م، سک ن) امذ.
برطانوی دارالعوام، پارلیمنٹ کے منتخب ارکان ایوان زیریں۔ اس کے انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ نے ہوس آف کامنز میں اس طرح پر تقریر کی ہے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۱۳). کل شب کو ہوس آف کامنس میں قسطنطنیہ کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔ (۱۹۲۰، برید فرنگ، ۱۲). [انگ : CommonsofHouse].

--- **آف لارڈ** (ـــ مد ا، سک ر) امذ.
برطانیہ کا ایوان بالا۔ ہیڈ ماسٹر، ہوس آف لارڈ میں لارڈ ڈربی صاحب نے بجواب سوال ـــــ بیان کیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۵۶۹). اپنے خاوند کے استقبال کے لیے سٹیشن کو جا رہی ہے جو ہوس آف لارڈ کے ایک مباحثہ میں حصہ لینے کے لیے لنڈن گیا تھا۔ (۱۹۲۵، موجودہ لندن کے اسرار، ۵۳). [انگ : LordsofHouse].

--- **ماسٹر** (ـــ سک س، فت ٹ) امذ.
نگراں، رکھوالا، چوکیدار۔ وہاں انگلینڈ میں بورڈروں کے ساتھ ایک ہوس ماسٹر رہتا ہے جو ہر وقت انکی نگرانی کرتا ہے۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۴۷). [انگ : House Master].

ہَوَس (فت ہ، و) امث (قدیم : امذ)۔
۱۔ **شدید خواہش، آرزو، تمنا، شوق، امنگ، اشتیاق نیز حسرت۔**

یزید پکڑ من میں اوس راہ نما نے جیو کی ہوس
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۸).

ہوا سر تھے غزل کہنے ہوس اس پوتلی خاطر
رتن ہے شعر بوجھو جوہریاں ہم عید و ہم نو روز
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۳۰).

آیا نہ ہاتھ اجھوں وو پرس آہ کیا کروں
سینے میں رہ گیا یو ہوس آہ کیا کروں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۴۶). ہمیں ہوس ہے کہ کلام اس کا سنیں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷۰).

خیال لال دل کے بیچ کر کر
منگایا تخت یاقوتی ہوس کر

(۱۷۶۴، عاجز، قصہء لال و گوہر (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۷۶)).

بہت کچھ کہا ہے کرو میرؔ بس
کہ اللہ بس اور باقی ہوس

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۱۵).

ہوس یہ رہ گئی دل میں کہ مدعا نہ ملا
بہت جہان میں ڈھونڈھا پر آشنا نہ ملا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۷۵). اسکی ہوس مد تہائے دراز سے میرے دامن گیر ہے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸: ۳). مجھے مضمون نگاری کی ہوس نہیں اور نہ اس کی اشاعت کا طفلانہ شوق۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، مارچ، ۶۲).

ہوس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمتِ تگ و تاز
حصول جاہ ہے وابستہء مذاقِ تلاش

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۶۹).

ہزار بار بھی کھا کر ہوس ہے کھانے کی
عجیب چیز ہے ظالم تری نظر کا فریب

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۶۸). سر کے بال سفید ہو چلے، اعضا میں ضعف آگیا مگر ہوس اب تک جوان ہے۔ (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، مجیب، ۲۵۸).

اے طائر جاں کچھ روز ابھی اڑنے کی ہوس میں رہنا ہے
اس تنگ قفس میں رہنا ہے دکھ سہنا ہے غم کھانا ہے

(۱۹۸۲، حفیظ جالندھری، ک، ۴۱۲). **۲. ادھورا اور جھوٹا عشق، عشق خام، ناقص محبت.**

خواب راحت کو ترستے ہیں شہیدی تہِ خاک
جیتے جی دل سے نکالا نہ گیا خارِ ہوس

(۱۸۴۰، شہیدی (کرامت علی)، د، ۴۲). ظاہر ہے کہ ہوس اور عشق میں زمین و آسماں کا فرق ہے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن، ۴۱۴). **۳. لالچ، حرص، ہوکا.**

جونکہ ہوس کیتا کوّا جوں چال ہنس کی میں چلوں

(۱۶۳۵، تحفۃ النصائح (ترجمہ)، ۱۴۹).

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۰۹). ساجو کے ابھرے ہوئے گالوں ... پر گویا جلی حروف میں حرص وہوس کندہ تھا. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۶۳). لیکن گھر کی زندگی کو صرف ہوس تباہ کرتی ہے، محبت کی ہوس، دولت کی ہوس، سفر کی ہوس، ترقی کی ہوس. (۱۹۸۷، فٹ پاتھ کی گھاس، ۵۹۱). **۴. رغبت، شہوت، خواہش نفسانی.** دقیقی کا ایک خوش رو غلام تھا جس سے اس کو عاشقانہ محبت تھی لیکن افسوس ہے کہ اس محبت میں ہوس کا شائبہ تھا. (۱۹۰۷، شعر العجم، ۱؛ ۴۶). آپؐ نے فرمایا ہے کہ کثرت سے روزہ رکھنے سے ہوس مباشرت کم ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲: ۲۶۸). **۵. حوصلہ، جرات، دلیری؛ ہر چیز کو چاہنا.** (جامع اللغات؛ نور اللغات). **۶. مالیخولیا، خبط؛ جنون.** یہ لڑکا اس کارخانہ میں نوکر تھا اور مصوری کی ہوس میں دیواروں پر صورتیں بناتا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۲۵۶). **۷. (کنایۃً) دریافت طلبی، تجسس، تلاش؛ استنجاب؛ شوق تحقیق.** (پلیٹس). **۸. دیوانگی.** (فرہنگ عامرہ). [ع].

---اُڑا دینا/اُڑانا محاورہ.

خواہش چھوڑ دینا، رغبت نہ رکھنا (عموماً رہائی کے ساتھ مستعمل).

نہ تو صیّاد نے چھوڑا ہے نہ چھوڑے گا تجھے
دے رہائی کی اڑا مرغِ گرفتار ہوس

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱: ۳۶۱).

اب رہائی کی اڑا دے ہوس اے طائر روح
میرے صیّاد کی عادت ہے گرفتار پسند

(۱۸۶۷، رشک (مہذب اللغات).

---اِقْتِدار کس اضا (--- کس ا، سک ق، کس ج ت) امث.

عہدہ کرسی کے حصول کی خواہش، حکمرانی کی تمنا.

ہوس اِقتدار نے مارا اس سیاسی بخار نے مارا

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۹). [ہوس + اقتدار (رک)].

---اَن ْگیز (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.

اشتیاق بڑھانے والا، خواہش اور آرزو کو بھڑکانے والا؛ جنون و خبط پیدا کرنے والا.

جو تری آنکھوں کے آگے ہو ہوس انگیز ہے
یعنی ہر شے توسن ادراک کو مہمیز ہے

(۱۹۰۴، باقیات اقبال، ۳۱۸).

عشق اس کا ان دنوں ہوس انگیز ہے بہت
یعنی ہوائے نجد جنوں تیز ہے بہت

(۱۹۷۸، ابیات، ۱۰۱). [ہوس + ف: انگیز، انگیختن = بھڑکانا، اٹھانا].

---آشنا (--- مد ا، سک ش) صف؛ امذ.

شوق، خواہش اور تمنا سے سرشار؛ شہوت یا خواہش نفسانی سے رغبت رکھنے والا شخص.

اے شوخ ہر گھڑی نہ ہوس آشنا کو چھیڑ
ایسا ہی چھیڑنا ہے تو اہل وفا کو چھیڑ

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۳۲). [ہوس + آشنا (رک)].

---آلُودَہ (--- مد ا، و مع، فت د) صف.

شہوت اور خواہش نفسانی میں لتھڑا ہوا، کسی شوق، خواہش یا آرزو میں مبتلا. ایک پردہ نشین حسینہ کے تصور کو میں نے اپنے ہوس آلودہ دل سے بہت اوپر بٹھا دیا. (۱۹۸۲، پرایا گھر، ۹۸). [ہوس + ف: آلود + آلودن = لتھڑنا].

---آنا محاورہ.

خواہش پیدا ہونا، جی چاہنا، شوق رکھنا، تمنا کرنا. نظر بولیا کہ اے بن کی پری ... تجے بھوت بڑی ہوس آئی. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۸).

حور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت
آدمی ہوں ہوس روئے نکو آتی ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۴۰).

--- باقی ہونا ف مر.

تمنا ہونا، خواہش رہ جانا. اب بھی دل میں کچھ اور ہوس باقی ہے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۱). کیا خوب کیا ابھی شادی کرنے کی ہوس باقی ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۳).

--- بجھانا محاورہ.

خواہش پوری کرنا، ارمان نکالنا؛ شہوت مٹانا.

پیاسا لہو کا دیکھ کے قاتل کے ہاتھ میں
خود آبِ تیغ کی میں بجھانے ہوس گیا

(۱۹۰۹، جلال (مہذب اللغات).

بوسہ نہیں بوسے کا مزہ لیتا ہوں
جھوٹی سچی ہوس بجھا لیتا ہوں

(۱۹۳۳، ترانۂ یاس، ۱۱۰).

--- بُجھنا محاورہ.

خواہش ختم ہونا، تمنا نہ رہنا، شوق پورا ہونا، اُمنگ پوری ہونا.

اندراج اوس کا ہوا لازم مجھے
تا ہوس سیر گلستاں کی بجھے

(۱۸۲۸، مثنوی مہر و مشتری، ۱۲۱).

--- بَھری (--- فت بھ) صف مث.

شہوت والی، خواہش نفسانی سے بھرپور (عموماً نظر کے لیے مستعمل). منشی نے بھی پہلا جملہ اس کے کپڑوں کے بارے ہی میں کہا تھا اور اسے بڑی ہوس بھری نگاہوں سے دیکھا تھا. (۱۹۶۹، متاعِ درد، رضیہ فصیح احمد، ۴۳). [ہوس + بھری (بھرا (رک) کی تانیث)].

--- پَرَست (--- فت پ، ر، سک س) صف؛ امذ.

لالچی، حریص نیز نفسانی خواہشات سے مغلوب شخص. اُن کے ساتھ مسلیمہ (کذا) نام ایک عجیب ہوس پرست اور بیہودہ شخص تھا. (۱۹۲۰، جویائے حق، ۳: ۳۵). میرا فرض تھا کہ میں ایک ایسے مخلص انسان کا تذکرہ دلی کشادگی سے کروں یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ آج کے ہوس پرست دور میں انھی لوگوں کا دم غنیمت ہے جو بُرے لوگوں کی صحبتوں سے بچائے رکھتا ہے. (۱۹۹۷، کہتے ہیں تجھے دانشمنداں، ۵۷۶).

ہوس پرستوں کی زندگی میں ملال کے راستے بہت ہیں
کمال کے پیچ و خم سے آگے زوال کے راستے بہت ہیں

(۲۰۰۵، مکالمہ (شاہدہ حسن)، کراچی، ۱۴: ۱۷۴). [ہوس + ف: پرست، پرستیدن = پوجنا].

--- پَرَستانَہ (--- فت پ، ر، سک س، فت ن) صف.

شہوانی، نفسانی خواہشات سے آلودہ نیز لالچ پر مبنی. یہ عورت ہر جگہ مرد کی ہوس پرستانہ ستم کاری کا نشانہ بنتی ہے. (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں، ۱۳۰). [ہوس پرست + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- پَرَستی (--- فت پ، ر، سک س) امث.

ہوس پرست (رک) کا اسم کیفیت، لالچ پنا، حرص؛ شہوت پرستی. آج سے انھیں پھر اسی اُجڑے دیار میں بسنے کی فکر دامن گیر ہوئی جہاں سے ہوس پرستیوں کی تمنا کھینچ لائی تھی. (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۸۴). اسی کے ساتھ ہوس پرستی کو بھی انھوں نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا. (۱۹۸۷، غالب فکر و فن، ۷۰). [ہوس پرست (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرْوَر (--- فت پ، سک ر، فت و) صف.

بہت ہوس رکھنے والا، لالچی، بڑا حریص. وہ اس دور ہوس پرور میں انسانی رشتوں کے ٹوٹ جانے پر احتجاج کرتے ہیں. (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۱۹۲). [ہوس + ف: پرور، پروردن = پالنا].

--- پَرْوَری (--- فت پ، سک ر، فت و) امث.

شوق، خواہش اور تمناؤں کو دل میں پالنے کا عمل، نفسانی خواہشات سے مغلوب ہونے کی کیفیت. یہ تو بے پناہ ہوس پروری کی انتہا تھی. (۱۹۳۲، میدان عمل، ۱۳۳). [ہوس پرور + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پکانا محاورہ.

نامناسب خواہش رکھنا، بے موقع آرزو اور شوق رکھنا نیز تمنا کرنا، کسی بات کی دل ہی دل میں خواہش کرنا.

پکایا او خامی سوں ایسی ہوس
او حیدر کے نزدیک بھیجیا بی کس

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۰۳).

--- پَناہ (--- فت پ) صف.

ہوس کرنے والا، ہوس پرست. آخر باوجود ان سب باتوں کے شہنشاہِ ہوس پناہ نے فوج کشی کے سامان کر دیے. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۱۳۸). [ہوس + پناہ (رک)].

--- پُوری کَرنا ف مر.

خواہش یا آرزو پوری کرنا نیز شہوت مٹانا. میں تمہاری طرف اس لئے بڑھی تھی کہ مجھے ہوس پوری کرنا تھی. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۷۱۷).

--- پُوری ہونا محاورہ.

تمنا پوری ہونا، ارمان پورا ہونا.

دل سے رقیب کے نہ ہوئی پار میری آہ
پوری ہوئی جہاں میں نہ اس تیر کی ہوس

(؟، لطافت (مہذب اللغات)).

--- پیشَگی (--- ی مج، فت نیز سک ش) امث.

ہوس پیشہ (رک) کا اسم کیفیت. (علمی اردو لغت). [ہوس پیشہ (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پیشَہ (--- ی مج، فت ش) صف؛ امذ.

بہت ہوس رکھنے والا، لالچی، بڑا حریص آدمی.

ہر ہوس پیشہ کو ہے دعوئے سودائے جنوں
ہائے اس جنس گرانقدر کا ارزاں ہونا

(۱۹۱۳، کلیات رعب، ۴۵).

ہر ہوس پیشہ کو ہوجائے نہ الفت کا گماں
اپنے الطاف کو او جانِ جہاں عام نہ کر

(۱۹۴۶، طیور آوارہ، ۵۰). ایک طرف ـــــ عقل ہوس پیشہ کی ستیزہ کاری ہے اور دوسری طرف عشق کی حرکی قوت. (۱۹۸۷، عروج اقبال، ۳۶۸). [ہوس + پیشہ (رک)].

---جانا محاورہ.
خواہش ختم ہونا، شوق مٹنا.

ہوس بوسے کی خط پشت لب سے کوئی جاتی ہے
کسی نے شہد کو چھوڑا نہیں زنبور کے ڈر سے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۰).

---خیز (---ی مج) صف.
شہوت انگیز، نفسانی خواہش پیدا کرنے والا، خواہش یا تمنا اُبھارنے والا. "سنیما کا عشق" عنوان تو عجب ہوس خیز ہے. (۱۹۳۹، پطرس کے مضامین، ۹۹). [ہوس + ف : خیز، خاستن = اٹھنا، اٹھانا].

---خیزی (---ی مج) امث.
شہوت یا نفسانی خواہش پیدا ہونے کی کیفیت یا عمل نیز خواہش، تمنا اور شوق کا پیدا ہونا.

نظروں کا کیا ہے جس پہ کہو الزام ہوس خیزی رکھ دیں
عتبات کے سنگیں گھونگھٹ میں اصنام کی عریاں ساقی ہے

(۱۹۸۱، حرف دل رس، ۹۸). [ہوس خیز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
ا. خواہش مند.

نہ موجود ہونے کے مختار تھے
نہ اس زندگی کے ہوس دار تھے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۷). **۲. پُر شہوت، عیاش.** (ماخوذ: جامع اللغات). [ہوس + ف : دار، داشتن = رکھنا].

---دینا محاورہ.
لالچ دینا، خواہش پیدا کرنا، شوق اور تمنا جگانا، ترغیب دینا.

جدا آراستہ تر انجمن کو
لگے دینے ہوس اپنے دمن کو

(۱۸۸۱، مثنوی نل دمن، ۱۹).

---دَھرنا محاورہ (قدیم).
طمع کرنا نیز شدید خواہش رکھنا.

ہوس دل میں اپنے دھرا بے شمار
لیا مول راویں کوں دے ہوں ہزار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۳).

نارنگی رنگ کا ہوس دھر لگی آ باغ مینے
رنگائی تن کوں سراسر دیکھو رنگ رس میں سکل

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۲۷).

---رانی امث.
خواہش نفسانی کو پورا کرنے کا عمل، نفسانی و شہوانی خواہش پوری کرنا، ہوس پرستی.

منکر کے خیال میں پریشانی ہے
اس کا منشا فقط ہوس رانی ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲، ۳ : ۴۰۳). اپنی ہوس رانی کے لیے ایک بے بس عورت کو یوں نچا کی ناپاک ہوس رانی کا شکار ہوئی. (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائپوری کے افسانے، ۹۷). [ہوس + ف : راں، راندن = ہانکنا، چلنا، چلانا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---رَکھنا ف مر.
لالچ رکھنا، آرزو یا خواہش رکھنا.

سلیماں کی رکٹ) رکھ (سلطنت پر ہوس
لجایا تھا تمنا کوں ہمراہ اپس

(۱۶۴۵، قصۂ بے نظیر، ۸۶).

دولت کی ہوس، حسرتِ دنیا نہیں رکھتے
ہم رند کسی شے کی تمنا نہیں رکھتے

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۲۹۰). مومن انعام یافتگان کی راہ پر چلنا چاہتا ہے ... انعام و اکرام کی ہوس نہیں رکھتا. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۶).

---رَہنا ف مر.
خواہش رہنا، دل میں کسی چیز کی تمنا اور اُمنگ رہنا.

رہتی ہے قیسِ روز کو لیلیٰ شام کی ہوس
اخترِ صبحِ مضطرب تاب دوام کے لیے

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۱۳۱).

---فزا (---کس ف) صف.
خواہش یا تمنا کو بڑھانے والا؛ خواہشاتِ نفسانی میں بڑھا ہوا، شہوت پرست.

اپنی شاہد پرستیاں نہ گئیں
گو طبیعت ہوس فزا نہ رہی

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۲۰۹). [ہوس + ف : فزا، افزودن، فزودن = بڑھانا، زیادہ کرنا].

---کاپُتلا صف؛ امذ.
شہوانی و نفسانی خواہشوں کا اسیر، بہت ہوس رکھنے والا، ہوس پرست شخص. جب کوئی ہوس کا پتلا، آوارہ مزاج عاشق اپنی کسی بازاری معشوقہ کی فرمائش پوری کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰، کلیات ساحر (مقدمہ)، ۱۶).

---کار امذ.
آرزو اور تمنا رکھنے والا؛ نفسانی خواہش سے مغلوب، شہوت میں مبتلا نیز جھوٹا عاشق.

اُٹھ گئی لیک جلد وہ خود کام
میں ہوس کار رہ گیا دل تھام

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۶۸). ایک اوباشانِ ہوس کار کی آمد و رفت روز مرہ اور داد و دہش ... ترقی پذیر ہوگی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۶۵۰).

ہشیار کہ اس پرسش پیہم کی نوازش
عشاق ستم کش کو ہوس کار نہ کر دے

(۱۹۱۲، کلیات حسرت موہانی، ۴۶).

ہوس کاروں نے سمجھا ہی نہیں میری محبت کو
جو سچی بات ہے اس بات کا اظہار کرتا ہوں

(۱۹۵۸، مجید لاہوری، نمکدان، ۱۴۹).

ہم دہر کی نظروں میں ہوس کار تھے لوگو
اک حرفِ محبت کے گنہگار تھے لوگو

(۱۹۹۱، متاعِ عزیز، ۱۲۵). [ہوس + ف : کار، لاحقۂ فاعلی].

--- کاری امث.

ہوس کار (رک) کا اسم کیفیت، ہوس پرستی، شہوت۔ ساتھیوں کے چہرے ---- پر ایک جیسی عیاری، ہوس کاری، پاجی پن اور بے وقوفی برس رہی تھی۔ (۱۹۴۰، زندگی نقاب چہرے، ۱۵۴).

ہوس کاری ہے جرم خودکشی میری شریعت میں
یہ حدِ آخری ہے میں یہاں تک جا نہیں سکتا

(۱۹۵۵، آہنگ، ۱۹). محبت کا بہانہ بنائے بغیر وہ ہوس کاری کا کھیل نہیں کھیل سکتا تھا۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۶۶۸). شوہر اور بیوی کے رشتے کو وہ مرد کی ہوس کاری کا نام دیتی تھی۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۳۷). [ہوس کار + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- کا شِکار بَنانا محاورہ.

شہوانی خواہش کا نشانہ بنانا، عصمت دری کرنا، عزت لوٹ لینا۔ تم سمجھتی ہو کہ میں نے تمہیں اپنی ہوس کا شکار بنانا چاہا ہے۔ (۱۹۸۸، آتش زیر پا، ۸۵).

--- کا نِشانَہ بَنانا محاورہ.

رک : ہوس کا شکار بنانا. ساٹھ سینٹ دے کر اپنی پسند کی عورت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۳۲۴).

--- کَدَہ (--- فت ک، د) امذ.

خواہش، تمنا یا آرزو کا گھر؛ (کنایۃً) اُمنگ، طمع اور نفسانی خواہشوں کی جگہ۔

طلب کے صحرا میں چپے چپے پہ ہیں مرے نقش پا کی مہریں
اگرچہ میں اس ہوس کدے سے گزر گیا تھا مسافرانہ

(۱۹۵۴، فکر جمیل، ۸۳). [ہوس + کدہ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کَرنا ف مر.

۱. خواہش کرنا، آرزو کرنا، ارمان رکھنا۔

کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس
کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۷).

ہوسناک اس بچنکا نت ہوس کر
لگایا بات کے پنچھی کوں یوں پر

(۱۶۶۵، پھول بن، ۴۴).

دل اگر صاف ہو آئینے کی حاجت کیا ہے
چشم بینا ہو تو پھر کیوں ہوس جام کریں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۰).

ہوس زیادہ کروں کیا یہی غنیمت ہے
کہ اس کے دل میں مرا اعتبار باقی ہے

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۱۲). گوہر مرزا صاحب تو چنڈو بھی پیتے تھے عجب نہیں آپ نے اس میں بھی ان کی ہوس کی ہو۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۷۸). میر خلیق ---- مضمون آفرینی کی ہوس کم کرتے تھے۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان و ادب اردو، ۱۴۴). **۲۔ لالچ رکھنا، حرص کرنا۔** کیا وہ شخص غریب ہے جو تھوڑے ہی پر قانع ہے یا وہ جو بہت سے کی ہوس کرتا رہتا ہے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۴۶).

--- کوش (--- وج) صف.

رک : ہوس کار؛ عیاش؛ خواہش مند، آرزو مند۔

آنکھ بے شرم نگاہیں بے باک
دل ہوس کوش طبیعت چالاک

(۱۹۳۱، مرزا رسوا (مہذب اللغات)). [ہوس + ف : کوش، کوشیدن = کوشش کرنا].

--- کیش (--- ی مج) صف؛ امذ.

خواہش کرنے والا، ہوس کرنے والا، وہ شخص جس کا دین ایمان لالچ اور حرص ہو۔ (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ہوس + ف : کیش (رک)].

--- کیشی (--- ی مج) امث.

ہوس کیش (رک) کا اسم کیفیت. (علمی اردو لغت). [ہوس کیش + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- گَر (--- فت گ) صف؛ امذ.

شہوانی و نفسانی خواہش رکھنے والا، عیاش آدمی۔

بلند ہونے لگی استخوان و اعضا سے
ہوس گروں کی کشاکش کی آہنی دیوار

(۱۹۸۸، چراغ آفریدم، ۱۵۷). [ہوس + گر، بطور لاحقۂ فاعلی].

--- گَری (--- فت گ) امث.

نفسانی و شہوانی خواہش رکھنے کی حالت، خواہش یا تمنا رکھنے کی کیفیت یا حالت، شہوت پرستی۔

اور کچھ کر ہوس گری ترغیب
سخت مشکل کمال مشکل ہے

(۱۸۲۴، صحیفہ، لاہور، جولائی، ستمبر (نظر)، ۱۲). [ہوس گر + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- مِٹانا محاورہ.

نفسانی خواہش کو تسکین دینا، جماع کی پیاس بجھانا۔

ہو تو کچھ سکتا نہیں منہ سے مٹاتے ہیں ہوس
کرتے ہیں نامرد بنو عشق کا چرچا عبث

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۲۶).

بہت درماندگانِ فن تو بیچارے یہ کرتے ہیں
ہوس دل کی مٹا لیتے ہیں فن کے نکتہ چیں بن کر

(۱۹۴۵، کلیات رزمی، ۱۴۹).

--- مِٹنا محاورہ.

خواہش پوری ہونا، حرص و طمع جاتی رہنا، خواہشاتِ نفسانی کا ختم ہونا۔

ساقیا دل کی ہوس مٹ نہ سکی پیری میں
پیاس بجھتی نہیں ٹوٹے ہوئے پیمانے سے

(۱۹۲۷، آیات وجدانی، ۲۴۰).

کس شے کی تجھے ہوس ہے اے دل
قدرت تری ہم نفس ہے اے دل

(۱۹۰۸، بانگِ درا، ۱۳۷). کفرانِ نعمت کرنے والے کو ---- بہت کچھ ملنے پر بھی زیادہ کی ہوس ہوتی ہے۔ (۲۰۰۵، لطائفِ قرآنی، ۵۹۷).

--- ناک امذ ~ ہوسناک.

۱. خواہش مند، آرزو مند.

ہوسناک اوس بچنکا نت ہس کر
لگایا بات کے پنکھی کوں یوں پر

(۱۶۶۵، پھول بن، ۴۴).

اے ہوس ناک یہ ہے میکدۂ قدس مقام
بیٹھے مستانِ ازل کرتے ہیں یاں شرب مدام

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ا، ۲: ۱۸۸). میں فطرتاً ہوس ناک ہوں، ناکامیوں نے مجھے دل برداشتہ بنا دیا ہے۔ (۱۹۲۱، تخلیقاتِ پطرس، ۵۳). **۲. حریص، لالچی.** آج کل ... تھوڑی سی استعداد کے ہوسناک لڑکے تلاش روزگار میں پڑ جاتے ہیں۔ (۱۸۶۷، مقالاتِ محمد حسین آزاد، ۱۷۶). ہوس ناک آدمی آدھے کام آدمی کے سے اور آدھے کام حیوان کے سے کرتا ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۸۷۶). سعدی احمد بے ایمان، لالچی، ہوس ناک یا حرصی پٹھا نہیں تھا، وہ زمانے کے برابر آنے کا اور اشرافیہ میں داخل ہونے کا خواہش مند تھا۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۵۰). بعض اوقات کرداروں کو اخلاق سے عاری اور ہوس ناک دکھایا جاتا ہے۔ (۲۰۰۵، منتخب ادبی اصطلاحات، ۵۶). **۳. پُر شہوت، نفسانی خواہشات سے پُر.** جو کوئی عاشق نہیں سو ہوس ناک ہے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۱۶۳).

ہوسناکوں نے تیری جان پر کیا کیا ستم توڑے
شکستِ رنگِ رخ ہے شاہدِ آزارِ پنہانی

(۱۹۱۴، کلیاتِ رعب، ۳۳). دو فوجی انہیں ہوسناک انداز میں دیکھے جا رہے تھے۔ (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۷۵). [ہوس + ناک، لاحقِ وصفیت].

--- ناک بُڑھیا چٹائی کا لہنگا کہاوت.

شوقین مزاج مگر غریب. (جامع اللغات؛ نجم الامثال؛ جام الامثال).

--- ناکی امث ~ ہوسناکی.

ہوس ناک ہونے کی حالت یا کیفیت، شہوت پرستی. داغ نے عشق سے مراد ہوسناکی اور نفس پرستی لی ہے۔ (۱۹۱۰، مکاتیبِ امیر مینائی، ۵۶).

چھوڑ دی اسلام نے ڈھیلی ہوسناکی کی باگ
کوششیں اس کی جھبی تو ایسی بار آور ہوئیں

(۱۹۳۱، بہارستان، ۱۷). اس سے بحث نہیں کہ خوش جمالوں سے اُن کی یہ لگاوٹیں پاکیزہ تھیں یا جنسی ہوس ناکی کا نتیجہ تھیں۔ (۱۹۸۶، سبطِ حسن، افکارِ تازہ، ۱۷). [ہوس ناک (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- نایک (--- فت ی) امذ قدیم.

رک: ہوس ناک. کوئی خوب چتر بھوگی ہوس نایک عاشق ہو کے اس باغ میں آوے، محفوظ ہوے آرام پاوے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۹). [ہوس ناک (رک) کا بگاڑ].

--- نژاد (--- فت ن) صف.

لالچ اور حرص کا بندہ، خواہش اور تمنا کا اسیر، حوصلے اور اُمنگ کا پیدا کردہ.

ہوس نژاد بگولوں کا رقص نامحدود
ہجوم یاسمین و لالہ زیر شورشِ سنگ

(۱۹۸۸، چراغ آفریدم، ۱۵۵). [ہوس + نژاد (رک)].

--- نَصیب (--- فت ن، ی مع) صف.

پُر اشتیاق، خواہش و آرزو میں ڈوبا ہوا، شہوانی اور نفسانی خواہش کا مارا ہوا.

ہوس نصیب، نظر کو کہیں قرار نہیں
میں منتظر ہوں مگر تیرا انتظار نہیں

(۱۹۸۰، ساحر، تلخیاں، ۱۳۵). [ہوس + نصیب (رک)].

--- نِکالْنا محاورہ.

۱. ارمان اور آرزو پوری کرنا نیز دل کی بھڑاس نکالنا.

قفس میں میر نہیں جوش داغ سینے میں
ہوس نکالی ہے ہم نے بھی گل کے موسم میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۸۴).

ہوس نہیں کہ نکالے خدا ہوس دل کی
یہ آرزو ہے رہے تیری آرزو باقی

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۱۵). بڑی رانی اپنی ہوس نکالیں گی ایک بیٹا ہے۔ (۱۸۹۳، پی کہاں، ۶۵). البتہ حسرت اس کی رہ گئی کہ جب ہونا یہی تھا تو کاش جی کی ہوس تو پوری نکال لی ہوتی۔ (۱۹۴۲، غبارِ خاطر، ۴۸). **۲. حوصلہ نکالنا.**

مہلت ابھی ہے تیغ و سپر کو سنبھال لے
باقی ہو کچھ ہوس تو اسے بھی نکال لے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۶۱).

--- نِکَلْنا ف مر محاورہ.

خواہش پوری ہونا، حوصلہ نکلنا، دل کی بھڑاس نکلنا.

مجھی پر صاف کر تو پہلے اپنا ہاتھ او قاتل
مرے دل کی ہوس نکلے ترے دل کی جھجک نکلے

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۵۷).

پُر ارماں گردن و خنجر ہیں دونوں دیکھیے کیا ہو
کسے ناکام رکھے آسماں کس کی ہوس نکلے

(۱۹۰۷، دیوانِ تسلیم (امیر اللہ)، ۲۰۹).

--- نِہاد (--- کس ن) صف.

رک: ہوس نژاد.

عشق میں چھیڑتے ہو کیوں، مسئلہ اعتماد کا
رہنے بھی دو بھرم کچھ اور، غیر ہوس نہاد کا

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۶۲). [ہوس + نہاد (رک)].

--- ہونا ف مر.

لالچ ہونا، خواہش اور ارمان ہونا؛ شہوانی و نفسانی خواہش پیدا ہونا. گوہر مرزا کی دیکھا دیکھی مجھے بھی ہوس ہوئی تھی۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۷۸).

کس شے کی تجھے ہوس ہے اے دل
قدرت تری ہم نفس ہے اے دل

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۳۷). کفران نعمت کرنے والے کو ... بہت کچھ ملنے پر بھی زیادہ کی ہوس ہوتی ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۵۹۷).

ہَوِس (فت ہ، کس و) امث.
کوئی چیز جو بطور بھینٹ آگ پر ڈالی جائے ، بھینٹ ، چڑھاوٗ ؛ گھی یا صاف کیا ہوا مکھن. (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ ہندی اردو لغت). [س :].

ہوس (و مع) امذ.
رک : ہش. (پلیٹس). [ہش (رک) کا ایک تلفظ].

ہوس (مج نیز مع) امذ.
رک : ہوش. (پلیٹس). [ہوش (رک) کا مہند].

ہَوسپِٹَل (مج، سک س، کس پ، فت ٹ) امذ.
شفا خانہ ، ہسپتال . ہوسپٹل اسسٹنٹ کلاس کی چار برس کی پڑھائی ہے . (۱۹۱۱، مکتوبات حالی، ۲ : ۴۳۵). انگریزی لفظ ہوسپٹل کا اسپتال بنا. (۱۹۵۰، کیفیہ، ۱۰۹). کچھ دن پہلے گراسنودون میونسپل ہوسپٹل کے ایک حصے میں فوجی اسپتال قائم کر دیا گیا تھا . (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۱۸۳). وہ ہوسپیٹل کے ایک پرائیوٹ وارڈ میں آرام کر رہے ہیں. (۱۹۹۲، دیواروں کے بیچ، ٦٦). [انگ : Hospital].

ہَوسُتی (ولین، سک س) صف.
نادان ، کم عقل . اس مہینے کی پندرھویں کو میرے منہ میں خاک ہوستی نہیں ہوں تیرھواں برس بھر کر چودھواں شروع ہوا ہے . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۹۲). [مقامی].

ہوسٹِس (مج، سک س، کس ٹ) امث.
(لفظاً) میزبان خاتون ، ہوائی سفر کے دوران مسافروں کی خدمت پر مامور خاتون . مگر کچھ معلوم بھی تو ہو کہ مجھے کیا کرنا ہوگا، کچھ نہیں بس ہوسٹس بننا ہوگا. (۱۹۶۲، معصومہ ، ۱۸۴). میں نے ہوسٹس کو کھڑے کرتے ہوئے اپنے آگے آگے چلنے کی ہدایت کی . (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے، ۱۹۹). [انگ : Hostess].

ہوسٹِل (مج، سک س، کس مج ٹ) امذ.
طلبہ نیز طالبات کے رہنے کی جگہ ، دارالاقامہ ، بورڈنگ ہاؤس . ہوسٹل کے طور پر کوئی خاص مقام تجویز کیا جائے . (۱۹۰۸، صلائے عام ، دہلی ، نومبر ، ۳۲). ادھر مسز حیدر نے ایک نئی مصیبت یہ توڑی کہ بی ٹی کی طالبات کا علیحدہ ہوسٹل عبداللہ لاج میں قائم کر دیا . (۱۹۴۴، حرف آشنا، ۸٦). ہوسٹل میں ہر طرف ------ لڑکے اس کا مذاق اڑا رہے تھے . (۱۹٦۱، علی پور کا ایلی ، ۱۱۸) . چھوٹے بچوں کا ہوسٹل کہیں اور چلا گیا. (۲۰۰٦، پاکستان میں اردو، ۱ : ۳۸۵). [انگ : Hostel].

ہُوسَک (ولین نیز مع، فت س) امذ.
ایک نسوانی مرض جس میں حمل کا گمان ہوتا ہے لیکن در حقیقت حمل واقع نہیں ہوتا ، رجاء . بھلا ہوسک (رجاء) کی مریضہ کے یہاں بھی بچہ ہوتا ہے. (۱۹۳۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۸، ۳۲ : ۵). [مقامی].

ہَوسَکی (ولین، فت س) امث.
رک : ہوسک. (فرہنگ فسانۂ آزاد، اکبر حسین قریشی، ۳۹۴). [ہوسک (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ہوسکی (مج، سک س) امث.
وہسکی، شراب . بوتل رکھ کر سر بازار برانڈی اور ہوسکی اڑانے لگے . (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۲۵۸). [وہسکی (رک) کا بگاڑ].

ہَوَسْناک (فت ہ، و، سک س) امذ.
رک : ہوس ناک .

وہ ہوسناک سنتے ہی یہ جواب
ہو گیا بے قرار جوں سیماب

(۱۸۱۰، ہشت گلزار (مہذب اللغات)).

ہم ہوسناک ہیں ہم کو نہیں ممکن یہ نفع
لب خاموش سے اپنے نہ ہو اظہارِ ہوس

(۱۸۴۰، شہیدی (کرامت علی)، د، ۴۲). [ہوس ناک (رک) کا ایک املا].

ہَوَسْناکانَہ (فت ہ، و، سک س، فت ن) صف.
خواہش مندانہ، ہوس ناکوں کی طرح. جے پور کا امر محض اتفاقی ہے، بے قصد و بے فکر درپیش آیا ہے ہوسناکانہ ادھر متوجہ ہوا ہوں . (۱۸۵۲ ، اردوئے معلّٰی ، ۱ : ۸۵). [ہوسناک + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ہوَسْناکی (فت ہ، و، سک س) امث.
رک : ہوس ناکی .

رہی اس طرح بعد از مرگ دنیا کی ہوسناکی
شرابی کر کے توبہ جس طرح ہوجائے تریاکی

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۵).

حیات تازہ اپنے ساتھ لائی لذتیں کیا کیا
رقابت ، خود فروشی ، ناشکیبائی ہوسناکی

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۵۲). [ہوس ناکی (رک) کا ایک املا].

ہَوَسْہائی / ہوَسْہایا (فت ہ، و نیز کس، سک س) صف.
حریص، لالچی. (جامع اللغات). [رک : ہوس + ہائی/ہایا، لاحقۂ نسبت].

ہَوَسی (فت ہ، و) صف.
حریص، لالچی. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ہوس (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ہوسی (مج) فقرہ (قدیم).
ہوگی نیز ہوگا؛ بنے گا.

یاراں دیکھو شہ کا یو غم مرزا کے دل میں سب جنم
تا حشر لگ ہوسی نہ کم آل نبی صلو) کذا (علیہ

(۱٦۷۵، مرزا ابو القاسم (بیاض مراثی ، ۱۳۲)). ارے مولانا یہ بڑا ہوسی (یعنی ارے مولانا یہ بڑا آدمی بنے گا) پھر مکرر فرمایا بہت بڑا ہوسی . (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۴۸).

ہوسے (مج) کلمہ (قدیم).
ہوگا (برائے تذکیر)، ہوسکے.

یقیں کر دل میں مانیا ہوں خدا جس کوں اپے دیتا
وو ہر گز زیر ہوسے نا کیا جس کوں خدا رافع

(۱٦۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۱۳).

ہُوش (و مع) صف ؛ امذ.

وہ جو آدمیت سے خارج ہو اور حرکات ناشائستہ کرے؛ غیر مہذب، غیر شائستہ نیز وحشی صفت، کم عقل، نادان شخص۔ سرکار ایک ہوش بنگالی کل ادھر سے کہتا جاتا تھا کہ ہمارا محلّہ میں کوّالوگ بڑا گول مچایا کال۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۲: ۱۹۸). یہ کہاں کا ہوش پکڑا ہوا آیا ہے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۳). ہم یہ کہتے ہیں کہ تجھے معلوم نہیں، یہاں ننھی خانم رہتی ہیں موے، ہوش، تیرے غل غپاڑے سے ان کے سر میں درد ہونے لگا ۔ (۱۹۲۹، ولایتی ننھی، ۲۵). روہیل کھنڈ میں احمق نادان اور وحشی صفت انسان کو ہوش کہتے ہیں۔ (۱۹۶۰، اردو میں پشتو کا حصہ، ۱۲). اب ایسے ہوش بھی نہیں ہیں۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۶۲۵). [وحوش (رک) کا بگاڑ].

---صِفَت (---کس ص، فت ف) صف.

وحشی صفت، غیر مہذب۔ تاڑ کا ساقد ----- بد قطع، بالکل چڑی مار کی شکل ہوش صفت۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، جنوری، فروری، ۵۷). [ہوش + صفت (رک)].

ہوش (مج) امذ.

۱۔ عقل، سمجھ، دانائی، فہم، تمیز، شعور، دانش، سُدھ بُدھ۔

معانی کوں تمن غمزیاں تھے نیں ہوش
نچھل صوفی بندا ہے نا رکھو رنج

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۷).

او صلصال کن آکر بھی یوں کہی
عقل ہوش تجھ سات اچھو مل رہی

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۷۶۷).

تیری تدبیر پُر از دفتر ہوش و فرہنگ
تیری شمشیر پُر از جوہر فتح و نصرت

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۷).

ہوئی مذمتِ مے رشکِ مے پئے ناصح
کہ سر سے ہوش گئے عقل میں فتور آیا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۲۶). اتنا ہوش تم کو نہیں کہ کپڑوں پر نام لکھ لو۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۵۶).

گیسوئے تابدار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر قلب و نظر شکار کر

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۸). میری عاشی ----- جب ----- تمہاری کتابیں پڑھے گی ہوش اور سمجھ سے معاشرے کے متعلق سوچے گی ۔ (۱۹۶۹، دامان باغباں، ۳۰۸). کھانے پینے تک کا ہوش نہیں بلب کی طرف کیا دھیان جاتا۔ (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۲۵۶). ہوش میں آنے پر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱۰۸). **۲۔ آگاہی، واقفیت، خبر۔**

بولے میرے جیو کا جگر گوشہ تھا
کہ تج تے موجے سب منے ہوش تھا

(۱۶۷۹، قصۂ ابوشحمہ (عکسی)، ۴۸).

اگر ہوش میں ہوں ولے بے خبر
وہ صورت رہے میرے پیش نظر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۷۶). کیا اچھا گھوڑا تھا، مرتبہ شناسی میں آدمی سے زیادہ ہوش رکھتا ۔ (۱۸۴۷، تاریخ یوسفی، کمل پوش، ۲۶). ہم نے تو اپنے ہوش میں اتنا بڑا طوفان نہیں دیکھا۔ (۱۹۰۳، سرشار، بچھڑی ہوئی دلہن، ۳). **۳۔ بیداری، جاگنے کی حالت، بے ہوشی کی حالت سے باہر ہونے کی کیفیت۔**

یا تو کر سڑن مجھے ہوش میں نہ آؤں میں
یا تو اپنے ہوش میں ان کو دیکھ پاؤں میں

(۱۹۲۵، منشی احمد علی شوق، عالم خیال، ۶). میں تو فروٹ اس لیے لے گیا تھا کہ وہ ہوش میں ہو گا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۱۹). **۴۔ روح، دل، جان، قلب.** (جامع اللغات؛ نوراللغات؛ علمی اردو لغت). **۵۔ حافظہ، یاد، قوّتِ مدرکہ۔**

رہیا وینچ کئی وقت تس جوش میں
ٹک ایک واں تی آیا سو پھر ہوش میں

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۴).

رونے سے شہ کے ہوش کسی کے نہ تھے بجا
سینوں میں دل دھڑکتے تھے لرزاں تھے دست و پا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۶). **۶۔ شعور، سمجھداری، بلوغت کی حالت۔** یہ تو آپ کے ہوش سے پہلے کا واقعہ ہے، ہاں مگر ذہن پر اس کا اثر تو رہتا ہے۔ (۱۹۸۶، جرم ظریفی، ۲۲). **۷۔ کوئی چیز جو موت یا تباہی لائے، تباہی، بربادی؛ موت نیز زہر.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ف].

---اُڑا دینا/اُڑانا ف مر محاورہ.

۱۔ بدحواس کر دینا، حواس باختہ کرنا، گھبرا دینا۔

جب آتی ہے رنگین کو وہ لے کے تب
مرے ہوش اڑاتی ہے دائی کی بات

(۱۸۳۵، رنگین، دیوان رنگین وانشاء، ۲۸).

ہوش اڑا دیتے ہیں طاؤس و عنادل کے بُت
ایسی تانیں وہ گئیں نام خدا لیتے ہیں

(۱۸۶۷، رشک (نوراللغات)). عشق نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے، ہر وقت نالے کرتا، آہیں بھرتا۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن، ۴۵۹). ائر ہوسٹس نے اپنے کیبن سے جو اعلان کیا اس نے ہوش اڑا دیے۔ (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۳). **۲۔ بیخود کر دینا، متحیر کر دینا، ازخود رفتہ کرنا، حیرت میں ڈال دینا۔** تمازت آفتاب نے ہوش اڑا رکھے ہیں۔ (۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۱۱۳).

بنا دیا میکدہ چمن کو صبا کی مستی بھری ادا نے
اڑا دیے ہوش مے کشوں کے ہوا میں اڑتی ہوئی گھٹا نے

(۱۹۴۶، جلیل مانک پوری، روح سخن، ۷۰). لواحقین کو ----- مُردے کی راکھ ایک شیشی میں بند کر کے ایک ہوش اڑا دینے والے بل کے ساتھ تھما دی جاتی ہے۔ (۱۹۸۹، امریکانو، ۵۰).

---اُڑ جانا/اُڑنا ف مر محاورہ.

۱۔ عقل جاتی رہنا، حواس باختہ ہو جانا، بدحواس ہو جانا، گھبرا جانا۔

ہوش اڑ جائیں گے اے زلف پریشاں تیرے
لب پر آیا جو مرے حال پریشانی کا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب)، ۵۵).

بعد آزادی بھی دے ہے رنج تاثیر قفس
ہوش اڑ جاتے ہیں گر دیکھوں ہوں تصویر قفس

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۴۴).

ہوش اڑ جائیں گے جس وقت خبر دی ہوگی
چارہ گر خوف سے رخ پر ترے زردی ہوگی
(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۵۵).

اندھا کردے گا تجھ کو یہ جوش
سوجھے گا نہ کچھ اُڑیں گے یوں ہوش
(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۱۸۰). تم سنوگے تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۷۹).

پھر اسے دیکھنے کی حسرت ہے
دیکھ کر جس کو ہوش اُڑ جائے
(۱۹۶۹، عشق پیچاں، ۲۰۸). ساتھ والے کمرے سے شوشوئی کے کراہنے کی آواز آئی، میرے ہوش اڑ گئے۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۹۴). ان دس پندرہ افراد پر مشتمل گروپ نے جب وہ تقریر سنی تو ان کے ہوش اُڑ گئے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۶۰). **۲۔ بیخود ہو جانا، حیرت میں آجانا۔**

دیکھیں گر اُس کی چشم پُر فن کو
ہوش اُڑ جائے ہوشیاروں کا
(۱۸۰۱، جوشش، د، ۳).

---اُڑے جانا ف مر محاورہ.
حواس باختہ ہوئے جانا، گھبرائے جانا، حیرت میں مبتلا رہنا۔ یہ گھر ہے یا بھٹیار خانہ، میرے تو ہوش اڑے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۷۹). ہمارے تو سن سن کر ہوش اڑے جارہے ہیں۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۷۹). یہ سب سن کر میرے تو ہوش اڑے جاتے ہیں۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۲۳۹).

---اُڑے ہونا ف مر محاورہ.
رک: ہوش اڑے جانا۔ منشی مہراج بلی صاحب کے ہوش اُڑے ہوئے تھے۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲: ۴۵). ممتاز کی بیوی کے ہوش اڑے ہوئے تھے۔ (۱۹۵۰، خالی بوتلیں خالی ڈبے، ۱۱۰). اس سے قبل تو ان پر عجیب پریشانی کا عالم طاری تھا اور ہوش اڑے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۵، جلوہ ہائے صد رنگ، ۱۸).

---افزا (---فت ا، سک ف) صف.
ہوش بڑھانے والا، عقل و دانائی میں اضافہ کرنے والا۔ اب اگر اُردو کے املا کو شکل سے بے شکل کر دینے والی اصطلاحات پر ایک نظر ڈالی تو یہ تفہیم ہوش افزا ہی نہیں ہوش باختہ کرنے والی بھی ہے۔ (۲۰۰۷، سہ ماہی الزبیر، فیصل آباد، شمارہ ۲، ۳: ۴۲). [ہوش + ف: افزا، افزودن = زیادہ کرنا، بڑھانا].

---افزائی (---فت ا، سک ف) امث.
ہوش افزا (رک) کا اسم کیفیت، عقل و دانائی بڑھانے کا عمل۔ ہاں کوئی حکمت اور ہوش افزائی کے لیے کام میں لائے تو نہ بولو۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۷). [ہوش افزا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---اوڑانا محاورہ (قدیم)۔
رک: ہوش اڑانا۔

دیتا ہے تیرا سبزۂ خطِ دم میں ہوش اوڑا
اے سبزہ رنگ رکھتی نشا ہے یہ بنگ تیز
(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۴۳).

صیاد تو کیا بلبلیں غش کرتی ہیں اون پر
اب تو وہ ہزاروں کے لگے ہوش اوڑانے
(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۰۳).

---اوڑنا محاورہ (قدیم)۔
رک: ہوش اڑنا۔

شمشیر کر میں وہ صفا جوش
بجلی کے بھی جس سے اوڑ گئے ہوش
(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں، ہوس، ۳۳).

---آنا ف مر محاورہ.
۱۔ عقل آنا، غفلت دور ہونا، سمجھنا، ہوشیار ہونا۔

شب سیاہ نہ دیکھی نہ میں نے روزِ سیاہ
کبھی نہ ہوش تمھارے فراق میں آیا
(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۳۵). بارے اب تم کو ہوش آیا تو بڑی جلدی آیا۔ (۱۸۸۶، بیتی کہانیاں، ۱۰۷). دو ایک دفعہ ایسا کرنے سے باورچی کو ہوش آجائے گا۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۳۴). جنگ کے خاتمے کے بعد کوئی بھی امید پوری ہوتی نظر نہ آئی اب گاندھی کو ہوش آیا۔ (۱۹۸۸، رئیس امروہوی، قائداعظم جناح ایک قوم کی سرگذشت، ۱۷۸). **۲۔ بے ہوشی سے نکلنا، آپے میں آنا، سنبھلنا، غشی دور ہونا، غنودگی رفع ہونا۔**

کوئی اُسے یاں تلک بُلا لاوے
وہی آوے تو ہوش اسے آوے
(۱۷۹۱، جعفر علی حسرت، طوطی نامہ، ۱۲۳).

نزع میں بھی ذوق کو تیرا ہی بس ہے انتظار
جانب در دیکھ لے ہے جب کہ ہوش آ جائے ہے
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۸۵). ہوش آیا تو بھتیجی کو گلے لگا کر کیسی بلکی ہے کہ سننے والوں کے دل پر چوٹ لگتی تھی۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۲۰). تمہیں تھوڑی دیر کے لیے ہوش آیا تھا۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۸۲). ہوش آیا تو میں دہلیز پر افتادہ تھا۔ (۱۹۶۸، ماورا، ۷۶). کنتا کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو جہاز کے عرشے پر پایا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۹۱). **۳۔ جوان ہونا، بالغ ہونا؛ سیانا ہونا۔** جب ہوش آیا تب اپنے دل کو خوبصورتوں اور نازنینوں کے ساتھ لگایا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۴۷).

ان حسینوں پہ لڑکپن ہی رہے یااللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲).

---آئے ہوئے جانا ف مر محاورہ.
بدحواس ہو جانا، بدحواسی چھا جانا۔

ہوش آئے ہوئے بھی جاتے ہیں
دل میں کیا کیا خیال آتے ہیں
(۱۸۶۸، زہر عشق، ۳۶).

وہ آج آپ کو ایسا ہیں کچھ بنائے ہوئے
کہ شکل دیکھ کے جاتے ہیں ہوش آئے ہوئے
(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۷۰).

--- **باختہ** (۔۔۔سک خ، فت ت) صف.
گھبرایا ہوا، حواس باختہ، بدحواس، بیخود، متحیر۔ وہ اس قماش کی عورت نہ تھی کہ ایک بیٹے کے مر جانے سے ہوش باختہ و بدحواس ہوتی۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲ : ۵۷). جو سامنے آیا ہوش باختہ ہو گیا۔ (۱۹۱۴، محل خانۂ شاہی، ۷۶). اب اگر اُردو کے املا کو شکل سے بے شکل کر دینے والی اصطلاحات پر ایک نظر ڈالی تو یہ تفہیم ہوش افزا ہی نہیں ہوش باختہ کرنے والی بھی ہے۔ (۲۰۰۷، سہ ماہی الزبیر، فیصل آباد، شمارہ ۲، ۳ : ۴۲). [ہوش + ف : باختہ، باختن = اڑنا، ہارنا].

--- **باختہ ہو جانا/ ہونا** محاورہ.
۱۔ بدحواس ہونا، گھبرا جانا۔ وہ اس قماش کی عورت نہ تھی کہ ایک بیٹے کے مر جانے سے ہوش باختہ و بدحواس ہوتی۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲ : ۵۷). خونخوار اور عمرو نے جو یہ تقریر سنی ہوش باختہ ہو گئے اور گھبرا کر بولے کہ پھر ہمارا لڑنا بیکار ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۶۱۸). **۲۔ ہوش اُڑنا، خوف طاری ہونا۔** پناہ دہندگان کے ہوش باختہ ہو گئے۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۲۲۶).

--- **باقی نہ رہنا** ف مر.
خیال نہ ہونا، ہوش نہ ہونا۔

ہوش باقی نہ رہتا تھا تن کا
آتا تھا جب مہینا ساون کا

(۱۸۷۱، شوق لکھنوی، فریب عشق، ۵).

--- **باقی نہ ہونا** ف مر.
رک : **ہوش بجا نہ ہونا؛ عقل ٹھکانے نہ ہونا، حواس میں نہ ہونا۔**

چشمہ جاری ہے چشم گریاں کا
ہوش باقی نہیں تن و جاں کا

(۱۸۶۸، زہر عشق، ۳۰).

--- **بَجا رکھنا** محاورہ.
حواس درست رکھنا، اوسان قائم رکھنا، ہوش قائم رکھنا. (جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

--- **بَجا رہنا** محاورہ.
ہوش قائم رہنا، حواس درست رہنا، اوسان خطا نہ ہونا۔ استقلال چاہیے کہ آدمی کا ہوش بجا رہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۱).

ہوش کب جلوۂ دیدار میں رہتے ہیں بجا
ہو گئے حضرتِ موسیٰ سے پیمبر بیہوش

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۷۱).

عقبیٰ میں ہوش اختر تمکیں بجا رہیں
دیوے جواب قبر میں پورا سوال کا

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۶۱).

ادھر آ نکلے کوئی اور نکل جانے دوں
بے خودی ہوش بھی جب میرے بجا رہنے دے

(۱۸۸۸، مضمون ہائے دلکش، ۶۹).

--- **بَجا کرنا** محاورہ.
حواس درست کرنا، عقل ٹھیک کرنا، اپنے آپ کو قابو میں کرنا۔

کیسے دمباز کے فقروں پہ چڑھا مستانے
ہوش کر اپنے بجا کیوں دل مضطر بہکا

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۲۵۳).

کہتے ہیں ہم نے کھوئے کس کے حواس
ہوش اپنے بجا کرے کوئی

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۶۹).

--- **بَجا نہ رہنا** محاورہ.
ہوش اڑنا، اوسان خطا ہونا، ہوش قائم نہ رہنا، عقل ٹھکانے نہ رہنا۔

جتنے باقی تھے نہ اتنے بھی رہے ہوش بجا
بے حواسی ہوئی طاری مجھے غش سا آیا

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۲۳۵).

--- **بَجا ہونا** محاورہ.
عقل ٹھکانے ہونا، حواس میں ہونا، ہوش میں ہونا۔

ہو گیا جوڑ کے ہاتھوں کو جلاجل خاموش
کیا بجاتے کہ بجا تھے نہ کسی شخص کے ہوش

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۷۶).

غل سے واں ہوش بجا تھے نہ کسی انساں کے
اے پری جب ترے مجنوں کو پنہائی زنجیر

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۰۵).

دم نزع آ کے وہ پھر گئے تو میں کیا کروں دل مضطرب
کہاں تاب تھی کہ نظر کروں مرے ہوش تک تو بجا نہ تھے

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۰۳). کیا اس کے مالک کے ہوش بجا نہ تھے۔ (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۱۱۳).

--- **بحال ہونا** ف مر.
حواس آنا، ہوش بجا ہونا۔ کتنی گھڑی کے بعد بادشاہ کا ہوش بحال ہوا۔ (۱۸۰۰، قصۂ گل و ہرمز، ۵۰).

--- **بَرباد کرنا** محاورہ.
حواس زائل کرنا، عقل اور اوسان نابود کرنا۔

اپس کی چشم مے گوں سوں دکھا کر گردشِ ساغر
صنم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۶۱).

--- **بَرجا نہ آنا** محاورہ.
عقل ٹھکانے نہ آنا۔ جان عالم قدرت حق دیکھتا جاتا تھا ہوش برجا نہ آتا تھا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۶۶).

--- **بَرجا ہونا** محاورہ.
عقل ٹھکانے ہونا۔ جناب اس وقت ہوش برجا نہیں واللہ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۲۳۸).

نہیں دونوں کے برجا ہوش حسن حیرت افزا ہے
وہ صورت دیکھ کر خود گم ہیں آئینے کو سکتا ہے

(۱۹۰۰، نظم دل افروز، ۲۶۲).

--- بَر دَم (---فت ب، سک ر، فت د) امذ.

(تصوف) ہر دم ذکر میں مشغول رہنے کا عمل نیز رک : ہوش در دم۔ "ہوش بر دم" سو جو اپنے دم کوں ذکر سوں خالی نا گنوانا۔ (۱۸۱۰، چونسٹھ گھر، ۳). [ہوش + رک : بر (۱۰) + رک : دم (۱)].

--- بِکھرنا محاورہ.

رک : ہوش اُڑ جانا ؛ ہوش پراگندہ ہونا، اوسان گم ہونا۔ ایسے تماشے کیے اور رنگ دکھلائے کہ حاضرین دربار کے مارے ہنسی کے ہوش بکھر گئے۔ (۱۸۶۴، جوہر عقل، ۲۲).

کبھی جھکتا ہوں شیشے پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر
مری بیہوشیوں سے ہوش ساقی کے بکھرتے ہیں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۲۹).

بادۂ عشق کی تاثیر یہ دیکھی بیخود
خشک ہوتا ہے لہو ہوش بکھر جاتے ہیں

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۱۷۴).

--- بگاڑ دینا محاورہ.

ہوش اُڑا دینا، حواس گم کر دینا۔ ایک ایسا پُر زور حملہ کیا کہ شامیوں کے ہوش بگاڑ دیے۔ (۱۹۱۷، یزید نامہ، ۴۵). اس بندۂ خدا نے کبھی اف نہ کی، البتہ ان نئی مسماۃ نے ہوش بگاڑ دیئے۔ (۱۹۵۱، کشکول، محمد علی ردولوی، ۱۷۸).

--- بِگڑنا محاورہ.

اوسان خطا ہونا، حواس گم ہونا، عقل جاتی رہنا۔

کہدیا راز دلی ہوش کچھ ایسے بگڑے
سامنے غیر کے کچھ بات بنائی نہ گئی

(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲ : ۱۵۶).

--- بُھرا (---فت بھ) صف.

عقل مند، سمجھ بوجھ رکھنے والا، خرد مند، عاقل۔

حیوان پکھیرو نر ناری کیا بوڑھا بالک بچا ہے
کیا دانا بینا ہوش بھرا کیا بھولا ناداں کچا ہے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۷). [ہوش + بھرا، لاحقۂ صفت].

--- بُھلا دینا محاورہ.

رک : ہوش اڑانا ؛ حواس گم کر دینا، عقل ٹھکانے نہ رہنے دینا۔ کودتے تو کود پڑا مگر پانی کے ریلوں نے ہوش بھلا دیے۔ (۱۸۷۴، مجالس النسا، ۲ : ۷۷).

--- بُھول جانا محاورہ.

عقل جاتی رہنا، بے خود ہو جانا، حواس میں نہ رہنا۔

گاس میں ارہریں سی پھول گئیں
ہرنیاں اپنے ہوش بھول گئیں

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵۵).

--- پاش صف.

ہوش بکھیر دینے والا، عقل گم کر دینے والا۔ داور نے ہوش پاش منظر کو دل تھام کر دیکھا۔ (۱۹۱۴، غدر دہلی کے افسانے، ۱، ۸۴). [ہوش + ف : پاش، پاشیدن = بکھیرنا].

--- پانا محاورہ.

حواس میں آنا، عقل کا کام میں آنا، اوسان بجا ہونا۔

اثر ٹل کیتک وقت پر ہوش پا
کیا یوں کہ اے عشق کے بادشا

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۰۷).

--- پَراگَندَہ ہونا محاورہ.

رک : ہوش اڑنا ؛ حواس جاتے رہنا۔ جو حالت مسلمانوں کے افتراق کی دیکھی تو اس سے ان کے ہوش پراگندہ ہوئے۔ (۱۹۸۴، مقاصد و مسائل پاکستان، ۶۱).

--- پرّاں (---فت پ، شد ر) (الف) صف.

حواس باختہ، ہکا بکا، متعجب، ہوش اڑے ہوئے۔ کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے مگر ہر ایک چپ تھا ---- سب کے چہرے ستے ہوئے، آنکھیں نم، ہوش پرّاں دل کی دھڑکنیں تیز، کلیجہ منہ کو آیا ہوا تھا۔ (۱۹۷۸، روشنی، ۳۸۵).

--- پرّاں (ب) امث.

(بنّے بازی) مخصوص ضربوں میں سے ایک ضرب جو تلوار یا لکڑی سے حریف کے جسم کے کسی حصے پر لگائی جائے، گھائی، ضرب۔ ساتویں گھائی، اس کو ہوش پرّاں کہتے ہیں۔ (۱۸۹۸، آئین حرب و قوانین ضرب، ۱۰۱).

--- پرّاں (ج) فقرہ.

ہوش اڑ گئے، عقل جاتی رہی۔ کھٹ کی آواز آئی اور ہوش پرّاں، کسی نے کسی کو پکارا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۳۷). [ہوش + پرّاں (رک)].

--- پرّاں کرنا ف مر.

بدحواس کرنا، ہوش اڑانا۔

ولولے جوش جنوں کے گر ابھی دکھلایئے
ہوش پراں سر سے تیرے او فلاطوں کیجیے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۰۹).

--- پرّاں ہونا ف مر.

ہوش پراں کرنا (رک) کا لازم، ہوش اُڑ جانا۔ باربہ اور نکسیا کے ہوش پراں تھے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۵۶).

کیا شب غم میں فقط پراں ہوئے ہوش و حواس
خواب بھی آنکھوں سے مثل چشم اختر اوڑ گیا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۳۱). خاکی پتلون پہنے ---- وارنٹ لیے ہاتھی روکے کھڑے ہیں تو اس کے ہوش پراں ہو گئے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۱۹). نیلم و توسن وغیرہ کل ناظمان دربند طلسم ہوش ربا کے ہوش پراں ہیں۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۶۶۲).

سننے والے کا ہوش پراں ہے
نقطے نقطے میں نکتہ پنہاں ہے

(۱۹۰۵، گفتار بے خود، ۳۱۷). متعصبین کے سرغنوں کو قید خانے بھیج دیا تو سب کے ہوش پراں ہوئے۔ (۱۹۳۵، عبرت نامۂ اندلس، ۴۸۸).

--- پَرَستی (---فت پ، ر، سک س) امث.

عقل و حواس کو پوجنے کا عمل ؛ مراد : عقل پرستی (رک)۔

فطرت نے اسرار کے رخ پر عقل کے پردے ڈالے ہیں
خود نہ شناسی نام ہے جس کا اصل میں ہوش پرستی ہے

(۱۹۴۱، انوار، ۱۳۴). [ہوش + ف : پرست = پرستیدن = پوجنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پرواز ہونا محاورہ.

عقل و حواس جاتے رہنا، ہوش اڑنا (رک).

مطیع حکم تھے وہ کارِ پرداز
ہوئے ہوش ان کے ان باتوں سے پرواز

(۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، ۳ : ۸۲۱).

--- پکڑنا محاورہ.

ا. ہوش میں آنا، غفلت سے نکلنا، عقل سے کام لینا.

نور اوپر سب ہے سرپوش باطن اندر پکڑیا ہوش

(۱۶۴۰، داول، کشف الوجود (قدیم اردو، ا : ۳۳۳)). بعض عبرتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان سے صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہیں. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۲). ہوش پکڑا تو اپنے آپ کو ڈھاکے کے بڑے ہاٹ کے بیچوں بیچ کھڑا پایا. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۳۱). **۲. سیانا ہونا، بالغ ہونا؛ یاد کرنا، حافظے میں لانا.** (پلیٹس).

--- پکڑو فقرہ.

سنبھلو، تمیز سیکھو، وقوف حاصل کرو، ہوش سنبھالو، عقل کے ناخن لو. وہ کہنے لگا اے صاحب قِران ہوش پکڑو. (۱۸۵۵، طلسم حکیم اشراق، ۴۹۷).

اس کے ماں باپ کیا کہیں گے بتاؤ
ہوش پکڑو ذرا حواس میں آؤ

(۱۸۶۸، زہر عشق، ۲۹).

--- پٹیرا فقرہ.

ہوش اُڑا، ہوش گیا. بلی نے راستہ کاٹا اور ہوش پٹیرا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ا : ۸۵).

--- پٹیرا ہونا محاورہ.

ہوش اڑنا، حواس باختہ ہونا، بے حواسی چھانا. یہ تقریر سن کر آزاد کے ہوش پٹیرا ہوئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ا : ۴۲). اور تینوں کے ہوش پٹیرا ہو گئے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۴ : ۸۷۸).

--- پھڑک جانا محاورہ.

حواس پر قابو نہ رہنا، بے اختیار ہو جانا، بے خود ہو جانا.

ہوا نے یار ستم پر ہمارے کیا ندھڑک
کہ جس عتاب کے دیکھے سیں گئے ہیں ہوش پھڑک

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۵۳).

--- تشریف لے جانا محاورہ.

رک : ہوش اُڑ جانا؛ بے خود ہو جانا (طنزاً مستعمل).

یار آتا ہے تو ہم دل بھر کے دیکھیں کس طرح
بے خودی چھا جاتی ہے تشریف لے جاتے ہیں ہوش

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو)، د، ۱۲۷).

--- تہہ ہونا محاورہ.

ہوش جاتا رہنا.

کوئی خار بن حائل رہ ہوا
پھٹے پیرہن ہوش سب تہہ ہوا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۹).

--- ٹھکانے آنا محاورہ.

حواس درست ہونا، عقل ٹھیک ہونا، اوسان بحال ہونا نیز ناز نخرہ ختم ہونا. افواج شاہی کے گئے ہوئے ہوش ٹھکانے آ گئے. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۳۰۱). چار پیسے پاکر اس کی آنکھوں میں چربی چھا گئی تھی اب ہوش ٹھکانے آ جائیں گے. (۱۹۳۸، سولہ سنگار، ۲۹۱). وہ ہاتھ دکھاؤں گا صاحب کہ ہوش ٹھکانے آ جائیں گے. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۳۳). طوائف کی روح کو اس میں ایسا غوطہ دیا کہ اس کے ہوش ٹھکانے آ گئے. (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۱۸۵).

--- ٹھکانے رکھنا محاورہ.

عقل و حواس کو قابو میں رکھنا. ہوش ٹھکانے رکھو شیلی بیگم ----- فیروزہ بھی اسی قسم کی ٹرٹر کرتی تھی. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۱۶).

--- ٹھکانے (پر) رہنا محاورہ.

عقل و حواس درست رہنا. فرط غم میں کس کے ہوش ٹھکانے رہتے ہیں. (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۱۸). وہ تو یوں کہو کہ میرے ہوش ٹھکانے پر رہے. (۱۹۷۹، کھوئے ہوؤں کی جستجو، ۱۳۵).

--- ٹھکانے لگنا محاورہ.

رک : ہوش ٹھکانے آنا. بڑے بڑے صنعت کاروں اور تاجروں کے ہوش ٹھکانے لگ گئے. (۱۹۸۸، بیورو کریٹ، ۱۶۶).

--- ٹھکانے نہ رہنا محاورہ.

عقل و حواس گم ہو جانا. وہ گدھے سے اترتے ہی ایسا غائب ہو جاتا تھا کہ پھر نہ دکھائی دیتا تھا پھر دکھائی دیتا تو اتنا جتیاتے تھے کہ ہوش ٹھکانے نہ رہتے تھے. (۱۸۸۷، سخندان فارس، ۲ : ۱۳۵).

--- ٹھکانے نہ ہونا محاورہ.

اوسان بحال نہ ہونا، ہوش میں نہ ہونا، بدحواس ہونا.

نہ ہوں جن کے ٹھکانے ہوش وہ منزل کو کیا پہونچے
کہ رستہ ہاتھ آیا جس کے ہشیاری سے ہاتھ آیا

(۱۸۴۹، کلیاتِ ظفر، ۲ : ۲۵).

بتلائیں گے کیا مجکو یہ دربار کا آئین
خود ہوش ٹھکانے نہیں خُدام ادب کے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۱۹۵). آج بارھواں دن ہے کہ آپ کے داماد بخار میں لوتھ پڑے ہیں دل اڑا جاتا ہے ہوش ٹھکانے نہیں. (۱۹۲۰، گلدستۂ عید، ۲۸). ہوش ٹھکانے نہ تھے کلیجہ دھڑک رہا تھا. (۱۹۴۵، الف لیلہ و لیلہ، ۶ : ۱۰۳). دالان میں پہنچ کر زور زور سے ہانپنے لگیں، ان کے ہوش ٹھکانے نہ تھے. (۱۹۸۸، چار دیواری، ۱۳۰).

--- ٹھکانے ہونا محاورہ.

ا. عقل ٹھیک ہونا، حواس قابو میں ہونا، اوسان بحال ہونا. دربار عام فرمائے کہ سب کے ہوش ٹھکانے ہوں گھروں میں شادیانے ہوں. (۱۸۴۵، نغمۂ عندلیب، ۹). اون

دنوں میں ہوش کس کے ٹھکانے تھے اس کان سنا اوس کان اوڑا دیا۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادۂ منصور الزماں، ۱۷۱). کنور صاحب کا حوصلہ بڑھا، سمجھے کہ پنڈت کے چلے جانے سے ان سبھوں کے ہوش ٹھکانے ہوگئے ہیں۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۹۴). اے واہ کچھ ہوش ٹھکانے ہیں، اس وقت تو خیر ہم خوب گائیں گے۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۱۱۷). ۲۔ **(طنزاً) بدحواس ہو جانا**. (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- ٹِھسَرنا ف مر محاورہ.

ہوش قابو میں رہنا. (مہذب اللغات).

--- جاتا/جاتے رَہنا ف مر محاورہ.

رک : ہوش اُڑ جانا. اندر کا بمعہ سبھا ہوش جاتا رہتا ہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۹۷). شیطینہ کی تقریر تہدید اثر سے خمرانہ قطامہ کے ہوش جاتے رہے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۱۴۵). خط کے پڑھتے ہی احسان کے "چھکے چھوٹ گئے اور ہوش جاتے رہے۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۳۰). مکان کے اندر جو قدم رکھا تو ہوش جاتے رہے۔ (۱۹۴۴، نواب صاحب کی ڈائری، ۲۲۸).

یوں نظر میں آ کہ اپنا ہوش بھی جاتا رہے
دل میں یوں بس جا کہ پھر احساس تنہائی نہ ہو

(۱۹۶۸، عشق پیچاں، ۱۹۹). گرتے ہی اس کے ہوش جاتے رہے۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۱۹).

--- جانا محاورہ.

ہوش اڑنا، حواس باختہ ہونا؛ بے خود ہو جانا۔

کیا بلا شوق کی پیا ہوں شراب
ہوش جاتا ہے دم بدم میرا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۰۵).

نرم نرم اس کے دیکھ زمزمۂ گوش
سیوتی اور نسترن کے جاتے ہوش

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۲۵).

سنی داستاں خواب کی یک قلم
گئے ہوش اُڑ ہوگیا بند دم

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۴۹).

گھر سے عیش و طرب کے جوش گئے
میری نیند، اقربا کے ہوش گئے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۴۲).

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح
دیکھ کے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۸۵).

جلیل اس کے تصور سے تو اپنے ہوش جاتے ہیں
کہیں وہ اک جھلک اپنی دکھا جاتا تو کیا ہوتا

(۱۹۱۵، جان سخن، ۴۹).

--- جَلنا محاورہ.

ہوش اڑنا، حواس چلے جانا۔ جو بشر ہے پانی کا جانور ہے، پروانوں کے ہوش جلتے ہیں۔ (۱۸۶۸، انشائے سرور، ۲۰).

--- جَمع ہونا محاورہ.

ہوش ٹھکانے ہونا، ہوش میں ہونا۔

قابو میں نہیں دودِ سر شمع کسی کے
خود جمع ہیں پر ہوش نہیں جمع کسی کے

(۱۹۱۲، اوج (مہذب اللغات)).

--- چکرانا محاورہ.

حواس قابو میں نہ رہنا، عقل دنگ رہ جانا۔

دکھائی بھی نہ تھی اس فتنہ خو نے چشم کی گردش
کہ اوّل ہی یہاں تو ہوش چکرائے تھے بہتوں کے

(۱۸۴۹، کلیاتِ ظفر، ۲ : ۱۳۷).

--- خطا ہونا محاورہ.

اوسان جاتے رہنا۔ میں کہوں گا کہ اس سے حکومتِ ہند اور حکومتِ برطانیہ کے ہوش خطا ہونے لگے ہیں۔ (۱۹۴۰، خطبات قائداعظم، ۲۵۶).

--- دار صف ؛امذ ؛ ~ ہوشدار.

ہوش رکھنے والا، صاحب عقل و فہم نیز سمجھ داری کا، جس میں عقل و فہم کی بات ہو۔

ہے خبر میں کہ یہ آیت ہوشدار
ہے وعید سخت تر بر اہل نار

(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۱۸). [ہوش + ف : دار، داشتن = رکھنا].

--- دَر دَم (--- فت د، د) امذ.

(تصوف) جو سانس اندر سے باہر آئے وہ حضور اور آگہی سے ہو اور غفلت کو اس میں راہ نہ ہو، مولانا سعد الدین کاشغری نے فرمایا ہے ہوش در دم یعنی انتقال ایک نفس کا دوسری نفس کی طرف غفلت سے نہ ہو حضور سے ہو اور جو سانس ہو وہ ذکر حق سے غافل اور خالی نہ ہو۔ ہوش در دم ---- اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی سانس یاد خدا سے غافل نہ ہو۔ (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). خواجہ عبدالخالق ---- نے سلسلہ کی مندرجہ ذیل اصطلاحات وضع کیں ---- ہوش در دم، نظر بر قدم۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۳۰). ہوش در دم ---- جو سانس نکلے یادِ الٰہی میں نکلے غفلت کسی وقت راہ نہ پائے ہمیشہ ہوشیار اور اپنے نفس پر آگاہ رہے۔ (۱۹۶۹، سرِّ دلبراں، ۲۰۱). زبان تب ہی قابو میں آتی ہے نہ آرام کرو، ہمیشہ نظر بر قدم اور ہوش در دم رہے۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۲۲). [ہوش + رک : در (۳) + رک : دم (۱)].

--- دُرُست ہونا محاورہ.

۱. **رک : عقل ٹھکانے آنا؛ سمجھ میں آنا۔** اب چین کے ہوش درست ہوئے اور وہ بھی اس تجویز میں ہے۔ (لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۳۲). ۲. **حواس بحال ہونا، ہوش آنا، بے ہوشی ختم ہونا۔** اس کے ہوش درست ہوئے اور اس نے اپنا سارا قصہ شروع سے لے کر آخر تک سنا دیا۔ (۱۹۴۵، الف لیلہ و لیلہ، ۶ : ۹۵).

--- دُشمَن (--- ضم د، سک ش، فت م) صف.

عقل چھین لینے والا، بے خود کر دینے والا۔

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۶۰). [ہوش + دشمن (رک)].

---دنگ ہونا محاورہ.

رک: ہوش جاتے رہنا. (پلیٹس).

---دَھرنا محاورہ.

توجہ دینا، دھیان دینا، سمجھنا.

سج رکھ کو بولے ہیں توحید کوں
ہمیں ہوش دھرتے ہیں تقلید سوں

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۲).

---رُبا (--- ضم ر) صف ~ ہوشربا.

ہوش اُڑانے والا، ہوش لے جانے والا نیز بے خود کر دینے والا.

اے ہوش رُبا سندر مجھ پاس ٹک آتی جا
رشتے کوں محبت کے بازو پہ بندھاتی جا

(۱۷۴۶، دیوان اشرف، ۲). اُس بادۂ ہوش رُبا کے دو چار جام متواتر سے میرے تئیں مدہوش کیا. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۱۳۷).

کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے
کہ جہاں ہے بد مست
جس کو اب دیکھو وہ بے ہوش ہے ہشیار نہیں
اے
بت
ہوش
ربا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۷).

ساقی کے تصور سے یہاں کھل گئیں آنکھیں
ہشیار کیا ہم کو مئے ہوشربا نے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۸۶). میں نے یہ سانحۂ ہوش رُبا اور واقعۂ جان گدا اپنی بیٹی کی زبانی سنا تو ہاتھ مل کر رہ گیا. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۲۶). بغیر میک اپ کے سادگی میں بھی وہ ابھی تک ہوش ربا حد تک دلکش تھی. (۱۹۶۹، متاع درد، رضیہ فصیح احمد، ۲۰۳). وہ گرم مشرقی ممالک کی ایک ہوش ربا رات تھی. (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۷۹). اکیسویں صدی کے اس پہلے عشرے میں زمانے کی رفتار جس قدر تیزی اختیار کر چکی ہے، اس کا تصور ہی ہوش ربا ہے. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۲۲). [ہوش + ف: رُبا، رُبائیدن = اُچک لے جانا].

---رُبائی (--- ضم ر) امث.

ہوش اڑانے کا عمل یا کیفیت، ہوش لے جانا.

یکبار دیکھتے ہی مجھے غش جو آگیا
بھولے تھے وہ بھی ہوش ربائی تمام شب

(۱۸۵۱، مومن، د، ۶۸). [ہوش ربا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---رُخصَت ہونا محاورہ.

حواس جاتے رہنا، عقل ٹھکانے پر نہ رہنا، ہوش اڑنا.

را کر نظر ہوش رخصت ہوا غش آکر شریک مصیبت ہوا

(۱۸۷۷، صبح خنداں، ۱۱۱).

---رَکھنا ف مر.

عقل رکھنا، صاحب عقل و ہوش ہونا.

سودا دہن یار کے ہوتے رکھ ہوش
تعریف نہ کر غنچہ و گل کی خاموش

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۴۵۳). کیا اچھا گھوڑا تھا، مرتبہ شناسی میں آدمی سے زیادہ ہوش رکھتا. (۱۸۴۷، تاریخ یوسفی، کمل پوش، ۲۶).

---رَم ہونا محاورہ.

ہوش اڑے ہونا، اوسان خطا ہونا.

وصیت کس کو کرتے ہوش رم تھے
سبھی آمادۂ راہِ عدم تھے

(؟، معراج المضامین (مہذب اللغات)).

---رہنا محاورہ.

۱. اوسان بجا رہنا، حواس قابو میں ہونا، ہوش ہونا.

ہوش جب تک مجھے رہتا ہے یہی کہتا ہوں
ساقیا اتنی پلا مے کہ مجھے کر بیہوش

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۷). **۲. خیال رہنا، یاد رہنا.**

دیکھا نہ رہا ہوش ذرا بھی تن و جاں کا
ہم بھول گئے آپ کو جب تو نظر آیا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۳۵).

فدوی کو تو اس مکان میں جاکر ہوش نہ رہا.

(۱۸۸۵، انشائے داغ، احسن مارہروی، ۳۲). **۳. آگاہی رہنا، خبر ہونا.**

ہوش رہتا تو کیا گزر سکتے
بے خبر صبح و شام سے گزرے

(۱۹۶۵، شہر درد، ۱۵۷).

---زائِل ہونا محاورہ.

ہوش جاتے رہنا، ہوش و حواس ختم ہو جانا. میرے ہوش زائل ہوگئے، غم اور مصیبت کے مارے دماغ الٹا معلوم ہوا. (۱۹۳۵، شہزوری، ۲۲).

---زَن (--- فت ز) صف.

حواس ختم کرنے والا؛ (مجازاً) بے قابو کر دینے والا، بے خود کر دینے والا، مست بنانے والا.

دیکھنے سے آئینہ کے مست ہوجاتے ہو تم
کیا شراب ہوش زن کا ہے یہ ساغر آئینہ

(۱۸۹۷، کلیاتِ راقم، ۱۶۶). [ہوش + ف: زن، زدن = مارنا].

---سَلامَت رَہنا محاورہ.

اوسان بحال رہنا، ہوش باقی ہونا.

ہوش عاشق کا سلامت کیوں رہے
لب بلا، بالا بلا، ابرو بلا

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۱۸۹).

---سَنبھالنا محاورہ.

ا۔ بڑا ہونا، سیانا ہونا، بالغ ہونا، سن تمیز کو پہنچنا۔ بچپن سے قلعہ معلّیٰ میں ہوش سنبھالا ۔ (۱۸۸۵، بزمِ آخر (دیباچہ)، ۴). مولوی وحید اللہ خان ولد عباداللہ خان قوم پٹھان، صغر سنی میں یتیم ہوگئے، ہوش سنبھالا اور اپنی محنت سے علمائے رام پور سے علوم عربیہ و فارسی میں کمال پیدا کیا۔ (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملان رام پور، ۴۳۹).

دونوں کی پرورش ایک ہی گود میں ہوئی ایک ہی گھر میں اور ایک
ہی ماحول میں ہوش سنبھالا ۔

(۱۹۵۲، افشاں، ۴۴). انسان نے جب سے ہوش سنبھالا ہے گندم کو موجود پایا ہے ۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۱۰۹). جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے گھر میں ادبی کتب کے علاوہ اس دور کے بڑے رسالوں کو برابر آتے دیکھا۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲: ۴۵۷). **۲۔ غفلت سے نکلنا، حواس میں آنا، عقل حاصل کرنا۔** اے ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے اک ذرا ہوش سنبھالو، ابھی دنیا دیکھو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۱۳۱).

خوابِ گراں سے چونکو بھارت کے نونہالو
ہیں تازہ دم شجر تک ہوش اپنے تم سنبھالو

(۱۹۲۶، مطلع انوار، ۷۸).

مدھ بھری آنکھیں الھڑ چال
او متوالے ہوش سنبھال

(۱۹۴۰، روح کائنات، ۱۱۴). دونوں محکموں نے ہوش سنبھالا اور چند دنوں میں گروپ انشورنس کی رقم مل گئی۔ (۱۹۸۶، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ، ۴۰۴).

---سَنبھالو فقرہ.

رک: ہوش پکڑو؛ سیانے ہو جاؤ، نادانی چھوڑو۔

نہ چلو بندے پہ ہر مرتبہ فقرا دیکھو
اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۱۸).

---سے باہر ہونا محاورہ.

بیخود ہونا، مدہوش ہونا، غافل ہونا۔

میں اس وقت باہر جو ہوں ہوش سے
اُبلتا ہوں گویا اسی جوش سے

(۱۹۱۰، قاسم و زہرہ، ۱۳).

---سے کام کرنا ف مر.

عقل اور سمجھ سے کسی کام کو انجام دینا، سمجھ داری سے کوئی کام کرنا، کام کرتے وقت حواس بحال رکھنا۔ ذرا ہوش سے کام کیا کرو۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۳۲۱).

---سے کام لینا محاورہ.

ہوشیاری اور عقل مندی دکھانا، سمجھ سے کام لینا۔ دیکھو، قیصر مرزا، ہوش سے کام لو ۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۳۳۰).

---صاف ہونا محاورہ.

حواس جاتے رہنا، عقل کام نہ کرنا۔

ساقی کے ہوش صاف ہیں گلشن میں دیکھنا
غنچے کا ہے گمان دیا چشم مست شاخ

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۳۳۶).

---فَراموش (---فت ف، وج) صف.

ہوش بھول جانے والا؛ (مجازاً) حواس باختہ، غافل، بے ہوش نیز بے خود۔ حواس باختہ ہوش فراموش اندوہ باد رنج سے ہم آغوش۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۶۶). ادھر میاں آزاد ہوش فراموش ادھر وہ بت پندار آفت ہوش۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۴۱). [ہوش + ف: فراموش، فراموشیدن = بُھولنا، چوکنا].

---فَراموش ہونا محاورہ.

عقل جاتی رہنا، حواس گم ہونا، اوسان خطا ہونا۔

مامور نگہبانیوں پر تھا وہ زرہ پوش
دیکھا جو یہ عالم ہوئے ہوش اوسکے فراموش

(۱۸۸۹، صفیر بلگرامی، میلادِ معصومین، ۱۷۸).

---فَفرّو ہونا محاورہ.

رک: ہوش اُڑ جانا؛ حواس جاتے رہنا۔ یہ نوٹس پڑھتے ہی انکے ہوش ففرو ہوگئے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۱۵۷).

---قلابازی کھانے لگے فقرہ.

حواس جاتے رہے۔ ہوش قلابازی کھانے لگے، دفع بلا کی آیتیں پڑھنا شروع کیں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۲).

---کافُور ہونا محاورہ.

رک: ہوش اُڑ جانا؛ ہوش جاتے رہنا۔ (جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

---کرنا محاورہ.

حواس میں رہنا، خیال کرنا، عقل سے کام لینا۔

ہوش کر گر ہوش ہے اے سعد کچھ
کون دیتا ہے کسی کے بعد کچھ

(۱۸۱۴، حکایات رنگین، ۱۹). میر مجلس فارین کمیٹی نے صاحب بہادر کو متنبہ کیا کہ ہوش کرو۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۳۴۹). ہوش کر بصری نے گنجی کیس اور ڈاڑھی والے مرد کو دیکھا ہے کہ میں اپنا آپ دکھانے کی کروں ہوش کر ہر بیل سنگھ ہوش کر! (۱۹۷۵، امر بیل، ۷۰).

---کہاں رہتا ہے فقرہ.

بالکل ہوش نہیں رہتا (عموماً مصروفیت کے موقع پر مستعمل)۔

شوق میں وقت ہم آغوش کہاں رہتا ہے
دن ہے یا رات مجھے ہوش کہاں رہتا ہے

(۲۰۰۸، نشیب شہر، ۸۹).

---کہاں ہے فقرہ.

ہوش نہیں ہے۔

فاقہ مستی سے ہمیں بھی ہے بھلا ہوش کہاں
ہیں اگر نشۂ دولت سے تونگر بے ہوش

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۷۱).

---کی بات امث.

عقل کی بات، دانائی کی بات؛ (کنایۃً) سن شعور کی بات، ہوش مندی کے زمانے کی بات، حافظے میں محفوظ بات۔ یہ تو ہمارے ہوش کی بات ہے کہ ایک روپیہ کا غلہ ایک آدمی کے اٹھائے نہیں اٹھتا تھا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۵۶).

--- کی بات کرنا ف مر.
عقل کی بات کرنا، ہوش مندی کی بات کرنا۔ صبح ناشتے کے وقت تو کوئی ہوش کی بات کیا کرو۔ (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۲۸۷).

--- کی باتیں کرو فقرہ.
عقل و دانائی کی باتیں کیا کرو، ناسمجھی کی بات نہ کرو۔ خدا کے لئے نواب! ذرا ہوش کی باتیں کرو۔ (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۳). ہوش کی باتیں کرو، خدا اگر چنگیز وہلا کو نہیں تو حاتم طائی اور جعفر برمکی بھی نہیں۔ (۱۹۲۴، مکتوبات نیاز، ۱۰۶).

--- کی بناؤ فقرہ.
سنبھلو، سمجھو، اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی عقل کے خلاف کوئی بات کہے یا کرے. (نوراللغات).

--- کی بنواؤ فقرہ.
جب کوئی شخص بے وقوفوں کی بات یا اپنے مرتبے سے زیادہ بات کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں یعنی ابھی تمیز سیکھو، شعور سیکھ آؤ، عقل پکڑو، عقل کے ناخن لو، جھوٹ نہ بولو، بے ہودہ باتیں نہ کرو۔ میاں ہوش کی بنواؤ تمھیں خبر بھی ہے کہ یہ کون ہیں۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۵۷). تم ہوش کی بنواؤ، کدال سے فصد کھلواؤ، کس پر الزام دھرتی ہو ۔ (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۱۷).

--- کی بنوائیں/بنوایئے فقرہ.
رک: ہوش کی بنواؤ.

کیوں ناصحوں کو فکر ہے مجھ بادہ نوش کی
صدقہ وہ دیں حواسوں کا بنوائیں ہوش کی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۲۶).

وصل کی جب کریں خواہش اون سے
کہتے ہیں ہوش کی بنوایئے آپ

(۱۸۹۷، کلیات راقم، ۵۲).

--- کی پڑیا ہیں فقرہ.
پورے طور پر ہوش و حواس میں ہیں، عاقل و دانا ہیں۔ وہم کی دواء تو لقمان کے پاس نہ تھی ایکدفعہ بیس دفعہ پچاس دفعہ سمجھا دیا کہ آپ ہوش کی پڑیا ہیں ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۰۲).

--- کی پی فقرہ.
عقل سے کام لے، ہوش کر، ناسمجھی کی بات نہ کر۔

دنیا میں نہ بے خود مجھے عقبیٰ سے کرے مے
بہکا نہ مجھے ہوش کی پی پھینک پرے مے

(۱۸۹۳، ریاض شمیم، ۴۹).

--- کی خبر لو فقرہ.
عقل کی باتیں کرو، دیوانے اور ازخود رفتہ نہ ہو جاؤ۔ میاں بیٹھو، ہوش کی خبر لو تمہارے جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ؟. (۱۸۶۱، خطوط غالب، ۲۹۵). ہوش کی خبر لو، یہ شریفوں کی باتیں ہیں کہ آتے دیر نہیں ہوئی اور لڑکی نے بلکنا شروع کیا ہے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۵).

--- کی خبر لینا محاورہ.
حواس میں آنا، غفلت سے نکلنا، ہوش سے کام لینا۔

ذرا ہوش کی لے تو اپنی خبر
میں جوتی نہ ماروں ترے نام پر

(۱۸۴۹، لذت عشق، ۱۴).

ابے تو ہوش کی اپنے خبر لے
مسلمانوں کو تو مغلوب کر لے

(۱۸۶۶، تیغ فقیر بر گردن شریر، ۲۸۰).

ارے چل بیٹھ اپنا منھ بنوا
ہوش کی لے خبر حواس میں آ

(۱۸۷۱، شوق لکھنوی، مثنوی فریب عشق، ۱۸).

--- کی دوا کرنا محاورہ.
سوچنا سمجھنا، عقل کا علاج کرنا، حواس کو قابو میں کرنا؛ تمیز پکڑنا، شعور سیکھنا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مالک باغ سے جاکر درخواست کی، اس نے کہا کہ تجھ کو عقل بھی ہے اپنے ہوش کی دوا کر۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱: ۱۷۶). اس بانکے نے مسکرا کر کہا ہوش کی دوا کیجیے عقل کے ناخن لیجیے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۸۷). کل آئے تھے شیخ امین کی رکاب تھامے آج یہ دم داعیہ، ہوش کی دوا کر۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۳: ۶). افراد ملت کو ہوش کی دوا کرنی چاہیے اور اقتدار اعلیٰ وغیرہ کو صحت کا خیال کرکے منصوبہ بندی صحت کو اولیت دینی چاہیے۔ (۱۹۹۵، ہمدرد صحت، کراچی، اپریل، ۳).

--- کی دوا کرو فقرہ.
شعور سیکھو، تمیز پکڑو، عقل کا علاج کرو۔ ہوش کی دوا کرو میاں، کسی اور بھروسے نہ بھولنا میں کسی ایسے ویسے کا نوکر نہیں ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۶).

--- کی دوا لینا محاورہ.
رک: ہوش کی دوا کرنا۔ دھاول چراغ جلاتا ہے اور مدن سندری سے کہتا ہے ہوش کی دوا لے کیا میں نہیں ہوں۔ (۱۹۸۵، نیا اردو افسانہ، انتخاب تجزیے اور مباحث، ۶۱).

--- کی لو فقرہ.
رک: ہوش کی بنواؤ۔ میاں فتنے ہوش کی لو ہوش کی، بس زیادہ بڑا بول نہ بولو ۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر، خمارستان، ۱۹).

--- کی لینا محاورہ.
سمجھ کی باتیں کرنا، ہوش میں آنا۔

جلوۂ یار ذرا ہوش کی لینے دے مجھے
نکلا جاتا ہے مرے ہاتھ سے دامن انکا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۱۱). ذرا ہوش کی لے اور عقل کی آنکھ کھول، جس ---- کو مکے کے پریم نگر میں اپنی چھپ دکھلانی ہے وہ ابھی تیری آغوش الفت میں آکر نہیں بیٹھا ۔ (۱۹۲۴، محمدؐ کی سرکار، گوردت سنگھ، ۹).

--- کی ہوا بنوایئے فقرہ.
رک: ہوش کی بنوایئے۔ حضرت ہوش کی ہوا بنوایئے جہاد کا نام اس وقت لیجیے گا جب اپنے بل بوتے پر کھڑا ہونا سیکھ جایئے گا۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۴۷).

--- کے پانوں پھسلنا محاورہ.
حواس جاتے رہنا، عقل کا کام نہ کرنا۔

ہوش کا پانوں جو یاں آکے پھسل جاتا ہے
کیا لنڈھائی ہے مئے ناب ترے کوچے میں

(۱۸۵۵، کلیاتِ شیفتہ، ۵۱).

---کے طوطے سَنبھالو فقرہ (شاذ)۔

رک : ہوش کے ناخن لو۔ سائیں! جی اجی ہوش کے طوطے سنبھالو۔ (۱۹۳۰، انتخاب لاجواب، ۵).

---کے ناخُن / ناخُون لو فقرہ.

شعور سیکھو، سمجھو، ہوش میں آوٗ۔ عقل کہتی تھی ہوش کے ناخون لو چھوٹا مونہ بڑی بات کہیں اپنی حد سے آگے نہ بڑھ جانا مونہ کی کھاؤگے۔ (۱۹۲۴، خونی راز، ۴۱). میاں ہوش کے ناخن لیو ہتھ کڑیاں نہ پڑوادوں تو بیگم نہیں مالزادی بولنا۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۴۱). سراج ـــــ (گرج کر) لیکن تمہاری سپاہ کو کیا ہوا، اسے آگے بڑھنے کا حکم کیوں نہیں دیتے، میر جعفر ہوش کے ناخن لو۔ (۱۹۹۱، پلٹی ہوئی آواز، ۱۳۶).

---کھو بَیٹھنا محاورہ.

رک : ہوش گنوا بیٹھنا، حواس باختہ ہونا۔ میں ہوش کھو بیٹھی تھی۔ (۱۹۳۹، زندگی نقاب چہرے، ۱۲۴). شہزادہ اس گرم آغوش میں تن بدن کا ہوش کھو بیٹھا۔ (۱۹۶۷، آخری آدمی، ۹۳). یہاں تک یہ لوگ ہوش کھو بیٹھے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۳۴۳).

---کھو جانا محاورہ.

ہوش اڑنا، حواس جاتے رہنا، عقل گم ہونا۔

کوئی جاناں میں یہ جانے کا نتیجہ ہے جلیل
کھو گئے ہوش کچھ ایسے کہ خبر کچھ بھی نہیں

(۱۹۱۵، جانِ سخن، ۱۸۹).

---کھونا محاورہ.

ا۔ ہوش اڑانا، حواس باختہ کر دینا؛ بیخود کر دینا۔

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
سحر ہے سرو گل جبیں کی ادا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۱).

طوطے کا رنگ سبز ہوتا ہے
اس کا یہ رنگ ہوش کھوتا ہے

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۵۲).

ہوش آئے ہوئے کھوتی ہے یہ مژگاں کی جھپک
دل کو تڑپاتی ہے ہر بار یہ چتون یہ نظر

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۹۷). ایک دن وہ غارت گر دین وایماں، ماں باپ کی روح، تمام گھر کی جان شب ماہ میں بالائے بام منہ کھولے سو رہی تھی بدر کامل کے ہوش کھو رہی تھی۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۱۵). **۲۔ بے شعور ہونا، تمیز کھونا، ذہنی طور پر معذور ہونا، یادداشت کھونا۔** ہوش سنبھالنے سے ہوش کھونے تک کے بیس برسوں میں وہ اپنی سانسوں سے اس قرض کا سودا کرتی رہی تھی۔ (۱۹۸۵، چشمِ تماشا، ۱۰۴).

---کھوئے جانا محاورہ.

ہوش اڑنا، حواس جاتے رہنا۔

ہوش ایسے کسی باپ کے کم کھوئے گئے ہیں
ہم نے تمہیں کھویا نہیں ہم کھوئے گئے ہیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵: ۱۷۰).

--- گم (---ضم گ) امذ.

(بنوٹ) ایک داؤں کا نام جو اتنا اچانک ہوتا ہے کہ مخالف ہوش کھو بیٹھتا ہے۔ بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی واسم سامی ـــــ دوشالے کا ہاتھ، شالی رومال کا ہاتھ ـــــ ہوش گم ـ. (۱۸۷۳، عقل و شعور، نظام، ۴۴۸). [ہوش + گم (رک)].

---گم کَرنا محاورہ.

رک : ہوش اُڑانا۔ میرے رہے سہے ہوش گم کرنے لگیں۔ (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، مارچ، ۵۰). اس نے ایسا سوانگ رچایا کہ میرے ہوش گم کر دیئے۔ (۱۹۴۹، اک محشر خیال، ۸۱). آسٹریا کی مہنگائی نے ہوش گم کر دیئے تھے۔ (۱۹۷۷، زمان و مکاں اور بھی ہیں، ۲۴۵).

---گم ہونا محاورہ.

رک : ہوش اڑنا؛ عقل جاتی رہنا، حواس قابو میں نہ ہونا نیز نہایت حیران ہونا۔

ہوا پیدا وو گل رو جب سوں جگ میں
ہوا ہے ہوش میرا تب ستی گم

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۲۶).

جمع جو ہوگئے وہاں مردم
ہوگئے ہوش ان سبھونکے گم

(۱۸۳۳، مظہر العجائب، ۴۶).

ملے کیا تیر ہر ہر زخم میں ہے چور اے قاتل
اجل کے ہوش گم ہوتے ہیں تیرے دل فگاروں میں

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۱۵۵). پہلے تو کبھی میں نے تمہاری زبان سے ایسے الفاظ نہیں سنے تھے، میرے تو ہوش گم ہوگئے۔ (۱۹۳۹، شمع، ۲۲). بیسیوں مقناطیس اور بیٹریاں جابجا جمی ہوئی ہیں، یہ دیکھ کر میرے ہوش گم ہوگئے۔ (۱۹۴۴، نواب صاحب کی ڈائری، ۱۵۰). ارباب لغت نے عقلی گدوں کا جو سلسلہ باندھا ہے اس میں حروف تہجی کو بھی جکڑ لیا ہے اور ایسے گل کھلائے ہیں کہ عقل دنگ اور ہوش گم ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۹۹، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۵۳).

---گنوا بَیٹھنا/ گنوانا محاورہ.

ہوش کھونا، حواس باختہ ہونا، بے ہوش ہو جانا نیز بے خود ہو جانا۔

جو کوئی اسکوں دیکھے سو عاشق ہوئے
گنوا ہوش بیہوش مطلق ہوئے

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۳۲).

بدھی اور ہار موتیاں کے ٹوٹے میرے بدن تی سب
اسی شرموں تی ماں من میں میں ہوش اپنا گنواتی ہوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۸۳).

ناداں مصیبتوں میں گنواتا ہے روکے ہوش
دانا ہر ایک درد میں ہے سوچ کر خموش

(۱۹۲۷، شاد، مراثی، ۲: ۲).

ملتفت پا کے تجھے ہوش گنوا بیٹھیں گے
یہ تری نیم نگاہی کو ترسنے والے
(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۳۷۹).

کیسا جادو چل گیا مادھو ہوش گنوائے
تج کر پورب آپنا پچھم بھاگا جائے
(۲۰۰۷، میگھ ملہار، ۲۴۹).

--- گوش (--- وج)امذ.

ا۔ **عقل و حواس، شعور، سمجھ داری، ہوشیاری۔** جس کو خدا نے ہاتھ پاؤں اور دانائی بینائی اور ہوش گوش دیا ہے وہ کیوں کر کسی کے کام نہ آوے۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۵۸).

خدا کرے سگ جاناں کو ہوش گوش عطا
کریں گے فے)کذا (کی طرح میرے استخواں فریاد
(۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)). خطرے کی جگہ ہوش گوش سے رہنا چاہیے۔ (۱۹۳۹، مطالعہ حافظ، ۱۲۸). اپنے آپ کو احمق و جاہل نہ سمجھو بلکہ ہوش گوش والا انسان باور کرکے ہر بات کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار، کراچی، دسمبر ۱۹۹۴، ۱۵۲)). ۲۔ **توجہ، غور۔** اکثر لڑائیاں دوسروں کی باتوں کو ہوش گوش سے نہ سننے ----- کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۸۴). [ہوش + گوش (رک)].

--- لانا محاورہ.

غشی کی کیفیت سے نکالنا، بے ہوشی دور کرنا۔

ایسی بے ہوشی کا ناممکن ہے صندل سے علاج
ہوش لانے کے لیے اب سر کو پتھر چاہیے
(۲۰۰۸، انتہائے شب، ۱۲۷).

--- لے اُڑنا محاورہ.

حواس باختہ کردینا، بدحواس کردینا، بے خود کردینا۔

لے اڑی ہوش مرے حیرت نظارۂ باغ
آ گیا غش مجھے بیہوش گرا سر کے بل
(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۳۴).

--- لے جانا محاورہ.

رک: ہوش لے اڑنا؛ بے خود کردینا۔

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سوں تاب، جی سوں صبر، سرسوں ہوش لے جاوے
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۳).

--- لینا محاورہ.

توجہ دینا، غور کرنا، خیال کرنا، پروا کرنا۔ دیکھو تو کمرے میں کتنے جالے لٹک آئے ہیں تم تو ہوش ہی نہیں لیتے۔ (۱۹۹۰، تار عنکبوت، ۵۵).

--- مَنْد (--- فت م، سک ن) صف ~ ہوشمند۔

عقل مند، ذی شعور، ہوش والا، عقل والا، ہوشیار، خبر دار۔

کوئی ہوشمند، کوئی دانشمند عقلمند، کوئی زورمند، کوئی جوان پہلوان ہے
میں تو ہوں ادھین، مسکین تیرو نام دھاری، موہ سے غریب کو، تہارو مان تان ہے
(۱۶۵۴، گنج شریف، ۹۳).

ہنساسن کے یہ بات وو دردمند
کہ اے خسرو عاقل ہوش مند
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۷). ایک ہوشمند سے کسو نے سوال کیا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۳۰). ملحد بڑا ہوش مند ہوتا ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۳۹۵). مہاراجا میسور بھی ہندوستان کے ہوشمند والیان ملک میں سے ہے۔ (۱۹۳۵، خطبات گارساں دتاسی، ۵۸۸).

یہ کوئی دن کی بات ہے، اے مرد ہوشمند
غیرت نہ تجھ میں ہوگی، نہ زن اوٹ چاہے گی
(۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۲۶). سہیل احمد خان صاحب کی آنکھوں نے مجھے بتایا کہ وہ جتنے خاموش طبع ہیں اتنے ہی ہوش مند اور صاحب علم و فضل بھی ہیں۔ (۱۹۹۵، شش ماہی رسالہ، غالب، کراچی (علامت کے مباحث، ۳۹۷)). [ہوش + ف : مند، لاحقۂ صفت].

--- مَنْدانَہ (--- فت م، سک ن، فت ن) صف.

عقل مندوں کی طرح کا، عقل مندی پر مبنی، دانش مندانہ۔ غدر کے متعلق ترقی پسندانہ اور ہوش مندانہ رویہ یہی ہوسکتا ہے کہ اسے تاریخی نقطۂ سے نظر دیکھا جائے۔ (۱۹۵۰، تنقید اور عملی تنقید، ۸۶). سید احمد خان ----- واقعات و رجحانات کا ہوش مندانہ مشاہدہ کرتے تھے۔ (۱۹۸۱، مسلمانوں کی جدوجہد آزادی، ۶۱). زبان کے بارے میں حقی صاحب کے خیالات بہت ہوش مندانہ ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱ : ۳۹۲). [ہوش مند + ف : انہ، لاحقۂ صفت].

--- مَنْدی (--- فت م، سک ن) امث ~ ہوشمندی.

عقل مندی، دانائی، ہوشیاری، سمجھ، شعور، وقوف، تمیز۔ یہ ترجمہ فارسی کا ہندی از فہم وذکائے ہوشمندی۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۳۵). اتنے ہوش باقی ہیں کہ اپنے کو دیوانہ سمجھتا ہوں واہ کیا ہوشمندی ہے۔ (۱۸۵۵، خطوط غالب، ۳۵۱).

آئینۂ حق ہوں خود پسندی کیسی
دیوانہ ہوں اپنا ہوشمندی کیسی
(۱۹۳۳، ترانۂ یگانہ، ۱۲۰). اب یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنی بات کے پکے ثابت ہوں اور اپنے تمام مسائل کا مقابلہ ہوش مندی ----- کے ساتھ کریں۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۲۳۱). نئے افسانہ نگار نے علامت کے استعمال میں تخلیقی ہوش مندی کا ثبوت نہیں دیا۔ (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں، ۶۴). تو ایسی صورت میں ہوشمندی کی حالت تک انتظار کرنا ہوگا۔ (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹ : ۱۳۲). [ہوش مند + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- میں م ف.

ا۔ **حواس میں، ہوش ہوتے ہوئے، بغیر پیے۔**

پڑے ہوئے ہوں مئے غم سنبھل نہیں سکتا
ابھی تو ہوش میں دو گام چل نہیں سکتا

(۱۹۸۳ء، سر و سامان ، ۲۸). **۲. سمجھ داری کی عمر میں ، بلوغت کے زمانے میں ۔** ہمارے ہوش میں تو اس کثرت سے کبھی بور ہی نہ آیا ۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۷۲). تمھارے ہوش میں آزاد غلاموں کا ملک تقسیم ہوا ۔ (۱۹۹۸ء، کہانی مجھے لکھتی ہے ، ۳۴).

--- میں آ فقرہ.
نادانی کا کام نہ کر، حماقت نہ کر، ہوشیار ہو، سنبھلو ۔

اے صبا کس شوخ کو دیتا ہے دل
ہوش میں آ دیکھ کر پہچان کر

(۱۸۵۴ء، غنچۂ آرزو، ۶۳).

--- میں آجانا/آنا ف مر محاورہ.
۱. حواس میں آنا، ہوشیار ہونا، آپے میں آنا، سنبھلنا؛ عبرت پکڑنا، عقل سیکھنا ۔

اے جنوں تیرا زمانے میں رہے جب تک دور
ہوش میں عاشق سرشار نہ آنے پائے

(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۲۶۳). بخدا ہوش میں جب آیا ہوں جب حضور کے قدموں تک پہونچ چکا ہوں ۔ (۱۸۷۹ء، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۲۴).

جادہ پیمائے تمنا اب بھی آجا ہوش میں
دیکھ پروانے کی منزل شعلے کے آغوش میں

(۱۹۲۹ء، نقوش مانی، ۱۳۵). ہوش میں آتے ہی ایک جنون اس کے سر میں سماگیا کہ وہ ایک بے حد خوبصورت لڑکی سے شادی کرے ۔ (۱۹۷۰ء، قصے تیرے فسانے میرے ، ۳۴۷). کیا ان کو اس امر پر اکسایا نہیں جاسکتا کہ وہ ہوش میں آئیں اور ---- فکر اختیار کریں ۔ (۲۰۰۱ء، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۲۱۱). **۲. غشی کی کیفیت سے نکلنا، بے ہوشی دور ہونا ۔** جیتا کہ وزیر زادہ گلاب سے چھڑکتا ہے ہوش میں لاوتا ہے ہرگز ہوش نہیں (آوتا) ۔ (۱۷۴۶ء، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۴۸). پاس میرے آکر ایک لات ماری کہ میں بیہوش ہوا جس وقت کہ ہوش میں آیا پنچ جنگل سخت پایا ۔ (۱۷۷۵ء، نوطرز مرصع ، تحسین، ۳۲۱). ایک دن بے ہوش پڑا رہا کتے کی آواز کان میں آئی ہوش میں آیا، خدا کا شکر بجالایا ۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۴۳). بیہوش ہو کر گری بعد کچھ عرصے کے پھر ہوش میں آئی ۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱، ۱۶۵). ہذیان اور بیہوشی بہت جلد رفع ہوجاتی ہے اور مریض ہوش میں آجاتا ہے ۔ (۱۹۳۷ء، سلک الدرر، ۱۴). **۳. باشعور ہونا، بالغ ہونا ۔** بندہ پانچ برس کا معمر بزرگ تھا، ہوش میں آنے کے بعد کی اولین باتیں جو آج دھندلی دھندلی یاد ہیں وہ ڈلہوزی ہی سے متعلق ہیں ۔ (۱۹۸۷ء، سلام و پیام، ۱: ۵۲).

--- میں آؤ فقرہ.
عقل سیکھو، تمیز حاصل کرو، بدحواسی کی باتیں نہ کرو، سمجھ جاؤ، بے خودی اور نشۂ غفلت سے باز آؤ، سنبھلو، سمجھو ۔

ڈرو اللہ سے اے داغ دیکھو ہوش میں آؤ
بتوں کی یاد میں غافل خدا سے اسقدر رہنا

(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۲۱).

عرض مطلب یہ سناتے ہیں چلو ہوش میں آؤ
مجھکو بھاتا نہیں اتنا بھی کسی کا اخلاص

(۱۸۹۹ء، دیوان ظہیر، ۱: ۹۴).

ہوش میں آؤ یہ آخر حد سے تم کیوں بڑھ چلے
ہم نے یہ مانا تمھارے بڑھ چلے ہیں حوصلے

(۲۰۰۳ء، بیدار دل لوگ، ۲۶۴).

--- میں رَہنا ف مر محاورہ.
حواس میں رہنا، عقل قابو میں رکھنا، اوسان خطا نہ ہونے دینا، مدہوش نہ ہونا ۔

میکدہ سونپا گیا ہے تجھ کو آج اس شرط پر
ہوش میں رہنا ذرا پی کر جوانی کی شراب

(۱۹۴۶ء، کلیات رزمی، ۳۴۳).

--- میں رہو فقرہ.
آپے میں رہو، تمیز سے پیش آؤ، بد تمیزی نہ کرو ۔ پرویز ذرا ہوش میں رہو، چچی ہیں وہ تمہاری ۔ (۱۹۹۸ء، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۴۲).

--- میں لانا/لے آنا ف مر.
غشی کی کیفیت سے نکالنا، بے ہوشی دور کرنا نیز حواس میں لانا ۔ جیتا کہ وزیر زادہ گلاب سے چھڑکتا ہے ہوش میں لاوتا ہے ہرگز ہوش نہیں (آوتا) ۔ (۱۷۴۶ء، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۴۸).

جو ہوش میں مجھے لانا ہے دوستو منظور
کہو کہ تجکو ترے یار نے بلایا ہے

(۱۸۹۵ء، گوہر انتخاب، ۳۲۶). دلدار گھبرا کر کھڑا ہوگیا ---- اور ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگا ۔ (۱۹۱۳ء، الناظر، لکھنؤ، مارچ، ۵۱).

لا تو لو ہوش میں پھر درسِ وفا دے لینا
ہو لے احساسِ سزا کچھ تو سزا دے لینا

(۱۹۵۴ء، فکر جمیل، ۶۹).

پھر وہی غم کے اندھیرے وہی تنہائی ہے
زندگی کیا مجھے پھر ہوش میں لے آئی ہے

(۲۰۰۵ء، دبستانوں کا دبستان کراچی (نظر امروہوی)، ۲: ۴۶۳).

--- میں نَہ ہونا ف مر.
حواس میں نہ ہونا، اوسان درست نہ ہونا، سدھ نہ ہونا، بیخود ہونا ۔

تجھ سے ملنا مجید مشکل ہے
ہوش میں تو کبھی نہیں ہوتا

(۱۹۵۷ء، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۶۲).

--- میں ہوش نہیں فقرہ.
بالکل ہوش نہیں، بے خودی کی حالت ہے ۔

ہوش میں ہوش نہیں جب سے سنا ہے مطرب
پھر تو اُنائیو اس کو وہ ترانا کیا تھا

(۱۷۸۶ء، میر حسن، د، ۲۴).

--- میں ہونا ف مر.
حواس میں ہونا، آپے میں ہونا، عقل ٹھکانے سے ہونا، بے ہوشی و بے خودی کی کیفیت میں نہ ہونا ۔

شراب خانے میں شب مست ہو رہا شاید
جو میر ہوش میں ہوتا تو اپنے گھر آتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۶۰). باز سحر بند وہ جام پی گئی جام پیتے ہی چھینک آئی چند قطرات آب آنکھوں سے گرے ایک غنودگی سی ہوئی بعد تھوڑی دیر کے ہوش میں ہو گئی۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۲۶۸). میں نے چیخ کر کہا، تم اپنے ہوش میں ہو۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۱۴۳).

---ناک صف ~ ہوشناک۔

عاقل، ہوش مند، سمجھ دار، باشعور۔

عبدہ، و رسولہ، کہلایا نبی محمد ﷺ پاک
اور کسی کا قدر کیا جو ہووے ہوشناک

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۹۷). [ہوش + ناک، لاحقۂ صفت ونسبت].

---نہ رَہنا ف مر محاورہ.

بدحواسی طاری رہنا، ہوش اُڑ جانا، خبر نہ رہنا، خیال یا پروانہ ہونا۔

تیر سا اس کے اک جگر میں لگا
شاہزادے کو ہوش کچھ نہ رہا

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، ک، ۱۳۴). فکر میں ایسا غرق ہو جانا کہ پھر کسی اور کام کا ہوش نہ رہے انتہائی بیوقوفی ہے۔ (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۱۷). وہ ان سے اس حد تک متاثر ہوئے ہیں کہ انہیں اپنا ہوش نہیں رہا ہے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہ مومن، ۳۳۶). میں اس منظر کو دیکھنے میں اتنا محو ہوگیا کہ اپنا بھی ہوش نہ رہا۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۵۱۸).

---نہ ہونا ف مر محاورہ.

۱۔ بے حواس ہونا، سدھ بدھ کھونا، بے خبر ہونا۔

کچھ ہوش دست و پا کا نہیں بے حواس ہوں
زخمی ہے قلب کشتۂ اندوہ و یاس ہوں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۲۴۸).

اس کے چرن کی خاک ہی چھولو ہوش نہ ہوگا اتنا بھی
آنکھوں سے حسرت ٹپکے گی دور کھڑے للچاؤ گے

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۳۸۷). **۲۔ احساس نہ ہونا، خیال نہ ہونا، پروانہ ہونا۔** اس افراتفری کے دن جب کسی کو کسی کا ہوش نہیں ہوگا اور لوگ گروہ در گروہ ہوں گے ۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۴۶۹). **۳۔ غشی یا مستی و مدہوشی کا عالم ہونا.** (فرہنگ آصفیہ).

---والا صف مذ۔

ہوشیار، تجربہ کار، سیانا، سدھ والا، باخبر. (ماخوذ: جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہوش + والا، لاحقۂ صفت ونسبت].

---وحواس امذ (---وج، فت ح).

عقل وتمیز، شعور وادراک، سدھ بدھ۔

کسی کی زلف نے برہم کیے ہیں ہوش و حواس
لٹا ہے شام کے رستے میں قافلہ دل کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۱). تھوڑے دنوں تو ضبط کیا، آخر دم گھٹنے لگا عشق وعشاق کے آثار نمودار ہوئے، عادتوں میں فرق آیا، ہوش وحواس میں اختلال پیدا ہوا۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۳۴). جمعہ کے روز صبح کا وقت تھا کہ دنیا سے کوچ فرمایا اور ہوش وحواس میں ہنستے بولتے چلے گئے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعۂ مومن، ۸۴). وہ نیچے سڑک پر آیا تو اس کے ہوش وحواس خلط ملط ہو رہے تھے۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۴۵). دبدبہ ودہشت کا یہ عالم تھا کہ ہوش و حواس کے قدم تھراتے تھے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۲۹). [ہوش + و (حرف عطف) + حواس (رک)].

---وحواس اُڑ جانا/اڑنا محاورہ.

عقل ٹھکانے نہ رہنا، اوسان جاتے رہنا، حواس باختہ ہوجانا۔

ایسا چالاک کہ اس طرح سے اُڑ جاتا ہے
جس طرح عاشق دل باختہ کے ہوش و حواس

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۲۹). ملکہ یہ کلمۂ جگر خراش سن کر چپ ہو گئی ------ دفعۃً جی سنسنا گیا ہوش وحواس اڑ گئے۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۷۲).

---وحواس اڑے ہونا محاورہ.

رک: ہوش و حواس اڑنا۔ پیر مرد کے اس وقت ہوش و حواس اڑے ہوئے تھے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۱۲).

---وحواس باختہ (---وج، فت ح، سک خ، فت ت) صف.

بدحواس، گھبرایا ہوا، متحیر۔ شہسوار نے کہ اسوقت ہوش وحواس باختہ تھا لباس بدل کر ---- ہمراہ لیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴، ۸۲۲). بوڑھے اور جوان مرد ہوش وحواس باختہ شہر سے نکلے چلے آتے تھے۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۱۵۸). [ہوش + و (حرف عطف) + حواس باختہ (رک)].

---وحواس باختہ ہو جانا محاورہ.

رک: ہوش اڑ جانا؛ **عقل جاتی رہنا۔** تحمل ہمارے اختیار سے باہر ہوتا ہے، اس سے سارے ہوش وحواس ہمارے باختہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۲).

---وحواس بَحال ہونا محاورہ.

رک: ہوش وحواس ٹھکانے ہونا۔ ان دونوں صدمات پر کچھ ایسا چپ ہوا کہ بڑی دیر کے بعد ہوش و حواس بحال ہوئے ۔ (۱۹۸۸، سید الطاف علی بریلوی، یادیں اور باتیں، ۲۸).

---وحواس پیترا ہونا محاورہ.

رک: ہوش وحواس جاتے رہنا۔ ذرا ڈھارس ہوئی ورنہ ہوش وحواس پیترا ہوگئے تھے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۸۴).

---وحواس ٹِھکانے ہونا محاورہ.

عقل قابو میں رہنا، اوسان درست ہونا۔ اگر ہوش وحواس ٹھکانے ہوتے تو پیش پاافتادہ الفاظ کے املا میں بھلا کیوں غلطی کرتا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۷۹).

ہوش و حواس سب کے ٹھکانے یہاں ہوئے
دو گھنٹے یاں قیام کیا پھر رواں ہوئے

(۱۹۰۵، کلیات ظریف، ۳: ۲۰۹). جب میرے ہوش وحواس ٹھکانے ہوئے۔ (۱۹۳۲، روح تہذیب، ۲۹).

---وحواس جاتے رَہنا محاورہ.

ہوش وحواس ٹھکانے نہ رہنا، حواس باقی نہ رہنا، عقل جاتی رہنا۔ اپنے اپنے مقام سے بڑھ کر کشتوں کے پشتے دیکھے ہوش وہواس (کذا) جاتے رہے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبرآبادی، وقائع شاہزادہ منصورالزماں، ۲۰۱). بلانے کچھ روکھا منہ بنا کر باتیں بتائیں کہ انعام کے ہوش و حواس جاتے رہے ۔ (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۲۹). یہ دیکھ کر حسن کے ہوش و حواس مارے خوشی کے جاتے رہے۔ (۱۹۴۵، الف لیلہ و لیلہ، ۶: ۸۰). میں ڈر گیا کہ

خدانہ کرے کہیں اس کے ہوش وحواس ہی نہ جاتے رہے ہوں۔ (۱۹۹۲، پس پردہ گڑیا، ۲۹).

---وحواس جَمع کَرنا محاورہ.

اوسان بحال کرنا، حواس میں آنا، خبردار ہونا۔

خوردنی کی ہو جس زمیں پر باس
جمع واں کر کے اپنے ہوش و حواس

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۳۳۲).

---وحواس دُرُست رَکھنا محاورہ.

عقل پر قابو رکھنا، حواس بجا رکھنا۔ یہ میرا ہی جگر تھا جو ایسے مقام پر پہونچکر اتنے ہوش و حواس بھی درست رکھے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۴۲).

---وحواس دُرُست ہونا محاورہ.

عقل ٹھکانے آنا، اوسان بحال ہونا۔ تھوڑی دور آگے بڑھ کر ---- سب کے ہوش و حواس درست ہوئے۔ (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۳۹۶).

---وحواس سے بیگانَہ ہونا محاورہ.

بے حواس ہو جانا، اوسان میں نہ ہونا۔ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو جاتی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے منھ سے جھاگ بہنے لگتی۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۷۱).

---وحواس سے چوکَس رَہنا محاورہ.

باحواس رہنا، باہوش رہنا، خبردار رہنا۔ ہائے صف شکن کی کابک خالی ہو اور میں اپنے ہوش وحواس سے چوکس رہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ا: ۱۵۴).

---وحواس کھلنا محاورہ.

کوئی بات عقل میں آنا، کسی معاملے کو سمجھ لینا، غفلت ختم ہونا۔

کیا ہوش و حواس آج کھلے بام کے اوپر
میں سینے کے حجرے میں کروں کیوں نہ ہوس بند

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۳۴۳).

---وحواس کھو بَیٹھنا محاورہ.

حواس باختہ ہو جانا، دیوانہ ہو جانا، عقل وفہم سے بالکل عاری ہو جانا۔ یورپ کے عظیم شاعر نطشہ کی مثال دے کر فرمایا کہ جب جذب و وجدان نے اس پر غلبہ کیا تو وہ ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ (۱۹۵۰، روزگار فقیر، ا: ۱۴۰). ان پر بقدر ان کے ظرف کے اسرار کا اظہار ہوجاتا ہے کہ ایسا نہ ہو وہ سمجھ نہ سکے یا ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ (۲۰۰۳، روحانیات صارم، ۴۱).

---وحواس کھونا محاورہ.

ا۔ بے خود ہو جانا، بہکنا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں شراب پینے کے باوجود بہکتا نہیں ہوں اور نہ ہوش وحواس کھوتا ہوں، اس لئے شراب میرے لئے جائز ہونی چاہیے ---- تو ظاہر ہے کہ اس کا عذر قابل سماعت نہیں ہوگا۔ (۱۹۷۶، علوم القرآن، ۴۳۲). **۲۔ ہوش گم کر دینا، بدحواس ہو جانا۔** تب کہیں بچہ ہوش و حواس کھوئے بغیر کتی، ہاتھی ---- کو نظرانداز کرنا سیکھتا ہے۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۳۶).

---وحواس گم ہو جانا/ہونا محاورہ.

عقل جاتی رہنا، اوسان منتشر ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا۔

گم ہوئے ہوش و حواس ایسے محیط عشق میں
ڈوبنے والوں کو اب تہہ پر گماں ساحل کا ہے

(۱۹۲۷، آیات وجدانی، ۲۴۷). خبر ---- پڑھی تو ہوش و حواس ہی گم ہوگئے۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۱۱).

---وحواس میں رَہنا محاورہ.

عقل پر قابو رکھنا، حواس میں رہنا، مست یا بےخود نہ ہونا۔ وہ ساری شام وہسکی پیتا رہے پھر بھی ---- اپنے ہوش و حواس میں رہتا ہے۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۶۸).

---وخِرَد (---وج، کس خ، فت ر) امث.

عقل وفہم، شعور وبصیرت۔ اپنی داستان جانکاہ کیا سنائی کہ مس مَیڈا کے ہوش وخرد پر بجلی گرائی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۳۴۹).

ان کا آنا بلائے ہوش و خرد
ان کا جانا وداعِ صبر و قرار

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۱۹۳).

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر
ہوش و خرد شکار کر قلب و نظر شکار کر

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۸).

کون بتلائے گا اس ہوش و خرد کے دور میں
بے سبب اہل جنوں روتے ہیں کیوں گاتے ہیں کیوں

(۱۹۸۶، غبار ماہ، ۹۶). یہ کلمہ جس کو ادا کرنے کی سرخوشی نے اس سے ہوش وخرد چھین لئے تھے۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۵۹). [ہوش + و (حرف عطف) + خرد (رک)].

---وَر (---فت و) صف.

عقل مند، ذی شعور، صاحب فہم وادراک۔

اسے سمجھے جو ازبس ہوش ور ہے
جسے رمز و اشاروں کی خبر ہے

(۱۷۹۷، یوسف زلیخا، فگار، ۵). [ہوش + ور، لاحقۂ صفت].

---وگوش (---وج، وج) امذ.

رک: ہوش گوش؛ ہوشیاری، عقل مندی، سمجھ۔ بہر حال اس کمسنی میں ایسا ہوش و گوش بالکل خداداد بات ہے۔ (۱۹۲۴، مکتوبات نیاز، ۱۰۰). میرے والد کی تعلیم کے بارے میں انہوں نے بڑے ہوش و گوش سے کام لیا۔ (۱۹۶۳، نگارِ پاکستان نیاز نمبر (نگار، کراچی، جون ۱۹۹۳ء، ۹)). [ہوش + و (حرف عطف) + گوش (رک)].

---ونتا (---فت و، سک ن) صف؛ امذ.

ہوش مند، ہوشیار؛ صاحب ہوش، سمجھ دار آدمی۔ اگر ہوش ونتے کو ہوویں گے کان۔ (۱۷۶۵، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)). [ہوش + ونت (رک) + ا، لاحقۂ تذکیر].

---ہارنا محاورہ.

ہوش ختم ہو جانا؛ عقل کی شکست ہونا، سمجھ داری کام نہ آنا۔

ہائے ہوز کا یہ اشارہ ہے
ہم سے ہر بار ہوش ہارا ہے

(۱۸۶۰، مثنوی بحر مختلف، ۱۷).

---ہرن ہونا محاورہ.

ہوش ہوا ہونا، ہوش گم ہونا، ہوش جاتے رہنا۔

ہوش چھتے کے ہرن ہوتے ہیں مجھ کو دیکھ کر
عاشق ان روزوں ہوں یک محبوب آہو گیر کا

(۱۸۶۶، فیض حیدرآبادی، د، ۱۸).

---ہوا ہونا محاورہ.

رک : ہوش اڑنا؛ ہوش جاتے رہنا۔

باغ میں پھول سے لب اس کے جو وا ہوتے ہیں
اے صبا غنچوں کے کیا ہوش ہوا ہوتے ہیں

(۱۸۵۸، امانت، د، ۵۲).

ہوش ہو جاتے ہیں ہوا اس میں
عقل رہتی نہیں بجا اس میں

(۱۸۸۷، ساقی نامۂ شقشقیہ، ۲۳).

--- ہونا ف مر محاورہ.

ا۔ سدھ ہونا، وقوف ہونا؛ عقل ہونا، شعور ہونا، خبر ہونا، معلوم ہونا۔

اے ابر اپنے گریئے میں جس وقت ہوش تھا
جو قطرہ اشک کا تھا سو طوفاں بدوش تھا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۶).

یہ ہوش ہے کہ مگن ہوں ترے خیالوں میں
وہ بیخودی ہے کہ ہے تیرا سامنا کب سے

(۱۹۶۹، عشق پیچاں، ۲۲۶). **۲۔ ہوش آنا، غفلت سے نکلنا، وقت گزرنے کا احساس ہونا ۔**

غش شب ہجر میں آیا تو ہوا حشر کو ہوش
حشر کا روز ہی روزِ شب ہجراں نکلا

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۹).

زاہدا عمر بشر کی ہے عجب غفلت میں
آئی جس وقت اجل سر پہ ہوا ہوش مجھے

(۱۸۸۴، انس، د (ق)، ۸۷). **۳۔ نشے میں نہ ہونا، غشی یا مستی کا عالم نہ ہونا.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

ہوشا ہوش و بادہ نوش / بنوش کلمہ۔

رک : ہوشا ہوش و نوشا نوش۔ صحبت ہوشا ہوش و بادہ بنوش برپا تھی جشن جمشید اس کے روبرو غیرت سے ماتم کدہ تھا۔ (۱۸۸۰، طلسم فصاحت، ۱۵۱). آواز ہوشا ہوش و بادہ نوش کے ساتھ سارنگی کا لہرا اور بائیں کی گمک آسمان کو جا رہی ہے۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۴۹).

ہوشا ہوش و نوشا نوش کلمہ۔

شرابیوں کا مستی کے عالم میں لگایا جانے والا نعرہ۔ دور جام صہبائے گلگوں کا جوش ہے صدائے ہوشا ہوش و نوشا نوش ہے۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۶۹۱). دور جام شراب کا چل رہا تھا ہوشا ہوش و نوشا نوش کی صدا بلند تھی۔ (۱۹۰۴، آفتاب شجاعت، ۴ : ۱۶۲).

ہوشکارْنا (و مج، سک ش، ر) ف م.

ناامید کرنا، مایوس کرنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہوشَنگ (و مج، فت ش، غنہ) (الف) امذ.

خاندان پیشدادیان کا دوسرا بادشاہ جو سیامک کا بیٹا اور کیومرث کا پوتا تھا. دیو نے اوس کو مارا کیومرث کو بہت قلق ہوا ہوشنگ سیامک کا بیٹا تھا اوس نے باپ کے خون کا بدلا لیا ۔ (۱۸۴۶، سرور سلطانی (ترجمہ)، شمشیر خانی، ۸).

فرد اقبال میں مثال ہوشنگ
عقل سے جنکے ہے ارسطو دنگ

(۱۸۹۵، دلبر حسن، ۷).

ہوشَنگ (ب) امث.

عقل و خرد، فہم و فراست، دانائی، ہوش؛ احتیاط. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [ف].

ہوشْیار (و مج نیز ضم ہ، و معد، سک ش) (الف) صف؛ امذ۔

ا۔ ہوش مند، دانا، سیانا، ذہین، تیز۔ عشق ہم مست ہم ہوشیار ہم بے خبر ہم باخبر، عشق سلطان چھتر اس کا رسوائی. (۱۶۳۵، سب رس، ۴).

کیتیک وقت بعد از او ہوشیار ہو
اوٹھے ٹھارتے پھر کو بیدار ہو

(۱۶۷۹، قصۂ ابوشحمہ (عکسی)، ۱۴). وزیر نہایت مرد عاقل و ہوشیار تھا۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۳۱).

دے دل بتوں کو منع میں کرتا نہیں پہ عیش
دل دے اونہیں تو ہو کے ذرا ہوشیار دے

(۱۸۷۹، دیوان عیش، ۲۱۳). اب تو بچے ہوشیار ہو گئے ہیں، انگریزی بولتے ہوں گے، اب ترکی بھی بولنے لگیں گے۔ (۱۹۵۵، مکتوبات عبدالحق، ۳۳۷). مجھے بخوبی اندازہ ہے کہ وہ کس قدر ہوشیار اور کائیاں ہیں۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۳۹۹). ہوشیار معالج سے پرہیز کے ساتھ علاج کروایا جائے۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۱۴۷). **۲۔ بالغ، باشعور۔** حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کے کہنے سے اپنی دوسری بی بی ہاجرہ اور ان کے بیٹے اسمٰعیل کو جو ہوشیار اور بڑے ہوگئے تھے گھر سے نکال دیا۔ (۱۸۷۰، خطبات احمدیہ، ۱۱۷). "آپ کا فرمانا درست ہے مگر پھر بھی ہوشیار لڑکی کا باہر نکلنا، کیا حاصل" ۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۲). **۳۔ خبردار، چوکنا۔** یوسف اپنے ماں ہور باپ کوں ہوشیار کیئے ہور تخت پر بلا کر سجدہ کیئے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۶۶).

ہوا ہے مست میرا دل کبھی ہوشیار ناہوسی
پرت کا مے پلائی دھن اپس ہوٹاں کے ساغر سوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۶۰).

مستی نے تجھ نین کی بے خود کیا ولی کوں
آوے جو بزم مے میں کیوں ہوشیار جاوے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۳).

زاہد میرے مولا کے اسرار نہیں پاتا
غافل اوسے کیا پاوے ہوشیار نہیں پاتا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹).

جب سر رہگزار پھرتے ہیں
وہ بہت ہوشیار پھرتے ہیں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۶۳). کمرے میں موجود ـــــ ہر کوئی چوکنا اور ہوشیار رہتا ہے ـ. (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۵۴). **۴ـ جاگتا ہوا، بیدار.** بھائی کو ہوشیار دیکھ کر جان میں جان آئی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۲۰). **۵ـ (i) چالاک، عیار.** افسر انچارج کچھ زیادہ ہی ہوشیار اور چالاک تھا. (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے، ۱۵۳). **(ii) ماہر، تجربہ کار.** وہ شخص ـــــ مستعد اور کام میں ہوشیار تھا. (۱۹۷۷، خطوط عبدالحق، ۳۷). مشرق کے بارے میں علم میں ایک بڑی بھاری ''مقدار'' اس ادب کی بھی شامل ہو گئی جو ـــــ ہوشیار مسافروں نے تخلیق کیا. (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۴۶).

ہوشیار (ب) فقرہ.
خبردار، آگاہ ہو جاؤ.

اس کی یہ سب ساخت ہے ہوشیار
جسے کہتے ہیں پاک پروردگار

(۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی (مجلس)، ۲). [رک: ہوش + ف: یار، لاحقۂ نسبت].

--- **باش** (الف) کلمہ.
خبردار رہو، چوکنا رہو، بیدار رہو؛ متوجہ رہو. شام سے کوتوال طلایہ پھرتا، رات بھر نرسنگھا پھکتا، خبردار باش بیدار باش، ہوشیار باش آواز لگاتا. (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۱۴۳). آتی ہے اب یہی در و دیوار سے صدا بیگم! قضا ہے سر پہ کھڑی ہوشیار باش. (۱۹۲۹، مطلع انوار، ۱۸۱).

--- **باش** (ب) صف نیز م ف.
(فوجی) سیدھا، مستعد انداز میں. اگر وہ ہمیں اس حق سے بھی محروم کرکے اور ہوشیار باش Attention کھڑا کر دیتے تو ہم کیا کر سکتے تھے. (۲۰۰۴، زر گرفت، ۸۶).

--- **رَہنا** ف مر.
خبردار رہنا، چوکنا رہنا، جاگتے رہنا.

دور میں چشم مست کے تیرے
فتنہ بھی ہوشیار رہتا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۴۱).

گھات میں محتسب کو رہنے دو
مست بھی ہوشیار رہتے ہیں

(۱۸۹۵، گوہر انتخاب، ۳۱۵). لیکن آپ بھی ان سے ہوشیار رہیے اور اس معاملے میں ہماری مدد کیجیے. (۱۹۸۳، سفر مینا، ۳۲). دشمن کے ساتھ دشمن ہی جیسا برتاؤ کرنا چاہیے اس سے ہوشیار رہنا چاہیے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۶۳۰).

--- **کَرنا** ف مر محاورہ.
۱ـ غفلت سے ہوش میں لانا. اور اس نے باغبان کو فلیتہ سنگھا کر ہوشیار کیا. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۳: ۲۱۴). **۲ـ بیدار کرنا، جگانا؛ خبردار کرنا، آگاہ کرنا.** یہ کہہ کر شوہر کو ہوشیار کرنے چلی. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۳: ۲۱۴). یہ رخصت دینی خاص میری مہربانی ہے اور ہوشیار کرنا ہے. (۱۹۴۴، مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگذشت کابل، ۱۵۰). پکار کر پڑھنا قاری کے دل کو ہوشیار کرتا ہے. (۱۹۹۵، اردو نامہ، لاہور، دسمبر، ۸).

--- **ہو جانا** ف مر محاورہ.
۱ـ ہوش میں آجانا، غفلت دور ہونا، سدھ ہو جانا. تاکہ تم ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے اعمال کو درست کرکے آخرت کے عذاب اکبر سے بچ جاؤ. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳: ۳۶۸). یگانہ بڑی چابکدستی سے چند ایسے الفاظ جیسے ''ناگاہ''، ''ہوشیار ہو جانا''، ''کان بجنا''، وغیرہ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۸۶، نیم رخ، ۴۱). اس نے اپنے کان کھڑے کر لیے اور ہوشیار ہو کر بیٹھ گیا. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۰۶). **۲ـ بیدار ہو جانا، جاگنا؛ چوکس ہو جانا.** یکایک میں نے محسوس کیا کہ چڑیا ہوشیار ہو گئی ہے. (۱۹۸۹، نیا اردو افسانہ، ۱۴۲). آپ ہوشیار ہو جایئے ایسا نہ ہو کہ کوئی آفتاب آپ پر بھی ٹوٹ پڑے. (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۸۷). ریفری کا اشارہ پاتے ہی لوگ ہوشیار ہو کر اپنے اپنے مرغوں کو تھیلے میں ڈال کر پالی کی طرف بھاگنے لگے. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۳۱۰). **۳ـ عقل مند ہو جانا، بڑا ہو جانا، سیانا ہو جانا.** (جامع اللغات).

--- **ہونا** ف مر محاورہ.
۱ـ نیند سے بیدار ہونا، جاگ جانا. پھر سو گیا، پھر ہوشیار ہو گیا. (۱۸۶۴، خطوط غالب، ۳۶۸). جب میں ہوشیار ہوا تو دیکھا کہ درجہ کے اندر دھوپ بھر گئی ہے. (۱۹۴۷، بھولے سفر کو چلے (ساقی، کراچی، سالنامہ، جنوری، ۷۱)). **۲ـ بیدار ہونا، غفلت سے نکلنا، ہوش و حواس میں آنا، باخبر ہونا.**

کیتنیک وقت بعد از او ہوشیار ہو
اوٹھے ٹھارتے پھر کو بیدار ہو

(۱۶۷۹، قصۂ ابوشحمہ (عکسی)، ۱۴). جب ان کی آنکھ لگ جاتی میں ـــــ کیا کرتی ـــــ جہاں وہ ذرا ہوشیار ہوئے اور میں ـــــ نماز کو اٹھی. (۱۸۷۴، مجالس النسا، ۱: ۳۸). رات جوں توں گزری، بچہ کئی دفعہ ہوشیار ہوا بخار ہلکا تھا، صبح ہوتے ہی بھیڑ ذبح اور گوشت تقسیم ہوا. (۱۹۱۷، طوفان حیات، ۸۵). جب ہم اونگھ رہے ہوں تو ہمیں ڈرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے اور جب ہم ہوشیار ہوں تو ہمیں پیچھے ہٹ جانا چاہیئے. (۲۰۰۰، مغرب میں آزاد نظم اور اس کے مباحث (ترجمہ)، ۴۶). **۳ـ چوکس ہونا، چوکنا ہونا، خبردار ہونا.** بہار ہوشیار ہوئی عمرو کو لے کر لشکر میں آئی. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۲۱۴).

کج کلاہوں سے ہوشیار تھے ہم
خوش اداؤں نے مل کے لوٹ لیا

(۱۹۵۲، کلیات شکیب جلالی، ۳۰۹). مسلمان نمائندے بھی ہر طرح کے سوالات اور اُن کے جوابات کے لیے مکمل طور پر تیار اور ہوشیار ہو کر جاتے تھے. (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۴۸۸). **۴ـ بڑا ہونا، سیانا ہونا، بالغ ہونا.** بی بی زینب کی ذہانت و ذکاوت ـــــ اور سلیقہ شعاری کا چرچا ان کے ہوشیار ہونے سے پہلے ہی ہو رہا تھا. (۱۹۴۳، سیّدہ کی بیٹی، ۶۸).

ہُوشیاری (و مج نیز ضم ہ، و معد، سک ش) امث.
۱ـ دانائی، عقل مندی، دانش مندی، عاقبت اندیشی، دور اندیشی، زیرک ہونا.

کہ آہاں پر آہاں جو ماری انے
سٹی مست ہو ہوشیاری انے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۷). دو مہینے تک اس ہوشیاری اور عقل مندی سے سوداگر بچے نے خواجہ کے ساتھ گذران کی کہ کسو پر ہرگز نہ کھلا کہ یہ عورت ہے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۲۷). ہوشیاری دیکھو کہ غفلت پر اپنا مدار کار رکھا ہے. (۱۸۶۸، انشائے سرور، ۲۹).

تمیز فقر و دولت اک جنونِ ہوشیاری ہے
ملا دیتی ہے ہشیاری جنوں کی جیب و داماں کو

(۱۹۲۵، نقوش مانی، ۱۱۳). سلطان قلی قطب الملک ہمدانی کی ہوشیاری آڑے نہ آتی تو پورا تلنگانہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۱۶۱). ہوشیاری سے کام لے کر اس نے راجپوتوں کو ۔۔۔ علیحدہ کر دیا۔ (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰ : ۷۸)۔). دوولنے نے اپنی اس تخصیص میں ہوشیاری اور ذہانت سے کام لیا تھا ۔۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۹۴). ۲۔ خبرداری، چوکسی۔ وزیر نے عباد سے پوچھا نشہ کس قدر پیا چاہیے بولا اتنا کہ ۔۔۔۔۔۔ مستی و ہوشیاری کے درمیان ہو ۔۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۰۷). ارے میاں مسافر کا اعتبار کیا ریل پر بڑی ہوشیاری لازم ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۴). یہ تیزی و ہوشیاری (Alertness) اور پریشانی پیدا کرتی ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۱۵۹). ۳۔ عیاری، چالاکی، چترائی۔ انہوں نے بڑی ہوشیاری سے ابا جی کا ۔۔۔ خوف ہم سب پر طاری کر رکھا تھا۔ (۲۰۰۰، گمشدہ لوگ، ۲۲۰). ۴۔ احتیاط۔ یونانی اپنے مردوں کو اکثر جلایا کرتے تھے ۔۔۔ بعدہ، خاک کو ایک برتن میں اٹھا کر نہایت ہوشیاری اور عزت سے رکھا کرتے تھے۔ (۱۸۷۴، تاریخ سیر المتقدمین، ۱ : ۳۱). وہ اس عمل کو ایسی ہوشیاری سے انجام دیتی تھیں کہ چڑا کسی جگہ سے نہ کٹتا تھا۔ (۱۹۱۶، گہوارۂ تمدن (نگار، کراچی، نومبر ۱۹۹۳ء، ۱۶۴). [ہوشیار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و تانیث].

--- کرنا.

۱۔ خبرداری کرنا، چوکنا کرنا، چوکسی کرنا۔

فتنۂ خفتہ جگا دیتی ہیں اپنے شور سے
غل مچا کر کر رہی ہیں ہوشیاری بیڑیاں

(۱۸۷۳، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳ : ۳۱۵). **۲۔ چالاکی کرنا، عیاری کرنا۔** رات بھر ہم سے ہوشیاری کی، انگریزی فوج نے ہم پر تین بار حملہ کیا۔ (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، داستان غدر، ۱۳۵).

ہوشِیلا (و مج، ی مع) صف.

باہوش، چوکنا، باخبر، بیدار، دانا، عقل مند، دور اندیش۔ اصل دلی والے بڑے بانکے ہوتے ہیں ۔۔۔۔ جو شیلے بھی ہوتے ہیں، ساتھ ہی ہوشیلے بھی۔ (۱۹۶۸، یاد شاہد، ۱۷). [ہوش (رک) + یلا، لاحقۂ صفت].

ہَوشِیہ (فت ہ، کس و، سک ش، فت ی) امذ.

کوئی چیز جو بھینٹ کے لائق ہو؛ بھینٹ؛ گھی ملے چاول؛ گھی تِل اور چاول وغیرہ ملی ہوئی چیز، جنگلی اناج یا چاول. (ماخوذ: پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [س :].

ہُوطَل (و مع، فت ط) امذ.

ایک عربی وزن جو تین اوقیہ (یعنی چالیس درم) کے برابر ہوتا ہے۔ ہوطل، اکسیر اعظم میں تین اوقیہ بھر لکھا ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۱ : ۳۴۶). [ع]۔

ہُوک (و مع) امث.

۱۔ (لفظاً) وہ (درد) جس کی وجہ سے ہو کی آواز نکلے، درد یا تکلیف کی وجہ سے نکلنے والی کراہ یا آواز، درد بھری آواز، پکار، فریاد، چیخ۔

کالی گھٹا میں کوندا لپکا رو کے جو کوئل کوک گئی
جتنی گہری سانس کھنچی تھی اتنی لمبی ہوک گئی

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۹۵). بوڑھے گویے کی ہر تان ایک ہوک تھی جو پھانس بن کر سننے والے کے دل میں کھٹک اٹھی۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۱۹۹). **۲۔ (کنایۃ) کسی دُکھ یا تکلیف کے باعث سینے یا دل میں اُٹھنے والا شدید درد، پیڑ، پیڑا، سول؛ (مجازاً) صدمہ، تکلیف، الم۔**

لئے جب ناؤں ڈاواں کا گئے ہم بھاگ گردن تھے
کہ دل کو ہوک لگیا ہے تمارے ہات چوگاں سوں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۸۸).

اے شوخ رکھ میرے دل بے تاب پر قدم
تیرے برہ کے درد سیں سینے میں ہوک ہے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۶۵).

گاہ کہتی میرے سر میں درد ہے
ہوک ہے دل میں جگر میں درد ہے

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۹۵).

اُن کے جھنجلانے سے ہوتا ہے درد
ہوک سے کم نہیں ہے درد اپنا

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۵۲).

جو زباں تک آئیں دل کے درد کی ہوکیں یہ تھیں
قصہ خوانِ غم ہوں دعویٰ خوش بیانی کا نہیں

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، صحیفۂ الہام، ۱۵). ان کے سینوں سے ایک ہوک کے ساتھ فطری حرارت نکل نکل کے انہیں خالی کر رہی ہوتی اور محض اوپر سے ۔۔۔۔ تمازت تو حاصل ہو جاتی۔ (۱۹۸۸، کہانی مجھے لکھتی ہے، ۶۶). **۳۔ پسلی کا درد، ذات الریہ، ذات الجنب، نمونیا۔ ۴۔ (i) درد میں ڈوبی ہوئی آواز (خصوصاً گانے وغیرہ کی)، پُر سوز آواز یا تان** ۔ کبھی روشن آرا بیگم کے بجائے عابدہ پروین کی ایک ہی ہوک میرے اندر سوئے ہوئے خوابوں کو بیدار کر سکتی ہے۔ (۱۹۸۴، اوراق، لاہور، مارچ، اپریل (علامت کے مباحث، ۵۶۷)). **(ii) آواز، کسی جانور کی آواز۔**

بھر شہر رایاں پڑے ہوک سب
سنت ہوک ان کی اوڑے بھوک سب

(۱۶۴۴، فتح نامہ نکھیری (اردو، کراچی، اپریل تا جون ۱۹۸۸ء، ۱۴۶)). پتے ہوا سے کھڑکتے ہیں، ہوا کا سناٹا، پانی کا شور، اُلو کی ہوک، گیدڑوں کا بولنا اور کتوں کا رونا، یہ ایسی وحشت ہے کہ پہلے ڈر بھی بھول جاتے ہیں۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۵۹). بارہ سنگھوں کی ہیبت آفریں ہوکوں سے لے کر شیر کی مہیب گرجوں تک سب کی لوریوں سے بہلائی ہوئی لڑکی۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۷۵). **(iii) بلند یا اونچی آواز۔** گلی میں چوکیدار کی ہوک سنائی دی۔ (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۹۶). **(iv) شدید کھانسی کی حالت میں لمبی سانس کھینچنے کی آواز۔** کھانسی کے آخر میں لمبی سانس کھینچتے ہیں جس کو ہوک کہتے ہیں۔ (۱۹۶۰، مبادی صحیات، ۱۸۳). **۵۔ ہڑک، ولولہ، شوق، شدید خواہش۔**

کتنی صدیوں تک اٹھی ہے نیل کے سینے میں ہوک
کھا گئی کتنے پیمبر میرے گورستاں کی بھوک

(۱۹۵۶، نبض دوراں، ۲۳۲). [ہوکنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- اُٹھنا محاورہ.

۱۔ درد اُٹھنا، ٹھہر ٹھہر کے درد ہونا، دل پر شدید دباؤ محسوس ہونا اور لب سے ہائے نکل جانا؛ گھبراہٹ ہونا۔

کرے تھی مختلف فریاد ایک خوک
کہ اس کے سنتے برہن کو اٹھی ہوک

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۱۷).

سانس لے سکتے نہیں ایسی اُٹھے ہے دل میں ہُوک
کچھ تو اے ظالم ! ہمارے درد کا درمان کر

(۱۸۰۹، جرأت، ک (مجلس)، ۱: ۳۳۲).

دل میں جب ہُوک اُٹھی بیٹھ گیا
پاؤں اُٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۱۹). رعشہ تن ضعیف میں، لب خشک، رنگ زرد سینے میں گاہ ہُوک اُٹھی، گاہ دل میں درد. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۱۸). دل میں مرے ہُوک اُٹھ رہی ہے دمبدم یہی دل کہتا ہے کوئی افتاد پڑے گی۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶: ۸۴۳). اُٹھی، کھڑی ہوئی، کلیجہ میں پھر ہُوک اُٹھی اور اسی طرح تڑپتی تڑپاتی آئی ۔. (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۴۴).

ندیم سینۂ گیتی سے جب بھی ہُوک اُٹھی
مری نگاہ جمی رہ سکی نہ برسر بام

(۱۹۵۲، شعلۂ گل، ۲۲۵).

آج کسی کو تنہا پا کر دل میں ایسی ہُوک اُٹھی
جیسے سچ مچ مجھ سے کوئی آج دوبارہ بچھڑا ہے

(۱۹۷۳، دریا آخر دریا ہے، ۳۰).

سینے میں اِسی سوچ سے اُٹھتی رہی ہُوک
یہ فتنۂ آدم ہے کہ فطرت کا سُلوک

(۱۹۹۱، ذہن و ضمیر، ۸۶). **۲. ہڑک اٹھنا، ولولہ یا شوق ہونا، خواہش بیدار ہونا، بہت جی چاہنا.** ایک شدید شوق یہ پیدا ہو رہا تھا کہ کاش وہ چہرہ میرے ہاتھوں میں آ جائے اور میرے دل میں ایک عجیب ہُوک اُٹھی ۔ (۱۹۶۹، افسانہ کر دیا، ۱۲). برسوں بعد جب زمن صاحب کراچی آئے تو نظیر خوانی ہوک یاک بار پھر اُٹھی اور دل جمعی کے ساتھ اس کا انتظام کیا گیا. (۱۹۹۱، معاصر ادب، ۴۳۰). کتنی بار ہوک اُٹھی تھی یہاں آنے کی وادر سال بہ سال اس نے دل کو سمجھایا تھا. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۶۰).

--- **بَھرنا** محاورہ.

(عموماً) آہ بھرنا نیز آواز نکالنا (عموماً گاڑی یا انجن کا). ڈیزل انجن نے لمبی سی ہوک بھری پھر گارڈ کی سیٹی سنائی دی. (۲۰۰۴، ایک دن، ۷).

--- **بَھری آواز** (--- فتح بھ، مدا). امث.

درد بھری آواز، چیخ جیسی آواز. پھر اس نے پپیے کی سی ہوک بھری آواز نکالی اور سارا تاج اس کی گونج سے سسکنے لگا. (۱۹۹۴، افکار، کراچی، جون، ۵۰). [ہوک + بھری، بھرنا (رک) سے + آواز (رک)].

--- **پَیدا کرنا** محاورہ.

کسک پیدا کرنا، درد جگانا، ولولہ یا شوق بیدار کرنا. آم کی ٹہنی کی کوئل، سب اس پیاری اور سریلی صدر کی راہ دیکھ رہے ہیں جس کی کوک کلیجہ میں ہوک پیدا کرتی ہے. (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۱۰).

--- **سی اُٹھنا / اُوٹھنا** محاورہ.

ٹیس اٹھنا، گھبراہٹ ہونا، (دل یا جگر میں) شدید درد ہونا.

نہیں معلوم کیا ہوا جو آج
ہوک سی اُوٹھ رہی ہے کچھ دل میں

(۱۸۷۷، دستنوئے خاقانی، ۱۰۹). یہ کہتے ہی میرے دل میں ایک ہوک سی اٹھی. (۱۹۲۰، روح ادب، ۱۳۱). محرومی اسے اس شدر سے محسوس ہوئی کہ وہ اسکی تاب نہ لا سکی اس کے سینے میں ایک ہوک سی اٹھی، منظفر نے شادی کیوں کی. (۱۹۷۱، بنت قمر، ۱۲۷). اس سانحے کے بعد یکبارگی ایک ہوک سی اٹھی. (۱۹۸۹، آب گم، ۲۳۸). آصفہ کے بچے دیکھ کر اس کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی. (۱۹۹۷، افکار، کراچی، جولائی، ۵۳).

--- **سی ہونا** محاورہ.

رک: ہوک اس اُٹھنا. کلیجا منھ کو آتا ہے اور جو سنتا ہے تھرا جاتا ہے ایک ہوک سی ہوتی ہے. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱: ۸۰).

--- **ہونا** محاورہ.

دل دکھا دینے والی کیفیت ہونا، گداختگی ہونا، سوز ہونا. ان میں بڑا دکھ، بڑا کرب اور بڑی ہوک ہے. (۲۰۰۴، عرض مصنف، ۲۰۳).

ہَوک (فت ہ، کس د) امذ.

رک: ہوکھ؛ تراکیب میں مستعمل. [ہوکھ (رک) کا ایک املا].

--- **فِرنی** (--- کس ف، سک ر) امث.

دودھ چاول اور کھانڈ. (جامع اللغات). [ہوک + فرنی (رک)].

ہَوکا (ولین) امذ.

۱. طمع، لالچ، مطلق حرص. لالچ، ہوکا، لتراپن، جھوٹ، مرک، ڈغا یہ سب بیماریاں ہیں. (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۶۹). **۲. قناعت اور سیری نہ ہونے کی حلت، کسی چیز کے کھانے کی بے انتہا ہوس، غلبۂ اشتہا، ہلکٹ پنا نیز کھانے کی حرص جو کسی بے یا بیمار کو ہوتی ہے.** دو پیسے کو برف کی قلفی جو کھائے بدن تھرائے زیادہ ہوکا کرے لقوے فالج میں مرے. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۵). اگر لزیز مٹھائی ہوکے سے کھاکے خدانخواستہ کوئی بیمار پڑے تو ریوند چینی جو اس ملک پر اثر پیدا ہوتی ہے کہ استعمال سے دم بھر میں فساد بیماری کو دور کرتی ہے. (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱: ۶۱). آپس میں گرم سخن ہوئے کہ بھڑوے نے ایسی نعمتیں دیکھیں تو کبھی تھی نہیں مارے ہوکے کے سیروں نگل گیا، اب نخرے کرا ہے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۵۹۱). یہ کم بخت مارے ہوکے کے اس قدر کھا گئے جانور سے بدتر ہو گئے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۶۴۴). بیوی تو کوئی بلانوش عورت ہے ..... ایک بیل کا راتب زہر مار کرتی ہے لعنت ہے ایسے ہوکے پر. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، مضامین فراق، ۲۹). **۳. اشتیاق، شوق، لپکا، کسی چیز کی بے انتہا خواہش.**

اس کے ملنے کا بڑا ہے مرے دل کو ہوکا
یاد آج اس کی مجھے اس نے دلائی ات گت

(۱۸۴۵، ارنگین، (دیوان رنگین و انشا)، ۲۸). اے پیغمبرؐ اگر تم کو اُن لوگوں کے راہِ راست پر آجانے کا ہوکا ہو تو اس خیال کو چھوڑ دو. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱: ۳۷۵). تمہیں تو ہر بات کو ہوکا ہے میں تمہارے طرح دیوانی نہیں ہوں. (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۷۶). خواجہ صاحب کو کام کرنے کا ہوکا تھا. (۱۹۵۶، میرے زمانے کی دلی، ۱: ۳۴۴). ادھر اماں ابا کو تو جینے کا ہوکا سا ہو گیا تھا. (۱۹۸۷، روز کا قصہ، ۴۷). رستم کو بھی اپنی تشہیر کا ہوکا ہے. (۲۰۰۰، افکار، کراچی، اپریل، ۴۲). **۴. (پہلوانی) ایک طرح کا داؤ.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اکٹ دستی، دو دستی ..... ہوکا ..... قفلی ..... کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۸). [ہو + ہوا (رک) + س: # + #].

---پڑنا محاورہ.
بے انتہا خواہش ہونا، بہت زیادہ حرص ہونا. (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
کسی چیز کی خواہش کا اکسانا. جیسے زبان جب پیاس کا ہوکا دیتی ہے تو پاؤں سارے بدن کو .... ہنکا کر پانی تک لے جاتے ہیں. (۲۰۰۸، مخزن شمارہ، ۱۵: ۸۹).

---رہنا ف مر.
شوق ہونا، ہوس ہونا. تم ہی کو ہوکا رہتا ہے کہ چٹ پٹا ہو. (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۱۱۱).

---زدہ (--- فت ز، د) صف.
بہت کھانے کی حرص کرنے والا، ندیدہ، حریص، لالچی. بڑے بڑے لقمے ہوکے زدوں کی طرح نہ کھائے. (۱۸۷۳، تہذیب النسأ، ۳۷). [ہوکا + ف : زد، زدن + مارنا + ہ، لاحقۂ صفت].

---کرنا ف مر.
لالچ کرنا، حرص کرنا. شراب طہور کی اس کے مقابل کیا اصل وحقیقت ہے..... ایک جام میں انسان سیہ مست ہو جائے انسان زیادہ ہوکا کرے دو دن تک ہوش نہ آئے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۴۰). شاہ جی نے نیک مشورہ دیا کہ پندرہ پندرہ ہزار کے داؤ لگاؤ ایک دم سے ہوکا نہ کرو. (۱۹۲۴، خونی راز، ۸۴).

---کھائے جانا ف مر.
لالچ کرنا، حرص کرنا، لالچ ہو جانا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

---لگا ہونا محاورہ.
رک : ہوکا لگ جانا، ہوکا لگنا.

اب ان کے ساتھ پھرتا ہے کیسا لگا ہوا
تھا دل کو خودنمائی کا ہوگا لگا ہوا

(۱۹۲۲، بیاض (کلیات سلیم احمد، ۵۲).

---لگ جانا/لگنا محاورہ.
بہت حرص یا ہوس ہونا تیز شوق ہونا؛ ایسی خواہش ہونا جس سے طبیعت سیر نہ ہو؛ چسکا پڑ جانا، لت ہو جانا. بعض اوقات دوا لینے والا شخص اس کے استعمال کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ اس کو ہوکا لگ جاتا ہے یا وہ اسے کثرت سے لیتا ہے. (۱۹۴۸، علم الادویہ، ۱: ۱۰۸). اور جن کم سواد لوگوں کو دوسری زبانوں کے الفاظ خواہ مخواہ استعمال کرنے کا ہوکا لگ جاتا ہے زبان اپنی غیرت کی وجہ سے اُن پر اپنے گن کھولتی بھی نہیں. (۲۰۰۷، الذبیر، سہ ماہی، شمارہ، ۳، ۳: ۳۹).

---ہو جانا/ہونا ف مر.
اشتیاق ہونا، شدید شوق ہونا؛ ایسی خواہش ہونا جسے طبیعت سیر نہ ہو نیز زیادہ کھانے کی ہوس ہونا، سیری نہ ہونا.

مجھ کو اُس بات کا نہیں ہو کا
بندی کرھتی ہے گاہ گاہ کا شوق

(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین وانشاء، ۳۶).

ساقی بھڑادے منھ سے خم مے
ان روزوں مجھ کو ہوکا ہوا ہے

(۱۸۶۶، فیض حیدر آبادی، د، ۳۸۷). ڈوئی کو بدن سے نہ لگنے دو نہیں تو کھانے کا ہوکا ہو جائے گا. (۱۸۷۴، مجالس النسأ، ۱: ۵۴).

اگر اس سے بڑھ کر کسی کو ہے ہوکا
تو قرآن میں وعدہ ہے سات سو کا

(۱۹۱۲، نظم بے نظیر، ۱۴۵). ہزاروں شاعروں کو ہوکا ہوتا ہے اپنا کلام سنانے کا. (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۵۸۷). تو جناب مجھے کتابوں کا ہوکا ہو گیا ہے. (۱۹۸۸، دامان باغباں، ۲۵۳).

ہُوکا (و مع) امذ.
(گنوار) ردوکا، فریاد، دہوئی. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع الغات). [رک : ہوک + ا، لاحقۂ تذکیر].

---بھرنا محاورہ.
فریاد کرنا، دُہائی دینا، آہ بھرنا.

مراری نے مدھو بن میں مُرلی بجائی
تو گوپی کے ہردے نے ہوکا بھرا ہے

(۱۹۶۴، فارقلیط، ۴۷).

اس کے قدموں پہ مُں گر جاؤں گی ہو کا بھر کے
اس کو دکھلاؤں گی اس دل کے یہ آلے گھاؤ

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۱۷۸).

---دینا محاورہ.
(گنوار) ردکا دینا، پکار مچانا، دہوئی دینا غل غپاڑا کرنا.

عشق نے جس دم دیار دل مین آہو کا دیا
نالۂ سوزاں نے سینہ میں مرے روکا دیا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۵۵).

ہُوک چُوک (و مع، و مع) امث؛ ~ ہو کچوک.
بھول چوک، خطا، غلطیاں، سہو. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہوک + ہوکنا (رک) + کا حاصل مصدر + چوک، چوکنا (رک) کا حاصل مصدر].

ہَوکَن (ولین، فت ک) امث.
وہ عورت جسے بہت زیادہ کھانے کی ہوس ہو. جب اُس کے پیٹ مین پیسہ بھر اناج ہی نہیں گیا تو کیا خاک جئے گا، اس پر لڑکی ناک چڑھا کر بولی، اچھی اماں جان میں کوئی ہوکن ہوں. (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۴). [رک : ہوکا (بحذف ا) + ن، لاحقۂ تانیث].

ہَوکْنا (ولین، سک ک) ف ل.
رک : ہونکنا؛ پھونکنا اور سانس لینا. (پلیٹس). [ہونکنا (رک) کا مخفف].

ہُوکْنا (۱) (و مع، سک ک) ف ل.
۱. درد سے چیخنا، کراہنا. (پلیٹس). **۲. اُلّو کا آواز نکالنا، اُلّو کا بولنا.** اُلو ہوکتا ہے، مور جھنکارتا ہے. (۱۹۵۰، کیفیہ، ۱۰۴). [س : # + #].

ہُوکْنا (۲) (و مع، سک ک) ف م.
نشانے پر نہ لگنا، چوکنا؛ غلطی کرنا، بھولنا؛ رک : ہوچنا. (جامع اللغات). [ہوچنا (رک) کا ایک املا].

ہوکو (و مج، و مج) امذ.

رک : ہائیکو. ہر ہوکو شعر کی طرح بجائے خود آزاد اور مکمل اکائی ہے. (۱۹۶۳، عملی تنقید کلیم الدین، احمد، ۳۳). [ہائیکو (رک) کا بگاڑ].

ہَوکے (ولین) امذ؛ ج.
ہوکا (رک) کی جمع نیز مغّرہ حالت ، کھانے کی لالچ نیز حرص ، طمع (تراکیب میں مستعمل). کچھ پوچھو نہ بھئی! یہ پی تو مارے ہوکے کے بہت جاتے ہیں مگر پھر اپنے آپے میں نہیں رہتے. (۱۸۸۷، جام سرشار، ۹۷). ہندوستان خالی انگریز نہیں بلکہ تمام یورپین اقوام کی چراگاہ رہے گا..... یورپین کال کے مارے، دانہ زد، فاقہ کش ہوکے مارے یہاں ہمیشہ کے لیے..... چھاسکیں. (۱۹۲۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۲۳ : ۴). فوری طاقت کے ہوکے میں ڈھیر سارا..... کچا کشتہ کھا بیٹھے تھے. (۱۹۸۹، آب گم، ۲۵۷).

---زَد / زَدَہ (---فت ز، د) صف.
جسے بہت حرص ہو، وہ جس کو بہت ہوکا ہو، جس کو بہت کھانے کی حرص ہو، دانہ گرو، ہواسل، مرابھکا. (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [ہوکے + ف : زد / زدہ، زدن = مارنا].

---لگنا محاورہ.
کسی چیز کی بہت حرص یو خواہش ہونا.

لئے دو چار بو سے اُس کے جب ہم نے کہا اُس نے
دیے جائے کہاں تک کوئی تم کو ہوکے لگتے ہیں

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۸۱).

ہُوکیں (ومع، ی مج) امذ؛ ج.
ہوک (رک) کی جمع (ترکیب میں مستعمل).

---اُٹھنا محاورہ.
گھبراہٹ ہونا، تکلیف ہونا.

کبھی چھٹ جانے کا بچوں کا جو آتا ہے خیال
ہوکیں اٹھتی ہیں کلیجے میں یہ ہوتا ہے ملال

(۱۹۳۰، عروج، عروجِ سخن، ۷۳). حیدر نواب کے دل میں ہوکیں اٹھنے لگتیں اور وہ چونک پڑتے. (۱۹۵۷، شام اودھ، ۱۷۶).

یہ کیسی دھند سی چھانے لگی ہے
یہ دل میں کیسی ہوکیں اٹھ رہی ہیں

(۱۸۸۶، افکار، کراچی (احمد ہمدانی)، نومبر، ۴۸).

ہَوکِھ (فت ہ، کس د) امذ.
بھینٹ، کوئی چیز جو بھینٹ کے لائق ہو، ہوشیہ. (جامع اللغات). [ہوشیہ (رک) کا بگاڑ].

---فِرنِی (---کس ف، سک ر) امث.
دودھ، چاول اور کھانڈے س بنایا ہوا ایک خاص کھانا. (پلیٹس). [ہوکھ + فرنی (رک)].

ہُوکھ (ومع) امث.
رک : ہوک، گھبراہٹ.

دن کو ہے ہوکھ شب کو بیخوابی
یوں گزرتے ہیں مرے لیل و نہار

(۱۸۸۶، کلیات اردو، ترکیب، ۳۴). [ہوک + (رک) کا ایک املا].

ہَوکھا (ولین) امذ.
رک : ہوکا؛ حرص. ہرگاہ، بمعنی ہرگز، ہوکھا ہے یعنی ہوس بے جا دارد. (۱۸۰۸، دریائے لطافت، ۱۰۳). [ہوکا (رک) کا ایک املا].

ہوگا (مج) کلمہ.
۱. ہونا (رک) کا فعل مستقبل برائے واحد متکلم؛ رک : "ہو" (۱) مع تحتی الفاظ و تراکیب.

دھوکا ہے تمام بحر دنیا
دیکھیے گا کہ ہونٹ تر نہ ہو گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۵).

بے خطا تو نہیں ہوتے ہیں ظفر وہ برہم
زلف کو ہاتھ کہیں تو نے لگایا ہو گا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۶).

تنہائی میں آہ کون ہوئے گا انیس
ہم ہوئیں گے اور قبر کا کونا ہوگا

(۱۸۷۴، انیس (مہذب اللغات).

سب جھوٹ ہے کوئی کیا کرے گا
ہو گا وہی جو خدا کرے گا

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، میرٹھی، ۲۸۶).

دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

(۱۹۵۱، برگ نے، ۱۳۸). ۲. بجائے ہے؛ کیا ایسا ہے (شک کے مقام پر بلوتے ہیں).

ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
شاعر تو وہ اچھا ہے یہ بدنام بہت ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۵).

ہَوگَڑ (ولین، فت گ) امذ.
(بازاری) بے وقوف، بونگڑ. (مہذب اللغات). [مقامی].

ہُوگلا (ومع، سک گ) امذ.
۱. ایک قسم کی گھاس جو ہاتھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں، ہاتھی گھاس. (ماخوذ : پلیٹس جامع اللغات). ۲. (نباتیات) سوسن کا قسم کا پودا جسکے بڑ گٹھلی (بصل دار) پتے تیغ نما اور پھول چمکدار ہوتے ہیں، سوسنی. خاندان زرد ہوگلا (Iris) کے پودے بھی تین اجزا والے گروہ میں شامل ہیں. (۱۹۳۹، رسالہ علم نباتات، ۹۶). [مقامی].

ہَول (ولین) امذ.
۱. ڈر، خوف، دہشت، اندیشہ، ہیبت.

حیراں ہو سارے سب جہاں محشر کے ہولوں بے خبر

(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۱۴).

پڑا ہے عجب ہول و ہیبت پڑا
ڈوبے ہیں ایسے خون مس خلق جا

(۱۶۹۹، نور نامہ، شاہ عنایت (ق)، ۶). حمد و سپاس اس خداوند کوں کہ جن کنے اس روز کی ہول سے ہمیں نجات دی. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۵۳).

پس تع کیا جانے ہے اے سلطان دیں
صدمۂ ہول قیامت کے تیں (کذا)

(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۸۴).

نہ مارے ہول کے اب قبر میں بھی چین آئے گا
سنا ہے خلق ہو گی حشر مں بارہ وگر پیدا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۷۳). کسریٰ بادشاہ کے ملک میں ہول اور دہوشت سے خلل پڑ گیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۳). زمین کا مارے ہول کے جگر شق ہوا جاتا ہے. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۸۹۳). مجھے تو مارے ہول کے نیند نہ آئے گی رات بھر. (۱۹۲۲، انار کلی، ۴۸). اگر طبیعت پر مانیا یا وحشت یا ہول کا اثر ہو تو اس افعی سے ڈرنا کوئی عجب نہیں. (۱۹۵۲ ، محاسن کلام گالب ، عبد الرحمٰن بجوری (نفسیاتی تنقید ، ۳۴). میں اس کے احوال (ہول یا خوف) میں، اس کا ساتھی ہوتا ہوں. (۱۸۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۱۹). **۲. اضطراب، گھبراہٹ، بے چینی.**

کہیا یو نجو میاں کیرا قول ہے
وہی رنج ہے ہور وہی ہول ہے

(۱۶۲۵، سیف الملوک وبدیع الجمال، ۳۶).

اٹھے ازبسکہ دل میں عشق کے ہول
لگے سر پر اڑانے خاک اور دھول

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱۴۰).

بچے بھی مارے ہول کے تر ہیں پسینے میں
میرا تو دل ابھی سے اُچھلتا ہے سینے میں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۹۵). جی میں ہول زبان پر لاحول. (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۵)...... مہمان "مرگی - مرگی"، کہہ کر دور بھگ گئے دولہن غریب اندر کوٹھری میں دبکی بیٹھی ہول رہی تھی کہ میاں کو کیا ہو گیا. (۱۹۲۹، تمغۂ شیطانی، ۲۹). لڑکے اور داماد دونوں کی پریشانی اور ہول نے ان کو اچھا خاصل خبطی اور وہمی بنا دیا تھا. (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۵۷۴). میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھ کر رضیہ آپا پو ہول اور وحشت طاری ہو جاتی تھی. (۱۹۸۰، پہلی بوند سمندر، ۲۳). **۳. فتنہ وفساد، کوئی بڑا ہنگامہ برپا ہونے کی حالت یا کوئی کیفیت، معرکہ کشت وخون.**

اس ہول میں توں ہوا ہے پیدا
اس ڈول میں توں ہوا ہویدا

(۱۷۰۰ ، منگ لگن ، ۲۵). ہول رستا خیز اور ذائقہ حمیم سوزش انگیز سے خطر کرو. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۱۰۰). [ع].

---اُٹھنا محاورہ.

خوف پیدا ہونا، دہشت ہونا، گھبراہٹ ہونا.

اٹھے ازبسکہ دل میں عشق کے ہول
لگے سر پا اڑانے خاک اور دھول

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱۴۰). مجھے اُس کا آنا نپٹ بُرا لگا اور اس کی صورت دیکھنے سے دل میں ہول اٹھی. (۱۸۰۲، باغ وبہار، ۵۵). جب شراب کا اثر اپنی پوری طاقت ہم میں دکھاتا ہے تو تمام اعضا میں گرانی آجاتی ہے..... دل مین ہول اُٹھتے ہیں. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۱۸). اگر ریل کی سڑکیں نہ کھُلی ہوتیں تو اس کی حالت ایسی ہوتی کہ جس کے تصور سے ہول اٹھتا ہے. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۸۸). تم پس وپیش کرتے ہو میرے دل میں ہول اٹھتا ہے. (۱۹۳۸، سولہ سنگار، ۲۸۸).

سونپ کے اس کا اپنا آپا
ہول اٹھے ہے من میں کیا کیا

(۱۹۸۳، نذر خسرو، ۲۸). مجھے تو آگ تک جلانے کا سلیقہ نہ تھا..... استانی جی کو ہول اٹھ رہے تھے. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۶۹).

---اَن ّگیز (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.

بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے والا، ڈر اور خوف کو بھڑکانے والا.

جہاں پر حکمراں تھی ایک ہیبت خیز خاموشی
مصیبت ریز ، خوف آمیز ہول انگیز خاموشی

(۱۹۷۴، مجدی امجد (قومی زبان، کراچی، مارچ ۱۹۹۸ء، ۴۰). [ہول + ف : انگیز ، انگیختن = اُبھارنا، اکسانا].

---آنا محاورہ.

خوف معلوم ہونا، ڈر لگنا، دہشت طاری ہونا.

آتا ہے ہول اب تو مرے دل مں ہو بہو
صبر و قرار ہوتے ہیں خاطر ایک سو

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۸۱). ٹیکے کے نام سے ہول آتا ہے، سرکاری ڈاکٹر..... گلی گلی پھرتے ہیں. (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱ : ۶۴). ایسی خوفناک بلا نازل ہوتی کہ جس کے تصور سے ہول آتا ہے. (۱۹۱۰، ادیب، الہٰ آباد، ستمبر، ۱۰۲).

شیطان کا سنا جو شیخ صاحب نے یہ قول
بولے کہ فضول تجھ کو آتا ہے یہ ہول

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۴۰۳). ان کی خاموشی سے مجھ اکثر ہول آتا تھا. (۱۹۶۶، سرگزشت، ۲۱۵). مجھے ہول آتا ہے بجلی والے پنگھوڑے سے کون جانے کب بجلی چلی جائے اور آدمی ہوا میں لٹکا رہ جائے. (۱۹۸۹، فت پاتھ کی گھاس، ۱۴۱).

---بَیٹھ جانا محاورہ.

ڈر بیٹھ جانا، دل میں خوف سما جانا، دہشت سما جانا یا رعت چھا جانا. (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---بَیٹھنا محاورہ.

دل میں خوف بیٹھ جانا، ڈر یا دہشت وجود میں سرایت کر جانا. دشمنوں کے دل میں اس کا ہول ایسا بیٹھا کہ قلعہ شور میں اصلاً انہوں نے التفات نہیں کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۶۸).

---پَڑنا محاورہ.

۱. خوف طاری ہونا، دہشت ہونا، سراسمگی، پھیلنا، اضطراب ہونا، گھبراہٹ ہونا.

پڑا ہے عجب ہول و ہیبت پڑا
ڈوبے میں ایسے خون میں خلق جا

(۱۶۹۹، نور نامہ، شاہ عنایت (ق)، ۶). **۲. جلدی ہونا.** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---پُکار (--- ضم پ) امذ.

شور وغوغا. (جامع اللغات ؛ نور اللغات ؛ مہذب اللغات). [ہول + پکار (رک)].

---پُکار ہو رہی ہے فقرہ.

غل غپاڑا ہو رہا ہے؛ بلاؤ ہو رہی ہے، بلایا جا رہا ہے؛ جلدی پڑ رہی ہے. (ماخوذ : محاورات ہند؛ جامع اللغات).

---پُھن ّچُنا محاورہ.

خوف طاری ہونا، ڈر پیدا ہونا، رعب بیٹھنا.

سجی ایسی جڑاؤ ایک پہنچی
پریکے دل میں جس کی ہول پہنچی
(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱۰۹).

---پَیدا کَرنا ف مر.

ڈر اور خوف پیدا کرنا، دہوشت طاری کرنا بے چینی اور اضطراب کی کیفیت وجود میں لانا. جا. اور دربار لندن کی گوشمالی کرکے ان سب کے دلوں میں جو آزاد قوم کی طاقت کا اندازہ کرنے میں غلطی کرتے ہیں ہول پیدا کردے. (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۱: ۲۳۸). یہاں ہول پیدا کرنے اور ڈرانے کے معنی مین نقل کی اجتا ہے. (۱۹۶۰، الفوز الکبیر (ترجمہ)، ۱۱۶).

---جانا محاورہ.

گھبرا جانا، ڈر جانا، مضطرب ہو جانا. خون کا ڈھبہ دیکھ کر ہول گئیں. (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۱۱۵). خدا جانے کس پہ چلی گئی ہے..... اسے دیکھتی ہوں تو دل ہول جاتا ہے. (۱۹۹۰، پاؤں کی زنجیر، ۱۷۰).

---جَول (---ولین) امث.

۱. **گھبراہٹ، دہشت، اضطرابی کیفیت.** اس ہول جول اور بولاہٹ میں اس کا پاجامہ نہ سنبھلا. (۱۹۳۰، چار چاند، ۴۸). ۲. **جلدی، عجلت.** پھر جب وہاں سے نکلنا ہوا ہول جول میں پاندان کیسا جوتیاں اور دوپٹے تک چھوٹ گئے. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۳۴). اس ہول جول میں میرے بھائی نے نہ ترک شکاری کا کچھ شکریہ ادا کیا ہنہ اس سے یہ پوچھا کہ آپ کون ہیں؟. (۱۹۳۰، چار چاند، ۸۰). وہ کہتی ہیں کہ بقر عید کے مہینے کی شادی ہول جول کی ہو جاتی ہے. (۱۹۵۷، شام اودھ، ۷۹). اور ہول جول میں یہ بھی بھول گئی کہ بغیر ڈوپٹے کے ہزاری کے سامنے پہنچ گئی. (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۲۸). [ہول + جول (تابع)].

---جَول مَچانا محاورہ.

جلدی کرنا، عجلت دکھانا. (مہذب اللغات).

---جَولی (---ولین) امث.

گھبراہٹ، بے تابی، اضطرابی کیفیت. (جامع اللغات). [ہول جول + ی، لاحقۂ کیفیت].

---چَڑھ جانا/چَڑھنا محاورہ.

خوف طاری ہونا، دہشت سوار ہونا، گھبراہٹ ہونا، اضطرابی کیفیت ہونا. کبھی چھ سات پیسے ڈولی کہیں جانا ہوتا ہے تو سارے رستے ہول چڑھتا رہتا ہے کہ کب پہونچیں گے. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۹). میرے دل میں تو ایک ہول چڑھی ہوتی ہے جب سے لڑائی کی یہ خبر سن رہی ہوں. (۱۹۱۴، راج دلاری، ۱۱۷). اماں جی کو تو سنتے ہی ہول چڑھ گئی بھلا ایسی عورت ان کی بہت بن کر رہے گی. (۱۹۸۸، بھاگا ہوا غلام، ۶۵).

---چُھٹنا محاورہ.

ڈر لگنا، خوف محسوس ہونا، گھبراہٹ ہونا. اب ماں بیٹوں کو ہول چھٹنے لگا کہ دور پار شیطان اور انسان کے کام بہرے. (۱۹۹۷، افکار، کراچی، اپریل، ۵۹).

---خیز (---یٰ مج) صف.

ڈر اور خوف پیدا کرنے والا، اضطراب اور گھبراہٹ کا سبب بننے والا. اسی صحرائے ہول خیز میں سر ٹکرا ٹکرا کر مر جاؤں گا. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۳۰۶). [ہول + ف: خیز، خاستن = اٹھنا].

---دِل (---کس د) صف.

جس کے دل میں خوف ہو، دہشت زدہ. (پلیٹس). [ہول + دل (رک)].

---دِل کس اضا (---کس د) امذ.

۱. **دل کا خوف، دل کی دھڑکن جو تیز ہو، گھبراہٹ، اختلاج قلب، خفقان.**

ابھالا نین ، ہول دل کا برق
ہوا حوض اس چک کے جل میں غرق
(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۱۲۱).

اک روز چناں چہ ہول دل سے
اندوہ تنگ مجھے ہو تھا
(۱۹۱۰، میر، ک، ۱۴۲۱).

ہول دل کا مجھے کیا دیتے ہو لا کر تعویز
اس کا خط لاؤ کہ رکھوں میں بنا کر تعویز
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۰۵).

بے قراری ہوئی آخر سبب چارۂ دل
بن گیا ہول دل انجام کو گہوارۂ دل
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۹۸). [ہول + دل (رک)].

---دِلا (---کس د) صف؛ امذ.

۱. **رک: ہول دل، دہشت زدہ.** (مخوذ: پلیٹس). ۲. **بزدل، ڈرپوک.** جو نامرد ہول دلا اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے میں سبھتا جانتا ہے. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۳۴). [ہول دل + ا، لاحقۂ تذکیر].

---دِلی کس صف (---کس د) (الف) امذ.

گلے میں دالنے کا تعویذ جس سے ڈر دور رہتا ہے. (جامع اللغات).

---دِلی (ب) امث.

۱. **دل گھبرانے کی حالت، گھبراہٹ.** احمد حسین کی والدہ کو پچھلے دنوں ہول دلی کی بہت شکایت رہی. (۱۸۹۸، مکتوبات حالی، ۲: ۴۵). ۲. **بزدلی.** (جامع اللغات). [ہول دل (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---دینا محاورہ.

۱. **گھبرا دیان، دہشت زدہ کر دینا، خوف زدہ کر دینا، ڈرانا.**

ہول دیتا تھا ایک ایک اوسے
کب سمجھتا تھا کوئی نیک اوسے
(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۹۶۴). ۲. **تکلیف دینا، صدمہ پہنچانا، اذیت دینا.**

اس وقت در پہ خیمہ کے زینب تھی سامنے
چلائی سخت ہول دیا اس کلام نے
(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱۰: ۲۱۶). دبیر (مہذب اللغات). ۳. **اشتعال دینا، کسی کو کسی کام کے لیے اشتعال دے کر آمادہ کرنا.** (مہذب اللغات).

---رُکنا محاورہ.

گھبراہٹ اور بے چینی ختم ہونا، ڈر اور خوف جاتا رہان، اطمینان ہو جانا.

فصاد کھولنے کجو لگا فصد کل مری
جوش جنوں کے دیکھتے ہی ہول رک گیا

(۱۸۰۹، جرات، د، ۶۱).

---رَہنا ف مر؛ محاورہ۔

خوف رہنا، ڈر رہنا، گھبراہٹ رہنا نیز اندیشہ ہونا.

رہے ہے ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں
بجا ہے ہول دل ان کے مزاج داں کے لیے

(۱۸۵۴، ذوق، (مہذب اللغات).

نہ دیکھو دیکھو تم آئنے کو کہ مجکو رہتا ہے ہول ہر دم
کہیں نہ جم جاے عکس اس کا رخ مصفاپہ زنگ ہو کر

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۹۱).

---زَدَہ (--- فت ز، د) صف.

خوف زدہ، دہشت کا مارا، مضطاب؛ (مجازاً) ڈرپوک، بزدل. یہ لوگ کچھ ایسے ہول زدہ وہگ ئے تھے کہ آواز کے ساتھ سب کے دل دھڑ گئے شروع ہوئے. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۴). [ہول + ف: زدہ، زدن = مارنا].

---سا کھانا محاورہ.

رک: ہول، کھانا؛ خوف زدہ ہونا نیز صدمی اٹھانا. کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے میری طبیعت ہول سا کھانے گلی. (۱۹۹۲، نئی سمت، ۲۶).

---سا ہونا محاورہ.

گھبراہٹ ہونا، خوف ہونا، بے چینی اور اضطراب سا محسوس ہونا. یہ لمحہ اس سے بھی زیادہ جان لیوا ہے کیوں کہ اس کا جواب سنتے مجھے ہول سا ہو رہا ہے. (۱۹۳۸، شکنتلا (ترجمہ)، ۸۲).

---سَمانا محاورہ.

ڈر بیٹھنا، خوف سمانا، دل میں دہشت بیٹھ جانا، ڈر جانا. نواب معشوق محل بیگم صاحب کے دل میں چکھ ایسا ہول سمایا کہ اختلاج قلب کے صدمے سے تیسرے دن انتقال فرمایا. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۱). آج نہیں (تھر تھر کانپتے ہوے) نہ معلوم آج میرے دلمں کیوں اسقدر ہول سمایا ہوا ہے. (۱۹۱۳، الناظر لکھنؤ، ستمبر، ۴۱).

---سوں کانؐپنا ف مر (قدیم)۔.

خوف سے کانپنا، دہشت اور ڈر سے جسم کا کپکپانا، گھبراہٹ اور اضطراب سے جسم میں تھر تھر پیدا ہونا.

نظر تل پڑے نور سوں جھانپنے
چھوٹے تن میں تس ہول سوں کانپنے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۵۲).

---سے مَر جانا ف مر.

دہشت اور خوف سے مر جانا.

کوئی رکھ سکتا نہیں مردوں کی وادی میں قدم
ہول سے مر جائے خضر اپنا بیابان دیکھ کر

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۶۴).

---طاری کَرنا ف مر.

خوف اور دہشت پھیلانا، ڈر اور اضطرا کی فج ا پیدا کرنا. ماحول پر ایک ملکوتی ہول طاری کئے دیتی تھی. (۱۹۸۷، دامن کوہ میں ایک موسم، ۲۳۲).

---طاری ہونا ف مر.

ہو طاری کرنا (رک) کا لازم. اس پر ہول طاری تھی، عجیب و غریب اور ڈراؤنی شکلیں اس کے سامنے چانتی اور منہ چڑاتی رہیں. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، مصر، ۱۴۵).

---کَرنا محاورہ.

گھبرانا، خوف اور گھبراہٹ میں مبتلا ہونا. امراؤ، خدا کے لیے چپ رہئے، میرا دل ہول نرے لگا. (۱۹۶۸، غالب، ۷۱).

---کی گولی امث.

مراد: دہشت، شدید خوف، گھبراہٹ سے دم گھٹنے کی سی حالت. آسیب کے حملے کے ساتھ دل دھڑکتا اور ہول کی گولی گلے میں چڑھتی اترتی رہتی ...... ہے. (۱۸۴۸، اصولِ فن قبالت (ترجمہ) ۱۴۳).

---کے مارے م ف.

ڈر اور خوف کے سبب، گھبراہٹ اور بے چینی کی وجہ سے.

میں ہولکے) ہول کے (مارے مر رہی ہوں
دل میں وسواس کر رہی ہوں

(۱۸۷۱، دریائے تعشق، ۱۶). سوبھاگھنے تو آج کمال کر دیا ایسی موزوں اور نپر تلی باتیں کی .... مجھے ڈر تھا کہ ہول کے مارے ھگھلی بندھ جائیگی. (۱۹۱۷، مراری دادا، ۲۰).

ہو کے مارے گر پڑتے ہیں گھوڑوں س سوار
نہ کہیں امن کا موقع نہ کہیں جائے قرار

(۱۹۳۰، عروج سخن، ۲۷۳). جہاز اترنے کیخبر نے تو ہول کے مارے برا حال کر دیا میں نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے. (۲۰۰۰، سب رس، کراچی، دسمبر، ۵۶: ۲۶).

---کھانا محاورہ.

کسی اندیشے کے سبب آپ ہی آپ خوف کھانا، دہشت میں مبتلا ہونا، مضطرب رہنا، گھبرانا، ڈرنا، دہلنا.

چونکا جو نیند سے سحر وصل دلربا
میں نے کہ ارات بڑی ہے نہ ہول کھا

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۵۲).

آنکھیں بھی دونوں لال ہیں آنسو بہانے سے
منھ زرد ہو گیا ہے فقط ہول کھانے سے

(۱۸۷۴، دبیر (مہذب اللغات). میں تمھاری نگاہوں کو دیکھ کر خود ہول کھاتی ہوں ایسے مردوئے سے ڈرنا چاہیے. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۵۰۳). ملکہ سقف قصر سے لڑائی کا تماشہ دیکھ رہی تھی مگر ہولیں کھا رہی تھی دہلی جاتی تھی. (۱۹۱۷، گلستان باختر، ۳: ۱۶۸).

نہ کھا اونٹ کے قد و قامت سے ہول
نکالا ہے کیکر نے سب ذیل ڈول

(۱۹۵۰، ضمیر خامہ، ۴۲). اس کی ہیبٹ کو تو کوئی انسان برداشت نہیں کر سکتا بلکہ ہول کھا کر فوراً مر جانے کا خطرہ ہے. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳: ۲۹۵).

---لگ جانا/لگنا محاورہ.

ڈر بیٹھ جانا، صدمہ پہنچنا، کوف طاری ہونا.

سودھ لے گئی یانے گی جھمک ، صبر کرن پھول اور عقل کو بندے
بارئے کی گئی جھوک لگا سینے میں اک ہول دل نے گئے جھکے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۳۰).

کھولو دروازے کو شب کے دو بجے
یہ نئی اب لگ گئی ہے مجھ کو ہول

(۱۸۷۱، دبیر، ہندی، ۵۱).

---مِٹنا محاورہ.
ڈر اور خوف ختم ہونا، اضطراب اور گھبراہٹ کا دور ہونا.

چھوٹے روز کے دھڑکوں سے فراغت ہو جائے
ہول مٹ جائے کہیں روزِ قیامت ہو جائے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۶۲).

---ناک صف؛ ~ ہولناک.
وہ جس کے دیکھنے سننے، پڑھنے یا محسوس کرنے سے دل میں خوف و ہراس پیدا ہو، بھیانک، خطرناک، دہشت ناک، ڈراؤنا، مہیب. اس کے پانی کی آواز ہولناک، جو پہاڑوں پر سے گرتا تھا، دور تک جاتی. (۱۸۳۹، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی، ۴).

وہ شام ہولناک وہ صحرائے پُر خطر
وہ قبلہ رد شہیدوں کے لاشے لہو میں تر

(۱۸۹۱، تعشق (مہذب اللغات). نظم کے اخیر پر..... اس کی سفاکی کو اور بھی ہولناک بنا دیتا ہے. (۱۹۶۷، فکر سخن (علامت کے مباحث، ۵۰). جب حسرت پہلی بار قید و بند کی ہولناک زندگی سے دو چار ہوئے اس وقت تک ابو الکلام آزاد سیاسی لیڈر کی حیثیت سے روشناس نہیں ہوئے تھے. (۱۹۹۳، نگار، کراچی، مئی، ۵). [ہول + ف : ناک، لاحقۂ صفت].

---ناکی امث؛ ~ ہولناکی.
خوف اور گھبراہٹ کی کیفیت، ہیبت، دہشت، ڈر.

کیا کم ہے ہولنا کی صحرائے عاشقی کی
شیروں کو اس جگہ پر ہوت ہے قشعریرا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۷۷). اس سے ایک طرف بحر کی ہول ناکی کا قصور ابھرتا ہے تو دوسری طرف نیلگونی کا حسن. (۱۹۸۵، اقبال کا نظام فن، ۴۳۲). [ہول ناک + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ہَول کر محاورہ.
گھبرا گھبرا کر، پریشان ہو ہو کر. جوں جوں دن قریب آ رہے تھے، سرکار بیگم مارے ہول ہول کر بُرا حال کیے لیتی تھیں. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۱۳).

---ہونا ف مر.
گھبراہٹ ہونا، خوف ہونا، ڈر ہونا، دہشت اور اضطراب ہونا. خواجہ کسی خیمہ میں نہ ہیں مخمور کو ہول ہوا اور یہ ڈھونڈھنے چلی. (۱۸۹۰، طلسم ہوشربا، ۴: ۱۰۹۸).

پہونچ کے حشر کے میداں میں ہول کیوں ہے عزیز
ابھی تو پہلی ہی منزل ہے جستجو کرتے

(۱۹۱۰، گلکدہ (عزیز)، ۱۰۹).

ہُول (و مع) امث.

۱. (i) (کسی تیز آلے کو) گھونپنے کا عمل، کسی چھوٹے اور نکیلے ہتھیار (چاقو خنجر وغیرہ) کو گھونپنے کا عمل. (ماخوذ: پلیٹس). **(ii) (شمشیر زنی) آگے بڑھ کے حملہ کرنے کا عمل، حریف کے جسم میں تلوار کو برچھی کی طرح (سیدھا) مارنا (خصوصاً سینے، پیٹ یا پیڑو پر.** ہول یہ ہے کہ حرف کے سینہ یا شکم یا پیڑو پر سیدھی چوٹ ماریں. (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۳۴). ہول وہ ہے کہ نیزہ کی طرح سیدھی سینہ اور شکم پر لگائیں. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۳۳). مسٹر فریزر صاحب اس کی طرف مڑ گئے اور اپنی تلوار مع بینا کے اُس کی طرف ہول کر. (۱۹۰۳، چراغ دہلوی، ۱۴۴). ہے شرط کہ نکالوں میں سے تلوار، طمانچہ، باہرا بھنڈارا، سر، کمر، پالٹ، چاکی، ہول انی کا تماشا دکھا دوں. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰: ۲، ۴). **۲. چوٹ، زخم، نیز صدمہ، اچانک دھکا.**

مرہم ترے وصال کا لازم ہے اے صنم
دل میں لگی ہے ہجر کی برچھی کی ہول آج

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۳۲).

لگی دونوں کو سیف ہجر کی ہول
اٹھی دونوں کے دل سے آہ کی سول

(۱۷۶۴، عاجز، قصۂ لعل و گوہر، ۱۵).

ہو جہاں کیونکر نہ آنکھوں میں سیاہ
اس جگہ پارے کے تئیں برچھی کی ہول

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۹۶). [پ : # : س : #].

---چلنا ف مر؛ محاورہ.
(شمشیر زنی) تلوار یا نیزے کا سیدھا پیٹ یا سینے پر وار ہونا.

بے خوف جان کا ایسے پھکیت سے ہر دم
بتا کے باہرہ قاتل کہیں نہ ہول چلے

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲: ۲۸۲).

---دینا محاورہ.
۱. (کنایۃً) اشتعال دینا، کسی کو کسی کام کے لیے اشتعال دے کر آمادہ کرنا. (نور اللغات؛ مہذب اللغات). **۲. ہاتھی کا چلانا، آنکس لگانا، دھکیلنا، پیلنا، دھکا دینا، چھوڑ دینا.** یون سوچ سمجھ اس نے پھر ہاتھی کو آنکس ..... کیا اور ان دونوں بھائیوں پو ہول دیا. (۱۸۶۶، پریم ساگر، ۷۳). آپ آگے بیٹھ ہاتھی کو دریا میں ہول دیا. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۶۵). نواب صاحب ہزاروں روپیہ کہنا ہاتھی پر صرف کے چکے تھے اپنے فیلبان کو حکم دی اکہ..... کہنا کو مولا بخش پر ہول دے. (۱۹۱۸، بہاشاہ کا مولا بخش ہاتھی، ۱۱).

---گانجے کا پَیترا امذ.
پیشہ سپاہ گری، فن پٹا، بانک، بنوٹ اور سیف بازی کا ایک داؤ، مقابلے کے وقت قوس کی شکل میں پھرت جس میں دائیں بائیں ضرب لگاتے ہوئے حسب موقع وار یا بچاؤ کرنے کے لیے چڑھاؤ اور اُتار ہوتا رہتا ہے. (اپ و، ۸: ۶۵).

---لگانا ف مر.
کسی دھار والے آلے کا چبھونا، کچوکا دینا، نوک چبھونا، آنکس لگانا.

اڑایا ان کے سر اور چشم پر دھول
لگایا ان کے دل میں ہول کی ہول

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۷: ۱۱۱).

--- **لگنا** ف مر.

کسی آلے کی نوک چبھنا۔

سدھ لے گئی بالے کی جھمک ، صبر کرن پھول اور عقل کو بندے
بالے کی گئی جھوک لگا سینے میں اک ہول دل لے گئے جھمکے

(۱۸۳۰، نظیر، ک (مرتبہ : آسی)، ۸۷).

ہول (۱) (وج)۔امذ.

ا۔ **سوراخ**۔ انگریزوں کے سارے انتظام اچھے ہیں مگر وضع الشئی فی غیر محلّہ (بے جگہ چیز کو رکھنا) رونڈ بال اِن اے اسکوئر ہول (چوکور سوراخ میں مدور گولی) انہوں نے اپنے ملک پر قیاس کرکے نوکری کو عام کر دیا۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۶۳). جب لمبائی پر ۵ ہول ہو جائیں تو پھر پانچ قطاریں بنو۔ (۱۹۳۵، اونی کام سلائیوں سے، ۲۰). ۔ ۲۔ (کنایۃ) **خالی جگہ، (طبیعیات) وہ مقام جہاں سے کوئی الیکٹرون غائب ہو خصوصاً جبکہ نیم موصل میں متحرک مثبت ذرّے کے طور پر کام کرے۔** اس ہول ----- کو اگلے نزدیک ایٹم کا الیکٹران پُر کرتا ہے۔ (۱۹۷۱، ایٹم کے ماڈل، ۲۵۸). الیکٹرون کے جدا ہو جانے کی وجہ سے ویلنس رنگ میں جو جگہ خالی ہو جاتی ہے اسے ہول کہتے ہیں۔ (۱۹۸۰، ٹرانسسٹرز، ۲۱). [انگ : Hole]۔

--- **کرُنا** ف مر.

سوراخ کرنا، شگاف کرنا. (مہذب اللغات).

ہول (۲) (وج) صف.

کل (مقدار) پورے کا پورا، سارا، مکمل (انگریزی تراکیب میں مستعمل اُردو میں بھی رائج)۔ [انگ : Whole]۔

--- **ٹائِم** (--- کس مج) صف.

کل وقتی، پورے وقت کا۔ انہوں نے کبھی سنجیدگی سے کوئی ہول ٹائم (کل وقتی) پیشہ اختیار کیا تو ----- گھر گھر بھیک مانگیں گے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۲۸۴). [انگ : Whole time]۔

--- **ٹائمَر** (--- کس مج، فت م) امذ.

کسی ادارے میں باقاعدہ ملازم ہو کر کام کرنے والا شخص؛ کسی ادارے میں پورے مقررہ وقت تک کام کرنے والا شخص، کل وقتی ملازم۔ اب تقی احمد سید بھی بی بی سی کے "ہول ٹائمر" ہو چکے تھے۔ (۱۹۷۸، کار جہاں دراز ہے، ۲: ۱۶۰). اگر پارٹی مجھ سے ہول ٹائمر بننے کے لیے کہتی ہے تو میں اس کے لیے تیار ہوں۔ (۱۹۹۷، میرے جیون کی کچھ یادیں (ترجمہ)، ۱۲۴). [انگ : Whole Timer]۔

--- **سیل** (--- ی مج) امذ.

رک : تھوک، تجارتی مال جو مقدار یا تعداد میں زیادہ اور یکمشت بیچا یا خریدا جائے، سربند مال، اکٹھا مال، تھوک فروشی۔ پھر وہ ایک ہول سیل کی دکان کے سامنے رکا جہاں مزدور ----- سامان بند کرکے ٹرکوں میں لاد رہے تھے۔ (۱۹۸۱، تادم تحریر، ۱۰۸). [انگ : Whole Sale]۔

--- **سیلَر** (--- ی مج، فت ل) امذ.

تجارتی مال کو اکٹھا اور یکمشت فروخت کرنے والا شخص، تھوک فروش۔ چھوٹی بڑی دکانیں ہوتیں جہاں یہ سب کچھ فروخت ہوتا، آج کل کی زبان میں ہول سیلر بھی ہوتے اور پرچون فروش بھی۔ (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۹۶). [انگ : Whole Saler]۔

--- **سیل مارکِٹ** (--- ی مج، سک ر، کس ک) امث.

وہ بازار جہاں تجارتی مال کو یکمشت اور اکٹھا فروخت کیا جاتا ہو، تھوک بازار۔ ہول سیل مارکٹوں کو ----- شفٹ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی جائے۔ (۱۹۸۸، جنگ، کراچی، ۸، دسمبر، ۳). [انگ : Whole sale market]۔

ہول (۳) (وج) امذ.

کچا چنا. (قدیم اردو کی لغت). [ہول، ہولا (۳) کا مخفف]۔

ہَولا (ولین) امذ.

رک : ہول، خوف، ڈر، دہشت۔

گردش بخت کا نہ تھا ہولا
پشت پر تھے جو آصف الدولہ

(۱۹۵۲، ضمیر خامہ، ۱۱۷). [ہول (رک) + ا، لاحقۂ تذکیر]۔

--- **جولی** (--- ولین) امث.

گھبراہٹ، اضطراب، بیتابی، تردد، بھاگڑ، افراتفری، بدسلیقگی، ہول جول. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نوراللغات). [ہولا + جول، تابع + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **جولی نہ کَر** فقرہ.

گھبرا نہیں، اضطراب نہ کر، جلدی نہ کر، تلاملی مت کر. (فرہنگ آصفیہ).

--- **خبطن** (--- فت خ، سک ب، فت ط) امث.

بدحواس، گھبرائی ہوئی، بوکھلائی ہوئی کم عقل عورت۔ "اے چھوڑو، تم بھی کس ہولا خبطن کی باتوں میں آ گئیں، حضور بیگم ایک دم بپھر گئیں۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۱۹۹). [ہولا + خبط (رک) + ن، لاحقۂ تانیث]۔

--- **خَبطَہ** (--- فت خ، سک ب، فت ط) صف؛ امذ.

کم عقل، بدحواس، گھبرایا ہوا، بوکھلایا ہوا آدمی۔ اے یہ ہے کون ہولا خبطہ میاں کچھ پی کے آئے ہو کیا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۱۷۹). [ہولا + خبط (رک) + ہ، لاحقۂ تحقیر]۔

--- **دینا** محاورہ.

ڈرا دینا، خوف زدہ کرنا، گھبرا دینا، پریشان کر دینا۔ اور کبھی کبھی اور جانوروں کی آواز ہولا دیتی تھی۔ (۱۹۳۶، ستونتی، راشد الخیری، ۲۷). آپ کا یہ جملہ مجھے خاصا ہولا دیتا از ابلق نے جواب دیا۔ (۱۹۵۸، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ)، ۲۰۵).

--- **کَرنا** محاورہ.

گھبرا دینا. (جامع اللغات).

ہَولا (۲) (ولین) صف.

ا۔ **سبک، ہلکا، کم وزن (کنایۃ) ہلکی ضرب والا۔** "برادر! ان دو مکوں کے دوران ذرا ہاتھ ہولا" رکھنا۔ (۱۹۷۸، جرم ظریفی، ۱۳۴). ۲۔ **کم قیمت، بے وقعت، معمولی، ادنی، گھٹیا، پیچ۔** جس نے ظاہر ہی کر دیا وہ فقیر کہاں رہا کیوں اعظمی، وہ آدمی تو تنکے سے بھی ہولا ہو گیا، منصور نے اظہار کرکے ہی تو مار کھائی۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۲۴۵). ۳۔ **بزدل؛ مفلس، غریب؛ پھاوڑا (ایک اوزار).** (پنجابی اردو لغت). [پن]۔

ہُولا (و مع) امذ.

رک : ہول ؛ برچھی ، بھالے یا تلوار وغیرہ کی نوک کا صدمہ ، ضرب ، گھونپا ، بھونک ، آنکس ، کچک ۔

حضرت نے کہا ہول سے دم اس کا جو پھولا
کافی تھا ترے قتل کو اک تیغ کا ہولا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۰۷) .

بچوں سے لپٹتی تھی جو وہ کھولے ہوئے سر
تلوار کے ہولونسے ہٹاتا تھا ستمگر

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۹۲) . [ہول (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر] ۔

--- دینا ف مر .
کسی تیز دھار آلے کا چبھونا ، گھونپنا ، بھونکنا نیز ضرب لگانا ۔

دیا پھر پپیلے کا ایک ہولا
گھسا مقعد میں اس کی زور بھولا

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۴۵) . لکڑی سے بی صاحبہ کو ہولا دیا بی صاحبہ نے لکڑی پکڑ لی خوب کشاکش رہی ۔ (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۰) .

--- ہونا محاورہ .
لگنا ، چبھ جانا ، گھپ جانا ، ضرب لگنا ۔

جب چلے چال تب ہو یوں معلوم
دل پہ گویا) کہ (گیند ہولا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۰) .

ہولا (۱) (و مج) ۔
کھوکھلے درخت سے بنائی جانے والی چھوٹی کشتی ، ڈونگا ؛ ایک ہموار چوڑے پیندے والی کشتی نیز بیڑا . (پلیٹس) . [س :] ۔

ہولا (۲) (و مج) امذ (قدیم) ۔
رک : اولا (۱) ؛ پانی کے جمے ہوئے چھوٹے بڑے قطرے جو بارش کے ساتھ برستے ہیں ، ژالہ ، اولا ۔

برہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہولے تھے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۴) .

نا تار کپاس نا بنولا
نا موڑ نہ مینگ مھیوں نہ ہولا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۴) . اور کبھی تو بجلی کی انگار لگ مرجھائے جاتے تھے ہور کبھی تو ۔۔۔۔۔ ہولے پڑنے میں ٹھنڈے پڑ جاتے تھے ۔ (۱۷۴۶ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۰) . [رک : اولا (۱) کا بگاڑ] ۔

ہولا (۳) (و مج) امذ .
۱ ۔ غلاف سمیت بھنے ہوئے سبز چنے ، ہرے رنگ کے وہ چنے جنھیں بطور سبزی پکایا بھی جاتا ہے اور بھون کر کھایا بھی جاتا ہے ، بھنے ہوئے چنے ، سبز چنے ۔ چند مردم سیاہ فام بد سرانجام نے آگ جلائی تھی اور ہولے کھاتے تھے ، مجھ دیکھ کر اشارہ کیا کہ نخود بریاں تو بھی کھا ۔ (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۸۶) . **۲ ۔ تیاری پر آیا ہوا اناج کا دانہ یا بالیں وغیرہ جس کی کٹائی شروع کی جائے اور جو بھون کر کھانے کے قابل ہو گیا ہو ، گدرا ، خام ، دھیسر ۔** جو محض نادار اور بے نوا ہیں وہ گھاس پھوس جلا کر بھون کھاتے ہیں اون کے لیے ہولا ہیں ۔ (۱۸۴۵ ، پالی گلاٹ ، ۹۰) . چنا ۔۔۔۔ فریاد لے کر گیا ۔۔۔۔ جب بارور ہوا تو ۔۔۔۔ آدمی بکری بن کر لاکھوں من بونٹ چر جاتے ہیں اس سے نجات ملی تو ہولے کرنے شروع کئے ۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳) . پوری حلوہ کچالو ، ہولے ، ترکاریاں وغیرہ گلیوں میں بیچنے کا کام ۔۔۔۔۔ ہاتھ میں لیں ۔ (۱۹۰۶ ، مضامین قاری ، ۱۲۰) . ہولی میں ہولا بھوننے کی نقل ہے ۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۲ : ۹) . شاخ میں لگے ہوئے سبز چنوں کو آگ کے شعلوں میں تپا کر جسے ہولا یا ہولے کہتے ہیں یہ بھی صفی پور میں بہت کھائے ۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۸۱) . [س :] ۔

--- کھائے مُنہ ہاتھ دونوں کالے کہاوت .
بعض کاموں میں برائی مول لینی ہی پڑتی ہے ۔ (جامع الامثال) .

ہولا (۴) (و مج) امذ .
سکھوں کا ہولی کا تہوار جو ہولی کے ایک دن بعد منایا جاتا ہے ۔ سکھ ہولی سے ایک دن بعد ہولی کا تیوہار مناتے ہیں اور اسے ہولا کہتے ہیں ۔ (۱۹۵۵ ، حرف و حکایت ، ۴۵۵) . [ہولی (رک) کا متبادل] ۔

ہولاکا (و مج) امث .
رک : ہولی . (ماخوذ : پلیٹس) . [ہولی (رک) کا متبادل املا] ۔

ہَولانا (و لین) ف م .
ڈرانا ، گھبرا دینا ، بوکھلاہٹ طاری کر دینا ۔ اس کی بوڑی کو عمرو کی طرف کرکے چاہا کہ ہولا دے اس کو زیر کرے ۔ (۱۸۸۷ ، داستان امیر حمزہ ، بلگرامی ، ۴۱۴) . ایک دم سے اسے کوئی ہولناک خبر سنا کر ہولانا ٹھیک نہیں تھا ۔ (۱۹۴۴ ، پھانسی ، ۳) . کبھی تو سنجیدگی سے بات کیا کرو ابھی دل ہولا دیا تھا اور اب دلار کر رہے ہو ۔ (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۸۷) . [ہول (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ] ۔

ہَولَٹ (و لین ، فت ل) صف ؛ امذ .
(عو) بے وقوف ، خبطی ، ابلہ ، بولایا ہوا ، گھبرایا ہوا شخص ۔ دیکھو تو سہی ۔۔۔۔۔ کہ ایک سے ایک ہولٹ ، ہونق ، بولائی ہوئی لڑکی نے چن چن کر سب سے اچھے لونڈوں سے شادیاں کر لیں ۔ (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۶۱) . [ہول (رک) + ٹ ، لاحقۂ صفت] ۔

ہولڈ (و مج ، سک ل) امذ .
۱ ۔ پانی کے جہاز یا ہوائی جہاز کا نچلا خانہ جو سامان رکھنے کے لیے بنایا جاتا ہے ۔ اب جہاز ڈوبنے ہی کو تھا ، دس فٹ سے زیادہ پانی جہاز کے ہولڈ میں آ گیا تھا ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۲) . **۲ ۔ پکڑ ، گرفت نیز روک ، ٹھراؤ ۔** ہولڈ (Hold) اردو میں غیر مستعمل ہے البتہ اس کا مشتق ہولڈر (جیسے پن ہولڈر) اور مرکب ہولڈ آل یا ہولڈال (سامان باندھنا) اردو میں رائج ہیں ۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۵) . [انگ : Hold] ۔

--- کرنا ف مر .
روکنا ، ٹیلی فون پر کسی کو روکے رکھنا ، بات کرانے کے لیے انتظار کرانا ۔ آپ کا فون آیا ہے جی جلدی آ جائیں ہولڈ کیا ہوا ہے ۔ (۱۹۸۴ ، فٹ پاتھ کی گھاس ، ۱۷۱) .

ہولڈال (و مج ، سک ل) صف .
موٹے کپڑے یا زین کا بنا ہوا بستر بند جس میں مسافر اپنے اوڑھنے بچھونے کا سامان رکھ کر سفر کرتے ہیں ، اس میں ضرورت کی اور چیزیں بھی سما سکتی ہیں ۔ ساربان اندر سے میرا ہولڈال اٹھا لایا ۔ (۱۹۴۵ ، کھویا ہوا افق ، ۱۲۴) . گریسی نے ۔۔۔۔۔ ہمارا استقبال کیا ۔ سوٹ کیس اور ہولڈال خود اٹھا اٹھا کر اندر لے گئی ۔ (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۹۸) . جان گل

-----ایک دن ہولڈال میں بستر لئے----- کوئٹہ چلا گیا۔ (۱۹۹۵، یک شہر آرزو، ۱۴۶)۔ [انگ : Holdall]۔

ہَولڈر (وج، سک ل، فت ڈ) (الف) امذ۔

قلم رکھنے کی چیز، قلم نما سانچہ جس کے سرے پر نب لگائی جاتی ہے نیز نب لگا قلم۔ جو نب تم نے مجھے دیئے تھے وہ بہت عمدہ ہیں مگر اُن کی پشت پر ایک نشان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہولڈر خاص قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۵، مکتوبات حالی، ۲ : ۲۰۳)۔ ذرا پرے قلمدان پڑا ہے اور ہولڈر شیشے کے ٹکڑے پر بکھرے پڑے ہیں۔ (۱۹۴۱، پاپی، ۴۶)۔ دستخط کرنے کے بعد سرکاری ہولڈر کے دو ٹکڑے کر دیے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۴۰۰)۔

ہَولڈر (ب) صف۔

کسی چیز کو رکھنے والا، کسی چیز کا مالک، حامل (کسی عہدے یا خطاب یا اجازت نامے اور جگہ وغیرہ کا)۔

گھولا کریں گے چائے میں گڑ ہم بھی آج سے
آخر تو دشمنی ہے ڈپو ہولڈر کے ساتھ

(۱۹۶۰، رزمی، ک، ۴۰۲)۔

ہَولڈر (ج) بطور لاحقہ۔

کسی چیز کے پکڑنے یا رکھنے کا ظرف جیسے سگار ہولڈر۔ تصویر میں سگریٹ ہولڈر اور راکھ تو دیئے گئے ہیں مگر سگریٹ نہیں۔ (۱۹۶۹، نفسیات اور ہماری زندگی، ۱۸۹)۔ [انگ : Holder]۔

ہولَر (وج، فت ل) امذ۔

ا۔ **رک : ہولڑ معنی نمبر ۲۔** ایک گیت میں تو ہولر سن کر آئی۔ بیرن بہیا (کذا) میں تری ماں کی جائی۔ (۱۹۲۲، سراب مغرب، ۴۳)۔ میں تو ہولر سن کر آئی بیرن بھیا میں تیری ماں جائی۔ (۱۹۶۷، اجڑا دیار، ۲۳۴)۔

بیرن بھیا میں تری ماں جائی
ہولر سن کر بدھاوا لے کر آئی

(۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۶۵)۔ ۲۔ **رک : ہولڑ معنی نمبر ا نومولود۔** زچہ کہتی ہے اجی او ہولر کے باپ ----- میری ماں اور میری بہنوں کو بلوانا۔ (۱۹۸۶، اردو گیت، ۱۸۵)۔ [ہولڑ (رک) کا ایک املا]۔

ہُولَڑ (و مع، فت ل) امذ۔

رک : ہلڑ۔ (جامع اللغات)۔ [ہلڑ (رک) کا بگاڑ]۔

ہولَڑ (وج، فت ل) امذ۔

ا۔ **جنین؛ مضغہ؛ پیٹ کا بچہ، پیٹ کا جنا ہوا؛ نوزائیدہ۔** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۲۔ **گیت جو بچے کی پیدائش پر گائے جاتے ہیں۔**

بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی
ہولڑ سن کر بدھاوا لے کر آئی

(۱۹۰۱، فرہنگ آصفیہ، ۴ : ۷۵۵)۔ [س :]۔

ہولسٹر (وج، سک ل، س، فت ٹ) امذ۔

پستول گیر، چمڑے کا غلاف یا سامان جس میں پستول یا ریوالور رکھ کر پیٹی یا زین کے ساتھ لٹکا لیتے ہیں۔ اپنا یہ ریوالور تو ہولسٹر کے اندر رکھ لیجیے۔ (۱۹۵۲، تیسرا آدمی، ۱۶۶)۔ چمڑے کے ہولسٹر سے نہایت ہوشیاری سے ریوالور نکالا۔ (۱۹۷۸، جانگلوس، ۱۹۳)۔ [انگ : Holster]۔

ہولِکا (وج، کس مج ل) امث۔

ا۔ ہولی (رک)۔ (پلیٹس)۔ ۲۔ **ہولی کی دیوی جس کی ہولی کے تہوار میں پوجا ہوتی ہے۔** (ماخوذ : پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ [س :]۔

ہُولکنا (و مع، فت ل، سک ک) ف م۔

سی سوراخ وغیرہ سے دیکھنا؛ جھانکنا۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ہلکنا (رک) کا ایک املا]۔

ہَولنا (ولین، سک ل) ف ل۔

گھبرانا، ڈرنا، دہشت زدہ ہونا، مضطرب ہونا۔

دیکھ تیرے نین پھرے ظالم
لشکر غم پہ ہول جاتا ہوں

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۱۲۴)۔

قد دلدار یاد آتا ہے سن قمری کی کُوکُو، کُو
کلیجہ ہولتا ہے دیکھ میرا شاخ شبو کو

(۱۸۷۲، سرمد علی شاہ رکن (عروس الاذکار، ۷۸))۔ بہت دیر تک ہولنے اور پریشان ہونے کے بعد اس نے سوچا کہ شاید شادی میں یہی ہوتا ہوگا۔ (۱۹۳۶، شعلہ، ۱۹۰)۔ عمودی چڑھائیاں دیکھ کر ہی صبا کا دل ہولنے لگتا۔ (۱۹۶۴، آبلہ پا، ۱۸۷)۔ وہ تو بھاگ کھڑا ہوا مگر میری سٹی گم ہو گئی۔ دل ہول رہا تھا۔ (۲۰۰۵، مکالمہ، کراچی، ۱۴ : ۲۶۲)۔ [ہول (رک) + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہُولنا (و مع، سک ل) ف ل۔

ا۔ **(بیل یا ہاتھی) چلانا، آنکس لگانا، آر لگانا، پینا چبھو کے جانور کو آگے بڑھانا۔** اپنی سواری کے ہاتھی کو آگے ہولا اور ہرمز کو گھوڑے سے وٹھا (اٹھا) کے اپنے نزدیک حودے (ہودے) پر بٹھایا۔ (۱۸۰۰، قصۂ گل و ہرمز، ۶۹)۔ ہاتھی بھی بادشاہ کے اشارے سے ادھر ہولے گئے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۲۰۶)۔ اگیان مہاوت ہے جو تم جیسے ہاتھی کے مستک پر بیٹھتا ہے اور آنکس مار مار کر چلنے کے لیے ہولتا رہتا ہے۔ (۱۹۲۰، یوگ واسشٹ (ترجمہ)، ۲۹۰)۔ جمر قان نے کہا کہ اونٹوں اور دوسرے جانوروں کو کافروں کی طرف لے چلو، انھیں نیزوں کے پھلوں سے ہولو۔ (۱۹۴۴، الف لیلہ و لیلہ، ۵ : ۷۳)۔ ۲۔ **دھکیلنا، پیلنا، ریلنا، دھکا دینا نیز چڑھائی کرنا، حملہ کرنا۔** ایک عورت حسین اس کی نظر پڑی دیکھتے ہی عاشق ہو گیا اور ہاتھی کو اسی طرف ہولا چاہتا تھا۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۱)۔ خدا آبرو رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ بے حیا ہاتھی کو ہول دے تو غضب ہو جائیگا۔ (۱۹۰۰، طلسم خیال سکندری، ۲ : ۳۱۰)۔ ظفر خان ----- شاہی میمنہ لے کر بڑھا اور جنگی ہاتھیوں کو دشمن پر ہول کر رسالے کے پے در پے حملے کیے۔ (۱۹۵۱، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۲ : ۲۷۶)۔ [ہول (رک) + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَولناک (ولین، سک ل) صف۔

رک : ہول ناک، وہ جس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو، دہشت ناک، ڈراؤنا، مہیب، خوف ناک۔

اگر میں نہ آتا تو یو ہولناک
کیا تھا تری جیو سوں تج ہلاک

(۱۶۴۵، قصۂ بے نظیر، ۹۵)۔

ظلم کے کٹک تے نہ تھا ہولناک
سو دلبر کے بچھڑے کا تھا دل میں دھاک

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۸۴ الف). گھوڑا امام حسینؓ مظلوم کا ایک زمین ہولناک میں پہنچا اور ٹھٹھکا۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۳۵). جو عمل ہولناک برف کے جلد پگھلنے سے پیدا ہوگا خصوص جس زمین پر بہت گہری برف جمی ہو اس کو مانع ہوتی ہے۔ (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۴ : ۱۵۶). ایک آواز ہولناک اس کنوئیں سے آتی ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۰۱). اس جرم کی پاداش میں اس کے سر پر وہ ہولناک ساعت آئی۔ (۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۶). قحط بڑی ہولناک چیز ہے محض گندم کے دانے کے لیے مٹھی بھر چاول کے لیے ----- ممتا مر جاتی ہے۔ (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۱۰۹). مومن ----- واقعات سابقہ سے وہ نصیحت حاصل کرتا ہے مثلاً قوم لوط (علیہ السلام) کی ہلاکت سے ان کی قوم کے فعل قبیح کے ہولناک نتائج۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۴۳۲). [ہول (رک) + ف : ناک، لاحقۂ صفت]۔

ہَولناکی (و لین، سک ل) امث.
ہولناک ہونے کی حالت یا کیفیت، دہشت، ہیبت، خوف، ڈر۔

کیا کم ہے ہولناکی صحرائے عاشقی کی
شیروں کو اس جگہ پر ہوتا ہے قشعریرا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۷۷). جب تک شعرا اپنی بزدلانہ ہولناکیوں کی اصلاح نہ کر لیں رسالہ کی مکمل اصلاح ناممکن ہے۔ (۱۹۲۶، محشر خیال، ۹۰). شعر میں مستقبل کی ہولناکی کی جو حسین اور پُر اثر تصویر کشی کی ہے۔ (۱۹۸۵، اقبال کا نظامِ فن، ۴۷۹). ظاہر ہے کہ ایسی زندگی کی تمام ہولناکیاں بچوں اور بیگمات کو ہی برداشت کرنا پڑتیں ہیں ۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۸۴). [ہولناک + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَولُو (و لین، و مع) صف.
بے وقوف؛ گاؤدی، ہونق؛ متلون مزاج۔ اس ہولو، ذلیل ابن ذلیل کے لیے چڑھی تھی تو پہاڑ اور ایک پہاڑ چھوڑ کر دوسرا پہاڑ۔ (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۲۳۶). ہولو سا آدمی تھا مگر اپنے کام میں ہوشیار۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۴۸۰). [مقامی]۔

---پَن (--- فت پ) امذ.
حماقت، بے وقوفی، گاؤدی پنا، نادانی۔ مجھ کو اختر کے "ہولوپن" پر ایسا غصہ آ رہا تھا کہ اگر اپنی اولاد ہوتی تو عاق کیے بغیر نہ چھوڑتا۔ (۱۹۴۶، سودیشی ریل، ۵۵). [ہولو + پن، لاحقۂ کیفیت]۔

---لگنا ف مر.
بے وقوف یا احمق نظر آنا۔ پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو اطلاع دیتے ہیں یار ----- بہت ہولو لگ رہے ہو۔ (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۳۴۷).

ہَولوں (و لین، و مج) امذ؛ ج.
ہول (رک) کی جمع؛ تراکیب میں مستعمل۔

حیراں ہوں سارے سب جہاں محشر کے ہولوں بے خبر

(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۱۴). ان کو دہشت اور ہولوں کا بخار چڑھا ہے۔ (۱۹۳۹، شمع، ۴۸۴).

---جولوں میں م ف.
افراتفری میں، جلد بازی میں، گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں۔ انہیں ہولوں جولوں میں منجھلا روزہ آیا اور گزر گیا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۲۳).

---میں م ف.
ڈر اور خوف کی حالت میں، گھبراہٹ میں، اضطراب میں۔ (جامع اللغات).

ہولَہ (و لین، فت ل) امذ.
احمق؛ متلون مزاج، بے ڈھب شخص، ہولو۔ سیڑھیوں کی پوری چوڑان میں پھنسا ہوا یہ ہولہ اس جان ناتواں کے سامنے ٹک گیا۔ (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۳۲). [مقامی]۔

ہولی (۱) (و مج) امث.
۱۔ ہندوؤں کا ایک تہوار جو پھاگن کے آخر اور بسنت رُت کی ابتدا میں آتا ہے اور اس کے دوران میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں نیز (مجازاً) خوشی؛ جشن۔

چمن میں عازم ہولی ہے وو بسنتی پوش
ہوا ہے غنچۂ لالا گلال کا شیشا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۰۰).

ہمارا دیکھ کر سامانِ ہولی
اٹھائے شور کر طوفانِ ہولی

(۱۷۶۱، چمنستان شعراء (سامی)، ۴۱۹).

آؤ ساقی بہار پھر آئی
ہولی میں کتنی شادیاں لائی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵۳).

تجل کرنا بھی ہے اک کھیل اُنھیں طرفہ تماشا ہے
وہ ہولی جانتے ہیں عاشقوں کے رنگ اڑانے کو

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۳۱).

خیال شاعر کا ہے نرالا یہ کہہ گیا ایک کہنے والا
شباب کے ساتھ یوں ہے رندی کہ جیسے پھاگن کے ساتھ ہولی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۱۷). ان گنت تہوار آئے اور نکل گئے رکھشا بندھن ----- ہولی اور دیوالی اور محرم اور رام لیلا ----- کسی بستی میں وہ نظر نہ آئی۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۱۹۱). ان کی عید اور ہندوؤں کی ہولی میں ----- فرق ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۷۹۴). **۲۔ لکڑی کا ڈھیر جسے ہولی کے روز جلاتے ہیں۔**

ہریک کوہ انگے، بیچ ہولی کی آگ
دیکھت بن کی بھویں گئی دیوالی بھاگ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۰).

شاہ جہاں اور شہ پری دونوں سنیں کانوں سے راگ
روشن زحل کے تن منے جیسے جلے ہولی کی آگ

(۱۸۳۷، مجموعہ ہشت قصہ، سکندر ذوالقرنین، ۳۳). **۳۔ ایک قسم کا گیت جو ہولی کے موسم میں گاتے ہیں؛ ایک راگنی کا نام جو ہولی کے دنوں میں گائی جاتی ہے۔**

سنا کے ہولی جو زہرہ بجاتی ہے طنبور
تو اس کے راگ سے بارہ بروج ہیں معمور

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۵۸). ٹھمری کے بعد ہولی کی فصل میں ہولی نہیں تو غزلیں گاتی ہے۔ (۱۸۵۳، شرح اندر سبھا، ۸۴). خود بخود کچھ پریزادیں ظاہر ہو کر پچکاریاں لیے رنگ کھیلتی تھیں ہولیاں گاتی تھیں۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۱۶۳). اب تو یہ پرچہ علما کے مطالعہ کے قابل ہوتا ہے ----- ہولیاں، ٹھمریاں، رندانہ مضامین اس میں ہوا کرتے تھے۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷ : ۳ : ۹). اسی طرح ٹھمری، ہولی، ترانہ ----- گائے جانے کے لیے موزوں خیال کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۵، مباحث، ۵۳۴). [س :]۔

---آئی بُھوت بَیائی کہاوت.
ہولی کے موسم میں مستی چھا جاتی ہے، یہ موسم آئے مستی شروع ہوئی. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- باز صف؛امذ.
ہولی منانے والا، ہولی کھیلنے والا شخص.

جدھر نکلے وہ ہولی باز بانکا
گلابی ہے غبارِ راہ واں کا

(۱۷۷۵، عزلت (گلشن ہند، ۱۲۵)). [ہولی + ف : باز، بازیدن = کھیلنا].

---بَنانا محاورہ.
ہولی کا گیت تخلیق کرنا، ہولی کا گیت لکھنا یا ترتیب دینا، ہولی کا گیت جوڑنا نیز ہولی کا راگ بنانا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ سرمایہء زبان اردو).

---پُکارنا محاورہ.
رک: ہولی کھیلنا، ہولی ہے ہولی کا نعرہ لگانا.

لگے ہیں کھیلنے معشوق و عاشقاں ہولی
پکارتے ہیں سبھی پیر اور جواں ہولی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۰).

---جلانا ف مر.
ہولی کے دن لکڑیوں یا اُپلوں کے ڈھیر میں آگ لگانا اور اس میں گیہوں یا جو کی بالیں بھوننا، پھاگن کا تہوار منانا.

جو پھاگن برہ کا بھکوا مچاوے
تو آہِ گرم سے ہولی جلاوے

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا (سامی)، ۴۱۹).

---جلنا ف مر؛ محاورہ.
ہولی جلانا (رک) کا لازم؛ ہولی کے دن نیز بسنت کے موقع پر لکڑیوں کا ڈھیر جلنا.

جب جلی ہولی تو ناسخ ہم نے مانگی یہ دعا
یاالٰہی یوہیں بھڑکے سینہء دشمن میں آگ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۷۷). نئی کونپلیں پھوٹنے والی ہیں ہولی ابھی تک نہیں جلی. (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۵). اس دن ہولی جلی تھی دوسرے دن کسم دیدی ہمارے ہاں بہت سا پکوان لے کر آئیں. (۱۹۶۲، آنگن، ۵۰).

--- چھیڑنا محاورہ.
ہولی کا گیت گانا، ہولی کا گیت سنانا، ہولی کا گیت شروع کرنا. بی جان سے اس نے کہا کوئی ہولی چھیڑو. (۱۸۹۳، نشتر، سجاد حسین، ۱۱۶).

---دِیوالی کَرنا محاورہ.
دولت اور ساز و سامان کو بری طرح تباہ و برباد کرنا. (مہذب اللغات).

---دِیوالی منانا ف مر.
تہوار منانا؛ خوشی کے موقعے میں شریک ہونا نیز خوشیاں منانا. ہولی دیوالی پر نانی کے گھر جا کر ہولی دیوالی مناتا ہے. (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۲۸۹).

---رَچنا محاورہ.
ہولی کھیلی جانا، ہولی منائی جانا.

آج ہے خواجہ کے گھر ہولی رچی
چل سکھی کچھ ہم کو بھی مل جائے رنگ

(۱۹۳۷، ترانہء مسرت، ۹۴).

---کا بَھڑوا امذ.
وہ شخص جس پر ہولی کے دن رنگ وغیرہ ڈال کر مسخرہ بنائیں.

کسی نے سر پہ ڈالا رنگ کڑوا
کوئی بولی کہ ہے ہولی کا بھڑوا

(۱۷۶۲، طالب غلام قادر شاہ، تیرہ ماسہ، ۱۶). عبیر و گلال اور زرد و سرخ رنگ آپس میں ایک دوسرے پر پھینک کر اچھے خاصے ہولی کے بھڑوے کہلاتے ہیں. (۱۸۳۴، سعادت دارین، ۵۳). سات سکھیوں میں ایسا ہی لاگے جیسے بسنت کا گڑوا، جیسے ہولی کا بھڑوا. (۱۹۱۱، قصہء مہر افروز، ۵۰).

---کا بَھاگ مع.
پھاگن کا تہوار، ہولی کے کھیل تماشے، ہولی کا رنگ جو ہندو ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں، عیش و عشرت کا سامان. رُپے ہاتھ آتے ہی مرزا کے خیالات میں ہولی کا پھاگ اچھلنے لگا، لوہاروں کو احکام جاری ہوئے، درزیوں کو طلب کیا. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۲۰۱).

---کا ڈانڈا امث.
ہولی کے موقعے پر وہ لکڑی جو چوراہے میں بطور رسم گاڑتے ہیں.

رکھا اس کا ہولی کا ڈانڈا ہی نام
گڑا وہ رہے اک مہینا تمام

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۹۰).

---کا رَنگ امذ.
ہولی کے موقعے پر ڈالا جانے والا رنگ.

ہوئے تھے ہندو بچوں کے عاشق شہید ہونے کی کیا خبر تھی
نہ جانتے تھے کہ خوں ہمارا اڑے گا ہولی کا رنگ ہو کر

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۱۳۸). جسم پر جہاں جہاں ہولی کا رنگ پڑے گا وہ حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا. (۱۹۸۴، کیمیا گر، ۲۵). ہولی کا رنگ مسلمان پہ پھینکا جائے گا تو وہ بھڑکے گا نہیں------. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۷۵).

---کا سانگ / سَوانگ امذ.
رک: ہولی کا بھڑوا. ٹٹو کی دُم اور پیشانی سُرخ اور تمام بدن پر نیلے نیلے رنگ کے گول گول داغ خاصے ہولی کے سوانگ بنے تھے. (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۲ : ۳۵۱). اس کے سر پر پھولوں کا تاج برہمنوں نے رکھ کر ایک ہولی کا سانگ بنایا ہے. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۶).

---کَرنا محاورہ.
رک: ہولی کھیلنا نیز (مجازاً) خوشیاں منانا.

اس نے گلال چھڑک کر منہ پر چودھویں رات میں ہولی کی
خون میں لوٹے تارے فلک پر چہرا جب افشان کیا

(۱۸۲۳، دیوان ہوس، ۳۳).

---کے پیچھے بُھوت بیائے کہاوت.

جب وقت گزر گیا تو سوجھی، وقت گزرنے کے بعد کوئی کام ہو تو بے کار ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---کھیلنا محاورہ.

ہولی میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالنا، عبیر اور گلال وغیرہ کا اڑانا نیز خوشی منانا.

لگے ہیں کھیلنے معشوق و عاشقاں ہولی
پکارتے ہیں سبھی پیر اور جواں ہولی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۰).

کھیلنی ہے منظور جو ہولی تم کو اب غیروں کے ساتھ
نوکِ مژہ سے خوں کی رینی مجکو بھی ٹپکانے دو

(۱۸۰۹، جرات، د، ۳۵۵).

طرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشک گل
ہے گلال اس کو اوڑانا روئے گل سے رنگ کا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۲۱).

نہ ڈوبیں رنگ میں ہم کیونکہ خونِ حسرتِ دل
وہ ہولی اور کے جا کر مکان پر کھیلے

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۱۶۸). ایک رات کو ---- ہندو ہولی کھیل کر مست پڑے تھے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۸: ۲۸۷).

لہو کی بوندیاں لالے کی کلیاں بن کے پھوٹی ہیں
مگر زیر زمیں کھیلی ترے کشتوں نے ہولی ہے

(۱۹۰۳، باقیات اقبال، ۴۰۶). جب یہ ہولی کھیلنے پر آتے تو مذہب، اصلاح معاشرت، تعلیم کسی بھی شعبۂ حیات کے بڑے بڑے ثقہ و متین سفید پوشوں کو اپنی پچکاریوں سے رنگے بغیر نہ چھوڑتے. (۱۹۲۲، اکبر نامہ، عبدالماجد، ۱۸). تم نے ہولی نہیں کھیلی کسم، اماں نے پوچھا. (۱۹۶۲، آنگن، ۵۰). یہ شریر سورج دیوتا تھا جو اس حسینہ سے ہولی کھیلنے کے بعد بھاگ کر افق کے دامن میں جا چھپا. (۱۹۷۷، 'اوراق' جدید نظم نمبر، جولائی اگست (علامت کے مباحث، ۵۱۶)).

خواہش بھر کے پچکاری میں من ہولی کب کھیلو گے
کنڈی دروازے کی کھلی تھی چھت پہ دیا بھی رکھا تھا

(۱۹۸۱، ملامتوں کے درمیاں، ۶۸).

---گانا ف مر؛ محاورہ.

ہولی کے موقعے پر گیت گانا، ہولی کا گیت گانا جس میں کرشن کی لیلا اور عیش و طرب کا ذکر ہوتا ہے، نیز خوشی منانا، خوشی کا گیت گانا.

لگے ہیں گاونے ہولی بجاونے دف و تال
جگت نشاط و طرب سیں ہوا ہے مالا مال

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۰).

میکشو اب کی تو رنگ ایسا جمایا چاہیے
واعظ آئیں بھٹیوں پر ہولیاں گاتے ہوئے

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۳۶).

فصل گل میں رنگ ہیں رندان ساغر نوش کے
بھٹیوں پر ہولیاں گاتے ہیں پی پی کر شراب

(۱۹۰۰، نظم دل افروز، ۱۲۵).

وہ کون ہے رادھا جو تیری چوپال میں آ کر بیٹھا تھا
میں کان میں انگلی دیتی ہوں جب پاپی ہولی گاتا ہے

(۱۹۵۸، فکر جمیل، ۱۹۱).

---مچانا ف مر؛ محاورہ.

ہولی رچانا، ہولی کا ہلا گلا کرنا، ایک دوسرے پر رنگ ڈالنا.

بنا کے گہری طرح حوض، مل کے سب فی الحال
مچاتے ہولیاں آپس میں لے عبیر و گلال

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۵۸).

نہیں معلوم کہاں آج مچائی ہولی
آئے ہے رنگ میں وہ رشک گلستاں بھیگا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۱۸).

---مچنا ف مر؛ محاورہ.

ہولی منائی جانا، ہولی کا ہنگامہ ہونا، ہولی کا غل ہونا.

مچی ہے آج جگت میں جہاں تہاں ہولی
پڑی ہے دھوم کہ آئی ہے دف زناں ہولی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۵۰).

---ملن (---کس م، فت ل) امذ.

ہولی کا وہ دوسرا دن جس میں ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں یا کسی خاص جگہ پہ جلسہ کرتے ہیں اور سب لوگ ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں اور خاص طور سے ناشتے پانی کا انتظام ہوتا ہے. (مہذب اللغات). [ہولی + ملن (رک)].

---منانا ف مر؛ محاورہ.

ہولی کا تہوار منانا، ہولی کے تہوار کی رسومات ادا کرنا، ہولی کی دعوتیں اڑانا نیز خوشیاں منانا، جشن کرنا.

عید کے دن وہ ذبح کر کے مجھے
گھر میں ہولی منائے بیٹھے ہیں

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۱۵۵). گھر میں ہولی منائے بیٹھے ہیں میں نے ہولی بھی زبردست منائی. (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۴۴).

---میں آگ لگانا محاورہ.

رک: ہولی جلانا.

کیا مہر جلے اپنے دل میں کیا رشک کے شعلوں نے پھونکا
ہمراہ رقیبوں کے اُس نے جب آگ لگائی ہولی میں

(۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۸۶).

---میں رنگ کھیلنا محاورہ.

رک: ہولی کھیلنا.

وہ رنگ ہولی میں کھیلتی ہیں گلے میں پوشاک لال بھی ہے
ہوا کی بدلی ہے رنگت اوڑتا عبیر بھی ہے گلال بھی ہے

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی)، بیاض سحر، ۳۷۸).

---نامہ (---فت م) امذ.

وہ نظم یا اشعار جن میں ہولی کے تہوار کی منظر کشی کی گئی ہو۔ میر صاحب کے لکھے ہوئے شکار نامے، ہولی نامہ ــــ وغیرہ اس کے گواہ ہیں۔ (۱۹۴۰، مقدمہ کلیات میر (میر کو سمجھنے کے لیے، ۱۹۳)).

---ہے ہولی فقرہ۔

ہنود اکثر ہولی کے دنوں میں آپس میں تمسخر کرتے ہوئے کہتے ہیں اور ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں۔

گلال ابرک سے سب بھر بھر کے جھولی
پکارے یک بیک ہولی ہے ہولی

(۱۷۳۴، دیوان زادہ شاہ حاتم، ۲۲۴).

ہولی (۲) (وج) صف۔

مقدس، متبرک، برگزیدہ؛ اخلاقی یا روحانی طور پر بلند مرتبہ۔ شروع میں وہ ہولی قرآن سوسائٹی میں انسپکٹر مدارس رہے۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱: ۱۹). [انگ : Holy]۔

---فادَر (ـــ فت د) امذ۔

بڑا پادری، اسقفِ اعظم؛ مراد: بزرگ، نیک انسان۔ ہمارے اندر سے ایک ہولی فادر برآمد ہوتا ہے وہ میری ڈائری کے اوراق الٹتا ہے ــــ میرے چہرے کو دیکھتا ہے ۔ (۱۹۷۴، بند دروازے ہوا کے، ۳۱). [انگ : FatherHoly]۔

---گھوسٹ (ـــ وج، سک س) امذ۔

روح القدس، تثلیث میں تیسری ذات۔ پال نے ــــ کسی "ہولی گھوسٹ" سے سیکھے ہوئے فارمولے کے بالعوض اپنے قدیم اور مسلم عقیدے کو بدل ڈالا تھا۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، (پیش لفظ)، ۱۶). [انگ : GhostHoly]۔

---مین (ـــ یمج) امذ۔

فرشتہ سیرت شخص، نہایت بزرگ ہستی۔ ہمارے مقدس بزرگ کے معتقد تھے انڈین ہولی مین! ہمارے ویسٹ میں ہولی مین نہیں ہوتے۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۳۷۰)۔). [انگ : Holyman]۔

---نِس (ـــ کس ن) امذ۔

تقدس، متبرک و برگزیدہ ہونے کی حالت نیز اسقفِ اعظم نیز اسقفِ اعظم کو مخاطب کرنے کا لفظ یا اس کا لقب۔ یہاں کوئی ہز ہولی نس نہیں ہے۔ ہولی نس ساری کی ساری اسی کے لیے خاص ہے۔ (۱۹۷۸، سیرت سرور عالم ﷺ، ۲: ۴۸۰). [Holiness]۔

---واٹر (ـــ فت ٹ) امذ۔

برکت والا پانی، پادری کا پھونکا یا دم کیا ہوا پانی، پانی جو عیسائی مذہبی رسوم میں یا نیاز میں استعمال ہو۔ مترا کے مندر میں جمع کیا ہوا پانی جو ہولی واٹر کہلاتا تھا بہت متبرک سمجھا جاتا تھا۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، (پیش لفظ)، ۴۹). [WaterHoly]۔

ہَولے (ولین) م ف۔

آہستہ، بتدریج، ہلکے، دھیمے پن سے، سج سج؛ تراکیب میں مستعمل۔ علاوہ ان کے دوسرے الفاظ یہ ہیں ٹھیک، اچانک، دھیرے، ہولے، لگاتار۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، عبدالحق، ۱۴۰).

نرم اور ہولے پاؤں کی آہٹ
یونہی خاموش بے سنی آہٹ
آتے ہی کوٹتی ہوئی آہٹ

(۱۹۷۳، کلیات صوفی تبسم، ۴۱۴). ہاں کیا ہے، ہولے بول، تتلی۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۵۶).

---سے م ف۔

آہستہ سے، ٹھہر ٹھہر کے، ہلکے نیز نرمی سے۔ میں جو آئی تو ذرا ہولے سے کندھے پر ہاتھ رکھا کہ آپ دھڑام سے گر پڑی۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۰۵). کسی سے بات کرے تو ہولے سے بول کیونکہ آوازوں میں بری سی بری آواز گدھے کی ہے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳: ۱۰۳).

جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے بادِ نسیم
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آجائے

(۱۹۴۱، نقش فریادی، ۹). ہولے سے در میں لٹکے ہوئے پنجرے کی طرف اشارہ کرکے بولی۔ (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۱۵). وہ مجھے دیکھ کے ہولے سے ایسے مسکرائی جیسے پرانی جان پہچان ہے۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۲۵۷).

---ہولے م ف۔

۱۔ آہستہ آہستہ، بتدریج، دھیرے دھیرے، رفتہ رفتہ۔ وہاں سے اٹھ کر یہ خیال کرتا ہوا ہولے ہولے نزدیک شیر کے گیا۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۸۹). وہ بہت ہولے ہولے اپنے قدم رکھتی ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۵۱). ہولے ہولے چلا جاتا ہوں، جب تھک جاتا ہوں کہیں بیٹھ جاتا ہوں۔ (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۱۲۸). حماد چھڑی کا سہارا لے کر کبڑا سا ہوا ہولے ہولے ہنس رہا تھا۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۱۰۷). گھنگروؤں کی چھم چھم کے ساتھ ہولے ہولے قدم اٹھاتا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۲۱۴). **۲۔ ایک کے بعد ایک، وقفے وقفے سے۔**

خاک اس بزم جہاں میں دل لگے
ہمنشیں سب ہولے ہولے گھر چلے

(۱۸۲۶، دیوان معروف، ۱۳۱). **۳۔ ہلکی آواز میں، مدھم سروں میں۔** ڈاگر برادران ــــ سرسوتی بین بجاتے ہیں ہولے ہولے الاپ کرتے ہیں، تیز لے کو شیطانی کام جانتے ہیں۔ (۱۹۶۹، سلام و پیام، ۱: ۴۱).

ہولے (۱) (وج) امذ۔

ہولا (۲) رک کی جمع نیز مغیرہ حالت، تراکیب میں مستعمل، (بھنے ہوئے) بونٹ، چنوں کے کچے دانے جو ہرے ہوتے ہیں اور بھون کر کھائے جاتے ہیں، نخود خام جو بھون کر کھاتے ہیں، بوٹ۔ چند مردم سیاہ فام بد سرانجام نے آگ جلائی تھی اور ہولے کھاتے تھے، مجھ کو دیکھ کر اشارہ کیا کہ نخود بریاں تو بھی کھا۔ (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۲۸۶). وہ آدمی آگ کا الاؤ جلا کر بونٹوں کے ہولے کرتے اور کھاتے تھے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۸۰). بوٹ ہیں ہرے بھرے ایک طرف یہ غل ہے اجی سلہٹ کے رنگترے کہیں یہ پکار ہے ہاں جی ہولے کی ٹونگار ہے۔ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۷۸). اچھی طرح پھلنے نہیں پاتا کہ کچے کو کھانے لگتے ہیں قدرتی پختگی کا انتظار نہ کرکے ہولے بنا ڈالتے ہیں ۔ (۱۸۹۵، لیکچروں کا مجموعہ، ۲: ۷). رمضان میں سہ پہر کے بعد بعض چیزیں خاص طور پر فروخت ہوتی ہیں مثلاً کھجور، تخم ریحاں، ہولے۔ (۱۹۰۵، عصر جدید، امر تسر، پنجاب، اکتوبر، ۴۰۴). پہلے زمانہ میں لوگ گرمیوں کے موسم میں چنے کے ہولے اور جو کے ستو بنا کر کھایا کرتے تھے۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۲۴). نیم خشک چنوں کو مع خول کے جن کو اردو میں بوٹ اور پنجابی میں چھولیا کہتے ہیں گھاس پھوس کی آگ میں بھونا جاتا

ہے اردو میں ان بھنے ہوئے بوٹوں کو ہولے کہتے ہیں ۔ (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی جغرافیہ ، ایم اے علوی ، ۱۰۹). چنے کے ہرے ہرے ---- پودوں میں چھوٹے چھوٹے دانوں والے ہولے لگ گئے ۔ (۱۹۹۲، نئی سمت، ۶۹). [ہولا (۳) (رک) کی جمع]۔

--- کرُنا محاورہ.

چنوں کی طرح بھون کر کھانا، جلا کر کھانا. سکھ مسلمانوں کے ہولے کرتے تھے یعنی انہیں زندہ جلا کر ان کا گوشت کھاتے تھے. (۱۹۸۶، سندھ کا مقدمہ، ۱۴).

--- ہو جانا محاورہ.

چنوں کی طرح بھن جانا، جھلس جانا نیز ختم ہو جانا.

حوصلہ کا نکل گیا بھرکس اور ہمت کے ہو گئے ہولے

(۱۹۱۱، کلیاتِ اسمٰعیل، ۲۳۵).

--- ہوگئے فقرہ.

گرمی نے بھون دیا، شدید گرمی سے جھلس گئے، چنوں کی طرح بھن گئے. (فرہنگ آصفیہ).

ہولے (۲) (وج) امذ؛ج (قدیم).

ہولا (۱) (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)، اولے. آپس تھے فدا ہونے میں یک جیوں جل ہولے کوں کیا جدائی وجود دوسرا ولے پانی تو یک بیت تو ایسی قدرت بار. (۱۸۵۲، کلمۃ الحقایق، ۲۸).

پگلتے جوں ہولے سورج سامنے
تجے دیکھ دھن وون پگتا شمع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۵۶).

جل سب اخلاط ثلاثہ ہوا سودایاں تک
گہرا شک کی جا آنکھوں سے ہولے نکلے

(۱۸۱۸، دیوان اظفری، ۱۳). [اولے (رک) کا ایک املا].

--- برَسنا ف مر.

لگاتار اولے گرنا.

گرد تھے سپہ کے ہوا باندی میغ
جانو ہولے برسے او از میغ تیغ

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۳۱).

ہولیاں (وج) امث؛ج.

ہولی (رک) کی جمع، وہ گانے جو ہولی کے دن گائے جاتے ہیں، تراکیب میں مستعمل. ادنیٰ سی بات یہ ہے کہ بارہ سو دھرپد اور دھمال کی تال کی اٹھارہ سو ہولیاں معلوم تھیں. (۱۹۳۶، قدیم ہنر مندان اودھ، ۸۰).

--- گانا ف مر.

ہولی کے گیت گانا. شیخ جی باینہمہ شیخوخیت بھٹیوں پر ہولیاں گاتے ہیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۹۷۵).

فصلِ گل میں رنگ ہیں رندانِ ساغر نوش کے
بھٹیوں پر ہولیاں گاتے ہیں پی پی کر شراب

(۱۹۰۷، دیوان تسلیم، ۱۲۵). دف مجیرے اور چنگ کی تال پر تانیں اڑ رہی ہیں ہولیاں گائی جا رہی ہیں. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۷۷). [ہیزم + رک: تر (۱)]۔

ہولیانا (وج، سک ل) ف م.

جہاز کا کسی چٹان سے ٹکرا کر جھکولے کھانا، ڈوبنے کی علامت ظاہر ہونا، جھوکا کھانا، چکرانا. (اپ و، ۵: ۱۸۵). [مقامی].

ہَولیں (ولین، ی مج) امذ؛ج.

ہول (رک) کی جمع، تراکیب میں مستعمل. (جامع اللغات).

--- اُٹھنا محاورہ.

طرح طرح کے خوف آنا، اندیشے پیدا ہونا، دہشت زدہ ہونا. موئے کم بخت یہ تو جنات ہیں دل میں ہولیں اُٹھنے لگیں. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۱۵).

--- کھانا محاورہ.

رک: ہول کھانا؛ ڈرنا، خوف زدہ ہونا.

بیٹھی ناحق بھی ہولیں کھاتی ہیں
اماں جان آپ کو بلاتی ہیں

(۱۸۶۸، مثنوی زہرِ عشق، ۵).

یہ لڑکی ساکن ظلمت ہے لوگو
ہم اس کے ساتھ ہولیں کھا رہے ہیں

(۱۹۰۸، مخزن، (اشک بلند شہری)، لاہور، مئی، ۷۱).

ہُوم (۱) (و مع) امذ.

ایک درخت جو املی کے درخت سے مشابہہ ہوتا ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [س: ##].

ہُوم (۲) (و مع) امذ.

ایک روئیدگی جس کی شاخوں میں گانٹھیں ہوتی ہے اور پھل مکو کے دانے کی طرح ہوتا ہے. ہوم .... میں گانٹھیں ہوتی ہیں، پھل مکو کے دانے کی طرح ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۵۵۰). [تر].

ہوم (۱) (وج) امذ.

ایک ہندووانہ رسم جس میں وید کے منتر پڑھتے ہوئے آگ میں بھینٹ دیتے ہیں، گھی کی بھینٹ جو پوتر آگ پر ڈالی جائے، منتر وغیرہ پڑھ کر گھی آگ پر ڈالا جانا، یگیہ، جگیہ.

جون اگن کیرا ہوم وہ گل جائے سارا موم
جون اجت کیرے تاب کیا تاریاں کیری شاب

(۱۴۴۰، شمس العشاق، ۲۷۸). نقارۂ حرب گڑگڑایا ہے، نفیر سحر کو دم ملا ہے تیاری جانبین میں ہو رہی ہے ڈمرو بجتا ہے ہوم ہو رہا ہے. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۱۹۱). کتنے ہی یوگی اپنی آنکھ کان ناک آد اندریوں کو سنجم روپی اگن میں ہوم دیتے ہیں. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۴۶). جب دوا، دعا، عمل، ہوم وغیرہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو بادشاہ کے چند حاشیہ نشینوں نے سازش کر کے شاہ جن کا قصہ کھڑا کیا. (۱۹۵۷، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج، ۱۱۸). بہت سارے عالم فاضل براہمن دیکھے وہ سب جپ اور ہوم میں مصروف تھے. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۵۳۱). [مقامی].

--- جلنا ف مر.

منتر پڑھا ہوا گھی بطور بھینٹ آگ میں جلنا. ساحروں میں ہوم جلا کیا، منتروں کی جاپ رہی، اگیاری کی گئی، بیرون کا غل رہا. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۴۱۵).

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.

مقام یا جگہ جہاں ہوم کیا جائے۔ سرداران نامدار باغبان و بہار وغیرہ اپنے اپنے خیموں میں آئے ہوم خانے آراستہ ہوئے سحر تیار ہونے لگے۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوش ربا، ٦ : ۱۲۳). بیٹی کو رخصت کیا آپ ہوم خانے میں آئی۔ (۱۹۰۰، طلسم خیال سکندری، ۲ : ۷۴٦). [ہوم + ف : خانہ، لاحقہء ظرفیت].

---کَرانا ف مر.

کسی پنڈت سے گھر میں برکت کے لیے اگنی کی پوجا کرانا۔ خوشحال چند نے اس کے کہنے سے اوّل مکان میں ہوم کرایا۔ (۱۸٦۸، رسوم ہند، ۱۰۰).

---کَرَت ہاتھ جَرَت/جَڑے کہاوت.

بدقسمتی ہو تو نیک کام کرنے میں بھی نقصان ہوتا ہے۔ (جامع اللغات).

---کَرتے ہاتھ جَلنا محاورہ.

اچھا کام کرتے ہوئے برا بننا. (شبد ساگر).

---کَر دینا ف مر محاورہ.

جلا دینا؛ بھسم کر دینا؛ برباد کر دینا نیز چھوڑ دینا. (شبد ساگر).

---کَرنا ف مر.

ہنود کی عبادت و ریاضت کا ایک طریقہ، آگ کی پوجا کرنا، آگ جلا کر منتر پڑھتے ہوئے آگ میں گھی ڈالتے رہنا۔ گو وہ ہزار تیرتھ اور ہوم کرے پر ہتیا نہیں جاتی۔ (۱۸۰۱، مادھونل اور کام کندلا، ۳۵). جب دولھا دولھن مل بیٹھے تب ریت ہوئی گٹھ جوڑے کی وہ پنڈت آئے ہوم کیا سب لا کر اس کی چیز رکھی. (۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۲۵٦).

نہ کہیے آپ غضب ہے برہمنوں کا جاپ
یہاں جو ہوم کریں تو دکھن میں آگ لگے

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۲۷۰). ترسول اور پنسول ہاتھ میں لیے منقلہائے آتشیں پر ہوم کرتے، گوگل سلگاتے ـــــ طرف کوہِ عقیق کے چلے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۳۰). گھر والے نجس ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں ہوم کرنے ـــــ سے باز رہتے ہیں۔ (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۹۰). برہمن اور چھتری کو چاہیے کہ ہر روز تین مرتبہ سندھیا کریں ـــــ پھر واجب دعائیں پڑھتے ہوئے ہوم کرے۔ (۲۰۰۲، دبستان مذاہب (ترجمہ)، ۱٦۳).

---کَرنے والا امذ.

وہ شخص جو ہوم کرے؛ (خصوصاً) پنڈت یا پجاری۔ آگ اپنے ہوم کرنے والے پر بھی رحم نہیں کرتی۔ (۱۸۸٦، لال چندرکا، ۵٦).

---کُنڈ (ـــ ضم ک، سک ن) امذ.

ہوم کی آگ رکھنے کا حوض؛ زمین کا وہ گڑھا جس میں متبرک آگ رکھیں، ہوم کی آگ رکھنے کا گڑھا؛ جیسے : اگن کنڈ۔ خود بھی ہوم کنڈ میں گر کر مر گیا. (؟، وقائع راجپوتانہ، ۵۹). [ہوم + کنڈ (رک)].

---ہونا ف مر.

آگ کی پوجا ہونا۔ دکھلانے کی راہ سے تیاری اسباب سحر ہونے لگی کہ حریف ہوشیار نہ ہو جائے ڈمروٗ بجا کیا ہوم ہوا کیا، بیروں کا غل رہا۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ٦۱). جامد کا سر منڈوا دیا گیا اسے نئے کپڑے پہنائے گئے ہوم ہوا جامد کے ہاتھوں سے شیرینی تقسیم کرائی گئی۔ (۱۹۳٦، پریم چند، پریم چالیسی، ۱ : ۱۸۵).

ہوم (۲) (مج) امذ.

۱۔ گھر، مکان، ٹھکانا نیز وطن. ہوم (Home) تنہا رائج نہیں ہے مگر اس کے مرکبات : ہوم ورک، ہوم ڈپارٹمنٹ، ہوم سکریٹری، ہوم نرسنگ، ہوم آفس، ہوم رول (خصوصاً آئرستان کا) اردو میں مستعمل ہیں۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۵). تنہائی کی زندگی بسر کرنے والے افسران بھی کسی نہ کسی بہانے سے اپنے ہوم ٹاؤن کا سرکاری دورہ بنا کر ـــــ تعطیلات گزارنے چلے جاتے۔ (۲۰۰٦، داستاں کہتے کہتے، ۲۷۳). **۲۔ مدد کے مستحق اور معذوروں وغیرہ کی نگہداشت کا ادارہ۔** لاوارث بچوں کی رہائش گاہ کو عموماً محض ہوم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ (۱۹۸۸، نشیب، ۱۷). [انگ : Home].

---آفِس (ـــ مدا، کس ف) امذ.

رک : **ہوم ڈپارٹمنٹ۔** کچھ کتابیں خریدیں اور رقم منظوری کے لیے ہوم آفس کو لکھا۔ (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۳۹۳). ہوم تنہا رائج نہیں ہے مگر اس کے مرکبات ہوم ورک ـــــ ہوم آفس ـــــ مستعمل ہیں۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۵). [انگ : Home office].

---ڈِپارٹمِنٹ/ڈِیپارٹمِنٹ (ـــ کس ڈ، سک ر، ٹ، کس مج م، سک ن/ی مع، سک ر، ٹ، کس مج م، سک ن) امذ.

محکمہ جو داخلہ اور امن و امان اور عدلیہ سے متعلق ہوتا ہے، محکمہء داخلہ۔ فی الحال ایجوکیشن ہوم ڈپارٹمنٹ کے ماتحت ہے جو کاموں کے بوجھ کے نیچے بہت دبا ہوا ہے۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۱۹). اب جو ملا رموزی نے ہندوستانیوں کی باہم آویزی دیکھی تو اس غریب نے سب کچھ چھوڑ کر ہندوستانیوں کا "ہوم ڈیپارٹمنٹ" سنبھال لیا۔ (۱۹۳۳، زندگی (مقدمہ)، ۱۰). انھیں ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲ : ۴۹۳). [انگ : Home Department].

---رُول (ـــ و مع) امذ.

خود مختار حکومت، حکومتِ خود اختیاری، کسی ملک کے آدمیوں کی اپنی حکومت۔ افسوس ہے کہ اردو زبان کو رد کر کے ہندی کی ترقی کی کوشش یہ ہمارے ہم وطن ایسے وقت میں کرتے ہیں جب وہ ہوم رول اور صلح کل کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (۱۹۱۸، (پاکستان میں اردو، سندھ، ۱ : ۲٦۹)).

خبر نہیں تھی کہ گاندھی کو لے اڑیں گے شیخ
جناب خوش نہ ہوئے دے کے ہوم رُول کی چاٹ

(۱۹۲۱، اکبر الٰہ آبادی، ک، ۴ : ۱۴).

ہے لیڈری کا لازمہ دعوائے ہوم رول
گیسوئے لیڈری کو یہی شانہ چاہیے

(۱۹۳۱، بہارستان، ٦۱۷). پہلی جنگ عظیم تک ہندوستانیوں کو سیاسی منزل ہوم رول سے آگے نظر نہیں آتی. (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۴۵۱). جب ہوم رول کے مسئلے پر مسلم لیگ انڈین نیشنل کانگریس سے متفق ہو گئی تو وہ مستعفی ہو گئے۔ (۱۹٦۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۷۲). آل انڈیا ہوم رول کے مطالبات ہونے لگے تھے۔ (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۷۰۵). [انگ : Home Rule].

---سِکرِٹری/سَیکرِٹری (ـــ کس س، سک ک، کس مج ر، سک ٹ/ی لین، سک ک، کس مج ر، سک نیز فت ٹ) امذ ~ سیکریٹری۔

وزارت داخلہ کا معتمد؛ محکمہء داخلہ کا اعلیٰ ترین افسر۔ پہلا اجلاس نہایت شان و شکوہ اور جوش و خروش کے ساتھ ریاست کے معزز ہوم سکرٹری ـــــ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ (۱۹۱٦، الناظر، لکھنؤ، اپریل، ۴۹). میں نے خط کھولا ہوم سکریٹری صاحب کا خط تھا

لکھا تھا کہ ایک خاص معاملہ میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۱۰۷). اب آپ ہوم سیکرٹری سے ایک ضروری اعلان سنیے۔ (۲۰۰۳، سائنسی نقطۂ نگاہ (ترجمہ)، ۱۳۹). [انگ : Secretary Home].

---مِنِسْٹَر (---کس م، ن، سک س، فت ٹ) امذ.
محکمۂ داخلہ کا وزیر جس کے ذمے پولیس اور عدلیہ کے محکمے ہوتے ہیں، وزیر داخلہ۔ میں اسی وقت خان بہادر نواب لیاقت حیات ہوم منسٹر سے ملنے گیا۔ (۱۹۳۳، سیاحت ہند، ۵۳). ڈاکٹر آغا اشرف علی کے ----- نانا آغا سید حسین ریاست کے ہوم منسٹر تھے۔ (۱۹۹۷، سلام و پیام، ۲ : ۹۶). [انگ : Minister Home].

---وَرک (---فت و، سک ر) امذ.
۱. اسکول میں ملنے والا سبق یا کام جو طالب علم کو گھر پر کرنا ہوتا ہے۔ گھر کے دوسرے بچوں کے ساتھ الائچی کے درخت پر چڑھی ہوم ورک کر رہی تھی۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۹۵). اکثر میرا جی چاہتا ہے ----- میں اسکول ہی میں بیٹھی شام کو بچوں کا ہوم ورک دیکھتی رہوں۔ (۱۹۸۲، پرایا گھر، ۱۰۶). اس طویل رات میں نیند نہیں آتی نہ ہی اسکول کا ہوم ورک کر سکتا ہوں۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۳۴). **۲. کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کی حکمت عملی کا مکمل جائزہ اور تیاری، حصول آگاہی (کسی کام سے قبل)، کسی موضوع پر ابتدائی کام یا ضروری تیاری۔** تیسرا سبب یہ ہے کہ تھوڑا ہوم ورک قارئین کو بھی کرنا چاہیے۔ (۱۹۷۶، صدا کر چلے، ۸۳). [انگ : Home Work].

ہومنا (وج، سک م) ف م.
ملانا، بھرنا، ڈالنا۔ کتنے ہی پران وایو میں اپان وایو کو ہومتے یا ملاتے ہیں۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۴۸). [رک : ہوم (۱) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہومی (وج) امذ.
پجاری جو ہوم (رک) کرے، ہوم کرنے والا۔ (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [رک : ہوم (۱) + ی، لاحقۂ نسبت].

ہومیاپیتھی (وج، کس م، ی لین) امذ.
رک : ہومیوپیتھی جو درست املا ہے۔ طب سے میری مراد ہومیاپیتھی یا ایلوپیتھی یا یونانی یا وید کی کسی خاص طرح کی طبابت نہیں۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۶۴). [ہومیوپیتھی (رک) کا ایک املا].

ہومیو (وج، کس م، وج) امذ.
یونانی لفظ جو کسی اور لفظ کے ساتھ بطور سابقہ اور بہ معنی "ہم" یا "یکساں" مستعمل ہے؛ جیسے : ہومیوپیتھسٹ، ہومیوپیتھک، ہومیوپیتھی وغیرہ وغیرہ۔ (ماخوذ : اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۳۶). [غالباً یو : Homoeo].

---پَیتھ (---ی لین) امذ.
علاج بالمثل کا معالج، ہومیوپیتھی طریقۂ علاج کا ماہر۔

لیکن ان دونوں کے خادم آج کل بے رحم ہیں
مسلموں اور ہومیوپیتھوں سے بھائی الحذر!

(۱۹۵۴، کلیات رزمی، ۴۰۶). وہ سخت بیمار بھی ہوتی ہے مگر ہومیوپیتھ کی دوا سے مرنے سے بچ جاتی ہے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۰۵۷). حکیم، وید، ہومیوپیتھ، پیر، فقیر اور سیانوں سے مایوس ہو کر ڈاکٹر کو گھر بلایا جائے۔ (۱۹۸۹، آب گم، ۳۰۷). آپ ایک اچھے ہومیوپیتھ معالج کی حیثیت سے بھی اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۱۳). [انگ : Homoeopath].

---پَیتھِک (---ی لین، کس تھ) امذ؛ صف.
ہومیوپیتھی سے منسوب، علاج بالمثل کا نیز ہومیوپیتھی طریقۂ علاج۔ مگر ہومیوپیتھک دوا کے ایک قطرے کی طرح قلیل المقدار قوی الاثر ایک آدھ سبق مذہب کا بھی ہے۔ (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۱۰۸). ایک رسالہ بھی ہومیوپیتھک علاج ہیضہ کے موضوع پر لکھا۔ (۱۹۳۸، حالات سرسید، ۳۲).

ہومیوپیتھک ہو یا دندان سازی کا کمال
باغبانی ہو کہ ہو رومی و رازی کا کمال

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۳۱). ان کے لیے یہ ہومیوپیتھک مشورہ کچھ ایسا نیا بھی نہ تھا۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۷۰). ہومیوپیتھک طریق علاج کی طرح علامات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۸۶). [انگ : Homoeopathic].

---پَیتھِک ڈاکٹر (---ی لین، کس تھ، سک ک، فت ٹ) امذ.
رک : ہومیوپیتھ؛ علاج بالمثل کا معالج۔ راستے میں ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر ملے یہ انہیں گھیر گھار کر لائے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۷۶). سیالکوٹ میں ہمارے ایک بزرگ دوست احسان قریشی صابری رہتے ہیں وہ گذشتہ دنوں ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن کا انتخاب لڑ رہے تھے۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۱۲). رشید انور نے جو ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی تھے ایک طویل نظم پڑھی تھی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۷۴). [ہومیوپیتھک + ڈاکٹر (رک)].

---پَیتھی (---ی لین) امث.
ایک طریقۂ علاج جس میں قلیل مقدار میں ایسی ادویات دی جاتی ہیں کہ اگر وہی ادویات زیادہ مقدار میں صحت مند شخص کو دی جائیں تو بیماری کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں، علاج بالمثل۔ ڈاکٹر تاثیر ڈاکٹر ضرور ہیں لیکن ایلوپیتھی یا ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر نہیں۔ (۱۹۴۷، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۱۴).

ہومیوپیتھی سے اور اسلام سے ہے مجھ کو عشق
ہو صداقت جن میں، کیا ہے ان نظاموں سے مفر

(۱۹۵۴، کلیات رزمی، ۴۰۶). ہومیوپیتھی کی تعلیم کے لیے دس کالج اور طب یونانی کے لیے چار طبیہ کالج قائم ہیں۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۵۲۳). اصحاب طب ----- حکمت یا ہومیوپیتھی سے تعلق رکھتے ہوں ----- علم کا ایک خزانہ پائیں گے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۱۱). [انگ : Homoeopathy].

ہَوَن (فت ہ، و) امذ.
۱. رک : ہوم؛ ہندوؤں کی ایک رسم کا نام جس میں آگ جلا کر وید کے منتر پڑھتے ہوئے آگ میں گھی، جو اور تل وغیرہ ڈالتے جاتے ہیں، قربانی، یگ؛ یگیہ، جگیہ۔

جن کے اعمال میں مذہب کی لطافت نہیں خاک
ان کے قدموں سے نہ یہ پاک ہون ہو ناپاک

(۱۹۱۷، صبح وطن، ۱۰۱).

دے گئی مژدۂ معراج ہون کی تاثیر
آ گئی دیکھنے میں آج ہون کی تاثیر

(۱۹۴۵، کمار سمبھو، ۱۲۰).

ہر ماہ سو برس بھی اگر دان دے کوئی
خوش ہو ہون سے نام کرے یگیہ سے کوئی

(۱۹۵۰، دھمپد (ترجمہ)، ۴۹). سام وید اور رگ وید ایسے گیتوں سے بھرے پڑے ہیں جو مذہبی جلسوں، یگیہ اور ہون کے موقعہ پر ـــــ گائے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۶، اردو گیت، ۱۱۰). اس جگہ لفظ انگنی شرن دیا ہوا ہے جس کے سیدھے سادے معنی ہون یا یگیہ کرنے کی جگہ ہیں۔ (۲۰۰۵، ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب، ۲۰۹). **۲۔ وقت، ساعت، گھڑی۔** صبح کے ہون میں ڈبے کے ایک کونے میں ایک سفید ریش بزرگ نماز میں مصروف نظر آئے۔ (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۲۰۹). رات کو اٹھو چار بجے کے ہون میں آسمان کو دیکھو۔ (۱۹۸۷، آخری آدمی، ۱۳۱). [س :].

--- سِتھان (--- کس س) امذ.

رک : ہون کنڈ۔ مندروں سے گیدڑوں کی چیخیں سنائی دیتی ہیں ہون ستھانوں میں سوئر بیٹھے اور چوہے دوڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۷۴). [ہون + ستھان (رک)].

--- کَرانا محاورہ.

ہون کی رسم کرانے کے لیے کسی پجاری یا پنڈت کو بلانا۔ دور دور کے شہروں میں بھی ہون کرانے وہی بلائے جاتے۔ (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل، ۷۵). اس کے بعد وہاں پر ہون کرایا (پوجا کی شکل میں نذر)۔ (۱۹۹۵، افکار، کراچی، جنوری فروری، ۳۰۹).

--- کَرنا ف مر.

ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم جس میں منتر پڑھتے ہوئے آگ میں گھی جَو وغیرہ ڈالتے ہیں، قربانی دینا۔ برہمن بیٹھ کر ہون کرتے تھے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۸). اس کے بعد مکند برہمچاری نے اپنے بدن کے تکے بوٹی کرکے آگ میں ہون کر دیا۔ (۱۹۴۴، ملک خطا کے شہزادے (نگار، کراچی، ستمبر ۱۹۹۳، ۵۴)).

--- کُنڈ (--- ضم ک، سک ن) امذ.

رک : ہوم کنڈ؛ ہوم کی آگ رکھنے کا حوض، آگ کی قربانی دینے والا حوض، وہ تالاب یا حوض جس میں آگ کی قربانی دی جائے۔ یہاں تک کہ ہون کنڈ میں ہی مانس آدمی بھون بھون کر کھانے لگے۔ (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۱ : ۶۹). جونہی یہ لوگ شامیانے میں پہنچے ـــــ انہیں ہون کنڈ کے سامنے بٹھایا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، رام چرچا، ۱۶۵). ڈیوٹ کے نیچے اور ہون کنڈ میں بھرے ارنڈ کے انگاروں پر فلیتہ دکھا کر کچھ خوشبوئیں سلگائیں۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۲۴). انہیں ہون کنڈ میں ڈال کر اوپر سے پگھلا ہوا مکھن ڈالتے تھے۔ (۱۹۹۳، نگار، کراچی، دسمبر، ۹۵). [ہون + کنڈ (رک)].

--- ہونا ف مر.

ہوم کی مذہبی رسم ادا ہونا۔ ہولی کے دن تھے سارا شہر رنگ رلیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہون ہو رہے تھے۔ ہولی کے گیت گائے جا رہے تھے۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۸۱). برہمنوں نے وید منتر پڑھنا شروع کر دیا ہون ہونے لگا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، رام چرچا، ۱۶۵).

ہُون (۱) (و مع) امذ.

رک : ہُن؛ ایک طلائی سکے کا نام۔

ہوس دل میں اپنے دھرا بے شمار
لیا مول راویں کوں دے ہُون ہزار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۳). ۸ لاکھ روپیہ باقیماندہ اور ۲ لاکھ ہون بابت سال نہم جلوس بھیجتا ہوں۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۷ : ۲۱۷). بر عرب کا محاصل ۲۵ لاکھ ہون اور ایک کرور ابراہیمی دو بتی ملا کر کل تخمینہ مبلغ ۵ کروڑ ـــــ خزانۂ شاہی میں داخل ہوا کرتا تھا۔ (۱۹۰۶، مرآت احمدی، ۱۳). چار مینار کی تعمیر پر دو لاکھ ہون صرف ہوئے ہیں۔ (۱۹۱۰، ادیب، الٰہ آباد، ستمبر، ۱۳۶). دکن میں طلائی سکہ کا نام "ہون" تھا جو آج مخفف ہو کر ہن ہو گیا۔ (۱۹۳۹، نقوش سلیمانی، ۲۹۶). رایا کینگ نایک نے ایک لاکھ ہون کے معاوضے پر بیجاپوری جنرل کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ (۱۹۸۸، اردو، کراچی، اپریل تا جون، ۱۲۴). [ہن (رک) کا ایک املا].

ہُون (۲) (و مع) امذ.

۱۔ ایک منگول قبیلہ جو قدیم چین میں آباد تھا اور بعض روایات کے مطابق اس کی ایک شاخ ہنگری سے ہوتے ہوئے ہجرت کرکے پاکستان کے شمالی علاقوں بالخصوص قراقرم اور ہنزہ (ہون زا) میں آباد ہو گئی۔ "بروشو" ـــــ دراصل "ہون" قبیلے کی ایک شاخ ہیں۔ (۲۰۰۴، مکالمہ، کراچی، ۱۳ : ۵۰۸). **۲۔ تاتاری باشندہ نیز وحشی۔** (پلیٹس). [س :].

ہَون (مج) ف ل قدیم.

ہونا (رک) **کا مخفف (تراکیب میں مستعمل)۔**

--- دینا ف مر.

ہونے دینا۔ بڑائیں ہون دیتی طمع کی خواری۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۷۲).

ہُوں (۱) (و مع) امث کلمۂ ایجاب۔

۱۔ اقرار یا اقبال کے موقعے پر کہتے ہیں، ہاں۔

ترا حیرت زدہ چپکا پڑا تکتا ہے منہ سب کا
نہ کہتا منہ سے وہ ہاں ہے نہ کہتا منہ سے وہ ہوں ہے

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۷۶). قاضی صاحب باہر تشریف لائے دولھا سے وہی کلمے ارشاد فرمائے یہاں کیا دیر تھی، نوشاہ نے فوراً ہوں کر دی۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، عیش، ۱۰۵).

سنی جو ہوں بت کمسن کی بول اُٹھے آغا
کہ معتبر نہ شماریم ناتمام قبول

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۴۰۹). یہ زبردستی نکاح کے وقت ہوں کرا لینا ظلم ہے اور شرع کے خلاف ہے۔ (۱۹۵۷، شام اودھ، ۱۶۸). کھانے کو کچھ نہیں لائے چودھری صاحب : ہوں۔ (۱۹۵۷، شام اودھ، ۱۶۸). کھانے کو کچھ نہیں لائے چودھری صاحب : ہوں۔ اس نے سر ہلایا یہ سوئٹس لو گے۔ (۲۰۰۳، راکھ، ۱۰). **۲۔ (اجازت کے موقع پر مستعمل) ہاں، بلاؤ۔**

میں کہا' دل کو میں لے جاؤں 'تو بولا وہ کہ' ہوں'
لے چلا جب میں اٹھا کر تو لگا کہنے' اوں ہوں'

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۴۷۲). جہاں پناہ، حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا ہوں! یعنی بلاؤ۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۰). میں آجاؤں! شیخ جی نے کہا۔ ہوں۔ اختصار فہرست میں ایسے ہمہ تن مصروف تھے کہ پورا فقرہ بھی ادا نہ کیا۔ (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۳۱). **۳۔ (ناگواری ظاہر کرنے کے لیے مستعمل)، چوں چرا۔** مرد تو یہ چاہتے ہیں کہ عورتوں پر نت نئے ظلم توڑیں اور یہ ہوں تک نہ کریں۔ (۱۹۲۲، سراب مغرب، ۲۰). **۴۔ تنبیہ یا اعتراض یا روک ٹوک کے لیے بھی مستعمل ہے۔** تنبیہ کے لئے۔ ہیں ہیں، ہوں، ہوں ہوں، خبردار، دیکھو، سنو۔ (۱۹۱۴، اردو قواعد، ۱۷۴). **۵۔ کسی بات کے استفسار کے لیے۔** ہوں ـــــ کیا ہے ابا گھور کر اس کی طرف یوں دیکھتے جیسے وہ خواہ مخواہ کمرے میں آگھسا ہو۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۱۷). **۶۔ ہاں ٹھیک ہے (بالعموم دل رکھنے کے لیے یا ٹالنے کے لیے)۔**

کام میرا بھی ترے غم میں کہوں ہو جائے گا
جب یہ کہتا ہوں تو کہتا ہے کہ ہوں ہو جائے گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۶۳). **۷۔ وہ کلمہ جو کہانی یا سبق سنتے وقت بولا جاتا ہے تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ سننے والا جاگ رہا ہے اور آگے سننا چاہتا ہے، جی، ہاں، ٹھیک ہے۔**

ہم نشیں باتوں پہ تیری کیا کروں ہر بار ہوں
تجھ کو اک قصہ لگا ، میں جان سے بیزار ہوں

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ا: ۵۲۱).

لو تم کو ہم سناتے ہیں قصہ فراق کا
لیکن ہے شرط یہ بھی کہ ہو باربار ہوں

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۱۰۸). قرآنی آیات اور حدیث سننے میں مصروف رہتے ----- جواب میں بڑے ابا کی بس ایک لمبی ہوں ہوتی۔ (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۲۱).

--- آں کلمہ۔

کسی بات کے اقرار کرنے کا کلمہ۔ ہوں آں وہ تمہارے گھر میں کوئی جنس نہیں ہے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۱۱).

--- سے تُوں کَرنا محاورہ۔

۱۔ ہاں سے ناں کرنا، مرضی کے خلاف جواب دینا، انکار کرنا، اعتراض کرنا۔ ملکہ ہی کا میں سچ کہوں جگرا ہے جو ہوں سے توں نہیں کرتیں۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۴۵۷). زبان ماما اصیلوں سے بحث بحث کے صاف ہو رہی ہو ماں کی تو اتنی طاقت تھی نہیں جو ہوں سے توں کرے۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۷). ماں نے ہوں سے توں کی اور ایسا جواب دیا کہ جھیپ کے رہ گئی۔ (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰، ۶: ۹). بیوی یا بچوں کو بھول کر بھی ہوں سے توں نہیں کیا۔ (۱۹۷۰، غبارِ کارواں، ۲۱۵). **۲۔ دخل در معقولات کرنا، کسی کی بات میں بولنا۔** کیا مجال کوئی ہوں سے توں کرے۔ (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۱۴).

--- سے چُوں کرنا محاورہ۔

رک : ہوں سے توں کرنا۔ (فرہنگ اثر).

--- کَرانا ف مر۔

ہاں کرانا، اقرار کرانا، ہامی بھروانا۔ یہ زبردستی نکاح کے وقت ہوں کرالینا ظلم ہے اور شرع کے خلاف ہے۔ (۱۹۵۷، شام اودھ، ۱۶۸).

--- کَرنا ف مر محاورہ۔

۱۔ اجازت دینا، ہاں کہنا، رضامندی ظاہر کرنا۔ میں نے تمہارے ڈر سے اب تک ہوں نہیں کی ورنہ میرا بس چلے تو میں کسی مسلمان کے بچے کو ادھر رخ نہ کرنے دوں۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۴). رندوں کا حال ہے زبوں۔ جام پڑے ہیں سرنگوں کردے زباں سے اپنی ''ہوں'' تیرے نثار ساقیا۔ (۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، بادۂ عرفاں، ۷۳). **۲۔ روکنا، منع کرنا، ٹوکنا؛ اعتراض کرنا، احتجاج کرنا، ناگواری کا اظہار کرنا۔** ہوتے تیرے میرا کیا مقدور جو میں ہوں کروں۔ (۱۸۴۴، گلستان (ترجمہ)، حسن علی خان، ۱۰۰). **۳۔ چوں چراں کرنا، دم مارنا۔** دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی کیا مجال کوئی ہوں تو کر کے۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۶). حاضر الوقت وکیلوں بیرسٹروں، ڈپٹیوں، منصفوں سب ججوں میں سے کسی کی مجال تھی جو ہوں بھی کرسکے۔ (۱۹۵۶، محمد علی، ۲: ۲). **۴۔ واضح طور پر ہاں یا نہ کہنے کی بجائے ہنکارا بھرنا، معنی خیز طور پر ہاں کہنا جس میں اختلاف کا شائبہ ہو۔**

کہاں تک دم بخود رہئے نہ ہوں کیجئے نہ ہاں کیجئے
کہاں تک کھایئے غم کب تلک ضبطِ فغاں کیجئے

(۱۸۵۱، مومن، د، ۲۲۵). مولوی صاحب ذرا مسکرائے ایک لمبی سی ہوں کی پھر ایک لحظہ چپ رہ کر بولے۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۷۵).

--- کہلوانا ف مر۔

کسی بات کے لیے راضی کروانا، رضامند کروانا۔ ''پھوپھی نے ماں سے کہا ----- تم بچی کو سمجھا کر ہوں کہلواؤ''۔ (۱۹۶۴، نور مشرق، ۷۸).

--- کہنا ف مر کہاوت۔

۱۔ نکاح کے وقت زبان سے اقرار یا اقبال کرنا، ہاں کہنا۔ نورالنہار نے سسکیوں میں ہوں کہا۔ (۱۹۶۴، نور مشرق، ۷۹). **۲۔ ہلکی پھلکی سرزنش کرنا، ٹوکنا، روکنا۔** مجھکو اماں سے اسی نے بُرا بنوایا ورنہ آج تک ماں نے کبھی ہوں بھی نہیں کہا تھا۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۹۷). **۳۔ (عموماً نخرے سے) غیر واضح جواب دینا، ہنکارا بھرنا۔**

نہ بھولا ہوں۔ نہ بھولونگا ، قیامت تک نہ بھولونگا
سوال وصل پر منہ پھیر کر کہنا وہ تیرا ہوں

(۱۹۱۹، در شہوار، بیخود، ۷۰).

--- نِکَلنا محاورہ۔

بول پانا، کچھ کہنا، منہ سے کوئی کلمہ اعتراض نکلنا، ناگواری ظاہر کرنا۔

تمہارے جلوے کے آگے کسی کی ہستی ہے
تمہارے سامنے کس کی زباں سے ہوں نکلے

(۱۹۳۲، صوت تغزل، ۲۱۷).

--- نہ کَرنا محاورہ۔

دم نہ مارنا، مجال نہ ہونا، کسی کے سامنے بول نہ پانا، جنبش نہ کرنا، لب نہ ہلانا۔ جب تک آمنہ بولتی رہی اس نے ہوں نہ کی۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۳۵). چپکے بیٹھے دیکھا کیئے۔ کسی نے ہوں نہ کی۔ (۱۹۰۷، امہات الامہ، ۸۷). تمہاری بڑی اور منجھلی چچی ان کے سامنے ہوں نہ کرپاتیں۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۱۷).

--- نہ ہاں کلمہ۔

نہ اقرار نہ انکار۔

میں ہوں اور آہ و فغاں ، واحسرتا
تو ہے اور کچھ ہوں نہ ہاں ، واحسرتا

(۱۹۰۷، نوحۂ ممتاز، معارفِ جمیل، ۱۹۸).

--- ہاں کلمہ۔

۱۔ کلمۂ ایجاب و قبول، اشارۂ قبولیت، اقرار، منظوری۔ مگر مہ پارہ کے منہ سے ''ہوں ہاں'' کچھ نہ نکلی ----- رواج کے مطابق رونا آگیا اسکو۔ (۱۹۵۴، محل سرا، ۱۰۰). کھاپی کر بغیر رسمی ہوں ہاں کے لیٹ جاتا۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۶۱). **۲۔ غیر یقینی اقرار، غیر واضح جواب، مبہم بات، صرف ہنکارا، لیت ولعل۔** مولانا بحث پر آمادہ نہیں ہوئے تھے۔ وہ ہوں ہاں میں ٹالنے لگے۔ (۱۹۸۹، افکار، کراچی، جنوری، ۱۹). **۳۔ ٹالنے کی غرض سے یا گفتگو کا سلسلہ بظاہر جاری رکھنے کے لیے کی گئی ہاں، ہاں ٹھیک ہے، مختصر جواب۔** مہمان اونگھنے لگے گفتگو صرف ہوں ہاں تک محدود رہ گئی۔ (۱۹۸۰، سفر نصیب، ۳۵).

--- ہاں کَرنا ف مر۔

ا۔ اقرار کرنا، اقبال کرنا۔ بادشاہ نے اپنے عالم میں خدا جانے کچھ ہوں ہاں کر دی ہوگی ۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۶۱). جان دینے پر کہیں آمادہ بیٹھے ہیں ہم آج حضرت دل چپ ہیں کیا یہ بھی تو کچھ ہوں ہاں کریں. (۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۷۵). **۲۔ بچے کا پہلے پہل بولنے لگنا، غوں غاں کرنا۔** جب وہ نورِ چشم پدر، آرامِ جانِ مادر ہوں ہاں کرنے لگا ۔ (۱۸۹۳، فسانۂ معقول، ۹). جب ذرا بچہ ہوں ہاں کرنے لگا تو اسے گھٹنوں پر بٹھا کر جھجو جھلانا شروع کیا۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۳۱). **۳۔ بولنا، کہنا، جواب دینا ۔**

چپ ہے کیوں او بُت خدا کے واسطے
کچھ تو ہوں ہاں کر جو تجھ سے ہوسکے

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۲۲). **۴۔ ٹال مٹول کرنا، صاف جواب نہ دینا، ہاں ہاں کر کے ٹالنا۔** وہ ہوں ہاں کرتے اور چپکے ہو رہتے، کبھی مسکراتے۔ (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۷۰). موضوع روکھا پھیکا تھا.... میں تو ہوں ہاں کر کے رہ جاتا تھا۔ (۱۹۳۹، مردم دیدہ، ۱۱۶). وہ صرف ہوں ہاں کر کے رہ گئے ۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۴۴۱). اس نے میری بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور ہوں ہاں کر کے رہ گیا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۶۱).

---ہاں نَہ کَرنا ف مر.

بالکل نہ بولنا، دم نہ مارنا، چوں چرا نہ کرنا۔ (ماخوذ: جامع اللغات).

---ہُوں (الف) کلمہ.

ا۔ اقرار کرنے کا کلمہ، ہاں ہاں، ٹھیک ہے، اچھا (بالخصوص ٹالنے کے لیے)۔ وصل ہو جائے تو سمجھوں سچ ہے اے وعدہ خلاف ورنہ یہ ہوں ہوں غلط ہاں ہاں غلط اچھا غلط۔ (۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۱۲). **۲۔ انکار کا کلمہ، ناگواری کا اظہار کرنے کے لیے مستعمل۔** ایک طرف بہت سی نازک دماغ والی بیویاں ہوں ہوں توبہ توبہ کر رہی تھیں ۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۳۳۹). (ہوں، ہوں، ہنسیں نہیں آپ اسے کم از کم ایک نفسیاتی مدد کا عنصر سمجھ لیں!)۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۲۴۹). **۳۔ تنبیہ کا کلمہ، کسی بات کو روکنے کا کلمہ۔** کو ہے رے، ارے تیں کون ہنس، خوجی، ہوں ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۴۲). تنبیہ کے لیئے (کذا)، ہیں ہیں، ہوں، ہوں ہوں، خبردار، دیکھو، سنو۔ (۱۹۱۴، اردو قواعد، ۱۷۴).

---ہُوں (ب) امث.

ا۔ منہ سے نکلنے والی آواز (جب بولنا نہ چاہیں)۔

القصہ روز شکل یہ پچھلے پہر سے تھی
کھٹ کھٹ اِدھر سے ہوتی تھی، ہوں ہوں اُدھر سے تھی

(۱۹۰۵، دیوانجی، ۳: ۲۲۶). **۲۔ کہاروں کی آواز سے منسوب ایک پالکی؛ فینس، پینس ۔** چلو بھئی گھم گھم میں بیٹھ کے اپنی بیوی کو بجی لے چلیں۔ نہیں بھئی ہوں ہوں میں سوار کریں۔ (۱۹۱۱، قصہ مہرافروز، ۱۵). [حکایت الصوت].

---ہُوں کرنا ف مر محاورہ.

ا۔ ہاں کرنا، اقرار کرنا؛ منہ سے ہوں ہوں کی آواز نکالنا نیز ٹال مٹول کرنا۔

بات اپنے ڈھب کی کوئی کرے وہ تو کچھ کہوں
بیٹھا خموش سامنے ہوں ہوں کروں ہوں میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۱۵).

ان بے حقیقتوں سے کہوں بھی تو کیا کہوں
یہ بھی کرم سمجھ کہ جو ہوں ہوں کروں ہوں میں

(۱۹۷۷، جعفر طاہر، غزلیات، ۱۳۹). **۲۔ کہاروں کا پالکی لے جاتے وقت منہ سے ہوں ہوں کی آواز نکالنا، رہگیروں کو خبردار کرنا۔** خاصبرداروں سے کہو کہ بھنبھناتے چلیں مطلب یہ کہ منہ سے نہ بولیں اور ہوں ہوں کرتے خاص جسمیں معلوم ہو کہ لاکھوں سوار اور پیادے ہمراہ جھول ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۱۷۰). **۳۔ روکنا، ٹوکنا، منع کرنا، تنبیہ کرنا۔** جب ناظم خوب پٹ چکا تو ہوں ہوں کرتی ہوئی اس کو بچانے کو باہر آ گئی ۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۱۵۰).

ہُوں (۲) (و مع) ضمیر.

ضمیر متکلم واحد (زمانۂ حال کے لیے)۔

بو باندی دال ساڑی لال تپلی چین کے چن کر
دھرت پر سور ہوں دیکھیا شفق رنگ ارغوانی میں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۲۸۶).

ہلوں جا نزک میں اٹھونگا پوکار
کہ بجتا ہے میں ہوں کہ پانی کے ٹھار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۲۲).

دیکھتا ہوں جب پریشاں حال پاتا ہوں تمھیں
ان دنوں میں تم تو کچھ اے مصحفی مفلس سے ہو

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۹۰).

کب سے ہوں، کیا بتاؤں، جہان خراب میں؟
شب ہائے ہجر کو بھی رکھوں، گر، حساب میں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۸). کہو فی امان اللہ، دو گھنٹے اور ہندوستان میں ہوں پھر اسکے بعد سفر۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۸۷). آپ اُن سے واقف نہیں میں خوب سمجھتی ہوں آخر ہوں تو انہی کی بھانجی۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۰۸).

اک درد کا پھیلا ہوا صحرا ہے کہ میں ہوں
اک موج میں آیا ہوا دریا ہے کہ تم ہو

(۱۹۷۸، جاناں جاناں (کلیات احمد فراز، ۱۰۸)).

کبھی اے پارٹی میں ہوں کبھی بی پارٹی میں ہوں
مرا مسلک نہ پوچھو، ہر سیاسی پارٹی میں ہوں

(۱۹۹۹، لقمۂ تر، ۱۱).

---سو ہُوں فقرہ.

جیسا بھی ہوں، جو بھی ہوں، کسی کو کیا غرض (کچھ کے ساتھ مستعمل)۔

مژگاں تر ہوں یا رگِ تاک بریدہ ہوں
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

(۱۷۸۴، درد، د، ۴۸).

میں جو کچھ ہوں سو ہوں کیا کام ہے ان باتوں سے
کوئی کافر کہے یا کوئی مسلماں مجھ کو

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۱۸۸).

ہوں (۳) (و مع) م ف.

بھی، نیز، ہی۔

جیون سامنے آ، صف بندے مغرور ہونا ہاں تج
یک ہوں بجن سن کاں میں کئی صف پہ صف ہو پڑے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۸). [پ : یا، س :]۔

ہَوں (مج نیز ولین) قدیم ضمیر۔

میں، (واحد متکلم)۔

نہ نایک ڈروں ہوں نہ پایک ڈروں
کہوں آن پروار کھلا کروں

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۷۹). ہوں تجہ دیکھوں تو مج دیکھ جو لگ آہے جیو چلیک. (۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۵۰).

ارے پون نجا اُن پر جن برہے کٹھن اگن بھاگ
ہوں جلوں کچ ڈر نہیں منج ڈر جگ جل جائے اس آگ

(۱۵۹۹، کتاب نورس، ۹۰). [پ : ، س :].

---ہُو/ہُوں (و مع) م ف کلمہ.

میں بھی؛ میں بھی ہوں. (پلیٹس).

ہوں (۱) (وج) م ف.

ا۔ ہونا (رک) کا ماضیء تمنائی نیز ماضیء احتمالی (بصیغۂ جمع)۔

اتنا کہا تھا فرش تری رہ کے ہم ہوں کاش
سو تو نے مار مار کے آکر بچھا دیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۵۸).

جی کی جی میں رہے یہ ہوں غم گیں
یہ مناسب نہیں ہے اے رنگیں

(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین و انشا، ۹۱)). یہ کہیں ولایت کے ہیں ---- خراسانی معلوم ہوتے ہیں یا کابل کے ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۱۳).

کہتا ہے کون درد کا درماں الاٹ کر
ہاں جس قدر بھی غم ہوں مری جاں الاٹ کر

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۷۲). استاد میر علی پنجہ کش ہزار تیس مار خاں رہے ہوں لیکن وہ ایک بہت ہی محدود فن کے دائرے میں بند تھے۔ (۱۹۷۲، افسانے کی حمایت میں، ۲۶).

وہ اسمبلی ہو کہ ہوں ایوان ہائے بلدیہ
پوچھنا یہ ہے کہ کس نے مسئلے کا حل دیا

(۱۹۹۹، لقمہء تر، ۶۷). بہر حال وہ گائی لیٹن (حسن الشاذلی) ہوں یا حسین نصر سید علی اشرف ہوں ---- ان سب کا بنیادی مسئلہ ایک ہے۔ (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۸). **۲۔ اگر بس میں ہو؛ اگر قابو میں ہوں؛ اگر موجود ہوں؛ اگر اختیار میں ہو۔**

ہوں تو چین و حلب و ملک عدم دے ڈالوں
بوسہء گیسو و رخسار و دہن کے بدلے

(۱۸۶۷، رشک (مہذب اللغات)).

---تو اَیسے ہوں فقرہ.

کسی کی تعریف کے موقعے پر کہتے ہیں۔ ہم تو اہل مانٹی نیگرو کی تعریف کریں گے واللہ سپاہی ہوں تو ایسے ہوں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۸۹).

---گے فقرہ.

جمع متکلم اور جمع غائب کے ساتھ زمانہء مستقبل ظاہر کرنے کے لیے مستعمل نیز ماضی احتمالی کے لیے نیز شاید ہوں، ہمیں کیا (بے دلی یا رقابت سے کہتے ہیں).

بولے یوں سن کے وہ یوسف کو حسیں
کیا خبر ہوں گے سنا کرتے ہیں

(۱۸۶۶، ہزبر، د، ۷۵). ہمارے خاندان کو ہندوستان میں آئے سو برس سے زیادہ ہوئے سینکڑوں ہی شادی بیاہ ہوئے ہوں گے۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۳۳).

---گے پُوت تو پُوجیں گے بُھوت کہاوت.

کچھ نفع ہو تو خدمت بھی کریں ورنہ کیا ضرورت، اپنی غرض کے لیے سب کچھ کرنا پڑتا ہے، اولاد کی امید پر بھوت پریت کی پرستش بھی منظور ہے، اولاد کے واسطے سب جائز اور ناجائز بھگتنا پڑتا ہے. (نجم الامثال؛ فرہنگ آصفیہ).

---(یا) نہ ہوں فقرہ.

ا۔ تذبذب کے موقعے پر مستعمل، شاید ہوں شاید نہ ہوں۔ معمولی دنیاوی امتحانات میں تو انسان کا دل دھڑکنے لگتا ہے کہ نہ معلوم پاس ہوں یا نہ ہوں۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۹). **۲۔ یقیناً۔** بانکی وضع ہی سے تاڑ گئی تھی کہ ہوں نہ ہوں یہ وہی ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳۹۲).

ہوں (۲) (وج) م ف.

رک: ہاں نیز ہر موقعے پر، ہمیشہ، سدا. (پلیٹس). [ہاں (رک) کا بگاڑ].

ہونا (وج) (الف) ف ل.

ا۔ (i) (قواعد) امدادی فعل جو اسماء و صفات کو افعالی معنی دیتا ہے؛ جیسے: آباد ہونا، برباد ہونا، پشیمان ہونا، شادمان ہونا وغیرہ، تولد ہونا۔

تولد ہوئے آج کے دن امام
دیپے جیوں نوا چند ابروئے فرخ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۶۷).

پہنچتا تھا گردوں تلک شور و شر
ہوا صاف ہوتی نہ دو دو پہر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳۸). آنکھوں کا چار ہونا تھا کہ نوبل صاحب گھوڑے سے کود دوڑ کر ابن الوقت کو لپٹ گئے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴۴).

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۵۱). اردو میں عام طور پر استعمال ہونے والے امدادی افعال حسب ذیل ہیں ا۔ ہونا ۲۔ دینا۔ (۱۹۷۱، جامع القواعد (حصہء صرف)، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ۴۳۹). حق بننا، حق کے ساتھ بننا نہیں آتا، ہونا مستعمل ہے ---- عموماً تو صرف حق سے کام چل جاتا ہے نہ بننا کی ضرورت ہے نہ ہونا کی۔ (۲۰۰۳، لغات روزمرہ، ۱۱۷). **(ii) ہوسکنا، ممکن ہونا۔**

وفا نیں کرے یو اچھوں کس ستی
کہ ہرگز وفا نیں ہوا اس ستی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶).

میں نہ مانوں گا نہ مانوں گا کبھی
یہ تو ہونا ہی نہیں میرا کہا ہو جائے گا

(۱۹۱۹، درشہوار بیخود، ۱۹). موسیقی رسوم اور توہمات کو جاننے کے لیے ہاشمی کے دیوان ریختی سے بہتر کوئی اور ماخذ نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۶۱، مقدمہء دیوان ہاشمی، ۲۳). کہ زندگی تیری زلفوں کی نرم چھاؤں میں گزرنے پاتی تو شاداب ہو بھی سکتی تھی۔ (۱۹۸۰، ساحر

لدھیانوی، ک، ۷۸). **۲۔ (i) عدم سے وجود میں آنا، ظہور میں آنا، ظاہر ہونا، پیدا ہونا (عموماً کائنات کا)**. اللہ کرے سو ہووے کہ قادر توانا توی۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۲۱).

باعث عالم اس کی ذات ہوئی
واسطے اس کے کائنات ہوئی

(۱۸۵۷، بحر الفت، ۳).

کہوں کیا ہستی باری میں شک ہونے کے کیا معنی
یہی سمجھا نہیں میں آج تک ہونے کے کیا معنی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۴۷۳). **(ii) زندہ ہونا، زندگی۔**

اے موج فنا گزر بھی سر سے
ہونے کا مجھے بہت گماں ہے

(۱۹۶۵، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ۲۲). **۳۔ موجود ہونا، حاضر یا باریاب ہونا۔**

کیوں سبک کرتا ہے واں لیجا کے اے بے چین دل
میرا ہونا اوس کی ساری انجمن پر بار ہے

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۹۵).

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۰). کسی قوم میں سلطنت کا ہونا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ اُس قوم کے مراسم، عادات ـــــ کل حالات فرداً فرداً نہیں تو مجتمعاً ضرور بہتر ہیں ۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۵). جہاں میں ہر جگہ مسکن مرا ہے وہ مکیں ہوں میں یہ ہونا بھی کوئی ہونا ہے ہوں اور پھر نہیں ہوں میں. (۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۱۹۸). ہاشمی ـــــ کہاں مدفون ہے پتہ نہیں چلتا مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی قبر شاید برہان پور میں ہو۔ (۱۹۵۸، اردو ادب، علی گڑھ، مارچ (مقدمہء دیوان ہاشمی)، ۱۳). آپ حضرات نے حضور ﷺ کو ہونے کے مقام پر دیکھا ہے اور میں نے نہ ہونے کے مقام پر محبوب کی خدمت میں اپنی روح کو حاضر رکھا ہے۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۲۵۵).

ہونا بھی عجب اور نہ ہونا بھی عجب ہے
خدشے نظر آتے ہیں مجھے خواب میں ڈھل کے

(۲۰۰۶، شور بھی ہے سناٹا بھی، ۹۳). **۴۔ پیش آنا، وقوع پذیر ہونا، وقوع میں آنا (کسی واقعے یا بات کا)**۔ اب ایسا ہوئے کہ مراد اس کی حاصل ہو۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۵۵). راہ دور عشق سے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا. (۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۴).

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۵).

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ، گھبرائیں کیا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۱). کوئی کہتا تھا بس جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴۱). دیکھیے آگے کیا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۰۹). ہاں تو پھر یہ ہوا کہ ـــــ آگرے والی نے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ (۱۹۴۱، عسکری کے افسانے، ۸۲). "پھر وہ ہوء اجو نہیں ہونا چاہئے تھا جو کبھی نہیں ہونا چاہیے"۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۷۶).

وہ ہورہا ہے جو میں کررہا ہوں اور پھر بھی
جو ہورہا ہے یہ کیا ہے مجھے نہیں معلوم

(۲۰۰۶، شور بھی ہے سناٹا بھی، ۷۷). **۵۔ بننا، بن جانا۔**

دھواں گرد میں مل کے گردوں ہوا
اسد خاں جو جگ میں دُہانوں ہوا

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۰۸).

ترے نین کا کاجلا دیکھ دھن
اپے کاجلا ہونے جلتا شمع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۵۵). خدا جانے کس کے سر یو اثر چڑیا ہے، بڑے ہونا کیا باٹ میں پڑیا ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۶۳).

دمبدم بھیجے ہے نلوے آہ کے
دل یہ داروغا ہوا ہے ڈاک کا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو (ق)، ۴).

خود بخود نیں خدا رسی ممکن
پیر شاہمیر راہ بر ہونا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۱).

ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے
بے سبب ہوا غالب، دشمن آسماں اپنا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۹).

یوں پیر مغاں شیخ حرم سے ہوے یک جاں
مے خانے میں کم ظرفی پرہیز بہت ہے

(۱۹۷۵، شام شہر یاراں (نسخہ ہائے وفا، ۵۳۹)). **۶۔ واقع ہونا (کسی جگہ کی کسی حالت کے لیے مستعمل)**۔ اب خرابا ہوا جہان آباد ورنہ ہر اک قدم پہ یاں گھر تھا. (۱۸۱۰، میر، ک، ۱۵۰).

گھر ہمارا، جو نہ روتے بھی تو، ویراں ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا، تو بیاباں ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۸).

درد بھی جاگتا ہے اور دل بھی
بزم خلوت ہوئی تو سو لیں گے

(۲۰۰۸، نشیب شہر، ۱۹۱). **۷۔ نمودار ہونا، طلوع ہونا، آنا (موسم، وقت وغیرہ)، وارد ہونا۔** نگوڑی رات ہوئی جیوں تیوں کٹھن پڑتا ہے وو کٹ تیوں تیوں یوں اجڑیا دیس ہونے پر پڑی کھٹ پھٹ میں جبتر کے. (۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۲۵۱).

قفس سے چھوڑ دے تو اب تو ہم کو اے صیاد
چمن میں کہتے ہیں پھر موسم بہار ہوا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۵۳).

غم ہستی کا، اسد، کس سے ہو، جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۵).

ہجر کا دن ڈھلے تو ہم جانیں
صبح کے بعد شام ہوتی ہے

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۱۱۳). ۸۔ (i) **حاصل ہونا، ملنا (کسی نتیجے، فائدے وغیرہ کا)، ہاتھ لگنا۔**

دنیا میں مزا عشق سے بہتر نہیں ہوتا
یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہیں ہوتا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۵۸).

ہر دم قوم کا رونا کیا ہے
ان باتوں سے ہونا کیا ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۳۲). (ii) **پہنچنا۔**

تکلیف شیفتہ ہوئی تم کو مگر حضور
اس وقت اتفاق سے وہ ہیں عتاب میں

(۱۸۵۵، کلیات شیفتہ، ۱۷). ۹۔ **ایک روپ سے دوسرے میں آنا، صورت یا حالت بدلنا، ہیئت اختیار کرنا، کسی ساخت یا سانچے میں ڈھلنا۔**

ہم نہ کہتے تھے کہ نقش اس کا نہیں نقاش سہل
چاند سارا لگ گیا تب نیم رخ صورت ہوئی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۹۷).

نہوئی ہم سے رقم حیرت خط رخ یار
صفحہ آئینہ ہوا ، آئنہ طوطی نہوا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۴). تمہارے کوچے میں کیا تازہ گل کھلا کوئی صاحب آتی ہے گلزار ہوتی آتی ہے. (۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۳۳). ۱۰۔ **اٹھنا، پیدا ہونا، ظاہر ہونا (عموماً درد تکلیف)**۔ رنج تعظیم مسیحا نہیں اُٹھتا مجھ سے درد ہوتا ہے مرے دل میں جو توڑوں بالیں. (۱۸۶۹، غالب، د، ۸). ۱۱۔ (i) **(آزار یا مرض) لاحق ہونا، جان کے درپے ہونا۔** عشق اوڑ لگتا ہے مت چھو مجکو ورنہ اے طبیب دیکھتے ہی نبض تجھ کو یہ مرض ہوجائے گا. (۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۲۳). لو وہ مریض الفت رو کر بقول سودا کہنے لگا کہ ناداں کیا پوچھتا ہے ہونا. (۱۸۰۹، جرأت، د (عکسی)، ۵۸).

دل الجھے ان بالوں میں تو آخر سودا ہوتا ہے
کوچے کو زنجیر کے یعنی زلفوں سے دوراہیں ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۹۹).

غم اگرچہ جاں گسل ہے ، پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غم عشق گر نہوتا غم روزگار ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۰). (ii) **زندہ ہوجانا، جسم میں روح آنا۔** عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی، بنایا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو ہو جا وہ ہو گیا. (۱۷۹۰، ترجمہء قرآن مجید، شاہ عبدالقادر، ۵۲). ۱۲۔ **(کسی کیفیت یا حالت کا) پایا جانا، ثابت ہونا، ظاہر ہونا، معلوم ہونا، لگنا۔**

دنیا میں مزا عشق سے بہتر نہیں ہوتا
یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہیں ہوتا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۵۸). معشوق کا غیر معمولی حسین ہونا بھی لازمی تھا. (۱۹۴۲، ادبی رجحانات، ۲۱۰). ۱۳۔ **پیدا ہونا، تولد ہونا۔** جد بیٹا ہوا تد اُس نے کہا کہ اب تو تیر ابدلا ہو چکا. (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۱۴۱).

ہوئے تھے جیسے مر جاتے پر اب تو سخت حسرت ہے
کیا دشوار نادانی سے ہم نے کار آساں کو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۴۵).

باجی اولاد میں مجنوں کے پری خانم ہے
ایک دیوانہ نہ کیوں کنبے میں ہوتا آئے

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۳۱۶). لڑکا ہونے کی خوشی کس کو نہیں ہوئی گھر بھر میں سب خوشیاں منانے لگے۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۶). خدا کی قدرت منجھلی کے ہاں لڑکا ہوا ۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۸). تمہارے ہاں لڑکا ہونے کی خبر تو میں نے سن ہی لی تھی ۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۵۵). نو مہینے کے بعد پھول سا لڑکا ہوا۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۷۷). ۱۴۔ **کسی کا بن جانا، کسی سے منسوب ہونا، نسبت ہو جانا۔** تیں جو کہتی ہے کہ حرمز تمارا ہو گا نہیں یہ بات جھوٹ ہے۔ (۱۸۰۰، قصہء گل و حرمز، ۳۳). تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا. (۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۵).

نگاہوں میں اقرار سارے ہوے ہیں
ہم اونکے ہوے وہ ہمارے ہوے ہیں

(۱۸۷۸، آغا، د، ۶۹).

دھوکے میں پڑے کوئی نہ امید وفا پر
ہو گا نہ ہوا ہے وہ دغا باز کسی کا

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۱۷). ۱۵۔ **رہنا، رکھنا (وجود یا نام وغیرہ)**۔ عاشق ناؤں کے ہو کر خدا پاس ٹھاؤں منگنا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۶۳).

واں بھی کیا فریاد بلبل پر چمن روتا نہیں؟
اس جہاں کی طرح واں بھی درد دل ہوتا نہیں؟

(۱۹۰۲، بانگ درا، ۲۶). ۱۶۔ (i) **انجام دیا جانا، کیا جانا نیز پورا ہونا، انجام کو پہنچنا، مکمل ہونا، تمام ہونا (کام، منصوبہ وغیرہ)**۔ مزوراں میں کال ہے. بڑا فام، ایسے مزوراں تی کیا ہوے گا کام۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۶۳).

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۵). انجام یہ کہ نہ انگریزی ہوئی نہ عربی نہ قانون، لوگ تو عمریں صرف کرتے ہیں تم دو ہی برس میں گھبرا گئے۔ (۱۸۷۷، موعظہء حسنہ، ۱۰۷).

وہ خود ملے ہیں تو اِترا رہی ہے عقل مری
غضب ہے کام کا بھی حسب مدعا ہونا

(۱۹۵۳، صفی (اورنگ آبادی)، فردوس صفی، ۲۰). (ii) **بر آنا، پورا ہونا۔**

ہونے کو تو کیا اُن سے ملاقات نہ ہوگی
جس بات کی خواہش ہے وہی بات نہ ہوگی

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۶۷). (iii) **کسی چیز کا ختم ہونا، باقی نہ رہنا۔** جب شراب ہوگئی تو سر سے اپنے دوپٹہ کھول کے میفروش کے سامنے لائے کہ اسے رہن رکھ لو ۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۳۲۱). کہا صابن ہو چکا۔۔۔۔ کل ہی انہوں نے ختم کیا تھا۔ (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۲۳۴).

وہ آئینہ سے لوگ تو بے عکس ہو چکے
اب ہم ہیں اور اپنے خدوخال کا ملال

(۱۹۹۶، رقص وصال، ۱۳۶). ۱۷۔ **کیا جانا (کردن شدہ کا ترجمہ)**۔

بارِ خاطر جانتے ہو اپنا ہم کو بار بار
اس کے شکوے بارہا تم سے نہ ہوں تو کس سے ہوں

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۱۷۲). ۱۸۔ **(i) پکنا، پک کر تیار ہونا۔** اگر چاول ہوئے نہوں تو پھر تھوڑا دودھ دے کر دم دیں۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲: ۵۷). **(ii) گرم ہونا۔** آٹے کی چٹکی گرم توے پر ڈال کر دیکھی کہ توا ہوگیا یا نہیں۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش ،ارمان، ۷). **(iii) ماضی ہو جانا، بیت چکنا۔**

سر لگا ملنے کہاں شوریدگی
چل جنوں عہد جوانی ہو گیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۲۴).

جو ہو رہا ہے اُسے سازگار کرنے کو
جو ہو چکا ہے اُسے دھیان میں رکھا جائے

(۲۰۰۶، شور بھی ہے سناٹا بھی، ۸۸). ۱۹۔ **داخل ہونا، آنا، آجانا۔** مردوں نے اجازت چاہی تو وہ اندر مکان کے ہوگئیں۔ (۱۸۶۵، مذاق العارفین، ۴: ۲۱۶). ۲۰۔ **گزرنا، پاس سے جانا، عبور کیا جانا، چلے جانا، ایک طرف سے دوسری طرف جانا۔** یہاں سے نکل کے ہم اس سڑک پر ہوے جو اس گمنام قصبہ کی صدر شاہراہ ہے۔ (۱۹۲۴، خونی راز، ۹۹). ۲۱۔ **شامل ہونا، شمار ہونا، داخل ہونا۔**

اُس کی امت میں ہوں میں ، میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہ کے غالب ، گنبدِ بے در کھلا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۱).

شیخ کعبہ کی بیاں ہو کیا رکابی مذہبی
دورِ ساغر دیکھ کر کہتا ہے ے خواروں میں ہوں

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۷۹). ۲۲۔ **ٹھہرنا، قرار پانا، تسلیم کیا جانا۔**

باعث عالم اس کی ذات ہوئی
واسطے اس کے کائنات ہوئی

(۱۸۵۷، بحر الفت، اختر (واجد علی شاہ)، ۳).

تن تن کے دیکھتے ہیں مجھے غیر بار بار
میں انجمن میں آئینۂ انجمن ہوا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳۷).

نہ جانے مجھ میں اثر ہے یہ کس کی صحبت کا
تلاش رہتی ہے ہر بات میں ادا ہونا

(۱۹۵۳، صفی (اورنگ آبادی)، فردوس صفی، ۲۰). ۲۳۔ **تکلف یا تکلیف وغیرہ درپیش ہونا، کسی صورت حال سے دوچار ہونا۔**

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں
گر میں نے کی تھی توبہ ، ساقی کو کیا ہوا تھا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۸).

کس سے کہیے ہمیں ہوا کیا ہے
عشق اک حرف ناروا ہے ابھی

(۱۹۹۵، افکار (منتخب منظومات نمبر) اختر سعید، کراچی، مارچ، ۲۲۷). ۲۴۔ **چل پڑنا۔**

ہولیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ
یارب ، اپنے خط کو ہم پہنچائیں کیا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۱). ۲۵۔ **معمول ہونا، عادت ہونا۔** بچوں کا تو یہی ہوتا ہے کہ جہاں ساتھ کے بچے ملے، سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۲۰۲). ۲۶۔ **پڑنا، برسنا۔** کئی دن سے برابر بارش ہو رہی ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۲۱۶). ۲۷۔ **بجنا، بجایا جانا (باجے کے لیے)۔** ہزاروں تیر ستم جڑ گئے کہادوں میں دہل سواروں میں قرنا ہوئی پیادوں میں۔ (۱۹۱۲، اوج (نوراللغات)). ۲۸۔ **رچنا (عموماً شادی)، رچائی جانا۔**

ہوئی شادی ہمارے یاں یکبار
آئے مہماں وہ دولت بیدار

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۴۴). مومن کی شادی خواجہ میر درد کے نواسے محمد نصیر رنج کی بیٹی سے ہوئی۔ (۱۹۵۵، مقدمۂ کلیات مومن، ۱۱). انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر شادی ہو رہی ہے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۱۵). ۲۹۔ **خواہش ہونا، چاہنا نیز چاہیے کی جگہ مستعمل۔**

اگر ملک ہونا تو لشکر رکھو
سپہ ایک سوں ایک بہتر رکھو

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۱۴).

سنو بھی یہ کوئی بازار کی تو چیز نہیں
کہاں سے لاؤں جو دل تم کو دوسرا ہونا

(۱۹۵۳، صفی (اورنگ آبادی)، فردوس صفی، ۲۰). ۳۰۔ **رہنا (انتظار وغیرہ)۔**

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے ، یہی انتظار ہوتا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۹). ۳۱۔ **قیام کرنا، ٹھہرنا۔** نصیرالدین کا دلی میں ہونا اور مجتہد العصر کا یہاں آنا۔ (۱۸۶۱، خطوط غالب، ۲۹۱). ۳۲۔ **کہا جانا، سنایا جانا۔** سوچے کہ کبھی کبھی اور تذکرے بھی ہوا کریں ورنہ اگر ـــــ مذمت کی تو مبادا کھٹک جائے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۲). ہم سات آٹھ آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور یہی بھوت پریتوں کے قصے ہو رہے تھے۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۶: ۱۳۵). ۳۳۔ **انزال ہونا، جھڑ جانا، منزل ہونا۔**

ساتھ ہر دھکے کے اب کون کرے گا نخرے
جلد ہونا نہ کہیں یہ مجھے فرمائے گا کون

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۱).

ہونے نہیں پاتا کہ اٹھا دیتی ہو مجھ کو
کچھ غیر بھی ہے کیا ستم ایجاد ہوا ہے

(۱۹۲۶، دیوان چندا، ۲۰). ۳۴۔ **حائض ہونا، حیض آنا، کپڑوں سے ہونا، ایام آنا۔** (فرہنگ آصفیہ). ۳۵۔ **بھوت چمٹنا، جن و پری یا آسیب وغیرہ کے جھپیٹے میں آنا؛ زخم چشم پہنچنا، نظر لگنا (جیسے: اسے تو کچھ ہوگیا).** (فرہنگ آصفیہ؛ گلزار معانی). ۳۶۔ **نبھنا، نباہ ہونا (جیسے: اس سے گھر نہیں ہوگا).** (ماخوذ: گلزار معانی؛ فرہنگ آصفیہ). ۳۷۔ **نوکر، ملازم یا متعلق ہونا (جیسے: کیا اب بھی یہ اسی سرکار میں ہیں).** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). ۳۸۔ **امیدوار ہونا نیز ہو چکنا، نبڑنا؛ رک جانا، موقوف ہونا.** (ماخوذ: پلیٹس). ۳۹۔ **مر جانا** (پلیٹس)۔ ۴۰۔ **نچڑا ہوا ہونا؛ تھکا ہوا ہونا.** (پلیٹس)۔ ۴۱۔ **نتیجہ ظاہر ہونا.** (نوراللغات). ۴۲۔ **تکرار ہونا، حجت ہونا، مقابلہ ہونا۔**

کہیے جو چاہیے مسجد میں جناب واعظ
آپ سے ہم سے تو میخانے میں حضرت ہوگی

(۱۹۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۴۳).

ہونا (ب) امذ.

۱۔ **وجود، ہستی، زندگی۔**

جہاں میں ہر جگہ مسکن مرا ہے وہ مکیں ہوں میں
یہ ہونا بھی کوئی ہونا ہے ہوں اور پھر نہیں ہوں میں

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانہ الہام، ۱۹۸). **۲۔ کائنات، موجودات۔** ہوتا سب خدا کا بھاتا، ہو کتنے میں ہو جاتا، یاں چرا نہ چوں۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲). **۳۔ امکان.** (ماخوذ: پلیٹس).

ہونا (ج) صف.
ممکن. (ماخوذ: پلیٹس). [ہو (رک) + نا، لاحقۂ مصدر و اسمیت].

---اَور نَہ ہونا امذ.
عدم اور وجود، موجودگی اور غیر موجودگی، ہست و نیست، زندگی اور موت۔ آنکھیں کھلی تھیں ----- سفر شروع ہو چکا تھا اس ہونے اور نہ ہونے کے درمیان اچانک ایک اسیج میرے دائیں طرف نمودار ہوا۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۲۱).

جو سبزے کی مہک پر ٹھہرا ہوا ہے
ہونے اور نہ ہونے کے درمیان
زندگی اور موت کے درمیاں!

(۱۹۹۷، قومی زبان (احمد شاملو (ترجمہ)، شعیب احمد)، کراچی، اکتوبر، ۷۴).

---نہ ہو برابر فقرہ.
رک: ہونا نہ ہونا (دونوں) برابر۔ بات ----- اس وقت بھی صرف مہاجن تک رہتی تھی جو ہونا نہ ہو برابر تھا۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۰۴).

---نَہ ہونا (دونوں) بَرابَر (ہے) فقرہ.
موجود ہونا اور ناموجود ہونا دونوں حالتیں یکساں ہیں، ہونے اور نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا (اُس وقت مستعمل جب کسی سے کوئی فائدہ نہ پہنچے)۔ ماشاء اللہ برابر کی بیٹی ہو، اتنا آرام بھی اماجان کو تم سے نہ ملا تو تمہارا ہونا نہ ہونا دونوں برابر۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۲). انسان کی روح ایک مردہ جسم کی مانند ہو جاتی ہے جس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ (۱۹۷۷، نورنگ موسیقی، ۱).

---نَہ ہونا خُدا کے ہاتھ میں (ہے)، مار مار تو کیے جاؤ کہاوت.
اپنی طرف سے کوشش ہونی چاہیے نتیجہ خدا پر چھوڑنا چاہیے۔ (جامع الامثال).

---ہُوانا محاورہ.
نقصان ہونا یا فائدہ پہنچنا نیز کسی فعل کا باثر یا سرزد ہونا، کسی عمل کا کوئی نتیجہ نکلنا، کچھ حاصل ہونا۔ آخر وہی بات ہوئی کہ ہونا ہوانا کچھ نہیں، ناحق کا درد سر ہے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۷۰).

ملے گی داد کیا محشر میں ہم کو اس ستمگر سے
نہیں ہونا ہوانا کچھ تو پھر شور و فغاں کیوں ہو

(۱۹۳۳، صوت تغزل، ۱۷۴). ہونا ہوانا کیا تھا اس نے کہا ----- ایک انٹرویو آپ میرا بھی کر لیں۔ (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۸۲). "یہ ہم کہہ رہے ہیں۔ مرنے کے بعد کچھ نہیں ہوتا ہواتا"۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۲۳۵).

---ہو سو ہو فقرہ.
چاہے کچھ ہو. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ہونٹ (وج، غنہ) امذ ~ ہونٹھ؛ ہونٹھ۔
منھ کے دہانے پر اوپر اور نیچے بنے پُر گوشت حصوں میں سے کوئی ایک، لب۔

کہیں ہاڑ ہیڑا کہیں سیس بال
کہیں ناک انکھیاں کہیں ہونٹ گال

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۳۸). ہونٹ تیرے جیو لیہنارے ہیں مجہ پر اِی رحمت دیہنارا دو سریا نکا ہے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۶۱).

پکڑ اپنے دانتوں میں حیرت سوں ہونٹ
کہیا چابنا سخت غصے سے ہونٹ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۸۵).

غواص خوش کرتا ہے دکھ تعریف تیرے ہونٹ کا
حاصل ہوا ہے طوطی شکر شکن کوں آج فرح

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۱۶).

نہ لاتے مشک کا تل اس سرن کے ہونٹ پر دلبر
مگر کچھ بیچ شکر میں دھتورے کے ملاتے ہیں

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۶۷).

ناجی کوں حسن ساختہ اوپر نگاہ نئیں
پچھلوا ملے وہ ہونٹ کے تیں روغنی کرے

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۲۱۸).

ہر برگ گل کو چوم لیا مثل عندلیب
مجھ کو اگر چمن میں ترے یاد آئے ہونٹھ

(۱۸۳۸، ناسخ، ک (مجلس)، ۲: ۴۲۲). حبشیوں کی ------- آنکھیں اندر دھسی ہوئی ہیں اور اون کے ہونٹ موٹے موٹے ہیں۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۳۴). میں تم سے پوچھتا ہوں کہ گلاب کے پھول نے تمہارے ہونٹوں سے کیا باتیں کی تھیں۔ (۱۹۲۱، لڑائی کا گھر، حسن نظامی، ۳۱). پوری قوت سے خاک پر تھوکتے اور پھٹتے ہوئے بے رونق ہونٹ آستینوں سے پونچھ کر اوپر بھورے آسمان کی طرف دیکھتے۔ (۱۹۴۲، طلوع و غروب، ۴۸).

ہونٹ، رخسار، کاکلیں، باہیں
ایک اک چھو کے دیکھ سکتا تھا

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۵۲). قرنی طبقہ (Corneum Stratum) یہ سب سے بیرونی تہہ ہے ----- ہتھیلیوں اور پیر کے تلووں پر یہ تہہ سخت ہوتی ہے لیکن ہونٹ، پیشانی، رخسار، آنکھ کے پپوٹوں اور حشفہ پر باریک اور نرم ہوتی ہے۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۲۱). [مقامی].

---اُودے پڑ جانا محاورہ.
سردی یا چوٹ کے باعث ہونٹوں کا نیلا پڑ جانا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

---بَٹ جانا محاورہ.
خشکی سے ہونٹوں پر خراشیں پڑنا، پپڑی جمنا۔ آنکھوں کی جوت ماند پڑ گئی ہونٹ بٹ گئے، حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ (۱۹۵۴، اپنی موج میں، آوارہ، ۱۷).

---بَند ہونا ف مر محاورہ.
لبوں کا جنبش نہ کرنا کچھ نہ کہنا، خاموش رہنا۔

بیاں اس کا شیریں ہے اور دل پسند
ولیکن مرے ہونٹ ہوتے ہیں بند

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷).

---بندھنا محاورہ.

رک : ہونٹ چپکنا۔ برفی تو---- مشہور ہے وہ لجتی لذت ہوتی ہے کہ ہونٹ بندھنے لگتے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۶۲).

---بھنچ جانا/ بھنچنا ف مر محاورہ.

ہونٹ جڑ جانا؛ بات تک نہ ہو سکنا۔ اس کی آنکھیں ناچ اٹھتی تھیں اور ہونٹ بھنچنے کے باوجود مسکراہٹ اس کے رخساروں اور ناک پر امڈ آتی تھی۔ (۱۹۴۲، عسکری کے افسانے، ۱۷۳). بوڑھے کی چوڑی پیشانی پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے نمودار ہوگئے، ہونٹ بھنچ گئے۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، فروری، ۷۱).

---بھیگنا ف مر.

ہونٹ خشک نہ رہنا، لب تر ہونا۔ بار بار پانی پیتا رہا ہوں حلق تر ہو جاتا ہے ہونٹ بھیگ جاتے ہیں لیکن کھٹک باقی رہتی ہے۔ (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۲۲۱).

---بھنچ لینا/ بھینچنا ف مر محاورہ.

ہونٹ بند کر لینا؛ چپ ہو جانا۔ دادی نے ٹھنڈی سانس بھری اور عالیہ نے ہونٹ بھینچ لیے۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۸۳). اس نے اپنے ہونٹ اور دانت سختی سے بھینچ لئے۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۷۲).

---پپڑا جانا/ پپڑانا ف مر.

لبوں کا خشکی یا سردی کے سبب نہایت خشک ہو جانا، پپڑی بندھنا۔ یا علیؑ یا علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ دم کرتے کرتے ہونٹ پپڑا گئے۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۴۰).

---پچکا پچکا کر فقرہ.

ہونٹ سکیڑ سکیڑ کر، ہونٹ بھینچ بھینچ کر (تحقیر کے موقع پر)۔ حقارت کے ساتھ ہونٹ پچکا پچکا کر پڑوسنوں سے داد طلب کر رہی تھی۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۶۷).

---پر پڑانا محاورہ (قدیم).

رک : ہونٹ پپڑانا۔ گال تمتمائے اور ہونٹھ پر پڑائے (پپڑائے)۔ (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۹).

---پھٹ جانا/ پھٹنا ف مر محاورہ.

۱. کسی بیماری میں یا خشکی یا سردی کی شدت سے یا کسی اور سبب سے ہونٹوں میں شگاف پڑ جانا نیز ہونٹوں کا خشک ہو جانا۔ بوسہ دیتے ہوئے ڈرتے ہیں ہٹے جاتے ہیں فرطِ حسرت سے مرے ہونٹ پھٹے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۱۶۲). اس بیماری میں ---- تین ہفتے کے بعد بیماری کے آثار شروع ہو جاتے ہیں، زخم، ہونٹوں کا پھٹنا ---- اس بیماری کی مخصوص علامات ہیں۔ (۱۹۶۹، امراضی خرد حیاتیات، ۳۲۵). وہ لوگ جن کے ---- جاڑوں میں ہونٹ پھٹتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ دن میں آٹھ دس بار مکھن، گھی ---- ملیں۔ (۲۰۰۳، روحانیات صارم، ۳۱). **۲. مکے کے منہ پر لگنے یا گرنے سے ہونٹ میں شگاف پڑ جانا نیز ضرب لگنے سے ہونٹوں کا زخمی ہو جانا۔** سارا چہرہ لہولہان تھا بالائی ہونٹ پھٹ گیا تھا وہاں سے لہو رس رہا تھا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۴۴).

---پھڑپھڑانا ف مر.

رک : ہونٹ کانپنا۔ میری ماں کی آنکھیں بھیگ گئیں، ان کے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے۔ (۱۹۸۷، پلک پلک سمٹی رات، ۵۷).

---تر کرنا ف مر.

ہونٹ گیلے کرنا نیز ہونٹوں پر زبان پھیرنا نیز ذرا سا پانی پینا۔

ہونٹھ تر کرنیکو بھی لب ہیں ترستے ساقی
یا لگاتے تھے کبھی جام چھلکتے منھ سے
(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۳۷).

زخم دل کھٹتا ہے میرا تیر جاناں سے مرے
ہونٹ تر کر دے تو اپنے لب پیکاں سے مرے
(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۹۹).

مٹی کے کورے برتنوں میں ٹھنڈا پانی بھرا ہوا ہے کہ وہ اپنے سوکھے ہونٹ تر کرے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۱۴). اور زبان کی نوک سے ہونٹوں کو تر کر کے اس نے بنسری بجائی۔ (۱۹۴۲، طلوع و غروب، ۱۱۵). اگر مجھے موج پر شبہہ ہو جائے ---- اسکے پانی سے ہونٹ تر نہیں کرونگا۔ (۱۹۸۴، وفا کر چلے، ۷۷).

---تک نہ ہلانا ف مر محاورہ.

ہونٹ کو بالکل حرکت نہ دینا، بالکل بات نہ کرنا، منھ سے بات نہ نکالنا، منھ سے ذرا سا اشارہ تک نہ کرنا، خفیف اشارہ بھی نہ کرنا۔ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---تک نہ ہلنا ف مر محاورہ.

لبوں کا جنبش بھی نہ کرنا، منھ سے بات نہ نکلنا۔

آزردہ ہونٹ تک نہ ہلے اسکے روبرو
مانا کہ آپ سا کوئی جادو بیاں نہیں
(۱۸۶۸، آزردہ (مہذب اللغات)).

---تھرّانا ف مر محاورہ.

لبوں کا کپکپانا، لبوں کو جنبش ہونا نیز بول نہ سکنا، زبان کانپ جانا، بولنے کی کوشش کرنا۔

گرز ستم سے شق ہوا ناگہ سر جناب
تھرائے ہونٹ، چھٹ گئی دانتوں سے مشکِ آب
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۶۸).

---تھرتھرانا ف مر.

رک : ہونٹ تھرانا۔ اس کے ہونٹ تھرتھرائے جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۳۴). بوڑھی عورت کے ہونٹ تھرتھرائے اور یوں لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جون، ۷۷).

---جلنا محاورہ.

بات کہنے میں مشکل پیش آنا۔

ایک بات کہنی تھی
بات جس کے کہنے کو
میرے ہونٹ جلتے تھے
(۱۹۵۸، شہر آذر، ۱۲۰).

---(کو) چاب کے رہ جانا ف مر.

غصے کی حالت میں ہونٹوں کو دانتوں سے چبا کر رہ جانا، بہت غصے میں ہونا۔

بھاگا اُدھر تو جوش میں وہ اضطراب کے
یہ دونو بھائی رہ گئے ہونٹوں کو چاب کے
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۸۹).

---چابنا ف مر محاورہ.
رک : ہونٹ چبانا، دانتوں سے ہونٹوں کو کاٹنا؛ غصے کی حالت میں ہونٹ کو چبالینا؛ (عموماً افسوس، حسرت، حسد اور غصے کی انتہائی حالت میں).

پکڑ اپنے دانتوں میں حیرت سوں ہونٹ
کہیا چابنا سخت غصے سے ہونٹ
(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۸۵).

تحیر سوں پکڑ دانتاں میں ہونٹ
رھیا پھرا غضب سوں چابکر ہونٹ
(۱۶۸۴، عشق نامہ، مومن، ۱۲۳). شاہزادہ ہونٹاں چابنے لگیا، پادشاہ غصے میں آکر سراڑاؤ کو بلایا ہور اسے مار ڈال کو بولیا. (۱۷۶۵، دکھنی انوار سہیلی، ۳۸۶).

شوخیاں بھولو جو وہ نرگس فتاں دیکھو
ہونٹ چابو اگر اوس کے لب و دنداں دیکھو
(۱۸۶۸، شعلہ جوالہ (آباد)، ۱: ۲۵۹).

رشک گل برگ میں ہو جائیں گے یہ نیلوفر
ہونٹ غصہ میں نہ چابو دم گفتار بہت
(۱۸۹۲، شعور (نور اللغات)).

ہونٹ چابے کبھی غصے سے دھڑکے مارے
رنج و غم سے نظر آنے لگے دن کو تارے
(۱۹۲۵، ریاض امجد، ۱: ۳۳).

---چاٹا کرنا محاورہ.
رک : ہونٹ چاٹنا/چاٹتے رہ جانا؛ مزے کو یاد کرنا، لذت کو یاد کرکے مزہ لینا.

ہونٹھ چاٹا کیا میں تا دم مرگ
لب شیریں کی آرزو نہ گئی
(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۲۰۳).

تلخی بادہ ہے وہ آج کے دن لذت بخش
ہونٹ چاٹا کرے اک گھونٹ جو پا لے جمشید
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹۳).

گر کبھی ان آموں کا رس چوس لیں
ہونٹ ہی چاٹا کریں شیریں دہن
(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۹۳).

---چاٹا/چاٹتے رہ جانا محاورہ.
کسی مزیدار چیز کا ذائقہ یاد کرتے رہ جانا، ذائقہ نہ بھولنا، محوِ لذت ہو جانا، چٹخارے بھرا کرنا.

دہن کو دیکھ ترے ہونٹ چاٹتے رہ گئے
پھرا نہ قند سے منہ چاشنی چشیدوں کا
(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۸۶). وہ سرخ سرخ پیاز سے نہاری کا بگھار، سریلی جھنکار ---- تمام عمر ہونٹ چاٹا رہ جائے. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۵). اس نئے طرز والے قصے کی طرف نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ایک ایسی حیرت خیز دلچسپی ہوتی ہے کہ ناظر ہونٹ چاٹتا رہ جاتا ہے. (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، (دیباچہ)، ۱). جس کو بھولے سے بھی حلاوت کلام کا مزہ پڑ گیا وہ پھر ہونٹ ہی چاٹتا رہ گیا. (۱۹۰۸، صلائے عام، دہلی، نومبر، ۱۵). کھانے والے ہیں کہ فرط لذت وحلاوت سے ہونٹ چاٹتے رہ جاتے ہیں. (۱۹۳۷، انشائے ماجد، ۲: ۱۱۴). گرما گرم چاپیوں کی خوشبو اور ان کی خستگی سے ان کا وہ لطف آیا کہ میں ہونٹ چاٹتا رہ گیا. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۷). ہاں. ایک کا نام غالباً "دختر فرعون" تھا تم اسے پڑھو تو رائیڈر ہیگرڈ کی ---- "شی" کو بھول جاؤ. ہونٹ چاٹتے رہ جاؤ، بھتیجے ہونٹ چاٹتے. (۱۹۸۵، چچا عبدالباقی، ۲۱۱).

---چاٹتے کے چاٹتے رہ جانا محاورہ.
رک : ہونٹ چاٹتے رہ جانا. ایک دفعہ سن کر برس بھر اُس کا مزہ لیتے رہتے اور ہونٹ چاٹتے کے چاٹتے رہ جاتے. (۱۹۱۷، مجموعہ نظم بے نظیر (التماس)، ۳).

---چاٹ چاٹ کر کھانا محاورہ.
مزے لے لے کر کھانا، نہایت دلچسپی یا شوق سے کھانا، جی بھر کے کھانا. جعفری خانم نے قورمہ ایسا پکایا تھا کہ میں نے ہونٹھ چاٹ چاٹ کر کھایا. (۱۹۲۵، لغات النخواتین، ۲۶۱).

---چاٹ کے رہ جانا محاورہ.
کسی مزے دار چیز کے نہ ملنے پر ہونٹوں پر زبان پھیرنا، ملال کرنا، حسرت کرنا.

بوسوں کو حوریں رہ گئی ہیں ہونٹ چاٹ کے
پریوں نے جان دی ہے گلے کاٹ کاٹ کے
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۴۹).

---چاٹنا ف مر محاورہ.
۱. لبوں پر زبان پھیرنا. حجاب سے سر جھکائے ہشت دست کاٹ رہا ہے ہونٹھ چاٹ رہا ہے. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۲۶۲). فرانس میں بھی وہ یہی حرکتیں کرتے ہیں، لوٹتے غصہ اور شرم کی مصیبت میں چھوڑتے اور اپنے ہونٹ چاٹتے ہوئے اور صحرائی ترانے گاتے ہوئے گھروں کو واپس جاتے ہیں. (۱۹۱۴، مرقع بلجیم (ترجمہ)، ۱۱۱). مگر چچا کی ایک عادت پر وہ حد درجہ معترض تھیں اور وہ یہ تھی کہ ماں کا خیر مقدمی بوسہ لینے سے پہلے وہ اپنے ہونٹ چاٹتے تھے. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۳). **۲. مزیدار چیز کا ذائقہ لینا، لذت یاد کرنا، کسی خوش ذائقہ چیز یا کھانے کا مزہ لیتے رہنا (عموماً رشک یا حسد کرنا).**

ہونٹ اپنے لگے سب چاٹنے شیریں دہناں
جب سخن اس کے لب تنگ شکر سے نکلا
(۱۷۹۲، دیوان محب، ۴۹).

شیریں مقال جتنے ہیں جوشش جہان میں
ہر چند ہونٹ چاٹتے ہیں روبہ رو ہنوز
(۱۸۰۱، جوشش، د، ۶۶).

جو شیریں بھی سنے باتیں تو وہ بھی ہونٹھ ہی چاٹے
نہ پوچھو اس لب شیریں کی کچھ تقریر کا عالم
(۱۸۲۶، معروف، د، ۷۵).

ہونٹ چاٹا کیے ہم دام سے چھوٹے پر بھی
دی تھی صیاد نے کیا چاٹ ملا دانے میں

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ا: ۱۵۱).

جس کے دیکھے سے بھوک لگ آئے
عمر بھر ہونٹھ چاٹے گر کھائے

(۱۸۹۵، دلبر حسن، مرزا، ۱۰). ہونٹھ چاٹنا، مزہ لینا، لذت یاد کرنا جیسے اس مزہ کا کھانا کھلایا کہ آج تک ہونٹھ چاٹ رہے ہیں۔ (۱۹۱۵، مرقع زبان و بیان دہلی، ۲۲).

ہونٹ چاٹے نہیں کیا کیا لب گویائی نے
شب کو حلوا جو کھلایا کسی حلوائی نے

(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی، ک، ۱۳۹). مجھے بہت للچایا کہ گوشت ایسا پکا کے کھلاؤں گا کہ آپ ہونٹ چاٹیں گے۔ (۱۹۸۰، زمیں اور فلک اور، ۶۵).

---چاٹنے سے پیاس نہیں بجھتی کہاوت.
تھوڑی سی امداد کا کوئی فائدہ نہیں. (جامع اللغات).

---چبا چبا کر ف مر.
دانت بھینچ بھینچ کر، غصے سے۔ منچلے ہونٹھ چبا چبا کر عدو کو گھورتے تھے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ا: ۵۵۹).

---چبا کے رہ جانا محاورہ.
دانت بھینچ کے رہ جانا، غصے میں اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا، کوئی ناگوار بات برداشت کرنا۔

تو نے منھ پھیرا سوال بوسہ پر مجھ سے جو یار
ہونٹھ کیا کیا اپنے دانتوں سے چبا کر رہ گیا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۶۱).

---چبانا ف مر محاورہ.
رک: ہونٹ چابنا؛ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنا، غصے، رشک، حسرت یا افسوس کا اظہار کرنا۔

ہونٹھ اپنے پہروں دانتوں سے چباتا ہوں میں آہ
یاد جب آ جاتے ہیں اوسکے لب و دنداں مجھے

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ا: ۱۰۴).

کیوں کر حسرت سے نہ میں ہونٹ چباؤں ظالم
ہاتھ سے اپنے جو دے غیر کو تو پان بنا!

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۲).

خفت ہوئی جھٹکے کئی ظالم نے جو کھائے
پیسیکبھی دانت اور کبھی ہونٹ چبائے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۲۸۷). پھول متی غصے سے ہونٹ چبا رہی تھی مگر اس موقع پر زبان نہ کھول سکتی تھی۔ (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۳۴). "میرا کوئی حق نہیں تو میرا یہاں رہنا بیکار ہے" اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۷۷). "انتظار، احتیاط" دوسرا ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑایا۔ (۱۹۸۵، خیمے سے دور، ۱۱). بخت خاں ہونٹ چباتا پیر پٹختا نکلا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۳۲).

---چپکنا ف مر محاورہ.
شیرے یا شیرینی کی وجہ سے ہونٹوں کا آپس میں چپکنا، کسی میٹھی پسندیدہ چیز کے ذکر پر اُس کی لذت محسوس کرنا۔

میٹھے اور سرد ہیں اتنے کہ ذرا نام لیے
ہونٹھ چپکے ہیں جدا دانت ہیں کر کر بجتے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱۶۶).

---چٹوانا محاورہ.
ہونٹوں پر زبان پھروانا (عموماً کسی میٹھی یا پسندیدہ چیز کا دھیان یا نظر میں آ کر)۔

ہونٹھ چٹوائے ہیں کیا کیا مجھے ان ہونٹوں نے
زہر کھاتا تری شکر کا نہ خواہاں ہوتا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۴۲).

کیا ملی ہے لذت اس کی خوش بیانی سے قلق
ہونٹ چٹواتا ہے اس شیریں زبانی کا مزہ

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۴۱).

---چچوڑنا محاورہ.
بری طرح یا بدتمیزی سے ہونٹ چومنا۔ لیکے ہونٹھ چچوڑ لیے پھوہڑ پنے کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ا: ۲۸۲).

---چلانا محاورہ.
منھ ہی منھ میں کچھ پڑھنا یا بولنا۔ زیر لب کچھ کہنا شیخ نبی بخش جلدی جلدی ہونٹ چلا کر کچھ بدبداتے ہوئے غالباً دعائے ردِّ بلا کا ورد کرتے چلے گئے۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۶۲).

---چوسنا ف مر.
لبوں پر لب رکھ کر چوسنا، شدت کا بوسہ لینا۔

ہوں کھلتے ہی آنکھ آنکھ (لب گزیدہ
یہ خواب میں کس کے ہونٹ چوسے

(۱۸۰۹، جرات، ک (قلمی)، ۳۵۷).

چوسے تھے کس کے ہونٹھ کہ جو مرتے دم مزا
تلخی کے بدلے قند کا میرے دہاں میں تھا

(۱۸۷۹، دیوان عیش، ۶۴).

---چوم لینا/چومنا ف مر.
لبوں کا بوسہ لینا۔ وزیر زادہ کے ہونٹھ چومے تو سارا دھڑ وزیر زادے کا اس کے ہونٹھ کی کور میں آ جاتا ہے۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۱۰۴).

لوگوں میں ہونٹ چوم لیا ہم نے کیا کِیا
غصے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹھ

(۱۸۳۸، ناسخ، ک (مجلس)، ۲: ۴۲۴). اس پیار کی خاطر ایک بار میرے ہونٹ تو چوم لو۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۷۵).

اپنے زانو پہ ترا سر ہی کوئی دم رکھ لیں
اپنے ہونٹوں سے ترے ہونٹ بھی پیارے چُومیں

(۱۹۷۸، ابن انشاء، دل وحشی، ۱۲۱).

---خُشک ہونا ف مر.
پیاس، ڈر، گھبراہٹ یا ندامت سے لبوں کا خشک ہو جانا، ہونٹ سوکھ جانا۔

ہونٹھ کیا خشک ندامت سے ہوئے ناسخ کے
اس گل تر نے جو کل شکوہ کیا بوسے کا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۸).

لب لعلیں کو ترے وصل کی شب ہم نے چوسا ہے
نہ ہوں گے تشنگی سے ہونٹھ اپنے خشک محشر تک

(۱۸۴۶، آتش، ک (مجلس)، ۱ : ۵۶۲). تمھارے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں ہونٹھ خشک ہو رہے ہیں۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۰۹). ہونٹ خشک ہو رہے ہیں چہروں سے وحشت برس رہی ہے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۷۵). برادوں کے دل ٹوٹ گئے اور کافر نعمتوں کے ہونٹ خشک ہوگئے۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۱۸۹). بیٹھک میں رنگی اور میں دروازے سے لگ کر درزوں سے دیکھ رہے تھے، ہمارے ہونٹ خشک تھے دل دھک دھک کر رہے تھے۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۱۹۴).

---دابنا ف مر.

دانتوں تلے ہونٹ دبانا (عموماً شدت جذبات میں)۔

دانتوں سے ہونٹ داب کے لی رخش کی لگام
جان آ گئی دلوں میں صفیں جم گئیں تمام

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۶۵).

---دانت/دانتوں تلے دَبانا ف مر.

کسی ناگواری یا غصے کی حالت میں ہونٹ کو دانتوں کے نیچے بھینچ لینا.

لوگوں میں ہونٹ چوم لیا ہم نے کیا کیا
غصے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹھ

(۱۸۳۸، ناسخ، ک، مجلس، ۲ : ۴۲۴).

دبائے کبھی ہونٹھ دانتوں تلے
کبھی آہ کر کے کلیجا ملے

(۱۹۱۰، قاسم وزہرا، ۷۷). شکایت کو اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر چھپالیا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۶۶). میں ہونٹ دانت تلے دبا کر مسکراہٹ روک رہا تھا۔ (۱۹۸۳، خانہ بدوش، ۲۹۸).

---دَبانا ف مر.

رک : ہونٹ دانت تلے دبانا.

دانت سے ہونٹ جب دباتے تھے
چھتوں کے جان نکلے جاتے تھے

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۹۶۹).

---سکڑنا محاورہ.

غصے اور ضبط کے باعث ہونٹوں کا بھنچنا۔ اُس کے جواب پر تھانے کے انچارج کے ہونٹ سکڑ گئے تھے۔ (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۵۲).

---سکیڑ کر فقرہ.

ہونٹ دبا کر، ہونٹ بھینچ کر (ناگواری یا حقارت وغیرہ سے)۔ راجو ہونٹ سکیڑ کر چرچراتی اور پھر دونوں ـــــ ہنستے۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۵۱).

---سِلانا محاورہ.

ہونٹ سی دینا، منھ بند کرانا، خاموش کرانا۔

ایسا خفا ہوا مرے نالوں سے اے جنوں
ظالم نے جائے چاکِ گریباں سلائے ہونٹ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۲۷).

---سِل جانا/سِلنا محاورہ.

چپ لگ جانا، خاموشی طاری ہو جانا۔

یوں تو شکوہ بھی ہمیں آئینہ رو آتا ہے
ہونٹ سل جاتے ہیں جب سامنے تو آتا ہے

(۱۹۰۶، تیر و نشتر، ۶۹). یہ سُن کر وقار کے ہونٹ سل گئے تھے۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۷۶).

ایسے ہونٹ سلے لوگوں کے سرگوشی کو بھی ترسے

(۱۹۸۳، بے آواز گلی کوچوں میں، ۱۰۹).

---سِلوانا محاورہ.

خاموش کروانا۔

ہونٹھ سلوا چکے دم بازوں کے پیغامی سے
نہ ملو چٹکیوں سے اپنے گنہگار کے لب

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۲۱۴).

جانِ پروانہ پہ نازل ہو نہ آفت بزم میں
ہونٹ سلوائیں جو نارِ شمع سے گلگیر کے

(۱۸۸۴، مرزا انس، د (ق)، ۸۶).

---سُوکھ جانا ف مر.

رک : ہونٹ خشک ہو جانا؛ گرمی، خوف یا شرمندگی سے ہونٹ خشک ہو جانا۔ اسوقت مگر انکے ہونٹھ سوکھے جاتے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۴۵). کیا حال ہوگا دھوپ میں اندوہ و یاس سے اب ہونٹ اور سوکھ گئے ہوں گے پیاس سے۔ (۱۸۹۱، تعشق (مہذب اللغات)). یارو کا جسم تپ رہا تھا، ہونٹ سوکھ گئے تھے۔ (۱۹۴۲، طلوع و غروب، ۱۳۹).

---سُوکھ کے کانٹا ہونا محاورہ.

رک : ہونٹ سوکھ جانا، پیاس وغیرہ سے ہونٹوں کا نہایت خشک ہو جانا۔ اور ہونٹھ سوکھ کے کانٹا ہوگئے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۲۸).

---سُوکھنا ف مر.

رک : ہونٹ سوکھ جانا۔

ہونٹھ سوکھے تو خونِ ناب ملا
خواب و خور دونوں کو جواب ملا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۲۶).

---سی دینا محاورہ.

منھ بند کر دینا، خاموش کر دینا، چپ لگا دینا۔

کہہ نہیں سکتا جفائے چشم فتاں یار سے
ہونٹھ سی دیتا ہے ڈورا سرمے کی تحریر کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰).

اپنے جینے کی دُعا بھی تو نہیں کی جاتی
سی دیئے ہونٹ خموشی نے شکایت کیسی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۹۵).

بوسہ کے ڈر سے اس نے مرے ہونٹ سی دئے
پہلے سزا ملی مری تقصیر سے مجھے

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۲۱۱). زمانے نے آخر شورش پسندان لکھنؤ کے ہونٹ سی دیئے۔ (۱۹۳۳، مکتوب یگانہ (نگار، کراچی، اپریل ۱۹۹۴ء، ۵۶)).

تو جبر شہی میں بھی علمدارِ جُنوں تھا
میں نالہ بہ دل ہوں کہ کوئی ہونٹ نہ سی دے

(۱۹۸۳، نابینا شہر میں آئینہ (کلیات احمد فراز، ۱۰۲۲)).

--- سی رکھنا محاورہ.

منھ بند رکھنا، کچھ نہ کہنے دینا. گورنمنٹ کے ایجنٹ اپنے دل کی باتوں کو بتا نہیں سکتے اور میرے ہونٹ عہد و پیمان نے سی رکھے ہیں۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۵۷).

--- سی کر بیٹھ جانا محاورہ.

مصلحت کی وجہ سے خاموش ہو جانا، جائز بات پر بھی احتجاج نہ کرنا، چپ ہو جانا. ہم پنڈت جی کی اس پُر جلال للکار سے خاموش ہوگئے اور گوپالا سوامی تو ہونٹ سی کر بیٹھ گئے۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۵۴۵).

--- سی لینا/سِینا محاورہ.

قطعی خاموش ہو جانا، بالکل چپ ہو جانا؛ کچھ بھی نہ کہنا، خاموشی اختیار کرنا.

کون ہے کہنے سے جو چاکِ گریباں کو سیئے
چاہئے اے وحشیوں ہونٹوں کا سینا ان دنوں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۲۵۷). خاقان: ’’نہیں دل آرا نہیں، میں اپنے ہونٹ سی لوں گا‘‘۔ (۱۹۰۷، سفید خون، ۴۷).

گلا کیا ہے دعائیں دے رہا ہوں
یہ آخر ہونٹھ میرے کیوں سئے جائیں

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۱۸۹).

مشکل ہے سکوت کا قرینہ
آساں نہیں اپنے ہونٹ سینا

(۱۹۵۲، نبض دوراں، ۱۴۸).

ترے لطف و کرم کی لاج رکھ لی ہم نے اے ساقی
اگر ہم ہونٹ سی لیتے تو پیمانہ چھلک جاتا

(۱۹۷۰، زیبائیاں، ۶۰). میں نے بمشکل اپنے ہونٹ سیئے۔ (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۸۲). بیٹا اپنی بہن کی لکھی ہوئی ’’مثنوی انجمن‘‘ کو چاک کرتا ہے تو وہ اپنے ہونٹ سی لیتی ہے۔ (۲۰۰۴، عورت زندگی کا زنداں، ۱۹۹).

--- سے چبانا محاورہ.

آسانی سے چبا لینا؛ بغیر چبائے کھا لینا؛ کسی چیز کا اتنا نرم ہونا کہ بہت آسانی سے چبایا جا سکے۔ پستہ و بادام کی ہوائی، ہونٹ سے چبائے، دانت کا اس پر تمام عمر دانت رہے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ: رشید حسن خان)، ۶).

--- سے ہونٹ جُدا نہ ہونا محاورہ.

منھ سے بات نہ نکلنا؛ بالکل خاموش رہنا.

پیغام وصل کہتے زبانی رسول کی
پر ہونٹھ سے نہ ہونٹھ ہمارا جدا ہوا

(۱۹۰۵، دیوان انجم، ۵).

--- سے ہونٹ مِلانا ف مر.

لبوں کا بوسہ لینا، ہونٹوں کو چومنا.

جاں بلب رسیدہ سوے جسم پھر گئی
جس دم ہمارے ہونٹھ سے اوسنے ملائے ہونٹھ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۴۷).

--- کاٹنا ف مر محاورہ.

۱. ہونٹ چبانا، غضب یا غصے یا خوف کے باعث دانت پیسنا، حسد یا رشک یا حسرت یا افسوس کے سبب ہونٹ سے دانتوں کو کاٹنا، غصے یا ناگواری کا اظہار کرنا.

آگیا پیری میں اوسکے بوسہء لب کا خیال
ہونٹھ کاٹوں کس طرح حسرت سے دنداں چاہیے

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۱۰۹).

کاٹتے ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم اے بادہ نوش
لب بلب محفل میں تجھ سے ساغر مل کیوں ہوا!

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۴).

میں سادگی سے بیاں کر رہا ہوں وصفِ دہن
وہ ہونٹ کاٹتے ہیں اپنی نکتہ دانی سے

(۱۸۶۹، شیفتہ، ک، ۹۱). طہماس تو بخوف نورالدہر خاموش ہے ہونٹھ کاٹ رہا ہے منھ سے نہیں بول سکتا۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۷۷۵). مسعود معنی خیز لہجے میں بولا اور زرینہ نے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۲۲۴). بے ترتیب مونچھوں تلے وہ اپنے ہونٹ کاٹ لیتا۔ (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۱۵۳). **۲. جوشِ شہوت میں معشوق کے ہونٹوں کو دانتوں سے دبانا.**

میں جاں بلب ہوا جو کہا اوس نے وصل میں
کیا کاٹتا ہے سنگ دلی سے پرائے ہونٹھ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۴۷).

--- کا شِکم اند.

لبوں کا درمیانی حصہ۔ پندرواں مخرج فاء کا ہے اور یہ نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ ہے۔ (۱۹۲۴، علم تجوید، ۷).

--- کانپنا ف مر محاورہ.

شدید غصے، جذبات یا خوف سے ہونٹوں کا لرزنا؛ بات نہ کر سکنا۔ حیرت کا چہرہ لال ہوا غصے سے عجب حال ہوا ہونٹ کانپے منھ سے بات نہ نکلی تھی۔ (۱۹۰۱، قمر، احمد حسین، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

کچھ ایسا تند ہوا جا رہا ہے بادۂ زیست
کہ ہونٹ کانپتے ہیں اور ایاغ جلتے ہیں

(۱۹۵۰، شعلہء گل، ۲۰۵). آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا حلق خشک ہو گیا ہونٹ کانپنے لگے پوری قوت سے چیخی مار ڈالو مار ڈالو میں مرنا چاہتی ہوں۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۷۲).

--- کاٹا ہونا محاورہ.

پیاس کی شدت سے ہونٹ سوکھ جانا۔ دن رات بوتل منہ سے لگی ہوئی کوئی دم اس سے خالی ہی نہیں، ہشوارے یار کوئی تو ہم کو ایسی شے پلاؤ کہ ذرا حلق تر ہو، ہونٹ کانٹا ہو گئے ۔ (۱۸۹۴، ہشو، سرشار، ۳۶).

---کپکپانا محاورہ.

خوف یا شدتِ غم سے لبوں کا تھرتھرانا، شدت جذبات سے بات نہ کرسکنا۔ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اور ہونٹ کپکپا رہے تھے اور ---- چہرے کے ارد گرد ایک زریں ہالہ نمودار ہو رہا تھا۔ (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۹۵). غصے سے اس کے ہونٹ کپکپانے لگے۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۴۷۷).

---کٹا (---فت ک) صف.

وہ (شخص) جسکا اوپر یا نیچے کا ہونٹھ چرا ہوا یا تراشا ہوا یا ندارد ہو، لب تراشیدہ، کفیدہ لب۔ (فرہنگ آصفیہ). [ہونٹ + کٹا (کٹنا (رک) سے)].

---کھانا محاورہ (قدیم).

رک: ہونٹ چبانا۔

سدا بخت پر دانت ہور ہونٹ کھائے
رہی لھو سو پانوں کے لالی سہائی

(۱۶۸۷، یوسف زلیخا، ہاشمی، ۳۵).

---کھولنا ف مر محاورہ.

لب ہلانا، منھ سے بولنا، ذکر کرنا۔

حمد حق سوں ہونٹ اوّل کھولنا
بعد از اس کے دل منگیا سو بولنا

(۱۷۵۴، ریاض غوثیہ، ۱).

سچا پریمی ہونٹ نہ کھولے سدا جلائے آپ
پریت ہے ایسی بھٹی جس سے کبھی نہ نکلے بھاپ

(۱۹۸۵، فتنہ سامانی دل، ۱۷۹).

---لٹکانا محاورہ.

مایوسی اور شدتِ غم میں لبوں کو لٹکانا نیز مایوس ہو جانا، روہانسا ہو جانا۔ تیوری چڑھائے ہونٹ لٹکائے بیٹھا ہے۔ (۱۸۰۱، باغ اردو، افسوس، ۱۲۷). اور پھر نچلا بھرا بھرا ہونٹ لٹکا کر کہتی ہماری مرضی۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۱۴۴). میری اماں کے ساتھ میرے سارے بھائی بہن مر گئے، میں اکیلی ہوں، میرا کوئی نہیں اس نے ہونٹ لٹکا لیے۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۱۰۱).

چہرۂ خالی پہ اک فکری سماں لائے ہوئے
دانت پھاڑے منہ بنائے ہونٹ لٹکائے ہوئے

(۱۹۸۳، مشرق (کلیات سلیم احمد، ۵۷۵)).

---لٹکنا محاورہ.

لبوں کا جھکا ہوا ہونا (نا اُمیدی یا مایوسی سے)۔ محض ایک تختی کے لگ جانے سے چیزوں اور انسانوں کی نوعیت کس طرح بدل جاتی ہے ---- درجہ دوم کی اشیاء کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونٹ نیچے کی جانب لٹکے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۷۹).

---لرزنا ف مر محاورہ.

خوف یا غصے وغیرہ سے لبوں کا تھرتھرانا، بات نہ کرسکنا۔ اس کے ہونٹ پل بھر کو لرزے، مگر زبان کچھ نہ کہہ سکی۔ (۱۹۶۰، زندگی نقاب چہرے، ۱۸۹). تیرا جیون کس کام آیا، سفید ریش خادم کے ہونٹ لرزنے لگے۔ (۱۹۸۹، مفتیانے، ۱۳۵۶). اسکے ہونٹ لرز رہے تھے اور آنکھوں میں موسلادھار بارش کی پہلی دھمکی تھی۔ (۲۰۰۳، پُروا، ۱۲۲).

---لگائے ٹوٹنا محاورہ.

(کسی چیز کا) نہایت نرم اور خستہ ہونا؛ جیسے: کھجوریں ہونٹھ لگائے ٹوٹتی ہیں۔ (ماخوذ: لغات الخواتین، ۲۶۱).

---ملنا ف مر محاورہ.

انگلیوں سے ہونٹوں کو رگڑنا، زبان درازی و بیہودہ گوئی یا نافرمانی کی سزا دینا۔

بولے کیا اُس پہ کس کا زور چلے
غم نے طوطی کے خوب ہونٹ ملے

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۲۱).

یہ یاد رہے خوب ترے ہونٹھ ملوں گا
گر اب کی کسی بات پہ اے یار نہیں کی

(۱۸۳۸، رنگین (نور اللغات)).

---ملوں تو دُودھ نِکل پڑے / نکلے کہاوت.

ابھی دودھ پیتے بچے ہو، نادان ہو، ناتجربے کار ہو، ذرا زور کروں تو پیا ہوا دودھ نکل پڑے۔ (ماخوذ: مہذب اللغات؛ نور اللغات).

---مُنھ سکھانا محاورہ.

بہت زیادہ تعریف کرنا۔ ان کی فیاضی اور دریا دلی کی تعریفوں میں ---- قافلے والے ہونٹ منہ سکھا رہے تھے۔ (۱۹۵۶، چنگیز، ۸۱).

---نکالنا محاورہ.

لبوں کا دائرہ غصے یا حقارت سے تبدیل کرنا۔ کون بدتمیز؟ مسعود نے حقارت سے ہونٹ نکال کر پوچھا۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۹۸).

---نیلے پڑنا ف مر.

خوف یا بیماری وغیرہ سے ہونٹوں کا رنگ نیلا ہو جانا۔ یہ کہتے کہتے اس پر غشی ---- طاری ہو گئی نبض بند ہو گئی، ہونٹ نیلے پڑ گئے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، خواب و خیال، ۴۵). "ایں" مارے خوف کے آپ کے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔ (۱۹۶۲، آنگن، ۳۱).

---نیلے ہونا محاورہ.

سردی یا چوٹ لگنے سے یا زہر کے اثر سے ہونٹ نیلگوں ہونا۔

سوسنوں کے ہونٹھ نیلے ہو گئے
سرو اکڑے کھا کے جاڑا رات بھر

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۳۹).

---ہلانا ف مر محاورہ.

ہونٹوں کو حرکت دینا؛ بولنا، بات کرنا۔

یاقوت کوئی ان کو کہے ہے کوئی گل برگ
ٹک ہونٹھ ہلا تو بھی کہ اک بات ٹھہر جائے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۲۰).

نالہ کجا دہن ہے ہمارا دہانِ زخم
ممکن نہیں کہ ہونٹ ہلائیں کسی طرح

(۱۸۷۳، کلیاتِ قدر، ۱۷۷). دربار میں کسی کو ہونٹ تک ہلانے کی جرأت نہ ہوئی ـ. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۳۳). ہونٹ ہلا ہلا کر الف لیلہ کی اک کہانی پڑھ رہی تھی ـ. (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۱۸۶).

--- ہلنا ف مر محاورہ.

لب کو جنبش ہونا، بات کرنا، بولنا، کچھ بات ہونا.

مرے شوہر نے دیکھے ہونٹ ہلتے
سخن لیلیٰ کہاں ہے یوں نکلتے

(۱۷۸۱، قصہ لیلیٰ مجنوں، اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۱۲۱).

ایسا عمل پڑھوں کہ مرے ہونٹھ جب ہلیں
خود بوسہ دینے کو وہ مرے پاس لائے ہونٹھ

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۲۷).

گزرتے ہیں تجھے اظہارِ مدعا کے گماں
مرا جو ہونٹھ بھی اے بدگمان ہلتا ہے

(۱۸۶۲، بہادر شاہ ظفر، (فرہنگِ آصفیہ)). اُسکے ہونٹ ہلنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے ـ. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۳۳). اس ہونٹ کے ہلنے میں جو معنویت ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں. (۱۹۶۳، شاعری اور شاعری کی تنقید، ۱۴۵). ہونٹ ہل رہے تھے. منہ سے جھاگ نکل رہے تھے. (۱۹۸۱، ہند یاترا، ۱۱۶). بات کرنے کے لیے اس کے ہونٹ ہلے مگر چپ ہو کر رہ گئے. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۹۳).

--- ہلے نہ جِیبا کھولی، پھر بھی ساس کہے بڑ بولی کہاوت.

نہ ہونٹ ہلتے ہیں نہ زبان حرکت کرتی ہے پھر بھی ساس بولنے کا الزام لگا دیتی ہے، جہاں خواہ مخواہ کا الزام لگے وہاں بولتے ہیں. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

ہُونٹھا (و مع، مغ) امذ.

رک : ہونٹھا؛ ساڑھے تین؛ ساڑھے تین گنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س :].

ہونٹاں (مج، مغ) امذ ج.

(دکن) ہونٹ (رک) کی جمع.

تیرے ہونٹاں کے رتن تھے سنیا ہوں بات سچ
عالماں اس کوں نہ مانیں تو دسیں سب میں فتیچ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۷۷).

ہونٹاں اُپر زیب دیتی تھی دھڑی
گل میں تی موتیاں کی اُس کو لڑی

(۱۷۱۳، فائز، د، ۲۲۰). [ہونٹ (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

--- پر جیو رہنا محاورہ (قدیم).

جان لبوں پر رہنا، قریبِ مرگ ہونا.

رہیا آ کے ہونٹاں منے جیو آج
بھلا جو ملے منجکوں وو پیو آج

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۲۴).

--- میں جیو پکڑ رہنا محاورہ (قدیم).

نزع کے عالم میں رہنا.

نہ اوّل نہ آخر نہ ایسا مگر
جو ہونٹاں میں ہی جیو رہیا تھا پکڑ

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۱۱۹).

ہونٹوں (مج، مغ، مج) امذ ج.

ہونٹ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

ہویدا ہے ہونٹوں کی سرخی سے ظالم
کسی کا تو اس دم لہو تو پیا ہے

(۱۷۴۹، دیوان زادہ، حاتم، ۱۰۴).

عبث جاں منتظر ہونٹوں پہ ہے وہ شوخ کب آیا
اگر چہلم میں بھی آیا توہم سمجھیں گے اب آیا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۷۲). فرعون کے ہونٹوں کو بار بار دیکھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ یہی حضرت موسیٰؑ کے سامنے بولنے کے لیے حرکت کرتے تھے. (۱۹۱۳، سفر نامۂ خواجہ حسن نظامی (صحیفۂ ادب، ۲۵)).

آج کل شاخ نشیمن سے خزاں گزرے ہے
زہر کھاتی ہوئی ہونٹوں سے فغاں گزرے ہے

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۱۷۴). لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک بے اختیار مسکراہٹ ــــــ تب اس کے اہل خانہ نے میری طرف دیکھا اور آپس میں باتیں کرنے لگے. (۱۹۹۴، کارواں سرائے، ۱۲). ہماری عجیب کیفیت تھی. نظریں مانیٹر پر جمی تھیں اور ہونٹوں پر دعائیں تھیں. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۵۶).

--- پر اُنگلی رکھنا محاورہ.

کسی کو خاموش کرنے یا خاموش ہو جانے کا اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں پر انگلی رکھ لینا یا ساعت پر توجہ کے لیے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھنا کہ منھ سے آواز نہ نکلے. ایک انگلی ہونٹوں پر رکھ لی سر اور جسم کو اس طرح جھکا لیا جیسے کچھ ساعت فرمانے کی کوشش کر رہے ہوں کوئی آواز سنائی نہ دی. (۲۰۰۱، سرخاب کے پر (ترجمہ)، ۲۲).

--- پر پپڑی / پپڑیاں بندھنا محاورہ.

رک : ہونٹوں پر پپڑی / پپڑیاں جمنا. یکایک ہرکارے رواں دواں خدمت سلطان عالیشان میں آکر پہونچے اور اس قدر بہ تعجیل تمام آئے تھے کہ پپڑیاں ہونٹوں پر بندھی تھیں، کنپٹیاں لپکتی تھیں. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۴). موت کی پیاس مشہور ہے ہونٹوں پر پپڑیاں بندھ بندھ جاتی ہیں، پسینے پر پسینہ چلا آتا ہے. (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۱۰۶).

--- پر پپڑی / پپڑیاں جمنا ف مر.

خشکی، گرمی یا ڈر سے ہونٹوں کی جلد کا سخت ہو کر پپڑی سی بن جانا؛ نہایت سخت حالات سے گزرنے کی وجہ سے ہونٹوں کا خشک ہو جانا. آنکھوں میں حلقے پڑگئے تھے، ہونٹوں پر پپڑیاں جم رہی تھیں، کپڑوں کا وہ حال تھا کہ ایسے لباس سے ننگا ہوتا تو بہتر تھا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۶۸). اس کو لو لگی، اس کو ہیضہ ہوا، منہ جھلسا جاتا ہے ہونٹوں پر پپڑی جمی ہوئی ہے. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۲ : ۱۴۰). نا تجربہ کار سہمے ہوئے ہیں، ہونٹوں پر پپڑی جمی ہے، دل دھڑ دھڑ کرتا ہے. (۱۹۵۰، جنم کہانیاں، ۱۷۷). یہ عالم ہے کہ ہونٹوں پر پپڑی جم گئی ہے. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۵۲۱).

--- پر تالا (تالے) پڑنا محاورہ.

چپ لگ جانا، ایک دم خاموش ہو جانا، چپ سادھ لینا، بالکل نہ بولنا. اس دن کے بعد تو جیسے شکورا کے ہونٹوں پر تالا پڑ گیا. (۱۹۹۰، افکار، کراچی، اکتوبر، ۵۷).

--- پر تالے لگانا محاورہ.
کسی اہم مسئلے پر خاموشی اختیار کرنا، حق بات کہنے سے گریز کرنا۔ یہ پیشوا اقوام عالم سے خطاب کرنے کی بجائے اپنے ہونٹوں پر تالے لگا کر کیوں بیٹھ جاتے ہیں۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۱۹).

--- پر / پہ جان آنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا، جانکنی کی حالت میں ہونا، نزع کے عالم میں ہونا۔

جان ہونٹوں پہ آ گئی ہمدم
لیکن اب تک پھرا نہ یار افسوس

(۱۸۳۸، شاہ نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۷۹). اختر النسا کی جان خدا نا کردہ ہونٹوں پر آئے گی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۰۱).

--- پر چھٹی کا دُودھ آجانا محاورہ.
رک: چھٹی کا دودھ یاد آنا، سخت مصیبت میں پڑ جانا، مصیبت میں گزشتہ عیش و آرام یاد آنا۔

جہل پھیلا ہے یہ آفت ڈھاہی جایئگا حضور
دودھ ہونٹوں پہ چھٹی کا آ ہی جایئگا حضور

(۱۹۲۵، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

--- پر چھٹی کا دُودھ یاد آجانا محاورہ.
رک: ہونٹوں پر چھٹی کا دودھ آجانا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- پر دَم آنا محاورہ.
رک: ہونٹوں پر جان آنا، مرنے کے قریب ہونا، نزع کے عالم میں ہونا۔

الفتِ گیسو سے دم ہونٹوں پہ ہے
چھوٹتے ہیں خانۂ زنجیر سے

(۱۸۷۵، آئینۂ ناظرین، ۱۸۳).

--- پر / پہ دَم ہونا محاورہ.
نزع کا عالم ہونا، آخری وقت ہونا؛ حالت نہایت خراب ہونا۔

دم ہونٹوں پہ بیمارِ محبت کا ہے تیرے
اے مست مئے ناز ذرہ دیکھ تو چل کے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱۵۵).

بے مزا باتوں سے دل اوکتا گیا
چھیڑ سے اب دم ہے ہونٹوں پہ نہ چھیڑ

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۰).

منہ دیکھتے ہیں شوق میں ----- بھی سپر بھی
ہونٹوں پہ ہے دم اک نظر لطف ادھر بھی

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۱۱۵).

--- پر / پہ زُبان پھیرنا ف مر محاورہ.
زبان سے ہونٹ تر کرنا، پیاس یا گھبراہٹ یا بھوک کے سبب تھوک سے لب تر کرنا نیز ذائقہ لینا، مزہ لینا، مزے کو یاد کرنا۔

مل گئے تھے ایک بار اس کے جو میرے لب سے لب
عمر بھر ہونٹوں پہ اپنے میں زباں پھیرا کیا

(۱۸۰۹، جرأت، ک، مجلس، ۱: ۳۱).

بوسۂ لب سے یہ ہوئے شیریں
پھیرتا ہوں زبان ہونٹوں پر

(۱۸۳۱، ناسخ، ک (مجلس)، ۲: ۲۰۹). کبھی کسی کی آہٹ پا کر شرما جاتا کہ کوئی آتا نہ ہو، کبھی ہونٹوں پر زبان پھیرنا۔ (۱۸۹۷، طلسم ہوش ربا (انتخاب)، ۲: ۲۳۴).

بھی خشک ہونٹھوں پہ پھیرے زبان
بھی دیکھے ناخن کبھی آسمان

(۱۹۱۰، قاسم وزہرا، ۷۱). جمائی لے کر ہونٹوں پر زبان پھیری اور تلخ تحکمانہ آواز میں کہا اِندر یہ کیا حرکت ہے؟۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۹).

--- پر قُفل لگانا محاورہ.
خاموش کردینا، بولنے نہ دینا، بات کرنے یا کچھ کہنے کی طاقت چھین لینا، گویائی سے باز رکھنا۔ زمانہ ہونٹوں پر قفل لگا چکا ہے اور دنیا قلموں کو توڑ چکی ہے۔ کہا جائے تو کیونکر اور لکھا جائے تو کس طرح۔ (۱۹۳۷، اشارات، جوش، ۱۲۷). میں تیری گردن توڑ دوں گا بدلگام قطامہ ہونٹوں پر بھی قفل لگوا دو تمھاری تو افسروں تک پہنچ ہے نا۔ (۱۹۸۶، پرانا قالین، ۲۳).

--- پر لَکھوٹا جَما ہونا ف مر.
ہونٹوں پر سرخی لگی ہونا۔ ہونٹوں پر لکھوٹا جما ہوا، پور پور چھلے ہاتھوں میں، منھدی رچی ہوئی۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۵، ۱: ۲۰۱).

--- پر مُسکراہٹ کھیلنا محاورہ.
خوشی یا شرارت سے لبوں پر مسکراہٹ ہونا۔ وہ مسکراہٹ جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ابھی تک میرے ہونٹوں پر کھیل رہی تھی۔ (۱۹۳۹، پطرس کے مضامین، ۱۲۸). جواب میں ہونٹوں پر مسکراہٹ سی کھیلی اور کیا۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۷). تھوڑی دیر بعد اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ کھیلتی ہوئی نظر آتی۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں، ۴۷).

--- پر مُہر لگانا محاورہ.
رک: ہونٹوں پر قفل لگانا؛ خاموش کرانا۔

دے اپنی زبان کو لگام اور
ہونٹوں پہ لگا دے مہر فی الفور

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۶۲).

--- پر مُہر لگنا محاورہ.
سکوت ہو جانا؛ خاموشی طاری ہونا، چپ لگ جانا۔ آپ کے ہونٹوں پر مہر لگتی ہے، تو دل کے دروازے وا ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۶۰، سمندر اگر میرے اندر گرے، ۱۴۵). مان سنگھ کے ساتھ باہر نکل کر اس کے ہونٹوں پر بھی مہر ہی لگی رہی، اگر کوئی دوست یا جاننے والا ملتا بھی تو وہ فاصلے ہی سے خیریت پوچھ کر آگے چل دیتا۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جون، ۷۸).

--- پہ آنا محاورہ.
زبان پر آنا، بولا جانا (عموماً کوئی حرف، بات وغیرہ)۔

وہ دور کب تھا حریم جاں سے کہ لفظ و معنی کے ناز اٹھاتی
جو حرف ہونٹوں پہ آنہ پائے وہ بن کے خوشبو بکھر گئے ہیں

(۱۹۸۲، ساز سخن بہانہ ہے، ۱۳۹).

--- پہ جان ہونا محاورہ.

رک : ہونٹوں پر جان آنا۔

مہماں ہے کوئی آن کا ہونٹوں پہ جان ہے
اس کا قصور کیا ہے کہ یہ بے زبان ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۳۱۰)۔

---پہ ہنسی ہونا ف مر.

لبوں پر مسکراہٹ ہونا۔

کچھ رنج ہے دنیا میں تو کچھ مجھ کو خوشی ہے
آنکھوں میں جو آنسو ہیں تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے

(۱۹۰۰، امیرؔ (مہذب اللغات))۔

مجید اب زندگی کا ہے یہ عالم
ہنسی ہونٹوں پہ ہے دل میں فغاں ہے

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۲۵۰)۔

اکبر کے ہونٹوں پہ ہنسی آج ہے اور آنکھیں پر نم

(۱۹۷۵، موج تبسم، ۱۵۳)۔

---تک آکر پلٹنا محاورہ.

اظہار میں نہ آنا، بیان نہ ہوسکنا۔ کئی سوال بر جس کے ہونٹوں تک آکر پلٹ گئے۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہانہ پری رہی، ۱۰۴)۔

---تک پانی آجانا مح.

غرق ہونے کے قریب ہونا، انتہائی پستی اور زوال کی حالت میں ہونا، تباہی کے قریب ہونا۔ اے بھائی مہدی! فکر کرو اور یقین جان لو کہ مسلمانوں کے ہونٹوں تک پانی آگیا ہے۔ (۱۸۷۰، مکتوبات سرسید، ۹۰)۔

---سے اَبھی دُودھ کی بُو آتی ہے فقرہ.

ابھی دودھ پیتے بچے ہو، ابھی نادان ہوا بھی ناتجربہ کار ہو۔

منہ پر اُس گل کے کلی کس لئے تو آتی ہے
تیرے ہونٹوں سے ابھی دودھ کی بو آتی ہے

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۳۳)۔

---سے باتیں کرنا محاورہ.

۱۔ (جام وغیرہ کا) ہونٹوں سے چھوجانا یا چسپاں رہنا۔

آپ کے منھ لگی ہے دختر رز
باتیں ہونٹوں سے جام کرتے ہیں

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۸۹)۔ ۲۔ انتہائی شیریں ہونا، مزے میں نہایت عمدہ ہونا (کسی میٹھی چیز (عموماً) کسی حلوے کا ذوق و شوق سے کھایا جانا)۔ وہ بنسبت دوسرے حلوائیوں کے واقعی نہایت عمدہ ہوتا ہے اور ہونٹوں سے باتیں کرتا ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۱۰)۔ ۳۔ اس طرح باتیں کرنا کہ آواز نہ نکلے مگر ہونٹ ہلیں۔ (علمی اُردو لغت)۔

---سے باتیں نکالنا ف مر محاورہ.

کہنا، بیان کرنا، اظہار میں لانا۔

راز کی باتیں نہ ہونٹوں سے نکال اے بے خبر
وقت ایسا ہے کہ اپنا سایہ بھی جاسوس ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۴۲)۔

---سے ٹُوٹنا محاورہ.

انتہائی خستہ ہونا؛ نہایت نرم ہونا۔ (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---سے دُودھ ٹپکتا ہے فقرہ.

ابھی دودھ پیتے بچے ہو، ناتجربہ کار ہو۔ (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---سے (اَبھی) دُودھ کی بُو نہ (نہیں) گئی فقرہ.

ابھی ناتجربہ کار ہو، ابھی نادان ہو، ابھی دودھ پینا چھوڑا ہے۔ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---سے کھانا ف مر محاورہ.

کسی چیز کا انتہائی نرم ہونا، اتنا نرم ہونا کہ ہونٹوں سے چبایا جاسکے۔

وہ جنگل جسے دیکھ کر بھوک جاے
وہ صحرائی میوے کہ ہونٹوں سے کھاے

(۱۸۴۷، صیدیہ، ۱۳۹)۔

---سے لَگانا ف مر.

لب آشنا کرنا، ہونٹوں سے چھوانا، پینے کے لیے ہونٹوں تک لانا (عموماً جام وغیرہ) نیز پینا۔

اپنے ہونٹوں سے جو اک بار لگا لیتا وہ
ہے یقیں ساغر مے چشمۂ حیواں ہوتا

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۱۹)۔

آتے ہی واں لگائیو ہونٹونسے جام کو
اب تشنگی بہت ہے تمھارے امام کو

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۹۳)۔

جب کسی جام کو ہونٹوں سے لگایا میں نے
رقص کرتا ہوا دیکھا ترا سایا میں نے

(۱۹۸۸، برگد، ۱۰۷)۔ جارج نے ---- ایک سگریٹ جلا کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔ (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی، ۲۳)۔

---سے لَگنا ف مر محاورہ.

ہونٹوں سے لگانا (رک) کا لازم، کسی چیز (عموماً پیالہ وغیرہ) کا ہونٹوں کو چھونا، مس ہونا ؛ پیا جانا۔

دے کے میخواروں کو مے ساقی نے کیوں اُلٹی نقاب
رہ گئے آخر یوہیں ہونٹوں سے پیمانے لگے

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۲۷۸)۔

---سے نِکلی کوٹھوں چڑھی کہاوت.

منہ سے بات نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے ؛ رک : ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی۔ ریڈیو کی بات تو ہونٹوں سے نکلی کوٹھوں چڑھی ہوتی ہے۔ (۱۹۶۲، سرگزشت (زیڈاے بخاری)، ۷۵)۔ نجومیوں کے ہونٹوں سے نکلی کوٹھوں چڑھی ہوتے ہوتے بات بیگمات تک پہنچی۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۵۰)۔

---سے ہونٹ مِلنا ف مر محاورہ.

باہم بوسہ لیا جانا، بوس و کنار ہونا۔

اُس کی باہوں کا غم نے سہارا لیا
اُس کے ہونٹوں سے پھر ہونٹ ملنے لگے

(۱۹۵۷، نبضِ دوراں، ۸۸).

--- کا دُودھ نہیں سُوکھا فقرہ.
بچوں کی سی باتیں کرتا ہے، ناتجربہ کار ہے، نادان ہے ۔

دودھ تک جس کے نہیں ہونٹھوں کا سوکھا یوسف
قدر کیا کرتا زلیخا کی ہے نادان عزیز

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۳۸).

--- کا ہلنا ف مر محاورہ.
رک: لبوں کا جنبش کرنا نیز آہستہ بات کرنا ۔

کیا طبع میں جودت ہے چٹ دل کی اڑا جانا
ہونٹوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا

(۱۸۵۴، ذوق، ک (مجلس)، ۱: ۲۰۳).

--- کو سینا محاورہ.
رک: ہونٹ سینا، خاموش رہنا، کچھ نہ بولنا ۔

سب کی سنتے ہو مجھ کو کہتے ہو
اپنے ہونٹوں کو سی مرے آؤ

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۳۳).

بیخود نے محبت کو بدنام کیا آخر
یہ جام جو پینا تھا ہونٹوں کو سیا ہوتا

(۱۹۱۹، درشہوار بے خود، ۲۲).

--- کی تری امث.
(تجوید) ہونٹوں کا اندرونی حصہ (جو تر رہتا ہے) ۔ حرف ب ہونٹوں کی تری سے اور میم خشکی سے نکلتی ہے ۔ (۱۹۲۴، علم تجوید، ۷). وہ حروف جو ہونٹوں کی تری سے نکلے جیسے ب ۔ (۱۹۶۷، علم التجوید، ۱۳).

--- کی مِسّی پوچھو / پونچھو فقرہ.
بات کرنے کا سلیقہ سیکھو، سلیقے سے بات کرو؛ عورتوں کی سی باتیں مت کرو؛ زنانے نہ بنو (دہلی کے بانکے اپنے حریف نوجوان سے مقابلے کے وقت کہتے ہیں). (ماخوذ: دریائے لطافت؛ فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات).

--- کی نِکلی کوٹھوں چڑھی کہاوت.
رک: ہونٹوں نکلی (اور) کوٹھوں چڑھی ۔ توبہ توبہ ہونٹوں کی نکلی کوٹھوں چڑھی میں نے تو بس اتنا کہا تھا کہ نمبردارنی بڑی خاطر کی آدمی ہیں ۔ (۱۹۵۰، جنم کہانیاں، ۱۱۳).

--- کی ہونٹوں میں ف مر محاورہ.
منھ پر آئی بات کہہ نہ سکنا، اپنی بات پوری نہ کر سکنا ۔ دوسری طرف قدح خوروں نے تیور بدلے بات ہونٹوں کی ہونٹوں میں رہ جاتی تھی ۔ (۱۹۵۸، شمع خرابات، ۲۰۷).

--- میں م ف.
منھ ہی منھ میں، آہستہ سے، زیر لب ۔

آج دینے لگا ہونٹوں میں صریحاً گالی
میں نے پوچھا تو کہا بات ہے دشنام نہیں

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۲۵).

--- میں بات دَبنا ف مر محاورہ.
بات کرنے میں رُکنا، بات کرتے ہوئے ہچکچانا ۔

کیا قصد جب کچھ کہوں ان کو جل کر
دبی بات ہونٹھوں میں منھ سے نکل کر

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۱۲۲).

--- میں بولنا محاورہ.
آہستہ آہستہ بات کہنا؛ رک: ہونٹوں میں کہنا. (علمی اردو لغت).

--- میں کہنا ف مر محاورہ.
آہستہ سے بات کہنا، زیر لب کچھ کہنا نیز کسی سے کوئی راز کی بات کہنا ۔

کچھ غیر سے ہونٹوں میں کہے ہے پہ جو پوچھو
تو ووہیں مکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۱).

--- میں مُسکرانا ف مر.
اس طرح مسکرانا کہ دانت ظاہر نہ ہوں اور ہونٹ ہی ہل کر رہ جائیں، ہلکا سا تبسم کرنا؛ (کنایۃً) کھلنا، چٹکنا (کلی کا) ۔

مگر ہنسی تری گلشن میں یاد آتی ہے
کلی کلی جو اب ہونٹوں میں مسکراتی ہے

(؟، ثنا (مہذب اللغات)).

--- میں ہنسی کا کھیلنا محاورہ.
مسکرانا، تبسم کرنا، ہنسنا ۔

اُن ہونٹوں میں کھیلنا ہنسی کا
کھِلنا دکھلا گیا کلی کا

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۵۷).

--- نِکلا کوٹھوں چڑھا کہاوت.
رک: ہونٹوں نکلی (اور) کوٹھوں چڑھی جو فصیح ہے ۔ قصہ ہونٹوں نکلا کوٹھوں چڑھا اور ایسا مشہور ہوا کہ ہر زمانہ میں اسے لکھا جاتا رہا ۔ (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء، ۲۱۱).

--- نِکلی کوٹھوں پہنچی / پہونچی کہاوت.
رک: ہونٹوں نکلی (اور) کوٹھوں چڑھی ۔ بھئی بات ہونٹوں نکلی کوٹھوں پہنچی یہ تو بہت غیر معمولی خبر تھی ۔ (۲۰۰۰، سب رس، کراچی، دسمبر، ۲۸).

--- نِکلی (اَور) کوٹھوں چڑھی کہاوت.
منھ سے بات نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے، بات کہتے ہوئے احتیاط کرنی چاہیے چپکے سے کہنے کے باوجود فوراً پھیل جاتی ہے ۔ راز سربستہ جب تک سربستہ ہے بالکل محفوظ اور مقید ہے جہاں اس کی ذرا سی بو پھوٹی اور بس، ہونٹوں نکلی اور کوٹھوں چڑھی ۔ (۱۹۰۶، مخزن، لاہور، جون، ۱۴). وہی جو مثل مشہور ہے کہ ہونٹوں نکلی اور کوٹھوں چڑھی ۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر، ارمان، ۳۹). ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی ـــــ وہ نوجوان جو مدت دراز سے خوابوں کے آسمان پر منچلے پتنگوں کی طرح شالی کی جوانی کے بلند پرواز پرندے کے پیچھے ڈول رہے تھے، رقابت کی آگ میں جلنے لگے ۔ (۱۹۶۶، فنون، لاہور، دسمبر،

۱۱۴). بات سے بات نکلتی چلی گئی ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی کے مصداق ایک رسالے میں چھپ کر روشناس خلق بھی ہو گئی۔ (۱۹۸۷، حرف من و تو، ۱۴).

---ہونٹوں میں م ف.

ہونٹوں کے اشارے سے، زیر لب، آہستہ سے۔.

پھر کہوں گا پھر کہوں گا بوسۂ لب کے لیے
ہونٹوں ہونٹوں میں نہ دو عرضِ مکرر کا جواب

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ٦۷).

---ہی ہونٹوں میں مُسکرانا محاورہ.

زیر لب مسکرانا، کھل کر نہ ہنسنا، دبی ہوئی ہنسی ہنسنا۔.

تیرے کیف آمیز جھوکے کان میں کیا کہہ گئے
ہونٹوں ہی ہونٹوں میں غنچے مسکرا کر رہ گئے

(۱۹۱۲، مطلع انوار، ۱۸).

ہونٹھہ (وج، غنہ) امذ.

رک : ہونٹ (مع تحتی الفاظ)۔.

ہونٹھہ ہی چاٹتے رہ جاؤ گے گر چکھ لو گے
شیخ صاحب ہے بہت بادۂ گلفام لذیذ

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۷۳). [ہونٹ (رک) کا ایک املا].

ہونٹھ (وج، غنہ) امذ ~ ہونٹھہ۔.

رک : ہونٹ (مع تحتی الفاظ)۔. چھوٹے بھائی ابراہیم نے سر بھائی کا اوٹھا مونہہ پر مونہہ رکھ ہونٹھ اپنے اوس کے ہونٹوں پر ملتا تھا۔. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۳۰). سبب بھوکھ کے اوس میں ماریں گے دانت جبھی گرپڑیں ہونٹھ اور جیبھ آنت. (۱۷٦۹، آخر گشت (ق)، ۱۳٦).

کوئی دل ستم کشتۂ اک نگاہ
کوئی جاں ہونٹھوں پہ موقوف آہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۱۴).

ہونٹھ ترکرنیکو بھی لب ہیں ترستے ساقی
یا لگاتے تھے کبھی جام چھلکتے منھ سے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۳۷). نحل : ------ شہد کی مکھی ------ اس کے دونوں ہونٹھ ایسے تیز ہوتے ہیں کہ درختوں کے میوہ جات سے ان کی تری ------ فراہم کرتی ہے۔. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۹۰).

جسم وہ نہیں رہا ، اِس میں کس نہیں ہے اب
ہونٹھ وہ نہیں رہے ، اِن میں رَس نہیں ہے اب

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۳). پیارے ہونٹھ کے پاس یہ چھوٹی سی پھنسی ہو گئی ہے۔. (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۱۲). [ہونٹ (رک) کا ایک املا].

ہُونٹھا (و مع، مغ) امذ.

ساڑھے تین، ساڑھے تین گنا. ہونٹھا : ۱۳۲۱ اصل میں اہوٹھا تھا، یہ سنسکرت اردھ چترتھ سے ماخوذ ہے۔. (۱۹۵٦، اردو زبان کا ارتقا، ۲۸۰). [س :].

ہونٹھل (وج، مغ، فت ٹھ) صف.

بڑے بڑے اور موٹے ہونٹوں والا ، شتر لب. (پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [ہونٹھ (رک) + پ :].

ہونٹھوں (وج، مغ، وج) امذ ~ ج ؛ ~ ہونٹوں۔.

امذ ؛ رک : ہونٹوں۔.

یا علیؑ ہو گا جو ہونٹھوں سے برابر جاری
شرم آئے گی خدا کو کہ کرے زیر و زبر

(۱۸۸۱، اسیر (مظفر علی)، مجمع البحرین، ۲ : ۴۱). [ہونٹوں (رک) کا ایک املا].

---پر پَپڑی بَندھنا محاورہ.

رک : ہونٹوں پر پپڑی بندھنا۔. دو حبشی دوڑتے ہوئے آئے دیکھتا ہوں تو ہانپ رہے ہیں ہونٹھوں پر پپڑی بندھی ہے۔. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ٦ : ۴۵۳).

---پر زُبان پھیرنا ف مر محاورہ.

ہونٹ چاٹنا، ہونٹ چاٹ چاٹ کر کسی ذائقے کو یاد کرنا ؛ گھبراہٹ یا خوف یا پیاس کے سبب لعاب دہن سے لب تر کرنا۔.

بوسۂ لب سے یہ ہوئے شیریں
پھیرتا ہوں زبان ہونٹھوں پر

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ٦۴).

---میں کہنا محاورہ.

رک : ہونٹوں میں کہنا، زیر لب کہنا۔.

دے کے کچھ ہونٹھوں سے مجھ کو پھر یہ ہونٹھوں میں کہا
ہم نے کیا جانیں یہ مانا کس کا کہنا مان کر

(۱۸۰۹، جرأت، ک (مجلس)، ۱ : ۳۳۳).

---نِکلی کوٹھوں چڑھی محاورہ.

رک : ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی۔. دہلی کی یہ مثل مشہور ہے کہ ہونٹھوں نکلی کوٹھوں چڑھی اور خاص کر بادشاہ کی بات۔. (۱۹۱۵، مرقع زبان و بیان دہلی، سید احمد، ۴۹).

---ہی ہونٹھوں میں م ف.

زیر لب، آہستہ سے، سرگوشی سے۔.

تو کیا کہوں کہتا ہے عجب مشکل سے مجھ کو
کچھ ہونٹھوں ہی ہونٹھوں میں وہ منہ پھیر کر اپنا

(۱۸۰۹، جرأت، ک (مجلس)، ۱ : ۲۴).

ہونٹھی (وج، مغ) (الف) صف.

ہونٹوں سے متعلق، ہونٹ کا. (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ہونٹھی (ب) امث.

گھوڑے کے سر کا ساز جس میں بکسوے دار تسمے، دہانہ اور لگام شامل ہے، پٹا، پوزی، مہرا، دوالی، گھوڑے کا دہانہ، دہانے کی زنجیر. (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [ہونٹھ + ی، لاحقۂ نسبت].

---اَکشَر (---فت ا، سک ک، فت ش) امذ.

حروف جن کا تلفظ ہونٹ سے ادا ہو، ب، بھ، پ، پھ، م، و، ویو، شفتی حروف. (ماخوذ : جامع اللغات). [ہونٹھ + اکشر (رک)].

ہونچنا (وج، غنہ، سک چ) ف م.

۱۔ کھینچنا (جوئیں وغیرہ)، نکالنا، کھینچ کر الگ کرنا۔. اس کے سر میں جوئیں بہت سی تھیں اس لیے کنگھی میں ڈورا ڈال کر ہونچ رہی تھیں۔. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، لال قلعے کی

ایک جھلک، ۱۵). **۲. چوس لینا (رس وغیرہ)**۔ دونوں ہاتھوں سے اس سرجیون چمن کو ہونچکر جہاز میں آ بیٹھتے ہیں۔ (۱۹۴۰، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ، ۱۱). [کھونچنا (رک) کا بگاڑ].

ہُونڈار (و مع، مغ) امذ.

رک: ہنڈار؛ ہنڑاڑ۔ ہونڈار بھیڑیے کا نام بتایا ہے اس کو فارسی میں کفتار ----- بولتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۲۵۷). پاس ہی ایک زیبرے کی ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا تھا جسے شیر نے مار کر کھایا تھا اور اس کے پسماندہ پر ہونڈار، گیدڑ، بڑے والے بڑے اور گدھ لڑ جھگڑ رہے تھے۔ (۱۹۸۹، شکاریات، ۱۶۴). [ہنڈار (رک) کا ایک املا].

ہونٹر (و مج، غنہ) امذ.

کھیت میں پرندوں کو بھگانے کے لیے کھڑا کیا جانے والا آدمی نما پتلا، دھوکا۔ Scare Crow کے لیے ہندوستانی ڈکشنری مولفہ شکسپیئر (تیسرا ایڈیشن مطبوعہ لندن ۱۸۳۴ء) میں دو لفظ دیے ہیں دھوکھا اور دھوہا، دریافت سے معلوم ہوا کہ مشرقی یوپی میں "ہونٹر" اور "ہوڑ" کہتے ہیں---- باقی سب جگہ دھوکا. (۱۹۵۶، مولوی صاحب کی ڈاک (قومی زبان، کراچی، اگست ۱۹۹۸ء، ۷، ۳۷)). [مقامی].

ہَونس (و لین نیز مج و مع) امث.

۱. اثر جو نظر لگنے سے ہو جاتا ہے، نظر بد، ٹوک۔

یہ کس کی ہونس وصل کو یک بار کھا گئی
بیماری فراق مجھے یار کھا گئی

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۱۱۹).

گھورا مجھے جن آنکھوں سے دیدے وہ ہوں پٹم
کل جبجھیوں نے ہونس کے بیمار کر دیا

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۱۲). دائیوں کا قاعدہ ہے کہ لڑکا بھی ہو تو پہلے پہل لڑکی ہی کہتی ہیں کچھ تو اس خیال سے کہ ہونس نہ ہو اور نیز----- خوشی دوبالا ہوتی ہے۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۲۴۴). **۲. حسد، رشک، جلن**۔ شاید ایسا کوئی زمانہ گزرا ہو جس میں بھائی بہن آپس میں پیار اخلاص رکھتے ہوں ورنہ رشتہ تو ہونس اور حسد کا ہے۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۱۳). **۳. عداوت، بیر، بدخواہی، بغض**. (ماخوذ: جامع اللغات).

مبادا سفر سے ترا مرد آئے
تری ہونس رہ یوں ترے من میں جائے

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۳۵).

ایسا درد پایا نزع بیچ میں
کبھی نا نہ کروں ہونس جیون کی میں

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۳۰). **۴. ہوس، حرص، خواہش۔** [مقامی].

--- سے ریس بھلی کہاوت.

حسد کرنے سے کسی کی ریس کرنا بھلا ہے، حسد سے رشک اچھا، عداوت سے رشک بہتر ہے. (جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

--- کا کھا جانا محاورہ.

نظر لگ جانا، نظر بد کا اثر ہو جانا. (نور اللغات).

--- کرنا محاورہ.

ریس کرنا، لالچ کرنا، طمع کرنا، لوبھ کرنا، رشک کرنا. ایسے امیر مقرر اوکے رتبے پر ریس اور ہونس کرتے ہیں۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۲۷۲).

--- کھا گئی فقرہ.

نظر بد نے اثر کر لیا، ٹوک لگ گئی، نظر نے مار ڈالا۔

یہ کس کی ہونس وصل کو یکبار کھا گئی
بیماریِ فراق مجھے یار کھا گئی

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۱۱۹).

--- لگانا محاورہ.

نظر لگانا، نظر بد لگانا. (نور اللغات؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- لگ جانا / لگنا محاورہ.

نظر لگ جانا، ٹوک لگ جانا؛ نظر گزر ہو جانا۔ نہ جانے کس کی نظر کھا گئی، ہماری صحت کو نہ جانے کس کی ہونس لگ گئی۔ (۱۹۹۶، اے دوست، ۱۵۱).

--- نکالنا محاورہ.

حسد یا رنجش نکالنا، بغض و عداوت نکالنا۔

میاں سات لو ہونس اپنی نکال
وگرنہ ہوجاوے گی مرغی کی دال

(۱۷۸۱-۱۷۴۲، مجموعہء ہندی، ۶۷).

--- ہونا لاحقہ.

حرص ہونا، طمع ہونا؛ رشک ہونا، ریس ہونا. (فرہنگ آصفیہ).

--- ہُونس کے م ف.

نظر لگا کر، ٹوک ٹوک کر۔ یہ میری بیماری میری جان کی بیری نکلی --- ہونس ہونس کے بیمار کر دیا۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۳۰۸).

ہُونسا (و لین نیز مع، مغ). (الف) امث؛ امذ.

لالچ، حرص؛ حسد؛ ٹوک؛ رشک۔ الٰہی جل جائے یہ زبان، جو میں نے تمھارے آنے کو ہونسا ٹوکا ہو، تم کس مردار کی باتوں میں آ گئیں۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۵۰).

ہُونسا (ب) صف.

حاسد؛ بد نظر. (جامع اللغات؛ فرہنگ تلفظ). [ہونس (رک) + ا، لاحقہء صفت تذکیر].

--- سو مُونسا کہاوت.

جس نے حسد کیا اپنا نقصان کیا، حاسد آپ ہی اپنا نقصان کرتا ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ نجم الامثال؛ علمی اردو لغت).

ہُونسنا (و لین نیز مع، غنہ، سک س) ف م.

۱. نظر لگانا، ٹوکنا۔ اچھی دیکھیو اُس کل جبی نے ایسا ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے۔ (۱۸۸۵، بزم آخر، ۸۴). تم سے میں نے لاکھ دفعہ کہہ دیا کہ تم میرے بچوں کو نہ ہونسا کرو۔ (۱۹۰۰، شریف زادہ، ۱۱۲).

دولت کو ہونستے ہو یہ تو دیکھو
دولت کے ساتھ دردِ سر کتنا ہے

(۱۹۴۷، گنجینہ، کلیات یگانہ، ۵۲۵). اس کی نظروں میں خاک پڑے پرائے لال کو ہونسنے والا یہ مراتی کون ہوتا ہے۔ (۱۹۹۰، دیوان عام، ۱۳۱). **۲. لالچ کرنا، ہوس رکھنا۔**

جو مقسوم و موعود ہے وہ ملے گا
تو کیوں رزقِ مذموم پر ہونستا ہے؟

(۱۹۶۴، فارقلیط، ۲۱۹). ۳- **کسی کی کثرتِ اولاد یا جاہ و مال کو دیکھ کر حسد کرنا، جلنا، بدخواہی کرنا، بداندیشی کرنا؛ کوسنا۔** ان دونوں کے ملنے پر ہونستے تھے۔ (۱۷۶۵، دکھنی انوار سہیلی، ۲۷۴).

یہ کس کی نظر لگی تمھیں آہ
ہونسا تھا یہ کس نے تم کو اے ماہ

(۱۷۱۸، دریائے تعشق، ۱۶). بھئی برا نہ مانو میں ہونستی نہیں اور تمھاری سگی بہن ہو کر بھانجوں پر ہونسوں تو تف ہے۔ (۱۹۱۹، ماہنامہ نقیب، مارچ (**محفوظ علی بدایونی**) (اردو ادب میں طنز و مزاح، ۱۷۶)). دن رات ایک ایک کے عیب چنتی ہیں غرور بھری چغلخور ہونسنے والیاں اپنے برابر کا کسی کو نہیں سمجھتی ہیں۔ (۱۹۳۰، بیگموں کا دربار، ۱۰). بڑی آئی میرے بیٹے کو ہونسنے والی۔ (۱۹۷۳، رنگ روتے ہیں، ۹۵). ۴- **کتے کا رونا۔** کتے کے رونے کے لئے بھی ہونسنا استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۴۱). [ہونس (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہُونسنی (ولین نیز مع، غنہ، سک س) صف.
رک: ہونسا؛ لالچی، حریص؛ پُر شہوت؛ حاسد. (جامع اللغات). [ہونس (رک) + نی، لاحقۂ صفت].

ہَوَنّق (فت ہ، و، شد ن بفت) صف.
احمق، بیوقوف، کم فہم۔ رنگ فق خاصے (ہونق) کلیجہ شق --- آنکھیں پرنم۔ کمر خم ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۶۷). میں یہ سوچ رہا تھا کہ شیطان جیسا ہونق شخص بطور عاشق کے اس قدر کامیاب کیونکر رہتا ہے۔ (۱۹۴۸، پرواز، ۱۹۰). وہ ہونق کی طرح شاداں کا چہرہ تکنے لگا۔ (۱۹۷۸، جانگلوس، ۸۳). میں نے ہونقوں کی مانند مڑ کر جھونپڑی کو دیکھا۔ (۱۹۹۰، بے شناخت، ۱۱۲). میں بالکل ہونقوں کی طرح ایک ایک کا منہ تکتا رہا تھا۔ (۲۰۰۵، کلیات یوسف ظفر (عرض مرتب)، ۱۵). [ہنّق (رک) کا بگاڑ].

--- بَنْنا ف مر.
احمق بننا، بے وقوف نظر آنا، گاؤدی دکھائی دینا۔ میں ایک طرف کھڑا ہونق بنا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۴۶۸).

--- پَن (--- فت پ) امذ.
بے وقوفی، حماقت، گاؤدی پن۔ شکل و صورت پر ایک عجیب ہونق پن طاری ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۱۸۵). امریکن بیوی کے شوہر کی زبان سے ایسی رائے کا اظہار ہونق پن ہی تو تھا۔ (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ، ۳۸). [ہونق + پن، لاحقۂ کیفیت].

--- لَگْنا ف مر.
احمق اور بے وقوف لگنا، گاؤدی نظر آنا۔ میں اپنے تئیں بالکل ہونق لگ رہا تھا ۔ (۱۹۸۸، دامن کوہ میں ایک موسم، ۲۰۳).

--- ہونا ف مر.
بے وقوف اور احمق لگنا، کم فہم اور گاؤدی نظر آنا؛ احمقوں جیسا ہو جانا (عموماً چہرہ)۔ اسے ایک عجیب اذیت ہوئی جس سے اس کا چہرہ ہونق ہو گیا۔ (۱۹۵۴، صحیفۂ ادب، ۲۴۶). نعیم ہونق سا ہو کر اس کو دیکھنے لگا۔ (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۸۱).

ہُونک (و مع، غنہ) امث.
رک: ہوک، درد بھری آواز۔

ٹھلی بلی ، کائوں کائوں ، کھٹ منڈل
ہونک ، ہنگامہ ہم ہمہ ، ہل چل

(۱۹۴۸، الھڑ کامنی (سرود و خروش، ۱۴۲)).

وہ شور جیسے بگولوں میں بھوت ہوں رقصاں
وہ قاہ قاہ وہ ہاہا وہ ہونک وہ ہوہو

(۱۹۷۵، حکایت نے، ۲۱). میں نے آگے درختوں کو اور آسمان کو ---- دیکھا اور سناٹے کی ہونک ایک گرج کی طرح سنی۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۶۴۰). [ہوک (رک) کا انفی املا].

ہَونکا (ولین، مغ) امث.
رک: ہوکا، طمع، لالچ، حرص، ہوس، خواہش، کھانے کی بے انتہا حرص (**جامع اللغات**) ۔ [ہوکا (رک) کا انفی املا].

ہُونکار (و مع، مغ) امث.
رک: ہنکار؛ ہاں کی آواز؛ ڈرانے یا شور کی آواز۔ حسن آرا کا یا تو یہ حال تھا کہ بیسیوں آوازیں دیے جائو ہونکار تک نہیں ---- یا انا کی آواز سن جھٹ پٹ اٹھ ہی تو بیٹھی ۔ (۱۸۷۱، بنات النعش، ۷۷). کہار تو یقینا دوسرے ہیں نہ وہ رفتار نہ ویسی ہونکار ۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۵۰). [ہنکار (رک) کا ایک املا].

ہُونکارا (و مع، مغ) امذ.
رک: ہنکارا؛ ہاں کی آواز۔ سوا گردن ہلنے کے ہونکارا زبان ہی سے نہیں نکلتا۔ (۱۹۱۵، گلدستۂ پنچ، ۷۱). [ہنکارا (رک) کا ایک املا].

--- بَھرْنا محاورہ.
رک: ہنکارا بھرنا؛ ہوں کی آواز نکالنا۔ ہم ہونکارا بھرتے رہے کہانی جاری رہی ۔ (۱۹۶۸، خاکم بدہن، ۷۸). انھوں نے سوتے ہی سوتے بدمزہ ہو کر ایک ہونکارا بھرا ۔ (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۹). ہوں دریا خان نے ہونکارا بھرا۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۳۸۶).

ہُونکارنا (و مع، مغ، سک ر) ف ل.
۱- **ہاں کی آواز نکالنا، ہوں کی آواز نکالنا، غرانا، دھاڑنا، چیخ کر بولنا؛ جھلا کر بولنا۔** سری کرشن نے اپنا پاؤں بڑھا ہونکار دیا چرن چھوتے ہی جمنا تھاہ ہوئی۔ (۱۸۶۶، پریم ساگر (ترجمہ)، ۱۵). ۲- **جانوروں بالخصوص گائے بیل کو ہنکانے کے لیے آواز نکالنا؛ کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے آواز نکالنا.** (ماخوذ: پلیٹس). [ہونکار (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ہُونکاری (و مع، مغ) امث.
ہاں کی آواز، ہوں کہنے کی آواز۔ بوڑھیاں جب کہانی کہتی ہیں تو بچے ہونکاری بھرتے جاتے ہیں اسی طرح میں بھی ہاں اور نہیں کہتا رہوں گا۔ (۱۹۳۲، ریاست (ترجمہ)، ۵۷). [ہونکار (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

ہَونکانا (ولین نیز مج، مغ) ف م.
ہونکنا (رک) کا متعدی، ہنپا دینا۔ ان چاروں نے اسے سرپٹ دوڑا دوڑا کر ہونکا دیا تھا ۔ (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۲۱۷). [ہونکنا (رک) کا متعدی].

ہَونکنا (ولین نیز مج، غنہ، سک ک) ف ل.

ا۔ جلدی جلدی اور زور زور سے سانس لینا، ہانپنا۔

پنکھے ہاتھوں میں اور ہونکیں ہی
رات دن کویلے سے دھونکیں ہیں

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۴۵م)۔ دیکھتے کیا ہیں کہ بن میں چار و اور گائیں ۔۔۔۔ ہونکتی پھرتی ہیں۔ (۱۸۶۶، پریم ساگر (ترجمہ)، ۱۷۳)۔ وہ ہونکتے ہوئے بے نام آگ کے طوفاں وہ چھوٹتا ہوا جوالا مکھی جوانی کا۔ (۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق، ۴۲۶)۔ زندگی میں اشفاق دو مرتبہ پیچھے ہٹا تھا الٹے پاؤں بھاگا تھا ہونکتا ہوا نیم چھتی میں پہنچا تھا۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۳۴۴)۔ یہ مانا کہ کچھ لوگ کام مکمل ہوتے ہوتے ہونکنے لگتے ہیں۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۵)۔ **۲۔ شیر کا دڑوکنا، دھاڑنا، گرجنا۔**

جس کے اندر ناگ ہیں اے دشمن ہندوستاں
شیر جس میں ہونکتے ہیں کوندتی ہیں بجلیاں

(۱۹۸۵، جلوہ ہائے صدرنگ (جوش)، ۵۱)۔ **۳۔ زور کی آواز نکالنا، چیخنا۔**

بوائلر ہونک رہا ہے گویا
جوالا مکھی سانسیں لیتا ہے

(۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق، ۳۲۳)۔ [رک: ہونک + نا، لاحقۂ مصدر]۔

ہَونکی (ولین نیز وج، مغ) امث۔
درندے کا ہنکارا جو غصے میں بھرے۔ (اپ و، ۳: ۷۹)۔ [ہونک (رک) + ی، لاحقۂ تانیث]۔

ہَونکیں (ولین نیز مج، مغ، ی مج) امث ج۔
سانس کی دھونکنی چلنے کی حالت، ہانپنے کی کیفیت، گھبراہٹ؛ ہونک (رک) کی جمع؛ (تراکیب میں مستعمل)۔

---اُٹھنا محاورہ۔
گھبراہٹ ہونا، ہول اٹھنا۔ جس پرچ میں وہ دودھ پیا کرتی تھی برآمدے میں اندھی پڑی ہے دیمتی ہوں ہونکیں اٹھتی ہیں دل میں۔ (۱۹۳۹، سید امتیاز علی تاج کے یک بابی ڈرامے ۴۲۵)۔

ہونُماں (وج، سک ن) امذ۔
تکبر، غرور۔

اندر ہی موں عاجزی اندر گربھ ابھمان
اندر ہی موں ہونماں بسے اندر گیان

(۱۶۵۴، گنج شریف ۲۱۵)۔ [مقامی]۔

ہونِ ہار (مج نیز مع، سک نیز کس مج ن) صف۔
رک: ہونہار۔ نام ذکیہ سلطان بیگم، صورت کی دوسری مریم، پندرہ سولہ برس کا سن، ہون ہار دلی کی رہنے والی ذات کی شریف طبیعت کی ظریف پڑھی لکھی سلیقہ دان ہم جنسوں میں لقمان۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۳)۔ چلن ہار، ہون ہار، نیہارا... اسی طرح پنھیارا، پنھیاری۔ (۱۹۱۴، اردو قواعد ۲۲۹)۔ [ہونہار (رک) کا ایک املا]۔

---بِرْوے کے چِکنے چِکنے پات کہاوت۔
رک: ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ بابا صاحب (بابا فریدؒ) نے... ایک لوٹا اور ایک بوریا (حضرت سلطان نظام الدینؒ) کو عنایت فرمایا، آپ رات بھر اس کا طواف کرتے رہے، لوگوں نے بابا صاحب (بابا فریدؒ) کو خبر دی کہ ان کا یہ حال ہے، آپ نے فرمایا ہون ہار بردے کے چکنے چکنے پات۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۳۲۴)۔

ہونُہار (مج نیز و مع، سک نیز کس مج ن) صف۔
ا۔ ہونے والا، شدنی، وہ ضرور واقع ہو یا پیش آنے والا ہو، نازل ہونے والا، ہونی۔

لکھیا چنچ ہونہار آج ہے
فلاطوں ، کا بدماں مہاراج ہے

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۶۸)۔ ہم نے بھی سر چڑھائے مان لیا ہونہار پر کچھ بس نہیں چلتا۔ (۱۸۶۶، پریم ساگر (ترجمہ)، ۶۲)۔ **۲۔ جس میں لیاقت یا قابلیت کے آثار پائے جائیں، لائق فائق، ذہین، قابل۔** یہ کس کو گمان ہو سکتا تھا کہ افلاطون ایک روز امام فلسفہ مشہور ہوگا لیکن ہونہار طبیعت ابلتے ہوئے چشمے کی طرح اپنا راستہ خود پیدا کر لیتی ہے۔ (۱۹۱۲، فلسفیانہ مضامین، ۷۲)۔ کیسے کیسے ہونہار بچے محض افلاس کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۲۳۵)۔ کم سنی کی وجہ سے میرا ابھی شمار ہونہاروں میں تھا۔ (۱۹۵۹، گناہ کا خوف، ۴۴۱)۔ ایک مشہور ڈاکٹر کے ہاں پیدا ہونے والا ایک ذہین اور ہونہار لڑکا کبھی ہندوستان کا عظیم صحافی بنے گا۔ (۱۹۸۶، ولی والے، ۱۵۴)۔ خاص خاص فارسی مخطوطات اپنے ہونہار شاگردوں کو دکھاتے اور انھیں اپنی نگرانی میں ان کی ایڈیٹنگ پر لگا دیتے۔ (۲۰۰۴ تسلیمات، ۱۳۹)۔ **۳۔ (کنایۃً) تیز طرار، ہوشیار۔** ایک بچھیڑا نا کند کہ ہونہار تھا وہ بھی مجھے دیا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۳۷)۔ **۴۔ نصیب ور، صاحب اقبال، صاحب نصیب۔** مخدومہ کو خدا تعالیٰ نے جیسا ہونہار پیدا کیا تھا ویسے ہی ان کو ماں باپ ملے۔ (۱۸۷۴، مجالس النساء، ۱: ۲۶)۔ [پ: #]۔

---بِرْوا (... کس ب، سک ر) امذ۔
وہ بچہ جس میں قابلیت نظر آئے یا ترقی کے آثار پائے جائیں، ذہین بچہ۔ کچھ عرصہ بعد موریا کے یہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے جن نونہالوں میں چندر گپت ہونہار، بروا دکھائی دیتا ہے۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۹۱)۔ ہونہار بروا۔ (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۲۶۸)۔ [ہونہار + بروا (۱) (رک)]۔

---بِرْوا/بِرْوے کے چِکنے چِکنے پات کہاوت۔
صاحب اقبال بچپن ہی سے معلوم ہو جاتا ہے، لیاقت اور قابلیت کے آثار پہلے ہی سے نظر آ جاتے ہیں۔ اور مثل ہندی کی یہ کہی ... ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ (۱۸۱۹، اخبار رنگین، ۵)۔ ہونہار بروے چکنے چکنے پات، خبرداروں کو خلعت و انعام ... مرحمت کر۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۲۲۴)۔ اللہ کی شان تم کل کی چھوکری اور یہ جگرا، واہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات، ہے تو... ہندی مثل مگر کتنی سچ ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۱۲۶)۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات، اس ننھے دل میں جب ابھی سے وہ گن بھرے ہیں تو آگے چل کر تو معلوم نہیں کیا کچھ نہ کرے گا۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۱۵)۔ مظفر،، میں دیکھتا ہوں آج آپ دونوں صاحب ہمایوں فر کی تعریفوں کے پل باندھنے لگے،،... جعفر،، ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات مثل مشہور ہے،،۔ (۱۹۴۰، روشنک بیگم، ۶)۔ ہندی محاورہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے بالکل برعکس تھا۔ (۱۹۸۳، کاروان زندگی، ۸۳)۔ اس کے استادوں نے ایلین کو راہ راست پر لانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے یعنی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ (۱۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۵۸)۔

---بِرْوا کے چِکنے چِکنے پات کہاوت۔
رک: ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اس بچہ کی تعلیم ناکافی ہے لیکن ہونہار ہے اور مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ (۱۹۲۸، باتوں کی باتیں، ۳۹)۔

---ٹَلْتی نہیں ہووے بِسوے بِیس کہاوت۔
شدنی ہو کر رہتی ہے۔ (علمی اردو لغت)۔

---کب مِٹنا ہے فقرہ۔

ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے، مقدر کا لکھا ٹلتا نہیں ہے. مجھ بدھو نے آپ کی اس بات پر اعتبار کر لیا، ہونہار کب مٹتا ہے. (۱۹۳۸، شکنتلا (ترجمہ)، ۱۴۹).

---مٹتی نہیں ہووے بیسوں بیس کہاوت.

شدنی بات ہو کر رہتی ہے کبھی نہیں ٹلتی؛ شدنی ہوئے بغیر نہیں رہتی. (ماخوذ: محاورات ہند، نجم الامثال).

--- مٹے نہیں ہووے بسوے بیس کہاوت.

جو قسمت میں ہے ہو کر رہے گا، ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---ہر دے بسے بسر جائے سب بدھ کہاوت.

قسمت بری ہو تو عقل ماری جاتی ہے، ہونے والی بات ذہن میں بیٹھ جاتی ہے اور عقل جاتی رہتی ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- ہو کے ٹلے کہاوت.

شدنی ہو کر رہتی ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

ہونہارا (وج سک نیز کس ن) قدیم صف مذ.

رک: ہونہار، ہونے والا.

ترا قصد گر شاہ سارا اچھے
تو یو کام سب ہون ہارا اچھے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۲). [ہونہار (رک) کا ایک املا].

ہونہارا (وج، سک نیز کس ن) قدیم صف مذ.

ہونے والا. ندیم یو پڑتے وقت میں کیا فام، کہ یہاں تو کچھ ہے دام، ولے آخر ہونہارا ہے یو کام. (۱۶۳۵، سب رس، ۴۰).

کہ موقوف ہے وقت پر کام یو
صبا ہونہارا ہے جا شام یو

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۸۱). [ہونہار (رک) + ا، لاحقۂ تذکیر].

ہونہاری (وج، سک نیز کس ن) (الف) صف مث.

ہونے والی. نیکی دنیا میں ضایع ہونہاری نہیں نیکی جس ٹھار پڑیں گی، اُس ٹھار نکلیں گی. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۹).

ہونہاری (ب) امث.

لیاقت، صلاحیت، قابلیت، ذہانت. یہ طلبہ بھی اپنی ہونہاری کا خون کر کے اپنے استاد اور دوستوں کے دلوں کو حسرت کا داغ دیں گے. (۱۸۹۲، علمائے سلف، ۲). ہم اس سلسلے کی ابتدا اُس زمانۂ ابتدائی سے کرتے ہیں جبکہ حضرت انسان آغوش علم الٰہی میں کھیل کود رہا تھا اور ملائکہ مقربین اس کی ہونہاری کی تڑپ کا تماشا دیکھ دیکھ محو حیرت ہو رہے تھے. (۱۹۲۵، اسلامی اکھاڑا، ۴). لیاقت و ہونہاری کے پیش نظر نواب عبدالکریم خاں ولد نواب میر خاں بہادر نے اپنے یہاں ملازم رکھ لیا. (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱: ۲۴۰). ان کی ہونہاری ثابت ہے آگرہ گھرانے کے کسی استاد کی شاگرد معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۹۷، سلام و پیام، ۲: ۳۷۷). [ہونہار (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

ہُونہاں (و مع، مغ) امذ.

ا. رک: ہوں ہاں نیز ہوہا. (جامع اللغات). [ہوں (رک) + ہاں (رک)].

ہُونہاہٹ (و مع، مغ، فت ہ) امث.

ہوں ہاں ہونے کی کیفیت؛ آواز جو واضح نہ ہو اور ہوں ہاں سی محسوس ہو، غیر واضح الفاظ یا باتیں؛ شور، غل. یہ ہلکی ہلکی ہونہاہٹ بڑھ کر صاف، تیز، پختہ، رحم خیز صورت اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۲۰، مقتل فریب مغربی معمل خانے، ۴۵). [ہونہاں (بحذف ں) + ہٹ، لاحقۂ کیفیت].

ہُونہہ (و مع، غنہ) امث کلمۂ ایجاب؛ ~ ہونہہ.

رک: ہوں. یاسمین نے ---- اس کا خط اٹھارہویں دفعہ پڑھا ہونہہ کہتا ہے اتنا عرصہ تم میری زندگی سے کھیلتی رہیں. (۱۹۵۱، پہلی کہانیاں، ۱۷). اس کے پاپا بھی خوب ہیں ---- خواہش پر قابو پا ہی نہیں سکتے، ہونہہ ! . (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۴۱۵). [ہوں (رک) کا ایک املا].

ہونی (الف) امث.

ا. ہونے والی بات، پیش آنے والی بات (بالخصوص بری)، شدنی، قسمت یا نصیب کی بات (بالعموم بدنصیبی کے لیے مستعمل).

مگر ہونی سے تھا اصلاً نہ آگاہ
سمریا سے خبر آئی یہ ناگاہ

(۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، ۳: ۷۳۴).

قد سے ترے حشر ہو کہ فتنہ
کل جو ہونی ہو وہ ابھی ہو

(۱۸۷۳، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳: ۳۳۶). میں نے کلیجہ پر پتھر رکھ کر اسے آج تک اپنی آنکھوں سے اوجھل رکھا مگر ہونی نہیں ٹل سکتی. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۳۳). نفرت اور پیار کا بھید کون جان سکتا ہے ورنہ بھاگ میں جو لکھا ہے اسے کوئی مٹا سکتا ہے یہی ہونا تھا، ہونی پر آج تک کسی کا بس چلا ہے. (۱۹۶۶، سودائی، ۱۶۷). تیری مرضی ہی اس گھر کی ہونی ہے. (۱۹۸۱، لوک ریت، ۴۴). ہونی کو تو نہ تم روک سکتے ہو اور نہ میں روک سکتا ہوں. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۸۶). ۲. ہونا (رک) کی تانیث، پیش آنے یا واقع ہونے کی حالت.

جانا نہ تھا تم کو مگر تم گئے
ہونی نہ تھی رات مگر ہو گئی

(۱۹۹۴، سحر گزیدہ، ۶۶). یہ جانچ اور پرکھ معروضی اور بے لاگ انداز میں ہونی چاہیے نہ کہ تطبیقی انداز کو اپنا کر. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۱۲).

ہونی (ب) صف مث.

ممکن، قابل الوقوع. (فرہنگ آصفیہ). [ہونا (رک) کی تانیث].

---اَن ہونی (--- فت ا، سک ن، وج) صف مث.

ہونے والی اور نہ ہونے والی؛ مراد: غیر متوقع، ناگہاں پیش آنے والی (بات؛ حادثہ وغیرہ).

مری زندگی
ہونی ان ہونی باتوں کا ایسا معمہ بنی
جس کا حل
تم بھی نہیں تھیں

(۱۹۸۳، سلیم احمد، ک، ۲۰۴). [ہونی + رک: اَن (۱) + ہونی (رک)].

--- بلوان ہے فقرہ.

قسمت کا لکھا زبردست ہے، جو ہونا ہے وہ ہو کر رہتا ہے، جو قسمت میں ہے ضرور ہوگا. جو کچھ ہوا تم نے دیکھا ہونی بلوان ہے. (۱۹۳۱، نہتا رانا، ۱۰۳).

---**شُدَنی** (---(---ضم ش، فت نیز سک د) ضم ش، فت نیز سک د) (الف) صف مث نیز امث.

ہونے والی، پیش آنے والی، نصیب کی؛ قسمت یا نصیب کی بات؛ قسمت کا لکھا، ہونے والی بات ۔ اتفاق کی بات اور ہونی شدنی کہ خاصا اچھا مکان بتاشے کی طرح بیٹھ گیا ۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۰۵). وہ نہ مٹنے والی گھڑی، وہ ان مٹ ہونی شدنی وہ جس سے ہر منٹ ہر ثانیہ کے بعد دنیا میں ایک بڑی تعداد جانوروں کی اپنے قالب چھوڑ دیتی ہے ۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۴۰). احمد وزیر نے گھر گھر جا کر یہ ہونی شدنی منحوس خبر سب رشتہ داروں کو سنادی ۔ (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۵۹۹).

---**شُدَنی** (ب) فقرہ.

جو ہونا ہے ہو کر رہتا ہے ۔ تصویر ٹانگنے کا وقت آیا مگر ہونی شدنی ۔ (۱۹۲۶، چچا چھکن، ۱۴). دیکھو بھلا، کیا خوبصورت گلدان تھا! ظلم ہو گیا مگر یہ بھی درست کہتے ہیں۔ ہونی شدنی ۔ (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، فروری، ۶۳). [ہونی + شدنی (رک)].

---**کَون ٹال سَکتا ہے** محاورہ.

قسمت کے لکھے کو کوئی نہیں بدل سکتا، جو ہونا ہے سو ہوتا ہے ۔ بس وہی ہوا جو ہونا تھا ہونی کون ٹال سکتا ہے ۔ (۱۹۸۱، لوک ریت، ۴۳).

--- **نہیں** فقرہ.

ہو نہیں سکتا، ممکن نہیں، کیا مقدور کیا امکاں (ضد کے موقع پر مستعمل) ۔

ہوا ہے یہی تو یہ ہوئی نہیں
کہ ہو خاز آ کر سیہ یاں کہیں

(۱۸۱۹، میر، ک، ۱۰۹۸).

---**ہو (ہوے) سو ہو / (ہوئے)** فقرہ.

جو ہونا ہے ہو جائے، کچھ ہی ہو، دیکھا جائے گا، ہر چہ بادا باد.

سب کو ایکساں جان لے بیری میت نہ کوئے
ان ہونی ناں ہووے گی ہونی ہو سو ہوئے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۸۶).

آج تو ناجی سجن مین کہہ تو اپنا عرض حال
مرنے جیونے کا نہ کر وسواس ہونی ہو سو ہو

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۹۵).

انشا جو ہونی ہوے سو ہو دل کہے ہے یوں
تا چند ضبط آج تو اس دل ربا کو چھیڑ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۶۴). ہونی ہو سو ہو اپنے تئیں مار مروں گی. (۱۸۴۵، نغمہ، عندلیب، ۷۷). صلاح یہی ہے کہ جو ہونی وسو ہو، اب نرمی اور لینت نہیں کرنی چاہیے. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۰۹). تلواریں ہاتھوں مٰن لے دشمن پر جا گرتے ہیں پھر جو ہونی ہو سو ہو. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۰۴).

---**ہو کر رَہنا** ف مر.

قسمت کا لکھا ہو کر رہنا، تقدیر کا لکھا پورا ہونا. میں نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ نہ لکھوں گا لیکن ہونی ہو کر رہی. (۱۹۷۵، لبیک، ۱۱). بہر حال سردار عبدالقیوم صاحب کی اپیل بھی رائیگاں گئی اور ہونی ہو کر رہی. (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۹۵).

---**ہو کے ٹَلتی ہے** فقرہ.

قسمت کا لکھا ہو کر رہتا ہے، جو نصیب میں ہو وہ ضرور ہوتا ہے. یہ بے وقت کی راگنی نہیں ہے، ہونی ہو کے ٹلتی ہے. (۲۰۰۸، قائداعظم لائبریری کا ادبی مجلّہ، مخزن، ۹۱: ۱۵).

---**ہے نہ ہو گی** فقرہ.

نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہو گا، اس بات کا ہونا ممکن نہیں. (ماخوذ اللغات الخواتین، ۲۶۱).

ہونے (مغ) امذ.

ہونا (رک) کی مغیرہ شکل، تراکیب میں مستعمل.

---**پَر** م ف.

ہو جانے پر. تمہاری عدت پوری ہونے پر میں خود آؤں گا. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۳۰۳).

---**تَک** م ف.

وقوع پذیر ہونے تک، پیش آنے تک.

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

(۱۸۲۹، غالب، د، ۱۷۵).

---**جانا** محاورہ.

وقوع پذیر ہونے والا ہونا، پیش آنے کے قریب ہونا، ہونے کے قریب ہونا، عنقریب ہونا. (مہذب اللغات).

---**جوگ** (---وج) صف.

ہونے کے قابل؛ ہونے والا. (جامع اللغات). [ہونے + رک جوگ (۱)].

---**دو** فقرہ.

۱. ہو جانے دو، ہو لینے دو.

میری آنکھوں پہ مرے منہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ
حرفِ مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۷۷). **۲. منع نہ کرو، مت روکو، (کوئی حالت) باقی رکھو.** (کوئی واقعہ یا حالت یا امر) جاری رکھو نیز لڑنے دو، لڑائی ہونے دو.

آئینہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو
کوئی دم اور بھی آپس میں ذرا ہونے دو

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۷۷). لڑکے تقدیر سے شب بھر مری قسمت بولی اور یوں پی کوئی دو چار پہر ہونے دو. (۱۸۸۸، مضمون ہائے دلکش، ۵۹). **۳. (کلمۂ استغنا) کیا پرواہ ہے، کچھ ڈر نہیں.**

جب سنا داغ کوئی دم میں فنا ہوتا ہے
ادس ستم گرنے اشارے سے کہا ہونے دو

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۷۷). **۴. آنے دو، ذرا آجائے، ذرا پیش آنے دو.**

ہاتھ باندھے ہوئے اغیار کے ساتھ آؤ گے
ہم دکھا دیں گے مزا روزِ جزا ہونے دو

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۷۷).

---**دینا** ف مر محاورہ.

۱. منع نہ کرنا، نہ روکنا، پیش آنے دینا.

کوئی کہتا بس نہیں کیا کیجیے
ورنہ یہ ظلم آج وہونے دیجیے

(۱۸۲۸، مثنوی مہر و مشتری، ۴۵). ۲. **لڑنے دینا، لڑائی سے نہ روکنا، آپس میں چلنے دینا.** (ماخوذ ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. **کسی کام کو بندن کرنا، جاری رہنے دینا آتے دینا.** (ماخوذ فرہنگ آصفیہ). ۴. **(جنسی فعل کے بعد) خلاص ہونے دینا، انزال ہونے دینا، جھڑنے دینا، منزل ہونے دینا.** (فرہنگ آصفیہ).

---سے نہ ہونا اچھا فقرہ.

کسی بُری یا غلط چیز کے موجود یا وقوع پذیر ہونے اس کا نہ ہونا اچھا ہے خراب چیز یا صورت حال کے رونما ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے. ایسی اولاد کے ہونے سے نہ ہونا اچھا، بہتر ہوگا کہ ابھی پالکی منگا اس کو اس سسرال پہنچا دو. (۱۸۷۷، توبۃالنصوح، ۱۰۹).

---کا صف ~ ہونیکا.

۱. **ہونے وال، جو ہونے کو ہو.**

سخت جاں آپ کا یوں زبح نہیں ہونے کا
تیغ فولاد کی پتھر کی کلائی ہوتی

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۹۵). ۲. **وجود کا، ہستی کا.**

من کہ المولی فلہ الکل سخن سچے کا چھوٹا رے
قطب اپنا آپ پچھنا ، گھر ہونے کا لوٹا رے

(۱۹۶۷، سندھ میں اردو شاعری، ۲۱۱). ۳. **بننے کا، واقع ہونے کا.** بیٹے کا ملنا آپ کے چرنوں سے جدا ہونیکا پیام ہے. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۳۳). ہائیڈیگر کا مسئلہ اتنا علمیاتی نہیں ---- کیونکہ اس کے لیے تفہیم جاننے کا نہیں ہونے کا مسئلہ تھی. (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، ۲۸۸). اسے بائیس خواجہ کی چوکھٹ ہونے کا مرتبہ بھی تو حاصل تھا. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۰۱).

---کو م ف.

کہنے کو، سمجھنے کو؛ اصل میں، فی الواقع.

بولیں تو گناہ گار ٹھہریں
ہونے کو گناہ گار ہیں ہم

(۱۸۲۶، معروف، د، ۷۳).

یار جانی کہیں نہیں ملتا
یوں تو ہوتے ہیں یار ہونے کو

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۳۳۴). ہونے کو تو ملک میں شجاع الدولہ، علی وردی خان، حیدر علی، مراٹھے، نظام، مغل، راجپوت، سکھ، روہیلے اور جاٹ سبھی تھے . (۱۹۷۳، احتشام حسین، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۱۳۸).

---کو آنا محاورہ.

ہونے کے قریب ہونا، واقع ہونے کو ہونا، ہونے والا ہونا. تین مہینے ہونے کو آئے، میں بے کار محض پڑا سڑتا ہوں. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۳۲). اس کو گئے پورا سال ہونے کو آیا تھا. (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۳۰۷). شادی کو ایک مہینہ ہونے کو آیا ہے . (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۷۲).

---کو تو فقرہ.

دیکھنے میں تو ایسا ہے، کہنے کو یا نام کو تو یہ بات ہے.

لطف یہ ہے کہ پچھلے قوم کی کھیتی اس سے
ورنہ ہونے کو تو آنسو بھی ہے دریا اپنا

(۱۹۰۳، فریاد اُمت، باقیات اقبال، ۱۶۰). ہونے کو تو ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں جو دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہیں. (۱۹۴۴، ناشتہ، ۴). ہونے کو تو ملک میں شجاع الدولہ ---- مغل راجپوت، سکھ روہیلے اور جاٹ سبھی تھے . (۱۹۷۳، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۱۳۸).

---کو ہے فقرہ.

۱. **ہونے کے قریب ہے، ہونے والا/والی ہے.**

صبح وصل اس کی مجھے صبح قیامت ہوگئی
جب کہا اس نے کہ جاتے ہیں اذاں ہونے کو ہے

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۳۳). پچھلا پہر ہے صبح ہونے کو ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۵۸). ۲. **پیش آنے والا ہے.**

ابھی غم پہ غم اور رونے کو ہے
ستم پر ستم اور ہونے کو ہے

(۱۹۱۰، قاسم و زہرا، ۸۴).

---کے دن امذ.

(عور) حیض کا زمانہ، ایام کے دن (آنا کے ساتھ مستعمل). (ماخوذ: جامع اللغات؛ مہذب اللغات؛ نوراللغات).

---لگنا ف مر محاورہ.

۱. **ہونا نیز شروع ہونا، آغاز ہونا، ابتدا ہونا.** ابن الوقت کی خیر خواہی کا چرچا تو اسی دن سے لوگوں میں ہونے لگا تھا. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴۹).

کیوں تمھیں عشاق سے ہونے لگی شرمندگی
آنکھ قاتل ہے تو ہو کیا لب جلا سکتے نہیں

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۳۹). قصے بیان ہونے لگے. (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۸۳). ۲. **لڑائی ہونا، تکرار ہونا.** بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آ بوا لڑیں لڑے ہماری بلا. بلالے جائے تمہیں چلا چلو. ہونے لگی. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۸۵). ۳. **(بالعموم احساس کے ساتھ مستعمل) پیش آنا، وجود میں آنا.** بولے جانے والے لفظ کی توقیر اور لکھے ہوئے لفظ کی موزونیت کا احساس پوری شدت سے ہونے لگتا ہے. (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۱). شعر کی بھی موزونیت کا احساس ہونے لگا تھا. (۲۰۰۲، دبستانوں کی دبستان کراچی، ۱: ۲۵۵).

---والا صف.

شدنی، پیش آنے والا، وجود میں آنے والا. جس لڑکے کے ساتھ اُنکا بیاہ ہونے والا ہے وہ بد وضع یا بد قطع تو نہیں ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۹۱). جو تفرقہ رونما ہونے والا تھا اسے قدرت کے ہاتھ نے اس طرح ٹال دیا. (۱۹۷۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۲: ۹۶۴). لگتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے، اتنا کچھ تو ہو گیا اب اور کیا ہوگا. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۷۵).

---والی (الف) صف؛ مؤنث.

۱. **شدنی، ہونی، پیش آنے والی.** آخر وہ شادی بھئی کب ہونے والی ہے اور کہاں ہونے والی ہے. (۱۸۶۱، خطوط غالب، ۲۹۱). اسکی دو مہینے بعد کسی اور لڑکی سے شادی ہونے والی ہے. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۳۲). ۲. **بننے والی، ممکنہ، آئندہ کی، مستقبل کی.** باوجود بلوانے کے بھی اپنی ہونے والی ساس کو سلام کرنے نہ آیا. (۱۹۶۵

، دستک نہ دو ، ۳۴۳) ..بڑے پیمانے پر ہونے والی شہری تحریک کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھی ۔ (۱۹۹۹ ، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست ، ۱۱۵) .

---والی (ب) امث.

پیش آنے والی بات یا واردات ۔

تیری یاری دشمن جاں ہو گئی
ہونے والی کا گلہ کیوں کر کریں

(؟ راسخ (مہذب اللغات)) . [ ] ہونے + والی ، لاحقۂ صفت و تانیث] .

---والی بات امث فقرہ.

شدنی بات ، پیش آنے والی بات ؛ قسمت کا لکھا . ایک دن یہ بھی ہونے والی بات اون کے ہمسائے میں تھی ایک برات. (۱۸۶۹ ، بہار عشق ، ۲۲) . [ہونے والی + بات (رک)] .

---والے صف.

ا. پیش آنے والے ، آئندہ آنے والے ، واقع ہونے والے ۔

محبت کے آثار یہ کہہ رہے ہیں
بہت غم ہوئے اور ہیں ہونے والے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۹۳) . یا اللہ بسر ہونے والے اتنے میرے شب و روز کہاں گئے ۔ (۱۹۹۸ ، آگے سمندر ہے ، ۲۶۰) . **۲. بننے والے ۔** میاں جو ہونے والے ہیں اُنکی صورت کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۹۳) .

---ہارا صف.

رک : ہونے والا ۔

کہ جیسا انگے ہونے ہارا ہے کام
سکت ہے جو اب کھول بولوں تمام

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳) . [ہونے + ہارا ، لاحقۂ فاعلی] .

ہُونہ (و مع ، غنہ) امث ؛ کلمۂ ؛ ~ ہونہہ.

رک : ہوں ؛ ہاں. ہونھ ! خوب نبی بخش کو پالیا ہے ہرسٹے پکارا جارہا ہے. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھل ، ۲۷) . [ہوں (رک) کا ایک املا] .

ہونھ (و مج ، غنہ) قدیم.

رک : ہوں (ا) ہونا (رک) کا ماضی تمنائی یا احتمالی. بھونھ جو کنپٹی تائیں کھچی ہونھ تو یہ نشان کلہ زنی کا ہے اور غروری کا ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۰) . [ہوں (رک) کا قدیم املا] .

ہووْنا (و مج ، سک و) ف ل قدیم.

رک : ہونا.

کہیا نبی سن رسول کے توں ہووا یوں مخمل

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ، جون ۱۹۵۷ء ، ۶۹)) . گھر گھر آج دن کا جاں پہ کا جاں ہووتے ہیں خوش کہ یوں دن سب میانے او کہ منصور دستا ہے. (۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۰) . [ہونا (رک) کا قدیم املا] .

ہووْنہار (و مج ، فت و ، سک ن) صف قدیم.

ہونے والا ؛ رک : ہونہار. جیسی جیسی کار لکھی مانس کی کر میں ہووے ہونہار نہیں مانس کی کر میں. (۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۸۷) . [ہونہار (رک) کا ایک املا] .

ہووْنہارا (و مج ، فت و ، سک ن) صف قدیم.

رک : ہونہارا ؛ ہونے والا. جیکچہ (کذا) ہوا ہے یا ہوونہارا ہے سو دونوں عالم کی خبر قرآن میں ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ، ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۹) . [ہونہارا (رک) کا ایک املا] .

ہووْنہاری (و مج ، فت و ، سک ن) صف قدیم.

ہونے والی. (قدیم اردو کی لغت) . [ہونہار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث] .

ہووْنیکی (و مج ، سک و ، ی مج) م ف.

رک : ہونے کی.

مجھے بسینے کی اشارت دئے
مری ہوونیکی بشارت دئے

(۱۸۶۴ ، پرت نامہ ، قطب الدین فیروز (اردو ادب ، علی گڑھ ، جون ۱۹۵۷ء ، ۱۰۰)) .

ہووے (و مج) حرف (قدیم).

ا. ہونا (رک) کی تمنائی شکل ، بجائے ہو ، ہوئے. یوں ہو رہے تج بن آج تنہا ہووے بے سرتاج. (۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۱۶) .

نبی صدقے قطب کو یا ندیا بچن اچھی ثریا سے
فلک پر یو غزل سن سن کے ہووے مشتری بے ہوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۲) .

تن من دھن جن بخشیو تا سوں کیا نہ نیہہ
سماں یاد کا ہوچکا اب کیا ہووے کھیہ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۸۹) . مدام سرخوش اچھے ہور کدھر نہ ہووے مست کہ اس کے جام میں ہے جم شراب ہشیاری. (۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۶) .

جس کو کرے لطف سے حیدر نظر
دولت و اقبال ہووے جلوہ گر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱) .

ایک پل میں ہووے دولھا دولھن
ایک پل میں ہووے بیوہ دولھن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۹) .

چھتر تکیہ چنور اور تاگ اورنگ
بوا مسند کو ہووے دیکھ کر دنگ

(۱۷۶۲ ، طالب ، غلام قادر شاہ ، تیرہ ماسہ ، ۲۵) .

اپنا تو نہیں یار میں کچھ یار ہوں تیرا
تو جس کی طرف ہووے طرف دار ہوں تیرا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۲) .

چلاہٹ اس طرح کی جز میر کس سے ہووے
باور نہ ہو تو دیکھو یہ ہو نہ ہو وہی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک (مجلس) ، ۳ : ۱۸۸) . شق کروں سینے کو تا داغ نمایاں ہووے ایسے خورشید سے صبحِ شبِ ہجراں ہووے. (۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۸) .

حیف کی جا ہے نہ ہووے نرم و چرب اس کی زباں
پرورش پایا ہوا یہ آدمی ہے شیر کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک (مجلس) ، ۸۶) .

بال اُلجھے ہیں تو اُلجھے ہی سہی
گرد رُخ پر ہے تو ہووے جس قدر

(۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۵۱).

یوں تو اک بازار لگا ہے بھیڑ اور دھوم بہت ہے
ہم تو میلہ تب جانیں جو ان سے ہووے میل

(۱۹۶۸، پانی میں مہتاب، ۲۵۴). جو وقت مقرر ہے وہ کام اسی وقت ہووے ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۸۲). **۲. ہوگا، ہوگی.**

ہووے یہ خون خفتہ گر بیدار
کھینچنی ہووے خفت بسیار

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۲۷).

---گا م ف.

ہوگا، ہوئے گا. طبیب فرمائے تیوں پرہیز کرے تو انے بھی طبیب ہووے گا. (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۱۹). ننھے لوکاں کے ہات تے کیوں ہووے گا بڑا کام. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۸).

---گی فقرہ؛ ~ ہووےگی.

۱. کسی بات میں شک ہو تو بولتے ہیں، ہوگی، ضرور ہوگی.

پردا نہ اٹھاؤ بے حجابی نہ کرو
ہووے گی قیامت اک شتابی نہ کرو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۵۷). **۲. ہوئی ہوگی.** دُکھایا ہوگا جس بے درد نے ناحق کسی کا دل اذیت اس کے بھی دل کو ظفر پہونچی تو ہووےگی. (۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۱۷۴).

--- نہ ہووے فقرہ.

رک: ہو نہ ہو؛ یقیناً.

بوئے کباب سوختہ آتی ہے کچھ دماغ میں
ہووے نہ ہووے اے نسیم رات کسی کا دل جلا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۵۴).

ہوویں (و مج، ی مج) حرف (قدیم) ج.

ہووے (رک) کی جمع، بجائے ہوں.

جب کہ ہم تم ہوویں ایک یزید کوں جو سکے دیکھ

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۳۰).

کلمہ پڑھے یقیں سوں تے میں بخشنہار
نوشہ کہہ توں خلق سوں جو ہوویں مرد سچیار

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۸۱).

اے شہ عالی تبار ہوویں نہ حیران کیوں
آج قضا ہور قدر دیکھ ترا اقتدار

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۴۹). پہونچیں وہ سب بہ منزل مقصود کر زیارات ہوویں جب محمود. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۱). صدائے نوبتِ شاہانہ اس قدر دلکش کہ ہوویں طوطی و بلبل ہزار جاں سے نثار. (۱۸۰۶، ایمان، شیر محمد خاں، ایمان سخن، ۶۲). اگر بنظر غور کے سمجھے اور گوش دل سے پنبہء غفلت کو نکالے تو اکثر راز باطن کے منکشف ہوویں اور فائدہ کلی حاصل ہو. (۱۸۳۵، مثنوی گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴ء، ۳۰)).

کر انکو تو توفیق ایسی عطا
کہ اعمال نیک انسے ہوویں سدا

(۱۹۲۲، راسخ عظیم آبادی (غلام علی)، ک، مثنوی شہر آشوب، ۷). [ہووے (رک) کی جمع].

---گیاں فقرہ (قدیم).

ہوں گی. (اردو کی قدیم لغت).

ہُوہا (و مع) امث.

۱. رک ہو (۲) مع تحتی الفاظ و تراکیب؛ شور و غوغا، گھبراہٹ میں منہ سے نکلنے والی بے ساختہ آواز، ہاوہو.

عجب عالم ہوا اُس دم کہیں ہو حق کہیں ہو ہا
اِسی انبوہ سے جا کر پھر اک مسجد کو جا گھیرا

(۱۸۳۰، نظیر، گلزار نظیر، ۲۴۴). شور و غوغا، کراہنے کی آواز، اچانک گھبراہٹ میں منہ سے نکلنے والی بے ساختہ آواز کے لیے ہندی زبان میں "ہاؤ ہو" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اسے عام لوگ "ہوہا" بھی کہتے ہیں. (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر، ۳۴). **۲. ہنسی ٹھٹھے کی آواز؛ کبوتر اڑانے کی آواز؛ الو کی آواز؛ ہنگامہ، فساد، آشوب؛ دھوم دھام.** (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

---کرنا ف مر محاورہ.

۱. غل مچانا، شور مچانا، ہانک پکار کرنا. فطرت اور اس کے ساتھی بدلہ لینے لڑکوں کے پیچھے بھاگے تو وہ ہوہا، ہوہا کرتے سکول سے باہر بھاگ گئے. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۴۲). **۲. واہی تباہی بکنا، ٹھٹھا اڑانا، قہقہہ لگانا؛ مسخرا پن کرنا؛ کبوتر اڑانا.** (فرہنگ آصفیہ).

---ہونا محاورہ.

رک: ہوہا کرنا (رک) کا لازم. (علمی اردو لغت).

ہُوہَڑک (و مع، فت ہ، ڑ) امذ.

شور و غل، ہنگامہ. انھوں نے ایسا کرنے کی کوشش بھی کی ہے یا محض ہوہڑک مچا کر خاموش ہوگئے ہیں. (۱۹۸۶، کمان اور زخم، ۱۰۴). [رک: ہو (۲) + ہڑک (رک)].

ہُوَہُوَ (ضم ہ، فت و، ضم ہ، فت و) صف.

ہو بہو، جوں کا توں، من و عن. (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ہُوہُو (و مع، و مع) امذ.

جنت کے گویوں کا گروہ یا ان میں سے کوئی ایک، گندھارو، گندھرب، مطربان فردوس. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہوئن (و مج، فت ء) م ف قدیم.

ہونے.

بزاں کر خوشنویساں ملک کے کیتے ہیں سم ہوئن
بہت چھپ چھپ کے لکھتے ہیں نظر ٹک دیکھ رک مصرع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۵۳). [ہونے = ہونا (رک) کا قدیم املا].

ہُوئی (ضم ہ، غم و) کلمہ.

ہوا (ہونا (رک) کا ماضی) کی تانیث؛ تراکیب میں مستعمل، ہوچکی، ہوگئی.

تری ایک میں جے لکھا کھون ہوئی
بھلی ایک پت ورت نکلے گی دوئی

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۱۰۵).

منس ماری پیاری موئی میرے بھی اب خیالوں ہوئی

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۰). فلانے کی فلانے پر نظر ہوئی کتے وو نظر کاں ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۴).

حلیم ہور مہروان محض نیکوکار
ہوئی ہے ختم اسی پر مگر نکوکاری

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۹۶). پھر جوں مسجد میں پہونچے، قندیل مسجد کی خاموش ہوئی تھی اور مسجد میں اندھیرا تھا۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۶).

کب وعدے کی رات وہ آئی جو اس میں نہ لٹائی ہوئی
آخر اس اوباش نے مارا رہتی نہیں ہے آئی ہوئی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۲۶). وہ نگاہیں کیوں ہائے جاتی ہیں یارب دل کے پار جو مری کوتاہی قسمت سے مژگاں ہوگئیں. (۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۲). جب اس میں پانی کم تھا تو بھی یہی حال تھا اور کل طغیانی ہوئی تو بھی اس کی یہی کیفیت ہے. (۱۸۹۰، جغرافیۂ طبیعی، ۱ : ۴). اس کی آنکھوں پر ایسے پردے پڑے وہ اس قدر اندھی، اس قدر بہری ہوئی کہ وقت کی صدا کو ٹھکرایا... اور جو کچھ پاس اور پلے تھا سب اُٹھا اور لٹا بیٹھی. (۱۹۲۳، بچہ کا کرتا، ۵).

ہر ستارے کی بجھتی ہوئی روشنی
میرے ہونے کا ہے استعارہ مجھے

(۱۹۸۲، فشار، ۸۸). چلی چلو، دی ہوئی تو چچی بہت ناراض ہوں گی. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۹۲). [ہوا (رک) کا مؤنث].

---تی کلمہ (قدیم).

ہوتی ہے.

پاک ہے کافور تے جاں توں سمایا ہے سو زمیں
شام تیرے وصل کی ہوئی تی صبا لگ عنبریں

(۱۶۷۲ء، شاہی، ک، ۱۶۷).

---رکھی ہے فقرہ.

ہو چکی ہے، پہلے سے تیار ہے، بس سمجھ لو کہ ہو چکی ہے (کسی کام کے پہلے سے پورا ہو جانے یا بالکل تیار ہو جانے کے لیے بولتے ہیں). بیوی نالش تو ہوئی رکھی ہے. (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۱۴۲).

---کرو ان ہوئی نہ کرو فقرہ.

ہو سکنے والی بات کرو، ممکن بات کرو؛ عقل سے کام لو، ایسی بات نہ کہو جو عقلاً ممکن نہ ہو. بیوی ہوئی کرو، ان ہوئی نہ کرو، بیٹی جب میکے سے رخصت ہوئی تو اُس کو سسرال آباد کرنی ہے. (۱۹۲۳، بچہ کا کرتا، ۸). بھائی ہوئی کرو، ان ہوئی ن کرو تمہاری بیوی انوکھی نہیں مریں. (۱۹۳۶، گرداب حیات، ۱۰۹).

---ہُوائی (---ضم ہ) صف مث.

جو پہلے سے ہو چکی ہو (کوئی بات وغیرہ) جو پہلے سے کر رکھی ہو. نعیمہ کی اصلاح ہوئی ہوائی تھی. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۳۱۹). [ہوئی + ہوائی (ہونا (رک) سے)].

---ہُوئی نہ ہُوئی فقرہ.

اتفاق ہے، ہوگئی تو ہوگئی ورنہ نہیں، غیر یقینی ہے، کچھ کہہ نہیں سکتے کہ ہوگی یا نہیں.

نگاہِ یار کا کیا ہے ہوئی ہوئی نہ ہوئی
یہ دل کا درد ہے پیارے گیا گیا نہ گیا

(۱۹۷۸، جاناں جاناں، ۳۱). سلائی تو بے وقت کی بارش کی مانند ہے ہوئی ہوئی نہ ہوئی. (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۴۵).

---ہے نہ ہوگی فقرہ.

ممکن نہیں، ہرگز نہیں ہو سکتی، یہ بات نہ کبھی ہوئی ہے نہ ہوگی. (جامع اللغات).

ہوئی (و مج) امث.

ایک تیوہار جو دیوالی سے آٹھ دن پہلے منایا جاتا ہے. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہُوئے (ضم ہ، ضم و) کلمہ.

۱. ہوا (ہونا (رک) سے) کی مغیرہ حالت نیز ہونا (رک) کا ماضی جمع مذکر کے لیے؛ تراکیب میں مستعمل. اس تن کی پچھانیت نفسانی فعلاں تے پاک ہووے تو شریعت میں سینے بولتے ہیں. (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۶).

تج یاد تھے ہوئے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا توں لطف سیتی اب تو یک دو جام

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶۸). مسلمان ہوئے ستھے سو لوکاں کوں کفر میں لیا لیا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۴).

ہوئے تٹ علی بند آوارہ ڈھال
توٹے شاخ پر پات ہوئے جیوں نڈھال

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۹۶).

مست سے دل کوں ہے حذر لازم
نین تیرے بہت ہوئے سرشار

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۱۷۹). روضۂ مقدسہ کوں روشن کیے ہوئے بیٹھے ہوتے ہیں. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۴۰).

شائستہ غم و ستم یار ہم ہوئے
عاشق کہاں ہوئے کہ گنہگار ہم ہوئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۳۷).

افسوس ہے مرتے ہوئے اماں کو نہ دیکھا
معلوم نہیں دودھ بھی بخشا کہ نہ بخشا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۱۵۰).

غیر سے کیا گلہ محبت میں
اپنے ہاتوں خراب ہم تو ہوئے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۷۱).

گرچہ پولیٹیکل بحث میں ہوئے ہیں شریک
جناب پنڈت جے چندو بابو آشو توش

(۱۹۲۱، اکبر الٰہ آبادی، ک، ۱: ۲۹۳). ہاتھ پکڑے ہوئے لا رہے ہیں اور کسی کے عصائے پیری بنے ہوئے ہیں. (۱۹۴۱، خطوط ماجدی، ۴۱). ان گنت نقرئی خاروں میں پروئے ہوئے پھول جانے ان دشت کے کس گوشۂ تنہائی میں. (۱۹۷۳، دشت وفا،

۱۳۲). آنکھوں کے سامنے چہرے تیرتے تھے ... آنٹی، کاؤس انکل، اُسے مچھے سے کچھ پلاتے ہو. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۱۳۰).

---بَھلے کے اَن بَھلے ہُوئے دانی کے سُوم ہُوئے کَپوت سَپُوت کے جوں پاؤ میں دُھوم کہاوت.

نیک کی اولاد بری اور سخی کی سوم (کنجوس) سپوت (لائق) کی کپوت (نالائق) ہوتی ہے جس طرح آگ میں دھواں. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- پھیرے چُومے میرے کہاوت.

شادی ہو جائے تو باپ کا بیٹی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہتا. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- ہیں نہ ہونگے فقرہ.

ناممکن ہے؛ محض بے مروت اور بے دید ہیں. (جامع اللغات).

ہوئے / ہوے (مج) کلمہ (قدیم).

ہو، ہو جائے.

پرایت نہ ہوئے اوٹ کوں چند کھائے
مکوڑا کون کچھ چوکھنڈ جائے

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۹۵).

جیتا معوی کہتی خبر کچھ نہ ہوئے اس اثر

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۹). جو نفر نفرائی نیں سمجھیا اُس نفرتی کیا ہوے کام. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۲).

---گا کلمہ (قدیم).

ہوگا، ہو جائے گا. یعنے پیر کے بات سوں مست ہوئے گا. (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۵). دل روشن ہوے گا بھوت بلندی پر چڑے گا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰۳).

ستم کا گر ننگا خنجر سو ہوے گا
عجب نیں ہے مگر ہوے گا تو ہوے گا

(۱۶۶۵، پھول بن، ۱۱).

تنہائی میں آہ کون ہوئے گا انیس
ہم ہوئیں گے اور قبر کا کونا ہوگا

(۱۸۷۴، انیس (مہذب اللغات)).

--- گو کلمہ (قدیم).

ہوئے گا.

پیہ بچھڑت من لوک پڑے اور نیناں کو سک ناہ
شبہ دن تبھیں ہوئے گو پیا آون مج ٹھاہ

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۸۶).

ہوئیسکی (ضم مج ہ، غم و، ی مع، سک س) امذ.

رک: وسکی؛ اناج، آلو وغیرہ سے کشید کیا ہوا الکحلی مشروب.. برانڈی اور ہوئیسکی اور شیم پین اور شری البتہ اُڑے گی. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۸۳).

جنٹل مینوں کو دے ہوئیسکی
کس کی رہی اور رہے گی کس کی

(۱۹۰۳، سرشار، مثنوی تحفہء سرشار (سرشار ایک مطالعہ، ۲۴۱)). [وسکی (Whisky) (رک) کا ایک املا].

ہوٰی (فت ہ، ا بشکل ی) امث.

خواہش، تمنا. کہتے ہیں کہ ہوٰی اور جی کی چاہ ایک زنگ ہے کہ عقل پر چڑھ جاتا ہے. (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۴۲). گمراہ فرقے ---- حرص و ہوٰی پر قائم ہیں (ہوی سے مراد خواہشات نفسانی) ---- ہے. (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵: ۳۰۷). دنیا کی حقیقت خواہش نفس (ہوٰی) ہے، جب تک ہوی دل سے نہ نکلے آدمی زاہد نہیں ہو سکتا. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۲۵). اگر حکم سے انکار ہے خواہ اس وجہ سے کہ بعض کو انسان زمانے کی روش اور اپنی ہوی کے خلاف پاتا ہے ---- ایمان کی حد سے نکل کر کفر کی حد میں داخل ہو جاتا ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۰۸). [ع].

--- نَفس کس اضا (--- فت ن، سک ف) امث.

نفسانی خواہش. ایک ہوٰی نفس وہ ہے جو عبادات اور اعمال حسنہ میں شامل ہو جاتی ہے ریاء و نمود، خود پسندی، یہ ایسے دقیق گناہ ---- ہیں جس میں انسان اکثر خود بھی دھوکا کھاتا ہے. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸: ۲۶۷). [ہوٰی + نفس (رک)].

--- وَ ہَوس (--- مج، فت ہ، و) امث.

نفسانی خواہش و لالچ، حرص و طمع. قرآن کریم میں بہت سے لوگوں کا یہ حال ذکر کیا گیا ہے، لیکن جب ان کو ---- آرام و راحت ملتی ہے تو پھر ہوٰی و ہوس میں مبتلا ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴: ۲۰). [ہوٰی + و (حرف عطف) + ہوس (رک)].

ہَوی (فت ہ) امث.

ہوس. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہوے (مج) حرف ندا.

وہ لفظ جو ندا کے وقت منادیٰ کے نام پر مد صوت کے لیے زیادہ کر دیتے ہیں او، اوے؛ ہاں. جو صاحب کہے تو ہوے صاحب ہوے صاحب کتے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۲۸). پوچھے کہ حسن بصری کوں دیکھیا تو کھے کہ ہوے دیکھیا. (شائل الاتقیاء (دکنی اردو کی لغت)).

--- بے ظالم کلمہء مدح.

کیا بات ہے، کہیں نظر نہ لگ جائے؛ او ہو، واہ واہ، کیا کہنا ہے. (فرہنگ آصفیہ).

ہُوِیَّت (ضم ہ، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث؛ امذ؛ ~ ہویتہ.

ا. ہونے کی حالت یا کیفیت؛ زندگی؛ شخصیت، ذات؛ عینیت؛ حیثیت؛ وجود؛ جوہر.

ہویت کے خورشید تے لے کے نور
سٹیا نور کثرت پو سب جونکہ سور

(۱۶۴۵، قصہء بے نظیر، ۹).

اور یہ عرض ہے کہ جب چھوڑے ہویت بدن
اپنے طرق کو ہور واں آتش و باد و آب و خاک

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۳۱). اس کلام کی توضیح یہ ہے اتحاد کے بعد دونوں کی ہویت معدوم ہو کے دوسرا ایک امر موجود ہوا. (۱۸۶۰، فیض الکریم، تفسیر القرآن العظیم، ۸۳۶). ہمارے اسلاف میں جو لوگ عقلی نشو و نما کی بالکل ابتدائی منزل پر تھے انہوں نے غالباً صرف ہویت (پھر وہی) کے خیال سے اور وہ بھی مبہم و غیر صحیح طور پر کام لیا. (۱۹۳۷، فلسفہء نتائجیت، ۹۰). اب تک داستان گو کی ہویت کا قطعی طور پر تعین نہیں

ہو سکا۔ (۱۹۶۱، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۶ : ۷۰۲). غالب ساری کائنات میں ایک روح کارفرما پاتے ہیں ان کو تمام مظاہر و حوادث کے بطن میں ایک "ہویت" محسوس ہوتی ہے۔ (۱۹۷۴، غالب شخص اور شاعر، ۴۲). اگر تونے ما ہو کہا (ماہیت دریافت کی) تو اس کی ہویۃ (ذات) تمام اشیائے کائنات سے مبائن (مختلف) ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۹۰). کائنات کی خارجی ہویت ہی کائنات ہے کائنات ایک دائم اور سرمدی برہنگی کا نام ہے۔ (۱۹۹۰، شاید (دیباچہ)، ش). **۲۔ مرتبۂ وحدت؛ ذات باری تعالیٰ۔**

تو ہی علت غائی فطرتِ حق تو ہے باطن و شاہد و کثرت حق
تو ظہورِ ہویت حضرتِ حق تو وسیلۂ شہرتِ نام خدا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۵۰).

آئو چلے آئو سوئے لامکاں
شان ہویت کا ہے جلوہ یہاں

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۸۸). وجود حقیقی سے حق تعالیٰ کے ہویت ذات بلا اعتبار صفات کو بولتے ہیں. (۱۸۹۸، کلید معرفت، سید محمد حیات، ۱۶۵). حقیقت یہ ہے کہ ہویت ذاتیہ مطلقہ تک اس کے حقیقی اطلاق سے سیر مستطیل کے ذریعے وصول بہ مشکل ہے. (۱۹۷۳، انفاس العارفین، ۲۶۰). ہویت ایمان کی حد تک ایک زندہ حضوری ہے. (۲۰۰۴، مکالمہ، کراچی، جولائی تا دسمبر، ۲۵). **۳. (تصوف) شے کی حقیقت؛ وہ حقیقت جو عالم غیب میں ہے.** اس غیب کی ہویت میں تی بات ہزار ہزار جنس کی آتی. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰۹).

کہے ہیں اسے وجود خاص اور
غیب الغیب و ہویت بلا غور

(۱۸۴، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر، ۷۷). ہویت سے مراد حقیقت شئے ہے جملہ اشیا کی حقیقت وہی وجود حقانی ہے. (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). **۴. شناخت، عرفیت، پہچان.** آیا ان قابل تصدیق جزئیات یا واقعات سے الگ کسی اور روحانی مبداء کے ساتھ یہ ہویت قائم ہے. (۱۹۳۷، فلسفہ نتائجیت، ۴۷). اشیاء بالذات کی دنیا میں عینیت یا ہویت کا قانون کارفرما ہے. (۱۹۸۴، ارمغان مجنوں، ۲ : ۴۱۷). یہ بھی تسلیم ہے کہ اُردو کی ہویت میں عربی کا بڑا حصہ ہے لیکن یہ بہر حال ہمارا اپچ اور اختراع ہے. (۲۰۰۹، الحمراء، مئی، ۱۶۰). [ع : ہویۃ کا مفرس].

---اِتِّصالِیَہ کس صف (--- کس ا، شدت بفت، کس مج ل، ت ی) امث.

کسی شے یا وجود کا دوسری شے یا وجود سے باہم جڑا ہوا ہونے کی حالت یا کیفیت، منسوب یا متعلق شے یا وجود. ہویت اتصالیہ ایک شے ہے متصل کے ساتھ اور اتصال کوئی شے قائم بذات خود نہیں ہے. (۱۹۲۵، حکمۃ الاشراق، ۱۷۵). [ہویت + اتصال (رک) + یہ، لاحقۂ نسبت].

ہُوَیدا (ضم ہ، ی لین) صف.

ظاہر، عیاں، نمودار، آشکار، واضح، صریح، صاف.

نہ کر راز بھی گئیں ہویدا وہاں
کیا ایک کوٹنی کوں پیدا وہاں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۴۰).

موتی کرے سیپ سوں پیدا تیری حکمت سب تجھے ہویدا

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۰۰).

ہوویدا ہے ہونٹوں کی سرخی سے ظالم
کسی کا تو اس دم لہو تو پیا ہے

(۱۷۴۹، دیوان زادہ، حاتم، ۱۰۴).

ہوویدا آج اپنے زخم پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رہ رہ کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۶۷).

نیندوں میں ڈوبی آنکھیں ہی بے چینی پیدا کرتی ہیں
جو تحریکیں دل میں ہوں چھپی ان سب کو ہوویدا کرتی ہیں

(۱۹۴۹، میراجی، ک، ۲۹۵). ان کے اس کام کا تعارف اور علمی و نواحی سیاق و سباق اس تحریر سے ہوویدا ہے. (۲۰۰۹، مخزن، لاہور، ۱۷ : ۱۴۱). [ف].

---کَرْنا ف مر.

ظاہر کرنا، دکھانا، آشکار کرنا؛ واضع کرنا.

ترے کاج جس حق نے پیدا کیا
غزا کا شرف توں ہوویدا کیا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۰). جس نے مٹی کے سینے کے ہر چاک سے روح رزاقیت کو ہوویدا کیا. (۱۹۷۷، سرکشید، ۹۸).

---ہونا ف مر.

ظاہر ہونا، عیاں ہونا، آشکار ہونا، واضع ہونا نیز نمودار یا طلوع ہونا.

توں پیدا ہوا یو ہوویدا ہوئے
اول یو نہ تھے تج تے پیدا ہوئے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹).

ہویت ہوویدا ہے تجہ راج میں
اپس کوں دکھایا ہے معراج میں

(۱۶۴۵، قصۂ بے نظیر، ۹).

سو تارا صبح کا ہوویدا ہوا
گزر جارین دن جب پیدا ہوا

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوک، ۲۷).

خوشید بھی نہ ہووے ہویدا سحر کے وقت
گر نام لے کوئی مرے بخت سیاہ کا

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۷۲).

ہووے تجھ پر یہ ہوویدا، کہ اگر ہم کو تو چاہے یا محبت و نباہے
نہ کبھی غم سے کراہے ، نہ کسی غیر کو چاہے

(۱۸۳۰، نظیر، از بحر طویل مصرع دوم، ک، ۱ : ۸۴).

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہوویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۱۴).

داغ لالہ میں بسکہ پیدا ہے
حسن اور عشق سب ہوویدا ہے

(۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۷۱۹).

کمالِ نظمِ ہستی کی ابھی تھی ابتدا گویا
ہویدا تھی نگینے کی تمنا چشمِ خاتم سے

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۱۵). غالب اور اقبال کے درمیان مماثلت اس رشتہ سے ہوویدا ہے جو اقبال کو گوئٹے سے تھا. (۱۹۶۹، توازن، ۲۰۵). نازی جرمنی سے ان کے نکالے جانے کی صورت میں ہویدا ہوا ہے. (۲۰۰۲، نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۲ : ۱۳۲).

ہُویگا (ضم ہ، ی مج) کلمہ.
ہوگا؛ ہوئے گا.

یا دو ستارے دُوم کے ات جوت سوں نت جھلکیں
تس دیکھ جو سی یوں کہیں عشاق کا ہویگا گھر

(۱۸۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۸).

مجھتی تھی تو بھی یو ہویگا گگر میں
چھپا رکھتی اوسے دلکے بھیتر میں

(۱۶۶۵، پھول بن، ۷۹).

ہُویگی (ضم ہ، ی مج) کلمہ.
ہو گی؛ ہوئے گی.

یارب میں تو باندھیا رخت انکو ہویگی غربت سخت

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، ستمبر، ۱۹۷۵، ۹)).

ہُویں (ضم ہ، ی مج) کلمہ.
رک : ہوویں؛ ہوں.

تر نگا کو ہویں پاچیاں مشتری
بھکاری کریں کسو تاں زر زری

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۱۹).

ہُوینچ (ضم ہ، ی مج نیز مع، غنہ) امف.
رک : وہیں، اُسی جگہ پر. ہوینچ تلے اُتر کو---- سارا احوال بول دی. (۱۷۶۵، دکنی انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

ہہَکار (فت ہ، ہ) امث؛ امذ.
رک : ہاہاکار، شور و غوغا، چیخنے کا عمل. اُردو کے املا کے بارے میں یہ ماننے بغیر چارہ نہیں ہے کہ ہر طرف ہڑبونگ کا راج ہے ہہکار مچی ہے. (۲۰۰۸، مخزن، لاہور، ۱۲ : ۹۲). [ہاہاکار (رک) کا ایک املا].

ہہَہ (فت ہ، ہ) کلمہ؛ ~ ہہ ہہ.
ہاہا (رک) کا مخفف. ہہہ! اتفاق سے ہم بھی اسے جانتے ہیں لیکن ہم حکومت کی ماں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے. (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۲۲۳). [ہاہا (رک) کی تخفیف].

ہَوءَ (فت ہ، و مع نیز مج) کلمہء ایجاب.
(دکن) ہاں، جی ہاں، ٹھیک ہے. حیدر آباد (آندھر پردیش) میں ہاں کہنے کی بجائے ہوء (ہاؤں) کہیں گے. (۱۹۸۷، بنگال کی زبانوں سے اردو کا رشتہ، ۷۲). ہوء - اور یہ کا بول رئے تھے کہ ادھر دو رات رکے گا تمہارا صاحب. (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۵۴۲). [ہاؤں (رک) کا مخفف].

---ہَوء (فت ہ، و مع نیز مج) کلمہء ایجاب.
ہاں ہاں، جی جی (ہوء (رک) کی تکرار). اور یہی "اونو" یا اوء دکنی اردو میں ہوء ہوگیا ہے، یعنی، ہاں ہاں = ہَوء ہَوء، نانا/ نہیں نہیں = نکو نکو. (۱۹۸۷، بنگال کی زبانوں سے اردو کا رشتہ، ۷۳). [ہَوء + ہَوء (رک)].

ہَئی (۱) (فت ہ) مف.
ہے، ہے ہی. دلگی تو ھئی، مولوی تو مجھے کچھ سڑی معلوم ہوتے ہیں، بناؤ اور خوب بناؤ. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۹۶).

بدلے گی ہزار رنگ، دنیا تو ہئی
بہلاتے ہیں دل ہم بھی، تماشا تو ہئی

(۱۹۲۷، کلیات یگانہ، ۳۳۷). بالکل، گلیمر بوائے، یہ تو ہئی! اس نے گویا مذاق اڑا کر کہا. (۱۹۴۷، میرے بھی صنم خانے، ۳۹۷). [ہے ہی کی تخفیف].

---ہے/ ہَیں م ف؛ فجائیہ.
ہے ہی/ ہے ہی ہیں، ضرور ہے یا ضرور ہیں (کسی بات پر زور دینے کے لیے مستعمل). نواب، بڑی خوش منور ہیں آپ کی امی جان صاحب جہاں ہئی ہیں. (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۲ : ۳۱۷). میں اچھا نہیں ہوں بمشکل نوشت و خواند کی طرف توجہ ہو سکتی ہے، اسقام بدنی تو ہئی ہیں طبیعت ہی اب اس عالم فانی سے رو گردان ہے. (۱۹۱۸، مکاتیب اکبر، ۱۵۳). وہ قدیم مشرقی گروہ تو قابل الزام ہئی ہے مگر مجھے مغربی تعلیم یافتہ گروہ کی بھی اخلاقی و معاشرتی حالت بہتر نظر نہیں آتی. (۱۹۲۸، زود پشیماں، ۴). ٹریجڈی ہئی ہے اتنی سخت کہ اپنے تو اپنے بیگانوں کے دل بھی لرز گئے. (۱۹۵۹، خطوط ماجدی، ۱۲۴).

ہَئی (۲) (فت ہ) امث.
ا- ہائے ہائے، تہلکہ، دھاک، دھوم. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات؛ لغات النساء، ۲۹۴). **۲- تعجب؛ شور و غوغا، ہنگامہ.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [ہائے (رک) کا مخفف].

---پڑنا محاورہ.
مقام حیرت اور محل تعجب کا واقع ہونا، شور و غلغلہ اور ہنگامہ بلند ہونا، دھوم مچنا، تہلکہ پڑنا، دھاک ہونا. میں تو دوگانا---- یہ چاہی پڑے شہر میں اُسکی دھوم ہو خلق میں ایک ہئی پڑے. (۱۸۳۵، رنگین (مہذب اللغات)).

---ڈالنا ف مر محاورہ.
ہنگامہ کرنا، شور و غل کرنا؛ دھوم مچانا، تہلکہ مچانا. جو نوکر پیشہ ہیں انہوں نے ہئی ڈالی. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۳۴).

---مچ جانا/ مچنا محاورہ.
دھوم ہونا، تہلکہ ہونا؛ شور و غلغلہ ہونا؛ ہنگامہ ہونا.

قیامت بھی کچھ سوچ کر بچ گئی
وہ محشر میں آئے ہئی مچ گئی

(۱۹۰۶، تیر و نشتر، ۸۲). شہر میں ہئی مچ گئی اور ہر شخص حیران اور بچہ بچہ کی زبان پر یہی چرچا تھا کہ منور جس کی قبر اب تک اس کے جسد خاکی کا نشان دے رہی ہے کس طرح زندہ ہو گئی. (۱۹۳۶، ستونتی، ۳۳).

---ہَئی (---فت ہ) فجائیہ.
ہائے ہائے (افسوس، حیرت اور رنج کے موقعے پر مستعمل). ہئی ہئی وقت تو بہت ہی تھوڑا رہ گیا. (۱۹۲۶، پچا چھکن، ۳۱). ہئی ہئی، دوسرے نے چپکے سے اپنے ساتھی سے

ارشاد کیا۔ (۱۹۴۷، میرے بھی صنم خانے، ۴۰۲). "ہئی ہئی"، انھوں نے کرسی پر پہلو بدلا، "مریم بیکٹ بھی تو لاؤ بھیجے کے لیے" ۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۴۸).

---ہے فجائیہ.

ہائے ہائے (افسوس کے اظہار کے لیے مستعمل)۔ ہاتھ سے چھوٹ گئی گر کر شیشہ چور چور ہو گیا، ہئی ہے کہہ کر سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ (۱۹۲۶، چچا چھکن، ۱۴).

ہُئی (ضم ہ) فعل ماضی (قدیم)۔

ہوئی، ہونا (رک) کا ماضی۔ جدائی جب سوں ہئی ظاہر تدھاں سوں بوجھتا ہوں میں ترے بن تیل کے جیوں میل سرے کی سلی انکھیاں. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۳۲). [ہوئی (رک) کا مخفف].

ہَئے (فت ہ) کلمہ۔

ہائے (رک) کا مخفف (افسوس، حسرت؛ تکلیف، رنج وغیرہ کے موقعے پر مستعمل)۔ بدن کی کچھ تقصیر نہ تھی یہ سب ہئے کا دوش تھا اُسے سیاست ملی جو اتنی دیر اس پر کوفت رہی۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۲). ائے ہئے یہ تو اپنا من ہے۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۵۷).

ہئیں (فت ہ، ی مج) کلمہ تعجب۔

کسی بات پر حیرت اور تعجب کے لیے مستعمل، ہائیں، ہیں، ارے، ارے واہ۔ ہئیں گھر تو تمھارا خوب صاف صوف ہے۔ (۱۹۵۱، کشکول، ۱۲۳). [ہائیں (رک) کا مخفف].

ہی (۱) حرف حصر و تاکید۔

۱۔ (i) (قواعد) بعض کلمات کا جزو۔ ہی :- یہ حرف حصر بہت سے کلمات کا جزو بھی بن کر آتا ہے مثلاً کبھی، جبھی، ابھی، تبھی، جونہی، یونہی ---- یہ مرکب الفاظ ہیں جن کے آخر میں حرف حصر شامل ہے۔ (۱۹۷۳، جامع القواعد، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، ۱۴۴). **(ii) بعض وقت حرف حصر جدا کر کے بھی بولا جاتا ہے، یعنی مجھ ہی، تجھ ہی، اس ہی.** (جامع القواعد، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، ۱۴۵). **۲۔ فقط، صرف، اکیلا، تنہا، محض۔**

پھر کہ عبداللہ قاسم ابنِ حسنؑ
وہ ہی قاسم گیا جو چھوڑ دولہن

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۰).

یہ ظلم بے نہایت دیکھو تو خوبرو یاں
کہتے ہیں جو ستم ہے ہم تجھ ہی پر کریں گے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۹۵).

عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر عمر طبیعی نہ سہی

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۹). بلقیس: آٹھ ہی روز کی تو اس کی تعطیل ہوگی، مشکل سے پانچ چھ روز گھر پر رہے گا۔ (۱۹۳۹، شمع، ۱۲).

میں تو سن لیتا ہوں جو کہتا ہے وہ
اس کی باتوں ہی کا کچھ پردہ رہے

(۱۹۹۰، ساون آیا ہے، ۱۹۳). بیگم شائستہ نے بھی اپنی تصنیفی زندگی کا آغاز تہذیب نسواں اور عصمت ہی سے کیا تھا۔ (۲۰۰۵، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے (تعارف)، ۱۰). **۳۔ (i) (قواعد) تم کے ساتھ ہی واقع ہو تو ہی کی "ہا" کو ہائے مخلوط التلفظ سے بدل کر آخر میں نون غنہ زیادہ کر دیتے ہیں۔**

یہ کہہ سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پر یہ بتلاؤ
کہ جب دل میں تمھیں تم ہو تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۰). **(ii) ہم کے ساتھ ہی آئے تو وہ "ہا" حذف ہو جاتی ہے اور اس کے آخر میں نون غنہ زیادہ کیا جاتا ہے۔** اک یہاں جینے سے بیزار ہمیں ہیں یارب یا اسی طرح سے سب عمر بسر کرتے ہیں. (۱۸۶۹، غالب (مہذب اللغات)). **۴۔ بعض اوقات ہم اور تم کے ساتھ "ہی" آئے تو اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے۔** پیشے میں عیب نہیں رکھیے نہ فرہاد کو نام ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا. (۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۹). **۵۔ عموماً اس لفظ کے فوراً بعد آتا ہے جس پر یقین دلانا یا طنز کرنا مقصود ہو۔**

ہاں ہاں تڑپ تڑپ کے گزاری تمھیں نے رات
تم نے ہی انتظار کیا ہم نے کیا کیا!!

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹). **۶۔ (قواعد) "یہ" اور "وہ" کے ساتھ ہی آئے تو ایک "ہ" (ہا) حذف ہو جاتی ہے لیکن کبھی شعر میں بھی قائم رہتی ہے۔**

وہ یہی آس تھی جس کا تھا سہارا اس کو
یہ وہ ہی آس تھی جس کا تھا اشارا اس کو

(۱۷۷۲، اشرف (مہذب اللغات)).

نہیں اس کے خوان سے کوئی تلخ کام
وہی اشتہا بخشے وہ ہی طعام

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۲۳). **۷۔ (i) (قواعد) "ہی" جب اسماء و ضمائر وغیرہ سے مل کر آئے تو جملے میں فاعلی، مفعولی، اضافی، مجروری علامتیں عموماً "ہی" کے بعد آتی ہیں**۔ آپ ٹھہرے تو ابن الوقت صاحب ہی کے پاس ہوں گے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۸۹).

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۴۲). **(ii) خصوصیت ظاہر کرنے کے لیے۔**

پاؤں صحرا میں ٹکا کب ترے سودائی کا
دل میں لالے کے رہا داغ ہی تنہائی کا

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۳۹). "ہی" حرف تخصیص ہے، جب وہ، ہم، تم اور وہ یہ کے ساتھ آتا ہے تو ان کی صورت وہی، یہی (جمع میں) اُنھیں، ہمیں، تمھیں ہو جاتی ہے جیسے وہی آئے گا تو دوں گا، یہ غلطی ہمیں سے ہوئی، یہ تمھیں تو تھے۔ (۱۹۱۴، اُردو قواعد، مولوی عبدالحق، ۲۳۸).

آستاں آپ کا ایسی ہی کشش رکھتا ہے
کہ جبینوں پہ نظر آتے ہیں سجدے رقصاں

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۶). **۸۔ (i) ضرور، لامحالہ، آخر کار۔**

یاد خدا کی کر بندے ناحق عمر کوں کھونا کیا
حق چاہا سو ہی کچھ ہو گا ان لوگوں سیں ہونا کیا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۰).

دولت وصل سے ہووے ہی گی اک روز فتوح
کونسی شب کو مرا وردِ چہل کاف نہیں

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۱۳).

ساتھ غیروں کے مرا رشک قمر آ ہی گیا
عید کا چاند تھا بدلی میں نظر آ ہی گیا

(۱۸۸۶، دیوانِ سخن، ۶۶). (ii) **اندازاً، تقریباً۔** روزگار حیات کے لیے سب ہی لوگ آئے جن میں ادیب و شاعر بھی تھے۔ (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱ : ۲۶۶). **۹۔ فوراً، اسی وقت۔**

تم دیکھ لیجو مجھ سے ہے الفت انہیں کمال
آتے ہی تم سے پوچھیں گے پہلے ہی میرا حال

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۴۷۰). میر صاحب! "اسکا جواب دیا ہی چاہتے تھے جو صاحب زادہ صاحب ان کا منشا سمجھ کر خود بیچ میں بول اُٹھے۔ (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۸). پڑھتے ہی بے اختیار ہو گئی۔ اندر کے کمرے میں جا، لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۲۷). اگلے ہی لمحے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۱۵۰). **۱۰۔ ذریعے، وجہ سے، سبب۔** رہِ طلب میں ادب ہی سے سرفرازی ہے مزہ کلیم سے پوچھو برہنہ پائی کا. (۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۳). **۱۱۔ کسی بات پر زور دینے کے لیے۔** جو کوئی عاشق ہوئے سو معشوق کوں ملے ہی ملے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۶۰). اے واہ میاں بڑا کھراپن دکھاتے ہیں یہاں اس ۱۹ برس کی عمر میں ہزاروں ہی چرا ڈالے ہوں گے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۷۴).

ناصح بتائیں کیا ہمیں چپ لگ گئی ہے کیوں
جس کا جواب ہی نہیں یہ وہ سوال ہے

(۱۹۰۳، نظم نگارین، ۱۵۰). دل گداز ہی کو دیکھیے کہ پہلے لکھنؤ میں تھا ۱۸۸۹ء میں حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں آیا۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۱: ۳: ۷۰). یہ نہ سمجھ لیجیے گا کہ ان میں کوئی عیب ہی نہ تھا یا ہر شخص اُن سے محبت ہی کرنے لگتا تھا۔ (۱۹۵۱، کشکول، محمد علی شاہ فقیر، ۱۷۹). ان کا جواب کسی زبان کی شاعری میں شاید ہی ہے۔ (۱۹۶۹، مقامات ناصری، ۲۹۷).

ہی (۲) امذ.

دل، من. (جامع اللغات). [ہیا (رک) کا مخفف].

ہے (۱) (ی لین) کلمہ۔

۱۔ ہونا کا صیغۂ واحد؛ حاضر، موجود۔

دنیا تو خود گذراں ہے دنیا تو خود گذراں ہے

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، علی گڑھ، ستمبر ۱۹۵۷ء، ۶: ۲، ۵۰)).

توں ستار ہور توں سو جبار ہے
توں وہاب ہور توں سو قہار ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱).

دھرتی ہے معجزے عجب اے آرسی مگر
ہے آرسیاں میں آج کے پیغمبر آرسی

(۱۶۷۸، غواصی، کٔ، ۹۱).

فائز اس طور سے ہوا ہے ملول
توں جلاتا ہے جیوں سپند مجھے

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۸۲). جن کنھوں نے نہ کیا ہوگا اور کیا ہے سا جانے گا تو جب کرے گا تب خواہ مخواہ اس سے بگڑے ہی گا۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۶۵). جو چیز کہ اوّل نیں، ہور آخر بی نیں، سو درمیانی کہاں سوں "ہے" ہوا، اگر "ہے" ہوا کہے تو قلب حقایق لازم آتا ہے۔ (۱۷۷۲، انتباہ الطالبین، ۴).

سرمگیں چشم سے کیوں تیز نظر کرتا ہے
کب مرا نالہ ترے دل میں اثر کرتا ہے

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۴۹).

آغوشِ شوق میں ہے وہ گلرو عرق عرق
مدت میں عطر کھینچا ہے میں نے گلاب کا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۶۰).

ہے یہ کیا پھیر سمجھ میں میری آتا ہی نہیں
وہ گیا دل سے خیال اوس کا تو جاتا ہی نہیں

(۱۹۰۰، دیوان حبیب، ۱۵۸).

جو پہلے نسبت حجاب میں تھی وہی ہے اب بے حجابیوں میں
نقاب سے ہے انھیں جو الجھن مجھے بھی تاب نظر نہیں ہے

(۱۹۴۷، نوائے دل، ۳۴۱).

تو پکارے تو چمک اٹھتی ہیں میری آنکھیں
تیری صورت بھی ہے شامل تری آواز کے ساتھ

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۷۲).

آج کچھ ناساز ہے طبع خرد
نرگس بیمار کی باتیں کریں

(۱۹۹۰، شاید، ۲۴۳). جہاں تک سیرت ابن اسحٰق کی خصوصیات کا تعلق ہے، ابن اسحٰق ۔۔۔۔احتیاط سے بیان کرتے تھے۔ (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۱۰). **۲۔ موجود ہے؛ حاضر ہے۔** گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے. (۱۸۶۹، غالب، د، ۲۳۲).

ہم سمجھتے ہی نہیں شے کیا ہے
لوگ کہتے ہیں جسے "ہے" کیا ہے

(۱۸۹۶، مثنوی امید و بیم، ۳۶).

بہ ظاہر "ہے" بہ باطن بے نشاں ہے
یہ دنیا داستاں ہی داستاں ہے

(۱۹۳۳، انجم کدہ، ۱۳۱). **۳۔ "ہوتا / ہوتی ہے" یا "ہوا کرتا / کرتی ہے" کی جگہ مستعمل۔**

کیا عشق مجنوں نے دیوانگی
جو رستم تے چلتی ہے مردانگی

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۴۷). کوئی شبہ نہیں کہ غصب مال کی بعض صورتوں میں ادائی ہرجہ کی ذمہ داری عاید نہیں ہے۔ (۱۹۳۳، جنایات بر جائداد، ۴۵). **۴۔ (مستقبل کے لیے) ہوگا، ہوگی۔** اُس وقت ہے خوشی جو اس آفت سے ہو نجات سمجھوں کہ بے کسوں کو دوبارہ ملی حیات. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۷۱).

---آدمی َہے کام نہیں آدمی نہیں کام کہاوت.

انسان کے دم قدم سے کام ہے، انسان نہیں ہوتا تو کام بھی نہیں ہوتا، ساری رونق انسان کے دم سے ہے؛ کرنے والے کے لیے بہت کام ہوتا ہے جو نہ کرنا چاہے اس کے لیے کچھ کام نہیں. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---پَنا (---فت پ) امذ.

ہونے کی حالت، موجود ہونا نیز ہستی۔

میں پنا او ہے پنے کے سات ہے
ہے پنا ہستیٔ مطلق ذات ہے

(۱۴۲۱، بندہ نواز، رموزالکاسبین (ق)، ۵).

آدمی اس صفت سوں اپسکوں دیکھلاتا ہے ہور اپسکوں یوں جانتا ہے
کہ اپینچہ خدا ہوں ہور خدا نہیں ولے ان ہور اسکا ہے پنا خدا
سوں ہے ----- ۔

(۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۳۶۸). ہستی یا ہے پنا کو آکاس سمجھو کون سی چیز ہے جو ہے پنا سے خالی ہے ۔ (۱۹۲۰، یوگ واسشٹ (ترجمہ)، ۱۳۷). [ہے + پنا، لاحقۂ کیفیت].

--- تو کلمۂ حصر۔

اگر ہے، اگر کچھ ہے تو صرف، صرف، بس۔

سجن کے ہور ترے میانے خصوصیت اگر ہے تو
ترا دل بس ہے بھی کوئی محرم اسرار نیں تو نیں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۷۲).

گر مجھ سے پوچھتے ہیں شہ آسماں مقام
قرآں کے بعد ہے تو علی ہی کا کچھ کلام

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۴۵). ایسی بات نہیں، ہے تو وہ اوور سیئر ہی ۔ (۱۹۷۸، جانگلوس، ۲۵۱).

--- تو سِڑی مگر بات پتے کی کہتا ہے کہاوت.

ہے تو بے وقعت یا پاگل مگر بات صحیح کر رہا ہے، تجربہ کار تو ہے مگر بے وقعت ہے. (ماخوذ: جامع اللغات).

--- تو یُوں فقرہ.

اصل بات یہ ہے، دراصل، حقیقت میں۔ ہے تو یوں زنداں پہ مہماں کی تواضع ختم ہے
حلقہ حلقہ پاؤں پڑتا ہے مری زنجیر کا. (۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۶).

--- تو یہ فقرہ.

اصل بات یہ ہے، بات اس طرح ہے۔

چھیڑ اُس برق وش سے کرتا ہے
ہے تو یہ، ایک ہی شریر ہے دل

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۵۳).

--- سو ہے فقرہ.

ہے تو یہی ہے، جو موجود ہے وہ تو ہے ہی، باقی ہے۔

دشمن جاں تو ہے دلوں میں بہم
دوستی کا حساب ہے سو ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۲۳).

حب دنیا کے نشے نے جن کو غافل کر دیا
تا بوقت مرگ انکو وہ ہی غفلت ہے سو ہے

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۸۴). خیر ہوا اور تو جو ہے سو ہے مگر پھلام تو پھلام ہی ہے ۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۴۲).

--- شرط کہ فقرہ.

لازم ہے کہ، ضروری ہے کہ۔

ہے شرط کہ آگاہ نہ ہوں مردمک چشم
گر دل کو چرانا ہے تو آنکھوں میں چرا لے

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۵۸). اب تم بہت چل نکلی ہو کیوں اکیلے میں مصور پاس کیوں بیٹھی تھیں ہے شرط کہ ناک کاٹ ڈالوں ۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۸۵۲). تمہارا یہ حوصلہ ہوگیا کہ تم یہاں درانہ گھس آئے، ہے شرط کہ جس مٹی سے تم بنے ہو تم کو اسی کا پیوند کر دیا جائے ۔ (۱۹۳۳، ید قدرت، ۷۱).

--- کوئی کلمۂ استفہام۔

کسی کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے مستعمل، کیا کوئی ہے؟ کوئی موجود ہے؟ نیز للکار یا مقابلے کی دعوت کے لیے مستعمل۔ ہے کوئی جو اس کا بطلان کر سکے کہ ۳۳ سالہ زندگی میں صرف تین سال کے حالات کا ذخیرہ موجود ہے اور اس کے بعد ہر تاریخ ہر ذریعہ خاموش ساکت ۔ (۱۹۲۹، آمنہ کا لال، ۱۰۰).

--- کہ نہیں فقرہ.

مراد: ہے، ضرور ہے، یہی بات صحیح ہے۔ سچ کہنا کسقدر جلد سمجھ گئی ہوں، ہے کہ نہیں ۔ (فسانۂ آزاد، ۴: ۹۷۹).

--- کیا کلمۂ استفہام۔

کیا ہے، اصل کیا ہے، اصل میں کیا ہے۔ ہم اخلاقیات کو سائنسی بنیادوں پر قائم کرلیں گے لیکن صحت کی یہ فطری تعریف ہے کیا۔ (۱۹۶۳، اصول اخلاقیات (ترجمہ)، ۸۶).

--- گا کلمہ؛ ~ ہیگا۔

ہے، موجود ہے، حاضر ہے، کبھی "ہوتا ہے" کے معنی میں بھی آتا ہے۔

راہ داراں لیویں ہر گام میں جیو کا حاصل
ہے گا اس راہ میں اے عمر ابد جاں کا خطر

(۱۷۱۳، فائز، د، ۱۸۷).

نہ ہو آئینہ ساں کیوں حال سب کا
کہ ہے گا جوش میں ساز اب حلب کا

(۱۷۳۴، دیوان زادہ حاتم، ۲۲۳).

داغ ہر لالہ کئیں سنبل کو ہیگا پیچ و تاب
قمری و بلبل بھی ہیں نلاں بہم میرے لیے

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۱۶۹).

سجدہ کریں ہیں سن کر اوباش سارے اس کو
سید پسر وہ پیارا ہے گا امام بانکا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱: ۶۷).

سمجھیں کب حکمت کی اس کے رمز ہم
ہے کہیں شہد اور کہیں ہیگا سم

(۱۸۴۴، مفید الاجسام، ۶). ہے گا اب بھی بول چال میں مستعمل ہے اور حال یعنی ہے کے معنوں میں آتا ہے مگر غیر فصیح ہے۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، مولوی عبدالحق، ۱۱۴). پرانی ہندی یا دکنی اردو میں ہے گا کا استعمال تھا مگر اب وہ متروک ہے۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۲۴۷).

--- گی کلمہ؛ ~ ہیگی۔

ہے گا (رک) کی تانیث، ہے، موجود ہے۔

کدہر ہیگی نجانوں او سہیلی
نگیں صورت مدن مورت چھبیلی

(۱۶۶۵، پھول بن، ۱۰۶).

تری جھلک سوں گئی ہیگی آب موتی کی
صدف جیون ہوا بیتاب اور سمند جدا

(۱۷۰۷، ولی (سہ ماہی اردو، کراچی، جنوری ۱۹۶۷، ۶۸)).

کوئی ہے گی بلا کوئی ہے آفت
کوئی خوش طبع کوئی پُر ظرافت

(۱۷۳۴، دیوان زادہ، حاتم، ۲۲۵). وہ حقیقت سب میں یاں ساری ہوئی ہے گی ہر شئے عشق کی ماری ہوئی. (۱۸۱۰، میر، مثنوی مور نامہ، (اردو ادب نمبرا، جون ۱۹۵۷ء، ۴۳)). کسی پر سفید ہے گی چادر کھچی ہے شطرنج نادر کسی پر بچھی. (۱۸۹۳، صدق البیان، ۶۲).

---گھرنی گھر کا جت ہے، نہیں گھرنی گھر پادَت ہی کہاوت.
بیوی سے گھر کی رونق ہوتی ہے بغیر بیوی کے گھر اجاڑ ہوتا ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---نہ ہُوائے فقرہ.
نہ تو ہے نہ آج تک ہوا ہے؛ بالکل موجود نہیں، نہ ہے نہ ہوگا. (ماخوذ: مہذب اللغات).

---ہُوائے کچھ بھی نہیں فقرہ.
بالکل نادار ہے، بالکل مفلس ہے. (مہذب اللغات).

---ہی کلمہ.
یقیناً ہے، بے شک ہے (جس بات میں کوئی شک نہ ہو اس کے اظہار کے لیے بولتے ہیں). بے تکا تو ہے ہی کہیں کچھ سوال تو نہیں کر بیٹھا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۷۵). برادری کی کتنی ہنسی ہو رہی، سیٹھانی نے تصدیق کی، ہے ہی. (۱۹۳۶، پریم چند، زادِ راہ، ۱۹۹).

---ہی کیا فقرہ.
کچھ نہیں ہے، کچھ ہے ہی نہیں (کسی چیز کے بالکل نہ ہونے یا انتہائی کم ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے مستعمل). اب ان میں ہے ہی کیا فقط ہڈیاں ہی ہی ہڈیاں رہ گئی ہیں. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۷۷). اس کی ماں نے.... مجھے طعنہ دیا تمہارے پلے "ہے ہی کیا" ساری عمر.... گنوادی. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں، ۲۲۶).

---یُوں فقرہ.
یوں ہے کہ، بات یہ ہے، اصل معاملہ یہ ہے (کسی معاملے کی تفصیل بتاتے ہوئے تمہید کے طور پر مستعمل). (ماخوذ: جامع اللغات).

---یُوں ہی/ یُونہیں فقرہ.
اسی طرح ہے، ہے یہی، یہی بات ہے، صحیح بات ہی یہ ہے.

دل کے ہاتھوں سے ہوں اے حضرت ناصح ناچار
ورنہ ہے یونہیں جو کچھ آپ نے ارشاد کیا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۲۳).

---یہ م ف.
اصل میں یہ ہے، اسی طرح ہے کہ، یوں ہے.

ہے یہ اہل جہان پر روشن
گوہر پاک ہیں حسینؑ و حسنؑ

(۱۸۲۱، گل مغفرت، ۳۶).

جلوت کدہ مایا کا ہے یہ ہستی موہوم
اگیان میں موجود ہے اور گیان میں معدوم

(۱۹۲۵، مطلع انوار، ۱۶۰).

---ہے م ف.
کسی بات کی تاکید کے لیے یا زور دینے کے لیے مستعمل. (ماخوذ: جامع اللغات).

ہے (۲) (ی لین) (الف) کلمۂ تأسف.
ہائے (رک) کا مخفف، افسوس، حسرت، تکلیف، وغیرہ کے موقع پر مستعمل ہے.

رانی پاؤں پڑے جوگی کے بولے ہے مہاراج
ٹھسا بڑا پڑا رہ جائے لگے جو من کو ٹھیس

(۱۹۷۸، پانی میں مہتاب، ۲۶۳). "ہے میں مر جاؤں" سوامی تمہیں اس سے پہلا جنم بھی یاد آ گیا ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۶۹).

ہے (۲) (ی لین) (ب) کلمۂ تعجب.
(کسی بات پر حیرت کے اظہار کے لیے مستعمل). ہے کیا دیوانے ہو گئے ہو، جوان لڑکی پر ہاتھ اٹاؤ گے. (۱۹۲۶، آنگن، ۱۰۷).

---رے کلمۂ تأسف.
ہارے رے، کلمۂ افسوس، رنج و ملال کے موقع پر مستعمل. ہے رے بیگانگی کبھو اُن نے نہ کہا یہ کہ آشنا ہے یہ. (۱۸۱۰، میر، ک، ۲۶۴).

---ظالم کلمۂ تأسف.
کلمہ جو حسرت و افسوس اور رنج و ملال کے موقعے پر بولا جاتا ہے، ہائے ظالم، ہائے کم بخت، ہائے افسوس. ہے ظالم! آخر چوکا اور نصیحت بھولا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۱۱).

پھر سکی میرے گلے پر نہ چھری ہے ظالم
ورنہ گردوں سے ہوئے کار نمایاں کیا کیا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۱).

---غَضَب کلمۂ تأسف.
ہائے غضب، غضب ہوا، ستم ہوا کی جگہ مستعمل.

ہے غضب وہ حضرتِ مسلم کو دونو نورِ عین
تشنہ لب دریا کنارے قتل ہوں اے موسناں

(۱۸۱۲، گل مغفرت، ۵۳).

خط کے لانے میں اگر پیک صبا نے دیر کی
ہے غضب آنے میں کیوں پیک قضا نے دیر کی

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۵۱).

---ہے (---ی لین) کلمۂ تأسف.
(کلمۂ تأسف) ہائے ہائے کا مخفف، ہائے، افسوس، حیف.

ارے یہ عشق ہے ہے کیا بلا ہے
کہ جس کی آگ سیں تن من جلا ہے

(۱۶۲۵، افضل جھنجھانوی، بکٹ کہانی، ۱).

گھر میں لاشہ لاتے ہی ہے ہے قیام مچ گئی
ہائے قاسم ہائے قاسم ہائے قاسم پڑ گیا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۶۱).

کھڑا نعش پر ہو کے بولا کہ ہَے ہَے
یہ کشتہ تو کچھ جان پہچان نکلا

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۸).

جب چلا شہر مدینہ سے حسینا ہَے ہَے
رو کہ یوں کہنے لگے فاطمہؓ صغرا ہَے ہَے

(۱۸۰۹، جرات، مراثی، ۱۷).

بدلی کی دیکھ صورت کہتی ہیں باری باری
ہے ہے نہ لی پیا نے اب کے بھی سدھ ہماری

(۱۸۳۰، نظیر، ک (مطبع نول کشور، لکھنؤ)، ۵۵۱).

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہوں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۸). وہ سنگار وہ نکھار ہے ہے میں تو جیتے جی مر مٹا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۱).

خطر ان میں ہے جن باتوں پہ جے ہے
یہ رنگ ملک یہ حالات ہے ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۴: ۴۸). ہے ہے غزل کی دنیا برباد ہو گئی اب رخصت ہوئے غزل کے استاد یعنی حسرت. (۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۷۷). یعنی تم آ گئے اور تم یہاں پہنچتے ہی یزید بن کر رہ گئے، ہے ہے. (۱۹۲۱، علی پور کا ایلی، ۱۷۴). ہے ہے کنور، بدالشکور خاں اور کفن کے چندہ کے لیے بھیک کی صدا. (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۱۴۵).

--- **ہَے کَر کے پیٹنا** ف مر.

سینہ زنی کرنا، پیٹ پیٹ کے رونا، ماتم کرنا، برا چاہنا، کسی کا مرنا چاہنا. اچھی تمھیں ہماری جان کی قسم، ہمارا حلوہ کھائے، ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اس بڑھیل کی دھج کو نہ دیکھے. (۱۸۷۴، انشاء ہادی النسا، ۱۶۲). ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اس خط کو پڑھ کر فوراً چاک نہ کردے. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۳۱).

--- **ہے کَرنا** ف مر.

انتہائی افسوس کرنا، رونا پیٹنا، نوحہ کرنا.

ہوش آیا تو اکبر سے کہا رانڈوں کو سمجھاؤ
ہے ہے نہ کرو صاحبو اک لحظہ ٹھہر جاؤ

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۱۱۶).

--- **ہے کَرے** فقرہ.

ہم کو روئے، ہمارے غم میں سر پیٹے (سخت قسم دینے کے لیے مستعمل، یعنی فلاں کام کرے یا نہ کرے تو ہمیں روئے، ہمارا ماتم کرے).

مجھ کو پیٹے سواری گر منگوائے
ہم کو ہے ہے کرے جو گھر کو جائے

(۱۸۷۱، شوق لکھنوی، فریب عشق، ۱۷). میرے سر کی قسم ہم کو ہے ہے کرے جو نہ بتائے سچ کہو کیا معاملہ ہے؟. (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا (انتخاب)، ۱: ۹۱).

--- **ہے نہ کھ کھا / کھے کھے** کہاوت.

جھگڑا نہ ٹنٹا، جھک جھک نہ بک بک. کٹم میں رہنا تو مشکل بہت ہے اکیلی رہتی ہوں ہے ہے نہ کھ کھ. (۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۵۲). یہ ہی میاں تھے اور یہ ہی بیویاں تھیں، اطمینان اور مزے سے رہتے تھے ہے ہے نہ کھے کھے. (۱۹۱۹، شب زندگی، ۱: ۷۳).

--- **ہے ہونا** ف مر.

ماتم ہونا، نوحہ ہونا، رونا پیٹنا مچنا. مضحکہ خیز جہاں تھی زندگی اہل عشق فائدہ کیا بعد مرنے کے اگر ہے ہے ہوئی. (۱۹۳۴، تجلائے شہاب ثاقب، ۲۳۰).

ہَے (۳) (ی لین) حرف ندا.

(کلمۂ ندائیہ) اے، یا، ابے، او. ہے ناتھ، بھلا ہوں یا برا جیسا ہوں آپ کا ہوں. (۱۸۵۵، بھگت مال اردو، ۱۴۵). ہے حرف ندا یعنی اے. (۱۹۰۱، کلیات نثر حالی، ۲: ۲۴۴). ہے ناتھ! مانا کہ میں آپ کی دیا کا مستحق نہیں ہوں مگر کیا موت کا دروازہ بھی میرے لیے بند ہے. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۲۰۵). یہی کہتا تھا ہر ہندو کہ ہے رام بچا ہم کو کہ آ پہنچے رسیلے. (۱۹۲۷، بہارستان، ۷۳۹). میں نے دل میں کہا ہے بھگوان کیا مرزا صاحب کو علم غیب تھا جو ایسے مضمون باندھ لیتے تھے. (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۹۳). میں ----- ایک خاص آواز کو ڈھونڈتا ہوں جو پکار کر کہتی ہے کہ ہے پاترا ہے! پتریا! ہے ویشیا! ہے کلنکنی پھر یہی آواز ہچکیاں لے لے کر روتی بھی ہے. (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، ۱۵: ۴۸).

--- **رے** حرف ندا.

ابے، ارے. (جامع اللغات).

ہَیا (۱) (فت ہ) امذ.

گھوڑا. (جامع اللغات؛ پلیٹس). [س: +].

ہَیا (۲) (فت ہ) امذ.

رک: ہیا؛ دل. (پلیٹس). [ہِیا (رک) کا بگاڑ].

ہَیا (۳) (فت ہ) صف.

مارا ہوا، قتل کیا ہوا. (جامع اللغات؛ پلیٹس). [پ:].

ہَیا (۴) (فت ہ) فعل حال بصیغۂ واحد (قدیم).

ہے.

تو نرمل وو پنکھ نرملا کوت تجھ
ہیا آرسی جیوں جگا جوت تجھ

(۱۵۶۴، پرت نامہ (اردو ادب، علی گڑھ، جون ۱۹۵۷، ۱۰۱)). [ہے (رک) کا قدیم املا].

ہِیا (کس ہ) امذ.

۱. من، دل، قلب، جگر.

اُجالے دین میں فوجاں جو آویں داٹ کر غم کی
تو حیدر کی کٹاریاں سوں ہیا ان کا چراوو تم

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۳۲). کھیں یاں تو اس پوت کے والدین مریں گے ہیا پھوٹ ھور پھوڑ نین. (۱۶۵۷، گلشن عشق، ۷۸).

دم سو مرے دم کا ہے توں غمخوار منج غم کا ہے توں
محبوب عالم کا ہے توں تج پر فدا میرا ہیا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۴).

رہتے ہیں ہیا چاک تمہاری ہی گلی میں
اب مجھ کوں جنازے میں اٹھا کون سکے گا

(۱۷۰۷، ولی، ک (انتخاب)، (ق)، ۲۲).

دل و جگر ہے ہیا کلیجہ کلا سر ہے مغز ہے بھیجا

(۱۷۹۳، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی، ۲: ۱۲۵)).

اگن میں تیری ہجر کے کب تلگ
جلاؤں ہیا یا حیات النبیؐ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۵۲).

کہی حکایت دل اوس نگار قاتل سے
کسی کا ایسا بہادر بہت ہیا بھی ہو

(۱۸۶۴، دیوان حافظ ہندی، ۶۸).

بپتا من کی کا کہوں ہیا میں ہے وہ گھاؤ
ہوک اٹھت ہے رہ رہ کے اسکو تم ہی بجھاؤ

(۱۹۱۵، ذکر الشہادتین، ۱۳۰). ۲۔ روح، زندگی، نفس. (ماخوذ: پلیٹس). ۳۔ ہوش و حواس. (جامع اللغات). ۴۔ حوصلہ، جرأت، دلیری، جوانمردی، بہادری۔

نکلا ہے دل جلا کہ مجھ آنکھوں سے طفل اشک
اس شوخ بے جگر کا دیکھو کیا ہیا ہوا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۹۳). ہیا، ہیاؤ، حوصلہ۔ (۱۹۵۰، کیفیہ، ۵۳). [پ:].

---بکسنا ف مر؛ محاورہ (قدیم)۔

دل چاک ہونا، کلیجہ پھٹنا، نہایت صدمے سے گزرنا.

کہ لالہ جسے دیکھ کالا بھیا
گل ارغواں کا سو بکسا ہیا

(؟، میلاد نامہ (دکھنی اردو کی لغت)).

تیرے دسن ہور لعل کے اوصاف ہوئے جب باغ میں
لالہ دوکھوں رویا رکت بکسیا ہیا آنار کا

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۸).

---بھر آنا محاورہ.

رک: دل بھر آنا؛ رونے کے قریب ہونا. (شبد ساگر).

---بھر بھر آنا محاورہ.

رک: دل بھر آنا.

ہیا بھر بھر آوے پھوٹ
تیوں تیوں سر ہور سینا کوٹ

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۳). [ہوں (رک) کا ایک املا].

---پھٹنا محاورہ.

کلیجہ پھٹنا، دل بھر آنا، دل پر صدمہ ہونا نیز حسد کی آگ میں جلنا، رشک کرنا.

اور بارہا میں زہر کو کھایا بہت پیا
میرے جگر کو دیکھ پھٹے شیر کا ہیا

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۲۲۶). [ہوں (رک) کا قدیم املا].

---پھوٹنا محاورہ.

عقل جاتی رہنا، بے عقل ہو جانا، عاقبت نااندیش ہو جانا، کور باطن ہو جانا، جاہل ہو جانا.

یہ سن کر چوہے نے کہا تب پھر
عجب ہے گا پھوٹا تمہارا ہیا

(۱۸۵۶، قصہ چوہے اور بلی کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۲۸۲). قوم کا ہیا پھوٹ گیا ہو تو ان ترانوں کو کون سنے اور سنے تو کیا سمجھے. (۱۹۳۲، ساقی، دہلی، مارچ (کلیات یگانہ، ۷۷۳).

دل ہے روشن تو دین و دنیا روشن
آنکھیں پھوٹیں ہیا نہ پھوٹے واللہ

(۱۹۵۷، یگانہ، گنجینہ، ۱۷۵).

---جلانا محاورہ (قدیم).

رک: دل جلانا؛ سخت رنج برداشت کرنا، دُکھ اٹھانا.

اگن میں تیرے ہجر کے کب تلک
جلاؤں ہیا یا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۵۲).

---کانْپنا محاورہ.

دل کانپنا، بہت ڈر لگنا، خوف آنا.

چوڑیاں موری کر کائی دیکھو دیکھو تمہیں رام دہائی کانپے ہیا جیا
اے من رسیا کیا من بسیا

(۱۸۹۹، مرید شک، ۱۴).

ہاتھ جوڑوں پیا، نہ جلاؤ جیا، میرا کانپے ہیا، نہ ستاؤ جان
جاؤ جاؤ مہربان، ناحق کیوں کھائی جان، پیچھا بھی چھوڑو نہ کر کے
ویران

(۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۲: ۱۶۲).

---کڑوا کرکے م ف.

بادل ناخواستہ نیز جی کڑا کرکے، ہمت و حوصلہ کرکے، دل مضبوط کرکے. چور نے ہیا کڑوا کرکے بادشاہ کی خدمت میں آ کر کہا، یہ حرکت مجھ سے ہی ہوئی. (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۳۵).

--- کھلنا محاورہ.

پردہ کھلنا، چشم بصیرت کا وا ہونا؛ دل کی آنکھ کھلنا، غیب کی بات معلوم ہونے لگنا؛ دل کھلنا، جرأت ہونا، حوصلہ ہونا. (فرہنگ آصفیہ).

ہَیّا (۱) (فت ہ، شد ی) امذ.

(کلمہ) (گنوار) رک: ہَوّا؛ جو بچے کو ڈرانے کے لیے بولتے ہیں. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

ہَیّا (۲) (فت ہ، شد ی) م ف.

(عور) ہر وقت کی تو تو میں میں، ہائے ہتھیا. (مہذب اللغات).

---پیٹنا محاورہ.

(عور) ہر وقت کی ہائے ہائے کرنا. (مہذب اللغات).

ہیا بَلائی (کس ہ، فت ب) امث.

مویشیوں میں پھیپھڑے کی ایک بیماری. گاؤں کے لوگ اس مرض کو ہیا بلائی کہتے ہیں اور الٹی طرف پسلی پر دو داغ لگاتے ہیں. (۱۹۲۵، محب المواشی، ۴۳). [مقامی].

ہَیئات (ی لین، فت ء) امث ؛ ج.
صورتیں شکلیں ؛ بناوٹیں. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس). [ہیئت (رک) کی جمع].

ہَیاسَہ (فت ہ، س) امذ.
گھوڑے کا تنگ زیربند، بالاتنگ، پٹیار. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

ہَیاکِل (فت ہ، کس) امذ ؛ ج.
ا. ہیکل (رک) کی جمع ؛ گرجا گھر نیز مندر، پرستش گاہیں، معابد. اُنہوں نے بے شمار ہیاکل یعنی ستاروں کی پرستش کے معبد تمام ملک میں تعمیر کیے تھے. (۱۸۷۰، خطبات احمدیہ، ۲۱۰). اس نے مختلف زمانوں میں طرح طرح کے بت ہیاکل اور معابد تعمیر کیے ہیں. (۱۹۱۸، روح الاجتماع (ترجمہ)، ۱۲۳). پہلے سائل کو ہیاکل کے ایک سلسلے میں سے گزرنا پڑتا ہے. (۱۹۷۶، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶/ ۲ : ۵۹). **۲. بلند مکانات، پُرشکوہ عمارات.** اس علم کے توسط سے ... بڑی بڑی عمارت اور ہیاکل تعمیر کی جاتی ہیں. (۱۹۶۹، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق، ۵۶۲). **۳. اجسام، قالب، ڈھانچے.** اسی آئت (کذا) میں ایسی نسیم انقطاع مکنون ہے کیہ اگر چلے تو سب ہیاکل وجود جان وروان کو قربان کریں. (۱۹۶۶، قرۃ العین طاہرہ (ترجمہ)، ۲۰). **۴. تعویذات، نقوش (نقش بمعنی تعویذ کی جمع)، حمائل.** باب مشکل "ہیاکل" کو بڑے پیچیدہ خط شکستہ میں خوش اسلوبی سے لکھا کرتا تھا، بابی کہتے ہیں کہ وہ تعویذ اللہ تعالٰی کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۳۶). **۵. روپے یا اشرفی کے ہار جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں، ہیکل (رک).** جب قلعہ فتح ہوا تو سونا چاندی ... جواہر و لآلی و ہیاکل ... آصف خان اور اس کے آدمیوں کے ہاتھ آئے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۱۰۷). **۶. موٹے تازے جانور ؛ راہبوں کی خانقاہ ؛ گھوڑے کی گردن کے خاص زیور.** (اسٹین گاس). [ہیکل (رک) کی جمع].

ہُیام (ضم ہ) امث.
ا. سخت پیاس کی بیماری جو اونٹوں کو ہوتی ہے نیز حد درجہ کی پیاس.

نہیں ہے تشنگی ، ہے یہ ہیام و استسقاء
کبھی نہ سیر ہو پانی سے ناقۂ اہیم

(۱۹۶۶، منحمنا، ۷۵). **۲. (لفظاً) محبت یا کسی اور سبب سے پاگلوں کی طرح پھرنے کی حالت ؛ (مجازاً) فریفتگی، محبت، جنونِ عشق، محبت کی دیوانگی.**

لکھے شعر حب و ہیام عزام
قلم ہے طموح و جموح و حرون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، عبدالعزیز خالد، ۱۸۲). [ع].

ہِیاں (۱) (کس ہ) م ف.
یہاں (رک) کا بگاڑ، اِدھر، اس طرف. یا تو انھیں اپنے ہیاں لے چلو یا ان کے ہیاں چلو. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۰۳). توہار کا مطبل آئے؟ آپن کام دیا کھو، ہیاں کو دہے ناہیں. (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۹۳). یہ لڑکا ہواں سے آیا ہے وہ ہیاں سے آیا ہے. (۱۹۵۱، کشکول (گناہ کا خوف)، ۵۴۵). اب جتے دن اُونہیں ملت ہیں تو ہمرے ہیاں رہو، آخر کو قیامت کے دن تمرے ابا کو منہ دکھانا ہے. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۸۱). [یہاں (رک) کا بگاڑ].

---ہُواں (--- ضم ہ) م ف.
اِدھر، اُدھر. میں تو روز ہی ہیاں ہواں پڑی ملت ہوں، کوئی کیا کہے گا. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۱۱۲).

ہِیاں (۲) امذ.
دل، ہیا نیز جدائی کا غم.

گور بنی کی گل ساں لاؤ بھر دکھ ہیاں جیو ستاؤ

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۸). [ہیا (رک) + ں، زائد].

ہِیاو/ہیاؤ (کس ہ، سک /وج) امذ.
ا. ہیاؤ، ہواؤ، بہادری، جرأت، دلیری، جواں مردی، حوصلہ، ہمت.

دل ہی ہیاؤ خاطر اندیشہ چیتنا
مہماں و ضیف راتو بدانی کہ پاہنا

(۱۶۲۱، خالق باری، ۴۷).

پرکھ چاہے اونچ ہیاؤ دن دن اونچے راکھے پاؤ

(۱۷۹۶، پدماوت کی فرہنگ (سہ ماہی اردو، کراچی، جولائی دسمبر ۱۹۹۴ (۲۲۱)). اس کے جیوٹ اور ہیاو کی تعریف تو نہیں کرتے اور اس کی برائی کرتے ہو. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ۳۸۰). ناٹک شاستر نے ایک اٹل لکیر کھینچ دی ہے جس کے باہر قدم رکھنے کا ہیاؤ اس زمانے کے لوگ نہ کر سکتے تھے. (۱۹۳۸، شکنتلا (ترجمہ)، مقدمہ، ۱۵). ہیا، ہیاؤ ---- حوصلہ. (۱۹۵۰، کیفیہ، ۵۳). مشاہدہ اور تجربہ کے اتنے نئے دروازے آئے دن کھلتے جاتے ہیں کہ ادب کو ان کی طرف بڑھنے کا ہیاؤ بھی ابھی نہیں ہوتا. (۱۹۹۵، قومی زبان، کراچی، جون، ۹). **۲. زور، طاقت، بل.** (فرہنگ آصفیہ). [ہیاؤ (رک) کا ایک املا].

--- اُٹھنا محاورہ.
ڈر ختم ہونا، جھجک مٹنا، بے باکی ختم ہونا. بالکل گھرستن بن گئی تھی، اس کے بعد بھی بالکل ہیاؤ نہیں اٹھا تھا. (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۵۸).

--- پڑنا محاورہ.
ہمت پڑنا، حوصلہ کھل جانا، جرأت ہونا. سوکھی سوکھی لکڑیوں سے بھر کر آگ لگا دو یقین ہے کہ اس آتش اور گرمی سے کوئی ادھر نہ آسکے گا کسی کافر جفاکار کا ہیاؤ نہ پڑے گا. (۱۸۱۲، گل مغفرت، ۸۲). میرا تو ہیاؤ نہیں پڑتا میں گیا اور مارا گیا. (۱۸۷۱، گلشن غیرت، ۳۷).

بات کرنے کا ہیاؤ نہیں پڑتا مجھ کو
ایسا بیتاب ہوں بولا نہیں جاتا مجھ سے

(۱۹۷۳، خروش خم، ۱۲۲). عورت کے بارے میں بات کرنے کا ہیاؤ تو کوئی بی اے میں آکے پڑتا تھا. (۱۹۸۹، آب گم، ۲۹۰).

--- ٹُوٹنا محاورہ.
ہمت ٹوٹ جانا، حوصلہ نہ رہنا. اب تو ان کا ہیاؤ ٹوٹ ہی چکا تھا، دونوں نے بڑی ماہر پچارنوں کی طرح زمین پر گھٹنے ٹیک کر بھگوان کو پرنام کیے. (۱۹۸۸، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں، ۴۳).

--- چُھوٹ جانا محاورہ.
ہمت ختم ہو جانا، حوصلہ نہ رہنا. یکہ کا جوا دیکھتے ہی بیچارے کا ہیاؤ چھوٹ جاتا، ایک ایک قدم چلنا دوبھر تھا. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۱۴۲).

--- کُھل جانا/ کُھلنا محاورہ.
ا. دل کا ڈر جاتا رہنا، جھجک مٹنا، حوصلہ ہونا، نڈر ہو جانا. جی آنکھیں نیچی کیے تم پڑھ چلنا تھوڑی دیر میں ہیاؤ کھل جائے گا. (۱۸۷۳، بنات النعش، ۱۹۹). آدمی وہ موقع ہی نہ

آنے دے جس سے بٹی ذات کا ہیاؤ کھلے۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۵۴). اس میں شک نہیں کچھ ہی دنوں بعد ہیاؤ کھل جاتا۔ (۱۹۵۶، آشفتہ بیانی میری، ۱۳۴). ہیاؤ کھلا تو پھر آنے جانے لگے اور اپنی دانست میں سمجھے کہ معاملہ رفت گزشت ہو گیا۔ (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۵۳). **۲۔گالی دینا، ایسی تیسی کرنا؛ کوسنا.** (مخزن المحاورات).

---نہ پڑنا محاورہ.

حوصلہ نہ ہونا، جرأت نہ ہونا۔ راجا، دوست مجھے کہنے کا ہیاؤ نہیں پڑتا۔ (۱۹۸۹، تین سنسکرت ڈرامے، ۲۶۵).

ہِیاؤں ہِیاؤں (کس ہ، و مع، کس ہ، و مع) امث.

نَومولود کے رونے کی آواز، نوزائیدہ بچے کے رونے کی آواز۔ س شیرنی کے تین بچے ۔۔۔۔ ہیاؤں ہیاؤں کی آوازیں کرتے اپنی ماں سے پانچ چھ فٹ کے فاصلے پر اس کے داہنے بائیں دوڑ رہے تھے۔ (۱۹۳۲، قطب یار جنگ، شکار، ۱ : ۱۷۷). پیدائش کے وقت بصورت گریہ ہیاؤں ہیاؤں کی جو آواز نوزائیدہ بچے کے کام و دہن سے نکلتی ہے وہ اس کی سب سے پہلی اور قدرتی آواز ہے۔ (۱۹۵۹، خطاطی اور ہمارا رسم الخط، ۸). [حکایت الصوت].

ہَیّا ہَیّا (فت ہ، شدی، فت ہ، شدی) فجائیہ۔.

ا۔ (لفظاً) جلدی کرو؛ ایک ساتھ زور لگانے کے لیے ساتھیوں کو دعوت دینے کی آواز؛ (عموماً) مزدور سامان اُٹھاتے وقت زور لگانے کے لیے مل کر بطور نعرہ لگاتے ہیں۔ اب وہ، بوجھ اٹھالو ہیا ہیا گا رہے تھے۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۶۲۳).

کون چلائے مل کا پہیا محنت والا ہیا ہیا

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۹۰). **۲۔آؤ آؤ، کسی کو بلانے کی آواز۔** ان کی عربی قدیم پاکستانی گانے "حبیبی ہیا ہیا" تک ہی محدود تھی۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۷۷). [ع].

ہَیبَت (ی لین، فت ب) امث؛ ~ ہیبۃ۔.

ا۔ڈر، خوف، دہشت، وحشت، گھبراہٹ۔.

نہ مج پر کس کی ہے سکت نہ منج کس کی ہے ہیبت

(۱۵۸۲، کلمۃ الحقایق، ۴۶).

لیکن ولی حظ نہ اچھے دوزخ میں جز ہیبت و ڈر

(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۱۵).

سو اٹھ پھر کے درحال نھاٹن لگیا
سنیا سخت ہیبت سوں پھاٹن لگیا

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوک (مائیکرو فلم)، ۵۰). راوی لکھے ہے کہ جس کی نظر سر مبارک پر پڑتی تھی ہیبت سے بیہوش ہوتا تھا۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۳۰).

پہل بھانت بعضے لگے کانپنیں
قیامت کی ہیبت ہو جب سامنے

(۱۷۲۹، آخر گشت، ۱۰۶). ایسی ہیبت اور ایسا رعب اس کا مجھ پر غالب ہوا کہ نہ بولنے کی قدرت نہ چلنے کی طاقت. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۹۹).

ہیبت سا زمیں کت دل میں آیا
اندیشے کی طرح سے سمایا

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۹).

ہیبت جو اس کی وادیٔ حق میں کرے ظہور
جا بیٹھے چھپ کے شیر بھی گھر میں غزال کے

(۲۹۹، ذوق، د، ۲۹۹). حاجی فقط اس لشکر کی ہیبت سے بھاگ گیا ساری میوات پر بادشاہ کا قبضہ ہو گیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۶). کوئی مارے ڈر کے کانپنے لگا کوئی ہیبت کے سبب منھ ڈھانپنے لگا. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۱). جن بتوں اور دیوتاؤں کے رعب و ہیبت سے وہ کانپتے تھے آپ ان گے ہم منہدم کر دینے کا حکم دیتے تھے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳، ۱۰۶). اب ڈالیں گے ہم کافروں کے دل میں ہیبت اس واسطے کہ انہوں نے شریک ٹھیرایا االہ؛ کا... ان کا ٹھکانا دوزک ہے. (۱۹۶۹، معارف القرآن (ترجمہ)، ۲: ۲۰۰). وہ کسی اپرنٹس کو گھورتا تو مارے ہیبت کے اس کا ہاتھ لرزنے لگتا. (۱۹۹۰، تار عنکبوت، ۱۴). اگر قیامت کو مخفی نہیں رکھا جاتا تو لوگ ہیبت کی وجہ سے منظوج ہو جاتے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۴۷۷). **۲. رعب دبدبہ، دھاک.**

او اڑاتا آیا بمانند برق
او ہیبے اتھا پانو تھے تا بفرق

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۵۱). بادشاہ نے منصفی اور ہیبت اسلام سے باگ تھانبی (تھانی) اور گھوڑے کو کھڑا کیا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۸). ہیبت و وقار رفعت و مرتب میں تمام مخلوق سے کامل. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۵). فقعرہ نے کچھ اس ہیبت کی شان میں یہ فقرے کہے کہ شہزادہ کانپ گیا. (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۳۴).

وہ نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۴۳). نادر خاں کی جن صفات کی طرف اختر نے اشارے کیے ہیں ان سے ہیبت و جلال ٹپکا پڑتا ہے، اور یہی اختر کا مذاق ہے. (۱۹۴۸، امصاف، ۴۲). **۳ (i) (تصوف) اللہ تعالیٰ کی ذات کے عرفان کے نتیجے میں اللہ کا خوف اور محویت پیدا ہونے کی کیفیت جو انس کی ضد ہے.** ہیبت و انس عبارت دو حالتوں سے ہے کہ فوق قبض اور بسط ہیں. (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۸). بعض کہتے ہیں کہ ہیبت ایک کیفیت ہے... جس سے سالک پر سکر غالب ہو جاتا ہے اور انس ایک حالت ہے جس سے سالک سکر سے حالت محو میں آجاتا ہے. (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). رسالہ قیشریہ میں تصوف کی مندرجہ ذیل اصطلاحات ملتی ہیں وقت مقام ... ہیبت، انس ... نفس ، روح، ستر. (۱۹۵۲، تاریخ شائخ چشت، ۹۷). ہیبتہ قبض کے مقابلے مین اعلیٰ ہے اور انس بسط سے اتم ہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۸۰). محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علی وسلم پہلی وحی کے موقع پر خوف، ہیبت اور اندیشہ سے مغلوب تھے. (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۲۱). **(ii) (تصوف) گناہوں سے شرمندہ ہونے کا عمل.** عارف کے لیے تین ارکان ضروری ہیں، ہیبت، تعظیم اور حیا، گناہوں سے شرمندہ ہونا ہیبت ہے طاعت کرنا تعظیم ہے اور خدا کے سوا کسی نظر نہ ڈالنا حیا ہے. (۱۹۳۱، سوانح خواجہ معین الدین چشتی، ۲۹۱). **۴. گھبراہٹ، لجدی.** (مہذب اللغات). **۵. آن بان شان و شوکت، بزگی.**

سبب اسکی ہیبت ہوئے یہ سفید
یہی ہے سپیدی کا سن مجھ سیں بھید

(۱۷۲۹، آخر گشت (ق)، ۳۰). **۶. ترس، بیم، پرہیز.** (فرہنگ آنند راج). [ع: ہیبتہ کا مفرس].

---اٹھانا محاورہ.

دبدبہ ہٹا دینا، رُعب ختم کر دینا، رُعب اٹھا دینا، شان ختم کرنا.

گھر کی حلال خوری تلک کرتی ہے ٹھٹھول
ہیبت تمام اسکی اُٹھاتی ہے مُفلسی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱: ۱۹).

--- اَنگیز (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.

خوف پیدا کرنے والا، ڈرا دینے والا، خوف زدہ کر دینے والا.

تمام نقش اس حلیہ آمیز تھا
نظر میں ولے ہیبت انگیز تھا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۵۸). جمال ایزدی غایت خوب ہے مگر جلال ربی جس کے ہیبت انگیز جلوے کی نہ موسیٰ اور نہ طور تاب لا سکے کمال حسن ہے. (۱۹۱۹، صحیفہ، جنوری، مارچ، لاہور، ۱۴). [ہیبت + ف : انگیز، انگیختن، اٹھنا، اٹھانا].

--- آفریں (--- مدا، سک ف، ی مع) صف.

خوف پیدا کرنے والا، خوف زدہ کر دینے والا، خوفناک، ڈراؤنا.

بحر طوفاں خیز کی موجیں تھیں ہیبت آفریں
ایک مسٹر آرنلڈ ان کے تھے ہمدم ہمنشیں

(۱۹۳۷، نغمہ فردوس، ۲: ۲۹). زمان و مکان کے لحاظ سے وہ تصور کتنا حیرت انگیز بلکہ ہیبت آفریں ہے. (۱۹۵۹، برنی، مقالات برنی، ۴۹). بارہ سنگھوں کی ہیبت آفریں ہو کوں سے لے کر شیر کی مہیب گرجوں تک سب کی لوریوں سے بہلائی ہوئی لڑکی. (۱۹۸۶، جوالامکھ، ۷۵). [ہیبت + آفریں، آفریدن = پیدا کرنا].

--- آنا محاورہ.

خوف آنا، ڈر لگنا. دیوان، ذکور کو بوقت شب عالم رویا میں بدرجہ ہیبت آئی. (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۶۳۶).

--- بِٹھانا محاورہ.

رعب ڈالنا، خوفزدہ کرنا. اس ہیبت بٹھانے سے اونھوں نے اپنے تئیں پانچ صدیوں سے قیاصرہ کے تخت پر قائم رکھا ہوا ہے. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۶۹).

--- بیٹھ جانا / بیٹھنا محاورہ.

خوف بیٹھنا، خوف زدگی پیدا ہونا (خصوصاً دل میں کے ساتھ مستعمل) نیز رعب جمنا، مرعوب ہونا. کچھ تو اس کے اپنے دل میں ہیبۃ بیٹھی ہوئی تھی اور بہت کرکے باپ کا اشارہ اور سہارا. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۰). بادشاہ انگلستان ----- کے زور بازو اور فتح و نصرت سے جو ہیبت مخالفین کے دلوں میں بیٹھ گئی تھی اُس نے صلح ----- میں آسانی پیدا کر دی. (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۹۶). دن تو جیسے تیسے کٹ جاتا مگر رات کو تنہائی میں یہ مناظر نظروں کے سامنے ناچتے اور دل پر ہیبت سی بیٹھ جاتی. (۱۹۹۴، افکار، اپریل، کراچی، ۵۷).

--- پڑنا محاورہ.

گھبرا جانا. (جامع اللغات).

--- ٹپکنا محاورہ.

خوف ظاہر ہونا، ڈر اور وحشت پیدا ہونا.

تاروں سے ہجر یار میں ہیبت ٹپکتی ہے
ہے کوڑیالا سانپ مقرر تمام رات

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۶۰).

--- چھا جانا / چھانا محاورہ.

۱. خوف طاری ہونا، ڈر جانا، گھبراہٹ ہونا. باپ نے جو یہ اپنی رام کہانی سنائی بیٹے پر اس طرح کی ہیبت چھائی کہ چونک پڑا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۳۹). بیٹے کے مارے جانے کا حال سنا تو ایسی ہیبت چھائی کہ پاؤں اکھڑ گئے. (۱۹۲۰، جویائے حق، ۳: ۲۳۷). ان کے حوصلے اس قدر بڑھ جاتے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ دشمن کو شکست دے دیتے اور دشمن پر ان کی ہیبت چھا جاتی. (۱۹۸۸، انبیائے قرآن، ۱۴۸). **۲. رعب پڑنا، دبدبہ طاری ہونا.** جیسے جیسے یونیورسٹی قریب آتی گئی آہستہ آہستہ ذہن پر ہیبت سی چھانے لگی. (۱۹۶۸، معذرتیں، ۱۴۱).

--- چُھوٹنا محاورہ.

تھرتھرانا، خوف سے تھرتھری چھوٹنا، خوفزدہ ہونا.

سو دریائے قلزم کوں ہیبت چھوٹی
زمیں کے تلے گائے اڑرا اٹھی

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۶۰).

--- حق کس اضا (--- فت ح) امذ.

اللہ کی عظمت اور شان کا احساس؛ اللہ کا ڈر، خوفِ خدا. غیرت الٰہی اپنے عمل سے اسے ختم کر دے گی اور قلب کے گرد عظمت و جبروت اور ہیبت حق کے پردے لٹکا دیئے جائیں گے. (۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ)، ۷۷). [ہیبت + حق (رک)].

--- خُوردَہ (--- ضم خ، و غم، سک ر، فت د) صف.

خوف کھایا ہوا؛ خوف زدہ، ڈرا ہوا، سہا ہوا. مار خائیم چونکا اور ----- ہیبت خوردہ نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا. (۱۹۵۸، پطرس بخاری، کلیات پطرس، ۳۱۰). [ہیبت + ف : خوردہ، خوردن = کھانا].

--- خیز (--- ی مج) صف.

خوفناک، ڈراؤنا. شور حشر انگیز تھا صبح تک طوفان ہیبت خیز تھا. (۱۹۵۱، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے (ترجمہ)، ۵۱).

کس نے ایسے بحر ہیبت خیز کو
کس نے اس دریائے شور انگیز کو

(۱۹۵۵، مدراراکھشس، منور لکھنوی (ترجمہ)، ۲۵۶). [ہیبت + ف : خیز، خاستن = اُٹھانا].

--- دِکھلانا محاورہ.

رعب ڈالنا، گھبرا دینا، ڈرا دینا، شدت سے خوفزدہ کرنا. منکر نکیر -----. بڑی ڈرانی شکل سے ہیبت دکھلا کر سوال کریں گے. (۱۸۵۶، تفسیر مرادی، ۱۳).

--- دَھرنا محاورہ (قدیم).

خوف رکھنا، ڈرنا.

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون
اُڑا سٹ دیتا بُھئیں کوں تنکے نمن

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۳).

--- ڈالنا محاورہ.

خوف ڈالنا، خوف زدہ کرنا، ڈرانا. دنیوی بھی اور اُخروی بھی کہ کفار کے دلوں میں ہیبت ڈال دی. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۴۴).

--- زائل ہونا محاورہ.

ڈر خوف ختم ہو جانا نیز رعب دبدبہ باقی نہ رہنا۔ ان کے فعل سے قانون کی ہیبت زائل ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۲، جرم و سزا کا اسلامی فلسفہ، ۱۹)۔

--- زدا (--- فت ز) صف۔

رک: ہیبت زدہ (جو درست املا ہے)۔

برہ ہے پاک تیرا کرتا ہے چت کوں چٹ پٹ
عشاق کے دلاں کا ہیبت زدا ہے مندا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۲۹)۔ [ہیبت + زدا = زدہ، زدن = مارنا]۔

--- زدہ (--- فت ز، د) صف۔

ڈرا ہوا، خوفزدہ، ڈرپوک، خوف کا مارا ہوا، دہشت کا مارا ہوا۔

سو ہیبت زدہ ہو نکل خاک تیں
گھوسے جا کے پاتال منے دھاک تیں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۱۴)۔

جو ہیبت زدہ ہو لگیا کانپنے
سو تدبیر واں تے کیا ٹھانسے

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۸۷)۔

ہو ہیبت زدہ دائی کی آس چھوڑ
لگے آنے دوکان کوں اپنے دوڑ

(۱۷۴۲، قیاسی، موم کا بچہ، اردو شہ پارے، ۱۹۲۹، ۲۹۲)۔ اور پھر اسی طرح بلکہ کسی قدر زیادہ ہیبت زدہ چہروں اور مرعوب دلوں سے اس بوڑھے پادری کی صورت دیکھنے لگے۔ (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا، ۱۴)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ----- کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا تو رونے لگے اور ہیبت زدہ ہو گئے۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴ : ۸۹)۔ ایسے ہیبت زدہ ہوئے کہ باگیں موڑ کر وہاں سے دم دبا کر بھاگے۔ (۱۹۸۴، طوبیٰ، ۲۳۲)۔ ہر شخص ----- سنگین دیواروں سے ہیبت زدہ ہو کر اندر جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۲۹)۔ [ہیبت + ف : زدہ، زدن = مارنا]۔

--- زدہ کرنا محاورہ۔

مبہوت کرنا بھونچکا کرنا، حیرت زدہ کرنا۔ ایسا حسن جو ناظر کو ہیبت زدہ کر دینے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہو جلال کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۶۴)۔

--- سُلطانی کس صف (--- ضم س، سک ل) امث۔

بادشاہ کا رعب، شاہی دبدبہ۔ ہیبت سلطانی اُس پر ایسی چھا رہی تھی، نہ ہلتا تھا نہ جلتا تھا۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۵۰)۔ [ہیبت + سلطانی (رک)]۔

--- سَمانا محاورہ۔

خوف بیٹھ جانا؛ نیز کسی کے رعب میں آجانا۔

اس قدر ہیبت سمائی ابروے خم دار کی
جوہروں کی تیغ و خنجر کو بھی جوشن چاہیے

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۳۷)۔

آوازِ مہیب ایک آئی ہیبت سی دلوں میں اک سمائی

(۱۸۸۷، اختر (شاہ اودھ)، (نوراللغات))۔

--- طاری کر دینا/کرنا محاورہ۔

خوف طاری کرنا، خوف میں مبتلا کر دینا، ڈرا دینا نیز رعب ڈالنا۔ یہ سفر نامہ افریقہ کی ایک مخصوص ہیبت دل پر طاری کر دیتا ہے۔ (۱۹۸۷، اردو ادب میں سفر نامہ، ۱۶۹)۔ اس پُر شکوہ عمارت کا نظارہ آپ پر ایک قسم کی ہیبت طاری کر دیتا ہے۔ (۲۰۰۸، تصویر خانہ، ۱۸۰)۔

--- طاری ہونا محاورہ۔

خوف طاری ہونا، خوفزدہ ہونا، ڈر بیٹھ جانا۔ دیکھا کہ مالک دوزخ بیٹھے ہوئے زار زار رو رہے ہیں اور شان بے نیازی کی ہیبت طاری ہے۔ (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۲۲۳)۔ اُن کے جسم کے سنہرے بال جو جابجا کثرت سے پائے جاتے ہیں گفتگو کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں اور دیکھنے والے پر سخت ہیبت طاری ہوتی ہے۔ (۱۹۲۴، مذاکرات نیاز فتحپوری، ۹۲)۔

طاری ہوئی ہیبت دل شیطان لعیں پر
بت گرنے لگے منہ کے بھل (کذا) آ آ کے زمیں پر

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، صحیفہء الہام، ۶۰)۔ اس کی عظمت اور بڑائی کے سبب ایک خاص ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن (ترجمہ)، ۶ : ۲۵۵)۔ وہ راستے پر جا رہی تھی کہ اس پر ہیبت (خلیفہ کی) طاری ہو گئی پس اس کا اسقاط (حمل) ہو گیا۔ (۲۰۰۲، مجموعہء قوانین اسلام، ۱۰ : ۲۴۷)۔

--- فزا (--- کس ف) صف۔

خوف بڑھانے والا، ڈر میں اضافہ کرنے والا، خوف زدہ کر دینے والا۔

نہیں آج کی شام ہیبت فزا ہی سہی
پھر بھی طوفاں نہ آئے گا

(۱۹۷۲، شب خوں، کلیات احمد فراز، ۷۳۷)۔ [ہیبت + ف : فزا، فزودن = بڑھانا]۔

--- کا سِکّہ جَمنا محاورہ۔

دہشت طاری ہونا، خوف بیٹھ جانا۔ دلوں پر ہیبت کا سکہ جم گیا، خوف کے پہرے بیٹھ گئے۔ (۱۹۴۱، افادی ادب، ۲۴)۔

--- کَدہ (--- فت ک، د) امذ۔

ہیبت کی جگہ، ہیبت ناک عمارت یا جگہ۔ یہ دیو قامت ہیبت کدے غیر جذباتی اور غیر انسانی ----- فرعون جو فلک تک خدائی کا دعویٰ کرتے پہنچ گئے۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۷۳)۔ [ہیبت + کدہ (رک)]۔

--- کے مارے قدیم۔

خوف کی وجہ سے، ڈر کے مارے۔ اوس کی ہیبت کے مارے تکرار کرنے سے رک گئے۔ (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۳)۔ آہستہ آہستہ اس کے قدم اٹھے، پایلوں نے ہیبت کے مارے سانس روک لیا۔ (۱۹۸۹، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۱۴)۔

--- کھانا محاورہ۔

ڈرنا، خوفزدہ ہونا۔

جو کوئی دیکھے اوہاں آئے زہرے پھوٹے ہیبت کھائے

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۶۲)۔

--- مِٹنا محاورہ۔

خوف اور دہشت کا اثر ختم ہو جانا، خوف مٹ جانا۔

ہٹا آخر گلوئے امن سے سر پنجۂ طاقت
مٹی ہٹلر اور اس کے حامیوں کی ہیبت و دہشت

(۱۹۴۶، کلیاتِ رزمی، ۲۶۱).

--- مچنا محاورہ.

گھبراہٹ ہونا، افراتفری ہونا. (جامع اللغات).

--- ناک صف؛ ~ ہیبتناک.

جس سے دہشت پیدا ہو، ڈراؤنا، مہیب، خوفناک، نہایت بھیانک. تعلیم و تربیت کے لیے وہ معلم زیبا ہے کہ مزاج کا رحم دل ہو مگر صورت ہیبت ناک چاہیے. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۸). یہ عید اس وقت کی یادگار منائی جاتی تھی جبکہ ہیبت ناک اژدہے کو اس کے پوتے ہوشنگ نے ہلاک کر دیا تھا. (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۲: ۳۱۱).

تو اگر واپس نہ آتی بحر ہیبت ناک سے
حشر کے دن تک دھواں اٹھتا بطون خاک سے

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۰۲). اطراف کے مناظر ایک ہیبت ناک وار فتگی میں اڑے جا رہے تھے. (۱۹۵۴، صحیفہء ادب (اردو ادب کی چند اچھوتی نگارشات)، ۳۰). یورپ میں ایک نہایت ہیبت ناک جنگ جاری تھی. (۱۹۷۵، ڈاکٹر محمود حسین، خطبات محمود، ۱۴۱). یہ پہاڑ شروع میں تو خاکی سے تھے پھر ---- آخر میں ان کی سیاہی مائل رنگت نے ان کو ہیبتناک بنا دیا. (۱۹۹۳، اردو نامہ، لاہور، اپریل، ۲۹). جنت کے پھاٹک کے قریب ---- ایک ہیبت ناک اژدہا پہرہ پہ کھڑا تھا. (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۷۵). [ہیبت + ناک، لاحقہء صفت].

--- ناکی امث.

ہیبت ناک ہونے کی حالت، ڈراؤنا پن، خوفناکی؛ خوف، ڈر. لفظ "خون" کے اس ورد، اس تکرار نے خون کے تصور ہیبت ناکی کو اتنا کم کر دیا کہ ۱۹۴۷ء میں ---- خون کی ہولی کھیلی. (۱۹۶۷، تنقید اور تجزیہ، ۱۹۷). میں نے دلی میں خود ان فسادات کی ہیبت ناکی اور وحشت کو دیکھا. (۱۹۹۷، میرے جیون کی کچھ یادیں، ۲۶۹). [ہیبت ناک (رک) + ی، لاحقہء کیفیت].

--- نُما (--- ضم ن) صف.

خوف ظاہر کرنے والا، (مجازاً) ڈراؤنا.

بہت زور ور تھے اسے دست و پائے
انھی شکل اس کی بی ہیبت نمائے

(۱۶۴۹، خاور نامہ (ق)، ۶۵۱). [ہیبت + ف: نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا].

--- و اُنس (--- وج، ضم ا، سک ن) امذ.

(تصوف) یہ دو متضاد قلبی کیفیات ہیں جن سے سالک گزرتا ہے، ہیبت میں اللہ کی شان کا عرفان خوف اور رعب پیدا کرتا ہے جبکہ انس میں اس کی محبت اور رحمت کا خیال رہتا ہے. ہیبت و انس، یہ قلبی کیفیات ہیں ---- کیفیت قبض سے ہیبت اور بسط سے انس پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۰). [ہیبت + و (حرف عطف) + انس (رک)].

--- و جَبَروت (--- وج، فت ج، ب، و مع) امذ.

ہیبت اور جلالت، رعب و دبدبہ. یہ پنجاب کے کسی مقام (شاید قصور) کے رہنے والے تھے اور اس میں شک نہیں کہ بڑے متقی انسان تھے، لیکن سراپا ہیبت و جبروت تھے. (۱۹۶۳، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن، ۹۲). [ہیبت + و (حرف عطف) + رک : جبروت (۱)].

--- و جبروت کا صف.

جاہ و جلال کا، رعب و دبدبے والا. یوسف بن تاشفین بڑی ہیبت و جبروت کا بادشاہ ہوا. ق. (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱: ۱۰۸).

--- و جلال (--- وج، فت ج) امذ.

رعب و دبدبہ، جاہ و جلال. درگاہ کی ہیبت و جلال ایسا ہے کہ کوئی نقصان نہیں ہوتا. (۱۹۵۹، محمد علی ردولوی، گناہ کا خوف، کشکول، ۴۴۶). ربّ العزت جل شانہٗ کی بارگاہ قدس میں فرشتوں اور رسولوں کو بھی ہیبت و جلال کی بنا پر مجال دم زدنی نہیں تھی. (۱۹۷۱، معارف القرآن (ترجمہ)، ۳: ۵۳۶). اللہ کا کلام ایک اطلاقی شان رکھتا ہے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے کلام کی ہیبت و جلال کا متحمل نہ ہو سکے. (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۱۰۰). [ہیبت + و (حرف عطف) + جلال (رک)].

ہَیبَتاں (ی لین، فت ب) امث؛ ج (قدیم).

ہیبت (رک) کی جمع، خوف.

دنیاں کی ہیبتاں سوں رکھ توں ایمن
نگہ رکھ توں ہریک آفت سوں نسدن

(۱۶۶۵، پھول بن، ۵). [رک: ہیبت + اں، لاحقہء جمع].

ہَیبَۃ (ی لین، فت ب) امث.

رک : ہیبت. میاں بی بی میں جو تعلق ہے وہ پیار اور ہیبۃ کا تعلق ہے یعنی دونوں ایک دوسرے سے محبۃ رکھیں. (۱۸۷۹، موعظہء حسنہ، ۱۳۰). ہیبۃ قبض کے مقابلے میں اعلیٰ ہے اور انس بسط سے اتم ہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۸۰). [ع].

ہَیبَتی (ی لین، فت ب) صف.

ہیبت (رک) سے متعلق، ہیبتناک، ڈراؤنا؛ کوئی ڈراؤنی چیز یا دیو صفت شخص.

یو سن کر صلابت و لرزیا اٹھا
گیا تھا اسے ہیبتی یوں بتا

(۱۶۸۳، ظفر نامہ، لطیف، اردو شہ پارے، ۱: ۲۵۴). [ہیبت + ی، لاحقہء نسبت].

--- آئینہ (--- ی مع، فت ن) امذ.

(دکنی) وہ آئینہ جس کے ذریعہ سے صورت ڈراؤنی اور خوفناک نظر آتی ہے. (معیار فصاحت، ۱۸۴). [ہیبتی + آئینہ (رک)].

ہیپاٹائٹس (ی مج، کس ء، فت ٹ) امذ.

ورم جگر، جگر کی سوجن کی ایک بیماری. جونی کا شوہر ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہو گیا، جس کے باعث وہ اپنی ملازمت جاری نہ رکھ سکا. (۱۹۹۹، جنگ، کراچی، ۱۷ جون، ۱۶). [انگ : Hepatitis].

ہیپاکریسی (ی مج، کس ک، ی مج) امث.

چال بازی، منافقت، ریاکاری، مکر، فریب. ہر زمانے میں زینت محض کی چال بازی (ہیپاکریسی) کے نذر ہوتی رہی. (۱۹۲۶، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۱: ۵، ۹). [انگ : Hypocrisy].

ہِپناٹزم (ی مج، سک پ، کس خف ٹ، سک ز) امذ.

ہپناسس (رک) کا عمل یا اس کا مطالعہ، تنویم پیدا کرنے کا عمل، عمل تنویم، خواب آوری کے عمل کا مطالعہ. (ہاتھ کا پنجہ ہپناٹزم کے انداز میں اٹھا کر) تم سو رہی ہو. (۱۹۸۸، ایک محبت سو ڈرامے، ۳۹۴). اس کا کچھ علاج ایک اور ڈاکٹر نے ہپناٹزم کے ساتھ کیا تھا. (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۱۶). [انگ : Hypnotism].

ہپنوٹائیز (ی مج، سک پ، وج، کس ء، ی غم) صف.
رک : ہپناٹائز، توجہ سے حالت نوم مین لایا ہوا ؛ (مجازاً) غنودہ، مسحور. تنویر میں آپ کو ہپنوٹائیز کروں گی. (۱۹۸۷، فٹ پاتھ کی گھاس، ۲۰۰). [انگ : Hypnotize].

ہپوپوٹیمس (ی مع، وج، وج، ی مج، فت م) امذ.
دریائی گھوڑا، اسپ دریائی. ہپوپوٹیمس ایک ایسا آبی جانور ہے کہ بر و بحر دونوں سے تعلق رکھتا ہے اور مثل گینڈے کے عظیم پیکر ہوتا ہے. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۱ : ۱۰۵). [انگ : Hippopotamus].

ہپوکریٹ (ی مج، وج، کس ک، ی مج) صف ؛ امذ.
ریاکار، منافق، مکار، فریبی، منافقت کرنے والا، بگلا بھگت، زمانہ ساز شخص. جب کندھوں پہ دو چہرے لگانے پڑیں تو آدمی ہپوکریٹ ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۲۹). [انگ : Hypocrite].

ہپوکریسی (ی مج، فت پ، وج، کس ک، ی مع) امث ؛ صف.
رک : ہپاکریسی، ریاکاری، مکاری، بناوٹی تقویٰ، احساسات یا اعتقادات کا بناوٹی یا مصنوعی اظہار خصوصاً تقدس، پرہیزگاری اور نیکی کا. اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ لوگوں کے دو چہرے ہین ... یہ تو ہپوکریسی ہے. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۲۹). [انگ : Hypocrisy].

ہپی (ی لین) صف.
خوش، مگن، مسرور، شاد، تراکیب میں مستعمل. [انگ : Happy].

--- بَرتھ ڈے (--- فت ب، سک ر) امذ نیز فقرہ.
سالگرہ مبارک ہو، سالگرہ کے دن کی خوشی مبارک ہو نیز سالگرہ، یوم پیدائش. ہر سال میں خود ہی کیک کاٹتا ہون اور خود ہی اپنے آپ کو ہپی برتھ ڈے Wish کرتا ہوں. (۱۹۸۲، اپنے لوگ، ۲۵). تالیاں بجیں، شمعیں جلیں، ہپی برتھ ڈے (Happy Birthday) کا سازینہ بجا. (۲۰۰۲، طلوع افکار، کراچی، اکتوبر، ۲۸). [انگ : Happy Birthday].

--- نیوائیر/اِیَر (--- کس ن، و مع، کس ا، فت ء/ی) فقرہ.
نیا سال مبارک ہو، نئے سال کی آمد مبارک ہو. سکاچ کے جام سے اسے ہیپی نیوائر کہتے ہیں. (۱۹۶۸، کھویا ہوا افق، ۲۶۷). بدلے کیلینڈر بوسیدہ دیواروں کو ہیپی نیو ایر. (۱۹۹۶، رقص و صال (لیاقت علی عاصم)، ۱۵۵). [انگ : Happy new year].

ہپّی (ی غشدپ) امذ.
رک : ہپی جو دُرست املا ہے ؛ نوجوان، بالعموم الباس اور برتاؤ میں آزاد منش جو اپنے رجحانات اور سوچ میں صلح جو ہو. پھر ہپی بوائے آئسکریم والا آتا اور آیائیں بچوں کو لے کر اسے گھرے لیتیں. (۱۹۴۷، میرے بھی صنم خنانے، ۴۳۷). پہلے امریکی ہپی اور اب دوسرے امریکی شہری بھی اس ہار کو گلے مں پہننے لگے ہیں. (۱۹۶۹، جنگ، کراچی، ۱۳ جنوری، ۹).

--- اِزم (--- کس ا، سک ز) امذ.
ہپی لوگوں کا مسلک یا طریقہ زندگی ؛ رک : ہپی ازم. نیچر ازم، ہیپی ازم، بے قید لبرلزم ..... اور کئی ایسے انسانیت کش ازم یورپ کی جاہلیت جدیدہ کے چند ایک مظاہر ہیں. (۱۹۷۴، فکر و نظر، اگست اسلام آباد، ۱۰۸). [Hippieism].

ہَیت (ی لین) امث قدیم.
رک : ہیئت، حالت، حلیہ، وضع. اسی ہیت میں ہاتھی پر سوار ان کی خدمت میں چلا. (۱۸۰۸، دریائے لطافت (ترجمہ)، ۳۷). مجھے نہیں معلوم اس تماشے میں کہاں کس شکل کس ہیت میں تھا. (۱۹۱۵، پیاری دنیا، ۹). [ہیئت (رک) کا بگاڑ].

ہیت (۱) (ی مج) امذ.
۱. اصل، بنیاد، اصلیت، بنا، وجہ، سبب، ہیتو. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. لگن، لو، تعلق، عشق، محبت، پیار، لگاؤ، لاگ. (ماخوذ : ہندی اردو لغت، علی اردو لغت، گلزار معانی). [ہیتو (رک) کا مخفف].

--- کَرنا محاورہ.
محبت کرنا، لگاؤ رکھنا. جو ایسے شریر سے محبت کرتے ہیں وہ موکھ ہیں اور جو اس سے ہیت نہیں کرتے وہ پنڈت ہیں. (۱۸۰۴، بیتال پچیسی، ۵۰).

--- لگانا محاورہ.
وقف کر دینا، نذر کرنا، وجہ بتانا، مقرر کرنا، مخصوص کرنا. (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ہیت (۲) (ی مج) امث.
ہتھیار، اسلحہ، تلوار، سورج کی کرن، روشنی، شان و شوکت، شعلہ. (ماخوذ : پلیٹس). [س : #].

ہیت (۳) (ی مج) م ف.
ہاں ؛ یہ. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہیتو (ی مج، و مع) (الف) امذ.
۱. حرکت، چال، وجہ، سبب، موجب، ارادہ، قصد، خواہش، آرزو، معنی، مطلب، اصلیت، بنائے، ذریعہ، موقع (منطق) نتیجہ نکالنے کی وجہ، ثبوت. (ماخوذ : پلیٹس). ۲. (فلسفہ) یہ قضیہ کہ جو اشخاص ضرر نہیں پہنچاتے وہ دیوتاؤں کے محبوب ہیں ان کی تعظیم کرنا سرخروئی ہے. انتاج کے لیے پانچ قضیے لازمی نہیں مثلاً جن کو علی الترتیب، پرتگیا، ہیتو، درشٹانت، اُپنیے اور نگمن کہتے ہیں. (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۰).

ہیتو (ی مج، و مع) (ب) م ف.
وجہ سے، سبب سے. (جامع اللغات). [مقامی].

ہیتی (ی لین) امث.
ہیئت سے متعلق، سورت یا شکل، وضع کی. وہ اس حقیقت کو بھول گئے کہ غزل اپنی معنوی شکل مین خالص "ہیتی" ہے. (۱۹۷۰، برش قلم، ۱۶۴). [ہیت + ی، لاحقہ نسبت].

ہَیٹ (ی لین) امث.
۱. انگریزی ٹوپی، ایک قسم کی ٹوپی، یورپی وضع کی حاشیے یا چھجے دار انگریزی ٹوپی. جاکٹ پتلون پہن ---- ہیٹ سر پر رکھ اپنے آقا کی خدمت میں جا پہونچی. شجاکٹ پتلون پہن ---- ہیٹ سر پر رکھ اپنے آقا کی خدمت میں جا پہونچی. (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادیٔ منصور الزماں، ۱۷۵).

مقصود جو اصلی ہے وہ ہے دل کی درستی
یا ہیٹ و اُور کوٹ ہو یا جبہ و دستار
(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۲۹۱).

فیشن نے کسا جو چار جامہ
ہیٹ آئی اُتر گیا عمامہ
(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۱۴). بادشاہ زیادہ تر انگریزی لباس کوٹ ---- اور ہیٹ یعنی چھجہ دار انگریزی ٹوپی بھی استعمال کرتے تھے. (۱۹۵۶، بیگمات اودھ، ۱۳۶). اس کے

کالر پر سیاہ تتلی سی بو لگی ہوئی تھی، ہاتھ میں ہیٹ تھا اور گنجا سر دھوپ میں چمک رہا تھا ۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ا : ۴۴۸). تھوڑی دیر بعد وزیر اعلیٰ انگریزی سوٹ، ہیٹ اور اوور کوٹ پہنے تشریف لائے ۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۶). سر پر ہیٹ تھا اور ہاتھ میں موٹی سی چھڑی جس کے اندر نیزہ چھپا ہوا تھا ۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۶۴). [انگ : Hat].

ہِیٹ (ا) (ی مع) امث.

ا۔ گرمی، حرارت، حدت، تمازت۔ ہیٹ (Heat) اردو میں بات چیت میں رائج نہیں ہے ۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۴). **۲۔ کسی دوڑ یا مقابلے کا ایک دور یا چکر نیز عموماً ابتدائی یا آزمائشی مقابلے (آخری مقابلے سے پہلے)** ۔ ایک میل کی ہیٹ مد نظر ہو تو ۔۔۔۔۔ دو میل کی ہیٹ دیں اور مناسب ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے تک گھوڑے کو تیز قدم سے پھرائیں ۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۶۰). **۳۔ گرم مزاجی، غصہ، تاؤ، اشتعال۔** مسز کاؤس جی نے میاں کو گھورا "تمہارا اسی ہیٹ نے اپن کا فیلی چوپٹ کیا ۔ (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۵۱). [انگ : Heat].

۔۔۔یُونِٹ (۔۔۔ و مع، کس ن) امذ.

گرمی ناپنے کی اکائی۔ ۲۱۲ ڈگری فارن ہیٹ پر اسٹیم کی مجموعہ ہیٹ یونٹ اس قدر ہو گی ۔ (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینئرز، ۲ : ۳۴). [انگ : unite Heat].

ہیٹ (۲) (ی مع) امث.

رک : ہِٹ جو دُرست اِملا ہے ؛ **(کرکٹ / ہاکی) گیند کو ضرب لگانے کا عمل۔** باونڈری اور اوور باونڈری ہیٹ لگانے والے کپتان! زندگی کی طرح موت کی بازی بھی جیت تیری ہی رہی ۔ (۱۹۳۸، صدق، ۱۵ دسمبر، (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۴۹۵)). [انگ : Hit].

ہیٹ (ی مج) (الف) م ف.

نیچے، تلے، زیر، تحت، پست، نیچا ادنیٰ؛ تہ میں. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ہیٹ (ی مج) (ب) صف.

ا۔ نیچے کیا ہوا، نیچے لایا ہوا ؛ جھکا ہوا، ٹیڑھا، خمیدہ، گرایا ہوا ؛ مسکین، تابع. (جامع اللغات). **۲۔ اوچھا، چھوٹا، سفلہ، کمینہ ؛ (پنجاب) پاس، نزدیک، قریب.** (فرہنگ آصفیہ ؛ گلزار معانی، ۱۶۶۲).

ہیٹ (ی مج) (ج) امذ.

جھکنا، خم ہونا، الٹ جانا. (جامع اللغات). [ہیٹھ (رک) کا ایک املا].

ہیٹا (ی مج) صف ؛ امذ۔

ا۔ (i) مقابلتاً کم تر، کم رتبہ، چھوٹا، ادنیٰ، کم درجے کا، (مجازاً) گھٹیا، ناقص۔ دوستوں کی نظروں میں ہیٹا ٹھہریگا اور دشمن اس پر طعنے ماریں گے ۔ (۱۸۰۲، خرد افروز، ۱۱۸).

مگر کیڑے کو بھی سمجھو نہ ہیٹا
یہ مانا خاک مٹی میں ہے لیٹا

(۱۸۶۷، کلیات اسمٰعیل، ۱۷). جی ہمارا لونڈا کسی بات میں ہیٹا نہیں ہے صورت شکل میں ماشے اللہ چاند کا ٹکڑا ہے ۔ (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۶۱۳). تم اپنی زبان کو ہیٹا سمجھتے ہو اس کی ہتک کرتے ہو ۔ (۲۰۰۶، نوک جھوک، ۴۶). **۲۔ (i) کمینہ، سفلہ، رذیل، ذلیل** ۔ ایوب اس معاملے میں بہت ہیٹا ہے اس نے بھی خبر نہ کی ۔ (۱۹۵۰، مکتوبات عبدالحق، ۳۲۳). **(ii) (نسب تا رتبہ میں) کم درجہ، کم نسب، کم ذات، نیچ ذات.** متنبی نے اگرچہ فخر کا صحیح مفہوم سمجھا لیکن طرز ادا سے شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ نسب کا ہیٹا ہو گا ۔ (۱۹۰۹، مقالات شبلی، ۲ : ۴۷). چودھری ذات کا ہیٹا ہو مگر طبیعت کا شریف تھا، ناموران سلف کا ذکر خیر کرتے کرتے اس کی طبیعت بھی غیور ہو گئی تھی ۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ا : ۵۷). **۳۔ بودا، بزدل، ڈرپوک، نامرد، کمزور۔**

ہیٹے کبھی نہ ہوویں یہ کشتۂ محبت
گر مر گئے شہادت جیتے رہے تو غازی

(۱۷۷۲، فغان، د (انتخاب)، ۱۳۶).

کیا ہوگا بدن کو جو سمیٹا ہے ستم گر
بیٹوں سے بھی تو زور میں ہیٹا ہے ستم گر

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲ : ۶۸). میں بھی طاقت اور ہمت میں کچھ گیا گزرا نہ تھا، ورزش کرتا تھا ۔۔۔۔۔ بھاگ دوڑ میں بھی کچھ ہیٹا نہ تھا ۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۵ : ۱۲۹). جو کسی سے ہیٹا ہو گا وہ اس سے صلح چاہے گا، جو حاوی ہو گا وہ جنگ چھیڑ دے گا ۔ (۱۹۸۹، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۳۰). **۴۔ علم و فن، اہلیت یا صلاحیت میں کم، پڑھائی لکھائی میں کم زور۔** راقم چونکہ تاریخ نکالنے میں سدا کا ہیٹا تھا، اس لئے ہمیشہ اس امتحان سے کتراتا رہا ۔ (۱۸۹۲، دیوان حالی، ۲۱۰). خیال اب بھی یہی قائم رہے گا کہ حالی غزل گوئی میں ہیٹے ہیں ۔ (۱۹۵۳، انشائے ماجد، ۲ : ۷۶). میں اپنے کسی مضمون میں ہیٹا نہیں تھا کئی سال ۔۔۔۔۔ اچھے نمبروں سے پاس ہوتا تھا ۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، فروری، ۱۸). **۵۔ خراب، بُرا، بگڑا ہوا (عموماً مقدر)۔**

نہ ہوگا دوسرا مجھ سا کوئی ہیٹا مقدر کا
نہ شفقت باپ کی دیکھی نہ چین آغوش مادر کا

(۱۸۴۳، دیوان رند، ۲ : ۳۰۲). مگر اس کا نصیبہ ہیٹا نہ تھا تقدیر کی کچھ ایسی زبردست تھی کہ بیٹا ہی پیدا ہوا ۔ (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۱۵۵). اپنا مقدر ہی کچھ ایسا ہیٹا ہے کہ جس کے آگے دامن پھیلاتے ہیں دھتکارے جاتے ہیں ۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۲۲۶). [ہیٹھا (رک) کا املا]

۔۔۔پَن (۔۔۔ فت پ) امذ.

ا۔ کمینہ پن، سفلہ پن، کمینگی، سفلگی، اوچھا پن، کم ظرفی. (فرہنگ آصفیہ). **۲۔ بزدلی، نامردی، کم ہمتی، پست ہمتی۔** وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اور یہ جانتی تھی کہ اپنے ہیٹے پن سے خود نہیں کرتا ۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۲۷۳). یہ ایک عارضی ہیٹا پن ہے جو ہر خداداد دماغ پر تھوڑے دنوں کے لیے بعض اوقات عارض ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۲۷، عظمت، مضامین، ۲ : ۲۰۲). **۳۔ کم رتبہ ہونا ؛ بدقسمت ہونا.** (مہذب اللغات). [ہیٹا + پن، لاحقہ کیفیت].

۔۔۔رہنا محاورہ.

کم رتبہ رہنا، گھٹیا رہنا، ناکام رہنا، مقابلے میں پیچھے رہنا۔

ہیٹا رہا ہمیشہ دل بے قرار سے
سبقت نہ بے قراری میں سیماب لے گیا

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۲۵۸). اس بچاس برس میں یہ شکایت ایک شاگرد نے بھی نہیں کی کہ میں تعلیم میں ہیٹا رہا ۔ (۱۹۳۳، فراق دہلوی، لال قلعہ کی ایک جھلک، ۵۲). تاریخ کے مدمقابل خم ٹھونک کر آئے تو ان سے ہیٹے نہیں رہے ۔ (۱۹۷۷، مشاہیر (حیات و تصانیف)، ۱۷۴).

۔۔۔کر دینا/کرنا محاورہ.

ذلیل کرنا، بے عزت کرنا، بدنام کرنا. کافروں کی بات کو ہیٹا کر دیا اور (سدا) اللہ ہی کا بول بالا ہے ۔ (۱۸۹۵، قرآن مجید، ترجمہ، نذیر احمد، ا : ۲۶۴). ان کو فرشتوں کی ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم لوگ نہ دیکھ سکے اور کافروں کی بات کو ہیٹا کر دیا ۔ (۱۹۰۶، الحقوق و

الفرائض، ۳: ۷۷). الٹا آیا تو میں ارادے سے تھا کہ اب کہیں نہ جاؤں گا، لیکن برادری نے میرے سبب تمہیں بیٹا کر دیا. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۲: ۱۷).

--- ہونا محاورہ.

۱. بزدل ہونا، ڈرپوک ہونا.

جو کمزور بازو سمجھ کا ہو بیٹا
بڑھے دست فولاد سے پنجہ کرنے

(۱۹۳۱، اردو گلستان، ترجمہ، ۲۰۴). **۲. کم درجے کا ہونا، ناقص ہونا.** جب وہ کسی بات میں ہوتا ہے تو اس کو اس صفت کا ادعا کرنا پڑتا ہے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳: ۱۰۷).

تعجب کیا ہے اس بت کے پہلو میں لیٹے ہیں
حرم کے محترم کیا دیر کے خادم سے بیٹے ہیں

(۱۹۲۱، اکبر اللہ آبادی، ک، ۲: ۱۲۷). نعت و غزل کی حد تک حفیظ ہوشیارپوری، حفیظ جالندھری سے بیٹے نہ تھے. (۱۹۹۰، فاران (ماہنامہ)، کراچی، جنوری، ۱۳). **۳. نصیب کا برا ہونا، بدقسمت ہونا.** ہم کو تو یاد پڑتا ہے کوئی ایسا ہی قسمت کا بیٹا ہوگا جس نے خلعت کبھی نہ کبھی نہ پایا ہو. (۱۸۷۸، نوابی دربار، ۱۷).

تقدیر کا غلط ہے کہ بیٹا ہے آدمی
قدرت شفیق باپ پے بیٹا ہے آدمی

(۱۹۴۲، سرور خروش، ۲۱۶).

--- بیٹا سا (ی مج) امث.

کمزور جیسا، بزدل جیسا نیز بہت کم تر سا، ادنی سا. پھر ساتھ کے لڑکوں کے آگے بھی خود بیٹا بیٹا سا محسوس کرتا تھا کہ چلے آرہے ہیں ڈبے میں بڑی حفاظت سے بند. (۱۹۸۸، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں، ۱۴۸). [بیٹا + بیٹا (رک) + سا، حرف تشبیہ].

بیٹان (ی مج) امث.

بے قدری، تحقیر. مجھے کسی لغت نویس کی بیٹان مقصود نہیں. (۲۰۰۸، اخبار اردو، اسلام آباد، جون، ۳۷). [رک: بیٹا + ن، لاحقہ کیفیت].

ہیٹر (ی مع، فت ٹ) امذ.

۱. کمرے یا گاڑی میں حرارت پیدا کرنے والا آلہ، برقی آتشدان، بجلی کی انگھیٹی یا چولہا، فضا کو گرم رکھنے کا آلہ، گرمالہ. آتشدان بھی وہی پرانیہ روش کا ہوما چاہیے .... بجلی کے ہیٹر سے میری تسکین نہیں ہوتی. (۱۹۴۳، غبار خاطر، ۱۷۶). اگر تمہارے گھر میں ایک برقی ہیٹر یا گرمالہ ہو ..... تو یہ بعیدی زیریں سرخ شعاعوں کو یعنی معمولی شعاعوں کو منعکس کرتا رہتا ہے. (۱۹۶۷، برقیات، ۸۳). سردیوں کی صبح کو بس سٹاپ پر اکیلی کھڑی عورت ، بڑا دلدوز منظر ہے اور وہ بھی جب قریب سے ہیٹر لگی کاریں زوں زوں گزری جارہی ہوں. (۱۹۸۸، آتش زیر پا، ۵۳). ہم فاروق صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور ہیٹر کے پاس اس کے قریب ہی بیٹھ جاتے ہین. (۲۰۰۶، پاکستان مین اردو، ۲: ۱۵۸). **۲. پانی یا کھانا گرم کرنے کا ایک آلہ.** ہیٹر پر پانی گرم کرتا اور سرکار کے سوتے ہی مین ... شیو کر دیتا کہ مجال کیا جو سرکار سانس بھی بدلیں. (۱۹۶۵، چار ناولٹ، ۱۱۴). کمرے کے ایک کونے میں بجلی کا ڈبل راڈ ہیٹر تھا... کھانا گرم کرنے اور چائے وگیرہ بنانے کے لیے وہی بجلی کا ہیٹر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۳، انگلیوں پر گنتی کا زمانہ، ۹۲). فرائینگ پین ہیٹر سے اتار کر وہ دونوں ڈائینگ روم کی طرف چل دیئے. (۲۰۰۳، پروا، ۵۲). **۳. کسی برقی مشین میں گرم کرنے کا کوئی پرزہ.** اس کا پلگ ساکٹ کے اندر ہی رہے اس کے ہیٹر میں Bifilar وائنڈنگ استعمال کی جائے اس کے ہیٹر کو لگاتار سپلائی ملتی رہے. (۱۹۸۵، رنگین ٹیلی وژن، ۱۳۴). [انگ: Heater].

ہیٹنا (ی مج، سک ٹ) ف ل.

بے عزتی کرنا، بے توقیری کرنا. کیا مجال کہ کسی قلم کار کی ہیٹی کی ہو. ہیٹنا تو بہت دور کی بات ہے. (۲۰۰۸، اخبار اردو، اسلام آباد، جون، ۳۷). [ہیٹ (رک) + نا، لاحقہء مصدر].

ہیٹ ِنگ (ی مع، کس ٹ، غنہ) امذ.

حرارت کی تخلیق یا ترسیل، حرارت کاری، گرما (عموماً) برقی انگھیٹی سے کمرے کو گرم رکھنے کا عمل. یورپ میں سنیٹرل ہیٹنگ عام ہے. (۱۹۸۳، دیگر احوال یہ کہ، ۱۰۷). گھر میں ہیٹنگ اور ٹیلی وژن .... کھانے پینے کی کمی نہیں بلکہ افراط. (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۱۶۳). [انگ: Heating].

--- پاور (--- فت پ) امذ.

کسی چیز کی گرمی دینے یا پہنچانے والی صلاحیت یا قوت. کوئلوں کی ہیٹنگ پاور گرمی دینے والی طاقت یا ان کی اسطاً طاقت تکبیر پانی ... سے تبدیل کی ھئی. (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینیئرز، ۲: ۸۷). [انگ: PowerHeating].

--- سِسٹم (--- کس س، سک س، فت ٹ) امذ.

کھانا یا کمرہ گرم رکھنے کا نظام، کمرے کے درجہ حرارت کو گرم رکھنے کا نظام. اس میں کھانا گرم ملے گا یعنی ان الماریوں میں ہیٹنگ سسٹم موجود ہے. (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۲۹۱). ٹیلی فون کرنے پر مرمت کرنے والے چند منٹوں میں آئے اور ہیٹنگ سسٹم درست کر گئے. (۱۹۸۷، نوشابہ نرگس کا سفر نامہ امریکہ، (اردو ادب میں سفر نامہ، ۴۳۵). [انگ: SystemHeating].

ہیٹی (الف) امث؛ صف.

۱. بیٹا (رک) کی تانیث، ذلت، سبکی، بے عزتی، بدنامی، رسوائی، بے قدری، تحقیر، خفت.

گر ترے شعلہ عارض سے مقابل ہوتی
ہے یقین شمع کی ہیٹی سر محفل ہوتی

(۱۸۷۳، دیوان ہادی علی بے خود، ۸۷). گجرات کے مورخوں نے اس جنگ کا حال شرح وبسط سے نہیں لکھا کیونکہ اس میں ان کے سلطان کی ہیٹی ہوتی تھی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴؛ ۵۸۷). ہر شخص، جوانی قسم، اپنی فکر کا پھل بیچتا ہے اس میں کسی کی کوئی ہیٹی نہیں ہوتی. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھول، ۱۷۳). کیونکہ اس میں اسے اپنی کمزوری اور ہیٹی محسوس ہوتی تھی. (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۵۳). اختر نے کچھ اپنی ہیٹی محسوس کرتے ہوئے کہا، ابھی کباب تیار ہو جائیں گے. (۲۰۰۳، پروا، ۵۴). **۲. سفلہ پن، کمینگی، رذالت.**

جو خاندانی گھر ہیں ان میں نہیں ہے ہیٹی
ہو ماں کے گھر میں بیٹی تو گودڑوں لپیٹی

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۹۲).

غیرت نہیں آتی تمہیں ہر بات میں ہیٹی
الفت میں محبت میں مروت میں وفا میں

(۱۹۱۳، دیوان پروین، ۸۶).

ہیٹی (ی مج) (ب) صف مث.

۱. بیٹا (رک) کی تانیث؛ بے وقعت، کم درجہ، کمتر، مقابلے میں پیچھے، ادنی، حقیر. بڑی بات یہ دیکھنی تھی کہ بیٹی کسی طرح شوہر سے ہیٹی نہ رہے. (۱۹۱۷، سنجوگ، ۳۲).

کل کی اک سربلند شہزادی
آج سب کی نظر میں ہیٹی ہے

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۸۷). نظم کی دنیا، اردو شاعری میں غزل سے کسی طرح ہیٹی نہیں ہے۔ (۱۹۸۹، نگار، پاکستان، دسمبر، ۹۵). **۲۔ (تقدیر) خراب، بگڑی ہوئی۔** خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ مرحومہ ساس آئی ہیں اور اپنی قسمت کی ہیٹی بیوہ بیٹی کو سینہ سے لگا بہو سے کہتی ہیں بیوہ کی آہ میں ــــ خدا کا غضب اور قہر پوشیدہ ہے۔ (۱۹۳۷، رسالہ تحریر (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۲۵۲). قسمت بھی کچھ ہیٹی ہے۔ (۱۹۵۷، ذکر میر (ترجمہ)، ۲۰۶). مدت سے آرزو تھی کہ نیاز حاصل ہو لیکن تقدیر کی ہیٹی ہوں ہے۔ (۱۹۶۸، غالب (نذیر محمد خان)، ۹۳).

کنیز ہو کہ وہ ہاری غریب کی بیٹی
وہ ماروی ہو کہ سسی، نصیب کی ہیٹی

(۱۹۹۸، افکار، کراچی، جولائی، (حمایت علی شاعر)، ۲۰). [ہیٹھی (رک) کا ایک املا].

--- بن کر رہنا محاورہ.

مقابلتاً پیچھے رہنا، کم تر بن کر رہنا۔ رام دلاری آج کھلی ہے اسے کھلے زمانہ ہوگیا ــــ وہ رام دلاری سے ہیٹی بن کر نہیں رہ سکتی۔ (۱۹۳۶، دودھ کی قیمت، ۱۴۰).

--- بولنا محاورہ.

ہنسی اڑانا، بے عزتی کرنا، تضحیک کرنا۔

بخدا گر دہن یار کی ہیٹی بولے
منہ بگڑ جائے ابھی قبلۂ من غنچے کا

(۱۸۷۹، دیوان عیش (حکیم آغا جان)، ۶۸).

--- پڑنا محاورہ.

کمزور پڑنا، غالب نہ رہنا۔ خوب سمجھتی تھی کہ واقعہ کا علم مفید ہوگا مگر مصلحت ماماتکے سامنے ہیٹی پڑی، اور بیٹی کی محبت ضرورت پر غالب آگئی۔ (۱۹۰۰، موءدہ، ۱۳).

--- رہنا محاورہ.

حیثیت یا درجے میں کسی سے کم ہونا، مقابلے میں پیچھے ہونا۔ اس سے بعد دونوں قوتوں کی اولاد کسی نہ کسی بات میں ہیٹی رہتی ہے۔ (۱۹۱۴، عصائے پیری، ۴۵). ناممکن تھا کہ بیویاں حسن اور ہنر میں ہیٹی رہنا پسند کریں۔ (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، ۲۸۹).

--- کرنا محاورہ.

۱۔ بے عزتی کرنا، بے قدری کرنا، ذلیل کروانا، لٹیا ڈبونا، ہنسی اڑوانا، دو کوڑی کی بات کر دینا۔

ہو ابر سے عالم میں خجالت مجھے حاصل
ہیٹی نہ کہیں کیجیو اے چشم تر ایسی

(۱۸۷۹، دیوان عیش (حکیم آغا جان)، ۱۷۲). اُس روز دنگل میں آپ کے استاد نے بڑی ہیٹی کی۔ (۱۸۹۳، دلچسپ، ۲: ۹۹).

آتے آتے وہ ادھر پھر گئے دشمن کی طرف
جا بھی اے جذبۂ دل تو نے تو ہیٹی کر دی

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۲۷۷). جب وہی وہاں موجود نہ تھی تو مجھے کیا ضرورت تھی کہ اپنی بات ہیٹی کرتی۔ (۱۹۴۲، تصویر، ۴۵). کیا مجال کہ کسی قلم کار کی ہیٹی کی ہو ہیٹنا تو بہت دور کی بات ہے۔ (۲۰۰۸، اخبار اردو، اسلام آباد، جون، ۳۷). **۲۔ ذلت اور بے شرمی کی بات کرنا۔** (فرہنگ اثر).

--- کروانا محاورہ.

ذلت کروانا، رُسوائی کرانا، ہنسی اُڑوانا۔

تشبیہہ کسی کی قد بالا سے جو دی ہے
ہیٹی تو نہ کروائے گی شمشاد ہماری

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۱۹).

--- لگنا محاورہ.

کم تر معلوم ہونا، ہیچ لگنا۔ روپ اور جو ساری خوشیاں مجھے اس مرتبے کے مقابلے میں ہیٹی لگیں مہاراج۔ (۱۹۹۰، قلعہ کہانی، ۱۷۲).

--- ہونا محاورہ.

۱۔ رُسوائی ہونا، بے عزتی ہونا، نک کٹی ہونا، ذلت ہونا، سبکی ہونا، خفت ہونا، کسی کا کسی کے مقابلے میں سبک اور خفیف ہونا۔

تیری ہیٹی ہوئی اے گنبد گرداں کیا کیا
اُٹھ گئے خوانِ کرم سے ترے مہماں کیا کیا

(۱۸۷۸، آغا (حسین اکبر آبادی)، د، ۱۷). معمول ناغہ کرنے سے اپنی بھی ایک طرح کی ہیٹی ہوتی تھی۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۷۶). میں نے دل میں کیا (کہا) آج تو بڑی ہیٹی ہوئی پھر سوچا کہ وِن سب کو فتویٰ دو تب بات بنے گی۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۱۱۱).

بڑی ہیٹی ہوئی ٹپکے جو بزم غیر میں آنسو
پرکھ ان موتیوں کی دیدۂ غماز کیا جانے

(۱۹۳۵، ناز (میر علی نواز)، ک، ۱۶۲). وقت آیا تو میں نے شادی سے انکار کر دیا اس پر اماں کی بڑی ہیٹی ہوئی۔ (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۲۰۵). **۲۔ بے وقعت ہونا، کم درجہ ہونا، حقیر ہونا۔** تمام اقوام معاصر کے مقابلے میں دولت اور عزت اور لیاقت اور اقتدار اور اعتبار سب باتوں میں ہیٹی ہو۔ (۱۸۸۹، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۱۳۲). فرمائش کرنے سے آدمی نظروں میں گھٹ جاتا ہے اور اس کی بات ہیٹی ہو جاتی ہے۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۷۷). عقیلہ بیگم کا دل کٹ گیا مگر اپنی بات ہیٹی ہوتی تھی ــــ دبی زبان سے اتنا کہا، وہاں نہ سونے دینا۔ (۱۹۶۱، ہالہ، ۲۲۹).

ہیٹے (یِ مج) امذ؛ ج۔

۔ ہیٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل، کمزور؛ کاہل، سست۔ وہی ہیں جو حوصلہ کے چھوٹے ہمت کے ہیٹے اور طبیعت کے پست ہیں۔ (۱۸۸۰، نیرنگ خیال (آزاد)، ۱: ۱۰۲). آپ میری طرح خط لکھنے میں ہیٹے نہیں ہیں۔ (۱۹۳۳، خطوط عبدالحق، عبادت بریلوی، ۵). **۲۔ مقابلے میں کسی سے پیچھے یا کم تر۔** علی گڑھ میں اور بھی کئی خوبیاں ہیں اور ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہاں کے فارغ التحصیل قوت گویائی میں کسی سے ہیٹے نہیں اور چچا عبدالباقی ایک اچھا خاصا پبلک سپیکر تھا۔ (۱۹۸۵، چچا عبدالباقی، ۲۴۶). **۳۔ کم ذات، کمتر، بے حیثیت، حقیر۔** وہ اپنے پلاؤ زردے میں مست تو ہم اپنے دال دلیے میں مگن ذات میں ہم ان سے ہیٹے نہیں۔ (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۲۶۶). جتنے ذریعے معاش کے دنیا میں ہیں اور ہو سکتے ہیں سبھی میں تو مسلمان دوسری قوموں سے ہیٹے ہیں۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۸۳). اہیروں کا دعویٰ ہے کہ ہم ہندوستان کے سب سے بڑے دیوتا کرشن لی اولاد ہین ... ہم ٹھاکروں سے اگر نہیں تو کسی برح ہیٹے بھی نہیں۔ (۱۹۴۹، ہمارا گاؤں، ۳۷). برہمن کسی طرح یونانیوں سے ہیٹے

نہیں ہیں. (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی کلچر، ۱۷۵). ۴. خراب، بگڑے یا بگاڑے ہوئے (بالعموم نصیب یا قسمت کے ساتھ مستعمل).

اجل نہ آئے گی ہم جانتے ہیں دشمن کو
کہ اس نصیب کے بیٹے کا ہے قضا سے بگاڑ

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۱۰۴). ہزاروں کی شرط لگاتے لیکن قسمت کے ایسے بیٹے تھے ہمیشہ ہارتے تھے. (۱۹۸۸، چار دیوار، ۳۰).

--- ٹھہرنا محاورہ.

کم تر یا بے حث کرار پانا. ستم ظریفی یہ ہے کہ وہی سر سید جو آیئن اکبری والے معاملے میں غالب سے بیٹے ٹھہرتے ہیں اپنی مشرقیت کی بدولت بعد میں قوم کا ہدف بنتے ہیں. (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، ۵۵۸).

--- رَہنا محاورہ.

۱. کم رہنا، خراب یا کم درجے کا رہنا (اعداد وغیرہ). مگر اس کے مجموعی نمبر کبھی کسی سے بیٹے نہیں رہے. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴). **۲. پیچھے رہنا، ناکام (مقابلے وغیرہ میں).**

شرط تھی دیکھے وفا کرتا ہے کون
اس میں بیٹے تم رہے یا ہم رہے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۸۶). جمعدار صاحب. جب تم عورت ہو کے ایسا کہتی ہو تو ہم مرد ہو کے کیسی بیٹے رہیں. (۱۹۵۸، خون جگر ہونے تک، ۱۳۹). اس عزم اور ارادے کے لوگ زندگی کے کسی میدان میں بھی بیٹے نہیں رہ سکتے. (۱۹۷۴، وہ صورتیں الٰہی، ۱۳۶).

--- ہونا محاورہ.

۱. کم وقعت ہونا، کم درجہ ہونا، بے حیثیت ہونا، حقیرہ ہونا.

اقوام روزگار میں بیٹے ہو کس لیے
بے وقعتی کی خاک پہ لیٹے ہو کس لیے

(۱۸۸۸، مجموعہ نظم بے نظیر، ۱۷۴).

تعجب کیا ہے ہم اس بت کے پہلو میں جو لیٹے ہیں
حرم کے محترم کیا دیر کے خادم سے بیٹے ہیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲: ۱۲۷). **۲. پیچھے یا ناکام ہونا (کسی مقابلے میں).**

توحید کے بیٹے ہیں کس بات میں لیٹے ہیں
حرم کے محترم کیا دیر کے خادم سے بیٹے ہیں

(۱۹۳۱، بہارستان، ۱۹۹). کسی علم یا فن میں بدھ متی بیٹے نہیں تھے. (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، ۲۴۰). نعت و غزل کی حد تک، حفیظ ہوشیار پوری، حفیظ جالندھری سے بیٹے نہ تھے. (۱۹۹۰، ماہنامہ فاران، کراچی، جنوری، ۱۳).

ہیٹھ (۱) (ی مج) امذ.

۱. رکاوٹ، سدِ راہ، روک، ممانعت، مخالفت، ضد. آپ کا کہنا مجھے ہر طرح قبول ہے. مگر یہ ہیٹھ آپ کی بالکل فضول ہے. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۱: ۷۶). **۲. ضرر، چوٹ.** (جامع اللغات). [س: #].

--- لگانا محاورہ.

ضرر پہنچانا، چوٹ لگانا، نقصان پہنچانا. یہ وہ حقیقت ہے جسے تسلیم کیا جانا چاہیے اور اردو کو کسی بھی زبان کے ہیٹھ لگانے کے... روپے سے بچنا چاہیے. (۲۰۰۹، الحمراء، لاہور، مئی، ۱۶۰).

ہیٹھ (۲) (الف) صف.

نیچے، زیر، تحت، تلے، تہ میں، نیچے کیا ہوا، نیچے لایا ہوا، جھکا ہوا، ٹیڑھا، خمیدہ گرا ہوا، مسکین، طابع. (پلیٹس).

ہیٹھ (۲) (ب) امذ.

جھکنا، خم ہونا، الٹ جانا. (ماخوذ: پلیٹس). [پ: #].

بِیٹھا (ی مع) امذ.

(کاشت) رک: اِبیٹھا؛ کھیت خصوصاً کھلیان کا نگہبان جو کھیت کی رکھوالی سے کسی وقت نہ ہٹے یعنی کسی کو اپنا قائم مقام بنائے بغیر اپنی جگہ سے نہ جائے. (ا پ و، ۶: ۱۲۴؛ پلیٹس). [اِبیٹھا (رک) کی مخفف].

ہیٹھا (ی مج) صف؛ امذ.

۱. رک: ہیٹا؛ حقیرہ، ذلیل، بے عزت. ہیٹھا تو نارائن ہی نے بنا دیا ہے. (۱۹۲۲، گوشہ عافیت، ۱: ۲۰). **۲. ادنی، کم درجے کا؛ بزدل، ڈرپوک.** (پلیٹس). [س: #].

--- پَن (---فت پ) امذ.

۱. گھٹیاپن. مسلمان ممالک کا تیا پانچا کرادینے کے ہیٹھے پن تک آگیا ہے. (۲۰۰۸، ماہنامہ نقیب، ملتان، جنوری، ۳۴). **۲. کمتری، بزدلی، نامردی، بودا پن، کاہلی، سستی.** (پلیٹس). [ہیٹھا + پن، لاحقہ کیفیت].

--- پنا (---فت پ) امذ.

رک: ہیٹھا پن، ہیٹا ہونے کی حالت، بزدلی، پستی. دیکھ کر اس کا ہیٹھا پنا اور بزدلا ہونا بوجہ معقال نواب کی خاطر نشین کر چکا تھا. (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۴۰۵). [ہیٹھا + پنا، لاحقہ کیفیت].

--- کَرنا محاورہ.

ذلیل کرنا، بے عزت کرنا، پست بنانا، حقیر کر دینا. جب شتربہ نے ہمارے حقوق ادا نہ کیے بلکہ چاہتا ہے کہ مجھے ہیٹھا کرے اور میرے خان مان کو تاراج کرے مجھے اس سے حسد نہیں. (۱۸۰۲، خرد افروز، ۶۷). جس کے عمل نے ہیٹھا کیا اس سے وہ بڑھ نہیں جاتا اپنے نسب سے. (۱۸۳۰، تنبیہ الغافلین، ۱۳۳).

--- ہونا محاورہ.

کم تر ہونا، ادنی ہونا، پست ہونا، دوسروں سے پیچھے ہونا. عرب سب سے حقیر تر تھے کہ لوگ انہیں اہل بادیہ اور گنوار اور لونڈی بچے کہتے تھے، اور جسمانی لذتوں اور ظاہری آرائشوں سے ان کو بہرہ کم تھا اور علم دین میں بھی ہیٹھے تھے. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱: ۷۵۰).

ہیٹھی (ی مج) (الف) صف مث.

کم تر، ادنی، درجے میں کم، ہماری لڑکی کسی کی لڑکی سے ہیٹھی ہے. تم تو وہاں نہ ہوتی تو ہم لوگ بھوکوں مر جاتے. (۱۹۵۱، کشکول (محمد علی شاہ فقیر)، ۱۲۰).

ہیٹھی (ب) امث.

ذلّت، سبکی، بدنامہ، بے عزّتی، رسوائی، خفّت، بے قدری، تحقیر. اس میں کوئی اپنی ہیٹھی تھوڑے ہی ہوئی جاتی ہے. (۱۹۲۲، گوشہ عافیت، ۲۰۱). [ہیٹھا (رک) کی تانیث].

--- کَرنا محاورہ.

ترقی کرنا، بے قدری کرنا، بے توقیری کرنا. (پلیٹس).

--- ہونا محاورہ.

بیٹھی کرنا (رک) کا لازم، بے عزتی ہونا، ذلّت ہونا. اس سے بات چیت کرنے میں میری کیا بیٹھی ہوئی جاتی ہے وہ چاہے تو ہم جیسوں کو نوکر رکھ لے. (۱۹۱۶، بازارِ حسن، ۲۸).

ہیج (ی لین) امذ.
۱. رک: ہیجان؛ **برانگیختگی، جوش میں آنے کی حالت، جوش مارنے کی کیفیت.** (ماخوذ: مخزن الجواہر، ۹۳۵). ۲. **(گرد و غبار) اُٹھنا، (اونٹ کا) پیاسا ہونا، (پودے کا) مرجھانا؛ (غصے میں) بھڑکنا؛ (خون کا) اُبلنا.** (اسٹین گاس). [ع: ہ ا ج].

ہِج (ی مج) امث.
باڑ یا آڑ جو قریب قریب اُگی ہوئی جھاڑیوں یا چھوٹے درختوں کی ہو. آدمی دوڑ کر درخت کے پیچھے چھپ گیا. (۱۹۶۲، آنگن، ۳۳۳). [انگ: Hedge].

ہَیّج (فت و، شد ی بکس) صف.
برانگیختہ کرنے والا، اٹھانے والا. (لغات ہیرا، فرہنگ عامرہ). [ع].

ہیجا (۱) (ی لین) امذ نیز امث.
جنگ، لڑائی، رزم، یدھ.

زہد نے ساغر چڑھایا خیر یوں بھی عشق ہے
محتسب مستوں سے اُلجھا یہ بھی کچھ ہیجا نہ تھا

(۱۸۳۶، معروف، د، ۴).

جو تیغ بُراں کو اپنی شاہا کرے علم تو بروز ہیجا
تو زیرِ داماں ابر اپنا دکھائے جلوہ نہ برق رخشاں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۶۴). جوانانِ شمشیر زن شیرانِ دشت و غانہنگانِ بحر ہیجا اتنے نظر آئے جن سے حیرت پر حیرت زیادہ ہوئی. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶:۲۵۷). ایک ہنگامہ ہیجا میں سرحد کو عبور کر کے کولڈنگ کے قریہ پر قبضہ کر لیا. (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ۵۳۳).

ہیں میدان ہیجا میں کشتوں کے پشتے
ہوا میں عفونت ہے دم گھٹ رہا ہے

(۱۹۶۴، فارقلیط، ۳۱). ہیجا جنگ و کارزار. (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت، ۱۶۵).

اسے مثل زنان روتا ہے اب کیا
صف ہیجا تھی میدان شہادت

(۱۰۰۹، الحمرا (عبدالعزیز خالد)، لاہور، مئی، ۶۲). [ع: ہیجاء کا مفرس].

ہیجا (۲) (ی لین) امذ.
رک: ہیجان، جوش، ابال، اکساہٹ، تحرک. حیاتی اعضا کا کام یہ ہے کہ وہ بیرونی ہیجاؤں (Stimuli) کو قبول کریں. (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۵۳). [ہیجان (رک) کا مخفف].

ہیجا (ی مع) امذ قدیم.
رک: ہجا، تلفظ.

حضرت خدا کا بولنا اواز نیں حرف و ہیجا

(۱۶۳۵، تحفۃ المومنین، ۸). [ہجا (رک) کا قدیم املا].

ہَیّجات (ی لین شد ی بکس) امذ (ج).
(نفسیات) وفور جذبات، غصے سے پھٹ پڑ جانے کی کیفیات، برافروختہ جذبات. ان ادراکات کو جو بڑی شدت اور تنومندی سے ذہن پر وارد ہوں ہم ارتسامات کا نام دے سکتے ہیں، ہیئجات اور ہیجانات کو بھی. (۱۹۶۳، تجزیۂ نفس، ۱۷۷). [ہیج + ات لاحقہ، جمع].

ہَیَجان (فت ہ، ی نیز ی لین) امذ.
۱. **جوش، اُبال.** بحر روم کا پانی فصل خزاں میں کواکب کی شعاع کے عکس سے ہیجان میں آتا ہے. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ۱۹۰). جب طرفین میں ہر کوئی اپنے آپ کا مطلقاً متلاشی ہو تو یہ لڑائی مرنے مارنے پر ختم ہوتی ہے یہ اس چیز کے بارے میں درست ہے جسے ہیجان کہتے ہیں. (۱۹۸۶، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ۴۵). ۲. **تیزی، شدت، زور، غلبہ.**

تیرے گیسو میں نے دیکھے جوش سودا ہو گیا
روے آتش ناک سے ہیجان صفرا ہو گیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۲۹). جب مرغ خانگی کو دیکھتا ہے دانہ اپنی چونچ سے اٹھا کر اوس کی طرف پھینک دیتا ہے اور یہ فعل زمان جوانی اور ہیجان شہوت میں کرتا ہے. (۱۸۸۳، صید گاہ شوکتی، ۲۰۱). یہ حجاب سانس کے لیے اس درجہ ضروری ہے کہ اس پر جذبات کے شدید ہیجان کا بہت سخت اثر پڑتا ہے. (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۱:۴۹). روانی تب ہی دلکشا ہوتی ہے کہ روانی رہے نغیانی نہ ہو اس کا دوسرا مطلب جذبات کا ہیجان اور الفاظ کا ہذیان ہے. (۱۹۷۵، شورش کاشمیری، فن خطابت، ۶۸). زندگی کا دھارا کتنا تند و تیز ہے کہ اس عمر میں بھی اس کی رفتار میں کوئی کمی نہیں، اس کے ہیجان میں کوئی تخفیف نہیں. (۱۹۹۱، سفر گشت، ۸۸). دوسرے مضر اثرات میں خارش .... دماغی ہیجان، قلب کے دھڑکنے میں بے ربطی کا پیدا ہونا شامل ہیں. (۲۰۰۵، علم الادویہ، (ڈاکٹر سید محمد شمیم) ۸۴). ۳. **(نفسیات) ایک عارضی ذہنی کیفیت جو کچھ دیر بعد ختم ہو جاتی ہے (مثلاً غصہ، حیرت، شہوت وغیرہ) کوئی شدید احساس، جذبہ (انگ: Emotion).** ہیجان ایسی شے ضرور ہوتا ہے جو غایت کی خواہش پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۳۷، اصول نفسیات، ۱۳). ہیجان ایک عام احساس سے مختلف ہوتا ہے ہیجان میں سب سے اہم چیز جسمانی علامات کی موجودگی ہے. (۱۹۶۰، فرہنگ نفسیات، ۷۱). نفسیاتی اعتبار سے ہیجان اور جذبہ دو مختلف چیزیں ہیں. (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۲۱۶). ۴. **(طبیعیات) برانگیختگی، مشتعلی، جوش آفرینی (انگ: Excitation).** سرعت پیدا کرنے والا پوٹینشل ایک خاص قیمت سے جو اس کی فاصل قیمت کہلاتی ہے، کم ہو تو ٹکرانے والا الیکٹران ایٹم میں ہیجان پیدا نہیں کر سکتا. (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۹). ۵. **سرکشی، مفسدہ پردازی، شورش، فساد (انگ: Turbulence).** بالآخر یہ تحریک بھی قوم میں ہیجان پیدا کرے گی. (۱۹۳۴، دودھ کی قیمت، ۱۰۱). اس کے کارندوں نے تمام لبنان میں ہیجان پیدا کرے گی. (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۶۰۰:۱۱). انھوں نے کہا "اس وقت جبکہ ہندوستان میں خاصا ہیجان موجود ہے لارڈز چیمسفورڈ گونگے بنے سب کچھ دیکھ رہے ہیں". (۱۹۸۸، رئیس امروہوی، قائد اعظم جناح، ۱۵۶). ۶. **شہوت کا جوش، جنسی جذبات کا زور.**

یا دو معجون مبہی کی ہیں ڈبیاں ایسی
آوے ہیجان میں چھیڑے سے جنہیں روح ملک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۲۷۰). رقص شہوت انگیزی اور ہیجان پیدا کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے. (۱۹۶۴، پاکستانی کلچر، ۶۵). [ع].

---انگیز (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.
ہیجان اُٹھانے والا، غصے وغیرہ کے جذبات پیدا کرنے والا، طبیعت میں شدت لانے والا، ہلچل ڈالنے والا. کیا غیر مادی چیزوں کے یہی انبار یہی ہیجان انگیز سڑکیں یہی جزئی تقسیمیں ہمیشہ لدی ہوئی ریلیں اس کی ذمے دار نہیں. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۲۸۶). فی الحقیقت زندگی جس ہیجان انگیز حالت سے دوچار ہے اس میں مزاح نگاروں کا

ایک بہت بڑا طبقہ ابھر چکا ہے۔ (۱۹۶۹، اردو نثر کے میلانات، ۷۱)۔ جب ان موضوعات پر ہیجان انگیز گفتگو شروع ہوئی تو اس کے دھماکوں نے پوری انسانیت کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ (۱۹۸۳، مکالمات سقراط، ۶۱)۔ کسی فن پارے سے پیدا ہونے والا تاثر .... ہیجان انگیز ہے، ہلچل پیدا کرنے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۲)۔ [ہیجان + ف: انگیز، انگیختن = اٹھنا، اٹھانا]۔

---انگیزی (--- فت ا، غنہ، ی مج) امث۔
بھڑکانے یا اکسانے کا عمل، ہیجان پیدا کرنے کا عمل، جوش دلانے کی حالت، غصے، گریے یا حیرت میں مبتلا کرنے کا عمل۔ اس میں مبالغہ نہ سہی ہیجان انگیزی کی صورتیں موجود ہیں۔ (۱۹۶۶، اشارات تنقید، ۱۸۰)۔ بعض اوقات تقریر کرنے والا رُلانے سے پہلے خود رونی صورت بنالیتا ہے ..... یا پھر ایسی باتیں کرتا ہے جس سے خواہ مخواہ رونا آجائے اسی کا نام ہیجان انگیزی ہے۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۴۵)۔ [ہیجان انگیز + ی، لاحقہ، کیفیت]۔

---آمیز (---- مدا، ی مج) صف۔
جس میں ہیجان شامل ہو، شدت کا، پُر جوش نیز اشتعال دلانے والا۔ افسانہ پڑھنے والے کو ایک ہیجان آمیز نتیجہ کے لئے تیار کرنے کا ذریعہ صرف منتہا ہی نہیں بلکہ .... افسانہ نگار اس کی کو مختلف طریقوں سے پورا کرتے ہیں۔ (۱۹۳۵، افسانہ نگاری، ۲۷)۔ سین کو اُس کی انتہائی ہیجان آمیز کیفیت تک لے جایا جاتا ہے اور اس پر پہنچ کر وہ ایک دم ختم ہو جاتا ہے۔ (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۴۰)۔ [ہیجان + ف: آمیز، آمیختن = ملانا]۔

---آنا محاورہ۔
جوش پیدا ہونا، اُبال آنا، احساس یا جذبے میں شدت پیدا ہونا، ہلچل پیدا ہونا۔ یک بیک خون تن ہیجان میں، ہیجان آگیا قطرہ دریا بن گیا، دریا میں طوفاں آگیا۔ (۱۹۱۳، شکریہ یورپ، ۱۳)۔ طوفان کی آمد سے قبل ہوا جس طرح تیز و تند ہو جاتی ہے اسی طرح اس کی سانس میں ہیجان آگیا تھا۔ (۱۹۸۹، اختر حسین رائے پوری کے افسانے ۴۸)۔ محفل میں ایک ہیجان آگیا اور آغا حشر صاحب نیم بے ہوشی کی حالت میں نظم پڑھ کر وہیں بیٹھ گئے۔ (۱۹۹۳، صحیفہ، اپریل جون، ۴۸)۔

---برپا کرنا محاورہ۔
۱. جوش پیدا کرنا، جذبات اُبھارنا، شدید بے چین کرنا، ہلچل ڈالنا۔ خشک ہوا چل رہی تھی۔ جو پاس آؤٹ ہونے والے لڑکوں کے پہلے ہی سے پُر جوش دلوں میں اور ہیجان برپا کر رہی تھی۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۳۰۸)۔ **۲. شورش ڈالنا، فساد کی حالت پیدا کرنا، افراتفری مچانا۔** ہنگری نے ..... آسٹریا کے خلاف اتنی سخت ہیجان برپا کر دیا کہ آخر کار ہنگرین وزارت .... استعفا پیش کرنے پر مجبور ہوگئی۔ (۱۹۱۸، مسئلہ، شرقیہ، ۱۱۴)۔ روس کی رسوائی نے اندرون ملک ہیجان برپا کر دیا۔ (۱۹۹۶، تاریخ ازبکستان، ۴۹)۔

---برپا ہونا محاورہ۔
ہیجان برپا کرنا، (رک) کا لازم، شور اٹھنا، اشتعال پھیلنا، غم و غصہ پیدا ہونا، ہلچل مچنا۔ شاعری کے بعض قبائح کے متعلق اسی زمانے سے ایک ہیجان برپا ہو چکا تھا۔ (۱۹۶۰، سر سید احمد خان اور ان کے نامور رفقا کی اردو نثر کا فنی اور فکری جائزہ، ۱۰۷)۔ ایک عرصے سے انگریزوں کے خلاف ہندوستانیوں کے جذبات میں شدید ہیجان برپا تھا۔ (۱۹۸۱، مسلمانوں کے جدو جہد آزادی، ۴۰)۔

---پذیری (--- کس نیز فت ب، ی مع) امث۔
ہیجان قبول کرنے کا عمل، کسی شدید احسان جذبے یا کیفیت میں مبتلا ہونے کی حالت۔ قومی سیرت کی ترکیب میں جذباتی ہیجان پذیری کی ایک قسم ہے جو نہایت اہم ہے۔ (۱۹۸۵، نفسیات واردات روحانی، ۳۹۰)۔ [ہیجان + ف: پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا]۔

---پرور (--- فت پ، سک ر، فت و) صف۔
ہیجان پیدا کرنے والا، پُر جوش، پُر زور نیز شدید۔ اقبال کا شیطان پُر قوت ہے، با عمل ہے شدید اور ہیجان پرور جذبات کا مالک ہے۔ (۱۹۷۸، اقبال ایک شاعر، ۱۱۰)۔ مجھے تو یہ بڑا ہیجان پرور دور معلوم ہوتا ہے یہ رومان پسند کون تھے۔ (۱۹۹۹، صوفی کی دنیا، (ترجمہ) ۴۸۸)۔ [ہیجان + ف: پرور، پروردن = پرورش کرنا]۔

---پروری (--- فت پ، سک ر، فت و) امث۔
ہیجان پرور (رک) کا اسم کیفیت، پرجوشی، شدت، بے چینی، ہلچل۔ اس کیف میں شدت، دیرپائی اور ہیجان پروری ہونی چاہیے۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۳۶)۔ [ہیجان پرور، (رک) + ی، لاحقہ، کیفیت]۔

---پسندی (--- فت پ، س، سک ن) صف (امث)۔
(ادب) ہیجان پسند کرنے اک رجحان، شدت یا بے شینی کی طرف مائل ہونے کی حالت یا کیفیت، سنسنی خیز مواد کا استعمال یا شوق۔ فانی میں ایک بڑا نقص ہیجان پسندی Sensationalism ہے۔ (۱۹۸۷، تنقید و تحقیق، ۱۳۰)۔ **۲. (فلسفہ) یہ نظریہ کہ افکار محسوسات سے تشکیل پاتے ہیں، محسوسیات (عقلیت کی ضد)۔** سنجیدہ مسئلہ یہ ہے کہ ہیجان پسندی یا بوریت کے حل کے طور پر اختیار کئے جانے والے بہت سے مشاغل تخریبی ثابت ہوتے ہیں۔ (۲۰۰۶، برٹرنڈرسل کے فکر انگیز مضامین، (ترجمہ)، ۱۳۱)۔ [ہیجان + پسند (رک) + ی، لاحقہ، کیفیت]۔

---پیدا کرنا محاورہ۔
احساس یا جذبے میں شدت پیدا کرنا، کسی کیفیت کو ابھارنا نیز بھڑکانا، مستعل کرنا، منفی یا مثبت حالت میں مبتلا کرنا۔

سنا کر خوبیاں فردوس کی حورونکی اے زاہد
دلونمیں نوجوانونکے نہ تو ہیجان پیدا کر

(۱۹۰۸، مخزن، دہلی، مارچ (فراق دہلوی) ۶۸)۔ بالآخر یہ تحریک بھی قوم میں ہیجان پیدا کرے گی۔ (۱۹۳۴، دودھ کی قیمت، ۱۰۱)۔ وہ شاعری کے لئے جذبات میں ہیجان پیدا کرنے کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۱۶۰)۔ اس کے کارندوں نے تمام لبنان میں ہیجان پیدا کر دیا۔ (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۶۰۰:۱۱)۔ یہ غزلیں مجالس میں مغنّیوں، رقاصوں اور حاضریں محفل کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دیتی ہیں۔ (۱۹۸۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۱۴۷:۲)۔ اقبال مثنوی پس چہ باید کرد کا آغاز مولانا روم کے ستائش سے کرتے ہیں جنھوں نے شاعر کے جذب اندروں میں ہیجان پیدا کیا۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۲۰۲)۔

---پیدا ہونا۔
ہلچل مچنا، افراتفری پیدا ہونا۔ لارڈ کرزن کے آخر عہد میں .... خیالات میں جو ہیجان پیدا ہو رہا تھا، وہ مختلف اسباب و علل سے وابستہ تھا۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۶۲۳)۔ انتخاب نقص کی اشاعت سے لکھنؤ میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا لوگ اس کے اعتراضات سے کافی متاثر ہوئے بیٹھکوں اور کوچوں میں اسی کا چرچا ہونے لگا۔ (۱۹۵۴، اردو تنقیدی کی تاریخ (میر انیس حیات اور شاعری، ۲۱۲)۔ واقعہ کربلا سے پوری اسلامی دنیا میں ہیجان پیدا ہوگیا۔ (۱۹۸۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۷۸:۲)۔

---خیز (--- ی مج) صف۔

۱. **ہیجان پیدا کرنے والا، ہلچل مچانے والا، شورش انگیز.** الزبتھ کے عہد مے ڈراما نگاروں نے ..... ہیجان خیز عناصر کو پہلو بہ پہلو پیش کیا ہے. (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۱۰۱). ۲. **جنسی جذبات برانگیختہ کرنے والا، شہوت پیدا کرنے والا.** ہ نیوڈ ہیجان خیز نہیں ہوتا مثلاً اپالو.... کا نیوڈ. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۹۱). ایک روز کھجراؤ کے مندر کی دیوروں پر تراشے ہوئے سیکڑوں برس پرانے مجھن کے ہیجان خیز نقش دیکھتے ہوئے .... پکڑے گے. (۱۹۹۰، برج خموشاں (جو کہانیاں لکھیں، ۱۵۲). ۳. **پُر آشوب، شورش زدہ.** جو بھی ۱۹۵۰ سے مغرب میں مقیم ہے بالخصوص امریکہ میں، وہ مُغرب اور مشرق کے مابین تعلقات میں ایک ... ہیجان خیز دور سے گزرا ہوگا. (۲۰۰۵، شرق شناسی، (ترجمہ) ۳۰). [ہیجان + ف : خیز، خاستن = اٹھانا].

--- خیزی (--- ی مج) امث.

۱. **ہیجان خیز (رک) کا اسم کیفیت، جوش و خروش، ولولہ انگیزی.** تاریخ مین رجز کی سی جوش انگیزی اور مرثیہ کی سی ہیجان خیزی اس کے گہرے مقاصد کے لئے بے حد مضر بلکہ مہلک ہے. (۱۹۶۵، وجہی سے عبدالحق تک، ۲۳۸). ۲. **جوش آفرینی، مشتعلی، برانگیختگی.** جگر عمر کی اس منزل میں پہنچ چکے تھے جہاں شباب کی ہیجان خیزیوں کا دخل بڑی حد تک دائرہ اعتدال میں آنے لگتا ہے. (۱۹۸۹، ماہنامہ فاران، کراچی ستمبر، ۲۵). ۳. **ہلچل، گھبراہٹ، کھلبلی، بے چینی.** جوئے کا سارا لطف بھی ہیجان خیزی میں مستور ہے. (۲۰۰۶، برٹرینڈرسل کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ) ۱۲۹). [ہیجان خیز + ی، لاحقہء کیفیت].

--- زدہ (--- فت ز، د) صف.

پُر جوش، جذباتی طور پر برانگیختہ، جوش میں آیا ہوا. سب سے نیچے کا انرجی لیول جس کے لیے N کی قیمت ا ہے وہ ہے جس میں ایٹم اپنی نارمل حالت میں ہوتا ہے یعنی جب وہ ہیجان زدہ (Excited) نہیں ہوتا. (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۴۷۳). [ہیجان + ف : زدہ، زدن = مارنا].

--- میں آنا ف مر محاورہ.

۱. **جوش میں آنا، ابلنا، (دریا وغیرہ کا) متلاطم ہونا.** بحر روم کا پانی فصل خزاں میں کواکب کی شعاع کے عکس سے ہیجان میں آتا ہے اور موج مارتا ہے. (۱۸۷۳، مطلع العجائب، (ترجمہ) ۱۹۰). ۲. **اشتہائے شہوانی میں مبتلا ہونا، شہوت ہونا، اعضائے تناسل کا متحرک ہونا.**

یا دو معجوں مبہی کی ہیں ڈبیاں ایسی
آوے ہیجان میں چھیڑے سے جنہیں روح ملک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲۷۰:۱).

--- میں تپ کے م ف.

بخار کی تیزی میں، بخار کی شدت میں.

کچھ بول کے زیر لب وہ دل زار
ہیجان میں تپ کے ہم سے بیمار

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۱).

--- میں لانا محاورہ.

اکسانا، متحرک کرنا، جنبش پیدا کرنا، اُبھارنا، جوش پیدا کرنا. یہ وسعت و استعداد ہے کہ وہ ان کے عمیق جذبات اور مخفی قابلیتوں کو ہیجان میں لائے. (۱۹۰۱، افادات مہدی، ۴۹). وہ حسین و قاتل سوگ جس کی روحانیت میں خدا جانے کتنے اسباب مادہ کو ہیجان میں لانے کے مضمر ہوتے تھے. (۱۹۱۵، شبمنستان کا قطرہ گوہریں، ۸۱). قوی درجہ کے حقنے اور جوشاندے اخلاط میں جوش پیدا کر دیتے اور ہیجان میں لے آتے ہیں. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ) ۳:۲).

--- ہونا ف مر محاورہ.

۱. **جوش ہونا، شدت ہونا نیز غلبہ ہونا.** آدمی کے بدن میں .... کبھی صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہے. (۱۸۷۳، مطلع العجائب، (ترجمہ) ۱۲۷). یقیناً کسی حس کا ہیجان ہوتا ہے جس کے ساتھ لذت ہوتی ہے جو اس ہیجان سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۳، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ۱۳۲). ۲. **جنبش ہونا، تحرک ہونا، تحریک پیدا ہونا.** بھاپ ریڑھ کی ہڈی کو لگی تو چھینکیں آنے لگیں اور عنٹ کے عنٹ ناک سے نکلنے لگے اور قوت شہوانی کو ہیجان ہوا تھوڑی دیر میں آنکھیں کھول دیں جوگن نے فرمایا کہ دیکھو اب ان کی آنکھوں میں اور ہی رس ہے. (۱۸۸۴، تذکرہء غوثیہ، ۱۲۳). ۳. **ہلچل ہونا، اضطراب ہونا، جوش یا غلبہ ہونا.** جب وہ سنتا ہے کہ مصر میں بعینہ فرعون کی لاش موجود ہے تو اس کے شوق میں جس قدر ہیجان ہو کم ہے. (۱۹۱۳، صحیفہ، ادب، (اردو ادب کی چند اچھوتی نگارشات)، ۲۲). ۴. **برانگیختگی ہونا، بھڑکیلی ہونا، شعلے اگلنا.** دنیا کا نہایت مشہور آتش فشاں ہے اس کا جب کبھی ہیجان ہوتا ہے خاک اور دھوئیں ... نظر آتے ہیں. (۱۹۳۴، جغرافیہ، عالم، ۶۲:۱).

ہَیجاناً (ی لین، تن ا) م ف.

جذباتی طور پر، شدت سے، جوشیلے انداز میں، ہیجان میں، ہیجان کی وجہ سے. وہ بھی مختلف اشیاء و مواقع کے ادراک پر اپنی جبلتوں کے طبعی غایات کے حصول کی ہیجاناً کوشش کرتا ہے. (۱۹۳۲، اساس نفسیات (ترجمہ) ۲۷۰).

ہَیجانات (ی لین) امذ (ج).

ہیجان (رک) کی جمع، وہ محرکات یا حالات جن سے کوئی شدید کیفیت پیدا ہو. ہم اپنے جسم کے کسی حصے کو صرف عصبی ہیجانات کی مدد سے حرکت دے سکتے ہیں. (۱۹۲۷، نفسیات عضوی (ترجمہ) ۵). صورت حال جزوی اعتبار سے ہمارے ہیجانات پر الفاظ کے اثر کے باعث ہے. (۱۹۶۳، تجزیہء نفس، ۷۹). صنعتی تہذیب نے اپنے ذہنی ہیجانات تو کم ترقی پذیر ملکوں تک پہنچا دیئے ہیں. (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۱۶۳). تخیل کی آزاد اڑان اس میں رنگ آمیزی کرتی ہے تو جذبات و احساسات اور ہیجانات اس کی آبیاری کرتے ہیں. (۱۹۹۴، نگار پاکستان، نومبر ۲۵). [ہیجان + ات، لاحقہء جمع].

ہَیجانی (ی لین) صف.

۱. **ہیجان (رک) سے منسوب یا متعلق، جوشیلا، شدت کا، پُر زور.** بزم انسانی پہ اک ابر گنہ طاری ہے قیر گوں، شعلہ فشاں، ہیجانی. (۱۹۴۱، صبح بہار اختر شیرانی، ۵۷). ۲. **اضطرابی، جذباتی، جو وقتی جذبات کے تحت ہو، جو سوچا سمجھا نہ ہو.** کلیم الدین احمد نے لکھا ہے کہ شاعری کسی ہیجانی اور اضطراری کیفیت کا نام نہیں بلکہ یہ علوم و فنون کی طرح اعلیٰ دماغی تحریکات کا نچوڑ ہے. (۱۹۶۳، تنقیدی پیرائے، ۲۰۰). ناول اور نظمیں خالص ہیجانی تجربہ ہوتی ہیں. (۱۹۸۶، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ۱۲). ان ہیجانی تصوارت کے ساتھ ہم ساری انسانیت سے سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں. (۲۰۰۶، برٹرینڈرسل کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ) ۵۹). [ہیجان + ی، لاحقہء، نسبت].

--- بجلی (-- کس ب، سک ج) امث.

(برقیات) برقائے ہوئے یا مقناطیسی جسم کے قریب (نہ کہ ملا کر) رکھنے سے پیدا کی ہوئی برقی توانائی (انگ : Induction Static). یہ عمل ہیجانی بجلی (اسٹیٹک انڈکشن) یا مقناطیسی رووں کی طرح نہ ہوگا. (۱۹۱۱، برقابی (ترجمہ) ۱۴). [ہیجانی + بجلی (رک)].

--- ثَبات (--- فت ث) امذ.

(نفسیات) جذبات کا استحکام یا پائیداری (انگ : Emotional Stability) جذبات کا ٹھہراؤ. شخصیت کے امتحانوں سے جن خصائص کی تشخیص سب سے زیادہ عام طور پر ہوتی ہے، ان میں سے ایک خاصہ ہیجانی ثبات کا ہوتا ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں، ۴۶۲). [ہیجانی + ثبات (رک)].

--- کیفِیَّت (---ی لین، شدی، مع بفت) امث.
اضطرابی کیفیت، بے چینی، گھبراہٹ، اضطرار نیز برانگیختگی کی حالت، بھڑک اٹھنے کی کیفیت. جب مریض کے پاس پہنچتا ہے تو اس میں ایک قسم کی ہیجانی کیفیت ہوتی ہے. (۱۹۳۲، رسالہ نبض، ۱۶). سارے کیمپ میں ایک ہیجانی کیفیت تھی، کسی کو کسی کل قرار نہ تھا. (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۲۸۲). جس کتاب نُے آپ پر ایسی واہیات اور ہیجانی کیفیت پیدا کر دی تھیں وہ ایک اچھی، اعلیٰ اور مؤثر کتاب کیسے ہوگی. (۱۹۹۱، افکار، کراچی، اپریل، ۵۳). شہر میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوگئی سہ پہر میں لوگ براڈکاسٹنگ ہاؤس کے قریب جمع ہونا شروع ہوگئے تاکہ رہنماؤں کی ایک جھلک دیکھ سکیں. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۱۲۲). [ہیجانی + کیفیت (رک)].

ہَیجانِیَت (ی لین، کس، ن، فت ی) امث.
برانگیختگی کی حالت، جذباتیت نیز گھبراہٹ، بے چینی، اضطراری کیفیت. خون کے دباؤ میں کمی نہ بیشی یا تغیر پذیری کو ہیجانیت کی پیائش کے لیے استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں، ۱۱۸). [ہیجان + یت، لاحقہء کیفیت].

ہیجائیہ (ی مع، کس، فت ی) صف.
تہجی، ابجدی (حروف)، تہجی سے متعلق، (رک : ہجائیہ). حروف ہیجائیہ کی خوبیوں کا معیار صرف یہ ہے کہ وہ کس صحت و احتیاط کے ساتھ اصوات کی ترجمانی و نمائندگی کرتی ہیں. (۱۹۷۰، تحقیقی مقالے، ۲۹). [ہیجا = ہجا (رک) + ئیہ، لاحقہء نسبت].

ہیجّ (ی مج، فت ج) امذ.
(موسیقی) بھیروں ٹھاٹھ کے ایک راگ کا نام. بھیروں ٹھاٹھ.... راگ راگنیاں اس میں یہ ہیں، ہیجّ، اہیر بھیروں، زیلف ویسگونڈ. (۱۹۶۷، شاہد احمد دہلوی، ہندوستانی موسیقی، ۱۳۶). [مقامی].

ہِیجدَہ (ی مع، سک ج، فت د) صف.
رک : ہیژدہ : اٹھارہ، ہجدہ.

سفر مین صرف ہوں گے ہیجدہ روز
مٹے گا صبح اس کے ہجر کا سوز

(۱۸۶۲، طلسم شایاں، ۷، ۱۴۷). مقتول ایک ہیجدہ سالہ جواں لیکن ضعیف القویٰ اور ریڑہ کی بیماری کی وجہ سے.... مفلوج تھا. (۱۸۹۲، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ۲۵۹). [ہجدہ (رک) کا ایک املا].

ہِیجدَہُم (ی مع، سک ج، فت د، ضم ہ) صف.
(عدد ترتیبی) اٹھارواں، ہیژدہم، ہجدہم، نشٹھا ہیجدہم در تعریف و مہا سو ہار دو بیان. (۱۸۰۰، بھگت مال، اردو، ۲۹۹). [ہجدہم، (رک) کا ایک املا].

ہیجْڑا (ی مع، سک ج) (الف) امذ.
۱. رک : ہجڑا؛ وہ شخص جس کے خصیے اور آلہ تناسل کاٹ دیا گیا ہو، اختہ، خصے، فوطے نکالا ہوا آدمی؛ (مجازاً) مخنث، زنخہ، ہیز، خوجہ سرا. نہیں دے عورت ہیں نہیں مرد، نہیں ہیجڑا نہیں خنثیٰ، نہیں وے لڑکا ہیں. (۱۶۷۰، رسالہ سیدھا راستہ، صوفیائے بہار اور اردو، ۳۷). وہاں کے ایک گانو میں ہیجڑے بہت ہوتے ہیں، اس لیے وہ ہیجڑا گانو کہلاتا ہے. (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۱۶۱).

گر بیاہ کر چلا ہے سحر کو، تو یہ بلا
شہدا، زنانہ، ہجڑا اور بھاٹ منڈچڑا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۱۹). اے وہ لنگوڑا ہیجڑا زنخا جس کو سارا شہر تھڑی کر رہا ہے. (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۳۳). نگوڑی ست بھیجڑا، عورت نہ مرد ہیجڑا. (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۲۵). گانوں ہندی میں حیز عربی، ہیز اور ہیجڑا ایک ہی ہے. (۱۹۲۳، سرگزشت الفاظ، ۲۷۴). ہیجڑا اس کی اصل لفظ ہیز ہے بمعنی بزدل نامرد، زنخہ. (۱۹۶۲، علامہ قاضی ظہور الحسن ناظم، اردو ادب کی انسائیکلوپیڈیا، ۳۱۴). جو آدمی خود نااہل ہو کر دوسرے کے بھروسے پر دشمن سے لڑنا چاہتا ہے وہ نپسنک (ہیجڑا، مخنث) ہے. (۱۹۸۵، مہابھارت کتھن مالا، ۲۰). ایک گول مٹول سے لڑکے نے گرانٹ سے پوچھا کہ ہیجڑا کسے کہتے ہیں. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۸۳). **۲. جانور یا پودا جس میں نر اور مادہ دونوں خصوصیات پائی جائیں، مخنث، دو جنسیا، دو زوجیا بھی کہتے ہیں (انگ : Hermaphrodite).** (فرہنگ نفسیات، ۱۰۴).

ہیجڑا (ی مع سک ج) (ب) صف.
وہ شخص جو بہادر نہ ہو، بزدل نیز زن صفت، زنانہ خصوصیات کا حامل، نسوانی صفات والا.

چلتے ہیں رہ کی مردی کے تو کام کر عزیز
ہتیار ہیجڑے پہ نیں کارگر عزیز

(۱۸۵۵، ترجمہ گلستان (حسن علی خان)، ۴۴). لوگ اسے بزدلی جانتے اور بہادر لوگ ایسے شخص کو ہیجڑا کہتے ہیں. (۱۹۳۷، واقعات اظفری (ترجمہ) ۱۱۷). قانون کی نظر میں سب انسان برابر ہیں اور اس انداز فکر سے ہم لچوں اور ہیجڑوں کو اپنا حاکم منتخب کر لیتے ہیں. (۱۹۷۳، نئی تنقید، ۳۷۸). [ف : ہیز کا مہند].

--- بنانا ف مر محاورہ.
۱. عضو تناسل کاٹ کر مخنث بنانا، زنخہ بنانا، نامرد بنانا، نیز بزدل بنانا، کم ہمت اور پست حوصلہ بنانا. ترکوں کو.... ایسا بزدل اور ہیجڑا بنایا اور انہیں.... روسیوں کی چند پلٹنوں سے وہ شکست دلوائی ہے کہ کچھ بیان نہیں کیا جاتا. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۲۶۷). جس کسی کو ہیجڑا بنایا جاتا ہے اس کا عضو تناسل کاٹ دیا جاتا ہے یہ رسم ہیجڑوں کا پیر.... انجام دیتا ہے. (۱۹۶۲، علامہ قاضی ظہور الحسن، اردو ادب کی انسائیکلوپیڈیا، ۳۱۴). **۲. زنانہ بنانا، لڑکے یا مرد کو عورتوں کے سے کپڑے پہنا کر زنخہ کی صورت دینا.** بولو تم جو اپنے لڑکے کو ایسے کپڑے پہناتی ہو کہیں اس کے دشمنوں کو ہیجڑا یا زنانہ بناؤگی. (۱۸۷۴، مجالس النسا، ۲۲:۲).

--- بنوانا محاورہ.
ہیجڑا بنانا (رک) کا متعدی، کسی مرد کو مخنث کروانا. خواجہ سراؤں کی ترقی کو دیکھ کر بعض طماع شرفا نے بھی اپنے بچوں کو ہیجڑا بنوایا کہ ترقی پا کر خاندان کی ترقی کا ذریعہ بنیں. (۱۹۶۲، علامہ قاضی ظہور الحسن، اردو ادب کی انسائیکلوپیڈیا، ۳۱۴).

--- ہو جانا محاورہ.
۱. نامرد ہو جانا، جنسی طور پر ناکارہ ہو جانا، مباشرت کے قابل نہ رہنا. اب گاؤدم رانوں والی کرشنا کے بھی تو کس مرد کے بوتے پر رُکے، دھنجے ہیجڑا ہو گیا، کام شکتی سے گیا. (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۵۸۵). **۲. بزدل ہو جانا، کم ہمت ہو جانا.** وڈیرے سائیں نے کامدار کو ڈانٹ پلائی ہمارے نمک کی تاثیر ختم ہوگئی ہے یا تم ہیجڑے ہوگئے ہو. (۱۹۹۵، افکار، کراچی، اگست، ۶۲).

ہیجڑوں (ی مع، سک ج، مج) امذ.

ہیجڑا (رک) کی جمع، تراکیب میں مستعمل۔ کشمیریوں، نقلیوں، ہیجڑوں کی بھلا رے بہتایت، طبلوں کی تھاپ پکھاوج کی کمک. (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۱۳). ایک مرد کامل ہیجڑوں کے طائفہ میں ڈھولک بجایا کرتا ہے. (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۱۰۸). ہر زمانے میں ہیجڑوں کا ایک پیر ہوتا ہے اس کو میر بھوجی یا پیر بھجڑی کہتے ہیں. (۱۹۶۲، علامہ قاضی ظہور الحسن، اردو ادب کی انسائیکلوپیڈیا، ۳۱۵). ہندوستان اور پاکستان میں کون ہے جس کی گفتگوئیں میں نانبائیوں، ہیجڑوں، درزیوں ... سے نہ رہ چکی ہوں. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۴۱).

---نے گانو مارا دوڑیو رے لنگڑو کہاوت.

جب کسی نامرد سے اس کی بساط سے زیادہ کام بن پڑتا ہے تو یہ مثل زبان پر لاتے ہیں یعنی جیسے بہادر گانو مارنے والے ہیں ویسے ہی ان کے مددگار بھی ہونے چاہیں. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ، گلزار معانی).

ہیجڑی (ی مع، سک ج) امث.

ہیجڑا (رک) کی تانیث نیز تصغیر (عورتوں میں طنزاً اور تحقیر کے طور پر مستعمل) نیز وہ عورت جس کے پستان چھوٹے ہوں یا نہ ہوں.

صفا سینہ ہے مثل پاک بازاں
ہماری آشنا بھی ہیجڑی ہے

(۱۸۸۹، دیوان عنایت و سفلی، ۹۲). جھوٹ جھوٹ بول دیتی ہے، در گور در گور موئی آخور عورت ہے یا چرخا، موئی ہیجڑی نہ زنخا. (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقد ثریا، ۵۳). [ہیجڑا کی تصغیر بالتحقیر].

ہیجڑے (ی مع، سک ج) امذ (ج).

ہیجڑا (رک) کی جمع، نیز مغیرہ حالت، تراکیب میں مستعمل، زنخے، نامرد لوگ.

مرد کو چاہتے پہنا واقعی ہیگا بجا
ہیجڑے کو ہے سلاح جنگ سے کیا فایدہ

(۱۸۰۱، باغ اردو، ۷۷).

بیٹا ہوا کسی کے جو سن پاویں ہیجڑے
سنتے ہی اس کے گھر میں پھر آ جاویں ہیجڑے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱۶۳:۱). ہیجڑے دکانوں پر چھلاوے مورے سائیں (کذا) (سائیں) گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۰۱). صبح سویرے سے ہیجڑے بھانڈوں کا تانتا لگ گیا. (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۲۴۹). مابون اور ہیجڑے پر .... مہربانی کرتے ہیں. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ) ۱:۲۴۱). دونوں قد اور ہاتھ پانو کی اچھی تھیں .... ایسا لگتا تھا جیسے ہیجڑے ناچ رہے ہوں. (۱۹۹۳، افکار، کراچی، مئی، ۱۳).

---کا اللہ میاں نے اٹھنی کا اعتبار نہیں کیا کہاوت.

ہیجڑے کا بالکل اعتبار نہیں. (علمی اردو لغت).

---کے گھر بیٹا ہوا کہاوت.

ناممکن بات ہو گئی، اچنبھے کی بات ہو گئی، (ناممکن بات کے واقع ہونے پر مستعمل). مثل ہندی: نہیں ہیجڑے کے گھر بھی بیٹا ہوا ہے. (۱۸۱۹، اخبار رنگین، ۵۷).

ہیجلا (ی مع، سک ج) امذ.

(دکنی) چوچلا نخرہ. (بحر المعانی).

ہیجولا (ی مع، وج) امذ.

سیڑھی؛ پیڑھی؛ زینہ. ہیجولے یعنی سیڑھیوں سے تختے پر آتے تھے اور گھبرا کر پھر اوپر چڑھ جاتے تھے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۹). [مقامی].

ہیچ (ی مج) (الف) صف.

۱. (i) جس کا وجود نہ ہو یا باقی نہ رہ سکے، ناچیز، برطرف، لاشے، نابود.

جیونا مثل حباب اس جگ میں دم کا ہیچ ہے
یہ گرہ کھل جا تو دیکھو زندگانی ہیچ ہے

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۸۴).

کہ اوس کے تئیں کب ہے کہاں ہے
عدم ہے ہیچ ہے یا کچھ گماں ہے

(۱۷۷۴، مثنوی تصویر جاناں، ۴۴). قائم ہوں اگرچہ ہیچ لیکن کیا کیا کچھ ہے اعتبار میرا. (۱۷۹۵، قائم، د، ۱۳).

سب کار جہاں ہیچ ہے سب کار جہاں ہیچ
اس ہیچ سے امید ہے اے ہیچمداں ہیچ

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۷۹). کیفیت کے لحاظ سے وہ برتری .... کمیت کو مقابلۃً ہیچ کر دے گی. (۱۹۶۳، اصول اخلاقیات (ترجمہ)، ۱۳۰). **(ii) بے اصل، بے حقیقت، معمولی، ادنیٰ، کم حیثیت.**

ہر یک کوہ انگے ہیچ ہولی کی آگ
دیکھت بن کی بھویں گئی دیوالی بھ بھاگ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۰). مشک و عبیر و عود اگر ہیں تو ہیچ ہیں سنبل کی اصل کیا ہے یہ گیسو کے پیچ ہیں. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۴۲). ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کی کہ ہم جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں تو دنیا ہیچ معلوم ہوتی ہے. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۲۳۲).

ہیچ ہے تو پوچ ہے تیرا سخن
دیکھ لیا تجھ کو بھی پیاں شکن

(۱۹۲۸، مرقع لیلیٰ مجنوں، ۸۲). شاعری خود ایک بڑا کمال ہے کہ اگر کسی شخص میں صحیح طور سے موجود ہو تو اس کے سامنے دوسرے کسب کمال ہیچ ہیں. (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۲۴۸). اپنے عزم اور حوصلے کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی رکاوٹ ہیچ معلوم ہوتی ہے. (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۶۷). انسان جتنا مال اپنی ضرورتوں پر خرچ کرتا ہے وہ اس خرچ کے آگے ہیچ ہے جو وہ اپنی خواہشات اور شوق پر خرچ کرتا ہے. (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۱۳۹). **(iii) فانی، باقی نہ رہنے والا، مٹ جانے والا.**

کبھی کہتے ہیں ہیچ ہیں سب یہ ساماں
کہ خود زندگی ہے کوئی دن کی مہماں

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۹۹). جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زندگی ہیچ ہے، ان پر ہنسی آتی ہے. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۰۱). جس دنیا کی محبت میں مدہوش ہو کر تم نے کفر اختیار کیا ہے. یہ دنیا فانی اور ہیچ ہے. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۱۴۲). یہ کائنات اس کی تجلیات کا دوسرا نام ہے دگر ہیچ. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف (حاشیہ)، ۲۶۵). **۲. ناکارہ، نکما؛ بیکار، ناقابل، بے مصرف.**

کہ کیتی نبی ہور ولی آیو بھوگ
کریں اس سبب بھوگ سب ہیچ لوگ

(؟۱۵۴۳، بھوگ بل، قریشی (ق)، ۴).

شرع موافق سب کچھ لائق شرع منے کیوں ہیچ
غرضی غرض مقدم راکھے کر کر لاکھوں پیچ

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۹۷).

اگر کچھ کہے تو کدھر کا کدھر
کہے تو کتے ہیں اسے ہیچ کر

(۱۶۷۰، طبعی، (بہرام و گل اندام) اردو شہ پارے، ۱۱۲).

پوچھے تو پھرا یو مت بی ہے ہیچ
پاڑے ترے یک پنے منے پیچ

(۱۷۰۰، من لگن، ۲).

بیچا یہ جہاں ہیچ کے ہات اے وائے
اور ہیچ کو دے کے یہ لیا آہ خرید

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۴۷). ۳. **(مقابلتاً) کم زور، (کسی فن میں) کم تر۔**

مجھتی تھی وہ رستم زال کو ہیچ
غضب کے جانتی تھی داؤ اور پیچ

(۱۸۶۲، طلسم شایاں، ۲۹۷). میں خان بہادر صاحب کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہوں. (۱۹۰۹، دامان باغباں، ۴۲). یہ تو پروفیسر روحی ہیں، سب سے لائق پروفیسر جن کے مقابلے میں دوسرے تمام پروفیسر ہیچ ہیں. (۱۹۳۸، سولہ سنگار، ۱۶۷). زبان دانی میں ایسے طاق کہ بڑے بڑے اساتذہ اور اہل علم ان کے آگے ہیچ تھے. (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۵۹). ۴۔ **قابل نفرت، زبوں، بیہودہ، ذلیل و خوار، بے توقیر.**

دنیا کوں ہیچ کر جے کوئی خدا کی باٹ پکڑے ہیں
اونو افضل ہیں ساریاں میں انن کا بے بدل طالع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۵۰). تم نے مجھ کو ہیچ اور میرے حکم کو بے وقعت سمجھا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۸۱).

نہ ہوگا عشق کی دنیا میں ہیچ مجھ سا بھی
کہ لاکھ بار مرا اور کہیں مزار نہیں

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۱۰۵). اور کیوں آج اسے اتنا ہیچ سمجھ کر ٹھکرادیا ہے. (۱۹۹۸، افکار، کراچی، فروری، ۶۴). ۵۔ **فضول، بے سود، بے کار، خارج از مطلب.**

دوستی اور دشمنی کا نہیں ہے ہرگز اعتبار
مہربانی ہیچ ہے نامہربانی ہیچ ہے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۹۵).

سوا تیری الفت کے اور سب ہے ہیچ
یہی ہو نہ ہو اور کچھ اینچ پیچ

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۲).

ہیچ ہے اب غم ایام شباب پوچ ہے ماتم ایام شباب

(۱۸۹۶، مثنوی امید و بیم، ۱۸). برسات وہ اچھی جس میں بر ساتھ ہو۔ ورنہ ہیچ ہے. (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۱۱).

اورنگ شہی ہیچ ہے رندوں کی نظر میں
محلوں کی بلندی پہ قضا کھیل رہی ہے

(۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۱۱). اونٹ کی مینگنی جیسا ہیچ نہ سمجھے. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۳۱۱). ۶. **تھوڑی سی، کم، قلیل، اندک (مقدار، رقم وغیرہ).** ظاہر ہے کہ بمقابلہ کشش زمینی کے یہ مقدار نہایت ہیچ ہے. (۔ (۱۹۱۸، تحفۂ سائنس، ۱۸۸). یہ رقم اگرچہ شاہ نامے کے مقابلے میں ہیچ ہے تاہم ۔۔۔۔ اچھی خاصی رقم تھی. (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۱۴۸). زمیندار کے نذرانہ کی رقم میں ۔۔۔۔ ضرورت پیش آئی اور کچھ ہیچ معلوم ہوئی تو پھر مولانا زادوں کو پیچ میں ڈالیں گے. (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۴۵۸).

ہیچ (یٔ مج) (ب) م ف.
کچھ بھی نہیں، بالکل نہیں۔

جن ناموروں کے کہ جہاں زیر نگیں تھا
اب ڈھونڈھے تو ان کا ہے کہیں نام و نشاں ہیچ

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۷۹).

خواہش عمر جاودانی ہیچ
سچ تو یوں ہے کہ زندگانی ہیچ

(۱۹۲۷، شاد، میخانۂ الہام، ۱۴۳).

ہیچ (ج) (ضمیر).
کوئی، کچھ نیز کسی۔ پلنگاں رکھے جوڑ الماس کے بنات اس انگے ہیچ آکاس کے. (۱۶۵۷، گلشن عشق، ۶۵).

اور بد بات تو خدا نہ کرے
ہیچ کافر کو مبتلا نہ کرے

(۱۷۷۶، مثنوی خواب و خیال، ۳).

بس سوز کے پہلو سے سرک بیٹھو طبیبو
بس سوز کے پہلو سے سرک بیٹھو طبیبو
بس سوز کے پہلو سے سرک بیٹھو طبیبو
عاشق کی نہیں مرگ سوا اور دوا ہیچ

(۱۷۹۸، سوز، د، ۱۰۲). ۔[ف]۔

---آفت نہ رَسد گوشۂ تنہائی را کہاوت.
گوشہ تنہائی میں کوئی آفت نہیں پہنچتی یعنی گوشہ نشین آدمی تمام آفتوں سے امن میں رہتا ہے (فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل). مغلانی، اے تواب اٹھو گے بھی یا یہیں دفنائے جاؤ گے، خوجی، ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴ : ۶۵۰). ہیں ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را، اور واقعی اگر خدا نصیب کرے تو اس سے زیادہ لطف کسی جگہ نہیں آسکتا. (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۱: ۳۶۴). ۔ مہملات کی گرہیں کھلتی چلی جاتی ہیں، اور مزہ یہ کہ ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را. (۱۹۸۴، شمع اور دریچہ، ۱۲۶).

---۔۔ پانا محاورہ.
معمولی سمجھنا، قطعی غیر اہم جاننا۔ اپنی بیوی کی بیوفائی کو اس ماجرائے حیرت خیز کے سامنے ہیچ پایا۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷)۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۷).

---۔۔ پَن (۔۔۔ فت پ) امذ.
نہ ہونے کی حالت، موجود نہ ہونے کی حالت، ناموجودی، معدومیت۔

جب ازل کو اور ابد کو کوئی نہ پائے
ہیچ پن دونوں منے کچھ بھی نہ آئے

(۱۷۳۳، پنچھی نامہ، ۹۲). [ہیچ + پن، لاحقۂ کیفیت]۔

---۔۔ پوچ (۔۔۔ و مج) (الف).

۱. باقی نہ رہنے والا، فانی؛ (کنایۃً) گھٹیا، ناقص. جو زبان سے اوروں کو دنیا کے اسباب کو ہیچ پوچ بتلاتے ہوں وہ دل میں یہ مطلب رکھتے ہوں کہ اور اسباب کو ترک کریں تو ہم کو ہاتھ لگے. (۱۸۷۹، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۱: ۲۰۹). واقعی دنیا کو ہیچ پوچ سمجھنا چاہئے اور عیش و عشرت کی ہوس کو دل سے دور رکھنا چاہیے. (۱۹۲۳، طلیعہ، ۷۵). ۲. نادرست، جو صحیح یا ٹھیک نہ ہو. رامایَن تاریخی لحاظ سے بالکل ہیچ پوچ ہے--. (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۹). آپ کی سمجھ دانی پر ساری قدیم تہذیبوں کی شہادت ہیچ پوچ ہے اور پانچ ہزار سال تک دنیا جس تجربے کو دہراتی رہی وہ ناقابل اعتبار ہے. (۱۹۷۰، برش قلم، ۳۸۰). ۳. جو کوئی کام نہ کرتا ہو، جسے کچھ نہ آتا ہو (عموماً آدمی کے لیے مستعمل). شریر لوگ ہیچ پوچ لوگوں کی نام نہاد انجمنیں قائم کرلیں. (۱۹۱۲، افتتاحی ایڈریس، ۵۸). ۴. بیہودہ، لغو، فضول، بے فائدہ. پھر خوشیاں ہیں تو ایسی ہیچ پوچ کہ آج ہمارا گھوڑا بازار میں خوب ناچا کودا تھا. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۱۷۱). ۵. کم درجہ، کم تر، سطحی، (مقابلتاً) کم حیثیت کا، معمولی. ادبی تحریروں کے مقابلے میں ادبی و شعری تخلیقات کو ہیچ پوچ سمجھنے کا رجحان ہے. (۱۹۶۷، اعلیٰ تعلیم، ۲۵). رومانی شاعروں پر گوئٹے کا مشہور طنز ----مغرب سے زیادہ اردو کے ان ہیچ پوچ شاعروں پر صادق آتا ہے. (۱۹۷۳، اثبات و نفی، ۱۲۹). وہ اپنے سامنے بحیثیت طبیب کے انھیں ہیچ پوچ سمجھتیں. (۱۹۸۹، نذر مسعود، ۱۸۴).

---پوچ (--- وج) (ب) امذ.

۱. گھٹیا آدمی، معمولی حیثیت کا آدمی، نکما شخص؛ ناکارہ لوگ.

سب کچھ ہمیں ہیں اور ہمیں ہیچ پوچ ہیں
طبل تہی ہیں ہم کہ صدائے دہل ہیں ہم

(۱۹۱۹، کیفی، کیف سخن، ۱۱۴). **۲. بہت معمولی چیز.** (ماخوذ: جامع اللغات). **۳. بیہودہ بات، فضول بات، لایعنی کلام.**

پس گوش کر کے اس کی زباں سے یہ ہیچ پوچ
معلوم یوں کیا کہ او احول ہے بے خبر

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۰۴). [ہیچ + پوچ (رک)].

---پیچ (---ی مجہ) مث.

دھوکہ دہی، چالبازی، مکر و فریب، رک: اینچ پینچ. ظاہر داری اور ہیچ پیچ کے ہر انداز سے تھی وہ مجھے بہت اچھے لگے--. (۲۰۰۸، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، مئی، ۵۸). [ہیچ + پیچ (رک)].

---جانا محاورہ.

ہمت ہار جانا، کمزور پڑ جانا. میں نے اپنے دل کی وسعت کا ثبوت دیا، ایک داؤں اور لے لو تم تو پہلے ہی ہاتھ میں ہیچ گئے. (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۱۱۷). (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۱۱۷).

---جاننا ف مر.

بے وقعت سمجھنا، حقیر گردانا. انسان خود اپنی ہستی کو ہیچ جانے تو نہایت حماقت ہے. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۰۱).

---خیال کرنا محاورہ.

حقیر سمجھنا، گھٹیا جاننا؛ کم تر جاننا، معمولی گردانا. ان بوڑھے دیش بھگتوں کے دماغ میں یہ بات بسی ہوئی تھی کہ مسلمان اچھوت ہیں سیاسی طور پر ہمیں ہیچ خیال کرتے، ان کا خیال تھا کہ سیاسیات میں وہ بہت آگے ہیں. (۱۹۷۱، پس دیوار زنداں، ۳۰۳).

---راہے نیست کو (کہ او) رانیست پایاں غم مخور کہاوت.

کوئی راستہ ایسا نہیں جس کا خاتمہ نہ ہو، رنج نہ کر کوئی مصیبت باقی نہیں رہتی اس لیے اس مصیبت کا بھی خاتمہ ہوگا، غم نہ کھا. (ماخوذ: جامع اللغات).

---کار صف (امذ).

۱. جو کچھ نہ کرتا ہو، نکما، نااہل، نالائق، ناقص، بے مصرف نیز حقیر، گھٹیا شخص.

آہو نہیں چکارا نہیں دشت فکر ہے
کیوں وہ بلایا کرتے ہیں مجھ ہیچ کار کو

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۶۲۸).

یا تو نکمے کام سے بنتا تھا کام دل
اب کام کی بھی بات ہو تو بھی ہوں ہیچ کار

(۱۸۹۱، عاقل، د، ۱۵۳). پولیس ہیچ کار ہے بھاگتے کو پکڑتی اور مارتے خاں سے کنّائی کاٹتی ہے. (۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۳۵، ۹: ۱۰). **۲. جو کسی کام کے لائق نہ رہے، کاہل، سست (آدمی).** افیم سے آدمی ہیچ کار ہو جاتا ہے، اونگھنے لگتا ہے. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۵، ۵: ۲۰). [ہیچ + ف: کار، لاحقۂ فاعلی].

---کارا صف (امذ).

رک: ہیچ کارہ، نالائق، ناکام ناکارہ، نکما آدمی. اے دیدواں تعدی نا کر مجے نہیں ڈر نیہ شہر میں ہے قاضی کوتوال ہیچ کارا. (۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱۳: ۲). ایک دیو ہے پادشاہ روسیاہ، گمراہ، بدکار، اس کا ناؤں رقیب.... پلشٹ مردار، ہیچ کارا، بے بہرا. (۱۶۳۵، سب رس، ۶۷).

شہا کچھ کام کا بندا ہے یا یہ ہیچ کارا ہے
تمہیں معلوم ہے جیسا کہ ہے، لیکن تمہارا ہے

(۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس) ۲۷۲: ۱).

ترکی نزار ہیچ کارا رکھتا ہے فقط تیرا سہارا

(۱۸۸۶، کلیات اردو، ترکی ۵۶).

سب جانتے ہیں کہ ہیچ کارا ہوں میں
اے دوستو مہمان تمہارا ہوں میں

(۱۹۱۷، رشید، رباعیات، ۶۶).

تعلیم خلق دے کر ممتاز کر دیا ہے
تھی ورنہ فی الحقیقت دنیا تو ہیچ کارا

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفہ ولا، ۳۱۴). [ہیچ کارہ، (رک) کا ایک املا].

---کارہ (--- فت ر) صف ہیچکارہ، ہیچ کارا.

جسے کوئی کام نہ آتا ہو، جو کسی کام کے قابل نہ ہو، بے عمل، نالائق، ناکارہ.

کام اس سے پکڑ کر نہ لیا
ہیچکارہ بھی ہے وہ ناکارہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۶). بدخوئی سے آدمی کا دل ہیچکارہ اور تنگ ہو جاتا ہے. (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس، ۱۲: ۱). اور خس بھی خسیس ناقابل بے ہنر ہیچ کارہ لاطائل. (۱۸۸۷، موعظۂ حسنہ، ۲۰). بڑے خاندانی امرا کے لڑکے محض اس وجہ سے کہ نالائق اور ہیچکارہ تھے، خوار و ذلیل تھے. (۱۹۰۷، نپولین اعظم، (ترجمہ) ۳: ۳۲۳).

خودی میں ڈوبتے ہیں پھر ابھر بھی آتے ہیں
مگر یہ حوصلہ مرد ہیچ کارہ نہیں

(۱۹۳۵، بالِ جبریل، ۶۶). ہیچ کارہ اہلِ جہاں راقم آثم و بندہ عاصی دید محمد مہدی تخلص رئیس امروہوی کا ان بزرگوار سے کیا تعلق ہے. (۱۹۷۵، اچھے مرزا، ۳). نکھٹو بننا اور پھر مستقل طور پر نکھٹو بنے رہنا ایک کارِ عظیم بھی ہے اور کارِ خیر بھی مگر کار دشوار بھی، مردان ہیچ کارہ اس کا حوصلہ نہیں رکھتے. (۱۹۹۲، افکار، کراچی، مارچ، ۷۱). اس ہیچ کارہ کو زبان کا جو نُھی (کذا) ملا ہے ابا مرحوم کے دو تین احباب کے علاوہ یہیں سے ملا ہے. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۲). [ہیچ کار + ہ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---کاری امث ہیچکاری.

ناکارہ ہو جانے کی حالت، کسی چیز کے بے کار ہو جانے کی کیفیت نیز بے عملی.

ایک تل بھر نہ مروت نہ محبت ان میں
ہیچکاری تری آنکھوں کے چکاری دیکھے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۶۰). [ہیچ کار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا ف مر.

ناکارہ کرنا، نکما بنانا.

کھونپا جو کھالے پینچ کر بیٹھے مرا سُد لیچ کر
تو چاند اپس کوں ہیچ کر تج حسن انگے دکھلا گیا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۲۱). افق کے پاس دور..... دیکھیں دھندلی دھندلی بستیاں جنون جستجو نے ہیچ کر دیا مری نگاہ میں نظام کائنات کو. (۱۹۴۹، میرا جی، ک، ۳۴۲). کیفیت کے لحاظ سے وہ برتری... کمیت کو مقابلتاً ہیچ کر دے گی. (۱۹۶۳، اصول اخلاقیات، ۱۳۰).

---کَس (---فت ک) (الف) امذ.

۱. رک: ناکس، ناکارہ و ناقص آدمی، (مجازاً) کم اہم ادنٰی، حقیر شخص. اس تہی مغز ہیچ کس کو یہ نسخہ اپنے دستخط ثبت کرکے اعزازی عطا فرمایا ہے. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۱). **۲. کوئی، نامعلوم یا غیر معروف شخص، کوئی شخص بھی نہیں نیز کوئی نہیں.** (پلیٹس).

---کَس (ب) صف.

نہایت برا، بدذات، نابکار. (پلیٹس). [ہیچ + رک: کس (۱)].

---کمال نیست فقرہ.

کچھ کمال کی بات نہیں، عام سی بات ہے، معمولی بات ہے. حضرت خوجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت پیدائشی ولی تھے... ایک روز کا واقعہ ہے... پھر ان لوگوں سے فرمایا ہیچ کمال نیست، یعنی کچھ کمال کی بات نہیں ہے. (۱۹۶۳، مقامات تصوف، ۲۴۱).

---گَرداننا محاورہ.

معمولی سمجھنا، حقیر یا ادنٰی تسلیم کرنا، گھٹیا جاننا. میں قدرت کے شہکار کے سامنے اپنے لفظوں کی تخلیق کو ہیچ گردانتا ہوں). (۱۹۸۹، کلیات احمد فراز (مرے خواب ریزہ ریزہ)، ۷۶۴).

---لگنا محاورہ.

بے کار معلوم ہونا، لایعنی محسوس ہونا. یہ فانی دنیا اور یہ فانی زندگی اور اس کا سارا گورکھ دھندا ہیچ لگنے لگتا ہے. (۱۹۹۱، افکار، کراچی، اپریل، ۵۷).

---مُپُرس (---فت م، ضم پ، سک ر) صف (امذ).

جسے کوئی نہ پوچھے، جس کی قدر نہ ہو، کم قیمت؛ حقیر یا معمولی آدمی.

میں ہیچ مپرس اور میری جنس محقر
افسوس کبھی دام نہ اوٹھا مرے دل کا

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، اکبر، ۷۷). [ہیچ + ف : م (حرفِ نفی) + ف : پرس، پرسیدن = پوچھنا].

---مَداں (---فت م) صف ~ ہیچمداں. مذ.

۱. بے علم، کچھ نہ جاننے والا، نادان، ناواقف، انجان؛ (کنایۃً) بے وقوف.

اس عشق سے جاتی ہی نہیں پیش کسی کی
عاقل بھی یہاں ہیچ مداں سے نہیں کچھ کم

(۱۸۰۵، دیوان بیختہ، رنگین، ۷۶).

سب کار جہاں ہیچ ہے سب کار جہاں ہیچ
اس ہیچ سے امید ہے اے ہیچمداں ہیچ

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۷۹). ہیچمداں سادہ لوحوں کو سر رشتہ دانش ہاتھ لگا دولت نے مغروروں کے ہاتھ سے خلاصی پائی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۵۶). ہم میں تھی نسبت عجیب و غریب وہ ہمہ داں تھا اور میں ہیچ مداں. (۱۹۷۳، چراغ سحر، کلیات حفیظ جالندھری، ۸۳۰). **۲. متکلم اپنے متعلق انکساراً عاجزی سے کہتے ہیں، میں، راقم الحروف.** جد بزرگوار نے تربیت میں اس ہیچ مدان کی نہایت شفقت و کوشش مبذول فرمائی. (۱۸۱۱، چار گلشن، ۳۲).

دعویٰ نہ سخن کا ہے نہ اعجاز بیاں ہوں
تو عالم و دانا ہے کہ میں ہیچمداں ہوں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۱۷). ان سے اپنی رائے وہی قائم ہوا کی ہے، جسے تجربۂ شخصی کے طور پر اس ہیچمدان نے بالا میں عرض کیا. (۱۸۹۷، کاشف الحقایق معروف بہ بہارستان سخن (تنقید غالب کے سو سال، ۷۷). مناسب سمجھیں تو اِس بندۂ ہیچمداں کو بھی اس سے آگاہ کریں. ان کے کلام کامل کی تعریف مجھ ہیچمداں سے کیا ہو سکتی ہے. (۱۹۰۶، معین القراء، ۳). ان کے کلام کامل کی تعریف مجھ ہیچمداں سے کیا ہو سکتی ہے. (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۲۸). کس واسطے کہ دوسرے دو حسد کریں گے اور اس ہیچمداں پر خفا ہوں گے. (۱۹۷۲، مکاتیب خضر، ۱۰۹). راقم السطور نے اسی وقت وضاحت کر دی تھی کہ اکابر کی بلندی سے اگر مجھ ہیچمداں کو دیکھیں گے تو بہت چھوٹا نظر آؤں گا. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، پیش لفظ، ۸: ۱). [ہیچ + ف : م (حرف نفی) + ف : دان، دانستن = جاننا].

---مَدانی (---فت م) امث ~ ہیچمدانی.

نادانی، بے علمی، بے خبری، کچھ نہ جاننے کی حالت، بے ہنری، ناواقفیت. گم نامی و ہیچ مدانی اس گنہگار کی بھی بایں درجہ واقع ہوئی ہے کہ اس کے بھی اظہار کی حاجت نہیں. (۱۸۱۱، چار گلشن، ۱۸).

دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا
کھل گئی ہیچمدانی میری

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۳۱).

آسودہ اپنی ہیچمدانی سے ہوں زکی
اندیشۂ فلک سے متاع ہنر نہ لی

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۵۶).

کوئی جز ہیچمدانی نہیں دعوا مجھ کو
یہ فن مرثیہ گوئی نہیں آتا مجھ کو

(۱۹۱۷، رشید، گلزار رشید، ۳۹). کوئی چھوٹی سی علمی مہم سر کی جائے تاکہ اپنی ہیچمدانی کی برقعہ پوشی کا سامان ہوسکے. (۔ (۱۹۶۴، سلام و پیام، ۱ : ۱۲۶). میں اپنی ہیچمدانی کے باوجود بعض اوقات امپورٹینٹ لوگوں کے لیے کچھ امپورٹینٹ باتیں کہنی چاہتا ہوں. (۔ (۱۹۷۷، دعا کر چلے، ۱۷۹). اپنی ہیچمدانی اور علمی بے بضاعتی کے ہزار اعتراف کے ساتھ بارگاہ ربوبیت میں دست بہ دعا ہوں۔. (۱۹۸۹، ارباب علم و کمال اور پیشۂ رزق حلال، ۴۳). [ہیچ مداں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---۔۔۔ مَعلُوم ہونا محاورہ.

بے وقعت معلوم ہونا، معمولی نظر آنا. اُن کی داد دہش کے آگے حاتم کی فیاضی ہیچ معلوم ہوتی تھی. (۱۹۳۸، حالات سرسید، ۷۵).

--- مِقدار (۔۔۔ کس م، سک ق) صف.

(لفظاً) مقدار میں کم ترین؛ (مجازاً) ناچیز، کم حیثیت، بے وقعت، حقیر، فرومایہ۔. اے خدا میں تیرے سامنے عاجزی کرنے والا ہیچ مقدار فرد ہوں۔. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۳ : ۱۷۰). بہت سے اچھے شعرا جن میں زبان و بیان۔۔۔۔۔کے اغلاط یا اسقام نمایاں ہیں، ان اسقام کے باوصف۔۔۔۔۔ گو وہ استاد شعرا کی نظر میں ہیچ مقدار ہی کیوں نہ ہوں. (۱۹۸۷، تنقید و تحقیق، ۹۸). ۔[ہیچ + مقدار (رک)].

--- مِقداری (۔۔۔ کس م، سک ق) امث.

(لفظاً) مقدار میں نہایت کم ہونا؛ (مجازاً) کم حیثیت ہونا، حقیر ہونا، گھٹیا پن۔.

کیوں گرفتار طلسم ہیچ مقداری ہے تو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکت طوفاں بھی ہے

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۱۳). جب وہ اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتا ہے اور جب اس کی ہیچ مقداری اور بے مایگی اس پر واضح ہو جاتی ہے تو وہ۔۔۔۔۔ سراپا عجز و نیاز بن جاتا ہے۔ ۔] ہیچ مقدار. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۰۱). [(رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---۔۔۔ مِیَرز (۔۔۔فت نیز کس م، فت ی، سک ر) صف ~.

رک : ہیچ مداں؛ بے وقعت، بے قیمت، بے مایہ نیز حقیر، ناچیز آدمی (بطور عاجزی. مجھ سیسا ہیچ مرز بھلا اتنا حوصلہ کہاں سے لات. (۱۹۶۵، اردو سندھی کے لسنای روابط، دیباچہ، س). بادشاہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے آپ کو خاکسار، بندہ فقیر، ہیچ میرز، کہنا جزو آداب تھا. (۲۰۰۴، تسلیمات، ۹، ۲۷۹:۱). [ہیچ + ف : م (حرف نفی) + یرز = ارز (قیمت، قدر)].

--- مِیَرزی (--- فت نیز کس م، فت ی، سک ر) امث.

رک ہیمچدانی، بے ت وقعتی، رتبے میں کم ترین ہونا، بے قیمتی. کیا آپ مجھ کو بے ہنری اور ہیچ مرزی میں صاحب کمال نہیں جانتے. (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۳۵۶). اس کی ہیچ میرزی کی قلعی کھل جائے گی اور ہمیشہ کے لیتے اس کی تقادی کو بنہ لگ جائے گا. (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، ۱۸ : ۷). حکیم خیام .... اس درجہ پر پہنچ گیا تھا ... یعنی مرتبہ علم کی ہیچ مرزی، دانستہ نادنی اور عالمانہ اقرار جہل. (۱۹۳۳، خیام، ۱۵۷). خود اپنی ہیچ مرزی اور بی بی کی بلندی ان کی نظر میں کھٹکتی تھی. (۱۹۵۹، محمد الی ردولوی، گناہ کا خوف (کشکول)، ۴۷۸). میں نے اپینی ہیچ میرزی کے اعتراف کے ساتھ معزرت کردی. (۱۹۷۳، اقبال بیامبر امید، ۲۵۴). "بے زباں" میں یائے تنکیر کے اضافے نے عاشق کی ہیچ مرزی واضح کردی. (۱۹۹۴، صحیفہ، لاہور، نوری، مارچ، ۴۳). [ہیچ، میرز + ی، لاحقہ، کیفیت].

---نَظَر آنا.

حقیر نظر آنا، بے حقیقت معلوم ہونا. ہوا ایک دن اس قدر پر ملال کہ آیا نظر ہیچ سب ملک ومال. (۱۸۷۷، صبح خنداں، ۱۰). ابھی یہ نشہ اترا ہی نہیں ہوتا کہ حرص ناصبوری آ کر اپنا سکہ جماتی ہے وہ نظر میں ہیچ نظر آنے لگتا ہے. (۱۹۵۰، سر عبدالقادر، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۴۵). اس کی جدائی کا سارا روگ بھی اس کے سامنے اب ہیچ نظر آ رہا تھا. (۱۹۷۵، امر بیل، ۲۰۷).

---نوازی (--- فت ن) امث (شاذ).

چھوٹوں کو یا بے حیثیت لوگوں کو نوازنے کی کیفیت یا عمل، ذرہ نوازی، خورع نوازی. یہ بزرگوں کی وضعداری ہوتی ہے کہ وہ ہیچ نوازی کے مواقع تلاش کرتے ہیں. (۱۹۹۲، کہتے ہیں تجھے دانشمنداں، ۲۵۵). [ہیچ، + ف : نواز، نواختن = بخشا + ی، لاحقہ، کیفیت].

---وبے مَعنی (--- ومج. فت م. سک ع) صف.

بے کار، لایعنی، لغو، بے فائدہ. پنجاب کے بغیر پاکستان ہیچ وبے معنی ہوگا. (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۷۸۶). [ہیچ + و (حرف عطف (+ بے معنی (رک)].

---وپوچ (--- ومج، ومج) صف.

۱. رک ہیچ پوچ، بے اصل، بے حقیقت نیز سہل اور بے مغز (چیز) نیز فضول، بیکار.

لیل و نہار عمر نہ کھو ہیچ، بوچ ہے
پیر کہن سے دوستی نوجوانوں کیہ بات

(۱۷۹۲، محب (ولی اللہ)، ۱۱۰). آخر کار کارخانہ دنیاے دون ہیچ و پوچ جان کے یہ شعر کر دینا. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۵۸).

دنیا کو ہیش وپوچ سراپا سمجھتے تھے
دریا دلی سے بحر کو قطرہ سمجھتے تھے

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۳۳۵).

جب کر گیا جہاں سے وہ ملک عدم کو کوچ
پھر اس سے کچھ مدد کا تصور ہے ہیچ و پوچ

(۱۹۲۱، اکبر، گ، ۳۰۳:۱). جب میں خدا کے فضل اور اس کے انعامات پر نظر کرتا ہوں تو مجھے اپنی نماز بالکل ہیچ و پوچ نظر آتی ہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۰۲). نظم کا آسل تصادم بڑے تصوارت اور انہیں ہیچ و پوچ بنانے کو کوشش میں ملتا ہے. (۱۹۹۸، ارمغان عالی، ۲۳۳). **۲. نہایت ادنٰی، حقیر، معمولی، گھٹیا.** وائے اس ہیچ وپوچ پر جس کو صہبائی کا تلمز موجب عزو وقار ہو. (۱۸۶۵، خطوط غالب، ۵۳۵). وہ دین کے کاموں کے آگے دنیا کے کاروبار کو ہیچ وپوچ جانتے تھے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳۵۷:۵). لوگ کبھی اس کے اوپر نہ خیال کریت گے بالکل اس کو ہیچ وپوچ تصور کریں گے. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۵۱۴:۱). وہ معاصرین کو ہیچ و پوچ ناقبال مہمل گو وغیرہ سبھی کچھ سمجھ کر ان پر صاف صاف جوٹیں کرنے لگے تھے. (۱۹۴۰، مقدمہ، کلیات میر، میر کو سمجھنے کے لیے، ۱۹۱). وہ اپنے ممدوح کے مقابلے میں اس کو ہیچ و پوچ قرار دیتے ہیں. (۱۹۶۳، صحیفہ، خوشنو یساں، ۳۳). **۳. نکما، ناکارہ، جو کسی کام کا نہ ہو.** میرے مشفق میرے شفیق مجھ سے ہیچپوچ کے ماننے والے بُرے کو اچھا جاننے والے تم کو میری خبر بھی ہے. (۱۸۶۷، اردوئے معلٰی، ۲۸:۱). انسان خدائی سے باہر دنیا کے نزدیک ہیچ وپوچ ہے. (۱۹۷۹، دریا آخر دریا ہے، ۱۴). **۴. ذلیل، رسوا.**

ایتر کے کھر میں تیتر سبحان تیری قدرت
جو ہیچ وپوش ہوویں سو ایسے محترم ہوں

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۹۶). موجودہ نسلیں ترقی یافتہ قوموں کی نظر میں حقیر اور ذلیل اور ہیچ و پوچ معلوم ہوتی ہیں. (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۶۶). ۵. لغو، بیہودہ، مہمل (کلام وغیرہ). ہماری قوم میں اب سے بیس برس پہلے علوم قدیمہ کے سامنے علوم جدیدہ ہیچ و پوچ سمجھے جاتے تھے. (۱۸۸۱، مقالات حالی، ۱۴۶:۲). آپ غالب کے اس کلام کو بے نظیر قرار دیتے ہیں اور مرتب نسخہ حمیدیہ اس کو ہیچ و پوچ لکھتے ہیں. (۱۹۶۲، علامہ قاضی ظہور الحسن، اردو ادب کی انسائیکلو پیڈیا، ۲۷۷). نظم کا اصل تصادم بڑے تصوارت اور انہیں ہیچ و پوچ بنانے کی کوشش میں ملتا ہے. (۱۹۹۸، ارمغان عالی، () جمیل الدین عالی)، فن اور شخصیت، ۲۳۳). [ہیچ + و (حرف عطف) + پوچ (رک)].

---ہو جانا محاورہ.

بے وقعت ہو جانا، حقیر ہو جانا، قدر ختم ہو نا فضول ہونا. دنیا میری نگاہوں میں ہیچ ہو جاتی. (۱۹۵۶، پریم چند، ۲۰). لیکن جب آپ کے اندر کا انسان اور اس کے اصول موت سے پنجہ آزما ہوں تو پھر جسمانی درد ہیچ ہو جاتا ہے. (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۱۸۶).

---ہونا محاورہ.

کم تر درجے کا ہونا، بے حیثیت ہونا، حقیر ہونا. اس کا خط جس سے باندھ کوئی گلدستہ گو ہیچ ہوں پر مجھ سے جمیعت دلبا ہے. (۱۷۹۵، قائم، ک، (مجلس) ۲۴۵:۱). تمام اعمال جن میں سے کئی ایسے وزنی ہیں کہ پہاڑوں کے وزن ان کے سامنے ہیچ ہیں. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۲۱).

---ہے فقرہ.

ا. بے وقعت ہے، کم قیمت ہے، کچھ نہیں ہے.

غافلو ہیچ ہے سب حاصل دنیا کیا ہے
اس گھروندے میں بجز خاک کے رکھا کیا ہے

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۰۸).

زاہد خشک کا ہے زہد دکھانے کے لیے
بوریا ہیچ ہے خالی جو ریا سے نہ ہوا

(؟ لطافت (مہذب اللغات).

ہیچ پیچ (ی مج، سک چ، ی مج) امذ.

رک : **اینچ پینچ ؛ بل دینے کا عمل ، موڑنے کا عمل ، مروڑنے کی حالت یا کیفیت.** (پلیٹس). [اینچ پینچ (رک) کا ایک املا].

ہَیچری (ی لین، سک چ) امث.

مرغیوں اور مچھلیوں کے انڈے سینے کے لیے مخصوص کی ہوئی جگہ، سینالہ. اگر قدرتی طریقہ سے چوزے نکلوائے جائیں تو انہیں ایک مرغی کے ساتھ ہیچری سے نکلے ہوئے ایک روزہ چوزے ---- پالے جاسکتے ہیں. (۱۹۷۵، صنعت مرغبانی، ۱۰). ہم نے گورنمنٹ ہیچری دیکھی تھی یہاں ---- ٹراؤٹ مچھلی کی پونگ تیار کی جا رہی تھی. (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۳۰). [انگ : Hatchery].

ہَیچُوں ہَیچُوں (ی لین، و مع) امث.

گدھے، خچر اور گھوڑے وغیرہ کے بولنے کی آواز نیز گدھوں گھوڑوں کی سی آواز، ہینچوں، ہینچوں، رینکنے کی آواز. میں اور شیخ موصوف کھانا کھا رہے تھے کہ قریب سے ہیچوں ہیچوں کی آواز آئی. (۱۸۹۲، سفر نامۂ روم و مصر و شام، شبلی، ۲۰۲). مسٹر فرخ نے ہیچوں ہیچوں شروع کی بابا لوگ اور کھلکھلا پڑا. (۱۹۲۷، عظمت، مضامین، ۲ : ۱۳۱). [حکایت الصوت [].

---کرنا محاورہ.

خچر اور گدھے وغیرہ کا بولنا، گدھوں کی سی آواز نکالنا، ڈھینچوں ڈھینچوں کرنا، رینکنا. ان کی مثال خچر کی سی ہے کہ گدھوں کو لادنے لگے تو کہا میں گھوڑا ہوں گھوڑوں پر زین کسنے کی نوبت آئی تو لگا ہیچوں ہیچوں کرنے. (۱۸۹۳، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد خاں، ۱: ۳۷۸).

ہیچہ (ی مج) م ف.

(دکن) ہے ہی، ضرور ہے، یقینا ہے. ترنگ کی جلک ہیچہ تس بہیں پہ چھاؤں بتا بیگ جا آر کھیا تسپہ پاؤں. (۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۸). [ہے (رک) + چہ (حرف تاکید)].

ہیچی (ی مج) (الف) صف ؛ امذ.

ناچیز، حقیر آدمی. پ اپنی کثرت عنایت سے جو چاہیں فرمائیں میں تو اپنے کو ہیچی سے نسبت دیتے ہوئے بھی شرماتا ہوں. (۱۹۰۵، بے خبر، انشائے بے خبر، ۵۳).

ہیچی (ی مج) (ب) امث.

ہیچ (رک) کا اسم کیفیت، بے اصلی، بے حقیقتی. یہ ہیچی اور ناتمامی کی جو دو صفات ہیں ان کے کیا معنی ہوئے. (۲۰۰۶، ترجمہ آہنگ و پنجم (پرتو روہیلہ) (سہ ماہی سمبل، راولپنڈی، اکتوبر، ۲۳). [ہیچ + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ہیچھڑا (ی مع، سک چھ) امذ (قدیم).

رک : **ہیجڑا ؛ مخنث، خصی.** صاحب سب کے سنگ ہے صاحب سنگ سب نانہہ نوشہ مور کھ ہیچھڑا غفلت سپنے مانہہ. (۱۶۵۴، گنج شریف، ۶۵). [ہیجڑا (رک) کا قدیم املا].

ہیدرا میٹر (ی لین، سک د، ی مع، فت ٹ) امذ.

وہ آلہ جس سے سیالوں کی ثقل و خفت کا تفاوت دریافت کرتے ہیں، مائعات کی کثافت دریافت کرنے کا پیمانہ، مقیاس الماء، ہائیڈرومیٹر. جس سیال میں آلۂ ہیدرامیٹر زیادہ ڈوبتا ہے اس کی ثقل و خفت کم ہوتی ہے اور جس میں کم اس کی زیادہ. (۱۸۳۸، ستۂ شمسیہ، ۳: ۱۱۰). [انگ : Hydrometer].

ہیدڑا (ی مج، سک د) امذ.

رک : **ہدڑا ؛ حال، درجہ، گت، حالت ؛ ہیئت، صورت، شکل ؛ سلیقہ.** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

---جانا محاورہ.

حال بے حال ہونا، لچھن بگڑنا ؛ ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہنا، گت بے گت ہونا. (فرہنگ آصفیہ).

---کھونا محاورہ.

برا لکھا کرنا، برا درجہ کرنا. (فرہنگ آصفیہ).

ہیڈ (ی مج) (الف) امذ.

ا. سر، مونڈ، سیس، سر گروہ، پیشوا، سردار، میر ؛ افسر اعلٰی. (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مفتاح الاخبار، ۳۲). ۲. (i) **سر، افسر اعلٰی.** (مفتاح الاخبار، ۳۲). (ii) **(کسی شعبے کا) صدر، (خصوصاً) کسی مکتب مدرسے یا جامعہ وغیرہ کا بڑا اُستاد.** وری اینٹل کالج لاہور میں ہیڈ پرشین ٹیچر کی جگہ خالی ہوئی ہے اس کی تنخواہ ایک سو بیس روپیہ ماہوار ہے. (۱۹۱۶، اقبال نامہ، ۱: ۷۵). میں اس ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں، اس کی پالیسی ---- ہر چیز میری ذمہ داری ہے. (۱۹۸۵، اپنے لوگ، ۵، ۱۳۵). پہلی خاتون ممبر، ہیڈ آف وومن سیکشن ---- کانفرنس میں اسپیکر کی حیثیت سے شرکت کی. (۲۰۰۲، روشن چہرے، ۱۴). (iii) **(گھر یا خاندان کا) سربراہ، سرپرست.** جہاں کہ ایک شریک حصہ دار نے نالش

بید علی بطور ہیڈ خاندان کے کری ، جس میں کہ دوسرے شریک ----- شامل نہ کیے گئے . (۱۹۲۴ ، قانون میعاد سماعت ہند ، ۳۱۷) .- اشفاق احمد کے والد ----- کی قابلیت ہفت رخی تھی ، ساتھ ہی وہ بڑے جابر ہیڈ آف دی فیملی تھے . (۱۹۹۲ ، الکھ نگری ، ۸۱۰) . ۳- رک : ہیڈ محرر . نصیر الدین تھوڑی بہت اُردو فارسی پڑھ کر دس روپے کے ہیڈ ہوگئے . (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۳۱) . ۴- اوپر کا سرا ، بالائی حصہ ، سلنڈر وغیرہ کا اوپر کا حصہ جو گیس کے اخراج کو روکنے کے لیے لگاتے ہیں . سمپ . نہایت ہلکی مگر مضبوط دھات سے بنایا گیا ہے اس کا ہیڈ علیحدہ کیا جا سکتا ہے . (۱۹۴۹ ، موٹر انجینیئر ، ۱۴۳) .- ۵- دریا یا نہر پر وہ مقام جہاں سے بند باندھ کر نہر یا نہریں نکالی جائیں اور پانی کے بہاؤ کو . حسبِ منشا روکا یا موڑا جائے ، ہیڈورکس . پاشی کا ہیڈ تین یوم قبل ہی چھوڑ دیا گیا تھا . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۲۶) .

ہیڈ (ی مج) (ب) صف .

اعلٰی ، بڑا . (نوراللغات) . [انگ : Head] .

--- اوفِس (--- وج ، کس ف) امذ .

رک : ہیڈ آفس ؛ دفتر اعلٰی ، بڑا دفتر ، صدر دفتر . (فرہنگ آصفیہ) . [انگ : Head Office] .

--- آف دی ڈیپارٹمنٹ (--- مدا ، ی مع ، سک ر ، ٹ ، کس مج م ، سک ن) امذ .

کسی شعبے یا ادارے کا سربراہ (عموماً کسی درس گاہ میں) نیز اعلٰی افسر .- ا . یک ہیڈ مسٹریس یا ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ تھانیدار کا کردار ادا کرتی ہے . (۱۹۸۵ ، پریشر ککر ، ۱۴۹) . [انگ : Head of the Department] .

--- آفِس (--- مدا ، کس ف) امذ .

صدر دفتر ، کسی ادارے کا مرکزی یا بڑا دفتر .- یونیو منی آرڈر ہائے ہر ہیڈ آفس وسب و برنچ آفس سے ----- جاری ہوتے ہیں . (۱۸۹۴ ، ایکٹ ۱۹ ، ۱۵۱) . ہم انڈین میرج کمپنی لمیٹڈ کے ایجنٹ ہیں اور فلاں مقام پر ہمارا ہیڈ آفس ہے . (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۲) .

مطالبہ کیا یہ عرش کے ہیڈ آفس نے
ڈلے کے کیا ہیں گراؤنڈز دو تم اس کا جواب

(۱۹۵۹ ، کلیات رزمی ، ۴۵۰) . کاغذوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے ہم نے سب انتظام کر رکھا ہے فیلڈ سے لے کر ہیڈ آفس تک . (۱۹۸۲ ، اپنے لوگ ، ۵۱) . اس زمانے میں ریڈیو پاکستان کا ہیڈ آفس بندر روڈ پر ----- ہوتا تھا . (۲۰۰۶ ، چار جدید مصور ، ۲۷۰) . [انگ : Head Office] .

--- بُوائے (--- ضم ب ، وخ) امذ .

وہ طالب علم جو اپنے ہم جماعتوں کا نگران ہو ، مانیٹر .- مجھے پریفیکٹ بنا دیا گیا اور پھر بعد میں ہیڈ بوائے . (۲۰۰۵ ، جوئندہ یابندہ (ترجمہ) ، ۱۵۲) . [انگ : Head Boy] .

--- ٹیچر (--- ی مع ، فت چ) امذ .

اساتذہ کا سربراہ ، کسی مکتب وغیرہ کا بڑا معلم .- خلیفہ حمید الدین گورنمنٹ سکول میں ہیڈ ٹیچر تھے . (۱۹۹۰ ، اکابرین تحریک پاکستان ، ۴۴۸) .- اسکول کے ہیڈ ٹیچر اس کے مالک تھے . (۲۰۰۵ ، جوئندہ یابندہ (ترجمہ) ، ۱۵) . [انگ : Head Teacher] .

--- چپَراسی (--- فت چ ، سک پ) امذ .

کسی دفتر یا ادارے میں قاصدوں یا اردلیوں کا سربراہ .- یہ نام اُسے بنک کے ہیڈ چپراسی نے دیا تھا جو اس کے محلے میں رہتا تھا . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۴۲) . ہیڈ چپراسی خط کا مضمون لفافہ دیکھ کر ہی بھانپنے لگے تھے . (- (۱۹۹۸ ، دامان باغباں (پیش لفظ) ، ۲۱) . [ہیڈ + چپراسی (رک)] .

--- خَلاصی (--- فت خ ، شد نیز بلا شد ل) امذ .

ملاحوں کا سربراہ ، بحری جہاز پر کام کرنے والے مزدوروں کا نگران .- انہوں نے سیف اللہ کو ایک ساحلی جہاز پر "ہیڈ خلاصی" کی جگہ دے دی . (- (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۶) . [ہیڈ + خلاصی (رک)] .

--- فون (--- وج) امذ .

سر پر ٹکنے والی قوس نما پٹی کے دونوں سروں پر لگے ہوئے ریڈیو وغیرہ کی آواز تنہا سننے کا مختلف اقسام کا ایک آلہ ، سرفون ، کن فون نیز لاسلکی یا ٹیلی فون سننے کا آلہ جسے دونوں کانوں میں لگا دیتے ہیں . وِمل اور مسعود ہیڈ فون لگائے تاروں سے اُلجھے جانے کس چکر میں لکھنؤ اسٹوڈیوز سے باتیں کرنے کی کوشش میں مصروف تھے . (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۸۶) . بالکنی میں لڑکے اور لڑکیاں ہیڈ فون لگائے مائیکروفون لیے بیٹھے ہیں . (۱۹۷۷ ، ستمبر کا چاند ، ۱۵) .- ہم نے ہیڈ فون لگا کر کچھ دیر کمنٹری سنی ، دل چسپی نہیں ہوئی ، ہیڈ فون اتار کر رکھ دیا . (۱۹۹۹ ، امریکا کی تلاش میں ، ۱۳) . [انگ : Head Phone] .

--- کانسٹبل (--- غنہ ، سک س ، کس مج ٹ ، فت ب) امذ .

پولیس کا ایک عہدے دار جو کانسٹبل سے بڑا ہوتا ہے ، کانسٹبلوں کا افسر . ہیڈ کانسٹبل مع تین ہمرازوں کے پکڑا گیا . (۱۸۷۰ ، اخبار مفید عام ، آگرہ ، ۱۰ نومبر ، ۹) .- کانسٹبل (Constable) بول چال میں عام ہے اس کا مرکب "ہیڈ کانسٹبل" نہ صرف بات چیت میں بلکہ تحریر میں بھی عام ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۹) . شاہ جی ایک برخواست شدہ ہیڈ کانسٹبل تھا . (۱۹۹۲ ، الکھ نگری ، ۳۵) . ایک سی آئی ڈی انسپکٹر اور ایک ہیڈ کانسٹبل اس کے ہتھے چڑھ گئے . (۲۰۰۳ ، اجمل اعظم ، ۱۴۲) . [انگ : Head Constable] .

--- کُک (--- ضم ک) امذ .

وہ باورچی جس کی ہدایت کے مطابق دوسرے باورچی کھانا پکاتے ہیں ، باورچیوں کا نگران شخص .- منہ اندھیرے ہی ہیڈ کک کو تلاش کرتا اس کے کمرے میں پہنچا . (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۴۲) . [انگ : Head Cook] .

--- کلرک (--- کس خف ک ، فت ل ، سک ر) امذ .

کلرکوں کا افسر ، میر منشی ، صدر محرر .-

فتر میں ایک شخص شام بہاری لال ----- ہیڈ کلرک کے عہدہ پر
مامور تھا

(۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۶۶) . دفتر میں ----- ہیڈ کلرک ----- مصروف دکھائی دیتے .- (۱۹۶۱ ، علی پور کا ایلی ، ۱۵۶) . متعلقہ کلرک تو موجود تھا مگر ہیڈ کلرک صاحب چھٹی پر تھے . (۱۹۸۲ ، منو بھائی کے گریبان ، ۵۲۲) . بوڑھے ہیڈ کلرک نے (جو عیسائی تھا) اسے یہ بتایا کہ ----- میں اس سے بائبل لے کر پڑھتا ہوں . (۲۰۰۵ ، جوئندہ یابندہ (ترجمہ) ، ۳۶۹) . [انگ : Head Clerk] .

--- کلرکی (--- کس خف ک ، فت ل ، سک ر) امث .

ہیڈ کلرک (رک) کا اسم کیفیت ، محرری ، میر منشی ہونے کی حالت نیز اس کا عہدہ .- (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۸۹۲) . ہم لوگ سر دفتری کرتا ، ہیڈ کلرکی کرتا . [ہیڈ کلرک + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

--- کَنسٹِبَل (--- فت ک ، غنہ ، سک س ، کس مج ٹ ، فت ب) امذ .

رک : ہیڈ کانسٹبل . کنسٹبل پانچ چھ آدمیوں کو لے کر چلا گیا . (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۳۳۸) . [انگ : Head Constable] .

---کوارٹر (---ضم ک، غنہ، سک ر، فت ٹ) امذ.

ا. کسی ادارے کا انتظامی مرکز، صدر دفتر، صدر مقام، مرکزی دفتر نیز (مجازاً) مرکز، گڑھ، جمع ہونے کی جگہ ۔ جو لوکل گورنمنٹ کا سر ہیڈ کوارٹر ہے یعنی برسات کا صدر مقام. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ا: ۷۵). یہ شہر راجپوتانہ کا انگریزی ہیڈ کوارٹر ہے. (۱۹۱۳، سیر پنجاب، ۱۵). ہیڈ تنہا غیر مستعمل ہے ----- اس کے مرکبات ----- ہیڈ ڈرافسٹمن، ہیڈ کوارٹر وغیرہ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۴). محمود ہاشمی نے برابر کی عمارت کی طرف اشارہ کیا، یہ عمارت نادر شاہ کا ہیڈ کوارٹر تھی. (۱۹۸۰، زمیں اور فلک اور، ۶۱). یہ درخواست کروں کہ وہ اسے پارٹی ہیڈ کوارٹر تک پہنچا دے. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۶۵). **۲. فوجی کمانڈر اور اس کے عملے کا دفتر، فوجی مرکز، سپہ سالار کی فرودگاہ.** صوبہ خاندلیس اور دکن کا صدر مقام اور بہت بڑا فوجی ہیڈ کوارٹر رہا. (۱۹۰۸، مخزن، لاہور، اگست، ۲۹). پاکستان کی بری فوجوں کا ہیڈ کوارٹر راولپنڈی میں ... اور بحریہ کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں واقع ہے. (۱۹۴۸، جنگ، کراچی، ۲۲ اگست، ؟). وہ اپنے کمانڈر سے ہدایات لینے ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا. (۱۹۶۹، متاع درد، ۱۰). انھوں نے پچھلے دس برس کو عرصہ شملہ کے آرمی ہیڈ کوارٹرز مین اپنی ملازمت کے سلسلے میں انگریزوں ہی کے درمیان گزارا تھا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۳۴). [انگ : QuarterHead].

---کونسٹبل (---وج، غنہ، سک س، کس ج ٹ، فت ب) امذ.

رک : **ہیڈ کانسٹبل.** عملہ تحقیقات سب انسپکٹر و ہیڈ کونسٹبل کا بددیانت اور ظالم ہونا سب جگہ سنا. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۸۰). [انگ : ConstableHead].

---کیشیئر (---ی لین، ی مع، فت ہ) امذ.

بینک میں نقد رقم لینے اور دینے والے شخص کا نگراں یا بڑا افسر، کسی بینک میں نقدی کا ذمے دار یا سربراہ. عید مبارک اس ہیڈ کیشیئر کو بھی جو مبینہ طور پر چار لاکھ روپے سمیت ابھی تک روپوش ہے. (۱۹۸۱، منو بھائی کے گریبان، ۴۸۲). [انگ : Head Cashier].

---گرل (---فت گ، سک ر) امث.

طالبات کی اقامت گاہ یا اسکول یا کالج کی وہ طالبہ جو تمام طالبات کی نگران ہو. ہوسٹل کی ڈاک، ہیڈ گرل اپنے دوسرے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد تقسیم کرواتی تھی. (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۳۴۷). ہیڈ گرل کی پولیس کی طرح طلبی ہوئی کہ جہاں بیٹھی ہیں اپنے دو عدد قدموں پر فی الفور کھڑی ہو جائیں. (۱۹۸۸، تبسیم زیرلب، ۴۳). [انگ : GirlHead].

---لائٹ / لائٹس (---کس ج ء، سک ٹ) امث ج.

کسی موٹر گاڑی یا ریلوے انجن کی سامنے والی بڑی روشنی یا بتی. تھوڑے تھوڑے وقفے سے ضرغوص اپنی کار کی ہیڈ لائٹ جلا دیتے. (۱۹۶۳، خاکم بدہن، ۱۵۴). بار کی دھیمی روشنی میں معاً ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے کسی ... کار نے اچانک ہیڈ لائٹس روشن کر دی ہوں. (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۳۱۱). خود ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا اچھا گیا کہ ہیڈ لائٹ کی روشنی چکی تھی. (۱۸=۹۸۹، آب گم، ۱۶۱). لانچ کا پائلٹ وقفے وقفے سے ہیڈ لائٹ جلا کر ... یہ تسلی کر لیتا کہ وہ صحیح راستے پر جا رہا تھا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۹۱). [انگ : s/LightHead].

---لائن / لائنز (---کس ج، سک ن) امث ج.

(صحافت) اخبار کے صفے پر خبر کا عنوان یا سرخی، شہ سرخی / سرنامے، جلی سرخیاں شہ سرخیاں. ایسے کیسے نیوز پیپر سمجھ میں آتا ہے تم کو... آج صبو (صبح) سے ہیڈ لائن بھی نہیں دیکھا. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہے، ۳۸). انڈے کا آملیٹ کھانے کے بعد اختر نے اخبار کھول لیا اور وہ دلچسپی کے ساتھ ہیڈ لائنز پڑھنے لگا. (۲۰۰۳، پروا، ۱۲). [انگ : s/LineHead].

---ماسٹر (---سک س، فت ٹ) امذ.

ا. صدر مدرس، مدرسے کا افسر اعلی ابتدائی یا ثانوی مدرسے کے اساتذہ کا نگران استاد. ایک چھوٹا مدرسہ قائم کرنا اور ایک ہندوستانی سوڈیڑھ سو روپیہ ماہواری کا ہیڈ ماسٹر مقرر ... کرنا بالکل ناممکن ہے. (۱۸۸۳، مکمل مجوعہ لکچرز اسپیچز، ۲۰۳). آج کل غالباً کسی سرکاری اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں. (۱۹۲۴، اقبال نامہ، ا: ۱۳۴). اس کمرہ میں تین جماعتیں بیٹھتی ہیں ... اس کمرے سے ملا ہوا جو کمرہ ہے اس میں ہیڈ ماسٹر صاحب بیٹھتے ہیں. (۱۹۴۷، فرحت مضامین، ۴، ۴). ہیڈ ماسٹر کے سامنے پیش بہت کٹھن ہوتی اسکول سے نکالے جانے کی نوبت آ جاتی. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ا: ۲۳۸). ماں ہیڈ ماسٹر کے پاس گئیں تو انھوں نے کہا ٹھیک ہے، جب اس کا دل چاہے تو اسے اسکول بھیج دیا کریں. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۰). **۲. نمبردار، چودھری.** (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : masterHead].

---ماسٹری (---سک س، فت ٹ) امث.

ہیڈ ماسٹر (رک) کا اسم کیفیت، صدر مدرس کا کام یا عہدہ. مشرقی صاحب بھی ہیڈ ماسٹری کی گدی سے اچک کے لیڈری کی گدی پر جا بیٹھے ہیں. (۱۹۵۰، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۳۲۴). انھوں نے ہدانیہ مڈل سکول کی ہیڈ ماسٹری سنبھال لی. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۸). [ہیڈ ماسٹر (رک) + ی، لاحقہ کیفیت و نسبت].

---محرر (---ضم م، فت ح، شد ر بکس) امذ.

تھانے میں روزنامچہ لکھنے والوں کا نگراں، میر منشی. روزنامچہ عام مذکر ہیڈ محرر نے وہیں کا وہیں چھوڑ دیا. (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۳۵۶). [ہیڈ + محرر (رک)].

---مدرس (---ضم م، فت د، شد ر بکس) امذ.

رک : **ہیڈ ماسٹر.** میں کہ ایک نابغہ اور دانشور ہوں اور بدملھی کا ایک مدرس کہ پرائمری سکول کا ہیڈ مدرس ہے، دونوں ہی اس کتاب سے یکساں طور پر فیضیاب ہو سکتے ہیں. (۲۰۰۴، عرض مصنف، ۱۷۴). [ہیڈ + مدرس (رک)].

---مرر (---کس م، فت ر) امذ.

(طب) ایک آلہ جس میں آئینہ لگا ہوتا اور معالج کسی مریض کو دیکھتے وقت سر پر پہنتے ہیں تاکہ روشنی آئینے سے منعکس ہو کر مریض کی آنکھوں یا منہ پر پڑے اور مرض کی واضح تشخیص ہو. فلموں کا ڈاکٹر آل راؤنڈر ہوتا ہے یعنی ہاتھ میں نشتر گلے میں ربڑ کی نلکی سر پر ہیڈ مرر اور دیوار پر بینائی ٹسٹ کرنے کے حروف. (۱۹۴۳، لہریں، ۱۲۰). [انگ : MirrorHead].

---مسٹرس / مسٹریس (کس م، سک س، کس ج ٹ، کس ج ر / ی مج) امث.

ہیڈ ماسٹر (رک) کی تانیث؛ صدر مدرس، بڑی استانی، مدرسے کی سربراہ خاتون، اسکول کی خاتون سربراہ. حال میں مس خورشید اس کی ہیڈ مسٹرس ہو کر آئی تھیں. (۱۹۳، پریم چند زاد، ۷۸). اب وہ اسکول میں رہتی ہے ہیڈ مسٹرس ہو گئی ہے. (۱۹۷۶، تین بہنیں، ۱۳۳). میں ان دونوں ایک مقامی مدرسہ میں ہیڈ مسٹرس تھی. (۲۰۰۳ پروا ۱۰۷). [انگ : s/MistresHead].

---مُعَلِّمہ (---ضم م، فت ع، شد ل بکس، فت م) امث.

رک : **ہیڈ مسٹریس؛ صدر مدرسہ، ناظمہ ۔** استانی کی نگاہیں علی احمد پر ٹکی ہوئی تھیں ---- تو یہ تھیں استانی ہیڈ معلّمہ ۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۴۱). ہیڈ معلّمہ نے مرجانہ کا

ٹائم ٹیبل بدل دیا، بڑے سکول کے علاوہ اب اسے چھوٹے سکول میں بھی پڑھانا پڑا. (۱۹۸۹، مفتیانے، ۶۹۹). [ہیڈ + معلّمہ (رک)]۔

--- مولوی (---ولین، سک نیز فت ل) ۔امذ.

انگریزوں کے زمانے میں قائم بعض سرکاری تعلیمی اداروں کے مشرقی زبان و ادب کے شعبے کا نگران نیز اس کا کام اور عہدہ (اسے چیف مولوی بھی کہتے تھے بعد میں اس عہدے کا نام تبدیل ہوگیا)۔ ہیڈ مولوی کی تنخواہ ایک سو بیس رُپے قرار پائی اور دو اور مولوی پچاس پچاس کے رکھے گئے۔ (۱۹۳۳، مرحوم دہلی کالج، ۶). جو سٹاف کام کر رہا تھا ان میں اقبال کے علاوہ مولوی محمد عبداللہ ٹونکی (ہیڈ مولوی) قاضی ظفر الدین (نائب مولوی) ---- تھے. (۱۹۶۵، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، ۳۲۵). مولانا محمد رسول خاں ---- اورینٹل کالج لاہور میں پہلے ہیڈ مولوی اور بعد میں لیکچرار بنے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۳۷). [ہیڈ + مولوی (رک)]۔

--- نَرس (---فت ن، سک ر) ۔امث.

نرسوں کی نگران خاتون. نادیا تیولیننا نے نرسنگ کی ٹریننگ میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور اب پچھلے دو سال سے فوجی اسپتال میں ہیڈ نرس تھی۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱: ۲۵۲). [انگ: NurseHead]۔

--- نوٹ (---وج) ۔امذ.

تحریری تمہیدی بیان، قانونی رپورٹ سے پہلے کا بیان، سر عبارت۔ ہیڈ نوٹ بمقدمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۱ سنہ ۱۹۱۳ء میں ---- لکھا گیا ہے۔ (۱۹۲۴، شرح قانون میعاد سماعت ہند، ایکٹ ۹ (۱۹۰۸ء)، ۴۳۲). [انگ: NoteHead]۔

--- وَرکس (---فت و، سک ر) امذ ج.

دریا پر وہ مقامات جہاں سے بند باندھ کر نہر نکالی جاتی ہے (رک: ہیڈ معنی نمبر ۵)۔ اہم نہری ہیڈ ورکس بھی ---- بھارت کو دیئے گئے. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۳۴). [انگ: WorksHead]۔

--- ویٹر (---ی لین، فت ٹ) ۔امذ.

صدر بیرا، ویٹر جو ریستوران میں نگرانی کا کام کرے، بالخصوص بیروں اور کھانا اور مشروبات پیش کرنے والے دیگر ملازمین کی نگرانی کا کام کرنے والا شخص۔ نپولین ہمارے میس کا ہیڈ ویٹر تھا. (۱۹۶۵، بجنگ آمد، ۹۴). [انگ: WaiterHead]۔

ہیڈرا (ی مج، سک ڈ) ۔امذ.

(حیوانیات) پنیا سانپ، آبی کثیر پا، مارِ آبی؛ رک: ہائیڈرا. بجز چند حالات کے جہاں حیوانی اجسام تخزمایہ میں چھوٹے سبز پودے موجود ہوتے ہیں جیسا کہ سبز ہیڈرا (Hydra) میں۔ (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات، محمد سعید الدین، ۲۰). **(یونانی اساطیر) یونانیوں کے قدیم افسانوں میں ایک عجیب الخلقت جانور، نو سروں والا عظیم الجثہ سانپ جسے ہرکلیس نے مارا تھا اس کے ہر سر کاٹنے پر دو سر اُگ آتے تھے جب تک اسے داغا نہ جائے۔**

کیا یہ انبوہ افسانہ کے ہیڈرا اور این ٹیس کا سا سر نہیں ہے ----
اس انبوہ کو ایک دم سے پکڑا اور ہلاک کیا جائے۔

(۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۵: ۳۲۷). [انگ: Hydra]۔

ہیڈرَوجن (ی مج، سک ڈ، ولین، فت ج) ۔امذ.

(کیمیا) رک: ہائیڈروجن؛ ایک بے رنگ و بے بو آتش گیر گیسی عنصر، جو شناختہ عناصر میں سب سے ہلکا ہے پانی اور تمام نامیاتی مرکبات میں پایا جاتا ہے۔ منفی اجساموں سے گندک ---- ہیڈروجن وغیرہ ہیں۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۳۴). آکسیجن اور ہیڈروجن کا امتزاج نہ ہو پانی نہیں برس سکتا۔ (۱۸۹۷، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد، ۲: ۱۷۲).

کاربن اور ہیڈروجن سے ہے اسی طرح کوئلہ بھی بنا

(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۵۵). جب آکسیجن اور ہیڈروجن دونوں گیسیں ملتی ہیں تو پانی وجود میں آتا ہے۔ (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار، کراچی، دسمبر ۱۹۹۴ء، ۱۰۹)). [انگ: Hydrogen]۔

--- گاس / گیاس (--- کس گ، ی مخ) ۔امث.

رک: ہائیڈروجن گیس. حکمانے ون سے بسیط عنصر جو معلوم کیا ہے وو یہ ہیں لیٹ یعنی روشنی ---- ہیڈروجن گیاس۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۳۸). پانی میں سے ہمیشہ اکسیجن اور ہیڈروجن گاس کی یکساں مقدار نکلے گی۔ (۱۸۸۹، مبادی العلوم، کھلے، ۷۳). [انگ: GasHydrogen]۔

ہیڈروسیل (ی لین، سک ڈ، و مج، ی مج) ۔امذ.

(طب) ایک مرض کا نام جس میں جسم کے کئی حصوں میں پانی اتر آتا ہے (خصوصاً فوطوں میں)، نزول الماء، ہائیڈروسل. (مہذب اللغات). [انگ: Hydrocele]۔

ہیڈرومیٹر (ی لین، سک ڈ، و مع، ی مع، فت ٹ) ۔امذ.

رک: ہائیڈرومیٹر؛ مائعات کی کثافت دریافت کرنے کا آلہ، آب پیا، مائع پیا، مقیاس الماء. اس قدر آنچ دینا چاہیے کہ جب تک شربت مذکورہ کا خاص وزن متناسبہ ہو جائے، جو ہیڈرومیٹر کے ذریعہ سے بہ آسانی دریافت ہو جاتا ہے۔ (۱۹۵۱، یونانی دوا سازی، ۷۰). [انگ: Hydrometer]۔

ہیڈریس (ی مج، سک ڈ، ی مج) ۔امذ.

پانی سے چلنے والے پہیے یا اسی طرح کی کسی دوسری مشین کو پانی پہنچانے کی نالی. وہ گہرائی جو کہ سطح پانی سے ہیڈریس میں سوراخ کے سنٹر تک ہو ---- دریافت کی جاسکتی ہے۔ (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینئرز، ۲: ۳۹). [انگ: Headrace]۔

ہیڈنا (ی مع، سک ڈ) ف ل.

رک: ہیرنا؛ دیکھنا، جائزہ لینا. (پلیٹس). [ہیرنا (رک) کا بگاڑ]۔

ہیڈنگ (ی لین، کس ڈ، غنہ) امذ نیز امث.

عنوان، سرخی، سرنامہ نیز اخبار کی سرخی۔ حدیث کا ہیڈنگ یا عنوان یا خلاصۂ مضمون جس کو اصطلاح میں ترجمہ کہتے ہیں. (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد، ۱: ۸۱). چوتھی جلد میں سر سید مرحوم کا ایک مضمون ہے جس کا ہیڈنگ 'بچ و تکرار' ہے. (۱۸۹۸، مکتوبات حالی، ۲: ۲۵۰). [انگ: Heading]۔

ہَیڈی (ی لین) امث.

سربراہ ہونے کا عمل، سربراہی، افسری، کسی ادارے یا شعبے کا سربراہ کی حالت نیز عہدہ. کوتوال خیر اندیش خاں اپنی ہیڈی کے زمانہ کے رحیمن کے ملنے والے تھے. (۱۹۳۴، عزمی، انجام عیش، ۵۰). [ہیڈ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ہَیر (ہیئر) (ی لین نیز ی مج) امذ.

بال مُو (عموماً تراکیب میں مستعمل). ہیر (Hair) تنہا غیر مستعمل ہے اس کے مرکبات ... اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۲). [انگ: Hair]۔

--- اسٹائل / سٹائل (--- کس ا، سک س، کس مج ی / کس خف س، کس مج) امذ.

بال بنانے کا انداز، بالوں کی آرائش کی وضع. ہیر اسٹائل اور ان سب مین سے چھن کر کومل دلوں اور جسموں کو چیرتی ہوئی جنسی کشش ہے. (۱۹۷۷، رشید احمد صدیقی،

شیرازہ خیال، ۱۱۵). بالوں مُں بیچ بچ کا گھونسلا بنایا ہوا، اس ہیر سٹائل کے ساتھ عجیب آرائشیں. (۱۹۹۱، سفر گشت، ۲۶). [انگ: Style Hair].

---آئل/آئیل (کس ج، ا/ی مع)امذ.

بالوں میں لگانے کا تیل. ہیر آئیل، ہیر آئیل، ہیر ٹانک، ہیر پن، ہیر کٹنگ سیلون اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۲). کوئی سینٹ اور کوئی ہیئر آئل استعمال کیا کرتا. (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۲۴۱). [انگ: Oil Hair].

---پن (--- کس پ)امث.

وہ پن جو بالوں کو ٹھیک طور پر جمائے رکھنے کے لیے لگائی جاتی ہے. اس کی بیوی نے اپنے لمبے بالوں میں دوبارہ کنگھی کی اور ان میں وہ اپنی ہرن کھونسی جو دانگ اس کے لیے خرید لایا تھا. (۱۹۴۱، پیاری زمین (ترجمہ)، ۵۸). وہ اب چوٹی کرکے جوڑا باندھ چکی تھی اور ان ہیر پنوں اور کلپوں کو جن سے وہ اپنے بالوں کی آرائش میں مدد لیا کرتی. (۱۹۶۰، زندگی نقاب چہرے، ۱۸۸). ایک سیلز گرل نے بالوں میں تیل... دوسری نے بالوں مین ہیئر پن لگا رکھی تھی. (۱۹۸۱، نادم تحریر، ۱۹۲). [انگ: pin Hair].

--- ٹانک (--- کس ن)امذ.

بالوں میں لگائی جانے والی توانائی بخش دوا. ہیر ٹانک، ہر پن ہیر کٹنگ سیلون اور دو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵، اردو مُں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۲).

ہیئر ٹانک کی اک شیشی منگا کر اس کو دے دینا
وہ جس کے بال ملتے ہیں تمہارے کوٹ پر مجھ کو

(۲۰۰۲، ضرب ظرافت، ۷۸). [انگ: Tonic Hair].

---ڈرائیر (--- کس ج ڈ، فت ی)امذ.

بال خشک کرنے کا برقی آلہ بال سکھانے کا برقی آلہ. بال سکھانا کا برقی آلہ، اچھا تو پھر کیا ہوا شیریں نے مجھے بھی ہیر ڈرائیر کے نیچے بیٹھنے کو کہ کر روز مری سے پوچھا. (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۱۲۶). [انگ: Dryer Hair].

---ڈریسر (کس مج ڈ، ی مج، فت س)امذ.

حجام، نائی، مشاط، اصلاحی، موتراش نیز خواتین کے بال تراشنے یا سنورتے والی خاتون، مشاط. کارلے کر باہر نکل جاتی تھی کبھی شاپنگ کرلی، کبھی چینی یا یارانی ہیر ڈریسر سے نئی وضع کے بال بنوالیے. (۱۹۶۹، متاع درد ۱۷۶). مین سوچا کہ کچھ رقم انگریزی پڑھا کر اور کچھ ہیر ڈریر کا کام کرکے... جمع کی جائے. (۱۹۸۶، میرے لوگ زندہ رہیں گے ۱۱۹). [انگ: Dresser Hair].

---ڈِریسن ٔگ (کس مج ڈ، ی مج، کس س، غنہ)امث.

بال تراشنے یا سنوارنے کا عمل. میں لبنان میں ہیر ڈریسنگ کا کورس بھی کیا تھا. (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے ۱۱۹). [انگ: Dreasing Hair].

--- کیٹنگ سیلون (فت ک، کس ٹ، غنہ، ی لین، ومج)امذ.

وہ کمرہ یا دکان جہاں بال بنوانے یا سنگھار کرنے والے مشاط وغیرہ کے کاروبار کا ٹھکانہ ہو، بالوں کی آرائش یا بال کاٹنے کی جگہ یا دوکان. ہیر ٹانک، پسیر ہن، ہی ٔر تخنگ سیلون اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۲). پہلے حجام نے اس دوکان کا نام فینسی ہیر کٹنگ سیلون رکھا تھا. (۱۹۸۲، غلام عباس، زندگی نقاب کا چہرہ، ۲۵۹). بعد میں ہیر کٹنگ سیلون بننے شروع ہوئے تو وہاں بھی بہت عرصے آٹھ ہی آنے دیے جاتے رہے. (۱۹۹۲، افکار، کراچی، دسمبر، ۱۸). [انگ: Salon Cutting Hair].

--- کریم (کس خف ک، ی مع)امث.

بالوں کو جمائے رکھنے والے چکنائی. وہ تو ہیر کریم کا چلتا ہوا اشتہار تھا. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل، ۱۴۶). [انگ: Cream Hair].

---کلر (فت ک، ل)امذ.

بالوں کو رنگنے کا رنگین مادہ خضاب. مارکیٹ میں ایک سے بڑھ کر ایک ہیر کلر تمام شیڈز میں موجود ہے. (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۵۷). [انگ: Colour Hair].

--- کنڈیشنر (فت ک، سک ن ی مع، سک ش، فت ن)امث.

بالوں یا سر کو دھونے کا ایک مرکب مائع جس میں دواوں کی آمیزش کی جاتی ہے تاکہ بال صحت مند رہیں، یہ مختلف رنگوں میں ہوتا اور عموماً خوشبودار ہوتا ہے بالوں کو سنوارنے یا ہموار کرنے والا مادہ. یہ صابن اور یہ شمیپو اور یہ ہیر کنڈیشر اب ہمارے ہیر کنڈیشنر ڈیپارٹمنٹ میں جاکر پہلا ٹریٹ منٹ لے لو. (۱۹۸۹، گزرا نہیں ہوتا، ۱۱۵). [انگ: Conditioner Hair].

ہیر (۱) (ی مع)امث.

۱. جھنگ کے سیال خاندان کی ایک عورت جس کے عشق کا قصہ رانجھے کے ساتھ مشہور صوفی شاعر وارث شاہ نے پنجابی زبان میں نظم کیا ہے.

دیا ہیر کے ہاتھ رانجھا نے دل
وو عذرا ستی خوش نہ ہوئے ایک پل

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷۶).

سن کے میری سرگذشت احباب یہ کہنے لگے
بحر کا قصہ بھی افسانہ ہے رانجھا ہیر کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰).

آج دیکھے ترا جوبن تو ہو لیلیٰ مجنوں
ہیر ہیرے کی کنی کھا کے کرے اپنا خوں

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت بحر)، ۱: ۲۹۷).

اسی کا نام ہے ہیر اور اسی کا دمن
اسی کو کہتے ہیں شیریں یہی تو ہے لیلیٰ

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، اکبر، ۴۴۵).

وہ میری ہیر ہے اور میں ہوں رانجھے خاں مجید اس کا
ہمارا ذکر ہے ہر کوچہ و بازار کے وچ میں

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۲۰۳).

نہ سر کو پھوڑ کے تو مر سکا تو کیا شکوہ
وفا شعار کہاں میں بھی ہیر ایسی تھی

(۱۹۷۷، خوشبو، ۳۲۷).

ہمارا خواب کیا جھوٹا تھا جو تعبیر تک پہنچا
کہ مجنوں کو ملی لیلیٰ نہ رانجھا ہیر تک پہنچا

(۱۹۹۶، رقص وصال (لیاقت علی عاصم)، ۵۶). **۲. (i) صوفی شاعر وارث شاہ کی منظوم لوک کہانی، قصہ ہیر رانجھا نیز پنجاب کا لوک گیت جو عموماً راگ بھیرویں میں گایا جاتا ہے.** نمبر ۱۴ ترانہ دھن زلہ ہیر، تال پنجابی ٹھیکہ. (۱۹۰۸، عشق فیروز لقا، گلنار سیر، ۶۴). ہیر نے اپنی ایک خاص دھن پیدا کرلی ہے نرم روسیلانی. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۵۵). پھر میں اس وقت ہار گیا جب میں نے پہلی بار گاسے سے ہیر سنی تھی اور مجھے پتہ چلا تھا کہ ہیر کو سیدا کھیڑا بیاہ کر لے گیا تھا. (۱۹۸۷، باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی،

(۱۴۵ . (ii) (موسیقی) پنجابی بھیرویں جس میں زیادہ تر منظوم لوک داستانیں گائی جاتی ہیں جن میں سب سے مشہور ہیر رانجھا کی دھن ہے، سری راگ کا ساتواں پتر۔

نظر میں لیا جو ان نے سب سمایا
بنا کر ہیر دل سے خوش ہو گایا

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۵۶). ۳۔ (کنایۃً) محبوبہ، معشوقہ۔

آداب وہی ہیں الفت کے ترتیب نے پہلو بدلے ہیں
جب رانجھے سجدہ کرتے تھے اب ہیریں سجدہ کرتی ہیں

(۱۹۵۴، کلیات شکیب جلالی، ۳۵۰). [علم]۔

--- رانجھا/رانجھ (---مغ) امذ.

مشہور صوفی شاعر وارث شاہ کی عشقیہ کہانی کے دو مرکزی کردار نیز وارث شاہ کے لکھے ہوئے قصے کا نام۔

کہانی ایک سنائی جو ہیر رانجھ کی
تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۱). ہیر رانجھا کی کہانی کو وارث شاہ اور فضل شاہ دو شاعروں نے آسمان پر پہنچا دیا۔ (۱۹۳۰، سہ ماہی اردو، اورنگ آباد، دکن، اکتوبر، ۷۱۶). یوسف زلیخا، ہیر رانجھا ـــــ کے قصے سن کر اسے یقین ہو چکا تھا کہ محبت ـــــ میں محرومی کا عنصر لازم ہوتا ہے۔ (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۷، ۳۴۷). بچپن دیہات میں گذرا وہاں رہٹ چلائی بھینسیں چرائیں اور ہیر رانجھا سنی۔ (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۲۱۶). [ہیر + رانجھا/رانجھ (علم)]۔

--- وارث شاہ (--- کس ر) امذ.

مشہور صوفی شاعر سید وارث شاہ کا تخلیق کردہ مقبول ترین منظوم قصہ جو پنجابی زبان میں ہے، ہیر رانجھا کا" قصہ۔ ایک مرتبہ کسی محفل میں مجھے وارث شاہ پر تقریر کرنا تھی اور میں ہیر وارث شاہ پڑھنے کی کوشش میں نڈھال ہو رہا تھا، پسینے چھوٹ گئے لیکن بیشتر الفاظ پلے نہ پڑے۔ (۱۹۹۴، کاروان سرائے، ۲۲). ہیر وارث شاہ مشہور صوفی شاعر سید وارث شاہ کا تخلیق کردہ مقبول ترین منظوم قصہ جو پنجابی زبان میں ہے۔ (۲۰۰۵، مبادیات موسیقی، ۱۹۸). [ہیر + وارث شاہ (علم)]۔

ہیر (۲) (ی مع) (الف) امذ.

ا۔ درخت کا مغز جو چھال کے نیچے ہوتا ہے، گودا؛ مغز، رس وغیرہ جیسے ستو وغیرہ کا ہیر ۔ جس چراغ میں تیل کم ہو گیا ہو تو روغن ڈال دے کہ دودھ حسب دلخواہ اترے پھر ہیر اکیس اکیس ماشہ اور گوند ببول کا جس کو صمغ عربی کہتے ہیں چار دام ـــــ اس میں ڈالے ۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۹۰). **۲۔ کھاد ؛ (کئی اقسام کے درختوں کا) ریشہ.** (پلیٹس).

ہیر (۲) (ی مع) (ب) امث.

ا۔ زور، طاقت، بل، قوت، مضبوطی، جسمانی قوت، سکت۔

ناچک میں ہے چُک نہ ہاتھ میں ہیر
اب مجگوں رکھو معاف اے میر

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۲).

براِلی تیر آیا یک کوے ہیر
کہ سک اس کے جھرے تھے بہوت کم نیر

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۷: ۱۳۱). ۲۔ لچھمی، لکشمی، مایہ، دولت؛ جوہر، خلاصہ، تت مول، جڑ، اصل، ماہیت؛ نفس مطلب، مغز سخن. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

ہیر (۲) (ی مع) (ج) صف.

ضروری، خالص، صاف، شفاف. (جامع اللغات). [س:]۔

ہیر (۳) (ی مع) مث.

ا۔ صاعقہ، بجلی کا کڑکا؛ ہیرا؛ ہار؛ سانپ؛ شیر. (جامع اللغات؛ پلیٹس). **۲۔ موتی کی مالا؛ ایک ماترک چھند جس میں پانچ پانچ اور نو نو کے وقفے سے تیئیس ماترائیں ہوتی ہیں؛ شیوجی کا ایک نام (شبد ساگر)۔** [س:]۔

ہیر (۴) (ی مع) امذ.

رک: اہیر؛ چرواہا، گوالا. (جامع اللغات) ---). [اہیر (رک) کا مخفف]۔

ہِیَر (کس ہ، فت ی) فجائیہ.

پُرجوش تائید کے اظہار کا کلمہ جو (عموماً) تکرار کے ساتھ مستعمل ہے۔ ہیر (Hear) تکرار کے ساتھ (ہیر اہیر!) خوشی میں یا بعض اوقات طنزاً تالیاں بجا کر بولتے ہیں. (۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۷). [انگ: Hear].

--- ہِیَر (--- کس ہ، فت ی) فجائیہ؛ فقرہ.

ایک کلمہ جو حوصلہ افزائی کے طور پر (طنزاً بھی) تالیوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں، مقرر کی تائید کرنے کا کلمہ، سنو! سنو. دائیں بنچوں سے آواز آئی، ہیر ہیر. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۵۹: ۴). ہیر (Hear) تکرار کے ساتھ (ہیر ہیر!) خوشی میں یا بعض اوقات طنزاً تالیاں بجا کر بولتے ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۷). ہیر ہیر، گوتم نے تالی بجا کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا. (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم. ۳۵). [انگ: Hear hear].

ہیرا (۱) (ی مع) امذ (الف) امذ.

ا۔ ایک نہایت مشہور قیمتی اور بے شمار اقسام کا حامل پتھر جو خصوصاً بلوری رنگ کا اور صاف شفاف ہوتا ہے اس کی چمک دمک رنگت خوبصورتی اور سختی اس کا طرۂ امتیاز ہے، الماس، ہیرک. (انگ: Diamond). الماس... اہل ہند ہیرا خوانند. (۱۴۱۹، ادات الفضلا (سہ ماہی اردو، کراچی، اکتوبر ۱۹۶۷ء ۱۴).

سونا موتی ہیرے خاص سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، علی گڑھ، ستمبر ۱۹۵۷، ۲، ۶: ۷۲). اصل لغت. ہندی مرادف الماس. ہیرا. (۱۵۱۹، موید الفضلا (پنجاب میں اردو، ۲۱۸).

اگر گاؤدی ہاتھ ہیرا اہے
نہ سمجھے کہے گار چیرا اہے

(۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ا: ۱۳۸).

کیوں نہ ہوئے دل یاقوت لباں موم سراج
کام کرتا ہے مری آہ کا ہیرا کھن میں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۲).

عارض پہ تمہارے یہ پسینا
ہیرے کا ہے لعل پر نگینا

(۱۷۶۲، وفا، راجہ نوال رائے (ہندوؤں میں اردو، ا: ۱۱۳).

کیا ڈبے موتی ہیروں کے کیا ڈھیر خزانے مالوں کے
کیا بقچے تاش مشجر کے کیا تختے شال دوشالوں کے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۲۰۰). بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی پن کر پھر ہیروں کا ہار پہنا. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۳۴).

ہیں ہزاروں اس کے پہلو ، رنگ ہر پہلو کا اور
سینے میں ہیرا کوئی تراشا ہوا رکھتا ہوں میں

(۱۹۰۸، بانگ درا، ۱۲۹). ہیرا... ایک قیمتی اعلیٰ درجے کا پتھر ہے زیادہ سخت اور خشک ہوتا ہے، بہت رنگ کا ہوتا ہے سفید، زرد، سیاہ، سرخ. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶، ۵۵۲).

اشعار فراق اپنے لَو دیتے ہیں رہ رہ کر
الفاظِ غزل ہیں یا ہیرے ہیں نگینے کے

(۱۹۶۲، روح کائنات، ۱۳۶). ایک مچھلی سونے کی بنوائی، سارے جواہر لعل، یاقوت، ہیرا... پتھر بیش قیمت، جو کچھ خزانے میں تھا سب اس پر جڑوایا. (۱۹۷۵، جدید اردو شاعری میں علامت نگاری (علامت کے مباحث، ۱۹۸). ایک ہیرا پانچ قیراط (یا مثلاً گرام). وزن بتا کر فروخت کیا. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۸ : ۷۲). **۲. چمپا کلی، ہار، مالا، کنٹھی، گلوبند (قیمتی پتھروں اور منکوں سے تیار کیا ہوا زیور جسے گردن میں پہنتے ہیں).** (پلیٹس). **۳. مالا کا دانہ جو تلسی کی لکڑی کا بنایا جائے؛ تلسی کی مالا جو بیراگی پہنتے ہیں.** (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات؛ فرہنگ تلفظ).

ہیرا (۱) (ی مع) (ب) صف.

۱. عمدہ، نفیس؛ (مجازاً) نیک، عادات واطوار کا اچھا، پیارا، نیک خو، لائق، قابل تعریف.

سید محمد پتی پیرا جیو رتن میں اُتم ہیرا

(۱۵۹۹، کتاب نورس، ۱۱۱). تمہاری نند تو ہیرا نکلی، خدا ایسی بیٹی کل کو دے. (۱۹۱۰، لڑکوں کی انشا، ۶۴). ایک بات کہوں گی لڑکا ہیرا ہے گھرانا دیکھا بھالا جن کو پورا شہر جانے. (۱۹۶۴، نور مشرق، ۲۶). بڑی صابر و شاکر بچی ہے میری، ہیرا تھی ہیرا. (۱۹۹۰، پاؤں کی زنجیر، ۳۴). **۲. سب سے اعلیٰ، نمایاں، یکتا، یگانہ، بے مثل (عموماً باصلاحیت کے لیے مستعمل).**

توں سور ہے نکوں دور ہوں اساں تے
توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴۴). یہ ایک ہزار ایک کنکروں میں ہیرا ہے ہم نے اسے آج سے اپنے دربار کا شاعر مقرر کیا. (۱۹۳۸، سولہ سنگار، ۱۳). اتنے ذہین بچے کے لیے تو پرنسپل صاحب کو خود چل کر آپ کے پاس آنا چاہیے آپ یہ ہیرا اس طرح نہ رولیں. (۱۹۸۶، جرم ظریفی، ۱۶۳). [س: #].

---آدمی (---مدا، فت نیز سک د) امذ.

نہایت اچھا آدمی، نیک آدمی، کھرا آدمی، بھلامانس.

ہیروں کی اپنے پاس نہیں ہے کوئی کمی
ادنیٰ سا شخص بھی ہے یہاں ہیرا آدمی

(۱۹۸۷، خدا جھوٹ نہ بلوائے، ۳۵۰). ڈاکٹر رؤف پاریکھ جیسے ہیرا آدمی کی لغت بورڈ میں تشکیل کرکے اس بیل کو منڈھے چڑھادیا. (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۴۷). [ہیرا + آدمی (رک)].

---آدمی ہے فقرہ.

نہایت کھرا آدمی ہے، معاملے کا سچا اور قابل تعریف آدمی ہے، بھلا مانس (آدمی) ہے. (فرہنگ آصفیہ).

---بنا دینا محاورہ.

تربیت یا اصلاح کرکے لائق فائق بنادینا، اچھا یا قابل قدر بنادینا. ثناء صاحب... جس پتھر کو بھی دیکھتے..... اس کی خوبیوں کو اس طرح اُجاگر کرتے کہ اس کو ہیرا بنادیتے یا یوں سمجھیے کہ جب کوئی شخص ان کی صحبت میں بیٹھنے لگتا تو پارس سے لگ کر خود بخود سونا ہوجاتا. (۱۹۹۶، قومی زبان، کراچی، مئی، ۱۸).

---پھانکنا محاورہ (قدیم).

رک: ہیرا کھانا؛ زہر کھانا، ہیرا کھا کر خودکشی کرنا.

چمک دانتوں کی تو کیا دیکھتا ہے آج او غافل
کسی نے غم میں تیرے کوٹ کر ہیرے کو ہے پھانکا

(۱۸۰۹، افسوس (میر شیر علی)، طلوع افکار، ۳، ۳۱ : ۱۲).

---تَراش (---فت ت) صف؛ امذ.

ہیرا تراشنے والا، ہیرے کو کاٹ یا چھیل کر خوبصورت شکل دینے والا شخص. مسلمان حریت پسندوں نے جاپانی ماہر ہیرا تراش کی رہائی کے لیے ۵۵ ہزار امریکی ڈالر تاوان طلب کیا ہے. (۱۹۷۶، نوائے وقت، لاہور، ۱۲ مئی، ۸). [ہیرا + ف: تراش، تراشیدن = کاٹنا، کترنا].

---تَراشنا ف مر.

ہیرے کو مرضی کے مطابق سان سے کاٹنا، ہیرے کو تراش کر کسی خوبصورت شکل میں ڈھالنا.

انگشتری وہ سونے کی پہنے ہیں بے نگیں
ہیرا کوئی تو اشک کا اے چشم تر تراش

(۱۸۵۴، دیوان اسیر، ۲ : ۱۸۶). حیدرآباد سے ایک خاص قسم کی دستکاری نیست و نابود ہوگئی یعنی ہیرا تراشنا اور صاف کرنا. (۱۹۱۷، رسالہ العصر، پٹنہ، ۲ : ۵۷۳).

---جڑنا ف مر.

ہیرا چپکانا، ہیرا لگانا. امیر زادے ہیرا چاٹ لیتے تھے، انگوٹھی میں اسی مقصد کے لیے ہیرا جڑا جاتا تھا. (۱۹۸۶، اللہ معاف کرے، ۵۲).

---جواہِر مَن (---فت ج، کس ہ، فت م) امذ.

ایک زیور کا نام جس میں قیمتی پتھر اور نگ لگے ہوتے تھے. ہیرا جواہر من اور طرح طرح کے گہنے اور کپڑوں میں بھی وہ نہیں پھنستا. (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۵۱۳). [ہیرا + جواہر (رک) + رک: من (۲)].

---چاٹنا محاورہ.

ہیرا چاٹ کر مرجانا، ہیرا کھا کر خودکشی کرلینا، ہیرا پھانکنا. امیر زادے ہیرا چاٹ لیتے تھے انگوٹھی میں اسی مقصد کے لیے ہیرا جڑا جاتا تھا. (۱۹۸۶، اللہ معاف کرے، ۵۲).

---چبانا محاورہ.

ہیرا کھا کر مرجانا، ہیرا کھا کر خودکشی کرلینا. عین برات کے دن لڑکی نے ہیرا چبالیا صبح کو مری ہوئی ملی. (۱۹۵۷، شام اودھ، ۳۷۲).

---کاٹ صف؛ امذ.

رک: ہیرا کٹ؛ ہیرے کی طرح کاٹا یا تراشا ہوا؛ تراشا ہوا ہیرا. (کانوں میں ایک ایک ہیرا کاٹ کی بالی). کانوں میں ایک ایک ہیرا کاٹ کی بالی. (۱۹۲۸، پس پردہ، ۷۵). پیروں میں سونے کے ہیرا کاٹ لچھے، ناک میں زمرد کی پیچ کلیا کیل تھی. (۱۹۳۱، رہنمائے مینا، ۱۶۷). [ہیرا + کاٹ، کاٹنا (رک) سے].

---کَٹ (---فت ک) صف.

ہیرے کی طرح کٹا ہوا یا بنا ہوا. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہیرا + کٹ = کٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- **کَسِیس** (---فت ک، ی مع)امذ.

سبزی مائل مٹیالے رنگ کا ایک دانے دار مرکب جو لوہے، گندھک اور آکسیجن سے تیار ہوتا ہے (بطور دوا مستعمل) یہ سیاہی اور رنگ بنانے کے کام آتا ہے خصوصاً چمڑا رنگنے میں ۔. زاک ترکی : ہیرا کسیس ۔. (۱۴۳۳، بحر الفضائل ، بلخی (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۵)). حضرت اب بہت بڑا مزہ ہیرا کسیس کی مانند معلوم ہوتا ہے ۔. (۱۸۳۹، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۱۱۵). ہیرا کسیس ، توتڑی ، نمک سنگ بوزن مساوی لے کر سفوف ----- کر کے ----- ہڈی پر پٹی مضبوط سی باندھا کریں ۔. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱۷). بخار دفع کرنے کے لیے اُس کے چھ رتی سفوف میں ڈیڑھ رتی ہیرا کسیس ملا کے دینا چاہیے ۔. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۷). اس میں گلنار ، ہیرا کسیس ، اضافہ کر کے دانتوں پر ملیں ۔. (۱۹۳۶، ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۲۲۷). ہیرا کسیس پانی ہیں حل پذیر ہے ۔. (۱۹۶۲، اردو انسائیکلوپیڈیا، ۱۵۲۱). [ہیرا + رک : کسیس (۱)]۔

--- **کَشِش** (---فت ک، کس ش)امذ.

رک : ہیرا کسیس ۔. طحال متاثر ہو تو سلفٹ آف ایرن یعنی ہیرا کشش کے ساتھ کونینین ملا کر دینا ۔. (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب، ۴۷). [ہیرا کسیس (رک) کا بگاڑ]۔

--- **کَنی** (---فت ک)امث.

(نگینہ گری) ہیرے کی کنی کا بنایا ہوا برما جو بہت نازک اور قیمتی ہوتا ہے لیکن سخت سے سخت جواہر میں سوراخ کر دیتا ہے، سخت قسم کے جواہر میں سوراخ کرنے کے لیے فولاد کی جگہ استعمال کرتے ہیں، الماسی برما۔

ہر اک سرو ہے سانک کی جیوں انی
چنبیلی کی پھکڑی ہے ، ہیرا کنی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۶). [ہیرا + کنی (رک)]۔

--- **کھانا** محاورہ.

۱۔ خودکشی کی نیت سے ہیرے کے ریزے کھا جانا (یہ انتڑیوں کو کاٹ دیتے ہیں اور موت واقع ہو جاتی ہے) ہیرا کھا کر خودکشی کر لینا، مر جانا۔

ولے وہ لال بن کھا پتھر ہیرا
چباتی تھی دل پر خوں کا پرا

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۱۹).

دانت پیسے جو کبھی ان کا تصور آ جائے
آبرو چاہے جو انسان تو ہیرا کھا جائے

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت شایان) ، ۲ : ۵۶۷). **۲۔ رشک سے جان دینا، نہایت رشک کرنا۔** مرزائی صاحب کا یہ حال تھا کوئی پرچہ اُن کا اُن کی نظر پڑ جاتا نیریز بریز بریز کہتا یاقوت رقم ہیرا کھاتا ۔. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۸).

رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائے گا
سبزہ پر اس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائے گا

(۱۸۴۶، آتش ، ک ، ۳۷). سبحان اللہ اس عمارت کا کیا کہنا رو رواس کے عجب نہیں جو کندن ہیرا رشک سے کھائے ۔. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲۷). چلبلاپن بجلی کو شرمائے گا گوہر دندان پر موتی ہیرا کھائے گا ۔. (۱۹۰۱، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۱). **۳۔ دن رات جان کھپانا ، نہایت فکر اور محنت کرنا ، ہر وقت تلاش اور فکر میں مبتلا رہنا** ۔. روپے کا جمع ہونا ، جواہر کی تلاش میں ہیرا کھانا ، دن کا جاگنا ، چاندی سونے کی امید میں رات کا نہ سونا ۔. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ : رشید حسن خاں) ، ۲۳۲).

--- **کِھلانا** ف مر محاورہ.

ہیرا کھانے کو دینا، جان سے مارنا نیز رشک میں مبتلا کرنا.

ہمسر جو تجھ سے گل ہو تو اس کا جگر تمام
شبنم چمن میں دے ابھی ہیرا کھلا کے کاٹ

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۲۷).

بھڑ کی دلوقں میں آگ وہ پانی
جوہر دکھا کے فوج کو ہیرا کھلا گئی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۶۱). لب یاقوت رنگ لعل بدخشانی کا جگر خون کرے، بلکہ یاقوت رمانی کو ہیرا کھلائے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۹۳۸).

--- **مَن توتا/ طوطا** (--- فت م، وج)امذ.

ایک قسم کا بولنے والا توتا، عمدہ قسم کا توتا، ایک افسانوی توتا (لاط : SinensisusPsitta).

رکھ زمین پر لگا یہ کرنے صدا
لو خریدارو ہیرا من طوطا

(۱۸۱۰، ہشت گلزار (مہذب اللغات). میں بھی دکھ کا ہیرا من توتا پالنا چاہتا ہوں، میں بھی احساس شکست اور احساس محرومی کی تلاش میں ہوں. (۱۹۷۵، امر بیل، ۱۲۴). شمع وہاں ہیرا من طوطے کی طرح چہک رہی تھی. (۱۹۹۸، نہ جنوں نہ رہا نہ پری رہی، ۹۲). [ہیرا + رک : من (۱) + توتا/ طوطا (رک)].

--- **مَنڈی** (--- فت م، سک ن)امث.

مراداً: طوائفوں کے رہنے اور دھندا کرنے کی جگہ؛ (خصوصاً) لاہور کا بازارِ حسن. ارے وہی ہیرا منڈی کی عورتیں اور کون ، جمال مسکرانے لگا. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۴۰۵). یہی حال ہیرا منڈی کا ہے، یہاں بھی باسی ، تازہ سڑی ہوئی اور پژمردہ محبت کی بو باقی رہتی ہے. (۱۹۸۱، سفر در سفر ، ۳۸). یہ دائیں جانب لاہور کی ممنوعہ گلیاں ہیں.... نقل کفر والی بات ہے ان گلیوں کو ساجن کی گلیاں کہہ لیجئے بلکہ ہیرا منڈی کہہ لیجئے. (۲۰۰۳، راکھ ، ۴۰). [ہیرا + منڈی (رک)].

--- **موافِق آنا** محاورہ.

ہیرا (انگوٹھی وغیرہ میں جڑوا کر) پہننے کے اچھے اثرات ظاہر ہونا، ہیرا پہننا سازگار ہونا (بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ بعض قیمتی پتھر انگوٹھی وغیرہ میں جڑوا کر پہننے اور اس کے سازگار آنے سے انسان کے حالات بہت ہی اچھے ہو جاتے ہیں). جب ہیرا موافق نہیں آتا تو یہ مشکلات ، مصائب اور پریشانیاں لاتا ہے. (۱۹۸۰، قیمتی پتھر اور آپ، ۱۱).

--- **نُما** (--- ضم ن)صف.

ہیرے کی طرح کا، ہیرے کی مانند، الماس سے مشابہ؛ (کوئی شکل یا ساخت) جس کے کئی پہلو ہوں، ہمہ پہلو، کثیر پہلو (جیسے تراشا ہوا ہیرا ہوتا ہے. اس لیے مستطیل کے لیے قلب ایک ہیرا نما شکل ہو گی. (۱۹۴۱، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ)، ۲: ۵۵۹). [ہیرا + ف : نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا].

--- **ہِینْگ** (--- ی مع، غنہ)امذ.

سرخی مائل سفید ہینگ جو عمدہ خیال کی جاتی ہے، اوّل قسم کی ہینگ. دو قسم کی ہینگ کا ذکر کیا ہے.... رنگ سفید یا سرخی مائل ہوتا ہے اس کو ہیرا ہینگ کہتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۵۵۶). [ہیرا + ہینگ (رک)].

--- **ہونا** محاورہ.

۱. باعث فخر ہونا، وقار کا سبب ہونا، قابل ستائش ہونا. افضل کی چھوٹی بچی کنبہ بھر کا مول اور ہیرا تھی. (۱۹۱۷، سنجوگ، ۵). **۲. لائق فائق ہونا.** بختیار خلجی میں نے اپنی پیٹھ ٹھونکی، بوائے اور بوائے تم ہیرے ہو، یو ہیوڈن اِٹ. (۱۹۸۵، چچا عبدالباقی، ۲۱۳).

---ہیرے کا کاٹتا ہے کہاوت.
لوہا لوہے کو کاٹتا ہے، بالعموم کسی ایسے شخص یا شے کے لیے مستعمل جو تیزی یا چالاکی یا خرابی میں کسی کا جواب یا ہم پلہ ہو. چودھری، ہیرا ہیرے کو کاٹتا ہے سردار نونہال سنگھ نے کہا، شراب کا کسل بھی شراب ہی سے جائے گا. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۱۷).

---ہے ہیرا فقرہ.
نہایت قیمتی ہے، بہت ہی اچھا ہے، سب سے لائق فائق ہے. یوں سمجھیں کہ میرا بیٹا ہیرا ہے ہیرا. (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۵۶).

ہیرا (۲) (ی مع) امث.
چھوٹا کاکروچ؛ چیونٹی؛ لکشمی دیوی. (پلیٹس). [مقامی].

ہیراب (ی مع) امذ.
ایک فرشتہ جو پانی کا موکل ہے. (جامع اللغات؛ آنندراج). [ف].

ہیرابول (ی مع، وج) امذ.
ایک بہت بڑا اور خوشنما درخت جس کی وضع ببول کے درخت کی سی ہوتی ہے نیز اس کی رطوبت جو کئی طرح کے امراض میں بطور دوا استعمال کی جاتی ہے، بیجا بول، گندھ رس. مُر..... مرہٹی میں بول اور گجراتی میں ہیرا بول اور لاطانی میں مرہا نام ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۲۴۸). [گجراتی].

ہیرا پھیر (ی مج، ی مج) امذ نیز امث.
رک: ہیرا پھیری؛ آمد و رفت.

وہ کوٹھے کا مکاں، وہ کالی آندھی ، وہ ضم گلرو
عجب رنگوں کی ٹھہری آکے ہیرا پھیرا اندھی میں

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۱۷۲). [ہیرا = ایرا (تابع) + پھیر، پھیرنا (رک) کا حاصل مصدر].

---ہونا محاورہ.
چالبازی ہونا، دھوکے کی باتیں ہونا.

بازار گلی اور کوچے میں ہر ساعت ہیرا پھیر ہوئی
تھی چاہ نظر بھر دیکھنے کی ، جس جاگہ پرمٹ بھیر ہوئی

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱: ۱۴۸).

ہیرا پھیرا (ی مج، ی مج) امث نیز امذ.
۱. اِدھر کی چیز اُدھر اور اُدھر کی چیز اِدھر کر دینے کا عمل، ادل بدل: (مجازاً) مکر و فریب، چالبازی، ہیرا پھیری. زمیں داروں نے برطانوی حکمرانوں کی ملی بھگت سے زبردست رد و بدل اور ہیرا پھیرا کی. (۱۹۹۷، میر جیون کی کچھ یادیں، ۲۱۴). **۲. گھومنے پھرنے کا عمل، آنا جانا، آمد و رفت، چکر لگانا.** تجھے بھی ہیروں پھیروں کا مزہ پڑ گیا ہے، بس اب کا گیا گیا شام کو پلٹیو. (۱۹۸۰، صبح زندگی، ۱۸۸). [ہیرا = ایرا (تابع) + پھیرا (رک)].

ہیرا پھیری (ی مج، ی مج) امث.
۱. بار بار آنے جانے کا عمل، امد و رفت، آر جار، آہر جاہر، گھومنے پھرنے یا چکر لگانے کی حالت.

پھرتے ہیں ترے کوچے میں اہلے گہلے
چوری نہ سہی تو ہیرا پھیری ہی سہی

(۱۹۳۳، ترانہ، یگانہ، ۱۸۲).

جیون ریت کی چھان پھٹک میں سوچ سوچ دن رین گنوائے
بیرن وقت کی ہیرا پھیری پل آتا ہے پل جاتا ہے

(۱۹۴۹، میراجی، ک، ۱۷۱). وہی تقاضائے درد دل کا بہانہ کہ کوچۂ محبوب میں ہیرا پھیری کا جواز نکلے. (۱۹۹۱، فیض عہد اور شاعری، ۱۳۲). **۲. (i) ادھر ادھر کرنا، اوپر نیچے کرنا، ادل بدل (کوئی چیز وغیرہ) بدلنے کا عمل، تبدیلی (عموماً منفی معنوں میں).** ہر نااہل---- غیر تخلیقی سیاسی کارکن اسی طرح ادیبوں کی فہرست میں ٹانک دیا جاتا ہے اور دو چار بار کی اسی ہیرا پھیری میں عظیم ادیبوں کی پلٹن میں کھڑا کر دیا ہے. (۱۹۷۰، برش قلم، ۳۳۶). سامراجی ملکوں کی جانب سے کرنسیوں کی قیمت میں ہیرا پھیری. (۱۹۷۵، شاہراہ انقلاب، ۱۳۰).

لباس نو میں رکھی ہے رعایت ایسی ٹیلر نے
کہ اس میں ہیرا پھیری جنس کی معلوم ہوتی ہے

(۲۰۰۲، ضرب ظرافت، ۳۱). **(ii) (دکان داری) کسی جنس کا باہمی تبادلہ، کسی ایک جنس کے بدلے میں دوسری جنس کا باہمی لین دین، ایرا پھیری، آر جار، سودے بازی.** مجھے طلب کرتے تھے میں دے دیتا تھا پھر وہ مجھ کو واپس دیدیتے تھے غرض اوسی چار پانچ سو روپیہ کے اندر ہیرا پھیری ہوتی تھی. (۱۸۶۴، جوہر عقل، ۶۱). تحفوں کی اس ہیرا پھیری میں پانوں کے تاجروں کا ایک کثیر طبقہ اپنے آبائی پیشے سے محروم ہو کر بے کاری کا شکار ہو گیا. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۸۰۸). **۳. (i) جوڑ توڑ، فریب کاری، نوسر بازی، دھوکا، چالبازی؛ مکاری، چالاکی.**

چور چوری سے گیا کیا ہیرا پھیری سے گیا
دور سے دیکھ آتے ہیں جب سے مچلکا ہو گیا

(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۱۵). کہیں یہ بیش قیمت خیال دوسرا نہ چرا لے کیوں کہ اپنی تپیا اور اسٹاک ا سچینج کی ہیرا پھیری بھی ایک طرح کی تپیا ہیں. (۱۹۵۳، کالا سورج، ۱۶۴). اگر کوئی اُس سے کچھ طلب کرتا تو یا تو وہ دے دیتی یا صاف انکار کر دیتی اُسے ہیرا پھیری کرنی نہ آتی تھی. اُس کی صورت ڈیالو تھی. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۴۷). بے شمار لوگ ٹیکسوں کی ادائیگی میں ہیرا پھیری کرتے ہیں. (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۳۹۲). لکھنؤ کے دوران قیام میں اساتذۂ ندوہ کی آنکھ بچا کر وہ---- شام کو ہاکی کھیلتے تھے، ہیرا پھیری کی اس عادت کو انہوں نے اعظم گڑھ میں بھی قائم رکھنا چاہا. (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۱۱۴). **(ii) (مجازاً) اشارے کنائے، لپ جھپ، بھاؤ تاؤ.** عورتیں اپنی آنکھوں کی ہیرا پھیری سے سینکڑوں کام سُدھ کر لیتی ہیں. (۱۹۴۳، دانہ و دام، ۱۶۷). **۴. (کنایۃً) حیرانی، کشمکش، شش و پنج.** تذبذب اور ہیرا پھیری کا نتیجہ اکثر اوقات مضر ہوتا ہے. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۲۶۰). ایسا مشکل پسند آدمی جو ہر بات کو ٹالنا چاہے---- کب مطمئن ہو سکتا ہے کئی مہینے اسی ہیرا پھیری میں گزر گئے. (۱۹۱۲، یاسمین، ۵۵). **۵. اُلٹ پھیر، ردّ و بدل.** (خصوصاً لفظوں کا). یہ اکارڈ سراسر الفاظ کی ہیرا پھیری ہے جسے سمجھنے کی آپ لوگوں کو توفیق ہی نہیں ہو سکتی. (۱۹۸۷، اور لائن کٹ گئی، ۱۸۳). شعر و ادب کی راہ میں صرف بھاری بھرکم الفاظ کی ہیرا پھیری اور ژولیدہ طرز تحریر سے جدت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے. (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۵۱). **۶. (کنایۃً) افراتفری، ہڑبونگ.** ایسے معلوم ہوتا جیسے کالج کا کوئی جلسہ ہے. براتی دنگ رہ جاتے میاں اس ہیرا پھیری میں اور ہڑگم میں کچھ گم ہو جاتا. (۱۹۵۹، ہفت روزہ لیل و نہار، لاہور (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۴۲۱)). [ایرا پھیری (رک) کا ایک املا].

---کرنا محاورہ.
۱. چکر لگانا، بار بار آنا جانا، گھومنا پھرنا. مسودے لے کر آنے والے قلم کے مزدور ---- وہانوی کی کتابوں کی تلاش میں ہیرا پھیری کرنے والے گاہک وغیرہ. (۲۰۰۷،

قومی زبان، کراچی، جون، ۸۲). ۲۔ **دھوکا فریب کرنا، ڈنڈی مارنا، بے ایمانی کرنا، چالبازی دکھانا۔** کسی کو ستانا ----- چھوٹی قسمیں کھانا، مول تول میں ہیرا پھیری کرنا، گالی گلوچ، جھوٹ، چوری ----- یہ سب ظلم میں داخل ہیں۔ (۱۹۸۰، تجلی، ۳۹۱). چونکہ بے شمار لوگ ٹیکسوں کی ادائیگی میں ہیرا پھیری کرتے ہیں اس لیے مجھے بھی ----- ہیرا پھیری کرنا چاہیے۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۳۹۲).

ہیرا دِکّھن (ی مع، فت نیز کس د، شد کھ بفت) امذ.
خشک عصارہ؛ سرخ رنگ؛ گوند کا ایک بڑا درخت، عورتیں اسے خون خرابہ کہتی ہیں؛ دم الاخوین، دم الشعبان۔ ان بھوت چکتسا ساگر میں ہیرا دکھن ----- بھی نظر سے گذرا ہے۔ (خزائن الادویہ، ۴: ۱۱۷). [مقامی]۔

ہیرا دوکھی (ی مع، وج) امذ.
رک: ہیرا دکھن۔ اسرع ----- خون سیاوشان کہ ہندش ہیرا دوکھی ورنگپت وزنان اہل اردو خون خرابا نامند۔ (۱۵۱۹، موید الفضلا، ۱: ۴۶). عربی میں اس کو فاطر الدم ----- بولتے ہیں اور ہندی میں ہیرا دوکھی۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴: ۱۱۷). [مقامی]۔

ہیراطیقی (ی لین، ی لین) امث.
ایک قدیم مصری رسم الخط جس کی بنیاد تصاویر پر تھی، تصویری رسم الخط کی ایک شکل جو قدیم مصر میں اکثر پروہت استعمال کرتے تھے، تصویری لکھائی۔ اور مصر کی زبان تو (جہاں قدیم الایام میں السنہ حامیہ یعنی ہیروغلیفی، ہیراطیقی اور قبطی بولی جاتی تھیں) اسٹانڈرڈ (ٹکسالی یا فصیح) عربی سمجھی جاتی ہے۔ (۱۹۲۴، القاموس الجدید، ۱۲). ہیراطیقی: اس ابجد کا نام ہیروغلیفی تھا پھر آسانی کتابت کے لیے اس کے دو حصے کر لئے۔ ایک ہیراطیقی (ہیراٹک) (جس کا تعلق مذہب سے تھا) دوسری قسم ویموطیقی۔ (۱۹۳۴، علم الحروف یا تحقیقات ماہر، ۳۲). ہیراطیقی خط ہیروغلفی سے زیادہ مشابہ نہ تھا۔ (۱۹۶۱، خط وخطاطی، ۱۸). [یو: Hieratikos کا معرب]۔

ہیرامَن (ی مع، فت م) امذ.
رک: ہیرا (۱) کے مرکبات، ایک قسم کا توتا (لاط: Psittacus Sinensis). (پلیٹس). [رک: ہیرا (۱) + رک: من (۱)]۔

ہیرانا (ی مع نیز ج) امذ.
۱۔ **کھاد کے لیے کھیت میں گائے، بھینس، بکری وغیرہ رکھنا (خصوصاً کھیت کی زرخیزی کے لیے).** (پلیٹس؛ شبد ساگر). ۲۔ **(گلہ بانی) رات کے وقت گلے کے مویشیوں کو بند کرنے کی محفوظ جگہ، احاطہ یا مکان، ایوار، باڑا، نوہرا، ہرانا.** (اپ و، ۵: ۹۲). [مقامی]۔

ہیرانا (ی مج) ف م.
رک: ہیرنا، دیکھنا، جائزہ لینا. (ماخوذ: پلیٹس). [ہیرنا (رک) کا متعدی]۔

ہیراوَل (ی مع، فت د) امذ.
۱. **رنگین خانہ دار کمبل جو گداگر، جوگی وغیرہ اوڑھتے ہیں.** (پلیٹس، ہندی اردو لغت). ۲. **(کاشت کاری) ڈھوروں یا بھیڑ بکری کے گلوں کو کھیت میں رات بسر کرانے کا طریقہ جس سے کھیت کو کھدیا نا منظور ہوتا ہے کیوں کہ اس طرح جانوروں کا گوبر پیشاب کھیت میں ہر طرف پھیل جاتا ہے.** (اپ و، ۶: ۱۴۴). [ہیراولی (رک) کا مخفف].

ہیراوَلی (ی مع، فت و) امث.
موتیوں (ہیروں) کی لڑی، ہیرے کی بالی. (پلیٹس). [مقامی].

ہیراہونسی (ی مع، ولین نیز مع، مغ) امث.
ضد، ضدم ضدا. باجی میں سمجھ گئی آپ نے میری ہیراہونسی میں مکان کے دام بڑھائے ہیں آپ نے اچھا نہیں کیا ہے. (؟، مہذب اللغات). [مقامی].

ہیر پھیر (ی مج، سک ر، ی مج) (الف) امذ.
۱. (i) **رک: ایر پھیر؛ آمد و رفت، آنے جانے کا عمل؛ (مجازاً) گردش، چکر، دورہ، انقلاب.**

دیکھو اس کی قدرت کا تم ہیر پھیر
کہ باندی کو کرتا ہے بیوی پہ شیر

(۱۷۴۲، مجموعۂ ہندی، ۶۲). گردش آسمانی اور انقلاب زمانی کے سبب بہت سے ہیر پھیر اور الٹ پاٹ دنیا کے کارخانے ہونے ہیں کیونکہ خیاط روزگار ممکنات کے لباس ملمع کو خطوط شعاعی کے تار سے سیتا ہے. (۱۸۰۵، جامع الاخلاق، ۱۵۹).

جو گردشیں ہمیں دکھلائیں اون کی آنکھوں نے
یہ ہیر پھیر نہ لیل و نہار میں دیکھا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۵۳). اصفہانی کے مرغزار، کوہ الوند کی چوٹیاں اور دامن پھولوں سے بھرے، ان کے اُتار چڑھاؤ، ہیر پھیر، پانی کی چادریں گرتی ہیں. (۱۸۸۷، سخندان فارس، ۲: ۲۱۳). اسی گرمی سردی کے ہیر پھیر سے اوپر کی تہہیں چیخ چیخ کر راکھ بن گئی ہیں. (۱۹۵۱، سیر افلاک، ۷۵). ہزاروں برس کے ہیر پھیر میں اجتماعی خاتمے کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۴۲۱). روزی کے ہیر پھیر حریفوں سے مشابقہ..... آغا بابر ایسی ہتیا سے صاف بچ نکلے. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۵۹). (ii) **گھومنے پھرنے، چکر لگانے کا عمل (عموماً گلیوں میں).** گلیوں کے ہیروں پھیروں اور دن کے ہاتھوں مجبور ہو جانے میں دل کی لگی کا راز پنہاں نہیں تو کیا ہے. (۱۹۶۹، تنقیدی پیرائے، ۱۶۴). ۲. (i) **ادل بدل، جنس کے بدلے جنس کا تبادلہ، مبادلہ.** اپنی اپنی انگوٹھیاں ہیر پھیر کر لو. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۱۲). تمباکو کی فصل کا دوسری فصلوں سے ہیر پھیر بھی تمباکو پیدا کرنے میں ایک نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے. (۱۹۷۳، زراعت نامہ، ۱۰). (ii) **ایک کو دوسرے کی جگہ پر رکھنے کا عمل، بار باری، گھما پھرا کر، اُلٹ پھیر، لفظوں وغیرہ کی تبدیلی کا عمل.** چاروں طرف احکام جاری کئے اور ہیر پھیر کر ایسی جگہ لاڈالا جہاں سیواجی چاروں طرف سے گھر گئے. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۱۵۷). کچھ دنوں بعد اس ہیر پھیر میں اچھے خاصے شاعر ہو گئے. (۱۹۱۳، افادات، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۴۹۰). ریاضیات میں آخر کیا سُرخاب کا پر لگا تھا کہ ایک شوشہ، ایک صفر تک کا ہیر پھیر ہماری خاطر گوارا نہیں کیا جاتا تھا. (۱۹۵۶، آشفتہ بیانی میری، ۹). اصلاح اس طرح ہو کہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہو. (۱۹۸۸، میری زندگی کے پچھتّر سال، ۵۲). ایسے چیستان میں پھنس کر جس کا جواب ذو معنی یا لفظوں کا ہیر پھیر ہوتا ہو. کلاسیکی منطق ہار مان لیتی ہے. (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۸۷). (iii) **ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی، ایک ادارے یا محکمے سے دوسرے محکمے میں جانے کا عمل، تبادلہ.** مولوی صاحب اس ہیر پھیر میں مختلف پگڈنڈیوں سے گزر رہے تھے لیکن آپ کی شاہراہ تعلیمیات میں آکر ملتی ہے. (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، اگست، ۱۱). ۳. **خریدنا اور واپس کرنا، بیوپار، تجارتی مال کو بار بار خریدنے اور بیچنے کا عمل.** فصلوں کے ہیر پھیر میں اسے عموماً غیر پھلی دار فصلات مثلاً گندم..... وغیرہ کے بعد شریک کرتے ہیں. (۱۹۶۶، چارے، ۳۳۳). ۴. **بکھیرنا، اِدھر اُدھر ڈالنا، پھیلا دینا.** پہاڑ پر سے پانی گر رہا ہے اگر فوراً روک دیں تو صدمہ عظیم پہونچے اور ہر گز نہ رک سکے اگر متعدد مقامات پر گرائیں یا راہ میں ہیر پھیر کردیں. (۱۸۸۵، تہذیب الخصائل (ترجمہ)، ۲: ۲۱۴). ۵. **کمی، کوتاہی، کسر.** کائنات کا جو عمل ہے، جچا تلا.... ایک رتی کا بل نہیں، ایک چاول کے دانہ برابر ہیر پھیر نہیں. (۱۹۲۷، عظمت، مضامین، ۲: ۷۲). اسلامی توحید میں ہیر پھیر نہیں ہیں کہ اللہ تو

ایک ہی ہے. (۱۹۷۰، تاثرات، ملّا واحدی، ۴۱). ۶. (i) **مکاری، مکروفریب، دھوکا، اینچ پیچ، داؤ پیچ، دھاندلی.** ہیر پھیر کی جھوٹی باتوں سے بڑے کام نکل آتے ہیں. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۵۴۴). تم دیکھ لوگے کہ مجھے ہر گز ضرورت نہ تھی کہ ہیر پھیر کی کارروائی کرتا یا جھوٹ بولتا. (۱۹۰۷، نپولین اعظم، ۳: ۴۱۰). ہیر پھیر کے بعد بوڑھے دہقاں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوگیا کہ اس کا مقصد نیک ہے. (۱۹۴۲، آبلے، ۱۳۱). انور کی ذات اس قسم کے ہیر پھیر اور اینچ پیچ سے بہت بالا تھی. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۴۸۵). کچھ خاکوں مں..... ایڈورٹائزنگ کی دُنیا میں جو ہیر پھیر ہوتا رہتا ہے اس کا ذکر تھا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۰۲). (ii) **گھپلا، غبن، خرد برد.** ریشم کی خرید وفروخت میں لاکھوں کے ہیر پھیر کی اطلاع تھی. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۵۸۶). ۷. **راہ کا خم و پیچ، نشیب وفراز، سڑک یا راستوں کا پیچیدہ ہونا.**

پیشِ نظر ہی رکھتے ہیں کعبہ کو راست رو
رستوں کے ہیر پھیر میں کج فہم رہ گئے

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴: ۱۹۱). پیچھے مڑ کر جو دیکھتی ہوں تو راستے کے ہیر پھیر میں وہ سب لوگ اوجھل ہوچکے تھے. (۱۹۴۲، کرنیں، ۲۸). انہوں نے راستوں اور گلیوں کے ہیر پھیر اور تمام نشیب و فراز انہیں سمجھادیے. (۱۹۵۴، صحیفۂ ادب (اردو ادب کی چند اچھوتی نگارشات))، ۲۲۰). ۸. **کسی مخصوص خیال کو ظاہر کرنے کے جتنے الفاظ ضروری ہوں ان سے زیادہ الفاظ کا استعمال، تطویل کلام، پھیر کی بات نیز چرب زبانی.** وہ ہیر پھیر اور تشبیہات واستعارات سے کام لینا نہیں جانتے تھے. (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، مارچ ،۴). پینترے بازی اور ہیر پھیر (Parapli) کو اسلوب کی ارفعیت میں بڑا دخل ہے. (۱۹۸۲، مغربی تنقید کا مطالعہ، ۶۶). ۹. (زراعت) **ایک ہی قطعۂ اراضی پر فصلوں کو باری باری بونے کا عمل.** فصلوں کے ہیر پھیر (Rotation) سے بھی کیڑوں کا انسداد ہوسکتا ہے. (۱۹۶۴، حشرات الارضا اور وھیل، ۳۳). فصلوں کے ہیر پھیر کے عمل کو ہی لیجیے یہ آج سے نہیں کئی صدیوں سے کاشتکار اس کے فوائد سے واقف ہیں. (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۶۷). ۱۰. **تفادت، فرق، تفریق.** دس سال کے ہیر پھیر میں کیا سے کیا ہوگیا. (۱۹۷۷، ستمبر کا چاند، ۸). وہ نظام ناکام ہو جاتا ہے اُس کی جگہ ہیر پھیر کے ساتھ ایک اور نظام آجاتا ہے. (۱۹۸۷، خاک کا ڈھیر، ۱۸۹). ۱۱. **قائم نہ رہنے والا سلسلہ، بدل جانے والی چیز.**

دیر تک تابندہ رکھ سکتا نہیں؛
زیست امکانات کا اک ہیر پھیر،

(۱۹۷۴، مجید امجد، لوح دل، ۸۶). ۱۲. **پیش و پس گھومنے پھرنے، آگے پیچھے اوپر نیچے ہونے کا عمل (عموماً تلوار کے چلنے میں).**

چلنے میں نیمچوں کے عجب ہیر پھیر تھے
دو دو تھے وہ جو لاکھ میں یکتا دلیر تھے

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۱: ۹۰).

ہیر پھیر (ی مج، سک ر، ی مج) (ب) صف (شاذ).

دھوکا دینے والا، فریبی، جُل دینے والا. تم تاش والے غلام ہو تاش کے پتوں کی طرح ہیر پھیر ہو!" (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۹۷).

ہیر پھیر (ی مج، سک ر، ی مج). (ج) م ف.

بار بار، رہ رہ کر.

ہیر پھیر آتا ہے انشا وہ ہی مصرعہ مجھکو یاد
چل نہ امریوں میں جھولیں لیں درختوں کی ہوا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹). [ایر پھیر (رک) کا ایک املا].

---آوے تو کاکڑی مٹکاوے کہاوت.

اگر مکر وفریب جانتا ہو تو مزے اُڑائے، مکر وفریب کرنے والا مزے اُڑاتا ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال، ۴۱۶).

---بتا دینا/بتانا محاورہ.

نشیب وفراز سمجھانا، سمت دکھانا، راستہ بتانا. مرد نے کہا اچھا تو بھائی تانگے والے تم راس تو میرے ہاتھ میں دو اور..... بس کبھی کبھی راستے کا ہیر پھیر بتا دینا. (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۷).

---دِکھانا محاورہ.

مکروفریب کرنا، اُلٹی سیدھی باتیں کرنا، دھوکا دینا.

ہم سے لیکن مل نہیں سکتے اُنہیں آندھی کے بیر
لُوٹتے ہیں اجنبی کو جو دکھا کر ہیر پھیر

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۵۷).

---دیکھنا محاورہ.

انقلاب زمانہ ملاحظہ کرنا. (جامع اللغات).

---رکھنا محاورہ.

گردش میں رکھنا، ادھر سے ادھر دوڑانا، چکرا دینا.

ہم گئے واں تو یاں وہ آیا واہ
خوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا

(۱۸۰۹، جرأت، ک (عکسی)، ۶۵).

---کر م ف.

۱. **ادل بدل کر، چیزوں کو بدل کر.** چاروں طرف احکام جاری کئے اور ہیر پھیر کر ایسی جگہ لا ڈالا، جہاں سیواجی چاروں طرف سے گھر گئے. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲: ۱۵۷). ہیر پھیر کر پہننی چاہیے، کبھی یہ کبھی، وہ ایک رُخ پہنتے پہنتے توآپ ہی جوتی کی صورت بگڑ جائے گی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۴۹). ۲. **گھما پھرا کر، لفظوں کو بدل کر؛ آخر کار، انجام کار.** ہیر پھیر کر سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ..... عبداللہ بن زبیر ہی اُس کی مصداق ہیں. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۴۱۲). جب بات چیت کرو ہیر پھیر کر وہی سوال. (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۳۱۴).

---کرکے م ف.

ادل بدل کے، تبدیل کرکے. حضور نے اس کے مضمون کو ہیر پھیر کرکے لینا چاہا، ہم نے ہر دفعہ اپنے مطلع کا پہلو بچا دیا. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، تبصرہ، دیوان ذوق، ۲۵۱). قرآن و سنت کو ہیر پھیر کرکے اپنے خیالات پر منطبق کرنے کی کوشش کریں، نعوذ باللہ. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۲۱۱).

---کرنا ف مر محاورہ.

۱. **ادل بدل کرنا، تبدیلی کرنا، بدلنا، بدلاؤ لانا، تبدیلی لانا.** اب اپنی اپنی انگوٹھیاں ہیر پھیر کرلو. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۱۲). صرف لغت میں بدلنے اور ہیر پھیر کرنے کو کہتے ہیں. (۱۸۸۹، جامع القواعد (محمد حسین آزاد)، ۱۱). اگر سبزیوں کی کاشت بروقت کی جائے اور ان کی کاشت میں اس انداز سے ہیر پھیر کیا جائے..... تو کسی وقفے کے بغیر سارا سال تازہ سبزیاں حاصل کی جاسکتی ہیں. (۱۹۷۰، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۵۸۰). ناظمین کو..... اس امر کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ حصص کی قیمتوں میں ہیر پھیر کرسکیں. (۱۹۸۳، ایک منصفانہ زری نظام (ترجمہ)، ۲۵۱). ۲. (i) **مکر و**

فریب کرنا، دھوکا دینا، چالاکی سے کام لینا۔ یہ تمہاری بھول ہے مجھے ہیر پھیر کرنا نہیں آتا۔ (۱۹۱۶، بازار حسن، ۷۸). آخر دکانداری آساں نہیں اپنا مال کھرا ثابت کرنے کے لیے انسان کو بڑے ہیر پھیر کرنے پڑتے ہیں۔ (۱۹۵۳، سویرا، لاہور (تنقید غالب کے سو سال، ۳۷۴)). روزی کے معاملے میں ہیر پھیر نہ کیجیے اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۴۱۷). (ii) **گھپلا کرنا، غبن کرنا۔** اسی طرح سے چند روز میں ہیر پھیر کرتے چار ہزار درہم ہو جائیں گے۔ (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم (ترجمہ)، ۲ : ۱۹۷). میں ہر روز رمی میں دو چار ہزار روپے کا ہیر پھیر کرتا ہوں۔ (۱۹۶۶، سر گزشت، ۱۵۰).

---کی بات / باتیں امث.
دھوکے کی باتیں، بسیار گوئی، طول کلام، دانستہ ہیر پھیر والی مبہم گفتگو کے طریقے کا استعمال، پیچیدہ و مبہم فقرہ یا عبارت۔ اُس کو اینچ پینچ، ہیر پھیر کی باتیں بنانی نہیں آتیں۔ (۱۸۹۴، تعلیم الاخلاق، ۱۳۶). میں نے جو اپنا اظہار پڑھا ہے اُس کے ہر حصہ میں کوئی مخفی اور ہیر پھیر کی بات میرے دل میں نہیں ہے۔ (۱۹۰۴، سوانح عمری ملکہ وکٹوریا، ۱۰۵). بچے فلسفہ گری یا بول چال کو زیادہ پسند نہیں کرتے، نہ وہ کسی اونچ نیچ اور ہیر پھیر کی بات کو پسند کرتے ہیں۔ (۱۹۳۶، ادب اور انقلاب، ۱۹۶). کاروباری ہیر پھیر کی کوئی بات مجھ سے نہیں کی۔ (۱۹۶۷، ادیبہ، ۲۵۲).

---کے م ف.
رک : **ہیر پھیر کر، آخرکار، انجام کار۔** تم تو وہ ہی ہیر پھیر کے وحشت ہی کی لیتے ہو پہلے اتنے تو ہو لوکہ کوئی نازک بدن محبوب چار دہ سالہ تم پر مرے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۲).

---کے تولنا محاورہ.
کسی چیز کو پہلے ایک پلڑے میں تولنا پھر دوسرے میں، تاکہ ترازو کے صحیح ہونے کی تصدیق ہو جائے، پلڑے بدل کر تولنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

---لینا محاورہ.
چاروں طرف چکر لگانا، گھیر لینا۔

ایک جو بھونرا بھڑوں نے گھیر لیا
خوب سا اوسکو ہیر پھیر لیا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵۴).

---ہونا محاورہ.
ادل بدل ہونا، اُلٹ پھیر ہونا، ایک چیز کی جگہ دوسری چیز کا ہونا۔ اصلاح اس طرح ہو کہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہو نہ کوئی لفظ بڑھنے نہ گھٹے اور اصلاح بھی ہو جائے۔ (۱۹۸۸، میری زندگی کے پچھتّر سال، ۵۲).

ایکشن میں لفظ جب آتے ہیں تب بنتا ہے شعر
صرف مولیکیولس کا ہوتا ہے اس میں ہیر پھیر

(۲۰۰۲، ضرب ظرافت، ۲۰۷).

ہِیر قَطِیر (ی مع، فت ق، ی مع) امث.
(کنایۃً) الف لیلہٰ یا بوستان خیال جیسا طویل قصہ، طویل کہانی، اُکتا دینے والی بات یا تفصیل. تفصیل مجھے بھی نہیں معلوم اپنی تو تم کو ہیر قطیر سنا رہی ہوں۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۲۵۵). [مقامی].

ہَیرَک (ی مع، فت ر) امذ.
رک : **ہیرا، بلوری رنگ کا صاف شفاف قیمتی پتھر، الماس۔** یہ عربی میں الماس..... اور سنسکرت میں ہیرک ہے۔ (۱۹۸۰، قیمتی پتھر اور آپ، ۱۱). [مقامی].

ہیرُلی (ی مج، سک ر) امث.
ایک جڑ کا نام۔ رایک جڑ ہے..... اس کا ہندی نام ہیر لی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۵ : ۷۵). [مقامی].

ہیرَمُب (ی مج، فت ر، سک م) امذ.
گنیش کا ایک نام؛ بھینس، بھینسا؛ متکبر، پُر غرور؛ شیخی خورا آدمی. (ماخوذ: پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [مقامی].

ہِیرَن (ی مع، فت ر) امذ.
سونا: کوڑی؛ کانوں کا ایک زیور (لاط: virile Seemen). (پلیٹس). [س : #].

ہیرن (ی مج، کس ر) امث.
رک : **ہیرنگ، ایک قسم کی مچھلی.** ہیرن مچھلی کا .... اچھی طرح سے گرم کرو. (۱۹۰۸، خوان ہندی (ق)، ۸۹). [ہیرنگ (رک) کی تخفیف].

ہیرُنا (ی مج، سک ر) ف م.
۱. دیکھنا، مشاہدہ کرنا، ملاحظہ کرنا.

دیہ اولا لا تیج بکھیرے روپ اپنری آیین ہیرے

(۱۵۶۵، جواہر الاسرار (ق)، ۱۵). **۲. (جوئیں) دیکھنا، (جوئیں) نکالنا.** قریب ہی ایک عورت بیٹھی اپنی لڑکی یا لڑکے کی جوئیں ہیر رہی تھی. (۱۹۸۹، سحر ہونے تک، ۹۷). **۳. گھیرنا، پکڑنا، مزاحمت کرنا، ٹھہرنا، جانے نہ دینا.** ٹھار ٹھار ہیری، دھواں ہو کر گھیری، ناگ ہو کر چاروں طرف لڑی. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۷۹). اس میں نہ لپنچاتانی ہے نہ روکنا ہیرنا. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۳۲۷). **۴. تلاش کرنا، جستجو کرنا، ڈھونڈنا، کھوجنا؛ شکار کرنا؛ رگیدنا، پیچھا کرنا، پیروی کرنا، تعصب کرنا.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : #].

ہیرِنْگ (ی مج، کس ر، غنہ) امث.
شمالی بحر اوقیانوس کی مچھلی جو جھول کے جھول بچے دینے کے لیے بڑی تعداد میں سمندروں کے کناروں پر آ جاتی ہے. انگلستان میں ہیرنگ کو دھوئیں سے محفوظ کیا جاتا ہے..... اور عام طور پر ریستورانوں میں ملتی ہے. (۱۹۷۵، سمکیات، ۵۱). پھر اس دہائی کے شروع میں ہم نے قانون بنایا کہ اب ہیرنگ نہیں پکڑی جائے گی. (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۶۸). [انگ : Herring].

---فش / مچھلی (--- کس ف / فت م، سک چھ) امث.
رک : **ہیرنگ.** ابھی دس برس پہلے ساری ہیرنگ فش غائب ہو گئی تھی. (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۶۸). کیا یہ صحیح ہے کہ ہیرنگ مچھلیاں پیدائشی نمکین ہوتی ہیں. (۱۹۸۳، ڈنگو، ۴۲). [ہیرنگ + فش / مچھلی (رک)].

ہِیَرِنْگ (کس ہ، فت ی نیزی لین، کس ر، غنہ) امث.
سننے کا عمل یا صلاحیت، سماعت، تراکیب میں مستعمل. [انگ : Hearing].

---اَیڈ (--- ی لین) امذ.
سننے کا آلہ، آلہ سماعت. چوکیدار کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے اپنے ہیرنگ ایڈ کان سے لگا کر سنتے ہیں کہ ہمارا کتا بھونک رہا ہے یا سو گیا. (۱۹۶۲، خاک بہن، ۴۸). اس کے دونوں کانوں میں ہیرنگ ایڈ کے ڈاٹ لگے تھے. (۱۹۸۳، سفرینا، ۱۲۴). [انگ : Hearing Aid].

ہیرنیہ (کس ہ، غم ی نیزی مع، فت ر، کس نیز سک ن، فت ی). امث.
ہرن (رک) کی تانیث، ہرنی.

دانت بتیسی تیسی جان جیسے ہیرنیہ کیری کھان

(۱۵۰۳، نوسرہار، اردو ادب، ۶: ستمبر ۱۹۵۷، ۷۷). [ہیرن = ہرن (رک) + یہ، لاحقۂ تانیث].

ہَیرو (ی لین، وج) امذ.
ایک قسم کا جدید مشینی ہل جو بیک وقت کئی کام کرتا ہے، ٹریکٹر کی ایک قسم، دندانے دار سراون، سہاگا جو جوتے ہوئے کھیت پر ڈھیلے پھوڑنے اور فالتو روئیدگی چھانٹنے کے لیے چلایا جاتا ہے. اچھی طرح ہل یا دو تین بار ہیرو چلا کر سہاگ دے دینا چاہتے. (۱۹۶۶، چارے، ۲۳۱). بہتر ہے کہ پہلے عالم دیسی ہل چلا کر اس کی جڑوں کو اکھاڑ دیا جائے اور بعد ازاں ہیرو چلا کر تمام گھاس اور اس کی جڑیں اکٹھی کر لی جائیں. (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۹۸). [انگ : Harrow].

ہِیرو (ی مع، و مع) امث.
ایک قسم کے گیت جو گوالے دیوالی کے ایک روز ڈھوروں کے آگے رات کو گاتے اور اس سے یہ خیال کرتے ہیں کہ برس روز تک ڈھور بیمار نہیں ہوتے اس گیت کے آخر میں ہر جگہ لفظ ہیرو بھی آتا ہے. (فرہنگ آصفیہ). [ہیڑو (رک) کا ایک املا].

ہِیرو (ی مع، وج) صف ؛امذ.
۱. (i) **بطل، بہادر، سورما، فاتح شخص، رستمِ وقت، ساونت، رن بیر.** افسوس ہے کہ کسی ہیرو (یعنی نامور شجاع) کی بڑی سے بڑی قسمت یہ ہے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۳۹۳). (ii) **پیشوا، سردار، رہنما.** وہ روحانی ہیرو یا ایک سردار بن گیا جو یورپ کو اس کے مشن کا احساس واپس دلا رہا تھا. (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۱۳۰). ۲. **وہ شخص یا نمایاں مردانہ کردار جس پر قصہ، ناٹک یا نظم کا دار و مدار یا پلاٹ کی اصل دلچسپی کا انحصار ہوتا ہے، قصے کی جان، مرکزی کردار.** ان منظوم فسانوں کے جو مقبول عام قصوں سے لیے گئے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے ہیرو غیر معروف ہیں. (۱۸۵۴، تمہیدی خطبے، ۱۲۴). یہ معلوم ہی نہ تھا کہ حضرت بھی ایک ناول کے ہیرو ہوں گے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۷۴). پہلے افسانے میں ـــــ ہیرو اور ہیروئن اونٹ پر سوار ہو کر بھاگ جاتے ہیں. (۱۹۴۳، لہریں، ۲۱). ہیرو (Hero) اور ہیروئن (Heroine) ناٹک کے اہم ترین مردانہ و زنانہ شخصیتوں کے مفہوم میں مروج ہیں. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۲۲۸). میرا دل قصہ حاتم طائی کے ایک ہیرو کی طرح تڑپ تڑپ کر یہ کہتا رہا کہ ایک بار دیکھا ہے دوسری بار دیکھنے کی ہوس ہے. (۱۹۶۹، افسانہ کر دیا، ۱۳). بچوں کے پروگرام میں مٹھو میاں، عورتوں کے پروگرام میں نانی عشو، ڈراموں کا ہیرو ـــــ آواز سے اجاگر کرتا رہا. (۲۰۰۴، عرضِ مصنف، ۱۳۸). ۳. (i) **اہم ترین چیز، مرکزی حیثیت والی بات، مقبول یا نمایاں چیز، نمونۂ خوبی.** قوت محرکہ پیدا کرنے والے انجن کو صنعتی انقلاب کا ہیرو تسلیم کر لیا جائے. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۱۰۱). غیر ملکی سفر کا اصل ہیرو پاسپورٹ ہی ہے. (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۱۷). میں نے اپنے موضوع کو اپنا ہیرو نہیں بنایا بلکہ ان ہی سے روشنی لے کر ان کا ایک معروضی مطالعہ پیش کیا ہے. (۱۹۹۶، نگار، پاکستان، فروری، ۱۲). (ii) **عالی ظرفانہ کارناموں یا خصوصیات کی وجہ سے تکریم کیے جانے والا شخص، غیر معمولی صفات اور صلاحیتوں کا مالک لوگ جس کی طرح کا بننا پسند کریں، مشہور یا مثالی شخص.** پرانے فیشن کے علماء ـــــ سلطان عبدالمجید کو اسلامی پہلوان اور ہیرو سمجھتے ہیں. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۴۴). کوئی آدمی جو اپنے گاؤں میں اپنے ہموطنوں کے فوائد کے لیے وقف ہو گیا ہے اور اپنی مثال سے اور اپنی کوشش سے انکی قسمت کو ترقی دیتا ہے وہ سویلیٹ فارم کے ہیرو سے زیادہ فیض رساں ہے. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۲۶۸). میں اپنے قیام اورنگ آباد کے حالات قلمبند کر ڈالوں اس میں تم خوب کھپ جاؤگے بلکہ ہیرو بن جاؤگے. (۱۹۶۱، خطوط عبدالحق، محمد اکبرالدین صدیقی، ۲۲۰). مولانا شبلی کی نظر میں میر انیس اردو شاعری کے ہیرو تھے. (۱۹۷۶، میر انیس حیات اور شاعری، ۲۳۶). عمران خان بے شمار لوگوں، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کا ہیرو ہے. (۱۹۸۸، جدید ابلاغ عام، ۳۸). یہ خصوصیت ہر پاکستانی میں ہے خواہ وہ عام شہری ہو یا ملک کو ایٹمی طاقت بنانے والا قومی ہیرو. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۱۴۹). ۴. (مجازاً) **ماہر، منفرد، کسی کام میں خصوصیت رکھنے والا شخص.** میں نے خلافت و سلطنت کے مختلف خاندانوں سے ہیروز انتخاب کئے ارادہ تھا کہ ـــــ اور جو لوگ اون خاص خاص فنون میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے اون کو اوس سلسلہ کا ہیرو قرار دیا جائے. (۱۸۹۰، سیرۃ النعمان، ۴). گلیڈ اسٹون اور سالسبری ـــــ دونوں جداگانہ زبان کے ہیرو ہیں. (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱، ۳: ۳). [انگ : Hero].

ـــ اِزم (ـــ کس ا، سک ز) امذ.
غیر معمولی یا اعلیٰ کردار یا خصوصیات ؛ اولوالعزمی، جواں مردی، بہادری. جذباتی وفور نے زندگی کے بہت سے حقائق کو نظرانداز کر دیا اور نوجوان دنیا بھر کے انقلابی سانچوں سے متاثر ہو کر ستی ہیرو ازم میں مبتلا ہو کر رہ گئے. (۲۰۰۴، جدید سندھی ادب (میلانات، رجحانات، امکانات)، ۶۷۹). [انگ : ismHero].

ـــ بَنانا محاورہ.
کسی شخص کو مثال بنا کر پیش کرنا، مثالی شخص تسلیم کرنا. یہ بوٹا سنگھ کو ہیرو بنانے کی کوشش دینی دنیوی ہر اعتبار سے بہت ہی مکروہ ہے. (۱۹۵۸، خطوط ماجدی، ۲۱۶). آپ ان سے محبت کرتی ہیں جب وہ آپ کی تعریف کرتے ہیں اور قوم کا ہیرو بنا کے پیش کرتے ہیں. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۸۰). کوئی سوانح نگار منٹو کو اپنا ہیرو بنانے کے لیے آمادہ نہیں تھا. (۱۹۸۹، سعادت حسن منٹو (انیس ناگی)، ۱۴).

ـــ بَن جانا محاورہ.
کسی غیر معمولی واقعے یا حالات کے دوران مرکزی یا نمایاں فرد بن جانا، مرکز توجہ یا قابل تعظیم بن جانا، مثالی بن جانا. میں اپنے قیام اورنگ آباد کے حالات قلم بند کر ڈالوں اس میں تم خوب کھپ جاؤگے بلکہ ہیرو بن جاؤگے. (۱۹۶۱، خطوط عبدالحق (محمد اکبرالدین صدیقی)، ۲۲۰). بعض مقدمے ـــــ اس طریق سے چلائے جاتے ہیں کہ عدالت کے سامنے پیش ہونے والے ملزم ہیرو بن جاتے ہیں. (۱۹۹۰، پاکستان کی خارجہ پالیسی، ۹۰).

ـــ بَننا محاورہ.
نمونۂ خوبی شخص یا کردار ہونا. جو شاعر مستعار انقلابی نعروں کے ہیرو بنتے ہیں مجھے ـــــ اُن کے شیوۂ ستائش باہمی پر رحم آتا ہے. (۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۳۷). مجیب الرحمان بنگالی قوم پرستوں کے ہیرو بن کر افق پر نمودار ہوئے اور سارے مشرقی پاکستان پر چھاگئے. (۱۹۹۰، پاکستان کی خارجہ پالیسی، ۹۰).

ـــ پَرَستی (ـــ فت پ، ر، سک س) امث.
غیر معمولی کردار یا نمایاں خصوصیات کے حامل شخص کو پسند کرنے کا عمل یا حالت، کسی نمایاں یا مرکزی کردار کو تسلیم کرنے کی کیفیت. علامہ شبلی کی رجحان پسندی اور ہیرو پرستی سے ہمیں انکار نہیں لیکن اس میں ان کا صرف مبالغہ یا اہتمام ہم کو تسلیم ہے. (۱۹۴۱، داستان تاریخ اُردو، ۶۸۸). تقریباً ہر شخص میں قدرت نے ہیرو پرستی کا مادہ ودیعت کیا ہے. (۱۹۷۴، چاکی واڑہ میں وصال، ۵). (۱۹۴۱، داستان تاریخ اُردو، ۶۸۸). ہیرو پرستی طبقاتی تعصب اور توہم پرستی سے پاک کر کے سائنسی بنیاد عطا کی

ـ. (۲۰۰۳، میزان، ۶۱). [ہیرو + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا + ی، لاحقۂ کیفیت]ـ.

---پَن (---فت پ) امذ.

رک : ہیروازم جو فصیح ہے. ہیرو پن بالکل ہماری لائن نہیں ہے اپنے ماضی پر نظر دوڑاتا ہوں تو بہادری کا ایک بھی ایسا کارنامہ نظر نہیں آتا جو ہم نے سرانجام دیا ہو. (۱۹۵۳، تخلیقات و نگارشات، ۱۷۵). [ہیرو + پن، لاحقۂ کیفیت]ـ.

---نُما (---ضم ن) صف.

ہیرو کی طرح کا، ہیرو جیسا، کسی بہادر یا مشہور آدمی کی طرح نظر آنے والا. میری ساتھ والی میز پر ایک ہیرو نما شخص ناشتے میں مشغول تھا. (۱۹۸۲، جرم ظریفی، ۱۵۲). [ہیرو + ف : نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا]ـ.

---وانَہ (---فت ن) صف.

ہیرو کی طرح کا، بہادرانہ، جوانمردانہ (کوئی کردار عمل وغیرہ)ـ. کافکا کے تنہائی کے شکار مرکزی کردار ---- یہ فرض کر لینے کی ہیرووانہ غلطی (Hamartia) کا ارتکاب کرتے ہیں. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۲۱۷). [ہیرو + وانہ، لاحقۂ صفت]ـ.

---وَرشِپ (---فت و، سک ر، کس ش) امث.

کسی پسندیدہ شخصیت کو مثالی قرار دینے کی حالت، اکابر پرستی، شخصیت پرستی، بطل پرستی ـ. ہیرو ورشپ کے فطری رجحان کو روکا بھی نہیں جاسکتا گریز کرنے کا مشورہ ضرور دیا جا سکتا ہے. (۱۹۹۵، آراء (ڈاکٹر فہیم اعظمی)، ۲: ۱۳۱). [انگ : Heroworship]ـ.

ہِیرُوا (ی مع، سک ر) امذ.

بچے کا کسی کو یاد کرنا. (جامع اللغات). ۲. **فراق، جدائی، درد جدائی، بچوں کے لیے بچھڑی ہوئی ماں کی ممتا کی یاد، اداسی، غم، فکر.** (پنجابی اردو لغت، ۱۵۵۱). [مقامی].

---کَرتا ہے فقرہ.

بچہ فلاں کو یاد کرتا ہے. (جامع اللغات؛ محاورات ہند؛ سبحان بخش، ۲۰۴).

---کَرنا ف مر.

بچے کا کسی کو یاد کرنا، ماں باپ یا جس سے بچہ ہلا ہوا ہو اُسے یاد کرنا. (فرہنگ آصفیہ).

ہیرُوغِلافی (ی لین، وج، کس غ) (الف) امذ.

رک : ہیروغلیفی. ہیروغلافی غالباً دنیا کا سب سے خوبصورت رسم الخط تھا. (۱۹۸۹، تخلیق، تخلیقی شخصیات اور تنقید، ۹۸).

ہیرُوغِلافی (ی لین، وج، کس غ) (ب) صف.

خط تصویری کا، تصویری ابجد کا. اس سے قبل جو رسم الخط مصر میں رائج تھا اس میں اشکال کے نشانات کی مدد سے لکھا جاتا تھا اسے ہیروغلافی طرز تحریر کہتے تھے. (۱۹۷۸، زمان و مکان اور بھی ہیں، ۱۳۱). [انگ : Hieroglyphic کا مورد].

ہیرُوغِلفی (ی لین، وج، کس غ، ل) امذ.

رک : ہیروغلیفی. ہیروغلفی کا دوسرا نام تصویری خط ہے. (۱۹۶۱، خط و خطاطی، ۱۳)). [ہیروغلیفی (رک) کا مخفف].

ہیرُوغِلوفی (ی لین، وج، کس غ، وج) صف.

تصویری تحریر کا، خط تصویری میں لکھا ہوا. نہایت ابتدائی زمانہ میں ہیروغلوفی خط جاری تھا جو اہرام وغیرہ پر کندہ ہے. (۱۸۹۸، مقالات شبلی، ۶: ۱۰۱). [انگ : Hieroglyphic کا مورد].

ہیرُوغَلیفی (ی لین، وج، کس غ، ی مج) امذ.

تصویری ابجد یا مختصر نویسی جو قدیم مصر میں رائج تھی، تصویری خط جس کا ہر حرف ایک تصویر ہوتا تھا اور جو دائیں سے بائیں جانب کو اور کبھی اوپر سے نیچے کی جانب پڑھا جاتا تھا. چونکہ اس کے کاتب مندروں کے پجاری تھے اور یہ صرف مقتدایان مذہب سے مخصوص تھا اس لیے مقدس خط کہلاتا تھا. قدیم حروف کبھی قائم کیے گئے، ہیروں غلیفوں میں معنی پہنائے گئے. (۱۹۰۹، تاریخ تمدن، ۸۲). اس قسم کی تصویری مختصر نویسی کو ہیروغلیفی یا خط تصویری کہتے ہیں. (۱۹۳۹، مکالمات سائنس، ۲۶۸). سترھویں صدی تک خط منقوش (ہیرُوغلیفی) کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی ..... پر مبنی تھیں. (۱۹۵۹، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۲: ۷۵۷). مصری طریقہ تحریر کو ہیروغلیفی (Hieroglyphy) کہتے ہیں. (۱۹۸۱، اردو رسم الخط، ۱۴). قدیم دور کی یہ تحریر ہروغلیفی (Hieroglyphic) کہلاتی ہیں. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۹۰). [انگ : Hieroglyphic کا مورد].

---حُرُوف (---ضم ح، و مع) امذ، ج.

وہ نشانات اور تصویریں جو بطور حروف قدیم مصری رسم الخط میں رائج تھے. مدرسہ میں خود میرا ایک کلاس فیلو تھا جس کو ایک بار چند ہیروغلیفی حروف سے واقفیت حاصل ہو گئی اور اسی وقت ..... اس نے اس زبان کو سیکھنے کا عہد کر لیا. (۱۹۲۴، فطرت نسواں، ۱۴۰). [ہیروغلیفی + حروف (رک)].

---خَطّ (---فت خ) امذ.

قدیم مصر میں رائج رسم الخط، ہیروغلیفی تحریر. بعض حروف کا قدیم فینیقی حروف سے (جو شاید خود مصری ہیروغلیفی خط سے ماخوذ تھے) تشابہ یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ شاید یہ بھی سامی الاصل ہوں. (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات، ۹). ایک پتھر پر دو کتبے کندہ ملے ہیں جو ہیروغلیفی خط میں ہیں ایک بہت پرانا ہے جس پر امنوفس بادشاہ اپنے معبود کے چڑھاووں کا ذکر کرتا ہے. (۱۹۷۷، نگارشات، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۲: ۵۳۶). [ہیروغلیفی + خط (رک)].

ہیرُوگرافِک خط (ی لین، وج، کس گ، ف، فت خ) امذ.

رک : ہیروغلیفی؛ خط منقوش، تصویری ابجد. ایک ستون پتھر کا ہے جس پر ہیروگراف خط (تصویری رسم الخط) میں کچھ لکھا ہوا ہے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۹۲). [انگ : Hierographic + خط (رک)].

ہیرُوگلف (ی، وج، کس مج گ، ل) امذ.

رک : ہیروگلفک. ہیئروگلف یونانی لفظ ہے. (۱۹۵۹، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۲: ۷۵۷).

ہیرُوگلِفک (ی لین، وج، کس مج گ ل، کس ف) صف.

رک : ہیروغلوفی. لکھائی کا انداز ہیروگلفک تھا ان کتابوں کے موضوعات ..... قصہ کہانیاں ہوتے تھے. (۱۹۷۵، حروف و معنی، ۷۹). [انگ : Hieroglyphic].

ہیرُوگلِیفِکس (ی لین، وج، کس گ، ی مج، کس ف، سک ک) امذ.

رک : ہروغلیفی، تصویری ابجد. یہ نقوش اور تصویریں جو اخمیم کے مندر میں اور اہرام مصری پر کندہ ہیں ...... جن کو آج کل ہیروگلیفکس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۸۹۸، مضامین سلیم، ۲: ۳۵). [انگ : Hieroglyhphics].

ہیرُوگلِیفی (ی لین، وج، کس گ، ی مج) صف.

رک : ہیرو غلیفی، تصویری تحریر کا. ہیرو گلیفی رسم الخط میں لکھے جانے والے اس کے نام یعنی اَست یا اِست کے معنی میں '' تخت '' علاوہ ازیں اَست کے معنی " تخت والی " بھی کیے گئے ہیں. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، مصر، ۸۳). [انگ : Hieroglyphic کا مورد].

ہِیروں (ی مع، وج) امذ ؛ ج.

ہیرا (رک) **کی جمع، تراکیب میں مستعمل.** بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی پہن کر پھر ہیروں کا ہار پہنا، بازؤں پر ہیروں کے جھجھ بند اور نورتن باندھے. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۳۴). خلیفہ یہ تماشہ دیکھ کر قبہ میں سے نکلا، تو ہیروں کی کشتی کو ساتھ لایا. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، مضامین، ۹۷). معلوم ہوا کہ یہ ہیرا کئی سو برس پہلے ہندوستان میں ہیروں کی کان سے نکالا گیا. (۱۹۹۹، امریکہ کی تلاش، ۵۹).

---میں تولُنا محاورہ.

بہت زیادہ قدر و منزلت کرنا نیز بہت بڑی قیمت لگانا. (فرح کے والدین چاہتے تھے کہ اسے جو بھی لے جائے ہیروں میں تول کے لے جائے). (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۳۵۷).

---میں تولُنے کا آدمی ہے فقرہ.

رک : ہیرا آدمی ہے. مجھ سے زیادہ اجن بھائی کو کون جان سکتا ہے ہیروں میں تولنے کا آدمی ہے. (۱۹۹۰، دیوان عام، ۱۲۷).

ہیرَوپچی (ی مج، وج، سک ن) امذ.

ہیروئن پینے والا، ہیروئن کے نشے کا عادی شخص، ہیروئنچی. آخر بیگم کو کیا منہ دکھائیں گے ، کہیں ہیرونچی سمجھ کر نفرت نہ کرنے لگے. (۱۹۹۹، آئیڈیل منافق، ۸۰). [ہیرون = ہیروئن (رک) + چی، لاحقۂ فاعلی بطور تحقیر].

ہِیرَوئِن (ی مع، مج، کس ء) امث ؛ ~ ہیروئین.

ہیرو (رک) کی تانیث ، کسی نظم ، تمثیل یا کہانی کا مرکزی نسائی کردار ، دیوی جیسی غیر معمولی عورت. حضرت شوق نے کہیں بھی ہیروئن کی عفت مآبی کا دعویٰ نہیں کیا ہے. (۱۹۱۳، الناظر، لکھنؤ، فروری، ۶۷). ہمیں ایک ایسی خوبصورت عورت کی تلاش ہے جو مستعدی کے ساتھ ہیروئن کا پارٹ کر سکے. (۱۹۳۰، مس عنبریں، ۸۶). اس کی شکل و صورت ان فلمی غنڈوں کی سی تھی، جو ہیروئین کو اُٹھا کر لے آتے ہیں. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۸۹۸). اس بہادری کے صلے میں تمہیں ملک کی ہیروئین کا خطاب ملنا چاہیے. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۱۲). ان کہانیوں کی ہیروئن گھریلو تشدد کا شکار ہونے کے بعد ہیرے کی لونگ کا تحفہ لے کر اپنے اس شوہر کو فوراً معاف کر دیتی ہے. (۱۹۹۵، عورت زندگی کا زنداں (مضامین)، ۱۳۹). ناول کی ہیروئن کے لیے مارگریٹ کسی بھی قسم کی ہمدردی محسوس نہیں کرتی تھی. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۲۳۸). [انگ : Heroine].

ہِیرَوئِن (ی مع نیز ی مج، وج، کس ء) امث.

ایک نشہ آور قدرے مہنگی چیز جو سفید سفوف کی صورت میں ہوتی ہے، ایک نشے کا نام نیز ایک دوا. کیا یہاں اسباب و موثرات میں شراب خواری، کوکین، ہیروئن وغیرہ ... شامل نہیں. (۱۹۴۳، مضامین ماجد، ۱۲۷). ان صاحب نے دورانِ سفر مجھ سے ہیروئن کے انسداد کا ذکر کیا. (۱۹۸۴، قید مقام سے گزر، ۸۲). ہیروئن .... عادت پیدا کرنے والی دوا ہے .... آج کل یہ ایک معاشرتی مسئلہ بن گیا ہے. (۲۰۰۵، علم الادویہ (پروفیسر ڈاکٹر سید محمدؐ شمیم)، ۱۰۴). [انگ : Heroin].

---کے علِتی امذ، ج.

ہیروئن کی علت میں گرفتار لوگ، منشیات میں مبتلا لوگ. ہیروئن چوں کہ عادت پیدا کرنے والی دوا ہے اور ----- ہیروئن کے علتی (Addicts) جگہ جگہ نظر آتے ہیں. (۲۰۰۵، علم الادویہ (ڈاکٹر سید محمد شمیم)، ۱۰۴).

ہِیرَوئِنچی (ی مع، وج، کس ء، سک ن) امذ.

ہیروئن پینے والا، ہیروئن کے نشے کا عادی شخص. ایمسٹرڈیم ---- میں ہیروئنچی اور چرسی فکر فردا سے بے نیاز لگے دم مٹے غم پر عمل کرتے تھے. (۱۹۹۱، قید مقام سے گزر، ۱۶۷). میرے شوہر کی ملازمت چھٹ گئی اور وہ ہیروئنچی بن گیا، گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں رہا. (۲۰۰۴، عورت زندگی کا زنداں (مضامین)، ۱۱۹). [رک : ہیروئن (۲) + چی، لاحقۂ فاعلی و تحقیر].

ہیروئی دوہا (ی مع، وج) امذ.

کلاسیکی عظیم کارناموں پر مبنی رزمیہ شاعری میں استعمال ہونے والی بحر خصوصاً پنج رکنی بحر کی بیت (انگ : coupletHeroic). میرا خیال ہے یہ بات مہمل ہے، کوئی چاہے تو ہیروئی دوہے (coupletHeroic) میں بھی آزاد رہ سکتا ہے. (۱۹۸۰، تنقیدی افکار، ۱۴۶). [ہیرو (رک) + ئی، لاحقۂ نسبت + دوہا (رک)].

ہیرَہ (ی مج نیز مع، فت ر) امذ ؛ قدیم.

رک : ہیڑا، گوشت.

ہست ہیرہ لحم و روتی پانی نان و آب ہست
حلبہ میتھی منگ ماش و سوک خشک و گلہ تر

(۱۵۳۷، قصیدہ در لغات ہندی (مقالات حافظ محمود شیرانی، ۲ : ۵۷)). [ہیڑا (رک) کا قدیم املا].

ہیرَوِین (ی مع نیز ی مج، وج، کس ی) امث.

رک : ہیروئن ایک نشہ آور چیز. امریکہ کی بدنصیبی یہی ہے کہ بچوں میں ہیروین کا استعمال وبائی مرض کی طرح تیزی سے بڑھ رہا ہے. (۱۹۷۰، جنگ، کراچی، ۱۳ اپریل، ۱۹). [ہیروئن کا ایک املا].

ہیری (ی مع) امث.

(گلہ بانی) ڈھور یا بھیڑ بکری کا گلہ جو فروخت کے لیے جگہ جگہ لے جایا جائے. (اپ و، ۵ : ۹۲). [مقامی].

ہیری (ی مج) ندائیہ.

(لفظاً) اے ری ؛ (مجازاً) ارے. ہیری شے کا ہنو نیاڑی جن اری بٹوئی. (۱۹۷۰، پراچین اردو (ترجمہ)، ۳۱). [اے ری کا ایک قدیم املا].

ہِیرے (ی مع) امذ ؛ ج.

ہیرا (رک) کی جمع، بہت سے الماس، بہت سے ہیرے ؛ (مجازاً) نفیس لوگ.

کی اے موتی کی اے ہیرے کی ہے وہی سو لال ہمارا
اے جھلکاری اے جھبکاری یہ سب جلوا پیو کا سارا

(۱۵۶۵، جواہر اسرار اللہ، ۱۴۱).

سجن کے اُپر ایک من سوں وو نار
لعل ہیرے مانیک موتی نثار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۴). جہاں ----- صد برگ کے پھول چاہییے تس جگہ پکھراج جڑے ہیں اور داؤدی پھول کی جگہ ہیرے ہیں. (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۸). جوہری بازار میں ----- جوہری حسین یاقوت لب مرجان دست فرش معقول

بچھائے ڈبّے ہیرے پنے کے کھولے جواہر کی پرکھ جانچ کر رہے تھے ۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۴۹) . برسٹول کے ہیرے گو خوب چمکتے ہوئے چوکور ہوتے ہیں ۔۔۔۔ مگر نرم ہونے کے سبب سے کسی کام کے نہیں ہوتے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۱۱) . قبر کے تعویز پر سونے کی تختی رکھی تھی جس میں ہیرے بھرے ہوئے تھے ۔ (۱۹۳۳، فراق دہلوی، مضامین، ۹۶) .

یاں پربت پربت ہیرے ہیں یاں ساگر ساگر موتی ہیں

(۱۹۵۲، دست صبا، ۹۵) . اس ہیرے کو اناڑی لوگ پرکھ ہی نہ سکے ، امی اب عصمہ اور روبینہ جیسے ہیروں کو بھی جوہر ناشناس ہاتھوں میں نہیں دے سکتی تھیں ۔ (۱۹۹۰، پاؤں کی زنجیر، ۳۱) . دو مور دُم پھیلائے کھڑے ہیں جیسے اب ناچنے کو ہیں ، دُموں میں نیلم ، یاقوت ، ہیرے ، لعل ۔۔۔۔ جڑے ہوئے ۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۲۹) .

--- تَراشنا ف مر .
ہیروں کو سان سے تراش کر کوئی شکل دینا ؛ (مجازاً) نہایت محنت اور باریک بینی کا کام کرنا ۔ اس انہاک سے داؤد رہبر باغبانی کرتے کہ ہیرے تراشنے والوں کو بھی رشک آجائے ۔ (۱۹۸۸، سلام و پیام، ۱ : ۱۱) .

--- تولنا محاورہ.
کوئی اہم کام کرنا، اپنی قابلیت یا لیاقت کو آزمانا نیز قابل لوگوں کو تلاش کرنا ۔ آپ نے لکھنؤ اور دلی کی جگہ حیدرآباد کو کیوں منتخب کیا تھا اور یوپی کے وسیع میدانوں کو چھوڑ کر وہاں آپ کون سے ہیرے تول رہے تھے ۔ (۱۹۷۰، برش قلم، ۳۳۰) .

--- جَڑنا ف مر ؛ محاورہ ۔
کسی چیز عموماً زیورات میں ہیرے ٹانکنا نیز خوبصورتی پیدا کرنا ، حسن و خوبی دوبالا کرنا .

شرافت میری نکھری ہے تمھارے غم کے اشکوں سے
تمھارے حسن نے ہیرے جڑے ہیں میرے کندن میں

(۱۹۵۴، کلیات رزمی، ۹۸) . زیوروں میں ہیرے جواہر جڑنے کا کام ، یہ ہنر مند جڑیا کہلاتے تھے ۔ (۲۰۰۳، دلّی تھا جس کا نام، ۹۲) .

--- جَڑے ہونا ف مر ؛ محاورہ ۔
زیورات میں ہیرے ٹکے ہونے نیز بہت قیمتی ہونا ، بہت عمدہ یا اعلیٰ ہونا ، اعلیٰ صفات سے آراستہ ہونا .

موتی سے پڑے ہوئے ہیں لاکھوں
ہیرے سے جڑے ہوئے ہیں لاکھوں

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۶) .

--- جواہِر / جواہرات (--- فت ج ، کس ہ / کس ہ) امذ ؛ ج .
قیمتی نگینے . تاج محل میں ایسے ایسے ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے کہ کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں ۔ (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۶۳) . یہ پھل ہیرے جواہرات کی شکل میں ہیں ۔ (۱۹۸۹، قید، ۲۶) . اس سے ملتا جلتا ہنر جڑائی تھا زیوروں میں ہیرے جواہر جڑنے کا کام ۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۹۲) . [ہیرے + جواہر / جواہرات (رک)] .

--- جیسی (--- ی لین) صف مث .
ہیرے کی طرح کی (مجازاً) قیمتی ؛ عمدہ ، نفیس ؛ بے داغ . اپنی ہیرے جیسی جوانی لٹادے ان حرامیوں کے ہاتھوں ! . (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ) ، ۲۲۹) . [ہیرے + جیسی + جیسا (رک) کا مؤنث] .

--- چُننا محاورہ .
عمدہ چیزوں یا اہم لوگوں کا انتخاب کرنا .

سنگ ریزوں سے خزف پاروں سے
کتنے ہیرے کبھی چن لائے ہیں

(۱۹۷۶، برجاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۵) .

--- کا جگر امذ .
ہیرے کی سختی ، ہیرے کا سخت پن .

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

(۱۹۳۵، بال جبریل (بھرتری ہری کا ترجمہ) ، ۳) . کبھی کبھار تو پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر تک کٹ جاتا ہے ۔ (۱۹۹۱، کانا پھوسی ، ۳۸) .

--- کو جوہری پَرَکھتا ہے فقرہ .
رک : ہیرے کی پرکھ (قدر) جوہری جانے ، ہنر مند کو قدر دان ہی پہچانتا ہے .

جاہل کیا اسکو خاک پتھر سمجھے
ہیرے کا ہے جوہری پرکھنے والا

(۱۹۴۰، تحفۂ احسن ، ۳۵) .

--- کی پَرَکھ بادشاہ کو ہوتی ہے یا جوہری کو کہاوت .
رک : ہیرے کی پرکھ (قدر) جوہری جانے . فارسی کہاوت قدر گوہر شاہ داند یا بداند کا ترجمہ ، ہیرے کی پرکھ بادشاہ کو ہوتی ہے یا جوہری کو ، ہم نے بادشاہ نہ جوہری ہمیں نہ ہیرے کی پرکھ نہ سمجھ ۔ (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں ، ۶۰) .

--- کی پَرَکھ (قَدر) جوہری جانے کہاوت .
اہل ہنر کی قدر قدر دان ہی کر سکتا ہے ، اہل ہنر کو قدر دان ہی پہچانتا ہے ، ہر ایک واقف نہیں ہوتا . (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ محاورات ہند ، سجان بخشش ، ۲۰۸) .

--- کی کان امث .
وہ جگہ جہاں ہیرا نکلا جاتا ہے . کیا تمہیں کسی سونے ، چاندی یا ہیرے کی کان کا پتا معلوم ہے . (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی ، ۱۶۷) .

--- کی کَن امذ .
رک : ہیرے کی کَنی جو مستعمل ہے .

بہت تند خو تھی بڑی تیغ زن تھی
طبیعت تھی اس کی کہ ہیرے کی کن تھی

(۱۹۸۳، سلیم احمد ، مشرقی ، ۶۴) .

--- کی کَنی امث .
۱. ہیرے کا چھوٹا ٹکڑا ، ریزۂ الماس ، ہیرے کی کرچ ، خردۂ الماس .

شب گریہ کہ وابستہ مری دل شکنی تھی
جو بوند تھی آنسو کی سو ہیرے کی کنی تھی

(۱۷۹۵، قائم ، د ، ۱۵۶) .

موتی سا ہر ایک اس کا دندان
ہیرے کی کنی مجھے ہوا ہے

(۱۸۱۳، پروانی (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۲) .

کیوں کر پی جاؤں اے ضبط
جو اشک ہے ہیرے کی کنی ہے

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۸۸).

جدا کیوں ہو ترے ناوک کا پیکاں
یہ ہیرے کی کنی دل میں جڑی ہے

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۸۱).

آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکی ہوئی کنیاں
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۱۴).

محوِ پرواز یہ لعل یمنی ہے شاید
اڑتی پھرتی کوئی ہیرے کی کنی ہے شاید

(۱۹۱۸، مطلع انوار، ۱۲).

--- کی کَنی چاٹنا ف مر؛ محاورہ.

رک : ہیرے کی کَنی کھانا؛ ہیرا کھا کر خود کشی کر لینا، مر جانا. میرا خیال ہے لاڈو ہیرے کی کنی چاٹ کر مر جائے گی مگر میرا راز افشانہ ہونے دے گی. (۱۹۵۴، محلسرا، ۳۶).

ہیرے کی کنی چاٹ کے سو جاتے تھے عشاق
اب عشق کو ہیرے کی کنی چاٹ رہی ہے

(۱۹۹۱، خاکہ نما، ۸۸).

--- کی کَنی کھانا ف مر؛ محاورہ.

۱. ہیرے کی کرچ کھا کر خود کشی کرنا، الماس کا ریزہ کھا کر جان دینا، خود کشی کرنا.

تابِ دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر
کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۲۴). جلد بتائیے ورنہ میں ہیرے کی کنی کھا لوں گا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۸۸).

کنی ان کو ہیرے کی کھانے کو دو
جو ہیرے کو سمجھے ہیں ہیرا کسیس

(۱۹۱۲، بہارستان، ۶۶۸). واللہ ہیرے کی کنی کھا لوں گا تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا. (۱۹۸۸، چار دیواری، ۵۷). **۲. رشک سے جان دینا، نہایت رشک کرنا.**

آج دیکھے ترا جوبن تو ہو لیلیٰ مجنوں
ہیر، ہیرے کی کنی کھا کے کرے اپنا خوں

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت بحر)، ۱ : ۲۹۷).

ہے وہ خوش رنگ انگوٹھی کا نگینہ جس پر
لعل و یاقوت نے ہیرے کی کنی کھائی ہے

(۱۹۲۸، سرتاج سخن، ۱۴).

--- کی کَنی کِھلوانا محاورہ.

خود کشی کروانا، خود کشی پر مجبور کرنا.

اپنے عاشق کو نہ کھلواؤ کنی ہیرے کی
اُس کے آنسو ہی کفایت ہیں جگر کاٹنے کو

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۵۷).

--- کی کَنی نِگَلنا محاورہ.

رک : ہیرے کی کنی کھانا.

آپ کے ہو نہیں سکتے ہیں یہ غربی ریزے
دل نہ ٹھہرے تو نگل جایئے ہیرے کی کنی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۱۸۱).

--- کی کیل امث.

لونگ سے مشابہ ایک زیور جو عورتیں ناک کے نتھنے میں پہنتی ہیں، جس میں ہیرا جڑا ہوتا ہے.

گلگونہ رُخ پہ، ناک میں ہیرے کی کیل تھی
ہلکی شفق میں کوکب لرزاں کی تھی جھمک

(۱۹۶۰، رزمی، ک، ۳۷۲). اس کی اونچی ناک میں ہیرے کی کیل دمکتی تھی اور ---- انگلیوں میں جڑاؤ انگوٹھیاں چمک رہی تھیں. (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۶۹).

--- کی لکیر امث.

رک : پتھر کی لکیر؛ نہ مٹنے والی چیز. اُس کی آشنائی ہیرے کی لکیر ہے، جیوں دیر سے ہوتی ہے تو مٹتی بھی نہیں. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۲۶).

--- کی مانند تَرَشا ہُوا صف.

ہیرے کی طرح آراستہ؛ (مجازاً) عمدہ، سنورا ہوا، نہایت دلکش. یہ مضمون سجاد کے طرزِ تحریر کا سب سے اچھا نمونہ ہے، اس میں خیالات صاف اور واضح ---- اندازِ بیان ہیرے کی مانند ترشا ہوا ہے. (۱۹۲۶، محشرِ خیال، ۲۰).

--- موتی (---وج) امذ؛ ج.

قیمتی نگینے؛ (کنایۃً) عمدہ چیزیں یا باتیں. یہ غیبی ہیرے موتی اور لا ریبی پھول ---- نہاں خانۂ یقین سے جمع کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۱۵۴).

مال پرایا کھا کے دھرتی آدھا نا لوٹائے
ہیرے موتی بوئے اس میں تب گل بوٹے پائے

(۲۰۰۸، انتہائے شب، ۳۰۴). [ہیرے + موتی (رک)].

--- موتی بَرسانا محاورہ.

مالا مال کر دینا، بہت نوازشیں کرنا، عنایتیں کرنا. نگہت نے بھی مجھ پر ہیرے موتی برسائے، چاروں طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہیں. (۱۹۸۷، شاخِ ہری اور پیلے پھول، ۵۱).

ہِیریا (ی مع، سک نیز کس خف ر) امذ.

ناؤ، سفینہ، کشتی.

ہیریا کو کچھ عجایب چرخ تھا
چرخ میں آ جس کے غایب چرخ تھا

(۱۸۳۹، مثنوی خزانیہ، ۳۳). [مقامی].

ہیرے پھیرے (ی مج، ی مج) امذ؛ ج.

ہیرا پھیرا (رک) کی جمع؛ بار بار آنے جانے کا عمل، آمد و رفت، چکر، گشت. ایک طرف ایک پلٹن تھی فقط ہیرے پھیرے کرتی تھی. (۱۸۸۰؟، نیرنگ خیال، آزاد، ۲ : ۱۴۸). نوکر نے مجھ سے کہا، وہ اس مکان کے ہیرے پھیرے کیا کرتا ہے ضرور خفیہ پولیس کا ہے. (۱۹۲۱، خونی شہزادہ، ۱۰۱).

بہت اُس گلی کے کئے ہیرے پھیرے
یہ جن کے لئے تھا ہوئے وہ نہ میرے

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۱۱۳). اس سے پہلے پشاور کے ہیرے پھیرے میں قاسم منصور جلالی اور منور آفریدی ہی میری ہمراہی کرتے تھے۔ (۲۰۰۸، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، مئی، ۶۰).

---کَرانا ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ بار بار پھرانا، آمد و رفت کرانا، چکر لگوانا۔ غرض اسی ڈھنگ سے سات مرتبہ ہیرے پھیرے کرائے۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد دہلوی، ۲۳). **۲۔ ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر بنا دینا، شدت سے ہنسانا۔** (فرہنگ اثر). **۳۔ حیرانی جتانی کرنا؛ آپے لونڈے جاپے لونڈے کرنا؛ ستانا، دق کرنا۔** (فرہنگ آصفیہ).

---کَرنا ف مر؛ محاورہ۔

کسی جگہ کا بار بار چکر لگانا؛ بہت زیادہ آنا جانا، چکر کاٹنا، گشت کرنا۔ ایک طرف ایک پلٹن تھی فقط ہیرے پھیرے کرتی تھی۔ (۱۸۸۰؟، نیرنگ خیال، آزاد، ۲ : ۱۴۸). پھول من۔ ہاں ہاں، یعنی اتنے ہیرے پھیرے کروں کہ مجنوں کا بچہ بھی میری گرداوری کا قائل ہو جائے۔ (۱۹۱۵، یہودی کی لڑکی، ۵۵).

بہت اُس گلی کے کئے ہیرے پھیرے
یہ جن کے لئے تھا ہوئے وہ نہ میرے

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۱۱۳). ہیرے پھیرے کرتے کرتے ٹانگیں ٹوٹی جاتی ہیں۔ (۱۹۸۸، رسوا ایک مطالعہ، ۳۰۴).

ہیرِیاں (ی مع، سک ر) امذ؛ ج (قدیم).

رگ: ہیرا؛ (مراداً) جواہرات.

چھل پیالے جو ہیرایاں کے کمل ہاتوں میں لے سکیاں
کرن جھنجن ادھر ے سوں خماراں سب خماریاں کی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۸۹:۱). [ہیر = ہیرا (رک) + یاں، لاحقۂ جمع].

ہِیڑ (ی مع) امث.

۱۔ غول، ہجوم؛ ٹولی. اچانک عورتوں اور بچوں کی ہیڑ کی ہیڑ آئی اور پرلی طرف نکل چلی گئی. (۱۹۶۸، ماہ نو، کراچی، فروری، ۴۹). **۲۔ ریوڑ، گلّہ، جانور یا مویشیوں کا گروہ.** (ماخوذ: پنجابی اردو لغت). [مقامی].

ہیڑ (ی مج) امذ.

رک: ہڑ؛ ہلیلہ. ہیڑ کسے قبض ہو گیا، دست ختم ہوئے. (۱۹۷۴، مثنوی معنوی (مقدمہ)، ۱: ۷۳). [ہڑ (رک) کا ایک املا].

ہیڑا (۱) (ی مج نیز مع) امذ.

۱۔ گوشت، ماس، لحم (جانوروں کا) جسے غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. مائی کے پانچ گن رگاں، ہیڑا، چمرا، ہڈ سب بال. (۱۴۴۰، شمس العشاق، ۵۶۱).

کہیں بار ہیڑا کہیں سیس بال
کہیں ناک انکھیاں کہیں ہونٹ گال

(۱۵۰۳، نوسرہار، ۳۸).

پکڑ ییک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ
کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۲۲).

اسپ گھوڑا فیل ہاتھی شُتر سیہ
گوشت ہیڑا چرم چمڑا شحم پیہ

(۱۶۲۱، خالق باری، ۶۹).

اپنا ہیڑا آپ کھانا اپنا لہو آپ پینا تو دنیا میں بھلے آدمی ہو کر جینا.

(۱۶۳۵، سب رس، ۴۵). جنگل مین چرنے لگی اس کدھن سوں ذرہ میرے بدن پر ہیڑا چڑھیا. (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۲۲۸). **۲۔ جسم، بدن، ڈیل ڈول.** دوزخ باج یک دوزخ جدا ہے جس جیوئے تے پیدا ہوا ہے جیوئے سے او جدا ہے او ہیڑا جو ہے سو اد س کھن تے جدا ہے. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ق، ۵).

سو ہیڑے تھے پیدا کیا نار کوں
تو ہوی نرم نازک ادک خوب موں

(۱۶۱۳، بھوگ بل، قریشی (ق)، ۱). **۳۔ مٹی؛ شکار؛ سلان، ترکاری، قلیہ.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۴۔ حجم، جسامت، مقدار.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

---چڑھنا محاورہ (قدیم)۔

(بدن پر) گوشت چڑھنا، موٹا ہونا، فربہ ہونا. جنگل میں چرنے لگی اس کدھن سوں ذرہ میرے بدن پر ہیڑا چڑھیا. (۱۸۲۴، دکھنی انوار سہیلی، ۲۲۸).

ہیڑا (۲) (ی مج نیز مع) امذ.

چکی چلانے کا دستہ. کہاں سے بول رہے ہیں آپ، چرخا کاتا ہے اور چکی کا ہیڑا اتھاما ہے کبھی بندوق پکڑی ہو تو جانیں. (۱۹۶۵، چار ناولٹ، ۱۷۴). جب گھر کے اندر چوہے چکی کے ہیڑے کو گھمانے کی ناکامی کوشش میں بجائے آٹے کے قلابازیاں کھانے لگے. (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۲۲۸). دو صندلی صندلی کلائیاں چکی کے ہیڑے کو چلاتی ہوئی نظر آئیں. (۱۹۹۲، نئی سمت، ۶۱). [مقامی].

ہیڑو (ی مع، و مع) امذ؛ امث.

رک: ہیڑا؛ ایک قسم کا گیت جو گوالے دیوالی کے ایک روز بعد ڈھوروں کے آگے رات کو گاتے ہیں. (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

ہیڑی (ی مج) امذ.

شکاری، صیاد؛ اہیڑی، بھیلیا؛ شکاری جانور. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ پلیٹس؛ جامع اللغات). [اہیڑ (رک) کا مخفف].

ہِیز (ی مع) (الف) صف.

۱۔ مُخنّث، ہیجڑا، زنخا، زنانہ، نام مرد، خواجہ سرا.

اس کا طلب رکھے منے ہوتا ہے اکثر ہیز او
یو جان کر منگتا ہے تو بیہوش دیوانہ دسیا

(۱۶۸۶، دیوان معظم (ق)، ۲۰).

نچاے ہے شیخ وجد ہیں کس تاؤ بھاؤ سے
اس ہیز ریش دار کی ٹک شان دیکھنا

(۱۷۹۵، قائم، ک، ۳۶).

ہیز و ناکس جان دیتے ہیں درم پر دام پر
مرد اوسے کہتے ہیں جو مرتا ہے اپنے نام پر

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خان)، بیاض سحر، ۱۶۵). اس کی ہر شے یہ یقین دلاتی تھی کہ یہ ضرور مرد میدان ہے اور بڑا قوی ہے لیکن اصل میں یہ حد سے زیادہ ہیز اور نامرد

تھا. (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۲۰۸). **۲. (مجازاً) بزدل، بودا، ڈرپوک، کم ہمت.**

اے یارتوں ہے مرد تو ناچیز نہ ہو
مردی کے اُپر راک نظر ہیز نہ ہو

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۷۵).

جو مرد ہیں وہی لیتے ہیں نوک کی اے شاد
جو ہیز ہیں وہ نہیں آن بان رکھتے ہیں

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۷۰). ڈپٹی صاحب .... ایسے ہیز اور ضمیر فروش تھے کہ پولیس کا کوئی چالانی مقدمہ چھوڑتے ہیں نہ تھے. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰ : ۱۹ : ۱۳). شکر ہے اللہ کا؟ اس شہر میں ایک ایسا ہے تو ..... باقی سب "ہیز" ہیں، ہیجڑے. (۱۹۵۴، محلسرا، ۱۸۳).

اے اہل زباں اِذَا وَعَدتم اَوفوا!
کہہ کے جو مکر جائے وہ ہیز و تر سُو

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۲۲۵).

ہیز (ب) امث.
مخنث پن، بزدلی. اُس وقت ایسا ہیز اور نامردی طبیعتوں پر مستولی ہوئی کسی کی جرات اور ہمت نہ ہپڑی کہ ان پانچ سواروں پر حملہ کرے. (۱۹۱۱، ظہیر الدین داستان غدر، ۸۹). [ع: حیز کا مفرس].

--- نکلنا ف مر.
بزدل ثابت ہونا، کم ہمت نکلنا.

قرآن چھوڑ باگ شیطان کے مقابل
اس معرکہ میں اکثر احبتب ہیز نکلے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۲۰۲).

ہیزدَہ (ی مج، سک ز، فت د) امذ؛ ~ ہیژدہ.
(عدد) اٹھارہ، ہژدہ، ہجدہ، ۱۸.

ہیزدہ سالہ جواں حسن میں یوسف سے سوا
وہ مہِ مصر مدینے میں یہ مہر انور

(۱۸۸۱، اسیر (مظفر علی لکھنوی)، مجمع البحرین، ۲ : ۴۳). جوزف ایک ہیزدہ سالہ لڑکے کو حوالے کردے یہ تجویز---- قابل تسلیم خیال کی جاسکتی تھی. (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ)، ۳۹۴). [ف].

--- ہزار (--- فت ہ) امذ.
اٹھارہ ہزار، ۱۸۰۰۰. دنیا میں ہیزدہ ہزار عالم بتاتے ہیں. (۱۹۱۱، مقامات ناصری، ۵۰۳). [ہیزدہ + ہزار (رک)].

ہیزدَہُم (ی مج، سک ز، فت د، ضم ہ) صف.
(عدد ترتیبی) اٹھارھواں، اٹھارھویں، سترھویں کے بعد آنے والا / والی، ہژدہم، ہجدہم. روز پنجشنبہ ہیزدہم صفر کندہ کیا جائے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۵۵). جلد ہیزدہم. (۱۹۳۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۲ مارچ، ۱۲). [ہیزدہ کا ایک املا].

ہیزَل (ی مج، فت ز) امذ.
۱. فندق (Corylus) کی نوع کا چھوٹا درخت یا جھاڑی جس میں صنوبر وغیرہ کی قسم کے غنچے یا پھول لگتے ہیں، بندق، شجر فندق. ٹہنیوں میں سے ہیزل کے چند نمونے دکھائے جائیں. (۱۹۲۷، تدریس مطالعۂ قدرت (ترجمہ)، ۴۹). **۲. اس پودے کی لکڑی اس سے بنی ہوئی چھڑی؛ سرخی مائل بھورا یا سبزی مائل بھورا رنگ (خصوصاً آنکھوں).** (اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری). [انگ: Hazel].

ہیزلین (ی مج، سک ز، ی مع) امث.
کریم، ویسلین، آرائش حسن کے سامان میں سے ایک. بیوی کو حکم دیا کہ غسل خانے میں ہیزلین، کھلی، بیسن؛ پاؤڈر، منجن سب چیزیں ابھی سے رکھ دو اور دو بجے پانی گرم ملے. (۱۹۲۹، تمغۂ شیطانی، ۱۳). [انگ: Hazelen].

ہیزُم (ی لین، ی مج نیز ی مع، فت نیز ضم ز) امث.
لکڑی؛ جلانے کی لکڑی، سوکھی لکڑی جو جلانے کے کام آتی ہے، ایندھن کی لکڑی.

کاہ ہیزم گھاس کاٹھی جانیہ
اینٹ ماٹی خشت گل پچھانیہ

(۱۶۲۱، خالق باری، ۱۷).

جلوں ہوں ہجر میں پی کے میں ہر دم
کہ جیسے آگ میں جلتی ہے ہیزم

(۱۷۶۲، طالب (غلام قادر شاہ) تیرہ ماسہ، ۱۹).

قحط ہیزم یہ ہوا ہے کہ وہ نجار پسر
بوسۂ دستۂ چوبیں تبر لیتا ہے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۷۲). شراب اور غلہ اور میوہ جات بافراط پیدا ہوتے ہیں اور مچھلی اور ہیزم بھی زیادہ. (۱۸۵۴، نسخۂ مرآۃ الاقالیم، ۵۱). مرزا شاہ حسین ... بحر میں آیا.... بہت علف و ہیزم قلعہ میں جمع کئے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۴۱).

مثل ہیزم کے اسی آگ سے جلتے ہیں گناہ
اسی غازہ سے چمک جاتا ہے ہر روئے سیاہ

(۱۹۴۲، خمسۂ متحیرہ، ۱ : ۲).

وطن مقسطوں کا بہشت بریں
جہنم کا ہیزم ہیں القسطون

(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۱۵۳). جو اچھے نشانہ باز تھے وہ بہت سا مال غنیمت بصورت ہیزم گھر لے جاتے تھے. (۱۹۹۳، افکار، کراچی، ستمبر، ۱۶). [ف].

--- بَرْدار (--- فت ب، سک ر) صف.
لکڑیوں کا گٹھا کھینچنے والا، لکڑیاں اکٹھا کرکے لے جانے والا؛ (کنایۃً) اپنے لیے آگ کا اہتمام کرنے والا؛ چغل خوری کرنے والا. ہیزم بردار کا خطاب اسی لیے دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کی چغلیاں کھاتی پھرتی تھی. (۱۹۸۵، سید سلیمان ندوی، ۱۹۶). [ہیزم + ف : بردار، برداشتن = اٹھانا].

--- تَر کس صف (--- فت ت) صف.
گیلی لکڑی.

ہیزم تر کو بھی آگ میں جلتے دیکھا
اے دل افسردہ عبث سوز سے تو ساز نہ کر

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۵۵).

خوف لخت دل سوزاں کا کرے کیا مژگاں
ہیزم تر کا ہے آتش کو جلانا مشکل

(۱۸۳۸، شاہ نصیر، چمنستان سخن، ۱۰۷). ہیزم تر کو جو سلگنے کے قابل نہیں ہے اوس نے جلانے کی نظر سے پھونکا. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ)، ۹۷). [ہیزم + رک : تر (۱)].

---خُشک کس صف (--- ضم خ، سک ش) صف.

سوکھی لکڑی، وہ لکڑی جو آسانی سے جل جائے.

دل اب محبت میں یوں ہے جرأت کہ ہیزم خشک جیسے کوئی
برائے انگشت ہووے داخل گہے بہ آب و گہے بہ آتش

(۱۸۰۹، جرأت، ک، نسخہ مجلس، ۳۶۶).

اس کی کھودے ہے یہ بیخ و بن
ہیزم خشک کو جوں کھاوے گھن

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۷۵). اگر بگوش ہوش سنے گا دستگار ہو جائے گا ورنہ اسی آتش مشتعل میں مثل ہیزم خشک جلے گا. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۱۶۳).

دل کا اب حال یہ ہے آتش غم سے جل کر
ہیزم خشک ہو تنور میں جیسے انگشت

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۱۷). سلک ایمان کو اور اس کے کناروں سے لپٹی ہوئی بے اماں خلق کو ہیزمِ خشک کی مثل کھا جائے گا. (۱۹۸۲، فشار، ۴۱). [ہیزم + خشک (رک)].

---سوخَتنی کس صف (--- مج، سک خ، فت ت) صف.

جلنے والی لکڑی، بطور ایندھن جلائے جانے والی لکڑی.

صورت نخل خزاں دیدہ ہیں بے برگ و ثمر
ہیزم سوختنی چوب سزاوار تبر

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (بحر)، ۱ : ۲۸۱). ہیزم سوختنی کو جس قدر جلد ممکن ہو کشک کیا جائے. (۱۹۰۷، مصرف جنگلات، ۵۶). تھوڑی بہت جلانے کی لکڑی بھی رکھتے تھے مگر اسے کبھی لکڑی نہیں کہا. سوختہ یا ہیزم سوختنی کہتے تھے. (۱۹۹۰، آب گم، ۳۶). [ہیزم + ف : سوخت، سوختن = جلنا، جلانا + نی، لاحقۂ صفت و نسبت].

---سوخُتَہ کس صف (--- مج، سک خ، فت ت) صف مث.

جلی ہوئی لکڑی. ہیزم سوختہ کو بہتر از عود اور صدائے کر کو لحن داود سے نسبت دیتے تھے. (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۱۲). [ہیزم + ف : سوخت، سوختن = جلنا، جلانا + ہ، لاحقۂ تانیث وصفت].

---فَروش (--- فت ف، مج) امذ.

لکڑی فروش، جلانے کی لکڑی بیچنے والا. کھسیرے و سائیس و ہیزم فروش نہ کھورپی نہ کھورپہ کو ہاری کا ہوش. (۱۷۹۴، جنگ نامہء دوجوڑا، ۴۵). مظلوم ہیزم فروش نے مفتی سے جاکے شکایت کی اور اپنی عرضی گزرانی. (۱۸۹۱، قصہء حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۸۰). کبھی کسی بوڑھے ہیزم فروش سے جاکر خود ہیزم خریدتا تھا. (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۴۸۴). [ہیزم + فروش، فروختن = بیچنا].

---فَروشی (--- فت ف، مج) امث.

ہیزم فروش (رک) کا اسم کیفیت؛ لکڑی بیچنے کا عمل یا پیشہ. باقی مخلوق آب کشی اور ہیزم فروشی کیا کرے. (۱۹۰۷، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۲ : ۳۲۷). [ہیزم فروش + ی، لاحقہء کیفیت].

---کَش (--- فت ک) امذ.

۱. لکڑہارا، لکڑیاں اٹھانے والا مزدور، لکڑیاں کاٹنے والا. ایک ہیزم کش بن کے کہ لکڑیوں کا گٹھا سر پر رکھ کر جوتیاں لاٹھی میں لگا کر سرمست میں آیا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۲۱۸). سلطان نے راستے پر ایک ضعیف بوڑھے ہیزم کش کو جاتے دیکھا. (۱۹۲۵، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۸۲۵). **۲. (کنایۃ) چغل خور، اِدھر کی بات اُدھر کرنے والا، لگی آگ کو بھڑکانے والا.** قومی کام کرنے والوں میں بھی ہیزم کش بد بختوں کی کمی نہیں ہوتی. (۱۹۳۸، تذکرۂ وقار، ۱۸۷). [ہیزم + کش، کشیدن = کھینچنا].

---کَشاں (--- فت ک) امذ ج.

لکڑیاں کاٹنے والے. ایک روز گذر ہیزم کشان سرکار ملک زادہ گیلان اسی جنگل میں ہوا. (۱۸۵۱، بہار دانش (ولایت علی)، ۵۵). [ہیزم کش + اں، لاحقہء جمع].

---کَشی (--- فت ک) امث.

ہیزم کش (رک) کا اسم کیفیت؛ لکڑیاں کاٹنے کا عمل؛ (کنایۃ) چغل خوری، اِدھر کی بات اُدھر کرنے کا عمل، لگی آگ کو بھڑکانے کا کام. مراد یہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا میں پشتارہ خار لاتی تھی. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۳۶). تو نے پہلے ہی کیا کچھ کم ضرر پہنچایا ہے جو اب ہم کو اس ہیزم کشی کی دھمکی دیتا ہے. (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۷). [ہیزم کش + ی، لاحقہء کیفیت].

ہَیزُمی (ی لین، ی مج نیز ی مع، فت نیز ضم ز) صف.

ہیزم (رک) سے منسوب؛ لکڑی کا بنا ہوا. جب خوب پانی جھڑ جاوے تب چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تراش کر آہنی یا ہیزمی جھانجروں میں رکھے. (۱۸۴۵، دولت ہند، ۱۷). ابتدائی زینے سنگی اور آخری ہیزمی ہیں. (۱۹۰۷، حیات سلیمان، ۴۷). ہر کالج کی علحدہ علامت اور نشان ہے جو کالج کی عمارتوں پر، طلبہ کے لباسوں پر، کشتیوں کے ہیزمی گھاٹوں پر بنا ہے. (۱۹۲۰، برید فرنگ، ۱۰۵). [ہیزم (رک) + ی، لاحقہء نسبت و صفت].

ہیژدَہ (ی مج، سک ژ، فت د) صف ~ ہیزدہ.

اٹھارہ، ہجدہ، ۱۸. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہیزدہ (رک) کا ایک املا].

---ہَزار (--- فت ہ) امذ.

اٹھارہ ہزار، ۱۸۰۰۰، ہجدہ ہزار. خدا کی جناب سے ناامید ہونا ہرگز مناسب نہیں جس نے ہیژدہ ہزار عالم کو ایک حکم میں پیدا کیا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۲). خواجہء ہیژدہ ہزار عالم جان جاناں ملائکہ و نبی. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۳). ہزاراں ہزار تعریف اس رب العالمین کی شان میں کہ جس نے..... زمیں کے ہیژدہ ہزار مخلوقات کو اپنے ید قدرت کاملہ سے پیدا کرکے جہاں کو آباد کیا. (۱۹۵۱، مفتاح الجفر، ۵). [ہیژدہ + ہزار (رک)].

ہیژدَہُم (ی مج، سک ژ، فت د، ضم ہ) صف ~ ہیزدہم.

(عددِ ترتیبی) رک : ہیزدہم، اٹھارھواں. ہیژدہم : طریق زندگی، یہ تو ہمارا ایسا ابتر و خراب ہے. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۵۴). [ف].

ہَیشَر (ی لین، فت ش) امث.

ایک خاردار روئیدگی جس کے پتے دوا وغیرہ میں کام آتے ہیں. (ماخوذ : خزائن الادویہ، ۶ : ۵۵۴). [ع].

ہَیشَمی (ی لین، فت ش) امث.

مٹھائی کی ایک قسم.

لگی ہیٹھی یا اندر سے کی اینٹ
ہلک دم سنے میں نہ بات آئے ینٹ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۸۵). [مقامی].

ہَیضَہ (ی لین، فت ض) امذ.
(طب) ایک متعدی بیماری جس میں فاسد اور غیر ہضم ہونے والے اجزا بدن سے معدے میں آجاتے ہیں اور دست و قے کی صورت خارج ہوتے ہیں، فساد ہضم نیز پیچش، جلاب ۔. بخار، درد سر، ہیضہ، سرسام، فالج، لقوہ، ----- پیچش، سوزاک، فیل پا ----- غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۲۵). ہیضہ : وہ ایسا مرض ہے کہ فاسد اور غیر منہضم مواد بدن سے معدے میں آجائے اور قے اور دستوں میں نکلے ۔ (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۶). ہومیاپیتھی پر کیوں کر بھروسہ ہوسکتا ہے اس کا جواب بہت تجربہ سے اور ہیضہ اور تیز بیماریوں کے حالات کے نقشوں سے حاصل ہوتا ہے۔ (۱۸۶۷، مکمل مجموعہ لکچرز واسپیچز، ۵۷). ہیضہ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تمام بدن سے خام اور خراب غذا لوٹ کر معدے اور آنتوں کی طرف چلی جاتی ہے. (۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۳۳۳). زندگی اسی طرح رواں دواں رہے گی، ہمارے جوان تجھے ہیضے اور طاعون سے بدتر سمجھتے ہیں۔ (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱۹۱). ہیضہ کے مریض کو اگر ہم کہتے ہیں کہ کھانا نہ کھائے تو اس کے ورثا کہتے ہیں ----- کمزوری ہو جائے گی۔ (۲۰۰۳، روحانیت صارم، ۳۰). [ع].

---اِمتِلائی کس صف (--- کس ا، سک م، کس ج ت) امذ.
(طب) ایسا ہیضہ جس میں متلی اور قے شدت سے ہوتی ہے۔ ہیضہء امتلائی نیز وبائی کے واسطے بھی برقی اثرات رکھتا ہے۔ (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۱۶۵). [ہیضہ + امتلا (رک) ئی، لاحقہء نسبت].

---پُھوٹ پَڑنا محاورہ.
ہیضے کی بیماری پھیل جانا، ہیضے کا وبائی صورت اختیار کرلینا۔ محمد تغلق نے ----- جنوب کی طرف چڑھائی کی جو ورنگل کے مقام پر ہیضہ پھوٹ پڑنے سے رک گئی ۔. (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۳۲۰). اس زمانے میں شہر میں بے پناہ ہیضہ پھوٹ پڑا تھا۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۲۱).

---پَھیلا ہونا/پَھیلنا ف م محاورہ.
ہیضے کی بیماری عام ہوجانا، ہیضے کی وباء ہونا۔ بیوی حد درجہ کی وہمن، شہر میں ہیضہ پھیلا ہوا ماماتنک کی مجال نہ تھی کہ گھر سے باہر نکل کر فوراً گھر میں گھس آئے. (۱۹۱۰، گرداب حیات، ۵۸).

چیچک پھیلے، ہیضہ پھیلے، پھر بھی اک دن ٹوٹے
نوکر شاہی روگ نرالا لگ کر کبھی نہ چھوٹے

(۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان (عالی)، ۲۶۳).

---شائع ہونا محاورہ.
ہیضہ پھیلا ہونا، ہیضے کی بیماری عام ہونا۔ وہاں ہیضہ شائع ہونے کی وجہ سے حکومت کی طرف سے ممانعت ہے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۲۴۱).

---کَرکے مَرنا محاورہ.
ہیضے کی بیماری سے مرنا، ہیضے میں مبتلا ہو کر انتقال کرجانا۔ کل رات کو اس کا نو برس کا لڑکا ہیضہ کرکے مر گیا۔ (۱۸۶۱، خطوط غالب، ۲۹۸).

---کَرنا محاورہ.
۱. **ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہونا۔** نصوح نے ہیضہ کیا اور سمجھا کہ مرا چاہتا ہے ۔. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۹). منشی کرامت علی شہیدی جو ایک مشہور شاعر ہیں اور جنکا ذکر کہ میں نے گلشن بے خار میں کیا ہے راستہ میں ہیضہ کیا۔ (۱۹۱۰، سراج منیر (ترجمہ)، ۶۲). اس زمانے میں دہلی میں ہیضے کا بڑا زور تھا بچارے بچے نے آتے ہی ہیضہ کیا اور (۹) سال کی عمر میں اس جہاں سے رخصت ہوا۔ (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۲۲۲). ۲. **اُلٹی کرنا، قے کرنا، استفراغ کرنا.** (فرہنگ آصفیہ).

---ہو جانا/ہونا ف مر.
۱. **ہیضے کی بیماری ہونا، ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہونا۔** اختری کی تقدیر سے مقدمہ پریوی کونسل سے سرسبز ہوا ----- تارا بھی آنے والے ہی تھے کہ علی جان کو دفعتہ سخت ہیضہ ہوا اور چند گھنٹے میں خاتمہ ہو گیا۔ (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۱۴).

وہ کیا کھائیں گے جن کے دل میں یہ کانٹا کھٹکتا ہے
کہیں ہیضہ نہ ہو جائے کہیں ہیضہ نہ ہو جائے

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۳). ایک خط کسی دوست کو لکھا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ مجھے ہیضہ ہو گیا تھا۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہء مومن، ۳۱۶). طاہرہ! میری جان! مجھے بچالو ----- مجھے ہیضہ ہو جائے گا میں مر جاؤں گا۔ (۱۹۸۲، بوچھار، ۱۵۱). ۲. **خبط ہونا، جنون ہونا۔**

بعض مرغوں کو تو تقریروں کا ہیضہ ہوگیا
اس لیے اچھا تھا جو گندا وہ بیضہ ہوگیا

(۱۹۷۰، تیر نیم کش، ۱۰۲). ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ تمہیں ایمانداری کا ہیضہ ہے ہم تو چاہتے تھے صلح صفائی سے یہ معاملہ طے ہو جائے۔ (۱۹۹۰، اپنے لوگ، ۱۶۹).

ہَیک (۱) (ی لین) امذ.
گھوڑا. (پلیٹس). [س :].

ہَیک (۲) (ی لین) امذ.
کمپیوٹر میں ناواجب رسائی کے ذریعے اس میں موجود معلومات اپنے استعمال میں لانے یا خراب کرنے کا عمل۔ ہیکرز نے پاکستان کے ادارے پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ اسلام آباد اور پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کشمیر کی ویب سائٹس کو ہیک کر لیا ہے۔ (۲۰۰۹، جنگ، کراچی، ۲۳ جنوری، ۳). اف : کرنا، ہونا۔ (۲۰۰۹، جنگ، کراچی، ۲۳ جنوری، ۳). [انگ : Hack].

ہِیک (ی مع) امث.
۱. **پیٹ کی بیماری؛ متلی، مالش۔** مٹھائی کے شیرے جیسا گاڑھا پن اس کے لیے شدید ہیک کا باعث ہے۔ (۱۹۹۵، افکار، کراچی، اکتوبر، ۶۱). ۲. (i) **ایک سخت قسم کی خراب بُو جو سونگھنے اور کھانے میں ناگوار ہوتی ہے، تیز بُو۔**

مردِ دانا کر سکے ہے امتیاز نیک و بد
طفلِ ناداں کو برابر بوئے مشک و ہیک ہے

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۲۰۸). کاڈلورائل ہیں جو کا نشاستہ یا اور دوائیں ملادیں کہ کاڈلورائل کی ہیک بھی دب گئی اور اُس کے اثر کو بھی تائید پہنچی ۔. (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۸۳). دیسی شکر اگرچہ میٹھی زیادہ ہوتی ہے لیکن اس میں ایک قسم کی ہیک ہوتی ہے ۔. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۷۵۹). زعفران کی مہک کے ساتھ ساتھ اس میں ایسی ہیک بھی تھی۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۵۵۰). (ii) **ایک قسم کی بُو جو ناگوار طبع ہوتی ہے مثلاً بکری کے دودھ گوشت وغیرہ، اونٹ کے دودھ یا مالدے کے آم میں سے آتی ہے۔** ۔

ہیک : ناگوار بُو جو ــــ بکری اور اونٹ کے دودھ سے آتی ہے (۲) مالدے کے آم سے آنے والی بُو۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، جون، ۵۹). **۳۔ ایک طرح کا ہلکا کسیلا ذائقہ (جیسے : گوندنی کے پھل میں)**. (فرہنگ تلفظ).] غالباً؛ س :].

---آنا ف مر.

بدبو آنا، بدبو محسوس ہونا. چیت کے دنوں میں مہرہ ٹپکتا ہے ــــ میٹھا ہوتا ہے مگر ہیک آتی ہے۔ (۱۸۴۸، توصیف زراعات، ۲۰۵). گندھک کے کنوئیں کو دیکھا، اُس کا پانی پیا ذرا یوں ہی سی ہیک آتی ہے مگر ہاضم بہت ہے۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۱۳۰). دودھ سے ایک قسم کی بدبو اور ہیک آتی ہے۔ (۱۹۱۱، تحفۃ النسا، ۱۷۰). عام طور سے اس میں ایک قسم کی ہیک آتی ہے لیکن کراچی کے پپیتوں کی یہ خاصیت ہے کہ ان میں ہیک نہیں آتی. (۱۹۶۲، پیڑ، ۵۹).

---دار صف.

بدبودار۔ ہر ایک گانٹھ سے بہت شاخ و پتے نکلتے ہیں، ذائقہ پھیکا، ہیک دار۔ (۱۹۲۵، جڑی بوٹی، ۱۲). [ہیک + ف : دار، داشتن = رکھنا].

---مارنا ف مر.

بدبودار ہونا. (پلیٹس).

---ہونا ف مر.

ناگوار سی مہک یا بو ہونا. آرٹی چوک موسم سرما میں تیار ہوتا ہے، اس کی گانٹھ کی شکل مثل اروی یا ادرک کے ہوتی ہے، اس کی ترکاری بہت عمدہ ہوتی ہے، اس میں ایک خفیف سی ہیک ہوتی ہے. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت)، ۲۴۷).

ہیک (ی مج) صف.

ایک. (قدیم اردو کی لغت)۔ [مقامی].

ہیکاڈِھیکی (ی مع، ی مع) امث.

(عو) **ضدم ضدا، دیکھادیکھی.** (مہذب اللغات)۔ [مقامی].

ہیکٹر (ی مج، سک ک، فت ٹ) امذ.

(پیمائش کے اعشاری طریقے میں) رقبہ ناپنے کا پیمانہ جو ۲ء۴۷۱ ایکڑ یا دس ہزار مربع میٹر کے برابر ہوتا ہے۔ شہر کے موجودہ رقبے (۱۶۴۰۰ ہیکٹر) میں جو باشندے آباد ہیں ان کی تعداد فی ہیکٹر نو ہے۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۴۷۰). رقبہ بالترتیب صرف چالیس اور ساٹھ ہیکٹر تھا۔ (۱۹۸۶، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۳۲). اراضی ــــ گز یا جریب (یا ایکٹر، ہیکٹر) سے فروخت کی جاسکتی ہے۔ (۲۰۰۳، مجموعہ قوانین اسلام، ۸ : ۱۷). [انگ : Hectare].

ہیکٹولِٹر (ی مج، سک ک، و مج، کس ج ل، فت ٹ) امذ.

مائع ناپنے کا پیمانہ جو ایک سو لیٹر کے برابر ہوتا ہے۔ چار سو بائیس "گر" آجکل کے ایک سو چھ ہیکٹو لٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۷، سات دریاؤں کی سرزمین، ۸۷). [Hactolitre].

ہیکر (ی لین، فت ک) امذ.

وہ شخص جو کمپیوٹر تک ناواجب رسائی کے ذریعے اس میں موجود معلومات استعمال یا خراب کرے۔ ہیکرز اس کام کو اپنی خوشی، چیلنج یا بعض اوقات کسی ــــ فائدے کے لیے کرتے ہیں۔ (۲۰۰۳، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اصطلاحات کی ڈکشنری، ۴۴). مسلم ہیکرز نے اسرائیل اور امریکا کی ہزاروں ویب سائٹس کا چہرہ بگاڑ دیا ہے۔ (۲۰۰۹، جنگ، کراچی، ۱۸/ جنوری، ۴۴). [انگ : Hacker].

ہیکڑ (ی مج، فت ک) صف.

ا۔ (عوام) خودسر، زبردست، شہ زور، زورآور، شیخی مارنے والا۔ بڑے بڑے ہیکڑ اس کے آگے چیں بول گئے ہیں۔ (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۳۸). میاں کلّو کو عیب دار کہہ سکتے ہیں، اس لیے کہ وہ ہیکڑ مفلس اور بے روزگار لفنگے تھے۔ (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۱۶۹). جب ہم کسی دوسرے شخص کے متعلق یہ کہیں کہ وہ ہیکڑ ہے تو ہم یہ شناخت کررہے ہیں کہ اس میں برتری کی قوی حاجت موجود ہے۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۵۱). **۲۔ بڑے تن و توش کا، موٹا تازہ.** چار چار گاؤں کے ہیکڑ آدمیوں کی صورتیں اس کے سامنے سے گزر گئیں لیکن کسی پر دل نہ جما۔ (۱۹۹۵، نگار، کراچی، نومبر، ۷۷). **۳۔ پورے وزن یا ناپ کا.** (پلیٹس). [مقامی].

---باز امذ؛ صف.

خود سر، سرکش؛ شیخی بگھارنے والا۔ لیکن حسنو ایک ہیکڑ باز تھا وہ کب کسی کو گانٹھتا تھا۔ (۱۹۴۹، جنم کہانیاں، ۸۵). ان میں سے کم از کم ایک ہیکڑ باز کی ایسی ٹھکائی کی کہ اس کی سب ہیکڑی نکل گئی۔ (۱۹۸۹، ن۔ م۔ راشد، شاعر اور شخص، ۱۵). [ہیکڑ + ف : باز، بازیدن = بگھارنا].

---خان امذ.

(طنزاً) شیخی بگھارنے والا، شیخی باز، اکڑ دکھانے والا، اکڑو. کہا کہ آپ تو مجکو بڑے ہیکڑ خاں معلوم ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۹۰۴). [ہیکڑ + رک : خان (۱)].

---خانی صف.

(طنزاً) اکڑ، ضد، اڑنے کی حالت، شیخی. کوئی ہیکڑ خانی جتانے والے قانون کو منسوخ کراتا ہے، کوئی فوج کا خرچ کم کرانے کے دہیان (دھیان) میں ہے۔ (۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۵ : ۹). [ہیکڑ خاں + ی، لاحقۂ نسبت].

---ہونا ف مر.

ضدی اور سرکش ہونا، زورآور ہونا. شہر کے بدمعاش تو اس بلا کے ہیکڑ ہیں۔ (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۵۰).

ہیکڑا (ی مج، سک ک) صف مذ.

خودسر، سرکش، ضدی (تراکیب میں مستعمل)۔

---پَن (--- فت پ) امذ.

اڑیل یا ضدی ہونے کی حالت، کسی بات پر اکڑ جانے کی کیفیت، کسی معاملے پر اڑ جانے کی کیفیت یا حالت. شوخی، تعلّی، طنز اور ہیکڑا پن ان کے مزاج میں داخل ہیں۔ (۱۹۸۶، سبطِ حسن، افکار تازہ، ۷۵). [ہیکڑ (رک) + ا، لاحقۂ تذکیر و تحقیر + پن، لاحقۂ کیفیت].

ہیکڑی (ی مج، سک ک) امث.

ا۔ زبردستی، سرکشی، زورآوری، طاقت نیز اختیار. جو چیز جس کی تحویل میں تھی وہ ہیکڑی سے اس کو اپنا مال سمجھتا تھا۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۸۸). زبردستی اور ہیکڑی اور ہٹ دھرمی کا تو کچھ علاج نہیں۔ (۱۹۰۹، حرز طفلاں، ۱۳۰).

اب نہ خنجر میں وہ تیزی ہے نہ بازو میں وہ زور
یاخدا کیا ہو گئی وہ ہیکڑی جلاد کی

(۱۹۴۲، سنگ و خشت، ۳۶۰). اردو فارسی کے جتنے بھی اشعار لکڑی، آگ، دھویں، ہیکڑی، لڑمرنے، ناکامی اور خواری سے متعلق ہیں سب یاد کررکھے تھے۔ (۱۹۹۰، آب گم، ۳۶). ان کی ہیکڑی برہمنوں کو بُری لگی۔ (۲۰۰۳، سلام و پیام، ۲ : ۴۰۷). **۲۔ شیخی**

، ڈینگ ۔ ہیکڑی تو یہ تھی کہ لیں تو سنہرا پلنگ اور دینے کے نام پٹاری کے خرچ کے لیے ادھی نہیں ۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۳۰). میری اہلیہ ۔۔۔۔۔ دروازہ پر آ گئیں اور ہیکڑی سے بولیں ۔ (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۱۵۱). یورپ کی جن اقوام میں گھر کر انہوں نے زندگی گزاری ان کا گھمنڈ اور ان کی ہیکڑی اس زمانے میں حد کو پہنچی ہوئی تھی ۔ (۱۹۹۵، سلام و پیام، ۱ : ۴۸۳). **۳۔ عزت، وضع داری، مرتبہ و مقام ۔** قرآن مجید میں بعض جگہ اس کو عزت (ہیکڑی) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۔ (۱۹۸۵، سید سلیمان ندوی، ۱۹۷). مالی ابتری کے باوجود صاحبزادہ صاحب نے اپنی انا اور ہیکڑی کی کس کس طرح حفاظت کی ۔ (۱۹۹۰، دیوان عام، ۱۸). [ہیکڑ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- بُھلانا لاحقہ.

ضد بھلانا؛ سختی سے نمٹنا، سرکشی نکالنا، دھونس اور دھمکی ختم کر دینا ۔ ابھی کسی زمیندار سے پالا نہیں پڑا، ایک ایک کی ہیکڑی بھلا دوں گا ۔ (۱۹۱۰، ادیب، الٰہ آباد، ستمبر، ۱۳۰).

--- بُھولنا محاورہ.

سرکشی نکلنا، خوف زدہ ہو جانا، اکڑ بھول جانا، خودسری جاتی رہنا ۔ چاروں امراء جو بڑھ چڑھ کر اس منصوبے پر بات کر رہے تھے اپنی ہیکڑی بھول کے بادشاہ کا منہ تکنے لگے ۔ (۱۹۸۴، طوبیٰ، ۲۶۱).

--- جتانا محاورہ.

۱۔ زبردستی کرنا، زور دکھانا، دھمکی دینا، سرکشی کرنا ۔ شیطان نے کہا اہل اسلام سے ایسی ہیکڑی جتا کر کوئی بچا نہیں تم شاید بچ جاؤ ۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۰۹). چلی تھی ہیکڑی جتانے آخر جھک مار کر ہار ماننی پڑی یا نہیں ۔ (۱۹۳۸، سولہ سنگار، ۵۶). باہر سے سیر کرنے کے لیے آتے ہیں یہاں آ کر ہیکڑی جتاتے ہیں ۔ (۱۹۶۱، ستاروں کی سیر، ۱۱۴). مجھ پر ہیکڑی جتاتی ہے تنگ آ گیا ہوں اس سے ۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، جون، ۶۴). **۲۔ اینٹھنا، اکڑفوں کرنا ۔** اس طرح ہیکڑی جتا کر ہم کئی گھنٹے گدی پر رہ سکتے ہیں ۔ (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۱۰۸).

--- جھلکنا ف م.

خودسری نظر آنا، شیخی یا اکڑ ظاہر ہونا ۔ دلی کی چالو زبان میں اس سے بھی ہیکڑی جھلکتی ہے ۔ (۱۹۸۰، وفا کر چلے، ۲۷۸).

--- دِکھانا ف م.

اکڑ دکھانا، دھمکی اور دھونس دینا ۔ زادہ ہیکڑی نہ دکھا کچے کو چبا جاؤں گا ۔ (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۲۱). سید صاحب کے کالج کا دھوبی ہے ۔۔۔۔۔ کوئی چین چپڑ کرتا تو کہہ دیتا ہیکڑی دکھائی تو سیّد صاحب کے ہاں لے چل کر وہ گت بنوائی کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا ۔ (۱۹۵۹، دھوبی (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۴۲۱)).

--- سے م ف.

۱۔ زبردستی سے، ہٹ دھرمی سے، بے جا اکڑ سے، جبراً، بزور ۔ وہ لوگوں سے ہیکڑی سے بولتا ہے ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۵۵). ماننا پڑے گا کہ بعض غیر ذی روح اسموں کی تذکیر و تانیث میں بہت گڑبڑ ہے ایسے مقام پر لوگ ہیکڑی سے کام لیتے ہیں ۔ (۱۹۱۹، منشورات کیفی، ۸۵). **۲۔ رعب داب سے، شیخی سے، ڈینگیں مار کر ۔** اپنی ناداری اور احساس کمتری کو وہ ہیکڑی سے چھپاتے تھے ۔ (۱۹۸۹، نذر مسعود، ۱۸۸).

--- کافُور ہونا محاورہ.

اکڑ نکل جانا، سرکشی جاتی رہنا، ہٹ دھرمی اور شیخی ہوا ہو جانا، مجبور ہو جانا، غصہ جاتا رہنا ۔ بچوں کی طرف دیکھتیں تو چھاتی بھر آتی ساری ہیکڑی کافور ہو جاتی ۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، احمق الذین، ۲۷).

--- کرنا ف م.

زبردستی کرنا؛ زور دکھانا، ہماہمی کرنا ۔ جس نے ہیکڑی کی اُسے گردن میں لعنت کا طوق ڈال کر شیطان بنا دیا گیا ۔ (۱۹۲۱، لڑائی کا گھر، ۳۸). یہ ترک لوگ تو ہر بات میں ہیکڑی کرتے ہیں ۔ (۱۹۸۴، قلمرو، ۶۶).

--- کی لینا محاورہ.

اکڑ دکھانا، ہٹ دھرمی کرنا، دون کی لینا ۔ یہ ہیکڑی کی لیتی ہیں ابھی "جما جما" (جمعہ) آٹھ دن کی پیدائش ہے ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۹۲). جلودھر نے پہلے تو ہیکڑی کی لی اور خوب تکرار کی ۔ (۱۹۵۸، خون جگر ہونے تک، ۸۹). میں ان کی فیس ادا کروں تو دوڑے آئیں اور اب ہم سے ہیکڑی کی لیتے ہیں ۔ (۱۹۷۶، دلربا، ۷۸).

--- نِکالنا محاورہ.

اکڑ بھلا دینا، سرکشی نکالنا، سختی سے نمٹنا ۔ غلام رسول کہتا ان کی ہیکڑی ایک دن ہم ایسی نکالیں گے کہ خالصہ جی یاد ہی تو کریں گے ۔ (۱۹۴۷، ادب لطیف، لاہور (نگار، کراچی، جولائی ۱۹۸۷ء، ۶۸)). ابھی ساری ہیکڑی نکال کے رکھ دوں گا اس خیال میں نہ رہنا کہ میں "نہتا ہوں ۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۶۸۶).

--- نِکَل جانا / نِکلنا محاورہ.

خودسری جاتی رہنا، شیخی ختم ہونا ۔ افراسیاب بولا کہ اب دو چار دن میں میلا ہو گا سب ہیکڑی نکل جائے گی ۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۸۵۵). قسم یاروں کی ساری ہیکڑی نکل جائے گی ۔ (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھول، ۱۸۷). میں بھی تاؤ میں آ کر سیدھا گھر سے نکلا اور ان میں سے کم از کم ایک ہیکڑ باز کی ایسی ٹھکائی کی کہ اس کی سب ہیکڑی نکل گئی ۔ (۱۹۸۹، ن ۔ م ۔ راشد، شاعر اور شخص، ۱۵).

--- ہونا ف م.

زبردستی ہونا، ہٹ دھرمی ہونا، اکڑ ہونا ۔ در گزر کی توقع ۔ کیا ہیکڑی ہے، مغفرت کی امید کیا بے حیائی ہے ۔ (۱۸۸۵، محصنات، ۱۳۳). پھر ہیکڑی یہ ہوتی ہے کہ مضمون نگار اس کے رسالے کو پر کریں ۔ (۱۹۱۹، آپ بیتی، خواجہ حسن نظامی، ۸۹).

ہَیکَل (ی لین، فت ک) امث؛ امذ.

۱۔ شکل و صورت، نقشہ، ہاڑ، ڈھانچہ، کالبد نیز سراپا.

علی کا صف کے سارے یو بہادر شیر غراں ہیں
انن میں سوریک نامی اتھا شرزہ کے ہیکل کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۵۴).

دیکھنے ہی سے ترے ہیکل کے ہے کل اس کو یار
کل کہاں اُس دل کو جس دل میں تری ہیکل بسے

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۲۰۵). ایک جوان پیلتن کوہ ہیکل سام و نریمان کی شمائل وارد ہوا ۔ (۱۸۴۶، سرور سلطانی، ۹۲). انسان کا ہیکل اختیار کرنے کے بعد بھی انسان بننے کے لیے بہت کچھ بننا اور ترقی کرنا باقی رہتا ہے ۔ (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۶۱). **۲۔ (i) بڑا جثہ، بڑا بدن، بڑا ڈیل ڈول، بڑا جسم (عموماً قوی کے ساتھ مستعمل) ۔** عوج بن عوق مرد طویل القامت قوی ہیکل تھا ۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۵۵۲). صورت اصلی اختیار کر کے چشم زدن میں ایک قوی ہیکل جن بن گیا ۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۵۵۲). (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۲۷) ۔۔۔۔۔ ایک تنومند، قوی ہیکل، ذی روح

صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۳۹). اس کے بعد ہی خواب میں ایک دوسری صورت سامنے آئی۔ نہایت تنومند، قوی ہیکل۔ (۱۹۶۱، نگار، لکھنؤ، غالب نمبر، ۷۶). (ii) **بڑے جسم کا گھوڑا، بڑے جثہ والا گھوڑا۔**

غل تھا کہ یہ ہیکل نہیں سورج کی کرن ہے
اندھیاری سے روشن تھا کہ گھونگھٹ میں دولھن ہے

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳ : ۱۲۶). ۳۔ **بت جو کسی سیارے کے نام پر بنایا جائے، صنم نیز سیارے کا مندر؛ جیسے : ہیکل آفتاب یا ہیکل ماہ۔** شہرستانی کا بیان ہے کہ وہ ستارۂ زہرہ کا ہیکل ہے۔ (۱۹۱۸، تاریخ ارض القرآن، ۲ : ۱۶۵). بت پرست یونانی اپنے بادشاہوں اور ہیروؤں کے مجسمے اور ستاروں کے ہیکل پوجتے تھے۔ (۱۹۳۵، سیرۃ النبیؐ، ۵ : ۲۳). غالب کے اس سومنات خیال میں نہ کوئی محراب ہے اور نہ مورت، نہ کوئی صلیب نہ کوئی ہیکل۔ (۱۹۸۵، نقد حرف، ۸). ۴۔ (i) **بیت المقدس کا وہ معبد جس کی ابتدا حضرت داؤد (علیہ السلام) اور تکمیل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے کی، ہیکل سلیمانی.** (ماخوذ مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۱۳۹). حضرت عمرؓ کی مسجد اس مقام پر تعمیر کی گئی جہاں مشہور ہیکل حضرت سلیمان تھی۔ (۱۸۹۷، تمدن عرب، ۱۵۳). یروشلم کی حکومت البتہ ڈیڑھ سو سال سے بھی زیادہ چلی اس کو مشہور بابلی بادشاہ بخت نصر نے تباہ کر دیا، یہودیوں کی مقدس کتابیں اور ہیکل بھی تباہی سے نہ بچ سکے۔ (۱۹۸۵، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۱۷۲). یوروشلم میں انکا قیام ہیکل کی وجہ سے ہونا قطعی ممکن ہے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (پیش لفظ)، (ترجمہ)، ۴). (ii) **عبادت گاہ، خواہ کسی مذہب کے لیے ہو خصوصاً یہود کی عبادت گاہ، مشرکوں کی عبادت گاہ، بت خانہ؛ مندر۔**

یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو
ہیکل روم سے بت خانۂ چیں تک حیرت

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۳). مدت سے آرزو رکھتا ہوں کہ ہیکل یہودیوں کو دیکھوں۔ (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۴۵). کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاہن سبت کے دن ہیکل میں سبت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰، انجیل مقدس (ترجمہ)، ۱۵). ریام کے ہیکل میں چاند اور سورج کی مورتیں تھیں۔ (۱۹۱۸، تاریخ ارض القرآن، ۲ : ۱۶۵). ان کے نام کے ہیکل (یعنی مندر) بناتے تھے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۳۳). غالب کے اس سومنات خیال میں نہ کوئی محراب ہے اور نہ عورت نہ کوئی صلیب ہے اور نہ کوئی ہیکل، اس میں صرف ایک پتھر نصب ہے۔ (۱۹۸۵، نقد حرف، ۸). ۵۔ **تعویذ یا حمائل جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں اور جس میں نقش بنے ہوتے ہیں۔**

ولی کا منقبت ھیکل محباں کے دلاں کا ہے
علیؑ کے اسم عالی تے کہ ہوئی جم مشکل آسانی

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۷).

ہیکل گلے میں کس کے اب ڈالوں میاسے اس گھڑی
کرتا شلوکا سب پنھا اسپند کراؤں اب کسے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۹۲). ہیکل میں ڈالے تھے تیرے لاکھ طرح کے میں تعویذ بُری گھڑی کچھ کام نہ آوے ہو جو حفاظت کی کچھ چیز. (۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۱۲۶).

لکھے تصویر کے سو نقش اور تعویذ ہیکل نے
لگایا دام زلفوں کے شکن نے پیچ نے بل نے

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۱۴۴).

ہیکل پہ نقش نام خدائے جلیل کے
تعویذ گردنوں میں پر جبرئیلؑ کے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۳). بقول سرسیّد کہ اس وقت تک تعویذوں کی ہیکل بھی اُن کے گلے سے نہیں اُترتی۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲ : ۲۵۵). گلے میں ہیکل، طوق، تعویذ، گلوبند، زنجیر، کمر میں کمرزیب۔۔۔۔۔۔ یہ ان بیسیوں ناموں کو چھوڑ کر ہے جو ہندی میں وضع کیے۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی، ۳۰). ۶۔ (i) **طوق**. (فرہنگ بوستان خیال، ۲۴۰).

ہے یادگار مگر آج اس کی بخشش کا
گلے منے جو گگن کے ہے سور کا ہیکل

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۶۷).

کھل گیا دوش سے لے تا کمر اللہ اللہ
ایک ہی زخم ہے دشمن کے گلے کی ہیکل

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۸۲).

کوکتی چمنی کا دھرپد ، کانپتی لَو کا بہاگ
کندنی مینا کی ہَیکل ، چمپیٔ شعلوں کا راگ

(۱۹۸۲، جوش، محراب و مضراب، ۸۹). (ii) **ایک قسم کا زیور جو گردن سے ناف تک لٹکتا ہو، لڑی کی وضع کا زیور جو سونے، چاندی، موتی، جواہرات اور کبھی کبھی پھولوں سے بنایا جاتا ہے.** (ماخوذ، اپ و، ۴ : ۴۶).

پٹی سو زر کمر ہیکل سوسس پھول مانگ ہور جھمکے
دو لڑی گلسری اور میں سونے کا ہار چھوڑی ہوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۳۹).

اس نازنیں پہ تم نے یہ کیا ستم کیا ہے
ہیکل کا بوجھ دیکھو اور بال سی کمر کو

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رامپور)، ۱۹۳).

کیونکہ میں آغوش میں کھینچوں اسے جسکی کمر
بوجھ سے لچکے یہاں ہر لحظہ ہیکل کے پڑے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۲۳۷). کیوں حضرت پھر ناک کیوں خالی رہے ناک میں چھڑے پہنادیجے اور کمر میں ہیکل۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶۶۰). ایسا نہ ہو نظر لگے میں کہتے ڈرتا ہوں ہیکل کا بوجھ اٹھانے کے قابل کمر نہیں. (۱۹۳۸، دو نایاب زمانہ بیاضیں، ۱ : ۳۲). (iii) **ایک قسم کا مردانہ زیور، پرانے زمانے میں جنگجوؤں اور بہادروں کے پہننے کا زیور۔**

رکھیا اس فتح کے نامے کا علی نامہ ناؤں
جس کا ہر رزمیہ رستم کے گلے کا ہیکل

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱). ۷۔ روپے یا اشرفیوں کا ہار جو عورتیں پہنتی ہیں، ہنسلی، ہار۔ (۱۶۶۵، علی نامہ، ۱).

داغ کی ہیکل انجھوں کی مالا زینت عشق کی یہی نمانی
پھریں مست جوبرہ کے تن کوں موتی لال پرونا کیا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۹۴). ہاتھ پاؤں میں کھڑوے مرصع کے اور گلے میں ہیکل نورتن کی پڑی ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۴۱). کڑے اور کنگن، بالیاں، بجلیاں، ہیکل۔۔۔۔ وغیرہ تمام زیور اپنا اتار کر دلسوز کے حوالے کیا۔ (۱۹۱۷، گلستان باختر، ۳ : ۳۶۷). ۔ ۸۔ **علامت، نشان۔**

زرینہ پات کا سارا دسا وے پاچ کا سب
دسے خرک یو شجر پر سو سونے کا ہیکل

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۲۷).

گلے میں ڈالنا تقوے کی ہیکل
کہ جس سے پھر کبھی دل ہو نہ ہل چل

(۱۶۷۲، طالب غلام قادر شاہ، تیرہ ماسہ، ۲۷).

ڈر نہیں گر وقت بیوقت آئیں باہر طفل اشک
شیر کے ناخن کی ہیکل ہے صف مژگاں نہیں

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۵۵).

ہوا ہے آج مجنوں عشق میں لیلیٰ کے دیوانہ
یہ زنجیر اس کی گردن میں مری طفلی کی ہیکل ہے

(۱۸۲۲، راسخ، ک، ۱۵). ۹۔ **تصویر، شکل، نقش**۔ دوسرا شخص قوم کا برہمن ----- اس کے گلے میں بتوں کی ہیکل پڑی رہتی ہے۔ (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار، کراچی، سالنامہ دسمبر ۱۹۹۴ء، ۵۲)). ۱۰۔ **عدد، ہندسہ**۔ (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت) ۔ (۱۹۵۳، من ویزداں (نگار، کراچی، سالنامہ دسمبر ۱۹۹۴ء، ۵۲)). ۱۱۔ **طرح، انداز، اسلوب، وضع قطع، سج دھج، شان و شوکت، عظمت، شکوہ، تراش خراش، روپ**۔

ہاتھ جو گردن میں ہو تیرے حمائل اپنا بھی
سیکھ لیں انداز یہ کیوں کر تیری ہیکل سے ہم

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۶۵).

دیکھیے آدمی کی یہ ہیکل ایک خاکی و قدرتی ہے کل

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۹۵).

ہے از حرم یقیں بس اک دھند
تا ہیکل عظمت گماں ہا

(۱۹۵۷، شاید، ۲۳۶). ۱۲۔ **گھوڑے کی گردن کا ایک خاص زیور**۔ گھوڑے، برق دم، خوش قدم ----- ہمہ تن اوصاف ----- پوزی پٹہ ہیکل ------۔ (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۵).

شب اسریٰ میں تجلّی سے رُخ انور کی
پڑ گئی گردن رفرف میں سنہری ہیکل

(۱۸۷۶، کلیات نعت محسن، ۱۱۵). طوق ہیکل دمچی وغیرہ زیور سے گھوڑے کی زیبائش ہو تو ہو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۲۳۰). ۱۳۔ **بلند مکان، عالی شان عمارت، محل** ۔ اندرونی گھر یعنی پاک ترین مکان کے دروازے کے لیے اور گھر یعنی ہیکل کے دروازے کے لیے سونے کے قبضے۔ (۱۹۶۰، غزل الغزلات، ۹۰). ۱۴۔ **(حیاتیات) نسیج اساسی یا خلیے یا کسی عضو کا ڈھانچہ جو عموماً نسیج کی شکل رکھتا ہے**۔ بعض متعدد جو یصلی بیضی جرابات پر مشتمل ہے جو ایک ہیکل (Stroma) یا ڈھانچ کے شبکوں میں مفروش ہیں ۔ (۱۹۳۴، احشایات (ترجمہ)، ۲۹۰). یہ ہیئت حیوانات قوازب (Amphibia) کا سا ہیکل اختیار کر لیتی ہے اس کے بعد حیوانات لبونہ (Mammals) کا ہیکل نمایاں ہوتا ہے ۔ (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۱: ۴۰۷). [ع].

---اَطفال کس اضا (--- فت ا، سک ط) امذ.

"بچوں کے گلے میں ڈالنے والا تعویذ. (کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ۱: ۲۰۷). [ہیکل + اطفال (طفل (رک) کی جمع)].

---الرّوم کس اضا (--- ضم ل، غم ا، ل، شد ر، مج) امذ.

روم کے ایک بڑے بت خانہ کا نام۔ وہ دل مشہور تھا اک وقت میں جو عرش رحمانی بتان ہیکل الروم اب وہاں کرتے ہیں سلطانی. (۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفہ ولا، ۶۳). [ہیکل + رک: ال (۱) + روم (علم)].

---اِنسانی کس صف (--- کس ا، سک ن) امذ.

انسانی شکل، انسانی صورت۔ وجود کی بھی دو قسمیں ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن چنانچہ فاتحہ سے بالذات ہیکل انسانی کی جانب اشارہ ہے۔ (۱۹۶۹، "سر دلبراں، ۲۷۴). [ہیکل + انسانی (رک)].

---بَنانا ف مر.

شکل و صورت بنانا، وضع قطع اور ہیئت تشکیل دینا، کسی سانچے میں ڈھالنا۔

کمیتِ مضامیں کی ہیکل بناؤں
کمیدک کہاں ہے جو میں گوندھ لاؤں

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۱۱۸). یونانی فکر کی روشنی میں تصور خدا کی تشریح کے خلاف ہیں جس نے خدائے زندہ کو ایک بے حس ہیکل بناکے رکھ دیا۔ (۱۹۹۸، صحیفہ، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۶۸).

---خُداوندی کس صف (--- ضم خ، فت و، سک ن) امذ.

عبادت گاہ، خدا کی عبادت کا مقام یا جگہ۔ ہیکل خداوندی مکان عبادت ہے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۸۹). [ہیکل + خداوند (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

---رَبّانی کس صف (--- فت ر، شد ب) امذ.

رک: ہیکل خداوندی۔ ریاکاری ہیکل ربانی کے تمام محافظوں اور عبادت کرانے والوں میں عام تھی۔ (۱۹۲۶، شرر، مسیح اور مسیحیت، ۳). [ہیکل + ربّانی (رک)].

---روم کس اضا (--- مج) امذ.

رک: ہیکل الروم۔

یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو
ہیکلِ روم سے بتخانۂ چیں تک حیرت

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۳). [ہیکل + روم (علم)].

---سُلَیمان کس اضا (--- ضم س، ی لین) امذ.

بیت المقدس کا وہ معبد جس کی ابتدا حضرت داؤد علیہ السلام اور تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عبادت گاہ بھی تھا. اس زمانے میں مشہور ہوا تھا کہ ہیکل سلیمان کے مخفی غاروں میں ----- کچھ پرانے تبرکات تھے۔ (۱۹۵۱، حیات اکبر (دیباچہ)، ۲۳). [ہیکل + سلیمان (علم)].

---سُلَیمَانی کس صف (--- ضم س، ی لین) امذ.

رک: ہیکل سلیمان۔ اس کا ارادہ تھا کہ اس مسجد کو بڑے پیمانے پر مسجد دمشقیہ کا مقابل بنائے ----- جو ہیکل سلیمانی کو بھی، جسے رومیوں نے برباد کیا، بھلا دے۔ (۱۸۹۷، تمدن عرب، ۲۶۲). موت لندن میں آئی اور دفن کے لیے جگہ کہاں ملی؟ سرزمین قدس میں قبلہء اول میں ہیکل سلیمانی کے قریب جامع عمرؓ کے متصل۔ (۱۹۲۵، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۳۲۰). ان کو شام جاکر دوبارہ آباد ہونے کی اجازت دی گئی اور ہیکل سلیمانی کی از سرنو تعمیر ہوئی۔ (۱۹۸۳، اصحاب رسولؐ اور ان کے کارنامے، ۲۰۷). عبادات اور رسومات ----- ہیکل سلیمانی میں انجام دی جاتی تھی۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (پیش لفظ) (ترجمہ)، ۴). [ہیکل + سلیمان (علم) + ی، لاحقۂ نسبت].

---قُرآن کس اضا (--- ضم ق، سک ر، مد ا) امذ.

قرآنی تعویذ، تعویذ جس میں قرآن کی آیات یا ان کے اعداد لکھے ہوں۔

لکھے ہیں اس میں آیاتِ محبت
مرا دل ہیکلِ قرآں ہے اے شوخ

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۴۰). [ہیکل + قرآن (رک)].

--- ہونا محاورہ (قدیم).

چھوٹی سی چیز کا بہت بڑا ہونا، معمولی چیز کا جثہ بڑا ہو جانا؛ جیسے : رائی کا پربت ہونا۔

ترا یاد ہر دل کوں صیقل ہوا
کیلی دل کی تجہ نانوں ہیکل ہوا

(۱۶۴۵، قصہء بے نظیر، ۱۳).

ہیکلا (ی لین، فت ک) امذ نیز امث.

(لفظاً) بڑے جثے والا؛ (کنایتہ) بہت بڑا آتش فشاں پہاڑ۔ پھر اس کے بعد سے ہیکلا کوئی پندرہ بار پھٹ چکا ہے اور آس پاس کے دیہات میں بڑی تباہی پھیلائی ہے۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۱۴۹). [ہیکل (رک) + ا، لاحقہء صفت تذکیر].

ہیکلی (ی لین، فت ک) امذ؛ صف.

۱۔ ہیکل کا؛ تعویذ سے منسوب یا متعلق، تعویذ جیسا۔

بولے ہیں اہل دل نے یہ بات تہ دلی سوں
عارف کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک (انتخاب احسن مارہروی)، ۲۴۸).

بر میں ہے سیپارۂ دل پنجسورہ ہیکلی
یاد کرتا ہوں خیال یار سیں نادِ علی

(۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۴۴). **۲۔ (حیاتیات) ڈھانچے دار، ڈھانچے والا / والی۔** اس ہیکلی نظام کے عضلات کے سکڑنے سے وہ حرکات پیدا ہوتی ہیں جو ہمارے ارادے کے زیر تصرف ہیں۔ (۱۹۲۷، نفسیات عضوی، ۱۷). اب ان میں ایک ایسی ہیکلی ہیئت پیدا ہو جاتی ہے جیسی مچھلی کی ہوتی ہے۔ (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۱ : ۲۰۷). **۳۔ ہیکل کی حفاظت اور انتظام کرنے والے لوگ۔** یہ لوگ یروشلم کے کلیسا کے ایک حصہ میں رہتے ہیں ---- زائرین کی مہمانداری اور حفاظت کیا کرتے تھے ---- عربی میں وہ ہیکلی کہلاتے تھے۔ (۱۹۸۸، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۳ : ۱۵۶۰). [ہیکل (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

ہیگا (ی لین) (الف) کلمہ تاکید.

رک : ہے، ہے گا، ہے یا ہوگا کی جگہ (اُردو متروک)۔

الوداع اے دوستو ہیگا ہمارا اب سفر
تم کوں سونپے حق کنے ہم جاتے ہینگے اپنے گھر

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۴۱).

کہ ان کا شان یوں ہیگا مقرر
تمامی غوث اور قطبوں سے یکسر

(۱۸۰۰، زین المجالس، ۱۶۶).

طالب وصل جو ہوئے ہم سے
ہیگا سادہ مزاج جم جم سے

(۱۸۶۸، زہر عشق، ۱۳). ہیگا بجائے ہوگا۔ (۱۹۳۹، نقوش سلیمانی، ۲۴۱).

ہیگا (ب) کلمہء استفہام.

کیا موجود ہے، کیا حاضر ہے۔ (فرہنگ آصفیہ). [ہوگا (رک) سے].

ہیگا (ی ج) امذ.

ایک آلہ جو زمین ہموار کرنے کے کام آتا ہے، سہاگا۔ کھرپی ---- مٹی بھٹا اور ہیگا اور سراون بھی اضلاع مختلف میں اسی کا نام ہیں۔ (۱۸۴۸، توصیف زراعت، ۳۲). [مقامی].

ہیگر (ی لین، فت نیز کس گ) امذ.

کمیت گھوڑا جس کی دم کے بال سیاہ ہوں۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ف].

ہیگی (ی لین) کلمہ.

ہیگا (رک) کی تانیث، ہوگی، نیز ہے (مونث کے لیے)۔ یہ مجلس ہیگی تیسری جس میں شہادت اب شاہ نجف کی ہے جسے سوتا محال ہے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۱).

تم کان دہر سنو نہ سنو اس کے حرف کو
سودا کو ہیگی اپنی ہی گفتار سے غرض

(۱۷۸۰، سودا (معیار فصاحت، ۱۶۳)).

تو آخر وہی بی بی ہیگی مری
وہی گھر کی مالک ہے اک عمر لی

(۱۸۰۲، بہار دانش، طپش، ۱۲).

کل کی شوخی تری اے شوخ کھٹکتی ہیگی
رکھیو ٹک آج مری جان یہ گفتار لحاظ

(۱۸۲۳، دیوان شاداں، ۴۵). منہ لگائی ڈومنی ہیگی، بہن جب ہی نہیں سنتی۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۴ : ۵۱۵). یہ جو ہیگا ہے تو یہ ہیگا مرد اور جو ہیگی ہے یہ عورت ہیگی۔ (۱۹۲۸، اودھ پنچ، لکھنو، ۴/مارچ، ۵). [ہیگا (رک) کا مؤنث].

ہیل (۱) (ی مع) امث.

سفید الائچی، چھوٹی الائچی۔

نکتہ چینوں کے لیے نکتہء برجستہ ترا
قابض طبع رواں بے رَوش دانہء ہیل

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۴۰).

اعتقالِ بطن کی حالت میں دینا چاہییں
مصطگی و دانہء ہیل و زرشک و حب ا لآس

(۱۹۱۹، رعب، ک، ۳۰۳). ہیل مرکب ---- الائچی ۱۴ گرام، زیرہ سیاہ ۱۴ گرام دار چینی ۲۸ گرام۔ (۱۹۴۸، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۷۵). [ف].

ہیل (۲) (ی مع) امث.

گیلی مٹی؛ دلدل (دریا وغیرہ کی تہہ کی) کیچڑ۔ (پلیٹس). [مقامی].

ہیل (۳) (ی مع) امث.

جوتے یا سینڈل کی ایڑی۔ اونچی ہیل کے لیڈیز شوز اور مسٹر اسحاق و مس جمیلہ کی خود رائی و تیز گامی۔ (۱۹۳۳، نیرنگ خیال، اپریل، ۸۱). بغیر ہیل والی جوتی پہننے آنا کے پاؤں بڑی آہستگی سے قالین پر پڑ رہے تھے۔ (۲۰۰۳، پروا، ۳۹). [انگ : Heel].

ہیل (۱) (ی ج) امث.

۱۔ بھری ہوئی ٹوکری یا ٹوکرا (عموماً) گائے کے گوبر سے بھری ہوئی ٹوکری یا ٹوکرا۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲۔** پھیرا، دفعہ، بار؛ ڈھوروں کے پانی پینے کی پختہ نالی۔ (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ہیل (۲) (ی مج) صف.

کم حیثیت، بے وقعت، بے عزت۔ سبحان اللہ ساس بنتے ہی نہ بھتیجی کی محبت باقی رہی نہ بھائی کی مروت چھ سات ہی روز میں بھائی کی اولاد کو لونڈی کے ہیل کر دیا۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۳۰). اف: کرنا۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۳۰). [رک: ہیلا (۱) کا مخفف].

ہِیلا (ی مع) امذ.

رک: ہیل (۲) کیچڑ. (پلیٹس). [رک: ہیل (۲) + ا، زاید].

ہیلا (۱) (ی مج) (الف) امث.

ا۔ غفلت، بے پروائی، بے توجہی، بے عزتی، ناچیز سمجھنے کی حالت (ماخوذ: پلیٹس) ۔ ۲۔ خوشی، مسرت. (پلیٹس).

ہیلا (۱) (ب) صف؛ امذ.

ا۔ شوخ چنچل آدمی؛ وحشی آدمی؛ عاشقانہ یا عشقیہ نازوانداز، عاشقانہ ٹال مٹول۔

خورشید گر کہوں میں تو جان ہے وہ ہیلا
جو مہ کہوں ترا رو اس پر تو چھائیاں ہیں

(۱۷۴۸، تاباں، د، ۳۲). **۲۔ کھیل؛ گزراوقات.** (پلیٹس). [س:].

ہیلا (۲) (ی مج) امذ.

ا۔ دھکا پیل، ٹھیلا، دھچکا، ہچکولا؛ صدمہ؛ مختصر وقفہ (شدید محنت یا ریاضت کا)؛ شراب کا ایک دور؛ بیماری کا زمانہ، نزلے کا دورہ؛ کشتی یا مکے بازی کا مقابلہ. (جامع اللغات؛ آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری). **۲۔ کام کاج (بازار حصص) رجحان (خصوصاً تیزی کا)؛ حصص کی قیمتوں میں اضافے کا ریلا، اضافے کا جوش و خروش۔** بازار میں تیزی کے "ہیلے" کا اعلان کر دیا گیا۔ (۱۹۶۹، حریت، کراچی، ۵ مئی، ۵). **۳۔ بیکار شخص، تنومند؛ نکما۔** موٹے تازے بیکار محض لوگوں کو ہیلے کہتے تھے۔ (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۴۲). **۴۔ باری، دفعہ، بار، مرتبہ؛ آواز؛ ہانک پکار.** (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). **۵۔ ٹوکرا، ٹوکری.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۶۔ پانی کا بزور گزرنا، پانی کا دھکا، ریلا.** (جامع اللغات). **۷۔ بھیڑیے کی قسم کا ایک درندہ؛** سانڈ. (پنجابی اردو لغت؛ بحرالمعانی). [مقامی].

---پڑنا محاورہ.

زور شور ہونا، کام کاج میں تیزی آجانا، ہانک پکار ہونا۔

ہیلا پڑا خرید کا بازار عقل میں
سوداگران مرگ بنے زندگی فروش

(؟، جنگ، کراچی، ۱۴ جنوری، ۹).

---دینا ف مر.

دھکا دینا، دھکیلنا؛ پانی میں دھکیلنا، پیلنا، ریلنا؛ ہانک مارنا، پکارنا. (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---مارنا ف مر محاورہ.

رک: ہیلا دینا. (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

ہیلا (۳) (ی مج) امذ.

بھنگی، حلال خور۔ قوم بھنگی، بھنگی، خاکروب، حلال خور، مہتر، چوڑا، ڈوم، ہیلا ۔ (۱۹۱۶، تاریخ کٹرامانک پور، ۸۸). [مقامی].

ہَیلاج (ی لین) امذ.

ا۔ پیدائش کا وقت. (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲۔ ایک نشان جس سے عمر بتائی جا سکتی ہے، جنم پتری، زائچہ، نجومی کا حساب.** (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

ہیلتھ (ی مج، سک ل) امث.

صحت، تندرستی، صحت عامہ۔ ان کی جگہ ان کے فرائض کارپوریشن کے ہیلتھ کے شعبہ کے چپراسی ---- انجام دیتے ہیں۔ (۱۹۷۳، منو بھائی کے گریبان، ۱۳۱). [انگ: Health].

---افسر / آفیسر (---فت ا، سک ف، فت س / امدا، ی مع، فت س) امذ.

شعبۂ صحت کا افسر، شعبۂ صحت کے انتظامی امور کا افسر۔

یہی مشہور ہے ہیلتھ آفیسر جس گھر میں آتے ہیں
فقط وہ پائخانوں کی صفائی دیکھ لیتے ہیں

(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی (دیوانجی)، ا: ۵۳). نووارد نے روکھے پن سے کہا "میں ہیلتھ افسر ہوں"۔ (۱۹۶۸، کھویا ہوا افق، ۸۷). ۱۹۴۷ء میں مظہر کا باپ دہلی کا ہیلتھ آفیسر تھا. (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۱۷۳). [انگ: Officer Health].

---ایجوکیشن (---ی مج، و مع، ی مج، فت ش) امذ.

صحت کے بارے میں بنیادی علم اور معلومات، تعلیم جس میں صحت و صفائی پر زور دیا جاتا ہے، تعلیم صحت۔ خارش ---- کے مریض ---- لاتعداد ہیں، اوّل تو وسائل کی کمی دوم ہیلتھ ایجوکیشن کا فقدان ۔ (۲۰۰۴، امراض جلد، ۱۳). [انگ: Health Education].

---سرٹیفکٹ (---فت س، سک ر، ی مع، کس مج ف، ک) امذ ~ سرٹیفیکیٹ.

"طبّی صداقت نامہ۔ ہیلتھ سرٹیفکیٹ پر مہر کے بغیر ہم سرحد عبور نہیں کر سکتے ۔ (۱۹۸۳، خانہ بدوش، ۱۱۲). اس کا پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکٹ وغیرہ بختیار کے ہاتھ میں تھے۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۳۳). [انگ: Certificate Health].

---وزیٹر (--- کس مج و ی مع، فت ٹ) امذ.

شعبۂ صحت کا تربیت یافتہ عملہ جو لوگوں کے پاس جا کر انھیں "طبّی سہولتیں فراہم کرے، خصوصاً تربیت یافتہ خاتون کارکن جو خواتین کو خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات اور اشیاء فراہم کرتی ہے۔ موجودہ طریقۂ علاج میں شفاخانوں کو ایک مکمل ہم آہنگ جماعت کی ضرورت ہوتی ہے جس میں نفس معالج ---- ماہر نفسیات، طبّی سماجی کارکن ---- مذہبی عالم، معلم ---- نرسیں اور ہیلتھ وزیٹر وغیرہ شامل ہوتے ہیں ۔ (۱۹۶۹، "طبّی سماجی بہبود، ۵۱). کسی سوہنی من موہنی لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے متعلق سوچتا سوچتا سوجاتا تھا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں، ۲۴). [انگ: Health Visitor].

ہَیلمِٹ (ی مج، سک ل، کس مج م) امذ.

آہنی یا پلاسٹک کی بڑی ٹوپی جو سر کی حفاظت کے لیے پہنی جاتی ہے کلاہ آہنی۔ وہ تو خدا نے خیر کی کہ سر پر پہلے تربوز کا ہیلمٹ آن کر فٹ ہوگیا۔ (۱۹۷۶، زر گزشت، ۲۱۴).

ہیلمٹ ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
"پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا"

(۱۹۹۹، قطعہ کلامی، ۱۳۲). [انگ: Helmet].

ہیل میل (ی مج، ی مج) امذ.

ربط ضبط، میل جول، تعلقات۔ روزی کی آزادگی اور کمال سے ہیل میل دیکھ کر اسنے بھی پیٹ سے پاؤں نکالے تھے۔ (۱۸۸۰، ربط ضبط، ۲: ۱۷۶).

اب جو پہلا سا ہیل میل نہیں
وہ اُمنگوں کی ریل پیل نہیں

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۶۳). کاروبار میں ہر طرح کے لوگوں سے ہیل میل رہتا ہے ۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، جون، ۸۲). [ہیل (تابع) + میل (رک)].

ہیلنا (ی مج، سک ل) ف ل.
تیرنا، بہنا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہَیلو (ی لین، و ج) کلمہ.
ایک کلمہ جو بالمشافہہ گفتگو کے آغاز پر ادا کیا جاتا ہے نیز ٹیلی فون پر بھی گفتگو کے آغاز کے لیے رائج ہے۔ نواب چھٹن صاحب کوٹھے پر دراتے ہوئے چلے آئے ہیلو محمد عسکری، ہیلو ۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۲۶۲). ثمینہ کے ہونٹوں پر ساری کائنات کی مسکراہٹیں پھیل گئیں۔ "ہیلو" جی مجھے ثمینہ سے ملنا ہے۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۱۰۱). ہم نے فون اٹھا کر ہیلو کہا تو ادھر سے آواز آئی کیا یہ کرنل خان بول رہے ہیں۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۲۲۲). حافظے میں بھانت بھانت کا آدمی مقیم ہے بعض اوقات ان میں سے کوئی سر نکال کر کہتا ہے، ہیلو۔ (۱۹۹۴، سلام و پیام، ۲: ۷۷). پبلک کال آفس کے آپریٹر نے جب گھر کا نمبر ملا کر دیا تو بابو جاگ رہے تھے بابو؛ ہیلو بابو۔ جی پہنچ گیا۔ (۲۰۰۵، شب خون، الٰہ آباد، جون تا دسمبر، ۱: ۱۷۳).۔ اف : کرنا، کہنا. (۲۰۰۵، شب خون، الٰہ آباد، جون تا دسمبر، ۱: ۱۷۳). [انگ : Hello].

---ہائے کلمہ.
علیک سلیک، رسمی دعا سلام، انگریزوں میں سلام کی جگہ رائج ہے۔ نوح ایک ہوشیار، سنجیدہ اور مہذب لڑکا تھا روزانہ سر کی جنبش سے کنتا سے ہیلو ہائے کرتا۔ (۲۰۰۳، سلاسل، ۲۳۱).

---ہَیلو کلمہ.
۱. اندازِ تخاطب، چھیڑنے یا توجہ حاصل کرنے کے لیے۔ ہیلو! ہیلو! واللہ کیا تیور ہیں! بالکل مومن کا سا انداز ہے۔ (۱۹۶۸، خاکم بدہن، ۱۰۵). چلانے لگتی ہے "ہیلو! ہیلو! کیا بات ہو گئی؟. (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۳۵). **۲. (مجازاً) بہت مختصر بات؛ علیک سلیک، صرف احوال دریافت کرنے کی حالت۔** صرف ہیلو ہیلو کرنے کے لیے دو تین سو پونڈ خرچ کیوں کروں؟. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۰۵). [ہیلو + ہیلو (رک)].

ہیلوا (ی مج، سک ل) امذ.
(بھوج پوری) بھنگی، مہتر۔ وہ اپنے مہتر سے کہتی ہے ہیلوا آج دیکھ لوں نر بسنی گوسیاں گئی سن پروین ہو (اے مہتر آج نر بسنی راجا کے چہرے کو دیکھا ہے دیکھوں کیسی گزرتی ہے) ۔ (۱۹۸۱، اتر پردیش کے لوک گیت، ۶۱). [مقامی].

ہیلوجن (ی مج، و ج، کس ج) امذ.
(کیمیا) غیر فلزی عناصر میں سے کوئی؛ جیسے : فلورین، کلورین اور ایسٹاٹین جن کے ساتھ کوئی دھات شامل کر دینے سے ہیلو جیسی مرکبات بنتے ہیں؛ جیسے : سوڈیم کلورائڈ ۔ ہیلوجن میں سے کلورین اور آیوڈین عملی اہمیت کے حامل ہیں ----. ہیلوجنوں کے نمک جراثیم کی نمو کو روکنے میں موثر نہیں ہوتے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۳۵۰). ان میں گندھک، فاسفورس اور ہیلوجن بھی پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۵، نامیاتی کیمیا، ظہیر احمد، ۶). [انگ : Helogen].

ہیلَہ (ی مج، فت ل) امذ.
بھیڑیے کی قسم کا ایک درندہ؛ رک : ہیلا (۲) معنی نمبر ۲۔ شیر رات کو ایک ہیلہ کو مار کر نصف سے زیادہ کھا گیا۔ (۱۸۹۸، شکار نامہ نظام، ۴). [مقامی].

ہیلَہ مار کر فقرہ.
جھٹکے سے، دھچکا دے کر، جھٹکا دے کر تیزی کے ساتھ گھوڑا بڑھا کر یا کدا کر۔ قدم بوسی کی آرزو میں گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا، ہیلہ مار کر حضور میں حاضر ہوا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۱۵).

ہیلی (۱) (ی مج) امذ.
دم دار تارہ جو سورج کے گرد ایک مقررہ میعاد تک چکر لگاتا ہے اور جس کا نام اس کے دریافت کنندہ سائنس داں کے نام پر رکھا گیا۔

آج تک جنکا ہوا ہے ہم پہ ظاہر مستقر
ایک ان میں ہیلی کا تارہ ہے سولہ اور ہیں

(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۱۳۱). مشہور دمدار تارہ ہیلی (سورج کے گرد) ۷۶ سال میں ایک چکر لگاتا ہے۔ (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۲۲۸). [علم].

ہیلی (۲) (ی مج) امث.
غیر مسلم نوزائیدہ بچے کے کان میں کہے جانے والے الفاظ۔ غیر مسلم نوزائیدہ بچے کے کان میں ہیلی کہی جاتی تھی۔ (۱۹۵۲، تاریخ القریش، ۱۱۶). [مقامی].

ہیلے (ی مج) امذ.
۱. (ہندو) بار، دفعہ، مرتبہ. (فرہنگ آصفیہ). **۲. کام کاج.** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ہیلی پَیڈ (ی مج، ی لین) امذ.
ہیلی کاپٹر کی فرودگاہ یا اڈا، جہاں ہیلی کوپٹر اتر سکتا ہے، کنکریٹ وغیرہ سے بنائی گئی ہیلی کاپٹر کے اترنے کی جگہ۔ سنتری ہیلی پیڈ کے گرد پہرہ دے رہے ہیں۔ (۱۹۸۸، سلیوٹ، ۵۵). ہیلی کاپٹر نے ہمیں ایک طرح شہر کے اندر ایک چھوٹے ہیلی پیڈ پر اُتار دیا۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۳۶). [انگ : Helipad].

ہیلی کاپٹر / ہیلی کوپٹر (ی مج، سک پ، فت ٹ / ی مج، و مج، سک پ، فت ٹ) امذ.
ایک پنکھ دار ہوائی سواری جو بالائی پنکھوں کی افقی گردش سے اوپر اٹھی رہتی ہے اور عمودی و افقی حرکت کر سکتی ہے۔ ٹھیک کیا ہو جائے گا! کیا کوئی ہیلی کوپٹر ہمیں اُڑا کر لے جائے گا ۔ (۱۹۶۱، ستاروں کی سیر، ۱۴۲). مجھے وہاں اپنے دوست کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں اُڑنا تھا ۔ (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۱۴۵). ڈاکٹر بے بس ہے اور وہ ہیلی کوپٹر طلب کرنے اور استعمال کرنے کا مجاز ہی نہیں۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۸۱). [انگ : Helicopter].

ہیلیم (ی مج، کس مج ل، فت ی) امث.
(کیمیا) ایک بے رنگ ہلکی گیس جو قدرتی معدنی گیس سے ملتی جلتی ہوتی ہے، ہوائی جہازوں میں نیز برفانے یا شمسیہ خنک سازی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ہیلیم ایک گیس کا نام ہے جو اوّل ہی اوّل سورج میں پائی گئی تھی۔ (۱۹۱۸، تحفہ سائنس، ۹). اگر ڈیوٹیریم + 2H کو اور واحد آئن بنے ہوئے ہیلیئم (He +) کو زیر غور لایا جاتا ہے تو ان کی eM کی قیمتوں کی نسبت ۱ : ۲ قرار دی جا سکتی ہے۔ (۱۹۷۱، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز، ۴۲). کئی عشروں تک یہ معاملہ یوں ہی لٹکا رہا اور ہیلیم کو سورج کی روشنی میں ایک عجیب و غریب رنگ کے خط کے علاوہ کچھ بھی نہ سمجھا جاتا۔ (۱۹۹۷، سائنسی اصطلاحات اور ان کا پس منظر، ۱۵۶). [انگ : Helium].

ہیلینا (ی مج، ی مع) امث.
(بھوج پوری) بھنگن، مہترانی۔ بھوج پوری کا ایک گیت ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی مہترانی نے کسی لاولد راجا کا چہرہ صبح صبح دیکھ لیا "پڑ گئی ہیلینا کا دیٹھ راجے کے مکھ پر"

تو اسے بڑی فکر ہو گئی۔ (۱۹۸۱، اتر پردیش کے لوک گیت، ۶۱)۔ [ہیلوا (رک) کی تانیث]۔

ہیلِینِک (ی مج، ی مج، کس مج ن) امذ؛ صف۔

(لسانیات) ہند یورپی یعنی انڈو یورپین خاندان میں شامل ایک زبان نیز یونان کا باشندہ۔ ہیلینک، اٹیلک، کلٹک، ٹیوٹانک ان میں سے پہلے چھوٹے خاندان میں یونانی زبان دوسرے چھوٹے خاندان میں لاطینی، اطالوی، فرانسیسی ----- اور چوتھے چھوٹے خاندان میں جرمن اور ----- انگریزی زبانیں شامل ہیں۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۵)۔ علم الالسنہ کے ماہروں نے ہندی یورپی زبانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے (۱) ہندی یا ہندوستانی ----- (۳) یورپی: کلتی، ہیلینک، اتالک، تیوتانک ----- اور لتھوانک وغیرہ۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۲۱۸)۔ [انگ: Hellenic]۔

ہیلِینِیائی (ی مج، ی مج، کس مج ن) صف۔

یونانی، یونانیائی، یونان سے متعلق یا منسوب، سکندر اعظم کے زمانے کا یا اس سے متعلق، یونانی کلاسیکی تہذیب و رسوم یا اس کی خصوصیات کے بارے میں۔ اسی دور (۶۲۰ء تا ۶۷۰ء) میں یہ ہوا کہ اسلامی فن تعمیر ہیلینیائی اور بازنطینی روایت سے بالکل علیحدہ ہونا شروع ہوا۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۸۳)۔ [انگ: Hellenistical]۔

ہیلِینِکی (ی مج، ی مج، ی مج) صف۔

یونانی، یونان سے متعلق یا منسوب نیز قدیم یونانیوں کی زبان، کلچر نیز طرز تعمیر سے متعلق۔ وہ دیواریں جن کی مرمت اور تعمیر جدید، ہیلینکی (یونانی) بنیادوں پر کی گئی تھی ان میں زیریں حصہء قلعہ تو ----- اب تک موجود ہے۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۲۲۰)۔ شام نے دیگر اسلامی ممالک کے مقابلے میں، ہیلینکی روایات کو زیادہ عزم و ثبات کے ساتھ برقرار رکھا۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵: ۷۰۵)۔ [ہیلینک + ی، لاحقہء نسبت]۔

ہَیم (ی لین) امذ۔

سُور کے گوشت کی نصف ران نمک لگا کر سکھائی یا بھونی ہوئی؛ پشت ران؛ پٹھا۔ آپ لوگوں کی دعوت کر کے شراب نہ پلانا یا پورک اور ہیم نہ دینا خلاف عقل ہے۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۸۲)۔ عمدہ مٹن کی پچھلی چوتھائی کو ہیم کی شکل میں کاٹو۔ (۱۹۰۸، خوان ہندی (ترجمہ)، ۱۶۰)۔ ہسپانوی معاشرہ اپنے عیسائی استزاد کی نمائش کے لیے کھلے بندوں اور بڑے رسمی طور پر ہیم (سور) کھانے کے آسیب کا شکار ہو گیا۔ (۲۰۰۷، دنیازاد، کراچی، اگست، ۲۰)۔ [انگ: Ham]۔

---ہُوک (---و لین) امذ۔

سور کا گوشت، خنزیر کا گوشت۔ اس نے کہا: "وِل صاحب آدھا مسلمان کیسا؟" میں نے کہا "شراب پیتا ہوں ہیم ہوک نہیں کھاتا"۔ (۱۸۶۹، غالب (غالب کی نادر تحریریں، ۱۳۸))۔ [ہیم + ہوک = ہوگ، انگ: Hog (پالتو سور) کا بگاڑ]۔

ہِیم (ی مع) امذ۔

پالا، برف، یخ؛ جیسے: ہیماچل، ہیماگری یعنی برف کا پہاڑ جسے ہمالیہ بھی کہتے ہیں؛ فصول ستہ میں سے ایک فصل کا نام، موسم سرما۔ (ماخوذ: پلیٹس؛ ہندی اردو لغت؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ہم (رک) کا ایک املا]۔

ہیم (۱) (ی مج) امذ۔

۱۔ سونا، طلا، زرِ خالص؛ سونے کا ٹکڑا۔

اکھرنات سب چھوڑ باج ایک دھات
دھنور بھید لوہا کیا ہیم جات

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۱۳۵)۔

دساوے تاج سرخ کن شاخ مرجان مجل
لیا ہے ہیم کا رنگ سب رنگیلا یو مخمل

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۶)۔ **۲۔ گہرے خاکی رنگ کا گھوڑا**۔ (پلیٹس)۔ **۳۔ پالا، برف؛ پانی؛ دھتورا؛ ایک ماشہ وزن**۔ (شبد ساگر؛ پنجابی اردو لغت)۔ [س:]۔

ہیم (۲) (ی مج) امث۔

(موسیقی) بلاول ٹھاٹھ کی ایک راگنی کا نام۔ بلاول ٹھاٹھ: اس کے سب سر شدھ ہیں اس میں یہ راگ راگنیاں ہیں بلاول ----- ہیم ----- جلدھر کیدارا، پٹ منجری۔ (۱۹۶۷، شاہد احمد دہلوی، ہندوستانی موسیقی اور مسلمان (ہندوستانی موسیقی، ۱۳۶))۔ [مقامی]۔

---کَلیان (---فت ک، سک ل) امذ۔

(موسیقی) کلیان ٹھاٹھ کا ایک راگ جس میں دونوں مدھم مستعمل ہیں۔ ان راگوں میں ایمن کلیان، شدھ کلیان، ہیم کلیان، ہمیر کلیان اور جیت کلیان شامل ہیں۔ (۱۹۷۷، نورنگ موسیقی، ۳۵)۔ [ہیم + س:]۔

ہیم (۳) (ی مج) امث۔

کپڑے کا کنارا جسے لوٹا کر سیا گیا ہو، حاشیہ، تُرپائی۔ ہیم بالکل سیدھی ہونی چاہیے اور ہیم کی سلائی بھی ہموار اور یکساں کی گئی ہو۔ (۱۹۷۰، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۴۷۴)۔ [انگ: Hem]۔

ہِیمپوڑا (ی مع نیز مج، سک م، و مج) امذ۔

ادھ پکی ٹڈا یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس کے سامنے کے بازوؤں کے نصف حصے بعض وقت ایک قسم کی ہڈی کے سے مادے کی طرح سخت ہو جاتے ہیں (ماخوذ: ۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۱۲)۔ [مقامی]۔

ہِیمڑی (ی مع نیز مج، سک م) امذ۔

بھنگڑے کی ایک شکل، اس ناچ کو لڑکے رچاتے ہیں وہ ڈھول بجاتے ناچتے گاتے گاؤں میں سے گزرتے ہیں (ماخوذ: پاکستان کے لوک ناچ، ۳۰)۔ [مقامی]۔

ہیمَنت (ی مج، فت م، سک ن) امذ؛ امث۔

۱۔ موسم سرما، جاڑے کا موسم۔ دوسرے ہیمنت رت کہ ان دنوں میں آفتاب بروج برچھیک اور دھن یعنی عقرب اور قوس میں آتا ہے۔ (۱۸۴۸، توصیف زراعات، ۱۵)۔ کھلیانوں کے اوپر ہیمنت کا چاند دھند میں تیرتا ہے۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۰)۔ **۲۔ ہندوستان کی پانچویں فصل جو اگھن اور پوس (نومبر دسمبر) کے مہینے میں ہوتی ہے ربیع اور خریف کی درمیانی فصل؛ فصل خریف**۔ (فرہنگ آصفیہ؛ فرہنگ تلفظ؛ پلیٹس)۔ [س:]۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۰)۔

ہِیمو (ی مع، و مج) امذ۔

خون، لہو، دم نیز خونیں، دموی؛ تراکیب میں مستعمل۔ [یو: Haem/Haemato بمعنی خون]۔

---فیلیا (---ی مع، کس مج ل) امث۔

(طب) ذرا سی چوٹ لگنے پر بہت سا خون بہنے کی موروثی شکایت جس کے سبب انجماد خون یا کھرنڈ بننے کے قدرتی عمل میں خرابی ہوتی ہے، نزیفیت۔ ایسا شخص جس کے زخم سے

نکل کر خون منجمد نہ ہو ہیموفیلیا کا مریض ہوتا ہے۔ (۱۹۹۱، انسانی جسم کیوں اور کیسے ، ۴۹). چوں کہ اسپرین کا خون پر اثر ہوتا ہے لہٰذا جگر کی بیماریوں ـــــ اور ہیموفیلیا میں اس کا استعمال مناسب نہیں۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۲۰۶). [انگ : Haemophilia].

---گلوبن (ـــ کس گ، وج، کس ب) امذ ~ ہیموگلوبین۔
سرخ رنگ کا تنفسی مادّہ جو خون کے سرخ ذرّات (جسیموں) میں واقع ہوتا ہے اور فولاد پر مشتمل لحمیاتی (پروٹین) مواد سے بنا ہوا ہوتا ہے اور آکسیجن کی ترسیل کرتا ہے، حمرۃ الدم ۔ یہ سرخ جسیمے گویا سرخ خلیے ہیں جن میں ہیموگلوبن ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹، مکالمات سائنس، ۶۷). فقر الدم (Anaemia) اس مرض میں سرخ خلیات دموی کی تعداد یا حجم میں کمی اور ہیموگلوبین کی قلّت ہو جاتی ہے۔ (۱۹۶۹، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۰۹). اس کا ہیموگلوبن کسی آئرن ٹانک کا محتاج نہ تھا۔ (۱۹۷۵، امر بیل، ۱۰۳). خون کے سرخ خلیات سے خارج شدہ فولاد ہیموگلوبن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۲۹۸). [انگ : Hemoglobin، Haemoglobin].

ہِیمَہ (ی مع نیز لین، فت م) امذ.
ا۔ ہیزم، لکڑی۔ اور راہ تری اور خشکی کی محفوظ نہووے تو ہیمہ اس کا ہیمہ کے خریداروں کے ہاتھ فروخت کر دے کہ پھر نقصان نہوےگا۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۴۳).

اُجاغ شوق پر رکھ کر پکانا
بجائے ہیمہ جاں اپنی جلانا

(۱۸۷۷، ابر کرم، ۲۵). **۲۔ آگ جلانے کی چیز، کوئی شے جسے آگ جلانے کے لیے استعمال کیا جائے، ایندھن۔**

بجائے ہیمۂ دوزخ کے گر ہو طوبیٰ خلد
وہ نخل جس سے کہ حاصل ثمر کسی کو نہ ہو

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۰۷). گوپال ساحر بولا ــــ اس ہنگامۂ سخت میں پہلے میرا ہی شاگرد رشید ہیمۂ دوزخ ہوا۔ (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸: ۳۲۷).

ہے بے شک ’’ الرحم ‘‘ شجنۃ ٌ من ’’ الرحمان
عقوق نار جہنم کا ہیمہ و ہیزم

(۱۹۶۶، منحمنا، ۸۰). [ف].

---سوختنی کس صف (ـــ وج، سک خ، فت ت) امث.
رک : ہیزم سوختنی؛ ایندھن، جلانے کی لکڑی۔ اگر ہیمۂ سوختنی کی مانگ بکثرت ہو تو بہ نسبت اور طریقوں کے کاپس کا طریقہ ــــ مناسب ہوتا ہے۔ (۱۹۰۳، علم الصحرا، ۱ : ۱۴۱). [ہیمہ + سوخت، سوختن = جلانا + ی، لاحقۂ نسبت].

---فَروش (ـــ فت ف، وج) امذ.
لکڑیاں بیچنے والا۔ مجگوان غریب ہیمہ فروشوں کے سپرد کیا جن کی روزی صرف لکڑی بیچنے پر تھی۔ (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم، ۱: ۵۷). [ہیمہ + فروش (رک)].

ہیمیا (ی مع، سک نیز کس م) امث.
علم طلسم، طلسم باندھنے کا علم نیز جنات اور سیاروں کی تسخیر کا علم۔

کیا مد کی کوں بڑائی لے مغز جب چڑہائی
کیتے شکل دیکھاوے جیوں علم ہیمیا کا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۱).

جتنے علم دنیا میں تھے اتنے بھی علماں جانتا
کیا لیمیا ، کیا ہیمیا ، کیا ریمیا ، کیا کیمیا

(۱۶۷۲، دیوان عبداللہ قطب شاہ، ۶۹). علم نیر نجات ، کیمیا ، سیمیا ، لیمیا ، ہیمیا کی ــــ چند کتابیں ہمراہ رہتی ہیں۔ (۱۹۲۱، خونی شہزادہ، ۱۶). یوں منجملہ اسرار کے پانچ فن ہیں ــــ کیمیا (کیمسٹری) ، لیمیا (حبس دم) ، ہیمیا، سیمیا (روح کی منتقلی کا علم) اور ریمیا ان میں کسی کا تعلق سونا بناتے سے ہے کسی کا حبس دم سے کسی کا روح منتقل کرنے کا تصرف حاصل کرنے سے۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۱۱۰۰). [ف].

ہَیں (ی لین) کلمہ۔
ا۔ ہے کی جمع، وہ اور ہم اور آپ کے ساتھ زمانۂ حال ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے نیز واحد کے لیے بھی بطور کلمۂ تعظیم مستعمل۔

کل شے محیط ہے اسے کون چھپانے
جو کوئی عاشق اس پیو کے اسے جیو میں جانے
اسے دیکھت گم رہے جیسے ہیں دیوانے

(۱۴۲۲، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ، ۱۳)).

کہتے ہیں گور میں بھی ہیں تین روز بھاری
جاویں کدھر الٰہی مارے ہوئے فلک کے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۱۰).

خیال خام ہے ہم پختہ مغزان جنوں بہلیں
بھلا ناصح کسی سے ایسے بگڑے بھی سنورتے ہیں

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۹۷).

جو یہ عمل کریں گے وہ سب رست گار ہیں
جنت میں زیر سایۂ پروردگار ہیں

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱: ۸۴). صلحٰ جو ایک قسم کے وہ ہیں جو نوجوان ہیں۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۷۱).

تھے کو بُھلا کر آپ فقط ہیں کو دیکھئے
ہم کا زمانہ اب نہ رہا میں کو دیکھئے

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۳: ۳۴۵).

آزاد ہیں تہذیب سے آزاد ہیں تعلیم سے

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمک دان، ۱۶). لکھنؤ آتے رہتے ہیں مجھے اطلاع ہمیشہ بعد از وقت ملتی ہے۔ (۱۹۷۰، خطوط ماجدی، ۴۵). ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ــــ ہماری زمینیں اتنی ہی بانجھ ہو گئی ہیں۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۹). ابن اسحٰق کا تعلق رواۃ کی اُس دوسری نسل سے تھا جن میں الزہری، عاصم بن قتادہ اور عبداللہ بن ابو بکر قابل ذکر ہیں۔ (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۹). **۲۔ کلمۂ تنبیہ جو کسی کام کی ممانعت یا روکنے کے لیے آتا ہے نیز ناپسندیدگی یا غصے کے اظہار کے لیے بھی مستعمل۔**

ہر بار میرے منہ پہ جو آتا ہے جوش سے
ہیں طفل اشک خیر ہے یہ کون ڈھنگ ہے

(۱۷۹۸، سوز، د، ۴۲۷).

منہ کو نہ سیا ناصح کی بخیہ گری اتنی
لوں میں بھی ابھی لتے ہیں پردہ دری اتنی

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۴۳).

میرا تو منتوں سے وہ بوسے کا مانگنا
اور کہنا ان کا ناز سے لب کو ہلا کے ہیں

(۱۸۷۸، آغا [حسین اکبر آبادی]، د، ۷۰). حضرت ابو بکرؓ ۔۔۔۔۔ کہتے "ہیں" تم جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے۔ (۱۹۰۷، اجتہاد، ۸۵). مہاراجہ! بہادر نے بھی فرمایا کہ "ہیں، یہ کیا"۔ (۱۹۳۶، میری شاعری، ۲۵). ہیں بس بس، اس بے وقوف کی باتیں چھوڑیے مجھے اس کے نام سے طیش آتا ہے۔ (۱۹۵۹، وہی، ۷۴). ۳۔ **حیرت و استعجاب کے اظہار کے لیے مستعمل۔**

ہیں خیرا ، تو ہے لالا
تو ہیں یات اور توں ہے ڈالا

(۱۶۷۲، چرخی نامہ، تحقیقی زاویے، ۱۰۴). پوچھا کہ ہیں! میرا کبوتر کیا ہوا؟. (۱۸۸۴، قصص ہند، ۲ : ۹۸). ہیں! خانصاحب نے تو مشاعرے میں نہ جانے کا عہد کرلیا تھا۔ (۱۹۲۸، آخری شمع، ۲۹).

کیا کہتا تھا آگیا کہاں میں
کچھ نشہ تو پی گیا نہیں ہیں

(۱۹۳۶، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۱، ۱: ۴).

سر کو ان بچوں کے چھاتی سے لگا کر یہ کہا
ہیں بُرا مانتے ہو تم بھی مرے کہنے کا

(۱۹۴۲، خمسۂ متحیر، ۲: ۲۷). تم ایک بادشاہ کو ذاتی طور پر جانتے ہو۔۔۔۔ ہیں؟ وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔ (۱۹۸۹، سیاہ آنکھ میں تصویر، ۱۲۶). ۴۔ **(عورتوں کی زبان) گھبراہٹ اور اضطراب ظاہر کرنے کے لیے، ہائیں کی جگہ مستعمل۔**

گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گُل
جھنجلائی کہ کون دے گیا جُل

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۹).

طائر کی مثال اوڑ گیا رنگ
جھنجھلا کے کہا کہ ہیں یہ کیا رنگ

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۵۸).

--- گی فقرہ.
ہیں (زمانۂ حال کے اظہار کے لیے جمع کے ساتھ مستعمل)۔

چھیڑیں تو یاد مجھکو بھی ہیں گی بہت ، ولے
دل کی خوشی یہ ہے کہ نہ اُس دلربا کو چھیڑ

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۸۸).

--- گے فقرہ؛ ~ ہینگے۔
ہیں (ہے گا (رک) کی تعظیمی صورت)۔

روزے سے ہیں گے بستہ دہن غنچۂ چمن
آ پہنچ اس گھڑی اے نسیم سحر گہی

(۱۷۴۵، دیوان زادہ، حاتم، ۷۸).

تلواریں تم لگاتے ہو ہم ہیں گے دم بخود
دنیا میں یہ کرے ہے کوئی درگذر کہ ہم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۵).

کرتے ہیں اون کو شکاری صید جب
نافہ ہائے نغز پاتے ہیں گے تب

(۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱: ۶۳).

پیچ میں ان کے نہ آنا زینہار!
یہ نہیں ہیں گے کسی کے یار غار

(۱۸۶۹، غالب، د، ۳: ۲۶۶).

--- مَرد وہی پُورے جو ہَر حال میں خُوش ہیں کہاوت.
مرد وہی ہے جو تکالیف کی پروانہ کرے، مرد کامل وہی ہے جو ہر حال میں خوش رہے؛ نظیر اکبر آبادی کا مصرع (پورے ہیں وہی مرد، جو ہر حال میں خوش ہیں) تقدیم تاخیر کے ساتھ بطور ضرب المثل مستعمل. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- ہاں فقرہ.
ہاں ہاں، ٹالنے یا صاف جواب نہ دینے کے لیے مستعمل، ہوں ہاں. مجھے خوشی ہے کہ محترمہ نے ہیں ہاں کرنے اور معذرت خواہانہ لہجہ اپنانے کے بجائے دوٹوک الفاظ میں اپنا موقف بیان کیا ہے۔ (۲۰۰۹، ماہنامہ الحمرا، لاہور، مئی، ۱۶۰).

--- ہاں بھَرنا ف مر محاورہ.
ہاں ہاں کہنا، رعایت کرنا نیز ٹالنا، ہوں ہاں کرنا. (ماخوذ: جامع اللغات).

--- ہَیں (--- ی لین) کلمہ۔
ہیں کی تاکیدی صورت، تنبیہ، ممانعت اور باز رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں؛ ہائیں ہائیں۔ ہیں ہیں! تم تو ایسا نہ کہو وہ نواب کے پاس تھا ہی کیا جو گھر بھر لیتا۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۱۲۹). تمہارے دل میں سمائی کیا ہے، ہیں ہیں یہ کیا کرتے ہو۔ (1915، احمق الذین، ۵).

اس نے ہیں ہیں کیا تکلف سے
جانکی نے قدم پکڑ ہی لئے

(۱۹۳۶، جگ بیتی، کیفی، ۲۴). ہیں ہیں کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔ (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۲۸۷). بعد میں یہ نہ کہئے گا کہ بھائی نیاز مند، ہیں ہیں یہ کیا کیے جا رہے ہو۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۴۲).

ہِین (۱) (ی مع) صف؛ امذ.
۱۔ **کھٹیل، کم، کوتاہ عقل۔** جس کو علم و شرم نہیں وہ ہٹے کا اندھا اور مت کا ہین ہے۔ (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۷۸). ۲۔ **حقیر، ذلیل، بے قدر، نکما۔**

اے نارِ موسیٰ نار ہے تیرا سرس درس
جس ہین پر جو دشٹ کرے ہوے او پرس

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۲۶).

کہی یا الٰہی ملا تین کوں
کیا جگ میں بد نام مج ہین کوں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۰۱). ۳۔ **ذلت، ناقدری، توہین، بے عزتی۔** استری تین ہو، دو کا پرمان رہے ایک کی ہین ہو۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۲۰). ناری کامان بڑھے نرکی ہین ہو۔ (۱۹۴۸، حرف و حکایت، ۶۱). ۴۔ **ناقص، ناتمام، ادھورا؛ خام، کچا.** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). ۵۔ **خالی، تہی؛ منسوخ، باطل؛ بُرا، خراب؛ نکما.** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). ۶۔ **سال، سن.** (بحر المعانی). [ہینا (رک) کا مخفف].

ہِین (۲) (ی مع) امذ.
ناپ تول کا ایک پیمانہ۔ دسواں حصہ افہ کا میدا جو ملا ہوا ہو چوتھائی ہین کٹے ہوئے زیتون کے تیل سے۔ (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ)، ۳۳۱). تو پانی بھی ناپ کر ایک ہین کا چھٹا حصہ پیے گا تو گاہے گاہے پینا۔ (1951، کتاب مقدس، ۷۸۱). [مقامی].

ہیں (ی مع) کلمہء حصر (قدیم)۔

ہی (رک) کی جمع نیز تعظیم کی صورت۔ اور فانوسوں کی قطار و کنولوں کی قطار، لالوں ہیں کی ہے اور کہیں پنوں ہیں کی ہے۔ (۱۷۴۶، قصہء مہر افروز و دلبر، ۱۲۶)۔

توں ہیں خیرا ، توں ہے لالا
توں ہیں پات اور توں ہے ڈالا

(۱۷۶۲، چرخی نامہ (تحقیقی زاویے، ۱۰۴))۔

جب زراعت تمام ہیں پک جاے
نئے سبزے کی طرح کب پھر لہراے

(۱۸۰۱، باغ اردو، ۱۹۷)۔ غرض وزیر گیا اور برقع اٹھا کر جو اس کی صورت دیکھی تو اسے اپنی ہیں (ہی) لڑکی نظر پڑی، اس واردات پر نظر کرکے نہایت شرمندہ ہوا۔ (۱۸۲۳، حیدر بخش حیدری، مختصر کہانیاں، ۱۱۸)۔

اکدن بھی تو سکھ نہیں دیکھا ایسا کیا لیکھ لکھایا جی
مجھ نربھاگن کرم ہیں نے یوں ہی جنم گنوایا جی

(۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۴ : ۵۱۰)۔ [ہی (رک) کا قدیم املا]۔

ہینا (ی مع) صف۔

۱۔ کمزور، لاغر، دبلا۔

آپے مرشد آپ ہی طالب آپے ہینا آپ ہی غالب

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۲۱)۔

کہہ رہا ہے ترے سینے پہ یہ چڑھ کر جوبن
کچھ وہی دب کے رہے گا جو ہینا ہو گا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ، ۴۴)۔ ایسا تو میں بھی ہینا نہیں ہوں مجھے ڈر ہے کوئی تمہاری مشکیں نہ کس لے۔ (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالا، ۵۹)۔ **۲۔ ہیٹا، بُرا؛ بے قدر، حقیر، ذلیل، نکما؛ ہیچ؛ ناقص، ناتمام، ادھورا؛ کم عقل۔**

ایک ذلیل پُرکھ ہے ہینا
جن دیکھا تن تھو تھو کینا

(۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا، ۱۴۰)۔ **۳۔ غریب، مفلس، محتاج۔** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ **۴۔ چھوڑا ہوا، گذاشتہ۔** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ **۵۔ کھوٹا ؛ باطل ؛ سوچ ؛ گھٹیل، گھٹا ہوا کوتاہ، چھوٹا؛ خراب۔** (علمی اردو لغت)۔ [س :]۔

ہیناں (ی مع) صف ؛ ج۔

(دکن) چھوٹے، کمتر؛ نادار۔

جکوئی فہم میں ٹک ہیناں اہیں
سود سریاں کے وہ خوشہ چیناں اہیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۸)۔ [رک : ہین (۱) + اں، لاحقہء جمع]۔

ہینبینا (ی مج، سک ن، ی مج) صف۔

۱۔ مصیبت زدہ، خستہ حال، اُجڑا ہوا، تباہ شدہ، تباہ۔ (ماخوذ : پلیٹس)۔ **۲۔ کم بخت، منحوس ؛ آفت زدہ، لٹا ہوا؛ ذلیل، حقیر، قابل نفرت۔** (ماخوذ : پلیٹس)۔ [مقامی]۔

ہینبینائی (ی مج، سک ن، ی مج) امث۔

تباہی، بربادی، شکستہ حالی، بدنصیبی، کم بختی، نحوست ؛ ذلت ؛ تکلیف یا کرب کی حالت۔ (پلیٹس)۔ [ہینبینا + ی، لاحقہء کیفیت]۔

ہینتا (ی مع، سک ن) امث۔

۱۔ کمی، تخفیف، گھٹت، گھٹتی، کٹوتی۔ (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت)۔ **۲۔ خامی، کوتاہی ؛ محتاجی ؛ مفلسی اور محرومی کی حالت ؛ ادھورا پن اور ناکافی ہونے کی کیفیت۔** (پلیٹس)۔ [ہین (رک) + تا، لاحقہء کیفیت]۔

ہینچنا (ی مع، غنہ، سک چ) ف ل۔

۱۔ کھنچنا۔ (پلیٹس)۔ **۲۔ گھوڑے کا ہنہنانا، گدھے کا بولنا۔** گدھے پھیپھڑوں کی نائٹروجن نکالنے کے لیے ہینچتے ہیں۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۱۴۰)۔ [رک : ہینسنا]۔

ہینچوں ہینچوں (ی لین، مغ، و مع، ی لین، مغ، و مع) امث۔

گدھے کی آواز ہیچوں ہیچوں۔ بھیڑوں کی بھیں بھیں گدھوں کی ہینچوں ہینچوں، پھسڈی مسافروں پر کشتی بانوں کی ڈانٹ پکار۔ گھوڑا ہنہناتا ہے، گدھا ہینچوں ہینچوں کرتا ہے۔ (۱۹۵۰، کیفیہ، ۱۰۳)۔ [حکایت الصوت]۔

ہینچہ (ی مع، غنہ، فت چ) صف۔

ذلیل، حقیر، کمتر، نیچ۔

یکس یک کی تعظیم میں ہینچہ لگ
سلگنے لگی پھر کہ فتنے کی آگ

(۱۶۶۵، علی نامہ، نصرتی، ۳۷۵)۔ [رک : ہین (۱) + چہ، لاحقہء تحقیر]۔

ہیندرا (ی مج، غنہ، سک د) صف؛ امذ۔

بیہودہ، بدتمیز، غیر مہذب؛ احمق نیز کم ذات، گھٹیا شخص۔ (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

---پَن (---فت پ) امذ۔

ہیندرا (رک) کا اسم کیفیت، بدتمیزی نیز گھٹیا پن وغیرہ۔ (ماخوذ : پلیٹس)۔ [ہیندرا + پن، لاحقہء کیفیت]۔

ہَینڈ (ی لین، سک ن) امذ۔

ہاتھ، دست۔ ہینڈ : ہاتھ۔ (؟، مفتاح الاخبار، ۳۲)۔ ہینڈ (Hand) اکیلا استعمال میں نہیں آتا مگر اس کے مرکبات اردو میں رائج ہیں مثلاً---- ہینڈ بل وغیرہ۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۹۳)۔ [انگ : Hand]۔

---آؤٹ (---و مع) امذ۔

(صحافت) کوئی خبر یا بیان جو پریس میں اشاعت کے لیے دیا جائے، اعلامیہ۔ اگر اخبار کا کوئی رپورٹر---- صنعتی اداروں کے ہینڈ آؤٹ کے ساتھ مزدوروں کا موقف بھی شائع کر دے تو قارئین کے سامنے تصویر کے دونوں رخ آجائیں گے۔ (۱۹۶۹، فن ادارت، ۳۴)۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے بارے میں شائع ہونے والے ہینڈ آؤٹ بھی نہیں پڑھتے۔ (۱۹۸۵، جرم ظریفی، ۲۹۰)۔ ہینڈ آؤٹ پریس کو اطلاعات فراہم کرنے کا مفید طریقہ ہے۔ (۱۹۸۹، تعلقات عامہ پیشہ و فن، ۱۸۱)۔ [انگ : outHand]۔

---بال امذ۔

گیند سے کھیلا جانے والا ایک کھیل جس میں گیند ہاتھ میں ہوتی ہے اور چار دیواری میں کھیلا جاتا ہے۔ مردوں کے ہینڈ بال فائنل میں جنوبی کوریا نے کویت کو---- ہرا کر طلائی تمغہ جیت لیا۔ (۱۹۹۸، جنگ، کراچی، ۱۷ دسمبر، ۱۱)۔ [انگ : Handball]۔

---بریک (---کس مج ب، ی مج) امذ۔

وہ روک یا رکاوٹ جو گاڑی میں ہاتھ کے ذریعے ایک دستے کو اوپر کھینچ کر لگائی جاتی ہے تاکہ گاڑی رکنے کے بعد آگے پیچھے نہ ہو سکے، ہاتھ کا بریک۔ سوال :۔ موٹر میں کتنی قسم کے بریک ہوتے ہیں۔ جواب :۔ (۱) فٹ بریک (۲) ہینڈ بریک (۳) انجن بریک۔ (۱۹۲۳

، آئینۂ موٹر، ۱۴۰)۔ وہ ہینڈ بریک لگا کر گاڑی کو ایک دم روکتا ہے۔ (۱۹۷۲، لاڑکانہ سے پیکنگ تک، ۰)۔ کیا بتاؤں ایک دن گاڑی کی ہینڈ بریک گرانا بھول گئی۔ (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۶۴)۔ [انگ : Hand brake]۔

---بُک (---ضم ب) امث.
رہنما کتاب، ضوابط یا اصولوں کا مختصر مجموعہ۔ میرا عرصے سے ارادہ تھا کہ ایک مختصر ہینڈ بُک نوجوان شائقین فنون سپہ گری اور اسپورٹس مین کے لیے تحریر کروں۔ (۱۸۹۲، فنون سپہ گری و اسپورٹس، ۱)۔ ڈرائیور کی ہینڈ بک فرش پر گری پڑی تھی۔ (۱۹۹۴، اردو نامہ، لاہور، اگست، ۳۲)۔ [انگ : Hand book]۔

---بِل (---کس ب) امذ.
چھوٹا اشتہار، چھوٹا رقعہ، وہ مطبوعہ چھوٹا اشتہار جو ہاتھ سے تقسیم کیا جائے۔ ہینڈ بل : مسودہ۔ (؟، مفتاح الاخبار، ۳۲)۔ خواص کو پھنسانے کے لیے چاروں مندرجہ بالا ہینڈ بلس بہت مفید ثابت ہوئے، ان کے ذریعے سے ہم دونوں کی خوب شہرت ہوئی۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۹ : ۳)۔ جمعیت کے پاس کوئی اپنا پریس نہیں ہے ورنہ یقیناً اس المناک سانحہ پر بھی ضرور ہینڈ بل ----- تقسیم کر دیئے جاتے۔ (۱۹۶۹، جنگ، کراچی، ۲۶ اگست، ۲)۔ دیگر ----- اشتہارات بھی اردو میں چھاپے جاتے ہیں خواہ یہ ہینڈ بل کی صورت میں ہوں یا ----- مطبوعہ صورت میں ہوں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۸۸)۔ [انگ : Hand bill]۔

---بیگ (---ی مج نیز لین) امذ.
ہاتھ کا تھیلا، وہ تھیلا جس میں ہتھے لگے ہوں۔ ایک ہینڈ بیگ لیکر ----- گھر سے نکل چلی۔ (۱۹۲۱، لڑائی کا گھر، ۳۲)۔ سوٹ کیس باہر نکالا اور ہینڈ بیگ اٹھا کر پیٹھ موڑے کہا خدا حافظ۔ (۱۹۵۲، افشاں، ۵۶۶)۔ اتنے میں وہ اپنی خوابگاہ سے باہر آئی، اس کے ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ تھا، میں اس کے اشارے پر آگے بڑھا۔ (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۲۴۹)۔ پاکستانی مسافر اکثر وزنی ہینڈ بیگ بنا کر سفر کے دوران چند ریال بچانے کی تگ و دو میں لگے رہتے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۸۹)۔ [انگ : Handbag]۔

---پریس (---کس ج پ، ی مج) امذ.
چھاپہ خانہ جس میں ہاتھ سے چھپائی کا کام ہو۔ انھوں نے اپنا ایک ہینڈ پریس لگا لیا اور اس کا نام "مطبع ناصری" رکھا۔ (۱۹۶۲، گنجینۂ گوہر، ۳۱)۔ [انگ : Hand press]۔

---پمپ (---فت پ، سک م) امذ.
نل جس کو ہاتھ سے چلا کے پانی نکالیں (عام طور پر اس میں ایک دستی پمپ لگا ہوتا ہے جسے ہتھے سے اوپر نیچے کرکے پانی نکالتے ہیں)۔ مالن نے ہاتھ کا گرم گرم پھلکا کھایا اور اٹھ کر ہینڈ پمپ کے پاس جا بیٹھی۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۲۹۹)۔ پھر ایک دن کیمپ کے ساتھ والے ہینڈ پمپ پر نہاتے نہاتے محسوس ہوا کہ سر اور بالوں کی روئیدگی اب میری برداشت سے باہر ہو رہی ہے۔ (۱۹۹۰، تار عنکبوت، ۱۵)۔ اس کے لئے شہروں میں کنوئیں تھے یا ہینڈ پمپ۔ (۲۰۰۴، تسلیمات، ۹۷)۔ [انگ : Handpump]۔

---ڈِرِل (---کس ج ڈ، کس ر) امذ.
ہاتھ کا برما۔ (ماخوذ : ۱۹۲۳، آئینۂ موٹر، ۱۸۲)۔ [انگ : Hand Drill]۔

---رائٹنگ (---کس ء، ٹ، غنہ) امث.
قلم یا پنسل وغیرہ کے ذریعے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر، خط، دستی تحریر جو ایک خاص انداز میں سپرد قلم کی جائے، کسی شخص کا خصوصی انداز تحریر، روش قلم۔ عربی فارسی رسم الخط میں دوائر بنتے ہیں محض اوپر نیچے ہونے والی لکیریں نہیں ہوتی جیسی کہ لاطینی ہینڈ رائٹنگ میں ہوتی ہیں۔ (۱۹۵۸، ابوکلام آزاد، اردو کی ترقی میں ابوالکلام آزاد کا حصہ، ۱۱۹)۔ اس کے ہینڈ رائٹنگ کے خم و پیچ کو ایک بار پھر سے دیکھ لینے کی تمنا رہی۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۴۴)۔ میرے بارے میں انھیں بھی انگریزی اور بھدی ہینڈ رائٹنگ میں خط لکھتے رہتے ہیں۔ (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، ۱۵ ؛ جولائی ۲۰۰۵ تا جون ۲۰۰۶، ۱۶۵)۔ [انگ : Hand Writing]۔

---گرینڈ / گرینیڈ (---کس ج گ، ی مج، کس ن / کس ج گ، ی مج، ی مج) امذ.
ہاتھ سے پھینکا جانے والا بم، چھوٹا دستی بم۔ ہینڈ گرینیڈ بول چال میں آتا ہے اردو کا "دستی بم" اس مرکب لفظ کا ترجمہ ہے۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۲۱۰)۔ فوجی کارکردگیوں میں ایک اہلیتی امتحان پاس کرنا لازمی تھا جس میں ہینڈ گرینیڈ پھینکنا بھی شامل تھا۔ (۲۰۰۵، جو ئندہ یابندہ، ۲۵۳)۔ [انگ : Hand Grenade]۔

---لُوم (---و مع) امذ.
ہاتھ کی مدد سے کپڑا بننے کی کل، کرگھ، وہ چرخہ جو ہاتھ سے چلایا جائے، دستی چرخہ۔ ایک سوال "ہینڈ لوم" یعنی دستی کرگوں کا ہے جس سے ہم سب واقف ہیں۔ (۱۹۰۸، مخزن، دہلی، مئی، ۵)۔ وہاں میں نے دستی چرخہ اور ہینڈ لوم انڈسٹریز کو بھی دیکھا۔ (۲۰۰۴، میرے جیون کی کچھ یادیں (ترجمہ)، ۱۰۲)۔ [انگ : Hand Lome]۔

---میڈ (---ی مج) صف.
ہاتھ کا بنا ہوا، دستی۔ یہ خدا کا آسمان نہیں انسان کا ہے یہ رات اور تارے ہینڈ میڈ ہیں۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۶۰)۔ [انگ : Hand Made]۔

---نوٹ (---و مج) امذ.
کسی اہم مسئلے یا کسی خاص بات کی بابت ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر، ہاتھ سے لکھی ہوئی یاد داشت۔ جو ہینڈ نوٹ اس کو دیا جائے گا غالباً وہ اس پر آپ کے دستخط بھی چاہے گا۔ (۱۸۸۹، مکاتیب سر سید احمد خاں، ۲ : ۳۱۴)۔ [انگ : Hand Note]۔

ہَینڈسَم (ی لین، سک ن، ڈ، فت س) صف.
ا۔ خوب رُو، خوب صورت، وجیہہ، پیارا۔ ہولی اسموک کتنا ہینڈسم آدمی ہے۔ (۱۹۴۷، میرے بھی صنم خانے، ۱۰۹)۔ چہرے پر بڑھے ہوئے بالوں کے باوجود اتنا ہینڈسم نظر آتا تھا کہ اس وقت کی حسینائیں اس پر مرتی تھیں۔ (۱۹۸۴، جرم ظریفی، ۶۸)۔ شکل و صورت کے اعتبار سے نہ صرف اچھا بلکہ خاصا ہینڈسم بھی ہے۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۸۶)۔ **۲۔ جو بڑی مقدار میں ہو، معقول، عمدہ، بیش قدر (خصوصاً تنخواہ)۔** ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ سرکاری خزانے سے ہینڈسم تنخواہ پانے والے ----- ایسی جفاکشی کرتے دیکھے گئے ہوں۔ (۱۹۹۲، ہفت روزہ معیار، کراچی، یکم دسمبر، ۵۵)۔ [انگ : Handsome]۔

ہَینڈِل (ی لین، مغ، کس نیز فت ڈ) امذ.
ا۔ موٹھ جس سے کسی چیز کو پکڑا یا اٹھایا یا چلایا جائے نیز گاڑی کا اسٹرینگ، ہتھا، ہتھی، دستہ، قبضہ۔ ہے نکل اک دہات چاندی کی طرح بالکل سفید سائیکل کے بنتے ہیں کیا اچھے جس سے ہینڈل۔ (۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۶۲)۔ دوسری دِقّت ----- ضروری فٹنگ مثلاً ہینڈل، کیلیں، ہک ----- آئینے وغیرہ نہ ملنے کی ہے۔ (۱۹۳۵، لکڑی کا باریک کام، ۷)۔ وہ تہمینہ کی مدد کے لیے مشین کا ہینڈل گھمانے لگی۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۴۶۲)۔ اعجاز کا ہاتھ ہینڈل سے بھٹکنے لگا ----- مگر گاڑی روک کر ہارن بجایا۔ (۱۹۷۱، فہمینہ، ۵۱)۔ (آئس کریم کی مشین میں برف ڈالی، شورہ ڈالا، ہینڈل خشوع و خضوع سے چلایا۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۹۴)۔ **۲۔ ایک موصل جس کے ذریعے برقی رو، برق پاش گیس یا خلا وغیرہ میں سے گزرتی ہے، برقی مورچہ، برقیرہ electrode۔** ایک تو دہاتی (کذا) سلنڈر (Cylinder) یعنی گول چونگا سا ہوتا ہے جو ہینڈل یا الکٹروڈ

کہلاتا ہے۔ (۱۸۸۲، کلیاتِ علم طب، ۱: ۱۸۷). اسے چالو کرنے کے لیے ہینڈل یا سٹارٹر وغیرہ استعمال کیا جا رہا ہو تو۔۔۔ پسٹن کا نیچے آنا ضروری ہے۔ (۱۹۴۹، موٹر انجینئر، ۱۴۷). [انگ : Handle].

ہینسنا (ی مع، غنہ، سک س)ف ل.
ہنہنانا، رینکنا، گھوڑے کا ہنہنانا، گدھے کا رینکنا، ڈھینچو ڈھینچو کرنا، ہینچو ہینچو کرنا. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [ہینس = پ : + نا، لاحقۂ مصدر].

ہینک (ی مع، غنہ)امث.
رک : ہیک؛ ناگوار بو، ہیک۔ لندن میں جو دنبے کا گوشت ملتا تھا اس میں ہینک سی ہوتی تھی۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۲۸۹). [ہیک (رک) کا انفی املا].

ہینکارنا (ی مع، مغ، سک ر)ف ل.
مویشی کا بولنا، ڈکرانا، غصے کی حالت میں جانوروں کے منہ سے نکلنے والی آواز، ہمہمہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

ہینکڑ (ی مج، مغ، فت ک)امذ؛ صف۔
رک : ہیکڑ؛ سرکش، خودسر، زبردست؛ شیخی مارنے والا؛ بڑے تن و توش کا، موٹا تازہ۔

بچن سچ ہے ناصح کی نا بات سن
وہ کرتا ہے آخر کوں ہینکڑ دو گن

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۱۲). [ہیکڑ (رک) کا انفی املا].

ہینکڑا (۱) (ی مج، غنہ، سک ک)امذ.
(گھڑی سازی) گھڑیال یا گھنٹے کا وہ پرزہ جس کی ضرب لگنے سے گھن چکر بجتا ہے، گھن، باج کی موگری. (اپ و، ۱: ۱۷۰). [مقامی].

ہینکڑا (۲) (ی مج، غنہ، سک ک)امذ.
(دکھنی ٹھگوں کی اصطلاح) مراد : بنیا، مہاجن. (اپ و، ۸: ۲۰۷). [مقامی].

ہینکڑی (ی مج، غنہ، سک ک)امث.
دھونس، دھمکی، سرکشی، زور آوری؛ شیخی، ڈینگ۔ ٹھیک سے بات کرو ورنہ ساری ہینکڑی ابھی نکال کے رکھ دوں گا۔ (۱۹۸۶، تیسرا آدمی، ۳۲). [ہیکڑی (رک) کا ایک املا].

ہینکل (ی لین، مغ، فت ک)امذ.
رک : ہیکل معنی نمبر ۵۔

ہینکل پہنائی گل منے، گھوڑے کے تئیں پھر باجتی
آواز ایسا تھا بلند، جیسی کہ بجلی گاجتی

(۱۸۴۳، مجموعۂ ہشت قصہ (قصۂ روشن میاں سوداگر و شمسو دوا، ۵۶)). کیسے سونے چاندی کے ساز، ہینکل گنڈے، پوزی دمچی، کلغیاں لگی۔۔۔ کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں۔ (۱۸۸۵، بزمِ آخر، ۲۳). [ہیکل (رک) کا انفی املا].

ہینگ (ی مع، غنہ)امث.
ایک درخت کا گوند جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اعلیٰ قسم کی ہینگ سفید اور خوشبودار ہوتی ہے، مسالے کے طور پر استعمال ہوتی ہے، انگداں، انجداں، انگوزہ۔ دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ لیجیو ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو. (۱۷۹۵، فرسنامۂ رنگیں، ۱۰).

تھے اس کے دانت جوں ایسے بڑے سینگ
بسانا تھا پسینہ جوں سڑی ہینگ

(۱۸۰۳، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۵۷۴)).

شیرنی کیونکر رہے دریان میں
ہینگ اوسکے رہتی دایم دھیان میں

(۱۸۳۹، مثنوی خزانیہ، ۲۲).

ھینگ) انگوزہ (ھے ، اور اَرزِیر (رانگ
)ساز (باجا ، اور ھے آواز) بانگ(

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۷۴). سبحان اللہ ہینگ کیا ذرا سی بتائی ہے بوتل بھر ہینگ کے لیے من بھر چٹنی چاہیے۔۔۔۔ ایک وقت میں نو من ہینگ سے دال بگھاری جاتی ہے۔ (۱۸۹۴، کامنی، ۱۷۲). اردو کی اصلاح پر، تو نہ کوئی قادر ہے نہ کسی کو معلوم ہے کہ اصلاح اردو کے کیا سینگ ہیں اور اس کے مسالے میں ہینگ پڑتی ہے یا زعفران۔ (۱۹۱۷، رسالہ صلائے عام، دہلی، جولائی، ۲۹). سرحد پار کا ایک پٹھان ہینگ بیچنے آیا اور پھسلا کر لے گیا۔ (۱۹۴۱، بگولے (احمد ندیم قاسمی)، اردو افسانہ تحقیق و تنقید، ۳۲۱). مارواڑی سیٹھوں کے پھلنے پھولنے اور پھیلنے کا راز ہینگ میں مضمر ہے۔ (۱۹۶۱، چراغ تلے، ۸۷). فطرت کی گود میں گرا تو سانس اوپر نیچے ہو رہی تھی لیکن ہر سانس میں ہینگ اور لہبان کی ملی جلی خوشبو کا احساس تھا۔ (۱۹۸۷، حصار، ۱۷). دال کا مزہ شوربے سے بنتا ہے، نمک مرچ ہلدی اور ہینگ سے نہیں بنتا حضور۔ (۲۰۰۳، ورثہ اور دوسری کہانیاں، ۱۴۰). [س :].

---**آئی تو بات لگائی** کہاوت.
موقع کھودیا. (جامع الامثال؛ خزینۃ الامثال).

---**کا درخت** امذ.
ہینگ کا پیڑ جسے عربی میں النجدان، فارسی میں درقت انگدان کہتے ہیں اور اس کا گوند مصطگی سے ملتا جلتا ہوتا ہے جسے ہیرا ہینگ کہتے ہیں. (ماخوذ فرہنگ آصفیہ).

---**لگا کر رکھو/لگا رکھا کرو** فقرہ.
بچا کر رکھو، خود حفاظت سے رکھو، ہوا نہ لگنے دو؛ (طنزاً) سینت کر رکھو؛ کسی کو نہ دو (بخیل سے طنزاً کہتے ہیں). (فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات؛ جامع اللغات؛ خزینۃ الامثال).

---**لگانا** ف مر محاورہ.
۱. کسی چیز کو ہینگ ملنا، ہینگ گھس کر لگانا، ہینگ گھس کر ڈالنا۔ ماں کے پستان پر ہینگ لگا دی جائے تو بچہ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۵۱). ۲. زک دینا، نیچا دکھانا، ذلیل کرنا، ہرانا؛ ٹھوک لگانا؛ (طنزاً) درست کرنا، سنوارنا، بنانا. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نور اللغات).

---**لگنا** محاورہ.
۱. مالی نقصان پہنچنا۔ یہ چھتیس کلی کا پیجامہ جو ہینگ لگ گیا یہ کس کے حساب میں۔ (۱۹۵۴، اپنی موج میں، ۱۱۱). ۲. تھوڑا فائدہ ہونا، کسی چیز کی ناکافی مقدار میں ہونا جس سے فائدہ کم ہو۔ لالہ اکتی کے گلال میں کیا ہینگ لگے گی تہوار روز روز تھوڑا ہی آوے ہے۔ (۱۹۵۵، جنم کہانیاں، ۳۶۲).

---**لگی/لگے نہ پھٹکری (اور) رنگ آئے چوکھا** کہاوت.
بغیر محنت یا خرچے کے خاطر خواہ کام نکل آنا، کچھ خرچ نہ کرنا پڑے اور کام اچھا بن جائے۔ ترقی یافتہ مردوں اور عورتوں کے لیے سول میرج کا قانون موجود ہے، جب چاہے شادی کر لیجیے اور جب چاہے طلاق حاصل کر لیجیے ہینگ لگتی ہے نہ پھٹکری مگر رنگ چوکھا آتا ہے۔ (۱۹۵۵، سعادت حسن منٹو (اردو کا بہترین انشائی ادب، ۴۶۰)). دھوپ کا کاروبار

اس ملک کی سب سے اہم انڈسٹری ہے جس پر ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا آئے۔ (۱۹۸۹، افکار، کراچی، جولائی، ۷۹).

---مَلنا ف مر.
ہینگ گھس کر لگانا۔

ماہر نفسیات و اہل نظر
ہینگ ملتے ہیں اب کسوٹی پر

(۱۹۵۸، شہر آذر (کلیات مصطفٰے زیدی، ۱۷۳)).

---ہَگانا محاورہ.
سخت پیچش میں مبتلا کرنا، سخت بیمار کر ڈالنا۔

یقیں ہے کسی دن ہگائے گی ہینگ
ہمیں یار نامہرباں کی تلاش

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۴).

---ہَگنا محاورہ.
۱۔ شدید پیچش کے مرض میں مبتلا ہونا؛ سخت بیمار ہونا، بیمار پڑا رہنا، ہمیشہ بیمار رہنا۔

ہینگ ہگتا ہوں شب فرقت میں میں آٹھوں پہر
ایک شب تو آ صنم بہر عیادت خواب میں

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۲۲). اس کی بدبو اور خوراک سے اتنی تاثیر ہوئی کہ گھر پہنچتے تک بیمار پڑ گئے اور بہت دنوں ہینگ ہگا کیے۔ (۱۸۶۴، مذاق العارفین، ۳ : ۲۴۶). چھ مہینے میں نے ایسی ہینگ ہگی کہ چھٹی کا کھایا پیا سب نکل گیا۔ (۱۸۹۶، شاہد رعنا، ۱۳۰). وہ وہاں سے ایک مستقل مرض لائی اور برسوں ہینگ ہگی۔ (۱۹۲۴، سراب عیش، ۴۳). **۲۔ نہایت کمزور و ناتواں ہونا.** (فرہنگ آصفیہ).

---ہَگوانا محاورہ.
سخت بیمار ڈالنا۔ گٹھیا نے چکنا چور کر دیا ـــــ کئی مہینے ہینگ ہگوا کر ـــــ ان کا خاتمہ کر دیا۔ (۱۹۳۴، عزمی (سرفراز حسین)، انجام عیش، ۸۱).

---ہَگ ہَگ کے مَرے فقرہ.
ایک قسم کا سخت کوسنا، شدید پیچش کے مرض میں مبتلا ہو کر جان دے۔ کوئی ایسا تعویذ دو کہ نفاختی ڈائن کو خون کے دست آنے لگیں ہینگ ہگ ہگ کے مرے۔ (۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنو، ۹، ۴۶ : ۴).

ہَینگا (ی لین، مغ) ف ل.
رک : ہیگا؛ ہے. (پلیٹس). [ہیگا (رک) کا انفی املا].

ہِینگا (ی مع، مغ) امذ.
(عور) لڑکے کا فرضی نام جو پرانے زمانے میں توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد عورتیں رات کو اس خیال سے لیتی تھیں کہ کہیں اُلّو اس کا اصلی نام نہ سن لے، بعض عورتوں کا اعتقاد تھا کہ رات کو بچے کا نام لیں اور اُلّو سن لے تو وہ اس نام کو یاد کر لیتا ہے اور ایک تنکا لے کر دریا پر جاتا ہے اور لڑکے کا نام لیتا اور بار بار پانی میں غوطہ دیتا ہے جس سے لڑکا تنکا سا ہو کر مر جاتا ہے چونکہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہینگ کی خوشبو پر جادو اثر نہیں کرتا اس وجہ سے یہ نام تجویز کیا. (ماخوذ : جامع اللغات؛ نور اللغات). [ہینگ (رک) + ا، لاحقہ تذکیر].

ہَینگا (ی مج نیز ی لین، مغ) امذ.
کھیت کی جڑیں صاف کرنے کا ہل، کھیت میں پھیرنے کا پٹڑا، سہاگا، کسانوں کا گوڑی کرنے کا آلہ، ایک لوہے کا ڈھانچا جس میں کنگھی کی طرح بہت سی نوکیں نکلی ہوتی ہیں اور اسے بیل کھینچتے ہیں اور زمین کو گوڑنے کے کام آتا ہے. (فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات؛ فرہنگ تلفظ). [مقامی].

--- پھیرنا ف مر.
ہل چلانے کے بعد زمین کو ہموار کرنے کے لیے سہاگا پھیرنا۔ نہ ہل چلانے سے، نہ ہینگا پھیرنے سے اس کی زمین صاف ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۴۵). وہ کیچڑ پر گویا ہینگا پھیرتا ہے وہ گہراؤ کو دیگ کی طرح کھولاتا ہے۔ (۱۹۵۱، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۵۲۸).

ہینگانا (ی مج، مغ) ف م.
رک : **ہینگا پھیرنا.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ہینگا (رک) + نا، لاحقہ مصدر].

ہینگاؤ (ی مج، مغ، و مع) امذ.
ہینگا پھیرنے والا. (جامع اللغات). [ہینگا (رک) + و، لاحقہ صفتِ تذکیر].

ہَینگَر (۱) (ی لین، غنہ، فت گ) امذ.
سائبان جس میں ہوائی اور آبی جہاز رکھے جاتے ہیں، ہوائی اور آبی جہازوں وغیرہ کے ٹھہرنے کے لیے بڑا سا سائباں یا تعمیر، طیران خانہ، طیارہ سائبان، طیارہ گاہ، ہوائی جہازوں کو رکھنے یا مرمت کرنے کے لیے چھت والی جگہ۔ جٹ ہوائی جہازوں کے لئے ایک ہینگر کی تعمیر کا کام شروع کرنے کی تجویز ہے۔ (۱۹۶۰، دوسرا پنج سالہ منصوبہ، ۴۸۶). آبی جہاز کے ہینگروں پر بہت سی حفاظتی کشتیاں محفوظ ہوتی ہیں۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۱۷۱). [انگ : Hangar].

ہَینگَر (۲) (ی لین، غنہ، فت گ) امذ.
کپڑے لٹکانے کے لیے لکڑی، پلاسٹک یا تار وغیرہ کی بنی ہوئی خمدار چیز۔ سوٹ نیا دُھل کر آیا تھا پہننے کے لیے ہینگر پر لٹکایا۔ (۱۹۵۲، نمک پارے، ۹۳). بائیں دیوار میں ایک ہینگر، ہینگر سے صرف ایک تولیہ لٹکا ہوا۔ (۱۹۶۲، شیشے کی دیوار، ۱۴). مدتوں سے ہینگر میں لپٹی ساری باندھنے میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔ (۱۹۸۷، روز کا قصہ، ۱۱۵). گرمی کی وجہ سے سوٹ کا کوٹ پہنا نہیں تھا ـــــ ایک طویل الماری میں ہینگر پر ٹانگ دیا۔ (۱۹۹۱، سفر گشت، ۲۱). [انگ : Hanger].

ہِینگڑا (ی مع، غنہ، سک گ) امث.
ہینگ کی دوسری قسم، اس کے پودے کا پھل سیاہ اور بدبودار ہوتا ہے اور اس کی ہینگ بھی نہایت بدبودار ہوتی ہے یہ کھائی نہیں جاتی، انجدان۔ دوسری قسم نہایت بدبودار اور بہت تیز ہے ـــــ یہ قسم نر ہے ہندوستان میں اسے ہینگڑا کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۵۶). [ہینگ (رک) + ڑا، لاحقہ تحقیر و تذکیر].

ہِینگلو (ی مع، غنہ، سک گ، و مع) امذ.
سرخی مائل، بادامی رنگ، مہاگنی رنگ. (پلیٹس). [مقامی].

ہِینگو (ی مع، غنہ، و مع) امث.
۱۔ (عور) بلی، گربہ، نکٹی، کیونکہ عورتیں رات کو زچہ کے چلّے کے اندر اس کا نام لینا منحوس خیال کرتی ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ نکٹی، ہینگو، کالی تینوں بلی کے لئے بولے جاتے تھے کیونکہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ بلی کے روپ میں جنات گھومتے ہیں۔ (۱۹۷۹، عورت اور اردو زبان، ۸۷). **۲۔ لڑکی یا لڑکے کا نام جو اُسی وہم سے رکھا جاتا تھا جس کا بیان لفظ ہینگا میں دیا گیا ہے.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ہِینگُو ہِینگو (ی مع، مغ، و مع، ی مع، مغ، و مع) صف.

ڈانواں ڈول۔ ارے میں کل سے تیرے مارے ہینگو ہینگو (ڈانوا ڈول) پھر ریا (پھر رہا) ہوں۔ (۱۹۸۹، نذر مسعود، ۲۸۲). [مقامی].

ہینگے (ی لین، مغ) فقرہ؛ (قدیم)۔
ہیں (ہے گا (رک) کی تعظیمی صورت) ہیں گے۔

وہ بتول حزیں کہ جس کے یتیم
ہینگے حسنین واجب التعظیم

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۴).

تو کچہرے کی وہاں خدمت کے اوپر
کناساں ہینگے خادم سب مقرر

(۱۸۰۰، زین المجالس، ۱۸۳).

ہیں ہیں (ی مع، ی مع) امث.
رک: ہی ہی؛ ہنسی کی نقل صوت؛ شرمندگی کی ہنسی۔ پر سیٹھ اتنا پی کر بچی کو ہلکان کرنا کہاں کی انسانیت تھی؟ احمد بھائی ہیں ہیں کرنے لگے۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۴۹). [حکایت الصوت].

ہینھ (ی مع، غنہ) کلمہ۔
حقارت یا طنز یا ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے یا کسی بات سے استغنا، بے پروائی یا نفرت وغیرہ ظاہر کرنے کے لیے مستعمل، اونھ۔ شریف زادیاں، ہینھ اور یہ کمینہ، بلیک میلر ----اب آپ کا سمدھی ہے۔ (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۲۱).

ہینی (ی مع) (الف) صف.
خالی، بنا، سوا، بغیر، بے۔ دبی زبان سے اپنا مطلب بھی کہہ دیتی ہے کہ ہینی نہیں آئی یعنی خالی ہاتھ نہیں آئی ہوں۔ (۱۹۱۸، سراب مغرب، ۴۴).

ہینی (ی مع) (ب) امث.
محتاجی، اپاہج پن۔ غیرت آج کل ہاتھ پیروں کی ہینی ہے یہ تو یہی ناجائز محبت کمینی ہے ۔ (۱۹۰۰، قتل نظیر، ۹). [ہینا (رک) کی تانیث].

ہیو (۱) (کس مج ہ، وج) امث.
(گنوار) ہل چلانے کے لیے گائے بھینسوں یا ڈھور کو بلانے کی آواز. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

ہیو (۲) (کس مج ہ، وج نیز لین) امذ.
(شاعری) ہیا، دل؛ جان. (پلیٹس). [ہیا (رک) کا بگاڑ].

ہیوا (ی مج) امذ؛ امث؛ ~ ہیوہ۔
شوق، محبت؛ طمع؛ انتظار. (ماخوذ: قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

ہیوانت (ی مج، غنہ) امذ.
رک: ہیمنت جو فصیح ہے. (پلیٹس). [ہیمنت (رک) کا بگاڑ].

ہیّوپ (فت ہ، شد ی، وج) امذ فجائیہ.
آواز جو مزدور یا بوجھ اٹھانے والے نکالتے ہیں، ہیّا. (مہذب اللغات). [حکایت الصوت].

ہیوَت (ی مج، فت و) امث.
فصل ربیع میں مینھ برسنا، گندہ بہار. (نوراللغات). [مقامی].

ہیُولا (فت ہ، و مع نیز ی لین بشد، و مع) (الف) امذ؛ ~ ہیولی.

۱۔ مادّہ، (ہر مادّی چیز کی) اصل اور ماہیت۔

بوالہوس کیوں توں راہ بھولا ہے
عالم ظاہری ہیولا ہے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۸۵). سبحان اللہ کیا صانع ہے کہ ہیولا تو عناصر کا ایک کیا پھر ایک کی ایک کو ضد بنایا۔ (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۱۱). ہیولا کا خاصہ ہے کہ اس کو جس حالت میں رکھیں تو اسی حالت میں رہے خواہ حالت حرکت ہو یا حالت سکون ۔ (۱۸۳۷، ستہء شمسیہ، ۱: ۵). اس کی رو سے ہیولا نہ ذہنی ہے نہ مادّی بلکہ غیر جان دار ۔ (۱۹۶۳، تجزیہء نفس (ترجمہ)، ۴). **۲۔ (تصویر وغیرہ کا) پہلا عکس یا خاکہ۔**

جنوں سے میرے مجنوں بھاگتا جیسے بگولا ہے
کہ میں صورت ہوں وحشت کی وہ یونہی اک ہیولا ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۸). خدا نے ہیولا سے چیزیں ان مثالوں کے نمونے پر بنائی ہیں ۔ (۱۸۹۴، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۲، ۴۶). اس نے انسان کی ایک تخیلی تصویر بنائی تھی جس کا ہیولا اس کے ذہن نے تیار کیا تھا۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۷). غالبؔ کے فن ----میں ----ان حالات کی تصویر بھی دکھائی دیتی ہے جن کے ہاتھوں غالب کی شخصیت کا ہیولا تیار ہوا ہے۔ (۱۹۶۸، غالب کا فن، ۱۹). اس نے اپنی دنیا میں ایک ہیولا بسا رکھا تھا۔ (۱۹۸۲، بند لبوں کی چیخ، ۷۰). **۳۔ شکل، صورت، ڈول، ڈھانچہ، تصور ۔**

ہر ایک کام اوس شوخ کا بے محل ہے
یہ صورت رہی تو ہیولا نہ ہوگا

(۱۸۴۷، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳: ۲۱۰). اندر سے ایک لڑکی نکلی جو تیتیس نہ تھی بلکہ اس کا ہیولا تھی جسم لاغر، چہرہ زرد۔ (۱۸۸۷، دختر فرعون (ترجمہ)، ۲: ۳۷). ایک دم اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے آگے ایک اور ہیولا اسی طرح چل رہا ہے۔ (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۱۲۲). موجودہ اردو زبان کا ابتدائی ہیولا سرحد ہی----میں مرتب ہوا ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۱۰۰). **۴۔ غیر مرتب شکل، بے ڈول جسم، لوتھڑا، مضغہ۔**

یا ہیولا جیون محیط ہر بدن
یا کہ ہے جیون موم شکلاں کا محیط

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۴۲).

گام کی صورت کیا ہے اس کی راہ چلے ہے میر اگر
دیکھنے والے کہتے ہیں یہ کوئی ہیولا جاتا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۲۴). **۵۔ ڈھیر، تودہ، انبار.** (فرہنگ آصفیہ). **۶۔ حکما کے نزدیک وہ جوہر جو صورت جسمی کا محل ہو اس کو جوہر اوّل بھی کہتے ہیں نیز صوفیہ کی اصطلاح میں وہ مادّہء عالم جو صُور و اشکال کی قابلیت رکھتا ہو، جس کو نفس رحمانی بھی کہتے ہیں نیز مادّہء عالم کو اس سے تشبیہ دینے کے معنی بھی ہیں، طبیعت کل۔** اور میں حامل صور ہوں کرکے پایا سو ہیولا۔ (۱۷۹۹، نوراللہ شاہ، تجلیات ستہء نوریہ، ۵: ۴۵).

جلوہ کس کا ہے صور کیا ہے ہیولا کیا ہے
میں کوئی چیز ہوں تم نے مجھے سمجھا کیا ہے

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۱۹۱).

ہے ذرّات ہر شے میں تصویر ہر شے
یہ ہے امر محکم ہیولا نہیں ہے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۲۱۶). **۷۔ روئی، کپاس، پنبہ.** (ماخوذ: فرہنگ عامرہ).

ہیُولا (فت ہ، و مع نیزی لین بشد، و مع) (ب) صف.
ا۔ غیر مہذب ، ناشائستہ ، اکھڑ ، ناتراشیدہ. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۲۔ لاغر ، ضعیف ؛ ایک حال یا ایک وضع پر قائم نہ رہنے والا ، متلون مزاج ، جلدی کرنے والا ، پات گھابرا ، ہولو. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ہیولیٰ (رک) کا مفرس].

---ے اِرتقا کس اضا (--- کس ا، سک ر، کس ج ت) امذ.
کسی چیز کی ابتدائی وارتقائی شکل، خام صورت۔

کبھی سنا کہ حقیقت ہے میری لاہوتی
کہیں یہ ضد کہ ہیولائے ارتقا ہوں میں

(۱۹۳۲، سرودِ زندگی، ۳۱). [ہیولا + ے (حرف اضافت) + ارتقا (رک)].

---ے اَوَّل کس صف (--- فت ا، شد و بفت) امذ.
عبارت از جوہر اوّل ، عقل اوّل ؛ (کنایۃً) حضرت جبرئیل علیہ السلام. (فرہنگ آصفیہ). [ہیولا + ے (حرف اضافت) + اوّل (رک)].

---تیّار کرنا ف مر.
خاکہ بنانا، ابتدائی شکل تیار کرنا۔ اُس کو غزل کی صنف کا ہیولا تیار کرنے کے لئے مجبور کیا ۔ (۱۹۸۹، شاعری کیا ہے، ۲۸).

---تیّار ہونا ف مر.
خاکہ بننا، ابتدائی شکل بننا۔ یہ تمام پہلو جب یک جا ہوتے ہیں تو تنقید شعر کے اصولوں کا ہیولا تیار ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳، شاعری اور شاعری کی تنقید، ۴۰). اس کی خاک سے اب جس عورت کا ہیولا تیار ہوا ہے اسے اپنی ذات اور جہتوں کی بازیابی کے لیے کچھ تو انتظار کرنا ہوگا۔ (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۱۲۹).

---سا صف؛ امذ۔
خاکہ سا، خاکے کی طرح کا، ہلکا سا، دھندلی سی شبیہ، ہیولیٰ نما جسم، ہلکا سا خاکہ۔ جگر لخت لخت کو جمع کیا جائے تو ایک ہیولا سا ضرور بن جاتا ہے۔ (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہ مومن ، ۱۱). چند لمحوں بعد اسے ایک انسانی ہیولا سا اندر آتا ہوا نظر آیا۔ (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۲۶۶). [ہیولا + سا، حرف تشبیہ].

---مِزاج (--- کس م) صف؛ امذ۔
بار بار اپنی شکل بدلنے والا؛ متلون مزاج؛ وہ شخص جو کسی بات پر قائم نہ رہے۔

سیرت کی طرح اپنی نہ صورت بگاڑیے
سب لوگ یہ کہیں گے ہیولا مزاج ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۳۴).

خرابیاں ہیں ہیولا مزاج ہونے میں
وہ شکل ہو کہ جو نوعِ دگر نہیں ہوتی

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۵۲). [ہیولا + مزاج (رک)].

---مِزاجی (--- کس م) امث.
ہیولا مزاج ہونے کی کیفیت ، کسی ایک صورت یا بات پر قائم نہ رہنے کی حالت ، متلون مزاجی۔

نہ پوچھو ہم سے ہیولا مزاجیاں اوس کی
مہینوں یار کی صورت سے ہم نہیں واقف

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۱۴). اہم تاریخی واقعات کو کبھی بھی لکھ دینا ہیولا مزاجی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ (۲۰۰۹، الحمرا، لاہور، مئی، ۱۶۰). [ہیولا مزاج + ی، لاحقہء کیفیت].

---نُما (--- ضم ن) صف.
ہیولے کی طرح کا، خاکے جیسا۔ اس نے تار کے ڈھانچوں پر براہ راست ----- ہیولا نما ہیئتوں کی تخلیق کی۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۵۳). [ہیولا + ف : نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا].

ہیُولات (فت ہ، و مع) امذ؛ ج۔
ہیولا (رک) کی جمع، شکلیں، خاکے، صورتیں، ہیولے۔ انھوں نے بالکل مختلف "النوع ہیولات سماوی پر زور دیا۔ (۱۹۲۷، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ)، ۳۴). [ہیولا (بحذف الف) + ات، لاحقہء جمع].

ہیُّولانی (فت ہ، و مع نیزی لین بشد، و مع) صف.
ا۔ مادّے سے متعلق ، مادّی۔ جب تک کالبد ہیولانی میرا متلاشی نہووے اور یہ قامت استخوانی ریزہ ریزہ ہو کر نہ گرے ----- جنگ کو کوتاہ نہ کرونگا۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۲۰۸). ایک اعتقاد کی ہیولانی پیکر اس کے ----- گنجینۂ خیال میں مرتسم تھی ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۸۲۲). اس بحث میں ہے کہ عقل ہیولانی اخیر درجے تک پہنچ کر روحانیتِ محض کا ادراک کر سکتی ہے یا نہیں۔ (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۵ : ۴۸). ابن رشد کی رائے میں انسان میں ایک تو عقل ہیولانی ہے اور ایک ----- روحِ کلّی کا ایک جزو ہے۔ (۱۹۶۹، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق، ۲۸۶). ۲۔ ہیولے کی طرح کا، شبیہ جیسا، عکسی ، تصوراتی ، غیر مادّی۔ شب کے سناٹے میں ----- دیوار پر سائے متحرک ہو جاتے ہیں جیسے "جنات ہیولانی چل پھر رہے ہوں۔ (۱۹۸۸، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۷۳). جنہوں نے ہیولانی خواہشوں، تصورات اور زبانی جمع خرچ کے اس اہم قومی کام میں کبھی کوئی ٹھوس "حصہ ڈالا ہو۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۶). [ہیولا (رک) + نی، لاحقہء وصفیت و اسمیت].

ہیُولانیّت (فت ہ، و مع، شدی مع بفت) امث.
مادّہ ہونے کی حالت یا کیفیت ، "مادیت۔ علی ہٰذا القیاس دنیا بھی اپنے بچپن اور اپنے عالم ہیولانیت کے درجے پر پہنچے گی تو اُس وقت وہ بھی ویسی ہی جاہل و بے عقل ہو گی ۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۲ : ۶۸۰). [ہیولانی (رک) + یت، لاحقہء کیفیت].

ہیُولائی (فت ہ، و مع) صف.
ہیولا سے منسوب یا متعلق، ہیولے کا۔ بھرا ہے رنگ جلووں نے مرے نقشِ نبوت میں "مصور نے بنائی تھی فقط شکل ہیولائی. (۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۶). گھر شعریت میں عموماً ایک تصوراتی اور ہیولائی قدر کی خصوصیت ہوا کرتا ہے جسے ہم کوئی بھی نام دے سکتے ہیں۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۶۵). [ہیولا + ئی، لاحقہء نسبت وصفت].

ہیُولائیت (فت ہ، و مع، کس ء، فت ی) امث.
ا۔ اصلیت ، ماہیت ، "مادیت۔ انہوں نے یہ دکھا دیا کہ اردو (اور یقینا مشرقی) ادب کے کٹ-نوؤں میں کتنا اور کیسی ہیولائیت کا حامل تیل ہے۔ (۲۰۰۹، مخزن، جنوری، ۱۷ : ۱۴۲). ۲۔ (فلسفہ) یہ نظریہ کہ عالم کی تکوین ہیولیٰ اولیٰ سے ہوئی ہے۔ اگر اس جگہ نون الگ کر کے ہیولائیت کہا جاتا تو بھی مضائقہ نہ تھا۔ (۱۹۱۳، الناظر ، لکھنؤ، مارچ ، ۶۵). (ہائی لوزوازم) ہیولائیت ایک قسم کی اثنینیت کی صورت میں قدیم نسلوں میں پائی جاتی تھی ۔ (۱۹۲۹، مفتاح الفلسفہ (ترجمہ) ، ۱۹۷). [ہیولا (رک) + ئیت ، لاحقہء کیفیت].

ہیُولَہ (فت ہ، و مع، فت ل نیزی لین بشد، و مع) امذ ~ ہیولیٰ.

ا۔ رک : ہیولا نمبرا؛ **خاکہ ، غیر مرتب شکل نیز ساخت ، بے ڈول کوئی جسم**۔ وہ شعاع اس ہوا کے ہیولہء آتش سے حرارت کو اقتباس کرتی ہوئی زمین کو پہنچنے کے سبب گرمی معلوم ہوتی ہے۔ (۱۸۴۵، بیان اریری ، ۱۱). جب رانی صاحبہ پر نظر پڑتی تھی تو تخیل کا ایک عجیب ہیولہ پیش نظر ہوتا تھا۔ (۱۹۲۲، نقش فرنگ ، ۲۳). کہاں ایک حسن کا مجسمہ اور کہاں ایک بے ڈول ہیولہ جس میں کوئی بھی تو جاذبیت نہ ہو۔ (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۱۶۹). اس تصویر میں "پتے کے کٹے ہوئے" حصے کا ہیولہ بھی اپنے دھندلے خطوط کے ساتھ اُبھر آیا۔ (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں ، ۸۹). نقلی بون سائی ساز کا کام ـــــ پودے کا ایک ایسا ہیولہ تیار کرنا ہے جو اچھا لگے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی ، ۱۵۹). **۲۔ انسانی شکل سے مشابہ کوئی مخلوق ، سایہ ، پرچھائیں**۔ سڑک پر چلنے والوں کے ہجوم میں وہ متحرک ہیولہ غائب ہوگیا تھا۔ (۱۹۶۰، سیب کا درخت ، ۱۱۸). کچن میں ایک عورت کا ہیولہ موجود تھا۔ (۱۹۸۹، امریکانو ، ۲۶۹). **۳۔ کہانی وغیرہ کا خاکہ ، پلاٹ**۔ مطالعے کے دوران ہی ایک نئی کہانی کا ہیولہ اس کے ذہن کی سلیٹ پر اُبھرا۔ (۱۹۹۵، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۹). [ہیولا (رک) کا ایک املا].

ہَیُّولیٰ (فت ہ ، و مع ، ابشکل ی نیز ی لین بشد ، و مع) امذ ~ ہیولا۔

ا۔ (i) رک : ہیولا؛ **مادّہ ، کسی چیز کی اصل اور ماہیت ، جوہر اوّل ، اصل شئے؛ (حکمت) وہ جوہر جو جسم رکھتا ہے**۔ ؎ صورت اور ہیولیٰ بی ہے تجھ سے ہے یہ دن رین سب پیدا بی تجھ سے۔ (۱۷۱۳، فائز ، د ، ۱۹۷). ریاضی داں نے کہا کہ جو لوگ روح کے ہیولانی ہونے کے قائل ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہیولیٰ بعضی خصلتیں ایسی رکھتا ہے کہ ان سے ہم ناواقف ہیں۔ (۱۸۳۹، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۴۹).

مری تعمیر میں مضمر ہے ، اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے ، خونِ گرم دہقاں کا

(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۱۵۶).

نہو صورت نہ ہیولیٰ کا پتا
نہ ہو قوت نہ انرجی ا کا پتا

(۱۸۹۶، مثنوی امید و بیم ، ۳۲). دنیا میں جو کچھ حوادث ہوتے ہیں ، وہ کسی نہ کسی حیثیت سے مادہ (ہیولیٰ) ہی کے تغیرات کے نام ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ ، ۳ : ۴۰). پس وجود ناقص کے شعور کی وجہ سے ماننا پڑے گا کہ ہیولیٰ اس وجود مطلق کامل کا طالب ہے۔ (۱۹۴۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ا ، ۲ : ۸۴۲). ہیولیٰ یونانی (Ulso) یا (Ulikos) سے لیا گیا ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے متکلمین کے دور میں یونانی اصطلاحوں کے ساتھ عربی میں آیا۔ (۱۹۷۳، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۳۷). (ii) **ناتمام چیز؛ روئی ، کپاس ، پنبہ**۔ (فرہنگ عامرہ). **۲۔ (مجازاً) ڈول ، ڈھانچہ ، پنجر**۔ اُن کی صورت بدل گئی ہے مگر ہیولیٰ باقی ہے ، ان کے قویٰ مضمحل ہوگئے ، مگر زائل نہیں ہوئے۔ (۱۸۸۵، دوسرا دیباچہ (مسدس حالی ، ۷)). **۳۔ (i) شکل ، صورت ، ساخت**۔

کسی نے اس کا ہیولیٰ سندھ میں تیار کیا تو کسی نے پنجاب سے
اس کا خمیر اٹھایا۔

(۱۹۶۵، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۶).

ہیولیٰ کیسے بدلتا ہے وقت حیراں ہوں
فریب اور نہ کھائے نگاہ ڈرتا ہوں

(۱۹۸۳، سرو ساماں ، ۳۶۴). (ii) **عکس ، پرتو**۔ ؎ صورت خوف ہوں دہشت کا ہیولیٰ ہوں میں۔ صحنِ صور مجھے دل کے دھڑکنے کی صدا (۱۹۴۰، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۹). **۴۔ (i) خاکہ ، کچا نقشہ ؛ (مجازاً) کسی منصوبے وغیرہ کا ابتدائی خاکہ**۔ انھیں لکچروں کی بدولت کالج کے خیالی ہیولیٰ نے عملی اور وجودی شکل اختیار کی۔ (۱۹۱۸، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ طبع ثانی) ، نذیر احمد ، ا : ۱۱). سندھ اور ملتان میں دیسی بولیوں کے ساتھ عربی و فارسی کا میل جول بڑھتا رہے اور ایک نئی مرکب بولی کا ہیولیٰ تیار ہو۔ (۱۹۳۳، نقوش سلیمانی ، ۳۲). اب مسلمانوں کی پالیٹکس کا ہیولیٰ ان ہی دو جزؤں سے بن کر تیار ہوگا۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی ، ۶۱۶). نئے الفاظ کا اضافہ ہوتا رہا بنابراین ابتدائی زبان کا ہیولیٰ تیار ہوتا گیا۔ (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں ، مقدمہ ، ۱۴). سر سید نے آثار الصنادید میں رائے کا اظہار کیا کہ اُردو کا ہیولیٰ خلجی سلاطین کے عہد میں تیار ہو چکا تھا۔ (۱۹۹۵، نگار ، پاکستان ، ستمبر ، ۴۳). جہاں عربی ، فارسی ـــــ زبانیں آپس میں ملتی ہیں ، اور ان کے ملاپ سے ایک نئی زبان اُردو کا ہیولیٰ تیار ہوتا ہے۔ (۲۰۰۶ ، پاکستان میں اردو ، ۲ : ۳). (ii) **(منطق / ادب) منطقی کلی تصور**۔ منطقی کلی تصور کو ہیولیٰ اور نوعی تفریق کو صورت کہتے ہیں۔ (۱۹۴۱ ، تنقید عقل محض (ترجمہ) ، ۳۳۹). احساس کی تمازت سے راشد کی نظموں کا جس طرح ہیولیٰ تیار ہوا ہے اس کا ایک طویل تاریخی پس منظر ہے۔ (۱۹۹۲، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۵). **۵۔ سایہ ، وہمی صورت؛ (خصوصاً) انسان سے مشابہ کوئی مخلوق ، پرچھائیں**۔ میں نے ایک تخت دیکھا اور تخت پر مسند دیکھی اور مسند پر ہیولیٰ دیکھا۔ (۱۹۸۷، حصار ، ۱۴۹). **۶۔ ایک حال یا ایک وضع پر قائم نہ رہنے والا شخص ، جلدی کرنے والا یا متلون مزاج آدمی ، پات گھابرا ، ہو لو**۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۷۔ بدشکل اور بد تمیز شخص**۔ (ماخوذ : جامع اللغات). **۸۔ (تصوف) رک : ہیولا معنی نمبر ۶ ، اعیان ثابتہ**۔ ہیولیٰ : حکماء اور فلسفیوں کے یہاں ہیولیٰ ایک جوہر ہے جو محل ہے صورت جسمیہ کا اور صوفیائے کرام اعیان ثابتہ کو ہیولیٰ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، اصطلاحات صوفیہ ، ۱۶۸). [ع].

---اُولیٰ کس صف (ـــ و مع ، ابشکل ی) امذ.

(طبیعیات) مادّے کا ابتدائی خاکہ ، درجہ یا ساخت وغیرہ ، جوہر اوّل۔ ہیولائیت سے یہ مقصود ہے کہ عالم کی تکوین ہیولیٰ اولیٰ سے ہوئی ہے ہیولیٰ یونانی میں مادّے کو کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹، مفتاح الفلسفہ (حاشیہ) ، (ترجمہ) ، ۱۹۷). عنصر کبھی تو سب کے اعتبار سے عنصر ہوتا ہے ، مثلاً ہیولیٰ اولیٰ کی جو حالت ہے۔ (۱۹۴۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ا ، ۲ : ۸۲۷). [ہیولیٰ + اولیٰ (رک)].

---ثانی کس صفامذ.

مادہ ثانی وہ جسم جو کسی دوسرے جسم کا جز ہو یا جس سے دوسرا جسم مرکب ہو۔ (ماخوذ : مصطلحات علوم وفنون عربیہ ، ۲۸۷).

---بگاڑنا محاورہ.

کسی کی شکل بگاڑ کر پیش کرنا ، کسی کی صورت کا بُرا چربہ اُتارنا ، ایسا خاکہ بنانا کہ پہچان کر ہنسی آجائے۔ سلیم بولا ہرگز اسے صدمہ نہ پہونچے گا کیا مجال جو کوئی حکیم صاحب کا ہیولیٰ بگاڑ سکے۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال (ترجمہ) ، ۶ : ۲۵۳).

ہَیُولے (فت ہ ، و مع) امذ ؛ ج۔

ہیولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت **(تراکیب میں مستعمل) خاکے ، شکلیں ؛ (خصوصاً) پرچھائیاں ، عکس ، سائے**۔

آباد ہیں چھپّرکٹ ، ماچے پلنگ ، کھٹولے
دلبر کہیں بغل میں امرد کہیں ہیولے

(۱۸۳۰، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۵۴). سوشلزم کا بھوت بھی مجھ پر سب سے زیادہ سوار تھا اور میں اب بھی اس کا نام لیوا ہوں ، اگرچہ کسی خاص ہیولے کسی خاص صورت پر اصرار نہیں کرتا۔ (۱۹۵۹ ، خط انشا جی کے ، ۷۷). سائنسی فکر و تحقیق والوں کی ایک جماعت ـــــ کائنات ہی میں ٹمکٹوے کھاتے رہے ، کسی نے اسے ابتدائی ہیولے کا نام دیا ، کوئی اسے ذرات کا ذراتی طلسم سمجھتا رہا۔ (۱۹۹۰، معراج اور سائنس ، ۱۷۱). باہمی اظہار

خیالات کی ضروریات نے ـــــ کسی ایسی زبان کے ہیولے کا روپ دھارنا شروع کیا جو ـــــ اظہار کا کام دے سکتی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۴۳)۔

---بنانا محاورہ۔

۱۔ عکس اتارنا، کسی چیز کی ساخت یا نقشہ بنانا، خاکے بندی کرنا۔

زندگی کے ہیولے بناتا رہا ایشیا
زندگی سے بہت دور جاتا رہا ایشیا

(۱۹۴۹، شعلۂ گل، ۱۷۱)۔ **۲۔ ناتمام چیزیں یا صورتیں بنانا، آسیبی شکلیں پیدا کرنا، خیالی پیکر تراشنا۔** انسان کے ذہنی انتشار نے لاتعداد ہیولے بنا کر کھڑے کر دیئے اور انہیں صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو اس قسم کی چیزوں کے ماننے کے خواہش مند ہوں۔ (۱۹۸۹، دریچے، ۱۶۳)۔ خواہ مخواہ اردو کی صورت بگاڑنے سے کیا فائدہ، اگر یہی ہیولے بنانا ہے تو آپ یوں ہی بولا کیجئے۔ (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰، ۲۱ : ۸)۔

---بننا محاورہ۔

۱۔ عکس بننا، خاکے نظر آنا۔ جیسے جیسے رات بھیگتی جاتی تھی، بجروں پر روشنیوں کے ہیولے بنتے جاتے تھے۔ (۱۹۸۷، جرنیلی سڑک، ۲۵۰)۔ **۲۔ آسیبی صورت اختیار کرنا، پرچھائیں میں ڈھلنا، بھوت بننا۔** وسوسے اور ہیبت ناک خیالات اس کہر آمیز تاریکی میں ہیولے بن کر اُبھر رہے ہیں۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، فروری، ۶۲)۔

---پیدا ہونا محاورہ۔

وسوسے یا خیالات جنم لینا۔ جب ہم دامن کی نظم کے لطیف حظ سے فارغ ہوئے تو میرے ذہن میں عجب قسم کے ہیولے پیدا ہونا شروع ہوگئے۔ (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۲۰۱)۔

---لگنا محاورہ۔

عکس معلوم ہونا، پرچھائیں محسوس ہونا۔

ان پیڑوں کے سائے میں بیٹھے انسان، بڑے بڑے ٹرک جو
جھیل کے کنارے نہایت مستعدی سے دھوئے جا رہے تھے، اب
دوری کے سبب ہیولے لگ رہے تھے۔

(۱۹۸۳، قیدی سانس لیتا ہے، ۱۰۰)۔

ہَیُولِیَت (فت ہ، و مع، کس ل، فت ی) امث۔

ہیولا (رک) کی حالت یا کیفیت، ہیولا ہونے کی حالت؛ مادّہ پن، مادّیت نیز مادّے کا علم۔ ٹمائیوس میں جہان اکبر اور جہان اصغر کا نظریہ پیش کیا گیا ہے (ہیولیت کی انتہائی شکل اور بے حد مرتب و منظّم) جو رفتہ رفتہ قرون وسطیٰ کے بنیادی عقاید میں شامل ہو گیا۔ (۱۹۵۷، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۲۴۳)۔ [ہیولا (رک : بحذف ا) + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

ہیُومَن (کس ہ، ی مج، و مع، فت م) صف؛ امذ۔

انسان کا، انسانی، بشری، آدم زاد، انسانی اوصاف والا نیز بنی نوع آدم، انسان۔ بچہ ـــــ جب وہ آئینہ دیکھتا ہے اس سے پہلے اسے اپنے ہیومن سبجیکٹ ہونے کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ (۱۹۹۵، آراء (فہیم اعظمی)، ۲ : ۱۲۰)۔ [انگ : Human]۔

---اِزم (ـــ کس ا، سک ز) امث۔

رک : ہیومنزم؛ انسان دوستی، مذہب انسانیت، انسان پسندی، مسلکِ انسانیت۔ تنہائی سے الگ ہٹ کر ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل ایک دوسرے کے درپے آزار ہو جانے کا ماحول ہے ایسی صورت میں ـــــ ہیومن ازم ان کے ہاں ملتی ہے۔ (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۳۷)۔ [انگ : Humanism]۔

---رائٹس (ـــ کس مج، سک ٹ) امذ؛ ج۔

انسانی حقوق۔ ہیومن رائٹس کے علم بردار اس وقت کہاں تھے جب اُنھوں نے ان معصوم بچوں سے صدام کا انتقام لیا تھا۔ (۱۹۹۷، افکار، کراچی، جولائی، ۷۱)۔ [انگ : Human Rights]۔

---رِیسورس (ـــ ی مع، و مج، سک ر) امذ۔

انسانی وسائل، افرادی قوّت یا وسائل؛ عملہ۔ ہیومن ریسورس کے قوانین کے تحت ہم نے انہیں ایک ماہ کے نوٹس پر برطرف کر دیا۔ (۲۰۰۸، جنگ، کراچی، ۱۳ جون، ۱۹)۔ [انگ : Human Resource]۔

ہیُومَنٹی/ہیُومَینِٹی (کس ہ، ی مج، و مع، فت م، کس ن / ی لین) امث۔

انسانیت؛ ہم دردی، خداترسی وغیرہ، یہ عقیدہ کہ انسانوں کی خدمت حقیقی ذریعۂ نجات ہے۔ سب سے پہلے اسلام نے ہی بنی نوع انسان کو مساوات بخشی اور نیشنلٹی کے بجائے ہیومنٹی کا علم بلند کیا۔ (۱۹۱۹، بابا نانک کا مذہب، ۳۱)۔ نہیں نہیں، تم انسانوں ہیومینٹی کی اسٹڈی کو جاتے ہو اب بتاؤ۔ (۱۹۵۵، آبلہ دل کا، ۷۳)۔ [انگ : Humanity]۔

ہیُومَنِزم (کس ہ، ی مج، و مع، فت م، کس ن، سک ز) امذ۔

مسلکِ انسانیت یا فلسفۂ انسانیت جس کی رو سے انسان کی ذات کائنات کا مرکز ہے اور جس میں آخرت کی بجائے انسانی زندگی کی ترقی پر زور دیا جاتا ہے اور انسانی فلاح و بہبود کو ذریعۂ نجات سمجھا جاتا ہے، انسان دوستی۔ ایک فلسفیانہ بشریت کا سہارا لیا کچھ نے ایک طرح کی وجودیت کا اور کچھ نے ایک نئے ہیومنزم کا۔ (۱۹۷۳، نظر اور نظریے، ۱۶۱)۔ فیض ـــــ کی شاعری اسی تہذیب کی جمالیات کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتی ہے، ان پہلوؤں اور جہتوں کو "ہیومنزم" کے جمالیاتی مظاہر سے تعبیر کرنا مناسب ہوگا۔ (۱۹۸۸، فیض احمد فیض (عکس اور جہتیں)، ۱۹۲)۔ ہیومنزم نے جس انسانی سیلف کا تصور پیش کیا وہ ـــــ خود آگاہ تھا۔ (۲۰۰۳، جدید اور مابعد جدید تنقید، ۲۹)۔ [انگ : Humanism]۔

ہیُومَنِسٹ (کس ہ، ی مج، و مع، فت م، کس ن، سک س) امذ۔

مسلک انسانیت کا پیروکار، انسانیت کو بطور مذہب اختیار کرنے والا، انسان دوست۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کمیونسٹ یا سوشلسٹ نہ ہوں لیکن وہ خود کو ہیومنسٹ (humanist) کہا کرتے تھے۔ (۱۹۹۰، اردو نثر میں مزاح نگاری، ۳۸۶)۔ [انگ : Humanist]۔

ہیومیوپیتھ (کس ہ، ی مج، و مج، کس م، و مج، ی مج) امذ۔

ہومیوپیتھ، علاج بالمثل کا معالج، ہومیوپیتھی طریقے سے علاج کرنے والا طبیب۔ نامور سماجی شخصیت ڈاکٹر رشید علی خاں ہیومیوپیتھ بھی اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں۔ (۱۹۹۰، جرم ظریفی، ۲۷۷)۔ [ہومیوپیتھ (رک) کا ایک املا]۔

ہَیُون (فت ہ، و مع) امذ۔

۱۔ نہایت تیز رفتار اونٹ نیز گھوڑا۔ کمر باندھ پشت ہیون سے اُتر کہ سرگرم کُشتی ہوں اب ہمد گر۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱ : ۱۰۴)۔ **۲۔ وہ اونٹ جس پر ہودہ رکھا ہو؛ کوئی بڑا جانور؛ نہایت تیز رفتار قاصد۔** (اسٹین گاس)۔ [ع]۔

ہیوَنت (ی مج، فت و، سک ن) صف؛ امث۔

رک : ہیمنت؛ پانچویں فصل جو اگھن اور پوس (نومبر، دسمبر) کے مہینے میں ہوتی؛ ربیع اور خریف کی درمیانی فصل۔ (پلیٹس)۔ [ہیمنت (رک) کا بگاڑ]۔

ہیوَہ (ی مج، فت و) امذ (قدیم)؛ ~ ہیوا.
شوق، محبت؛ طمع، انتظار. (قدیم اردو کی لغت، ۲۳۰). [مقامی].

ہَیوی (ی لین نیز مج) صف.
۱. بھاری، وزنی؛ وزن والا۔ ہیوی (Heavy) کی صرف ایک اصطلاح ہیوی ویٹ چیمپین اردو میں رائج ہے ۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۴) . ہیوی الیکٹریکل کمپلکس ، روس کی امداد سے قائم ہونے والا منصوبہ جو پشاور یں جمرود کے مقام پر قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی ۔ (۱۹۷۱، جواب الجواب ، ۶۶). **۲۔ بھاری اسلحے سے لیس ۔** یہ ہیوی رجمنٹوں کی ۸ انچ دہانے کی ہاؤٹزر ________ توپیں کہلاتی ہیں ۔ (۱۹۶۸، کیمیاوی سامان حرب ، ۱۰۶). [انگ : Heavy]۔

--- ویٹ (--- ی مج) صف.
(لفظاً) بھاری بھر کم (شخص)؛ (مجازاً) ثقیل، مشکل سے سمجھ میں آنے والی، گاڑھی (گفتگو زبان وغیرہ) ۔ آپ اردو بڑی ہیوی ویٹ قسم کی بولتے ہیں ۔ (۱۹۸۷، اپنے لوگ ، ۳۷۲). [انگ : WeightHeavy]۔

--- ویٹ باکسَر (--- ی مج، سک ک، فت س) امذ.
(مکا بازی) گھونسے باز جو دو (۲) من سے زیادہ وزن کا ہو ، گھونسے باز پہلوان ، بڑے درجے کا مکے باز۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اس طرح پنکھا چلاتی تھی جیسے جمنازیم میں کوئی ہیوی ویٹ باکسر مکا بازی کی مشق کر رہا ہو ۔ (۱۹۸۷، خاک کا ڈھیر ، ۲۴). [انگ : BoxerWeightHeavy]۔

--- ویٹ باکسِنگ (--- ی مج، سک ک، کس س، مغ) امث.
(کھیل) وہ مکے بازی جو دو من سے زیادہ وزن کے گھونسے بازوں میں ہوتی ہے ۔ کسی ایسے شخص کی تلاش میں ہیں جو محمد علی کا چھینا ہوا ہیوی ویٹ باکسنگ کا عالمی اعزاز حاصل کرے ۔ (۱۹۶۷، جنگ ، کراچی ، یکم مئی ، ۱۶). [انگ : BoxingWeightHeavy]۔

--- ویٹ چیمپِیَن (--- ی مج، فت مج چ، سک م، کس پ، فت ی) امذ.
(مکا بازی) وہ مکے باز جو دو من سے زیادہ وزن رکھنے والے مکا بازوں میں مقابلہ جیتا ہو ۔ ہیوی (Heavy) کی صرف ایک اصطلاح ہیوی ویٹ چیمپین اردو میں رائج ہے ۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۴). [انگ : Weight Heavy Champion]۔

ہَیہات (ی لین) حرف ندا۔
(لفظاً) دور ہو، ہٹ پرے ہو نیز لعنت ہو (اردو میں) بطور کلمۂ افسوس و حسرت و تعجب مستعمل، ہائے ہائے۔

پند شکر گنج کہ بدل جان شنو
ضایع مکن عمر کے ہیہات ہے

(۱۲۶۵، حضرت فرید الدین شکر گنج، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲).

غفلت میں پڑیا عمر گئی سب ہیہات
جوں رات گئی مفت بسر سونے میں

(۱۶۷۹، خواص خاں، نادر دکنی رباعیاں (قدیم اردو، ا: ۵۳۰)).

نہ دھر مومن طبیعت ہیچ ہیہات
براہیم شا کا دامن ہے تجھ ہات

(۱۶۸۴، عشق نامہ ، مومن ، ۱۷۶). میں دل کو ترے ہاتھ دیا روز ازل سوں ہیہات پیارے. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۹۷).

بے تاب ہے آتش میں جدائی کی سراج آج
ہیہات کہ وو یار دل آرام نہیں ہے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۷۷).

رنڈیاں راہ میں تو دیکھ برات
کہیں آپس میں مل کے وہ ہیہات

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۶۹).

لحاظ و شرم سے صد حیف ہیہات
اور اب میں کہہ نہیں سکتی ہوں کچھ بات

(۱۷۹۶، پدماوت (ترجمہ)، ۴۶).

دل اور جگر کو تو ٹکڑے ہی کیا غم نے
اب جان کا سودا ہے ہیہات جدائی میں

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۲۶۴).

حد بوس و کنار اور جو تھا اس کے سوا آہ
گر وہ بھی میسر ہوا ہیہات تو پھر کیا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ا: ۴).

دی سادگی سے جان پڑوں کو ہکن کے پانو
ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پانو

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۶). خواجہ گل روز نے کہا ہیہات یہ کیا فرماتے ہو ہم لوگ تمہارے غلامان حلقہ بگوش ہیں ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۸ : ۱۲۲). ایک شخص نے مہدی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ہیہات فرما کر ہاتھ سے سات کا اشارہ کیا اور کہا کہ وہ آخری زمانہ میں نکلے گا ۔ (۱۹۰۴، مقدمہء ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۵).

تاہم تو سن کے اس کی ہر بات
کرتا ہے ادائے شکر ، ہیہات

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۹۵).

حالت دل بیتاب کی ہیہات نہ پوچھی
تڑپا کیے ہم اس نے مگر بات نہ پوچھی

(۱۹۵۱، صفی، د، ۱۵۸).

--- خُدا کی ذات فقرہ.
موت وہاں لیے جاتی ہے جو مقام ہو، ہے ، زبان ہے گویائی نہیں آنکھ ہے بینائی نہیں. (فرہنگ اثر، ۳: ۲۶۰).

--- کَرنا ف مر.
افسوس کرنا، ملال کرنا۔

دل داری کی نا بات کیا سب بسرا سکھ ہیہات کیا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۵۹).

نہ پوچھو حسرتیں دل کی کہ فرط ضعف سے مجھ میں
نہ طاقت ہاتھ ملنے کی نہ دم ہیہات کرنے کا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۳۴).

--- ہَیہات (--- ی لین) کلمۂ تاسف۔

افسوس افسوس، افسوس صد افسوس، غضب ہوا، حیف صد حیف، وا دریغا نیز رونے پیٹنے کی آواز، ہائے ہائے، واویلا۔

ہور جس کا تا ہے سو ذات
بوجھا نیں تو ہو ویسا کہات ہیہات ہیہات

(۱۵۹۱، رسالہ وجودیہ، جانم (ق)، ۳)۔

رسیدہ بر سرم ہنگام برسات
سجن پردیس میں ہیہات ہیہات

(۱۶۲۵، افضل جھنجھانوی، بکٹ کہانی، ۴)۔

کہاں ہے وہ سجن ہیہات ہیہات
لیا ہے جس نے من ہیہات ! ہیہات

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۲۵)۔

سنی جب لال سے ہیرا نے یہ بات
کہی ہاتھوں کو مل ہیہات ہیہات

(۱۷۶۴، عاجز، قصہ لال و گوہر، (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۵۹۰))۔ کان پور کی برسات، ہیہات ہیہات، دخل کیا، دروازے سے باہر قدم رکھے اور پھسل نہ پڑے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ: رشید حسن خان)، ۱۰)۔

ہوئی جب لعل کی واں یہ مدارات
تو بولا حسرتا ! ہیہات ! ہیہات !

(۱۹۱۱، کلیات اسماعیل، ۸۱)۔ ہیہات ہیہات راتبہ خوار فیض ایزدی جو ضیائے حقیقت سے عرصہ دراز سے معلق ہو چکا ہے۔ (۱۹۳۹، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲: ۳۷۳)۔

ہیہات ہیہات لما توعدون !
کذاب ہے شیطان لعین و ملعون

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۱۳۲)۔

--- **ہیہات کَرنا** ف مر۔
بہت افسوس کرنا، نہایت رنج کا اظہار کرنا، واویلا مچانا، آواز کے ساتھ رونا پیٹنا۔

اپس میں اپی بھوت رونے لگے
سو ہیہات ہیہات کرنے لگے

(۱۶۷۹، قصۂ ابو شحمہ (عکسی)، ۲۲)۔

ہی ہی امث۔
ہنسنے کی آواز، بیہودہ ہنسی کی آواز، کھل کھل ہنسی کی آواز۔ پڑھنے والے کو چارہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ شروع سے آخر تک ہر شعر پر ہی ہی کرتا رہے۔ (۱۹۵۹، خطوط ماجدی، ۴۷)۔ امریکی ہی ہی کرکے ہنسنے لگا اس نے ---- ایک سگریٹ بخش دیا پتا نہیں وہ قرض تھا یا امداد۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۹۰)۔ [حکایت الصوت]۔

--- **ہی ہی ٹھی ٹھی** امث۔
بے ہودہ ہنسی کی آواز؛ بیہودہ ہنسی، ہنسی ٹھٹھا۔ (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات؛ نور اللغات)۔ [ہی ہی + ٹھی ٹھی (رک)]۔

--- **ہی ہی ٹھی ٹھی کَرنا** ف مر۔
بے ہودہ پنے سے ہنسنا، خواہ مخواہ کھل کھل ہنسنا، بیہودہ ہنسی ہنسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)۔

--- **کَرنا** ف مر۔
بیہودہ ہنسی ہنسنا۔ مگر وہ گانے سے زیادہ ہنسنے اور ہی ہی کرنے کے موڈ میں تھیں۔ (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۱۱۵)۔ میں ہی ہی کرکے رہ جاتا ہوں بہرحال وہ خواتین ہیں۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۵۶)۔

--- **ہاہا** امذ۔
ہنسی مذاق، ٹھٹھے بازی شور و غل اور تمسخر آمیز رویہ۔

لقے دو چار ساتھ جاتے تھے
کیسا کل رات ہی ہی ہاہا تھا

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۳۸)۔

باتیں تہذیب سے کرو ہر دم
ہی ہی ہاہا نہیں پسند مجھے

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۹۵)۔ خیال نہ آیا کسی بات کا اور دل نہ پسیجا ---- اسی شوہر کا جس کو دن بھر ہاہا ہو ہو اور رات بھر ہی ہی ہاہا کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ (۱۹۱۷، سنجوگ، ۶۱)۔ [ہی ہی + ہاہا (رک)]۔

--- **ہاہا ہُو ہُو** (--- و مع، و مع) امذ۔
رک: ہی ہی ہاہا۔ اخبار پڑھو یا تفریح کو جاؤ یا ورزش کرو نہ یہ کہ وقت عزیز کو لہو و لعب اور ہی ہی ہاہا ہو ہو میں ضائع کرو۔ (۱۹۱۱، نشاط عمر، ۲۳۸)۔ [ہی ہی + ہاہا (رک) + ہو ہو (رک)]۔

--- **ہی** امث۔
رک: ہی ہی۔ ہی ہی ہی، وہ ہنستے ہیں بھئی یورپ والوں کی خفگی تو میں سمجھ سکتا ہوں۔ (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۳۵)۔

--- **ہی کَرنا** ف مر۔
ہنسی کی آواز نکالنا۔ سردار صاحب بغیر کچھ سمجھے ہوئے ہی ہی کرکے ہنس دیے۔ (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۳۵)۔

ہَیئات (ی لین، فت ئ) امث ج نیز واحد۔
۱۔ (i) **کسی چیز کی بیرونی یا ظاہری حالتیں، صورتیں، بناوٹیں، شکلیں، ڈھانچے نیز شکل و صورت، حلیہ، وضع، ساخت (ہیئت (رک) کی جمع)۔** اس گنج میں حقایق ہو رہیئات عالم کے پانچ باب ہیں۔ (۱۶۹۷، پنج گنج، ۲۹)۔

معنیِ حسِ بصر اے دیدہ ور
حدس ہے الوان اور ہیئات کا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۳)۔ شیر شاہ ---- کے زمانے کی عمارت کا اس ہیئات پر باقی رہنا بسبب امتداد زمانہ کثیر کے خیال میں نہیں آتا۔ (۱۸۴۶، آثار الصنادید، ۳: ۱۱)۔ وہ دو الفاظ جو ---- عدد حروف اور ہیئات حروف اور ترتیب اعراب میں باہم موافق ہوں اور معنی میں علٰحدہ۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱: ۳۰)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اہل بہشت کی یہی ہیئات ہوگی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۳۳)۔ میں ---- اُس مجموعی ہیئات پر مرتا تھا جو حمیدہ کے نام سے موسوم ہونے والے قالب میں مجھے نظر آئی تھی۔ (۱۹۱۶، الناظر، لکھنؤ، ۸۲، ۱۴: ۷)۔ اکثر مصرع کو کھینچ تان کر سکتہ پورا کر لیا جاتا تھا اور ضرورت شعری کے لئے لفظوں کی ہیئات بدل دی جاتی تھی۔ (۱۹۲۹، تاریخ نثر اردو، ۵۵)۔ ادراک و شعور پر نغمے، رقص، بت یا خود ہیئات، آواز، حرکت اور پتھر میں مکشوف اور ظاہر ہی ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۴۸)۔ (ii) **طور طریق** (نور اللغات)۔ ۲۔ **وہ علم جس میں اجرام فلکی اور زمین کی گردش اور کشش وغیرہ کا بیان ہو؛ رک: ہیئت۔** انگریزی ہیئات جدید میں تمام روئے زمین کے چار ٹکڑے کیے

ہیں ۔ (۱۸۴۶، آثار الصنادید، ۲ : ۲). ہندوؤں کے عالم فاضل اپنی ذہانت کو الٰہیات، حکمت، فلسفہ، منطق، ہیئاءت، ریاضی، تصوف میں صرف کرتے تھے ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۵۷). علاوہ ازیں ہیئات کا فن مولنٰا رحمت اللہ ـــــ سے اور بعض علوم ملا نعمت اللہ فرنگی محلّی سے پڑھے ۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۷۳). ابو ریحان بیرونی سب سے زیادہ مشہور ہے کہ ہیئاءت و ریاضی میں نظیر نہ رکھتا تھا ۔ (۱۹۵۱، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۱۳۷). [ع : ہیئاۃ (رک) کا مفرس]۔

---اِجتِماعی کس صف (--- کس ا، سک ج، کس ت) امث.

مجموعی شکل و صورت، کسی معاشرے یا وجود یا گروہوں کی مجموعی ساخت جو اِکائیوں سے مل کر بنی ہو نیز جماعت، معاشرہ ۔ غرض ہر وہ شے جو کسی حیثیت سے بھی ہیئاءت اجتماعی کے وجود کا رکن یا جزو بن سکتی ہے ـــــ میراث عمرانی کے مفہوم میں داخل ہے ۔ (۱۹۲۹، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۲۸۴). [ہیئاءت + اجتماعی (رک)]۔

---اِجتِماعِیَّہ کس صف (--- کس ا، سک ج، کس ت، شد ی مع بفت) امث.

رک : ہیئات اجتماعی ۔ کسی ہیئاءت اجتماعیہ کے افراد اپنے اسلاف سے کسی حیثیت سے، بطور ترکہ یا ورثہ کے پاتے ہیں ۔ (۱۹۲۹، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۲۸۴). ہم روزانہ مفاد ہائے مشترکہ کے لیے ہیئات اجتماعیہ بناتے ہیں ۔ (۱۹۷۵، متحدہ قومیت اور اسلام، ۵۹). [ہیئات + اجتماعی (رک) + ہ، لاحقہء نسبت]۔

---اِرسالِیَہ کس اضا (--- کس ا، سک ر، سک ل، فت ی) امذ.

بیرون ملک بھیجا جانے والا تبلیغی یا سفارتی وفد؛ تبلیغی تنظیم (انگ : Mission) ۔ باب عالی کی طرف سے احتجاج ہونے پر ـــــ غیر ملکی ہیئاءت ارسالیہ (مشنوں) کے ساتھ ایک قرار داد ہوئی ۔ (۱۹۵۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۶ : ۲۰۴). [ہیئات + رک : ارسال (۱) + یہ، لاحقہء نسبت]۔

---اِنسانی کس اضا (--- کس ا، سک ن) امث.

انسان کی وضع قطع ۔ روپوش ہیئات انسانی برابر لرزتی ہوئی کسی قدر دور ہو گئی ۔ (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، یکم مئی، ۳۵، ۶ : ۵۶). [ہیئات + انسانی (رک)]۔

---پ َذِیری (--- فت نیز کس پ، ی مع) امث.

ساخت قبول کرنے کا عمل، مادّے کا کسی خاص صورت یا ڈھانچے میں ڈھلنا یا ڈھالے جانے کا عمل. جو عنصر ذہنی معلوم ہوتا ہے وہ دراصل تحت الشعوری قدروں کی ہیئات پذیری کی ایک کوشش ہو ۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۱۰۲). [ہیئات + ف : پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---داں امذ.

علم ہیئت کا جاننے والا، علم ہیئت کا ماہر، ماہر فلکیات ۔ بڑی بڑی دوربینیں اور اعلیٰ درجے کے آلات رصد جمع کئے گئے اُن کے مناسب طور پر قائم کرنے کا کام اور ان کا انتظام و اہتمام کرنل دلکالکس کے سپرد ہوا جو ایک اچھے ہیئات داں تھے ۔ (۱۹۲۶، شرر، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ، ۱۱۷). [ہیئات + ف : داں، دانستن = جاننا]۔

---طَرازی (--- فت ط) امث.

شکل و صورت میں ڈھالنے کا عمل، صورت گری، نقش گری ۔ ہر فن میں صورت گری اور ہیئات طرازی ایک بنیادی اور اساسی شئے ہے ۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۲۷۹). [ہیئات + ف : طراز، طرازیدن = نقش کرنا]۔

---کاری امث.

رک : ہیأت طرازی ۔ فنکار کی ہیئات کاری کا نصب العین ایک متعارف ہیأت وضع کرنا ہونا چاہیے ۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۲۸۲). [ہیأت + ف : کار، لاحقہء فاعلی + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---کَشی (--- فت ک) امث.

صورت میں ڈھالنے کا عمل، کسی چیز کا خاکہ بنانا یا عکس اُتارنا ۔ موڈل اسٹوڈیو سے مفقود ہوگیا اور "کرہ"، "ہیئات" وغیرہ موضوعات ہوگئے یعنی مجرداً تکنیکی ہیأت کشی ۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۳۲۴). [ہیئات + ف : کش، کشیدن = کھینچنا + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---کُل کس صف (--- ضم ک) امث.

کوئی وجود جو مختلف اجزاء یا اکائیوں سے مل کر بنا ہو ۔ اجزائے تحلیلی وہ ہیں جو ہیئات کل کے معدوم ہونے پر حاصل ہوے ہوں جیسے ایک خط کے چار ٹکڑے کہ ہر ٹکڑا جزو تحلیلی ہے ۔ (۱۹۱۷، العصر، پٹنہ، ۶، ۴ : ۵۹). [ہیئات + کل (رک)]۔

ہَیأۃ (ی لین، فت یٔ) امث.

۱۔ رک : ہیئات؛ ظاہری ساخت، حالت، شکل و صورت، اجزاء و اعضاء کی ترتیب؛ (مجازاً) حلیہ، وضع قطع ۔ اور یہ ہیأۃ وقار و متانت پر دلالت کرتی ہے ۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۱۵۷). **۲۔ رک : ہیئت؛ فلکیات، اجرام فلکی کو دیکھنے کا پہلو یا رُخ ۔** وہ تو کچھ عقل انسانی کے لیے ایک شرف مقدر تھا کہ سب علوم میں پہلے علم ہیاۃ ایجاد ہو گیا ۔ (۱۹۱۲، حیات النذیر، ۶۹). **۳۔ تیار یا مستعد ہونا؛ طور، انداز، کیفیت، نوعیت، ماہیت.** (اسٹین گاس). [ع]۔

---داں امذ.

رک : ہیأت داں؛ ہیئت داں، ماہر فلکیات ۔ آسمان صاف میں اجرام فلکی کی شان دار صورتیں اُن کے پیش نظر رہا کرتی تھیں اور ایسی حالت میں اُن کو ہیایۃ داں ہونا ہی چاہیے تھا ۔ (۱۹۱۲، حیات النذیر، ۶۹). [ہیایۃ + ف : دان، دانستن = جاننا]۔

---کَذائی کس صف (--- فت ک) امث.

رک : ہیئت کذائی؛ موجودہ شکل و صورت، موجودہ حالت یا وضع قطع نیز عجیب حالت ۔ آدمی اصل میں بندر تھے اور بمرور زمانہ دُم ندارد ہو کر ہیأۃ کذائی کے رہ گئے ۔ (۱۸۹۱، لکچروں کا مجموعہ، نذیر احمد، ۱ : ۲۵۹). [ہیأۃ + کذائی (رک)]۔

ہَیئَت (ی لین، فت یٔ) امث.

۱۔ (i) ظاہری بناوٹ، اوپری ساخت، دھج، ڈول؛ (کنایۃ) صورت، شکل، حلیہ، چہرہ مہرہ، وضع قطع، سراپا ۔

وہ جسم نہ روح بلکہ ہے نور
ہیئت کے جسم کے ہے وہ منظور

(۱۶۵۹، میراں جی خدا نما، نور نین، ۱۴).

صورت میں خیال رہ گئی وہ
ہیئت میں مثال رہ گئی وہ

(۱۸۳۸، مثنوی گلزار نسیم، ۲۳). لمبی تڑنگی لال لال آنکھیں، زرد زرد دانت ـــــ ڈائن کی ہیئت بیجا کی صورت ـــــ چاروں شانے چت زمین پر پڑی ہے ۔ (۱۸۹۰، فسانہء دلفریب، ۴۲). صرف لفظ کا فصیح ہونا کافی نہیں، بلکہ یہ بھی ضرور ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ وہ ترکیب میں آئے ان کی ساخت ہیئت ـــــ کو خاص تناسب اور توازن ہو ۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۲ : ۹). بالآخر بکاؤلی خود اس "چور" کی جستجو میں نکلتی ہے، اپنے کو نوجوان مرد کی ہیئت میں تبدیل کرتی ہے ۔ (۱۹۳۲، سچ، ۲۱ اکتوبر (انشائے ماجد

یا لطائف ادب، ۷، ۱۴۷)۔ یہاں تک کہ اعضاء کی ہیئت اور افعال اور ان کے جوڑ اور ہڈیوں کی پہچان ------ سے مکمل واقفیت حاصل ہو جائے۔ (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی (مقدمہ)، ن)۔

دیکھنے کے لیے خالق نے جو آنکھیں دی ہیں
ان سے ہر چیز کی ہیئت کو من و عن دیکھو

(۱۹۷۵، موج تبسم، ۵۲۴)۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مترجم بیک وقت دو آہنگوں کو سامنے لاتا ہے، جن میں سے ایک پہلے ہی ادبی ہیئت میں آچکا ہے۔ (۱۹۸۸، مغرب سے نثری تراجم، ۹)۔ ڈراما نگار وقائع کی ہیئت بدل کر رکھ دیتا ہے۔ (۲۰۰۳، تسلیمات، ۷، ۲۳۴)۔ (ii) (ادب) **کسی صنف ادب کی ساخت، (بندھی ہوئی یا مقررہ) شکل، عام ضابطہ یا قاعدہ، عام انداز جیسے نظم یا غزل کی ساخت (انگ : Form)**۔ تکنیک کی صحیح تعریف ذرا مشکل ہے، مواد، اسلوب اور ہیئت سے ایک علیحدہ صنف ------ آخر میں جو شکل پیدا ہوتی ہے اسے ہیئت کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳، معیار، ۱۶)۔ سہرا بالعموم قصیدہ کی ہیئت میں لکھا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۰۵)۔ ہیئت کے اعتبار سے ہائیکو ایک مختصر نظم ہوتی ہے، جو تین سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ (۱۹۹۴، اردو میں ہائیکو، ۱۳)۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد ادب کے ان موضوعات اور اس ہیئت (Form) کے خلاف بغاوت پیدا ہو گئی جنھیں روایت سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ (۲۰۰۵، مکالمہ، کراچی، ۱۴ : ۱۳۲)۔ ۲۔ **کیفیت، حالت، طور، طریق، وضع، انداز، پہلو یا رُخ**۔ اس صورت سے فاطمہء زہرا سے ملاقات کروں اور اس ہیئت سے حمزۂ سیّد الشہدا سے ملوں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۷)۔

ہیئت آنکھوں کی نہیں وہ رہی روتے روتے
اب تو گرداب سے آتے ہیں نظر پانی میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۵۶)۔ مراد اس سے نفی استمرار جلوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اپنی ہیئت پر قبل سلام پھیرنے کے فرماتے تھے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائبؑ (ترجمہ)، ۹۲)۔ جناب پیغمبر خدا ------ نے ایک شخص کو اوندھا لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ لیٹنے کی ہیئت ایسی ہیئت ہے جسے خدا دوست نہیں رکھتا۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۱۸۳)۔ سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لیے ------ طہارت واجب ہے۔ (۱۹۱۱، تفسیر القرآن الحکیم، مولانا نعیم الدین مراد آبادی، ۲۴۸)۔ ایرانیوں کے یہاں بادشاہوں کے لیے مخصوص قسم کا سلام تھا مثلاً بادشاہ کے پاس جاتے وقت ایک خاص ہیئت اختیار کرنا ۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۳ : ۶۱)۔ حضرتؒ کے سامنے ------ نہایت بے تکلف ہو کر بیٹھے بہت مؤدبانہ ہیئت نہ بنائے اس کو حضرت پسند نہ فرماتے تھے ۔ (۱۹۸۵، مآثر حکیم الامت، ۴۸)۔ ۳۔ **(علم) وہ علم جس میں آسمان اور اجرام فلکی کا ذکر ہوتا ہے، علم الافلاک، فلکیات**۔ ہیئت، ہندسہ، نجوم، رمل، طب، منطق، حکمت، اس کے سوا اور بہت سے علوم ہم کو بتلائے۔ (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۰۲)۔

کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیاں
کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۱)۔ ہیئت میں مسلمانوں کی ترقی کو تمام یورپ نے تسلیم کیا ہے، چنانچہ ستاروں کے بے شمار عربی نام ------ یورپ کی زبانوں میں موجود ہیں۔ (۱۸۹۴، مقالات حالی، ۲ : ۲۷)۔ وہ تحریک جس کے علم بردار کوئی فلاسفہ نہ تھے بلکہ ریاضی، ہیئت اور طبعیات کے ماہرین تھے۔ (۱۹۱۲، فلسفیانہ مضامین، ۷۹)۔ بیرونی کئی زبانوں کا عالم تھا ------ طبعیات، منطق، ریاضی، ہیئت ------ فلسفے وغیرہ کا بڑا فاضل تھا۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ہ)۔ فارسی ' عربی ' غیر ملکی زبان، ہیئت اور دینیات و اخلاقیات، چار مضامین میں زبانی امتحان ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۶۶۷)۔ ۴۔ (i) **کسی تدریجی عمل کا کوئی مرحلہ؛ (طبیعیات) مدت کی وہ کسر جو ذرّے کی درمیانی صفری حالت سے لے کر اس کی موجودہ حالت کے درمیان گزری ہو (انگ : Phase)**۔ کسی خاص آن پر ہیئت سے وہ مدت مراد ہوتی ہے جو اس وقت سے جبکہ ذرۂ مذکور مثبت سمت میں بڑے بڑے فاصلہ پر تھا، آن زیر غور تک گذری ہو۔ (۱۹۳۸، ذرّہ اور استوار اجسام کا علم حرکت (ترجمہ)، ۱۹)۔ جب کوئی جسم سادہ موسیقائی حرکت میں ہو تو اس کی ہیئت (Phase) سے عرصے یعنی پیریڈ کی وہ کسر مراد ہوتی ہے جو اس ذرے کی درمیانی صفری حالت ------ کے درمیان گزری ہو۔ (۱۹۶۵، مادّے کے خواص، ۱ : ۸۸)۔ دونوں جوڑوں ------ کو جانے والے وولٹیج (Voltage) آپس میں ہم قدم (Instep) ہوتے ہیں اور ان کے درمیان ہیئت یعنی فیز (Phase) کا فرق صفر ہوتا ہے ۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۹۹)۔ (ii) **(طبیعیات) کسی صوتی لہر کی تغیر پذیر حالت یا ارتقائی کیفیت نیز حرکت کا زاویہ**۔ اظہار کی ناگزیر پابندیاں اور ضابطہ انہیں محدود کر دیتا ہے، پہلی پابندی کا تعلق ذریعۂ موسیقی یعنی صوتی لہر اور اس کی تغیر پذیر چار کیفیات تواتر، شدت، وقفہ اور ہیئت سے ہے۔ (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۸۴)۔ خطوط وحدانی میں رقم ریڈین میں زاویہ ہے اور حرکت کا ہیئتی زاویہ یا فقط ہیئت کہلاتا ہے۔ (۱۹۷۴، موجیں اور اہتزازات، ۳)۔ [ع]۔

---**اِجتماعی / اِجتماعیہ** کس صف (--- کس ا، سک ج، کس ت / شدی مع بفت) امث۔
اجتماعی طور طریقہ؛ (مراد) اجتماعی انسانی زندگی، معاشرت، سماج (انگ : Society) نیز ادارہ (انگ : Corporation)۔ "ہر بات تری فسانۂ حسن" ہیئت اجتماعی (یعنی سوسائٹی) کی روح رواں ہو رہی ہے۔ (۱۹۱۰، افادات مہدی، ۱۴۶)۔ یہ جرم ایک شخص واحد اور ذات خاص کا ہے جس کے معاملات و حوادث خصوصیہ کو ہیئت اجتماعیہ اور سوسائٹی سے تعلق نہیں۔ (۱۹۱۳، مضامین ابوالکلام آزاد، ۱۱۵)۔ اُن معاشی تغیرات کے جو ہیئت اجتماعی (سوسائٹی) کا نقشہ بدل دینے والے تھے کوئی پرسش نہ ہوئی۔ (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ)، ۳۳۰)۔ زمانۂ قدیم کی آزاد ریاستوں کے زوال کے بعد سب سے پہلی مرتبہ ------ ہیئت اجتماعی کا منظر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ (۱۹۴۶، معاشیات قومی (ترجمہ)، ۳۲)۔ عبادت کے وقت یکسوئی قلب کی ضرورت ہے نیز عابدین کی ہیئت اجتماعیہ کو بھی اس یکسوئی میں دخل ہے۔ (۱۹۶۹، معارف القرآن، ۱ : ۲۴۰)۔ انھوں نے صرف شخصی المیوں میں ہی دلچسپی نہیں لی بلکہ ہیئت اجتماعیہ کی زوال پذیری کو بھی ناول کا موضوع بنایا۔ (۱۹۸۹، محترم چہرے، ۱۸۵)۔ یہ نظام دنیا کی اجتماعی فلاح و اصلاح کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ------ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ہیئتِ اجتماعی میں اسلامی نظریاتی تبدیلیاں عمل میں لائے۔ (۱۹۹۴، اردو نامہ، لاہور، فروری، ۱۰)۔ [ہیئت + اجتماعی / اجتماعیہ (رک)]۔

---**اِسراعِ بالیدگی** (--- کس ا، سک س، کس ع، ی مع، فت د) امث۔
(خورد حیاتیات) جراثیم کی زندگی کا وہ دور یا حالت جب ہیئت سکوت کے اختتام پر ان کے تقریباً سب خلیے تقسیم ہوتے اور نئے خلیے بنتے ہیں (انگ : Growth Accelerated Phase)۔ ہیئت اسراع بالیدگی ہیئت سکوت کے اختتام پر جراثیم کے تقریباً سب خلیے تقسیم ہوتے اور نئے خلیے بناتے ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۶۳)۔ [ہیئت + اسراع (رک) + بالیدگی (رک)]۔

---**اصلی** کس صف (--- فت ا، سک ص) امث۔
اصلی شکل، حقیقی شکل نیز اصل کردار، حقیقی حالت یا کردار۔ وہ بھی بہ فضل خدا ہیئت اصلی پر آئے پھر دیدۂ دیدار طلب بند کیے اب جو آنکھیں کھولیں تو پردۂ قاف میں تھے ۔ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۳۴۳)۔ میں اس واسطے ابھی ہتھیار ان لوگوں کے نہیں لیتا ہوں کہ سلطان ان کی ہیئت اصلی دیکھ لیں۔ (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱ : ۵۴۷)۔ [ہیئت + اصلی (رک)]۔

---الاجتماعیّہ (--- ضم ت، غم ا، سک ل، کس ا، سک ج، کس ج ت، کس ع، فت ی نیز شدی مع بفت) امث ~ اجتماعیۃ۔

رک : ہیئت اجتماعی ؛ (مجازاً) جماعت، انجمن، مجلس ؛ ادارہ۔ جس کی امید ایک ایسی "ہیئت الاجتماعیہ" (سوسائٹی) سے ہو سکتی تھی جو ۶ ہ کروڑ مسلمانوں کی پیشوائے علمی ہو ۔ (۱۹۰۶، افادات مہدی، ۹۴). [ہیئت + اجتماعی (رک) + ع : ۃ، لاحقہء تانیث و کیفیت]۔

---اِنجماد کس اضا (--- کس ا، سک ن، کس م ج) امث.

(برقیات) ٹھوس نیم موصل کی برقیاتی خصوصیات کا استعمال یا اس کی حالت (انگ : Solid state)۔ ہیئت انجماد (Solid state) اور سیلیکون کے استعمال سے بنے ہوئے پرزے اس دور کے سب سے بڑے اور حقیقت سے قریب قانون ----- کے مطابق کام کرتے ہیں۔ (۲۰۰۶، مصنوعی ذہانت، ۱۴۰). [ہیئت + انجماد (رک)]۔

---بَدَلنا ف مر محاورہ.

۱۔ ساخت بدل دینا، کسی اور صورت میں ڈھالنا۔ مدرارا کھشش ----- کا ترجمہ ہندی زبان کے کئی اہل قلم نے کیا ہے بعضوں نے تو اس کی ہیئت بدل کر اسے خود اپنے سانچے میں ڈھال دیا ہے۔ (۱۹۵۵، مدرارا کھشس (ترجمہ)، ۵). **۲۔ شکل و صورت بدل جانا، رنگ روپ نکھر آنا۔** دیکھتے دیکھتے اسکی ہیئت بدل گئی اس کے لباس میں صفائی اور ترتیب آ گئی۔ (۱۹۸۸، نشیب، ۲۱۸). **۳۔ بھیس بدل لینا، کوئی اور روپ اختیار کرنا۔**

سیہ پیراہن اس نے دودِ افغاں سے لیا میرے
صبا بھی جائے گی ہیئت بدل کر کوئے جاناں میں

(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۱۵۷). اصلیت اس (رسول شاہ) کی اتنی ہے کہ ایک ہیئت بدلنے کے لیے داڑھی اور بھوؤں کا صفایا کیا۔ (۱۹۹۰، سر سیّد، جناح، مشرقی، ۱۴). **۴۔ چہرہ بگڑ جانا، حلیہ خراب ہونا۔**

ٹکڑے تھے منہ سزا تھی یہ اعمال زشت کی
ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بد سرشت کی

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۱ : ۶۳).

---بَستہ (--- فت ب، سک س، فت ت) صف.

کسی مخصوص شکل میں ڈھلا ہوا، ساخت کا پابند، کسی مخصوص ترتیب و تنظیم کے ساتھ قائم، رسم و رواج کے مطابق، مقررہ اسلوب یا طریقے والا ؛ (مجازاً) پُر تکلف۔ جمیل الدین عالی نے اپنے دوہوں میں ----- موجودہ تہذیب کی پیچیدگیوں کو بھی پر پیچ، مغلق اور ہیئت بستہ انداز کے بجائے سادگی ----- کے ساتھ پیش کیا ہے۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۲۴۶). [ہیئت + ف : بستہ، بستن = باندھنا]۔

---بَسیط کس صف (--- فت ب، ی مع) امث.

(ہیئت) وہ معلومات یا تحقیقات جو اجرام فلکی کی تعداد، فاصلوں اور مداروں تک پھیلی ہوئی ہوں۔ تحقیقات اونکی مقداروں کی اور بعدوں کی اور مدارات کی جس پر وہ حرکت کرتی ہیں ہیئت بسیط کہی جاتی ہے۔ (۱۸۴۲، رسالہ در علم ہیئت (ترجمہ)، ۳). [ہیئت + بسیط (رک)]۔

---بَطلیموسی کس صف (--- فت ب، سک ط، ی مع، و مع) صف.

(ہیئت) بطلیموسی نظام جس کی رُو سے زمین کائنات کا مرکز سمجھی جاتی تھی اور تمام سیارے اس کے گرد گھومتے تھے، نظام شمسی (Solar System) کے بارے میں قدیم نظریہ ۔ حکمائے قدیم کے موافق زمین مرکز عالم ہے اس کے اطراف یہہ سبعہ سیارات پھرتے ہیں ----- اور اس کو ہیئت بطلیموسی کہتے ہیں۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۶۷). [ہیئت + بطلیموس (علم) + ی، لاحقہء نسبت]۔

---بگڑنا محاورہ.

شکل بگڑنا، حالت خراب ہونا۔

حال دل شکستہ تم بن یہ ہے کہ جیسے
ہیئت بگڑ گئی ہو ٹوٹے ہوئے مکاں کی

(۱۸۲۲، راسخ عظیم آبادی، ک، ۱۱۹).

---بَنا لینا ف مر.

وضع اختیار کر لینا نیز کسی صورت یا سانچے میں ڈھال دینا۔ بنی اسرائیل کے جمع کیے زیورات سے اس نے ایک بچھڑے کی ہیئت بنالی۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۶ : ۱۳۲).

---پَذیر (--- فت نیز کس پ، ی مع) صف.

ہیئت قبول کرنے والا، تشکیل پانے والا۔ قدیم سے جدید دور تک کے اس سفر کا احاطہ کیا ہے، جس میں افتاں و خیزاں یہ عمل ہیئت پذیر ہوتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۹، تعلقات عامہ پیشہ و فن، ۱۵). [ہیئت + ف : پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا]۔

---پَرَست (--- فت پ، ر، سک س) صف امذ.

(ادب) کسی صنف کی ظاہری ترتیب و تنظیم کا قائل نیز رواج، دستور اور قاعدے کی پابندی کرنے والا ادیب نقاد وغیرہ۔ اسلوب احمد انصاری ہیئت پرست نقادوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۲۱۷). حلقے سے مختلف ادبی فکر کے مصنفین منسلک تھے، ان میں ہیئت پرست، جنس پسند، جدت پسند، انفرادیت پسند اور ترقی پسند بھی تھے۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۶). [ہیئت + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا]۔

---پَرَستانہ (--- فت پ، ر، سک س، فت ن) صف.

ہیئت پرستوں کی طرح کا انداز وغیرہ جس سے قاعدے اور ضابطے کی پابندی مترشح ہو، رواج اور دستور کا پابند۔ لوگوں نے ہیئت پرستانہ ذہنیت کے پیش نظر اس بات کو فراموش کر دیا کہ اس نظم میں حالی نے کن مسائل کو چھیڑا ہے۔ (۱۹۸۳، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں، ۱۹). [ہیئت پرست + انہ، لاحقہء صفت]۔

---پَرَستی (--- فت پ، ر، سک س) امث.

(ادب) کسی صنف یا ادب پارے کو صرف ہیئت کے اصولوں کی روشنی میں برتنے یا جانچنے کا عمل، دستور یا قاعدے کی پابندی کرنے کا نظریہ یا عمل۔ کچھ عرصے سے میں باضابطگی یا میکانکی ہیئت پرستی کا دباؤ اپنے ذہن پر ڈالنا نہیں چاہتا۔ (۱۹۶۱، پردیسی کے خطوط، مجنوں، ۱۰). ہیئت پرستی، قدامت پسندی، عقلیت، تنظیم ----- کلاسیکیت کے نمایاں خدوخال ہیں۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۵۰). لکھنوی شعرا و ادبا کے ہاں ہیئت پرستی کا رجحان بڑا واضح اور کھلا سا ہے۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۷). [ہیئت پرست + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---پَسَند (--- فت پ، س، سک ن) صف امذ.

رک : ہیئت پرست ۔ ساختیاتی تنقید کے دبستان میں روسی ہیئت پسندوں (Russian Formalists) کو بھی شامل سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، ۵۲). [ہیئت + پسند (رک)]۔

---پَسَندانَہ (--- فت پ، س، سک ن، فت ن) صف.

رک : ہیئت پرستانہ ؛ ظاہری ہیئت یا اصولوں کا پابند ۔ جیکب سن اپنے ہیئت پسندانہ ماضی کا کھلا احساس دلاتا ہے ۔ (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات ، ۱۴۳) . [ہیئت پسند + انہ ، لاحقہء صفت] ۔.

---پَسَندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث .

رک : ہیئت پرستی ؛ رواج ، قاعدے وغیرہ کی پابندی ۔ روسی ہیئت پسندی (Russian Formalism) سے مراد وہ ادبی تحریک ہے جو انقلاب روس سے ایک دو برس پہلے شروع ہوئی تھی ۔ (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات ،۷۹) . [ہیئت پسند + ی ، لاحقہء کیفیت] ۔.

---پَکڑنا محاورہ.

صورت اختیار کرنا ، کسی خاص شکل میں ڈھلنا ؛ کسی خاص حالت یا مرحلے کو پہنچنا ۔

کیا سجھائی ہے اُسے جلوہ گری نے دیکھو
ہیئت انسان کی پکڑی ہے پری نے دیکھو

(۱۸۳۲، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۳) . جب یہ کام ہیئت پکڑ جائے تو تیسرا اور پھر چوتھا کام کرنے کا ڈول ڈال دیا جائے ۔ (۲۰۰۷، مجلّہ اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور ، ۸۳ : ۲۵۵) .

---تَراشی (---فت ت) امث .

کسی شئے کی ترتیب و تنظیم کا عمل نیز قاعدے یا اصول تشکیل دینے کا کام ۔ جدید شاعری کے تقاضوں ، علامتوں کی معنی آفرینی اور ہیئت تراشی کے فنی حسن سے قصداً بحث نہیں کی گئی ہے ۔ (۲۰۰۶ ، پاکستان میں اردو ، ۲ : ۴۲۵) . [ہیئت (رک) + ف : تراش ، تراشیدن = چھیلنا + ی ، لاحقہء کیفیت] ۔.

---تَرکیبی کس صف (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث .

کسی شئے کی ترکیب اجزا و اعضا ، اجزاء یا عناصر جن سے مل کر مکمل ساخت بنتی ہے ۔ تحقیقات جدیدہ نے ---- ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شے فنا نہیں ہوتی بلکہ صرف اس کی ہیئت ترکیبی بدل جاتی ہے اور اُس کے اجزا الگ الگ ہو کر کوئی اور صورت اختیار کر لیتے ہیں ۔ (۱۹۰۲، علم الکلام ، ۱ : ۱۴۰) . شیلے نے جن باتوں کو نئے افکار کہا ہے ظاہر ہے کہ وہ اپنی ہیئت ترکیبی کے اعتبار سے نئے ہوں گے ۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۳) . واصف صاحب کی محفلوں میں ہمارے بیشتر سوال پیر کی ہیئت ترکیبی اور اصلی پیر کی پہچان سے متعلق ہوا کرتے ۔ (۲۰۰۴ ، عرض مصنف ، ۱۵۴) . اس دیوار کی ہیئت ترکیبی میں کچھ ایسے اجزا ہیں جو ---- اس میں شگاف نہیں بننے دیتے ۔ (۲۰۰۷ ، الزبیر ، ۱ : ۲۴) . [ہیئت + ترکیبی (رک)] ۔.

---تَرکیبِیَّہ کس صف (---فت ت ، سک ر ، ی مع ، کس ب نیز شدی مع بفت) امث .

رک : ہیئت ترکیبی ۔ ہیئت ترکیبیہ اس کی قدرت حق کی اعجوبہ تھی ۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیاء ، ۲ : ۱۱) . [ہیئت + ترکیبی (رک) + ہ ، لاحقہء تانیث] ۔.

---تَمثِیلِیَّہ کس صف (---فت ت ، سک م ، ی مع ، شدی مع بفت) امث .

ترکی کی مجلس نمائندگان جو مصطفیٰ کمال کے دور میں جدید قومی لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بنائی گئی ۔ سیواس کی کانگریس میں ہیئت "تمثیلیہ" یعنی نمائندوں کی ایک مجلس ، مصطفیٰ کمال کی صدارت میں بنائی گئی ۔ (۱۹۵۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۶ : ۳۵۴) . اندلو و روم ایلی مدافعہء حقوق جمعیتی کی ہیئت تمثیلیہ کے مرکز کو انقرہ میں منتقل کرنے کا مسئلہ ---- زیر بحث آیا تھا ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۶۷) . [ہیئت + تمثیلی (رک) + ہ ، لاحقہء تانیث] ۔.

---جَدِید / جَدِیدَہ کس صف (---فت ج ، ی مع / فت د) امث .

جدید علم ہیئت ، نئے زمانے کی فلکیات ۔ ہیئت قدیم اور ہیئت جدید میں آسمان اور زمین کا اختلاف پیدا ہو گیا ۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ ، ۳ : ۶۷) . جدید ہیئت میں قسطنطنیہ کے چھپے ہوئے ہیئت جدیدہ کے ایک فارسی رسالہ کو نصاب میں داخل کیا ۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی ، ۴۳۱) . ہیئت جدیدہ کے نظریات کی تائید قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے ۔ (۱۹۷۱، معارف القرآن ، ۶ : ۴۸۰) . [ہیئت + جدید (رک) / ہ ، لاحقہء تانیث] ۔.

---جَمعِیَّہ کس صف (---فت ج ، سک م ، شدی مع بفت) امث .

ہیئت اجتماعیہ ، جماعت ، ادارہ جس کی قانونی حیثیت ہو (انگ : Corporation) ۔ یہ ادارہ (کارپوریشن) ایک ہیئت جمعیہ ہوگا جو پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن (ادارۂ نشریات پاکستان) کے نام سے موسوم ہوگا ۔ (۱۹۸۹ ، ریڈیائی صحافت ، ۱۶۷) . [ہیئت + ع : جمعیتہ] ۔.

---حاکِمَہ کس صف (--- کس ک ، فت م) امث .

اعلیٰ افسران یا حکام کی مجلس جو کسی ادارے یا ملک وغیرہ کو چلانے کے لیے مامور ہو ، احکامات وضع اور نافذ کرنے والے اراکین کی مجلس ، مجلس اعلیٰ (انگ : Board of Governers) ۔ ۱۵۹۱ئ میں دیوان یعنی اعلیٰ افسروں کی ہیئت حاکمہ کے مظالم کی وجہ سے ایک خونریز انقلاب کی آگ بھڑک اٹھی ۔ (۱۹۵۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۶ : ۷۹۲) . وہ مقتدرہ کی ہیئت حاکمہ میں تھے ۔ (۱۹۹۴، اردو نامہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۳) . [ہیئت + حاکم (رک) + ہ ، لاحقہء تانیث] ۔.

---خاص کس صف ، امث .

منفرد ساخت ، مخصوص شکل و صورت ۔ طلسم ماہ و آفتاب کو بھی ہیئت خاص پر نہ چھوڑنا اس وجہ سے مجھے معاف رکھو ، اگر قادر مطلق چاہے گا بعد حصول مطلوب تمھاری مراد بخوبی آئینہ آرزو میں عکس افگن ہو گی ۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵۶) . [ہیئت + خاص (رک)] ۔.

---دَاں امذ.

اجرام سماوی کا مشاہدہ کرنے والا ، ماہر علم ہیئت ، ماہر فلکیات ۔ فغفوران ختا کے حضور میں مسلمان سب مہندس اور ہیئت داں تھے ۔ (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۵) . کسی ہیئت داں کو نجومی سمجھ کر بادشاہ نے بلایا ۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۴۲) . ہیئت دانوں نے معلوم کیا کہ زمیں ایک ہی مقام پر نہیں رہتی ۔ (۱۹۰۶، جغرافیہء طبیعی (رائے کیدار ناتھ) ، ۱۹) . حال کے ہیئت داں کہتے ہیں کہ بعض سیاروں میں انسان یا انسانوں سے اعلیٰ تر مخلوق کی آبادی ممکن ہے ۔ (۱۹۲۲، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۱۷) . الغ بیگ ---- علم ہندسہ کے مشکل ترین مسائل حل کر سکتا تھا لیکن ان سب سے بڑھ کر وہ ایک ہیئت داں تھا ۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۱۹) . صدیاں گزرنے کے بعد اس ہیئت داں نے اسی جگہ کو گورو بالناتھ کے سامنے سیس نوا کر ---- جال بننے کے لیے چنا ۔ (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا ، ۷ : ۱۳) . [ہیئت + ف : داں ، دانستن = جاننا] ۔.

---دانی امث.

ہیئت دان (رک) کا کام ، فلکیات سے واقفیت ؛ (مراداً) فلکیات ۔ کیا مسجدوں میں " موقت مقرر کرنے کا دستور پہلے نہ تھا اگر تھا تو ان کے لیے ہیئت دانی کو شاید ضروری نہ سمجھا گیا ہو ۔ (۱۹۷۲، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۱۶۲) . تیمور کے پوتے الغ بیگ کی ہیئت دانی مشہور ہے ۔ (۱۹۸۹، بزم تیموریہ ، ۲۳) . [ہیئت داں + ی ، لاحقہء کیفیت] ۔.

---سازی امث.

شکل صورت بنانے کا عمل ، ڈھنگ یا وضع بنانے کا کام ، اُصول یا قواعد و ضوابط کی ترتیب و تنظیم ۔ غیر برہمنی فکر نے اُپنشدوں کے اصول کی ابتدا کی یا ان کی ہیئت سازی اور فروغ

میں بارآور اعانت کی ۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۴۶). [ہیئت + ف : ساز ، ساختن = بنانا + ی، لاحقہء کیفیت]۔.

---سالِمَہ کس صف (---کس ل، فت م)امث.

مکمل ساخت ، پوری شکل و صورت ؛ (مجازاً) کامل حیثیت ۔. نفس انسانی -----افکار کو اپنے رنگ میں رنگ لیتا ہے اور ان کو اجزائے ترکیبی کے طور پر استعمال کرکے ان سے نئے افکار پیدا کرتا ہے جن میں سے ہر ایک اپنی ہی ایک ہیئت سالمہ رکھتا ہے ۔. (۱۹۶۸، مغربی شعریات ، ۶۱). یہ واضح کرنے کے لیے کہ خیال اور حقیقت کس طرح ایک ہیئت سالمہ بنتے ہیں ایک امریکن ادیب کا ذکر کروں گا ۔. (۱۹۸۴، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹). [ہیئت + سالمہ (رک)]۔.

--- سُکُوت کس اضا(--- ضم س، و مع)امث.

(حیاتیات) وہ وقفہ جو جراثیم کو ایک بالکل نئے ماحول میں داخل ہوتے ہی اس ماحول سے توافق پیدا کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے (انگ : phase Lag)۔. مختلف ماہرین نے اس قوس بالیدگی کے حصوں کی تشریح مختلف طریقوں سے کی ہے بعض نے اس کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور بعض نے پانچ میں ، ہیئت سکوت ، ہیئت اسراع بالیدگی ۔. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۶۲). [ہیئت + سکوت (رک)]۔.

--- طَبعی کس صف (--- فت ط، سک نیز فت ب)امث.

(طبعیات) ارتقائی حالت ، اثنائے تغیر ؛ کسی تدریجی عمل کا کوئی مرحلہ (انگ : Phase)

۔. کیونکہ یہ مائع دھات کی ہیئت طبعی (فیز Phase) میں ناحل پذیر ہوتی ہے ۔. (۱۹۷۳، فولاد سازی، ۲۲). [ہیئت + طبعی (رک)]۔.

--- طَبِیعی کس صف (--- فت ط، ی مع)امث.

(لفظاً) وہ نظام جو قانون قدرت کے مطابق ہو ؛ (فلکیات) اجرام فلکی کی حرکات کے اسباب کی تحقیقات جو مشاہدوں سے حاصل ہو۔. تحقیقات اون کی سبب حرکات کی ہیئت طبیعی کہی جاتی ہے پس پہلی تحقیقات مشاہدوں سے حاصل ہوتی ہے۔. (۱۸۴۲، رسالہ در علم ہیئت اردو (ترجمہ) ، ۳). [ہیئت + طبیعی (رک)]۔.

---فَقِیری کس صف (--- فت ف، ی مع)امث.

درویشوں کی سی شکل و صورت یا وضع ، فقیروں کی سی وضع قطع ، درویشانہ حلیہ ۔. یہ غلام اس ہیئت فقیری میں اس شہر میں بسر کرتا رہا۔. (۱۹۹۰، بوستان خیال (ترجمہ) ، ۸ : ۱۹۴). [ہیئت + فقیری (رک)].

--- فِیثا غورَسی (--- ی مع ، ولین ، فت ر)امث.

سورج اور اس کے گرد پھرنے والے سیارے اور چاند نیز ان کی گردش کا نظام ۔. تمام سیارات کو آفتاب کے گرد پھرنے سے نظام شمسی کہتے ہیں اس کو ہیئت فیثا غورسی بھی کہتے ہیں۔. (۱۸۵۶، فوائد الصبیان ، ۶۸). [ہیئت + فیثا غورس (علم) + ی، لاحقہء نسبت]

۔.

---قَدِیم کس صف (--- فت ق، ی مع)امث.

قدیم فلکیات ، قدیم علم ہیئت ۔. ہیئت قدیم اور ہیئت جدید میں آسمان اور زمین کا اختلاف پیدا ہوگیا۔. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۷). [ہیئت + قدیم (رک)]۔.

---قِیام کس اضا(--- کس ق)امذ.

(حیاتیات) غذائی مادوں کے فقدان سے پیدا شدہ وہ حالت جس میں جراثیم کی تعداد بڑھتی ہے اور نہ گھٹتی ہے (ہیت لاگ (رک) کا نقیض)۔. جراثیم کچھ عرصہ ہیئت لاگ میں اُگنے کے بعد بالتدریج ہیئت قیام میں منتقل ہوجاتے ہیں ۔. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۶۵). [ہیئت + قدیم (رک)]۔.

--- کَذائی کس صف نیز بلا کس (--- فت ک)امث.

عجیب شکل و صورت ، نہایت برا حلیہ ، موجودہ حالت ، جیسی کہ حالت ہے ، خصوصاً بری حالت ، بے ڈھنگی موجودہ حالت (مذمت یا طنز کے موقع پر مستعمل)۔. جب بایں ہیئت کذائی وہ پروردۂ دامن ناز و آغوش شاہی گھر سے نکلا ۔. (۱۸۲۴، فسانہء عجائب ، ۳۱). القصہ بایں پیادہ پائی ہیئت کذائی تقدیر بانسرے میں لائی۔. (۱۸۶۲، شبستان سرور ، ۱ : ۱۰۷). گلی میں بھائی جان سے ملاقات ہوئی انھوں نے میری ہیئت کذائی دیکھ کر تعجب کیا ۔. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح ، ۱۳۷). اُس نے جو اختر کو اس ہیئت کذائی سے ملبوس دیکھا تو قریب تھا کہ فرط غم سے دیوانہ ہو جائے۔. (۱۹۱۲، یاسمین، ۷۳). میرے لباس اور ہئیت کذائی پر نہ جائے میں آپ کو منھ مانگا نذرانہ پیش کر سکتا ہوں ۔. (۱۹۲۹، لال کٹھور ، ۱۳). میں نے ان کو اندر کیا ، وہاں پارلیمان کے دو ممبر اور بیٹھے تھے انھوں نے جو ان کی ہیئت کذائی دیکھی تو کہا۔. (۱۹۴۷، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۶۶). عاشق کی ہیئت کذائی یہ ہوتی ہے کہ وحشت و پریشانی کا مجسمہ ، خراب و خستہ حالت ، کھویا کھویا سا----- یہ تمام عشق کی علامتیں ہیں جنہیں دیکھتے ہی یقین ہو جاتا ہے کہ یہ عاشق ہے۔. (۱۹۶۵، غالب کون ہے ، ۱۴۳). ہم نے روزنامہ ' مشرق ' میں جمشید کے کارٹون دیکھے تھے ----- لکیروں میں پختگی ، خیال میں اپج ، ہم نے اسے ملنے کے لیے کہلوایا وہ آیا تو اس کی ہئیت کذائی عجیب سی تھی ۔. (۲۰۰۶ ، داستاں کہتے کہتے ، ۱۱۲). اس انتخاب کی ہیئت کذائی یہ ہوئی ہے کہ اس میں نہ تو شعرا کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے اور نہ ہی اصناف نظم کے ساتھ ۔. (۲۰۰۸، الزبیر ، ۱، ۲ : ۱۸۱). [ہیئت + کذائی (رک)]۔.

--- کھینچنا محاورہ.

شکل و صورت یا وضع پیش کرنا ، خاکہ اُتارنا ؛ (شاعری) منظر نگاری کرنا ۔. شاعر کبھی ----- کسی چیز کی تصویر اور ہیئت کھینچنا چاہتا ہے تو تشبیہ اور تمثیل کے بغیر چارہ نہیں ہوتا ۔. (۱۹۰۷، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲۶).

--- لاگ امث.

(حیاتیات) جراثیم کی زندگی کا وہ دور جس میں جراثیمی خلیے ایک ساتھ مستقل مزاجی سے بالیدگی کرتے ہیں (ہیئت قیام (رک) کا نقیض) ، (انگ : Phase Log)۔. ہیئت لاگ کا اختتام زیادہ تر غذائی مادوں کے فقدان کی وجہ سے ہوتا ہے ۔. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۶۴). [ہیئت + انگ : log]۔.

---مُجاز کس صف (--- ضم نیز فت م)امث.

(قانون) وہ مجلس یا جماعت جو کسی خاص ادارے کے قوانین وضع کرنے اور ان کے نفاذ کے لیے بنائی گئی ہو اور جسے بعض قانونی اختیارات بھی حاصل ہوں ، مجلس اعلیٰ ۔ (انگ : GovernersofBoard)۔. فنڈ کے اثاثہ جات اور اخراجات کا محاسبہ ایسی ہیئت مجاز کرے گی جس کی صراحت کی جائے گی ۔. (۱۹۹۳، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۳۷). عدالت کے علاوہ کسی ہیئت مجاز کی طرف سے اس فرمان کے تحت ----- اپیل ہوسکے گی ۔. (۲۰۰۲ ، مجموعہء قوانین اسلام ، ۹ : ۱۱۸). [ہیئت + مجاز (رک)]۔.

--- مَجْمُوعی کس صف (--- فت م، سک ج، و مع)امث.

عام حالت اور شکل ، کسی شخص یا معاشرے کی مجموعی حالت ، (کسی چیز یا عمل کی) کلی حیثیت نیز ہیئت ترکیبی (رک) ۔. اسی سبب سے آدمی ساتھ ہیئت مجموعی اپنا کاروبار کرنے میں زیادہ قابل ہے ۔. (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۹۲). "ملا شیری شاعر اس پر بھی خوش نہ ہوئے چنانچہ اس ہیئت مجموعی پر ایک نہایت نمکین قطعہ نظم کیا ۔. (۱۸۸۳، دربار اکبری ، ۴۶). انھوں نے بھی مدرسوں کے انتظام کو ایسی ہیئت مجموعی پر رکھنا لازم قرار دیا ہے کہ بچے اپنے والدین کی مرضی کے موافق تمدنی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت حاصل کر سکتے ہیں ۔. (۱۹۲۸، سلیم ، مضامین ، ۳ : ۸۳). اثر کی تکرار سانچے یا ہیئت

مجموعی کا مسئلہ ہے۔ (۲۰۰۰، مغرب میں آزاد نظم اور اس کے مباحث (ترجمہ)، ۴۵)۔ [ہیئت + مجموعی (رک)]۔

--- محض کس صف (--- فت م ج م، سک ح) امث.

(ادب) معنی کو مدنظر رکھے بغیر محض ترتیب الفاظ ؛ (کنایۃ) لفاظی یا لفظوں کا مجموعہ ۔ اسلوبیات کی رو سے فن پارہ صرف لفظوں کا مجموعہ یا ہیئت محض (Verbal Construct) نہیں ہے۔ (۱۹۸۹، نگار، پاکستان، نومبر، ۳۸)۔ [ہیئت + محض (رک)]۔

--- مرگ کس اضا (--- فت م، سک ر) امث.

(حیاتیات) ہیئت قیام کے فوراً بعد شروع ہونے والا وہ دور جب جراثیم کے خلیے ایک حد تک بالیدگی کے بعد بالآخر مرنے لگتے ہیں (انگ : Phase Death) ۔ جب جراثیم کے مرنے کی تعداد ان کی بالیدگی کی تعداد سے معتدبہ طور پر بڑھ جاتی ہے تو ہیئت مرگ کی ابتدا ہوتی ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۶۶)۔ [ہیئت + مرگ (رک)]۔

--- موحدہ کس صف (--- و لین، فت ح، د) امث.

انفرادی ساخت، الگ صورت ؛ اپنی نوعیت میں مکمل اور یکتا چیز ۔ قصیدے کا فن اصلاً عربی شاعری کا فن ہے ---- غور کیا جائے تو یہ اجزاء کی ترتیب و ترکیب سے ایک ہیئت موحدہ تخلیق کرنے کا فن ہے۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵ : ۵۳۳)۔ [ہیئت + موحدہ (رک)]۔

--- نکاح کس اضا (--- کس ن) امث.

(مراداً) جماع. (جامع اللغات)۔ [ہیئت + نکاح (رک)]۔

--- نکاحی کس صف (--- کس ن) امث.

(قانون) عورت کا باقاعدہ شادی شدہ ہونے کی حالت. (فرہنگ تلفظ)۔ [ہیئت + نکاح (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- وحدانی کس صف (--- فت و ج، سک ح) امث.

رک : ہیئت موحدہ ؛ انفرادی صورت ۔ یہی ہیئت وحدانی اس کے شرف کا سبب ہے ---- غالباً یہ ہیئت وحدانی ہی وہ عنصر ہے جس کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ (۱۹۸۵، چراغ نیم شب (سراج منیر)، (کلیات سلیم احمد، ۲۹۱))۔ [ہیئت + وحدانی (رک)]۔

ہیئتی (ی لین، فت ئ) (الف) صف.

ا۔ ظاہری ساخت یا بناوٹ کا یا اس سے متعلق یا منسوب، ترتیب و ترکیب اجزاء کا نیز علم ہیئت سے متعلق، فلکیات کا، فلکیاتی ۔ اس کے لئے بھی وہی ہیئتی قواعد پیائش وزن کے بارہ میں صادق ہوں گے جو کہ دیگر اجرام فلکی کی حالت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۱۸، تحفۂ سائنس، ۱۸۰)۔ مضامین جس زمانی ترتیب سے معرض وجود میں آئے ---- ان کو کتاب کی ہیئتی ضرورت کے پیش نظر ایک خاص تدوین کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ (۱۹۸۹، آثار و افکار، ۱۴)۔ **۲۔ (ادب) ہیئت والا، ادب پارے کی ساخت اور ہیئت سے متعلق ؛ نیز عضوی کلیت والا ؛ اصولی، قواعدی** ۔ کسی شاعر کے پورے کلام یا ایک مجموعہ پر تنقید کرتے وقت ہیئتی اور لفظی طریق کار کی ایک شکل سامنے آتی ہے۔ (۱۹۷۲، نیا دور، کراچی، ۵، ۵۸ : ۷)۔ متن کی خود کفالت اور خود مختاری کا بھرم ٹوٹنے کے بعد جدید تنقید کا ہیئتی ماڈل رد ہو چکا۔ (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، (ترجمہ)، ۱۷)۔ یونانیوں کا حد سے زیادہ خالص تجرید پر زور دینا محض ہیئتی مطالعہ جیومیٹری میں ان کی کامیابی کی بنیاد تھی۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۲۳)۔

ہیئتی (ی لین، فت ئ) (ب) امذ.

ا۔ اجرام فلکی کے علم کا جاننے والا شخص، ماہر فلکیات ۔ کسی ہیئتی نے امریکا یا ہندوستان یا اور کسی جائے دنیا میں ایک تارا ذی ذنب جس کو عوام جھاڑو تارا کہتے ہیں مقام دب اکبر میں دیکھا۔ (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ، ۲ : ۲۶)۔ **۲۔ (ادب) ساختیاتی نفسیات کا ماننے والا یا پیروکار (انگ : Structuralist)** ۔ ساتھ ہی نفسیات کے اس مدرسۂ فکر کا بھی آغاز ہوا جس کے ماننے والے ہیئتی (Structuralist) کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۹، نفسیات اور ہماری زندگی، ۲۹)۔ **۳۔ (نفسیات) ادراکات اور رد عمل وغیرہ کو گیسٹالٹ (ایسا کل جو اپنے اجزاء سے متجاوز ہو) ماننے کا طریقہ (انگ : Configuration)** ۔ وہ خاص طور پر ہیئتی (Configuration) یا گیسٹالٹ نفسیات کی زلف کے اسیر ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۷، صحیفہ (اقبال نمبر)، لاہور، اکتوبر، دسمبر، ۱۱۶)۔ [ہیئت + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- تنقید (--- فت ت، سک ن، ی مع) امث.

(ادب) وہ تنقید جو ہیئت کے اصولوں (ظاہری ساخت، ہم آہنگی، تناسب، عضوی کلیت وغیرہ) کو معیار بنا کر کسی ادب پارے کے حسن و قبح اور مقام و مرتبے کا فیصلہ اور تعین کرتی ہے اور مواد کو کم اہمیت دیتی ہے ۔ ہیئتی تنقید اور وضعیاتی تنقید میں اس طرح تسلسل قائم ہوتا ہے کہ دونوں تاریخ سے الگ ہو کر متن پر زور دیتی ہیں۔ (۱۹۸۹، نگار، پاکستان، نومبر، ۱۱)۔ [ہیئتی + تنقید (رک)]۔

--- رفتار (--- فت ر، سک ف) امث.

(طبیعیات) کسی حرکت پذیر شے کی تبدیل ہوتی ہوئی رفتار جو کسی خاص سمت میں ہو، تغیر پذیر رفتار (انگ : Velocity Phasic) ۔ وہ طول موج معلوم کریں جس کے لیے ہیئتی رفتار اور گروہی رفتار برابر ہوں گی۔ (۱۹۷۴، موجیں اور اہتزازات، ۱۵۲)۔ [ہیئتی + رفتار (رک)]۔

--- زاویہ (--- کس و، فت ی) امذ.

(طبیعیات) خطوط وحدانی میں رقم حرکت کے ایک زاویے کا نام (انگ : Phase Angle) ۔ خطوط وحدانی میں رقم ریڈین میں زاویہ ہے اور حرکت کا ہیئتی زاویہ (Angle Phase) یا فقط ہیئت کہلاتا ہے۔ (۱۹۷۴، موجیں اور اہتزازات، ۳)۔ [ہیئتی + زاویہ (رک)]۔

--- زیچ (--- ی مع) امث.

وہ جدول یا جنتری جس میں سیاروں کی حرکات قلم بند ہوتی تھیں اور جو بحری سفر میں سمت معلوم کرنے میں مدد دیتی تھیں، فلکیاتی تقویم ۔ ریجیو مونٹینس ---- نے جو ہیئتی زیچ بنائی تھی، جس کی بدولت کولمبس ---- کا (امریکہ کا) بحری سفر ممکن ہوا وہ البتانی ---- کی ہیئتی زیچ پر مبنی تھی۔ (۱۹۷۲، مسلمان اور سائنس کی تحقیق، ۶۶)۔ [ہیئتی + زیچ (رک)]۔

--- فرق (--- فت ف، سک ر) امذ.

(طبیعیات) دو سادہ ارتعاشوں کے باہمی ربط میں پیدا ہونے والا فرق (انگ : Phase Difference) ۔ دو سادہ ہم آہنگ ارتعاشات کے ہیئتی فرق (Difference Phase) سے دراصل وہ فرق مراد ہوتا ہے جو اُن ارتعاشوں کے باہمی ربط میں پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۷، آواز، ۲۱)۔ [ہیئتی + فرق (رک)]۔

--- گھڑی (--- فت گھ) امث.

(فلکیات) وہ گھڑی یا آلہ جس سے کوئی وقت (وہ وقفہ جو راس الحمل کے گذشتہ مرور سے لے کر آن مذکور تک گزرا ہو) ظاہر ہوتا ہے ۔ ہیئتی گھڑی کی رفتار ایسی ہوتی ہے کہ اس سے کوئی وقت ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۹۴۰، علم ہیئت، ۳۴)۔ [ہیئتی + گھڑی (رک)]۔

ہیئتیّت (ی لین، فت ء، شد ی مع بفت) امث۔
ہیئت ہونے کی حالت نیز ظاہری ساخت یا عضوی کلیت کی پابندی کا عمل۔ واقعہ یہ ہے کہ پرانے تنقیدی لیبل اس پر ٹھیک نہیں بیٹھتے کیونکہ یہ نہ مقصدیت کی شاعری ہے نہ نری ہیئتیت کی۔ (۱۹۶۵، ادبی تنقید اور اسلوبیات، ۲۲۶)۔ [ہیئت + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

ہیئَر (ی مج، فت ئ) امذ۔
رک: ہیر؛ بال (عموماً تراکیب میں مستعمل)۔ [انگ : Hair]۔

---آئِل (--- کس ج ئ) امذ۔
سر کے بالوں میں لگانے کا تیل۔ وہ ہر وقت تھری پیس سوٹ میں ملبوس رہتا اور کوئی سینٹ اور کوئی ہیئر آئل استعمال کیا کرتا۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۲۴۱)۔ [انگ : OilHair]۔

---ٹانِک (--- کس ن) امذ۔
سر پر لگانے کا تیل جو بالوں کو قوت بخشتا ہو۔

ہیئر ٹانک کی اک شیشی منگا کر اُس کو دے دینا
وہ جس کے بال ملتے ہیں تمہارے کوٹ پر مجھ کو

(۲۰۰۲، ضرب ظرافت، ۷۸)۔ [انگ : TonicHair]۔

---ڈرائیر (--- فت مج ڈ، کس مج، فت ی) امذ۔
بالوں کو سکھانے کا ایک آلہ جو بجلی سے چلتا ہے۔ نسرین ہاتھ میں کچھ چیزیں لئے دوڑتی ہوئی میرے پیچھے پیچھے آئی۔" بی بی آپ اپنا ہیئر ڈرائیر بھول گئیں۔ (۱۹۸۳، منزلیں دار کی، ۱۴۴)۔ صادقہ باجی کے میمر نے ان کے لیے امریکہ سے ایک ہیئر ڈرائیر بھیجا ہے۔ (۲۰۰۴، عرض مصنف، ۶۸)۔ [انگ : DryerHair]۔

ہیئَرنگ ایڈ (ی مع، فت ء، کس ر، غنہ، ی لین) امذ نیز امث۔
سننے میں مدد دینے والا آلہ، آلۂ سماعت۔ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے اپنی ہیئرنگ ایڈ کان سے لگا کر سنتے ہیں کہ ہمارا کتا بھونک رہا ہے یا سو گیا۔ (۱۹۶۲، خاکم بدہن، ۴۸)۔ کانوں پر اسٹے تھسکوپ جیسی ہیئرنگ ایڈ لگائے ---- سنتے اور سر دھنتے رہے۔ (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، جولائی ۲۰۰۵ تا جون ۲۰۰۶، ۱۵: ۴۱)۔ [انگ : AidHearing]۔

ہیئَرو (ی لین، فت مج، و مج) صف۔
مقدس (عموماً تراکیب میں مستعمل)۔ ہیئرو گلف یونانی لفظ ہے ہیئرو بمعنی مقدس۔ (۱۹۵۹، مقدمۂ تاریخ سائنس، ۱، ۲: ۷۵۷)۔ [یو : Hiero]۔

--- گلِف (--- کس گ، ل) امذ۔
نقش مقدس نیز خط تصویری۔ ہیئرو گلف یونانی لفظ ہے ہیئرو بمعنی مقدس (یہ نقش تصویری تھے، مثلاً پرندوں کے) لفظی ترجمہ نقش مقدس۔ (۱۹۵۹، مقدمۂ تاریخ سائنس، ۱، ۲: ۷۵۷)۔

ہیئے (ی لین، فت مج ئ) حرف ندبہ۔
ہائے ہائے، افسوس، وائے۔

جانے کس کو یہ سنا کہتے ہوئے دیکھو تو ہیئے
آج اس دارالمحن سے میر ناصر اٹھ گئے

(۱۹۶۰، سرو ساماں، ۳۳۳)۔ [ہائے ہائے (رک) کا مخفف]۔

ہیئے (ی مع، فت مج ئ) امذ ج۔
بجائے ہیا (رک) (جمع یا مغیرہ حالت میں) دل، عقل؛ تراکیب میں مستعمل۔

---کا اندھا صف۔
بے وقوف، احمق، کور باطن، ناعاقبت اندیش، برے بھلے کی پرکھ نہ رکھنے والا۔ ہرن ہیئے کا اندھا کھیت کی ہریاول کو دیکھ بے تامل دوڑا۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی، ۲۴)۔

اُسے چھوڑ کر گھر میں ڈھونڈے ہے باہر
ہیئے کا کوئی تجھ سا اندھا نہ دیکھا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۲۲)۔ ایک دن دربار میں بیربر نے کہا کہ آنکھوں کے اندھے تو بہت کم ہیں مگر ہیئے کے اندھے بیشمار ہیں۔ (۱۸۷۶، مقالات محمد حسین آزاد، ۴۶۵)۔ جو آدمی میرے اُپدیشوں کی برائی کرتے ہیں اور میری ہدایت انسار نہیں چلتے ہیں ان ہیئے کے اندھوں اور اگیانیوں کو نشٹ ہوا سمجھو۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۲۲)۔

---کا پھوٹا صف۔
بے وقوف، کور باطن، بے عقل۔ یہ ہیئے کے پھوٹے مسلمان اُسکو باعث افتخار جانتے ہیں۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۳۱۸)۔ سچی دلائل عقلی کا اثر اس پر ہوتا ہے خواہ وہ کیسا ہی ہیئے کا پھوٹا ہو۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۹۳۳)۔

---کپار کی پھوٹی ہیں فقرہ۔
کمال بے عقل ہیں؛ انتہائی کمال بے عقلی کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ (ماخوذ: نوراللغات؛ جامع اللغات)۔

---کی آنکھ پھوٹنا محاورہ۔
عقل جاتی رہنا، بے عقل ہو جانا، ناعاقبت اندیش ہو جانا۔

آنکھ اُس کی ہیئے کی پھوٹ گئی
اُکھڑے بازو تو ٹانگ ٹوٹ گئی

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۸۵)۔

---کی آنکھوں سے م ف۔
دل کی آنکھوں سے، نہایت غور سے، سمجھ سوچ کر۔ جو کوئی اس نقل کو اپنے من کے کانوں اور ہیئے کی آنکھوں سے سنے اور دیکھے تو وہ بڑا سیانا اور گنونت ہووے۔ (۱۸۰۳، اخلاق ہندی، ۱۶۲)۔ جوگی جی اپنے ہیئے کی آنکھوں سے یہ ناٹک دیکھ رہے تھے۔ (۱۹۴۳، آج کل، دہلی، فروری، نمبر ۳: ۲۶)۔

---کی/کے پھوٹے صف ج۔
بے وقوف، ناعاقبت اندیش۔ خواجہ سرا روضہ متبرکہ ---- اور خانۂ کعبہ پر متعین کیے گئے ہیں اور یہ ہیئے کے پھوٹے مسلمان اس کو باعثِ افتخار جانتے ہیں۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۷۰)۔

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس
ہیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لیکے چلے

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲: ۴۳)۔

ہیئیں (ی مع، ی لین) م ف (قدیم)۔
دل میں۔ گانٹ گانٹ تونملا باڑی ہیئیں کو راڑی۔ (۱۹۷۰، پراچین اردو (ترجمہ)، ۷۲)۔

ہِیئیے (ی مع، فت مج ئ) امذ ج۔
ہیا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت، دل، ہردے؛ رک: ہیئے۔ (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ)۔ [ہیا (رک) کی جمع]۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ء

ء (ہمزہ) (الف) امذ؛ امث حرف.

"ء" (ہمزہ) اُردو حروفِ تہجّی کا (۵۱) اکیاونواں حرف، "ء" حلقی مصمتّہ یا حرف صحیح، الف ہمزہ کا ہم نام اور ہم آواز جو اُردو میں صرف آخر یا درمیانِ کلمے میں آتا ہے البتہ عربی میں لفظ کی ابتدا میں بھی آتا ہے، اصطلاحاً الف حرف صحیح ہو تو اسے ہمزہ کہتے ہیں اور جس لفظ میں الف واقع ہو اسے مہموز یعنی ہمزہ (بالف بطور مصمتّہ) ؛ جیسے : نال، اردن، اساس، حرف "الف" عربی میں صرف الف حرفِ عِلّت کے لیے مخصوص ہے۔ حرف الف کے قائم مقام کی حیثیت سے جمل میں "ء" کا عدد ایک شمار کیا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں اسے محض علامات اعراب کی طرح ایک علامت قرار دے کر شمار سے خارج رکھا جاتا ہے؛ جیسے : بڑائی، کمائی وغیرہ میں یا اگر یہ حرف ی کا بدل ہو تو اس کے دس عدد لیے جاتے ہیں؛ جیسے : تمئیز میں لیکن تاریخ گو اس کلمے میں استثناء سے بھی کام لیتے ہیں۔. مرکب الفاظ میں جو ہائے مختفی یا "ی" پر ختم ہوں کسرۂ اضافت کے لیے حرف زائد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً : درجۂ اوّل، ستارۂ سحر، دریائے رحمت، بالائے بام، اگرچہ موخرالذکر دونوں الفاظ میں حرف "ے" خود اضافت کے معنی رکھتا ہے اور "ء" کو حشو شمار کرسکتے ہیں اور بعض کے خیال میں ایسے موقعوں پر ہمزہ نہیں لکھنا چاہیے لیکن بالعموم لکھا جاتا ہے ۔. بعض عربی الفاظ کے آخر میں آنے والی ہمزہ اردو میں اکثر حذف کردی جاتی ہے لیکن تراکیب میں ضرور شامل کی جاتی ہے۔ مثلاً : استثناء، بہ استثنائِ چند؛ عُلما، عُلمائے کرام۔ اسی طرح درمیان کلمہ اکثر حذف کردی جاتی ہے۔ مثلاً : موئخر؛ موئمِن، مومن؛ موئتمر، موتمر، مؤذن، مُوذِن۔. آیئے، جایئے میں ہمزہ کا لکھنا لازم ہے کیونکہ اس قسم کے الفاظ میں بغیر "ء" کے تحریر میں صحیح تلفظ ادا نہیں ہوتا ۔. (۱۹۱۴، اردو قواعد، مولوی عبدالحق، ۷۴). کل حروف انتیس ہیں اور ان کے نام اس طرح ہیں الف ۔۔۔۔۔ و واؤ، ء ہمزہ، ہ ہا۔. (۱۹۶۷، علم التجوید، ۱۶). ہندوستان میں آج تک ہمزہ صرف اس صورت (ء) کا نام ہے۔. (۱۹۷۴، اردو املا، رشید حسن خاں، ۵۹۱).

ء (ب).

(ریاضی) علامت اعشاریہ ؛ اکائی کو مرتبہ بمرتبہ دہ چند کرنے اور دس دس دفعہ درجہ بدرجہ اس کی قیمت کم کرنے کا حسابی قاعدے میں استعمال ہونے والی علامت ۔. اس علامت "ء" کو علامت اعشاریہ کہتے ہیں اور جو اوس کے دائیں طرف لکھتے ہیں اون کو کسور اعشاریہ کہتے ہیں۔. (۱۸۵۶، علم حساب، ۷۶). ایک سریع حرکت رجعی کو ۰ء۵ سیکنڈ سے زیادہ عرصہ نہیں لگتا۔. (۱۹۶۹، نفسیات اور ہماری زندگی، ۸۱).

ء (ج).

(ریاضی) حساب میں چھٹانک کا نشان. (ماخوذ : جامع اللغات؛ نوراللغات).

ئی امث قدیم کلمہ.

ہی کا بول چال کا تلفظ ۔. کوئی ہیروں کے خوان میں، ہیروں کی شیشیوں میں گل گلاب لیئیں کھڑے ہیں کہ جن کے اوپر ہیروں ئی کے طرہ ہیں۔. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۹۳). [مقامی].

ئیک (ی مج) امذ قدیم.

ایک۔.

جکوئی تیری محبت میں ہے سارا
وو بر خوردار ہے ہر ئیک ٹھارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۵). [مقامی].

ئیکچ (ی مج، سک نیز فت ک) حرف (قدیم).

ایک ہی. (بحر المعانی؛ قدیم اردو کی لغت). [ئیک (رک) + چ، حرف تاکید].

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ی / ے

ی/ے امث.

اُردو حروفِ تہجّی کا (۵۲) باونواں اور عربی کا اٹھائیسواں حرف جس کی اکیلی حالت میں دو شکلیں ہیں : چھوٹی ے (ی) اور بڑی ے (ے) ۔ چھوٹی ے یائے معروف اور بڑی ے یائے مجہول کہلاتی ہے۔ بڑی ے اُردو کا ۵۳ واں ترپنواں حرفِ تہجی ہے۔ حساب جمل اور ابجد میں اس کے عدد دس فرض کیے گئے ہیں۔ جنتری میں سیارہ مشتری کو ظاہر کرتا ہے اور برج دلو کا نشان ہے، عربی اور فارسی میں اسے یا اور اُردو میں ے (YE) کہتے ہیں، ے حروفِ علت میں سے تیسرا حرف ہے، اس کو یائے مثنیات اور یائے تحتانیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حرف فارسی اور عربی میں اپنے اپنے مقام اور موقعے کے لحاظ سے کبھی وسط، کبھی آخر اور کبھی اوّل لکھا جاتا ہے۔ یاے معروف بطور مصوتہ ایک ہی حرکت کے لیے مخصوص کردی گئی ہے یعنی جو لفظ "بی بی" میں پائی جاتی ہے۔ بڑی ے کو اب دو حرکات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے یعنی مجہول اور لین ؛ جیسے : میرے (مجہول) اور مَے، ہَے (لین) لیکن بعض لوگوں نے دونوں شکلوں کو یکساں تینوں حرکت کے لیے استعمال کیا ہے۔ لفظ کے شروع اور بیچ میں یہ دو تحتی نقطوں سے شناخت کی جاسکتی ہے اس لیے اس کو یائے تحتانی بھی کہتے ہیں۔ حرف "ی" بطور حرف صحیح یا مصمتہ پوری شکل میں صرف چھوٹی (ی) کتابت میں آتی ہے مثلاً حیّی وقیّوم معروف، لین اور مجہول آوازوں کے شوشے یکساں ہیں صرف علامت کے ذریعے ان کی آوازوں کو واضح کیا جاسکتا ہے ؛ جیسے : مِیر (ی معروف) میرا (ی مجہول) اَیسا (ی لین) ۔ ۱۔ یاے معروف علامتِ تانیث ہے۔ اُردو میں یائے معروف لاحقۂ تانیث بھی ہے مثلاً لڑکا سے لڑکی، بیٹا سے بیٹی، لمبا سے لمبی، بندا سے بندی، شہزادہ سے شہزادی ۲۔ یائے معروف کسی اسم کے آخر میں آکر نسبت کا مفہوم پیدا کرتی ہے مثلاً پاکستان سے پاکستانی، ایران سے ایرانی، شام سے شامی، بنگال سے بنگالی اسی طرح پنجابی ؛ بخاری، کتابی، دینی وغیرہ۔ ۳۔ "ی" علامتِ نسبت ضمیر متکلم مثلاً سیّدی، استاذی، علیٰ ہذالقیاس۔ ۴۔ "ی" علامت اسمیت ہے : مثلاً چوری، گرمی، آشنائی، بُرائی۔ ۵۔ "ی" علامت ظرفیت ہے : اچاری۔ ۶۔ "ی" علامت وصفیت ہے : پنچائیت سے پنچائتی، تجارت سے تجارتی، صنعتی (عربی میں تائے مصدری نسبت کے وقت حذف ہو جاتی ہے : جیسے : ہجری میں لیکن اُردو میں یہ قید نہیں) ۔ ۷۔ "ی" علامت اسمیت اور وصفیت ہے : آب سے آبی، افطار سے افطاری۔ ۸۔ "ی" علامتِ آلہ ہے : پھانسنا سے پھانسی، تھاپی، دھنکی ۔ ۹۔ "ی" فاعلیت کا مفہوم بھی دیتی ہے مثلاً تیلی، دھوبی، فریبی۔ ۱۰۔ "ی" علامتِ جمع ہے مثلاً : لڑکا سے لڑکے، حقّا سے حُقّے، بچّہ سے بچّے، راستہ سے راستے کبھی ان اسمائے مذکر کی جمع کے لیے بھی لائی جاتی ہے جن کے آخر میں لفظ واں ہو ؛ جیسے : جھانواں سے جھانویں، کنُواں سے کنُویں۔ ۱۱۔ "ی" علامت تصغیر بھی ؛ جیسے : ٹوکرا سے ٹوکری، پہاڑ سے پہاڑی۔ ۱۲۔ "ی" علامت حاصل مصدر ہے ان مصادر کی جن میں علامت مصدر نا سے پہلے الف نہیں ہے ؛ جیسے : جھڑکی، جھپکی، تھپکی، ہنسی، لگی، لپٹی۔ ۱۳۔ امالہ کے لیے بھی "ے" آتی ہے ؛ جیسے : ایک لڑکے نے راستے میں ایک کتے کو ڈنڈے سے مارا۔ ۱۴۔ وحدت اور تنکیر کے لیے بھی "ے" آتی ہے ؛ جیسے : شخصے (ایک شخص، کوئی شخص)، وزیرے چنیں شہریارے چناں۔.

یا (۱) حرف ندا۔.

(کسی کو پکارنے یا متوجہ یا مخاطب کرنے کے لیے بولا جاتا ہے) اے، جی، ارے، تراکیب میں مستعمل۔ ۔یزید پلید کوں کہا : یاامیر خوب کیا کہ نسل فاطمہ کوں دنیا سے اٹھایا ۔. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۵۷) . بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے ۔. (۱۹۱۱، قرآن حکیم، تفسیر، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، ۱۴۱) .

---**اَبتا** فقرہ.

ہاے میرے باپ (بطور ندبہ، کرب یا نوحے کی حالت میں) ۔.

بیمار نے نعرہ جو کیا یاابتا کا
تھرا گیا لاشہ پسر شیر خدا کا

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۳ : ۳۲۰).

ہوا جو یاابتا کی صدا سے دل بے چین
تو کہہ کے اے مرے دلبند خوب روئے حسینؑ

(۱۹۱۷ء، رشید، گلزار رشید، ۸۶).

---اَبی فقرہ.

اے میرے باپ.

ڈر کے بولا یوں حسینؑ ابن علیؑ
تم کو جعفرؑ کی قسم ہے یا ابی

(۱۸۹۹ء، مثنوی نان و نمک، ۱۹).

---اَخی فقرہ.

اے میرے بھائی.

کہا ہے مشارق میں سن یا اخی
مدینہ میں یکروز بیٹھے نبی

(۱۷۶۹ء، آخر گشت (ق)، ۴۷). کوہِ ندا سے "یا اخی! یا اخی!" کی طلسمی صدا سنتے ہی لوگ بیتاب ہو ہو کے دوڑ پڑتے تھے. (۱۹۲۳ء، مضامین شرر، ۱، ۲ : ۵۰۵). ہم نے کہا یا اخی! پٹرول ڈلوا کر چلا کرو. (۱۹۷۱ء، آوارہ گرد کی ڈائری، ۲۶۴). اچانک مصطفیٰ بولا یا اخی اب تک تو تم نیند کے بغیر ٹھیک گزارہ کر رہے تھے. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۱۰۵۸).

---اَرحَمَ الرّاحِمین فقرہ.

اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے؛ یااللہ (بالعموم سخت کرب و بلا کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے رحم طلب کرنے کے لیے بولا جاتا ہے). یا ارحم الراحمین اُس نبی کریم کا صدقہ جس کو تو نے رحمۃ للعالمین خطاب دیا ہے. (۱۸۸۷ء، خیابان آفرینش، ۶۹). ہر قسم کی رسوائی اور شرمساری سے بچالے رحم یا ارحم الراحمین. (۲۰۰۳ء، بیدار دل لوگ، ۲۰۶).

---اُستاد فقرہ.

اے اُستاد، یعنی اے اُستاد مدد، جب کوئی اہل ہنر یا صاحب فن کوئی کام شروع کرتا ہے تو وہ برکت کے لیے پہلے تبرکاً زبان سے یا اُستاد کہتا ہے تاکہ کام میں کوئی کسر نہ رہ جائے اور بخوبی انجام پائے.

میرے سنگِ مزار پر فرہاد
رکھ کے تیشہ کہے ہے یا استاد

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۷۶). وہاں کے دو اساتذہ (ڈاکٹر ضیاء الحسن اور ناصر عباس نیر) نے یا اُستاد کہہ کر کام شروع کیا. (۲۰۰۷ء، مخزن، لاہور، شمارہ ۱۴ : ۱۸۰).

---اِلٰہ فقرہ.

اے معبود، یااللہ، اے خدا، خدایا، اللہ کو مدد کے لیے پکارنے کے لیے مستعمل.

جمجمہ کو جیوتا کر یااِلٰہ
کر کرم کی تو مرے پر یک نگاہ

(۱۸۵۵ء، قصہ جمجمہ بادشاہ (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۳۴۲)).

چھپ جاتے تھے نگاہوں سے جس دم وہ رشک ماہ
ہوتا تھا غل کہ خیر ہو بچوں کی یااِلٰہ

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۵ : ۱۵۶).

رہا کر مجھے قید سے یااِلٰہ
کہ تو جانتا ہے میں ہوں بے گناہ

(۱۸۸۲، مثنوی عاشقانہ امیرمینائی (اردو، کراچی، جولائی تا اکتوبر ۱۹۶۰ء، ۷۳)). (۱۸۸۲، مثنوی عاشقانہ امیرمینائی (اردو، کراچی، جولائی تا اکتوبر ۱۹۶۰ء، ۷۳)).

---اِلٰہَ العٰلَمین فقرہ.

اے تمام عالموں کے معبود، یااللہ، اللہ کو مدد کے لیے پکارتے وقت مستعمل.

شکایت کچھ نہیں قسمت کی البتہ یہ حیرت ہے
بگڑ جاتی ہے یوں بھی یا اِلٰہ العٰلمیں! بن کر

(۱۹۴۵ء، کلیات رزمی، ۱۴۹).

---اِلٰہِ عالم فقرہ.

رک : یااِلٰہ العالمین.

سبحانک یااِلٰہ عالم عالم ترا عجز نے دکھایا

(۱۸۵۱ء، مومن، قصائد، ۲).

---اَللّٰہ فقرہ.

۱. اے خدا، خدایا، دعا مانگنے اور مدد چاہنے کے وقت مستعمل. یااللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندہ عاجز نالایق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے. (۱۸۳۰ء، تنبیہ الغافلین، ۳۶۲). یااللہ ایسی مصیبت سوائے ان مونڈی کاٹوں کے اور کسو پر نہ پڑے. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۴ : ۲۸۵).

جب میں کہتا ہوں کہ یااللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

(۱۹۲۱ء، اکبر الٰہ آبادی، ک، ۳ : ۳۸).

یااللہ، پیدل کیسے جائیگی تو میری ننھی! میں تو تیرے سارے کپڑے لئے بستر سب تیار کر چکی ہوں، اس کا کیا ہوگا؟ اور ماں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی.

(۱۹۷۰ء، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۸۱). اکثر دعا کرتا تھا کہ یااللہ تو نہایت غفور و رحیم ہے----سیاحوں کے لیے رحم کے جذبات اُبھار دے. (۱۹۸۴ء، قید مقام سے گزر، ۷۴). **۲. تعجب اور بیزاری ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.** یااللہ دیکھیے کیا ہوتا ہے. (۱۸۹۹ء، امراؤ جان ادا، ۲۳۴). یااللہ یہ کیا مصیبت سر پڑ گئی. (۱۹۴۷ء، میرے بھی صنم خانے، ۹۰). میں نے کہا یااللہ! یہ ہمارے ہاں تو کبھی پانچ منٹ بھی نہیں ٹکے. (۱۹۵۸ء، شمع خرابات، ۷۶). یااللہ ہندوستان میں اتنے افسانہ نگار ہیں. (۱۹۸۰ء، زمیں اور فلک اور، ۴۶). یااللہ، میری بیوی نے سر پیٹ لیا. (۲۰۰۱ء، سرخاب کے پر (ترجمہ)، ۱۱۹). **۳. (کسی کی تعظیم کے لیے مستعمل) سبحان اللہ، ماشاء اللہ کی بجائے.**

درد درویش ہوں مری تعظیم
خلق کرتی ہے کہہ کے یااللہ

(۱۷۸۴ء، درد، د، ۶۸).

---اَللّٰہ توبہ ہے فقرہ.

اللہ کی پناہ؛ اے اللہ میں توبہ کرتا ہوں، کسی حالت یا مصیبت سے نجات پانے کے لیے یا عاجزی کے موقع پر بولا جاتا ہے. اُس نے آفتاب کو کیوں قبلہ بنا رکھا ہے جب یہ جواب

دے سکیں گے تو میں بھی شاید جواب کی ---- آہ ! آہ ! توبہ اُف ، اُف یا اللہ توبہ ہے ۔ (۱۹۴۰، سجاد حیدر یلدرم، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں، ۳۵).

---اللہ خَیر فقرہ.

خدا خیر کرے ، اللہ سے مدد مانگنے کے لیے کہتے ہیں ، بالخصوص کسی ناگہانی مصیبت یا گھبراہٹ یا امکانی خطرے کے وقت مستعمل ۔ اور کچھ تو بن نہ پڑی زور زور سے یا اللہ خیر یا اللہ خیر، چلانا شروع کیا۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۷۷). نعیم گھبرا کر چونکا یا اللہ خیر کہتا ہوا پہنچا۔ (۱۹۳۳، ید قدرت، ۴۹). یا اللہ خیر ! عورتوں کی دبی دبی آوازیں سنائی دیں۔ (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۳۶).

---اللہ خَیر کیجیو فقرہ.

رک : یا اللہ خیر ۔ یہ آج دشمنوں کے چہرے پر اُداسی کیوں پائی جاتی ہے یا اللہ خیر کیجیو ۔ (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۴۰۶).

---اللہ رَحَم کَر فقرہ.

رک : یا اللہ خیر ؛ کسی مصیبت یا گھبراہٹ کے موقعے پر اللہ سے مدد مانگنے کے لیے مستعمل ۔ زبان سے یہی الفاظ نکل رہے تھے ، یا اللہ رحم کر۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۱۶). یا اللہ رحم کر! اس بار حافظ جی جھلا گئے۔ (۱۹۹۰، بے شناخت، ۲۷).

---اللہ مَدَد فقرہ.

اے خدا مدد کر، مشکل یا مصیبت کی گھڑی میں اللہ سے مدد مانگنے کے لیے مستعمل ہے ۔ باآواز بلند دعا کی، یا اللہ مدد ! اب باقی کام آمد ہے۔ (۲۰۰۰، سلام و پیام، ۲ : ۶۱).

---اللہ یا مُحَمَّد ﷺ فقرہ.

۱۔ اے اللہ اے محمد ﷺ کسی جگہ خیر و برکت کے لیے لکھا جانے والا کلمہ ۔ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کی قبروں کے کتبوں پر یا اللہ یا محمد ﷺ ، یا غوث الاعظم دستگیرؒ مرقوم ہوتا ہے۔ (۱۹۹۱، خفتگانِ کراچی، ط). **۲۔ مراد : کلمۂ شہادت ۔** مرتے دم یا اللہ یا محمد ﷺ کہنا نصیب نہ ہو۔ (۱۹۴۶، آبلے، ۵۳).

---اِلٰہی فقرہ.

۱۔ (لفظاً) اے میرے معبود، اے اللہ؛ دعا مانگنے کے لیے مستعمل ہے۔

دل میں ہر ایک حاجتیں رکھتا
یا آلٰہی وو حاجتیں برلا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۱).

دردِ عاشق کو سمجھتا ہی نہیں ہے بے درد
یا الٰہی کہیں ہو جائے یہ دَرماں مجھ سا

(۱۸۲۴، مصحفی، ک (مجلس) ، ۳ : ۵۵).

اس بلا سے نکالنا اس کو
یا الٰہی ! سنبھالنا اس کو

(۱۸۸۲، فریاد داغ، ۱۰۱).

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشق مصطفٰے ﷺ کا ساتھ ہو

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۱ : ۳۷).

یا الٰہی مومنوں کو شاد کر
دشمنوں کی قوم کو برباد کر

(۱۹۳۷، محمد اسماعیل الم، سلہٹ میں اردو، ۱۴۲).

یا الٰہی بخش دے ہم کو کہ ہیں تقصیروار
تو گنہگاروں ، سیہ کاروں کا ہے پروردگار

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۲۵). یا الٰہی اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اماں کو زندہ سلامت رکھ ۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم ، ۱۱۲). **۲۔ بیزاری یا تعجب کے اظہار کے لیے مستعمل ہے ۔** وزیرزادے کا ہوش دیکھتے ہی جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یا الٰہی کس بلا میں لاپھنسایا۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز و دلبر، ۱۰۴).

کج کلہ تیغ بکف چین بر ابرو بے باک
یا الٰہی یہ ستمگار کہاں جاتا ہے

(۱۷۷۲، فغاں (آبِ حیات، ۱۲۷)). یا الٰہی ! یہ کیا صورت ہے بغیر پوچھے گچھے اتنا مال ناآشنا صورت اجنبی نے ایک پرزے کاغذ پر میرے حوالے کیا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۳۰). دل میں کہتا تھا کہ یا الٰہی کیا کروں اس قلعہ ---- تک کیونکر پہونچوں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب، ۲۴). ہم عجیب شش و پنچ میں مبتلا تھے کہ یا الٰہی یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ (۱۹۸۱، دھوپ کنارا، ۲۵). یا الٰہی یہ کیسا شور ہے کوئی احتجاجی جلوس تو ادھر نہیں آ رہا ۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۴۴). کوئی کوئی قسمت کا دھنی سات سمندر پار کرکے اس نئے افسانوی شہر میں پہنچتا حیران ہوتا کہ یا الٰہی یہاں زمین و آسماں کس رنگ کے ہیں ۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۱۰۰).

---اِلٰہی یہ ماجَرا کیا ہے فقرہ.

انتہائی حیرت کے اظہار کے طور پر کہا جاتا ہے، جب کسی معاملے میں خلاف توقع بات سننے یا دیکھنے میں آئے یا کوئی معاملہ سمجھ میں نہ آئے تو کہتے ہیں۔

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۳۸). ایک ہمارے ہم عمر جو اسلام آباد کے ایوان اقتدار میں جوائنٹ سیکریٹری کے اچھے بھلے عہدے پر فائز تھے اپنا بوریا بستر لپیٹ کر نیویارک چلے گئے۔ پھر سننے میں آیا کہ وہاں ایک اسٹور میں سیلزمین کا کام کر رہے ہیں۔ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے ؟۔ (۱۹۹۹، امریکہ کی تلاش میں، ۸).

---اِمام یا حُسَینؓ فقرہ.

۱۔ اے امام، اے حسینؓ، امام حسینؓ کو پکارنے کا کلمہ۔

چھوٹے بڑے سامنے مر گئے ہو کر کھڑے
خوب ہوا اختتام یا امام یا حسینؓ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۲۰). **۲۔ جس وقت تعزیہ لے کر چلتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے امام اور اے ہمارے حسینؓ یہ تیرے نام کی یادگار ہے۔** (فرہنگ آصفیہ).

---اَمیرَ المُومِنین فقرہ.

۱۔ (لفظاً) اے مومنوں کے سردار۔ یا امیر المومنین ، یہاں پانی کی بے حد قلّت ہے اور یہاں کے لوگ ڈاکو ہیں تھوڑی فوج جائے تو لوٹ لی جائے اور زیادہ جائے تو پیاسوں مرے ۔ (۲۰۰۴، جدید سندھی ادب، میلانات، رجحانات، امکانات، ۱۵۳). **۲۔ مراد : اے علی۔** یا امیر المومنین حکم ہوئے میں جاؤں اور یہ خوش خبری فتح اہل کوفہ کوں پہونچاؤں ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۱).

پوچھتے ہیں یا امیر المومنین
عرش کے وے گوشوارے کیا ہوئے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۲۳۱).

سنو پھر یاامیر المومنین بات
کیا ہوتے ہیں پھر غیبی خیالات

(۱۸۰۳، مثنوی قصہ تمیم انصاری (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۵۶۸)).

میرِ سامان خدا ہے یاامیر المومنین
تو ہی قاسم ہے جناں کا ، تو ہی قاسم نار کا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۳۳).

تیرے بحر فیض کو دیکھے جو اے دریائے فیض
قطرہ بنجائے سمندر یاامیر المومنین

(۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵: ۳).

یاامیر المومنین) کذا (بابائے شاہِ کربلا
پھر فلسطیں میں بپا ہے کربلا مشکل کشا

(۱۹۷۲، یوسف ظفر، عشق پیچاں، ۲۵).

---اُولُوا الابصار فقرہ.

رک : یااُولی الابصار.

خانۂ آباد لاکھوں دشت ویراں بن گئے
دیکھتا ہوں یا اولوالابصار کیا تھا کیا ہوا

(۱۸۷۰، چمنستان جوش، ۱۸).

---اُولیَ الابصار فقرہ.

اے دیکھنے والو، آنکھوں والو، غور و فکر کرنے والو، چشمِ بصیرت رکھنے والو.

خدا کا نام چپو تم کہ ہے وہی مالک
مکت اسی میں تمہارا ہے یا اولی الابصار

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، سروش ہستی، ۸۸).

--- بارِ خُدا فقرہ.

یاخدا، اے خدائے بزرگ و برتر، بارالٰہ.

معشوق سے ملنے کی تمنا نہ جنہیں ہو
یا بارِ خدا ایسے بھی انسان کہیں ہیں

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۹۲).

---بخت فقرہ.

رک : یاقسمت ؛ بدقسمتی کا گلہ کرنے کے لیے مستعمل. ورنہ اتنے جرار اور آزمودہ کار جوانوں کو قتل کیا تھا اخباروں میں نہ شہرت ہو جاتی لیکن ، یا قسمت یا نصیب یا بخت. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۲۵۰). مجھے اُن سے ملنے کا اشتیاق بھی تھا لیکن یابخت کہ ان کے ایک ہم دبستاں نے ---- ان کی ملاقات کے شوق سے خالی کر دیا. (۲۰۰۷، الحمرا، لاہور، اگست، ۱۰۴).

---بے حَمِیَّتی تیرا (ہی) آسرا (ہے) فقرہ.

بے ہمت اور کمزور انسان خود کچھ نہیں کرتا دوسروں سے توقع اور امید رکھتا ہے. یابے حمیتی تیرا آسرا کے مصداق میڈیا پر اردو کی ---- تشویش ناک فعل ہے. (۲۰۰۷، مجلّہ مخزن، لاہور، ۱۴: ۱۱۸).

---بے غیرَتی تیرا آسرا فقرہ.

رک : یابے حمیتی تیرا آسرا. یہاں خود مجھ پر ایسا وقت گذر چکا ہے مگر یا بے غیرتی تیرا آسرا. (۱۹۲۴، خونی بھید، ۸۲).

---پَروَرِدگار فقرہ.

رک : یااللہ. اس کے دل سے کئی دفعہ یہ دُعا اٹھتی تھی یاپروردگار میرا باپ میرا جنازہ اٹھائے. (۱۹۵۵، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۷۹). یاپروردگار مجھے موت کیوں نہیں دیتا. (۱۹۶۲، معصومہ، ۴۷).

---جامِعَ المُتَفَرِّقِین فقرہ.

اے بکھرے ہوؤں کو جمع کرنے والے ؛ مراد : اے خدا. مسبّب الاسباب کے فضل سے کوئی ایسا سبب ہو جائے جس سے آقا کی ملازمت ---- میسر آئے آمین یارب العالمین یا جامع المتفرقین. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶: ۵).

---جَلَّ جلالُہٗ فقرہ.

(تخاطب کے لیے) اے خدائے بزرگ و برتر، اے رب جلیل، اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان وجلال کی طرف اشارہ ہے. اتنے میں پیچھے پھر کر جو دیکھتے ہیں تو زینہ غائب یاجل جلالہ لگے سر پیٹنے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۵۰).

---حافِظ فقرہ.

اے حفاظت کرنے والے، اے محافظ، نگہبان ؛ مراد : اے اللہ تعالیٰ. نیرنگ روزگار کا تماشا دیکھ رہا ہوں یا "حافظ" یا "حفیظ" وردِ زبان ہے. (۱۸۶۳، خطوط غالب، ۵۹۴).

یالطیف و خبیر یاحافظ یاسمیع و بصیر یاحافظ

(۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۴۲). ولی تھا، جو خواب دیکھتا تھا صبح کو قلمبند کرتا تھا مع شب و تاریخ اوپر لکھتا تھا یا کریم، یاکارساز، یاحافظ. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۸۶).

---حَبِیب فقرہ.

اے محبوب، اے دوست، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کا کلمہ.

کر شراب شوق سیں بے ہوش مج کوں یاحبیب
دے مجھے بھر کر پیالہ نشۂ عرفان کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۳۵).

کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب
وہاں بیٹھ کر ورد ہو یاحبیب

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۴).

یانبی سلام علیک
یارسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک
صلوات ا للہ علیک

(۱۹۸۳، زمزمۂ درود، ۳۲). یک زبان ہو کر، یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک کہتے تھے. قصرِ دل کے تار جھنجھنا اٹھتے تھے. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۵۰۴).

---حَبِیبَ اللّٰہ فقرہ.

اے خدا کے پیارے، اے اللہ کے محبوب ؛ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارنے کا کلمہ. یاحبیبؐ اللہ ! کوئی نشانی عطا ہو کہ اسے دیکھ کر صفوان کو اپنی جاں بخشی کا یقین آ جائے. (۱۹۷۸، روشنی، ۱۰). حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یاحبیب اللہ یارسول اللہ. (۱۹۹۵، ربیع المجالس، ۲۱۹).

--- **حبیبی** فقرہ.

۱۔ اے میرے محبوب؛ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارنے کا کلمہ۔

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۱: ۵۳). **۲۔ اے میرے دوست۔** یہ اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے بھی اسے پاکستانی نغموں کے شاعروں کی زبان میں "یا حبیبی" کہہ کہہ کر جواب دیتے رہے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۷۷).

--- **حسرتا** فقرہ.

رک: واحسرتا۔

ہے وقفِ سوزِ نغمۂ یا حسرتا زبان
بتخالہ زیرِ ہر لبِ مرغِ چمن ہے آج

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۳۰۵).

--- **حُسَینؑ** فقرہ.

حضرت امام حسین علیہ السّلام کو پکارنے کے لیے مستعمل اے حسینؑ (بطور ندا یا بطور استمداد)۔

بس میر تو بھی چپ ہو ہوا دل تو آبلہ
مر رہ زباں دراز کہیں کہہ کے یا حسینؑ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۴۱). سفید کُرتے پائجامے میں ملبوس ماتمیوں کے بیچ آکر بلند آواز سے کہتے یا حسینؑ ماتم رک جاتا۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۱۲).

--- **حضرت** فقرہ.

کسی کو عزت و احترام سے مخاطب کرنے کے لیے مستعمل۔ مہر افروز پوچھتا ہے کہ یا حضرت! وہ کس طرح ملا۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۶۰). یا حضرت میرے شوہر کی آنکھ میں سفیدی ذرہ بھی نہیں ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۱۰۳۷). یا حضرت! آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک پنجاب میں بہت تھوڑی بی بیاں پڑھی لکھی ہیں۔ (۱۹۱۰، آزاد، مکتوبات آزاد (کریمی پریس)، ۱۸۵).

--- **حفیظ** فقرہ.

اے حفاظت کرنے والے؛ مراد: اے اللہ۔

تہیں جگ کا ساما یا حفیظ
تہیں جگ کوں سرجایا یا حفیظ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۵). نیرنگ روزگار کا تماشا دیکھ رہا ہوں یا "حافظ" یا "حفیظ" وردِ زباں ہے۔ (۱۸۶۳، خطوط غالب، ۵۹۴).

--- **حلیم** فقرہ.

اے حلم والے؛ مراد: اے اللہ۔

یا عظیمُ یا حلیم یا رقیب یا مجیب
یا حمید یا معید یا شہید یا حسیب

(۱۹۸۴، الحمد، ۸۵).

--- **حنّان** فقرہ.

اے بخشنے والے، مہربان، خدا کا ایک صفاتی نام۔

ہنس، ہما، سرخاب تدرویں بولیں یا رحمان میاں
سارُو، ہریل اور لٹورے دھیڑ یا حنان میاں

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲، ۲۳۰).

--- **حیّ** فقرہ.

اے زندہ رہنے والے؛ رک: یا حیُّ یا قیوم۔ اے جان زور اثر ہے تیری مارِ زلف کا یا حیُّ پڑھتے پڑھتے ہوا جسم زار سبز۔ (۱۸۵۹، دفتر بے مثال، نساخ، ۷۴).

--- **حیّ توانا** فقرہ.

اے اللہ جو قادر ہے، قدرت و اختیار والا ہے۔

کس کس کا لوں نام غرض، ہیں جتنے طائر خورد و کبیر
کوئی کہے یا حیُّ توانا کوئی کہے یارب قدیر

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۲۳۱).

--- **حیّ یا قدیر** فقرہ.

اے زندہ رہنے والے، اے قدرت رکھنے والے؛ رک: یا حیُّ یا قیوم۔

یا حی یا قدیر کی تھی ہر طرف پکار
تسبیح تھی کہیں کہیں تہلیل کردگار

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۳۷).

--- **حیّ یا قیُّوم** فقرہ.

اے زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے؛ مراد: اے اللہ تعالیٰ، مشکل گھڑی سے نجات پانے کے لیے بطورِ ورد مستعمل۔ اس لفظ کے معنے ہیں یا حی یا قیوم پھر اِسی اسم کو ابراہیمؑ نے وقت داخل ہونے آگ کے پڑھا۔ (۱۸۸۳، طلائع المقدور من مطالع الدہور، ۹). بہہ رہا ہے لاکھوں ہی موجوں میں یہ بحر فنا ورد کے قابل فقط یا حیُّ یا قیُّوم ہے۔ (۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۲: ۱۳۶). اولیا اللہ ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں کہ یا حی یا قیوم ثبتنا علی الایمان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا۔ (۱۹۹۵، ربیع المجالس، ۱۴۰).

--- **خدا** فقرہ.

۱۔ (دعائیہ کلمہ) یا اللہ، یا الٰہی، بطور استمداد و ندا مستعمل۔

بہر یوں کہیں جانور یا خدا
فلانہ مجھے مفت ضایع کیا

(۱۷۶۹، آخر گشت (عکسی)، ۷۸).

یا خدا کب بوسۂ لب مجھکو دے گا وہ صنم
کب مسیحا مجھ مریضِ عشق کا ہو جائے گا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۱). دل میں کہتی تھی کہ یا خدا کس مصیبت میں جان پڑی۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۰۴). دو دلوں میں اب ہمیشہ کے لئے اک درد ہے یا خدا ہوتا ہے دو نظروں کے مل جانے سے کیا۔ (۱۹۳۵، جوئے شیر، آنند نرائن ملا، ۲۳). یا خدا تو نے مجھے آرٹسٹ کیوں بنایا۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۴۲). **۲۔ حیرت و استعجاب کے موقع پر بھی مستعمل۔**

اتفاقِ چشم و ابرو یا خدا کیونکر ہوا
کعبہ و بت خانہ تعمیر ایک جا کیونکر ہوا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۲). راقم نے پہلی بار ایک جلسے میں سمفنی سنی تو دنگ رہ گیا اور کہہ اٹھا، یا خدا یہ موسیقی ہے یا صورِ اسرافیل۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۴۰).

--- **خُدا (نہ) تو دے نہ میں دُوں** کہاوت.

رک : یا خدا نہ تو دے نہ میں دوں ؛ جو شخص نہایت حاسد اور بخیل ہوتا ہے اس کی نسبت بولتے ہیں یعنی یہ شخص ایسا حاسد ہے کہ نہ تو خود ہی کچھ دیتا ہے اور نہ خدا ہی کا دینا گوارا کرتا ہے ، بے فیض اور کنجوس پر طنز جو خود بھی نہ دے اور ملتا ہو تو روڑے اٹکائے . (ماخوذ : نور اللغات ؛ جامع الامثال ؛ فرہنگ اثر) .

---خُدا خَیر، بَچّا ہاتھ پَیر / ہاتھ بَچّا اور پَیر کہاوت.

مصیبت کے اندیشے میں بولتے ہیں، مزدور جان جوکھوں کا کام کرنے پر کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ خیر کرے اور آفات سے محفوظ رکھے . (محاورات ہند ؛ جامع الامثال ؛ فرہنگ اثر) .

---خُدا خَیر کَر، خَیر کا بیڑا پار کَر کہاوت.

اے خدا مہربانی کر اور نیک آدمی کو کامیاب بنا . (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

---خُدا مَدَد دے فقرہ.

اے خدا مدد کر، دعا کے وقت مستعمل . تیسرا قدم بڑھا اور تھر تھر کانپنے لگے یا خدا مدد دے ، یا خدا بچائیو . (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۴) .

---دوست فقرہ.

اے دوست ؛ مراد : اے خدا ؛ ایران کے قلندروں اور فقراء کی صدا ہے ، ہندوستان میں بھی فقیر یا دوست کہہ کر صدا لگاتے تھے . (ماخوذ : نور اللغات) .

---ذُوالجَلالِ وَالاِکرام فقرہ.

اے عظمت اور بزرگی والے ، اے عزت اور دبدبے والے ؛ مراد : اے اللہ تعالیٰ . (ماخوذ : فرہنگ طلسم ہوشربا ، ۳۸۴) .

---رازِق فقرہ.

اے رزق دینے والے ؛ مراد : اے اللہ تعالیٰ . اپنے اپنے گھروں سے دعا مانگ کر نکلتے تھے یا رازق مطلق تو روزی دینے والا ہے . (۱۹۱۱، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۰۰) . اللہ تعالیٰ کی بہت سی اچھی صفات ہیں جن کے ذریعے سے اس سے دعائیں کرنی چاہیں مثلاً ---- رزق کی کشائش کے لیے یا رازق . (۱۹۶۴، روزگار فقیر ، ۲ : ۱۲۷) .

---رَب فقرہ.

۱. اے پروردگار، اے اللہ ، بطور ندا یا استمداد مستعمل .

یا رب میں تو باندھیا رخت
حسین دنیا تے باندھیا رخت

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ، ۶ ، ۲ : ۶۵)) .

تجھ لطف اگر مدد نہ کرتا یا رب
ہرگز نہ ہوتا آدم خاکی مسجود

(۱۷۳۲، کربل کتھا ، ۱۹) .

جو ہو سانچ یا رب وہی توں بلاؤ
سبھی جھوٹ کوں دل سیں میرے چوکاؤ

(۱۷۶۹، آخر گشت (عکسی) ، ۲) .

کون وہ بے سرو ساماں ہے کہ یارب جوں اشک
جس کی خاطر کہیں برسات نہ ہونے پائی

(۱۷۸۴، درد ، د ، ۷۷) .

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز
دعا قبول ہو یا رب کہ عمرِ خضر دراز

(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۱۷۱) .

یارب چمنِ نظم کو گلزار ارم کر
اے ابرِ کرم خشک زراعت پہ کرم کر

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱) .

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

(۱۹۰۷، حدائق بخشش ، ۱ : ۴۳) .

جب بھی روزِ حساب ہو یارب بخشنا والدین کو یارب

(۱۹۸۴، الحمد ، ۹۵) . ۲. حیرت اور تعجب کے لیے .

غیر کو یا رب وہ کیوں کر منع گستاخی کرے
گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۲۲۱) .

جذب الفت میں قیامت کا اثر ہے یارب
ٹکڑے ہو ہو کے مرے دل سے وہ پیکاں نکلا

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح ، ۳۱) .

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

(۱۹۲۴، بانگ درا ، ۱۰۳) .

اُسے چھونا بھی ممکن ، سوچنا بھی تجھ کو ناممکن
تری دنیا میں یارب تجھ کو پوجیں یا اُسے چاہیں

(۱۹۷۳، دشت وفا ، ۱۵۵) . ۳. (کنایۃً) فریاد ، فغاں .

تم نے بھی کچھ سنا کہ تابفلک
شور پہنچا ہے میرے یارب کا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ ، ۵۵) .

---رَبُّ العالَمین فقرہ.

اے جہانوں کے پالنے والے ، اے اللہ تعالیٰ . اگر یہ خبر سچ ہے تو ہمارے دوست کا نام بنا رہے گا آمین یارب العالمین . (۱۸۶۹، خطوط غالب ، ۱۳۲) . مسبّب الاسباب کے فضل سے کوئی ایسا سبب ہو جائے جس سے آقا کی ملازمت اور محبوبہ کی ملاقات جلد میسر آئے آمین یارب العالمین . (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۶ : ۵) .

---رَبِّ کَریم فقرہ.

اے کرم کرنے والے رب . یارب کریم تیرا کس منہ سے شکر ادا کروں . (۱۹۹۰، چاندنی بیگم ، ۱۱۲) .

---رَحمان فقرہ.

اے مہربان ، اے رحم کرنے والے ، مراد اللہ تعالیٰ .

میری امید کوں برلا شتاب یا رحمان
کہ جانتا ہوں تجھے اپنی بے کسی پہ رحیم

(۱۷۳۹، کلیات سراج ، ۵۴۲) .

ہنس ، ہما ، سرخاب ، تدرویں بولیں یا رحمان میاں
سارُو ہریل اور لٹورے دھیڑ یا حنّان میاں

(۱۸۳۰، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۳۰) .

تقویت دل کو کرم سے ہے ترے یا رحمان
نہیں مایوس کہ رحمت ہے تری بے پایاں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۲۷۳).

---**رَحمَۃَلِّلعالَمین** فقرہ.

اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے (بطور ندا یا استمداد)۔ یارسول اللہ ـــ یارحمۃ للعالمین ہم لوگ اب اس حالت کو پہنچے کہ کچھ جسم باقی نہیں رہا۔ (۱۸۳۰، تنبہہ الغافلین، ۲۰۳).

اب مجھے جلدی مدینے میں طلب کر لیجئے
سخت ہے اک اک گھڑی یا رحمۃ للعالمین

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۸۸).

رہتا ہوں میں شام و پگہ شہ کا ثنا خوان ہر جگہ
میری طرف بھی اک نگہِ یا رحمۃ للعالمیں

(۱۹۱۶، نظم طباطبائی، طباطبائی، ۱۸).

التجا کیسے کروں یا رحمۃَ لِلعالمیں
جز زبان حال کیا چارہ ہے احقر کے لیے

(۱۹۷۲، یوسف ظفر، عشق پیچاں، ۱۲).

---**رَحِیم** فقرہ.

اے رحم کرنے والے، اے کرم کرنے والے، مراد اللہ تعالیٰ۔

مناجات مانگی کہ اے رب کریم
دے فرزند کو میرے فتح یا رحیم

(۱۷۸۵، قصہ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۳۹۳)). لگے بڑبڑانے یاکریم یارحیم یااللہ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۶۵). اور کبھی یارحیم رحم کر یاکریم کرم کر۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۳۹).

---**رَسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم / رَسُول اللّٰہ** فقرہ.

اے اللہ کے رسول (بطور ندا یا استمداد)۔ حضرت امیر نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیش دستی نہ کر سکا جو آپ فرماویں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۹۲).

کرتی ہیں بانو یہ زاری یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اب سکینہ بھی تمہاری یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۲۲۲).

رحمتہ للعالمینی یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ہم شفیع المذنبینی یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۸۷). پوچھا ایک شخص نے یارسول اللہ ـــ اگر مارا جاؤں میں اللہ کی راہ میں ـــ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں اور بخشے گا مجھے۔ (۱۸۳۰، تنبیہ الغافلین، ۳۶۴).

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بر آئیں میرے دل کے بھی ارمان یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۷۶).

نعرہ کیجیے یارسول اللہ کا
مفلسو سامانِ دولت کیجیے

(۱۹۰۷ حدائق بخشش، ۱ : ۵۵). عرض کیا یارسول اللہ! ہمیشہ باوضو رہتا ہوں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۳ : ۳۴۰). کہیں سے قراءت کی آواز آتی ہوتی ہے، کہیں سے ـــ یارسول اللہ کی صدائیں شروع ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۷۱، میاں کی اٹریا تلے، ۵۳). حدیث شریف میں ہے کہ ان کے اس سوال پر کہ یارسول اللہ آیا یہ حدیث ان لوگوں کے متعلق ہے جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۵۱۱).

--- **سَمِیع** فقرہ.

اے سننے والے؛ مراد: اللہ تعالیٰ۔

یا لطیف و خبیر یا حافظ یا سمیع و بصیر یا حافظ

(۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۴۲). اس کا سہم ترقی کر رہا تھا حصن حصین کا ختم یا سمیع کا چلہ دونوں پورے پورے کر لیے۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۳۹).

---**شافی** فقرہ.

اے شفا دینے والے؛ مراد: اللہ تعالیٰ، کلمہ جو دوا کے استعمال کے وقت پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی اچھی صفات ہیں جن کے ذریعے سے اُس سے دعائیں کرنی چاہییں، مثلاً صحت کے لیے "یاشافی"۔ (۱۹۶۴، روزگار فقیر، ۲ : ۱۲۷).

---**شافی یاکافی** فقرہ.

ایک کلمہ جو دوا کے استعمال کرتے وقت حالت بیماری میں کہا جاتا ہے؛ اے شفا دینے والے، مراد اللہ تعالیٰ۔ میں کانپ اُٹھا اور دل میں یاشافی یاکافی کا وظیفہ پڑھنے لگا۔ (۱۹۸۹، غالب رائل پارک میں، ۲۲۰).

--- **شَفِیعَ المُذنِبِیں** فقرہ.

جنابِ رَبُّ العزت میں گنہگاروں کی سفارش کرنے والے، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ والا صفات کی طرف اشارہ بطور استمداد یا ندا۔

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ اللعالمین) کذا(
یا امان الخائفیں یا ملتجیٰ امداد کن

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲ : ۲۶).

--- **شَفِیعَ الوَریٰ** فقرہ.

اے مخلوق خدا کی شفاعت کرنے والے، حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا لقب۔

مری گور میں بھی مدد کیجیو
مرے مصطفیٰ یا شفیع الوریٰ

(۱۸۸۱، لطف بریلوی، ارمغان نعت، ۱۱۷).

---**صَمَد** فقرہ.

اے بے نیاز، اے وہ خدا جو بے نیاز ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہے، ڈر یا کسی مشکل میں اللہ کو پکارنے کے لیے مستعمل۔

یا صمد !ڈر سوں کہے جو کوئی جو پکڑے تھے صنم
ہے جہاد اکبر وہی جو توں کیا ہے ترکتاز

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۸).

---**عَلی** فقرہ.

مشکل کے وقت بہ غرض طلب امداد و خیر و برکت کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کا نام لینے کے لیے مستعمل نیز ایک نعرہ جو مسلمان لڑائی کے موقع پر لگاتے ہیں۔

دنیا و دین کا حق سنگار یاعلیؑ توں
سب اولیا کے من کا اسرار یاعلیؑ توں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۲۲).

جب یاعلی کی ہانک سوں گھوڑے اُچائے جول سوں
ہر دل کا بتخانہ ڈھلیا ہر کافر فجار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۶۴).

کر نظر رحم مجھے یاعلی
تاکہ رہوں مہر سا میں منجلی

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۱). حضرت فاطمہ نے اون کوں دیکھا، حضرت امیر سے کہا یاعلی، ایک ساعت ان کوں میرے باپ کی قبر پر بھیج کہ میں حق تعالیٰ سے بھید اپنا کہوں ۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷۶).

یاعلیؑ ہے گا میر پیر فقیر
اب سزاوارِ لُطفِ شاہا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۷). یاعلی کہہ کر زنجیر میں اس زور سے جھٹکا مارا کہ ہر بند۔۔۔۔۔ علحدہ ہوگیا۔ (۱۸۵۹، سروش سخن، ۵۴). ہاتھی اٹھ کھڑا ہوا ، یاعلی ، یاعلی بچائیو ۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۲۶). جی بادشاہ اچھا تو کہو ، یاعلی ، یاعلی یاپیر ، یاپیر ۔ (۱۹۴۲، شکست، ۲۴۳). ہماری افواج کے جانباز دستوں ، کمانڈوز کا نعرہ بھی ''یاعلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)'' ہے۔ (۱۹۸۳، محمد فاروق رحمانی، ربیع المجالس، ۳۹۳).

---علی اَدرِکنی فقرہ.

(کلمۂ دعائیہ) **اے علی میری مدد کو آیئے ؛ رک : یاعلی ادرکنی.** (ماخوذ : فرہنگ طلسم ہوش ربا).

---علی حیدَر فقرہ.

رک : یاعلی شیر ؛ پرانے زمانے میں رئیسوں کے مکانوں پر پہرے داروں کی آواز ۔

کہ اکثر پاسباں کہتے ہیں شب کو یاعلیؑ حیدر

(۱۸۳۸، ناسخ (مہذب اللغات)).

---علی شیر فقرہ.

(کلمۂ دعائیہ) **رک : یاعلی ؛ بطور استمداد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارنے کے لیے مستعمل ۔** چُپکے چُپکے دعائیں مانگ رہی تھی یاعلی شیر نواب مرزا کو لاؤ گھیر، اے لو گھنٹی ہوگئی نواب مرزا کا ابتک پتہ نہیں۔ (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۱۷۲).

---علی مَدَد فقرہ.

(کلمۂ دعائیہ) **جو حضرت علی کو نصرت اور مدد کے واسطے مشکل پیش آنے کے وقت زبان پر لاتے ہیں، اے علی میری مدد کیجیے۔**

لغزشِ پا کو ہے بلد ، نغمۂ ''یاعلی مدد''
ٹوٹے گر آئنہ ، اسد ، سبحہ کو خونبہا سمجھ

(۱۸۶۹، غالب، د، ۷۳).

تن کر جو نیزہ بازوں پہ جاتے تھے وہ اسد
حضرت اِدھر پکارتے تھے یاعلی مدد

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵: ۱۵۶).

میرا کام سوا خدا و مولیٰ کے مدد پذیر نہیں ، یاعلی مدد ۔

(۱۸۸۳، مکتوبات محمد حسین آزاد (مرتبہ : آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد) (کریمی پریس لاہور)، ۶۱).

---علی مَدَدے فقرہ.

رک : یاعلی مدد ۔ سمندر کی ڈراونی صورت دیکھ کر بدن کانپ اٹھتا تھا مرد و زن یاعلی مددے، یاخدا بچائیو کا غل مچاتے تھے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۹).

---علی مَدَد کُن خُدایا فقرہ.

اے علی مدد کیجیے ، اے خدا مدد کر (بطور دعا و استمداد مستعمل)۔ مسخرہ (ڈنڈ پیل کر) یاعلی مددے مدد کن خدایا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۶۳۵).

---علی مُشکِل کُشا فقرہ.

(کلمۂ دعائیہ) **کسی مشکل وقت کے ٹل جانے یا کسی مشکل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو مدد کے لیے پکارنے کا فقرہ۔** یاعلیؑ مشکل کشا، مشکل کشائی کیجیے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۲۱۰). راوی نے ''یاعلی مشکل کشا'' کا نعرہ مار کر جو دوسرا زور لگایا تو دروازہ ٹوٹا تو نہیں چُول اُتر گئی۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۲۶۳).

---علی یاعلی فقرہ.

رک : یاعلی مدد۔ تب حضرت نے بھی باگ اس کے اختیار دی یاعلی یاعلی کہتے ہوئے فرزند کی آرزو میں بیقرار زار زار روتے چلے جاتے تھے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۸۲).

---غَفُور فقرہ.

اے گناہوں کے بخشنے والے، اے مغفرت فرمانے والے خدا، گناہوں سے معافی چاہنے کے لیے یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ یااللہ یاکریم یاغفور تو مجھ بندۂ عاجز نالایق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے۔ (۱۸۳۰، تنبیہ الغافلین، ۳۶۲).

وہ مست ہوں کہ ساغر مے جب میں پاگیا
اک بار یاغفور کہا اور چڑھا گیا

(۱۸۹۵، گوہر انتخاب، ۳۰۱).

تھا رات مے کدے میں عجب مے کشوں کا حال
ساقی کبھی زباں پہ کبھی یاغفور تھا

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۳۳).

---غَوث / غَوثُ الاَعظَمؒ فقرہ.

(کلمۂ دعائیہ) **اے فریاد سننے والے، اے ولیوں کے سردار، مراد : شیخ عبدالقادر جیلانی نیز بعض لوگ خیر و برکت کے لیے بھی لکھتے ہیں۔**

ترا ذرّہ مہ کامل ہے یاغوث
ترا قطرہ یم سائل ہے یاغوث

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲: ۵). بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کی قبروں کے کتبوں پر۔۔۔۔۔ یاغوث الاعظم دستگیر مرقوم ہوتا ہے۔ (۱۹۹۱، خفتگان کراچی، ط).

---فَتّاح فقرہ.

اے فتح کرنے والے، اے کھولنے والے ؛ مراد : اللہ تعالیٰ۔ یافتاح۔ ایں کتاب نور نامہ ۔ (۱۶۹۹، نور نامہ، عنایت شاہ، ۱). پھر لوح کو ملاحظہ کیا اس میں لکھا پایا کہ تھوڑے پانی پر یافتاح کو بحساب جمل پڑھ کر آسمان کی طرف پھینک دے۔ (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۲۵).

---فَضلِ پَنجتَن یاعلی دَم مَدار، بیڑا پار فقرہ.

فقرا کا نعرہ، مفہوم یہ ہے کہ پنجتن کے طفیل اور علی کے نام سے مشکل میں بیڑا پار ہو جائے۔ آپ کے گروہ کے فقرا ہندوستان میں بہت ہیں جن کا نعرہ ''یافضل پنجتن یاعلی دم مدار بیڑا پار'' ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷، قصص الامثال، ۹۵).

---قِسمَت فقرہ.

۱۔ توکل بہ خدا، ہرچہ بادا باد، تن بہ تقدیر، جو ہونا ہوگا وہ ہوگا، رضا و تسلیم کے مقام پر کہتے ہیں یعنی جو کرے سو مولیٰ، مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

پیام اب تو دیا ہے نامہ بر کو آگے یا قسمت
دو چار اُس سے ہوئے پر خواہ بھولے خواہ یاد آوے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۱۷۸)۔

ان وفاؤں کا یہ بدلا ہے جفا یا قسمت
ہم چلے تم کو تو اب کر کے دعا یا قسمت

(۱۸۰۰، شفیق، منشی لچھمی نرائن (ہندوؤں میں اردو، ۱: ۱۷۴))۔ **۲۔ جس وقت تقدیر کی شکایت کرتے ہیں تو اس وقت بھی اسے مخاطب بنا کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اے تقدیر تجھے ہمارے ساتھ یہی سلوک کرنا تھا، ہائے بدقسمتی، ہائے بدنصیبی۔**

ہمیں تو پاؤں پر بھی سر کے رکھنے کو نہ فرمایا
ملے ہم خاک میں اور یے ترا دامان یا قسمت

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا (کلیم)، ۲۳۲)۔

ہماری آہ دل تیرا نہ نرماوے تو یا قسمت
وگرنہ دیکھ آئینہ کو پتھر ہوگئے پانی

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۲۲۳)۔

وصل دلبر نہ ٹک ہوا قسمت
مر چلے ہجر میں ہی یا قسمت

(۱۸۱۰، میر، ک، نسخہ مجلس، ۳: ۵۱)۔

قاصد تو کب آتا ہے پر پیک اجل نے بھی
یاں آنے میں یا قسمت کیا دیر لگائی ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۸۶)۔

مری جبین ترا آستاں یا قسمت
مثل ہے خاک ہم از تودۂ کلاں بردار

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۷۳)۔

--- قِسمَت یا نَصِیب فقرہ۔

۱۔ رضا و تسلیم کے مقام پر کہتے ہیں یعنی جو کرے سو مولیٰ، قسمت آزمائی کی جگہ بھی زبان پر آتا ہے۔ گاؤں کتنی دور ہے ---- ورنہ میں یہاں ہی گرپڑوں گا اور قبر بھی یہاں ہی بنے گی خیر یا قسمت یا نصیب۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۶۳)۔ خلوص کی ایسی دولت سے مالا مال ہوں جس کو کبھی زوال نہیں یا قسمت یا نصیب آخری کوشش یہ ہے ۔ (۱۹۱۴، گرداب حیات، ۹۲)۔ **۲۔ جس وقت تقدیر کی شکایت کرتے ہیں تو اس وقت بھی اُسے مخاطب بنا کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔** اچھا یا قسمت یا نصیب جن لوگوں کے کلام ہماری زبان کے لئے سند سمجھے جاتے تھے ان کی تو یہ عزت ہوئی۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۸۳)۔

--- قَوِی فقرہ۔

اے قادر و توانا؛ مراد: اللہ تعالیٰ۔

کہ کیوں کر پکڑ آج بھانت یک نوی
زبوں بات کوں کر دیکھا یا قوی

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۸)۔

یا قوی یا سلام یا قدوس یا ولی یا قدیر یا حافظ

(۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۴۲)۔

--- کَرِیم فقرہ۔

اے کرم کرنے والے؛ مراد: اللہ تعالیٰ۔ یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندۂ عاجز نالائق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے۔ (۱۸۳۰، تنبیہ الغافلین، ۳۶۲)۔

رہے حاجتوں میں یہ دل مستقیم
کسی کا نہ محتاج ہوں یا کریم

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ، ۲۱۴)۔ اور کبھی یا رحیم رحم کر یا کریم کرم کر ۔ (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۳۹)۔ ولی تھا، جو خواب دیکھتا تھا صبح کو قلمبند کرتا تھا مع شب و تاریخ، اوپر لکھتا تھا، یا کریم، یا کارساز یا حافظ۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۸۶)۔

--- لَبَّیکَ یا لَبَّیکَ فقرہ۔

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ مدد مدد کی پُرجوش اپیل دربار خلافت سے پہنچی اس کے جواب میں عمرو بن العاص نے یا لبیک یا لبیک "حاضر حاضر" کہا۔ (۲۰۰۲، ڈاکٹر محمد حمیداللہ، نگارشات، ۲: ۳۳۵)۔

--- لَطِیف فقرہ۔

اے باریک سے باریک بات جاننے والے؛ مراد: اللہ تعالیٰ۔

یا لطیف و خبیر یا حافظ
یا سمیع و بصیر یا حافظ

(۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۴۲)۔

--- لِلعَجَب فقرہ۔

اظہارِ حیرت و تعجب کے لیے بولا جانے والا کلمہ۔ حیرت تھی کہ یاللعجب یہ جشن جمشیدی ہے یا بزم فریدونی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۱۸)۔ خود ایرانی کئی کروڑ روپیہ اپنی گورنمنٹ کو آسانی سے قرض دے سکتے ہیں مگر یاللعجب والعار کہ نہایت اطمینان سے دوسری ہمسایہ سلطنتوں سے قرض لئے چلے جاتے ہیں۔ (۱۹۱۲، روزنامچۂ سیاحت، ۲۰۰)۔ یاللعجب اس عالم میں روحیں بھی ہیں اور طرح طرح کی مہیب شکلیں بھی ۔ (۱۹۳۲، ریاست (ترجمہ)، ۱۳۱)۔

دینار ملا مجھ کو درم کے بدلے
یا للعجب! اندازِ جہانِ گذراں

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۱۳۳)۔

اسلام جو تسلیم جاں کا دیں ہے
آلہ ہو استحصال کا یا للعجب

(۱۹۷۶، حمطایا، ۹۵)۔ یاللعجب بلوچوں کا قاتل نہ صرف محفوظ و مامون ہے بلکہ اپنے کارناموں پر فخر کرسکتا ہے۔ (۲۰۰۹، جنگ، کراچی، ۲۹ مئی، ۶)۔

--- مُحَمَّد ﷺ فقرہ۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد کے لیے مستعمل نیز بطور ندا۔

یا محمدؐ دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پہ قربانی کرے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۱۰)۔ یا محمدؐ حق تعالیٰ سلام بھیجتا اور اس فرزند کوں ہارون کے بیٹے کے نام سے پوکارتا۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۹۲)۔

میں پکاریا اس کو بھی حق نام سیں
یا محمدؐ کر کہیں قرآن میں

(۱۷۷۱، ہشت بہشت، ۶: ۹۱).

تیری سر و قد سے طوبیٰ ہے مثال یا محمدؐ
تیرے ماہ رو سے خورشید ہے خیال یا محمدؐ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۹۱).

اگر کہے مددے یا محمدِ عربی
صفیرِ مرگ ہو رستم کو نعرۂ الکوس

(۱۸۵۱، مومن، قصائد (مرتبہ: ضیا احمد بدایونی)، ۱۸).

یا محمدؐ کہہ کے اٹھتا ہے وہ اپنے کام سے
ہائے کیا تسکین اسے ملتی ہے تیرے نام سے

(۱۹۰۰، باقیات اقبال، ۴۵). پھر سوال ہوا کہ "یا محمد"! درجات کیا ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۳۴۲).

یا محمدؐ مصطفیٰ ، نورِ خدا ، صلے علیٰ
سرورِ دیں ، رحمۃللعالمین تجھ پر سلام

(۱۹۷۲، یوسف ظفر، عشق پیچاں، ۱۵).

یا محمدؐ ہو کرم اور جلد ہو
پھر نصیبوں میں زیارت کا حصول

(۱۹۹۰، زمزمہء درود، ۶۶).

---مِرے/میرے اللہ فقرہ.
یا میرے خدا، حیرت، تعجب یا تکلف کے موقعے پر کہتے ہیں نیز جب کوئی بےتکی بات یا بےتکا کام کرے تو کہتے ہیں۔ یا میرے اللہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہوگئی۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۳: ۱۶۷).

بادہ کشی سے ایسی توبہ یا مرے اللہ میری توبہ

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۴۴). یا میرے اللہ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔ (۱۹۷۹، عورت اور اردو زبان، ۳۲۵).

--- مُشکل کُشا فقرہ.
مشکل کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کو پکارنے کا کلمہ۔

مشکلِ عشق اب تو جرأت پر پڑی بہر خدا
جلد مشکل اس کی یا مشکل کشا ، آسان کر

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱: ۳۳۳).

--- مُصطفیٰ فقرہ.
اے محمد مصطفیٰؐ، غم، مایوسی اور مشکل کے وقت آنحضرتؐ کو پکارنے کے لیے مستعمل۔

دیکھا یا مصطفٰے میں سر کی چادر
سو بی بی عاشیہ کنے ہوا پر

(۱۶۸۸، وفات نامہ رسول، دریا، ۷).

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ
تمھیں سے ہے فریاد یا مصطفیٰ

(۱۹۰۵، داغ دہلوی (ارمغان نعت، ۱۲۵)).

جذب کامل کب دکھائے گا اثر یا مصطفٰے
شوق کامل کب بنے گا راہ بر یا مصطفٰے

(۱۹۷۵، ارمغان لغت (صدق جائسی)، ۲۹۶).

---مَظہَرَ العَجائِب فقرہ.
اے عجیب چیزوں کے ظاہر کرنے والے؛ مراد: اللہ تعالیٰ، کسی عجیب و غریب بات کے ظہور پذیر ہونے پر کہتے ہیں۔ آخر میں بآواز بلند چلا اٹھے کہ یا مظہر العجائب۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۲۲). یا مظہر العجائب! یعنی سانپ ڈنک مارتے ہیں ہاتھی بھونکتے ہیں، کتے میاؤں میاؤں کرتے ہیں۔ (۱۹۹۳، ہدایت نامہء شاعر، ۳۶).

---مَعبُود فقرہ.
اے خدا، یا اللہ۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک آواز آئی یا معبود، حق حق۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۱۷۳). یہ سُن کر میں ڈر گئی یا معبود، اتنا کہہ کر میں نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا۔ (۱۹۹۰، کالی حویلی، ۲۹۸).

---مَعبُود اللہ فقرہ.
اے اللہ جس کی عبادت کی جائے، مشکل یا پریشانی کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارنے کا کلمہ۔ یا معبود اللہ! شہزادی اتنا فرما کر چپ رہی۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۱).

--- مُعِین فقرہ.
اے مددگار؛ مراد: اے اللہ تعالیٰ۔ ساری فوج ہندو مسلمان یا ہادی یا معین للکارتے ہوئے دوڑ پڑتے۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۵). عدل گٹکہ۔ یہ سکہ بھی گول ہے ---- اس سکے کے ایک طرف اللہ اکبر اور دوسری طرف یا معین لکھا ہوا ہے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱: ۴۸).

---مُقَدَّر فقرہ.
رک: یا قسمت۔

ہجر میں جینا مرن ہے وصل میں مرنا کٹھن
ہو گیا میں سب پہ دوبھر یا مقدر یا نصیب

(۱۸۹۵، راسخ دہلوی (نور اللغات)).

---مقسُوم فقرہ.
اے مقدر، اے نصیب، ہائے ری قسمت، بدقسمتی کے اظہار کے لیے مستعمل۔

تو سہی تجھ کو بھی ہو اپنی حقیقت معلوم
مل کے ہر دم کفِ افسوس کہے یا مقسوم

(۱۸۶۷، شعلہء جوالہ (میر احمد صاحب امیر)، ۱: ۱۵۹).

---مَوجُود فقرہ.
(فقیروں کی صدا) مراد: اے اللہ تعالیٰ۔

اوتر کے کاسہء مے عرش سے ہوا موجود
فقیرِ مست نے جس دم کہا کہ یا موجود

(۱۸۵۷، سحر (امان علی)، ریاض سحر، ۳۳).

---نَبیؐ فقرہ.
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

اُس تن نازک سے کہہ تو کس اصول
ظالموں نے سر اُتارا یا نبی

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۲۱۷).

یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ
روز آآ کے ستاتا ہے یہ مرتد مجھ کو

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین ﷺ، ۹۵).

یا نبی محدود ہوں الفاظ میں تیری صفات
یا نبی ہرگز نہیں میری یہ جراءت السلام

(۱۹۸۱، زمزمہء درود، ۵۳).

---نبی سَلام" عَلَیک فقرہ.

اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو (برصغیر پاک و ہند میں عموماً محافل میلاد یا مذہبی مجالس کے اختتام پر رسول اکرم ﷺ پر بھیجا جانے والا سلام نیز روضہء رسول پر زائرین کی جانب سے پیش کیا جانے والا ہدیہء سلام).

یا نبی سلام "علیک یا رسول سلام "علیک
یا حبیب سلام "علیک صلوٰتُ اللہ علیک

(۱۹۳۰، اکبر میرٹھی (ارمغان نعت، ۱۴۵)). اور جو کوئی کسر رہ جاتی تھی وہ "یا نبی سلام علیک" کی آواز پوری کر دیتی تھی. (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۳۱).

یا نبی سَلام عَلَیک یا رسول سَلام عَلَیک

(۱۹۸۳، زمزمہء درود، ۳۲). جب اللہ کی مخلوق فرشتے یک زبان ہو کر یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک کہتے تھے تو دل کے تار جھنجھنا اٹھتے تھے. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۵۰۴).

---نَصِیب فقرہ.

۱. رک: یا قسمت؛ بدقسمتی یا حسرت و افسوس کے موقعے پر کہتے ہیں.

سب سے شہ کہے رو کر ، یا نصیب و یا قسمت
گزرے گا جو میرے سر ، یا نصیب و یا قسمت

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۳۷). آوے تو زندگی ہے نہ آوے تو یا نصیب جیتا رہے وہ یار ہمارا جہاں رہے. (۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۵۰). یہ ہی مرض الموت تھا قسمت میں میری یا نصیب حاصل اس تدبیر سے، ملتا نہیں گروہ حبیب. (۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس، ۲: ۵۲). بوڑھا ہنسا اور بولا بھلائی کے بدلے برائی ملے تو یا نصیب. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۷۰).

میرے یہ بخت ہائے بخت ایسے نصیب یا نصیب!
چارۂ یاس امید حشر ، مرگ علاج مضطری

(۱۸۵۱، مومن، قصائد، ۹۰).

باغوں میں شور تھا کہ چلی ہے ہوا عجیب
محتاج آب فاطمہؓ کا لال یا نصیب

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۲۴۴).

خبر بہار کی لائی ابھی صبا صیّاد
اب اور کیا کہوں بس یا نصیب ، یا صیّاد

(۱۹۱۸، نقوش مانی، ۵۶).

کیوں شاد مر کے بھی رہی یہ قید یا نصیب
خود جا سکیں کہیں نہ کسی کو بُلا سکیں

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانہء الہام، ۲۲۸). **۲. قسمت آزمائی کے موقعے پر کہتے ہیں، دیکھی جائے گی.**

وو دھن جانے ہور اس کے من کا حبیب
کنا تھا سو کی وو پچھیں یا نصیب

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۰).

خوشی آوے تو فتح ہے یا نصیب
کہ نصر من اللہ فتح قریب

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۹).

پھر یا نصیب یہ بھی ہے طالع کی یاوری
مر جائیں ہم تو اس پہ بھی ہم کو نہ جانئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۳۳).

فرقت میں اوس کے دیکھیے دکھلائے کیا نصیب
ہو وصل یا وصال ہو جو ہو سو یا نصیب

(۱۸۴۶، صنعت، ک، ۱۷).

جو کچھ ہمارے طالع واژوں میں یا نصیب
چارہ نہیں دوا میں اگر زہر دے طبیب

(۱۸۶۷، شعلہء جوالہ (امیر احمد صاحب امیر)، ۱: ۱۲۰).

پوری مرادِ دل ہو کہ پھوٹے مرا نصیب
چلتا ہوں اب تو کوچۂ قاتل کو یا نصیب

(۱۸۸۸، صنم خانہء عشق، ۵۸).

اچھا بسر کروں گا شب کروٹیں بدل کر
بس یا نصیب جو کچھ ہونا ہے ہو رہے گا

(۱۹۱۸، نقوش مانی، ۵۴).

---وَحشَت فقرہ.

انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کے عالم میں کہتے ہیں. اس وقت بھی کہتے ہیں جب کوئی شخص بے تکی باتیں یا بے تکا فعل کرے. آزاد، یا وحشت یہ آئینہ کیا ہوگا بندگی نہ سلام نہ مزاج پرسی نہ کچھ بات چیت. (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۳۵۴). یا وحشت نام بھی یاد آیا تو محمد شاہی امیر کا پھر بڑے صاحب کو روشن الدولہ کہا. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۲۷). یا وحشت، ابھی سے کہاں چلے شاہ صاحب؟. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۷۳).

---وَحشَت تیرا ہی آسَرا ہے فقرہ.

رک: یا وحشت. ایک دفعہ ہی بول اُٹھے کہ یا وحشت تیرا ہی آسرا ہے. (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۲۲).

---وَدُود فقرہ.

اے وہ جو تمام مخلوقات پر احسان کرے اور ان کی بھلائی چاہے، اے رحم کرنے والے، اے بھلا چاہنے والے، محبت کرنے والے، اے شفیق؛ مشکل میں خدا کو پکارنے کے لیے مستعمل. عمرو کی مارے خوف کے جان نکلی ہوئی ہے دل سے یا ودود کو اس اندھیرے میں یاد کرتا چپکا بندھا ہوا صرصر کی پیٹھ پر پڑا ہے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۲۹۹).

---ہادی فقرہ.

(دعائیہ کلمہ) اے رہنمائی کرنے والے، اے ہدایت دینے والے؛ مراد: اے اللہ (بطور ورد بھی مستعمل)۔ تم بھی دعا مانگو اور آمین کہو، یا ہادی! اس حیران و سرگردان کی سرگزشت یہ تھی۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۵). راتوں کو جاگ کر خدائے عزوجل کے اسموں یا ہو، یا ہادی کا ذکر کرتا تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۱۱).

یا (۲) حرف عطف؛ کلمۂ تردید۔

کلمۂ تردید، خواہ، چاہو، بھاویں؛ نیز دو مختلف صورتوں میں سے ایک کو خاص کرنے یا دو خبروں کے جمع ہونے کو روکنے کے لیے مستعمل ہے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ دو کے علاوہ تیسرا وہاں نہیں مثلاً میں ہوں یا خدا یعنی تیسرا کوئی نہیں۔

جب تے سفر پی نے کیا تب تے غریب آوارہ ہوں
پی بیگ آنا کریں یا مجکو لیں بلوائے کر

(۱۳۳۷، امیر حسن دہلوی (اردو، کراچی، اکتوبر ۱۹۵۰ئ، ۲۵)).

خوش کہی مجھ کہو میراں جی عشق بڑا یا بودہ
پیر کہیں میں آ کہوں بیان دھرنا اس میں سودہ

(۱۴۹۶، شاہ میراں جی، خوش نغز (دکنی ادب کی تاریخ، ۲۴)).

جاتے نہیں اٹھائے یہ شور ہر سحر کے
یا اب چمن میں بلبل ہم ہی رہیں گے یا تُو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۵۱).

اُس گلی میں صبا کو بھیجا ہے
یا تو آتی ہے یا نہیں آتی

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۹۸).

ان میں سے کوئی دل کی تباہی کا سبب ہے
یا حُسن ہو یا عشق ہو یا آپ ہوں یا میں

(۱۹۲۰، اعجاز نوح، ۱۰۵).

---اِدھر ہو یا اُدھر کہاوت.

ایک طرف ہو، بیچ کا نہیں. (جامع اللغات).

---بہ آں شوراشوری یا بہ ایں بے نمکی کہاوت.

رک: یا بایں (بہ ایں) شوراشوری الخ۔ مہری! یا بہ آں شوراشوری یا بہ ایں بے نمکی۔ (۱۸۸۰ فسانۂ آزاد، ۱: ۴۰۴).

--- بایں (بہ ایں) شوراشوری یا بایں (بہ ایں) بے نمکی کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) یا تو اتنا اخلاص تھا، اب اتنی بے اعتنائی ہے، یا اتنا غرور یا اتنی عاجزی، یا اتنی گرم جوشی تھی یا اتنی سرد مہری۔ میں نے دل میں کہا عورت کا بھید سمجھنا مشکل ہے، یا بایں شوراشوری یا بایں بے نمکی اب ایسی رٹ لگادی۔ اس کو ایسا نہیں چاہیے تھا۔ (۱۹۲۱، خونی شہزادہ، ۶۰).

--- بسے گوجر یا رہے اُوجڑ کہاوت.

ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ ہم اپنے سوا کسی کو نہیں بسنے دیں گے یعنی یا تو ہمیں رہے ورنہ دوسرے کو بھی رہنا نصیب نہیں ہو سکتا، یعنی اپنے سوا کسی کو بسنے نہ دیں گے، جب کوئی شخص اپنی ہی آبادی چاہے اور دوسرے کی آبادی نہ دیکھ سکے، اس بستی میں یا گوجر بسیں گے یا اُجڑی رہے گی، ہم اپنے سوا کسی کو بسنے نہ دیں گے. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع الامثال؛ گنجینۂ اقوال و امثال؛ نجم الامثال).

--- بھر مار/مانگ سیندُور یا پیٹ ہو رانڈ کہاوت.

مناسب کام کرنا چاہیے غیر مناسب نہیں کرنا چاہیے، مناسب حال کام کرنا چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---بھینسا/بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے پر/میں کہاوت.

یا کامیاب ہوئے یا جان گئی، یہ کام کرنا ضروری ہے چاہے معاملہ اِدھر ہو یا اُدھر، تخت یا تختہ، بات ایک طرف ہوگی، بھینسا بیل کی طرح کام نہیں دیتا سو عموماً اسے مار ڈالتے ہیں، یا نتیجہ کام کا نیک ہوگا یا بد ہوگا. (جامع اللغات؛ نوراللغات؛ نجم الامثال؛ جامع الامثال؛ محاورات ہندوستان).

---تخت یا تختہ کہاوت.

یا کامیاب ہوں گے یا جان دیں گے، یا تخت سلطنت پر بیٹھیں گے یا تختۂ تابوت پر لیٹیں گے. (فرہنگ امثال؛ جامع الامثال).

---تم نہیں یا ہم نہیں کہاوت.

فیصلہ کن معرکہ ہوگا، یا ہم مریں گے یا تم مروگے، یا ماریں گے یا مر جائیں گے۔ پہلے تمھارے بال بچوں کو قتل کریں گے پھر تم پر آن پڑیں گے یا تم نہیں یا ہم نہیں۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۶۶).

---تَن رَسَد بجاناں یا جاں زتَن بر آید کہاوت.

یا محبوب تک پہنچیں گے یا جان جائے گی، یا مقصد حاصل ہوگا یا جان دے دیں گے، جب کوئی شخص حصولِ مقصد کے لیے جان توڑ کوشش کرنے کا عہد کرتا ہے تو یہ کہتا ہے. (فرہنگ امثال؛ علمی اردو لغت؛ جامع الامثال).

---تو ف.

ایسے موقعے پر بولتے ہیں جہاں ایک سے زیادہ امکانات ہوں یا شک کے مقام پر مستعمل ۔

یا بجھائے گا سکینہ کی پیاس
یا تو زندہ نہ پھریگا عباس

(۱۸۷۴، گلزار خلیل، ۴۴). یا تو غیبت تھی یا میاں کا دُکھڑا دُہرایا جارہا تھا۔ (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۵۵). جوئی یا تو بیٹھی رو رہی تھی یا اوٹھی جوتی پہن اور اوڑھنی کا آنچل سنبھالتی ہوئی دونوں پانچے دوسرے ہاتھ سے تھامے پانی کی گھڑونچی تک پہونچی۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر، ارمان، ۲۲). اس نے صرف یہ سوچا تھا کہ یا تو اُس کے ہاتھ میں چھڑی نہیں ہونی چاہیے یا پھر میں بھی خالی ہاتھ نہ ہوتا۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۰۷).

---تو کھائیں گے گھی سے یا جائیں گے جی سے کہاوت.

ایسے موقع پر مستعمل جب کوئی ضد کرے کہ یا تو بہترین چیز ملے یا کچھ بھی نہیں چاہیے ۔ ہم نے سب سے عام اور سہل لیٹر پریس کا دروازہ اردو پر ناحق بند کر رکھا ہے، یا تو کھائیں گے گھی سے یا جائیں گے جی سے۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، اپریل، ۲۳).

---تو ہنسا موتی چگے یا لنگن ہی/کر جائے/مر جائی کہاوت.

یا تو ہنس موتی چگے گا یا فاقہ کرے گا، یا تو شریف آدمی عزت کی روٹی کھائے گا یا بھوکا رہے گا /فاقہ کرے گا. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---تو ہنسا موتی چگیں یا کریں اُپاس کہاوت.

یا تو نقد مال اڑائیں نہیں تو روزہ رکھیں/فاقہ کریں. (فرہنگ اثر).

---جائے ہزاری یا جائے بازاری/بزاری کہاوت.

میلے تماشے میں یا تو امیر آدمی جائے کہ میلے کی سیر کرے یا فقیر جائے کہ سیر کرنے کے علاوہ کچھ مانگ بھی لائے ، میلوں ٹھیلوں میں یا تو امیر جاتے ہیں یا اوباش لوگ. (نوراللغات؛ نجم الامثال؛ جامع الامثال).

--- چنے چباؤ/کھاؤ یا شہنائی بجاؤ کہاوت.
دو مختلف نوعیت کے کام ایک ہی وقت میں اچھے نہیں ہو سکتے. (ماخوذ: فرہنگ اثر؛ مہذب اللغات).

--- رند/رِندے یا فتح چند/چندے کہاوت.
یا تو بالکل غریب ہونا چاہیے یا بہت امیر، متوسط آدمی پریشان رہتا ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال؛ علمی اردو لغت).

--- سر نہیں یا سر وہی نہیں کہاوت.
یا جان جائے گی یا مطلب حاصل ہوگا، یا اِس سرے یا اُس سرے. بھلا سپاہی کی تلوار بھی کبھی چوری جاتی ہے مثل مشہور ہے "یا سر نہیں یا سر وہی نہیں". (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۱۱ : ۳).

--- سُکھ نیند سو (سوؤ) یا مالا (جپ) جپو کہاوت.
۱. آرام کرو یا تکلیف اٹھاؤ دونوں میں سے ایک کام ہو سکتا ہے، ایک وقت میں ایک کام ہونا چاہیے دو کام ایک وقت نہیں ہو سکتے، یا تو چین کی نیند سو جاؤ یا عبادت کرو، ایک وقت میں ایک ہی کام کرنا چاہیے. یا سکھ نیند سو یا مالا جپو. (۱۹۹۱، نگار، کراچی، اکتوبر، ۳۳). ۲. یا دین کے ہو رہو یا دنیا کے دو رنگی اچھی نہیں. (فرہنگ اثر).

--- سووے جوگی اَب دُھوت (--- اَبد ھُوت) یا سووے راجا کا پُوت کہاوت.
یا فقیر آرام/بے فکری سے گزارتا ہے یا امیر، یا فقیر کو راحت ہے یا امیر کو. (فرہنگ آصفیہ؛ نجم الامثال).

--- سووے (سوئے) راجا کا پُوت یا سووے (سوئے) جوگی کا اَدھوت کہاوت.
بے فکری کے ساتھ یا تو راجہ کا لڑکا سوتا ہے یا فقیر کا، جوگی اور راجہ کا بیٹا دونوں کے دونوں بے فکرے. (گنجینۂ اقوال وامثال؛ محاورات ہندوستان).

--- غورِ غریباں یا رُخصت جھنجھانا کہاوت.
یا میرے حال کے موافق خبر گیری کرو نہیں تو گھر کی رخصت ملے، انتظار میں ڈالنا کیا ضرور ہے. (جامع اللغات؛ محاورات ہند).

--- کَرے اُپاس (--- اُوپاس) یا کھائے ماس کہاوت.
بیمار زکام میں یا تو فاقہ کرے یا گوشت کھائے، یا اچھا کھائے ورنہ فاقہ بہتر ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- کَرے دَردمَند یا کَرے غَرَض مَند کہاوت.
یا تو جسے غرض ہو وہ کام کرتا ہے یا جسے تکلیف (کا احساس) ہو، وقت پر ہمدردی یا تو وہ کرتا ہے جو خود مشکل میں مبتلا رہا ہو یا جس کو غرض ہو. اردو کی ایک پرانی کہاوت ہے یا کرے دردمند یا کرے غرض مند. (۲۰۰۷، مجلّہ مخزن، لاہور، ۱۴ : ۱۱۸).

--- کِسُو (--- کِسی) کا ہو رہے یا کِسی کو کَر رکھے کہاوت.
رک : یا کسی کو کر رہے یا کسی کا ہو رہے. یہ اٹھاؤ چولھا مامائیں بھی میری جانم میں نپ نہیں سکتیں، کھوبی وی یا کسو کا ہو رہے یا کسی کو کر رکھے. (۱۹۵۹، محمد علی رودلوی، گناہ کا خوف، ۵۳۴).

--- کِسی کو کَر رکھو تُم یا کِسی کے ہو رَہو کہاوت.
رک : یا کسی کو کر رہے یا کسی کا ہو رہے.

دو باتوں میں ایک کرو جو رکھا چاہو ملاپ
یا کسی کو کر رکھو تم یا کسی کے ہو رہو
(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۹۴).

--- کِسی کو کَر رَہے یا کِسی کا ہو رَہے کہاوت.
لوگوں سے الگ تھلگ نہیں رہنا چاہیے یا کسی کو دوست بنائے یا خود کسی کا دوست بنے، یا کسی کو اپنا دوست بنائے یا کسی کا دوست بن جائے الگ تھلگ رہ کر گزارا نہیں ہوتا. (نوراللغات؛ جامع الامثال).

--- کھائے گھوڑا یا کھائے روڑا کہاوت.
مکان کے بنانے اور گھوڑے کے رکھنے میں بڑا خرچ ہوتا ہے. بڑا خرچ دو ہی جگہ ہوتا ہے مکان بنانے میں یا گھوڑا رکھنے میں، گھوڑے اور عمارت میں بڑا روپیہ خرچ ہوتا ہے. (فرہنگ آصفیہ؛ گنجینۂ اقوال وامثال).

--- لڑے سُورما یا لڑے اَن بھول کہاوت.
یا تو بہادر لڑنے سے نہیں ڈرتا یا بھولا، لڑائی کی گوت کے دو ہی آدمی ہیں یا شجاع یا بے وقوف، یا بہادر آدمی لڑتا ہے یا بے وقوف، یا بہادر لڑتا ہے یا جاہل. (فرہنگ آصفیہ؛ گنجینۂ اقوال وامثال؛ محاورات ہندوستان).

--- مارے ساجھے کا کام یا مارے بھادُوں کی گھام کہاوت.
شراکت کا کام اور بھادوں کی گرمی بہت نقصان پہنچاتے ہیں. (جامع اللغات).

--- مکن باپیل باناں دوستی یا بنا کُن خانہ دَرخُورِد پیل کہاوت.
یا ہاتھی والوں سے دوستی نہ کرو یا ایسا مکان بناؤ جو ہاتھی کے لائق ہو، یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام نہ کرا کرو یا اس کا سامان کرا کرو. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- نہلائے دائی یا نہلائیں چار بھائی کہاوت.
(صفائی کا خیال نہ رکھنے والے کے بارے میں کہا جاتا ہے) یا تو پیدائش کے وقت جو غسل دیا تھا یا مرنے کے وقت جو غسل دیا جائے گا. وہ ان میں سے تھے جو کہتے ہیں کہ یا نہلائے دائی یا نہلائیں چار بھائی، انھیں کبھی کسی نے نہاتے نہیں دیکھا. (۱۹۶۲، گنجینۂ گوہر، ۱۳۸).

--- ہَم نہیں یا آپ نہیں کہاوت.
رک : یا تم نہیں یا ہم نہیں.

جلادوں سے خواہانِ اماں قبلۂ دیں ہیں
اس جنگ میں یا ہم نہیں یا آپ نہیں ہیں
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۳۱).

--- ہو کیے یا ہو دِیے محاورہ.
اپنے ہاتھ سے کام کرو یا اُجرت دے کر دوسروں سے کام لو. (محاورات ہندوستان).

--- یہ شورا شوری یا یہ بے نمکا نمکی/بے نمکی کہاوت.

رک : یا بایں شوراشوری یا بایں بے نمکی ؛ کہاں اتنا راہ و رسم اور میل ملاقات اور کہاں یہ بے التفاتی. (محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

یا (۳) امث.
حرف ی/ے کا تلفظ، حروف تہجی کا آخری حرف، یائے تحتانی، اس کی بہت سی شکلیں ہیں جنھیں حرفِ اضافت "ے" کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو
جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر

(۱۸۷۹، قربان علی سالک (فرہنگ آصفیہ)).

---ے اَخِیر /آخِر کس اضا (--- فت ا، ی مع/مدا، کس خ) امث.
لفظ کے آخر میں آنے والی ی/ے جیسے بندگی، زندگی سوائے وغیرہ۔ نیرنگی ہیں یاے اخیر مصدری ہے۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱ : ۱۴). سوائے، یہ لفظ مع یاے آخر اور بغیر یا، دونوں طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۰۷). [یا + ے (حرف اضافت) + اخیر/آخر (رک)].

---ے اَصلی کس صف (--- فت ا، سک ص) امث.
اصلی ی، یاے جو زائد یا کسی لفظ کا اضافی جُزو نہ ہو بلکہ لفظ کے مادّے میں شامل ہو۔ خشک سالی میں یاے زائد ہے اور خالی میں یاے اصلی ۔ (۱۸۸۱، بحر الفصاحت، ۲۸۴). [یا + ے (حرف اضافت) + اصلی (رک)].

---ے اِضافت کس اضا (--- کس ا، فت ف) امث.
حرف "ے" جو تراکیب میں کسرۂ اضافت کا قائم مقام ہوتا ہے اور دو الفاظ کے مابین تعلق ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جن لفظوں کے آخر میں الف ہوتا ہے اضافت کی صورت میں ان کے آگے یائے مجہول کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے دنیاے، ابتداے، تماشاے وغیرہ۔ ماہرین املا کی کمیٹی نے اس قسم کے اضافات میں ہمزہ (ء) اور یاے اضافت ----- دونوں کے استعمال کی سفارش کی ہے ۔ (۱۹۸۹، قواعد صرف و نحو زبان اُردو (مقدمہ)، ۱۸). یاے اضافت ----- کسرۂ اضافت کی قائم مقام ہے لہٰذا اس کے ساتھ ہمزہ لگانے کی ضرورت نہیں ۔ (۲۰۰۳، لغاتِ روزمرہ، ۲۳۹). [یا + ے (حرف اضافت) + اضافت (رک)].

---ے اِضافی کس صف (--- کس ا) امث.
رک : یاے اضافت ۔ یاے اضافی کے بطن سے ----- یاے تحتانی پیدا ہوتی ہے ۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۶۹). اسی طرح یائے اضافی کے بطن سے بھی ----- دوسری یائے تحتانی پیدا ہوجاتی ہے ۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۰). [یا + ے (حرفِ اضافت) + اضافی (رک)].

---ے بَطنی کس صف (--- فت ب، ط) امث.
رک : یائے تحتانی ۔ یاے بطنی ----- یہ تحتانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہے اس لیے اس کا نام یاے بطنی ہے ۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۶۹). یائے بطنی، حرف کی اضافت کھینچنے سے کسرۂ اضافی سے یائے تحتانی کی صورت پیدا ہوجاتی ہے، یہ یائے تحتانی چونکہ حرف سے نکلتی ہے اس لئے اسے بطنی کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۰). [یا + ے (حرفِ اضافت) + بطنی (رک)].

---ے تَحتانی کس صف (--- فت مج ت، سک ح) امث.
کسی لفظ کے درمیان میں لکھی جانے والی "ی" جو شوشے کے نیچے دو نقطے لگا کر ظاہر کی جاتی ہے؛ یاے تحتانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہے اور کسرۂ اضافی کے لگانے سے بھی یائے تحتانی کی صورت پیدا ہوتی ہے حرف "ی/ے" ۔ جہاں یاے تحتانی ہے جزو کلمہ ہے، اُس پر ہمزہ لکھنا، گویا عقل کو گالی دینا ہے ۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۱۴۰). کبھی اُس یاے تحتانی کو جو کلمات عربی میں الف کے امالے سے پیدا ہوئی ہو یاے ردف کے ساتھ جمع کرتے ہیں ۔ (۱۸۸۱، بحر الفصاحت، ۲۸۹). حرف کی اضافت کھینچنے سے کسرۂ اضافی سے یائے تحتانی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یہ یائے تحتانی چونکہ حرف سے نکلتی ہے اس لئے اسے بطنی کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۰). "ہے" کی یائے تحتانی لکھ چکا تھا کہ جلوۂ خضر کی ایک عبارت پر نظر پڑی ۔ (۱۹۵۲، احوال غالب، ۷۷). مولا، مولیٰ : اگرچہ یہ لفظ عربی رسم الخط کے موافق یاے تحتانی سے لکھنا چاہیے مگر فارسی والوں نے "ماجرا" کی طرح اسے بھی الف سے لکھنا جائز رکھا ہے ۔ (۱۹۷۴، اُردو املا، ۴۶). جس لفظ میں یاے تحتانی جزوِ لفظ ہو، اس پر ہمزہ لکھنا عقل کو گالی دینا ہے ۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۳۶). [یا + ے (حرف اضافت) + تحتانی (رک)].

---ے تَحتانی تَنکِیری کس صف (--- فت مج ت، سک ح، فت ت، سک ن، ی مع) امث.
رک : یاے تنکیر ۔ " خدائے " میں دوسری یاے تحتانی تنکیری، یہ ترکیب اردو میں اصلاً جائز نہیں ۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱ : ۲۸۰). [یاے تحتانی + تنکیر (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

---ے تَحتانی مَخلُوطی کس صف (--- فت مج ت، سک ح، فت م، سک خ، و مع) امث.
رک : یاے مخلوط ۔ یاے تحتانی مخلوطی ----- الفاظ ہندیہ کے مابین حرف مکسور کے بعد آتی ہے ۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۸۶). یائے تحتانی مخلوطی : یہ یائے تحتانی ہندی لفظوں کے درمیان زیر والے حرفوں کے بعد آتی ہے ۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۱). [یاے تحتانی + مخلوطی (رک)].

---ے تَعظِیم کس اضا (--- فت ت، سک ع، ی مع) امث.
رک : یاے تنکیر؛ "ے" جو کلمے کے آخر میں تعظیماً بڑھائی جائے یہ مجہول ہوتی ہے جیسے خدائے، شخصے وغیرہ ۔ تحتانی کو یاے وحدت کہو ----- یاے تعظیم کہو جس طرح کہو مجہول آئے گی ۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۴۹۸). آخر لفظ میں شامل یاے وحدت یاے تنکیر اور یاے تعظیم لازماً مجہول ہوتی ہے ۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۲۰۴). [یا + ے (حرف اضافت) + تعظیم (رک)].

---ے تَعظِیمی کس صف (--- فت ت، سک ع، ی مع) امث.
رک : یاے تعظیم ۔ یاے مصدری معروف ہوتی ہے اور یاے تعظیمی ----- مجہول ہوتی ہے ۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۲۰۵). [یاے تعظیم + ی، لاحقہ نسبت].

---ے تَنکِیر کس اضا (--- فت ت، سک ن، ی مع) امث.
اعلام مشترکہ کے آخر میں غیر معین اشخاص یا اشیاء مراد لینے کی غرض سے بڑھائی جانی والی "ے" جیسے شخصے، مردے وزیرے وغیرہ ایسی ے اردو میں لازماً مجہول ہوتی ہے اور جدید فارسی میں معروف ہوتی ہے ۔ چنانچہ اعلام مشترکہ اسی قبیل سے ہیں یہی وجہ ہے کہ یائے تنکیر بھی اوسکے آخر میں لگا دی جاتی ہے اور ایک شخص یا شے نا معین مراد ہوتی ہے ۔ (۱۸۹۶، قواعد حامدی، ۱۶۳). ہندوستان میں مغلوں کے زمانے کی نثر و نظم میں بھی یائے تنکیر اور یائے وحدت نے بڑا رواج پایا ۔ (۱۹۷۴، مسائل اقبال، ۳۱۳). آخر لفظ میں شامل یاے وحدت، یاے تنکیر اور یاے تعظیم لازماً مجہول ہوتی ہے ۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۲۰۴). [یا + ے (حرف اضافت) + تنکیر (رک)].

---ے تَنکِیری کس صف (--- فت ت، سک ن، ی مع) امث.
رک : یاے تنکیر ۔ طینت کو یائے تنکیری کے ساتھ تو لکھا ہے ۔ (۱۹۹۵، نگار، کراچی، مارچ، ۹۵). [یائے تنکیر + ی، لاحقہ نسبت].

---ے تَوحِید کس اضا (--- ولین، ی مع)امث.
رک : یاے وحدت۔ جب یاے توحید آتی ہے تو اس کی علامت کے واسطے ہمزہ لکھ دیتے ہیں۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۱۴۱). [یا + ے (حرف اضافت) + توحید (رک)].

---ے تَوصِیف کس اضا (--- ولین، ی مع)امث.
رک : یاے تنکیر۔ تحتانی کو یاے وحدت کہو، یاے توصیف کہو --- جس طرح کہو، مجہول آئے گی۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۴۹۸). [یا + ے (حرف اضافت) + توصیف (رک)].

---ے دامَنی کس صف (--- فت م)امث.
رک : یاے مدور۔ کلمے کے بیچ میں یائے شوشہ دار کے نیچے دو نقطے اور یائے دامنی بغیر نقطوں کے۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۴۳). [یا + ے (حرف اضافت) + دامن (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

---ے دَراز کس صف (--- فت د)امث.
(خطاطی) "ے" جو مدور نہ لکھی جائے بلکہ پھیلا کر اور لمبی کرکے لکھی جائے، یاے مجہول ،بڑی ے۔

اور یاے دراز اے ہنر ور
اک رے سے ہے وصل ہاے بے سر

(۱۸۶۸، نظم پروین، ۹). ہاے ہوز کے علاوہ ----- یائے دراز (یائے مجہول) ----- داخل کتابت ہے۔ (۱۹۶۳، صحیفہء خوشنویساں، ۲۱۰). آخر واو کے ساتھ اور یاے دراز کے ساتھ تو کوئی زائد شوشہ شامل کیا نہیں جاتا۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۸۳). [یا + ے (حرف اضافت) + دراز (رک)].

---ے زائِد کس صف (--- کس ء)امث.
"ے" جو لفظ کے حروف اصلی میں شامل نہ ہو۔ خشک سالی میں یاے زائد ہے اور خالی میں یاے اصلی۔ (۱۸۸۱، بحر الفصاحت، ۲۸۴). [یا + ے (حرف اضافت) + زائد (رک)].

---ے ساکِن کس صف (--- کس ک)امث.
وہ "ی" جس پر زیر، زبر، پیش وغیرہ حرکات میں سے کوئی حرکت نہ ہو، یاے موقوف. یائے ساکن درمیان لفظ ہندی کے ماقبل ساکن کے آتی ہے۔ (۱۸۵۵، تعلیم الصبیان، ۲۴). بہت سے لفظوں کے آخر میں بھی یاے ساکن ہوتی ہے، جیسے : زندگی، بے خودی، بندگی وغیرہ۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۰۰). واو ساکن ماقبل مفتوح اور یائے ساکن ماقبل مفتوح کے لیے جزم غیر مدورہ کا نشان (٨) ٹھہرایا۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۴۳). [یا + ے (حرف اضافت) + ساکن (رک)].

---ے فاعِل / فاعِلیَّت کس اضا (--- کس ع / کس ع، شد ی مع بفت)امث.
اردو "ی" جو اسم کے آخر میں آکر فاعل اور صفت کے معنی دے؛ جیسے : کسبی، فریبی، دھوبی. (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [یا + ے (حرف اضافت) + فاعل / فاعلیت (رک)].

---ے لِیاقَت کس اضا (--- کس ل، فت ق)امث.
فارسی نیز اردو کی "ی" جو مصدر کے آخر میں آتی ہے اور لیاقت یا صفت کے معنی دیتی ہے ؛ جیسے : خوردنی، کشتی، رفتنی۔ اوڑانی کی ی، ان ہونی، ناشدنی اور سوختنی کی طرح یاے لیاقت یا مفعول ہے. (۱۹۴۶، محمود شیرانی، خالق باری (دیباچہء اول)، ۱۷). [یا + ے (حرف اضافت) + لیاقت (رک)].

---ے لِین کس صف (--- ی مع)امث.
ایسی 'ی' جو بذاتِ خود تو ساکن ہو لیکن حرفِ ماقبل پر زبر ہو اور وہ کھینچ کر پڑھی جائے؛ جیسے : سیر، بیر، میَل وغیرہ۔ یاے لین ماقبل نون غنہ ----- اس تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہے۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۸۷). یائے لین ہندی۔ یہ ہندی لفظوں کے آخر میں اردو زبان میں آتی ہے اور اس کے پہلے ہمیشہ زبر رہتا ہے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۳). ۱۹۵۸ کے آس پاس غلام رسول نے چار نئے اعراب واو لین، یائے لین، رائے ممدودہ اور نیمہ اور ایک اعرابی مشق یعنی اردو بارہ کھڑی اختراع و دریافت کیے۔ (۱۹۳۹، میزان سخن، ۷۳). (۱۹۸۶، نگار، کراچی، اگست، ۱۷). ایسے الفاظ جن کے آخر میں یاے لین (یاے ماقبل مفتوح) ہوتی ہے ----- ان میں ے جزو لفظ ہوتی ہے۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۹۳). [یا + ے (حرف اضافت) + لین (رک)].

---ے مُتَکَلِّم کس صف (--- ضم م، فت ت، ک، شد ل بکس)امث.
عربی الفاظ کے آخر میں بطور ضمیر واحد متکلم آتی ہے اور "میرا" یا "میری" کے معنی دیتی ہے (جیسے ! ربی، میرا رب ؛ الٰہی، میرا خدا)۔ نور چشم فارسی کا لفظ ہے یاے متکلم اور یاے نسبت کی ترکیب اسکے ساتھ کیونکر درست ہو گی۔ (۱۸۶۳، انشائے بہار بے خزاں، ۵۸). یاے متکلم عربی والوں کی تقلید ہے مثلاً نور چشمی، قبلہ گاہی۔ (۱۸۸۹، جامع القواعد، ۱۹۶). [یا + ے (حرف اضافت) + متکلم (رک)].

---ے مُثَنّاۃِ تحتانی کس صف (--- ضم م، فت ث، شد ن، کس ۃ، فت مج ت، سک ح)امث.
حرف "ی" جس کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں ؛ رک : یاے تحتانی۔ یائے مثناۃ تحتانی خواہ معروف ہو یا مجہول جیسے خدائی رسائی بر وزن فعولن اور آئی بر وزن فعلن۔ (۱۸۹۶، گلبن تاریخ، ۸). جنانہء اثیر ہمزہ کے پیش اور ثا مثلثہ یائے مثناۃ تحتانی اور رائے مہملہ سے ہے۔ (۱۹۶۵، خلافت بنوامیہ (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۵). [یا + ے (حرف اضافت) + مثناۃ تحتانی (رک)].

---ے مَجہُول کس صف (--- فت م، سک ج، و مع)امث.
وہ "ے" جو کھینچ کر اور اعلان کے ساتھ نہ پڑھی جائے، 'بڑی ے'۔ ان حروف میں الف آخر کو یائے مجہول سے بدل کر بے تے ---- وغیرہ بنا لیتے ہیں۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۳). امر کے آخر کی یاے مجہول بھی معروف ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، عبدالحق، ۱۲۹). یہ خصوصیات مختلف الفاظ کے استعمال میں نظر آتی ہیں، مثلاً واؤ اور یائے مجہول کو خفیف اور معروف طریقے سے ادا کرنا۔ (۱۹۳۵، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ)، ۷۰۵). مرکب اعراب عام طور پر محض یائے مجہول اور واو مجہول ہوتے ہیں. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۱۱۵). واؤ اور یائے مجہول کا گرانا ثقیل نہیں ہے۔ (۱۹۷۳، نظم طباطبائی، حیات اور کارناموں کا تنقیدی مطالعہ، ۱۹۹). فرمودۂ غالب کے مطابق ----- اِن تینوں لفظوں کو مع یاے مجہول (نشاطے، دلے، جانے) لکھا جانا چاہیے تھا۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۵). [یا + ے (حرف اضافت) + مجہول (رک)].

---ے مَجہُولَہ کس صف (--- فت م، سک ج، و مع، فت ل)امث.
رک : یاے مجہول۔ جان کے بعد (سے بیاے مجہولہ) حرف تشبیہ جمع ہے بمعنی مثل ۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱ : ۱۷۰). [یا + ے (حرف اضافت) + مجہول + ہ، لاحقہء نسبت و تانیث].

---ے مَخلُوط کس صف (--- فت م، سک خ، و مع)امث.

رک : یاے تحتانی مخلوطی۔ ہندی زبان کے بعض لفظوں میں یائے مخلوط بھی بولی جاتی ہے۔ (۱۹۱۷، اسمٰعیل میرٹھی، قواعد اردو، ۲ : ۸). کسی لفظ کے درمیان آنے والی "ی" جب اپنی واضح آواز نہیں دیتی تو یائے مخلوط کہلاتی ہے ؛ جیسے : پیار، خیال، کیا وغیرہ ۔ (۱۹۹۴، نگار، کراچی، اگست، ۱۶). [یا + ے (حرف اضافت) + مخلوط (رک)].

---ے مُدَوَّر/مُدَوَّرَہ کس صف (---ضم م، فت د، شد و بفت/فت ر) امث.
(خطاطی) وہ "ی" جو نصف دائرے کی مدد سے لکھی جاتی ہے ؛ چھوٹی "ی"، یاے معروف۔ یاے معروف کے واسطے یاے مدوّر---- استعمال کرتے ہیں۔ (۱۸۶۸، نظم پروین، ۱۵). یاے مدور---- داخل کتابت ہے۔ (۱۹۶۳، صحیفہء خوش نویساں، ۲۱۰). جس طرح یاے مدورہ اور دو چشمی ہے اور یاے معروف و یاے مجہول کا ادلا بدلا غلط سمجھا جانے لگا تھا اسی طرح---- نصف یے لکھنا بھی ٹھیک نہیں مانا جاتا تھا۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۲۰). [یا + ے (حرف اضافت) + مدوّر (رک) + / ہ، لاحقہء تانیث].

---ے مَدَّہ کس اضا (---فت م، شد د بفت) امث.
رک : یاے معروف ؛ ے جو کہ مکسور حرف کے بعد آئے اور کھینچ کر پڑھی جائے ؛ جیسے : جیے، پیے وغیرہ۔ یای مدہ کے بعد "ی" ہو جیسے لیے کیے، تو یاے اول کو کبھی بصورت ہمزہ، کبھی بصورت یا اور کبھی ی اور ہمزہ دونوں کے ساتھ لکھا ہے۔ (۱۹۳۷، مکاتیب غالب، عرشی، ۲۲۸). یائے مدہ کے بعد "ی" ---- کبھی بصورت ہمزہ کبھی بصورت یا اور کبھی "ی" اور "ہمزہ" دونوں کے ساتھ لکھتے ہیں۔ (۱۹۸۱، تحقیق غالب، ۷۳). [یا + ے (حرف اضافت) + مدہ (رک)].

---ے مُشَدَّد کس صف (--- ضم م، فت ش، شد د بفت) امث.
ایسی "ی" جو دو بار پڑھی جائے اسی لیے اس پر تشدید لگائی جاتی ہے۔ یائے مشدد آئے تو اس ی پر تشدید لگانا ضروری ہے۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۹۳). [یا + ے (حرف اضافت) + مشدد (رک)].

---ے مَشمُوم کس صف (---فت م، سک ش، و مع) امث.
الفاظ ہندیہ کے مابین حرفِ مکسور کے بعد واقع نیم خواندہ "ی" ؛ رک : یاے تحتانی مخلوطی ۔ یائے مشموم کے نیچے دو نقطے کھڑے (:) دیئے گئے تاکہ لفظ کیا اور کا میں امتیاز ہو ۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۴۳). [یا + ے (حرف اضافت) + مشموم (رک)].

---ے مَصدَرِی کس صف (---فت م، سک ص، فت د) امث.
ایسی "ی" جو مصدر سے نکلی ہو یا متعلق ہو، مثلاً کھیلنا سے کھیلی، بولنا سے بولی، سونا سے سوئی وغیرہ نیز وہ ی جو اسم صفت کے بعد آتی ہے جیسے دانا سے دانائی۔ تیسری دو طرح پر ہے : یاے مصدری، اور وہ معروف ہوگی۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۱۴۱). خود نمائی اور پارسائی میں الف ساکن مع یاے مصدری اور ہمزہ کے قافیہ ہے۔ (۱۸۸۱، بحرا لفصاحت، ۳۱۹). یاے مصدری معروف ہوتی ہے اور یاے تعظیمی (اور یاے وحدت و یاے تنکیر) مجہول ہوتی ہے۔ (۲۰۰۰، املائے غالب، رشید حسن خان، ۲۰۵). [یا + ے (حرف اضافت) + مصدر (رک) + ی، لاحقہء نسبت].

---ے مَعدُولَہ کس صف (---فت م، سک ع، و مع، فت ل) امث.
رک : یاے تحتانی مخلوطی ؛ وہ ی جو لکھنے میں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے جیسے کیا، پیاری، پیارا وغیرہ، نیم خواندہ "یے"۔ بعض الفاظ میں، ی، بھی اپنے پہلے حرف کے ساتھ اس طرح مل کر پڑھی جاتی ہے کہ وہ دونوں ایک آواز معلوم ہوتے ہیں---- اس کا نام ہم نے یائے معدولہ رکھا ہے۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، مولوی عبدالحق، ۴۹). عروض میں "پیار" کو تین حرفی لفظ مانا جائے گا---- مولوی عبدالحق صاحب مرحوم نے اس ی کو "یاے معدولہ" لکھا ہے اور یہ مناسب نام ہے۔ (۱۹۷۳، اردو املا، رشید حسن خان، ۵۲۷). [یا + ے (حرف اضافت) + معدولہ (رک)].

---ے مَعرُوف کس صف (---فت م، سک ع، و مع) امث.
وہ ی جس سے پہلے کے حرف پر زیر ہو اور جو واضح طور سے اور اعلان کے ساتھ پڑھی جائے ۔ "اے کریمے کہ از خزانہء غیب" ہر گز یاے معروف نہیں ہے یاے مجہول ہے یاے معروف یہاں نامقبول ہے۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۴۹۸). غریبی اور نصیبی میں باے موحدہ ردی مطلق ہے اور اُسکے ماقبل کی یاے معروف ردف ہے۔ (۱۸۸۱، بحرالفصاحت، ۳۱۲). جو حرف یا (ی) لفظ کے آخر میں ہو اور خوب کھینچ کر پڑھی جاتی ہو ---- یاے معروف کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰، ادیب، الہ آباد، جولائی، ۱۹). اکشوٹکی، تائے ثقیل مفتوح---- اور یائے معروف ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۷ : ۷۷). یاے معروف لفظ کے آخر میں پوری لکھی جاتی ہے اور یہی ٹھیک ہے، جیسے : زندگی، خوشی ۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۵۲۵). بعض مقامات پر یاے مجہول کے نیچے نقطے لگائے گئے ہیں اور یاے معروف کو خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ (۱۹۸۹، مقدمہ، قواعد صرف و نحو زبان اردو، ۱۶). کبھی اسم صفت پر یائے معروف بڑھا کر اسم ذات بنالیتے ہیں۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۷۷). [یا + ے (حرف اضافت) + معروف (رک)].

---ے مَعکُوس کس صف (---فت م، سک ع، و مع) امث.
آڑی ے، بڑی ے، طویل ے، آخر لفظ میں واقع یاے مجہول کی شکل : ے. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ آنندراج (کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ۱ : ۱۱۷)). [یا + ے (حرف اضافت) + معکوس (رک)].

---ے مَفعُولِیَّت کس اضا (---فت م، سک ف، و مع، شد ی مع بفت) امث.
"ی" جو مفعول کے معنی دے ؛ جیسے : مہری. (جامع اللغات). [یا + ے (حرف اضافت) + مفعولیت (رک)].

---ے مَکسُور کس صف (---فت م، سک ک، و مع) امذ.
کسی لفظ کے درمیان میں آنے والی ی جس کے نیچے زیر کی حرکت ہو۔ ہمزہ جو گھائل و غائب وغیرہ میں ہے اسے بصورت یاے مکسور کے لکھا گیا جیسے گھایل و غایب۔ (۱۹۹۸، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۴۴). [یا + ے (حرف اضافت) + مکسور (رک)].

---ے مَوقُوف کس صف (---ولین، و مع) امث.
رک : یاے ساکن ۔ راے، واے، ہاے---- ان میں یاے موقوف ہے۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۷۰). [یا + ے (حرف اضافت) + موقوف (رک)].

---ے مُوَلَّدَہ کس صف (--- ضم م، فت و، شد ل بفت، فت د) امث.
رک : یاے بطنی ۔ اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولدۂ تحتانی ۔ (۱۸۷۱، قواعدالعروض، ۶۹). [یا + ے (حرف اضافت) + مولدہ (رک)].

---ے نِسبَت کس اضا (--- کس ن، سک س، فت ب) امث.
رک : یاے نسبتی ۔ یاے نسبت کی ترکیب اسکے ساتھ کیونکر درست ہوگی ۔ (۱۸۶۳، انشائے بہار بے خزاں، ۵۸). جب یاے مصدری یا یاے نسبت ایسے کلمے کے آخر میں آتی ہیں جس کے مابعد کا حرف الف مدہ ہوتا ہے تو ان کے الحاق کے وقت ایک ہمزہ ان سے پہلے بڑھا دیتے ہیں۔ (۱۸۸۱، بحرالفصاحت، ۳۱۹). لفظ "اللہ" کی کتابت اردو میں ایک خاص طرح ہوتی ہے کہ دوسرے لام کی جگہ ایک شوشہ سا بنا دیا جاتا ہے---- اس کے آگے یاے نسبت بڑھا دیتے ہیں۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۶۴). [یا + ے (حرف اضافت) + نسبت (رک)].

---ے نِسبَتی کس صف (--- کس ن، سک س، فت ب) امث.

وہ ے جو کسی چیز کی طرف نسبت کا سبب ہو؛ جیسے پاکستانی، بنگالی، خانگی وغیرہ۔ جانی میں یائے نسبتی ہے اس کی ہندی پیارا دوست مبتدا اور جانی اُس کی خبر اور ہیں حرفِ ربط ہے ۔ (۱۸۷۲، عطر مجموعہ، ۱: ۳۵). جمع کو منسوب کرتے وقت واحد کے آخر میں یاے نسبتی لگاتے ہیں ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۶). صفت نسبتی ----- بنانے کے مختلف قاعدے ہیں ----- (۷) اگر آخر میں الف ہو تو یائے نسبتی سے پہلے ہمزہ مکسور بڑھاتے ہیں مثلاً طلا سے طلائی، سودا سے سودائی۔ (۱۹۷۱، جامع القواعد (حصہ صرف)، ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، ۳۶۷). یائے نسبتی: روگ، روگی، روچھیک۔ روچھی (چرنا) ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۷۷). [یا + ے (حرف اضافت) + نسبت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---ے نکُوں امث.

(خطاطی) یاے مدور کے ساتھ نصف دائرہ شامل کرنے کے نتیجے میں بننے والی 'یے' جو کہ الٹی نظر آتی ہے۔ یوں یا کو تو لکھا اگر ہے دانا ہو یاے نکوں بھی اُس سے پیدا. (۱۸۶۸، نظم پروین، ۹). [یا + ے (حرف اضافت) + نکوں (رک)].

---ے واژوں کس صف (--- و مع) امث.

رک: یاے نکوں۔

پر اس سے بھی بے چرا و بیچوں
بن سکتی ہو شکل یاے واژوں

(۱۸۶۸، نظم پروین، ۹). [یا + ے (حرف اضافت) + واژوں (رک)].

---ے وَحدَت کس اضا (--- فت مج و، سک ح، فت د) امث.

اعلام مشترکہ کے آخر میں فرد واحد مراد لینے کے لیے لگائی جانے والی 'یے'، ایسی ے مجہول ہوتی ہے۔ اس تحتانی کو یاے وحدت کہو، ----- جس طرح کہو مجہول آئے گی ۔ (۱۸۶۹، غالب، خطوط غالب، ۴۹۸). ہندوستان میں مغلوں کے زمانے کی نثر و نظم میں بھی یاے تنکیر اور یاے وحدت نے بڑا رواج پایا۔ (۱۹۷۴، مسائل اقبال، ۳۱۳). آخر لفظ میں شامل یاے وحدت یائے تنکیر اور یاے تعظیم لازماً مجہول ہوتی ہے ۔ (۲۰۰۰، املاے غالب، ۲۰۴). [یا + ے (حرف اضافت) + وحدت (رک)].

یا (۴) م ف ضمیر۔

(بطور م ف اور ضمیر مستعمل) اس؛ یہاں؛ یہ. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

--- بدھی (--- کس ب) م ف.

رک: یامہ. (پلیٹس).

---پَر/تے/تیں/سُوں (--- فت پ/ی مج/و مع) م ف.

اس سے؛ یہاں سے. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

---سے ضمیر.

اس سے. (جامع اللغات).

---کا/کو/کُو (--- ولین/و مع) ضمیر۔

اس کا. (جامع اللغات).

--- کو/کوا/کُوں (--- ومج/و مع) ضمیر۔

اسے. (جامع اللغات).

---کے صف.

اس کے. (جامع اللغات).

---مَہ/مَنَہ/میں (--- فت م/فت م، مغ/ی مج) م ف.

اس میں؛ اس طریقے یا رسم کے بعد. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

---وِدھی (--- کس و) م ف.

رک: یامہ. (پلیٹس).

---ہی وِدھی (--- کس و) م ف.

رک: یامہ؛ اس طریقے یا رسم سے. (پلیٹس).

. . . یا (۵) لاحقہ.

صیغہ امر کے آخر میں آکر اسے فعل ماضی کر دیتا ہے جیسے آیا، لایا، کھایا، پایا وغیرہ؛ اسماء کے آخر میں تانیث کا فائدہ دیتا جیسے گڑیا، چڑیا، بندریا، چوہیا وغیرہ؛ نسبت یا صفت یا فاعلیت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بڑھیا، گھٹیا، تیلیا، چھالیا، فربیا وغیرہ؛ تصغیر کے لیے جیسے انبیا (انب = آم سے) بغیا باغ سے لٹیا (لوٹا سے) فاعلیت کے لیے جیسے فربیا، چالیا. (وضع اصطلاحات؛ فرہنگ آصفیہ).

یاب امذ؛ صف.

۱۔ پانے والا، حاصل کرنے والا، ڈھونڈ لینے والا، بطور لاحقہ اسماء کے آخر میں آکر فاعل کے معنی دیتا ہے؛ جیسے: کامیاب، فتح یاب، بہرہ یاب یا نایاب وغیرہ۔

نت ظفر یاب رہے وو بر اعدا
اوس کے اعدا تمام ہوویں فنا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۰). پھر فارسی مثالوں کی ابیات بقدر یاب دواوین اساتذۂ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کیں۔ (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۱۱۸). آئینِ دنیا کچھ عجیب ہے اَوروں پر ہنسنے والے جو ہمیشہ چالاک ہوتے ہیں اپنی لیاقت سے زیادہ فائدہ یاب نہیں ہوتے ۔ (۱۹۱۱، باقیات بجنوری، ۹۴). یاب (ف) (امر ہے یافتن = پانا سے) فتحیاب، فتحیابی، کامیاب، کامیابی۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۵۴).

باطل کے جو ستون تھے محراب ہو گئے
گمراہ چند روز میں خود یاب ہو گئے

(۱۹۷۴، دارین، ۳۰). قرآن صرف متقی افراد ہی کے لیے ہدایت ہے غیر متقی اس سے ہدایت یاب نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۱۰۵). ۲۔ جس کی خواہشات پوری ہو جائیں؛ خوش قسمت؛ شاد؛ طاقت ور. (پلیٹس). [ف: یافت، یافتن = پانا].

یابِس (کس ب) امذ؛ صف.

۱۔ جس میں نمی نہ ہو، خشک، روکھا، سوکھا (رطب کی ضد)۔ موسم کی تبدیلیوں کو نیچے کی زمین کے بہت سے حصہ تک رسائی نہیں ہوتی اور اس لیے کہ نیچے کی زمین خشک و یابس ہوتی ہے۔ (۱۸۶۵، رسالہ علم فلاحت، ۳۸). اقالیم گرم میں جہاں کی ہوا یابس ہے یعنی بخارات مائی سے خالی ہے وہاں راتیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ اُن ملکوں میں نہیں ہوتیں جہاں کی ہوا مرطوب ہے۔ (۱۸۹۰، جغرافیہ طبیعی، ۱: ۲۶). ۲۔ بُرا، فرسودہ، بے مزہ (کوئی بات وغیرہ)۔ " اس انبار سے رطب کو یابس سے اور درست کو نادرست سے شناخت کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔". (۱۹۴۶، شیرانی، مقالات، شیرانی، ۱۲۵). ۳۔ خشکی پیدا کرنے والا۔ ان کی غذائیں خاص طرح کی ہوا کرتی تھیں جن میں اکثر حار اور یابس ہوتی تھیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱: ۱۱۹). [ع: (ی ب س)].

---ورَطب (--- ومج، فت ر، سک ط) امذ؛ صف.

(ضرورتِ شعری کے سبب ط پر زبر لگا دیا جاتا ہے)۔ (لفظاً) خشک وتر؛ (کنایتہ) بُرا بھلا، نیک وبد، خوب و ناخوب؛ (مجازاً) اونچ نیچ، نشیب وفراز۔

کچھ نہ ہوس ہے اب مجھے جینے کے لطف اوٹھا لیے (اُٹھالیے)
دیکھ چکا جہان کی خوب ہے یابس و رَطب

(۱۸۶۴، دیوان حافظ ہندی، ۱۴). [یابس + و (حرف عطف) + رطب (رک)].

یابسات (کس ب)امث ج.

ا۔ یابس (رک) کی جمع، وہ دوائیں جو زخموں کو خشک کریں نیز ایسی غذائیں جو خشکی پیدا کریں۔ خمر کے پانچ خواص دیکھے ـــــ یابسات کو پیسا اور مایعات سے اسے ترکیا یہاں تک کہ ـــــ یابس تیار ہو گئی۔ (۱۸۸۰، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۲ : ۲۸۶). **۲۔ فرسودہ چیزیں، روایتی اُصول یا باتیں۔** زبان کے کلاسیکل استعمال اور یابسات سے اسے واسطہ نہیں۔ (۲۰۰۸، جرنل آف ریسرچ، اردو، ۱۴ : ۱۲۶). [یابس (رک) + ات، لاحقہء جمع].

یابندہ (کس ب، سک ن، فت د) صف.

ا۔ وصول کرنے والا، پانے والا، حاصل کرنے والا۔ کوئی رقم بامید ادائی یعنی یابندہ کو ادا کرنے کے قبل عام سلک سے اٹھا کر امانت میں جمع رکھی جاسکتی ہے۔ (۱۸۹۶، ہدایات متعلقہ حسابات، ۱). محکمے نے وعدہ کیا کہ منی آرڈر کے اصل یابندہ کے حق میں ری فنڈ آرڈر جاری کر دیا جائے گا۔ (۱۹۹۰، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ، ۹۷). **۲۔ معلوم کرنے والا، دریافت کرنے والا۔** (ماخوذ : پلیٹس). [ف : یاب، یافتن = پانا + ندہ، لاحقہء فاعلی].

یابُو (و مع)امذ.

ا۔ گھوڑے اور گدھے کی دوغلی نسل کا جانور، ٹانگھن، ٹٹّو، چھوٹا گھوڑا۔

یا ہے بخشش تری ایسی کہ ہے اس کو فیل
جو کوئی مانگے سواری کے لیے اک یابو

(۱۷۹۵، حسرت لکھنوی (میر جعفر علی)، ک، ۳۶).

ہوا ناگاہ گھسیارا نمودار
وہ بیچارہ تھا اک یابو پہ اسوار

(۱۸۶۲، طلسم شاہاں، ۲۰۲). ایک لاکھ سوار جمع ہو گئے جن میں چودہ پندرہ ہزار یابو سوار تھے۔ (۱۸۹۷، شام سلطنت تیموریہ، ۱۹۱). سواری کے لیے فی ممبر دو مضبوط یابو ۱۴ کے ناپ کے کافی ہیں۔ (۱۹۰۴، ہندوستان کے بڑے شکار، ۱۱۴). چھوٹے گھوڑے، یابو، خچر، گدھے، ہر قسم کا سامان ـــــ وغیرہ سے لدے پھندے جا رہے تھے۔ (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین حیرت، ۹۶). عمدہ گھوڑیاں ـــــ تازی کا ماہوار خرچ ۳۲۰ دام ہے ـــــ اس کے مصارف یابو سے ۵۱ دام کم ہیں۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۳۵۰). **۲۔ باربردار گھوڑا۔** (اسٹین گاس). [ع : یعبوب کا مفرس].

. . . یابی امث.

پانے یا حاصل کرنے کا عمل یا کیفیت یا حالت؛ (بطور لاحقہء مستعمل؛ جیسے : کام یابی، کم یابی، بار یابی، دیر یابی وغیرہ)۔

تمکیں کھلے تب حدوث عالم بس اور
شئے یابی میں خودبخود ہو تجکو حیرت

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۵۷). ہماری وزارت یابی کے بعد خیام ہمارے پاس آئے۔ (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۲ : ۲۸۸). اسے قبول کرنے کے لیے جس جرأت کی ضرورت ہوتی ہے اس کی کمیابی قحط الرجال کی پہلی نشانی ہے۔ (۱۹۷۳، آواز دوست، ۵۰). [یاب (رک) + ی، لاحقہء کیفیت].

. . . یات لاحقہ ج.

لاحقہ بطور جمع مستعمل؛ مثلاً : غزلیات، ہزلیات وغیرہ نیز جمع بطور واحد مستعمل، برائے علم وفن جیسے ارض سے ارضیات، دین سے دینیات، معاشیات، سیاسیات، عمل سے عملیات، ریاضی سے ریاضیات۔ یات ـــــ جس کے آخر میں یۃ (ی ت) ہو اس کی جمع یات کے ساتھ آتی ہے جیسے نظریات، الٰہیات، فلکیات۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۹). [لاحقہء جمع برائے علم وفن].

یاتایات امذ؛امث۔

(ہندو) آنا جانا، آمد ورفت؛ میل جول؛ مجامعت؛ جون بدلنا، آواگون (تناسخ). (ہندی اردو لغت؛ جامع اللغات؛ پلیٹس). [س :].

یاترا (سک ت)امث.

ا۔ (لفظاً) جانا، آمد ورفت؛ (کنایتہ) دیوتاؤں کی یادگاروں اور تیرتھوں کے مقامات وغیرہ پر زیارت کے لیے جانے کا عمل، مقدس مقام کا پھیرا، مذہبی مقام کا دورہ۔ میں دیگر جگہوں پر یاترا کرنے جاؤں گا اس وقت تم کہاں رہو گی۔ (۱۸۸۶، درگیش نندنی، ۱۴۰). اسی عرصہ میں کنوجی یاترا سے واپس آئے۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۱۹). یہاں تک کہ یاترا (زیارت) کرنا ہندو مذہب ـــــ کا دستور بن گیا۔ (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، ۲۵۰). اودھ میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں بے شمار یاتری مقررہ ایام میں رامائن کی روایات کے مطابق یاترا کے لیے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۳۸اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۵۱۶). سادھو اطراف ہند سے یاترا کو وہاں پیدل پہنچتے ہیں۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۲۳). **۲. سیر وسفر، سیاحت۔** انگلستان کی یاترا کرنے والے بیشتر سیاحوں نے اس ملک کی تہذیب . . . کا مطالعہ لندن کی رشنیوں میں کیا۔ (۱۹۸۷، اردو ادب میں سفر نامہ ۳۱۳). ہندوستان کا سرحدی اسٹیشن موناباؤ تھا جہاں سے ہم کچھ فاڈلہ پیدل طے کرکے کھوکھراپار پہنچے یوں ہندوستان کی ہماری پہلی یاترا اختتام پذیر ہوئی۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۶۸). **۳. دعوت؛ تیوہار.** محلے کے کچھ لوگ یاترا کی تیاریاں کرنے لگے۔ (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۵۹). رات کا وقت ہے گاؤں میں یاترا ہے سورج کماری اور اس کا شوہر جے چند اچھے کپڑوں میں ملبوس ہیں۔ (۱۹۶۳، معیار، ۲۰). **۴. ہندوؤں کی مذہبی روایات کی تمثیلی پیش کش، مذہبی ڈرامے، ایک قسم کا ناٹک (خصوصاً مشرقی بنگال میں)۔** بنگال میں ان لیلاؤں کو یاترا کہا جاتا تھا۔ (۱۹۸۶، اردو اسٹیج ڈراما، ۶۷). **۵. (مجازاً) کسی چیز کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھنے کا عمل، زیارت۔** نتیجہ یہ ہوا کہ احسان دانش سے معنوی محبت بڑھتی گئی اور اس کی کتابوں کی یاترا میرا روزمرہ کا معمول بن گئی۔ (۱۹۸۶، محترم چہرے، ۳۹). **۶. سڑک؛ میل جول؛ چلن، رسم ورواج؛ لحہ؛ لحظہ؛ اچھا وقت؛ جاتریوں کا گروہ؛ جلوس؛ بتوں کا جلوس.** (ماخوذ؛ علمی اردو لغت؛ جامع اللغات). [س : #].

ـــ کَرَن (ـــ فت ک، ر)امذ.

یاترا کے لیے جانے کا عمل۔ (ماخوذ : جامع اللغات). [یاترا + رک : کرن (۱)].

یاتِرَک (ـــ سک ت، کس ر) صف مذ.

یاترا (رک) سے منسوب چلنے یا چلانے سے متعلق؛ سیر وسفر کرنے والا؛ زائر؛ رسمی؛ معمولی؛ چلنا، جانا زیارت کرنا. (ماخوذ؛ پلیٹس). [س #].

یاتْری (سک ت) (الف) صف امذ.

ا. مقام مقدس کی زیارت کو جانے والا، تیر تھ کے لیے جانے والا، زائر، ہمیشہ بوقت گرہن تین لاکھ یاتری کی یہاں جمع ہوتے تھے. (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۶۵). یہاں شوجی کے یاتری ہزاروں سختیاں اٹھاکے ہندوستان کے ہر حصے سے آتے ہیں. (۱۹۴۶، آگ ۲۸۴). اودھ کی بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں بے شمار یاتری مقررہ ایام میں رامائن کی روایات کے مطابق یاترا کے لیے جاتے ہیں. (۱۹۶۸، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳: ۵۱۶). یاتری گنگا اشنان کے مزے لے رہے تھے. (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲: ۲۶۱). ۲. سفر کرنے والا، مسافر، راہرو سیاح. ریلوں کا ملک پر اقتصادی اثر بڑا بھاری پڑا ہے سفر کرنا بہت ستا ہوگیا، یاتریوں کو بہت سہولت مل گئی ہے. (۱۹۲۳، ہندوستان کی پولیٹکل اکانوی، ۶۹). ۳. معمولی، رسمی، زریعہ معاش کے متعلق. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

یاتُری (سک ت) (ب) امث.
مقدس مقام، زیارت گاہ. اس نے سکھوں کی یاتری پر حملہ کرنے سے انکار کیا. (۱۹۱۰، سپاہی سے صوبہ دار، ۱۱۱). [یاترا (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یاتو (و مع) امذ.
وہ شخص جو جائے؛ مسافر، جاتری، راستہ چلنے والا، راچھس، ہنگام، ہوا نکیف. (جامع اللغات، ہندی اردو لغت). [س: #].

یاجوج (و مع) امذ.
(لفظاً) فساد انگیز، فسادی؛ ایک شخص کا نام جس کا ذکر انجیل اور قرآن میں آیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ حضرت نوح کا پوتا تھا اور دامن کوہ الطائی میں جا کر آباد ہوا تھا، اس کی قوم اور اولاد بھی اسی نام سے موسوم تھی، ان کے متعلق خیال ہے کہ یہ مع ماجوج قرب قیامت میں خروج کریں گے.

یاجوج تے کیا ہوئیگا موکو انکھیاں سے جاں ہاریاں اچھیں
کیا کام سد سوں دھن تری سد جھڑ جھڑی انچل کی بس
(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۸۶).

یاجوج ہو رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۶۵).

حد شرعی سے ہے تجاوز کفر
شرع ہے سد و کفر ہے یاجوج
(۱۸۰۹، شاہ کمال، ۷۹).

ملک دانش میں ہو کیا جہل کے یاجوج کا دخل
قوت عقل سے کھینچی ہے سد اسکندر
(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۲۵). ان لوگوں نے (اپنی بولی میں) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین اس گھاٹی کے آدھر یاجوج اور ماجوج کو قوم ہے. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۲، ۱۳۳). کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون. (۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۳۴). وہ طرح طرح کے روپ دھارتے تھے، قارون کا فرعون کا یاجوج کا کاہن کا. (۱۹۸۷، حصار، ۱۷۲). [سُر].

---ماجوج (--- و مع) امذ.
ابعض روایات کے مطابق یافث بن نوح کے دو بیٹے اور ان کی قوم و اولاد جو طوفان نوح کے بعد کوہ الطائی کے شمال میں آباد ہو گئی تھی، جب یہ قوم زمانہ قدیم میں اپنی قیام گاہ سے نکل کر آبادی میں آتی تھی تو خلق اللہ کو بہت تکلیف پہنچاتی تھی، آخر کار بادشاہ ذوالقرنین نے جہاں یہ قوم حملہ کرتی تھی، وہاں حفاظت کے خیال سے ایک مستحکم دیوار بنواری.

کھے تب کہ یاجوج ماجوج سو
جو کس کے نسل میں ہے مجھ بول یو
(۱۵۹۱، قصہ فیروز شاہ، عاجز ۲۴).

او باتاں جو بونے تجے ہانک مار
سو یاجوج ماجوج اسے یار غار
(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۱۰۸).

سنا آواز پر ہیبت جو پھر کر
سو وہ یاجوج ماجوج تھے مقرر
(۱۸۰۳، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ا: ۶۲۸). سد سکندری ہے کہ قیامت تک یاجوج ماجوج توڑ نہیں سکتے. (۱۸۲۷، ہدایت المومنین، حسن، ۱۳). ام المومنین زینبؓ بنت حجش بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ سونے سے جاگ اٹھے، چہرۂ مبارک سرخ تھا اور زبان پر یہ کلمات تھے لا الٰہ الا اللہ افسوس ہے عرب پر. برائی نزدیک آگئی یاجوج ماجوج کی دیوار میں آج اتنا سوراخ ہوگیا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳: ۳۴۳). اکثر مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ "پروردگار کا وعدہ" سے مراد قیامت ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب آ جائے گی اور یاء جوج وماء جوج کے نکلنے کا وقت ہو گا اس وقت یہ دیوار ٹوٹ جائے گی. (۱۹۷۶، علوم القرآن، ۴۱۸). چند سر پھرے یاجوج ماجوج کی طرح مستقل مزاجی کے ساتھ ان دیواروں کو چاٹتے رہتے ہیں. (۔ (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۴۳). ۲. **(مراداً) روس اور شمالی چین کے قبائل جو قدیم زمانے میں متمدن ممالک پر حملے کرتے رہے.** ایک روایت کے مطابق یاجوج ماجوج سے مراد روس اور شمالی چین کے قبائل ہیں. (۱۹۹۰، تاریخ بھٹی، ۵۴). ۳. **ایسے دو شخصوں کے لیے مستعمل جو بہت شرارتی ہوں اور مل کر شرارتیں کرتے ہوں؛ (کنایۃ) شریر، فتنہ پرور، مفسد.** میں نے یہ گفتگو سن کر دونوں یاجوج ماجوج سے کہا کہ "واسطے خدا کے مجھ پر رحم کرو." (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۰۳). لینین اور اسٹالن ---- کمبخت خود تو سو گئے ---- یہ دو یاجوج ماجوج کیا آئے ایک تہلکہ اپنے ساتھ لائے. (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۶۵). [یاجوج + ماجوج (رک)].

یاجوجی (و مع) صف.
یاجوج (رک) سے متعلق یا منسوب؛ مراد: فتنہ پرور، مفسد؛ (علاقہ یا ملک) جہاں ایمان میں خلل کا اندیشہ ہو؛ مغربی (ممالک). معلوم ہوا کہ یہ دونوں ---- "یاجوجی" ملکوں اور شہروں میں بھی نماز روزے کے پابند رہے. (۱۹۸۳، کاروان زندگی، ۸۵). [یاجوج (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و تانیث].

یاچک (فت چ) امذ.
گھوڑے کا رنگ. تگ گھوڑوں کے ---- بہت سے ہیں ---- یاچک، ابلق، سوہا. (۔ (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ا: ۷۳). [مقامی].

یاچیں (ی مع) امذ (قدیم).
گل آچیں، ایک بڑا درخت جس کے پتے موٹے سرخ رنگ کے اور پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے پوست بطور دوا استعمال ہوتا ہے. ار ایسے پھول رہے ہے کہ پات جس کے نظر نہیں آتے اور سرو و گل یاچیں وغیرہ جو بڑے درخت ہیں ---- سفید پھول ---- سے ڈھانپ دیا ہے. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۹۰). [مقامی].

یاد امث.

ا۔ (i) قوتِ حافظہ، یادداشت، یاد رکھنے کی قوت۔

اے زکی بھولو بتوں کو تم کرو ذکر خدا
کوئی دم ایسا بھی گزرا ہے تمہاری یاد میں

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۱۸)۔ ۔ **(ii) کسی چیز کی قوتِ حافظہ میں محفوظ رہنے کی حالت، حفظ۔**

یاد تھیں ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۱)۔ ہے تجھ کو یاد ازبر وہ داستان ساری لہریں تری ورق ہیں تاریخ کے ہماری. (۱۹۲۹، مطلع انوار، ۲۹)۔ خلیفہ معتز کو ابن طباطبا کا سوال یاد تھا. (۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۷)۔ مجھے اپنے گھر کی پہلی منزل کی کھڑکی سے ورک ہاؤس کے کشادہ صحن میں جھانکنا بھی یاد ہے. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۰)۔ ۔ **۲۔ کسی واقعے، چیز یا نام وغیرہ کو حافظے میں دہرانے کا عمل، گزری ہوئی باتوں یا لمحات کا تصور؛ کسی شخص کا خیال، تصور، دھیان۔**

جلی یاد کی کرنا ہر گھڑی یک تل حضور سوں ٹلنا نہیں
اٹھ بیٹھ میں یاد سوں شاد رہنا گواہ دار کو چھوڑ کے چلنا نہیں

(۱۲۶۵، شیخ بابا فرید الدین شکر گنج (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲))۔

نامیں کیتی بندگی تیری نادھر کیتی یاد
دائم کیتی آگل تیرے سکلوں تھے فریاد

(۱۴۹۶، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ، ۲۳))۔

کیتے یاد دھرتے ہیں نازک نہال
سو دو ہیڑے ہور جھولنے ہور خیال

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۳۴)۔

طمع کوں پیا یاد پانی سوں دھوکر
اپس دل میں تھے ہو بچن کن کہ دھیانی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۳۱۸)۔

اندر ہی موں لوبھ ہے، اندر ہی موں کام
اندر ہی موں یاد ہے اندر ہی موں نام

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۱۵)۔

بس اب میں کیا کروں کیونکر اسے لے بہلاؤں
پدر کی یاد بھولا کیونکہ اس کوں پرچاؤں

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷۶)۔

یاد اس کی اتنی خوب نہیں میر باز آ
نادان پھر وہ جی سے بھلایا نہ جائے گا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۵)۔ ۔ آپ لوگوں کی یاد اور تذکرہ ہر وقت رہتا ہے. (۱۹۳۰، دامان باغباں، ۵۹)۔ یہ زمانہ بہادر یار جنگ کی زندگی کا ایک خاص دور تھا جس کی یاد ان کو ہمیشہ بے قرار کر دیتی تھی. (۔ ۱۹۸۶، سیاحت ممالک اسلامیہ (تعارف)، ۱۷)۔ اس ملاقات کی چند باتیں تو مجھے یاد ہیں لیکن سب نہیں. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۳۹۹)۔ ۔ **۳۔ (تصوف) غیر حق کو فراموش کرنے اور مشغول بحق ہونے کی حالت، تسبیح اور ذکرِ خدا کرنے کی حالت.** اصل نور نہ جان نہ انجان، نہ یاد نہ بسر، نہ میں نہ توں. (۔ ۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۴۱)۔

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھے سر سجدہ یک چت سوں
اُسے دونوں جگت میانے سراہے افتخاراں خوش

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۴۰)۔

ترے نانوں کا یاد بس ہے منجے
ترا نانوں سو ہم نفس ہے منجے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۳)۔

الٰہی دے توفیق اس داد میں
ہمیشہ اچھے او تیری یاد میں

(۱۶۷۹، قصہ ابوشحمہ، ۷)۔ ۔ ہور عقل مقیم سو اس دلالت پر قرار ہے ہور یادُ سو ممتنع میں عارف کوں ناڈ بنے دیگر جتن کرتا ہے. (۱۷۶۵، چھ سرہار، ۵۹)۔

رائگاں عمر کھو نہ تو یکسر
یاد حق کے سوا نہیں بہتر

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۲۵)۔ نشست و برخاست آپ کی بے یاد حق تعالیٰ نہ تھی. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۸)۔ یاد۔ ماسوائے اللہ کو فراموش کرنا اور مشغول بحق ہونا ہے. (۱۹۲۹، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۱)۔ **۴۔ دل، قلب، خاطر۔** جو کچھ کہوں اللہ اسے یاد سے کہنا حسرت بھری آواز میں فریاد سے کہنا. (۱۹۰۷، کلام محروم، ۲۴)۔ **۵۔ کسی زمانے میں گنجفہ کھیلنے والے اپنے دوست یا عزیز کے نام کا ورق رکھتے تھے اور اس کو سب پتوں کے تقسیم ہونے کے بعد دیکھتے تھے۔**

مجھ سے نفرت کس قدر ہے اس بت بے مہر کو
گنجفے میں بھی ورق رکھا نہ میری یاد کا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۰)۔ [ف]۔

---اٹھنا محاورہ۔

خیال نہ رہنا، دھیان نہ رہنا، توجہ جاتی رہنا۔

صدائے الحاد اٹھ رہی ہے خدا کی اب یاد اٹھ رہی ہے
دلوں سے فریاد لٹ رہی ہے کہ دین سے ہم گزر رہے ہیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۰۲)۔

---اچھنا محاورہ (قدیم)۔

یاد رکھنا۔ یاد اچھو وہاں میرا ایک بھائی ہے. (۱۹۳۵، سب رس، ۶۸)۔

---اللہ کس اضا نیز بلا اضا (--- فت ا، شد ل بفت) امث۔

ا۔ یاد خدا کی عبادت بندگی۔

کہ عاجز کبیرا ہے کمتر غلام
دھرے یاد اللہ محمد کا نام

(۱۶۷۹، قصہ تمیم انصاری (ق)، کبیرا، ۲)۔ یاد اللہ میں سرشار رہنے والے فکر دنیا کو درد سر جانتے ہیں. (۱۹۷۴، عکس لطیف، ۸۲)۔ آخرکار غم کے بوجھ تلے یاد اللہ کا بند بھی ٹوٹ گیا. (۱۹۸۹، قید ۴۴)۔ **۲۔ سلام، سلام علیک، آزار فقیروں کا سلام۔** یاد اللہ کیا بھول گئے جو مدت میں فقیر کو یاد کیا شاد رہو. (۱۸۹۱، فغان بے خبر، ۷۶)۔ [یاد + اللہ (رک)]۔

---اللہ رہنا ف مر۔

شناسائی ہونا، واقفیت ہونا، صاحب سلامت رہنا، رسم و راہ ہونا. ان کے کرم ہائے بے پایاں نے مجھے گستاخ کی حد تک بے تکلف بنا دیا تھا میں نے پوچھا، اچھا آج سچ سچ بتائیے کبھی انگور کی بیٹی سے یاد اللہ رہی ہے. (۱۹۹۰، قومی زبان، کراچی اکتوبر، ۹)۔

---**اللہ کہنا** محاورہ۔

سلام دعا کہنا، یاد دلانا. اگر وہ اوالعزم (کذا) آنکلے تو ہماری طرف سے بھی یاد اللہ کہنا. (۱۸۶۶، جادہ تسخیر ا ۱۷).

---**اللہ ہونا** محاورہ۔

۱. سلام دعا ہونا، رسم و راہ ہونا، جان پہچان ہونا.

ہم کو کیا یاں راہ پر ہے کوئی یا گمراہ ہے
اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاد اللہ ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۳). ایک شیخ جی ہیں... مجھکو جانتے ہیں... وہی چھڑالائے تھے، تب سے یاد اللہ ہے. (۱۹۱۵، سجاد حشمین کا بایلیٹ ۷۹). ہماری ٹولی کی بھی نواب گلدم سے یاد اللہ ہو گئی تھی. (۱۹۷۰، غبار کارواں ۱۱۵). فیض صاحب سے میری بھی محبت اور یاد اللہ تھی. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۹۰). **۲. واقفیت ہونا، شدھ بدھ ہونا.** عربی ادب سے تو میں بالکل ہی واقف نہیں ہوں فارسی ادب سے بس یونہی یاد اللہ ہے. (۱۹۴۹، تخلیقی عمل اور اسلوب ۶۵).

---**الٰہی** کس صف (--- کس ا، ل بہ مد) امث.

خدا کی یاد اللہ کی بندگی، عشق الٰہی ذکر الٰہی. چالیس برس یاد الٰہی میں گوشہ نشین و عزامت گزیں رہے. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۱۰). مرنا سب کو برحق اور جینا بے یاد الٰہی ناحق ہے. (۱۹۷۶، سخن ورنئے اور پرانے، ۶۳). صرف ایک چادر بچھوا کر اس پر لیٹ گئے اور یاد الٰہی میں مشغول ہوگئے. (۲۰۰۳، پس منظر، ۴۰). [یاد + الٰہی (رک)].

---**ایام/ایامے** کس اضا (--- فت ا، شد ی) امث نیز فقرہ.

گزشتہ زمانے کی حالت کی یاد گزرے ہوئے دنوں کا تصور یا خیال (گذشتہ زندگی کو یاد کرتے ہوئے مستعمل).

یاد ایام کہ یاں ترک شکیبائی تھا
ہر گلی شہر کی یاں کوچہ رسوائی تھا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۶).

یاد ایامے کہ تھا زوروں پہ جذب حسن و عشق
وہ میرے دل کا تڑپنا بے قراری آپ کی

(۱۸۹۱، تشق لکھنوی گزار تعشق ۲۶).

یاد ایامے کہ تھا زندوں میں اپنا بھی شمار
زور تھا اپنے قلم میں باڑھ تلوار میں

(۱۹۵۷، یگانہ گنجینہ، ۴۷).

کوئی آتا نہیں خیال کے ساتھ
یاد ایام تو کہاں آئی

(۱۹۷۲، یوسف ظفر، عشق پیچاں، ۲۳۵).

یاد ایام کہ صحرائے محبت میں فراز
جرس قافلہ دل کی صدا زندہ تھی

(۱۹۹۹۰، پس انداز موسم، ۴۴۰). [یاد + ایام (رک) + ے، یاے تنکیر].

---**ہاتھ آنا/لگ� نا** محاورہ۔

۱۔ ذہن میں آنا، خیال میں آنا، خیال گزرنا، کوئی بھولی بسری بات کا ذہن میں آجانا؛ ہڑکا ہونا، ہڑک اٹھنا، محبت کا جوش اٹھنا.

جوشہ کوں جوبن یاد آتے اتھے
تو نارنج پر ہات پاتے اتھے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۷).

یاد آتا ہے وہ حرفوں کا اٹھانا اب تک
جیم کے پیٹ میں اک نقطہ ہے اور خالی ح

(۱۸۱۸، انشا، کلام انشاء، ۲۳۹).

یاد آئی اس کو وہ رشکِ قمر
چھا گیا جلوہ وہی پیش نظر

(۱۸۳۵، مثنوی گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل جون، ۱۹۹۴ء، ۵۵)).

کیا گزرے گی جب گھر سے چلے جاؤ گے بھائی
کیسے مجھے ہر بات میں یاد آؤ گے بھائی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۱).

پامال صفیں ہو رہی ہیں لڑ رہے ہیں شاہ
یاد آتی ہے زعفر کو وغاے اسداللہ

(۱۸۹۱، تعشق، براہین غم، ۲۵).

آتا ہے یاد مجکو گزرا ہوا زمانا
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا

(۱۹۰۷، بانگ درا، ۲۳).

نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

(۱۹۱۲، کلیات حسرت موہانی، ۲۷).

آج وہ یوں نگہ شوق سے بچ کر گزرے
جیسے یاد آئے کوئی بھولی ہوئی بات ہمیں

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، ک، ۱۶۰). - آج مجھے برسوں برسوں پہلے کی ایک کہانی یاد آ گئی ۔. (۱۹۸۹، مصروف عورت، ۷). اس بھولی بسری بستی کی یاد آئی جسے کسی بھلے وقت میں پردادا نے نوازا تھا. (۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۲۶). **۲۔ معلوم ہونا، حقیقت کھلنا، خبر ہونا، احساس ہونا۔**

یاد آئی کافروں کو مری آہِ سرد کی
کیوں کر نہ کانپنے لگے شعلہ، جحیم کا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۹).

سرورِ مے سے افزوں ہو گیا رنج و محن ساقی
مجھے اس وقت یاد آئی کسی کی انجمن ساقی

(۱۸۸۹، دیوان سخن، ۲۰۰).

غبار اپنی سواری کا جو دیکھا اون کو یاد آیا
یوہیں آتا تھا اوٹھتا بیٹھتا اک ناتواں میرا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۵).

چشم حیراں بھی "دلی بھی بغداد گئی
ایک یاد آئی کبھی چھیڑ کے اک یاد گئی

(۱۹۵۱، نوائے پاک، ۴۰). - اس وقت یاد آگیا، لیکن نہیں، یہاں اتنی زدہ کیفیت بھی نہیں، ہاتھی لٹے گا بھی تو کہاں تک. (۱۹۶۷، آوارہ گرد کی ڈائری، ۳۷). - غلطی کرنا

انسان کی سرشت میں داخل ہے۔۔۔۔۔ یاد آتے ہی اس غلطی کی معافی مانگنا بھی انسان کی سرشت میں ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۲۶).

---آور (---مد ا، فت و) صف.

یاد دلانے والا، خیال، ذہن یا دل میں کوئی بھولی ہوئی بات پھر سے لانے والا، (کوئی بات یا شے) جو کسی چیز کی یاد دلائے. وہ "زندہ رود" سے آتش افگن اشعار پڑھنے کو کہتے ہیں ایسے اشعار جو حضرت کلیمؑ کے واقعہ عبورِ نیل کے مظہر ہوں یا حضرت خلیلؑ کے آگ میں کود پڑنے کے واقعہ کے یاد آور. (۔ (۱۹۸۴، جاوید نامہ، تحقیق و توضیح، ۹۸). پرویز کے سبھی فن پاروں میں تغزل کی آمیزش ہے۔۔۔۔۔ جو کبھی لطیف ہے، یاد آور ہے اور کبھی تشدد آمیز اور احتجاج پسند ہے. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۳). [یاد + ف : آور، آوردن = لانا].

---آوری (---مد ا، فت و) امث.

یاد دلانے کا عمل یا حالت؛ یاد کرنے کا عمل، یاد فرمائی، مزاج پرسی، خیریت طلبی، بھولی ہوئی چیز یاد کرنا. جنا. ب نواب صاحب! آپ کے اخلاق کا شاکر اور آپ کی یاد آوری کا ممنون اور آپ کے دوام دولت کا دعا گو ہوں. (۱۸۶۵، خطوط غالب، ۴۱۳). آں فرزند کے خلوص و محبت اور صدق ارادت کے مراتب ہزار گونہ یاد دہی اور یاد آوری کے مقتضی ہیں. (۔ ۱۹۳۷، واقعات اظفری (ترجمہ)، ۱۳۶). اس قسم کے تفکر کو جس میں ہم ماضی کی یاد تازہ کرتے ہیں اور یہ شناخت کرتے ہیں کہ وہ ماضی سے تعلق رکھتی ہے، ہم یاد آوری کہیں گے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۰۹). ۴مارچ کا خط ملا تھا یادآوری کے لیے شکر گزار ہوں. (۔ ۱۹۹۸، مکاتیب رشید حسن خان، بنام رفیع الدین ہاشمی، ۱۰۴). [یاد آور + ی، لاحقہء کیفیت].

---آونا ف مر (قدیم)۔

رک: یاد آنا جو زیادہ مستعمل ہے۔ چھاوے جنون دل پر جب بن پری ہے بنگلا گھر چھوڑ بھاگتا ہوں یاد آوتا ہے جنگلا. (۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۹).

--- باقی رہ جانا ف مر.

دھیان میں رہ جانا، پرانی باتیں یاد رہ جانا، صرف اچھی یادیں باقی بچنا. فسوس اب ان صحبتوں کی صرف یاد باقی رہ گئی. (۱۹۸۷، مولانا ابو الکلام آزاد اور ان کے معاصرین، ۴۰).

--- باندھنا محاورہ.

تصور کرنا، خیال کرنا، دھیان میں آنا.

مت رکھ غبار میرا جوں گرد باد شاہد
کچھ یاد خاک میری وقتِ فراغ باندھے

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۷۲).

---بدلنا محاورہ.

رک: یاد بدنا.

دام میں آ ہی چکے تھے وہ فراموش کے ساتھ
یاد بد لی ہے اونھیں قول و قسم یاد ہوئے

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۸۷۴).

---بدنا محاورہ.

بھولی ہوئی چیز کی نسبت شرط لگانا، یاد فراموش کی نسبت شرط لگانا.

یاد اوس سے بدی ہم نے بہ منت گئی بوسے
ہارے بھی تو کیا ہار مزے دار نکالی

(۱۸۰۹، جرات، ک، (ق)، ۱۸۵).

یاد اس وعدہ فراموش نے غیروں سے بدی
یاد کچھ کم تو نہ تھی اور سوا یاد رہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۷).

تاج کے یکہ کی صورت مجھے خاموش کیا
یاد غیروں سے بدی ہم کو فراموش کیا

(۱۸۶۱، دیوان اختر، ۶۵).

---بود (---و مع) امث.

۱. رک، یادداشت. یاد بود بھی بابا بھی باباجی کی نہایت عمدہ تھی. (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ ۱۰۶). ۲. (کنایۃً) **خیر خیریت مزاج پرسی.** طغل اور مغل کی طرف سے سلام اور یاد بود کے بعد واضع ہو کہ... ایک بار پہلے اور ایک بار اب آپ نے حضرت ولی عہد بہادر دام اقبالہ کے نام کی عرضی کے ہمراہ خط بھیجا جو ہمیں ملا. (۱۹۳۷، واقعات اظفری (ترجمہ)، ۱۶۴). ۳. **یادگار، وہ چیز یا نشانی جو کسی کی یاد دلائے.**

وہی جنگہ وو طرف بدنمود
مقام اس طرح کے بھی ہیں یاد بود

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۴). [یاد + ف : بود، بودن = ہونا].

---بھلانا محاورہ.

یاد بھولنا (رک) کا متعدی، فراموش کرنا، بھول جانا. اسے تمام باتیں اور رودر کی یاد بھلانے کا اچھا موقعہ مل گیا، وہ یاترا کے لیے تیار ہو گئی. (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۵۹). کسی جواں سال لڑکے کا بوسہ اسے استانی کی ساری یاد بھلادے. (۲۰۰۳، پروا، ۱۲۶).

--- بھلی بھگوان کی اور بھلی نہ کو لے راجا کی کر چاکری جو پرجا تابع ہو کہاوت.

خدا کی یاد سب سے بہتر ہے اس سے بہتر اور کچھ نہیں راجہ کی نوکری کرو تاکہ تمہاری اطاعت کریں سب اس کی متابعت کرتے ہیں. (جامع اللغات، علمی اردو لغت).

--- بھولنا محاورہ.

دھیان نہ رہنا، خیال نہ رہنا، تصور جاتا رہنا، ذہن سے فراموش ہو جانا.

ہم فراموش کی مراموش اور تم یاد عمر بھر بھولے

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۷). جب یاد کیا ہے تو برے طور سے ہم کو اچھا ہوا تم بھول گئے یاد ہماری. (۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۱۸).

خیر سے اللہ بخشے جب مجھے تیری مراد
دل سے میر نامرادی کی نہ بھولے تجھ کو یاد

(۱۹۱۴، نقوش مانی، ۱۴).

---پر (پہ) پتھر پڑنا محاورہ.

یادداشت خراب ہو جانا، کچھ یاد نہ آنا. اے بی میری یاد پہ تو پتھر پڑ گئے، اب کچھ یاد نہیں ہے. (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۵۳).

---ہر پتھر پڑیں فقرہ.

خراب حافظے کو کوسنے کے وقت مستعمل. مگر میری یاد پر پتھر پڑیں، خیال تھا کہ لیتی گی مگر چلتے وقت بھول آئی. (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۲۵۱).

---پڑانا محاورہ.

رک : یاد آنا، ذہن میں آنا، خیال میں آنا، یاد گزرنا.

ہاں یاد اوسے کاہے کو مرا نام پڑے گا
پر یاد کرے گا جو کہیں کام پڑے گا

(۱۷۹۵، دل عظیم آبادی، د، ۲۷). دیکھنے والے نزدیک و دور کو قصہ کوہ طور کا یاد پڑتا ہے. (۱۸۴۹۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱: ۲۵). ہمیں تو یاد پڑتا ہے ہم نے اسے کل تک تو نہیں دیکھا. (۱۹۴۰، آغا شاعر، ارمان، ۱۱). شام کے وقت عین اس وقت یہ یاد پڑگیا کہ خوانچہ والا خوانچہ لگا کر آواز دیتا ہوا آتا اس کا انتظار کس شوق سے ہر روز رہتا. (۱۹۶۷، آپ بیتی عبدالماجد دریا بادی، ۶۹). مجھے اب یاد پڑتا ہے کہ فنچ نانا کی املاک خاصی وسیع اراضی پر مشتمل تھی. (۲۰۰۵، جو ئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۱)).

---تازہ کرنا محاورہ.

ا. گزری ہوئی باتوں کو خیال یا دھیان میں پھر سے لانا، پرانی باتیں یاد کرنا. عزیز بہیں اسلامی بیگم... کی محبت کی یادگار یہ طائی چوڑیاں ان کی خدمت میں پیش کرتی ہوں جو ان کے ہاتھوں میں رہ کر ہر وقت مجھ بچھڑی ہوئی بہیں کی یاد تازہ کرتی رہیں گی. (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۴۰). دو گھڑی بیٹھتے اور پچھلی صحبتوں کی یاد تازہ کرتے. (۱۹۴۰، کاروان خیال، ۶۱). اس قسم کے تفکر کو جس میں ہم ماضی کی یاد تازہ کرتے ہیں... یاد آوری کہیں گے. (۱۹۶۹، تفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۰۹۸). ان کا ہمراہی اپنے لڑکپن کی یاد تازہ کرنے آیا ہے. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۷۶). **۲. کوئی ایسی بات یا حرکت کرنا کہ جس سے کوئی ملتا جلتا واقعہ یا بات یاد آجائے، مثال بن جانا (بالخصوص، بری).** مشہور ڈاکو محمد خاں ... نے ... سرگودھا کے اضلاع میں رابن ہڈ کی یاد تازہ کردی. (۱۹۷۵، بسلامت روی (مقدمہ حاشیے کی عبارت)، ۱۰).

---تازہ ہونا محاورہ.

بھولی ہوئی چیز کا ایک دم سے خیال آجانا، گزری ہوئی بات کا ذہن میں آجانا کسی بھولی ہوئی بات کو یاد کرنا، کسی چیز کا ذہن سے نہ نکلنا. شعر العرب کی یاد پھر تازہ ہوگئی. (۱۹۰۹، مقالات شبلی، ۲، ۳۰).

آج ہم روئے بہت دیکھ کر تصویر شباب
یاد تازہ ہوئی بھولے ہوئے افسانوں کی

(۱۹۱۷، رشید (مہذب اللغات)). مورننگ نیوز کی اڈیٹری اس شان سے کی کہ اب تک اس کی یاد تازہ ہے. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۳۶۶). کراچی میں مجھے زیادہ وقت نہیں ہوئی بلکہ ان کی اردو سن کر مومن اور میر کی یاد تازہ ہوگئی ہے. (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۵۴). یہ ساری محنت اس لیے کہ نیاز صاحب کی یاد ہر سال تازہ ہوتی رہے. (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری حیات و خدمات، ۱: ۴۳).

---تڑپانا محاورہ.

کسی کا بہت یاد آنا، کسی جگہ چیز، شخص یا بات کا شدت سے ذہن میں آنا. مجھے اس غار کے اندر تیرے لہور کی یاد تڑپا رہی ہے. (۔(۱۹۹۰، قلعہ کہانی، ۲۵).

---جگانا محاورہ.

یاد تازہ رکھنا. دل کہتا ہے وہ کچھ بھی ہو اس کی یاد جگائے رکھ، عقل یہ کہتی ہے کہ ہم پر جینا نادانی ہے. (۱۹۶۳، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں، ۵۶).

---حق کس اضا (---فت ح) امث.

اللہ تعالیٰ کا دھیان، ذکرِ حق، یاد اللہ. یاد حق دل میں تو سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ درود یہ دعا خالق اکبر سے کہ اے رب ودود. (۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۴۱۷). پھر ان مردوں کا ذکر ہونے لگا جو ہمیشہ یاد حق میں مستغرق رہتے ہیں. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۲۴۵). [یاد + حق (رک)].

---خاطر رہنا محاورہ.

ذہن میں محفوظ رہنا، دھیان میں رہنا، دل میں رہنا.

مل کے غیروں سے بہت دل کو ستایا تم نے
یاد خاطر رہے وعدوں کو بھلایا تم نے

(۱۸۵۷، آباد، واسوخت (شعلۂ جوالہ، ۱: ۲۵۸)).

---خُدا کس اضا (---ضم خ) امث.

خداوند قدوس کا دھیان، خدا کی حمد و ثنا، خدا کی عبادت (کرنا کے ساتھ). نہیں ہوتے ہیں فراموش صنم خاک ہم یاد خدا کرتے ہیں. (۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱: ۷۲). ایک گوشۂ عافیت میں بیٹھ کر یاد خدا کریں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۲۲۸). بقیہ عمر لندن یا پیرس میں جا کر یاد خدا میں بسر کردوں. (۱۹۴۸، پرواز، ۷۲). سائنس اور مادّیت پر الزام رکھ کر بظاہر یاد خدا میں مصروف ہیں. (۔(۱۹۶۷، اعلیٰ تعلیم، ۳۱). حضور قلب کا مقصد وہاں یاد خدا ہے. (۔(۲۰۰۳، تسلیمات، ۲۴۷). [یاد + خدا (رک)].

---دار صف (قدیم).

یاد رکھنے والا ؛ (مجازاً) یادگار. ہمیشہ تجے حق رکھے یاد دار اسی بات کا میں ہوں امیدوار. (۱۷۰۸، مرآت الحشر، ۲۱۸). [یاد + ف : دار، داشتن = رکھنا].

---داشت (---سک ش) امث.

ا. یاد رکھنے کی قوت، وہ قوت جو حواس ظاہری و باطنی کے افعال کو دماغ میں محفوظ رکھتی ہے، حافظہ. غمگیں ہے یادداشت مقصود تمام کرتے ہیں اسی کے واسطے ذکر دوام. (۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۲۰). آغاز ہی میں ---- ترقی یاد داشت علم میں کم ہوتی ہے. (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۱: ۲۸). اُن ہی باتوں کی یاد داشت اب تازہ ہوگئی. (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۴۶). اور میں نے اسے لڑکپن اور جوانی کے قصے سنائے جو یاد داشت کی کرم خوردہ بیاض میں دفن پڑے تھے. (۱۹۴۷، زندگی کا میلہ، ۵۶). ایسے عکس عظیم یاد داشت میں رہتے ہیں اور انسان کے تخیل کے مالک ہوتے ہیں. (۱۹۶۳، ادب اور نفسیات (علامت کے مباحث، ۲۱). ہم اکثر وہاں جاتے تھے اور یہ بات میری یاد داشت میں خوب اچھی طرح محفوظ ہے. (۲۰۰۵، جو ئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۱۱). **۔۲. وہ بات جو یاد رکھنے کے لیے لکھ لی جائے یاد رکھنے والی بات.** رود نیل میں ---- ایک قابل یاد داشت خصوصیت ہے وہ یہ کہ اس کے منبع سے ایک ہزار میل کے فاصلہ تک اس میں ایک بھی معاون یا شاخ داخل نہیں ہوتی ہے. (۱۹۱۱، مقدمات الطبیعات، ۲۳۲). **۔۳. کاغذ یا بیاض وغیرہ جس میں یاد دہانی کے لیے کچھ لکھ لیا جائے، نوٹ بک؛ ڈائری.** یاد داشت وہ کاغذ ہے کہ جس میں آمد یا خرچ وغیرہ واسطے یاد رکھنے کے لکھ لیتے ہیں. (۔(۱۸۶۸، اصول السیاق، ۸). بھائی فیاض حسین صاحب کو پورے سو روپے دے دیے گئے ہیں تم اپنی یاد داشت میں درج کرلینا. (۱۹۰۳، مکتوبات حالی، ۲: ۳۵۲). بجلی کے پنکھے کی ہوا سے مری طبیعت میں کچھ سکون پیدا ہوتا ہے اور اپنی یاد داشت کی کاپی کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کی پھر ہمت کرتا ہوں. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۲۱). **۔۴. گزشتہ حالات یا واقعات پر نکالا گیا رسالہ نیز دستاویز وغیرہ گزشتہ باتوں کی تحریر، روداد، وقائع.** میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ یاد داشت مجھ سے کیسے لکھی گئی بس اتنا لکھ دینا ہی کافی ہے کہ جو کچھ پایا پیش کردیا ہے. (۱۹۵۲، تاریخ القریش، ۱۶). جاوید نامہ کا مطالعہ مکمل کرلینے والوں کی خاطر یہ یاد داشت اور اشارے کتاب نما کا کام دیں

گے۔ (۱۹۸۴، جاوید نامہ تحقیق و توضیح، ۶)۔ اگر یہ نوٹس یا یاداشتیں مناسب طریقے پر لکھی جائیں تو زیر تربیت ماہرین کے لیے زبردست مدد فراہم کرتی ہیں. (۲۰۰۰، روح کے زخم، ۱۴۸)۔ **۵۔ یاد دہانی کی چٹھی، تاکیدی دوسرا خط۔** احتیاط کے لئے ایک یاد داشت لکھتا گیا ـــــ حماد بصرہ سے واپس آئے میں نے وہ یاد داشت پیش کی. (۱۸۹۰، سیرۃالنعمان، ۳۲)۔ **۶۔ تفصیلی رپورٹ جس میں پچھلی باتوں کی تفصیل درج ہو؛ کارگزاری کی رپورٹ.** کے بعض کالجوں میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ وہاں سے ایک سالانہ یاد داشت جاری کی جاتی ہے. (۱۸۹۸، معارف، نومبر، ۱۴۸). انہوں نے ـــــ یو این او کے سیکرٹری جنرل کو ایک یاد داشت روانہ کی ـــــ اس یاد داشت میں ـــــ ۴۷۰ تصدیق نامے بھی لگائے گئے تھے جن میں ہندوستان کے خلاف الزامات تھے. (۱۹۹۰، سر سید، جناح، مشرقی، ۷۹)۔ **۷۔ (کمپیوٹر) کمپیوٹر کا وہ حصہ جو فوری رسائی اور ضرورت کے لیے معلومات ذخیرہ کرتا ہے اسے میموری بھی کہتے ہیں.** کمپیوٹر کو جن ہدایات کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کی یاد داشت یا ذخیرہ میں رکھی جاتی ہیں. (۱۹۶۹، کمپیوٹر کیا ہے؟، ۵۰)۔ یہ بنیادی معلومات اور مسلہ ان پٹ (Input) کے ذریعے کمپیوٹر کی یاد داشت (Storage) میں بھیجے جاتے ہیں. (۔ (۱۹۸۴، ماڈل کمپیوٹر بنایئے، ۱۳)۔ **۸۔ (تصوف) ذات حق سبحانہ میں محو و فنا ہو کر بقا باﷲ ہونے کی حالت۔** خواجہ عبدالخالق ـــــ نے سلسلہ کی مندرجہ ذیل اصطلاحات وضع کیں ـــــ نگاہ داشت، یاد داشت ۔. (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۳۰). [یاد + ف: داشت، داشتن = رکھنا].

---داشتِ تَعلِیقَہ (---سک ش، کس ت، فت ت، سک ع، ی مع، فت ق) امث.

نوٹ بک جس میں قرق شدہ سامان کی فہرست درج ہو۔ تنخواہوں کی حقیقت یاد داشت تعلیقہ، لشکریوں کی برطرفی ـــــ موجود رہتی تھیں. (۱۹۶۰، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام، ۸). [یاد داشت + تعلیق (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث].

---داشت رَکھنا محاورہ.

۱۔ یاد رکھنے کے لیے لکھ لینا، روز نامچے وغیرہ میں لکھ لینا. فاسٹر ۱۹۱۱ء میں پہلی بار ہندوستان آیا اور اس کی تحریری یاد داشت رکھ لی. (۱۹۷۲، آواز دوست، ۹۷). **۲۔ نشانی رکھنا.** (جامع اللغات).

---داشت کھونا محاورہ.

حافظہ جاتا رہنا، پچھلی باتیں بھول جانا، کچھ یاد نہ رہنا۔ اس وقت میرا چچا اپنی یاد داشت کھو رہا تھا. (۱۹۸۷، باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی، ۶۶).

---داشت کھونا محاورہ.

حافظ جاتا رہنا، پچھلی باتیں بھول جانا، کچھ یاد نہ رہنا. اس وقت میرا چچا اپنی یاد داشت کھو رہا تھا. (۱۹۸۷، باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی، ۶۶).

---داشت لکھنا ف مر.

رک: یاد داشت رکھنا، کوئی بات یاد رکھنے کے لیے لکھ لینا. حسب عادت روز نامچہ کے طور پر مختصر سی یاد داشت لکھ لیا کرتا تھا. (۱۹۰۷، سفر نامہ ہندوستان، حسن نظامی، ۱).

---داشت محفوظ ہونا ف مر.

پرانی باتیں یاد رہنا. لیکن بچپن کے واقعات کی یاد داشت اتنی محفوظ ہے کہ دو ڈھائی برس کے عمر کے حالات ایسے یاد ہیں گویا ابھی پیش آیئے ہیں. (۱۹۱۹، آپ بیتی، خواجہ حسن نظامی، ۲۸).

---داشتی (---سک ش) صف.

یاد داشت سے متعلق یا منسوب؛ یاد میں محفوظ رہنے والا (اشیا یا مناظر و مظاہر) جن کو دیکھ کر کچھ یاد آئے. یاد داشتی مظاہر کی مختلف اقسام کی مثالیں پیش کر دینا زیادہ بہتر ہوگا. (۱۹۶۳، تجربہ نفس (ترجمہ)، ۸۶). [یاد داشت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---داشتی ادب (---سک ش، فت ا، د) امذ.

ادبی تحریر جب میں گزرے ہوئے واقعات اور مقامات کا ذکر ہو. ذکر یار چلے (۱۹۷۱) میری یادوں کا مجموعہ ہے جس کا شمار یا دواشتی ادب میں ہونا چاہئے. (۱۹۸۱، قرض دوستاں، ۳۸). [یاد داشتی + ادب (رک)].

---داشتیں (---سک ش، ی مج) امث ج.

تحریریں، روزنامچے. مولانا مرحوم کی دو یادداشتیں جن میں ایک ۲۷ فروری اور ۲ مارچ کو اور دوسری ۲ اپریل ۱۸۹۸، کو لکھ کر نواب صاحب کی خدمت میں بھیجی تھی مل گئی ہیں. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۳۲۴). اس کی نثر اور شاعری اس کے مختلف اور تغیر پذیر حالات کی یادداشیں ہیں. (۱۹۵۷، ماہ نو فروری، کراچی (تنقید غالب کے سو سال، ۸۹). مجھ سے انہوں نے فون پر جو گفتگوئیں کیں ان کی یادداشتیں میرے پاس جمع ہیں. (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۶۰۲). [یادداشت (رک) + یں، لاحقۂ جمع].

---داشتیں لکھنا ف مر.

گزرے ہوئے واقعات اور تجربات کو تحریر کرنا، حافظے باتوں اور مشاہدات کو سپرد قلم کرنا. اپنی یادوشتیں لکھنے سے خوف کیوں کھاتے ہیں، اگر ان کی تحریر سے کوئی خفا بھی ہوتا ہے ہوا کرے. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۹۹).

---دلانا محاورہ.

بھولی ہوئی بات کو یاد کرانا، کس بات کے لیے دوسری دفعہ کہنا یا لکھنا خیال کو تازہ رکھنا آگاہ کرنا، جتانا.

میں جاتا ہوں دل کو ترے پاس چھوڑے
مری یاد تجھ کو دلاتا ہے گا

(۱۷۸۴، درد، د، ۲۳). مہ نے آسا منے شب یاد دلایا تھا اسے پھر وہ تا صبح مرے جی سے بھلایا نہ گیا. (۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۲). یاد اتنی تمہیں دلاتے جائیں پان کل کے لیے لگاتے جائیں. (۱۸۶۸، زہر عشق، ۲۰). دیکھنا شوق شہادت کو جو وہ بھول بھی جائے جرم اپنا اوسے خود یاد دلاتا ہوں میں. (۱۸۷۸، گزار داغ، ۱۴۰). عبدالمومن کے بعد اس کے جانشین یوسف بن عبدالمومن نے جو ۵۵۸، میں تخت نشین ہوا ... مامون الرشید کا زمانہیاد دلادیا. (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۲۷۵). نرم فضا کی کروٹیں دل کو دکھا کے رہ گئیں ٹھں ٹی ہوائیں بھی تری یاد دلا کے رہ گئیں. (۱۹۵۹، گل نغمہ فراق، ۱۶۴). اپنی سورتوں اور آتیوں میں ابلاغ حق اور دعوت الی اللہ کے اہم مقصد کو پورا کرنے کے لیے یاد دلا دیا ہے. (۱۹۸۸، انبیائے قرآن، تقریط). آج بھی لاہور میں کوچہ مصوراں موجود ہے جو ... شان دار ماضی کی یاد دلا رہا ہے. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۱).

---دہ (--- کس مج د) صف.

یاد دلانے والا، کسی بات یا چیز کو دھیان یا خیال میں لانے والا.

غصہ بھی ترا یاد وہ حال ہے میرا
گر یہ نہوتا تو مری جان غضب تھا

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۱۹).

کیا یاد وہ ہے یہ کسی بزم خراب کا
اولٹا پڑا ہوا ہے جو ساغر حباب کا

(۱۸۴۳، وزیر لکھنوی، دفتر فصاحت، ۱۹). کیا دل میں لی ہیں اوسنے وصل چٹکیاں پہلو کے نیل یاد وہ التفات ہیں. (۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۰۲). [یاد + ف : دہ، دادن = دینا].

---دہانی (--- کس د) امث.

رک : یاد دلانے کا عمل؛ کسی بھولی ہوئی بات کو یاد دلانے کا عمل، رسمی طور دوبارہ یاد لانے کا عمل اس خیال سے کہ سہو نہ ہوگیا ہو، معمولی تقاضا. اور اب یاد دہانی کے لیے اتنا پھر کہتی ہوں کہ آپ کے سوا میرا یہاں کوئی نہیں ہے. (۱۸۹۶، فلورنڈا، ۵۷). تم نے حمیدہ کو خط نہیں لکھا، میری دہانی کے بعد بھی، اب سہی. (۱۹۴۵، حرف آشنا، ۱۴۳). اس کے بعد یاد دہانی کے دو خط اور ہیں. (۱۹۶۲، میزان (فیض احمد فیض)، ۳۰۰). یہ صرف ایک یاد دہانی ہی ہے کہ کس طرح علم کی ایک پر کشش تذلیل ہو سکتی ہے. (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۳۶۷). [یاد دہ + انی، لاحقۂ کیفیت].

---دہانی کرانا ف مر.

رک : یاد دلانا؛ کسی بات، چیز یا امر کی طرف ذہن کو متوجہ کرنا. جس روز مولوی صاحب بارگاہ وزارت میں حاضر ہوئے تو اس نے یاد دہانی کرائی. (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۳۰). ہر بار تاکید کرتا ہوں کہ غفلت نہ کرے اور آپ کو لکھے، آج پھر لکھوں گا اور ٹیلیفون پر بھی یاد دہانی کراؤں گا. (۱۹۶۲، سلام و پیام، ۱ : ۹۷). آپ کو دو دفعہ یاد دہانی کرائی گئی ہے. (۱۹۸۷، سرکاری خط وکتابت غیر رسمی کیفیات، ۵ : ۱۷۳). وقتاً فوقتاً اپنی تجاویز کی یاد دہانی کراتے رہے. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۴۶۵).

---دِہانی کَرنا ف مر.

آگاہ کرنا، یاد دلانا. نیا کا ذرہ ذرہ یاد دہانی کر رہا ہے مگر اس کو جس کو یاد گیری کی صلاحیت ہو. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۱۶۵). (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۱۶۵). (۔ ۲۰۰۰، مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایت، ۲۵۰).

---دِہانی مُراسَلَہ (--- کس د، ضم م، فت س، ل) امذ.

دفتری زبان میں وہ خط جو یاد دہانی کے لیے ارسال کیا جائے. ردونامہ کے حصول کے لیے ----- ان دفاتر کو اطلاع دینے کے لیے یاد دہانی مراسلے ارسال کئے گئے. (۱۹۸۸، اردو نامہ، لاہور، مئی، ۲۳). [یاد دہانی + مراسلہ (رک)].

---دِہی (--- کس د) امث.

یاد دلانے کا عمل، حالت یا کیفیت.

گو یاد فراموش کسی نے نہیں کی ہے
پر یاد دہی کو بھی گرہ ناف نے دی ہے

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱ : ۱۴۵). آں فرزند کے خلوص و محبت اور صدق ارادت کے مراتب ہزار گونہ یاد دہی اور یاد آوری کے مقتضی ہیں. (۱۹۳۷، واقعات اظفری، ۱۳۶). [یاد دہ + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دِہی کَرنا محاورہ.

یاد دلانا. جواب نہ آیا میں نے صاحب کو پھر یاد دہی کی. (۱۸۹۳، نشتر، ۱۳۶).

---دَھرنا محاورہ (قدیم).

یاد کرنا، یاد رکھنا.

کیتے یاد دھرتے ہیں نازک نہال
سو دو ہیڑے ہور جھولنے ہور خیال

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۳۴).

---دُھندلانا محاورہ.

خیال کا ہلکا ہو جانا، تصور یا دھیان کا ماند پڑ جانا. وہ مقام گم ہوا اور اس کی یاد بھی دھندلائی. (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۱۴).

---رَب کی خَیر سَب کی فقرہ.

صدائے فقیر، یعنی خدا کا نام لیتے اور سب کا بھلا مناتے ہیں کچھ ہے تو ایسے لوگوں کو بھی دلواؤ. (فرہنگ آصفیہ).

---رَفتاں کس اضا (--- فت ر، سک ف) امث؛ ج.

رک : یادِ رفتگاں. دِ رفتاں نے اہل محفل کو تڑپا دیا. (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالا، ۱۳۸). [یاد + ف : رفت، رفتن = جانا، چلنا + اں، لاحقۂ جمع].

---رَفتگاں کس اضا (--- فت ر، سک ف، فت ت) مث؛ ج.

گزرے ہوئے لوگوں کی باتیں، مرحومین کا ذکر، بچھڑے ہوئے لوگوں کا تذکرہ. کیا تجھ سے خوش رہے دل ناشاد رفتگاں اتنا بھی تو نہیں جو کرے یادِ رفتگاں. (۱۷۷۲، فغاں (اشرف علی)، د (انتخاب)، ۱۱۵). "فکر حیات، ذکر خدا، یاد رفتگاں." دو دن کی زندگی میں کیا کیا کیا جائے. (۱۹۲۶، طلیعہ، ۲).

اب یادِ رفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی
یاروں نے کتنی دور بسائی ہیں بستیاں

(۱۹۵۹، گل نغمہ (فراق)، ۴۷۹). ابھی بعض پرانی رسمیں زندہ ہیں یاد رفتگاں انہیں میں سے ایک ہے. (۱۹۸۳، وفا کر چلے، ۵۴۴). ایک حصہ یادِ رفتگاں کے لیے اور دوسرا علاقائی ادب کے لیے وقف کیا گیا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۲۱۰). [یاد + ف : رفت، رفتن = جانا، + گاں، لاحقۂ جمع].

---رَفتَہ کس صف (--- فت ر، سک ف، فت ت) امث.

(لفظاً) ماضی کا خیال، عہدِ گزشتہ کی باتوں کا دھیان؛ (کنایۃً) بھولی ہوئی بات. اگر آسانیاں پیدا ہوتی رہیں تو انتظار کی گلہ مندانہ صعوبت از یادِ رفتہ ہو جائے گی. (۔ (۱۹۳۶، ریاض خیر آبادی، نثر ریاض، ۱۷۷).

یادِ رفتہ سے سجا رکھا ہے نخلِ شبِ غم
کون دیکھے گا مرے سروِ چراغاں کے تئیں

(۲۰۰۷، کتاب رفتہ، ۵۴). [یاد + ف : رفت، رفتن = جانا + ہ، لاحقۂ نسبت].

---رکھ فقرہ.

نصیحت کے موقعے پر کہتے ہیں نیز دھمکانے یا جوابی کارروائی کے موقعے پر بھی کہا جاتا ہے.

یاد سہواً اسے اے غیر ہے نسیاں عمداً
یاد رکھ بھول گیا جس کو وہی یاد رہا

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۸).

---رَکھنا ف مر.

۱. فراموش نہ کرنا، بھول نہ جانا، حافظے میں رکھنا، دل سے محو اور سہو نہ کرنا. دو جگ ہوئے ہیں دل سوں فراموش اے ولی رکھتے ہیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ہم. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۲۷).

غیر کو یاد تو زنہار نہ رکھ اے پیارے
بھول جا مجکو بھی لیکن یہ مری بات نہ بھول

(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۱۷۱). جنوں ہوگا اے قدر عشق پری میں یہ اس دم کا کہنا مرا یاد رکھنا. (۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۲۸). معروف شعرا کے ناموں کے علاوہ غیر معروف

شعراء کے اس قدر نام دیکھتے جاتے ہیں کہ ان کا یاد رکھنا دشوار ہے. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق (مہذب اللغات)).

اس شہر میں گزارے بتیس سال تو نے
رکھے گا یاد تجھ کو کلکتہ قدر داں ہے

(۱۹۵۵، نقوش وآثار، ۳۲). بندہ ذات حق ہی سے سنتا اور یاد رکھتا ہے. (۔ ۱۹۷۴، فتوح الغیب (ترجمہ)، ۱۹). یہاں یہ بات میری یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنا بذات خود کوئی نیکی نہیں ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۶۵). ۔ ۲۔ **خیال رکھنا، دھیان رکھنا، کسی بات کی تاکید تنبیہ کرتے وقت بولتے ہیں.** ایک پیسہ کم ہوگا تیں اس کا نتیجہ پاوے گا اس بات کو یاد رکھنا. (۱۸۰۰، قصہ گل وہرمز، ۹۳). یاد رکھنا تمیں اپنی اس بے جواز اور فضول حرکت کی معافی مانگنا ہوگی. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۶۰). ۳، **سمجھوں گا، بدلہ گا، پھر نہ کہنا.**

یہ کہتے ہوئے پاس آتے ہیں میرے
غضب ہے جو تم نے چھوا یاد رکھنا

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۲۸).

---رکھو فقرہ.

بھول نہ جاؤ، فراموش نہ کرو، حافظے میں رکھو. یہ میری بات اپنے دل میں یاد رکھو. (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۵۹).

---رکھو اس بات کو جو ہے تم میں کچھ گیان سائیں جا کو ہو گیا واکا سگر (نگر) جہان

کہاوت.

اگر تم کو علم ہے تو یہ بات یاد رکھو کہ خدا جس کی طرف ہے سارا جہاں اس کی طرف ہے. (جامع الامثال؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---رکھیو فقرہ (قدیم).

یاد رکھنا، بھول نہ جانا.

محبت سے نہ ملنا سب سے ملنا
میاں یہ بے وفائی یاد رکھیو

(۱۷۹۴، خواجہ میر اثر (تاریخ ادب اردو، ۲، ۲: ۸۰۳).

---رہنا ف مر.

دھیان رہنا، خیال رہنا، دل سے نہ بھولنا، فراموش نہ کرنا، حافظے میں رہنا، ذہن میں رہنا ، دل سے محو اور فراموش نہ ہونا، بھول میں نہ پڑنا.

کچھ سردست ہنستے ہنستے کہا
بعض یاروں کو سن کے یاد رہا

(۱۷۹۴، خواجہ میر اثر (تاریخ ادب اردو ۲، ۸۰۳۲).

یاد اس وعدہ فراموش نے غیروں سے بدی
یاد کچھ کم تو نہ تھی اور سوا یاد رہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۷).

سرگرم سفر تھا نہ رہا کچھ بھی مجھے یاد
نقش کف پا یاد نہ منزل کا پتا یاد

(۱۹۴۶، حیات امر دھوی ، ساز زندگی ، ۵۸). بندے نے عرض کی سب یاد رہتا ہے. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۴۰۹). بایاں دماغ بھی متحرک ہو جائے تو خواب یاد رہتے ہیں. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر ۱۶۱).

---رہے فقرہ.

دھیان میں رہے خیال رہے ذہن میں رہے.

جس روز کسی اور پہ بیدار کرو گے
یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کرو گے

(۱۷۸۰، سودا، ک (بلس)، ۱: ۵۷۹). وہ کسی حال میں غافل نہیں ہونے دیتے خواب میں شکل دکھا جاتے ہیں تا یاد رہے. (۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۵۱). اشک خوں دیکھ کے ہنستے ہو مگر یاد رہے رنگ لائے گا کبھی دیدۂ گریاں اپنا. (۱۹۱۵، جان سخن، ۵). یاد رہے کہ کبیرے کی کھڈی، گاندھی جی کا چرخہ، اور ہمارا کار بن کاغذ یہ چیزیں عجائب گھر میں رکھی جائیں گی. (۱۹۸۸، سلام وپیام، ۱: ۶۱). یاد رہے کہ گذشتہ سال بھی کراچی میں ثمزا کی تصویروں ... کی نمائش ہوئی تھی. (۲۰۰۶، چار جدید مصور ۲۷۶). ۲، **جتا دیتا ہوں اس کا بدلہ لے کر چھوڑوں گا، سمجھوں گا، سمجھ کر رہوں گا آج کی بات کو بھول نہ جانا.**

دیکھ بھی لینا ہمیں راہ میں اور کیوں صاحب
ہم سے منہ پھیر کے جانا ، یہ بھلا یاد رہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۷). ۳، **بے شک ضرور، بالیقین، شرطیہ، دعوے کے ساتھ.**

ناتوانی سہی بے طاقتی و ضعف سہی
لب تک آئے گی مرے آہ رسا یاد رہے

(۱۸۹۵، دیوان زکی ۱۵۱).

---ستانا محاورہ.

کسی چیز بات یا شخص کا دھیان شدت سے آنا، کسی کی یاد پر بے کل اور بے چین ہو جانا، کسی چیز یا شخص کے بار بار خیال سے دل بے چین ہونا، کسی چیز کی کمی محسوس ہونا. دل میں خیال یار جو آئے تو کیا کروں ہر دم کسی کی یاد ستائے تو کیا کروں. (۱۹۸۰، وادی گنگ وجمن سے وادی مہران تک، ۱۶۴). ایک دن باغیچے میں کام کرتے ہوئے کنتا کو جو فر گاؤس کی یاد ستانے لگی. (۲۰۰۳، سلاسل (ترجمہ)، ۱۴۴).

---سوں م ف قدیم.

یاد سے خیال کرکے.

تجھ دیا سوں ٹھاروں حضور
تیری یاد سوں ہوئے ظہور

(۱۶۵۴، انتخاب گنج شریف، ۱۴۸).

---سے م ف.

ذہن سے دل، ودماغ سے قوت حافظہ سے نیز خیال سے خیال کرکے.

نہیں کنج قفس میں رنج کچھ صیاد سے ہرگز
نہ بھولے اتنا وو ظالم پر اپنی یاد سے ہرگز

(۱۸۲۰، چند نگزار ماہ لقا ۱۷).

---سے اُتر جانا / اُترنا محاورہ.

دل سے محو ہو جانا، دھیان سے نکل جانا، خیال سے مٹ جانا بھول جانا.

وہ بدنصیب ہوں کہ دم پرورش ظہیر
میرا خیال یاد سے شہ کی اوتر گیا

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۵۹). بی کافور! میں ظل الٰہی کی نظروں سے اُتر گئی سہی پر اُن کی یاد سے ابھی نہیں اُتری. (۱۹۲۲، انار کلی، ۱۸).

---سے باہر ہونا محاورہ.

حافظے یا تصور میں نہ ہونا، ذہن میں نہ ہونا۔ غلامی کا رواج ایسا پرانا معلوم ہوتا ہے جس کا زمانہ انسان کی یاد سے باہر ہے۔ (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲: ۶۲)۔

---سے بیگانہ کَر دینا محاورہ۔
کسی چیز یا شخص کی طرف سے خیال یا توجہ کو ہٹا دینا، یاد نہ رہنے دینا۔

دُنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

(۱۹۴۱، نقش فریادی، ۷۱)۔

---سے غافِل ہو جانا محاورہ۔
خیال یا دھیان نہ رکھنا، بھول جانا۔ تم کس چیز کو کتنی اہمیت دیتے ہو۔۔۔۔ اتنا انہاک تو نہیں ہے کہ تم اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہو۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۹۱)۔

---فَراموش (---فت ف، وج) (الف) صف؛ امذ۔
یاد نہ کرنے والا، بھول جانے والا۔

سب غلطی رہی بازیء طفلانہ کی یک سو
وہ یاد فراموش تھے ہم کو نہ کیا یاد

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۱۸)۔

---فَراموش (---فت ف، وج) (ب) امث۔
ایک قسم کا کھیل اور شرط چند آدمی آپس میں عہد کرتے ہیں کہ اگر ہم تم کو کوئی توام پھل یا کوئی چیز اس وقت کا عہد بھلا کر دے دیں اور ساتھ ہی لفظ فراموش بھی کہہ دیں تو تمہیں اس کے عوض اس قدر فلاں چیز دینی ہوگی اور اگر تم نے کہہ دیا کہ یاد ہے تو تم جیت گئے (بدنا کے ساتھ)۔

کعبہء عشق حقیقی کی ملی غیر کو راہ
تم نے دل یاد فراموش میں ہارا کس کا

(۱۸۵۲، تنویر الاشعار، ۲: ۳۴)۔

ہم سے خوب اوس نے بدی یاد فراموش تراب
ہے فقط اوس کو مری یاد بھلانے کی خبر

(۱۸۵۸، کلیات تراب، ۹۴)۔

ہوگا نہ کبھی نالہ و فریاد فراموش
اس بات پہ بلبل سے بدی یاد فراموش

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۰۸)۔ [یاد + ف: فراموش، فراموشیدن = بھولنا]۔

---فَراموش ہونا محاورہ۔
بھول جانا، ذہن سے اُتر جانا۔ (مہذب اللغات)۔

---فَرمانا محاورہ۔
منگانا، طلب کرنا، بادشاہ یا کسی افسر کا کسی ماتحت کو طلب کرنا؛ (تعظیماً) کسی بڑی ہستی کا چھوٹی ہستی کو بلانا۔ شجاع الشمس نے پوشاک بادلے کی اور جواہر یاد فرمایا اور جسم پر آراستہ کیا۔ (۱۷۹۲، شاہ عالم ثانی، عجائب القصص (ترجمہ)، (مجلس)، ۵۹)۔ چلو بادشاہزادی نے یاد فرمایا ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۸۷)۔

رشک بھولا ہوا ہے لطفِ حیات
یاد فرمائیے کبھی اس کو

(۱۸۶۷، رشک (مہذب اللغات)۔ پرسوں اے پرسوں تو فغفور چین بھی یاد فرمائیں تو بندہ نہ جانے کا۔ (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۱: ۳)۔ صاحب محفل کو سلام کرکے تخت پر بیٹھ جاتا ہے پکھراج پری کو یاد فرماتا ہے۔ (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۳۸)۔ وہ صدر صاحب کے پہلے بلاوے پر کبھی حاضر نہ ہوتا، چپڑاسی آکر کہتا لاٹ صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ (۱۹۹۲، الکھ نگری، ۵۱۰)۔ عصری دانش کی مشارکت میں کلاں اردو لغت کے حوالے سے مجھے یاد فرمایا۔ (۲۰۰۷، مجلّہ مخزن، (لاہور)، ۱۳: ۱۸۱)۔

---فَرماؤ فقرہ۔
طلب کرو، بلواؤ (کسی بڑی ہستی سے ملنے کی خواہش میں بولا جاتا ہے)۔ دل تڑپتا ہے یاد فرماؤ روضہء پاک جلد دکھلاؤ۔ (۱۸۵۸، مثنوی بحر الفت، ۱۲)۔

---فَرمائی (---فت ب، سک ر) امث۔
بذریعہء خط و کتابت کسی کی مزاج پرسی کرنے کا عمل، کسی کو خیال میں لانے کا عمل، تصور میں لانے کی کیفیت یا حالت۔ آپ کا والا نامہ ملا یاد فرمائی کا شکریہ۔ (۱۹۸۸، میری زندگی کے پچھتّر سال، ۲۲۷)۔ آج آپ کا ۱۶ ستمبر کا گرامی نامہ ملا۔ یاد فرمائی کے لیے ممنون ہوں۔ (۲۰۰۶، مکالمہ، کراچی، ۱۵: ۲۶۷)۔ [یاد + ف: فرماء، فرمودن = فرمانا، آنا جانا + ی، لاحقہء کیفیت]۔

---کا زَخم ہَرا ہونا محاورہ۔
پرانی یاد آ جانا جس سے تکلیف ہو۔

بھول تو سارے جھڑ گئے لیکن
تیری یاد کا زخم ہرا ہے

(۱۹۷۲، دیوان، ۸۲)۔ ان دو سالوں میں صرف ایک مظاہرہ ہوا کہ جس میں فلسطین کی یاد کا زخم پھر ہرا ہوا۔ (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے (ترجمہ)، ۲۳)۔

---کَر م ف۔
تاکیداً بھول نہ جا، دھیان میں رکھ۔ چلیا نام بیتال کا یاد کر سوچو شصت جوگن کے تیں ساد کر۔ (۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۰۵)۔ سب کے دوکھ پر پس اے محباں سب یاد کر اوس کا دوکھ بصدق ادب۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۷)۔ اگر تجھے دنیا کی کوئی چیز پسند آ جائے تو تو اپنی فنا اور اس بقا کو یاد کر یا اپنی بقا اور اس کے زوال کو یاد کر یا دونوں کی فنا کو یاد کر۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲: ۱۰)۔

---کَرکے م ف۔
کسی بات، واقعے یا کسی شخص کا تصور کرکے کسی کا خیال ذہن میں لاکے، کسی گزری ہوئی بات کو حافظے میں لاکے۔

بہت ظہیر کو یم یاد کرکے واں روئے
کہ جو ذکر حریفان بادہ خوار آیا

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۴۳)۔ جسو باجی رفعتا اپنی والدہ اور نذر خالہ کو یاد کرکے رونے لگیں۔ (۱۹۷۸، کار جہاں دراز ہے، ۱: ۲۲۲)۔ ان کی باتیں یاد کرکے آج بھی لطف آ جاتا ہے۔ (۲۰۰۰، بیگم شائستہ اکرام اللہ، ولی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے (پیش لفظ)، ۲۲)۔

---کَر لینا ف مر۔
خیال میں لانا، حافظے میں لانا، نام لینا۔

جب کوئی تازہ مصیبت ٹوٹتی ہے اے حفیظ
ایک عادت ہے خدا کو یاد کر لیتا ہوں میں

(۱۹۵۸، کلیات حفیظ جالندھری، ۴۰۲)۔ جب وانا الیہ راجعون کہ کر موت کو یاد کر لیا جاتا ہے تو اور بھی ارادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۵۸)۔

--- کرنا ف مر محاورہ.

۱. بار بار نام لینا، رٹنا گھڑی گھڑی تذکرہ کرنا. یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۸۱).

یوں کہہ کے گیا دل ، تو مجھے یاد کیا کر
بیٹھا ہوا غم میں مرے فریاد کیا کر

(۱۸۲۲، مصحفی، ک (مجلس)، ۱۹۵۱).

غنچہ دہنو ہم ہمیں کیا یاد کریں گے
دو بوسوں کے شرمندہ نہس ایک کے لب سے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ا : ۱۷۲).

کون سنتا ہے عبث کس لیے فریاد کریں
اوس کو ہچکی بھی نہ آئے جسے ہم یاد کریں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۲۴۱).

دل کو آمادہ فریاد کیا تھا میں نے
خوب آئے ہو تمہیں یاد کیا تھا میں نے

(۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۷۳). **۲. خیال میں لانا، بھولی ہوئی بات کو حافظے میں لانا گزرے ہوئے واقعات یا لوگوں کا خیال دل میں لانا.**

طوق منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پر اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی گزار تعشق، ۲۴۰).

مانی نا کام حسرت کو بھی لیتے ہو یاد
سچ بتانا تم کو عیش کامرانی کی قسم

(۱۹۱۹، نقوش مانی، ۷۹).

بھول نہ جانا یاد ہماری
بھول کے ہم کو یاد نہ کرنا

(۱۹۴۲، سنگ خشت، ۲۹). مسافرت کے دنوں اور ہم سفروں اور مہربانوں اور میزبانوں کو یاد کریں گے. (۱۹۷۱، آوارہ گرد کی ڈائری ۳۱۱). ہندوستان ؟ انڈیا ؟ آواز نے کچھ یاد کرنے کی کوشش کی. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی ۹). وہ ہمارے ان بزرگوں کو یاد کرتی رہیں جن میں سے بیشتر کا پاکستان آکر انتقال ہوچکا تھا. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۱۶۷). **۳. ذہن نشین کرنا، یاد رکھنا، ازبر کرنا، حفظ کرنا.** رخصت کے وقت میں مہر افروز سے کہا کہ کیتی نصیحتیں آگوں بزرگوں نے بادشاہوں کوں کہہ ہیں سو ان نصیحتوں کوں تیں لکھ لے اور انہیں یاد کر. (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز دلبر، ۲۴۲).

اوٹھے تو کہا کیجیے کچھ ارشاد کیا ہے
قدسی نے سنایا یہ سبق یاد کیا ہے

(۱۸۹۳، ریاض شمیم، ا : ۵۲).

رہیں دولھا دلہن خرم وفا کا رشتہ ہو محکم
دعا یہ ہے سبق کی طرح اس کو یاد کرتا ہوں

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۴۱). میں نے بچپن میں وہ نعت یاد کی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں. (۱۹۷۲، آواز دوست ۱۴۰). اس نیک زمانے میں کثرت سے لوگ قرآن یاد کرنے کا اہتمام کرتے تھے. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ) (مقدمہ)، ۸۷). وہ سارے ترانوں کی دھنیں یاد کرنا چاہتا ہے اور موسیقی کے معاملے میں ذرا نکی آدمی ہے. (۲۰۰۴، عرض مصنف ۱۰۵). **۵. رک : یاد فرمانا ، بلانا (عموما) بادشاہ امیر یا کسی بڑے کا اپنے سے چھوٹے مرتبے والے کو طلب کرنا.**

خدا کا اسے سئیں ہے دیدار واں
کرے گا اسے کیوں خدا یاد واں

(۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ا : ۱۳۶). جس قوت باشاہ یاد کرے اس وقت حاضر ہوئے. (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۳۲۹). پھر طایفوں کو یاد کیا ناچ ہونے لگا. (۱۸۰۱، آرائش، حیدری ۱۶۲).

اری جوگن اب دل میں ہو اپنے شاد
کیا ہے تجھے راجہ اندر نے یاد

(۱۸۵۳، اندر سبھا، ۱۴۷).

کی عرض انتظار ہے شاہ غیور کو
چلیے پھوپی نے یاد کیا ہے حضور کو۔

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ا : ۳۴۵). پچھلے دنوں مشکور حسین یاد نے ہمیں یاد کیا. (۱۹۸۹، گزرا اتہس ہوتا، ۱۸۷). **۵. چھپتانا یا انجام نہ بھولنا.** ایسا لڑیں گے کہ ایران کے لوگ یاد کریں اور . . . تلوار کھینچنے کا تعریف کریں. (۱۸۰۰، قصہ گل و ہرمز ۵۲). **۲. کسی کی کسی خوبی کا خیال کرنا.**

اس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پر لازم
بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۴۹). **۔۷۔ تسبیح کرنا، ذکر، ورد کرنا۔**

سدا پاؤں سکھ میں اسے یاد کر
ہزاراں دُرود اُس کی اولاد پر

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۵). تم خدا۔۔۔۔ کی تعظیم کرو اور صبح و شام اُس کو یاد کرو ۔. (۱۸۹۷، دعوت اسلام (ترجمہ)، ۹). ۔ مچھلی کے پیٹ میں بھی حضرت یونسؑ، خدا کو یاد کرتے رہے. (۔ (۱۹۳۴، قرآنی قصے ، ۱۴۴). بیٹی ! اللہ کو یوں یاد کیا کرو کہ وہ تمہارے دل میں تمہیں اپنی موجودگی کی خبر دے دیا کرے. (۲۰۰۵، مکالمہ ، کراچی ، جنوری تا جون ، ۱۴ : ۲۱۴). **۔۸۔ تاکیداً کہنا۔** حضرت نے فرمایا کہ خدائے بزرگوار نے اپنی بزرگی کی قسم یاد کی ہے کہ ظالم کے ظلم سے نہ گزرے. (۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۶۲). **۹۔ موسوم کرنا، نام رکھنا۔** اپنے دو تذکروں کو تذکرۂ ہندی یا ہندی گویاں کے ناموں سے یاد کرتا ہے. (۱۹۳۶، خطبات عبدالحق، ۷۸).

---کرو فقرہ.

۱۔ دھیان میں لاؤ، خیال میں لاؤ؛ (عموماً) کسی بھولی ہوئی بات کو یاد دلانے کے لیے بولتے ہیں۔ یا. د کرو کہ تم کو لکھ چکا ہوں کہ "دساتیر" اور "برہان قاطع" کے سوا کوئی کتاب میرے پاس نہیں. (۱۸۵۸، خطوط غالب ، ۵۶). پیری کا علاج خود فراموشی ہے مے پی کے خدا کو اپنے یاد کرو. (۱۹۱۵، کلیات یگانہ، ۵۶۴). یاد کرو کہ ۔۔۔۔ یہ محبت ہے جو مختلف عناصر کو جوڑ کر مکمل اجسام بناتی ہے. (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۷۱). ۔ **۲۔ (تصوف) ذکر لسانی اور قلبی کو کہتے ہیں۔** خواجہ عبدالخالق ۔۔۔۔ نے سلسلے کی مندرجہ ذیل اصطلاحات وضع کیں اور ان کو اپنے روحانی نظام کا لازمی جزو بنایا ۔۔۔۔ خلوت درانجمن، یاد کرو، بازگشت. (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۱۳۰).

---کرو گے فقرہ.

۱۔ کبھی نہ بھولو گے، یاد رکھو گے (عموماً استفہامیہ کیا کے ساتھ)۔

دل لے کے ہمارا کہیں برباد کرو گے
لو دل تمہیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے

(۱۸۱۴، نور تن، ۳۰). اتنی پڑینگی بے بھاؤ کی کہ یاد کروگے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۳۹). جہاں میں پہنچا اور اس نے آواز لگائی "شیخ جی آج بڑا تگڑا جانور کیا ہے، کیا یاد کروگے بس جی میرے کہنے سے آج ہنڈیا میں گھی مت ڈلوئیو". (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۲۹). خدمت میں تمہاری کروں گا ایسی کہ ساری عمر یاد کروگے. (۔ (۱۹۷۵، خاک نشین، ۲۳). ۲. پچھتاؤگے، ہاتھ ملوگے، افسوس کروگے، یاد آئے گی۔

اب کر کے فراموش تو ناشاد کرو گے
پر ہم جو نہ ہوں گے تو بہت یاد کرو گے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۵).

جب اور پر اس طرح کی بیدار کرو گے
جانباز کو تم اپنے بہت یاد کرو گے

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۴۱۴). بھولے رہوگے عمر بھر اس غم میں چین کو بیٹھوگے جب تو یاد کروگے حسین کو. (۱۸۹۱، تعشق (مہذب اللغات)).

--- کَرے / کرے گا فقرہ.

کبھی نہ بھولے؛ ہمیشہ یاد رکھے گا۔ س کی یہاں کچھ پروا نہیں وہ ڈگ لگائے ہوں کہ یاد کرے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۶). اُس قطامہ خمرانہ کے کیا گت بناتی ہوں وہ بھی یاد کرے کہ مکر و فریب کسی کے ساتھ کرتے ہیں. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۱۵۳). پیارے تو بھی کیا یاد کرے گا کہ پڑا تھا کسی سیٹھ سے پالا. (۱۹۴۹، جنم کہانیاں، ۹۶).

--- کَرے بھگوان کی تو ہوگئے بھگت کبیر ۔ جھوٹے وا کی یاد بن سب ہیں پیر فقیر کہاوت.

خدا کی یاد سے معمولی آدمی بھی کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں اور بغیر اس کی یاد کے پیر فقیر کچھ نہیں، خدا کی عبادت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں. (جامع الامثال، جامع اللغات).

--- کیا جانا ف مر؛ محاورہ۔

ذہن نشین کیا جانا، ازبر کیا جانا؛ رٹنا؛ پکارا جانا؛ منسوب کیا جانا. ۔ سبق اس زور زور سے یاد کیا جاتا کہ سارا آنگن گونجتا. (۱۹۸۵، قصہ کہانیاں، ۴۹۳). پورے خاندان میں احسن کے نام سے یاد کیے جاتے تھے. (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱ : ۴۶۹).

--- گُدگُدانا محاورہ.

کسی کا بار بار رہ رہ کر یاد آنا، دل میں یاد اٹھنا. آج بھی پرانے دوست کہیں مل بیٹھتے ہیں تو اس قطعے کی یاد گدگداتی ہے. (۲۰۰۷، الذبیر، بہاول پور، ۱ : ۱۲۶).

--- گُزَشتگاں کس اضا (---ضم گ، فت ز، سک ش، فت ت) امث.

گزرے ہوئے لوگوں کا دھیان، مرحومین کا خیال۔ موج یاد گزشتگاں عاصم کس قدر دور لے کے جاتی ہے. (۱۹۸۸، آنگن میں سمندر، ۵۴). [یاد + گزشتہ (ہ مبدل بہ گ) + اں، لاحقۂ جمع].

--- گُزَشْتَہ (--- ضم گ، فت ز، سک ش، فت ت) امذ.

گزری ہوئی بات کا خیال، بیتی ہوئی گھڑیوں کا خیال، گزرے ہوئے واقعات یا اشخاص کا احساس. میکش قادری بیتے لمحے میں محبت کی ایک یاد گزشتہ کے چکر میں ہیں۔ (۱۹۸۷، صحیفہ، لاہور، جولائی، ستمبر، ۲۰). [یاد + گزشتہ (رک)].

--- گُم گَشْتَہ کس صف (--- ضم گ، فت گ، سک ش، فت ت) امث.

کھوئی یا بھولی ہوئی چیز یا بات کا یاد آنا، کسی فراموش کردہ بات یا چیز کا ذہن میں پھر سے تازہ ہو جانا، کوئی بھولی ہوئی بات یا یاد۔

چھین لے یہ بھی خوشی نیرنگِ عالم چھین لے
یاد گم گشتہ کسی کی رہ گئی ہے دل کے پاس

(۱۹۸۰، وادی گنگ و جمن سے وادی مہران تک، ۱۰۱). [یاد + گم (رک) + ف : گشت، گشتن = ہونا، پھرنا + ہ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

--- گیر (---ی مع) صف.

یاد رہنے والا؛ یاد رکھنے والا۔ سقر سخت ایسا نہیں ہے سعیر نصارا جو کافر رہیں یاد گیر. (۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۱۳۱). [یاد + ف : گیر، گرفتن = پکڑنا].

--- گیری (---ی مع) امث.

یاد رکھنے کا عمل، ذہن میں رہنے کی حالت یا کیفیت. دنیا کا ذرہ ذرہ یاد دہانی کر رہا ہے مگر اس کو جس کو یاد گیری کی صلاحیت ہو. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۱۶۵). یاد گیری کا ایک پہلو ایسا بھی ہے جو بہت ذلا دینے والا ہے. (۲۰۰۸، اخبار اردو، اسلام آباد، مئی ۵۹). [یاد گیر + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- گھر گھر لگی ہونا محاورہ.

ہر جگہ یاد کیا جانا، ہر وقت یاد کیا جانا.

ناقوس بتکدے میں تو کعبے میں ہے ازاں
ہے یاد میرے دوست کی گھر گھر لگی ہوئی

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۱۲).

--- لاوْنا محاورہ (قدیم).

یاد کرنا نیز بلانا.

یاد لاوے گا کبھی تو مجھ کوں یار
شمع بن پروانہ پر کم ہویگا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۸).

--- لگانا محاورہ.

دھیان لگانا، خیال بٹھانا.

کہ مری یاد میں دن رات تو فریاد کرے
ایسی یاد اپنی لگاؤں کہ بہت یاد کرے

(۱۸۰۹، جرأت (شعلہ جوالہ، ۱ : ۲۰۶).

--- لگنا محاورہ.

یاد آنا، کسی کا ہر وقت دھیان رہنا، کسی کا ہر وقت تذکرہ ہونا.

بے طرح لگی یاد مجھے دختر رز کی
تسبیح کو اک دانہ انگور نہیں ہے

(۱۸۳۸، نصیر چمنستان سخن ۱۹۲).

--- مارنا محاورہ.

کسی چیز بات یا شخص کے خیال کا دل کو بے چین کرنا، بہت یاد کرنا.

ہوا جن بخت دولت سو کنارے
اوسے آسودگی کا یاد مارے

(۱۶۴۵، جنت سنگار، ۶۴).

---**ماضی** کس اضا امث.

گزرے ہوئے وقت اور اس کی باتوں کا خیال، ماضی کا دھیان.

مضمحل ساعت امروز کی بے رنگی سے
یاد ماضی سے غمیں وحشت فردا سے نڈھال

(۱۹۴۱، نقش فریادی، ۱۰۹). یاد ماضی عذاب ہے یارب چھین لے مجھ سے حافظ میرا. (۱۹۶۱، اختر انصاری دہلوی (اردو کے ضرب المثل اشعار، ۱۲۲). جب ملتے ہیں تو ماضی کی داستانیں، پرانے دوستوں کی یادیں ڈستی ہیں اور ہم دونوں گھنٹوں یاد ماضی میں گم رہتے ہیں. (۱۹۸۸، میری زندگی کے پچھتر سال، ۱۳۴). [یاد + ماضی (رک)].

---**منانا** محاورہ.

کسی خاص بات یا واقعے یا شخصیت کو یاد کرنے کے لیے کوئی عمل کرنا، کسی کی کوئی رسم انجام دینا یا جلسہ وغیرہ کرنا. لنکا واپس پہنچ کر سیرت فاروقی بیان کی وہاں کے باشندوں نے فاروق اعظم کی یاد میں پیوند لگے کپڑے پہننے شروع کر دیے. (۱۰۶۴، عجائب ۱۰۳، شمورلہ (ترجمہ)، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ح)، ۱۹). عبدالاضحٰی حضرت ابراہیم ... کی سنت قربانی کی یاد منانے کے لیے ادا کی جاتی ہے. (۱۹۸۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲ : ۳۵۳). میر صاحب خواہش مند ہیں کہ اکبر، حالی شبلی اور نذیر احمد کا ذکر چھیڑا جائے اور اگلے زمانے کی یاد منائی جائے. (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲ : ۶۷).

---**مُوں** م ف قدیم.

رک : یاد میں. حق کی یاد موں جو نت رہیں دولتمند دانے کہیں. (۱۶۵۴، انتخاب گنج شریف، ۸۹).

---**میں** م ف.

دھیان میں خیال میں تصور میں.

ہائے کیا کیا میں تیرے بین کروں
تیری صورت کی یاد میں مروں

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۶۲).

اس سروقد کی یاد میں کھینچ آہ سوز ناک
گر جل جھبوں تو جائے غبار آسمان پر

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۲۹۷).

نہ جانے لوگ مجھے کیوں شکیب کہتے ہیں
کسی کی یاد میں ہر وقت بے قرار ہوں میں

(۱۹۰۵، کلیات شکیب جلالی، ۲۲۴). والدہ مرحومہ کی یاد میں جو نظم لکھی گئی ایسی ہی ماں کی یاد میں لکھی جا سکتی تھی. (۱۹۷۹، دانائے راز ۲۲). ۲. **نام سے یادگار کے طور پر عقیدت میں.** اپنے استاد آرزو لکھنوی کی یاد میں انجمن آرزو بھی قائم کی تھی. (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲ : ۵۰).

---**میں ڈوبنا** محاورہ.

یاد محو ہونا، کسی کے خیال مُں محو ہونا. (جامع اللغات، نوراللغات).

---**میں ڈوبے رہنا** محاورہ.

خیال میں مستغرق رہنا. کوئی چپ رہ کر اپنی ہی کسی یاد میں دوبا رہے تو اپنی جگہ ان کے پاس بھی یاد کرنے کے لیے بہت کچھ تھا. (۱۹۴۹، اور انسان مر گیا، ۸۹).

---**میں گزار دینا** محاورہ.

کسی کے خیال یا تصور میں گزار دینا. جب وہ لڑکی اس کی زندگی میں نہیں آتی تو وہ باقی زندگی اس کی یاد مُں گزار دیتا ہے. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۳۵۳).

---**میں نہ دیکھنا** محاورہ.

زندگی میں نہ دیکھنا، ہوش کی عمر میں نہ دیکھنا، کبھی نہ دیکھا ہونا.

عشق کے کوچے نے ہم کو وہ دکھایا ہے بہشت
حضرت آدم نے جو دیکھا نہ اپنی یاد میں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۴۸).

---**میں ہونا** محاورہ.

(اس موقعے پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ آپ کو بلایا ہے) کسی کی یاد میں محو ہونا. (نوراللغات؛ مہذب اللغات).

---**نامَہ** (---فت م) امذ.

یاد داشت، یادوں کی روئداد. یاد نامہ حال نامہ تو ہو نہیں سکتا، ان لوگوں نے اسی گھر میں خوش و خرم زندگیاں بھی گزاری ہونگی. (۲۰۰۱، دامان باغباں، ۳۸۹). [یاد + نامہ (رک)].

---**ہو کہ نَہ یاد ہو** فقرہ.

(کسی کو کچھ یاد دلانے کے موقعے پر مستعمل) معلوم نہیں یاد ہے کہ بھول گئے، کیا خبر تمھیں یاد ہے یا تمھارے ذہن سے اتر گیا.

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۱۴۲).

---**ہونا** ف مر.

۱. حفظ ہونا، ازبر ہونا؛ معلوم ہونا، بھول نہ جانا.

زباں پر اوسے یاد ہے سب قراں
فصاحت پر اوسکے ہوا شادماں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۳).

اپنا لکھا ہے یاد مجھے میری بات بھول
قاصد نے جا کے یار سے کچھ اور ہی کہی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۱۶).

حیدر کی طرح ہم کو بھی شوق جہاد ہے
دیکھوں تو کیسی تیغ زنی تجھکو یاد ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۱۳۷).

اُن کے ذرّوں میں چمکتے ہیں وہ جوہر اب تک
داستانیں اُنھیں سب یاد ہیں ازبر اب تک

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۲۷). مصطفیٰ صغیر کا واقعہ ہر شخص کو اچھی طرح یاد ہے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۲۱۰). ان کے والد حکیم مولوی سید احمد ہاشمی ایک جید عالم دین تھے، بے شمار احادیث زبانی یاد تھیں. (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱ : ۳۶۰). **۲. گمان گزرنا، دھیان ہونا، خیال آنا، دل میں آنا.**

مشاعرے کا ہے قصد صفدر کہ شعر اچھے ہیں چل کے پڑھیے
مگر یہ ہوتا ہے یاد ہم کو کہ یہ غزل ہم سنا چکے ہیں

(۱۸۷۸، کلیات صفدر، ۱۶۳).

پ کی چشم عنایت بھی کبھی تھی مجھ پر
کیا وہ دن آپ کو اب یاد نہیں ہو سکتا

(۱۹۶۲، ہادی مچھلی شہری، صدائے دل، ۶). ۔ ۳۔ **یاد کیا جانا، بلایا جانا، طلبی ہونا؛ نیز یہ پوچھنا کہ فلاں کہاں ہے؟.**

اُن کے آنے سے اجل پیشتر آئی افسوس
کیا برے وقت ہوئی یاد ہماری یارب

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۵۸). دیر ہوتی ہے، میری یاد ہو رہی ہوگی میری حسینی کہاں گئی. (۱۹۲۴، اختری بیگم، ۲۵۲).

--- ہی رَکھے گا / گی فقرہ.

کبھی نہ بھولے گا / گی، دھیان میں رکھے گا / گی (کسی بات کا بدلہ لینے کے لیے جتانے کے لیے بولتے ہیں). تھوڑی دیر میں تھک کر خود ہی (ہاتھ) روک لے گی اس وقت ایسے طعنے دونگا کہ یاد ہی رکھے گی. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴: ۱۴۰).

--- ہے م ف.

۱۔ سوالیہ صورت میں تم بھول تو نہیں گے یاد ہے جواب میں کہا جاتا ہے بھولے نہیں ہیں یاں یاد ہے۔. دہے کہ ہمارے بوڑھے میاں نے تم سے ہمارے لیے خط لکھوایا تھا ۔. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۴۴). **۲۔ بخوبی معلوم ہے، خوب جانتے ہیں، ذہن پر چڑھا ہوا ہے، خوب رواں ہے۔.**

گور میں آنکھوں کو حسنِ زلف جاناں یاد ہے
عین غفلت میں بھی یہ خواب پریشاں یاد ہے

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۰۱). ہمیں خوب یاد ہے کہ تم چمن میں اِٹھلا اِٹھلا کر چلتی تھیں۔ بات بات پر مچلتی تھیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۴۴).

تمھیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا
کہ عالم گیر ہندو کش تھا ظالم تھا ستمگر تھا

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۴۷). کچھ معنی تنقید کے سمجھ میں آنے لگے یاد ہے کہ جس مضمون میں کسی شاعر کے کلام پر اعتراض ہوتا وہ پڑھ کر بڑا خوش ہوتا. (۔۱۹۶۷، آپ بیتی، عبدالماجد دریا آبادی، ۳۱۹). ایک روز اس راستہ سے میں نے ایک نوجوان کو آتے دیکھا اب تک یاد ہے ہاں خوب یاد ہے. (۱۹۸۹، اختر حسین رائے پوری کے افسانے، ۱۰۱). ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ ہم انہیں پیر حسام الدین راشدی کی قیام گاہ بیت الضیاء لے کر گئے. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۴۱). ۔ **(مجازاً) مہارت رکھنا؛ کوئی کام یا ہنر جاننا۔.**

ادا سے بے دلوں کو بھولنا دل ناز سے لے کر
یہ اُن کو یاد ہے وہ اور ظلم ایجاد کیوں کرتے

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۵۲). **۴۔ یاد فراموش کا جواب جو یہ کہہ کر دیا جاتا ہے کہ ہاں یاد ہے ایسی صورت میں جس سے بازی لگائی جاتی ہے وہ جیت جاتا ہے۔.** کب چوکتا ہے یاد فراموش بد کے شوخ خط لے کے نامہ بر سے لگا کہنے یاد ہے. (۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)).

یادَش بَخَیر کلمہ۔.

۱۔ ذکر بخیر کا فارسی مرادف، کسی غائب دوست یا عزیز کا ذکر کرتے ہوئے بطور دعائیہ یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں یعنی ہم اس کا نام بھلائی سے لیتے ہیں اور اس کی ہر بلا سے حفاظت چاہتے ہیں۔. جیتا ہے یا کہ مر گیا، دل کی خبر نہیں یادش بخیر ہو یا خدا مغفرت کرے. (۱۷۵۵، دیوان زادہ، حاتم، ۱۴۲). یوں جو ہے ویران مکتب اس بغیر ہے کہاں اس وقت وہ یادش بخیر. (۱۸۳۵، مثنوی گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون، ۱۹۹۴ء، ۵۸)).

یادش بخیر ذکر کروں کیا حسین کا
آقا کو دیر گاہ سلامت رکھے خدا

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۱: ۴۷۷). یہ مضموں مجھے اپنی زبان کی بربادی پر سوجھا کہ یادش بخیر! اس نے کیسے کیسے دن دیکھے. (۱۹۱۰، مقامات ناصری، ۴۹۹). یادش بخیر... کا دور دور ہوا تو زندہ تو زندہ مرے ہوؤں کی بھی کم بختی آئے گی. (۱۹۴۹، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۱۰۵). یادش بخیر وہ بھی کیا دن تھے اور کتنے خوش قسمت ہیں ہم لوگ جنھوں نے اس تاریخ ساز دور کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے. (۱۹۸۶، سبط حسن افکار تازہ، ۲۲۱). یادش بخیر ایک مسودہ آر، یو نے بھی فراہم کیا تھا. (۲۰۰۶، امتیاز علی تاج کے یک بابی ڈرامے لطیفی (دیباچہ)، ۷). **۲۔ اگر کسی دوست کا ذکر ہو رہا ہو اور وہ اتفاق سے آنکلے تو بھی یہ کلمہ بولتے ہیں.**

ایس سے ہے ہر دم میرا حال غیر
ملو جا کے موسیٰ سے یادش بخیر

(۱۸۹۳، کلیات نعت محسن، ۱۶۷).

یادش بخیر لو وہ آتا ہے سامنے سے
اک ہاتھ میں گزٹ ہے ڈھلکی ہوئی ہے گردن

(۱۹۴۰، کلیات رزمی ۴۲۳).

یادگار (سک د) (الف) امث.

۱۔ وہ تحفہ یا وہ چیز جو کسی نشانی کی طور پر رکھیں اس لئے کہ جب اسے دیکھیں تو وہ شخص یاد آجائے نیز ایسی کوئی چیز یا کوئی شخصیت وغیرہ جس کو دیکھ کر کسی کی یاد تازہ ہو.

سلیماں میرے تائیں کچھ یادگار
رکھے ہیں لجا کردراں کہ ہسار

(۱۶۴۹، خاور نامہ (بورڈ)، ۳۷۰). جو ارزق لعلین تلوار قاسم کے ہاتھ دیکھا پہچانا کہ یہ میرے بیٹے کی ہے، کہا! اے قاسم یہ تلوار تیرے ہاتھ کیوں کر لگی قاسم کہ کہ تیرے بیٹے کی یادگار ہے. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۵۸).

یادگار شہ دیں ہے یہ سپر اور تلوار
اس کو خیمے میں چھپاؤ کہ نہ دیکھیں کفار

(۱۸۹۱، نعشق (مذب اللغات)). میکفرسن حیران رہ گیا اور سوچا کہ یہ عجیب لڑکا ہے اس نے چوٹی کے ساتھ اپنا شکاری چاقو اسے یادگار کے طور پر دیا. (۱۹۴۴، افسانچے، ۱۷۲).

مجاہدوں کی حمیت کے پاسدار ہو تم
خدا کا شکر ہے ٹیپو کی یادگار ہو تم

(۱۹۵۶، گفتنی، ناگفتنی، ۶۰). آپ میرا پورٹریٹ یا اسکیچ بنا دیں میں مشکور ہوں گی اور اسے یادگار کے طور پر رکھوں گی. (۱۹۸۵، پریشر ککر ۱۴۷). **۲۔ نشانی آثار، علامت۔.** پانی کی چادر پر جو نقش و نگار ہے قلم قدرت کا یادگار ہے. (۱۸۶۳، انشائے بہار بے خزاں، ۷۲).

جنوں کی یادگار اک آشیانہ ہے گلستاں میں
عبث تنکے چنے تھے مُں نے کیا فصل بہاراں مُں

(۱۹۲۰، نقوش مانی، ۹۱). **۳۔ یاد رکھنے کے لائق قابل یادداشت، مراد، نہایت عمدہ، شاندار.**

دولت علی ولی کی جو لگ دریا ہے تو لگ
شہ کوں اچھو مبارک یو یادگار موتی

(۱۶۷۸، غواصی ، ک ، ۱۰۴). طاوس ہیں ہرن ہیں چھلاوہ ہیں رہوار لشکر ہے اک زباں کہ یہ جرات ہے یادگار. (۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۰). یہ پابندی وقت تاریخ میں یادگار رہے گی. (۱۹۴۸، جنم کہانیاں ، ۳۱). ۱۹۳۷ء ہی میں نیم چند کھتری نے دو یادگار ترجمے کئے. (۱۹۸۴، روایت اور فن (ترجمہ) ، ۱۱). صوبہ بلوچستان میں ... بولی جانے والی دیگر زبانوں پر بھی ... ہمارے شعر اور ادبا نے گراں قدر یادگار تصانیف تحریر کی ہیں. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو ، ۲ : ۱۷۵). ۴. **وہ ادبی و فنی خدمت یا تصنیف جو کسی ادیب یا شاعر کی یاد کو باقی رکھے ، ادبی شہ پارہ علمی یا ادبی کام.** اگر امیر خسرو اتنا بڑا مجموعہ لغات اپنی یادگار چھوڑ جاتے ... تو کیا یہ فرہنگ نگار ... اس سے استفادہ نہیں کرتے. (۱۹۲۶، مقالات محمود شیرانی ، ۸ : ۱۰۵). مولانا نے اپنی بساط کے مطابق عملی میدان میں بھی اپنی دو یادگاریں چھوڑی ہیں. (۱۹۳۷، چند ہم عصر ، ۱۸۰). ۵. **وہ عمارت وغیرہ جو کسی متوفی شخص کی خدمات کے صلے یا یاد میں بنائی جائے ، آثار الصنادید ، پرانی عمارتیں ، جیسے مینار ، لاٹھ ، مقبرہ عمارت وغیرہ.** عرب کا کوئی گوشہ ان مذہبی یادگاروں سے خالی نہ تھا. (۱۹۱۴، سیرۃ النبی ۲ : ۹۱). سر سید نے اپنی یادگار کے لیے کسی عمارت پر نہ اپنا نام لکھا نا پسند کیا نہ کسی اور قسم کی یادگار قائم کرنے کی اجازت دی. (۱۹۳۸، حالات سر سید ، ۵۳). ریشم کے بعض ٹکڑوں پر ایک شجر حیات کے قریب شیروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں انھیں مغربی گرجاؤں مثلاً روم اور نینسی کے گرجاؤں کے خزانوں میں مقدس یادگاروں پر غلاف کے طور پر استعمال کیا جانے لگا. (۱۹۷۱، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۸ : ۱۵۹). رشید احمد صدیقی نے عہد مغلیہ کی یادگار تاج محل ، اردو اور دیوان غالب کو قرار دیا ہے. (۱۹۸۹، دلی دور ہے ، ۶۷). یہ وہ قبرستان ہے جس میں ... برطونوی راج کی عظمت کے یادگار کے طور پر ... قبروں کے پتھر ... کھڑے ہیں. (۱۹۹۸، بلبلیں نواب کی ، ۷).

یادگار (سک د) (ب) صف ؛ امذ.
۱. یاد رکھنے والا ، ذہن میں محفوظ رکھنے والا.

یادگار اوس کا زمانے میں رہے گا برسوں
یہ جو آخر کو ہوا تیشہ فرہاد سے کام

(۱۸۲۴، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۲۶). خلفائے راشدین جو رسول اللہ صلعم کے افعال و اقوال کے یادگار تھے اس میں ان کا طرز عمل کیا رہا ہوگا. (۱۹۰۴، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۱۰). ۲. **(مراد) اولاد بیٹا ، فرزند ، جانشین.**

بڑا نانوں ہوتا میرا ٹھار ٹھار
دنیاں میں رہتا یک میرا یادگار

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰). ۳. **کسی عزیز رشتہ دار کی یاد دلانے والا نیز نسل بڑھانے والا.** میرے خاندان کی یادگار صرف یہ ایک بچہ ہے. (۱۹۳۵، چند ہم عصر ، ۱۸۷). ۴. **مراد ، ہم شکل.**

سب سے کہا کہ اے خرم شاہ نام دار
لو اب جہاں سے جاتا ہے شپر کا یادگار

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۲). [ف].

---اتارنا محاورہ.
نشانی اتارنا (قرآن مجید) نازل کرنا. اے محبوب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اترا. (۱۹۱۱، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، احمد رضا بریلوی ، ۴۳۴).

---بنانا ف مر.
عمارت یا کوئی اور چیز کسی شخص کی خدمات کے صلے میں یا کو یاد رکھنے کے لیے تعمیر کرنا ، کسی کے نام پر عمارت تعمیر کرنا نیز ایسا کام کرنا ، جو محفوظ رہ جائے ، نہایت وعمدہ کام کرنا. بیرم خان نے کلمہ مینار یادگار بنایا اور اس مقام کا نام سر منزل رکھا. (۱۸۸۳، دربار اکبری ، ۱۱).

جنت کے بدلے دل میں ترے گھر بنائیں گے
یہ یادگار ہم سر محشر بنائیں گے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ ، ۱۷۳). ان کی وفات کے بعد ... ان کی یادگار بنانے کی رائے ہوئی. (۱۹۷۲، معارف القرآن ، ۵ : ۵۶۴). پورے مغربی معاشرے میں ہر جگہ لوگوں کی یادگار بنانے کا ایک ہی اصول پایا جاتا ہے ... لوح مزار ایستادہ کردیتے ہیں. (۲۰۰۹، اردو سائنس میگزین کراچی ، ۷۸).

---بننا ف مر محاورہ.
۱. **یادگار بنانا (رک) کا لازم ، کسی خاص واقعے کی یاد میں عمارت تعمیر ہونا.** میں نے چوکیدار سے پوچھا کیا بن رہا ہے ، کہنے لگا یادگار بن رہی ہے. (۱۹۶۸، آواز دوست ، ۱۲). ۲. **یاد رہ جانا ، ذہن میں محفوظ رہ جانا ،** وہ چند دن جو اس کے ساتھ جاپان میں میسر آسکے یادگار بن گئے. (۱۹۹۴، اردو ہائیکو ، ۷).

---ثبت ہونا محاورہ.
کوئی تحریر یا علامت وغیرہ کا ہونا جو کسی کی یاد دلائے. ایک قرآن شریف خاص حضرت بہاؤالدین نقشبند کے پڑھنے کا ، جس پر ان کی یادگار رثبت ہے ... یہی قرآن شریف بابر بادشاہ کے پاس آیا اس کے تحریر بھی درج ہے. (۱۹۰۷، سفر نامہ ، ہندوستان ، ۳۳).

---چھوڑنا محاورہ.
کوئی چیز جانا جس کو دیکھ کر زمانہ اس شخص کو یاد رکھے. شاعر و منشی و ادیب ہو کر دنیا میں اپنا نام یادگار چھوڑ جاوے. (۱۸۷۶، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۰۲). بڑی خوش نصیبی ان مرحوم کی یہ ہے کہ آپ سا سعید خلف الرشید دنیا میں یادگار چھوڑا. (۱۸۹۷، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۰۷). خدا خدا کرکے بخار گیا مگر اپنی یاگار چھوڑ گیا. (۱۹۲۳، انشائے بشیر ، ۱۳۴). فیروز شاہ نے اپنی الگ دہلی بسائی ، کوٹلہ فیروز شاہ ، کلاں مسجد اور پرانی عیدگاہ یادگار چھوڑ گیا. (۱۹۳۸، دلی کا سنبھالہ ، ۱۲). مولانا غلام رسول مہر نے متعدد تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں. (۱۹۸۹، متوازی نقوش ، ۲۰۵). دنیائے شعر و سخن کے بیے اپنی منتہی العروض و مثنوی تحفۃ الشعرا ، جیسی یادگار چھوڑی ہیں. (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان کراچی ، ۱ : ۵۲۰).

---دن (--- کس د) امذ.
کسی خاص واقعے یا اہم بات سے منسوب دن ، دن کو کسی خاص وجہ سے یاد رکھا جائے. جامعہ کراچی کے جلسے یہ ایک یادگار دن ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی حاصب آج ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں. (۱۹۸۴، معاصر ادب ، ۲۹۵). یہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء کا یادگار دن تھا جب قائداعظم محمد علی جناح نے پشاور یونی ورسٹی کے طلبا سے خطاب کیا. (۲۰۰۷، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ۳). [یادگار + دن (رک)].

---دینا ف مر.
نشانی کے طور پر کوئی چیز دینا.

تری باندی ہوں میں منجے نابسار
توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۰). شاید وہ اپنی کوئی یادگار دیتا، مثلاً وہ اپنا رومال چہار دیواری کے اندر پھینک دیتا. (۱۹۴۱، عسکری کے افسانے، ۱۰۶).

---رہنا ف مر.
کسی بات یا چیز کا یاد یا نشانی کے طور پر باقی رہنا، ذہن یا دنیا میں نشانی یا آثار کے طور پر قائم رہنا. صبا دیکھ تو، برکت چار یار ایسا تیغ ماروں جو رہے یارگار. (۱۶۸۱، جنگ نامہ، سیوک، ۲۸).

تواریخ کے طور، پاوے قرار
ہمارا تمہارا رہے یادگار

(۱۷۹۴، جنگ نامہ آصاالدولہ (مرتبہ محمد ایوب قادری)، ۸۶).

سو اس کو ہم سے فراموش کاریوں لے گئے
کہ اس سے قطرہ خوں بھی نہ یاگار رہا

(۱۸۱۰، میر ک ۱۳۱). ایک بلند عمارت بشکل منار بناتے ہیں کہ فتح کی یادگار رہے. (۱۸۸۳، دربار اکبری، (حاشیہ)، ۱۱). ذوالفقار جو حضرت علی کے پاس تھی ان کے بعد ان کے خاندان میں یادگار رہی. (۱۹۱۴، سیرۃ النبی ۲ : ۱۹۱). کئی تصویریں بنائیں یادگار ہیں کی اور یہ ثبوت کہ تاج محل اسے ہاتھ لگا کر محسوس کیا. (۱۹۸۹، دلی دور ہے، ۸۳). ان کی کتاب کا ایک معمولی سا حصہ یادگار گیا ہے اور اسے ۱۹۰۴ء میں زخاؤ نے شائع کرایا. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۴۲).

---زماں کس اضا (--- فت ز) امث.
رک : یادگار زمانہ.

وہ بیگم کا پل یاگار زمں ہے
کہ اک زندہ سورج کا مشرق یہاں ہے

(۱۹۸۳، سلیم احمد، مشرق، ۶۸). [یادگار + زماں (رک)].

---زمانہ کس اضا (--- فت ز، ن) صف.
ہمیشہ یا ہر زمانے میں یاد رکھا جانے والا والا ناقابل- (کوئی کام، چیز یا شخص وغیرہ) نیز کسی خاص عہد کی نشانی.

یادگار زمانہ ہیں ہم لوگ
سن رکھو تم فسانہ ہیں ہم لوگ

(۱۸۰۲، منتظر لکھنوی، (اردو کے ضرب المثل اشعار، ۴۰).

یادگار زمانہ ہیں دونوں یار کی دشمنی مرا اخلاص

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۸۵). شہاب سے دو منٹ کی بات چیت رہی پر خیر یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ. (۱۹۶۳، دامان باغباں، ۲۷۶). جہاں کی علمی و ادبی صحبتیں آج بھی یادگار زمانہ ہیں. (۱۹۸۸، میری زندگی کے پچھتّر سال، ۱۸۵). محمود غزنوی کے دور میں علم و فضل کی جو یادگار زمانہ سرپرستی ہوئی تو... آج بھی جاری و ساری ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲۱۵). [یادگار + زمانہ (رک)].

---سلف کس اضا (--- فت س، ل) امث.
بزرگوں کی نشانی. جناب مرحوم سے کریم النفس، یادگار سلف حامی اسلام، دلنواز عام کہاں پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۹۷، مکاتیب امیر مینائی، ۳۰۷). [یادگار + سلف (رک)].

--- قائم کرنا محاورہ.
کوئی عمارت یا ادارہ وغیرہ نشانی یا یاد تازہ رکھنے کے لیے تعمیر کرنا، یادگار بنانا. سرسید نے کسی عمارت پر نہ اپنا نام لکھانا پسند کیا اور نہ کسی قسم کی یادگار قائم کرنے کی اجازت دی. (۱۹۳۸، حالات سرسید، ۵۳). دہلی کے زندہ دل مسلمانوں نے مرحوم مولانا محمد علی کے انتقال کے بعد مولانا کی یادگار قائم کرنا چاہی. (۱۹۵۷، ناقابل فراموش، ۳۵۸). میر صاحب جیسی شخصیتیں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ہمیں ان کی یادگار قائم کرنی چاہیئے. (۱۹۸۸، معاصر ادب، ۲۶۳).

--- قائم ہونا محاورہ.
یادگار قائم کرنا (رک) کا لازم. شاہجہاں آباد کی ایک زبردست یادگار قائم ہو جائے اور خدا کرے میں اپنی کوشش میں کامیاب ہوں. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۳۷).

---منانا محاورہ.
کسی خاص واقعے، کام یا خدمت کی نسبت سے کسی کو یاد کرنا، کسی چیز کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس کا بطور خاص تذکرہ کرنا یا تقریب منانا. ایک اہم اسلامی ریشمی کپڑا جس کا ذکر المتنبی نے کیا ہے جو سرکاری واقعات کی یادگار منانے کے لئے تیار کیے جاتے تھے. (۱۹۸۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۲: ۲۰۰).

---میں م ف.
کسی واقعے یا کسی شخصیت کی یاد تازہ کرتے ہوئے، یاد میں. آج ربیع النور کی بارھویں رات ہے، میلاد النبی (صلی اللہ وآلہ وسلم) کی یادگار میں سلامی دی گئی ہے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۲۰۳).

--- نامہ (فت م) امذ.
خاص موقعے پر شائع کی جانے والی کتاب یا مجلّہ، کسی کی یاد میں مرتب ہونے والے رسالے کا خصوصی شمارہ. یادگار نامے کے لیے مضمون ان شاء اللہ دسمبر کے آخر تک مکمل کر سکوں گا. (۱۹۹۷، سلام و پیام، ۲: ۲۸۱). [یادگار + نامہ (رک)].

--- نمبر (فت ن، سک م، فت ب) امذ.
کسی واقعے کی اہمیت یا کسی شخصیت کی علمی و ادبی کارناموں سے متعلق نکالا جانے والے رسالے کا خصوصی شمارہ. آپ کی فرمائش پر مضمون بھیج دیا تھا خدا کرے پسند آیا ہو یادگار نمبر کے لیے دوسرے مضمون جمع ہوگئے. (۱۹۶۴، سلام و پیام، ۱: ۱۱۷). [یادگار + نمبر (رک)].

---وقت کس اضا (فت و، سک ق) امث.
رک : یادگار زمانہ. جسٹس امیر علی اپنی یادگار وقت تصنیف میں فرماتے ہیں. (۱۹۱۱، باقیات بجنوری، ۲۶). [یادگار + وقت (رک)].

--- ہو جانا ف مر.
بے مثل ہو جانا، یاد رہ جانا، دل اور خیال سے محو نہ ہونا، دھیان میں رہ جانا. حفیظ جالندھری کے بعد اپنی نعت دوبارہ پیش کی اور اس طرح یہ نعتیہ مشاعرہ ہمیشہ کے لیے یادگار ہوگیا. (۲۰۰۵، کلیات یوسف ظفر (عرض مرتب)، ۲۹).

یادگارا (سک د) امذ.
یاد رہ جانے والا واقعہ یا موقع.

بھول سکتے نہیں ایک ایک دلاور کی دغا
یادگارا ہے یہ لاکھوں سے بہتر کی دغا

(۱۹۴۲، خمسہ متحیرہ، ۲: ۴). [یادگار (رک) + ا، لاحقہ تذکیر].

یادگاری (سک د) (الف) امث.
۱. یاد، خیال، دھیان.

زمانے کی میں یادگاری بدل
لیکھیا قصہ تجھ ناؤں سوں یو نول

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۸).

داغ غم تیرے تغافل کی نشانی ہے مجھے
جان جانے لگ رہوں گا یادگاری میں تری

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۸۹).

جو وہ پوچھے مرے احوال کو قاصد تو یہ کہنا
دعا کرتا ہے تم کو اور تمہاری یادگاری ہے

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۱۳۲).

رکھو معذور یارو فرق ہو گر رسم یاری میں
کہ سب کچھ ہم بھلا بیٹھے کسی کی یادگاری میں

(۱۸۰۹، جرات، ک (مجلس)، ۱: ۵۱۴).

ہے بتوں کی یادگاری بھی خدا کی یاد بھی
اے تصور اب ہمارا دھیان پورا ہو گیا

(۱۸۶۸، رشک، د، ۶۴). کوئی ہمہ وقت اس کی یادگاری میں لگا ہے کوئی اس سے کم، کوئی اس سے کم. (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۱۲). **۲۔ نشانی، علامت، آثار.**

یتیماں کو سنبھالو ہور غریبی میں سکھا لو ہور
بہوت میراں سوں پالو ہو رہے گی یادگاری بھی

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۱۵).

اتھی تمنا سو روشن صف ہماری
کرو ہمنا وصیت یادگاری

(۱۶۹۹، نور نامہ، وفات نامہ (حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، عنایت شاہ، ۱۸).

داغ ہوں طرز تغافل سیں تری اے لالہ زد
قبر میں لے جاؤں گا یہ یادگاری الحفیظ

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۸۷). اب جی میں یوں آئی کہے اس داستان شیریں کو نثر کروں کہ اس ہیچمدان کی ایک یادگاری دنیا میں رہے. (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۳). چلتہ اور زین شاہ ٹیپو کا بھی یادگاری کے لیے رکھا تھا. (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۲۹). تاکہ رکھیں اس کو تمہاری یاد گاری کے واسطے. (۱۹۱۷، القرآن الحکیم (ترجمہ)، مولانا محمود الحسن، ۹۷۲). **۳۔ (لفظاً) نشانی؛ (مجازاً) اولاد.** خدیجہ کی یادگاری پیغمبر صاحب جب فاطمہ کو دیکھتے ہوں گے ضرور ان کو خدیجہ یاد آتی ہوں گی. (۱۹۰۷، امہات الامہ، ۹۶). **۴۔ (تصوف) سانس جاری ہونا جس کو پاس انفاس کہتے ہیں، ذکر الٰہی، ذکر خدا اللہ کی یاد میں مصروف رہنے کی حالت.** جب تم نماز (خوف) پوری کر چکو تو (آس کے بعد) کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یادگاری میں لگے رہو. (۱۸۹۵، قرآن مجید (ترجمہ)، نذیر احمد، ۱: ۱۲۹).

یادگاری (سک د) (ب) صف.
یار رکھنے کے قابل، نہ بھولنے والا/والی، ناقابل فراموش.

کہ مج سوں بھی کچ یادگاری اچھے
جو مج بعد کوئی خوش یادگاری کہے

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۹).

آتش ہجر لالہ رو سوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۴۵).

دشنام سیں جو بھر کر بھیجی تھی تم نیں ساری
ہم پاس وہ کتابت اب لگ ہے یاد گاری

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۸۹).

عمر سب جلتے ہی گزری خاکساری رہ گئی
گرم راکھ اس قافلے سیں یادگاری رہ گئی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۸۰).

رہے دنیا میں مجھ سے یادگاری
کرم مجھ پر کرے خلاق باری

(۱۷۷۴، مثنوی تصویر جاناں، ۶۹). میرے ذہن ناقص میں جو کچھ اچھا نظر آیا وہ میں نے واسطے یادگاری اور فائدہ عوام الناس کے زبان سلیس اور سادہ میں لکھ کر پیش کش و تحفہ خاطر احباب کر دیا. (۱۸۶۴، جوہر عقل، ۷). یادگاری تعمیرات میں ان لوگوں کے نام اور خاص حالات کا کتبہ لگایا جاتا ہے جن کی یادگار میں تعمیر کی گئی ہے. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۵۶۴). اس کے فن پاروں میں یادگاری انداز نظر آتا ہے. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۵۱). [یادگار (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

---**پتّھر** (فت پ، شد تھ بفت) امذ.
وہ پتھر جو کسی کی یاد میں نصب کیا جائے اور جس پر مرنے والے کے متعلق تحریر کندہ ہو (انگ : Stone Memorial). سنہ ۱۸۸۱ء میں جب سو پارہ کے یادگاری پتھر کا پتہ لگا ہے اس گاؤں میں بمشکل چھ سو گھر تھے جن میں تقریباً دو ہزار آدمی رہتے تھے. (۱۹۲۹، عرب و ہند کے تعلقات (ضمیمہ)، ۳). ایک یادگاری پتھر پر کندہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسر کو اس کے نئے پانیوں میں غرق کر دیا گیا تھا. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، مصر، ۳۰). [یادگاری + پتھر (رک)].

---**تختی** (فت ت، سک خ) امث.
تختی جس پر کسی شخص یا خاص واقعے سے متعلق ضروری معلومات یادداشت کے لیے کندہ کی جائیں. سی ایم جی C.M.G کی عمارت میں کپلنگ کے متعلق ایک یادگاری تختی نصب تھی. (۱۹۸۸، فیض کی شاعری کا نیا دور، ۱۴). [یادگاری + تختی (رک)].

---**ٹکٹ** (کس ٹ، فت ک) امذ.
ڈاک کا ٹکٹ جو کسی خاص شخص یا ادارے یا واقعے کی یاد میں (عموماً اُس کی تصویر کے ساتھ) جاری کیا جائے. حکیم سعید کی خدمات کے اعتراف میں یادگاری ٹکٹ جاری کئے. (۱۹۹۸، جنگ، کراچی، ۲۳ اکتوبر، ۴). حکومت سے استدعا ہے کہ اس لغت کا ایک یادگاری ٹکٹ جاری کرایا جائے. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۶). [یادگاری + ٹکٹ (رک)].

---**دینا** محاورہ (قدیم).
نشانی دینا.

اپس ہت کا سکہ و چادر انوب
دئے یادگاری مجھے او سروپ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۸۵).

گر فراموش آپ کو کرنا تو تھا اے مہربان
آہ مجھ کم بخت کو کیوں یادگاری دے گئے

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱۳۲).

یادگی (سک نیز فت د)امث قدیم.
یاد کرنے یا ہونے کی حالت؛ (مجازاً) یاد.

نوشہ کہوں جو میں سنا کیا بچن خدائے
کریں جو میری یادگی میں تن سدا سہائے

(۱۶۵۴، انتخاب گنج شریف، ۲۴۱). [یاد + گی، لاحقہ کیفیت].

یادگیری (ی مع)امث قدیم.
رک: یادگار. اچھی تیری یادگیری. (۱۵۰۳، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت).

یادی صف مذ. (قدیم).
ذکر خدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنے والا.

تن یادی کا نور ہے من یادی کا نور
نوشہ کلمہ یاد کر جو تن من ہووے نور

(۱۶۵۴، انتخاب گنج شریف، ۲۴۷). [یاد (رک) + ی، لاحقہ صفت].

یادیں (ی مج)امث ج.
یاد رک کی جمع؛ تراکیب میں مستعمل. کون کہتا ہے کہ دور رہ کر یادیں بہت اذیت ناک ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۲، آنگن، ۳۱۹). جب غم جاگ اٹھے، درد کا سورج چمکنے لگے تو ذہن بیدار ہو جاتا ہے یادیں مجسم ہو کر سامنے آن بیٹھتی ہیں. (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۱۳۴). ان کی یادیں ہمارا بڑا قیمتی قومی اور تاریخی اثاثہ ہیں. (۲۰۰۵، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے (تعارف)، ۱۱).

---تازہ کرنا محاورہ.
رک: یاد تازہ کرنا؛ کسی اچھی بات یا روایت کو زندہ کرنا، کسی تاریخی یا پرانی یا عمل کو دوبارہ کرنا جس سے پچھلے واقعات یاد آ جائیں نیز پرانی باتیں دہرانا، پرانی باتوں کا تذکرہ کرنا. اپنے اس عہد صدارت میں انہوں نے خلفائے راشدین کی یادیں تازہ کردیں. (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۳۰۲).

---تازہ ہونا محاورہ.
(کسی بات یا واقعے کے دوبارہ ہونے کی وجہ سے) پرانی باتیں یاد آ جانا، یاد تازہ ہونا. انھوں نے بہت دلچسپی سے پڑھا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پڑھ کر بہت پرانی اور دل خوش کن یادیں تازہ ہو گئی ہیں. (۱۹۸۸، سیاحت ممالک اسلامیہ (دیباچہ)، ۲۶).

---محفوظ کرلینا محاورہ.
پرانے قصے ذہن نشین کرلینا. جو یادیں ہم نے محفوظ کر رکھی تھیں وہ تلاشی لینے سے کہاں چھن سکتی تھیں. (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۲۸۳).

---وابستہ ہونا محاورہ.
کسی چیز یا شخص سے پرانی باتیں اور قصے منسلک ہونا. اس مکان کے ساتھ اس کی یادیں وابستہ ہیں. (۱۹۸۹، امریکا نو، ۲۲۹). وہ اور درخت ہیں جن سے میری یادیں وابستہ ہیں. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۱).

یار (۱) (الف) صف؛ امذ.
۱. دوست، ہم صحبت، ہم نشین، ساتھی، سنگی.

اب سن میرے یار عزیز عمر ہماری گئی ناچیز

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، علی گڑھ، ۶: ۲: ۵۰).

مجے یار نیں ہور مجے دوستاں
مجے شاخ نیں ہور تجے بوستاں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۰۰).

نہ واں جاکے رہنے کوں کیں ٹھا رہے
نہ واں آشنا کوئی نہ یار ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۸).

بحری پڑیا ہے غیر کے غار
اے غار کے یار اوسے ہو غم خوار

(۱۷۰۰، من لگن، ۴۰).

سگل مجلس پو مستی کا ہوا ہار
ہوئے مخمور سارے یار و اغیار

(۱۷۶۵، محمد پھول بن (اردو، کراچی، اپریل، ۱۹۲۸، ۲۴).

بھولنا بحر محبت کے غریقوں کو نہ یار
پار بیڑا یہ ترا آتش بیتاب اترا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۲). وہ لڑکا ہمارا بڑا یار نہت حسین و جمیل آدمی تھا. (۱۸۸۴، تذکرہ غوثیہ، ۲۷).

بے تعلق ہوئے تو ایک ہوئے
کوئی دشمن رہا نہ کوئی یار

(۱۹۶۶، بیاض (کلیات سلیم احمد)، ۲۱). **۲. مددگار، حمایتی.**

دونوں جگ کیرا سرور میر جسکو ں چاروں یار وزیر

(۱۵۰۳، نوسرہار، ۵۲).

تونیا کفر علی ہت لئے ذوالفقار
خدا بعد محمد بھی چارو ہیں یار

(۱۶۳۵، سب رس، ۶).

خدا کے حکم پر منجے عار نیں
برے کام میں کوئی کسی یار نیں

(۱۶۷۹، قصہ ابوشحمہ (عکسی، ۳۰)۴). **۳. معشوق، محبوب، صنم، سجن، پیارا، من موہن.**

کھڑا تھا سو پردہ اڑیا وار کا
بتر پیش محرم ہوا یار کا

(۱۵۶۴، پرت نامہ، ۱۰۰).

سو نظر سامنے نہیں ہے یار
نین پانی میں تیرنا ولدار

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۹۹).

بلائے جو افلح کوں بھوت پیار سوں
توں جا کر بلالیا میرے یار کوں

(۱۶۷۹، قصہ ابوشحمہ، ۱۳).

یار میرا میان گلشن ہے
غرق خوں پھول تا بدامن ہے

(۱۷۱۳، فائز، د، ۱۸۲).

یار کا ملنا زندگانی ہے زندگانی جاودانی ہے
(۱۷۷۵، نوطرز مرصع تحسین، ۲۳۱).

آنکھ اس کی نہیں آئنے کے سامنے ہوتی
حیرت زدہ ہوں یار کی میں شرم و حیا کا
(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۵۹).

اس طرح اے یار دم نکلا ترے مخیّر کا
اشک ماتم بن گیا سینے میں پیکا تیر کا
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۹).

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوش قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے
(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۵).

جب سے دیکھے ہیں یار کے احداق
ہو گیا ہوں میں وقف استغراق
(۱۹۲۴، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۶۹).

نہ جانے کون سا جاد تھا پیار کی رت میں
بدلتے دیکھے ہیں موسم مزاج یار کے ساتھ
(۱۹۷۳، دشت وفا، ۶۵).

جب اچانک مرے پہلو سے مرا یار اٹھا
درد سینے میں اٹھا اور کئی بار اٹھا
(۲۰۰۷، کتاب رفتہ، ۱۲۰). **۰۴ عورت کا آشنا، دھگڑا.** وہ کون قطامہ فاحشہ ہوگی جو تمھیں کہے گی کہ بہت خوب بات ہے بی بی جاؤ اور یار کا جی بہلاؤ. (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۴۰). **۰۵ کسی بے تکلف دوست سے نیز خود سے خطاب کا کلمہ.**

یار میری بیکسی کی خود پسندی دیکھنا
کہ ہیر ہے جو کوئی میرے سو ہو، میں نہ ہو
(۱۸۷۳، کلیات منیر، ۳: ۳۳۰).

تو تو کچھ اور ہو گیا مجروح
دل تو اٹکا نہیں کہیں اے یار
(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۷۹). یار ہمیں بمبئی کے کسی اور علاقے کا نام ہی یار نہ رہا. (۱۹۹۰، دلی دور ہے، ۱۸۸). **۶ چوروں اور ڈاکوؤں کے گروہ میں سے کوئی ایک.** (جامع اللغات، علمی اردو لغت). **۰۷ اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے، مالک و آقا، رب، خدا، اللہ؛ بھگوان، رام.**

دوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا
ہے شہرگ گلو سے بھی یاں یار عنقریب
(۱۸۴۰، شہیدی، ۳۹).

سلام اس پہ رہ حق میں جو نثار ہوا
جدا بدن سے ہوا سر تو وصل یار ہوا
(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱۶: ۱۵).

بے فکر دلی یار پہ شیدا ہو جا
بندے کو اسی حال میں رہنا موزوں
(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات امو جان دلی دہلوی، ۶۷). **۰۸ (تصوف) تجلی صفات کو کہتے ہیں اور بعض ذات مع الصفات اور بعض انا کہتے ہیں.** (مصباح التعرف، ۲۷۸).

یار (۱) (ب) ضمیر.
میں، ہم، ہم لوگ (اپنا ذکر کرتے ہوئے). یار تو کباب بیچتے ہیں جس کی زبان سو دفعہ کھجائے اور ہمارے نخرے اٹھائے. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۷۶).

---اہل اَست کار سَہل اَست کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) دوست لائق ہو/ ہے تو کام آسان ہو جاتا ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---آشُنا (سک ش) امذ.
دوست، محبوب، یار دوست.

یار آشنا نہیں کوئی ٹکرائیں کس سے جام
کس دل رہ اکے نام پہ خالی سبو کریں
(۱۹۶۵، دست تہہ سنگ، ۷۷). [یار + آشنا (رک)].

--- باز صف مث.
(عموما) عورت جس کے آشنا ہوں، دھگڑ باز، فاحشہ، چھنال، بد چلن عورت، بداطورا؛ مراد: قحبہ، پاتر، بازاری عورت، رنڈی، کنچنی، کسبی.

سو یہاں کوئی یار باز نہیں
عشق میں بھی کچھ امتیاز نہیں
(۱۸۵۸، بحر الفت، ۷۸). [یار + باز، بازیدن = کھیلنا].

--- بازی امث.
چھنال پن، دھگڑ بازی، تماش بنی، بد چلنی، بدکاری، فسق وفجور.

پڑھ کے قصے کہانیوں کا حال
سیکھے یار بازیوں کی چال
(۱۸۷۳، کلیات منیر، ۳: ۵۹۰). [یار باز + ی، لاحقہ کیفیت].

--- باش صف امذ.
۱۰ وہ شخص جو بہت سوں سے یارانہ اور ربط واتحاد رکھتا ہو، جس کا حلقہ احباب وسیع ہو، دوست دار، خوش طبع.

درد پہلو تہی کرے کیوں کر
اپنے یاروں میں یار باش ہے یہ
(۱۸۰۱، جوشش، د، ۱۵۴). میر قاسم علی صاحب بڑے یار باش مصاحب، بے بدل اہل دول شہر آفاق تھے. (۱۸۴۵، حکایت سخن، سنج، ۳).

ہر وقت جمع رہتے تھے یاران خوش فصال
بے رنج و یار باش و پری شکل و بے مثال
(۱۸۶۸، شرف (آغا مجو) د، ۳۲۱). اس عالم میں بھی ایک خوش مزاج، بااخلاق، یار باش آدمی تھے. (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۰۱). سری ناتھ آزاد، روشن خیال، زندہ دل، ؛ یار باش، وفاپرور آدمی تھی. (۱۹۳۴، دودھ کی قیمت، ۷۶). اب ایسا آدمی کہاں ملے گا جو اپنے فن میں ماہر بھی ہو یکتائے روزگار بھی ہو یار باش بھی ہو. (۱۹۷۹، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۹۰). **۰۲ نہایت بے تکلف، کھل اڈلا شخص نیر عیاش، تماش بین.**

کیوں کہ سہیں یہ ظلم و جور کیونکہ ملاپ کے اہو طور
غیرت عشق ہم کو اور آپ ہیں یار باش سے

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۲۰۸). یار باش مجموعوں میں اس صحبت سے نہیں جاتا کہ ان کی صحبت سے کچھ آرام پاؤں بلکہ آپنے رنج بھلانے کی خاطر پڑا رہتا ہوں. (۱۸۳۹، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی، ۹۲). غالب کے خطوط ایک بالکل یار باش آدمی کا کارنامہ ہیں. (۱۹۸۸، غالب آشفتہ نوا، ۱۶۶). کمرے کے اندر کی فضا نکھی نکھی یار باش اور جچھی مار قسم کی تھی. (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۲۱).

--- باشی امث.

۱. یار باش (رک) کا اسم کیفیت ؛ دوستی ، تعلق خاطر. مصاحبوں سے جا رک کہا کہ نورالدین کا دوالا نکل گیا اب ان سے یار باشی فضول ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۵۲). مقام ولایت کا متمنی ہر گز نہیں ہوں یار باشی کو ترستا ہوں ہم کو یاد کرتے رہا کرو. (۱۹۶۹، سلام و پیام، ۱: ۱۱۶). **۲. برے دوستوں کی صحبت نیز تماش بینی، عیاشی.**

نہ متھرا نہ کاشی میں ہرتا تھا وہ
صدا یار باشی میں رہتا تھا وہ

(۱۸۰۲، بہار دانش، طپش، ۲۸). یار باشی میں تو وہ مزا ہے کہ جہاں اس کا چسکا پڑا پھر نہیں چھوٹتا. (۱۹۰۰، شریف زادہ، ۱۲۱). شراب نوشی اور یار باشی کے مشغلوں میں فرصت کہا میسر آ سکتی تھی. (۱۹۶۷، اختر شیرانی اور جدید اردو ادب، ۳۵۱). جہاں ایک طرف وہ یار باشی، حسن پرستی اور مجلس آرائی کی صفات رکھتے تھے دیں دوری طرف وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام بھی آتے تھے. (۱۹۹۱، تحقیق نامہ، ۲۷). [یار باش + ی، لاحقہ کیفیت].

--- باشی کرنا ف مر.

دوستوں کے ساتھ رہنا، گھومنا پھرنا، خوش اوقاتی کرنا نیز عیاشی کرنا، تماش بینی کرنا.

وے یار کہاں کہ یار باشی کیجیے
وے وقت کہاں کہ خوش معاشی کیجیے

(۱۷۸۹، دیوانہ (گلشن ہند، ۱۰۳). والد صاحب قبلہ نے بہت کچھ یار باشی کی ہے بہت کچھ روپیہ اڑایا ہے. (۱۹۴۷، فرحت مضامین، ۱۳۶۴).

--- باقی (و) صحبت باقی کہاوت.

اب نہیں تو پھر سمجھا جائے گا، کچھ مضائقہ نہیں نیز عموماً تقریر، خطاب یا جلسے کے اختتام پر مستعمل. مسافر آج یہیں مقام کرتا ہے اور مطالب آئندہ کو جلسہ آئندہ پر ملتوی رکھتا ہے ، یار باقی و صحبت باقی. (۱۸۷۲، سخندان فارس، ۲: ۶۶).

مصحفی ہجر بھی وصل بھی ہو گا نصیب
یار باقی ہے تو تا زیست ہے صحبت باقی

(۱۸۲۴، مصحفی، د، ۳۲۳).

--- باقی سحبت یاراں باقی کہاوت.

رک : یار باقی صحبت باقی.

تب وہ کہنے لگا پھر میں ملوں گا تجھ سے
یار باقی ہے میاں صحبت یاراں باقی

(۱۹۸۷، تذکرہ شعرائے بدایوں (صدر بدایونی)، ۲: ۲۳).

--- بنانا ف مر محاورہ.

یار بنانا (رک) کا متعدی، دوست بنانا، یارانہ گانٹھنا اپنے مطلب کا کر لینا، ڈھب پر لانا.

کہ اہے دل میں کچھ ایسا ہی وہ کہ جی غش ہے
وگرنہ یار بناتے کسی کو کب ہیں ہم

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۱۷).

--- بند (فت ب، سک ن) امذ قدیم.

دوست، احباب.

اتھے یار سب یار بند بہوت کر
بھروسا نبی کا اتھا تج اپر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۱). [یار + ف : بند، بستن = باندھنا].

--- بننا ف مر محاورہ.

۱. دوست بننا، دوستی پیدا کرنا، یارانہ گانٹھنا.

وہ جو یوں دل کے خریدار بنے بیٹھے ہیں
اپنے مطلب کے لیے یار بنے بیٹھے ہیں

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۱۵۴). **۲. اخلاص میں آنا، لاڈ میں آنا، پیار میں آنا؛ جیسے:** اب ایسے یار بننے لگے گستاخی کرنے. (فرہنگ آصفیہ). **۳. اپنے مطلب کا کر لینا، ڈھب پر لانا.** (نور اللغات). **۴. موافق ہونا، ہمدم ہونا.** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

--- بیلی (ی مج) امذ.

یار دوست. میرے یار بیلی ہیں ان علاقوں میں ان سے منگواتا ہوں آپ کے لیے. (۱۹۸۹، گزارا نہیں ہوتا، ۲۵). بھئی یہ ذی سی اپنا یار بیلی ہے. (۱۹۹۵، اردو نامہ پنجاب مئی، ۳۵). [یار + رک: بیلی (۱)].

--- پرستی (فت پ، ر، سک س) امث.

نہایت دوست داری، دوستی نبھانے کی حالت. یار پرستی اور احباب نوازی کی ترکیبات پر بڑی دیر تک بحث ہوئی. (۱۹۸۵، آتش چنار، ۵). [یار + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا + ی، لاحقہ کیفیت].

--- پیراہن - ی لین، فت ہ) امذ.

ناف سے لے کر ٹخنوں تک کے بند کو ڈھانپنے کا لباس، پاجامہ، ازار. پادشاہ نے پوششوں کے نام بدل دیئے ہیں ازار کا نام یار پیراہن، نیم تنہ کا نم تن زیب ہے یا سے ہی بہت سے نام. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۶۴۶).

--- جانی کس صفامذ.

نہایت پیارا دوست، وہ یار جس پر جان واری جائے.

پیا کا عشق ہے میر ایار جانی
بن اس نیہہ کوں جیو کر میں نجانی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۴۶).

عدل میں نہیں کوئی ثانی اوسے
نبی نے کہ یار جانی اوسے

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۸۰).

لوہے بن نکوئی یار جانی ہے ہور
لوہے تجھ ہوئے یار جانی کوں زور

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳).

نہ چھوڑے محبت دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۹۱). اس میں ایک کوا اور ہرن دو یار جانی رہا کرت تھے. (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۱۸).

پیام مرگ جدائی ہے یار جانی کی
رہی امید قیامت پر زندگانی کی
(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۳۵۶).

---چہ (فت چ) امذ (بے تکلفی کا کلمہ).
(لفظاً) چھوٹا دوست ؛ (کنایۃً) آشنا، دوست. کہو یار چے اب کدھر کی سیدھیاں ہیں. (۱۸۸۰، جام سرشار، ۵۳). نہ کوئی سمجھانے والا نہ منع کرنے والا جتنے یار چ تھے وہ ان کے گرہ گھنٹال اور بہکانے والے تھے. (۱۹۱۶، اشک خون، ۳۳). دادا غالب مجھ سے مخاطب ہو کر بولے یارچہ لو کچھ کھاؤ. (۱۹۶۲، گنجینۂ گوہر، ۶۰). [یار + چہ، لاحقہ تصغیر].

---دَرخانہ وما (ومَن) گِردِجہاں می (گَردَم) گردیم کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) یار گھر میں ہے اور میں پوری دنیا کا چکر لگا رہا ہوں، اس جگہ مستعمل ہے جب چیز پاس موجود ہو اور ادھر ادھر یا دور دور ڈھونڈتے پھریں، بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا.

یار در خناہ و ماگرد جہاں می گردیم
جان ہے گرم تلاش اور ہے جاناں دل میں
(۱۹۱۰، تاج سخن، ۱۴۲).

---دوس (وج) امذ قدیم.
رک : یار دوست.

یو سن حنیفا اوس بلائے سگلے یار دوس
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۶۹).

---دوست (وج) امذ.
رک : یار لوگ.

سب کُ وہے رشک مجھ میں ج وتجھ میں ہے اختلاط
دشمن ہوئے ہیں دوستی سے تیری یار دوست
(۱۸۱۰، میر، کُ، ۵۷۱).

رسول پیمبر جان بشٹھ یار دوست بولو جو اشٹھ
(۱۸۵۵، تعلیم الصوبیان، ۱۰۷). جب اس کا ذکر اپنے یار دوستوں میں ہوا تو لگوں نے کہ اکہ تم ہو بیو توف. (۱۹۴۱، عظیم بیگ چغتائی، پھول، ۳۸). کیس یار دوست سے دل کی بات کہہ کر من کا بوجھ ہلکا کرلے. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۶۴). [یار + دوست (رکُ)].

---ڈوم نے بنْیا کینا دَس لے کَرَج (قَرض) سَیکَڑا/ سینکَڑا دینا کہاوت.
بنیوں پر طنز ہے، بنیا کسی کا دوست نہیں ہوتا، بنی کو دوست بنایا جائے تو دس کو سو وصول کرتا ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے جاٹ بنایا میت دودھ ان مکلا پایا کہاوت.
جاٹوں کے پاس چوری کی گائے بھینس عام ہوتی ہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے، جاٹ کو دوست بنانے سے دودھ کی لہر بہر ہو جاتی ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کی اجلاہا/ جولاہا تن ڈھاکن کو کپڑا پایا کہاوت.
جال ہے/ جولاہے کی دوستی میں کپڑا مل جاتا ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کیا سپاہی بات بات ماں کرے لڑائی کہاوت.
فوجی آدمی ذرا ذرا سی بات پر لڑتے ہیں، سپاہی کو دوست بنانا لڑائی مول لینا ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کی انر گھڑیا اور نہ دیکھا ویسا مڑیا کہاوت.
بعض لوگوں کے خیال میں رنگھڑ عام طور پر چوری پیشہ ہوتے ہیں اس کی طرح اشارہ ہے، رنگڑ کو دوست بنایا تو ویسا چور نہ دیکھا. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کیا/ کینا کنجر ہڑلیا پلا پلایا کوکر کہاوت.
کنجر ایک آوارہ گرد قوم ہے جو معمولی چیزیں چرالے جاتی ہے، کنجر کو دوست بنایا تو وہ کت اہی چرا کر لے گیا. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کیا/ کینا گوجر چرا چرا گھر کر دیا اوجڑ کہاوت.
گوجر قوم بہت چوری کرتی ہے، گوجر کو دوست بنایا جائے تو وہ چوری کر کے گھر باہ کر دیتا ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ڈوم نے کیا/ کین انائی کوڈی دے نہ بال منڈائی کہاوت.
ڈوم نے نائی س دوستی گانٹھی اور اس کی اجرت دوستانے میں رکھ لی، نائی س یارانہ کرنے میں فائدہ رہتا ہے مفت حجامت ہو جاتی ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---را یار بُود، آں یار را یارے دِگر کہاوت.
دوست کا دوست ہوتا ہے اور دوست کا پھر دوست ہوتا ہے، دوست کو راز بتانے سے بہت سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے، اخفائے راز کے سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ اگر راز چھپانا ہے تو دوست سے بھی ذکر نہ کرو. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رَہنا محاورہ.
دوست ہونا، ساتھی ہونا، دوستی اور رفاقت کا رشتہ نبھانا.

خوبوں میں زمانے کے تو ہو جاؤ گے ممتاز
وو چار برس ہم س اگر یار رہو گے
(۱۸۰۶، ایمان، ۱۱۱). میں بھی سمجھے رہا کہ تم ہمیشہ اسی طرح یار رہو گی مگر حسیناں بے وفا سے بھی زیادہ تم بے وفا نکلیں. (۱۹۱۵، مقامات ناصری، ۵۱۲).

---زِندہ (اور) صُحبت باقی کہاوت.
اگر دوست زندہ ہے تو صحبت باقی ہے، بالعموم کسی صحبت ی اجلسے کے اختتام پر یہ کہا جاتا ہے اور اس سے مراد ہوتی ہے کہ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی. استاد کی قسمت میں گرفتاری تھی خیر یار زندہ اور صحبت باقی. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۵۳۷). بہر حال یار زندہ صحبت باقی محمود آباد امید گاہ اسلما ہے کبھی تو مدرستہ العلوم کُ اخیال آ ہی جائے گا. (۱۹۳۶، ریاض خیر آبادی، نثر ریاض، ۲۱۴).

---سَرپُل کس صف (فت س، کس ر، ضم پ) صف امذ.
بے فکر دوست، بے تکلف دوست نیز بے فکر دوست جو مل بیٹھے تو ادھر ادھر کی ہانکے یا گپ اڑائے بالعم جمع میں مستعمل ہے یعنی یاران سرپل (رکُ).

پاس پیمان وفا، صحبت یار سرپل
پاک مجموعہ اضدار ہے یہ نادرہ کار
(۱۹۶۰، زنجیر رم آہو، ۳۷). [یار + رکُ سر (۱) + پل (رکُ)].

---سَفَری کس صف (فت س، ف) امذ.
دو دوست یا محبوب جو سفر میں ہو، وہ دوست جو کہیں گیا ہوا ہو.

کب تک آئے گا نہ یار سفری دیکھیں تو
کچھ عمل پڑھ کے جلاتا ہوں وطن میں مرچیں

(١٨٣٨، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ١٣٨). [یار + سفری (رک)].

---**شاطِر** کس صف (کس ط) امذ صف.

عقلمند دوست، چالاک دوست، ہوشیار دوست.

یار شاطر ہوں نہیں ہم ہار خاطر یار کے
اوٹھ کہیں ہو اب خفا وو ہمنشیں ایسا نہو

(١٧٨٢، دیوان محبت (ق)، ١٤٠).

یار شاطر ہوں آپ کا میں تو
ہا رخاطر ذرا نہیں ہوں میں

(١٨٠٩، جرات، ک (مجلس)، ١: ٤٨٥).

یار شاطر ضعف ہے اب اس قدر
گرد کلفت ہار خاطر ہو گئی

(١٨٥٤، ریاض مصنف، ٤١٤). فقیر یار شاطر ہے بیہار خاطر نہیں. (١٨٠٠، ہیرے کی کنی، ٤٢). [یار + شاطر (رک)].

---**شاطر باید نہ ہار خاطر** کہاوت.

ہوشیار دوست چاہیے نہ ایسا شخص کہ جو ہار خاطر یا وبال جان بن جائے / ہو. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---**شاطر نہ ہار خاطر** کہاوت.

ایسا دوست جو دوسرے دوستوں کے لیے پریشانی کا سبب یا بوجھ نہ بنے وہ تو یار شاطر نہ ہار خاطر تھے. (١٨٢٤، فسانہ عجائب، ١٦).

---**شاطر ہو (ہوں) نہ ہار خاطر** کہاوت.

رک: یار شاطر باید نہ ہار خاطر. انسان کو مناسب ہے کہ وہ طریقہ اختیار کرے جس س یار شاطر ہو نہ ہار خاطر. (١٨٧٥، اخلاق کاشی، ١: ٧٤). شکایت کی کہ فقیروں کو ساتھ نہ لینا اور اخلاقی مدد بھی نہ دینا شان بزرگانہ سے بعید ہے جبکہ میں یار شاطر ہوں نہ ہار خاطر. (١٩٢٩، اردو گلستان (ترجمہ)، ٧٤).

---**صادِق** کس صف (کس د) امذ صف.

سچا دوست مخلص دوست.

ازل تے تو تجھ سوں موافق ہوں میں
کمینہ تیرا یار صادق ہوں میں

(١٦٥٧، گلشن عشق، ٣٨). [یار + صادق (رک)].

---**عزیز** کس صف نیز بلا کس (فت ع، ی مع) کلمہ، خطاب نیز صف.

اے دوست، ارے میاں، یارچہ، پیارے دوست.

اب سن میرے یار عزیز عمر ہماری گئی ناچیز

(١٥٠٣، نوسرہار (اردو ادب علی گڑھ، ستمبر، ٥٠). میری طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ اے یار عزیز چاہتی تھی کہ ایک دم ترددات نیوی سے یکسو ہو کر ساتھ تیری داد معاشرت اور مباشرت کی دوں. (١٧٧٥، نوطرز مرصع، تحسین، ١٩٥).

جان غش ہے مرض عشق پر اے یار عزیز
تندرستی سے زیادہ ہے یہ آزار عزیز

(١٨٦٨، شرف (آغا حجو) د، ١٢١). [یار + عزیز (رک)].

---**غار** کس اضا نیز بلا اضا (الف) امذ.

١. مراد: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے ہجرت کے اراد سے نکلے تو صرف ابو بکر صدیق ان کے ساتھ ت. راستے میں غار ثور میں تین دن رہے. حضرت ابو بکر آپ کی خدمت میں حاضر رہے دل و جان سے خدمت میں مصرف رہے اور تکلیفیں سہتے گئے. اسی وجہ سے یار غار بمعنی سچا دوست کہلائے.

ابو بکر صدیق وو یار غار
ادر یا سقف دین رکن تے جس ادھار

(١٦٥٧، گلشن عشق، ١٧).

اولا صدیق اکبر یار غار
دوسرے عادل عمر صاحب وقار

(١٧٣٣، پنچھی نامہ، ٥). یار غار احمد مختار کا اور رفیق شفیق امیر المومنین ابو بکر صدیق ہے کہ مشہور بہ راستی و تصدیق ہے. (١٧٩٢، شاہ عالم ثانی، عجائب القصص، ١٠).

زبان حال سے گرم لگا تھ مسجد و منبر
یہہ پر تاثیر تھا حضرت کے یار غار کا رونا

(١٨٥٤، داستان صادقان، ٨). **٢. اصحاب کہف، وہ ساتوں یار جو دقیانوس بادشاہ ظالم و کافر کے خوف س بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے تھے (قرآن کریم میں یہ قصہ سورہ کہف میں درج ہے).** (فرہنگ آصفیہ).

---**غار** کس اضا نیز بلا اضا (ب) صف.

یار صادق، گہرا دوست، پکا دوست، مصیبت کے وقت کا یار، خیر خواہ، رفیق، وہمدم.

او باتاں جو بولے تجے ہانک مار
سو یاجوج ماجوج اس یار غار

(١٦٤٥، قصہ بے نظیر، ١٠٨).

نہ ماتا نہ پیتا نہ تھے یار غار
کنور کے تب انسو چلے زار زار

(١٧٥٢، قصہ کامروپ و کلاکام، ٢٠).

اونہو کی ہویں بیٹیاں بے شمار
یہی اس کے معنی ہیں سن یار غار

(١٧٢٩، آخر گشت (ق)، رمضان، ٣٤).

گئے جو کوہ کو سودائے زلف یار میں ہم
تو ووہیں ماہ سیہ جب کے یار غار آیا

(١٨٣١، دیوان ناسخ، ٣٢).

جیچ میں ان کے نہ آنا زینہارا
یہ نہیں ہیں کے کسی کے یار غار

(١٨٢٩، غالب، د، ٢٦٦).

اب شاد مر گئے پہ کسی نے دیا نہ ساتھ
جو حد کا یار غار ہوا گور تک گیا

(١٨٧٨، سخن بے مثال، ١٨).

اک کشش محسوس کی ہ میں نے اس کی ذات میں
میں ہوں اس کا اور وہ جیسے ہ میرا یار غار

(۱۹۷۵، موج تبسم، ۴۳۱). یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا دوست تھا اور ہر ادیب اس کا یار غار تھا. (۱۹۸۹، سعادتِ حسن منٹو، ۱۶). [یار + غار (رک)].

---غار باید کہ تا زخمِ مارے کَشد کہاوت.

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) یار غار کو چاہیے کہ سانپ کا زہر چوس لے، (حضرت ابوبکر صدیق کی طرف اشارہ) مخلص دوست ایسا ہو کہ اپنی جان کی بھی پروا نہ کرے. (خزینہ الامثال).

---فَروش (فت نیز کس ف، وج) صف.

دوست کی حد سے زیادہ تعریف کرنے والا. (علمی اردو لغت). [یار + ف : فروش = فروختن = بیچنا].

---فروشی (فت نیز کس ف، وج) امث.

دوست کی تعریف و توصیف، یاروں کی بڑائی کرنے کا عمل، دوسوں کی خوبیوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی حالت یا عمل، یاروں کی تعریف اپنا فخر سمجھنے کی حالت یا عمل. یہ وہی خصلت ہے ج سکو اہل ایران یار فروشی کے لفظ س تعبیر کرتے ہیں. (۱۹۰۱، مکتوبات حالی، ۱ : ۴۵). ظفر الرحمٰن صاحب کی یہ عادت ہے کہ ج سپر دو مہربان ہوتے ہیں اس کی تعریف میں بہت مبالغہ کرتے ہیں. میری نسبت انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اسے آپ یار فروشی سمجھے. (۱۹۳۵، خطوط عبدالحق، ۳۸). [یار فروش + ی، لاحقہ کیفیت].

---کا دِل یار رکھے تو یار کا بھی رکھیے، یار کے گھر کھیر پلے تو نگک سی چکھے، یار کے گھر آگ لگ تو (-پرے پر) پڑے پڑے تکیے کہاوت.

خود غرض دوستوں کے متعلق کہتے ہیں جو اپنے فائدے کے لیے دوست بنائیں خود غرض دوستوں پر طنز ہے کہ دوست سے فائدہ تو اٹھاتے ہیں مگر مصیبت کے وقت اس کا ساتھ نہیں دیتے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا غُصّہ بَھٹار کے اُوپَر کہاوت.

اس کے متعلق کہتے ہیں جو ناراض کسی سے ہو اور غصہ کسی پر اُتارے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرنا محاورہ.

۱. دوست بنانا، یار بنانا، کسی کو اپنے ڈھب پر لانا، موافق بنانا.

نہ مرے دل کو گرفتار کرو تم اپنا
جاو جی اور کوئی یار کرو تم اپنا

(۱۸۲۴، مصحفی، د، ۳۸).

ہندو بچے کو یار کیا ہم نے کیا کیا
پھر کفر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

(۱۸۳۳، دیوان ریختہ، ۳۵). ۲. آشنا کرنا، ڈھگڑا بنانا، آنکھ لگانا، آشنائی کرنا.

نکل جاؤں گی میں بھی یار کے کے دیکھنا ایک دن
رہو گھر سوت کے اچھا نہ جانا چھوڑو تم واں کا

(راحت (نور اللغات). کچھ سر چوکٹ بیٹھیں بہتوں نے یار کیے. (۱۸۶۱، فسانہ عبرت، ۲۳).

---کَروں پیار کروں، چوتڑ تلے انگارے دھروں، جل جائے تو کیا کروں کہاوت.

اس کے متعلق کہتے ہیں جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہو. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کمال ہے فقرہ.

بے تکلف دوست سے کسی بات پر یا کام دیکھ کر حیرت اور تعجب کا اظہار کرنے کے لیے مستعمل. انہوں نے اپنی کھینچی ہوئی رنگین فلمیں اسکرین پر دیکھیں تو دنگ رہ کے کہنے لگ یار کمال ہے، کوئٹہ خوبصورت جگہ ہے. (۱۹۶۳، خاکم بدہن، ۱۵۱).

---کو کروں پیار، خصم کو کروں بھسم، لڑکے کو کروں چٹنی کہاوت.

بد چلن عوت کے متعلق کہتے ہیں، بد چلن عورت کو خاوند اور اولاد کی کوئی پروا نہیں ہوتی. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی یاری سے کام اس کے فعل (فِعلوں) سے کیا کام / کیا واسطہ کہاوت.

دوست کی دوستی سے غرض ہے اس کے افعال سے کیا مطلب، یہ مثل دوست کے عیبوں کا خیال نہ کرنے کے موقعے پر بولتے ہیں. یار سنتے ہو بیوی تم پر حاوی ہیں بھی مگر خیر ہم کو یار کی یاری سے کام اس کے فعل سے کیا واسطہ. (۱۸۸۰، فسانہ آزاد، ۱ : ۲۸۶).

---کی یاری سے کام یار کی باتوں سے کیا کام کہاوت.

رک : یار کی یاری سے کام اس کے فعلوں سے کیا کام. وہ جانے اور اس کا کام جانے ہم کو یار کی یار سے کام، یار کی باتوں سے کیا کام. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۶ : ۱۳۷).

---کی یاری سے کام یار کے فعلوں سے کیا کام کہاوت.

رک : یار کی یاری سے کام اس کے فعلوں سے کیا کام. یار کی یار سے کام یار کے فمعلوں سے کیا کام. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۶). ان کے لبرل ذہن کا اندازہ ان کے لکھے ہوئے صادقین والے مضمون سے بھی ہوتا ہے یار کی یاری سے کام یار کے فلوں سے کیا کام. (۱۹۹۶، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۱۴۴).

---کی یاری سے (کام) مطلب اس کی عیاری سے کیا کام کہاوت.

رک : یار کی یاری سے کام اس کے فعلوں سے کیا کام.

دلبری سے کام ہے ہم کو دل آزاری سے کیا
یار کی یاری سے مطلب اس کی عیاری سے کیا

(۱۸۸۹، صنم خانۂ عشق، ۳۰۶).

---کی یاری سے مطلب نہ کہ اس کے فعلوں سے کہاوت.

رک : یار کی یاری سے کام اس کے فعل / فعلوں سے الخ. خود انہوں نے میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا یار کی یاری سے مطلب نہ کہ اس کے فعلوں سے. (۱۹۸۲، تلاش، ۱۴۲).

---کے فعلوں سے کیا ہے یار کی یاری سے کام کہاوت.

رک : یار کی یاری سے کام اس کے فعل سے الخ.

دلبروں سے دل کو مجھکو دل کی دلداری سے کام
یار کے فعلوں سے کیا ہے یار کی یاری سے کام

(نکہت دہلوی (فرہنگ آصفیہ).

---لوگ (وج) (الف) امذ ج.

۱. عیار دست، چالاک لوگ .

تجھی سے سراسیمہ ہیں یار لوگ
ترمی تیغ سے قیمہ ہیں یار لوگ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۶۲) . بس دعاہائے وقت آخر پڑھ رہے ہیں اور یار لوگ کلیجہ نکال کے کھا گئے. (۱۹۳۶، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۱ : ۱۷، ۴) . یار لوگ دعوت اڑا کر بعد میں اظہار افسوس کرتے. (۱۹۷۷، اقبال کی صحبت میں، ۴۵۴) . **۲. دوست احباب، ملنے والے، آشنا.** قہقہہ اڑے یار لوگوں کو دل لگی ہاتھ آئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱) .

اوک سے حضرت بیخود تو سبو پی کے ہٹے
یار لوگوں نے کہ ابھی سر بازار نہیں

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۸) . یار لوگو بیویوں سے یوں ڈرتے ہیں. (۱۹۶۳، دامان باغباں، ۲۷۶) .

---**لوگ** (ب) بطور ضمیر.

بجائے ہم یا میں. دونوں ایک دوسرے کے یار، موافق، ہم دم، شریک راحت و غم، زمانہ اسی طرح گزرتا جاتا ہے. (۱۹۷۷، وھی سے عبدالحق تک، ۲۵) . [یار + موافق (رک)].

---**وَفادار** کس صف (فت د) امذ.

وفادار دوست، سچا اور پکا دوست، بات کو پورا اور نباہ دینے والا دوست، بامروت دوست.

اسے یار کوئی ہے سبب اب یار کوں مار
اور مجھ سے کوئی یار وفادار کوں مارے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷۱) .

سایان جفا قابل تکلیف ہمیں ہیں
کیا اور نہیں یار وفادار تمھارے

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، ۱۹۸) . میر تھے یار وفادار، ایک شگار دوست کے لیے جیب میں ڈال لائے تھے. (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۸۱) . [یار + وفادار (رک)].

---**و مَدَدگار** (وج، فت م، د، سک د) صف امذ.

۱. حمایت کرنے والا، مدد کرنے والا، مشکل میں ساتھ دینے والا، پشت پناہی کرنے والا، ہاں میں ہاں ملانے والا. بعد شہادت علی اکبر حضرت امام حسین علیہ السلام اکیلے رہے اور یار و مددگار و دوسدار بجز کردگار و ذوالفقار نہ دیکھ اہ مارکھے. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۸۵) .

ظفر کی چاہیے نصرت تمھیں نصیر الدین
کہ اس کے یار و مددگار ، ہاں تمھیں تو ہو

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۹۳) . **۲. جس پر بھروسا کیا جاسکے، قابل اعتماد شخص.** وہاں کوئی یار و مددگار نہ نظر آیا. (۱۹۹۵، نگار، کراچی، اپریل، ۴۶) . [یار + و (حرف عطف) + مددگار (رک)].

---**وہی (ہے) بگّا ہے جس نے من یار کا رکھا** کہاوت.

جو دوست کی مدد کرے وہ اصل دوست ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال) .

---**وہی جو بھیڑ میں کام آئے** کہاوت.

دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال) .

---**ہو جانا/ہونا** محاورہ.

دوست ہونا، یار بن جانا، دوستی کرنا؛ ڈھب پر لگ جانا، موافق ہو جانا.

مجھ عقل کہتی عالماں سے یار ہو
اور عشق کہتا علم سے بیزار ہو

(۱۶۸۵، معظم بیجاپوری، گفتار عشق و عقل (قدیم اردو، ۱ : ۲۴۷) .

بلبلیں روتی ہیں میرے غم سیں اور گلزار زار
حیف کیوں ہوتا نہیں توں ہم سیں اے عیار یار

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۸) .

روؤں کیا اپنی سادگی پر میر
میں نے جانا کہ مجھ سے یار ہوا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۵۳) .

. . . **یار** (۲) لاحقہ صفت.

بطور لاحقہ صفت مرکبات میں مستعمل بمعنی صاحب، مالک، فرماں روا؛ جیسے : شہریار، بختیار، ہوشیار. اور وہ شہریار عالی تبار سوائے میرے کوئی اور فرزند پیچ مشکوے خلافت کے نہ رکھتا تھا. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، تحسین، ۳۰۱) .

اوس شوخ یار باش کا اک شہریار ہے
اقلیم حسن کا وہ عجب شہریار ہے

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۳۸۰) .

عظمتیں چوم لیں قدم تیرے
پھر کوئی شہریار پیدا کر

(۱۹۸۳، حصار آنا، ۱۱۴) .

یارا (۱) (الف) امذ.

جرات، جسارت، طاقت، تاب، مجال، قوت، توانائی، حوصلہ، ہمت.

مگر جیو مٹھی میں پکڑیا اتھا
دیا جیو کچ بان یارا نہ تھا

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۱۱۹) .

لئے جب اس طرح اسباب سارا
تو ہو ایسے سفر کا کیونکہ یارا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۶۷) .

غیر نے ہم کو ذبح کیا نے طاقت ہے نے یارا ہے
اس کتے نے کر کے دلیری صید حرم کو مارا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۷) .

وو کوس اڑے تھے جو ہوئی ماندگی غالب
پھر پر میں کسی کے نہ رہا قوت و یارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱۷۴) .

اصلاح اہل ہوش کا یارا نہیں ہمیں
اس قوم پر خدا نے اتار نہیں ہمیں

(۱۹۶۸، غزال، غزل، ۱۱۲) .

اب دم ہے لب پہ لینے کا یارا نہیں رہا
بچ بچ ہی تو دھارے گا مرد عظیم کیا

(۱۹۸۴، قہر عشق (ترجمہ)، ۴۱۵) .

یارا (۱) (ب) (ندائیہ).
اے یار، اے دوست.

تصویریں بیچتا بھی کتنے دنوں بچارا
اب دیکھنے کو تیرے ہو کر فقیر ، یارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱: ۱۵۴). اس پر سردار جی نے شانت لہجے میں جواب دیا اب اس کی ضرورت نہیں یارا میں نے پولیس میں نوکری کرلی ہے. (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۱۴۷).

اور جھینپ کے ہر بکرے سے کہتا ہوں کہ یارا
بازار س گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

(۲۰۰۵، نہایت، ۱۲۷).

---ے بیان (فت پ) امذ.
رک: یارائے تکلم، بیان کرنے کا حوصلہ.

ختم کرتا ہے ثنا تیری دعا پر اب ذوق
کہ زباں کو بس اب آگے نہیں یارائے بیاں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۹۶). رات میں نے عجیب و غریب خواب دیکھا ہے کہ زبان کو یارائے بیان نہیں. (۱۸۸۴، تذکرہ غوثیہ، ۲۷۴). [یارا + ے (حرف اضافت) + بیان (رک)].

---ے تکلم (--- فت ت، ک، شد ل بضم) امذ.
بولنے کی طاقت، بات کرنے کی ہمت کچھ بتانے کی مجال.

سب حال کہے دیتی ہے صورت مری اون سے
کیا غم ، نہیں یارائے تکلم جو زباں کو

(۱۸۷۳، دیوان فدا، ۲۶۸). [یارا + ے (حرف اضافت) + تکلم (رک)].

---دینا محاورہ.
حوصلہ بخشنا، ہمت بڑھانا، ساتھ دینا. وہ اس کا جواب دینا چاہتی ہے مگر زبان دیتی. (۱۹۲۰، اسلامی معاشرت اندلس میں ۶۲).

---رکھنا ف مر.
حوصلہ رکھنا، قوت رکھنا، مقدور ہونا.

یارا ہی کیا رکھیں ہیں سوال و جواب کے
حضرت کے ہیں مطیع صلاح و صواب کے

(۱۷۶۱، جنگ نامہ پانی پت (منظوم)، ۹). نواب صاحب کے احکامات کو وہ ہمیشہ سے قضا و قدر کے قدانین کی طرح تصور کرتا تھا جن میں نہ کوئی چون وچرا کرتا ہے نہ کوئی ان سے سرتابی کی مجال و یارا رکھتا ہے. (۱۹۱۲، یاسمین ۶۱). اتنا یارا رکھنے والے آدمی کو کبھی مرنا چاہیے کبھی نہیں. (۱۹۹۸، عبارت جنوری تا جون، حیدرآباد، ۵۱۲).

---ے ضبط (--- فت ض، سک ب) امذ.
قوت برداشت، برداشت یا تحمل کی ہمت. محمد علی کو، جو علامہ شبلی مرحوم کے مضامین عالمگیر، پڑھ چکے تھے، یارائے ضبط کہاں فورا الجھ پڑے. (۱۹۸ ۵، حیات جوہر، ۳۸۴). [یارا + ے (حرف اضافت) + ضبط (رک)].

---ے کلام (--- فت ک) امذ.
گفتگو یا کلام کرنے کی ہمت، بات کرنے کا حوصلہ، مجال سخن. میں بیگناہ ہوں اگر مجرم ہوتا تو ... یارائے کلام باقی نہ رہتا. (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۱۷۹). [یارا + ے (حرف اضافت) + کلام (رک)].

---ے گفتار (--- ضم گ، سک ف) امذ.
رک: یارائے کلام. اس وقت مجھ کو نہ پائے رفتار نہ یارائے گفتار تھا. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع تحسین، ۱۸۸). میرا یارائے گفتار سلب ہو جاتا تھا، بس پھٹی ہولئی دزدیدہ آنکھوں سے تاکا کرتا. (۱۹۳۶، پریم چند بتیسی، ۱: ۱۱). [یارا + ے (حرف اضافت) + گفتار (رک)].

---نہ دینا محاورہ.
طاقت نہ دینا حوصلہ نہ دینا، ساتھ نہ دینا. ہماری زبان یارا نہں دیتی کہ تجھ سے کچھ دعا کریں. (۱۸۶۵، مذاق العارفین، ۴: ۴۲۹).

---نہ رہنا ف مر.
ہمت نہ رہنا، طاقت نہ رہنا، حوصلہ نہ رہنا. حمزہ ثانی نے جو یہ حال اپنے فرزند دلبند کا دیکھا ضبط کا یارا نہ رہا. (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱: ۱۰).

دیدہ و دل کے لیے صبر کا یارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا

(۱۹۵۰، کلیات حفیظ جالندھری، ۸۱۱). جب میت قبر میں اتاری گئی تو جناح کو ضبط کا یارا نہ رہا. (۱۹۸۸، رئیس امروہوی قائداعظم جناح ایک قوم کی سرگزشت (ترجمہ)، ۲۲۱).

---نہ ہونا ف مر.
حوصلہ نہ ہونا، ہمت یا مجال نہ ہونا.

پر دیا مُں نے جسے دل مجھے اس سے اب تک
آنکھ سے آنکھ ملانے کا بھی یارا نہ ہوا

(۱۸۰۹، جرات، ک (مجلس)، ۱: ۱۹۹). اس سبب سے کسی مسلمان سپاہی کا یارا نہ تھا کہ بے تاج شہر میں آتا جاتا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۵۳۲). ایک مردم آزاد سپاہی نے ایک نیک آدمی کے سرپر پتھر کھینچ مارا بیچارے کو بدلہ لینے کا یارا نہ تھا. (۱۹۲۹، اردو گلستان، ۵۳).

---ہونا ف مر.
جرات اور حوصلہ ہونا، ہمت اور طاقت ہونا.

امکان کتیں کہاں ہے یارا
واجب کی بیان کے بچارا

(۱۶۵۹، میراں جی خدا نما، نور نین، ۲).

اے ہجوم حسرت و اندوہ جینے دے مجھے
سانس لینے کا نہں مجکو تو یارا ان دنوں

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۶۴). اب سوائے مرگ کے چارہ نہں اس سے مقابلہ کرنے کا نہں. (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱: ۱۵۴). دل ناکام کو کب وصل کا یارا ہوتا شادی دولت دیدار نے مارا ہوتا. (۱۸۳۷، آیات وجدانی، ۱۳۷). اب شاعروں کو سلماؤں اور دیحاناؤں سے مخاطب ہونے کا یارا تھا. (۱۹۷۳، توازن، ۲۳۳). اس عظیم الشان امانت کے اٹھانے کا کس کو یارا تھا. (۲۰۰۵، لطائف قرانی، ۶۲۰).

... یارا (۲) لاحقہ صفت.
بطور لاحقہ صفت مستعمل. یارا (وصفیت) گھسیارا، دکھیارا. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۹).

یاران/ یاراں امذ ج.
یار (رک) کی جمع، دوست احباب.

یاراں منے یاری نہیں بھایاں میں غمخواری نہیں
لوگاں میں دلداری سہن بندے خدا ملکے خدا

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۴۳).

دعایاں تھے کھلے ہیں سب ہی اسماناں کے دردازے
کہ حاجت اب منگو یاراں کہ سب حاجت فرا دیتا

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۱۸). ہزاراں کے کیتے یاراں کے، ایسیاں سوں کیا کرنا یاری. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۲۸). کر یاد اسے ہور اس کی یاری یاراں کیے بے حساب زاری. (۱۷۰۰ء، من لگن، ۶۷). اور یاراں کے لفظ سے یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ مصف بھی عشاق کے جرگے میں تھا. (۱۸۸۶ء، حیات سعدی، ۱۳۰). یہ یاد رنج یاراں نظر بند کیا ہم نے بھی اب ملنے کا در بند. (۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۳ : ۲۲۵).

بزم یاراں میں ہیں کیا کیا تذکرے چپ ہیں تو ہم
جیسے وہ حسن دل آرا ہم نے دیکھا ہی نہیں

(۱۹۶۶ء، بیاض (کلیات سلیم احمد، ۸۲). الفاظ یاراں اور دوستاں مُن ان کی تکرار ایطائے جلی کی مثالیں ہیں. (۲۰۰۳ء، اقبال کی لغوی اور لسانی بخشیں، ۵۳). [یار (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

--- **تیزگام** کس صف (--- ی مج، سک ز) امذ ج.

تیز چلنے والے احباب، دوستان تیز قدم، تیز رفتار ساتھی؛ (مجازاً) دنیادار لوگ.

یاران تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محو نالہ، جرس کارواں رہے

(۱۸۹۲ء، دیوان حالی، ۱۰۱). حالات زرا سنبھلے تو دیکھا کہ وہ بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور یاران تیزگام آگے نکل گئے ہیں. (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۷۶۶). [یاران + تیزگام (رک)].

--- **چوری نہ پیراں دغا بازی** کہاوت.

دوستوں سے کوئی بات نہیں چھپانا چاہیے اور نہ پیروں سے دغا کرنا زیبا ہے، اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص دوستوں سے دغا بازی کرے، دوستوں سے کوئی بات نہیں چھپانی چاہیے اور پیروں سے فریب نہیں کرنا چاہیے. خوش گپی ہونے لگی، یاراں چوری نہ پیراں دغا بازی. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ا : ۱۷).

--- **رفتگاں** کس صف (--- فت ر سک ف، فت ت) امذ ج.

رک : یاراں رفتہ، دنیا سے گزرے ہوئے دوست، احباب.

یاران رفتگان کے لیے خاک اڑاتے ہیں
پیچھے پڑے ہیں گرد پس کارواں سے ہم

(۱۸۵۴ء، غنچۂ آرزو، ۸۳). [یاران رفتہ (بحذف ہ) + گاں، لاحقۂ جمع].

--- **رفتہ** کس صف (--- فت ر، سک ف، فت ت) امذ ج.

مردے، مرے ہوئے لوگ، بچھڑے ہوئے دوست احباب، گزرے ہوئے لوگ، مرحوم اعزا و اقربا.

یاران رفتہ ہم سے منہ ایسا چھپا گئے معلوم بھی ہوا نہ کدھر کارواں گیا

(۱۸۲۴ء، مصفی، د، (انتخاب رامپور)، ۳۲).

ڈھونڈتے پھرتے ہیں ہم صحرا میں مثل گرد باد
منزلوں یاران رفتہ کا پتہ ملتا نہیں

(۱۸۷۰ء، دیوان اسیر، ۳ : ۲۶۵). [یاران + ف : رفتہ، رفتن = جانا، چلنا].

--- **سخنداں** کس صف (--- ضم س، فت خ، سک ن) امذ ج.

دوست احباب جو تخلیقی صلاحیت ہوں، شعر و ادب سے وابستہ احباب لکھنے لکھانے والے لوگ.

قلم ہے آجکل زوروں پہ یاران سخنداں کا
وہ پنجہ پھر گیا دیکھو جنون فتنہ ساماں کا

(۱۸۹۶ء، دیوانجی، ۱ : ۱). [یاران = سخن (رک) + ف، دان دانستن = جانا].

--- **سرپل** کس صف (--- کس ر، ضم پ) امذ ج.

بے تکلف دوست، نیز بے فکرے دوست جو گپ ہانکیں یا بے پر کی اڑائیں، غیر سنجیدہ لوگ. ایک طرف یاران سرپل چانڈو اڑا رہے ہیں. (۱۸۸۰ء، فسانہ، آزاد، ا : ۲۳). رستے میں یاران سرپل مل گئے مشغلجوئے بازی کا ہونے لگا. (۱۹۱۵ء، حاجی بغلول، ۳۶). عبداللہ قریشی کو سلام دیجیے ارو یاران سرپل، اپنے خالد اختر، امجد اسلام امجد اور پیرزادہ عبدالحق کو. (۱۹۸۵ء، خطا انشاجی کے ۵۹). [یاران + سر (رک) + پل (رک)].

--- **سلسلہ** کس صف (--- کس س، سک ل، کس س فت ل) امذ ج.

ایک ہی سلسلہ بیعت سے وابستہ افراد. ایک حصہ اپنی بیوی کے پاس بھیجتے، دوسرا یاران سلسلہ پر خرچ کرنے کے لیے رکھتے اور تیسرا حصہ فقراہ میں بانٹ دیتے تھے. (۱۹۸۹ء، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۹۶). [یاران + سلسلہ (رک)].

--- **شباب** کس اضا (--- فت ش) امذ ج.

جوانی کے ساتھی، (مازاً) دانت. یاران شباب پاس سے سب دور ہوئے. (۱۸۷۴ء، انیس، فرہنگ انیس). [یاران + شباب (رک)].

--- **طریقت** کس صف (--- فت ط، ی مع، فت ق) امذ ج.

۱. ایک مسلک کے لوگ، اہل طریقت، درویش، ہم مشرب لوگ، یار دوست.

دل میں بجیوں کے ہے یاران طریقت سے ملال
اب تو اڑتی ہے مئے روح فزا آپ ہی آپ

(۱۹۰۵ء، گفتار بجیود، ۷۰). یاران طریقت بیٹھے ہوئے ہیں. (۱۹۲۴ء، اختری بیگم ۲۵۴). یاران طریقت کھانا کھا رہے تھے. (۱۹۵۰ء، بزم صوفیہ، ۳۳۸). اجودھن سے آنے والے یاران طریقت حضرت سے اسی مکان میں ملتے تھے. (۱۹۸۹ء، فوائد الفواد (ترجمہ)، ۶۴). **۲. ہم سفر دوست، وہ لوگ جو قافلے کے ہمراہ ہوں.** (ماخوذ، مہذب اللغات). [یاران + طریقت (رک)].

--- **عدم** کس اضا (--- فت ح، د) امذ ج.

مردے مرے ہوئے لوگ. (جامع اللغات). [یاران + عدم (رک)].

--- **غاری** کس صفامذ ج.

سچے دوست، احباب جو مخلص اور صادق ہوں (رک : یار غار). سوائے پادشاہ اور اس کے یاران غاری کے اور کوئی مجلس میں نہ رہا تھا. (۱۹۳۹ء، افسانہ، پدمنی، ۱۰۵). [یاران + غار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **نجد** کس اضا (--- فت ن، سک ج) امذ ج.

ہم مشرب دوست، بے تکلف اور قریبی دوست گروہ عاشقاں. یاران نجد نظام الدین شاہ صاحب دلگیر رونق محفل کا درجہ رکھتے تھے. (۱۹۷۹ء، مشاہیر کے خطوط ۱۸۲). [یاران + جنجد (رک)].

--- **وطن** کس اضا (--- فت و، ط) امذ ج.

ایک ہی کے لوگ، ہم وطن؛ (مجازاً) جان پہچان والے لوگ.

یاران وطن ہوتے ہیں آپس میں ہم آغوش
حیراں کوئی تصویر کی صورت کوئی خاموش
(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۱ : ۱۴).

او دیس سے آنے والے بتا
کس حال میں ہیں یاران وطن
(۱۹۴۶، اختر ستان، ۴۱). خوشحال خان ... نے جس نامہ کے عنوان سے دو سو بیس اشعار کی ایک نظم لکھی ہے ... جس میں وطن اور یاران وطن سے جدائی پر فریاد کی ہے. (۱۹۷۱، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۹ : ۵۱). لندن کی آزاد فضا میں ... وطن اور یاران وطن کی جدائی نے انہیں سراپا اضطراب بنائے رکھا. (۱۹۸۸، فیض شاعری اور سیاست، ۱۴۷). [یاران + وطن (رک)].

یارانا امذ.
رک : یارانہ.

برہمن ہند کیا پرکار سادے ہیں
مسلمانوں کی یارانے ہی میں تکفیر کرتے ہیں
(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۷۴).

تمہیں ہم دل میں جتنی گالیاں دیں چپکے کھا جاؤ
خدا رکھے ہمارے اور تمہارے جب ہے یارانا
(۱۹۲۹، دیوانجی، ۳ : ۳۹۷). [یارانہ (رک) کا ایک املا].

یارانہ (فت ن) امذ.
دوستی آشنائی، محبت، اتحاد، تعلقات. لطف وہ شے ہے کہ اغیار کرے یارانہ گر نہو لطف تو اپنا بھی بنے بیگانہ. (۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۲۶۴). یہ سب یارانے کی باتیں لکھ کر اس نے معذرت میں یہ فقرہ لکھا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۱۲۳).

صبح کو کھل جائے گا دونوں میں کیا یارانہ ہے
شمع پروانہ کی ہے یا شمع کا پروانہ ہے
(۱۹۱۹، کیفی، کیف سخن، ۸۷، ۱). لیکن چچی سے آج کل ان کا بڑا یارانہ ہے. (۱۹۲۲، گوشہ عافیت، ۱ : ۲۵۱).

ہمارا اور اس سادھو کا یارانہ پرانا ہے
کہ اک مدت سے ہر پچھر میں اس کا آنا جانا ہے
(۱۹۴۳، مافی الضمیر، ۲۱). چیمبرلین کی نئی حکمت عملی یہ تھی کہ ... ایسی تدبیر بھی کی جائے کہ اٹلی اور جرمنی کے ساتھ یارانہ قائم ہو جائے. (۱۹۶۶، شرگزشت، ۲۰۶). مہاراجا کے پرانے دوست تھے اور جن کا کانگریسی لیڈروں سے بھی یارانہ تھا. (۱۹۸۲، آتش چنار ۳۰۲). کہتے نہیں کسی کو بھی بیگانہ دوستو ہے سب سے اپنا رشتہ یارانہ دوستو. (۲۰۰۳، دبستان کراچی (اظہر قادری)، ۲ : ۶۸). [یار (رک) + انہ، لاحقہ صفت و تمیز].

--- پیدا کرنا محاورہ.
راہ رسم پیدا کرنا، دوستی کرنا. پہلے نہ سوچے ! چور سے یارانہ پیدا کیا. (۱۸۸۷، جام سرشار، ۲۶۲).

--- ترک کرنا ف مر.
دوستی چھوڑ دینا، تعلقات توڑ لینا. اب ہم آج سے یارانہ ترک کر دینگے. (۱۸۹۴، کامنی، ۱۸۲).

--- توڑنا محاورہ.
دوستی ختم کرنا، تعلق توڑنا. ہمارے ساتھ پندرہ سال کا یارانہ توڑتے ہوئے تجھے ذرا بھی شرم نہ آئی. (۱۹۸۷، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۲۱).

--- کرنا محاورہ.
دوستی کرنا، تعلق جوڑنا.

عزیزاں جو دھر آئے حب الوطن
منگے کرنے یارانہ یک انجمن
(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۰). چاہے آپس میں دونوں یارانہ کرلیں حاکم اور قصائی تم سچ، تم سچ لکھتے رہنا. (۱۹۸۸، سمندر میں سیڑھی، ۲۱).

--- گانٹھ لینا/گانٹھنا محاورہ.
۱. **تعلق قائم کرنا، دوستی کرنا، آشنائی پیدا کرنا، مطلب کے لیے کسی سے دوستی کرلینا.** ایک روسی افسر کے ساتھ جس کی رسائی طبقہ اعلیٰ کے لوگوں تک ہے میں نے یارانہ گانٹھ لیا ہے. (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۶۵). خلافت سازی خلیفہ سازی کا بیوپار نہ چلا تو آپ نے حضرت جان بل سے یارانہ گانٹھا. (۱۹۳۱، اودھ پنچ لکھنو، ۱۶، ۳۹ : ۹). اس نے تو دو چار دن مُن ہی اس سے خوب یارانہ گانٹھ لیا. (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۵۷). اس نے محلے کی ایک بیاہتا ہمسائن سے یارانہ گانٹھ لیا ہے. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۲۴۳). انہوں نے ان چوروں سے یارانہ گانٹھ لیا. (۱۹۸۴، بارش کا آخری قطرہ، ۲۷۶). ۲. **اپنے مطلب کا کرلینا، ڈھب پر لانا.** (نوراللغات).

--- نبھانا محاورہ.
ہمیشہ دوست رہنا، تعلقات برقرار رکھنا، دوستی قائم رکھنا. مولوی عبدالحق نے تادم آخر اردو سے اس طرح یارانہ نبھایا جیسے ان کی بخشش کا ذریعہ بھی یہی زبان ہو اور یقینا ہو گئی. (۲۰۰۰، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۵۹).

--- ہونا ف مر.
دوستی ہونا، پیار، اخلاص ہونا، آشنائی ہونا، دوستانہ ہونا، میل ملاپ ہونا.

گر دیا دل کسی مہوش کو کسی عاشق نے
تو سنا میں نے کہ اون دونوں میں یارانہ ہوا
(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱۹۹).

وحشیوں کو کیا ہی مجھ وحشی سے یارانہ ہوا
شیر کا نجبہ برائے موے سر شانہ ہوا
(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۲۸).

وارد کوہ و بیاباں جب مُن دیدانہ ہوا
کوہ کن سے دوستی مجنوں سے یارانہ ہوا
(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۲). دیوانہ قیس پہلے ہمیں چھیڑتا ہرا پھر رفتہ نجد میں یارانہ ہو گیا. (۱۸۳۲، ریاض رضواں، ۹۷). وکیل صاحب سے یارانہ ہو گیا. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۸۱).

یارائی امث.
طاقت، توانائی، تاب، مجال، ہمت. زبان کو یارائی گفتگو کی نہ تھی. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع تحسین، ۲۰۰). وہ حواس کی رسائی سے باہر ہے اور جہاں حواس کی یارائی نہیں اس کی بابت ہم کچھ بھی نہیں جان سکتے. (۱۹۱۵، البیرونی، ۲۱۷). [یارا + ئی، لاحقہ کیفیت].

یارڈ (سک ر) امذ.

گز ، لمبائی ناپنے کا پیمانہ ، درعہ تین فٹ یا ۳۶ انچ کے برابر میل کا ۱۷۶۰-۱ واں حصہ . بارڈ گز اور احاطے کے معنوں میں انگریزی میں مستعمل ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۷) . احاطہ ، صحن ، باڑا ، زمین کا ایک ٹکڑا جو عمارتوں سے گھرا ہوا یا ملحق ہو یا جو کسی خاص کا کام کے لیے مخصوص ہو ، کام کرنے احاطہ . [انگ : yaad] .

یارْن (سک ر) امذ.
کتا ہوا تاگا ڈوراو ، سوت دھاگہ . [انگ : yam] .

یارْنی (سک ر) امث.
محبوبہ ، دوست ، یار (رک) کی تانیث . [یار + نی ، لاحقہ تانیث] .

یارو (مج) حرف ندا.
اے دوستو ، اے محبو ، اے ہم دمو ، دوستوں کو مخاطب کرنے کا کلمہ (اُردو کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی اسم جمع منادی ہوتا ہے تو وہاں نون کو گرا دیتے ہیں) .

محبت کے سب ہی اسرار یارو
اگر چاہو محبت خاں سے پوچھو

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۴۵) .

امیدوارِ وعدۂ دیدار مر چلے
آتے ہی آتے یارو قیامت کو کیا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵) .

ڈرتی ہے روح یارو اور جی بھی کانپتا ہے
مرنے کا نام مت لو مرنا بُری بلا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۱۰) . یارو کیوں حیران ہو ، جاں بازی کرو کہ اس ناک کاٹنے والے کو بھی کان ہو . (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۱) .

دل خوں گشتہ کسے جا کے دکھائیں یارو
شہر میں کام نہیں لالۂ صحرائی کا

(۱۹۶۶ ، بیاض (کلیات سلیم احمد ، ۴۹) . یارو امریکہ میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ تم سے باتیں کر سکے . (۱۹۸۹ ، گزارا نہیں ہوتا ، ۳۵) .

یاروں (مج) (الف) امذ.
دوستوں ، محبوں ، آشناوں ، لوگوں ، یار (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں . مستعمل . صلوۃ و درود ...... بخشانیوالے گہناروں کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی اولاد اور یاروں اور تمامی پرپرہیزگاروں اور نیک کارعوں پر . (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، اب) . ضمیر کبھی یہ بے تکلفی کی گفتگو میں بطور ضمیر میں بطور ضمیر متکلم بھیہ مستعل ہوتا ہے : جیسے : ہم ، مین وغیرہ .

نہ ہوا پر ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاورں نے زور غزل میں مارا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، و ، ۵۸) .

یاروں (مج) (ب) ضمیر.
ضمیر کبھی یہ بے تکلفی کی گفتگو میں بطور ضمیر مرکلم بھی مستعمل ہوتا ہے : جیسے : ہم ، وغیرہ .

نہ ہوا پر نہ ہوا میر گا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہیت زور غزل میں مارا

(۱۸۵۶ ، ذوق ، و ، ۵۸) .

---کا م ف.
دوستوں کا ، آشناؤں کا ، احباب کا ، دوستوں سے منسوب .

علاج کرتے ہیں سوائے عشق کا میرے
خلل پذیر ہوا ہے دماغ یاروں کا

(۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۱) . ہمارا ، اپنا .

طرز ٹیڑھی ہے سخن کی ترے کس سے ہو ادا
ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۹ : ۳) .

---کا مال امذ.
مال مفت ، بغیر محنت کے حاصل کی ہوئی چیز ، دوستوں کی ملکیت .

---کا یار صف.
دوستوں سے دوستی نبھانے والا ، دوستوں کا دوست ؛ دوستوں کا شریک : ہر ایک کے موافق ، ہر ایک کا ساتھی ، سب کا ہم راز ، بڑا یار باش ، ملنسار .

محتسب گرچہ دل آزاد ہے مے خواروں کا
سیجے اک جام تو ہے یار ، ابھی یاروں کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۴ م) .

بے خوف ہو کے پیتے ہیں راسخ سیاہ مست
کہتے ہیں محتسب جسے یاروں کا یار ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان ، راسخ دہلوی ، ۲۶۲) .

نوح نے دیکھ لیا خلوب سمجھے جانچ لیا
سب ترے یار تو یار نہیں ہاروں کا

(۱۹۰۳ ، سفینہ ب ، نوح ، ۲۲) .

---کی م ف.
دوستوں سے منسوب ، ہمن پیشہ لوگوں کی آشناوں کی ، محبوں کی ، ساتھیوں کی ہماری اپنی .

یہ بھی یاروں کی ذٹل ہے یہ بھی اک اپنی چھل ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۰) .

سختی کھچینی کو بکن نے قیس نے رنج و تعب
کیا گئی برباد ان یاروں کی محنت ہائے ہائے

(۱۸۱۰ ، میر ک ، ۵۰۴) .

---کی تو فقط (زری) سوچھیں ہی موچھیں ہیں فقرہ.
ہمارے پاس کیچھ نہین ہے . (جامع اللغات ، نجم الامثال : علمی اردو لغت : جامع الامثال) .

---کے م ف.
دوستوں کے اپنے ، ہمارے ، ہماری ذات کے .

کہتے تھے تم تو یہ کہ بڑے ہم ہوشیار
یاروں کے شعبدے نہوئے تم پہ آشکار

(۱۸۶۷ ، داسوخت سوم ، غبار طبع (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۶۵) .

---کے یار صف.

۸ یاروں کا یار کی جمع، دوستوں کے دوست، ہر دل عزیز، دوستوں کے دکھ درد میں شریک، ہر حال میں شریک م، ہر حال میں شریک، ہم مشرب۔

اپنی تو وہ مثل ہے کہ یاروں کے یار ہیں
ناآشنا ہے وہ تو ہائے ہم کب آشنا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۳).

یارہ (۱) (فت ر) امذ.

آکڑا، کنگن: گلایوں کے ایک زیور کا نام. قوت (رک: یارا). دلیر آدمی، بد تمیز آدمی، ضروت، ضروری چیز؛ مجبوری. (پلیٹس). **ٹیکس.** (پلیٹس). [ف].

--- گیر (---ی مع) امذ.

ٹیکس وصول. کرنے والا. (پلیٹس). [یارہ + گیر، لاحقہ فاعلی].

یارہ (۲) (فت ر) (الف) امذ.

دوست، پیارا دوست، محبوب دوست م. یارہ یار دوست کو کہتے ہیں. (۱۸۴۵، مجمع الجنون (ترجمہ) ۲۶۷).

یارہ (۲) (ب) امث.

دوستی: محبت. (پلیٹس). [یار (رک) + ہ (زائد)].

یاری (۱) امث.

دوستی، آشنائی، اتحاد، اخلاص، ربط وضبط، نس، الفت.

یاقرواں منے یاری نہیں بھایاں میں غمخواری نہیں
لوگاں میں دلداری نہیں بندے خدا ملکے خدا

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۳).

وقت پڑنے پچ ظاہر کون بیری کون میت
ٹوٹ جاتی ہیں بس اک جھٹکے سے پکی یاریاں

(۱۹۶۵، کف دریا، ۱۸۴). **مدد معاونت؛ مددگاری، دستگیری، تائید، اعانت، حمایت.** [یار + ی لاحقہ کیفیت].

--- آوے فقرہ.

(اطفا قل) جو چیز کھا رہے ہو پ اس میں سے حسہ ملے، ہمارا حسہ دو، ہم کو بھی دوستانے کا حق دو. (فرہنگ آصفیہ).

--- بٹانا محاورہ.

دوستی تھبانا تیز رعاون کرنا.

--- بدنا محاورہ.

(اطفال) باہم اس بات کا عہد و پیمان کرنا کہ جو چیز تم کھاؤ بھی دینا. (فرہنگ آصفیہ). **دوستانہ کعنا، دوستی پکا عہد و پیمان کرنا.** (فرہنگ آصفیہ).

--- پالنا محاورہ.

دوستینبھانا، آشنائی کرنا.

کل پھسا مجنوں، نہیں واقف میرے سوں یار آج
خوب یاری ہم ستیں ساجن نے پالی الحفیظ

(۱۷۴۸ ام نغز اللہ خاں مہمند (مغر اللہ خاں مہمند کا اردو کلام، ۳۳).

--- توڑنا محاورہ.

دوستی نہ رکھنا، تعلق توڑنا، آشنائی ختم کرنا.

آؤ نہ مل کے بیٹھے ہیں بے شگل
ہم سو کیوں کٹ کیجے اون سے یاری اب اے یار ستوڑیے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۶۸).

--- جتانا محاورہ.

بار بار دوستی کلا اظہار کرنا، آشنائی، اخلاص اور ربط وضبط کا منھ سے بار بار تذکرہ کرنا.

جتنی جتنی لوگ جتاتے اپنی یاری منھ سے ہیں
اوتنی ہی اون کی ہم بھی کرتے خاطر داری منھ سے ہیں

(۱۸۵۶، دیوان ظفر، ۹۴: ۴).

--- جوڑنا محاورہ (قدیم).

دوستانہ کرنا، باہم دوستی کرنا، باہم آشنا، یارانہ گانٹھنا، ہم دم و ہم راز بننا، صحبت کرنا.

توں یاری ہر ایکس سوں ناجوڑ یوں
توں دل کوں نکو مو کلا چھوڑ یوں

(۱۶۰۹ قطب مشتی (۴۵)).

--- چھوٹنا محاورہ.

دوستی منقطع ہو جانا. (فرہنگ اثر: مسزیب اللغات).

--- دوستی (---وج، سک س ۹) امث.

ربط ضبط، یارانہ، اتحاد وارتباط، آشنائی، الحمد للہ کہ انور سدید.... یاری دوستی میں.... ڈنڈی نہیں مارتا. (۱۹۹۱، اردو افسانے کی کروٹیں، ۴۱). [یاری + دوستی (رک)].

--- دینا محاورہ.

مدد دینا، دستگیری کرنا، سہارا دینا، معاونت کرنا، ساتھ دینا. ترکش بند لڑتا ہے ہمت یاری دیتی ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۴۶). یکیلی قہر ہے نیاری بیچو ہور شانپ ہے کارے نہ دیوے کوئی وہاں یاری نبی منجہ آسرا دینا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۴۶). **(اطفال) جو چیز کھا رہے ہوں اس میں سے کچھ حصہ دینا، کھانے کی چیز میں پسے حسہ بانٹ دینا.** (فرہنگ آصفیہ).

--- دینہارا (---ی مج، سک ن) صف.

مدد دینے والا.

پیتر یاری دینہارا اچھے پیغمبراں کا

(شمائل الاتقیا (دکنی اردو کی لغت). [یاری + دین (رک) + ہارا لاحقہ فاعلی].

--- دینے والا صف.

مددگار، معاون، سہارا دینے والا.

--- کٹ (--- ضم ک) امث ~.

دوستی القط، دوستی قطع، ملاقات ختم، کٹی ہونا. [یاری + رک: کٹ (۴)].

--- کٹ کرنا محاورہ.

با باہم ایک دوسرے سے دوستی قطع کرنا، دوستانہ القط کرنا، دوستی چھوڑنا، ترک ملاقات کرنا، ترک آشنائی کرنا، بچوں کا کٹی کرنا.

--- کٹ ہونا محاورہ.

دوستی القط ہونا، دوستی قطع ہونا، دوستی چھوٹنا. (فرہنگ آصفیہ).

--- کرنا ف م.

دوستی کرنا، آشنائی پیدا کرنا ؛ محبت کرنا.

ایک دوکان تھی پساری) کذا (کی
اھن نے ہم لوگوں سے بھی یاری کی

(۱۸۱۰، میر ک، ۱۰۰۶).

--- کریں سو باروے اور کرکے چھوڑیں کوڑوھ یا اس سے رہیے دور کہاوت.

دل لگانا پاگل پن ہے اور لگا کر چھوڑنا بیوقوفی ہے یا تو دل لگا کت نبا ہنا چاہیے یا ایسل بات کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے. (جامع اللغات).

---کٹ کرنا محاورہ.

بچوں کا باہمن ایک دوسرے سے دوستی کرنا : رکٹ یاری کٹ کرنا. (نور اللغات).

--- گر (--- فت گ) امذ.

مددگار، معاون. (لگات سعیدی : فرہنگ عامرہ). [یاری (رک) ف + گر، لاحقہ فاعلی].

--- گری (--- فت گ) امث ~ یاریگری.

دوستی پیدا کا عمل، دوستوں کو اپنے ڈھب اور رنگ مین کر لینے جکی کیفیت. [یاری گر + ی لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.

یاری لگنا (رکٹ۹ کا متعدی، تعلق یا شناسائی پیدا کرنا.

--- لگنا محاورہ.

دوستی یا محبت ہو جانا، تعلق اور آشنائی پیدا ہونا.

تدی قدر عاشق کی بوجھے سجن
کسی ساتھ اگر تجھ کوں یاری لگے

(۱۷۱۳، جائز دہلوی، د، ۱۸۰).

--- مقدر کس اضا (--- ضم م، فت ق، شد د بفت) امث.

قسمت کی یاروی، مقدر کی اعانت.

خدا کا شکر اے دل کہ یاریٔ مقدر سے
میسر وہ ہوا جس چیز کی تھی آرزو ہم کو

(۱۸۴۶، قصہ اگر گل، ۸). [یاری + مقدر (رکٹ)].

---مِل جانا محاورہ.

مدد حاصل ہونا ؛ تائید ہونا.

--- میں آنا محاورہ.

محبت کے جذبے سے مغلوب ہونا، جذبات میں آنا.

یاری میں آ بے اختیاری سوں کچیک بولیا سو سن
پرگٹ برا مانے کپٹ بل گے سو کو وہ کون تھے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۹۴).

--- ہونا ف م محاورہ.

رکٹ : یارانہ ہونا ؛ دوستی ہونا.

اونکے دربان سے ہو جائے جو یاری اپنی
اوس گلی میں مجھے جانے کا سہارا پھر ہو

یاری (۲) امث.

ہمت، طاقت، قوت ؛ زور. [یارا (رک) کی تانیث].

. . . یاری لاحقہ.

بطور لاحقہ صفت مستعمل.

یاریں (ی مج) امذ ج (قدیم).

یار (رکٹ) کی جمع (بالعموم لڑکیوں کے لیے)، سہیلیاں، ہمجولیاں. [یار (رکٹ) + یں، لاحقہ جمع].

یارے نہ مَدَدگارے فقرہ.

(فارسی فقرہ اُردو میں مستعمل) نہ کوئی سہارا دینے والا نہ کوئی مدد دینے والا.

یاڑہ (فت ڑ) امذ.

دھان کی ایک قسم. [مقامی].

یاڑی امذ ؛ صف.

رکٹ : آڑی (۲) ؛ کھیل (عموماً تاش) میں ساتھی کھلاڑی. [رکٹ : آڑی (۲) کا بگاڑ].

یازدگانہ (سک ز، فت د، ن) صف.

رکٹ : یازدہگانہ. [یازدہگانہ (رکٹ) کی تخفیف].

یازدَہ (سک ز، فت مج د) صف.

گیارہ، (۱۱) دس اور ایک، ایک اوپر دس، دس اور ایک کا مجموعی عدد. [ف].

--- مُشت (--- ضم م، سک ش) امذ.

(پیمائش) گیارہ مٹھی جو سب سے لمبے تیر کی لمبائی ہوتی تھی. (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [یازدہ + مشت (رکٹ)].

--- مُشتی (--- ضم م، سک ش) صف.

(نیزہ، تیر وغیرہ) جس کی لمبائی گیارہ مٹھی ہو. [یازدہ مشت + ی، لاحقۂ نسبت].

یازدَہگانہ (سک ز، فت مج د، سک ہ، فت ن) صف.

گیارھواں. [یازدہ + گانہ، لاحقۂ تعین یا شمار].

یازدُہم (سک ز، فت د، ضم ہ) صف.

گیارھواں، یازدہ سے نسبت رکھنے والا.

ہے یازدہم عسکری تس کوں سہاوے سروری
جسے کفر میں سردار تھے تس دھاک تے سب گڑ پڑے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۲۱). [ف].

یازہ (فت ز) امث.

انگڑائی ؛ جمائی کپکی، لرزہ. (جامع اللغات). [ف].

یازید (ی مع) امذ (قدیم).

رکٹ : یزید. [یزید (رکٹ) کا قدیم املا].

یاس امث.

ناامیدی، مایوس، حرمان، نراشا، حسرت. وہ عمر جس میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے: ّورت کی ادھیڑ عمری، بڑھاپے کا آغاز، سن یاس. [ع].

---انگیر (---فت ا، غنہ، ی مج) صف.

مایوسی اور ناامیدی پیدا کرنے والا، افسردگی اور خوف و اندیشہ ابھارنے والا.

ماتحت میرا تیز ہے منظر یہ پاس انگیز ہے

[یاس + ف: انگیر، انگیتن ابھارنا، بھڑکانا، پیدا کرنا].

---انگیر (---فت، غنہ، ی مج ن) صف.

مایوسی اور ناامیدی پیدا کرنے والا، افسردگی اور خوف وان[دیشہ ابھارنے والا. [یاس + ف انگیز، انگیختن = ابھارنا، بڑکانا، پیدا کرنا.

---انگیری (---فت ا، غنہ م ی رنج پامث.

یاس انگیز (رک ۹ کا اسم کیفیت، مایوسی، ناامیدی. [یاس انگیز + ی لاحقۂ کیفیت].

---آجانا محاورہ.

مایوس ہونا. (جامع اللغات).

---آفریں (---مدا، سک ف، ی مع) صف.

مایوسی یا افسردگی پیدا کرنے والا. [یاس + ف آفریں، آفریدن = پیدا کرنا].

---آلود (---مدا، و مع) صف.

مایوسی اور افسردگی سے بھرا ہوا، خوف اور اندیشے سے لبریز، رفیق نے پاس آلود نگاہیں. [یاس + ف: آلود، آلوذن = بھرا ہوا، لبریز ہونا].

---پذیری (---فت پ، ی مع) امث.

مایوسی وافسردگی قبول کرنے کی کیفیت. [یاس + ف: پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا + ی لاحقۂ کیفیت].

---پرست (---فت پ، ی ی مع) امث.

مایوسی وافسرگی قبول کرنے کی کیفیت. [/یاس + ف: پذیر، پذیرفتن = قبول کرنا + ی لاحقۂ کیفیت].

---پرستی (---فت پ، ر سک س) امث.

یاس پرست (رک) کا اسم کیفیت، مایوسی، ناامیدی. [یاس پرست + ی، لاحقۂ کیفیت].

---پسندی (---فت پ، س، سک ن) امث.

مایوسی اور افسردگی سے رغبت رکھنے کی حالت، ناامیدی. [یاس + ف: پسند، پسندیدن = چاہنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---تام کس صفصف.

مکمل ناامیدی، مطلق افسردگی. [یاس + رک: تام (۱)].

---ٹپکنا محاورہ.

ناامیدی ظاہر ہونا، حسرت و مایوسی کا اظہار ہونا.

---زدہ (---فت ز، د) صف.

حسرت و مایوسی میں مبتلا، ناامیدی کا مارا. [یاس + ف: زدہ، زدن = مارنا].

---طاری رہنا محاورہ.

مایوسی کا غلبہ رہنا، ہمہ وقت ناامیدی مسلط رہنا.

---فزا (---کس ف) صف.

مایوسی میں اضافہ کرنے والا/والی، ناامیدی کو بڑھانے والا/والی. [یاس + ف: افزا، افزودن = بڑھانا، بڑھنا].

---کامارا.

رک: یاس زدہ، حسرت میں مبتلا.

بر میں مرے یارب کبھی وہ سیم بر آوے
مجھ یاس کے مارے کی یہ امید بر آوے

---کُلی کس صف (---ضم ک، شد ل) امث.

مکمل ناامیدی، کامل مایوسی. [یاس + کلی (رک)].

---کوشی (---وج) امث.

حسرت و مایوسی حاصل کرنے کی کوشش، حصول یاس کا عمل، یاس پسندی. [یاس + ف: کوش، کوشیدن = کوشش کرنا، + ی، لاحقۂ کیفیت].

---مَشرَب (---فت م، سک ش، فت ر) صف.

مایوسی اور ناامیدی جس کا شعار ہو؛ یاسیت زدہ؛ ناامید. [یاس + مشرب (رک)] [-].

---والم (آلام) (---وج، فت ا، ل) امذ.

افسردگی و غم، رنج و مایوسی. [یاس + و (حرف عطف) + الم/آلام (رک)].

---واُمّید (---وج، ضم ا، ی مج نیزی مع/شدم، ی لین نیزی مع نیزی مج) امث.

امید و ناامیدی کی ملی جلی کیفیت. [یاس + و (حرف عطف) + امید (رک)] [-] یاس + و (حرف عطف) + امید (رک)]-.

---وبیم (---وج، ی مع) امث.

مایوسی اور خوف، ناامیدی اور ڈر. [یاس + و (حرف عطف) + بیم (رک)].

---وحرماں (---وج، کس ح، سک ر) امث.

مایوسی و ناامیدی، حسرت وافسردگی. [یاس + و (حرفِ عطف) + حرماں (رک)].

---وحسرت (---وج، فت ح، سک س، فت ر) امث.

ناامیدی و مایوسی، افسردگی و محرومی، افسوس، تاسف. [یاس + و (حرف عطف) + حسرت (رک)].

---ورجا (---وج، فت، ر) امذ.

امید اور خوف کی درمیانی حالت، امید و ناامیدی م، حسرت و طآروز. [یاس + و (حرف عطف) + قنوط (رک) + قنوطیت (رک)].

---وقنوط/قنوطیت (---وج، ضم ق، و مع/ضم ق، و مع، کس ط، فت ی) امث.

مایوسی و ناامیدی. [یاس + و (حرف عطف) + قنوط (رک) + قنوطیت (رک۹].

---ومحرومی (---وج، فت مج م، سک ح، و مع) امث.

ناامیدیک و حسرت، افسردگی و بدنصیبی، بدطالعی. [یاس + و (حرف عطف) + محرومی (رک)].

---ونامرادی (---وج ضم م) امث.

حسرت و ناکامی، ناامیدی و محرومی. [یاس + و (حرف عظف) + نامرداي (رک)].

---ہوجانا/ہونا محاورہ.

امید ٹوٹنا، مایوس ہونا دل شکستہ ہونا، ناامیدی ہونا.

یاسا امذ.
ماتم ٠ (مجازاً) قتل، خون، خونریزی، گردن زنی، کشت و خون، غارت گری. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (مغلوں کا) رسم، قانون، قاعدہ نیز خاص طور پر چینگیز خان کے حکم سے بنایا گیا قانون. [منگولین].

یاساق امذ.
مغوں کی قدیم شریعت، مغلوں کا قانون. [منگولین].

یاسِر (کس س) (الف) امذ.
طرف چپ، بائیں طرف نیز جواری، قمار باز : ایک نام. (اسٹین گاس).

یاسِر (کس س) (ب) صف.
آسان، ہمراز، ملائم. (ماخوذ : لغات سعیدی). تقسیم کرنے والا. [ع : (ی س ر)].

یاسَِم (کس نیز فت س) امث.
رک : یاسمین؛ یاسمن. [ف].

یاسَمَن (فت نیز کس نیز سک س، فت کس م) امث.
سفید اکہری پتیوں کا بھنی خوشبو والا پھول، چنبیلی، یاسمن.

سوا ہے سیر کا منظر قریشیؔ کی معیت میں
کھلے ہیں یاسمن کے پھول خیبر کی چٹانوں پر
(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۱۲۹). [ف].

--- **بو** (--- و مع) صف.
رک : یاسمین بو. [یاسمین + بو (رک)].

یاسمُون (فت نیز سک س، و مع) امذ.
رک : یاسمن؛ چنبیلی. [ف].

یاسمِین (فت نیز سک س، ی مع) امث ~ یاسمیں.
رک : یاسمن؛ چنبیلی. [ف].

--- **بُو** (--- و مع) صف.
چنبیلی کی سی خوشبو والا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [یاسمین + بُو (رک)].

یاسمِینی (سک س، ی مع) صف.
یاسمین سے منسوب یا متعلق، چنبیلی کے پھول کی طرح کا. میں بھی تیرے ساتھ تیرے سبک خرام وجود کے ساتھ تیرے یاسمینی شباب کے ساتھ چلتا ہوں. (۱۹۱۳، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۲۳۱). میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا سر پر سفید کشتی نما ٹوپی گول چہرہ یاسمینی رنگ، کشادہ پیشانی .... مجھے اپنی جوانی یاد آ گئی. (۱۹۶۲، گنجینۂ گوہر، ۲۳۴). [یاسمین (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یاسَہ (فت س) امذ.
آرزو، تمنا؛ حکم، قانون، سیاست؛ قصاص، رسم، دستور. [یاسا (رک) کا ایک املا].

یاسِیَت (سک نیز کس س، فت ی) امث.
یاس (رک) کا اسم کیفیت، مایوس ہونے کی کیفیت، قنوطیت. [یاس (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

--- **انگیز** (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.
مایوسی پیدا کرنے والا، ناامیدانہ. [یاسیت + ف : انگیز، انگیختن = اُٹھانا، پیدا کرنا، بھڑکانا].

--- **پَسَند** (--- فت پ، س، سک ن) صف.
ناامیدی اور افسردگی سے رغبت رکھنے والا، مایوسی کی جانب میلان رکھنے والا. [یاسیت + ف : پسند، پسندیدن = پسند کرنا، سراہنا].

--- **زَدَہ** (--- فت ز، د) صف.
ناامیدی اور افسردگی کا مارا ہوا. [یاسیت + ف : زدہ، زدن = مارنا].

یاسِین (ی مع) امث ~ یاسیں، یٰسین.
الیس (رک) کا تلفظ (لفظاً) اے سید، یا سید البشر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم. (فرہنگ آصفیہ). ۔ قرآن مجید کی چھتیسویں سورت جس کی ابتدا اسی لفظ سے ہوتی ہے۔ لفظ "یٰسین" کا شمار حروف مقطعات میں ہوتا ہے جس کے معنی اسرار وحی سے تعلق رکھتے ہیں علمائے کرام نے "یٰسین" سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی مراد لی ہے عام طور پر جاں بلب مریض کے سرہانے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تاکہ جاں کنی کی تکلیف کم ہو (قلعہ معلی کی بیگمات وہم کی وجہ سے اس کا نام نہیں لیتی تھیں بلکہ اسے نامی (ناویں) سورت کہتی تھیں). [الیس (رک) کا مورّد].

--- **پڑھنا** ف م محاورہ.
حالت نزع اور موت کے وقت سورۃ یاسین پڑھنا، جاں بلب مریضوں کے سامنے سورۃ یسین کی تلاوت کرنا تاکہ جان آسانی سے نکل جائے : پیغام موت سنانا.

--- **دم کرنا** محاورہ.
سورۃ یاسین پڑھ کر کسی پر پھونکنا.

دم نکالیں گے نئی ترکیب سے
گرتے ہیں یاسین دم شمشیر پر
(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۹۳).

--- **سنانا** ف م محاورہ.
جان بلب مریض کے سامنے سورہ یسین پڑھنا تاکہ آنی دم نکل جائے؛ اشارہ کرنا کہ موت قریب ہے، پیغام موت سناتا.

--- **بُو** (--- و مع) صف.
چنبیلی کی سی خوشبو والا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [یاسمین + بُو (رک)].

یاغ امذ.
گھی، تیل، روغن. (جامع اللغات). [ف].

یافْت (سک ف) امث.
پانے کا عمل : آمدنی، فائدہ، منافع، کمائی. بالائی آمدنی، منفعت رشوت، پیدا. دریافت، نئی چیز کا انکشاف، ظہور، نمود. حاصل، حصول؛ فہم و ادراک تک رسائی. دستوری کمیشن، بندھیج. [ف : یافت، یافتن = پانا].

--- **کی اسامی / نوکری** امث.
وہ نوکری جس میں رشوت کی کمائی ہو. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات).

--- **ہونا** ف م.
حاصل ہونا، آمدنی یا کمائی ہونا، فائدہ ہونا : ظاہر ہونا.

یافْتگی (سک ف، فت ت) امث.

حاصل ہونے کا عمل، پانے کی حالت یا کیفیت (عموماً بطور متعمل). [یافت (رک) + گی، لاحقۂ کیفیت].

یافتَن (سک ف، فت ت) امث.

پانا، حاصل ہونا. [یافت (رک) + ن لاسحقۂ، مصدر].

یافتَنی (سک ف، فت س) (الف) صف.

پانے کے لائق نیز ملنے یا حاصل ہونے والا، قابل حصول (بطور لاحقۂ بھی مستعمل). [یافتن (رک۹ + ی لاحقہ، نسبت].

یافتَنی (ب) امث.

۱. وہ چیز جو ملنی ہو، واجب الادا کوئی رقم، حقوق وغیرہ. اس حساب میں بھی خاک تمہارا یافتنی نہیں ہے سب حساب ہمارا دیکھا ہوا ہے جس وقت تم روپیہ دیتے جاتے تھے ہم اسی وقت دیکھتے جاتے تھے. (۱۸۹۷، مضامین تہذیب الاخلاق، ۴ : ۵۰). ۲. مجرائی رقم (جو کھاتے میں جمع کرانے والے کے نام سے چڑھائی جائے). (انگ : Credit) . (پلیٹس). [یافتن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

. . . یافتُہ (سک ف، فت ت) (الف) صف نیز لاحقۂ.

پایا ہوا، حاصل کیا ہوا (خصوصاً مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل؛ جیسے : سزایافتہ، سند یافتہ).

رین بعد مشکیں رسن بافتہ
عنبر تھے خط بندگی یافتہ

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۳۴). اہل ایران کو شاعری کی طرف بہت بڑا میلان ہے، کم ہی کوئی ایسا تعلیم یافتہ ایرانی ہوگا جو کچھ نہ کچھ کہہ نہ لیتا ہوگا. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۲ : ۱۷). سند یافتہ، تعلیم یافتہ، شہرت یافتہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۹). علم پاپائیت کے سایے میں ایک اصلاح یافتہ متفقیت اطالیہ کا خواب دیکھ رہا تھا. (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ)، ۳۰۴). ترقی یافتہ ممالک میں اس وقت انسانی صلاحیتوں سے بہتر سے کام لینے پر .... ریسرچ ہو رہی ہے. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۱۰۸). موجودہ قانون کسی دستاویز کو اس وقت تک ثابت شدہ دستاویز تسلیم نہیں کرتا جب تک وہ .... توثیق یافتہ نہ ہو. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۷ : ۷۲). [یافتن (رک) سے].

. . . یافتُہ (ب) امذ.

وارد شدہ شخص؛ تلاش کرنے والا؛ حصول، تحصیل؛ وصولی، وصول یابی؛ محصول یا لگان سے استثناء کا استحقاق؛ ایک بوٹی کا نام. (اسٹین گاس). [یافتن (رک) سے].

یافِث (کس ف) امذ.

جناب نوح علیہ السلام کے تسرے فرزند کا نام جو آریائی نسل (یورپ کی اقوام) کا جد امجد کہا جاتا ہے. [علم].

یافِسی (کس ف) امث.

قدیم آریائی زبان کا ایک نام جو یافت (رک) سے منسوب ہے. [یافس = بافت (رک) + ی لاحقہ، نسبت].

یافُوخ (و مع) امذ.

شیر خوار بچے کے سر میں جھلی دار خلا جو سامنے کی ہڈی کے متصل زادیوں سے ملسا ہوتا ہے تالو، نرمہ، سر (انگ : fomtanal). [ع].

یافُوخات (و مع) امذ ج.

یافوخ (رک۹ کی جمع، بہیفت سے تالو، طبعی موضوع میں یافوخات (Fontanellws). [رک : یافوخ + ات، لاحقۂ جمع].

یاقُوت (و مع) (الف) امذ.

ایک قسم کا قیمتی پتھر جو سرخ، نیلا، زرد یا سفید رنگ کا ہوتا ہے، کہیں کہیں سیاہ بھی پایا گیا ہے لیکن سرخ رنگ کا سب سے بہتر سمجھا جاتا ہے اس لیے اس کو سرمارت کا جوہر کہتے ہیں لعل، پنا، مانک، لالڑی، چنی.

یاقوت کو لاوے نہیں خاطر میں کبھی وہ ے
جس کی نظر اے یار پڑے تیری حنا پتر

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د۱۷۹).

دامن میں کردیں پارۂ یاقوت کی بہار
ہوویں جو اشکِ چشم مددگارِ لختِ دل

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۳۸۴). ایک قسم کا پلاؤ جس کے چاول سرخ ہوتے ہیں. خلیفۂ معتصم باللہ خلفائے عباسیہ کا غلام جو خوش نویسی میں ید طولے رکھتا تھا. نہایت لال، نہایت سرخ کبوتر کے خون یا بیر بہوٹی کی طرح. ـ]ف [ـ.

یاقُوت (ب) صف.

نہایت لال، نہایت سرخ کبوتر کے خون یا بیر بہوٹی کی طرح. (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---اَحمَر کس صف (---فت مج ا، سک ح، فت م) امذ.

یاقوتِ سُرخ، کبوتر کے خون کی طرح سُرخ یاقوت جو زیادہ پسند کیا جاتا ہے، لعل (انگ : Ruby) ـ. یاقوتِ سُرخ، کبوتر کے خون کی طرح سُرخ یاقوت جو زیادہ پسند کیا جاتا ہے، لعل (انگ : Ruby) ـ. [یاقوت + احمر (رک)].

---اَزرَق کس صف (---فت ا، سک ز، فت ر) امذ.

نیلے رنگ کا یاقوت، نیلم (انگ : Sapphire) ـا. [یاقوت + ازرق (رک) [ـ].

---اَصغَر کس صف (---فت ا، سک ص، فت غ) امذ.

مراد : پکھراج (انگ : Topaz) ـ. [یاقوت + اصغر (رک)].

---اَوّل کس صف (---فت ا، شد و بفت) امذ.

مشہور خطاط یاقوت مستعصمیکا لقب جو ترتیب کے لحاظ سے پہلے نمبر کے خطاط کہلاتے ہیں. [یاقوت + اول (رک)].

---جِگَری کس صف (--- کس ج، فت گ) امذ.

جگر کے رنگ کا یاقوت، سیاہی مائل سرخ یاقوت. [یاقوت + جگر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---جُمری (---فت نیز ضم نیز کس ج، سک م) امذ.

ایک گھٹیا قسم کا یاقوت، ادنٰی درجے کا یاقوت ـ. [یاقوت + ف : جمری = گھٹیا، ادنٰی درجے کا].

---رَقَم (---فت ر، ق) امذ.

دنیا کا بے نظیر خوش نویس، خوش نویسوں کا ایک خطاب نیز؛ بہت اچھا خطاط، نہایت عمدہ خطاطی کرنے والا، (مراداً) یاقوت رقم خاں (رک) ـ. [یاقوت + رقم (رک)].

---رَقَم خان (---فت ر، ق) امذ.

ایک مشہور خوشنویس کا نام جو خط نسخ کا بادشاہ اور شہنشاہ دہلی کے متوسلین میں سے تھا.

گر کوئی لعل و لب یار کی تعریف لکھے
نام اوسکا وہیں یاقوت رقم خاں ہووے

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۱۰۸).

راست بنی کا الف ایسا میری جاں ہووے
راست بنی کا الف ایسا میری جاں ہووے
دیکھے یاقوت رقم خاں بھی تو حیراں ہووے

(۱۸۴۷، جولاں (الف شاہ)، شعلہ جوالہ، ۱ : ۳۵۸). دیکھ کرا ے بت کافر یہ خط نوآغاز پوچھتے ہیں ترے یاقوت رقم خاں عارض. (۱۸۷۳، دیوان فدا، ۱۵۹). [یاقوت + رقم خاں (علم)].

---رُمّاں کس اضا (--- ضم م، شدم) امذ.
رک : یاقوتِ رُمانی جو زیادہ مستعمل ہے.

کان رحمت سے ہوا یاقوتِ رُماں کا ظہور
قلزمِ توحید سے دُرِ رُتمیں پیدا ہوا

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۲۸). [یاقوت + رمان (علم)].

---رُمّانی کس صف (--- ضم ر، شدم) امذ.
ایک قسم کا نہایت سرخ رنگ یاقوت جو انار کے دانے کا ہم رنگ و ہم شکل ہوتا ہے، عمدہ یاقوت.

تجہ لعل کی سرخہ کتے یاقوت رُمانی کدر
اور اشک کی لعلی کتے لعل بد خشانی کدر

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۳).

بسنت کا پھول کھلیا ہے سو جیوں یاقوتِ رُمانی
کرو مل کر سہیلیاں سب بسنت کے تائیں مہمانی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک (قصائد)، ۳ : ۳۴). جو دیکھا تجہ لب رنگیں کا رنگ کہا یاقوت رُمانی یہی ہے. (۱۷۵۴، داؤد اورنگ آبادی، د، ۷۰). جب اُون پتھروں کو توڑو تو اوس میں ایک جوہر مشابہ رمانی کو شرماتا ہے. (۱۸۹۰، طلسم ہوش ربا، ۴ : ۲۱۵). ہر طرز اور ہر قدم کی مختلف الماریاں دیکھیں جن میں یاقوت رمانی جڑے ہوئے اپنی شاہانہ عظمت ظاہر کر رہے تھے. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین، ۱۸). اس کے اُردو اور فارسی دیوان ادبی جواہرات ہیں، دودھیا پتھر رمانی اور نیلم، سب ایک مرکب کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں. (۱۹۵۷، ماہ نور، کراچی، فروری (تنقید غالب کے سو سال، ۸۹)). [یاقوت رمان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---رَن٘گ (--- فت ر، غنہ) صف.
یاقوت کے رنگ کا (کنایۃً) سرخ.

جو او حقہ ہے لرعل یاقوت رنگ
کر آزاد جوں لعل مج کو ز سنگ

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۹۸).

معجون آب و گل ہی سے رہتے ہیں مست ہم
کس کو دماغ ہے مے یاقوت رنگ کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۵۴). لب یاقوت رنگ لعل بدخشانی کا جگر خون کرے بلکہ یاقوت رمانی کو ہیرا کھلائے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۳۸). [یاقوت + رنگ (رک)].

---ریزَہ (--- ی مج، فت ز) امذ.
یاقوت کا چھوٹا ٹکڑا جو انگوٹھی میں جڑا جائے. پولی اپنی انگلی کے ایک چھلے کے ساتھ کھیلنے لگی جس کی چھوٹے چھوٹے یاقوت ریزے جڑے تھے. (۱۹۸۸، آتش زیرپا، ۱۴۳). [یاقوت + ریزہ (رک)].

---ریزاں (--- ی مج، کس ز) قدیم امذ ؛ ج.
یاقوت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے.

شہنشہ ابی آکے اترے تھے جاں
سو یاقوت ریزاں کی بالو تھی واں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۹). [یاقوت + ریز = ریزہ + یاں، لاحقۂ جمع].

---سُرخ کس صف (--- ضم س، سک ر) امذ.
سرخ رنگ کا یاقوت جو وزن میں قدرے بھاری ہوتا ہے (انگ : RUBY) (عموماً سرخ ہونٹوں کی تعریف میں مستعمل). جب رسول خداؐ کوں معراج ہوا، حضرت محمدؐ سیر بہشت فرماتے تھے کی آنکھ دو محلوں بیچ پڑی ایک زمرد سبز اور ایک یاقوت سرخ کا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۰۱). ایک صدرہ... اس میں چار سطریں جواہر کی کر، پہلی سطر میں یاقوت سرخ اور پوکھراج اور زمرد ہو. (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۳۲۱).

یاقوت سرخ کا سر اقدس پہ تاج ہے
جس کی بہا تماما جہاں کا خراج ہے

(۱۸۷۳، مونس، مراثی، ۱ : ۷). جوہری مقیم کیا کیا دو یتیم نجم شیر فام تبنی تاباں عدسی شمعی نجاسی غلطاں یاقوت سرخ.... زمرد بآب وتاب. (۱۸۹۰، بوستانِ خیال (ترجمہ)، ۶ : ۲۵۸). یاقوت سرخ وزن میں بھاری ہے مگر محققین کا اتفاق ہے کہ کحلی یعنی سیاہ سب سے زیادہ بھاری ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۶۲). بت.... کی دونوں آنکھوں میں دو یاقوت سرخ جڑے ہوئے تھے. (۱۹۴۱، کتاب الہند، ۱ : ۱۵۰). کثافت ہائے اضافی کا بیان حسب ذیل سے متعلق ہے (الف) فلزات..... (ب) قیمتی پتھر، یاقوت کبود، یاقوت سرخ.... سنگ بلور (ج) دیگر اشیاء... وغیرہ. (۱۹۸۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۱ : ۹۵۷). [یاقوت + سرخ (رک)].

---سُرخ رَن٘گ کس صف (--- ضم س، سک ر، فت ر، غنہ) امذ.
سرخ رنگ کا یاقوت ؛ (کنایۃً) ہونٹ، لب. (جامع اللغات). [یاقوت سرخ + رنگ (رک)].

---شَمسِیَّہ کس صف (--- فت ش، سک م، کس س، شدی مع بفت) امذ.
چمک دار یاقوت. شب چراغ کو امیر خسرو نے کبھی ستاروں کے ساتھ تشبیہ دی ہے کبھی یاقوت شمسیہ کے ساتھ اور کبھی لعل آتشیں کے ساتھ. (۱۹۴۶، مقالات حافظ محمود شیرانی، ۸ : ۱۴۷). [یاقوت + شمسیہ (رک)].

---فی الحَجَر کس صف (--- کس ف، غم ی ا، سک ل، فت ح ج) امذ.
وہ یاقوت جو پتھر میں جڑا ہو. جو بیشتر تھا مگر دراصل فی الحجر کی مثال تھا مگر خاک سے آزاد تھا. (۱۹۹۰، زمزمۂ درود، ۱۹). [یاقوت + ع : فی (حرف جار) + رک : ال (۱) + حجر (رک)].

---کَبُود کس صف (--- فت ک، و مع) امذ.
نیلے رنگ کا یاقوت جو نیلم، کہلاتا ہے. یاقوت احمر... اور یاقوت کبود یا نیلم.... الومینیم آکسائیڈ کی مختلف صورتیں ہیں. (۱۹۶۸، کیمیاوی سمان حرب، ۳۶۸). کثافت ہائے اضافی کا بیان حسب ذیل سے متعلق ہے : (الف) فلزات.... (ب) قیمی پتھر : یاقوت کبود، یاقوت سرخ، زمرد لاجورد، موتی، مرجان..... وغیرہ. (۱۹۸۷، اردو دائرم معارف اسلامیہ، ۲۱، ۹۵۷). [یاقوت + کبود (رک)].

--- **کُھلی** کس صف (ضم مج ک، سک ح) امذ.
سیاہ رنگ کا یاقوت جو سب سے بھاری ہوتا ہے. یاقوت سرخ وزن میں بھاری ہے مگر محققین کا اتفاق ہے کہ یاقوت کحلی یعنی سیاہ سب سے زیادہ بھاری ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۶۲). [یاقوت + کحل (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **کی تحریر** امث.
یاقوت (رک) کو دیوار میں اس طرح جڑنا کہ "پٹی سی بن جائے. دروازہ جواہر نگار، رفعت فلک دکھاتا دیوار و در جگمگاتا بلور کی اینٹیں، یاقوت کی تحریر. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۶۵).

--- **کی رَگ** امث.
وہ پٹی یا گلوبند وغیرہ جس میں یاقوت جڑے ہوں.

ترے خونابہ کش نیش غم دوراں سے ایمن ہیں
نہ دیکھا نیشتر مارے کوئی یاقوت کی رگ پر

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵۴).

--- **کی مَعجون** امث.
ایک قسم کی مقوی معجون جس میں یاقوت ڈالا جاتا ہے، جو انتہائی قوت بخش خیال کیا جاتا ہے، یاقوتی؛ (کنایۃ) انتہائی طاقتور چیز.

بیمار دل مرے کی کر اے طبیب دارو
تیرا کلام شریں یاقوت کی ہے معجون

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۳۰).

--- **لَب** (--- فت ل) صف؛ امذ.
۱. رک: یاقوت ہونٹ، سرخ ہونٹ، ہونٹ جو یاقوت کی طرح سرخ ہوں (ہونٹوں کی خوبصورتی کے لیے مستعمل). یاقوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یاقوت ہے. (۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۹۲). ۲. جس کے ہونٹ یاقوت کے رنگ کے ہوں، محبوبِ سُرخ لب؛ (مجازاً) معشوق، محبوب، دلبر.

شبِ ہجراں میں اس یاقوت لب کی
پلک مجھ چشم میں ہے نوکِ الماس

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۷۵). [یاقوت + لب (رک)].

--- **مُستَعصِمی** (--- ضم م، سک س، فت ت، سک ع، کس خف ص) امذ.
رک: یاقوتِ اوّل، خط نسخ کے ایک ماہر کا لقب. ہندوستان میں خطِ نسخ جن باکمالوں کی جانب منسوب کیا جاتا ہے ان میں سب سے پہلے شخص یاقوت مستعصمی کے لقب سے مشہور ہیں. (۱۹۲۳، گذشتہ لکھنؤ (مشرقی تمدن کا آخری نمونہ)، ۲۱۷). [یاقوت + مستعصمی (علم)].

--- **ناب** کس صف؛ امذ.
صاف یا خالص یاقوت، وہ یاقوت جس میں کوئی کھوٹ نہ ہو، یاقوت کی طرح کا، یاقوت کے رنگ کا.

چمکتا سو گوہر اُپر لیا یا آب
ز "مرد لیا یا بھار یاقوت ناب

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۸۱۶).

لاوے جھمکتے رخ کی آئینہ تاب کیونکر
ہو چہرہ اسکے لب سے یاقوتِ ناب کیونکر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۷۷). [یاقوت + رک: ناب (۱)].

--- **نگار** (--- کس ن) صف.
جس میں یاقوت سے نقش و نگار بنے ہوں، جس میں یاقوت جڑے ہوں (خصوصاً تخت، مسند وغیرہ). فرش دیبا بچھا ہے، تخت یاقوت نگار گستردہ ہیں ان تختوں پر پری پیکراں مہر صورت معشوقان قمر طلعت بیٹھی ہیں. (۱۸۸۸، طلسم ہوش ربا، ۳ : ۹۷۶). [یاقوت + نگار (رک)].

--- **نُما** (--- ضم ن) صف.
یاقوت کی طرح کا، یاقوت کی طرح نظر آنے والا؛ (کنایۃ) نہایت سرخ (ہونٹوں کی تعریف میں مستعمل).

دیکھ کر تجھ لب یاقوت نما کی سرخی
خوں ہوا رشک ستی لعل بدخشانی آج

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۳۳). [یاقوت + نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا].

یاقُوتی (و مع) (الف) صف.
۱. یاقوت سے نسبت رکھنے والا، یاقوت سے متعلق نیز یاقوت سے مزین، جس میں یاقوت جڑے ہوں.

خیال لال دل کے پیچ کر کر
منگایا تخت یاقوتی ہوس کر

(۱۷۶۴، عاجز (قصہ لال و گوہر)، اُردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۷۶). ۲. (کنایۃ) سُرخ. دیوی کی یاقوتی آنکھوں میں ایک چمک سی اٹھی. (۱۹۴۳، شاخسانے، ۱۱۹). سوفیانہ رنگ لکھنؤ سے بہتر کہیں رنگے نہیں جاتے... گلنار، لاجوردی، مرجانی نقرئی، یاقوتی آبنوسی. (۱۹۸۳؟، لکھنؤ کی تہذیب، ۱۴۳).

یاقُوتی (ب) امث (امذ).
۱. ایک قسم کی مقوی معجون جس کا جزوِ اعظم یاقوت ہے یہ دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ کے لیے قوت بخش خیال کی جاتی ہے، نوشدارو.

تجھ لب کا حرف حرف شفا بخش ہے مدام
یاقوتی اس اثر کی نہ دیکھی کوئی مفید

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۳۰۱).

وہ حلوے رشک یاقوتی و معجوں
دوانا جن کا بقراط و فلاطوں

(۱۷۸۴، مثنوی درخوان نعمت، (مثنویات حسن، ۱ : ۲۷۶). امرتی مسلسل کا ہر پیچ ذائقے کو پیچ تاب دیتا یاقوتی مفرح جب منھ میں رکھا اصل تو یہ ہے عسل مصفے جنت کی نہر کا حلق سے اترا. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۶).

بوسۂ لب کے سوا تیرے نہ ہوگا فائدہ
گرچہ یاقوتی ترے بیمارِ غم کھا جائیں گے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۲۷).

لالۂ احمر نے یاقوتی کی ڈبیا کی درست
نرگسِ شہلا نے رکھی مے فروشی کی دکان

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۱۵).

بوسۂ لب کی جو اغیار کو یاقوتی دی
مستحق اوس کا یہ عاشق ہے کہ بیمار بھی ہے

(۱۸۹۷، تاج الکلام، ۲۱۰). یار آج تم نے ضرور یاقوتی کھائی ہے کہ اول جلول واہی تباہی بک رہے ہو۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۹۶۵). دماغی قوت کے لیے دواء المسک، یاقوتی اور تریاق کبیر وغیرہ استعمال کریں۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۱۶۷). **۲. ایک قسم کا عمدہ پکوان جو نشاستے میں قند یا کھانڈ ملا کے زعفران ڈال کے کھیر کی مانند پکاتے اور خوانچوں میں جما کر اوپر سے سونے یا چاندی کے ورق لگا دیتے ہیں۔**

کسی نے کھائی یاقوتی بنا کر
کسی نے گھی شکر کھایا ملا کر

(۱۶۷۲، طالب شاہ، تیرہ ماسہ، ۱۳). وہ یاقوتی وہ فرنی مل کے باہم دکھاتے ہیں گل نرگس کا عالم. (۱۷۸۴، مثنوی در کوں نعمت، (مثنویات حسن، ۱: ۲۷۶)). نور محلّی یاقوتی، شیر برنج، یخ در بہشت حلوا.... قسم قسم کے کھانے چن دیے گئے. (۱۸۶۳، انشائے بہارِ بے خزاں، ۵۲). کنگنی کی کھیر، یاقوتی، نمش، دودھ کا لمہ..... وغیرہ. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۱۳). باہر دیکھو رنگ برنگ کے پلاؤ... نمش، دلمہ، یاقوتی، فرنی جم رہی ہے. (۱۹۱۱، قصۂ مہر افروز، ۱۸). کباب اور یاقوتی سے بھی بہت رغبت تھی. (۱۹۶۷، اجڑا دیار، ۲۵). [یاقوت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---چڑھنا محاورہ.
یاقوتی (معجون) کا اثر ہونا.

نہیں ساغر میں اے ساقی تمھارے لب کی کیفیت
شراب ارغوانی سیتی چڑھتی ہے یہ یاقوتی

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۴۹).

---ہونٹ (---وج، غنہ) امذ.
سرخ ہونٹ. پتلے پتلے یاقوتی ہونٹ، اونچی ناک... اندازِ گفتگو نہایت نرم و شیریں. (۱۹۸۶، دلی والے، ۱: ۴۶). [یاقوتی + ہونٹ].

یاک امذ.
تبت کے پہاڑی علاقوں میں پایا جانے والا بڑے اور گٹھے ہوئے جسم کا پالتو یا جنگلی بیل، اس کے بدن پر لمبے لمبے ریشمی بال اور کوہان بھی ہوتا ہے، رنگ عموماً سیاہ و سفید ہوتا ہے، بار برادری کے کام آتا ہے، خش گاؤ.

بار برادری کے لی بارہ تیرہ یاک کی ضرورت ہوتی ہے

(۱۹۱۴، تبت (ابراہیم رجبی)، ۲۷). یاک یا بن چور اشیا کا رہنے والا ہے اور چینی تاتار کے قریب وجوار کے پہاڑوں پر ملتا ہے. (۱۹۳۳، عالم حیوانی، ۲۹۴). مغل بادشاہوں نے پرچم کے علاوہ یاک کی دُم اور چھتری کو اپنا شاہی نشان بنایا. (۱۹۷۵، حرف و معنی، ۱۵). یاک تو ان دنوں یہاں نہیں ہوت، وہ گرمی برداشت نہیں کر سکتے. (۱۹۸۹، ہنزہ داستان، ۱۰۷). [یاک : YAK].

یاکُو (و مع) صف.
ایک. (پلیٹس). [ایک (رک) کا بگاڑ].

یاکو (مج) م ف.
اس، جس کو، جس کا.

یاکو روپ دیکھا وے تارتاں سر سیں سوں
من ما نرکھت نیں سوں سرون بین سناوے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۷۹).

یاگ امذ.
رک : جاگ، قربانی، نذر، چڑھاوا.

ہند اس کی درس لیے کوئی یاگ کریں کوئی یوگ کریں
جس پر درشٹ دیا کی ہووے درسن پا وہ بھوگ کریں

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۵۷). کوئی پوچھے یاگ و لگ اور منوجی کے وقت کی باتیں اب کہاں چل سکتی ہیں. (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲: ۳۵۴). [جاگ (رک) کا ایک املا].

یاگیک (ی مع) امذ.
(پنگل) ایک چھند جو پانچ ماتراؤں پر مشتمل ہوتا ہے. ان کے نام اور چھندوں کی اقسام کی تعداد حسب ذیل ہے: چاندر، پاکشک، رام، ویدک، یاگیک.... لاکشنک. (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۳۷). [س : #].

یال امث.
۱. گردن، گلا، گلو، عنق، ناڑ. (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ، مہذب اللغات). **۲. ایال، گھوڑے کی گردن اور گدّی کے بڑے بڑے بال (عموماً ایال مستعمل).**

اتال دیکھ توں زور ہور یال من
تجے بس ہے یک گزر گو پال من

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۸۶). نزدیک تھا کہ علی اکبرؑ ادو زخموں سے گھوڑے پر سے زمین میں گرتے، لیکن، یال گھوڑے کی پکڑ باگ اوس کے اختیار میں دیا. (۱۷۳۳، کربل کتھا، ۱۸۰).

دیکھ اوسے دور سے شیر نے دُم کو اوٹھا
ایک صدا کی مہیب یال کو اپنے پھلا

(۱۸۰۵، نظم رنگین، ۵۲).

اگر ستارۂ دنبالہ دار دم کو کہوں
سعارع مہر سے روشن کروں تناسب یال

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، قصائد، ۲۱). صحیح رنگ گھوڑے کا یال اور دم ہی کا رنگ ہے بدن کے رنگ سے کچھ بحث نہیں وہ چاہے جس رنگ کا ہو. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۱: ۳۷). یال دُم پانوں شکم کان کنوتی پٹھے ڈھل گئے حسن کے سانچے میں سب اعضائے بدن. (۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹۱). گھوڑا بدحواس دوڑن لگا شاہزادہ یال تھامے ہوئے گھونسے مار رہا ہے. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۴۹۵).

گھوڑے کی یال تھام کے مولا ہوئے سوار
شبدیز مثل برق جہندہ تھا بے قرار

(۱۹۲۷، شاد (عظیم آبادی)، مراثی، ۲: ۲۸). **۳. جانوروں کی مستی ~.** (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---پوش (---وج) امذ.
گھوڑے کی گردن پر ڈالنے کا کپڑا. تیموریوں کے عہد میں گھوڑے کے لئے جو سامان پیدا ہوئے اس کی یہ تفصیل ہے، زین ارتک، یال پوش. (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۶: ۲۱۲). یال پوش بتیس دام، رو پاک پشمیں ......، یہ چیزیں ہر شش ماہ پر دی جاتی ہیں. (۱۹۳۸، آئین اکبر (ترجمہ)، ۱، ۱: ۲۵۵). [یال + ف : پوش، پوشیدن = پہننا].

یام (۱) امذ.
ایام کا مخرب، موسم وقت، زمانہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ایام کا بگاڑ].

یام (۲) امذ.

رک : یم؛ سمندر. عبرانی تورات می بھی دونوں جگہ 'سوپ یام' کا لفظ ہے، 'یام' وہی لفظ ہے جو عربی میں ''یم'' بن گیا ہے. (۱۹۸۳، نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ، (مکتوب) ۲ : ۵۵۳). [عبرانی].

یام (۳) (الف) امذ.
چلنے یا جانے کا عمل ؛ روانگی ؛ حرکیت ؛ رستہ ؛ پہر ؛ تاب ، تحمل ؛ ممانعت ؛ اختتام ، انجام. (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

یام (۳) (ب) صف.
یم کے متعلق یا اس کا، یم کا کیا ہوا، یم کے حکم سے. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : #].

یاماتا امذ.
جاماتا، بیٹی کا شوہر، داماد. (ماخوذ : پلیٹس). [مقامی].

یاماترِک (کس ت، ر) امذ.
رک : یاماتا. (پلیٹس). [مقامی].

یاماتری (کس ت) امذ.
رک : یاماتا. (پلیٹس). [مقامی].

یامُر (ضم م) امث.
(پیشہ کڑہت) وہ پھلکاری جس میں کپڑے پر چھوٹے چھوٹے آئینے بجائے پھول سی دیے جائیں ، یہ طرز اکثر پہاڑی عورتوں کے لباس میں دیکھی جاتی ہے؛ رِلی. (اپ و ، ۲ : ۱۷۴). [مقامی].

یامِک (کس م) صف ؛ امذ.
رک : جامک؛ پہرہ دینے والا، نگہبان، پاسبان، چوکیدار. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ ہندی اردو لغت). [مقامی].

یامِکا (کس م) امث.
رک : یامنی؛ رات. (جامع اللغات؛ پلیٹس). [س : #].

یامُن (ضم م) امذ.
۱. سرمہ. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۲. (کیمیا) ایک چمکدار سفیدی مائل دھات.** (پلیٹس). [س : #].

یامِن بھاشا امث.
رک : یامنی بھاشا ؛ یونانی نیز عربی یا فارسی زبان ؛ غیر ملکی زبان. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [یامن = یامنی (رک) + بھاشا (رک)].

یامِنی (کس م) امث.
شب ، رات. کرشن موہن کے یہاں یامنی ، دامنی وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہی ہیں جو جدید اُردو غزل سے قبل اتنی فراوانی سے نہیں برتے گئے ـ. (۱۹۷۰، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت، ۲۳۲). [س : #].

یامِنی (فت نیز سک نیز کس م) صف نیز امث نیز امذ.
یاونوں کے ملک میں پیدا شدہ، یاونوں کے ملک کا، یونانی؛ غیر مذہب کا جو ہندو نہ ہو، غیر ملکی، مسلمان وغیرہ. (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [س : #].

--- بھاشا امث.
یونوں (یونانیوں) کی زبان نیز فارسی ؛ عربی ؛ غیر ملکی زبان ـ. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [یامنی + بھاشا (رک)].

یامی امذ.
رک : جامی (۲) ؛ رات. (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : جامی (۲) کا ایک املا].

یاں (۱) م ف.
یہاں کا مخفف (زیادہ تر شعروں میں استعمال ہوتا ہے)، اس جگہ ـ.

آنکھ سوں انصاف کے دیکھ بصارت ستی
عین ہے بندہ نواز دوجے کا نیں یاں حساب

(۱۵۲۸، مشتاق (رسالہ اردو، اکتوبر، ۱۹۵۰، ۳۳)).

پولاد کیا ہے یاں بڑا الماس تے جی سخت تر
تجہ بِرہ کی پاوک منے کس ٹُوٹ کر کسپٹ ہو۔

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۶). ولیکن کیوں بیان یاں کیا، غفلت میں نظر پھوٹا نہیں در کمیں ـ. (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۳۲). آپیں آپ جل جلال، دم مارنے یاں کسے نیں مجال ـ. (۱۶۳۵، سب رس، ۲).

یقیں جانتی ہوں قیاس و خیال
کہ یاں آدمی زاد آنا محال

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۵).

کہتی ہوں تسوں راست میں اے سرو رواں
سچ مان کہ تج سا نہ سرو واں ہے نہ یاں

(۱۶۷۸، غواصی (قدیم اردو، ۱ : ۵۲۴)).

نگہ کی تیغ لے وو ظالم خوں خوار آتا ہے
جگت کے خوب رو یاں کا سپہ سالار آتا ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۲).

کوئی یاں سیر کے قابل نہیں جا
کہ جا کر دیکھیے واں ٹک تماشا

(۱۷۷۸، مثنوی گلزار رام (مثنویات حسن، ۱ : ۱۹۰)).

کہا امرت نے واہ میری بوا
لیا خوب اس جگہ کا یاں بدلا

(۱۷۹۱، جعفر علی حسرت، ک، ۱۳۵).

ناکام رہنے ہی کا تمہیں غم ہے آج میر
بہتوں کے کام ہوگئے ہیں کل تمام یاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۱۱).

یاں آدمی ہی نار ہے ، اور آدمی ہی نور
یاں آدمی ہی پاس ہے ، اور آدمی ہی دور

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۱ : ۴۴).

دلی کے رہنے والو ، اسد کو ستاؤ مت
بیچارہ چند یوم کا یاں میہمان ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۷۵).

رہوں یاں میں دنیا میں غیرت کے ساتھ
اوٹھوں آخرت میں بھی حرمت کے ساتھ

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۱۲). یاں کے روکھے سوکھے پہ سے پانی پت کی ملائی صدقے ہے. (۱۹۲۸، پس پردہ، ۱۲۸). جس روز سے یاں آیا ہوں اس روز سے کم از کم بالکل نہیں دیکھا. (۱۹۴۸، قصہ کہانیاں، ۲۳۰).

عمر گزری ہے خانقاہوں میں
ایک شب یاں گزار جانا ہے

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۵۷).

خیر و شر کے درمیاں ہم ایک ایسی حد بنے
کرے یہ پار حد کوئی تو اس کی یاں لحد بنے

(۱۹۸۹، گھنگرو (قتیل شفائی، ۱۱۵). انتخاب غالب میں ایسے بیس مصرعے ہیں، جن میں یاں اور داں چھپے ہوئے ہیں. (۲۰۰۰، مالاے غالب، ۱۴۳). [یہاں (رک) کا مخفف].

---تک م ف ~ یاتک.

یہاں تک، اس قدر، اس حد تک بھی.

ہوا بلبل و گل یاں تک ہجوم
کہ کرتی تھیں واں ڈالیں جھوم جھوم

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۰۱).

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے
یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۶).

بیخودی نے مری یاتک تو اثر دکھلایا
کہ مجھے دیکھنے جو آیا وہ بے ہوش ہوا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۵۵).

---تلک م ف.

یاں تک، اس حد تک بھی.

کہنے لگا وہ مجھ سے کہ سودا ہزار حیف
اخاہ میں نے تجھ کو نہ سمجھا تھا یاں تلک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۲۴۸). کھینچا کیے وہ دور بہت آپ کو سدا ہمسائے ہم مواکیے آئے نہ یاں تلک. (۱۸۱۰، میر، ک، ۴۳۸). گلی کی خاک بھی ہو کر نہ ٹھہرنے پائے ہمیں تو، آہ! فلک یاں تلک نہ دیکھ سکا. (۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۱۱).

---تئیں م ف.

رک : یاں تک، اس حد تک، اس قدر. بے قدر میکشی ہوئی عالم میں یاں تئیں ہے صرف شیشہ شیخ کے سنگ مزار تک. (۱۷۸۴، درد، د، ۴۴).

---تے م ف قدیم.

۱. (دکن) یہاں سے.

جو اس نار کے تائیں آتا نہ میں
تج چھوڑ کر یاں تے جاتا نہ میں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۹). **۲. اس سے.** (جامع اللغات).

---سوے م ف.

یہاں سے اس جگہ سے. ذرا گھر کو رنگیں کے تحقیق کر لو کہ ہے یا سے کے پیسے ڈولی کہارو. (۱۸۱۸، رنگین، دیوان رنگین وانشا، ۸۴).

اُس کے مریض عشق سب کہتے ہیں طبیب سے
فصد لے اپنی کھا ہوا دور ہو یاں سے جا سرک

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۸). اسی اوگن ہار نے تو مورے پیچھے تکتی لگائے رکھی ہے کہ نکلو یاں سے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۲۱).

---فکرِ معیشت ہے واں دغدغہ حشر کہاوت.

کہیں سکون واطمینان میسر نہیں. (فرہنگ اثر).

---کوں م ف قدیم.

یہاں، اس طرف کو.

اِسے باٹ میں آتے پایا ہو میں
وہاں تے چھڑا یاں کوں لایا ہوں میں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۰).

---لگ م ف قدیم.

یہاں تک.

بشارت نوی آج پایا ہوں میں
اسی کام کوں یا لگ آیا ہوں میں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۹).

یاں (۲) امذ.

برف جو جم کر سخت ہو جائے. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [غالباً، س: #].

. . . یاں علامت جمع.

جاندار اسماء میں جو اسم مفرد "او" میں سے کسی پر ختم ہوتا ہو اُس کی جمع بنانے میں حروف ' ان ' علامت سے پہلے حرف ' ی ' زائد ملالیتے ہیں جیسے دانا سے دانایاں، خوبرو سے خوبرویاں وغیرہ.

بہارِ دید گلویاں ہی بھولا
ہوائے باغ و سیر گلستاں دل

(۱۸۱۸، اظفری (دیوان جہاں، ۴۱)). مغلوں کا دربار.... دانایان فرنگ سے بھی خالی نہ تھا. (۱۹۳۲، تخت طاؤس، ۶). [ف].

یان امذ.

۱. جانے یا چلنے کا عمل، حرکت، روانگی، پیش قدمی. (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۲. کسی قسم کی گاڑی، پالکی، پنیس.**

یک شخص اپس سریر دیکھیا
لے یانوں تے تا کہ سیر دیکھیا

(۱۷۰۰، من لگن، ۵۸). **۳. گھوڑا، ہاتھی وغیرہ.** (جامع اللغات؛ پلیٹس). **۴. سوار ہونے کا عمل، کوچ، سواری، گھوڑے کی سواری.** (پلیٹس). **۵. حملہ کرنا، ہلّہ کرنا.** (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [س: #].

یانا صف.

ابانا، بھولا ناواقف، نادان، بچہ، صغیر سن، کم سن، خرد سال، نو عمر، نوخیز. (ماخوذ: پلیٹس). [غالباً، س: #].

---جاتارہ� نا محاورہ.

بچوں کی طرح نادان رہنا، بچہ ہونا؛ جوان رہنا. (جامع اللغات؛ پلیٹس).

. . . یانا لاحقہ۔

علامت مصدر جو کسی لفظ کو مصدری صورت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ ٹڈیانا، پپیانا، ----- چندھیانا----- لکیانا وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۹). اردو کو اس باب میں یہ سہولت حاصل ہے کہ یہ نا، آنا، یانا، وانا لاحق کرکے ہر لفظ کو مصدری صورت میں ڈھال سکتی ہے۔ (۱۹۶۰، نکتہ راز، ۲۹).

یاتنک (مغ، فت ت) م ف ~ یاں تک.

یاں تک، یہاں تک، اس قدر۔

ہوا حال چشموں کا یاتنک تباہ
کیا رخت پانی نے اپنا سیاہ

(۱۷۸۴، مثنوی سحرالبیان، ۵۳).

نشو نما کا ہے عمل پھولے ہیں یاتنک پھول پھل
گلشن کے غنچے فی الشکل آئیں جو طوطی سے نکل

(۱۹۲۸، سلیم (وحیدالدین)، افکار سلیم، ۵۸).

یانچ (غنہ) م ف قدیم.

یہیں، یہاں ہی۔

اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے
یدی یانچ گو یانچہ میدان ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۶).

یانعی (کس ن) امث.

(لفظاً) پختہ ہونا (عموماً پھل کا) (کنایۃً) پختگی.

اصل سے تطبیق دینا فرع کو
یانعی ہے یانعی ہے یانعی

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۰۱). [ع: (ی ن ع)].

یانعی (کس ن) امث.

(لفظاً) پختہ ہونا (عموماً پھل کا) (کنایتہ) پختگی۔

اصل سے تطبیق دینا فرع کو
یانعی ہے یانعی ہے یانعی

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۳۰۱). [ع: (ی ن ع)].

یانگ (غنہ) امذ.

(لفظاً) ہاں (چینی فلسفہ) کائنات کی دو قوتوں میں سے ایک جو مثبت خیال کی جاتی ہے (ین (رک) کا نقیض)۔ یانگ وہ کیفیت جس میں ہر شے مضطرب اور بے قرار ہوجاتی ہے ۔ (۱۹۷۶، تصورات عشق و خرد (اقبال کی نظر میں)، ۳). یانگ زندگی کی اس کیفیت کا نام ہے جس کا خاصہ تحرک اور اضطراب ہے۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۶۲۰). انھوں نے ہندوؤں سے پرش اور پراکرتی کی اصطلاحیں اٹھائی ہیں اور چینیوں سے ین اور یانگ کی ۔ (۱۹۸۳، سلیم احمد، نئی شاعری نامقبول شاعری، ۲۲۱). یانگ کا مطلب تھا "ہاں" اور ین کا مطلب تھا "نہیں" ۔ (۱۹۹۶، ژونگ (نفسیات اور مخفی علوم)، ۲۸۹). [مقامی].

یانی صف مث۔

نادان، کم سن، بھولی بھالی، بچی۔

پیاری یری وہ ہیگا نادان عمر ہے اوس کی یانی
کیا تجھکو تھا کام پلایا کیوں نا پانی

(۱۸۸۴، سانگ نوٹنکی، ۶). ماں اُسے نہیں جانے دیتی اور یہ بھی کہتی ہے کہ ابھی وہ یانی اور بھولی بھالی ہے۔ (۱۹۰۵، رسوم دہلی، ۶۳). [یانا (رک) کی تانیث].

--- بُلبُل گُوندا کھا سِیانا کَوّا گوہ کھا کہاوت.

یہ تقدیر کے کھیل ہیں بیوقوف مزے اُڑاتے ہیں اور عقلمند خراب ہوتے ہیں، یہ تقدیر کے کھیل ہیں سیانپت کیا کرے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال؛ محاورات ہند، ۲۱۱).

یاوا/ یاواکا امذ.

ایک" غلے کا نام، بَجو. سنسکرت کی پرانی کتابوں میں جس غلہ کا نام "یاوا" یا "یاواکا" پایا جاتا ہے، یہ لفظ جو ہے جو یاوا سے بگڑ کر بنا ہے۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۱۳۹). [مقامی].

یاوَت م ف.

ایسا بڑا، اس قدر، اتنا، اتنی دفعہ، اتنی دور، اتنی دیر تک؛ جب تک؛ جبکہ؛ اس وقت تک، تک، تاکہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

یاوَر (فت و) صف؛ امذ.

۱. مدد کرنے والا، حمایتی، حامی، معاون، دستگیر، مددگار (مجازاً) دوست، یار، ساتھی۔

جب شہ رہیا اکیلا مخالف میں فوج میں
تب کوئی وہاں نہ تھا دیکھو یاور حسین کا

(۱۶۵۰، صادق، بیاض مراثی، ۲: ۶۷).

اوس ہلال ابرو سیں یاور آج ہوں میں ہم کلام
عاشقوں کو ہے مبارک یا امیری ہو سلام

(۱۷۰۶، قدیم بیاض، خروشی (سالار جنگ)، ۳۱).

پھندے سیتی طمع کے جاندار کوئی نہ چھوٹا
شیروں پہ دام مارا کرتے نہیں ہیں یاور

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۰۷).

اپنا کوئی یار نہ یاور درد ہمارا کس کو باور

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲: ۳۳۰).

نہ احوال کا کوئی عالم ہے یاں
نہ داور نہ یاور نہ حاکم ہے یاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۱۲).

ہوں وہ افتادہ کہ ہمت بھی یاور ہو تو ہو
دستگیر آ کے عصاء مژہ مور چگاں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۹۳).

اٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا
ہوا بخت یاور مرا رہنما

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین، ۳).

حکم شاہی یہ ہے کہ خودسروں سے کشمیر لے لیا جاوے، جس کا نصیبہ یاور ہو وہ ہمارے لشکر میں چلا آئے ۔

(۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۴۲۵). حضور کے بچوں کی قسمت یاور اور ان کے دانت تیز ہوں تاکہ وہ اس دنیا میں بھوکوں نہ بھولیں۔ (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۲).

سنتی ہوں میں کہ یاور و ناصر گذر گئے
اچھا بتاؤ قاسمؑ و اکبرؑ کدھر گئے

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۴۸). اب ان کی عمر ایسی نہیں کہ یہ سب کچھ ہوا کرے اور کوئی پرساں اور یاور نہ ہو۔ (۱۹۷۰، سلام و پیام، ۱ : ۱۵۳).

مسلماں برادر برادر یہی ہیں
بہم یار و انصار یاور یہی ہیں

(۱۹۸۷، ضمیریات، ۲۲).

کل تک تو میرے ہمدم و یاور تھے آپ ہی
کیوں ہوگئے ہو درپۓ آزار ، کیا ہے آج

(۱۹۹۳، افکار، (سید فیضی)، کراچی، جولائی، ۳۵). **۲. پانے والا، کامیاب، فتح مند؛ (مجازاً) خوش نصیب.**

پرت کے دریا کا شناور ہوں میں
پرت کیچ غوطے میں یاور ہوں میں

(۱۹۳۸، چندر بدن و مہیار، ۸۱). کہا شیخ گر تجکوں یاور نہیں توں قادر کی قدرت کا یاور نہیں. (۱۶۹۷، ہاشمی، مثنوی عشقیہ، ۹). کیا عجب ہے کہ کسی دن ہماری قسمت .... ھی یاور ہو جاوے. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۵۳۵). جو ہاتھ بڑھے، یاور ہے یہاں جو آنکھ اٹھے، وہ بختاور. (۱۹۵۲، دست صبا، ۹۵). **۳. (مجازاً) خداتعالیٰ.**

کتک عوام کہتے ہیں جو ظاہر دیکھنا حق کوں
جو کچھ دستا سو فانی ہے کنا کیو روپ یا ور کا

(۱۶۸۵، معظم بیجاپوری، قصیدہ (قدیم اردو، ۱ : ۲۵۲)). [ف].

---زیرِ دَستاں کس صف (---ی مج، فت د، سک س) صف : امذ.
کم زوروں کی مدد کرنے والا. (کلسکی ادب کی فرہنگ، ۱ : ۱۱۷). [یاور + زیر (رک) + دست (رک) + ف : اں، لاحقۂ جمع].

---غَریباں کس اضا (---فت غ، ی مع) صف : امذ.
غریبوں کا دوست یا مددگار؛ (مجازاً) خداتعالیٰ. (ماخوذ : جامع اللغات؛ عملی اردو لغت). [یاور + غریب (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

---ہونا محاورہ.
مددگار ہونا، حمایتی ہونا نیز ساتھی یا دوست ہونا.

شہ نے فرمایا کہ کچھ نہیں چارہ جز صبر و شکیب
ہے تمارا یاور اس غم میں خدائے ذوالمنن

(۱۶۷۲؟، ذوقی، اردو شہ پارے (زور، ۱۹۲۹ء، ۳۰۶)).

گر ہو بہر سرمۂ چشم اسکی خاک در نصیب
سارے ہم چشموں میں اپنے کیوں بنو یاور نصیب

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۶۸). علیحدہ چلنے میں یہ فائدہ بھی متصور ہے کہ اگر کسی جگہ پر کسی کو ضرر ہوگا.... تو ایک دوسرے کا وقت آکر یاور ہوگا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۵۹). مخدوم کی قسمت یاور نہ ہوئی اور وہ ایک اور لڑائی میں مارا گیا. (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰ : ۱۰).

یاوَری (فت و) (الف) امث.
۱. مدد، معاونت، دستگیری، اعانت، تائید، کمک، حمایت، رہنمائی، سہارا، باطنی امداد جو خدا کی طرف سے ہو.

اچھے عقل سوں بخت کوں یاوری
اچھے عقل سرمایۂ داوری

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۳۲).

دل میں تھے کاڑ سٹ توں حسن ہور نفاق کوں
جو تج کرے رفیق ہو توفیق یاوری

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۰۱).

اب خواب میں ہم اُس کی صورت کو ہیں ترستے
اے آرزو ہوا کیا بختوں کی یاوری کو

(۱۷۵۶، آرزو (سراج الدین)، گلشن ہند، ۲۵).

یاوری دیکھیے نصیبوں کی
دوست بھی ہوگئے مرے دشمن

(۱۷۸۴، درد، د، ۵۲). الحمدللہ کہ طالع کی مدد اور قسمت کی یاوری آج اس مقام پر باہم ملاقات ہوئی. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۸).

کیا انسیاں ، کیا طائراں ، کیا وحش ، کیا جن و پری
پالے ہے سب کو ہر زماں تیرا کرم اور یاوری

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۶).

سحر ہو ط رہِ ظلماتِ ہجر رشکِ قمر
جو خضرِ راہِ مقدر کی یاوری ہو جاے

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر، ۴۰۲).

رقیب آتا ہے مجھ سے ہمسری کو
جنوں سے کہہ دو آئے یا وری کو

(۱۸۷۴، نشید خسروانی، ۱۷۴). اس بات سے ہم پتہ لگا سکتے ہیں کہ بیرونی کا یہ فلسفہ تھا کہ جو اس کی مدد سے اشیاء کو معلوم کرنا اور عقل و فکر کی یاوری سے کام لیناہی علم الیقین ہے. (۱۹۹۰، البیرونی، ۳ : ۲۱۷). **۲. فتح مندی، کامیابی؛ طاقت، توانائی؛ زخم.** (ماخوذ : اسٹین گاس؛ فرہنگ آند راج).

یاوَری (ب) امذ.
گروہ، جماعت؛ (خوصاً) منصب دار سپاہیوں کا گروہ نیز ایک خطاب، کُمکی. منصب داروں کی تعداد ۶۶ تھی ... بعض متفرقات کے طور پر تھے کہ یا دری یا کمکی کہلاتے تھے. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۰). [یاور + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---بَخت کس اضا (---فت ب، سک خ) امث.
قسمت کی رسائی، قسمت کی خوبی، خوش قسمتی، خوش بختی. وہ وزیر اعظم کے دست راست ہیں اور اعلیٰ حضرت نظام کے معتمد خاص، عام لوگ اس کو یاوری بخت پر محمول کرتے ہیں. (۱۹۲۵، وقار حیات، ۴۳۸). اسوہ ہے ترا یاوری بخت کا حاصل تلقید تری باعث فوزِ وہ جہاں ہے. (۲۰۰۰، پانی میں مہتاب، ۵۴). [یاوری + بخت (رک)].

---پانا محاورہ.
حمایت حاصل ہونا؛ کامیابی حاصل ہونا.

مال و تن سوں اُس کی کر خرمت گری
آخرت میں گا توں یاوری

(۱۸۳۹، آداب سعادت (رسائل سید محمد حیات، ۹۰)).

---دینا محاورہ.

مدد کرنا. زبان سے جتنی یاوری دی، میں نے جھوٹ کے طوفان برپا کر دئے. (۱۹۱۳، افق (دوارکا پرشاد) کرشمۂ تقدیر، ۳۷).

---طالع کس اضا (---کس مج ل) امث.

قسمت کی مدد؛ خوش قسمتی، خوش بختی. ہمت مردانہ اور یاوری طالع سے روسیوں نے شکست کھائی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۶۸). [یاوری + طالع (رکـ)].

--- قِسمَت کس اضا (---کس ق، سک س، فت م) امث.

رکـ : یاوری طالع، خوش نصیبی، خوش قسمتی. یاوری قسمت نے اُن کے لیے حیدر آباد میں سروسامان بہم پہنچایا. (۱۹۲۵، وقارِ حیات، ۱۵). [یاوری + قسمت (رکـ)].

--- کَرنا محاورہ.

۱۔ مدد کرنا، مددگار ہونا، ساتھ دینا۔.

نصیبوں نے کی آپ کی یاوری
کہ آئی ہے اب ساتویں مشتری

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۳۲). فرخ کی ہمت نے یاوری نہ کی وہ پٹنہ میں آیا جگت سنگھ جو قصبہ بہار کا پاسبان تھا پیکار کے لیے آمادہ ہوا۔. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۰۵). یہ لوگ تعداد میں اس قدر ہیں تمہارا عصا کس کس کی یاوری کر سکتا ہے۔. (۱۹۲۵، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۸۱۵). ۱۶۹۰ء میں مغول فوج کی امداد کی بدولت قسمت نے ترکوں کی پھر یاوری کی. (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱ : ۲۳۲). **۲۔ (قسمت کا) سازگار ہونا، حالات کا موافق ہونا، اچھا ہو جانا (عموماً قسمت کے ساتھ مستعمل)**۔. بڑا اچھا کنبہ ہے ----۔ قسمت نے یاوری کی ہے۔. (۱۹۵۱، پہلی کہانیاں، ۹). کچھ کھڑ بڑاہٹ سی ہوئی تو سمجھا کہ کوئی بھاری مچھلی جال میں پھنسی ہے، قسمت نے آج یاری و یاوری کی ہے۔. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۴۴). وہ باتیں جو غلط ثابت ہوئیں وہ اس فن میں مہارت کے فقدان کے سبب نہ تھیں بلکہ ایسا صرف اس لیے ہوا کہ قسمت نے یاوری نہ کی۔. (۱۹۷۷، افکارِ عالیہ، ۴۵). قسمت نے جلد ہی یاوری کی جس کی اتنی جلدی خود انھیں بھی اُمید نہ تھی۔. (۱۹۹۲، نئی سمت، ۱۰۶). پرویز کی قسمت نے یاوری کی اور وہی تندور والا کام آیا۔. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۸).

یاوَکـ (فت و) امذ.

ایک قسم کی خوراک جو، جَو سے تیار کی جاتی ہے؛ کچے جو؛ بھنے ہوئے چاول؛ ایک قسم کی دال؛ لاکھ. (جامع اللغات). [مقامی].

یاوَگی (فت و) امث.

۱۔ بیہودہ گوئی، یاوہ گوئی؛ یاوہ ہونے کی حالت یا کیفیت، واہی تباہی، ہرزہ گوئی نیز بیہودگی۔. میں اس معاملے میں محتاط ہوں ----۔ کہ کسی لفظ کے استعمال میں نہ تو بیس یا نمائش علم آنے پائے اور نہ ہی یاوگی. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۴۷). **۲۔ گم ہونا.** (فرہنگ آنند راج). [یاوہ (رکـ) + ی، لاحقۂ کیفیت (بحذف گـ)].

یاوَن (فت و) امذ.

اہل یونان؛ مسلمان؛ رکـ : یاونی۔. اسے یاونوں (مسلمانوں) کی زبان کہا گیا ہے کبھی اسے مسلمانی کا نام دیا گیا. (۲۰۰۷، دو زبانیں دو ادب، ۱۲). میں نے یاونوں کی بولی بھی سیکھی ۔. (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۰). [یاونی (رکـ) کی تخفیف].

یاوَنی (فت و) امث نیز امذ.

رکـ : یامنی؛ فرقۂ اسلام کے آدمی، مسلمان، محمدی. (ماخوذ : جامع اللغات). [یامنی (رکـ) کا ایک املا].

--- بھاشا امث.

رکـ : یامنی بھاشا، عربی؛ فارسی. (پلیٹس). [یاونی + بھاشا (رکـ)].

یاوَہ (فت و) (الف) صف.

۱۔ بیہودہ، لغو، نامعقول، فضول، بے معنی، پوچ، لچر، بعید القیاس۔.

بے عینیت عقاید شرک خفی ہے لاکن
بے غیریت حقایق کفر صریح و یاوہ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۸۲). چنانچہ ان کی شاعری پر یاوہ یا مہمل ہونے کا حکم لگتا ہے ۔. (۲۰۰۹، مخزن، لاہور، جنوری، ۱۷ : ۶۰). **۲۔ اُجڑا ہوا، برباد نیز کھنڈ.** (ماخوذ : اسٹین گاس). **۳۔ گم، ناپدید.** (فرہنگ عامرہ).

یاوَہ (ب) امذ.

۱۔ بھٹکا ہوا یا گم شدہ مویشی وغیرہ۔. مفرور غلام یا بھٹکے ہوئے مویشی (" عبدآبق "، "کچکون" " یاوہ ") بھی اسی ضمن میں آتے تھے۔. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۲۱۱). **۲۔ لوگ یا چیزیں جن کی اصل معلوم نہ ہو.** (اسٹین گاس). **۳۔ نامعقول باتیں، گھڑی ہوئی یا بناوٹی باتیں.** (اسٹین گاس). [ف].

--- بکنا محاورہ.

بیہودہ بکنا، بکواس کرنا۔. اپنی بھی ہوتی ہے کہیں پرائی چیز کیا یاوہ یاوہ بکتی ہے اے بے تمیز ۔. (۱۸۰۲، نثر بے نظیر، ۴۷).

--- سَرا (---فت س) صف.

بیہودہ بکنے والا، بکواس کرنے والا، فضول گو۔. یہ تو چلیے ڈھیلے پیچوں والے ایک یاوہ سرا کا مزاحیہ کردار تھا۔. (۲۰۰۹، الحمرا، لاہور، مئی، ۶۳). [یاوہ + ف : سرا، سرائیدن = گانا].

--- سَرائی (---فت س) امث.

رکـ : یاوہ گوئی؛ بے سروپا گفتگو، بکواس۔. اوس کے ننھے سے سر میں تیری یہ یاوہ سرائی کیسے سما سکتی ہے۔. (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۴۷). آپ لوگوں کی یاوہ سرائی پر کچھ التفات نہ کیجیے. (۱۹۱۴، حالی، مکاتیب، ۱۸). اب وقت آگیا ہے کہ یاوہ سرائی کے بجائے اردو کے املاء کو معیاری بنانے کے لیے راست اقدام ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے۔. (۲۰۰۸، مخزن، لاہور، ۱۵ : ۹۲). [یاوہ سرا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

--- سَری (---فت س) امث.

بے وقوفی، کم علمی، نادانی. اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا کہ مال ردّی خدا کی راہ میں دینا اور ثواب کی امید رکھنا یاوہ سری ہے۔. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۱ : ۶۴). اور دخل دینا چاہے تو یہ اس کی یاوہ سری ہے۔. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۱۷). [یاوہ + رکـ : سر (۱) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- گُفتار (---ضم گـ، سک ف) صف.

رکـ : یاوہ گو؛ بیہودہ باتیں کرنے والا. (مہذب اللغات؛ جامع اللغات). [یاوہ + گفتار (رکـ)].

--- گو (--- گوئے) (---وج) صف؛ امذ۔.

بیہودہ باتیں کرنے والا، واہی تباہی بکنے والا، ہرزہ گو، لچر، نامعقول آدمی۔.

اُسے بولیا مالک کہ اے یاوہ گوئے
زباں اپنی بیہودہ بولنے تھے شوئے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۰۸). اُن کے واقعات و حالات کو مافوق طاقت بشری ٹھہرا، من جملہ محالات سمجھتے ہیں اور قائلین کو یاوہ گو۔ (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۲۷۵).

مومنِ یاوہ گو حریف تو نہیں اپنے راز کا
رات کو یاں گزر ہوا اس بت دل نواز کا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۵۰۴).

عربدہ باز و فتنہ جو ہو کون
ہرزہ گفتار و یاوہ گو ہے کون

(۱۸۸۷، ساقی نامہ شققیہ، ۲۶). احضر راز دار نے کہا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے تجھ ایسے ہزار ہا میرے یہاں سے تعلیم پا کے نکل گئے. (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱: ۶۲۱). اول تو یاوہ گو ہرزہ درادوسرے عقل سے بہرہ نہیں. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۱۳). بدکاروں یاوہ گویوں اور بیگانوں کا اس سر رشتے میں دخل نہیں ہے. (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱: ۱۰۰). قاص کے معنی ہوئے 'یاوہ گو' اور یہ حقارت کے لیے ہے. (۱۹۷۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲: ۲۰۰). [یاوہ + ف: گو، گفتن = کہنا].

--- گوئی (---وِج) امث.

بیہودہ یا فضول باتیں کرنے کا عمل. واہیات، بکواس، لغویات، ہرزہ سرائی.

گلو گیر ہی ہو گئی یاوہ گوئی
رہا میں موشی کو آواز کرتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۴۷). کسی بھاٹ کی یاوہ گوئی پر خفا ہو کر حکم دیا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۸۱). دیوانے جواب میں دی اکہ زیادہ یاوہ گوئی بیکار ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۴۸). گفتگو مین یاوہ گوئی اور افعال میں کج روی نہ ہو. (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱: ۸).

زندگی کے مسئلے کچھ اور ہیں جان عزیز
یاوہگوئی کی بھی حد ہے سوچ کر بولا کریں

(۱۹۵۷، شاید، ۲۴۰). یاوہ گوئی کی تہہ میں سنجیدگی پنہاں ہوتی ہے. (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۱۱۲). [یاوہ گو + ئی، لاحقۂ کیفیت].

--- گوئی کرنا محاورہ.

فضول اور احمقانہ باتیں کرنا، بیہودہ بکنا، بے سروپا گفتگو کرنا. او بیہودہ اِدھر سے اُدھر تو ناچتا پھرا حفاظت تو انکی ہو نہ سکی اب یاوہ گوئی کرتا ہے. (۱۸۸۸، طلسم ہوش ربا، ۳: ۲۵۴). بعض اپنی شیخی و نمود میں یاوہ گوئی کرتے ہیں مگر اوروں کو ابر نہیں کہتے. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۶۶۴).

یاہاں م ف.

رک: یہاں. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یہاں کا بگاڑ].

یاہُم (ضم ہ) امذ.

بادِ موافق، سازگار ہوا، ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے چلتی ہو، باد شرطہ.

جس زماں پاتے تھے یا ہم کا اثر
پر ؛گا لیے تھے باری کی خبر

(۱۸۳۷، مثنوی بہاریہ، ۳۰). [ف].

یاہُو (و مع) (الف) امذ.

۱. خداوند تعالیٰ کا اسم. (فرہنگ آصفیہ). **۲. ایک قسم کا گھریلو کبوتر جس کی آواز سن کر لگتا ہے کہ یا ہو کہہ رہا ہے، یہ کبوتر بڑا لمبا سانس کھینچتا ہے یعنی گونجتا ہے اور اس کی گونج میں خڈا کے نام کی آواز پائی جاتی ہے یہ کبوتر اڑانے کے کام کا نہیں ہوتا اور نہ اُڑ سکتا ہے.**

جس وقت ہم اے یار ترا دم لگے بھرنے
قمری ہی دکھائی دی نہ یاہو نظر آیا

(۱۸۶۸، شرف (آغا حجو، د، ۱۳). چھٹی قسم کبوتر یاہو کہلاتے ہیں. (۱۸۹۱، رسالہ کبوتر بازی، ۵). کہنے لگا پیارے چائے یا ہو کا پٹھا ہو ایا الو کا پٹھا وہ تو بلی کی بھینٹ چڑھ گیا. (۱۹۲۷، نرالی اردو، ۶۰).

یاہُو (ب) کلمہ ندا.

۱. اے خدا، فقیروں، قلندروں اور مجذوبوں وغیرہ کا نعرہ جو خدا کی یاد میں لگاتے ہیں.

جھڑ پڑیں برگ نخل طوبا کے
گر کروں دل سیں نعرۂ ' یاہو'

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۷۲). ایک حریم سینہ میں ذوق شوق کے ساتھ یو ہوکے نعرے لگاتا تھا. (۱۹۰۷، تذکرۃ المصطفیٰ، ۴۶). سحاب کی کروٹوں میں دارو، قلندروں کے لبوں پہ یاہو تبسم آئینہ دارِ لولو ترانہ چھٹکا رہا ہے گیسو. (۱۹۵۰، سموم و صبا، ۹۱). ایک بس ایک صدا کو نجتی ہو شب آلام کی یو ہو! یاہو. (۱۹۶۹، لا، انسان، ۴۸). **۲. کبوتر کی آواز، یاہو کبوتر کی بولی، مراد: اے اللہ، اے خدا.**

قمریاں کہتی تھیں شمشاد پہ یاہو یاہو
فاختہ کی یہ صدا سرو پہ تھی کوکو کو

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۱: ۴۱۶). پند بے سود سے بہتر تھا کہ یا ہو کہتے کاش انساں کے عوض نتے کبوتر واعظ. (۱۸۹۵، دیوان زکی، ۸۷). **۳. خدا حافظ، فی امان اللہ.** (اسٹین گاس). [ع].

--- بولنا محاورہ.

اللہ ہو کا نعرہ لگانا، خدا کی یاد کا نعرہ لگانا.

اب چراغ عقل گل کرنی سراج
سوز دل سین ایک " یاہو " بولناں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۶۶).

یاہُوت (و مع) امذ.

(تصوف) معرفت و سلوک کے مقامات و منازل میں سے چھٹا درجہ. چھٹا مقام یا ہوت. (۱۴۶۱، خواجہ بندہ نواز، شکار نامہ، ۲). [ع].

یاہی م ف.

(عور) رک: یہی، یہ ہی، اسی.

مورے ماتھے کی بندیا جات رہی
یاہی سوچ میں ساری رات رہی

(؟، فہنگ آصفیہ).

یاہو گھڑی استاد سے جاکر کہیو حقیقت ساری

(۱۸۵۳، اندر سبھا (امانت لکھنوی، ۴۹). [یہ ہی (رک) کا بگاڑ].

یائی صف.

حرف "ی" سے منسوب ، حرف "ی" کا "ی" والا ، لفظ جس میں حرف "ی" ہو ۔ اس کا محاورہ یو بولو جاتا ہے جنیت (یعنی ناقص یائی) اور کنور • یعنی ناقص واوی) ۔ (۱۹۶۸ ، بلوغ الارب ~ (ترجمہ) ، ۴ : ۲۲۰) ۔ [یاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] ۔

یائے امذ.
حرف "ی" کا فارسی تلفظ (رک : یا کے تحتی الفاظ) .

یائے الفاظ فارسی کا گرنا ، جائز نہیں کسی جا

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات (ترجمہ) ، ۲۳۳) . کھائے کر ، آئے کر ، گائے کر ان سب میں جو چیز زائد ہے وہ طویل مصوتہ ہے خواہ وہ یائے ہو یا الف یا واؤ ۔ (۱۹۸۴، اسلوبیات میر ، ۷۹) . [ی (رک) کا تلفظ] .

یا یا امذ.
آدمیوں ، اونٹوں یا شکاری پرندوں کو بلانے کی آواز ؛ ہو ہو ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ) . [ع] .

یَباب (فت ی) (الف) صف.
ویران ، غیر آباد ، خراب ۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ عامرہ) .

یَباب (ب) امذ.
خرابہ ، دشت ویراں ، لق و دق میداں ، وادی ، خشک جنگل ، ریتلا میدان ۔ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) ۔ [ع : (ی ب ب)] .

یَبرُوج (فت ی ، سک ب ، و مع) صف ؛ امذ ۔
ا۔ (لفظاً) خوشبودار ، خوشبو دینے والا ۔ یبروج کا لفظ سریانی ہے جس کے معنی خوشبو بخشنے والا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ پھل اس کا سونگھنے کے کام میں آتا ہے ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۳) . ۲۔ انسان کے چہرے سے مشابہ ایک گھاس جو نر و مادہ ہوتی ہے اور جس کے پتے دھتورا کے مانند ہوتے ہیں ، مردم گیاہ ۔

کچھ شکل ظاہری پہ نہیں منحصر کہ ہے
یبروج بھی تو صورتِ انساں بعینہٖ

(۱۸۱۸، انشا ، ک ، ۱۲۶) . یبروج ---- ایک نبات ہے ، جس کے پتے دھتورہ کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں ۔ (۱۹۲۹، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۳) . [ع > سریانی] .

--- الصَّنَم (--- ضم ج ، غم ال ، شد ص بفت ، فت ن) امذ.
(طب) انسانی چہرے سے مشابہ ایک نبات ، یبروج (رک) . یبروج الصنم ---- اس کی جڑ کی چھال خشکی لاتی ہے ۔ (۱۸۷۳، مخزن المفردات ، ۲۱۸) . طبیبوں نے اپنی ایک اصطلاح مقرر کرلی ہے ، کہ آدمی کے چہرے سے مشابہت فرض کرکے یبروج الصنم نام رکھ دیا ہے ۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۴) . ساری جڑیں گرم ہیں سوائے بیخ انجبار اصل انقاخ (کذا) اور یبروج الصنم کے ۔ (۱۹۵۱، یونانی دواسازی ، ۲۱) . [یبروج + رک : ال (۱) + صنم (رک)] .

یُبس (ضم ی ، سک ب) امذ.
ا۔ خشکی ، سوکھا پن ، خشک ہونے کی حالت یا کیفیت ۔ جو دہنیت میں نفع عام ہو خاک کا یبس کھووے کیفیت روغن بادام ہو ۔ (۱۸۴۶، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۶۰) . کوئی برد عارض اس کو نہووے اور نہ کوئی یبس اُس تک پہونچا ۔ (۱۸۸۰، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۱) .

ڈال اس پہ نہ کاش پردۂ یبس
بیکار نہ کھینچ گردۂ یبس

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات ، ۱۵۸) . ۲۔ آنتوں کی خشکی ؛ قبض ۔ صحت نے منھ پھیرا پھر خرابی نے صورت دکھائی ، یبس ایسا ہوا کئی دن نیند نہ آئی ۔ (۱۸۶۸، سرور ، انشائے سرور ، ۱۲) .

ہے شکایت قبض کی کھانا مجھے بھاتا نہیں
لاکھ نسخہ پی چکی ہوں یبس پر جاتا نہیں

(۱۸۷۹، جان صاحب (مہذب اللغات) . [ع] .

--- طبع (--- فت ط ، سک ب) صف ؛ امذ.
(طب) مزاجاً خشک (کوئی چیز) نیز خشک مزاج آدمی ۔ فیض عام خاص اسی کا نام ہے دانا کے واسطے دام ہے یبس طبعوں کے لیے شیرۂ بادام ہے ۔ (۱۸۶۸، سرور ، انشائے سرور ، ۷) . [یبس + طبع (رک)] .

یُبُوسَت (ضم ی ، و مع ، فت س) امث.
ا۔ خشکی (مزاج ، موسم وغیرہ کی) ، سوکھا پن ، روکھا پن ، رکھائی ۔

اتھی خشکی یبوست بے رطوبت
نھیں تھی نزد بائی جز یبوست

(۱۷۷۳، گنج الاسرار ، تراب شہ ، ۲۶) . ہیگرامیٹر ---- ایک آلہ ہے کہ باہر کی رطوبت اور یبوست کے درجات شمار کرنے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے ۔ (۱۸۳۸، ستہ شمسیہ ، ۴ : ۱۴۴) . غذا کی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست خون پر اثر کرتی ہے ۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا ، ۱۴۴) . خدا نے مادّہ پیدا کیا مادہ سے عناصر پیدا ہوئے حرکت سے آگ پیدا ہوئی آگ کی گرمی نے یبوست پیدا کی ۔ (۱۹۰۷، شعر العجم ، ۱ : ۱۴۴) . بریگیڈیئر صاحب فوجی تھے ، ان کے مزاج میں یبوست اور کرختگی تھی ۔ (۱۹۸۸، بیورو کریٹ ، ۱۱۷) . ۲۔ (طب) قبض ۔ بھوکے لڑنے والے دراصل کم خوراکی کے باعث دیوانہ ہو جاتے ہیں ان کا دماغ یبوست کی وجہ سے خشک اور فرسودہ ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۳۳، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۶۹) . ۳۔ (کنایۃ) بے لطف ہونے کی حالت یا کیفیت ، دلچسپی سے خالی ہونے کی حالت ، بے مزگی ، بے ذوقی نیز تقشف ۔ پیشتر اس کے کہ ماحول پر مکمل یبوست چھاجاتی ہم نے اہل مجلس کو خدا حافظ کہا اور ہوٹل کو لوٹ آئے ۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی ، ۶۸) . مقالہ کو یبوست سے بچانے کے لیے میں نے ان قصوں کے حوالے شامل کیے جن سے مولوی محمد حسین آزاد کی دربار اکبری الف لیلہ بنی ہوئی ہے ۔ (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ ، ۹۹) . [ع : (ی ب س)] .

--- زَدَہ (--- فت ز ، د) صف.
خشک ؛ (مجازاً) دلچسپی سے خالی نیز غیر تخلیقی ۔ علی گڑھ تحریک کے تصنیفی کام پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو یہ ادب یبوست زدہ نظر نہیں آتا ۔ (۱۹۸۳، اردو ادب کی تحریکیں ، ۷۳۳) . نیاز نے غلام ہندوستان کے یبوست زدہ ذہنی پسماندہ اور غیر تخلیقی مسلم معاشرہ میں آنکھ کھولی ۔ (۱۹۹۴، نگار ، پاکستان ، نومبر ، ۲۵) . [یبوست + ف : زدہ ، زدن = مارنا] .

یَت (۱) (فت ی) صف.
روکا ہوا ؛ رکا ہوا ؛ ممنوع ؛ معتدل ؛ محدود ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س :] .

یَت (۲) (فت ی) امث.
ا۔ روک ، اٹکاؤ ، ممانعت ؛ رہنمائی ؛ روکنا ؛ بند ہو جانا ؛ آرام ؛ وقتِ مقررہ ؛ شرط ؛ بیوہ ؛ سادھو ، جتی ۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . ۲۔ (موسیقی) گانے میں ٹھہرنا ؛ رکنا ۔ گت (آہنگ) اور یت یا وشرام (وقفہ) کے اصولوں کو جس تخلیق میں ملحوظ رکھا گیا ہو اس کو چھند کہتے ہیں ۔ (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۹) . [س :] .

یُت (ضم ی، و مع، فت س) صف مث نیز امث۔
لگا ہوا، ملا ہوا، جڑا ہوا، ساتھ، عطا شدہ؛ مقبوضہ؛ (کسی سے) رابطے میں. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [مقامی].

. . .یَت (۱) (فت م، سک ق، و مع، کس م، فت ی) لاحقہ.
(بطور اسمیت) جیسے : اپنائیت وغیرہ (بطور وصفیت) جیسے : اکڑیت، برچھیت، ------ ڈکیت. (ماخوذ : وضع اصطلاحات، ۱۳۹). [مقامی].

. . .یَت (۲) (فت ی) لاحقہ.
اسم منسوب سے جس کے آخر میں "ی" یا "وی" یا "انی" ہو؛ جیسے آدمی سے آدمیت، صفرادی سے صفراویت اور روحانی سے روحانیت وغیرہ. اسم بنانے کی علامت آدمیت .... صفرادیت .... روحانیت. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۳۹). [مقامی].

. . .یتا (فت ی) امذ لاحقہ.
(بطور وصفیت) جیسے : چڑھیتا (چڑھیت) وغیرہ. (ماخوذ : وضع اصطلاحات، ۱۴۰).

یتّا (فت ی، شدت، نیز بلا شد) صف قدیم.
دکنی رک : یتا؛ اِتّا، اس قدر.

جس اس کا یتا میں ادب راکھنا
چھپایا سو کی منجہ تب آکھنا

(۱۶۶۴، پرت نامہ، قطب الدین فیروز (اردو ادب، علی گڑھ، جون، ۱۹۵۷، ۹۸).

یتا توں ہے نزدیک جانے نہ کوئی
قدیم آشنا ہور بچھانے نہ کوئی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۲).

نرمل بدن چنچل کا یتا صاف ہے مگر
مورت موہن کی اوتے ہیں چندنی کوں چھان کر

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۴۷).

پوچھیا کہ یتا قدر تجھ ذات اوپر ہے
اے نورِ دو جگ بول کہ توں بشر ہے

(۱۷۰۵، بیاض مراثی، (مثنوی مرزا) ۲۰۵).

مناوتا ہ آپ نرنجن شہ دل میں کوپ دھرے
پرت یتا ہے اس سوں رب جکچھ کرے سوسبھ سرے

(۱۷۱۸، بحری، ک، ۲۵۷). [اِتا (رک) کا بگاڑ].

---کُچ (ضم ک) م ف.
اس قدر، اتنا کچھ. (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [یتا + کچ (کچھ کا بگاڑ)].

یَتاچ (فت ی) صف نیز م ف.
(دکن) اتنا، اتنا ہی. ولے یتاچ کہ میرا دھندا کسی کو چڑکانا ہے. (۱۷۶۵، انوا قرسہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت، ۳۷۸)). [یتا + چ حرف تاکید].

یُتّاق (فت نیز ضم ی) امذ.
پاسبانی، پہرا، چوکی، تراکیب میں مستعمل. (فرہنگ عامرہ). [ت].

---دار صف.
پہردار، سپاہی. اس کے کتنے اونٹوں اور بیلوں کو بوجھ سمی انگریزی یتاق داروں کی نظروں کے سامنے سے لے جانے کے لیے حکم دیا. (۱۸۴۷، حملاٹ حیدری، ۲۸۷). [یتاق + ف : دار، داشتن = رکھنا].

یتال (کس ی) م ف.
(دکن) رک : اتال، اب، اس وقت.

سن ا باپ میرے بچپن توں یتال
نکو رکھ مجھ کونڈے میں خیال

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۹۱). [ایتال (رک) کی تخفیف].

یَتامیٰ (فت ی، ابشکل ی) صف مذ؛ ج.
بہت سے یتیم، بے ماں کے بچے، یتیم لڑکے اور یتیم لڑکیاں. انھوں نے آنحضرتؐ سے .... ایک لونڈی مانگی اور ہاتھ کے چھالے دکھائے تو آپ نے صاف انکار کر دیا کہ یہ فقرا و یتامیٰ کا حق ہے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۱۸۹). اس کے گلے کے موتی ہمارے بچوں کے آنسو ہیں اور لعل و یاقوت ہمارے یتامیٰ کا خون ہے. (۱۹۴۳، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۳۴۷). نالۂ یتیم، یتیم کا خطاب ہلال عید سے، تو اپنی جگہ پر مسلمانوں کی زبوں حالی، یتامیٰ اور مسکین کی کس مپرسی کا درد انگیز نوحہ ہیں. (۱۹۷۹، دانائے راز، ۲۳۴). شہدائے اُحد کے یتامیٰ و بیوگان .... کے تحفظ کے مسائل .... کے بارے میں سورہ نساء .... کا حکم نازل ہو چکا تھا. (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین، اسلام، ۹، ۴۱۰). [یتیم (رک) کی جمع].

یَتاؤ (فت ی، وج) امذ قدیم.
ٹھہرانے کا عمل، مدت مقرر ہونے کا عمل، مقررہ مدت، ٹھہراؤ. تو میرا رہن کہاں یتاؤ ہور کہاں سماؤ ہور کہاں اپاؤ. (۱۵۸۲، کلمتہ الحقایق، ۴۱). [یت (۱) (رک) + او، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

یَتُر (فت ی، سک ت، فت ر) م ف.
کس جگہ، کہاں؛ جہاں، جب، کیونکہ، اس وقت سے. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : #].

یَتِشُخانَہ (فت ی، کس ت، سک ش، فت ن) امذ.
ملنے کا کمرا؛ سامعین کے بیٹھنے کی کشادہ جگہ یا کمرا، یا تش خانہ. (ماخوذ : جامع اللغات). [ف].

یَتُ کِنچُت / یتکِنچُت (فت ی، سک ت، کس ک، سک ن، کس چ) م ف.
تھوڑا بہت، کچھ. (پلیٹس، ہندی اردو لغت). [س : #].

یُتم (ضم نیز ف ی، سک ت) امذ.
یتیمی، یتیم ہونے کی حالت. یتیم (Orphanhood) بشہ کا یتیم ہونا. (۱۹۹۱، اصطلاحا قانون (اسلامی)، ۱ : ۲۶۹). [ع : (ی ت م)].

یَتّم (فت ی، شدت بفت) امذ.
کنوے سے پانی نکالنے کی بلّی جس کے ایک سرے پر ڈول لٹکا ہوتا ہے اور دوسرے سرے پر وزن بندھا ہوتا ہے، ڈھیکلی. اتانہ پتا، تو کس گلی میں رہتا، یتیم کا پانی پی لے کو پتیاں میں چھپتا. (۱۹۳۶، چند دکھنی پہلیوں، ۸۳). [مقامی].

یَتّن (فت، سک نیز فت) امذ.
رک : جتن، کوشش، سرگرمی (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : #].

یَتِنی (فت ی، کس ت) امث.
بیوہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : #].

یتنی (فت ی، سک ت) صف.
کوشش کرنے والا، محنتی، تکلیف اٹھانے والا. (پلیٹس). [یتن + ی، لاحقۂ صفت].

یتّوع (فت ی، شد ت نیز بلا شد، و مع) امذ.
ہر وہ درخت جس میں زہریلا دودھ نکلے، تھوہڑ، وہ گھاس جو شیرہ دار ہو اور اس کا شیرہ زہردار ہو۔ اس کنگھی کو یتوع کی جڑ پر لگا دیا جائے. (۱۹۰۷، فلاحت النخل، ۱۷۸). [ع : (ی ت ع)].

یتہ (فت ی، ت) امذ.
خچر کی ایک قسم، دُلدُل. یتہ، دلدل جس کا ذکر اکثر روایتوں میں ہے اسی خچر کا نام ہے، جس کا ذکر عمرو بن حویرث کی روایت میں ہے. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۱۸۹). [ع].

یتی (۱) (فت ی) صف مث.
(دکن) اتی، اتنی، اس قدر.

یتی میری منت کی کرتا ہے توں
یدی دیتی ہوں بھیا و کر دونو کوں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۰).

دلیری یتی دھرتا ہور زور دست
برابر ہووے گا کہاں فیل مست

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۲۰).

بڑی دیکھ گم ہو رہی تھی یتی
جواں کو ہٹکنے کی قدرت نہ تھی

(۱۶۸۲، رضوان شاہ و روح افزا، ۳۰).

گرچہ مجھے نین ہی لیاقت یتی
لیک عجب نین تری رحمت ستی

(۱۷۷۱، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۲ : ۱۹). ابتدائی زیر یعنی الف مکسورہ کو ی بولتے ہیں جیسے ـــــ یتی (اتی بمعنی اتنی) یتے (اتے بمعنی اتنے) وغیرہ۔ (۱۹۶۷، سب رس پر ایک نظر، سہیل بخاری، ۶۱). [یتا (رک) کا مؤنث].

یتی (۲) (فت م، سک ٹ، کس مج ر، فت ی) (الف) امث.
رک : یتنی؛ جتی، بیوہ. (ماخوذ : پلیٹس).

یتی (۲) (ب) امذ.
تارک الدنیا، جوگی، سنیاسی؛ بھگت، عابد، زاہد نیز فقیر (خصوصاً جینت فرقے کا). (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : #].

یتی (۳) (فت ی) امث.
ا۔ (پنگل) چھندوں کے درمیان وہ جگہ جہاں پڑھتے ہوئے اُن کی لے ٹھیک رکھنے کے لیے تھوڑا سا وقفہ ہوتا ہے، وقفہ، ٹھہراؤ، بشرام. مصرع کے درمیان یا مصرع کے آخر میں قیام یا وقفہ کو بشرام یا یتی کہتے ہیں. (۱۹۹۰، نگار، پاکستان، جون، ۲۳). ۲۔ (موسیقی) تال میں چند ماتروں کے بعد کسی جگہ ٹھہرنے کا عمل. لوں کے متعلق پنڈتوں نے جن دس باتوں کو ضروری جانا ہے انہیں اصطلاحاً پران کہتے ہیں، یتی ان میں سے ایک پران ہے اس کے معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ (۲۰۰۵، مبادیات موسیقی، ۱۹۹). [مقامی].

--- **بھنگ دوش** (---فت بھ، غنہ، وج) امذ.
(پنگل) اس عیب کا نام جس میں وقفے کے مقام پر آدھا لفظ ایک مصرعے میں اور آدھا دوسرے مصرعے میں شامل ہو جائے. ۔ سرسی چھند کی بعض غزلوں میں ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جن میں "وقفہ" صحیح مقام پر نہیں ہے وقفہ کے مقام پر لفظ کا آدھا ٹکڑا مصرعے کے ایک حصے میں اور آدھا دوسرے حصے میں شامل ہو گیا ہے، ہندی میں اس عیب کا نام "یتی بھنگ دوش" ہے۔ (۱۹۷۰، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت، ۲۰۴). [یتی + بھنگ (رک) + رک : دوش].

یُتی (ضم ی) امث.
ملاپ، ملن. (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

یتے (فت ی) صف؛ ج۔
(دکن) اتے بمعنی اتنے، اسقدر (تعداد کے لیے)۔

یتے ملک دیکھیا ولے کوئی نار
نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۶).

یتے راگ ہور رنگ رونق سنگات
ارایش بنا چار سوں دھات دھات

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۴۲). نہ ہوئیں کس کہستان میں سنگ یتے. (؟، تاریخ سکندری (دکھنی اردو کی لغت، ۳۷۹). ابتدائی زیر یعنی مکسورہ کو ی بولتے ہیں جیسے ـــــ یتی (اتی بمعنی اتنی) یتے (اتے بمعنی اتنے) وغیرہ۔ (۱۹۶۷، سب رس پر ایک نظر، سہیل بخاری، ۶۱). [یتا (رک) کی جمع].

یتیاں (فت ی، سک ت) قدیم صف مث؛ ج.
(دکن) یتی (رک) کی جمع، اتنی، اتنی ساری۔

تیاں خصلتاں خوب ہے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹). [رک : یتی (۱) + اں، لاحقۂ جمع].

یتیم (فت م، ی مع) صف؛ امذ۔
ا۔ (لفظاً) تنہا رہ جانے والا یا ایسا شخص جس کی طرف سے غفلت برتی جائے۔ یتیم کے معنی یا تو تنہا رہ جانے والے فرد کے ہیں یا ایسے شخص کے جس کی طرف غفلت برتی جائے ۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۲۷۳). ۲۔ (بچہ) جس کی ماں یا باپ یا دونوں مرگئے ہوں، بے پدر، اناتھ؛ بن باپ کا بچہ۔

مج بن ہوتے آج یتیم ایسا کیا حکم حکیم

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۱۳).

یتیماں کا پرور ہو توں اے کریم
زمانے کو ہونے نہ دیتا یتیم

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۲۲). حضرت ﷺ نے فرمایا، یا فاطمہ، جانتی ہو یہ کون ہے--- یتیم کرنے والا فرزندوں کا--- یہ عزرائیل ہے۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۶۶).

ظلم سیں تیموں کا کھاتے ہیں مال
دیویں انت مکھ ان کے انگار گال

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۶۵).

سونپے ہے فیض ہوا صورتِ مژگاں یتیم
سرنوشت دو جہاں ابر، بیک سطر غبار

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۳۲). اور عورتوں نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم سمجھ کر نہ لیا مگر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کے نصیب میں تھی. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش،

۱۴) . یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کے کھانا کھلانے کی لوگوں کو ترغیب نہیں کرتا. (ـ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۹) . سرمایہ ان لوگوں کا ہوتا ہے جیسے کہ بیوہ، یتیم یا خیراتی ادارے کا انتظام ایسے تجار کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے باہمی تعاون کرتے ہیں. (۱۹۸۳، ایک منصفانہ زری ناظام (ترجمہ) ، ۲۴۴) . بادشاہ کی ایک بیٹی تھی.... مگر بیچاری ملکہ مر گئی شہزادی یتیم ہو گئی. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۷) . یتیموں اور سائلوں کے متعلق یہ احکامات اہم ہیں ~ . (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۸۰۲) . **۳. وہ جانور یا حیوان جس کی ماں مر گئی ہو**. (فرہنگ آنند راج ، فرہنگ آصفیہ) . ۳. (i) **برا آب دار موتی جو سیپی میں اکیلا ہوتا ہے، نہایت قیمتی جواہر، نہایت قیمتی موتی**. (پلیٹس ؛فرہنگ آصفیہ ؛کلاسیکی ادب کی فرہنگ) . (ii) **قیمتی، بے نظیر، یکتا، بیش قیمت (عموماً کوئی جواہر پارہ)**.

رہ شرع کا ہادیٔ مستقیم
شریعت کے دریا کا در یتیم

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۲۸) .

نبی کون یعنی رسول کریم
نبوت کے دریا کا در یتیم

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۹) .

اس لیے روتی ہوں باحال سقیم
نہیں ملتا ہے مرا درِ یتیم

(۱۸۷۶، شہید (غلام امام) ، د، ۵۴) .

دامن میں حوریں لیتی ہیں درِ یتیم اشک
رو ہیں ہم جو ہجر رسول الہ میں

(۱۹۲۱، دیوان ریختی (محسن) ، ۷۰) . یتیم کے اصلی معنی عربی میں یکتا، بے نظیر. (۲۰۰۳، تسلیمات ، ۴۹) . ۴. (مجازاً) **عظیم ترین شخص ، یکتا اور بے مثل شخص ، مراد : آنحضرتؐ**. عین اُس وقت جب اُس پر کسریٰ و قیصر کا دھوکا ہوتا تھا، وہ گلیم پوش ملہ کا یتیم اور آسمان کا معصوم فرشتہ نظر آتا تھا. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۵۵) .

اے یتیم و اُمّی و مظلوم و مہجورِ وطن
بحر علم صاحب حکم شریعت السلام

(۱۹۹۰، زمزمۂ درود، ۵۲) . ۵. **اکیلا، تنہا نیز لاوارث، بے آسرا، بے سہارا، بے کس**. ہم تو بس تمہارے بغیر یتیم ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۹۹۴) . ۶. (کنایۃً) **ویران، اجاڑ**. دلی اُن کے بعد سے جذباتی اور مخلص رہنمائی سے یتیم یتیم سی نظر آتی ہے. (۱۹۸۶، دلی والے، ۱ : ۶۸) . ۷. **نوکر، غلام**. جب میر شکار نے نام سوداگر کا سنا زیادہ متعجب ہوا، اور یتیم کے ساتھ خواجہ کی مجلس میں آیا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۳۲) . ادنیٰ یتیم سے اس طرح سے راز کی باتیں کرت جیسے حضرے جبرئیلؑ سے راز کی باتیں ارشاد فرماتے. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷) .

یہ اسے تھا کس دہ زن لئیم
وہ اسے کہتا تھا اے کس کس یتیم

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۴۹) . ۸. **چور؛ عیار**. (فرہنگ آنند راج) . [ع : (ی ت م)] .

---**الدّیار** (--- ضم م، غم ال، شد د بکس) صف.
جو اپنے ملک کی بجائے کسی اور ملک میں رہتا ہو، غریب الدیار (رک). میں نے برہم ہو کر کہا کہ یتیم الدیار عرب انٹیلی جنس کو کہاں اتنی توفیق کہ ایسے مشن کا سوچ بھی سکیں. (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے، ۱۶۳) . [یتیم + رک : ال (ا) + دیار (رک)] .

---**الطّرفین** (--- ضم م، غم ال، شد ط بفت، فت ر، ی لین) صف.
بن ماں باپ کا، وہ (شخص) جس کے ماں باپ دونوں مر گئے ہوں؛ یتیم ویسیر؛ (کنایۃً) لاوارث، تنہا، جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو. عوام بھی اسے سمجھنے لگے ہیں اور یوں بے چاری اردو یتیم الطرفین ہو کر گئی ہے. (۲۰۰۷، مخزن (مجلّہ) ، لاہور، ۱۳ : ۱۸۸) . [یتیم + رک : ال (ا) + طرفین (رک)] .

---**العقل** (--- ضم م، غم ا، سک ل، ت ع، سک ق) صف.
عقل سے محروم؛ کم عقل، نادان، احمق. اشتراکی ناصر کو مجھ پر حملہ کرانے کے لیے جو نقاد ملت ہیں وہ ایس ایسے سارق اور یتیم العقل افراد ہوت ہیں جن پر رحم بھی آتا ہے اور غصہ بھی. (۱۹۷۰، برش قلم، ۲۷۹) . [یتیم + رک : ال (ا) + عقل (رک)] .

---**العقلی** (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ع، سک ق) امث.
کم عقل ہونے کی حالت؛ بے عقلی، حماقت، نادانی، ناسمجھی. ان کی یتیم العقلی کا حال یہ ہے کہ الہام اور وحی سے منکر ہو کر اور اس کا شدت سے استہزا اڑاتے ہوئے بھی مار کس اور لینن کی ہر بات کو وحی اور الہام سمجھنا ان کا اشعار ہے. (۱۹۷۰، برش قلم، ۲۶۴) . [یتیم العقل + ی، لاحقۂ کیفیت] .

---**پَرْوَری** (--- فت پ، سک ر، فت و) امث.
بن ماں باپ کے بچوں کی پرورش کا عمل، لاوارث کو سہارا دینے کا عمل. منجھو کو اس کی یتیم پروری زیادہ گراں نہ گزری. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل، ۲۱۲) . [یتیم + ف : پرور، پروردن، پالنا + ی، لاحقۂ کیفیت] .

---**خانَہ** (--- فت ن) امذ.
یتیم بچوں کی رہنے کی جگہ یا عمارت، بے پدر و بے مادر بچوں کا مسکن. بمبئی کے حاجی زکریا سیٹھ نے یتیم خانے کے لیے ایک دم سے دو لاکھ روپیہ دے دیا. (۱۸۹۵، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۵۴) . یتیم خانہ کی وہ لڑکی معصومن جو قبضہ میں تھی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۰۷) . کسی فہرست میں صاف طور پر نہیں لکھا کہ مقامی یتیم خانہ کی مالہ مدد باوجود استطاعت کے نہ کرنا گناہ کبیرہ یا گناہ صغیرہ ہے. (۱۹۲۳، احیاء ملت، ۶) . مولیناشاہ احمد مختار..... آپ نے میرٹھ اور ڈربن میں یتیم خانے قائم کیے. (۱۹۸۹، آئینۂ رضویات، ۱ : ۲۲۰) . دادا کی وفات کے بعد انا اون کے بھائیوں کو ایک طرح کے یتیم خانے بھیج دیا گیا. (۲۰۰۵، جوئیندہ یابندہ (ترجمہ) ، ۴۲) . [یتیم + ف : خانہ، لاحقۂ ظرفیت] .

---**کَرْنا** ف مر محاورہ.
بن باپ کا کرنا، باپ کو قتل کرنا. اپنے جیتے جی اس کو یتیم کر دیں، اپنی محنت سے محروم کر دیں. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۶۹) .

---**ویَسیر** (--- وج، فت ی، ی مع) صف ؛امذ.
وہ جس کے ماں اور باپ کا انتقال ہو چکا ہو، بن ماں باپ کا بچہ یا شخص. یا علی ! اوپر یتیم ویسیر کے رحم کرتا حق تعالیٰ تجھ سے خوش ہووے. (۱۸۰۱، ہفت گلشن (ترجمہ) ، ۶۳) . ہر وقت خطرے میں رہنے کا احساس، ہر طرح کی بے اطمینانی جیسے یتیم ویسیر، نہ اِدھر کے اور نہ اُدھر کے. (۱۹۶۲، ظلمت نیم روز، ۱۶۹) . [یتیم + و، (حرف عطف) + یسیر (رک)] .

---**ہونا/ہوونا** ف مر.
بن ماں باپ کا ہونا، باپ کا سر سے اٹھ جانا، لاوارث ہونا، بے پدر و بے سہارا ہونا.

کروں گا میں قرطاس کو تو دو نیم
دو فرزند ہوینگے تیرے یتیم

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۴۱). اے معبود برحق محمدؐ تیرا پیغمبر یتیم ہوا. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۲: ۱۴).

بی بی نہ پوچھو کچھ یہ مصیبت عظیم ہے
مر جائے جس کا باپ وہ بچہ یتیم ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۴۷۵).

محمد بن ابی حذیفہ کو یتیم ہونے کے باعث حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی محبت سے پرورش کیا تھا

(۱۹۸۵، فکر و نظر، اسلام آباد، جولائی، ستمبر (نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۲: ۱۷۹)).

--- یسیر (---فت ی، ی مع) صف.

رک : یتیم ویسیر، وہ جس کے ماں اور باپ کا انتقال ہو چکا ہو. جن لوگوں کے ساتھ ---- سلوک کیا تھا وہ ان کی بیٹی یتیم یسیر کو جھونٹوں بھی پوچھنے نہ آئے. (۱۹۳۵، بیگمات شاہان اودھ، ۲۸). [یتیم + یسیر (رک)].

یتیمانہ (فت ی، ی مع، فت ن) صف.

یتیموں جیسا، لاوارثوں کی طرح کا، بے آسرا، بے سہارا. انہوں نے یتیمانہ لہجے میں ان سوالوں کو دہرایا. (۱۹۷۱، بازگشت و بازیافت، ۱۶۳). آج میں نے خدا سے بڑی فریاد کی کہ "میری یتیمانہ زندگی" تو جیسی تیسی گزر گئی پر میرے بچوں پر خدا رحمت کرے. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۶۳). [یتیم + ف : انہ، لاحقۂ صفت].

یتیمہ (فت ی، ی مع، فت م) صف مث نیز امث.

بن ماں باپ کی؛ وہ لڑکی جس کے ماں باپ مر گئے ہوں. تو اُسی بیماری میں اس لڑکی کے والدین کا بھی یکایک انتقال ہو گیا، اور میں نے اس یتیمہ کو متبنٰی کر لیا. (۱۸۸۷، دختر فرعون (ترجمہ)، ۲: ۲۹). [یتیم + ہ، لاحقۂ تانیث].

یتیمی (فت ی، ی مع) امث.

یتیم ہونے کی حالت، بے پدری کا عالم، عالم بے وارثی؛ بے سرو سامانی، بے آسرا پن، لاوارثی. دادا کسے پوکاریں گے ہم ہاے ہاے توں تو خبر یتیمی کی ہم کوں سوناوے ہے. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۶۵). اے گہر اپنی صفائی پر ہے تجھو ناز کیا منھ پہ تو رکھتا یتیمی سے سدا تو گرد ہے. (۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۸۳). مرزا کو یتیمی اور اس کی ماں کو بیوگی بھول کر بھی یاد نہ آئی ہوگی. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۵۴). آخری پیغمبر کی ایک علامت یتیمی بھی تھی. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۶۹۶). مولوی جی کو سندریا کی یتیمی کا کوئی ملال نہیں. (۱۹۸۲، خدیجہ مستور، بوچھار، ۹۱). یتیمی کا زمانہ صرف نابالغی تک رہتا ہے اور نابالغی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے. (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۷ : ۱۰۳). [یتیم + ف : ی، لاحقۂ کیفیت].

--- زدہ کس صف (---فت س، ضم نیز فت م، سک ن، فت د) صف.

بے پدری کا مارا، نہایت مسکین، لاوارث. وہ خار یتیمی زدہ اس دشت میں ہوں میں پالا ہے جسے آبلے نے خون جگر سے. (۱۷۹۵، قائم، د، ۱۳۶). [یتیمی + ف : زدہ، زدن = مارنا].

--- ویسیری کس اضا (--- فت د، سک ر، مج، فت ت، سک ر، ی مع) امث.

یتیم ویسیر ہونے کی حالت، بے آسرا پن. مگر ماں باپ کے مر جانے سے یتیمی ویسیری کی ایک ایسی ضرب لگی کہ مجھ پہ کئی دڑاڑیں پڑ گئیں. (۱۹۲۱، لڑائی کا گھر، ۲۸). [یتیمی + و (حرف عطف) + یسیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

یتیمیں (فت ی، ی مع، ی مع) امث قدیم.

رک : یتیمی.

کہ آئی فاطمہ پر تب یتیمیں
ہوئی مادر کے غم سیں بھوت غمگیں

(۱۸۳۰، نور نامہ (ق)، میاں احمد سورتی، ۳۶). [یتیمی (رک) کا بگاڑ].

یتھ (فت م، سک غ، کس و، فت ی) امذ.

رک : یوتھ؛ گلہ، ریوڑ؛ جھنڈ نیز جتھا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یوتھ (رک) کا بگاڑ].

یتھا (فت م، سک س، و مع، کس خف نیز سک م، فت ی) م ف.

ا۔ جیسا، جس طریقہ سے؛ جس طرح، جیسے، اس طرح، ایسے؛ جس طرح ٹھیک یا درست ہو. جب تک سخت کلامی کا برتاؤ نہ کیا جائے گا، اور تیرا یتھا یوگیہ آدر بھاؤنہ کیا جائے گا، تب تک تجھ سے کسی بھلائی کی امید رکھنا ---- طفلانہ خیال ہے. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۴ : ۱۷۳). **۲۔ موزونیت سے؛ چنانچہ.** (پلیٹس). [س : #].

--- راجہ تتھا پرجا کہاوت.

رک : جیسا راجہ ویسی پرجا. تو راج سبھا کا کیا مقدور تھا کہ آپ کے برخلاف آواز اُٹھاتے اور آپ کی ہاں میں ہاں نہ ملاتے، یتھا راجہ تتھا پرجا. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۲ : ۱۶۹).

یتھارتھ (فت ی، سک ر) صف نیز امذ؛ ~ مہوش.

حقیقی، مناسب، درست، سچ، ٹھیک ٹھیک. یہ گیتا کا سچا اور یتھارتھ رہس ہے. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۷). [س : #].

یتھی (کس نیز فت ن، سک س، فت ی) صف؛ امث.

(دکن) رک : یتی؛ اتنی.

یتھی آرائش ہوئی محل میں ایندر نے دیکھن نین کیا تن
رنجاتے جیتی حسن میں آلی بند ہے اپس تو برد اتھارا

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۰). [یتی (رک) کا قدیم املا].

یثرب (فت ی، سک ث، کس نیز فت ر) امذ.

ا۔ (لفظاً) خارزار، ویرانہ. (علمی اردو لغت). **۲۔ مدینہ منورہ کا قدیم نام (جس کا استعمال اہل ایمان کو ممنوع قرار دے دیا گیا)، عرب کے ایک مقدس شہر کا نام.**

یوں چلا قافلہ بطحیا سے سوئے یثرب
نغمہ پیرا و خوش الحان ہیں حدی خواں ہمراہ

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۰۹).

ابھی اہل بطحا کی عزت وہی ہے
ابھی خاکِ یثرب کی عظمت وہی ہے

(۱۹۳۷، نغمۂ فردوس، ۲ : ۶۵). مدینہ کا اصلی نام یثرب ہے. (۱۹۱۱، سیرۃ النبیؐ، ۱ : ۲۴۰). یہاں مصلّی، پانی پینے کی جگہ، منارہ اور چند حوض ہیں جو یثرب پہاڑ کے پہلو میں واقع ہیں. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۱ : ۵۱۴). حضرت ابو بکرؓ نے اب دوسری بار ہجرت کا ارادہ کیا، مگر وہ اب حبشہ نہیں جا رہے تھے، بلکہ یثرب (مدینہ) جانے کا ارادہ کر رہے تھے. (۱۹۸۳، اصحاب رسولؐ، اور اُن کے کارنامے، ۱ : ۳۳). یہ شہر جو کچھ بھی ہے ہمیں پیارا ہے.... عارضی صورت حال ہوتی ہے جو آگے چل کر بدل جاتی ہے کیوں کہ یہ شہر تو اپنی سرشت میں یثرب ہے، پناہ دینے والا. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۲۴۰). [ع : (علم)].

--- کا چاند د امذ.

(کنایۃً) رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم.

شاید گواہ ہیے تو اس روز کے ستم پر
یثرب کا چاند جس دم اپنے وطن سے نکلا

(۱۹۰۳، باقیات اقبال، ۱۷۹).

یثرِبی (فت ی، سک ث، کس نیز فت ر) صف.

یثرت (رک) سے منسوب یا متعلق، یثرت کا، مدینے کا.

حاملان عرش اعظم کی بلاغت ہے نثار
میری طبع نکتہ رس کی یثربی افتاد پر

(۱۹۲۹، بہارستان، ۳۳۶). [یثرت + ی، لاحقۂ نسبت].

یجُر (فت ی، ضم ج) امذ.

یجروید کا منتر جو بھینٹ کے موقع پر پڑھیں، مرکبات میں مستعمل. (ماخوذ: پلیٹس). [س: #].

---وِید (--- ی مج) امذ.

ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام، چار ویدیں میں سے دوسرا ویدا. برہمانے رگ وید سے رقص، سام وید سے سرود اور یجر وید سے حرکات سکنات .... لے کر اس وید کو تیار کیا. (۱۹۲۴، ناٹک ساگر، ۳۱۳). یجروید میں رگ وید کے بہت سے ابیات ہیں اور اس میں بہت سے ابتدائی اصول بھی ہیں. (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۱۷). آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشین گوئیاں موجود تھیں؛ چنانچہ رگھ وید میں اسم احمدؐ اور اتھر وید اور یجروید میں اسم محمدؐ موجود ہیں. (۱۹۵۸، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ)، (مقدمہ)، ۱۸). یجروید میں خالق کائنات کو دیگر صفات کے ساتھ ساتھ واجب الوجود بیان کرتے ہوے ت کہا گیا. (۱۹۸۵، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۶۱). [یجر + وید (رک)].

یجُس (فت ی، ضم ج) امذ.

رک: یجر. (پلیٹس). [س: #].

یجَمان (فت ی، ج نیز سک ج) امذ.

رک: ججمان؛ مالک، آقا. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ قدیم اردو کی لغت). [ججمان (رک) کا ایک املا].

یجمانی (فت ی، سک ج) امث.

رک: ججمانی؛ محنتانہ جو ججمان سے حاصل ہو. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [یجمان + ی، لاحقۂ کیفیت].

یجَن (فت ی، سک ج) امذ.

بھینٹ، نذر، ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بھینٹ ادا کی جاتی ہے. (ماخوذ: جامع اللغات). [س: #].

---شالَہ (--- فت ل) امذ.

رک: یجنیہ بھومی. مندر کے عقبی حصے میں لنگ رکھا ہوا ہے، اور وسط میں بہت بڑا یجن شالہ یعنی قربانی کا ہال ہے. (۱۹۶۶، شہر نگاراں، ۱۴۷). [یجن + رک: شالہ = شالا].

یجنِیَہ (فت ی، سک ج، کس ن، فت ی) امث.

قربانی کے قابل، قربانی سے متعلق. (پلیٹس). [یجن + یہ، لاحقۂ نسبت].

---بھُومی (کس صف (--- کس د، سک ل، و مع) صف.

قربان گاہ، جگہ جو بھینٹ چڑھانے کے لیے بنائی جائے یا یہاں بھینٹ چڑھائی جائے. (پلیٹس). [یجنیہ + بھومی (رک)].

یَخ (فت ی) م ف قدیم.

یہی، یہ ہی.

کہا یخ بیٹا ہے میرا سہی
رعیت کو سب شاہ زادہ یہی

(۱۶۸۲، رضوان شاہ و روح افزا، ۳۳).

یحیا (فت ی، سک ح) امذ.

رک: یحییٰ. اس فہرست کے تین لفظ عیسا، موسا، یحیا؛ خاص نام ہیں، یہ بھی کسی تکلیف کے بغیر الف سے لکھے جا سکتے ہیں. (۱۹۷۳، اردو املا، ۵۰). [ع: یحییٰ کا مؤرد].

یحییٰ (فت ی، سک ح، ابشکل ی) امذ.

(لفظاً) جیتا ہے، زندہ ہے؛ ایک پیغمبر کا نام جو حضرت عیسیٰؑ کے آنے کی خوشخبری لائے تھے.

کہیں داؤد کہیں زکریا
کہیں ہے یحییٰ کہیں ہے عیسیٰ

(۱۷۶۲، غلام قادر، مثنوی رمز العشق، (مجلس)، ۴۶).

جو تیغ عشق سے گردن کٹاوے
وہی یحییٰ خلو اندر کہاوے

(۱۷۸۱، قصۂ لیلیٰ مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۱۳۵)). علم الہیٰ میں یوں تھا کہ یحییٰ اس عالم ناپائدار سے شہید اُٹھے. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱: ۶۹۶). حضرت یحییٰ ابھی بچہ ہی تھے کہ خدا کی اطاعت میں محنت .... کرنے لگے. (۱۸۶۸، رسوم ہند، ۲۱۳).

یوسف ہوں کہ یعقوب ہوں موسیٰؑ ہوں کہ عیسیٰؑ
جرجیس ہوں یا نوحؑ ہوں یا یونسؑ ہوں کہ یحییٰ

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۱۹). اس کا مترادف عربی میں یحییٰ نام موجود ہے. (۱۹۱۹، بابا نانک کا مذہب، ۱۹۱). یہ عیسیٰؑ ہیں ان کو سلام کیجیے. (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۳۵). [ع].

یَخ (فت ی) (الف) امث.

۱. (i) جما ہوا پالا، پانی جو سردی سے جم جائے، قدرتی برف، آسمانی برف جو بارش کی طرح برستی ہے. اس طرح نابود ہو جائیں گے جس طرح یخ گرمی سے آفتاب کی پگھل جاتی ہے. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۳۴۹).

ذات حق سے کمال تو ہر دم
نیں جدا جیوں کہ آب یم سے یخ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۸۵).

جوہر ذاتی ہے قایم گرم و سرد دہر میں
یخ کے بن جانے سے کچھ قطرہ گہر ہوتا نہیں

(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۱۴۸). رات کو تالابوں پر نہایت صاف و شفاف ایک پپڑی جم جاتی ہے اسی کو یخ کہتے ہیں. (۱۸۹۰، جغرافیۂ طبیعی، ۱: ۴۱).

چکھے ہے جو سرد و گرم اے آرزو الفت کا
جم جانے میں وہ یخ ہے اڑ جانے میں پارا ہے

(۱۹۲۶، فغان آرزو، ۲۲۰). رہا جمے ہوئے یخ کا پانی تو اس کی خاصیت اپنی اصل کے مطابق ہوتی ہے۔ (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲: ۲۵۱). روشندانوں کی رسیوں میں بہت یخ تھی جو ٹھہری ہوئی تھی۔ (۲۰۰۳، راکھ، ۵۳۵). (ii) **پانی کو ٹھنڈا کر کے جمائی گئی برف۔** تھ پانوں بالکل ٹھنڈے جیسے یخ کے مثال۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۹۱).

یخ کے سینے میں جیسے شعلۂ برق
جیسے شبنم میں رودِ نیل ہو غرق

(۱۹۴۵، نبض دوراں، ۱۳۷).

آئینے میں رقصِ رگِ جاں کا ناظر
یخ کو بھی نچوڑے تو چکیدہ ہو شرار

(۱۹۹۱، ذہن و ضمیر، ۲۷). **۲۔ (قدیم) موسم سرما۔**

بنی کچھ اتھی یو دو آگاں کی آنچ
کہ نکلیا اتھا یخ کی سردی سوں بانچ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۱).

یَخ (ب) صف.

۱۔ نہایت سرد، بہت ٹھنڈا، برف کی مانند سرد.

کیتے آب یخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۲۲).

پاوں جو چھوئے تو یخ سے پائے
آنسو چھوڑے گہر اٹھائے

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۴۰).

نبض آپ کی ہے ست بدن آپ کا یخ ہے
شاید چلی بیگم سے کسی بات پہ چخ ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۴۲۳). ماں بیٹے اٹھ کر باسی یخ پانی سے غسل فرماتے۔ (۱۹۴۲، ٹیڑھی لکیر، ۱۶۵). دسمبر کی شدید سردی۔۔۔۔ جسم کو چیر دینے والی ٹھنڈی تیز ہوا، اور اس پر کنویں کا یخ پانی۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۳۳۷).

یَخ (ج) امث.

ٹھنڈک۔

ہمارے زمہریرِ آہ کی یخ
دکھائے خلق میں سردی دوزخ

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا، سامی، ۴۱۹). [ف].

---**آلُود** (---مدا، و مع) صف.

۱۔ برف سے لتھڑا یا ڈھکا ہوا، برف کی طرح جما ہوا نیز جس پر برف جم گئی ہو۔ صحن کی سرد یخ آلود اونچی اونچی دیواروں کو دیکھ کر اسے جاڑا سا لگا اور وہ دھوپ سینکنے کے لئے باغ میں واپس آگیا۔ (۱۹۵۸، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ)، ۳۵۳). سارا علاقہ سنسان تھا اور برف کی دبیز یخ آلود چادر اوڑھے سو رہا تھا۔ (۱۹۸۹، امریکانو، ۴۲۵). **۲۔ (مجازاً) سرد مہری والا، بے رخی پر مبنی۔**

مگر آنکھوں میں یخ آلود تمسخر لیے
بے اعتنائی سے مڑ کے دیکھے بغیر
وہ چپ چاپ گزر گئی

(۱۹۸۵، فتنہ سامانئ دل، ۴۲۱). [یخ + ف: آلود، آلودن = لتھڑنا، لت پت کرنا].

---**بڑھنا** ف م.

ٹھنڈک میں اضافہ ہونا، سردی بڑھ جانا۔ جب ہوا میں یخ بڑھتی ہے تو یہ ذرا تکلیف دیتی ہے۔ (۲۰۰۳، راکھ، ۳۲).

---**بَست** (---فت ب، سک س) صف.

رک: یخ بستہ؛ جما ہوا۔ پانی کے یخ بست ہو جانے کے باعث اُس راہ سے آمد و رفت ناممکن ہے۔ (۱۸۶۱، تذکرۃ العاقلین، ۵۵). [یخ + ف: بست، بستن = باندھنا].

---**بَستَگی** (---فت ب، سک س، فت ت) امث.

۱۔ یخ بستہ (رک) کا اسم کیفیت، برف یا پالے کی جمنے کی حالت نیز نہایت ٹھنڈک، شدید سردی۔ کچھ دیر تک تو بیگم صاحبہ ایئر کنڈیشنر کی یخ بستگی برداشت کرتی رہیں۔ (۱۹۸۸، تبسم زیرلب، ۱۹۸). ادھر کی یخ بستگی کی خبریں سن کر فلوریڈا کی رہائش غنیمت معلوم ہوئی۔ (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲: ۶۹). **۲۔ (مجازاً) افسردگی، اضمحلال، اداسی۔** گھر آ کر بستر پر گرا تو محبت کی یخ بستگی اور موسم کی خنکی نے رگوں میں کپکپی سی دوڑا دی۔ (۱۹۴۴، آنچل، ۳۳).

جب یخ بستگی میری رگوں کو بھی چھلنی کر دیتی ہے
جب وقت میرے اوپر اک گہرے زخم کا نشان چھوڑ جاتا ہے

(۱۹۸۵، فتنہ سامانئ دل، ۴۰۳). [یخ + ف: بست، بستن = باندھنا + گی، لاحقۂ کیفیت].

---**بَستہ** (---فت ب، سک س، فت ت) صف.

۱۔ سردی سے برف کی طرح جما ہوا، برفیلا، برف سے ڈھکا ہوا، منجمد؛ (کنایۃ) نہایت سرد، بہت ٹھنڈا۔

برنگ کاسۂ یخ بستہ آہِ سرد سے میرے
ہوا شب کو مہ کامل سرِ چرخ کہن ٹھنڈا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۴). چوتھا بحر شمالی جو اکثر یخ بستہ رہتا ہے۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۴۵). جس وقت درختوں اور پودوں کے پتے یخ بستہ ہو جاتے ہیں تو وہ لجلجے ہو جاتے۔ (۱۹۰۶، تربیت جنگلات، ۲۱۲). دفعتاً وہ چیل کی طرح جھپٹا مار کر اٹھی اور ایک کھڑکی کھول کر باہر کی یخ بستہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۴۶). یخ بستہ شفاف دریاؤں کی یہ سرزمین۔۔۔۔ دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۳۱). **۲۔ (مجازاً) افسردہ، بجھا ہوا، اُداس۔** یہ سب کچھ درست تھا، صرف اس کا دل منجمد ہو گیا تھا اور اس کی روح یخ بستہ۔ (۱۹۴۲، شکست، ۳۸۲).

روح یخ بستہ ہے تپاں کر لیں
آج کی رات اور باقی ہے

(۱۹۵۵، مجاز، آہنگ، ۱۴۲). [یخ + ف: بستہ، بستن = باندھنا].

---**بَن جانا / بَنْنا** ف م.

برف میں ڈھل جانا، برفیلا ہو جانا، برف بن جانا۔ دھرتی ماتا کی چھاتی تک منجمد ہو گئی، پاتال یخ بن گئی مگر راجہ کے دماغ کی حرکت جوں کی توں رہی۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۱۹).

---**بَنْدی** (---فت ب، سک ن) امث.

برف جمنے کی حالت یا کیفیت؛ رک: یخ بستگی۔ جہاں یخ بندی معلوم ہوئی، سب گھر بار باندھا اور دامن کوہ میاں اتر آئے۔ (۱۸۸۷، سخندان فارس، ۲: ۱۴۵). [یخ + ف: بند، بستن = بندھنا + ی، لاحقہ کیفیت].

---بَھری (---فت بھ) صف مث.

رک: یخ بستہ؛ نہایت ٹھنڈی. جاڑے کے دن تھے یخ بھری ہوائیں ایسا معلوم ہوتا تھا گوے ارگ و ریشہ میں سوئیاں بن بن کر اترتی جاتی ہیں. (۱۹۴۲، گنج ہائے گرانمایہ، ۳۵). [یخ + بھری، گھرا (رک) کی تانیث].

---پڑ جانا/پڑنا محاورہ.

رک: اوس پڑجانا؛ مایوسی طاری ہوجانا. مرے انکار پر ایسا معلوم ہوا جیسے مرحوم کے چہرے پر یخ پڑ گئی. (۱۹۴۲، گنج ہائے گرانمایہ، ۱۳۸).

---پوش (---ن مج) صف.

برف سے چھپا یا ڈھکا ہوا.

زمیں ہے برف کی بارش سے اس طرح یخ پوش
کرے سفید کوئی جیسے زیب تن جوڑا

(۱۹۱۳، اکسیر سخن، ۶۰). [یخ + ف: پوش، پوشیدن + ڈھانپنا، پہننا].

---(ٹھنڈا) ٹھنڈی صف مث.

بہت ٹھنڈی، برف کی طرح سرد، انتہائی سرد. مجھے Roaches Cock سے وحشت ہوتی ہے، انھیں دیکھتے ہی میرے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور میں یخ ڈھنڈی ہو جاتی ہوں. (۱۹۷۶، ہم کہ ٹھہرے اجبنی، ۱۰۳). [یخ + ٹھنڈی (رک)].

---خِصال (--- کس خ) صف.

طبعاً ٹھنڈا، سرد مزاج، جس کی تاثیر ٹھنڈی ہو.

ہے تجھ کو آفتاب پہ یک گونہ برتری
ہاں تیرا نور ٹھنڈا ہے اور یخ خصال ہے

(۱۹۲۰، انتخاب لاجواب (خان احمد حسین خان)، ۱۲ مارچ، ۱۰). [یخ + خصال (رک)].

---دان امذ.

۱. برف کا صندوق، باریک تختوں کا صندوق جس پر چمڑا منڑھا ہوتا ہے، صندوق جس میں قسم قسم کے طعام، مٹھائیاں اور حلوے رکھتے ہیں، (انگ: Bod Ice). مجھے ایک تو یخدان کے جوڑے کی ضرورت تھی اور ایک اس جوڑے کی ضرورت تھی جو خود طبیب کا تھا. (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۲۱۰). دیوار کے ساتھ دور تک اوپر تلے سامان چنا ہوا تھا، کیبن ٹرنک، ساگوانی صندوق، کشمیری یخ دان. (۱۹۸۰، سفر نصیب، ۱۳۱). **۲. برقی طواقت سے چلنے والی مشین جو کھانے پینے کی اشیاء کو ٹھنڈا اور تازہ رکھتی ہے اور برف بنانے کے کام بھی آتی ہے، فریج (انگ: Fridge).** وہ تو ان کے واسطے امریکہ سے جدید ساخت کا یخ دان منگوا رہا تھا، مگر اتنے میں خود ہی امریکہ چلا گیا. (۱۹۸۵، آڑتے خاکے، ۱۵۵). آج Bulb کا قمقمہ اور Fridge کو یخدان کون کہتا ہے. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۱۷). [یخ + ف: دان، لاحقہ ظرفیت].

---زَدَہ (--- فت ز، د) صف.

نہایت سرد، ٹھٹھرا دینے والا نیز منجمد، برف سے جما ہوا.

بھٹک کر آگیا اس دور میں جیسے خدا جانے
خرد کی یخ صبحوں میں اک شام محبت ہوں

(۱۹۴۴، جوئے شیر (آنند نرائن ملا)، ۲۷۸).

ٹھہری ہوئی خامشی کی تلخی
چپ چاپ کہیں نکل گئی تھی
اب یخ زدہ بادِ تند بن کر

(۱۹۷۷، قلب و نظر کے سلسلے، ۹۴۴).

اور اس رات کی جب سحر آئی
تو وہ مرے یخ زدہ جسم سے شعلہ آسا پلٹ کر یہ بولی
مرے پیارے تم مجھ سے کیوں اس قدر دور ہو

(۲۰۰۸، انہائے شب، ۱۲۰). [یخ + ف: زدہ، زدن + مارنا].

---کا دریا امذ.

برف کے تودوں کا انبار، منجمد دریا، گلیشئر. یہ یخ کا دریا بھی مثل پانی کے دریا کے ریت مٹی اور بے شمار پتھر لے جاتا ہے. (۱۹۰۶، جغرافیہ طبعی (رائے کدار ناتھ)، ۸۸).

---کا زمانہ امذ.

(ارضیات) زمین کے سورج سے جدا ہونے کے بعد کا دور جس میں زمین پر ہر طرف برف ہی برف تھی، برفانی دور، برف کے تودوں کا زمانہ (انگ: age Ice). اس آخری یخ کے زمانے میں ماحول کے شدائد کے خلاف کشمکش کرتے ہوئے.... شعور نے نشوونما پائی. (۱۹۷۳، عام فکری مغالطے، ۷۴).

---کَدَہ (--- فت ک، ک) امذ.

سرد جگہ یا عمارت، سردخانہ.

اس یخ کدہ یقینِ غم میں
دیکھو یہ شگفتہ دل شگوفے

(۱۹۷۴، مجید امجد، ک، ۱۴۳). [یخ + ف: کدہ، لاحقہ ظرف].

---نُما (---ضم ن) صف.

برف جیسا، پالے کی طرح کا؛ (مجازاً) نہاتی ٹھنڈا. برلن کی برفانی سردی میں وہ ہر صبح نہایت ٹھنڈے یخ نما پانی میں نہاتا تھا. (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۴۳۹). [یخ + ف: نما، نمودن + دیکھنا، دکھانا].

---ہونا ف مر محاورہ.

۱. نہایت ٹھنڈا ہونا، بہت سرد پڑ جانا.

بدن لو یخ ہوا دم رک کے آیا سر ہوا ساکن
قیامت ہو گئی برپا ہر اک سُو شور ماتم ہے

(۱۸۹۸، ہمایوں، جذبات ہمایوں، ۱۴۰). بیٹی ذرا رسوئی سے انگیٹھی میں کوئلے تو ڈال لا ہاتھ یخ ہو رہے ہیں. (۱۹۴۱، پاپی، ۷). دیکھا کہ کمرہ یخ ہو رہا ہے اور وہ گرمائی کے لیے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک کبوتر دبائے ہوئے ہے. (۱۹۸۹، آب گم، ۳۰۳). ان کی برساتیاں اس دھند سے نم ہو کر مزید یخ ہوتی تھیں. (۲۰۰۳، راکھ، ۲۲۵). **۲. بے حس ہونا، کسی چیز کی حس نہ رہنا، (جذبات) سرد پڑ جانا.**

لگی سخت سردی میں یہ اور یخ
کہ ہر شخص ہے سرد مہری سے یخ

(۱۹۴۹، ضمیر خامہ، ۵). جلتے ہوئے شعلوں کی تپش نے بہت کچھ بھسم کر دیا تھا یا وہاں سب کچھ یخ ہو چکا تھا. (۱۹۴۶، پچھتاوے، ۱۳۰).

یَخ تُف (فت ی، سک خ، ضم ت) کلمۂ تنفر.

تھو، لعنت، پھٹکار، برملا اعلان بیزاری اور تحقیر کے موقع پر مستعمل؛ رک: اَخ تھو. آدھا وہ اچھا جو اس مردار کے پاس نہ پھٹکے دور دور رہے منزلوں دور شراب کے نام سے طبیعت نفور شراب پر یخ تف جہاں پاؤ اس کی بوتل توڑ ڈالو. (۱۸۹۴، ہشو، سرشار (رتن ناتھ)، ۳). [یخ = رک: آخ (۲) (کلمۂ تنفر) + تف (رک)].

یَخْنَق (فت ی، سک خ، ضم ن) امذ.

وہ رومال جو عرب میں عموماً عورتیں سر پر باندھتی تھیں اور سر کے پیچ کا حصہ کھلا رہتا تھا، مقنع۔ رومال سر پر باندھا جاتا تھا جس سے سر کے دونوں اگلے اور پچھلے حصے چھپ جاتے تھے لیکن پیچ کا حصہ کھلا رہتا تھا اس کو یخنق کہتے تھے۔ (۱۹۱۸، عفت المسلمات، ۷۳).

یَخْنی (فت ی، سک خ) امث.

گوشت اور گڈیوں کا اتنا اُبالا ہوا پانی کہ گوشت اور گڈیوں کا ذائقہ اس میں آجائے، اُبالے ہوئے گوشت کا پانی جو لہسن پیاز دھنیا نمک وغیرہ ڈال کر پکایا جاتا ہے، اکثر لوگ بیماری میں مریضوں کو طاقت کے لیے بھی پلاتے ہیں۔

چرندے بی صحرا میں کرتے گون
سو پک گوشت ہوتے تھے یخنی نمن

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۰). آب یخنی صافی میں چھان لیں۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون، ۵۷). ایک پاؤنڈ گوشت بزیا ایک مسلم چوزہ کی دو پیالہ یخنی تیار ہوتی ہے اور اسہال و دیگر خطرناک امراض میں دینا مفید ہوتا ہے۔ (۱۹۱۸، تندرستی، ۱۴۵). گوشت کو دھو کر دیگچی میں ڈال کر آگ پر یخنی پکانے کو رکھیں۔ (۱۹۳۲، مشرقی مغربی کھانے، ۱۲۵). پھر یخنی سے بوٹیاں الگ کرکے پیاز میں ڈال دیں۔ (۱۹۸۵، سعدیہ کا دسترخوان، ۱۲۷). کہتے ہیں بڑھاپے کے آسیب سے بچنے کے لیے مختلف ادویات اور طلاؤں کے ساتھ حکیم، بید چوزوں کی یخنی تجویز فرماتے ہیں۔ (۲۰۰۴، عورت زندگی کا زنداں، ۱۷۳).

--- پُلاؤ (--- ضم پ، وج) امذ.

بغیر مسالے کا وہ پلاؤ جس میں خوشبو کے لیے معمولی گرم مسالہ ڈالا جاتا ہے، قلیہ پلاؤ، گوشت کے اُبالے ہوئے پانی میں پکے ہوئے چاول (قورمہ پلاؤ کا نقیض)۔ ہر ایک تورہ میں زیر بریاں، زعفرانی پلاؤ، یخنی پلاؤ ---- کئی طرح کے سادہ قلیے ---- چنتے ہیں۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۷۵). کسی دکان میں ---- یخنی پلاؤ، اناس پلاؤ، مربع پلاؤ ---- مرغ پلاؤ، کباب پلاؤ۔ (۱۸۵۱، بہار دانش، ولایت علی، ۱۳۴). شیرمال ---- یخنی پلاؤ، قورما پلاؤ، چٹنی قسم قسم کے کھانے چن دیے گئے۔ (۱۸۶۳، انشاء بہار بے خزاں، ۵۲). دسترخوان بچھا انواع اقسام کے کھانے چنے گئے یخنی پلاؤ، قورما پلاؤ ---- میٹھے چاول۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۹۰). مرغ مسلم، کڑاہی گوشت، یخنی پلاؤ، کباب نہاری، پائے اور اس نوع کی دوسری چیزیں مریض کے لیے خاصی مفید سمجھی جاتی ہیں۔ (۱۹۹۰، جرم ظریفی، ۲۱۷). [یخنی + پلاؤ (رک)].

--- توڑنا محاورہ.

یخنی پکانا، یخنی تیار کرنا۔ ایک جانب پلاؤ کے لئے یخنی توڑی جاتی ہے اور کہیں نور محلی پلاؤ کا پساؤ ہو رہا ہے کہیں ارویاں تلی جاتی ہیں۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۶۳).

--- دار صف.

جس میں یخنی ہو، یخنی والا۔ آلو بریاں ---- اور اگر یخنی دار پکاوے تو اور زیادہ عمدہ ہوگی۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۶۶). [یخنی + ف : دار، داشتن = رکھنا].

یَد (فت ی) امذ.

۱۔ بازو کا وہ حصہ جو کلائی سے نیچے ہوتا ہے اور جس میں ہتھیلی، انگلیاں اور انگوٹھا شامل ہیں، ہاتھ، کف، دست۔

کہ جوں مرغ دانی تفحص کرے
و قدرت کا ید یوں تجسّس کرے

(۱۶۳۸، مرآت الحشر، ۱۶۷).

وہ ساڑھے تین برس کا بت اور بوٹے سا قد
وہ بھولی بھولی سی صورت وہ چھوٹے چھوٹے سے ید

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۷۴). نجوم کے ساتھ ساتھ رمل، جفر اور سامدرک یعنی علم الید کو بھی زندہ کرنا چاہیئے۔ (۱۹۴۸، حرف و حکایت، چراغ حسن حسرت، ۶۳). اللہ کے سماعت و بصارت اور وجہ (چہرہ) اور ید (ہاتھ) در حقیقت ہیں مگر اس کی سماعت و بصارت اور اس کا چہرہ اور ہاتھ ہماری طرح نہیں ہیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۹۱). مالکی علماء کے نزدیک مال کے مالک کو یہ حق ہوگا کہ قطع ید کا مطالبہ کردے۔ (۲۰۰۲، مجموعۂ قوانین اسلام، ۹ : ۶۱). **۲۔ قبضہ (Possession).** (کشّاف اصطلاحات قانون اسلامی، ۱ : ۲۶۹). **۳۔ مدد، تعاون؛ تحفظ، حمایت.** (پلیٹس). **۴۔ طاقت، قوت.** (پلیٹس).

--- الحُرِّ میزان فقرہ.

(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) آزاد شخص کا ہاتھ ترازو ہے۔ (جامع الامثال).

--- القص (--- ضم د، غم ا، سک ل، فت ق) امذ.

دستہ، موٹھ، ہتا، قبضہ، دستہ، دستہ نما خلیہ یا ہڈی، سینے کی ہڈی کے اوپر والا حصہ یا مطرق ہڈی کا دستہ نما حصہ۔ ید القص (sterni Manubrium) کے بالائی کنارے پر وادی کٹاؤ (notchJugular) ہے۔ (۱۹۳۴، احشائیات (ترجمہ)، ۳۷۲). [ید + رک : ال (۱) + قص (رک)].

--- اللہ (--- ضم د، غم ا، شد ل بفت) امذ.

۱۔ خدا کا ہاتھ؛ مراد: اللہ کی ذات، اللہ کی قدرت۔

کرے کیوں نہ مشکل دو عالم کی حل
کہ جس کا یداللہ ہے بانہہ بل

(۱۷۵۳، محمد فقیہ دردمند (نکات الشعراء، ۱۱۷)).

یداللہ کے نام سے ہے جہاں میں
درخشندہ نقش نگین محمدؐ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۴۷).

وہ ہے ذات یداللہ ہی میں جو ہے بند امکاں میں
یداللہ ہے وہ اور کیا کچھ نہیں ہے دست یزداں میں

(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۶۸).

یہ شغل کوئی دن میں یداللہ بھی دکھائے
ہو تجھ کو یقیں بات میں حق جلوہ نما

(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات امو جان ولی دہلوی، ۲۴). قرآن نے وجہ اللہ، یداللہ ---- جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ محض استعارے ہیں۔ (۱۹۵۸، اسلام اور تحریک تجدد مصر میں، ۲۰۵). یہ لوگ یداللہ اور وجہ اللہ کے لغوی معنی تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی خدا کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کا چہرہ بھی ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۱۱). **۲۔ (کنایۃً) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔**

ید اللہ کے نام سے ہے جہاں میں
درخشندہ نقش نگین محمدؐ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۴۷).

وہ ہے ذات ید اللہ ہی میں جو ہے بند امکاں میں
ید اللہ ہے وہ اور کیا کچھ نہیں ہے دست یزداں میں

(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۶۸).

یہ شغل کوئی دن میں یداللہ بھی دکھائے
ہو تجھ کو یقین ہات میڑ حق جلوہ نما

(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات امو جان ولی دہلوی، ۲۴). قرآن نے وجہ اللہ، ید اللہ..... جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ محض استعارے ہیں. (۱۹۵۸، اسلام اور تحریکِ تجدد مصر میں، ۲۰۵). وہ لوگ ید اللہ اور وجہ اللہ کے لُغوی معنی تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی خدا کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کا چہرہ بھی ہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۱۱). ۲. (کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب.**

آکیلا تجے دیکھ آلاڑ تھے
ید اللہ ہو آیا وو بیلاڑ تھے

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۹۷). اوس وقت فرزند اسد اللہ نے دست یداللہ سے ذوالفقار آتشبار دشمن شکار کوں میان سے نکال مانند شیر غضبناک کے اون کو توں پر حملہ کیا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۰۴).

عقدہ دل اپنا لے جا اس ید اللہ کے حضور
جس کے اک حملے سے جرأت باب خیبر کھل گیا

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱: ۱۵).

نبی کا قوت بازو یداللہ
اٹھا دے چرخ کی گردش تو واللہ

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۲۱).

وصیِ نبی جانشین رسولؐ
ید اللہ خیبر شکن خوش اصول

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۲۹).

کیوں کر نہ کروں ملکِ معانی کو میں تسخیر
خامہ ہے مرا دست یداللہ کی شمشیر

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۱۱). مسلمانوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی یداللہ کا لقب ہے. (۱۹۱۲، مقامات ناصری، ۵۵۴).

افسوس یداللہ سے یہ بے ادبی
کس دن کے لئے علی سے بیعت طلبی

(۱۹۳۳، ترانۂ یگانہ، ۱۱۲). ناسخ کا شعر ہے جس میں حضرت علی کے مشہور لقب یداللہ سے نکتہ پیدا کیا ہے. (۱۹۶۲، غالب کون ہے، ۵۸). [ید + رک: ال (ا) + اللہ (رک)].

---**اللّٰہی** (---ضم د، غم ال، شد ل بد) صف امذ.

۱. (لفظاً) **خدا کے ہاتھ والا، قدرت والا، خدا کا ہاتھ ہونے کی حالت یا کیفیت، وہ مقام جہاں انسان ایسے کام انجام دیتا ہے جسے انسانوں کی حیثیت اور طاقت سے بالاتر کہا جاتا ہے؛ مراد: قدرتِ کاملہ.** حق سبحانہ و تعالیٰ زور بازوئے یداللّٰہی. (۱۸۵۹، تاریخ ممتاز، ۳۷).

دست و پابستہ ہوں سائل ہوں یداللّٰہی کا
اس کی حاجب نہیں پھر ہاتھ میں تلوار بھی ہو

(۱۹۱۹، کلام جوہر، ۵۹).

ابن سعود کو ملا مرتبہ عداللّٰہی
تازہ بہانہ مل گیا رحمت کردگار کو

(۱۹۲۶، بہارستان، ۳۴۷).

بے جرأت رندانہ ہر عشق ہے روباہی!
بازو ہے قوی جس کا وہ عشق یداللّٰہی

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۷۷). اقبال ضعف و ناتوانی کے اس ہتھیار کو عصائے کلیمی سے بدلنا چاہتے ہیں اور فرد و قوم کو قوت یداللّٰہی کی رمزیں سکھانا چاہتے ہیں. (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۴۳). ۲. (کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یداللہ ہونے کی حالت، قدرت، طاقت.**

زور و اعجاز یداللّٰہی کھلا وقت نبرد
پاؤں بالائے ہوا تھے باب خیبر ہاتھ میں

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، صحیفہ الہام، ۱۸). [یداللہ + ی، لاحقہ نسبت و کیفیت].

---**بیضا** کس اضا (---ی لین) امذ.

۱. **چمکتا ہوا ہاتھ، سفید ہاتھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی تلمیح، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ بہت چمکتا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتیں، یہ ان کا ایک معجزہ تھا.**

صبح گریباں میں تھے موسیِ عمراں کے سار
جیوں یدبیضا کے تیں کاڑ کہ لیایا بہار

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۴۹).

تاروں نے موتی کے طبق پائے ہیں تجھ سے اے پیا
تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ یدبیضا لیا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۸۹).

جتنا کہ کف پا میں ترے نور ہے اے ماہ
روشن کبھی اتنا یدبیضا نہ ہوا تھا

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۲۲).

رکھتے ہیں بہم شمس و قمر کا سا تفاوت
نورِ یدبیضا و کف پائے محمدؐ

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱: ۲۰).

تیری اوتری ہوئی مہندی جو اوسے ہاتھ لگی
یدبیضا کا نشاں پنجہ مریم میں رہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۴۷).

جس پاس عصا ہوا اُسے موسیٰ نہیں کہتے
ہر ہاتھ کو عاقل یدبیضا نہیں کہتے

(۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱: ۲۴۷). فیض کو یدبیضا کی تلاش سروادی سینا لے آئی جہاں انھوں نے عرب اسرائیل جنگ میں حق کو جلوہ نما دیکھا. (۱۹۸۸، فیض شاعری اور سیاست، ۱۱۹). ۲. (کنایۃً) **معجزہ، خرق عادت، کرامت.**

آفتاب ، آئینۂ کفش کف پا ہے ترا
کیا مگر باقی ہے اعجازِ یدبیضا ہنوز

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۷۰).

گر کرے معجز نمائی جلوۂ رخسار یار
وہ کف آئینہ سے ہو جو یدبیضا سے ہو

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۶۰).

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ، یدبیضائے کلیم
جو ملا جس کو اسی گھر کی بدولت پایا

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۲۹).

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدبیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(۱۹۳۸، بانگ درا، ۱۰۸). مریضان دق وسل کے واسطے ید بیضا کا حکم رکھتا ہے۔ (۱۹۵۱، کلید عطاری، ۲۰۳).

اس نے توڑا ہے یدبیضا سے سحر سامری
یہ سیاست میں نہیں کرتا کوئی سوداگری

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۳۴). [ید + بیضا (رک)].

---بیضا دکھانا/دکھلانا محاورہ.

معجزہ دکھانا؛ حیرت انگیز کام کرنا؛ اپنے آپ کو کسی کام میں مہارت کے ذریعے نمایاں کرنا ۔ حکیم ابوالبقا نے اوس کے (مرزا کامران) علاج میں ید بیضا دکھلایا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۱۷۴).

---بَیضَوی کس صف (---ی لین، فت ض) صف.

رک : یدبیضا. (جامع اللغات). [ید بیضا (بحذف ا) + وی، لاحقۂ نسبت وصفت].

---طُولا کس صف (---و مع) امذ.

رک : ید طولیٰ جو درست املا ہے۔ تم کو ید طولا اس فن میں اس طور حاصل ہوگا کہ پھر تمہارا ثانی نہیں نکلنے کا۔ (۱۸۴۷، ستۂ شمسیہ، ۲ : ۱۱۶).

چاہوں تو برق عرش کے تارے بھی توڑ لوں
کیا طولِ چرخ ہے ید طولا کے سامنے

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۴۴۴).

سنتے تھے کہ نیزے میں تجھے ہے یدِ طولا
جو بند کہ تھے یاد انھیں خوف سے بھولا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۴۰۷).

رلوا دیا ملائک عرشِ الٰہ کو
کیا دل دوکھانے میں ید طولا ہے آہ کو

(۱۸۹۵، خزینۂ خیال، ۱۸۳).

تجھے ہے نقد احادیث میں یدِ طولا
رسا ہے درکِ مطالب میں تیرا فہم و فطن

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۱۴۲). [ید طولیٰ (رک) کا ایک املا].

---طُولیٰ اکس صف (---و مع، ابشکل ی) امذ.

(لفظاً) لمبا ہاتھ، دستِ طویل؛ (کنایتہً) دسترس، کمال مہارت، ملکہ۔ علاوہ کمالات علمی کے علم ادب اور شعر بین بھی اُس کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۷۴). تناسب الفاظ کا نباہنا ایک امر دشوار ہے---- نسیم کو اس رنگ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ (۱۹۰۳، مضامین چکبست، ۱۰). غمناک مناظر کے بیان میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ (۱۹۳۶، تاریخ زبان و ادب اردو، ۳۳۶). لوگ خواہ مخواہ اس دقیق و پیچیدہ مضمون آفرینی کی طرف مائل تھے جس میں ناسخ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ (۱۹۸۸، دوادبی اسکول، ۱۱۶). دسویں صدی ہجری تک بون سائی سازی میں یدِ طولیٰ حاصل کرکے جاپانی اس صنعت وحرفت پر قابض ہوگئے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۳۶). [ید + طولیٰ = طویل].

---طُولیٰ رکھنا ف مر.

دسترس رکھنا، بہت مہارت رکھنا، بڑا بھاری ملکہ ہونا۔ ایک شعبدہ باز نے جو امریکہ کے ملک سے آیا تھا اور اپنے فن میں ید طولیٰ رکھتا تھا شاہ عالی مقام---- کو---- نادر شعبدے دکھائے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۱۹). ڈیکارٹ---- ریاضت کشی و نفس کُشی میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ (۱۹۱۲، فلسفیانہ مضامین، ۸۲). انوری---- کلام حشو یا جملۂ معترضہ کے استعمال میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵ : ۳۲۵). خوشنویسی میں بصیرت فن کے ساتھ سنگ تراشی میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویساں، ۱۴۴). ان حضرات کی یہ تاریخ رہی ہے کہ یہ وقت پڑھنے پر گدھے کو باپ بنا لینے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ (۱۹۷۰، برش قلم، ۲۶۸). تاریخ گوئی میں اور لغت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲ : ۲۵۹).

---طُولے اکس صف (---و مع، ابشکل ی) امذ.

رک : یدِ طُولیٰ.

دو ٹکڑے طُول میں جو دم امتحاں ہوئے
غل تھا کہ معنی ید طولیٰ عیاں ہوئے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۰۶). گویا اُنہیں ان تمام امور میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ۲۹۸). میرے ایک برادر نسبتی---- ایسی سفارش حاصل کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (۱۹۸۹، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری، ۲۱۳). [ید طولیٰ (رک) کا ایک املا].

---قُدرَت کس اضا (--- ضم ق، سک د، فت ر) امذ.

قدرت کا ہاتھ؛ (کنایتہً) خدا تعالیٰ کی شان اور طاقت، خدا کی قدرت، خدائی کام۔

لبِ بالا کی پرنالی کہاں ہے
یدِ قدرت کی انگلی کا نشاں ہے

(۱۷۷۴، مثنوی تصویر جاناں، ۳۳).

تحریک ہے یہ اس یدِ قدرت کی ورنہ کب
بیدست و پا صبا سے کوئی پات ہل سکے

(۱۷۸۴، درد، د، ۷۳).

نہ خوب رو تجھے کہہ سکتے ہیں نہ مہر نہ ماہ
عجب گھڑی ید قدرت نے کچھ تری تصویر

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۴).

ممکن نہیں جو لوح جبیں پر ید قدرت
دے ازسرنو خامہ تقدیر کو جنبش

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۸۲). فضول رنج وراحت تھے جو ید قدرت نے نہیں بنائے تھے۔ (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۲۷۴).

بنا سجدہ گہ کرو بیاں نقشِ قدم تیرا
زمیں کعبے کے نیچے جب ید قدرت نے پھیلائی

(۱۹۱۶، نظم طباطبائی، ۶).

اس کا طغرا خود یدِ قدرت کا ہے لکھا ہوا
سنگِ کعبہ پر کوئی جھکتی ہے پیشانی مری

(۱۹۴۰، بیخود موہانی، ک، ۵۶). بہادر خان رباب میں... ید قدرت رکھتا تھا۔ (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۸۲). [ید = قدرت (رک)].

---مُبارَک کس صف (--- ضم م، فت ر) صف.

(احتراماً) مبارک ہاتھ ، دستِ مبارک. رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ید مبارک اس ظرف میں رکھ دیا. (۱۹۸۹، سیرت النبیؐ اور ہماری زندگی، ۱۶۶). [ید + مبارک (رک)].

یَدِ (فت ی، کس د) (حرف شرط) نیز م ف.
اگر، کبھی، اس صورت میں، اگرچہ، حالانکہ. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات).

یَدا (فت ی) م ف.
(قدیم) کب، کس وقت، جب، جس وقت، جبکہ. (جامع اللغات؛ قدیم اردو کی لغت).

--- کَدا (--- فت ک) م ف.
(قدیم) جب تب، کبھی کبھی، ؛ جب کبھی. (ماخوذ: قدیم اردو کی لغت). [یدا + کدا، تابع].

یَدان (فت ی) امذ ج.
(لفظاً) دو ہاتھ؛ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ؛ (مراداً) اللہ تعالیٰ کے جلالی اور جمالی اسماء جو باہم مقابل ہوں جیسے جمیل اور جلیل لطیف اور قہار. یدان یعنی حق سبحانہ کے دو ہات، اس سے مراد وجوب اور امکان ہیں. (۱۹۲۱، اصطلاحات صوفیہ، ۱۷۱). یدان، مراد اس سے وہ اسما ہیں جو باہم مقابل ہیں اور وہ اسمائے جلالی اور جمالی ہیں؛ جیسے جمیل اور جلیل، لطیف اور قہار، نافع اور ضار. (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۹). [ید + ان، لاحقہ جمع].

یَدَن (فت ی، د) م ف.
واسطے. (قدیم اردو کی لغت).

یَدُواتدُوا (فت ی، ضم د، فت ی. م د نیز فت ی، سک د، فت ت، سک د) م ف.
کسی طرح، جس طرح ممکن ہو. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

یَدی (فت ی) م ف قدیم.
(دکن) مگر، ابھی، اس وقت.

اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے
یدی پانچ گو پانچہ میدان ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۶).

یدی گرم کرتی ہوں ٹک صبر دیو
نہیں یاں تے تمنا لجاتا ہے دیو

(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۳۴).

یدی آئی فوج عادل سوائی
ہوی سارے لشکر میں چوندہرا وائی

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۲۱).

مکر سوں لنبا ہات کئی اونگار
یدی آئی بولی پہ کئی تجھ منجھار

(۱۷۴۶، قصہ فغفور چین، ۱۷).

یُدّھ (ضم ی، شد نیز بلا شد دھ) امذ.
لڑائی جنگ، جدھ معرکہ ، جھگڑا. دونوں طرف سے یدھ کی تیاریاں ہونے لگیں. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۵). باہر چھاؤنیوں کی یدھ کا سندیسا پہنچ گیا. (۱۹۳۱، نہتا رانا، ۳۴). باہر ہوا، پانی، اندھیرے اور شور میں یدھ ہو رہا تھا. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۱۲۳). اندر ڈرائینگ روم میں یدھ جاری تھا. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۸۲).

--- بُھوم (--- ن مع) امذ.
میدان جنگ. وہ نیچ ہے نامرد ہے اس لیے یدھ بھوم سے منہ موڑ کر بھاگ گیا. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۷). [یدھ + بھوم (رک)].

--- کَرْنا ف مر.
جنگ کرنا، لڑائی کرنا. یدھشن کی بھلائی کی خواہش سے یدھ کرنے کے واسطے اس سمراستھان میں آئے ہیں. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۲). یہ کرشن یدھ کرنے کی خواہش سے اکٹھے ہوئے. (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۵۱).

--- لَڑْنا ف مر.
جنگ کرنا، لڑائی لڑنا.

کل جگ یا ست جگ ہو جو بھی ہے یہ گھور انیاے
میں ترا یدھ لڑوں اور میرا تو شترو بن جائے

(۱۹۹۲، افکار (شاہین)، کراچی، فروری، ۲۶).

--- مان امذ صف.
لڑنے والا سپاہی. (پلیٹس). [یدھ + رک: مان (۱)].

--- مَتی (--- فت م) صف مث.
لڑاکا، جھگڑالو، لڑنے والی. (ماخوذ: پلیٹس). [یدھ مان (رک) کی تانیث].

--- ناچ امذ.
ایک ناچ جو جنگ پر جانے سے پہلے شگون کے طور پر ناچا جاتا تھا. دشمن پر حملے سے پہلے یدھ ناچ ناچا جاتا تھا. (۱۹۸۰، سیارہ ڈائجسٹ، لاہور، جنوری، ۱۹). [یدھ + ناچ (رک)].

--- ہونا ف مر.
جنگ ہونا ، لڑائی ہونا ، مقابلہ ہونا ، ٹکراؤ ہونا ، معرکہ ہونا . مولانا ظفر علی خاں نیاز مندان لاہور کو اہمیت ہی نہ دیتے تھے "انقلاب" سے ان کا یدھ ہوتا رہا. (۱۹۷۲، بوئے گل نالہء دل دودِ چراغ محفل، ۶۵). تربیلہ کے مقام پر مجاہدین کا سکھوں کے ساتھ بہت بڑا یدھ ہوا. (۱۹۹۰، اکابرینِ تحریکِ پاکستان، ۱۲۱). جب دو سچ آپس میں ٹکراتے ہیں تو بڑا یدھ ہوتا ہے اور بڑا جانی نقصان ہو جاتا ہے. (۱۹۹۵، افکار، کراچی، جنوری فروری، ۱۶۴).

یُدھ (ضم ی، سک دھ) صف مث.
لڑنے والا ، سپاہی ؛ ہیرو ، چمپیئن ؛ بہادر ، یودھی. (ماخوذ: پلیٹس). [س: یودھی (رک) کا مخفف].

. . . یَر (۰۰۰ فت ی) صف.
بطور لاحقہء وصفیت مستعمل. یر، لاحقہ وصفیت؛ جیسے: گلنا سے گلیر (گلا ہوا، سُست) وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۰).

. . . یَرا (۱) (۰۰۰ ی مج) صف.
بطور لاحقہء صفت مستعمل. دلیر. (دل سے) وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۰).

یَرا (ب).
۲. بطور لاحقہء اسمیت. بطور لاحقہ اسمیت اندھیرا (اندھ سے) وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۰).

یَراق (فت ی) امذ.

ا۔ **سامان جنگ ، لڑائی کا سامان ، اسلحہ ، ہتھیار ۔** ایک سوار سبز پوش با ساز و یراق مسلح ۔۔۔۔ مجھ سے فرمانے لگا ۔ (۱۷۷۵، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۱۴۷)۔ معین پوشاک شاہانہ پہن کر عطر پاکیزہ ملے پھر سلاح و یراق سے سج کر فیل کوہ پیکر پر سوار نہایت تزک و تجمل سے شادیانے بجاتا قلعے میں داخل ہوا ۔ (۱۸۰۵ ، آرایش محفل ، افسوس ، ۳۲۴)۔ اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا انھوں نے اس کا یراق چھین کر مقید کر لیا ۔ (۱۸۹۷ ، شام سلطنت تیموریہ ، ۱۱۶)۔ جنگ کے پورے ساز و یراق کے دکھانے میں بھی یہی مقصود پیش نظر ہے ۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۸۹۱)۔ ۲۔ **سامان ، اسباب ، سرمایہ ۔** رنج تو گنج ، فراق تو وصال کا ساز یراق ۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰۲)۔

بدن پر وہ یراق اپنا لگایا
سراپا شکل عیاری میں آیا

(۱۸۶۲، طلسم شایاں ، ۱۳۷)۔ فرشتہ صید و پیمبر شکار و یزداں گیر ہے خواستہ مرا ساز و یراق عیاری ۔ (۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۳۰)۔ طلب کے ہر سفر میں اسی سے ساز و یراق مہیا ہوتا ہے ۔ (۱۹۷۴ ، مسائل اقبال ، ۱۲۷)۔

ہم اہل دل سے کوئی کیوں ملے کہ ہم سے فقیر
نہ عطر و عود نہ ساز و یراق رکھتے ہیں

(۲۰۰۷ ، اے عشق جنوں پیشہ ، ۷۴)۔ ۳۔ **گھوڑے کا ساز و سامانِ آرائش ، گھوڑے پر لگانے یا سجانے کا سامان ۔** گنڈہ پٹہ ساز یراق جواہر نگار ، پوزی دمچی طرحدار پر ہما کی کلغی لگی ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۴)۔

وہ اُس کی چال حسن وہ ساز و یراق کا
آنکھوں میں صاف پھر گیا نقشہ بُراق کا

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۲)۔ زنبیل سے گھوڑا نکالا اور ساز و یراق سب نکال کر اُسے کسا ۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۱)۔ گھوڑوں کے ساز و یراق اور لگامیں یا تو طلائی ہیں یا مطلا ۔ (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۵۴)۔

یَربُوع (فت ی، سک ر، و مع) امذ.
جنگلی چوہا، موش دشتی ، پہاڑی علاقوں میں رہنے والا چوہا (انگ : elater Allaclaga) ۔ ایک دن یہ دونوں اوس ٹیلے پر چڑھے اوس کی چوٹی پر ایک یربوع یعنی جنگلی چوہے کو دیکھا ۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۱۷)۔ ے کے وقت یربوع انھیں ذرا سا کھود کر باہر نکل آتا ہے یہ رات کو نکلتا ہے مگر بعض اوقات دن کو بھی نکل آتا ہے ۔ (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے ممیمل ، ۱ : ۸۸)۔

یَرحَمُکَ اللّٰہ فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) خدا تم پر رحمت کرے (چھینکنے والے فرد کے الحمدللہ کہنے کے جواب میں بولا جانے والا کلمہ) ۔

گر کہے یرحمک ا للّٰہ ترا خصم لئیم
عطسہ زن پھر نہ ہو زنہار دماغ مزکوم

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد ، ۷۴)۔ آپ محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ چھینک آئی آپ بولے الحمد للّٰہ پاس ہی سے جواب ملا یرحمکَ اللہ ۔ (۱۹۴۱ ، تمدن اسلام ، ۷۰)۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہماری عربی دانی کی وجہ ہماری مسلمانی ہے تو آپ نے خوش ہو کر حلق کی گہرائی سے ایک بل کھاتی ہوئی الحمد للہ نکالی جواباً ہم نے بھی یرحمکَ اللہ پیش کی ۔ (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۱۰۰)۔

یَردھاوَن کَرَم (فت ی، سک ر، فت و، فت ک، ر) امذ.
(جراحی) مرض کی علامت ظاہر ہونے یا مرض پیدا ہونے کے بعد علاج کرنے کا طریقہ ۔ (ا پ و ، ۷ : ۱۳۶)۔

یَرزَہ پیچ (فت ی، سک ر، فت ز ی ج) امث.
گھوڑے کی ایک بھونری جو منحوس خیال کی جاتی ہے ۔

فالج اور یرزہ پیچ اور ساپن
تینو ہیں ایک پیچ باطن

(۱۸۴۱، زینت الخلیل ، ۶۰)۔

یُرِش (ضم ی، کس ر) امث.
رک : یورش ، یلغار ۔

حاجت بیان کی نہیں ظاہر ہے آپ پر
اعدا کا ہے یُرش مرے مظلوم باپ پر

(۱۸۷۴، انیس مراثی ، ۵ : ۱۲۷)۔

صف لشکر میں چھپا خوف زدہ ہو کے شقی
فوج ترغیب سے افسر کی یُرش کر کے بڑھی

(۱۹۴۲، خمسہ متحیرہ ، ا : ۷۳)۔ اف : کرنا ، ہونا ۔ (۱۹۴۲، خمسہ متحیرہ ، ا : ۷۳)۔ [یورش (رک) کا تخفیف]۔

یَرغا (فت ی، سک ر) امذ ~ یرغہ.
ا۔ **رک : یرغہ ؛ گھوڑے کی ایک تیز چال ؛ تیز رو گھوڑا ۔** (جامع اللغات)۔ ۲۔ **ایک پرند ؛ ایک قسم کا خوبصورت اور قیمتی سلائی کڑھائی کا کام ۔** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۳۔ **گھوڑے کا ایک قسم کا رنگ ۔** (مہذب اللغات)۔ [یرغہ (رک) کا ایک املا]۔

---چلانا ف مر.
گھوڑے کی تیز چلانا ۔ (جامع اللعات)۔

یَرغال (فت ی، کس ر) امذ.
رک : یرغا ؛ گھوڑے کی چال کی ایک قسم ۔ گھوڑے کی چال بھی چند قسم ہے ، چنانچہ گام ... یرغال حوش خرام ۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور ، ۴۴۴)۔ [یرغا (رک) + ل (زائد)]۔

یَرغَمال (فت ی، سک ر، فت غ) امذ.
ا۔ **دو بادشاہوں میں صلح ہونے پر فاتح مفتوح کے بچوں یا قریبی رشتہ داروں کو بطور ضمانت اپنے پاس رکھ لیتا تھا اور پھر فساد نہ کرنے کی ضمانت ۔** احتیاط کی وجہ سے یہ مقرر ہوا کہ اپنے فرزند و برادر درگاہ میں بطریق یرغمال بھیجدے کہ وہ بادشاہ کے حضور میں رہیں ۔ (۱۸۹۷، کارنامہ جہانگیری ، ۱۳۷)۔ جو فراتس چہارم کا بیٹا تھا اور بطور یرغمال اغطس کے پاس رہ کر رومہ میں اس نے تعلیم و تربیت پائی تھی ۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۲۶۳)۔ جہانگیر نے اپنا بیٹا بطور یرغمال اس کے حوالے کر دیا ۔ (۱۹۶۸، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۸)۔ ۲۔ **وہ شخص جسے شرائط منوانے کے لیے بطور ضمانت قید رکھا جائے ۔** اگر ایک گھنٹے کے اندر یہ سب چیزیں مہیا نہ کر دی گئیں تو تمھارے یرغمال ہلاک کر دیے جاوینگے ۔ (۱۹۱۴، مرقع بلجیم ، ۵۰)۔ سلیم اس مکان کے تہ خانے میں بطور یرغمال مقید ہے ۔ (۱۹۳۳، ید قدرت ، ۳۴)۔ یرغمالوں کے متعلق قانون میں یہ ٹھیک حکم ہے کہ اگر کوئی یرغمال مرجائے تو اس کی جگہ کوئی دوسرا بدلی میں دیا جانا چاہیے ۔ (۱۹۴۵، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۴۲۰)۔ میں نے کہا ہاں وہ یرغمال ہیں جب تک پستول ان کی کنپٹی پر ہے سب دم بخود رہیں گے ۔ (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ ، ۵۳۵)۔ ۳۔ **تحفظ ، حفاظت ۔** (اسٹین گاس)۔ [ت]۔

---**بنا کر رکھنا** ف مر محاورہ.
بطور ضمانت تحفظ میں رکھنا. میرے رائے تو یہ ہے کہ اس وقت تک لڑو ہی نہیں جب تک قریش اور غطفان کے کچھ سرداروں کو اپنے پاس یرغمال بنا کر نہ رکھ لو. (۱۹۵۸، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربیؐ (ترجمہ)، ۲۵۵).

---**بنالینا/بنانا** ف مر.
مطالبات یا شرائط منوانے کے لیے تحویل میں لے لینا، بطور ضمانت قبضے یا تحویل میں لینا، بطور ضمانت قیدی بنانا. پاپولر فرنٹ نے ... ہوٹلوں پر قبضہ کرکے سارے غیر ملکی مہمانوں کو یرغمال بنالیا. (۱۹۸۲، میرے لوگ زندہ رہیں گے، ۱۸۰).

---**ہونا** ف مر.
۱. **کسی کے قبضے میں رہنا، قید ہونا.** میں نے کہا کہ ہاں وہ یرغمال ہیں جب تک پستول ان کی کنپٹی پر ہے سب دم بخود رہیں گے. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۳۵). ۲. **کسی دوسرے کی تحویل میں چلا جانا، کسی دوسرے کے قبضے میں ہونا.** عراق کے پیداواری وسائل بھی اب یرغمال ہو چکے ہیں. (۱۹۹۱، نیا عالمی نظام اور پاکستان، ۷۱).

یَرْغَمالی (فت ی، سک ر، فت غ) امذ.
شرائط یا مطالبات منوانے کے لیے تحول میں لیا ہوا فرد یا افراد؛ قیدی.

اس انجمن کی تو ہر بات ہی نرالی ہے
ہر ایک شخص یہاں ہم میں یرغمالی ہے

(۱۹۸۳، رخ سیلاب، ۱۳۲). اس وقت تم سب کے سب ہمارے قیدی ہو، یعنی یرغمالی. (۱۹۹۰، پاگل خانہ، ۴۴). کالم لکھنے والا آپ کا میتحت ہوتا ہے... ماتحت قیدی بلکہ یرغمالی ہوتا ہے. (۲۰۰۰، وفا کر چلے، ۴۹۸). [یرغمال (رک) + ی، زائد].

یَرْغُو (فت ی، سک ر، ن مع) امذ.
۱. **(تفنگ بازی) بندوق یا توپ کی نال صاف کرنے کا برش دار گز، پھریرا.** (ماخوذ: اپ و، ۸: ۸۳). ۲. **بندوق یا توپ کی نال صاف کرنے کا عمل.** یرغو کی انجام پذیری کے بعد (یعنی نلی کی صفائی و مصقلے کاری کے بعد) بندوق بار دوم قصر شاہی میں واپس کر دی جاتی ہے. (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۲۰۸).

یَرْغُون (فت ی، سک ر، و مع) امذ.
ارغون، دستی ارگن باجا. ہر پچاس بیرق کے فاصلے پر ایک ڈھول دو شہنا اور ایک یرغون رکھے جاتے تھے. (۱۹۳۸، تاریخ فیروز شاہی، فدا علی طالب، ۲۰۵).

یَرْغَہ (فت ی، سک ر، فت غ) امذ.
۱. **گھوڑے کی تیز گام یا رہوار چال.**

یرغہ و گام سے باہر ہے کچھ اس کی رفتار
ہے چھلاوے کی طرح چال میں اس کے چھل بل

(۱۷۸۰، سودا، ک (مجلس)، ۲: ۶۴). ۲. **تیز رو گھوڑا، تیز چال اور ہموار چال کا گھوڑا.** یرغہ ایبیہ رہوار ---- سائیس لے کر نکلے. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۱۴). [ت].

---**قَدَم** (---فت ق، د) امث.
گھوڑے کی ایک چال جو کہ خیز اور دلکی کی طرح تیز اور دور تک نہیں ہوتی مگر اس میں ہر قدم بہت لمبا پڑتا ہے اور جلد اٹھتا ہے اور سم زمین سے رگڑتا چلتا ہے اس باعث گھوڑا گرنے سے بچا رہتا ہے. گھوڑے کے ---- پاؤں اس چال میں زمین سے لگے رہتے ہیں ---- اہل ہند اس کو اپنے روزمرہ میں یرغہ قدم کہتے ہیں. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۱: ۱۷). [یرغہ + قدم (رک)].

یَرَقان (فت ی، سک نیز فت ر) امذ.
(طب) خون میں صفرا کی زیادتی کے سبب یا جگر کی خرابی سے پیدا ہونے والا مرض جس میں تمام جسم عموماً اور دونوں آنکھیں اور چہرہ خصوصاً زرد ہو جاتا ہے اور پیشاب تک زرد آتا ہے، پیلیا (انگ: Jaundice).

یرقاں ہوا ہے پیدا نرگس کو ہر چمن میں
آنکھوں سیں جب سیں تیری آنکھیں ملائیاں ہیں

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا (نثار)، ۳۱۶). فالج، لقوہ، جوڑی، کھانسی، یرقان ---- غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۲۵).

خاکِ پا تونے نہ اُس عیسیٰ نفس کی چھڑکی
باغباں نرگس گلزار کا یرقاں نہ گیا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۳۹). جس شے میں اسقدر فواید ہوں کہ یرقان کی مزیل اور نزلے کی دافع اور قلب کی مسکن ہو اسکا ترک کرنا کیا معنے، کیا معنی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۴۸۰). مثلاً آنکھوں کی زردی یرقان اور پیٹھ کے ترچھے ہونے کی علامت ہے. (۱۹۴۲، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ)، ۳: ۵۳۷). پرانے زمانے کے ہندوؤں میں یرقان کے علاج کے لیے ایک پیچیدہ رسم ادا کی جاتی تھی جو اسی سحر پر مبنی تھی. (۱۹۶۵، شاخ زریں (ترجمہ)، ۱: ۴۱). وریدی استعمال سے یرقان کے حملہ آور ہونے کے امکانات ہوتے ہیں. (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۶۵).

---**اَسْوَد** کس صف (---فت ا، سک س، فت و) امذ.
کالا یرقان، ایک قسم کا یرقان جس میں آنکھیں وغیرہ سب سیاہ ہو جاتی ہیں. یرقان اسود، سیاہ یرقان، اس قسم کے یرقان میں جسم کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے. (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۹۲۹). یرقان اسود جس میں آنکھیں وغیرہ سب سیاہ ہو جاتی ہیں. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۷۵). [یرقان + اسود (رک)].

---**اَصْفَر** کس صف (---فت ا، سک ص، فت ف) امذ.
زرد رنگ کا یرقان، جس میں آنکھوں کا رنگ زرد ہو جاتا ہے. ایک گولی صبح ایک شام ---- یرقان اصفر کے لیے عجیب الاثر ہے. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۷۴). [یرقان + اصفر (رک)].

---**خُون شِکَن** کس صف (---و مع، کس ش، فت ک) امذ.
یرقان کی ایک قسم جو ماں اور باپ دونوں ہی سے اولاد کو منتقل ہو سکتی ہے. یرقان خون شکن. یہ ایک عجیب و غریب نوعیت کی مزمن متوارث بیماری ہے ---- یہ بیماری ماں اور باپ دونوں سے ہی اولاد کو منتقل ہو سکتی ہے. (۱۹۶۳، ماہیت الامراض، ۱: ۴۳۶). [یرقان + خون + شکن (رک)].

---**رَکھنا** محاورہ.
خزاں رسیدہ ہونا.

دے دوا کے لیے خاک قدم اے رشکِ مسیح
پھول نرگس کے چمن میں یرقاں رکھتے ہیں

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۲۴۶).

---**زَدَہ** (---فت ز، د) صف.
جسے یرقان ہو گیا ہو نیز یرقان کے رنگ کا، پیلا، زرد رو. اس پتھر کا رنگ یرقان زدہ جسم سے ملتا جلتا تھا. (۱۹۶۵، شاخ زریں (ترجمہ)، ۱: ۴۲). زرد زرد یرقان زدہ چاند فصیل

نما اونچی اونچی دیوار کے عقب میں آہستہ آہستہ اتر رہا تھا۔ (۱۹۸۸، چار دیواری، ۱۳۶)۔ [یرقان + ف: زرد، زدن = مارنا + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

---زرد کس صف (---فت ز، سک ر) صف۔
رک: یرقان اصفر۔

اس کو یرقان سیہ تو اسکو ہے یرقان زرد
خندہ زن نرگس کے اوپر کیا گل سوسن رہا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۳۹)۔ ہم تیرا یرقان زرد دھوبن (ایک قسم کی چڑیا) میں منتقل کرتے ہیں۔ (۱۹۶۵، شاخ زریں (ترجمہ)، ۱: ۴۱)۔ [یرقان + زرد (رک)]۔

---سیہ کس صف (---کس س، فت ی) صف۔
رک: یرقان اسود۔

اس کو یرقان سیہ تو اسکو ہے یرقان زرد
خندہ زن نرگس کے اوپر کیا گل سوسن رہا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۳۹)۔ [یرقان + سیہ (رک)]۔

یرقانی (فت ی، سک ر) صف امذ۔
۱۔ جو یرقان میں مبتلا ہو، یرقان کا مریض۔ نیزۂ دو زبان افعی پیچاں کی طرح بل کھا کے جس کے سینے سے گزر جاتا تھا لہو پی لیتا یرقانی کا لاشہ نظر آتا تھا۔ (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۵۴)۔ چنڈو بازوں تک کو زعفرانی بنایا ہے لباس در کنار جسم تک زعفرانی ہیں، بیمار دعا مانگنے آئے تو وہ بھی یرقانی ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۲)۔ **۲۔ زرد رنگ، پیلا؛ (مجازاً) خزاں رسیدہ۔** اری زرد رو یرقانی، آزار بھری خفقانی، تونے کس عورت کو کوئی باغیرت کو بے وفا پایا۔ (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۱۴)۔ **۳۔ یرقان سے متعلق یا منسوب، یرقان والا؛ (کنایۃً) بیمار، غیر صحت مند۔** آپ اسے سماجی سروکاروں کا پابند سمجھیے وہ بیمار لبرلزم کا یرقانی روپ دھارن کرلے گی۔ (۱۹۸۸، کرشن چندر کا تنقیدی مطالعہ، ۲۳۵)۔ [یرقان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---آنکھ (---مغ) امث۔
وہ آنکھ جو یرقان کے باعث پیلی ہو اور اس کو ہر طرف پیلاہٹ نظر آتی ہو؛ (مجازاً) ایسی آنکھ یا نظر جس کو دنیا میں ہر طرف برائی، خرابی، عذاب اور افسردگی اور بے رونقی نظر آتی ہو۔ غرض یہ کہ معتقد کلیسا کی یرقانی آنکھ کو دنیا میں ہر چہار طرف عذاب و عقوبت ہی کی زردی دکھائی دیتی تھی۔ (۱۹۱۹، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ)، ۲: ۱۴۳)۔ جس طرح یرقانی آنکھ کو ہر شے زرد دکھائی دیتی ہے اسی طرح ہمارے نظریاتی طور پر Commited استاد کو بھی راستے کی ہر چیز اپنی آنکھوں پر لگے ہوئے نظریاتی Goggles کے رنگ میں رنگی ہوئی دکھائی دے گی۔ (۱۹۸۳، مکالمات سقراط، ۶۵)۔ [یرقانی + آنکھ (رک)]۔

---دھوپ (---ن مع) امث۔
(لفظاً) نہایت پیلی دھوپ؛ (کنایۃً) یرقان کی بیماری۔ گاؤں پر یرقانی دھوپ کی شادر تن گئی تو گاؤں کے قبرستان میں ایک اور قبر کا اضافہ ہوگیا۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۲۷۳)۔ [یرقانی + دھوپ (رک)]۔

---رنگ (---فت ر، غنہ) امذ۔
پیلا رنگ، زرد رنگ۔ سبز پتوں کی دھانی کاہی پوشاک ندارد، بیلیں سوکھی ساکھی شاخیں خشک مرجھائی، جھاڑ جھنکار کی کثرت، یرقانی رنگ کی شدت جابجا پتوں کی ڈھیریاں۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، دھوکہ، ۵)۔ [یرقانی + رنگ (رک)]۔

یرکانا (فت ی، سک ر) ف م۔
ڈرانا، دھمکانا، دھمکی دینا۔ ہمارے شکوک رفع کرنے یا ممکن ہے یرکانے کی غرض سے وہ ہمیں ایک کمرے میں لے گیا۔ (۱۹۷۶، زر گزشت، ۲۹۶)۔

یرکنا (فت ی، ر، سک ک) ف ل۔
ڈرنا، خوف کھانا۔ اردو کوئی اجاڑ صورت زبان نہیں کہ نئے الفاظ کی یلغار سے یرک رہے۔ (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۱۷)۔

یرمغان (فت ی، سک ر، ضم م) امذ۔
رامغان، تحفہ؟ ہدیہ۔ الف... دو کلموں کے بیچ میں اگر آوے تو دونوں کلموں کو متصل کرتا ہے جیسے دوشادوش اور حرف ''یے'' سے بھی بدلتا ہے جیسا ارمغاں یرمغاں۔ (۱۸۵۵، تعلیم الصبیان، ۲۷۹)۔ [ارمغان (رک) کا ایک املا]۔

یرملون (فت ی، سک ر، کس نیز فت م، و مع) امذ۔
(تجوید) علم قرات کی ایک اصطلاح جس میں حاداشت کے واسطے چھ حروفوں کو جمع کر دیا جاتا ہے وہ چھ حروف یہ ہیں (ر، ل، م، ن، و، ی)، جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا، لام، را میں بلاغنہ باقی یومن کے چار حروف میں باغنہ ادغام ہوگا۔ جب جنون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آئے تو ہواں ادعام ہوگا۔ (۱۹۲۷، علم التجوید، ۳۶)۔ ایک مرتبہ دارا شکوہ نے نو قاری ان کے امتحان کے لیے بھیجے ہر ایک مختلف قواعد مثلاً وقف، مد، تفخیم، ترقیق، یرملون وغیرہ میں امتحان لینا چاہتا تھا۔ (۱۹۷۳، انفاس العارفین (ترجمہ)، ۴۹)۔

... یرو (... ی مج، و مع) لاحقہ۔
بطور لاحقہ صفت مستعمل۔ کیسرو (کیس = بال سے)، پکھیرو (پنکھ سے) وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۰)۔

... یری (... ی مع) لاحقہ۔
بطور لاحقہ وصفیت مستعمل۔ پنجری (پانچ چیزوں سے بنتی ہے)، بھنبیری (بھن آواز سے) وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۰)۔

... یڑا (... ی مج) لاحقہ۔
بطور لاحقہ اسمیت مستعمل۔ الجھیڑا (الجھنا سے)۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۱)۔

یزد (فت ی، کس خف ز) امذ قدیم۔
رک: یزید۔

یزد دیکھا حسینؓ کا سر پھر آیا پیٹ سوں بھر بھر
سو دیکھو لعنتی کافر کیا کفر اختیاری بھی

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۱۸)۔ [یزید (رک) کی تخفیف]۔

یزد (فت ی، سک ز) (الف) امث۔
مادہ (فرشتہ)، ایرانیوں کے عقیدے کے مطابق فرشتے کی بیوی۔ یہ بھی ان کا اعتقاد تھا کہ ہر .... نر فرشتہ کے ساتھ ایک یزد یعنی مادہ (فرشتہ) بھی ہوتی تھی۔ (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴: ۵۵۶)۔

یزد (ب) امذ۔
۱۔ خدا۔ (اسٹین گاس؛ فیروز اللغات؛ جامع اللغات)۔ **۲۔ ایران کے ایک شہر کا نام جہاں کا کپڑا مشہور ہے۔** ان کے سیر سو سیاحت صرف یزد اور خلیج فارس تک محدود تھی۔ (۱۹۶۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۷: ۷۹۷)۔

---جُرْد (---ضم ج، سک ر) امذ.

ایک ایرانی بادشاہ کا نام جو نوشیرواں عادل کا پوتا تھا نیز ایران کے بادشاہوں کا ایک لقب. اوریزدجرد آخر خلافت حضرت عثمانؓ میں ایک آسیاباں کے ہاتھ سے ... مارا گیا. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۲: ۱۲).

کس کس کو خاک میں نہ فلک نے ملا دیا
نوشیرداوں کا ہے نہ پتا یزد جرد کا

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳: ۱۵). اس عہد میں مسلمانوں نے سکوں پر یزدجردی سن اختیار کر لیا تھا، سنہ ۲۰ یزدجردی، یزدجرد کی وفات کا سال ہے. (۱۹۴۲، اورینٹل کالج میگزین، نومبر، (مقالات حافظ محمود شیرانی، ۸: ۳۷۵).

---جُرْدی (---ضم ج، سک ر) صف امذ.

یزدجرد (رک) سے منسوب یا متعلق، یزدجرد کے زمانے کا. شاعر کا مقصد یہاں سن یزدجردی سے ہے جو ان ایام میں عام طور پر ایران میں رائج تھا. (۱۹۴۲، مقالات محمود شیرانی، ۵: ۲۴۳). [یزدجرد + یا، لاحقہ نسبت].

یَزْداں (فت ی، سک ز) (الف) امذ.

پارسیوں کے عقیدے کے مطابق اچھائیوں کا کرنے والا خدا، اہرمن کی ضد؛ خدا؛ خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام.

دیکھ اس قد و پہنا او خیرہ ہوا
ہر یک دم منیں نام یزداں لیا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۲۶۰).

کروں پہلے توحید یزداں رقم
جھکا جس کے سجدے کو اول قلم

(۱۷۸۴، سحر البیان، ۱۷). دوسرا ثنویہ (کذا) کہتا ہے کہ وہ خالق ہیں ایک کا نام یزداں ہے کہ وہ پیدا کرنے والا نور کا اور خیر کا ہے. (۱۸۰۳، دقایق الایمان، ۱۷).

نورِ ایماں کے لئے قلب ترا ظرفِ وسیع
فیضِ یزداں کے لئے سینہ ترا منزل گاہ

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۱۲).

یزداں کا خیال تو دلاتا ہے وہ دیں
ہے کفرِ صریح اہرمن ہو جانا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۲۷۸).

یزداں کو زمیں پر بُلائیں
انساں کو آئینہ دکھائیں

(۱۹۵۷، دشت وفا، ۵۶).

کوئی یزداں ہو، بُت ہو، آدمی ہو
اضافی قیمتوں سے ماورا ہوں

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۳۷). موجودہ فارسی زبان کے ادب میں یزداں بمعنی خدائے واحد کا مفہوم لازماً پہلوی دور ہی میں قائم ہو گیا ہوگا. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۲۸۸). ہر انسان کے اندر ایک اہرمن اور ایک یزداں ایک نیکی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا بدی کا. (۲۰۰۳، مکاشفات، ۱۲۲).

یَزْداں (ب) امث.

قدرتِ کاملہ؛ قادر مطلق ہونے کی حالت. (اسٹین گاس).

---پاک کس صف؛ امذ.

خدا، اللہ تعالیٰ.

کیا بندگی او بہ یزدانِ پاک
رکھیا مکھ کوں اپنے اُپر روئے خاک

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۴۱). سیاوش کے مقدمہ میں جو کچھ یزدان پاک کو کرنا منظور تھا وہ کر چکا. (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۴۳۸). [یزداں + پاک (رک)].

---پاک نِہاد کس صف (---کس ن) امذ.

رک: یزداں. اے شہنشاہ گیتی پناہ یزدان پاک نہاد کبھی تخت دیہیم کو آپ سے خالی نہ رکھے. (۱۹۰۰، ایام عرب، ۲: ۱۵۷). [یزدان پاک + نہاد (رک)].

---پَرَست (---فت پ، ر، سک س) صف امذ.

خدا تعالیٰ کی پرستش کرنے والا نیز آتش پرست، پارسی.

صبح سے تا شام وہ یزداں پرست
تھا مراقب سر جھکائے یک نشست

(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۳۲). [یزداں + ف: پرست، پرستیدن = پوجنا].

---پَرَستی (---فت پ، ر، سک س) امث.

خدا کی پرستش؛ دین داری نیز آتش پرستی، پارسیوں کا مذہب. مہ آبادیوں کے بعد ''جیان'' ہوئے، ان میں سر سلسلہ جی افرام آباد آزاد تھا جو پہاڑوں میں یزداں پرستی میں مشغول تھا. (۱۸۶۶، اجمل التواریخ (مقالات حافظ محمود شیرانی، ۳: ۴۴)).

نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
نہ یزداں پرستی تھی یزدانیوں میں

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۲۵). [یزداں پرست + ی، لاحقۂ کیفیت].

---صِفات (---کس ص) صف.

خدا کے اوصاف رکھنے والا (انسان).

خوار ہوء ا کس قدر آدم یزداں صفات
قلب و نظر پر گراں ایسے جہاں کا ثبات

(۱۹۳۸، ارمغان حجاز، ۲۳۹). [یزداں + صفات (رک)].

یَزْدانی (فت ی، سک ز) (الف) صف.

۱. یزداں (رک) سے متعلق، یزداں کا، خدا کا، خدائی، ربانی، مقدس.

خدا کا چھانوں ہے منج پر تو منج ہے فر یزدانی
نبیؐ صدقے قطب انگے رکھیں سر کامگاراں خوش

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۴۱). مجھے قضائے ربانی اور تقدیر یزدانی نے اس ورطۂ ہلاک میں ڈالا. (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۱۹۵). **۲. مراد: الہامی، القائی، الوہی.** شیلے کے نزدیک ---- شاعری ایک یزدانی اور الوہی چیز ہے. (۱۹۶۶، اشارات تنقید، ۸۹). اساطیری، عربی اور اسلامی امیجری کو نظم کرنے کی وجہ سے خالد صاحب ایک یزدانی شاعر ٹھہرتے ہیں چنانچہ ان کی شاعری پر یاوہ یا مہمل ہونے کا حکم نہیں لگتا. (۲۰۰۹، الحمراء، لاہور، جون، ۶۰).

یَزْدانی (ب) امذ.

۱. مراد: یزداں، خدا.

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۰۹).

اہلِ عالم جو ستایش گرِ یزدانی ہیں
محوِ نظارہء آئینہء حیرانی ہیں

(۱۸۵۴، داستان صاحقاں، ۲). وہ گروہ ـــــ موجودات کے ہر نیک و بد کو صفات یزدانی کا مظہر تصور کرتا ہے۔ (۱۹۱۰، سی پارۂ دل، ۱: ۶۱).

لیکن مرنا جو عالم وجد میں ہو
گویا کہ شعاع نور یزدانی ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۸۲).

مرکب ہو جو نُورِ احمدی سے اُس کا کیا کہنا
ہے وہ ذاتِ مُقدس سربسر انوارِ یزدانی

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۳). اس لیے کہ ان میں سے ہر ایک کے یہاں بظاہر بارگاہ یزدانی کے باب میں شوخی اور شرارت اور گستاخی اور بے اعتدالی کی درجنوں مثالیں موجود ہیں ۔ (۱۹۹۰، اردو شاعری اور پاکستانی معاشرہ، ۷۴). **۲۔ خدا پرست، خدا کو ماننے والا، رحمانی نیز آتش پرست یا پارسی لوگ جو ایک خیر کا اور دوسرا شر کا خالق مانتے ہیں وہ لوگ پہلے کو یزداں اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں۔**

یزدانیوں کا ہے مسکن اس میں
روحانیوں کا نشیمن اس میں

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۳۵).

نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
نہ یزداں پرستی تھی یزدانیوں میں

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۲۵). **۳۔ ایک فرقہ کا نام۔** ششم یزدانی، یہ فرقہ محسوسات و معقولات اور احکام عقلی اہل دین کو مانتا ہے۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۶۶). [یزدان + ی، لاحقہء نسبت].

---صِفات (--- کس ص) امث ج.

خدائی صفات، الوہی یا ربانی خواص۔ ایک وہ جو یزدانی صفات کا مالک ہے دوسرا وہ جو شیطانی حرکتوں کا علمبردار ہے۔ (۱۹۶۶، نگار، پاکستان، اپریل تا جون (اُردو کا افسانوی ادب، ۲۱۶)). [یزدانی + صفات (رک)].

یَزْدی (فت ی، سک ز) (الف) صف (قدیم).

یزد (رک) سے **منسوب و متعلق، یزد شہر کا۔** چند مدت کے بعد ملا محمد یزدی ایران سے آیا جس کو یزید بھی کہتے تھے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۸۱۷).

یَزْدی (ب) امذ.

۱۔ رک : یزدانی؛ آتش پرست۔

نہ مہدی نہ سنی نہ وہ خارجی
نہ دہری نہ یزدی نہ وہ رافضی

(۱۶۸۵، معظم بیجاپوری، گنج مخفی (قدیم اردو، ۱: ۲۶۵). **۲۔ ایک قسم کا کپڑا جو یزد (ایران) میں بنتا ہے۔**

دو پٹا کوں چادر کری زر کی نیل
سفید پٹکا یزدی ہوی سالو مندیل

(۱۶۸۷، یوسف زلیخا (ہاشمی)، ۱۵۱). **۳۔ ایک قسم کا کاغذ۔** سات کلام اللہ والد ماجد کے ہاتھ کے کاغذ یزدی کاشانی پانچ روپیہ دستہ پر۔ (۱۹۱۱، ظہیر الدین دہلوی، داستان غدر، ۳۲). [یزد (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

---پَرَنْد (فت پ، ر، سک ن) امث.

ریشمی پھولدار کپڑا۔

ہوا ایک ابر اس جبل سے بلند
ہوا پر بچھی اس کی یزدی پرند

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۶). [یزدی + رک : پرند (۱)].

یَزَک (فت ی، ز) امذ.

۱۔ چھوٹا دستہ جو بڑے لشکر کے آگے چلتا ہے، ہراول دستہ، محافظان لشکر نیز رات کو پہرہ دینے والوں کا سربراہ؛ پاسبان، چوکیدار، سنتری۔

کہ انپر جما خوں گئے ہاتھ تھک
ہوے تھک کے عاجز وہ نصرت یزک

(۱۸۸۰، تمقام الاسلام، ۴۴) یزک بہ معنی اس لشکر کے جو بطور قراول بڑے لشکر کے آگے جاتا ہے۔ یزک اور تزک میں تجنیس بھی ہے۔ (۱۹۱۸، پیمبران سخن، ۱۶۲). **۲۔ جاسوس؛ روند گشت۔** (فرہنگ آصفیہ؛ اسٹین گاس).

---بَرِیَزَک مف.

لشکر بہ لشکر، فوج در فوج نیز ہجوم کرتے ہوئے۔

ہٹے وہ یہ جا پہونچے گھونگھٹ تلک
پھر آئے وہ ان پر یزک بر یزک

(۱۸۸۰، تمقام الاسلام، ۳۲).

---دار صف امذ.

فوج رکھنے والا؛ سالار، رئیس فوج، فوج طلایہ کا سردار، جوج محافظ کا افسر۔

ہوا مجتمع لشکر بے قیاس
یزک دار و جاسوس سب آس پاس

(۱۸۴۴، مثنوی اپورب کشن کنور، ۱۸). [یزک + ف : دار، داشتن = رکھنا].

---داری امث.

یزک دار ہونے کی حالت یا کیفیت، فوج کی افسری نیز جاسوسی، مخبری۔ کتنے ہروالی ویزک داری کے بہانے لشکر سے نکل کر پوناں کو چلے گئے۔ (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۱۴۶). [یزک دار + ی، لاحقہ کیفیت].

یَزَکی (فت ی، فت نیز سک ز) صف امذ.

جاسوس؛ مخبر، خبر رساں۔ ہر لشکر کے ساتھ ایسے خبر رساں بھی ہوتے تھے جو دشمن کی خبریں لاتے تھے انھیں یزگی کہا جاتا تھا۔ (۱۹۶۵، تاریخ پاک و ہند، ۲: ۱۵۴). [یزک (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

یَزَنَہ (فت ی، سک ز، فت ن) امذ.

بہن کا شوہر، بہنوئی۔

)زوجہ (جورو) یزنہ (بہنوئی کو جان
)خشم (غصّہ اور بدخوئی کو جان

(۱۸۶۹، غالب، د (مثنویات)، ۲۷۴۹).

یزید (فت ی، ی مع) (الف) امذ.
۱. امیر معاویہ کا بیٹا اور جانشین جس نے خلافت کا دعویٰ کرکے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے خاندان سمیت میدانِ کربلا میں نہایتی تکلیف پہنچا کر شمر ذوالجوشن کے ہاتھ سے شہید کرایا تھا.

یزدی کن سر بھیجا کاٹ تن ہنڈایا ہاٹیں ہاٹ
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۳۴).

کیا یو منافق یزید کیتا برائی سکل
دل منے نا مان کر ویسے نبیؐ کا کلام
(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۲۰۲). مروان نے کہا کہ دل اسماء کا حسن سے پھیر اور کہہ تیرے حسن و جمال کا شہرہ شام میں گیا اور یزید تیرے عشق میں بے قرار ہو مرنے کے قریب پہنچا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۹۴). حضرت حسن و حسین کے وقت میں ایک یزید تھا، اولاد حسن علیہ السلام کے وت میں سینکڑوں یزید ہیں. (۱۸۲۷، ہدایت المومنین (اولاد حسن قنوجی)، ۲۱).

کتنا ہے سخت قلب رقیب سیاہ رو
نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا
(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۵۳).

تیرے بدخواہ کو دولت بھی اگر حاصل ہو
جب بھی مردود ہو ملعون ہو مانند یزید
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹۵).

جوڑا نہ بھیجا عید کو، دیکھ لیا یزید کو
آئے موئے پلید کو ، ایسی قضا کو کیا غرض
(۱۹۲۱، دیوان ریختی، ۵۲).

پیر و مرشد چلے، مرید چلے
حُر چلا، حضرتِ یزید چلے
(۱۹۵۷، نبضِ دوراں، ۲۵۰).

میرے سامنے صمر ہو یا یزید
میرے لب پہ ہو صرف ہل من مزید
(۱۹۷۵، موج تبسم (اکبر لاہوری)، ۱۰۳). یزید کی والدہ میسون نے شام کے کھلے صحراؤں میں پرورش پائی تھی. (۱۹۸۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۲۹۱). یزید کے رندانہ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے زہر چلا دیا گیا ہے اور اور میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں. (۲۰۰۲، تضمیناتِ اقبال، ۱۷۷). ۲. یزید کی طرح تکلیف دینے والا شخص، ظالم آدمی؛ مراد: رقیب، دشمن، سن گل، بے رحم.

نہیں بار یزید بوالہوس کوں
ظالم کی گلی ہے کربلا نہیں
(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۷۳).

یزید (ب) صف.
دولت میں بڑھنے والا. (ماخوذ جامع اللغات، علمی اردو لغت).

---کے ساتھ حشر ہو فقرہ.
(عور) (کوسنا) خدا تمہارا بہت برا نتیجہ کرے، جہنم واصل ہو. مغلانی: ـ ان پر علیؑ کی تیغ ٹوٹے ---- یزید کے ساتھ حشر ہو. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (نول کشور)، ۳: ۵).

یزیدی (۱) (ی مع) (الف) صف.
یزید (رک) سے منسوب ، یزید بن معاویہ جیسا ، یزید کا ساتھی؛ (کنایۃ) سفاک، بے رحم شخص نیز یزید کے پیروکار ، یزید جیسے.

کہیا انہوں بازاں بھی کہ آہیں ہمیں یزیدی
(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۶۶).

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، مراثی، ۴: ۴۵۶).

بچائے حق تعالیٰ اس یزیدی شمر مشرب سے
کہ خوں سید کا جس بے رحم کو خون کبوتر ہو
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۶۱).

یزیدی اور زیادی یاد بھی آتے نہیں ہم کو
مگر اب تک حسین ابنِ علی کا نام باقی ہے
(۱۹۱۷، بہارستان، ۱۰۹).

قصاص لوں گا شہیدوں کے خون ناحق کا
یزیدیوں کے مقابر پہ مسکراؤں گا
(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۸۵).

یزیدی (۱) (ب) امث.
یزید (رک) کا کام یا حرکت، سنگ دلی، بے رحمی، سفاکی.

بہت بری اے یزیدی کرتے بافرزند نبی
(۱۵۰۳، نوسرہار، ۲۶).

دیکھو یزیدی کیا ہے کیسا
کہ آب رحمت کوں سب سُکایا
(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۲۰۴). [یزید (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یزیدی (۲) (ی مع) (الف) امذ.
کُردوں کے ایک قبیلے اور مذہب کا نام. یزیدی: ایک کرد قبیلے اور اس کے مذہب کا نام یہ لوگ ایران، عراق ---- کے بعض علاقوں میں آباد ہیں. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۵۸۴).

یزیدی (۲) (ب) امث.
کُردوں کی ایک زبان جس کی کئی بولیاں ہیں. یزیدی زبان کردی ہے لیکن اس کی کئی ایک بولیاں ہیں. (۱۹۸۹، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۲۹۷). [ف: یزد (رک) سے].

یزیدیت (فت ی، ی مع، کس د، فت ی) امث.
سفاکی و بے رحمی.

فکر یزیدیت کے لیے سدِّ راہ ہے
اس کے ہی دم سے اشھدان لاالہ ہے
(۲۰۰۵، استغاثہ، مجموعۂ مراثی، ۶۳). [یزید (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

یزیدیہ (فت ی، ی مع، کس د، فت ی) امذ.

ایک خارجی فرقہ جس کا بانی یزید بن اخنس تھا، یزیدیہ : . یہ گروہ یزید بن اخنس سے منسوب ہے ۔ (۱۹۷۳، فرقے اور مسالک ، ۱۳۲) یزیدی : یزیدیہ ، ایک کرد قبیلے اور اس کے مذہب کا نام ۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۲۹۷) . [یزید (علم) + یہ ، لاحقۂ نسبت] .

یَس (فت ی) امذ.

رک : لیش؛ شہرت، ناموری. (پلیٹس) . [لیش (رک) کا بگاڑ] .

---پَت / پَتی (---فت پ) صف امذ.

مشہور، معروف : نامور شخص وغیرہ. (پلیٹس) . [یس + س :] .

یٰس (مدی) (الف) امث ؛ ~ یاسین ، یٰسین ۔

ا۔ قرآن پاک کی ایک مکی سورت کا نام ؛ حروف مقطعات میں سے ایک ؛ رک : یاسین ، یٰسین ۔

جلد پڑھنے لگے ایس سرھانے جبریل
آستیں اُلٹے ہوئے آگے بڑھے عزرائیل

(۱۹۱۴، رشید ، گلزار رشید ، ۱۴) . آیس : قرآن مجید کی ایک مکی سورت ---- اس کا نام اس کے دو ابتدائی حرفوں یاء اور س سے ماخوذ ہے ۔ (۱۹۶۹، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۲۶۰) . **۲۔ قرآن مجید کا ایک نام ۔** آیس کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی بتایا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید کا ایک نام ہے ۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۲۶۰) . **۳۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ۔** امام مالک کے نزدیک آیس اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے ۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۲۶۰) .

یٰس (ب) حرف ندا.

اے انسان ، اے شخص نیز سید البشر مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ۔ بعض کے نزدیک آلیس بمعنی اے انسان یا اے شخص ہے اور بعض نے اسے سید البشر کا مخفف قرار دیا ہے اور اس کے مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۳ : ۲۶۰) .

یَسا (فت ی) صف قدیم م ف.

(دکنی) (اظہار کیفیت یا حالت کے لیے) ایسا، جیسا، اس جیسا، اس قسم کا نیز اس طرح ۔

یو سب مل کے یسا کیے یک پنا
جو اس کفر کوں مار کرنا فنا

(۱۵۶۴، حسن شوقی ، د ، ۷۴) . [ایسا (رک) کی تخفیف] .

یَسار (فت ی) (الف) امذ.

ا۔ بایاں ہاتھ (یمین کی ضد) . (ماخوذ : نور اللغات) . **۲۔ بائیں جانب ، جانب چپ ، بائیں طرف ، اُلٹے ہاتھ کی طرف ۔**

اور رحمتِ عامہ کو برزخ پر لکھ
اور قوس یسار میں رقم کر مرحوم

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار ، ۳۷) . فرمایا آپؐ نے جبرئیل مجھے لے گیا بعض فرشتے پیچھے تھے بعضے یمین بعضے یسار کہ مسجد اقصیٰ میں پہنچا ۔ (۱۸۵۵، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۸۷) .

گر کاتب یسار لکھے جائے حشر تک
دفتر نہ ہو تمام ہمارے گناہ کا

(۱۸۷۹، سالک ، ک ، ۵) . کہاروں نے جب چوپہلا اٹھایا اور چلے تو نواب صاحب بھی اُس کے ساتھ کبھی یمین کبھی یسار رواں ہوئے ۔ (۱۹۰۵، حور عین ، ۲ : ۵۳) . پس یسار کا تختم اور یمین کا تختم دونوں جائز اور قرون ثلثہ میں یمین کا مباح رہا ، اور پھر یسار کا مکروہ ہوا ۔ (۱۹۶۰، کشکول (مفتی محمد شفیع) ، ۲۰۵) . **۳۔ لشکر کا بایاں بازو ، فوج کا دستہ یا سپاہیوں کی ٹولی جو میدان جنگ میں بائیں طرف ہوتی ہے اور حکمت عملی کے تحت بائیں طرف سے حملہ آور ہوتی ہے ، میسرہ ۔** گھوڑے اُڑا کر ایک غول یمین سے ایک یسار سے ایک روپڑ سے لشکر ساحراں پر آ گرا ۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۰۰) .

میں وہ ہوں کہ میرے چہار سمت غنیم اور
مجھے اعتبار یسار کا نہ یمین کا

(۱۹۸۳، مہر دو نیم ، ۱۱۳) . **۴. دولت ، ثروت ، تونگری ، دولتمندی .** چھٹے یسار یعنی ثروت و تونگری کہ بے زر و مال کے بھی کوئی کام نہیں نکلتا . (۱۸۸۵، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۵۹) . **۵. کوئی منحوس پہلو ، نامبارک رُخ یا زاویہ (فارسی میں مستعمل) .** (ماخوذ : اسٹین گاس) . **۶. بہتات ، کثرت ، افراط .** (پلیٹس) .

یَسار (ب) صف.

ا. بایاں (ہاتھ) ؛ بائیں طرف کا. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات) . **۲. نامبارک، منحوس.**

ارسطو کہتا ہے ہے ایک خیر باغایت
اگر ہو نام سعادت جو عکس ہو تو یسار

(۱۸۸۶، دیوان سخن ، ۳۹) . [ع : (ی س ر)] .

---وَیَمین (---وج ، فت ی ، ی مع) امذ.

ا. بایاں اور دایاں.

یہ شوق صید ہونے کا دیکھو کہ آپ کو
دکھلایا صید گہ میں یسار و یمیں سے ہم

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۴۵۰) .

ملتی ہے مجھ کو ہجر میں تعزیر سیر باغ
درّے لگا رہی ہے یسار و یمیں کی شاخ

(۱۸۰، دیوان اسیر ، ۱۲۶ : ۳) . **۲. فوج کے دونوں بازو جو بائیں اور دائیں طرف ہوتے ہیں ، میمنہ و میسرہ ؛ (کنایۃً) بائیں اور دائیں طرف کے لوگ ؛ (مجازاً) تمام لوگ.**

سبھی یسار و یمین تصدیق کر رہے تھے
تمام اہل یقین تصدیق کر رہے تھے
سلام اُن پر درود اُن پر

(۱۹۸۷، افکار ، کراچی ، (افتخار عارف) ، مارچ ۱۹۹۵ء ، ۸۲) . [یسار + و (حرف عط) + یمین (رک)] .

یَساری (فت ی) صف ؛ امذ۔

ا. یساری (رک) سے منسوب ؛ بائیں بازو کا ، لکھنے والوں کے اُس گروہ کا (ادیب) جو ترقی پسند کہلاتا ہے ، اشتراکی ، ترقی پسند (ادیب) . بیٹنکس کی لائی ہوئی روایا کے دوش بدوش یساری ادیب یا (Left New) کے لکھنے والے بھی اپنے قدم جما رہے ہیں . (۱۹۷۵، پاکستانی ادب ، (کراچی) جنوری ، ۶) . **۲. (طبیعیات) وہ تحویل جو شئے تقطیب کے مستوی کو مخالف سمت ساعت میں گھما دینے سے حاصل ہو ، منفی (یمنی کی ضد) .** مناظری عامل

شئے تقطیب کے مستوی کو... اگر مخالف سمت ساعت گھما دے تو منفی یا یساری. (۱۹۳۹، طبیعی مناظر، ۳۴۴). [یسار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یَسال (فت ی) امذ.

۱. **فوج کا پرا یا قطار**. جب یسال آگیا اور ہر شخص اپنی جگہ پر قائم ہوا تو میں نے.... جوانوں کی دلدھی کی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۱۰۶). یسل و یسال دونوں لفظ ترکی ہیں، معنی اس کے فوج کی قطار ہے کہ ہندی زبان میں اس کو پرا کہتے ہیں. (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۹). ۲. **مجمع، انبوہ**. (اسٹین گاس). [ت].

یَساوُل (فت ی، ضم و) امذ ؛ ~ یساور.

۱. **پہرے دار (سپاہی)، نقیب، چوبدار (خصوصاً جس کے ہاتھ مین سونے یا چاندی کا ڈنڈا ہو) اُردو والے اس کو جسول کہتے ہیں)**. جو پریاں کہ میر توزک ہیں وے یساول ہیں کہ ہیرے کے جڑاؤ آسہ لیئیں اپنے اپنے مکان پے کھڑی ہیں. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۹۴). یساول اور عصا بدار کھڑے ہیں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۳۴). نقیب آواز لگاتے یساول بصدائے طرقی بیٹھے ہوئنکو اوٹھاتے. (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۲۷۱). صف بہ صف متعدد یساول و چوہدار وغیرہ.... استادہ تھے. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۸:۲۹۳). جفاکش و چالاک یساول اہتمام و انتظام کرتے ہیں اور میر بخشی ان کو مدد دیتے ہیں. (۱۹۳۸، آئین اکبر، ا، ۱:۱۹۹). ۲. **سوار جو کسی بڑے ادمی کے ہمراہ ہیں، گارڈ، گھڑ سوار محافظ، پولیس کانسٹیبل**.

بلایا　اس　گھڑی　تب　اک　یساول
اسے　یوسف　کے　اوپر　کر　محصل

(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱۲۳). قول و یساول کو آراستہ کرکے باہر بہرہ کی طرف متوجہ ہوا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶۰ : ۳). خود پرست نے اپنے سرداروں سے کہا کہ نہ معلوم آج کون آتا ہ کہ جس کے ہمراہ اس قدر سامان ہے.... چوبدار یساول کار چوبی پوشاکیں پہنے ہوئے. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱:۸۹۳). سولہ برس کی عمر میں نادر شاہ نے اسے اپنا یساول بنالیا. (۱۹۸۷، اقبال عہد آفریں، ۲۵۹). [ف].

یَساوُلنی (فت ی، ضم و، سک ل) امث.

یساول (رک) کی تانیث، چوبار عورت. یساولنی اڑتی ہوئی ہمارے خیمہ کی طرف بڑھی اور چلا کر کہتی چلی گئی، خبر دار، خبر دار جہاں پناہ تشریف لاتے ہیں. (۱۹۳۳، فراق دہلوی، لال قلعہ کی ایک جھلک، ۸). [یساول (رک) + نی، لاحقۂ تانیث].

یَسْپَن ّچ (فت نیز کس ی، سک س، فت پ، غنہ) امذ.

کوئی شئے جو اسفنج (یک آبی جانور) کی طرح جاذب ہوتا ہے اور برتن وغیرہ صاف کرنے کے کام آتا ہے؛ رک ؛ اسفنج. زرد آب نکل کر عورت کو تصدیق بہت ہوتی ہو تو گنجی یا کمکما پانی لے کر ایک روز کو پانچ سات بار یسپنج سے دھونا. (۱۸۴۸، اصول فن قبالت، ۵۳). [انگ : Sponge کا مورد].

یَسَر (فت ی، س) صف ؛ امذ.

آسان ؛ رحم دل ؛ شائستہ مزاج، نرم مزاج ؛ آسانی، سہولت، نرمی ؛ جوا کھیلنے والوں کی ایک جماعت. (اسٹین گاس). [ع].

یُسُر (ضم ی، سک نیز ضم س) صف.

۱. **آسانی ؛ آرام، آسائش، فراخی، خوشحالی**. عسرت اونکی مبدل بہ یسر ہوئی. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۵۴۹). اگر بندہ صرف یسر اور فاہ کی حالت میں خدا سے راضی ہے اور تکلیف و اذیت مین شاکی تو وہ بندہ، بندۂ خدا نہیں بلکہ بندۂ غرض اور مطلب پرست ہے. (۱۸۷۷، توبتہ النصوح، ۳۰۹). یسار مشتق ہے یسر سے اور یسر کہتے ہیں آسانی اور توفیق تونگری اور فراخی کو. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۱۳۳). یسر کا دامن ہر حال میں عسر کے ساتھ وابستہ ہے. (۱۹۳۹، تنقیحات ؛ ابواعلیٰ مودودی، ۲۶۹). ہر دفعہ عسر کے بعد یسر یقینی ہے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۴۱۱). اگر دنیا میں کسی شخص کو عسر کے بعد یسر نصیب نہ ہو تو وہ اس آیت کے منافی نہیں. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۷۷۲). ۲. **نرمی، حلم، ملائمت، لطافت، اقبال مندی**. یہ یسر سے مشتق ہے اس کے معنی آسانی سہولت اور نرمی کے ہیں. (۱۹۹۵، اسلامی، ثقافت، ۳۹۷). [یسر (رک) کی جمع].

یُسْرَت (ضم ی، سک، فت ر) امث.

راحت، آرام، آسائش، آسانی. یسرت اور عسرت، راحت اور مصیبت یہ دونوں حالتیں جب اپنی حد سے تجاوز کرتی ہیں، انسان کی طبیعت کو جادہ اعتدال سے منحرف کر دیتی ہیں. (۱۸۹۱، فغان بے خبر، ۳۳). صوتیہ کے وجود اور عدم میں تضاد..... ی/ یاس /آس/ یسرت/ عسرت. (۱۹۶۵، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۱۷۴). [ی : (ی س ر)].

یُسْرى (ضم ی، سک س) صف.

یسر (رک) سے متعلق، آرام کا، تونگری، والا، خوشحالی کا. پروفیسر پیٹن... جنہوں نے عسری معیشت اور یسری معیشت کے مابین فرق وامیاز قائم کیا ہے. (۱۹۳۷، اصول معاشیات (ترجمہ)، مولوی رشید احمد، ۱:۱۶۷). [یسر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یَسَع (فت ی، س) امذ ؛ ~ الیسع.

حضرت عیسیٰؑ کے چچازاد بھائی جو اُن کے آسمان پر جانے کے بعد پیغمبر مقرر ہوئے، حضرت یسعؑ اخوب کے فرزند تھے اور انھیں کو ابن العجوز بھی کہتے ہیں، وہ پانی پر چلتے اور اندھوں اور کوڑھیوں کا علاج کرتے تھے. یسع بفتح مثناۃ تحتانیہ و سین مہملہ، ی نام عجمی ہے. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء (حاشیہ)، ۱:۵۷۹). اسمٰعیلؑ اور یسعؑ اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳ : ۳۹۲). [علم].

یَسَل (فت ی، س) امذ.

فوج کا پرا یا قطار. یسل اور یسار دونوں لفظ ترکی ہیں معنی اس کے فوج کی قطار ہے کہ ہندی زبان مین اس کو پرا کہتے ہیں. (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۹). [ت].

... یسْلا (---ی مج، سک س) لاحقہ.

لاحقہ جو تصغیر و تحقیر کے معنی دیتا ہے. یسلا - بھدیسلا (بھدا سے) وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۱).

یَسُوع (فت ی، و مع) امذ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک نام. جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آٹھ دن کے ہوئے تو.... نام یسوع رکھا گیا. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱:۷۰۲). ہر معجزہ کے بعد حاضرین کی دو جماعتیں ہو جاتی ہیں، ایک.... یقین کرتی تھی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، اور دوسری کہتی تھی کی یسوع کے ساتھ شیطان رہتا ہے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳ : ۲۱۷). ایرانی کبھی عیسیٰ نام نہیں رکھتے جس کے معنی یسوع یا عیسائی ہے. (۱۹۲۳، تاج محل، ۱۳۸). یہودیوں نے آپ کو سنگار کرنے کے لیے پتھر اٹھائے مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گئے. (۱۹۸۸، انبیائے قرآن، ۳۳۸). ایک عورت جس کو وہ دیکھتا ہے، اسے... یسوع کی یاد دلاتی ہے. (۲۰۰۵، شرق شناسی، ۱۹۷). [علم].

--- مَسیح (---فت م، ی مع) امذ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنھیں خدا نے مردے کو زندہ اور اندھے اور کوڑھی کو چھو کر اچھا کر دینے کا معجزہ عطا کیا تھا اور وہ مسیح کے لقب سے مشہور ہوئے. تمہاری تو گویا آنکھوں کے

سامنے یسوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا. (۱۸۱۹، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۱۸۰). مس روزی ....خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ سمجھتی ہے. (۱۸۷۹، اصغر اکبر آبادی، وقائع شاہزادہ منصور الزماں، ۹۴). جب اس فلسفی کے بارے میں کچھ غور فکر کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں یسوع مسیح کی یاد تازہ ہو جاتی ہے. (۱۹۸۷، فلسفہ کیا ہے، ۵۶۵). وہب بن منبہ سے ابن اسحٰق نے آدمؑ سے یسوع مسیح تک اور جنوبی عرب کے قصص کے سلسلے میں... بہت اتفادہ کیا. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۴۵). [یسوع + مسیح (رک)].

یَسُوعی (فت ی، و مع) صف؛ امذ.
۱. حضرت عیسیٰ (رک) سے منسوب، عیسائی. انتہاپسند پاپائی گروہ اور یسوعیوں کی روز افزوں ترقی کی ریشہ دوانیوں سے قومیت پسند گلیائی کچھ مضطرب اور غیر مطمئن نظر آتے تھے. (۱۹۲۵، تاریخ یورپ، جدید (ترجمہ)، ۲۱۱). اس ممتاز یسوعی (جے سوئیٹ) پادری ن سوال کیا ہے. (۱۹۴۵، جدید قانون بین الممالک کا آغاز (ترجمہ)، ۴۰۳). ۱۸۷۸ء میں یسوعی فرقے نے بیروت میں سینٹ جوزف کی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی. (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰۶:۱۱). ۲. رک: عیسوی (سنہ). پھر کتنے سال قبل سنہ یسوعی کے.... ممالک پے درپے رومی عمل میں درآئے. (۱۸۵۴، مراہ الاقالیم، ۱۲). [یسوع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یَسُوعِیِین (فت ی، و مع، ی مع) امذ؛ ج.
یسوعی (رک) کی جمع (انگ: Jesuits). (اصطلاحات سیاسیات، ۲۱۵). [یسوعی (رک) + ین، لاحقۂ جمع].

یَسُول (فت ی، و مع) امذ.
فوج، فوج کا پرا، فوج نیز نقیب، چوبدار.

چوبدار اور نقیب ہرکارے
وہ یسول اور مرد ہے سارے

(۱۸۰۴، گلزار چین، ۴۵). [ت].

یَسِیر (فت ی، ی مع) (الف) صف.
۱. سہل، آسان.

دینی و دنیوی ہور صوری و معنوی تو
کرنا عسیر میری سارے یسر صاحب

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۷۰). ۲. کم، تھوڑا، قلیل. اس نے.....اپنی یاداشت سے ایشیا کا نقشہ کھینچا اور مشہور شہروں اور پہاڑوں اور دریاؤں کے موقعے اس میں ثبت کیے پھر جو ملا کر دیکھا تو بہ تفاوت یسیر اکثر صحیح. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۴). شاہنامہ میں ہر موقع پر یہی مصرعہ بہ تغیر یسیر آتا ہے. (۱۹۱۴، مکاتیب شبلی، ۱۰۵:۲). ۳. بن ماں کا، بے مادر، جس کی ماں مر گئی ہو.

میں شہید و میں غریب و میں یتیم و میں یسر
بے بردار، بے پدر، بے حد و ماں، تشنہ دہن

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۳۸). آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو یتیم تھے اب یسیر بھی ہو گئے. (۱۹۱۶، میلاد نامہ، ۳۷). ہائے کیا دن تھے مرنے کے بعد بیچارے کے ننھے ننھے بچے یسر ہو گئے اب ان کو کون دیکھے گا. (۱۹۸۸، بھاگا ہو غلام، ۳۹). ۴. چھوٹا، خرد سال؛ ادنیٰ، معمولی؛ غریب. (فرہنگ آصفیہ؛ فرہنگ تلفظ). ۵. قمار باز. (ماخوذ: فرہنگ آنند راج).

یَسِیر (ب) امث.
راحت، آرام، سکون.

کیا فتح جب شاہ ملک نصیر
ہوی اس کے یاراں کو راحت یسر

(۱۷۴۲، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۷۵:۵). [ع].

---التَّعْمِیل (--- ضم ر، غم ال، شدت بفت، سک ع، ی مع) صف.
جس پر عمل کرنا آسان ہو. دوسری خصوصیت یہ ہے کہ حنفی فقہ بہ نسبت تمام اور فقہوں کے نہایت آسان اور یسر التعمیل ہے. (۱۸۹۰، سیرۃ النعمان، ۲۳۹). [یسر + رک: ال (ا) + تعمیل (رک)].

---الحُصُول (--- ضم ر، غم ا، سک ل، ضم ح، و مع) - صف.
جو آسانی سے حاصل ہو جائے، جس کا ملنا سہل ہو. اُس وقت سب سے پہلے جو چیز اُس کو یسیر الحصول نظر آئی وہ درختوں کی پیداوار تھی. (۱۹۱۶، گہوارۂ تمدن، ۳۶). قدرت کی جملہ برکات ہمارے لیے یسیر الحصول ہوتی جاتی ہیں. (۱۹۵۳، من و یزداں، نگار، پاکستان (سالنامہ دسمبر ۱۹۹۴، ۳۱۰). [یسیر + رک: ال (ا) + حصول (رک)].

---الفہم (--- ضم ر، غم ا، سک ل، فت مج ف، سک ہ) - صف.
جو آسانی سے سمجھ آجائے، جس کا سمجھنا سہل ہو. ظہار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور اعضاء کی جنبش سے اور زیادہ نمایاں اور یسیر الفہم بنا دیا جاتا تھا. (۱۹۱۶، گہوارۂ تمدن، ۱۵۸). اُردو کو عربی فارسی الفاظ سے پاک کر کے زیادہ آسان و یسیر الفہم بنانا چاہیے. (۱۹۳۶، نگار، جولائی، ۴). [یسیر + رک: ال (ا) + فہم (رک)].

یَسِیرَہ (فت ی، ی مع، فت ر) - صف.
رک: یسیر؛ آسان.

دوشے کو جمع کرنا با وصف غیریت کے
ہے عقدہ غیرہ نیں "قضیۂ یسیرہ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۲۷۰). [یسیر (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت].

یَسِیری (فت ی، ی مع) - امث.
بن ماں کا ہونے کی حالت، یتیمی.

داغِ یسیری دے کر چلیں کیوں
اس گھر کو چھوڑا کیوں تم نے خالی

(۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۸). [یسیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

یٰسین (مدی، ی مع) (الف) امث؛ ~ یاسینٰ، لیسٓ.
تلفظ یاسین، قرآن مجید کی ایک "مکی سورت کا نام، حروف مقطعات میں سے ایک؛ رک: یاسین؛ الیسٓ.

شرف پایا امت نے یٰسین سوں
بھی طٰہٰ و تجید و تمکین سوں

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۷۹).

ثنا جس کی بولیا ہے سبحان نے
سو طہٰ و یٰسین قرآن مے

(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۷).

یٰسین و طٰہٰ والضحیٰ نازل ہوئے تجھ شان میں
واللیل اور والشمس ہے تجھ زلف و مکھ کے دھیان میں

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۸۸).

نیند اُس کو نہ آوے تا نہ پڑھیں
جائے افسانہ سورۂ یٰسیں
(۱۷۸۰، سودا، ک (مجلس)، ۲: ۲۰۲).

ہے تمہاری پشت پر مُہرِ نبوت کا نشاں
اور تمہارا وصف ہے طٰہٰ و یٰسیں میں عیاں
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲: ۱۰). عزرائیل کے نام کو یا سورۂ یٰسین کو معاذ اللہ بد جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا۔ (۱۸۳۴، تذکیر الاخوان، ۱۲).

ہر کلام اوسکا ترے واسطے یٰسین بنے
طرز آمیز تکلم تجھے تلقین بنے
(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت معجز)، ۲: ۸۲۴).

اُسی منہ کی کہی اِس جاں بلب سے کچھ تو کہہ قاصد
کہ ہر آیت کلام اللہ کی یٰسین ہوتی ہے
(۱۹۲۷، شاد، میخانۂ الہام، ۳۸۱). **۲. آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اسم گرامی.** دنیا ہور دین نا ہوتا صاحب طاھا و یٰسین، صاحب الارحمۃ العالمین (کذا) ۔. (۱۶۳۵، سب رس، ۶).

یٰسین ہے نبیؐ کا نام سو نزع کے وقت
اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں
(۱۸۷۵، دبیر، رباعیات، ۷).

وہ مزمل و مدثر وہ طٰہٰ اور وہ ایس
پکارا نام کس کس طرح پیارا محمد کا
(۱۹۰۰، بیان ویزدانی میرٹھی، ارمغان نعت، ۱۲۳).

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی ایسیں وہی طاہا
(۱۹۳۵، بالِ جبریل، ۴۱). جہاں آپ ﷺ کا ذکر آیا ہے کہیں یٰسین کی صورت میں ـــــ کہیں نصیر کی صورت میں ہے۔. (۱۹۷۵، انداز بیاں، ۱۲۱).

یٰسین (مدی، ی مع) (ب) حرفِ ندا.
حرفِ ندا. اے انسان، اے شخص نیز سید البشر۔ بعض کے نزدیک ایس بمعنی اے انسان یا اے شخص ہے اور بعض نے اسے سید البشر کا مخفف قرار دیا ہے۔. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۲۶۰). قرآن مجید میں اللہ کے نعرے ہیں الم، طٰہٰ، یٰسین، رہے نام اللہ کا. (۱۹۹۴، سلام وپیام، ۲: ۲۱۷). [ع].

---**پڑھنا** ف مر.
نزع کے وقت سورۂ یٰسین سنانا (تاکہ روح نکلنے میں آسانی ہو)۔.

مژدۂ وصل کب سناتے ہیں
لوگ یٰسین پڑھنے آتے ہیں
(۱۸۸۲، فریاد داغ، ۱۱۲). جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) اپنے مُردوں یعنی قریب الموت لوگوں کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳: ۲۷۶). میرے سرہانے آؤ اور بہ آواز بلند یٰسین پڑھو کہ پرواز روح میں دقت نہ ہو۔ (۱۹۳۱، سیدہ کا لال، راشد الخیری، ۱۳۲). لاشیں تو صرف وہ ہوتی ہیں جن کے سرہانے مولوی گلا اینٹھا کر یٰسین پڑھتا ہے. (۱۹۸۲، خدیجہ مستور، بوچھار، ۶۰). **سورۂ یٰسین کو بطور حاجت یا بطور وظیفہ پڑھنا۔** جو شخص پڑھے سورۂ یٰسین کو شروع دن میں پوری کی جاتی ہیں اس کی حاجتیں ۔. (۱۹۵۶، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ)، ۱: ۵۰۹). سورۂ یٰسین پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس تنگی میں کشادگی عطا فرماتا ہے. (۱۹۸۹، فوائد الفواد (ترجمہ) ۲۴۳).

---**پڑھوانا** ف مر.
سورۂ یٰسین کو حالت نزع میں سنوانا تاکہ بیمار کی مشکل آسان ہو اور نزع کی تکلیف سے بچے. (فرہنگ آصفیہ).

---**سنانا** ف مر.
رک: **یٰسین پڑھنا: مرنے وال کے سرہانے سورۂ یٰسین پڑھنا کہ نزع کی تکلیف میں آسانی ہو جائے.**

نزع میں اوس کو نہ یٰسین سنائی ہوتی
چوکے سب یار کی تصویر دکھائی ہوتی
(۱۸۷۹، دیوان عیش ۱۸۸). آپ نے مجھ یٰسین سنائی لیکن میری روح جب تک پرواز نہ کریں گی جب تک میں اپنی جرائم کی سزا پوری نہ کرلوں. (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۷۶).

---**سننا** ف مر.
یٰس سنانا (رک) کا لازم، نزع میں سورۂ یاسین سننا.

یٰسین کو سن کر جو قضا کرتے ہیں
حق الفت احمد کا ادا کرتے ہیں
(۱۸۷۵، دبیر، رباعیات، ۷).

---**سنوانا** ف مر.
رک: **یٰسین پڑھوانا.** (فرہنگ آصفیہ).

---**شریف** (فت ش، ی مع) امث.
رک: **یٰسین: سورہ یٰسین کا نام بطور احترام.** بڑی لڑکی یٰسین شریف تلاوت کو کہا. (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۱۹۵). مجھ کو انہوں نے یٰسین شریف کی تلاوت کرنے کو کہا. (۱۹۵۶، محمد علی ۳۰۷). منور مرزا با آواز بلند یٰسین شریف پڑھ رہے تھے. (۱۹۶۴، رنگ محفل ۱۵۷). [یٰسین + شریف (رک)].

---**کا وقت آنا** محاورہ.
رک: **یاسین کا وقت آنا: نزع کا وقت پہنچنا، اخیر وقت ہونا جس میں عموماً سورہ یاسین پڑھی جاتی ہے.**

کھلا قرآن تو وہ سمجھے مرے شکووں کا دفتر ہے
اوٹھے شرما کے بالیں سے جب آیا یٰسین کا
(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، ۵۶۰).

یَش (فت ی) امذ.
شہرہ، نام شہرت، نیک نامی ب، نامور. شاید پر تماما کو یہی منظور ہے کہ شر نگی جی کو یش ملے اور ان ہی کے طفیل میرے دل کی کلی کھلے. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۱، ۲۸). **شان شوکت.** اگر اس یدھ میں تو جیتے گا تو تجھے ساری پرتھوی کا راج اور یش ملے گا. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۶۸). **حمد ثنا تعریف توصیف.** حضرت حق کی کرناں یش. (۱۵۰۳، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت ۳۷۰)). **قسمت.** (جامع اللغات). [س: #].

---**کیرتی** (ی مع، کس نیز سک ر) امث.

عزت وشہرت ، نیک نامی م ، ناموری. ہمیں بھی لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کی اس لیش کیریا کو بحال کریں اور ان کی عزت ور توقیر کا ہر طرح سے خیال رکھیں. (۱۹۱۵، آریہ سنگر یہ رامائن، ۲۵۶۲). [لیش + کیرتی (رک)].

یَشّب (فت ی، سک نیز فت ش) امذ.

ایک قیمتی پتھر جو مائل سبزی ہوتا ہے، سنگ سلیمانی، سنگ مردار کی ایک قسم، عموماً سرخ زرد یا بھورا نگینہ، یشم (انگ : Jasper). ایشیا میں ہر قسم کے قیمتی جواہر ہیرا، لعل عتیق، نیلم سنگ یشب وغیرہ پائے جاتے ہیں. (۱۸۴۷، جغرافیہ ایشیا، ایشری پرشاد، ۲). یشب یعنی یشم یہ سفید رنگ پتھر مشہور ہے معدہ کی بیماریوں کا دفع ہے. (۱۸۷۷، المخلوقات (ترجمہ) ۳۱۷). ان جالیوں میں یشب عقیق زبرجد اور لاجور کی دلفریب بچے کاری ہو رہی ے تھی. (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۱۱۴). خوشنما رنگ دار اپنے اقسام یشب قدیم ترین رسوب کے مشہور احجار میں سے ہیں. (۱۹۵۸، خلاصہ طبقات الراض ہند (ترجمہ) ۱۵۰). اس کے ہاتھ میں سن یشب کی ایک مالا تھی. (۱۹۵۸، نفسیات وارردت روحانی (ترجمہ) ۱۹۸). قیمتی پتھروں میں یشب کا استمال عام تھا. (۱۹۵۸، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ۳۰۵). یشب کا بنا ہوا سبزی مائل چینی طرز کا فرشی فانوس تھا جس میں چوبیس شمعیں روشن تھی. (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۳۰۴). [ف].

---کا تعویذ امذ.

وہ نقش جو بعض علاقوں میں پیٹ کے امراض کے علاض کے لئے استعمال ہوتا تھا. جب ہم میں کسی کا پیٹ چلنے لگتا تھا، یشب کا یہ تعویذ ہمارے لئے بڑی ذراتی چیز تھا. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل ۲۴).

---کافوری کس صف (و مع) امذ.

سفید کافور جیسے رنگ کا یشب، ایک قیمتی سفید پتھر. گرد باغ کے گنگا جمنی چار دیوار جس میں جواہر کی مرصع کاری چاروں کونوں پر چار برج یشب کافوری کے ... کہ جن پر نگاہ پھسل جائے. (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۵۴). ایک قلّہ سنگ سفید سے بنا ہوا نظر پڑا کہ سنگ مرمر اس کو دیکھ کر غیرت ست مرمر جائے یشب کافوری رشک سے ہیرا کھائے. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا ۳ : ۳۳۲). [یشب + کافوری (رک)].

---کی تختی امث.

یشب پتھر کی تختی جس مین نقش وگیرہ بنا ہوا کہتے ہیں کہ یہ اختلاج قلب کے لےیٔ نافع ہے. کوئی بولی چہل کنجی کا کٹورا لانا کسی نے کہا یشب نے کہا یشب کی تختی دھوکے پلانا. (۱۸۲۴، فسانہ عجائب ۴۹).

ہول دل کی کچھ نہ پوچھو گرمی دل سے مری
یشب کی تختی گئی جوں موم گھل چھاتی پہ ہے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۳۱۷). چھاتی پہ جو یشب کی تھی تکتی پتھر سے گراں تھی او سکی تختی. (۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۹۴).

یَشبی (فت ی، سک نیز فت ش) صف.

یشب (رک) سے متعلق یا منسوب، سنگِ یشب کا بنا ہوا. معدن کو پہلے ہاون مطرقہ (دفعہ ۵) میں اور پھر یشبی ہاون میں نہایت باریک پیس لینا چاہیے. (۱۹۲۵، عملی کیمیا، برکت علی (ترجمہ)، ۴۰۹). [یشب + ی، لاحقۂ نسبت].

یَشٹِکا (فت ی، سک ش، کس ٹ) امث.

لاٹھی، عصا، ڈنڈا؛ مالا، گلے کا ہار؛ تالاب؛ ملٹھی کا ست جو مٹھاس کے لیے یا دوائی استعمال ہوتا ہے، رُبّ السوس. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س :].

یَشٹی (فت ی، سک ش) امث.

عصا، لاٹھی، ڈنڈا، لاٹھی جس میں کیلیں جڑی ہوں اور جو ہتھیار کے طور پر استعال ہو، گرز، جھنڈے کا ڈنڈا؛ شاخ، ٹہنی، اڈا؛ سہارا، ٹیک؛ نوکدار لکڑیوں کی مورچہ بندی؛ بازو اور کلائی؛ کئی پودوں کا نام، بٹی ہوئی ڈوری یا رسی کا ٹکڑا جو باندھنے یا لپیٹنے کے کام آئے، موتیوں کی مالا. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س :].

یَشعَب (فت ی، سک ش، فت ع) امذ.

رک : یشب، کافوری رنگ کا قیمتی پتھر معمولی نگینے بنانے اور عمارت میں لگانے کے کام آتا ہے. (اپ و، ۴ : ۶۷). [یشب (رک) کا بگاڑ].

یَشم (فت ی، سک ش) امذ.

رک : یشب؛ ایک قیمتی پتھر جس کا رنگ مائل بہ سبزی ہوتا ہے، عقیقِ یمنی، سنگِ سلیمانی.

سو لولو و مرجان ہور بو شراق
سو جیوں یشم و بلور و سنگِ سماق

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۲۵).

نہ نابات مصری پتھر یشم کی
صفائی میں عینک دسیں چشم کی

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۸۴).

یہ گوہری گردوں کی ، کیا تجھ سے بیاں کیجے
سمجھا تو زمرد تھا پر یشم نظر آیا

(۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس)، ۱ : ۲۱). تیسری سطر میں جزع اور یشم اور فیروزہ. (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ)، ۳۲۱). یشب یعنی یشم یہ سفید رنگ پتھر مشہور ہے. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۱۷). امراء، سونے چاندی ہاتھی دانت عقیق، یشم اور دوسرے مختلف رنگوں کے قیمتی پتھروں کے زیورات پہنے تھے. (۱۹۲۸، معارف، اعظم گڑھ، مئی، ۳۸۵). آدمی کے ساتھ بھی دنیا میں ہوتا ہے یہی (مستقلاً گر نہیں تو) گاہ گاہ یشم پُر صیقل میں اس کو ڈھال دے بد قسمتی کی کارگاہ !. (۱۹۷۳، پروازِ عُقاب، ۷۶). [یشب (رک) کا معرب].

---کافوری کس صف (---و مع) امذ.

رک : یشب کافوری. مسجد نہایت عالیشان ہے اور وسیع ہے----- فرش صحن یشم کافوری کا ہے اور جواہرات بیش بہا بھی نصب ہے. (۱۸۹۰، بوستان خیال (ترجمہ)، ۸ : ۵۱۴). [یشم + کافوری (رک)].

یَشماق (فت ی، سک ش) امذ.

کپڑوں کے اوپر سے پہننے یا اوڑھنے کی چیز جس سے سارا جسم ڈھکا رہتا ہے، اوڑھنی، چادر. ترکی مسلمان عورتیں جب باہر جاتی ہیں تو یشماق (برقع) فریجہ (عبا) پہنتی ہیں. (۱۹۱۸، عفت المسلمات، ۳۶). [ت].

یَشمک (فت ی، سک ش، فت م) امث.

رک : یشماق؛ اوڑھنی. امیر زادیاں جو اپنے آپ کو خانہ نشینی کی قید سے آزاد کر چکی ہیں ترکی یشمک کا حجاب استعمال کرتی ہیں. (۱۹۲۲، باقیات بجنوری، ۱۱۹). [ت].

یَشمی (فت ی، سک ش) صف.

یشم (رک) سے منسوب، یشب کا بنا ہوا. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات). [یشم + ی، لاحقۂ نسبت].

یَشود (فت ی، و مج) امث.

رک : یشودا. (پلیٹس).] یشودا (رک) کا بگاڑ [-.

یَشودا (فت ی، مج) امث.

نند (گوکل کے گوپوں کا افسر) کی زوجہ، سری کرشن جی کی رضاعی ماں. (ماخوذ : پلیٹس). [س :].

---چھند (-- فت چھ، غنہ) -امذ.

(پنگل) آٹھ حرفی اوزان کی بحر جس میں پانچ اکشر آٹھ ماتراؤں کے برابر ہوتے ہیں -. یشودا چھند کا وزن و آہنگ بحر متقارب -----کے برابر ہے -. (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۴۹). [یشودا + چھند (رک)]-.

یَشومَتی (فت ی، مج، فت م) -امث.

رک : یشودا. (پلیٹس). [س؛].

یَشیل (فت ی، ی مع) صف.

حیا ؛ ادب -. یشیل یعنی حیا و ادب، گن یعنی ہنر وغیرہ -. (۱۸۸۶، لال چندر کا، ۴۸). [س؛].

یَعبُوب (فت ی، سک ع، و مع) -امذ.

تیز اور لمبا گھوڑا؛ تیز رفتار گھوڑا. (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). **تیز رو دریا؛ بادل؛ پانی کا چھلک جانا.** (اسٹین گاس). [ع : (ع ب ب)]-.

یَعثُوب (فت ی، سک ع، و مع) -امذ.

رک : یعسوب؛ (کنایۃ) رہنما، سردار-.

شہد لب کا بوسہ لے کر پڑ گیا جھگڑے میں میں
کیا خبر میری نہیں ہے دین کے یعثوب کو

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۳۲۱). [یعسوب (رک) کا ایک املا].

یَعسُوب (فت ی، سک ع، و مع) -امذ.

شہد کی مکھیوں کی ملکہ ؛ نر شہد کی مکھی، شہد کی مکھیوں کا سردار. تیسرے قاصد نے جس گھڑی مکھیوں کے سردار یعسیوب ککے پاس جا کر تمام احوال حیوانوں کا بیان کیا. (۱۸۱۰، اخوان المصفا، ۷۰). عجب ظریف شکل اور لطیف خلقت ہوتا ہے.... اسکو عربی زبان میں یعسوب کہتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخوقات (ترجمہ) ۵۸۹). ختم اس کتاب کا یعسوب پر ہوا جو کہ بادشاہ ہے شہد مکھیوں کا جنکے لعاب سے موم اور شہد نکلتا ہے. (۱۹۰۶، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ۲ : ۴۹۶).

وہ جس نے مال کو یعسوب اہل کفر کہا
سماء رشد و حدایت کا ئیر اعظم

(۱۹۶۶، منحمنا، ۵۶). یعسوب... شہد کی مکھیوں کی سردار، نر شہد کی مکھی. (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت، ۱۶۷). **قوم کا سردار، رہنما، بادشاہ.** حضرت علیؑ مردے پڑے تھے اور فرمایا کہ واللہ آپ مومنین کے تعسیوب تھے. (۱۹۰۶، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ۲ : ۴۹۶). **(کنایۃ) حضرت علی کرم اللہ وجہ.**

جز شان خدا کون مرا مرتبہ راں ہے
لخت دل ہوں حق کا یہ نشاں ہے

(۱۹۳۵، عیاں، د، ۲۵۲). [ع : (ع س ب)].

---الدین (ضم ب، غم ا، ل، شد د، ی مع) امذ.

دین کا سردار ؛ (کنایۃ) حضرت امیر المومنین علیہ السلام. (ماخوذ : مہذب اللغات). [یعسوب + رک : ال (ا) + دین (رک)].

---المسلمین (ضم ب، غم ا، سک ل، ضم م، سک س، کس ل، ی مع).

مسلمانوں کا سردار؛ حضرت علی کرم اللہ وجہ کا لقب. سید الوصبین و یسیوب المسلمین افتخار الور ولین الاآخر، امیر المومین علی بن ابی طالب علیہ السلام. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۸). امیر امام علی بن امام محمد بن خفیفہ امیر المومنن و یسعوب المسلنین ابو تراب علی مرتضے یہ التماس کرتا ہے. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۱۳). [یعسوب + رک : ال (ا) + مسملین (رک)].

---دین کس اضا (ی مع) امذ.

رک : یعسوب الدین.

قصہ باز و کبوتر پر نہیں موقوف کچھ
فیصلہ تم نے یعسوب دیں عصفور کا

(۱۸۶۶، گلدستہ امامت، ۸). [یعسوب + دین (رک)].

یَع ّفُور (فت ی، سک ع، و مع) امذ.

ایک سواری کا جانور، گورخر (وہ سواری جو حضور نبی کریمؐ نے استعمال کی).

شتر و آہو و لخجشک تلک و حش و طیور
اور وہ ناقہ، جاں باز نبیؐ کا یعفور

(۱۸۵۴، داستان صارقاں ۴۰).

لیا کرتے تھے گرداں خرام
اس کا براق اور یغور نام

(۱۸۶۵، لوح محفوظ، ضعفر علی خاں ۱۳۷). [ع].

یَعقُوب (فت ی، سک ع، و مع) امذ.

ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام جن کے بارہ فرزند تھے اور سب سے زیادہ حسین اور محبوب بیٹے کا نام یوسف تھا جو خود بھی پیغمبر تھے نبی اسرائیل قوم کے ضد اعلی جنھیں اسرائیل (یعنی اللہ کا بندہ) بھی کہتے ہیں.

قصہ یوسف دکھو بے رحمی یاراں دکھو
پیرہن باس دکھو دیدہ یعقوب دکھو

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲۱۵).

کہیں ہے یوسف کہیں یعقوبؑ کہیں شعیب کہیں ایوبؑ

(۱۷۶۲، غلام قادر شاہ طالب، مثنوی رمز العشق (مجلس)، ۴۶). یوسفؑ بیٹے یعقوب بن اسحاق بن ابراہیمؑ کے اور حضرت اسماعیل کے گروہ میں جناب خاتم النبین (کذا) (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں کہ ان کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہوا ہے نہوگا. (۱۸۰۳، دفایق الایمان، ۸۳).

یوسف کی انکھیں کھل گئیں یعقوب کی طرح
پتلی ہمارے یار کی تصویر ہوگئی

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۹۵).

یوسف تو مصر میں ہوئے رونق فروز حسن
یعقوبؑ ہمارے یار کی تصویر ہوگئی

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۲۷۸). حضرت ذکریا علیہ السلام... خدا کے حضور میں عرض کرنے لگے.... مجھ کو ایک لڑکا عطا کر ایسا لڑکا جو میرا بھی وارث ہو اور نسل یعقوب کا بھی. (۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۱۳۶).

کنواں ہے مصر میں ہوئے رونق فروز حسن
یعقوب راہ دیکھتے کنعاں میں رہ گئے

(۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۱۳۲).

کنواں ہے موت کا جس پر مجھے یوسف نظر آیا
مثال دیدہ یعقوب میرا دل ہی پھر آیا

(۱۹۷۹، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۵۹). تاہم حضرت یوسف کو ہونا تو چاہیے تھا اپنے بزرگ باپ حضرت یعقوب کے پاس. (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۱۰۹). [علم].

یَعْقُوبی (فت ی، سک ع، و مع) امذ؛ صف.
حضرت یعقوب علیہ السلام س منسوب، حضرت یعقوب علیہ السلام جیسا (کردار یا شخص)، حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی پدرانہ شفقت کا حامل. (ماخوذ: اسٹین). **نصرانیوں کا ایک فرقہ مسیحی فرقہ جو وحدت فطرت کا قائل تھا یعنی اس امر کا کہ مسیح کی ذات بشریت اور الوہیت دونوں کی جامع ہے.** یہودیوں میں سامری ... نصرانیوں میں نصطوری یعقوبی .... مسلمانوں میں شعیہ، سنی خارجی ... کتنے ہی فرقے ہوتے کہ سب کے دین مہذب مختلف. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۱۶۴). [یعقوب + ی کی سابقہ نسبت].

---رسم خط (فت ر، سک س، کس م، فت خ) امذ.
ایک طرح کا رسم الخط جس میں یونانی کے اثر یونانی حروف استمال ہوتے تھے اور جبکہ حروف آڑنے ترچھے خطوط کا مجموعہ معلوم ہوتے ہیں اس لئے یہ نام پڑا ہے جدید سریانی یا سرطاء بھی کہتے ہیں. یعقوبی رسم خط ضا چہیتیج کے مارونی رسم خط سے ... کسی قدر مختلف ہے. (۱۹۶۲، فن تحریر کی تاریخ، ۲۰۱). [یعقوبی رسم خط (رک)].

یَعْقُوت (فت ی، سک ع، و مع) قدیم.
رک: یاقوت.

جو او آسماں پانچواں پاک سیم
چھٹا لعل یقعوب سوں بھی ندیم

(۱۹۸۵، نور نامہ، شاہ عنایت، ۱۰). [یاقوت (رک) کا قدیم املا].

یَعْنی (فت ی، سک ع) م ف.
امر دویہ یہ ہے کہ مطلب یہ ہے (کسی بات کی توضیح کے لئے مستعمل). او بازار چوبین کا تھا بازار گوشت دوسرا باز تیسرا چھڑا، چھڑا، چوتھا بال، پانچواں مغز چھٹا آب میں. (خواجہ سید محمد گیسو دراز بندہ نواز نامہ، ۴).

گردیندہ ہے تو دیا دین کوں رواج
یعنی ہمشیہ خدمت خیر البشر کرو

(مرثیہ غوص مراثی، ۹۰:۲).

یعنی تھی یہی بی ذہن زیرک
جو دک تھے جواں اور پیرک

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۰).

یعنی جو نقصان کا طور ناہیں اس کا ایہاں ٹھور

(غلام قادر مزار العشق (مجلس) ۴۰).

سادگی ہائے تمنا یعنی
پھر وہ نیرنگ نظر یاد آتا

(غالب ۱۵۶). ان کا حال ایسا تھا کہ جیسا زمانہ متوسط میں یعنی ۱۴۹۴ء تک میں سرف کا حال تھا. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۹۳۵). پانچ بت ایسے تھے میں بھی موجود ہے یعنی... یعوق. (۱۹۳۴، قرآنی قصے ۱۳). آب حیات کے سترہ سال بعد یعنی ۱۹۹۷ء میں یادگار غالب طبع ہوئی. (۱۹۶۹، تقید غالب کے سو سال (دیباچہ)، ۱۹). یعنی فطرت اگر روازنہ مکان سے مال روڈ یانی ہاوس آنا چاہتا تو پچاس پیسے میں آ جا سکتا تھا. (۱۹۸۵، پریشر گلر ۱۹۲).

تیغ لب اس کا دیکھ کے خاموش رہ گئے
یعنی کہ تھا مقام پہ ختم کلام کا

(۱۸۱۰، میر ک، ۵۵۲).

غریق گریہ خونی رہا نہ کر مومن
لباس یعنی پہنتے نہیں مسلماں سرخ

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۵۹). ہماری تہذیب معروف اور مسلم ہے، ان کی مختلف اور عجیب و غریب ہے. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ) ۲۶۰).

---چہ نقرہ.
کیا معنی، اس کا مطلب ہے کیا مراد ہے کیوں، کس وجہ سے کس لئے. صاحب قرآن والا شان نے فرمایا. تم میری رضا مندی کے واسطے ... بادشاہ طلسم سے اس مقدمے میں سلسلہ جنبانی کرو یہ عبث دور سر یعنے چہ. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۱۶: ۸۰). دیوان او نگی مرضی یعنی کے گوشت پوست کی مالک ہیں. (۱۹۰۰، ذات شریف، ۸۷). (۱۹۷۷، ابلیس، ۹۸).

یَعُوق (فت ی، و مع) امذ.
روکنے کا عمل یا کیفیت. یعقوق کے معنی روکنا ہے مصیبتوں کو روکنا ہے. (۱۹۱۸، تاریخ ارض القران، ۲: ۲۲۹). **ایک بت کا نام جو قوم نوح میں پوجا جاتا تھا اور جس کی شکل گھوڑے (بعض روایات کے مطابق شیر) کی تھی اور اس کو پوجنے والے سمجھتے تھے کہ یہ برائی سے روکنے والا بت تھا.** چہارم یعقوق کہ مظہر منع و حمایت و دفع بلا ہے ... اس کو قوم نوح نے نصورت شیر بنایا تھا. (۱۸۵۱، ۸۴، احوال الانبیا، ۱۴۸۱).

اک بت ترسا ، بادل سنگیں لعبت کافر باہمہ نمکیں
صورت لات و شکل منات ورشک یعوق و غیرت عزلے

(۱۸۵۴، ذوق، ۲۶۶). کبھی تم لوگ اپنے خداواں کو نہ چھوڑو اور نہ کبھی سواع اور یغوث ویعقوق اور نسر کو. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ) ۲۷). یہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے اور نسر کو. (۱۸۸۷، القرآن الحکیم تفسیر مولانا نعیم الدین مراد آبادی، ۹۱۳). [ع].

یَغ (۱) (فت ی) امذ.
جنگلی بیل. جہنمی لوگ جنگلی گھوڑے کو کیانگ جنگلی بیل کو یغ کہتے ہیں. (۱۸۹۷، سیر پرند، ۲۵۲). [مقامی].

یَغ (۲) (فت ی) امذ.
چور نقب لگانے والا، اچکا. بغما کو اختصار کے ساتھ یغ کہتے ہیں ... یعنی چور اچکا کسی کی چیز پر دیرانہ ہاتھ صاف کرنے والا. (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر، ۵۴). [یغنی (رک) کی تخفیف].

یُغ (ضم ی) امث.
خوشی کی رسم، خوشی کے موقع کی تقریب. کاخاں کی تخت نشینی اور رسوم متعلقہ پیدایش سے جو یغ (رسوم جنازہ کہ اس کے یعنی معلوم ہوتے ہیں کہ رسوم مرگ کی طرح پیدائش پر بھی خاص جلسے اور دھوتیں تھیں) سے مطابقت رکھتی تھیں. (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۴۹۵). [ت].

یَغْما (فت ی، سک غ)امذ نیز امث.

تاخت وتاراج اور لوٹ مار کرنے کی حالت یا کیفیت، لوٹ، غارت، تاراج. یغما اسے یگمان بھی کہتے ہیں ... معنی ہیں لوٹ مار کرنا. (۲۰۰۷، لفظوں کا دلچسپ سفر، ۵۴). **لوٹ کا مال، مال غنیمت.** اس قدر ان کو تارتایوں نے تنگ کیا کہ . یگما انہوں نے واپس دیا. (۱۸۴۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ۱۷۶:۲). عرب کے ہاتھ بطریق یغما آیا ہے جس طرح چاہیں صرف کریں. (۱۸۶۹، غالب خطوط غالب، ۵۰۵). **ترکستان کے ایکشہر کا نام جہاں کے آدمی بعض روایات کے مطابق اپنے حسن و جمال کے سبب لوگوں کا دل لوٹ لیتے تھے اور ان کے ظاہر و باطن کو اپنا فریفتہ تھے.** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [ف].

---کَرْنا ف مر.

لوٹ لینا، لوٹ مار کرنا. انہوں نے شہر میں لوٹ مار شروع کردی ہزاروں کی دکانیں لیغما کرکے کپڑے کے تھانوں کو اپنے کندھوں پر لاد اپنے گھروں کو لوٹ گئے. (۱۹۶۴، آپ بیتی، ظفر حسین بیک ۱۶۸).

---گَر (فت گ) صف.

لوٹ مار کرنے والا، لٹیرا. اپنے یغما گر سواروں کو واسطے لوٹنے جلانے مواضع متعلقہ کرپے کے حکم فرمایا. (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۲۰۷). ملائک نظر فریب یغما گر کاران ہوش. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۵۴۵۱).

اسے مرگ تمنا کیا جینے کا قرینہ ہے
یا شاید یگما گر ساغر و مینا ہے

(۱۹۷۵، خروش خم، ۵۲). [یغما + گر، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (فت گ) امث.

غارت گری، لوٹ مار اور تاخت وتاراج کرنے کا عمل. اس یغما گری کی پیش بنوی ممکن تھی. (۱۹۶۴، آپ بیتی، ظفر حسن بیک، ۱۶۸۱). [یغما گر + ی، لاحقۂ کیفیت].

یَغْمان (فت ی، سک غ) (الف) امث.

رک: یغما؛لوٹ. غارت، تاراج.

اول مجھ دل کو یغماں کر دیکھاتا پھر کہ دلداری
عجب مستی منے ہوشیاری کتے نماریوں اچھلنا

(۱۸۶۸، دیوان معظم ۸). **(کنایۃً) تباہ خراب.** ادک زوق سے دونوں فارغ ہوئے اپس میں دونوں آپ یغماں ہوئے. (۱۸۵۶، قصہ زن تنبولی (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ۵۱۳)). [ف].

یَغْمان (ب) صف.

(کنایۃً) تباہ، خراب.

ادک زوق سے دونوں فارغ ہوئے
اپس میں دونوں آپ یغماں ہوئے

(۱۸۵۲، قصہ زن تنبولی (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۵۱۳). [ف].

یَغْمائی (فت ی، سک غ)امذ؛صف.

لوٹ مار کرنے والا لیٹرا، غارت گر، قزاق. تغمائی لوگ کڑی تختہ کواڑ چوکھٹ بعض مکانات کی چھت کا مسالا سب لے گئے. (۱۸۶۹، غالب خطوط غالب، ۳۶۷). **یغما (رک) کا رہنے والا جو نہایت حسن خیز شہر ہے؛ (کنایۃً) نہایت حسین دلربا.**

سرور افزا چمن میں جمگھٹا ہے مہ جبینوں کا
کہیں معشوق تبریزی کہیں ترکان یغمائی

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی صحیفہ، ۳). **تاراج کردہ شد، راتج شدہ.** (فرہنگ آصفیہ). [یغما (رک) + ئی، لاحقۂ ونسبت].

یَغُوث (فت ی، و مع) امذ.

(لفظا) فریاد رسی، فریاد کو پہنچے کا عمل. جہاں سوم یغوث کہ مظہر دوادی اور مشکل خداوند کبریا ہے. (۱۸۴۵، تاریخ القرآن ۲: ۲۲۹). **ایک بت کا نام جو قوم نوح میں پوجا جاتا تھا اور شیر درندے کی صورت کا تھا اور اس کے ماننے والوں کے مطابق یہ بت مظہر وادی اور مشکل کشائی کا بت تھا.** وہ قبیلہ کلب کا بت دومہ الجندال میں تھا اور سواع ہذیل کا اور یغوث نبی غطیف بن مراد کا. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ) ۲۰۷). آپ کے احسانات کبھی نہ بھولیں گے یغوث اور فلس کی قسم کھاتا ہوں. (۱۸۹۸، ایام عرب، ۵۷). [ع: (غ و ث)].

یَقْطِین (فت ی، سک ق، ی مع) امث.

وہ بیل جس کا تنا ہو جیسے ککڑی وغیرہ کی بیل مگر تر گھیا، لوکی کو کہتے ہیں، ترکاریوں کی بلیں جیسے کدہ تورہ وغیرہ. یقطین یعنی کدو، صاحب الفاحتہ کہتا ہے کہ اس کو کلائی منظور ہو اس کے تخم کو زمین میں الٹا بونا چاہیے. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ۴۱۸). یقطین۔ کدو کا درخت جس کے نیچے حضرت یونسؑ نے بیماری کی حالت میں اُس وقت پرورش پائی جب مچھلی نے پیٹ سے اگلا. (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۳۸). [ع].

یَقْظَہ (فت ی، سک ق، فت ظ)۔امث.

بیداری، جاگنے کی حالت، نوم کی ضد۔

گر واقعہ میں نوم و یقظہ ہو تو
کچھ رکھتے ہیں اعتبار اوسے اہل حال

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۵۵). تیسرے ستہ ضروریہ میں سے نوم اور یقظہ ہے یعنی خواب اور بیداری. (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۲۹۷). یقظہ: بیداری کو کہتے ہیں۔. (۲۰۰۶، پانی میں ماہتاب، ۳۰). **(تصوف) وہ فہم جو خدا کی طرف سے سالک کو حصول منزل کے لیے عطا ہوتا ہے اور اس کے زیر اثر وہ غفلت اور فراموشی سے بچا رہتا ہے اور یاد خدا میں مشغول رہتا ہے۔** یقظہ: اس سے مراد فہم ہے خدا کی طرف سے اس چیز کے لیے کہ مقصود اوس کی زجر میں ہے۔. (مصباح التعرف، ۲۷۹). [ع].

یَقِین (فت ی، ی مع) امذ.

وہ اعتبار یا اعتماد جو کسی کے شک ڈالنے سے زائل نہ ہو، بھروسا، اطمینان؛ اعتقاد، ایمان؛ پکا عقیدہ۔

حق کا را نیا دشمن دیں اس تھی ناخوش بنی یقیں

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۳). اصل مقصود اوّل اندھلا وہی، کی جس کے یقین میں شک اچھے کہ خدا کی ہستی میں گمان دھرتا. (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۶۳).

یقیں کر دل میں مانیا ہوں خدا جسکوں اپے دیتا
وو ہرگز زیر ہو سے نا کیا جس کوں خدا رافع

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۳).

یقین آفتاب آفت آب تھا
تو ہر جان پر آتش ناب تھا

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۰). جب سیں غرور گل کا ہوا اس کے تئیں یقیں جاتا رہا ہے تب سے گماں عندلیب کا. (۱۷۱۸، دیوان آبرو (الف)، ۷). کوچہ وہم ہے تاریک بھٹکنے کا ہے

ڈر چاہیے روشنی شمع یقیں تھوڑی سی. (۱۸۷۲، مراۃ الغیب، ۳۱۵)۔). استدلال بھی شبہ کو یقین سے بدل سکتا ہے. (۱۹۳۲، اساس نفسیات، ۴۹۴). یقین اور بے یقینی کے درمیان اس کا وجود نفرت کی دیوار کی طرح تھا. (۱۹۷۰، قصے تیرے فسانے میرے، ۱۴۲). یقین ایک بے پناہ قوت ہے اور اسی قوت کے سہارے اس نے کائنات کو مسخر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ (۱۹۹۹، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۳۸). **بلاشبہ، بلاشک، ضرور، ٹھیک، تحقیق، درست، سچ۔**

کیتے ہوگئے نیک مردان دیں
جنن کا اتھا صدق صادق یقیں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۲).

ہر ایک حال خدا کوں یقیں سوں جینا
ولایت ہور نبوت یو قرب ہے اپنا

(۱۶۳۵، سب رس، ۷).

اپنے جو دوست اپنے بیگانے غم شبیر جو یقیں جانے

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۱).

مول لینا چاہیے اسکو یقیں
نا ملے مجھ کو غلام ایسا کہیں

(۱۷۹۱، ریاض العارفین، ۷۸).

صنم میرے دل کو خدائی کا تیری
یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۰۵).

کبھی محسود ابنائے زماں، کبھی نور دہ چاہ کنعاں
کبھی روشنی کنج زنداں، کبھی شمع ہدایت راہ یقیں

(۱۹۱۳، نقوش مانی، ۶). **ــ ظن، گمان.**

گھڑا سر پر کھڑی تھی راہ اوپر
یقیں یوسف کی جا ہے چاہ اوپر

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۳). اس جہاد کی کامیابی کا یقین نمایاں ہے۔ (۱۹۵۷، تاثرات و تعصبات، ۱۲۹). عامر ابن عبد قیس کا قول کہ اگر حجاب اُٹھ جائے تو بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا "سراج" کا قول ہے کہ یقین مکاشفے سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۳۸). **(تصوف) خدا کی ذات پر ایسا کامل یقین گویا سالک خود خدا کو دیکھ اور محسوس کر رہا ہو۔** یقین: اس سے مراد یکتا اور یکرنگ ہونا حق کے ساتھ اور غیریت کو بالکل اوٹھا دینا اور بقا باللہ حاصل کرکے تمام مراتب اور اکوان اور اعیان میں سریان حقیقی سے ساری وطاری ہونا۔ (مصباح التعرف، ۲۷۹). قرآن میں یقین کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۳۳۸). **مرگ، موت۔** عبادت کرو اپنے رب کی یہاں تک کہ آجائے تم کو یقین اور مراد یقین سے موت ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۵). یقین: قرآن پاک میں موت کے معنوں میں آیا ہے۔ (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۳۸). [ع].

---اُٹھ جانا/اُٹھنا محاورہ.

اعتماد نہ رہنا، بھروسا نہ رہنا، اعتبار ختم ہو جانا۔ وہ اپنے اپنے ملکوں کے ---- مخصوص طبقے تک بھی پہنچنا چاہتے تھے جن کا ---- ماضی سے یقین اُٹھ گیا تھا۔ (۱۹۹۴، نگار، کراچی، اکتوبر، ۶۳).

---افروز (---فت ا، سک ف، و مج) صف۔ صف.

اعتماد روشن کرنے والا، اعتبار بڑھانے والا، بھروسے میں اضافہ کرنے والا۔ از روئے عقیدہ مسلمانوں کے ہر عمل (بشمول فن) کو یقین افروز اور مقاومت آموز ہونا چاہیے۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۵: ۴۹۴). لب و لہجہ ---- مکتوب نگار کے یقین افروز اور ذاتی اعتماد کا بھی بدرجہء اتم اظہار کر رہا تھا۔ (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، حیات و خدمات، ۱: ۱۸).

کب تجھ کو دمکنا ہے، کب تجھ کو مہکنا ہے
اے رنگ یقیں افروز اے بوے گماں انگیز

(۲۰۰۳، یعنی، ۱۷). [یقین + ف: افروز، افروختن = روشن کرنا، روشن ہونا].

---انگیز (---فت ا، غنہ، ی مج)۔ صف.

اعتماد دلانے والا، بھروسا بڑھانے والا. بوڑھے کا لہجہ اتنا یقین انگیز تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو بھی کچھ امید پیدا ہو گئی۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱: ۲۰). اس قسم کے احساسات شدت کے ساتھ یقین انگیز ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۱۰۵). استدلال و استشہاد کے جلو میں تحریر کا یہ سارا انداز نہایت درجہ یقین انگیز ہے۔ (۲۰۰۳، فکریات (ترجمہ)، ۲۰). [یقین + ف: انگیز، انگیختن = اٹھانا، اٹھنا].

---آجانا ف مر.

اعتبار آجانا، بھروسا ہونا. اسد کی باتیں سن کر اسے یقین آگیا کہ پہلی نظر ---- میں بھی محبت ہو سکتی ہے۔ (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۹۹). بھائی کا ذکر ---- اس لیے بڑھا دیا کہ ان کو اچھی طرح یقین آجائے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵: ۱۲۴).

---آفریں (مدا، سک ف، ی مع) صف.

یقین پیدا کرنے والا. اس جھلک نے ان کی پیش کردہ تصویروں کو ان کے حلقہ سامعین کے لئے زیادہ آفریں اور تاثیر انگیز بنا دیا ہے۔ (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۱۷۸). عبدالصمد کا ذکر کچھ اس یقین آفریں انداز میں کیا ہے کہ پورا واقعہ بالکل سچا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۶۳). [یقین + ف: آفریں، آفریدن - پیدا کرنا].

---آفرینی (مدا، سک ف، ی مع) امث.

اعتماد اعتبار پیدا کرنے کی کیفیت. جن باتوں کو مسلم شمار کیا جاتا تھا وہ انسانی تمناؤں کی یقین آفرینی اور خیال انگیزی کا نتیجہ تھیں۔ (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۱۳۷).

زوائد کی بھر مار تفصیل انتھک
یقین آفرینی نہ حسن تخاطب

(۱۹۶۰، رزی، ک ۳۸۱). [یقین + ف = آفریں = آفریدن = پیدا کرنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---آنا ف مر.

اعتبار آنا، بھروسا ہونا. آزاد بخت کو دیکھتے ہی یقین آیا کہ مقرق تیری آرزو ان مردان خدا کے قدم کی برکت سے بر آویگی۔ (۱۸۰۶، باغ و بہار، ۱۷).

یاں کا ہے وہ آئے اے کشش دل
تو لاکھ کہے پر کوئی آتا یقین

(۱۸۵۱، مومن، ۱۸۴).

تیری بات کا یقین مجھکو آئے
جو صندوق لے کر یہ گھر اپنے جائے

(۱۸۸۲، رونق کے ڈرامے، ۱۷۸، ۵). جب انہیں یقین آگیا کہ ہم آدمی ہیں تو انہوں نے ہمیں سلام کیا. (۱۹۴۵، الف لیلہ و لیلہ، ۵۹ : ۶). دو تین بار جھپکا کر دیکھا تو یقین آیا کہ وہ سر دیتا ہے. (۱۹۸۹، دلی دور ہے ۲۸۸).

---آور (مدا، فت د) امذ.

یقین لانے والا، اعتبار دلانے والا. عقلی دلائل اگر واقعی مضبوط ہوں تو عام سوچنے والوں کے لئے یقین آور ہوتے ہیں. (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی ۶۳۳). [یقین + ف آور، آوردن = لانا].

---بڑا رہ بر ہے فقرہ.

یقین ہو تو انسان کامیابی حاصل کرتا ہے محکم عقیدہ بڑی نعمت ہے. (ماخوذ: فرہنگ اثر: جامع اللغات؛ خزینۃ الامثال).

---بیٹھنا محاورہ.

اعتبار پختہ ہونا، مکمل اعتماد ہونا. مسلمانوں کو عقاید مذہبی ... جن کا ان کو یقین بیٹھا ہوا ہے وہ اور ہیں. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق ۲ : ۵۰).

---پختہ ہونا ف مر.

اعتماد پکا ہونا، اعتقاد اور بھروسا مستحکم ہونا. غیر شعوری تجربات اگر انسان کے ایمان کی تائید کریں تو یقین پختہ ہو جاتا ہے. (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی (ترجمہ) ۶۸۷).

---پکڑنا محاورہ.

رک: یقین کرنا، اعتماد رکھنا.

اور یقین پکڑے گھٹ اب بسار دیوے مٹ

(۱۶۷۵، دکھنی اردو کی لغت امین الدین، رموز السالکین، ۳۷۹).

---جان نا ف مر.

سچ جاننا، سچ ماننا، اعتبار کرنا، باور کرنا.

غواصی اتم رین کالی دراز
یقین جاں ہے عین عاشق نواز

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۲۳).

---جانو / جانئے فقرہ.

سچ سمجھو، اعتبار کرو، باور کیجے، سچ مانیے. ورنہ یقین جانئے تین روز ہوئے جب سے یہاں آئی ہوں نیند نہیں پڑی. (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا، شرر، ۵۷). یقین جانو مجھے انکے خنانوں کی یہ خبر ہوتی تو یہ نوبت ہی کیوں آتی. (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۷۴۴ط).

---دلانا ف مر.

اعتماد دلانا، بھروسا دلانا.

کامیابی کا یقین تم نے دلایا لیکن
ہر گھڑی تھا وہی اندیشہ انجام مجھے

(۱۹۱۹، نقوش مانی، ۸۶). میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں جلسوں میں کبھی شریک نہیں ہوتا. (۱۹۳۸، سولہ سنگھار، ۱۳۰).

---دہانی (کس د) امث.

اعتبار دلانے کی حالت یا عمل، سچ ثابت کرنے کی حالت. کیا سیکریٹری یا وزیر کے علاوہ کسی کی یقین دہانی بھی قابل ذکر ہوتی ہے. (۱۹۷۲، لاڑکانہ سے پیکنگ تک، ۳۰). [یقین + دہ (رک) + انی، لاحقۂ کیفیت].

---دہانی کرانا ف مر.

یقین دہانی کرنا (رک) کا متعدی، اعتماد دلانا، بھروسے کے قابل بنانا. ان فیصلوں سے ایسی یقین دہانی کرائی جاسکتی ہے. (۱۹۷۰، پارلیمانی طریق کار (ترجمہ)، ۲۵).

---دہانی کرنا ف مر.

بھروسے کے لائق، قابل اعتماد بنانا، شک و شبے کی گنجایش باقی نہ رکھنا. وہ اس امر کی یقین دہانی کریں کہ ایک مناسب انفراسٹرکچر ان ممالک میں ... قائم ہو جائے. (۲۰۰۳، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت (ترجمہ)، ۷۱).

---دینا ف مر.

یقین دلانا، اعتماد دینا، بھروسا دینا.

نجات کا مرے دل کو یقین دو ایسا
کہ تا ہو گرمیِ امید برقِ خرمنِ بیم

(۱۸۷۳، کلیات منیر شکوہ آبادی، ۳ : ۶۵).

---رکھنا ف مر محاورہ.

سچ جاننا، اعتبار کرنا، سچ ماننا، تسلیم کرنا. سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں. (۱۹۰۰، ترجمۂ قرآن مجید، مولانا فتح محمد جالندھری، ۳). آیا تم ان کے اصلی ہونے کا یقین رکھتے ہو یا نہیں؟ (۱۹۱۹، غدر دہلی کے افسانے، ۴ : ۱۵۵).

اپنی بیوی سے جو مجھ پر یقین رکھتی ہے
جیسے وہ اپنے خدا پر یقین رکھتی ہے

(۱۹۸۹، ایک دعا جو میں بھول گیا تھا، ۵۱). وہ اس بات پر یقین رکھتا رہا کہ ایک روز وہ معمول کی طرح یوں بھی اپنے بدن کو خوب تھکا کر سوئے گا. (۲۰۰۷، مٹی آدم کھاتی ہے، ۵۶).

---سے م ف.

اعتماد سے، بھروسے سے، بغیر کسی شک وشبے کے.

یقیں سے کون کہے نغمے ہیں کہ فریادیں
افق افق اگر اک شور سا سنائی بھی دے

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۱۷۰).

---سے بھرنا محاورہ.

اعتماد دلانا. جو خود یقین سے خالی ہو، وہ دوسرے کو کس طرح یقین سے بھر دے. (۱۹۹۴، اردو نامہ، لاہور، اگست، ۱۰).

---سے خالی ہونا محاورہ.

بے بھروسا ہونا، اعتماد نہ ہونا. جو خود یقین سے خالی ہو، وہ دوسرے کو کس طرح یقین سے بھر دے. (۱۹۹۴، اردو نامہ، لاہور، اگست، ۱۰).

---سے کہنا محاورہ.

اعتماد سے بیان کرنا، سچائی کے ساتھ بولنا. لیکن حقیقت کیا ہے اس کے بارے میں ہم کچھ یقین سے تو نہیں کہہ سکتے البتہ ہمیں اس وقت ایک واقعہ یاد آرہا ہے آپ بھی سن لیجے. (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش میں، ۲۵).

---عُرفی کس صف (---ضم ع، سک ر) امذ.

(تصوف) یقین جس کے صحیح ہونے کا ثبوت نشانیوں سے ظاہر ہو، ایمان یا عقیدہ جس کی صحت میں شبہ نہ رہے. یقین عرفی جو اطمینان قلب کا باعث ہوتا ہے، وہ اس طرح کے

امور سے حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۳، انفاس العارفین (ترجمہ)، ۲۴۰). [یقین + عرف (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---کامِل س صف (--- کس م) ۔امذ.
مکمل اعتماد اور بھروسا، راسخ عقیدہ، مکمل تیقن۔ یقین کامل ہے کہ وہ اپنی والدہ سے یعنی ملکہ کلاں سے ------ اظہار کرے گی۔ (۱۷۹۲، شاہ عالم ثانی، عجائب القصص، ۶۰۳). ایک ظالم شوم سے مجھ مظلوم کا مقابلہ ہوتا ہے یقین کامل ہے وہ قتل کریگا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۴۵). جس طرح یونانی اپنے خدا اور دیوتا پر اور مسلمان و یہودی اپنے ایک خدا پر اعتقاد اور یقین کامل رکھتے ہیں اسی طرح ہندو اور مصری اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں پر اعتماد اور یقین کامل رکھتے ہیں۔ (۱۸۷۰، خطبات احمدیہ، ۲). یقین کامل تھا کہ وہ پری جمال آج کیوں چھت پر ہو گی۔ روز روز تو بال سکھائے نہیں جاتے۔ (۱۹۹۵، ہم سفر، ۱۳۸). میں یقین کامل رکھتا ہوں ----- کہ انسانی علوم کے سلسلے میں فی زمانہ کافی کام ہو رہا ہے۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۳۶۶). [یقین + کامل (رک)]۔

---کر بیٹھنا محاورہ.
اعتبار کرلینا، بھروسا کرلینا، سچ مان لینا، درست سمجھ لینا۔ بوا تم نے بھی کمال کیا پوچھا نہ گچھا بات کو سمجھیں نہ بوجھیں جو اپنی سمجھ میں آیا یقین کر بیٹھیں۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۸). خود مسلمان یقین کر بیٹھے کہ اردو اس قابل نہیں ہے۔ (۱۹۹۵، اردو نامہ، لاہور، جولائی، ۳۰).

---کرلینا ف مر.
رک : **یقین کر بیٹھنا**. اگر تم سنجیدگی سے اصلی بات ----- بتادو تو ہم یقین کرلیں گے۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۱۳). آپ یقین کرلیجئے! اگر آپ نے محنت نہ کی ہوتی تو آپ نہ اس قسم کا خواب دیکھ سکتے تھے۔ (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۴۶۱).

---کرنا ف مر.
اعتبار کرنا، سچ ماننا، ٹھیک اور درست خیال کرنا، کسی بات کو بالکل صحیح سمجھنا.

پنتھ دھرم سب بھرم ہے بھرم گورو گرنتھ
نوشہ ایہ یقین کر جو یہ جگ بھرم کا پنتھ

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۹۶). ان باتوں کو خیالی "تکے نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ صبر واطمینان سے آئندہ صفحات کو بالاستیعاب پڑھ کر یقین کرنا چاہیئے۔ (۱۹۲۹، نمونۂ منثورات، ۳۷).

یقیں کرتے ہیں اب وعدہ ہو یا وہ عذر وعدہ ہو
کہ ہم لیتے ہیں لذت اس طرح تیرے بہانے کی

(۱۹۶۳، نیم روز، ۲۰۲). اس سے ظاہر ہے کہ حلاج علیؑ کو اللہ اور وجود کے درمیان "صلہ" یقین کرتا تھا۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۲۷۳). گرو کی بات پر ایسے یقین کرو جیسے ایک معصوم بچہ اپنے ماں باپ کی بات پر یقین کرتا ہے۔ (۲۰۰۴، عرض مصنف، ۱۷۹).

---کُلّی کس صف (--- ضم ک، شد ل) ۔امذ.
مکمل بھروسا، پورا پورا اعتماد۔ اہل اسلام اس پر یقین کلی رکھتے ہیں. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۲ : ۹۳).

یقین کلی و فرضی خیال میں ہے فرق
وجود اصلی و ظنی مثال میں ہے فرق

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۲۷۶). جس کی جڑیں جذبات کی جگہ وثوق اور یقین کلی میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی جدیدیت، ۱۵۰). [یقین + رک : کلی (۱)]۔

---کے بندے ہوگے تو سچ مانو گے فقرہ.
اگر تم کو سچ بات کی شناخت ہوگی تو ہماری بات میں شبہ نہ کروگے، کمال صداقت جتانے کے موقعے پر بولتے ہیں. (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات).

---کے ساتھ م ف.
اعتماد سے، بھروسے کے ساتھ۔ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں اردو کا وقار محفوظ رہے گا۔ (۱۹۷۳، سید احتشام حسین، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۳۴۱).

---لانا محاورہ.
سچ ماننا، اعتبار کرنا، باور کرنا، ایمان لانا. نہالی سیں بدن سروقد کا ہے ملایم تر کہتا ہوں راستہ لا دل میں یقین اسمیں نہ تو کر شک. (۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۲۶).

چھوڑ کر عشق صنم زاہد نپٹ ہو مفتون حور
کب یقین لاتا دانا دور کی افواہ کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۶).

---ماننا محاورہ.
رک : **یقین کرنا، سچ جاننا**.

ہم ہیں غلام ان کے جو ہیں وفا کے بندے
اس کو یقین مانو گر ہو خدا کے بندے

(۱۸۵۴، ذوق، ک، (مجلس)، ۱، ۳۹۹).

یہ سب میں ان کو لکھ بھی دوں تو کیا یقین مان لیں
ضرور چال سمجھیں وہ ضرور جھوٹ جان لیں

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۲۷).

---مانو فقرہ.
سچ جانو، درست سمجھو حق جانو، سچ کہتا ہوں (یقین دلانے کے موقع پر مستعمل). تم یقین مانو کہ حسب الحکم ہونے لکھتا ہوں. (۱۹۰۳، مکاشفات آزاد، ۱). یقین مانو تمہارے دم سے ہم کو بڑی راحت ہے. (۱۹۵۴، پیرنا بالگ، ۸۴). یقین مانو قیصر مرزا میں نے ان کو کچھ نہیں بتایا. (۱۹۸۸، چار دیواری، ۴۹۳).

---مانئے فقرہ.
سچ جانئے درست سمجھیے، حق مانیے. قیمہ شیخ صاحب جو آپ مسلمان ہیں تو یقین مانیے انتخاب کے معاملے میں پور پور دواؤں ہے. (۱۹۵۶، پیرنا بالغ ۸۴).

---مُحکم کس صف (ضم م، سک ح، فت ک) صف فقرہ.
پختہ اعتماد، پکا بھروسا. ہر مفید کام کے لئے عملی حمایت کا یقین محکم ہامرے روزمرہ میں شامل ہو چکا ہے. (۱۹۵۴، سید الطاف علی بریلوی، یادیں اور باتیں ۱۴۳). اس طرح کے مذہبی اصلاح کے رجحان کو... انھوں ن یقین محکم کے ساتھ اپنایا. (۱۹۷۳، اشخاص و افکار، ۱۶۱). زندہ رہنے کی خواہش کے علاوہ یقین محکم کی دولت سے نوازا. (۱۹۹۷، قومی زبان، کراچی، اکتوبر، ۶۵). [یقین + محکم (رک)].

---واثق کس صف (کس ث) صف.

مکمل یقین، پورا اعتبار درست، مکمل بھروسا، مستحکم یقین. تمام اہل اسلام ملل بلکہ مجوس بھی اس کے حدث پر یقین واثق رکھتے ہیں. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱۵). یہ بھی یقین واثق تھا کہ ہماری مدد کے بغیر وہ کوئی کام نہ کر سکے گی. (۱۸۹۶، خدائی فوجدار، ۲۶۰). مجھے یہ بھی یقین واثق ہوا کہ میرے طبقے کے لوگ اور کارکن بے کار مہانہ اور استحصال کا شکار لاگ ہی پوری قوم کی قدامت کی پستی سے نکال کر چہرے سے آزاد کرا سکتے ہیں. (۱۹۸۶، میرے لوگ زندہ رہیں گے، ۱۲). سائنس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ جب وہ چاہئے اپنے واثق کا اظہار کرے. (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں ۲۳۵). [یقین + واثق (رک)].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.

اعتبار آنا، اطمینان ہونا، باور آنا، کسی بات کا پورا بھروسا کرنا.

اس بدگمان کو تو بھی نہ الفت کا ہو یقین
رکھ دیجے اس کے آگے اگر سر اُتار کر

(۱۸۰۹، جرات، ک ۳۱۴).

تمہاری پیاس سے بیٹا ہے صدمے جانگاہ
یقین ہے کہ ترس کھائیں دیکھ کر گمراہ

(۱۸۱۹، براہین غم، ۳۳).

ترا پیام تھا کیوں کر نہ دل نشین ہوتا
جو کوئی جھوٹ بھی کہتا مجھے یقین ہوتا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانہ الہام، ۱۳۰). مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مسٹر اظم اپنی بیوی کی زندگی محض اس لئے چاہتے ہیں کہ انہیں بیگم اعظم کی لائف انشورنس میں گھانا نہ پڑے. (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں ۴۴).

---ہے کہ فقرہ.

اس بات کا اعتبار ہے اس پر اعتماد ہے، یہ امر قابل اطمینان ہے کہ. گھر کا پتہ بتا کر وہاں بھجوا دیا یقین ہے کہ پہنچ گیا ہوگا. (۱۸۵۹، خطوط غالب ۱۷۴). مجھے یقین ہے کہ دبستانوں، کراچی سے ہماری نئی نسل مستفید ضرور ہوگی. (۲۰۰۲ دبستانوں کا دبستان کراچی (پیش لفظ) ج).

یقیناً (فت ی، ی مع، تن ن بفت) م ف.

از روئے یقین، بالضرور بیشک، بلاشک، بلاشبہ. اور کہا تو یقین دوسرے ہیں نہ وہ رفتار نہ ویسی ہونگار. (۱۸۹۱، ایامی، ۱۵۰). موسیقی کا تعلق دو چیزوں سے ہے آواز اور ساز اور ان دونوں میں سے یقیناً سب سے پہلے آواز موسیقی کے حدود میں آئی ہوگی. (۱۹۱۶، گہوارہ تمدن ۱۴۳). شہادت کا مقام تو یقیناً انکو ملا ہوگا. (۱۹۶۶، مرگ نامہ ۴۳). نخوت سے جو ہر وقت اٹھائے رہے گردن گرنا ہے اسے سر کے بل اک روز یقیناً. (۱۹۲۹، اردو گلستان (ترجمہ) ۱۰۱). بیسویں صدی میں حالات ... یقینا بہتر ہونگے خاص کر پاکستان میں. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۳۰). یقینا پہلے انسان کے ... رہن سہن ... کا ذکر ضرور کیا ہوگا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱۹۲، ۳). [یقین (رک) + اً، لاحقۂ تمیز].

یقینی (فت ی، ی مع) (الف) صف؛ م ف.

بے شبہ، شک سے "مبرا، یقین کیا ہوا، لازمی، ضروری، شک و شبہ سے بالاتر، بالضرور، بلاشبہ، بالتحقیق، البتہ.

او جہل اس ہستی کی تنگی کے یقینی تھا پہاڑ
یہ پرکاہ ہی پر نظروں سے ٹالا نہ گیا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۸). ہندوستان بسبب اپنے بعض قدرتی اوصاف کے انگلستان سے زیادہ نہیں تو یقینی اس کے قریب قریب گلزار ہو جاوے. (۱۸۶۹، مکاتیب سر سید احمد خاں، ۱، ۲ : ۲۰). اُس نے یقینی جان لیا کہ پادشاہ پر ضعف کا ایسا غلبہ ہے کہ وہ مملکت کے کاموں کو نہیں کر سکتا. (۱۸۹۷، پادشاہ نامہ، ۹). سیکڑوں مسایل کو لوگ یقینی اور بدیہی سمجھتے تھے. (۱۹۱۲، شعر العجم، ۴: ۳۵).

میری حالت میں افاقہ ہو یقینی تو نہیں
یوں تو ہونے کو مرے درد کا درماں ہوگا

(۱۹۶۳، نیم روز، ۲۷۴). لکھنے والوں کے ایک خاص مکتب نے اپنے ظہور کو یقینی بنا دیا تھا. (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۵۸۵).

یقینی (ب) امث.

یقین؛ قطعیت؛ سچ. (پلیٹس). [یقین (رک) + ی، لاحقۂ نسبت وصفت].

--- بات امث.

شک و شبہے سے مبرا بات، ایسی بات جو معتبر ہو، اعتماد کے قابل بات.

اگرچہ لوگوں نے لکھا ہے حال بعدِ وفات
مگر کوئی بھی نہیں کہہ سکا یقینی بات

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲، ۳: ۲۱۷). یہ بالکل یقینی بات نہیں کہ لفظ سمن اصلاً تنگوز زبان کا ہے. (۱۹۷۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۷۹۱). لیکن ہر رسول کی مدد ہونا یقینی بات ہے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۱۰). [یقینی + بات (رک)].

---بَنانا ف مر.

اعتماد کے قابل بنانا، محکم بنانا، معتبر بنانا، ضروری ٹھہرانا، لازمی قرار دینا. شراکتی جمہوریت کی موجودگی، جس میں فیصلہ کرنے کے عمل میں سب کا مساوی حصہ ہو، وفاقی نظام کی مؤثر کارکردگی کو یقینی بناتا ہے. (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ) دیباچہ، خ).

---طور پَر م ف.

لازماً، بلاشبہ، یقیناً. ہمارے لئے یقینی طور پر ایک شاندار مستقبل کی بشارت ہے. (۱۹۶۰، لہو کے چراغ (حرف اول)، ۱۲). ہم پاکستان میں قطعی طور پر---- یقینی طور پر---- شریعت اسلامی کا نفاذ کریں گے. (۱۹۸۷، ریگ رواں، ۲۶). اس کے باوجود یہ بات یقینی طور پر ماضی کا حصہ بن چکی ہے. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۵۹).

---ہونا ف مر.

ضرور ہونا. ان بزرگوں کا تذکرہ بھی یقینی ہوتا ہے. (۱۹۶۴، روزگار فقیر، ۲: ۲۳). جب---- لوگ اللہ پر بھروسہ کرکے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے لگے تو اس وقت ان کی فتح یقینی ہوگئی. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۸۴).

یقینیات (فت ی، ی مع، کس ن) امث؛ ج.

یقینی امور یا باتیں، سچائیاں، محقق یا تجربات سے ثابت شدہ باتیں یا چیزیں نیز مذہبی اعتقادات نیز علم ہندسہ (جیومیٹری) کی توضیحات. اس جواب سے سرار تھرکے سر گرم یقینیات کی توضیح ہوتی ہے. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۲۹). کیا اچھا ہوتا اگر آپ فلسفۂ جدیدہ کے اُن مسائل پر جو ظنیات سے آگئے بڑھ کر یقینیات (سائنس) کے دائرہ میں آگئے ہیں ایک ایک کرکے طبع آزمائی کرتے. (۱۹۱۸، مکاتیب مہدی، ۱۰۱). گزشتہ علوم کی طرح ان میں بھی ایسے یقینیات بہت کم ہیں کہ ان کے غلط ہونے کا امکان نہیں ہے. (۱۹۳۹، تنقیحات، ۱۴۹). وہ علم و حکمت کو یقینیات میں اور تخیل یا مخیلات کو غیر یقینیات میں شمار کرتے ہیں. (۱۹۸۷، غزل اور غزل کی تعلیم، ۹۴). [یقین + یات، لاحقۂ جمع].

---اَوّلِیَہ کس صف (---فت ا، فت و بشد کس خف ل، فت ی) امث ؛ ج۔
(فلسفہ) اعلیٰ امور اور باتیں، برتر حقیقتیں، ازلی یا آفاقی سچائیاں۔ اس طرح دیکارت یقینیات اولیہ تک پہنچا۔ (۱۹۳۰، شوپنہار (ترجمہ)، ۱۲)۔ [یقینیات + اول (رک) + یہ، لاحقہ نسبت]۔

یَقِینِیّت (فت ی، ی مع، کس ن) امث۔
یقینی ہونے کی حالت، قابل واعتبار ہونے کی کیفیت یا عمل، کسی بات یا امر کے صحیح اور سچا ہونے کی صورت، یقین کی حالت۔

کہ اول مار کر چل آزما دیکھ
یقینیت سوں مہدی بعدازاں لیکھ

(۱۶۸۴، عشق نامہ، مومن، ۱۹۱)۔ زماں و مکاں کی اس نوعیت سے تجربی علم کی یقینیت میں خلل نہیں پڑتا۔ (۱۹۴۱، تنقید عقل محض (ترجمہ)، ۸۵)۔ طبیعی سائنس (Science Physical) میں امکانیت (Probability) یقینیت (Certainty) کی جگہ لے لیتی ہے۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۳۹۹)۔ موت کو زندگی پر غالب آنا ہی ہوتا ہے اور کوئی بھی موت کی یقینیت سے نہیں لڑسکتا۔ (۲۰۰۹، سہ ماہی الزبیر، بہاولپور، شمارہ ۱: ۱۰۶)۔ [یقین (رک) + یت، لاحقہ کیفیت]۔

یَقِینِیَہ (فت ی، ی مع، کس ن) صف۔
شک و شبہے سے دور، معتبر، تحقیق شدہ، جو گمان کی بجائے یقین پر مبنی ہو، جو خیالی یا تصوراتی نہ ہو، حقیقی (ظنیہ کا نقیض)۔ یہ سبب اس کے مطالب یقینیہ سے رہ جائے۔ (۱۸۰۵، جامع الاخلاق، ۱۳۹)۔ [یقین (رک) + یہ، لاحقہ نسبت وصفت]۔

یَک (۱) (فت ی) (الف) اسم عدد۔
ایک، واحد۔

جلی یاد کی کرنا ہر گھڑی یک تل حضورسوں ٹلنا نہیں
اٹھ بیٹھ میں یادسوں شاد رہنا گواہ دار کو چھوڑ کے چلنا نہیں

(۱۲۶۵، حضرت شیخ بابافرید شکر گنج (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲))۔

کیا جام جمشید جیوں جمجا
دیکھا یک طریقت کیا رہنما

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۲)۔ یک اندیشہ کہ اس تھے میں الادھا اپیں میرا رہن انکھی دستانیں۔ (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۳۶)۔

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۹)۔

خوش فہم عقل ورائے ہور تدبیر میں ہے یکہ جوں
تیوں یک زباں یک بات، ہور یک دھات یک اقرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۲۶)۔

یک جیو پہ درد دین کا نیں
یک تن پہ اثر یقین کا نیں

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۳)۔

جوش حصرت سیں عجب نئیں ہو صدف کا سینہ چاک
جب تیرا ابر کرم یک کف در افشانی کرے

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۳۰۵)۔

شاہ کو بغداد کے تھی یک کنیز
پاک صورت نیک سیرت باتمیز

(۱۷۹۱، ریاض العارفین، ۸۹)۔

خیال یار میں آگے ہے یک مہ پارہ یاں ہر دم
اگر ہجراں میں زندانی ہوں پر ہوں یوسفتاں میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۰۵)۔ یک دل، یک چشم، یک رنگ، یک جہتی وغیرہ۔ (۱۹۱۴، قواعد اردو، عبدالحق، ۱۹۱)۔

پھر بلبلوں میں ہوتی ہے آپس میں گفتگو
بلی ہے اور ماتم یک شہر آرزو

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۹۸)۔ بنیاد یہ ہے کہ یک تناور درخت تخلیل عمودی محور سے کتنا ہٹا ہوا ہے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۴۸)۔

یَک (۱) (ب) صف۔
اکیلا، تنہا، فرد؛ جریدہ۔ (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]۔

---اَسْپَہ (---فت ا، سک س، فت پ) (الف) صف؛ امذ۔
۱. ایک گھوڑے والا، وہ شخص جو ایک گھوڑا رکھتا ہو یا ایک گھوڑے کا مالک ہو۔ یک اسپہ کی تنخواہ نفر آٹھ ہزار دام ہوتی ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۰۳)۔ **۲. اکیلا سوار۔** جس دم سوار یک اسپہ سمند سبز فام پر سوار نمودار ہوا۔ (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۱۸)۔ **۳. (کنایۃً) آفتاب عالمتاب۔** الحاصل جس دم سلطان یک اسپہ کار زار فلک حلقۂ کمند شعاع زیب فتراک کرکے صفحۂ سما پر نمودار ہوا۔ (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۶۹)۔

---اَسْپَہ (ب) امث۔
اک گھوڑے کی گاڑی۔ (علمی اردو لغت)۔ [یک + اسپ (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---اَنار (و) صَدْ بِیمار کہاوت۔
رک: ایک انار سو بیمار، چیز تھوڑی اور ضرورت مند زیادہ نیز اس وقت بھی مستعمل جب کسی ایک شخص کو بہت سے لوگ چاہنے لگیں۔

چاکِ دل پر ہیں چشم صد خوبیاں
کیا کروں یک انار و صد بیمار

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۸۱)۔ اب اور سینے یک انار صد بیمار کی تو یہ صورت ہے اور خریداروں کی یہ رنگت ہے۔ (۱۸۷۲، اخبار مفید عام، آگرہ، ۱۵ ستمبر، ۳)۔ بی سید جو اس کے بانی مبانی تھے وہ یک انار و صد بیمار کے مصداق تھے۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲: ۴۷)۔ میرا حال یہ ہے کہ "یک انار و صد بیمار"۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۸)۔

---اَنگُور (و) صَدْ زَنْبُور کہاوت۔
رک: یک انار بیمار، ایک انگور اور سو بھڑیں، چیز تھوڑی اور طلب گار بہت۔ (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال؛ مہذب اللغات)۔

---اَیٹْ مِی (---ی لین، سک نیز فت ٹ)۔ صف۔
(کیمیا) جس میں ایک ایٹم ہو یا جو کسی ایک کیمیائی گروہ پر مشتمل ہو، یک جوہری۔ بوض گیسوں کے ایک مالیکیول میں صرف ایک ہی ایٹم ہوتا ہے ایسی گیسوں کو یک ایٹمی گیسیں کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۳۸۹)۔ کسی یک ایٹمی (Monatomic) شے کے ایک

گرام ایٹم کو آزاد کرنے کے لیے جو چارج درکار ہوتا ہے وہ ۹۶۴۹۰ کولم (coulombs) ہوتا ہے. (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۶۸). [یک + ایٹم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---ایک (---ی مج). صف.

ایک ایک، ہر ایک، سب.

کہے بات ایک ایک سہ اُس کے پاس
پری ہور شہ تھے مگر ایک راس

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۵). [یک + ایک (رک)].

---آد/آدھ (---مدا) صف.

ایک آدھ. (جامع اللغات). [یک + آد/آدھ (رک)].

---آغازی (---مدا) صف.

(نباتیات) جس کا آغاز ایک طرح ہو، ایک بار پیدا ہونے یا بڑھنے والا (مرکزی نخ خشبہ). سلاخی نلا اسپیئوزا میں تنہ کے زیرین حصہ کی نخرستون میں صرف ایک ہی مرکزی نخ خشبہ ہوتا ہے یعنی وہ دروں آغازی اور یک آغازی ہے. (۱۹۴۲، مبادی نباتیات، سعید الدین (ترجمہ)، ۲: ۶۱۰). [یک + آغاز (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---آواز (---مدا) صف.

ہم آواز، ہم خیال، متحد و مربوط. اپنی خوشحالی کے منصوبوں کے معاملے میں سب یک آواز ہیں. (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۱۷۹). ہزاروں پرندوں نے یک آواز ہو کر پُر جوش انداز میں ..... عہد دیا. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۲۰). [یک + آواز (رک)].

---آہنگ (---مدا، فت ہ، غنہ). صف.

ایک آواز یا ایک لے یا نغمے والا، ایک انداز پر مبنی. میں ایسی غزلوں کی طرف عمداً اشارہ نہیں کر رہا ہوں جو کسی زمین کے سبب یک آہنگ ہیں. (۱۹۹۰، رئیس امروہوی فن و شخصیت، ۱۹۰). [یک + آہنگ (رک)].

---آہنگی (---مدا، فت ہ، غنہ) امث.

متفق الرائے ہونے کی حالت یا کیفیت. ترکی نے مغربی افکار اور مغربی ترقی کی یک آہنگی کے نظریات .... پیش کئے. (۱۹۸۹، متوازی نقوش، ۲۷). [یک آہنگ + ی، لاحقۂ کیفیت].

---بابی تَمثِیل (---فت ت، سک م، ی مع) امث.

(ادبیات) کی ایک قسم کا ڈراما جس میں ڈراما نگار کم سے کم وقت اور مختصر لفظوں میں فوراً حرف مطلب کا آغاز کر دیتا ہے اور ڈرامے کے مرکزی نقطے یا بنیادی خیال کی طرف تیزی سے روانہ ہو جاتا ہے اور ایک ہی باب میں ڈراما مکمل ہو جاتا ہے، عموماً ایسا ڈرامار مختصر ہوتا ہے. یہ یک بابی و یک منظری تمثیل ہے. (۲۰۰۶، امتیاز علی تاج، کے یک بابی ڈرامے، ۱۸). [یک + باب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + تمثیل (رک)].

---بابی ڈرامہ (---کس نیز فت ڈ، فت م) امذ.

رک: یک بابی تمثیل. ریڈیو کے ساتھ یک بابی ڈرامے مقبول ہوئے. (۱۹۶۳، جدید ادب کے دو تنقیدی جائزے، ۹۵). یک بابی ڈرامے میں المیہ اثر پیدا کرنا ناممکن رہا ہے. (۱۹۷۶، نئی تنقید، ۳۹۸). میں طبعاً یک بابی ڈرامے لکھنے کا آرزو مند ہوں. (۱۹۹۱، مرزا ادیب شخصیت فن، ۱۶۳). [یک بابی + ڈرامہ (رک)].

---باپ یک مائی کی صف مث.

ایک ماں باپ کی، حقیقی (اولاد). اصیل ہے توں یک باپ یک مائی کی نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی. (۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۷).

---بات کی سَو بات فقرہ.

سو بات کی ایک بات، پکی بات.

بے رحم نہ ہو غصہ نہ کر بات میری سن
ڈرتا نہیں یک بات کی سو بات سناجا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۶).

---بار صف؛ ~ یکبار.

۱. ایک بار، ایک دفعہ، ایک مرتبہ.

آد کر کیتا تیر یک بار مار یا مردم اُسی ٹھار

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۷۴).

اے آشنا کرم سوں یک بار آدرس دے
تجھ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہورہا ہوں

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۵۳).

میرے جگر کے درد کا چارا کب آئے گا
یک بار ہوگیا ہے دوبارا کب آئے گا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۳۸).

آرام سے کبھو بھی نہ یک بار سو گئے
ایسے ہمارے طالع بیدار سو گئے

(۱۷۸۴، درد، د، ۷۵).

دیکھا لحد تنگ کو خم ہو کے جو یکبار
ارشاد کیا فاعتبرو یااولی الابصار

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

تصور کا براق اس جا مجھے دوڑا کے لے آیا
جہاں ابھرا تھا تو یکبار تیرہ سو برس پہلے

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۲۰۶). **۲. دفعتاً، ناگہاں، اچانک.**

کمر باند کر اس وقت بھار گئے
چھوڑے خواب آرام یک بار گئے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۲).

چاہا اُس نے کہ کچھ کرے انکار
یاد آئی یہ بیت اُسے یک بار

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۲۹).

ملنے سے مدعی کے یکبار ہاتھ اٹھایا
شکرِ خدا کہ میری بات اس نے مانی اتنی

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۳۱۰).

بے تاب ہوا دیکھ کے حالِ شہِ ابرار
پیش عمرِ سعد گیا دوڑ کے یکبار

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۳۰). جب قرآن مجید کی آیتیں سنیں تو یکبار پکار اٹھی کہ یہی وہ نور ہے. (۱۹۲۳، سیرة النبیؐ، ۳: ۵۰۰). [یک + رک: بار (۱)].

--- بارکا صف؛م ف۔
ایک دفعہ کا؛ ایک حد تک۔

ولے تجہ کے کلمہ سوں یکبار کا
تو امید ہے رب کے دیدار کا

(۱۶۹۷، یوسف زلیخا، ہاشمی بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت))۔

--- بارگی (---فت نیز سک ر) م ف؛ ~ یکبارگی۔
ا۔ ایکائکی، ایک دفعہ ہی؛ ایک دم، فوراً، یکایک، اچانک؛ ناگہاں، دفعتہً۔ مجھ پیر عالم گیر کا مردود سو مقہور ہے گھر بار اُس ناپاک کا یک بارگی تل پٹ ہوا۔ (۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۷)۔

بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم
تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۵)۔

دیا چھوڑ یکبارگی جوں اوسے
ہوا پھر حیات آئے نوی نیوں اوسے

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۵۵)۔

آعشق میری عقل پر ہنسنے لگیا یک بارگی
جو میں تخلص آپنا زاہد ہو پرہیزی کیا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۰۸))۔

پڑی جب نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یک بارگی بر طرف

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۰۸)۔ .... اور جھمک کر یکبارگی ہی تخت پر سے اتری۔ (۱۷۴۶، قصہ مہرافروز و دلبر، ۴۴)۔

جاتی ہے گذر جی پر اس وقت قیامت سی
یاد آوے ہے جب تیرا یک بارگی آجانا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۵۵)۔ اس کے بعد صحت میں یکبارگی فرق آگیا۔ (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۵۰)۔ اب یک بارگی ہمیں عالی شان شہر دکھائی دیتے ہیں۔ (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، ۳۱)۔ دیوان جی پر یک بارگی رقت کا ایسا دورہ پڑا کہ وہ چیخ چیخ کر رونے لگے۔ (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۲۸)۔ وہ ایک شدید تنہائی تھی جو تیسری بار یک بارگی چھا گئی تھی۔ (۲۰۰۱، آئس لینڈ، ۱۶۱)۔ **۲۔ کل کا کل، سب کا سب، یکمشت۔** (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات)۔ [یک بارہ (بحذف ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- بارہ (---فت ر) م ف؛ ~ یکبارہ۔
ا۔ یک بیک، اچانک، دفعتاً۔

دم تیغ قائم قیامت کرے اجل نازل یکبارہ آفت کرے

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۹۲)۔

جلاوے گہنا تھا یکبارہ اوس کو
ہوا ہر لعل آتشپارہ اوس کو

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۶۰)۔

جھاڑ دامن کے تئیں وہ مہ پارہ
اٹھ گئی سامنے سے یک بارہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۲۶)۔

کہاں تک شعر کہتا جاؤں آخر کوئی حد بھی ہو
کہ حلوے میں مزا ہوتا ہے اور یکبارہ ہوتا ہے

(۱۹۳۶، چمنستان، ۸۶)۔ **۲۔ وہ پودا جو ایک بار بیج دیتا ہے، یک ثمرہ۔** اور پودے یا تو یکبارہ (Monoocarpic) ہوتے ہیں (یعنی ایک بار بیج پیدا کرنے کے بعد بالکل ختم ہو جاتے ہیں) یا بہبارہ (Polycarpic) (یعنی وہ کئی موسموں تک بیج پیدا کرتے رہتے ہیں۔ (۱۹۴۲، مبادی نباتیات (ترجمہ)، محمد سعید الدین، ۲: ۶۸۹)۔ [یک بارہ + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

--- باری م ف؛ ~ یکباری۔
یک بیک، اک دفعہ ہی میں، فوراً۔

قدم رکھتے ہی یک بازی زمیں پر
یہ طفلِ اشک رہا عرشِ بریں پر

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۱۲۴)۔

لڑی سی ٹوٹ گئی موتیوں کی یک باری
ملے ہیں خاک میں کیا لعل پارہ ہائے حسینؑ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۳۴)۔

دمِ تکبیر اٹھائے دو جہاں سے ہاتھ یکباری
نمازِ عشق کی ہم نے ادا کیا حسن نیت سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۱۷)۔

--- باگ امذ۔
وہ بھونری جو گھوڑے کی ایال کے نیچے ایک جانب واقع ہو جو منحوس خیال کی گئی ہے۔ حضور سالوتریاں یک باگ کا اسپ بھی معیوب ہے مگر بعض بعض سالوتری مساوی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲: ۱۷)۔ [یک + رک: باگ (۱)]۔

--- بام و دو ہَوا فقرہ۔
اس محل پر مستعمل ہے جب کسی ایک قاعدے یا دستور پر عمل نہ کریں، ایک موقع دو طرح کا طرز عمل، دوغلاپن۔ آپ کے یہاں (مرد جرار) کو غلط فرمانا یک بام و دو ہوا کا مصداق ہوگا۔ (۱۹۱۹، معیار فصاحت، ۶۱)۔

اہل ہوس کی کشتی یک بام و دو ہوا ہے
دریائے عشق میں بھی ساحل کو ڈھونڈتے ہیں

(۱۹۳۳، صوت تغزل، ۱۳۳)۔

--- بَرادَری (---فت پ، و نیز سک د) صف؛ امذ۔
(نباتیات) جس کا زر ریشہ زر تار کے ذریعے ایک گٹھے یا سیٹ کی صورت میں یکجا ہو، اس طرح سے یکجا کیا ہوا زر ریشہ، یک بندیشہ (لاط: Monadelphous)۔ زر ریشوں کا بلحاظ اُن کی تعداد .... اور ان کے حصوں کے اتحاد کا معائنہ کرو.... (بان سن) اور (نیم) میں یک برادری۔ (۱۹۳۸، عملی بناتیات (ترجمہ)، ۶۱)۔ [یک + برادری (رک)]۔

--- بَرگی (---فت ب، سک ر) صف؛ امذ۔
(نباتیات) ایک پتی والا (بناتیات) وہ کف دار مرکب پتا جس کی ڈنڈی کے سرے پر صرف ایک برگچہ ہو، یک پتیا نیز اپنے پتے رکھنے والا (درخت)۔ یک برگی (لاط: Unifoliate) جب ڈنڈی کے سرے پر صرف ایک برگچہ جائے تو اس قسم کا کف دار مرکب پتا یک برگی کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۶، مبادی نباتیات، سید معین الدین، ۱: ۱۰۱)۔ [یک + برگ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---بَرْیک (--- فت ب، سک ر، فت ی) (الف) م ف.
علی التواتر، پیہم، تواتر سے، یکے بعد دیگرے، ایک ایک کرکے. (فرہنگ آصفیہ).

---بَرْیک (ب) صف.
(عو) نہایت مجرب، بار بار تجربے میں آیا ہوا. (فرہنگ آصفیہ). [یک + ف. بر = پر + یک (رک)].

---بَستگی (--- فت ب، سک س، فت ت) امث.
ایک ساتھ بندھے ہونے کی حالت، ایک ہی سلسلے کی کڑی، مختلف پہلوؤں کا باہم مربوط ہونا، کسی نقطے پر اکٹھا ہونا؛ مراد: ہم آہنگی. ان کی شخصیت کے تین پہلوؤں کی یک بستگی ان کے کلام میں ایک اور تلاش کی طرف لے جاتی ہے جو اس کا روحانی پہلو ہے. (۱۹۸۳، سلیم احمد، اکائی، ۲۴). [یک + ف : بستہ، بستن باندھنا (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---بُعدی (--- ضم ب، سک ع) صف.
جو لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گہرائی میں یکساں ہو، ایک ہی حجم ناپ یا ساخت کا (مکان وغیرہ). بوض جانداروں کا مکان "یک بعدی" (Dimensional One) ہوتا ہے. (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۱۰۲). [یک + بعدی (رک)].

---بَگّا/ بَگھّا (--- فت ب، شد گ / شد گھ) صف.
۱. **(مجازاً) وہ جو ایک طرف چلنے کی کوشش کرے (گھوڑا).** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **(کنایۃً) ایک نہج پر سوچنے والا، ایک راستے پر چلنے والا.** ان کی جگہ مسٹر میکالے (مشہور لارڈ میکالے) کا تقرر ہوا، یہ شخص یک بگا اور اپنی رائے کا بڑا پکا تھا. (۱۹۳۳، مرحوم دلی کالج، ۱۹). [یک + بگا/بگھا (مقامی)].

---بہ یک / بَیَک (--- فت ب، ی) م ف.
۱. رک : **یکبارگی؛ دفعۃً، یکایک، ناگہاں، یکمشت، ایکا ایکی، اچانک، معاً، فوراً، متواتر.**

زمیں صدر رنگیں بنا بے درنگ
کرے یک بیک تن کوں خوش رنگ برنگ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۹۳).

زنجیر گلف کی تیرے حلقوں میں یک بیک
دل سا سیانا دیکھتے دیوانہ ہو گیا

(۱۷۵۷، دیوان زاد، حاتم، ۱۴۷).

گلال ابرک سے سب بھر بھر کے جھولی
پکارے یک بیک ہولی ہے ہولی

(۱۷۸۲، حاتم، دیوان زادہ، ۲۲۴). روغن کی بو سے یک بہ یک دماغ پراگندہ ہوا اور حال بے حال ہوگیا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳۷).

دعا یہ ہے کہ وقت مرگ اس کی مشکل آساں ہو
زباں پر داغ کے نام آئے یارب یک بہ یک تیرا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳).

قناتیں کھچیں تھیں کئی میل تک
نظر واں پہنچتی نہ تھی یک بیک

(۱۸۹۳، صدق البیاں، ۱۰۴). زمیں میں دفعۃً اور یک بیک انقلابات پیدا ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۲۷، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ)، ۹۸).

کس طرح عارضِ محبوب کا شفاف بلور
یک بیک بادۂ احمر سے دہک جاتا ہے

(۱۹۵۲، دست صبا، ۲۴). یک بیک بلڈے پر ہر چیز روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی. (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۴۲۲). **ایک ایک کرکے، ایک کے بعد ایک.**

تیرے آنے میں میرے ہوش نے تعظیم کیا
یک بیک عشق کے آداب کوں تقدیم کیا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۹).

جو سردا حاکم و قاضی ملک
عدل کا سوال ان سیں ہو یک بیک

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۸۷).

یک بیک اس جوان پر دھائے
لڑکے کیا آئے اک بلا لائے

(۱۸۱۰، بحر المحبت، مصحفی، ۴۹).

تو نے بنائے سب فلک ، پیدا کیے حور و ملک
انساں صبیح و پُر نمک ، حیواں عجائب یک بیک

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۶). علامہ صاحب نے فرمایا کہ تمام خاکسات یک بیک اُٹھ کر اپنی مشکلات بیان کریں. (۱۹۹۰، سر سید جناح مشرقی، ۱۵۲). اس کے بازوؤں کی رگیں اس بوجھ سے یک بہ یک ٹوٹ جائیں گی. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۰۵). [یک + بہ (حرف جار) + یک (رک)].

---بین (--- ی مع) امذ.
کسی ایک کو دیکھنے والا؛ کسی ایک طرف متوجہ (تصوف) توحید کا قائل شخص.

یکجائے میں یک ہیں اور دو ہیں
ہے تیسے تھی سندیسے خوش آئیں

(۱۶۵۹، میراں جی (خدا نما)، نور نین، ۵۰).

یک بیں تری نظر صفت عاشقانِ راز
میری نگاہ مایۂ آشوب امتیاز

(۱۹۰۲، بانگ درا، ۳۲). وحدت کی خانقاہ میں کنج نشیں ہو جائیے اور یک داں و یک بیں، یک گو بن کر رہ جائیے. (۱۹۱۳، ادیب، آلہ آباد (تنقید غالب کے سو سال، ۱۱۴). [یک + ف : بیں، دیدن = دیکھنا].

---بینی (--- ی مع) امث.
یک بیں (رک) کا اسم کیفیت، ایک جانب دیکھنا، ہم نظری. ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی ..... یک نمائی، یک بینی ..... خصوصیات کا ذکر ہوا ہے. (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). [یک بیں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---بینی (و) دو گوش (الف) فقرہ.
رک : **بیک بنی دو گوش؛ تن تنہا، بغیر کسی ساز و سامان کے.** یکایک وہ بھی یک بنی دو گوش نشہ افلاس میں باختہ ہوش آ موجود ہوئی. (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۲۷). کسی نو عمر رئیس زادے کو قبضے میں لائے .... جب وہ یک بنی و دو گوش ہو جائے تو اس سے کنارہ کشی کرے. (۱۹۰۰، شریف زادہ، ۸۲). اسی طرح پورب تک بہ یک بنی و دو گوش مع چشمان حقیقت افروز اہل دہلی و لکھنؤ کی ...... ادبی ضیافت کا دستر خوان بچھاتا چلا جاؤں گی. (۱۹۳۲، اودھ پنچ لکھنؤ، ۸، ۱۷ : ۳). رسل اس کوشش میں مصروف رہا کہ اس اسکیم سے تمام معروضی عناصر، یک بنی دو گوش خارج کرکے اسے ..... نئے سرے سے پیش کرے. (

۱۹۶۳ء، تجزیۂ نفس، (ترجمہ)، (تعارف)، ج). اچھا تو یہ ہیں حضرت مصنف، وہی یک نیبی و دو گوش. (۲۰۰۳ء، تسلیمات، ۲۱).

--- بینی (و) دو گوش (ب) صف.

ایک ناک دو کان کا، ہم شکل نیز مخلوط. سب سے قوی دلیل صرف یہی کافی ہے کہ باوجود یکؔ بینی دو گوش کسی کی صورت کسی سے نہیں ملتی. (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۵).

--- پارہ (---- فت ر) (الف) امذ.

ایک ٹکڑا، ایک حصہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

--- پارہ (ج) صف.

ٹھوس، پکا. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

--- پارہ (ج) م ف.

فوراً، ایک دفعہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [یک + پارہ (رک)].

--- پاؤں پر کھڑا ہونا محاورہ.

رک: ایک پاؤں سے کھڑے ہونا؛ بہت ہی فرمانبردار ہونا، حکم کی تعمیل کے لیے تیار رہنا.

خلوت میں سجن کے میں موم کی بتی ہوں
یک پاؤں پر کھڑی ہوں جلنے پرت پتی ہوں

(۱۵۱۸ء، لطفی، دکنی ادب کی تاریخ، ۱۸).

--- پاؤں پر ہونا محاورہ.

رک: ایک پاؤں پر کھڑے ہونا.

وہ بیکل مسافر تھا یک پاؤں پر
نکر ڈھیل ویں پگ رکھیا دھانوں پر

(۱۶۹۵ء، دیپک پتنگ، ۶۸، الف).

--- پایہ (--- فت ی) صف؛ امذ.

ایک پانو والا؛ (نباتیات) ایسا پھولوں کا گچھا جس کی ایک شاخ یا ڈنٹھل ہو اور سرے کے نیچے دائیں بائیں شگوفے لگے ہوں (لاط: Monopodial). یک پایہ..... راسی نقطۂ نمو سے کرائب اور بین کرائن متواتر تیار ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ء، عملی نباتیات (ترجمہ)، ۳۵). اس میں شاخیں بہت زیادہ لیکن ہمیشہ یک پایہ (Monopodial) ہوتی ہیں. (۱۹۷۰ء، برائیو فائیٹا، ۱۴۶). [یک + پایہ (رک)].

--- پایہ کھڑا ہونا محاورہ.

رک: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا.

پگ ہیں نازک ترے ہور ناز کا رفتار اہے
سرو یک پایہ کھڑا ہے کہ ہمن بخشو گناہ

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۲۳).

--- پایہ محور (--- فت ی، کس مج م، سک ح، فت و) امذ.

ایک دھرے والا محور؛ (نباتیات) وہ پودا جس کا ایک ہی تنا ہو یا وہ ایک ہی تنے کے محور پر قائم ہو اور جو شاخوں میں نہ بٹا ہو. اس میں تنہ کا صرف ایک ہی محور قائم رہتا ہے، اس قسم کے محور کو یک پایہ محور کہتے ہیں، مثلاً سرسوں .... وغیرہ میں. (۱۹۶۲ء، مبادی نباتیات، (عبدالرشید مہاجر)، ۴۲). [یک پایہ + محور (رک)].

--- پرتی (---- فت پ، سک ر) صف.

ایک پرت کا؛ ایک خاص نہج یا سطح کا؛ (مجازاً) سطحی، جس میں گہرائی نہ ہو (کلام وغیرہ). دونوں نظمیں اپنے ترقی پسندوں کی ہزاروں کی طرح یک پرتی تھیں. (۲۰۰۶ء، مکالمہ، کراچی، جولائی ۲۰۰۵ء تا جون ۲۰۰۶ء، ۱۶۳). [یک + پرت (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- پشتہ (--- ضم پ، سک ش، فت ت). صف.

ایک طرف چھپا ہوا (کاغذ)، اک رُخا چھپا ہوا کاغذ. (جامع اللغات؛ مہذب اللغات: فرہنگ آصفیہ). [یک + پشتہ (رک)].

--- پشتہ داب (--- ضم پ، سک ش، فت ت). امذ.

ایک رُخی چھپائی یعنی وہ چھپائی جو کاغذ کے صرف ایک طرف ہو. (اپ و، ۴: ۲۲۷). [یک پشتو + داب (رک)].

--- پشتم (--- فت پ، سک ش) م ف.

ایک ذرا، کچھ بھی، تھوڑی سی بھی.

شیخ جی تم میں تو یک پشم کرامات نہیں
معتبر کیا ہے اگر دلق ہے پشمینے کا

(۱۷۹۵ء، دل (عظیم آبادی)، د، ۱۶).

--- پلک میں م ف.

رک: یک پل میں؛ ایک لمحے میں؛ اچانک، ناگہاں. اس گردش فلک میں کیا جانے کیا ہوتا، یک پلک میں کیا جانے کیا ہوتا. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۱۳۱).

--- پل میں م ف.

لحہ بھر میں، ذرا سی دیر میں، فوراً، اسی وقت.

لے آیا کیا سوچ سٹ دو جہاں
دونو کام یک پل میں کیتا عیاں

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۱۸).

--- پن (--- فت پ) امذ (قدیم).

ایک پن، ایک ہونے کی حالت، یکسانی، یکتائی.

ہر زخم کوں مرہم ہے یک پن موماں کے دل منے
یو غم مگر ناسور جو پیدا نی کیں مرہم ہوا

(۱۶۴۰ء، مریدی، بیاض مراثی، ۱۵۹).

نہونا دوجا جفت مجہ باج تجہ
جنم لگ بی یک پن ہے تجہ جاب مجہ

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۷۶).

کہ تا ہوں خادماں سب محرم راز
رہیں یک پن کی رہ میں ہو کے ممتاز

(۱۸۴۷ء، گلبن عصمت، ۲۴). [یک + پن، لاحقہ کیفیت].

--- پنا (--- فت پ) امذ (قدیم).

ایک ہونے کی حالت یا کیفیت، یکتائی، وحدت.

یو سب مل کے لیا کیئے یک پنا
جو اس کفر کوں مار کرنا فنا

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۷۴).

ترے یک پنے پر دھریں اتفاق
موحد و ملحد میں نیں یاں نفاق

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۵).

پوچھے تو پھرا یو مت بی ہے بیچ
پاڑے ترے یک پنے منے پیچ

(۱۷۰۰، من لگن، ۲). [یکٹ + پنا، لاحقۂ کیفیت].

---پنٹت دو کاج کہاوت.

رک: ایک پنتھ (اور) دو کاج؛ ایک تدبیر سے دو کام نکل آنا، ایک کام سے دو فائدے.

چلیا صیدگہ سیر کرتا وو راج
ہوا ویں کہ یک پنت میانے دو کاج

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ (ورق)، ۲۴).

---پہر (--- فت پ، ہ) امذ.

ایک وقت؛ کچھ دیر.

کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا
توں خش پھرتا دوسری صبا آئے گا

(۱۶۰۹، قطب مشتری، (ضمیمہ)، ۲۴). [یکٹ + پہر (رک)].

---پہلو (--- فت مج ہ، سک ہ، و مع) صف.

۱. ایک پہلو، یکتا، یکساں، برابر، ہم رتبہ.

شانہ و دست و ساعد و بازو
دل کشی میں تمام یک پہلو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۴۲). **۲. یک رخی نیز غیر دلچسپ.** ان کی شخصیت یک پہلو نہیں صد پہلو ہے. (۱۹۸۶، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن، ۱). غالب کی شخصیت یک پہلو نہیں ہشت پہلو ہے. (۱۹۹۳، نگار، پاکستان، مارچ، ۲۳). [یکٹ + پہلو (رک)].

---پیچہ (--- ی مج، فت چ) صف.

ایک بل کا؛ (مجازاً) ایک طرح کا.

خوبی یک پیچہ بند خوباں کی
خوب باندھوں گا گر دماغ لگا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۷۴).

یار نے جب یک پیچہ سحر باندھا پھر سر پیچ کو سر پر
ہو گیا اپنا اور ہی عالم پیچکے اوپر پیچ پڑا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۶). [یکٹ + پیچ (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت].

---پیری و صد عیب کہاوت.

بڑھاپا سو برائیوں کی ایک برائی ہے، ایک ضعیفی اور سیکڑوں بیماریاں.

مشہور ہے دنیا میں کہ یک پیری و صد عیب
جرات میں کسی کا نہ شباب اور نہ مرا شیب

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۸۲). ارے بیٹا کوئی بھی مرض نہیں ہے، سو مرضوں کا ایک مرض بڑھاپا، یک پیری و صد عیب. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۸۰).

---تار صف؛ امذ.

۱. (لفظاً) ایک تار والا؛ رک: یکتارا، ایک تار کا ستار یا باجہ، تنبورا جسے اکثر فقیر بجاتے اور اس کی آواز پر بھجن گاتے پھرتے ہیں. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۲. ایک قسم کا باریک کپڑا جو ایک تار سے بُنا جاتا اور بہت ہلکا ہوتا ہے، ململ، ایک قسم کا باریک ململ.** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ: جامع اللغات؛ نور اللغات). [یکٹ + تار (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

---تخم برگ (--- ضم ت، سک خ، فت ب، سک ر) امذ.

(بناتیات) یک دالہ جنس سے تعلق رکھنے والا پودا جو ایسے جنین پیدا کرتا ہے جس میں صرف ایک بیج پتی ہوتی ہے اور جب کے پتوں کی رگیں متوازی ہوتی ہیں. نہاں تخموں کی وہ جماعتیں دو تخم برگ اور یک تخم برگ ہیں...... یک تخم بگوں کے بیجوں میں صرف ایک تخم برگ ملتا ہے. (۱۹۶۸، الجی، ۳). [یکٹ + تخم (رک) + برگ (رک)].

---تخم برگی (--- ضم ت، سک خ، فت ب، سک ر) صف؛ امذ.

جس کے بیج میں سے صرف ایک پتا نکلتا ہو؛ رک: یک تخم برگ. یک تخم برگی اس قسم کے پودے اپنی نشو و نما کا آغاز ایک پتے سے کرتے ہیں. (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۳۱۳). [یک تخم برگ + ی، لاحقۂ نسبت].

---ترکیب (--- فت ت، سک ر، ی مع) صف.

ایک ترکیب کا؛ (نباتیات) ایک ساخت کا، مماثل (پودا). اکثر اوقات ایسے ارکان کی مثالیں ملتی ہیں جو ہم ترکیب تو نہیں مگر یک ترکیب ضرور ہوتے ہیں. (۱۹۴۲، مبادی نباتیات (ترجمہ)، (محمد سعید الدین)، ۲: ۶۷۰). [یکٹ + ترکیب (رک)].

---ترکیبی (--- فت ت، سک ر، ی مع) امث.

ایک ترکیب کا ہونا؛ (بناتیات) پودوں کے ساخت یا بناوٹ میں یکساں ہونے کی حالت، مماثلت. ہم ترکیبی اور یک ترکیبی، درآں حالیکہ دوراں ارتقاء میں ارکان پودوں کی شکلوں میں وسیع توافق واقع ہوتی جائے گی. (۱۹۴۲، مبادی بناتیات (ترجمہ) (محمد سعید الدین)، ۲: ۶۶۹). [یکٹ + ترکیب (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---تل (--- کس ر) امذ.

ایک لحہ نیز فوراً، ذرا سی دیر میں، تل بھر؛ بالکل، ذرا سا بھی.

جلی یاد کی کرنا ہر گھڑی یک تل حضور سوں ٹلنا نہیں
اٹھ بیٹھ میں یار سوں شاد رہنا گواہ دار کو چھوڑ کے چلنا نہیں

(۱۲۶۵، شیخ فریدالدین گنج شکرؒ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲).

بھلا بیگی عقد پڑاؤ یک تل ہرگز بار نہ لاؤ

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۷).

جکوئی تجہ برہ پاوک جہنم کا جنم پکڑے
انو کوں حوض کوثر تے کدی یک تل نہ نم پکڑے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۷۳). یک تل قرار نہیں جیوں کی مرکٹ روپ. (۱۵۸۲، کلمتہ الحقائق، ۳۴).

چڑا سات آکاس یک تل منے
ملائک کئے خدمتاں سب جنے

(۱۶۱۴، بھوگ بل، قریشی (ق)، ۳). ناداں یک تل تنہا رہانا جاسی، ناداں کوں ہر گز تنہائی نہ بھاسی. (۱۶۳۵، سب رس، ۷۷).

یک سات میں خوش کرے توں سو جیو
یک تل میں توں دل ہزار پکڑے

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۸۴).

نیں بات تیرے چک پہ چک دیدیاں کی دولت سوں مرے
یو دل جو تھا سو خلوتی یک تل میں بازاری ہوا

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۲۸).

بستے بستے میں کئی کے گھر لگے ہیں خالصے
ضبط کر اپنی لبی حاتم تو اب یک تل نہ بس

(۱۷۴۱، دیوان زادہ، حاتم، ۵۹). [یک + رک: تل (۱)].

---تن (---فت ت) امذ؛صف۔

ایک جسم؛ ہم قالب، یک جان.

کہ قابو یہ یک تن سو ان پر بلک
دنیا رج کے چھڑ تیجہ جیو ہے تلک

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۰۳).

یک جیو پہ درد دین کا نیں
یک تن پر اثر یقین کا نیں

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۳).

اے محبان یک تن و یک من یاد کر سے جدا بہتر تن

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۰). [یک تن (رک)].

---تن ہو کر م ف.

ایک جسم ہو کر، ایک جان ہو کر، اکٹھے. یک تن ہو کر بلکہ خم ٹھونک کر میدان میں آگئے. (۲۰۰۷، الزبیر، بہاولپور، ۱: ۱۲۶).

---تول (---وج) صف (قدیم)۔

ہم وزن، وزن میں برابر، یکساں.

ہریا کاج ہور پاچ یک تول ہے
و لیکن بوجھن ہارتے مول ہے

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، عبدل بیجاپوری، ۱۰).

ہوے یک تول تیسے ہور تونگر
بھی یک مول گیانی ہور اگیانی

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۲۵). [یک + رک: تول (۲)].

---تہ (---فت مج ت) امث.

رک: یک تہی؛ وہ لباس جو ایک یہ کا ہوا، اکہرا. سلطان کو بغیر کلاہ اور موزہ کے اور یک یہ و بارانی کے نہیں دیکھا تھا. (۱۹۶۹، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ)، ڈاکٹر سید معین الحق، ۸۴). [یک + یہ (رک)].

---تہی (---فت ت) صف؛امذ۔

ایک تہ کا، ایک پرت والا، وہ کپڑا جو دوہرا نہ ہوا کہرا ہو.

بسنتی یک تہی گلنار پھینٹہ، شال عباسی
نہ چاہے کون موزوں طبع اس مضمون رنگیں کو

(۱۷۵۷، دیوان زادہ حاتم، ۱۴۸). [یک تہہ - ی، لاحقۂ نسبت].

---تہی پوش (---فت ت، وج) صف؛امذ۔

جو یک تہی کپڑے میں ملبوس ہو، یک تہی پہننے والا شخص؛ مراد: درویش.

یک تہی پوش ہے ایسا کہ نہیں رکھتا ہے
خواہش پیرہن قاقم و سنجاب حباب

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۳۸). [یک تہی + ف: پوش، پوشیدن = پہننا].

---تھان امذ؛م ف (قدیم).

ایک جگہ، ایک جگہ پر؛ (مجازاً) مقام منزلت. سواُس جنس لیا کر میں یک تھاں دھروں. (۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، عبدل بیجاپوری (رکھنی اردو لغت).

بنگ کے سلطان کوں یک تھان دے
تھان سو کیا آپنے عرفان دے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۷۰). [یک + تھاں (رک)].

---ٹانک کمان (---غنہ، فت ک) امث.

(تیر اندازی) کمان کی قوتِ تڑپ جو اس کی مار کی دوری اور قوت کے اندازے کے لیے بولی جاتی ہے. (اپ و، ۸: ۷۰). [یک + رک: ٹانک (۱) + کمان (رک)].

---ٹھار امذ: م ف (قدیم)؛ ~ یکٹھار.

ایک جگہ، ایک جگہ پر.

ملنہار یکٹھار نیں ہے یو چار
ترے ڈر تے ملکر رہے ایک ٹھار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳). ہمت نکل جاتی دل یک ٹھار نیں اچھتا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۸).

یکایک خانقاہ یکٹھار دیکھیا
تجلّی سوں در و دیوار دیکھیا

(۱۶۶۵، پھول بن، ۲۰).

سن شیخ تے حرف او سبی چھوڑ
یک ٹھار پڑیا لے گودڑی اوڑ

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۱۴).

یعنی یک ٹھار یک یقیں سوں اچھ
باج یک دوسرا قیاس نہ کر

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۵۳). [یک + رک: ٹھار (۳)].

---ثار امذ.

ایک سیر، سولہ چھٹانک، اسّی تولہ. (مہذب اللغات). [یک + رک: ثار (۲)].

---ثانیہ (---کس ن، فت ی). امذ.

ایک پل، ایک سیکنڈ، منٹ کا آٹھواں حصّہ، ایک لحظہ؛ (کنایۃً) ذرا سی دیر. کھڑکی کے سامنے ..... سے کوئی جہاز گزرتا تو فطرت سے میرا ذہنی تشتہ یک ثانیہ کے لیے منقطع ہو جاتا ہے. (۱۹۹۵، افکار، کراچی ستمبر، ۵۰). [یک + ثانیہ (رک)].

---جا (الف) م ف؛ ~ یکجا.

ایک مقام پر، ایک ساتھ مل کر، باہم، اکٹھے.

دوکھ میں اپنے دوکھیوں کے ہوئے دوکھیا
صدق سوں اوس کی روح پر یک جا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۵).

ماتم کدہ ہے تکیہ کیا تازہ کچھ ہمارا
یک جا فقیر کب سے ہم سب غم آشنا ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۷۷). انکے خطوط .... بے شمار تھے یک جا مرتب ہو جاتے. (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۲۴۶). مرزا کے اس کلام میں .... کئی عوامل شعری یک جا جمع ہوگئے ہیں. (۱۹۶۹، فکر سخن، ۵). اورنگ زیب سے پہلے ابتدائی مکاتب میں ہندو اور مسلمان طلبہ یک جا تعلیم حاصل کرتے تھے. (۱۹۸۴، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۰: ۹۱). دور حاضر کی مشینی اور ہوائی دیدہ اردو تک کہیں یک جا مل سکتا ہو. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۵).

---جا (ب) امذ.

ایک جگہ؛ دوست. (پلیٹس). [یک + رک: جا (۱)].

---جا کر دینا محاورہ.

ایک جگہ کر دینا، اکٹھا کر دینا، ملا دینا. چند مضامین ہیں .... جو افادات مہدی کے نام سے یک جا کر دیئے گئے ہیں. (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۲۳۲). اگر تینوں شکلوں کے سایہ دار حصوں کو یکجا کر دیا جائے تو مندرجہ ذیل شکل حاصل ہو گی. (۱۹۸۸، ریاضی، چوتھی جماعت کے لیے، ۶۳). ابھی شام ڈھلنے میں دیر تھی، لیکن میں نے ڈنر اور لنچ کو یک جا کر دیا. (۱۹۹۱، قید مقام سے گزر، ۱۶۲).

---جا کر کے م ف.

اکٹھا کر کے، ایک جگہ جمع کر کے؛ مجموعے کی شکل میں. (۱۹۳۹، میں دارالمصنّفین اعظم گڑھ سے نقوش سلیمانی کے نام سے انہیں یا جا کر کے شائع کر دیا ہے. (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۲۸۷). یہ تین مجموعے ...... یک جا کر کے شائع کیے گئے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱: ۳۳۴).

---جا کرنا محاورہ.

ایک جگہ اکٹھا کرنا، ایک جگہ جمع کرنا. نرس نے بڑی مہارت سے جلدی جلدی ہر وہ چیز یک جا کی، جو کامران کو پانچ گھنٹے اوپر رہتے وقت درکار ہو سکتی ہے. (۱۹۹۵، ہم سفر، ۲۴۱). اس نے ساری توانائی آخری سانسوں میں یک جا کرتے ہوئے کہا، میں تمھیں کچھ نہیں بتاؤں گا. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۱۴).

---جا ہو کر محاورہ.

ایک جگہ ہونا، اکٹھا ہونا، باہم ملنا.

جنگل سب دھویں سات کالا ہوا
توں بولے گا سب روز یک جا ہوا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۳۶۳).

سات دریا مختلف رنگوں کے جب یک جا ہوئے
کیوں نہیں یک دل، یہاں قانون فطرت کیا ہوئے

(۱۹۲۴، نقوش مانی، ۱۰۳). یہ سب خوبیاں اس زمانے کے کسی مصنف میں ایسے کمال کے ساتھ یک جا نہیں ہیں. (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقاء، ۴۸۶). جہاں ف اور ل یک جا ہوں وہاں بھٹنے کے معنی پائے جائیں گے جیسے فلق. (۱۹۶۰، الفوز الکبیر (ترجمہ). ۲۱۹).

---جان صف؛ امذ؛ ~ یکجان.

۱. (i) (لفظاً) ایک دل.

کیا کہئے کیا رکھیں ہیں ہم تجھ سے یار خواہش
یک جان و صد تمنا یک دل ہزار خواہش

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۳۲). **(ii) دوست.** (پلیٹس). **۲. (کنایۃ) یکساں، نہایت آمیختہ، خوب ملا ہوا.** ایک چھٹانک گھی ملا کر پہلے اُسی سوکھے آٹے کو خوب یک جان کر لو. (۱۹۰۶، نعمت خانہ، ۹). **۳. ہم آہنگ، ہم رنگ.** وہ لوگ جنھوں نے دین اور سیاست دانوں (کذا) کو یک جان بنا کر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو وہ تو اس طبقے کے گویا حریف اور مد مقابل ہی بن کر سامنے آگئے. (۱۹۸۹، جنہیں میں نے دیکھا، ۱۸۰). **۴. اکٹھا، ایک ساتھ، متحد.**

جس کی تاثیر سے یک جان ہو امت ساری
ہاں بتادے ہمیں وہ طرز وفا کون سی ہے

(۱۹۱۳، فریادِ امت، باقیات اقبال، ۱۶۱). یہ اختلافات اور تنقید کا بازار تھا۔۔۔۔ وہاں سچ اور جھوٹ، جسم اور روح کی طرح یک جان تھے. (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۸۹). [یک + رک: جان (۶)].

---جان دو پوست (---وج، وج، سک س) امذ.

رک: یک جان دو قالب؛ دلی دوست، نہایت گہرے دوست.

ولدان کے ابی صالح جنگلی دوست
حقیقت میں یقیں یک جان دو پوست

(۱۸۴۷، گلبن عصمت، ۱۶). [یک جان + دو (رک) + پوست (رک)].

---جان (و) دو قالب (---وج، کس ل) امذ؛ صف.

۱. یکساں، نہایت آمیختہ، ملا ہوا، ایک دوسرے میں مدغم. الغرض ایک مہینے تک میاں بی بی یک جان دو قالب شہر ہی میں رہے. (۱۸۹۴، کامنی، ۱۸۷).

کہیں اس عہد میں دو دل نظر آتے نہیں ایک
اثر معنیٔ یک جان و دو قالب نہ رہا

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۱۹۲). دو زبانوں کے یک جان دو قالب ہونے کی یہ خوبصورت مثال ایک خوش آئند خواب۔۔۔۔ ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱: ۳۲۶). **۲. جگری دوست، ہمراز، نہایت گہرے دوست.**

وہ مفرد جو یک جاں دو قالب ہوے
وہ قالب میں یکجا مرکب ہوے

(۱۸۴۰، معارج الفضائل، ۳). دونوں باہم یکجان دو قالب بنی رہیں تو اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۳۶۵). [یک جان + دو (رک) + قالب (رک)].

---جان ہو جانا / ہونا محاورہ.

نہایت آمیز ہونا، مل جانا، یکساں ہو جانا. میرزا ادیب کو ایک بڑا ادیب بنانے کا نسخۂ کیمیا شاید انہی چاروں عناصر کے یک جان ہو جانے پر تکمیل کو پہنچا ہو. (۱۹۹۱، میرزا ادیب شخصیت اور فن، ۸۰). نیزوں کی نشست اپنے مالک کے دست و بازو و شانہ پر ایسی تھی کہ دونوں مل کر یک جان ہو گئے تھے. (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۶۴).

---جانی امث.

یک جان ہونے کی حالت، گہری دوستی. ہم دونوں۔۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ کافی وقت گزارنے والے ساتھی نہیں تھے، بالکل یک جانی گلڈ کے قیام سے شروع ہوئی. (۱۹۸۸، حرفے چند، ۵۰۰). [رک: یک جان + ی، لاحقۂ کیفیت].

---جائی امث؛ ~ یکجائی.

ایک جگہ یا ایک ساتھ رہنے کی حالت، ملا جلا ہونے کی حالت، اکٹھے ہونا؛ (مجازاً) دوستی، ربط ضبط.

اِن سے اور اُن سے تھی شناسائی
دوستی یکدلی و یک جائی

(۱۸۱۰، بحر المحبت (مصحفی)، ۵۲).

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو
ملتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لو

(۱۹۱۲، بانگِ درا، ۲۲۳).

یہ شاعر، پہلواں اور ریس کے گھوڑوں کی یک جائی
انھیں اک اصطبل میں باندھنا ہے عین دانائی

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۶۶). [یک جا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

--- جائی ہونا محاورہ.
ملنا، دوستی ہونا. سچ پوچھو تو دس برس کے بعد ان کی میری یک جائی ہوئی. (۱۹۲۰، لخت جگر، ۱: ۱۳۲).

--- جَدّ (--- فت ج، شد نیز بلا شد د) صف.
ایک نسل کا، ایک خاندان کا. قوم پرستی ---- اصطلاح ---- ان لوگوں کے ایک گروہ کے لیے استعمال ہوتی تھی جو یک جد ہونے کے دعویدار ہوں. (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶، ۲: ۴۴۸). [یک + جد (رک)].

--- جَدّی (--- فت ج، شد د) صف.
ایک نسل یا خاندان کا، صلبی (وارث، اولاد)، ایک دادا کی اولاد. ان وارثوں میں بیٹے بیٹیاں مقررہ پشتوں تک کے یک جدی، ماں، باپ ---- ان کے تعلق داران نسبی ہوتے ہیں. (۱۹۵۲، تاریخ القریش، ۱: ۴۲). رشتہ داری، یک جدی ہونا، قرابت. (۱۹۸۷، کشاف قانونی اصطلاحات، ۱: ۴۰۱). [یک جد + ی، لاحقۂ نسبت].

--- جُدی (--- ضم ج) ف؛ م ف.
رک: جدا؛ علیحدہ، الگ الگ.

ہر قوم کی یک جدی عبادت درویش کوں بیخودی عبادت

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۲۴). [یک + جدی (رک)].

--- جُرعَہ (--- ضم ج، سک ر، فت ع) (الف) امذ؛ ~ یکجرعہ.
ایک گھونٹ.

گل گل شگفتہ مے سے ہوا ہے نگار دیکھ
یک جرعہ ہمدم اور پلا پھر بہار دیکھ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۱۱).

--- جُرعَہ (ب) صف؛ م ف.
ایک گھونٹ کے برابر؛ ایک گھونٹ کی مقدار میں، تھوڑا سا رسی.

پیتے ہی یکجرعہ مے ہو گیا سینہ کباب
فرق کیا اس آب میں ہے اور دلبر آگ میں

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۳۶). [یک + جرعہ (رک)].

--- جِلدی (--- کس ج، سک ل) صف.
ایک جلد کا، ایک جلد میں سمویا ہوا. یہ ایک ایسا یک جلدی لغت ہے جو ..... کامل ادراک کے ساتھ تدوین کیا جارہا ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱: ۴۰۴). [یک + جلد (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- جِنس (--- کس ج، سک ن) صف.
۱. ایک ہی جنس یا نوع کا، ہم جنس.

کہ یک جنس ہیں آدمی سب انوپ
ولے مختلف ہے سبھوں کا بی روپ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۸). جب x شعاعوں کا منبع ہموار اور یک جنس (Honogeneous) ہو جیسا کہ مثال کے طور پر ..... ہوتا ہے. (۱۹۷۲، تاب کاری، ۷۰). **۲. ایک حالت والا، ایک طرح کا، ایک قسم کا.**

رکھیا نیں ہے کس یک جنس آسماں
کہ اول بہار ہور آخر خزاں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۰). [یک + جنس (رک)].

--- جِنسا (--- کس ج، سک ن) صف.
رک: یک جنسی (ب) صف. پیش شاخے یک جنسے (Unisexual) ہوتے ہیں اور زواجی پودے کے دو نمایندے ہوتے ہیں. (۱۹۴۲، مبادی نباتیات (ترجمہ)، محمد سعید الدین، ۲: ۲۰۶). [یک جنس + ا، لاحقۂ تکبیر].

--- جِنسی (--- کس ج، سک ن) (الف) امث.
ایک ہی حالت پر قائم یا یکساں ہونے کی حالت؛ ہمیشہ خالص حالت میں ہونا. یک جنسی سے مراد یہ ہے کہ کوئی چیز اپنی اصلی حالت میں ہمیشہ یکساں ہو مثلاً سونا.... خالص حالت میں ہمیشہ یکساں ہوگا. (۱۹۱۷، علم المعیشت، ۴۶۰).

--- جِنسی (ب) صف.
(نباتیات) ایک جنس کا، ایک نسل کا نیز بقچہ ہائے گل یا زر ریشوں میں سے کسی ایک کا حامل مگر دونوں کا نہیں (انگ: Unisexual). پھول میں یا ایک جانور میں ایک ہی قسم کی جنس ہو تو اسے ایک جنسی (Unisexual) کہتے ہیں. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۲۵۷). [یک جنس + ی، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- جِنسِیَّت (--- کس ج، سک ن، کس س، شد ی بفت) امث.
ایک نوع یا ایک قسم کا ہونے کی حالت، یکسانیت. ہندوستانی زبان میں یک جنسیت نہیں پائی جاتی. (۱۸۶۵، خطبات گارساں دتاسی، ۴۵۷). [یک جنسی + یت، لاحقۂ کیفیت].

--- جَہاں (--- فت ج) امذ.
ایک جہاں، ساری دنیا؛ (مجازاً) دنیا کے لوگ.

غیر سے ملنا تمہارا سن کے ہم تو چپ رہے
پر سنا ہو گا کہ تم کو یک جہاں نے کیا کہا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵).

کیا بچھا ہے فراخ دستر خواں
جس پہ ہے خلق یک جہاں مہماں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵۹).

باوجودِ یک جہاں ہنگامہ پیدائی نہیں
ہیں چراغانِ شبستانِ دل پروانہ ہم

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۷). [یک + جہاں (رک)].

--- جِہَت (--- کس ج، فت ہ) صف؛ ~ یکجہت.
۱. ایک جہت کا، متفق، متحد، متفق الرائے، ہم آہنگ.

شطرنج بازی کنتہ سوں جو کھلاوروں
یک من یکی جہت ہوے کرشہ رخ جوروں

(۱۲۶۵، شیخ فرید الدین شکر گنج، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲).

نبی صلی اللہ عیلہ وسلم صدقے قطب شہ یکجہت ہے
سدا دھرتا ہے تو خوباں سوں اخلاص

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۴۵).

شاہاں کتے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

(۱۶۳۵، سب رس، ۴۲).

دسیا تے جہت میں عجب یک جہت
ملیا لا مکاں میں مکان گت

(۱۶۶۵، سب رس، ۴۲).

نصیحت اسے جو کنا سو کہو
تمیں یک جہت ایک دل ہو رہو

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۱۴). اب کہ ہماری خیر اندیشی اور کرم بخشی اور مرحمت عام سے گیر مذہب اشخاص یک جہتان ہم دین کی طرح کمر باندھ کر رفاقت پر جان دیتے ہیں. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۹۲). ۲. **یک دل، سچا؛ مخلص.** (پلیٹس). ۳. **یک سمتی، یک رخا، ایک موضوع یا اسلوب کا حامل نیز محدود، معین.** ان کا شعری موضوع یک رنگ یا یک جہت نہیں ہے. (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۳۷۹). [یک + جہت (رک)].

---جہتی (--- کس ج، فت ہ نیز کس مج ج، سک ہ) امث.

یکدلی، اتحاد، اتفاق، اخلاص نیز دوستی. راز پنہانی دوستان جانی سے چھپانا کسی مشرب میں شایان یک جہتی کے نہیں اس واسطے بے تکلفانہ اظہار کرتا ہوں. (۱۷۷۵، نو طرز مرصع، ۹۸).

تم کو لیلٰی سے ہے جو یک جہتی
اپنا مجنوں سے بھائی چارا ہے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۸۰). پھول والوں کی سیر ..... بادشاہ کے بعد بھی چلی مگر مرکز اور یک جہتی نہ ہونے سے زور گھٹتا گیا. (۱۹۳۰، فرحت مضامین، ۲ : ۴۷). ملک میں ایک اور عفریت ہے جو ہماری یک جہتی اور ہمارے اتحاد کو للکار رہا ہے. (۱۹۶۸، اشخاص و افکار، ۲۳۶). انھوں نے جس یک جہتی کا ثبوت دیا ہے اس سے صاف عیاں ہے کہ ..... دونوں کا راستہ ایک ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۷۹). [یک جہت + ی، لاحقۂ کیفیت].

---جیب (--- ی مع) امث نیز صف.

ایک زبان نیز یک زبان، ہم زبان.

یک جیب سوں کرتا ہوں تجھے شکر ہزاراں
بھی شکر کرن منج کوں تو توفیق نوا بخش

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۴).

یک کن سوں یو کاینات کاڑیا
یک جیب سوں لک نکات کاڑیا

(۱۷۰۰، من لگن، ۵). [یک + جیب (رک)].

---چت (--- کس چ) صف؛ ~ یکچت.

یک جان، یک دل؛ ہم خیال، حامی.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعث جو کوئی کیتا ہے یک چت ہو یک دل سوں
سو اس جے دل اوپر ہوتا ہے طٰہٰ کا بیان روشن

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۴۹). یہاں کھانا کھاتا تو وہاں پانی پیتا، کدھیں یک چت نہیں، دائم دو چیتا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۳۶).

مکھ غیر تھے پھرا کہ ترے سات باند دل
کرتا ہوں تج کوں یاد میں یکچت ہوں ماہ و سال

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۶۲). [یک + رک : چت (۲)].

---چشم (--- فت چ، سک ش) صف؛ ~ یکچشم.

۱. **ایک آنکھ والا، کانا، واحد العین.** شاہ پری نے دیو یک چشم کو بلا کر کہا. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۴۲۴).

یک چشم دیکھ کہنے لگا نوچ پوچ حلق
گھوڑے کے مو ترا ہے رسوئی کھے ہے خلق

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳۳). اندر گیا تو دیکھا میں نے کہ ایک مرد کبیر السن یکچشم سامنے بیٹھا مسائل دینی دریافت کر رہا ہے. (۱۹۰۵، لمعۃ الضیاء فی العمدۃ من اخبار الرضا، ۷۰). ایک طرف ان حضرات کے خراٹے اور دوسری طرف اس تنہا یک چشم مسافر کا سامعہ خراش ترنم ----- دماغ اڑائے دیتا تھا. (۱۹۳۸، بحر تبسم، ۲۹۶). ہماری ملازمہ حفصہ جسے ہم پنجابی لوگ ہافزاں کہہ کر بلاتے تھے، بچاری یک چشم تھی. (۱۹۹۹، سلام و پیام، ۲ : ۳۴۱). ۲. **مراد : اندھوں میں کانا راجا؛ (صفات کی وجہ سے) قدرے بہتر.** روم کے لوگوں کو ان سب صفات کے ساتھ جو اون میں موجود ہیں یکچشم کہتے ہیں. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۳۱). ۳. **منافق؛ آفتاب، سورج، خورشید.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [یک + چشم (رک)].

---چشمہ (--- فت چ، سک ش، فت م) امذ.

ایک شیشے والی عینک. انہوں نے یک چشمہ لگانا پچاس سال قبل شروع کیا تھا. (۱۹۶۷، جنگ، کراچی، ۱۲ ستمبر، ۱۶). [یک + چشمہ (رک)].

---چشمی (--- فت چ، سک ش) (الف) امث.

ایک آنکھ والا ہونا، ایک آنکھ سے دیکھنے کی حالت، کانا پن.

اگر کانا بھی ہو شاعر تو اس کا کچھ نہیں نقصان ہے
شکل آبرو کو اب تلک توقیر یک چشمی

(۱۸۲۴، مصحفی (رسالہ تحریر، دلی، ۱۹۶۷ء، ۱، ۱ : ۱۰۸)). علاوہ عیب یک چشمی کے بد قیافہ بھی تھے. (۱۹۳۶، نگار، جولائی، ۲۲).

---چشمی (ب) صف.

ایک آنکھ والا. (ماخوذ : پلیٹس). [یک چشم + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---چشمی تصویر (--- فت چ، سک ش، فت ت، سک ص، ی مع) امث.

وہ تصویر جو ایک رخ کی ہو، یک رخی تصویر یا نقشہ.

دوست دشمن پر پڑے گی ایک اب او کی نظر
تھا نہ یک چشمی مناسب کھینچنا تصویر کا

(۱۸۸۲، صابر دہلوی، ریاض صابر، ۱۵).

کشیدہ ہے مجھ سے جو آئینہ رو
دو چشمی بھی یک چشمی تصویر ہے

(۱۸۹۲، شعور (مہذب اللغات)). [یک چشمی + تصویر (رک)].

---چشمی حرف (---فت چ، سک ش، فت ح، سک ر) امذ.

چشم دار حروف، ایک جوف والے حرف، حروفِ مجوف، چشمی حرف (جیسے ط، ہ وغیرہ)
ـ. چشم دار حروف کو حروف مجوف کہتے ہیں، ایک جوف والے حرف کو یک چشمی حرف جیسے ص ط ہ۔ (۱۹۴۱، اپ و، ۴ : ۲۱۰). [یک چشمی + حرف (رک)].

---چشمی عینک (---فت چ، سک ش، ی لین، فت ن) امث.

ایک شیشے کی عینک. یک چشمی عینک انگریزی اصطلاح (glassS.eye) کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۶۰). [یک چشمی + عینک (رک)].

---چند (---فت چ، سک ن) صف نیز م ف؛ ~ یکچند.

تھوڑا سا؛ کچھ یونہی، تھوڑی سی دیر، کچھ روز کے لیے۔

شور اس حسن کا یک چند تو ہم سنتے تھے
چشم بددور اب آنکھوں سے دو چنداں دیکھا

(۱۷۵۰، دیوان زادہ، حاتم، ۱۰۶).

چند مدت اب تم اے یارانِ آئندہ رہو
پیش ازیں یک چند اس بستی میں ہم رہ کر گئے

(۱۷۸۴، درد، د، ۸۶).

پوچھ نہ قائم کی کٹی کیونکہ عمر
جوں ہوا یک چند بسر کر گیا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۶).

خلق شاہی کی ہو کے اب پابند
چاہتی ہیں رہیں یہیں یک چند

(۱۸۱۰، مثنوی ہشت گلزار، ۶۱).

یکچند جو گزرے بے خور و خواب
زائل ہوئی اس کی طاقت و تاب

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۳).

کر کان اور آنکھ کو اور ناک کو بند
پھر روک کے دم کر لے خموشی یک چند

(۱۹۰۲، رباعیات عجائبات، امو جان ولی دہلوی، ۷۳). [یک + رک : چند (۱)].

---چندے م ف.

کچھ دیر کے لیے، تھوڑی دیر کے لیے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---چوبہ (---وج، فت ب) صف.

ایک چوب کا، ایک بلی کا، وہ (گول خیمہ) جس میں ایک چوب ہوتا ہے۔ مکے کے ایک معزز شخص کا یک چوبہ خیمہ نصب ہے۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۳ : ۱۲۷). [یک + چوب (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت].

---حجری (---فت ح، ج) صف.

ایک پتھر پر مشتمل، ایک پتھر کا؛ (مجازاً) ہم آہنگی اور دیو قامتی کا حامل (نظریہ، فکر وغیرہ)
ـ. رومی کا علم کلام ان کے نزدیک یک حجری ـــــ نظریہ جوہریت سے قرین تر ہے ـ. (۱۹۸۹، بر صغیر میں اسلامی جدیدیت، ۱۳۰). ممتاز حسین ـــــ جنھوں نے ہمیشہ نظریاتی وابستگی کو اہمیت دی ـــــ ان کا نقطہ نظر یا طرز فکر یک حجری (Monolithic) رہا۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، اگست، ۵۵). [یک + حجری (رک)].

---حرف (---فت ح، سک ر) امذ؛ صف.

ایک حرف، ایک لفظ یا بات؛ کچھ، تھوڑا سا۔

یک حرف کہتے شہ تجے ہوتے ہیں کئی معنی سچ
اے شاہ عارف اس اپر واقف ہو سب اسرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۷۸).

جو آئے دیکھتے مجھ طرف بولے
سبھی ہو متفق یک حرف بولے

(۱۷۳۴، دیوان زادہ، حاتم، ۲۱۸).

روز دفتر لکھے گئے یاں سے
ان نے یک حرف بھی لکھا نہ کبھو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۲).

---حرفی (---فت ض، سک ر) صف.

ایک حرف کا، ایک حرف پر مبنی؛ (مجازاً) نہایت مختصر (مضمون وغیرہ).

الف کا نقش ہے دل پر خیال سرو قامت سیں
ہے میری آہ کے مکتوب کا مضمون یک حرفی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۴۱۳). [یک + حرفی (رک)].

---خلق (---فت خ، سک ل) امث.

ایک خلق، تمام دنیا، دنیا کے لوگ.

دل پُر داغ میرا دیکھ کر یک خلق کہتی ہے
کسی بیدرد کے جور و تعدی کا یہ محضر ہے

(۱۷۹۵، دل (عظیم آبادی)، د، ۱۲۲). [یک + خلق (رک)].

---خلوی (---فت خ، ل) صف.

ایک خلیے کا، خوردبینی نامیہ گروہ (Protozoa) سے تعلق رکھنے والا وہ (امیبا) جو دو جنسی بیضوں سے مل کے بنا ہو. (انگ : Unicellular). اس کی ساخت دیگر اکثر یک خلوی حیوانات کے مقابلہ میں زیادہ متفرق ہوتی ہے. (۱۹۳۲، اساس نفسیات (ترجمہ)، ۸۰). چھوٹے سے چھوٹا جسم یک خلوی (Unicellular) بھی ہو سکتا ہے. (۱۹۹۱، انسانی جسم کیوں اور کیسے، ۱۱). ان سب ہی کے مطابق نامیاتی زندگی کی ابتدا ایک خلوی (Unicellular) جسم سے ہوئی. (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۱۹۰). [یک + خلوی (رک)].

---خلویّہ (---فت خ، سک ل، کس و، شد ی مع بفت). صف.

رک : یک خلوی؛ ایک خلیے والا. اسی طرح بعض یک خلویے زیادہ فعال طور پر متحرک ہوتے ہیں. (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۱۴). [یک خلوی + یہ، لاحقۂ نسبت].

---خلیہ (---فت خ، سک ل، فت) صف.

(حیاتیات) رک : یک خلوی. یک خلیہ : ایک ایسا خلیہ جو دو جنسی بیضوں سے مل کر بنا ہو. (۱۹۶۰، فرہنگ نفسیات، ۲۲۴). باہمی اظہار اور ابلاغ ..... یک خلیہ امیبا سے لے کر ارتقاء حیات کی آخری کڑی تک کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے. (۱۹۷۰، اردو زبان کی قدیم تاریخ، ۷۰). [یک + خلیہ (رک)].

---خیالی (---فت خ) امث.

رک : ہم خیالی ؛ ایک سوچ کا حامل ہونا. دونوں قوموں کی یک خیالی و یک جہتی نے ملکی و غیر ملکی زبانوں میں اختلاط کی صورتیں پیدا کردیں. (۱۹۵۷، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۴۷). [یک + خیالی (رک)].

---داں صف ؛ امذ.

کسی ایک علم فن وغیرہ کا جاننے والا نیز یک جہت، ایک مسلک پر چلنے والا شخص. وحدت کی خانقاہ میں گنج نشیں ہو جایئے اور یک داں و یک بیں، یک گو بن کر دہ جایئے. (۱۹۱۳، ادیب، الٰہ آباد (تنقید غالب کے سو سال، ۱۱۴). [یک + ف : دان، دانستن = جاننا].

---دانا صف.

بے مثل و بے نظیر.

لاف بنیے کی مت کر اے بحری
گرچہ دانا ہے توں تو یک دانا

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۳۳). [یک + رک : دانا (۱)].

---دانَہ (---فت ن) (الف) صف ؛ ~ یکدانہ.

جو بے مثل و بے نظیر ہو (عموماً گوہر یک دانہ کی ترکیب سے بولتے ہیں).

قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروانہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۷۰).

---دانَہ (ب) امذ.

ایک قسم کا موتیوں کا ہار. (نور اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [یک دانا (رک) کا ایک املا].

---دانَہ مُحبت اَست و باقی ہَمہ کاہ کہاوت.

ایک دانہ محبت ہے اور باقی سب گھاس ہے، دنیا میں محبت ہی ایک چیز ہے باقی سب ہیچ ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دَرْ بگیر وَ مُحکَم بگیر / گیر کہاوت.

رک : یک در گیر و محکم گیر.

ہم تو مے خانہ سے نہیں ہلتے
سچ ہے یک در بگیر و محکم گیر

(۱۸۹۸، دیوان مجروح (میر مہدی)، ۵۷). ہم تو یک در بگیر و محکم بگیر کے قائل ہیں. (۱۹۵۴، پیر نابالغ، ۱۰۴).

---دَرْ گیر و مُحکَم گیر کہاوت.

(لفظاً) ایک دروازہ پکڑو اور مضبوط پکڑو، ایک ہی جگہ استقلال سے کام کرنا چاہیے، استقلال کے ساتھ ایک ہی منزل پر رہنا چاہیے، استقلال اور استحکام ضروری ہے.

ہے مثل مشہور یک در گیر و محکم گیر و بس
دربدر پھرتا ہے کیوں تو یار گھبرایا ہوا

(۱۸۲۷، دیوان شاداں، ۲ : ۲۳). ہم جاں نثار نمک حلالوں کا اور ہی دستور ہے یک در گیر و محکم گیر ہمارا مسلک ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۴۱). آپ نے ان حالات کو دیکھ کر پھر ایک بار یک در گیر و محکم گیر کی آواز بلند کی. (۱۹۵۲، تاریخ مشائخ چشت، ۵۱۰).

---دَرْ گیری (---فت د، سک ر، ی مع) امث.

ایک ہی در پر رہنے کی حالت، ایک کا ہو کر رہنے کی حالت ؛ (کنایۃً) استقلال. وفا اور یک در گیری ایک حق مشترک ہے، جس کو عبد و معبود دونوں اپنا بناتے ہیں. (۱۹۱۵، سی پارۂ دل، ۱ : ۱۰۶). [یک + رک : در (۲) + گیر، گرفتن = پکڑنا + ی، لاحقہ نسبت].

---دَرَہ (---فت د، ر) صف ؛ امذ.

(لفظاً) ایک دروازے والا ؛ (مجازاً) ایک در، ایک دروازہ. گھر میں سہ دری، اس کے پیچھے کوٹھری، انگنائی میں بائیں طرف ایک چھوٹا سا یک درے کا باورچی خانہ. (۱۹۵۱، کشکول، محمد علی ردولوی، ۱۴۷). [یک + درہ (رک)].

---دَست (---فت د، سک س) (الف) صف ؛ ~ یکدست.

۱. وہ کہ جس کا ایک ہاتھ نہ ہو.

اک ہاتھ سے گر دیو کو چاہوں تو کروں پست
تب رستم دستاں تھا میں اب رستم یک دست

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۱ : ۲۱۴). **۲. کُل، تمام، پورا، سموچا.**

کس مضطرب کو پیارے یوں قتل کرکے آئے
جو دونوں آستینیں یک دست خوں سے تر ہیں

(۱۸۰۹، جرأت، ک (مجلس)، ۱ : ۵۲۸). **۳. یکساں، برابر، ایک ساں.**

سو وہ تو اطاعت میں یک دست ہیں
نشے میں محبت کے سب مست ہیں

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۲۸).

چلنے لگی یک دست جو شمشیر دو دستی
معلوم ہوا لٹ گئی سب کفر کی بستی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۲۰). **۴. جو ایک ہاتھ سے اٹھایا جاسکے.** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ تلفظ). **۵. ایک جیسا، برابر بنا ہوا، ایک ہاتھ کا تیار کردہ (کپڑا).** (پلیٹس).

---دَست (ب) امذ.

۱. خلعت کے واسطے مستعمل ؛ ایک قسم کی پوشاک جو سر سے پانو تک ہوتی ہے ؛ وہ چند چیزیں جو ایک ڈھنگ، ایک جنس، ایک طریق، ایک وضع، ایک نوع اور ایک مثل کی ہوں نیز وہ ایک چیز کہ وہ اپنے تمام سے ایک نسبت رکھتی ہو. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نور اللغات ؛ فرہنگ تلفظ). **۲. ایک حال یا حالت.**

بیدار یہ ہے ساحری گریۂ جاں سوز
یک دست میں جوں شمع ہے ہم آب و ہم آتش

(۱۷۹۴، بیدار دہلوی، د، ۴۱).

---دَست (ج) م ف.

۱. ایک دم سے، فوراً، اسی وقت نیز بالکل.

سبھوں کے ہاتھ مجلس میں پیالہ
چمن سا کھل رہا یک دست لالہ

(۱۷۳۶، دیوان زادہ، حاتم، ۲۰۹).

یکدست ہوگیا دہن غنچہ پاش پاش
کیا قہر ہے تپانچۂ بادِ صبا کی چوٹ

(۱۸۶۱، دیوان ناظم، ۶۲).

طاقت گئی یک دست دلیروں کے قدم کی
ہر دم کا ارادہ ہے کہ لے راہ عدم کی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۲۰۹). یکدست قلم ہوگئے اعضائے بدافعال دیتی تھی لہو جاے مرکب رگ قیفال. (۱۸۹۷، دیوان ڈاکٹر مائل، ۳۳۲). **۲. ایک ساتھ.**

بلائیں لگیں لینے سب ایک بار
کیا جی کو یک دست سب نے نثار

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۴۸). [یکْ + رک : دست (۱)].

---دَستی (---فت د، سک س) امذ؛ صف.
ایک ہاتھ کا؛ کشتی کا ایک داؤ. (جامع اللغات؛ نوراللغات). [یکْ دست + ی، لاحقۂ نسبت].

---دِگر (---کس د، فت گ)؛ ~ یکدِگر. (الف) صف.
ا. ایک دوسرا، ہر ایک.

یکدگر ہوتا ہی ہے سقم سخن پر اعتراض
اس پہ کیا لازم جو کیجے ہو گریباں گیر جنگ

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۸۹). **۲. باہم آمیز، ملا ہوا، ایک دوسرے میں گم.** فنافی اللہ کا تصور یہ ہے کہ ہماری ذات اور خدا عین یک دگر ہیں. (۱۹۷۸، اقبال ایک شاعر، ۷۸). ان کا تصوف اور ان کی حقیقت پسندی یک دگر ہو کر سامنے آتی ہے. (۱۹۸۳، سلیم احمد، اکائی، ۲۴).

---دِگر (ب) م ف.
دونوں ملکر، دونوں، ایک دوسرے سے، ایک دوسرے کی جگہ پر.

موا مجنوں تو اک مدت ہوئی پر اب تک اس غم میں
کریں ہیں نالے مل کے یک دگر زنجیر کی کڑیاں

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۱۲).

اِس کی آنکھ اُس پہ اُس کی اِس پہ پڑی
یکدگر جب بہم نگاہ لڑی

(۱۸۱۰، بحر المحبت (مصحفی)، ۴۵). ایمان اور اسلام دو لفظ ہیں بولنے میں مرادف یک دگر بولے جاتے ہیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ا: ۲۵). [یکْ + دگر (رک)].

---دِل (---کس د) (الف) امذ؛ صف؛ ~ یکدل.
ایک دل یا ذہن کا؛ (مجازاً) ہم دم، ہمراز، ہم زباں، مخلص، سچا؛ مونس، دوست.

شاہاں کتے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

(۱۶۳۵، سب رس، ۴۲).

دلیر دو جو یکدل ہو جھگڑا کریں
پنجہ باگ کا توڑ کر بُھیں دھریں

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۸۶).

رکھ راہ پر اوسکے مجکوں مادام
یک دل سوں نہ دو سوں جونکہ بادام

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۴).

ہریک وقت تھا یکدل و یک زباں
جو کچھ میں کہوں سو بچشم و بجاں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۶).

کیا کہئے کیا رکھیں ہیں ہم تجھ سے یار خواہش
یک جان و صد تمنا یک دل ہزار خواہش

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۳۲).

ایسے تھے دونوں وہ یک دل کہ دو قالب یکجان
یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاک قلم

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۸۸).

ہنر سے بھی فوائد ہم کو حاصل ہو نہیں سکتے
سبب یہ ہے کہ ہم آپس میں یک دل ہو نہیں سکتے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲: ۳۹). یہی وجہ ہے کہ وہ ہر معاملے میں یک دل ہوتے ہیں. (۲۰۰۳، روحانیات صارم، ۱۱).

---دِل (ب) م ف.
متفق ہو کر، اکٹھے ہو کر، متفقہ طور پر. (پلیٹس). [یکْ + دل (رک)].

---دِل (و) دو قالب امذ نیز فقرہ.
رک: یک جان دو قالب؛ نہایت گہرے یا پکے دوست. روباہ بازی سے والد کی دانش گاہ میں نیک بن کر گھسا ہوا تھا، اور اندر سے اِدھر یک دل دو قالب تھا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۴۲۱). یہ امتیاز اُردو ہی کو حاصل ہے کہ ہم دونوں یک دل و دو قالب اسی کو ذریعہ بنا کر باہمی باتیں کیا کرتے تھے. (۱۹۷۶، مکاتیب یوسف عزیز مگسی (مقدمہ) (حاشیہ)، ۷).

---دِل ہونا محاورہ.
ا. اکٹھا ہونا؛ ہم دم ہونا، ہم راز ہونا، گہرے دوست ہونا.

اپس میں اپیں دوست سب مل ہوئے
محبت سوں اخلاص یک دل ہوئے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۷۴). **۲. خلط ملط ہونا.**

ترے فیض و کرم سے نار و نور آپس میں یک دل ہیں
ثنا گر یک زباں ہر ایک ہے جس و ملک تیرا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳). **۳. متفق ہونا، متحد ہونا.** تھوڑے دن اور دھکے کھانے کے بعد اس ملک کے نوجوان دیس کی سیوا کے لئے یک دل ہو جائیں گے. (۱۹۳۵، تعلیمی خطبات، ۳۴).

---دِلی (---کس د) امث؛ ~ یکدلی.
ا. ایک دل ہونے کی حالت؛ یگانگت، ہمدمی، اتحاد، اتفاق، یک جہتی، میل، اشخاص کے درمیان، موافقت، اتفاق رائے، ہم آہنگی.

کیا نشہ، یکدلی نے اثر
برابر موے یہ اِدھر وو اُدھر

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۹).

اِن سے اور اُن سے تھی شناسائی
دوستی یکدلی و یک جائی

(۱۸۱۰، بحر المحبت، مصحفی، ۵۲).

کیا یک دلی ہے ہم نے جو کہہ بھیجا اے نظیر
تم بن ہمارے دل کو ستاتی ہے چاندنی

(۱۸۳۰، نظیر اکبر آبادی (نول کشور)، ۱۴۱).

مومنوں سے جو کہ رکھتا یک دلی
نام اس کے حال کا عبدالولی

(۱۸۹۸، سراج العقائد (مصباح الحیات، ۱۳۸).

اگر افراد میں ہو قوم کے یوں یکْ دلی پیدا
اناالسلطان پکار اُٹھے فلانی اور بھمانی

(۱۹۰۰، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۳۷). ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی...... یکْ دلی اور یکْ جانی وغیرہ بہت سی صفات و خصوصیات کا ذکر ہوا ہے. (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). **۲. اخلاص، سچائی.** درود بھیجنے کی حالت میں باادب اور حاضر القلب رہنا چاہیے، حضور قلب اور یکدلی کو بہت بڑا اثر ہے. (۱۶۹۱، حسن رسول نما، مناقب الحسن نما (ترجمہ)، ۱۵۱). [یکْ دل + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دِلے (---کس د) صف.

۱. رک : یکْ دل؛ متحد، متفق ل گہرے دوست.

سب اصحاب میں چار ہیں یکْ دلے
ابوبکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ علیؓ

(۱۸۹۳، سراج الفقہ، رسائل سید محمد حیار، ۱۰۶). **۲. مخلوط، جڑے ہوئے.**

سارا سامان لیا ہمراہ مسافر کی طرح
یکْ دلے ہو کے چلے چار عناصر کی طرح

(۱۸۹۳، ریاض شمیم، ۲۰۹). [یکْ دل + ے، لاحقۂ جمع].

---دَم (---فت د) (الف) صف ؛ ~ یکدم.

(قدیم) ایک سانس کا؛ (مجازاً) بے ثبات، فانی (غیر مستعمل). آدمی ہور یکْ دم، اس پر بھی ہزار ہزار غم. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۰).

---دَم (ب) م ف.

۱. بے توقف، فوراً، متواتر.

عزیزاں جو چھیڑے مجھ یکدم منے
وہیں میں بھی تب آ کھڑا ہم منے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۱). **۲. ایک دم، اچانک؛ فی الفور، اسی وقت.**

جو یکْ دم چھوٹے توپ ہر فرد فرد
اچایا دھنواں باد ہو اگ کی گرد

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸۶).

کوئی بھی ہے جو مجھ درد دل ناشاد کو پہنچے
خدا کے واسطے یکْ دم مری فریاد کو پہنچے

(۱۷۳۹، دیوان زادہ، حارم، ۵۳). حضور صلعم اور صحابہ کے دور میں تین طلاق یکْ دم واقع کرنے کی صورت میں تین طلاق ہی قرار دی جاتی تھیں. (۱۹۶۷، مجموعۂ قوانین اسلام، ۲ : ۵۵۱).

حسن تیرا جب ہوا بام فلک سے جلوہ گر
آنکھ سے اڑتا ہے یکدم خواب کی مے کا اثر

(۱۹۰۵، بانگ درا، ۳۷). ایک مرتبہ دہلی میں تم بولتے بولتے یکْ دم افسردہ ہو گئے تھے. (۱۹۸۰، ساحر لدھیانوی، بنجارے کے خواب، ۴۱). باتیں کرتے کرتے یکْ دم اٹھ کے کھڑا ہو گیا. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۸۵). [یکْ + رک : دم (۱)].

---دَم میں م ف.

ایک پل میں، فوراً، اِسی وقت.

میں گریۂ خونی کو روکے ہی رہا ورنہ
یکْ دم میں زمانے کا یاں رنگ بدل جاتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۲).

---دَنتی (---فت د، سک ن) صف مث (قدیم).

ایک دانت والی (کوئی چیز دستہ یا ہتھیار وغیرہ عموماً ہتی (ہتنی) کے لیے مستعمل).

بغل مار بھالے جواں جس دنتی
اتھے یکْ تھڑک جیوں ہتی یکْ دنتی

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۴۱۵).

نین سوکھی سون سہتا اس پہ بھوں ہے
کہ یکْ دنتی ہتی کا ہے کنبھارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۳۰). [یکْ + دنت (رک) + ی، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

---دِیس (---ی مع) امذ.

ایک دن.

سو یکْ دیس یوراج ہو غمگسار
کھیا یوں کہ اے موہنی گلغدار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۸۴). [یکْ + رک : دیس (۱)].

---دِیگر (---ی مع، فت گ) صف نیز م ف.

رک : یکْ دگر؛ ایک دوسرا، دونوں، باہم دیگر، ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے سے مل کر.

کہے شیخ سعدی نے عالم کو پند
نبی آدم اعضائے یکْ دیگر اند

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۸۳).

پر آن اڑ جا گیا طاقت تدھاں سوں دل تھی رمزی کے
عزیزاں شہ کے ماتم کا جو یکْ دیگر سخن کیتے

(۱۷۰۵، بیاض مراثی، رمزی، ۴۹). کسی صورت سے توقع ملاقات یکْ دیگر نہ تھی. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ ثانی، رمزی، ۴۹). کلمات فقرتین یا مصرعین ہموزن یکْ دیگر ہوں. (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۴۸۲). [یکْ + دیگر (رک)].

---دھات صف؛ امذ (قدیم)؛ ~ یکدھات.

یکْ دھات کا، ایک دھات کے بنے ہوئے، ایک نوع یا ساخت کا؛ ایک طور، ایک طریقہ.

پھلاں ہور خوباں یو یکْ ذات ہے
کہ یکْ رنگ یکْ روپ یکدھات ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۶). یو اس کا چہ ذات ہے، جو دائم یکْ دھات ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۵۳).

خوش فہم عقل و رائے ہور تدبیر میں ہے یکہ جوں
تیوں یکْ زباں یکْ بات ، ہور یکْ دھات یکْ اقرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۲۶). [یکْ + دھات (رک)].

---دَھر م ف (قدیم)؛ ~ یکدھر.

فوراً، تمام.

سنو یکْ دھر بچن ہر بیت ماتم
جو اہل بیت پر کریاں سدا غم

(۱۷۰۵، در مجالس (یورپ میں دکھنی مخطوطات، ۵۳۵)).

---**دھَرتے / تھے** م ف (قدیم)۔

۱۔ ایک دم سے، اچانک، فوراً۔

جیوں ابھال یکٹ دھرتھے چھا آفاق پر
رنگ کا برسانت برسایا بسنت

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۰۲). **۲۔ ایک ساتھ۔**

نجومیاں کو یکدھر تے حاضر کئے
چھپا شاہ کا راز ظاہر کئے

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۲۲).

صبا وقت ہے جو توں باتاں میں آئے
فصاحت سوں یکدھرتے سب کوں رجھائے

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۱۳).

سو دونو ہوے دو طرف یار او
لگے کرنے یکٹ دھرتے ہنکار او

(۱۶۸۱، جنگ نامہ، سیوک (میکروفلم)، ۹۹).

بھی منگا کر خلعتاں اوسنے تمام
سبکو یکدھرتے دیا او خاص و عام

(۱۷۸۲، حاتم، مثنوی حسن و دل، ۳۴).

---**دھَر ستی** م ف (قدیم)۔

ایک دم سے، فوراً۔

لیا مول یکدھر ستی بے شمار
لجا اپنے گھر میں بھرایا انبار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۴).

---**دھیر** (---ی مع) صف (قدیم)۔

برابر، یکساں نیز متصل۔

دندیاں کی ذات کوں سب یکٹ دھیر یوں ہے بجرید
دکہ آگ میں بُھونا یا صلوات بر محمد ﷺ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۴۴).

دیکھت باپ ڈھنگ اوسکے دلگیر ہو
سو پر شہر میں جاکے یکٹ دھیر ہو

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۹۳).

دندیاں ترے یکٹ دھیر تھے کیوں نہ ہزیمت کھائیں آج
ہر ایک سپاہی سو ترا ہے جیوں غضنفر فتح کا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۳۵). [یکٹ + رک : دھیر (۱)].

---**دھیرے** م ف (قدیم)۔

رک : **یکٹ دھرتے؛ جلد، فوراً۔** (قدیم اردو کی لغت).

---**ڈال** صف۔

(لفظاً) ایک ڈال کے (پھل)؛ (مجازاً) یکساں، ایک سے۔

اتھا منجھ جیئو کے رکھ کا وو یکٹ ڈال
سٹیا وو مار یکبار اوسکوں ہو کال

(۱۶۶۵، پھول بن، ۸۴).

نہ میں یکٹ گھر میں ہوں گر جان ہر ہر گھر میں بستا ہوں
جو ہے ہر گھر منے یکٹ ڈال جنوں طوبیٰ سو میری ہے

(۱۷۰۷، بحری، ک، ۲۲۲). کل عمارت زمرد نگار ہے سقف دیوار و در سب یکٹ ڈال زمرد کے ہیں۔ (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱: ۶۴۶). [یکٹ + رک : ڈال (۱)].

---**ذات** صف؛ امذ؛ ~یکذات۔

۱۔ ایک ذات، ایک ہی ذات کے، ایک نسل یا جنس کے، ایک قسم کا۔

پھلاں ہور خوباں یو یکٹ ذات ہے
کہ یکٹ رنگ یکٹ روپ یکدھات ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۶).

وش یکٹ ذات یکٹ تن دونوں مل ہوے
ہور یکٹ دھات یکٹ بات یکٹ دل ہوے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۵۰).

یکٹ ذات سوں سو صفت جناوے
یکٹ پات سوں لک چمن بناوے

(۱۷۰۰، من لگن، ۷).

ترے مژگاں کی پلٹن میں جواں سب یکذات
قوم کا اور نہیں اس میں سپاہی آمیز

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۱۰۷). **۲۔ ذاتِ واحد، ایک ہی وجود؛ مراد : اللہ تعالیٰ۔**

اے بت پرست دیدۂ بینا سیں دیکھ توں
یکٹ ذات میں ظہور ہوا کئی صفات کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۴۱). **۳۔ ہم آمیز، ہم آہنگ۔** صبح کو روغن میں کاجل بقدر ضرورت ملا کر ---- خوب حل کریں تاکہ یکذات ہو جائے۔ (۱۸۷۳، ارژنگ چین، ۲۴). [یکٹ + رک : ذات (۱)].

---**ذرا** (---فت ذ) صف؛ م ف (قدیم)۔

تھوڑا سا نیز قدرے، ایک ذرا، بالکل۔ اول اس دنیا کے بود کی یکٹ ذرا خاطر میں نا لیانا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰۳).

دیکھے جس دم یکٹ ذرا کوئی اس کو گھور
چشم شور آفتاب اس دم ہو کور

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۶۸).

---**ذرّہ** (---فت ذ، ر) م ف (قدیم)۔

رک : **یکٹ ذرا؛ تھوڑا سا۔** خدائے تعالیٰ تیرے گناہ اول کے ہور آخر کے یکٹ ذرہ گناہ میں تے دونو عالم پر آتا تو ای سب خدا کے بہاتے میں آتے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ق، ۳۲).

کرن ہیں سو سب جل کیا دھاراں سیں
ہو یکٹ ذرہ قطرات باراں دسیں

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۰۹). جتنے دیو زاد اور پری زاد تھے، یکٹ ذرہ اُس کے احکام سے انحراف نہ کرتے تھے۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ ثانی، ۲۹۵).

---**ذرّہ** (---فت ذ، شد ر بفت) امذ؛ صف۔

ایک ذرہ: بے حیثیت، بے وجود نیز ذرا سا۔ تو خدا کا عرش مجید اس نور کے تلے یک ذرہ دستا ہے ہر یک ذرہ میں اسے عرش مجید دستا ہے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، (ق)، ۹۸).

دقت کئے بن شعر کی یک ذرہ باریکی نہ ہوئے
یو موشگافی ہے یقیں کچ کام نے بیکار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۴۰).

جس کی دِیا کے سرور تے یک بند جو ست سمدور اہے
جس کی روشن نور سیتی یک ذرہ چندر سور اہے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۵۸). وہ مخلوقات کو اسی علم ماسبق کے مطابق ظہور میں لایا، بغیر زیادت و نقصان بقدر یک ذرہ۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۵۱). [یک + ذرہ (رک)].

--- راس (الف) صف.

رک: یکساں؛ یک سار، ایک سا، ایک جیسا، برابر؛ مانند، ملتا ہوا، ہم شکل، مشابہ؛ ہموار، مسطح؛ متوازی؛ ایک ہی قسم کا؛ ایک جتنے پہلوؤں والا. (جامع اللغات).

--- راس (ب) م ف.

اسی طریقے سے؛ ایک ہی سلسلے یا ترتیب سے / میں. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [یک + رک: راس (۱)].

--- راہ (الف) صف؛ ~ یکراہ۔

ایک راستے یا سفر پر روانہ ہونے والا نیز بے ریا. (پلیٹس؛ فرہنگ عامرہ).

--- راہ (ب) امذ.

۱۔ ایک راستہ، ایک ہی راستہ۔

یک راہ اپر نہ میں پھنسایا
یک ریت میں میں نہ مجکوں پایا

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۸). **۲۔ ایک سا طریقہ؛ ایک مرتبہ.** (فرہنگ عامرہ). [یک + راہ (رک)].

--- راہی (الف) صف؛ ~ یکراہی۔

ایک ہی راستہ رکھنے والا، ایک سے سفر پر روانہ۔

مکھا سُورج کتاباں تھے نوا خط سوں لکھایا توں
اسی خط پر سبی عاشق سو یک راہی کرن سکتا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۳).

--- راہی (ب) امث.

۱۔ باہم مطابق ہونے کی حالت، مطابقت، مشابہت۔ انتہائی اہم تاریخی معلومات میں ہجری / عیسوی سنین میں یکراہی و تطابق نہیں ملتا۔ (۲۰۰۹، مخزن، لاہور، جنوری، شمارہ ۱۷، ۵: ۱۴۵). **۲۔ بے ریائی؛ یک بارگی.** (فرہنگ عامرہ). [یک راہ + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- رائی امث.

ایک رائے ہونے کا عمل، ایک رائے یا خیال پر قائم رہنا، ہم خیالی۔ اگر ذرا بھی لارڈ پالمرسٹن ـــــ جیسا استقلال اور یک رائی استعمال میں لائی جاتی تو جنگ روم و روس کی ساری تباہیاں اور خونریزیاں ہرگز وقوع میں نہ آتیں۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۴۱). [یک + رک: رائی (۳)].

--- رائے صف.

ایک رائے پر قائم، متفق، ہم زبان۔ مندوبین نے تقریباً یک رائے ہو کر مجھے اس کی صدارت کا شرف بخشا۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۶۷۲). یہ کیسا حیرت انگیز واقعہ ہے کہ عورت کے مسئلہ میں سب یک رائے تھے۔ (۱۹۹۲، نگار، پاکستان، دسمبر، ۲۴). [یک + رک: رائے (۱)].

--- رُخ (ـــ ضم ر) امذ؛ صف۔

ایک سمت، ایک طرف؛ ایک ہی سمت جانے یا غور کرنے والا، جانب دار۔

خصوصاً جو یک سید نیک نام
جو یک رخ پہ تھا پیاد بندے تمام

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۰۵).

اسلام نئی روش میں کیا ہو یک رُخ
مسجد ہی نہیں تو پھر جماعت کیسی

(۱۹۲۱، اکبر (الٰہ آبادی)، ک، ۳: ۴۰۴). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ـــــ یک رنگ، یک رخ، یک سر۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲). [یک + رک: رخ (۱)].

--- رُخا (ـــ ضم ر) صف.

۱۔ ایک ہی رخ رکھنے والا، یک طرفہ۔ تہذیب کے اس یک رخے ارتقا نے عجیب و غریب پیچیدگیاں پیدا کی ہیں۔ (۱۹۶۸، المعارف، جلد اشارہ ۹، ۷: ۴۷). زندگی کی طرح شاعری کا سفر بھی یک رخا نہیں ہوتا۔ (۱۹۸۹، کاغذی ہے پیرہن، ۲۱۳). **۲۔ ایک ہی زاویے سے سوچنے یا عمل کرنے کا عادی۔** فرائیڈ اپنی تمام تر نفسیات دانی کے باوجود کئی معاملات میں یک رخا تھا۔ (۱۹۹۹، الفریڈ اڈلر (ترجمہ)، ۳۴). [یک رخ + ا، لاحقۂ تکبیر].

--- رُخاپَن (ـــ ضم ر، فت پ) امذ.

ایک رخ پر ہونے کی حالت، ایک ہی زاویے سے سوچنے یا عمل کرنے کی عادت، جانب داری؛ (مجازاً) یکسانیت، سپاٹ پن۔ یہ صحیح ہے کہ مرور زمانہ سے ہم میں بھی ذوقی و ذہنی کجروی پیدا ہو گئی ہے اس یک رخاپن کے کئی ثبوت ہیں۔ (۱۹۷۴، مسائل اقبال، ۱۸۲). جدید علوم کے اثرات نے ـــــ مطالعہ ادب میں یک رخاپن پیدا کر کے اسے مختلف و متضاد خانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ (۱۹۸۳، نئی تنقید، ۲۶). وہ یک رخاپن ـــــ خالصتاً اٹھارہویں صدی کی تعقل پرستی کی برتری کا اعجاز تھا۔ (۲۰۰۱، آپ سوچتے کیوں نہیں، ۱۴۸). [یک رخا + پن، لاحقۂ کیفیت].

--- رُخَن (ـــ ضم ر، فت خ) امذ؛ صف (قدیم)۔

رک: یک رخہ؛ ایک سمت کا نیز ایک طرح کا؛ ایک طرف؛ ایک جانب۔

سنیا ہوں کہ کیں باغ ہے یک رخن
ہے اُس باغ کا نانوں اوتار بن

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۸۸).

جو خالی کرے بحر ہور بر کے کھن
پڑے تس کے کونے میں جا یک رخن

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۶).

سوتے کونے میں جا کہ او یکرخن
کھے یونچہ رو رو کہ اول میں دھن

(١٦٩٧، ہاشمی (سید میراں)، یوسف زلیخا (ق)، ٢١٦). [یک + رخ (رک) + ن، زائد].

---رُخَہ (---ضم ر، فت خ) صف.

ایک رخ رکھنے والا؛ یک طرفہ ؛ایک خیال یا فکر پر مبنی۔ ان کی فکر اور شخصیت یک رخہ نہیں، وہ حیات و کائنات کو کابکٔ نما خانوں میں تقسیم نہیں کرتے۔ (١٩٤٨، سرود نو، ٣١). حقیقت کے اتنے پہلو ہوتے ہیں اور ہمارا فہم اتنا یک رخہ ہے کہ ہمیں اپنے ہم جنسوں کے خیالات اور عواطف و امیال سے مس رکھنے کے اس وسیلے کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ (١٩٦٨، مغربی شعریات، ٢٨٣). میر کے یہاں یہ تہہ داری بہت ہی کم ہے، ان کے اکثر اشعار یک رخے ہیں۔ (١٩٨٨، کچھ نئے اور پرانے شاعر، ١٥). [یک رخ + ہ، لاحقۂ نسبت].

---رُخی (---ضم ر) صف.

١۔ ایک رخ کی، یک طرفہ جس کا دوسرا رخ نہ دکھایا جائے، جانبدارانہ، تعصب پر مبنی۔ تمہاری کہانیاں یک رخی ہیں تم نے انگریزی سرکار کی توہین کی ہے۔ (١٩٣٢، مضامین پریم چند، ٢٧). **٢۔ بے لطف، غیر دلچسپ۔** مولانا کی شخصیت یقیناً سادہ و بے رنگ اور یک رخی نہیں تھی، مرکب، رنگین اور ہشت پہلو تھی۔ (١٩٨٩، مولانا ابوالکلام آزاد ذہن و کردار، ١٢). معمول کی یک رخی خبروں ----- کو گھنٹوں روکے رکھ کر اپنے سامعین کو مایوس کیا ہے۔ (٢٠٠٦، داستاں کہتے کہتے، ١٣٦). **٣۔ انسانی چہرے کے ایک رخ کے خاکے یا ناک نقشے کی حامل (تصویر)۔** اکثر تصویریں یک رخی (Profile) بنائی گئی ہیں، کچھ میں چہرے کا تین چوتھائی حصہ دکھایا گیا ہے۔ (١٩٥٨، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ)، ٤٢٢). [یک + رخ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---رُخی تَصوِیر (---ضم ر، فت ت، سک ص، ی مع) امث.

انسانی چہرے کا ایک طرف کا خاکہ یا ناک نقشہ۔ اصالتاً یہ دونوں ایک ہی چہرے کی دو مختلف یک رُخی تصاویر ہیں۔ (١٩٨٣، ایک منصفانہ زری نظام (ترجمہ)، ٣٨). [یک رخی + تصویر (رک)].

---رُخی تَصوِیر کھینچنا محاورہ.

کسی شخص کے کردار کے صرف ایک پہلو کو اجاگر کرنا (خواہ تعریف ہو خواہ تنقیص)، جانبداری کے ساتھ بیان کرنا۔ کسی قوم یا کسی شخص کے قابل مدح یا ذم ثابت کرنے کا یہ نہایت آسان طریقہ ہے کہ اس کے حالات و واقعات کی یک رخی تصویر کھینچی جائے۔ (١٨٩٢، سفر نامہ روم و مصر و شام (شبلی)، ٤).

---رُخی نَقشَہ (---ضم ر، فت ن، سک ق، فت ش) امذ.

(تعمیرات) ایک زاویے سے کسی عمارت وغیرہ کا نقشہ، یک رخا منظر یا شبیہ۔ مجوزہ کام کا صحیح یک رخی نقشہ یا تراش، پیمانہ سے بنائے۔ (١٩٤٤، مٹی کا کام (ترجمہ)، ٢). [یک رخی + نقشہ (رک)].

---رِعایَت قاضی نَہ صَد گواہ کہاوت.

حاکم کی رعایت سو گواہوں سے بہتر ہے۔ (جامع الامثال).

---رُکنی (---ضم ر، سک ک) صف.

ایک رکن پر مشتمل، ایک بول والا، ایک ہجائی رکن کا حامل (لفظ)، یک جزوی، یک حرکتی، یک ہجائی (لفظ) (انگ : Monosyllabic)۔ چینی زبان قواعد سے معرا ہے اور اُس کا ہر لفظ یک رکنی (Monosyllabic) ہوا کرتا ہے۔ (١٩٦٢، فن تحریر کی تاریخ، ١٢٦). اگر بحر یک رکنی ہے تو دوسرے ہی رکن سے معلوم ہو جائے گا۔ (١٩٤٠، اورینٹل کالج میگزین، فروری تا مئی (مقالات حافظ محمود شیرانی، ٨ : ٢٩٥)). [یک + رک : رکنی (٢)].

---رَنجَہ م ف.

یکبارگی، ایکا کرکے۔ (بحر المعانی).

---رَنگ (---فت ر، غنہ). (الف) امذ؛ صف؛ ~یکرنگ۔

١۔ ایک رنگ؛ سچا، بے ریا، مخلص، ظاہر و باطن کا یکساں، صاف دل، صادق، بے نفاق نیز (مجازاً) وحدت پسند۔ کوئی دوست یکرنگ ہاتھ آوے تو اسے آزردہ کرکے ہاتھ سے نہ کھووے۔ (١٧٤٦، قصۂ مہر افروز و دلبر، ٢٥٤). دوست یک رنگ کے واسطے جو بات کہ بہتری کی ہو بشرط دسترس اس میں ہرگز قاصر نہو۔ (١٨٣٨، بستان حکمت، ٣٠١).

وحدت پسند ہے تو زمانہ سے کر گریز
یک رنگ آشنا نہیں ہوتا دو رنگ کا

(١٨٤٦، آتش، ک، ٥٤).

ہم ہیں یک رنگ دو رنگی تیری
کچھ پسند اے گل رعنا نہ ہوی

(١٨٧٠، الماس درخشاں، ٣١٦). **٢۔ ایک رنگ کا، ایک وضع یا ایک انداز کا، ایک روش پر چلنے والا۔**

کرم سب بندیاں پر کرنہار توں
میاسب پہ یک رنگ دھرنہار توں

(١٦٠٩، قطب مشتری، ٤).

سخن یکرنگ کے سب گانٹھ باندھو
کہ یے گوہر ہیں بحر آبرو کے

(١٧١٨، دیوان آبرو، ٧٥).

دو رنگی چھوڑ اپنی بلبلاں سنگ
گل رعنا ہوا اس آن یک رنگ

(١٧٣٤، دیوان زادہ، حاتم، ٢١٩).

یکرنگ ہوں آتی نہیں خوش مجکو دورنگی
منکر سخن و شعر میں ایہام کا ہوں میں

(١٧٨٠، سودا، ک، ١ : ١١٠).

جو کہ یکرنگ ہے اجی اسکو
کام ہے دیر اور حرم سے آج

(١٨٢٧، دیوان شاداں، ٢ : ٦١). یک رنگ خیالات، اتفاق رائے ----- کم و بیش شرق شناسی نہاں میں مستقل طور پر ہوتے ہیں۔ (٢٠٠٥، شرق شناسی (ترجمہ)، ٢٢٤). **٣۔ یک رخا، سپاٹ۔** غالب کی شخصیت یک پہلو نہیں ہشت پہلو ہے ان کا فن یک رنگ نہیں صد رنگ ہے۔ (١٩٩٣، نگار، پاکستان، مارچ، ٢٣).

---رَنگ (ب) م ف.

بالکل، سراسر۔

کدھیں تیری پرت کی وو اگر باتاں سنیگا تو
ڈھلے یک رنگ پانی ہو کلیجا گل کے رستم کا

(١٦٧٢، عبداللہ قطب شاہ، د، ٤٥). [یک + رنگ (رک)].

---رَنگا (---فت ر، مغ) صف.

(لفظاً) ایک رنگ کا ؛ (مصوری) وہ ڈیزائن جن میں سفید پر صرف ایک رنگ استعمال کیا جاتا ہے (انگ : Monotonous) . (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۰۱) . [یک رنگ + ا، لاحقہء تکبیر].

---**رَنگی** (---فت ر، غنہ) .امث ؛ ~ یکرنگی.

ایک رنگ یا طرح کا ہونے کی حالت ؛ (مجازاً) یکجہتی ، اتحاد ؛ یکسانی نیز اخلاص۔

یار و اغیار کی صورت سیں ہوا ہے بیزار
مئے یک رنگیء وحدت جو پیا یار سیں مل

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۰۶) .

خوش لباسوں کے نہیں ہے وضع یکرنگی پسند
لال جوڑے کو دو شالہ سبزگوں درکار ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۳۶) .

پھونکتے ہیں روح قومیت یہی افراد میں
ہے جہاں قوموں میں یکرنگی و وحدت ان سے ہے

(۱۸۹۲، دیوان حالی، ۱۵۳) . علت و معلولیت کا تعلق ---- ہم نے اس کی عادت جاریہ کی یکرنگی اور یکسانی سے اس کو سمجھ لیا ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۵۶) . ان حالات کے اثرات مختلف تاریخوں میں تنقید کی یکسانی ویک رنگی کی صورت میں نمایاں ہوئے ۔ (۱۹۴۹، اردو تنقید کا ارتقا، ۴۹۸) . تحریک جمود کی یک رنگی کو توڑ کر ہمہ رنگی اور تنوع پیدا کرنے کا عمل ہے۔ (۱۹۸۳، اردو ادب کی تحریکیں، ۴۱) . مصوری کی فرسودگی ، یک رنگی یا روایت کو توڑ کے نئی نئی اختراعات کی انفرادی ---- کوششیں شروع ہوئیں ۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۱۳) . [یک + رک : رنگی (۱)].

---**رُو** (---و مع) امذ نیز صف ؛ ~ یکرو۔

۱۔ ایک منھ ؛ (مجازاً) سچا دوست جو حاضر و غائب ایک طرح کی بات کہے ؛ مخلص ، محب ، صادق۔

منج جیو کی آرزو کوں بندھے مو سیتیں پیا
دو تن کی بات پکڑے ہے یکرو سیتیں پیا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۰) . **۲۔ ایک طرف پوری توجہ دینے والا، منہمک ، یکسو۔**

رکھ دل کو مرے اے دوست اپنی جانب
تا عشق ہو یک جہت و یکرو مجھ کو

(۱۸۴۴، نذر خیال، ۱۲۰) . یکدل اور یک رو ہو کر پڑھنا ایک گھنٹہ کا اس سے فائدہ مند ہے کہ تمام دن بلا رجوع طبیعت طوطے کے طور پر پڑھتا ہے۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس، ۱ : ۲۷) . **۳۔ ایک طرف لکھا ہوا ؛ ہم زبان ، متفق .** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . [یک + رو (رک)].

---**رُوپ** (---و مع) صف.

ایک شکل و صورت کا ، ہم شکل۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے
کہ یک رنگ یک روپ یکدھات ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۳۶) . [یک + روپ (رک)].

---**روزَنہ** (---ولین، فت ز، ن) صف ؛ امذ ؛ ~ یکروزنہ۔

ایک روزن والا، جس کے ایک سوراخ ہو ؛ (حیاتیات) جانوروں کی ایک نوع جن کے دودھ پلانے کے لیے صرف ایک سوراخ ہوتا ہے۔ جماعت یکروزنہ کی مادہ انڈے دیتی ہے ان سے بچے نکل کر تھن سے پرورش پاتے ہیں ۔ (۱۹۳۲، عالم حیوانی، ۱۶) . [یک + روزن (رک) + ہ، لاحقہء صفت و نسبت].

---**روزَہ** (---وج، فت ز) صف.

ایک دن کا ؛ ایک دن کے لیے باقی رہنے والا ؛ (کنایۃ) چند روزہ، عارضی ۔ سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ---- یک بار، یک سالہ ، یک روزہ ۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲) . [یک + روز (رک) + ہ، لاحقہء صفت و نسبت].

---**رُوسَتی** م ف (قدیم) ۔

ایک رو ہو کر، انہماک سے، یکسوئی کے ساتھ ۔

منج کیوں لگیا ہے ذکر سدا ہو ستی پیا
کوکا ہو کُوکتا ہے دل یک رو ستی پیا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۴۱) .

---**رُوئی** (---و مع) امث ؛ ~ یکروئی ۔

۱۔ یک رو ہونے کی حالت ، ایک منھ یا شکل کا ہونا ، یک جہتی ؛ (مجازاً) دوستی ؛ اخلاص ؛ محبت ، بے ریا ہونا ۔ اپنے جی میں تو ذلیل نہیں ہوتا اور اولٹے مجھ سے دلیل دو روئی اور یکروئی کی کرتا ہے ۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۵۵) . **۲۔ انہماک ، یکسوئی ، خصوصی توجہ ، باہم التفات ۔**

کیسی دونوں طرف سے یک روئی
دونوں جاں باز محو دل جوئی

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۵۱) . [یک رو + ئی ، لاحقہء کیفیت].

---**رَہ** (---فت ر) امذ.

ایک بار ، ایک مرتبہ ۔

تھا دیکھا یک رہ پردے میں
برق خرمن مہ پردے میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۵۴) . [یک + رہ (رک)].

---**رَہی** (---فت ر) امث ؛ ~ یکرہی ۔

(لفظاً) ایک راہ پر ہونے کی حالت ، یکجہتی ؛ مراد : یک روئی (رک) ؛ ایک شکل کا ہونا ۔

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲ : ۳۹) . [یک رہ + ی، لاحقہء نسبت].

---**زَا** (---فت ز) صف ؛ امث ۔

(لفظاً) ایک وقت میں صرف ایک بچہ جننے والا ؛ (نباتیات) ایک ہی محور یا تنے پر مشتمل شاخداری (انگ : Uniparous) ۔ پھر محدود شکل کی شاخداری تیار کرتے ہیں گھبیالی شاخداری یک زا ---- دوزا اور کثیرزا ہو سکتی ہے ۔ (۱۹۶۲، مبادی نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر)، ۴۲) . [یک + ف : زا، زائیدن = جننا].

---**زُباں** (---فت نیز ضم ز) (الف) صف ؛ ~ یکزباں ۔

بات کا پکا، ثابت قدم ، صادق القول نیز متفق ، متحد ۔

خوش فہم عقل و رائے ہور تدبیر میں ہے یکہ جوں
تیوں یک زباں یک بات ہور یک دھات یک اقرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۲۶) .

ہر یک وقت تھا یکدل و یک زباں
جو کچھ میں کہوں سو بچشم و بجاں

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۵۶).

ایسے تھے دونوں وہ یک دل کہ دو قالب یک جاں
یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاکِ قلم

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۸۸).

یہ ادا کرتا ہے پیغام شہادت راست راست
یک زباں اپنی زباں میں کہتے ہیں خنجر ہم کو

(۱۸۹۵ء، دیوان زکی، ۱۰۳).

---زُباں (ب) م ف.

ہم آواز ہو کر، متفق ہو کر، ایک ساتھ مل کر۔ سب نے یکزبان عرض کیا خداوند نعمت بجا ہے۔ (۱۸۶۶ء، جادہ تسخیر، ۴۰). [یک + زبان (رک)].

---زُباں ہو کر/کے م ف.

متفق ہو کر، ایک ساتھ مل کر، ہم آواز ہو کر۔

اگر اللہ دیتا قوتِ گفتار شمعوں کو
تو دادِ ہمتِ پروانہ دیتیں یک زباں ہو کر

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۱: ۱۳۵). [سب لوگ یک زبان ہو کے بول اٹھے۔ (۱۹۵۰ء، حرف و حکایت، ۳۲۲). سب نے یک زبان ہو کر آپ سے فرمائش کر دی۔ (۱۹۹۶ء، حضور احمد سلیم ایک مطالعہ، ۲۶). اگرچہ وہ سب یک زبان ہو کر کہہ رہے تھے کہ ہاشم صاحب یہ آپ نے کیا کیا۔ (۲۰۰۴ء، زر گرفت، ۶۹).

---زبان ہونا ف مر.

متفق ہونا، ہم آواز ہونا۔

یہ اتفاق مبارک ہو مومنوں کے لیے
کہ یک زباں ہیں فقیہانِ شہر میرے خلاف

(۱۹۳۵ء، بالِ جبریل، ۱۱۱).

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.

۱. یک زبان ہونے کی حالت؛ (مجازاً) اتفاق، اتحاد۔ ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی ---- یک زبانی، یک دلی ---- وغیرہ بہت سی صفات و خصوصیات کا ذکر ہوا ہے۔ (۱۹۸۸ء، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). **۲. کوئی ایک زبان بولنا، ہم زبانی۔** یک زبانی (لسانی) تمدنی تال میل بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ (۱۹۸۹ء، دلی کے آثار قدیمہ، ۱۴). [یک زبان + ی، لاحقۂ کیفیت].

---زَماں (---فت ز) (الف) امذ.

ایک زمانہ، ایک عالم، پوری دنیا۔ کیا میں بھی ویسا ہی ہوں جو "یک زماں" کو غلط کہوں گا۔ (۱۸۶۲ء، خطوط غالب، ۱۹۱).

---زَماں (ب) ف م.

تھوڑی دیر، کچھ وقت کے لیے۔

تڑپے ہے کیوں آہ دل ناتواں
دے مجھے آرام کہیں یک زماں

(۱۸۰۰ء، دیوان ریختہ، (میکروفلم)، ۱۱). [یک + زماں (رک)].

---زَمانی (---فت ز) صف.

ایک زمانے سے متعلق یا منسوب، ایک زمانے کا، ایک مدت پر قائم، ایک عہد پر منحصر۔ نئی تنقید کا تصور لسان جامد ہے، کیونکہ یک زمانی ہے۔ (۱۹۸۸ء، ادبی تنقید اور اسلوبیات، ۱۵). ویاکرنیوں کا زبان کی ساخت کے مطالعہ کا انداز زیادہ تریک زمانی ہے۔ (۱۹۹۳ء، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، ۳۴۶). [یک زماں + ی، لاحقۂ نسبت].

---زَمانیّت (---فت ز، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.

یک زمانی ہونے کا عمل، ایک زمانے یا عہد سے مخصوص ہونے کی حالت۔ یک زمانیت بعض مسائل کو سمجھنے میں یقیناً معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔ (۱۹۹۷ء، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۷). [یک زماں (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

---زَوجگی (---ولین، فت ج) امث.

ایک وقت میں ایک بیوی رکھنے کا اصول، صرف ایک عورت سے شادی کرنے کا عمل۔ مثلاً: یکٔ زوجگی (Monogamy) عیسائی قانون کا نہایت اہم جز ہے، للذا کوئی مسلمان یا ہندو جو عیسائی ہو گیا ہو ---- تبدیل مذہب کے بعد اپنی پہلی بی بی کے عین حیات دوسری شادی نہیں کر سکتا۔ (۱۹۴۱ء، قانون و رواج ہنود (ترجمہ)، ۱: ۸۵). [یک + زوج (رک) + گی، لاحقۂ کیفیت (بقاعدہ فارسی)].

---زَوجی (---ولین) (الف) صف.

ایک بیوی کا، ایک بیوی سے ہونے والی اولاد پر مشتمل (خاندان وغیرہ)۔ انھوں نے یک زوجی خاندان اور وحدانیت کے عقیدے کو ---- ثابت کیا ہے۔ (۱۹۴۰ء، علم الاقوام (ترجمہ)، ۱: ۸۹).

---زَوجی (ب) امث.

رک: یکٔ زوجگی؛ ایک بیوی رکھنے کا اصول۔ ہر معاشرے نے یک زوجی کو قبول کیا ہے اور یہ سب سے عام طریقہ شادی ہے۔ (۱۹۷۰ء، پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات، ۸). [یک + زوج (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---سات م ف؛ ~یکسات (قدیم)۔

ایک ساتھ، باہم، آپس میں نیز بیک وقت۔

پیا تو بی اپنے ہو کدھیں یوں دل میں نیں لیانا
جو اپنے جیو کی پیاری سات جا یکسات مل بیسوں

(۱۶۷۸ء، غواصی، ک، ۱۳۴).

وہم ہور فہم و فراست شہ یکسات
بول اوٹھے کہتا صبر تحقیق بات

(۱۷۳۷ء، مثنوی حسن و دل، ۲۰).

---سار صف؛ ~یکسار۔

رک: یکساں؛ ایک سا، ایک جیسا، برابر، مانند، ملتا ہوا، ہم شکل، مشابہہ؛ ایک ہی قسم کا۔ لوکاں تے کچ کاج نیں اے کرے کچ یک سار ---- تھے کچ پھل نہیں رے سورے سر جھٹار۔ (۱۵۹۱ء، شاہ جانم، وصیت الہادی، ق، ۱۹).

ہر یک نیزہ یک سار ضحاک تھا
کرے مغز خواری تو دل چاک تھا

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۲۹۰).

یو تین ہے قدر کوں برابر
یک سار ہے صدر کوں سراسر

(۱۷۰۰، من لگن، ۸۷).

کہتے اپس گلی میں یکسار دوست درجن
کیا گار کا پتھر کیا نا بات ، بات یاں ہے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۰۰). برساتیوں کی چھتیں یکسار تھیں۔ (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند، ۲۷۲). [یکٹ + سار (رک)].

---سالہ (---فت ل) صف ؛ ~ یکسالہ۔

ا۔ ایک سال کا، ایک سال کی عمر کا۔

وہ ایک ماہہ نظروں میں یکسالہ تھا
رخ خوب رشک گل و لالہ تھا

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۱۸۱).

وہ یکسالہ ہے عمر ہووے دراز
در قید خانہ بھی ہوجائے باز

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۹۰). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ـــــ نیم کش، نیم رخ، یک بار، یک سالہ، یک روزہ۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲). **۲۔ (نباتیات) وہ (پودا) جو تقریباً سال بھر رہے، سال بھر زندہ رہنے والا، اکسالہ (انگ : Annual)۔** تاہم یکٹ سالہ پودوں اور سریع الزوال (کم زی پودوں) کے درمیان کوئی نمایاں امتیاز نہیں ہے ۔ (۱۹۴۲، مبادی نباتیات (ترجمہ)، محمد سعید الدین، ۲ : ۶۹۰). افیون کا پودا یکسالہ (Annual) اور بسا اوقات دوامی بھی ہوتا ہے ۔ (۱۹۷۳، جدید سائنس (رسالہ)، دسمبر، ۴۰). تاراڈٹ ویڈ ـــــ یہ بھی یکٹ سالہ تیرنے والی جھاڑی ہے ۔ (۲۰۰۵، آب شیریں، ۴۱۵). [یکٹ + سال (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت].

---ساں (الف) صف ؛ ~ یکساں۔

ا۔ برابر، ایک جیسا، ایک سا، ایک طرح پر۔

ہے حسن تیرا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۴).

جینے کا نہ اندوہ ، نہ مرنے کا ذرا غم
یک ساں ہے انھیں زندگی اور موت کا عالم

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲، ۲ : ۲۲۰). اگرچہ ظاہر میں جڑیں یکساں حالت پر بوئی جاویں مگر حقیقت میں وہ مختلف ہونگی۔ (۱۸۶۵، رسالہ علم فلاحت، ۱۷۴).

ہیں تری درگاہ میں ہم دوشِ فقر و سلطنت
مرتبہ یکساں نظر آیا گدا و شاہ کا

(۱۸۸۹، لالہ مادھو رام جوہر، ہندوؤں میں اردو، ۱ : ۲۵۸). عجیب بات ہے کہ دونوں موقعوں پر پستول کا حکم یکساں مانا گیا۔ (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۳۶). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ـــــ یک سر، یک لخت، یک ساں، یک سانی۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲). خط میں تاریخوں کا اندراج یک ساں نہیں ۔ (۲۰۰۹، مکاتیب رشید حسن خان بہ نام رفیع الدین ہاشمی، ۱۵). **۲۔ ہموار، مسطح، متوازی۔** ایک ایسی سڑک کی پشتہ بندی کا سماؤ معلوم کرو جس کا طول ۳۰۰ فٹ ہے اور طولی اُتار یکساں ہے۔ (۱۹۲۹، مساحت (ترجمہ)، ۲ : ۱۱۷). **۳۔ مانند، ملتا ہوا، ہم شکل، مشابہہ، ایک جتنے پہلوؤں والا؛ صاف، چٹیل۔** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ساں (ب) م ف.

اسی طریقے سے، ایک ہی سلسلے یا ترتیب میں ؛ ہمیشہ، ہمیشہ کے لیے۔ (علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس). [یکٹ + ساں، حرفِ تشبیہ].

---ساں آواز امث.

بندھی ہوئی آواز۔ (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [یکساں + آواز (رک)].

---ساں کر لینا محاورہ.

برابر کر لینا، ہموار کر دینا نیز صاف یا چٹیل بنا دینا۔

کس کو دی قائم فلک نے مفت یاں نشوونما
خاک سے جب تک نہ یکساں کر لیا دانے کی طرح

(۱۷۹۵، قائم، د، ۴۹).

---سانگی (---فت ن) ؛ ~ یکسانگی۔

ایک جیسا ہونے کی حالت، یکسانیت، ہمواریت۔ انڈکا کا طرز ہم پر اس کا اثر ڈالتا ہے، کہ اس میں ایک اعلیٰ قسم کی آبداری اور نہایت عمدہ یکسانگی شروع سے آخر تک پائی جاتی ہے ۔ (۱۸۹۰، رسالہ حسن، فروری، ۳ : ۹۰). [یکساں + ف : گی، لاحقۂ کیفیت (خلاف قاعدہ)].

---ساں ہونا ف مر.

ا۔ برابر ہونا؛ ہموار ہونا۔

غافل نہ ہو فریب سے تو شیخ کے کبھو
یکساں ہو گو کہ خاک سے وہ دام کی طرح

(۱۷۹۵، قائم، د، ۴۸). **۲۔ ہم رُتبہ ہونا، ایک جیسا ہونا۔**

دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو اے مومن
ہو رہے وہیں کے ہم جی لگا جہاں اپنا

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۴۶).

---سانی امث ؛ ~ یکسانی۔

ا۔ ایک جیسا ہونے کی حالت ؛ برابری، مشابہت۔ کائنات کے ان چاروں طبقوں میں بھی یکسانی نہیں ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳ : ۱۴). جو تحریریں ۳۰ سال کے وسیع رقبہ میں پھیلی ہوں ـــــــ ان میں ہم آہنگی اور یکسانی پیدا کرنا آسان نہیں۔ (1951، اکبر نامہ، ۷). **۲۔ ایک سے عمل یا کیفیت کی تکرار (جو عموماً کوفت کا باعث ہوتی ہے)** ۔ اس سے بھدا پن اور یکسانی پیدا ہو گئی ہے۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۵۴). [یکٹ ساں + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- سَ رُ خُن (--- ضم س، فت نیز ضم خ نیز فت س، ضم خ) امذ ؛ صف۔

ایک بات ؛ ایک بات پر قائم رہنے والا، بات کا پکا؛ صادق القول آدمی۔

طبیعت اگر اس صفت میں چلے
سرے یک سخن لک جنم دو ٹلے

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۲۹). گاہک سچے دوکانداروں کو بھی سچا نہیں جانتے کیونکہ انھوں نے بڑے بڑے یک سخنوں سے دھوکے کھائے ہیں ۔ (۱۸۷۹، مقالات حالی، ۱ : ۸۶). [یک + سخن (رک)].

--- سَ رُ خُ نی (--- ضم س، فت نیز ضم خ) امث.

ایک بات پر قائم رہنے کی حالت۔ ان کی دیانت داری، ان کی یکْ سخنی والی افتاد طبیعت اور ان کی اسی قسم کی باتیں ان کو حلقۂ احباب میں محبوب ترین رکن بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ (۱۹۳۸، بحر تبسم، ۲۰۶). [یکْ سخن + ی، لاحقۂ نسبت].

---سَر (---فت س) صف؛ م ف؛ ~ یکسر۔

سارا، سب، تمام نیز بالکل، سرتاسر، سراسر؛ یکْ لخت، فوراً، دفعتاً۔

جس بات میں بی لگ تے یکْ سر سے نہ اس شہ کی صفت
کر ورد اب اے نصرتی دعوات کی تکرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۴۱).

جتنے بے تن ہیں سر کہ تن بے سر
ملیں آپس میں وہ ابھی یکْ سر

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۳۱).

کل پانوٗس ایک کاسۂ سر پر جو آ گیا
یکْ سر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳).

اشک تم نے غیر کے پوچھے زکی نے رشک سے
روتے روتے جیب و دامن اپنا یکسر بھر لیا

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۲۹).

اس وقت راہ عشق سے میں بھی تھا یکْ سر نابلد
اور تیرا مافی الذہن بھی تھا مطلقاً مجھ سے نہاں

(۱۹۱۲، نقوش مانی، ۴). توراۃ---- تمام دیگر مسائل عبادات سے اور چند معمولی باتوں کو چھوڑ کر تمام دقائق اخلاق سے یکسر خالی ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳ : ۷۷۶). میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم نے برائیاں یکْ سر دھو ڈالی ہیں۔ (۱۹۴۰، ہم اور وہ، ۵۳).

پتا نہ چل پایا مجھ کو یکْ سر
جوانی کب آئی کیسے گزری

(۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی (ادیب سہیل)، ۲ : ۴۶). [یکْ + رک : سر (۱)].

---سُرا (---ضم س) صف۔

ایک سرکا؛ ایک انداز کا، یکْ رخا، یکسانیت والا (کلام وغیرہ)۔ ان کا کلام میر کے مقابلے میں محدود اور یکْ سُرا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۷۶، ناصر کاظمی، ہجر کی رات کا ستارا، ۱۵۸). [یکْ + رک : سُر (۱) + ا، لاحقۂ صفت و نسبت].

---سُراپَن (---ضم س، پ) امث۔

ایک رنگ یا حالت پر قائم رہنے کی حالت، یکْ رخا پن؛ (عموماً موضوع وغیرہ کی) یکسانیت۔ اردو نثر و نظم میں آج یکسرا پن نہیں رہا۔ (۱۹۴۵، پیش لفظ، روح کائنات، ۱۰). تاہم چند شاعرات کو اپنی محکومیت اور یکسرے پن کا احساس ہو چکا ہے۔ (۲۰۰۶، سہ ماہی سمبل، راولپنڈی، اکتوبر، ۲۸۷). [یکْ سرا + پن، لاحقۂ کیفیت].

---سرمُو م ف۔

بال کی نوک کے برابر بھی، ایک رتی بھر بھی، بالکل بھی، ذرا بھی۔

تعلق یکْ سرمو قید ہے آزاد مشرب کوں
گلے میں بے نوا کے دام ہے تار سیلی کا

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۳۳۰). اس کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کے احکام کی پیروی کرتا ہے کسی کو یکْ سر مو تاب انحراف نہیں ہے۔ (۱۹۷۸، اقبال ایک شاعر، ۸۷). [یکْ سر + مو (رک)].

---سَر (و) ہَزار سَودا کہاوت۔

ایک آدمی اور ہزاروں کام؛ جب کوئی آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنی کم فرصتی جتانے کے لیے کہتا ہے، نہایت مصروف۔

طوق گلوئے دل ہے زلف صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے یکْ سر ہزار سودا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۳۶).

تیری زلف سیہ سے اے پیارے
مجکو یکْ سر ہزار سودا ہے

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا، خاکسار (محمد یار)، ۵۴۹).

رہتے ہیں میرے دل پر اکثر ہزار سودا
میں ہی ہوں جو سنا تھا یکْ سر ہزار سودا

(۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس)، ا : ۵۴). کاشی ناتھ سراسر پہلو تہی کرتا ہے، نوند رائے یکْ سر ہزار سودا۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۳۹۱). باوجود یکْ سر و ہزار سودا ہونے کے خود ہی اُس کام کے سر انجام کرنے کو کھڑا ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲ : ۴۶). اس کتاب پر لکھنے کا وعدہ میں نے بھی کیا تھا لیکن یکْ سر ہزار سودا کے مصداق---- میں اس کی تکمیل نہیں کر سکا۔ (۲۰۰۷، الزبیر (رسالہ) (فوٹو کاپی)، ۲ : ۳۳۶).

---سَری کی صف مث (قدیم)۔

ایک ہی طرح کی۔

سبی یکْ سریکی انچ ہوتیاں نہیں
لکھیا باج کئی جگ میں پاتیاں نہیں

(۱۶۳۵، میناستونتی، (قدیم اردو، ا : ۱۶۲)).

---سَ سُخَنی (---ضم س، فت نیز ضم خ نیز فت س، ضم خ) امث۔

ایک بات پر قائم رہنے کی حالت۔ ان کی دیانت داری، ان کی یکْ سخنی والی افتاد طبیعت اور ان کی اسی قسم کی باتیں ان کو حلقۂ احباب میں محبوب ترین رکن بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ (۱۹۳۸، بحر تبسم، ۲۰۶). [یکْ سخن + ی، لاحقۂ نسبت].

---سَر (---فت س) صف؛ م ف؛ ~ یکسر۔

سارا، سب، تمام نیز بالکل، سرتاسر، سراسر؛ یکْ لخت، فوراً، دفعتاً۔

جس بات میں بی لگ تے یکْ سر سے نہ اس شہ کی صفت
کر ورد اب اے نصرتی دعوات کی تکرار کا

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۴۱).

سر قدم کر پے میں اُس کے سیر کی یکسر زمیں
کوئی نہیں خالی رہی ہے ہم سے اب یکْ سر زمیں

(۱۷۴۳، دیوان زادہ، حاتم، ۷۰).

جتنے بے تن ہیں سر کہ تن بے سر
ملیں آپس میں وہ ابھی یکْ سر

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۳۱).

کل پانوئں ایک کاسۂ سر پر جو آگیا
یک سر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳).

اشک تم نے غیر کے پوچھے زکی نے رشک سے
روتے روتے جیب و دامن اپنا یکسر بھر لیا

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۲۹).

اس وقت راہ عشق سے میں بھی تھا یک سر نابلد
اور تیرا مافی الذہن بھی تھا مطلقاً مجھ سے نہاں

(۱۹۱۲، نقوش مانی، ۴). توراۃ---- تمام دیگر مسائل عبادات سے اور چند معمولی باتوں کو چھوڑ کر تمام دقائق اخلاق سے یکسر خالی ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبی ﷺ، ۳: ۷۷۶). میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم نے برائیاں یک سر دھو ڈالی ہیں۔ (۱۹۴۰، ہم اور وہ، ۵۳).

پتا نہ چل پایا مجھ کو یک سر
جوانی کب آئی کیسے گزری

(۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی (ادیب سہیل)، ۲: ۴۶). [یک + رک: سر (۱)].

--- سُرا (---ضم س) صف.

ایک سُر کا؛ ایک انداز کا، یک رخا، یکسانیت والا (کلام وغیرہ)۔ ان کا کلام میر کے مقابلے میں محدود اور یک سُرا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۷۶، ناصر کاظمی، ہجر کی رات کا ستارا، ۱۵۸). [یک + رک: سُر (۱) + ا، لاحقۂ صفت و نسبت].

--- سُراپن (---ضم س، پ) امث.

ایک رنگ یا حالت پر قائم رہنے کی حالت، یک رخا پن؛ (عموماً موضوع وغیرہ کی) یکسانیت۔ اردو نثر و نظم میں آج یکسرا پن نہیں رہا۔ (۱۹۴۵، پیش لفظ، روح کائنات، ۱۰). تاہم چند شاعرات کو اپنی محکومیت اور یکسرے پن کا احساس ہو چکا ہے۔ (۲۰۰۶، سہ ماہی سمبل، راولپنڈی، اکتوبر، ۲۸۷). [یک سرا + پن، لاحقۂ کیفیت].

--- سرمُو م ف.

بال کی نوک کے برابر بھی، ایک رتی بھر بھی، بالکل بھی، ذرا بھی۔

تعلق یک سرمو قید ہے آزاد مشرب کوں
گلے میں بے نوا کے دام ہے تار سیلی کا

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۳۳۰). اس کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کے احکام کی پیروی کرتا ہے کسی کو یک سر مو تاب انحراف نہیں ہے۔ (۱۹۷۸، اقبال ایک شاعر، ۸۷). [یک سر + مو (رک)].

--- سر (و) ہزار سودا کہاوت.

ایک آدمی اور ہزاروں کام؛ جب کوئی آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنی کم فرصتی جتانے کے لیے کہتا ہے، نہایت مصروف۔

طوق گلوئے دل ہے زلف صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے یک سر ہزار سودا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۳۶).

تیری زلف سیہ سے اے پیارے
مجکو یک سر ہزار سودا ہے

(۱۷۶۱، چمنستان شعرا، خاکسار (محمد یار)، ۵۴۹).

رہتے ہیں میرے دل پہ اکثر ہزار سودا
میں ہی ہوں جو سنا تھا یک سر ہزار سودا

(۱۷۹۵، قائم، ک (مجلس)، ۱: ۵۴). کاشی ناتھ سراسر پہلو تہی کرتا ہے، نوند رائے یک سر ہزار سودا۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۳۹۱). باوجود یک سر و ہزار سودا ہونے کے خود ہی اُس کام کے سرانجام کرنے کو کھڑا ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۲: ۴۶). اس کتاب پر لکھنے کا وعدہ میں نے بھی کیا تھا لیکن یک سر ہزار سودا کے مصداق---- میں اس کی تکمیل نہیں کر سکا۔ (۲۰۰۷، الزبیر (رسالہ) (فوٹو کاپی)، ۲: ۳۳۶).

--- سَری کی صف مث (قدیم).

ایک ہی طرح کی۔

سبی یک سریکیانچ ہوتیاں نہیں
لکھیا باج کئی جگ میں پاتیاں نہیں

(۱۶۳۵، مینا ستونتی، (قدیم اردو، ۱: ۱۶۲)).

--- سَطری (---فت س، سک ط) صف.

ایک سطر یا عبارت پر مشتمل؛ (وہ لکھائی یا تحریر) جو ایک قطار میں یا سیدھی لکھی جائے؛ نہایت مختصر (خط وغیرہ)۔ کبھی کبھار لیکن باقاعدگی سے پوسٹ کارڈ پر یک سطری خط لکھا کرتے ہیں۔ (۲۰۰۶، سہ ماہی سمبل، اکتوبر تا دسمبر، ۲۲۸). [یک + سطر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت وصفت].

--- سَمتی (---فت س، سک م) (الف) صف.

ایک سمت کا؛ (طبیعیات) جو صرف ایک ہی سمت میں حرکت، عمل وغیرہ کر سکتا ہو (برقی رو کے لیے مستعمل) (انگ: Unidirectional)۔ اس سے ظاہر ہے کہ فلامنٹ F اور پلیٹ P کے درمیان کرنٹ کا پہلو یک سمتی (Unidirectional) ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات، ۵۴).

--- سَمتی (ب) امث.

رک: یک جہتی؛ ایک سمت میں چلنا؛ (مجازاً) مستقل مزاجی۔ ایسے کھرے اور سچے پاکستانی جن کی---- حب الوطنی، یک جہتی و یک سمتی، شجاعت و دیانت اور عزم واستقلال کی قسمیں کھائی جانے لگیں۔ (۱۹۸۶، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۸۸). [یک + سمت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- سَنگ و دو کلاغ کہاوت.

ایک تدبیر سے دو مقصد حاصل ہونا۔ (جامع الامثال؛ علمی اردو لغت).

--- سَنگی (---فت س، غنہ) صف.

ایک پتھر کا، ایک ہی پتھر کا بنا ہوا، ایک سالم پتھر والا۔ سید احمد خاں کا خیال یہ ہے کہ قرآن کا سا الہامی صحیفہ یک سنگی یادگار ایک ابدی حقیقت ہے۔ (۱۹۸۹، برصغیر میں اسلامی جدیدیت، ۷۶). [یک + سنگ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- سُو (---و مع) (الف) صف؛ ~ یکسو۔

۱. یک طرفہ، قطعی، ساکن، ٹھہرا ہوا۔

ہے کمند حلقہ گیسو بلا
دیکھ کر جس کوں ہوئے یکسو بلا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۹).

خوبی کا تو مذکور تیرے رخش کا یکسو
کیا منھ جو کردن گرد سم اس کے مع میں تقریر

(۱۷۸۰، سودا، ک، ا: ۲۵۸).

وحشت دل نے دکھایا ہے عجب صحرا مجھے
خضر یکسو شکل رہزن سیکڑوں منزل نہیں

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۳۰۹).

یہ غایت ہے یکسو کن حق و باطل
میاں صحیح و غلط حد فاصل

(۱۸۹۹، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۲۴). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ----- یکؑ سو، یکؑ سوئی، یکؑ چشم۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲). **۲۔ ہم آہنگ، یکساں، ایک جیسا۔** دراصل خیالات یکؑ سو ہو جانے سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ (۲۰۰۳، مکاشفات، ۲۹).

--- سُو (ب) م ف.

ایک جانب، کسی ایک طرف، ایک جگہ پر، سب سے ہٹ کر۔

بس اب بن چکے روے و موئے سمن بو
گری ہو کے بے ہوش مشاطہ یکؑ سو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۲).

دور ہنگامۂ گلزار سے یکؑ سو بیٹھے
تیرے دیوانے بھی ہیں منتظر ھُو بیٹھے

(۱۹۱۱، بانگ درا، ۱۸۵). [یکؑ + رکؑ: سو (ا)].

--- سُو کرنا محاورہ.

۱۔ ایک طرف کرنا، طے کرنا، نمٹانا، چکانا، فیصل کرنا (معاملہ قضیہ وغیرہ)۔ گھوڑا خریدنے میں بہت احتیاط چاہیئے ----- ہرگز قیمت دینی اور معاملہ یکسو کرنا نہیں چاہیئے۔ (۱۸۹۰، مکتوبات حالی، ۲: ۱۳۰). **۲۔ ایک رخ پر رکھنا، ایک سمت میں رکھنا؛ ہٹانا، سمیٹ کر ایک طرف کرنا۔**

منتظر ہوں جلوۂ دیدار دکھلا بے حجاب
زلف کے تاروں کوں یکسو کر کہ دیکھوں آفتاب

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۰۶).

جان من چہرہ سیں یکؑ سو کر نقاب
بے حجابی سوں دیکھا مجھ آفتاب

(۱۷۷۴، قدیم بیاض، خروشی، (سالار جنگ)، ۳۰).

--- سُومزاج (--- و مع، کس م) صف؛ ~ یکسو مزاج۔

منہمک رہنے والا؛ دھیمے مزاج کا، جسے غصہ جلد نہ آئے۔ حقی صاحب کے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا لاحقہ لگانا چھوڑ دیجیے، وہ بہت یکسو مزاج آدمی تھے۔ (۲۰۰۷، (رسالہ چہار سو، مئی، جون (فوٹو کاپی)، ۱۶: ۱۲۰)). [یکؑ سو + مزاج (رکؑ)].

--- سُو ہو جانا محاورہ.

طے ہو جانا، نمٹنا، چکنا۔

جوشش عشق عناصر میں خلل لا بھی چکے
چار سو ہو کے یہ قصہ کہیں یکسو ہو جائے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۶۹).

--- سُو ہو کر م ف.

ایک طرف ہو کر، پوری توجہ سے، انہماک کے ساتھ۔ حکومت ----- ملک کے فن کاروں کو عزم و حوصلہ دے گی تاکہ وہ یکؑ سو ہو کر فن و ادب کی خدمت کریں۔ (۱۹۷۳، ممتاز شیریں، منٹو نوری نہ ناری، ۱۶۷).

--- سُو ہو کر بیٹھنا محاورہ.

الگ یا ہٹ کر بیٹھنا، سب سے الگ ہو جانا، گوشہ گیر ہو جانا۔ غالب کی ----- دور اندیش فلسفیانہ سوچ انہیں صوفیوں کی طرح یکؑ سو ہو کر بیٹھ جانے کی اجازت ہی نہ دیتی تھی۔ (۱۹۹۵، نگار، پاکستان، مارچ، ۴۹).

--- سُو ہونا محاورہ.

۱۔ ایک طرف ہٹ جانا، سب سے الگ ہونا۔

گل رخاں خوف سوں ہوئے یکؑ سو
تجھ نگاہ نے جب اہتمام کیا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۵۳).

ہے کمند حلقۂ گیسو بلا
دیکھ کر جس کوں ہوئے یکسو بلا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۹).

داغ یکسو ہو خوش نہیں آتی
ناامیدی نہ آرزو مجھ کو

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۶۸). **۲۔ طے ہونا۔** ابھی یہ فیصلہ یکؑ سو نہ ہوا تھا کہ بیوی نے رومال کی پوٹلی ہاتھ میں لا کر دی۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۲۷). **۳۔ بحال ہونا، ٹھکانے پر آنا۔** دوپہر ہو گئی اور ان کی طبیعت یکسو نہ ہوئی۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم پچیسی، ۱: ۱۱). **۴۔ (کسی ایک بات یا چیز پر ذہن وغیرہ کا) مرکوز ہونا، مجتمع ہونا۔** جوش احسان کے ذہن کو یکؑ سو نہیں ہونے دے رہا تھا ----- وہ اس کی اپنی پالتو تین مرغیوں کا شور تھا۔ (۱۹۹۲، افکار، کراچی، مئی، ۵۹).

--- سُوطئی (--- ولین، سک نیز فت ط) کہاوت صف؛ امذ.

ایک چابک والا؛ (حیاتیات) پودوں کا ایک متحرک مرض آور جرثومہ (لاط: Monotrichous)۔ متحرک جراثیم یکؑ سوطئی (Monotrichous) یا چابکؑ سوطئی ----- ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۴۱). [یکؑ + رکؑ: سوط + ئی، لاحقۂ نسبت].

--- سوں دو کرنا ف مر محاورہ (قدیم).

ایک سے دو کرنا، ٹکڑے کر دینا۔

جس کے سر پر لگا کے ماروں وار
یکؑ سوں دو کردوں اور دو سوں چار

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۷۷). [یکؑ + سنگ (رکؑ) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- سُوئی (--- و مع) امث؛ ~ یکسوئی.

۱۔ قیام، استقلال، دل جمعی، فرصت، اجتماع حواس، انہماک۔ محبوب کا طرز عمل اگر یکساں ہو تب بھی یکسوئی ہو جائے۔ (۱۹۱۴، شعر العجم، ۵: ۱۰۲). میری رائے میں یکؑ سوئی سب سے بڑی چیز ہے۔ (۱۹۵۲، جوش (سلطان حیدر)، ہوائی، ۸۱). پورا کالم اس کا، وہ پوری توجہ اور یکؑ سوئی سے پڑھتا ہوں۔ (۱۹۸۴، حرف من و تو، ۸۸). **۲۔ اطمینان، طمانیت۔** اس معاشرتی استحکام کی وجہ سے لوگوں کو سکون اور یکؑ سوئی نصیب ہوئی ہے۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی (ترجمہ)، ۱۳۵). [یکؑ سو (رکؑ) + ئی، لاحقۂ نسبت].

---سُوئی خاطِر کس اضا (---و مع، کس ی، ط) امث.

استقلالِ دلی، دل جمعی۔ آدھی رات کے بعد ہُو کا عالم ہوتا ہے اور یہی سناٹا یکسوئی خاطر اور حضورِ قلب کے لیے وقت مناسب ہے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۱۴۹). [یکُ سوئی + خاطر (رکّ)].

---سُوئی کَرنا محاورہ.

دل جمعی سے غور کرنا، اطمینان کرلینا، اچھی طرح غور کرنا۔ جب تک اس بارے میں یکُ سوئی نہ کرلوں مجھ پر کھانا پینا حرام ہے۔ (۱۹۲۶، نیکی کا پھل، ۱۲۳).

---سُوئی ہونا محاورہ؛ ~یکسوئی۔

ا۔ دل جمعی ہونا، اجتماعِ حواس ہونا۔

عالم میں ہر اک سو ہے جلوہ اس کا
یکسوئی اسی لیے نہیں ہوتی ہے

(۱۹۵۵، رباعیات امجد، ۳ : ۵۱). **۲۔ باعثِ اطمینان ہونا، طمانیت کا سبب ہونا۔**

مجھے دشمنِ جاں یکُ سوئی ہیں یہ
مری آنکھ کی آخری سوئی ہیں یہ

(۱۹۸۳، مشرق (کلیات سلیم احمد، ۴۶۹)).

---شاخَہ (---فت خ) امذ.

شمع دان جس میں ایک شمع روشن کی جاتی ہے۔ جگہ جگہ نئی وضع کے یکشاخوں دوشاخوں اور فانوسوں میں ---- کافوری شمعیں روشن ہیں۔ (۱۹۲۲، انار کلی، ۱۰۵). [یکُ + شاخہ (رکّ)].

---شَرطی بَیان (---فت ش، سک ر، فت ب) امذ.

کوئی بیان جس میں لفظ "یا" کی مدد سے کوئی شرط عائد کی گئی ہو (انگ: statementor کا اردو ترجمہ)۔ ایک اور قسم کا بیان (statementor) کہلاتا ہے، اسے یکُ شرطی بیان کہہ سکتے ہیں اس میں دونوں میں سے کوئی بھی شرط پوری ہونے پر نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ (۱۹۶۹، کمپیوٹر کیا ہے، ۱۰۲). [یکُ + شرط (رکّ) + ی، لاحقۂ صفت + بیان (رکّ)].

---شِقَّہ (---کس ش، فت ق) صف؛ امذ.

ایک شق والا؛ (نباتیات) ایک نوع کا پھول (انگ: chasiumMono)۔ مندرجہء ذیل مثالوں میں زہری محور ---- پر پھولوں کی ترتیب کا مطالعہ کرو ---- دوفرعی نمونہ یا دو شقہ ---- یکُ شقہ (chasiumMono)۔ (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۵۴). [یکُ + شق (رکّ) + ہ، لاحقۂ نسبت].

---شَکَّر (---فت ش، ک) امث.

(کیمیا) شکر جو آبی عمل کے ذریعے مزید سادہ شکر میں تبدیل نہ ہو سکے؛ جیسے کہ گلوکوز (انگ: saccharide Mono)۔ اس کی بعض انواع یکُ شکروں اور دو شکروں (Disacchorides) کی تخمیر کرکے ترشہ بناتی ہیں۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۴۲). [یکُ + شکر (رکّ)].

---شَنبَہ (---فت ش، م بشکل ن، فت ب) امذ؛ ~یکشنبہ۔

اتوار، اتوار کا دن نیز پہلا دن۔

بھی یکُ شنبہ کوں سو ہزار دگر
تمام زردپوش آتے بی سر بسر

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۷۸۳).

یار یکشنبہ کا وعدہ کر گیا ہے کیا سبب
اب تلک آیا نہیں یارو دو شنبہ ہو گیا

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۷). صبح یکشنبہ تھا گاڑی کا انتظار تا شام رہا۔ (۱۸۶۸، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور، ۶۸). یکشنبہ دوشنبہ کے چوکیدار دائیں طرف ---- پایہ بہ پایہ رہتے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۶۳۵). جس طرح فارسی میں یکشنبہ اتوار کو ... کہتے ہیں اسی طرح یوم الاحد اتوار کو ---- کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۲۴۲). یکشنبے کے روز آفتاب عالم تاب کی روشنی میں منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری، ا، ا : ۳۰۹). امام قشیریؒ نے بروز یکُ شنبہ ---- کو وفات پائی۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۴۶۶). مفتی صدر الدین کی حویلی کے صحن میں ----. بروز یکشنبہ ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۶۴). [یکُ + شنبہ (رکّ)].

---شیوَہ (---ی مج، فت و) امذ.

ایک طور طریقے کا، ایک انداز کا، ایک طرز پر مبنی؛ (کنایۃً) یکُ رخا، سپاٹ۔ ان کی ادبیت یکُ شیوہ نہیں ہزار شیوہ ہے۔ (۱۹۹۳، نگار، پاکستان، مارچ، ۲۳). [یکُ + شیوہ (رکّ)].

---صَدی (---فت ص) امذ؛ ~یکصدی۔

رکّ: یکُ صدی ذات؛ ایک منصب۔

ہزاری تے امراو تا یکُ صدی
پکڑ منتیاں سینے تا مبتدی

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۸۷).

تجھ سیں ہوا سر فراز منصب
گلشن میں گلاب یکصدی ہے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۲۹). [یکُ + صدی (رکّ)].

---صَدی ذات (---فت ص) امذ.

شاہانِ مغلیہ کے زمانے میں کا ایک منصب جسکے دو لاکھ دام مقرر تھے چونکہ ایک روپیہ کے چالیس دام ہوتے ہیں، دو لاکھ کے پانچ ہزار روپے ہوئے گویا پانچ ہزار کا مشاہرہ دار۔ (فرہنگ آصفیہ). [یکُ صدی + ذات (رکّ)].

---صَفحی (---فت ص، سک ف) صف.

ایک صفحے کا، ایک صفحے پر مشتمل، پورے صفحے والا۔ چار یکُ صفحی تصاویر ہیں جن پر ---- تاریخیں مرقوم ہیں، ان میں سے آخری دو تصویروں میں بہزاد کا نام عمارتی آرائش میں موجود ہے۔ (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵ : ۱۳۴). [یکُ + صفحہ (رکّ بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت].

---صَمامی (---فت ص) صف؛ امذ.

(حیوانیات) جس کا ایک ہی (صمام) یا خول ہو، یکُ صمامیہ، کوئی یکُ صمامی صدفہ، بالخصوص کوئی شکم پایہ (انگ: Univalve)۔ مولسکا میں مینٹل سے تشکیل پانے والے خول ---- بھی بیرونی یکُ صمامی (univalve External) ---- بھی ہو سکتے ہیں۔ (۲۰۰۴، نصابی رکازیات، ۶۲). [یکُ + صمام (رکّ) + ی، لاحقۂ نسبت].

---صِنفی (---کس ص، سک ن) صف.

ا۔ (لفظاً) ایک صنف کا؛ (نباتیات) بلحاظ جنس یا قسم ایک جیسے (پودے پھول وغیرہ) جو نر ہوتے ہیں یا مادہ (انگ: Unisexual)۔ "یکُ صنفیت" بعض پودوں مثلاً مکئی، ارنڈی

کدو وغیرہ میں پھول یکْ صنفی ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۲، مبادی نباتیات (عبدالرشید مہاجر) ، ۱۵۴). آبی پودوں میں پھول یکْ صنفی ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵، حیاتیات، ۲۶۷). گیسٹرو پوڈز کے بعض خاندان یکْ صنفی ہیں۔ (۲۰۰۵، آبِ شیریں، ۳۲۳). ۲۔ (ادب) **ایک قسم کا، جس میں کوئی ایک کیفیت یا لطف ہو، ایک فضا یا ماحول والا۔** یہ تجربے سارے کے سارے یکْ صنفی ہیں یعنی سب کے سب پر لطف ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۰، فنون لطیفہ اور جمالیات، ۱۹۷). [یکْ صنف + ی، لاحقۂ نسبت].

--- صِنفِیَت (--- کس ص، سک ن، کس ف، فت ی) امث.

(نباتیات) ایک جنس کا ہونے کی حالت، پھول پودوں کا نر یا مادہ ہونا (انگ : Unisexuality)۔ یکْ صنفیت (Unisexuality)، بعض پودوں مثلاً مکئی، ارنڈی، کدو وغیرہ میں پھول یکْ صنفی ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۲، مبادی نباتیات (عبدالرشید مہاجر) ، ۱۵۴). اور پھر مزید تقسیم یکْ صنفیت اور دو صنفیت پر رکھی ---- پھولوں پر ان کو دو گروپ میں کردیا گیا۔ (۱۹۸۱، آسان نباتیات، ۱۴۳). [یکْ صنف (رک) + یت، لاحقۂ کیفیت].

--- صَوتی (--- ولین) صف.

ایک صوت والا، ایک آواز کا، ایک آواز پر مشتمل۔ غور کریں تو ان الفاظ میں یکْ صوتی... اور چہار صوتی آہنگ پر چند بامعنی الفاظ موجود ہیں۔ (۲۰۰۹، (سہ ماہی) الزبیر، بہاولپور، شمارہ ۱، ۱: ۴۶). [یکْ + صوت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- ضَربی (--- فت ض، سک ر) صف؛ امذ؛ ~ یکضربی.

(ایک نالی پستول یا بندوق وغیرہ) جس میں ہر بار گولی بھرنی پڑے، جس میں ایک کارتوس چل سکے، ایک ضرب لگانے والا یا ایک فائر کرنے والا پستول۔ فرہاد خان یکضربی پیدل جھول پر ہاتھ ڈالے ہوئے لڑ رہے ہیں۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۲۵۵). مختلف اقسام کا لفظ بندوق کی شکل و صورت ---- کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے یکْ ضربی، دو ضربی ---- کی بندوق۔ (۱۹۳۲، افسر الملک، تفنگ بافرہنگ، ۳۳). [یکْ + ضرب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- ضَربی بَندُوق (--- فت ض، سک ر، فت ب، سک ن، و مع) امث.

ایک نالی بندوق، بندوق جس سے ایک وقت میں ایک گولی یا کارتوس چلایا جاسکے۔ اپنے حیرت زدہ سامعین کو اپنی یکضربی بندوق گھٹنے پر رکھ کر سناتا۔ (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۱۵۷). [یکْ ضربی + بندوق (رک)].

--- طَباعَتی (--- فت نیز کس ط، فت ع) امث.

(طباعت) طباعت کی تکنیک، ایک شبیہ کو ایک سطح سے دوسری سطح پر منتقل کرنا (کسی شیشے، دھات یا کسی غیر جاذب سخت ہموار سطح پر بنائے گئے عکس سے)۔ یکْ طباعتی (Monoprint) میں ---- تصویر سے چھاپا ---- لیا جاتا ہے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۶۳). [یکْ + طباعت (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- طَبقی (--- فت ط، ب نیز سک ب) صف؛ امذ.

(لفظاً) ایک پتھر کا، یکْ سنگی، ایک پتھر سے تراشا ہوا اینٹ، ستون، یادگار وغیرہ (انگ : lith-Mono)۔ جو آب سرد فولادی فریموں پر پھسلتے ہیں، جو یکْ طبقی (Monolith) کروم میگنیسائٹ اینٹوں کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۳، فولاد سازی، ۲۰۱). [یکْ + طبق (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- طَبِیعَت (--- فت ط، ی مع، فت ع) صف؛ امذ.

(لفظاً) وحدت طبیعت کا؛ (مجازاً) حضرت عیسیٰ کی الوہی فطرت پر یقین رکھنے والا، اصلاً الوہی اور ثانیاً یا جزواً بشری ماننے والا، توحید فطرت مسیح کا قائل شخص (انگ : Monophysite)۔ یکْ طبیعت (Monophysite) یعنی وحدت طبیعت کا (مسیح کی ذات الوہیت اور بشریت کی جامع ہے)۔ (۱۹۵۹، مقدمۂ تاریخ سائنس، ۱، ۲: ۹۰۴). [یکْ + طبیعت (رک)].

--- طَرزی (--- فت ط، سک ر) امث.

طرز میں یکساں ہونے کی حالت، (بول چال، تحریر و تقریر میں) ایک ہی انداز رکھنا۔ ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یکْ مدعائی ---- یکْ طرزی، یکْ زبانی، یکْ دلی اور یکْ جانی وغیرہ بہت سی صفات و خصوصیات کا ذکر ہوا ہے۔ (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). [یکْ + طرز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- طَرف (--- فت ط، فت نیز سک ر) صف نیز م ف؛ ~ یکطرف.

ایک جانب، یکْ سو، الگ، کنارے، جدا، علیحدہ، تنہا۔

یکْ ٹھار خاطر میں لیا یکْ طرف
بیٹھیاں مل کے دونوچ ادک دھر شرف
(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۴۳).

ان بلاؤں سے فغاں جانبر نظر آتا نہیں
تیغ ابرو یکْ طرف ہے تیر مژگاں یکْ طرف
(۱۷۷۲، فغان، د، ۱۰۴).

دلال ایک سمت کو مونہہ سے ملیں ہیں خاک
سر پیٹتے پھریں ہیں (خریدار یکْ طرف
(۱۷۹۵، قائم، د، ۷۶).

اسد یکْ طرف یوز یکْ سو رہے
عجب یہ ہے باندھے گئے اژ دہے
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۱۰).

گنجائش عداوت اغیار یکْ طرف
یاں سل میں ضعف سے، ہوس یار بھی نہیں
(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۴). [یکْ + طرف (رک)].

--- طَرفَگی (--- فت ط، سک ر، فت ف) امث.

ایک طرف ہونے کی حالت، ایک سمت میں واقع ہونے کی حالت۔ یہ موجیں ایسی ہیں کہ کس طرف سے بھی دیکھی جائیں ان میں فرق واقع نہیں ہوتا یعنی ان میں یکْ طرفگی نہیں ہوتی۔ (۱۹۴۵، طبیعیات کی داستان، ۱ : ۳۸۳). اگر اہل نظر فنکار اس نقص کا خیال رکھیں اور یکْ طرفگی کا علاج بھی سوچ لیں۔ (۱۹۶۵، موسیقی، ۸۲). [یکْ + طرف (ہ مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- طَرفَہ (--- فت ط، فت نیز سک ر، فت ف) صف ~ یکطرفہ.

۱. **ایک طرف کا جس میں دوسری طرف کا لحاظ نہ کیا جائے (جیسے : یکْ طرفہ محبت وغیرہ)، نیز جانبدارانہ، غیر منصفانہ (رائے یا فیصلہ)۔** یہ تجربہ محض یکْ طرفہ ہے۔ (۱۸۷۳، مقدمہ مولوی عبدالحق (معرکہ مذہب و سائنس، ۴۷). روایتوں کی کوئی سند یا تائید موجود نہیں ہے، وہ یکْ طرفہ ہیں۔ (۱۸۸۴، تحقیق الجہاد، ۱۲۸). اُن کی یہ حسرت یکْ طرفہ تھی، یہاں ایسی خوشگوار صحبت تک نارسائی کا کوئی غم باقی نہیں۔ (۱۹۶۲، ن م راشد شاعر اور شخص، ۱۳۰). نقل محض ایک طرف مشابہت مہیا کرسکتی ہے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۲۰۳). وہ عورت کی ذات سے توانتہائی بدظن تھا... وہ خواتین جن پر وہ... یکْ طرفہ عاشق ہوجاتا تھا۔ (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۶۷). ۲. رک : یکسو؛ **الگ، ہٹا ہوا؛ (مجازاً) منہمک۔** میرے دل کو یکطرفہ کر، تاکہ میں تیرے نام سے

ڈروں. (۱۹۳۵، سیرۃ النبی، ۵ : ۱۰۶). ۳. **یک سمتی ، ایک ہی راستے پر مبنی.** یہاں سرنگ میں سے گزرتے ہوئے آمد ورفت کئی میل تک یک طرفہ تھی. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۱۳۲). ۴. **یکسانیت والا، سپاٹ ، بور.** ایک اسی قسم کے یک طرفہ بے تکلف نے میری زندگی بھی اجیرن کی ہوئی ہے. (۱۹۸۱، جرم ظریفی، ۹۰). [یک + طرف (رک) + ہ، لاحقہ نسبت].

---طَرَفَہ پَن (---فت ط، فت نیز سک ر، فت ف، پ) امذ.
یک رخاپن، اکہراپن، یکسانیت والا انداز. حالی اور ان کے رفقا کا "یک طرفہ پن" اکبر ہی نے دور کیا. (۱۹۶۷، تنقیدی مطالعے (علامت کے مباحث ، ۳۴۶) مسلسل فلسفہ پڑھنے اور سوچنے سے ذہن میں یک طرف پن پیدا نہ ہو. (۱۹۸۷، عراج اقبال، ۳۰۲). [یک طرفہ + پن، لاحقہ کیفیت].

---طَرَفَہ رائے (---فت ط، فت نیز سک ر، فت ف) امث.
وہ رائے جو بغیر دونوں پہلو سوچنے کے دی جائے ، جانبدارانہ رائے. لوگ ان کے بارے میں یک طرفہ رائے قائم کرنے لگے. (۱۹۹۲، صحیفہ، لاہور، جولائی ستمبر، ۲۹). [یک طرف + رائے (رک)].

---طَرَفَہ فَیصَلَہ (---فت ط، فت نیز سک ر، فت ف، ی لین، فت نیز سک ص، فت ل) امذ.
وہ فیصلہ جو بغیر دوسرے فریق کی شہادت کے سننے کے بعد کیا جائے ، جانبدارانہ فیصلہ ، ناانصافی پر مبنی فیصلہ.

دعوے غیروں کے تھے سب بے صرفہ
فیصلے ہوتے تھے نت یک طرفہ

(۱۸۸۲، تعصب وانصاف (مثنوعات حالی، شجاعت علی سندیلوی، ۹۷). عدالت نے انتظار کر کے یک طرف فیصلہ کر دیا تھا. (۱۹۹۲، نئی سمت، ۲۲۷). [یک طرف + فیصلہ (رک)].

---طَرَفَہ کارُرَوائی (---فت ط، فت نیز سک ر، فت ف، سک ر، فت ر) امث.
۱. **وہ کارروائی جو کسی ایک طریق کے خلاف کی جائے ، جانبدارانہ کارروائی.** اعتراضات... عدالتوں کی بے ضابطہ ، سرسری اور اکثر وبیشتر یک طرفہ کارروائیوں سے.... پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۴، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ)، ۱۵۲). ۲. **ایک طریق کی جانب سے کی جانے والی کارروائی.** یک طرفہ کارروائی کے طور پر جب صبح ہوئی تو... اژدہے نے کالے سے منسلک کی ہوئی لگنے والی نسائیت فرض کرلیں. (۱۹۷۵، دیباچہ جدید اردو شاعری میں علامت نگاری (علامت کے مباحث ، ۱۱۰). [یک طرفہ + کارروائی (رک)].

---طَرَفَہ گُذَر (---فت ط، فت نیز سک ر، فت ف، ضم گ، فت ذ) امذ.
ایک ہی طرف جانے یا رواں ہونے والا ٹریفک یا سواریاں (انگ : One Way Traffic). (انگل اردو ملٹری گلاسری، ۱۴۱). [یک طرفہ + گذر (رک)].

---طُرفَہ (---ضم ط، سک ر، فت ف) صف.
نہایت نادر، بہت عجیب.

ولے اس بدل میں ہے یک طرف دھات
لے جاتا ہے پھر نیر کھینچ اپنے سات

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۰۹). [یک + طرفہ (رک)].

---طَرَفی (---فت ط، فت نیز سک ر) صف.
ایک طرف کا، ایک جانب کا نیز جانبدارانہ. طرفین کی کیفیت سن کر فیصلہ کیا جائے گا تو اس جگہ یک طرفی دعویٰ نہیں سنیں گے. (۱۸۵۹، مرآت الصدق، ۸۸). یہ نشانیاں یک طرفی کیوں ہیں ، تمہارے ہی لئے کیوں ، فرض اور محبت کا اعلان کرنا ضروری ہے. (۱۹۳۳، روحانی شادی، ۷). ٹیپو کے دستانے... کہنی سے لے کر کلائی کے قریب تک یک طرفہ حفاظت کا کام دیتے ہیں. (۱۹۴۶، شیرانی (حافظ محمود)، مقالات، ۱۹). [یک + طرف (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

---طَوری (---ولین) امث.
ایک انداز ہونے کی حالت، ایک انداز یا ادا کا ہو رہنا؛ یکسانیت.

محبت ایک پسپائی ہے پُراحوال حالت کی
محبت اپنی یک طوری میں دشمن ہے محبت کی

(۲۰۰۳، یعنی، ۱۸۱). [یک + طور (رک) + ی، لاحقہ کیفیت].

---عُمْر (الف) امث.
ایک طویل مدت، پوری عمر.

یک عمر ہزار ہے غنیمت یک عمر ہے بے شمار قیمت

(۱۷۰۰، من لگن، ۳۴).

کیوں لگاتا نہیں تو کھینچ کے قاتل شمشیر
قصہ یک عمر کا تا ہو ابھی اک بات میں رفع

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۵۰).

بے حاصلی ہے کوشش یک عمر کا نصیب
مقصود نارا سے ندامت ہے بے شمار

(۱۹۸۶، پانی میں ماہتاب، ۱۷۹).

کچھ بھی ملتا نہیں جز داغ جگر دیکھ لیا
حاصل کاوش یک عمر ہنر دیکھ لیا

(۲۰۰۵، جمال پانی پتی، حرف جمال، ۷۵).

---عُمُر (---ضم ع، سک م) (ب) م ف.
ایک عمر، مدت دراز تک، مدتوں.

یک عمر اگر جب جب کنگن گھر گھر سورج کا نت کنچن
جوڑے جو تاروں کے رفن دیسی نہ ہوے صنعت گری

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۱۱).

الٰہی کر دلِ ویراں کو آباد
کہ تا قائم رہے یک عمر بنیاد

(۱۷۳۴، دیوان زادہ حاتم، ۲۱۴).

آغوش میں میں بالش مخمل کو کیوں کے لوں
یہ وہ بغل ہے جس میں تو یک عمر سو چکا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۲۴). [یک + عمر (رک)].

---عَیاری (---کس نیز فت ع) امث.
برابری، مشابہت، یکسانی؛ (مجازاً) ہم آہنگی. ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی، یک نفسی... یک عیاری یک کیشی... بہت سی صفات و خصوصیات کا ذکر ہوا ہے. (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). [یک + عیار (رک) + ی، لاحقہ کیفیت].

--- عَینی بَصارت (---ی لین، فت ب، ر) امث.

(نفسیات) ایک آنکھ سے دیکھنا، ایک آنکھ کی بصارت یا دیکھنے کی قوت (انگ : Monocular Vision). ہوا بازوں کے لیے یک عینی بصارت کافی نہیں سمجھی جائے گی اور دو عینی بصارت رکھنے والے ہوا بازوں کا امتحان بھی احتیاط کے ساتھ لینا پڑتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں، ۳۳۹). [یک + عینی (رک) + بصارت (رک)].

--- فَردی (---فت ف، سک ر) (الف) امذ.

ایک یا دو شعر کہنے اور شاعر، فردیات کا شاعر جو مکمل غزل قصیدہ وغیرہ نہ کہتا ہو.

سخنور ہے وہی جو صاحب دیوان ہو ناجی
نہیں یک فردیوں کی تاب یہ ممکن کہ شاعر ہوں

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۱۶۰).

--- فَردی (---فت ف، سک ر) (ب) صف.

رک : یک فصلی. (علمی اردو لغت). [یک + فرد (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- فَصلَہ (---فت ف، سک ص، فت ل) صف.

رک : یک فصلی؛ سال میں صرف ایک فصل پیدا کرنے یا دینے والا. بعض جگہ... ہاتھوں سے ریت کے ٹیلوں پر نم پاشی ہوتی ہے، قدرت خدا کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ وہ ملک یک فصلہ ہے باران زراعت ہوتی ہے. (۱۹۱۱، ظہیر الدین دہلوی، داستان غدر، ۲۷۱). میرا پرگنہ سرکش ہے اور یک فصلہ ہے. (۱۹۳۰، غدر کا نتیجہ، ۱۹). [یک + فصل (رک) + ہ ، لاحقہ نسبت].

--- فَصلی (---فت ف، سک ص) صف.

وہ (زمین وغیرہ) جو سال میں ایک ہی فصل پیدا کرے. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [یک + فصل (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- فَنّا/فَنَّہ (---فت ف/فت ن بشد نیز بلا شد). امذ؛ صف.

ایک ہی فن میں ماہر، کس فن میں مکمل مہارت رکھنے والا؛ کسی علم یا پیشے وغیرہ میں خصوصی مہارت رکھنے والا شخص. اگرچہ یک فنہ ہوں مگر مجھے اپنے ایمان کی قسم میں اپنی نظم و نثر کی داد باندازہ بایست پائی نہیں. (۱۸۶۵، خطوط غالب، ۹۷). قرون ادنیٰ میں اکثر علماء یک فنہ ہوتے تھے. (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱: ۳۳). اب جہاں اور میدانوں میں یک فنے (Specialist) دندناتے ہیں ہوں علم و ادب کی دنیا میں بھی انہیں کی ریل پیل ہے. (۱۹۸۲، ملاقاتیں، ۳۲۵). [یک + فن (رک) + ا/ہ، لاحقہ نسبت و صفت].

--- فَنّی (---فت ف، شد نیز بلا شد ن) (الف) صف.

ایک فن کا، ایک فن تک محدود؛ (کنایۃً) فن کا کامل، فن کا پکا، کس فن علم پیشے وغیرہ میں خصوصیت یا مہارت رکھنے والا، کسی ایک صنف میں کہنے والا (خصوصاً غزل). یہ حضرات یک فنی تھے، بیشتر غزلیں ہی کہتے تھے. (۱۸۶۳، تلخیص معلی، ۸۹).

واللہ آج ہند میں تو جوش فرد ہے
رحمت خدا کی تجھ پہ ہوا اے مرد یک فنی

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۴۹).

--- فَنّی (---فت ف، شد نیز بلا شد ن) (ب) امث.

فن میں مہارت. اس پر بھی علوم عقلیہ میں سے کون سا علم تھا کہ اس میں یکتائی اور یک فنی نہ تھی. (۱۹۶۱، مومن اور مطالعہ مومن، ۲۰۷). [یک + فن (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- فَہمی (---فت ف، سک ہ) امث.

ایک دوسرے کی طبیعت سے واقف ہونے کا عمل، مفاہمت؛ (مجازاً) اتفاق، اتحاد. ہم میں ایک قسم کی یک فہمی پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۵۸، شمع خرابات، ۹). [یک + فہم (رک) ، ف + ی = لاحقہ نسبت].

--- قافِیَہ (---کس ف، فت ی) صف.

(نظم غزل وغیرہ) جس میں ایک ہی قافیہ بار بار باندھا گیا ہو. اسی یک قافیہ نوعیت کی نظم کو جو مختصر تر تھی (پانچ سے پندرہ قیاسات) یعنی غزل کو ایرانی شعرا کی بدولت زیادہ شہرت حاصل ہوئی. (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۱۳: ۳۰۰). [یک + قافیہ (رک)].

--- قَبائی (---فت ق) امث.

دو تخم برگوں کی ایک ذیلی جماعت جس میں پھول نامکمل اور یک صنفی ہوتے ہیں (لاط : Monochlamydae). یک قبائی... عموماً پھول نامکمل ہوتے ہیں، اکامیہ یا بتلاب دونوں غائب رہتے ہیں، پھول یک صنفی ہوتے ہیں. (۱۹۶۲، مبادی نباتیات، (عبدالرشید مہاجر)، ۱۹۹). [یک + قبا (رک) + ئی، لاحقہ نسبت].

--- قَدَم (---فت ق، ر) امذ؛ صف.

۱. ایک کام؛ (مجازاً) قدم بھر، تھوڑا سا. سواوہاٹ میں یک قدم آیا، سو عشق رے دوست جانیا کہ جمنا پر گواہ وار، سواونکو ہے، ہور ہمّس گواہدار کس کے ہیں. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۱۷۰).

اگر باہر اپس کے گھر سوں موہن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ہر اک سینے سوں غم نکلے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۹۵).

یک قدم وحشت سے درس دفتر امکاں کھلا
جادہ اجزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۴۶).

یک قدم وسعت صحرا تھی ہمیں پھر بھی رہے
قیس سے ملنے کہ دیرینہ ملاقاتی رہے

(۱۹۹۷، پانی میں ماہتاب، ۳۰۹). [یک + رل : قدم (۱)].

--- قَدَم کا فَرق ہونا محاورہ.

ایک قدم کا فاصلہ ہونا، بہت کم فاصلہ ہونا. بندہ کے ہور خدا کے درمیان یک قدم کا فرق ہو کیوں ہے. (۱۷۳۸، رسالہ معرفت، ناحلیم منصف، ۱: ۷).

--- قَلم (---فت ق، ل) (الف) م ف ~ یکقلم.

بالکل، تمام، تمام تر، سراسر نیز فوراً، یک لخت، ایک دفعہ ہی، ضرور.

کیا قتل جناں کوں جب یک قلم
اٹھنے لگیا لہو سوں پیراں علم

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۱).

صلح کا پیغام بھیجا اب غنیم ہجر نے
لشکر غم ہر طرف سب یک قلم ہونے لگا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۷).

خلش تھی مدِّ نظر ہم سے حرف گیروں کو
سو ہم نے ہاتھ ہی لکھنے سے یک قلم کھینچا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۷).

میر خطاط یک قلم دیکھے
لیکن آغا سے لوگ کم دیکھے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۴۰).

مدعا جو کچھ اس میں تھا مرقوم
یک قلم مین نے سب کیا معلوم

(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۸۰).

یک قلم کاغذِ آتش زدہ ہے صفحہ دشت
نقشِ پا میں ہے تب گرمی رفتار ہنوز

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۷۲). معشوق کے دہانہ کو تنگ کرتے کرتے صفحہ روزگار سے یک قلم مٹا دیا. (۱۸۹۳، مقدمہ، شعر و شاعری، ۱۰۲).

شب اہل روزگار تھے گمراہ یک قلم
مستوجب عذاب الٰہی عرب عجم

(۱۹۰۷، اجتہاد (نذیر احمد)، ۳۹). اس نے... یہاں کے رجحان و فکر کو یک قلم منقلب کر کے رکھ دیا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۹).

--- قلم (---فت ق، ل) (ب) صف.

۱. یک رنگ، یک فنی (مصنف). (پلیٹس). **۲. یکساں، برابر، ہموار، صاف.**

کہیں دل رکے بند ہو جائے دم
لکھوں کیا نیستاں ہی تھے یک قلم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۴). [یک + قلم (رک)].

--- قلم اُڑ جانا محاورہ.

فوراً ہوا ہو جانا، آناً فاناً ختم ہو جانا. وہ غرور سرہائے اُن شور بختوں سے یکقلم اڑ گیا. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۳۸۰).

--- قلم اَلقَط (---فت ق، ل، ا، سک ل، فت ق) م ف.

بالکل ختم. بڑی بیگم سے بول چال ترک، بہار النساء سے محبت یکقلم القط. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۲۵۲). [یک قلم + القط (رک)].

--- قلم پُھولنا پَھلنا محاورہ.

از اول تا آخر سرسبز ہونا، کل کے کل شاداب ہونا، تمام (درختوں) کا پھل دینا. جواہر کے درخت لگے تھے، یک قلم پھولے پھلے تھے. (؟، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات).

--- قلم بَرگَشتَہ ہو جانا محاورہ.

ایک دم پھر جانا، بالکل بدل جانا.

قاصد پھرا نہ لے کے مرے نامہ کا جواب
برگشتہ یکقلم مری تقدیر ہو گئی

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر، ۴۳۶).

--- قلم تحریر (---فت ق، ل، فت ج ت، سک ح، ی مع) امث.

ایک عنوان کی اور یکساں لکھی ہوئی تحریر، ایک ہی طرح کی عبارت.

جو لکھا دشمن نے مجکو وہی لکھا دوست نے
قاصدو کیا یک قلم تحریر ہے دونوں کی ایک

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۵۷).

--- قلم تحریر کم کرنا محاورہ.

کوئی عبارت کاٹ کر کم دینا، تحریر میں تخفیف کرنا.

بہت دوڑائے گھوڑے اے ظفر ہم نے بھی کاغذ کے
پر آخر تھک کے اس نے یک قلم تحریر کم کر دی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۸۸).

--- قلم ترک کر دینا محاورہ.

بالکل چھوڑ دینا، بالکل استعمال نہ کرنا. ہماری زبان میں معجزہ کا لفظ عام طور پر چل گیا ہے، اس لیے اس کو یک قلم ترک بھی نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبی، ۳، ۶۰۳). انیسویں صدی کے اردو والے انھیں یک قلم ترک کر دیتے ہیں. (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۳۹).

--- قلم چاک کرنا دینا محاورہ.

فوراً پھاڑ دینا، اسی وقت ریزہ ریزہ کر دینا (خط، کلام وغیرہ). نیک و بد کی تمیز پیدا ہوئی تو وہ دیوان یک قلم چاک کر دیا. (۱۹۸۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲: ۴۳۶).

--- قلم چھوڑ دینا محاورہ.

کسی بات یا کسی چیز کو فوراً یا بالکل چھوڑ دینا، کسی چیز کو فوراً ترک کر دینا. اون کا حکم وہگا کہ نہ کسی سے ملونہ بات کرو تفریح طبع کی ساری چیزیں یک قلم چھوڑ دو. (۱۹۱۶، اشک خوں بہا، ۱۴). لذائذ دنیوی کو یک قلم چھوڑ دیا. (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۳: ۹۸).

--- قلم خارج کر دینا محاورہ.

بالکل نکال دینا، کسی صورت رہنے نہ دینا. میرا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ انگریزی کو یک قلم خارج کر دیا جائے. (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۸).

--- قلم رد کرنا محاورہ.

بالک رد کر دینا، یکسر نہ ماننا، بالکل منظور نہ کرنا. وہ اس قم کے مطالبے کو یک قلم رد نہیں کر سکتے. (۱۹۴۹، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۱۰۸).

--- قلم کرنا محاورہ.

بالکل ختم کر دینا، تعلق فوراً ختم کرنا، قطع کرنا.

نبھی خط بھی نہ لکھ بھیجا پڑھایا آپ کو کسنے
کہ القط دوستی انشا سے ایسی یکقلم کیجئے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۳۴).

--- قلم گَردَن زَدَنی (---فت ق ل، گ، سک ر، فت د، ز، د) صف.

فوراً سر اڑا دینے کے قابل. اب جہاں انھیں کسی فطری حقیقت سے دور محض خیالی چیز سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اسے بے سوچے سمجھے یک قلم گرد زدنی تصور کرنے لگتے ہیں. (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۶۳). [یک قلم + گردن (رک) + زدن = مارنا + ی، لاحقہ نسبت].

--- قلم لکھنا محاورہ.

فوراً تحریر کرنا، اسی وقت لکھنا، جلدی جلدی لکھنا.

لکھے ہیں سرگذشت دل کے مضموں یکقلم اس میں
تماشا قتل گہہ کا ہے مطالع میرے دیواں کا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۴۳).

یک قلم حال بچھڑنے کا لکھا ہے خط میں
قاصدی کے لئے ٹکڑے سے کبوتر نکلے

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۰۵).

--- **قَلَم لینا** محاورہ.
کسی چیز کا فوراً یا بالکل لے لینا، چھین لینا.

نہیں ہے اعتبار ان کا وہ کہہ کر ہیں مکر جاتے
نوشتے ان کے ہاتھوں کے ظفر تم یکقلم لے لو

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۹۰).

--- **قَلَم مَحو کَر دینا** محاورہ.
بالکل ختم کر دینا، بالکل چھوڑ دینا، یکسر ترک کر دینا، فوراً بھول جانا. باطل معبودوں کی عبادت اور پرستش یکقلم محو کر دی. (۱۹۳۵، سیرۃ النبی، ۵: ۲۵).

--- **قَلَم مَحو ہونا** محاورہ.
بالکل مٹ جانا، سراسر ختم ہو جانا. چند روز میں ان کا اقتدار صفحہ ہستی سے یکقلم محو ہو گیا. (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۲۴).

--- **قَلَم مَنسوخ کَر دینا** محاورہ.
فوراً منسوخ کر دینا، بالکل ختم کر دینا. عہد فاطمی میں جو ناجائز محاصل رعایا پر لگائے گئے تھے، یک قلم منسوخ کر دیے اور جن پر بقایا تھا معاف کر دیا. (۱۹۸۷، دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۱: ۱۹۵).

--- **قَلَم مَوقُوف** (---فت ق، ل، ولین، و مع) صف.
بالکل ٹھہرا ہوا، سراسر رکا ہوا (خصوصاً کوئی کام عمل وغیرہ جو پہلے جاری ہو). اشعار کی اصلاح یک قلم موقوف، خطوط، ضروری لیٹے لیٹے لکھتا ہوں. (۱۸۶۳، خطوط غالب، ۵۰۲). کبھی عبادتوں اور ریاضتوں میں الجھا ہوا علوم کے مطالعے کے شائق دربار سے منسلک اور پھر سب کچھ یک قلم موقوف دنیاداری میں مصروف. (۱۹۸۳، دشت سوس، ۲۲۹). [یک قلم + موقوف (رک)].

--- **قَلَم مَوقُوف کَرنا** محاورہ.
فوراً روک دینا، کسی کام سے بالکل ہاتھ اٹھالینا، نیز بالکل ترک کر دینا، چھوڑ بیٹھنا. کواغذ مالی اور ملکی کا دیکھنا اور دستخط کرنا یکقلم موقوف کر کے اخبار کو سن کے خاموش اور مجریوں اور دولت خواہوں سے روپوش رہا. (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۱۱).

زمانے نے یکایک چھوڑ دی سب ظلم کی عادت
فلک نے یک قلم موقوف کی رسم ستم گاری

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۳۰۴). مرزا نے تمام القاب و آداب یک قلم موقوف کر دیئے تھے. (۱۹۶۸، معذرتیں، ۱۴۵).

--- **قَلَم مَوقُوف ہونا** محاورہ.
(کسی کام کا) ایک دم رک جانا. اب کتاب بنی ہوئی یک قلم موقوف اور دماغ کو زحمت مطالعہ سے ملی راحت اور آسودگی. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۱).

--- **قَلَم نہیں** فقرہ.
بالکل نہیں (صاف انکار کے موقع پر مستعمل).

جس بات کو کہا تو سنا سربسر غلط
جس لفظ کو سنا تو کہا یک قلم نہیں

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۳۵).

کوئی مرے کوئی جئے کچھ ان کو غم نہیں
عرض وصال پر ہے نہیں یک قلم نہیں

(۱۹۰۳، سفینۂ نوح، ۱۱۵).

--- **قَول** (---ولین) صف.
یک زبان، ایک رائے یا بات پر متفق.

یک قول یہاں جوہری حسن ہیں سارے
صدقے ترے اے فاطمہ کے لال کے پیارے

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۲: ۱۸). [یک + قول (رک)].

--- **قیمَتی** (---ی مع، فت م) امذ؛ صف.
ایک قیمت والا؛ (ریاض) وہ تفاعل جس سے ایک ہی قیمت حاصل ہو، وحید القیمت. ہر قیمت کے جواب میں ما کی صرف ایک ہی قیمت حاصل ہوتی ہے ایسے تفاعلوں کو "یک قیمتی" کہتے ہیں. (۱۹۴۸، احصاے تفرقی و تکملی، ۱۰). [یک + قیمت (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- **قیمَتی تَفاعُل** (---ی مع، فت م، ت، ضم ع) امذ.
(ریاضی) وہ تفاعل جس کی قیمت دوسرے تفاعل کے مقابلے میں صرف ایک ہو، وحید القیمت. جب ایک ملتف متغیر مقدار...ی کی ایک قیمت کے جواب میں ھ کی ایک اور صرف ایک قیمت ہو تو ھ کو ی کا وحید القیمت یا یک قیمیت تفاعل کہتے ہیں. (۱۹۴۷، ملتف متغیر کے تفاعل، ۵۹). [یک قیمتی + تفاعل (رک)].

---**کا شُکے بُوَد کہ بہ صَد جا نَوِشتَہ ایم** کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) کسی بات، چیز یا قدر کے بالکل ختم ہو جانے کے موقع پر مستعمل. جو قوتیں، صلاحیتیں، جو توانائیاں اس وقت موجود تھیں، کاش ان کے اقل قلیل حصہ کی بھی قدر اس وقت ہو گئی ہوتی.... یک کاشکے بود کہ بہ صدر جا نوشتہ ایم. (۱۹۶۷، آپ بیتی، عبدالماجد دریا بادی، ۱۵۴).

---**کالَمی** (---فت ل) صف.
ایک عالم کا؛ (مجازاً) نہایت مختصر (عموماً خبر وغیرہ). اگر کسی ادبی اجتماعی کی خبر چھاپتے بھی ہیں تو کسی غیر اہم صفحے پر، یک کالمی سرخی کے ساتھ. (۱۹۷۶، خون دل کی کشید، ۲۸). [یک + کالم (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

---**کَرِشمَہ دوکار** کہاوت.
رک: یک گز دو فاتحہ؛ ایک تدبیر سے دو کام ہونا. اس اہم کام سے یک کرشمہ دوکار کے مصداق دو بڑے فائدے حاصل ہوئے ہیں. (۲۰۰۹، مخزن، لاہور، شمارہ، ۱۷: ۱۴۱).

---**کولا** (---ولین نیز مج) امذ؛ صف قدیم.
ایک کنارہ، ایک گوشہ، ایک طرف؛ (مجازاً) متفق. وہاں کے لوکاں ہوے یک کولے، سب بولے کہ اس شہر کا ناؤں عافیت. (۱۶۳۵، سب رس، ۴۳). [یک + کولا (رک)].

--- **کیسَہ زَر** (---ی مع، فت س، کس ء، فت ز) امذ.
روپوں کی تھیلی، پندرھویں صدی کے زمانے کے پیسوں کا ایک پیمانہ. یک کیسہ زر پندھوریں صدی میلادی کے نصف آخر میں تیں ہزار اقچہ کا... ہوا کرتا تھا. (۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳: ۱۷). [یک + کیسہ + زر (رک)].

--- **کیشی** (---ی مج) امث.
ایک مسلک یا مذہب کا ہونے کی حالت، ہم مذہب ہونا. ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی... یک کیشی... یک جانی وغیرہ... کا ذکر ہوا ہے. (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰). [یک + کیش (رک) + ی، لاحقہ کیفیت].

--- **کھاٹ پَر سّو وار** فقرہ.

رک : ایک کشتی کے سوار جو فصیح اور زیادہ مستعمل ہے.

ہمیں دونو یک ہاٹ کے چلنہار
ہمیں دونو یک گھاٹ پر ہیں سوار

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۶).

---گام امذ؛صف.

ایک قدم؛ (کنایۃً) ایک قدم کا، بہت کم (فاصلہ).

رہ یک گام ہے ہمت کے لیے عرش بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۲۸۱).

گو ہمت یک گام پہ موقوف ہے منزل
لیکن کوئی منزل کا طلب گار نہیں ہے

(۱۹۵۶، گفتنی و ناگفتنی، ۱۲۳). یہاں ناظر، منظر سے فاصلہ یک گام پر کھڑا ہے. (۱۹۹۵، شش ماہی رسالہ غالب (علامت کے مباحث، ۴۰۵). [یک + رک : گام (۱)].

---گرِفتَہ (--- کس گ، کس نیز فت ر، سک ف، فت ت) صف.

(کیمیا) جو صرف ایک (ایٹم) کے ساتھ مربوط ہوسکے (اَنگ : Monovalent). مانو ویلنٹ (Monovalent) یعنی یک گرفتہ اور الیکٹرو پازے ٹو.... یعنی برقی مثبت ہوتا ہے. (۱۹۷۱، ایٹم کے ماڈل، ۲۴۶). [یک + ف : گرفت، گرفتن = پکڑنا].

---گرِفتی (--- کس گ، کس نیز فت ر، سک ف) صف.

رک : یک گرفتہ (اَنگ : Monovalent). مالیکیولی فارمولا سے ایک ہائیڈروجن ایٹم نکالنے سے جو یک گرفتی گروپ حاصل ہوتا ہے اسے اس الکین کا الکائل گروپ کہتے ہیں. (۱۹۸۰، نامیاتی کیمیا (اردو سائنس بورڈ)، ۱۰۹). [یک گرفتہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت].

---گز دو فاختَہ کہاوت.

ایک پنتھ دو کاج، ایک داؤ یا وار میں دشمنوں کا کام تمام، ایک تیر سے دو شکار، ایک تدبیر سے دو کام ہونا.

دو مدعی ہیں آہ سیں مارا ہے ساختہ
مشہور ہے جہاں میں یک گز دو فاختہ

(۱۷۴۷، دیوان قاسم، ۱۵۷). قاضی نے کہا یک گز دو فاختہ سنا تھا یہاں چار ہیں ہم لاچار ہیں. (۱۸۶۴، شبستان سرور، ۱۲۴).

--- گو (---وج) صف.

ایک ہی کا ذکر کرنے والا، ایک ہی کا نام لینے والا؛ (مجازاً) وظیفہ یا تسبیح پڑھنے والا. سکون کی خاطر منظور ہے، تو بس توحید سے لو لگا لیجیے.... اور یک دان ویک بیں، یک گو بن کر رہ جایئے. (۱۹۱۲، ادیب، الہ آباد، جولائی ستمبر (تنقید غالب کے سو سال، ۱۱۴). [یک + ف : گو، گفتن = کہنا].

--- گوشَہ (---وج، فت ش) امذ؛صف.

۱. (لفظاً) ایک گوشہ، ایک کنارہ، ایک طرف.

نظر تھا عیار یو معلوم کر
جا چھپا ہیگی سوں یک گوشے بھتر

(۱۷۸۲، حاتم، مثنوی حسن و دل، ۱۷). **۲. رک : گوشہ گیر، عزلت نشیں.**

اچھوں گا اسی جاگے کم توشہ ہو
اچھوں گا تمام عمر یک گوشہ ہو

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۲۹). [یک + گوشہ (رک)].

---گُونا (---و مع) صف.

رک : یک گونہ جو فصیح ہے؛ ایک ہی رنگ یا قسم کا. اُردو کے حق میں مولوی صاحب کی دین یک گونا نہیں گونا گوں ہے. (۱۹۹۲، نگار، پاکستان، اگست، ۳۳). [یک گونہ (رک) کا ایک املا].

---گُونَہ (---و مع، فت ن) صف؛م ف.

یک رنگ، ایک قسم کا، کسی قدر، ایک طرح کا؛ کسی حد تک، تھوڑا بہت.

پہنچے اک رتبہ کو میری قیل و قال
ہو مجھے اس فن میں یک گونہ کمال

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳۵). اوس آدمی سے تو یک گونہ گدھا بھی بہتر ہے. (۱۸۵۹، مرآت الصدق، ۷۷). بوہروں کی ترقی اور عروج کو دیکھ کر مجھے یک گونہ حیرت ہوتی تھی. (۱۹۳۲، مشاہدات (سیماب اکبر آبادی)، ۴). ڈاکٹر وزیر آغا آپ کے لیے معاون ہوگئے ----- شمس آغا کی شہادت سے انہوں نے جو نزاکت طبع پائی ہے اس سے ان کے مزاج میں یک گونہ مٹھاس اور لطافت آ گئی ہے. (۱۹۶۱، سلام و پیام، ۱: ۱۰۱). میں سامنے کے ہال میں اپنی مقررہ جگہ پر پہنچا تو مجھے دیکھ کر یک گونہ استعجاب اور بڑی مسرت ہوئی کہ ----- کاغذات ----- میری شیلف پر رکھ دیے گئے تھے. (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سرآسماں، ۲۶). [یک + رک : گونہ (۱)].

---گُونَہ بے خُودی (---و مع، فت ن، ضم خ، و معد) امث.

ایک طرح کی مدہوشی؛ مراد : کسی بھی قسم کا نشہ، ہر وقت نشے کی سی حالت یا کیفیت. چاہیے ----- پی بھی لیتے تو یک گونہ بے خودی کے لیے کہ پان کی یاد دل سے کچھ تو محو ہو جائے. (۱۹۷۵، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۱۹۹). [یک گونہ + بے خودی (رک)].

---گِیر و مُحکم گِیر فقرہ.

ایک ہی چیز پر استقلال سے قائم رہنے کے موقع پر مستعمل. شادی ایک ہی کی، یک گیر و محکم گیر کے قائل تھے. (۱۹۸۹، آب گم، ۱۹۸).

---لائی (الف) صف.

چھوٹے عرض کا، ایک تہ کا؛ ایک، اکہرا. (ماخوذ : پلیٹس؛ جامع اللغات).

---لائی (ب) امث.

ایک عرض کی چادر نقاب یا چغہ. میرے روانہ ہونے کے بعد باریک کپڑے کی یک لائی سر پر اوڑھ لینا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۸ : ۲۶۰). [یک + رک : ف : لا (۳) + ئی، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

---لَحظَہ (--- فت مجل، سک ح، فت ظ) امذ نیز م ف.

ایک لحہ؛ ایک لمحے کو، ایک پل کے لیے بھی.

ہوئے تین دن تھا جو میں تاب میں
نہیں دیکھیا یک لحظہ کچھ خواب میں

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۷۸۵).

یک لحظہ ادک دھیان سو غافل نہ ہو شاہی
اس عشق کوں سینے منے سب دیس لیا ہے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۹۸).

یک لحظہ طرف ہو کے مرے دیدہ و دل سے
نادم تو سمندر ہے سدا منفعل آتش

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۷۴).

ملے جو فرصتِ یک لحظہ اپنی ہستی سے
تو دیدنی ہے پسِ دید ، ایک نظارا بھی

(۲۰۰۹، (سہ ماہی) الزبیر، بہاولپور (خورشید بیگ میلسوی)، ۱: ۱۴۶). [یک + لحظہ (رک)].

--- لَخت (--- فت ل، سک خ) (الف) صف: ~ یکلخت۔

ایک ٹکڑے یا قطعے کا؛ ایک چمڑے کا (جوتا وغیرہ). (پلیٹس).

--- لَخت (ب) م ف.

۱. قطعاً، بالکل، سارا، سب، تمام وکمال، محض، سرتاسر؛ فوراً، معاً، ایکدم؛ بلاتوقف۔

او ڈونگر کا سر قلعہء سخت تھا
آڑا چوڑا سب مل کر یک لخت تھا

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۳۸۲). بادشاہزادے کے واسطے یک لخت ایک لال ہی کا تخت بچھایا ہے۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز ودلبر، ۱۷۰).

چشم سے میری نہ بہتا آب ہو یک لخت دل
گر نہ ملتا ایسے ظالم ساتھ یہ کم بخت دل

(۱۷۹۵، قائم، ک، ۱: ۱۱۴).

نہ چیتل نہ پاڑھا نہ ارنا نہ شیر
ہوئے گولیاں کھا کے یک لخت ڈھیر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۷۷). یک لخت ایک بارعب انداز سے نوبت پٹنی اور شہنائیاں بجنی شروع ہوجاتی ہیں۔ (۱۹۲۲، انار کلی، ۳۸). "چلو تمہیں گھر چھوڑ آؤں" رضا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے یک لخت فیصلہ کرلیا۔ (۱۹۹۶، گلابوں والی گلی، ۲۰). اس نے یک لخت میری طرف دیکھا۔ (۲۰۰۴، روح کے زخم، ۷۸). **۲. بیک وقت، ایک ساتھ۔** سب کو بلا تفریق نیک وبد یک لخت چھوڑ دیا تھا۔ (۱۹۱۲، الناظر، لکھنؤ، یکم مئی، ۵۲). سوراخ سے روشنی یک لخت بند ہوجاتی۔ (۱۹۶۹، مقالات ابن الہیثم (ترجمہ)، ۲۶). **۳. ساتھ ساتھ، اکٹھے، ملے یا جڑے ہوئے۔**

کنارے چشم یوں یک لخت آ لخت جگر بیٹھے
قزلباشوں کے دستے گھاٹ سے جیسے اتر بیٹھے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۳۹). یہ قلعہ بڑا دشوار کشا ہے ---- تین طرف پہاڑ یک لخت ہے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۴۶۴). [یک + لخت (رک)].

--- لَخت کَر دینا / کرنا محاورہ.

۱. ٹکڑے کر دینا؛ (کنایۃ) نکال دینا، الگ کر دینا. ان کا شعری مرتبہ ضرور قابل بحث ہے لیکن ان کو میدان شعر ہی سے یک لخت کر دینا میری دانست میں سخت ناانصافی ہے ۔ (۲۰۰۹، الحمراء، لاہور، جون، ۶۰). **۲. جوڑ دینا، ملا دینا۔** اس نے لخت لخت ڈرامے یک لخت کیے اور تک سک سے درست کرکے منظر عام پر لایا۔ (۲۰۰۶، امتیاز علی تاج کے یک بابی ڈرامے (عرض ناشر)، ۴).

--- لَختہ (--- فت ل، سک خ، فت ت) صف.

یک قطعہ، ایک ٹکڑے کا، ایک ہی حصے پر مشتمل؛ (کنایۃ) سالم۔ سل اور شہتیر یک لختہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۱، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ)، ۲: ۶۳۹). فرش اور شہتیر ایک سالم جسم یعنی "یک لختہ" ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۷، مضبوطی اشیا (ترجمہ)، ۱: ۲۴۸). [یک لخت (رک) + ہ، لاحقہء نسبت].

--- لَحظ (--- فت ل، سک خ) م ف.

رک: یک لخت جو فصیح ہے؛ فوراً، اُسی وقت۔ در فتنہ باب فساد یک لحظ بند کیا شہر کو از سرنو بسایا۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۴). [یک لخت (رک) کا بگاڑ].

--- لڑی (--- فت ل) صف.

ایک لڑی کا، ایک لڑی پر مشتمل۔ پائیر اکسزین میں یک لڑی زنجیریں ---- متوازی ہوتی ہیں۔ (۱۹۷۵، غیر نامیاتی کیمیا (مرکزی اردو بورڈ لاہور)، ۲۶۳). [یک + لڑی (رک)].

--- لُقمۂ پگاہی بہ از ہزار مُرغ و ماہی کہاوت.

رک: یک لقمۂ صباحی الخ؛ صبح دم اگر تھوڑا سا بھی کھانا مل جائے تو وہ عمدہ اور بہت سی غذا سے بہتر ہے. (فرہنگ آصفیہ).

--- لُقمۂ صَباحی، بہتر زِ ہزار مُرغ و ماہی کہاوت.

صبح کا تھوڑا سا کھانا بھی بعد کے عمدہ قسم کے کھانوں سے بہتر ہے، صبح کے ناشتے کے وقت کا ایک نوالہ اپنی قوت میں مچھلی اور مرغ سے بہتر ہے، ناشتہ ضرور کرنا چاہیے. (ماخوذ: نور اللغات؛ جامع الامثال).

--- لَوتا (--- و لین) صف؛ امذ.

رک: اکلوتا جو فصیح ہے؛ ایک سے نسبت رکھنے والا، اکیلا، فرد، اپنی ماں کا ایک ہی، جو ایک ہی ہو، وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کا ایک ہی ہو. (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). [اکلوتا (رک) کا ایک املا].

--- لَونی (--- و لین) صف.

(لفظاً) ایک رنگ یا ساخت پر مشتمل؛ (طبیعیات) ایک ہی طول موج یا تعدد پر مبنی (تنویر یا تاب کاری) (انگ: Monochromatic). یک لونی روشنی جو روزن سے حاصل کی جاتی تھی اس کا رنگ پھر سوسرے منشور سے گزارنے سے بدلتا نہیں تھا. (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے (ترجمہ)، ۱: ۲۴۶). عام طور پر ہمیں یک لونی (Monochromatic) موجوں سے واسطہ نہیں پڑتا. (۱۹۷۴، موجیں اور اہتزازات، پیش لفظ، ح). [یک + لونی (۱)].

--- لوہی (--- و مج) صف نیز امث.

(لفظاً) ایک لوہے کے ٹکڑے کا؛ (لوہاری) تلوار کا پھل جو ایک لوہے کے ٹکڑے کا بنا ہو. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [یک + لوہ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- لَہجَگی (--- فت ج ل، سک ہ، فت ج) امث.

ایک لہجہ ہونے کی حالت، بول چال، اور طرز کلام میں یکساں ہونے کی حالت. وحدت تاثر سے یہ مراد ہرگز نہ لینی چاہیے کہ جذبات میں یکسانی و یک لہجگی پیدا ہو. (۱۹۵۳، ڈراما نگاری کا فن، ۱۰۲). [یک + لہجہ (رک) ہ مبدل بہ گ، + ی، لاحقہ کیفیت].

--- مادَری (--- فت د) صف.

ایک ماں کے. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یک + مادری (رک)].

--- مُٹھ (--- ضم م) صف: م ف (قدیم).

(لفظاً) یک مشت؛ (کنایۃً) متفق، ایک ساتھ، باہم.

جو سمنگ او یک مٹھ ہو تیراں دھریں
فلک کوں سو طاوس پراں کریں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۸۴). [یکٔ + مٹھ (رک)].

---**مُٹھ ہو کَرْ بولنا** محاورہ (قدیم).

یکٔ زبان یا متفق ہو کر بولنا، متفقہ طور پر کہنا. سگل یکٔ مٹھ ہو کر بولنے لگے. (۱۷۶۵، انواز سہیلی (ابراہیم بیجاپوری)، (دکھنی اردو لغت).

---**مُدّ** (--- ضم م، شد د نیز بلا شد). صف.

ایکٔ مُد (اجناس کا ایکٔ پیمانہ) کے برابر، دو مٹھیوں کے برابر.

طعام ان کے لیے یکٔ مد پکایا
ہور اس چالین تن کیتیں کھلایا

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، باقر آگاہ، ۷ : ۱۳۴). [یکٔ + مدّ (رک)].

---**مُدّعائی** (--- ضم م، شد د بفت). امث.

ایکٔ مدعا ہونے کا عمل، ایکٔ مطلب یا مقصد پر متفق ہونے کی حالت. ان رمام اشعار میں قوم مسلم کی یکٔ مدعائی ..... اور یکٔ جائی وغیرہ ..... کا ذکر ہوا ہے. (۱۹۸۸، اقبال ایکٔ صوفی شاعر، ۲۷۰). [یکٔ + مدعا (رک) + ئی، لاحقۂ اسمیت].

---**مَرْتَبہ** م ف.

۱. فوراً، اسی وقت، ایکٔ ساتھ. آواز راگ کی سونا، کھڑا ہو نعرہ مارا اور ان لوگوں کوں اوس بدعت سے منع کیا، یکٔ مرتبہ اندر سے کئی عورتیں نکلیاں. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۸۱). **۲. ایکٔ دفعہ، ایکٔ بار ہی.** ایکٔ مرتبہ اس بات کے سنتے وزیر سے، بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے. (۱۷۹۲، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی)، ۲۹).

---**مَرْکَزہ دار** (--- فت م، سک ر، فت ک، ز) صف؛ مذ.

(حیاتیات) وہ نباتی اور حیوانی خلیہ جن کا مرکزی حصہ ایکٔ ہو (انگ : Uninucleate). پروٹو پلاسٹ مسلسل سینے سے یکٔ مرکزہ دار (Uninucleate) چھوٹے چھوٹے گول شکل کے زوسپوروں میں منقسم ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰، فنجائی اور مشابہ پودے، ۱۱۴). [یکٔ + مرکزہ (رک) + ف : دار، داشتن = رکھنا].

---**مَرْکَزی** (--- فت م، سک ر، فت ک) صف.

۱. ایکٔ مرکز والا، ایکٔ مرکز کا حامل؛ (حیاتیات) جس کا ایکٔ مرکزہ ہو (خلیہ وغیرہ). ان کے خلیے یکٔ مرکزی اور کئی قرص نما سبز مایوں کے حامل ہوتے ہیں. (۱۹۶۸، الجی، ۲۱). **۲. (کنایۃً) ایکٔ فکر یا نکتے پر مبنی، کسی ایکٔ مضمون یا بات کا حامل.** غالب کی یہ غزل تسلسل خیال اور یکٔ مرکزی کا عدیم المثال نمونہ ہے. (۱۹۸۷، تنقید و تحقیق، ۲۱). [یکٔ + مرکزی (رک)].

---**مِژہ بَرْ ہَمْزَدَن** فقرہ.

پلک ہلانا، ایکٔ بار پلک جھپکنا؛ مراد : بالکل ذرا سا وقت یا وقفہ.

لوگوں کا اصرار پھر مجھسے ہوا بحر طبع
اور نہ) کذا (دی رخصت یکٔ مژہ بر ہمزون

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۲۸۰).

---**مُشْت** (--- ضم م، سک ش). امذ ل م ف؛ ~ یکمشت.

ایکٔ مٹھا؛ ایکٔ دفعہ، اکٹھا، ایکٔ ہی دفعہ میں، فی الفور، تمام و کمال، سب.

یکٔ مشت مٹی کو لیے شرف دے مسجور ملک کیا شرف سے

(۱۶۵۹، میراں جی (خدا نما)، نور نین، ۵).

بجز یکٔ مشت پر کچھ ہاتھ آنے کا نہیں اُن کے
عبث مجھ صید لاغر پر نظر صیاد رکھتے ہیں

(۱۷۴۹، دیوان زادہ، حاتم، ۱۰۲).

یوں نہیں سُرخ اُس کی ہر انگشت
ڈوبی ہیں میرے خون میں یکٔ مُشت

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۴۳). دس ہزار روپیہ یکٔ مشت مل جانا کچھ خالی جی کا گھر تھوڑا ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۹۳). اگر آپ اس وقت یکٔ مشت رقم ادا کر دیں تو میں انتقال آپ کے نام چڑھا دوں. (۱۹۴۲، سیلاب و گرداب، ۱۲۶). کاغذ اپنے قبضے میں رکھنا ہے تو ایکٔ سو چالیس روپے اِدھر کھسکاؤ، یکٔ مشت نہیں دے سکتے تو قسطوں سے ادا کرو. (۱۹۹۵، پراگندہ طبع لوگ، ۳۲۰).

---**مُشْت مانگنا** محاورہ.

کسی چیز کا یا روپے پیسے کا اکٹھا مانگنا، کسی چیز کا ایکٔ دم تقاضا کرنا. غلام ایسا تنگ ظرف اور سخت گیر نہیں جو سب کچھ یکٔ مشت مانگ لے نہایت قانع ہے. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۵، ۲۰ : ۹).

---**مِعْدَہ** (--- کس م ج م، سک ع، فت د) صف.

ایکٔ معدے والا (عموماً جانور). غرفہ دار اور یکٔ معدہ جانوروں کی بڑی آنت کے مختلف اعمال انہضام کا خاص مقصد ------ ہے. (۱۹۶۹، تغذیہ و غذایات حیوانات، ۴۱). [یکٔ + معدہ (رک)].

---**مَغْز و دو پوست** (--- فت م، سک غ، وج، وج، سک س) امذ؛ صف.

ایکٔ دماغ اور دو جسم؛ (مجازاً) ایکٔ سوچ والے، ہم خیال. دیکھنے سُننے والے اُن دونوں کو یکٔ مغز و دو پوست سمجھتے ہیں. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۴۹۱). [یکٔ + مغز (رک) + و (حرف عطف) + دو (رک) + پوست (رک)].

--- **مَن** (--- فت چ، سک ش، فت م) امذ.

ایکٔ من نیز یکٔ دل؛ (مجازاً) متفق.

شطرنج بازی کنتہ سوں جو کھلا لوروں
یکٔ من یکٔ جہت ہوے کرشہ رخ جوروں

(۱۲۶۵، فرید شکر گنج، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۱۲).

اے محباں یکٔ تن و یکٔ من
یاد کر سر جدا بہتر تن

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۰). [یکٔ + رک : من (۱)].

--- **مَن عِلم رَادَہ مَن عَقل (می) باید** کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ایکٔ حصہ علم کے لیے دس حصہ عقل کی ضرورت ہوتی ہے، عقل کے بغیر علم سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا. یکٔ من علم رادہ من عقل باید. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۶).

--- **مَنْزِل** (--- فت م، سک ن، کس ز) صف.

ا. جن کی منزل ایکٔ ہو؛ (کنایتہً) ہم سفر.

کدھیں ارمن سوں جا منزل کرے طوس
کدھیں اُترے جو یکٔ منزل اچھے روس

(۱۶۶۵، پھول بن، ۳۳). **۲. جن کا راستہ اور اڈا ایکٔ ہو (گاڑیوں کے لیے مستعمل).** ایکٔ صورت اس کی یہ بھی ہے کہ یکٔ منزل گاڑیاں ---- چار چار حصوں میں تقسیم ہوتی ہیں. (۱۸۶۷، مقالات مولانا محمد حسین آزاد، ۲۲۲). [یکٔ + منزل (رک)].

--- **مَنزِلَہ** (---فت م، سک ن، کس ز) صف.

ایک منزل کا، وہ (مکان) جس کی ایک ہی منزل (درجہ یا مالا) ہو. مرتضٰی علی خاں کا مکان اب یکِ منزلہ بنگلہ ہے. (۱۹۳۹، دامان باغباں، ۱۳۱). کھنڈرات کی جگہ یک منزلہ، دو منزلہ اور کہیں کہیں سہ منزلہ مکانات سر اٹھائے کھڑے تھے. (۱۹۸۷، گلی گلی کہانیاں، ۴۵). [یک + منزل + ہ، لاحقۂ نسبت].

--- **مَنی** (---فت م) (الف) امث ؛ ~ یکمنی.

دوستی، اتفاق رائے، یک دلی. ہم لوگ عرصہ دراز سے حضیض تنزل وادبار قومی میں پڑے ہوئے ہیں، کوئی ایسا جرعہ روح پرور اور جام یکمنی پلا کہ ہم لوگ مخمور بادہء حب الوطنی ہو کر اوج ترقی کیطرف پھر عود کریں. (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۱۶۲). ہاں چھیڑ بھی رباب کہ ہے گرم اختلاط حسن مہ دو ہفتہ و ابریق یک منی. (۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۴۹).

--- **مَنی** (ب) صف.

ایک من کا. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [یک من + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **مُنھ** (--- ضم م، غنہ) م ف ؛ ~ منھ.

رک : **ایک منھ ؛ ایک زبان، متفق الکلمہ.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [یک + منھ].

--- **مَورُوثی** (--- ولین، و مع) صف.

ایک موروث کا، ایک نسل یا خاندان کا. چونکہ مورث ایک ہی ہوتا ہے اس لیے اس قسم کی تولید کو یک موروثی (Parental Uni) تولید کہتے ہیں. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۲۴۷). [یک + موروثی (رک)].

--- **مَوضُوعات** (--- ولین، و مع) امذ.

ایک سے موضوعات پر مبنی، ایک ہی عنوان کا. یہ رکازی عضویات ----- مشہور مخصوص سلسلہء یک موضوعات میں بیان کیے گئے ہیں. (۱۹۳۱، خلاصہ طبقات الارض ہند، (ترجمہ)، ۵۱). [یک + موضوع (رک) + ات، لاحقۂ جمع].

--- **مَوضُوعی** (--- ولین، و مع) صف.

ایک موضوع کا، ایک عنوان پر مبنی. نام نہاد انباد قلیسی نگارشات پر (Stern .M.S) کا ایک یک موضوعی مقالہ زیر تحریر ہے. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۹۴). آئندہ سے نگار کا ہر شمارہ ان معنی میں شمارہ خصوصی ہو گا کہ ہر ماہ یک موضوعی پرچہ ہو گا. (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتحپوری حیات و خدمات، ۲ : ۶۱۵). [یک + موضوع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **مَیلی گندک** (--- ی لین، فت گ، سک ن، فت د) امث.

(کیمیا) ایک خاص تپش یا کھولاؤ کے نقطے تک پگھلائی ہوئی گندک (انگ : Monoclinic Sulphur). یک میلی گندک (B.S) نقطہء اماعت کے قریب پگلی ہوئی گندک کے قلماؤ سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۴۸، غیر نامیاتی کیمیا، محمود احمد خاں (ترجمہ)، ۳۶۴). [یک + رک : میل ( ) + ی، لاحقۂ نسبت + گندک (رک)].

--- **میں یک** صف نیز م ف (قدیم).

بے مثل نیز ایک سے ایک، بہتر سے بہتر.

رائی مرآت و مری ا یک میں یک
یک میں یک نائی نوا نئی مندرج

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۸۰).

--- **میں یکاّ** صف نیز م ف (قدیم).

یگانہء روزگار، بے مثل، یکتا. ایسے کامل یک میں یکا کون ہو سکتا ماہر. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۴).

--- **نالہ** (--- فت ل) امذ.

ایک فریاد، ایک نالہ.

شور سن کر ہم نوایوں کا ابلتا ہے یہ دل
رخصت یک نالہ، اے صیاد، جاتی ہے بہار

(۱۷۸۰، سودا، ک (مجلس)، ۱ : ۱۸۲). [یک + نالہ (رک)].

--- **نِشَست** (--- کس نیز فت ن، کس نیز فت ش، سک س) صف.

ہم نشین، رفیق، مصاحب. (فرہنگ عامرہ). [یک + نشست (رک)].

--- **نِشَستی** (--- کس نیز فت ن، کس نیز فت ش، سک س) صف.

ایک نشست کا، ایک بیٹھک والا، جس پر صرف ایک شخص بیٹھ سکتا ہو (صوفہ وغیرہ). شروع میں ہم دونوں ایک دوسرے سے ملحق دو یک نشستی صوفوں پر بیٹھ گئے. (۲۰۰۳، بیدار دل لوگ، ۲۷۲). [یک + نشست (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- **نَظَر** (--- فت ن، ظ) امث نیز م ف.

ایک نظر، ایک نگاہ؛ سرسری طور پر، ایک بار.

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ میں لی مشقت کیا اس دنبال

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۴).

جدھر تجھ جلالت کی ہوے یک نظر
کرے سُرمہ افلاک کوں جال کر

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۸).

اک عمر کوں یک نظر ہے کافی
تن من کی تلک کرے تلافی

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۷).

کرے اُس زلف کی موجوں اوپر گر یک نظر دریا
پریشانی سے بھولے لہر اپنی سر بسر دریا

(۱۷۳۴، دیوان زادہ، حاتم، ۳۵). [یک + نظر (رک)].

--- **نَظَر کَرنا** محاورہ (قدیم).

ایک نظر دیکھنا، سرسری دیکھنا.

کہ دیکھلاؤنگی کر تجے یک نظر
میں آتے براں آئی ہوں قول کر

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۲۲).

--- **نَظَر میں** م ف.

ایک نگاہ میں، سرسری طور پر دیکھنے سے. توں یک نظر میں دستا تھا وے میں تجھے دور دیکھتا تجے دور دیکھتے تے ہزار تشویش دیکھیا. (۱۶۲۸، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ، قلمی)، ۱۷۳).

--- **نَظَرے خُوش گُزرے** فقرہ.

فارسی کہاوت اردو میں مستعمل؛ اس وقت مستعمل جس کسی سے ملنے کی بہت زیادہ تمنا ہو ؛ ایک نظر دیکھ لینا کافی ہے، ایک نظر دیکھ لینا بھی بہت ہے نیز اس وقت بھی مستعمل جب کوئی ایک نظر میں اچھا لگے۔ میں تو فقط مشتاق زیارت جمال ہوں یک نظرے خوش گزرے ہاں یہ البتہ ہے کہ میں بلفظ پر ستار انکی بیبیوں کے سامنے پکاری جاؤں۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال (ترجمہ)، ۶ : ۲۳۳)۔

اک اشارہ میں یہاں اپنا ہوا کام تمام
لوگ کہتے ہیں غلط یک نظرے خوش گزرے

(۱۹۰۵، دیوان انجم، ۱۳۲)۔

--- **نَغْمَہ** (--- فت ن، سک غ، فت م) امذ۔

ایک راگ؛ (مجازاً) روزِ ازل کی آواز "کن"، عالم تخلیق کی ابتدا۔ (ماخوذ : فرہنگ اقبال (فارسی)۔ [یک + نغمہ (رک)]۔

--- **نَفَرِی** (--- فت ن، فت نیز سک ف) صف۔

ایک ہی آدمی کا (خصوصاً کوئی کام) جس کا سہرا صرف ایک آدمی کے سر ہو (انگ : One man)۔ انگریزی میں اٹھارھویں صدی کے یک نفری (manOne) لغات میں املا میں یکسانی کی ایک سطح قائم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ (۱۹۹۹، اردو رسم الخط اور املا ایک محاکمہ، ۱۸۲)۔ [یک + نفری (رک)]۔

--- **نَفَس** (--- فت ن، ف) (الف) امذ؛ م ف۔

ایک دم، تھوڑی دیر، سانس بھر، ایک سانس کے برابر، لمحے بھر، اتنی دیر جتنی دیر میں آدمی ایک سانس لیتا ہے، کم سے کم تر وقفہ۔ کہ بعد از عمرے و آن ہم یک نفس، سمجھنے کوں ایک نکتہ بس۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۶۴)۔

روز و شب یک نہیں فرصت
دم کے ہم پاس دار بیٹھے ہیں

(۱۷۸۰، دیوان زادہ، حاتم، ۱۷۷)۔

فروغ شعلۂ خس ، یک نفس ہے
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۵۷)۔

تم سے ہو کر جدا کہ نفس دوستو
زندگی مرگھٹوں دلدلوں میں گئی

(۱۹۸۱، فتنۂ سامانی دل، ۱۳۳)۔

--- **نَفَس** (ب) صف۔

۱. ایک دم کا، تھوڑی دیر کا۔

اس میں مزا نہیں تپش و انتظار کا
میری بساط کیا ہے تب و تاب یک نفس

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۲)۔ **۲. رک : ہم نفس، دوست، آشنا، رفیق۔**

جس میں خوش یک نفس معاش کریں
طور پر اپنے بود و باش کریں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۱۶)۔ [یک + نفس (رک)]۔

--- **نَفَسی** (--- فت ن، ف) امث۔

ایک نفس ہونے کا عمل، ہم نفسی، یک جانی۔ ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی، یک نفسی ...... یک جانی وغیرہ ...... کا ذکر ہوا ہے۔ (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰)۔ [یک نفس + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **نِگاہ (نِگہ)** (--- کس ن) امث۔

ایک نظر، ایک نگاہ۔

اُس سے جب ہم دو چار ہوتے ہیں
یک نگہ میں شکار ہوتے ہیں

(۱۷۷۳، دیوان زادہ حاتم، ۱۶۹)۔

وہ دل شکار آن جو نکلا شکار کو
انداز یک نگاہ سے مارا ہزار کو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۷)۔ [یک + نگاہ (رک)]۔

--- **نِگاہی** (--- کس ن) امث۔

نگاہ کا ایک ہونا، زاویۂ نظر ایک ہونا۔ (فرہنگ اقبال فارسی)۔ [یک + نگاہ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **نُما** (--- ضم ن) صف۔

(مجازاً) ایک خدا کا جلوہ دکھانے والا۔ (فرہنگ اقبال فارسی)۔ [یک + ف : نما، نمودن = دیکھنا، دکھانا]۔

--- **نُمائی** (--- ضم ن) امث۔

ایک سا نظر آنے کی حالت یا کیفیت۔ ان تمام اشعار میں قوم مسلم کی یک مدعائی ..... یک نمائی ..... اور یک جانی وغیرہ ..... کا ذکر ہوا ہے۔ (۱۹۸۸، اقبال ایک صوفی شاعر، ۲۷۰)۔ [یک نما + ئی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **نُور آدمی سو نُور پوشاک** فقرہ۔

مراد : سراپا نور۔

یہی کہتے ہیں جو ہیں عاشق پاک
کہ یک نور آدمی سو نور پوشاک

(۱۷۷۴، مثنوی تصویر جاناں، شفیق، ۴۷)۔

--- **نَوعی** (--- ولین) صف۔

ایک نوع کا، ایک ہی قسم کا، ایک ہی جنس یا نوع کا، ہم جنس (انگ : Homogeneous)۔ مشرقی پاکستان، ثقافتی اور لسانی اعتبار سے یک نوعی (Homogeneous) علاقہ تھا۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۱۰)۔ [یک + نوع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- **نَہ شُد (نَشُد) دو شُد** کہاوت۔

ایک مصیبت سے جان چھوٹی تھی کہ ایک اور مصیبت آ گئی، ایک بلا تو تھی ہی دوسری اور پیچھے پڑی، ایک امر عجیب کے بعد دوسرے امر عجیب کے واقع ہونے پر بھی بولتے ہیں۔

آیا فراق لے کے اجل یک نشد دو شد
یہ آج ہوئی درست مثل یک نشد دو شد

(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۶۵)۔

جی بھی لے دل لیا ہے تو چل یک نہ شد دو شد
تا پھر وہ تازہ ہوئے مثل یک نہ شد دوشد

(۱۷۹۵، قائم، د، ۵۱).

جل ہی رہا تھا آتش اندوہ و غم میں دل
اٹھنے لگا جگر سے دھواں یک نشد دو شد

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴ : ۴۳). یہ مجاہد انگریزوں کو گالیاں دیتے کہ ان ایسے تیسوں نے اسی دن کے لیے یہ دھوکے کی بندوقیں بنا بنا کر رکھی تھیں، یک نشد دو شد۔ (۱۸۹۳، لکچروں کا مجموعہ (نذیر احمد)، ۱ : ۴۳۳). شوہر نے کہا یک نشد دو شد بچہ گیا تو گیا یہ جورو بھی چلی۔ (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱ : ۱۱۷). یک نہ شد دو شد، ابھی ان صاحبزادے کے ساتھ دماغ کھپایا اب یہ آ گئیں۔ (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے، ۲۱). یہاں آ کر اُردو کا بھی ایک اخبار ہمدرد کے نام سے نکال لیا، یک نہ شد دو شد۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۸۲).

--- نہ یکْ (---فت ن، ی) صف.

ایک یا دوسرا؛ ایک یا کوئی نہ کوئی؛ کچھ نہ کچھ. (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- وَرَقی (---فت و، ر نیز سک ر) صف.

ایک ورق والا، ایک ہی صفحے پر مبنی یا مشتمل (عموماً پرچہ یا اخبار وغیرہ)۔ ۱۸۹۰ء میں الزہرۃ کے نام سے ایک ورقی اخبار شائع ہوا۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۱۹۲). [یک + ورق (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

--- وَطنی (---فت و، ط) صف.

ایک ہی وطن کا؛ (کنایتہ) ہم وطن؛ ایک دیس کا. (پلیٹس). [یک + وطن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- وَقتی (---فت و، سک ق) (الف) صف.

جو ایک ہی وقت پر ہو، ایک خاص یا محدود وقت میں ہونے والا، مخصوص مدت کا۔ مختلف حواس کے یک وقتی تہیج سے پیدا ہونے والی مرکب کیفیات تقریباً تمام صورتوں میں مذکورہ بالا معنوں میں آسانی سے تحلیل کی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۳۲، اساس نفسیات (ترجمہ)، ۳۰۲).

--- وَقتی (ب) امث.

ایک وقت کا ہونا، ایک خاص وقت یا مدت میں عمل پذیر یا واقع ہونا۔ کلاسیکی میکانیات میں وقت کو مطلق اور یونیورسل خیال کیا جاتا ہے، اس وجہ سے واقعات کی یک وقتی بھی مطلق ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۳۵۲). [یک + وقتی (رک)].

--- ہات دے یکْ ہات لے کہاوت.

اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے، کسی کام کے فوری طور پر کرنے کے موقع پر مستعمل۔

بدی پاوے بدی پر کر چلے توں
کتے، یک ہات دے یک ہات لے توں

(۱۷۴۳، طالب و موہنی، ۶۶).

--- ہاتھ امذ.

ایک ہاتھ، (شمشیر بازی) ایک ہاتھ میں شمشیر اور ایک ہاتھ خالی حریف سے مقابلہ کرنے والا شمشیر باز۔ بعض شمشیر باز ایسے ہیں جو ایک ہاتھ خالی حریف سے مقابلہ کرتے ہیں ان لوگوں کو یک ہاتھ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری، ۱، ۱ : ۳۷۰). [یک + ہاتھ (رک)].

--- ہَزاری (---فت س، غنہ) صف؛ امذ۔

ایک ہزار والا، جس کے ایک ہزار ماتحت ہوں؛ ایک شاہی عہدہ، وہ فوجی منصب دار جس کی نگرانی میں ایک ہزار سوار یا پیادے ہوں، شاہی زمانے میں فوجی افسروں کا ایک عہدہ جس میں ایک ہزار سوار یا پیادے ماتحتی میں ہوتے تھے۔ اس منصب پر یک ہزاری امیر متمکن ہوتا تھا۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۶۷). [یک + ہزاری (رک)].

--- ہَفتَہ (---فت ہ، سک ف، فت ت) (الف) امذ؛ م ف.

سات دن نیز سات دن تک۔

اچھوں گا واں یک ہفتہ جا یکدگر
تجے بات کا کوفت ہے سربسر

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۱۳).

ایسا بھاگا میں اُس کے ڈر سے گر کر
کہ یک ہفتہ تلک دیکھا نہ پھر کر

(۱۸۰۳، قصہ تمیم انصاری، غلام رسول، ۳۲).

--- ہَفتَہ (ب) صف.

(کنایتہ) چند روز، تھوڑے دن کا، قلیل مدت والا؛ (مجازاً) عارضی۔

اس ہستی یک ہفتہ کے دن سیر میں گزرے
منگل نہیں دنیا میں بنارس کے مقابل

(۱۸۶۸، رشک (مہذب اللغات)).

--- ہُوں بچَن (---و مع، فت ب، چ) امذ (قدیم)۔

ایک ہوں کی آواز۔

یک ہوں بچن سن کان میں کئی صف پہ صف صف ہو پڑے
ہو فوج مینے گرم جو دیکھے نظر بھر گھور جس

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۱۸). [یک + ہوں (رک) + بچن (رک)].

--- یکْ کس صف (---فت ا، فت و بشد کس خف ل، فت ی) صف؛ م ف۔

ایک ایک، تمام، سارا، سب، تمام تر؛ ایک ایک کرکے، ایک کے بعد ایک نیز ناگہاں۔ تیوں وہاں بی انوپ پوچ بچارہے، یک یک جواب دینا ہے۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶۹).

یک یک فوج تجھ یک سپاہی ڈپائے
کہ یک شعلہ جیوں بھڑکہ بنی جلائے

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۶).

ہے خلاصہ دین کا جو توں لکھیا ہے سو نکات
لک کرامت ہو دسے یک یک جو توں بولیا ہے بات

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۶۵).

حقیقت کی زلف کا کھول بستار
سو یک یک تار کا مجھ کر گرفتار

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۳۲).

--- یکْ حَرَف (---فت ی، ح، سک نیز فت ر). امذ؛ صف۔

ایک ایک حرف: (مجازاً) تمام تر، سب (بات وغیرہ).

کری موں او عورت عمر کی طرف
کہی حال اپنا اور یک یک حرف

(۱۶۷۹، قصہ تمیم انصاری، کبیرا (کبیر دکھنی)، (ق)، ۵).

---یک گھڑی (---فت ی، گھ) م ف؛ ~ یکیک.

ہر پل، ہر گھڑی، ہر وقت.

یک سال ہے مجہ حق میں تجہ باج جاناں یک رین
نین بلکہ مشکل سرسوں مجہ یکیک گھڑی ٹلنا پڑا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۵۶).

یَک (۲) (فت ی) امذ.

(**"ایک" کا عام بول چال کا تلفظ**)؛ **۲ سے پہلے کا عدد.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [ایک (رک) کا مخفف].

---انگ (---فت ا، غنہ) صف.

اکیلا، تنہا، مجرد، تنہائی پسند. (پلیٹس). [یک + انگ (رک)].

یکا (فت ی) امذ.

ایک امریکی پودے کا نام. رتالو کے علاوہ امریکی ایلوے، یکا اور سیسل کے پودوں سے نہ ختم ہونے والی مقدار میں بہت کم قیمت پر کارٹی سون بنانے کے لیے خام مواد حاصل کیا جاتا ہے. (۱۹۶۲، جڑی بوٹیوں سے علاج، ۴۶). [مقامی].

یکّا (فت ی، شد ک) (الف) صف.

۱. رک: یکہ؛ **یکتا، منفرد، بے مثل، بے نظیر، لاثانی، انوکھا، نرالا.** ایسے کامل یک میں یکا کون ہو سکتا ماہر. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۴).

بانکپنے میں یکا ہوں میں اس فن میں یکا ہوں

(۱۸۲۹، نظم رنگین، ۴۹).

یکّا (ب) امذ.

۱. **ایک فرد، تنہا، واحد، اکیلا، مجرد؛ ایک قسم کا قتیل سوز جس میں ایک ہی بتی جلتی ہے.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). ۲. **احدی ایک قسم کے سپاہی جنھیں گھر بیٹھے تنخواہ ملتی ہے.** یکا...... ایک قسم کے سپاہی جنھیں گھر بیٹھے تنخواہ ملا کرتی ہے. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۶۱). ۳. **تانگہ، وہ سواری جس میں ایک گھوڑا جتا ہوا ہو.**

جھٹکے دے پر بندھن یکا اے سکھی ساجن نا سکھی یکا

(۱۹۸۳، نذر خسرو، ۳۶). گارڈ نے...... سامان اٹھوا کر ایک یکے میں رکھوایا اور خدا حافظ کہا. (۲۰۰۲، پس منظر، ۱۲۴). [یک (رک) کا املا].

---دُکّا/دُوکّا (---ضم د، شد ک/غم د) م ف.

رک: **اکا دکا؛ کہیں کہیں، ایک آدھ.** پہاڑی اور بنجر قطعات زمین میں ہو کر گزرتی ہیں جہاں یکا دوکا گاؤں اور قدرے قلیل آبادی دکھائی دیتی ہے. (۱۸۸۹، سوانح عمری امیر علی ٹھگ (تمہید)، ۸). ابھی سطح آسمان پر یکّا دُکّا تارے موجود تھے. (۱۹۳۶، راشد الخیری، نالۂ زار، ۵۰). [یکّا + دُکّا (رک)/دُوکّا = دُکّا (رک)].

---و تنہا (---وج، فت ت، سک ن) صف.

واحد؛ بالکل اکیلا، نہایت تنہا؛ (مجازاً) بے آسرا. اسے ملتان ایک طرح یکا و تنہا مسلمانوں کا صوبہ دکھائی دینے لگا. (۱۹۹۰، اکابرین تحریک پاکستان، ۸۴). اب ہم کھلے آسمان تلے اپنے آپ کو یکا و تنہا محسوس کر رہے ہیں. (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۴۹). [یکا + و، (حرف عطف) + تنہا (رک)].

---یک (---فت ی) صف.

منفرد، یکتا. (چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں) مصداق اردو کے تمام موجود لغات میں فرہنگ تلفظ اپنے یکایک ہونے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے. (۲۰۰۸، اخبار اردو، جون، ۳۸). [یکا + یک (رک)].

یکا ایک (فت ی، ی مج) م ف.

رک: یکایک؛ اچانک، فوراً.

لگیانیں ہے یو جیو اس دھات سوں
جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴۵).

تلک آ یکا ایک حضرت عمرؓ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوں کہے کھول اور با خبر

(۱۶۸۸، ہدایات ہندی، ضعیفی، ۱۴۳). [یکایک (رک) کا ایک قدیم املا].

یکاد (فت ی) صف.

رک: ایک آدھ (عدد غیر متعین)؛ چند، دو ایک، تھوڑے سے.

اس آب کے لوگ اب کہاں ہے
گر ہے تو یکاد سب کہاں ہے

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۵).

اب مرے من میں ہے جو اس من کوں
دیکھلانا یکاد من موہن

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۷۸).

دوست یوں ان یکاد پڑھتے ہیں
کہ میری سمت اسے نظر کچھ ہے

(۱۸۶۹، شیفتہ، ک، ۱۰۸). [ایک آد (رک) کا بگاڑ].

یکادے (فت ی) صف (قدیم).

ایک آدھے، ایک یا زیادہ، چند، کچھ. طھوار کا کھیل جو آگ سوں ہے تو یکادے وقت جلتا بھی ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۵۳).

ڈھونڈیں گرچہ سب کوئی بھی ہم سنگات
خدا لیائے موتی یکادے کے ہات

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۳۰). [یکاد (رک) + ے، لاحقۂ جمع].

یکار (فت ی) امذ.

ی کی آواز یا حرف. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س: #].

یکاون (فت ی، و) صف.

رک: اکیاون؛ اکاون.

عمر یکاون سال میں تن سوں گئے بر آسماں

(۱۷۸۱، چار کرسی، ۱۰).

تھا یہ تصنیف کا سبب درسن
یک ہزار و دوصد و یکاون

(۱۸۳۵، پچپن مثال (ق)، ۷ الف). [اکیاون (رک) کا قدیم املا].

یکائی (فت ی) امث.

ایک یا منفرد ہونے کی حالت ؛ رک : یکتائی۔ کلاں اردو لغت کی یکائی جس کی بنیاد پر الفاظ محاورات ---- مختلف مفاہیم کی از سر تازہ ---- نظائر بنانے کا کام ہوگا۔ (۲۰۰۷ء، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۵)۔ [اکائی (رک) کا ایک املا]۔

یکائیک (فت ی، ی مج) م ف.
اچانک، یکایک۔

مبادا پری کا اچھے اس نظر
کہ یو ہوئی یکائیک یوں بے خبر

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۷۷)۔

کہ عاشق صفت وو جنگل تیر کر
یکائیک آیا اسی دیر پر

(۱۶۳۸ء، چندر بدن و مہیار، ۸۸)۔

یکایک (فت ی، ی) (الف) م ف.
دفعتاً، یکبارگی، ناگہاں، یک بیک، فوراً، ایک دفعہ ہی۔

جینو پہر کر گل میں کروں گر بت پرستی میں
میرا ثابت کفر دیکھے یکایک برہمن لرزے

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۶۸)۔

کہو چند سور کوں جا جو یکایک آج نا نکلیں
کہ دھن مکھ نور تھے اپنی مجالس میں دیپایا ہوں

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۳۰۵)۔ یکایک غیب تی کچھ رمز پا کر، دل میں اپنے کچھ لیا کر ---- بہوت مان دیے۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۷)۔

یکایک صبا مجھ کوں ہوشیار کر
ادک بیہوشی کا دیا جام بھر

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۱۱۷)۔

ٹوٹیا تھا مو گرانت کا جھڑے تھے پات جھمکیاں کے
یکایک کیوں جڑائی ووئی بلا سنار چوری سوں

(۱۶۹۷ء، ہاشمی، د، ۱۴۶)۔

بیٹھا ہے اور سیں کن نیں کہا خدایا
اس وقت میں یکایک یار اب کہاں سیں آیا

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۱۱۱)۔ بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ جو مراد محنت سے یا یکایک نصیبوں سے ہاتھ آوے تو اس کی احتیاط میں اور نگہبانی میں تغافل نہ کرے۔ (۱۷۴۶ء، قصہء مہرافروز و دلبر، ۲۵۳)۔ اتنے میں وہ یکایک روے زمین پر لوٹ کر مانند گیند ہوا اور طرف ہواے آسماں کے اڑا اور نظر سے غائب ہوا۔ (۱۷۷۵ء، نوطرز مرصع، ۳۲۱)۔

سو یکایک ہو مخالف ہم سے وہ بن کر رقیب
آہ اوس کی عاشقی کا وہ لگے دم مارنے

(۱۸۰۹ء، جرأت، ک، ۱۸۴)۔

نقشہ موئے کمر کھینچا تو بھولا تھا لچک
ہو گئی لغزش یکایک خامہء بہزاد کو

(۱۸۵۴ء، دفتر فصاحت، ۱۴۵)۔

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت
بڑھا جانب بوقبیس ابرِ رحمت

(۱۸۷۹ء، مسدس حالی، ۱۴)۔ یکایک ایسا معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان مکان میں شادی کا سامان ہے۔ (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۲۱۱)۔ یکایک خیال آیا چل کر بھابی سے دو دو باتیں کر لوں۔ (۱۹۳۸ء، سولہ سنگار، ۵۸)۔ وہ یکایک اپنی جسامت سے بہت بڑا ہو گیا ہے۔ (۲۰۰۴ء، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۳۱۹)۔

یکایک (ب) امذ.
ایک ایک، فرد فرد، یک یک، ایک ساتھ۔ لاکھوں روپے صرف کر کے مہرخ اور نافرمان اور بہار وغیرہ کو پرورش کیا، سحر سکھلایا اب یکایک کیونکر ان سب کو قتل کر ڈالوں۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱: ۱۸۴)۔ [یک (رک) + ا، (حرفِ اتصال) + یک (رک)]۔

یکایکی (فت ی، ی) م ف.
یکایک، اچانک۔ یکایکی اس کے جسم میں اوپر سے نیچے تک سنسنی پیدا ہونے لگی۔ (۱۹۸۲ء، بند لبوں کی چیخ، ۹۴)۔ [یکایک (رک) + ی، زائد]۔

یکبار (فت ی، سک ک) (الف) امث.
رک : یک بار؛ ایک بار، ایک دفعہ، ایک مرتبہ۔

سو یکبار کا بھار سارا اتھا
دھرت ہور گگن میں ڈھولارا اتھا

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۰۸)۔

شمشیر لے شرع کا اپس ہت یکبار کیا جگت کوں دعوت

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۹)۔

نگاہِ فیض تیری کیمیا اثر اتنی
اگر وہ ہو کرۂ خاک کی طرف یکبار

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱: ۲۴۶)۔

دیکھا لحدِ تنگ کو خم ہو کے جو یکبار
ارشاد کیا فاعتبرو یا الوالابصار) کذا(

(۱۸۹۱ء، تعشق لکھنوی (مہذب اللغات))۔

تصور کا براق اُس جا مجھے دوڑا کے لے آیا
جہاں ابھرا تھا تو یکبار تیرہ سو برس پہلے

(۱۹۵۸ء، تار پیراہن، ۲۰۶)۔

یکُبار (ب) م ف.
اچانک، ناگہاں، فوراً، اسی وقت۔

ملنے سے مدعی کے یکبار ہاتھ اوٹھایا
شکر خدا کہ میری بات اوس نے مانی اتنی

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۳۱۰)۔

بیتاب ہوا دیکھ کے حال شہ ابرار
پیش عمر سعد گیا دوڑ کے یکبار

(۱۸۹۱ء، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۳۰)۔ [یک بار (رک) کا ایک املا]۔

یکُبارگی (فت ی، ی ک، سک نیز فت ر) م ف.
۱. ا رک : یک بارگی، یک بیک، ایک دم، دفعتہ، اچانک یک۔

بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم
تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۵).

عناں تیز کر کر سو سو یکبارگی
رکھے باٹ میں پانو یاوارگی

(۱۴۶۹، خاور نامہ، ۲۰).

در منداں کا سو درماں عین اس کا لطف ہے
ہوے گا یکبارگی مشکل سب آسان غم دکھا

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۱۲).

حکمتاں کی سب کتابیں دھوسنے یکبارگی
گر فلاتوں تجبھ دبستاں میں سبق خوانی کرے

(۱۷۰۷، ولی، ک، انتخاب، (ق)، ۳۶۲). جیسی ہے کانت اس کے رنگ کی اور تیسی ہی دیکھ دیکھ خوبی اس باغ کی و بہار سکھیوں کا دیکھ کے اور جھمک کر یکبارگی ہی تخت پر سے اتری. (۱۷۴۶، قصۂ میر افروز و دلبر، ۴۴). کافروں کی (تو) یہ تمہا ہے کہ تم (ذرا بھی) اپنے ہتھیاروں او ساز، سامان (جنگ) سے نافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱۶۵). **۲. ایک دفعہ میں ایک بار میں، ایک مرتبہ.** سب صدمہ ایسا شدید ہو تو نشتر کی تیزی اپنا اثر یکبارگی نہیں کرتی. (۱۹۴۷، ظلمت نیم راز، ۲۰۲). جو نقصاں یکبارگی پینے سے ممکن ہوتا ہے اس سے اور بھی زیادہ.... پینے سے پانی کی شدید ٹھنڈک...کا خطرہ ہوتا ہے. (۱۹۶۷، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۲۴۳). بنو کچھ نہ کہ پائیں یکبارگی پھر رونے کا دورہ پڑا. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۲۲). [یکبارہ (رک) (بحذف ہ) + ف گی، لاحقۂ کیفیت].

یُکبارہ (فت ی، سک ک، فت ر) امذ امذ، م ف.

۱. یک بار؛ ایک مرتبہ نیز ایک بار ہی.

کہاں تک شعر کہتا جاؤں آخر کوئی حد بھی ہو
کہ حلوئے میں مزا ہوتا ہے اور یکبارہ ہوتا ہے

(۱۹۳۶، چمنستان، ۸۶). ۲. (نباتیات) **یک ثمرہ، صرف ایک بار پھل دینے والا، ایک بار بیج پیدا کرکے ختم یا خراب ہو جانے والا (پودا) (انگ : momocarpic).** پودے یا تو یکبارہ ہوتے ہیں (یعنی ایک بار بیج پیدا کرنے کے بعد بالکل ختم ہو جاتے ہیں). (۱۹۴۲، مبادی نباتیات، سعید الدین (ترجمہ)، ۶۸۹). [ایک بار + ہ، لاحقۂ صفت].

یُکباری (فت ی، سک ک) امث؛ م ف.

ایک بار؛ رک : یک بیک؛ معاً فوراً.

ہو دیوانے سا دَوڑا) کذا (یکبارگی
اور بہت سی کی آ گے غمنواری

(۱۸۱۰، ہشت گلزار، ۱۰).

دم تکبیر اٹھائے دو جہاں ہاتھ یکباری
نماز عشق کی ہم نے ادا کیا حسن نیت سے

(۱۸۵۴، ذوق، ۲۱۷). [یکبار + ی، لاحقۂ کیفیت].

یُکپنا (فت ی، سک ک، فت پ) امذ (قدیم)۔

رک : یک پنا؛ ایک ہونے کا عمل (مجازاً) وحدت.

جس علم میں یکپنا یکتائی ہے
وہاں ضمیر احدیت کے آئی ہے

(۱۴۲۱، بندہ نواز، رموز الکاسبین، ۱).

یو وحدت اھی یکپنا بی خلاف
نکتا وحاں سب دویگا غلاف

(۱۶۸۸، ہدایات ہندی، صعیفی (ق)، ۲۱۳). [یک + پنا، لاحقۂ کیفیت].

یَکت (فت ی، سک نیز فت ک) صف.

اکیلا.

دل سو ونداں کے جو تھے کتنے سوں اگلے بے شمار
شہ یکست نازی اوچائے ہوائے امیر المومنیں

(۱۷۲۰، ریاض مراثی، قربان علی، ۱۰۴). [ایک (رک) + ت، لاحقۂ صفت].

یُکت (ضم ی، سک ک) صف.

۱. ملا ہوا، جڑا ہوا، لگا ہوا، مملو، سنا ہوا، ملحق، ملصق، چسپاں.

پھرانے اپس کے میں گھوڑے دئے
لینے دم یکت نال جوزی دئے

(۱۶۲۵، علی نامہ، ۴۳۴). جو کرم میں اکرم دیکھتا ہے اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے وہ نشیوں میں بدھمان ہے، وہ سب کرم کرتا ہوا بھی یکت یوگی ہے. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا وار ۱۳۸). **۲. جوگ، یوگ، اچت، لائق، بھیک، درست؛ مناسب، موزوں.** (فرہنگ آصفیہ ہندی اردو لغت). [س : ###].

یُکتا (فت ی، سک ک) (الف) صف.

۱. جس کا کوئی ثانی نہ ہو، بے بدل، جس کی کوئی مثال نہ ہو، مفرد ترین، لاجواب، بے نظیر.

جو کوئی نفی کر آپ کو مل حق منے یکتا ہوا
اس عہد پن کا شرط ہوا حکام کیا غرض

(۱۵۷۲، شاہ سلطان ثانی، ۴۷).

فلک نے جس کوں دیکھا جگ میں یکتا
کیا تیغ ستم سین اوس کے تئیں وہ

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۳۵). ایسا یکتا کہ وضدہ لا شریک لے صفت اوسکی ہے. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۱).

وہ توں یکتا ہیں ذوالفقار و علیؑ
ایسی شمشیر ہے نی ایسا جواں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۳۶).

وہ بادشاہ جس کا بہادر شہ اسم پاک
ہے درجکِ زمانہ کا یکتا دُرِ خوش آب

(۱۸۵۴، دیوان ذوق (قصیدہ)، ۳۰۳). کنور مان سنگھ ----- پادشاہ کے یکتا امراء میں سے تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۸۵).

نقطۂ سر وحدت پہ یکتا درود
مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲ : ۱۹). وہ سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں ----- ہر روز نئی قبا، یکتا، پیرہن، ازار اور پگڑی پہنتا. (۱۹۶۹، تاریخ فیروز شاہی، سید معین الحق (ترجمہ)، ۲۰۰). چھبتے ہوئے الفاظ کے انتخاب میں یکتا اور فقرے بازی میں لاجواب، ان کی یہی خصوصیات انھیں اکثر مشکلات میں ڈال دیا کرتی تھیں۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۴۲). **۲۔ (کنایۃ) خدا تعالیٰ، پروردگار عالم۔**

وہ معبود یکتا خداے جہاں
کہ جس نے کیا کن میں کون ومکاں

(۱۷۸۶ء، مثنوی سحر البیان، ۱۸).

بادشاہ دوجہاں یکتا کا
حکم یوں حضرت موسیٰ کو ہوا

(۱۸۲۲ء، راسخ عظیم آبادی، ک، ۳۹).

اُسے کون دیکھ سکتا ، کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی ، تو کہیں دو چار ہوتا

(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۱۶۰). **۳۔ فرد، تنہا، اکیلا، یگانہ۔** حمد ہے واسطے اللہ کے ---- یکتا ہے کہ کوئی اُسکا ہمتا نہیں۔ (۱۸۱۰ء، اخوان الصفا، ۷۰). عارف دونوں جہاں سے قطع تعلق کرکے یکتا (فردا) ہو جاتا ہے۔ (۱۹۵۰ء، بزم صوفیہ، ۷۹).

یکُتا (ب) امذ.

۱۔ اکہرا کپڑا (پلیٹس)۔ ۲۔ گھریلو سجاوٹ کی چیز، شمع دان، ایک قسم کا قتیل سوز جس میں ایک ہی بتی جلتی ہے، یکا۔ جھاڑ فانوس اور دیوار گیریاں، یکتے، قد آدم آئینے ---- اور سامان عیش کی کوئی شے ایسی نہ تھی جو مہیا نہ کی گئی ہو۔ (۱۹۳۴ء، عزمی، انجام عیش، ۲۳). [ف].

---دِلی (--- کس د) امث.

یک دل ہونے کا عمل، دلی ارتباط، گہرا ربط ضبط، دوستی وغیرہ۔ عبدالرحمٰن نے اپنی زر مستی اور بد گوہری سے سران لشکر کے ساتھ یکتا دلی کرکے حجاج سے سرتابی کی۔ (۱۸۸۰ء، تاریخ ہندوستان، ۱: ۲۵۳). [یکتا + دل (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ے دَہر (--- فتح د، سک ہ) صف.

منفرد زمانہ، دنیا بھر میں ایک، نہایت بے مثل۔ اس طرح تو میں معمولی شاعر کو یکتائے دہر ثابت کر سکتا ہوں۔ (۲۰۰۳ء، مکاشفات، ۵۹). [یکتا + ف : ے (حرف اضافت) + دہر (رک)].

---ے روزگار (--- و مج، سک ز) صف.

وہ کہ جس کا زمانے میں مثل نہ ہو، دنیا بھر میں ایک، لاجواب۔ استاد احمد و حامد معماروں نے جو اپنے فن میں یکتاے روزگار تھے ایک ---- عمارت کا نقشہ بادشاہ کے روبرو رکھا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۷: ۴۰۰). سوداگر کی بیوی حسن و جمال میں یکتاے روزگار تھی۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۵۵). شیفتہ جس قدر سنجیدہ اور متین رئیس تھے اتنے ہی وہ علم و فضل میں یکتائے روزگار تھے۔ (۱۹۵۶ء، تنقیدی سرمایہ، ۳۷). تاج محل اگر یہاں نہ ہوتا اور یوں نہ ہوتا تو دنیا کے پردے پر یکتائے روزگار نہ ہوتا۔ (۲۰۰۳ء، ورثہ اور دوسری کہانیاں، ۲۰۶). [یکتا + ے (حرف اضافت) + روزگار (رک)].

---ے زَماں (--- فت ز) صف؛ امذ.

رک: یکتاے دہر؛ اپنے زمانے کا بے نظیر شخص۔ جھوٹے مقامات بنانے میں وحید عصر، عدالت کو دھوکہ دینے میں یکتاے زماں، میری طرف سے پیروکار تھے۔ (۱۸۹۹ء، امراؤ جان ادا، ۲۶۱). مخدوم محمد شریف صاحب ---- یکتائے زماں اور محدث دوراں تھے۔ (۱۹۵۲ء، تاریخ مشائخ چشت، ۵۷۹). السخاوی ---- حفظِ حدیث میں یگانۂ روزگار اور یکتائے زماں قرار پائے۔ (۱۹۷۳ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۰: ۷۶۰). [یکتا + ے (حرف اضافت) + زماں (رک)].

---ے زَمانَہ (--- فت ز، ن) صف.

اپنے عہد میں سب سے منفرد، بے نظیر، بے مثل، لاجواب۔ علم میں حلم میں جود و کرم وہمت میں ہے وہ یکتاے زمانہ سراقدس کی قسم۔ (۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۳). اس عہد کے یکتائے زمانہ مہندس و ریاضی داں تھے۔ (۱۹۲۶ء، شرر، مضامین، ۳: ۴۴). مولوی حافظ غلام حسین ---- تجرید تفرید، توحید میں یکتائے زمانہ تھے۔ (۱۹۵۲ء، تاریخ مشائخ چشت، ۵۶۰). شرکت ایک قسم کا عیب ہے اور یکتائی صفت کمال ہے، چنانچہ جب کسی کی مدح کی جاتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ آپ یکتائے زمانہ ہیں، بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ (۱۹۸۵ء، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۴۲۷). [یکتا + ے (حرف اضافت) + زمانہ (رک)].

---ے زَمَن (--- فت ز، م) امذ.

رک: یکتاے زمانہ۔

ادب اور مشرقی تاریخ کا ہو دیکھنا مخزن
تو شبلی سا وحیدِ عصر یکتائے زمن دیکھیں

(۱۸۸۹ء، کلیات نظم حالی، ۲: ۱۷۱). [یکتا + ے (حرف اضافت) + زمن (رک)].

---ے عَصر (--- فت ع، سک ص) صف؛ امذ.

رک: یکتاے زماں؛ اپنے عہد میں سب سے بے مثل، لاجواب شخص۔ حضرت مولانا شاہ نیاز احمد صاحب ---- علم و فضل میں یکتائے عصر تھے۔ (۱۹۵۲ء، تاریخ مشائخ چشت، ۵۶۱). [یکتا + ے (حرف اضافت) + عصر (رک)].

---ے فَن (--- فت ف) صف.

کسی فن میں بے مثل۔

سخندانِ کامل نسیم و حسن
فنِ مثنوی میں تھے یکتائے فن

(۱۹۲۲ء، مطلع انوار، ۱۶۷). پریم چند تو یکتائے فن تھے۔ (۱۹۸۸ء، آج بازار میں پابہ جولاں چلو، ۱۷). غالب نابغۂ روزگار، یکتائے فن، فرید عصر اور پیغمبر سخن تھے۔ (۲۰۰۰ء، صحیفہ، اپریل تا جون، ۵). [یکتا + ے (حرف اضافت) + فن (رک)].

---و یگانَہ (--- و مج، فت ی، ن) صف.

جس کا کوئی ثانی نہ ہو، بے مثل و بے نظیر۔ وہ یکتا و یگانہ آن بان والی دلی ---- میں انگریزی فوج نے نہتی جانوں پر گولیاں برسا دیں۔ (۱۹۶۳ء، دلی کی شام، ۵۵۱). اللہ موجود ہے اور اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا و یگانہ ہے۔ (۱۹۸۹ء، برصغیر میں اسلامی کلچر، ۲۸۶). [یکتا + و (حرف اضافت) + یگانہ (رک)].

--- ہونا محاورہ.

اپنی مثال آپ ہونا، منفرد ہونا، بے نظیر ہونا۔

میں بھلا کیا اور میرا عشق کیا
تم تو اپنے حسن میں یکتا نہو

(۱۸۸۶ء، دیوان سخن، ۱۷۱).

ملنے سے مدعی کے یکبار ہاتھ اوٹھایا
شکر کدا کہ میری بات اوس نے مانی اتنی

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخاب، رام پور)، ۳۱۰).

بیتاب ہوا دیکھ کے حال شہ ابرار
پیش عمر سعد گیا دوڑ کے یکبار

(۱۸۹۱ء، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۳۰). [یک بار (رک) کا ایک املا].

یکتار (فت ی، سک ک) امذ.
رک : یک تار ؛ ایک تار کا ستار، اکتارا ۔

جنوں کو شوقِ چاکِ جیب اور یاں ناتوانی ہے
کہ ہل سکتی نہیں الجھی جہاں یکتار میں انگلی

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۱۶). [یکٔ تار (رک) کا ایک املا]۔

یکتارا (فت ی، سک ک) (الف) امذ.
رک : یک تارا؛ ایک تار کا ستار، اکتارا. (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

یکتارا (فت ی، سک ک) (ب) امث.
ایک قسم کی باریک ململ، ایک قسم کا باریک کپڑا جو ایک تار سے بنا جاتا ہے اور بہت ہلکا ہوتا ہے. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [یکٔ تار (رک) کا ایک املا]۔

یکتاز (فت ی، سک ک) صف ؛ امذ۔
رک : یکہ تاز ؛ وہ جو اکیلا ہی دشمن پر حملہ کرے اور کسی کی مدد کا منتظر نہ ہو ؛ جری، شجاع ؛ بہادر آدمی. (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [یکہ تاز (رک) کی تخفیف]۔

یکتاش (فت ی، سک ک) امذ.
۱۔ طلسم ہوش ربا کے جسیم پہلوان کا نام ؛ فربہ اور تندرست پہلوان نیز سپاہی، بہادر، سورما ۔

قتال بد مزاج و مہیب و سیہ دروں
یکتاش و خیلتاش سے بھی توش میں فزوں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۲۵۷). ۲۔ ساتھی ملازم، شریک خدمت گار. (اسٹین گاس). [یکٔ تاز (رک) کا ایک املا]۔

یکتالہ (فت ی، سک ک، فت ل) امذ.
(موسیقی) رک : ایکا ؛ ایک تال کا نام ۔ ابتدا میں خاص تال سات تھے جن کے نام ذیل میں درج ہیں ---- (۶) اڑتال یعنی چوتالہ (۷) ایکا یعنی یکتالہ کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۶، تحفۂ موسیقی (طبلہ)، ۳ : ۳). [یکٔ (رک) + تال (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

یکتائی (فت ی، سک ک) امث.
۱۔ یکتا ہونے کی حالت، ایکتائی، واحد ہونا، وحدت ۔

ہوئی جب آکے یکتائی ، دوئی کا اُٹھ گیا پردا
جو کچھ وہم وغا تھے ، اڑگئے اک دم میں ہو پارا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۲۶۴).

اے صنم یکتائی اسلام کی ہے یہ دلیل
دیکھ لے ہے ایک کعبہ لاکھ جا بتخانہ ہے

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، وزیر، ۱۹۰).

دھر ، جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں
ہم کہاں ہوتے اگر حسن نہ ہوتا خودبیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۳۳). اور مزید یہ کہ اللہ کی یکتائی کے عقیدے کو وجود کی وحدت ---- میں گھول کر ہو حق مچائی اور قوالی کی مجلس جمائی ۔ (۲۰۰۱، تسلیمات، ۳۶۴). ۲۔ ایک ہونا، یکدل ہونا، متفق ہونا، متحد ہونا ۔ ان کا خیال تھا کہ قریش نے اگر حرم کے سوا کسی اور مقام میں مناسک حج ادا کیے تو ان کی شان یکتائی میں فرق آجائے گا ۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۱۵۱). سپنسر نے اپنی اس کتاب میں مذہب اور سائنس میں جو یکتائی اور ہم آہنگی پیدا کرنے کا نظریہ پیش کیا تھا وہ ان لوگوں کو پسند نہ آیا ۔ (۱۹۸۵، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۴۶۳). ۳۔ بے نظیر ہونا، منفرد ہونا، لاجواب ہونا، انفرادیت ۔

کاش یوسف کی میں اُس کو نہ دکھاتا تصویر
اب ہوا اور بھی دعویٰ اُسے یکتائی کا

(۱۸۰۹، جرأت، ک (مجلس)، ۱: ۱۸۵).

مرے یوسف نہ یکتائی پہ اترا
کنوئیں میں دوسرا بھی بولتا ہے

(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۱۳۱).

مجبور بدل جانے پہ یہاں اقبال و حشم کے دور بھی ہیں
یکتائی کا دعویٰ خوب نہیں اللہ کے بندے اور بھی ہیں

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۲۴۸). اس کا خطرہ ہے کہ انسان کی جداگانہ کیفیتوں کو شمار کرنے کے عمل میں اس کی تامیت اور یکتائی گم ہو جائے ۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں، ۵۴۷). آزادی اور ذمہ داری انسان کی عملی قوتوں کو ابھارتی ہے ---- اور شخصیت میں وسعت و یکتائی پیدا ہوتی ہے ۔ (۱۹۷۹، غالب اور اقبال کی متحرک جمالیات، ۱۷۷). انگریزوں نے انگریزی زبان کو نہ صرف حکماً رائج کیا بلکہ انگریزی کو دیسیوں پر ٹھونس کر اردو کی یکتائی پر کاری ضرب لگائی ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۹۹). [یکتا + ئی، لاحقۂ کیفیت]۔

یکتائیّت (فت ی، سک ک، کس ء، فت ی نیز شد ی مع بفت) امث.
ایک ہونے کی حالت یا کیفیت، ایک ہونا ؛ (حیاتیات) ایک نوع یا نسل کا ہونا ۔ اقبال ---- کے یہاں فلسفۂ خودی ایک میٹا فزیکل تصور سے زیادہ لائف فلاسفی کا ایک اصول ہے کیونکہ یکتائیت کا اصول ---- علم الحیات یا حیاتیات کا دیا ہوا ہے ۔ (۱۹۸۶، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۳۸). [یکتائی + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

یکتایت (فت ی، سک ک، فت ی) امث.
رک : یکتائیت ؛ یکتائی نیز وحدت، وحدانیت ۔ خودی کی اپنی انفرادیت باری تعالیٰ کی ---- یکتایت قائم رکھتی ہے ۔ (۱۹۸۷، طواسین اقبال، ۱: ۱۸۲). [یکتا + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

یکتی (ضم ی، سک ک) امث.
دلیل، چال، طریقہ، ڈھنگ، ترکیب ۔

دیکھن شاہزادے کون لئی دھر ہوس
یکس یکتی انگے چلی جلد دھس

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۶۹). اگر وہ ماننے والے ہوتے تو ہم ہی بہتیرا منا لیتے اور آپ سے بھی زیادہ یکتی بنا لیتے ۔ (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۲: ۲۳۱). میں تجھے اس گیان کو اُنھو اور یکتیوں سہت سکھاؤنگا ۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۲۰۴). [س :]۔

یکتیس (فت ی، سک ک، ی مع) صف.
رک : اکتیس ؛ تیس اور ایک. کم سے کم یکتیس قسم کے ...... بیان مصنف کیے ہیں. (۱۸۶۰، نسخہ نسل طلب، ۵۹۱). [یکٔ (رک) + تئس (رک)].

یکتیسواں (فت ی، سک ک، ی مع سک س) صف.
رک : اکتیسواں. یکتسواں مقام علم الیقین ہے. (۱۶۹۹، کنز مخفی، (محمد شریف)، دکھنی اردو کی لغت، ۳۷۹). [یکتیس (رک) + واں، لاحقۂ نسبت].

یکٹ (فت ی، ک) صف (قدیم)۔

ایک، اکیلا، واحد، یکتا.

سوا لاکھ دیتا یکٹ سار کوں
یکٹ سار کو چلے یکٹ بھار کوں

(۱۵۴، حسن شوقی، د، ۸۹).

چھپی چوری کدہیں مد میں یکٹ پاتی جو ہوں گیں تج
تو دیکھ تج مست اور جیوں مہر اپس میں اپ ٹھکتی ہوں

(۱۶۱۱، قلی قطب، شاہ، ۱۸۲: ۲).

شہاں پاس نہیں کچھ سو اُس پاس تھا
یکٹ نورتن گنج نو راس تھا

(۱۶۳۹، طوطی، نامہ، غواصی، ۱۲).

سٹی ہے ناز کا گٹ ہور یکٹ سپڑائی ہے کٹ میں
یکٹ اس کٹ سوں کیوں نکلوں پھنسا تجھ اوئی کے کٹ میں دل

(۱۶۹۷، د، ۱۲۳). [یک + ٹ، لاحقہ صفت].

--- پَن (--- پت پ) امث.

اکیلا ہونے کی حالت یا کیفیت، اکیلا پن، تنہائی.

سدا دھیان یکٹ پن یہ دھرتا ہے بس
ہتنگ آئے دیکھے تو کس کا درس

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۵۷). [یکٹ + پن، لاحقہ کیفیت].

یکٹّھا (فت نیز کس ی، فت ک، شد ٹھ نیز فت ی، سک ک) م ف (قدیم).

رک : اکٹھا، یک جا، ایک ہی جگہ؛ ایک ہی حیثیت میں.

بیٹھے یکٹھے یو دو موحد
ہور اور ہی معتقد نہ مفسد

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۱).

جھوٹ کوں ہور ساچ یکٹھے رکھے
کاچ کوں ہور پاچ کوں یکٹھے رکھے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۸۱).

یہ چارو نا پکاراں ہو یکٹھا
ہمیشہ شاہ کا کرتے تھے ٹھٹا

(۱۷۹۱، ہشت بہشت، ۷: ۱۲: ۲). [اکٹھا (رک) کا قدیم املا].

یکٹھار (فت ی، سک ک) امذ؛ م ف :- یک ٹھار.

ایک جگہ، یک جگہ پر، ایک مقام پر.

ایکایک ناقاہ یکٹھار دیکھیا
تجلی سوں در و دیوار دیکھا

(۱۶۶۵، پھول بن، ۲۰). [یک (رک) + ٹھار (۳)].

یکجا (فت ی، سک ک) امذ نیز م ف :- یک جا.

رک : یک جا، یک جگہ، اکٹھا، ایک مقام پر، باہم، ایک ساتھ، مل کر.

سوز کاں سوزن لیا ہور تنگی تاگا کیا
دوکھ ہو دل کوں ملا یکجا سیا یو مرثیا

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۲۹). یقین ہے کہ اب وہ سب یکجا پہنچیں. (۱۸۵۸، خطوط غالب، ۲۴۱). صحرا میں جانوران شکار سب قسم کے یکجا ہیں یہی ہنگام سیر و شکار ہے. (۱۹۱۰، الف، لیلہ، سرشار، ۵۰). محاکات اور استعارہ زبان کے دو مختلف وظائف ہیں اور جب انہیں یکجا جمع کیا جائے تو ان کا منصب بھی دوہرا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹، شعری، لسانیات، ۹۱). بعد میں کچھ مزید تقادیر کو یکجا کرکے کتاب مرتب کی. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳۸: ۳). [یک جا (رک) کا ایک املا].

--- کرُ دینا / کرُ نا ف مر محاورہ.

اکٹھا کرنا، سمیٹھنا، جمع کرنا. حضرت فرماتے تھے کہ یکجا کرکے دکھلائی گئی مجکو زمین کی طرفین پورب اور بھی یک.... تحچیگی. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۴۵۲: ۲).

فسانہ بن گے ہر اک رہگذر میں بکھرے ہیں
کبھی ملے تجھے فرصت تو ہم کو یکجا کر

(۱۹۷۱، شیشے کے پیرہن، ۱۶۷). ان کے خیالات کو حتی الوسع انہی کے الفاظ اور توجہ کو بھٹکا نے والے انداز میں یکجا کر دیا ہے. (۱۹۸۹، آب م، ۳۸۸). سید سلیمان ندوی نے ان تاریخی شوبہ کو یکجا کیا ہے جن سے...... سندھ کی زبان کے امتزاج کا آغاز ہوا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۷۰۲).

--- ہونا ف مر.

یکجا کرنا (رک) کا لازم، اکٹھا ہونا، مل بیٹھنا.

تمام پہلواں مل کر یکجا ہوئے
باتاں ہر کہاں گیاں وہاں مل کئے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۱۱۹). سمبلر مین اظہاری اور تاثراتی، لاشعوری، اور شعوری عناصر اپنے تمام تضاد کے ساتھ یکجا ہوتے ہیں. (۱۹۶۳، ادب اور نفسیات (علامت کے مباحث، ۲۱). سبطے صاحب کی ہمیشہ ہی خواہش رہی کہ ترقی پسند ادیب ایک مرتبہ پھر یکجا ہو کر مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے مقاصد کے لئے جدوجہد کریں. (۱۹۸۶، سبط حسن، افکار جزہ مقالات سوط حسن، ۱۱). یہ دونو اور راشد صاحب موس اقوام متحدہ میں یکجا ہو گئے تھے. (۲۰۰۳، تسلیمات، ۱۴۷).

یکجان (فت ی، سک ک) صف؛ ~ یک جان.

رک : یک جان، خواب ملا ہوا، شیر و شکر، متفق و متحد؛ گہرے دوست.

وہ چاہے ہے اوسکو اور اوسکو انسان
ظاہر میں دو ہیں اور باطن میں یکجان

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۸۶). [یک جان (رک) کا ایک املا].

--- (و) دو قالب (--- وج، کس ل) امذ.

دلی دوست، نہایت گہرے دوست.

بھلا ان کو کہیں کیونکر نہ ہم یکجان دو قالب ہیں
نبی و مرتضٰی یارو بہم یکجان دو قالب ہیں

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۱۵۲).

ہوئے یکجان و دو قالب تو کہاں غیریت
مجھ میں تم میں نہیں اے جان تمہارا میرا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۴۷). [یکجاں + و (حرف عطف) + دو قالب (رک)].

--- کرنا محاورہ.

ملا دینا، جوڑ دینا۔ یہ چھلنی کسی ایک ہی حصے سے نہیں بنائی جاتی بلکہ بے شمار ٹکڑوں کو یکجان کر دیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۹، موٹر انجینیئر، ۲۲۴)۔

--- ہونا محاورہ۔

۱۔ مل جانا، ایک ہو جانا، گھل مل جانا، باہم شیر وشکر ہونا۔ وہ دیکھو سوشیل نے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، وہ جہاں سطح آب اور دامن فلک یکجان ہو رہے ہیں ۔ (۱۹۴۳، بنت قمر، ۲۲۲)۔ تضمین شدہ مصرعے اور اشعار کلام اقبال کے ساتھ یکجان ہوگئے ہیں۔ (۲۰۰۲، تضمینات اقبال، ۱۲۶)۔ **۲۔ اکٹھا ہونا، ایک جگہ جمع ہونا، شامل ہونا۔** میرٹھ کے مشاہیر ثلاثہ گنوانے کی ضرورت نہ پڑتی اگر یہ چیزیں سلیم احمد کی شخصیت میں یکجان نہ ہو جاتیں۔ (۲۰۰۳، کلیات سلیم احمد، ۲۸۵)۔

یکجائی (فت ی، سک ک) امث؛ ~ یک جائی۔

۱۔ رک : یک جائی، ایک ہونے کی حالت یا کیفیت، اکٹھاپن، ملاپ نیز وحدت۔

یکجائی کا وقت دم کی دم تھا
وقفہ مثل شباب کم تھا

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۹۸)۔

اب ملاقات مہینوں نہیں اون سے ہوتی
یاد آتا ہے زمانہ مجھے یکجائی کا

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، گلزار تعشق، ۵)۔

ہوگئی قطرہ میں پیدا آرزوئے قرب بحر
سب سے دوری کا محرک شوقِ یکجائی ہوا

(۱۹۰۰، دیوان حبیب، ۲)۔

مجکو دیکھو قدم حضرت خواجہ دیکھو
آج تو ذرّہء و خورشید میں یکجائی ہے

(۱۹۱۵، جان سخن، ۱۴۸)۔ تھوڑے ہی دنوں کی یکجائی میں ہم دونوں یک جان دو قالب ہوگئے۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ لکھنؤ، ۲۰، ۸ : ۴)۔ اس یکجائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی قومی زندگی میں ایک انقلاب اور ان کی سیاسی شعور میں ایک تحرک پیدا ہوگیا۔ (۱۹۷۶، ہندی اردو تنازع، ۲۳۸)۔ **۲۔ ایک جگہ ہونا، اکٹھا ہونا۔** بیل گاڑیاں اور یکے اور ٹمٹمیں اور تانگے، گدھے اور اونٹ سب کی یکجائی سے روزانہ میلہ لگا رہتا ہے۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲ : ۴۱۸)۔ **۳۔ (کنایۃ) شادی، بیاہ۔** اس کے بعد حسن ابن علی اور بادشاہ زادی کی یکجائی ہوئی، بزم طرب کی دولہا دلھن سے بڑی رونق دروونی ہوئی۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۶۳۱)۔ [یکجا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت واسمیت]۔

یکجائیّت (فت ی، سک ک، شد ی مع بفت) امث۔

یکجا ہونے کی حالت، آپس میں دو چیزوں کا مل کر ایک ہو جانا، وحدت۔ اس چیز کو ہم آج کل بنیادی قوتوں کی وحدت پیمائی یا یکجائیت کہتے ہیں۔ (۱۹۷۹، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت، ۳۰۵)۔ دونوں جذبوں کی یکجائیت نے ہلاکت کو اور بھی زیادہ ہلاکت خیز، خوں خوار اور شیطانی کردار بنا دیا ہے۔ (۱۹۸۵، منٹو نوری نہ ناری، ۷۶)۔ [یکجائی + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

یکجدّی (فت ی، سک ک، فت ج، شد د) صف؛ ~ یک جدی۔

رک : یک جدی، جس (خاندان) کا جد امجد ایک ہو۔ ایک مالک لاولد نے اپنی جائداد اور بعلم اپنی یکجدیاں کے منتقل کر دی ہو اور خود مر گیا ہو۔ (۱۹۰۸، (قانون میعاد سماعت ہند)، ایکٹ ۹، ۳۸، ۷۳)۔ اس خاندان کو یکجدی کہا جا سکتا ہے" جو چند حقیقی یا متبنّیٰ اخلاف پر مشتمل ہو اور موجودہ بزرگ ترین مورث یعنی باپ، دادا، پردادا کے زیر اطاعت ہو۔ (۱۹۴۱، قانون و رواج ہنود (ترجمہ)، ۱ : ۴۲۸)۔ [یک جدی (رک) کا ایک املا]۔

یکجُرعہ (فت ی، سک ک، ضم ج، سک ر، فت ع) صف؛ م ف؛ ~ یک جرعہ۔

ایک گھونٹ کے برابر؛ ایک گھونٹ۔

پیتے ہی یکجرعہ مے ہوگیا سینہ کباب
فرق کیا اس آب میں ہے اور دلبر آگ میں

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۳۶)۔ [یک جرعہ (رک) کا ایک املا]۔

یکجہت (فت ی، سک ک، کس مج ج، فت ہ) صف؛ ~ یک جہت۔

۱۔ رک : یک جہت، متفق، متحد، موافق، یک زبان۔ بنی ﷺ صدقے قطب شہ یکجہت ہے سدا دھرتا ہے تو خوباں سوں اخلاص۔ (۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۴۵)۔ **۲۔ ایک طرف؛ (مجازاً) محدود؛ متعین۔** مزید آسانی کے لیے اس ہدف کو بھی یکجہت رکھنا چاہیے یعنی لغت کے اندراجات کی نری فراہمی تک محدود کرنا۔ (۲۰۰۷، مجلہ اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، ۸۳، ۱، ۲ : ۲۵۳)۔ [یک جہت (رک) کا ایک املا]۔

--- ہونا محاورہ۔

یکساں ہونا، ہم رنگ ہونا۔

یکجہت ہو نہ سکا اہلِ گلستاں کا مزاج
ہے کہیں شوقِ نشیمن، کہیں ذوقِ پرواز

(۱۹۶۳، نیم روز، ۱۰۱)۔

یکجہتی (فت ی، سک ک، کس ج، فت ہ) امث؛ ~ یک جہتی۔

رک : یک جہتی، اتفاق، اتحاد، دوستی۔ مصاحبوں کی یکجہتی اور مخلصوں کی یکدلی میسر ہو تو ----- بڑے بڑے کام بہت آسانی سے انجام پاتے ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۱۳)۔ غور کیجیے تو یکدلی اور یکجہتی کا اصول اس مسئلے سے بالکل ٹوٹ گیا۔ (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۱ : ۲۹)۔ مدینے کے اندر امن و امان کا اور یکجہتی کا انتظام کیا جائے ۔ (۱۹۸۰، خطبات بہاولپور، ۴۷)۔ یہ کتاب اس یکجہتی تعریف پر پوری اترتی ہے لیکن کئی ایک مستثنیات کے ساتھ ۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، جون، ۸۲)۔ [یک جہتی (رک) کا ایک املا]۔

یکچ (فت ی، کس ک) م ف (قدیم)۔

(دکن) ایک ہی۔ (قدیم اردو کی لغت)۔ [یک + چ، حرفِ تاکید]۔

یکچِت (فت ی، سک ک، کس چ) صف؛ امذ۔

۱۔ رک : یک چت، یک دل یک جان۔

مکھ غیر تھے پھرا کہ ترے سات باند دل
کرتا ہوں تج کوں باد میں یکچت ہوں ما و سال

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۶۲)۔ **۲۔ ہم خیال، حامی۔** (دکھنی اردو کی لغت)۔ [یک چت (رک) کا ایک املا]۔

یکچند (فت ی، سک ک، فت چ، غنہ) امذ م ف؛ ~ یک چند۔

۱۔ رک : یک چند بعض وقت، تھوڑا زمانہ، یونہی، کچھ۔

بہہ چکے ہیں اپنی آنکھوں سے بہت سیلاب اشک
کوہ کے چشموں کو بھی یکچند جوشاں دیکھیے

(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۹۸)۔

یکچند جو گزرے بے خور و خواب
زائل ہوئی اس کی طاقت و تاب
(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۳).

وے ہو کر سکندر کے ملازم
رہو یکچند تم سات ہوسے دائم
(۱۸۵۷، مثنوی مصباح المجالس، ۱۱۵). **۲. فوراً، اچانک، یکدم.**

داوی ہستی کو کر جاتا ہے ملے یکچند میں
توسن عمر رواں کتنا سبک رفتار ہے
(۱۸۷۳، دیوان فدا، ۳۲۷). [یکْ چند (رک) کا ایک املا].

یکحَرف (فت ی، سک ک، فت ح، سک ر) صف؛ ~ یکْ حرف.
رک: یکْ حرف، پورا یا پورا، تمام اول تا آخر نیز بالکل، سرار.

مکھائے کیسے بد آموز نے یہ بیجا ناز
سبق بھلا دیا یکحرف دلنوازی کا
(۱۸۵۸، سحر نواب علی، ریاض سحر، ۴۰). [یکْ حرف (رک) کا ایک املا].

یکُدار (فت ی، سک ک) امث.
ایک بڑ کشتی کا نام. ایسی بڑی کشتیاں جو جسامت میں قدرے بڑی ہوتی ہیں یکدار کہلاتی ہیں. (۱۹۷۵، سمکیتا، ۵). [مقامی].

یکُدانَہ (فت ی، سک ک، فت ن) (الف) امذ؛ ~ یکْ دانہ.
۱. ایک قسم کا موتیوں کا ہار. (نوراللغات). **۲. وہ موتی جو نہایت سڈول اور موزوں ہو، بے مثل موتی، بیش قیمت موتی (عموماً گوہر یکدانہ ترکیب سے بولتے ہیں).**

اُپر آئی سیپنی نہ دیارئے آب
دکھائی مکھ تھے یکدانہ دُر خوشاب
(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۵۱۸).

سب و نداں کی حسرت سے اے دریکدانے
تھامی لعل و گوہر اپنے معدن میں تڑپتے ہیں
(۱۷۹۵، حسرت لکھنوی (جعفر علی)، ک، ۴۶۱).

اللہ رے صفاے وہ بنا گوش کا عالم
مشتاق ہر اک گوہر یکدانہ ہے اسکا
(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲).

آبلے پاؤں کے کافی ہیں مجھے وحشت میں
تاج سلطان کو رہے گوہر یکدانہ پسند
(۱۸۸۸، صنم خانہ عشق، ۲۴۰).

یکُدانَہ (ب) صف.
یکتا، بے مثل، بے نظیر، لاجواب، انوکھا. کوئی ذرہ ہدایت لایا تھا اور بالکل یکدانہ ناسفتہ جو تبلیغ رسالت کے صندوقچے میں بند پیش کیا گیا. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کائنات، ۲۰).

سرود و شعر و سیاست کتاب و دین و ہنر
گہر ہیں ان کی گرہ میں تمام یکدانہ
(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۹۸). پہلے ایڈیشن کے تکمیلی مراحل کے ساتھ ساتھ چلتے رہے تھے اور اسی وجہ سے یہ یکدانہ کام مکمل ہوا. (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام اباد، نومبر، ۷۳). [ایکْ دان (رک) کا ایک املا].

یکُدَرا (فت ی، سک ک، فت د) صف نیز امذ.
جس میں ایک ہو؛ ایک کمرے یا دروازے والا مکان، کوٹھری وغیرہ. متعدد کوٹھریاں اور یکدانے ملازموں کے رہنے کے لئے بنے ہوئے تھے. (۱۸۹۶، سیرت فریدیہ، ۴۷). [یکْ (رکْ) + (رکْ) + لاحقہ تکبیر].

یکُدَسْت (فت ی، سک ک، فت د، سک س) (الف) صف؛ امذ.
۱. یکساں؛ برابر، ایک ساں.

یگولا سے خاصے سوں یکدمت فوج
مگر ہے یو شرزے کی گج ست فوج
(۱۹۹۵، علی نامہ، ۲۴۵). **۲. وہ جس کا ایک ہاتھ نہ ہو.** (مہذب اللغات). **۳. ایک ہاتھ کا تیار کردہ (کپڑا).** (پلیٹس، فرہنگ تلفظ).

یکُدَسْت (ب) م ف.
ایک ضرب سے؛ ایک ہی ہاتھ میں نیز ایک دم سے، ایک ساتھ.

دل افروز جھگڑے کوں نکلی اتھی
جو یکدست لشکر کوں چکلی اتھی
(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۴).

پڑیا یکبارگی یکدست تل پہاڑ
کھڑیا ہے صابر انکے ہویک گاز
(۱۶۶۵، پھول بن، ۹۸).

ملی ہے طبع جو روشن مجھے ز راز الست
تو خوب ہووے ہے حسرت غزل وی یکدست
(۱۷۹۵، حسرت لکھنوی (جعفر علی)، ک ۵۲).

فوج مژگاں وہ بلا ہووے صف آرا تو کرے
دست بیداد سے یکدست دو عالم غارت
(۱۸۵۴، ذوق، ۳۱۴).

اوٹھنے لگے سلام کی یکدست سب کے دست
یہ شان دیکھتے ہی ہوا اونکا اوج پست
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲۱۴).

یکدمت قلم ہوگئے اعضائے یہ افوال
دیتی تھی لہو چائے مرکب رگ قیدال
(۱۸۹۷، دیوان، ڈاکٹر مائل، ۳۳۲). **۲. بالکل، مکمل طور پر، کل، تمام.**

تو پائی سزا میں نے آخر کو آہ
ہوئی کشتہ یکدست میری سپاہ
(۱۸۱۰، شمشیر خانی (ترجمہ)، ۱۴۶).

بریاں رہوں یکدست نکیوں ان کے ستم سے
کاٹا ہے اگر ہاتھ تو تلنے نہیں دیتے
(۱۸۴۷، کلیات منیر، ۱: ۲۲۴). [یکْ + دست (رکْ)]۔

یکُدِگَر (فت ی، سک ک، کس د، فت گ) امذ نیز م ف.
رک: یکْ دگر، یکدیگر، ایک اور دوسرا، ایک کے ساتھ دوسرا، دونوں مل کر، باہم دگر، آپس میں، ایک دوسرے کی جگہ.

جو یاں دو چاہنے والے قریب یکدگر بیٹھے
ہم اپنا دل بغل میں داب لے کر آہ کر بیٹھے

(۱۷۸۴ء، درد، د، ۸۹).

دوستی کا مارتے ہیں یکدگر دم آشنا
ہوئے ہے معلوم باہم آپڑے ہے جب عرض

(۱۷۹۸ء، میر سوز، د، ۱۳۹).

لطف رکھتی ہے برنگ یکدگر ہر ہر نوشت
پر نہیں مٹتی ہے جو اُسنے لکھی ہے سرنوشت

(۱۸۲۷ء، دیوانِ شاداں، ۲ : ۵۱). یکدگر کے نصیحت کرتے وقت خدا کے برکت اون میں ہوتی ہے۔ (۱۸۵۹ء، مرات الصدق، ۱۱۹). ایمان اور اسلام دو لفظ ہیں بولنے میں مرادف یکدگر بولے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۶ء، الحقوق والفرائض، ۱ : ۲۵). اسی پر تمام صفات کو قیاس کرلو کہ نہ وہ عین یکدگر ہیں نہ غیر یکدگر ہیں۔ (۱۹۸۴ء، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف ، ۳۹۱). [یک + دگر (رک) کا ایک املا]۔

یکدِل (فت ی، سک ک، کس د) صف ؛ امذ ؛ ~ یک دل۔
ہم دم، ہم راز، متفق؛ گہرے دوست۔

اس باغ منے آج جو آئی ہے پری
یکدل ستی جیو تجسوں لگائی ہے پری

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۶۳).

یو سن کر عرض کیتے یار سب مل
مبارک چہرہ دیکھ اصحاب یکدل

(۱۶۸۸ء، وفات نامہ (نور نامہ، شاہ عنایت)، ۱۸).

ہریک وقت تھا یکدل و یک زباں
جو کچھ میں کہوں سو بچشم و بجاں

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۵۶). فرزانہء روزگار نے کہا کہ یارانِ یکدل اس زمانہ میں کہاں پیدا ہیں۔ (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۳۰). باہم مصیبت میں ایک دوسرے کی امداد کرتے ہیں اور جو ہمخیال اور یکدل ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۱۷ء، رسائل کے دفینوں سے اردو ادب کی بازیافت، العصر، ۲ : ۵ : ۳۳۵).

نظر آئے جب آثارِ جدائی رنگِ محفل سے
نگاہِ یاس بیگانہ ہوئی یارانِ یکدل سے

(۱۹۵۷ء، یاس یگانہ چنگیزی، گنجینہ، ۱۷). [یک + دل (رک) کا ایک املا]۔

--- ہو کر م ف.
متفق ہو کر، اکٹھے ہو کر۔ امراء کی رائے یہ تھی کہ سب یکدل ہو کر ---- کوشش کریں۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۲۸). وزیر اعظم کے روبرو تمام اصحاب اگر یکدل ہو کر نہیں تو کم از کم یکزبان ہو کر اپنے مطالبات کو پیش کر سکیں۔ (۱۹۲۲ء، نقش فرنگ، ۱۴).

یکدِلی (فت ی، سک ک، کس د) امث ؛ ~ یک دلی۔
باہمی اتفاق و اتحاد، ربط و ضبط۔ اپنے حسنِ اعتقاد سے یوں سمجھا کہ نہ لکھنا بمقتضائے یکدلی ہے۔ (۱۸۶۹ء، غالب، اردوئے معلیٰ، ۱، ۱۹۳). مصاحبوں کی یکجہتی اور مخلصوں کی یکدلی میسر ہو تو ان کے اتفاق اور معاونت سے بڑے بڑے کام بہت آسانی سے انجام پاتے ہیں۔ (۱۸۸۰ء، فسانہء آزاد، ۲ : ۲۱۳). تصوف والے اسی یکدلی کے ایسے شیدا ہیں کہ تمام مذہب اور فلسفہ والوں سے بھی دو چار قدم آگے نکل گئے۔ (۱۹۲۳ء، مضامین شرر، ۱، ۱ : ۲۸).

قدم اٹھائے نہ اٹھتے ہوں اور چلے جائے
نہ یکدلی سے روانہ ہو اور نہ ستائے

(۱۹۴۹ء، چراغ اور کنول، ۱۰۶). [یک + دل + ی، لاحقہء کیفیت]۔

یکدَم (فت ی، سک ک، فت د) م ف ؛ ~ یک دم۔
اچانک، دفعتاً، ایکبارگی، یکایک۔

سگل جیوں ارابے کوں دنتی ہتی
اُپارن سو یکدم سواسو ہتی

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۰۷).

سپہ کا چلیا دل جوں بادل چلیا
لھوے کا ڈونگر ہو کر یکدم ہلیا

(۱۶۴۹ء، خاور نامہ، ۸۴).

نہ جاتا ایک گھڑی مجھ پاس سے وہ دن عجب دن تھے
یہ کیا پھیرا ہے جو یکدم کے ملنے کا پڑا سانسا

(۱۷۴۱ء، شاکر ناجی، د، ۷۴). یکدم خدا معلوم مجھے کیا ہوا تھا کہ میں نے ---- تمھاری ٹھوڑی کو سہارا دے کر تمھارا جھکا ہوا چہرہ اٹھایا تھا۔ (۱۹۵۷ء، پہلی کہانیاں، ۸۱). ٹِل کے قصبے سے آگے پوری لینڈ سکیپ یکدم ویران ہو گئی۔ (۱۹۸۹ء، ہنزہ داستان، ۳۲). قہقہوں کی تمام آوازیں کمرے میں یوں بکھر گئیں جیسے فرانسیسی شیشے کے گلاسوں کا سیٹ یکدم ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ جائے۔ (۲۰۰۷ء، درد کا لمس، ۱۵). [یک + دم (رک) کا ایک املا]۔

یکدِن (فت ی، سک ک، کس د) امذ.
رک : ایک دن۔

سو یکدن لے سنگات ہمنا کوں مائی
خوشی سات یک باغ میں لیکر آئی

(۱۶۲۵ء، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۹۷).

مجھے یکدن دیا ہاتف نے آواز
پرت کی داستاں کے اے سخن ساز

(۱۶۶۵ء، پھول بن، ۱۲).

گیا کعبے کوں یکدن شاہ لولاک
طواف اُس وقت کرتے تھے یہہ ناپاک

(۱۷۹۱ء، ہشت بہشت، ۷ : ۱۲۷). [یک (رک) + دن (رک)]۔

یکدو (فت ی، سک ک، وج) صف.
ایک دو، ایک یا دو؛ چند، تھوڑا سا۔

فرض کیا کہ اے ہوس یکدو قدم ہی باغ ہے
آپ کہیں کہ اٹھئے سوکب یہ دل و دماغ ہے

(۱۷۸۴ء، درد، د، ۸۲).

یکدیس (فت ی، سک ک، ی مع) امذ ؛ ~ دیس.
ایک دن.

سو یکدیس اور ناجز نابدار
تجارت کی نیت سوں نکلیاں بھار

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۱۱). [ایکٔ (رکٔ) + دیس (رکٔ)].

یکدھات (فت ی، سک کٔ، فت دھ) صف؛ ~ یکٔ دھات.

یکساں، ایک نوع یا ساخت؛ رکٔ: یکٔ دھات.

خدا و منج پر دیا دشت دھر
ترا پیار یکدھات ہے سب اپر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷). [ایک دھات (رکٔ) کا ایکٔ املا].

یکدھر م ف (قدیم)؛ ~ یکٔ دھر.

فوراً؛ تمام؛ رکٔ: یکٔ دھر.

لیا سول یکدھر ستی بے شمار
لچا اپنے گھر میں بھرایا انبار

(۱۶۳۹، طوطی، نامہ غواصی، ۱۳).

نکو چھوڑ اوسکی طرف کا کرب
سب کاٹ یکدھر کرب در کرب

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوکٔ، ۲۴).

یکدھرتی / یکدھرتے م ف (قدیم)۔

رکٔ: ایک دم سے، اچانک، فوراً، ایک ساتھ.

ہوئیاں کشتیاں درہم یکدہرتے
رہیا خلق عاجز ہو تدبیرتے

(۱۶۲۵، سیف الملوکٔ، و بدیع الجمال، ۵۵).

مرے گھر کے یکدھرتی مہماں ہوئیں
صفا منج تے پا جوں گلستاں ہوئیں

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۱۶۵).

یکدھیرتے (فت ی، سک کٔ، ی مج، سک ر) م ف (قدیم)۔

رکٔ: یکدھرتے.

دنیا اس گھڑی جاں ہُو سیرتے
کھلے بخت گوتیاں کے یکدھیرتے

(۱۶۲۵، سیف الملوکٔ، و بدیع الجمال، ۱۷۰).

گھراں تے مار بھار یکدھیر تے بھائے
گلے میں بھاکور سڑیاں کھینچ کر لیانے

(۱۶۶۵، پھول بن، ۶۸).

یکذات (فت ی، سک کٔ) (الف) صف؛ ~ یکٔ ذات.

ایک ہی ذات کے، ایک ہی جیسے.

ترے مژگاں کی پلٹن میں جوان سب یکذات
قوم کا اور نہیں اس میں سپاہی آمیز

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱:۱۰۷).

یکذات (ب) امث.

گھل مل جانے کی حالت، گڈنڈ ہونے کی حالت، ہم آمیز، ہم آہنگ. صبح کو روغن میں کاجل بقدرت ضرورت ملا کر ایکٔ پتھر پر دستۂ سنگ سے تین روز تکٔ خوب حل کریں تاکہ یکذات ہو جائے. (۱۸۷۳، ارژنگٔ چین، ۲۴). [یکٔ ذات (رکٔ) کا ایکٔ املا].

یکران (فت ی، سک کٔ) امذ.

اصیل عمدہ گھوڑا؛ اشتر کھوڑا یعنی جس کا رنگ سرخ ہو اور بال اور دُم کے بال سفید ہوں. دارائے مہر واسطے تسخیر عالم کے یکران نیلی سپہر پر سوار ہوا. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۱۳۷).

رن کے اندر ہندو و مسلم ہیں دونوں پائمال
اُن کے خون سے لالہ گوں ہے سُم یکران فرنگ

(۱۹۳۱، بہارستان، ۳۸۶). [ف].

یکراہ (فت ی، سک کٔ) صف؛ ~ یکٔ راہ.

۱. ایک راہ کا (مجازاً) ایک سا، یکساں. کئی ایکٔ جگہ پر اسناد کے املاء کا یکراہ نہ ہونا دیکھنے میں آتا ہے. (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۶). **۲. ایک سا طریقہ، ایک مرتبہ؛ بے ریا.** (فرہنگ عامرہ). [یکٔ + راہ (رکٔ)].

یکرشتہ (فت ی، سک کٔ، کس ر، سک ش، فت ت) صف.

ایک جیسے، ملتے جلتے، ہم معنی، موافق. میں ان میں سے اپنی ضرورت کے یکشرتہ الفاظ استعمال بھی کرلیتا ہوں. (۲۰۰۷، ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۴۲).

یکرن ّگ (فت ی، سک کٔ، فت ر، غنہ) (الف) صف؛ ~ یکٔ رنگٔ.

۱. ایک ہی رنگ کا، ایک رنگ پر مشتمل. اللہ تعالیٰ نے قوم حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کرو جو یکرنگ بلا داغ دھبہ کے ہو رنگٔ اُس کا کہرا سنہرا... ہو. (۱۹۲۵، اسلامی گنو رکھشا، ۲۳).

میرے اندر ہے جو گرگٹ وہ بھی رکھتا ہے ان
ہوگیا یکرنگ ہو، جب آدمی گرگٹ بنا

(۱۹۸۷، خدا جھوٹ نہ بلوائے، ۲۳۵). **۲. ایک طرح ایک مقصد یا مطلب کا.**

نشۂ یکرنگ میں دونوں ہیں کیا ذوبے ہوئے
کیسی جنگٔ زرگری ہے کافر و دیندار میں

(۱۹۵۷، یاس یگانہ، چنگیزی، گنجینہ، ۴۷). **۳. یکساں، موافق، ہموار، بے میل.**

کرم سب بندیاں پر کرنہار توں
میا سب پہ یکرنگ دھرنہار توں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴).

یاسار سوں تج سارلا ، یا شیوۂ اغیار لا!
یاچٹ جمن کوں نارلا، یکرنگ جلا ویراں کر

(۱۶۷۹؟، سلطان، د، ۳۵ (الف). **۴. مخلص، سچا.**

غواص جیوں غلام ہے یکرنگ حسینؑ کا
بولیا ہے مرثیہ یو نوا ہائے ہائے ہائے

(۱۶۷۵، مرثیہ، غواص، بیاض مراثی، ۹۱:۲).

دو دل یکرنگ آپس میں ملیں جنب
کرے تب گل بہار آشنائی

(۱۸/۱۷، دیوان آبرو، ۴۶) . کوئی دوست یکرنگ ہاتھ تو آوے اسے آزاد نہ کرے کے . . . نہ کھووے ۔ (۱۷۴۶، قصہء مہرافروز و دلبر، ۲۵۴) . قیافہ شناس دوست یکرنگ خلیق بطریق امیرانہ اپنی زندگی بسر کرتے تھے ۔ (۱۹۱۴، محل خانہ شاہی (ترجمہ)، ۳۴) .

یکرن ّگ (ب) امذ.

ا۔ ایک شاعر غلام مصطفیٰ خاں کا تخلص. لطف یہ ہے کہ تخلص کی طرح عالم آشنائی میں بھی یکرنگ یکتا تھے ۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۱۰۷) . **۲۔ گھوڑے کا ایک رنگ نیز ایک نام** ۔ اصلی رنگ گھوڑوں کے ----- بہت سے ہیں ----- یکرنگ ، ثور ، بلوری ۔ (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۱: ۴۳) .

یکرن ّگ (ج) م ف.

بالکل، سراسر، تمام، سر سے پاؤں تک. اور وہ مانند موتی یا مثل دودھ کے سفید ہوتا ہے اس طرح کا گھوڑا جو یکرنگ سفید ہو اور کوئی عیب اس میں نہ ہو نہایت نیک اور مبارک ہوتا ہے ۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۹) . [یک رنگ (رک) کا ایک املا] ۔

--- کرنا ف مر.

ایک رنگ کا بنانا، یکساں کرنا، ایک ہی طرح کا کرنا. چونکہ حیات دو رنگوں سے عبارت ہے، خیر اور شر اور جلال و جمال کے "تار حریر دو رنگ" کو عشق کے وسیلے سے ہی یکرنگ کرنا ممکن ہے ۔ (۱۹۹۴، نگار، پاکستان، جولائی، ۶۴) .

--- ہو جانا / ہونا ف مر.

ایک ہی رنگ کا ہونا، ایک انداز کا ہونا، یکساں ہونا نیز سچا ہونا.

عاشق یکرنگ ہوں اسکی رعایت ہے ضرور
مل کے مہیندی آؤ تلواریں لگانے کیلئے

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، گلزار تعشق، ۳۸) . ہر شاعر کی شاعری کے جائزے بعض اوقات اتنے یکرنگ ہو جاتے ہیں کہ مختلف شاعروں میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۶۵۳) .

یکرنگی (فت ی، سک ک، فت ر، غنہ) امث.

ا۔ رک : یک رنگی، ایک رنگ کا ہونا، کیفیت یا حالت میں برابر ہونا ؛ (مجازاً) اخلاص، سچائی ۔

کیا ہوں سیر حسن و دل کی یکرنگی کا گلشن میں
عوض بلبل کے برگ گل پڑے تھے آشیانوں میں

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۸۰) . تو اسوقت یکجہتی اور یکرنگی دوستی کی بھول گیا ۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۵۵) .

چاہیے عاشق و معشوق میں ہو یکرنگی
رخصت اے ہوش کہ وہ مست شراب آتا ہے

(۱۸۸۴، انس (مرزا سید)، د، ۱۰۶) . **۲۔ یکسانیت.** اور اب یکرنگی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مصر انگلستان کے ہاتھ سے نکلتا معلوم ہوتا ہے ۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۳۵۵) . وہ اپنی زندگی کی یکرنگی سے بھی عاجز آگئی تھیں ۔ (۱۹۵۲، اک محشر خیال، ۱۸۰) . **۳۔ یک سوئی، انہماک، ہم آہنگی.** بکھرے ہوئے خیالات میں یکرنگی پیدا ہونے لگی ۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۵۸) . [یک رنگ + ی، لاحقہء کیفیت] ۔

یکرو (فت ی، سک ک، و مع) صف ؛ امذ ؛ ~ یک رو.

ا۔ ایک طرف پوری توجہ دینے والا، منہمک، یکسو. یکدل اور یکرو ہو کر پڑھنا ایک گھنٹہ کا اُس سے فائدہ مند ہے کہ تمام دن بلا رجوع طبیعت طوطے کے طور پر پڑھتا ہے ۔ (۱۸۵۹، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۱ : ۲۷) . **۲۔ سچا دوست.** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [یک رو (رک) کا ایک املا] ۔

یکروئی (فت ی، سک ک، و مع) امث.

رک : یک روئی، یک جہتی، بے ریائی ۔ اپنے جی میں تو ذلیل نہیں ہوتا اور الٹے مجھ سے ذلیل دو روئی اور یکروئی کی کرتا ہے ۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۵۵) . [یک رو + ی، لاحقہء کیفیت] .

یکرہی (فت ی، سک ک، فت ر) امث.

رک : یک رہی، یک جہتی ؛ (مجازاً) شکل و صورت میں یکساں ہونا ۔

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اوس سے کھٹک رہی
نہیں اوس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲: ۳۹) . [یکرہ + ی، لاحقہء کیفیت] ۔

یکزبان (فت ی، سک ک، فت نیز ضم ز) صف.

ا۔ رک : یک زبان، ہم آواز. (ماخوذ : فرہنگ تلفظ) . **۲۔ بات کا پکا، متفق، ثابت قدم.** (مہذب اللغات) . [یک زبان (رک) کا ایک املا] ۔

یکٹ ُس (فت ی، فت نیز ضم ک) صف ؛ امذ ۔

(بطور عدد) ایک نیز واحد، اکیلا ؛ (مجازاً) فرد، ایک شخص ۔ چھار فرزند، تین ننگے، یکس کوں کپڑے نئیں، جسے کپڑے نئیں سو اس کی آستین میں پیکے تھے ۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، شکار نامہ، ۳) .

یکس میں بیاں ہے سو سنگیت کا
اہے بھید ناچ ہور گیت کا

(۱۶۱۴، بھوگ بل (ق)، قریشی، ۱۳) .

یکس دل میں برچھیاں و بھالے کرے
دوجی فوج تیر و تفنگ سوں بھرے

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۸۲) .

مل چار یکس قبول جانے عین القصات کر پچھاتے

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۴) .

ہزار رنگ و لیکن او یک ہے درویشی
جو فرق ہے تو یہی ہر یکس کے باناں میں

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۷۴) . [مقامی] ۔

--- اینک م ف (قدیم) ۔

ایک دوسرے پر، باہم، آپس میں ۔

یکس اینک عاشق ہوئیں نار نر
کہ ہے آزمودہ عجب یو ہنر

(۱۶۱۴، بھوگ بل (ق)، قریشی، ۸۲) .

--- ایک (--- ی مج) صف (قدیم) ۔

ہر ایک، تمام ۔

یکس ایک کوں کوئی کھیجائے نہیں
یکس ایک کوں کوئی بجھائے نہیں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۳۲) . [مقامی] ۔

---**پر ایک /ایک** م ف (قدیم)۔

ا۔ایک دوسرے پر، باہم۔

ہوئے تب چار انکھیاں دونو نکے
یکس پر ایک وہ عاشق ہوئے تھے

(۱۵۹۱، گل وصنوبر (ق)، عاجز، ۳۴). **۲۔ایک پر ایک، اوپر تلے، لگاتار۔**

کیے سب مل دو اختیاری ہوئے تن پر زخم بھاری
یکس پر یک لگے کاری کرو زاری مسلماناں

(۱۶۷۵، مرزاابوالقاسم، بیاض مراثی، ۱۴۸).

---**تے** م ف (قدیم)۔

ایک سے، سب سے، ہر ایک سے۔

یکن زہرہ ہے دوسری مشتری
یکس تے اہے خوب یک سندری

(۱۶۰۹قطب مشتری، ۵۵).

---**تے (تھے) ایک** (---ی مج) صف (قدیم)۔

ایک سے بڑھ کر ایک، ایک سے ایک۔

یکس تھے ایک ہیں جوتی دیکھت بھولیں جگت کوتی
خجل ہویں ڈھال کے موتی ڈھلیں جب چلبلیاں بالیاں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۹۹).

بڈی او بلکنے لگی شہ کو دیکھ
او ویتاگ مارے تھے یکس تے ایک

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۸۹).

---**تے یکٔ ُس** (---فت ی، ضم نیز فت ک) صف (قدیم)۔

(لفظاً) ایک سے ایک؛ (کنایۃ) ہر ایک۔

یکس تے یکس کوں کیا نامدار
خدا کی صفت کوں نہ کچھ انت یار

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۷).

---**کا کوانا** محاورہ (قدیم)۔

ایک کا کہلانا، ایک کا نامزد ہونا، کسی ایک شخصیت سے منسوب ہونا۔

یکس کا کہاوں گرفتار میں
یکس کاچ ہو کر اچھوں یار میں

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۳۹).

---**کو** م ف (قدیم)۔

ایک کو۔

یکس کو دیکھے ایک زاری کرے
اپس میں اپے غم گساری کرے

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۸۷).

---**کوں** م ف؛ ~ یکسکوں (قدیم)۔

ایک کو۔ اس باٹ میں چار ہرن تھے، تین موئے یکس کوں جیونہ تھا۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز (گیسو دراز)، شکار نامہ، ۱).

چھپایا ہے یو دو میں اپنا توں راز
یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸).

دو آشنا یو بچھڑ کر ہوے سوبے گانے
یکس سوں ایک مل یکس کوں ایک نہ جانے

(۱۶۳۵، سب رس، ۸۷).

یکس کوں سو یک دیکھ سکتے نہیں
یکس کوں یک مان رکھتے نہیں

(۱۶۷۰، (طبعی، بہرام و گل اندام، (اردو شہ پارے، ۱۹۲۹، ۱: ۱۱۲)).

---**ماہی** م ف۔

ایک ہی میں۔

میں پن، توں پن دونوں ایک یکس ماہی یکھی نور

(۱۶۴۰، داول، کشف الوجود (قدیم اردو، ۱: ۳۲۱)).

---**یک** (---فت ی) صف؛ امذ (قدیم)۔

ایک ایک؛ ہر ایک؛ ایک دوسرا۔

بجا لیا یکس یک کا بھوتیج ادب
ملے شہ و شاہ زادہ عالی نسب

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۳۱).

یکس یک پہ ڈھالاں پڑیاں ہو نڈھال
کہ جیوں جھاڑ توڑے پہ پاتاں کا حال

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۴۱۹). [یکس + یک (رک)]۔

یکسا (فت ی، سک ک) صف۔

رک: یکساں، ایک سا۔

پربت مین ادک نہ کم پتی میں
یکسا رہے راس ہور رتی میں

(۱۷۰۰، من لگن، ۱). [ایک (رک) سا، حرفِ تشبیہ]۔

یکسات (فت ی، سک ک) م ف۔

ایک ساتھ، باہم، آپس میں، ایک دوسرے سے۔

پیا تو بی اپے کدھیں یوں دل نیں لیانا
جو اپنے جیو کی پیاری سات جا یکسات مل بیوں

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۳۴).

وہم ہور فہم و فراست شہ یکسات
بول اوٹھے کہتا صبر تحقیق بات

(۱۷۴۳، مثنوی حسن و دل، حاتم، ۲۰).

یکسار (فت ی، سک ک) صف۔

ا۔ رک: یکساں، برابر۔

کہتے اپس گلی میں یکسار دوست درجن
کیا گار کا پھتر کیا نابات، بات یاں ہے

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۲۰۰).

یکسار گھری ہوئی گھٹائیں
ہر سمت بلا کی شائیں شائیں

(۱۹۸۴، سمندر، ۳۹). ۲. **سپاٹ ہموار، جس میں اونچ نیچ نہ ہو.** (ماخوذ: فرہنگ تلفظ). [یک + سار (رک)]۔

یکساز (فت ی، سک ک) امذ؛ صف۔

ایک ساخت یا بناوٹ؛ رنگ روپ میں یکساں۔

لگا پھول جھاڑاں سب یکساز کے
کیا سب چمن رنگ برنگ ناز کے

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۷). [یک + ف، ساز، ساختن = بنانا]۔

یکسالہ (فت ی، سک ک، فت ل) صف؛ ~ یک سالہ۔

رک: یک سالہ، ایک سال کا۔ چھ ماہ کے ہرن کو جحش یا جدی، یکسالہ کو جذع ـــــ کہتے تھے۔ (۱۹۸۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲: ۴۷۸). [یک سالہ (رک) کا ایک املا]۔

یکساں (فت ی، سک ک) (الف) صف.

۱. ایک جیسا، ایک سا، برابر۔

ہمارا طور یکساں نیں کبھیں خنداں کبھیں گریاں
کبھیں دل کیا کریں سیخاں کبھیں جیو کیاں کریں بریاں

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۷۴).

یو چوڑان ڈونگای یکسان دکھائی
کہ اس شان عظمت سوں یو کاں تھے آئی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، (ضمیمہ)، ۵).

آج گھر گھر آپ نے عالم خوشی کرتا اہے
سپ اُپر اس عید کی عشرت یو یکساں پایا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۸۱).

حکمت ہے کچھ جو گردوں یکساں پھرا کرے ہے
چلتا نہیں وگرنہ شا و سحر عرابا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۲۹).

زمانہ کا چلن یکساں نہیں کچھ
کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ

(۱۸۲۴، مصحفی، د، (انتخاب رام پور)، ۲۰۲). انصاف اور مناسب پالیسی کا یہی اقتضا ہے حتےالمقدور ان سب کو یکساں محفوظ رکھے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۲۰).

یہاں تک میں یکساں و یکسو بنوں
کہ تو میں بنے اور میں تو بنوں

(۱۹۱۱، کلیات اسمٰعیل، ۱۷). زبیدہ کی روش یکساں تھی. (۱۹۴۷، قصہ کہانیاں، ۳۴). عالمی تنظیم نو کے یکسان اور منصفانہ ہونے کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۹۱، نیا عالمی، نظام اور پاکستان، ۱۶۴). ڈاکٹر این اے بلوچ..... تمام مکاتیب فکر میں یکساں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱: ۳۶۳). ۲. **ایک ہی قسم یا طرح کا، یک رنگ.**

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۴).

صندلی جوڑے دو پہن یکساں
بیٹھیں یکرنگ دونوں ہو اُس آں

(۱۷۹۱، جعفر علی حسرت، طوطی نامہ، ۵۶).

مثل آئینہ منافق پیشگی اچھی نہیں
ظاہر و باطن مسلمانوں کا یکساں چاہئے

(۱۸۷۹، عیش، (حکیم آغا جان)، ۲۱۱). ہزاروں سال تک ہمارے سماج کی حالت یکساں رہی. (۱۹۴۳، ادب اور انقلاب، ۳۷). اس سائنس داں کا خیال تھا کہ زمین ایک سلنڈر کی مانند ہے جو چاروں طرف ہوا کے یکساں دباؤ کے پڑنے سے فضا میں معلق ہے. (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۱۱۸). ۳. **مانند، ملتا جلتا، ہمشکل، مشابہہ، ہم صورت.**

خنجر کی تیرے ہاتھوں ہوتی ہے مار دونی
مہندی کے رنگ خوں سیں یکساں ہے کف دست

(۱۷۴۱، شاکر ناجی، د، ۷۸). واسطہ اپنی خاصیتوں کے لحاظ سے اپنے تمام حصوں میں بالکل یکساں (Homogeneous) ہوتا ہے. (۱۹۶۵، مادے کے خواص، ۱، ۴۹۹). ایک ہی طرح کی دو دوائیں.... یکساں ہوں معالجاتی اعتبار سے مساوی تصور کی جائیں گی. (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۱۶). ۴. **ہموار، مسطح، جس میں اونچ نیچ نہ ہو.** اس لشکر کوں بے جان کر، بخاک یکساں کر، دانا وان کر.... دوسری بار بھی کوئی ایسے چالے نہ کرے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۷۸).

شاید وہ بھول کر کبھو یاں بھی رکھے قدم
یکساں کرو زمین ہمارے مزار کی

(۱۷۹۵، قائم، ک، (مجلس)، ۱: ۲۶۷). اگرچہ ظاہر میں جڑیں یکساں حالت پر بوئی جاویں مگر حقیقت میں وہ مختلف ہونگی. (۱۸۶۵، رسالہ علم فلاحت، ۱۷۴). ۵. **ملا یا جڑا ہوا، ہم آہنگ.**

پیو سات یکساں ہو اپے، جیو سات قرباں ہوا اپے
تسلیم کر اسمٰعیل اپے، تو رحم گلے باراں بھرے

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۲۴).

یکساں (ب) م ف.

۱. **ایک ساتھ، اکٹھا.** پھر یہ دونوں ملے ہوئے یکساں جھاڑ کے تلے آئے. (۱۷۶۵، انوار سہیلی، ابراہیم، بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۰). ۲. **ایک ہی سلسلے یا ترتیب میں، اسی طریقے سے.**

فخر اور رعونت ترک کر حلم و تواضع پیش کن
شرک اور خودی سے باز ہو یکسو و یکساں رفتن است

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۷۸). [یک + ساں، لاحقۂ صفت].

--- پرہ (--- فت پ، ر) صف.

ایک جیسے پروالے (حیوانیات) (ٹڈا اور جھینگر وغیرہ) جن کے پر ایک ہی بافت کے ہوتے ہیں، ہم بافتے (انگ: Homoptera). یکساں پرہ (Homoptera) سکاڈے...... ہوماپٹیرا حشروں کے دہن ٹکڑے رس چوسنے کے لیے موزوں ہوتے ہیں. (۱۹۶۷، بنیادی، حشریات، ۱۰۳). [یکساں + رک: (۱) + ہ، لاحقۂ نسبت].

--- طور پر م ف.

ایک ہی قسم پر، ایک ہی طریقے پر۔ اس نے گرمیوں اور سردیوں میں یکساں طور پر استعمال ہونے والی... پتلون پہن رکھی تھی۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۶۵)۔

--- ہو جانا/ہونا ف مر محاورہ۔

۱. برابر ہونا، ایک ساں ہونا؛ ایک حیثیت کا ہونا۔

وصل اور ہجر دونوں یکساں ہیں
جب ہو آپس کے بیچ پیار اخلاص

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۲۳)۔ آدمی اس وقت زہد کے مقام پر پہنچتا ہے جب سونا اور پتھر دونوں اس کی نگاہ مین یکساں ہو جائیں۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ یوسف، ۲۰۰)۔ یہ سارے عناصر شرق شناسی کی دونوں صورتوں میں یکساں ہیں۔ (۲۰۰۵، شرق شناسی (ترجمہ)، ۲۴۵)۔ **۲. ہم رنگ ہونا، مشابہ ہونا۔**

غافل نہ ہو فریب سے تو شیخ کے کبھو
یکساں ہو گو کہ خاک سے وہ دام کی طرح

(۱۷۹۵، قائم، د، ۴۸)۔

یکسانگی (فت ی، سک ک، فت نیز سک ن) امث۔

یکساں ہونے کی حالت، برابری، مشابہت۔ انڈکا کا طرز ہم پر اس کا اثر ڈالتا ہے کہ اس میں ایک اعلیٰ قسم کے آبداری اور نہایت عمدہ یکسانگی شروع سے آخر تک پائی جاتی ہے۔ (۱۸۹۰، رسالہ حسن، فروری، ۳، ۲: ۹۰)۔ نکات اور مخزن کے بعض تراجم میں یکسانگی اور خاص طور پر خاکسار کے سلسلے میں میر کے اس بیان کی روشنی میں ----- پسر رسن تاب است۔ (۱۹۷۲، اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، ۱: ۱۲۷)۔ خیالات و بیانات میں بے جا تکرار یا بے کیف یکسانگی نہیں ہے۔ (۲۰۰۰، میر کو سمجھنے کیلئے، ۶۷)۔ [یکساں + گی، لاحقۂ کیفیت (خلافِ قاعدہ)]۔

یکسانی (فت ی، سک ک) امث۔

ایک جیسا ہونے کی حالت، برابری نیز مشابہت۔ ان دونوں صورتوں میں، بر تقدیر یکسانی وزن کے ایک ہی زمانہ صرف ہوگا۔ (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ، ۱: ۷۸)۔ ایک حالت کیسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو اگر ساری عمر یکسانی کے ساتھ چلی جائے تو اس حالت کی عمدگی کا احساس نہیں باقی رہتا۔ (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۵۸)۔ کائنات کے ان چاروں طبقوں میں بھی یکسانی نہیں ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۱۴)۔ جو تحریریں ۳۰ سال کے وسیع رقبہ میں پھیلی ہوں ----- ان میں ہم آہنگی اور یکسانی پیدا کرنا آسان نہیں۔ (۱۹۵۱، اکبر نامہ، ۷)۔ فرہنگ کی اس ظاہری یکسانی کو دیکھ کر یہ دلچسپ نظریہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے کہ اردو کی تشکیل کی ابتدا بلوچستان سے ہوئی۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۳۸۴)۔ [یک ساں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

یکسانیّت (فت ی، سک ک، کس ن، شدی مع بفت نیز بلا شد) امث۔

۱. ایک جیسا ہونے کی حالت، ایک جیسی کیفیت یا ایک سی حالت؛ ہمواریت؛ (مجازاً) سپاٹ پن۔ آج کے مضمون میں ہم ----- اتوار کی چھٹیوں میں ایک دو روز کے لیے یکسانیت کو دور کرنے اور ہفتہ بھر کی دماغی تھکن کو مٹانے کے لیے کیا کرتے ہیں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ (۱۹۲۶، طلیعہ، ۵۲)۔ وقت کی رفتار دونوں حالتوں میں یکسانیت رکھتی ہے۔ (۱۹۴۳، جنت نگاہ، ۳۶)۔ میں غیر دلچسپ یکسانیت کا حامی نہیں۔ (۱۹۵۱، حیات لیاقت، ۱۹۳)۔ افیون کا استعمال بھی عارضی طور پر اور زندگی کی یکسانیت سے تنگ آکر کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳، جدید سائنس (رسالہ) دسمبر، ۴۲)۔ شروع شروع میں تو فیلڈن دہلی کی انگریز سوسائٹی میں آتا جاتا رہا، مگر ان محفلوں کی یکسانیت اور گھٹن والے ماحول نے اسے جلد ہی بیزار کر دیا۔ (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۱۳۵)۔ **۲. مماثلت، مشابہت، ملتی جلتی صورت۔** زبان، مذہب اور مقام کے لحاظ سے آجر اور مزدوروں میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۴۰، ہمارے مزدور، ۵۲)۔ موئن جو دڑو اور ہڑپہ ----- کی بناوٹ اور طرزِ تعمیر میں ----- یکسانیت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۸، پنجابی زبان و ادب، ۱۵)۔ لسانی یکسانیت دونوں بازوؤں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی کا شعور بیدار کرنے کے لیے ضروری ہے۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۶۱)۔ [یکساں + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پَسَند (--- فت پ، س، سک ن) صف۔

(مجازاً) ایک رخا، یک رخی، سپاٹ، غیر دلچسپ۔ سردار جعفری ----- قاسمی صاحب کی مذہبیت اور پاکستانیت پر گاہے گاہے شاید اس لیے حملہ آور ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نظر خود ان کی نہایت بیزار کن، بونی اور یکسانیت پسند شاعری پر نہ پڑے۔ (۱۹۹۴، ہدایت نامہ شاعر، ۱۸۷)۔ [یکسانیت + پسند (رک)]۔

یکستی (فت ی، سک نیز فت ک، کس نیز سک س) صف (قدیم)۔

ایک سے، یکساں؛ ایک ساتھ۔

یکستی چمن ایک مقبول ہیں
کہ بھونرے پتنگ ہور دیوے) کذا (پھول ہیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶۰)۔ [ایک + ستی (رک)]۔

یکسَر (فت ی، سک ک، فت س) (الف) م ف؛ ~ یک سر۔

۱. رک: یک سر، ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک؛ شروع سے آخر تک۔

شب چراغاں جو کرتے تھے یکسر
تو انھوں سے ستارے آتے نظر

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۰۲)۔

آنکھیں ہی بجھ رہی ہیں اہل نظر کی یکسر
چلتے ہوئے زمیں پر رکھ پانوٗں دیدہ دیدہ

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۱۰)۔

تو میں بھی جواب اوس کو دیتا ہوں اچھا
رقم سرگزشت اپنی یکسر کروں گا

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۰)۔

وہ ابر کہ چھا رہا تھا یکسر
دو دن ہوئے کھل گیا برس کر

(۱۸۹۹، کلیات شبلی، ۲)۔ **۲. بالکل، سارا، پورے کا پورا، تمام تر؛ اکٹھا، کل۔**

نہ تھا دل کوں یو بات باور منجے
ہوا تجھ تھے تحقیق یکسر منجے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۷۶۸)۔

نفرین یتیم محنت آور عالم میں لگا دے آگ یکسر

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۲۵)۔

جواہر اور خزانہ تو سب لٹا یکسر
رہیں سو کس پہ یہ فرقہ کے لوگ اور چاکر

(۱۷۹۵، حسرت لکھنوی، ک، ۶۰)۔

مریض عشق کی تیرے بیاں کیا کیجئے حالت
کہ بس پتھرا گئیں آنکھیں ہوا یکسر بدن ٹھنڈا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۲۴)۔

ہوئے اس طور سے مائل ستم پر
کہ یکسر کر دیا پامال لشکر

(۱۸۸۱، مثنوی نلدمن، ۲۶). چند معمولی باتوں کو چھوڑ کر تمام دقائقِ اخلاق سے یکسر خالی ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۶۷۷). شہاب کے افسانوں ــــــ کے بے حد متنوع موضوعات عام مروجہ افسانوی موضوعات سے یکسر الگ ہیں۔ (۱۹۶۸، ماں جی، ۱۱). بے حد اہم نظم کنفیشن میں ڈکشن یکسر تبدیل کرلیتا ہے۔ (۱۹۸۳، پاکستان میں اردو ادب (سال بہ سال)، ۹۷). جزوی اختلاف کے باوجود ان کے دعوے کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳: ۱۰۱). **۳. ایک ساتھ، اکٹھا، سب مل کر نیز فوراً، اسی وقت۔**

صفِ مژگانِ خوباں مل کے یکسر
اٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جمدھر

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۹۱).

یکسَر (ب) صف.

اکیلا، تنہا.

سُرج افشاں گر ہوکر، نبی صَلی اللہ علیہ والہ وسلم مند ہرُدواراں
زر افشانی کیا یکسر، سو جگ میں جھلکار ہیں

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۳۷:۱). [یک سر (رک) کا ایک املا].

---ہونا محاورہ.

اکٹھا ہونا.

ایسا مرسل کہ سارے پیغمبر
چاہتے اوسکی اُمت ہوئیں یکسر

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱).

یکسَرَہ (فت ی، سک ک، فت س، ر) صف.

سب، تمام وکمال، بالکل، ہم، جملہ. (ماخوذ: اسٹین گاس؛ فرہنگ عامرہ). [یکسر + ہ، لاحقۂ صفت].

یکسَکا (فت ی، ک، سک س) صف.

ایک کا، ایک شخص کا.

جو کرتا یکسا ہنر دیک کر
ہنروند اسے نیں کتے ہے ہینر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱).

یکسَکُوں (فت ی، ک، سک س، و مع) م ف؛ ~ یکس کوں.

ایک کو، ایک کے بعد ایک.

یکسکا یکسکوں جو لاگیا پران
تو اچھنا یکس کا یکس کن نشان

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۰).

---ایک م ف.

ایک کو ایک، ایک دوسرے کو. ہلاک ہوکر غم سوں، یکسکوں ایک بھلاتے ہم سوں. (۱۶۳۵، سب رس، ۹۲).

یکسُو (فت ی، سک ک، و مع) (الف) صف؛ ~ یک سو.

۱. رک: یک (۱) سو (مع تحتی الفاظ و مرکبات)، ایک طرف، ایک جانب.

ہے کمند حلقۂ گیسو بلا
دیکھ کر جس کوں ہوئے یکسو بلا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۹).

فخر اور رعونت ترک کر حلم و تواضع پیش کن
شرک اور خودی سے باز ہو یکسو و یکساں رفتن است

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۷۸). **۲. تمام، ختم مکمل (قصہ، قضیہ وغیرہ).**

اور ممکن نہیں یہ امر کہ ہو تو اپنا
اس سے بہتر ہے کہ قصہ کریں یکسو اپنا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۱۹).

کون اے طولِ شب غم ترا جھگڑا رکھے
آج قصہ ہی کئے دیتے ہیں یکسو اپنا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانہ الہام، ۴۵). **مطمئن، بحال.** میں یہاں پہنچ گیا ہوں مگر ابھی پوری طرح یکسو نہیں ہوا، مکان کی بہت دقت ہے. (۱۹۳۱، دامان باغباں، ۶۱). **۴. ایک جیسا، یک ساں.** فانی کا شاعری میں تنہا غم کو موضوع سخن بنالینا قابل اعتراض نہیں لیکن اس غم کو اس درجہ یکسو و یکساں بنائے رکھنا قابل توجہ ضرور ہے. (۱۹۸۵، جدید اور غزل (حالی تا حال)، ۵۷). **۵. یک رخا، سپاٹ.** اگرچہ اس کی اپنی تحریر یکسو اور غیر مشرقی لحاظ سے ایک تنگ مگر مثبت سوچ کی حامل تھی. (۲۰۰۵، شرق، شناسی (ترجمہ)، ۱۴۱).

یکسُو (ب) امذ.

ٹھہراؤ، قیام، سکون، استقلال. (فرہنگ آصفیہ). [یک سو (رک) کا ایک املا].

---کرانا ف م.

طے کرانا، نمٹانا، ٹھیک کرانا (معاملہ وغیرہ). مولوی عبدالحق صاحب ہمیشہ سے اعلیٰ سطح تک رُسوخ رکھتے تھے یہاں بھی انہوں نے صدر ایوب خاں سے مل کر ہی اپنے معاملات یکسو کرائے تھے. (۱۹۹۴، افکار کراچی، مئی، ۱۷).

---کَرنا ف م، محاورہ.

۱. کسی ایک حد پر پہونچانا، طے کرنا، فیصل کرنا، چکانا، یکطرفہ کرنا، ختم کرنا.

اے مرغ پھر قریب ہے شام شب فراق
یہ مجملہ تو اب تئیں یکسو نہیں کیا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۲۴).

خدا کے واسطے قصہ دوئی کا یکسو کر
ادھر اودھر کہیں بھٹکے نہ اختصار میں روح

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۵۰).

وصل سے بگڑے وہ میری موت پر راضی ہوئے
بھی جھگڑا میں نے اون سے خوب ہی یکسو کیا

(۱۸۷۷، درۃ الانتخاب، ۲۰). **۲. ایک طرف کرنا، مخصوص و منہمک کرنا.** امام غزالیؒ کا قول ہے.... تصوف دل کو محض اللہ کے لیے یکسو کرنے اور اسکے ماسوا کو حقیر جاننے کا نام ہے..... کیونکہ وہ دلوں کا صاف کرتا ہے. (۱۹۳، مقامات تصوف، ۲۸).

---مِزاج (--- کس م) صف؛ ~ یک سو مزاج.

دھیمے مزاج کا، نرم مزاج، جسے غصہ جلد نہ آئے۔ وہ اس قدر یکسو مزاج کے آدمی تھے کہ ایجوکیشنل کانفرنس کے دفتر کے متعلق ساری باتیں کرتے۔ (۱۹۸۶، سید الطاف علی بریلوی، یادیں اور باتیں، ۳۰). حقی صاحب... بہت یکسو مزاج آدمی تھے لیکن..... سخت الفاظ ان کی زبان سے نکل جاتے تھے۔ (۲۰۰۷، چہار سو، مئی جون، جلد ۱۶، ۱۲۰). [یکسو + مزاج (رک)].

---مزاجی (--- کس م) امث.
نرم مزاجی نیز انہماک، توجہ۔ یکسو مزاجی سے اپنے دور کی حقائق دان اپنی آپ بیتی لکھنی چاہیے کیونکہ خطوط میں اہم تاریخی واقعات کو کبھی کبھی لکھ دینا ہیولا مزاجی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ (۲۰۰۷، الحمرا، مئی، ۱۶۰). [یکسومزاج + ی، لاحقہ کیفیت].

---نِہادَہ (--- کس ن، فت د) صف؛ امذ.
حد سے زیادہ جمع رکھنے والا؛ (مجازاً) امیر شخص۔

زرِ کثیر جو یکسو نہادہ رکھتے ہیں
وہ مالِ مفت کا پھر بھی ارادہ رکھتے ہیں

(۱۹۵۴، کلیات رزمی، ۶۹). [یکسو + ف: نہادہ، نہادن = اُٹھانا، دوسری جگہ رکھنا]۔

---ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱۔ طے ہو جانا، نمٹنا، چُکنا۔

کوئی بھی دشمن نظر آتا نہیں اب غیر دوست
قصہ اے ناسخ دوئی کا تھا سو یکسو ہو گیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۴).

قصہ یکسو ہو ابھی آپ جو یکسو ہو جائیں
اس دو رنگی نے مجھے اے گُلِ رعنا مارا

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۴۲). **۲۔ ایک طرف ہونا، ہٹ جانا (خصوصاً ڈر کے مارے)۔**

گل رخاں خوف سوں ہوئے یکسو
تجھ نگاہ) کذا (نے جب اہتمام کیا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۵۳). **۳۔ متوجہ ہونا، منہمک ہو جانا۔**

تو یکسو ہوتا اور کوئی جوان
یہاں آن کر ہو ستیزہ کناں

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۲۰۴). میں نے ان سے عرض کیا کہ کسی وقت یکسو ہو کر بیٹھوں گا اور انشاءاللہ یہ کام مکمل کروں گا۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۱۱). **۴۔ ایک جگہ ہونا، بحال ہونا، ٹھکانے پر آنا۔**

جو ہے مصلحت تیری باآب و تاب
ہے بہتر وہ ہو جائے یکسو شتاب

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۱۱۱). جب طبیعت یکسو ہوئی، اس نے ان دونوں شخصوں کو بہت انعام دیا۔ (۱۹۲۵، اورینٹل کالج میگزین، فروری،. (مقالات محمود شیرانی، ۵: ۸۲۴). **۵۔ سب سے الگ ہونا، الگ ہو جانا۔** پھر یکسو ہوئی اسکولے کر ایک بعید مکان میں۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن (ترجمہ)، ۶: ۱۸). **۶۔ مطمئن ہو جانا، پرسکون ہو جانا ۔** جسمانی اعتبار سے بالعموم اپنے قریب کے لوگوں اور ان کی خبروں سے بالکل یکسو ہو جاتے ہیں۔ (۲۰۰۷، مخزن، لاہور، ۱۴: ۱۱۸).

یکسُوئی (فت ی، سک ک، و مع) امث.
۱۔ رک: یکسوئی، مستقل مزاجی، دلجمعی نیز اطمینان، سکون، استقلال۔

ہرگز نہ کسی سے رکھ خصومت دل میں
غمگیں تجھے تا حصول ہو یکسوئی

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۳۵).

نبھی گردوں کی دہشت اور نبھی صیاد کا دھڑکا
نہیں یکسوئی خالق کی عبادت ہو تو کیونکر ہو

(۱۹۱۳، دیوان پروین، ۱۱۱).

دل کی یکسوئی سے ہوتا ہے یہ ظاہر تابش
عشرتِ درد کا اب کوئی پیام آتا ہے

(۱۹۶۳، نیم روز، ۱۶۰). تخت و تاج کو چھوڑ کر مکمل قناعت، صبر اور یکسوئی کے ساتھ اس کی گھنیری چھاؤں میں آبیٹھے۔ (۱۹۸۴، سمندر (گفتگو)، ۸). نماز میں جس قدر حسن عطا ہو جائے اتنی ہی یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۱۷). **۲۔ انہماک نیز گوشہ گیری۔** گرمیوں کے ڈر اور سیرت کے خیال سے یکسوئی اور تنہائی کی تلاش میں بمبئی روانہ ہوگئے۔ (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۵۷۰). [یک سوئی (رک) کا ایک املا]۔

---دَماغ کس اضا (--- کس نیز فت د) امث.
ذہن کا کسی ایک جانب متوجہ ہونے کا عمل، ذہنی ارتکاز۔ اس مشہور ضابطۂ ہشت گانہ کی تفصیل یہ ہے: نواہی، اوامر، طریقۂ نشست، حبسِ دم، تعطل حواس، یکسوئی دماغ، مراقبہ اور استغراق۔ (۱۹۵۸، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ)، ۳۵). [یکسوئی + دماغ (رک)]۔

---ہو جانا / ہونا ف مر محاورہ.
ایک جگہ ہونا نیز اطمینان ہونا، طبیعت میں ٹھہراؤ آ جانا۔

محبوب کا
طرز عمل اگر یکساں ہو تب بھی یکسوئی ہو جائے۔

(۱۹۱۴، شعر العجم، ۵: ۱۰۲).

عالم میں ہر اک سو ہے جلوہ اُس کا
یکسوئی اسی لئے نہیں ہوتی ہے

(۱۹۵۵، رباعیات امجد، ۳: ۵۱).

یکسُویَہ (فت ی، سک ک، و مع، فت ی) امث.
استقلال، اطمینان، کسی ایک کام پر قائم رہنے کی حالت یا کیفیت۔

رنج ہو سب پھٹک کے یکسویہ
بک اوٹھوں داستان برزویہ

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۹۲). ایک اعلیٰ منزل چت کی ہے اس سے وہ عرصے تک ایک چیز پر توجہ کر سکتا ہے یہ ایکا گر (یکسویہ) منزل ہے۔ (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱: ۴۰۰). [یکسو + یہ، لاحقۂ صفت و کیفیت]۔

یکشما / یکشمہ (فت ی، سک ک، ش / فت م) امذ.
تپِ دق۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س:]۔

یکشمی (فت ی، سک ک ش) صف؛ امذ۔
جسے تپ دق ہو، تپ دق کا مریض۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یکشما (بحذف ا) + ی، لاحقۂ صفت]۔

یکشَنبَہ (فت ی، سک ک، فت ش، ن بشکل م، فت ب) امذ.

رک : یک شنبہ ، اتوار کا دن ، ہفتے کے بعد کا اور پیر سے پہلے کا دن ۔

یار یکشنبہ کا وعدہ کر گیا ہے کیا سبب
اب تلک آیا نہیں یارو دوشنبہ ہوگیا

(۱۷۴۷، دیوان قاسم ، ۷). کل یکشنبہ ہے ، پرسوں دوشنبہ کو یا سہ شنبہ کو لارڈ صاحب کا کوچ ہے ۔ (۱۸۵۹، اردوئے معلیٰ ، ۱ : ۲۵۱). یکشنبہ دوشنبہ کے چوکیدار دائیں طرف ----- پایہ بہ پایہ رہتے ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۵). آیندہ یکشنبہ کو عید کی تعطیل ہوگی ۔ (۱۹۵۸، اردو زبان کی پہلی کتاب ، ۲۵). مفتی صدر الدین کی حویلی کے صحن میں -----. بروز یکشنبہ ایک تعزیتی جلسہ ہوا ۔ (۲۰۰۳، اجمل اعظم ، ۶۴). [یک + شنبہ (رک)]۔

یکطَرَف (فت ی ، سک ک ، فت ط ، ر) صف ؛ ~ یک طرف ۔

رک : یک طرف ، ایک طرف ؛ الگ ، علیحدہ ، یک سو ، ایک جانب ، کنارے ، جدا ، ایک پاسے ، علیحدہ ، تنہا ۔

ہوا معلوم عالم یکطرف ہے
سہاوے میں یو آدم یکطرف ہے

(۱۶۶۵، پھول بن ، ۱۰۵).

او ویتاگ مارا ہوا تھا نپٹ
پڑیا ہووے گا یکطرف کیں نکٹ

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۴۷). [یک طرف (رک) کا ایک املا]۔

یکطَرَفہ (فت ی ، سک ک ، فت ط ، سک ر . فت ف) صف ؛ ~ یک طرفہ ۔

۱. رک : یک (۱) طرفہ (مع تحتی الفاظ و مرکبات) ؛ ایک ہی جانب کا ، ایک ہی طرف کا ، جس میں دوسری طرف کا لحاظ نہ کیا جائے (مجازاً) جانبدارانہ ، غیر منصفانہ . مقدمہ بتجویز یکطرفہ فیصل کیا جاویگا . (۱۸۵۱، انشائے خرد افروز ، ۲۰). اس غفلت شعار کو اب معلوم ہوا کہ کئی ڈگریاں یکطرفہ اس پر جاری ہیں . (۱۸۷۷، توبۃ النصوح ، ۲۸۸). ہمارے درمیان بے تکلفی ختم ہوچکی تھی اور یکطرفہ احترام بڑھ گیا تھا . (۱۹۸۵، پریشر ککر ، ۷). لیکن تعارف یکطرفہ ہی رہا ، زیادہ تر اتنا ہوا کہ رابرٹ نے بتادیا کہ اس کا پردادا فرانسیسی تھا . (۲۰۰۳، تسلیمات ، ۱۷۱). **۲. رک : یکسو ، دوسروں سے الگ ؛ متوجہ ، منہمک .** اے خداوند مجھ کو اپنی راہ بتا ، میں تیری سچائی میں چلوں گا ، مرے دل کو یکطرفہ کر ، تاکہ میں تیرے نام سے ڈروں . (۱۹۳۵، سیرۃ النبیؐ ، ۱۰۶:۵). [یک طرفہ (رک) کا ایک املا].

--- ٹریفِک (کس ٹ مج نیز فت ٹ ، ی مج ، کس ف) امذ .

ایک طرف یا ایک راستے پر رواں سواریاں ، ایک جانب کی آمد و رفت جبکہ مخالف سمت سے آنا منع ہو (انگ : One Way Traffic کا ترجمہ) .

واہ یکطرفہ ٹریفک کا کمال
ہر سڑک تیری گلی ہے آج کل

(۱۹۵۷، مجید لاہوری ، نمک دان ، ۱۷۹). [یکطرفہ + ٹریفک (رک)].

یکقلم (فت ی ، سک ک ، فت ق ، ل) م ف ؛ ~ یک قلم .

رک : یک (۱) قلم (مع تحتی الفاظ و مرکبات) ؛ یکلخت ؛ فوراً ، ضرور ، سراسر ، ایک دفعہ ہی ، ایک ساتھ .

کبھی خط بھی نہ لکھا بھیجا پڑھایا آپ کو کس نے
کہ القط دوستی انشا سے ایسی یکقلم کیجئے

(۱۸۱۸، انشا ، ک ، ۳۴).

کرتے ہیں تحریر ہم حال شب تار فراق
یکقلم ہر روز کاغذ کا سیہ ایک دستہ ہے

(۱۸۳۱، دیوانِ ناسخ ، ۲:۱۴۷).

اثر بہار کا پہنچا یہ دیکھو نطفہ تک
کہ سبزہ رنگ ہی ہوتے ہیں یکقلم پیدا

(۱۸۷۹، عیش دہلوی (حکیم آغا جان) ، ۲). گھوڑوں کے سائیسوں نے جل کر اس کی ٹانگ توڑ ڈالی ہے ، قرار پایا کہ تمام سائیس یکقلم موقوف . (۱۹۴۷، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۶۷). دورِ حاضر میں البتہ یہ الفاظ یکقلم متروک سمجھے جاتے ہیں . (۱۹۹۱، نگار ، پاکستان ، مئی ، ۷). [یک قلم (رک) کا ایک املا].

یکگونہ (فت ی ، و مع) صف ؛ ~ یک گونہ .

رک : یک (مع تحتی الفاظ و مرکبات) ؛ ایک ہی رنگ یا قسم کا ، ایک طرح کا . ہندی سے قدرے واقفیت کے سبب اس سے یکگونہ لطف اٹھایا تھا . (۱۹۹۰، نگار ، پاکستان ، جون ، ۷). [یک گونہ (رک) کا ایک املا].

یکل (فت ی ، ک) صف .

تنہا ؛ اکیلا .

کیا سب کی کشتیاں سوں خالی کونڈل
رہی جب کنور کی جو کشتی یکل

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق ، ۹۸). [یکل ، اَکل = اکیلا (رک) کا بگاڑ].

--- پَن (--- فت پ) امذ (قدیم)

اکیلا پن ، تنہائی .

او عورت دکھیاری سو خالی مندھیر
کہو کیوں یکل پن سوں رہسگی او تھیر

(۱۶۹۷، یوسف زلیخا ، ہاشمی بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۳۸۰). [یکل + پن ، لاحقہ کیفیت].

یکلخت (فت ی ، سک ک ، فت ل ، سک خ) م ف ؛ ~ یک لخت .

۱. رک : یک لخت ، بالکل ، سراسر ، ایک ساتھ . ان تمام برائیوں اور بدسلوکیوں کو یکلخت بھلا دینا اور نہایت اخلاق و محبت سے ان کے ساتھ پیش آنا . (۱۸۹۲، تفسیرِ قرآن ، ۵ : تصانیف احمدیہ ۱۲۶:۷،۱). لیکن اپنے دورِ حکومت کے درمیانی حصہ میں اس کی فطرت یکلخت بدل جاتی ہے . (۱۹۲۶، غلبہء روم ، ۱۷۶). **۲. اچانک ، دفعتاً ، یکبارگی .** یکلخت سناٹے اور گھمبیر اندھیرے میں اس کی آنکھ کھلی . (۱۹۶۷، اک جہاں اور بھی ہے ، ۱۴).

یکلخت کچھ اس کو دھیان آیا
آنکھوں پہ عجب سُرور چھایا

(۱۹۴۸، سمندر ، ۴۰). راوی ایسا دریا نہیں تھا جس کی تہہ برابر ہو ... کہیں وہ کمر تک آتا تھا اور کہیں یکلخت سینکڑوں میٹر گہرا ہوجاتا تھا . (۲۰۰۳، راکھ ، ۴۹). [یک لخت (رک) کا ایک املا].

یکلّو (فت ی ، ک ، ولین نیز فت ی ، سک ک ، و مع) (الف) صف .

اکیلا . (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). (ب) **امذ . اکہرا تار یا دھاگا .** "یکلو" ایک اکہرے تار یا دھاگے کو کہتے ہیں . (۱۹۷۳، اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۴۴ ، مارچ ، ۱۶). **۲. گنجفہ کا یکہ ، اکلو .** اور نو یکلو انکے سوخت ہوئے قماش کے شہ اور برات کے تین یہ کھیلیں گے

کیا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ۶-۵۴: ۴). **گنجفے کے اکلو (یکلو) کی بنا یہی معلوم ہوتی ہے کہ ... ایک اکہرے تار میں پروئے ہوتے ہیں.** (۱۹۷۳، اردو نامہ، کراچی، شمارہ ۴۴، مارچ، ۱۶). [مقامی].

---بَند (---فت ب، سک ن) صف.

تاش کھیلنے والا.

سوخت ہوگئے تمام یکلو بند
اور ہی بازیوں کا کھیل پڑا

(۱۷۸۶، میر حسن، د ۲۹). [یکلو + ف: بند، بستن = باندھنا].

یکُم (فت ی، ضم ک،) (الف) صف.

پہلا، اول. (پلیٹس). (ب) **صف مث نیز امث. پہلی** (عموماً) **ہر مہینے کی پہلی، پہلی تاریخ.** ۱۱ مئی ۱۸۵۵ء سے یکم جولائی ۱۸۵۸ء تک حال بغاوت، روداد تباہی شہر، اپنی سر گزشت، غرض کل ۱۵ مہینے کا حال لکھا ہے. (۱۸۸۰، آب حیات (تنقید غالب کے سو سال، ۳۱). وہ بھٹیاں اور تندور جو یکم سر گرم ہوجایا کرتے تھے اب ٹھنڈے پڑے رہتے. (۱۹۴۸، قصہ کہانیاں، ۲۴۷). "مالیاتی سال" سے مراد ہے وہ سال جو یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے. (۱۹۷۳، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین (ترجمہ)، ۱۸۷). ایک فوٹو گرافر سٹوڈیو بنا کر رنگین تصویریں کھینچ رہا تھا، آٹھ ڈالر دے کر ہم نے بھی کھنچوائی یکم اپریل کو فوٹو وصول ہوگا. (۱۹۸۹، سلام و پیام ۶۶: ۱). اس کی پارٹی ... کا افتتاح یک فروری ۱۹۷۹ء کو ہونا تھا. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۹۹). (ج) **امذ... پہلا نمبر.** (نور اللغات؛ مہذب اللغات). [ف].

یکُم (ب) صف مث نیز امث.

پہلی (عموماً) **ہر مہینے کی پہلی، پہلی تاریخ.** ۱۱ مئی ۱۸۵۵ء سے یکم جولائی ۱۸۵۸ء تک حال بغاوت، روداد تباہی شہر، اپنی سر گزشت، غرض کل ۱۵ مہینے کا حال لکھا ہے. (۱۸۸۰ء آب حیات (تنقید گالب کے سو سال، ۳۱). وہ بھٹیاں اور تندور جو یکم سے گرم ہو جایا کرتے تھے اب ٹھنڈے پڑے رہتے. (۱۹۴۸، قصہ کہانیاں، ۲۴۷). "مالیاتی سال" سے مراد ہے وہ سال جو یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے. (۱۹۷۳، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین (ترجمہ)، ۱۸۷). ایک فوٹو گرافر سٹوڈیو بنا کر رنگین تصویریں کھینچ رہا تھا، آٹھ ڈالر دے کر ہم نے بھی کھنچوائی یکم اپریل کو فوٹو وصول ہوگا. (۱۹۸۹، سلام و پیام، ۱: ۶۶). اس کی پارٹی .... کا اِفتتاح یکم فروری سنہ ۱۹۷۹ء کو ہونا تھا. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۹۹).

یکُم (ج) امذ.

پہلا نمبر. (نور اللغات؛ مہذب اللغات). [ف].

یکمُشت (فت ی، سک ک، ضم م، سک ش) (الف) امذ؛ ~ یک مشت۔.

رک: یک (ا) مع تحتی الفاظ مشت، ایک مٹھا/ مٹھی، ایک مٹھی کی طرح۔.

پنجتن متحد ہیں سب یکمشت
جیسے اک مشت میں ہوں پنچ انگشت

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۹).

گلی میں رہنے دو اپنی اُڑا کے تم یکمشت
فلک تلک نہ مری خاک کا غبار چڑھاؤ

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۱۹۲). (ب) **م ف ۔ اکٹھا، ایک ساتھ، ایک دفعہ ہی میں، فی الفور، اسی وقت، تمام، کُل** (عموماً روپیہ وغیرہ ادا کرنا یا حاصل ہونے کے موقع پر مستعمل) ۔ا. انشاالله تعالیٰ ہندوستان پہونچ کر اُس کے بھیجنے کا بقسط ماہواری یا یکمشت بہ فروخت کدامے مکان تجویز کروں گا۔. (۔ (۱۸۷۰، خطوط سر سید، ۱۰۶). ۔ سر سالار جنگ مرحوم کی جاگیر میں سے جو روپیہ ----۔ ہمارا واجب الطلب ہے وہ یکمشت ملے گا ۔. (مکاتیب سر سید، (۱۸۹۷، ۳۶۵). مجھے یکمشت قیمت ادا کر دینا زیادہ پسند ہے ۔. (۱۹۲۲، انار کلی، ۷۶). ایک ہزار دوسو روپیے یکمشت وصول ہوئے ۔. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۳۱۴). بالآخر ۱۹۷۱ء میں تنگ آکر اس کی آدھی آبادی یکمشت تفریق کر ڈالی ۔. (۱۹۸۱، تادم تحریر، ۱۴). جنوری سے مارچ کے آخر تک کام کرنے کے یکمشت پانچ سو روپے ملے ۔. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۲۵۶).]یک مشت (رک) کا ایک املا[۔.

یکمنی (فت ی، سک ک، فت م) امث؛ ~ یک منی ۔.

رک: یک (ا) مع تحتی الفاظ منی، دوستی، اتفاق رائے، یک دلی ۔. ہم لوگ عرصہ دراز سے حفیض تنزل واد بار قومی میں پڑے ہوئے ہیں کوئی ایسا جرعہ روح پرور اور جام یکمنی پلا کہ ہم لوگ مخمور بادۂ حب الوطنی ہو کر اوج ترقی کی طرف پھر عود کریں ۔. (۱۸۹۰، سیر کُہسار، ۲: ۱۶۲).]یک منی (رک) کا ایک املا[۔.

یکُن (فت ی، ضم ک) صف؛ امذ (قدیم) ۔.

پہلا، اول نیز ایک ۔.

یکن نھاستا ہے قیامت تلک
جو کھیدری دوجا ونچہ تیرے تلک

(۱۵۹۱، قصہ فیروز شاہ، (ق) عاجز، ۷).

یکن زُہرہ ہے دوسری مشتری
یکس تے اہے خوب یک سُندری

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۵).

یکن درزی ایکن سو زاہد لنبھیر
اتھے چار میں چار فن بے نظیر

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۵۶).

مجلس میں جنید کے یکن مرد
کیا مرد کہ سرتے پگ تلگ درد

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۱۳).

جیوں جسے رکھنا ہے تیوں راکھیا ہے اس پر غم سو کیا
یک کوں شہ کیتا یکن کوں مات اسے ماتم سو کیا

(۱۷۷۱، بحری، ک، ۱۴۴).

کہتے ہمیں یکن کوئی مسافر
لے زاد سفر کیتن کو وافر

(۱۸۳۱، من موہن، آزاد (ورق)، ۲۴).]یکم (رک) کا بگاڑ[۔.

یکَنت (فت ی، ک، سک ن) (الف) صف (قدیم) ۔.

اکیلا، تنہا ۔.

مدن روپ بچ شاہ کھیلیں بسنت
ہر اک ساتھ ناریاں لے پھرتے یکنت

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۵۱). (ب) **امث ۔ ایکانت، تنہائی؛ ایک طرف.** (قدیم اردو کی لغت).

یکُن تیس (فت ی، ضم ک، ی مع) صف؛ ~ یکنتیس ۔.

تیس سے ایک پہلے، ایک کم تیس، انتیس ۔.

اول چاند یعنی یکن تیس چاند
کہیں پاڑ وہ ہندوی دل میں باند

(۱۵۴۳، بھوگ بل، (ق) قریشی، ۱۲۴). ـ] انتیس (رک) کا بگاڑ [ـ.

یکنچھ (فت ی، ک، سک ن) صف (قدیم) ـ.

ایک ہی، واحد ـ. وہاں خداچہ اچھتا، اپے نہینچھ اچھتا، اپے خدا میں دو یکنچھ اچھتا ـ. (۱۶۳۵، سب رس، (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۰)).] مقامی [ـ.

یکندر (فت ی، ک، سک ن، فت د) (الف) صف ـ.

۱ـ اکیلا، یکا و تنہا ـ.

گر میں اچھو و گر سمندر
او سب سوں بھلے رہیں یکندر

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۴). **۲ـ یکساں، ایک جیسا، ایک برابر ـ.**

چندر اور جو نور کا ہے بندر
پر نور کیا جگت یکندر

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۱۸).

لب لب ہے احدیت کے بغیر ہے احد پنا وہاں یکندر

(۱۸۳۱، من موہن، آزاد، ۲۷ الف). (ب) م ف ـ ۱ـ **ایک دم، ایک دم سے اچانک ـ.**

یہ پنچھیرو دیکھ کر وہاں کا اصول
سب یکندر ہو گئے دل میں ملول

(۱۷۳۳، پنچھی نامہ، ۱۰۳). **۲ـ سراسر، تمام، سربسر ـ.**

یکندر دُھنور رَنگ َ َ منڈل اَنبر کا
دِسے اسکے ُ دُلدل کے سُم کا دُھلارا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۵).] مقامی [ـ.

یکنگ (فت ی، ک، غنہ) (الف) صف ـ.

اکیلا، تنہا، مجرد، تنہائی پسند. (جامع اللغات؛ بحر المعانی). ـ (ب) امذ ـ ۱ـ **صحبت ـ.**

کئے رات بھو دھات دھن سات یکنگ
بجر کے دو پائے بجر کا پلنگ

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۸). ۲ـ (سیف بازی) **بغیر سپر کے صرف تلوار سے مقابلہ کرنا؛ ایک قسم کی کشتی یا داؤ کا نام رک: اِکنگ ـ.**

ہریک چلبلی پگ کوں بند بردزنگ
ہو لکتی تھی لڑنے پریاں سوں یکنگ

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۱۸۲).

زرہ باند دہری بندھیا دو فرنگ
رکھیا دل میں حُب شہ سوں کرنے یکنگ

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۵). [رک: یک (۱) + نگ = انگ (رک)].

یکنگ (ب) امذ.

۱. صحبت.

کئے رات بھو دھات دھن سات یکنگ
بجر کے دو پائے بجر کا پلنگ

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۸). ۲. (سیف بازی) بغیر سپر کے صرف تلوار سے مقابلہ کرنا؛ ایک قسم کی کشتی یا داؤ کا نام رک: اِکنگ.

ہریک چلبلی پگ کوں بند بردزنگ
ہو لکتی تھی لڑنے پر یاں سوں یکنگ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۸۲).

زرہ باند دہری بندھیا دو فرنگ
رکھیا دل میں حُب شہ سوں کرنے یکنگ

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۳۵). [رک: یک (۱) + نگ + انگ (رک)].

یکنی (فت ی، سک ک) امث. (قدیم).

رک: **یخنی.** چنانچہ نسخہ افیون دو گرین اپیکیا کوان دو گرین پلیو لیا ہیڈر اجری بارہ گرین گون کی یکنی.... ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے کے بعد دینا. (۱۸۶۰، نسخۂ عملِ طب، ۵۳۹). [یخنی (رک) کا بگاڑ].

یکنیّس واں (فت ی، ضم ک، شد ن، ی مع) صف (قدیم)؛ ~ یکونیسواں.

انیسواں، یکونیسواں. یکنیس واں تماشا بھی دیکھیا یہاں محل سخت خوبصورت رسول کی یاں دیکھیا نور سخت سروپ. (۱۴۴۰، شمس المشتاق، ۳۳۵). [انیسواں (رک) کا بگاڑ].

یکو (فت ی، و مج) صف؛ م ف.

ایک بھی. (علمی اردو لغت؛ پلیٹس). [مقامی].

یکوتُرا (فت ی، و مج، سک ت) صف؛ امذ.

رک: **ایکوترا، ایک سو ایک نیز ایک فیصد.** (ماخوذ: پلیٹس؛ علمی اردو لغت). [ایکوترا = ایکوترا، (ایک سو ایک) کا مخفف].

یکونیسُواں (فت ی، ضم ک، و غم، ی مع، سک س) صف (قدیم).

رک: انیسواں، **ایک کم بیس کا، اٹھارہ سے ایک زیادہ والا.** اٹھارواں مقام رضا ہے یکونیسواں مقام نیستی ہے. (۱۶۹۹، کنز مخفی (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۰). [انیسواں (رک) کا بگاڑ].

یکہ (فت ی، ک) (الف) صف.

ایک، واحد؛ تنہا؛ تنہائی پسند، یکتا، مختلف؛ منفرد. (ماخوذ: پلیٹس). (ب) م ف. **فوراً، اسی وقت؛ باہم، ایک ساتھ.** (پلیٹس). [ف].

یکہ (ب) م ف.

فوراً، اسی وقت؛ باہم، ایک ساتھ. (پلیٹس). [ف].

یکّہ (فت ی، شد ک بفت) (الف) صف؛ ~ یکا.

۱. رک: **یکا، ایک سے نسبت رکھنے والا، اکیلا، تنہا.**

اسے جوں برق تھی جرت کذا (شعاری
ہزاروں مرد پر یکہ تھا بھاری

(۱۷۵۹، راگ مالا، ق، ۲۵). ان کی بھی لڑائی اس یکہ جوان نے مار دی. (۱۸۰۲، باغ و بہار (مرتبہ رشید حسن خان، ۲۱۵). ۲. **یکتا، بے مثل، بے نظیر.**

بیجاپور جو یکہ شہراں کا شاہ
کہ ہے ہفت اقلیم کا تخت گاہ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۴۰). ایک حجام جراحی کے کسب اور حکیمی کے فن میں یکہ ہے. (۱۸۰۲، باغ وبہار (مرتبہ رشید حسن خان، ۲۷). واہ حضرت کیوں نہ ہو قسم

حسینن کی قلم توڑ دیئے ،واللہ آج اس لکھنؤ میں یکہ ہو. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ،۱:۲۵۲). [ف].

یکّہ (ب) امذ.

۱. تانگہ ، اِکا، دو تین آدمیوں کے بیٹھنے کی ہلکی پھلکی چھتری دار دو پہیے کی سواری جس میں ایک ٹٹو یا گھوڑا جوڑا جاتا ہے. بگھیوں اور یکوں ... اور ڈولیوں اور فنسوں کا تانتا لگا ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (نول کشور)، ۱:۲۸). یکہ ہو بیل گاڑی ہو ٹھیلہ ہو سب مجکو برابر ہیں. (۱۹۱۹،آپ بیتی ، (خواجہ حسن نظامی، ۹۵). یکہ روانہ ہوا،سامنے سڑک پر بگھیاں کھڑی تھیں،آہستہ آہستہ چل رہا تھا. (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۶۲). جس نے جوت رکھا ہے تجھے گھر کا یکہ کھینچنے کو اک تو جتا ہوا ہے باقی سب بیٹھ کر کھاتے ہیں. (۱۹۸۱، لوک ریت، ۲۱). میرے یکہ کو سڑک پر کھڑی سواری نے روک لیا. (۱۹۹۵، نگار، پاکستان ،نومبر، ۵۳). **۲. تاش کا پتا، تاش کا پتّا، تاش اور گنجفے کا ایک پتا جس پر اس بازی کے رنگ کا ایک نشان ہوتا ہے جس سے وہ بازی موسوم ہوتی ہے (یہ بازی کا سب سے بڑا میر شمار کیا جاتا ہے)، یکا.**

تاج کے یکے کی صورت مجھے خاموش کیا
یاد غیروں سے بدی ہم کو فراموش کیا

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۶۵). سلطنت زوال سے دوچار ہے اور اس کے بعض امراء نے مطلق العنانی کی رسم اختیار کر لی ہے اور بادشاہ کی حیثیت محض یکہ تاش کی ہے. (۱۹۶۵، تزکِ بابری (ترجمہ ،۱۹۵). چار جوڑے اور ایک مجردیوں وارد ہوئے جیسے کوئی تاش کے چاروں "حکم کا یکہ" یہ حکم کا یکہ ہی تھا ... انھوں نے فوراً بھانپ لیا. (۱۹۸۹، دریچے ، ۸۵). **۳. ایک بتی کا شمع دان، ایک بتی کا فتیل سوز. فانوس.**

اے بزمِ یار ہم نے کئے ہیں درست خوب
یکہ برائے شمع شبستاں نئے نئے

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر ۷۵۶). دالانوں میں قالین کا فرش اور روشنی کا سامان، جھاڑ ،فرشی ،بلوری ... یکہ ... مبارک سلامت کا غل. (۱۹۲۴، خلیل خاں فاختہ ۱:۶۰). **۴. (۱) نقش جو نگینے پر کندہ ہوتا ہے؛ چاندی یا سونے میں جڑا ہوا ہوتا ہے اور بازو پر باندھا جاتا ہے.**

کرونگا زیر تیری پیروی سے نفس سر کش کو
ہے نقشِ پائے اقدس یکہ بازوئے حمایت کا

(۱۸۷۲، مظہرِ عشق، ۱۳). اے شداد کئی لاکھ روپے کا نقصان ہوا، بازو پر تمہارے یکہ تھا وہ کیا ہو گیا. (۱۹۰۲، طلسمِ نوخیز جمشیدی، ۳:۲۳۳). **(۲) ہاتھ کا ایک زیور، ایک خاص قسم کا بازو بند جس پر (بخلاف جوشن یا نو نگے کے) ایک ہی بڑا نگ جڑا ہوتا ہے؛ رک: اکا.**

تیرے سیمیں ساعدوں کے ساتھ شب چمکے نہ کیوں
یکہ زر کا نگینا ہیں دو شمع و یک چراغ

(۱۹۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۸۸).

خورشید کا یکہ تو بندھا ڈنڈ پہ صاحب
اور طوق گلو ہے مہ کامل کئی دن سے

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۸۱۷). ایک فہرست حسب معلومات خود کل زیورات کے نیچے درک کرتا ہوں ... زیورات دست چوڑیاں ... جوشن، یکہ نونگہ. (۱۹۰۴، عصرِ جدید، جنوری، ۳۰). **۵. ایک قسم کے منتخب اور بہادر سواروں کا رسالہ جسے یکہ سواروں کا رسالہ کہتے ہیں.** کالی خان کو مع تیس نفر سواروں یکہ نوکرانِ خاص رسالہ حکم دیا. (۱۸۷۲، دربارِ اکبری، ۲۸۷). **۶. ایک وزنی اور لمبا مگدر جس کو پہلوان زور یا قوت بڑھانے کے لئے اٹھاتے اور گھماتے ہیں.** شاگرد زور کر رہے ہیں یکے اور نال اٹھ رہے ہیں. (۱۹۰۰، طلسمِ خیال سکندری، ۲:۳۰۹). شہر کے رہنے والے ... اپنے ملک کی کسرتوں کو لازمی سمجھ کر سیکھتے تھے ،وہ کسرتیں یہ تھیں ،بنوٹ ... شیر پیکر لٹھیتی علاوہ ان کسرتوں کے لیزم ... یکہ نالیاں ، نال. (۱۹۲۳، اہلِ محلّہ اور نااہل پڑوس، ۲). قریب ہی زیرِ شامیانہ اکھاڑ ہرا کیا ہوا تھا جس میں ... یکہ ، کریلے ، نالی ، گود ، بیل ، بیل ، نالیاں ، نال ، مگدروں کی جوڑیاں ، کہنیاں وغیرہ قاعدے سے رکھی تھیں. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۷).

یکّہ (ج) م ف.

ایک مرتبہ ، یکبارگی، ایک بار؛ ایک ساتھ ، مل کر. (ماخوذ : پلیٹس). [ف].

---ء بازُو کس اضا (--- و مع) امذ.

بازو پر باندھنے کا تعویذ یا نقش؛ رک: یکہ معنی نمبر ۴.

ساعدِ صاف کا پروانہ بنا ہے مہتاب
مہرِ تاباں سے ترا یکۂ بازو لیتا

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۱۸۱). [یکہ + بازو (رک)].

---بان (فت ب) امذ.

یکہ چلانے والا، تانگے والا. کہاں کس کو چین ہے ... لگن بیاہ میں ،یکہ بانوں کو، تہوار اور نہان میں ،ریل کمپنی کو. (۱۸۸۶، انتخاب فتنہ ، ۵۰). فتو یکہ بان واپس آیا تو اس کی زبانی سلام تک بھی نہ کہلا بھیجا. (۱۸۹۸، اردو خط و کتابت ،۲۹). پہلے تو کئی آدمیوں نے یکہ بان کو للکارا کیوں کھیت میں یکہ لاتا ہے. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت ۱:۲۲۲). ایک شعر میرے بچپن میں یکہ بانوں میں بہت مقبول تھا ـ. (۱۹۴۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۱۲). ان کے یکہ بان لڑکے ـــــ گہری نیند سو رہے تھے ـ. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۶۵).]یکہ + بان، لاحقۂ فاعلی[ـ.

--- تاز صف؛ امذ ـ.

۱. وہ جو اکیلا حریف کے مقابلے پر نکل آئے؛ وہ جری اور بہادر جو کسی کی مدد کے بغیر مقابلہ کرے ـ.

دیوے اختیاری کی توفیق تونچھ
رفیق یکہ تازاں کا تحقیق تونچھ

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۴).

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دجے ہیں فرع
اوج و حضیض بیچ تو ہی یکہ تاز ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۳۱).

مرہم سیں تجہ کرم کی وو امیدوار ہے
زخمی ہوا جو تجھ نگۂ یکہ تاز کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۲). **۲ـ وہ شہ سوار جو گھوڑا دوڑانے میں بے مثل ہو ـ.** راہ دیکھلانے والا شہودِ معراج ـــــ کا یکہ تاز ـــــ شاہبازِ قرب ـ. (۱۷۳۲، کربل کتھا ، ۲۴).

وہ ناہموار رستہ مصحفی ہے دشتِ الفت کا
کہ سُم لیتا ہے مرکب جس زمیں پر یکہ تازوں کا

(۱۸۲۴، مصحفی، د، (انتخاب رام پور)، ۴۷).

حیرت میں یکہ تاز تھے سب شام و روم کے
پھرتی تھی برق گرد قدم چوم چوم کے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۷۴).

اُس کی مثال اُس یکہ تاز سپہ سالار کی سی ہوگی جو ـــــ عمق
خندق سے جو راہ میں حائل ہوتی ہے ، گھوڑا اڑانا چاہتا ہے ـ

(۱۸۸۹، کلیاتِ نثر حالی، ۱: ۴۰۷). ۳ـ (مجازاً) یکتا، بے نظیر، پورا ماہر ـ معلوم ہوا کہ تو فن میں سپہ گری کے یکہ تاز ہے ـ (۱۷۹۲، عجائب القصص ، شاہ ثانی ، ۳۰۵). شہسوارانِ عرصہء گری کے یکہ تاز ہے ـ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ ثانی، ۳۰۵). شہسوارانِ عرصہء سخندانی ویکہ تازانِ معرکہ شیوابیانی تسلیم کرتے ہوں کہ ترجمہ لغات کا ایک زبان سے بزبانِ دیگر آسان نہیں ہے ـ (۱۸۶۸، رسالہ اصول سیاست مدن، ۲۵۷). میں بھی اصنافِ سخن میں اس صنفِ خاص سے کسی قدر ممارست رکھتا ہوں اک عرصہ سے اس میدان کے یکہ تازوں کا جوہر شناس ہوں ـ (۱۹۰۸، اعجازِ عشق، ۴۵).

آفاق میں یکہ تاز یکتا
مثل اُس کا نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۱۱).

عالم کے یکہ تازوں سے بہتر یہی تو ہیں
جن بھی ڈرے ہیں جن سے وہ تیور یہی تو ہیں

(۱۹۴۲، خمسہء متحیرہ، ۳: ۴۰). میراجی کا فنِ ترجمہ پر خاص احسان ہے وہ اس میدان کے بہت کامیاب یکہ تازوں میں سے ہیں ـ (۱۹۸۴، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳). [یکہ + ف: تاز = دوڑ].

--- تازِ فَضِیلَت (--- کس ز، فت ف، ی مع، فت ل) صف؛ امذ (شاذ) ـ
فضیلت میں سب سے آگے؛ مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ـ

سرو نازِ قدم مغزِ راز حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷، حدائقِ بخشش، ۲: ۱۹).]یکہ تاز + فضیلت (رک) [ـ

--- تازِ مَیدانِ لافتیٰ ا (--- کس ز، ی لین، کس ن، فت ف ابشکل ی) امذ ـ
مراد: حضرت علیؓ. (کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ۱: ۱۳۷). یکہ تاز + میدان (رک) + لافتیٰ ا (رک)].

--- تازی امث ـ
۱ـ گھوڑا دوڑانے میں بے مثل ہونے کی حالت یا کیفیت نیز (مجازاً) مکمل مہارت، کسی فن وغیرہ میں یکتاپن ـ وسعتِ میدانِ سخن طرازی کو اُس شہسوار عرصہء یکہ تازی کی تعریف نے عطا کی ہے ـ (۱۸۰۱، گلشنِ ہند، لطف، ۲).

یکہ تازی نہ فقط عہد شکن بھول گئے
چوکڑی آہوئے صحرائے ختن بھول گئے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳: ۳۷۷). **۲ـ بغیر کسی مدد کے حملہ کرنے یا حریف سے مقابلہ کرنے کا عمل، تنہا لڑنے کی حالت ـ** یکتا تھے فنونِ یکہ تازی میں ہم فائق تھے علوم امتیازی میں ہم. (۱۹۴۷، لالہ و گل، ۳۶).

مرے حریف مری یکہ تازیوں پہ نثار
تمام عمر حلیفوں سے جنگ کی میں نے

(۱۹۹۰، شاید، ۶۳).]یکہ تاز + ی، لاحقہء کیفیت [ـ

--- جوانان (--- فت ج) امذ، ج ـ
سپہ سالار کے ماتحت سلحدار جو سلطان کے ذاتی اسلحہ کی حفاظت پر مامور ہوتے تھے ـ دو سو یکہ جوانان یا سلحدار کا افسرِ اعلیٰ، یہ جماعت سلطان کے ذاتی اسلحہ کی ذمے دار تھی ـ (۱۹۷۰، اردو دائرہ، معارفِ اسلامیہ ۱۵۱:۵). [یکہ + جوان (رک) + ان، لاحقہء جمع]ـ

--- خانَہ (--- فت ن) امذ ـ
گھوڑوں کو رکھنے کی جگہ، گھوڑوں کو باندھنے کا مکان، اصطبل، طویلہ ـ آپ اسی وقت پیشِ خدمت کو فرمائیں، کہ سراؤں اور یکے خانوں میں جا کر ایک نظر ڈالے ـ (۱۸۸۳، مکتوباتِ آزاد، ۴۴). [یکہ + ف: خانہ (لاحقہ ظرف)].

---ء دَوراں کس اضا (--- و لین) صف؛ امذ.
رک: یکتائے روزگار، اپنے زمانے کا بے مثل شخص. مرزا کی زندگی میں ان کے مخالف نے ان کی نسبت طنزاً لکھا تھا، آپ انتخابِ زماں ہیں، یکہء دوراں ہیں، جس طرف طبیعت آئی، اسکی خاک اُڑائی. (۱۹۳۶، غالب نامہ ، شیخ محمد اکرام (تنقید غالب کے سو سال، ۲۲۹). [یکہ + دوراں (رک)].

--- سِپاہی (--- کس س) امذ.
رک: یکا سپاہی، ہراول دستے کا سپاہی.

نگہ مژگاں کی صف سے یوں ہے راہی
کہ جیسے فوج سے یکہ سپاہی

(۱۷۷۴، مثنوی تصویرِ جاناں، ۲۴). [یکہ + سپاہی (رک)].

--- سُّوار (--- ضم نیز فت س) صف؛ امذ.
گھڑ سواری میں ماہر، ، شہ سوار؛ گھڑ سوار؛ (مجازاً) بہادر، جری.

یہ کہہ کے رن میں گیا سبطِ احمد مختار
ستم گروں کو مخاطب کیا وہ یکہ سوار

(۱۷۸۰، کرم علی، نئے ذائقے، ۲۳). کہاں یکہ سوار کجا انبوہ بے شمار تلوار چلی دس پانچ زخمی ہوئے. (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۲۹). تین ہزار یکہ سوار یہ سب کابل سے ... بدخشاں کی طرف منزل پیما ہوئے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان :۳). ۴۳۴). [یکہ + سوار (رک)].

--- گاڑی امث.
رک: یکہ؛ مراد: گھوڑا گاڑی. وہ یکہ گاڑی ہانکتے تھے، گاؤں میں گُڑ، گھی، بھرتے اور منڈی لے جاتے. (۱۹۳۶، پریم چند بتیسی ۱۴۲:۱). [یکہ + گاڑی (رک)].

---ء ماہ کس صف؛ امذ.
رک: یکہ معنی ۴.

بنا یکہ ء ماہ مصرع مرا
ہوا بازوئے مہر پر خوشنما

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۱۱۹). [یکہ + ماہ (رک)].

--- نَشیں (--- فت ن نیز کس ن، ی مع) صف؛ امذ.
یکہ میں بیٹھنے والا، سواری. کبھی تو یکہ نشیں صاحب کا سرِ اقدس چھتری سے ٹکراتا ہے اور وہ یکہ کا ڈنڈا چھوڑ کر اسکو سہلا بھی نہیں سکتے. (۱۹۳۸، بحر تبسم ، شوکت تھانوی ، ۲۵۸). [یکہ + رک: نشیں، ف: نشستن = بیٹھنا].

--- وَتَنہا (--- وج، فت ت، سک ن) صف.
۱. بالکل تنہا، بالکل اکیلا (مجازاً) نہتا، بے یار و مددگار. مردِ میدان وغا یکہ و تنہا کیا کرتا ہے اور .... کس طرح جان اپنی بچاتا ہے. (۱۸۵۵، غزواتِ حیدری (ترجمہ)، ۴۵۷). جہاں شب ہوجاتی کسی درخت کے نیچے جانوروں کے خوف سے یکہ و تنہا خدا خدا کرکے صبح

کر دیتا. (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۲۲). کارلائل کے بقول نبتے اور یکہ و تنہا اسلام کے ہاتھ میں یہ تلوار کے زور سے آئی. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ ۳، ۳۵۴: ۴). میں (دین کی) باگ تھامتے ہی اڑا اور مقابلہ میں یکہ و تنہا نکلا. (۱۹۸۲، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۱۴/۲: ۷۰). ۲. واحد، اکیلا. غدر سے انیسویں صدی کے اختتام (سرسید کی وفات) تک سرسید مسلمانوں کے یکہ و تنہا یاور و ناصر رہے. (۱۹۵۶، آشفتہ بیانی میری، ۳۵). مولائی ہشام اب چونکہ یکہ و تنہا رہ گیا تھا اس لئے... مولائی سلیمان اب سارے مراکش کا مسلمہ فرمانروا ہوگیا. (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ۲۱۹: ۱۱). ۳. تنِ تنہا، کسی کی مدد کے بغیر. جمیل جالبی صاحب جیسے وبقری جن کا قدیم اردو کی لغت کی شکل میں یکہ و تنہا کیا ہوا کام ہمیشہ حوالے کے طور پر استعمال ہوتا رہے گا. (۲۰۰۵، پاکستان میں اردو، ۴۰۲:۱). [یکہ + و (حرف عطف) + تنہا (رک)].

---والا امذ.

رک: یکہ بان؛ گھوڑا گاڑی چلانے والا. گھوڑا آہستہ آہستہ چل رہا تھا، کیلاسی بار بار جھنجھلاتی، اور یکہ والے سے کہتی: بیٹا جلدی کر. (۱۹۳۳، میرے بہترین افسانے، ۶۲). پانچ روپے یکہ والے کو دیئے سپلائی دفتر گیا. (۱۹۴۹، ہمارا گاؤں، ۴۷). میرا یکہ والا ہاتھ جوڑے مجھ سے کہہ رہا تھا، میاں... یکہ کا بم ٹوٹ گیا ہے. (۱۹۹۵، نگار، پاکستان، نومبر، ۵۳). [یکہ + والا، لاحقہ فاعلی].

یکہزاری (فت ی، سک ک، فت ہ) صف.

شاہی زمانے کا ایک منصب جس کے عہدے دار کو ہزار آدمیوں پر اختیار ہوتا تھا نیز ہزار سپاہ کا سردار. اُسے وہاں یکہزاری کا عہدہ ملا. (۱۹۸۴، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۵۸: ۲۰). [یک (۱) + ہزاری (رک)].

یکھلا (فت ی، ک. س مج ک، سک ہ) صف؛ ہم ف (قدیم).

اکیلا، تنہا نیز کسی کو ساتھ لئے بغیر. بُرا آدمی اوہے جکوئی یکھلا کھاتا. (۱۶۰۳، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، (ق)، ۳۸۱). [یکیلا (رک) کا ایک املا].

یکی (فت ی) امث.

۱. ایک ہونے کی حالت، وحدت، یکتائی. نہ یکی نہ دوئی... نہ قرار سے سود نہ انکار سے زیاں. (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۳).

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۲: ۲۰). ۲. اتحاد، اتفاق؛ ہم آہنگی. (اسٹین گاس). [یک + ی، لاحقہ نسبت].

یکے (فت ی) صف.

۱. کوئی ایک، ایک نیز پہلا. یکے ہات سیدے خدیجہ بیٹھی دوجے ہات چپ بیٹھی آکر جدھی. (۱۶۹۳، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ۷). ۲. ایک، اکیلا.

شہ قبر واں کا پسر تھا واں یکے
جو ہمتا نہ تھا اس کوں کیں اند کے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۰۴).

---از (---فت ا) صف.

بہت سی چیزوں، باتوں یا لوگوں میں سے ایک. خصوصاً چینیا بیگم کے یکے از شوہران کی سب سے زیادہ تعریف ہوئی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۴: ۹۶۷). اب آپ کی دعا سے یکے از افسران پاکستان ہوں. (۱۹۸۱، تادمِ تحریر، ۲۲۲). چوں کہ اس زمانے میں ہم ڈراما کلب کے یکے از کرتا دھرتا تھے اسلئے پرویز سے ملاقات... ناگزیر تھی. (۲۰۰۶، چار جدید مصور، ۸۴). [ف].

---بادیگرے فقرہ.

ایک کے ساتھ دوسرا؛ ایک کے بعد ایک، لگاتار؛ رک: یکے بعد دیگرے. یکے بادیگرے میرے پاس... کتابیں لاتے تھے. (۱۹۵۳، حکمائے اسلام، ۳۴۲).

---بر سر/صد آید نہ صد بر یکے کہاوت.

ایک سو کی طرف آتا ہے، سو ایک کی طرف نہیں آتے، سب اکثریت کا ساتھ دیتے ہیں. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---بعد دیگر/دیگرے فقرہ.

ایک کے بعد دوسرا، ایک دوسرے کے بعد، لگاتار. مختلف زمانوں کے حالات کو اس طرح ملا کر دکھاؤ کہ قومی زندگی کے تمام اجزا یکے بعد دیگرے بدلتے ----- نظر آئیں. (۱۸۹۸، معارف، نومبر، ۱۵۰). انھوں نے بیجاپور میں ایک ایسے خاندان کی بنیاد ڈالی جس میں ان کے جانشین یکے بعد دیگرے کئی پشت تک بڑے صاحب علم اور صاحب ذوق ہوئے. (۱۹۳۳، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۴۶). نوزائیدہ بچے میں گرفت کرنے کا انعکاس دو دوروں سے گزرتا ہے جو یکے بعد دیگرے آتے ہیں. (۱۹۷۰، پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات، ۱۸۱). معظم شاہ کی وفات (۱۷۱۲ء) کے بعد یکے بعد دیگر کئی شہزادے تخت نشیں ہوئے. (۱۹۹۹، اردو شاعری میں پاکستانی قومیت کا اظہار، ۶۰). ایک برس کے وقفے سے یکے بعد دیگرے دنیائے تحقیق و تدوین کے آفتاب و ماہتاب دونوں ہی غروب ہوگئے. (۲۰۰۹، مکاتیب رشید حسن خان بہ نام رفیع الدین ہاشمی، ۲۱).

---در ہزار فقرہ.

ہزار میں ایک (کسی قابل شخص کی تعریف کے موقع پر مستعمل). ہرچند کہ اس زمانے میں جوہر قابلیت سے دوکان جہاں خالی ہو گئی ہے مگر تاہم یکے در ہزار ہنوز باقی ہے. (۱۸۵۷، مینا بازار اردو (ق)، ۱۱).

---رابگیر و دیگرے رادعوی کن کہاوت.

جو ملتا ہے وہ تو لو پھر اور مانگتے رہنا؛ ایک پر قبضہ باقی پر دعویٰ دنیا والوں کے یہاں لچھن ہوتے ہیں. (نور اللغات؛ جامع الامثال؛ جامع اللغات؛ محاورات ہند (سبحان بخش).

---را بلندی و دیگرے را پستی کہاوت.

ایک امیر اور دوسرا غریب. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---ست جان و در صد ہزار نیرنگی است کہاوت.

انسان کے اندر ہر طرح کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں، ایک جان کے لیے ہزاروں مصیبتیں ہیں. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---کردہ بے آبروئے کسے چہ غم دارد از آبروئے کسے کہاوت.

ایک شخص جس نے بہت بے آبروئی کی ہے، اس کو کسی کی آبرو کی کیا فکر، جس نے اپنی آبرو کا خیال نہ کیا وہ کسی کی آبرو کا کیا خیال کرے گا. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---نُقصانِ مایہ دوسرے/ودیگر شماتتِ ہمسایہ کہاوت.

اس وقت مستعمل جب کسی کام میں اپنا نقصان اور خَلقِ خدا کی ملامت کا احتمال ہو. میں آگے سے جتاتا ہوں بقول آنکہ یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ. (۱۷۷۵، نوطرز مرصع، ۲۴۷). یہ خیال اس کے کہ یکے نقصان مایہ دوسرے شماتت ہمسایہ کچھ نہ کہا تھا. (۱۸۴۲، الف لیلہ، عبدالکریم، ۴: ۴۳۲).

---ہمی رَوَد وَدِیگرے ہمی آید کہاوت۔
دنیا میں آنا جانا ہی لگا رہتا ہے. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---یُوسف وہزار خریدار کہاوت۔
اس وقت مستعمل جبکہ ایک چیز کے بہت سے خواہش مند ہوں. (ماخوذ: جامع الامثال؛ جامع اللغات).

یکّے (فت ی، شد ک) صف؛ امذ، ج۔
ا۔ یکا (رک) کی جمع نیز مغیرہ شکل؛ یکتا، بے نظیر نیز ماہر فن؛ (مجازاً) وحدت پرست، توحیدی؛ تراکیب میں مستعمل۔

کچے صوفی ہیں پکے ملحد یکے بڑے موحد

(۱۸۷۴، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر، ۱۰). **۲۔ گھوڑا گاڑیاں۔** برچھی بردار باندار "کتے والے" "یکے بیش قرار ---- گردا گرد بیچ میں شہزادہ جان عالم اسپ باد رفتار پر سوار ۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۱۶). بنارس میں دو دو تین تین آنے کرایہ کے یکے ہوتے ہیں۔ (۱۸۶۹، مکتوبات سرسید، ۴۹). کبھی دیکھا کہ یکے میں بیٹھے ہیں اور حسن گنج اور ڈالی گنج کی سیر کر رہے ہیں۔ (۱۹۷۹، آوارگانِ عشق، ۸). بیل گاڑیاں اور یکے اور ٹمٹمیں اور تانگے، گدھے اور اونٹ، سب کی یکجائی سے روزانہ میلہ لگا رہتا تھا۔ (۲۰۰۲، سلام و پیام، ۲: ۴۱۸).

---والا امذ۔
گھوڑا گاڑی چلانے والا، یکہ بان۔ اس نے ایک اچھا سا تانگہ پسند کیا اور دام پوچھے تو یکے والے نے کہا، باؤجی، بیس روپے۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۱۶۶). بڑے بڑے شہروں کے یکے گاڑی والوں کی زبان کے کوڑوں سے ---- کان پک گئے ہیں۔ (۱۹۹۴، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۶۷). اسٹیشن سے ہتھیا یکے والے کو چاروں سواریاں ہندو ملیں. (۲۰۰۵، شب خوں، جون تا دسمبر، ۱: ۵۵). [یکے + والا، لاحقۂ فاعلی].

یکّیس واں / یکّیسواں (فت ی، شد ک، ی مع، سک س) صف (قدیم)۔
رک: اکیسواں۔ او بازار چوبیں جنباں کا تھا ---- یکیسواں مہر. (۱۴۲۱، بندہ نواز، شکار نامہ، ۴). یکیس واں بیان قہر و لطف کے رموز ہور بھیداں کا. (۔ ۱۶۶۷، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۱). یکیسواں مقام سخاوت ہے۔ (۔ ۱۶۹۹، کنز مخفی، محمد شریف (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۱). [اکیسواں (رک) کا بگاڑ].

یکیک (فت ی، سک ک، فت ی) (الف) صف۔
ایک ایک، ہر ایک تمام۔

ایکیک ملک ایکیک شہر یکیک ولات
یکیک گڑھ یکیک کوٹ لک دہات دہات

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۲۴).

یکیک رک تو منزل تے ڈیڑی دسیں
بھیرا نکوں ہو پانوں بیڑی رسیں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۳۳۶). اللہ تعالیٰ کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں یکیک تجلیکا یکیک عالم پیدا کیا ہے. (۱۷۰۰، تلاوت الوجود (رسالہ)، ق، مخدوم شاہ حسینی، ۱۱). **(ب) امذ. دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کن معرکہ، دوبدو لڑائی.** انگریزی میں ڈیوئل ... کی ابتدا یہیں ہوئی اور اس کا نام یکیک رکھا گیا، پادشاہ کا حکم تھا کہ جب دو آدمیوں میں یکیک ہو تو کوئی اس کا ہوادار اس میں دخل نہ دے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۵۹۰). [یک + یک (رک)].

یکّیک (ب) امذ.
دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کن معرکہ، دوبدو لڑائی. انگریزی میں ڈیوئل ... کی ابتدا یہیں ہوئی اور اس کا نام یکیک رکھا گیا، پادشاہ کا حکم تھا کہ جب دو آدمیوں میں یکیک ہو تو کوئی اس کا ہوادار اس میں دخل نہ دے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۵۹۰). [یک + یک (رک)].

یکیلا (فت ی، ی مج) صف؛ مذ (قدیم).
اکیلا، تنہا، جس کے ساتھ دوسرا جدا نہ ہو، واحد تنہا شخص.

یکیلا ہوں میں یاں قدر ٹھاٹ جانوں
کہ کیں ٹھاٹنے نیں سپڑتی ہے ٹھانوں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۴).

یکیلا اپیں کاڑ لیایا اتھا
سوما باپ سوں لیا ملایا اتھا

(۱۶۲۵، غازی، بیاض، مراثی، ۸۵).

رہے یوشرط مردی تھی ہزاروں تم اکیلا میں
آئو مقابل نیں کرو زاری مسلماناں

(۱۶۷۵، مرزا ابوالقاسم، بیاض مراثی، ۱۴۸).

یکیلا اتر کر بلا کی کھلی میں
سو پھرتا ہے رن کا متارت حسینا

(۱۷۰۵، بیاض مراثی، (لااعلم)، ۲۱۴). یکیلا رویا بھی براگایا بھی برا. (۱۷۵۶، انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۱).

سب کو او مجلس ستی اپنے نکال
ہو کو یکیلا کیا اس سو سوال

(۱۷۷۱، ہشت بہشت، محمد باقر آگاہ، ۲۵: ۲). [اکیلا (رک) کا قدیم املا].

---پَن (--- فت پ) امذ.
تنہا ہونے کی حالت، اکیلا ہونا، تنہائی.

جانو موں جلی دوتی کا کہے کہ بیر آمنجے
پری کوئی شہ کوں لگی یکیلا پن آ تجے

(۱۶۳۹، شعوری، قدیم بیاض، ۴۷). [یکیلا + پن، لاحقۂ کیفیت].

یکیلاچ (فت ی، ی مج) م ف (قدیم).
(دکنی) اکیلا ہی، اپنے تئیں، خود ہی.

یکیلاچ پاڑ یک کھڑے کام میں
کروں خوب اٹکا کہ سنگ رام میں

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۴۴).

مگر توں یکیلاچ محنت نپڑیا
کہ منج پر تو اس سوں ادکھ دکھ گھڑیا

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۴۵). [یکیلا + چ (حرف تاکید)].

یکیلی (فت ی، ی مج) صف مث.
اکیلی، تنہا.

پیا سنگ جی سہیلے مل رہے ہو کہ وہی جانے
کہ اے لذت ذوق کا اس کے نہ پوچھو تم یکیلی سوں

(۱۵۲۸، مشتاق، اردو، اکتوبر، ۱۹۵۰ء، ۳۶).

ہوئے کجل نین دیدار باج
یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۶).

ہور بھار جاوے بے اذن ہندی یکیلی در بدر

(۱۶۳۵، تحفۃالمومنین، ۵۰). [یکیلا (رک) کی تانیث].

یکیلے (فت ی، ی مج) م ف نیز صف (قدیم).
اکیلے، اکیلے ہی؛ تنہا.

کہ پھٹ جہاز سب لوک واں ڈپ کے گئے
یکیلے ہی ییک تختے پہ رہے

(۱۶۰۹، ضمیمہ قطب مشتری، ۴). ہمت دونوں مل کر کچھ کام کریا ہے، جاں یکیلے ھمتیچ ہے عقل نہیں واں مرنا ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶۲).

یکیلے تو نیہاں اچھکو کرتی ہے کیا
یو جنگل منے کام دھرتی ہے کیا

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۳۱).

یکھادی (فت ی) م ف (قدیم).
ایک آدھی، ایک آدھ کچھ.

رکھے اپنے نولی میں لیانت یو بھانت
کہ توڑوں یکھاری بڑے سر کے دانت

(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۷۷). [ایک آدھ (رک) + ی، لاحقہ تانیث].

یکھادے (فت ی) م ف (قدیم).
ایک آدھے؛ ایک آدھ، کچھ. انا پر آنا یکھادے وقت بے اختیار میسر ہوتا ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰۵).

--- وقت (--- فت و، سک ق) م ف.
ایک آدھے وقت، کسی وقت، کبھی کبھار. اگر کوئی عاشق یا عارف اس ٹھاریو گجر کرتا ہے کچھ فرق تو انا پر آنا یکھادے وقت بے اختیار میسر ہوتا ہے، الحال لابرق. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۰۵).

یگ (فت ی) امذ.
یگن (رک) کا مخفف، ہنود کا ایک پرستش کا طریقہ، قربانی، پوجا، ہوم، ہون، یاگ.

ہون میں یگوں میں ہم آواز تھی وہ
تو پاٹھ اور پوجا میں دمساز تھی وہ

(۱۹۰۵، بھارت درپن، ۲۸). کیونکہ قدیم زمانہ میں یگ کے وقت دیوتاؤں کو پیش کیا جاتا تھا. (۱۹۳۲، ہمدرد صحت، دہلی، جولائی، ۱۷۲). گو میدھ یگ تو ان کی ایک مقدس مذہبی رسم تھی. (۱۹۷۶، نوائے وقت، لاہور، ستمبر، ۱۵). [یگن (رک) کا مخفف].

--- کرنا ف مر.
پوجا کرنا نیز قربانی کرنا، بھینٹ دینا. آریہ قوم ہندوستان میں آنے کے قبل بھی یگ کرنے کی عادی تھی. (۱۹۳۸، علم اصول قانون، ۴۹). آخر دیوتاؤں کے مشورہ سے راجہ نے ایک یگ کیا اور اُس کے صلہ میں اروشی کے ساتھ رہنے کی اجازت مل گئی. (۱۹۲۸، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم، ۱۷۰).

یُگ (۱) (ضم ی) امذ.
جگ، قرن، زمانہ، زمانۂ دراز جو چار ہیں ست جگ، تریتا جگ، دواپر جگ اور کلجگ نیز وقت، عہد، موسم.

افسر یوسف افسر کیوپڈ افسر ہفت ہزاری
پریم کے یگ میں جیتے افسر، ہارے کرشن مراری

(۱۹۶۶، لاحاصل، ۶۳).

جینا ہے تو اس یُگ کے انداز بھی کچھ سیکھو
حالات کے ہاتھوں سے ہر سانس چُرانی ہے

(۱۹۸۴، رنجنا اگروال، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان، ۲۸۳). ایک ایسا بھی یگ آئے گا جب پتی ورتا کی دیوی ساندرہ کو رکشنی کا روپ دھارنا ہوگا. (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۹۴). [رک: جگ (۱) کا ایک املا].

--- یُگ سے م ف.
بہت زمانوں سے، کئی صدیوں سے، طویل مدت سے.

بوڑھے برھما! تیرا ناش ہو
یگ یگ سے گاگر ڈھورہی ہوں

(۱۹۴۱، افادی ادب (پنڈت رام برکش بینی پوری)، ۱۰۰).

یُگ (۲) (ضم ی) امذ.
بیلوں کا جوا، جفت؛ دو؛ چوسر میں دو گوٹیں جو ایک خانے میں اکٹھی ہو جائیں؛ پانسوں کے کھیل کی وہ گول گول گوٹیاں جو بساط پر چلی جاتی ہیں. (جامع اللغات؛ پلیٹس). ۳۔ **پشت، پیڑھی.** (ہندی اردو لغت). [رک: جگ (۲) کا ایک املا].

یگان (فت ی) (الف) صف؛ امذ.
ایک، واحد، اکیلا، تنہا، یگانہ، انوکھا، نادر، منفرد؛ "نامعین اشخاص. (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). ۔ (ب) م ف۔ **اکیلے، تن تنہا.** (پلیٹس).]ف[.

یگان (ب) م ف.
اکیلے، تن تنہا. (پلیٹس). [ف].

--- یگان.
ایک ایک، فرداً فرداً، ایک ایک کرکے، ایک کے بعد ایک.

عجب طرح سے ہے ملکِ عدم کی آمدو رفت
کہ آتے جاتے جو دیکھا یگاں یگاں تنہا

(۱۷۵۲، دیوان زادۂ حاتم، (ق)، ۱۱۶).

زاہد تھے وہ زہد رائیگاں پیچ چلے
شجرہ و گلہ یگاں یگاں پیچ چلے

(۱۸۴۴، نذر خیام، ۱۳۸).

یگانّت (ضم ی، سک ن) امذ.
دنیا کا خاتمہ، جگ کا انت، روزِ قیامت؛ جگنت، جگنتر. (قدیم اردو کی لغت؛ پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [یگ (رک) + انت (رک)].

یگانتّر (ضم ی، سک ن، فت ت) امذ؛ م ف.
جگ، جگنت، جگنتر؛ دوسرا جگ؛ انقلاب؛ نیا زمانہ. (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت). [س #].

یگانگت (فت ی، سک نیز، فت ن،، فت گ) امث.

ا. **ایک ہونے کی حالت، اتحاد، یکجہتی، اتفاق، میل جول.** صاحب موصوف سے یگانگت حاصل کرو تاکہ وہ بآسایش تمام اسباب سوداگری کا لاویں. (۱۷۵۸، عہد نامہ جات، ۲۲:۷). سبحان اللہ باوجود بیگانگت خدا نے ان میں یہ یگانگت عطا کی ہے. (۱۸۶۴، تحقیقاتِ چشتی، ۸۷۸). اگر کوئی قوم مذہب کی رو سے عیسائیوں سے محبت اور اخلاص اور ارتباط اور یگانگت کر سکتی ہے تو مسلمان بھی کر سکتے ہیں. (۱۸۹۹، حیاتِ جاوید، ۹۸:۱). قومی لباس کا ایک ہونا قومی یگانگت اور اتحاد کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسے زبان اور مذہب کا ایک ہونا. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۲۵۸). ۲. **ہم آہنگی، ایک جیسا ہونے کی حالت، مشابہت.** ان کے لباس، رہن سہن کے طور طریقے، فکری رویے، جذباتی تقاضے، اخلاقی معیار، سب میں ایک یگانگت اور مماثلت پیدا کی. (۱۹۷۸، پاکستان کے تہذیبی مسائل، ۱۳). غالب کے تصویری پیکر اور شعری مفہوم میں بڑی گہری یگانگت ہے. (۱۹۶۱، معیارِ ادب (علامت کے مباحث، ۲۹). نہ تو شخصیت نے شاعری کو ٹھکرایا ہے نہ شاعری نے شخصیت کا گلا گھونٹا ہے، عالی کے یہاں ان دونوں میں مکمل یگانگت ہے. (۱۹۹۱، خاکہ نما، ۳۰). ۳. (کنایۃً) **تنہائی، خلوت.** ۷۰ء کے عمرے کے دوران مجھے مکے کے حرم شریف میں بے حد سکون اور یگانگت ملی تھی. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۵۶۲). ۲. **بے کسی؛ خلوت پسندی.** (پلیٹس). ۴. **یکتائی، وحدت.** اسلام میں ہر شعبہء زندگی سے متعلق روایتوں کو جو ایک وحدت حاصل تھا اس کو ٹھیس لگی. (۱۹۸۷، سرسید اور حالی کا نظریہ فطرت، ۳۸). ۵. (۱) **یک جدی، رشتہ داری، قرابت، پاس کی رشتہ داری، سگاپن.** سلطان مصر نے بادشاہ روم سے طرح یگانگت کی ڈالی یعنے اوس کی بیٹی کو اپنے بیٹے سے منسوب کیا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۳۱). ۲. **اخلاص، ہمدردی، انسیت، اپناپن.** بادشاہ کو رعایا سے ایک قسم کی یگانگت اور موانست پیدا ہو جاتی تھی. (۱۹۱۹، واقعات دارالحکومت دہلی، ۲۶۷:۱). باہمی مخالفت غصے اور ناراضی ... کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو تعلق بن جاتا ہے. (۱۹۷۱، معارف القرآن (تفسیر)، ۱۸۱:۷). یہ آواز اس نغمہ بار کا ذکر اتنی یگانگت اور ایسی وارفتگی کے ساتھ کرتی ہے کہ زمان و زباں کی اور انجان طرزِ فکر کی ساری فصیلیں گر جاتی ہیں. (۱۹۸۶، نگار، پاکستان، ستمبر، ۹). عراق کے عوام کے ساتھ یگانگت اس نظم کا مجموعی تاثر ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۱۱۲:۲). ۶. **ندرت، انوکھاپن، انفرادیت.**

استاد چینیوں نے کیا مقبرہ بنایا
اسکی یگانگت کا انداز ہم کو بھایا

(۱۹۸۳، چراغ اور کنول، ۱۷۲). (ادب) **وحدتِ تاثر، کسی صنفِ سخن میں ایک کیفیت یا فضا کا ہونا.** مگر یہ مختصر افسانے کسی قانون کت پابند نہ تھے، چلا چل، چلا چل کی بات تھی، اختصار، یگانگت، یک اثری عموماً مفقود ہوتی تھی. (۱۹۲۹، مقالاتِ تاثیر، ۱۸۷). [ف].

یگانگی (فت ی، سک نیز فت ن) امث.

ا. **رک: یگانگت، توحید، یکتائی، وحدت.** خدا کا صفت یگانگی ہے، بہوت خوبیاں دیتا، خوشیاں دیتا. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، (ق)، ۱). اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے. (۱۸۱۹، انجیل مقدس (نیا عہد نامہ)، ۱۸۶). کوئی قوم پردہء زمیں پر ایسی نہیں جس میں خدا کی یگانگی کے تسلیم کرنے والے نہ ہوں. (۱۸۸۴، تذکرہء غوثیہ، ۱۲۹). ۲. **قرابت، پاس کی رشتہ داری.** (پلیٹس). ۳. **انفرادیت، انوکھاپن، بے مثل ہونے کی حالت.**

اپنی یگانگی ہی کیا کرتے ہیں بیاں
اغیار روسیاہ بہت یار ہوگئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۱۱). ۴. **اپناپن، موانست، اخلاص.** اگر یو میرا ہور تیرا میانے میان تی جاوے، تو بے گانگی آوے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۴). فرمان صاحب نے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا... کہاں کی اجنبیت، کہاں کی بیگانگی، کچھ بھی نہ تھی، محبت تھی، یگانگی تھی، پیار تھا اور اپنائیت تھی. (۱۹۹۴، ڈاکٹر فرمان فتحپوری حیات و خدمات، ۵۹۳:۲).

جانا تھا یگانگی میں لازم
چلنے کو ہوئی جمیلہ عازم

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۹). ۲. **میل جول، مراسم، ربط ضبط.** اکثر دوستی دیکھی ہے کہ کمال اتحاد و یگانگی کو پہونچی ہے. (۱۸۳۸، بستانِ حکمت، ۳۲۲). یورپ کے مختلف ملکوں کے تمدن میں ایک قسم کا اتحاد اور یگانگی ساری ہے. (۱۹۱۴، الناظر، لکھنؤ، یکم اکتوبر، ۳: ۶۳:۱۱). گھل مل جانا، یگانگی، ہم آہنگی، قربت، ارتباط، انہوںنے intimacy میں جو ذاتی پہلو ہے وہ ان الفاظ میں نہیں. (۱۹۵۴، شاید یہ بہار آئی، ۳۰). وہ اپنے سنی عقائد اور ذوق جدال و قتال کی بناپر اک گونہ یگانگی محسوس کرتے تھے. (۱۹۶۸، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳: ۷۵۲). ہم میں اس حد تک دلی یگانگی اور اتحاد ہے کہ جہاں کہیں مسلمانوں پر ظلم ہو ہم ان کی مدد کے لئے تڑپنے لگتے ہیں. (۲۰۰۵، لطائفِ قرآنی، ۲۹۴). [یگانہ (رک) بحذف ہ + گی، لاحقہ کیفیت].

یگانہ (فت ی، ن) صف؛ امذ.

ا. **قرابتی رشتہ دار، سگا، ایک گھرانے کا، ایک خاندان کا، بھائی بند، برادر، اپنا.** اے محمد تجے اینو ایگانیاں سوں کیا کام... اے محمد چھوڑ دے اینوں کوں. (۱۶۰۳، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۷۳).

پرت بینچ دانا دیوانہ کرے
پرت نے بیگانہ یگانی کرے

(۱۶۳۸، چندر و مہیار، ۸۱).

ناآشنا ہیں محض یگانے چہ ذکر غیر
غربت سے بھی برے ہے وطن میرے واسطے

(۱۸۷۳، دیوانِ فدا، ۳۵۵). (۲) **منفرد، بے مثل، بے نظیر، لاثانی.**

فلک قلاب سوں باندھیا ہے سیڑی
معانی تو دسے شاہ یگانہ

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲۲۳:۲).

اپنے در دانہ یگانہ کو
لعل کو شاہ کے بہ خویشی دو

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی) طوطی نامہ، ۳۰). ہر ایک ان بزرگواروں میں علم و فضل میں یگانہ و افتخار زمانہ تھا. (۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس، ۱۰۷).

وہ نازنین یہ نزاکت میں کچھ یگانہ ہوا
جو پہنی پھولوں کی بدھی تو درشانہ ہوا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۵). فیض و بخشش میں حاتم طے جعفر وافیشن سے زیادہ مشہور تھا ... جرات میں یگانہ تھا. (۱۹۴۳، حیاتِ شبلی، ۸۵). اسی سلسلے میں "تو" ایک یگانہ استعمال جس سے اکبر نے.... اچھوتے پن کی دنیا رچا بسادی ہے. (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۱۱:۱).

عاشقی میں فسانہ ہیں ہم لوگ
اپنی دھن میں یگانہ ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۹۲). رفق و شفقت میں یگانہ ہے وہی کہ عجب شے ہے زمانہ میں تفرد تفرید. (۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹۳).

سند ہماری ہے ایک مستعین اے دوست
اسی یگانہ حاجت روا کو مانتے ہیں

(۱۹۴۱، اکبر الہ آبادی، ک، ۳۳۰ :۱). خالقِ کائنات ایک ہے، جو ہر اعتبار سے یکتا و یگانہ ہے. (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ۸۹۹:۱۱). خدا یگانہ ہے اس کے نہ ماں باپ، نہ بچے نہ بیوی حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے. (۲۰۰۶، نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۴۰ :۲). ۳. **مخلص دوست، گہرا دوست، ہمدرد.**

یار تھے دوست تھے یگانے تھے
صحبتیں تھیں بہم زمانے تھے

(۱۸۰۱، میر، ک، ۱۳۷۹). سعید کی جو سعادت مندیاں سننے میں آئی ہیں، وہ یگانہ کو یگانہ بنادینے والی ہیں. (۱۹۷۳، خطوط ماجدی، ۴۵). زبان اور قومی اتحاد ... یہ دلوں کو جوڑتی اور بیگانوں کو یگانہ بنادیتی ہے. (۱۹۹۶، اردوئے معلّیٰ، ۱۱۲). ۴. **معروف شاعر یاس یگانہ چنگیزی کا ایک تخلص.** رئیس صاحب ... جوش اور یگانہ کی روایت سے اپنا رشتہ جوڑتے ہیں. (۱۹۸۸، رئیس امروہوی، رئیس امروہوی فن اور شخصیت، ۷۵). [ف].

---ءِ بے بَدَل کس صف (--- فت ب، د) صف.
جس کا کوئی نعم البدل نہ ہو، یکتا، لاجواب، بے مثل. فکرِ جدید و قدیم کی آمیزش و تطبیق کے زمانوں کا راز دان. (۱۹۸۷، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین، ۱۰). [یگانہ + بے بدل (رک)].

---ءِ دَہر (کس اضا (--- فت مج د، سک ہ) صف؛ امذ.
رک: **یکتائے زمانہ، بے نظیر شخص.**

وحیدِ عصر و فرید زمن یگانہءِ دہر
فہیم و عاقل و فرزانہ صاحب افسر

(۱۸۷۹، عیش دہلوی، د، ۲۹). [یگانہ + دہر (رک)].

---ءِ روزگار (--- وج سک ز) صف؛ امذ.
رک: **یکتائے روزگار، وہ جس کا زمانے میں مثل نہ ہو، لاجواب.** یگانۂ روزگار دنشور فرزانہ شہریار بابر فرغانہ سے ہندوستان میں آیا، یہ سلطنت تیموریہ کی صبح ہوئی. (۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان، ۹، ۱۰ :۱). ان کا شمار یگانہ روزگار علماء میں ہونے لگا. (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۳ : ۱۳۰). ورنہ دیکھا جائے تو اپنے رنگ میں نظیر فرد فرید اور یگانہ روزگار تھے. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۷ : ۱۰۶). ان میں یگانہ روزگار عالم شیخ سعد اللہ لاہوری اور انکے بوڑھے والد بھی شامل تھے. (۱۹۷۱، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۸ : ۳۰۵). ایسی یگانہ روزگار ہستیاں تو پہلے زمانے میں بھی عنقا تھیں. (۱۹۹۰، دیوان عام، ۳۴۰). اس یگانۂ روزگار شخصیت سے دوسرے عالموں، شاعروں اور مورخین نے فیض حاصل کیا. (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۸۰). [یگانہ + روزگار (رک)].

---ءِ زَمانَہ کس اضا (--- فت ز، ن) صف.
رک: **یکتائے روزگار، اپنے عہد میں سب سے منفرد، بے مثل، لاجواب.** دس لونڈیاں خدمت میں رہیں تھیں، اون میں یہ ایک شیریں تھی، نہایت حسن و جمال میں یگانۂ زمانہ. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۴۴). مولوی سلامت اللہ صاحب شجاعت وجواں مردی میں بھی یگانہ زمانہ تھے. (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ، ۱۱۰). حضرت مولانا حسین احمد ---- زہد وورع میں یگانۂ زمانہ اور جہاد و تخلیص وطن کے ایک ممتاز شہسوار ہیں. (۱۹۶۳، مقامات تصوف، ۲۴۹). سودا قصائد و غزل میں بڑا سخن تراش و صاحب تلاش ہے محاورہ شستہ و صاف میں یگانۂ زمانہ اور شوق مزاح و رنگینیٔ طبیعت میں ---- آشنا تھا. (۲۰۰۰، مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایت، ۱۷۰). [یگانہ + زمانہ (رک)].

---ءِ صِفَت (--- کس ص، فت ف) صف.
خوبی میں منفرد، بے مثل. اس کے برعکس وہ نئی سے نئی یگانہ صفت تخلیقات کی طرف مائل رہتی ہے. (۱۹۸۱، نقد حرف، ۱۴۶). [یگانہ + صفت (رک)].

---ءِ عَصر کس اضا (--- فت ع، سک ص) صف؛ امذ.
رک: **یکتائے روزگار، بے مثل، لاجواب؛ (خصوصاً) کوئی شخص جو اپنے عہد میں سب سے منفرد ہو.** کیسے ممکن ہے کہ اس کے بعض افراد جو علم و فضل دانش و حکمت میں یگانۂ عصر ہوتے ہیں وہ بھی ان احمقوں کے ہم سطح ہو جائیں. (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۸۵). جو اساتذہ اپنے فن میں یگانۂ عصر سمجھے جاتے ان سے بھی استفادہ کرنے کا شوق دامنگیر ہوا. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۷۸). بہرحال خاں صاحب کو راگداروں نے یگانۂ عصر مانا ہے. (۱۹۹۶، سلام و پیام، ۲: ۸۶). [یگانہ + عصر (رک)].

--- گو (--- وج) صف.
سچا، مسلمات کا تیسرا درجہ وہ ہے جو یگانہ گو امثال و اقوال کی شکل میں دنیا بھر کی زبانوں میں ملتا ہے. (۲۰۰۸، مقالات عالمی کانفرنس، ۴). [یگانہ + ف: گو گفتن = کہنا].

--- گوئی (--- وج) امث.
سچ بولنے کا عمل، حق گوئی. بھائی عبدالسلام عادل! آپ کی یگانہ گوئی نے ہکا بکا دیا. (۲۰۰۷، الزبیر، بہاولپور، ۱: ۲۵۶). [یگانہ گو + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---نُما (--- ضم ن) صف.
دوست نما، جو دوست کی طرح ہو (مراداً) دوست، ہمدرد.

قضارا جواں کا تھا اک آشنا
انیس و جلیس و یگانہ نما

(۱۸۰۲، بہار دانش، طپش، ۱۰). [یگانہ + ف: نما، نمودن = دیکھنا].

---وبیگانہ (--- وج، ی مج، فت ن) صف.
اپنا پرایا، آشنا ناآشنا؛ (کنایۃً) ہر ایک، سب.

رکھتا اگر وہ دیدہ بینا مری طرح
پہچانتا یگانہ و بیگانہ آئینہ

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۳۲۸). نیکی کے برتاؤ میں جو خود انسان کی اپنی ذات سے اور اپنے خویش و اقربا، دوست آشنا، یگانہ و بیگانہ سے علاقہ رکھتی ہے نہایت اعلیٰ درجہ کی تہذیب حاصل ہوئی. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۴۹۰). [یگانہ + و، (حرف عطف) + بیگانہ (رک)].

---ءِ وَقت کس اضا (--- فت و، سک ق) صف.
رک: **یگانہ عصر.** وہ بزرگان دین تھے، خدا کے ہاں اُن کا بڑا درجہ ہے، وہ دینداری میں یگانہ وقت تھے. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۱۸). ایک سو برس کا شیخ جو شاعری میں یگانۂ وقت اور مقبول خاص و عام ---- ایران سے ہندوستان میں آئے. (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۲۹). [یگانہ + وقت (رک)].

--- ویکتا (--- وج، فت ی، سک ک) صف.
بے مثل و بے نظیر، نہایت منفرد. علیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا مثیل و نظیر نہیں، آپ یگانہ و یکتا نظر آتے ہیں. (۱۹۷۱، آئینہ رضویات، ۳۴ :۱). حضرت شیخ عبدالحق محدث

دہلوی نے امیر حسن کی سیرۃ اور حسن اخلاق کو چند لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے ----- حسن معاملہ ، صفائی باطن اور دوسری سب اچھی صفات میں یگانہ و یکتا تھے ۔ (۱۹۸۹، فوائد الفواد ، (ترجمہ) ، ۱۳۶). -] یگانہ + و (حرف عطف) + یکتا (رک) [-

یگانی (فت ی) (الف) صف مث ۔

یکتا، بے نظیر (عورت کے لیے مستعمل)۔

اُسے جس وقت کھائی ہے وہ گیانی
ہوئی ہے شرم میں بے شک یگانی

(۱۷۹۱، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۷ : ۱۵۶). **(ب) امذ۔ ایک سکہ جو محمد بن تغلق کے عہد میں رائج تھا اور درم یا فلس کا پچیسواں حصہ ہوتا تھا ۔** طامس نے اس سکے کو "مسالک الابصار" کی سند "پر یگانی" کا مرادف بتایا ہے ۔ (۱۹۴۶، محمود شیرانی، مقالات حافظ محمود شیرانی ۱۴۴:۸). یہ سکہ (عدلی) سب سے پہلے علاؤالدین نے ----- جاری کیا تھا عدلی کی قیمت پچاس یگانی (جتیل) تھی ۔ (۱۹۵۹، برنی ، مقالات ، ۲۴۱).] یگانہ (رک) بحذف ہ + ی ، لاحقۂ تانیث و اسمیت [-

یگانی (ب) امذ.

ایک سکہ جو محمد بن تغلق کے عہد میں رائج تھا اور درم یا فلس کا پچیسواں حصہ ہوتا تھا. طامس نے اس کے کو "مسالک الابصار" کی سند "پر یگانی" کا مرادف بتایا ہے. (۱۹۴۶ ، محمود شیرانی ، مقالات حافظ محمود شیرانی ، ۸ : ۱۴۴). یہ سکہ (عدلی) سب سے پہلے علاؤالدین نے .... جاری کیا تھا عدلی کی قیمت پچاس یگانی (جتیل) تھی. (۱۹۵۹، برنی ، مقالات ، ۲۴۱). [یگانہ (رک) بحذف ہ + ی ، لاحقہ تانیث و اسمیت].

یگانے (فت ی) صف ؛ امذ ، ج ۔

یگانہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ عزیز و اقارب ، دوست احباب ، رشتہ دار لوگ ۔

دیکھا کسو نے ہم سے زمانے نے کیا کیا
اور کیا کہیں ، کہ یار یگانے نے کیا کیا

(۱۷۴۳، دیوان زادہ ، حاتم ، ۶۸).

یار تھے دوست تھے یگانے تھے
صحبتیں تھیں بہم زمانے تھے

(۱۸۱۰، میر ، ک ، ۱۳۷۹). جب قافلہ تجارت ... واپس آتا تو دوست و یگانے اپنے دوست و یگانوں کے استقبال کے لئے جاتے. (۱۸۸۴، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۰). اس طرف سے وہ دونوں یگانے نوبت سخن کو پنج گانہ بجاتے تھے. (۱۹۵۹، برنی ، مقالات ، ۱۶۷).

یگانیّت (فت ی ، شدی ، مع بفت نیز کس ن بلاشد) امث.

ا. رک : یگانگت ، یگانہ ہونے کی کیفیت ؛ (مجازاً) شناسائی ، واقفیت. بھائی نعیم نبی نے ... میرے منہ کا نوالا چھین لیا ہے .... اس جملے کے صرف اُس محاوراتی معنی سے یگانگت رکھیں جو اہلِ لغت نے اس کے لئے متعین کردیے ہیں. (۲۰۰۷، الزبیر ، بھاولپور ۱:۲۵۷). **۲. اکیلاپن ، رشتہ داری.** (فرہنگ عامرہ). [یگانی + یت . لاحقہ کیفیت].

یگل (ضم ی ، فت گ) امذ.

رک : جگل ، جفت ؛ دو (۲). (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [جگل (رک) کا بگاڑ].

یگم (ضم ی ، سک نیز فت گ) امذ.

رک : جگم ، جگل. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [جگم رک کا بگاڑ].

یگن (فت ی ، گ) امذ.

یونانی دیومالا میں شراب کا دیوتا ، باخوس. (پلیٹس). [س : #].

یگّن (فت ی ، سک گ) امذ.

ا. رک : یجن ؛ بھینٹ ؛ نذر. (پلیٹس). **۲. (چھند) شاستر میں آٹھ گنوں میں سے ایک ، یہ ایک لگھو اور دو ماترائوں کا ہوتا ہے (اس کا وزن فعولن ہے ؛ جیسے : کمانا ؛ چلانا ؛ ہمارا).** فی مصرع یگ (فعولن) + لگھو (ف) = ۱۴ اکشر = ۶ ماترائیں. (۱۹۸۴، اردو اور ہندی کے جدید متشرک اوزان ، ۴۵). بھگن ، یگن (فعلن فعولن) کے وزن پر جہاں ہو کر روانہ ہے وہیں ہندی کے قاعدے سے ماحضر سے آیا. (۱۹۶۷، اردو سہ ماہی) ، جولائی ، ۳۴). [یجن (رک کا بگاڑ)].

یگّیہ (فت ی ، سک گ ، فت ہ) امث.

رک : یگیہ ، قربانی. وہاں یگیہ وغیرہ میں کثرت سے گائے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے. (۱۹۱۹، بابا نانک کا مذہب ، ۵۹). [یگیہ (رک کا بگاڑ)].

یگیا (فت ی ، شد گ بکس) امث.

رک : یگیہ ، قربانی جو شاستر کے طریقے پر ہو ، پوجا.

دھنش یگیا کر رہے ہیں وہ برپا
وہاں جتنے راجہ ہیں سب ہوں گے یکجا

(۱۹۲۱، سیتا رام ، طالب الہ آبادی ، ۱۶). [یگیہ رک کا بگاڑ].

یگیہ (فت ی سک گ ، فت) امث ؛ امذ.

ا. ہنود کی ایک رسم جو ان کے یہاں جنم بیاہ یا کسی کے مرنے پر اس کی برسی پر یا ایصالِ ثواب کے لئے یا کسان اپنی فصل بڑھانے کے لئے شاستر کے مطابق وید کے منتر دعائیں مانگتے اور قربانی دیا کرتے تھے یہ رسم عموماً اب گھروں میں کی جاتی ہے ، ہون ، پوجا ؛ ہوم.

جسے یگیہ اور دان سے ڈھونڈتے ہیں
جسے تپ سے اور گیان سے ڈھونڈتے ہیں

(۱۹۱۰، کلامِ مہر ، (سورج نرائن مہر دہلوی) ، ۱۰۸). یگیہ کرنے والے کی مانگی ہوئی مراد مناسب وقت پر تکمیل کو پہنچتی ہے. (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ ۱:۳۱). سام وید اور رگ وید ایسے گیتوں سے بھرے پڑے ہیں جو مذہبی جلسوں اور یگیہ اور ہون کے موقع پر ... گائے جاتے تھے. (۱۹۸۶، اردو گیت ، ۱۱۰). یگیہ یا قربانی کے اثرات اور ادرشیہ ہیں ، وہ نظر نہیں آتے لیکن اصلیت رکھتے ہیں. (۱۹۹۳، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات ، ۳۵۲). **۲. وشنو ، خداوند تعالیٰ.** (ہندی اردو لغت). [یگ (رک + یہ ، لاحقہ نسبت].

--- شالَہ (--- فت ش ، ل) امذ.

قربانی یا کوئی مذہبی رسم ادا کرنے کا مقام یا جگہ. یگیہ کرنا استری اور پرش دونوں کا کام ہے پرنتو شوک ہے اس یگیہ شالہ یا اُپدیش بھون میں ہماری ماتائیں اور بہنیں بہت کم نظر آتی ہیں. (۱۹۲۱، پتنی پرتاب ، ۴). شاکنتلم میں اس جگہ لفظ اگنی شرن دیا ہوا ہے .... اس کے لئے ہندی میں مشہور عالم اور عام فہم لفظ یگیہ شالہ موجود ہے. (۲۰۰۴، ایک بھاشا : دو لکھاوٹ ، دو ادب ، ۲۰۹). [یگیہ + شالہ = شالا (رک)].

--- کرا دینا / کرنا ف مر.

قربانی یا پوجا کی رسم ادا کروانا. میرا بائی کا خیال تھا کہ سادھو کسی مندر بنوانے یا کسی یگیہ کرا دینے کا سوال کریں گے. (۱۹۳۶، پریم چند ، پریم بتیسی ۱:۳۱). پڑھانا یگیہ کرانا ، نندا کے لائق آدمیوں سے دھن لینا ، انھوں سے برہمن کو دوش نہیں ہوتا کیونکہ برہمن جل اور اگن کے برابر ہے. (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم ، ۱۲۴).

--- کرنا ف مر.

قربانی کرنا نیز پوجا کرنا (خصوصاً) کسی کے جنم یا برسی پر. یگیہ کرنا استری اور پرش دونوں کا کام ہے. (۱۹۲۱، پتنی پرتاب، ۴) .اس زمانے میں ویدک دھرم رائج ہوا جس میں ایشور کی پرستش، یگیہ کرنا اور چار برنوں کی تقسیم وغیرہ خاص ارکان تھے. (۱۹۸۳، اردو ادب کی تحریکیں، ۱۴۷) .شاکتلم میں اس جگہ لفظ انگنی شرن دیا ہوا ہے جس کے سیدھے سادے معنی ہون یا یگیہ کرنے کی جگہ ہیں. (۲۰۰۴، ایک بھاشا، دو لکھاوٹ، دو ادب، ۲۰۹).

یَل (فت ی) (صف ؛امذ.

۱. بڑے تن و توش کا، مضبوط، توانا پہلوان نیز بہادر، دلیر شجاع، شہ زور.

بغض جس کا کرے جوں مور سلیماں کو ضعیف
مور کو جب سے ملے جس کے یلوں کا سا بل

(۱۷۸۰، سوداک، ۲۳۳:۱).

گرد سب بھیل تھے سیاہ اور یل
کمٹھے ہاتھوں میں کھاتے مار سے بل

(۱۷۹۱، حسرت، (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۳۴).

ہوا سام یل شاد و خرم وہیں
لگا کر نے سیمرغ کو آفریں

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۱۰۰).

وہ اوٹھیں کالی گھٹائیں کہ خدا خیر کرے
ان میں شیدی نظر آتا ہے مجھے ہر اک یل

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۱).

ہاتھی لڑتے نہ سمجھنا ، یلِ عشرت نے بزور
سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہے مانندِ غنم

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۹۱) .بڑے بڑے یل مارے میرے حربے سے کبھی کوئی نہیں بچا . (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶: ۶۷۸).

بھروپیا انوکھا ، مداری ہے بے بدل
ہر چند ناتواں ہے ، دکھاتا ہے خود کو یل

(۱۹۵۲، سرود و خروش، ۳۴۴). **۲. فائدہ؛ رنج و غم سے آزاد دل؛ رِہا، آزاد؛ ایک گھوڑا.** (اسٹین گاس). [ف].

--- شَل (---فت ش) صف.

خوب موٹا، فربہ اندام، جسیم، مسٹنڈا، سنڈ منڈ. فرعون بھی معمولی قد و قامت کا تھا البتہ جسم کے اعتبار سے پورا یل شل جگادری تھا. (۱۹۱۱، روز نامہ سفر مصر و شام و حجاز، حسن نظامی، ۶۲).] یل + شل (رک) [.

--- عَصر کس اضا (--- فت ع، سک ص) صف ؛امذ.

اپنے زمانے کا بے مثل پہلوان، نہایت نامور پہلوان.

لے کے نکلا جو یلِ عصر کہیں گرز و کمند
دیوِ طاغوت کے کر دے گا جدا بند سے بند

(۱۹۴۲، سنگ وخشت، ۸۶).] یل + عصر (رک) [.

--- گَردُوں کس اضا (--- فت گ، سک ر، و مع) امذ.

آسمان کا پہلوان (آسمان کو پہلوان سے تشبیہ دیتے ہیں).

حیف ہے دستِ یلِ گردوں نے کیا کیا کر دیئے
بہمن و اسفندیار و رستم و سہراب خاک

(۱۸۲۶، معروف، د، ۶۹).

کیا نکلیں خاک ہم یلِ گردوں کے پنجے سے
اس کی تو ہے غضب ہی کوئی اے ظفر گرفت

(۱۸۵۶، کلیات ظفر، ۴: ۳۴).] یل + گردوں (رک) [.

--- نامدار / نام ور کس صف (--- سک م / فت و) امذ.

مشہور پہلوان؛ (کنایۃً) ماہر شخص.

بجٹ کی ترائی کے وہ شیر نر
غلام محمد یلِ نام ور

(۱۹۵۰، ضمیر خامہ، ۲۴). میدان سیاست کے یلِ نامدار محمد علی کے بارے میں کون شخص قیاس کر سکتا ہے کہ وہ تعلیم کے بھی کچھ نظریات رکھتے ہوں گے. (۱۹۷۵، مولانا محمد علی جوہر حیات اور تعلیمی نظریات، ۱۶ی).] یل + نامدار / نام ور (رک) [.

یِل (کس ی) امث.

راہ، راستہ. یل ترکی زبان میں راہ کو ---- کہتے ہیں. (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۹). [تر].

--- یل (۰۰۰ فت ی نیز ی مج) لاحقہ.

یہ صیغہء امر وغیرہ کے ساتھ فاعلیت مفعولیت اور نسبت وغیرہ کے معنی دیتا ہے جیسے اڑیل ، سڑیل، کڑیل وغیرہ. واضح ہو کہ یل اردو میں ایک کلمہ ہے جو کسی لفظ کے ساتھ مل کر کبھی فاعلیت اور کبھی مفعولیت اور کبھی نسبت اور کبھی صاحب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے . (۱۹۱۷، العصر (پٹنہ)، ۲: ۲۵۸). دودھیل (دودھ سے)، غصیل (غصہ سے) کھپریل (کھپرے سے). (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۱).

یَلا (فت ی) امذ.

(موسیقی) تال اور الاپ میں گایا جانے والا ایک کلمہ . انہوں نے عجمی انداز پر چند مخصوص الفاظ بھی ایجاد کیے ہیں، مثلاً یلا، یلل، توم، تانا، تادانی وغیرہ، جس کو تال اور الاپ کے ساتھ گایا جاتا ہے. (۱۹۶۰، حیات امیر خسرو، ۱۷۶).] حکایت الصوت [.

یَلا (فت ی، شدل نیز بلا شد) صف.

نہایت ٹیڑھا.

بڑا ہے جو چھوؤں میں ہے وہ کبڑا
جو چھوٹا اوس سے ہے بالکل ہے یلا

(۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، ۲: ۴۳۶).] ف: یلہ کا بگاڑ [.

. . . یلا (۰۰۰ ی مع) لاحقہ.

یہ صیغہء امر سے مل کر تصغیر کے معنی دیتا ہے. گگیلا (کاگ = کوّا سے) بگھیلا (باگھ = شیر سے)... وغیرہ. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۱). چودھری نے جو کٹیلا اور چوٹیلا تبصرہ لکھا ہے اس سے بحث خوب چٹخی ہے. (۱۹۷۶، نوائے وقت، لاہور، ۱۹ ستمبر، ضمیمہ الف).

. . . یلا (۰۰۰ ی مج) لاحقہ.

یہ صیغہء امر سے مل کے نسبت کے معنی دیتا ہے جیسے سوتیلا وغیرہ. ادھیلا یا دھیلا، اکیلا، دکیلا، سوتیلا (سوت = سوکن سے) نویلا (نئے سے) وغیرہ. (. (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات ،۱۴۱).

یَلابَھیلا (فت ی، ی لین) (الف) صف.

حد سے باہر، جس کی کوئی حد نہ ہو؛ بڑھا ہوا؛ پھیلا ہوا؛ باہر نکلا ہو. (ماخوذ: پلیٹس). (ب) م ف. سہولت پر، آسانی پر. (پلیٹس) ـ] مقامی [ـ].

یلا پھیلا (ب) م ف.
سہولت پر، آسانی پر. (پلیٹس). [مقامی].

یلا قُو طلا قُو فقرہ (شاذ) ـ.
مل کر چلو، رکو نہیں چلو. چوبدار جوانو! قدم آگے، عمر و دولت ملکہ کی زیادہ، یلا قو طلا قو، جوانو برابر بڑھو، مقام موڑ پر باادب و قاعدہ مڑو۔ (۱۸۶۲، خط تقدیر، ۶۲).] مقامی [ـ.

یلاکا (کس ی) امذ (قدیم) ـ.
ا. یَل (رک) کی جمع، بہت سے پہلوان؛ پہلوانان، سورماؤں، بہادروں. یلانو جوانو بڑھے جائیو دو جانب سے بانکیں لئے آئیو. (۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۷۴).

تھے شہ زور ایسے وہ دونوں جواں
کہ کانپیں تھے دیکھ اُن کی صورت یلاں

(۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس، ۲۴۸).

مردانِ دلیر جنگ دیدہ گردان ویلان چیدہ چیدہ

(۱۸۹۳، دلو جان، ۵۰).

جانون پہ بنگئی ہے یلانِ عراق کی
آتی ہے استخواں سے صدا الفراق کی

(۱۹۶۰، زنجیر رمِ آہو، ۲۴۸). (ب) امذ. ملکِ توران کے ایک سورما کا نام. (اسٹین گاس). [یل + اں، لاحقہء جمع نیز لاحقہ نسبت].

یلان / یلاں (فت ی) (الف) صف؛ امذ، ج.
ا. یل (رک) کی جمع، بہت سے پہلوان؛ پہلوانان، سورماؤں، بہادروں.

یلانو جوانو بڑھے جائیو
دو جانب سے بانکیں لئے آئیو

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۷۴).

تھے شہ زور ایسے وہ دونوں جواں
کہ کانپیں تھے دیکھ اُن کی صورت یلاں

(۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۲۴۸).

مردانِ دلیر جنگ دیدہ گردان و یلان چیدہ چیدہ

(۱۸۹۳، دل و جان، ۵۰).

جانون پہ بنگئی ہے یلانِ عراق کی
آتی ہے استخواں سے صدا الفراق کی

(۱۹۳۰، عروج، عروج سخن، ۱۴۲).

یہ دل عزت پسند، بال ہما کو کمند
ساز و یراقِ یلاں، زینت برگستواں

(۱۹۶۰، زنجیر رم آہو، ۲۴۸).

یلان / یلاں (ب) امذ.
ملک توران کے ایک سورما کا نام. (اسٹین گاس). [یل + اں، لاحقہء جمع نیز لاحقہء نسبت].

---جَرّار کس صف (--- فت ج، شد ر) امذ.
بہادر پہلوان. فوراً یلان جرار سب کو گرفتار کر لائے. (۱۸۶۲، شبستان سرور ۱۰۲:۱). [یلان + جرار (رک)].

---زَلزَلَہ فِگَن کس صف (--- فت ز، سک ل، فت ز، فت ل، کس ف، فت گ) امذ، ج.
نہایت طاقتور پہلوان، مضبوط لوگ.

یلان زلزلہ فگن بڑھے چلو! بڑھے چلو
غضنفران پیل تن بڑھے چلو، بڑھے چلو

(۱۹۴۶، لالہء طور، اختر شیرانی، ۷۲). [یلان + زلزلہ (رک) + ف: فگن، فگندن = ڈالنا].

یَلچی (کس ی، سک ل) امذ.
رک: ایلچی، قاصد. یل ترکی زبان میں راہ کو اور چی دارندہ کو کہتے ہیں اور معنی ترکیبی اس کے راہ اور قاصد کے ہیں اور یہ مرادف ایلچی کا ہے. (۱۹۲۱، مصباح التعرف، ۲۷۹). [ت = یل (رک) + ف چی (رکھنے والا)].

یَلدا (فت ی، سک ل،) (الف) امث.
سال کی سب سے طویل رات جو سردیوں کے موسم میں ۲۳ دسمبر کو ہوتی ہے؛ (مجازاً) اندھیری رات، نہایت طویل رات جسے اہل فارس منحوس سمجھتے ہیں (عموماً شب کی ترکیب کے ساتھ مستعمل).

شب یلدا ولی اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
کہ اس کوں حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ

(۱۷۰۷، ولی، ک، (ضمیمہ اول)، ۱۷).

اس کے کجگاہ کی اللہ رے چہرے پہ لٹک
کہکشاں جوں شب یلدا میں نمایاں بہ فلک

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲۷۳:۱).

جگنو ہو جس طرح شب یلدا میں جلوہ گر
جھمکا کرے پے زلف میں داغ دار دل

(۱۸۰۱، جوشش، د، ۹۰).

مصحفی آگے نہ تھی اتنی شب ہجر دراز
وہ ہی یلدا ہے ابھی صبح کا آغاز نہیں

(۱۸۲۴، مصحفی، آیات مصحفی، ۷۵).

تھی طرفہ شب تار کہ تارے بھی تھے مستور
اک پارہ ہے جس کا شب یلدا شب دیجور

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳:۲۴).

آفتاب آیا نظر سر در گریبان افق
ہوگئی غائب شب یلدا ہوئی صبح آشکار

(۱۹۱۶، نظم طباطبائی، ۲۱).

چھپ گیا وہ روئے رخشاں مہر عالم مہتاب کا
اب شب یلدا کی ہر سو ظلمتیں چھانے کو ہیں

(۱۹۷۳، نغمہء فردوس، ۱:۷۰).

ایک ہے نفع و ضرر، اب زرگل ہو کہ شرر
مشکناب شب یلدا کہ تباشیر سحر

(۱۹۶۳، ورق ناخواندہ، ۳۵) . (ب) **امذ. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک کا نام.** (اسٹین گاس) . [ف] .

یَلْدا (ب) امذ.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک نام. (اسٹین گاس) . [ف] .

یَلْدائی (فت ی، سک ل) امث.
نہایت طویل ہونے کی حالت، درازی (خصوصاً رات کی) .

صباح عید کو لازم ہے تا فروغ و ضیا
الم کی رات کوتا تیرگی و یلدائی

(۱۹۰۷، مخزن (ممنون)، جنوری، ۵۵) . [یلدا (رک) + ائی، لاحقۂ کیفیت] .

یَلْدَرِم (کس ی، سک ل، کس د، ر) (الف) امث.
روشنی؛ بجلی کی کڑک، برق رفتاری. تیزی اور شتابی میں بایزید کی مثل کوئی حکمران نہیں ہوا، اس لئے اس کا نام یلدرم پڑ گیا تھا، جس کے معنی روشنی کے ہیں. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین ۴۴:۱) . بعض ترکی قبائل 'ی' کا تلفظ 'ج' کرتے ہیں؛ بمعنی یاش آنسو کو 'جاش' اور 'یلدرم' بمعنی بجلی کی کڑک کو جلدرم کہتے ہیں. (۱۹۷۰، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۲۳۶) . (ب) **امذ. ایک حکمران بایزید کا خطاب جو تیزی میں روشنی کی طرح بے مثل تھا.** تیزی اور شتابی میں بایزید کی مثل کوئی حکمراں نہیں ہوا اس لئے اس کا نام یلدرم پڑ گیا. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین ۴۴:۱) . [تر] .

یلدرم (ب) امذ.
ایک حکمران بایزید کا خطاب جو تیزی میں روشنی کی طرح بے مثل تھا. تیزی اور شتابی میں بایزید کی مثل کوئی حکمراں نہیں ہوا اس لیے اس کا نام یلدرم پڑ گیا. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین، ۱: ۴۴) . [تر] .

یلغار (فت ی، سل ل) امذ نیز امث.
۱. حریف کی سپاہ کا، حریف کی سپاہ پر، حملہ، ہلہ، دھاوا، چڑھائی.

زبردست خوش طرز کی بھار سوں
بجا طبل ہمت کا یلغار سوں

(۱۶۶۷، گلشنِ عشق، ۴۲) .

گری یو فوج جس دھرتی پہ یلغار
نکل جا بھیں دسے پاتال کا غاز

(۱۶۸۴، عشق نامہ. مومن، ۱۸۷) . چین اور تاتار کی سرحد پر وہ سد بنائی گئی ہے اس واسطے کہ تاتاری سوار چین والوں پر یلغار نہ کرنے پاویں. (۱۸۵۴، مراۃ الاقالیم، ۱۵) . اکبر نے یلغاریں تو بہت کیں مگر عجیب یلغار وہ تھی، جب کہ احمد آباد گجرات میں خانِ اعظم اس کا کوکہ گھر گیا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۳۳) . خیالات پریشان کی فوج نے دل اور دماغ کے قلعہ پر یلغار حملہ بول دیا. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۸۰) .

کبھی دیتا ہے ہوا شورشِ پیکار کو تو
روک دیتا ہے کبھی فوج کی یلغار کو تو

(۱۹۴۷، شعر انقلاب، ۱۴۱) . فدوی صبح ہی سے اس یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھا. (۱۹۷۵، اچھے مرزا، ۶۹) . سنان بن سلامہ کو قیقانان کی مہم پر بھیجا گیا جس نے مکران کے تمام علاقے کو ایک ہی یلغار میں فتح کر لیا. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۵) . **۲. (i) انبوہِ کثیر، جمگھٹا، جم غفیر، اشخاص کی بڑی تعداد.** جگر صاحب ملنے والوں کی یلغار سے تنگ آ کر نہایت خاموشی سے اصطفیٰ منزل سے نکل کر میرے غریب خانہ آ جاتے. (۱۹۹۳ قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۸) . **(ii) یورش دھاوا، چڑھائی، (الفاظ وغیرہ کا) شامل ہونا.** اُردو کوئی اجاڑ صورت زبان نہیں کہ نئے الفاظ کی یلغار سے یرکتی رہے. (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۴۷) . **۳. تیز رفتار گھوڑا.** (فرہنگ آصفیہ) .] تر [.

--- آنا محاورہ (شاذ) .
تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے آنا. پیران غیظ میں سو سو کوس یلغار آتا تھا ٹھہرنے کی تاب نہ لاتا تھا. (۱۸۴۶، سرور سلطانی (ترجمہ) شمشیر خانی، ۱۲۸) .

--- کرنا محاورہ.
۱. حملہ کرنا، دھاوا بول دینا، چڑھائی کرنا. خان خاناں کو ----- خاندیس سے بلایا وہ یلغار (ڈاک کی چوکی بٹھا کر) کرکے آیا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۷۷۰) . اُسی طرح وہ یلغار کرتا ہوا دشمن پر حملہ آور ہوتا تھا. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین، ۱: ۴۴) . وہ ایک دن میں کئی کئی منازل طے کرتے اور بیک وقت کئی مقامات سے دوسرے ممالک پر یلغار کر دیتے. (۱۹۴۷، آخری چٹان، ۱۲) . صلاح الدین نے فلسطین پر یلغار کرکے رملہ اور عسقلان (رک باں) تک پیش قدمی کرلی. (۱۹۷۲، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۲: ۱۷۰) . کنور کا باپ فوج لے کر کینکی کے باپ کے راج پر یلغار کر دیتا ہے. (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا، ۱۰۶) . بارھویں خاندان کے ختم ہوتے ہی ملک پر مغربی ایشیا کے حملہ آوروں نے یلغار کر دی. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۲۴) . **۲. ہجوم کرنا، کثرت سے وارد ہونا.** عالم محویت میں میری یادیں مجھ پر یلغار کرتی ہیں. (۱۹۹۱، خاکہ نما، ۱۷۷) .

--- ہونا ف مر.
یلغار کرنا (رک) کا لازم، چڑھائی ہونا، ہلہ ہونا.

پھر سپاہِ غم امروز نمودار ہوئی
پھر اُبھرتے ہوئے خورشید پہ یلغار ہوئی

(۱۹۶۲، ماجرا، ۱۳۹) .

ہر گھڑی شہر تمنا میں پھرا کرتا تھا
پھر عجب بات ہوئی، ظلم کی یلغار ہوئی

(۱۹۹۷، افکار، کراچی (متین فکری)، اپریل، ۲۷) .

یلغارا (فت ی، سک ل) امذ (شاذ) .
رک: مرغولہ. جھونپڑی میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی، دودکش سے دھوئیں کے یلغارے نکل رہے تھے. (۱۹۵۴، صحیفۂ ادب، اردو ادب کی چند اچھوتی نگارشات، ۱۵۳) .] مقامی [.

یلغارانہ (فت ی، سک ل، فت ن) صف؛ م ف.
یلغار کرتا ہوا، دھاوا بولتا ہوا؛ حملہ کرنے کے انداز میں. جب یہ خبریں شاہ افغان کو ملیں وہ مع معقول افواج کے قطع منازل کرتا ہوا یلغارانہ پنجاب پہنچ گیا. (۱۹۷۹، تاریخ پشتون، ۴۰۲) .] یلغار (رک) + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز [.

یلغر (فت ی، سک ل، فت غ) امذ.
رک: یلغار، حملہ، دھاوا.

فوج کفار کا ہر سو سے وہ یلغر وہ غریو
جنگ کو فخر سلیماں سے چلے سیکڑوں دیو

(۱۹۴۲، خمسۂ متحیرہ، ۵: ۴۵) .] یلغار (رک) کا مخفف [.

--- کرنا محاورہ.
حملہ کرنا، دھاوا بولنا.

سہ صد لے کے ساتھ اپنے مردانِ کار
گیا کر کے یلغر شقاوت شعار

(۱۸۱۰، شمشیر خانی، ۲۷۰). طرفین سے سوار و پیادوں نے یلغر کیا تلوار چلنے لگی، لاش پر لاش گرنے لگی. (۱۸۴۵، حکایت سخن، ۲۲). یہ خبر اسی وقت آئی کہ وقت آخر لشکر شہزۂ فیلسر قریب قلعہ اشرار یہ آجائے گا وہ آتے ہی یلغر کرتا ہے۔ (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۴۱۷). باپ مقابلے میں گئے تھے مگر زخمی ہو کر قلعہ بند ہوئے آج اُس نے یلغر کیا ہے۔ (۱۹۰۰، طلسم نوخیز جمشیدی، ۱: ۵۴۸).

یَلَل (فت ی، ل) امذ۔

(موسیقی) تال اور الاپ میں گایا جانے والا ایک کلمہ نیز ایک آواز جو ستار کی آواز کی نقل میں نکالتے ہیں۔ انھوں نے عجمی انداز پر چند مخصوص الفاظ بھی ایجاد کیے ہیں، مثلاً یلا، یلل، توم، تانا، تادانی، وغیرہ جس کو تال اور الاپ کے ساتھ گایا جاتا ہے۔ (۔ (۱۹۶۰، حیات امیر خسرو، ۱۷۶).] یللی (رک) کا مخفف [۔

یَلّلی (فت ی، شد ل بفت نیز فت ی، ل) امذ۔

نشاط یا نشے کی حالت میں، سماع کے وقت نیز کوئی خوشخبری سن کر لگایا جانے والا نعرہ۔

خرابات کا حال کیا پوچھتے ہو
کہیں شورِ ہو حق کہیں یللی ہے

(۱۹۲۷، شاد (عظیم آبادی) میخانۂ الہام، ۳۴۹).] ف [۔

یَلّلے (فت ی، شد ل بفت نیز بلا شد) امذ۔

رک: یلل نیز یللی۔ امیر خسرو نے ترانہ گانے کے لیے جو تلفظات ستار کی آوازوں کی نقل میں نکالے ... ان میں آپ نے فارسی کا نعرہ یللے بھی شامل کر لیا. (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۰۱). [یللی (رک) کا ایک املا].

یَلَم (فت ی، ل) امذ.

ایک وزن کا نام. ۸ یلم = اسیر ۱۰ اویس ۳۰۴ء ۲۴ تولہ. (۱۸۵۶، علم حساب، ۱۲۱). [مقامی].

یَلمعی (فت ی، سک ل، فت م) صف؛ امذ.

ذہین، طباع آدمی، ہوشیار، چالاک، فطین آدمی نیز جھوٹا. (نور اللغات؛ اسٹین گاس). [ع].

یَلمَق (فت ی، سک ل، فت م) امذ.

ایک قسم کا تاتاری سوتی لباس جو بغل کے نیچے کی طرف سے کھلتا ہے، یلمہ، قبا، انگرکھا، اچکن؛ (مجازاً) لباس. یو تن ہور جیو تیرا اکر نہ رک (رکھ) ذرّہ گماں دل میں وہی ہے خود بخود جاں ہور جدا سکا چ ہے یلمق. (۱۶۷۹، شاہ سلطان ثانی، ۱۱۶، الف).

دوش پر سرو لب کی ہے اک سبز قبا
بر میں لالہ کے بھی گلشن میں ہے گلگوں یلمق

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۳۱).

یلمق سخنوری کا میرے بر میں پے چست ہے
زیبا ہے شاعری کا مگر پیرہن مجھے

(۱۸۷۳، دیوانِ فدا، ۳۹۲). [یلمہ (رک) کا معرب].

یَلَملَم (فت ی، سک ل، فت م، ل) امذ.

مکۂ معظمہ سے چند کوس پر ایک پہاڑی کا نام عدن اور یمن کے معززین آکر احرام باندھتے ہیں. آنا شاہ لافتی کا چاہ یلملم پر اور احرام باندھنا. (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۵۲۸).

باندھنا احرام کا اے ذی شعور
ہندیوں کو ہے یلملم سے ضرور

(۱۸۹۱، کنز الاخرۃ، ۱۰۶). یلملم یہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جہاں سے عدن اور یمن کے باشندے احرام باندھتے ہیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۲: ۲۰۱). وقت یلملم میں ہوا شام کا شور مچا پوشش احرام کا. (۱۹۴۱، کلیاتِ حسرت موہانی، ۳۰۴). [ع].

یَلمَہ (فت ی، سک ل، فت م) امذ.

ایک قسم کا کپڑا؛ قبا. (اسٹین گاس). [ف].

یُلمَہ (ضم ی، سک ل، فت م) امث.

۱. کھلی بھوسی، وغیرہ جو گائے بھینس وغیرہ کو ناند میں ڈال کر کھاتے ہیں. (ماخوذ فرہنگ عامرہ؛ لغات ہیرا). **۲. ذبیحہ، قربانی.** دنبے کے دنبے یلمہ کہتے ہیں اور نمک سود کر کے لٹکا دیئے ہیں گوشت قاق تیار ہیں. (۱۸۸۷، سخندانِ فارس، ۱۸۷). [ف].

یَلَنتا (فت ی، ل، سک ن) امذ.

ایک درخت جس کی شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہیں. جھاڑی... ہر اس چوبی پیڑ کو کہہ سکتے ہیں جس کی بلندی ۲۵ فیٹ سے کم ہو اور سطح زمین کے قریب عموماً اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوں جیسا کہ آری، یلنتا اور آکولہ وغیرہ. (۱۹۰۲، علم الصحرا، ۱۱۱). [مقامی].

یَلَنگٹائے گَڈھ (فت ی، ل، سک ن، فت ک، گ) امث.

ایک روئیدگی کی جڑ جو سپاری کی طرح ہوتی ہے اور ہندوستان میں پائی جاتی ہے، اس کے درخت کی بیل ہوتی ہے. یلنگٹائے گڈھ ایک روئیدگی کی جڑ ہے... پتے موٹے ہوتے ہیں، رنگ سبز ہوتا ہے اور پتوں میں چینپ ہوتا ہے جڑ میں بھی اس کے بہت سے چینپ ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶: ۵۶۹). [مقامی].

یَلو (فت ی، وج) کلمہ.

اے پہلوانو! بہادرو (کلاسیکی ادب کی فرہنگ، ۱: ۱۷۳). [یل (رک) + و، حرفِ ندا].

... یلو (ی مج، و مع) لاحقہ.

لاحقہ جو اسم کے بعد آکر صفت کے معنی دیتا ہے. گھریلو وغیرہ. (وضع اصطلاحات، ۱۴۲).

یَلورے (فت ی، وج) امذ.

رک: ایلورا، دکن کے مشہور غار کا نام (اجنتا ایلورا. (قدیم اردو کی لغت). [ایلورا کا ایک قدیم تلفظ].

یَلَہ (فت ی، ل) (الف) صف.

آزاد، رہا شدہ، بے قید چھوڑا گیا.

یلہ وہ ہاتھ سے شاطر کے اگر ہو جاوے
پڑ سکے پیچھے نہ اس کے کوئی جز اس کے کفیل

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۲۳۴). **۲. کھلا چرنے کے لئے چھوڑا گیا (خصوصاً گھوڑا)، اکیلا، تنہا؛ ٹیڑھا؛ فضول، غلط.** (پلیٹس؛ فرہنگ تلفظ؛ نور اللغات؛ کلاسیکی ادب کی فرہنگ). **(ب) امذ. آزادی، خلاصی، رہائی؛ فرار.** (فرہنگ تلفظ؛ پلیٹس). **(ج) امث، آوارہ، عورت، بد چلن عورت، طوائف.** (پلیٹس). [ف].

یَلَہ (ب) امذ.

آزادی، خلاصی، رہائی؛ فرار. (فرہنگ تلفظ؛ پلیٹس).

یَلَہ (ج) امث.

آوارہ عورت، بدچلن عورت، طوائف. (پلیٹس). [ف].

یَلّہ یَلّہ عربی فقرہ۔
چلو چلو، مت رکو، مت ٹھہرو۔ ہاں مکہ شہر میں یلہ یلہ کرت لوگوں میں مرحبا کہنے والا گھرانہ البتہ پاکستان واپس آگیا۔ (۲۰۱۰، نقیبِ ختمِ نبوت، ۱۶۱)۔ [ع]۔

یَلی (فت ی) صف۔
پہلوانوں جیسا، پہلوانوں کا (مجازاً) مضبوط، توانا۔

آیا ہو کر او ایک جوں ساحلی
کمر باند کپڑے پینا) پہنا (تھا یلی

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۴۷۲)۔ جیسے ہی تلوار قریب سر آئی پنجہ یلی دراز کرکے تلوار کی دھار بچا کر ہاتھ ڈال دیا۔ (۱۹۰۲، آفتابِ شجاعت 518 :۱)۔ [یل (رک) + ی، لاحقہ نسبت]۔

یَلی کورَہ (کس ی، شد ل، مج، فت ر) امث۔
ایک روئیدگی کا نام۔ یلی کورہ۔ ایک روئیدگی ہے، بقولات کی قسم سے جس کو پانی میں ابال کر نچوڑ کر بگھار کر روٹی سے کھاتے ہیں، سوزش اور گرانی اور امراض کو دور کرتی ہے۔ (خزائن الادویہ، ۶:۵۷۰)۔ [مقامی]۔

. . . یلی (ی مج) لاحقہ۔
اسم کے آخر میں آکر نسبت اور اسمیت کے معنی دیتا ہے۔ اد ھیملی یا دھیملی، ہتھیلی، بھنیلی وغیرہ۔ (۱۹۲۱، وضع اصطلاحات، ۱۴۲)۔

یَم (۱) (فت ی) امذ۔
۱۔ بڑا دریا، بحر، سمندر، ساگر؛ (کنایۃً) دریا۔

بلند شعر فہمی کے یم کا سحاب
میری طبع کے رکھ کوں تھا جس تی آب

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۱)۔

دل کوں تجھ باج ہے پریشانی
نین میرے دو یم ہیں ، یم کی قسم

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۲۵)۔

کس طرح لکھوں حال تجھے دیدۂ نم کا
کاغذ متحمل ہو کہاں شورشِ یم کا

(۱۷۹۲، محب، د، ۴)۔

مت برس خاک پہ عشاق کی ہم کیا کم تھے
حرفِ دیروزہ ہے یہ دیدے ہمارے یم تھے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۰۶)۔

تو جوششِ یم میں مورِ بے پر
میں نقشِ قدم تو بادِ صرصر

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲۱)۔

اتنے موتی نہیں کسی یم میں
جتنے آنسو ہیں چشم پرنم میں

(۱۸۷۳، دیوان فدا، ۲۴۸)۔

اُس یم حسن کی چوکھٹ پہ میرا دم نکلا
موت تقدیر میں لکھی تھی لب ساحل کی

(۱۸۹۳، معیارِ نظم، ۲۳۵)۔

بہے جا اے یم ژرف و عمیق و تیرہ و اخضر
تجھے بیڑوں کی کیا پروا جہازوں سے تجھے کیا ڈر

(۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۲۴۷)۔

تھا روبرو اگست مُنی کا پھر آشرم
گوداوری کا حسنِ دلآویز جوشِ یم

(۱۹۲۴، مطلع انوار، ۱۰۸)۔ اس جگہ لفظ یم بمعنے دریا سے بظاہر نہر نیل مراد ہے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۶ : ۷۹)۔ اب وہ آنکھیں بند کرکے، یا آنکھیں کھول کر ہی سہی، یم عشق و عاشقی میں کود پڑنے کے لئے خود کو تیار نہ پاتی تھی۔ (۔ (۲۰۰۶، کئی چاند تھے سر آسماں، ۳۱۳)۔]ع[۔

---بہ یم (---فت ب، ی) امذ؛ م ف۔
دریا بہ دریا، دریا کے ساتھ دریا، روانی یا تسلسل کے ساتھ۔

اسیر دام نہ ہوگا مرا دل آزاد
کسی کا حکم کبھی موج یم بہ یم پہ چلا

(۱۹۷۷، جعفر طاہر، غزلیات، ۷۶)۔

اور کبھی پردۂ محمل سے جھلکنے کے لیے
یم بہ یم بام پہ مژگاں کے اُمنڈ آتی ہیں

(۱۹۹۶، افکار (نقاش کاظمی)، کراچی، اگست، ۳۶)۔ ۔] یم + ف : بہ، حرف جار + یم (رک) [۔

---مُحِیط کس صف (---ضم م، ی مع) امذ۔
روئے زمین پر پھیلا ہوا سمندر۔ (فرہنگ تلفظ)۔]یم + محیط (رک) [۔

یَم (۲) (فت ی) امذ۔
۱۔ اپنے آپ کو قابو کرنا، قابو میں رکھنا، روکنا، سدھانا، حبسِ دم، روک، ممانعت؛ بندش۔ پرانا یام کے آٹھ مرحلے یم نیم، آسن ---- دھارنا، دھیان سمادھی ہیں۔ (۱۹۲۰، یوگ واشسٹ، ۳۵۳)۔ **۲۔ موت کا دیوتا، قابض الارواح، ملک الموت وہ فرشتہ جو جان نکالتا ہے، عزرائیل، جم دوت، جمراج۔** راون جو راکشوں کا راجہ تھا ایک رشی کے آگے یہ فخر کرتا ہے کہ اس نے اندر کو اور یم کو شکست دی۔ (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۲۰۳)۔ یم (موت کا دیوتا) اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جو نادم اور تائب ہے۔ (۱۹۳۸، شکنتلا، ۱۰)۔ موت کا دیوتا "یم" جنوب میں ہی رہتا ہے---- ممکن ہے یم کے قیام کی بات فرضی ہو، لیکن مطلق قیام بھی تو کہیں ہوگا ہی۔ (۱۹۶۵، کہانی مجھے لکھتی ہے، ۹۹)۔ **۳۔ کوئی بڑا اخلاقی فرض یا رسم، کفارہ، نفس کشی، توبہ وغیرہ۔** دولت سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، یم اور نیم وغیرہ جوگ یعنی ریاضت اور ضبط حواس سے گیان کی۔ (۱۸۸۶، لال چندرکا، ۱۴)۔ پھر آندرے آکے استفسار پر اخلاقی تربیت کے اصولوں یعنی دس یم اور دس نیم کی پوری فہرست سنائی اور ان کی تصریح بھی کی۔ (۱۹۶۹، مجموعہ محمد حسن عسکری، ۶۷۸)۔ **۴۔ جہنم کے طبقات کا حاکم یا قائم مقام بادشاہ۔** میرا بادشاہوں کا رتبہ ہے، ناگوں میں اننت ہوں، پانی کے باسیوں میں درون، فرماراوؤں میں یم---- بہادروں میں رام، دریاؤں میں گنگا ہوں۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۳۸)۔ **۵۔ عدد ۲ کا علامتی اظہار؛ جوڑے یا توام میں سے ایک؛ جسم؛ موت؛ وقت۔** (ماخوذ : جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ **۶۔ دکن، جنوب۔** (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت؛ ہندی اردو کی لغت)۔ **۷۔ برہمہ چرج، چار آشرموں میں سے پہلا، طالب علمی کا زمانہ، راستی۔** (ہندی اردو کی لغت)۔ ۔] رک : جم (۲) کا ایک املا [۔

---پُور رپُوری (---و مع) امذ/امث۔

یم کا شہر ؛ نرک ، دوزخ. (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات) ۔] یم + رک : پور (۴) / ی ، لاحقۂ نسبت [۔

---دُوت (---و مع) امذ ؛ ~ یمدوت ۔

رک : جم دوت ، وہ فرشتہ جو جان نکالتا ہے ، ملک الموت ۔ کایا میں یم دوتوں کا بھے سارانش سنسار کی ہر ایک چیز بھے والی ہے. (۱۹۲۱، چتنی پرتاپ ، ۱۰) . آشا سمجھی بڑھیا یم دوت کو یاد کر رہی ہے ۔ (۱۹۴۳، ضدی ، ۸) . اس بیماری میں میں انہیں یم دوت سے چھین کر لائی ہوں. (۱۹۶۶، سودائی ، ۱۷۳) ۔] جم (۲) دوت (رک) کا املا [۔

---دھار/دَھر (---/فت دھ) امذ ۔

رک : جم دھر ، جمدھر کی ایک شکل ، ایک طرح کا خنجر ؛ کٹار ، تلوار. (پلیٹس ؛ فرہنگ تلفظ) . [یم + دھار (رک) / رک : دھر (۴)] .

---رَاج (--- فت ر ، امذ ؛ ~ یمراج.

یم کی دنیا ، رک : جم راج ، دھرم راج ، جزاو سزا کا حاکم ، فرشتۂ موت ، ملک الموت. تم یم راج ہو شریروں کے شریر سے جیو کو لاگ کرتے ہو. (۱۹۲۱، چتنی پرتاب ، ۳۶) . اب تو بس یم راج ہی کا راج ہے. (۱۹۴۷، دھانی بانکیں ، ۲۵) . [جم (۲) (رک) کا ایک املا] .

---رَاج (--- فت ر) امذ ؛ ~ یمراج.

یم کی دینا ، رک : جم راج ، دھرم راج ، جزاو سزا کا حاکم ، فرشتۂ موت ، ملک الموت. تم یم راج ہو شریریوں کے شریر سے جیو کو الگ کرتے ہو. (۱۹۲۱، چتنی پرتاب ، ۳۶) . اب تو بس یم راج ہی کا راج ہے. (۱۹۴۷، دھانی بانکیں ، ۲۵) . [جم (۲) راج (رک کا ایک املا] .

---کَال (--- فت ک) امذ.

موت کا وقت ، یم کا لقب. (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس) . [یم + رک : کال (۱)] .

---لوک (--- وج) امذ.

رک : جم لوک ، ملکِ عدم ، نرک. جس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں ، اس کو یم لوگ میں جانا پڑتا ہے جہاں نرک (دوزخ) ہیں. (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ ، ۱۴۷ : ۴) .

جو یم لوک پہ بھی ہو قادر
اس کی ذات کو سمجھیں نادر

(۱۹۵۰، دھم پد (ترجمہ) ۲۶) . وہ آتما جس کے پاپ بہت زیادہ ہوں اسے یم لوگ میں جانا پڑتا ہے. (۱۹۸۹، اقبال کا تصورِ بقائے دوام ، ۳۰۹) . [یم = رک : لوک (۱)] .

یَمَام (فت ی) امذ.

۱. بگلا ، بوتیار. بوتی مار بگلا ... یہ سارے بگلوں سے بڑا ہوتا ہے .... عرب میں مالک البحرین اور یمام ہندی میں بگلا نڑی اور فارسی مار کہلاتا ہے. (۱۸۹۷، سیرِ پرند ، ۲۹۸) . **۲. جنگلی کبوتر ، کبوتر صحرائی.** (فرہنگ عامرہ) ؛ فرہنگ آنند راج) . [ع] .

یَمَامَۃُ البَر (فت ی ، م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.

رک : یمامہ. یمامۃ البر ... ایک مشہور پرند ہے عربی میں اس کو شفنین کہتے ہیں ، جنگل میں رہتا ہے مگر کبھی اس کو پالتے ہیں کبوتر سے بہت زیادہ چھوٹا ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۷۱) . [یمامۃ (ع) + رک : ال + بر (رک)] .

یَمَامَہ (فت ی ، م) امذ.

۱. ایک مشہور پرندہ جو کبوتر سے بہت چھوٹا ہوتا ہے ، رنگ اور صورت میں فاختہ کی طرح ہوتا ہے. یمامہ کے نہ دم کے تلے سفیدی ہوتی ہے نہ اوپر یمامہ کا رنگ بھگ میلا ہوتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۷۱) . یمامہ ایک شلوار دار کبوتر ہے جو گھروں میں ہوتا ہے. (۱۸۷۷، عجائبات المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۳) . **۲. عرب کا ایک بڑا ضلع یا صوبہ جو نجد ، تہامہ ، بحرین ، اومان پر مشتمل تھا اور کھجور کے درختوں کے درمیان بہت خوبصورت لگتا تھا.** ثمامہ واپس اپنے وطن یمامہ تشریف لے آئے اور قریش کے لئے گیہوں کی برآمد بند کر دی. (۱۹۶۰، سیاسی وثیقہ جات ، ۳۱ (ل) . **۳. نیلی آنکھوں والی ایک کنیز جو تین دن کی دوری پر موجود سوار کو دیکھ سکتی تھی اسے زرقا بھی کہتے ہیں نیز مقصد ، ارادہ.** (اسٹین گاس) . [ع] .

یُمَان (ضم ی) صف) امذ.

۱. ملکِ یمن سے منسوب ، یمن کا ، یمنی ؛ یمن کا باشندہ. (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات) . **۲. حضرت حذیفہ کے والد کا نام جو صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھے.** (اسٹین گاس) . [ع] .

یَمَانی (۱) (فت ی) الف) صف.

۱. ملکِ یمن سے منسوب یا متعلق ، یمن کا ، یمنی.

حرزِ یمانی کے جان نانو کوں اس کے صریح
درد کریں قدسیاں عرش کے لیل و نہار

(۱۶۷۸، غواصی ، ک ، ۵۰) . ہر نوع کے جواہر سے آراستہ تھیں ..... نویں طوپاز کی اور دسویں یمانی کی. (۱۸۱۹، متی انجیل مقدس ، ۶۴۷) .

اسی معجوں سے طبیعت نے بشاشت پوئی
دل کی اس حرز یمانی سے گئی گھبراہٹ

(۱۸۷۲، مراۃ الغیب ، ۱۲) . حلیمہ نے آپؐ کو نہلا کر بالوں میں کنگھی کی اور آنکھوں میں سرمہ لگایا اور مہرہائے یمانی کا ہار گلے میں ڈالنے لگیں. (۱۸۸۷، خیابانِ آفرینش ، ۱۵) . یہ ایک قسم کا سرخ عقیق یمانی ہے جس میں سفید سفید رگیں ہوتی ہیں اور جسے عروانی بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۸۲۲ : ۱۱) . **۲. ملکِ یمن کی طرف کا (خانہ ءکعبہ کا ایک حصہ) .**

اے کعبہ ء ایماں تری حرمت کے دن آئے
اے رکن یمانی تری شوکت کے دن آئے

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ۵ : ۲) .

ہے استلام رُکن یمانی میں وہ مزا
حاصل ہے دمبدم ید بیضا کا مرتبا

(۱۸۸۹، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۱۳۷) . (ب) **امذ. ایمن کا رہنے والا ، یمن کا باشندہ.**

یمانی و شہری تھے اشہر کیتے
سو ابرش و ابلق و اشقر کیتے

(۱۵۶۴، حسن شوقی ، د ، ۱۲۶) . **۲. (فلکیات) چاند کی اٹھائیس میں سے چودہ منازل کا ایک نام.** اٹھائیس منازل میں سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۹) .

جن کی قسمت میں ہے تیغ آسمانی پائیں وہ
ہو یمانی کا یمن سے اب خروج ظاہری

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۱۹۸) . [ایمان (رک) + ی ، لاحقہ نسبت] .

یَمَانی (۱) (ب) امذ.

۱. یمن کا رہنے والا ، یمن کا باشندہ.

یمانی و شہری تھے اشہر کیتے
سو ابرش و ابلق و اشقر کیتے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۲۶). ۲. (فلکیات) کی چاند کی اٹھائیس میں سے چودہ منازل کا ایک نام. اٹھائیس منازل میں سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۶۹).

جن کی قسمت میں ہے تیغ آسمانی پائیں وہ
ہو یمانی کا یمن سے اب خروج ظاہری

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۱۹۸). [یمان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---ستارہ (--- کس س، فت ر) امذ.
وہ ستارہ جو چاند کی چودہ منازل (یمانی) میں سے کسی ایک منزل میں ہو؛ مراد: سہیل ستارہ جو ملکِ یمن میں سب سے پہلے چمکتا ہے. غمیصاء اور سہیل اکٹھے ہوا کرتے تھے سہیل اتر کر نیچے کو چلا گیا اور یمانی ستارہ بن گیا. (۱۹۶۸، بلوغ الارب، ۲: ۲۷۶). [ایمانی + ستارہ (رک)].

یَمانی (۲) (فت ی) امث.
یم دوت کی بیوی. (فرہنگِ تلفظ). [س: #].

یَمانی (۳) (فت ی) امث.
اجوائن. (فرہنگِ تلفظ). [مقامی].

یَمدُوت (فت ی، سک م، و مع) امذ؛ ~ یم دوت.
(ہندو) موت کا فرشتہ، ملک الموت.

شیخ کی رائے میں لائے ہیں اسے عزرائیل
برہمن کے لئے یہ میخ ہے یمدوت کی میخ

(۱۹۲۸، بہارستان، ۱۷۷). [یم (۱) دوت کا ایک املا].

یَمرَاج (فت ی، سک م) امذ؛ ~ یم راج.
جزا و سزا کا حاکم، دھرم راج، جم راج. جب یمراج تپ میں مصروف ہوتا ہے، تب چونکہ جیو مارنے نہیں جاتے ان کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۰، یوگ واشسٹ، ۲۵۴). وہ بار بار ایسا وردان مانگ کر یمراج کو دھوکا نہیں دے رہا تھا. (۱۹۱۹، ابھی مت آنا، رام لعل (افکار، افسانہ نمبر، کراچی، جنوری فروری، ۱۹۹۵، ۱۲۶). [یم (۲) راج (رک) کا ایک املا].

یَمَن (۱) (فت ی، م) امذ.
۱. سیدھی طرف، سیدھی جانب نیز جو دائیں ہاتھ پر واقع ہو نیز جنوب کی سمت میں. (ماخوذ: اسٹین گاس). **۲. عرب کے ایک مشہور ملک کا نام، اس کا شہر کا عقیق اور لعل بہت مشہور تھا.**

کوئی نہ ہم کو جانے تھا ہم ایسے تھے گمنام آگے
یمن عشق سے رسوا ہو کر شہروں میں مشہور ہوئے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۳۰).

وہ لمبے بال وہ مکھڑا وہ دانت ان کے وہ ہونٹھ ان کے
ختن دیکھا حلب دیکھا عدن دیکھا یمن دیکھا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۶۴). اہلِ تاریخ نے لکھا ہے کہ یمن کا بادشاہ تھا. (۱۸۸۷، خیابانِ آفرینش، ۵۹). یہ یمن کے بزرگ تھے اور انہی کی نسبت سے یہ مدرسہ "میر عرب" کہلاتا تھا. (۱۹۹۳، قید مقام سے گزر، ۱۱۱). [ع].

یَمَن (۲) (فت ی، م) امذ.
۱. ایک راگ، کلیان راگ کی ایک راگنی، ایمن راگ کی ایک شکل.

باندیاں سبھی ہے گاتیاں سوئے راگ بس وو آئے لگ
بھنیرو وو سارنگ نٹ یمن گائیاں کدارا کاہیکوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۴۱).

تھی شب چاندنی اور تھے گل بدن
لگے راگ گانے کدارا یمن

(۱۸۴۴، مثنوی اپورب کشن کنور، ۴۲). دو راگ "یمن" اور "حسینی" بھی ان ۳۶ راگ راگنیوں میں شامل کر دیئے گئے. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۳۲). راگ یمن کو ہندوستانی سنگیت میں جگہ دینا بھی امیر خسرو سے منسوب ہے. (۲۰۰۱، اسلام و پیام، ۲: ۱۰۶). **۲. بندش، باندھنا، ٹھہرانا، روکنا، بند کرنا.** (ہندی اردو لغت). [س #].

---کلیان (---- فت ک، سک ل) امذ.
خوشی کے موقع پر گایا جانے والا راگ؛ رک: ایمن کلیان. جتنے راگ اور راگنیاں تھیں یمن کلیان، سدھ کلیاں .... کھٹ لات، بھیروں، روپ پکے ہوئے سچ مچ کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں او سی روپ سے اپنے اپنے سیمیں پر گانے لگے. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۵۹). یمن راگ کی تین قسمیں یمن، ایمن، اور کلیان ہیں، پھر کلیان کی بھی تین قسمیں شدھ کلیان، یمن کلیان اور شیام کلیان ہیں. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۲). نغمہ آفرینی میں ہر ساز کی بہار مطربان خوشنوا کبھی یمن کلیان کبھی بھاگڑا کبھی دیس گاتے ہیں. (۱۸۵۹، سروش سخن، ۱۵). [یمن + رک: کلیاں (۲)].

یَمَن (۳) (فت ی، م) امذ.
یونان، یونانی، جون (۱). (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س #].

یَمُن (فت ی، ضم م) امذ.
رک: جمن، یمنا (جمنا)؛ دیوی نیز ایک مشہور دریا کا نام. (ماخوذ: پلیٹس، ہندی اردو لغت). [جمن (رک) کا ایک املا].

یُمن (ضم ی، سک م) امذ.
سعادت، اقبال مندی، نیک شگون، برکت، مبارکی، کامیابی.

نگہ سے ان کے تھی رونق بہارِ ایماں کو
قدم سے ان کے تھا برکت کا یمن دوراں کو

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی) ک، ۵۹).

یمن سے سہمیر کے پاوے کمال
کیا عجب یہہ طالع مسعود نفس

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۳۶).

باعثِ خلق ان کے ہو تم یا حبیب ذوالمنن
اور اک مطلع پڑھوں میں یمن سے جس کے سخن

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱۰: ۲، ۲).

سبعہ سیارہ کو بھی یمن و شرف حاصل ہے
معتدل آج کے دن چاروں عناصر باہم

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۹۸). [ع].

---زا صف.
اقبال مند، مبارک، بابرکت.

اس گھر سے تو لے جانا مبارک ہووے
یہ مژدہ ء یمن زا مبارک ہووے

(۱۸۹۵، انشائے نظم، ۴۲). [یمن + ف : زا = پیدا ہوا، جنا ہوا].

---قدم کس اضا (--- فت ق، د) امذ.

پائوں کی برکت، کسی کے آنے کی سعادت. لشکر میں اسی کے یمنِ قدم سے برکت سوار اس کا سب سے بلند و بالا. (۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس، ۲۷).

حضرت درد آپ کے یُمنِ قدم سے واہ واہ
ڈھونڈھے بھی دل میں اب کہیں صبر گریز پا نہیں

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۵۳۳:۱).

یار کے یُمنِ قدم سے عرش پر پہنچا دماغ
چاند اوترا خاک پر جب وہ پیادہ ہوگیا

(۱۸۵۲، دیوان برق، ۳۶).

گل اس چمن کے ہیں لاریب راجہ چند و لعل
کہ اون کے یُمنِ قدم سے ہے اب دکن کی بہار

(۱۸۷۵، شہید دہلوی، د، ۸۱).

ترے فیضِ کرم سے دین کے دریا میں جوش آیا
ترے یُمنِ قدم سے باغِ ایماں میں بہار آئی

(۱۹۱۷، کلیات حسرت موہانی، ۱۱۷).] یُمن + قدم (رک) [۔

یَمَنی (فت ی، م نیز سک م) صفت نیز امذ.

۱. ملکِ یمن سے منسوب، یمن کا رہنے والا، یمن کا باشندہ. اے عربستانی و کردستانی، یمنی و خراسانی ---- حیدر آبادی و اورنگ آبادی آؤ بہادرو پکڑو، باندھو، پچھاڑو، بھنگی خاں جانے نپاوے۔ (۱۷۰۳، جنگ نامہ بھنگی و پوستی (اردو نامہ، کراچی، جولائی ۱۹۶۷ء، ۱۴)). لیکن صرف یمنی ہی نہیں ان میں ---- ایسے صحابہ بھی تھے جو جنگِ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ (۱۹۸۰، خطبات بہاولپور، ۱۰۵). یمنی افراد پان جیسا ایک نشہ آور پتہ کھاتے ہیں، جسے "قات" کہا جاتا ہے۔ (۲۰۰۴، زر گرفت، ۲۴۱). **۲. ایک قسم کا نیلے رنگ کا کبوتر.** (نور اللغات؛ مہذب اللغات). **۳. ایک دانگی سکہ، ایک چھوٹا سا سکہ جو دینار کے چھٹے حصے کے برابر بنایا جاتا تھا.** اسی طرح چار دانگی سکوں کو طبری، تین دانگی سکوں کو مغربی اور ایک دانگی کے کو یمنی کہتے تھے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱: ۵۶). **۴. ایک قسم کا سرخ رنگ کا قیمتی پتھر جس کی سب سے عمدہ قسم یمن میں ہوتی ہے.** اس شہر کی شہر پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں، پہلی بنیاد یشب کی تھی، دوسری نیلم کی، تیسری شب چراغ کی، چوتھی زمرد کی، پانچویں عقیق کی، چھٹی لعل کی، ساتویں سنہرے پتھر کی، آٹھویں فیروزہ کی، نویں زبرجد کی، دسویں یمنی کی تھی۔ (۱۸۱۹، انجیل مقدس (نیا عہد نامہ)، ۲۵۸).

کیا عقیق لب محبوب کی ہمت دیکھے
جستجوئے یمنی رہتی ہے حاتم کو بھی

(۱۸۷۳، کلیات منیر، شکوہ آبادی ۳: ۳۷۰).] یمن (ا) + ی، لاحقۂ نسبت [۔

--- ردا (--- کس ر) امث.

ملکِ یمن کی بنی ہوئی چادر.

شیخ جی کو ناز تھا جس پر وہی یمنی ردا
انقلاب دہر سے کافر کا پرچم ہوگئی

(۱۹۴۷، چراغ اور کنول، ۶۵).] یمنی + ردا (رک) [۔

--- عقیق (--- فت ع، ی مع) امذ.

عقیق کی ایک قسم، ملکِ یمن سے نکلنے والا عقیق جو اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے. یمنی عقیق جو دنیا میں بہترین شمار ہوتا ہے کلیجی یا پختہ اینٹ کے رنگ کا ہوتا ہے۔ (۱۹۸۰، قیمتی پتھر اور آپ، ۸۶).] یمنی + عقیق (رک) [۔

یَمِین (فت ی، ی مع) امذ.

۱. دستِ راست، سیدھا ہاتھ، دایاں ہاتھ. یمین کے لفظی معنی ہاتھ کے ہیں یہ لفظ عموماً معاہدات کی توثیق کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور جس چیز پر یہ لفظ آتا ہے اس کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱: ۴۴).

قاسم نے سر جھکا کے وہ تعویذ کذا (لے لیا
اور جلد اوس کو زینتِ کفِ یمیں کیا

(۱۹۳۰، عروج، عروج سخن، ۳۶۶). یمیں : سیدھا ہاتھ، دایاں، دائیں طرف، قوت ۔ (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت، ۱۶۷). **۲. دائی طرف، دائیں ہاتھ کی جانب نیز جنوب؛ وہ سمت جو شمال کے راست مخالف ہو طلوع آفتاب کے مقابل رخ کیا جائے تو سیدھے ہاتھ واقع ہونے والی سمت، جنوب کی سمت۔** تحت و فوق و یمین و شمال سے منزہ تھا۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۲: ۷۴).

حکیم اور ارکینِ سلطنت سارے
کھڑے ہوئے ہیں قرینے سے سب یمین و شمال

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، ۱۲). **۳. فوج کا دستہ جو دائیں طرف ہوتا ہے اور حکمت کے تحت حملہ کرتا ہے؛ فوج کا دایاں بازو (یسار کی ضد)۔** گھوڑے اُڑا کر ایک غول یمین سے، ایک یسار سے، ایک اوپر سے لشکرِ ساحران پر آگرا. (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱: ۸۰۰).

میں وہ ہوں کہ میرے چہار سمت غنیم اور
مجھے اعتبار یسار کا نہ یمین ------ کا

(۱۹۸۳، مہر دو نیم، ۱۱۳). **۴. قسم، سوگند، حلف.** اگر شرط اپنی ملک میں متحقق ہوئی یمین تمام ہوجاوے گی اور طلاق واقع ہوگا۔ (۱۸۶۷، نور الہدایہ، ۲: ۵۴). سوگند = فردوسی کی زبان پر شاید کہیں آیا ہوگا پھر یمین اور قسم بھی کھانے لگے۔ (۱۸۸۷، سخندانِ فارس، ۲: ۳۰۷). عربی زبان میں قسم کے قریب المعنی اور جو الفاظ ہیں ان میں لوگ امتیاز نہیں کرتے، عربی زبان میں اس قسم کے تین لفظ ہیں، قسم، یمین، حلف ۔ (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱: ۴۳). جب قاتل نامعلوم اور اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ ہو ---- تو اس صورت میں قاتل کا پتہ یمین (قسم) سے لگایا جائے گا۔ (۲۰۰۳، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱۰: ۸۶). **۵. طاقت، قوت، توانائی، منزلتِ نیکو.** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **۶. افزائش؛ برکت.** (فرہنگ آنند راج).] ع [۔

---الثّور (--- ضم ن، غم ال، شد ث، ولین) امذ.

(ہیئت) ایک ستارے کا نام جو قدرِ اوّل میں ہے اسکو یمین الثور اور دبرِ ثور بھی کہتے ہیں. (ماخوذ: مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۳۷).] یمین + رک : ال (ا) + ثور (رک) [۔

---الدّولہ (--- ضم ن، غم ال، شد دولین، فت ل) امذ.

رکن سلطنت، ایک معزز خطاب جو امراء کو بادشاہوں کی طرف سے ملتا تھا، قدیم زمانے میں بادشاہ معزز اور مقرب ہستیوں کو یہ خطاب دیا کرتے تھے. اس کے احکام کی شرح آصف خان یمین الدولہ لکھتا جو عمارت کے منصوبوں اور معماروں کی دشت آویز (کذا) ہوتی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶۶:۷). شاہ جہانی حکومت میں مہابت خان اور یمین الدولہ آصف خان، خانِ خاناں ہوئے۔ (۱۹۶۰، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام، ۱۶).] یمین + رک : ال (ا) + دولہ (رک)].

---السَّلْطَنَت (---ضم ن، غم ا، ل، شد س بفت، سک ل، فت ط، ن) امذ.
رک: یمین الدولہ، ایک خطاب سلطنت کا بھی اختیار کیا گیا تھا مثلاً یمین السلطنۃ. (۱۹۵۱، خطوط غالب، غلام رسول مہر (حاشیہ)، ۱۳۲). حضرت علامہ نے کافی خطوط مہاراجہ سر کشن پرشاد نشاد یمین السلطنت، مدار المہام، صدر اعظم حیدر آباد دکھن کو لکھے ہیں. (۱۹۷۷، اقبال کی صحبت میں، ۴۸۸). [یمین + رک: ال (ا) + سلطنت (رک)].

---الغَمُوس (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت غ، و مع) امذ.
رک: یمین غموس. کسی جرم کے معاملے میں جھوٹی قسم کھانا مسلمان علما کے ہاں یمین الغموس کہلاتا ہے. (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶: ۲: ۱۵۶). [یمین + رک: ال (ا) + غموس (رک)].

---اللَّغْو (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ل، سک غ) امذ.
رک: یمین لغو. یمین کی تین اقسام یمین الغموس، یمین اللغو اور یمین المنعقدہ. (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶: ۲: ۱۴۷). [یمین + رک: ال (ا) + لغو (رک)].

---المُنْعَقِدَہ (---ضم ن، غم ا، سک ل، ضم م، سک ن، فت ع، کس مج ق، فت د) امذ.
رک: یمین منعقدہ. یمین کی تین اقسام یمین الغموس، یمین اللغو اور یمین المنعقدہ. (۱۹۷۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۶: ۲: ۱۴۷). [یمین + رک: ال (ا) + منعقدہ (رک)].

---غَمُوس (---فت غ، و مع) صف امذ.
جھوٹی قسم جو ارادتاً کھائی جائے؛ جھوٹا حلف. اور یمین غموس کا زیادہ گناہ ہے کفارے سے بترنے کے قابل نہیں. (۱۸۵۵، ضمان الفردوس، ۱۶). یمین غموس میں شوافع کے نزدیک کفارہ ہے اور احناف کے نزدیک صرف گناہ ہے کفارہ نہیں. (۱۹۶۴، کمالین، قسط، ۳: ۵۶). اگر کسی گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے اس کو ... یمین غموس کہتے ہیں. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳: ۲۳۱). [یمین + غموس (رک)].

---لَغْو (---فت ل، سک غ) صف امذ.
غلط فہمی کی قسم یعنی یہ کہ آدمی کسی واقعے کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں. (۱۹۱۱، القرآن الحکیم، تفسیر مولانا نعیم الدین، ۱۹۶). امام اعظم کے نزدی یمین لغو کے معنی یہ ہیں کہ زمانہ ماضی پر کسی بات کو صحیح سمجھتے ہوئے قسم کھالینا اور فی الواقع وہ خبر غلط ہے یا بلا ارادہ جھوٹی قسم زبان سے نکل گئی ہو. (۱۹۲۴، کمالین قسطن، ۳: ۵۶). اسی طرح بلا قصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے تو اس کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳: ۲۳۰). [یمین + لغو (رک)].

---مُنْعَقِدَہ کس (---ضم م، سک ن، فت ع، کس مج ق، فت د) صف امذ.
آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے ارادے سے کھائی جانے والی قسم. مثلاً قسم کھاکے کہے کہ آج کھانا نہ کھاؤں گا یا فلانے سے باتیں نہ کروں گا تو اسے یمین منعقدہ کہتے ہیں. (۱۸۵۵، ضمان الفردوس، ۱۵). یمین منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کرکے کھائی جائے یہی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے. (۱۹۱۱، القرآن الحکیم، تفسیر مولانا نعیم الدین مراد آبادی، ۱۹۶). تیسری صورت قسم کی یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اس کو یمین منعقدہ کہا جاتا ہے. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۳: ۲۳۱). [یمین + منعقدہ (رک)].

---وَ شُمال (---وج، کس نیز ضم ش) امذ.
(کنایۃً) دائیں بائیں.

حکیم اور اراکین سلطنت سارے
کھڑے ہوئے ہیں قرینے سے سب یمین و شمال
(۱۸۷۹، عیش دہلوی، د، ۱۲). [یمین + و (حرف عطف) + شمال (رک)].

---وَ یَسار (---وج، فت ی) امذ.
۱. دائیں بائیں، چپ راست. دیکھا سعدؓ نے اوپر یمین و یسار آنحضرتؐ کے جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲: ۳۴۳). ریش مبارک یمین و یسار کی جانب چوڑی بھی تھی. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۶۵).

قلب و جگر میں آگ لگا دی فراق نے
شعلے نکل رہے ہیں یمین و یسار سے

(۱۸۹۴، مرقع زیبا (بندہ علی خان)، ۱۱۶). جو کچھ ہمارے سامنے ... یمین و یسار اندر باہر پایا جاتا ہے یہ سب علم ہے. (۱۹۱۳، الناظر (جلد ۸، شمارہ ۴۶)، اپریل، ۲۹).

الطاف مصطفےٰ و عنایات مرتضےٰ
گھیرے ہوئے ہیں ان کو یمین و یسار سے

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۳۰). ہر کمرے یا کوٹھڑی کے پہلے حصے کی چھت اور دروازے لوہے کی سلاخوں کے تھے یمین و یسار کی دیواریں اینٹوں کی تھیں. (۱۹۷۱، پس دیوار زنداں، ۲۵۴). **۲. فوج کا دایاں اور بایاں بازو، فوج کے دستے جو دائیں اور بائیں طرف ہوتے ہیں.** افواج دیو زاد و پری زاد یمین و یسار بہ دستور آداب روانہ ہوئی. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۲۹۵).

سواران جنگی یمین و یسار
دو رویہ پیادوں کی آگے قطار

(۱۸۷۷، صبح خنداں، ۵۴). [یمین + و (حرف عطف) + یسار (رک)].

یَمِینی (فت ی، ی مع) صف.
۱. مثبت، ثابت شدہ، مصدقہ (منفی کی ضد) (انگ: Positive). تجربہ کے وقت جبکہ مشاہد مبداء نور کی طرف دیکھ رہا ہو ... ایسی تحویل مثبت یا یمینی کہلاتی ہے. (۱۹۳۹، طبیعی مناظر، ۳۴۴). **۲. (سیاسیات) دائیں بازو کا، دائیں بازو کے خیالات کا حامی قدامت پسند، رجعت پسند، قدیم خیالات کا حامی (انگ: Rightist).** (ماخوذ: اصطلاحات سیاسیات). [یمین (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---وَ یَساری (---وج، فت ی) صف.
(سیاسیات) دائیں بائیں کا ترقی پسند اور رجت پسند، دونوں نظریات کا حامی. اقبال بھی ہیگل اور اس کے یمینی و یساری مریدوں کی طرح زمانہ اور ارتقاء کی میکانی جبریت کا قائل ہے. (۱۹۸۵، تضبیم اقبال، ۱۷۱). [یمین (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + و (حرف عطف) + یسا (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یَن (۱) (فت ی) ضمیر.
جس کو. (جامع اللغات). [مقامی].

یَن (۲) امذ (فت ی).
جاپان کا سکہ یا نوٹ. میں نے حبیب سے پچاس ین کا نوٹ نکالا اور ساتھیوں سے کہا کہ یہ انعام مینار پر سب سے پہلے پہنچنے والے کو ملے گا. (۱۹۷۲، آواز دوست، ۱۵). [جاپانی].

یَن (۳) (فت ی) امث.
۱. (لفظاً) نہیں. یانگ کا مطلب تھا "ہاں" اور ین کا مطلب تھا "نہیں". (۱۹۹۶، ژونگ، ۲۸۹). **۲. چینی فلسفے کے مطابق ایک حالت یا کیفیت جس میں جمود اور سکون پایا**

جاتا ہے (یانگ (رک) کی ضد)۔ چینی فلسفے میں ین اور یانگ کے الفاظ ملتے ہیں، ین اُس کیفیت کا نام ہے جس میں ہر شے جامد اور ساکن ہو جاتی ہے۔ (۱۹۷۶، تصورات عشق و خرد اقبال کی نظر میں، ۳). انھوں نے ہندوؤں سے پرش اور پراکرتی کی اصطلاحیں اٹھائی ہیں اور چینیوں سے ین اور یانگ کی۔ (۱۹۸۳، سلیم احمد، نئی شاعری نامقبول شاعری، ۲۲۱). یانگ زندگی کی اس کیفیت کا نام ہے جس کا خاصہ تحرک اور اضطراب ہے ین سکون و سکوت و جمود کا نام ہے۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۶۲۰). [چینی].

۔ ۔ ۔ ین (۰۰۰ ی لین) لاحقۂ تثنیہ۔

بطور تثنیہ مستعمل؛ جیسے : بغلین ، نعلین ، دارین ، کونین وغیرہ. (وضع اصطلاحات). [ع].

۔ ۔ ۔ ین (۱) (۰۰۰ ی مع) لاحقہ.

بطور لاحقۂ صفت مستعمل۔ یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فارسی میں بھی ایک لاحقہ "ین" ہے؛ جیسے: "رنگیں" "ریشمیں"، خونیں، نمکیں وغیرہ ہیں۔ (۱۹۷۳، اردو نامہ، کراچی، مارچ، ۲۵). [ف].

۔ ۔ ۔ ین (۲) (۰۰۰ ی مع) امذ ج.

علامتِ جمع مذکر، اسما کے لیے جن کے آخر میں ی نہ ہو؛ جیسے : زائرین، ماہرین، کاملین وغیرہ. (وضع اصطلاحات). [ع].

۔ ۔ ۔ ین (۰۰۰ ی ج) امث ج.

علامتِ جمع مونث، اسما کے لیے جن کے آخر میں ی نہ ہو؛ جیسے : گھٹائیں ، میزیں وغیرہ. (وضع اصطلاحات). [مقامی].

ینابیع (فت ی، ی مع) امذ ج.

۱۔ بڑے چشمے، پانی کے سوتے۔

مصابیح ظلمت ، ینابیع حکمت
ہر ایک راہرو صاحب قافلہ ہے

(۱۹۶۳، کلک موج، ۹۵). **۲۔ مدینے کی بندرگاہ کا نام.** (فرہنگ عامرہ؛ اسٹین گاس). [ینبوع (رک) کی جمع].

ینبوع (فت ی، م بشکل ن، و مع) امذ.

پانی کا بڑا چشمہ، بہت پانی والا نالا، ندی، منبع، سرچشمہ۔ مگر کلام الٰہی تو ینبوع کل حکمت ہے اور بے شک ہمارے اقوال اور افعال اُسی کی طرف ـــــ ہیں۔ (۱۸۹۶، تہذیب الاخلاق، ۳ : ۱۲۵). [ع : (ن ب ع)].

ـــ حیات کس اضا (ـــ فت ح) امذ.

زندگی کا سرچشمہ؛ زیست کا منبع۔

فکر و اظہار کا سرچشمہ ہے ینبوعِ حیات
شعر نے سلطنتِ ملکِ معانی بخشی

(۱۹۶۵، کف دریا، ۲۵۴). [ینبوع + حیات (رک)].

ینتر (فت ی، سک ن، فت نیز سک ت) امذ.

۱۔ رک : جَنتر؛ آلہ، اوزار، ہتھیار۔ لوگ جس سروا کو اگن میں ہون سامگری ڈالنے کا جنتر سمجھتے ہیں، وہ برہم گیانی کی دانست میں ینتر نہیں ہے بلکہ برہم ہے۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۴۴). **۲۔ مشین؛ باجا؛ گنڈا تعویذ، ٹوٹکا؛ قفل، نجومیوں کا نقشہ.** (ہندی اُردو لغت). [جنتر (رک) کا ایک املا].

ینتری (فت ی سک ن، ت) صف؛ امذ۔

۱۔ باندھنے والا، باجا بجانے والا، تنتر منتر کرنے والا. (ہندی اردو لغت). **۲۔ علم جنتر کا ماہر، انجینیر، مستری، لوہار.** (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [ینتر + ی، لاحقۂ نسبت].

ینگچری (فت ی، سک ن، گ، فت چ) امث ~ ینی چری۔

رک : ینی چری؛ ترکی کی پیدل فوج جو عیسائی نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ ینگچری: یہ ٹرکی کی ایک خاص اور بڑی زبردست اور قواعد دان فوج تھی جس کی بنیاد سلطان ارخاں کے بھائی اور وزیر علاؤالدین نے اُن عیسائی اسیران جنگ سے ڈالی تھی جو مسلمان ہو جاتے تھے، رفتہ رفتہ اس فوج نے بہت بڑی طاقت حاصل کرلی اور معاملات سلطنت میں دخل دینے لگی۔ (۱۸۸۰، کلیات نثر حالی، (مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی)، (حاشیے کی عبارت)، ۱ : ۱۶۷). ینگ چری فرقہ کے ترکوں نے، جن کی فوج شجاعت اور استقلال میں بے مثل اور شمار میں ایک لاکھ سے زیادہ تھی کافروں کے قواعد سمجھ کر اس کے سیکھنے سے انکار کیا۔ (۱۸۸۰، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۲۰). [ینی چری (رک) کا ایک املا].

۔ ۔ ۔ ینہ (۰۰۰ ی مع، فت ن) لاحقہ۔

بطور لاحقۂ وصفیت مستعمل؛ جیسے : دیرینہ، روزینہ، کمینہ، نرینہ، مہینہ، نورینہ، پشمینہ. (وضع اصطلاحات). [ف].

ینہیں (فت ی، ن، ی مع) حرف عطف۔

یا نہیں. (پلیٹس).

یُونہیں (ضم ی، مغ، ی مع) م ف.

رک : یوں ہی، اسی طرح، اسی طریقے سے۔

حیا سے جس طرح ایمان کو منسوب فرمایا
تعلق تھا ینہیں عثمان سے ختم رسالت کا

(۱۹۲۲، دیوان قمر، ۱ : ۱۰). [یوں ہی (رک) کا مخفف].

ـــ ہیں فقرہ.

ایسے ہی ہیں، بیکار ہیں، ناچیز ہیں، فضول ہیں.

غیروں کا وہ مذکور اڑاتے ہیں یہ کہہ کر
کیا پوچھتے ہو اُن کو اجی وہ تو ینہیں ہیں

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۵۱).

یُنی (ضم ی) امث.

جوان عورت، یُوتی. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [س :].

ینی چری (فت ی، چ) امث.

ترکی کی پیدل فوج جس میں نوجوان عیسائی بھرتی کیے جاتے تھے اسے سلطان مراد خان اول نے قائم کیا تھا اور سلطان ترکی کے محافظ خاص ہوتے تھے، ترکی سپاہی نیز ترکوں کا ایک فرقہ. حاجی بکتاش نے ... نئے کم سن سپاہیوں کو ینی چری کے نام سے نامزد کیا. (۱۹۲۶، شرر مضامین، ۳ : ۲۲۵). ۱۳۳۰ء میں ینی چری (رک ہاں) کی فوج بنائی گئی. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۵۲۵). ترک قوی سپاہ ینی چری کی بغاوت بھی ترکوں کے لیے زبردست خطرہ بنی ہوئی تھی. (۱۹۸۷، ریگ رواں، ۹۷). استنبول میں بھی ینی چری سپاہ وہی خنجر تلوار اور نیزے خریدتے تھے جن پر عمل "استاد علی" لکھا ہوتا تھا. (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۵۱). [ترکی : Janissaries].

یَو (فت ی، و نیز ولین) امذ.

جو؛ جو کا دانہ؛ ایک ماپ؛ انگوٹھے پر ایک لکیر جو خوش قسمتی کی نشانی سمجھی جاتی ہے. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [جو (۲) کا بگاڑ].

یو (مج) اسم اشارہ (قدیم).

یہ نیزیوں. یو گل، یو گلزار، اس نالایق کوں اس باغ میں ٹھار. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۴۳).

رین کے مکھ تے سن یو غم پریشاں ہو پھرے ہر دم
اگن سنگ رات یاری کی پتنگ اپسیں جلایا ہے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۲۱۲).

گال گل، نین نرگس شہلا
زلف سنبل، مگر یو گلشن ہے

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، ۱۸۵).

اب مرے تم مارتے اوپر کمر باندھے ہو سب
مارنا میرا یو کس مذہب میں ہے بولو روا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۹۹). یہاں یو پاگل کو ہے، یو ہم کا النی کا پلوا بکت ہے سسر. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۶۶). یو بجائے یہ. (۱۹۳۱، نقوش سلیمانی، ۲۴۰). اب میں جات ہوں اپنے گاؤں، یو آئے تمر کلعہ، آئی جندگی ماں ایک کھطا بھئی. (۱۹۵۷، شام اودھ، ۴۲۳). نیئیں، بی بی جی، یو بات تئیں ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۲۱). [مقامی].

یُوا (۱) (ضم ی) امذ.

گاڑی یا ہل کا وہ حصہ جو اس میں جتے ہوئے بیلوں وغیرہ کی گردن پر رکھا جاتا ہے؛ رک: جوا. (ماخوذ: پلیٹس). [جوا (رک) کا ایک املا].

یُوا (۲) (ضم ی) صف؛ امذ.

جوان، نوجوان؛ بالغ؛ مضبوط، طاقتور؛ قوی نیز سولہ یا سترہ برس کا جوان لڑکا. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [س: #].

---پَن (---فت پ) امذ.

جوان ہونے کی حالت، بلوغید؛ جوانی، نو عمری. (جامع اللغات). [یوا + پن، لاحقۂ کیفیت].

---راج امذ ~ یوراج.

راجہ کا سب سے بڑا بیٹا جو تخت و تاج کا مالک ہو؛ یوراج. (پلیٹس). [یوا + رک؛ راج (۱)].

یَواقِیت (فت ی، ی مع) امذ ج.

یاقوت کی جمع، قیمتی سرخ رنگ کے پتھر.

دفور جوش طرب میں دہانِ کوثر سے
اہل رہے ہیں یواقیت و گوہر شہوار

(۱۹۰۷، صحیفۂ ولا، ۱۲). [یاقوت (رک) کی جمع].

---سَرِشْک کس اضا (---فت نیز کس س، ر، سک ش) امذ.

مراد: آنسوؤں کے موتی. باپ نے بیٹے کو گلے لگایا اور یواقیت سرشک سے اسکا دامن تر کر دیا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۴۷). اس حسینہ نے میرا دامن پکڑا اور یواقیت سرشک دامن پر گرا کر روتے روتے کہا. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۲۶۷). [یواقیت + سرشک (رک)].

یُو بوٹ (و مع، مج) امذ.

جنگ عظیم میں استعمال کی گئی جرمن آبدوز کشتی، جنگلی کشتی جو زیر آب سفر کر سکتی تھی. مقابلہ شہنشاہ جادو گراں سے ہے جس کا ہر افسر ایسے ایسے آلات حرب رکھتا اور بنا سکتا ہے جن کے آگے ہٹلر کے سارے ٹینک، ڈایو، بومبر، یو بوٹ، پشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے. (۱۹۹۰، اردو زبان اور فن داستان گوئی، ۵۴). [انگ: boat-U].

یُوَتا (ضم ی، فت و) امذ.

جوان پورا جوان. (پلیٹس). [س: #].

یُوَتی (ضم ی، فت د) (الف) صف.

جوان، یوا. (پلیٹس).

یُوَتی (ب) امث.

جوان عورت (سولہ سال سے تیس سال کی عمر والی عورت)، جُوتی. مندر سے لوٹنے والی یوتی سے بات مت کرو کیونکہ وہ آفاقی ہو چکی ہے. (۱۹۶۶، لاجونتی، ۸۰). [یوا (رک بحذف ا) + تی، لاحقۂ نسبت و تانیث].

یُوٹِلِٹی (ضم ی، غم و کس ٹ، ل) امث ~ یوٹیلٹی.

افادیت، منفعت. ممکن ہے کہ کوئی شخص ایسی اعلیٰ قوت دماغی رکھتا ہو کہ وہ صرف کانشنس اور یوٹلٹی سے اپنے اخلاق کی اکمل درستی کر سکے. (۱۸۸۱، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۲: ۲۶۳). یار کچھ پڑھ لو کبھی تم چائے بناتے ہو، کبھی چکر لگاتے ہو یہ یوٹیلٹی کا گراف ہی دیکھ لو. (۱۹۸۹، فٹ پاتھ کی گھاس، ۴۷۹). [انگ: Utility].

---اِسٹُور (--- کس ا، سک س، مج) امذ.

ایسی دکان یا جنرل اسٹور جہاں اشیائے ضرورت سستے داموں ملتی ہوں، ایسی بڑی دکان جو عوام الناس کے فائدے کے لیے حکومت کی جانب سے قائم کی جائے. بے شمار لوگوں نے یوٹیلٹی سٹوروں سے یہ دال خریدنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے. (۱۹۸۱، منو بھائی کے گریبان، ۴۸۷). یوٹیلٹی اسٹورز میں رمضان کے مہینے میں کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتوں میں ۱۰ فیصد کمی کر دی گئی. (۱۹۹۳، جنگ، کراچی، ۲۳ فروری، ۳). [انگ: StoreUtility].

یُوٹوپِیا (و مع، مج، کس مج پ) امذ.

۱. ایک فرضی مقام جہاں ہر شے مثالی اور کامل ہو، جنت اراضی، مثالی ریاست (فلسفہ) ایک مکمل مثالی تمدنی و سیاسی نظام. غالب نے اوائل عمر میں آسائش کا جو بلند معیار اپنے ذہن میں مقرر کر لیا تھا اس نے غالب کے انداز فکر کو رومانی سانچے میں ڈھال دیا اور وہ ساری عمر ایک خیالی یوٹوپیا کی تعمیر و تشکیل میں مصروف رہا. (۱۹۷۱، فکر و خیال، ۱۶۸). انسان ـــــ دنیا بھر کے لیے ایک یوٹوپیا (Utopia) تخلیق کرے. (۲۰۰۴، وجودی نفسیات پر ایک نظر، ۱۷۳). **۲. خیالی یا مثالی باتیں یا منصوبے، خیالی پلاؤ.** بھئی واہ اسی کو انگریزی میں یوٹوپیا ـــــ یعنی خیالی پلاؤ پکانا کہتے ہیں. (۱۹۷۵، تماشا مرے آگے، ۲۶۲). چناں چہ ہم کبھی کبھی کسی مجبوری یا مصلحت کی بنا پر ـــــ کسی منصفانہ منصوبے سے زبانی ہمدردی تو کر دیتے ہیں مگر عموماً کھل کر اور ہمیشہ دل ہی دل میں اسے یوٹوپیا ـــــ سمجھتے ہوئے اس پر سنجیدگی سے کچھ کام کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے. (۱۹۸۴، وفا کر چلے، ۱۰۷). [انگ: Utopia].

یُوٹوپیائی (و مع، مج، کس مج پ) صف.

۱. یوٹوپیا (رک) سے منسوب یا متعلق، خیالی دنیا میں رہنے والا. ان دردمند مفکروں کو یوٹوپیائی یا غیر سائنسی سوشلسٹ کہتے ہیں. (۱۹۷۵، شاہراہ انقلاب، ۱۱۴). **۲. خیالی،**

مثالی، آدرشی ۔ تہذیبی تخصیص کی خطابیات نے دو توانا سمتوں کا رخ کیا، ایک کا رخ یوٹوپیائی تھا۔ (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۲۵۹). [یوٹوپیا + ئی، لاحقۂ نسبت].

یُوٹوپِیَن (و مع، وج، کس ج پ، فت ی) صف.
یوٹوپیا سے منسوب یا متعلق، یوٹوپیا میں رہنے والا؛ مثالی یا تصوراتی باتیں کرنے والا، حقائق سے کٹا ہوا، خیالی دنیا میں بسنے والا. اس کے باوجود الٹا ہم کو ہی یوٹوپین ---- کہا جاتا ہے۔ (۱۹۷۵، ذلتوں کے مارے لوگ، ۲۸۵). [انگ : Utopian]۔

یوجن (وج، فت ج) امذ.
۱۔ قدیم حساب کے مطابق ایک میل کا ایک فاصلہ، چار کوس کی مسافت نیز دوری یا فاصلہ ناپنے کا (قدیم) پیمانہ۔ شاستر میں ایک یوجن (چار کوس) سے زیادہ چلنا ٹھیک نہیں کہا ہے۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۹۰). ہمارے میل یا میٹر جیسا دوری یا فاصلے ناپنے کا قدیم پیمانہ ہرکاروں کے لیے حسب مسافت ۱۰ یا ۲۰ "پن" فی یوجن تنخواہ مقرر کی ہے۔ (۱۹۷۲، ہمارا قدیم سماج، ۱۶۸). یہ (جنگل) بہت سے یوجن تک پھیلتا چلا گیا تھا۔ (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں (بھارت)، ۲ : ۵۲۳). ۲۔ جوڑنا، جوڑ، الحاق، اِتصال، اتفاق، اتحاد؛ ایشور، جوگن؛ خدا تعالیٰ، روح عالم. (جامع اللغات). [جوجن (رک) کا ایک املا].

یوجنا (وج، فت ج) امث.
۱۔ اسکیم، تجویز۔

بڑے پلان ، بڑی یوجنا ، بڑی باتیں
ضیافتیں ، بڑے ہوٹل ، بڑی بڑی گھاتیں

(۱۹۷۰، سروساماں، ۴۳۸). ۲۔ ملنا، جڑنا؛ الحاق، اتصال، جوڑ؛ جمع کرنا؛ واقعات کا اکٹھا ہونا. (جامع اللغات). ۳۔ (کنایۃً) مسافت، سفر۔ لے لو اسپرو جھوم جھوم ڈھلتی ھما چل پردیش کی اس یوجنا میں۔ (۱۹۷۳، رنگ روتے ہیں، ۷۸). [س :].

یوچ (وج) م ف قدیم.
(دکن) یہ ہی، یوں ہی، ایسا؛ یہی۔

ہنر مشکل اس شعر میں یوچ ہے
کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۵).

آج کل ے معرفت پینے کوں اے بحری تجے
یوچ من ساقی بھیا ہور یوچ تن برتن ہوا

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۲۴).

یوچہ (ی مج، سک چ) م ف قدیم.
رک : یوچ۔ مال دھن سب خرچا جاوے گا آخر یوچہ کام آوے گا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۵).

یُوحا / یوحیٰ (و مع / الف بشکل ی) صف؛ امذ۔
۱۔ (مجازاً) بہت طویل عمر پانے والا نیز طویل عمر کی حرص کرنے والا؛ حریص، لالچی؛ بخیل؛ سورج. (ماخوذ : اسٹین گاس؛ مصباح اللغات). ۲۔ ایک قسم کا سانپ جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہزار برس کا ہونے پر جو شکل چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

پیری میں اپنا نفس عدو اور سم ہوا
یوحی ا بنا جو سانپ کہن سال ہو گیا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۲۵).

یوحی ا کی طرح اس کا بھی بھرتا نہیں ہے پیٹ
جاتی نہیں حریص کی بھی عمر بھر طمع

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۸۸). آپ جانیے زمانہ ایک ہی چھنٹا ہوا کھلی باز بہروپیا ---- اژدہے کو ہزار سال میں یوحی کر دینا، خاک کے ذروں کو سنگلاخ بنا دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۷۰). یقیناً ہاتھ وغیرہ میں جا کر بڑے اردو دان ہو گئے ہوں گے جیسے پرانا سانپ یوحا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰ : ۳، ۳). [ع].

یودراج (وج، سک د) امذ.
چھوٹا راجا؛ مراد : جانشین ۔ راجہ دسرتھ بوڑھے ہوئے تو یودراج کی فکر ہوئی ۔ (۱۹۳۵، خیال، داستان عجم (تعارف)، ۱۷). [یوراج (رک) کا ایک املا].

یودراجا (وج، سک د) امذ.
چھوٹا راجا، ولی عہد؛ رک : یودراج۔ جب راجا ضعیف ہو جاتا ہے تو اپنے بڑے بیٹے کو یودراجا یعنی چھوٹا راجا بنا کر راج میں شریک کر لیتا ہے۔ (۱۸۸۴، قصص ہند (سر رشتۂ تعلیم پنجاب)، ۱ : ۱۶). [یودراج + ا (اضافہ)].

یودھا (وج) صف؛ امذ۔
جنگجو، لڑاکا، دلیر، سپاہی، شجاع، جری، بہادر۔ گھر کے یودھا اور رَن کے یودھا میں بڑا فرق ہے جس کا گواہ تاریخ کا ایک ایک ورق ہے۔ (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۱ : ۷۳). اپنی سینا میں بھی بڑے بڑے بلوان یودھا موجود ہیں۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۵).

بھیم و ارجن سے کبھی یودھا ہوئے جس ملک میں
آج وہ اتنا نحیف و ناتواں کیوں کر ہوا

(۱۹۶۰، کاروانِ وطن، ۹۹). [س :].

--- پَن (--- فت پ) امذ.
بہادری، شجاعت، دلیری. (جامع اللغات). [یودھا + پن، لاحقۂ کیفیت].

یودّھا (وج، شد دھ) امذ.
رک : یودھا جو زیادہ مستعمل ہے. (پلیٹس). [یودھا (رک) کا املا].

یور (وج) امذ قدیم.
(دکن) زور، طاقت، قوت.

نزک ہے جو برہا کرے منج پو زور
لیجا جیوا مرا تج پو راکھے ہوں یور

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۱۱). [مقامی].

یُورَاج (ضم ی، فت د) امذ.
راجہ کا سب سے بڑا بیٹا جو تخت و تاج کا مالک ہو، جوا راج. (پلیٹس). [یُوا (رک بحذف ا) + رک، راج (۱)].

یُورال (ضم ی، غم د) امذ.
۱. ایک مجوزہ لسانی گروہ جس میں شمالی یورپ اور ایشیا کی فنستانی آگری، ترکمانی، منگولی اور دوسری زبانیں شامل ہیں. عربوں میں اس قسم کی دماغی اور ادارا کی ترقی پیدا ہوئی جس کا وجود یورال اور التائی اقوام میں ہرگز نہیں پایا جاتا. (۱۹۰۷، رسالہ مخزن، اگست، ۲). ۲. مغربی اور وسطی ایشیا میں ایک پہاڑوں کا سلسلہ. کوہِ یورال کے کلموک بھی انہیں کے بھائی بند ہیں. (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۳۰۹). [انگ : Ural].

---اَلْتائی (---فت ا، سک ل) امذ.

(یورال کی مقامی زبان) یورال، التائی زبانوں کے اس بڑے خاندان کے متعلق جو شمالی مشرقی یورپ اور تمام شمالی اور مرکزی ایشیا میں بولی جاتی ہے. یہ بات ضرور ہے کہ وسطی ایشیا کی یورال التائی زبانوں ... میں بعض لغوی و نحوی مطابقت پائی جاتی ہے. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۱۱۵). [(مقامی)] [انگ: Altaic-Ural].

یورالی (مج) امث.

یورال کے پہاڑوں کا یا اس سے متعلق نیز زبان کے اس خاندان سے متعلق جو یورال اور منگول کے خاندان سے ہیں. اتصالی یا تالیفی زبانوں کے زمرے میں آریائی، سامی اور بعض قدیم امریکی زبانوں کو چھوڑ کر قریب قریب باقی تمام زبانیں شامل ہیں خاصکر سلادی، یورالی، التائی، منگولی. (۱۹۷۰، اُردو زبان کی قدیم تاریخ، ۲۰۱). یورائی التائی اور عہد قریب میں ہمسایہ سندھی زبان کے اثرات نمایاں طور پر دیکھنے میں ملتے ہیں. (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲: ۱۱۵). [یورال + ی، لاحقۂ نسبت].

یُورانس (و مع، فت ن) امذ.

نظام شمسی کا ایک سیارہ؛ رک: یورینس جو زیادہ رائج ہے. نو سیاروں کے نام یہ ہیں، عطارد ... یورانس، نیپچیون اور پلوطان. (۱۹۷۵، حروف و معنی، ۵۸). [انگ: Uranus].

یُورانیَم (و مع، کس ن، فت ی) امث امذ.

رک: یورینیم جو زیادہ رائج ہے؛ ایک بھاری تابکار دھاتی عنصر جو یورانی نائٹ، قیرانی اشیا اور دیگر بہت سی معدنیات میں پایا جاتا ہے. اس کی شعاعیں یورانیم کی شعاعوں سے بھی دس لاکھ گنا زیادہ طاقت ور ثابت ہوئیں. (۱۹۶۵، کاروان سائنس، ۲: ۳: ۹۱). [انگ: Uranium].

یُورَپ (و مع، فت ر) امذ.

ایک براعظم جو ایشیا کے مغرب میں واقع ہے، مغربی ممالک. یورپ کے سیاح جو اُس وقت یہاں آئے، ان کے بیان سے بھی حالات مذکورہ کی تصدیق ہوتی ہے. (۱۸۸۰، دربار اکبری، ۱۷۴). رواجی وضع کو ترک کرکے ایسی وضع اختیار کرنا جو اس ملک میں اہل یورپ کے ساتھ خاص ہے. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۲: ۶۸). حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت ایک ستارۂ نبوت طلوع ہوا جسکو یورپ کے لوگوں نے دیکھا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ ۳: ۵۱۱). اب .... چاہے میں یورپ کو جاؤں یا جہنّم کو مجھے اس وقت ہوش آتا ہے جب میں اس کے جابورے تلے جا پہنچتا ہوں. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۷۷۶). ایم اے کرنے کے بعد کوئی ڈیڑھ سال سے یورپ کی سیاحت کر رہی تھیں کہ لندن میں موصوف سے ملاقات ہو گئی. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۸۹). [انگ: Europe].

یُورَپی (و مع، فت نیز سک ر) صف.

یورپ سے متعلق، یورپ کا. یورپی تمدن کو مشرق کے سامنے آنے کے بعد ہی تقویت ملی. (۲۰۰۵، شرق شناسی، ۴). [یورپ + ی، لاحقۂ نسبت].

یُورُپِیَت (و مع، سک ر، کس پ، فت ی) امث.

یورپ کی معاشرت یا وہاں کے انداز اور رسوم و رواج، مغربی طرز حیات، مغربیت. وہ لوگ جنھوں نے اپنے اجزاء ہستی کو یورپیت میں تحلیل کرنے کے لیے ملعون ترین وسائل کے سامنے بھی اپنا سر عجز جھکا دینے میں ایک لمحہ کے لیے دریغ نہ کیا. (۱۹۶۲، عرض نغمہ، ۱۴). [یورپ + یت، لاحقۂ کیفیت].

یُورُپِیَن (و مع، سک ر، کس پ، فت ی) صف.

۱. یورپ سے متعلق یا منسوب، یورپ کا رہنے والا، یورپ والوں کی نسل سے تعلق رکھنے والا؛ مغربی ممالک باشندے. پبلک سروس کمیشن میں اس بات پر ساعی تھا کہ سٹیٹوٹری سول سروس جو جاری ہے اور جس سے ہندوستانیوں کا انتخاب یورپین عہدوں پر ہوتا ہے وہ منسوخ نہ ہو. (۱۸۹۵، مکتوبات سرسید، ۳۱۸). ایرانی توپ خانے کا انتظام یورپین اور بالخصوص پرتگالی کرتے تھے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۹۰۳). کسی یورپین کو تم نے دیکھا ہوگا کہ اس کے چہرے کی جلد کرم خوردہ ہو. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳: ۳۰). ۲. یورپ کا ملک، مغربی ملک. آج کا ترکی، ایشیا سے اپنا ناتا توڑ کر ہر صورت میں خود کو نیا یورپین قرار دینے پر مصر ہے. (۲۰۰۴، زر گرفت، ۱۵۳). [انگ: European].

یورُت (مج، سک ر) امث.

ٹھہرنے کی جگہ، چھاؤنی، تعمیرات، مکانات. اقوام یوسف زئی کے یورت و مسکن سرزمین قندھار و قراباغ تھے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۸: ۲۶۸). [تر].

یُورِش (و مع، کس ر) امث.

دھاوا، چڑھائی، حملہ، یلغار، لشکر کشی.

کل کس عذاب سے ہم کوچے تک اس کے پہنچے
عشاق کی صفیں تھیں اور شور تھا یورش کا

(۱۷۹۲، محب، و (ق)، ۱۷). برٹش کی حکومت ... قایم رکھے کہ کوئی اندرونی یا بیرونی یورش اس کو نہ ہلا سکے. (۱۸۸۷، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۳۴۸).

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

(۱۹۱۲، بانگ درا، ۲۳۰). اس دوران میں اٹھارہ عدد لڑکیوں کی یورش اس قدر خستہ بنا دیتی ہے کہ پتنگ پر پڑتے ہی بنتی ہے. (۱۹۴۷، حرف آشنا، ۱۵۷). کیڈٹ سارجنٹ کی یورش سے لڑکھڑایا اور اضطراب میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا. (۱۹۶۶، بیجنگ آمد، ۳۲). گوروں کو مارنے کے حق میں تو سب ہی تھے لیکن کچھ کی رائے تھی کہ ... بغیر وقت ضائع کیے گوروں پر یورش کر دینا چاہیے. (۲۰۰۳، سلاسل، ۸۶).

---آلام کس اضا (---مدا) امث.

رنج و غم کی کثرت، دکھوں کا غلبہ.

بس مرا چلتا نہیں جب سختی ایام پر
فتح پا سکتا نہیں جب یورش آلام پر

(۱۹۸۶، ساعت سیار (کلیات منیر نیازی)، ۱۶). [یورش + آلام (اَلَم (رک) کی جمع)].

---بَرْپا کَرْنا ف مر.

فساد پھیلانا، ہنگامہ کھڑا کرنا، دھاوا بولنا. اس کے خلاف درگاہ کی برادری نے ایک باضابطہ یورش برپا کی. (۱۹۱۹، آپ بیتی (خواجہ حسن نظامی)، ۱۷).

---حالات کس اضا امث.

(مجازاً) ناسازگار حالات، دکھوں کا غلبہ.

یہ پھیلی ہوئی رات ڈھلے یا نہ ڈھلے
یہ یورش حالات ٹلے یا نہ ٹلے

(۱۹۵۴، تنہا تنہا (کلیات احمد فراز)، ۶۱). [یورش + حالات (رک)].

---کَرْآنا محاورہ.

زور شور سے داخل ہونا، ہجوم کرتے ہوئے آنا. یہاں تک کہ پانی یورش کر آیا. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۱۲۵).

--- کَرْنا ف مر.

حملہ کرنا، دھاوا بولنا، چڑھائی کرنا، غلبہ پانا.

فوج حسرت نے یورش کی تھی دل زار پہ ہائے
پھر گری جان پہ آکھا کے ادھر سے پلٹا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۰). یہاں لڑائی ہوئی اور تحصیل و تھانہ پر لوگوں نے یورش کی تو ہم کہاں تھے. (۱۸۸۴، تذکرہ غوثیہ، ۱۲۸). یہ حالت دیکھ کے کفار کا حوصلہ اور بڑھ گیا اور ہر طرف سے یورش کرنے لگے. (۱۹۱۹، جویائے حق، ۲: ۱۶۷). اسی اثنا میں منگولوں نے ہندوستان پر یورش کی. (۱۹۵۰، بزم صوفیہ، ۹۲). حد یہ کہ وہ اسکول بھی جنت کا ٹکڑا معلوم ہونے لگا جس سے بھاگنے میں اتنا مزہ آتا تھا. سب مزوں، سب یادوں نے یکبارگی یورش کردی. (۱۹۸۹، آب گم، ۲۳۹). سہ پہر کے قریب شمال کی طرف سے یورش کرتی کالی گھٹائیں، موسم برسات کی پہلی بارش سے پہلے کی وحشت ناک خاموشی. (۲۰۰۴، شاہکار، سندھی کہانیاں (ترجمہ)، ۱۴۹).

--- ہونا ف مر.

حملہ ہونا، چڑھائی ہونا، غلبہ ہونا، فساد ہونا، ہنگامہ ہونا. ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی یورش ہوئی. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۲۳۰). فطرت کی دشمن فوجیں اس پر بھی پسپا نہ ہوئیں اب ساعت کے رستے یورش ہو رہی تھی. (۱۹۸۷، کنکری (جنم کہانیاں، ۴۳۵). اس پر خیالات کی یورش ہوئی تھی. (۱۹۶۶، فن اور فن کار، ۱۵). اس روز کے بعد سے مہمانوں کی یورش ہو گئی اس پر مستزاد اکبر بھی بھائی کی بیماری کے سلسلے میں غاب ہو گیا. (۲۰۰۴، گئے دنوں کا سراغ، ۴۰۵).

یورِشی (و مع، کس مج ر) امث.
یورش سے متعلق یا منسوب (سپاہ یا سامان حرب وغیرہ) تراکیب میں مستعمل. [یورش + ی، لاحقۂ نسبت].

--- سِپاہ (کس س) امث.
ایسی فوج جو دشمن کی فوج پر مخالفانہ نیت یا تشدد کے ساتھ ٹوٹ پڑے، قوت کے ساتھ پل پڑنے والی فوج، دھاوا مارنے والی فوج (troops Assault). (انگلش اردو ملٹری گلاسری). [یورشی + سپاہ (رک)].

یورِک (و مع، کس ر) صف.
بولی، پیشاب سے متعلق یا اس سے حاصل کیا گیا. گردا حشائی اور دل غلافی فضاؤں میں ایک سفید بافت ہوتی ہے جسے شحمی جسم کہتے ہیں جو شاید علاوہ دوسرے افعال کے یورک ترشے کی بناوٹ میں بھی کچھ حصہ لیتا ہے. (۱۹۴۹، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ)، ۲۹۴). [انگ: Uric].

--- اَیسِڈ (--- ی لین، کس س) امذ.
(حیاتی کیمیا) شورے کا حل ہو جانے والا قلمی تیزاب جو پیشاب میں پایا جاتا ہے اور طبعی حالت میں زراعت میں استعمال ہوتا ہے بولی تیزاب، ترشۂ بولی. یورک ایسڈ دوران خون میں شامل ہو کر جلد جلد دماغ پر اثر کر رہا ہے. (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۱: ۳۰۴). وہ ایک زمانے سے یورک ایسڈ کے مریض ہیں. (۱۹۵۸، ناقابل فراموش، ز). (Hopkins) نے یہ بات تحقیق کی پیریڈی (Pieridae) تتلیوں کا زرد، لال اور سفید رنگ اخراجی مادہ بالخصوص یورک ایسڈ (acidUric) کے ریزوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۲۴). تجریدی آرٹ کے نمونے کراچی میں اب بھی اکثر جگہوں پر نظر آتے ہیں مگر اب یہ عام طور پر یورک ایسڈ سے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۹۱، کانا پھوسی، ۹۷). پائرازینامائڈ (Pyrdiznamide) ... مانع جراثیم دوا ہے ... اس کے روزانہ استعمال کے مضر اثرات میں خون کے یورک ایسڈ میں اضافہ اور جوڑوں میں درد شامل ہیں. (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۶۹). [انگ: AcidUric].

یورِنس (و مع، کس ر، فت ن) امذ.
رک: یورینس، ایک سیارہ جو نیپٹون سے سورج کے نزدیک تر ہے، یہ سورج سے ایک ارب اٹھتر کروڑ بیس لاکھ میل ہے، ۸۴ سال میں سورج کے گرد پھرتا ہے، چار چاند ہیں. ساتواں سیارہ یورنس سورج سے ایک ارب ۸۷ کروڑ ۲۷ لاکھ میل دور ہے اس کا ایک سال ہمارے ۹۴ سال کے برابر ہوتا ہے. (۱۹۹۰، معراج اور سائنس، ۲۰۵). [انگ: Uranus].

یورو (و مج، و مج) امذ.
یورپی ممالک کی مشترکہ کرنسی. یورپی ممالک کی مشترکہ کرنسی "یورو" کے لین دین کا آغاز ہو گیا ہے. (۲۰۰۲، ایکسپریس، کراچی، ۷ جنوری، ۵). [انگ: Euro].

یوروپی (ی مج، و مج) صف.
رک: یورپی. یہ ملک بلحاظ اپنی آب و ہوا اور ذہین اعتقادات و نظامات ----- ہماری یوروپی دنیا سے بہت مختلف ہے. (۱۹۱۳، تمدن ہند، ۱). یونانیوں کے زمانے سے یوروپی تہذیب تک یہ سارا علم کیوں ہمارے کام نہیں آرہا ہے. (۱۹۶۷، اعلیٰ تعلیم، ۴۱). نیڈوز یورپ سے آئے تھے اور پونہ، لاہور اور سرینگر میں ان کے ہوٹل اپنے زمانے کے بڑے معیاری نعمت کدے تصور کیے جاتے تھے اور وہ یوروپی سیاح سیلانیوں کی بڑی مرغوب قیام گاہیں تھیں. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۱۹۳). [یورپی (رک) کا ایک املا].

یوروپِیَن (و مج، و مج، کس مج پ، فت ی) صف.
رک: یورپین، یورپ سے متعلق یا منسوب، یورپ کی زبان یا وہاں کا باشندہ. انھوں نے کہا کہ ایک علمی سوسائٹی میں چند یوروپین عالم اور مشنری موجود تھے. (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۱۲۵). اسٹیشن کے یوروپین اور ہندوستانی افسر اور اہلکار، علیگڑھ کے رئیس اور ہر درجے کے مسلمان ہندو اور عیسائی ----- کثرت سے جنازے کے ساتھ تھے. (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۱: ۳۰۴). اس نامور سلطان نے علاوہ یوروپین ----- ترک شبیہ نگاروں کو بھی نوازا. (۱۹۶۷، سہ ماہی اردو، کراچی، جولائی، ۱۸). [یورپین (رک) کا ایک املا].

یوروشَلَم (و مج، و مج، سک نیز کس ش، فت ل) امذ یروشلم.
فلسطین کا بڑا پرانا شہر جو حضرت داوٗدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا دارالسلطنت تھا، یروشلم. انھوں نے (بارنابس) ----- نے کپرس سے یوروشلم کا سفر یقیناً تعلیم کے سلسلے ہی میں کیا ہوگا. (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، (پیش لفظ)، ۴). [علم].

یوروشیَن (و مج، و مج، کس ش، فت ی) امذ.
مخلوط النسل شخص جس کے ماں اور باپ میں سے ایک یورپی اور ایک ایشیائی ہو. وہ اس صاف گوئی میں کسی قوم کی طرفداری نہیں کرتے تھے ہندو، مسلمان، انگلوانڈین و یوروشین کو صاف جواب ایک ہی طرح کا دیتے تھے. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۸). [انگ: Eurasian].

یُورِیا (و مع، کس مج ر) امث.
۱. (کیمیا) ایک حل پذیر بے رنگ قلمی نائٹروجنی مرکب جو خاص کیمیائی طور پر ادویات اور صنعت میں استعمال ہوتا ہے. بعض کا قول ہے کہ چائے کے پینے سے یوریا کم ہو جاتا ہے مگر یہ امر بھی یقینی نہیں ہے. (۱۸۸۸، رسالہ غذا، ۹۳). یوریا ----- کاربے مائیڈ بھی

اس کا نام ہے ـــــ یہ امونیم سائی نیٹ سے بذریعۂ تبخیر تیار کیا جاتا ہے، کئی مصنوعی طریقوں سے بنایا جاسکتا ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ٦ : ۵۷۲). ان میں وہ جراثیم جو یوریا (Urea) کی تحلیل ۴۸ گھنٹے میں کردیتے ہیں ان کا شمار قبیلۂ پروٹیی (Proteae) میں کیا جاتا ہے۔ (۱۹٦۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۵۵). حرکت الادویہ ـــــ اس کے استعمال کے سمی اثرات عام نہیں ـــــ خون میں یوریا کی زیادتی، سخت بیماری کی صورت ـــــ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۲۲٦). ۲۔ **(حیاتیاتی کیمیا) جانداروں سے حاصل شدہ پیشاب، میمل جانوروں کے پیشاب میں موجود ایک مرکب جو زراعت میں استعمال کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے نیز ایک قسم کی کھاد۔** اس طرح دو بوری یوریا ڈالنے سے چار من کپاس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ (۱۹۷۴، زراعت نامہ، یکم مئی، ۲)۔ نائٹروجن والی کھادیں یہ ہیں سوڈیم نائیٹریٹ، سلفیٹ آف ایمونیا ـــــ مہوا، پوست اور کسمبا کی کھلی اور یوریا۔ (۱۹۸۸، جدید فصلیں، ۸۴). پلانٹ کے اندر ۱۵ ہزار ٹن یوریا اسٹور کرنے کی گنجائش ہے۔ (۱۹۹۸، جنگ کراچی، ۱۱ نومبر، ٦). [انگ : Urea]۔.

یُوریشیائی (و مع، ی مج، کس مج ش) صف.

جس کا تعلق یورپ اور ایشیا سے بیک وقت ہو نیز جس کے ماں باپ میں سے ایک یورپی اور ایک ایشیائی ہو۔ اگر نقشے کے ذریعے یوریشیائی تہذیبوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ ان تہذیبوں کا مرکز ہمیشہ سے "براعظم کے سرے پر واقع رہا ہے۔ (۱۹۹۸، قومی زبان، کراچی، مئی، ۳۱). [یوریشیہ (بحذف ہ) + ائی، لاحقۂ نسبت و صفت].

یُوریشیَن (و مع، ی مج، کس ش، فت ی) صف.

جس کے والدین میں سے ایک ایشیائی ہو ایک یورپی، یوروشین۔ میری یہ خواہش ہے کہ جو رائیں یوروپین اور یوریشین لوگوں نے ظاہر کی ہیں ان پر بخوبی غور کیا جاوے۔ (۱۸۸۳، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۱۸۷). میری پہلی یوریشین لڑکی تھی جو سرل نے دیکھی۔ (۱۹۵٦، آگ کا دریا، ۲۰۸). [انگ : Eurasian]۔.

--- ہِندی (--- کس ہ، سک ن) امث.

کھڑی بولی (رک) کی ایک قسم جو یورپی اور ایشیائی الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایودھیا پرساد کھتری ـــــ نے اسلوب کے لحاظ سے کھڑی بولی کی تقسیم کی ہے اور اسے پانچ حصوں میں تقسیم کردیا ہے، ٹھیٹ ہندی، پنڈتی ہندی، مولوی ہندی، یوریشین ہندی اور منشی ہندی۔ (۱۹۷٦، اردو سے ہندی تک، ۲۸). [یوریشین + ہندی (رک)].

یُورِیشِیہ (و مع، ی مج، کس مج ش، فت ی) امذ.

زمین کا وہ ٹکڑا جو یورپ اور ایشیا کے سنگم پر واقع ہو۔ یوریشیہ یعنی یورپ و ایشیا کا ملا ہوا قارہ اتنا طویل نہیں جتنا کہ عریض معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۴، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۷۱). [انگ : Eurasia]۔.

یُورِیکا (و مع، ی مع) امذ.

(یونانی زبان کا لفظ جس کا مطلب ہے) میں نے پالیا، اب بالعموم اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی چیز کی دریافت کا اعلان کرنا ہو، نعرۂ مسرت نیز ایک دھات کا نام جو تانبے اور نکل سے مل کر بنتی ہے۔ ارشمیدس ـــــ بھاگتا تھا اور بار بار چلاتا تھا، "میں نے پالیا، میں نے پالیا" ظاہر ہے کہ وہ یونانی زبان میں چلا رہا تھا، یوریکا، یوریکا۔ (۱۹٦۸، فتوحات سائنس (ترجمہ)، ۵). یوریکا کا مطلب ہے میں نے پالیا دریافت کرلیا یہ الفاظ ارشمیدس نے اس وقت کہے تھے جب ٹب میں نہاتے ہوئے اس پر ایک انوکھا انکشاف ہوا تھا اور وہ ـــــ یوریکا یوریکا کے نعرے لگاتا ہوا بازاروں میں دوڑنے لگا تھا۔ (۱۹۸۹، شام کا سورج، ۵۷۹). [یونانی : Eureka]۔.

یُورِینَس (و مع، ی مع، فت ن) امذ.

نظام شمسی کا ساتواں "سیارہ جو ۱۷۸۱ء میں دریافت ہوا، اس کا مدار زحل اور نیپچون کے درمیان ہے جس کا فلکی دور ۸۴ برس کا ہے اور یہ سورج سے ایک ارب اٹّھتر کروڑ بیس لاکھ میل ہے، اس کے پانچ طفیلی "سیارچے ہیں، یورے نیس، یورانس۔ یورینس کا سورج سے فاصلہ ایک ارب ۷۱ کرور میل ہے۔ (۱۹۱۵، رموز فطرت، ۲۲۴). [انگ : Uranus]۔.

یُورینَم / یُورینیَم (و مع، ی مج، فت ن / ی مج، کس مج ن، فت ی) امث.

(کیمیا) ایک بھورا بہت ٹھوس تابکار دھاتی عنصر جس کا اشقاق ہو سکتا ہے اور جو ایٹم بنانے اور ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے کام آتا ہے. یورینیم اور پلوٹینیم پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھانے کے بعد ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کا احترام کریں. (۱۹۴۵، تلخ، ترش اور شیریں، ۸۷). یورینیم کی دریافت اور اس سے ایٹمی طاقت کے حصول نے دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے. (۱۹٦۰، دھاتوں کی کہانی، ۱۳۰). ایک اور عنصر یورینم ہے جو جنگی کارناموں میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۲۸، کیمیاوی سامان حرب، ۱۸۴). ہینری بیکرل (Becqural Henri) نے یورینیم کے بعض نمکیات ... یعنی ریڈیو ایکٹویٹی (Radioactivity) کا سراغ لگایا. (۱۹۷۲، تاب کاری، ۵). یورینیم ایک ایسا عنصر ہے جو ایٹم بم کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے. (۲۰۰٦، برٹرینڈر کے فکر انگیز مضامین (ترجمہ)، ۱۳۹). [انگ : Uranium].

یُوز (۱) (و مع) امذ.

۱. چیتا پٹنگ، تیندوا.

کھیا ہنس کر سر پال اے تیرہ روز
پڑیا ہے ہرن نمنے در چنگ یوز

(۱٦۴۹، خاور نامہ، ٦۸۲).

یو عمر ترا ہے یک مٹھی روز
سو روز بی بھاگتے ہیں جوں یوز

(۱۷۰۰، من لگن، ۳۴).

نہ نکلے ہے ہاتھی نہ بولے ہے شیر
کوئی یوز پکڑا ہے سو بعد دیر

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۱۰).

فراقِ چشم جاناں سے یہ وحشت ہے کہ سحرا میں مجھے مژگانِ آہو
پنجۂ یوز شکاری ہے

(۱۸۵۴، گلستان سخن، ۴۸۵).

چھپے غار میں گرگ و یوز و پٹنگ
کہ بدلا ہے قدرت نے موسم کا رنگ

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بینظیر، ۳۰۴). **۲. ڈھونڈنا، تلاش کرنا، تلاش کرنے والا.** (ماخوذ : فرہنگ عامرہ؛ لغات ہیرا). **۳. وہ سبزہ گھوڑا جس پر سیاہ گل ہوں یعنی چیتے کی رنگت سے مشابہ کہیں کہیں سیاہ یا بھورے رنگ کے دھبے ہوں.** (اپ و، ۵ : ۳۷). **۴. مجمع، گروہ؛ فوجی دستہ، سپاہیوں کا گروہ.** ٹروپ (Troop) سپاہوں کے گردہ، مجمع یا فوج کے معنوں میں اردو میں اٹھارویں صدی عیسوی سے رائج ہے ٹیپو سلطان کے لشکر میں یہ لفظ "ٹرپ" کے روپ میں رائج تھا فارسی میں اس کا مترادف لفظ "یوز" بھی استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۲۱). [ف].

--- بان امذ.

چیتے اور تیندوے کو سدھانے والا شخص. حضرت کے تعلیم کردہ چیتوں کو دیکھ کر بڑے بڑے تجربہ کار یوزیاں تعجب کرنے لگے. (۱۹۳۸، آئین اکبری، (ترجمہ)، ۱۰، ۱: ۴۳۲). [یوز + ف بان، لاحقۂ فاعلی].

یُوز (۲) (و مع) امذ.
سو، صد؛ رسالدار، صوبے دار. (فرہنگ آصفیہ). [ز].

--- باشی امذ.
سو سواروں یا سو آدمیوں کا سردار، کپتان. میر شکار یوز باشی، جانوران شکاری لے کر اسی وقت کوچ کر گئے. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۴۸۶). دس سپاہیوں کے افسر کو عمدہ خدمت کے صلہ میں سو سپاہیوں کے افسر یعنی یوز باشی کا درجہ ملتا. (۱۹۳۰، تیمور (ترجمہ)، ۲۳۷). بڑے منصب داروں کو نہ صرف گھوڑے بلکہ ... ہاتھی اور اونٹ بھی مقررہ تعداد میں رکھنے لازمی تھے ... اور ایک صدی (یوز باشی) تک کو تین ہاتھی رکھنے پڑتے تھے. (۱۹۵۱، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت (حاشیہ)، ۱: ۴۳۶). سوار فوج کے دستے ... ایک یوز باشی (کپتان) کے ماتحت ہوں. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۲۶). [یوز + تر باشی = سردار، سرخیل، سر].

یُوسُف (و مع، ضم س) امذ.
۱. ایک مشہور پیغمبر کا نام جو حضرت یعقوبؑ کے فرزند تھے اور حسن و جمال میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے، عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) ان پر عاشق ہو گئی تھیں.

کدیں تجہ باج جیوں نا اگر عیسیٰ جلادیں تو
کسی تجہ باج بھل سوں نا اگر یوسف بھلاوے مجہ

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۶۵).

قصۂ یوسف دکھو بیرحمئ یاراں دکھو
پیرہن باس دکھو دیدۂ یعقوب دکھو

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۲۱۵). یوسف کھو ہے راکھیا تجھے موں ابراہیم نوشہ راکھن ہار ہے حاکم اور حکیم. (۱۶۵۴، گنج شریف، ۶۴).

زلیخا جو یوسف کی ہے مبتلا
عزیز اوس کے دل کو لگے کب بھلا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷۶). یعقوب پیغمبر کہے یوسف کے پیراہن کی باس آتی ہے. (۱۷۶۱، چھ سرہار، ۶۹).

کرے جو چاہ میں استانہ اپنا
کہیں یوسف اسے استاد اپنا

(۱۷۸۱، قصۂ لیلیٰ مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱: ۱۳۵). یوسف عمر بیٹے یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم عم کے اور حضرت اسماعیل کے گروہ میں جناب خاتم الانبیاءؐ ہیں کہ ان کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہ ہوا ہے نہ ہوگا. (۱۸۰۳، دقایق الایمان، ۸۳).

یعقوب کا تھا کلبۂ احزاں میں محو غم خوار
یوسف کا ملک ہو کے ہوا چہ میں مددگار

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۹۳).

جو خریدار گیا آپ بکا اے یوسف
تیرا بازار جدا یار کا بازار جدا

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، ۳۴). شاہِ مصر کا خواب یا یوسف کے رِفقاء زنداں کا خواب. (۱۹۳۴، خطوط ماجدی، ۲۴).

یہ جشنِ خیبر اک حصہ ہے یوسف کی کہانی کا
سنا ہر سال ہوتا ہے یہ جلسہ کامرانی کا

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۶۰).

دستِ بیباک زلیخا سے بھلا کیا کھلتا
محو تھا دامنِ یوسف کے ہر اک تار میں تو

(۲۰۰۸، نشیب شہر، ۱). **۲. (مجازاً) نہایت حسین، بہت خوبصورت.**

یوسف جو کہا اونہیں تو بولے
کیا آپ نے مول لے لیا ہے

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، ۲۱۶). **۳. قرآن مجید کی ایک سورت کا نام جس میں حضرت یوسفؑ کا پورا قصہ بیان کیا گیا ہے.** انہیں سورۂ یوسف کے بعض مطالب یاد آئے. (۱۹۸۳، دشت سوس، ۴۵۰). جیسا کہ قرآنِ مجید کی سورۂ یوسف میں مذکور ہے. (۲۰۰۲، مجموعہ قوانین اسلام، ۱۰: ۲۷۷). [عبر].

--- آسا صف.
حضرت یوسفؑ کی طرح، حضرت یوسفؑ کی مانند. بادشاہ اس ماہ مصر جمال کو یوسف آسا دل سے عزیز رکھتا تھا. (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۱۵).

--- بے کارواں کس (--- فت نیز سک ر) صف؛ امذ.
(کنایۃً) وہ جو تنہا رہ گیا ہو، وہ اہم شخص جسے اُس کے ساتھیوں نے تنہا چھوڑ دیا ہو؛ (مجازاً) تنہا، بے یار و مددگار.

اِسی خاطر تو قتلِ عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کارواں ہو کر

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، ۸۴).

اس زمانے میں ---- کچھ مسلمان رہنما کانگریس کے ساتھ تھے
اور زیادہ تر یوسفِ بے کارواں بنے ہوئے تھے.

(۱۹۸۶، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار، ۱۳۱). ان (مولانا ابوالکلام آزاد) کی سیاسی زندگی کا تیسرا دور وہاں سے شروع ہوتا ہے جب ان کے سب سیاسی ساتھی ---- ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور اس یوسف بے کارواں کا نظریہ قوم کی اکثریت نے ---- مسترد کر دیا. (۲۰۰۶، الزبیر، بھاولپور، دسمبر، ۴: ۲۰۳). [یوسف + بے (حرفِ نفی) + کارواں (رک)].

--- ثانی کس صف.
(لفظاً) دوسرا یوسف؛ (مراداً) حضرت یوسفؑ کا سا حسین.

دُنیا زلیخا ہورہی تجہ یوسفِ ثانی سبب
کاٹیا اپس کوں چاند نے تجہ سُور نورانی سبب

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۱).

یوسفِ ثانی ہے تو اے گُل عذار
خوب رویوں میں تجھی پر ہے بہار

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۸).

طرب کے مصر میں ہے جس بغیر ویرانی
کہاں گیا ہے مرا آج یوسفِ ثانی

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۵۱). حسن و جمال میں یوسف ثانی کہنا چاہیے. (۱۷۷۵، نو طرز مرصع، تحسین، ۱۲۵).

پوچھا جو ملا سے کہ اے فخرِ زماں
ہے مرا وہ یوسفِ ثانی کہاں

(۱۸۳۵، مثنوی گلزار ابراہیم (صحیفہ، لاہور، اپریل تا جون ۱۹۹۴، ۵۸)). اس پرستان کا سلیماں کہاں ہے، یہ سنتے ہی پریوں کو اُس یوسفِ ثانی کی تلاش ہوئی۔ (۱۸۵۹، سروش سخن، ۳۴).

دولت ہو تجوری میں تو بس میں ہے" صدارت"
قلاش اگر یوسفِ ثانی ہیں تو کیا ہیں

(۱۹۵۷، مجید لاہوری، نمکدان، ۲۰۲). یوسفِ ثانی جس کی اخوت قرارِ جاں اور جس کی محبت نے من و تو کا امتیاز باقی نہ رکھا۔ (۱۹۷۹، دانائے راز، ۲۴).

بیچنے کو کچھ نہیں اُس یوسفِ ثانی کے پاس
بھائی کو نیلام کرتا پھر رہا ہے شہر میں

(۱۹۹۶، رقص وصال، ۱۳۹). کیا خوب جوانِ رعنا تھے کہ یوسفِ ثانی کہلاتے تھے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۰۸)۔). [یوسف + ثانی (رک)].

---جَمال (---فت ج) صف.

حضرت یوسفؑ کا سا حسین؛ مراد: نہایت حسین۔

خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے
اب اور چاہتے کیا ہو پیمبری مل جائے

(۱۸۵۴، وزیر (اردو کے ضرب المثل اشعار، ۱۳۵)). نوعمر نوخیز سمن سیما سیم تن یوسف جمال شیریں دہن پریاں ----- اٹکھیلیاں کرتی ہیں۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۲۱۱). پرستارانِ ماہ لقا، یوسف جمال کنیزانِ حسن آرا زہرہ تمثال۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ ا، سرشار، ۱). [یوسف + جمال (رک)].

---دَہر کس اضا (---فت د، سک نیز فت ہ) صف مذ۔

(کنایۃ) اپنے زمانے کا حسین ترین شخص، یوسف وقت۔ اجی وہ یوسف ہند نہ سہی یوسف دہر سہی ---- ان کی زلیخا نے ستم برپا کر رکھا ہے۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، غلام رسول مہر، ۲۸۶). [یوسف + دہر (رک)].

--- سارِکا (--- کس نیز سک ر) صف قدیم.

حضرت یوسفؑ جیسا، حضرت یوسفؑ کی شکل و صورت والا؛ (کنایۃ) حسین و جمیل۔

صورت میں توں ہے پادشہ سیرت منے درویش جیوں
یوسف سا تجہ بیں کیوں کہوں پن ہے توں یوسف سار کا

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۹). [یوسف + سارکا = سریکھا، پ :].

---عَصر کس اضا (---فت ع، سک ص) صف مذ۔

رک: یوسف دہر، یوسف وقت۔ اجی وہ یوسف ہند نہ سہی یوسف دہر سہی یوسف عصر سہی۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، غلام رسول مہر، ۲۸۶). [یوسف + عصر (رک)].

---فَرُوشی (---فت نیز ضم ف، و مج) امث.

حضرت یوسفؑ کو بازارِ مصر میں بیچنے کا عمل؛ (مجازاً) رسوا کرنے کا کام۔

یاد آگئیں وہ حسن کی یوسف فروشیاں
ہنگامہ خیز عشق کا بازار دیکھ کر

(۱۹۱۰، گلکدہء عزیز، ۴۸). [یوسف + ف : فروش، فروختن = بیچنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کِنعان کس اضا (---فت نیز کس ک، سک ن) امذ.

مراد: حضرت یوسفؑ علیہ السلام۔

آئیں شتاب یوسفِ کنعاں کو دو خبر
محفل میں ہوں شریک سلیماں کو دو خبر

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینﷺ، ۱۶۷).

ہے رشکِ یوسفِ کنعاں عزیز احمد خاں
کہ جس کو دیکھ کے ہے اضطرار میں سہرا

(۱۹۱۹، درشہوار بے خود، ۱۵۲).

جو بھائیوں کی حرصِ تجارت میں بک گئے
اے نظمِ نو، وہ یوسفِ کنعاں ہمیں تو ہیں

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۷۵). [یوسف + کنعاں (علم)].

---کِنعانی کس صف (---فت نیز کس ک، سک ن) صف.

رک: یوسفِ کنعان۔

تیرے بازار میں وہ یوسفِ گم گشتہ ملا
جس کا مشتاق تھا خود یوسفِ کنعانی بھی

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۶۵).

ہر تار نفس شمعِ شبستانی ہے
ہر داغِ جگر یوسفِ کنعانی ہے

(۱۹۷۵، لالہ و گل، ۶۶). [یوسفِ کنعاں + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- گُم گَشتَہ کس صف (--- ضم گ، سک م، فت گ، سک ش، فت ت) صف مذ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح کھویا ہوا؛ (کنایۃ) نہایت حسین و جمیل شخص۔

تیرے بازار میں وہ یوسفِ گم گشتہ ملا
جس کا مشتاق تھا خود یوسفِ کنعانی بھی

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۶۵). [یوسف + گم گشتہ (رک)]۔

---لِقا (--- کس ل) صف.

یوسفؑ کی شکل و صورت والا، یوسفؑ کی طرح نہایت حسین نظر آنے والا۔

سن کے میرا حال دل کہتا ہے وہ یوسف لقا
دخل بندے کو نہیں اس خواب کی تعبیر میں

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۰۶). میاں آزاد کو تنہائی میں خاتون ماہ سیما مس میڈا یاد آئیں، سوچے کہ معشوق تو رنگین ادا اور یوسف لقا ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۷۶).

اک زمانہ گاہک اس یوسف لقا کا ہوگیا
دیکھ کر ہر مرد و زن اُس کو زلیخا ہوگیا

(۱۸۹۶، تجلیات عشق، ۹۷).

تو وہ یوسف لقا ہے، زہرہ وش ہے گر کبھی جھانکے
زیادہ چاہِ کنعاں سے ہو رتبہ چاہِ بابل کا

(۱۹۰۱، الف لیلہ ا، سرشار، ۱۳). [یوسف + لقا (رک)]۔

---مِصر کس اضا (--- کس م، سک ص) صف.

(کنایۃ) مصر کا حسین ترین شخص؛ مراد: حضرتِ یوسف علیہ السلام۔

یوسف مصر نکتہ سنجی حیف یوں گرفتار چاہِ کنعانی

(۱۸۵۱، مومن، مجموعۂ قصائد مومن، ۱۰۱). [یوسف + مصر (رک)]۔

---مَوعُود کس صف (---ولین، و مع) صف.

جس حضرتِ یوسفؑ کے آنے کا وعدہ ہو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موعود کہتے ہیں اسی طرز پر بنالیا گیا ہے، حقیقتاً حضرت یوسف علیہ السلام کے دوبارہ نزول کی کوئی مستند روایت نہیں ہے)۔ احمد سعید نامی ایک قادیانی، جو اسسٹنٹ انسپکٹر تعلیم کے عہدہ سے ریٹائر ہوا تھا، نے یوسفِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ (۱۹۷۳، فرقے اور مسالک، ۲۹۸). [یوسف + موعود (رک)]۔

---نژاد (--- کس ن) صف.

وہ جو یوسفؑ کی نسل سے ہو؛ مراد: حضرتِ یوسفؑ کی طرح حسین۔

خوب نیں یوسف نژادوں سے اگر دل بند ہو
دلربا یعقوب کے جوں گو ترا فرزند ہو

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۳۵). [یوسف + نژاد (رک)]۔

---نَظِیر (---فت ن، ی مع) صف.

رک: یوسف آسا، یوسف کی مانند، یوسف جیسا، نہایت حسین۔

مانا کہ آپ کہنے کو یوسف نظیر ہیں
بے جلوہ ہوگی گرمیِ بازار کس طرح

(۱۸۹۷، کلیاتِ راقم، ۵۸). [یوسف + نظیر (رک)]۔

---وَقت کس اضا (---فت و، سک ق) امذ.

اپنے وقت کا سب سے حسین و جمیل اور اہل شخص۔ ابھی نہ تو یوسفِ وقت کنوئیں سے نکل سکا ہے نہ کسی نے اس کی کوئی قیمت بازارِ حیات میں لگائی ہے۔ (۱۹۸۵، اقبال کا نظام فن، ۲۸۲). دکھ کی سب بندشیں کاٹتا یوسفِ وقت آیا خواب گاہِ زلیخا کی تقدیر بن کر. (۱۹۹۰، انجم اعظمی، ساون آیا ہے، ۱۰۱)۔ [یوسف + وقت (رک)]۔

---ہِند (--- کس ہ، سک ن) صف مذ.

ہندوستان کا حسین ترین اور اہل شخص۔ اجی وہ یوسف ہند نہ سہی یوسف دہر سہی یوسف عصر سہی۔ (۱۸۵۹، خطوط غالب، ۲۸۶). [یوسف + ہند (رک)]۔

---یَثرِب کس اضا (---فت ی، سک ث، فت ر) امذ.

مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

جمالِ یوسفِ یثرب کو دیکھ آئینۂ دل میں
نہ ڈھونڈائے دیدۂ حیراں نمودِ ابنِ مریم کو

(۱۹۰۴، باقیاتِ اقبال، ۳۳۰). [یوسف + یثرب (رک)]۔

یُوسُفِستاں (و مع، ضم س، کس ف، سک س) امذ.

(کنایۃ) جگہ جہاں نہایت حسین لوگ رہتے ہوں نیز نہایت حسین جگہ۔

خیالِ یار میں آگے ہے یک مہ پارہ یاں ہر دم
اگر ہجراں میں زندانی ہوں پر ہوں یوسفستاں میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۰۵).

نظر پڑتی ہے جس جا دیکھتا ہوں اوسکی صورت کو
تصور سے رہا کرتا ہے عاشق یوسفتان میں

(۱۸۵۲، دیوانِ برق، ۲۵۹).

عزیز اس رہگذارِ عشق میں اک یوسفتاں ہے
ہزاروں دل لئے ہم سے سرِ بازار بیٹھے ہیں

(۱۹۰۱، گلکدۂ عزیز، ۵۷).

عشق نے دردِ زلیخا بھر دیا کو نین میں
حسن نے ساری فضا کو یسفتاں کر دیا

(۱۹۳۴، شعلۂ طور، ۱۳۱). [یوسف + ستاں، لاحقۂ ظرفیت]۔

یُوسُفی (و مع، ضم س) (الف) امث.

حجرت یوسف علیہ السّلام کی مثل حسین ہونے کی حلات؛ (مجازاً) حسن و جمال.

تبجتر چھوڑ عزت سیں پیارے صید مردمکر
غرورِیوسفی مین اس قدرمت آپ کوں گم کر

(۱۷۱۸، دیوان آبرو (ق)، ۲۰).

یُوسُفی (ب) صف.

حضرت یوسف سے متعلق یا منسوب؛ یوسف کا، یوسف السّلام جیسا.

قسمتِ حسنِ یوسی میرے سخن کا رونما
ہے یہ وہ جنس جس کی بیچ پایہ فنزا سے مشتری

(۱۸۵۱، مومن، مجموعہ قصائد مومن، ۱۰۱). [یوسف (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

یُوسُفِیَّت (و مع، ضم س، شد ی مع بفت) امث.

حضرت یوسف علیہ السّلام کی صفات و عادات؛ حضرت یوسف علیہ السّلام جیسا ہنوے کی حالت و کیفیت.

وفورِ آرزوئے جنبش دست زلیخا میں
عروسِ یوسفیت چاک داماں تھی جہاں مین تھا

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۲۳۰). [یوسفی + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

یُوش (و مع) امذ.

دال کا شوربہ. اور دودھ کے ہضمہو جانے پر بے نمک اور تھوڑی چکنائی والے مونگ اور آبلے کے یوش کے ساتھ بہت ساگھی ڈالا ہوا بھات کھلائیں. (۱۹۳۴، ہمدرد صحت، دہلی، جولائی، ۱۷۰). [س: #]۔

یُوشَبرَاگ (و مج، فت ش، سک ب) امذ.

ایک قیمتی پتھر، پکھراج. اس پتھر کو انگیزی میں ٹوپاز، عربی میں یاقوتِ اصفر، ہندی میں یوشبراگ، پنجابی پوکھراج اور سنسکرت میں منجولے کہتے ہیں. (قیمتی پتھر اور آپ، ۴۱). [مقامی]۔

یُوشَع (و مع، فت ش) امذ.

حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے بعد بننے والے نبی جو بنی اسرائیل کے پیشوا اور مقتدا ہوئے اور ان کے ماورا کی اصلاح کرتے رہے. دو رکعت نمازِ صبح تجلّی ذات.... قرینۂ موسیٰ وہارون، فاضل تراز یوشع و شمعون. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۳۰). حضرت یوشع بن نون مع لشکر جانب عمالقہ تشریف لے چلے اور نہر اردن پر پہنچے. (۱۸۴۵، تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء، ۱: ۵۶۶). اس کے بعد یوشع بنی اسرائیل کو کنعان یعنی اس ملک میں لے گیا جس کے دینے کا خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے وعدہ کیا تھا. (۱۸۷۴، تاریخ سیر المتقدمین، ۱: ۸). حضرت ہاروں علیہ السلام و یوشع نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر نکو پیغمبر نہیں تسلیم کیا تھا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۴۰۳). یوشع-یشع بن نون حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں. (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۱۴). [علم]۔

یوغ (و مع نیز مج) صف؛ مذ.

ا. بیل جوتنے کا جوا. (فرہنگ عامرہ). ۲. (حیاتیات) دو مشابہ جنسی اجزائے تخم سے بنا ہوا (خلیہ)؛ تراکیب میں مستعمل. [ف].

--- بَذْرَہ (--- فت ب، سک ذ، فت ر) امذ.
(حیاتیات) ایسا خلیہ یا تخمک جو ایک جیسے گمٹوں کے ملنے سے بنے، بعض سمارہ غوں میں پیا جانے والا دبیز دیواروں کا تخم چہ. اگر تناسلی عمل میں مماثل زواجوں کا سنجوگ ہو تو اسے سوی زواجی (Isogamous) کہتے ہیں اور جو یوغہ بنتا ہے اسے یوغ بذرہ (Zygosospore) کہتے ہیں. (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، مولوی محمد سعید الدین، ۲ : ۷۴۶). [یوغ + بذرہ (رک)].

--- شَکْل (--- فت ش، سک ک) صف.
(حیاتیات) یوغ (رک) کی شکل کا، جس کی تنصیف ایک سطح مستوی میں یوں ہو سکتی ہو کہ ہر نصف حصہ دوسرے نصف کے مشابہ و مماثل ہو؛ جیسے : عضویہ؛ اعضا یا حصہ ہائے عضو (انگ : Zygomorphic). بان سن، لوبیا، لوبا یا سیم میں حصون کی ترتیب اور تشاکل کی سطح کو دیکھو دو جانبی یا یوغ شکل (Zygomorphic)، تشاکل. (۱۹۳۸، عملی نباتیات (ترجمہ)، ۶۹). پھول، بے ڈنڈی میں یا ڈنڈی دار ..... دو صنفے ہیں یک جاتی، کرن مکھی ہیں یا یوغ شکل (Zygomorphic)، یا غیر تشاکل. (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، مولوی محمد سعید الدین، ۲ : ۸۸۸). [یوغ + شکل (رک)].

یوغَہ (و مع نیز مج، فت غ) امذ.
(حیاتیات) دو گمٹوں کے وصل سے بننے والا خلیہ، اس قسم کے خلیے سے بننے والا حیاتی نظام. تناسلی عمل میں ... جو یوغہ بنتا ہے اسے یوغ بذرہ کہتے ہیں. (۱۹۴۳، مبادی نباتیات، مولوی محمد سعید الدین، ۲ : ۷۴۶). [یوغ + ہ، لاحقہ نسبت].

یُوقِین (و مع، ی مع) امذ نیز م ف (قدیم).
(دکنی) یقین نیز یقیناً.

سے کام انو کے سب ریا کے
لائق ہیں انو یقیں سزا کے

(۱۶۵۹، میراں جی خدا نما، نور نین، ۳۱). [یقین (رک) کا بگاڑ].

یُوکَرانی (و مع، فت ک) صف؛ امذ.
یوکرین سے متعلق یا منسوب، یوکرین کا باشندہ (یوکرین سابق سویت یونین کی ایک ریاست تھی اب آزاد ملک ہے). اکثریت روسی اور یوکرانی (Ukrainian) آبادکاروں کی ہے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۷۲). [یوکران = یوکرین، علم + ی، لاحقہ نسبت].

یُوکَلِپْٹائی (و مع، فت ک، کس ل، سک پ) صف.
یوکلپٹس (رک) کے درخت کا نیز اس سے متعلق یا منسوب. طیران پذیر، جوہری یا کشیدہ تیل..... یوکلپٹائی : تازہ پتے، اتا ۳ قطرے، دافع عفونت. (۱۹۴۸، علم الادویہ (ترجمہ)، ا : ۶۰). [یوکلپٹس (بحذف س) + ائی، لاحقہ نسبت].

یُوکَلِپْٹَس (و مع، فت ک، کس ل، سک پ، فت ٹ) امذ؛ ~ یوک لپٹس.
آسٹریلیا کا ایک درخت جس کی کاشت کیلی فورنیا، فلوریڈا اور بحیرۂ روم کے ممالک میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے، یہ عمارتی لکڑی اور مخصوص تیل حاصل کرنے کے لیے کاشت کیا جاتا ہے، سفیدے کا درخت، سفیدہ. یوکلپٹس کے جڑے ہوئے پتوں کے پٹ کھول کر چاندنی کی رتھ پر اب شام اتری تھی. (۱۹۵۷، پہلی کرن، ۱۱۷). یوکلپٹس کے درختوں کا ایک بڑا سا جھنڈ ایک لمبے سے کھیت پر سایہ کر رہا تھا. (۱۹۷۷، کرشن چندر، طلسم خیال، ۶۹). صحن کے یوکلپٹس ہوا میں جھومتے. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۱۱۳). [انگ : Eucalyptus].

--- آئِیل (--- مدا، کس ء، غم ی) امذ.
وہ تیل جو سفیدے کے درخت سے نکلتا ہے. یوکلپٹس یا لوک لپٹس (Eucalyptus) ایک قسم کا درخت ہے ----- اس سے یوک لپٹس آئیل نکلا ہے جو اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۳۷). [انگ : oilEucalyptus].

یوگ (و مج) امذ.
ا. ہنود کی ایک قسم کی عبادت جس میں مراقبے، دھیان، تپسیا اور حبس دم وغیرہ سے خدا تعالیٰ کا جلوہ اپنے آپ میں تلاش کیا جاتا ہے، معرفت، ریاضت، مراقبہ، استغراق. یوگ کا موضوع تصوف ہے جسے مسلمان لوگ معرفت بھی کہتے ہیں. (۱۸۶۶، خطبات گارساں دتاسی، ۵۲۷).

یوگ کہتے ہیں کسے شانِ عبادت کیا ہے
خدمت قوم نہیں ہے تو ریاضت کیا ہے

(۱۹۱۲، صبح وطن، ۱۱۴). یوگ کے معنی ہیں فرد کے ذاتِ الٰہی سے متحد ہونے کے طریقے. (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی (ترجمہ)، ۵۸۴). یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ یوگ کا کوئی طریقہ اختیار کرنے سے پہلے آدمی کو اخلاقی تربیت کے دو مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے ورنہ ساری ریاضتیں اُلٹی نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں. (۱۹۶۹، مجموعہ محمد حسن عسکری، ۶۷۸). یوگ میں کنول باطن کے تحرک کی ایک انتہائی پراسرار علامت ہے. (۱۹۸۷، مرزا غالب اور مغل جمالیات، ا). ۲. قابل، لائق. سچ پوچھیے تو آپ ان کے یوگ نہیں. (۱۹۱۶، کمسن بیوی مسن شوہر، ۱۹). تم بدھو بھی ہو اور ڈرپوک بھی بڑے سرکار کے سامنے چوہے کی طرح دبک جاتے ہو ان کے چرنوں کی دھول بنے یوگ بھی نہیں. (۱۹۶۶، سودائی، ۱۶۸). ۳. دو یا زیادہ چیزوں کے آپس میں ملنے کی حالت یا کیفیت، وصل، ملاپ، میل، پیوستگی، جوڑ، جوگ. یہی کشش یوگ یعنی وصال ملاپ کو وجود میں لاتی ہے. (۱۹۴۳، آجکل، دہلی، ۲، ۷ : ۱۲). تیرے دھیان کے بن میں میرے جیون کا امر سنیاس جیسے بہتی ندی کے تٹ پر ایک چٹان کا یوگ. (۱۹۶۵، چاندنی کی پتیاں، ۲۷). ۴. ورزش، کسرت. ضرور یہ شخص بھی یوگ کرتا ہوگا ورنہ اس سن و سال میں یہ دم خم، معلوم ہوتا ہے ابھی عنفوان شباب ہے. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ا : ۲۱۵). ۵. جوار کھنا، زین کسنا. رگ وید میں یوگ کا لفظ بہت سے معنوں میں آیا ہے مثلاً جوار کھنا، زین کسنا جو چیزیں حاصل نہیں ہے اس کا حاصل کرنا. (۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ا : ۳۴۱). ۶. سلوک، محبت؛ مبارک وقت یا موقع؛ ساعتِ نیک، مکر، دھوکا؛ نجوم کی رو سے سورج اور چاند کا کسی نیک برج میں منتقل ہونا. (ہندی اردو لغت). ۷. اُپائے، ترکیب؛ دوا؛ دھن دولت؛ لالچ؛ فائدہ؛ وہ جو کسی کا بھروسا توڑے، دغا باز؛ چھکڑا، بیل گاڑی. (شبد ساگر). [جوگ (رک) کا ایک تلفظ].

--- اَبھیاس (--- فت ا، سک بھ) امذ.
یوگ کے اُصولوں کے مطابق کی گئی روحانی ریاضت، یوگا بھیاس. جوگی لوگ اپنے گھٹ ہی میں ایشور کو جانتے ہیں سو گرہستی دھرم کو میں نہ کروں گا بلکہ یوگ ابھیاس کروں گا. (۱۸۰۴، بیتال پچیسی، ۵۱). [یوگ + ابھیاس (رک)].

--- آسَن (--- مدا، فت س) امذ.
(ہندو) ریاضت کا خاص طریقہ جو پرستش، استغراق یا محویت کے لیے جوگی لوگ اختیار کرتے ہیں. وہ اپنی چٹائی پر، جو زمین پر بچھی تھی اور جس پر وہ عبادت و یوگ آسن کیا کرتے تھے، بیٹھے تھے. (۱۸۸۶، درگیش نندنی، ۳۳). وہ ان کے سامنے کھڑی نہ ہو سکی اور جلدی سے طاق کے دوسرے حصے میں داخل ہو گئی، یہاں وسط میں نورانی بدھ یوگ

آسن میں بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱: ۷۶). ساری گفتگو کے دوران میں یوگ آسن جمائے، زندگی اور موت سے پرے عالم محویت میں "رب عظیم سے لو لگائے بیٹھا تھا۔ (۱۹۴۲، شکست، ۲۹۹). تین سروں والی مورت جو یوگ آسن میں ---- بیٹھے ہوئے بنائی گئی ہے۔ (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۵۲). [یوگ + آسن (رک)]۔

---بَل (---فت ب) امذ.
مسلسل غور و فکر، مراقبے اور دھیان سے حاصل ہونے والی قوت و صلاحیت، عبادت اور پرستش سے حاصل ہونے والی روحانی طاقت، قوت جو فطری قوتوں سے بالاتر قوت کا نتیجہ ہو، فوق الفطرت قوت۔ ان تمام برائیوں کو جو مذہب کے پردے میں رائج ہو رہی تھیں اپنے زور تقریر اور یوگ بل سے یک قلم مٹا دیا۔ (۱۹۳۶، پریم چند، مضامین، ۲۱۰). [یوگ + رک : بل (۱)]۔

---جوگ (---وج) امذ.
ریاضت، خدا کی عبادت۔

کوی بھیٹ نپاوتے پیو کی
کرتے نہ یو یوگ جوگ جوگی

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۹). [یوگ + رک : جوگ (۱)]۔

---سادَھن (---فت د ھ) امذ.
ریاضت کے لیے گوشہ نشین ہو جانے کی حالت یا عمل، مراقبہ کرنے کا عمل۔

طبیعت ہوئی یوگ سادہن) کذا (پہ مایل
گپھا کے بنانے پہ راغب ہوا دل

(۱۹۰۹، مظہر المعرفت، ۴۱). [یوگ + سادھن (رک)]۔

---سادھنا محاورہ؛ ف مر۔
ریاضت کرنا، تپسیا کرنا، حبس دم کرنا، معرفتِ الٰہی کے لیے ترک دنیا کرنا۔ پاربتی پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے یوگ سادھ کر اسی وقت تن تج دیا۔ (۱۹۳۸، شکنتلا (ترجمہ)، ۲۹).

---سَنیاس (---فت س، سک نیز شدن بکس) امث.
مراقبہ اور ترکِ دنیا نیز عبادت، ریاضت، نفس کشی؛ فقیری، درویشی۔ یوگ سنیاس کے مراحل سے گزرے اور کئی ماہ ---- جوگیوں کا گیروا لباس پہنے ہوئے لاہور میں پھر نمودار ہوئے۔ (۱۹۸۷، عروج اقبال، ۹۸). [یوگ + سنیاس (رک)]۔

---شاسَتر (---سک س، فت ت) امذ.
کیفیاتِ نفسانی کو روک کر ذاتِ اصلی کے منکشف کرنے کا علم، علم اشراق۔ بھگوت گیتا میں برہم ودیا یعنی فلسفہ بھی ہے اور یوگ شاستر یعنی تصوف بھی ہے۔ (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۵). [یوگ + شاستر (رک)]۔

---شکتی (---فت ش، سک ک) امذ.
معجزہ، اعجاز، کرشمہ۔ (جامع اللغات). [یوگ + شکتی (رک)]۔

---کرنا ف مر.
۱. عبادت کرنا، تپسیا کرنا، مراقبہ کرنا۔

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵، بھگت مال اردو، تلسی رام، ۴۴۱). **۲. ملانا جوڑنا نیز ملنا.** (جامع اللغات).

---مارگ (---سک ر) امذ.
عبادت کا راستہ یا طریقہ؛ مراد: مراقبہ معرفت وغیرہ۔

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵، بھگت مال اردو، تلسی رام، ۴۴۱).

---شاسَتر (---سک س، فت ت) امذ.
کیفیاتِ نفسانی کو روک کر ذاتِ اصلیکے منکشف کرنے کا علم، علم اشراق. بھگوت گیتا میں برہم ودیا یعنی فلسفہ بھی ہے اور یوگ شاستر یعنی تصوف بھیہے. (۱۹۸۴، یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، ۵۵). [یوگ + شاستر (رک)].

--- شکتی (---فت ش، سک ک) امث.
معجزہ، اعجاز، کرشمہ. (جامع اللغات). [یوگ + شکتی (رک)].

---کرنا ف مر.
۱. عبادت کرنا، تپسیّا کرنا، مراقبہ کرنا.

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵، بھگت مال اردو، تلسی رام، ۴۴۱). **۲. ملانا، جوڑنا نیز ملنا.** (جامع اللغات).

---مارگ (--سک نیز فت ر) امذ.
عبادت کا راستہ یا طریقہ؛ مراد: مراقبہ معرفت وغیرہ.

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵، بھگت مال اردو، تلسی رام، ۴۴۱). [یوگ + مارگ (رک)].

---مایا امث.
اللہ تعالیٰ کی قدرت، حجابِ ازلی، تپسیا یا ریاضت و عبادت کے ذریعے حاصل کی ہوئی طاقت، مافوق الفطرت افعال انجام دینے کی وہ قوت جو جوگیوں کو حاصل ہوتی ہے. پھر لوکا کہیں نام و نشان نہیں رہتا اور نہ انسان کا کیونکہ جب تک لو یوگ مایا ہو چکی ہوتی ہے اور بے چارہ انسان یوگی. (۱۹۶۶، لاجونتی، ۶۹). [یوگ + رک : مایا (۱)].

یوگا (وج) امذ.
۱. لوگ، جوگ، تپسیا، ہندوؤں میں مراقبے اور ریاضت کا ایک خاص طریقہ جو انسان کو قوتِ عرفان عطا کرتا ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ عابد کی روح کائنات کی روح حقیقی سے متحد ہو جائے، ریاضت باطنی نیز ورزش، جیسے، حبس دم. یوگوسلاویہ کے صدر یاگا کی مشق کر رہے ہیں. (۱۹۵۳، مزید حماقتیں، ۲۷۸). وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ..... دیوتاؤں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کی جانے والی ویدک قربانی کی رسم کی جگہ..... کفارے کا اصلو اور یوگا کے ضابطے رائج ہوگئے. (۲۰۰۳، آرٹ کے مختلف پہلو، ۱۵۳). **۲. وصل، میل، ملاپ.** یوگا کا ماخذ یوج ہے جس کے معنی شریک ہونا، واصل ہونا اور باد ھنا وغیرہ ہیں اس لیے یوگا دراصل وصل کو کہتے ہیں. (۱۹۷۰، پراچین اردو، ۹۹). **۳. سیتا دیوی کی ایک سہیلی کا نام.** (شبد ساگر). [یوگ (رک) کا ایک تلفظ].

---آسَن (---فت س) امذ.
رک: یوگ، آسن، مراقبے کی حالت ہیں. ایک لڑکی گھاس کے پلاٹ پر یوگا آسن جما کر بیٹھ گئی ہے اور لمبے لمبے سانس لے رہی ہے. (۱۹۸۹، امریکانو، ۵۷). [یوگا + آسن (رک)].

---بھیاس (--- کس مج بھ)امذ.
رک : یوگ ابھیاس. ہمالہ کے دامن میں ... یوگا بھیاس کرتے تھا. (۱۹۲۰، انتخاب لاجواب، ۱۱جون، ۱۴). [یوگ ابھیاس (رک) کا ایک املا].

یوگنی (مج کس نیز سک گ)امث.
جوگ ابھیاس کرنے والی عورت نیز جیوتش میں نیک و بد ظاہر کرنے والی روح؛ بھوتنی، جادوگرنی؛ جوگنی. سدھ گن ، راکشس ، پشاچ یوگنی اور ہر طرح کی حیوانات ، انسان اور دیوتاؤں کی رچنائیں دکھائی دیں. (۱۹۲۰، یوگ واشٹ (ترجمہ)، ۷۹). اب ہم یوگنی سادھو اور ستی عورت کے مضموں ر بحث کرتے ہیں. (۱۹۲۲، غریبوں کا آسرا، ۴۳۰). [جوگنی (رک) کا ایک املا].

یوگی (مج)امذ.
۱. (جوگی) یوگ کرنے والا، یکسوئی قلب کے ساتھ تصور کرنے والا، یوگ شاستر کے مطابق چلنے والا، زاہد، عابد، مرتاض.

وہی راجا یوگی وہی گیانا سروتا گیان
وہی بھیجک وہی بھیجیا وہی داتا وہی دان

(۱۶۵۴ا، گنج شریف، ۷۲).

من کی نا کے تو نبی گیت اُس کے گارہے ہیں
رہتے ہیں یوگیوں میں بھگواں کے ادھاری

(۱۹۰۸، رسالہ مخزن (حمید اللہ حمید)، مارچ، ۶۰). فطرت کے تمام تقاضے یوگی کے قومی ارادے کے ماتحت اور اس سے مغلوب ہوتے ہیں اور یہ ارادہ خیر مطلق کے نصب العین پر مرتکز ہوتا ہے. (۱۹۵۸، نفسیات واردات روحانی، ۵۸۶). قدسی ہندو ہے اشفاق یوگی ہے. (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۱۲). انہی دنوں ہوسٹمٹس ہمالیہ کا ایک یوگی آیا تھا جس کے چیلوں کا دعویٰ تھا کہ گورو مہاراج کی عمر پانچ سو برس کی ہے اور یہ دوسری مرتبہ اپنی گپھا سے برآمد ہوئے ہیں. (۲۰۰۰، طلسم ہوش افزا، ۸۸). **۲. یوگا سکھانے والا.** بوسٹن میں جالندھر سے آئے ہوئے ایک یوگی صاحب تین تین مہینوں کے کورس جاری کیے ہوئے تھے. (۲۰۰۰، پراگندہ طبع لوگ، ۲۹۳). [جوگی (رک) کا ایک املا].

یوگیشور (مج، ی مج، سک ش، فت و)امذ.
عارف کامل، لقب مہادیو جی کا. ہے راجن جس سینا میں یوگیشور بھگوان کرشن ہیں اُسی سینا کی جیت ہوگی. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۳۷۵). [جوگیشور (رک) کا ایک املا].

یوگیہ (مج، سک گ، فت ی) صف؛ امذ.
۱. کسی کام میں لگائے جانے کے لائق، قابل، مناسب، موزوں، ٹھیک، کارآمد؛ سزاوار، اچھا سزاوار؛ اچھا. خیر بیٹا دھیرج کرو. میرے یوگیہ کوئی کام ہو تو یاد دیجیے. (۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۳ : ۳۶۸). جس کسی کو تم سب سے اچھا اور یوگیہ سمجھتے ہو اسے اپنا پر دھان بناؤ. (۱۹۳۱، نہتا رانا یا رواداری، ۱۰۳). سورج کے ساتھ وہ اُوشا پر بھی بڑی سخت نگرانی رکھتی اسے ایک دن گھر کی ملکہ بننا تھا اُسے سورج کی یوگیہ بننا تھا وہ اسے ہر وقت پڑھنے لکھنے اور کشیدہ کاری کے کام پر جٹائے رکھتی. (۱۹۶۶، سودائی، ۹). یہ دنیا مہمان ہے کیوں کہ میرے پاس وہ شکتی ہے جو اسے اس ناتے کی یوگیہ بناتی ہے جو اس میں ہے. (۱۹۹۸، عبارت، جنوری، جون، ۱۰۹). **۲. چالاک؛ طاقتور؛ صندل؛ گاڑی، چپاتی؛ دودھ؛ ایک پودا.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). **۳. جوڑنے یا جوتنے کے لائق؛ سندر.** (شبد ساگر). [س:]۔

یولمہ (مج، سک ل، فت م)امذ.
ایک قسم کا کھانا جو سالم بکرے کی یخنی سے تیار کیا جاتا تھا. یولمہ : ایک بکرے کو پانی میں اس قدر جوش دیتے ہیں کہ تمام اس کے بال صاف ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد مثل یخنی کے اس کو بھی تیار کر لیتے ہیں ---- جانور اگر ---- حلوان ہو تو کھانا زیادہ باذائقہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۶). [مقامی].

یَوم (و لین)امذ.
۱. عرصہ جو چوبیس گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے اور آدھی رات سے آدھی رات تک وقت کی ایک اکائی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے، وہ عرصہ جو زمین اپنے محور پر مکمل طور پر ایک چکر گھومنے کے لیے لیتی ہے نیز طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب کا درمیانی وقت، دن، روز، نہار.

سمندر میں تختہ) کذا (رہا چند یوم
ملا کچھ نہ بھوجن نہ ارام نوم

(۱۷۵۲، قصہ کامروپ و کلا کام، ۳۱). اُن دنوں سڑکوں کی حالت نہایت خراب تھی جسکی وجہ سے ۵۶ میل کا فاصلہ تین یوم میں پورا ہوا. (۱۹۱۷، رسائل کے دفینوں سے اردو ادب کی بازیافت، العصر، ۲ : ۱۷). چند ہی یوم میں ایلی کو تین چار مرتبہ ریہرسل سنتے پکڑ لیا گیا. (۱۹۶۱، علی پور کا ایلی، ۲۵۰). گزشتہ چند یوم کے درمیان امتحانی مراکز میں ناخوشگوار واقعات رونما ہونے کے باعث امتحانات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں. (۱۹۸۵، کھویا ہوا آدمی، ۱۵۵). خدا نے دنیا چھ یوم میں تخلیق کی تھی. (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۶۵). اس کی مقدار دو سو ملی گرام فی یوم دو مرتبہ ہے. (۲۰۰۵، علم الادویہ، ۵۴). **۲. دن جب کوئی اہم یا تاریخی واقعہ پیش آیا ہو نیز معرکہ.** یوم کا لفظ مسلمانوں کے معرکوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً یوم بدر، یوم حنین. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۴۵). [ع].

---الاثنین (--- ضم م، غم ا، سک ل، کس ا، سک ث، ی لین)امذ.
پیر کا دن، دوشنبہ. جس طرح فارسی میں ---- دوشنبہ پیر کو ---- کہتے ہیں اسی طرح ---- یوم الاثنین پیر کو ---- کہتے ہیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۲۴۲). یوم الاثنین سوم بار چاند کے لیے. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۳). [یوم + رک : ال (۱) + اثنین (رک)].

---الاحد (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ا، ح)امذ.
اتوار، یکشنبہ. بقول ابن عماد یہ شخص سن ایک سو ہجری میں بروز یکشنبہ پیدا ہوا اسکی تاریخ میلاد لفظ یوم الاحد سے نکلتی ہے. (۱۸۷۱، قواعد العروض، ۱۴). جس طرح فارسی میں یکشنبہ اتوار کو ---- کہتے ہیں اسی طرح یوم الاحد اتوار ---- کو کہتے ہیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۲۴۲). [یوم + رک : ال (۱) + احد (رک)].

---الاربعا (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ا، سک ر، فت ب)امذ.
بدھ کا دن، چہار شنبہ. جس طرح فارسی میں ---- چہار شنبہ بدھ کو ---- کہتے ہیں اسی طرح ---- یوم الاربعا بدھ کو کہتے ہیں. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۳ : ۲۴۲). یوم الاربعاء، بدھ بار، یعنی عطارد کے لیے. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۴). [یوم + رک : ال (۱) + اربعا (رک)].

---الباحور (--- ضم م، غم ا، سک ل، و مع)امذ.
بحران کا دن؛ جدائی کا دن. (ماخوذ : علمی اردو لغت؛ فرہنگ عامرہ). [یوم + رک : ال (۱) + باحور (رک)].

---البَشَر (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ب، ش)امذ.
انسان کے حساب کتاب کا دن، یوم الحساب.

بامِر مرتضٰی شاہِ ولایت
یو دنیائے دنی یوم البشر ہے

(۱۷۵۴ء، داؤد اورنگ آبادی، د، ۶۹). [یوم + رک : ال (ا) + بشر (رک)]۔

---البعث (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ب، سک ع) امذ.

قیامت کا دن، مُردوں کو زندہ کرنے کا دن، رک : یوم النشور۔ "یوم البعث" دوبارہ زندہ اٹھانے کا دن۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم + رک : ال (ا) + بعث (رک)].

---التّرویہ (--- ضم م، غم ا، ل، شدت بفت، سک ر، کس و، فت ی) امذ.

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ جس میں حجاج منٰی کو جاتے ہیں۔ ----- آٹھویں ذیلحجہ یوم الترویہ روز پنجشنبہ سوار ہوئے اور منٰی میں تشریف لائے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۲ : ۳۱۱). آٹھویں تاریخ کی شب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ خدا تعالٰی تجھ کو حکم کرتا ہے کہ تیرے اس بیٹے کے ذبح کرنے کا ----- اسی وجہ سے آٹھویں تاریخ کو یوم الترویہ کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶، حیٰوۃ الحیوان، ۲ : ۳۰۳). [یوم + رک : ال (ا) + ترویہ (رک)]۔

---التّلاق (--- ضم م، غم ا، فت ت بشد) امذ.

ملاقات کا دن۔ کچھ نام ایسے ہیں کہ جو محض ایک یا دو دفعہ آئے ہیں مثلاً "یوم الفتح" فیصلے کا دن "یوم التلاق" ملاقات کا دن۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم + رک : ال (ا) + ف : تلاق = باہم ملاقات]۔

---التّناد (--- ضم م، غم ال، شدت بفت) امذ.

پکارنے کا دن، فریاد کا دن، قیامت کا دن جبکہ مُردے ایک دوسرے کو پکاریں گے۔

ہوئے جس دن عرصۂ یوم التّناد
لیجیے ہر مظلوم کی ظالم سے داد

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۲ : ۲۱۸).

یوم التّناد میں بھی علیؑ ہی کی آس ہے
بے گاہ و گاہ نادِ علیؑ اپنے پاس ہے

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۳۴۴).

گر لکھوں حالِ بقائے عابد عالی نہاد
خشک ہو اک حرف سطروں کا نہ تا یوم التّناد

(۱۸۷۵ء، دبیر، دفتر ماتم، ۱۹ : ۶۵). [یوم + رک : ال (ا) + تناد (رک)]۔

---الثّلٰثا (--- ضم م، غم ال، شدث بفت، فت ل) امذ.

تیسرا دن، منگل کا دن۔ جس طرح فارسی میں ----- سہ شنبہ منگل کو ----- کہتے ہیں اسی طرح یوم الثلثا منگل کو ----- کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۲۴۲). یوم الثلثاء منگل بار مریخ کے لیے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۳). [یوم + رک : ال (ا) + ثلثا = ثلاثہ]۔

---الجزا (--- غم ا، سک ل، فت ج) امذ.

وہ دن جس میں اچھے کام اور نیکی کا صلہ ملے گا، جزا اور سزا کا دن، قیامت کا دن، روزِ حشر۔ قیامت کا تو نام ہی یوم الحساب، یوم الجزاء، یوم الدین ہے۔ (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۶۸۲). فرشتہ میکائیل ----- یوم الجزاء تلوار خداوندی سے تجھ پر لازماً ایک لاکھ وار کریں گے۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۱۰۱). [یوم + رک : ال (ا) + جزا (رک)]۔

---الجمع (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ج، سک م) امذ.

اکٹھے ہونے کا دن، حشر کا دن، قیامت کا دن۔ کچھ نام ایسے ہیں جو کہ محض ایک یا دو دفعہ آئے ہیں مثلاً یوم الفتح ----- یوم الجمع۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم + رک : ال (ا) + جمع (رک)]۔

---الجُمُعہ (--- ضم م، غم ا، سک ل، ضم ج، سک م، فت ع) امذ.

جمعرات کے بعد کا دن، یومِ آدینہ۔ یوم الجمعہ روزِ جمعہ۔ (۱۸۶۸، اصول السیاق، ۱۳). کسی مسجد میں جا کر نمازِ دوگانہ پڑھیں سوچے کہ آج یوم الجمعہ روزِ آدینہ ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۱۰). یوم الجمعہ، سکر بار زہرہ کے لیے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۴). اسے یوم الجمعہ کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسی دن اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۳۹۹). [یوم + رک : ال (ا) + جمعہ (رک)]۔

---الحرام (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ح) امذ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری سال اور آخری دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ----- کیا جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا خدا اور رسول کو اس کا علم ہے، آپ نے فرمایا یہ یوم الحرام ہے۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۲۳۹).

---الجمع (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ج، سک م) امذ.

اکٹھے ہونے کا دن، حشر کا دن، قیامت کا دن۔ کچھ نام ایسے ہیں جو کہ محض ایک یا دو دفعہ آئے ہین مثلاً یوم الفتح..... یوم الجمع۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم + رک : ال (ا) + جمع (رک)].

---الجُمُعہ (--- ضم م، غم ا، سک ل، ضم ج، سک م، فت ع) امذ.

جمعرات کے دن بعد کا دن، یوم آدینہ۔ یوم الجمعہ روزِ جمعہ۔ (۱۸۶۸، اصول السیاق، ۱۳). کسی مسجد میں جا کر نمازِ دوگانہ پڑھیں سوچے کہ آج یوم الجمعہ روزِ آدینہ ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۱۰). یوم الجمعہ، سکر بار زہرہ کے لیے۔ (۱۸۶۸، اصول السیاق، ۱۳). کسی مسجد میں جا کر نمازِ دوگانہ پڑھیں سوچے کہ آج یوم الجمعہ روزِ آدینہ ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۱۰). یوم الجمعہ، سکر بار زہرہ کے لیے۔ (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۸۴). اسے یوم الجمعہ کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسی دن اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ (۱۹۶۹، اردو دائرم معارف اسلامیہ، ۷ : ۳۹۹). [یوم + رک : ال (ا) + جمعہ (رک)].

---الحَرام (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ح) امذ.

وہ دن جب مکے کی حرمت کا اعلان کیا گیا نیز حجۃ الوداع کا دن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا کہ خدا نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اُسی دن مکے کو حرام قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ..... کیا جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا خدا اور رسول کو اس کا علم ہے، آپ نے فرمایا یہ یوم الحرام ہے۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۲۳۹). [یوم + رک : ال (ا) + حرام (رک)].

---الحِساب (--- ضم م غم ا، سک ل، کس ح) امذ.

قیامت کا دن جس دن لوگوں کے گناہ ثواب اور اعمال کا حساب کتاب ہوگا، روزِ قیامت، روزِ محشر۔

واعظ کسے ڈرایئے یوم الحساب سے
گریہ مرا تو نامۂ اعمال دھو گیا

(۱۷۸۴ء، درد، د، ۲۹).

اگتے تھے دست بلبل و دامان گل بہم
صحن چمن نمونۂ یوم الحساب تھا

(١٨١٠، میر، ک، ١١٦).

رشک یوم الحساب ہے شب ہجر
دم شماری زیادہ ہوتی ہے

(١٨٩٥، دیوان راسخ دہلوی، ٢٧٣). اے جن میرا تیرا حشر کے دن انصاف ہو گا یوم الحساب اور روز جزا..... زمانہ تیرے خلاف ہو گا. (١٩٠١، الف لیلہ، سرشار، ٢٧). قیامت کا تو نام ہی یوم الحساب، یوم الجزاء، یوم الدین ہے. (١٩٧٢، معارف القرآن، ٨، ٦٨٢). خداوند عالمین کیسے یوم الحساب عدالت قائم کرے گا. (٢٠٠٢، بار نابس کی انجیل (ترجمہ)، ١٠٠). [یوم + رک: ال (ا) + حساب (رک)].

---الحَشر (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ح، سک ش) امذ.
قیامت کا دن جبکہ مردے اٹھائے جائیں گے. قرآن پاک کی کئی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ یوم الحشر انسان کو جو جسم عطا کیا جائے گا وہ یکسر نیا ہو گا. (١٩٨٩، اقبال کا تصور بقائے دوام، ٣٠٤). [یوم + رک: (ا) + حشر (رک)].

---الحَق (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ح) امذ.
رک: یوم الحساب. میری خدمات میری اماں جان، میرے باپ اور خسر شیر خدا اور رسول خدا کی بارگاہ میں قبول ہوں اور یوم الحق میں سرخ رو ہوں. (١٩٣١، سیدہ کا لال، ١٨٩). [یوم + رک: ال (ا) + حق (رک)].

---الخَمِیس (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت خ، ی مع) امذ.
(لفظاً) پانچواں دن، جمعرات کا دن، پنجشنبہ. دو بھتیجے تمہارے جمعہ کے دن ٣٦ دسمبر کو روانہ دہلی ہوئے میں پرسوں یوم الخمیس کو مرحلہ پیما ہوں گا. (١٨٦٥، خطوط غالب، ١٠١). جس طرح فارسی میں..... پنج شنبہ جمعرات کو کہتے ہیں اسی طرح..... یوم الخمیس، برہسپت بار، مشتری کے لیے. (١٩٤١، کتاب الہند (ترجمہ)، ا: ٢٨٤). [یوم + رک: ال (ا) + خمیس (رک)].

---الدِّین (--- ضم م، غم ال، شد د بکس) امذ.
رک: یوم الحساب. جواب ہے، رحمن ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے. (١٩٤٨، احمیت کا پیغام، ٦). وہ آخری ساعت ہمارا یوم الحساب، یوم الفصل اور یوم الدین ہے. (١٩٦٧، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ٣: ١٦٩). "یوم الدین" یعنی مکافات (Requital) کا دن دوسرا اہم نام ہے. (١٩٨٩، اقبال کا تصور بقائے دوام، ٢٠٩). پھر یوم الدین میں اس کے سامنے پیش ہونا ہے. (٢٠٠٥، لطائف قرآنی، ٢٢). [یوم + رک: ال (ا) + دین (رک)].

---السَّبت (--- ضم م، غم ا ل، شد س، بفت، سک ب) امذ.
(لفظاً) کاٹنے کا دن؛ (مراداً)؛ یہودیوں کا مقدس دن، ہفتے کا دن، شنبہ، سینچر. آج عیسائیوں کا یوم السبت تھا. (١٩٢٤، محاصرۂ غرناطہ، ٦٢٠). سبت کے معنی کاٹنے کے ہیں، یوم السبت اسی سے نکلا ہے کیونکہ اس دن خلق اشیا کا سلسلہ منقطع ہوا. (١٩٦٧، بلوغ الارب (ترجمہ)، ا: ٥٧٩). علت محض اتنی ہے کہ بعض لوگوں نے یوم السبت بھی مچھلیاں پکڑنے کا کام کی ااس لیے بندر بن گئے. (١٩٨١، افسانے کی حمایت میں، ٦٧). یہودیوں کی مقدس کتاب تورات ہے جسے بعد میں خود انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق دل ڈالا یوم السبت یعنی ہفتہ کا دن یہودیوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے. (٢٠٠١، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ٢٦). [یوم + رک: ال (ا) + سبت (رک)].

---الَستْ کس اضا (--- فت ا ل، سک س) امذ.
روز اوّل، وہ دن جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے اقرار لیا تھا کہ "اَلَستُ بِربِّکُم" کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا "قالو! بلیٰ" بے شک تو ہمارا ہے. اور آفتاب عالمتاب..... پہلے یوم الست کو بعد شان تمکنت جلوہ افروز ہوا. (١٩٥٥، اختر جوناگڑھی، اردو کا بہترین انشائی ادب، ٢٤٢). یوم الست میں تمام ارواح سے فرمایا گیا ہے "اَلَستُ بِربِّکُم..." حق تعالیٰ نے دنیا میں آنے سے پہلے تمام ارواح کو تعلیم دین اور سب نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی تعلیم کو قبول کیا. (١٩٨٢، مقامات تصوف، ١٦٣). [یوم + رک: ال (ا) + الست (رک)].

---الشَّک (--- ضم م، غم ا، ل، شد ش، بفت) امذ.
انتیسویں کی شام کو اگر بار وغیرہ کے سبب چاند نظر نہ آئے اور کوئی شرعی شہادت بھی چاند دیکھنے کی نہ پہونچے تو اگلا روز یوم الشک کہلاتا ہے. یوم الشک..... کا روزہ رکھان واجب نہیں..... حدیث میں اسکی ممانعت آئی ہے. (١٩٦٩، معارف القرآن، ا: ٣٩٤). [یوم + رک: ال (ا) + شک (رک)].

---العاشُور/العُشُورَہ (--- ضم م، غم ا، سک ل، و مع/ضم م، غم ا، سک ل، فت ع، و مع، فت ر) امذ.
محرم کی دسویں تاریخ جس دن حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے تھے؛ رک: یوم عاشو. (جامع اللغات). [یوم + رک: ال (ا) + عاشور/عشورہ (رک)].

---العَدل (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ع، سک د) امذ.
انصاف کا دن، روز قیامت، روز حشر. وہ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ شفیق اور باپ سے بڑھ کر رحیم ہے، وہ یوم العدل کا مالک ہے. (١٩١٧، بے فکری کا آخری دن، ١٠). [یوم + رک: ال (ا) + عدل (رک)].

---العَرفَہ (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ع، فت نیز سک ر، فت ف) امذ.
ذوالحجہ کی نویں تاریخ، جس دن حاجی میدانِ عرفات میں جا کر قیام کرتے اور مقررہ مناسک حج بجالاتے ہیں، حج سے ایک دن پہلے؛ رک: یوم عرفہ. (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ جامع اللغات). [یوم + رک: ال (ا) + عرفہ (رک)].

---الفُرقان (--- ضم م، غم ا، سک ل، ضم ف، سک ر) امذ.
حق و باطل میں فرق کرنے کا دن؛ رک: یوم بدر. یوم بدر کو قرآن نے یوم الفرقان کہا کیونکہ اس نے حق و باطل ----- کو بالکل جدا جدا کر کے دکھا دیا. (١٩٣٢، القرآن الحکیم، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی، ٣٢٤). یہ غزوہ (بدر) بظاہر تو ایک مقامی جنگ معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے دنیا کی تاریخ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا، اسی لئے قرآن کی زبان میں اس کو یوم الفرقان کہا گیا ہے. (١٩٦٩، معارف القرآن (تفسیر)، ٢: ١٦٧). [یوم + رک: ال (ا) + فرقان (رک)].

---الفَصل (--- ضم م، غم ا، سک ل، فت ف، سک ص) امذ.
فیصلے کا دن؛ مراد: قیامت کا دن، روزِ حشر.

ہیگا یوم الفصل روز رستخیز
ہو گی جس دن حق کو باطل سے تمیز

(١٧٨٠، تفسیر مرتضوی، ١٠). یوم الفصل ایک دن موجودہ نظام عالم کے ختم کئے جانے کے بعد ہو. (١٩١٧، القرآن الحکیم تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی، ١٠٠٢). وہ آخری ساعت ہمارا یوم الحساب، یوم الفصل اور یوم "الدین ہے. (١٩٦٧، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ٣: ١٦٩). جس روز سب لوگ اٹھائے جائیں گے، اس کے بارے میں قرآن نے متعدد نام استعمال کیے ہیں، ان میں سب سے عام "یوم القیامہ" ----- "یوم الفصل" یعنی فیصلے کا

دن چھ مرتبہ اور " یوم الحساب " یعنی شمار کرنے کا دن پانچ مرتبہ آیا ہے ۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم + رک : ال (۱) + فَصل (رک)]۔

---الفِطر (---ضم م، غم ا، سک ل، کس ف، سک ط) امذ.
ماہ شوال کا پہلا دن، یکم شوال، عیدالفطر کا دن۔ اللہ کے نزدیک جمعہ سید الایام ہے، جس کا مرتبہ یوم الفطر ----- سے بھی بڑا ہے ۔ (۱۹۶۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۷ : ۳۹۹). [یوم + رک : ال (۱) + فطر (رک)]۔

---الفَیصَلَہ (---ضم م، غم ا، سک ل، ی لین، فت نیز سک ص، فت ل) امذ.
رک : یوم الفصل۔ بیشک یوم الفیصلہ تم میرے قریب ہی جگہ پاؤ گے ۔ (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (ترجمہ)، ۳۳). [یوم + رک : ال (۱) + فیصلہ (رک)]۔

---القِیام (---ضم، غم ا، سک ل، کس ق) امذ.
وہ دن جب دنیا ختم ہو جائے گی، روزِ قیامت۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر غم حسین میں تا یوم القیام شریک ہیں۔ (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۵۰). اگرچہ میں مروں گی پر نام میرا زندہ رہے گا اور صفحۂ روزگار سے تا یوم القیام نہ مٹے گا۔ (۱۸۱۲، گل مغفرت، ۷). اب اگر وہ چاہے گا تو میرا نام تا یوم القیام رہے گا ----- آمین ثم آمین ۔ (۱۹۹۸، غالب کے چند پہلو، ۱۰۴). [یوم + رک : ال (۱) + قیام (رک)]۔

---القِیامَت / القِیامَہ (---ضم م، غم ا، سک ل، کس ق، فت م) امذ.
یوم الحساب، قبروں سے اٹھ کھڑے ہونے کا دن، روزِ بعث و نشور۔ (فرہنگ آصفیہ). [یوم + رک : ال (۱) + قیامت / قیامۃ (رک)]۔

---القِیامَہ (---ضم م، غم ا، سک ل، کس ق، فت م) امذ.
اٹھائے جانے کا دن ؛ (رک) یوم القیامت ۔ "یوم القیامہ" ----- قرآن میں اسے ستّر بار استعمال کیا گیا ہے ۔ (۱۹۸۹، اقبال کا تصور بقائے دوام، ۲۰۹). [یوم القیام + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

---النَّبی (---ضم م، غم ا، ل، شدن بفت) امذ.
رک : عیدِ میلاد النبی ﷺ ، حضرت رسول اکرم ﷺ کا یوم ولادت جو مسلمان بہت عقیدت واحترام سے مناتے ہیں۔ آج یوم النبی ﷺ کے سلسلہ میں چھٹی ہے اس لئے مجھے ذرا سی فرصت نصیب ہوئی ہے ۔ (۱۹۴۶، حرف آشنا، ۱۶۰). یوم النبی ﷺ ہے آج ولادت نبی ﷺ کی ہے مسرور ہے جہان کہ ساعت خوشی کی ہے ۔ (۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۱۲۶). [یوم + رک : ال (۱) + نبی (رک)]۔

---النُّشور (---ضم م، غم ا، ل، شدن بضم، و مع) امذ.
قیامت کا دن، وہ دن جب صور پھونکا جائے گا۔

رکھا ہے وصل اوس نے جو یوم النشور پر
کیونکر فدا ہوں دل سے نہ آوازِ صور پر

(۱۸۸۴، مضامین رفیع، ۵ : ۳).

تھا شب وصل رنج روز فراق
خوف یوم النشور نے مارا

(۱۸۹۵، دیوان راسخ دہلوی، ۳۰). اس نفرت انگیز حرکت کی یوم النشور نہایت سخت سزا ملے گی۔ (۱۹۱۴، مرقع بلجیم، ۸۰). حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ (۱۹۴۶، قصیدۃ البردہ، ۸۴). یوم النشور پر خطۂ ہند کے چپے چپے سے شہدائے صادق پور مالک حقیقی کی حمد وثنا کے ترانے گاتے ہوئے اُٹھیں گے۔ (۱۹۹۷، افکار، کراچی، مئی، ۵۵). [یوم + رک : ال (۱) + نشور (رک)].

---الوُرُود (---ضم م، غم ا، ل، ضم و، و مع) امذ.
وارد ہونے کا دن، لوٹنے کا دن، قیامت کا دن۔

رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیے یہاں
دنیا نہیں صراط ہے یوم الورود کی

(۱۸۷۰، دیوان اسیر، ۳ : ۴۲۷). [یوم + رک : ال (۱) + ورود (رک)]۔

---آخر کس صف (---مدا، فت خ) امذ.
رک : یوم قیامت۔ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اس کے فرشتوں کو ----- اور یوم آخر یعنی روز قیامت کو حق جانو۔ (۱۹۸۹، سیرت النبیؐ اور ہماری زندگی، ۲۰۷). [یوم + آخر (رک)]۔

---آزادی کس اضا (---مدا) امث.
غلامی سے نجات کا دن ؛ (عموماً) کسی ملک کی آزادی کا دن۔ ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کو کانگریس نے تمام ملک میں یوم آزادی کے مظاہرے کئے۔ (۱۹۴۹، آثار ابوالکلام، ۸۴). یہ آئین ملک کے ۲۶ ویں یوم آزادی پر نافذ ہوا۔ (۱۹۸۱، تادم تحریر، ۴۱). صوبہ بلوچستان میں یومِ آزادی کی مناسبت سے ایک مشاعرہ ----- مولوی عبدالحق کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۲ : ۲۷۹). [یوم + آزادی (رک)]۔

---بَدر کس اضا (---فت ب، سک نیز فت د) امذ.
جنگِ بدر کا دن، مسلمانوں اور کفار قریش کے درمیان پہلی جنگ کی یاد منانے کا دن ؛ مراد : معرکہ بدر۔ یوم کا لفظ مسلمانوں کے معرکوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، مثلاً یومِ بدر، یومِ حنین۔ (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۴۵). [یوم + بدر (رک)]۔

---پاکِستان کس اضا (---کس ک، سک س) امذ.
پاکستان کی آزادی کا دن، ۱۴ اگست۔ جس دن اُس نے چارج شیٹ کا جواب دینا تھا اس سے اگلے روز "یومِ پاکستان" تھا۔ (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۳۴۴). یومِ پاکستان کے موقع پر ----- ولولہ انگیز خراج تحسین پیش کیا ہے۔ (۲۰۰۶، پاکستان میں اردو، ۳ : ۱۲۵). [یوم + پاکستان (رک)]۔

---تاسِیس کس اضا (---ی مع) امذ.
وہ دن جس میں کسی تنظیم یا ادارے کی بنیاد رکھی گئی ہو۔ " یومِ تاسیس " دھوم دھام سے منانا، دلیل دانش و برہان روشن خیالی ۔ (۱۹۳۱، انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۱۴۳). مجلس تعلیم ملی کا یومِ تاسیس اسی نسبت سے ۲۹ اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳، خطبات محمود، ۲۷). ہم نے اسکول کا تین سالہ یومِ تاسیس منایا۔ (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ (ترجمہ)، ۸۱). [یوم + تاسیس (رک)]۔

---تَروِیَہ کس اضا (---فت ت، سک ر، کس و، فت ی) امذ.
ماہِ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ جس میں حجاج منیٰ کو جاتے ہیں، حج کا ایک رکن، یوم الترویہ ۔ ۸ ذالحجہ یومِ ترویہ کو حج کا احرام باندھا اور منا گیا اور رات کو وہاں قیام کیا۔ (۱۹۱۰، سراج منیر (ترجمہ)، ۵۷). [یوم + ترویہ (رک)]۔

---جَزا کس اضا (---فت ج) امذ.
روزِ حساب، قیامت کا دن جو سزا اور جزا کا دن ہوگا۔ ہم ایمان میں مخلص ہیں اور فی الحقیقت ہم نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، حاکم اور یومِ جزا کا مالک تسلیم کر لیا ہے۔ (۱۹۸۵، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۴۵۱). [یوم + جزا (رک)]۔

---حِساب کس اضا (---کس ح) امذ.
روزِ جزا، قیامت کا دن، حساب کتاب کا دن۔

تجھ مکھ کی تجلّی سوں پڑیں جوت تمام
بولیں کہ ”ہوا ہے آج یہ یومِ حساب“

(۱۷۰۷ء، ولی، کُ، ۲۶۷).

مبارک اوروں کو امیدِ اجرِ یومِ حساب
مبارک اوروں کو دن بھر کا صوم اور ثواب

(۱۹۲۰ء، نقوشِ مانی، ۸۸).

ہوا یہ پاس فرشتوں کی ایک میٹنگ میں
کہ اک صدی کے لیے ملتوی ہو یومِ حساب

(۱۹۵۹ء، کلیاتِ رزمی، ۴۵۰). اور یہی یومِ حساب ہوگا جب خدا زندوں اور مُردوں سے ----- حساب لے گا۔ (۱۹۹۹ء، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۲۸). [یوم + حساب (رک)] ۔

---حَشر کس اضا (--- فت ح، سک ش) امذ.

رک : یومِ جزا، قیامت کا دن ۔ تاریخ کا اپنا یومِ حشر ہوتا ہے، اس محشر میں ہمارے لیے سوائے سزا کے کچھ نہیں ہوگا۔ (۱۹۷۶ء، ہم کہ ٹھہرے اجنبی، ۲۱۸). ہزارہا لوگ اس لباس میں کعبہ کا طواف کرتے نظر آتے ہیں تو ذہن میں یومِ حشر کا سماں گھوم جاتا ہے ۔ (۱۹۹۲ء، اردو نامہ، لاہور، ستمبر، ۱۶). [یوم + حشر (رک)] ۔

---حَصاد کس اضا (--- فت ح) امذ.

فصل کاٹنے کا موسم، فصل کاٹنے کا وقت. (جامع اللغات). [یوم + حصاد (رک)] ۔

---دِفاع کس اضا (--- کس د) امذ.

دشمن کا حملہ پسپا کرنے کا دن؛ مراداً: ۶؍ ستمبر ۱۹۶۵ء جب جنگ میں پاکستان کا دفاع کیا گیا، ہر سال ۶؍ ستمبر کا دن جب اس واقعے کیا یاد منائی جاتی ہے۔ جب بھی یومِ پاکستان (۲۳؍ مارچ) ----- یومِ دفاع (۶؍ ستمبر) ----- اور قائدِ اعظم کا ----- یومِ وفات (۱۱؍ ستمبر) آیا عوامی لیگ نے کوئی دلچسپی نہ لی۔ (۱۹۷۷ء، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، ۲۵). اس مضمون کو ----- اپنے یومِ دفاع پاکستان کے خصوصی ضمیمے میں بڑے نمایاں انداز میں شائع کیا۔ (۲۰۰۶ء، داستاں کہتے کہتے، ۱۸۰). [یوم + دفاع (رک)] ۔

---دِین دِین امذ۔

قیامت کا دن، روزِ آخرت۔

تجھ کو میں نادیکھ کیا ہوں یقین
کر تو شفاعت مری در یومِ دین

(۱۷۷۱ء، ہشت بہشت، ۲ : ۲۵). [یوم + دین (رک)] ۔

---سَبت کس اضا (--- فت س، سک ب) امذ.

یہودیوں کا مقدس دن، سنیچر، ہفتے کا دن، چھٹی کا دن؛ عبادت کا دن؛ رک : یوم السبت ۔ یہودہ نے یومِ سبت کو متبرک اور مقدس کیا۔ (۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس، ۲۸۹). ساتواں روز یومِ سبت تھا اور انسان اپنا خون پی رہا تھا۔ (۱۹۵۶ء، آگ کا دریا، ۶۸۴). جب یومِ سبت کے احکام کی خلاف ورزی کی تو اللہ کا عذاب آیا تو وہ بندر بنادیے گئے ۔ (۱۹۷۱ء، معارف القرآن، ۳ : ۱۹۰). [یوم + سبت (رک)] ۔

---سَعِید کس صف (--- فت س، ی مع) امذ.

مبارک دن، خوشی کا دن؛ عید کا دن۔ آج ہم کو اس قابل کیا کہ ہم اس یومِ سعید یعنی عید کی خوشیاں منائیں۔ (۱۹۱۷ء، طوفانِ حیات، ۵).

یہ آزاد بندوں کا یومِ سعید
یہ چوتھا برس اور چوتھی یہ عید

(۱۹۵۰ء، ضمیرِ خامہ، ۲۷). ۱۲؍ ربیع الاوّل ----- یہ اس عظیم ہستی کی بعثت کا یومِ سعید ہے جس نے نسلی غرور اور قومی تفاخر کے بت گرادیے اور ----- صداقت کو زبان بخشی اور کذب وافترا کے اسباب مٹادیے۔ (۱۹۸۹ء، قومی زبان، کراچی، نومبر، ۵). [یوم + سعید (رک)]۔

---سِیاہ کس صف (--- کس س) امذ.

(لفظاً) کالا دن؛ مراداً: خراب دن، بُرا دن، بدترین دن؛ کسی غم کے موقعے پر یا احتجاج کے طور پر منایا جانے والا دن جس میں سیاہ جھنڈے وغیرہ لہرائے جاتے ہیں یا بازوؤں پر سیاہ پٹی باندھی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کس بات پر آج کے دن یومِ سیاہ منایا جاتا ہے. (۱۹۶۶ء، نونین، ۲۰۷). کانگریس نے پہلے یومِ سیاہ منایا اور پھر ۱۲، مارچ ۱۹۳۰ء کو سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کردیا. (۱۹۹۰ء، اکابرینِ تحریکِ پاکستان، ۴۴۵). [یوم + سیاہ (رک)].

---عاشُور/عاشُورَہ کس اضا (و مع/فت ر) امذ.

محرم کا دسواں دن، (خصوصاً) ۱۰ محرم الحرام جو اہلِ تشیع حضرت امام حسینؓ اور ان کے اعزا و رفقا کی کربلا کے مقام پر شہادت کی یاد میں مناتے ہیں؛ (کنایۃً) سخت مصائب کا دن یا سخت مصیبتوں کا زمانہ. آج یوم عاشورہ ہے. (۱۹۳۱ء، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۲۵). انیسویں صدی میں برصغیر میں مسلمانوں کا معاشرہ خود اپنے یوم عاشورہ سے گذرنے لگا تھا. (۱۹۷۵ء، شاہراہ انقلاب، ۹۰). صبح یوم عاشورہ ۶۱ھ امام حسین نے حضرت عباس کو علم لشکر عطا فرمایا. (۱۹۸۲ء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۴، ۲ : ۳).

یوم عاشور جان دی ان پر
اور سہیدوں میں نام ہوا عامر

(۲۰۰۹ء، تاج، کراچی، اپریل، مئی، ۹). [یوم + عاشور/عاشورہ (رک)].

---عَرَفَہ کس اضا (فت ع، سک نیز فت ر، فت ف) امذ.

نو ذوالحجہ کا دن، جس دن حاجی میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں اور مقررہ مناسک حج بجا لاتے ہیں. یوم عرفہ میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کرکے عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۲ء، معارف القرآن، ۸ : ۱۷۱). [یوم + عرفہ (رک)].

---عَسِیر کس صف (فت ع، ی مع) امذ.

مشکلات کا دن، حشر کا دن، قیامت کا دن، بہت دشوار دن.

یا رب ! احباب ترے شاد رہیں تا بہ ابد
ہوئی پامال جو اعدا ہیں الٰی یومِ عسیر

(۱۷۹۵ء، قائم، کُ، (مجلس) ۲۰ : ۹۶). [یوم + عسیر (رک)].

---عِید کس اضا (ی مع) امذ.

عید کا اند؛ (مجازاً) تیوہار، خوشی کا دن. (جامع اللغات). [یوم + عید (رک)].

---قِیامَت کس اضا (کسرِ ق، فت م) امذ.

روزِ محشر، نہایت مصیبت و پریشانی کا دن. پنّن نے بہت صبر کیا لیکن یہ جلسہ تو یوم قیامت بن گیا. (۱۹۵۵ء، جنم کہانیاں، ۲۴۳).

ہر ہاتھ میں اک سنگ ملامت نظر آیا
بستی میں ہمیں یوم قیامت نظر آیا

(۱۹۸۱، کھل جا سم سم (پرچم گرد باد، ۲۵۳). جب یوم قیامت کی سحر طلوع ہو گی تو وہ تاریک و بھیانک خیالات سے بھاگنے کی کوشش کرے گا. (۱۹۹۲، اسلامی تصوف اہل مغرب کی نظر میں، ۷۵). [یوم + قیامت (رک)].

--- **کوکبی** کس صف (ولین، فت ک)امذ.

(ہیئت) کسی سیارے کے کسی نصف النہار سے گزرنے اور دوسرے دن اسی نصف النہار کو پہنچنے تک کا زمانہ، وہ عرصہ جس میں اپنے محور کے گرد چکر پورا کرتی ہے، ایک دن اور ایک رات کا عرصہ، روز کوکبی (انگ : Day Sidereal). اس وقت تک کے وقفہ کو یوم کوکبی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹، علم الافلاک، ۹۲). [یوم + کوکب (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- **محشر** کس احا (فت م، سک ح، فت ش)امذ.

رک : یوم قیامت، قیامت کا دن. حتی کہ یوم محشر کو سب ذی نفس یکجا کیے جائیں گے. (۱۹۷۷، اوراق، جدید نظم نمبر، جولائی، اگست (علامت کے مباحث، ۴۷۸). [یوم + محشر (رک)].

--- **منازلی** کس صف (فت م، کس ز)امذ.

(ہیئت) وہ عرصہ یا مدت جس کے اندر چاند اپنی ستائیس منزلیں طے کرتا ہے. وہ مدت جس کے اندر ماہتاب اپنی منزلیں قطع کرتا ہے تیس پر تقسیم کی جائے تو خارج قسمت یوم طلوعی ہوگا اور یہی یوم منازلی کی مقدار ہے. (۱۹۴۲، کتاب الہند (ترجمہ)، ۲ : ۶۲). [یوم + منازل (رک) + ی، لاحقہ نسبت].

--- **منانا** ف مر.

کسی خاص دن کا بطور یادگار منانا. آئمہ اطہار و معصومین کے یوم منانا، شہیدان کربلا کے لیے ماتم کرنا. (۱۹۷۴، فرقے اور مسالک، ۱۸۶). قاضی خلیق مورائی کا یوم مناتے ہوئے مجھے آج یہی کہنا ہے کہ مہاجر و انصار دونوں اب اسی صوبے کے باشندے ہیں. (۱۹۹۱، معاصر ادب، ۴۵۷).

--- **موعود** کس صف (ولین، ومع)امذ.

۱. (کنایۃ) قیامت کا دن. یوم موعود قیامت کا دن ہے. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۸ : ۱۱۷). **۲. وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہو.** کل ۱۲ مئی کو وہ یوم موعود تھا جب ترکوں کو صلح نامہ حوالہ کیا گیا. (۱۹۲۰، برید فرنگ، ۸۴). [یوم + موعود (رک)].

--- **میثاق** کس اضا (ی مع)امذ.

قول و قرار کا دن، وعدہ ازل، میثاق ازل، قرآن میں مذکورہ وہ عہد بندگی کا دن جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے قول اور وعدہ لیا تھا. جب کہ یوم میثاق میں تمام انبیا سے عہد لیا تھا کہ تم خاتم النبیین پر ایمان لانا. (۱۹۷۲، ختم نبوت، ۴۶). [یوم + میثاق (رک)].

--- **نِجات** کس اضا (فت نیز کس ن)امذ.

چھٹکارے کا دن، آزادی کا دن، وہ دن جس میں کسی مشکل سے رہائی حاصل ہو. مسلمانوں نے کانگرسی حکومتوں کے خاتمے پر پورے ملک میں یوم نجات منایا. (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۵ : ۴۱۳). ۱۹۳۹ء میں کانگریسی وزارتوں نے استعفیٰ دیا تو مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا اور یوم نجات منایا. (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۲۸). [یوم + نجات (رک)].

--- **نحر** کس اضا (فت م ن، سک ح)امذ.

دس ذی الحجہ کا دن جب حاجی منیٰ میں کنکریاں مارنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں جانور نحر کرتے ہیں، قربانی کا دن. حج کی صورت میں یوم نحر یعنی دسویں ذی الحج. (۱۸۹۵، قرآن مجید (ترجمہ)، حافظ نذیر احمد، (حاشیہ)، ۱ : ۴۳). میں کہیں ----- ایام تشریق اور یوم نحر کے ذبیحے کی طرح کا ہو کر نہ رہ جاؤں. (۱۹۶۷، بلوغ الارب، ۳ : ۴۱۴). [یوم + نحر (رک)].

--- **نُشُور** کس اضا (--- ضم ن، و مع)امذ.

قیامت کا دن، روز محشر؛ (کنایۃ) مکافات عمل کا دن.

ہم تو ستم رسیدہ ہیں اپنی تو کچھ کہو
ہوگا تمہارے واسطے یوم نشور کیا

(۱۸۷۴، نشید خسروانی، ۲۱).

ملے نہ ہم درِ ساقی سے تابہ یوم نشور
بسر زمانے کو اپنے بہ یک نشست کیا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۶).

یہ بڑا کرم ہے کہ جسم و جاں ہیں پناہ میں شہِ دیں پنہ
مجھے حشر میں بھی اماں ملے مجھے ڈر ہے یوم نشور کا

(۱۹۸۴، ذکر خیر الانام، ۱۳۶). [یوم + نشور (رک)].

--- **وَفات** کس اضا (--- فت و)امذ.

مرنے کا دن، انتقال کا دن، یوم وصال (بطور احترام مستعمل). ابتدائی خاندانی حالات سے لے کر یوم وفات تک ہمارا مصنف ----- ہیرو کے ساتھ ساتھ گھومتا نظر آتا ہے. (۱۹۷۷، وجہی سے عبدالحق تک، ۳۸). [یوم + وفات (رک)].

--- **وِلادت** کس اضا (--- کس و، فت د)امذ.

پیدائش کا دن، سالگرہ کا دن، جنم دن. ہمیں عرضی گزار سے ایک (Affidavit) حلف نامہ تحریری لینا ہوگا جس میں وہ بیان کرے کہ اس کے والد کی جائے پیدائش دہلی ہے اور والد کے یوم ولادت کے سلسلے میں وہ آگاہ نہیں ہے. (۱۹۲۵، مولانا ابوالکلام آزاد کے پاسپورٹ کا خفیہ فائل، مخطوط (نگار، کراچی، فروری ۱۹۹۰، ۳۲)). جب جنم اسٹمی یعنی سری کرشن کا یوم ولادت آتا ہے تو میں ----- ایک نظم ضرور کہہ لیتا ہوں. (۱۹۴۰، کرشن گیتا، ۹). جو رہبر کامل، محسن انسانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت اور ان کے عظیم نواسے امام صادقؑ کا بھی یوم ولادت ہے. (۱۹۸۳، سفر نامۂ ایران، ۲۱). آج (۶ مئی کو) میرا یوم ولادت ہے. (۲۰۰۰، سلام و پیام، ۲ : ۱۲۵). [یوم + ولادت (رک)].

--- **یکشنبہ** کس صف (--- فت ی، سک ک، فت ش، سک م بشکل ن، فت ب)امذ.

رک : یوم الاحد، اتوار کا دن. یوم یکشنبہ ----- خالو ابا نے جو کپڑا آپ کی دوکان سے خریدا تھا. (۱۹۱۶، الناظر، جون، ۱۴). [یوم + یک (رک) + شنبہ (رک)]. (۱۹۱۶، الناظر، جون، ۱۴).

یَوماً (ولین، تن بفت ا)م ف.

ایک دن. (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

--- **فَیوماً** (--- فت ف، ولین، تن بفت ا)م ف.

روز بروز، ہر دن، روز روز.

گر یو نہیں یوماً فیوماً حسن روز افزوں بڑھے
دھوم پڑ جائے تری محبوب جانی چاہیے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۱۰). چھاپہ خانے کے امورات میں جلد مہارت پیدا کی اور یوماً فیوماً اپنے بھائی کی مدد اور اعانت زیادہ کرنے لگا. (۱۸۶۱، تذکرۃ العاقلین، ۲۳). ہندوستان اور ولایت میں جو پرلے درجے کی مغائرت اور اجنبیت تھی یوماً" فیوماً"

کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۳۰۰). مگر عائشہ کی حالت یوماً فیوماً اور لحہ بہ لحہ ردّی ہوتی گئی۔ (۱۹۱۸، نسوانی زندگی، ۴۱). اُدھر میاں سلاماں انا کی گود میں یوماً" فیوماً" بڑھ رہے تھے۔ (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۱۲ : ۵). بعد کے واقعات کی یوماً" فیوماً" تفصیلات البیہقی کے تذکرے میں ملتی ہیں۔ (۱۹۷۵، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱ : ۱۳۹). شاعرانہ مذاق یوماً" فیوماً" ملک سے مفقود ہوتا جارہا ہے۔ (۱۹۹۶، افکار، کراچی، اپریل، ۱۰).

یَومی (ولین) صف.

ا۔ یوم (رک) سے متعلق، دن کا، دن سے متعلق نیز ایک دن کا۔ مریخ۔۔۔۔ حرکت یومی اپنے محور پر ۲۴ ساعت ۳۹ دقیقے میں کرتا ہے۔ (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ، ۲ : ۱۲۵). جو زیادہ مبسوط ہیں ان میں آیات مکی و مدنی، صیفی و شتائی، یومی و لیلیٰ اور ان کے ۔۔۔۔ کوئی ایسے اصول نہیں بتائے ہیں جن سے وہ مشکلات جو در پیش ہیں حل ہو سکیں۔ (۱۹۱۳، تحریر فی اصول التفسیر، ۲). الحمدللہ اکہ حرارت صومی اور حرارت یومی باہم رفع ہوگئیں۔ (۱۸۵۵، نادرات غالب، ۲ : ۷۶). **۲۔ روزانہ کے اعتبار سے۔** بیگم کو اس مد میں دیا جانے والا محنتانہ جو پہلے ہی یومی اعتبار سے چل رہا تھا ایک ہزار روپے ماہوار چل رہا ہے۔ (۲۰۱۰، ماہنامہ نقیب ختم نبوت، ملتان، جنوری تا مارچ، ۱۵۵). [یوم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

یَومِیاً (ولین، کس م، تن بفت ا) م ف.

ہر روز، ہر دن، اسی دن۔ میں نے فوراً دس روپے یومیہ مقرر کر دیا کہ یومیہ کام کی اُجرت بھی یومیاً ادا کرنی چاہیے۔ (۲۰۱۰، نقیب ختم نبوت، ملتان، جنوری تا مارچ، ۱۵۵).

یَومِیَہ (ولین، کس م، فت ی) (الف) صف.

ا۔ روزانہ، ہر دن، روز کے روز، ہر روز۔

بوسہ تجہ لب کا ہمارا قوت ہے
یومیہ حق سوں ہمیں یاقوت ہے

(۱۷۵۴، داؤد، د، ۱۰۱).

دل سی شے لے کر وہ کہتے ہیں یہ مجھ سے اے منیر
ایک بوسہ یومیہ تیرا مقرر ہوگیا

(۱۸۷۳، منیر (مہذب اللغات)). ہر دستکار آٹھ گھنٹہ یومیہ سے زیادہ کام نہ کرے گا تو ایک صریح ناانصافی ہوگی۔ (۱۹۰۱، علم الاقتصاد، ۱۸۳). یہاں والوں کی آمدنی کا اوسط فی شخص ایک روپیہ یومیہ ہوتا ہے۔ (۱۹۷۵، مولانا محمد علی جوہر، حیات اور تعلیمی نظریات، ۲۷۸). اس کی زمین کے گرد کی پوری حرکت یومیہ کے حساب سے ہوتی ہے۔ (۱۹۴۲، کتاب الہند (ترجمہ)، ۲ : ۷). اس اقدام کا یہ نتیجہ نکلا کہ مکروال کے کوئلہ کی پیداوار ۱۷۵ ٹن یومیہ سے بڑھ کر ۶۵۰ ٹن یومیہ ہو گئی۔ (۱۹۶۹، پاکستان ایندھن کے وسائل، ۴۲).

یَومِیَہ (ولین، کس م، فت ی) (ب) امذ.

ا۔ وہ عطیہ نقدی جو بعوض خدمت یا بلا کسی خدمت کے کسی شخص کے نام بذریعہ سند جاری ہوتا ہے اس کا تعین بحساب فی یوم ہوتا ہے۔ اپنے وطن کے عامل کے نام شقے اور پروانے حاصل کیے تاکہ اپنی قدیمی ملک اور یومیہ بحال کرائیں۔ (۱۹۳۱، مقدمات عبدالحق، ۱ : ۲۷۰). لکھنؤ کے دوران قیام میں قائم نے اپنے قدیم دیہات ملک اور یومیہ واگزاشت کرانے کی کوشش کی۔ (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو، ۲، ۲ : ۷۶۷). **۲۔ رشوت، بھتہ۔** اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ انتظار کرتے انہیں دوسرے ریڑی والوں سے یومیہ وصول کرنا تھا۔ (۱۹۷۳، منو بھائی کے گریبان، ۱۶۸).

یَومِیَہ (ولین، کس م، فت ی) (ج) م ف.

ہر روز کا، ہر دن کا، معمول کا۔ ایک دن مجلس یومیہ کے وقت حضرات علما نے ادباً حضرت والا سے عرض کیا۔ (۱۹۸۵، مآثر حکیم الامت، ۹۵). حضرت عارف باللہ قدس اللہ سرہ نے معمولات یومیہ میں فرمایا۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۵۷). میں نے فوراً دس روپے یومیہ مقرر کر دیا کہ یومیہ کام کی اجرت بھی یومیاً ادا کرنی چاہیے۔ (۲۰۱۰، نقیب ختم نبوت، مارچ، ۱۵۵). [یوم (رک) + یہ، لاحقۂ نسبت].

---اَلاؤنس (فت ا، و مع، غنہ) امذ.

ہر دن کے کام کا اعزازیہ۔ کچھ اداروں کے اساتذہ کو وظیفہ یا یومیہ الاؤنس دیا گیا۔ (۱۹۹۰، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ، ۱۲۳).

---بَیاض (فت ب) امذ.

(کتب خانہ) روزانہ اندراج کی وہ کتاب جس میں کسی کتاب کے اجرا کے وقت مصنف، عنوان، تاریخ اجراء اور پڑھنے والے کا نام درج کیا جاتا تھا۔ ابتدائی ایام میں کتاب جاری کرنے کے لیے یومیہ بیاض استعمال کی جاتی تھی۔ (۱۹۷۰، نظام کتب خانہ، ۲۳۸).

یَومِیّہ (ولین، شد ی مع بفت) امذ.

روزانہ کی محنت، دن بھر کی اجرت جو اسی دن مل جائے، روزینہ۔ اگر میرا مزار روپیہ یومیہ آپ مقرر کر دیجیے تو جوکار سرفروشی اور جاں نثاری کوئی نہ کر سکے مجھ سے لیجیے۔ (۱۸۴۵، حکایت سخن سنج، ۹۸). بات انتہائی معقول تھی میں نے فوراً دس روپے یومیہ مقرر کر دیا۔ (۲۰۱۰، نقیب ختم نبوت، جنوری تا مارچ، ۱۵۵). [یومی (رک) + یہ، لاحقہ نسبت].

---دار امذ.

یومیہ رکھنے والا؛ (کنایۃ) روزانہ وظیفہ پانے والا، روزینہ دار، وظیفہ دار مزدور۔ (فرہنگ آصفیہ).

یَوَن (۱) (فت ی، د) صف؛ امذ.

تیز، تیز رفتار، تیز رفتار گھوڑا، تیزی، تیز رفتاری، جون۔ (پلیٹس؛ جامع اللغات). [رک جون (۲) کا ایک املا].

یَوَن (۲) (فت ی، و) امذ.

۱۰ ملک یونان یا وہاں کا باشندہ، جون۔ اسی طرح کا لفظ یون بھی ہے یہ لفظ غالباً یونان سے نکلا ہے۔ (۱۹۱۲، خیالات عزیز، ۱۹۱). دوسری اور پہلی صدی قبل مسیح میں کئی نیم یونانی ریاستیں بنیں بودھ اور ہندومت کی قدیم کتابوں میں ان حملہ آوروں کا یون (یا یونا) کے نام سے تذکرہ آیا ہے۔ (۱۹۵۱، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۱ : ۳۷). **۰۲ مسلمان۔** لیکن مجھے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یون (مسلمان) کی حالت اختیار کرنی پڑی۔ (۱۹۲۲، غریبوں کا آسرا (التماس)، ۵). **۰۳ مذہب اسلام۔** اہل ہنود کی اختیار کردہ راہ بہت دور دراز اور دشوار گزار ہے، یون (یعنی اسلام) کا طریق ایسا پیچیدہ نہیں۔ (۱۹۲۲، غریبوں کا آسرا، ۵).

یُوَن (ولین بفت نیز ضم ی، فت د) (الف) امث.

جوانی، شباب، جوبن، جون۔

یون سیتی بت راکھی ہے اب کمر
سورج چند ٹمن جھمکے وہ زر کمر

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۲۰۸).

سلگ رہیا ہے بھڑکا ہو یون آج
کہ بیٹھی ہے اگن میری یون میں

(۱۶۷۸، غواصی، کٌ، ۱۲۹).

یٔ وَن (ب) صف.

جوان. (پلیٹس). [و: #].

یُوں (و مع نیزج) م ف.

۱۔ اس طرح، ایسا، اس طرز سے، اس ڈھنگ سے. یوں شریعت میں پہلے پاؤں رکھ کر طریقت شریعت منیج ہے. (۱۴۹۶، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ، ۲۵).

اب یوں میں کے ہوں گھرتی ایدھر کی نا اودھر کی

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۲). اس میں میرا یوں ہے روپ جیوں کی خش خش دریا میں چوب. (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۴۲).

حسن تمہارا یوں بھرے دائم سور اس دیکھنے پھرے

(۱۵۹۹، کتاب نورس، ۱۰۶).

زمیں ست ہوئی یوں جو ہلتے نہیں
ہوئے پانو ماندے جو چلتے نہیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۲).

ہمیں تین مل بانٹ لینا سو کیوں
ولے ایک فکر دل میں آتی ہے یوں

(۱۶۳۵، مین استونتی (قدیم اردو، ۱: ۱۵۱).

برستی تھی یوں دھوپ جگ پر کڑک
سو کوہ و زمین رہی تھی چھاتی تڑک

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۱۰).

رقیباں کی ہوا ناچیز ہاتاں سن کے یوں بدخو
وگرنہ جگ میں شہرا تھا صنم کی خوش خصالی کا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۰۲).

اگر یوں کہے یہ کہ وہ مرگیا
کہیں ہائے دوزخ میں ہو جر گیا

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۲۰).

کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

(۱۸۱۰، میر، کٌ، ۳۸۶).

خون ہو گا ترے ہاتھوں سے کسی کا قاتل
ہوتا معلوم ہمیں رنگ حنا سے یوں ہے

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۱۵۶). بصد حسرت و زاری لاش سے یوں کہنے لگی ہائے ستم او جانے والے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۶۱۸).

ہاں تمہیں مجھ سے کیا غرض مجھ ہی کو واسطہ سہی
ناز نہ ہو ادا تو ہو یوں ہوا مدعا کہ یوں

(۱۹۳۵، ناز (میر علی نواز)، گلدستۂ ناز، ۱۱۴).

آج وہ یوں نگہ شوق سے بچ کر گزرے
جیسے یاد آئے کوئی بھولی ہوئی بات ہمیں

(۱۹۶۶، شکیب جلالی، کٌ، ۱۶۰). یوں ان کا ذہن بھی ماضی سے حال اور حال سے مستقبل کی طرف منتقل ہو رہا تھا. (۱۹۷۹، دانائے راز، ۴۲). یوں ان بزرگوں کا فیض پھیلا. (۲۰۰۷، اخبار اردو، اسلام آباد، نومبر، ۷۲). **۲۔ اشارے کے واسطے، یہ کی جگہ.**

یوں سن ایزد غصے آؤ بدخو سن کر ناک چڑھاؤ

(۱۵۰۳، مثنوی نوسرہار، ۲۴). زیادہ تیز دوڑاتا ہوں تو یوں اندیشہ بالکل آہستہ چلاتا ہوں تو یوں ڈر، بیچ کی راس ٹھیک ہے. (۱۹۰۴، خالد، ۱۱). یوں جانو فرعون کو موسیٰ مل گیا. (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۲۶۷). **۳۔ مفت، بلا قیمت، بغیر دام لیے.**

گر کہیے کہ کیوں لیتے ہو تم دل کو تو وہ شوخ
کس ناز سے کہتا ہے کہ یوں دیتے ہو یا قرض

(۱۸۵۱، مومن، د، مرتبہ، ضیا احمد ضیاء، ۹۸). **۴۔ بے کار، یونہی، بغیر وجہ بتائے.** "یوں ہنسی اڑانے پر آؤ تو ہر ایک بات کی ہنسی اڑائی جا سکتی ہے." (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۱۹۳). **۵۔ کہنے کے لیے، برائے نام.** یوں خبریں نشریات کا ایک چھوٹا سا حصہ ہوتی ہیں. (۱۹۸۹، ریڈیائی صحافت، ۵۹). **۶۔ اس لیے، اس وجہ سے.** عشق اللہ! آپ کا خط مرقومہ ۷ جون کو ملا آپ کا خط تھا یوں اس کا تاخیر سے ملنا ضروری تھا. (۱۹۹۳، مکاتیب رشید حسن خان بہ نام رفیع الدین ہاشمی، ۷۳).

--- **بھی** م ف.

ایسے بھی، اس طرح بھی.

میرے احوال پر نہ ہنس اتنا
یوں بھی اے مہربان پڑتی ہے

(۱۷۸۴، درد، د، ۸۸). خدا کو جب منظور ہو گا تو یوں بھی وہ فضل کر سکتا ہے. (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۲۸۵). اس کی زیادہ احتیاط یوں بھی ضروری ہے کہ حج کے موقع پر دنیا کے ہر حصہ کے مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۳۳). مارہرہ کا خطہ یوں بھی مردم خیز ہے. احسن مرحوم اس عموم میں ایک مرتبۂ خصوصی رکھتے تھے. (۱۹۶۰، خطوط ماجدی، ۲۴۷). "کہیں دل میں درد، کہیں رنگ زرد ----- ہے یُوں بھی اور -----". (۱۹۸۷، گردش رنگ چمن، ۴۹۷).

--- **بھی بُرے وُوں بھی بُرے** فقرہ.

ایسے بھی بُرے ویسے بھی بُرے، ہر حال میں بُرے.

اچھا اچھا، ہم ہیں جب یوں بھی بُرے ووں بھی بُرے
ایک دن ڈوبینگے بھی، تم کو ڈبونے کے لیے

(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۱۵۸).

--- **بھی دیکھا وُوں بھی دیکھا** فقرہ.

نیرنگیٔ زمانہ دیکھی، خوشی دیکھی غم بھی دیکھا، اس طرح اور اُس طرح ہر طرح امتحان کرلیا، دیکھنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا، ہر طرح سے دنیا کو دیکھا.

کیا کیا دیکھے نہ رنگ ہم نے اے ذوق
یوں بھی دیکھا جہاں میں ووں بھی دیکھا

(۱۸۵۴، ذوق، کٌ (مجلس)، ۱: ۴۰۸).

--- **بھی سَہی** فقرہ.

اس طرح بھی منظور ہے، یہ بھی درست ہے، ہم اس میں بھی خوش ہیں، ہمیں اس طرح بھی قبول ہے.

دین و ایمان و خرد تو لے چکیں ہیں ہم سے آپ
باقی اب جاں ہے اسے لے جائیے یوں بھی سہی
(۱۷۸۲، دیوان محبت (ق)، ۱۷۸).

چلو یوں بھی سہی ضد ہے تو پھر ضد ہی رکھو ہم سے
اسی کو ہم بھی چاہیں گے کہ جس پر مبتلا تم ہو
(۱۹۱۱، دیوانِ ظہیر، ۲: ۱۰۹).

--- بھی گُزر گئی مِری وُوں بھی گُزر گئی فقرہ.

ایسے بھی گزر گئی ویسے بھی گزر گئی، بہرحال کسی طرح بسر اوقات ہو گئی۔

مجھ سے جو پوچھتے ہو تو ہر حال شکر ہے
یوں بھی گذر گئی مری ووں بھی گذر گئی
(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۳۲).

--- بھی واہ وا اور وُوں بھی واہ وا فقرہ.

دونوں طرح سے خوب ہے، ہر طرح سے خوش کی جگہ، دونوں طرح کامیابی، اِس طرح بھی خوب اُس طرح بھی خوب. (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

--- بھی ہوتا ہے محاورہ.

یوں بھی ہے، ایسے بھی ہوتا ہے، اس طرح بھی ہوتا ہے۔ یوں بھی ہوتا ہے کہ کبھی ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم ہو پاتا۔ (۲۰۰۶، جو کہانیاں لکھیں، ۲۲۷).

--- بھی ہو وُوں بھی فقرہ.

اِس طرح سے بھی ممکن ہو اس طرح سے بھی، یعنی دونوں طرح درست ہو (بات وغیرہ)۔

کہو وہ بات وو بکھی کہ یُوں بھی ہو وُوں بھی
زباں وہ کیا جو حقیقت کی پردہ دار نہیں
(۱۹۵۷، یگانہ چنگیزی، گنجینہ، ۵۲).

--- بھی ہے اور یوں بھی فقرہ.

اس طرح بھی ہے اُس طرح بھی (ذو معنی بات کہنے کے موقع پر مستعمل)۔ یوں بھی ہے اور یوں بھی کا اصول بہت دور تک نہیں چل سکتا۔ (۱۹۷۴، تنقیدی افکار، ۱۱۹).

--- تو (الف) م ف.

۱. اِس طرح تو، اس ڈھنگ سے، اس طریق سے، اس عنوان سے۔

باندھوں میں تیغ ابروئے خم دار کا خیال
یوں تو نہ کٹ سکیں گے یہ دن ہجرِ یار کے
(۱۸۴۶، آتش (نور اللغات)). یوں تو ہمارے نکتہ چیں نقادوں کے خیال میں محض شک پر کسی کو بھی پھانسی دی جا سکتی ہے۔ (۱۹۷۲، افسانے کی حمایت میں، ۲۷). یوں تو ہر فن جان لیوا ہوتا ہے مگر بعض فنون دو دھاری تلوار ہوتے ہیں. (۲۰۰۹، الزبیر، سہ ماہی، ۱: ۴۱). **۲. کسی چیز کی حقیت اور اصلیت ظاہر کرنے کے لیے دراصل، یعنی حقیقت میں تو.**

یوں تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں
(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۱۱۳). یوں تو دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جس میں غیر زبانوں کے لفظ نہ پائے جاتے ہوں. (۱۹۳۳، خطبات عبدالحق، ۲). یوں تو جیسا آپ کی عبادت کا حق ہے ویسی عبادت ہم کر ہی نہیں سکتے. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۰). **۳. برنائے نام، بادی النظر میں، دیکھنے میں، کہنے کو تو.**

خوبصورت یوں تو بہتیرے تھے لیکن یار سا
نازنیں، نازک بدن، نازک کمر، کوئی نہ تھا
(۱۸۴۶، آتش، ک (مجلس)، ۱: ۲۷۹).

پیمبر کیسے کیسے ہوگئے ہیں یوں تو (عالم میں
مگر اے عاصیو شافع یہی ہے روزِ محشر کا
(۱۸۵۸، امانت، د، ۲).

فرد عشاق میں ہے ایک ظہیر جانباز
یوں تو ہیں نام کو سب آپ پہ مرنے والے
(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲: ۱۶۳).

شاد یوں تو دھیان کعبے کا بھی ہے دل کو ترے
کاش مرتے وقت ہو سوئے نجف تیری نظر
(۱۹۲۸، شاد عظیم آبادی، میخانہ الہام، ۱۵۷). یوں تو بمبئی کی ہر عمارت قابل دید اور ہر حصہ نظر فریب ہے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۵۶).

یوں تو بس یہ یونہی سا قصہ ہے
دن اسی طرح سے گذرتے رہے
(۱۹۵۸، مجید لاہوری، نمکدان، ۹۰).

راستوں پر ہر طرف بکھرے ہوئے
یوں تو ہیں صدیوں کے قدموں کے نقوش
(۱۹۷۳، دشت وفا، ۵۵).

--- تو (ب) صف.

۱. اس نہج کا، اس طور کا، اس طرح کا.

سخن گو یوں تو اک عالم ہے مجروح
مرے اوستاد کی پر کیا زباں ہے
(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۱۶۸). **۲. مفت، بلا اجرت، بلا قیمت، بلا عوض، بغیر دام اور زر لیے.** (فرہنگ آصفیہ).

--- تُوں (و مع) امث.

بدزبانی، توتو میں میں. (جامع اللغات).

--- تُوں کرنا ف مر.

(کنایۃً) بدزبانی کرنا، ایسی تیسی کرنا، دشنام دینا، گالی گلوچ کرنا، اس طرح اس طرح کرنا، کوسا کاٹی کرنا، سراپنا، بد دعا دینا. (نور اللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

--- تُیوں م ف قدیم.

رک: یوں تو، اس طرح، اس ڈھنگ سے.

کہ مریخ ہمن اتے خوشحال اچھے
نہ یوں تیوں کہ دل جاں بی خوشحال اچھے
(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۰).

--- دیکھو فقرہ.

اس طرح دیکھو، ایسے دیکھو، بظاہر دیکھو.

دنیا سے بری بار علائق سے سب دوش
دل یادِ الٰہی میں جو یوں دیکھو تو خاموش

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۶۹). اور یوں دیکھو تو سینکڑوں ہزاروں برس کے ہیر پھیر میں اجتماعی خاتمے کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۴۲۱).

--- **سَہی** فقرہ.

اس طرح سہی، ایسے ہی یا اسی طریقے سے سہی. اچھا یوں نہ سنوگے تو یوں سہی. (۱۹۹۲، قومی زبان، کراچی، اگست، ۱۱).

--- **سے وُوں** فقرہ.

اس طرح سے اُس طرح سے نیز یہاں سے وہاں.

ادھر سے ادھر یوں سے ووں جا کے میں
نکل جاؤں گی تجھ سے کترا کے میں

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۱).

--- **سے وُوں ہو جانا** محاورہ.

ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانا. دوسری اور تیسری نسل کے ہاتھوں یہ ایڈیشن مکمل ہو رہا ہے کل کی زبنایوں سے ووں ہو گئی ہے. (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۵۳).

--- **سے یُوں کرنا** محاورہ.

ادھر سے ادھر خفیف حرکت کرنا، ادھر سے ادھر کوئی شے اٹھا کر رکھنا. (مہذب اللغات).

--- **سے یُوں ہونا** محاورہ.

ادھر سے ادھر ہونا، بدل جانا، انقلاب آ جانا. یہ بات کسی کے خیال میں بھی نہ آتی تھی کہ یوں سے یوں ہو جائے گا. (۱۸۸۶، حیات سعدی، ۲۱).

کسے دیتی ہے دنیا فرصت لطف نظر حقی
قیامت ہے یہاں دم بھر نظر کا یوں سے یوں ہونا

(۱۹۵۸، تارِ پیراہن، ۱۰۳).

--- **کا یُوں** فقرہ.

رک: جوں کا توں، سارے کا سارا؛ ویسے کا ویسے ہی. دعوت بھی اچھی طرح نیں کھائی، میٹھے چاول یوں کے یوں ہی چھوڑ آیا. (۱۸۹۶، چاند رعنا، ۷۵). دس روپیہ مہینہ کے حساب سے جو تم مجھ کو کپڑا لتہ اور پان چھالیہ وغیرہ کا دیتے تھے وہ یوں کا یوں رکھا ہے. (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۱۲۷).

--- **کر** م ف.

اس طرح سے، اس طرح.

یہ بات جب لونڈی سنی اس کا دیا یوں کر جواب
لازم نین تم کو یہ اس بات کا ہیگا عذاب

(۱۷۸۱، مجموعۂ ہندی، ۵).

--- **کہو (کہیں) کہ** فقرہ.

اس طرح کہو، اس طرح کہیں کہ یعنی (کسی بات کی وضاحت کے وقت مستعمل). اجی یوں کہو کہ عشق بھوت ہے پریت ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۳۸). اب دیکھنا چاہیئے کہ جو لوگ ہستی بعد مرگ یا یوں کہو کہ روح کے قائل نہیں ہیں انکے کیا خیالات ہیں. (۱۹۱۰، ادیب، جولائی، ۴). یا یوں کہیں کہ ماؤں کی گود میں قومیں پلتی ہیں ہے. (۱۹۸۱، ماں اور بچہ، ۶). عرب دائرے میں تعبد، ایرانی میں تفکر اور افریقی میں تذکر غالب ہے یہ وہ اصول ہیں جو تہذیبی دائروں کے انفرادی مزاج یا طریقۂ کار کا یا یوں کہیں کہ جس چیز کو آریائی ادیان نے اُپائے کا نام دیا ہے اس کا تعین کر رہے ہیں. (۱۹۸۷، ملت اسلامیہ تہذیب و تقدیر، ۹۵).

--- **کہیے (کہ)** فقرہ.

اس طرح کہیے، یعنی، دوسرے لفظوں میں. یا یوں کہیے کہ دنیا کے بہترین میوے نقل ہیں. (۱۹۱۷، انشائے بشیر، ۱۲۲).

دماغِ شاعری باقی نہیں وحشت میں کیا لکھوں
دعا کرتا ہوں یا یوں کہئے، ہے میری دعا سہرا

(۱۹۴۳، نقوش و آثار، ۴۲). دوسری طرح کہیے تو یوں کہیے کہ بڑے ادیب اپنے اظہار کے لیے بڑے وسائل ہی استعمال کرتے ہیں. (۱۹۷۰، افسانے کی حمایت میں، ۱۸). بلکہ یوں کہئے کہ اب جہاں آباد شہر برباد ہے. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۴۰).

--- **کی یُوں** فقرہ.

۱. جوں کی توں، اسی طرح، ویسی کی ویسی، جیسی ہے ویسی (بات وغیرہ).

نہ کیونکر بات اسکے روبرو اب یوں کی یوں ہووے
جسے منظور ہو یہ گفتگو اب یوں کی یوں ہووے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۴۸). **۲. یوں ہی، برائے نام، کہنے کو.**

حال تو بیاں کرنا اس سے میرا جوں کا توں
کہہ نہ دیجو اے ہمدم بات چیت یوں کی یوں

(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲: ۷۱).

--- **گیا** فقرہ.

(عوام) فوراً گزر گیا؛ اس طرح گزرا، یوں ہی گزر گیا، کسی طرح بیت گیا (دن کے لیے مستعمل). آزاد، الٰہی خیر، چلیے سہ شنبہ یوں گیا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳).

--- **مَت جانے بَہاوُرے کہ پاپ نہ پُوچھے کوئے سائیں کے دَربار میں اِک/ایکْ دِن لیکھا ہوئے** کہاوت.

گناہ کی سزا سے کوئی نہیں بچ سکتا اس دنیا میں نہیں تو قیامت کو سہی، پاگل یہ نہ سمجھ کہ گناہ کو کوئی نہیں پوچھے گا، خدا کے دربار میں ایک دن حساب دینا ہوگا. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **مَت جی میں جان تُو کہ مُنکھ بڑا جگ بیچ یاد بِنا کرتار کی ہے نیچَن کا نیچ** کہاوت.

جو خدا کو یاد نہیں کرتا بڑا بیچ ہے چاہے کتنا ہی بڑا آدمی ہو. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **مَت مان گُمان کَر کہ میں ہوں بڑا جوان تُجھ سے اس سَنسار میں لاکھوں ہیں بلوان/بَل وان** کہاوت.

اپنے آپ کو بہت اعلیٰ نہیں سمجھنا چاہیے، ایسے طاقتور لاکھوں اس دنیا میں ہیں. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **نَہ یُوں** م ف.

نہ اِس طرح نہ اُس طرح، اِس بات پر نہ اُس بات پر، کسی طرح نہیں، کسی پہلو نہیں، کسی ڈھب نہیں، ایسے نہ ویسے. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---**ہُوا** فقرہ۔

(کسی واقعے کے بیان کے موقع پر مستعمل) اس طرح ہوا، ایسے ہوا، یہ ہوا۔ یوں ہوا کہ یہواہ نے موسیٰ کو کہا میں یہواہ ہوں۔ (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۲۳۱)۔ پھر یوں ہوا کہ جب بھی فونیکس پرندہ اُڑتا تھا پرواز کی آواز سے اسے آگ گھیر لیتی تھی۔ (۲۰۰۴، شاہکار سندھی کہانیاں، ۳۰)۔

--- **ہو جانا** ف مر؛ محاورہ۔

۱۔ اس طرح ہو جانا۔

تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے
یوں نہ تھا میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے

(۱۹۴۱، نقش فریادی، ۶۸)۔ **۲۔ (کنایتہ) مر جانا۔** یا سامری وہ دن نہ دکھانا، کہنے والی بندی دور پار، شیطان کے کان بہرے، یوں ہو جائیں اور میں بیٹھی دیکھوں۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۳: ۲۱۰)۔

--- **ہی** م ف؛ ~ یونہی۔

۱۔ اسی طرح، ایسے ہی، اس ڈھنگ سے، اسی صورت سے، ہمیشہ اسی طریقے سے، اسی انداز پر، یونہی۔

یوں ہی سب اسماء کیانی پکڑ ظہور ہوئے نورانی

(۱۷۶۲، مثنوی رمز العشق، ۳۷)۔

یہی تو کچھ نہیں کہ ہر لحظہ
یوں ہی یوں ہی عتاب میں رہنا

(۱۷۹۴، بیدار، د، ۸)۔ **۲۔ آپ ہی، از خود۔** میں یوں ہی سوچنے لگا، جانے کون بندر کب ہاتھی پہ سوار ہو کر تقریر کرنی شروع کر دے اور لوگ اس کا کلمہ پڑھنے لگیں۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۶۷)۔ **۳۔ تھوڑا، قلیل۔** باقی دواؤں کو یوں ہی مناسب پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲: ۱۳۰)۔ **۴۔ بلاوجہ، بے سبب، ایسے ہی، بغیر کسی مقصد کے، بے کار؛ بے سوچے سمجھے، بلا ضرورت، بلا خواہش، ناحق، خوامخواہ، بیجا۔**

افسوس ہے عمر ہم نے یوں ہی کھوئی
دل جس کو دیا اُن نے نہ کی دل جوئی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۱۵۷)۔

میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہ ہوا
جی گیا یوں ہی رائگاں افسوس

(۱۸۵۱، مومن، د، ۹۳)۔ بادشاہ یونہی محل میں پڑا عیش و طرب میں مصروف رہتا تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۵)۔

---**ہی ٹرخا دیا** محاورہ۔

خالی خولہ ٹال دیا، ناکامیاب رخصت کیا، کچھ نہ دیا، ناکام رکھا، مطلب پورا نہ کیا۔ (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔

--- **یہ چاہیے** فقرہ۔

اِسی طرح چاہیے تھا، ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔

اے رہر دانِ ملک وفا یوں ہی چاہیے
جو کچھ کیا وہ خوب کیا یوں یہ چاہیے

(۱۸۹۱، تشق (مہذب اللغات)۔

---**ہی رہ جانا** محاورہ۔

ایسے ہی رہ جانا، بلاوجہ پھنس جانا۔

وہ سوچ لے ہر طرح سے جو بزم میں آئے
ایسا نہ ہو این و آں میں یوں ہی رہ جائے

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، رباعیات، ۹۵)۔

---**ہی سا** صف؛ م ف۔

۱۔ تھوڑا سا، خفیف سا، قلیل سا، برائے نام۔

افسوس میرے مردے پر اتنا نہ کر کہ اب
پچھتا نا یوں ہی ساہے جو ہونا تھا ہوچکا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۷)۔ دو چیزوں سے البتہ اندھیرا ذرا یوں ہی سا کم ہو جاتا تھا اور وہ بھی چشم زدن کیلئے۔ (۱۸۹۳، پی کہاں، ۱)۔ ٹکاٹر کی گردن میں ... ایک یوں ہی سا دروڑا دو تین دن سے تھا۔ (۱۹۸۰، صبح زندگی، ۲۰۹)۔

تم پہ ہوتے ہیں سخن یوں سر محفل موزوں
دہن ایسا کہ یوں ہی سا مگر ایسی کہ نہیں

(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۶۲۰)۔ **۲۔ اسی طرح سے جیسی صورت اسی طرح پر۔**

اس مشق ستم پر بھی یوں ہی سا رہا گر دوں
آیا تو یہی آیا دو دل کو جدا کرنا

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۳۱)۔

---**ہی سہی** فقرہ۔

اس طرح بھی منظور ہے، یہ بھی قبول ہے، اس میں بھی انکار نہیں، ہم یوں بھی خوش ہیں؛ اسی طرح ٹھیک ہے، اسی طرح درست ہے، ہر منظور ہے۔

جو مسی ہے دو دن کی رتو ہے وہی
جو کنگھی نہیں ہے تو ہی سہی

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۹۲)۔

جو کہو گے تم کہیں گے ہم بھی ہاں یوں سہی
آپکی کی یوں ہی خوشی ہے مگر ہاں یوں ہی سہی

(۱۸۵۴، ذوق، د، ک (لجلس) ۱، ۳۹۹)۔ آبدیدہ ہو کر خیر یوں ہی سہی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲۹۷)۔

میں گلے چھوڑ دوں تم ظلم۔ چل یوں ہی سہی
مجھ سے نا خوش بھی نہ ہو دل میں اگر نہ ہو

(۱۹۱۱، ظہیر دلوی، د، ۲: ۱۱۰)۔ اگر منظور نہیں تو یوں ہی سہی۔ (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۲۹:۲)۔

---**ہی سی** صف مث۔

ذراسی، تھوڑی سی، معمولی سی۔ مگر کسی قدر یوں ہی سی برائے نام ہے بھی تو پھر انسان کو ہے۔ (۱۸۹۰، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۱۹۰)۔ اگر وہ بالکل اجنبی ہے یا اس سے تمہاری کچھ یوں ہے سی واقفیت ہے اور اگر تم نہیں دیکھا تو پھر تم اس کی توجیہ کرنے میں دِقت ہوگی۔ (۱۹۳۲، اساس نفسیات، ۱۵۵)۔

---**ہی سے** صف۔

(تھوڑے سے، معمولی سے خفیف سے۔ (تحقیراً مستعمل) ذہنی سلسلے نفسیات، ۱۲۰)۔

---ہی کا یُوں ہی رَہ جانا فقرہ.

اسی طرح رہ جانا ، جیسا ہے اسی صورت میں پڑا رہ جانا ، کچھ کام نا آئے (مال و اسباب وغیرہ). ہیضہ تجھے کھا جائے سب یونہی کا یوں ہی رہ جائے. (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۵۸).

---ہی کے یُوں ہی صف؛ م ف.

اِسی طرح ، اُسی طرح ، جوں کے توں ، جیسا تھا ویسا ہی. سارے کام یوں ہی کے یوں ہی پڑے ہیں دیکھتے نہیں گرمی کے تین مہینے صاف نکل گئے ایک بوند نہیں پڑی ، کل کام اپنے ہاتھ سے کرنے پڑتے ہیں. (۱۹۲۹، تمغہء شیطانی، ۲۷).

---ہی نہیں فقرہ.

ایسے ہی نہیں ، بے کار نہیں ، بے مقصد نہیں. "بات سے بات" کے عنوان سے ----ان کے (نصر اللہ خاں) ----- جو کالم چھپتے تھے وہ یوں ہی نہیں تھے بلکہ بات سے بات پیدا کرنے میں ان کو واقعی مہارت حاصل تھی. (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان کراچی، ۱: ۴۸۸).

---ہی ہو فقرہ؛ ~ یونہی ہو.

ا. (دعائیہ کلمہ) خدا کرے اسی طرح ہو ، ایسا ہی ہو ، خدا کرے آج یوں ہی ہو. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲. کچھ کام کے نہیں ، نِکمّے ہو ، فضول ہو ، بے کار ہو.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ہی ہے فقرہ.

اسی طرح ہے ، ایسا ہی ہے. زنار دار نے کہا کہ واقعی یوں ہی ہے لیکن دیکھنا اس تماشے کا بھی نوادرات سے ہے. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۱۰۶).

---ہے / ہے کہ فق رہ.

اس طرح ہے ، ایسا ہے. کوئی کیوں اسے کہے ہے کہ یوں ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱). بہتر یوں ہے کہ آسمان پری کو پرستان سے اور ----- ریحان پری کو جزیرہء قلزم سے طلب کیجئے. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۲۰۸).

وہ آوے یا نہ آوے پر کہا تھا رات آنے کو
کیا اقرار تو اُسنے سحر یوں تھا سنا یوں ہے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۳۴۹). حقیقت حال یوں ہے کہ جوگن نے چھپا کے ذریعے سے ایک شخص کو بلایا تھا. (۱۸۸۰، فسانہء آزاد، ۲: ۲۷۰). یہ تمہارا اُز کام اور حرارت سب یُوں ہے کہ اس وقت بہت تنہا ہو ---- اور تمہارا دل گھبرا رہا ہے. (۱۹۶۵، دستک نہ دو، ۴۳۹). اس کا اپنا ہی کرشمہ ہے فسوں ہے یوں ہے یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے. (۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۳۲).

---ہے وُوں ہے فقرہ.

اِس طرح ہے اُس طرح ہے. کہتے ہیں موت کو سب لوگ کہ یوں ہے ووں ہے گر نہ آئی شبِ فرقت میں تو کس کام کی ہے. (۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی میخانہء الہام، ۳۸۳).

---ہے یُوں ہے فقرہ.

ایسا ہے ویسا ہے ، اِس طرح ہے اُس طرح ہے ، اس انداز کا ہے اُس طرز کا ہے.

دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے
فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۴۵).

اس کا اپنا ہی کرشمہ ہے فسوں ہے یوں ہے
یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے

(۲۰۰۷، اے عشق جنوں پیشہ، ۳۲).

---ہیں (---ی مع) م ف؛ ~ یونہیں.

رک: یونہیں ، اسی طرح ، اس طور ، ایسا ہی ، اسی طرح کا ، اسی ڈھنگ سے. یوں ہیں ہوتا چلا آیا ہے. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۱۱).

مرا تو حال ہونا آپ کی فرقت میں یوں ہیں تھا
مجھے شکوہ نہیں تم سے مری قسمت میں یوں ہیں تھا

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱: ۶۰).

مرے نالے کہیں اس گنبدِ بے در سے اوپر ہیں
ہوا کیوں باندھتے بادل یوں ہیں اوپر سے اوپر ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۴۴).

جو وہ بے پردہ آجاوے فقط نرگس ہی کیا حیراں
بچک رہ جائیں یوں ہیں عیش رند و پارسا دونو

(۱۸۷۹، دیوان عیش دہلوی، د، ۱: ۱۴۸).

یوں ہیں دنیا میں
دوزخ کی چھت پر ہیں پاؤں
پھولوں پر نظریں

(۱۹۹۵، منظر تتلی میں، ۹۲).

---ہیں رَہنا ف مر.

نکما اور بیکار رہنا؛ ضائع ہو جانا، کام نہ آنا؛ موقوف رہنا؛ اکارت جانا، بے سود رہنا، خالی رہنا.

دن پھرتے ہی نہیں کسی فرقت نصیب کے
کیا اے سپہر دور ترا اب یوں ہیں رہا

(۱۹۰۹، جلال لکھنوی (فرہنگ آصفیہ)).

---ہیں ہے.

ا. اسی طرح سے ہے ، اسی طرح ہے.

آشنائی کا تری مجکو گماں یوں ہیں ہے
اسمیں کچھ جھوٹ نہیں سچ ہے میاں یو نہیں ہے

(؟، مولوی سید احمد دہلوی (فرہنگ آصفیہ)). **۲. قابلِ اعتبار نہیں ، لائقِ وثوق نہیں ؛ عبث ہے ، بے فائدہ ہے ، فضول ہے ، بے کار ہے.**

مدح گوئی میں علی کی نہ ہو سودا خاموش
بات کے کام نہ آوے تو زباں یو نہیں ہے

(۱۷۸۰، سودا (فرہنگ آصفیہ)).

---یُوں م ف.

ایسے ایسے ؛ (کنایۃً) دھک دھک. دل یوں یوں کرے ، اے اللہ کوئی پریشانی کی خبر مت سنویو. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۵۷).

یُونان (و مع) امذ.

یورپ کے ایک مشہور ملک کا نام جسے یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا یہاں بڑے بڑے مشہور حکیم گزرے ہیں.

یُونانی (و مع) (الف) صف.

ا۔ یونان سے منسوب؛ یونان سے تعلق رکھنے والا؛ یونان کا بنا ہوا۔ یونانی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ پیشہ وری تین طرح کی ہوتی ہے، شریف، خسیس، میانہ۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲، ۷۵۳). ایک وسیع سلطنت کے قیام سے یونانی دنیا کا ایک نیا دور شروع ہوگیا۔ (۱۹۱۹، تخلیقات پطرس، ۱۷۶). سلطان محمد فاتح کی عالیشان مسجد محلّہ فاتح میں واقع ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے یونانی یا رومانی گرجا تھا۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۸۵). یونانیوں اور بہت سی قدیم قوموں میں دستور یہ رہا ہے کہ صفاتِ انسانی کے اعلیٰ اور مثالی درجہ تکمیل کے لیے ایک ایک دیوتا تراش لیا تھا۔ (۱۹۵۶، خطوط ماجدی، ۲۵۴). میں ابھی ابھی ایک یونانی طالب علم کے انٹرویو سے فارغ ہوا ہوں ۔ (۱۹۸۱، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت، ۸۴). **۲۔ نہایت عقل مند، حکیم الطبع، عقیل، عقل کا پُتلا۔** (فرہنگ آصفیہ).

یُونانی (و مع) (ب) امذ.

ا۔ یونان کا باشندہ۔ ہم نے فطرت کے بارے میں مغربی نظریات کے نشو و نما کی تاریخ پیش کردی ہے جو یونانیوں سے شروع ہوتی ہے۔ (۱۹۸۷، سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت، ۱۲). **۲۔ وہ طریق علاج جسے یونانی حکمانے رائج کیا اور مسلمانوں نے اختیار کر کے اسے بہت ترقی دی (عموماً طب کے ساتھ مستعمل)، طب یونانی۔** رات بھر اسی الٹ پلٹ میں گذری صبح پھر یونانی علاج کی طرف رجوع کی۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۴۶).

بخوبی تم نے طے کی طبِ یونانی کی ہر منزل
تمھارے سب یہاں پیرو ہیں میرِ کارواں تم ہو

(۱۹۵۵، نقوش و آثار، ۳۵). مولانا ۴۰ سال کی عمر سے قلب کے مریض تھے ۔۔۔۔۔ آپ یونانی طریقۂ علاج کو پسند فرماتے ۔ (۱۹۸۶، دلی والے، ۵۹). اس شہر میں ۔۔۔۔۔ طبِ یونانی کا طوطی بولتا ہے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۷۳).

یُونانی (و مع) (ج) امث.

ا۔ ملک یونان کی زبان۔ ہائے بری چیز ہے محبت کسی کی، خدا دشمن کو بھی نہ دے، یونانی، لاطینی ۔۔۔۔۔ وغیرہ تمام زبانیں شاہد ہیں کہ ہر زبان میں اس کا سکہ جما ہوا ہے ۔ (۱۹۴۰، آغا شاعر، ارمان، ۵۷). انھوں نے (یونانیوں نے) دنیا کی زبانوں کو یونانی اور بربری (وحشی یعنی وہ زبان جو بربر یعنی بڑبڑ کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہ آئے) گروہوں میں بانٹ رکھا تھا۔ (۱۹۷۰، اردو زبان کی قدیم تاریخ، ۱۸۷). حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عبرانی میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا جب یونانی میں ترجمہ ہوا تو پیرکلوطوس لکھ دیا جس کے معنی ہیں احمد، یعنی بہت سراہا گیا، بہت حمد کرنے والا ۔ (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۲۴۳). [یونان + ی، لاحقۂ نسبت وصفت].

یُونانِیان (و مع، کس ن) امذ؛ ج۔

یونانی باشندے؛ یونان سے نسبت رکھنے والی کوئی چیز. (ماخوذ : پلیٹس؛ فرہنگ عامرہ). [یونانی (رک) + ان : ا، لاحقۂ جمع].

یُونانِیَّت (و مع، شدی مع بفت) امث.

ملک یونان کی تہذیب، علوم و فنون، فلسفہ و مذہب وغیرہ نیز ان کی اثر پذیری؛ یونانی افکار؛ یونانی پن۔ یورپ کی نوزائیدہ یونانیت نے ۔۔۔۔۔ "خوش آمدید" کا مژدۂ جانفزا اپنی پیدائش کی قدیم سرزمین میں سنا ۔ (۱۹۲۵، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ)، ۱۳۵). آمونیوس (Ammonios) عرف "سکاس" ۔۔۔۔۔ فلوطین کا استاد ق ۲۴۲-۲۳۲، ۔۔۔۔۔ ولادۃً عیسائی تھا بعد میں یونانیت اختیار کرلی ۔ (۱۹۵۹، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ا، ۲ : ۶۶۹). یونانیت کا وہ سحر جو شروع شروع کی صدیوں میں عالم اسلام میں پھیل گیا تھا اب اس کے خاتمے کے دن قریب تھے ۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۱۸۰). سقراط، افلاطون اور ارسطو نے جو سوالات اٹھائے تھے یونانیت کا فلسفہ انہی سے برسرپیکار رہا۔ (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا، ۱۹۶). [یونانی + یت، لاحقۂ نسبت].

یُونانِیَّہ (و مع، شدی مع بفت) صف.

رک : یونانیت. (پلیٹس؛ اسٹین گاس). [یونانی (رک) + یہ، لاحقۂ نسبت].

یُونِٹ (و مع، کس ن) امذ.

ا۔ اکائی، وحدت، ایک چیز، شخص یا مجموعہ جو واحد اور مکمل سمجھا جائے۔ آوازوں کو ایک یونٹ میں یکجا کرنے کے لیے دو بنیادی اصول ہیں ۔ (۱۹۵۷، اردو ادب، جون، ۳۷). ہمارے قریب ہی خچروں کی ایک یونٹ رہتی تھی۔ (۱۹۸۸، تذکرۂ استخبارات، ۹۷). یہ یونٹ طول و عرض کے اعتبار سے دو میٹر زمین دوز تھا۔ (۲۰۰۵، بون سائی سازی، ۶۸). **۲۔ (عسکری) فوجیوں کا ایک دستہ جن سے مل کر ذیلی ڈویژن بنتا ہے، چار کمپنیوں یا ایک ہزار فوجیوں کی پیدل رجمنٹ۔** ڈسوزا کو اپنی خدمات اور یونٹ سے وفاداری کے صلہ میں میجر کا رینک مل گیا۔ (۱۹۵۷، انگلیاں فگار اپنی، ۲۴۶). بٹالین کو پلٹن یا یونٹ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳، پاکستان کا المیہ (ف)). جب شاہد اس سے اپنے یونٹ کی باتیں کرتا تو ریحانہ کو یوں لگتا جیسے وہ جے جے وتی کا الاپ کر رہا ہو ۔ (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۸۷). فوجی یونٹ نیا تھا یعنی ان یونٹوں میں سے تھا جو برما، ہندوستان کی سرحد پر کمک کی ضرورت کے پیش نظر تشکیل دیے گئے تھے۔ (۲۰۰۵، جو ئندہ یابندہ حیات کمیونزم اور بہت کچھ (ترجمہ)، ۳۱۲). **۳۔ فلم یا اشتہار کے گیت کی عکس بندی اور ریکارڈنگ کرنے والا عملہ۔** ایکٹر اور فلم یونٹ کے ارکان مینار کی گیلری پر تھے ... چھت پر کیمرا مین اور ہدایت کار تھے۔ (۱۹۸۴، قید مقام سے گزر، ۴۰). محشر صاحب نے ایک Jingle لکھا جسے سنٹرل پروڈکشن یونٹ کے پروڈیوسر انعام صدیقی نے ایک خوبصورت دھن بنوا کر ریکارڈ کیا۔ (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۶۲). **۴۔ سیاسی اکائی جو کسی وفاق کا حصہ ہو، صوبہ، ریاست۔** ہندوستان میں کم از کم پانچ صوبے یا احاطے قائم کیے جائیں ۔۔۔۔۔ ہر یونٹ کا محکمۂ مالیات، محکمۂ وصولی ٹیکس، امورِ رفاہِ عامہ اور محکمۂ فوج ایک دوسرے سے علیحدہ ہو۔ (۱۹۵۰، روزگار فقیر، ا : ۱۴۵).

مغربی اور مشرقی یونٹ ہیں پاکستان میں
جیسے دو ہم وزن پلّے عدل کی میزان میں

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۱۶). وظائف کی تقسیم اس طرح عمل میں لائی جائے کہ مرکزی حکومت یا کسی یونٹ کی حکومت ۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کی سرگرمی کو کالعدم نہ کرسکے ۔ (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۴). [انگ : Unit].

یونںچ/یونںچہ (وج، غنہ/سک چہ) ف م (قدیم).

(دکن) اسی طرح، ایسا ہی، یونہ.

چار پہر برقرار یونچ رہیا تھا سنجار
غرب کے کوے ڈول ڈبایا رسن

(۱۵۱۸، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ، ۱۸).

تج سات یاری کرکے قطب شہ نہ چھوڑ سے
یاری میں یونچ اچھتی اہے یار کی روش

(۱۶۱۱، قطبی قطب شاہ ک، ۲ : ۱۴۱). جو کوئی یو باٹ پایا دو آخر یونچہ کہتا ۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۵).

اسی کو کر یاد گیا یونچ او
جزیرے میں داخل ہوا پاؤں دھو

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۹۵). [یوں + چ/چہ (حرف تاکید)].

یون چھ (مع، غنہ، سک چھ) م ف (قدیم).

(دکن) یوہی ہی؛ اسی لیے، **یونچ**. یونچھ چیٹک لاتے لاتے، پھاندے میں بھاتے بھاتے، پھسلاتے پھسلاتے دیدار کے شہر لگن لائے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۷۴). [یونچہ (رک) کا ایک املا].

یُونس (و مع، فت نیز ضم ن) امذ.

۰۱ ایک مشہور پیغمبر اسلام کا نام جو قومِ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے، خدا کے حکم سے اُنھیں ایک مچھلی نے اپنے پیٹ میں رکھ کر صحیح سلامت اُگل دیا تھا.

وفاداری تے ماہی کے شکم سوں
نکل یونس فراغت پائے غم سوں

(۱۶۶۵، پھول بن، ۷۵). عجائب و غرائب دریا کے یونس علیہ السلام کو دکھائی دیتے تھے. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۵۴).

ہوتا نہ ترا دست حمایت کا جو ہم میں
یونس کی توقع نہ تھی ماہی کے شکم میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۹۳).

یوسف ہوں کہ یعقوب ہوں موسیٰ ہوں کہ عیسیٰ
جر جیس ہوں یا نوح ہوں یونس ہوں کہ یحییٰ

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، براہین غم، ۱۹). یحییٰ و عیسیٰ پر کتنے ایمان لائے، یونس ولوط کی تصدیق کتنوں نے کی. (۱۹۲۲، انشائے ماجد و لطائف ادب، ۹۶). حضرت یونس علیہ السلام کو ذوالنون کہا گیا ہے. (۱۹۸۱، علامت کے مباحث، ۴۲۶). حضرت یونس علیہ السلام کا وقتی گریز نبوت سے ولایت کی طرف اور رسول پاکؐ کا میلان ولایت سے نبوت کی طرف. (۲۰۰۰، اسلام و پیام، ۲: ۱۴۷). **۰۲ قرآن مجید کا ایک سورہ جس میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے.** اشارہ فاتحہ سے ہے اور میم سورۂ مائدہ سے اور یا سورۂ یونس سے. (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۱۵). سورہ یونس مکی سورتوں میں سے ہے. (۱۹۷۱، معارف القرآن، ۴: ۴۹۹). سورۂ یونس کی آیت ۲۲ میں ارشاد ہوا--- وہی ہے جو تم کو بحر و بر میں سفر کراتا ہے. (۲۰۰۵، علامت کے مباحث، ۳۹۹). **۰۳ رکن، ستون، کھم، تھونی، رکن دین، ستون دین.** ایک سیّارے کا نام کہ جس وقت برج حوت میں آجاتا ہے تو چوروں کے حق میں منحوس اور شگون بدمانا جاتا ہے. (فرہنگ آصفیہ). [عبر].

یُوں ہی (و مع، مغ) م ف؛ ~ یوں ہی؛ یوں ہیں.

۰۱ اسی طرح، اسی طریقے سے، اسی ڈھنگ سے، یوں ہی.

یونہی سب اسماءِ کیانی حادث جانو اور نقصانی

(۱۷۶۲، مثنوی رمز العشق، ۴۴).

غرض اور سب یونہی کہنے کو ہیں
مسیحا کے لب یونہیں کہنے کو ہیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۶۹). خاص و عام کی زبان پر یونہی ہے. (۱۸۵۶، خطوط غالب، ۵۸۵).

سایہ تیرے فیض کا سر پہ یونہی قائم رہے
ہم میں تجھ میں جو کشش باہم ہے وہ دائم رہے

(۱۹۱۷، نقوش و آثار، ۱۵).

سوچتا ہوں اگر کوئی جھونکا نہ آیا تو کیا پھول چپ چاپ مرجائیں گے
میرے ویران کمرے کے یہ قمقمے کیا یونہی تیرگی میں اتر جائیں گے

(۱۹۵۴، دشت وفا، ۳۴). میاں صاحب کا راسخ عقیدہ تھا کہ جب تک کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہوگا برطانوی سامراج ہم پر یونہی مسلّط رہے گا. (۱۹۸۶، سبط حسن، افکار تازہ، ۱۹۲). مرزا صاحب نے "یونہی" کو قلم زد کرکے اس کی جگہ "یونہی" لکھ دیا. (۲۰۰۰، املائے غالب، ۱۵۲). **۰۲ (i) بلا سوچے سمجھے، بلا ارادہ، کچھ مقرر یا طے کیے بغیر.**

ہر قدم پہ چار سمتوں کا تعین کس لیے
یونہی چلتا جا کہیں تو راستا لے جائے گا

(۱۹۷۴، پرچم گرد باد، ۱۷۲). **(ii) بلا مقصد، غیر ضروری طور پر.** ٹانکا توڑتے وقت دو تین ٹانکے یونہی لگا دیتے ہیں. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۲). **۰۳ ویسے ہی، پہلے سے، ایک تو (کی جگہ).** یہ بتاؤ تم نے دروازہ کیوں نہیں کھولا، دروازہ کھولتی میری بلا. میں یونہی دن بھر مرتی کھپتی ہوں. (۱۹۵۹، اتالیق بی بی (کشکول)، ۶۰۱). یونہی صاف صاف کیوں نہیں کہتیں کہ سلامت جان اور مبارک علی نے سازش کی ہے. (۱۹۷۱، سید عابد علی عابد، داغ ناتمام، ۲۷۹). **۰۴ مفت، بلاقیمت.** بھائی- علاج میں روپے لگتے ہیں یا یوں ہیں. (۱۹۱۶، کمسن بیوی مسن شوہر، ۸). انھوں نے ان کی بعض گرفتار شدہ عورتوں کو خرید لیا اور بعض کو یونہی آزاد کردیا گیا. (۱۹۶۷، بلوغ الارب، ۲: ۴۰۸). **۰۵ فضول، خالی.** بادشاہ یونہی محل میں پڑا عیش و طرب میں مصروف رہتا تھا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵، ۱: ۵). یونہی سوچنے سے کیا فائدہ، مگر کیا کروں کم بخت دماغ تو نیند میں بھی نہیں سوتا. (۱۹۵۷، پہلی کہانیاں، ۱۴۷). یونہی کھڑی ہو (ہنس کر) پگلی کہیں کی ادھر آنو! (۱۹۷۵، خاک نشیں، ۱۴۰). یہی صورت اعداد میں صفر کی ہے صفر کی تنہا کوئی حیثیت نہیں ہے یونہی پڑا رہتا ہے. (۲۰۰۰، افکار، کراچی، مئی، ۳۳). **۰۶ بیکار، رائگاں.** اتنی ساری کتری ہوئی چھالیہ سب یونہی گئی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۴۴). **۰۷ بے فائدہ، ناحق، بلاوجہ.** گل آرا نے کہا اماں جان! آپ یونہی فرماتی ہیں یا وہ لڑکا سچ مچ مرگیا. (۱۹۰۵، فراق (ناصر نذیر)، اردو کا بہترین انشائی ادب، ۱۲۹).

وہ یونہی خفا مجھ سے کل ہوگئے
یہاں سو دماغی خلل ہوگئے

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بینظیر، ۲۰۶).

اُس جانِ جہاں کو بھی یونہی قلب و نظر نے
ہنس ہنس کے صدا دی، کبھی رو رو کے پکارا

(۱۹۵۲، دستِ صبا، ۶۳). اور اگر واقعتہ مجھے ان کے فن پر ہی کچھ پڑھنا ہوتا تو آپ سب کھلی آنکھوں دیکھتے کہ پھر بھی میں یونہی بغلیں جھانکتا رہا ہوتا. (۱۹۹۱، میرزا ادیب شخصیت، فن، ۶۵). **۰۸ بلادِقت، آسانی سے، بے ارادہ، جھٹ پٹ نیز فوراً.** دن یونہی کٹ رہے تھے روز صبح آفس جانا شام واپس آنا اور پھر دیر رات گئے سو جانا. (۱۹۹۴، افکار، کراچی، جون، ۶۲).

---سا صف.

تھوڑا سا، معمولی سا.

مرا دل بھی زندہ تھا ہمدم بھی
مگر اب تو یونہی سا کچھ یاد ہے

(۱۹۴۱، انوار، ۹۱).

آنے کا احتمال ہے یونہی سا کچھ خیال ہے
دل کا عجیب حال ہے اور جو کہیں وہ آئیں بھی

(۱۹۸۳، بیاض (کلیات سلیم احمد، ۷۹).

---سَہی م ف فقرہ.

ہمیں اسی طرح منظور ہے، جیسا تم ٹھیک سمجھو.

جو کہو گے تم کہیں گے ہم بھی ہاں یونہی سہی
آپ کی یونہی خوشی ہے مہرباں یونہی سہی

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۳۶).

چلو عذاب سہیں دوستی کے یونہی سہی
کہ وہ کسی کا ہوا ہم کسی کے یونہ سہی

(۱۹۸۳، نابینا شہر میں آئینہ (کلیات احمد فراز، ۹۹۲). تم نے رقند لگائی اور پہنچ گئے اندلس میں، اچھا یونہی سہی۔ مگر یہ جو تم نے کھجور کے پیڑ پر لا کر تان توڑی ہے، اس میں کیا رمز ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۱).

--- سی صف مث.

۱۔ ذرا سی، تھوڑی سی. کچھ یونہی سی بدلی تھی تو دیکھتے کیا ہیں کہ ---ایک حسین منہ جبیں چمکتی چلی آتی ہے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۶).

یونہی سی اس کی مجھے گر خبر ہوئی تو ہوئی
کہ دیر دیر تک اب میں اُداس رہتا ہوں

(۱۹۴۳، رمزد کنایات، ۱۷۶). ڈاکٹر صاحب کے حکم کی تعمیل میں میں نے بھی کچھ یونہی کی تقریر کی۔ (۱۹۸۷، شاخ ہری اور پیلے پھول، ۴۸). **۲۔ اسی طرح، بلا ارادہ.**

تھوڑی تک لٹ آئی ہوئی ہے
یونہی سی لہرائی ہوئی ہے

(۱۹۵۵، مجاز (اسرار الحق)، آہنگ، ۷۲).

---کا یُوں ہی رَہ جائے فقرہ.

(عور) کوسنا: تمھاری سب دولت ضائع ہوجائے، کچھ تیرے کام نہ آئے۔ مجھے السنا بلسنا نصیب نہ ہو، ہیضہ تجھے کھا جائے، سب یونہی کا یوں ہی رہ جائے. (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۵۸).

--- ہے فقرہ.

اسی طرح ہے، ایسا ہے. (علمی اردو لغت).

یُونِہیات (و مع، مغ، کس ہ) م ف؛ ج.

بیکار یا فضول باتیں یا کام، فضول چیزیں. ایسی باتوں کو ینہیات کے ذیل میں رکھنا چاہیے نہ کہ ان پر بحثا بحثی کر کے انہیں وزن دار بنانا؛ آپ اسے مرغی کی اذان سمجھ لیجیے. (۲۰۰۹، الزبیر (سہ ماہی)، ۱: ۱۷۶). [یونہی + ات، لاحقہ جمع].

یُونْہیں (و مع، مغ، ی مع) م ف.

اسی طرح، اسی ڈھنگ سے؛ باقی معنوں کے لیے دیکھیے یونہی (جو درست املا ہے)۔ جانتا تھا کہ یونہیں ہمیشہ نبھیگی، عین بے فکری میں یہ حادثہ روبکار ہوا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۱۸).

کہتے ہو کہ میں خوش ہوں جہاں تک تو عمیں ہو
اچھا یونہیں سرکار کی مرضی ہے یونہیں ہو

(۱۸۲۳، حیدری (کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، ۱۷۲).

مجکو بھی ضد چڑھی ہے دن رات بھیگ احمق
یونہیں تو ایکے ساری برسات بھیگ احمق

(۱۸۳۰، نظیر، ک، مرتبہ (نول کشور)، ۵۵۸).

پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
یونہیں مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۵۰).

باغ سب کے یونہیں اوجڑتے ہیں
کیا غم بادِ صرصری کرنا

(۱۹۱۳، نذر خدا، ۲۶). اختلاط و آمیزش کا یہ سلسلہ دنیا میں یونہیں چلتا رہے گا. (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۵: ۶۱۸).

یَونی (فت ی، د) امث.

یون عورت، یون کی بیوی؛ یونانی عورت؛ ملسمان عورت. (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [یَون (۲) کی تانیث].

یَونی (ولین) امث.

رشتے دار عورت. (پلیٹس). [س:].

یونی (و مج) امث.

۱۔ جائے تولد، رحم، بچہ دانی نیز عورت کی شرم گاہ، جونی. اسے نیچی اونچی یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۲۹۹). موہنجوڈرو میں لنگم اور یونی کی پرستش کی جاتی تھی. (۱۹۵۱، تاریخ تمدن ہند (عہد قدیم)، ۵۱). کیا تجھے ہر لمبوتری چیز ایک لنگ اور پیٹر پر کی گانٹھ یونی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۶۶، لاجونتی، ۱۰۷). بہت سے شومندروں میں شوجی کا صنم اسی شکل میں یونی (آلہ تناسل مادہ) کے اوپر دھرا ہوا پایئے گا. (۱۹۹۹، باتیں کچھ سریلی سی، ۱۱۶). **۲۔ وطن، دیس، پیدائش کی جگہ.**

دہرم ہی کی وجہ سے یہ منش افضل کہلاتا ہے
نہیں تو اپنی یونی میں گدھا بھی پیٹ بھرتا ہے

(۱۹۱۵، آریہ سنگیت رامائن، ۳: ۳۰۸). **۳۔ جون، حلیہ، وضع قطع.** مرزا غلام نے ---عیسائیوں سے کہا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کی "یونی یا جون" میں آیا ہے. (۲۰۰۲، بارنابس کی انجیل (پیش لفظ)، ۲۳). **۴۔ نسب؛ بنیاد، سرچشمہ.** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س:].

---دیوی (---ی مج) امث.

(ہندو) لنگم دیوتا کی طرح مقدس دیوی جس کی پرستش کی جاتی ہے یہ افزائشِ نسل اور زرخیزی کی علامت سمجھی جاتی ہے. دیوی ماں، مقدس درخت، شجر حیات کی دیوی یا دیوتا، لنگم دیوتا، یونی دیوی یہ سب مقامی تصورات ہیں، زرخیزی اور زندگی سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۸۹، تاریخ پاکستان (قدیم دور)، ۲۹۲). [یونی + دیوی (رک)].

---لِنگ (--- کس ل، غنہ) امذ.

وہ چھوٹا سا ابھار جو فرج کے بالائی حصے میں غلاف فرج سے ڈھکا ہوتا ہے اور نہایت ذکی الحس ہوتا ہے، رک: بظر. (ماخوذ: فرہنگ تلفظ). [یونی + لنگ (رک)].

یُونیسکو (و مع، ی مج، سک س، و مج) امذ.

اقوام متحدہ کا تعلیم، سائنس اور ثقافت کا امدادی ادارہ. گزشتہ جنگ میں بہت سے ملکوں کے کتب خانے اور اسکول برباد ہوگئے تھے۔ یونیسکو کی مدد سے اب ان کتب خانوں کو پھر سے قائم کیا جارہا ہے. (۱۹۵۲، امن کے منصوبے، ۴۲). یونیسکو، بین الاقوامی ادارہ

مہاجرین (I.R.O) اور ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے بھی اپنے اپنے دائرہ عمل میں انسانی حقوق کے تعین و تحفظ کے لیے قابل ذکر کام کیا ہے. (۱۹۷۶، بنیادی حقوق، ۹۲). چار سال پورے کرنے کے بعد یونیسکو نے اختر کو پیرس ہیڈ کوارٹر میں بلالیا. (۱۹۹۵، ہم سفر، ۲۹۲). آئی اے ای اے (IAEA) اور یونیسکو کے علاوہ اس کو اطالوی حکومت سے فیاضانہ مالی امداد بھی ملتی ہے. (۱۹۸۷، پاکستان سائنس تعلیم اور معیشت، ۲۶۰). [انگ: UNESCO].

یُونِیسیف (و مع، ی مع، ی مج) امذ.

اقوامِ متحدہ کا بچوں کے ہنگامی فنڈ کا ادارہ جو تمام دنیا خاص طور پر پسماندہ علاقوں اور ترقی پذیر ملکوں کے بچوں کو امداد بہم پہنچاتا ہے. اسلام آباد ایئر پورٹ پر یونیسیف کے خصوصی ایلچی --- کا خیر مقدم کیا. (۱۹۸۴، جنگ کراچی، ۲۷/فروری، ۱). حالانکہ یونیسیف (UNICEF) خواتین اور بچوں کے لیے بہت کام کرتا ہے. (۲۰۰۴، روح کے زخم، ۱۰۰). [انگ: UNICEF].

یُونِیفارُم (و مع، ی مع، سک ر) امذ؛ ~ یونی فارم.

یکساں وضع اور رنگ کا لباس جو کسی تعلیمی ادارے یا مسلح افواج وغیرہ کے اراکین کو پہننا پڑتا ہے، وردی. قیصر گرم موسم کے مناسب پورا یونیفارم پہنے تھے. (۱۸۹۹، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ، ۴۵). اراکین شہر کا مجمع تھا۔ اکثر یونی فارم پہنے ہوئے جس سے مجمع کی رونق بڑھ گئی تھی. (۱۹۲۴، خونی راز، ۱۸۶). اس وقت کالج میں جس یونیفارم کا رواج ہے وہ اسی تجویز کی ادھوری تعمیل ہے. (۱۹۴۳، حیات شبلی، ۲۰۱). رات کو چچا اپنا یونیفارم، فل بوٹ اور آہنی خود پلنگ کے برابر کرسی پر رکھ کر سوتے تھے. (۱۹۶۷، جلاوطن، ۱۱۱). ہماری گائیڈ ایک اسمارٹ سی خاتون تھیں جنھوں نے نیلے رنگ کی یونیفارم پہن رکھی تھی. (۱۹۹۹، امریکا کی تلاش، ۳۱). فرانسیسی اسکولوں میں یونیفارم پہننے کی کوئی شرط نہیں. (۲۰۰۵، مکالمہ، کراچی، ۱۴: ۲۹۴). [انگ: Uniform].

یُونِیَن (و مع، کس ن، فت ی) امث.

۱. تنظیم یا جماعت جو اپنے حقوق کے دفاع کے لیے بنائی جاتی ہے؛ (خصوصاً) محنت کشوں کی تنظیم، مزدوروں کی انجمن، طلبہ انجمن. کچھ ہی دنوں میں یہ سننے میں آیا کہ یہ کھیل کا مرد میدان یونین کا وائس پریسڈنٹ ہے. (۱۹۰۷، مضامین عبدالماجد، ۲۵۱). سگار بنانے والوں کی یونین کو سگار بنانے والی مشینوں نے تباہ کر دیا. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین، ۲۹۹).

آج لیبر یونین میں شادمانی آئی ہے
آج مزدوروں کو یاد اپنی جوانی آئی ہے

(۱۹۷۶، سید محمد جعفری، تیر نیم کش، ۱۶۶). مخدوم شروع سے ہی شاعری کے علاوہ سیاسی اور ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے. (۲۰۰۶، داستاں کہتے کہتے، ۵۵). **۲. اتحاد، اتفاق**.

تامل رائے میں دیکھیں تو دیکھیں کام میں پھرتی
لڑائی فیلڈ میں دیکھیں کلب میں یونین دیکھیں

(۱۸۸۹، کلیات نظم حالی، ۲: ۶۹). مسلم ممالک اقتصادی قربانیاں دے سکتے ہیں، چند برسوں کے دوران یہ ممکن ہے کہ کسی نہ کسی شکل و صورت میں اتحاد یا یونین تشکیل پاسکے. (۱۹۸۹، آرثار و افکار، ۱۱۰). **۳. اتصال، وصل، وحدت؛ (سیاست) وفاقی وحدت**. وحدیت (یونین) کے لیے تجویز ہوا کہ امور خارجہ، دفاع اور مواصلات اس کے دائرہ اختیار میں ہوں گے. (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۲۵). ایک متوازن باہمی شعور اور سماجی و معاشی معاملات میں توازن بھی فرقوں کو وفاقی یونین تشکیل کرنے پر مائل کر سکتے ہیں. (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۱۳). [انگ: Union].

--- کمیٹی (--- فت ک، ی مج) امث.

شہری اور ضلعی انتظامیہ کی مدد کرنے والے افراد کی جماعت یا مجلس. ٹاؤن کمیٹیاں، یونین کمیٹیاں اور یونین کونسلیں بنائی گئی ہیں. (۱۹۷۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۶۹). [انگ: CommitteeUnion].

--- کَونسَل (--- و لین، سک ن، فت س) امذ.

شہری اور ضلعی انتظامیہ کی مدد کرنے والے افراد کی مجلس، جماعت یا انجمن. ٹاؤن کمیٹیاں، یونین کمیٹیاں اور یونین کونسلیں بنائی گئی ہیں. (۱۹۷۰، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۵: ۴۶۹). یونین کونسل کی سطح پر عمدہ قسم کی لائبریریاں ہوں تاکہ عوام میں کتابیں پڑھنے کا رجحان پیدا کیا جاسکے. (۱۹۹۱، تعلیم و تعلم میں انقلاب کیوں اور کیسے، ۸۰). [انگ: CouncilUnion].

یُونِیَنِسْٹ (و مع، کس مج ن، فت ی، کس ن، سک س) امذ.

ہندوستان کی ایک سیاسی جماعت کا نام جو مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالف تھی. زمیندارہ لیگ والے پرانے یونینسٹوں نے بھی جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا انہیں کی پیروی کی. (۱۹۵۰، حرف و حکایت، ۳۹۸). اگرچہ بعض عمومی باتیں ویسے بھی سمجھ میں آجاتی ہیں لیکن یونینسٹ پارٹی ---- پنجاب کی مقامی تحریکیں، سیاسی شخصیات ---- اس تواتر سے اس جغرافیہ میں آتے ہیں کہ ان کو سمجھے بغیر حسرت کے طنز کو کماحقہ نہیں سمجھا جاسکتا. (۱۹۹۰، اردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، ۳۳۶). [انگ: Unionist].

یُونِیوَرْسِٹی (و مع، ی مع، فت و، سک ر، کس س) امث.

اعلیٰ تعلیم کی درس گاہ جہاں علوم و فنون کی تعلیم و تحقیق اور امتحان کا انتظام ہو اور سندیں عطا کی جاتی ہوں جیسے: بی اے، ایم اے اور ڈاکٹریٹ وغیرہ کی، دانش گاہ، جامعہ. انتہائے مرتبہ ہے کہ یونیورسٹی پنجاب میں قائم ہوئی. (۱۸۶۹، مقالات مولانا محمد حسین آزاد، ۳۹۲). مکتب حربیہ ---- بہت بڑی یونیورسٹی ہے جس پر ترکوں کو فخر ہے. (۱۸۹۲، سفر نامہء روم و مصر و شام، شبلی، ۵۷). وہ مسوری سے بخیریت واپس آگئے اور یونیورسٹی جانا شروع کر دیا ہے. (۱۹۳۹، دامان باغباں، ۶۸).

سنا ہے سندھ یونیورسٹی کی فیس ہے تگڑی
یہاں ہر چیز تب ملتی ہے دی جاتی ہے جب پگڑی

(۱۹۷۶، تیر نیم کش، ۱۲۱). عذرا اور زرّیں ---- یونیورسٹی میں پہنچ چکی تھیں. (۲۰۰۶، داستان کہتے کہتے، ۲۵۴). [انگ: University].

یُونِیوَرْسَل (و مع، ی مع، فت و، سک ر، فت س) (الف) صف.

ایک طبقے یا دنیا میں تمام لوگوں سے متعلق، (وہ کام یا چیز) جس کی خصوصیات کا سب سے یا کُل سے تعلق ہو، جو سب ہی موضوعات اور میدانوں کا احاطہ کیے ہوئے ہو، کائناتی، آفاقی، ہمہ گیر، جامع، عمیم. ایسے واقعات تاریخ کی حقیقی جزئیات کا کام انجام دیتے ہیں اور اپنی فطرت میں یونیورسل ہیں. (۱۹۹۳، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۳۸).

یُونِیوَرْسَل (و مع، ی مع، فت و، سک ر، فت س) (ب) امذ.

(فلسفہ) کسی تصور یا ادراک کا ایک نوع کے افراد کو محیط ہونے کی حالت یا کیفیت، آفاقیت. گھپلا یہ ہے کہ کیرکے گور دوسرے مغربی مفکرین کی طرح "عمومیت" (جسے انگریزی میں) "جنرل" کہتے ہیں اور "آفاقیت" (جسے انگریزی میں "یونیورسل" کہتے

ہیں) ان دو باتوں میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ (۱۹۷۸، مجموعہء محمد حسن عسکری، ۵۹۲). [انگ : Universal]۔

یُوہا (و مع) امذ.

ایک قسم کا سانپ جس کی نسبت مشہور ہے کہ جب وہ ہزار برس کا یا اس سے زیادہ کا ہوتا ہے تو اسے یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ جس شکل اور جس روپ کا چاہے بن جائے یعنی آدمی، انسان، حیوان بن سکتا ہے اس کی نسبت بہت سی حکایتیں مشہور ہیں؛ رک : یوحا۔

دیکھنے میں تو یہ نموہا ہے
لیک کھانے کے وقت یوہا ہے

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۶۴).

کیوں کر ہو سیر نعمتِ دنیا سے آدمی
یوہا بنی ہے دل میں بلائے ہوا و حرص

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۶). [یوحا (رک) کا ایک املا]۔

یُوہیں (و مع، ی مع) م ف؛ ~ یوں ہیں۔

ا۔ رک : یونہی، خوامخواہ، بے وجہ، بلاوجہ، بلاسبب، یوں ہیں کا مخفف۔

علی بولے یوہیں بی سارے طلسم
نہ دھرتے ہیں جیو لیک دھرتے ہیں جسم

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۸۷۷).

ہم نے تو اس کو ہرگز منہ سے نہ کچھ کہا تھا
کچھ یوہیں ہوگیا وہ بیزار بیٹھے بیٹھے

(۱۸۲۴، مصحفی، د، ۳۳۰).

یوہیں افسردہ کیوں بیٹھے ہو زاہد
اُٹھو یہ مے کے پی آنے کے دن ہیں

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۲۷). **۲۔ اسی طرح، اسی طریقے سے، اسی ڈھنگ سے (باقی معنوں کے لیے دیکھئے یونہی جو درست املا ہے)۔**

نہیں کچھ پیش رفت ہوتا ہمارا عشق سے حاتم
ازل کے روز سے کی تھی یوہیں تقدیر یا قسمت

(۱۷۴۰، دیوان زادہ، حاتم، ۵۴).

یہ جانا کہ یوہیں رہے گا یہ دور
زمانے کا سمجھا انھوں نے نہ طور

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۴۹).

مرے نالے کہیں اس گنبدِ بے در سے اوپر ہیں
ہوا کیوں باندھتے بادل یوہیں اوپر سے اوپر ہیں

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۴۴).

یوہیں لپٹے رہو میرے گلے سے
محبت کی چلی آتی ہے بُو آج

(۱۸۹۱، تعشق لکھنوی، گلزار تعشق، ۸).

نصیبِ دوستاں گر انکے اوپر موت آئی ہے
خدا یوہیں کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۱: ۵۳).

رہے یوہیں ہمیشہ تیرے سر سایہ والدین کا سہرا

(۱۹۲۶، ریاض رضواں، ۵۲۱).

--- سا صف.

تھوڑا سا، معمولی سا.

مطلب جو شیخ کا ہے وہی برہمن کا ہے
یوہیں سا اختلاف ہے وہ بھی کہیں کہیں

(۱۹۴۸، نو بہاراں، ۱۱۷).

--- سَہی م ف.

نکلے دھوئیں کو لیکے ہمارے شرارِ دل یوہیں سہی نکل تو گیا کچھ بخارِ دل. (۱۸۹۵، خزینہ خیال، ۱۰۳).

--- گُزر گئی فقرہ.

اسی طرح بسر ہو گئی نیز ایسے ہی گزر جائے گی، اسی طرح گزر جائے گی.

غنی ہے دل سوئے دولت نظر نہیں رکھتے
یوہیں گذر گئی ہم سیم و زر نہیں رکھتے

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۲: ۱۵).

یہ (کس مج ی) کلمۂ ایجاب.

اَ (کلمہ اشارہ، قریب کے لیے) اس؛ سامنے کا، حاضر، موجودہ؛ جیسے : یہ مرد، یہ عورت، یہ کتاب وغیرہ.

یہ سب عالم تیرا رزاق سبھوں کیرا

(۱۴۹۶، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ، ۲۳).

علیؑ کے یہ دو فرزند بی بی فاطمہؓ کے دلبند

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، ۶، ۲: ۵۲).

اس کے پیچاں کا کچھ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۱۷).

یہ منصور کا خونِ ناحق کہ حق تھا
قیامت کو کس کس سے خوں دار ہوگا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۷).

کیوں ہمارے سدّ راہ ہو اے سگانِ کوئے دوست
گوشت یہ کسکے لئے ہے استخواں کسکے لئے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۶۶). آپ جائیے --- ہم اور یہ یہاں رہیں گے. (۱۸۸۰، فسانہ آزاد، ۳۸۷). لیکن یہ زمانہ ابوالفضل جیسے لسان انشا پر دراز کا ہے. (۱۹۵۰، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۱۶۹).

گو بڑی چیز ہے غم خواریِ اربابِ وفا
کتنے بیگانہ آئین وفا ہیں یہ لوگ

(۱۹۷۳، دشت وفا، ۹). گویا یہ ایک ارب افراد محض ایک فرد ہیں. (۲۰۰۴، فکریات (ترجمہ)، ۳۰). **۲. (i) ایسا، اِس طرح کا، اس طرح کی".**

اگر یوں کہے یہ کہ وہ مر گیا
کہیں ہائے دوزخ میں وہ جر گیا

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۲۰).

کھو دیا نورِ بصارت انتظارِ یار نے
ہے غبار آنکھوں پہ چھایا یہ تکا ہے راہ کو

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۱۵).

مرا دودِ آہ اے دل یہ گیا ہے کیا فلک پر
لب یار تک پہوپنچتا تو سمت کے خال ہوتا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۶۸). مجھے کیا خبر تھی کہ ایک پانچ ہی برس میں اس کی یہ گت ہوجائیگی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۲۹).

رات بھر مجھ کو لٹاتی رہی انگاروں پر
چاندنی یہ نظر آتی ہے جو دیواروں پر

(۱۹۳۱، مایل، د (انتخاب)، ۱۱).

آخر اک روز یہ دولت کا فسوں ٹوٹے گا
رنگ محلوں کے دریچوں سے لہو پھوٹے گا

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی، ۷۱).

مرے کچھ دوستوں کو مجھ سے اکثر یہ شکایت ہے
عزیزم ہے نہیں لکھو عزیزم وہ نہیں لکھو

(۱۹۹۹، لقمہ تر، ۲۴). **(ii) وہ وہ، ایسی ایسی.**

یہ سخت سست باتیں سنائیں کہ کیا کہوں
دریا غضب کا تھا کہ مرے سر سے بہہ گیا

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۲۰). **۱۰۳ اتنا، اس قدر، اس درجہ، اس حد تک.**

برہم و درہم ہوئی سنگت تمام
یہ فساد اس جا ہوا نزدیک شام

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۸).

دن بدن اب لطف تیرا ہم پہ کم ہونے لگا
یا تو تھا ویسا کرم یا یہ ستم ہونے لگا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۶). کندوری نے یہ ناز کی وصفائی و خوبصورتی کہاں سے پائی. (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۳۸).

یہ آتش مرے دل کی تھی مشتعل
کہ دوزخ کا بازار بھی سرد تھا

(۱۷۹۸، سوز، د، ۱۵). اُس مرد کی صورت دیکھ کر یہ ہیبت غالب ہوئی کہ ہوائیاں منہ پر اڑنے لگیں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۱۲).

تری دوری میں اے دریائے خوبی دل یہ مضطر ہے
کہ جوں خشکی میں ہوجاتا ہے ابتر حال ہی کا

(۱۸۲۶، معروف، د، ۳).

یہ ناتواں ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا
مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا

(۱۸۵۱، مومن، د، ۴).

یہ باریک انکی کمر ہوگئی
کہ نظروں میں تارِ نظر ہوگئی

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۷۵).

جب یہ بیخود ہوگئے اک خود نما کو دیکھکر
رہ چکے بس ہوش میں موسیٰ خدا کو دیکھکر

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۶۲).

تڑپ یہ دل کی کہ بس حسی بھی ہزار جاں سے نثار جس پر
سکون ایسا کہ جس کی ہر ہر ادا سے لاکھ اضطراب پیدا

(۱۹۳۴، شعلہ طور، ۱۷۱). میرے زیر بحث اس کی طبیبانہ حیثیت ہے خاص طور پر اس کا یہ مقام کہ وہ طب کے اصول کا واضع تھا. (۱۹۸۹، ریگ رواں، ۱۳۹). **۱۰۴ بطور ضمیر، فرد یا شخص کی جگہ مستعمل، یہ لوگ.**

شور و شر کرتے یہ ہیں ہستیِ دو روزہ پر
آسماں اہلِ زمیں سر پہ اٹھالیتے ہیں

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۸۹). انہیں بھی اس کی اطلاع ہوگئی اور یہ راتوں رات جہاز میں بیٹھ کر وہاں سے بھاگ نکلے. (۱۹۱۲، چند ہمعصر، ۶۹). **۱۰۵ اس لیے، اس وجہ سے، اس سبب سے.**

تم تو جاتے ہو میں یہ ڈرتا ہوں
وقت آجائے پھر نہ مشکل کا

(۱۹۲۶، فغان آرزو، د، ۴۸). **۱۰۶ برائے اظہارِ کثرت، مبالغہ، افراط و تعجب، اس کثرت سے، اس قدر، یہاں تک.**

ہے یہ حاصل تمام میلے کا
اس بجز کچھ نہ نفع ریلے کا

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۱۷).

مرتا ہے جہاں تجھ پہ یہ اے قاتلِ عالم
اب زندہ بھی پہنے ہوئے پھرتے ہیں کفن کو

(۱۸۵۴، دفتر فصاحت، ۱۴۴).

میں کہوں کیوں کہ خموشی میں مزہ ہوتا نہیں
ہے یہ شیرینی کہ لب سے لب جدا ہوتا نہیں

(۱۸۹۵، دیوان زکی، ۱۱۱). **۱۰۷ کسی چیز کی طوالت یا بڑا ہونے کو ظاہر کرتے وقت مستعمل.** مستقیم نے کہا "وہ --- وہ، جس کی یہ بڑی بڑی آنکھیں تھیں". (۱۹۵۵، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۱۳۷). **۱۰۸ (عور) اشارہ بہ طرف خاوند یا شوہر، میاں.** یہ ہر بار یہی کہتے ہیں بھائی صاحب کہ یہ آخری بار ہے میں کیسے ان کا اعتبار کرلوں. (۱۹۸۵، کچھ دیر پہلے نیند سے، ۱۴۹).

--- اَپنا ہی راگ گاتا/گائے جاتا ہے فقرہ.

یہ اپنے ہی مطلب کی کہے جاتا ہے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- اُتنا زمین کے نیچے ہے جِتنا زمین پر ہے فقرہ.

رک: یہ جتنا زمین کے اوپر الخ.

نہ دینا بوسہ پا گو فلک جھکتا زمیں پر ہے
کہ یہ اُتنا زمین کے نیچے ہے جتنا زمیں پر ہے

(۱۸۵۱، مومن، د، ۲۰۸).

--- اَچرَج ہے فقرہ.

تعجب اور حیرت کے اظہار کے موقعے پر کہتے ہیں.

ستارے شب کو نکلیں پر عرق کے قطرے اس منہ پر
یہ اچرج ہے کہ جرات دن کو یوں تارے چھٹکتے ہیں
(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱: ۵۴۰).

---اُس سے بَ‌لیس ہے فقرہ.
یہ اس سے بڑھ کر ہے، فائق ہے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---الگ بات ہے فقرہ.
رک: یہ اور بات ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی تعمیر ہماری تخریب ہو۔ (۱۹۵۳، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۲۳۶).

---اَور فقرہ.
مزید، اس کے علاوہ۔ اب چوتھا سبب یہ اور بیان کیا جاتا ہے. (۱۸۹۰، جغرافیہ طبعی، ۱: ۵۹).

---اَور بات ہے فقرہ.
یہ بات جدا ہے، اس سے قطع نظر، یہ الگ بات ہے.

یہ اور بات ہے ناحق صنم جو قتل کریں
ثبوت جرم و خطا کا نہیں پیمبر پر
(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۸۶).

صد شکر ، کچھ تو ان سے ہوئی آج گفتگو
یہ اور بات ہے کہ حریفانہ ہوگئی
(۱۹۲۲، آئینہ حیرت، ۹).

کھاکے چڑ کے ہنسو یہ بات ہے اور
آرزو جی ہی جانتا ہوگا
(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۱۹).

ظالم نہ کہہ سکوں تمھیں یہ اور بات ہے
لیکن ہے یاد دل کو ابھی انتہا کی چوٹ
(۱۹۴۷، نوائے دل، ۷۸). یہ اور بات ہے کہ بغداد جانے کے لیے کوئی کارگر بہانہ تلاش کرنا۔ (۱۹۶۵، بجنگ آمد، ۹۹).

---اَور وہ فقرہ.
اسی طرح کی اور باتیں، یہ بھی اور وہ بھی (کسی بات کو مختصر کرتے ہوئے)۔ کہا کرتی تھی کہ میں تم پر جان دیتی ہوں، میری جان جاتی ہے، اور یہ اور وہ۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۱۸۱).

---اَور ہوئی فقرہ.
یہ مزید بات ہوئی، اس پر طرہ یہ ہے، ایک مصیبت تھی کہ دوسری آگئی.

ہوش تو گم تھے پتا صبر کا بھی دل میں نہیں
آج یہ اے نگہ ہوش ربا اور ہوئی
(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۱۲۱).

---ایک ہی ہوئی فقرہ.
یہ خوب بات ہوئی، یہ خوب بات کہی، یہ عجیب بات ہے.

مانا حجابِ دید ، مری بیخودی ہوئی
تم وجہِ بیخودی نہیں، یہ ایک ہی ہوئی
(۱۹۴۱، فانی، باقیات فانی، ۶۶).

---آپ کے فَرمانے کی بات ہے فقرہ.
کوئی غلط یا ناجائز بات کہے تو بطور تنبیہ کہتے ہیں. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت؛ فیروز اللغات).

---آزما کَر وہ آزما کَر فقرہ.
تجربہ کرکے، اچھی طرح جانچ پڑتال کرکے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ فیروز اللغات؛ علمی اردو لغت).

---آگیا وہ آگیا فقرہ.
دوسرے کی ہمت بڑھانے کے واسطے کہتے ہیں کہ بہت قریب ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت، نور اللغات).

---آنکھ ساون وہ آنکھ بھادوں فقرہ.
کسی کے متواتر پھوٹ پھوٹ کر رونے کے وقت مستعمل.

یہ آنکھ اپنی ساون ہے وہ آنکھ بھادوں
ٹپاٹپ ہے آنسو کی پانی کا چھالا
(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۲۶).

---آیا وہ آیا فقرہ.
ابھی آیا، بہت جلد آؤں گا، ابھی ابھی آیا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---بات پَیروں نہیں چَلتی فقرہ.
ایسا معاملہ یوں طے نہیں ہوگا، یہ مراد پوری نہ ہوگی، یہ تدبیر اچھی نہیں. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---بات تو ہے فقرہ.
رک: یہ بات ہے، یہ بات ٹھیک ہے، یہ بات سچ ہے (کسی بات کی تصدیق کے لیے مستعمل)۔ دکھی نے کسی قدر مغموم لہجے میں کہا ہاں یہ بات تو ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند وفا کی دیوی، ۶۴).

---بات دُوسری ہے فقرہ.
رک: یہ اور بات ہے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---بات شَرافَت سے بَعِید ہے فقرہ.
شریف آدمی ایسی بات نہیں کرتا. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---بات کَہاں فقرہ.
یہ موقع پھر حاصل نہ ہوگا، یہ بات پھر نہ سن سکوگے.

سن لو جو ہم بیان کریں پھر کہاں یہ بات
چلتی ہوئی ہمارے دہن میں زباں ہے اب
(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۷۱).

---بات کَہیں اَور رَہے فقرہ.
ہم سے گستاخی، بے ادبی اور بے تکلفی نہ کرو، ہم اس قابل نہیں، یہ اخلاص کسی اور سے رہے ہم سے ایسا اخلاص نہ کرو.

میں چاہا جو بوسہ تو لگا کہنے غضب سے
سنتا ہے محبت یہ رہے بات کہیں اور
(۱۸۷۲، دیوان محبت، ۷۲).

--- بات وہ بات ٹکا دھر (لا) میرے ہاتھ کہاوت.

جو شخص اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر یا ہر طرح سے اپنا فائدہ چاہتا ہے تو اس کی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں، اُس خود غرض کی نسبت بولتے ہیں جو اِدھر اُدھر کی باتیں کرکے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہے۔ وہی بھدیسل مثل ہوئی کہ یہ بات وہ بات ٹکالا میرے ہاتھ . (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱، ۹۶) . "ہر فقرے کی تان اس پر توڑی ہے کہ حکومت کے ساتھ تعاون کیجیے "بقول بوالصیبن کے، یہ بات وہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ ". (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰: ۳۲، ۶) .

--- بات ہوئی فقرہ.

کسی بات کے پسندیدہ یا مناسبِ حال ہونے کے موقعے پر کہتے ہیں، یہ ٹھیک کہا. "یہ بات ہوئی یہ ہے دوست کی شان ! شاباش تو لیا شاباش" اوانیاز المینو فوف نے پھنسی پھنسی سے بھاری آواز میں کہا. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱: ۱۸۱) .

--- بات ہی کیا ہے فقرہ.

۱۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، یہ بہت آسان ہے.

آگے اس شوخ کے چپ لگ گئی ان کو اے داغ
میرے مطلب کو جو کہتے تھے یہ ہے بات ہی کیا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۸) . ۲۔ یہ بے موقع بات ہے، مختلف طریقوں سے بولتے ہیں، یا یہ کیا بات ہے. (مہذب اللغات) .

--- بات ہے فقرہ.

یہ خصوصیت ہے، یہ خاص بات ہے، یہ خوبی ہے۔

کہتا تھا دل بڑھانے کو یہ دوسرا وہیں
مردوں کی بس یہ بات ہے اللہ آفریں

(۱۸۷۵، دبیر، دفترِ ماتم، ۴: ۳۲) .

یہ بات ہے بہارِ چمن ہی کے واسطے
آتا نہیں پلٹ کے زمانہ شباب کا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۱) .

--- باتیں مَت کیجیو کَدھے نہ تواے یار جِن باتوں میں روس جا ، سائیں اور سَنسار کہاوت.

ایسی باتیں نہیں کرنی چاہییں جس میں خدا اور دنیا دونوں ناخوش ہوں. (جامع اللغات) .

--- باتیں ہیں فقرہ.

فضول باتیں ہیں، بیکار کی باتیں ہیں، یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں۔

کہتے تو ہیں میلانِ طبیعت ہے اسے بھی
یہ باتیں ہیں ایدھر کو مزاج اسکا کب آیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۵۳) . دوسرے الفاظ میں یہ باتیں ہیں عمل دیکھئے کب، کتنا اور کیسے ہوتا ہے۔ (۲۰۰۷، مجلّہ، اورنیٹل کالج میگزین، لاہور، ۸۳ : ۲۵۳) .

--- بچپن میرا ٹھیک ہے سانچ اسے تو مان مَرے بِنا چھوٹے نہیں جی سے بھونڈی بان / جان کہاوت.

بُری عادت مرنے سے پہلے نہیں چھوٹتی، میری اس بات کو درست سمجھ کہ بُری عادت موت کے بغیر نہیں چھوٹتی. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- بڑ میٹھا یہ بڑ کھٹّا کہاوت.

اس کے متعلق کہتے ہیں جو تذبذب کی حالت میں ہو. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .

--- بِس کی گانٹھ ہے فقرہ.

بہت شریر اور بُرا آدمی ہے. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .

--- بوجھ نہیں اُٹھتا فقرہ.

اس بات کی ذمے داری نہیں لی جاسکتی. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .

--- بیل مَنڈھے چڑھتی / چڑھتے معلوم نہیں ہوتی / نظر (نہ) نہیں آتی کہاوت.

یعنی اس بات کا انجام اچھا نہیں اور یہ بات سرسبز ہوتی نہیں دکھائی دیتی، یہ کام پورا ہوتا ہوا نہیں دکھائی دیتا، یہ مراد حاصل ہونی دشوار ہے۔

پیغام انہیں دے کر کیا ریشہ دوانی ہو
یہ بیل منڈھے چڑھتے معلوم نہیں ہوتی

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۷۴) . گتھی وہ الجھی تھی کہ ان کے سلجھائے نہ سلجھتی ---- کسی طرح یہ بیل منڈھے چڑھتی نہ نظر آتی. (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۱۲۵) .

--- بیل مَنڈھے نہ چڑھے گی / نہ یہ چڑھ سکتی کہاوت.

رک : یہ بیل منڈھے چڑھتے معلوم نہیں ہوتی، یہ کام پورا نہ ہوگا۔

خواہ کچھ بھی ہو منڈھے یہ بیل چڑھ سکتی نہیں
ملک میں جب تک کہ پیداوار بڑھ سکتی نہیں

(۱۹۵۳، سموم و صبا ، ۱۵۷) . بن بیاہ کے تو میاں یہ بیل منڈھے نہ چڑھے گی ۔ ~ . (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (فرہنگ فسانۂ آزاد اور اس کا عمرانی و لسانی مطالعہ، ۹۲۹)) .

--- بیل مَنڈھے نہیں چڑھنے کی کہاوت.

رک : یہ بیل منڈھے چڑھتے معلوم نہیں ہوتی. (فرہنگ آصفیہ) .

--- بھلی ہوئی فقرہ.

یہ خوب ہوا، یہ اچھا ہوا۔ نبی بخش یہ بھلی ہوئی آپ چٹنی کے سو بار مجھے کہہ لیجیے میں بُرا نہیں ماننا۔ (۱۹۰۰، ذات شریف، ۱۰) .

--- بھی اَپنے وَقت کے حاتم طائی ہیں کہاوت.

(طنزاً) بہت فیاض ہیں. (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .

--- بھی ایک چال ہے کہاوت.

یہ بھی چالاکی ہے، یہ بھی ایک ترکیب ہے، یہ بھی ایک داؤ ہے۔ یہ کام اس لغت کی عوام اور اہل علم میں نامقبولیت کی چند در چند وجوہ کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ پر بھی ایسے انداز میں مہیا کیا گیا ہے کہ کمپیوٹر کی رفتار پر بہت سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے یقیناً یہ بھی ایک چال ہے ۔ (۲۰۰۷، اورینٹل کالج میگزین لاہور، پاکستان، ۸۳، ۱، ۲ : ۲۵۲) .

--- بھی خُدائی ہے فقرہ.

یہ بھی خدا کی قدرت ہے، یہ بھی خدا کا کرنا ہے، خدا کے کرنے سے ایسا بھی ممکن ہوا ہے ۔

یہ بھی خدائی ہے کہ سنا ہے یہاں محب
رخصت طلب صنم کی ہوئے بندگی سے آج

(۱۷۹۲، محب، د (ق) ، ۱۳۲) .

--- بھی دام غُلاموں کھائے یہ بھی بَیگَن کاٹ پکائے کہاوت.

یعنی ہمیں سب طرح کا تجربہ ہوگیا اور ہم تمہاری سب چالاکیاں پہچان گئے. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- **بھی دَم ہے** محاورہ.

یہ بھی ہمت ہے، یہ طاقت بھی ہے۔

کہا جو میں نے بچشم پُرنم کہ تم سے غافل نہیں میں ایکدم
تو مونہہ ہی مونہہ میں یہ مسکرا کر لگا وہ کہنے کہ یہ بھی دم ہے

(۱۸۰۹، جرأت، د (عکسی)، ۴۶۰).

--- **بھی سِکّشا ناتھ جی کہہ گئے ٹھیکم ٹھیک، کھودیں آدر مان کو دغّا لوبھ اور بھیک** کہاوت.

دغا، لالچ اور بھیک انسان کی عزت کھودیتے ہیں. (جامع اللغات).

--- **بھی کچھ ہیں** فقرہ.

ان کی بھی کوئی حیثیت ہے، یہ بھی عزّت اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ جس قدر تزک واحتشام سے جائیں گے اسی قدر دل میں جگہ ہوگی وہ بھی سمجھیں گی کہ یہ بھی کچھ ہیں. (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۵۰).

--- **بھی کِسی نے نہ / نہیں پُوچھا کہ تیری مُنہ میں کتنے دانت ہیں** کہاوت.

جہاں کسی کی کوئی پوچھ گچھ اور خاطر تواضع نہ ہو وہاں یہ محاورہ بولتے ہیں. (نوراللغات؛ مہذب اللغات).

--- **بھی کَلانہ بَدی** فقرہ.

یعنی جو تدبیر کی نہ بنی یا جو کام کیا انجام کو نہ پہنچا، جو بات کی پسند نہ آئی اور کوئی حیلہ باعثِ وسیلہ نہ ہوا. (فرہنگ آصفیہ).

--- **بھی کوئی بات ہے** فقرہ.

یہ بات مہمل ہے، بے موقع ہے، بیکار کی بات ہے.

یہ بھی ہے کوئی بات کہ محشر اُٹھایئے
آتا ہے تم کو بیٹھے بٹھائے خیال کیا

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۷). ہم نے تو یونہیں ایک بات کہہ دی اور او سپر رونا کیسا یہ بھی کوئی بات ہے. (۱۹۱۶، کمسن بیوی مسن شوہر، ۳).

--- **بھی کہہ لُوں وہ بھی کہہ لُوں دِل کو رَکھو شاد** کہاوت.

اچھی بری سب باتیں کرکے دل کو خوش رکھنے کے موقع پر مستعمل۔ دلہن تمہاری تو وہی کہاوت ہے: یہ بھی کہہ لوں، وہ بھی کہہ لوں، دل کو رکھوں شاد. (۱۹۶۲، دلی کی شام، ۱۱۳).

--- **بھی کہیں گے کہ ہَمیں بکری بَندَر لے دو** کہاوت.

محض نادان اور بے وقوف ہیں، کسی کی بے وقوفی ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- **بھی میرا وہ بھی میرا** کہاوت.

کوئی ناانصافی سے ہر ایک چیز پر ہاتھ مارے تو اس کی نسبت کہتے ہیں، جو سب کچھ لینا چاہے. (جامع اللغات، نوراللغات).

--- **بھی میری بات تو جیو پیچ دَھرے، گجّادے گجوال کو پَر جیو بھید مَت دے** کہاوت.

روپیہ خزانے میں رکھ دے مگر دل کا بھید کسی کو نہ دے. (جامع اللغات).

--- **بھی نومَن لوہا اُفیم** کہاوت.

بڑا مال مارنے والا؛ پرایا مارنے والا. (جامع اللغات).

--- **بھی نَہ پُوچھا کہ کیا ہوا** فقرہ.

سخت سے سخت مصیبت میں جب کوئی پرسان حال نہ ہو تو کہتے ہیں. (مہذب اللغات).

--- **بھی نَہ ہوا وہ بھی نَہ ہوا** فقرہ.

کچھ فاصلہ نہ ہوا، دونوں میں سے کوئی کام نہ بنا، کوئی مراد بھی حاصل نہ ہوئی. (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

--- **بھی ہوسکتا ہے** فقرہ.

یہ بھی ممکن ہے، اس کا بھی امکان ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں میں یہ آپسی تعامل ایک رسہ کشی کی سی کیفیت پیدا کرے. (۱۹۸۰، افسانے کی حمایت میں، ۷۸).

--- **بھی یاروں کی ایک دَھج ہے** فقرہ.

خلاف وضع کوئی بات سرزد ہو تو اس کے لیے ناقابل قبول عذر تراشنے کے موقع پر کہتے ہیں۔ (ماخوذ : فرہنگ اثر).

--- **پاس تھا** فقرہ.

اس بات کا لحاظ تھا، اس بات کا خیال تھا، یہ بات ذہن میں تھی۔

یہ پاس تھا کہ تیغوں سے ٹکڑے ہو میرا سر
شقہ مگر علم کا نہ ہووے لہو سے تر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۶۱).

--- **پٹّی نہیں پڑھی / پڑھے** محاورہ.

یہ سبق نہیں پڑھا یعنی یہ کام کرنا نہیں چاہتے، ایسے فقروں میں نہیں آتے، یہی نہیں سیکھا یہی بات منظور نہیں ہے، جب کوئی ناواجب درخواست کرے تو انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم اس داؤں میں نہیں آتے. (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات؛ محاورات ہند).

--- **پُوت بَنجے جائیں** کہاوت.

یہ اولاد شادی کے قابل ہوجائے؛ یہ کسی کام کاج کے لائق ہوں. (ماخوذ : جامع الامثال).

--- **پُوت نہ بَنجے جائیں گیہوں دیکر گاجر کھائیں** کہاوت.

یعنی ایسی چٹوری اور بیوقوف اولاد کا بیج ہونا دشوار ہے جس کا ابھی سے یہ حال ہے کہ گھر کا اناج بیچ کر سودا کھاتی ہے (بیج سے مراد بیاہا جانا ہے). (فرہنگ آصفیہ).

--- **پھل لگا** فقرہ.

اس کا یہ نتیجہ یا انجام ہوا. (علمی اردو لغت؛ محاورات ہند).

--- **تکّ نہ پوچھا کہ تیرے منہ میں کے دانت** کہاوت.

رک: یہ بھی کسی نے نہیں پوچھا الخ. دونوں دن ماما نہیں آئی تیسرے دن آئی تو اس سے یہ تکّ نہ پوچھا کہ تیرے منہ میں کئے دانت۔ (۱۹۱۹، جوہر قدامت، ۴۸).

--- **تُمھاری اَور وہ ہماری** فقرہ.

راستے الگ الگ ہیں باہم اختلاف ناگزیر ہے. (فرہنگ اثر، ۳: ۶۶۵).

---تو م ف.

کسی صورت حال کی وضاحت یا اصل بتانے کے لیے مستعمل۔ یہ تو رخصت ہو کر گھر آیا خبر داروں نے اس حال کا خاص و عام میں چرچا مچایا۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۱۲).

چلاتے تھے سب مثل اجل آتی ہے یہ تو
سیفی سے بھی جلدی کہیں چل جاتی ہے یہ تو

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۲۸۴). عیسائیوں کے یہاں عورتوں کو اپنے پر ظلم کی ضرورت نہیں پڑتی یہ تو ہندو دیویاں ہی خواہ مخواہ مردوں کو آسمان پر بٹھا دیتی ہیں۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۸۰). اے لو یہ تو دلی کا سارا نقشہ ہی بدل گیا، نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۴).

---تو اَچّھے تھے اُوپر والوں نے بگاڑ دیا کہاوت.

یہ تو اچھے آدمی تھے دوسرے لوگوں نے اسے خراب کر دیا ہے. (جامع اللغات).

---تو سِکشا / سادھ کی نیچے / نیچے چِت میں لا، بھید نَہ اپنے جیو کا اور دِل کو بَتلا / اوروں کو بَتلا کہاوت.

اپنا بھید کسی سے نہیں کہنا چاہیے اپنا بھید کسی کو نہیں بتانا چاہیے اور فقیر کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---تو کَبیر بھی کَہہ گئے ہیں کہاوت.

یہ تو مسلمہ بات ہے، یہ بات تو اور سب بزرگوں کی تسلیم کی ہوئی ہے، اسے تو عارف باللہ بھی مانتے ہیں یہ تو مانی ہوئی اور تسلیم کی ہوئی بات ہے. (فرہنگ آصفیہ).

---تو کُچھ بات نَہیں فقرہ.

یہ غلط ہے، یہ درست نہیں، ایسی بات نہیں ہے، ایسا نہیں ہو سکتا۔

یہ تو کچھ بات نہیں بات کوئی یاد نہ ہو
اوس سے کہیے کہ جو ان باتوں میں اوستاد نہ ہو

(۱۸۵۷، سحر، امان علی، ریاض سحر، ۱۵۲).

---تو کَہو / کَہیے فقرہ.

یہ تو بتاؤ، بتایئے نیز یہ تو اچھا ہوا کہ، یہ تو خیریت گزری کہ۔

جو کچھ کہا درست کہا اور بجا کہا
پر یہ تو کہیے آپ سے نسبت کسی کو کیا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۱۰۶).

جنازے پر آیا ہے کون یہ تو کہو
کہ جان کا پھر ہے ارادہ پلٹ کے آنے کا

(۱۸۹۷، خانۂ خمار، میکش، ۳۰).

دل ہمارا لے گئے اچھا کیا
یہ تو کہیے لے کے دل کو کیا کیا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۲۴).

---تو نَہیں فقرہ.

ایسا نہیں کہ، یہ بات نہیں، یہ امر واقع نہیں، یہ درست نہیں۔

یہ تو نہیں کہ ہم پہ ہر دم ہے بے دماغی
آنکھیں دکھاتے ہیں تو چتون میں پیار بھی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۸).

یہ تو نہیں کہ تم سا جہاں میں حسیں نہیں
اس دل کو کیا کروں یہ بہلتا کہیں نہیں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۳۹).

---تو ہوا فقرہ.

اس طرح تو ہوا، یہ اچھا ہوا۔

آتی رہے گی خیر اب اس زندگی کو موت
یہ تو ہوا کہ موت مری زندگی ہوئی

(۱۹۴۱، فانی، باقیات فانی، ۶۶).

---تو ہونا ہی تھا فقرہ.

اس طرح تو ہونا ہی تھا، یہ طے تھا، ہم جانتے تھے اس طرح ہوگا۔ یہ تو ہونا ہی تھا آخر یہ شہر خالی بادشاہوں کی راجدھانی تو نہیں تھا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۰۱).

---تِین کانے اَور یہ پو بارَہ کہاوت.

ایک بد قسمت ہے ایک با نصیب؛ (اصطلاحاً) چوپڑ کھیلنے والے بھی کہتے ہیں ایک بد قسمت ہے اور دوسرا خوش نصیب. (علمی اردو لغت؛ جامع الامثال).

---تھوڑی سی گُزَر جائے فقرہ.

باقی زندگی بھی گزر جائے، عمر رسیدہ ہونے کے موقع پر کہتے ہیں۔

مبارک خضر کو ہو عمر جاوید
یہ تھوڑی سی گزر جائے تو اچھا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۶۷).

---ٹانگ کھولو / کھولوں تو لاج ہے / وہ ٹانگ کھولو / کھولوں تو لاج ہے کہاوت.

جب دونوں باتوں میں بدنامی اور رسوائی ہو اس وقت مستعمل ہے یعنی دونوں طرح بدنامی ہے۔ سیمبر پری زاد نے کہا، تم نہیں جانتے یہی تو مشکل ہے بقول شخصے کہ یہ ٹانگ کھولوں تو لاج ہے وہ ٹانگ کھولوں تو لاج ہے۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۵، ۱ : ۲۳۰). کچھ کہنے کی بات نہیں، یہ ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو تو لاج۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۵). البتہ وہ آپ کو اس اوپر کے کمرے سے بار بار دیکھ چکی ہیں، میاں کہنے کی بات نہیں کیا کہوں، یہ ٹانگ کھولوں تو لاج وہ ٹانگ کھولوں تو لاج۔ (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۲۱۸).

---ٹھیری فقرہ.

یہ طے ہوا، یہ فیصلہ ہوا، یہ ارادہ تھا، کسی بات کے کسی طرح طے ہو جانے کے موقعے پر کہتے ہیں۔ آخر یہ ٹھیری کہ ابراہیم خان اُزبک ہم سب کا بزرگ ہے اور خزانہ اور اجناس گراں بہا اور ہاتھی جو کہ ہر جگہ فساد کی جڑ ہیں لے کر جائیں۔ (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۲۶۰).

---جانگ کھولو تو اپنی لاج اور وہ جانگ کھولو تو اپنی لاج کہاوت.

رک : یہ ٹانگ کھولو / کھولوں تو لاج ہے ـــــ الخ۔ دردِ دل کا حال تم سے کیا کہوں، وہ کہتے نہیں ہیں کہ یہ جانگ کھولو تو اپنی لاج اور وہ جانگ کھولو تو اپنی لاج جی چاہتا ہے زہر کھا کے سو رہوں۔ (۱۹۰۳، سرشار، بچھڑی ہوئی دلہن، ۶۹).

---جا (اَور) وہ جا فقرہ.

تیزی سے چلا گیا، ذرا کی ذرا میں نکل گیا، کسی کے فوراً اور جلدی چلے جانے پر مستعمل ہے۔ رسیاں توڑا "یہ جاوہ جا" پلٹ کر بھی تو نہ دیکھا۔ (۱۸۱۳، ام الائمہ، ۱۴۳). اتنا کہہ کر مولن کنجڑے سے ڈولی منگوا یہ جاوہ جا۔ (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۶۷). بس ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑا یا تو کوئی کو پتا نہ ملا اور گھوڑا ہوا بنا ہوا گیا، یہ جاوہ جا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۷۵۷). بس لومڑی نے طرارا بھرا اور یہ جا اور وہ جا کا مسئلہ نظر آیا ہے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ا: ۸۴۲). رات تو جس طرح بن پڑے گزارو کل صبح ہی میں آ جاؤں گی یہ کہہ اور دروازے سے نکل یہ جا اور وہ جا۔ (۱۹۲۰، جگ بیتی کہانیاں، ۷۸). پہلی دھوپوں مزدوری لی اور ہات جھاڑ الگ ہوئے یہ جاوہ جا۔ (۱۹۵۴، اپنی موج میں، ۵۲). خرگوش تو یہ جاوہ جا، پلک جھپکتے میں خاصی دور نکل گیا۔ (۱۹۷۱، اردو کی آخری کتاب، ۵۸). گھوڑے پہ ساتھ بٹھا یہ جاوہ جا۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۲).

---جِتنا زمین کے اُوپر ہے اُتنا ہی زمین کے نیچے ہے کہاوت.
اُس مفسد، شریر اور فتنہ انگیز کی نسبت کہتے ہیں جو بظاہر چھوٹا یا پستہ قد ہو۔ (ماخوذ: گنجینۂ اقوال وامثال).

---جوانی (اَور) مانجھا ڈِھیلا کہاوت.
عین جوانی میں اتنی سستی، عین شباب کی حالت میں بڈھوں کی سی سستی اور کاہلی۔ (ماخوذ: محاورات ہندوستان؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---جوانی مجھے نہ بھاوے سِینگ ڈلاوے ہَنسی آوے کہاوت.
یہ جوانی مجھے اچھی نہیں لگتی کہ سینگ مارنے پر ہنسی آئے، معمولی باتوں پر ہنسنا اچھی بات نہیں۔ (علمی اردو لغت؛ جامع الامثال).

---جُوتی بھی دیکھی ہے فقرہ.
جوتے سے پٹائی ہوگی، دھمکی کے لیے بولا جاتا ہے۔ تو کیا مجھ سے لڑے گی؟ یہ جوتی بھی دیکھی ہے۔ (۱۹۳۵، آغا حشر، اسیر حرص، ۷۵).

---چاند کِدھر سے نِکلا فقرہ.
جب کوئی دوست یا عزیز مدت کے بعد آ جاتا ہے تو بروقتِ ملاقات بطور شکوہ واظہارِ اشتیاق یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

یہاں جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا
کہ ماہ کنعاں تھے جس کے آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۸).

---چاند کیسا نِکلا فقرہ.
رک: یہ چاند کدھر سے نکلا۔ یہ چاند کیسا نکلا کہیں راستہ تو نہیں بھول گئے۔ (۱۸۰۸، دریائے لطافت، ۱۰۸).

---چُھری ہوگی اور تُو ہوگا فقرہ.
ناراضی اور غصے سے کہتے ہیں، سزا کی دھمکی کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر تو نے ایسا کیا تو یہ سزا ہوگی۔

دست زہرا میں سر سیّد خوش خو ہوگا
حشر کے دن یہ چھری ہووے گی اور تو ہوگا

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ا: ۳۰۱).

---حال ہے فقرہ.
کسی بری یا اچھی بات کی طرف اشارہ کرتے وقت کہتے ہیں کہ بہت ہی برا حال ہے یا بہت اچھا حال ہے۔ جب آپ کی قابلیت کا یہ حال ہے تو نقائص رہ کیسے سکتے ہیں۔ (۱۹۳۶، پریم چند، وفا کی دیوی، ۴۶).

---خِدمَت حمّام کی لُنگی ہے کہاوت.
نوکری اور ملازمت کا کچھ اعتبار نہیں، جس منصب پر آج ہم ہیں اسی پر کل دوسرا ہے یا یوں کہو کہ نوکری کسی کی میراث اور کسی کا حق نہیں ہے اس کا ہر شخص مستحق ہو سکتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ).

---دام بھی غُلاموں نے کھائے کہاوت.
یہ بھی اکارت گیا۔ (جامع الامثال).

---دِل و گُردَہ فقرہ (شاذ).
یہ ہمت، یہ مجال، کچھ نہیں کر سکتے۔ اور اگر قسمت کی ماری دکھیاری بیوی حرف شکایت زبان پر لائے تو ـــــ میاں کے پاس نہایت سہل جواب موجود ہے کہ تم کیا خاک برداشت کروگی بس کر چکیں، یہ منہ اور مسالہ یہ دل و گردہ۔ (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۸۲).

---دِن فقرہ.
ایسے برے دن؛ ایسے اچھے دن؛ اچھے اور برے دن کے لیے مستعمل ہے۔ خدا نے یہ دن دکھایا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۴۵).

قیامت کے آثار ہیں صبح ہجر
نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۷۵).

مری سوچ نے کیا گم مجھے اپنی ہی نظر سے
وہ نظارہ کیا بلا تھا کہ یہ دن دکھا گیا ہے

(۱۹۱۳، نیرنگ جمال، شوق قدوائی، ۲۴).

---دِن دیکھا فقرہ.
اس حالت کو پہنچا، یہ نوبت آئی، ایسا حال ہوا (برے حالات کے موقع پر مستعمل)۔

دیکھ کر اُن کو یہ دن دیکھا جلیل
ہائے شوقِ دید نے اندھا کیا

(۱۹۱۰، تاج سخن، ۷).

---دِن سَب کو دَھرا ہے فقرہ.
سب کو ایک دن ضرور مرنا ہے، یہ دن سب کے لیے ہے۔

دعا کر نزع سے پاؤں رہائی
نہ گھڑ سالک یہ دن سب کو دھرا ہے

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۱۴۹).

---دِن سَب کے لیے ہے فقرہ.
مرنا سب کو ہے، یہ دن لازمی ہے؛ رک: یہ دن سب کو دھرا ہے۔ دنیا سے جانے کا یہ دن سب کے لیے ہے۔ (۲۰۰۷، الزبیر (سہ ماہی)، ۲: ۳۳۵).

---دِن سَب کے واسطے ہے فقرہ.
سب کو مرنا ہے، یہ دن سب کے لیے ہے۔ (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---دُنیا دِن چار ہے سَنگ نہ تیرے جاسائیں کار کھ آسرا اُور واسے ہی نیہہ لگا کہاوت.
یہ دنیا فانی ہے، خدا سے دھیان لگا، یہ دنیا فانی ہے تیرے ساتھ نہیں جائے گی، خدا پر بھروسہ رکھ اور اسی سے تعلق جوڑ. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---دو دِن میں کیا ماجرا ہو گیا فقرہ.
مختصر عرصے میں کسی بہت بڑی تبدیلی کے موقع پر کہتے ہیں، دنیا ہی بدل گئی. یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا دنیا ہی بدل گئی. (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۱۳۳).

---دُوسری بات ہے فقرہ.
کسی بات کی وضاحت کے لیے دوسرے انداز میں کہنا، یہ اور بات ہے. یہ دوسری بات ہے کہ بدذوق مہمان گرم پانی میں اور اس چائے میں امتیاز نہ کر سکیں. (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنو، ۱۷: ۳، ۹).

---دِیدے نَدیدے ہیں دِیدار کے کہاوت.
دیکھنے کی بے حد خواہش ہے، ان آنکھوں کو دیدار کی خواہش ہے. کلاں اردو لغت کی اکیسویں جلد کی اشاعت کی خبر ملی اب تو یہ دیدے ندیدے ہیں دیدار کے. (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۴۹).

---دیکھو فقرہ.
کسی کو کوئی چیز دکھا کر تصدیق کرتے وقت کہتے ہیں نیز کوئی چیز کسی کو دِکھا کر اس کو للچانے کے لیے بھی کہتے ہیں یہ ہے، میرے پاس ہے. یہ دیکھو ذرا نشے کی بوتک نہیں آتی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۱۰۱).

---دیکھو قُدرَت کے کھیل چھچھوندر رَ لگائے (--- ملے) چنبیلی کا تیل کہاوت.
اس وقت کہتے ہیں جب کوئی مفلس قلانچ بڑا حوصلہ کرے، اپنی بساط سے بڑھ کر شوقینی کرنا؛ بے حیثیت کو یہ حوصلہ ہو گیا ہے. (گنجینۂ اقوال و مثال؛ علمی اردو لغت).

---دیکھیے فقرہ.
کسی تکلیف دہ چیز یا بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں. قبلہ یہ دیکھئے واللہ ہے کہ میں بھی گھبرا اٹھا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۰).

---ڈاڑھی دھوکے کی ٹٹّی ہے کہاوت.
گو اس کی ڈاڑھی لمبی ہے مگر یہ سخت منافق ہے، لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---رَہا فقرہ.
کسی مقام یا کام کے نزدیک یا قریب ہونے کے موقع پر کہتے ہیں نیز جب کوئی چیز تلاش کرنے پر مل جاتی ہے تب کہتے ہیں.

یہ رہا عرش بس اے حوصلۂ دل دیکھا
میں نہ کہتا تھا کہ سینے ہی میں فریاد رہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۴۳).

---زاہِد مکّار اِدھر بھی ہے اُدھر بھی ہے فقرہ.
ظاہر میں عبادت گزار لیکن درپردہ مکار ہے.

لاگ اس کو بتوں سے بھی ہے اللہ کا ڈر بھی
یہ زاہد مکار اِدھر بھی ہے اُدھر بھی

(۱۹۱۸، سحر (سراج میر خان)، بیاض سحر، ۸۴).

---زُبان نِکالی ہے فقرہ.
اس قدر زبان دراز ہو گیا ہے، ہر ایک سے گستاخی یا بے ادبی کرتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

---زَمانے کا حال ہے فقرہ.
اس زمانے کے لوگوں کو بُرا حال ہے، کسی افسوس کے موقع پر مستعمل.

بہ تنگ آ کے جو کی میں نے ترک رسم وفا
ہر اک سے کہتے ہیں یہ حال ہے زمانے کا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳).

---سُلوک فقرہ.
اتنا بُرا برتاؤ! کسی بُرے برتاؤ کے موقع پر مستعمل.

مہماں سے یہ سلوک مسافر سے یہ دغا
یہ ظلم اک غریب پہ بیکس پہ یہ جفا

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۲، ۹۰).

---سَنْسار کال کا کھا جا جیسا گدھا وَیسا (ہی) راجا کہاوت.
یعنی یہ دنیا موت کی خوراک ہے اور موت کے آگے امیر، غریب، گدھا، گھوڑا سب برابر ہیں، موت کے لیے راجا اور گدھا یکساں ہیں، جس نے ماں کا پیٹ دیکھا ہے وہ قبر کا منہ ضرور دیکھے گا، موت سے کوئی نہیں بچ سکتا. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت؛ جامع الامثال).

---سَنْسار کال کا کھا جا جیسے گدا وَیسے راجا کہاوت.
رک: یہ سنسار کال کا کھا جا جیسا گدھا الخ. (ماخوذ: فرہنگ اثر).

---سوچے کسی کی جُوتی فقرہ.
انتہائی بے پروائی کے موقع پر کہتے ہیں، ہمیں کوئی پروا نہیں. یہ سوچے کسی کی جوتی کہ جو کچھ لکھا ہے اس کے سمجھنے والے کتنے ہونگے. (۱۹۲۳، منشورات کیفی، ۲۹۹).

---شَرط ہے فقرہ.
اس کے لیے یہ ضروری ہے، بشرطیکہ، اس شرط پر، اس اقرار پر. (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ نور اللغات).

---صاف صاف ہے فقرہ.
یہ واقعی بات ہے اس میں کچھ لگی لپٹی نہیں ہے.. (نور اللغات؛ علمی اردو لغت).

---عالَم دیکھا فقرہ.
ایسے عجیب حالات دیکھے ہیں، غیر متوقع، بُرے یا حیران کن دن یا واقعات دیکھنے کے موقعے پر مستعمل.

دیکھتے دیکھتے آنکھوں نے یہ عالم دیکھا
نہ پر یزداد رہے وہ نہ ہم انساں رہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۴۱).

---قِسمَت کا کھیل (ہے) فقرہ.
قسمت کی بات ہے، انسان کے بس میں کچھ نہیں ہے ناکامی اور کامیابی قسمت سے ہوتی ہے.

یہ قسمت کا کھیل ، اسپہ کیا اختیار
مقدر کے ہاتھوں ہے جیت اور ہار

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۹).

--- قسمت کی بات ہے فقرہ.

۱. غم اور خوشی قسمت سے ہوتی ہے نیز بد قسمتی ہے، بدنصیبی، محرومی اور مایوسی کی جگہ مستعمل.

عشرت نہ ہو قلق ہو یہ قسمت کی بات ہے
پھل عاشقی کا داغ نے پایا تو کچھ نہ کچھ

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۵۳). ۲. خوش قسمتی کے لیے بھی یہ استعمال ہوتا ہے، اقبال مندی ہے، خوش بختی ہے. یہ قسمت کی بات ہے کہ قاسمی صاحب پر اتنے لوگوں نے اور اتنی محبت سے لکھا. (۲۰۰۷، الزبیر (سہ ماہی)، بھاول پور، ۲: ۳۳۵).

--- قسمت ہے فقرہ.

یہ بات قسمت پر منحصر ہے، اس کا تقدیر پر انحصار ہے.

اوسے شرمائیں گے ذکر عدو پر
یہ قسمت ہے حجاب آئے نہ آئے

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۹۴).

--- کُتّا نہیں مانتا فقرہ.

پیٹ بُری بلا ہے؛ پیٹ کی خاطر سب کچھ کرنا پڑتا ہے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- کچھ فقرہ.

بہت کچھ؛ ایسا کچھ، اس قدر، زیادہ، نہایت شدت کا، بہت زیادہ.

جس دل پہ بیوفائی معشوق کے سبب
یہ کچھ گذر چکا ہو وہ پھر چاہ کیا کرے

(۱۷۸۴، درد، د، ۹۵). میری حالت زخموں کے مارے یہ کچھ ہو رہی ہے. (۱۹۰۲، باغ و بہار، ۲۵).

یا گھر سے نکالوں تجھے ، یا قتل کروں ، آہ!
ٹھہرا ہے یہ کچھ اب مری تقدیر کا نقشا

(۱۸۳۰، نظیر، ک (نول کشور)، ۳۳).

سچے بھی وعدے اون کے میں سمجھا کیا غلط
بد قسمتی پر اپنی یہ کچھ اعتبار تھا

(۱۸۷۷، درۃ الانتخاب، ۲۲).

حشر میں چاروں طرف سے انگلیاں اٹھنے لگیں
تیرہ کاری سے یہ کچھ شہرہ ہمارا ہوگیا

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۵۶).

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیوں کر اتریں پار ہم

(۱۹۰۷، حدائق بخشش، ۱: ۲۰). مفلسی میں آرام طلبی، لنگوٹی میں پھاگ ضرورتیں یہ کچھ اور حالت یہ کہ دن بھر چگنا، رات کو نئے بچے جنوانے کی فکر میں مشغول ہونا. (۱۹۳۱، اودھ پنچ، ۱۶: ۵۰۳).

--- کچھ کھیل ہے فقرہ.

یہ آسان نہیں ہے یہ بے دستور ہے. (علمی اردو لغت).

--- کچھ نہیں فقرہ.

ایسا کچھ نہیں، اس طرح کی بات نہیں. یہ کچھ نہیں! اپنا اپنا سبھاؤ اور اپنی اپنی عادت ہے. (۱۹۱۶، کمسن بیوی مسن شوہر، ۲۰).

--- کس کا موت ہے کہاوت.

(حقارتاً) یہ کس کا نطفہ ہے، یہ کس کا نطفہء بد ہے، یہ کس کا جایا ہے.

خدا جانے یہ کس کا ہے موت خوجا
قیامت رنگیلا ہے یاقوت خوجا

(۱۸۳۵، رنگین، دیوان رنگین وانشا، ۲۲).

--- کس کھیت کی مولی ہے کہاوت.

جس کے بارے کچھ بھی معلوم نہ ہو، جو بے حیثیت ہو، اپنی شناخت نہ رکھے، یہ کچھ مال نہیں یہ بے حقیقت ہے. اس دان کی از راہ دانائی شرح کیجیے تو معلوم ہو کہ یہ کس کھیت کی مولی اور کس کھیت کی گھاس ہے. (۱۹۲۲، ضمیمہ اودھ پنچ، لکھنوء، ۵، ۱۹: ۱۰).

--- کس مرض کی دوا ہیں کہاوت.

بے کار آدمی ہیں، جس سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اُس کے لیے کہتے ہیں. (۲۰۰۰، ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ، ماخوذ: دہلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، ۸۷).

--- کسی کا بھی سگا نہیں فقرہ.

یہ بڑا بے وفا ہے. (علمی اُردو لغت؛ جامع اللغات).

--- کلانہ / نہیں بدھی / بدی دیگر فقرہ.

رک: یہ بھی کلانہ بدی، یہ بات منظور نہیں؛ سب تدبیریں رائیگاں گئیں، جو تدبیر کی نہ بنی، جو کام کیا انجام کو نہ پہنچا، جو بات کی پسند نہ آئی اور کوئی حیلہ باعث وسیلہ نہ ہوا. (محاورات ہند (سبحان بخش)؛ جامع الامثال).

--- کوّا پھنسانے / پھنسنے کی چال ہے کہاوت.

۱. یعنی ہوشیار اور سیانے کی دام فریب میں لانے کی یہی تدبیر ہے، چالاک آدمی اسی تدبیر سے نیچا دیکھ سکتا ہے عیار کو اسی تدبیر سے ناچار اور گرفتار کر سکتے ہیں، کثرتِ حیلہ وفریب اور چالاک کے فریب دینے کے وقت بولتے ہیں. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ نجم الامثال). ۲. حماقت کی بات ہے، آفت میں مبتلا ہونے کے لچھن ہیں. (فرہنگ اثر).

--- کوڑی کبھی پٹ پڑی ہی نہیں فقرہ.

یہ تدبیر کبھی ناکام نہیں ہوئی، یہ چال ہمیشہ کارگر ہوئی ہے. اجی تدبیر کو کیا پوچھتے ہیں، آپ نو تولہ باون رتی کی ہے، بس سنتے ہی تڑپ جائے گا، پھڑک جائے گا، یہ کوڑی کبھی پٹ پڑی ہی نہیں. (۱۹۵۸، شمع خرابات، ۱۹۹).

--- کون بات ہے فقرہ.

یہ کیا بات ہوئی، ایسا نہیں کرنا چاہیے نیز یہ کوئی مشکل بات نہیں؛ یہ بے موقع ہے.

سنا ہے عشق پریزاد ترک کرتے ہو قدرؔ
یہ کون بات ہے دیوانے ہو ہوا سو ہوا

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۳۷).

عبث نباہ کے وعدے سے تم تو ڈرتے ہو
یہ کون بات ہے اک دن بگاڑ کرلینا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۸).

--- کوئی فقرہ.

کون سا (عموماً حیرت اور استفسار کے موقع پر مستعمل)۔

ہنستے ہو سن کے مرا حال کہاں تک دیکھوں
بے رولائے یہ کوئی مرثیہ خواں اوٹھتا ہے

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۸۲).

یہ کوئی گھر ہے کہ ہے عرش زمیں پر پیدا
یا کہ ہر درجہ ہے بیت الشرف ہفت اختر

(۱۸۷۱، نظم ارجمند (کلیات تسلیم، ۱۴)).

--- کوئی بات (۔ ہوئی) ہے فقرہ.

یہ بات بے موقع ہے، یہ کوئی بات نہ ہوئی، غلط بات ہے۔

یوں زبانوں سے رہے خالی یہ کوئی بات ہے
اے دہانِ زخمِ پا جویا زبانِ خار تھا

(۱۸۶۷، رشک (نور اللغات)).

--- کوئی مُشکل بات ہے فقرہ.

یہ معمولی بات ہے، یہ بہت آسان ہے. (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- کہ م ف.

کسی بات کی وضاحت کے لیے کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ سختی نہیں بلکہ آدمی کوں خبر دار کرنا ہے کہ پھر گناہ نہ کرے۔ (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۲۴۷).

ہاتھ سے تیرے اگر میں ناتواں مارا گیا
سب کہیں گے یہ کہ کیا اک نیم جان مارا گیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۶). تا یہ کہ دن چار ایک ہوئے کہ میں نے قلعہ میں حکیم امام الدین خاں سے پوچھا کہ صدر امین کول جن کا آپ علاج کرتے تھے وہ اب کیسے ہیں ۔. (۱۸۵۳، نادرات غالب (مکتوبات)، ۴۴).

مطلب کی چھیڑ اُون سے پنہاں سخن سخن میں
سچ یہ کہ داغ پُرفن یکتا ہے اپنے فن میں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۳۱). نہ جانے جھبو کب واپس آیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اس رات کس کے ساتھ رہا. (۱۹۸۵، کچھ دیر پہلے نیند سے، ۲۲).

--- کہانی اُلٹ کے کہو فقرہ.

دوبارہ کہو. (فرہنگ اثر، ۳ : ۶۶۵).

--- کہنا فقرہ.

یہ بتانا، یہ ظاہر کرنا یا جتانا۔

یہ کہنا ہے بہت بیجا دو گانا
کہ اچھی ہوں میں ہی سارے جہاں سے

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۸۱).

--- کہنے کو تو نہ ہوگا فقرہ.

کوئی یہ تو نہ کہہ سکے گا. (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- کہنے کی باتیں ہیں فقرہ.

زبانی جمع خرچ ہے، بیکار کی باتیں ہیں، صرف کہنے کی حد تک ہے عملاً یوں نہیں ہو سکتی۔

کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۸۶).

--- کہیے فقرہ.

ا۔ بڑی خیر ہوئی۔ یہ کہیے یار لوگوں نے قبر بھی بنوادی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۱۴).

--- کہانی اُلٹ کے کہو فقرہ.

دوبارہ کہو. (ماخوذ : فرہنگ اثر).

--- کہنا فقرہ.

یہ بتانا، یہ ظاہر کرنا یا جتانا.

یہ کہنا ہے بہت بیجا دو گانا
کہ اچھی ہوں میں ہی سارے جہاں سے

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۸۱).

--- کہنے کو تو نہ ہوگا فقرہ.

کوئی یہ تو نہ کہہ سکے گا. (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- کہنے کی باتیں ہیں فقرہ.

زبانی جمع خرچ ہے، بیکار کی باتیں ہیں، صرف کہنے کی حد تک ہے عملاً یوں نہیں ہو سکتا.

کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۸۶).

--- کہیے فقرہ.

ا. بڑی خیر ہوئی، بہت اچھا ہوا؛ اچھا ایسی بات ہے. میاں آزاد نے جو یہ پڑھا کھلکھلا کر ہنس پڑے، یہ کہیے یار لوگوں نے قبر بھی بنوادی واللہ کیا کیا فقرے باز ہیں. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۱۴).

گری تھی آج تو بجلی ہمیں پر
یہ کہیے جھک پڑی وہ ہمنشیں پر

(۱۹۳۲، ریاض رضواں، ۱۳۷). وہ تو یہ کہیے کہ دلکشا کے ملبہ نے میری آنکھیں کھول دیں ورنہ مجھے تو سب کچھ ویسا ہی نظر آ رہا تھا. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۵۱). **۲. یہ بتاؤ، یہ بتایئے (طنزاً کہتے ہیں).**

یہ کہیے اب وہ پردہ نشینی کہاں گئی
کیسے کھڑے ہو عاشق شیدا کے سامنے

(۱۸۵۷، سحر (امان علی)، ریاض سحر، ۱۱۲). **۳. اب سمجھ میں آیا، اب معلوم ہوا، خوب پتہ چلا.** اخاہ تو یہ کہیے بیڑے کا بیڑا گیا ہے ... اب ہمیں یہ کیا معلوم تھا بھلا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ ؛ ۲۲۴).

--- کہیں زمیں وہ کہیں آسمان، یہ کہیں آم وہ کہیں اِملی فقرہ.

شدید اختلاف رائے ظاہر کے لئے بولتے ہیں یعنی یہ کچھ کہتے ہیں اور وہ کچھ اور کہتے ہیں، ایک کہے دن دوسرا کہے رات. (ماخوذ : فرہنگ اثر).

--- کیا فقرہ.

۱. یہ کس قدر بے موقع بات ہے، یہ کون سی بات ہے، یہ کوئی بات میں بات ہے، کیوں ، یہ عجیب بات ہے، افسوس، حیرت و تعجب کے موقع پر نیز کسی خلافِ معمول بات یا کام کے ہونے پر کہتے ہیں.

یہ کیا عشق آفت اُٹھانے لگا
مرے دل کو مجھ سے چھڑانے لگا

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۸۵). جان عالم متحیر تو ہو رہا تھا، زیادہ حیران ہوا کہ یہ کیا اسرار ہے. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، مرتبہ: رشید حسن خان، ۲۷۴).

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا
تجھ پر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۲۱).

مجھ سے بگڑے ہیں وہ کہ تو نے یہ کیا
سب میں مشہور کردیا ہم کو

(۱۹۱۷، کلیات حسرت موہانی، ۱۳۳). ۲. اس سے کیا حاصل، کیا فائدہ.

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ ، یاد نہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۹۲). ۳. خفگی، ناگواری یا ناپسندیدگی کے موقع پر مستعمل. کہاں ہیں کہاں بلاؤ بیٹا یہ کیا ابھی تک یہاں آنے کی نوبت ہی نہ آئی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۶۳۶). ۴. کسی کی بُری حالت (ضعف، دبلا پن یا غصے وغیرہ میں) دیکھ کر کہتے ہیں.

گردن میں ہاتھ ڈال کے حضرت نے یہ کہا
کیوں کانپتے ہو غیظ سے بھائی یہ کیا یہ کیا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۵۱).

یہ کیا ! تو سرکتی ، سمٹتی ہے کیون
یہ بڑھنے کا موسم ہے ، گھٹتی ہے کیوں

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۶).

رشک دیکھو ان سے بہتر ہو اگر ان کی شبیہہ
وہ اسے بھی دیکھ کر کہدیں یہ کیا تصویر ہے

(۱۹۳۶، شعاع مہر، ۱۲۵).

--- **کیا بات ہے** فقرہ.

استفہام کے طور پر، یہ خوب بات ہے یا حیلہ اور دغا ہے؛ کچھ بات نہیں، کیا سبب ہے. میں آج تمیز دار بہو سے پوچھوں گا کہ کیوں جی، یہ کیا بات ہے. (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۱۳۴). ہمارے دوست کو بد دعا دیتے ہیں یہ کیا بات ہے. (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲، ۲۸۵).

--- **کیا تو پھر مجھ سے بُرا کوئی نہیں** کہاوت.

تنبیہہ کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر فلاں کام کیا تو میں بہت بُری طرح پیش آؤں گا، اور مجھے بہت بُرا لگے گا اور پھر میں بھی اس کے بدلہ میں ایسا ہی کرونگی. (ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورات).

--- **کیا زُبان نِکالی ہے** فقرہ.

یہ بد زبانی اور لام وکاف کس سے سیکھے ہو یعنی گالیاں دینی اور بُرا کہنا مناسب نہیں ہے.

دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے
یہ زبان تم نے کیا نکالی ہے

(؟، نعیم (فرہنگ آصفیہ)).

--- **کیا سُوجھی** فقرہ.

یہ دل میں کیا آیا، یہ بیکار کا نیا خیال کیوں پیدا ہوا.

دل جو تڑپا تو آنکھ کیوں روئی
بیٹھے بیٹھے اسے یہ کیا سوجھی

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۳۴۰).

--- **کیا ضَرور** فقرہ.

لاحاصل ہے، بے ضرورت، کوئی ضروری نہیں.

رو کر کہا پسر نے ابھی سے یہ کیا ضرور
پہلے چلو تو ابن یداللہ کے حضور

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۶۳).

جانتی ہوں کہ مرد ہو ، مرد کا حق بڑا ضرور
سمجھوں پہاڑ کو بھی میں مرد کا حق یہ کیا ضرور

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۱۸).

--- **کیا کہا** فقرہ.

یہ کیوں کہہ دیا، ایسی بات کیوں کہہ دی، ایسا نہیں کہنا چاہیے. بادشاد محزون و غمناک ہو فرمانے لگا یہ کیا کہا جو کلیجہ منھ کو آنے لگا. (۱۹۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۱۲).

کیا صدقے جاؤں ماں کی نصیحت بری لگی
بچو یہ کیا کہا کہ جگر پر چھری لگی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۳۴۴).

--- **کیا کیا** فقرہ.

بہت بُرا کیا، یہ ایسا کیوں کیا، ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا، غضب کیا، بہت بُرا کیا کی جگہ. پہلے مجھے نہ منع کیا ہے ہے میری جان کے دشمنو یہ کیا کیا اللہ کی مرضی کسی کا کیا بگڑا. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۶۳).

قتل جہاں اس کے لیے کھیل تھا
کون کہے آپ نے یہ کیا کیا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۰).

یہ کیا کیا کہ نیم نگہ کر کے رہ گئے
جو مشغلہ اٹھائیے پورا اٹھائیے

(۱۹۰۵، داغ (نور اللغات)).

--- **کیا ہو گیا** فقرہ.

اچانک کوئی افسوس ناک واقعہ پیش آنے پر بولتے ہیں. ہائے ابھی اُٹھتی جوانی تھی (ہاتھ ملکر ارے لوگو یہ کیا ہوگیا). (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۲۴۰). ہائے لڑکیوں! یہ کیا ہوگیا، کیا سچ ہماری بھابی آپا ختم ہوگئیں. (۱۹۶۷، ادیبہ، ۱۳۵).

--- **کیا ہے** فقرہ.

۱. یہ کیا چیز ہے یا کیا جگہ ہے یا کیا صورت حال ہے (عموماً حیرت کے موقع پر مستعمل).

کھڑے سب کا لاچار منہ دیکھنا
کہ یارب یہ کیا ہے جہاں پیکھنا

(۱۷۸۴، مثنوی سحر البیان، ۱۳۱). ایک اور چھپّر سامنے پڑا ہوا، اس میں دو چولھے بنے ہوئے، یہ کیا ہے، باورچی خانہ۔ (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۶۷). میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ کیا ہے میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلو آگے چلو میں آگے چلا۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۳۴۴). ۲۔ آج یہ کیا نئی بات ہے، خیر تو ہے، خیریت تو ہے، کوئی اندیشے کی بات تو نہیں ہے (خلاف معمول بات کے ہونے پر مستعمل)۔

موقع تو یہ میل جول کا ہے
تم جنگ پہ تل پڑیں یہ کیا ہے

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۴۴).

یہ کیا ہے آج غیروں سے مری تعریف ہوتی ہے
یہ کیا ہے خود بیاں ہوتا ہے اپنے جور پنہاں کا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۵).

---کے فاقوں میں سیکھے ہو فقرہ.
اوچھے اور کم ظرف کی تعلّی کے جواب میں کہتے ہیں یعنی تم نے کس مصیبت سے یہ بات حاصل کی تھی جو آج اس قدر اتراتے اور فخر کرتے ہو؛ (طنزاً) کوئی بد زبانی کرے تو کہتے ہیں۔

یہ کے فاقوں میں سیکھے ہو سچ کہو
ذرا چونچ کو بند رکھا کرو

(۱۸۵۷، سحر (امان علی)، ریاض البحر، ۱۸۴).

---گل کھلا فقرہ.
یہ نتیجہ یا انجام ہوا نیز یہ نئی بات ہوئی. (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

---گل کھلے گا فقرہ.
یہ نتیجہ ملے گا، یہ انجام ہوگا۔

کیا سمجھی تھی میں یہ گل کھلے گا
گلشن سے یہ پھل مجھے ملے گا

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۶۰).

---گنگا کس کی خدائی ہے کہاوت.
اس کو کہتے ہیں جو اپنی دولت کا غرور کرے، کہ یہ تو خدا کی دین ہے، یا یہ ہماری وجہ سے ہے. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- گو/ گوے اور یہ (یہی) مَیدان ہے کہاوت.
آیئے ابھی مقابلہ ہو جائے، یعنی جب کوئی حیثیت سے بڑھکر دعویٰ کرتا ہے تو اسے نیچا دکھانے کے واسطے کہتے ہیں۔ آج ہی تو آن بان ہے، یہ گو، یہ میدان ہے۔ (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب (مرتبہ: رشید حسن خاں)، ۲۵۸).

تاک کے جی میں کیوں رہے ارماں
آیے، یہ گوے اور یہ میداں

(۱۸۶۹، غالب، د (مثنویات)، ۱۳۰).

---گئی وہ گئی فقرہ.
فوراً بھاگ جانے والی چیز یا تیزی سے بھاگ جانے کے محل پر بولتے ہیں۔ پھرتی کے ساتھ قدم دھرتی یہ گئی وہ گئی۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۵۱۶).

روزِ محشر جو مری داد کی نوبت آئی
یہ گئی وہ گئی کب ہاتھ قیامت آئی

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۷۹).

---گئے وہ گئے فقرہ.
رک: یہ جاوہ جا، فوراً چلے گئے.

ہو بغلگیر دے دھیر رگھو بیر کو ترکش سے سج خوشنما ہوگئے
جو اٹھائی نظر یہ گئے وہ گئے آن کی آن میں لاپتہ ہوگئے

(۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۳: ۳۶۰).

---گیا وہ گیا فقرہ.
رک: یہ جاوہ جا، بھاگ گیا. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اُردو لغت).

---گیہوں دمے کے گاجریں کھائیں کہاوت.
یعنی پرلے درجہ کے بیوقوف ہیں. (نجم الامثال؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- گھٹنا کھولیں تو لاج وہ گھٹنا کھولیں تو لاج کہاوت.
رک؛ یہ ٹانگ کھولیں تو... الخ، دونوں طرح رسوائی ہے. (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ نور اللغات؛ جامع اللغات).

--- گھر تھونیوں نے لیا کہاوت.
یہ چیز اوروں کے تصرف میں رہی اپنے کام نہ آئی. (ماخوذ: جامع اللغات؛ محاورات ہند؛ (سبحان بخش).

--- گھر رَہے سَلامت وہ گھر جلے مُبارک کہاوت.
کسی کی مصیبت یا تباہی کی پروانہ ہونا. (ماخوذ: فرہنگ اثر).

--- گھوڑا کس کا جِس کا مَیں نوکر تُو نوکر کس کا جس کا یہ گھوڑا کہاوت.
ٹالنے کے موقع پر کہتے ہیں، مبہم بات پر طنزاً یہ فقرہ ادا کرتے ہیں. (جامع اللغات؛ جامع الامثال؛ علمی اردو لغت).

--- لچھّن مار کھانے کے ہیں فقرہ.
ایسی باتوں پر انسان پٹتا ہے. (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

---لکھا ہمارا فقرہ (شاذ).
ہماری یہ مجال، ہماری ایسی قسمت (بد نصیبی ظاہر کرنے کے موقع پر کہتے ہیں).

ستم ہے کہ رونا بھی مشکل ہوا ہے
مچلکا لکھیں ہم یہ لکھا ہمارا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۵۸).

---لو فقرہ.
کوئی چیز دیتے ہوئے یا کوئی غیر متوقع بات سن کر کہتے ہیں. یہ لو! یہ تمہاری غیرت مندانہ مستقل مزاجی کا انعام ہے، قرض نہیں ہے. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱: ۲۱۹).

---لیاقت ہُوئی فقرہ (شاذ).
یہ ہمت ہوئی، اتنی جسارت ہوئی، اتنی جرائت ہوئی، اس قابل ہوئے. مثل شعلۂ جوالہ پلٹ پڑے آواز دی او چھو کرے تجھ کو بھی یہ لیاقت ہوئی آج تجھ کو بے قتل کیے نہ چھوڑوں گا. (؟، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات).

---لیجیے فقرہ.
کسی کو کوئی چیز دیتے ہوئے یا کسی غیر متوقع بات کے ہونے پر مستعمل. زور سے میاں شبراتی کی کھوپڑی پر دھپ جما کر کہا یہ لیجیے سانپ واہ واہ کا دونگڑا برس گیا. (۱۸۸۰، فسانۂ

آزاد، ۲ : ۱۸۸). یہ لیجئے، ہمارے دوست میر جعفر علی خان آگئے. (۱۹۶۱، سراج الدولہ (ترجمہ) اشفاق حسین، ۸۶).

---مانی ہوئی بات ہے فقرہ.
اس سے کسی کو انکار نہیں، یہ تسلیم شدہ بات ہے. (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---مُرغ لَنڈورا ہی بھلا فقرہ.
ایسے فائدے سے جس میں نقصان کا خطرہ ہو دست بردار ہو جانا ہی بہتر ہے، رک : بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا. پولیس والی بلّیاں بخش دیں، یہ مرغ لنڈورا ہی بھلا. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل، ۱۷).

---مُسلمانی اور آنا کانی فقرہ.
مسلمان ہونے کے باوجود ہمدردی سے پہلو تہی، اپنی جنس سے پہلو تہی یا چشم پوشی کرنے والے کی نسبت بھی بولتے ہیں. اللہ بی سلطانی یہ مسلمانی اور آنا کانی، بچے کا کرتہ، ٹوپی دنیا کو دکھایا اور منہ دکھایا تو مجھ کو. (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۹).

---مُسلّم کہ فقرہ.
یہ طے شدہ ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں، یہ تسلیم کیا ہوا ہے، کسی بات کی تصدیق کے لیے بولتے ہیں.

نہ ہوئی بات میں اے حضرت واعظ تاثیر
یہ مسلم کہ پڑھا آپ نے قرآن بہت
(۱۸۸۴، آفتاب داغ، ۴۰).

---مُصیبت خُدا کسی پَر نہ ڈالے فقرہ.
کسی سخت مصیبت کے موقعے پر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے، یہ ایسی مشکل ہے کہ کسی پر نہ پڑے.

رسول خدا سے جدائی ہے آفت
خدا یہ مصیبت کسی پر نہ ڈالے
(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۱۳۴).

---مُنھ اور پُھلَوریاں کہاوت.
یہ کام تمھاری حیثیت سے زیادہ ہے، تم اس لائق نہیں. (ماخوذ: فرہنگ اثر).

---مُنھ اور چار چَنگلی لاسا کہاوت (شاذ).
رک : یہ منھ اور مسور کی دال، کسی کو اس کی اوقات یاد دلانے کے لیے کہتے ہیں. یہ پرکٹی اپنے ہی تک رکھیے، وہ کہتے نہیں یہ منھ اور چار چنگلی لاسا. (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۹۱).

---مُنھ اور دَھنیے کی چَٹنی کہاوت.
تمھاری یہ حیثیت نہیں، تم اس قابل نہیں؛ رک : یہ منھ اور مسور کی دال. (ماخوذ: جامع اللغات).

---مُنھ اور کھائے چولائی کہاوت.
ایسی خواہش یا آرزو جو کسی کی حیثیت سے زیادہ ہو، جب کوئی کسی چیز کے قابل نہ ہو تو کہتے ہیں. ثریا بیگم تنک کر بولیں، یہ منھ کھائے چولائی، اونھ اونھ آپ ہم پر فریفتہ ہوگئے پہلے منھ بنواؤ. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۷۲۹). بجا ارشاد ہو، یہ منھ اور کھائے چولائی، آپ لرگنوار کے لٹھ اور بادشاہی. (۱۸۹۲، خدائی فوج دار (دیباچہ)، ۱ : ۴).

---مُنھ اور گاجریں کہاوت.
رک : یہ منھ اور مسور کی دال. (جامع اللغات).

---مُنھ اور گُل گُلے کہاوت (شاذ).
رک : یہ منھ اور مسور کی دال. صرف ایک پیالی چائے کی امید میں کتنی دعوتیں کھلائیں ---- یہ منہ اور گل گلے! واقعی سچ ہے. (۱۹۶۵، کانٹوں میں پھل، ۸۷).

---مُنھ اور مَسالا / مَسالہ کہاوت.
رک : یہ منھ اور مسور کی دال. بادشاہ کی ملاقات کا دعویٰ! یہ منھ اور مسالا صاحبقراں بہت زچ ہوئے بڑا غصہ آیا. (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۳۶۲). میاں کے پاس نہایت سہل جواب موجود ہے، کہ تم کیا خاک برداشت کروگی، بس کر چکیں، یہ منہ اور مسالہ یہ دل و گردہ. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۸۲).

---مُنھ اور مَسور کی دال کہاوت.
اس لائق نہیں، اس کام یا بات کے قابل نہیں، یعنی اس منصب اور کام کے لائق یا مستحق نہیں ہے، یہ حیثیت یا اوقات نہیں ہے. یہ منہ اور مسور کی دال، اس وحشی کو بھی بدر کرو. (۱۹۱۰، ادیب، اگست، ۸۸). یہ منہ اور مسور کی دال، مگر بھیا یہ تو سب پیسہ کا کھیل ہے. (۱۹۴۸، جنم کہانیاں، ۶۱). ہندوستان کی آزادی اور گاندھی یہ منھ اور مسور کی دال، مایوسی نے مجھ کو ڈھانک لیا. (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۲۰۶). بھلا یہ منہ اور مسور کی دال، یہ دوسری بات ہے کہ انگریز اپنی گرل فرینڈ کو کرمی کہلاتا ہے. (۱۹۹۵، افکار، کراچی، جنوری، فروری، ۱۹۹۶ء، ۲۷۵). یہ منہ اور مسور کی دال، مگر حکیم صاحب کی اپنی وضع تھی. (۲۰۰۳، اجمل اعظم، ۹۹).

---مُنھ اور مَلیدہ کہاوت (شاذ).
رک : یہ منھ اور مسور کی دال. خواجہ نے پکار کرا رے اوبے وفا وعدہ کرتی جا اس نے کہا جا دور موئے یہ منھ اور ملیدہ. (؟، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

---مُنھ پان جوگا کہاوت.
رک : یہ منھ اور مسور کی دال؛ تم اس قابل نہیں، تمھارا منھ اس بات کے قابل نہیں ہے. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

---مُنھ کہاں فقرہ.
یہ حوصلہ نہیں، اتنی ہمت نہیں.

یہ منہ کہاں ترے آگے جو عرض حال کریں
مجال ہی نہیں جنبش لب سوال کریں
(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۱۰۸).

---میری سِکّشا مان پیارا، سودا کدھے نہ بیچ اُدھارا کہاوت.
میری یہ نصیحت یاد رکھو پیارے ادھار کبھی نہیں بیچنا چاہئے. (جامع اللغات).

---میری سِکّشا مان رے پیرا، کُپٹی سَنگ نہ راکھو سیرا کہاوت.
دغا بازوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھنا چاہئے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---میری سِکّشا مان رے چیلا، کدھے باٹ نہ چال اکیلا کہاوت.
سفر میں اکیلا نہیں جانا چاہیے، کوئی ہمراہی ساتھ لینا چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---میری سِکّشا مان رے چیلے، واسوں مَت مِل جُوا جو کھیلے کہاوت.
جواریوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **میری سِکھشامان سَہیلی، پَر نَرسَنگ نہ بَیٹھ اکیلی** کہاوت.
میری سہیلی یہ نصیحت یاد رکھ کہ عورت کو غیر مرد کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **میری سِکھشا پیٹ ہے اچھی، روٹی مول نہ کھا اَدھ کچّی** کہاوت.
کچی پکی یا ادھ پکی روٹی نہیں کھانی چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **میری سِکھشا پیا چت لاؤ، پر ناری کو دور سے تا ہو** کہاوت.
میری یہ نصیحت یاد رکھو کہ دوسرے کی بیوی کے پاس نہیں جانا چاہیے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **نتیجہ مِلا** فقرہ.
یہ ثمرہ حاصل ہوا، یہ پھل ملا؛ (کنایۃً) نیکی کے بدلے بدی ملی، نیکی کا بدلہ بدی، اچھے کام کا برا پھل ملنا.

کہ اس دم آئے وہ اور دے زبان یاری تو یہ کہیے
کہ لو دیکھو نتیجہ یہ ملا صاحب کی یاری میں

(۱۸۳۵، رنگین (مہذب اللغات؛ نور اللغات)).

--- **نتیجہ نِکلا** فقرہ.
نیکی کے بدلے بدی ملی، درست کام نہ ہونے پر افسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ نتیجہ ملا. یہ نتیجہ نکلا کہ نہایت نامعلوم طور پر مغربی تعلیم یافتہ ترکوں میں یہ خیال جگہ پکڑ گیا کہ معاش کو معاد سے کوئی تعلق نہیں ہے. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۴۲۳).

--- **نَوبَت پُہنچی / ہوئی** فقرہ.
یہ حالت ہو گئی، یہ عالم ہو گیا، اب ہم کو اتنا حقیر سمجھ لیا گیا ہے. دام محبت میں اسیر کیا یہ نوبت پہنچی کہ سوتے جاگتے دربار کے سوا جدا نہ ہوتا. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۲۲).

سُن کے یہ پھبتی ، میں نے اُس سے کہا
اب یہ نوبت ہوئی ہماری ، بجا

(۱۸۷۱، فریب عشق، ۲۵).

--- **نَوکَری ہے خالہ جی کا گھر نہیں** کہاوت.
نوکری میں وقت کی پابندی اور حاضری ضروری ہے (ضابطے کی پابندی نہ کرنے پر کہتے ہیں)، یہ نہیں کہ جب مرضی ہوئی چلے گئے، گویا کہ بے تکلفی کا ملنا ہو. (ڈاکٹر بیگم شائستہ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، ۸۸).

--- **نَہ وہ** فقرہ.
کوئی بھی نہیں، ایک بھی نہیں مل سکتا، اِدھر نہ اُدھر، دونوں نہیں، دونوں میں سے کوئی بھی نہیں. (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

--- **نَہ ہوگا** فقرہ.
کسی طرح ممکن نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا.

مشکیزہ ساتھ ہے یہ نہ ہوگا کہ ہم نہ آئیں
چاہیں ابھی تو خوں کی یہیں ندیاں بہائیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۳۶).

--- **نہیں (کہ)** فقرہ.
اس طرح نہیں، ایسا نہیں، یوں نہیں کہ.

یہ نہیں خورشید کے چشمے میں آب و تاب اب
چاند خاں جو ہے حسین آباد کا تالاب اب

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۲۴). میں بھی اس کمبخت کو چاہتی ہوں، یہ نہیں چھوڑ کر کسی اور کو کر لوں یا کوئی یار کروں. (۱۸۸۸، انتخاب طلسم ہوشربا، ۳: ۲۸۹). یہ نہیں کہ اجلی براق اوڑھنی جہاں جی چاہا اتار پھینکی اور چار دن میں میلی چکٹ ہو گئی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۳). ہٹلر... نے دوسری جنگ عظیم شروع کرنے سے پہلے ہم سے مشورہ نہ کیا یہ نہیں کہ ہم موصوف کو اس کار خیر سے روکنے کی کوشش کرتے. (۱۹۶۵، بجنگ آمد، ۲۱).

--- **واقعہ ہے** فقرہ.
یہ درست ہے، یہ ٹھیک ہے، یہ سچ ہے. یہ واقعہ ہے کہ درد اردو کے بہت بڑے غزل گوؤں میں شمار کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۶، سخن در (نئے اور پرانے)، ۱: ۷).

--- **وَقت اور ہے** فقرہ.
وقت گزر جانے کے بعد پچھلے وقت کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں، اچھے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں؛ موجودہ وقت کو گزرے ہوئے وقت سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں.

اس زمانہ میں ظفر مہر و محبت ہے کہاں
ہے یہ وقت اور گیا مہر و محبت کا وقت

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳: ۲۶).

--- **وَقت آنا تھا** فقرہ.
کسی خاص وقت کے لیے کہتے ہیں، ملنے یا رخصت ہونے پر.

یہ وقت بھی آنا تھا ہمیں غم طلبوں پر
اب تجھ سے بچھڑنے کی دعائیں ہیں لبوں پر

(۱۹۸۳، نابینا شہر میں آئینہ (کلیات احمد فراز، ۱۰۰۱).

--- **وو بولنا** محاورہ.
بُرا بھلا کہنا، اچھا بُرا کہنا، غصے میں کچھ بھی کہہ دینا.

کہا کس نے کہ تم یہ وو نہ بولو
میں جاؤں اور نہیں جی دو نہ بولو

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۵۴).

--- **وہ فَقیر نہیں جو کھا کَر دُعا دیں / کَریں** کہاوت.
یہ بڑے ناشکر گزار آدمی ہیں کسی کا احسان نہیں مانتے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **وہ گُڑ نہیں جِس کو / جِسے / جو چیونٹے / مکھیاں کھائیں.** کہاوت.
ہر ایک کو یہ بات نصیب نہیں ہو سکتی، یہ ایسا مال نہیں جسے ہر کوئی کھائے، یہ چیز ایسے ویسوں کے قابل نہیں ہمیں کوئی فند و فریب سے نہیں ٹھگ سکتا ہمارا مال کوئی نہیں کھا سکتا. (فرہنگ آصفیہ؛ نور اللغات).

--- **وہ نَہ ہو** فقرہ.
یہ وہ معاملہ نہ ہو جس طرح پہلے کیا تھا اس طرح نہ ہو.

لکھ پڑھ کے لو تو جان بھی دیتا ہوں میری جان
یہ وہ نہ ہو کہ دل کو لیا اور مکر گئے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۳۱).

---ہاتھ پاؤں مارے فقرہ۔
بہت کوشش کی، خوب محنت کی بہت مشقت کی۔

بن گیا بیتاب ہوکر ماہی زیر زمیں
کشتۂ شوق شہادت نے یہ مارے ہاتھ پاؤں

(۱۸۹۵ء، دیوان راسخ دہلوی، ۲۰۵)۔

---ہتھکنڈا/ ہتھکنڈہ ہے فقرہ۔
نہایت سہل اور ہاتھ کا کام ہے نیز روزہ مرہ کی چالاکیاں ہیں بائیں ہاتھ کا داؤں ہے، یہ چالاکی ہے۔ (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔

---ہتھکنڈے مجھی سے چلتے ہو فقرہ۔
یہ مکر اور فریب کی باتیں میرے ساتھ ہی کرتے ہو۔ (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات)۔

---ہوا بیٹھی بھی نہ تھی فقرہ۔
ابھی یہ بات چل رہی تھی، ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا۔ ابھی تعریف کی یہ ہوا بیٹھی بھی نہ تھی کہ یک بیک ڈاک کے ایک لفافے میں ---- ایک خط ملا۔ (۲۰۰۷، مخزن، لاہور، ۱۳ : ۱۸۱)۔

---ہو چکا فقرہ۔
یہ نہیں ہو سکتا، یہ نہیں ہوگا؛ کسی کام کے ممکن نہ ہو سکنے پر بولتے ہیں یعنی نہیں ہو سکتا نیز کام کے ہو جانے پر بھی بولتے ہیں نیز جب کوئی کام تکمیل کے قریب ہو تب بھی کہتے ہیں۔ (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ جامع اللغات؛ محاورات ہند، سبحان بخش)۔

---ہونا نہیں فقرہ۔
ایسا نہیں ہوگا، یوں نہیں ہو سکتا۔ یہ دب کر رہیں اور خصم کا گھر کریں تو یہ ہونا نہیں ہے۔ (۱۸۹۰، انتخاب طلسم ہوشربا، ۳ : ۲۸۹)۔

---ہی م ف۔
رک : یہی، خاص یہ، ٹھیک یہ، خصوصاً (اشارۂ قریب کے لیے)۔

شہا غریب نوازا سخنورا بخدا
خدا سے حق میں تیرے رات دن یہ ہی ہے دعا

(۱۸۷۹ء، دیوان عیش، ۸)۔

بس اے مجروح اب وقت دعا ہے
اجابت کے یہ ہی پانے کے دن ہیں

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۲۹)۔ بھاوج ہے کہ وہ یہ ہی کہے جاتی ہے میں نے اپنے کانوں سنا ہے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۷)۔

---ہے فقرہ۔
۱۔ اگر ہے تو یہ ہے، کچھ اور نہیں، یہی ہے (نیز بطور جمع بھی مستعمل جیسے : یہ ہیں)۔

دل کے لیے ہے عشق تو دل عشق کی خاطر
مے ہے تو یہ ہے اور جو مینا ہے تو یہ ہے

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۱۸۵)۔ ۲۔ یہ بات ہے (تاکید کے لیے یا کسی چیز یا بات کی اہمیت بتانے کے لیے)۔

بہم دشمن بھی یکجا ہوں تو الفت ہو ہی جاتی ہے
یہ ہے مل بیٹھنا ایسا محبت ہو ہی جاتی ہے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۲۶)۔ ایمان کی تو یہ ہے کہ ترقی پسندوں نے جس طرح غزل کی مخالفت اور افسانے کی حمایت کی۔ (۱۹۷۰، افسانے کی حمایت میں، ۱۵)۔

میں کہ اس سرزمین کا باشندہ
یہ ہے زندہ تو میں بھی ہوں زندہ

(۱۹۸۴، الحمد، ۹۳)۔ ۳۔ قریب کے اشارے کے لیے؛ نیز کسی بات پر توجہ دلانے کے لیے بھی کہتے ہیں۔

چھٹی بیاہ میں کرنے لاکھوں کے ساماں
یہ ہیں انکی خوشیاں یہ ہیں انکے ارماں

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۵۴)۔

یہ ہیں قیامت کے آثار قیامت کو جھٹلائے گا
بندے اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلائے گا

(۱۹۸۴، الحمد، ۷۵)۔ ۴۔ یہ رہا، موجود ہے (نیز کسی چیز کو تلاش کرنے پر جب وہ مل جاتی ہے تو بھی کہتے ہیں)۔

نظر سے دھڑکتا ہے کیوں میرا دل
یہ ہے میرے ماتھے پہ کاجل کا تل

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۸)۔

---ہے بات ہی کیا فقرہ۔
کوئی اہم بات نہیں ہے، معمولی بات ہے، آسان بات ہے۔

آگے اُس شوخ کے چپ لگ گئی ان کو اے داغ
میرے مطلب کو جو کہتے تھے یہ ہے بات ہی کیا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۸)۔

---ہے کہ فقرہ۔
کسی بات پر توجہ دلانے یا وضاحت سے بیان کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ بندا گنہ گار ہے۔ (۱۷۴۶، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۲۴۷)۔ پس بہتر یہ ہے کہ دل کو مضبوط کرکے اس بار عظیم کا تحمل کیا جائے۔ (۱۸۶۸، مراۃالعروس، ۱۱۱)۔ مگر خرابی یہ ہے کہ کہیں جھلا کر ان کو سزا نہ دے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۷۹۳)۔ ایمان کی بات یہ ہے کہ سندر بیس بائیس برس کی کا چھن منجھلی کی دادی تک کو سودا کھلائے ہوئے ہے۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۷۳)۔ اتفاق سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے جو بھی کام کیا اس کا ادب سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان (پیش لفظ)، ۱ : ۱)۔

---یا وہ فقرہ۔
کوئی سا، ایک نہ ایک، دونوں میں سے کوئی ایک، کوئی نہ کوئی (انتخاب کرنے کے موقع پر کہتے ہیں)۔ آج یہ یا وہ کی نہیں یہ بھی اور وہ بھی کی ضرورت ہے۔ (۱۹۷۳، نظر اور نظریے، ۶)۔

---یہ فقرہ۔
۱۔ ایسے ایسے، ایسی ایسی (خصوصی توجہ دلانے کے لیے اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں)۔

کہ جن نے کیا تم پہ یہ یہ جفا
نہ کہیئے جفا، آسمانی بلا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۷۴)۔ ماں باپوں پر فرمائشیں ہونے لگیں کہ کل ساتھ لے جانے کے لئے یہ یہ نفیس کھانے تیار کرا دیجیے۔ (۱۸۹۰، جغرافیہ طبعی، ۱ : ۱)۔ بادشاہ نے تجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا ہے اور اس کی یہ یہ خواہش ہے۔ (۱۹۴۵، الف لیلہ و

لیلہ ،۶ : ۵) . **۲. کسی چیز کے غیر معمولی پن کے اظہار کے لیے مستعمل (خصوصاً لمبائی کے لیے)**۔ ڈاکو بارعب ہے، یہ یہ لمبی مونچھیں ہیں۔ (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۱۰).

یَہاں (ف ی) م ف.

۱. اس جگہ ، اس مقام پر ، اس طرف ، اِدھر ، یاں نیز اس مرحلے پر ، اس موقع پر. اے عارف ! یہاں قلم شکستہ و ورق ہم سوزاں بود. (۱۵۸۲ ، کلمتہ الحقایق ، ۵۲) . یہاں جسم کوں دیکھنا مشکل ہے جان کوں کیوں دیکھیا جاتا. (۱۶۳۵، سب رس، ۵).

جو دنیا میں روزے رکھیں تھے یہاں
مکھ اون کے سیں بو مشک اور زعفران

(۱۷۶۹، آخر گشت، ۶۶) . اور یہاں حرمز کسو صورت سیں خوش نہیں رہتا تھا اور جب تب قیصر سیں رخصت مانگتا. (۱۸۰۰، قصہ گل وہرمز، ۱۱۰) . جب یہاں آکر پہونچا دو ڈکیت آئے اسباب میرا لوٹ لیے گئے. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۴۳) . تم یہاں کیونکر پہونچے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۹۳) . مولانا حسرت موہانی وغیرہ آگئے ہیں ، تھوڑی دیر میں یہاں تشریف لائیں گے. (۱۹۷۸، صوفی تبسم ، علامہ اقبال سے آخری ملاقاتیں، ۳۷) . یہ سمندر ہی ہے جو یہاں کے موسم متعین کرتا ہے غذائیت فراہم کرتا ہے. (۱۹۹۴ ، اردو میں ہائیکو، ۱۰) . ایک بات جو مجھے یاد ہے، یہ ہے کہ یہاں میری ٹانگوں میں پھوڑے نکل آئے تھے. (۲۰۰۵، جوئندہ یابندہ، ۱۶) . **۲. اس دنیا میں ، اس جہان میں.** مفلسی کسے نہیں بھاتی ، نہ یہاں کام آتی نہ وہاں کام آتی. (۱۶۳۵، سب رس ، ۲۲۴).

آرام سے کٹے ہے سدا اور چین سے
جب پاسبان ہو یار تو کیا ہم کو ڈر یہاں

(۱۸۲۳، دیوان شاداں ، ۱ : ۶۱) . یہ شخص جو یہاں ایسی نیند سوتا ہے کہ پھر نہیں اٹھے گا اس کی عمر نواسی برس کی تھی مگر بچہ تھا. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق ، ۸۰۷).

یہاں کیا ہے جز صبر و حسنِ رجا
ٹھہرائے تمنا نہ تو ہے خدا

(۱۹۳۲، بے نظیر ، کلام بینظیر ، ۲۷۲).

خدا ! یہاں کے خداؤں کا حشر کیا ہوگا
مرے وطن کی فضاؤں کا حشر کیا ہوگا

(۱۹۵۶، گفتنی ناگفتنی ، ۷۵) . اگر یہاں ... قرآن حکیم کی مقرر کردہ سزائیں صحیح طور پر نافذ کی جاتیں تو ... معاشرہ میں شر و فساد اس کثرت سے نہ پھیلتا. (۲۰۰۳ ، مجموعۂ قوانین اسلام ، ۱۰ : ۵۴) . **۳. مذہب یا مسلک میں ، تہذیب و ثقافت میں.** عیسائیوں کے یہاں عورتوں کو اپنے پر ظلم کی ضرورت نہیں پڑتی. (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۸۰) . **۴. خاندان ؛ گھر، گھرانا ؛ قبیلے وغیرہ کی جگہ (جیسے ہمارے یہاں).** عاشقاں پر ظلم کرتی ہے، تیرے یہاں اتنا جو قوت دھرے تو کیا عجب. (۱۶۳۵، سب رس ، ۱۸۲) . میں تو اپنی ماں کے یہاں جاؤں گی. (۱۸۶۸، مراۃ العروس ، ۶۸) . یہ دو قبیلے تھے عرب میں کہ اُن کے یہاں بھیڑیں بکثرت ... تھیں. (۱۹۲۴، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۲۰) . **۵. ہم سے ؛ ہم کو ، ہمیں کی جگہ.**

مصروف یار دوست ہوں اے منکر و نکیر
پوچھا کرو یہاں نہیں فرصت جواب کی

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب ، ۲۵۰).

بولا وہ دلاور کہ ہے یہاں بھی یہی منظور
یوں لڑیئے کہ جو اپنے گھرانے کا ہے دستور

(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱).

---اُلٹی گَنگا بَہتی ہے کہاوت.

یعنی یہاں رسم و رواج کی پابندی نہیں ہے خلاف دستور بھی کام کیا جاتا ہے ، معمول کے خلاف اور قاعدے کے برعکس ہونا ان کے نزدیک کچھ بات نہیں ہے یہاں ہر کام الٹا ہوتا ہے، یہاں کا ہر کام الٹا ہے. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---پَر م ف.

اس جگہ پر ، اس ملک یا شہر میں. یہاں پر حاضرین مسجد میں سے ایک مسلمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹوک کر کہا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۳۴۶) . یہاں پر بھی انہوں نے تصنیف و تالیف اور صحافت کا سلسلہ جاری رکھا. (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستاں، ۲ : ۲۷).

---پَرِنْدہ پَر نَہیں مار سَکتا فقرہ.

یہاں تک کوئی نہیں آسکتا. (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---تَک (---تلک) م ف ؛ ~ یہاتتک.

اس جگہ تک ؛ اب تک ، اس وقت تک نیز اس حد تک ، اس قدر. پانی پیتے یہاں تلک پہنچے. (۱۷۹۶، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی، ۱۰۶) . اور یہاں تک کہ اپنا مرنا گوارا کیا، اس لئے کہ اُدہر کا گیا ہوا بھر نہیں آتا. (۱۸۰۱، آرائش محفل ، حیدری، ۱۸۲).

کھا گئی بوٹ چرا کے تو یہاں تک مارا
سر پہ باندی کے مرے پانوں کا جوتا ٹوٹا

(۱۸۷۹، جان صاحب ، د ، ۱۰۷) . اس نے عثمانؓ کو اپنے قبضے میں یہاں تک کر لیا تھا کہ جو یہ کہتا وہ کرتے. (۱۹۰۷، اجتہاد ، ۱۳۱) . میں آپ کو آج کا واقعہ سنا رہا تھا کہ کس طرح میں اس شدید گرمی میں چل کر یہاں تک آیا تھا. (۱۹۸۵، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۷) . یہاں تک آتے آتے (افسانے کی بس اب دو سطریں باقی ہیں) دل سے آہ اور واہ دونوں نکلتی ہیں. (۱۹۹۴، افسانے کی حمایت میں ، ۱۸۹).

---تَک کَہ / کے م ف.

رک : یہاں تک ، اس حد تک ؛ اس جگہ تک ؛ اس وقت تک. یہاں تک کہ مچھلیوں کو سکھا تیل میں ڈال کشتیوں میں بھر ... اطراف میں لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۲) . یہاں تک کہ بے چارے ماں باپ گھر چھوڑ کر الگ کرائے کے مکان میں جا رہے. (۱۸۶۸، مراۃ العروس ، ۲۹۴) . یہاں تک کہ آخر کار اسلام کی حقانیت کامل طور پر میرے ذہن میں ایسی بیٹھ گئی جیسے پتھر کی لکیر. (۱۸۹۰، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۹) . مزاج میں احتیاط یہاں تک کہ کبھی میلے ہاتھ تک سے کپڑا نہ چھوا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۹) . یہاں تک کہ وہ بھی جو آپ کی دعوت حق کے سخت منکر تھے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۵۷۵) . یہی لکڑی بہت بڑی معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ ایک بڑے مکان کے بقدر معلوم ہوتی ہے. (۱۹۶۷، سائنس و کلام ، ۲۴) . فلاں کا دم ملت کا شمس العلماء بن جانا یہاں تک کہ اقبال کا "سر" کے خطاب سے سرفراز ہو جانا یہ سب مثالیں اسی رقیب کے دیئے ہوئے سرٹیفکیٹ کی ہیں. (۱۹۲۲، رسالہ اردو اورنگ آباد ، اکتوبر ، انشائے ماجد یا لطائف ادب ، ۳۱) . یہاں تک کہ ۱۹۳۷ کے بعد کل ہند کسان سبھا کی تنظیم میں ... عوامی احتجاج کی قیادت کی. (۱۹۹۸، میرے جیون کی کچھ یادیں (ترجمہ) ، ۱۹۴).

--- تُمھاری ٹِکّی نہیں َلگے گی کہاوت.

اس جگہ تمہارا کام نہیں بنے گا ، یہاں تم سے کچھ نہ ہو سکے گا ، یہاں تک کوئی نہیں آسکتا. (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

--- تُمھاری دال نہیں َگلے گی کہاوت.

رک : یہاں تمہاری ٹکی نہیں ۔۔۔۔ الخ اس جگہ تمہارا کام نہیں بنے گا ، یہاں تم سے کچھ نہ ہو سکے گا ۔ (علمی اردو لغت) ۔

--- تمھارے ٹکّے نَہیں لَگنے کے کہاوت ۔

رک : یہاں تمہاری دال نہیں گلے گی ، یہاں تمہاری بات نہیں چلے گی ، یہاں تمہاری مراد نہیں پوری ہو گی ۔ (فرہنگ آصفیہ) ۔

--- تو فقرہ ۔

اس جگہ تو ، اس مقام پر ۔ یہاں تو سب خیریت ہے ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۴) ۔

یہاں تو جلوہ دیدار سے دل چاہیے روشن
دکھائیں آپ موسیٰؑ کو تماشا دشت ایمن کا

(۱۹۲۲ ، دیوان قمر بدایونی ، ۱ : ۹) . یہاں تو زندگی اپنی پوری آب و تاب سے رواں دواں ہے ۔ (۱۹۹۸ ، آگے سمندر ہے ، ۲۴۴) ۔

--- تو گویا ان کی نال گڑی ہوئی ہے فقرہ ۔

کسی جگہ سے کسی کو بہت اُنس ہو بار بار آئے تو کہتے ہیں جس جگہ بچہ کی نال گاڑی جاتی ہے کہتے ہیں اس جگہ سے ایک لگاؤ ہوتا ہے ۔ (۲۰۰۰ ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے ، ۸۸) ۔

--- تو ہم بھی حَیران ہیں فقرہ ۔

اس جگہ تو ہماری عقل بھی کام نہیں کرتی ، یہاں سمجھ میں کچھ ، نہیں آتا ۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) ۔

--- حضرت جبرائیلؑ کے بھی پَر جَلتے ہیں کہاوت ۔

یہاں تک ہی رسائی تھی (معراج کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے ، حضرت جبرائیلؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک موقع پر جاکے انہوں نے کہا کہ وہ اس سے آگے نہیں جاسکتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگے تنہا روانہ ہوئے) ۔ (علمی اردو لغت) ۔

--- دَم نَہ چلے گا فقرہ ۔

یہاں تمھاری دال نہیں گلے گی ، دم نہ چلے گا ، فریب نہیں چلے گا ۔

نہ چلے گا یہاں پر آپ کا دم
کیجیے اس پہ پہلے قول و قسم

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۳۰) ۔

--- سَب چلتا ہے فقرہ ۔

یہاں سب کچھ ہوتا ہے ، کسی قسم کی پابندی نہیں ۔

شیخ صاحب نے بھی کل رات کہا مجھ سے مجید
مجھ کو تھوڑی سی پلاؤ یہاں سب چلتا ہے

(۱۹۵۷ ، مجید لاہوری ، نمک دان ، ۲۶۴) ۔

--- سَب کان پکڑتے ہیں کہاوت ۔

یہاں سب کا سر تسلیم خم ہے ، اس جگہ کسی کی استادی نہیں چلتی ، یہاں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا ، اس جگہ سب عاجز ہیں ۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال) ۔

--- سے م ف ۔

۱۔ اس جگہ سے ، اس علاقے یا مقام سے ۔ اب یہاں سے آگے چلیے اور ایک تماشا ۔۔۔۔ دیکھیے ۔ (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۱۰۸) . شاید اللہ تجھے یہاں سے جیتا نکالے ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۸) . ہم یہاں سے جلوس سواری سامان سفر دیکھ لینگے ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۳) . میں یہاں سے جا کر تمھارے بھائی جان سے کہوں گی ۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۴۸) . اے ملکہ عالم واسطہ خداوند لقا کا جلد یہاں سے تشریف لے چلیے ۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۴) . میں تم سے قول لیے بغیر یہاں سے ٹلنے والی نہیں ۔ (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۰۷) . ڈاکٹر صاحب بھی ابھی یہاں سے گئے ہیں ۔ (۱۹۴۰ ، صید و صیاد ، ۲۴۳) . مضطرب اور بے قرار ہو کر سوچنے لگتا ہوں کہ کیوں نہ یہاں سے بھاگ نکلوں ۔ (۱۹۹۶ ، خواب اور تعبیر ، ۴۱۲) . **۲۔ طرف سے ، جانب سے** ۔ یقین ہے کہ کوئی اس کے یہاں سے روکنے کو آئے ۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۴۸) . تھوڑی دیر کے بعد حکیم جی کے یہاں سے دوا آئی ۔ (۱۹۸۶ ، بیلے کی کلیاں ، ۷) . **۳۔ اس بات سے ، اس حقیقت سے** ۔ خطروں کا آنا انسان کی پیدائشی بات ہے ، اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بڑے خطرے ہیں کہ قبیل عبادات اور طاعات سے نہ ہونگے ۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۸) . **۴۔ اس موقعے پر ، ان حالات میں** ۔ یہاں سے ایک عجیب سلسلہ شروع ہوا کہ جو آیا اس نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کھڑی کی ۔ (۲۰۰۳ ، دلی تھا جس کا نام ، ۱۵) ۔

--- سے وَہاں م ف ۔

ایک جگہ سے دوسری جگہ ، اِدھر سے اُدھر ۔

یہاں سے وہاں ، اور وہاں سے وہاں
گئی میں نگوڑی کہاں سے کہاں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۲) . ہوائی ڈاک آج کل دو ہفتوں میں یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں پہنچتی ہے ۔ (۱۹۹۷ ، سلام و پیار ، ۲ : ۱۱۰) ۔

--- سے وَہاں تک م ف ۔

ایک جگہ سے دوسری جگہ تک نیز دور دور تک ۔ دولھن کا مکان پانچ کوس تھا یہاں سے وہاں تک دونوں طرف بلور کے جھاڑ آدمی کے قد سے دوچند ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸) . کہیں برسوں میں یہاں سے وہاں تک آتے جاتے ہوں گے ۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۲۳) . اصغر کی نگاہوں سے آسمان او جھل ہو گیا اور یہاں سے وہاں تک لاجوردی پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے تھے ۔ (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۰) . سگریٹ اور چائے کی دکانیں کھلی رہنے سے جاگ باگ رہتی تھی یہاں سے وہاں تک خالی تھی ۔ (۱۹۹۸ ، آگے سمندر ہے ، ۱۸۲) . بازاروں میں یہاں سے وہاں تک خلقت کے ٹھٹ کے ٹھٹ ہیں ۔ (۲۰۰۳ ، دلی تھا جس کا نام ، ۴۳) ۔

--- سے ہَوا ہو فقرہ ۔

یہاں سے بھاگ جاوء ، دور ہو جاوء ۔ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات) ۔

--- ضُرور کچھ دال میں کالا ہے کہاوت ۔

یہاں کچھ دھوکے کی بات ہے ۔ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات) ۔

--- فَرشتوں / فَرشتے کے (بھی) پَر جَلتے ہیں کہاوت ۔

یعنی یہاں کوئی نہیں آ سکتا ، اس جگہ کسی کی رسائی اور پہنچ نہیں ہے ، یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا ؛ بڑے ادب کا مقام ہے (جہاں نہایت احتیاط یا کمال و جلال ہو وہاں یہ بولا جاتا ہے) ۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر) ۔

--- کا صف ۔

اس جگہ کا ، اس علاقے یا مقام کا ۔ آپ کو یہاں کا کچھ حال بھی معلوم ہے ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۵۰) . یہاں کا موسم ان کی طبیعت کے ایسا خلاف تھا کہ ان کو یہاں اس نے نہیں بسنے دیا ۔ (۱۹۰۴ ، محاربات عظیم ، ۱۰۷) . آج یہاں کے تازہ انگور کھائے

----انگور بڑے اور شیریں تھے۔ (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۱۱۱). فیض بازار کی طرف چلو یہاں کا نقشہ بھی ویسا ہی راحت افزا ہے۔ (۲۰۰۳، دلی تھا جس کا نام، ۵۴).

---کا بابا/ باوا آدم ہی نِرالا ہے کہاوت.

یہاں کی جو بات ہے وہ زمانے سے نئی اور انوکھی ہے، یہاں کی ہر بات عجیب ہے، اس جگہ کی ہر بات مختلف ہے. (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ محاورات نسواں؛ علمی اردو لغت).

---کا (کی) یہیں م ف.

اسی جگہ، یہیں پر، دنیا کا دنیا ہی میں، اسی دنیا میں نیز آج کا آج۔ یہاں کی یہیں رہنے دو، پھر سنیو اب رانی کیتکی کی بات۔ (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۲۴). ویسے ایک حیثیت میں یہ ایک اچھی بات بھی ہے کہ یہاں کا یہیں نمٹ جائے، کل کسنے دیکھی ہے۔ (۲۰۰۷، الحمرا، لاہور، مئی، ۴/۷).

--- کچھ مال تو نہیں گڑا ہے کہاوت.

جہاں کوئی اپنا دعویٰ یا استحقاق جتائے تو کہتے ہیں. (جامع الامثال؛ علمی اردو لغت).

---کچھ نال تو نہیں گڑا/ گڑی کہاوت.

یہاں تم پیدا تو نہیں ہوئے جو اس قدر دعویٰ اور استحقاق جتاتے ہو یعنی یہ جگہ کوئی وطن مولد تو نہیں کہ چھوٹ نہ سکے؛ جہاں سینگ سمائیں گے چلے جائیں گے. (علمی اردو لغت؛ محاورات ہند، سبحان بخش؛ فرہنگ اثر، ۳: ۶۶۴).

--- کہاں فقرہ.

۱۔ ادھر کیسے (کسی کے غیر متعلق جگہ پر اچانک ملنے پر کہتے ہیں)۔

زاہد کو ہم نے دیکھ خرابات میں کہا
مسجد کو اپنی چھوڑ کہو تم یہاں کہاں

(۱۷۵۰، دیوان زادہ حاتم، ۱۰۸). اے کاکا ملک صادق یہاں کہاں ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳۵). بعد گزارش آداب و تسلیمات عرض کی کہ خداوند آپ یہاں کہاں ۔. (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۲۷). یار گیڈر یہاں کہاں ؟. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۲۶۲). ۲۔ یہاں نہیں، کوئی چیز اپنے پاس میسر یا دستیاب نہ ہو تو کہتے ہیں۔ عورت بولی مدت کے بعد کھانے کا نام تیرے منھ سے سنا ہے سو کھانا یہاں کہاں، بجز غم کھانے ۔. (۱۸۲۴، فسانۂ عجائب، ۱۰۲).

--- کہیں م ف.

کہیں ادھر ہی، یہیں کہیں، اسی گرد و نواح میں، کہیں، کسی جگہ. (پلیٹس).

---کی/ کے م ف.

اس جگہ کی، اس علاقے کی؛ اس جگہ کے، اس علاقے کے۔ یہاں کی آب و ہوا نے موافقت نہ کی۔ (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۲۴۸). سب ارکان اور اکابر یہاں کے میری قدر کرتے ہیں۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۸۵). یہاں کے اطوار مجھ سے باوجود قرب مخفی اور تم۔ (۱۸۶۴، خطوط غالب، ۹۲).

ہے آگ یہاں کی باد صرصر
کر شکر کہ جلنے سے بچے پر

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۲۰). آپ نے فرمایا میں جنت میں جانکلا تو دیکھا یہاں کے باشندوں میں بڑی تعداد ان کی ہے۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۳۴۹). یہاں کی آبادی کا بہت بڑا حصہ آرینیوں یا اطالویوں پر مشتمل ہے ۔. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۲۰۲). آپ ہی کے یہاں کی رہنے والی ہیں۔. (۱۹۵۱، کشکول، چودھری محمد علی ردولوی، ۱۲۵). ان لوگوں نے تو لاہور پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کیا تھا لیکن آپ جانیں یہاں کی بد نظمی۔. (۱۹۹۸، نہ جنوں رہا نہ پری رہی، ۶۲).

---کی یَہیں تک م ف.

جس جگہ ہے اسی جگہ، اسی حالت میں۔

نہ پہنچی مری آہ عرش بریں تک
رہی حسرت دل یہاں کی یہیں تک

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام، ۹۰).

---کے بابا/ باوا آدَم (ہی) نِرالے ہیں کہاوت.

رک: یہاں کا بابا---- الخ، یہاں کی ہر بات عجیب ہے. (ماخوذ: علمی اردو لغت؛ محاورات ہند؛ سبحان بخش).

---کیا تمھارا نال گڑھا ہے فقرہ.

رک: یہاں کچھ نال تو نہیں گڑا۔ مثل مشہور ہے کہ کسی کو اگر طعنہ تشنہ دینا ہو تو کہتے ہیں: یہاں کیا تمہارا نال گڑھا ہے۔ (۱۹۶۴، نور مشرق، ۱۲۶).

---کیا تیرا نال گڑا ہے کہاوت.

جہاں کوئی اپنا دعویٰ یا استحقاق جتائے تو کہتے ہیں. (جامع اللغات).

---کِیا کام فقرہ.

کوئی کام نہیں، اس موقعے پر کوئی ضرورت نہیں. تم کہتے ہو عقل و خرد سے کام لو عشق کہتا ہے عقل کا یہاں کیا کام. (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۳۶).

---گَنگا اُلٹی بہتی ہے کہاوت.

رک: یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے. (محاورات ہند؛ سبحان بخش؛ علمی اردو لغت).

---لگ/ لو/ لوں م ف.

رک: یہاں تک. (پلیٹس).

--- نَہ وَہاں یہ بَلا کہاں کہاوت.

خانہ بدوش آدمی ہے ایک جگہ نہیں ٹکتا. (علمی اردو لغت؛ جامع الامثال).

---وَہاں م ف.

اِدھر اُدھر، کئی جگہ، ہر جگہ، آس پاس، قرب و جوار میں، ارد گرد؛ (مجازاً) دنیا و آخرت میں.

کوئی بھی دیر و حرم میں نہ راہ کو پہنچا
دعائیں مانگیں بہت کی یہاں وہاں فریاد

(۱۸۴۳، وزیر لکھنوی (مہذب اللغات).

فنا کے بعد بھی صحبت رہی تو حوروں سے
دیے حسین خدا نے یہاں وہاں کیا کیا

(۱۸۷۲، عاشق لکھنوی، فیض نشان، ۳۲).

یہاں وہاں نہ کوئی آبرو بچائے گا
جہاں بچائے گا اللہ تو بچائے گا

(؟، میر عشق، مہذب اللغات). یہاں وہاں چھوٹے چھوٹے قصبے آباد کرتے گئے. (۱۹۰۴، محاربات عظیم، ۱۰۷). اس کا اظہار بس انفرادی طور پر یہاں وہاں ہوتا ہے. (۱۹۵۰، تخلیقی عمل اور اسلوب، ۱۱۷). اب وہ کبھی کبھار گلیوں میں یہاں وہاں گھومتی نظر آتی. (۲۰۰۴، روح کے زخم، ۵۲).

---وہاں کا ذِکر فقرہ.

ادھر ادھر کی باتیں. حوالہ اول تو ملتا نہیں، اور اگر اصرار کیا جائے تو یہاں وہاں کا ذکر کر کے یونہی ٹرخا دیا جاتا ہے. (۲۰۰۸، مقالات عالمی اردو کانفرنس، ۴۹). اف؛ کرنا. (۲۰۰۸، مقالات عالمی اردو کانفرنس، ۴۹).

یہانت (کس ی، فت ن) امث.

اہانت، بے عزتی.

بڑا کام فرما جو منج کوں سجے
ہے اس کام تے بھوت یہانت منجے

(۱۶۳۵، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱۳۰). [اہانت (رک) کا بگاڑ].

یہاںچہ (فت ی، غنہ) م ف قدیم.

(دکن) یہاں، یہاں پر. نشان کا آدمی ھور بے نشان کا آدمی یہانچہ دستا ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶۰). [یہاں + چہ، حرف تاکید].

یہائیں (فت ی، کس ء) م ف قدیم.

یہاں ہی، یہیں، اسی جگہ. ایک تو یہ ہے کہ بندہ گنہ گار ہے اور اس سختی سے گناہوں کا بدلہ یہائیں پاوتا ہے. (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۲۴۷).

یہچہ (کس ی، سک ہ) م ف قدیم.

یہی، یہ ہی. اگر جانتا ہے کہ یہچہ ہے بھی انگے کچھ نہیں تو خوشی بھاے سو کر. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۴). [یہ + چہ، حرف تاکید].

یہَں (فت ی، ہ) م ف قدیم.

یہاں. (پلیٹس). [یہاں (رک) کا مخفف].

---لگ م ف.

رک : یہاں لگ. (پلیٹس).

یہنہ (فت ی، ہ) م ف قدیم.

رک : یہاں.

اے رانی من دیکھ بچاری یہنہ نیہر رہنا دن چاری

(۱۵۲۱، مثنوی پدماوت (پدماوت کی فرہنگ، سہ ماہی اردو، ۳، ۴ : ۲۲۱).

یہُو (فت ی، و مع) م ف.

اب؛ اس وقت. (پلیٹس).

یہِو (کس ی، وج) م ف.

یہ ہی، یہی (رک).

لوگوں نے ڈھونڈ کر او نہیں پوچھا تو بولے آپ
واللہ مورے بھاگنے کا یہو سبب رہے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۷۵).

یہُواہ (فت ی، سک ہ) امذ.

رک : یہوہ، قدیم عبرانی میں خدا کا ایک نام.

ڈرو کہ تم پہ غضب ناک ہے ادونای
تمھاری باتوں سے ناراض ہوگیا یہواہ

(۱۹۶۲، برگ خزاں، ۵۹). [عبر].

یہُواہی (فت ی، سک ہ) صف.

یہواہ (رک) سے منسوب و متعلق، الوہی، الٰہی. شش اسفار کے قدیم ترین حصص یہواہی اور الوھیمی (کذا) بیانات پر مشتمل ہیں. (۱۹۵۷، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۲۳۱). [یہواہ + ی، لاحقۂ نسبت].

یہُود (فت ی، و مع) امذ؛ ج.

۱. یہودی (رک) کی جمع؛ حضرت یعقوب کی اولاد اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت، عبرانی؛ جھودی، عبر کی اولاد، موسائی.

نبی نیں کہا یہ نصارا یہود
نہ پڑھتے ہیں توریت انجیل زود

(۱۷۶۹، آخر گشت، (ق)، ۳۶). نصارے بھٹکنے کے لیے مخصوص ہیں... اور یہود غضب کے لئے. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۸). آپ نے اسلام کی دعوت دی ان لوگوں نے مدینے کے یہود سے سنا تھا کہ عنقریب ایک پیغمبر پیدا ہونگے. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۴۸). یہود اب پھر سر اٹھانے لگے اور مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ اونھوں نے شروع کر دی. (۱۹۲۴، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ، ۹۰). یہود کے لیے یہود کا دین رہے گا، مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کا دین. (۱۹۸۰، خطبات بہاولپور، ۴۶). حق اور خود رائی کے Complex امراض میں مبتلا تھے یعنی یہود. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۴۷). **۲. سود خور مسلمان (طنزاً مستعمل).**

آج بھی ریش و قبا ہے مفتی و ملا کا سود
آج بھی ہیں رونقِ بازار کعبے کے یہود

(۱۹۵۱، نبض دوراں، ۱۴۴). [ع].

---و نَصاریٰ (--- وج، فت ن، ابشکل ی) امذ.

یہودی اور عیسائی، مراد: دشمنان اسلام. ساری دنیا کے مسلم و غیر مسلم یہود و نصاریٰ اور مشرق و مغرب کے سب آدمی مکہ پر ٹوٹ پڑتے جو ان کے لئے باعث زحمت ہو جاتا. (۱۹۷۲، معارف القرآن، ۵ : ۲۵۳). آنحضرت صلی علیہ وآلہٖ وسلم نے بستر مرگ پر وصیت فرمائی تھی کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ---- نکال دیا جائے. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۳۶۰). [یہود + و (حرف عطف) + نصاریٰ (رک)].

یہُودا (فت ی، و مع) امذ؛ ~ یھودا.

۱. حضرت یوسف علیہ السلام کا سوتیلا بھائی، حضرت یعقوب علیہ السلام کا چوتھا بیٹا. بھائی یوسف علیہ السلام کے گیارہ تھے یہودا ---- زیلون. (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۱ : ۲۹۲). سب سے بڑے بھائی یھودا نے ایک موقعہ پر یہ لفظ کہے ہیں. (۱۹۳۴، قرآنی قصے، ۱۷). یہودی کی اصطلاح یا تو قدیم سلطنت یہودا کے باشندوں یا یہودا بن یعقوب علیہ السلام ---- کے لیے مخصوص ہوتی ہے. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۳۵۵). **۲. (i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حواری جس نے بتیس درہم لے کر انہیں پکڑوا دیا تھا.** (علمی اردو لغت). **(ii) یہودیوں کا سردار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے آیا تھا اور خدا کے حکم سے اس کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہو گئی تھی.** (علمی اردو لغت؛ مہذب اللغات). **۳. عبرانی کے تاریخی ادب اور فلسفے میں خدا کا ایک نام.** یہودا (عبرانی میں یہوہ) اس کی (کذا) اصل معنی غیر یقینی ہیں؛ عبرانی کے تواریخی لٹریچر اور فلسفے میں خدا یا اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام. (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۱ : ۱۴۷). **۴. (شاذ) یہودی.** فرائیڈ سے علیحدگی کے بعد اس کا اندر ایک یہودا کامپلکس کا شکار ہوا. (۱۹۹۶، ژونگ (نفسیات اور مخفی علوم)، ۲۰۱).

یہوداہ (فت ی، و مع) امذ.

ا۔ رک : یہودا، **حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کا نام۔** ان کے بڑے یہوداہ نے اپنے باقی بھائیوں کو رخصت کیا اور مصر میں اس وقت تک رہنے کا عہد کیا جب تک کہ ان کا باپ اس کو واپس آنے کی اجازت نہ دے۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۳۳۴). ۲۔ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حواری جس نے بتیس درہم لے کر انہیں پکڑوا دیا تھا۔** وہ یہ کہہ رہا تھا کہ فی الفور یہوداہ جو ان بارہ میں سے تھا اور اس کے ساتھ ایک بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے ہوئے سردار کاہنوں اور فقیہوں اور بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ (۱۹۵۱، انجیل مقدس، نیا عہد نامہ (ترجمہ)، ۴۹). یہوداہ نے غداری کر کے آپ کو گرفتار تو کرا دیا تھا مگر اس کو یہ خیال نہ تھا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ (۱۹۸۸، انبیائے قرآن، ۳۵۵). ۳۔ **خدا، معبود۔** میں ہی یہوداہ ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ (۱۹۵۱، کتاب مقدس (ترجمہ)، ۶۹۵). قید بابل سے پہلے وہ یہوداہ ہی کو خیر و شر کا مبدء اور خالق سمجھتے تھے۔ (۱۹۷۳، عام فکری مغالطے، ۱۵۹). ۴۔ رک : **یہود معنیٰ ا، امت موسیٰ علیہ السلام۔** پاک دامن کے ایک بچہ تولد ہوگا ---- تاکہ یہوداہ کو اپنی فطرت کی طرف پھیر لائے۔ (۲۰۰۲، بارنا بس کی انجیل (ترجمہ)، ۵). ۵۔ **فلسطین کا قدیم نام نیز فلسطین میں قائم اسرائیل سے الگ یہودیوں کی ایک حکومت کا نام۔** یہوداہ کے تین ہزار مرد ایتام کی چٹان کی دراڑ میں اتر گئے۔ (۱۹۶۳، ورق ناخواندہ، ۱۸). حضرت سلیمانؑ کے بعد ---- بہت جلد ان کی علیحدہ علیحدہ حکومتیں یہوداہ اور اسرائیل وجود میں آ گئیں۔ (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳ : ۳۵۷).

یہودن (فت ی، و مع، فت د) صف مث.

یہودی (رک) کی تانیث؛ **یہودی قوم کی عورت نیز یہودی کی بیوی۔** جب خیبر فتح ہوا، تو ایک یہودن عورت نے دریافت کیا۔ (؟، جامع العلوم و حدائق الانوار (ترجمہ)، ۹۸). ایک یہودن کلکتہ سے لکھنؤ صرف بی نازو کے دیکھنے کو آئی تھی، اور کون یہودن وہ یہودن جو تمام کلکتہ کی ناک تھی۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۱۶۸). یہ سب یہودی اور یہودنیں تھیں۔ (۱۹۲۴، دامان باغبان، ۱۱۴). میں نے اسے بہت سمجھایا کہ ذات کی وہ یہودن ہے۔ (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۱۴۶). [یہودی (بحذف ی) + ن، لاحقۂ تانیث]۔

یہودِنی (فت ی، و مع، کس نیز سک د) امث.

رک : **یہودن، یہودی کی مونث.** (پلیٹس). [یہود + نی، لاحقۂ تانیث]۔

یہودَہ (فت ی، و مع، فت د) امذ.

ا۔ رک : یہوداہ؛ **قدیم فلسطین کا ایک نام۔** فیرونکو بادشاہ مصر نے یہ ارادہ کیا کہ یہودہ میں ہو کر سلطنت آسریا پر حملہ کرے۔ (۱۸۷۴، تاریخ سیر المتقدمین (ترجمہ)، ۱ : ۱۶). ۲۔ **حضرت یوسف علیہ السلام کے بڑے بھائی کا نام نیز خدا کی تعریف کا کلمہ۔** یہودہ عبرانی لفظ لغوی معنی خدا کی تعریف کرو، حضرت یوسف علیہ السلام کے بڑے بھائی کا نام۔ (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۴۲). ۳۔ (شاذ) **یہودی عورت۔** اس نے اس یہودہ کو سر سے پاتک بغور دیکھا۔ (۱۹۵۸، میلہ گھومنی، ۱ : ۱۸۸). ۴۔ **زرد رنگ کا کپڑا جو یہودی اپنے لباس پر امتیاز کے لیے سی لیا کرتے تھے۔** یہودہ ---- حضرت یوسف علیہ السلام کے بڑے بھائی کا نام دوئم اس زرد رنگ کے کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو بوجوہ امتیاز یہودی لوگ اپنے کپڑوں پر سی لیا کرتے تھے۔ (۱۹۸۴، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۴۴۲). [یہودا (رک) کا ایک املا]۔

یہودی (فت ی، و مع) (الف) امذ.

ایک قوم جو حضرت یعقوب کی اولاد اور حضرت موسیٰ کی امت ہے نیز اس قوم کا فرد، عبرانی؛ کلیمی، موسائی، موسوی، یہودیت کا پیروکار۔

یہودی جو کافر رہیں اوس اندر
بڑی آگ حطمہ سیں ہے سخت تر

(۱۶۷۹، آخر گشت، (ق)، ۱۳۱).

یہودی او مجوسی او نصارا
تیرا نصرانی پہلا مقتدا تھا

(۱۸۰۳، دقایق الایمان (مثنوی رد روافض)، ۱۱). سارے سر کے بال مونڈنا اور کچھ رکھنا اور کچھ مونڈنا، یہہ فعل یہودی اور مشرکوں کا ہے. (۱۸۵۵، تعلیم الصبیان، ۲۰). کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر پیدا نہیں ہوتا لیکن ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۲۵۷). یہودی پندرہ دن کے محاصرے کے بعد تباہ حال ہو گئے. (۱۹۸۳، اصحاب رسول اور ان کے کارنامے، ۴۶۴). یہ فلسفہ مارس نامی یہودی نے نکالا تھا. (۲۰۰۰، مجموعۂ قوانین اسلام (اسلامی قانون تجارت)، ۸ : ۳۰). [یہود + ی، لاحقۂ صفت و نسبت].

یہودی (فت ی، و مع) (ب) صف.

ا. یہود (رک) سے **منسوب یا متعلق**، یہود کا. نواب ابن بطوطہ نے یہودی تحریک کو بھی بیت المقدس میں نہایت عمدہ بصیرت و بصارت کے ساتھ دیکھا. (۱۹۳۱، سیاحت ممالک اسلامیہ، ۴۴۹). ۲. (**تحقیراً**) **کمینہ، خبیث، ظالم، سنگدل؛ شر پسند.** عوام غربت کی نچلی سطح پر ہوں تو شر پسندوں کے لیے انہیں آلۂ کار بنانا آسان ہو جاتا ہے ویسے یہودی کا ایک مطلب شر پسند بھی تو ہوتا ہے ناں! اللہ ہم سب پر رحم کرے. (۲۰۱۰، سہ ماہی، الزبیر (گوشۂ عابد صدیق)، ۲۳۸). ۳. (**تحقیراً**) **کنجوس، بخیل، خسیس.** یہودی اور کچھ نہ ہو نہ ہو کنجوس ضرور ہوتا ہے جب کسی کے بارے یہ کہا جائے کہ وہ بڑا یہودی ہے سو اس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ وہ سخت کنجوس ہے. (۲۰۱۰، سہ ماہی، الزبیر (گوشۂ عابد صدیق)، ۲۳۸). [یہود + ی، لاحقۂ صفت و نسبت].

یہودی (فت ی، و مع) (ج) امث.

عبرانی زبان، ایک زبان جو یہودی خصوصاً مشرقی یورپ کے یہودی استعمال کرتے ہیں اور جس کی ابتدا جرمن زبان کی علاقائی تحتی بولی کے طور پر ہوئی اور جس میں عبرانی اور کئی دوسری زبانوں کے الفاظ شامل ہیں (انگ : Yiddish). الجزائر کے یہودی اپنی یہودی عربی کو ایک خاص قسم کے شکستہ (Cursive) عبرانی رسم خط میں لکھتے ہیں نہ کہ عربی خط میں. (۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۱۰۸). یہ ڈکشنری ... کے ساتھ شامل ہے اور انگریزی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی، اسپینی، سویڈش اور یہودی (Yiddish) کے الفاظ پر مشتمل ہے. (۱۹۹۷، اردو لغت نویسی کا پس منظر، ح، ۲۸). [یہود + ی، لاحقۂ صفت و نسبت].

---الاَصل (---ضم ی، غم ا، سک ل، فت ا، سک ص) صف.

جس کی اصل یہودی ہو، خالص یہودی، نسلاً یہودی. ڈزرائیلی یہودی الاصل تھا اس نے مسیحیت قبول کی. (۲۰۰۱، سلام و پیام، ۲ : ۷۲). [یہودی + رک : ال (۱) + اصل (رک)].

---النّسل (---ضم ی، غم ال، شدن بفت، سک س) صف.

رک : **یہودی الاصل، نسلاً یہودی، یہود قوم کا.** فیضی رحیمین یہودی النسل تھے. (۱۹۸۷، شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں، ۵۸). وہ اس ... روپے کو محسوس ہی نہیں کرتا تھا جو اس زمانے میں یہودی النسل ہونے کی وجہ سے اس کی قوم کے افراد سے روا رکھا جاتا تھا. (۱۹۹۹، الفرید اڈلر، ۶۵). [یہودی + رک : ال (۱) + نسل (رک)].

---پَن (--- فت پ) امث.
کنجوس ہونے کی حالت ، کنجوسی. کنجوسی کے لیے یہودی پن کی اصطلاح پسند نہ ہو تو یہودیت کہہ لیجئے. (۲۰۱۰، سہ ماہی، الزبیر (گوشۂ عابد صدیق)، ۲۳۸). [یہودی + پن، لاحقۂ کیفیت].

---رِیاسَت (--- کس ر، فت س) امث.
مراد : ملک اسرائیل. عربوں کی منشاء کے خلاف یہودی ریاست ۱۴ مئی ۱۹۴۸ میں قائم ہو گئی یہ ایک ایسا ناسور ہے جس کے اثرات برسوں تک محسوس کیے جائیں گے. (۱۹۷۷، زبان و مکاں اور بھی ہیں، ۳۸). [یہودی + ریاست (رک)].

---کا بچّہ فقرہ.
حقارت کا ایک کلمہ ، مسلمانوں میں بطور گالی مستعمل. پٹھان کسی کو انتہائی حقارت سے کہے گا، تو کہے گا، یہودی کا بچہ. (۲۰۰۵، لطائف قرآنی، ۱۱۸).

یَہُودِیَّت (فت ی، و مع، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.
۱. یہودی ہونے کی حالت یا کیفیت ، قوم یہود کا مذہب ، کردار وغیرہ. عہد نامۂ جدید کو مقدس اور الہامی کتاب قرار دینے کا تصور عیسویت میں یہودیت سے آیا. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۰۹). ایک لونڈی نے حضرت عمرؓ سے اُن کی شکایت کی اور کہا کہ اُن میں اب تک یہودیت کی بو پائی جاتی ہے. (۱۹۵۷، صحابیات، ۱۰۴). کارل مارکس ... کے والد نے مارکس کی پیدائش سے پہلے اپنے نسلی اور آبائی مذہب یہودیت کو چھوڑ کر عیسائیت کو قبول کر لیا تھا. (۱۹۸۶، دنیا کی سو عظیم کتابیں، ۵۰۴). یہودیوں نے تو اسپنیوزا کو اپنے دین سے خارج ہی قرار دے دیا تھا، مگر ارشاد صاحب ہیں کہ دوبارہ اسے یہودیت کی سند عطا کر رہے. (۲۰۰۵، جدیدیت اور جدیدیت کی ابلیسیت، ۱۱۹). **۲. کنجوسی.** کنجوسی کے لیے یہودی پن کی اصطلاح پسند نہ ہو تو یہودیت کہہ لیجئے. (۲۰۱۰، سہ ماہی، الزبیر (گوشۂ عابد صدیق)، ۲۳۸). [یہودی + یت، لاحقۂ کیفیت].

یَہُودِیَّہ (فت ی، و مع، شد ی مع بفت نیز بلا شد) (الف) امذ.
۱. فلسطین کا قدیم نام؛ کنعان؛ (خصوصاً) کنعان کا جنوبی حصہ نیز بیت المقدس کا قدیم نام؛ وہ سارا علاقہ جہاں مصر کی غلامی سے نکل کر یہودیوں نے بود و باش اختیار کی. اس وقت جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں. (۱۸۱۹، کتاب مقدس (ترجمہ)، (نیا عہد نامہ)، ۴۷). بکرماجیت کے سن جلوس سے چھپن برس پیشتر حضرت علیہ السلام ... بیت المقدس یا یہودیہ میں مجسم ہونگے. (۱۸۶۴، تحقیقات چشتی، ۵۸). یہودیہ اس سارے علاقے کو کہنے لگے تھے جہاں مصر کی غلامی سے نکل کر یہودیوں نے بود و باش اختیار کی. (۱۹۷۳، شمسون مبارز (ترجمہ)، ۱۳۰). فلسطین کے ایک علاقے ... کا نام یہودیہ تھا. (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۱ : ۱۰۸). **۲. ایک قبیلے کا نام جو اردن کے مغرب میں بہت بڑے خطے پر قابض تھا اور بعض روایات کے مطابق حضرت موسیٰ کی امت کو اسی نسبت سے یہودی کہا جاتا ہے.** اس کی وجہ تسمیہ یہودیہ نام کا ایک قبیلہ ہے. (۱۹۹۱، سرگذشت فلسفہ، ۱ : ۱۰۷). [یہود + یہ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

یَہُودِیَّہ (فت ی، و مع، شد ی مع بفت نیز بلا شد) (ب) صف مث.
رک : یہودن، یہودی عورت. اس خوبصورت اور مکار و بیوفا یہودیہ کا سینہ اپنے ہاتھ سے چاک کر ڈالوں. (۱۹۰۰، ایام عرب (ترجمہ)، ۲ : ۲۳۲). حضرت حذیفہ بن الیمان کو یہودیہ عورت کو نکاح میں رکھنے سے منع کر دیا تھا. (۱۹۶۵، مجموعۂ قوانین اسلام، ۱ : ۲۱۸). [یہود + یہ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

یَہُووَاہ (فت ی، سک ہ، و) امذ.
رک : یہوہ؛ خدا، معبود. جہاں یہوواہ کو لشکروں یعنی تاروں کا خدا اور آسمانوں کا خدا وغیرہ لکھا ہے، اسی خیال رفعت کے ثبوت ہیں. (۱۸۷۸، مقامات ناصری، ۱۲۷). یہوواہ کے تلفظ کے بارے میں اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود کو خدا کا خاص نام لینے کی اجازت نہ تھی. (۱۹۸۵، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ۲۶۸). اور یہودی ... اپنے وعظ کا آغاز عام طور پر ان الفاظ سے کرتے تھے یہوواہ (خدا) نے یہ کہا. (۱۹۹۹، سوفی کی دنیا (ترجمہ)، ۲۳۰). [عبر].

یَہُوَہ (فت ی، سک ہ، فت د) امذ.
یہودیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام. اس نام کے لیے عبرانی کا حرف 'ی' تین دفعہ لکھا جاتا ہے، تورات میں یہوہ لکھا جاتا .... ہے. (۱۹۴۱، کتاب الہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۲۸). سرافین کے دو کام ہیں یہوہ (یہودیوں کے ہاں خدا کا نام) کے تقدس اور قدرت کی تعریف کی شہرت کرنا، اور آسمان اور زمین کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہونا. (۱۹۹۲، اردو (سہ ماہی)، جنوری تا مارچ، ۸۱). [عبر].

یِہہ (کس مج ی، سک ہ) (الف) کلمہ اشارہ.
رک : یہ.

عشق کی اقلیم میں ہم نے دیکھی یہہ رسم
غافل ہووے خوار اور کرتا پھرے دیوانہ عیش

(۱۷۴۲، دیوان زادہ، حاتم، ۶۴). ہر ایک بشر کو یہہ خیال تھا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہیں. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۶).

کوئلے سے ملے یہہ وصلی کو
کہ وہ کالے ہوں حرف بھی سارے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۱۵). مرزا صاحب کی دستی تحریروں میں بیشتر یہ ملتا ہے اور کہیں کہیں "یہہ". (۲۰۰۰، املاے غالب، ۱۵۲).

یِہہ (ب) ضمیر.
اس. (قدیم اردو کی لغت). [رک (رک) کا قدیم املا].

یِہی (فت نیز کس مج ی) (الف) ضمیر نیز صف.
۱. یہ ہی، خاص کر یہ (خصوصیت ظاہر کرنے کے لیے).

یہی دیکھ منجہ من بھگیا تیری نانو
کہ اجے اچھریاں ہوئے بھی ناپتیاؤ

(۱۴۲۱، کدم راؤ پدم راؤ، ۹۳).

عاشق کیرے مذہب منے قبلہ مجازی نئیں روا
قبلہ حقیقت کا یہی دلدار تجہ دیدار کا

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۹). یہی طریق بہ فرمان رب العزت روح تن تھے کنارے ہوتا تن تمام خاک در خاک شد. (۱۵۸۲؟، کلمۃ الحقائق، ۳۲).

مجھ پہ یہ مار ہوئی رانڈاپے کی
یہی پائی میں مال و دھن تیرا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۶۳).

یہی پوچھتے ہیں تیرا کون رب
پیغمبر تیرا کون ہے کہہ توں اب

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۱۶).

یہی جانا کہ کچھ نہ جانا ہائے
سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۴۶).

کوفے میں یہی معرکہ دن بھر نظر آیا
شمر آیا سنان آیا حُر آیا عمر آیا

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۳: ۴۳).

قوم کو ہے آس جس کی وہ جماعت ہے یہی
جس سے جاں آتی ہے مردوں میں وہ طاقت ہے یہی

(۱۸۹۲، دیوان حالی، ۱۵۴).

جگر پر داغ سینے پر نشاں ہیں اُن کے چھلے کے
یہی عاشق کا تمغا ہے یہی بانکے کا بانا ہے

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۷۵). دلیل کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ دعویٰ کو واضح کردے. (۱۹۵۳، نسیم البلاغت، ۶۵). وہ ہر وقت یہی سوچا کرتی... کہ ماں کی زیادہ سے زیادہ خدمت اور اطاعت کرے. (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۸). امید فاضلی....کے مخلصانہ اور فنکارانہ اظہار نے ان کی غزل کو منفرد اور تازہ تر لہجہ دیا ہے، یہی لہجہ ان کی غزل کی پہچان ہے. (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، ۲: ۸۸). **۲. (i) اس جیسا ہی، ایسا ہی، اسی طرح کا، اسی قسم کا.**

یہی حال ہے اوس کا تا روز حشر
بھاویں بخش قران بھاویں مال شر

(۱۷۶۹، آخر گشت (ق)، ۲۲). پس یہی حال ان وہمی مریضوں کا ہے جو اپنی جان کے واسطے دوا کی فکر میں رہتے ہیں. (۱۸۹۱، محاسن الاخلاق، ۷۹۸).

کروں جفا پہ وفا اور خیر پر میں صبر
وہ مجھ سے بس یہی دوچار کام لیتے ہیں

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۱۵۵). یہی حال نیوڈ کا ہے، ہر نیوڈ ہیجان خیز نہیں ہوتا. (۱۹۸۵، پریشر ککر، ۹۱). ڈاکٹر سبز واری صاحب نے یہی خیال کیا اگر ایسے ہی حالات رہے تو ان کی ملازمت بھی جاتی رہے گی. (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان، ۱: ۲۶۰). **(ii)**، (شاذ) **اِنھی.** ایک تو ماباپ کے پاس زرد رو ہوں اور.... یہی باتوں کا ڈر ہوتا ہے میرے دل میں. (۱۸۰۰، قصۂ گل وہرمز، (فوٹو کاپی)، ورق، ۳۸). **۳. یہ کی بجائے (قریب کی شے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے).** و گواہ داری یہی عارف الوجود، اس وجود کا عرفان مینچ کیا تفاوت ہوے گا. (۱۵۸۲، کلمتہ الحقائق، ۳۹). اختر سعید سے دم بہ دم یہی کہتا تھا. (۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۲۷۰). خوجی سمجھے تھے کہ دلھن یہی ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱۴۸).

یَہی م ف (ب) م ف.
صرف کی جگہ، محض، فقط.

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۹۶). اختر شیرانی اور عابد علی عابد کو میں نے پہلی مرتبہ یہیں دیکھا اور سنا، میری عمر بھی یہی ۱۶، ۱۷ برس کی ہوگی. (۱۹۵۷، ناقابل فراموش، ۲۲). [یہ ہی (رک) کا ایک املا].

---بَس ہے فقرہ.
بس اتنا ہی کافی ہے.

صعنت وہ ملے یا نہ ملے بس یہی ہے
عاشق تو جہاں میں ہے تو مشہور کسی کا

(۱۸۲۱، صنعت (شیخ کریم الدین) ک، ۱۶).

---بَھروسا ٹِھیک ہے کہ داتا دے تو لُوں اَوروں کا کَر آسرا جی تَرساوے کیوں کہاوت.
کسی سے امید نہیں رکھنی چاہیے، خدا پر بھروسا کرنا چاہئے، خدا پر آسرا کرنا چاہیے. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---بَھلا ہے میت جی جھوٹ کبھی نہ بول رانؑگ نہ سونا ہو کَدھی پھرت سُنہری جھول کہاوت.
جھوٹ کبھی نہیں بولنا چاہیے، رانگا کبھی سونا نہیں ہوتا، چاہے سو دفعہ اس پر طمع کیا جائے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---تو فقرہ.
توثیق یا تصدیق کا کلمہ، کسی بات کی تصدیق کرنے کے موقع پر مستعمل.

ہوا ہے یہی تو یہ ہونی نیں
کہ ہو خاز آکر سیہ یاں کیں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۹۸). بس یہی تو تم میں عیب ہے کہ اپنے آپے میں نہیں رہتے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۳۴). یہی تو، آپ حضرات سے کیا پردا ہے. (۱۹۴۰، آغا شاعر قزلباش، لیلیٰ دمشق، ۳۵). یہی تو بات ہے کہ کلیات سوم میں خالص ظریفانہ اشعار شاید ۱۰ فیصد بھی نہ نکلیں. (۱۹۲۳، رسالہ اردو، اورنگ آباد دکن، اکتوبر، (انشائے ماجد یا لطائف ادب، ۲۵)). سرور نے یہی تو دکھایا ہے کہ وزیر زادہ سا ہمدم دیرینہ بھی----- صراطِ مستقیم سے بھٹک گیا. (۱۹۸۸، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء، ۱۴۰).

---تو بَڑے باپ کا بیٹا ہے فقرہ.
(طنزاً) یہی تو سب میں افضل درجے کا ہے؛ یہ کچھ بھی نہیں. (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات؛ محاورات ہند، سبحان بخش).

---تو مَسئلَہ ہے فقرہ.
اصل مسئلہ یہ ہے. بات کہاں سے شروع ہوتی ہے----- یہی تو مسئلہ ہے. (۱۹۹۸، آگے سمندر ہے، ۶).

---رہ جائے گا فقرہ.
یہی باقی بچے گا باقی سب کچھ فنا ہو جائے گا، ہر چیز فانی ہے. ہجور (حضور) کا بھی کیا مجاز ہے، یار یہی رہ جائے گا بس دو گھڑی ہنس بول لیے. (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱: ۱۸۹).

---سَہی فقرہ.
اسی طرح منظور ہے، یوں ہی ٹھیک ہے، یوں ہی سہی. بہن تو خوش و خرم ہے، یہی سہی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۴۰۶). یہی سہی مگر یہ بھی تمھیں اپنے بھائی کے گھر میں نہیں نصیب ہو سکتا. (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا، ۱۳۲).

خوش ہوگئے عدو جو وہ ہم سے خفا ہوا
اچھا یہی سہی کہ بُروں کا بھلا ہوا

(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۲۲). اگر یہی ہمارا مقدر ہے تو یہی سہی. (۱۹۸۴، بارش کا آخری قطرہ، ۲۳).

--- **کُچھ** فقرہ.

اسی طرح، ایسے ہی۔

یہ تو ہے ان کی مودّت سے غرض
اور یہی کچھ ہے محبت سے غرض

(۱۹۳۱، رسوا (مرزا ہادی)، مہذب اللغات). اس کا محض یہ خیال تھا کہ دنیا مایا جال ہے اور اس میں یہی کچھ ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۶۶).

--- **گَونا، بَہُر نہیں آونا** کہاوت.

مر کر کسی کو واپس نہیں آنا، مر کر کوئی واپس نہیں آتا ہے. (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

--- **گو ہے یہی چوگان ہے** کہاوت.

امتحان کا یہی وقت ہے، آزمائش کا یہی زمانہ ہے۔

امتحاں کا ہے یہی وقت نیا سامان ہے
یہی میدان ہے یہی گو ہے یہی چوگان ہے

(۱۸۶۵، ناظم (واسوخت)، شعلۂ جوالہ، ۱: ۳۵).

--- **گو (ہے) یہی مَیدان (ہے)** کہاوت.

یعنی اگر دعویٰ ہے تو اسی جگہ سمجھ لو، یہی وقت امتحان کا ہے، آزمائش کا یہی زمانہ ہے، جب کوئی حیثیت سے بڑھ کر دعوے کرتا ہے تو اسے نیچا دکھانے کے واسطے کہتے ہیں۔

اب دیر نہ کر ہاں یہی گو ہے یہی میدان
بدعہد نہیں تجھ سے جو پیماں سے پھریں ہم

(۱۸۲۷، دیوان شاداں، ۲: ۱۰۱).

ہمیں نل ہو کہ مجنوں آزمائے جس کا جی چاہے
یہی گو ہے یہی میدان ہے آئے جس کا جی چاہے

(۱۸۷۸، سخن بیمثال، ۱۳۱). اگر کچھ دعوے جرأت ہو اور برائے مقابلہ آئے ہو تو یہی گو یہی میدان ہے سمجھ لو۔ (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱: ۴۰۵).

امتحاں لینے کا گر دھیان ہے میں حاضر ہوں
یہی گو ہے یہی میدان ہے یہں حاضر ہوں

(۱۹۱۷، رشید، گلزار رشید، ۱۰).

--- **گوے یہی ہے چوگان** کہاوت.

رک : یہی گو یہی میدان۔

خسروا تیری ثنا اور زبانِ مداح
آئے میداں میں یہی گوے یہی ہے چوگان

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱: ۲۹۷).

--- **گیند یہی مَیدان** کہاوت.

رک : یہی گو یہی میدان، آیئے ابھی مقابلہ ہو جائے. (ماخوذ : محاورات ہند؛ سجان بخش؛ جامع اللغات).

--- **لَیل و نَہار ہے** فقرہ.

زمانے کی یہی گردش ہے، زمانے کی یہی رفتار ہے۔

دیکھیے ہوتا ہے کیا ہے جو یہی لیل و نہار
اب نہ وہ دن کی عنایت ہے نہ وہ رات کا لطف

(۱۸۵۷، سحر (امان علی)، ریاض سحر، ۴۳).

--- **مار کھانے کی نشانی ہے** کہاوت.

رک : یہی مار کھانے کے لچھن ہیں. (فرہنگ آصفیہ).

--- **مار کھانے کے لَچّھن ہیں** کہاوت.

رک : یہ لچھن مار کھانے کے ہیں، انہی باتوں پر پٹتے ہو، انہی کرتوتوں سے مار کھاتے ہو. (فرہنگ آصفیہ).

--- **مُنہ** فقرہ.

اسی منھ سے، اگر حوصلہ یا ہمت ہے، اس لائق نہیں (دعویٰ کرنے کے موقع پر طنزاً مستعمل).

قہقہہ مار کر کہا کیا خوب
یہی منھ جو مرے نکالو عیوب

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۸۸).

--- **مُنہ یہی مَسالا** کہاوت.

رک : یہ منہ اور مسور کی دال، یہ اس لائق نہیں ہے، یہ اسی لائق ہے. (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- **نا (--- کہ)** فقرہ.

اسی قدر کہ، اتنا ہی کہ، ایسے ہی کہ، صرف اتنی ہی بات ہے، صرف یہی بات ناکہ.

وہ کیا چارۂ تلخ کامی کریں گے
یہی ناکہ شیریں کلامی کریں گے

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۹۹).

کسے دماغ کہ احسان چارہ گر کے اٹھائے
یہی نا موت ہے بس انتہائے درد جگر

(۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ، ۲۲). اگر ناسخ نے جو لکھنو شاعری کا .... خیال رکھا تو نتیجہ کیا ہوا یہی ناکہ وقت ضرورت اس سے ایک لغت یا فرہنگ کا کام لے لیں. (۱۹۲۴، مذاکرات نیاز، ۱۳۷).

--- **نہیں** فقرہ.

صرف یہ نہیں (کسی بات یا واقعہ میں اضافے کے موقع پر مستعمل). یہی نہیں وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح حیدر نواب کو داماد بنائیں. (۱۹۵۷، شام اودھ، ۳۷۱). یہی نہیں بلکہ نہ کبھی اچھن بھائی کی کوئی برائی ذاکرہ باجی نے کی اور نہ اچھن بھائی نے کوئی شکایت بیوی کی کی. (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۲۰). یہی نہیں بلکہ جو کچھ کہانی میں پیش کیا جائے وہ من و عن اسی زبان، اسی لب و لہجہ اور اسی فضا میں پیش کیا گیا ہو. (۲۰۰۵، دبستانوں کا دبستان، ۲: ۳۸).

--- **وجہ ہے (کہ)** فقرہ.

یہی سبب ہے، یہ اس بات کا نتیجہ یا ثبوت ہے. یہی وجہ ہے کہ کوئی انسان خواب میں کئے ہوئے اعمال یا دیکھے ہوئے واقعات میں ترتیب قائم نہیں رکھ سکتا. (۱۹۹۶، خواب اور تعبیر، ۲۵). یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اسی رنگ میں زیادہ تر نظمیں کہیں. (۲۰۰۲، دبستانوں کا دبستان، ۱: ۵۱۸).

--- **ہَتھکنڈے ہَیں تو خُدا حافظ** کہاوت.

یہی چالاکیاں رہیں تو ایک نہ ایک دن ضرور مصیبت میں پھنسے گا. (ماخوذ: جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---**ہیں** فقرہ.

خاص یہی ہیں، گویا ٹھیک وہی ہیں.

یہی ہیں مراد اور یہی ہیں مرید اب
یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب

(۱۸۷۹، مسدس حالی، ۵۶).

---**ہُوا ہے** فقرہ.

ایسا ہی ہوا ہے، اسی طرح کا واقعہ پیش آیا ہے (کسی بات کے عام یا معمول کے مطابق ہونے پر کہتے ہیں). یکایک ایک شخص طرارہ بھرتا ہے... یہاں بھی بالکل یہی ہوا ہے... الیاس عشقی صاحب طرارہ بھرکے سب سے آگے نکل گئے ہیں. (۲۰۰۶، قومی زبان کراچی ،اگست، (فوٹو کاپی)، ۷۲).

یہیں (۱) (فت ی، ی مع) م ف.

علیؓ جواب دیتے ہیں کیتا ہوں میں کروں گا جکچ دل منگے سو ہیں. (۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۷۳).

اگر آوتا وہ جو ایمان ساتھ
یہیں آوتا اور کچھ تا نہ بات

(۱۷۶۹، آخر گشت، (ق)، ۲۰). ملکہ کو یہیں بٹھا کر میں تلاش میں ... جاؤں !. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۶۳).

جسم خاکی کو یہیں چھوڑیں عدم کی راہ لیں
اب وطن کو چلیے گردِ دشت غربت جھاڑ کر

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۶۴).

مشکیزہ ساتھ ہے یہ نہ ہوگا کہ ہم نہ آئیں
چاہیں ابھی تو خوں کی یہیں ندیاں بہائیں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲: ۱۳۶). خیر کیا ہے؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ "خیر خیر" ہے، اور معاملہ یہیں ختم ہوجاتا ہے. (۱۹۶۳، اصول اخلاقیات (ترجمہ)، ۴۰). تم یہیں کوئی کام کیوں نہیں کرتے. (۱۹۸۲، افسانے کی حمایت میں، ۴۹). کمرا جو ملا اسے دیکھ کر گمان ہوا کہ الفریڈ ہچکاک کی فلم سائیکو شاید یہیں فلمائی گئی تھی. (۱۹۹۳، قید مقام سے گزر، ۱۱۰). **۲. اِدھر ہی، اِسی طرف، اِسی جانب.**

ابھی تو روٹھ کے بھاگا ہے وہ صنم مجھ سے
خدا کے واسطے جلدی کہیں یہیں دیکھو

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲: ۱۱۵).

جو بے نیازی ہے یہاں نہ آیا تو شوق بیداد کھینچ لایا
کہ صید جب کوئی بھی نہ پایا تو اس نے رستہ لیا یہیں کا

(۱۸۷۷، انور دہلوی، د، ۱۴). یہیں پاس کے پاس فراش خانے کی کھڑکی میں رہتے ہیں. (۱۹۰۸، اقبال دلہن، ۱۸۳). کئی گھنٹہ سے آپ کی تیمار داری میں مصروف تھے، یہیں بیٹھے تھے پلنگ کی دوسری جانب تھے. (۱۹۳۷، صید و صیاد، ۱۵۹). **۳. اسی دُنیا میں ،اسی جہان میں.**

مردوں کے لیے ننگ ہے تلواروں سے ڈرنا
راحت ہو کہ ایذا یہیں جینا یہیں مرنا

(۱۸۷۴، انیس مراثی، ۱: ۱۴۶).

غضب ہے انتظار وعدۂ حشر
یہیں کہہ کر مکر جائے تو اچھا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۶۷).

ہوا میں تلون ہے، مجھ میں نہیں
جما ہوں تو اب خاک ہونگا یہیں

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۰).

---**پَر** م ف.

اسی جگہ پر، اسی مقام پر.

ہے خدائی پھر خدائی بندگی پھر بندگی
بس یہیں پر ختم ساری داستان طور ہے

(۱۹۹۶، حضور احمد سلیم ایک مطالعہ، ۱۴۰). پہلے لاہور پھر کراچی آئے اور پھر یہیں پر مستقل سکونت اختیار کرلی. (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان، ۱: ۱۶).

---**تک / تلک** م ف.

اسی جگہ تک؛ اسی مرحلے تک. میرا حکم یہیں تلک ہے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۸۳).

کوئی غم نہیں اب دم واپسیں تک
وہ سب بیقراری تھی ان کی یہیں تک

(۱۹۳۲، بے نظیر، کلام بے نظیر، ۹۰). یہیں تک بس نہیں بلکہ اس کو ۱۹۵۴ء میں مشرقی پاکستان کے صوبائی انتخابات میں بدترین شکست کے تجربے سے بھی دوچار ہونا پڑا. (۱۹۹۹، پاکستان میں وفاقیت کی سیاست (ترجمہ)، ۵۵).

پھر اس کے بعد خموشی بیاں کرے گی حبیب
یہیں تلک تھا مگر گفتگو کا یارا بھی

(۲۰۰۹، الزبیر (سہ ماہی)، (قاضی حبیب الرحمٰن)، بہاول پور، ۱: ۱۴۶).

---**سے** م ف.

اسی جگہ سے، اسی مقام سے نیز اسی موقع یا مرحلے سے.

بتوں کی گلی چھوڑ کر کون جائے
یہیں سے ہے کعبہ کو سجدہ ہمارا

(۱۸۴۴، نسیم لکھنوی، د، ۴). یہیں سے انھوں نے اپنا تبلیغی کام پھیلایا. (۱۹۷۳، احتشام حسین، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ۷۶). یہیں سے بغاوت کی ایک ہلکی سی چنگاری اُس کے دل میں سلگی تھی اور رفتہ رفتہ گھر کے ماحول نے اس کو ہوا دینی شروع کی. (۱۹۸۶، بیلے کی کلیاں، ۸). وہ سیتا پور کے اسکول میں داخل ہوئے اور یہیں سے انٹرنس پاس کیا. (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان، ۱: ۷).

---**سے سَلام** فقرہ.

دور سے سلام (کرتے ہیں پاس نہیں جاتے)، بیزاری یا ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں.

کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون حرم ہے کیا احرام
کوچے کے اس باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۶).

طاقِ ابرو سے اُون کے درگذرے
ہم یہیں سے سلام کرتے ہیں

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۸۸).

نقدِ دل ہم نذر کر کے پائیں مجنوں کا خطاب
ہے سلام اپنا یہیں سے حسن کی سرکار کو
(۱۸۹۶، تجلیاتِ عشق، ۲۳۳).

---کا چُن یہیں کا پُن کہاوت.
جو کچھ ہے اسی جگہ کا طفیل ہے، جو بھی ہے سو اس دنیا کا ہے، دنیا کی باتیں دنیا میں رہ جائیں گی؛ چُن چون بمعنی آٹا اور پُن بمعنی پانی، یعنی کھانا پینا لینا دینا سب اسی جگہ کا ہے دوسری دنیا میں کچھ نہیں۔ میری مثال تو گھڑے کی مچھلی کی سی ہے کہ یہیں کا چن یہیں کا پن ہے۔ (۲۰۰۷، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۴۸).

---کا یہیں م ف.
اسی وقت، جلدی سے، فوراً، لگے ہاتھوں۔ بیٹا تم روپیہ کی فکر مت کرو، معاملہ ہاتھ سے مت جانے دو یہیں کا یہیں دبوا دو۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۶۷).

--- کہیں فقرہ.
اِدھر اُدھر، قریب ہی، اسی جگہ کے آس پاس، کسی مقام پر۔
دنیا و دیں کو چھوڑ کے کس سمت کھو گیا
ڈھونڈو یہیں کہیں دل خانہ خراب تھا
(۱۸۷۳، کلیاتِ منیر، ۳: ۱۷۴). یہیں کہیں اس کا گھر ہوگا۔ (۱۹۴۳، صید و صیاد، ۲۴۱). خرگوش یہیں ہونے چاہئیں ضرور یہیں کہیں ہوں گے۔ (۱۹۸۲، انسانی تماشا، ۴۴). مجھے ہمہ وقت کچھ ایسا احساس رہتا تھا جیسے بخاری صاحب یہیں کہیں ہیں۔ (۱۹۹۹، گمشدہ لوگ، ۷۲).

--- کی / کے م ف.
اسی مقام یا شہر کی / کے۔ یہیں کے کچھ لوگ تھے کئی گھنٹہ سے آپ کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ (۱۹۳۷، صید و صیاد، ۱۵۹). تم یہیں کے رہنے والے ہو اور اب بھکشو بنے اجنبیوں کی طرح گھوم رہے ہو۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۱۸). اپنے چچا سے اس کی دعوت پر ملنے آئے تھے پھر تم یہیں کے ہو رہے۔ (۱۹۶۵، چوراہا، ۸). ان کے والد نے بہاولپور میں آکر محکمہ مال میں ملازمت اختیار کرلی اور یہیں کے ہو رہے۔ (۲۰۰۳، دبستانوں کا دبستان، ۱: ۴۱۷).

یَہیں (۲) (فت ی، ی مع) م ف.
رک: بھی؛ یہ ہی. (پلیٹس). [یہیں (رک) کا ایک املا]۔

یُہیں (ضم ی، ی مع) م ف؛ ~ یوں ہی۔
یوں ہی کی تخفیف، اِسی طرح، اِسی انداز سے، ہمیشہ کی طرح۔
کل نہ آنے دو کل نہ آنے دو
وعدہ کرتے رہو یُہیں کل کا
(۱۸۹۵، دیوانِ راسخ دہلوی، ۳۸).
رکھے کہیں یہ شوق رہائی مجھے نہ قید
تڑپا اگر یہیں تو رہیں گے ضرور پر
(۱۹۰۵، گفتارِ بےخود، ~ ۱۰۰).
اُن کے دل میں میری چاہ شاید اب نہیں رہی
چھن گئی مری جگہ اور میں یہیں رہی
(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۷).

یَئُوں یَئُوں (فت ی، و مع) فقرہ.
خوشامد، منت سماجت، عاجزی. کیا معلوم ہماری پاکستانی قوم بھی سامراج کے سامنے یئوں یئوں کرنے کی عادت چھوڑ کر کبھی غیرت کھا جائے۔ (۲۰۰۹، الحمرا، لاہور، مئی، ۱۶۰).

یَئی (فت ی) امث.
زمین کی ایک تقسیم کا نام جو محال سے چھوٹی ہوتی ہے. محال .... اردو میں یہ اسم ہے اور زمین کی ایک تقسیم کا نام ہے جس کی مزید چھوٹی تقسیم کو یئی کہتے ہیں. (۱۹۸۸، اردو (سہ ماہی)، جولائی تا ستمبر، ۳۲). [مقامی].

یَئیں یَئیں (فت ی، ی مع) فقرہ.
۱. ٹالنے یا بے توجہی کے موقع پر مستعمل، ٹالم ٹول. آج جب اربابِ اختیار بھی اردو کو اپنانے کے معاملے میں یئیں یئیں کر رہے ہیں. (۲۰۰۷، مجلّہ مخزن (لاہور)، ۱۳، ۱۸۱). **۲. خوشامد، منّت سماجت.** وہ چوری پکڑے جانے پر یئیں یئیں کرنے کے بجائے یک تن ہو کر بلکہ خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے. (۲۰۰۷، الزبیر، ۱: ۱۴). **۳. منہ چڑانے کا عمل.** (پنجابی اردو لغت).

یے (۱) اسم اشارہ.
۱. یہ (رک) کا قدیم املا. درختوں کے پھول و بیلوں میں سے جو پھول جھڑتے تھے ... یے بھی رووتے ہیں. (۱۷۴۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۴). کہ یے اپنی خاص اولاد. (۱۷۶۵، انور سہیلی، ابراہیم بیجاپوری، (دکھنی اردو کی لغت، ۳۸۱). ہر چند بہت سا چیختے، چنگھاڑتے پر یے حضرتِ انسان کب کان دھرتے. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۶). یے ذی ہوش سپہدار اپنے سپاہیوں کو کنبل اڑھا سب کے سب لشکر غنیم کے عقب جا پڑے. (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۵۴۹). **۲. بہت؛ وہ (بہت کے لیے مستعمل).** (علمی اردو لغت؛ پلیٹس).

یے (۲) امذ.
رک: یاے، حرف ی کا تلفظ. مصرع "زندانی ہے نام کو آزاد ہے شاد میں" "یے" کی تخفیف سے بندش کی سستی پیدا ہوتی ہے. (۲۰۰۳، اقبال کی لغوی اور لسانی بحثیں، ۹۱).

یہج (ی مج) اسم اشارہ.
رک: یہی، یہ ہی. (علمی اردو لغت).

ییک (ی مج) صف قدیم.
(دکنی) یک، ایک.
یکایک قضا آسمانی ہوا بلا ییک کشتی طوفانی ہوا
(۱۶۰۹، ضمیمہ قطب مشتری، ۴).
قبلہ کا پنتھ نہ کوئی دکھاوے ساج
سنجوں چوندھر نماز ییک قرار
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۱۹). ییک آدمی چلتے چلتے تھک گیا. (۱۹۳۶، چند دکھنی پہیلیاں، ۱۱۴).

ییکس (ی مج) صف قدیم.
(دکنی) ایک. (قدیم اردو کی لغت، ۲۳۲). [ایک (رک) کا قدیم املا].

ییلا (ی لین نیز مع) امذ.
گرمی گزارنے کے لیے ٹھنڈا مقام، سرد خانہ. ییلا = یعنی گرمیوں کا پڑاؤ جو عموماً پہاڑوں پر واقع ہوتا ہے. (۱۹۸۹، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۲۳: ۳۶۳). [ییلاق (رک) کا مخفف].

ییلاق (ی لین نیز مع) امذ.

۱. گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ، وہ سرد یا ہوادار مقام یا (مکان) جہاں گرمی کے موسم میں جا کر رہیں، ضد قشلاق. غالباً یہ کسی سلجوقی امیر کا دیہاتی مکان (ییلاق) تھا. (۱۹۶۷ء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۶۸).

گر تیرا مہر طبیعت ہو بہ جوزائے غضب
زمہریر از پئے آرام جہاں ہو ییلاق

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۷۹). **۲. خانہ بدوش قبائل کی موسم گرما کی چراگاہ.** (ماخوذ: علمی اردو لغت). [تر].

یَئَن (فت ی، ی) امذ.
صبح کاذب اور سورج چڑھنے سے پہلے کا وقت؛ سعودی عرب کے شہر مدینے منورہ کے قریب ایک بستی یا ضلع کا نام؛ ایک وادی؛ دریا؛ فوارہ؛ چشمہ. (ماخوذ: جامع اللغات؛ اسٹین گاس). [ع].

ییِن (ی مع) امث.
مجلس عام، جنرل اسمبلی، اسمبلی حاکمہ. ۱۷۳۷ء میں باشقرتوں کی ییین (قرولتائی) کا اجلاس سختی سے روک دیا گیا. (۱۹۶۸ء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۹۳۶). [تر].

ییں (۱) (ی مج) ضمیر؛ م ف.
(اسم اشارہ) یہ نیز یہیں (رک). (پلیٹس؛ جامع اللغات). [یہ (رک) کا بگاڑ].

ییں (۲) (ی مج) امذ.
رک: یاں، یہاں. (پلیٹس). [یاں (رک) کا بگاڑ].

یینے (ی مج) م ف قدیم.
یعنی. (قدیم اردو کی لغت، ۲۳۲). [یعنی (رک) کا قدیم املا].

ییہُو (ی مج، و مع) ضمیر.
(ہندی) یہ (اشارے کے لیے). (جامع اللغات؛ پلیٹس). [مقامی].

ییہہ (ی مج) ضمیر.
(اشارہ) یہ. (پلیٹس؛ جامع اللغات).

ییہی (ی مج) م ف.
(اشارہ) یہ ہی، یہی (رک). (جامع اللغات؛ پلیٹس).

ییئی (ی مج) م ف.
یہ ہی، یہی. درختوں کے پھول و بیلوں میں سے جو پھول جھڑتے تھے... یے بھی روتے ہیں اور ییئی پھول نہیں جھڑتے گویا آنسو پڑتے ہیں. (۱۷۴۶ء؟ قصہ مہر افروز و دلبر، ۴).